دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی مع اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر مین یہان سے سلسلہ سخن آغاز کیا گیا ہے۔

کہ بعد روانگی صاحبقران کے بدیع الملک بموجب حکم لوح جو عرصہ چھ ماہ مین خزانہ طلسمی سے دستیاب ہوئی ہے اور اُسکی مسرت مین جشن ملوکانہ کرکے عازم ایوان نہ طاق ہوے ہین مع لشکر فیروزی اثر کے بعد ازان شہر صنوبریہ کا حال اور شہر آفتاب نما کا مذکور اور معرکہ آرائیان اور صنوبر بیشہ نشین و ثمر تیز پا عیار و بھمن جادو وحباب جادو کی سحر طرازیان رستم ثانی کی داستانین اور شہریار عالیوقار کے کارنامے اژدرنگ بن زمرد ثانی کا خروج اور فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کی صف آرائی و شہر زرین حصار کا بیان و دیگر داستانہائے متعلقہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے اُنکی

جلد اول

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار نامدار قدرشناس علم و ہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے زبان اُردو فصیح و بلیغ مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

بسنہ ۱۹۰۲ء

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب قصہ جات نثر اُردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو -

نام کتاب	قیمت
کتب قصہ جات نثر اُردو	
داستان امیر حمزہ صاحبقران - جسکی ترتیب و تزئین آٹھ دفترون مین ہی جسکو ابو الفیض فیضی فیاضی وزیر اکبر بادشاہ نے شہنشاہ اکبر کی تفریح طبع کے لیے یہ مبسوط داستان تصنیف کی اور امرا و سلاطین کے دربارون مین داستان گویون کے حُسنِ بیان سے تا این زمان یادگار زمانہ رہی چونکہ شئے نایاب تھی ہر شخص چاہتا تھا کہ اسکا ترجمہ اُردو مین ہو جائے لہذا مطبع منشی نولکشور مین دفتر اول سے دفتر ہشتم تک ترجمہ ہو کر طبع ہوا جسکی قیمت درج ذیل ہی -	
۱ - نوشیروان نامہ جلد اول -	عکا/ ب
۲ - " جلد دوم -	عکا/ ب
۳ - ہرمز نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ جلد دوم جدید الطبع	للعہ/ ب
۴ - ہومان نامہ متعلقہ نوشیروان نامہ - جلد دوم -	عکا/ ب ۸/
۵ - کوچک باختر -	عکا/ ب
۶ - بالا باختر -	عکا/ ب
۷ - ایرج نامہ جلد اول -	عکا/ ب
۸ - " جلد دوم -	عکا/ ب
۹ - طلسم ہوش ربا جلد اول -	عکا/
۱۰ - " جلد دوم -	عکا/
۱۱ - " جلد سوم -	عکا/
۱۲ - " جلد چہارم -	سے/
۱۳ - " جلد پنجم کا حصہ اول -	عکا/ ۴/
۱۴ - " " حصہ دوم -	عکا/ ۴/
۱۵ - " جلد ششم -	سے/ ۸/

نام کتاب	قیمت
۱۶ - طلسم ہوش ربا جلد ہفتم -	سے/
۱۷ - بقیۂ طلسم ہوش ربا جلد اول مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب متخلص بہ قمر -	عہ/ ب ۱۲/
۱۸ - ایضاً حصۂ دوم -	عکا/ ب
۱۹ - صندلی نامہ دفتر ششم -	عکا/ ب
۲۰ - تورج نامہ جلد اول دفتر ہفتم داستان امیر حمزہ -	سے/ ب
۲۱ - تورج نامہ جلد دوم - "	طہ/ ب
۲۲ - لعل نامہ جلد اول دفتر ہشتم -	عکا/ ب ۴/
۲۳ - ایضاً - جلد دوم - "	عکا/ ب ۱۲/
طلسم فتنۂ نور افشان جلد اول جسکی خوبی و عمدگی ملاحظہ پر موقوف ہی -	سے/ ب
۲ - " جلد دوم -	سے/ ب ۸/
۳ " جلد سوم -	للعہ/ ب
ایضاً - کامل جلد یکشت ہر سہ جلد کے لیے -	لعہ/ ب
طلسم ہفت پیکر مصنفۂ منشی احمد حسین صاحب قمر - جلد اول	عہ/ ب ۸/
۲ - " جلد دوم -	عہ/ ب ۱۲/
۳ - " جلد سوم -	سے/ ب
طلسم خیال سکندری - جلد اول از منشی احمد حسین قمر	عکا/ ب
ایضاً - جلد دوم	عکا/ ۴/
ایضاً - جلد سوم -	عکا/ ۲/
قصۂ ٹھگ در سہ حصہ مطبوعۂ غیر -	عہ/ ب ۸/
ایضاً حصۂ چہارم - "	۱۲/ ب
پیر نابالغ - در دو حصہ - "	عہ/ ب
سوانح عمری عمر و عیار - "	عہ/ ب ۸/
سیرت محمدیہ - "	سے/ ب

دفتر آفتاب شجاعت

منجملۂ دفاتر

داستان امیر حمزہ صاحبقران

اس دفتر کا سلسلہ جلد ہشتم لعل نامہ سے ملتا ہے یعنے جلد مذکور مین یہانتک بیان ہوا ہے کہ صاحبقران ثانی معہ اکیسو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی اور اپنا دنگل مرحمت فرماکر واسطے قتل آئینہ اندام جادو کے ہدایت کی ہے چنانچہ اس دفتر مین یہان سے سلسلہ سخن آغاز کیا گیا ہے۔

کہ بعد روانگی صاحبقران کے بدیع الملک بموجب حکم لوح جو عرصہ چھہ ماہ مین خزانہ طلسمی سے دستیاب ہوئی ہے اور اُسکی مسرت مین جشن ملوکانہ کرکے عازم ایوان نہ طاق ہوئے ہین مع لشکر فیروزی اثر کے بعد ازان شہر صنوبریہ کا حال اور شہر آفتاب نما کا مذکور اور سحر کہ آرائیان اور صنوبر شبیہ نشین و ثمر تیز پا عیار و ہمنمہ جادو وجاب جادو کی سحر طرازیان رستم ثانی کی داستانین اور شہریار عالیوقار کے کارنامے اژرنگ بن زمرد ثانی کا خروج اور فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کی صف آرائی و شہر زرین حصار کا بیان و دیگر داستانہاے متعلقہ کو نہایت عمدگی سے بیان کیا ہے اُسکی

جلد اول

جسکو بلبل ہزار داستان چمن فصاحت گل بوستان بلاغت ماہر خوش بیان کامل شیوا زبان شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو نے حسب الحکم رئیس عالیوقار ملک التجار نامدار قدرشناس علم وہنر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع کے زبان اردو فصیح وبلیغ مین ترجمہ کیا

بار اول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

سنہ ۱۹۰۱ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پلا ساقیا جام وحدت سے مجھے
نظر آئے حادث مین مجھکو قدم
جہان ساغر لالہ کو دیکھ لون
رہون بیخودی مین بھی ہشیار مین
مئے معرفت اس قدر مین پیون
سکون کے عوض ہوئے مستون کو رقص
رہون نشہ می سے انباز مین
سوا تیرے اورون سے نفرت کرون
وہ ہین کون ساقی کے میرے رفیق
دکھاتے تھے کیفیت شش جہت
ہین اُن سبکا آخر جو پیر مغان
بمینائے گردون جس کہکشان
وصی نبی ہے جو افسر مرا
ہین سب ساقی معرفت والسلام

کہ ہو جس سے قلت مین کثرت مجھے
نہ بھولے سے آئے عدم کا خیال
جگر تھام کر بیخودی سے گرون
نہ لغزش رہ راست سے ہو کبھی
کہ کھانے لگے رشک گردون دون
کرون نشہ مین ایسی کیفیتین
کرون بیخودی پر صد انازین
رہون دوستون کا ترے یار مین
نبی و ولی ہادیان طریق
وہ سب پاک و طاہر تھے معصوم تھے
اُسے کہتے ہین خاتم مرسلان
مئے معرفت کو کیا اُسنے عام
علیؑ ہے وہ ساقی کوثر مرا
درود اُنپہ لازم ہے شام و سحر

جدھر کو رکھون بیخودی مین قدم
رہون مست سمجھون نہ کچھ اپنا حال
کہون سرو کو قامت یار مین
خدا کو دکھا دے مری بیخودی
بھلا دون مین طاؤس گردون کو رقص
کہ بد حال صوفی بھی جس سے رہین
جو ہمکو بھی تو تیری مدحت کرون
ترے دشمنون سے ہون بیزار مین
پلاتے تھے جو ساغر معرفت
ترے رند سرمست موسوم تھے
اُسی کے ہوئی فیض سے گلفشان
طہورا کے جنت مین جسطرح جام
ہین بعد اُسکے جو اور گیارہ امام
پڑھون بیخبر ہون مین یا باخبر

حمد اُس نقش بندندہ طاق فلکی و شیرازہ بند ہفت طبقات ارضی کو سزاوار ہے جسنے طلسم عناصر چارگانہ کو باوجود ایک دوسرے کے ضد ہونے کے ارتباط دیا۔ اور نعت اُس فخر موجودات افضل کائنات کے لیے درکار ہے جسنے کہ نیرنج دنیائے بے ثبات کو کلید ہدایت سے اور اسرار عجائبات مکنونات کو لوح کیاست وفطانت سے کھولا وہ کون یعنی محمد مصطفے خاتم الانبیا صاحب القاب پاک لولاک لما خلقت الافلاک

اور منقبت اسکے وصی کی کہ جناب جلیل رکھا لب کل غالب علے ابن ابی طالب اور آنکے گیارہ فرزندون کی کہ مشہور
بآل اطہار ہین سب صاحب معجزہ بے شمار ہین حکیم اور دانا ہے اسرار کردگار ہین اللہم صل علے
محمد وآل محمد بعد حمد ونعت کے ہی یہ خوشہ چین اہل سخن احقر کونین شیخ تصدق حسین کہ گو بہ سبب
ناسازی روزگار و نفرقہ اندی گردون دوار اور نیز بہ سبب کم مائیگی اور بے بضاعتی اپنی کے
مجھکو بعد ترجمہ کرنے سابق کے زون کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اس گوہر بے بہا اور عروس نو خواستہ
کو صدف سینہ اور حجلہ خفا سے سامنے آپ سخن فہمون کے پیش کرے لیکن بموجب مصرع
کہ بے فکر سخن چارہ نہین ہر گز سخندان کو ہا حسب ارشاد فیض بنیاد منبع جود وسخا معدن لطف و
عطا کرم گستر شرفا پرور قدر دا میم الاحسان فلک مرتبت آسمان رفعت سخن فہم معنی رس بری از
ہوا و ہوس رئیس والاہمم صاحب سے محترم اہل خرد پاک باطن جناب منشی پراگ نرائن صاحب رای
صائب نغواے الامر فوق الادب ہو رہو کر خدا کا نام لیکر قلم اٹھا یا اگر خدا نے چاہا تو اس دفتر کو ناظرین
باتمکین جب دیکھین گے تب حسن وقبح معلوم ہوگا رنگینی عبارت وبندش مضامین وتسلسل فقرات کا لطف
اٹھے گا کہ اس حقیر نے کیسے کیسے مضمون اور کن کن لفظون سے اس دفتر کو ترتیب دیا ہی اور یہ بھی ظاہر
ہوگا کہ خلاف قاعدہ نہین ہونے پایا ہی اس امر کا بہت خیال رکھا ہی کہ جو عیاریان اور سحر اور جلدون مین
تحریر ہو چکے ہین انکو اس دفتر مین جہانتک ممکن ہوا ہی نہین بیان کیا ہی اور جو جدتین کہ اس خاکسار نے
اس دفتر آفتاب شجاعت مین کی ہین اور بہت سی عیاریان جو بطرز نو وآئین دلکش یہان لکھی ہین وہ
بعد ملاحظہ ضرور پسند خاطر ناظرین ہونگین اور بروقت ملاحظہ انکا عیب وہنر منصفون پر منکشف ہوگا
اب ناظرین کی خدمت مین اس ہیچمدان کی یہ عرض ہی کہ بروقت ملاحظہ اس کمترین کی عرق ریزی اور سبزہ گوئی
کی داد عطا فرمائین اگر سہواً کوئی خطا ہو گئی ہو اسکو دامن عطوفت سے چھپائین آپ لوگون کی کرم گستری
اور ذرہ پروری سے بعید نہوگا

آغاز داستان روانہ ہونا بدیع الملک نوجوان کا بحکم لوح طرف طلسم نطاق کے واسطے قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے مع لشکر فیروزی اثر اور بادشاہ لشکر کرنا دارا ابن جمشید کو باقی حالات متعلق داستان ہذا — ساقی نامہ

آئی فصل بہار ساقی
دے بادۂ تیز وتند ساقی
دے بادۂ خوشگوار ساقی
کیا مست اٹھا ہی ابر بہمن
گرنے کو کہین لپک رہی ہی
برسا تو بھرین گے آج جل تھل
قفل در میکدہ کھلا ہی
بھٹی پہ ہی میکشون کا بستر
ہین بسکہ شباب سکے یہ دن سن

سب رند ہین بیقرار ساقی
اے ساقی گلبدن گل اندام
اب دیر ہی ناگوار ساقی
کہتا ہی گرج کے رعد ہر پل
بجلی کیسی چمک رہی ہی
آنے پائے یہان نہ رند و
اک بھیڑ ہی بند راستہ ہی
اللہ رے میکشون کی محفل
رندون پہ پڑھا ہی ساقیا جن

اب ضبط بہت ہی گند ساقی
دے بھر کے نئے سرور کا جام
گنگھور گھٹا کا دیکھہ جوبن
ہان بادہ کشون تم اٹھاؤ بوتل
کیسا ہی گھرا سیاہ بادل
قاضی مفتی عسس کوئی ہو
ہر مست پڑا ہی پاے خم پر
سب لوٹ رہے ہین مثل بسمل
یہ رند یہان تو وہ نہین ہے

ہوش ایک کا ایک کو نہین ہی
دے بادہ کہ روح کو ہو طاقت
پوری ہو جو دل کی آرزو ہو
ہان پردے حجاب کے اُٹھا دے
جو شیش محل سے جھانکتی ہی
اُس دختر رز کا آشنا ہون
جسکا ہی لقب خنت مسک
آرام کرون جو مین محل مین
مستانہ روش یہ جان دون مین
ہی سر سے تا قدم بر مستی
آنکھین پائی ہین کیا نشیلی
آغوش مین کھینچ کر بٹھاون
مستی مین کچھ اور ہی مزا ہو
کچھ ہو نہ کمی ترے کرم مین

کہتا ہی کہ دے شراب انوکھی
اللہ رکھے تجھے سلامت
اے پیر مغان ترا بھلا ہو
شکل بنت العنب دکھا دے
بیٹھا ہون لگائے تاک جسپر
مین دیر سے اُسکو تاکتا ہون
جسکی ہی جہان مین چار سو دھوم
ہر شب ہو وہی مری بغل مین
غارت گر ہوش ہی سراپا
شوخی چھل بل ترنگ مستی
منہ جام شراب سے ملا دون
کچھ دل کے مین حوصلے نکالون
بو آئے شراب کی دہن سے
دے بادۂ عیش جام جم مین

ہان اور پلا دے مجھکو جو کچھ
ساقی دیتا ہو اور تو ہو
تو روے زمین کا بادشاہ ہو
اب لوٹ اُسی پری پہ جی ہی
پہلو مین بٹھا دے اُسکو لاکر
خود سونگھ رہا ہی جسکی بو مشک
کہتے ہین جسے رحیق مختوم
ہر گام پہ دل کا کام لون مین
عشوہ غمزہ ادا کرشمہ
آواز ملی ہی کیا رسیلی
بوسہ لب دخت رز کا لون
کیفت مئے لالہ گون سوا ہو
مستی ٹپکے مرے سخن سے

بادہ کشان خمخانۂ عشرت دمی نوشان رحیق جرأت و ہمت پیمانۂ سخن کو صہبائے بیان سے لبریز کرکے صدر نشینان بزم قصہ خوانی و دقیقہ سنجان رموز سخندانی کو اس طرح تقسیم کرتے ہین بساط آرائے بازار معانی چمن آرا و متاع نکتہ دانی :: ناظرین عالی فہم کو یاد ہوگا کہ جلد لعل نامہ مین یہانتک بیان ہوا ہی کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سرداروں کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے ہین اور بدیع الملک کو لقب صاحبقرانی کا عطا فرمایا ہی اور اپنا دنگل مرحمت کیا ہی اور واسطے قتل کرنے آئینہ اندام کے نصیحت کی ہی چنانچہ بعد روانہ ہونے صاحبقران کے بدیع الملک نے بموجب تحریر لوح خزانہ طلسمی سے عرصہ چھ ماہ مین حاصل کی ہی اور آٹھ دن جشن ملوکانہ کرکے طرف الوان نہ طاق کے مع لشکر ظفر اثر کوچ کیا ہی اور طی مراحل و قطع منازل کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ گذر لشکر فیروزی اثر کا ایک صحرائے پُر بہار مین ہوا کہ جہان کوسون سوائے گلہائے رنگا رنگ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی تھی اور درختون پر طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کر رہے تھے اور جا بجا چشمہ سلسبیل جاری تھے اور گیاہ نو دمیدہ روئیدہ تھی ؎ برگ درختان سبز در نظر ہشیار :: ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار :: یہ سامان جو نظر آیا تو عاشق مزاجون کا دل دیکھکر باغ باغ ہونے لگا ہر ایک کو ہوائے عیسی نفس مسیح دم نے فرحت تازہ سرور بے اندازہ بخشا جب یہ سامان نظر آیا تو بدیع الملک نے برق ثانی سے متوجہ ہو کر فرمایا بیت این سبزہ واین صحرا بوے زجنون دارد :: دیوانگی و مستی امروز شگون دارد :: اور فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ دشت فرحت افزا کسکے علاقہ مین ہی اور کیا نام رکھتا ہی ہمارا دل چاہتا ہی کہ یہان قیام کرین اور جشن کرین کہ دیکھیے کب فتح طلسم سے فرصت ہو اور کب تم لوگون سے ملاقات ہو کیونکہ برائے فتح طلسم نہ طاق کے حکم لوح سے تنہا جاؤنگا یہ حکم سنکر برق ثانی نے فوراً ہرکارون کو روانہ کیا وہ بعد ساعت بھر کے حاضر خدمت ہوے اور زمین ادب کو لب عبودیت

بوسہ دیگر اس طرح عرض پیرا ہوئے۔ بیت۔ تا ہمی زند آفتاب سر زر باشی ٭ تا جمیع وبد ہمدم ساغر باشی ٭
تا تاج حیات بر سر خضر نہند ٭ در خانۂ اقبال سکندر باشی ٭ شہریار عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارہ اوج و
اقبال ہو یہ صحرا عظیم و میں ایوان نہ طاق کے ہی اور نام اس صحرا کا صحرائے بہار افزا ہی اور حاکم یہاں کا فغفور بیشہ نشین
ہی یہاں سے ایوان نہ طاق دو تین منزل ہی یہ سنکر بدیع الملک نے حکم دیا کہ بجائے مناسب دیکھکر
بارگاہیں استادہ کرو بموجب حکم والا کار پردازان دولت نے بارگاہیں استادہ کیں ہر ایک سردار اپنے اپنے
خیمہ میں گیا شہزادہ سیر صحرا میں مشغول ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر راحت پذیر ہوا۔ شہزادہ سیر صحرا کر کے ہر
صناع کون و مکان کی تعریف ورد زبان ہی بعد فراغ نماز مغرب خاصہ نوش فرما کر آرام کیا اور وہ شب بآسائش و راحت
بسر کی یہانتک کہ ستارہ سحری افق گردون پر چمکا اور عمل خسرو سیارگان کا شہرستان نیلی رواق سے اٹھا شہنشاہ
مالک مشرب سب نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس فرمایا اور نسیم سحری نے نقیبانہ سب کو مژدہ فرحت افزا
جان تازہ بخشنے کا پہونچایا علم خطوط شعاع بلند ہونے کا وقت قریب آیا ہر اہل دل یہ کہتا ہوا اٹھا بیت
علی الصباح چو مردم بکار و بار روند ٭ بلا کشان محبت بکوے یار روند ٭ ایک طرف سبزۂ شبنم خوردہ ہوائے
ٹھنڈی ٹھنڈی کھا کر لہلہایا ایک طرف مرغان خوش الحان نے رنگ برنگ کے پھول سرخ و زرد تازہ کھلے
دیکھکر شور عجب خوش آوازی سے مچایا اشجار مثل بادہ خواروں کے جھومے بلبلوں نے گلوں کے منہ چومے
خادم نے آکر پاؤں پہ ہاتھ رکھا بدیع الملک انگڑائی لیکر اٹھے بعد فراغ ضروریات وضو کر کے نماز
سحری پڑھی دعا کی لباس پہنا کہ سامنے سے برق ثانی اور ہشام ابن عمر حاضر ہوے مجرا کر کے عرض کیا
کہ آپ کے عموی بزرگوار شہزادہ نورالزمان و عین الزمان قیصر صاف باطن اور عریج آفتاب
علم گرگین درشت چنگال منتظر حضور کے اپنے اپنے ڈنگلوں پر متمکن ہیں یہ سنکر شہزادہ عالی مرتبت سوار
ہو کر داخل دربار دُربار ہوے سب سردار اپنے اپنے ڈنگلوں سے اٹھکر تعظیم اور آداب شاہی بجا
لائے شہزادہ نے بھی بخندہ پیشانی سب کو جواب سلام دیا اور اشارے سے اجازت بیٹھنے کی دیکر خود
اپنے ڈنگل زرین صاحبقرانی پر متمکن ہوئے اس وقت نورالزمان و عین الزمان نے اس دربار
کو دیکھکر فرمایا کہ ہمکو اس وقت دربار حمزہ صاحبقران کا یاد آگیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے یہ دیکھکر
ایک ندیم قدیم نے دست بستہ عرض کیا۔ بیت غنیمت جان سے یہ صحبتیں آپس کی اے نادان ٭
دگر گون رنگ ہوجاتا ہی اک دم میں زمانے کا ٭ یہ صحبت ابھی اس وقت کی غنیمت ہی خدا اسکو تفرقہ پردازی
گردون سے بچائے یہ رنگ دیکھکر نورالزمان و عین الزمان نے باہم گفتگو کی کہ لشکر میں اب تک
کوئی بادشاہ نہیں ہی لہذا بادشاہ کا ہونا ضروری ہی بقول شخصے کہ لشکر بے میر ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر
بیکار ہی اور حضور کو تخت نشینی سے انکار ہی یہ سنکر اور سرداروں نے بھی عرض کیا کہ رائے آپ صاحبوں
کی بہت مناسب ہی جب اسپر اتفاق ہو گیا تب صاحبقران ثالث نے فرمایا کہ آپ ہی سب صاحب ملکر
تجویز کریں نورالزمان و عین الزمان اور دیگر سرداروں نے کہا کہ فی الحال دارا ابن جمشید کو کہ وہ مرد
جری اور عاقل ہیں اُنکے سوا اور کوئی مستحق اس منصب جلیل کا نہیں ہی کیونکہ اُنکے پدر بزرگوار و عم
نامدار جد عالی تبار ہمیشہ بادشاہ لشکر صاحبقرانی ہوتے آئے ہیں اور یہ منصب جلیل اُنھیں کو سزاوار ہی اتفاق
رائے اقدس سے ہونا درکار ہی صاحبقران نے فرمایا یہ رائے بہت خوب ہی مجھکو بھی بدل مرغوب ہی آپ

سب صاحب اُنکو راضی کرین اور استمزاج لین یہ سُنکر نور الزمان اور تمامی سرداروں نے دارا ابن جمشید
سے عرض کیا کہ حضور آپ اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت شاہی کو زینت بخشین اور ہم سب بدل و
جان آپ کی اطاعت اور فرمان برداری کرین یہ سُنکر دارا ابن جمشید نے کہا کہ آپ لوگ مجھکو معاف
فرمائین کہ مین لائق اسکے نہین ہون مین ایک مرد گوشہ نشین ہون اور نہ مجھکو اسکی خواہش ہی اس امر مین
سراسر کاہش ہی یہان لڑنے مرنے کا خیال ہر بار ہی شاہی سے کیا سروکار ہی مین کبھی اُسکو نہ منظور کرونگا یہ
بوجھ اپنے سر نہ لونگا یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپکا عذر و انکار بیکار ہی یہ امر آپ کو منظور کرنا ہوگا
کیونکہ مین اپنے لشکر مین مستحق اور لائق اس منصب کے کسیکو نہین پاتا ہون دارا ابن جمشید نے کہا کہ آپکے
لشکر مین قیصر ایسے شخص جہاندیدہ کار آزمودہ موجود ہین میرے مجبور کرنے سے کیا مقصود ہی اور یہ ایک عرصہ
مدید تک بادشاہ طلسم بھی رہے ہین یہ امر آپ سے خوب سرانجام پاویگا یہ سُنکر قیصر صاف باطن نے جواب
دیا حضور نے جو کچھ ارشاد فرمایا یہ بمقتضاے قدردانی و خادم نوازی ہی بندہ مستحق معافی ہی میرا اب زمانہ
پیرانہ سالی کا ہی اور یہ سن مرض لا دوا ہی بھلا مین کہان اس بار گران کا متحمل ہو سکتا ہون قبر کا منھ تکتا ہون
اور میرا دل بھی سلطنت سے سیر ہو گیا ہی مجھے اب صرف خواہش سواے مآل بخیر ہونے کے اور کیا
ہی یہ تقریر سُنکر دارا ابن جمشید مریخ آفتاب علم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری خاطر سے آپ
اس امر شاہی کو منظور کیجیے اور یہ بار اپنے سر لیجیے کیونکہ آپ بھی تو شاہزادے طلسم فیروزہ کے ہین اسنے
بھی دست بستہ عرض کیا کہ غلام کو معاف کیجیے فدوی کا نام نہ لیجیے مجھکو سواے غلامی صاحبقران اور کسی امر کی
تمنا نہین ہی یہ ہونا نہین ہی جب سب سے جواب صاف پایا اور شہزادہ بدیع الملک نے مجبور فرمایا تو شہزادہ مجبور
خاموش ہو رہا اور سر جھکا کر فرمایا کہ خیر جو آپ لوگون کی مرضی مجھے جہانتک کہنا تھا مین نے کہا آیندہ آپ
صاحبون کو اختیار ہی بندہ ناچار ہی جب یہ امر قرار پا چکا تب صاحبقران نے سردارون کی طرف دیکھا اور فرمایا
کہ آپ لوگ سامان تخت نشینی کرین کل بساعت سعید کہ دن شرف آفتاب کا ہی مین دارا ابن جمشید
کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ کرونگا یہ فرما کر دربار برخاست کیا ہر سردار اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا بعد
دربار برخاست ہونے کے کاربردازان سلطنت نے سامان تخت نشینی درست کرنا شروع کیا اور ہر شخص
اپنے اپنے کام مین مصروف ہوا بارگاہ حشامی اور بارگاہ طلسم فیروزہ کی آرایش از سر نو ہونے لگی اور
تمامی بارگاہ کو شیشہ آلات سے درست و مزین کر کے ہر شی کو اُسکی جگہ پر آراستہ کیا اور تخت شاہی
کو وسط بارگاہ مین قائم کر کے دنگل اور کرسیان جواہر نگار گرداگرد تخت شاہی کے قرینے سے لگا دین
اور صحن بارگاہ مین مخمل کاشانی فرش بچھوا دیا گیا بارگاہ سے لیکر تاحد لشکر دو رویہ ٹٹیان چاندی سونے کی
لگائین گئین اور اُنپر بنگلاس الماس نگار چڑھائے گئے اور درختان صحرا کو زربفت اور تمامی سے
آراستہ و پیراستہ کیا اور اُنکی شاخون مین قمقمہ جواہر نگار آویزان کیے اور کل لشکر کی بازارون کو
آئینہ بند کیا اور تمامی عملہ کو نئی وردیان زربفتی اور بانات کی عطا کی گئین منہون کو شاہی کارخانجات کے چوبدارون
نے احکامات نوبہ نو پہونچائے مردہون نے اُن سردارون کو جو حاضر دربار دُربار نہ تھے یہ خبر دی اس مژدہ اور
خوشخبری نے جیب آرزو ہر ایک کی گل اُمید سے بھر دی شروع جشن ملوکانہ ہوا خویش اپنا و بیگانہ نہ ہوا ہر طرف
دھوم دھام ہی سبھون کی زبان پر یہ کلام ہی آج شب برات ہی اہل اسلام کی معراج کی رات ہی یعنی صبح کو

شہنشاہ اسلام کا جلوس ہے جو عدل و صفا سے مانوس ہے شیر دل ہے ہر فن مین کامل ہے یوسف عہد ہے جو سخن ہے شہد ہے عزیز مصر خوبی ہے گل سر سبد محبوبی ہے صاحب قلب باصفا مرد باخدا خلیل کعبہ الٰہی آصفی اوصاف ناانتہا ہے وارث تاج و دیہیم صاحب طبع سلیم رشک مہ و خورشید یعنی دارا ابن جمشید کے تخت نشینی کا جشن ہے یہ ذکر و اذکار لشکر اسلام مین شب بھر رہے اور چرچے جابجا اکثر رہے ہر ایک نے وہ رات جاگ کر بسر کی۔ بصد خوشی و خرمی سحر کی یہانتک کہ وہ وقت آیا کہ آمد خسرو خاوری کی بیت الشرف مشرق سے شروع ہوئی اور تمامی مخلوقات اپنے خالق کی طرف رجوع ہوئی ہر ایک شخص بستر استراحت سے اٹھا یاد خدا کا سامان کیا طائران خوش الحان نے صحرا ے پر بہار مین بصد خوش بیانی ذکر صانع موجودات آغاز کیا بلبلون نے گلون سے قمریون نے سرو سے ساز کیا فرش زمردین سبزہ نو دمیدہ کا لہلہایا آسمان نے قطرہ شبنم سے اس سبز فرش موتیون کا بچھایا کشتی ماہتاب بحر اخضر مین ڈوبی نمایان ہوئی تختہ خاک کی خوبی غنچہ ہاے سر بستہ ہنسے خوشبو سے دشت و گلزار بسے عجب سمان تھا وجد مین طاؤس آسمان تھا لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی مین ہر سردار نے لباس پر تکلف زیب تن کیا اور اپنے اپنے خیمون سے نکلکر راستہ دربار شاہی کا لیا یہان صاحبقران زمان نے نماز سحری اور وظیفہ سے فرصت کر کے طرف برق ثانی کے اشارہ فرمایا اسنے فوراً صندوق اسلحہ اور کشتیان ملبوس خاص کی پیش کش کین پوشاک زیب جسم فرما کر ہتھیار لگائے سوار ہو کے برق ثانی کو ساتھ لیا اور در دولت شاہی پر پہونچے عرض بیگی نے خدام شاہی کو ورود صاحبقران کی خبر دی دارا ابن جمشید مصلی پر سے اٹھے حمام تشریف لے گئے غسل کر کے لباس مکلل بہ جواہر زیب جسم انور فرمایا تخت روان آیا بسم اللہ کہکر سوار ہوے کئی سو کہاریان زربفتی لنگے پہنے ہوے مچھلیان جڑاؤ الماس کا ر ہاتھے پر لگائے زرکار ڈوپٹون کی گاتیان باندھے ہوے حاضر ہوئین تخت کو تخت سلیمان کیطرح ہر ایک پری رخ نے اپنے کاندھے پر اٹھایا مرتبہ پریون کا پایا گرد غول کے خواصان ماہ طلعت و خادمان خوبصورت منقل ہاے آتشین مین عود و عنبر جلاتی ہوئین رنگ رلیان مچاتی ہوئین کچھ چنگیر دانون مین عطر اور غالیہ طرح طرح کے لبریز کیے ہوے فوارون مین بھر بھر کر ملبوس کو جلوداروں کے بساتی ہوئین گلاب کیوڑہ کا چھڑکاؤ کرتی ہوئین کچھ مغنیان خوش آواز میٹھے میٹھے سرون مین نقیبانہ لوان نغمہ سرا ہین ہمیت الٰہی بخت تو ہمیشہ ار باد اے تراط لع ہمیشہ یار باد اے کچھ رقاصان پریچہرہ آگے آگے ناچتی ہوئین اور یہ غزل میر تقی میر کی گاتی ہوئین

بہار آئی نکالو مت مجھے اب کے گلستان سے شرارے تیز نکلے ہین ہماری چشم گریان سے	مرا دامن نہ سیئے تو نہ بندھ دل کے گریبان سے محبت مین کسو کی رنج و محنت سے گئے دونون	غم ہجران سے شاید آگ دی اس دل کے بن لکو رہی خبر مندگی ہے عمر بھر مجھکو دل و جان سے

آگے آگے روانہ ہوئین بعد اسکے ترکنین حبشنین قلماقنیان اور تمام عملہ شاہی اپنے اپنے منصب اور عہدہ ہاتھون مین لیے ہوئے قرینے سے باادب ہمراہ ہوئین سواری شمل بادبہاری آہستہ آہستہ دربار گاہ محل خاص شاہی پر پہونچی لال پردہ چرخی پر کھنچا بسم اللہ الرحمن الرحیم کی صدا بلند ہوئی نوجوان نوجوان ملازمان خاص بالاختصاص شاہی کہارون نے تخت روان کو اپنے کاندھون پر لیا شاہ جمجاہ مہر کلاہ قمر بارگاہ فریدون حشمت سکندر شوکت ملجاے وماواے ہر باامید دارا ابن جمشید مثل خورشید حجلہ مغرب سے طلوع ہوئے یہان ہر سردار کو بارگاہ کی دوسری ڈیوڑھی پر انتظار تھا دل بیقرار تھا مصرع آہٹ پہ کان در پہ نظر تھی ہر ایک کی ✦ از فرط خوشی سے حیرت تھی ہمیون کی شادی مرگ ہونے کی حالت تھی ہر ایک

برمین نینگ ہوا فنراہ شادی سے سُرخ رنگ ہوا خدا سے یہ دعا تھی ہردم التجا تھی کہ ای خالق زمین وزمان اور ای نقش بند کون ومکان سایۂ عاطفت اِس بادشاہ زمان کا سر پر ہمارے ہمیشہ قائم رکھنا اقبال ا سکا دائم رکھنا تفرقہ اندازی گردون سے بچانا نیرنگ حوادث زمانہ ودون سے محفوظ فرمانا ہمین روز بد نہ دکھانا قید غم سے چھڑانا یہ ذکر تھا کہ حاجبان در دولت نے دوسری ڈیوڑھی کا پردہ اُٹھایا جلوس خاص نظر آیا نقیب پہنچے مودب باش ہشیار باش کی صدا دی چوبدارون نے صاحبقران کو خبر کی کہ سواری ظل اللہ کی آپہونچی صاحبقران زمان آگے بڑھے مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا اشارہ یہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی باہمی محبت آب دگل مین ہی سواری کچھ آگے گئی تھی کہ عین الزمان ونور الزمان مریخ آفتاب علم قیصر صاف باطن گرگین درشت چنگال سرداران نامی وگرامی کا یکے بعد دیگرے مجرا ہوا تخت شاہی برآمد ہوا اسب سوار حسب ارشاد فیض بنیاد سوار ہوے خرمی سے دوچار ہوے مردہ نے بڑھ کر عرض کیا ہر ایک کا نام لیکر دکار اد یدار عام ہوا ہر خرد وکلان شاد کام ہوا عام حاضرین کا سلام ومجرا لیکر اشارہ فرمایا کہ ہر سردار اپنے اپنے منصب اور مرتبہ کے موافق جلو مین آئے یہ اشارہ پاتے ہی تخت شاہی بڑھا صاحبقران نے اپنے اشہب تیزگام کو پہلوے تخت مین لگایا اور ہر سردار مودب اپنے اپنے محل وموقع سے پیش وپس روانہ ہوا جلوس شاہی بڑھا نقیبان بلند آوازدور باش وبہ ادب باش کہتے ہوئے آگے بڑھے معلوم ہوتا تھا کہ چاند کے گرد ستارے ہین یا ایک گلدستہ مین چنے ہوے پھول باغ جہان کے سارے ہین اس شان وشوکت اور عظمت وجلالت سے سواری شاہ کج کلاہ کی قریب بارگاہ دربار دُربار انجم نثار کے پہونچی داخل جشن نوروزی ہوئی کارپردازان پختہ کار نے شب سے سب سامان مہیا اور درست کر رکھا تھا صاحبقران زمان بدیع الملک والاشان نے شہریار خجستہ کردار کا ہاتھ تھام کے تخت روان سے اُتارا اور تخت جمشیدی پر بٹھایا تاج نوشیروانی سے سر اقدس کو مزین ومنور فرمایا شمشیر الماس نگار مع ایک لوے شاہوار ولوح الماس کار کے نذر دی ظل اللہ نے دست حق پرست اپنا اُسپر رکھا اور مع ایک خلعت گران بہا اور مہر بلقب صاحبقرانی عطا فرمائی اور دنگل صاحبقرانی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر عین الزمان ونور الزمان قیصر صاف باطن مریخ آفتاب علم گرگین درشت چنگال عمر سست زبان دراز صمصام اژدہا پیکر قمقام نیک اختر مقبور سرخ چشم قاہر گریز انداز حسام فیل زور محمود نیک خصال بہرام جنگ آزما دیگر سرداران باوفا نے یکے بعد دیگرے نذرین پیش کشین کین بادشاہ جمجاہ فریدون بارگاہ نے ہر ایک کی نذر کو قبول فرماکر خلعت سے سرفراز فرمایا اور اشارہ بیٹھنے کا فرمایا پھر تو اور نذرین گذرنے لگین در خزانہ شاہی وا ہوا ہر ایک کو بقدر لیاقت انعام ومنصب وجاگیرین عطا ہوئین ہر طرف خوشی کی دھوم دھام ہوئی توپ خانون مین حکم شاہی پہونچا کہ توپین سلامی کی فیر ہون گولندازون نے جون ہی حکم شاہی پایا توپون کو سیدھا کیا اور سلامی کے ایک سو اکتیس فیر داغے ہر کہہ ومہ کو خبر ہوئی انعام وخلعت گولندازون کو سرکار شاہی سے عنایت ہوا در بارگاہ پر ہر ایک کا ہجوم عام ہوا بڑا ازدہام ہوا ہر شخص خوشحال تھا ہوا کا گذر نامحال تھا بیرون بارگاہ ہر ادنے واعلے کی طبیعت خوشحال تھی سبھون کی زبان پر قیل وقال تھی کہ آج کا دن سعید ہی بہتر از روز عید ہی کہ حق حقدار کو پہونچا خدا نے اُس شخص کو حاکم کیا کہ جو عدالت مین مثل نوشیروان زمان ہی اور جرأت اور ہمت مین ہمتاے حمزہ صاحبقران

ہو خدا اس شہریار جوان بخت کو ہمارے سر پر صد وسی سال سلامت و با کرامت رکھے اور نظر بد سے بچاوے
ایک ہوا خدا صاحبقران زمان کو بھی ہمارے سرون پر سلامت رکھے اور عمر نوح عطا فرماوے کہ جنکی سبب
سے یہ روز سعید بلکہ بہتر از روز نوروز و عید ہمکو نصیب ہوا خوش دل ہر حبیب ہوگا یہ دونون آسمان صاحبقرانی
کے ماہ ہین ہم تو ان دونون کے خیر خواہ ہین ہر جگہ یہی ذکر ہے جو ہے بفکر ہے مگر اندر بارگاہ فلک اشتباہ
کے تمامی سرداران وفا شعار بلند اقتدار و جان نثار اپنے اپنے ونگلون کرسیون نیم تختون پر متمکن ہین
بدیع الملک و ونگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہین سب سرداران نامی گرامی راست و چپ بجا ہین اتنے مین
داروغہ ارباب طرب کو حکم محکم ہوتا کہ نازنینان ماہ جبین زہرہ تمکین حاضر ہون یہ حکم پاتے ہی سطر دائرون
نے ساز ملا کے ناچ شروع ہوا ایک نازنین مہر تمکین نے بعد دلربائی محفل مین آ کر یہ غزل شروع کی غزل

قدح لیے ہوے گل مثل بادہ خوار آیا
ہوا یقین یہ مجھکو وہ شہسوار آیا
خزان چمن سے گئی موسم بہار آیا
جو گوش گل نے سُنے باغ مین تو کیا چارا
کسی طریق سے دل مین اگر غبار آیا
قفس سے نالۂ بلبل ہزار بار آیا

ادھر لالہ رخسار نامی داروغۂ میخانہ کو فرمان قضا جریان صادر ہوا کہ صراحیان مے توبہ شکن اور گلابیان شراب دافع
رنج و محن کی حاضر کرین بمجرد فرمان واجب الاذعان ساقیان سیمین ساق اور مہرویان چست و چالاک حاضر
دربار عشرت آثار ہوے کشتیان شراب ناب کی طرح طرح کی قابین کباب کی حاضر کین ایک ساقی مہرو
صاحب جمال پری تمثال نے جام و صراحی اُٹھایا اور بعد ناز معشوقانہ اور انداز محبوبانہ جام کو لبریز کر کے اور بطور
نذر ہاتھون پر رکھ کے تخت شاہ فیروز بخت کے قریب با ادب حاضر ہوا اور طرفہ انداز اور عجیب کرشمہ و
ناز سے ہاتھ آگے بڑھا کر نیچی نظرون سے بادشاہ جمجاہ کی طرف مخاطب ہو کے یہ شعر پڑھے شعر ہمدم
جام ہو شہا تیرا ✦ دور دوران ہے سدا تیرا ✦ مئے گلگون حضور حاضر ہے ✦ یہ شراب طہور حاضر ہے
بادشاہ نے جام بے اندیشہ انجام اپنے دست حق پرست مین لیا اور نوش کیا پھر ساقی نے دوسرا جام
صاحبقران کے نذر کیا بدیع الملک والا شان نے بھی آداب شاہی بجا لا کر نوش کیا اور باری باری
سب سردارون نے وہ شربت کہ جسے حکما نے حسب فرمایش صاحبقران اول تیار کیا تھا اور بجاے
شراب استعمال کرتے تھے اور موسوم بشراب طہور کیا تھا ایک ایک دو دو جام پیے طبیعت کو سرور اور
فرحت ہوئی دو برسون کی کلفت ہوئی اتنے مین ساقیان سیم اندام اور امردان گلفام نے جام و صراحیان اُٹھائین
اور اہل بزم کو ساغر شراب طہور سے مملو کر کے پلانا شروع کیا جام بادۂ ارغوانی گردش مین آیا فلک شعبدہ باز
نے یہ رنگ دیکھکر رشک کھایا وہ صحبت عیش و عشرت برہم ہوئی جس سے محفل بزم جم ہوئی ہر طرف
بادہ خوارون کا ہجوم جدھر دیکھو ایک خوشی کی دھوم تھی ایک طرف ساقیان گل اندام شراب ناب پلاتے تھے
دوسری طرف نازنینان مہر تمکین ناچ دکھا کر دل کو لبھاتے تھے طبلے کی گمک سے گوش گردون بھی پر ہوے
جاتے تھے سارنگی کی آواز ایسی دلکش تھی کہ ساکنان عرش کے دل بھی لوٹ ہو گئے تھے وہ محفل
عشرت تھی یا بہشت برین بعد زیب و زینت تھی جسکے دیکھنے کو آسمان بھی باین دبدبہ و شوکت جھکا ہوا تھا
فلک پر ستارے سحری نہ تھے فرشتون نے جھانکنے کے لیے روزن کیے تھے ادھر وہ نازنین جو پہلے آئی تھی
اُسنے اپنا مجرا ختم کیا اور دوسرا طائفہ حاضر ہوا اُس نازنین پری تمثال خورشید جمال نے روبرو ظل اللہ مالک اورنگ
سلیمانی نیفے و اران جمشید کے حاضر ہو کر اس طرح رقص و سرود شروع کیا کہ جس سے دل سب اہل بزم
کے بسنے لگے بعد رقص کرنے کے اُس نازنین نے یہ غزل گنگنا کر بعد ناز و انداز گانا شروع کی غزل

قیامت کے نشان بڑھ کر قد رعنا سے ہوئے
سوا نیزہ یہ خورشید آئیگا جب جوان ہونگے
ترے مژگان کی تیرون کی جراحت مین لذت ہے

تنا مین جسکے اپنے موے تن سب زبان ہو نگے
بشوخی ناز کی کہتی ہی آنسے وقت آرائش
بتا ای حسرت دیدار فردا ہم کہان ہو نگے

طیور گلستان چپ ہین تری شیرین کلامی سے
کہ ان آنکھو نکو یہ سر مے کے دنبالے گران ہونگے

دہن کے وصف کیونکر عندلیبون سے بیان ہونگے
گل آئینگے ثمر پہ تو ترس کھا کر کہا اسنے

جس وقت غزل نازنین پیش ظل اللہ فلک بارگاہ بناز و ادا گا چکی صاحبان بزم کمال خوش ہوے خصوصاً شہریار ذیوقار نہایت شاد ہوے اور بہت سا جواہر بیش بہا اس مطربہ کو مرحمت فرمایا اور وہ نازنین مہ جبین جواہر بیش قیمت انعام مین پاکر اور خوش ہوکر اور غزلین عاشقانہ گانے لگی اور دل شاہ ذیجاہ کا لبھانے لگی اسی طرح ہر ایک نسیمبر فتنہ محشر اپنی اپنی باری آئی تھی اور اہل بزم کو خوش و مسرور کرکے انعام بے شمار پاتی تھی یہ رنگ محفل دیکھکر صاحبقران فلک جاہ نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی اور حاضرین جلسہ سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کیون صاحبون اس زمانہ مین کوئی کسی کا نہین ہی عجب رنگ آسمان و زمین ہی حیف کا ہنگام ہی افسوس کا مقام ہی کہ ابتک خضران بن عمر سے ملاقات نہین ہوئی کتنا زمانہ منقضی ہوا کہ وہ اپنے والد ماجد کو طرف خانہ کعبہ کے رخصت کرنے کو گئے تھے مگر ابتک واپس نہ آئے نہین معلوم کیا واقعہ درپیش ہی دل کو از حد پس و پیش ہی سچ ہی کہ کیا برا وقت ہی عجب زمانہ سخت ہی کسکا اعتبار کرین کسکی محبت کا دم بھرین ایک زمانہ وہ تھا کہ خضران بن عمر کو بغیر ہمارے ایک دم چین نہ آتا تھا جی گھبراتا تھا یا یہ وقت آیا زمانہ نے عجب رنگ دکھایا کہ وہ ہمکو چھوڑ کر محبت سے منھ موڑ کر طرف خانہ کعبہ کے چلے گئے ہماری محبت و الفت کو ترک کر گئے یہان کیا تھا کیونکہ والدین کی محبت و الفت کے آگے کسی کی کیا اصل ہی سبکی چاہت نقل ہی ہم سمجھے تھے وہ قدم باقدم اپنے باپ دادا کے ہونگے مگر کہان وہ لوگ کہان یہ انمین انمین زمین و آسمان کا فرق نکلا انھون نے یہ خیال کیا ہوگا کہ کون جا کر اپنے تئین آفت مین ڈالے بیکار سر پر بلا لے کیونکہ زمانہ پر آشوب و زبون ہی عالم عالم تشنہ خون ہی بیکار آفت مین پھنسنا ایسی بحالت مین ساتھ دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ بات اصل ہی شاید ایسے ایسے خیال دل مین کرکے وہ ہمراہ اپنے پدر بزرگوار عالی مقدار کی طرف بیت اللہ کے چلے گئے ہمکو داغ فراق دے گئے یہ سنکر سرداران نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور کا یہ خیال بجا ہی تصدیق ایسے تصورون کی ناروا ہی مگر ہمکو انسے یہ امید نہین ہی کہ وہ آپ کی ہمراہی سے دست بردار ہون بیوفائی سے دوچار ہون انکو انکے پدر بزرگوار نے رخصت نہ دی ہوگی آنے کی اجازت نہ دی ہوگی نہین تو وہ حاضر خدمت ہوسے کیون گوہر مقصود کھوتے آپ اور وہ تو ایک روح دو قالب ہین آپ انکے وہ آپ کے طالب ہین جس طرح صاحبقران اول کے خواجہ عمر مشہور عاشق و مصاحب تھے اسی طرح آنکے صاحبزادے عمر ثانی صاحبقران ثانی پر فریفتہ و شیدا تھے بدل شیفتہ تھے مثل ان دونون بزرگوارون کے خضران بن عمر بھی آپ پر نثار ہونے کو موجود ہین انکو کہین چین نہ آئے گا دل راحت نہ پائیگا فوراً رخصت ملتے ہی حاضر خدمت والا ہون گے حضور کچھ رنج و فکر نہ فرمائین اپنے دل کو بہلائین یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا سب صحیح ہی اسکی یہ تصریح ہی اگر وہ آجاتے تو اس جشن تخت نشینی مین شریک ہوتے اور کچھ صحبت کا رنگ ہو جاتا جلسہ کا نیا ڈھنگ ہو جاتا انکو مین کرسی عیاری پر جگہ دیتا اور بجاے خواجہ عمر تصور کرتا اور جو مرتبہ دربار صاحبقرانی مین خواجہ عمر کا تھا وہ سب انکو حاصل ہوتا یہ سنکر برق ثانی نے دست بستہ عرض کیا کہ وہ بھی تو مثل آن دونون صاحبون کے ہین اپنے والد ماجد سے بانہ عیاری لیکر ضرور بالضرور آپ کی خدمت فیضدرجت مین اپنے تئین پہونچائین گے کیونکہ حضور اقدس کو صاحبقران ثانی نے صاحبقران زمان فرمایا اور اثاثہ صاحبقرانی جناب والا کو عطا فرمایا انکو بھی لازم ہوا کہ وہ اپنے پدر

بزرگوار سے بانہائے عیاری حاصل کرکے آپ کے دربار مین عزت اور توقیر حاصل کرین آپ کے عیار ہونے کا دم بھرین صاحبقران زمان نے جبکہ یہ تقریر برق ثانی کی سُنی فرمایا خیر جو کچھ خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس گفتگو سے رنگ چہرہ صاحبقران متغیر ہوگیا یہ نقشہ دیکھکر سرداروں نے عرض کیا کہ حضور صحبت ناچ اور رنگ کی طرف توجہ فرمائین اس وقت اس ملال کو بھلائین کیونکہ آج روز جشن نوروزی ہی وقت فیروزی ہے یہ سنکر بادشاہ کج کلاہ نے داروغہ ارباب نشاط کو حکم دیا کہ طائفے نہایت عمدہ عمدہ حاضر کیے جائین معمولی طائفے بدل دیے جائین داروغہ ارباب نشاط نے حکم کے پاتے ہی فی الفور طائفے بدلوا دیے صاحبقران والا مرتبت عالی منزلت بلند مکان نے ارشاد فرمایا یہ زبان فیض ترجمان پر آیا لطف گانے کا تو بغیر خضران بن عمر کے کچھ نہین ہی سرداروں نے دست بستہ عرض کیا یہ بات راست ہے مگر کم و کاست ہی حضور نہین تو سہی انمین بھی ایک ایک زہرہ جبین مہر تمکین نغمہ و سرود مین اُستاد ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ طائفہ ہا سبے مطلوب بدل مرعوب حاضر ہوئے مجرا گاہ سے مجرا کرکے آداب شاہی بجالائے اشارہ ہوا سازندوں نے ساز ملائے ایک زہرہ جمال مشتری خصال نے اٹھ کے پہلے مبارکبادگائی یہ اشعار آبدار زبان پر لائی

شہا یہ جشن ہو تمکو مبارک
جلوس شاہ ہو سبکو مبارک

مبارک ہو مبارک ہو مبارک
جہان ہو تابع فرمان والا

رہے آباد یہ بزم معلےٰ
کہین دنیا مین سب اسکو مبارک

بعد مبارکباد گانے کے ناچنا شروع کیا ہر ایک کے دل کو اپنی طرف رجوع کیا جس وقت وہ پری جمال توڑا لیتی تھی دل رقاصہ فلک کا توڑ دیتی تھی چارون طرف سے صدائے تحسین و آفرین آنے لگی اچھے اچھے ٹکڑے لگائے خوب خوب ناچی پہلے محفل کی طبیعت رجھائی اور یہ غزل گنگنا کے شروع کی

غزل

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو | کہ پھر جھولی نہ یہان سے گئی گلہائے حرمان کو
فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیر بیابان کو | نکالا سر سے میرے جائے موخار مغیلان کو
وہ ظالم ہی تو سن سے کند رکھا ہے ہمنے یارون سے | کہ گورستان سے گاڑین جدا ہم اہل حرمان کو
گئے ناواقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین | دہان زخم دل سمجھے جو دیکھا روئے خندان کو
غم و اندوہ و بیتابی الم سب بے طاقتی حرمان | کہون ای ہمنشین تا چند غم ہائے فراوان کو
نہین ریگ روان مجنون کے دل کی بیقراری ہے | کیا ہے مضطرب ہر ذرۂ گرد بیابان کو
نہین معلوم سینے مین ہوا اس دل کے کیا ناصح | سحر خون ریز جو دیکھا تھا مین نے اپنی مژگان کو
کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہے | گل گلزار کیا درکار ہے گور غریبان کو
زبان نوحہ گر ہون مین قضا نے کیا ملا یا تھا | مری طینت مین یارب سودۂ دلہائے نالان کو
سبھے گر چشم عبرت ہے تو آندھی اور بگولہ سے | تماشا کر غبار افشانی خاک عزیزان کو
صدائے آہ جیسے تیر دل کے پار ہوتی ہے | کسی بیدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکان کو
غرور حسن سے آنکھین نہ کھولین انجمن جن نے | تلا پاؤن تلے جب تک نہ چشم صد غزالان کو
ترے ہی جستجو مین گم ہوا ہے کہ کہان کھویا | جگر آشفتہ دل آزردہ میر اس خانہ ویران کو

اُس نے اس غزل کو نہایت عمدہ سرون سے بہ نزاکت ادا کیا کہ سننے والون نے کلیجہ تھام تھام لیا اکثر لوگون پر عالم غشی طاری ہوا بلکہ کل محفل کو پائمال کیا ہر ایک کو بے چھری حلال کیا کسی کی زبان پر آہ سرد تھی دل پر درد تھی کسی کے لبون پر بے اختیار واہ واہ کی صدا تھی ہر ایک سردار کی زبان پر اُسکی تحسین و آفرین تھی صاحبقران اور شہریار نے بھی اُس زہرہ شمایل کی از حد توصیف کی انعام بے شمار مرحمت فرما

سے رخصت فرمایا دوسرا طائفہ آیا اسیطرح کئی طائفے شام تک آئے ناچ گاکر اپنا اپنا رنگ جما کر چلے گئے اب وہ وقت آیا کہ یکہ تاز فلک اخضر صیاد سے قبہ مطلا کی بارگاہ فلک اشتباہ سے اور چکمہ سے شمسہ منبت مینا کار کے رشک کھا کر بحالت اٹھا کر طرف ظلمات مغرب کے گیا اور شہسوار میدان جلوہ گاہی نے تخت فلک اطلسی پر جلوس فرمایا ستارون کا باری باری مجرا ہونے لگا چاندنی نکلی رات ہوگئی بادشاہ اٹھے دربار برخاست فرمایا ہر شخص اپنے اپنے خیمہ کو گیا مخصوص لوگ ساتھ شہنشاہ کے ایوان خاص مین آئے ضروریات سے فرصت کی آب و طعام سے مہلت کی تھوڑی دیر آسایش کرنے کے بعد داخل دربار دربار ہوئے جلوس فرمایا خاص و عام کو بزم عشرت مین بار ہوا سب آکر اپنے اپنے رنگون کرسیون پر تختون پر بیٹھے داروغہ ارباب نشاط نے مطربہ کو بلایا رقاصہ نے حاضر ہو کر آداب شاہی ادا کیا حکم گانے ناچ کا ملا سازندون نے ساز ملایا گت شروع ہوئی بعد گت ناچنے کے اس زہرہ جمال خورشید تمثال نے یہ غزل عاشقانہ میر تقی میر صاحب کی نہایت خوش الحانی سے شروع کی غزل

اے صنم جاہ والو جو آج تاجور ہی
بجھ کے چمن پہ سبزۂ مژگان چشم تر ہی
اب اس کے جسم پر آنسی کے موقوف ہی کرین تو
اک تیر کا ہدف ہی اک تیغ کا سپر ہی
ہر دم قدم کو رکھتا ٹک احتیاط سے یان
ہر کوئی جانتا ہی اس راہ مین خطر ہی

گل اسکو دیکھو تم نہ تاج ہی نہ سہرا
ای ہم صفیر بے گل کسکو ہی داغ نالہ
بر انکیمین سہرائی نہ آہ مین اثر ہی
کافی ہی مہر قاتل محضر پہ خون کے میرے
یہ کارگاہ ساری دوکان شیشہ گر ہی
ڈھایا جنھون نے اسکو انہیں خرابی آئی

اب کی ہوا کے گل مین سیرابی ہی نہایت
مدت ہوئی ہماری منقار زیر پر ہی
صید افگنو ہمارے دل کو جگر کو دیکھو
ہر جس جگہ یہ جائے اس جا ہی معتبر ہی
تیری گلی سے بچ کر کیون مہر نہ نکلیں
جانا گیا اسی سے دل بھی کسیکا گھر ہی

اسنے غزل مذکور کو اس طرح گایا کہ اہل محفل کو وجد آگیا ہر شخص کا یہ حال تھا بلکہ فراموش دین و دنیا تھا دل مین شکوہ تھا ان اشک آنکھون سے روان جب وہ نازنین خاموش ہوئی اہل مجلس کو ہوش آیا اب رات بھی قریب دوپہر کے پہونچی ہی تمام بارگاہ اور لشکر مین بسبب افراط چراغان کے اس قدر روشنی تھی کہ ذرہ ہائے زمین مثل ستارہائے فلکی کے نظر آتے تھے اور طعنہ زن ہوتے تھے کو سون سوائے چراغان کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا چشم خیرگی کرتی تھی محفل مین یہ رنگ تھا کہ جو مطربہ آتی تھی وہ اہل بزم کو لبھاتی تھی اسکے گانے سے اہل بزم دنگ تھے انعام بے انتہا مل رہا تھا بادشاہ نے مالا مال وار بیدریغ عنایت فرمایا اسنے مجرا کرکے لیا کہ یکایک صحن بارگاہ مین ایک تنق نور کا نظر آیا برق چمکی تڑاقہ ہوا سب نے پھر کر جو دیکھا تو کیا نظر آیا کہ ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین بصد کرشمہ و ناز و انداز مانند طاؤس طناز محبوبانہ معشوقانہ صحن بارگاہ سے طرف انجمن عشرت کے چلی آتی ہی چال مستانہ سے دل اہل بزم کے لبھاتی ہی سب حیران جمال ہوئے مثل سبزہ پامال ہونے یہانتک کہ وہ حور لقا بصد کرشمہ و ادا داخل انجمن عشرت ہوئی اور مجراگاہ سے آداب شاہی بجا لائی اور ایک لعل بے بہا دست حنائی پر رکھ کر نذر شاہی کیا بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ فریدون حشمت دارا منزلت نے ہنس کر قبول فرمایا اور حکم بیٹھنے کا دیا خادمون نے کرسی جواہر نگار بچھادی مہ پری بصد عشوہ گری آداب بجا لاکر کرسی زرین پر جلوہ گر ہوئی اور اہل بزم اور انجمن عشرت کو دیکھکر بصد فصاحت یون گویا ہوئی کہ حضور لونڈی نے آج تک کبھی ایسی صحبت بردۂ ذات مین ... نہین دیکھی کیا خوب بزم عشرت ہی بقول شاعر عجب بارگاہ ہی عجب گیر و دار ہی تو گوئی کہ یک عرش و کرسی ہزار ہی مین اکثر صحبت مین ملکہ قرلیشہ سلطان اور ملکہ آسمان پری کی حاضر رہی ہون مگر یہ رنگ اور یہ بزم کبھی نہین دیکھی کیا کیا جوانان

ہستم خصال زینت وہ محبت میں یہ گفتگو اس طرز بائستہ اور تقریر شائستہ سے بیان کی کہ ہر ایک محو ہو گیا
خصوصاً صاحبقران زمان کا تو یہ حال ہوا کہ جس وقت سے اس خوش خصال خورشید جمال کو دیکھا ہے
دل قابو سے جاتا رہا ہے ہر دم لب پر آہ سرد ہے دل میں درد ہے عنان صبر و اختیار ہاتھ سے چھوٹی دل کی
لگی کوئی نظر شوق سے آنکھیں حسن عدیم المثال کو دیکھ رہے ہیں دل پر جبر سہ رہے ہیں سوائے آنکھ کے اور
کسی طرف نظر نہیں کرتے تشنگی نہیں بجھتی ہے ہر دم زبان پر آہ ہے خاموشی سے چاہ ہے ایک ہی ساعت
میں یہ حال ہوا ابتدا میں یہ حال ہوا بقول شاعر ہاتھ سے لگا گریبان تک + چاک کے پہنچے دامن
دامان تک پہنچا + ولیکن زلف پیچان ناز + رنگ چہرہ سے اڑ چلا پرواز + تاب سے اک جنون کی پیدا
انگلیاں نے رنگ خون کیا پیدا + شوق اس درجہ بڑھا رنگ طبیعت دگرگون ہو گیا اضطراب بڑھنے لگا
ستایا کچھ شرم کو آیا کچھ رکھ کا جلسہ کچھ پردہ سے لگا دیکھ لگا کہ نا چینے والوں نے اپنا کمال دکھایا اور دونوں
نے بھی پسند فرمایا مگر اس پری کے خیال میں کچھ نہ آیا منہ بنایا بادشاہ نے اسکے باعث کنیزی کو
قریب بلایا اور پوچھا کہ اپنی زبان فیض ترجمان سے یون ارشاد فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے کس وقت کس مقام
ہے بقول شاعر۔ اگر شاہی ترا آخر چہ نام است + دگر باشد ترا منزل کدام است + اور اس بزم طرب میں
بے شوق آکر دل گرفتہ ہو گئیں اسکا کیا سبب ہے مجھکو نہایت عجب ہے یہ سنکر اسنے دست بستہ عرض کیا
کہ یہ کنیز پردہ قاف میں سردار پری کے نام سے مشہور ہے اور رہنے والی پردہ ہمارے قاف کی ہوں
بہ دار السرور ہے اکثر اوقات برائے سیر باغ و دریا کو پردہ دنیا پر آتی ہوں دل شگفتہ کو بہلاتی
ہوں آج بھی حسب معمول قدیم طرف پردہ دنیا کے نکل آئی آواز نغمہ و ساز کی سنکر دل کو کل نہ آئی
حضور میں آنے کی جرات کی خواہش دل کی اطاعت کی واقعی بقول مشہور مثل کے دور کے ڈھول سہانے
ہوتے ہیں عجب دلکشی نغمہ کی صدا تھی جو مجھے خدمت فیض درجت میں کھینچ لائی دل میں آیا کہ چل کر
ان زہرہ خصالوں کا نقشہ گل مراد گلشن عیش سے چنوں اب جو آکر دیکھا زینت بزم اور اہل طرب
اپنے خیال سے بہتر پایا بہت عمدہ جلسہ نظر آیا شاہ فیروز بخت نہایت اساس حق شناس اہل بزم
پایا یہ دیکھکر طبیعت کو سیر ہوا اور سامان دیکھا کہ جو پیر فلک نے بھی باین کہنہ سالی نہ دیکھا ہوگا دل باغ باغ
ہوا رنج و کلفت فراغ ہوا شہنشاہ فیروز بخت نے پوچھا کہ تمہیں بھی کچھ گانے میں دخل ہے اس نے عرض
کیا لونڈی کی کیا اصل ہے گانا کسکو نہیں آتا بقول کسے ع شرط سلیقہ ہے ہر ایک امر میں زمانہ گذرا کبھی کبھی
کتی دل کو تنہائی میں بہلا لیتی تھی اب بالکل ترک کر دیا ہے نہ اسکا شغل ہے نہ چرچا ہے میں کیا جانوں بھلا آپکے
سامنے میں گا سکتی ہوں زبان ہلا سکتی ہوں یہ سرکاری گانیں اور گویے ہیں راگ رنگ انکے حصے میں
ہے یہ دل آویز گفتگو سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ تمکو لازم ہے کہ ہماری خاطر کرو کچھ سناؤ بہت دنوں سے
گانا پریزادوں کا نہیں سنا ہے خیر آج تمہارے ہی سبب سے سن لینگے اور جو کچھ سمجھ میں آئیگا داد دینگے
تمہاری ذات سے اس وقت ہماری محفل کا رنگ دوبالا ہو جاویگا دلچسپی کا نیا ڈھنگ ہو جائیگا
کیونکہ اکثر سردار اس صحبت میں ایسے موجود ہیں کہ کبھی آج تک انہوں نے پریزادوں کا گانا نہیں
سنا ہے ان سب کو اشتیاق حد سے سوا ہے وہ سب بھی سن لینگے تمکو دعائیں دینگے اور کیا یاد کرینگے
کہ کسی صحبت میں ہم نے پریوں کا گانا سنا تھا اب آپکو لازم ہے کہ ان لوگوں کے حال پر عنایت فرمائیے اور کوئی
چیز اپنی زبان مبارک سے گائیے ورنہ ایسی چیز ہو کہ ان سبھوں کے دلوں کی خوش ہونے والی ہو تاکہ ان
سب کو یاد رہے کہ ہمنے کسی جلسہ میں پریزادوں کا نغمہ سنا تھا ایسا ہی ایک جلسہ ہوا تھا اسنے

صاحبقران سے آنکھ ملاکر باانداز دلکش جواب دیا اور سر جھکا کر یہ کہا کہ مرضی مولا از ہمہ اولا مجھ ناچیز حقیر کو ارشاد حضور سے عذر کیا ہے اور سب سے ادھر دیکھا کیے صاحبقران کے دیکھا کیے جرأت کر کے مصر ہوئے اس پری کے اخلاق و خوش بیانی کے مقر ہوئے آخر کو اشارہ پا کر سازندوں کو بلایا حسب خواہش اسکے انھون نے ساز ملایا اہل بزم کو بصد انداز معشوقانہ بہزار کرشمہ و ناز محبوبانہ اپنی طرف کل محفل کو متوجہ کر کے یہ غزل بصد ناز و عشوہ گانا شروع کی کہ ہر کسی پر بیخودی چھائی

غزل

کیا جانے منھ سے نکلے نالے کے گریبان
تجھ سے توڑا ہوں آئینہ کو ابھی مین
جا کے چمن کے اور ہر برگ خزان جوان
از خوش رفتہ ہر دم رشتہ ہوش [illegible]

التاب گھر رہیگا سینہ مین دل کے مانند
گر دی خوبصورت تیرا نہ درمیان ہو
ہم دور یا تنگان سے منزل رسان شراب
کہتے ہین لوگ اکثر اسوقت تم کہان ہو

ای چرخ مت حریف انددہ بیکسان ہو
ای اشک شوق آکدم رخسار پر روان ہو
یہ جان ہے کہ ہے آگ دارہ دشت بدل
یا ہو صدا جرس کی یا گرد کاروان ہو

اور ایسی ایسی تانین لگائین کہ اہل بزم کو محو کر دیا ہر شخص جھومنے لگا نازک حالت ہوئی غشش کی نوبت ہوئی کوئی روتا تھا کوئی حسن دلفریب اور صدا سے دل شکیب پر جی کھوتا تھا کسی کو سکتا تھا کوئی حیرت سے منھ اسکا تکتا تھا کسی کے ہاتھ پاؤن سرد تھے کسی کا منھ زرد تھا کوئی دل پکڑتا تھا شق مزاج سراپا درد تھا کوئی اشعار عاشقانہ پڑھنے لگا کوئی حد صبر و تحمل سے بڑھنے لگا صاحبقران زیان نے حد کا ضبط کیا خودداری سے کام لیا یہ حالت دیکھکر وہ پری جیب ہو رہی کیونکہ تمام محفل شکل تصویر تھی دیر تک سکوت بعد ازان باخاموشی ہر بیرو جوان رہا تن بدن کا کسی کو ہوش نہ تھا کون تھا جو خاموش نہ تھا بعد کچھ دیر کے ہوش بجا ہوئے فرحت سے دماغ آشنا ہوئے چارون طرف سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی ہرایک کے دل میں اس پریوش کی محبت دوچند ہوئی ہرچہار طرف سے واہ واہ کی صدا آنے لگی عاشقون کے دل دکھانے لگی شہنشاہ ذیجاہ اور صاحبقران دوران نے خلعت بیش بہا عطا فرمایا اور حسب مرتبہ اپنے انعام دیا زرہری غزل کی بھرا لیان محفل نے اس پری ناز دلبری سے فرمائش کی اور کہا کہ برائے خدا ایک اور غزل اپنی زبان سے ہم مشتاقون کو سنائیے سرور پری نے بعد معذرت بسیار حسب ارشاد شہنشاہ عالی وقار مجبور ہو کر یہ غزل پھر گائی اور محفل کو اسے رنگ پر لائی

غزل

اسمین اگر سے نا سمجھ جان کا نقصان ہے
کیا لیا کہاتے تو زہر اسیہ ہوا اب پہر
دستے ہوئے اخیری ہے تو یہ ارمان ہے
ہجر کا ہے رنج وا لو یہ ہو غم و بیکسی
دل مرا کیا مال ہے جان بھی قربان ہے
دل نہ تو امن ہے لگا سایہ سے پرہیز کر
مصحف رخ تو زادین ہے آیۂ ایمان ہے
یہ ہی دل کی مر رہنگے وہ یون اے مین
کوئی گھڑی کا شمر دہر مین مہمان ہے

دیکھو وہ صفائی ذرا کہتے ہین ل ایکو وہ
خود ہمین افسوس ہے وہ بھی پشیمان ہے
اس نے کہا دل کو مجھ سے خفا ہو گی
سیکڑون ہین آفتین ایک میری جان ہے
واعظا گمراہ ہے راہ نہتا ہے کر ترک عشق
عشق ہے کیا ایک بلا تیرا کدھر دھیان ہے
شیخ عجب شان سے آتا ہے میخانہ مین
آتے ہین منھ پر دھوئیں زلف پریشان ہے

دیکھ نہ کر عاشقی تو ابھی انجان ہے
جلنے کبھی کی ہمین جان نہ پہچان ہے
آپ مجھے دیکھتین دیکھون مین آنکو
کوئی یہ کہتا نہین جانے دو انسان ہے
وہ عوض بوسہ دل مانگے تو مین یہ کہون
آدمی کا آدمی دیکھ تو شیطان ہے
قدمون کی تیری قسم کو بھی سمجھتا ہون کفر
سر پہ بیٹھے ہوئے بادلہ کا نقصان ہے
ایک نظر دور سے دیکھ کے ہو لو وداع

وہ جو روش یہ غزل ایسی گائی کہ تمام اہل صحبت پر بے حالی چھائی اور جو عاشق مزاج تھے انکا یہ حال ہوا کہ دل مضطر کا سنبھلنا محال ہوا آنکھون سے آنسو جاری ہوئے جان سے عاری ہوئے آہ و زاری تھی اور بیقراری ہوئے اپنے اپنے معشوقون کی یاد مین دل انکے بیقرار تھے سبھون نے سنبے اختیار اشک بہانے لبون پر آہ سرد جاری کی گریبان پھاڑ ڈالنے کی تیاری

تیاری کی اور صاحبقران دوران کی تو یہ حالت ہوئی تب سے اہل نظر کو حیرت ہوئی بیخود ہو گئے گویا کھو گئے اسی حالت مین یہ شعر زبان پر جاری فرمایا اس پری کو سنایا شعر تیرے ستمگار دل خون ہوا بس اب رحم فرما مین مجنون ہوا طبیعت کے یہ رنگت ہوئی بالکل غیر حالت ہوئی ناچ رنگ برا معلوم ہونے لگا جی گھبرانے لگا کسلمندی چھا گئی گانا موقوف کیا کچھ دیر تک ایک سناٹا رہا جب یہ حال اہل مجلس کا اس شعبدہ گر سراپا ہنر نے دیکھا اور صاحبقران زمان کو خوب سا رجھا لیا کمیت ناز کو دوسری طرف معطوف کیا صاحبقران زمان کو اپنی طرف مصروف کیا ہر شخص کے حواس سب کے درست ہوئے سب چاق و چست ہوئے شہریار کی طرف دیکھکر اس نے عرض کیا کہ لونڈی رخصت ہوتی ہے طالب مہلت ہوتی ہے بادشاہ نے فرمایا کہ آپ کل تک تو ہم سب پر کرم فرمائیے صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ ہماری مہمان ہین ہم آپ کے میزبان ہین کچھ عذر نہ کیجیے ہمکو رنج نہ دیجیے پری نے عرض کیا لونڈی کو کچھ عذر نہ تھا لیکن بسبب تکلیف راہ کے طبیعت کسلمند ہے اب آپ مجھکو رخصت کرین جانے کی اجازت دین لیکن جب صاحبقران نے بہت اس پری کو مجبور کیا تو اس حور وش ماہ طلعت نے منظور کیا صاحبقران نے فرمایا کہ تم جاکر اس خیمہ مین بیٹھو تھوڑی دیر آرام کرو تاکہ تکلیف راہ جائے دل تمھارا چین پائے کیونکہ ہم کچھ تمسے حالات تاف سے تحقیق کرینگے کچھ رنگ وہان کا دریافت کرین گے یہ سنکر وہ سراپا ناز عرض پرداز ہوئی کہ خدا حضور کو دائم رکھے تا قیامت قائم رکھے لونڈی جاتی ہے دو گھڑی مین واپس آتی ہے صاحبقران نے کہا تمھارے جانے کی کوئی ضرورت نہین بیان کی کوئی حاجت نہین یہ کہکر اٹھی اور اس خیمہ زرنگار گون مین جو بحکم صاحبقران زمان برق ثانی نے استادہ کیا تھا اور آئینہ شیشہ آلات سے آراستہ کیا تھا روانہ ہوئی یہان پھر ناچ شروع ہوا ہر شخص کا دل ادھر رجوع ہوا ایک نازنین سراپا ناز آئی اور یہ غزل نہایت ناز سے گانا شروع کی غزل

دل لیکے وہ ستمگر خواہاں ہوا ہے جان کا
ہنگام نزع انکو حیرت سے دیکھتا ہون
منھ موڑنے مرتے ہمنے دیکھا نہ گلستان کا
حسرت بھری نظر کا ہے نزع مین اشارہ
زخم جگر کا اپنے کیونکر رہیگا تانکا
روضہ یہ شاہ دین کے ہو نحوں جو اپنی تربتین

کیا کہنا واہ برق ابر بہار تیرا
تا بہ سخن نہین ہے یہ حال ہے زبان کا
اس سنگدل سے کوئی اتنا ذرا تو پوچھے
اللہ ہے نگہبان ہر ماندہ دوستان کا
امید چھوٹنے کی قید قفس سے کب ہے
پھر یہ بناؤن جلکر اس تک آستان کا

ہمدم نہ پوچھ قصہ اس عشق کے زیان کا
تنکا بھی اگ نہ چھوڑا بلبل کے آشیان کا
پہنچے اسیر ہوکر صیاد کے گھر آئے
عاشق کو قتل کرنا یہ رسم ہے کہان کا
فرقت کی شب مین گرتے ہی نہی کروٹ لگانا
تو ہی بتا دے کچھ حال گلستان کا

مگر اب کب صاحبقران کا جی لگتا ہے دل کا ہے کو بہلتا ہے صحبت سے نفرت ہوئی جی کو وحشت ہوئی گھبراکر دنگل سے اٹھے اور بادشاہ کے حضور مین آئے اور اس طرح عرض پیرا ہوئے کہ اس وقت خود بخود طبیعت غلام کی بہت ہی کچھ نادرست ہے جی بے حال ہے دنگل پر بیٹھنا محال ہے اگر اجازت ہو تو غلام ایک دم کے لیے خیمہ کو جا کے طبیعت اپنی بہلائے تاکہ درد سر وغیرہ رفع ہو یہ شکایت دفع ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا یہ سخن زبان پر آیا حکم ہوا کہ صحبت برخاست کی جائے ہر سردار بھی راحت و آرام پائے کیونکہ بغیر آپکے میرا بھی جی نہ لگیگا رنگ صحبت نہ جمیگا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ صحبت برخاست نہ فرمائین مین ایک دم مین حاضر ہوتا ہون بادشاہ نے حکم جانے کا دیا صاحبقران نے مجرا ادا کیا اور برق ثانی کو ہمراہ لیکر اپنے خیمہ مین تشریف لائے مگر حالت یہ ہے کہ دل بیقرار ہے لبون پر جان [illegible] محبت سے دل آشنا ہوگا ؎ [illegible]

شہزادہ سے بلایا اور اُس سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم اُس حور وش کے خیمہ میں جاؤ اُسکو یہ میرا پیغام پہنچاؤ کہ آپ کو بدیع الملک نے بلایا ہی کہ ایک دم کے لیے میرے خیمہ میں آ جائیے اپنا جی بہلائیے کیونکہ مجھکو تم سے کچھ باتیں ضرورت کی دریافت کرنا ہیں یہ سُنکر برق ثانی فوراً ادھر روانہ ہوا اور اُس ماہ جبین کے خیمہ میں گیا اور بدیع الملک والا شان کا پیغام دیا اُسنے یہ بات سنکر ناک بھون چڑھاکر برق سے کہا کہ میں کسی کے خیمہ میں نہ جاتی ہون نہ کسی کو اپنے پاس بلاتی ہون اگر صاحبقران کو حال کا دریافت کرنا تھا تو دربار میں کیون نہ دریافت کیا یہان کیون پیغام بھیجا اب جب مین کل دربار میں رخصت ہونے کے لیے آؤن تاکہ جانے کی اجازت کے لیے حاضر ہون تو مجھسے وہان دریافت کرین خلوت میں سوا دو ہمدم کے نہیں سنتی یہ سنکر برق ثانی واپس آیا جو کچھ اُس پری نے کہا تھا بیان کیا صاحبقران نے کچھ دیر تک سکوت کیا اور بعد اسکے برق ثانی کی طرف دیکھکر کہا کہ اے برق ثانی کسی طور سے تم اُس غزال رعنا آفت جان کو سمجھاؤ یہان تک لاؤ کیونکہ میرا دل اُسکی جدائی میں بیقرار ہی زیادہ اضطرار ہی لو میں ایک رقعہ شوقیہ تحریر کرتا ہون تمکو دیتا ہون یہ فرماکر قلمدان طلب کیا اور ایک رقعہ شوقیہ لکھا جسکا مضمون یہ تھا اے سرو بوستان محبوبی و اے بلبل گلستان خوبی یار جانی محبوب جاودانی نونہال گلشن عشرت خوبی باغ الفت کی کلی ... اِس ویرانہ کو منور فرماؤ رحم کھاکر تشریف لاؤ چند ضروری باتین ہیں دشمن جاؤ کوئی ملال خاطر اقدس پر نہ لاؤ کیونکہ بغیر تمہارے جی اداس ہی ہجوم یاس ہی یہ رقعہ لکھکر لفافہ بند کیا اور برق ثانی کو دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ جہانتک ہو سکے اور جسطرح بن پڑے وہان تک اُسکو سمجھا بجھا کر لانا یہ سنکر برق تو اُدھر روانہ ہوا یہان درد دل کا بہانہ ہوا شہزادہ عالی منزلت والا مرتبت مسہری پر لیٹ رہا وحشت نے گھیر لیا سو سو طرح کے خیال آتے تھے خیال ہوتے جاتے تھے ادھر برق ثانی اُس حوروش کے خیمہ میں آیا بدیع الملک کا رقعہ دیا اُس نازنین نے بناز و ادا لیا اور کھولکر پڑھا جبکہ تمام و کمال پڑھ چکی تو برق کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ خوب صاحبقران نے یہ نیا رنگ پیدا کیا کہ جسکو دیکھا عاشق ہو گئے میں کوئی زن بازاری ہون یا جان سے عاری ہون کہ بیٹھے بٹھائے دربدر پھرا کرون یہ جبر سہون یہ تو وہ مثل ہوئی مان نہ مان مین تیرا مہمان اول صاحبقران کو یہ دریافت کرنا ضرور تھا کہ یہ کس قسم کی عورت ہی کیا صاحب عصمت ہی پھر رقعہ شوقیہ لکھا ہوتا اور بھیجا ہوتا اُنکو تو یہ امر نازیبا ہی اور ون کے نزدیک اچھا ہی وہ تو صاحبقران عالی ہیں ہر شخص کے والی ہیں ... ادب ... اُنکی بدنامی کا سبب ہی مین تو اُنکی خادمہ ہون جسطرح وہ کہین مین کرون مگر اگر کوئی غیر عورت ہوتی ... کی غلطت ہوتی یہ امر بالکل نامناسب اور ہی اُنکا اصرار بیکار ہی یہ کہکر رقعہ ... پھاڑ ڈالا اور برق ثانی سے حوالہ کیا اور کہا کہ آگ لگے ایسی گھڑی کو کہ مین جس وقت اپنے گھر سے سیر کو نکلی تھی فلک نے یہ رنگ دکھایا کہ غصہ سے کلیجہ منہ کو آیا برق نے جب ایسی تقریر سنی تو جرأت کر کے عرض کی کہ ... اتنا غصہ نہ کرین ... طرف دیکھین جانے نہ چلنے کا تو آپ کو اختیار ہی بندہ اسمین مجبور و ناچار ہی یہ سُنکر ... کہا کہ ... آئے فرمائیے جو کچھ جی مین آئے وہ سنائیے یہ سنکر برق نے عرض کیا کہ میری کیا مجال ہی ... آپکا خیال ہی نہین آپ کی خدمت مین گستاخی کرون کچھ حد ادب سے بڑھکر کہون آپ میری مالک ہین راہ عشق کی سالک ہین مگر میری اتنی عرض ہی کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تھوڑی دیر کے لیے خدمت مین صاحبقران دوران کے چلیے جو کچھ وہ فرمائین وہ سنیے اسمین کوئی قباحت نہین وہ کوئی غیر صحبت نہین کہ جسمین آپ بدنام ہون دشمن شاد کام ہون یہ شخص وہ ہی جسکا پاس

صاحبقران ثانی کرتے تھے اسنے یہان جگہ دیتے تھے اسکے برابر کوئی شخص لشکر فیروزی اثر مین نہین ہر جری ہر تیغزن ہر صف شکن ہر اسی کے دم سے یہ لشکر قائم ہر اقبال اسکا دائم ہر جب کہ صاحبقران ثانی خانہ کعبہ تشریف لے گئے انکو لقب صاحبقرانی دے گئے اسکے سبب سے یہ دین نصیب ہوا خوش ہر جسبب ہوا کہ اسقدر فوج و سپاہ ہر کہ جسکی کچھ تمام ہو اسلیے کہ صاحبقران ثانی تو قتل کفار سے دست بردار ہوکے خانہ کعبہ تشریف لے گئے دنیا کے کامون سے منھ موڑا انکو اپنے تمام پر چھوڑا اگر یہ نوجوان قتل کفار پر کمر نہ باندھتا اور عزیزون کے خون ناحق کا عوض نہ لیتا تو اسلام کا نام باقی نہ رہتا یہ رونق اسکے قدم سے ہر یہ سب زینت اسکے دم سے ہر جسکو چاہے بخشی کرین جسکو چاہے ہلاک کرے ہزارون اسکی الفت کا دم بھرتے ہین جان و دل سے مرتے ہین مگر یہ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتا بات تک نہین سنتا ایسے نصیب اسکے کہ یہ جس سے الفت کرے خود اسکی محبت کرے یہ سنکر اس پری نے جواب دیا کہ یہان کسکو خواہش ہر یہ بیکار کاہش ہر آپ بڑے چرب زبان معلوم ہوتے ہین یہ کہنا آپکا لالیعنی ہر سراسر بے معنی ہر یہان کون انکا طلبگار ہر مجھکو تو خود انسے نفرت ہر انکار ہر وہ بڑے بے شعور ہین جو ایسے مغرور شخص سے امید الفت کی رکھین جب دوبارہ برق نے یہ تقریر سنی تو سمجھا کہ تیری بات کسی طرح پیش نہ جائیگی یہ یونہی صاحبقران کو جلائیگی وہان ہرگز نہ جائیگی جابجا التجا کرے کہ انتظار ہوگا انکا جی نہایت بیقرار ہوگا اب اورکوئی بات کرنا چاہیے اسکو کسی طرح اپنے دام مین لانا چاہیے کہ جس سے یہ جور دشمن راہ ہو اور اپنا کام ہو یہ اپنے دل مین خیال کر کے دست بستہ اس پری کے قدمون پر گر پڑا اور نہایت مایوس ہوکر یہ کلمہ زبان پر لایا کہ اگر آپ میرے ہمراہ تشریف نہ لیجیے گا تو صاحبقران زمان کو اس سے زیادہ انتہا کا صدمہ ہوگا اور یہ صورت دیکھنا نصیب نہ ہوگا کیا عجب ہر کہ وہ کسی طرف آوارہ و سرگردان ہوکر نکل جائین پھر لشکر مین نہ آئین وہان تشریف لے چلنے مین کیا آپکا نقصان ہر سمجھ گیا زمان ہر آپ کی بدولت ایک شخص کی جان بچتی ہر غرضکہ جب اس پری نے دیکھا کہ اب بجا و اثر کر گیا تو کہا کہ خیر مین چلتی ہون یہ کہکر ساتھ ہو لی اور صاحبقران ثانی کی طرف روانہ ہوئی یہان صاحبقران کا یہ حال ہر ہر دم برق کا خیال ہر کہ کیا واقعہ ہوا جو برق ثانی ابتلک نہین آیا کہ اتنے مین خدمتگار نے بڑھکر عرض کیا کہ برق آپہنچا صاحبقران دل مین شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوئے کہ اتنے مین برق مع سرور پری کے خیمہ مین آیا صاحبقران کو جاگتا پایا جونہی نظر صاحبقران کی اس پر پڑی دل سے بیساختہ یہ بیت پڑھی شعر از اندیشہ اگر خبر داشتے + دررہ گل یاسمن کاشتے اس شعر پڑھنے کے بعد اور ایک مصرعہ صاحبقران زمان فی البدیہہ زبان پر لائے مصرعہ بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم + یہ فرما کے بیساختہ اٹھکر کھڑے ہوے اور اسکی طرف بڑھے کہ اتنے مین وہ خود قریب آئی اور یہ شعر زبان پر لائی شعر دیکھ نہ کر عاشقی تو ابھی انجان ہر + اسمین او بے ناسمجھ جان کا نقصان ہر صاحبقران نے دوڑکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سامنے برابر مسند جواہر نگار پر بٹھایا اور یہ شعر زبان سے ارشاد فرمایا شعر گر بسر و چشم من نشینی + نازت بکشم کہ نازنینی + یہ شعر پڑھکے فرمایا کہ آپنے بہت دیر لگائی یہان یون پیچ و تاب کھا کر جان زار آئی خوب عاشق کو تڑپایا ستایا اسنے مسکرا کر جواب دیا کہ مجھکو آنے مین کیا عذر تھا جس وقت آپنے طلب کیا فوراً حاضر ہوئی اب صاحبقران زمان کا مارے خوشی کے یہ حال ہر کہ جامے مین اپنے پھولے نہین سماتے ہین ہر دم اسکی طرف دیکھ دیکھکر مسکراتے ہین کبھی یہ شعر فرماتے ہین شعر عشق میں پری مین حال برا ہر حسین تیرا انتظام کیا + جی کا جانا ٹھہر چکا صبح گیا یا شام گیا

کبھی یہ کہتے تھے کہ شعر پڑھ کب دیکھتی ہو پھر دیکھو + آرزو ہو کہ تم ادھر دیکھو جب یہ اشعار عشق آمیز درد انگیز اس
آفت جان قتال زمان نے سنے تو صاحبقران سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مین یہ نہین سمجھتی کہ یہ آپ کیا
فرماتے ہین کیسا یہ خیال دل مین لاتے ہین اس سے باز آئیے بقول اس بیت کے عشق ہر تازہ کا زرد
تازہ خیال ہے ہر جا [illegible] ایک نئی ہی چال ہے آپ کا یہ کب زیبا ہے یہ بالکل ناروا ہے جبکہ صاحبقران نے
یہ سنا تو یہ فرمایا کہ آپکو کیون [illegible] انکار ہے کیا اعتراض ہے مین تمکو اپنی حرم محترم بناؤنگا - تمھاری
عزت بڑھاؤنگا یہ سنکر وہ [illegible] ہوئی طبیعت بر افروختہ ہوئی ارادہ اٹھنے کا کیا قصد چلنے کا کیا صاحبقران
نے ہاتھ تھام لیا اور پھر مسند پہ بٹھا دیا اور فرمایا کہ دو ہی باتین اور سن لو پھر جانا اپنے عاشق دلشیدا کو
تڑپانا صاحبقران کی اس حرکت سے وہ اور بھی آشفتہ طبع ہوئی اور بدمزاج ہو کر کہنے لگی کہ یہ آپ کو
کیا ہوا ہے اور یہ آپ کے لیے بہت نازیبا ہے آپ کی شان کے بالکل خلاف ہے ایک زن غیر سے
اس طرح کی خواہش کرین اور یہ بھی نہ دریافت فرمائین کہ آیا صاحب شوہر ہے یا نہین بھلا یہ کس ملت
و مذہب کی بات ہے بلا دریافت ایسا ارادہ کب زیبا ہے آپ آئین بہت بدنام ہوجائینگے اور ہر ایک کی زبان
پر یہ کلام ہوگا کہ صاحبقران زمان کو یہ زیبا نہ تھا کہ ایک زن غیر سے ایسی خواہش کرین اور اس
طرح کی خواہش کرین صاحبقران بہت خوش ہوئے اور سمجھا کہ یہ سخن زبان پر لاسکے کہ تمھارے نہ شوہر
ہے نہ [illegible] تمھارا [illegible] آزادی [illegible] سبب [illegible] یہ کہکر برق کی طرف خطاب فرمایا کہ افسوس
ہے اگر خضر ان بن عمرو اس وقت ہوتا تو وہ [illegible] کام کرتا یہ سنکر [illegible] لائی اور یہ
بات زبان پر لائی کہ حضور کے عیار دلالی پیشہ ہین کٹنا پن کرتے ہین روباہ پیشہ ہین غیر مجکو اپنے کام سے
کام ہے آپکا یہ خیال خام ہے صاحبقران نے برق کی طرف اشارہ کیا کہ تحسین سمجھاؤ اور اس شعلہ رو آتشین
مزاج کو راہ پر لاؤ برق یہ اشارہ پاتے ہی [illegible] آتش ہو [illegible] عرض پیرا ہوا کہ آپ کو اس قدر بے اعتنائی
روا نہین ہے اس قدر اس شہریار [illegible] نازیبا نہین [illegible] آپ کا خیال کدھر ہے اگر آپ پری ہین
تو وہ رشک سلیمان ہین سپہر [illegible] آج سے آپ بھی صاحبقران کی حرم محترم مین داخل ہونگی
آسمان پری [illegible] مقابل ہونگی سب آپ کی عزت کرینگے لوگ منزلت سے نام لینگے بڑا رتبہ آپ کو
ملیگا ہر ایک ادنی و اعلی یہان [illegible] عزت کریگا یہ سنکر جواب دیا بس نے بس آپ
سفارش کر چکے اپنی زبان بند کیجئے دہن پر قفل لگائیے اس قدر آپ کی چرب زبانی اچھی نہین ہے کٹنا پن
کیجئے خیر خواہی کا دم بھرئیے یہ باتین آپ کسی زن بازاری سے جا کیجئے مجکو یہ نفرت ہے نہ دنیا جوان
باتون مین آسکے [illegible] ہوجاؤن سب اپنی عزت گنواؤن تب بڑی عزت پاؤن یہ سنکر صاحبقران
زمان نے فرمایا یہ سخن زبان پر آیا موجب شعر واسے بیدردی عرصے قاتل کو رحم آتا نہین + کوئی
میرے دل کی حالت اسکو سمجھاتا نہین + اس طرف اغماض ہے یان بھی بنی ہے جان پر + منتون پر بھی
تجھے ظالم ترس آتا نہین - ہماری قسمت مین وطن آوارہ اور عزیزون سے کنارہ کرنا لکھا تھا ہمسے آنکی
جدائی مین صبر ہوگا دل پر جبر ہوگا ضرور ہم کسی طرف کو دشت آوارہ ہونگے اور مثل مجنون کے جنگل کو آباد
کرینگے اور یہان [illegible] کرینگے یہ سنکر برق نے عرض کیا کہ خداوندا دل نہ لائیے یہ روز بد نہ دکھائیے
[illegible] بیتاب ہو رہے ہین [illegible] صبر و تحمل کو دست اختیار سے کھوئے ہین صاحبقران نے
فرمایا پھر مین کیا کرون [illegible] دل [illegible] سمجھاؤن یہ تو مجکو مورد ملال کرتی ہین دیدہ و دانستہ کند
[illegible] سے حلال کرتی ہین اب زندگی کا مزا کیا ہے ایسے جینے سے مرنا بجا ہے شعر [illegible] دل ہے مبتلا انتظار مین

کیا کچھ نہ تمسے دیکھ چلے ہجر یار مین ¶ یہ کلام حسرت آمیز صاحبقران زمان نے استطراءً فرمائے کہ اس سنگدل کے
بھی آنسو بھر آئے برق کے بھی آنسو جاری ہوئے اور صاحبقران کی حالت تغیر ہو گئی وہ پری بھی
دکھانے کو دلگیر ہو گئی جب یہ رنگ آسنے دیکھا اور صاحبقران کو بہت بیتاب پایا تو دست بستہ عرض کیا
کہ آپ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہین منہ آنسوؤن سے دھوتے ہین مین تو آپکی ایک ادنی کنیز ہون
ایک خادمہ ناچیز ہون اسقدر رنج و ملال نہ فرمایئے میری بات خیال مین لایئے یہ خیال دل سے دور کیجیے
قلب مسرور کیجیے بھلا کوئی عقلمند اتنے سے امر مین یہ خیال کرتا ہی کہ دنیا کو ترک کردون گوشہ نشین ہون ایسے
خیالات واہیات سے ہاتھ اٹھایئے یہ کہکر مسکرا دیا اور صاحبقران کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ
آپ کی ان باتون نے مجھکو بھی بیچین کر دیا سچ ہی دل پر کسیکا اختیار نہین ہی اس معاملہ مین بے اختیار مین محبت
سے مجبور و ناچار ہین مردون کی عشق مکاری مشہور ہوئی عورتون کے لیے زہر ہوئی یہ تقریر دلپذیر سنکر صاحبقران
کے بجان مین جان آئی دل نے کچھ تسکین پائی دور رنج و ملال ہو گیا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا بے اختیار
ارشاد فرمایا یہ بیت زبان پر آئی مرتا تھا جان بجائی مہربانی فرمائی تن بیجان مین جان تازہ آئی برق نے عرض
کیا حضور صحبت بے نمک ہی اگر اجازت ہے کشتیان شراب ناب کی حاضر ہون دور ملال تا ظاہر ہون بزم
شراب گرم ہو دل کو سرور ہو باہمی حجاب دور ہو یہ جو اسنے کہا صاحبقران نے اجازت دی کشتیان شراب
ہوشربا کی اور رکابین کباب بامزا کی عمدہ بہت جلد حاضر کین برق نے اشارے سے کہا حضور بسم اللہ
صاحبقران نے جام اور صراحی اٹھا کر بے اندیشہ انجام شراب ناب سے جام مملو کر کے اس پری کی طرف
بڑھایا اسنے وہ جام ہاتھ سے صاحبقران کے لیکر یہ شعر پڑھا کر یار مے پلائے تو پھر کیونکر نہ پیجیے
زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ¶ یہ شعر پڑھ کر جام فرخندہ انجام پی گئی اپنے ہاتھ سے دوسرا جام
بھر کر صاحبقران کے سامنے پیش کیا یہ رنگ دیکھکر برق تو ایک گوشہ مین بیٹھ گیا جب یہان بالکل
تخلیہ ہو گیا تو صاحبقران نے نشہ کی ترنگ مین دست گستاخ بڑھایا خواہش دل کو جتایا یہ رنگ دیکھکر
وہ پری مسند کے ایک کونے پر ہٹ گئی یہ دیکھکر صاحبقران بیتابانہ اسکی طرف بڑھے وہ پری دوڑ کر
صاحبقران کے قدمون پر گر پڑی صاحبقران نے اسکا سر قدم پر سے اٹھا کر چاہا کہ تنگا تنگ سینہ سے اپنے
اسے لپٹائین گلے لگائین آسنے عرض کیا حضور نے ابتک غلام کو نہ پہچانا اگر اسی طرح خانہ زادون کو دل سے
بھلا دیجیے گا تو انکا کہان ٹھکانا ہوگا فدوی جان نثار خضران بن عمرو آپکا عیار ہی یہ تقریر دلپذیر سنکر
صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا اور یہ فرمایا کہ تم ہمکو اپنی اصل صورت دکھاؤ تو ہمکو یقین آئے یہ سنکر
خضران بن عمرو نے اپنی صورت بدلی صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا خضران بن عمرو کو اپنے سامنے پایا یہ رنگ
دیکھکر صاحبقران بہت خجل ہوئے اور مسرت سے کمال کے بدل ہوئے اور خضران کی طرف دیکھکر
ارشاد کیا کہ کیا خوب عیاری کی اچھی مکاری کی پہلے ہمین کو دھوکا دیا آج ثابت ہو گیا کہ تم فرزند رشید
شاہ عیاران عیار کے ہو واہ واہ کیا کہنا تمکو تو ہمارے ساتھ ایسا نہ چاہیے تھا خضران بن عمرو نے عرض
کیا اگر مین ایسی عیاری نکرتا تو پھر لطف ہی کیا تھا اور کیونکر آپ میری قدر کرتے محبت کا دم بھرتے اس
لطیفہ سے صاف اس امر کا اظہار ہی کہ غلام بھی مثل اپنے باپ دادا کے عیار ہی برق کو آواز دی کہ میان
برق ذرا ادھر آؤ اور اپنے صاحبقران کی حالت دیکھ جاؤ یہ آواز سنتے ہی برق فوراً دوڑ کر آیا یہان
آکر یہ رنگ پایا کہ نہ وہ نازنین ہی صرف صاحبقران خضران بن عمرو سے باتین کر رہے ہین ایکدم دیکھکر
اسکو حیرت ہوئی سکتے کی نوبت ہوئی صاحبقران نے خضران کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ برق

تونے انکو پہچانا یہ کون صاحب ہین یہ وہی بزرگ ہین جنکے ہم مرید ہی ہین انھون نے کہا خوب عیاری
کی ہمین بڑا دھوکا دیا مجھکو بہت پریشان کیا غنیمت ہے اگر اس وقت انھون نے اپنے کو ظاہر کیا
اس راستے سے باہر گیا ورنہ یہان تو اور کچھ خیال تھا دل کا برا حال تھا یہ سنتے ہی برق نے دوڑ کر خواجہ
کے قدمون کو بوسہ دیا اور کہا کہ آج عیاری کا لطف ظاہر ہوا صاحبقران پر بھی جوہر کھلا اب چراغ
عیاری لشکر اسلام مین روشن ہوگا اب یہ لشکر آپ کے قدمون سے گلشن ہوگا خضران نے برق
سے کہا کہ تمنے کبھی ہمکو نہ پہچانا اسی پر عیاری کا دم بھرتے تھے بہت اپنے کو دانا کب خیال کرتے سمجھے
دیکھو عیاری اسکا نام ہے طراری بڑا مشکل کام ہے تمکو تو میرے آنے سے بڑا رنج ہوگا کیونکہ جب مین نہ تھا تو
تم صاحبقران کے ملازم خاص تھے اور دوسرا نہ تھے خوب خوب کٹنا یہ کرکے انعام لیا برق فرط خجالت
سے دل مین کہا اور سر جھکا کر خاموش ہو رہا صاحبقران نے فرمایا کہ اب تمسخر کو دور کرو اور مذاق
آمیز گفتگو کرکے زیادہ شوق نہ دلاؤ اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو کہ کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ہمکو
تو تمھارا فراق بہت شاق ہوا کس طرح عمرو ثانی سے تمھین رخصت لی اتنا عرصہ کیون گذرا خضران نے
دست بستہ عرض کیا کہ جب آپ صاحبقران ثانی سے رخصت ہوکر طرف طلسم آئینہ کے تشریف
لے گئے اسوقت مین نے اپنے پدر بزرگوار سے رخصت طلب کی مگر عمرو ثانی نے کچھ جواب نہ دیا مجبور
ہوگیا یہانتک کہ حوالے کانچ باج کے قریب ہو پہنچا تو پھر مین نے عرض کیا اور کہا کہ [illegible]
کے ایک دم چین نہین آتا ہے میرا دل انکی جدائی سے بہت بیقرار ہے [illegible]
انھون نے فرمایا اگر ایسی ہی تمکو انکی محبت تھی تم کیون میرے ساتھ آئے وہین سے کیون نہ انکے ہمراہ
چلے گئے تب مین نے گڑگڑا کر عرض کیا کہ فدوی نے اسی وقت خدمت عالی مین گذارش کیا تھا
مگر جواب نہ پایا خاموش ہو رہا خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا بسم اللہ کرنے تمھارے روکنے سے
کچھ سرکار مین کمی نہین درکار نہین دست بستہ عرض کیا کہ اگر ناگوار طبع عالی نہو تو ایک آرزو خدمت عالی
مین التماس کرون فرمایا کہو مین عرض پیرا ہوا کہ اگر بانامے عیاری عنایت ہون تو ان خانم کی تمام عیارون
مین عزت ہو اور شاہزادے کی نظر مین وقعت ہو کیونکہ اب وہ مثل صاحبقران والاشان کے ہین انکو
صاحبقران عالیشان نے اپنا اسباب صاحبقرانی عطا فرمایا ہے اور اب انکو بیشک مثل آپ کے درکار ہے
اور آپکو اب عیاری سے عار ہے اور یہ سامان جناب کے کس کام کا ہے سوا اسکے فدوی حقدار ہے
اور جناب کے لطف و کرم کا امیدوار ہے کہ آپ [illegible] صاحبقران کے بانامے عیاری عطا کیجیے
دامن امید میرا گل آرزو سے بھر دیجیے یہ سنکر خواجہ نے فرمایا یہ تو ہوگا کہ مین تمکو اپنے ہاتھ [illegible]
یہ تقریر سنکر مایوس ہوا اور دام فکر و تردد کا محبوس ہوا اسی وقت صاحبقران ثانی نے لطف و مہربانی فرمائی
یون سفارش کی کہ اے خواجہ اب یہ باتیں تمھارے کس کام کے ہین اب ہم جناب [illegible] سے دست بردار
ہو کر خانہ کعبہ کو واسطے عبادت الہی کے جاتے ہین دنیا اور اہل دنیا سے منہ پھراتے ہین تم بھی ہمارے
ہمراہ ہو قدیمی دوست اور خیرخواہ ہو وہان ان چیزون کا اب کیا کام ہے یہ خیال تمھارا خام ہے اب تمکو لازم ہے
کہ مثل ہمارے تم بھی بانامے عیاری اپنے فرزند سعادتمند کو دیدو اور لقب خواجگی سے ممتاز
کرو اسکی عزت اپنے مجلس مین بڑھاؤ اور سرافتخار اسکا آسمان ہفتم پر پہنچاؤ یہ سنتے ہی اور سردار
بھی صاحبقران کے ہمزبان ہوئے تب خواجہ صاحب بہت حیران ہوئے ناچار مجبور ہوکر تمام بانامے عیاری
مثل ہندھی دکھنالی اور جال الیاسی اور زنبیل اور گلیم عیاری کے عطا فرمایا اور لقب سے خواجہ ثالث

کے روبرو صاحبقران ثانی اور دیگر سرداران نامی کے ملقب فرمایا اور خلعت رخصت دیکر وداع کیا ہر سردار
اور صاحبقران ثانی نے بہت کچھ انعام عطا کیا اور فرمایا کہ جب تم خدمت مین اپنے آقا کے پہونچنا تو
ہماری طرف سے اُنکو دعا کہنا اور کہنا کہ تم اپنے کامون سے فرصت کرکے ہمسے آکر ملو اور دیگر سرداران
نامی نے بھی بعد اظہار شوق اور زیارت ملازمت کے آپ کو سلام اور مجرا عرض کیا ہی بندہ وہان سے
خوشی خوشی رخصت ہوکر طرف طلسم آئینہ کے گیا وہان جاکر معلوم ہوا کہ آپ نے بحکم لوح خزانہ طلسمی
حاصل کرکے یہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ فرمایا ہی خادم اُسی وقت وہان سے طرف
ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا سیر صحرا و باغ و کوہ و دریا کرتا ہوا یہانتک پہونچا جب یہان آیا تو یہان جشن
ملوکانہ اور بزم خسروانہ آراستہ و پیراستہ پائی لشکر مین خوشی وخرمی دیکھی کہ یہ خواب مین بھی نہ دیکھی تھی ہر خاص و
عام کو افراط شادی سے شگفتہ پایا یہ دیکھکر بہت دل میرا مسرور ہوا رنج کلفت راہ دور ہوا لشکر کی سیر
کرنے لگا جدھر کو گیا اُس طرف ایک عشرت کا وفور اور ہر کس و ناکس کو شراب عیش سے مخمور دیکھا فوراً
خیال مین آیا کوئی عیاری کرنا چاہیے فکر کرتے کرتے یہ عیاری ذہن مین آئی شام کے انتظار مین اِدھر
اُدھر پھرتا رہا اور سیر جشن کرتا رہا اور یہ بھی بعض لوگون سے سُنا کہ آج روز سعید ہی بہتر از ہزار عید ہی
تخت نشینی شہریار کا جلسہ ہی باجگیر ماہ و خورشید دارا ابن جمشید اورنگ نوشیروانی پر بیٹھا ہی یہ سُنکر دل کو
زیادہ خوشی ہوئی وہ دن تو خدا خدا کرکے بسر کیا یہانتک کہ کشتی آفتاب دریاے اسود مین ڈوبی شام
ہوئی ظلمت شب عام ہوئی اور ماہتاب مع تارون کے حبابون کی طرح سطح دریاے اخضر فلک پر اُبھرا تب
بخوبی سامان عیاری درست کرکے اپنے کو چاق وچست بناکر داخل جلسہ ہوا اب جو کچھ کہ گذرا وہ آپ پر
ظاہر اور ہویدا ہی اُسکے بیان کی کچھ حاجت نہین تکرار کی ضرورت نہین یہ سُنکر صاحبقران ثانی نے اُسکو
ایک خلعت بیش بہا مع اُس بارگاہ کے کہ جو واسطے اُس پری کے علحدہ استادہ کرائی تھی مرحمت فرمائی
اور اپنے ہمراہ لیکر طرف انجمن عشرت شاہی کے روانہ ہوے جیسے ہی بزم عشرت مین پہونچے ہر سردار صاحبقران
کو دیکھکر واسطے تعظیم کے اُٹھا شاہنشاہ کیوان جاہ نے بھی اظہار لطف فرمایا صاحبقران نے خضران بن
عمرو کو سامنے بادشاہ ثریا جاہ کے پیش کیا اُسنے نذر گذرانی حسب دستور قدیم قبول فرماکر مالا مروارید کا
مع ملبوس خاص کے بطور خلعت عنایت فرمایا حکم بیٹھنے کا دیا برق ثانی نے کرسی جواہر نگار بجاے کرسی
ہدہد کے بچھادی خضران بن عمرو صاحبقران اور ظل اللہ کو مجرا کرکے بیٹھ گئے جب سردار اپنی اپنی جگہ پر
بیٹھ چکے تو صاحبقران نے اہل بزم سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اب لوگون نے اِنکو پہچانا کہ یہ کون صاحب
ہین یہ وہی سرو پری ہین کہ جو قبل ازین اس دربار مین آئی تھین اور اہل بزم کو اپنے جمال بےمثال کا شیفتہ اور
فریفتہ کیا تھا اور گاکر تمام اہل محفل کو محو کردیا تھا انھون نے یہ عیاری کرکے ہمکو اپنا کمال دکھلایا جب تو سبھون
نے خضران کی طرف دیکھا اور کہا واہ کیا عیاری کی سبحان اللہ کیون نہو آپ فرزند رشید کسکے ہین جو شاہ عیاران
مشہور ہین پھر تو ہر سردار نے تعریف کی اور خواجہ کو انعام دیا بعد اس گفتگو کے ظل اللہ نے فرمایا کہ اے خضران
بن عمرو اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو اُسنے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ بہت خوب اور کل کیفیت جو کہ سامنے
صاحبقران کے بیان کی تھی بےکم وکاست روبرو شہنشاہ کے عرض کی شہریار بہت خوش ہوے اور
طرف اہل جلسہ کے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج سے کوئی خضران بن عمرو کا نام نہ لیوے سواے خواجہ کے اور کچھ
نہ کہے یہ سُنکر سب نے دست بستہ عرض کیا کہ بہت بہتر اور اُس روز سے تمام لشکر مین خضران بن عمرو خواجہ
کے لقب سے مشہور ہوے بعد اِس تقریر کے بادشاہ نے خواجہ یعنے خضران بن عمرو سے فرمایا کہ

اب تم کچھ گاؤ اور محفل کا رنگ جماؤ اپنا کمال دکھاؤ صاحبقران اور دیگر سرداروں نے بھی خواجہ کو بہت مجبور کر کے گانے پر آمادہ کیا تو خواجہ نے جوڑی ہفت ہوندی ڈ کی زنبیل سے نکالکر اور اُسکی قفلیاں درست کر کے یہ غزل میر تقی میر کی بہ لحن داؤدی گانا شروع کی غزل حسب مقام ہذا

مثل ماہی ہی مجھے سیر و سفر پانی میں
ساتھ اس حسن کے دیتا تھا دکھائی وہ بدن
گرچہ مرجان کی طرح تھا یہ شجر پانی میں
بیٹھنے سے کسو دل صاف کے بہتر تھے
گرچہ لنکا سا تھا اُس دیو کا گھر پانی میں
بر دباری ہی میں کچھ قدر ہی گو جی ہو فنا
معمول رہتا ہی بہت تازہ و تر پانی میں
گریۂ زار میں بیتابی دل طرفہ نہیں
رونے سے ہیں وہ مرے لخت جگر پانی میں
وہ گہر آنکھ سے جاوے لو مجھے السو میر

شب نہاتا تھا جو وہ رشک قمر پانی میں
جیسے جھمکے ہی پڑا گوہر تر پانی میں
موج گریہ کی وہ شمشیر ہی جسکے ڈر سے
خوب سا کرے تامل تو اثر پانی میں
جوشش اشک میں غرقاب ل بھی گیا سینے میں
عود بھر لکڑی ہی ڈوبے نہ اگر پانی میں
روؤں تو آتش دل شمع نمط بجھتی نہیں
سیکڑوں کرتے ہیں پیدا کہ ہنر پانی میں
محو کر آپکو یوں ہستی میں اُسکی جیسے
آشنا رو یا ہوں کہ ہوں تا بہ کمر پانی میں

اشک کے جوش سے ہوں شام و سحر پانی میں
کھیے مہتاب سے اٹھتی ہی لہر پانی میں
رونے سے بھی نہوا سبز درخت خواہش
جوں لکشف خصم بھا زیر سپر پانی میں
آتش عشق نے راون کو جلا کر مارا
کچھ نہ معلوم ہوا ہائے اثر پانی میں
چشم تر ہی میں رہے کاش وہ رو خوشرنگ
مجکو لیجا کے ڈبو دیوں مگر پانی میں
برگ گل جوں گذر آب سے آتے ہیں چلے
بوند پانی کے نہیں آتی نظر پانی میں

خوب گایا اور اہل محفل کو کبھی رلایا کبھی ہنسایا سماں باندھ دیا ہر ایک کی حالت دگرگون ہوگئی نوبت بجنون ہوگئی سبنے بہت تعریف و تحسین کی صدائے تحسین و آفرین ہر چہار سمت سے بلند ہوئی ساری محفل خورسند ہوئی اہل محفل نے موافق اپنی اپنی لیاقت کے انعام واکرام بہت کچھ خواجہ کو دیا کہ خواجہ کو اٹھانا دشوار ہوا بہت خوش ہوئے ہر ایک کی تعریف و توصیف کی بادشاہ نے بھی بہت بھاری خلعت فاخرہ اور زر و جواہر خواجہ کو انعام میں عطا فرمایا یہانتک کہ باقی رات اسی محفل عیش و سرور میں لبسر ہوئی گردوں پر سفیدی سحر نمایاں ہوئی موذنوں نے صدائے اللہ اکبر بلند کی جانوران صحرائی نے حمد خدا اپنی اپنی زبانوں پر بخوش الحانی جاری کی تارے نہاں ہونے لگے فانوسیں اور شمعیں محفل کی جھلملانے لگیں موافق اشعار

چھپا نور میں جادۂ کہکشاں
رخ شمع مائل بہ زردی ہوا

موذن اذان سے ہوئے بہرہ مند
لباس فلک لاجوردی ہوا

لگے ہونے نظروں سے تارے نہاں
ہوئی صوت اللہ اکبر بلند

آمد آمد خسرو خاور کی افق مشرق سے شروع ہوئی خلق خدا طاعت معبود میں رجوع ہوئی یہ رنگ آسمان کا دیکھکر اور صدائے اذان سُنکر شاہنشاہ کیوان بارگاہ نے طرف اہل محفل کے متوجہ ہو کر خطاب کیا کہ جلسہ برخاست ہوا راحت و آرام سے ہر ایک نیک ذات ہو نماز سحر کا وقت قریب آگیا ہی اب سب صاحب اپنے اپنے خیموں میں جاویں بندگی خدائے عزوجل بجا لاویں تاکہ بعد فراغ نماز ہر ایک آرام پذیر ہو کیونکہ ایک دن اور ایک رات جاگتے ہوئے گذر گئے ہیں ایسا نہو کہ طبیعت کسی کی کسلمند ہوجاوے یہ حکم پاتے ہی سازندوں نے ساز اُٹھائے ہر طائفہ اپنے مقام کو روانہ ہوا ظل اللہ بھی اُٹھکر اپنے خیمہ عبادت میں تشریف لے گئے بعد انکے تشریف لے جانے کے صاحبقران بھی مع خواجہ کے اپنے خیمہ کی طرف تشریف لے گئے پھر تو ہر سردار اُٹھ اُٹھکر اپنے اپنے خیموں کو روانہ ہوا آسودہ ہر اپنا و بیگانہ ہوا ادھر ظل اللہ نے نماز سے فراغ حاصل کر کے اور وظائف سے فراغت کر کے دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بصد انکساری مانگی اور سجادۂ عبادت سے اُٹھکر اپنے خیمہ خاص میں تشریف لائے خادم اور خدمتگار اور باری داریاں حاضر ہوئیں اپنے اپنے عہدے لیکر استادہ ہوئیں بادشاہ فلک بارگاہ نے چھپرکھٹ پر آرام فرمایا پہرہ چوکی معین اور مقرر ہوا اُدھر صاحبقران نے

بھی اپنے خیمۂ خاص مین پہونچکر نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے آرام فرمایا خواجہ نے پہرہ چوکی کے موافق قاعدہ قدیم مقرر کیا اور سب بند و بست باطمینان تمام کرکے اپنے خیمہ کا راستہ لیا اور پہونچکر خود بھی آرام کیا اسی طرح ہر سردار اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وہ دن براحت و آرام بسر ہوا اور سہ پہر کے دربار کا وقت آیا خادمان محل نے شہریار عالی جاہ کو بیدار کیا اور سلفچی و آفتابۂ طلائی حاضر خدمت والا کیا بادشاہ کیوان جاہ نے منھ ہاتھ دھو کر وضو کیا اور نماز ظہر سے فراغ حاصل فرماکر لباس درباری زیب جسم فرمایا اور مع خدم و حشم کے رُخ دربار شاہی کا کیا ادھر صاحبقران کو خواجہ نے آکر بیدار کیا صاحبقران نے بعد فراغ امور ضروری کے پوشاک درباری زیب جسم کی اور اسلحہ جسم پر لگاکر طرف دربار فیض آثار مع خواجہ عمرو کے روانہ ہوئے ہر سردار بھی اسی طرح اپنے اپنے خیمون سے بعد فراغت امور ضروریہ کے لباس درباری پہن پہن کر طرف دربار کے روانہ ہوئے اور قبل آنے شاہنشاہ اور صاحبقران کے داخل دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دنگلون اور نیم تختون اور کرسیون پر متمکن ہوئے اور انتظار آمد صاحبقران اور شہریار فلک بارگاہ کا کرنے لگے کہ اتنے مین صاحبقران اور خواجہ داخل دربار ہوئے ہر سردار نے اٹھکر تعظیم صاحبقرانی بجا لایا صاحبقران سبکا مجرا لیتے ہوئے طرف اپنے دنگل زرین کے تشریف لائے اور سبکو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی بصد شوکت رونق وہ دنگل صاحبقرانی ہوئے اس عرصہ مین آمد آمد شہریار والاتبار کی شروع ہوئی سواری بادشاہ کی مثل باد بہاری نمودار ہوئی سب سردار مع صاحبقران والاشان کے واسطے استقبال شاہی کے اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون سے اٹھے اور طرف بارگاہ کے روانہ ہوئے کہ تخت شاہی قریب آگیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران عالی جاہ نگہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اس سے یہ اشارہ تھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہے بعد مجرۂ صاحبقرانی کے پھر تو ہر ایک سردار کا مجرا اور سلام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوئے طرف اورنگ شاہی کے بصد شوکت و حشمت متوجہ ہوئے اور ہر سردار کو اشارہ بیٹھنے کا فرماکر خود بھی رونق بخش مسند شاہی ہوئے خادم و چوبدار حاجب و دربان اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے دست بستہ روبروے شاہنشاہ مودب استادہ ہوئے جب دربار آراستہ و پیراستہ ہوچکا اور سب سرداران اپنے مقامون پر بیٹھ چکے بادشاہ نے طرف خواجہ کے دیکھکر اشارہ فرمایا کہ اس وقت سراچہ بارگاہ کے اٹھا دو کہ ہمارا دل سیر صحرا کرنے کو چاہتا ہے بموجب حکم والا سراچہ بارگاہ کے اٹھ گئے شہریار مع صاحبقران و دیگر سرداران نامی کے سیر صحرا مین مصروف ہوئے اور طرح طرح کے گل سرخ و زرد کھلے ہوئے دیکھکر تعریف و توصیف خالق ارض و سما کی فرمانے لگے کہ یکایک ایک جانب سے صحراے بہار افزا کے ایک بگولہ گرد و غبار کا بلند ہوا اور وہ قریب بارگاہ آکر شق ہوا اور اسمین سے ایک جوڑی ہرکارے کی گرد مین آلودہ پسینے مین غرق پیدا ہوئی اور در دولت شاہی پر پہونچکر بوساطت عرض بیگی عرض کرائی کہ خادمان عالی حاضر خدمت والا ہونا چاہتے ہیں عرض بیگی نے انکی عرض خدمت شاہ اور صاحبقران مین پہونچائی بادشاہ نے اشارہ کیا کہ بلاؤ عرض بیگی یہ حکم پاتے ہی فوراً باہر آیا اور ہرکارون کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت ہوا ہرکارون نے مقام مجراگاہ سے کئی آداب شاہانہ بجا لاکر اور دونون ہاتھ اُٹھاکر یون عرض کیا شہریار عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج و اقبال ہو دشمن صدا پائمال رہین دوست ہمیشہ خوشحال رہین خواجہ نے کہا کہ کیا خبر لائے ہو بیان کرو عرض کیا کہ غلام اس وقت بالا دوڑی کو گئے تھے دونین کوس اس صحرا کے گرد و نواح مین پھر یک طرف کو جو گذر ہوا تو یہ دیکھا کہ خواجہ برجیس اختر شمار مع اپنے مصاحبان خاص اور

اور خادمان باختصاص کے طرف لشکر فیروزی اثر کے تشریف لاتے ہین یہ حال دیکھ کر غلامان عالی فوراً
واپس آئے تاکہ خدمت خادمان والا مین اس واقعہ کی اطلاع پہونچائین بعدہ جیسا حکم حضور صادر ہو بجا
لائین یہ خبر خوش سنکر بادشاہ اور صاحبقران نے چند سرداران نامی اور گرامی سے حکم فرمایا کہ آپ
لوگ جاکر خواجہ برجیس اختر شمار کا استقبال کرکے داخل دربار کرین یہ حکم محکم سنتے ہی فوراً چند
سرداران نامی اپنے ڈنگلون سے اٹھے اور ہمراہ اُن ہرکارون کے طرف خواجہ برجیس اختر شمار
کے روانہ ہوئے ادھر خواجہ برجیس اختر شمار شوق قدم بوسی شہریار اور صاحبقران عالی وقار
مین بہت جلد برداروی کرتے ہوئے چلے آتے ہین کہ سامنے سے سرداران نامی وگرامی جوکہ واسطے
استقبال کے گئے تھے نمودار ہوئے جبکہ قریب پہونچے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوا اور بعد مزاج پرسی
کے خواجہ برجیس اختر شمار نے بادشاہ غازیجاہ اور صاحبقران کے مزاج کا حال دریافت کیا اور بعد دریافت
ہونے خیریت مزاج کے ہمراہ اُن سرداران نامی کے طرف دربار کے روانہ ہوئے یہان بادشاہ اور
صاحبقران کو خواجہ صاحب کا ازحد انتظار تھا کہ سامنے سے خواجہ برجیس اختر شمار مع اُن سرداران نامی
ونامدار اور اپنے مصاحبان خاص کے نظر آئے اور اپنی سواریون سے اُترکر داخل دربار ہوئے اور
آداب شاہی بجالاکر نذر گذرانی بادشاہ نے قبول فرماکر ایک خلعت گرانقیمت عطا فرمایا اور ایک نیم
تخت بیٹھنے کو بارگاہ مین مرحمت کیا وہ مجرا بجالاکر نیم تخت پر بیٹھے پھر تو اُنکے ہمراہیون کی نذرین کے بعد دیگرے
گذرنے لگین اور سرکار شاہی سے ہر ایک کے مرتبہ اور لیاقت کے موافق خلعت ومنصب ملنے لگا اور
جگہ بھی موافق اُنکے مرتبہ کے دربار مین بیٹھنے کو عنایت ہوئی ہر ایک مجرا اور آداب بجالاکر علے قدر مراتب
اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب بیٹھ چکے اور دربار ازسرنو آراستہ ہوچکا تو بادشاہ اور صاحبقران متوجہ ہوئے
طرف برجیس اختر شمار کے بعد دریافت کیفیت مزاج وکیفیت حال خواجہ بزرگ امید استفسار
فرمایا کہ آپ کو کس نے خبر اس جشن فیروزی اثر کی دی اور آپ کا تشریف لانا اس طرف کیونکر ہوا عرض کیا
کہ یہ خاکسار خدمت مین اپنے پدر بزرگوار کے حاضر تھا اور دربار شاہی جمع تھا کہ ایک ہرکارے نے آکر
عرض کیا کہ ایک سوداگر بردۂ ظلمات سے آیا ہے اور داخل شہر بصرہ ہوا ہے اُسکے آنے کی خبر سنکر والد ماجد
نے حکم دیا کہ سوداگر کو حاضر دربار کرو اُس سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی اور دیگر اطراف کا دریافت کرنا
ہے بموجب حکم خادمون نے اُسے حاضر دربار کیا وہ آداب شاہی بجالایا حکم بیٹھنے کا ہوا جب وہ بیٹھ چکا تو
اُس سے استفسار نام ونشان کیا وہ یون گویا ہوا کہ اس خادم کو آپ کے مکتب خواجہ حشام بازرگان
کہتے ہین اور میرا حاضر ہونا اب بردہ ظلمات کی طرف سے ہوا ہے پدر بزرگوار نے اُس سے پوچھا کہ تمھین کچھ حال
لشکر صاحبقران کا بھی معلوم ہے عرض کیا کہ صاحبقران ثانی تو بعد روانہ کرنے چند سردارون کے طرف
اُنکے ملکون کے سمت خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے بدولت واقبال تشریف لے گئے
اور شاہزادہ بدیع الملک نوجوان کو منصب صاحبقرانی عطا فرمایا اور بعد روانہ ہونے صاحبقران کے
صاحبقران ثالث نے خزانہ طلسم آئینہ کا حاصل فرماکر طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کیا اور قریب
ایوان نہ طاق کے پہونچکر ایک دشت پر بہار مین کہ اُسکو سب دشت بہار افزا کہتے ہین قیام فرمایا
اور شاہزادہ دارا ابن جمشید کو اپنے لشکر فیروزی اثر کا بادشاہ مقرر کیا ہے اور طیاری جشن تخت نشینی
مین مصروف ہین یہ خبر خیریت اثر لشکر صاحبقرانی ہے یہ خبر سنکر والد بزرگوار بہت مسرور اور متفکر ہوئے
اور میری طرف دیکھ کر ارشاد کیا کہ اے برجیس تو خدمت صاحبقرانی مین جا اور اُنکے ہمراہ طرف ایوان

نطاق کے روانہ ہونا کیونکہ وہ صحرا اور وہ مقام بالکل سحر و ساحری سے مملو ہی اور وہان ہر ساحر غدار ہی بڑا مکار ہی کہین ایسا نہو کہ صاحبقران کو وہان کچھ گزند پہونچے یہ امر تو ضرور ہی کہ وہ مؤید من اللہ ہین اُنکا کوئی کچھ بنا نہین سکتا ہی مگر تیرا بھی ہونا اُنکے ہمراہ اُس مقام پُر خوف و خطر مین ضرور ہی مین نے عرض کیا بہت خوب جو حکم والا صادر ہوا ہی فوراً مین آپکے بسر و چشم بجا لاؤنگا یہ حکم مجھسے فرما کر اُس سوداگر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ کچھ حال اور اطراف و جوانب اور شاہ و شہریار کا بیان کر اُسنے عرض کیا کہ تورج بن بدرنگ حرامی کے یہان بطن سے ملکہ بلقیس ثانی کے دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اور نام اُن لڑکون کا رائے سے اہل نجنجم کے دیلم بن تورج اور سلیم بن تورج رکھا گیا تھا اور نام اُس دختر کا ملکہ گل اندام رکھا تھا کہ جنمین ایک لڑکا تو پہلوان ہوا اور اُسکو فن سپہ گری کا شوق ہوا بعد حاصل کرنے فن سپہ گری کے طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا اور دوسرے نے شوق سحر و ساحری کیا اور تھوڑے عرصہ مین کمال حاصل کر کے چند ملک اپنے قبضہ مین کیے اور اب بجمعیت لشکر بیشمار اور ساحران غدار کے خروج کیا ہی اور اُسکا یہ ارادہ ہی کہ تمک فتح کردۂ صاحبقرانی کو تاخت و تاراج کرتے ہوے طرف ایوان نہ طاق کے جائین اور اپنے کشتون اور مقتولون کے خون کا عوض لین اور اُنکے پاس اُن سردارون اور ساحرون کی اولاد جمع ہوئی ہی جو کہ شمشیر بران صاحبقرانی سے کشتہ ہوے ہین انھین کے اغوا اور بہکانے سے اُن دونون نے خروج کیا اور دوسرا سبب یہ ہی کہ دختر تورج کی شادی بادشاہان ایوان نطاق کی لڑکے سے قرار پائی ہی جس زمانے مین کہ مین اُنکے لشکر مین موجود تھا اور واسطے فروخت کرنے چند اشیاے ضروری کے دربار مین جایا کرتا تھا ایک نامہ اُسی زمانہ مین بادشاہان ایوان نطاق کا بنام دیلم بن تورج اور سلیم بن تورج کے آیا تھا یہ غلام اُس وقت بھی حاضر دربار تھا کہ وہ نامہ دبیر نے بآواز بلند پڑھا اور اُسکا مضمون ہر ایک نے سنا خلاصہ مضمون یہ ہی اُسمین یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو کہ بدیع الملک نے بجمعیت لشکر بیشمار و سپاہ آتشبار کے ایوان نہ طاق پر لشکر کشی کی ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ تم بھی بجمعیت لشکر بیشمار واسطے ہماری مدد کے طرف دشت بہار آفزا کے آؤ کہ لشکر بدیع الملک کا اُس دشت مین فروکش ہی جو جاے دلکش ہی تمکو بھی لازم و لائق ہی کہ فوراً پہونچتے ہی اُس نابکار کے واسطے مقابلہ بدیع الملک کے طرف دشت بہار افزا کے مراجعت کرو اور یہ بھی زبانی اُس سوداگر کے معلوم ہوا تھا کہ ازرنگ بن زمرد نے بھی خروج کیا ہی اور بیشہ زہر مار مین لشکر و سپاہ جمع کر رہا ہی اور ہمراہ اُسکے سختگان بن نحتگان بھی ہی اُسکا بھی ایک نامہ پاس دیلم اور سلیم کے آیا تھا اور اُسمین یہ لکھا تھا کہ مین بھی مع سپاہ بیشمار اور فوج آتشبار اور ساحران آزمودہ کار کو اپنے ہمراہ لیکر آپکی مدد کے واسطے آتا ہون آپ میرا انتظار فرمائین اس امر مین تعجیل نکرین جب مین آلون تو مین اور آپ ملکر بہ سپاہ کثیر واسطے مقابلہ سلطانان روانہ ہون تاکہ اہل اسلام سے عوض خون اپنے مقتولون کا بخوبی لین جب یہ نامے پاس اُنکے پہونچے تو اُنھون نے اپنی ارادے کو فسخ کیا اور آمد ازرنگ بن زمرد کا انتظار کیا یہ خبر ہی جو کہ مین نے آپکی خدمت مین عرض کی یہ خبر وحشت اثر اُس سوداگر کی زبانی سنکر والد نامدار اور زیادہ متردد و متفکر ہوے اور مجھسے ارشاد کیا کہ اسی وقت سامان سفر درست کرو اور فوراً خدمت مین شاہزادہ عالی وقار کے روانہ ہو مین نے یہ حکم سُنکے اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور شبا شب سامان کر کے بوقت صبح خدمت عالی مین روانہ ہوا الحمد للہ کہ آکر آپکو صحیح و تندرست پایا دل کو نہایت سرور ہوا خوشی کا وفور ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر اسے نازبرگ دشت سے کچھ خوف و خطر

نہین ہی بقول شاعر شعر ہر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ؏ ہرچہ آید بر سر من بانصیب ؏ اگر آتے ہین تو آئین کیا
نوبت ہی ہر جنگ معقول پاوینگے بہت ذکہ ہم اٹھائین گے مثل اپنے باپ دادا کے جو کہ ہمیشہ نہیب شمشیر صاحبقرانی
سے بھاگ گئے فرار پر کمر باندھا تھا کیہ یہ بھی انھین کے مثل فرار ہو گئے کیونکہ انھین کے تو ہر دہین یہ فرما کر کہا
کہ یہ انکی محبت تھی جسکہ آپ کو یہ خبر سنا کر روانہ فرمایا اور دل کو میرے شاد کیا کیونکہ میرے لشکر مین کوئی اہل
تنجیم مین سے نہ تھا اکثر اوقات اب صاحبون کی بھی ضرورت ہوتی تھی مکدر طبیعت ہوتی تھی خوب ہوا کہ جو آپ
ایسا شخص متبرک اور بزرگ لشکر مین موجود ہوئین بہت شاد ہوا غم سے آزاد ہوا یہ فرما کر باشارہ بادشاہ عالی جاہ
مشاہرہ معقول مقرر فرمایا اور خلعت گران قیمت سے ایک خیمہ زر نگار کے عطا کیا خادمون نے خیمہ جا سے
مناسب دیکھکر لشکر فیروزی اثر مین برپا کیا اور اسکو شیشہ آلات وغیرہ سے سج دیا کہ اسنے مین شہنشاہ
میدان نیلی رواق خیمہ مغرب مین داخل ہوا اور دور ماہ کامل ہوا بادشاہ سلامت دربار برخاست کیا اور اٹھکر محل
معلی مین رونق افروز ہوئے بعد تشریف لیجانے بادشاہ کے صاحبقران بھی اپنے خیمہ خاص کو تشریف
لائے بعد ان دونون صاحبون کے تشریف لیجانے کے ہر سردار اپنے اپنے مقام آرام کو روانہ ہوا
خواجہ بزرجمہر ولی اختر شمار بھی اپنے خیمے کو تشریف لے گئے جا کر آرام پذیر ہوئے بادشاہ نے بعد خاصہ نوش
فرمانے کے آرام کیا اور صاحبقران نے بھی بعد فراغت نماز اور وظیفہ کے خاصہ نوش کیا اور چھپر کھٹ پر
جا کر استراحت فرمائی خواجہ خضر ثانی بن عمرو نے پہرا چوکی حسب قاعدہ مقرر کرکے طلایہ دار کو طلایہ پر
معین کیا اور جا کر اپنے خیمہ مین آرام کیا اسی طرح ہر سردار نے بعد انفراغ امور ضروری کے آرام پذیر ہوا

اب چند کلمے داستان شہر صنوبر کے تحریر کیے جاتے ہین

ناقلان آثار اور کاتبان اخبار اس داستان خجستہ عنوان کو یون صفحہ قرطاس صداقت اساس پر قلم بنیاد قسم
سے تحریر کرتے ہین کہ صنوبر جمشید نشین اپنے شہر صنوبر مین تخت حکومت پر جلوہ افروز تھا اور
جب سردارون کا دورہ تھا وزرائے سلطنت و شیران مملکت حاضر دربار اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون
اور منبرون پر متمکن تھے اسی اثنا مین ایک جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اٹھا کر یون گویا
ہوئے کہ اقبال حضور کا قائم رہے اوج پر ستارہ ترقی دائم رہے یہ خادم کچھ عرض کیا چاہتے ہین بادشاہ
نے فرمایا بیان کرو کیا کہتے ہو وہ یون گویا ہوئے اور عرض پیرا ہوئے کہ خادمان شاہی واسطے بالادوقا کے
شہر سے باہر گئے تھے اور پھرتے تھے گذر ہم خاکسارون کا دشت بہار افزا کی طرف ہوا وہان جا کر یہ
دیکھا کہ ایک لشکر بیٹھا ہے کہ جسمین ہزارہا پیادہ اور سوار ہین دشت بہار افزا مین کوسون تک فرش
ہی حد کی کنات کنی ہی جہانتک نگاہ کام کرتی ہی خیمون اور بارگاہون کے سوا اور کچھ نظر نہین آتا ہی یہ حال
دیکھکر خادم داخل لشکر ہوئے حد کے منتظر ہوئے کہ یہ کسکا لشکر ہی اور کون اسکا افسر ہی بازار کو
ایسا آراستہ و پیراستہ پایا کہ کبھی دیکھا اور نہ سنا تھا سیر کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے کہ وہان
ایک مجمع عام تھا خوش ہر ایک خاص و عام تھا بڑا اژدہام تھا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ آج جشن
تخت نشینی شہریار ہی جس سے شاد ہر سردار ہی یہ رنگ دیکھکر غلام آگے بڑھے ہر ایک کو دیکھتے بھالتے
چلے تو کیا دیکھا کہ ایک بارگاہ فلک اشتباہ آراستہ و پیراستہ ہی کہ شمسہ کی چمک سے نظر خیرگی کرتی ہی
اور اسقدر دربارگاہ پر ہجوم ہی کہ جہان پلک نظر کا جانا محال ہی بشر کی کیا مجال ہی یہ حالت دیکھ کر غلامون نے
ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان سے آیا ہی اور کس طرف کو جائے گا اور اس لشکر کے شہریار کا

کیا اسم مبارک ہی اور یہ آج کیسی خوشی ہی کیا کسی کی شادی رچی ہی کہ اس جگہ پر ایسا اژدہام ہی خوش ہر خاص وعام
ہی یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ یہ لشکر ظفر پیکر صاحبقران ثانی ہی اور یہ خوشی تخت نشینی بادشاہ کی ہی کہ صاحبقران
ثانی نے اپنے لشکر ظفر اثر کا بادشاہ شاہزادہ دارا ابن جمشید کو فرمایا ہی اور اسی کے خوشی کا جشن ہی یہ لشکر
قہر ہرت سے طلسم آئینہ کے آیا ہی اور طرف ایوان نہ طاق کے جائیگا صاحبقران کو معلوم ہی کہ شاہان آئینہ اندام
جادو بجا آگ کر پوشیدہ ہوا ہی اسلئے تسخیر کا صاحبقران نے قصد مصمم کیا ہی اور طلسم ایوان نہ طاق کو بھی
فتح فرمائینگے اسی ارادے سے اس طرف کو تشریف فرما ہوے ہین جب یہ دریافت ہوا تو یہ غلام وہان
سے آگے روانہ ہوے اور طرف اپنے شہر کے چلے حضور یہ خبر تازہ ہی یہ سنکر بادشاہ نے رخ اپنا
بجانب وزیر نیک تدبیر فرمایا اور کہا کہ تمنے سنا ان ہرکارون نے جو کچھ بیان کیا اب اس امر مین تمھاری
کیا رائے ہی یہ سنکر وزیر نیک تدبیر نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ پہلے حضور ایک نامہ انکو
تحریر کر کے دریافت فرمائین کہ انکا کیا قصد ہی اور کیا ارادہ ہی اگر انکا قصد آپ سے جنگ وجدال
کا ہو تو آپ بھی سامان جنگ وجدال درست کر کے انکے مقابلہ کو روانہ ہو جئیے ورنہ ہمین کیا ضرورت ہی
کہ ناحق کو ایک قصہ اور فساد اپنے سر مول لین اور بے موجب اور بے سبب ایک زحمت شاقہ گوارہ کرین
اور ایک ایسے بادشاہ اولی العزم کو ناحق اپنا دشمن کرین کیونکہ کوئی حکم بادشاہان نہ طاق کا تو ہمارے
نام آیا نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمکو اُسکے مقابلہ کی ضرورت درپیش ہو اور بے مقابلہ کے چارا نہو یہ
رائے وزیر نیک تدبیر کی بادشاہ کو بہت پسند آئی اور کہا کہ یہ رائے تمھاری بہت مناسب اور درست ہی
مگر ایک پہلوان نے کہ وہ دست چپ کی طرف سب پہلوانون سے بالا بیٹھا ہوا تھا عرض کیا کہ یہ امر تو بالکل
جوانمردی اور شجاعت کے خلاف اور آداب شاہی کے برعکس ہی کیونکہ وہ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ بادشاہ
صنوبر یہ ہماری سپاہ سے ڈر گیا کہ اسنے جنگ سے منہ موڑا اور دوسرے بادشاہان نہ طاق کو جس وقت
یہ خبر ہوگی تو وہ یہ فرمائینگے کہ جس وقت لشکر تمھاری سرحد مین آیا تھا اور تمنے یہ بھی سنا تھا کہ ارادہ نہ طاق کا
رکھتا ہی تو تمنے اُس وقت کیون نہ مقابلہ کیا اور ہماری طرف آنے دیا کہین ایسا نہو کہ عذاب خداوندی نازل ہو
اور قہر خداوندی مین ہم سب مبتلا ہون اور خداوند عذاب اپنا ہم سبھون پر نازل کرین اور سنگ سیاہ کردین
وزیر نے کہا کہ میرا یہ مطلب نہین ہی کہ بالکل جنگ سے ہم دست بردار ہون اور اُنسے عجز کرین بلکہ یہ
غرض ہی کہ اگر وہ مقابلہ کرین تو ہم بھی اُنسے لڑین ورنہ کیا فائدہ کہ ہم اُس سے اژدہا سے دہان کو چھیڑین
کہ جسنے ہزارون اور لاکھون ہلاک اور طلسم فتح کئے ہون اور بہت سے پہلوانان نامی کو زیر کیا ہو اور
جسکے خوف سے بادشاہ طلسم آئینہ نے ایوان نہ طاق مین آکر پناہ لی ہو تو اس حالت مین ایسے شیرزیان
سے مقابلہ کرنا بادشاہان نہ طاق کو زیبا ہی ہم کس قطار اور شمار مین ہین جب شہنشاہ بادشاہان نہ طاق
دریافت فرمائینگے تو ہم جواب دے لینگے ابھی سے ہم اُسکا کیون اندیشہ کرین مجکو جو کچھ عرض کرنا تھا مینے
بسبب خیراندیشی اور خیرخواہی کے عرض کیا آئندہ شہریار کو اختیار ہی اور جو آپ صاحبون کی رائے ہو بادشاہ
نے فرمایا ہین تمھاری رائے بہت صائب ہی دبیر سے کہو کہ ایک نامہ ہماری طرف سے خدمت مین بادشاہ
اسلام اور صاحبقران عالی مقام کے تحریر کرین ہم اس نامے کو خدمت مین اُن دونون صاحبون کے روانہ
کرینگے بہت جلد اس کام کو انجام دو تاخیر نہو وزیر نے بموجب حکم بادشاہ دبیر سے نامہ تحریر کرنے کا حکم
دیا مگر وہ پہلوان اپنے دل مین یہ خیال کرنے لگا کہ اب انکی زوال دولت کا وقت قریب آگیا یہ لوگ ضرور
قہر خداوندی مین گرفتار ہونگے یہان رہنا بیکار ہی یہ وزیر انکا دوستدار ہی چلکر اسکی خبر دلوانا ہوت اور دیوانہ

مبہوت کو کرنا ضرور ہی ورنہ عقل کا قصور ہی اور ارادہ مصمم جانے کا کر لیا مگر ساتھ ہی اسکے یہ خیال آیا کہ یہان کا رنگ تو دیکھ لو کہ ہوتا کیا ہی اس نامہ کا کیا جواب آتا ہی اتنا تامل کرنا ضرور ہی یہ خیال کر کے وہ ارادہ اپنا فسخ کرنے لگا اور منتظر وقت کار ہا یہان دبیر نے نامہ موافق اس مضمون کے جو کہ بادشاہ نے فرمایا تھا تحریر کر کے سامنے بادشاہ کے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ شحر تیز پا عیار کو دیا اور فرمایا کہ یہ نامہ خدمت مین صاحبقران کے پہونچا دے شحر نے وہ نامہ ایک سر سے باندھا اور طرف لشکر صاحبقرانی کے بعد تیز رفتاری روانہ ہوا کہ اب حال اسکا آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال لشکر صاحبقران کا بیان ہوتا ہی

کہ یہان صبح کو ہر سردار بیدار ہوا امور ضروری سے فراغت حاصل کر کے لباس درباری پہنا طرف دربار گردون مدار کے روانہ ہوا اور داخل دربار شاہی ہوکر اپنے اپنے دنگاون کرسیون نیم تختون پر متمکن ہوے یعنے دست چپ طرف دست چپ کے دست راستی طرف دست راست کے منتظر آمد صاحبقران اور بادشاہ کے بیٹھے ادھر صاحبقران نے بھی بیدار ہو کر امور ضروریہ سے فرصت پاکر وضو کیا نماز صبح بخضوع وخشوع پڑھنے لگے کہ اتنے عرصے مین خواجہ یعنی خضران بن عمرو آئے اور منتظر اس امر کے کھڑے ہوے کہ صاحبقران نماز سے فراغت کریں تو دربار مین تشریف لے چلین صاحبقران نے نماز سے فراغت فرما کر طرف خواجہ کے دیکھا خواجہ نے عرض کیا کہ حضور دربار آراستہ ہی ہر شخص منتظر آپ کا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا شاہ جمجاہ بھی برآمد ہوئے خواجہ نے عرض کیا کہ شہنشاہ کے برآمد ہونے مین کچھ عرصہ نہین ہی برآمد ہوا ہی چاہتے ہین جلوس سواری سب در دولت پر موجود ہی صرف برآمد ہونے کی دیر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارے اسلحہ کا صندوق لاؤ خواجہ نے حاضر کیا صاحبقران نے پوشاک پہن کے ہتھیار لگائے برآمد ہوکے دربار کی طرف تشریف لے چلے جبکہ داخل دربار شاہی ہوے ہر سردار صاحبقران کو دیکھ کر اپنی جگہ سے واسطے تعظیم کے اٹھا آداب شاہی و مجرا بجالایا صاحبقران نے سبکا سلام و مجرا لیا حکم بیٹھنے کا دیا اور خود بدولت و اقبال طرف دنگل صاحبقرانی کے متوجہ ہوے اور رونق بخش دنگل صاحبقرانی ہوے اور منتظر آمد بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ مین بیٹھے ادھر بادشاہ فلک رفعت کو خادمان محل نے خواب راحت سے بیدار کیا اور عرض کیا کہ حضور نماز سحر کا وقت قریب ہی حضور بیدار ہون نماز سے انفراغ فرمائین بادشاہ بیدار ہوے خادمون نے پانی واسطے وضو کے حاضر کیا بادشاہ نے بعد فراغ امور ضروری کے وضو کیا نماز صبح بصد ادب درگاہ رب العزت مین بخشوع وخضوع ادا فرمائی اس عرصہ مین خادمان محل بھی اپنے اپنے عہدے لیکر حاضر خدمت ہوئین آداب و مجرا شاہی بجالائین اور قاعدہ سے دست بستہ کھڑی ہوئین کہ بادشاہ نے اشارہ فرمایا کشتیان پوشاک خاص کی حاضر کرو داروغہ توشک خانہ نے فوراً کشتیان حاضر کین بادشاہ نے بہ تکلف زیب تن انور فرمائی تاج شاہی پہنکر شمشیر الماس نگار کمر مین لگائی کہ محلدار نے آکر عرض کیا جلوس شاہی در دولت پر حاضر ہی بادشاہ نے اشارہ کیا کہ تخت روان حاضر ہو کہاریان ور در گوش مرصع پوش جو لباس ہاے زر لفتی اور تمامی سے آراستہ و پیراستہ تھین اور منتظر حکم شاہی کے تھین انھون نے تخت روان حاضر کیا بادشاہ نے تخت کو رونق بخشی کہاریون نے تخت روان کو اس سلیمان تخت کے اپنے کاندھون پر لیا اور رخ در دولت کا کیا محلدار نے بڑھ کر حاجب چوبدارون اور خاص بردارون کو خبر پہونچائی یہ کلام زبان پر لائی کہ ہر ایک قرینے اور قاعدے سے مودب ہو جاے کہ شہنشاہ گردون بارگاہ برآمد ہوتے ہین فوراً

فوراً یہ خبر پاتے ہی ہر ایک اپنے قاعدے اور قرینے سے مودب ہو گیا کہ اس عرصہ مین سرخ پردہ چرخی پر کھنچا اور آمد آمد بادشاہ کی ہوئی جلوس شاہی بر آمد ہونے لگا بعد گذر نے جلوس شاہی کے تخت اس فیروز بخت کا نمودار ہوا ہر ایک کا مجرا اور سلام ہوا کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا تخت شاہی طرف دربار کے روانہ ہوا یہان صاحبقران زمان کو انتظار تھا کہ یکا یک خبر آئی شہریار گیتی ستان تشریف لاتے ہین صاحبقران والا شان مع تمام سردارون کے واسطے استقبال شاہی کے دربار گاہ کی جانب روانہ ہوئے کہ سامنے سے تخت شاہی بعد گذر جانے جلوس شاہی کے نمودار ہوا صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران عالی جاہ نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا یہ اشارہ تھا کہ تمہاری جگہ ہمارے دل مین ہے محبت آب و گل مین ہے پھر تو اور سردارون کا مجرا ہونے لگا عرض بیگی ہر ایک کا نام لیکر عرض کرتا تھا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوے اور اشارہ بیٹھنے کا کرتے ہوے طرف تخت شاہی کے تشریف لائے اور اورنگ نوشیروانی کو اس سلیمان حشمت نے اپنے قدم مبارک سے رونق بخشی پھر تو ہر سردار بعد بیٹھنے بادشاہ اور صاحبقران عالی جاہ کے اپنی اپنی جگہ پر مودب بیٹھ گیا جب سب دربار آراستہ و پیراستہ ہو چکا تب شہریار فلک وقار متوجہ ہوے طرف صاحبقران عالی جاہ کے اور بابت فتح طلسم الوان نہ طاق کے گفتگو آغاز ہوئی اور صلاح و مشورے ہونے لگے ابھی گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ با مین گفتگو درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ ایک عیار بہ ہیئت نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہے اور امیدوار باریابی ہے شہنشاہ نے حکم فرمایا کہ بلاؤ درگہ سالار فوراً باہر آیا اور اس عیار کو اپنے ہمراہ لیکر خدمت شہنشاہ مین حاضر ہوا وہ آداب شاہی بجا لایا اب جو اسکی نظر صاحبقران گیتی ستان اور دیگر سرداران نامی گرامی پر پڑی فوراً رعب شاہی سے کانپنے لگا اور حیرت زدہ اور متوحش ہو کر ہر چہار جانب دیکھنے لگا جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھا سوائے سردارون اور پہلوانون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ہر سردار اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھا تھا آداب شاہی اور رعب صاحبقرانی سے خاموش تھا چہرون پر جرأت کا جوش تھا قریب تخت شاہی کے دیکھا کہ ایک جوان بصد شوکت و ہمت و ذکی شوکت پر متمکن ہے چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہے چہرے سے داب شاہی صولت جہان پناہی ظاہر و ہویدا ہے اور شان و شوکت سے یہ پیدا ہے کہ کوئی سردار جلیل القدر ہے شہنشاہ اسکی بڑی عزت کرتے ہین کیون نہو آسمان صاحبقرانی کا بدر ہے اور مقرب بارگاہ فلک اشتباہ ہے بادشاہ کا پشت و پناہ ہے وہ اپنے دل مین خیال کرتا تھا کہ کیا بارگاہ اور کیسا باحشم شہنشاہ ہے اس بارگاہ مین جو ہے اپنے وقت کا رستم و سہراب و افراسیاب دوران ہے اہل اسلام کی بڑی عظمت و شان ہے کسکا حوصلہ ہے جو ایسے لشکر اور ایسے جوانان صف شکن سے مقابلہ کرے اور جو ان سے لڑنے کا ارادہ کرے وہ بڑا نادان ہے یہ رنگ دیکھ کر اسکو حیرت ہو گئی سکتے کی نوبت ہو گئی رعشہ تمام اندام مین پڑ گیا بند بند لرز گیا ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا درگہ سالار نے خدمت بادشاہ عالی جاہ مین عرض کیا کہ خداوند نعمت جہان پناہ نگاہ روبرو یہ عیار حاضر ہے بادشاہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا کہ تم کہان سے آئے ہو تمہارا کیا نام ہے اور یہان کیا کام ہے اسنے دست بستہ ہو کر بہت ادب سے مجرا ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور کا اقبال قائم رہے اوج پر ستارۂ ترقی حشمت دائم رہے یہ فدوی خاکسار شہر صنوبریہ سے آیا ہے اپنے بادشاہ کا نامہ لایا ہے حضور اس فدوی کو شہر صنوبریہ مین شمر تیز پا کہتے ہین مین عیار ہون بادشاہ صنوبریہ کا حضور یہان آکر وہ سامان نظر پڑا کہ جو کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا اور نہ سنا تھا فدوی کے ہوش گم ہو گئے دربار صاحبقرانی کا حال اکثر زبانی سوداگرون کے سنا تھا جیسا سنا تھا اس سے بڑھکر دوچند

دستچند پایا یہ سنکر ظل اللہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہی اُس نے یہ سنتے ہی فوراً نامہ پگڑی سے نکال کر حضور شاہ مین دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے دبیر کی طرف اشارہ کیا اُسنے وہ نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر اور بحکم شاہی لفافہ کو چاک کر کے بآواز بلند پڑھنا شروع کیا اُسمین بعد القاب اور آداب شاہی کے یون تحریر تھا کہ یہ نامہ ہی طرف سے بادشاہ صنوبر بیشہ کیشن کے خدمت مین ملازمان شاہی اور صاحبقرانی کے خلاصہ مدعا یہ ہی کہ زبانی ہرکارون کے معلوم ہوا کہ حضور نے بدولت و اقبال بصد جاہ و جلال دشت بہار افزا مین ورود اقبال و نزول اجلال فرمایا ہی اس خبر کو سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی شگفتہ دل کی کلی ہوئی مگر یہ نہ ثابت ہوا کہ ارادہ شہریار فلک اقتدار کا اس طرف تشریف آوری سے کیا ہی آیا فقط سیر و تماشا اور تفریح طبع مدنظر ہی یا بقصد جنگ و پیکار اس طرف نہضت فرمائی ہی اگر ارادہ ملازمان سرکار کا بقصد جنگ و جدال ہی تو بندہ بھی موجود ہی مجبور نہین ہی اور اگر یہ قصد عالی نہین ہی صرف تفریح طبع مدنظر ہی تو خیر مجھکو بھی کچھ سروکار نہین ایک امر بہ نظر خیر خواہی و دور اندیشی اور عرض کرتا ہون وہ یہ ہی کہ اگر حضور سیر فرماتے ہون تو یہان سے جسطرف کا قصد و ارادہ رکھتے ہون تشریف لے جائین کیون زیادہ زحمت فرمائین کیونکہ اس دشت مین قریب دو دیوانے رہتے ہین وہ بہت شریر ہین اور بڑے تیغ زن اور صف شکن ہین اُنھون نے اکثر فوجون کو تنہا شکست دی ہی بڑی جمعیت بہم کی ہی اکثر بادشاہان ایوان نہ طاق نے لشکر کشی کی اور فوج بیشمار بھیجی کہ کسی طرح یہ دیوانے زیر ہون مگر کبھی فتحیاب نہوے ہمیشہ شکست کھائی اور زحمت اُٹھائی وہ دیوانے کسی سے نہ زیر ہوسکے بڑے بڑے پہلوانان نامی لشکر لیکر آئے اور شکست کھا کر چلے گئے بہت مرتبہ لشکر بیشمار کام آیا آخر کو عاجز ہوکر بادشاہان نہ طاق نے وہ تمام کوہ و صحرا اُنھین دیوانون کو دیدیا کچھ بطور خراج کے اُنکے لئے مقرر کرلیا اور ایک اقرار نامہ باہم تحریر ہوگیا کہ ہمین تمھارے کوہ و صحرا سے کچھ کام نہین صرف اتنا چاہتے ہین کہ جب کوئی لشکر دشت بہار افزا کی طرف سے ہمپر آئے تو تم اُس سے مقابلہ کرنا اور ہم تک نہ آنے دینا اور مجکو بھی حکم اُنکی اطاعت کا دیا اتنا خیال ہی کہ اگر وہ حضور کے آنے کی خبر سن پائین گے تو بجمعیت لشکر کثیر حضور کے مقابلہ کو آئین گے حضور کو مفت مین زحمت ہوگی یہ تو ظاہر ہی کہ وہ حضور کے لشکر سے عہدہ برا نہو سکینگے مگر جنگ و سردار خدا جانے کیا پیش آے اگر ناگوار طبع اقدس نہو تو جسطرف کا حضور قصد رکھتے ہون تشریف لے جائین اور میری اس گستاخی کو معاف فرمائین یہ جو کچھ گستاخانہ عرض کیا بسبب خیر خواہی اور انجام بینی کے عرض کیا آئندہ حضور کو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی جو کچھ مجھکو عرض کرنا تھا عرض کرچکا بقول شاعر شعر منت انچہ حق بود گفتیم تمام ٭ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ٭ جب تمام و کمال عبارت اُس نامہ کی ختم ہوئی تو صاحبقران نے عیار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہماری طرف سے اپنے بادشاہ سے کہدینا کہ ہمنے تمھارا نامہ تمام و کمال سنا تمنے جو کچھ تحریر کیا یہ سب درست امر بجا ہی اسمین کچھ شک و شبہہ نہین کہ ہم یہان سیر و شکار کی غرض سے قیام پذیر ہوے تھے اور ایک امر ضروری بھی تھا کہ ہمکو اپنے لشکر کا بادشاہ بھی کرنا منظور تھا لہذا اُس امر سے تو بحمد اللہ فراغت حاصل کی اب یہ ارادہ تھا کہ دو ایک روز یہان قیام کر کے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرونگا مگر اب مجکو فرض ہوگیا بغیر مقابلہ دیوانون کے یہان سے نجاؤنگا کیونکہ تمھارے نامہ مین اُنکی جرأت اور بہادری کی بڑی تعریف لکھی ہی مجھکو بھی دیکھنا ہی کہ وہ کیسے شیر بیشہ شجاعت اور نہنگ دریاے جرأت ہین یہان آئین تو معلوم ہو مقابلہ پڑے تو حال کھلے ہمنے ایسی گیدڑ بھبکیان بہت سُنی ہین جب وہ یہان آئین گے تو

انکو حال معلوم ہوگا آنکو بہادروں سے کبھی سامنا نہین پڑا ہی کہین کوئی شیروں سے لڑا ہی خیال رکھنا اگر آئینگے
تو سر جنگ معقول پائین گے مثل روباہون کے سامنے سے ان شیر خصلتون کے بھاگ جائین گے
ایسے جنگ کا کیا لطف ہوگا وہ تو خود ہی دیوانے ہین اپنے ہوش وخرد سے بیگانے ہین اور یہ جو لکھا ہی
کہ اگر ارادہ بقصد جنگ وپیکار ہوا ہی تو بہتر ہی خیر پہلے تو یہ ارادہ نہین تھا اگر آنکو یہی منظور ہی کہ لڑائی ہو تو
یہان ہم بھی اس امر سے باہر نہین ہین آنکا جب جی چاہے لشکر لیکر آئین ہم ہر وقت موجود ہین خیر بعد الفراغ
ان دونون مہمون کے ہم واسطے قتل آئینہ اندام جادو کی طرف ایوان نہ طاق کے جائین گے
یہ دو شہر راہ مین مسخر ہوجائین شاید کہ یہ امر یون ہی مشیت ایزدی مین مقرر ہوے تھے اور یہی سبب
ہمارے یہان قیام کا تھا ہمنے اب ارادہ طرف ایوان نہ طاق کے فسخ کردیا جبتک اب ہم اس سے
فراغت نہین حاصل کرلیتے اُس وقت تک یہان سے کوچ نہ کرینگے اور پھر یہ بھی کہدینا کہ اگر تمھارا جی
چاہے تو ہمسے ملاقات کرو ہمارے لشکر مین دو تین ساعت کے واسطے تشریف لاؤ ہمین کچھ دریافت
کرنا ہی ہمارے آپ کے جنگ وپیکار ہوتی رہیگی ہمکو اشتیاق ملاقات بہت ہی اور اگر آپ کا قصد جنگ
نہین ہی تو یہان بھی ہمکو آپ سے کوئی سروکار واسطے جنگ وپیکار کے نہین ہی مگر اب ہم بعد مہم دیوانون
کے یہان سے جائین گے اس امر مین کبھی ہم آپکا کہنا نہ مانین گے تم ایسے جنگ وپیکار کی ہمکو خواہش ہی
آپ سے کوئی کاہش نہین ہی بقول شاعر شعر اگر جنگ جوئی ندارم درنگ * اگر صلح خواہی
نخواہیم جنگ * یہ مضمون صاحبقران نے اس طرح کہا کہ اسکو کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ پڑی
دست بستہ عرض کیا کہ جیسا حضور نے ارشاد کیا ہی غلام یہان سے جاکے اس طرح مفصل بیان کردیگا
صاحبقران نے فرمایا نہین یہ مضمون تحریر بھی کرائے دیتے ہین یہ فرماکر دبیر عطارد رقم بصفا قلم سے
فرمایا کہ یہ جو مضمون ہمنے اسوقت اس عیار سے زبانی بیان کیا ہی تم اسکو ایک قرطاس پر تحریر کرو دبیر
نے فوراً حسب ارشاد فیض بنیاد صاحبقران کے وہ سب مضمون بے کم وکاست تحریر کرکے پیش
کیا صاحبقران نے جو لفظین خلاف شان پائین انکو کاٹ دیا اور دبیر سے فرمایا صاف کرکے جلد
حاضر کرو دبیر نے فوراً صاف کرکے حاضر خدمت کیا صاحبقران نے پسند فرمایا ملفوف فرماکر عیار کے
حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ نامہ تم بادشاہ کو دیدینا اور ایک خلعت بیش بہا بھی مع ایک بدرہ زر سرخ کے
مرحمت کیا عیار نے مجرا کرکے لے لیا اور رخصت ہوکر دربار سے باہر چلا چلتے وقت اُسکی نظر ایک دہنے
بارگاہ کے پڑی دیکھتا کیا ہی کہ ایک کرسی جواہر نگار رکھی ہوئی ہی اور اُسپر ایک عیار طرار کلاہ عیاری
سر پر اور بانہائے عیاری زیب بدن دربر سامنے صاحبقران کے ڈنگل کے بڑی شان وشوکت سے
بیٹھا ہوا ہی اور ہزارہا عیاران طرار چست وچالاک حشمت ہائے زرین پر راس دیب ہمکن ہین یہ رنگ
دیکھکر اُسکو اور حیرت ہوئی اور دیکھتا ہوا طرف دربار گاہ کے روانہ ہوا یہان تک کہ بیرون بارگاہ
پہونچکر تمام سرداروں کے خیمون اور اسپکون کی طرف سے گذرتا ہوا اور سیر کرتا ہوا اور ہر بازار کو دیکھتا
ہوا حدود لشکر صاحبقرانی سے باہر ہوا اور طرف اپنے شہر کے بعجلت روانہ ہوا اور راستے
شاطری مارتا ہوا بصد خوشی وخرمی یہ خیال دل مین کرتا ہوا کہ کیا لشکر ہی اور کیسے کیسے جوانان رستم خصال
ہین صاحبقران نے ان سبکو زیر کیا ہی کیا یہ بہادر صاحب اقبال ہی بڑا جاہ وجلال ہی یہ رعب وداب تو
کبھی دربار خداوندی کا بھی سننے مین نہین آیا دیکھنا تو دیگر شی ہی بھلا ان بہادرون سے کون مقابلہ کرسکتا ہی
جنکا ایک ایک سردار ہزارون ملکون کا مالک ہی جسکے دربار مین اسقدر عیار ہین کہ جنکی حد شمار نہین ہی

یہ تو اپنے دل مین یہ باتین کرتا ہوا چلا جاتا ہے اسکو تو راہ مین چھوڑ دیجیے اور حال بارگاہ صاحبقران کا سنیے کہ بعد روانہ ہونے اُس عیار طرار کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور بادشاہ اور صاحبقران اپنے اپنے خیمون مین تشریف فرما ہوے اور بعد نوشش کرنے خاصہ وغیرہ کے بستر راحت پر آرام فرمایا اسی طرح ہر سردار اپنے اپنے خیمون اور چھولداریون کو گیا اور خواجہ بھی بعد برخاست ہونے دربار اور جملہ ضروریات سے فارغ ہوکے کوتوالی چبوترے پر آئے اور بند و بست کرکے فراغت کی اور انتظام لشکر مین ہمہ تن مشغول و معروف ہونے

اب یہان سے کچھ حال شہر آفتاب نما کا تحریر ہوتا ہے

کہ جہان سیلم بن تورج اور دیلم بن تورج مقیم ہین اور سپاہ و لشکر واسطے مقابلہ صاحبقران کے جمع کر رہے ہین پھرنے جاری ہے سوار اور پیادے نوکر ہو رہے ہین اور ان دونون کو انتظار ہے ارزنگ بن زمرد کا کہ وہ یہان آئین تو ہم واسطے مقابلہ کے طرف دشت تہار افزا متفق ہوکر روانہ ہون ادھر ارزنگ بن زمرد بھی کوچ و مقام کرتا ہوا طرف شہر آفتاب نما کے بسرعت تمام و بہ استعجال مالا کلام منزلین پے در پے طے کرتا ہوا چلا آتا ہے یہانتک کہ قریب شہر کے پہونچا اور ادھر ہرکارون نے خبر دیلم اور سیلم کو اُسکے آنے کی دی ان دونون نے چند سردارون کو واسطے استقبال کے روانہ کیا اُن سردارون سے راہ مین ملاقات ہوئی اور بعد استفسار حال سب ملکر پاس دیلم اور سیلم کے دربار مین آئے اور لشکر کو بیرون شہر چھوڑا یہ دونو یعنے دیلم اور سیلم تا در بارگاہ واسطے استقبال کے آئے اور استقبال کرکے لے گئے اور تخت پر بٹھایا اور کیفیت مزاج پوچھنے لگے بعد استفسار مزاج و حال کے اور گفتگو شروع ہوئی ادھر لشکر اسکا بیرون شہر جو کہ قریب ایک لاکھ اسی ہزار کے تھا اُترا اور خیمہ اور سراپردے چھولداریان اسکین آراستہ ہوئین ہر ایک اپنے اپنے مقام پر قیام پذیر ہوکر آسودہ ہوا بازارین کھل گئین ادھر دربار مین مشورے واسطے جنگ و جدال کے ہونے لگے سختگان بن بختگان جو اُسکے ساتھ آیا تھا اُسنے بھی بہت ورغلانا اور بہت بہکایا آخر کو یہ امر قرار پایا کہ بعد ایک ہفتہ کے یہان سے کوچ کرینگے جب یہ راے قرار پا چکی تو دربار برخاست ہوا اور ارزنگ بن زمرد اپنے لشکر کو گیا اور یہ دونو بھی اپنے محل مین داخل ہوے اور جاکر اپنے اپنے مقام آرام پر سو رہے سہ پہر کو بیدار ہوکر باہر آئے اور تخلیہ مین بیٹھ کر یہ صلاح ہونے لگی سیلم نے دیلم سے کہا کہ بھائی میری یہ راے ہے کہ ارزنگ بن زمرد کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین کیونکہ ہمکو تو دعواے پہلوانی ہے اور تمکو دعواے سحر و ساحری ہے اس حالت مین مجھکو تو تخت نشینی سے انکار ہے اور یہ بھی خیال ہے کہ اس لشکر مین بادشاہ کا ہونا ضرور ہے کیونکہ بغیر بادشاہ کے سپاہ و لشکر کچھ کام نہین کرتا ہے ایک شخص کا ہم سب پر حاکم ہونا فرض ہے اس سے یہ غرض ہے کہ جب کوئی ہم پر حاکم ہوگا اور ہم اُسکے تابع ہونگے تو کبھی کوئی کام خراب نہوگا اگر مین کسی طرف کو جاؤنگا اور آپ بھی لشکر مین ہونگے تو اس وقت مین یہ تو ہوگا کہ اگر کوئی واقعہ درپیش ہو تو لشکر کو تباہ ہونے سے بچالینگے ورنہ اس حالت مین کہ لشکر کا کوئی بادشاہ نہین ہے بغیر موجودگی ہمارے اور آپکے لشکر تباہ اور برباد ہوگا اس سے یہ بہتر ہے کہ ہم آپ ملکر ارزنگ بن زمرد کو بادشاہ کرین کیونکہ اُسکے پدر بزرگوار بھی ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے ہین اُسنے جواب دیا کہ راے تو بہت اچھی ہے ضرور ایسا کرنا چاہیے کل جسوقت وہ آئین اُنسے بھی اِس امر کو بیان کرنا اور اُنکے وزیر سختگان بن بختگان سے کہنا دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہین ہمین تو جو کچھ مد نظر ہے وہ کرینگے اُنکا بھی استمزاج لینا ضرور ہے یہ امر جب قرار پا چکا صحبت تخلیہ برخاست ہوئی ہر ایک سوار ہوکر واسطے تفریح طبع کے روانہ ہوا اور وہان سے واپس آکر اپنے عیار لکمن تیز پا کو بلایا اور اُس سے کہا کہ تو لشکر

ارزنگ بن زمرد ثانی مین اسی وقت جا اور ہماری طرف سے بعد تحفہ اسلام کے کہنا کہ ہمارے مالکون
نے کہا ہی کہ کل جو آپ تشریف لائیے گا تو اپنے ہمراہ سختگان بن نجگان کو ضرور لائیے گا کہ ہمین آپسے
کچھ راے لینا ہی یہ سُنکے عیار فوراً روانہ ہوا اور لشکر ارزنگ مین پہونچکر داخل بارگاہ ہوا ارزنگ
کو مجرا کیا جو کچھ اپنے آقا کی زبانی سُنا تھا بیان کیا جواب دیا کہ اچھا ہم اپنے ہمراہ لیتے آئینگے وہ رخصت
ہو کر چلا آیا اور جواب پیام کہہ سُنایا یہ سنکر وہ داخل محل ہوئے اور وہ رات بہ راحت و آسایش
بسر کی یہانتک کہ فلک اطلسی پر آثار سحر نمایان ہوے ہر ایک واسطے عبادت الٰہی کے اٹھا اور موافق
اپنے اپنے مذہب و مشرب کی بندگی اپنے معبود کی بجالایا ادھر وہ دونو بیدار ہوکر دربار مین آئے کہ
اتنے مین ارزنگ اور سختگان بھی آئے سب واسطے تعظیم کے اُٹھے اور ارزنگ کو لاکر تخت پر بٹھایا
اور سختگان کو برابر تخت کے کرسی ملی جب سب بیٹھ چکے تو سیلم نے ارزنگ اور سختگان سے کہا کہ ہمارا
جی چاہتا ہی کہ ہم آپ کو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین اور ہم دونون بھائی سپہ سالار لشکر ہون اور دونون لشکر
ایک ہو جائین ایک ہم مین سے سپہ سالار لشکر ساحران کا ہو اور ایک سپہ سالار لشکر غیر ساحران کا ہو بندوبست
کرکے طرف اہل اسلام کے چلین تا کہ کوئی تو سردار لشکر ہو اور یہی طریقہ ہمیشہ سے جاری ہی آپ کے پدر بزرگوار
ہمیشہ ہمارے پدر بزرگوار کے لشکر کے بادشاہ رہے اور وہ سپہ سالار لشکر رہے وہی منصب و طریقہ
ہم بھی چاہتے ہین یہ امر بہت بہتر ہی ارزنگ نے کہا جو آپ کی راے ہو مین تو یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپکو
اپنے لشکر کا بادشاہ کرونگا اور اکثر سختگان سے اس امر مین راے لیا کرتا تھا وہ موجود ہی آپ پوچھ لین
سختگان نے بھی اُسکے کلام کی تصدیق کی اور ارزنگ نے کہا مین اسکو اس شرط سے قبول کرتا ہون
کہ تم میرا وزیر ہونا قبول کرو تو مین اس امر شاہی کو قبول کرون اُسنے جواب دیا کہ مین کب انکار کرتا ہون مجھکو
اس منصب سے کب عذر ہی یہ تو میرا آبائی منصب ہی باپ دادا ہمیشہ وزیر ہوتے رہے ہین یہ تو میرے فخر
و افتخار کی جگہ ہی مگر مجھسا نالایق ایسا منصب جلیل پائے وزیر شاہ کہلائے یہ کہکر سیلم سے کہا کہ آپ سامان
کرین اور انکو اپنے لشکر کا بادشاہ کرین بس فوراً اُن دونون نے اپنے ملازمان خاص کو حکم دیا کہ سامان
جشن تخت نشینی مہیا کرو ملازمون نے موافق حکم کے سب سامان درست کیا اور خوب بندوبست کیا بڑی تیاری سے
بارگاہ آراستہ کی تخت شاہی بچھایا پہلو سے بارگاہ مین دو دنگل ایک جانب راست اور ایک جانب چپ
بچھاے لشکر کے سوار اور پیدلون کو نئی وردیان ملین خادم اور خدمتگار لشکر اور سردار سب کے سب
شاد ہوے میخانے آراستہ کیے گئے اطراف و جوانب سے طائفے طلب کیے ہوئے آئے بڑا جشن ہوا
جب سب سامان درست ہو چکا ملازمون نے سیلم اور ویلم کو خبر کی اُنھون نے ارزنگ کو لباس
سلطنت سے آراستہ کیا اور بڑے جاہ و حشم سے لاکر تخت شاہی پر بٹھایا اور سختگان کو کرسی وزارت
اور قلمدان ملا سیلم اور ویلم نے نذرین گذرانین بعد قبول کرنے نذرون کے اشارہ بیٹھنے کا ہوا مجرا کرکے وہ
اپنے دنگلون پر بیٹھے بعد ازان اور سرداروں کی نذرین گذرین اُنکو بھی قبول فرماکر حکم بیٹھنے کا دیا بعدہ شغل شراب شروع ہوا ساقیان
سیمین ساق نے جام و صراحی اُٹھا کر جام کو شراب ناب سے مملو کرکے پہلے پیش کش شاہی کیا ارزنگ
بن زمرد نے وہ جام ہاتھ سے لیکر بے اندیشہ انجام پی لیا بعد بادشاہ کے پھر ساقی نے جام بھر کر ویلم
کو دیا ویلم نے بھی اُسے بے تکلف پی لیا اُسکے پینے سے مسرور ہوا رنج و غم دور ہوا ہر ایک نشہ مین جھومنے
لگا بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفے حاضر دربار ہون یہ حکم پاتے ہی داروغہ ارباب نشاط نے ایک طائفہ حاضر
کیا وہ مجرہ بجالائی سازندون نے ساز ملایا اُسنے گت ناچنا شروع کیا اہل بزم کو اپنی طرف رجوع کیا

جب ناچ چکی تو ارزنگ شاہ نے اُس نازنین زہرہ شمایل سے ارشاد فرمایا کہ کوئی عمدہ غزل گاؤ مگر بہت پُراثر ہو اور اُسکے شعر بھی عاشقانہ ہون اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اور یہ غزل بخوش الحانی گانا شروع کی غزل

گل تاٹک داغون سے خون کے دامن زین پاک تھا
آج تو کشتہ کوئی کیا زینت فتراک تھا

کیا جنون کو رد دُون تردستی سے اُسکے گل نمط
سے گریبان سے رہ دامن تک ایک ہی چاک تھا

رہ جو آمی روئیکی مژگان نہ ٹھہری ایک پل
راہ مین اُس رو و سکے گویا خس و خاشاک تھا

ایکبھی ہی اُس شعلہ خو کے لائیے ہی مین جل بجھا
جب تاٹک ہوپنچے کوئی پروانہ عاشق خاک تھا

بادشاہ وقت تھا مین تخت تھا میرا دماغ
جبکہ چار فرن اُدراک جوش گل تریاک تھا

ڈھال تلوار اُس جوان کے ساتھ اب رہتی نہین
وہ جفا آئین شتلائین لڑکا ہی بیباک تھا

تنگ پوشی تنگ درزی اُسکی دل مین کھب گئی
کیا ہی وہ محبوب خوش ترکیب خوش پوشاک تھا

بات ہی جی مارنا بازیچہ قتل عام ہی
اتنو ہی صد چند اگرچہ چند وہ سفاک تھا

غنچۂ دل وا ہوا نہ باغون مین پھرا
اب بھی ہی ویسا ہی جیسا پیشتر غمناک تھا

رک گیا اس درس گہ مین میر عقل و فہم کو
کسکے تئین ان صورتون مین معنی کا ادراک تھا

بعد اس غزل گانے کے وہ خاموش ہو رہی یہان محفل کی یہ حالت ہوئی کہ جو تھا مدہوش تھا کسیکو بھی نہ ہوش تھا ہر طرف سے آوازۂ تحسین و آفرین بلند تھا جو تھا خورسند تھا اُسکو بہت کچھ انعام ملا وہ طائفہ بدلا گیا اور دوسرا طائفہ حاضر دربار ہوا وہ پری بھی خوب ناچی خوب گائی اہل بزم کو شاد کیا بہت کچھ انعام لیا حسب خواہش بادشاہ کے اُسنے بھی ایک غزل عاشقانہ سامنے بادشاہ کے گائی غزل

پھر وسا اسیری مین جھا بال و پر پر
تو پروا ہوئی نہ قفس سے کبھی در پر

تیغ ستم کر علم ہر لفہ پر
کھلا پیش دندان نہ اُسکا گر غنچہ

چلے کیون نہ چھاتی کہ اپنی نظر ہی
کسو شوخ پرکارہ رعنا لب سر پر

وہی تھا یہ خواب یہ وہ اس شور و شر پر
کئی زخم کھا کر تڑپتا رہا دل

سنا تھا اُسے پاس لیکن نہ پایا
چلے دور تک ہم سے اُس خبر پر

گھڑی ایک رات آئی ہوگی پہر پر
کوئی پاس بیٹھا رہے کب تلک یون

جہان مین نہ کی پھر اقامت کی نیت
کہ مشعر تھا آنا مرا یان سفر پر

سواران تباکستہ کشتے ہین سے
انکھون نے بھی تھوکا نہ سالک گھر
نہ محشر مین جو نکا مرا خون خفتہ
تسلی تھی موقوف زخم جگر پر
سر شب سے تھا ہان نہ طالب رذ
کہو ہوگی رخصت گئی اب سحر پر

بعد اس غزل گانے اور ناچنے کے وہ بھی رخصت ہوئی تیسرا طائفہ آیا غرض کہ اسی طرح تمام دن طائفے آیا کیے اور ناچ گا کر اہل محفل کو خوش کر کے اور انعام و خلعت لیکر رخصت ہوا کیے اسی طرح شب بھر صحبت رہی صبح ہو گئی تب ارزنگ شاہ نے کہا کہ اب صحبت برخاست ہو یہ حکم پاتے ہی جلسہ برخاست ہوا ارزنگ شاہ اپنے لشکر مین گیا اور جا کر آرام کیا پھر سہ پہر کو بیدار ہوا دربار کیا کہ اتنے مین خبر آئی سیلم اور ویلم آتے ہین سرداران کو استقبال کو بھیجا وہ استقبال کر کے دربار مین لائے دونون مجرا کر کے دنگلون پر راست و چپ بیٹھ گئے جب بیٹھ چکے تو سخنگان نے کہا کہ اب کیا رائے ہی واسطے مقابلہ اہل اسلام کے کب کوچ فرمائیے گا ویلم اور سیلم نے کہا کہ جب مرضی شاہ کی ہو کوچ فرمائین ہمکو اب دخل نہین ہی مرضی مبارک پر منحصر ہی یہ سنکر سخنگان نے کہا کہ ایک رائے میری اور ہی اگر آپ سب صاحب بھی منظور فرمائین اور بادشاہ بھی قبول کرین تو مین عرض کرون بادشاہ نے کہا کہ اگر لائق قبول ہوگی تو کیون نہ قبول کی جائیگی بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ وہ یہ ہی کہ آپ ایک پہلوان زبردست کو مع لشکر کثیر طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کرین کہ وہ جا کر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور

انکو شکست دیکر سب مسلمانون کو تاخت و تاراج کرے جو ملک کہ اس درمیان مین آباد ہین انکو فتح کرتا ہوا اور مذہب قدیم انمین رواج دیتا ہوا اور سکہ بنام آپ جاری کرتا ہوا بعد فتح مکہ طرف ایوان نہ طاق کے مراجعت کرے اور اسی طرح ملک اہل اسلام کے تباہ کرتا ہوا آپ سے آملے اور دوسرے پہلوان کو آپ مع سپاہ ساحران اور غیر ساحران جمعیت کثیر طرف ان ملکون اور شہرون کے روانہ فرمائین جو کہ فتح کیے ہوئے اہل اسلام کے ہین مثل طلسم فیروزیہ اور ملحقات اسکے کے اور یہ بھی مثل پہلوان اول کے دین قدیم کو جاری کرے اور سکہ کو بھی رواج دے اور اسی طرح تاخت و تاراج کرتا ہوا طرف آپ کے چلا آئے اس سے میری یہ غرض ہی کہ جب اہل اسلام چار جانب سے گھر جائینگے تو ایک دوسرے کی مدد کو نجائے گا اور لڑائی بہ آسانی فتح ہو جائیگی اور ملک بلا درد سر اور مشقت کے ہاتھ آجائین گے اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کوئی مدد بدیع الملک کو بھی نہ پہونچ سکیگی اور آپ بہ آسانی فتحیاب ہونگے مسلمان بالکل نیست و نابود ہو جائینگے اور یہ مہم بہت جلد آسان ہو جائیگی پھر تمام عالم مین آپ کا دور دورہ ہوگا اہل اسلام کا عمل اٹھ جائیگا پھر آپ بھی مثل اپنے دادا کے فیطوس خدائی درست فرمائیے گا اور مثل انکے خدائی کیجیے گا ایک عالم کو گمراہ کیجیے گا کوئی آپ کا ہمسر نہوگا جو آپ سے مقابلہ کرے بس یہ کلام خوش انجام سنکر بادشاہ اور ویلم اور تسیلم نے کہا کہ رائے تمہاری خوب ہی ہمکو بدل مرغوب ہی پھر اب تمہین تجویز بھی کرو کہ کون پہلوان طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا جاے اور کون طرف طلسمون کے اور کسقدر لشکر ہمراہ ہو اور کتنی فوج سے ہم طرف بدیع الملک کے روانہ ہون اسنے عرض کیا کہ پہلے آپ یہ فرمائین کہ آپ صاحبون کے پاس کسقدر لشکر جمع ہی اور اسمین کسقدر ساحر ہین اور کسقدر غیر ساحر ہین ویلم اور تسیلم نے کہا کہ فی الحال تو ہمارے پاس قریب چار لاکھ اسی ہزار کے جمعیت ہی اور باقی فوج کی بھرتی جاری ہی یقینا قریب چھ لاکھ کے ہو جائیگی آپ کے لشکر کا نہین کچھ حال معلوم نہین ہی کہ کسقدر ہی سختنگان نے کہا کہ ہمارے ساتھ بھی قریب دو لاکھ کے ساحر و غیر ساحر ہین مگر آپنے یہ نفرمایا کہ آپ کے لشکر مین کتنے ساحر ہین انھون نے کہا کہ ہمارے لشکر مین ساحر قریب دو لاکھ کے ہین جو کہ آزمودہ کار ہین سختنگان نے سب کہا کہ سب لشکر قریب آٹھ لاکھ کے ہو گیا ہی لہذا اسمین سے دو لاکھ لشکر تو ان دونون طرف کو روانہ فرمائیے جو پہلوان کہ خانہ کعبہ کی طرف جاے اسکے ساتھ اسی ہزار کی جمعیت ہو اور اسمین ساحر کوئی نہو کہ وہان ساحر کی کچھ ضرورت نہین ہی سحر وہان کچھ کام ندے گا وہ مقام سحر و ساحری سے بری ہی وہان سحر بالکل فراموش ہو جاتا ہی اس حالت مین ساحر کا جانا بالکل بیکار ہی جو پہلوان کہ طرف اور ملکون اور طلسمون کے جاے اسکے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کی جمعیت ہو جسمین چالیس ہزار ساحر آزمودہ کار ہون اور اسی ہزار سواران جرار ہون کیونکہ ان ملکون اور طلسمون مین اکثر ساحر ہین وہان لڑائی سحر کی بھی ہوگی اور باقی فوج سے آپ طرف دشت بہار افزا کے کوچ کرین وہان پہونچکر بدیع الملک سے مقابلہ کرین بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا پھر سردارون کو تجویز کرو سختنگان نے کہا کہ مخمور فیل پیکر کو مع اسی ہزار سواران جرار کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ فرمایئے اور طوفان گردن پیشانی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار و ساحران آزمودہ کار کے طرف اور ملکون اور طلسمون کے روانہ کیجیے اور جو کچھ کہ مین نے عرض کیا ہی بخوبی اسکو سمجھا دیجیے اور بعد اس بندوبست کے آپ بھی کوچ طرف دشت بہار افزا کے فرمایئے تامل کو راہ نہ دیجیے باہمی اس گفتگو کے چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک ساحر بہ ہیئت نامہ دار در دولت پر حاضر ہی اور کہتا ہی کہ مین ایوان نہ طاق سے آیا ہون اکوان تاجدار اور ایوان تاجدار کا نامہ لایا ہون ویلم نے کہا کہ بلاو

وہ باہر گیا اُسکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اُسنے مجرا کیا اور عرض کیا کہ بادشاہان ایوان نہ طاق نے آپ کے مزاج کی کیفیت پوچھی ہی اور فرمایا ہی کہ کیا سبب ہوا جو آپ نے ابھی تک طرف دشت بہار افزا کے نہین کوچ کیا تاخیر کا کیا سبب ہوا اور یہ نامہ بھی دیا ہی ویلم نے فرمایا کہ ہمکو چند کام ضروری درپیش ہو گئے ہین جس سبب سے ہمنے کوچ نہین کیا یہ کہکر نامہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا اُسمین بھی ایسا ہی کچھ تحریر تھا کہ ہمکو بذریعہ سحر کے معلوم ہوا ہی کہ بدیع الملک نے دشت بہار افزا مین مقام کیا ہی اور اپنے لشکر کا بادشاہ داراب جمشید کو کیا ہی اور آپ مشغول جشن عشرت ہی اور یہ ارادہ ہی کہ بعد فراغت جشن راہ سے دریاے سبز رنگ کے ایوان نہ طاق پر کوچ کرے اور یہان آکر فتح طلسم اور تلاش لوح مین جاے لہذا تمکو قلم بند ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد کوچ کرو اور بہت جلد اپنے تئین دشت بہار افزا مین پہونچاؤ کہ وہ وہان سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ نکرنے پائے کہ تم پہونچ جاؤ اور اسکے جواب سے ہمکو بدست اسی ساحر کے آگاہ کرو فقط زیادہ شوق ملاقات یہ نامہ پڑھکر ویلم نے اُس ساحر سے کہا کہ ہم آٹھ روز مین یہان سے ضرور ضرور طرف ایوان نہ طاق اور دشت بہار افزا کے کوچ کرینگے اور بہت جلد وہان پہونچین گے کیونکہ جو کام ہمکو کرنا ہی ہمنے اُنسے فرصت حاصل کرلی ہی صرف اب کسیقدر انتظام باقی ہی اور یہ بھی ہمارا ارادہ ہی کہ ہم چند سردارون کو طرف خانہ کعبہ اور اُن ملکون اور طلسمون کے روانہ کرین کہ جو اہل اسلام کے قبضہ مین ہین وہ اُنکو تاخت و تاراج کرتے ہوے طرف ہمارے واپس آئین اس کام سے ہم فرصت کرکے بہت جلد دشت بہار افزا کی جانب کوچ کرتے ہین تاخیر نکرینگے یہ امر اپنے بادشاہون سے کہدینا اور یہی جواب نامہ مین تمکو تحریر کر دیا ہی اُسنے کہا کہ بہت خوب اب مین رخصت ہوتا ہون کہا آج نجاؤ کل جانا عرض کیا کہ مجھکو حکم تھا کہ فوراً جواب نامہ لیکر واپس آنا قیام نکرنا کہ یہان ضرورت ہی اور ملکون کے شہریارون کو بھی نامہ لکھا ہی اور اُنکو بھی واسطے مدد کے طلب کرتا ہی کیونکہ بہت بڑے شخص سے مقابلہ کرنا ہی اگر آج نجاؤنگا تو مغضوب درگاہ خداوندی ہونگا کیا عجب ہی جو کسی قسم کا عذاب نازل ہو مین سنگ سیاہ ہو جاؤن یہ جو سختگان نے سنا تو کہا کہ یہ کیا تمنے کہا کہ شاہ عذاب خداوندی نازل کرینگے خداوند کون ہی اور کیسا عذاب اُسنے جواب دیا کہ ہمارے خداوند جنکی ہم پرستش کرتے ہین وہی تو تمام روے زمین کے خداوند ہین اُنہین کی صنعت کا یہ سب چیزین پیدا ہوئی ہین زمین و آسمان گل و ثمر شجر و حجر باغ و صحرا دریا و ہوا آفتاب و مہتاب اور ستارے یہ سب خلق کیے ہوے ہمارے خداوند کے ہین وہ ایسے خداوند ہین کہ ایک جنبش لب مین جسکو چاہین خاک سیاہ کردین اگر وہ چاہین تو ابھی مجھپر عذاب نازل ہو جاے یہ سنکر سختگان اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی بہت بڑا ساحر ہی اُسکے پاس چلنا ضرور ہی یقین ہی کہ وہان لشکر اسلام کا خاتمہ ہو جاے اور ہماری مراد دلی بر آئے ہمکو اپنے مطلب سے غرض ہی اُنکی خدائی سے کیا مطلب ہی اگر وہ خدا ہین تو ہمارا کیا بنالین گے ہم اُنکو دیکھتے ہی اُنکی پرستش کرینگے اور جو ہمارے دل مین ہی ہم اُسپر ہمیشہ قائم رہین گے یہ دل مین خیال کرکے اور اُس سے دریافت کرکے کہا اچھا یہ تو بتاؤ کہ تمنے کبھی اپنے خداوند کی صورت بھی دیکھی ہی اُسنے کہا کہ مجھپر کیا منحصر ہی بڑے بڑے شاہ اور شہریارون نے اُنکی صورت نہین دیکھی سواے اُنکے برادر عزیز کے اور کون اُنکے جمال بے مثال کی تاب لا سکتا ہی وہی اُنکی خدمت مین جاتے ہین اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجا لاتے ہین وہ تو خداوند ہین ہمنے آجتک اُن تاجدار کی بھی شکل و شمائل نہین دیکھی ہی جو کہ خداوند کے بھائی ہین ہم صرف اُنکی تصویر ہی کی پرستش کرتے ہین جبکہ ہمکو ہر ادمین ہمارے پاس خود بخود آجاتی ہی اور وہ جو ہمارے

پاس ہوتی ہی غائب ہوجاتی ہی ہم اُس ماہ سے اُسکی پرستش کرتے ہین یہی قاعدہ وہان ہمیشہ سے جاری ہی اور ہم لوگ تصویر پرست ہین ہمارا مذہب سب مذہبون سے قدیم ہی اور یہ سب مذہب باطل ہین فقط ہمارا مذہب حق ہی اور میرے پاس وہ تصویر اس وقت بھی موجود ہی یہ کہکر اُسنے وہ تصویر سب کو دکھائی سبنے دیکھا کہ ایک مورت طلائی ہی اور آنکھین اُسکی یاقوت احمر کی ہین اور تمام جسم اُسکا زرنگار ہی یہ رنگ دیکھکر اور یہ تقریر سنکر سختگان تو خاموش ہو رہا کہ اتنے مین جواب نامہ ویلم نے تحریر کرکے اُس ساحر کو دیا وہ رخصت ہوکر طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اب اسکا حال وقت پر تحریر ہوگا لیکن بعد روانہ ہونے اُس ساحر کے ویلم نے سیلم سے کہا کہ یہ تو آج نئی بات سننے مین آئی ہی یقین ہی کہ ہمکو بھی تکلیف تصویر پرستی کی دیجائیگی ہم تو یہ کبھی نہ قبول کرینگے کہ ہم اپنے مذہب آبائی کو ترک کرین اور مذہب غیر کو کہ جسکی کچھ اصل نہین ہی اختیار کرین یہ تو بالکل خلاف عقل ہی ہم ایسی مدد کرنے سے باز آئے اب تو ہم کبھی اُس طرف نجائینگے یہ جو تقریر سختگان نے سُنی بہت گھبرایا اور دل سے کہا لو بنا بنایا کام بگڑ گیا کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ یہ دونون مع بادشاہ اُس طرف جانے کو راضی ہون اور چلے جائین یہ خیال کرکے فکر کرنے لگا اور سوچتے سوچتے یہ خیال مین آیا اور اس طرح اُسنے بیان کیا کہ آپ شوق سے تشریف لیجائین اور جب آپ سے واسطے تصویر پرستی کے کہا جاوے تو آپ یہ جواب دیجیے گا کہ ہم بعد فتح جنگ مسلمانان اس امر کو قبول کرینگے یقین ہی کہ وہ جب یہ تقریر آپکی سنینگے تو سنتے ہی اس امر کو اس وقت پر اُٹھا رکھینگے اور اگر زیادہ بجد ہون تو آپ بھی بمجبوری اُنکی اطاعت قبول کرین اور منتظر وقت کے رہین جب اہل اسلام قتل ہوجائین اور کوئی اُنمین سے نہ باقی رہے تو آپ پھر ایک جنگ مردانہ اُنسے کرکے اور اُنکو شکست دیکر اُنکے ملکون اور طلسمون پر قبضہ کرلین کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہوگا ہان کیسے کیسے ستانے اور اپنے مذہب مین لانے سے بیفائدہ ہوتا ہی اور اگر اہل اسلام فتحیاب ہون تو نتیجہ یہی ہوا کہ دشمن قوی کم ہوا پھر تو جو آپکا ارادہ ہی اُسکو پورا کیجیے گا اور اہل اسلام سے لڑکر اُنکو شکست دیجیے گا اور موافق اپنے قصد کے کیجیے گا یہ راے سبکو پسند آئی اُسی وقت سے سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُسی دن مخمور فیل پیکر کو مع اسی ہزار سواران جرار کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ کیا اور بہت فہمائش کردی وہ جمعیت کثیر اُسی روز کوچ کرکے طرف خانہ کعبہ کے روانہ ہوا منزل بمنزل چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑیے ادھر بعد روانہ کرنے مخمور فیل پیکر کے طوفان کرگدن پیشانی کو مع ایک لاکھ تیس ہزار سواران جرار و ساحران غدار کے طرف طلسم فیروزیہ اور دیگر طلسمون اور ملکون کے روانہ کیا اور یہ بھی اُسی روز مع سپاہ و لشکر کے کوچ کرگیا بعد اسکے کوچ کرنے کے اُنھون نے بصلاح سختگان سات روز تک وہان قیام کیا اور اپنی طرف سے اپنے ایک عزیز کو کہ نام اُسکا بہزن سرخ چشم تھا اپنا نائب مقرر کیا اور کہدیا کہ جس وقت تمپر کوئی مہم پڑے اور کوئی شخص اس طرف رخ کرے تو تم ہمکو فوراً بذریعہ نامہ کے اطلاع دینا ہم کسی سردار کو واسطے تمھاری مدد کے جمعیت لشکر روانہ کرینگے اور اگر اس طرف سے لشکر اسلام جانا چاہے تو اُسکو ہرگز ہرگز نہ جانے دینا روک رکھنا اور کہنا کہ ہمارے بادشاہ کا حکم نہین ہی کہ ادھر سے کوئی لشکر جاوے اگر وہ آمادہ جنگ و پیکار ہون تو اُنسے مقابلہ کرنا اور ہمکو اطلاع دینا کہ ہم اُسکا بندوبست کامل کردینگے اور اگر ہمارے پاس سے مدد آنے مین دیر ہو تو قلعہ بند ہوکر لڑنا جبتک کہ مدد آوے دیکھو بہت بہت خیال رکھنا کوئی امر فروگذاشت نکرنا یہ باتین سمجھا کر اور اہل شہر کو اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم کرکے ساتوین روز مع پانچ لاکھ اسی ہزار سپاہ و لشکر جرار و فوج بیشمار کی طرف دشت بہار افزا کے کوچ کیا دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین

اور کب انسے مقابلہ ہوتا ہے

اب کچھ حال سردار کا بیان ہوتا ہی

کہ جو طرف طلسم فیروزیہ کے کوچ کر کے گیا تھا اور منزل بمنزل چلا جاتا تھا جو دشت و صحرا اُسکو بھلا معلوم ہوتا تھا
تو یہ دو ایک دن وہان قیام کرتا تھا صید و شکار مین مشغول رہتا تھا اور لشکر مین آسودہ ہوتا تھا پھر وہان سے
کوچ کرتا تھا اور راہ کو ایک منزلہ دو منزلہ کرتا ہوا روانہ ہوتا تھا یہانتک کہ قریب شہر فیروزیہ کے پہونچا
اور لشکر کو ایک میدان پُر آب و گیاہ مین اُترنے کا حکم دیا اور واسطے دیکھنے شہر اور طلسم کے مع کل سردارون
کے روانہ ہوا یہانتک قریب قلعہ آکر پہونچا اور اُسنے دیکھکر اور سردارون سے کہا کہ قلعہ تو مستحکم معلوم
ہوتا ہی یقین ہی کہ یہ لوگ قلعہ بند ہو کر لڑین تا بدولت کو کیا پروا ہی ایک دم مین قلعہ پر یورش کر کے قلعہ
لے لونگا مین ایسے ایسے قلعون کو کب خیال مین لاتا ہون لڑکون کا کھیل جانتا ہون اسلیے بہت سے گردنکشے
مین نے مٹا دیے ہین یہ کیا چیز ہی مین پہلے ایک نامہ لکھکر انکو اپنی اطاعت کے لیے بلاتا ہون اگر انھون
نے میری اطاعت منظور کی تو خیر ورنہ ایک کو بھی اہل شہر سے زندہ نچھوڑونگا اور شہر کو اس طرح پائمال
سم اسپان کرونگا کہ یہ معلوم ہوگا کہ یہان کبھی کوئی شہر آباد ہی نہ تھا اور تمامی شہر کو تالاب بنا دونگا یہ سُنکر
بعض لوگ جو کہ جہاندیدہ تھے اُنھون نے عرض کیا کہ بجا ہی حضور ایسے ہی جری اور بہادر ہین مگر وہ لوگ
بھی بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین کبھی آپ کی اطاعت نکرینگے کیونکہ اُنکا ہمیشہ کا دستور ہی کبھی وہ اپنا مذہب
تبدیل نہین کرینگے اور نہ کسی کی سواے اپنے بادشاہ کی اطاعت کرینگے اور لڑکر مر جاینگے یہ وہ خوب
جانتے ہین اور اس مرنے کو حیات ابدی خیال کرتے ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ وہ کہتے ہین کہ کافرون سے
لڑکر مر جانا بہتر ہی اُنکی اطاعت کرنے سے اس مرنے سے غازیون مین نام ہوتا ہی شہید راہ خدا کہلاتے ہین
درجہ شہادت پاتے ہین غازی اور جوانمرد مشہور ہوتے ہین ایسون سے اطاعت کی امید رکھنا اور یہ خیال
کرنا کہ وہ آکر ہماری فرمانبرداری کرینگے یہ بالکل خلاف عقل و دانائی ہی یہ بھی خیال کرنا کہ وہ قلعہ بند ہو کر
مقابلہ کرینگے غیر ممکن ہی یہ لوگ ہمیشہ سر بکف ہو کر لڑتے ہین قلعہ بند ہو کر لڑنے کو عار جانتے ہین اور میدان مین
لڑکر مر جانے کو بہتر جانتے ہین اکثر جنگہاے سابق مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام کام آگئے ہین مگر کبھی قلعہ
سے باہر نہین ہوے ہین یہ وہ لوگ ہین جو کہ جنگ کو کھیل جانتے ہین اور مرنے کو زندگی سمجھتے ہین ایک ایک
اُنمین شیر بیشہ جنگ ہی دریاے شجاعت کا نہنگ ہی اُسنے یہ سُنکر اور مونچھون پر تاو دیکر کہا کہ اب ہم
دیکھین گے کیسے قلعہ بند ہو کر نہین لڑتے ہین اور کیسے بہادر ہین کہ سر بکف ہو کر مقابلہ کرتے ہین کبھی بہادرون
سے سابقہ نہ پڑا ہوگا مجھسا بہادر کوئی نہوگا ہمیشہ ہیچ دلون اور بودون کا سامنا کیا ہوگا اب تم دیکھ لینا
کہ مین کس طرح اُنکو شکست دیتا ہون اور کیونکر ایک دم مین قلعہ لیے لیتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون
وہ اب اُن باتون کو جانے دین میری آکر اطاعت کرین یہ باتین کرتا ہوا طرف اپنے لشکر کے چلا اور کہا کہ
پہلے مین نامہ لکھکر اُنکا حال دریافت کرون اور دیکھون کہ کیا جواب آتا ہی یہ تو مین جانتا ہون کہ وہ کبھی اطاعت
نکرینگے مجھے تو حجت تمام کرنا ہی بعد اسکے تو جو کچھ ہوگا وہ تم دیکھ ہی لوگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمے اور چوبے اور
چھولداریان استادہ ہوئین ہر شخص اپنے اپنے خیمون مین فروکش ہوا کہ اتنے مین یہ بھی مع اپنے کل ہمراہیون
کے قلعہ دیکھکر آیا اور داخل خیمہ ہوا پھر دوسرے دن صبح کو دربار کیا اور وہمیرگون کر ایک نامہ بمضمون لکھکر فیروزیہ
کو بنام مریخ آفتاب علم کے کہ جو حمزہ کی طرف سے حاکم تھا لکھا کہ تمکو معلوم ہو کہ مین بحکم سلیم بن نوریج اور دیلم بن نوریج لشکر
سے ارزنگ بن زمرد شاہ کے اسطرف کو آیا ہون لاکھ حکم ہی کہ حاکم شہر فیروزیہ تمھاری اطاعت کرے تو خیر ورنہ تم اسکے

شہر کو بالکل نیست و نابود کر دینا اور باشندگان شہر کو زندہ نچھوڑنا اور عمارت شہر کو کھدوا کر پائمال کرتا لہذا
مین تمکو تحریر کرتا ہون اور آگاہ کرتا ہون کہ بہ فور دیکھنے اس نامے کے تم غاشیہ اطاعت کو دوش پر
رکھ کے حاضر خدمت مابدولت ہو اور غلامی مابدولت کی اختیار کرو اپنی جانون کو ورطۂ ہلاکت سے بچاؤ اور
مذہب قدیم اپنا اختیار کرو ورنہ غیر قبول اطاعت مین خرابی ہی اور یہ نہ خیال کرنا کہ یہ قلعہ بہت مستحکم
ہی مین نے ایسے گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین مین ایک دم مین قلعہ لے لونگا اور اس وقت
ایک کی نہ سنونگا قتل عام کرونگا پھر اس وقت جان بچانا سب کو دشوار ہوگا اور تمھارا پچھتانا بیکار ہوگا
اور اگر اطاعت منظور نہین ہی تو مین تمپر رحم کرتا ہون کہ تم اپنے زن و فرزند اور مال و متاع کو لیکر طرف لشکر
صاحبقرانی کے چلے جاؤ مین مزاحم نہونگا اور یہ دونون امر اگر منظور نہین ہین تو آمادہ مرگ و مہیاے قضا
ہو کر مجھسے مقابلہ کرو دیکھون تو کہ کیسی دلیری اور مردانگی دکھاتے ہو اور کیسے جری و بہادر ہو جو کچھ مجھکو لکھنا تھا
لکھ چکا اب مجھسے کچھ امید نہ رکھنا کہ مین پھر تمسے کسی طرح کی خواہش کرون یہ بھی مین نے رحم کھا کر تمکو آگاہ کیا
ورنہ بغیر آگاہی شہر مین در آنا اور قتل عام شروع کر دینا اور اپنا قبضہ کر لینا تم میرا شکریہ ادا کرو اور اپنی زندگی
غنیمت جانو آئندہ تمکو اختیار ہی شعر — منت انچہ حق بود گفتیم تمام ÷ تو دانی دگر بعد ازین والسلام ✲ یہ نامہ
لکھکر اپنے عیار نسیم تیز پا کو دیا اور کہا کہ یہ نامہ حاکم شہر فیروزیہ کو پہونچا دے اور اسکا جواب لے آدہ عیار
نامہ لیکر فوراً روانہ ہوا اور رخ شہر فیروزیہ کا کیا اسکو تو راہ مین چھوڑ دیئے اور کچھ حال شہر فیروزیہ کا سنیے
کہ یہان ہمتن جادو مرتخ آفتاب عالم اور صاحبقران کی طرف سے معین ہی عدل و داد سے کام کرتا ہی
رعایا شاد ہی غم سے آزاد ہی ہر ادنے و اعلی اسکی خیر خواہی کا دم بھرتا ہی اسکے نام پر مرتا ہی ایسا عدل و انصاف
کیا ہی کہ سب لوگ فیروز ستارہ پیشانی کو بھول گئے ہین اور اسکا نام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہین
لاتے ہین مرد جری بھی ہی تیغ زن بھی ہی صف شکن بھی ہی شیر دن کو روباہ سمجھتا ہی میدان جنگ کو خانۂ امن
جانتا ہی دشمن کشی اسکا کام ہی تیغ زنی مین اسکا بڑا نام ہی مرد جہاندیدہ کار آزمودہ گرم و سرد عالم چشیدہ ہی عقیل
ہی فہیم ہی جو کام کرتا ہی پہلے اسکا انجام سوچ لیتا ہی مرد باخدا ہی مذہب مین کامل ہی امور دینی سے خوب واقف ہی
مسائل کا عارف ہی حق مین سخن سنج ہی مبرا از غم و رنج ہی ہر روز دربار عام کرتا ہی عدل و انصاف سے کام کرتا ہی
اس روز بھی وہ دربار مین بیٹھا ہوا ذکر صاحبقران اور مرتخ آفتاب عالم کا اہل دربار سے کر رہا تھا کہ
ہرکارے دربار مین حاضر ہو کر مجرا گاہ سے مجرا بجا لائے اور یون عرض پیرا ہوئے کہ حضور دوست شاد
ہون دشمن تباہ و برباد ہون یہ غلام کچھ عرض کیا چاہتے ہین اجازت کے طلبگار ہین سر اٹھا کر فرمایا کہ بیان
کرو کیا خبر لائے ہو عرض کیا کہ حضور ابھی ہم واسطے ایک کار ضروری کے بیرون شہر گئے تھے تو ہمنے
دیکھا کہ ایک لشکر کثیر بیرون شہر پناہ فرو کش ہی غلام گھبرا کر داخل لشکر ہوئے وہان جا کر کیا دیکھا کہ علمہاے
لشکر سیاہ ہین انپر تعریف زمرد شاہ باختری کی مرقوم ہی یہ رنگ دیکھکر آگے بڑھے کہ دریافت
کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس طرف آنے سے انکا کیا مطلب ہی آگے جا کر یہ دیکھا کہ ایک خیمہ وسط لشکر
مین آراستہ ہی اور اسکے کلس سب سونے کے ہین اور اسمین سردار جاتے ہین اور در خیمہ پر ہزارہا لوگ ستادہ
ہین ان غلامون نے ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اس لشکر کے افسر کا کیا نام ہی
اور کدھر سے آیا ہی اور کہان جائے گا اسکے یہان فرو کش ہونے کا کیا سبب ہی اور کسقدر سپاہ و لشکر ہی
اسنے میری صورت دیکھی اور کہا کہ شاید تم اس لشکر کے رہنے والے نہین ہو کوئی جاسوس ہو یہ کہکر اسنے
آواز دی ہزارہا لوگ ہم دونو پر ٹوٹ پڑے اور کمندین مار کر گرفتار کر لیا اور سامنے سردار لشکر کے

لے گئے ہم غلامون نے باراہت اُسکو سلام کیا اور طرف دربار کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ چند سردار بیٹھے ہین اور دربار آراستہ ہی سردار لشکر نے اُن لوگون سے پوچھا کہ تم لوگ انکو کیون گرفتار کر لائے ہو کیا انھون نے کچھ چوری لشکر مین کی ہی انھون نے عرض کیا یہ چور نہین ہین صرف اس خطا پر انکو گرفتار کیا ہی کہ یہ حال لشکر اور اسم مبارک دریافت کرتے تھے ہمکو گمان ہوا کہ یہ ضرور جاسوس ہین جو کہ خبر لشکر دریافت کرنے کو آئے ہین یہ خیال کر کے ہمنے گرفتار کر لیا اور حاضر خدمت کیا اُسی سردار نے رُخ ہماری طرف کیا اور کہا کہ سچ سچ کہنا تم جاسوس ہو اگر سچ سچ کہو گے تو تمھاری جان بخشی کی جائیگی ہمنے بےخوف ہو کر جواب دیا کہ ہم ضرور جاسوس ہین اور ضرور خبر لشکر دریافت کرتے تھے کہ ہمکو گرفتار کر لیا اور حاضر خدمت کیا گیا عجب نامرد لوگ ہین کہ دو آدمیون پر ہزار ہا لوٹ پڑے ورنہ ہمین کون گرفتار کر سکتا تھا ہم ضرور نکل جاتے سردار لشکر نے کہا کہ تم کہان کے جاسوس ہو ہمنے حضور کا نام لیا یہ سنکر اسنے ہمسے کہا کہ اپنے سردار مالک سے کہدینا کہ ہوشیار ہو جاؤ ہم یہان ارادہ جنگ سے آئے ہین اور ضرور بالضرور ہم بتا دینگے اور ہمارا نام طوفان گرگدن پیشانی ہی اور ہم شہر آفتاب نما کی طرف سے آئے ہین اور ہمارے مالک کا یہ حکم ہی کہ شہر قیصر فرید کو تاراج کر ڈالو لہذا ہمنے بموجب اُنکے حکم کے کوچ کیا ہی اور یہان بیرون شہر بقصد جنگ و پیکار قیام کیا ہی اور ایک نامہ بھی ہمنے تمھارے مالک کے نام تحریر کیا ہی وہ ہمارا عیار لیکر گیا ہی یقین ہی کہ داخل شہر ہوا ہو اور نامہ تمھارے مالک کو دیا ہو لہذا تمسے کیا سمجھا جاوے اور تمکو کیا سزا دیجاوے کیونکہ تم اپنے پیشے کی نوکری کرتے ہو ہمنے تمھاری خطائین معاف کین اب تم فوراً یہان سے چلے جاؤ قیام نکرو اور ان لوگون کی طرف دیکھ کر کہا کہ انکو رہا کر دو انھون نے جلسے ہی ہمکو رہا کیا ہم فوراً وہان سے روانہ ہوئے اور اس طرف کو چلے آئے کیا حضور وہ عیار نامہ لایا تھا فرمایا کہ ابھی تک تو کوئی نامہ نہین لایا ہی نہ عیار آیا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ آتا ہوگا یہ کلام ابھی ختم نہوا تھا کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ عیار لشکر ستمناک نامہ وار حاضر در دولت شاہی ہی حکم ہوا کہ بلالو چوبدار نے اسکو حاضر کیا وہ مجرا بجالایا اور نامہ پیش کیا تہمتن جادو نے وہ نامہ اسکے ہاتھ سے لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ بآواز بلند اسکو پڑھو دبیر نے بآواز بلند پڑھا جب کل مضمون نامہ سے آگاہی ہوئی غیظ و غضب طاری ہوا تمام چہرہ سرخ ہو گیا کف منہ سے جاری ہوا جوش شجاعت سے چھونے لگا قبضہ شمشیر چومنے لگا تمام جسم مارے غصہ کے تھرتھر کانپنے لگا قبضہ شمشیر پہ ہاتھ جانے لگا یہ غیظ و غضب دیکھکر مریخ فلک تھرا اُٹھا اُسکے نگار لشکر کے تمام بال کھڑے ہو گئے یہ حالت دیکھ کر تمام اہل دربار ڈر گئے اور مارے خوف کے دم بخود ہو گئے ہونٹھ مارے غصے کے چبانے لگا یہانتک چبائے کہ نیلے ہو گئے آنکھین سرخ ہو گئین اور بحالت غیظ و غضب ہین عیار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم اپنے سردار سے کہدینا کہ کیون شامت آئی ہین اور کیون ہمارے منھ پڑھتے ہو کیون ہمکو ستاتے ہو جبتک ہم ٹالتے ہین ٹالتے ہین جسوقت ہمکو غصہ آجائیگا تو ہم کسی کی نہین سنینگے ناحق کا کشت و خون ہوگا اسنے کہا کیا وہ کمزور ہمکو سمجھا ہی جو ایسا نامہ تحریر کیا ہی وہ پھر کیا رحم کھائیگا ہمسے یہ شہر لینا آسان نہین ہی بہت سے لوگ کام آئینگے ہزارون کی جانین جائینگی اور تم ایسے کمزورون اور بزدلون سے کیا قلعہ بند ہو کر لڑینگے یہان اگر انکے بادشاہ آتے اور وہ ایسا لکھتے تو زیبا تھا ہم انکو بھی کچھ خیال مین نہین لاتے ہین وہ کیا چیز ہین اور آپکی بھی کچھ حقیقت نہین ہی ایسی سزائے معقول پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور خواب مین بھی برسون ڈرتے رہے گا اور کبھی اس طرف کا رخ کر کے بھی نہ سوئے گا

اور ہم اُسکے خوف سے کیا شہر چھوڑ کر اور زن و فرزندون کو لیکر چلے جائین بھلا مریخ فلک بھی تو
ہمسے آکر شہر خالی کرا لے اور ہمکو یہان سے نکال تو دے دیکھین تو سہی اگر وہ کچھ دل و جگر رکھتا ہی تو ہمسے
آکر مقابلہ کرے وہ تو خود ہی ہم لوگون کے خوف سے آسمان پر جا کر گوشہ گیر ہوا ہی ارے کیا مجال
کسی کی کہ جو قلعہ اور ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے فوراً آنکھین نکال لی جائین اس سے کہدینا کہ اب
کبھی ایسی جرب زبانی نہ کرنا ورنہ گدی کی طرف سے زبان کھینچ لی جائیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی
صاحبقران اور مریخ آفتاب سعد علم کو دور سمجھے ہوئے ہی وہ کچھ دور نہین ہین بہت قریب ہین اگر خبر ہو جائیگی
تو یہان بھاگنا دشوار ہو جائیگا بھاگنے کو راہ نہ ملیگی وہ اپنے دل مین سمجھا کیا ہی مین وہ نہین ہون کہ اسکی
ان گیدڑ بھبکیون مین آجاؤن مین غلام صاحبقران ہون مین ایسی ایسی لوجوانکو خیال مین بھی نہین لاتا ہون
یہ لشکر کیا مال ہی شغالون سے بھی بدتر ہی ایک حملہ مین بھاگ جائیگا کہین پتہ بھی نہ ملیگا بس خیریت اسی مین
ہی کہ یہان سے چلا جا اور اس قلعہ سے ہاتھ اٹھالے ورنہ مین وہ گوشمالی دونگا کہ تمام عمر زبان پر جسکی
لذت رہیگی اور حد کی خفت ذلگی بیکار کیون اپنے کو برباد کرتا ہی کیون خلق خدا کا خون ناحق اپنی گردن پر
لیتا ہی ارے اپنے ارادے سے باز آجدھر سے آیا ہی اس طرف کو پلٹ جا اور کسی کو بھیج جو جوانمرد
ہو کہ کچھ تو لطف جنگ ہو تیری جوانمردی تو ظاہر ہی تیری سپاہ کو بھی دیکھ لیا کہ ایسی بزدل اور بودے
ہین کیونکہ ہمارے سرکاردون کو ہمارے آدمیون نے ملکر گرفتار کیا اسی جوانمردی اور سپاہ پر اتنا بڑا دعوی
کرتا ہی کہ اگر ہماری اطاعت کرو قلعہ خالی کر دو نہین تو ہم تاراج کر ڈالینگے بس معلوم ہوا کہ جو ایسا دعوے
کرتا ہی وہ منھ کی کھاتا ہی بقول شخصے ہر کہ گردن بدعوے افرازد ؎ خویشتن را بگردن اندازد بقول
شاعر شعر جتنے ہین جتنے رانے وہ ڈستے نہین کبھی ؎ گرجے ہین جو بہت وہ برستے نہین کبھی
ارے مغرور اتنا مغرور نہ ہو اور استقدر اپنے کو دور نہ کھینچ بقول مصرعہ منھ کی کھائی جو سر اٹھا کے چلے
دیکھ کہین سر موذی کی طرح کچل نہ جائے تو پھر کیا ترس کھائیگا ہم خود تجھپر ترس کھاتے ہین اور کہے دیتے
ہین کہ جلد یہان سے کوچ کر جا ورنہ وہ سزا دے معقول دونگا کہ پھر سوائے گوشہ قبر کے کہین پناہ نہ ملیگی
ہم فوج و سپاہ لیکر باہر شہر کے آتے ہین دیکھین کہ تو ہمین کیونکر شکست دیکر قلعہ بند کر دیتا ہی بس ہمکو
تیری بہادری اور دلیری کا امتحان منظور ہی ارے ظالم یہ تیری عقل کا قصور ہی کہ ایسے مہم کا ارادہ کیا کیا
کوئی مرد جرار تیرے بادشاہ کے لشکر مین اور نہ تھا جو تجھ ایسے بودے کو ہمارے مقابلہ کے واسطے بھیجا خیر
دیکھا جائیگا جانا مانا ہی مین خود اس امر کا منتظر تھا کہ ابتک کسی نے مجھپر لشکر کشی نہ کی اب دل کا حوصلہ
نکلیگا اور خوب مال غنیمت ہاتھ آئیگا بہت زمانے سے کوئی لڑائی بھی نہین ہوئی تھی بعد مدت
خدا نے یہ جوہر نکالنے کا پھر اب کچھ دنون کو سلسلہ جنگ و پیکار شروع ہوا ہم تو سمجھتے تھے کہ اب
کوئی مقابلہ کو آئیگا مگر غیرت آگئی کہ ایکبار براے جنگ کے آمادہ ہو اور خود نے کرنا شروع
کیا اچھا ہوا کہ بیٹھے بیٹھے دم بھی گھبراتا تھا اور دل بھی چاہتا تھا کہ مین تلوار چلے مقابلہ پر ہے مراد دلی بر آئے
مگر افسوس ہی کہ مقابلہ بھی ہوا تو بودون سے کہ جنکے جنگ نہین خیر بیکار بیٹھنے سے تو بہتر ہی
اب مین کہانتک لکھون تحریر کو طول دون تم ہی تحریر سے نہ لکھون اور یہ بھی لکھے کہ ہمکو جنگ منظور
ہی اور ہم بعد ایک ہفتہ کے واسطے مقابلہ کے آئینگے گھبرانا نہین جواب نامہ لکھوا کر عیار کے
حوالے کیا عیار نے یہ تحریر منشی مسکا بند بند کانپ گیا اور فوراً سر پر نامون رکھکر بیرون دربار
ہوا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا اور یہ کہتا ہوا چلا کہ اگر مین یہ جانتا کہ نامہ پڑھکر ایسا برہم ہونگے تو کبھی نامہ لیکر

نہ آتا خوب خداوند زمرد شاہ باختری نے بچایا ورنہ آج جان گئی تھی یہ خیال کرتا ہوا اور شہر کے ہر کوچہ و
بازار کو طے کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہان دیکھتا ہے خلقت شہر کا ہجوم ہے ہر گلی کوچہ مین یہ دھوم ہے کہ نوشان خدا
ہمارے مالک و آقا سے ایک کافر لڑنے کو آیا ہے اور بیرون شہر اسکا لشکر اترا ہے قضا گھیر کر لائی ہے
موافق اس مثل کے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اسکے پر نکلتے ہین یہ تقریر ہر ایک کے
زبان سے سنتا ہوا طرف شہر کے چلا صرافہ بزازہ جوہری بازار چاندی بازار سے گذرتا ہوا ہر اہل شہر کو
دیکھتا ہوا جس جا پر گذر ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ شہر آباد ہے رعایا دل شاد ہے ہر گلی کوچہ صفائی و شفاف ہے یہ
شہر اور اہل شہر کی تعریف کرتا ہوا قریب در شہر پناہ کے پہونچا اور شہر سے باہر نکلکر بسرعت تمام طرف
اپنے لشکر کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہے خدا جانے اسکا ذکر اب کہان پر ہو اور
کب ہو مگر اب کچھ حال دربار تہمتن جادو کا لکھا جاتا ہے کہ اسنے بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے اسی
اہل دربار سے کہا کہ میری یہ راے ہے کہ ایک عرضی خدمت صاحبقران مین تحریر کرون اور کل کیفیت
اسمین لکھون اور یہ بھی مرقوم کرون کہ حضور مجکو تو اس سے کوئی خوف و خطر نہین ہے صرف یہ عرضی بطور
آگاہی بندگان عالی مین تحریر کی ہے اگر وہ آیا ہے تو غلامان حضور کا کیا بنا سکیگا شکست کھاے گا یہان
اسکے مقابلہ سے کوئی عاجز و مجبور نہین ہے صرف اس خیال سے خدمت حضور مین عرضی تحریر کی کہ آپ یہ نفرمائین
کہ ہمکو کیون نہ اطلاع کی عتاب سرکار دولت مدار نہ کہین نازل ہو اس خوف سے یہ ننگ گوارا کیا یہ بھی کوئی
جنگ ہے جسکی اطلاع حضور کو کرتا یہ تو ایک سردار ہے اگر خود اسکا بادشاہ آتا تو اس وقت مین بھی یہ خاکسار
حضور کو اطلاع نہ دیتا جبتک کہ وہ شکست کھا کر بھاگ نہ جاتا بلکہ خود حضور کو پرچہ اخبار سے معلوم ہو جاتا
اور اب جو کچھ کہ ہوگا حضور سن ہی لینگے میری عرضی کی کوئی ضرورت نہوگی ہم غلامان عالی مرتبہ فلک کی کچھ اصل
حقیقت نہین جانتے ہین یہ کیا چیز ہین شاہزادۂ عالی منزلت والا مرتبت یعنی مریخ آفتاب علم کی خدمت
مین اس عاصی کی طرف سے آداب پہونچے اور حضور کی خدمت مین بھی آداب و تسلیم زیادہ حد ادب جب یہ
عرضی تیار ہو چکی تو ایک ساحر کو دے کر کہا کہ صاحبقران والا شان با دولت و اقبال طلسم آئینہ مین
تشریف رکھتے ہین یہ عرضی تو انکو پہونچا دینا اور میری طرف سے بہت بہت آداب و تسلیمات عرض کرنا اور کہنا
کہ یہ غلام بھی بہت زیارت کا مشتاق ہے مگر حکم عالی سے ناچار ہے یہ کہکر اسکو طرف طلسم آئینہ کے رخصت کیا
اور آپ اہل دربار سے پھر مخاطب ہو کر کہا کہ کل سے سامان جنگ و جدال مہیا کرین آئین بعد سات روز کے
ضرور اسکے مقابلہ کو نکلونگا اور مقابلہ کرونگا مجھے کچھ خوف نہین ہے ایسے بہت سے میرے دیکھے بھالے ہین
آپ لوگ کچھ خوف نفرمائین خدا فتح عنایت کریگا ان لوگون کو غارت کرے گا یہ کیا مرد و ہے خداے بزرگ
است اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین جو غلام صاحبقرانی ہین وہ کہین ڈرتے ہین ہم وہ لوگ
ہین کہ اگر دریاے آتش ہو تو پھاند پڑین کبھی نہ ڈرین یہ سپاہ کیا چیز ہے ایک حملہ مین سب پسپا ہو جائینگے
غلامان شاہی فتح پائینگے تہمتن جادو نے سبکی تعریف کی اور کہا کہ آپ لوگ ایسے ہی ہین آپ کے
بھروسے پر تو مین یہان کی حکومت کرتا ہون ورنہ مین کہان اور یہ منصب جلیل کہان یہ سب آپ لوگون کا
سبب ہے جو یہ مرتبۂ عالی مجھکو نصیب ہوا خیر آپ لوگ سامان جنگ درست کرین اور بندوبست
جنگ کرین یہ حکم دیکر داخل محل ہوے اور یہان سب سامان جنگ درست کرنے لگے انکو تو سامان
جنگ مین مشغول رکھا جاتا ہے اور ادھر باہر شہر کے طوفان کرگدن ملتانی انتظام لشکر مین مقیم ہے بقول کسکہ
ازین قصہ یک دم فراموش کن ؎ زجاے دگر داستان گوش کن

اب کچھ حال صنوبر بیشہ نشین کا معرض بیان مین آتا ہی

کہ یہان شہر صنوبر یہ مین صنوبر بیشہ نشین کو ثمر تیز پا کا انتظار رہی اور بار بار اہل دربار سے مخاطب ہو کر استفسار فرماتا ہی کہ ابھی تک ثمر تیز پا نہین آیا آج دو پہر روز اُسکو گئے کو ہوا ہی سردار عرض کرتا ہی کہ حضور آتا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ دربار گاہ کی طرف سے ثمر تیز پا نظر آیا اور سامنے بادشاہ کے آکے اور نامہ سر سے کھول کے بادشاہ کے سامنے پیش کیا اور جو کچھ زبانی صاحبقران سے سُنا تھا وہ بھی بیان کیا بادشاہ نے وہ نامہ دبیر کو دیا اُسنے سامنے اہل دربار کے پڑھا بادشاہ نے جواب نامہ سُنکر عیار کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کچھ دربار صاحبقرانی کا حال بیان کر اُسنے عرض کیا کہ حضور مین کیا حال بیان کرون میری زبان مین طاقت نہین ہی کہ مین اُس دربار جلالت آثار کی تعریف کر سکون میرا تو یہ حال ہوا تھا کہ رعب شاہی اور داب جہان پناہی سے بند بند کانپنے لگا جدھر نگاہ جاتی تھی سوا سردارون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا جسمین ہر ایک رستم وقت اور اسفندیار زمانہ تھا یہ ادنیٰ سی اُس دربار کی آراستگی ہی کہ کئی ہزار تودہ گل ہائے جواہر نگار بچھے تھے اور اُس پر سرداران نامدار متمکن تھے جو کہ خود صدہا ملکون کے حاکم ہین وہ اُس شہریار کی خدمت مین مثل غلامان حلقہ بگوش کے حاضر رہتے ہین کرسیون کا تو کچھ شمار نہین خلاصہ یہ کہ تمام دربار سردارون سے مملو ہی بادشاہ کے اوصاف کی کیا تعریف ہو ہمہ تن خلق مجسم ہین سخاوت کا یہ حال ہی کہ مجھسے ادنے شخص کو اسقدر انعام دیا کہ میری تمام عمر کو کفایت کریگا بلکہ سات پشت تک نہ کم ہوگا کہانتک سخاوت کی تعریف کرون اگر حاتم اسوقت ہوتا تو اس شہریار کے سامنے سخاوت کا نام کبھی نہ لیتا اور صاحبقران کی تو تعریف کچھ ہو ہی نہین سکتی زبان مین گویائی نہین ہی وہ مرد جری ہین بہادر دوست ہین قدر دان ہین انھین کے زیر گردہ یہ سب پہلوان ہین خلیق ہین رحیم ہین کریم ابن کریم ہین خلق کی یہ حالت ہی اور ہر ایک سے اس طرح کلام کرتے ہین کہ جیسے کوئی اپنے بزرگ سے کلام کرتا ہی حضور ایسے شخص کی اطاعت مین بڑی عزت ہی وہ بڑا بد قسمت ہی جو ایسے کی اطاعت سے منہ پھیرے مین کیا عرض کرون جو جو اُنھون نے کلام اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے ہین فصاحت ٹپکتی ہی شیرین زبانی ایسی پائی ہی کہ یہی جی چاہتا ہی کہ کلام کیے جائین کسی طرح سیری نہین ہوتی ہی شوکت و صولت ایسی ہی کہ اگر مریخ فلک دیکھ لے تو بھی زمین کی طرف رخ نہ کرے رعب و دبدبہ ایسا حق نے اُنکو عنایت کیا ہی کہ شیرون کے جگر اُنکی صورت دیکھ کر شق ہوتے ہین اور رستم و اسفندیار بھی ایسے شہریار کے آمد کی خبر سنکر گوشہ قبر مین کفن سے منہ چھپا کر روپوش ہو گئے ہین زبان معجز بیان پر ہر دم یہ کلام ہی کہ ہمکو سوا اپنے خالق کے کسی کا خوف و خطر نہین ہی سپاہ و لشکر بھی کوئی چیز ہی مریخ فلک کبھی ہمارے خوف سے گوشہ گیر ہی بات بات سے شجاعت ٹپکتی ہی ہر بار یہ کلام ہی کہ اگر تمھارے بادشاہ کو حوصلہ جنگ ہی تو یہان کیون دیر لگاتا ہی آئین ہم بھی موجود ہین حوصلہ نکال لین ہم دیکھ بھال لین وہ دیو اسے کیا چیز ہین جنکے خوف سے ہم یہان سے چلے جائین حضور اُنکی صورت پر صولت جرأت آشکار ہی اُنکے سامنے کیا کوئی شجاعت کا دم بھرے جو شیر صحرائی کو روباہ سے کمتر سمجھتے ہین شجاعت انھین لوگون کو زیبا ہی اور انھین کا حصہ ہی اگر کوئی شجاعت کا ارادہ کرے تو اُنکا نام بھی ورد زبان کرے یہ سُنکر وہ پہلوان بہت اپنے دل مین جلا جسنے کہ بادشاہ کو نامہ لکھنے سے منع کیا تھا اور وزیر کے کلام کی تردید کی تھی اُسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ جو کچھ اس عیار نے بیان کیا بالکل غلط معلوم ہوتا ہی اسنے کبھی آجتک شاید شاہون کا دربار نہین دیکھا ہی اور کبھی گذر اسکا بیشہ شیران مین نہین ہوا ہی یہ کیا جانے کہ شیر کسے کہتے ہین

آج اسنے جو وہ دربار اور وہ صحبت دیکھی کہ جہان چند بہادر جمع ہین اور اسکا رعب شاہی اور صولت جہان پناہی سے یہ حال ہوا کہ لرزہ اندام مین پڑ گیا اسنے خیال کیا کہ اب ایسے پہلوان اور اس رنگ کا دربار کسی بادشاہ کا نہوگا یہ اسکا حضور خیال خام اور تصور ناتمام ہی اس دنیا مین بڑے بڑے شاہ اور شہریار اور جوانان جرار ہین کہ جنکے نام سے بہادرون کو تپ آتی ہی ان لوگون کی کیا ہستی ہی کیا چند ملکون کے فتح کرنے سے تمام دنیا کی سلطنتین قبضہ مین آجاتی ہین یہ بالکل میرے نزدیک خلاف عقل ہی میری راے مین انسے جنگ کرنا بہتر ہی کہ انکو بھی معلوم ہو کہ ہم بلبشہ شہران مین گیرے تھے اور اس چرب زبانی اور خودی کا انکو مزا ملے شاید ابھی تک انکو سامنا کسی بہادر کا نہین ہوا ہی اگر ہوتا تو حال کھاتا سب بہادری اور جراءت بھول جاتے اور کبھی بہادری کا نام زبان پر نہ لاتے صلح سے جنگ بہتر ہی بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تمنے مضمون نامہ بھی سنا اور جو کچھ عیار نے بیان کیا وہ بھی سنا اب تمھاری اسمین کیا راے ہی وزیر نے دست بستہ عرض کیا کہ مین پہلے ہی حضور کو راے دیچکا ہون کہ اگر وہ آپسے جنگ کرین تو آپ بھی انسے مقابلہ فرمائین ورنہ کیا ضرورت ہی سراسر زحمت ہی انکی تحریر اور تقریر سے یہ ثابت ہوگیا کہ انکو آپ سے جنگ نہین منظور ہی صرف وہ اس طرف سے جاتے تھے کہ یہ صحرا ملا یہان کی آب و ہوا اور کیفیت و فضا بھلی معلوم ہوئی کچھ دنون کے واسطے یہان قیام کیا تو ایسی صورت مین آپکو بھی انسے بیکار کی خصومت کرنا کیا حاصل سواے کشت و خون کے اور کیا ملیگا یہ بہتر ہی کہ آپ انسے موافق انکی خواہش کے ملاقات فرمائین بادشاہ نے فرمایا کہ ہان یہ راے تمھاری بہت خوب ہی اور یہین بدل مرغوب ہی مگر اب یہ بیان کرو کہ اب انسے ملاقات کہان کی جاوے وہ تو اپنے لشکر مین بلاتے ہین وہان جانے مین ایک طرح کی قباحت ہی وزیر نے عرض کیا کہ آپ انکو یہان طلب فرمائین بادشاہ نے فرمایا یہ بھی غیر ممکن ہی کہ وہ یہان آئین میرے نزدیک تو کوئی ایسی جگہ ہو کہ دونون لشکرون کے درمیان مین واقع ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور بھی خیال فرمائین یہ خاکسار بھی فکر کرتا ہی بادشاہ نے قبول کیا اور دونون بادشاہ و وزیر فکر و غور کرنے لگے پہلوان دست چپ کہ جسکی راے جنگ وجدال کی تھی اور خلاف وزیر کے تھا یہ رنگ دیکھکر دل مین جل گیا اور خیال کیا کہ جس وقت بادشاہ واسطے ملاقات کے جائین گے اسی وقت مین بھی یہان سے صرف تنبیہ دیوانون کے جاؤنگا اور انکو اس حال سے آگاہ کرونگا یہ خیال کرکے اور دل مین پیچ و تاب کھاکر خاموش اپنے ذنگل پر بیٹھ رہا اور رنج بھیجتا دیکھا کیا کہ اس عرصہ مین بادشاہ نے وزیر سے بعد غور و فکر کے فرمایا کہ میرے نزدیک تو اگر دریاے سبز رنگ کے کنارے یہ جلسہ ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ جگہ خوب ہی اور وسط مین ہمارے انکے لشکر کے بھی واقع ہی وہان انکو بلائین یہان سے ہم جائین وزیر نے عرض کیا کہ یہ راے عالی بہت خوب ہی فدوی کو بھی مرغوب ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جواب نامہ لکھنا چاہیے اور انکو بلوانا چاہیے یہ فرماکر دبیر سے فرمایا کہ ہمارے طرف سے جواب نامہ لکھدو دبیر نے فوراً جواب جو کچھ کہ بادشاہ نے فرمایا تحریر کرکے بادشاہ کے روبرو پیش کیا بادشاہ نے ملاحظہ کرکے ملفوف کرنے کا حکم دیا دبیر نے ملفوف کرکے اور مہر نامہ لگاکر پیش کیا بادشاہ نے عمر تیز پا عیار کو دیا کہ یہ نامہ اس شہریار تک پہونچادے عیار نے نامہ لیکر پگڑی مین رکھا اور بادشاہ کو سلام کرکے اور دربار سے نکل کے رخ لشکر اسلام کا کیا اسکو تو ادھر جانے دیجیے اب کچھ حال دربار کا سنیے کہ بادشاہ نے بعد نامہ روانہ کرنے کے وزیر سے کہا کہ اب وہان سامان کرو کہ کل ہم بدولت و اقبال اس طرف کو کوچ کرینگے وزیر نے

عرض

عرض کیا بہت بہتر بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوے ادھر وزیر نے
کاربردازون کو طلب کیا اور حکم بادشاہ سے ہرایک کو آگاہ کیا اور حکم دیا کہ دو خیمہ کنارے دریاے
سبزرنگ کے برپا کیے جائین اور کل سامان وغیرہ سے آراستہ ہون کسی شی کی ضرورت نہو کسی طرح کی زحمت
نہو اور جلوس شاہی مین کل سواری مع لشکر اور سپاہ کے حاضر در دولت ہو کیونکہ قصد بادشاہ کا طرف
دریاے سبزرنگ کے کوچ کرنے کا ہے یہ حکم دیکر وزیر بھی اپنے مکان کو گیا دربار برخاست
ہو گیا ادھر کاربردازون نے فورًا دو خیمہ توشک خانہ سے نکال کر اور چھکڑون پر بار کرا کر طرف دریاے
سبزرنگ کے روانہ کیے اور اسباب ضروری مثل دنگل اور کرسیون اور نیم تختون اور تخت شاہی کے
وہان بھیجا شیشہ آلات بھی بہت کچھ روانہ کیا بعد اس سب سامان روانہ کرنے کے خود بھی روانہ
ہوے یہان فراشون نے خیمے جانے مناسب برمقابل ایک دوسرے کے برپا کیے اور قناتین
اور سراپردے گرداگرد خیمون کے استادہ کیے جھاڑ اور کنول اور جھابے اور ہانڈیون سے آراستہ
کیے اور تخت شاہی ایک خیمے مین کہ وہ مخمل سرخ کا تھا اور زردوزی کام اسپر صناعان چابک دست
نے ساتھ صنعت اور خوبی کے بنایا تھا قایم کیا اور گرد تخت کے دنگل مرصع اور کرسیان جواہر نگار بچھادین
اور دربارگاہ سے تا ایوان شاہی فرش مخمل سرخ کا کیا اور خیمہ دیگر مین جو کہ مخمل سبز کا تھا اور اسپر بھی کام
زردوزی بنا ہوا تھا اسمین بھی شیشہ آلات قرینے سے آویزان کیا اور فرش وفروش سے اسکو بھی
آراستہ وپیراستہ کیا اور ایک مسند زرنگار درمیان مین ساتھ قرینے اور قاعدے کے بچھائی اور سہری
جواہر نگار بھی ساتھ سامان ضروری کے آراستہ کی اور اسمین بھی فرش مخمل سبز کا کیا اور صحن خیمہ مین بھی
فرش کیا اور میخانہ شاہی بھی ایک سمت برپا کیا گیا جب سب سامان ہو چکا تو آکر وزیر نیک تدبیر کو
اطلاع کی اور پھر واپس ہو کر وہان آکر جو کچھ کام باقی رہگیا تھا اسکو درست کیا اور منتظر آمد شہریار کے بیٹھے
یہان بادشاہ اور وزیر نے بخیر وخوبی وہ رات و دن بسر کیا اور جبکہ پردۂ شب سے آثار سحر نمودار ہوے
اور شہنشاہ مغرب مع فوج سیارگان کے بخوف بادشاہ مشرق کے طرف اپنے مسکن کے کوچ کر گیا اور
پردۂ شب سے صبح برآمد ہوئی خسرو خاور کی آمد ہوئی شہنشاہ زرین علم نے تخت فیروزہ رنگ پر جلوس
فرمایا یعنے آفتاب عالمتاب نکل آیا ہر شخص اپنے اپنے بستر راحت سے اٹھا بعد فراغ امور ضروری
کے موافق اپنے مذہب وملت کے عبادت الہی بجا لایا ادھر بادشاہ محل مین بیدار ہوے موافق اپنے
مذہب کے عبادت خالق ادا کی بعد پوشاک پہنکر مجرا لیکر طرف در محل کے بارادہ سوار ہونے کے روانہ ہوے
ادھر در دولت شاہی پر تمام جلوس مع سواریون کے موجود تھا وزیر بھی آمد بادشاہ کا منتظر تھا کہ پردہ در دولت
کا چوبدار نے کھینچا اور مجلدار نے بڑھ کر آواز دی کہ سب ہوشیار وخبردار ہو جائین بادشاہ برآمد ہوتے ہین
ہر شخص مودب ہو گیا کہ اتنے مین بادشاہ برآمد ہوے وزیر نے بڑھ کر مجرا کیا چوبدار نے عرض کیا کہ جہان پناہ
وزیر روشن دل نگاہ روبرو بادشاہ نے سر اٹھا کر وزیر روشن دل کا مجرا لیا پھر تو ہر سردار اور سالارون کا
مجرا بادشاہ طرف تخت کے متوجہ ہوے اور تخت پر بیٹھ کر وزیر نے حکم کیا کہ قبل ہمارے
تم سب سردار جائین کہ اگر صاحبقران وہان جائین تو انکا استقبال کرتے بعزت وحرمت
... ... ہی وزیر روشن دل نے تیار گردن دراز اور طوفان
... ... کوہ پیکر تومان کشتی گیر اور سرداران نامی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگ
قبل ... ... تشریف لیجائین اگر صاحبقران تشریف لائین تو انکو ارشاد بادشاہ سے

آگاہ فرمائین اور اُنکا استقبال کر کے بعزت و حرمت بٹھائین یہ سُنکر وہ سرداران نامی اپنے اپنے مرکبون پر
سوار ہو کر بعجلت تمام طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوئے اور بادشاہ نے تخت شاہی بڑھنے کا
حکم دیا پہلے جلوس شاہی بڑھا پھر ہر سردار اپنے اپنے مرکون پر سوار ہو کر گرد تخت شاہی کے آیا تخت شاہی
گھیر کر طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوئے تخت شاہی تھوڑی دور چلا تھا کہ ایک چوبدار نے
بڑھ کر مجرا کیا اور ایک عرضی پیش کی بادشاہ نے وہ عرضی لیکر وزیر کو دی اور کہا کہ پڑھو اور بیان کرو کہ یہ
عرضی کسکی ہے اور مضمین کیا لکھا ہے وزیر نے وہ عرضی ہاتھ سے بادشاہ کے لیکر پڑھی اور عرض کیا کہ حضور یہ عرضی
بہمن اژدر گیر سپہ سالار دست چپ کی اُسنے عرض کیا ہے کہ حضور یہ خاکسار شب سے بہت علیل ہو گیا
ہے آج حاضری سے معاف کیا جاے بادشاہ نے یہ سنکر چوبدار سے پوچھا کہ تمھارے مالک کیا علیل ہو گئے
ہین اُسنے عرض کیا کہ شب سے ازحد اُنکو تپ ہے غش کی نوبت ہے بادشاہ نے فرمایا کہ کچھ پروا نہین ہے اور
اشارہ تخت کے بڑھنے کا کیا ادھر بادشاہ تو طرف دریاے سبز رنگ کے جاتے ہین ابھی راہ مین ہین
اب کچھ حال بہمن اژدر گیر کا سنیے کہ یہ جو دربار سے آیا اسنے خیال کیا کہ بادشاہ کل ضرور صاحبقران
کی ملاقات کو جائینگے اور مجھکو بھی اُنکے ہمراہ جانا ہوگا اس سے بہتر یہ ہے کہ مین آج شب کو خدمت
مین دیوانون کے روانہ ہون اُنکو حال سے آگاہ کرون تاکہ وہ قبل پہونچنے بادشاہ کے صاحبقران
کو سزا اسے معقول دین کہ وہ بھی تمام عمر یاد کرین وہ نمک حرام یہ خیال دل مین کر کے اور مع اپنے اہل و
عیال اور مال و اسباب خادم و خدمتگار کے رات کو طرف بیشہ دیوانون کے روانہ ہوا اور بعجلت چلا
اور ایک عرضی اپنی علالت کی بدست چوبدار خدمت بادشاہ مین مشعر اپنی عدم حاضری کے تحریر کر کے
روانہ کر دی اور کہدیا تھا کہ یہ عرضی تو اُس وقت دینا کہ جس وقت بادشاہ سوار ہو کر طرف دریاے
سبز رنگ کے روانہ ہون اگر استفسار کرین کہ کیا علیل ہین تو کہدینا کہ ازحد تپ ہے حالت بہت
خراب ہے وہان سے واپس ہو کر میرے پاس بیشۂ دیوانون مین آنا اور یہ خبر نکرنا مین تجھکو وہین بلوا کر
بندوبست کر کے رات ہی رات چلا گیا اور تعین مقام بھی نہین کیا اور صبح ہوتے ہوتے بیشہ دیوانگان
کے قریب پہونچا اور داخل بیشہ ہو کر خدمت مین دیوانون کے کہلا بھیجا کہ جا کر عرض کرو کہ سپہ سالار
دست چپ بادشاہ صنوبر بیشہ نشین کا آیا ہے اور دربارگاہ پر موجود ہے اجازت باریابی کی چاہتا ہے اُسکو
کچھ زبانی آپ سے عرض کرنا ہے چوبدار نے پیغام اُسکا جا کر سامنے دیوانون کے بیان کیا دیوانون نے حکم
دیا کہ بلا لو یہ حکم پاتے ہی چوبدار باہر آیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اُسنے دیوانون کو مجرا
اور سلام کیا اور نذر گذرانی دیوانون نے کرسی بیٹھنے کو مرحمت کی وہ کرسی پر بیٹھ گیا دیوانون نے مزاج
کی کیفیت پوچھی اُسنے عرض کیا کہ شکر یہ بنایاہی ادا کرتا ہون دیوانون نے کہا کہ بادشاہ صنوبر پر اچھے ہین عرض
کیا بخیر و خوبی ہین دیوانون نے کہا کہ بیان کرو تمھارا آنا ادھر کیونکر ہوا اُسنے کل کیفیت آنا ہرکارون کا ادھر
دینا در و در لشکر صاحبقران کا دشت بہار افزا مین اور بادشاہ کا وزیر سے راے لینا وزیر کا راے دینا اور
اپنا تردید کرنا بادشاہ کا راے وزیر کو قبول کرنا اور نامہ جانا اور جواب نامہ کا آنا اور عیار کا صاحبقران اور
اُنکے لشکر کی تعریف کرنا اور اپنا پھر اُسکی تردید کرنا بادشاہ کا نسبت ملاقات صاحبقران کے وزیر سے
راے لینا اور اُسکا واسطے ملاقات کے راے دینا اور پھر جگہ کا تجویز فرمانا بعد فکر کے دریاے سبز رنگ
کا زمین جانے کے واسطے قرار پانا اور وہان سامان شاہی جانا اور صاحبقران کو بذریعہ نامہ دریاے
سبز رنگ پر طلب کرنا اور جانا وقت صبح طرف دریاے سبز رنگ کے اور اپنا یہ رنگ دیکھ کیسال

اگر نا کہ تو چلکر دیوانون کو خبر کر اور دربار برخاست ہونا اپنے مکان پر آنا بموجب انہی راے کے عرفی اپنے علالت کی بادشاہ کی خدمت مین روانہ کرنا اور اپنا مع اہل وعیال کے اس طرف آنا یہ سب واقعہ آئین شایستہ بیان کیا دیوانون نے یہ تقریر جونہی رنگ دیوانگی نے جوش کھایا اور غیظ وغضب طاری ہوا کف منہ سے جاری ہوا مارے غصے کے بال بدن کے کھڑے ہوگئے آنکھین لال ہوگئین نشہٴ جرأت مین جھومنے لگے اور قبضہٴ شمشیر چومنے لگے اور ہمین کی طرف متوجہ ہوئے کہا کہ ہم کب چھوڑتے ہین کہ وہ زندہ اور سلامت یہان سے جاے یہ نخیال کیا کہ مثل شیران مین ہمنے یہان بےخوف وخطر قیام کیا ہی اگر آیا ہی تو زندہ نہ جائیگا ہم دربار مین گھسکر قتل کرینگے اور بادشاہ سے بھی سمجھ لین گے دیکھین وہ ہمارا کیا کرتے ہین اسی ہمین یہ بھی تمکو کچھ معلوم ہی کہ لشکر اسکے ہمراہ کسقدر ہی اسنے عرض کیا کہ لوگ تو جمعیت کثیر بتاتے ہین بہت خوف دلاتے ہین مگر اسقدر فوج کا ہونا میرے خیال مین نہین آتا ہی دیوانون نے کہا کہ اگر فوج کثیر ہی تو کیا خوف ہی یہ سب طعمہٴ شمشیر ہونگے ہم ابھی جاتے ہین تو بھی ہمارے ہمراہ چل جنگ کا تماشا دیکھ اسنے عرض کیا کہ مجھکو معاف فرمائیے مین یہان اہل وعیال کے رہنے کا بندوبست کرونگا انکو جاے مناسب مین اتارونگا کیونکہ وہ سب کل سے جنگل مین بے آب ودانہ ہین اور قریب آب کے پڑے ہین مین صرف واسطے خبر کے چلا آیا ہون کہا اچھا تو بعد بندوبست کے وہان ضرور آنا اور شیر جنگ دیکھنا یہ کہکر چوب رستی اٹھا کر دونون اپنے ڈنگلون سے اٹھے اور بیشہ مین آکر ایک چیخ ماری کہ جسکی صدا سے تمام دشت وکوہ گونج گیا تمام صحرا مین زلزلہ پڑگیا پہاڑ تھرانے لگے درختون پر سے جانور مارے خوف کے اڑگئے اور تھوڑے عرصہ مین یہ حالت ہوئی کہ ہر طرف سے دیوانے جوق جوق گروہ گروہ آنے لگے اور سامنے انکے ایستادہ ہونے لگے جب سب دیوانے آگئے اور وہ تمام بیشہ دیوانون سے بھر گیا تو وہ دونون دیوانے کرگدن مست پر سوار ہوئے اور مع ان سب دیوانون کے بجمعیت کثیر طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوئے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اور کیا فساد اس مقام پر پہونچکر برپا کرتے ہین

اب کچھ حال اس عیار کا بیان کیا جاتا ہی جو کہ جواب نامہ لیکر چلا تھا

بیان کیا جاتا ہی کہ جب یہ نامہ لیکر بخدمت صاحبقران مین روانہ ہوا تو اس وقت داخل لشکر ہوا کہ دربار برخاست ہوچکا تھا یہ رنگ دیکھکر بہت متفکر ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اب کیونکر صاحبقران تک گذر ہوگا اور کیونکر یہ نامہ پہونچے گا کیونکہ اس نامہ کا پہونچنا بہت ضروری ہی اگر یہ نامہ نہ پہونچا تو کیونکر کل صاحبقران دریاے سبز رنگ پر تشریف لیجائینگے اگر تشریف نہ لے گئے تو بادشاہ وہان انکا انتظار کرینگے انکو زحمت ہوگی اور مجھپر عتاب شاہی نازل ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ کسی طرح تو یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جاے یہ خیال دل مین کرتا ہوا ایک طرف کو روانہ ہوا حسب اتفاق وہ کوتوالی کیطرف گیا کیا دیکھتا ہی کہ ہجوم ہی چند چور حسب کٹ بندھے ہوئے کھڑے ہین بعض کو سزا مل رہی ہی کسی پر چپت پڑرہی ہی کوئی دار پر کھنچا ہوا ہی کسیکے ہاتھ قلم کیے جاتے ہین چوری کی سزا دیجاتی ہی کوئی فریاد کررہا ہی دہائی دے رہا ہی یہ جو آ سنے دیکھا تو ایک طرح کی عبرت ہوئی اس عدل وانصاف پر حیرت ہوئی اور کھڑے ہوکر دیکھنے لگا غور کرکے جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہی کہ وہی عیار جو کہ دربار مین سامنے ڈنگل صاحبقرانی کے کرسی زرنگار پر بیٹھا تھا یہان موجود ہی اور چند

سردار عیار اسکے راست و چپ استادہ ہین اور پیادے کوتوالی کے بھی موجود ہین اور وہ حکم احکام جاری کر رہا ہی
یہ دیکھکر اسنے خیال کیا کہ کیا عجب ہی جو اس سے تیرا مطلب نکلے اور خدمت صاحبقران مین نامہ پہونچ
جاے اب وہ تدبیر کر کہ اس تک گذر ہو یہ خیال کر رہا تھا کہ ادھر خواجہ کی اسپر نظر پڑی کیا دیکھا کہ وہی عیار
جو صبح کو نامہ لیکر دربار مین آیا تھا اس وقت پھر موجود ہی یہ دیکھکر خواجہ نے ایک پیادے سے کہا کہ یہ
جو شخص کھڑا ہی اور ادھر حیرت سے دیکھ رہا ہی اسکو بلا لو وہ فوراً اس طرف کو روانہ ہوا اور اسکے قریب
آکر کہا کہ آپکو ہمارے مالک و آقا بلاتے ہین اسنے پوچھا کہ تمھارے مالک و آقا کا کیا نام ہی مجھسے انھین
کیا کام ہی اسنے کہا کہ ہمارے مالک و آقا کا نام تو خواجہ خضران بن عمرو ہی وہ عیار ہین صاحبقران
کے مگر مجھے یہ نہین معلوم کہ انھین آپ سے کیا کام ہی یہ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی طرح میرا گذر ان تک ہو یہ
سنتے ہی فوراً اسکے ہمراہ طرف خواجہ کے روانہ ہوا اور قریب پہونچکر مجرا کیا اور مودب کھڑا ہو رہا
کہ اتنے مین خواجہ نے اس سے پوچھا کہ اب تم کیون آئے ہو کیا مطلب رکھتے ہو اسنے دست بستہ
عرض کیا کہ ایک نامہ اور خدمت صاحبقران مین لایا ہون اپنے شہریار کا فرستادہ ہون مگر یہان
آکر معلوم ہوا کہ دربار برخاست ہو گیا ہی اور صاحبقران اپنے خیمہ مین واسطے آرام کے تشریف
لے گئے ہین اور آرام فرماتے ہین کم نصیبی سے قدمبوسی نہ حاصل ہوئی شرف ملازمت سے محروم
رہا مگر نامہ جو لیکر آیا ہون بہت ضروری ہی یہ خیال کیا کہ یہ نامہ کیونکر خدمت صاحبقران مین پہونچے اور
کیا صورت ہو جو مین بھی ملازمت سے مشرف ہون اسی فکر مین تھا کہ یہان میرا گذر ہوا اور آپ کی ملازمت
سے مشرف ہوا اب براہ مہربانی کوئی تدبیر ایسی فرمایئے کہ مین اس غم سے آزاد ہون اور دل شاد ہون
اور یہ نامہ صاحبقران تک پہونچ جاے اور میرے آنے کی خبر ہو جاے خواجہ نے فرمایا کہ وہ نامہ
کہان ہی لاؤ مجھکو دو مین انکو جب بیدار ہونگے دیدونگا جواب حاصل کر کے اپنے عیار کے ہاتھ تمھارے
پاس بھیج دونگا اسنے عرض کیا کہ یہ نامہ ضروری ہی اور مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا ہی خواجہ نے فرمایا کہ اچھا
ٹھہر جاؤ جب وہ بیدار ہونگے تو تمھارے آنے کی خبر کی جائیگی اتنی دیر توقف کرو اور دم لو اسنے عرض کیا
کہ بہت بہتر خواجہ نے ایک عیار سے فرمایا کہ ایک کرسی انکے واسطے لاؤ وہ کرسی لیکر آیا اور بچھا دی
اسپر عیار تہمر تیز پا بیٹھ گیا اور خواجہ کا عدل و انصاف دیکھنے لگا یہانتک کہ خواجہ نے سب کامون سے
فرصت کی اور وہ وقت آیا کہ مسافر مغرب نے تین منزلین طی کین یعنی سہ پہر کا وقت ہوا خواجہ اپنی کرسی
پر سے اٹھے اور طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوئے اور خیمہ مین داخل ہوئے یہان صاحبقران
بھی خواب راحت سے بیدار ہوے اور نماز ظہر پڑھنے مین مشغول ہوئے کہ خواجہ پشت
صاحبقران پر آکر کھڑے ہوئے کہ صاحبقران نے نماز سے فرصت کر کے طرف خواجہ کے دیکھا
اور فرمایا کہ کیون کیا کہتے ہو خواجہ نے عرض کیا کہ تہمر تیز پا عیار نامہ بادشاہ صنوبریہ کا لیکر حاضر ہوا ہی اور
باریابی چاہتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بلاؤ خواجہ نے چوبدار سے کہا کہ وہ کوتوالی مین موجود ہی اسکو
بلا لاؤ یہ سنکر چوبدار طرف کوتوالی کے گیا اور اسکو اپنے ہمراہ لیکر داخل خیمہ ہوا اسنے مجرا کیا اور نامہ
پیش کش کیا صاحبقران نے نامہ لیکر خود پڑھنا شروع کیا اسمین بعد القاب و آداب کے تحریر تھا کہ
حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہی بہت درست بجا ہی اور کوئی شک و شبہہ نہین یہ عین آپ کی عنایت ہی کہ
آپ نے مجھکو طلب فرمایا مجھکو آنے مین کچھ انکار نہین ہی مین حاضر ہون مگر بسبب چند وجوہ کے اسقدر نادم
ہون اگر حضور کا جی چاہے اور تکلیف و زحمت نہو تو واسطے چند ساعت کے دریاے سبز رنگ پر کہ

درمیان اس صحرا کے واقع ہے تشریف لائیے اور یہ بندہ بھی وہین کل بوقت صبح حاضر ہوگا جو کچھ آپ کو اُس حقیر سے دریافت فرمانا ہو وہان دریافت کر لیجیئے گا جو کہ مجھکو معلوم ہوگا ضرور خدمت عالی مین عرض کردونگا اور جو مجھسے آپ کی خدمت ہوسکے گی بجالاؤنگا مگر اتنا امیدوار ہون کہ جو کچھ آتش اس خاکسار کو ممکن ہی ضرور نوش فرمایئے گا میری عزت بڑھ جائیگی تقصیرات کے معافی کا خواستگار ہون مجبور و ناچار ہون میرے نہ حاضر ہونے کی گستاخی کو معاف کیجیے زیادہ اور کیا تحریر کیا جاوے والسلام خیر ختام صاحبقران جب نامہ ملاحظہ فرما چکے اُس عیار سے کہا کہ تم جاؤ ہم کل صبح کو ضرور ضرور آئینگے اور اپنے بادشاہ سے ہماری طرف سے کہدینا کہ کل ہمارا انتظار کرین ہم ضرور بہمراہی خواجہ عمرد آئینگے یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ اسکو خلعت گران بہا سے مخلع کرو خواجہ نے بموجب حکم اُسکو خلعت مرحمت کیا اُسنے مجرا کر کے لیا اور سلام رخصتی کر کے طرف اپنے شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہوا اور دردولت شاہی پر آیا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ آرام فرماتے ہین چونکہ رات زیادہ آگئی تھی بادشاہ کو بیدار کرانا مناسب نہ سمجھا اپنے مکان آیا کھانا کھا کر سامان سونے کا کیا چونکہ تھکا ہوا تھا لیٹتے ہی سوگیا یہ کہنا بھول گیا کہ مجھکو سویرے جگا دینا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور اچھی طرح دن نکل آیا اُسکی آنکھ کھلی اب جو دیکھا کہ آفتاب نکل آیا ہے فوراً اٹھا اور کپڑے پہنکر طرف دردولت شاہی کے روانہ ہوا اُس وقت پہونچا کہ بادشاہ مع خدم وحشم کے دریاے سبز رنگ کی طرف روانہ ہو چکے تھے جب یہ ملازمان شاہی سے معلوم ہوا تو فوراً اُس طرف کو بصد تیز گامی روانہ ہوا یہانتک کہ سواری بادشاہ کی راہ مین ملی اُسنے بڑھ کر مجرا کیا اور بادشاہ سے کل حال جو کہ صاحبقران سے سنا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر جواب دیا کہ کیٔی تمر تیز پا تو اس وقت بہت جلد طرف دریاے سبز رنگ کے جا اور وہان صاحبقران کے آنے کا منتظر رہ جب وہ تشریف لائین تو سردارون کو انکی تشریف آوری سے آگاہ کرنا کہ وہ استقبال کر کے لیجائین اور بعزت و حرمت اُنکی مہمانداری کرین کہ اتنے مین مین بھی وہان پہونچ جاؤنگا کیونکہ سوا تیرے کوئی اُنکو نہین پہچانتا ہے تو نے اُنکو دربار مین بھی دیکھا ہے یہ حکم پاتے ہی تمر تیز پا فوراً طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اور وہان پہونچکر منتظر آمد صاحبقران کا ہوا کہ دیکھیے کب صاحبقران تشریف لاتے ہین ادھر بادشاہ نے بعد روانہ کرنے تمر تیز پا کے حکم بہت جلد چلنے کا دیا یہ حکم پاتے ہی تخت شاہی روانہ ہوا اب اسکا حال وقت پر تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے

کہ ادھر بعد جانے عیار تمر تیز پا کے صاحبقران عالی شان نے امور ضروری سے فراغ حاصل کر کے انتظام دربار مین جانے کا کیا اور لشکر اور ہمراہ خواجہ کو لیکر طرف دربار کے چلے ادھر سب سردار حاضر دربار ہوے اتنے مین صاحبقران تشریف لاے سب کا سلام و مجرا لیا اپنے دنگل پر بیٹھے کہ بادشاہ بھی تشریف لائے سب نے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ فرما ہوے جب بادشاہ تشریف فرما ہو چکے تو دست بستہ صاحبقران نے عرض کیا کہ حضور ایک نامہ اور بادشاہ صنوبر پریہ کا میرے پاس آیا تھا اُسنے مجھکو دریاے سبز رنگ پر واسطے ملاقات کے بلایا ہے اور جو کچھ مضمون نامہ تھا وہ بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ مین نے کل کا وعدہ اُس سے کر لیا ہے بادشاہ نے فرمایا جو کچھ کہ آپنے اُس سے کہا بہت مناسب ہے کل صبح کو مع چند سردارون کے تشریف لیجائیے گا صاحبقران نے کہا کہ مین نے وعدہ تنہا جانے کا کیا ہے اور حضور مین تنہا جاؤنگا کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہے بیکار زحمت دینے سے کیا حاصل

اگر ایسے ہی مرضی عالی ہے تو خواجہ کو ہمراہ لے لونگا اور کسی سردار کی کچھ ضرورت نہین ہے صرف خواجہ کافی ہین
بادشاہ نے فرمایا جو مرضی آپ کی میرے نزدیک سردارون کا ہمراہ لے لینا بہت مناسب تھا مگر جب آپ وعدہ
کر چکے ہین کہ مین تنہا آؤنگا تو خیر بسم اللہ صبح کو تشریف لیجائیے گا مگر ہر وقت تشریف لے جانے کے ہمسے
مل لیجیے گا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر بعد اسکے اور گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ وقت شام
کا آیا دربار برخاست ہوا بادشاہ اور صاحبقران اور سب سردار جا کر اپنے اپنے خیمون مین بعد فراغت
نماز و وظائف آرام پذیر ہوے یہانتک کہ صبح ہوئی حسب معمول دربار آراستہ ہوا جبکہ بادشاہ دربار
مین آچکے تو فوراً صاحبقران اپنے دنگل سے اُٹھے اور سامنے تخت بادشاہ کے آئے اور عرض
کیا کہ اب غلام رخصت ہوتا ہے بادشاہ نے فرمایا بسم اللہ کیجیے صاحبقران نے مجرا کیا اور خواجہ کو ہمراہ
لیکر طرف دربارگاہ تشریف لے چلے یہ دیکھکر چند سردار اپنے دنگلون اور کرسیون سے اُٹھے اور قصد
جانے کا کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ تکلیف نکرین کوئی زحمت کرنے کی ضرورت نہین ہے
مین تنہا جاؤنگا صرف خواجہ کو بحکم شاہی کے ہمراہ لیے جاتا ہون ورنہ انکی بھی کچھ ضرورت نہ تھی یہ فرماکر
اور سردارون کو منع فرماکر برآمد ہوے کہ سائیس نے اسپ صبا رفتار حاضر کیا سوار ہوکر روانہ ہوے
خواجہ بھی گوشہ غاشیہ کا تھامکر مرکب کے برابر چلے صاحبقران کو تو طرف دریاے سبز رنگ کے
روانہ رکھا جاتا ہے دیکھیے کہ یہ کب پہونچتے ہین اور کیا کیا واقعات انکو وہان درپیش آتے ہین

اب یہان سے کچھ حال اس ساحر کا تحریر ہوتا ہے کہ جو عرضی تہمتن جادو کی لیکر
خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوا ہے

منقش کن نقش معنی بیان رقم کردہ انجاجنین داستان ہے کہ وہ ساحر تخت سحر پر سوار ہوکر اور یک
ابر پارہ چنگ رنگ سحر پر قائم کرکے طرف طلسم آئینہ کے آیا اور وہان آکر تخت سحر آتارا اور
زمین پر آکر بعض لوگون سے دریافت کیا کہ لشکر صاحبقران کا کہان ہے لوگون نے پوچھا کہ آپ
کہان سے آئے ہین اور لشکر صاحبقرانی کے دریافت کرنے سے کیا کام ہے اسنے جواب دیا کہ مین
ایک عرضی ایک طلسم کیر وزیر سے پاس صاحبقران کے لایا ہون لوگون نے پوچھا کہ کون سے صاحبقران کو
پوچھتے ہو اسنے جواب دیا کہ کوئی اور بھی صاحبقران ہین مین جانتا ہون کہ سواے صاحبقران
ثانی کے اس عالم مین دوسرا صاحبقران نہین ہے کیونکہ صاحبقران اول تو خانہ کعبہ کو تشریف لے گئے
اور اپنی جگہ پر صاحبقران ثانی کو مقرر فرما گئے جب سے وہ صاحبقران کے لقب سے مشہور ہو گئے
وہی اب صاحبقران ہین یہ سنکر ان لوگون نے کہا کہ یہان نیا بندوبست ہو گیا ہے یعنی شاہزادہ بدیع الملک
صاحبقران لشکر ہوے ہین اور صاحبقران ثانی بعد قتل ہونے اشراق جادو اور زمرد ثانی اور لوج
کے طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے تشریف لے گئے اور منصب صاحبقرانی
بدیع الملک کے سپرد کر گئے اب جب سے وہ صاحبقران ثالث کے نام سے مشہور ہوے اور بہت
سپاہ سے کوچ کرکے طرف ایوان نہ طاق کے واسطے مقابلہ اور قتل کرنے آئینہ اندام جادو کے
تشریف لے گئے ہین اور دشت بہار افزا مین جو متعلق ایوان نہ طاق ہے فروکش ہین اور اپنے لشکر کا
بادشاہ داراب جمشید کو کیا ہے یہ حال ہمکو زبانی اکثر سوداگرون کے معلوم ہوا تھا جو ادھر سے آئے
تھے اب نہین معلوم کہ وہ وہین تشریف فرما ہین یا اور کہین کوچ کر گئے یہ سنکر وہ ساحر فوراً تخت سحر پر

ہوا اور طرف ایوان نہ طاق کے روانہ ہوا اور اُس وقت ہو نچا کہ جس وقت صاحبقران بارگاہ سے
برآمد ہو چکے تھے اور اسپ صبا رفتار پر سوار ہو کر مع خواجہ کے واسطے ملاقات صنوبر مشبہ نشین کے
طرف دریائے سبز رنگ کے روانہ ہوئے تھے کہ آسمان پر ابر نارنجی رنگ کا طرف سے طلسم
آئینہ کے آتے ہوئے معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تو کسی ساحر کی آمد
معلوم ہوتی ہی خواجہ نے عرض کیا جی ہاں یہ کہکر جھٹ گلیم اوڑھ لی اور صاحبقران کے برابر آ ٹھہرے
ہوئے کہ اتنے میں وہ ابر قریب آیا اور طرف زمین کے مائل ہوا اور قریب زمین کے آکر شق ہوا اور
اُسمین سے تخت پیدا ہوا اور اُسپر ایک ساحر بیٹھا ہوا تھا جیسے نظر اُس ساحر کی صاحبقران پر پڑی
فوراً تخت پر سے کود پڑا اور سامنے آکر مجرا کیا اور دست بستہ کھڑا ہو گیا صاحبقران نے اُسکو
پہچانا اور حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ میں عرضی لایا ہوں تہمتن جادو حاکم شہر فیروزیہ کی صاحبقران
نے کہا وہ عرضی کہاں ہی اُسنے عرض کیا کہ حاضر ہی اور یہ کہکر عرضی جھولی سے نکالکر پیش کی صاحبقران
نے فرمایا کہ کچھ زبانی بھی کہا ہی یہ سُنکر جو کچھ تہمتن نے زبانی عرض کیا تھا وہ بھی عرض کیا اور آنا طوفان
کر گردن مشتاق کا مع لشکر اور آنا نامہ کا اور جواب لکھنا اُسکا اور اُسنے میں روانہ کرنا اُس طرف کوا در جانا
اپنا طلسم آئینہ میں اور بانا لشکر کو ایک دو لشکر یوں سے یہ سب حال بیان کرتا یہ سنکر صاحبقران
عرضی کو ملاحظہ فرمایا اُسکے مضمون کو اور جادوگر کی تقریر کو مطابق پایا بعد ملاحظہ عرضی خواجہ کی طرف
دیکھا خواجہ کو نپایا آواز دی کہ ای خواجہ تم کدھر گئے آواز دی کہ موجود ہوں صاحبقران نے فرمایا
کہ تم کہاں ہو ہمیں نہیں معلوم ہوتے ہو کہا کہ آپکے پہلو میں ہوں میں نے بخوف جادوگر گلیم اوڑھ لی ہی
صاحبقران نے فرمایا کہ گلیم اُتار ڈالو یہ دشمن نہیں میں عرضی تہمتن جادو کی لیکر شہر فیروزیہ سے آئے
میں تمکو خوف نچاہیے خواجہ نے یہ سُنکر گلیم اُتار ڈالی ظاہر ہوئے تب صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ
یہ کیا تھا عرض کیا کہ حضور احتیاط شرط ہی آدمی کو چاہیے کہ اپنی جان کی حفاظت مقدم جانے جب
مین نے آمد جادوگر کی دیکھی تو خیال کیا کہ اگر دشمن ہو تو تم اُسکا کیا بنا لوگے جب گیر کہدیگا تمھارے پاؤں
زمین پکڑ لیگی تم بے حس و حرکت ہو جاؤ گے یہ تمکو پکڑ لیجائے گا اس سبب سے میں نے گلیم اوڑھ لی
اور آپ کی نسبت تو یہ خیال تھا کہ یہ آپ سے کچھ مزاحم نہوگا اور اگر ہوگا بھی تو آپ کا کیا بنائے گا کیونکہ
آپ باطل السحر ہیں مالک اسم اعظم ہیں جب وہ آپ پر سحر کریگا آپ اسم اعظم پڑھینگے سحر اُسکا رد
ہو جائے گا آپ کو کچھ آسیب نہ ہونچے گا مفت جان جائیگی تو میری جائیگی اچھا آپ خود انصاف سے
خیال فرمائیے کہ یہ خیال میرا اچھا تھا یا نہیں صاحبقران اس تقریر پر ہنس دئیے اور فرمایا کہ اب تم بالکل
اپنے باپ کے قدم بقدم ہو گئے یہ فرماکر اُس ساحر کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ کے مراجعت فرمائی جب داخل
دربار ہوئے تو بادشاہ اور دیگر سرداروں نے جو صاحبقران کو واپس آتے ہوئے دیکھا اور ایک
ساحر کو بھی ہمراہ آتے ہوئے دیکھا تو استفسار کیا کہ خیریت تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ جی ہاں خیریت
ہی اور اپنے دنگل پر آکر بیٹھ گئے اور اُس ساحر کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا وہ بادشاہ اور صاحبقران
اور مریخ آفتاب علم کو مجرا کرکے بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو صاحبقران نے وہ عرضی جو کہ تہمتن جادو نے
بھیجی تھی بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ ملاحظہ فرماکر اسمیں جو ارشاد فرمائیے ظل اللہ نے وہ عرضی لیکر
ملاحظہ کرنا شروع کیا ادھر صاحبقران متوجہ ہوئے طرف مریخ آفتاب علم کے اور فرمایا کہ آپ نے
اس ساحر کو پہچانا کہ کہاں سے آیا ہی اور کون ہی اُسنے عرض کی کہ جی ہاں میں نے پہچانا کہ یہ روشن جادو

ہیں اور شہر فیروزریہ سے آئے ہیں مگر یہ نہیں معلوم کہ کس ضرورت سے آئے ہیں صاحبقران نے فرمایا
کہ یہ تہمتن جادو کی عرضی لائے ہیں کہ اسکے اوپر بحکم سیلم وویلم ایک پہلوان طوفان کرگدن شاہی
نے مع ایک لاکھ بیس ہزار پہلوانوں کے لشکر کشی کی ہی آنا سنتے ہیں اطلاعاً ہمکو تحریر کی ہی عمر نے
عرض کیا کہ حضور تہمتن جادو کا کوئی کیا کر سکتا ہی وہ ایسے دیووں کو کافی ہی اگر وہ بجائے خود ہی صاحبقران
نے فرمایا نہیں اسکو اطلاع کرنا ضرور تھا اور ہمکو اسکی مدد کرنا ضرور ہی کیا اس نے نہیں سنا بادشاہ تم بھی عرضی
ملاحظہ فرمایئے صاحبقران اسکے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آپ کسی سردار کو تجویز کرین کہ وہ جاکر تہمتن جادو
کی مدد کرے یہ سنکر صاحبقران نے مرتیخ آفتاب علم سے کہا کہ تم ابھی وقت معہ فوج ساحران دلیر
ساحران واسطے مدد تہمتن جادو کے طرف شہر فیروزریہ کے کوچ کرو اور وہان پہونچکر تہمتن جادو کی مدد
کرو یہ کلام صاحبقرانی سنکر مرتیخ آفتاب علم نے کہا کہ غلام کو حضور معاف فرمائین اور کسی سردار کو
روانہ فرمائین غلام قدمون سے حضور کے جدا نہوگا یہ امر بہت مشکل ہی کہ مین جاؤن اور مدد کرون اور دوسرا
امر یہ بھی ہی کہ آپکا ارادہ واسطے فتح ایوان نہ طاق کے ہی اور وہان کا دہقانہ سحر وساحری ہی ایسی
حالت مین کیونکر حضور کو چھوڑ کر چلا جاؤن میرا دل اسکو گوارہ نہین کرتا ہی اور وہان میرا کام کیا ہی
تہمتن جادو کافی ہی مین یہان سے کسی اور سردار کو روانہ کرو مجھے میرا آپکے ہمراہ فتح ایوان
نہ طاق مین ہونا ضرور ہی کیونکہ وہان کے ساحر بڑے مکار ہین سوائے مکر وفریب کے کوئی کام نہین
کرتے ہین میرے نزدیک تو میرا ہمراہ لشکر رہنا ضرور ہی صاحبقران نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہی
مگر تمہارا جانا طرف شہر فیروزریہ کے ضرور ہی کیونکہ مثل تمہارے وہان کے حالات سے کوئی واقف
نہین ہی اور تہمتن جادو کی تحریر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ اسکے لشکر مین ساحر بھی ہین ایسی حالت مین
سوائے تمہارے اور کون ہی کیونکہ سحر مین تمہارا مثل ونظیر نہین ہی تم جاکر ایک دم مین اس لڑائی کو
فتح کرلوگے نہین معلوم کوئی اور سردار جائے اس سے لڑائی کیونکر ہو اگر وہ سحر سے کام لے تو وہ کون
جواب دے لڑائی بگڑ جائے اور پھر یہان سے مدد جانے کی ضرورت ہو اور جبتک یہان سے مدد
جائے وہان قلعہ پر دشمنون کا قبضہ ہوجائے اور شہر کو وہ تاخت وتاراج کرڈالین پھر جب یہان سے
لشکر جائے اور مقابلہ ہو اور اگر وہ میدان مین مقابلہ نکرین اور قلعہ بند ہوکر لڑین تو جنگ کو عرصہ ہوگا
اور سب بندگان خدا کے خون ناحق ہونگے تمہارے جانے سے یہ لڑائی باسانی فتح ہوجائیگی اور طول نکھینچیگا
اگر وہ سحر سے کام لینگے تو تم اسکا بھی بندوبست کرلوگے اور کوئی اس لائق نہین ہی کہ وہ ان لوگون کی
کی لڑائی کیلئے مناسب وقت یہ ہی کہ تم ابھی جاؤ اور وہان کی لڑائی بہت جلد فتح کرکے ہم سے آملو اور
مین بھی یہان کا فیصلہ دیوانان سے ہوں جب آپسے مقابلہ نہین ہولیتا ہی یہان سے کوچ نکرونگا یقین
ہی کہ جنگ سے تم بھی وہان سے فرصت کرلوگے اور آجاؤگے دوسرے ابھی تو مین واسطے ملاقات حضور
بلقیس کے دریائے سبز رنگ پر جاتا ہون دیکھون کہ اس سے کیا گفتگو ہوتی ہی آیا اس سے
بھی جنگ ہوتی ہی یا صلح اگر جنگ قرار پائی تو یقینی عرصہ لگیگا اور مقابلہ عظیم پڑیگا دیکھئے کب فرصت
ہو اور اگر جنگ نہوئی تو مین بغیر فیصلہ جنگ دیوانان کبھی نہ کوچ کرونگا لہذا تمکو لازم ہی کہ تم میرے
کہنے کو قبول کرو اور جانب فیروزریہ مع لشکر روانہ ہو مرتیخ نے بہت کچھ عذر وانکار کیا اور بہت
عجز وانکسار کیا مگر صاحبقران نے نہ منظور کیا تب وہ مجبور ہوگیا اور دست بستہ عرض کیا کہ غلام
مجبور ہی کوئی عذر حضور نے نہ منظور فرمایا میرا تو جی قدمون سے جدا ہونے کو نہ چاہتا تھا مگر حکم عالی سے

مجبور ہو گیا مگر جب آپ دریاے سبز رنگ سے واپس آئین گے تب مین اُس طرف کوچ کرونگا حمزہ
صاحبقران نے فرمایا کہ نہین تم اسی وقت کوچ کا سامان کرو اور روانہ ہو کیونکہ مجکو اس امر مین بہت تعجیل
مد نظر ہی تم وہان جاکر اس لڑائی سے جلد فرصت کرو اور پھر یہان آکر پہونچو کہ ہمکو بھی تمھارا اقتدا ہونا گوارہ
نہین ہی ناچار حالت مجبوری مین کیا چارہ ہی یہ کہکر اُس ساحر سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ ہمراہ مرتخ آفتاب علم
چلے جانا اُسنے عرض کیا کہ مجھے پہلے پہونچنا چاہیے کہ مین اپنے حاکم کو تشریف آوری شاہزادے کی
خبر دون کہ وہ آگاہ ہون اور استقبال وغیرہ بجا لائین اور اگر مین نجاؤنگا تو انکو کون اطلاع دیگا وہ تو
لا علم ہین یقین ہی کہ وہ شہر مین بھی نہون مقابلہ کو چلے گئے ہون کیونکہ انھون نے سات روز کا وعدہ
کیا تھا تو مجکو اُسنے رخصت ہوے آج پانچ روز ہوے ہین اور دو ایک روز اور راہ مین صرف
ہو جائینگے یقین ہی کہ مین جو وہان پہونچونگا تو لڑائی شروع پاؤنگا مین جاکر انکو لڑائی سے منع کرون
اور آمد شہزادے کی خبر دون عرض کرون کہ تا تشریف آوری لڑائی موقوف کرو جب شاہزادہ عالی منزلت
آجائین تب لڑائی ہو یہ سنکر صاحبقران نے اُسے خلعت رخصت دیا اور عرضی کی پشت پر تحریر کردیا
کہ تمھاری عرضی ہمکو پہونچی ہم حال سے آگاہ ہوے ہمنے صرف بمزید احتیاط شاہزادہ مرتخ آفتاب علم کو
مع سپاہ کے تمھاری مدد کو روانہ کیا ہی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ تم کافی ہو اور اس لڑائی کی ہستی کیا ہی ایسی ایسی
ہزار لڑائیان ہون تو ہمکو خوف نہین ہی مگر برا وقت کیا کہین لینے جاتا ہی انسان کو چاہیے کہ ہر وقت
انجام کا خیال رکھے اور دشمن کو حقیر اور ناچیز نہ خیال کرے بقول شاعر دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد +
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + لہذا تم تا پہونچنے اپنے شہزادہ کے لڑائی آغاز نہ کرنا وہ خود آکر عرصہ
قلیل مین لڑائی کو فتح کرلینگے تھوڑے لکھے کو بہت جانو یہ لکھکر اُس ساحر کو دیا وہ ساحر رخصت
ہوکر طرف شہر فیروزیہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے جانے کے صاحبقران نے مرتخ آفتاب علم کو
مع لشکر بیشمار اور سپاہ آتشبار کی طرف شہر فیروزیہ کے روانہ کیا بعد روانہ کرنے مرتخ آفتاب علم
کے آپ بھی بادشاہ سے رخصت ہوکر اور خواجہ کو ہمراہ لیکر دربار سے باہر آئے اور اسپ باد رفتار پر
سوار ہوکر روانہ طرف دریاے سبز رنگ کے ہوے ادھر بادشاہ نے چند سردارون سے مخاطب
ہوکر فرمایا کہ آپ لوگ بھی واسطے مدد صاحبقران کے عقب صاحبقران مین جائین اور جنگل مین
اور کوہ مین پوشیدہ رہین جس وقت آپ یہ دیکھین کہ کچھ شور و غل طرف دریاے سبز رنگ کے
برپا ہی تو اُسی وقت فوراً باشمشیر ہاے برہنہ مدد صاحبقران کو پہونچ جائیگا کیونکہ مجکو یہ خوف ہی کہ کہین
صنوبر بلشہ نشین سے اور صاحبقران سے تکرار نہو اور نوبت بجنگ و پیکار نہ پہونچ جاے کیونکہ
یہ تو تحمل نہ کرینگے اور جواب سخت دینگے اور وہ خیال کریگا کہ یہ تنہا ہین انپر دباؤ ڈالنے لگا وہ کبھی
نہ دبین گے ضرور تکرار ہوگی اور نوبت بجنگ پہونچیگی اس حالت مین آپ لوگون کا پوشیدہ رہنا بہتر ہی
اور چند ہرکارون کو بلا کر حکم دیا کہ تم ہمکو دمبدم کی خبر دیتے رہو اور جو کچھ وہان واقعہ گذرے اُس سے
ہمکو آگاہ کرو اور سردارون کو بھی آگاہ کرنا مین یہان مستعد بیٹھا ہون یہ کلام فیض ترجمان سنکر سردار
مثل قیصر صاف باطن گرگین درشت چنگال محراب گرد نستانی اور دیگر سرداران نامدار اپنے اپنے
دنگلون اور کرسیون سے اُٹھے اور مجرے کرکے باہر دربار سے آئے اور مرکبون پر سوار ہوکر روانہ
ہوے ادھر ہرکارے سب طرف دریاے سبز رنگ کے چلے اور یہان بادشاہ بجاہ کیوان بارگاہ
مع دیگر سردارون اور عزیزون کے منتظر اس امر کے بیٹھے کہ اگر ہرکارے خبر لا کے دین تو ہم روانہ ہون

مگر اب حال صاحبقران کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ خواجہ کو ہمراہ لیے ہوئے طرف دریاے سبز رنگ کے چلے جاتے ہین کہ سامنے سے ایک تختہ زمرد کا
معلوم ہوا صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ دیکھو تو یہ کیا چیز سامنے نظر آتی ہی خواجہ نے
بغور دیکھکر عرض کیا مجکو تو یہی دریاے سبز رنگ معلوم ہوتا ہی کیونکہ اُس سبزی مین حرکت ہی صاحبقران
نے جو غور کیا تو فرمایا کہ ہان خواجہ سچ کہتے ہو یہی دریاے سبز رنگ ہی مگر خواجہ ہمنے آجتک دریاے
سبز رنگ نہین دیکھا اور نہ کسی کی زبانی سنا بڑے بڑے طلسم اور عجائب ہماری نظر سے گذرے
اور ہمارے عزیزون نے بہت بہت سے طلسم فتح کیے مگر کبھی یہ نہین بیان کیا کہ ہمنے دریاے سبز رنگ
دیکھا یہانتک کہ صاحبقران اول اور ثانی نے بھی تمام پردہ قاف کی سیر فرمائی اور اکثر دریا او نہر
اور عجائبات دیگر کا وہان کے ذکر فرمایا مگر یہ نہین فرمایا کہ کوئی سبز رنگ کا دریا تھا مجکو یہ کارخانہ
سحر کا معلوم ہوتا ہی ضرور یہ کسی ساحر کا سحر ہی اور یہان کہین طلسم کی حد ہی خبر معلوم ہوجائیگا یہ کلام کرتے ہوے
قریب دریا کے پہونچے اور کنارے دریا کے کھڑے ہوکے اُسکی سیر فرمانے لگے پانی اس قدر
صاف اور شفاف تھا کہ زمین معلوم ہوتی تھی مگر سبز رنگ اور جو جانور آبی اس دریا مین تھے وہ بھی سبز
تھے اور چلتے ہوے معلوم ہوتے تھے صفائی کا یہ عالم تھا جو اور پانی کے شناوری کر رہے تھے یہ معلوم ہوتے تھے کہ کسی کاریگر نے
اُنکو ٹکڑہ زمرد کا تراش کر بنایا ہی اور اس پانی کا یہ حال تھا کہ ہر بار وہ طغیانی کرتا تھا اور جا در اُسمین سے
اُٹھتی تھی تمام صحرا اُسکی رنگت سے سبز ہوجاتا تھا وہ پانی نہ معلوم ہوتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے زمرد
کو پیس کر بہا دیا ہی اور ایک قسم کی چمک اُسمین تھی صاحبقران یہ رنگ دیکھکر خواجہ سے فرمانے لگے
کہ سحر و ساحری کا بھی عجب کارخانہ ہی ہمنے عجائب دیکھنے مین آتے ہین کہ جہان عقل نہین کام کرتی ہی
فرمایا کہ اس پانی کو اُٹھا کر دیکھین کہ آیا یہ پانی بھی سبز ہی یا اصل مین سفید ہی اور اُسکے نیچے کوئی پہاڑ یا زمین
سبز رنگ واقع ہوئی ہی جسکی وجہ سے یہ سبز رنگ معلوم ہوتا ہی یہ خیال کر چکے تھے اور چاہتے تھے کہ پانی
چلوؤن اُٹھائین کہ ایک آواز مہیب آئی کہ ای شخص یہ کیا کرتا ہی کیون اپنے تئین عذاب مین مبتلا کرتا ہی یہ آواز
سنکر صاحبقران ادھر اُدھر دیکھنے لگے اور خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تمنے بھی کچھ آواز سنی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان سنی تو ہی مگر آواز دینے والا معلوم نہین ہوتا یا صاحبقران آپ سچ فرماتے تھے کہ یہ
کارخانہ سحر کا ہی حضور بہشتہ نشین کے خیمہ کو تلاش کرین اور اُس سے آپ کو یہ بھی حال معلوم ہوجائیگا
اور دریا کی بھی کیفیت اُس سے دریافت کر لیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ مین ابھی اور ٹھہرتا ہون
اگر ایکبار بھی یہی آواز آئی تو مین یہان سے چلا جاؤنگا اور بعد دریافت حال اُسکا تدارک کرونگا کیونکہ
اب مجھپر فرض ہوگیا کہ اُسکی ماہیت دریافت کرلون اور یہ بھی دریافت کرون کہ یہ کون مقام ہی اور
کس ساحر کا سحر ہی اگر مجھکو حضور بہشتہ نشین کی ملاقات کو جانا نہوتا تو مین یہان سے بغیر دریافت کے
نجاتا مگر مجبوری تو یہ ہی کہ اس سے وعدہ کر چکا ہون وہ ہے کہ ڈرینگے اور بہانہ کردیا خیر دیکھا جائیگا
اور اگر خدا نے چاہا تو ضرور ہم اسکو دریافت کرینگے اور انکو اور دیگر سرداروں کو اس حال سے آگاہ کرینگے
اور ساحر کا سحر مٹا مین گے راستہ صاف کرینگے یہ فرما کر چاہا کہ جھککے ہاتھ پانی مین ڈالین اور پھر چاہین
کہ پھر وہی آواز اور زور سے آئی اور زیادہ ہیبت ناک آئی صاحبقران کو معلوم ہوا کہ جیسے کوئی پانی
مین سے منع کرتا ہی خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ تمنے کچھ سنا دیکھو وہی صدا پھر آئی ہی ضرور یہ دریا بھی کچھ ہی
اور ضرور یہ کسی طلسم کی سرحدگاہ ہی کیا عجب ہی کہ یہ سرحد طلسم الوان نہ طاق کی ہو خیر معلوم ہوجائیگا

صنوبر بیشہ نشین سے دریافت کرین گے کیا عجب جو وہ بتادے یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ آؤ خواجہ چلین اور خیمہ اور مقام ملاقات تلاش کرین خواجہ نے عرض کیا بہت بہتر اور دونون خادم ہمدم کنارہ کنارے اُسی دریا کے تلاش مین صنوبر شاہ کی روانہ ہوئے کوئی کوس آدہ کوس گئے ہونگے کہ خواجہ کو گنبد بارگاہ نظر آیا جسکی چمک سے نظر خیرگی کرنے لگی خواجہ نے صاحبقران سے عرض کیا کہ یا حضرت صاحبقران دیکھیے وہ قبہ بارگاہ نظر آتا ہے یقین ہے کہ اُسی مقام پر آپ کی دعوت کا سامان ہو اور وہین صنوبر بیشہ نشین بھی ہو اور یہ بارگاہین وہین کہ جنمین آپ کی دعوت کی جائیگی صاحبقران نے فرمایا کہ کیا عجب ہے ایسا ہی ہے یہ فرماکر اور آگے بڑھے اب تو بالکل سامنے دکھائی دینے لگے صاحبقران نے جو ملاحظہ فرمایا تو یہ دیکھا کہ دو بارگاہین استادہ ہین ایک برنگ سبز اور ایک برنگ سرخ اور خوب آراستہ ہین اور بہت کچھ سامان ہو رہا ہے اور کچھ لوگ بھی ٹہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمہارا گمان درست تھا دیکھو وہ کچھ سردار اور اہل کار ہین یقینی منتظر ہین چلو دیکھین کہ کیونکر بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوتی ہے اور کیا طرز گفتگو ہوتا ہے یہ تقریر خواجہ سے کرتے ہوئے اُس طرف کو روانہ ہوئے یہان شمر تیز پا بحکم بادشاہ وہان موجود تھا جیسے ہی اُسکی نظر صاحبقران اور خواجہ پر پڑی فوراً سردارون کو خبر کی کہ صاحبقران تشریف لاتے ہین سردار فوراً بمجرد سننے اس خبر کے واسطے استقبال کے روانہ ہوئے راہ مین صاحبقران سے ملے شمر تیز پا نے بڑھ کر مجرا کیا اور عرض کیا کہ یہ سب سردار آپ کے استقبال کو حاضر ہین پھر ہر سردار نے صاحبقران کو مجرا کیا اور ہمراہ لیکر طرف بارگاہ سبز رنگ کے چلے در بارگاہ پر حاجب و دربان جو کہ حاضر تھے سبنے مجرا اور قواعد شاہی ادا کیا ایک شخص نے بڑھ کے گھوڑا لیا صاحبقران اُتر کر داخل خیمہ ہوئے اور مسند زرنگار پر آکر تشریف فرما ہوئے اور جو سردار کہ واسطے استقبال کے آئے تھے وہ داخل بارگاہ ہوئے اور اپنے قرینے سے مودب بیٹھے اور خواجہ بھی ایک طرف بیٹھ گئے کہ صاحبقران نے ایک سردار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آپ کے شہنشاہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ وہ ابھی تشریف نہین لائے ہین پہلے ہم لوگون کو آپکی خدمت کے واسطے روانہ کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ چلو ہم بھی آتے ہین تم تا وقتیکہ صاحبقران کو اگر وہ قبل ہمارے آنے کے تشریف لائین تو اُنکی خاطر و مدارات کرنا اور بٹھانا کہ اس عرصہ مین ہم بھی آجائین گے لہذا ہم بموجب حکم شہنشاہ یہان حاضر ہوئے اور آپکی خدمت بجا لائے یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھیے کتنے عرصے مین تمہارے شہنشاہ تشریف لاتے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ ابھی شمر تیز پا عیار جو آپ کی خدمت مین نامہ لیکر گیا تھا آیا ہے اور بادشاہ نے اُسکو اس واسطے بھیجا ہے کہ ہم لوگ تو آپکی صورت زیبا سے آشنا نہ تھے اور وہ آپ کے دربار مین ہو آیا تھا تو بادشاہ نے یہان اسیواسطے بھیج دیا کہ جب آپ تشریف لائین تو ہمکو تشریف آوری سے آگاہ کرے ہم آپکا استقبال کرکے بعزت و حرمت داخل خیمہ شاہی کرین ایسا ہی ہے جیسا کہ بادشاہ نے خیال فرمایا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ یکایک خبر آئی کہ شہنشاہ آ گئے راہ مین ہین یقین ہے کہ قریب دشت آ گئے ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک وہ آئین پردے بارگاہ کے اٹھا دو ہم سیر دریا کرین اور دل بہلائین جبتک تمہارے بادشاہ تشریف لائین اور ہم اُنکی سواری کا بھی سامان دیکھین گے یہ حکم ہوتے ہی پردے اُٹھ گئے اور جو حاجب و دربان خادم و خدمتگار سامنے خیمہ کے سامنے ہوئے استادہ تھے ہٹ گئے کیونکہ یہ خیمہ لب ساحل دریائے سبز رنگ کے تھا اور سامنے اسکے دوسرا خیمہ اور

دریا تھا اور وہ بھی لب ساحل تھا اس وجہ سے دریا کا سیر و تماشا زیادہ تھا دیکھنے لگے کہ یکایک جانب
شمالی سے غبار بلند ہوا کہ جسنے چنبر سپہر دوار کو تیرہ و تاریک کردیا یہانتک کہ وہ غبار قریب دریا آکر شق ہوا اس مین
سے جلوس شاہی نکلنا شروع ہوا بعد گذر جانے جلوس شاہی کے غول کے غول غٹ کے غٹ
خاصبردارون و چوبدارون کے نظر آئے جب وہ بھی جا چکے تو تخت شاہی کو دیکھا کہ کہاران زرین پوش
کاندھون پر اٹھائے ہوئے اور گرد سردارون کا دورا اور وزیر شاہ پائے تخت پر ہاتھ رکھے چلے آتے
ہین یہ دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ لیجیے بادشاہ تشریف لائے اور یہ وزیر شاہ ہین کہ جو تخت
شاہی پائے کو پکڑے ہین یہان یہ ذکر تھا کہ ادھر تخت شاہی قریب خیمہ پہونچ گیا اور تمام ملازمون کا
جو کہ وہان موجود تھے مجرا ہوا تخت شاہی کو کہارون نے دوش سے اتارا بادشاہ داخل بارہ گاہ
ہوئے اور تخت کو رونق بخشی بعدہ خضر تیز پا کو یاد فرمایا چوبدار نے اسکو خبر کی کہ بادشاہ یاد فرماتے ہین
وہ فوراً حاضر ہوکر مجرا بجالایا بادشاہ نے پوچھا کہ صاحبقران تشریف لائے اسنے عرض کی کہ حضور
تشریف لائے ہین اور ساتھ ان سردارون کے جو کہ حضور کی طرف سے واسطے استقبال کے آئے
خیمہ سبز مین تشریف رکھتے ہین اور سیر دریا فرما رہے ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم چند
سرداران معزز کو لیکر جاؤ اور انکو میرے آنے سے آگاہ کرو اور یہ عرض کرو کہ بادشاہ نے کہا ہے کہ اگر
آپکو تکلیف نہو تو یہان تشریف لائیے کہ مین بھی آپ کے جمال باکمال سے اپنی آنکھون کو منور کرون
اور زیارت حضور سے مشرف ہون تاکہ دل محزون کو سرور ہو اور رنج و کلفت دور ہو یہان قدم رنجہ
فرمائیے تاکہ ہم آپسے ملکر خوش ہون جو آپکو دریافت فرمانا ہو دریافت فرمائین جو کچھ مجھکو عرض کرنا ہے
وہ مین عرض کرونگا دو گھڑی صحبت ہو دور آپس کی کلفت ہو وزیر فوراً بحکم شاہی چند سرداران
نامی کو ہمراہ لیکر طرف خیمہ صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران ان سردارون سے گفتگو فرما رہے
تھے اور سیر دریا مین مشغول تھے کہ سامنے سے وزیر آتے ہوئے نظر پڑا صاحبقران نے اسکو جو آتے
ہوئے دیکھا ان سردارون سے فرمایا کہ وزیر تمھارے بادشاہ کا آتا ہے انھون نے عرض کیا جی ہان
صاحبقران نے فرمایا کہ نہین معلوم کیا مطلب ہے انھون نے عرض کیا کہ معلوم ہوجائیگا آنے تو دیجیے
یہان ابھی یہ ذکر تھا کہ وزیر مع ان سردارون کے داخل خیمہ ہوا اور آداب و مجرا بجالاکر جو کچھ بادشاہ
نے فرمایا تھا عرض کیا صاحبقران سنکر فوراً مسند پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اور وزیر کے ہمراہ طرف
خیمہ سرخ کے روانہ ہوئے خواجہ اور وہ سردار جو کہ حاضر تھے وہ سب عقب مین چلے جب قریب
در خیمہ کے پہونچے تو چوبدار نے بڑھکر صاحبقران کے آنے کی خبر بادشاہ کو دی اور عرض کیا کہ حمزہ
صاحبقران مع وزیر اور خواجہ و دیگر سردارون کے چلے آتے ہین کہ باہین خیمہ ملاقات ہوئی بادشاہ
نے سلام مین سبقت کی اور صاحبقران نے جواب سلام دیا بادشاہ نے ہاتھ صاحبقران کا اپنے
ہاتھ مین لیا اور طرف تخت شاہی کے چلے اور قریب آکر کہا کہ آپ تخت کو اپنے قدم مبارک سے
مشرف فرمائیے اور حکم دیا کہ دوسرا تخت ہمارے لیے حاضر کرو صاحبقران نے جواب دیا کہ آپ کا
تخت آپکو مبارک ہو مین تخت پر نہین بیٹھونگا میرے واسطے دنگل بچھا دیا جاوے مین تاج بخش
ہون تاجگیر نہین ہون بادشاہ نے بہت اصرار کیا مگر صاحبقران نے منظور نہ فرمایا کہ اتنے مین خادمون
نے ایک دنگل جواہر نگار لاکر پہلوے تخت مین بچھا دیا جبکہ دنگل بچھ چکا صاحبقران نے بادشاہ
کا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ دنگل پر جلوہ فرما ہوئے اور خواجہ کو بھی ایک کرسی بیٹھنے کو

عنایت

عنایت کی خواجہ اور دیگر سرداران اپنے اپنے مقاموں پر بیٹھ گئے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو باہم مزاج پرسیاں
ہوئی بعد فراغت مزاج پرسی کے بادشاہ نے فرمایا کہ شغل شراب ہونا چاہیے وزیر نے عرض کیا بہت بہتر
اور حکم دیا کہ ساقیان حور لقا حاضر دربار ہوں یہ حکم ہوتے ہی ساقیان زہرہ جمال مع قسطیتوں کے حاضر دربار
ہوئے کہ جن پر نور سے پوش زر بفتی اور کمخوابی پڑے ہوئے تھے بعد حاضر ہونے کے تورے سے پوش اُٹھے
انمیں جام و شیشہ مئے ناب کے رکھے ہوئے تھے کہ اگر زاہد دیکھے تو اُسکی رال ٹپک پڑے بادشاہ نے اشارہ کیا
ساقی نے جام و شیشہ اٹھا کر جام کو بادۂ ناب سے پُر کیا اور دونوں ہاتھوں پر رکھ کر پیشکش شاہی کیا بادشاہ نے اشارہ کیا کہ
صاحبقران کو دے اُسنے دوسرا جام اور شیشہ اٹھا کر جام کو لبریز کر کے روبرو صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے فرمایا
کہ مجکو اِسکا شوق نہیں ہے اور نہ میں عادی ہوں مجکو معاف فرمایئے آپ شغل کیجیے میں اس سے محروم
ہوں جب بادشاہ زیادہ مصر ہوا تو صاحبقران نے فرمایا کہ صاف صاف یہ امر ہے کہ میں یہ شراب تو پیتا نہیں
ہوں مجکو معاف فرمایئے آپ شغل کیجیے میں اس سے محروم ہوں جب بادشاہ بہت مصر ہوا تو صاحبقران
نے فرمایا کہ دراصل یہ بات ہے کہ میں یہ شراب تو پیتا نہیں ہوں کیونکہ میرے واسطے حکماء متقدمین
نے بنائی ہے وہ استعمال کرتا ہوں اور ہمیشہ صاحبقران اول اور ثانی بھی وہی شراب استعمال کرتے آئے
ہیں اور اُنکے واسطے بھی حکماء تیار کیا کرتے تھے اور وہ نوش فرماتے تھے اور وہ میرے لشکر میں ہے یہاں
نہیں ہے میں کبھی یہ شراب نہ پیونگا اگر استعمال بھی کرنا ہوتا تو کبھی یہاں استعمال نکرتا بادشاہ نے کہا کہ نہ
استعمال کرنے کی کیا وجہ ہے صاحبقران نے فرمایا کہ اس وجہ کو نہ دریافت کیجیے اسکے دریافت سے
آپ کو رنج ہوگا اور مجکو یہ منظور نہیں ہے کہ میں گھڑی بھر کے واسطے آیا ہوں آپ کو رنج دیکر جاؤں یہ
میرا دستور نہیں ہے کہ کسی کو ناخوش کروں یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو بھلا آپ سے رنج ہوگا آپ ارشاد
فرمایئں سنوں تو کہ کیا وجہ ہے اگر میرے دفع کرنے کی ہوگی تو میں ضرور اُسکی تدبیر کرونگا صاحبقران
نے فرمایا کہ پہلے آپ یہ فرمایئے کہ آپ کا مذہب و آئین کیا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تصویر پرست
کہلاتے ہیں اور خداوند الوان نہ طاق کو مانتے ہیں وہ ہمارے خداوند ہیں ہم اُنکے بندے ہیں کہ جنھوں نے یہ
سب زمین و آسمان پیدا کیے ہیں وہی سبکے خالق و مالک ہیں ہم سب اُنکی عبادت کرتے ہیں کیا آپ
اور کسی کو خدا جانتے ہیں جواب اسنے یہ فرمایا کہ تمھارا مذہب و آئین کیا ہے صاحبقران نے جواب
دیا کہ ہم اُسکی پرستش کرتے ہیں جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا اور تمھارے خداوند کو بھی پیدا کیا وہ کیا ہیں جو زمین و
آسمان پیدا کر سکے کہ جنکو اپنی پس پشت کا خیال نہیں معلوم ہوتا ہے وہ کیا کوئی چیز خلق کرینگے اس سبب
سے میں تمھارے یہاں کی شراب نہ پیونگا کہ تم کافر ہو ہمارے نزدیک اور ہمکو تمھارے یہاں کا کھانا
پینا حرام ہے اور تمھارے ہاتھ کی شے ہم بالکل نجس جانتے ہیں یہ تقریر سنکر اہل دربار کا تو یہ حال ہوا
کہ مثل مار سر دوم بریدہ کے پیچ و تاب کھانے لگے اور قبضوں پر ہاتھ رکھ لیے اور سنبھل بیٹھے کہ اُدھر
بادشاہ حکم دیں ہم سب ملکر ٹوٹ پڑیں اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں کیونکہ تنہا ہیں اکیلے کیا کر سکینگے
صرف ایک عیار ہمراہ ہے اُسکی بھی کچھ ہستی نہیں یہ پیادہ کیا کر سکیگا اہل دربار کا تو یہ رنگ ہوا مگر بادشاہ
کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور یہ حالت ہوئی کہ از سر تا پا پسینے میں غرق ہو گیا اِدھر صاحبقران نے یہ
رنگ دربار دیکھ کر قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکھا اور سیدھے ہو بیٹھے اور خیال کیا کہ انمیں سے اگر ایک بھی
اُٹھے تو پہلے بادشاہ کا کام تمام کر دیا گرفتار کر لو جب سردار گرفتار ہو جائیگا تو پھر کسیکا حوصلہ نہ پڑیگا
یہ خیال کر کے بادشاہ کی طرف ہو بیٹھے اُدھر خواجہ نے اپنا بند و بست کیا یہ رنگ دربار اور صاحبقران

سکے تیور دیکھ کر وزیر نے بادشاہ سے آہستہ کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین اہل دربار کو منع فرمائیے نہین تو بڑا کشت وخون ہوگا ایک بھی زندہ نہ بچے گا صاحبقران تنہا نہین ہین آنکے ساتھ انکے سردار ضرور آئے ہونگے یہ نہ خیال کیجیے گا کہ صرف ایک عیار سے آئے ہین اور لشکر بھی انکا یہان سے کچھ دور نہین ہے فوراً لشکر مین خبر ہوجائیگی تمام لشکر چڑھ دوڑیگا کون روکنے والا ہے جو اتنے بڑے لشکر کو روکیگا آپ کے ساتھ بھی تو کچھ لشکر نہین جبتک شہر مین خبر ہو اور لشکر مسلح ہوکر آئے تب تک یہان خاتمہ ہوجائیگا اپنے غصہ کو روکیے یہ غصہ کا مقام نہین ہے جو امر کیجیے سمجھ بوجھ کے کیجیے اور دوسرے وہ آپ کے مہمان بھی ہین کچھ مہمان کا پاس ولحاظ فرمائیے اور دیکھیے تو وہ بھی اہل دربار کو دیکھ کر دست بقبضہ ہوبیٹھے ہین کوئی دم مین فساد ہوتا ہے جلد آتش فتنہ وفساد کو فرو فرمائیے آئندہ آپ کو اختیار ہے آپ کی لیاقت کے موافق عرض کردیا اور حق نمک سے ادا ہوگیا بادشاہ نے جو وزیر کی یہ تقریر سنی اور صاحبقران کو دست بقبضہ پایا اہل دربار سے اشارۃً منع کیا کہ ابھی جلدی نکرو صبر کرو کہ ہمارے مہمان ہین مہمان کی خاطرداری ضروری ہے اہل دربار کو منع کرکے صاحبقران سے بخندہ پیشانی فرمایا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہے اور چہرہ کیون متغیر ہے نصیب دشمنان کیا کیفیت ہے صاحبقران نے فرمایا کہ طبیعت اچھی ہے مجکو کچھ اس وقت بیٹھے بیٹھے صاحبقران ثانی یاد آگئے اور انکی وہ محبت اور وہ شفقت جو یاد آگئی تو کچھ طبیعت پرکلفت ہوگئی ہان لیجیے مین اب سب کیفیت بیان کرتا ہون یہ باعث تھا کہ مین نے کہا تھا اگر پینا بھی ہوتا تو نہ پیتا تب بادشاہ نے کہا کہ اچھا اب اپنے لشکر مین سے اپنے خاصے کی شراب طلب فرمائیے اور اپنے یہان کے ساقی کو بلوائیے اسکے ہاتھ سے نوش فرمائیے صاحبقران نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہے مین تھوڑی دیر کے واسطے وہان سے شراب منگاؤن ایسی کوئی ضرورت شدید نہین ہے کہ بیکار لوگون کو تکلیف دون جب لشکر مین جاؤنگا اور جی چاہیگا تو پی لونگا مجھے بغیر شراب کے کوئی تکلیف نہین ہوتی ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین آپ ہماری خاطر سے اس وقت شراب منگا کر شغل فرمائیے ہماری خواہش اس وقت یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھ اسوقت شریک شغل شراب ہون صاحبقران نے جواب دیا کہ کسیکو ہمارے لشکر مین بھیج دو کہ وہ جاکر ہمارے داروغہ میخانہ سے ایک شیشہ شراب کا اور ایک جام لے آئے اور ساقی کو بھی بلاتا لائے بادشاہ نے طرف شمر تیز پا کے دیکھا اور کہا کہ اے شمر تیز پا تو اسی وقت لشکر صاحبقران مین جا اور میخانہ سرکاری سے بموجب ارشاد صاحبقران شیشہ شراب اور ساقی کو بلا لا کہ ہمارا دل اس وقت شراب خواری کو چاہتا ہے اور بغیر صاحبقران ہم پی نہین سکتے ہین یہ امر مروت اور آدمیت کے خلاف ہے کہ ایک شخص اپنا مہمان ہو کر چپکا بیٹھے اور ہم شغل شراب وکباب کرین یہ امر بالکل خلاف اور نازیبا ہے عیار نے کہا کہ مین جانے کو موجود ہون مگر کوئی نشانی ضرور چاہیے کہ جسکے سبب سے وہ میرے کہنے کو یقین کرین یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت نشانی کی نہین ہے جب تم صاحبقران کا نام مبارک لوگے اور کہوگے کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا طلب کیا ہے اور ایک ساقی کو بلایا ہے تو فوراً وہ تمکو ایک شیشہ شراب طہورا کا دیدینگے کوئی عذر نکرینگے تم وہ شیشہ اور ساقی کو لیکر چلے آنا یہ سنکر وہ عیار فوراً بارگاہ سے نکل کر طرف لشکر صاحبقرانی کے روانہ ہوا یہان صاحبقران نے صنوبر بلقیس نشین سے فرمایا کہ اب آپ شغل فرمائین جب میری شراب آئیگی مین بھی شریک ہوجاؤنگا صنوبر نے عرض کی کہ بغیر آپکے مین کبھی شغل نہ کرونگا جب پہلے آپ نوش فرمالینگے تو مین اور میرے اہل دربار پئینگے کیونکہ آپ ہمارے مہمان ہین اور ہمارے مذہب مین یہ قاعدہ ہے کہ پہلے مہمان کو شراب پلا لیتے ہین پھر آپ شغل کرتے ہین مطرب

ہر امر مین مہمان کو مقدم سمجھتے ہین اور جہانتک ممکن ہوتا ہی اُسکی خاطر کرتے ہین یہان یہ رسم خاص و عام مین جاری ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ رسم ہر ملت و مذہب مین ہی ہمارے یہان تو رد دعوت بھی حرام ہی اگر ایک ادنی بادشاہ کی دعوت کرے تو یہ ممکن نہین کہ بادشاہ اُسکی دعوت رد کردے اور قبول نہ کرے ضرور قبول کرنا ہوگا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو ہمارے یہان کافر تک کے احترام کرنے کا حکم ہی بادشاہ نے کہا کہ اب ان باتون کو جانے دیجیے جب تک کہ شراب آوے اُس وقت تک اور باتین کیجیے صاحبقران نے کہا کہ اچھا یہ بیان کیجیے کہ یہ جو دریا سے سبز رنگ کا ہی یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا سحر ہی یا کسی طلسم کی حد ہی اور یہان سے ایوان نہ طاق کسقدر دور ہی صنوبر شاہ نے جواب دیا کہ یہ کیا آپنے فرمایا کہ یہ اصلی ہی کیا دریا بھی نقلی ہوتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ مین نے یہی پوچھا کہ یہ اصلی ہی یا کسی ساحر کا سحر ہی اکثر سحر سے بھی ایسی ایسی چیزین بنتی ہین اور بعد مرنے اُس ساحر کے مٹ جاتی ہین یا جب وہ قتل کیا جاے تب وہ منہدم ہوجاتی ہین صنوبر شاہ نے جواب مین کہا کہ جی نہین یہ تو اصل ہی جبسے مین نے ہوش سنبھالا ہی اُس وقت سے مین تو ہین اُسے دیکھتا ہون اور اکثر بزرگون سے بھی اسکی یہی کیفیت سُنی گئی ہی کبھی اسمین تغیر نہین ہوتا ہی ہمیشہ سے روان ہی اور تا قیام دنیا روان رہیگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا یہان کی اور کچھ کیفیت بیان فرمائیے بادشاہ نے کہا اس دریا کے کنارے بعد ایک ماہ کے پہلی تاریخ کو میلا ہوا کرتا ہی اور اسمین ہر اطراف وجوانب کے لوگ آتے ہین بڑے بڑے شاہ و شہریار تاجر ہر ملت و مذہب کے لوگ جمع ہوتے ہین مسلمان شجر پرست تصویر پرست زمرد پرست آفتاب پرست سب ہوتے ہین دو روز تو میلے کے جمع ہونے مین گذرتے ہین جب تیسرے روز سب میلا جمع ہوجاتا ہی تو قدرت خداوندی سے ایک درخت اس دریا کے کنارے خودبخود پیدا ہوتا ہی اور اُسکی ہیئت یہ ہوتی ہی کہ اصل تو اُسکی نقرئی اور شاخین اُسکی طلائی اور برگ زمردین اور بجاے ثمر اُسمین خوشہ مروارید آویزان ہوتے ہین بعد اس درخت کے پیدا ہونے کے اس دریا مین جوش بہت شدت سے ہوتا ہی اور پانی اُسکا بزور بلند ہوتا ہی بعد اس حالت کے جب پانی ساکت ہوجاتا ہی تو اُسمین سے ایک باز سبز رنگ برابر مرغ کے نکلتا ہی اور اُس درخت پر بیٹھ کر بزبان انسانی اہل میلہ کو پند و نصیحت کرتا ہی اور ایک ماہ آئندہ کا حال جو کچھ کہ ہونے والا ہوتا ہی بیان کردیتا ہی اور اہل میلہ سے مذہب تصویر پرستی کے قبول کرنے کو کہتا ہی اُسکی زبان مین یہ تاثیر ہی کہ ہر میلہ مین بہت سے لوگ تصویر پرست ہوتے ہین بعد وعظ و پند ایک بار وہ اُڑ کر طرف آسمان کے جاتا ہی اور اُسکے پرون سے اسقدر ہوا نکلتی ہی اور اس قدر زور سے چلتی ہی کہ جس قدر اہل جلسہ ہوتے ہین بسبب کثرت ہوا کے سب بیہوش ہوجاتے ہین پھر اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہین رہتا ہی اور وہ لوگ جو کہ نئے مذہب تصویر پرستی اختیار کرتے ہین اُنکے گلون مین تصویرین آویزان ہوجاتی ہین اور جو کہ تصویر پرست ہین اور اُنکے گلون مین تصویرین ہین وہ غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین ملجاتی ہین بعد اُسکے وہ باز پھر درخت پر آکر بیٹھ جاتا ہی اُسکے بیٹھتے ہی سب کو ہوش آجاتا ہی پھر وہ اُسی طرح وعظ بیان کرتا ہی اور اُن تصویرون کی بندگی کی نصیحت کرتا ہی اور سبکو قواعد پرستش تعلیم کرکے سب کو دوسرے میلہ کے آنے کی تاکید کرتا ہی اور اُڑ کر داخل دریا ہوجاتا ہی بعد اُسکے اُڑ جانے کے ایک برق چمکتی ہی اور وہ درخت غائب ہوجاتا ہی بعد اُسکے میلہ برخاست ہوتا ہی ہر ایک اپنے شہر اور ملک کو روانہ ہوتا ہی پھر مہینہ بھر تک ہم لوگ اُسی تصویر کی پرستش کرتے ہین بعد مہینہ بھر کے پھر میلہ ہوتا ہی اور سب سامان اُسی طرح ہوتا ہی پھر درخت پیدا ہوتا ہی اور پھر وہی باز دریا مین سے نکلتا ہی

اور پند و نصیحت کرتا ہی اور اُڑتا ہی اور سب بیہوش ہوتے ہین اور اُسی طرح تصویرین غائب ہوجاتی ہین اور نئی تصویرین گلون مین آویزان ہوتی ہین پھر درخت پر آکر بیٹھتا ہی اور پھر سبکو ہوش آتا ہی اور نصیحت و تاکید کرکے چلا جاتا ہی یہ طریقہ ہمیشہ سے یہان جاری ہی ایکی مرتبہ میلہ مین اُس جانور یعنے باز نے آپکی تشریف آوری کی خبر دی تھی اور بہت کچھ نصیحت کی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ اب عمر باشندگان نہ طاق کی تمام ہوگئی اب یہان نئی قوم آباد ہوگی کیونکہ انھون نے بہت گناہ کیے ہین خداوند اُنسے ناراض ہین اب اُنکو غارت کرینگے اور یہان اور قوم کو آباد کرینگے جو کہ خداے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین کیونکہ خداوند اُنسے خوش ہین یہ تو تاب طاقت کسکو تھی جو کوئی دریافت کرتا کہ خداوند اُنسے کیون خوش ہین کیونکہ وہ تو خداوند کی پرستش کرتے نہین ہین خداوند کو بُرا جانتے ہین اور پھر خداوند اُنسے خوش اور محظوظ ہین اور راضی ہین تم اُنکو یہان آباد کرینگے اور جو لوگ کہ خداوند کی پرستش کرتے ہین اُنکو غارت کردینگے سب اُسکی تقریر خاموش ہوکر سنا کیے اور یہ امر کسی نے نہ دریافت کیا یہ کہکر وہ چلا گیا اُسکے جانے کے بعد میلہ برخاست ہوگیا ہر شخص اپنے اپنے گھر کو گیا اُسکے اس بیان کو آٹھ دس دن نہ گذرے تھے کہ آپ کی تشریف آوری کی خبر مشہور ہوئی یہ ایک امر تو اُسکے بیان کے موافق ہوا اب آئندہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اور جو امر کہ اُسنے بیان کیے ہین وہ بھی ظہور مین آتے ہین یا نہین مگر ان قرائن سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ بیان اُسکا سب ٹھیک ہی اور عمر باشندگان ایوان نہ طاق کی ختم ہوگئی ضرور تباہی اور بربادی ہوگی خداوند خیر کرین اور ہمارے گناہون اور خطاؤن کو معاف کرین اور بخش دین تو بہت بہتر ہوگا اور کچھ اطمینان ہم لوگون کو ہوجائیگا **صاحبقران** نے یہ سنکر فرمایا کہ تمنے یہ بھی کسی سے دریافت کیا ہی کہ یہ باز کہان سے آتا ہی اور کہان کو جاتا ہی اور وہ خداوند کون ہین کہ جنکی یہ تصویرین ہین اور جنکی پرستش کا تمکو حکم ہی صنوبر بیشہ نشین نے جواب دیا کہ جی ہان پہلے سابق مین اکثر بزرگون کی زبانی دریافت کیا اور سنا تو معلوم ہوا کہ یہ باز ایک قدرت ہی اور اُسکو باز قدرت بھی کہتے ہین اور یہ تصویرین خداوند ایلدان تاجدار کی ہین وہی خداوند ہین اور اُنھین کی پرستش کا حکم ہوتا ہی اور ہم سب اُنھین کی پرستش کرتے ہین اور دیکھیے وہ تصویر اس وقت بھی میرے پاس گلے مین موجود ہی اور اسی طرح سب اہل دربار کے پاس ہی یہ کہکر **صاحبقران** کو وہ تصویر دکھائی **صاحبقران** نے جو وہ تصویر دیکھی تو ایک سونے کی مورت پائی اس حالت کی کہ آنکھین اُسکی یاقوت سرخ کی ہین اور تمام جسم پر اُسکے ہیرے وغیرہ جڑے ہوئے ہین ہر ایک کے پاس اس قسم کی مورتین تھین **صاحبقران** یہ دیکھکر فرمانے لگے کہ یہ بیان کرو کہ تمنے کبھی اپنے خداوند کو بھی دیکھا ہی یہ سنکر صنوبر شاہ نے کہا کہ اُنکو کون دیکھ سکتا ہی وہ تو وہ جمال بے مثال رکھتے ہین کہ بشر کی کیا مجال ہی جو اُنکو دیکھ سکے اور تاب دید اُنکی لا سکے ✽ تو بدین جمال و خوبی بطور اگر خرامی ✽ ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی ✽ خداوند کبھی کسیکو اپنی صورت نہین دکھاتے ہین صرف اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہین تو وہ بھی پردے سے کبھی کسی نے اُنکو بالمشافہ نہین دیکھا خداوند کا تو بہت بڑا مرتبہ ہی کہ وہ خداوند ہین اُنکے بھائی **ایوان تاجدار** کو کسی نے نہین دیکھا ہی سواے اُنکے وزیر **سفال جادو** اور رجال جادو کے وہ بھی اپنی صورت کسی کو نہین دکھاتے ہین ہان **منظور جادو** کہ وہ سب کاروبار خداوند کے کرتا ہی اور جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسکو بجا لاتا ہی یہ طریقہ اور قاعدہ مین نے اپنے بزرگون سے سنا ہی جو کہ مین نے اس وقت آپ کے سامنے بیان کیا **صاحبقران** نے فرمایا کہ یہ آپنے نہ بیان کیا کہ **ایوان نہ طاق** یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ مین کبھی وہان گیا نہین ہون ہان اتنا جانتا ہون کہ دو تین منزل ہی اور مین راستہ بھی نہین جانتا ہون یہان جب وہان سے لشکر وغیرہ واسطے مقابلہ

دیوانوں سے آتے تھے تو فوراً دفعتاً آجاتے تھے اور دن بھر مقابلہ کرتے تھے اور شب کو پھر واپس چلے جاتے تھے یہاں قیام نہیں کرتے تھے اور پھر صبح کو واسطے مقابلہ حریف آتے تھے مگر یہ ثابت نہین ہوتا تھا کدھر سے آتے اور کدھر کو چلے گئے تم یا آسمان پر سے آئے یا زمین سے پیدا ہو یہ حال آج تک نہ کھلا کیونکر کھلتا کہ ایک راز خداوندی یہ بھی ہی کہین کوئی راز خداوندی سے آگاہ ہوا ہی جو ہم آگاہ ہوتے صرف اس قریب کے خیال سے یہ بیان ہوا کہ دو تین منزل ہوگا صاحبقران نے کہا کہ اب کچھ حال اُن دیوانوں کا بیان فرمایئے کہ جنکی کیفیت آپ نے نامہ مین تحریر فرمائی تھی کہ وہ کون ہین اور کیا مذہب و ملت رکھتے ہین جواب دیا کہ وہ بھی تصویر پرست ہین اور یہی مذہب رکھتے ہین اور خداوند ایوان تاجدار کو مانتے ہین مگر اُنکی اطاعت نہین کرتے ہین ہمیشہ جنگ و جدال رکھتے ہین اور فوج خداوند ہمیشہ اُن سے شکست کھاتی ہی مگر اب ایک زمانے سے یہ امر طے ہو گیا ہی کہ ہمارے تمھارے کبھی جنگ و پیکار نہو باہم صلح ہو جاوے اور کسی قسم کی پرخاش نہ رہے مگر ساتھ دو شرطوں کے وہ یہ ہین کہ تم ہمکو اپنی طرف سے بطور خود کچھ خراج دیا کرو اور ہمارے ماتحت رہو اور دوسرے یہ کہ جو شخص ہمیر جانب ایوان نہ طاق اور دشت بہار افزا کے لشکر کشی کر کے آئے تو تم اُسکو روکنا اور اُس سے مقابلہ کرنا اور ایوان نہ طاق سے ہم تک نہ آنے دینا یہی سبب ہی کہ کوئی اس طرف نہین آتا ہی اور نہ اس طرف سے راستہ ایوان نہ طاق کا ہی جو اگر کوئی آتا بھی ہی تو وہ مارا پڑتا ہی اور بھاگ جاتا ہی دوسرا راستہ ایوان نہ طاق کا ہی وہ مجھکو نہین معلوم ہی جبکہ صلح نامہ ہوگیا تو مجکو بھی خداوند نے حکم اُن دیوانوں کی اطاعت کا دیا اور اُس روز سے آج تک نوبت جنگ و پیکار کی دونوں دیوانوں اور خداوند سے نہین آئی صاحبقران نے پوچھا کہ وہ دیوانے تو ہمیشہ تمھارے خداوند پر فتحیاب ہوتے تھے پھر کیون اُنھون نے اطاعت قبول کی اور صلح باین شرط منظور کر کے خراج مقرر کیا اور وہ خداوند کیسے ہین کہ اپنے بندون سے بھاگتے ہین اور اُنکا کچھ نہین بنا سکتے ہین کہین ایسا بھی خدا ہوا ہی کہ جو اپنے بندون سے بھاگے اور اُنکا کچھ نہ بنا سکے واہ کیا خوب خداوند ہین جو اپنے بندون سے عاجز ہوتے ہین اور عاجز و مجبور ہو کر صلح کرتے ہین ایسے خداوند کی آپ اتنی بڑی اس حد کی تعریف بیان کرتے ہین اور بندگی بھی کرتے ہین خدا ہمارا خدا ہی کہ کبھی اپنے بندون سے کسی امر اور کسی وقت مین عاجز نہین ہی ہر امر مین قادر و مختار ہی اور ہم ہر وقت اُسکے تابع حکم ہین اور محتاج ہین جو وہ چاہتا ہی وہ کرتا ہی بندے اُسکا کچھ نہین کر سکتے ہین اور نہ اُسکا بھائی ہی اور نہ بیٹا ہی نہ جورو ہی نہ بہن ہی نہ مان نہ باپ ہی وہ وحدہٗ لا شریک ہی اور نہ کسی شی سے پیدا ہوا ہی اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ سب چیزین اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کی ہین اور وہ ایک نور ہی کہ اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی صرف ایک مرتبہ اُمت حضرت موسی علیہ السلام نے اُسکے دیدار کی خواہش کی تھی تو ایک برق ایسی چمکی کہ مع حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام سب کو غش آگیا اور سب بیہوش ہو گئے اور جن لوگون نے اُسکی خواہش کی تھی وہ سب جل گئے اور کوہ طور کہ جسپر حضرت موسی علیہ السلام جاکر کلام کرتے تھے وہ بھی جلکر خاک سیاہ ہو گیا ہمارا خدا ایسا ہی کہ جسکی ہم سب بندگی اور عبادت کرتے ہین یہ کلام معجز بیان اس طلاقت لسانی اور فصاحت و بلاغت سے فرمائے کہ اہل دربار دنگ ہو گئے اور ہوش و حواس باختہ ہو گئے ہر ایک اپنے دل مین کہنے لگا کہ کیا بہادر اور جری شخص ہی کہ جسکو مطلق کچھ خوف و خطر نہین ہی اور نہ یہ خیال ہی کہ ہم تنہا ہین اور یہان اسقدر لوگ ہین اور اُنکے سامنے مین تعریف اپنے

خدا کی کرتا ہون کہین ایسا نہو کہ فتنہ و فساد برپا ہو اور جنگ و جدال کی نوبت آئے اور مین قتل ہو جاؤن ایسی جرأت تو ہمنے آجتک کسی کی نہ دیکھی نہ سُنی اہل دربار تو یہ خیال کر رہے ہین ادھر صنوبر شاہ نے صاحبقران سے یہ سُنکر جواب دیا کہ آپ یہ سب صحیح اور درست فرما رہے ہین اور یہ بھی لوگون کے زبانی ہمنے سُنا ہے مگر ہمارے خداوند بھی ایسی قدرت رکھتے ہین کہ اگر چاہین تو مثل آسمان اور زمین کے ایک آسمان اور زمین اس سے بہتر اور عمدہ بنا لین اور وہ خود تو آج تک کبھی واسطے مقابلہ دیوانگان آسیا نہین اور نہ کبھی اکوان تاجدار آئے صرف انکی طرف سے سپاہ و لشکر آیا کیا وہ اگر کسی دن آتے تو اسی روز لڑائی فتح ہو جاتی اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ باوجود فتح پانے کے دیوانون نے کیون خداوند کی اطاعت کی تو اسکی وجہ یہ ہے کہ خداوند سے بابت پرستش کے تو مقابلہ تھا نہین صرف بابت ملک کے تھا جب خداوند نے انکا ملک انکو بخشیں دیا اور انکا گناہ معاف کیا تو انھون نے پھر اطاعت قبول کری اور صلح ہو گئی یہان دربار مین یہ باتین ہو رہی تھین اور سر دربار گاہ کے اُٹھے ہوئے تھے کہ جانب جنوب سے ایک گرد اُٹھی اور اس قدر گرد و غبار چھایا کہ زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا اور روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اور وہ گرد نہایت تیزی کے ساتھ چلی آتی تھی علامت لشکر کثیر کی تھی یہ رنگ دیکھ کر صنوبر بیشہ نشین نے ہرکارون سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ گرد و غبار کیسا ہے اور کسکے لشکر کی آمد ہے یہان بادشاہ ابھی یہ فرما رہے تھے کہ وہ گرد قریب دریا سے سبز رنگ کے پہونچی اور شگافتہ ہوئی پھٹنے دیکھا کہ اس سے وہی دونون دیوانے مع اپنے لشکر بیشمار کے پیدا ہوئے انکو دیکھ کر صنوبر شاہ تو دم بخود ہو رہا اور ایک سکتہ سا ہو گیا رنگ چہرہ کا زرد اور متغیر ہو گیا یہ رنگ دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ کیون خیریت تو ہے آپ کی بیٹھے بیٹھے یہ کیا حالت ہو گئی کچھ بیان تو کیجیے اسنے جواب دیا کہ کچھ نہین مزاج تو اچھا ہے مگر بڑا غضب ہو گیا کہ وہ دونون دیوانے جنکا کہ ابھی ذکر ہو رہا تھا آ گئے شاید تم انکو کسی دشمن نے ہمارے خبر کر دی اور وہ خبر پاتے ہی بڑے غیظ و غضب مین مع سپاہ دیوانگان چلے آتے ہین دیکھیے وہ کنارے دریا کے ہین یہ سُنکر صاحبقران نے جواب دیا کہ اگر آتے ہین تو آنے دو کیا اندیشہ ہے کچھ پروا نہین ہے اگر یہان آئینگے تو وہ سر جنگ اُٹھائینگے کہ تمام عمر یاد کرینگے آپ کچھ خوف و تردد نہ کیجیے آنے دیجیے میرے سامنے آپ کا وہ کچھ نہین بنا سکتے ہین بادشاہ نے جواب دیا کہ مجکو اپنا تو کچھ اندیشہ اور فکر نہین ہے صرف آپ کا خیال ہے کہ کہ اُنکے ہاتھ سے ایسا نہو کہ دشمنان حضور کو کچھ گزند پہونچے کیونکہ وہ بڑے جری و بہادر ہین اور آپ یہان تنہا ہین اور مہمان ہین اور اُنکے ساتھ لشکر کثیر ہے اور نہین اور سردار میرے اُنکے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین صرف تردد اسکا ہے کہ وہ میرا کہنا بھی نہ مانینگے جو اُنکے جی مین آئیگا وہ دشمنان حضور سے کرینگے یہ خیال کرتا ہون کہ ایسا نہو کہ میری بدنامی کا کوئی سبب پیدا ہو اور لوگ یہ کہین کہ صنوبر بیشہ نشین نے دغا کی اور صاحبقران کو تنہا پا کر اور مقام تنہائی مین قتل کر ڈالا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اسکا کچھ اندیشہ نکرو وہ بعد خدا میرا کچھ نہین کر سکتے ہین مین تنہا اُنکی تمام فوج کو کافی ہون وہ کیا حقیقت رکھتے ہین مین تو خود خدا سے ایسا چاہتا تھا کہ کہین میرا اُنکا سامنا ہو جاوے اور یہ قصہ بھی جلد فیصل ہو جاوے تو مین طرف الوان نہ طاق کے باطمینان تمام جاؤن اور اُسکی بھی مہم سے فراغت حاصل کرون خوب ہوا جو وہ اس وقت یہان آ گئے میری مراد دلی بر آئی مین ابھی ابھی آپ کے سامنے سب اُنکا دیوانہ پن نکالے دیتا ہون اور سب بہادری اور جوہر دکھلائے دیتا ہون یہ فرما کر طرف دریا کے متوجہ ہوئے تو کیا دیکھا کہ کنارے دریا کے ایک سپاہ کثیر کھڑی ہے مگر سب کے سب دیو اسنے ہین ٹوپیان سرون پر نمدار دہین بال بھورے

کھونے سے اُتر رہے ہین گریبان چاک ہین آستینین کہنیون تک کشادہ ہین چہرون پر وحشت برستی ہی سب مسلح اور مکمل ہین اور دریا کو دیکھ رہے ہین اور اُن سب کے آگے دو دیوانے کھڑے ہوے ہین کہ جنکے چہرے مثل آفتاب کے دمک رہے ہین قوی بازو ہین صف شکن معلوم ہوتے ہین اور اُنکے سرون پر خود آہنی ہین مگر بال جو باہر خود کے رہ گئے ہین وہ اُڑ رہے ہین چہرون پر وحشت ہی آنکھون مین لعل لعل ڈورے ہین علامت دیوانہ پنے کی ظاہر ہی گریبان تابہ دامن چاک چہرون پر راہ کی خاک پڑی ہوئی آستینین اُلٹے ہوے جو بدستی گران سنگ کاندھون پر رکھے ہوے گھوڑون پر مستانہ سوار دریا کی سیر کر رہے ہین اور یہ حالت وحشت کی معلوم ہوتی ہی کہ یہ دریا مین پھاند پڑینگے یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا اور دل سے مشورہ کیا کہ اگر یہ زیر ہو جائین اور اطاعت میری قبول کرین تو لائق دربار مین بیٹھنے کے ہین اور قابل سردار بنانے کے ہین صاحبقران ابھی اپنے دل مین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ دونون دیوانے دریا کے تماشے سے فراغت کر کے قلقاریان مارتے ہوے مع گرگدنون کے خیمہ مین در آنہ گھسے چلے آئے کسی نے اُنکو نہ روکا اور اپنی فوج کو کہ جو قریب اسّی نوّے ہزار کے تھی باہر خیمہ کے کنارے دریا کے ٹھہرائی مگر جب فوج نے اپنے مالکون کو خیمہ مین جاتے دیکھا تو تمام خیمہ کو گھیر لیا ادھر ان دیوانون نے اپنے تئین آکر قریب صحبت ٹھہرایا اور اپنے گرگدنون پر سے اُترے اور داخل جلسہ ہوے اور دنگلون اور کرسیون کو دیکھنے لگے مگر کوئی کرسی اور دنگل خالی نہ پایا جب یہ رنگ دیکھا تو چاہا کہ بادشاہ سے کچھ کہین مگر کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ خادمون نے دو دنگل جواہر نگار لا کر بچھا دیے یہ دونون اُن دنگلون کو بادشاہ کے قریب کھینچکر بیٹھ گئے اور اہل دربار کو دیکھکر یہ شعر جوش جنون مین پڑھنے لگے شعر جنون پسند ہین جھاڑ ان ہی بنون کی ؎ عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولون کی ؎ یہ شعر پڑھکر چارون طرف دیکھنے لگے اور پھر مارے وحشت کے صاحبقران کی طرف دیکھکر یہ مصرعہ پڑھا۔ مصرعہ زندگی بھر ای جنون ہم کوے جانان مین رہے ؎ پھر یہ شعر پڑھا شعر صداے آہ جیسے تیر دل کے پار ہوتی ہی ؎ کسی بیدرد نے کھینچا ہمارے دل سے پیکان کو ؎ اور دیگر شعر عاشقانہ جوش وحشت مین پڑھے اب جو صاحبقران نے دیکھا تو دیوانون کو بالکل اپنی طرف مخاطب پایا آپ بھی سنبھل کر بیٹھ گئے ادھر دیوانے بعد پڑھنے ان شعرون کے متوجہ ہوے طرف صنوبر بیشہ نشین کے اور نہایت غیظ و غضب مین آکر کہنے لگے کہ ہمنے سنا ہی کہ تمنے صاحبقران کی دعوت کی ہی جو کہ لشکر اسلام کا سردار ہی تمکو خداوند کا بھی خوف نہ آیا اور ایک غیر ملت و مذہب والے سے ملاقات اور دوستی پیدا کی اگر خداوند کو اسکی خبر ہو جائیگی تو تمپر بڑا غضب نازل ہوگا ہمین تو ہمین اژدر پیکر نے اس حال سے اطلاع دی جو کہ تمھارا سپہ سالار دست چپ تھا اور اُسنے تمکو بہت سمجھایا اور سوقت خداوند سے ڈرایا مگر تمنے اسکا کہنا نہ سُنا اور وزیر کی راے کو پسند کیا اور اُسکے پابند ہوے یہ تمنے بہت برا کیا دیکھو اب بھی ہمین خبر ہی کہ جہان تمنے اُسکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہو بتا دو کہ ہم اُسکو سزا سے معقول دین کہ پھر وہ کبھی ایسی حرکت نہ کرے کہ پرائی عملداری مین آکر اپنا عمل کرے تمکو تو یہ لازم تھا کہ جس وقت ہرکارون نے آکر خبر دی تھی تم فوراً سپاہ و لشکر لیکر اُسکے مقابلہ کو گئے ہوتے اور ہمکو بھی اطلاع دی ہوتی کہ تم اور ہم ملکر اُسکو یہان سے نکال دیتے جبکہ یہ سُنا تھا کہ وہ دشمن خداوند ہی اور اُسکا ارادہ خداوند سے مقابلہ کرنے کا ہی اور وہ مقصد ایوان نہ طاق کا رکھتا ہی تو ایسی حالت مین جبکہ وہ خداوند کا دشمن ہوا اور ہمکو خداوند کی طرف سے اجازت ہی کہ جب کوئی تمھارے شہر کی طرف سے

الوان نے طاق پر لشکر کشی کرے تو اسکو نہ آنے دیتا اور وہین مقابلہ کرتا تو ہمکو کب زیبا ہی کہ ہم اسکی دعوت
کرین اور تم اس سے دوستی چاہتے ہین یہ تمنے از حد خلاف مرضی خداوند کیا ضرور اسکی سزا تمکو دیجائیگی اور
اس وزیر کی تو وہ حالت کرینگے کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اسکے حال پر رحم کھائینگے مگر ہمکو رحم
نہ آئیگا پہلے اس مفسد کو سزا دے لین تو پھر تمسے اور وزیر سے سمجھینگے لے اب جلد بتاؤ کہ وہ کہان
ہی کیا اس پوشیدہ ہوجانے سے اسکی جان بچ جائیگی اگر وہ زمین کی تہ مین ہوگا تو ہم اسکو وہان جاکر
قتل کرینگے اگر وہ آسمان پر مقیم ہوجائیگا تو ہم وہان بھی جائینگے اور بسزا پہونچائینگے اگر اسکو تم ہمارے سامنے
رومال سے ہاتھ باندھ کر حاضر کردوگے تو تمھاری بھی خطا معاف کردینگے اور اسکو بھی قتل نہ کرینگے زندہ
خدمت اکوان تاجدار مین روانہ کردینگے اور وہان جیسا خداوند کو منظور ہوگا ویسا حکم دینگے اسکے لشکر کو
تو ہم ایک دم مین شکست دیکر بھگا دینگے جب اس طرح کی لاف وگزاف ان دیوانون سے سنی تو حمزہ
صاحبقران کو بھی غصہ آگیا اور غیظ وغضب مین چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا کہ کیا بیہودہ بکتے ہو وہ عبد ذلیل اس
رب جلیل کا مین ہون کہ جسکی تمکو تلاش ہی میری طرف دیکھو مین ادھر بیٹھا ہون تمھارا مجھکو کیا خوف تھا جو مین
پوشیدہ ہوجاتا مین اپنے نزدیک مریخ فلک کی تو کچھ حقیقت نہین جانتا ہون تم کیا مال ہو مین تمکو طفل
ناتمام سے بھی کمتر اپنے خیال مین تصور کرتا ہون اور تمھاری یہ بھی حقیقت تھی کہ ہم تمھارے خوف
سے پوشیدہ ہوجاتے تم بھی اپنے تئین بہادرون مین شمار کرتے ہو تم کیا مجھکو سزا دوگے پہلے اپنی تو
خیر مناؤ تو پھر ان بادشاہ اور وزیر اور مجھکو سزا دینا جب تم میرے ہاتھ سے بچنا تو یہ کلام کرنا اور وہ
تمھارا خداوند کیا چیز ہی اور کیا مال ہی کہ جسکے پاس تم ہمکو گرفتار کرکے بھیجوگے لیکن تمھین نہ گرفتار
ہوجاؤ اور اپنی اس سخت زبانی کی سزا پاؤ کیون فساد انگیز ہوئی ہی معلوم ہوا کہ قضا تمھاری تمکو یہان تک
کھینچ لائی ہی شیرون کے سامنے اس طرح کے کلام بیہودہ اور واہیات کرتے ہو یہ سب دیوانہ پن ابھی
نکلا جاتا ہی اور معلوم ہوا جاتا ہی کہ کون زبردست ہی اور کون زیردست ہی تھوڑی دیر مین تم خود گوشۂ
زندان تلاش کروگے اور کہین جائے پناہ نہ ملیگی تم مجھکو کیا سمجھے ہو مین نے بڑے بڑے زبردست
دیوانون کو ایک دم مین ہلاک کیا ہی اور خاک مذلت پر گرا دیا ہی تمھاری اصل وحقیقت کیا ہی سن لیا
بس بہت لاف وگزاف اچھی نہین ہی اب اگر کچھ کہا تو گدی سے زبان کھینچ لونگا بس اگر اپنی خیریت
چاہتے ہو تو فوراً ہاتھ رومال سے باندھ کر میرے قدمون پر گرو اور بادشاہ اور وزیر سے بھی اپنی خطا
معاف کراؤ اور اپنے ملک کا راستہ لو نہین تو پھر دامن امن وپناہ تمکو نہ ملیگا مین تمپر رحم کھاتا ہون کہ کیا تم
ایسے بزدلون اور بودلون پر ہاتھ اٹھاؤن اور مقابلہ کرون نسل تمھارے میرے لشکر مین لاکھون ہین اور
میرا تو خود یہ ارادہ تھا کہ تمھارے ملک مین جاکر وہین تمکو سزا سے معقول دون مگر تم خود یہان آئے اور قضا
تمھاری تمکو زیر تیغ بیدریغ لائی کیا تم مجھکو تنہا سمجھ کر ڈراتے ہو اور دھمکاتے ہو اور اپنی سپاہ ولشکر پر
ناز کرتے ہو مین نے اکثر تنہا لاکھون کے لشکر مین شمشیر زنی کی ہی اور انکو شکست دی ہی یہ اسی نوے ہزار
کیا ہین دو تین لاکھ تو [illegible] میری تیغ زنی اور جرأت وبہادری کا حال کھلتا ہی سب ایک حملہ
مین بھاگ جائینگے تاب مقابلہ نہ لاسکینگے [illegible] شاعر شعر تو جنگ دلیران کجا دیدہ ؎
تہی خویشتن را پسندیدہ ؎ یہ کلام [illegible] دیکھنے لگے اور اہل دربار کو حیرت بالائے
حیرت ہوگئی بادشاہ کی تو یہ حالت ہوگئی تھی [illegible] تھا اور چپ بیٹھا ہوا سب تقریر
صاحبقران زمان کی سن رہا تھا [illegible] عقل گم تھی دل مین یہ خیال تھا کہ دیکھیے

کیا ہوتا ہی میری بدنامی کی بات ہی لوگ کہین گے کہ بادشاہ نے بڑی دغا کی صاحبقران کو بلا کر دیوانون
کے ہاتھ سے قتل کر ڈالا یہ خبر جسوقت لشکر صاحبقرانی مین ہوگی لشکر چڑھ آئیگا بڑا کشت وخون ہوگا
اُس لشکر مین ایک ایک بہادر رہی بڑا منچلا ہی دیکھیے مآل کار کیا ہوتا ہی حیرت سے ایک ایک کا منھ
تکتا ہی وزیر سے یہ اشارہ ہی کہ یہ کیا ہوا کیونکر خبر ہوگئی ہائے بہمن اژدرگیر نے بڑی نمکحرامی کی اب
کھلا کہ وہ بیمار نہ تھا صرف بہانہ کیا تھا اور بھاگ کر انکے پاس گیا تھا اور انکو اغوا کرکے یہان بھیجدیا
اور آپ جان بچا کر وہان بیٹھ رہا مفت ایک بہادر کی جان گئی وزیر نے اشارے سے کہا کہ اسمین
آپ کا کیا قصور ہی آپ کو کون بدنام کریگا اور وہ بھی کچھ چلوا نہین ہین آپ دیکھین تو کس دلیری سے انکے
کلام کا جواب دیا ہی مجھے یقین ہوتا ہی کہ یہ بہادران دونون کو زیر کریگا یا قتل کیونکہ تیور کیسے دیتے ہین
بادشاہ اور وزیر مین تو یہ کنایہ اور اشارے ہو رہے تھے کہ ایک دیوانے نے آنمین سے بادشاہ کی
طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہم سمجھتے تھے کہ تو نے اسکو کہین پوشیدہ کر دیا ہی اگرچہ ہم جانتے کہ یہی کودک
خوردسال ہی اور صاحبقران اسی کو لوگ کہتے ہین تو ہم کاہے کو استقدر فوج ولشکر لیکر آتے تم
ہم مین سے ایک چلا آتا اور گرفتار کرکے لیجاتا ہمکو خیال تھا کہ اُسکے ساتھ بڑا لشکر ہوگا ہم یہ نجانتے
تھے کہ وہ تنہا تمھارے دربار مین ہوگا بڑی غلطی ہوئی فوج کو بیکار زحمت ہوئی ایک شخص کیلیے سامان
کیا کرنا تھا افسوس ہی بہمن اژدرگیر نے ہمسے یہ نہ بیان کیا کہ وہ تنہا بادشاہ کی ملاقات کو آئیگا اے
بادشاہ تو ٹھہر جا ہم ابھی اسکو زیر کرکے تیرے حوالے کیے دیتے ہین تو اسکے ہاتھ سے شراب پیا کرنا
ہم اسکو کیا خداوند پاس بھیجین گے اگر کوئی قوی شخص ہوتا تو کیا مضائقہ تھا یہ تو لائق ساقی گری کے ہی
بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ منظور کرین تو مین کچھ عرض کرون دونون نے کہا کہو بادشاہ نے کہا
کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ استقدر تاخیر کرین کہ یہ اپنے لشکر مین یہان سے چلے جائین تب
آپ کو اختیار ہی کہ ایسے مقابلہ فرمائیے اسمین میری بدنامی کا باعث ہی لوگ یہ کہین گے کہ صنوبر شاہ
خود تو صاحبقران سے مقابلہ کر نہ سکا دغا سے بلا کر دیوانون سے مقابلہ کروا دیا وہ تنہا تھے گرفتار
ہوگئے اور دوسرے آپ کی بھی بدنامی کا سبب ہی تمام خلقت کہیگی کہ دیوانہ ہوت اور دیوانہ مہوت بڑے
بودے اور نامرد تھے کہ تنہا پاکر ہزارون سے ملکر صاحبقران کو گرفتار کر لیا اگر وہ تنہا نہوتے تو کبھی گرفتار
نہوتے بہتر اور مناسب یہ ہی کہ انکو اس وقت جانے دیجیے جب یہ اپنے لشکر مین پہونچ لین تو مین اور آپ
ملکر انسے جنگ کرین کیونکہ انکا لشکر بھی وہان موجود ہوگا اور یہ بدنامی بھی آپکی اور میری جاتی رہیگی اور
جب آپ دونون لشکرون کے سامنے انکو زیر یا قتل کرینگے تو کسیکو کچھ کہنے کی جگہ نرہیگی یہ سنکر
اُن دونون نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ یہ یہان سے سلامت اپنے لشکر کو جائے ہم تو ضرور اسے
قتل کرینگے چاہے یہ مہمان ہون چاہے نہون تمکو کون بدنام کر سکتا ہی ہم کس طرح دشمن خداوند کو زندہ
چھوڑ دین اور وہ یہان سے صحیح وسلامت چلا جاے بادشاہ نے کہا کہ آپ ہمپر رحم کرین اور جان بچائین
اِس وقت تامل فرمائین یہ تو اپنے لشکر مین جا کر بھاگ نہ جائینگے انھون نے جواب دیا کہ ضرور بھاگ
جائیگا کبھی اپنے لشکر مین نہ جائیگا مفت کی سوختی ہوگی اور کف افسوس ملنا ہوگا کیونکہ ہمارا خوف اسپر بہت
طاری ہی بیکار کی تکرار کرتے ہو جب لفظ بھاگ جانے کی صاحبقران نے سنی رگ ہاشمی نے جوش کھایا
اور بغیظ وغضب فرمایا کہ او نامعقولون کیا بکتے ہو اگر کچھ دعوی جرأت ہی تو آؤ مین یہین موجود ہون اور
یہ کہکر اپنے دنگل سے تلوار ٹیک کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور طرف صحن بارگاہ کے چلے اور کہا کہ آؤ

جسکو دعوے مردی ہو جہانتک ہم ٹالتے ہین تم منہ پر چڑھے آتے ہو اور کلام بیہودہ زبان پر لاتے ہو ہمین صنوبر
شاہ کا خیال تھا کہ یہ کہینگے کہ صاحبقران نے بھی تامل نہ کیا اور فساد کیا نہین تو مین پہلے ہی تمکو اس سخت
کلامی کی سزا دیتا اور اب میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہو دیکھون کہ کیسے بہادر ہو تم دونون میرے اوپر
حملہ کرو اور میری بہادری دیکھو کہ مین تمھاری ضرب کیونکر رد کرتا ہون اور ابھی تمکو قتل کرتا ہون اور بدزبانی
کی سزا دیتا ہون دیکھون تو کون کیونکر بھاگتا ہے اور کسپر خوف طاری ہوتا ہے یہ فرماتے ہوئے صحن مین آ گئے
اور آمادہ پیکار ہوے یہ رنگ دیکھکر مبہوت دیوانہ اپنے دنگل پر سے اٹھنے لگا ہوت اسکے بھائی
نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ بیٹھ جائیے مین اسکو گرفتار یا قتل کیے لیتا ہون آپ کی کچھ ضرورت نہین
مین کافی ہون اسنے کہا نہین بھائی مین اٹھ چکا ہون اگر نہ جاؤنگا تو دل مین کہیگا کہ مبہوت ڈر گیا اور اپنے
بھائی کو بھیجا وہ کہتا تھا کہ نہین مین جاؤنگا آپ تکلیف نکرین یہان یہ بحث ہو رہی ہے اور وہان صاحبقران
انتظار مین کھڑے ہین جب صاحبقران نے دیکھا کہ کوئی نہین آتا اور ایک دوسرے کو رد کرتا ہے
تو ڈانٹ کر آواز دی کہ یہ کیا تکرار ہے اگر ایک ایک کو آنے مین انکار ہے تو تم دونون ملکر آؤ مین تم دونون
سے ایک ہی مرتبہ مقابلہ کرونگا یہ سنکر دونون اپنے دنگلون پر سے اٹھ کھڑے ہوے اور چلنے کا
ارادہ کیا صنوبر شاہ نے خیال کیا کہ وہ ایک اور یہ دو فیل ہیئت اور دیو صورت ہین ایک سے تو کوئی
شخص مقابلہ کر نہین سکتا ہے نہ یہ کہ دو سے بڑا غضب ہوا خداوند بچائیو یہ خیال کر کے اسنے کہا کہ آپکی
غیرت وحمیت کیا ہو گئی کہ آپ ایک شخص پر دو شخص ملکر جاتے ہین یہ تو جوہر مردی اور مردانگی کے بالکل خلاف
ہے ارے صاحبون ایک ایک جائے اور مقابلہ کرے یہ سنکر انھون نے جواب دیا کہ وہ خود بلاتا ہے
اسکی قضا ہی آ گئی ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ سب کچھ کہتے ہین آپ تو خیال کرین کہ یہ کب روا ہے بالکل نازیبا
ہے بادشاہ سے یہ بات سنکر ہوت نے چاہا کہ مین جاؤن کہ مبہوت آگے بڑھ گیا یہ دیکھکر صاحبقران
نے جو ایک کو آتے ہوے دیکھا تو فرمایا ارے یہ کیا ہے کہ ایک آتا ہے تمکو قسم ہے اپنے دین و مذہب کی
کہ تم دونون ملکر آؤ ورنہ مین خیال کرونگا کہ تم ڈر گئے اور اپنی جان بچاتے ہو اگر تم دونون نہ آؤگے تو مین
ایک سے مقابلہ نہ کرونگا اور تمکو نامرد تصور کرونگا یہ سنکر ان دونون نے بادشاہ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تم ہمکو
منع کرتے ہو اور اسکی نہین سنتے ہو کہ وہ کیا کہتا ہے ہمکو قسم ہے اپنے خداوند کی کہ ہم اب نہ مانینگے ضرور دونون
ملکر مقابلہ کرینگے یہ کہکر ایکبار دونون چلے ادھر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ مفت مین اس
جوان کی جان گئی اور بدنامی بھی مفت مین ہوئی ارے کوئی جاکر انکے لشکر مین بادشاہ کو خبر کر دے تاکہ وہ
آکر انکو پھیر لیجائین وزیر نے عرض کیا کہ جبتک وہان خبر ہو گی یہان خاتمہ ہو جائیگا پھر لشکر آکے کیا
کریگا میرے نزدیک تو اس وقت یہ مفت کا فساد ہوا اور صاحبقران نے بھی اس وقت جہالت
فرمائی بھلا یہ کہین عقل مین آتا ہے کہ دو سے ایک نے مقابلہ کیا ہو ہمنے مانا کہ وہ بڑے بہادر اور جری ہین مگر یہ
عقل گوارا نہین کرتی کہ دونون سے مقابلہ کر کے دونون کو قتل یا زیر کر ڈالین ہان اگر ایک ایک
ہوتا تو کیا مضائقہ تھا جسکی پہلے چل جاتی وہی زبردست تھا اور اب میرے نزدیک صاحبقران کا
بچنا انکے مقابلہ مین ایسی صورت سے مشکل معلوم ہوتا ہے ضرور یہ قتل ہونگے اور نہ آجتک سنا ہے کہ ایک
نے دو سے مقابلہ کیا ہو یہ تقریر وزیر کی سنکر خواجہ کو تاب نہ آئی بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ کچھ تردد
نہ فرمائین وہ بہادر ایک دم مین ان دونون کو مثل طفل پنج سالہ کے اٹھا لینگے اور انکا یہ ایک بال بھی
بیکا نکر سکینگے انکی کیا ہستی انکے سامنے ہے اور کیا حقیقت انکی ہے یہ وہ ہین کہ جنکے بزرگون نے

اکثر نوجوان کو تنہا بٹھا دیا ہے اور ایک ایک حملہ مین ہزارون کو تہ تیغ کیا ہے تمنے سُنا ہوگا کہ امیر اول نے اٹھارہ
برس کے سن مین لندھور ایسے پہلوان زبردست کو اٹھا لیا اور بردہ قاف مین جاکر عفریت ایسے
دیو کو قتل کیا اور انکے دادا یعنے شاہزادہ غضنفر شاہ نے پانچ آدمیون سے جاکر فرنگستان کو فتح کیا اور
لبتیان ایسے پہلوان کو قتل کیا اور فوتیل ہندی اور دوتیل ہندی کو مع فیل کے اٹھاکر خندق قضا و
قدر مین پھینک دیا کہ جنکا مثل ونظیر ہندوستان مین نہ تھا اور لندھور سے بھی زیادہ کچھ تن وتوش
تھا اور انکے دادا شاہزادہ بدیع الزمان نے تنہا جاکر لشکر گنجاب بن گنجور بن ہرمان دلوگش
پر اسقدر شبخون مارے کہ اسکو جان بچانا دشوار ہو گیا اور آخر کو بھاگتے ہی بن پڑا انکے عم نامدار قاسم عالیتوکا
نے اٹھارہ روز تعاقب کر کے ترک توسن بلیاقی کو بارگاہ سیمرغ تاجدار اور فرامرز نابکار مین جہان کہ ایک
کرور سوار کا لشکر تھا ایک کا تو ہوا اُونہ پڑا کہ روکتا صاف قتل کرکے نکلے ہوے چلے گئے انکے پدر بزرگوار
شاہزادہ نورالدہر نے پندرہ برس کے سن مین طہماس ایسے پہلوان زبردست کو کہ ستون بارگاہ قدرت
لقاے بے بقا کہلاتا تھا آذرکوہ پر مثل پھول کے اٹھالیا اور اپنے لشکر مین لوہین اٹھاے چلے آئے
یہ بھی نواسی خاندان سے ہین ان لوگون پر خدا کا ہمیشہ فضل رہتا ہے یہ جو ہمنے بیان کیا قصہ اُنکے
بزرگون کا تھا اب انکا قصہ سنو تو اور حیرت ہو یہ وہ شخص ہے کہ جسنے ہزارہا ملک فتح کیے اور اسس
شاہزادے نے بھی وہ کام کیے ہین کہ جسکے عوض مین مرتبہ صاحبقرانی پایا اور پہلوانان گردستان
کو مثل گرگین در شست چنگال وخنجر آب گردستانی کے ایک دم مین زیر کیا جو کہ مثل اُنکے نہ تھے جنکا
آجتک مثل ونظیر اس پردہ دنیا پر نہین ہے تو انکی کیا ہستی ہے آپ دیکھین تو کیا ہوتا ہے یہ مویدمن اللہ تائید
یافتہ ربانی اور مسند آراے صاحبقرانی ہین انکا کوئی کیا کر سکیگا وزیر اور بادشاہ خواجہ کی یہ تقریر
سنکر خاموش ہو رہے ادھر وہ دونون دیو اتنے جب قریب صاحبقران کے پہونچے تو ٹھہرے ہوکر
گویا ہوے کہ لا جو کچھ کہ حربہ رکھتا ہو تاکہ تیری حسرت دل مین نہ رہجاے گر اگر مین پہلے اپنا وار کرتا تو قتل
کرتا اور یہ خلق نہ کہے کہ ایک کو دو نے ملکر قتل کیا اور پہلے وار بھی نہ کرنے دیا بعد تیرا حربہ رد کرنے کے ہم
اپنا حربہ کرینگے جو کہ غضب خداوندی ہے اور اُس سے ہمنے بڑے بڑے پہاڑ ریزہ ریزہ کیے ہین انسان
کی کیا اصل وحقیقت ہے فیل مست بھی اُسکی تاب نہین لا سکتا ایک ہی وار مین کام تیرا تمام ہوجاے گا
دوسرے وار کی نوبت بھی نہ آئیگی اگر تمام عمر خاک بھی چھانی جائیگی تو اُس وقت بھی تیرے استخوان کا
پتا نہ ملیگا گوشت و پوست کا تو کیا ذکر ہے حیف ہے کہ ہمارا کہنا نہ سُنا اور ہم ایسے شیرون سے مقابلہ کیا
ہمکو تیری جوانی اور صورت پر رحم آتا ہے کہ مفت مین تجھسا خوبصورت جوان ہمارے ہاتھ سے قتل
ہوگا یہ فقط تیری جہالت سے ہوا اگر رومال سے ہاتھ باندھ کر ہمارے سامنے آجاتا تو ہم کبھی نہ قتل کرتے
فقط گرفتار کرکے بادشاہ کے حوالے کر دیتے اور اپنے بیشہ کو چلے جاتے اور اب بھی کچھ نہین گیا ہے
آ ہمارے قدمون پر گر پڑ ہمنے تیری خطا معاف کی اور جدھر سے آیا ہے اُدھر کو چلا جا ورنہ بہت پچھتائیگا
صاحبقران نے ہنس کر جواب دیا کہ آپ مجھپر رحم نہ کھایے اور نہ میری خطا معاف فرمایئے آپ کو
جو حربہ کرنا ہو وہ کیجیے مین پہلے اپنا حربہ نہ کرونگا کہ میرے مذہب مین دشمن پر سبقت حرام ہے اور مین
صاحبقران بھی ہون مین یہ ننگ کبھی نہ گوارہ کرونگا جب تمہارے حربہ سے میرا خدا مجھکو بچائے گا
تو پھر مین بھی اپنا حربہ کرونگا آپ اپنے حربہ کا وار فرمایئے کہ جسکو آپ غضب خداوندی کہتے ہین یہ سنکر
مہوت نے چاہا کہ مین پہلے وار کرون مہوت نے اُسے روکا اور یہ کہا کہ پہلے مجھے حربہ کرنے دیجیے

جب میرے حربہ سے یہ بچیگا تو پھر آپ اپنا حربہ بھیجیے گا ایک شخص کے لیے آپ کیون اتنی زحمت کرین اُسنے کہا نہین پہلے مین حربہ کرونگا آپس مین تکرار ہونے لگی اُس وقت صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیسی تکرار ہی تم دونون ملکر اپنے اپنے وار کرو میرا خدا تم دونون کے وار سے مجکو بچالیگا اور یہ معرکہ بھی یادگار رہیگا اور لوگ یہ ذکر کرینگے کہ صاحبقران نے ایک دم مین دو پہلوانان نامی اور گرامی کو زیر کیا تا قیام قیامت یہ امر ہر ایک کی زبان پر جاری رہیگا یہ سُنکر اُن دونون نے کہا کہ ہمتو چاہتے تھے کہ تو کسی طرح راہ پر آجاے مگر تو نہین مانتا ہی یہ کہکر دونون نے چوبدستین اُٹھائین جو کہ وہ باندھتے تھے اور وزن اُنکا سترہ سترہ سو من کا تھا ایک دہنی طرف آیا اور دوسرا بائین طرف اور ایکبار دونون چلے ادھر یہ رنگ دیکھکر بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ لو اور غضب ہوا کہ حربہ بھی پہلے نہ کرنے دیا یہ بھی ایک جہالت کی ارے ایسے وقت مین جسکا وار پہلے ہوجاتا وہی اچھا رہتا مگر اس وقت کو بھی ہاتھ سے کھو دیا اور بجد ہوکر دونون کو حربہ کرنے پر آمادہ کیا دیکھیے اب کیا ہوتا ہی خدا خیر کرے یہ سُنکر خواجہ نے عرض کیا کہ آپ تھوڑی دیر مین ملاحظہ فرمائیے گا کہ اس شیر بیشہ صاحبقرانی نے کیونکر اُن دونون گبرون کو اُٹھا لیا اور وہ حربے اُنکے کیا ہوے اور وہ انکا زور و شور کیا ہوا اور وہ قوت و طاقت کیا ہوئی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر اُنھون نے راست و چپ سے صاحبقران پر وار کیے صاحبقران نے اُنکے حربون کو خیال مین رکھا جب قریب سر آئے تو پنجہ یلی دراز کرکے اُن دونون کے بند دست دونون ہاتھون سے پکڑ لیے ایک کا دست چپ سے اور ایک کا دست راست سے اور وہ دونون چوبین جہانتک آئی تھین وہین تک آکر قائم ہوگئین اور اس زور سے پکڑا کہ دونونکے ہاتھ کانپ کر کسقدر بلند ہوگئے اور چوبین بھی پھر اکر اونچی ہوگئین اور دونون کے کڑے آپس مین مل گئے گویا کہ اُس شہریار پر سایہ فگن ہوے کہ اسکو آسیب سماوی سے بچادین اور جو بلا آوے وہ ہمپر آوے یہ شہریار بچ جاوے ادھر صاحبقران نے گرفت مین لاکر اور چوبون کو مضبوط تھام کر جھٹکا دیا کہ دونون واسطے سلامی کے زمین کی طرف آئین یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہم سب انکے تابعدار ہین جب چوبین زمین کی طرف جھکتی آئین تو صاحبقران نے اسقدر اُنکے بند دست کو فشردہ کیا کہ اگر وہ چھوڑ نہ دین تو بند دست جوڑ سے اُکھڑ جائے فوراً دونون نے چھوڑ دیا صاحبقران نے وہ دونون چوبین ایک ہاتھ مین لیکر خواجہ کی طرف پھینک دین اور کہا کہ اے خواجہ انکو اُٹھا لو احتیاط سے رکھنا کبھی نہ کبھی یہ کام آئینگی ادھر خواجہ احمد نے کرسی پر سے اُٹھکر اور جال الیاسی مار کر اُنکو نذر زنبیل کیا اُدھر صاحبقران نے اُن دونون کے کمربندون مین دونون ہاتھ ڈالکر اور جگر سے طنطنہ نعرہ اللہ اکبر کھینچکر زور کیا اور پہلے بازو زمین سے پھر سر سے بلند کر لیا اُدھر نعرہ صاحبقرانی سے یہ حال ہوا کہ تمام بارگاہ اور صحرا گونج گیا بہادرون کے جگر ہیبت سے شق ہوگئے اور تھرا گئے شعر جیسے نعرہ زد میر منزل مصاف ؎ کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف ؎ اور سر سے بلند کرکے گرد سر دونون کو چرخ دیا کہ ہاتھون کے دستانے کہین اور پاؤن کے موزے کہین اور خود سر کہین سپر و شمشیر کہین خواجہ نے یہ سب دوڑ دوڑ کے اُٹھانا شروع کیا اور یہ کہتے جاتے تھے کہ لشکر مین چلکر کسی کے ہاتھ فروخت کر ڈالینگے کوئی بہادر ضرور مول لیگا بہت دنون سے کچھ ملا بھی نہ تھا خیر کچھ تو بوہنی ہوئی آج صبح کو کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا یہ کہتے جاتے تھے اور نذر زنبیل کرتے جاتے تھے یہانتک کہ سب اُٹھا چکے تو پھر آکر کرسی پر بیٹھ گئے اور تماشا دیکھنے لگے کہ ادھر صاحبقران نے چرخ دیکر فرمایا کہ اے شریرو تم دونون کو آپس مین ٹکرا کر پاش

پاش کر ڈالون اور زمین پر اس زور سے ماردون کہ نقش ہوجاؤ پھر کہین پتا نہ لگے کیون اسی زور اور طاقت پر
وہ کلام تھے بہادرون مین تمھارے بڑے نام تھے اب وہ زور و طاقت کہان گیا اور اب وہ سب لاف و
گزاف کیا ہوا تمنے مجھکو نقش زمین بنایا یا مین نے تمکو نقش زمین کیا ہی شہرطا کہ ایسی تقریر بیہودہ کی سزا
دون بلاؤ اپنے خداوند کو کہ جسکے پاس تم مجھکو گرفتار کرکے بھیجتے تھے وہ آئے اور تمھاری مدد کرے
ہم بھی تو دیکھ لین کہ وہ خداوند کیسا ہی اور کیا قدرت و طاقت رکھتا ہی اور اپنے لشکر کے سردارون کو آواز
دو کہ وہ آکر تمھاری مدد کرین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور ادھر بادشاہ تخت پر مارے خوشی کے
اُچھل پڑا اور اہل دربار مین ایک صدائے تحسین و آفرین ایسی بلند ہوئی کہ گوش گردون کر ہوگئے
اندر سے باہر تک یہ حال تھا کہ ہر ایک زبان پر سوائے تعریف کے اور کچھ کلام نہ تھا جو تھا وہی کہتا تھا
کہ ہمنے آجتک ایسی قوت و طاقت بشر مین نہین دیکھی یہ کام احاطۂ بشری سے بالکل خارج ہی یہ سوائے
اِنکے اور کسی مین قوت و طاقت نہین ہی کہ ایسے انسانون دیو ہیکلون کو ایک آن مین اُٹھا لے یہ طاقت
خداداد ہی یہ سب خداوند الوان مہ طاق کی عنایت ہی کہ اس خستگی پر ایسے فیل ہیکلون کو ایک
آن مین اُٹھا لے ہم تو یقین کرتے تھے کہ یہ اِنکے ہاتھ سے ضرور قتل ہو جائیگا مگر کیا عنایت خداوند ہی
کہ وہی غالب آیا اگر ایسا نہ ہوتا تو کیون یہان اکیلا آتا اور اتنے بڑے لشکر کا صاحبقران ہوتا کہ جس
لشکر مین مثل ان دونون کے صدہا پہلوان ہین اور سب زیر کردہ اسی شخص کے ہین ابتک ہین یہ خبر
اُنکے لشکر مین پہونچ گئی کہ تمھارے سردارون کو صاحبقران نے کس آسانی سے زیر کیا اور
ابتک ہاتھون پر اُٹھائے ہین یہ سنتے ہی جو افسر تھے وہ سب ایکبار طرف بارگاہ کے چلے اور درانہ
اندر گھس آئے آکر یہ رنگ دیکھا کہ ہمارے دونون سردار صاحبقران کے دونون ہاتھون پر
بلند ہین اور صاحبقران اُنکو چرخ دے رہے ہین یہ دیکھکر چاہا تھا کہ تلوارین کھینچکر صاحبقران پر
جا پڑین مگر بادشاہ نے منع کیا کہ کیا غضب کرتے ہو ابھی تو یہ تمھارے سردارون کو مار ڈالینگے
اور تمکو بھی ایک دم مین ہلاک و قتل کرینگے کیون اپنی قضا مین بلاتے ہو کیا دیکھتے نہین ہو کہ جس
شخص نے ایسے پہلوانون کو یون اُٹھا لیا تو تمھاری کیا حقیقت ہی ایسے شیر غران اور اژدہا سے
دہان کے منہ پر نجاؤ تمھارے سردارون نے تو غور کرکے اپنا یہ حال کیا اور یہ روز بد دیکھا کوئی دم مین
تمھاری بھی یہی حالت ہوگی اور یہ بارگاہ خون سے رنگین ہوجائیگی اور تمام بارگاہ مین سر لوٹتے معلوم
ہونگے ایسا غضب نکرنا اس شہریار پر ہاتھ نہ اُٹھانا وہ سب یہ سنکر رک گئے اور تلوارین نیام مین
کرلین ادھر ان دونون نے عرض کیا کہ امان یا صاحبقران صاحبقران نے فرمایا کہ بشرط ایمان ان
دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمکو چھوڑ دین صاحبقران نے آہستہ سے اُنکو زمین پر رکھ دیا اور وہ
دونون دوڑکر قدمون پر گر پڑے صاحبقران نے اُنکے سر اُٹھا کر سینے سے لگائے اور فرمایا کہ دونون منظور تو تمھین قواعد
مذہب تعلیم کرین یہ سنکر وہ دونون صاحبقران کے ہمراہ طرف دریا کے چلے اور اپنے سردارون سے
اُن دونون نے کہا کہ تمکو کسنے دربار مین بلایا تھا جو تم چلے آئے جاؤ اپنے لشکر مین اُنھون نے عرض کیا کہ
ہمنے جب خبر گرفتار ہونے کی آپکے سُنی تو ہمارے دل بیتاب ہوگئے ہمکو قرار نہ آیا ہم فوراً دربار مین چلے
آئے کہ دیکھین یہ خبر صحیح ہی یا غلط یہان آکر جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا ہمنے تو چاہا تھا کہ آپ کی مدد کرین
مگر بادشاہ مانع ہوئے ہم رک گئے اُن دونون نے کہا کہ تمنے اچھا کیا کہ بادشاہ کا کہنا مان لیا اچھا اب
تم اپنے لشکر مین جاؤ یہ کہکر اب عقب صاحبقران مین چلے صاحبقران کو جو بادشاہ نے آتے ہوئے

دیکھا تو دوڑ کر صاحبقران کا ہاتھ پکڑ لیا اور قریب تخت آکر عرض کیا کہ آپ تخت پر تشریف رکھین تخت و تاج آپ کو زیبا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین تاج بخش ہون تاج گیر نہین ہون تاج و تخت تمھارا تمکو مبارک رہے یہ کہکر اُس ڈنگل پر بیٹھ گئے جسپر کہ پہلے تشریف رکھتے تھے اور وہ دونون سامنے صاحبقران کے آکر دست ادب جوڑ کر کھڑے ہوئے صاحبقران نے جو دیکھا تو فرمایا کہ جاکر اپنے ڈنگلون پر بیٹھو ادھر بادشاہ بھی اپنے تخت پر بیٹھے جب سب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے عرض کیا کہ خداوند نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ دونون دیوانون پر فتحیاب ہوئے اور جیسا کہ ہم آپ لوگون کی تعریف سنتے تھے اُس سے بڑھکر پایا جامۂ شجاعت خداوند نے آپ ایسے لوگون کے واسطے قطع کیا ہی تاج جرأت و دلیری آپ ہی کے سر مبارک کے واسطے زیبا ہی اگر شجاعت اور بہادری کا دعوے کریے تو پہلے آپکا نام سنے لے بعد آپکے میدان شجاعت مین قدم رکھے اور جو لوگ کہ دعوی بہادری کا کرتے ہین وہ صرف منہ چڑھاتے ہین اگر رستم و اسفندیار زندہ ہوتے تو وہ آپکی اطاعت کا حلقہ اپنے کان مین ڈالتے اور مثل ادنی ملازمون کے آپکی خدمت مین حاضر رہتے ہمکو تو حضور کی زندگی سے یاس ہو گئی تھی کہ جب ایسے دو پہلوانان نامی سے مقابلہ ہو کہ جنھون نے اکثر خداوند کو شکست دی ہو اور تمام جہان کے بہادر اُنکی نہیب شمشیر سے ڈرتے ہون اور اُنکے خوف سے ادھر کا رخ نکرتے ہون اُنکو یون بہ آسانی آپ زیر کرین اور آپکی جبین پر شکن تک نہ آئی پسینہ تو شے دیگر ہی یہ انھین خداوند الیوان نہ طاق کی قدرت ہی کہ آپ ایسا شخص اور یہ طاقت کہ ایسے انسان دیو پیکرون کو زیر کرے اور پھر آپ ان خداوند کو برا کہتے ہین صاحبقران نے سنکر فرمایا کہ آپ کو بار بار خداوند کہنا ایک بندۂ خدا کو کہ جو کافر ہو نہین زیبا ہی کیونکہ آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اس بندۂ ذلیل کو خداوند جلیل نے کسقدر زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ بہ این گستی اور کوتاہ قامتی آن پیلان مست کو کیونکر مین نے اُٹھا لیا یہ سب اُسکی قدرت و جلالت تھی اور اُسکی عطا کی ہوئی طاقت تھی خداوند الیوان نہ طاق کیا قدرت رکھتا ہی وہ بھی ایک بندہ ہی مگر معلوم یہ ہوتا ہی کہ ساحر زبردست ہی جس طرح کہ آئینہ اندام جادو طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا اور اشراق بادشاہت کرتا تھا جبکہ بادشاہ طلسم فیروزیہ شکست کھاکر بھاگا اور آئینہ اندام نے اُسکو پناہ دی اور گذرا اُسکے عقب مین ہمارا ہوا اور دو ایک مرحلہ ہمنے فتح کیے تو وہ عاجز ہو کر امر خدائی کو وہین چھوڑکر اور اپنے بندون کو بھی وہین چھوڑکر الیوان نہ طاق مین آکر پوشیدہ ہوا ہی ویسا ہی کچھ یہ بھی خدا ہوگا بندگی اُس خدائے یکتا کو زیبا ہی جو کہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ تک رہیگا جیسا کہ مین نے پہلے بیان کیا ہی مگر اب پھر مین آپ کو اور اُن دیوانون کو سمجھاتا ہون اور چند کلمہ وحدانیت باری تعالی مین بیان کرتا ہون ذرا بگوش ہوش سماعت فرمائیے اور میری طرف متوجہ ہو جیے وہ خدائے یکتا ہی کہ جسنے ایک لفظ کن سے یہ زمین و آسمان شجر و حجر جن و انس ملک و بشر کوہ و صحرا آب و ہوا خاک و دریا بہشت و دوزخ پیدا کیے آسمان کو ستارون سے مزین کیا رات آرام کے لیے بنائی اور روشنی کے واسطے مہتاب کو پیدا کیا اور دن واسطے کاروبار کے بنایا کہ بشر اپنے اپنے حوائج ضروری اور دنیوی سے فراغت حاصل کرین اور دن کے لیے آفتاب بنایا کہ اُسکی روشنی مین یہ سب کام اپنے درست کرین جانوران خوش رنگ و خوش الحان پیدا کیے بعض اُنمین سے حلال کیے مثل گوسفندون وغیرہ کے اور بعض حرام کیے مثل سور وغیرہ کے اور اسی طرح پرندون مین بھی بعد اُسکے تمھاری ہدایت کے

واسطے نبی اور پیغمبر بھیجے تاکہ وہ ہمکو راہ نیک بتا دین اور ہم اُسپر عمل کرین تاکہ ہمکو کوئی حجت دیگر باقی نرہے اور کوئی یہ نہ کہے کہ ہمکو معلوم کیا تھا کہ یہ راہ نیک ہی اور یہ راہ بد ہی اُنھون نے آکر ہم کو سب سے آگاہ کیا جو لوگ اُنکے کہنے پر چلے وہ اُسکے بندے کہلائے اور جو نہ چلے وہ گمراہ مشہور ہوے یہان دنیا مین تو وہ کچھ نہ کر گئے جب روز قیامت قائم ہوگا اور ہر ایک کا نامۂ اعمال دیکھا جائے گا جسکے نامۂ اعمال نیک ہونگے اور وہی ہاتھ مین نامۂ اعمال دیا جائیگا اور وہ داخل بہشت کیا جائیگا اور جسکے کہ اعمال نیک نہونگے اُس سے دریافت کیا جائیگا کہ تو نے دنیا مین جاکر کیا کیا باوجودیکہ ہمنے تمھاری ہدایت کی تھی اور انبیا بھیجے تھے تمنے اُنکے کہنے پر عمل نہ کیا اور اُنپر ظلم و ستم کیا کہ وہ عاجز ہوے اور تمھارے لیے دعاے بد کی باوصف کہ تم جانتے تھے کہ یہ جو کچھ ہدایت کرتے ہین سب صحیح اور درست ہی مگر اُسپر بھی تمنے ہماری پرستش اور بندگی ترک کی اور ہمارا بندہ جو کہ مثل تمھارے تھا اُسکو خدا مانا اور اُسی کو سجدہ کیا باوجودیکہ تم جانتے تھے کہ یہ بھی مثل ہمارے ناک کان ہاتھ پاؤن رکھتا ہی کھاتا ہی پیتا ہی سوتا ہی اور کل حوائج ضروری و دنیوی سے سروکار رکھتا ہی اُسپر تمنے اُسکو سجدہ کیا اور اُسکو خدا جانا کہ تم مین سے کوئی زر پرست ہی جو کہ ہمارا ایک بندہ تھا اور کوئی تم مین سے تصویر پرست ہی جسکو تم اپنے ہاتھ سے بناتے تھے اور کوئی شجر پرست ہی جو کہ ہمارا خلق کیا ہوا تھا ہمارے مخلوق کو تمنے خدا جانا اور ہمکو بھول گئے اب کوئی خدا تمھارا تمھاری اس وقت مدد نہین کرتا ہی جس وقت آپ سے سوال ہونگے نہین معلوم آپ کیا جواب اُس وقت دینگے سُنا تو یہ ہی کہ کچھ بھی جواب نہ دینگے خاموش کھڑے رہین گے اور اپنے دلون مین نادم ہونگے اُس وقت حکم ہوگا کہ اُنکے نامۂ اعمال اِنکے بائین ہاتھون مین دو اور اُنکو داخل دوزخ کرو جس وقت یہ حکم ہوگا فوراً فرشتگان عذاب آئین گے اور اُنکی شکلین ایسی مہیب ہونگی کہ اہل محشر کے کلیجے ہل جائینگے اور اُنکے ہاتھون مین گرز آتشین ہونگے وہ اُن گرزون سے اُنکو تکلیف پہونچائین گے اہل محشر مین غوغا مچ جائیگا اور ہر ایک یہ کہیگا کہ دنیا مین خدا کو نہین مانتے تھے اور بندون اور پیدا کیے ہوون کی پرستش کرتے تھے اور اُنکو خدا مانتے تھے اور سجدہ کرتے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو فرشتگان عذاب طرف دوزخ کے لیے جاتے ہین یہانتک کہ وہ داخل دوزخ کیے جائینگے اور اس طرح بھی پوچھا جائیگا اچھا بیان کرو تو کیا بیان کروگے اور کیا جواب دوگے یہ سُنکر سب نے مع بادشاہ اور وزیر کے سر جھکا لیا خاموش بیٹھے رہے صاحبقران نے فرمایا کہ تمنے مجھکو کچھ جواب ندیا جس وقت قہار و جبار سوال کریگا تو کیا جواب دوگے مثل اُنکے دوزخ مین تم بھی داخل کیے جاؤگے افسوس کا مقام ہی کہ عقل و شعور رکھتے ہو اور پھر اُسکے بندے کو خدا جانتے ہو ہوش مین آؤ اور اُسکو بخدائی مانو راہ ضلالت چھوڑو اور راہ نیک اختیار کرو کیون اپنے ہاتھون اپنے تئین دوزخ مین ڈالتے ہو میرے کہنے پر عمل کرو اور اس گمراہ پرستی سے باز آؤ کہ وہ کوئی ساحر ہی جسنے تمکو گمراہ کیا ہی دیکھ لینا وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور میرا کچھ نہ کر سکیگا اور یہ سب کارخانہ مٹ جائیگا وہ ایسا خدا تھا کہ اُن دونون کو میرے ہاتھ سے زیر کرا دیا اور مدد نہ کی ارے ابھی توبہ کرو کہ تمھاری توبہ قبول ہوگی وہ بڑا رحیم ہی اور اپنے بندون پر بڑا مہربان ہی دیکھو وہ پتھر کے کیڑے کو بھی رزق دیتا ہی بھلا تم اپنے خداوند سے کہو کہ تمام مخلوق کو رزق کی رسد پہونچا سکے اور کوئی چیز تو اُس سے طلب کرو دیکھین کیونکر وہ دیتا ہی تمھارے پاس تمھارے خدا موجود تو ہین وہ ایسا

خدا ہی کہ قبل ولادت طفل پستان مادر مین تین دن قبل دودھ پہونچا دیتا ہی تم اپنے خدا سے کہو کسی مردے کو وہ زندہ کردے یا کسی مرض کو وہ دفع کردے یہ ہمارے ہی خدا مین قدرت ہی اگر وہ چاہے تو مردہ صد سالہ جی اٹھے اور ابھی زندہ ہوجاے اگر وہ چاہے فوراً ہی مرض دفع ہوجاے حیف کی بات ہی کہ جانور بھی جو کہ زبان اور عقل مثل ہمارے اور تمہارے نہین رکھتے ہین وہ تو اُسکی وحدانیت کے قائل ہون اور اپنی زبان مین اُسکی حمد وثنا کرین اور یون کہین کہ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار + اور گھاس جو زمین سے اُگے اور بزبان بے زبانی اُسکی وحدانیت کی یون گواہی دے اور کہے سو ہر گیاہے کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + اور تم لوگ اشرف مخلوقات ہوکر اُسکے بندون کی پرستش کرو اور اُنکو خدا خیال کرو اور اُنکو سجدہ کرو اور اُن سے اپنی مطلب روائی کی اُمید رکھو جو کہ خود محتاج ہی اور اُس سے اپنی حاجت روا ہو نہین سکتی دوسرون کی کیا حاجت روائی کریگا یہ قدرت اُسی خالق برحق اور مطلق ہی کی ہی کہ دوست اور دشمن کو برابر جانتا ہی اور سبکو رزق دیتا ہی گدا اور شاہ اُسکے سامنے برابر ہین وہ ایسا خالق یکتا ہی کہ آپ کو اپنی قدرت کاملہ سے رزق پہونچاتا ہی بقول شاعر شعر اے کریمے کہ از خزانہ غیب + گبر و ترسا وظیفہ خور داری + دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ با دشمنان نظر داری + اُسکی درگاہ مین دوست اور دشمن کا ایک رتبہ ہی بخلاف تمھارے خداوند کے کہ جو دوست ہین وہ مقرب بارگاہ ہین اور جو دشمن ہین وہ مغضوب بارگاہ ہین یہ کہین خدا کا طریقہ ہی تم ہین اپنے دل مین خیال کرو کہ وہ اپنے بندون سے عاجز ہوکر صلح کرے اور اُنکا کچھ نہ کرسکے یہ بالکل خلاف خدائی کے ہی اور اسی طرح کے ہزارہا عیب ہین جنکو کہ خود تم لوگ سمجھ سکتے ہو اُنکے بیان کی کچھ ضرورت نہین ہی اور یہ مختصر اوصاف تھے جو کہ مین نے بیان کیے اور وہ ایسا خدا ہی کہ جسنے آگ کو ابراہیم خلیل اللہ پر گلزار کردیا اور حضرت یونس کو ماہی کے شکم مین پناہ دی اور جناب موسی کو فرعون ملعون کے شر سے بچایا ہی مین کہانتک بیان کرون اگر تمام عمر بھی بیان کرون تو یہ ختم نہون یہ تقریر سنکے ہر ایک کے آئینہ دل سے زنگ کفر دور ہوا بادشاہ نے عرض کیا کہ جو کوئی آپ کے مذہب مین آوے تو وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمہ طیبہ زبان معجز بیان پر جاری فرمایا بادشاہ مع اہل دربار کے کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوگیا اور وہ دونون دیوانے تو ایسے محو اور بیخود ہوے کہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑے اور کہنے لگے کہ اب ہم دونون کی خطائین معاف فرمائین اور اگر قابل معافی نہ ہون تو ہمکو اپنے ہاتھ سے قتل فرمائین کہ ہم اس کشمکش دنیا سے نجات پائین صاحبقران نے دونون کے سر اُٹھاکر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ تم آج سے ہمارے دینی بھائی ہوگئے اب تم کچھ رنج وغم نہ کرو تمھارے گناہ سب بخش دیے گئے کیونکہ تمنے ادیان باطلہ پر لعنت کی اور جھوٹے خداؤن کی بندگی ترک کی بادشاہ نے عرض کیا کہ کوئی شخص ایسا تجویز فرمایے کہ وہ ہمین قواعد آپ کے مذہب کے تعلیم کرے یہ سنکر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ وہ کتابین جو تمھارے پاس بابت قواعد مذہب کے موجود ہین اُنمین سے دو کتابین ہمکو دو کہ ہم ایک کتاب بادشاہ کو دین اور ایک دیوانون کو خواجہ نے عرض کیا کہ وہ کتابین تو لشکر کے کتبخانہ مین ہین میرے پاس نہین ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ ہمنے تو خود تمھارے پاس دیکھی تھین خواجہ نے جواب دیا وہ ایک تاجر کی تھین اُسنے واسطے بیچنے کے دی تھین کہ کسی کے ہاتھ فروخت کردیجیے گا مین نے وہ فروخت کرکے اُسکی قیمت بھی اُسکو دیدی صاحبقران نے فرمایا خواجہ دیکھو تو شاید دو تین جلدین ہون خواجہ نے

کہا اگر ہونگی بھی تو کیا مین آپ کو بڑے چندے دیدونگا اگر وہ مجھسے قیمت طلب کریگا تو اُسکو کیا جواب دونگا بکار کو قرضدار ہوجاؤنگا ایک تو یونہین قرضدار ہون سے جان نہین بچتی ہی دوسرے اور قرضدار ہوجاؤن اور میرا نکلنا بھی بند ہوجا ئے نہین معلوم نکلنا کیونکر ہو منھ چھپا کر تو نکلتا ہون اگر نہ نکلون تو کھاؤن کہان سے آپ ہی تو ایسے نہین ہین کہ مجھکو گھر بیٹھے مہینہ دین جب مین آپکا کام کرتا ہون تو تین روپے پاتا ہون اُتمین بھی اگر کبھی ناغہ ہوجاتی ہی تو وہ کاٹ لی جاتی ہی جھٹ چھ مہینے تنخواہ نہین ملتی ہی قرض لیتے لیتے گے بسر کرتا ہون جب تنخواہ لی وہ صرف ہوگئی مہاجنون کا قرضہ رہا میں سود ہی دیتے دیتے تباہ ہوا جاتا ہون اُسپر مین پرائی چیز بھی دیدون اور اُنکا تقاضا اُٹھاؤن ہان آپ کو ایسی خواہش ہی تو قیمت دیکر خرید فرمائین تاکہ آپ استعمال مین دیدون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ تم دو جلدین یہان ہمکو دیدو لشکر مین جاکر اُسکے عوض کی جلدین ہے لینا خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت واہ کہان پرائی کی چیز اور کہان غیر پرائی کی چیز اُسنے ایک ایک کی لکھائی دو دو سو روپیہ دیا قریب پانسو روپیہ سکے اُس تاجر کا صرف ہوگیا ہی اگر مین آپ کو دیدون اور آپ کے کتب خانہ سے اور جلدین لیلون اور اگر وہ نہ بکین تو مین کیا بیچ اُسکو دون یہ یقین ہی کہ جو قیمت اُسنے کہی ہی اُس قیمت کو وہ آپ کی جلدین بکین گی تو مین بیچ مین مفت کا بوجھ ہونگا کچھ حاصل وصول ہوگا مین ایسے دینے سے باز آیا قیمت دیجیے اور مجھسے جلدین لیجیے اگر لشکر مین ہین لو اور کبھی کام آئین گی نہین اور کسی کو دید یجیے گا صاحبقران نے کہا اچھا آپ اُسکی قیمت تو فرمائیے خواجہ نے عرض کیا کہ ایک ہزار روپیہ ہی گو کہ اُسنے بارہ سو کہے تھے مگر حضرت آپ کی وجہ سے دو سو مین نے کم کر دیے اگر کوئی غیر خرید کرتا تو مین سو روپیہ اور زیادہ کر دیتا اپنا بھی کچھ نفع اور حق المحنت لیتا یا نہ لیتا خیر اب مین سمجھا کہ اُسکو راضی کر لونگا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائی خواجہ یہ قیمت تو بہت ہی ہم نہ دینگے تم ہمارے لشکر مین جاکر ہمکو دو جلدین لا دو خواجہ نے عرض کیا کہ آپ نے تو میرے گرفتار کرنے کی تدبیر کی ہی مین نے ابھی ابھی دیکھا کہ دو تین مہاجن باہر ٹہل رہے ہین وہ مجھکو دیکھتے ہی گرفتار کرینگے اُس وقت میرے پاس روپیہ کہان سے آئیگا جو مین اُنہین دیکر اپنی جان بچاؤنگا اور اُنکے ہاتھ سے چھوٹونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا ہم قیمت دینگے مگر جب لشکر مین جائین گے کیونکہ یہان ہمارے پاس روپیہ نہین ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ کبھی نہوگا کیونکہ وہان جب آپ سے روپیہ طلب کرونگا تو آپ یہ فرمائین گے کہ مین نے کب لیا تھا کوئی نوشتہ دکھاؤ تو مین کیا جواب دونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ تمسک لکھا لو خواجہ نے کہا کہ اچھا تمسک لکھ دیجیے مگر بارہ سو روپیہ کا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا جبکہ ہمارے تمہارے قیمت طے ہوگئی تو اب دو سو کیون آپکو زیادہ دیے جائین خواجہ نے عرض کیا کہ اگر نقد دیجیے تو ہزار اور اگر قرض خرید کیجیے گا تو پوری قیمت لیجائیگی کچھ کم نہوگی کیونکہ جب آپ لشکر مین تشریف لے جائیگا جب روپیہ عنایت فرمائیے گا اُسنے زمانہ کا کچھ نفع بھی ہونا چاہیے یا نہین چنانچہ صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ نفع اسقدر کافی ہی ارے بھئی اتنا نفع کہ دو سو پر خیر پانچ چار روپیہ لے تو خواجہ نے عرض کیا کہ اسقدر نفع گران ہی تو آپ نقد روپیہ کیون نہین دیدیتے ہین وقت اور ضرورت پر تو سو روپیہ کی چیز کے پانسو روپیہ دینا ہوتے ہین اگر آپ کو ضرورت ہو تو بارہ سو دیجیے اور جلدین مجھسے اسی وقت لیجیے نہین تو جانے دیجیے اور اگر نقد دیجیے تو ہزار روپیہ جو کہ پہلے طے ہوگیا ہی وہ عنایت کیجیے اسمین میرا کچھ نفع نہین ہی جو کچھ آپ دیجیے گا مین مالک کو دیدونگا اگر نہ لیا ن

روپیہ آپ پاس نہین ہی تو بادشاہ صنوبر یہ سے قرض لے لیجیے لشکر مین جاکر اُنکا روپیہ بھیجد یجیے گا کیون اسقدر نفع دیجیے اور بیکار کا نقصان اُٹھائیے اگر یہ نہین منظور ہی جانے دیجیے جب لشکر جائیے گا تب کتابین اُن دونون صاحبون کو بھیج دیجئے گا مین تو بغیر قیمت کے نہین دے سکتا ہون اگر میرا مال ہوتا تو آپ پر سے صدقے تھا مین قیمت بھی نہ لیتا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کاغذ لاؤ ہم تمسک لکھ دون خواجہ نے عرض کیا اسٹامپ منگاتا ہے آسپر تحریر کر دیجیے جو کہ تمسک کا قاعدہ ہی مین سادے کاغذ پر نہین لکھاؤنگا اگر مین سادے پر لکھاؤن اُس وقت آپ یہ فرمائین کہ یہ تمنے بنالیا تو مین کیا کرونگا مکمل طور سے تحریر کردیجیے تو کیا مضائقہ ہی میرے نزدیک ان باتون سے تو یہ بہتر ہی کہ نقد قیمت دیجیے کیون نقصان گوارہ کیجیے اگر کسی محتاج کو دیجیے تو وہ دعائین دے ایک غیر شخص کے دینے سے کیا فائدہ اگر مجھکو اسقدر دیدیجیے تو مین مہاجنون کے سود سے ادا ہوجاؤن میری جان بچ جائے اُنکے تقاضے سے نجات پاؤن مہینہ بھر تک آپ کی خدمت مین بلا خوف و دغدغہ حاضر رہون میرے اہل و عیال آپ کو دعائین دین یہ باتین خادم و مخدوم کی سنکر بادشاہ صنوبر یہ نے کہا کہ اے خواجہ مین آپ کو ابھی روپیہ منگائے دیتا ہون مین بھی صاحبقران کا خادم ہون یہ روپیہ سب اُنھین کا ہی اُنکو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی جو وہ مجھسے قرض لین میری جان تک حاضر ہی مال و دولت کیا چیز ہی صاحبقران نے فرمایا اے صنوبر شاہ تم تکلیف نہ کرو روپیہ مین انکو لشکر مین جاکر دیدونگا یہان تمسک لکھے دیتا ہون خواجہ نے عرض کیا کہ اب مین نقد لونگا قرض نہین بیچونگا جبکہ آپکو روپیہ ملتا ہی تو قرض لینے کی کیا ضرورت ہی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ زیر بار ہون اور ایک شخص کا احسان ہو بادشاہ تو روپیہ دیتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ مین بھی صاحبقران کا غلام ہون اور یہ روپیہ بھی اُنھین کا ہی ایسی حالت مین ایک کم حوصلہ آدمی کا احسان لینا کیا ضرور ہی یہ کہکر صنوبر شاہ سے کہا کہ ہان آپ روپیہ طلب کرین صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ تم خواجہ کو کہنے دو روپیہ نہ منگاؤ روپیہ کی کوئی ضرورت نہین ہی مین قرض لونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خادم کے مال سے آپ کو انکار ہی جبکہ مین نے آپ کی غلامی اختیار کی تو مال و دولت سب آپ ہی کا ہی جب چاہیے گا اُس سے دوچند مجھکو عنایت فرمائیے گا مجھکو کچھ عذر لینے مین نہوگا اور جب مجھکو احتیاج ہوگی فوراً مانگ لونگا صاحبقران نے کہا نہین یہ بات نہین ہی کہ مجھکو تمھارے روپیہ سے انکار ہو صرف اس بات کا خیال ہی کہ خواجہ نے ہمارا اعتبار نکیا اور ہمکو بے ایمان خیال کیا افسوس کا مقام ہی کہ غیر شخص تو اعتبار کرے اور جس سے ہمیشہ سابقہ رہے وہ نہ اعتبار کرے ہزار روپیہ کی کچھ بات نہین خواجہ نے عرض کیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ یہ مال میرا نہین ہی غیر تاجر کا ہی اگر میرا ہوتا تو قیمت کی بھی کچھ ضرورت نہ تھی مین یون ہی آپ پر سے نثار کرتا مگر غیر کے مال پر میرا اختیار نہین اور یہ تو معاملہ ہی اسمین بُرا ماننا بیکار ہی معاملہ صاف اچھا ہوتا ہی تاکہ بعد کو اسمین رنج نہین ہوتا حضور یہ روپیہ کا معاملہ ہی اسمین کسی کا اعتبار کرنا اور قرض دینا دونون برا ہی آپنے نہین سنا القرض مقراض المحبت بجا مین قرض دیکر محبت قطع کرون تو مجھکو کیا فائدہ ہی دوسرے اُس جگہ دینا چاہیے کہ جہان روپیہ ممکن نہو جبکہ روپیہ ممکن ہی تو قرض دینا لینا بیکار ہی آپ کیون نہین صنوبر شاہ سے روپیہ لے لیتے مین کیا ہرج ہی ادھر خواجہ نے کہا اُدھر صنوبر شاہ نے نہایت مجبور کیا تب تو صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ اچھا روپیہ خواجہ کو منگا دو صنوبر شاہ نے فوراً ایک چوبدار سے کہا کہ جاکر خزانہ شاہی سے ایک ہزار روپیہ خواجہ کو لادے چوبدار یہ سنکر

فوراً روانہ ہوا ادھر صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ لیجیے روپیہ آتا ہی اب تو کتابین نکالیے اور دیجیے خواجہ نے عرض کیا کہ جب روپیہ میرے ہاتھ مین آجائیگا تب مین کتابین نکالونگا اور آپ کو دونگا امید صاحبقران نے فرمایا یہ کیا ای خواجہ اب تو روپیہ آیا جاتا ہی اب تمکو کس بات کا تامل ہی کیا اب بھی کوئی دغدغہ ہی کہ مین روپیہ نہین دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ کیا عجب ہی کہ جب جلدین آپ پاس آجائین تو آپ چوبدار کو منع کر دین کہ روپیہ خواجہ کو نہ دینا تو مین کیا آپ سے لڑونگا اگر لڑون بھی تو مین آپ سے سر بر نہین ہو سکتا ہون ابھی آپ ان دیوانون سے اشارہ کر دین کہ خواجہ کو باہر بارگاہ کے نکال دو دو وہ میری گردن مین ہاتھ دیکر ابھی نکال دینگے اگر مین نکلنے مین تامل کرونگا تو بیکار کی مارپیٹ ہوگی میرا ہاتھ منہ ٹوٹ جائیگا تو اور بھی برا ہوگا ایک تو نقصان ہوا اور دوسرے جان پر بنے اور اور مجھپر تاپر کا تقاضا ہو تو مین خانہ نشین ہون اور علاج کرون اگر اچھا ہوگیا تو بہتر ورنہ فاقے کرون کیونکہ جبتک حاضر دربار نہونگا تنخواہ نہ ملیگی جب یہ حالت ہوگی تو مہاجن تنگ کرینگے گھر مین بیٹھنا دشوار ہوگا جینا ناگوار ہوگا میرے نکلنے سے تو انکو سہارا ہی کہ خواجہ اگر کہین سے روپیہ پائین گے تو ہمکو دینگے اور جب مین علیل ہو کر گھر مین بیٹھونگا تو وہ یہ خیال کرینگے کہ اب خواجہ ہمارا روپیہ نہین دینگے بیتاب ہو جائینگے تقاضا شروع کر دینگے ایسی حالت مین دیدہ دانستہ کیون اپنے تئین عذاب مین ڈالون صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ خواجہ تمنے ہمکو بالکل بے ایمان اور جعلساز تصور کر لیا اور خوب ہمکو غیر صحبت مین ذلیل کیا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے آپ کو کب جعلساز کہا اور یہ تو ذلیل ہونے کی کوئی بات نہین ہی مین نے ایک مثل کہی کہ اگر ایسا کرون تو آپ میرے ساتھ ایسا کیجیے گا مینے کیا بری بات کہی جعلساز بے ایمان اپنے تئین آپ خود کہتے ہین مین نے تو کچھ نہین کہا ایک بات معاملہ کی کہی اگر ایسی باتون کو جعلسازی اور بے ایمانی آپ تصور کرتے ہین تو اب مین روپیہ بھی نہین لیتا لیجیے یہ جلدین حاضر ہین روپیہ مین خود اپنے پاس سے دیدونگا جہان اتنا قرضدار ہون ایک ہزار روپیہ کا اور سہی مگر آپ نہ رنج فرمائین صاحبقران نے کہا کہ نہین جب روپیہ آئیگا جبھی دینا خواجہ نے کہا نہین آپ ابھی لیجیے مجھے کوئی عذر نہین ہی یہ کہکر چاہتا تھا کہ زنبیل سے نکالتے کہ اتنے مین چوبدار روپیہ لیکر آگیا صاحبقران نے فرمایا خواجہ کو روپیہ دے دو اسنے خواجہ کے سامنے توڑہ رکھ دیا خواجہ نے توڑہ کھولکر ایک ایک روپیہ کو غور سے دیکھنا شروع کیا جب ہم پرکھ چکے تو شمار کر کے نذر زنبیل کیا اور خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ اب تو روپیہ بھی پا چکے کتابین لائیے اب بھی دینے مین کچھ تامل ہی خواجہ نے عرض کیا کہ مذاق نفرمائیے سچ کہیے کہ کیا کتابین مین نے نہین دین صاحبقران نے فرمایا کہ یک نہ شد دو شد یہان کتابین دکھائی تک نہین دینا تو دیگر تسخ ہی بس لے تبس یا کتابین دیجیے یا روپیہ واپس کیجیے یہ سنکر پھر خواجہ نے اپنی زنبیل مین دیکھا اور عرض کیا کہ مین کتابین شاید مکان پر بھول آیا ہون دیکھیے ملتی بھی ہین یا نہین اگر نہ ملین تو میرا نقصان ہوا اور مفت کی زیرباری ہوئی جلدی کا کام اسی واسطے خراب ہوتا ہی دن چڑھ گیا تھا اور دربار کا وقت قریب آگیا تھا اور یہی خوف تھا کہ اگر دیر ہو جائیگی تو غیر حاضری لکھ لی جائیگی اور صاحبقران دریاے سبز رنگ کو چلے جائین گے مجھے انکے ہمراہ جانا ہی کتابین نکالکر رکھین مگر اس جلدی مین وہ بھولکر وہین چلا آیا اگر کسی ایماندار نے پائین ہین تو وہ دیدے گا ورنہ گئین ایسی نوکری سے باز آیا کہ جسمین سرکار کا نقصان ہو اگر دیر ہو جاے غیر حاضری لکھ لی جاے آپ لشکر مین چلکر میرا حساب کر دیجیے گا اور وہین کتابین بھی لے لیجیے گا

مجھے کتابین دینے مین کوئی عذر نہین ہے اگر مل گئین تو حاضر کرونگا ورنہ آپکا روپیہ واپس کرونگا صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ بہت باتین نہ بناؤ لاؤ کتابین دو ورنہ روپیہ واپس کرو مین کیا جانون کہ کتابین نہین
ہین تمنے پہلے ہی دیکھ لیا ہوتا اُسکے بعد روپیہ لیا ہوتا روپیہ تو تنے لیا اب چیز نہین دیتے ہو تم ابے ایمانی
کرتے ہو تمنے مجھکو عاجز کرکے روپیہ لیا اور اب چیز دینے مین تامل کرتے ہو تمکو یا مال دینا ہوگا
یا روپیہ مین نہ مانونگا خواجہ نے ناک بھوؤن کو چڑھا کر عرض کیا کہ آپ اسقدر گھبراتے کیون ہین مین
کہین بھاگا تو نہین جاتا ہون آپکے سامنے موجود ہون اور لشکر مین میرا مال و اسباب سب ہے اگر چلا بھی
جاؤنگا تو اُسکو تو پیٹھ پر لادکر نہ لیجاؤنگا آپ کا روپیہ کہین نہین جائیگا آپ اطمینان رکھیے صاحبقران
نے فرمایا خواجہ ہمکو تو ضرورت اس وقت ہے لشکر مین تو خود ہمارے یہان کتابین موجود ہین اگر لشکر
مین جاکر بھیجنا ہوتین تو تمسے کیون خرید کرتا اور اسقدر قیمت کیون دیتا اور وہ بھی مانگ کر میری
کتابین دیجیے نہین تو روپیہ دیجیے خواجہ نے عرض کیا کہ روپیہ تو نہین مل سکتا ہے ہان مال ملیگا قیمت مین نے
پائی اگر پھر قیمت طلب کرون تو گنہگار ہون گا ہان مال آپکا جب ملے گا کہ جب آپ لشکر مین تشریف
لیچلین گے مجھسے قیمت کی رسید لے لیجیے اور بابت کتابون کے رقعہ لکھا لیجیے مین کوئی بے اعتبار
نہین ہون جسکی کہیے ضمانت دلا دون اسقدر تو سنتا ہون کو ہمقرار ہونا تھا ہے اگر کوئی اور شخص ہوتا
تو کیا مضایقہ تھا وہ جسقدر چاہتا بیتاب ہوتا اُسکو زیبا تھا آپ تو صاحبقران کہلاتے ہین آپ کے
سخاوت کی بڑی دھوم ہے آپ کے آگے اسقدر روپیہ کی کیا اصل و حقیقت ہے ایسا ایسا روپیہ تو
اکثر برباد ہو جایا کرتا ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمہین کہہ چکے ہو کہ یہ معاملہ ہے اسمین اعتبار
کرنا بالکل خلاف عقل ہے دین لین کا معاملہ منحصر اُس محبت ہے تو مین کیونکر اُسکے خلاف کرون اگر تم لشکر مین
جاکر کتابین یا روپیہ نہ دو تو مین تمہارا کیا کرونگا کیا تمہین گرفتار کرا لونگا اگر ایسا کرونگا تو مجھی کو لوگ
بدنام کرینگے کہ صاحبقران نے تھوڑے سے روپیہ کے لیے خواجہ پر زیادتی کی اسلیے ڈرنا
چاہیے اس سے یہی بہتر ہے کہ ابھی معاملہ تازہ ہے اور سب موجود بھی ہین اور روپیہ بھی تمہارے پاس
موجود ہے واپس کردو جسوقت کتابین لے آنا تو پہلے روپیہ لے لینا بعد اُسکے کتابین دینا مگر
اسوقت روپیہ دیدو تم یہ نہ خوف کرو کہ مین لشکر مین چلکر کتابین نہ لونگا وہ تو اب میرا مال ہو چکا
اب مین اُنکو ضرور لونگا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ کو اب مال سے مطلب ہے روپیہ بار بار کیون طلب
فرماتے ہین اچھا اسقدر تامل فرمایئے اور مجھکو مہلت دیجیے کہ مین لشکر مین جاکر کتابین آپ کو
لادون صاحبقران نے فرمایا کہ آپ تو مہاجنون کے خوف کے مارے نکل نہین سکتے ہین کیا
اتنی دیر مین مہاجن چلے گئے ہونگے جو آپ لشکر مین جاکر کتابین لا دیجیے گا اور وہ آپ کو نہ روکین گے
اور نہ تقاضا کرینگے یا صرف اُس وقت نہ جانے کا بہانا تھا معلوم ہوا آپ کو اپنا مال بیچنا تھا اور
مکر کرنا تھا مجھے اس سے کیا مطلب ہے کہ مہاجن ہین یا نہین آپ جاکر کتابین لا دیجیے مگر روپیہ
نہین چھوڑے جاتے ہین روپیہ نہ لے جانے دونگا آپ نے میرا اعتبار نہین کیا مجھے بھی آپ کا اعتبار
نہین ہے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو اسقدر میری بے اعتباری ہوگئی اچھا ضمانت لے لیجیے
صاحبقران نے فرمایا کہ کہیے کسکو ضامن دیتے ہین خواجہ نے صنوبر شاہ سے کہا کہ ذرا آپ
میری ضمانت فرمالین کہ مین جاکر کتابین لا دون اگر آپ کو میرا اعتبار ہو کیونکہ صاحبقران کے
تو ہم چور ہین صنوبر شاہ نے جواب دیا اور صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور خواجہ نہ آئینگے

یا کتابین ندینگے اور نہ روپیہ واپس کرینگے تو مین روپیہ آپ کو حاضر کرونگا صاحبقران نے کہا کہ ای صنوبرشاہ تم اسکے درمیان مین نہ پڑو یہ نہ کتابین دینگے اور نہ روپیہ اگر یہ چلے گئے تو پھر آئین گے بھی نہین مفت مین تمکو روپیہ دینا ہوگا اسنے عرض کیا کہ آپ میری خاطر سے انکو جانے دیجئے یہ ضرور حاضر ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا خواجہ جاؤ اور کتابین لے آؤ خواجہ یہ سنکر اپنی کرسی سے بڑبڑاتے ہوئے اُٹھے اور باہر خیمہ کے چلے جب خواجہ چلے گئے تو صاحبقران نے صنوبرشاہ سے فرمایا کہ تمنے خواجہ کی حرکت دیکھی اور اب وہ کبھی نہ آئین گے اور اگر آئین گے بھی تو کوئی فقرہ کر دینگے صرف انکو مجھے عاجز کرنا منظور تھا ورنہ خواجہ سے بڑھکر کوئی شخص صاحب اعتبار نہین ہی جب انھون نے مجھکو عاجز کیا ویسا مین نے بھی انکو عاجز کیا یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ اُدھر خواجہ خیمے کے باہر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد رنجیدہ شکل بنائے ہوے واپس آئے اور آن کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے اور کچھ بڑبڑانے لگے اتنے مین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین خواجہ نے کچھ جواب ندیا صاحبقران خاموش ہو رہے اور صنوبرشاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مین نہ کہتا تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی فقرہ بنائین گے دیکھیے اب کوئی فقرہ کرتے ہین صنوبرشاہ نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کتابین نہین ملین گم ہو گئین صاحبقران نے فرمایا نہین وہان تک گئے نہین کتابین گم ہونا کیسی اور بھول آنا کیسا کتابین انکے پاس موجود ہین یہ بھی ایک قسم کا مذاق تھا اور صرف مجھے پریشان کرنا تھا اور روپیہ مجھسے لینا تھا کیسا تاجر کسکی کتابین خود انھین کی ہین زنبیل مین موجود ہونگی اب کوئی اور فقرہ باہر جاکر تجویز کر لیا اور چلے آئے دیکھیے ابھی معلوم ہوا جاتا ہی یہ فرما کر خواجہ سے پوچھا کہ خواجہ کتابین لائے یا نہین اگر نہین لائے تو روپیہ واپس کر دو ہمین اب کتابون کی ضرورت نہین ہی یہ کلمہ سنکر خواجہ نے بہت برہم ہو کر کہا کہ تمہین اپنا روپیہ چاہیے کوئی مرے چاہے کوئی جیئے آپکو اپنے روپیہ کی پڑی ہی ہمین نہین معلوم کہ کیا مصیبت گذر گئی یہ تو دریافت کیا نہین کہ خواجہ تم رنجیدہ کیون ہو اور اسقدر جلد واپس کیون آئے اپنی کتابون کا تقاضا شروع کر دیا مین باز آیا ایسے مال فروخت کرنے سے مین تو پہلے ہی خیال کیے ہوئے تھا کہ آپ یہی فرمائیے گا کہ فقرہ کر دیا اتو ہم فقرے باز ہو گئے اور آپ سے فقرے کر کر کے سب کچھ لے لیا ہی اور آپ میرے فقرون مین آ گئے اور آپنے روپیہ مجھکو دیدیا ابھی چھ سو روپیہ کا کام کیا تو آپنے اسکے عوض مین پچاس دیے کبھی تین روپیہ سے کسی مہینے مین سوا تین نہین دیے اور اسمین بھی غیر حاضری کٹ جاتی ہی اسپر یہ باتین مین کہ فقرے سے روپیہ لے لیتے ہین جی ہان میرے پاس کتابین موجود ہین وہ میری ہین کسی تاجر کی نہین ہین مگر مین بغیر قیمت کے نہین دیتا کوئی گناہ تو نہین کرتا ہون جو شخص کوئی شے بناتا ہی تو لینے نفع کے بیچے نہ کہ بانٹنے کے واسطے جسکا جی چاہے قیمت دیکر لے لے صاحبقران نے فرمایا تو کیا مین نے قیمت نہین دی ہی جو آپ میری کتابین نہین دیتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ مین ہر گز عرض کرتا ہون کہ آپنے قیمت نہین دی ہی بیشک قیمت پا چکا ہون مین مال بھی دیتا ہون آپ کو لینے مال سے غرض ہی یا شہر بھر کے قصون سے مطلب ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اسقدر غصہ نہ کیجئے اچھا اچھا یہ تو بیان کیجیے کہ آپ پر کیا مصیبت گذری اور کیا امر واقع ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ آپکو کیا مجھپر جو کچھ گذرا سو گذر گیا آپ اپنی کتابین لیجیے اور جان چھوڑیے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تمکو ہمارے سر کی قسم بیان تو کرو کہ کیا ہوا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ قسمین دیتے ہین مین بیان کیے دیتا ہون

مگر آپ یہی خیال کرینگے کہ فقرہ ہی یہ کہکر عرض کیا کہ مین نے پہلے آپ سے عرض کیا تھا کہ مہاجن میری فکر مین
آئے ہین اور پھر رہے ہین کہ مین جاؤنگا تو مفت مین فساد ہوگا ہی چاہیے جیسے ہی مین باہر نکلا اور دو تین قدم چلا تھا کہ مہاجنون
نے آکر گھیر لیا اور تقاضا شروع کیا مین نے بہت عجز و انکسار کیا اور کہا کہ بھئی مین تمھارا روپیہ دیتا
ہون انھون نے ایک نہ سنی اور کہا کہ تمکو صاحبقران نے ابھی ہزار روپیہ دیا ہی تو تم ہمسے پوشیدہ
کرتے ہو نہین معلوم انکو کسنے خبر کردی کہ انکو معلوم ہوا آپ ہی بتا دیجئے کہ آپ نے مجھکو کب روپیہ دیا
صاحبقران نے فرمایا کہ ہان بھئی یہ تو سچ ہی کہ ہمنے تمکو تو نہین دیا ہی مگر اپنے کام کو دیا ہی ہان خواجہ
پھر کیا ہوا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بہت کہا کہ میرے پاس روپیہ نہین ہی مگر انھون نے نہ مانا اور
میری کمر مین ہاتھ ڈال دیا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو خیال کیا کہ مفت مین آبرو جانی رہیگی اور سب
تمھین کو برا کہین گے اِس سے کیا فائدہ کہ فساد ہو مین نے روپیہ نکالکر انکو دیدیا وہ روپیہ لیکر
چلے گئے مین پریشان ہو کر اپنا سا منھ لیکر چلا آیا یہ آپ کی جلدی نے کیا کہ مفت مین آپ بھی قرضدار ہوے
اور مجھکو بھی قرضدار کیا اور پھر بھی کام نہ نکلا پھر مین قرضدار ہو گیا اور روپیہ مہاجنون کو مل گیا وہ کیسے خوش
خوش گئے ہین مین کیا بیان کرون اور آبرو میری بچ گئی وہ گھاٹے مین گئی یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا
کہ خواجہ اسقدر کیون فقرے کرتے ہو صاف صاف کہو کہ روپیہ بھی ہم نہ دینگے اور نہ کتابین دینگے اس سے
کیا فائدہ کہ بیکار کا جھگڑا ہو سیدھی بات ہو جاتی معلوم ہو گیا کہ آپ سے کچھ نہین ملیگا خیر جانے دیجیے خواجہ
نے عرض کیا کہ کتابین دینے کو موجود ہون مگر اتنا امیدوار ہون کہ آپ مجھکو ایک ہزار روپیہ
اور دیدین تو بہت کتابون کی ادا کردون تو مجھے کوئی عذر نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین کتابون
سے بھی دست بردار ہوا اور روپیہ سے بھی اب میرے پاس روپیہ نہین جو مین دون اور ایسے کتابین
لون مین جب لشکر مین جاؤنگا تو کتابین ان لوگون کو بھیج دونگا صنوبر شاہ نے خواجہ سے کہا
کہ آپ مجھسے روپیہ لیکر صاحبقران کی کتابین لا دیجیے خواجہ نے کہا کہ لائیے صنوبر شاہ نے فوراً
خزانہ سے روپیہ منگا دیا خواجہ نے روپیہ دیکھا تھا کہ زرد زبیل کیا خیمہ سے باہر آکر تھوڑی دیر ٹھہر کے
اندر خیمہ کے گئے اور دو کتابین نکالکر صاحبقران کو دین اور عرض کیا کہ لیجیے کتابین حاضر ہین صاحبقران
نے دونو کتابین لیکر ایک صنوبر شاہ کو دی اور فرمایا کہ تم موافق اسکی تحریر کے عمل کرنا جو کچھ اسمین لکھا ہی
اسمین فرق نہو اور بہت سی جلدین طبع کرا کر اہل شہر کو تقسیم کرا دینا اور حکم دینا کہ موافق تحریر ان کتابون کے
اسپر بھی عمل کرین اور اسمین جو نقشہ مسجد کا بنا ہوا ہی اسکے موافق شہر مین مسجدین تعمیر کرا دینا
اور دوسری کتاب ان دیوانون کو دی انسے بھی وہی کلمات ارشاد کیے جو صنوبر شاہ سے فرمائے
تھے ان دونون نے عرض کیا کہ ہمکو کیا ضرورت ہی ہم تو حضور کے ہمراہ رکاب ہین صاحبقران نے
فرمایا نہین تم اپنے بیشہ کو جاؤ جب ہم تمھین طلب کرینگے تو تم حاضر ہونا ہمارے ساتھ چلنے کی کوئی ضرورت نہین ہی
ابھی جا کر اپنے بیشہ مین رہو انھون نے عرض کی کہ غلامون کی تو یہ خواہش تھی کہ قدم مبارک سے جدا نہون
اور تمام عمر آپکے زیر سایہ زندگی بسر کرین ہمتو آپ کے قدم مبارک کو نچھوڑینگے صاحبقران
نے فرمایا کہ کہ وقت تو آنے دو مین ابھی تو یہان موجود ہون مگر تمکو اتنا لازم ہی کہ تم اپنے لشکر مین جا کر
افسران فوج اور پیادون سوارون کو مسلمان کرو اور اپنے بیشہ کو بھی اسلام آباد کرو اسکے بعد میرے
پاس آنا ان دونون نے عرض کیا کہ تھوڑی دیر تو اور ہمکو جمال باکمال دیکھ لینے دیجیے صاحبقران نے
فرمایا کہ اچھا بیٹھو یہ فرما کر صنوبر شاہ سے کہا کہ جلسہ آراستہ ہونے کا حکم دو اور جس طرح کہ سب حاضر تھے

حاضر ہون اب شغل شراب وکباب شروع کرو اتنے تم سب مسلمان ہو گئے ہو اور دریافت تو کرو کہ تمہارا عیار شمر تیز یا شیشے شراب کے اور ساقی کو لایا یا نہین دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی نہین آیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا جبتک تم لوگ شغل کرو میری کوئی ایسی خیدا ان ضرور رہتا نہین ہی مین تماشا دیکھون گا مگر اسکے ساتھ ناچ گانے کا بھی لطف ہی صنوبر شاہ نے جو یہ حکم سنا فوراً داروغہ ارباب نشاط کو بلا کر حکم دیا کہ وہ طائفے جو کہ بہت عمدہ ہون اور خوش گلو ہون جلد حاضر دربار کرو کہ صاحبقران ناچ گانا ملاحظہ فرمائین گے یہ حکم شاہی سنتے ہی وہ روانہ ہوا اور جاتے ہی فوراً طائفے عمدہ عمدہ خوش گلو مع ساز وسامان کے حاضر کیے ادھر ساقیان سیمین ساق مع جام وصراحی کے حاضر دربار ہوئے اور جام شراب سے ارغوانی کا مملو کر کے پیش کش شاہی کیا صنوبر شاہ نے طرف صاحبقران کے دیکھا صاحبقران نے فرمایا بسم اللہ پیجیے اب میرا خیال نفرمائیے بادشاہ نے صاحبقران کو سلام کر کے وہ جام سے ناب ساقی کے ہاتھ سے لیا اور ایک جرعہ اور نے جرعہ کہہ کے بے اندیشہ انجام پی لیا پھر تو جام محفل مین چلنے لگا دور بندھ گیا ادھر سازندون نے ساز ملایا اور ایک مطربہ خوش جمال زہرہ تمثال چودہ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن + جوانی کی راتین مرادون کے دن + پوشاک رنگار نگ اور زر وجواہر سے آراستہ اور پیراستہ ہو کر اور اوپر سے پشواز بہت بھاری پہنکر گھنگرو وغیرہ باندھ کر سامنے بادشاہ اور صاحبقران کے جلسہ نشاط وسرور مین حاضر ہوئی اور گت ناچنا شروع کی رقص سے اس زہرہ خصال کے تارہائے فلک دنگ اور ششدر رہ گیا اور دل زہرہ فلک کا پائمال ہو گیا بعد فراغت ناچ کے ٹھہری اور ایک غزل بخوش الحانی بھینی بھینی آواز اور دھیمے دھیمے سر وان سے گانا شروع کی غزل

کہ جسے ساقی نہین تصویر میری
کسی نے آنکھ کا ہی یہ اشارہ
کوئی ثابت بھی ہو تقصیر میری
نکلتا ہی نہین اب ضبط سے کام
کہ بیت تک ہوئی تشہیر میری
نہ سب کے سامنے محفل سے اٹھوا
دکھا دیتا اسے تصویر میری
جو مجھسے یون مرا مہرو چھڑایا
تو ہے یان بزبان تصویر میری
ہے قطع امید وحسرت دل
اگر کھینچی گئی تصویر میری

یہی کہتا ہی کوئی ماہ پیکر
کہ یہ بھی مژدہ ہی تقدیر میری
مین اس اپنی محبت کے تصدق
نہ ہے آہ پر تاثیر میری
محبت مین امید نفع وراحت
تمام ادبیہ فا تحقیر میری
ابھی رونے لگے جسکو سناؤن
خطا ہی آسمان پیر میری
بھنکے صور قیامت جبان لبکے
وہ بولے ہی زبان شمشیر میری
ہزارون منتین کر کے منت یا

یہ حالت ہو گئی تغییر میری
کہ ہر اک سے کہتا ہی تنویر میری
کہ اب کچھ بھی نہین تو قیر میری
کہون کیا گردش تقدیر عاشق
خلاف عقل ہی تدبیر میری
وہ پوچھے جب میرا احوال قاصد
وہ پڑھنا ہوئی تقریر میری
جو تمکو بے وفائی کا ہی دعوے
جو آہستہ پڑھے زنجیر میری
کہین اترا کہین لقنتہ اترا
اب آ گیا ہی تقدیر میری

بعد گانے اس غزل کے وہ مطربہ چلی گئی اور دوسرا طائفہ ایک نازنین مہ جبین کا آیا اور ناچ شروع ہوا ادھر صاحبقران تو ناچ ورنگ مین مشغول ہین اور بزم نشاط گرم ہی مگر حال شمر تیز پا کا سنیے

اب کچھ حال شمر تیز پا عیار کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی کہ یہ شیشہ شراب کا لینے لشکر صاحبقران مین گیا تھا

محرران خوش گفتار وحاکیان شیرین گفتار دریا بیان اخبار ذکی زبان خوش بیان کو یون تحریر

کرتے ہین اور میدان فصاحت و بلاغت مین یون قدم دھرتے ہین کہ جب ثمر تیز پا عیار بحکم صاحبقران
واسطے لینے شیشۂ شراب اور ساقی کے جانب لشکر صاحبقران گیتی ستان روانہ ہوا تو ادھر بعد
جانے اُسکے یہ واقعہ درپیش ہوا جو کہ مین ابھی تحریر کر چکا ہون یعنے جنگ دیوانگان و گفتگوے خواجہ
بعد اسکے پھر صحبت عیش برپا ہوئی اور ادھر وہ عیار یعنے ثمر تیز پا بعد طے کرنے مسافت راہ کے داخل
لشکر صاحبقران گیتی ستان ہوا اُسکے آنے کی خبر بادشاہ تجادہ دار ابن جمشید عالیجاہ کو ہوئی
اُس وقت شہنشاہ نے حکم دیا کہ اُسکو بلالو چوبدار اُسکے بلانے کو روانہ ہوا اُدھر ثمر تیز پا عیار
بادشاہ صنوبر یہ میخانہ صاحبقرانی تلاش کرتا ہوا اور تمام لشکر کو طے اور پی کرتا ہوا قریب میخانہ
شاہی کے پہونچا وہان جاکر کیا دیکھتا ہے کہ دروازۂ میخانہ پر ہزارہا چوبدار اور خدمتگار حاضر ہین مگر اندر
کوئی نہین جانے پاتا ہے یہ رنگ دیکھکر اُسنے ایک چوبدار سے کہا کہ مین داروغہ شراب خانہ پاس
آیا ہون اُسنے جواب دیا کہ کہان سے آئے ہو اور داروغہ صاحب کے پاس کیا کام رکھتے ہو جواب
دیا کہ مین دریاے سبز رنگ پر سے آتا ہون اور داروغہ صاحب سے میرا یہ کام ہی کہ مجھکو
صاحبقران نے بھیجا ہی اور کہا ہی کہ ہمارے لشکر سے ایک شیشہ شراب جو کہ ہمارے پینے کی ہی
اُسمین سے لے آؤ وجہ اسکی یہ ہی کہ صاحبقران نے ہمارے بادشاہ کے یہان کی شراب نہین پی پہلے
تو انکار فرمایا جب بادشاہ نے بہت مجبور کیا تو فرمایا کہ ہم کافر ہو مین تمہارے یہان شراب نہ پیونگا ہمارے
شاہ نے فرمایا کہ اچھا اگر اس سبب سے آپکو انکار ہی تو آپ اپنے لشکر سے شراب منگائین اور
نوش فرمائین اسپر بھی صاحبقران نے انکار فرمایا مگر جب بادشاہ بہت بجد ہوے تو مجبور ہوکر
صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ اپنے کسی ملازم کو بھیجکر میرے لشکر سے ایک شیشہ شراب اور ایک
ساقی کو بلوا لیجیے تب بادشاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے ثمر تیز پا تو لشکر مین صاحبقران کے جا اور
وہان سے شیشۂ شراب لے آ اور ساقی کو بھی بلا لا جب چلنے لگا تو خود صاحبقران نے اپنی زبان مبارک
سے ارشاد فرمایا کہ تو داروغہ میخانہ سے کہنا کہ صاحبقران نے ایک شیشہ شراب طہورا کا مانگا ہی اور
ساقی کو بھی بلایا ہی چوبدار یہ سنکر اندر گیا اور داروغہ صاحب سے کل کیفیت بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ بلا لاؤ مین خود اُس سے کیفیت دریافت کرونگا چوبدار واپس آیا ثمر تیز پا کو اپنے ہمراہ لیکر
اندر گیا ثمر تیز پا نے دیکھا کہ ایک مرد خوش رو جوان لباس جواہر نگار پہنے ہوے ایک کرسی مرصع
کار پر بیٹھا ہی اور چند خادم و خدمتگار سامنے دست بستہ بادب استادہ ہین اور وہ بیٹھا ہوا کچھ کتاب
دیکھ رہا ہی اور بہت سی شیشہ کی الماریان لگی ہوئی ہین اُسمین ہزارہا صراحیان اور جام اور بوتلین رکھی ہوئی
ہین اور ایک طرف خم کے خم شراب کے رکھے ہین ایک ایک طرف کچھ لوگ بیٹھے ہوے کاروبار
کر رہے ہین شراب کی کشید ہو رہی ہی سیکڑون دیگین اور بھبکے چڑھے ہوے ہین یہ دیکھتا ہوا
قریب داروغہ صاحب کے پہونچا سلام کیا داروغہ صاحب نے جواب سلام دیکر کل کیفیت دریافت
کی اُسنے وہی کیفیت جو چوبدار سے بیان کی تھی داروغہ صاحب سے بھی بیان کی داروغہ صاحب نے
کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ ہم تمہارے ساتھ بھیجے دیتے ہین یہ کہکر کرسی پر سے اُٹھے اور چلے گئے مگر
ایک خادم سے یہ کہ گئے کہ اسکو اچھی طرح بٹھاؤ مین آتا ہون شہنشاہ پاس ہو آؤن عیار تو یہان ٹھہرا
ہی اور داروغہ صاحب دربار کو جاتے ہین ادھر چوبدار کہ جسکو بادشاہ نے ثمر تیز پا کو بلانے کے
واسطے بھیجا تھا واپس آیا اور عرض کیا کہ وہ عیار نہین ملا نہ معلوم کس طرف کو چلا گیا بادشاہ یہ سنکر

چپ ہو رہے مگر آج بسبب اسکے کہ خبر صاحبقران کی دریافت ہوتی رہے دربار نہین برخاست کیا ہی سب لوگ حاضر دربار ہین سواے صاحبقران اور خواجہ عمرو اور مرتخ آفتاب علم اور وہ سردار جنکو کہ خود بادشاہ نے واسطے صاحبقران کے طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ کیا ہی باقی اور سب حاضرین دربار موجود ہین اتنے مین ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ داروغہ میخانہ حاضر در دولت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بلالاؤ چوبدار اسکو بلانے گیا وہ اندر آیا اور مجراگاہ سے مجرا کیا حکم بیٹھنے کا ملا مجرا کرکے بیٹھ گیا بادشاہ نے کہا کہ اس وقت کیون آئے اسنے کل کیفیت یعنی آنا عیار کا اور کہنا چوبدار کا اور اپنا اس عیار کو اندر بلانا اور اسکا شیشۂ شراب اور ساقی حسب فرمایش صاحبقران طلب کرنا سب بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ وہ عیار کہان ہی اسنے عرض کیا کہ مین اسکو میخانہ مین ٹھہرا آیا ہون فرمایا کہ ہمراہ کیون نہ لیتے آئے عرض کیا کہ مین نے خیال کیا کہ ہمراہ لیجانا بیکار ہی مین خود جاکر دریافت کرلون بادشاہ نے ایک چوبدار سے فرمایا کہ میخانہ مین جو عیار بیٹھا ہی اسکو بلالاؤ ہمین اس سے کچھ کیفیت صاحبقران کی اور دربار صنوبر شاہ کی دریافت کرنا ہی یہ سنکر وہ چوبدار طرف میخانہ کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے داروغہ سے ارشاد فرمایا کہ ہمسے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی جو تمنے ہمسے پوچھا کیا کسی غیر نے طلب کی تھی ارے وہ تو ہم سبکے مالک و مختار ہین انکے واسطے کوئی استفسار کی ضرورت نہین ہی اسنے دست بستہ عرض کیا کہ مجھے صرف خبر کرنا منظور تھا اور زیارت جہان پناہی سے مشرف ہونا مد نظر تھا اسی سبب سے مین حاضر دربار ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر ادھر چوبدار میخانے مین گیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ وہ عیار صاحب کہان ہین کہ جو شیشہ شراب کا لینے آئے ہین چلین انکو ہمارے بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ سنکر لوگون نے ٹھہریا سے کہا کہ چلئے آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی وہ فوراً اس چوبدار کے ساتھ طرف دربار شاہی کے روانہ ہوا راہ مین جاتے جاتے پوچھا کہ میان صاحب آپکا کیا نام ہی اسنے جواب دیا کہ مجھکو گلزار خان کہتے ہین پوچھا کہ آپ ملازم کسکے ہین اسنے جواب دیا کہ خاص بادشاہ کا چوبدار ہون پوچھا کہ آج بادشاہ نے دربار نہین برخاست فرمایا اسکی کیا وجہ ہی کہا مجھے نہین معلوم امور سلطنت مین مجھے کیا دخل ہی اس طرح کی باتین آپس مین کرتے ہوے دونون داخل دربار ہوے یہان آکر دیکھا تو دربار آراستہ ہی بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ گر ہین سامنے بادشاہ کے آکر دست ادب باندھ کر مجراگاہ پر سے مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ جب یہ بیٹھ چکا تو احوال فرخندہ فال صاحبقران کا دریافت فرمایا اسنے کل حال جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی عرض کیا بادشاہ نے فرمایا کہ تمھارا بادشاہ کیا مذہب رکھتا ہی عرض کیا کہ تصویر پرست ہی بادشاہ نے کل حال دریافت فرماکے داروغہ سے ارشاد کیا کہ ساقی کو اور شیشۂ شراب طہور کا انکے ہمراہ کردو کہ صاحبقران کو انتظار ہوگا یہ فرماکر اہل دربار سے کہا کہ ابتک صاحب سرکار سے کچھ خبر لیکر نہین آئے کیا سبب ہی کچھ حال نہین معلوم ہوا فقط اسفند عیار کی زبانی کھلا اور معلوم ہوا کہ صاحبقران سے اور بادشاہ صنوبر سے ملاقات ہوئی صحبت شراب و کباب شروع ہوئی مگر اسکے آنے کے بعد کا کچھ حال نہ معلوم ہوا کہ کیا ہوا یہ سنکر عین الزمان اور نور الزمان نے جواب دیا کہ وہ کیا خبر لاسکے اگر کچھ واقعہ درپیش ہوتا تو وہ خبر دیتے کسی قسم کے فساد کا تو خوف ہی نہین آپ اطمینان رکھین کچھ فکر و تردد نفرمائین سب خیریت ہی اور کئی چند سردار آپ نے عقب مین انکے روانہ کیے ہین اگر کوئی فساد ہوگا تو وہ سب جاکر شریک ہونگے اور اگر نہ بھی ہو پہنچین گے تو

کیا مضائقہ ہے اور کیا خوف ہے کیونکہ وہ صاحبقران زمان ہین اُنکی مدد خداوند کریم خود کریگا اور وہ تنہا بسبب
عنایت خدا سے فتحیاب ہونگے اور ہرکارے بھی اُسی وقت آپ کو اطلاع دینگے یہان سے آپ مع لشکر
روانہ ہوجیئےگا اگر خدا نے چاہا تو اِسکی نوبت بھی نہ آئیگی کہ خود صاحبقران تشریف لے آئینگے
اُنکو کچھ خوف فساد کا نہین ہے جب وہ اکیلے تشریف لے گئے ہین اگر خوف فساد ہوتا تو وہ ضرور کچھ
سردار ساتھ لیکر جاتے گو کہ کوئی ضرورت سردارون کی نہین تھی مگر احتیاط کرنا ضرور تھا دوسرے
خواجہ بھی اُنکے ہمراہ گئے ہین وہ بھی تو بڑے عقلمند ہین اگر جنگ وجدال کا رنگ دیکھینگے تو وہ فوراً
یہان آکر اطلاع کرینگے ہمین تو اطمینان ہے بادشاہ نے فرمایا یہ سب درست اور بجا ہے مگر انکو تو خبر کرنا
یہان کی ضرور تھی کیونکہ ہمنے اُنکو اسی واسطے مقرر کیا تھا اُنکو اپنی خدمت بجالانا فرض تھا کیونکہ وہ نوکر اسی
کام کے ہین یہ ذکر تھا کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر دربار ہوئی اور ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی
بجالائے اور یون گویا ہوے کہ حضور ہم صاحبقران کی خبر کے واسطے جو دریاے سبز رنگ پر گئے
تو ہمنے وہان جا کر یہ دیکھا کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ ایک خیمہ مین تشریف رکھتے ہین اور کچھ گفتگو
بابت مذہب اور شراب کے ہورہی ہے ہم ٹھہرے رہے کہ اسکا نتیجہ دریافت کرلین تو جا کر شہریار
کو خبر دین مگر اس عرصہ مین یہ طے پایا کہ لشکر سے شراب اور ساقی آئے اور یہ عیار کہ جو حاضر دربار ہے
واسطے لینے کے روانہ کیا گیا ہم اسکے آنے کے بعد وہین حاضر رہے کہ پھر صاحبقران نے بابت
مذہب کے گفتگو شروع کی یہانتک کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ مین کچھ دلیل ہوئی وہ ہمنے نہین
سنی مگر اس گفتگو سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ چہرے اہل دربار کے متغیر ہوگئے اور طور سے انکے پتا بہت
ہوا کہ فساد ہوگا اور رنگ بادشاہ کا بھی متغیر ہوگیا تھا مگر وزیر نے کچھ بادشاہ کو آہستہ سمجھا دیا جس سے
کہ وہ حالت جاتی رہی اور پھر بخندہ پیشانی گفتگو ہونے لگی یہانتک کہ بعد تھوڑی دیر کے ہمنے دیکھا
کہ بیابان سے ایک گرد اُٹھی اور اُسمین سے فوج دیوانون کی پیدا ہوئی اور وہ آکر قریب دریاے
سبز رنگ کے ٹھہری سردار جو دیوانون کی فوج کے تھے وہ سیر دریا کرنے لگے بعد سیر کرنے
کے وہ دونون طرف خیمہ کے روانہ ہوے اور داخل خیمہ ہوے یہانتک تو ان غلامون نے
اپنی آنکھون سے دیکھا بعد اسکے یہ غلام اطلاع کرنے کے واسطے خدمت شاہی مین حاضر ہوے اور
ہمرکارون کو وہان چھوڑ آئے اب باقی کیفیت جو بعد آنے ہم غلامون کے گذری ہوگی وہ آکر عرض
کرینگے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اب تم پھر جاؤ اور وہان کی خبر لاؤ اُنھون نے سلام کیا اور قصد چلنے
کا کیا تھا کہ وہ دوسری جوڑی جو کہ وہان موجود تھی حاضر ہوئی اور مجرا شاہی بجالا کے گویا ہوئی کہ جہان
پناہ بعد آنے ان ہرکارون کے یہ واقعہ درپیش ہوا کہ وہ دونون دیوانے بعد داخل ہونے خیمہ کے
بادشاہ پر بہت ناراض ہوے اور کہنے لگے کہ تمنے دشمن خداوند سے دوستی پیدا کی اور اسکو اپنا
مہمان کیا ہے لہذا ہم اسکو سزا دینے آئے ہین کہ وہ کیون بغیر ہمارے حکم کے دشت بہار افزا مین
فروکش ہوا ہے جلد ہمکو بتاوے کہ تونے کہان اُنکو ہمارے خوف سے پوشیدہ کیا ہے اور اسی طرح
کے کلام واہیات شان مین صاحبقران کے بھی کہے خداوند نعمت صاحبقران کو کب ایسے کلام سننے کی
تاب تھی فوراً بہ آواز بلند اُن دیوانون سے فرمایا کہ مین موجود ہون جو تمکو سزا دینا ہو مجکو دو مین تمہارے
خوف سے پوشیدہ نہین ہوا ہون اور اسی طرح کے کلام غیظ آمیز زبان معجز بیان سے فرمائے جسکے سبب
سے وہ اور زیادہ برہم ہوے اور بادشاہ سے کہا کہ ہمتو جانتے تھے کہ تو نے اسکو ہمارے خوف

پوشیدہ کردیا ہو اور وہ کوئی بڑا جوان بہادر ہو مگر یہ نہ معلوم تھا کہ وہی جوان ہو یہ تو لائق ساقی گری کے ہو ہم اسکو
زیر کرکے بادشاہ اور خداوند الوان نہ طاق کے پاس بھیج دینگے اور اُسکے زیر کرنے کے بعد اس
وزیر کو اور تمکو بھی سزا دینگے بادشاہ نے بہت کچھ سمجھایا مگر انھون نے کسی طرح نہ مانا اور اسی طرح وہ
کہا کیے یہانتک کہ یہ کلام زبان پر لائے کہ اگر تمکو اسکی بڑی محبت ہو تو ہمنے تمھاری خطا معاف کی
اسکو ہم گرفتار کرکے تمھارے حوالے کردینگے تم اسکو اپنا ساقی بنانا اچھا خداوند پاس نہ روانہ کرینگے
بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک تو انکو اپنے لشکر مین جانے دیجیے جب یہ وہان جائین تو ین اور آپ
باہر نکلے مقابلہ کرین اور اگر آپ وہان نہ ہم کرین تو آپ کی بدنامی ہوگی اور مین بھی بدنامی سے بچونگا
انھون نے جواب دیا کہ یہ بھاگ جائیگا یہ کبھی لشکر مین نجائیگا جہان پناہ یہ کلام سنکر صاحبقران کو تاب
نہ رہی اور فورا اپنے دنگل سے اٹھے اور آستین چڑھا کر کہا کہ اگر تمکو دعوے شجاعت ہو تو آؤ اور مقابلہ کرو
دونون یہ سنکر آمادہ ہوے اور اسقدر جرات کی کہ ایک زمین سے اپنے دنگل سے اٹھا مگر بادشاہ
نے اسکو منع کیا کہ نہ مقابلہ کرنا مگر دوسرے نے اسکو روکا اور کہا کہ مین مقابلہ کرونگا اسنے اسکو روکا
جب یہ بحث آپس مین ہونے لگی تو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک کا سہارا ایک پکڑتا ہو یہ دیکھکر
فرمایا کہ تم دونون مقابلہ کرو اور باہم ملکر آؤ کیون آپس مین بحث کرتے ہوئین تم دونون سے ایک مرتبہ
مقابلہ کرونگا یہ حال دیکھکر ہمکو تاب نہ رہی اور ہرکارون کو چھوڑکر ہم حضور کو اطلاع دینے آئے ہین اب
ہمین وہان کا حال نہین معلوم کہ ہمارے آنے کے بعد کیا ہوا شہنشاہ نے یہ سنکر فورا حکم صادر فرمایا کہ
جلد لشکر ہمارا طیار ہو ہم اسی وقت [illegible] کے واسطے مدد صاحبقران کے جائینگے
یہ حکم شاہی سنتے ہی تمام لشکر مین ہرکارون نے خبر پہونچادی ہر ایک جلد جلد مسلح اور مکمل ہونے لگا اور
ہر ایک سوار و پیادہ اپنے اپنے بسترون سے اٹھا اور سلاح جنگ سے درست ہونے لگا جو جس کام
مین تھا اسکو وہین چھوڑدیا اور سب آراستہ ہوگئے ادھر ہرکارون نے بادشاہ کو حاضر ہوکر خبر دی کہ
حضور سب لشکر تیار ہوگیا ہو [illegible] قصد اٹھنے کا کیا تھا کہ تیسری جوڑی ہرکارون کی پسینے مین غرق
سانس پھولی ہوئی حاضر دربار ہوئی اور بعد دعا و ثنا سے بادشاہی یون گویا ہوے کہ جہان پناہ
کیوان بارگاہ کو معلوم ہو کہ بعد آنے ان ہرکارون کے جو کہ حاضر حضور شاہی ہین ہم غلامان نے یہ واقعہ
دیکھا کہ جب وہ دونون دلاور سامنے صاحبقران کے پہونچے تو یون کہنے لگے کہ لا جو کچھ حربہ رکھتا
ہو تا کہ یہ نہ کہنا کہ ہمین خبر بھی نہ کی ورنہ ہم قتل نہ ہوتے اور ان حربون سے تیری جان نہ بچیگی بڑی مشکل
پڑے گی اور بہت کچھ لاف و گزاف کیا صاحبقران نے جواب دیا کہ ہمارے مذہب مین پیشدستی
ناجائز ہو تم اپنے حربے کرو جب ہمارا خدا ہمکو تمھارے حربے سے بچائیگا تو ہم بھی حربہ کرینگے یہ
سنکر انمین سے ایک نے اپنی چوبدست اٹھائی کہ دوسرے نے اُسکو روکا اور خود ارادہ کیا اسپر
بھی آپس مین تکرار ہونے لگی جب یہ تکرار آپس کی صاحبقران نے ملاحظہ فرمائی تو ارشاد کیا کہ
تم دونون ایک مرتبہ مجھپر حملہ کرو آخر کو وہ دونون ایک مرتبہ حملہ آور ہوے اور چوبین اٹھا اٹھا کر
صاحبقران پر مارین وہ اُدھر بہ پھرتی اور چالاکی فرماتی [illegible] اس شیر بیشۂ صاحبقرانی کے
کہ دونون چوبون کو آتے ہوے خیال مین کرکے دونون دستون زیر دستہ اپنے اٹھے بند دستون پر
ڈال دیئے اور اس زور سے اپنی گرفت مین لیکے کہ ہر چند کسمسائے [illegible] دیکھتے تھے کہ دونون ایکبار بلند
ہوگئین اور صاحبقران کے سر پر سایہ افگن ہوئین بعد اسکے صاحبقران نے اس قوت و طاقت

سے بھیج دیا کہ اگر وہ چوبین چھوڑ دین تو اُنکی کلائیان بیکار ہو جائین اُنھون نے چلا کر چھوڑ دیا صاحبقران نے
دونون چوبون کو ایک ہاتھ مین لیکر طرف خواجہ کے پھینکدیا اور فرمایا کہ ای خواجہ انکو اُٹھا لو اور انکو
احتیاط سے رکھو ہم غلام و کیفیت تھے کہ بعد چھین لینے چوبون کے صاحبقران نے اُنکے کمربند
تھام کر اور نعرہ صاحبقرانی کرکے اُن دونون کو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا کہ تمام ہتھیار
کھل کر گر پڑے خواجہ نے اُٹھا کر نذر تبدیل کر لیے جب اس واقعہ کی خبر اُسکے لشکر مین پہونچی تو تمام
افسران فوج نے خبر سُنکر اپنی اپنی تلوارین کھینچکر طرف خیمہ کے چلے یہ رنگ جو ہمنے دیکھا تو یہ خیال کیا کہ اب
حاضر ہو کر خبر کر دین کہ یہ وقت مدد کا ہے ہم وہان سے اور ہرکارون کو چھوڑ کر حاضر خدمت ہوئے بادشاہ
یہ سنتے ہی تخت پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ تمام سردار اپنے اپنے [illegible]
کرسیون پر سے تلوارین ٹیک ٹیک کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور طرف درباہ گاہ کے چلے وہ سب بہادر مع بادشاہ
کے باہر تشریف لائے اور [illegible] واسطے سواری کے طلب فرمایا سائیس نے مرکب لا کر حاضر کیا بادشاہ
گھوڑے پر جلوہ فرما ہوئے تمام سردار بھی اپنے مرکبون پر سوار ہوئے کہ پھر ایک بگولہ گرد کا طرف سے
دریا کے نمودار ہوا [illegible] بادشاہ نے [illegible] الزمان اور نور الزمان سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے
ہرکارے واسطے خبر دینے جنگ کے آتے ہین اچھا اسکا بھی حال سن لیو تو پھر چلین ابھی بادشاہ یہ فرما
رہے تھے کہ وہ ہرکارے سامنے سے نمودار ہوئے اُنکے چہرون سے علامت خوشی کی معلوم ہوتی تھی اور
فرط خوشی سے اُنکے چہرے لال تھے قریب آ کے [illegible] آکر یون عرض کرنے لگے کہ [illegible] حضور کو
مبارک کرے کہ صاحبقران نے اُن دونون دیوانون کو زیر کر لیا اُمیدوار انعام کے ہین اور اب
بخیریت و خرمی صاحبقران خیمہ مین حضور بادشاہ کے تشریف رکھتے ہین اور وہ دونون دیو اسکے بھی غلام
حلقہ بگوش ہو گئے ہین یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اب کوئی ضرورت جانے کی نہین ہے اور حکم دیا
کہ فوج کمربند ہو خدا نے اپنا فضل و کرم کیا صاحبقران فتحیاب ہوئے یہ فرما کر اور ہرکارون کو ہمراہ لیکر
داخل بارگاہ ہوئے اور تخت پر جلوہ فرما ہوئے سردار سب بدستور [illegible] بیٹھ گئے شہ تیغ زن با عیار اس وقت
تک اسی مقام پر موجود رہا کیونکہ اُسکو شیشہ شراب نہین ملا تھا [illegible] ہوا تھا کہ ہرکارون نے یہ خبرین
دینا شروع کین اُسنے خیال کیا کہ جب وہان فیصلہ ہو جاویگا تو مین [illegible] کیونکہ بادشاہ لشکر اسلام کیا
کرتے ہین اگر یہ لشکر واسطے مدد کے جائین تو مین بھی اپنے شہر مین جا کر تمام لشکر کو واسطے مدد کے لاؤن
کیونکہ بادشاہ کے ساتھ کچھ ایسا لشکر نہین آیا ہے اور یہان سے بادشاہ لشکر اسلام مع فوج [illegible]
کے واسطے مدد صاحبقران کے جاتے ہین یہ خیال کرکے اپنا بھی ارادہ جانے کا کیا تھا کہ وہ
ہرکارے آئے اور بادشاہ اس خبر خوشی کو سنکر داخل بارگاہ ہوئے یہ بھی ہمراہ بادشاہ کے اندر بارگاہ
کے آیا کہ سنون تو اور کیا واقعہ ہے اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا جب سب سردار بیٹھ چکے تو بادشاہ نے اُن ہرکارون
سے فرمایا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہوا اور اُنھون نے عرض کیا کہ حضور بعد آنے اُن ہرکارون کے جو کہ
پہلے حاضر ہوئے تھے یہ سانحہ گذرا کہ جب صاحبقران نے اُن دونون دیوانون کو سر سے بلند کیا
اور یہ خبر اُسکے لشکر مین پہونچی اور افسران فوج ننگی تلوارین لیکر خیمہ مین گھسنا چاہتے اور چاہا کہ صاحبقران پر
حملہ کرین مگر حضور بادشاہ نے منع کیا اور نشیب و فراز دکھایا غرضکہ بادشاہ کے منع کرنے سے وہ لوگ
رک گئے اور تماشا دیکھنے لگے آخر اُن دونون دیوانون نے امان مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ امان
بشرط ایمان دونون نے عرض کیا کہ آپ ہمین چھوڑ دین ہمنے آپکی اطاعت قبول کی و ایمان قبول کیا صاحبقران

انکو زمین پر رکھدیا وہ دونون اُٹھ کر قدمون پر گر پڑے صاحبقران نے اُنکے سر اُٹھا کر سینے سے لگائے
اور اُسنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے بادشاہ نے عرض کیا کہ آپ رونق بخش تخت ہون صاحبقران
نے انکار کیا اور یہ فرمایا کہ انکا تخت انکو بخش دیا کہ مین تاج بخش ہون تاجگیر نہین ہون اور اپنے دنگل پر
جو کہ اُنکے واسطے بچھا تھا اور پہلے اُسپر تشریف رکھتے تھے زینت دہ ہوئے اور وہ دونون دیوانے بھی بحکم
صاحبقران اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہوئے یہانتک ہمکو معلوم ہی اسکے بعد ہم چلے آئے حضور
اور ہرکارے وہان ہین وہ آکر اب سب واقعہ بیان کرینگے بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو خلعت و انعام
دیا جاوے حکم شاہی سے انکو خلعت و انعام دیا گیا وہ آداب و مجرا بجا لائے اور خلعت و انعام لیکر پھر
واسطے خبر کے روانہ ہوئے اُدھر تمر تیز پا نے عرض کیا کہ حضور میرے بابت کیا حکم شاہی ہوتا ہی کہ وہان
صاحبقران اور میرے بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا تمکو شیشہ شراب نہین ملا اُسنے
عرض کیا کہ حضور ابھی کہان عنایت ہوا بادشاہ نے داروغہ شراب خانہ سے فرمایا کہ تمنے ابتک شیشہ شراب
اور ساقی کو اُنکے اسکے ہمراہ نہین کیا اُسنے عرض کیا کہ مین نے قصد جانے کا کیا تھا کہ یہان ہرکارون نے
یہ خبرین دینا شروع کین مین بھی ٹھہر گیا کہ ذرا سُن لون کہ کیا واقعہ گذرا الحمد للہ سب طرح خیریت سُن لی اب
جاکر اسکے ہمراہ کیے دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ فوراً روانہ کرو دیر ہونے پاوے تمنے بڑی دیر لگائی
سچ ہی وہان صاحبقران کو انتظار ہوگا وہ فوراً آداب شاہی بجا لاکر رخصت ہوا اور اُس عیار کو ہمراہ لیکر
مئخانے مین آیا ایک شیشہ جواہر نگار اور ایک جام مع ایک ساقی کے اُسکے ہمراہ کردیا وہ لیکر طرف
دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو اب راہ مین چھوڑیے اور کچھ حال بارگاہ کا سنیے کہ یہان بعد جانے
عیار کے اور اُسنے خبر خیریت صاحبقران کے بادشاہ حجاہ نے فرمایا کہ آج بڑی دیر ہوگئی کہ دربار
برخاست نہین کیا واسطے خبر صاحبقران کے بیٹھے رہے لہذا اب خبر خیریت معلوم ہوگئی اور یہ بھی معلوم
ہوگیا کہ وہ دیوانے جو آئے تھے زیر ہوگئے لہذا اب کوئی ضرورت نہین ہی کہ دربار آراستہ رہے اور جو
کچھ حال وہان گذریگا وہ ہرکارے واسطے خبر کے یہان آئینگے تو سبکو معلوم ہوجائیگا دوسرے
صاحبقران بھی سہ پہر تک تشریف لے آئینگے اب کوئی جگہ خوف کی نہین ہی تیسرے یہ کہ مین نے
چند سردار بھی تو عقب مین روانہ کردیے ہین وہ بھی وہان موجود ہین مگر انکی کیفیت ہرکارون نے نہین
بیان کی کہ وہ اس ہنگامہ کی خبر سُن کے خدمت صاحبقران مین کیون نہ پہونچے اسکا کچھ حال نہین
کھلتا خیر اب آپ سب صاحب تشریف لیجائین اور مین بھی جاتا ہون یہ فرماکر تخت سے اُٹھے اور چاہا
کہ سوار ہو کر طرف محل معلے کے روانہ ہون کہ پھر جوڑی ہرکارے کی سامنے سے نمودار ہوئی اور ہاتھ
اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لائے اور مجرا کر کے عرض رسا ہوے کہ شاہ حجاہ کی عمر دراز ہو اور ترقی
جاہ و جلال ہو ہم اس وقت وہ خبر خوش لائے ہین کہ ہمارے منہ موتیون سے بھرے جائین تو عجب
نہین شہریار ذوی الاقتدار نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر خوش لائے ہو جلد کہو انھون نے عرض کیا کہ حضور بعد
پہونچنے ان ہرکارون کے جب دربار آراستہ ہوا اور صاحبقران اپنے دنگل شوکت پر جلوہ فرما ہوے
تو پھر گفتگو بابت مذہب وغیرہ کے شروع ہوئی صاحبقران نے بعد ختم کرنے گفتگو کے مدح و ثناے خداے
لایزال کے بیان کرنا شروع کی اُسکے سننے سے بادشاہ صنوبر بھی اور وہ دیوانے اور جو کہ حاضر صحبت تھے
سب متحیر ہوے اور زنگ کفر سب کے دلون سے چھوٹا اور راہ راست کی طرف راغب ہوے یہانتک کہ سب
مع بادشاہ کے مسلمان ہوے اور اسلام قبول کیا ابتک یہ حال ہو رہا ہی اور جو کہ سردار حضور نے عقب صاحبقران مین روانہ

فرمائے تھے وہ سب اس ہنگامہ کی خبر سنکے پہاڑون سے اور گوشون سے نکل کے چلے گئے کہ یہان سب امر طے ہوگئے
اور صاحبقران فتحیاب ہوئے وہ سب راہ سے ملٹ گئے ہمنے اُنکو دیکھا تھا یقین ہی کہ وہ حضور مین آتے ہونگے
پس یہ خبر نیک بادشاہ نے سُنکر اُنکو خلعت دیے اور خوش خوش داخل محل ہوسے ادھر لشکر مین جو گرم بندی
ہوگئی تھی سب نے کمرین کھولین اور اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوسے اُنکو تو اسی حال مین چھوڑیے

اب کچھ حال اُدھر کا سُنیے کہ وہان کیا واقعہ گذرا

ناقلان آثار و حاکیان رنگین خیال اس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب صاحبقران بعد زیر کرنے دیوانون اور مسلمان کرنے صنوبر شاہ وغیرہ رونق بخش جلسہ ہوسے اور صحبت ناچ و رنگ و شراب و کباب شروع ہوئی ہر ایک شاد و شاد بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا ہی کہ استے مین عمر تیز پا عیار مع ساقی اور شیشۂ شراب کے حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ شیشۂ شراب اور ساقی حاضر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور ساقی سے اشارہ کیا کہ لاؤ شراب دو اُسنے جام مملو کر کے حاضر کیا صاحبقران نے جام لیکر پی لیا اور مصروف تماشاے ناچ و رنگ ہوسے اُستے مین وہ طائفہ برخاست ہوا اور دوسرا طائفہ آیا اور اُسنے گت ناچنا شروع کیا بعد ازان نہایت خوش آوازی سے غزل گائی جب غزل گا چکی تو صاحبقران متوجہ طرف خواجہ کے ہوسے اور فرمایا کہ اہی خواجہ اس وقت تم بھی کچھ گاؤ کہ ہمارا جی چاہتا ہی اور تو بھی بہادر ہم سننے کے مشتاق ہین کیونکہ دریا کا کنارہ ہی اور میدان بھی وسیع ہی اور صحراے سبزہ زار بھی ہی یہان خوب لطف گانے کا ہوگا اور یہ لوگ بھی جو کہ نئے مسلمان ہوسے ہین تمھارا گانا سنکر بہت خوش اور محظوظ ہونگے کیونکہ انھون نے ایسا گانا کبھی نہ سنا ہوگا تمکو کیا یاد کرینگے کہ ہمنے تمام عمر ایسا گانا نہین سُنا خواجہ نے جواب دیا کہ آپنے کیا مجھکو کوئی لویا مقرر کیا ہی کہ جہان چاہا فرمائش کر دی اگر ایسا گانے کے سننے کا شوق ہی تو لشکر سے طائفے طلب فرمائیے وہ آکر گاتے ہین اور آپ سنیئے یہان بھی تو طائفے عمدہ عمدہ ہین انھین کو سنیئے میرے گانے کی کیا ضرورت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہمارا جی اسوقت تمھارے سننے کو چاہتا ہی مین نہ مانونگا تمھین اس وقت گانا ضرور ہوگا چاہیے کچھ فرمائیے کیونکہ میرا دل تمھارے گانے کے سننے کو چاہتا ہی اور کسی کے گانے مین جی نہین لگتا ہی ادھر صنوبر شاہ نے بھی خواجہ سے کہا کہ اہی خواجہ تم کچھ گاؤ تو ہم بھی سنین کہ ہمارا دل تمھارا گانا سننے کو بہت چاہتا ہی اور بہت مشتاق ہی اسوقت ہماری خاطر سے گاؤ کہ ہم بھی کچھ محظوظ ہون خواجہ نے کہا کہ اُس شخص کا دل گانے مین کیونکر لگے کہ جسکی طبیعت فکر مند ہو اور ہر وقت فکر معیشت مین گرفتار ہو بھلا وہ کیا گائیگا جو اپنی حالت مین مبتلا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ باتین بنا چکے اب گاؤ ہم تمکو ایک ہزار روپیہ لشکر مین چلکر دینگے خواجہ نے کہا کہ قرضہ پر نہین گایا جاتا ہی نقد دیجیے تو یہان ایک دو چیز گاؤن اور آپکو اپنا گانا سناؤن صاحبقران نے فرمایا کہ یہان میرے پاس کہان ہی مین تنہا آیا ہون کچھ اپنے ساتھ نہین لایا ہون اگر مجھکو یہ معلوم ہوتا تو لیتا آتا کہ مجھکو روپیہ خواجہ کو دینا ہوگا خواجہ یہ تو نہ گانے کا بہانہ ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ عذر آپکا بیکار ہی آپکو روپیہ کی کسی جگہ کمی نہین ہی بقول شاعر شعر منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت تم یہان بھی آپکو روپیہ ممکن ہی جہان کنا بون کے واسطے ایک ہزار روپیہ قرض لیا ہی وہان ایک ہزار اور طلب کر لیجیے لشکر مین چلکر بھیج دیجیے گا بموجب اس مثل کے سہ کہ مرد دو رخوش دل کند کار ریش ما جب مین روپیہ پاؤنگا تو میرا دل بشاش ہوگا اور مین خوب خوب گاؤنگا آپکا بھی دل محظوظ ہوگا اہل محفل بھی خوش ہونگے اور آپکی داد و دہش کی تعریف ہوگی اور کہینگے

کہ یہان سب کسی کو سنا تھا اور کسی نے ہمکو اتنا روپیہ صرف کرکے گانا سنوایا تھا میری بھی تعریف ہوگی اور آپکی بھی توصیف ہوگی صاحبقران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ انکو ایک ہزار روپیہ منگا دین مین لشکر مین جاکر آپ کا کل روپیہ بھیج دونگا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین مین بھی آپکا ہون اور روپیہ بھی آپکا ہی مجھے کوئی عذر نہین ہی یہ کہکر ایک خواجہ سرا سے کہا کہ دو ہزار روپیہ خواجہ کو لادو ایک ہزار ہماری طرف سے اور ایکہزار صاحبقران کی طرف سے خواجہ سرا فوراً گیا اور دو ہزار روپیہ لیکر حاضر دربار ہوا اور خواجہ کو روپیہ دیا خواجہ نے وہ روپیہ بادشاہ اور صاحبقران کو مجرا کرکے لے لیا اور جوڑی ہفت ہوندی کی نکالکر اور قفلیان درست کرکے نئی بجانا شروع کی اور یہ غزل گائی غزل

وفا کا پاس ہی اپنا خیال کچھ بھی نہین
طلب جو مینے کیا بوسہ دہن اسنے
تو پھر یہ صرف دورد ملال کچھ بھی نہین

ہین دیکھنے ہی کی ظاہر مین خوبان اکی
دیا جواب کہ یہ تو سوال کچھ بھی نہین
نظر مین کے بچتا نہین دل تو سفت

جفائین سہتے ہین انکی ملال کچھ بھی نہین
مگر لطیون مین یہ خوشجمال کچھ بھی نہین
فساد اسی کے ہین سب ل تو جو بھلا ہین
حضور سچ ہی کہ مفلس کا مال کچھ بھی نہین

یہان تو رنگ جما ہوا تھا اور سمان بندھا ہوا تھا ہر شخص مثل تصویر خاموش خواجہ کا گانا سن رہا تھا اور ہر ایک کا یہ حال تھا کہ آنسو جاری تھے اور ایسے محو تھے کہ کچھ بات نہ کرتے تھے دربار کیا تھا گویا کہ مرقع تصویر تھا نہایت دلگیر تھا کہ یکایک دریا مین ایکقسم کا جوش پیدا ہوا اور پانی ہنزدن بلند ہونے لگا اور تمام جانوران آبی بالاے آب نظر آنے لگے اور ایک سمت کو بھاگنے لگے یہان بھی کسیکو خبر نہ تھی کہ کیا ماجرا ہی ہر ایک خواجہ کا گانا سننے مین مصروف تھا کہ ناگاہ صاحبقران کی نظر دریا پر پڑی اور یہ واقعہ دیکھا اور خواجہ کو اشارہ سے فرمایا کہ ذرا ٹھہر جاؤ اور دریا کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو یہ کیا تماشا ہی یہ سنکر خواجہ نے ہاتھ سے نے رکھدی اور طرف دریا کے دیکھنے لگے ادھر جب نے خواجہ نے رکھدی اور گانا موقوف کیا بعد تھوڑے عرصہ کے ہر ایک کی وہ محویت رفع ہوئی اور جب ہوش بجا ہوے تو بادشاہ اور اہل دربار نے کیا دیکھا کہ صاحبقران اور خواجہ نظر غور سے دریا کی طرف دیکھ رہے ہین یہ بھی سب اُسی طرف متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ صاحبقران اور خواجہ کیا دیکھ رہے ہین اور کیا واقعہ ہی کہ خواجہ نے گانا موقوف کردیا اور ادھر دیکھنے لگے یہ سب بھی متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے وہی واقعہ دیکھا جو پہلے تحریر ہوچکا ہی مگر جوش دریا کا ترقی کرتا جاتا ہی اور پانی زیادہ بلند ہو ہوکر گرتا ہی اور ہر جگہ پر بھنور نظر آتے ہین اور یہ حالت ہی کہ اگر کوئی چیز پانی مین گر پڑے تو پرزے پرزے ہوجاے مگر اُسی حالت مین سبنے دیکھا کہ ایک حباب بیضۂ قاز کی برابر آگے آگے اور بہت سے حباب مثل بیضۂ مرغ کی اُسکے عقب مین بہتے ہوئے چلے آتے ہین اور اس تلاطم مین انکو کسی قسم کا ضرر نہین ہی اور وہ برابر بہتے ہوے چلے آتے ہین یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ تمنے یہ تماشا بھی دیکھا کہ دریا کی کیا حالت ہو رہی ہی کہ اگر اسمین اس وقت کوئی جہاز یا کشتی آئے تو پاش پاش ہوجاے اور تباہ ہونے لگے مگر حباب جو سامنے چلے آتے ہین انکو کسی قسم کا ضرر نہین پہونچتا ہی گو کہ یہ بھی اسی پانی کے بلبلے ہین مگر ایسی حالت مین حباب کیونکر قائم ہوسکتا ہی اور دوسرے یہ بات دیکھنے کے لایق ہے کہ رنگ حبابون کا مثل دریا کے پانی کے نہین ہی سب گلابی رنگ کے ہین سوا اس حباب کے جو کہ سب کے آگے ہی اور بہت بڑا ہی اتنا بڑا حباب بھی ہمنے آجتک نہین دیکھا تعجب کا مقام ہی کہ سب حباب اُسکی عقب مین چلے آتے ہین آگے نہین آتے ہین گویا کہ اس سے بندھے ہوے ہین اور رنگ حباب کلان کا دیکھو بالکل گلنار ہی معلوم ہوتا ہی کہ خون تازہ اسمین بھرا ہوا ہی اور کیا اچھا معلوم ہوتا ہی سبز پانی مین سرخ اور گلابی حباب بہتے ہوے آتے ہین ابھی

صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ وہ حباب بہتے ہوئے کنارے دریا کے سامنے خیمۂ سرخ کے آ ٹھیرے جسمین کہ صاحبقران اور تمام لوگ تھے اور وہ زور شور بھی دریا کا کم ہوگیا اور پانی بلند ہونا بالکل موقوف ہوگیا اور پانی روانی سے ساکت ہوگیا یہ واقعہ دیکھ کر صاحبقران نے فرمایا کہ بھئی خواجہ یہ مقام حیرت ہی کہ یہ حباب کنارے آکے سامنے ہمارے خیمہ کے تھم گئے اور وہ حالت انکے تھمتے ہی موقوف ہوگئی اور پانی بھی ساکت ہوگیا دیکھو پانی مین بالکل حرکت نہین ہی اور وہ تلاطم بھی جاتا رہا مجھکو تو یہ سب کارخانہ سحر کا معلوم ہوتا ہی ابھی یہ تقریر ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ حباب جو کہ سب سے بڑا تھا اور سبکے آگے تھا اُسمین سے ایک آواز ہولناک پیدا ہوئی جس سے کہ تمام صحرا گونج گیا اور دریا کی پھر وہی حالت ہوگئی جو کہ سابق مین تھی اور جسقدر حباب اُسکی عقب مین تھے وہ سب ایکبار لڑکر ٹوٹ گئے اور اُسمین سے شعلے پیدا ہوے اور سب شعلے ایک ہوکر طرف خشکی کے آئے اور دفعتاً طرف خیمہ کے چلے اور داخل خیمہ ہوکر رخ صاحبقران کی طرف کیا خواجہ نے یہ رنگ دیکھ کر عرض کیا کہ یا صاحبقران اسم اعظم بہت جلد پڑھیے دیکھیے یہ کسی ساحر کا سحر ہی یہ سننا تھا کہ صاحبقران نے اسم اعظم ورد زبان کیا اسم اعظم کا شروع ہونا تھا کہ وہ شعلہ ایک جگہ قائم ہوگیا ادھر اسم اعظم ختم ہوا اور صاحبقران نے دم کیا وہ شعلہ تک پہونچ گیا اور خاکستر ہوکر وہ بارگاہ مین گر پڑا اور ایک آواز مہیب آئی یہ حالت دیکھ کر سب اہل دربار دنگ ہوگئے اور مارے خوف کے کانپنے لگے مگر صاحبقران اُسی طرح بیٹھے رہے ادھر خواجہ نے بجلدی تمام گلیم اوڑھ لی اور سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اُدھر اُس بڑے حباب مین ایک شعلہ چمکا کہ جسکی گرمی سے تمام دریا کا پانی کھولنے لگا اور اُس وقت تلاطم سے زیادہ زور و شور ہوا اور پانی بھی اُس وقت سے زیادہ بلند ہوا اور وہ حباب ٹوٹا اور اُسمین سے شعلہ نکل کر خشکی پر آیا اور زمین پر گر کر ایک شیر زر کی صورت سے متشکل ہوا اُسکی ہیئت یہ تھی کہ دونو آنکھین اُسکی مثل انگارۂ آتش کے دہکتی ہوئی اور منھ سے شعلۂ آتش نکلتے ہوئے طرف خیمہ کے چلا جسنے دیکھا وہ مارے دہشت کے گر پڑا اور بیہوش ہوگیا یہی حالت سب دربار کی تھی مگر صاحبقران بسبب تبرکات کے محفوظ رہے اُس شیر نے رخ صنوبر شاہ کی طرف کیا ہنوز صاحبقران دنگل سے اُٹھین اُٹھین اُس شیر نے ایک جست کی اور قریب تخت کے پہونچا اور صنوبر شاہ پر پنجہ مارا اُسکی تو پہلے ہی حالت دگرگون ہوگئی تھی اور دہشت سے غش آگیا تھا بھاگتا کون اُس شیر نے صنوبر شاہ کو اُٹھا کر اپنی پیٹھ پر ڈالا اور لیکر باہر بارگاہ کے جانے کا قصد کیا اِسی عرصہ مین صاحبقران بھی دنگل سے اُٹھ چکے تھے پس عقب سلیمانی کھینچکر چلے اور ڈانٹ کر فرمایا کہ کہان جاتا ہی بس اُس شیر نے جیسے ہی اِس شیر صاحبقرانی کو دیکھا ٹھہر کر ایک شعلہ منھ سے چھوڑا کہ جس سے تمام بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا اور اُس شعلہ نے چارون طرف سے صاحبقران کو گھیر لیا مگر بسبب اسم اعظم اور تبرکات کے کچھ ضرر نہ پہونچا سکا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا ببرکت اسم اعظم وہ سب آفت برطرف ہوگئی روشنی جو ہوئی تو صاحبقران نے دیکھا کہ وہ شیر نہین ہی صاحبقران فوراً باہر بارگاہ کے آئے اُدھر شیر نے بعد شعلہ چھوڑنے کے جست کی اور باہر بارگاہ کے آکر رخ صحرا کا کیا کہ اتنے مین صاحبقران آگئے کیا ملاحظہ فرمایا کہ وہ شیر جست و خیز کرتا ہوا طرف صحرا کے چلا جاتا ہی اور صنوبر شاہ مثل مردۂ صد سالہ کے اُسکی پشت پر پڑا ہی یہ ملاحظہ فرما کر تاب نہ رہی وہین نعرہ کیا کہ کہان جاتا ہی مین آن پہونچا جھپٹے ہوے جب قریب پہونچے تو اُس شیر نے پھر شعلہ منھ سے چھوڑا پھر وہی حالت ہوگئی مگر صاحبقران نے بہت جلد اسم اعظم پڑھ کر اُسکو دفع کیا اور اُسکے عقب مین چلے

ادھر خواجہ بھی گلیم اوڑھے ہوئے عقب مین صاحبقران کے چلے آتے ہین یہان یہ رنگ ہی کہ جب صاحبقران قریب پہونچ جاتے ہین اور چاہتے ہین کہ عقرب کا وار کرین وہ شیر شعلہ منھ سے چھوڑ دیتا ہی شعلہ صاحبقران کو گھیر لیتا ہی صاحبقران اُسکے دفع کرنے مین رہ جاتے ہین وہ آگے بڑھ جاتا ہی یہ رنگ دیکھ کر صاحبقران نے جھک کر ایک مشت خاک زمین سے اُٹھائی اور اُسپر اسم اعظم دم کر کے آگے بڑھے کہ اُدھر شیر نے جو یہ رنگ دیکھا کہ صاحبقران کسی طرح تعاقب نہین چھوڑتے ہین اُسنے لاکھ لاکھ سحر کیے مگر اُنکو کچھ ضرر نہ ہوا سب دفع ہوگیا اب کسی طرح جان بچتی نہین معلوم ہوئی یہ خیال کر کے فوراً کچھ اسم سحر پڑھا اور دونون شانون پر دم کیا کہ دو پر فوراً پیدا ہوگئے اور طرف آسمان کے اُڑنے کا قصد کیا کہ اِس عرصے مین صاحبقران اُس شعلہ کو دفع کر کے اور مشت خاک پر اسم اعظم دم کر کے قریب پہونچ گئے اور اُسکا قصد دیکھ کر کہ وہ اُڑا چاہتا ہی وہ خاک اُسپر پھینک دی خاک پھینکنا تھا کہ ایک آواز آئی اور تاریکی چھاگئی صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا وہ تاریکی دفع ہوئی اب جو دیکھا تو یہ پایا کہ صنوبر شاہ تو بیہوش پڑا ہی اور وہ شیر نہین ہی مگر ایک جادوگر ہیبت ناک ایک طرف بھاگا جاتا ہی صاحبقران نے صنوبر شاہ کو تو وہین چھوڑ دیا اور آپ اُسکے عقب مین نعرہ کر کے چلے اُسنے جب یہ رنگ دیکھا کہ یہ شخص میرا پیچھا نہین چھوڑتا ہی اور چلا ہی آتا ہی پلٹ کر اُسنے ایک سر کا بال توڑ کر اُسپر اسم سحر دم کیا کہ وہ ایک اژدر آتش بنگیا اور طرف صاحبقران کے قلابہ آتشین منھ سے چھوڑتا ہوا چلا صاحبقران نے یہ دیکھ کر اسم اعظم پڑھ کر دم کیا کہ وہ شکل اژدر مٹ گئی اور خاک ہو کر رہ گئی ادھر وہ ساحر پھر سحر کر کے بھاگا کہ صاحبقران نے نعرہ کیا کہ مین آیا اور یہ کہکر عقرب کھینچکر دوڑے کہ جب صاحبقران کو آتے ہوئے دیکھا تو پلٹ کر کھڑا ہو رہا اور کہا کہ تو نہین مانے گا آ بے یہ سحر تو رد کر اور یہ کہکر جھولی مین سے ایک نارنج نکالا اور اُسنے ملکے پر نوک خنجر سے چرکا دیا اور خون جو نکلا وہ لیکر اُسپر ٹپکا دیا اور اسم سحر دم کر کے اور سینہ بکینہ صاحبقران کو تاک کے کہا کہ دیکھون تو کیسا ساحر زبردست ہی اسکو تو روک اور صاحبقران پر کھینچ مارا اُدھر صاحبقران بھی آ چکے قریب آگئے جیسے نارنج کو آتے دیکھا فوراً اسم اعظم دم کیا کہ وہ نارنج پھٹ کر گر پڑا اور خاک ہو کر رہگیا یہ رنگ دیکھ کر وہ ساحر بہت گھبرایا اور قصد کیا کہ اُڑ کر بھاگ جاؤن یا غرق زمین ہو جاؤن مگر صاحبقران اب کب مہلت دیتے ہین کہ وہ سحر کرے یا بھاگ جاوے فوراً عقرب سلیمانی پر اسم اعظم دم کر کے ایک ہاتھ مارا کہ یا تو تلوار سر پر چمکی تھی یا زیر زمین جھک کر بوسہ لیا لاکھ لاکھ اُسنے سپر ہمراہ ترکیبین اپنی جان بچانے کی کین مگر کہین نہ بچ سکا دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا گرتے ہی ایک صدائے مہیب آئی اور برف باری شروع ہوئی اور ایک آندھی اُٹھی کہ جس سے تمام جہان تاریک ہوگیا آسمین سے انگارے برسنے لگے صدائین مہیب آنے لگین اُسکے بعد سب تدبیر بھول گئے اور غل مچانے لگے بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من حباب جادو بود حیف مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نہ رسیدیم بعد اِسی آواز آنے کے وہ سب آفتین دفع ہوگئین اور روشنی ہوگئی جب تاریکی برطرف ہوئی تو صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک ساحر مرا ہوا پڑا ہی کہ جسکا قد کوئی پچاس ارنج کا ہوگا اور دانت آگے کے مثل گراز کے باہر نکلے ہین بال بڑھے ہوے ہین اور تصویر خداوند الوان نہ طاق گلے مین پڑی ہی یہ دیکھکر صاحبقران نے لاحول پڑھی اور پلٹنے کا قصد کیا تھا کہ ایک طرف سے ایک بگولہ گرد کا اٹھا صاحبقران نے خیال فرمایا کہ کوئی ساحر آتا ہی صاحبقران تو اُدھر متوجہ ہوے اُدھر ایک غبار زمین سے پیدا ہوا اور

لپٹ کر اس ساحر کی لاش سے اسکو لے اڑا قریب دریا جاکر دریا مین گر پڑا اُدھر جو بگولہ اُٹھا تھا وہ شگافتہ ہوا
اور اسمین سے ایک خرس پیدا ہوا اُسکی شکل بہت ہیبت ناک تھی اور قد اسکا برابر فیل کے تھا اور وہ رخ اپنا طرف
صنوبر شاہ کے کر کے چلا اُدھر صنوبر شاہ کو بعد قتل ہو جانے اُس ساحر کے ہوش آیا تو اپنے کو زمین پر ایک
صحرا مین پڑا ہوا پایا یہ دیکھکر بہت حیران ہوا کہ مجکو یہان کون لایا مین تو اپنی بارگاہ مین پاس صاحبقران کے
بیٹھا ہوا گانا خواجہ عمرو کا سن رہا تھا یہان کیونکر آیا یہ خیال دل مین کر کے چارون طرف دیکھنے لگا ایک طرف
کیا دیکھتا ہے کہ صاحبقران عقرب سلیمانی کھینچے ہوے چلے آتے ہین قصد کیا تھا کہ کچھ صاحبقران سے دریافت
کرے کہ اُسکی نظر اُس خرس پر پڑ گئی کیونکہ ایسا خرس کبھی تمام عمر نہ دیکھا تھا دیکھتے ہی خوف طاری
ہوا اور کانپنے لگا لیکن دیکھا کہ وہ خرس میری طرف چلا آتا ہے جان نکل گئی فوراً چلایا کہ یا صاحبقران
مجھے اس خرس سے بچائیے یہ مجھے پکڑنے آتا ہے صاحبقران نے یہ آواز سنکر فرمایا کہ صنوبر شاہ
گھبراؤ نہین مین آیا یہ کہکر جلدی جلدی قدم اُٹھانا شروع کیا جبتک صاحبقران آئین آئین وہ خرس قریب
صنوبر شاہ پہونچ گیا اور اُسکی ٹانگون مین سر ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور اپنی پشت پر لاد کر کے لے بھاگا
راستہ جنگل کا لیا اور بھاگا صنوبر شاہ چلانے لگا کہ یا صاحبقران اس غلام تازہ کو بچائیے یہ خرس
مجھکو پکڑے لیے جاتا ہے مین تو تازہ مسلمان ہون میری خبر لیجیے یہ سُنکر صاحبقران جھپٹے جب اُس خرس نے
دیکھا کہ صاحبقران قریب پہونچا چاہتے ہین خیال دل مین کیا اگر صاحبقران پہونچ گئے تو بمثل حباب
جادو کے قتل ہوگا اور مفت مین تیری جان جائیگی کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہان سے جلد بھاگ جا کہ صاحبقران
قریب نہ پہونچنے پائین یہ سوچکر اُسنے فوراً سحر کیا کہ دو پر پیدا ہوے اور اُڑ کر چلا یہ رنگ خواجہ نے دیکھا
کیونکہ یہ بھی گلیم اوڑھے ہوے عقب مین صاحبقران کے آتے تھے اور قریب صنوبر شاہ کے کھڑے
ہوے تھے جب خرس صنوبر شاہ کو اُٹھا کر طرف صحرا کے لے چلا اور اُسنے فریاد کی صاحبقران کو
پکارا کہ اس غلام تازہ کو بچائیے صاحبقران جھپٹے مگر وہ اُڑ کر چلا تو خواجہ نے دل مین خیال کیا کہ [illegible]
مفت مین ایک مسلمان کی جان گئی یہ ساحر لیجا کر اُسکو مار ڈالیگا تو بھی کچھ اس وقت کام کر فوراً گلیم اُتاری
اور نعرہ کیا کہ خبردار کہان جاتا ہے اور زنبیل سے جال الیاسی نکالا اور جھپٹ کر اُس ساحر پر مارا کہ وہ ساحر اور
صنوبر شاہ دونون اس جال مین پھنس گئے پس فوراً خواجہ نے جھٹکا دیا کہ وہ اور صنوبر شاہ دونون
زمین پر آئے خواجہ نے صنوبر شاہ کو تو جال سے نکال لیا اور اس خرس کو داخل زنبیل کیا کہ صاحبقران
کی نظر خواجہ پر پڑی اور یہ دیکھا کہ خواجہ نے جال ڈالکر دونون کو گرا لیا اور صنوبر شاہ کو تو نکال لیا
اور اُس خرس نحوس کو داخل زنبیل کیا صاحبقران نے آواز دی کہ اے خواجہ واہ کیا کہنا تمنے اس وقت
وہ چالاکی کی جیسے خواجۂ اول اور خواجہ ثانی کرتے تھے آج تمنے بھی وہی کام کیا کیون نہو کہ کسکے بیٹے
ہو اور کسکے پوتے ہو تمنے اسوقت صنوبر شاہ کو خوب بچایا ورنہ وہ کافر تو لے ہی گیا تھا مین جبتک
پہونچتا اور تدارک کرتا وہ اُڑ جاتا مین ہاتھ ملکر رہجاتا یہ فرماتے ہوے قریب آکے چلنے سے
صنوبر شاہ سے کہا کہ تمنے سحر و ساحری کو دیکھا اسی طرح وہ بھی کوئی ساحر ہوگا جسکو تم خداوند کہتے تھے
یہ فرما کر کہا کہ آؤ چلو وہان بارگاہ مین نہین معلوم سردارون کو ہوش آیا یا نہین خواجہ نے عرض کیا کہ اُنکو
بھی ہوش آگیا ہوگا کیونکہ جب وہ ساحر قتل ہوا تو صنوبر شاہ کو ہوش آگیا اودھر خرس اُٹھا کر لیگیا
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم کیونکر آے اور خوب اچھے وقت ہوگئے ہمنے تو تمکو بعد اُس
شعلہ کے کہ جو دریا سے نکل کر ہمپر آیا تھا اور تمنے ہمسے کہا تھا کہ یا صاحبقران اسم اعظم پڑھیے اور

اور

ہمنے اسم اعظم پڑھکر دفع کیا اب جو دیکھا تو تمکو نہین پایا ہم سمجھے کہ تم کہین چلے گئے معلوم ہوا کہ تم یہین چلے
آئے تھے خواجہ نے جواب دیا کہ جی نہین وہین موجود تھا سب واقعہ میرے سامنے گذرا اور جب وہ
شیر صنوبر شاہ کو لیکر چلا اور آپ اُسکے عقب مین چلے اُسنے شعلہ چھوڑا اور تمام بارگاہ تاریک ہوگئی
اُسی تاریکی مین مین بھی نکل آیا کہ اتنے مین آپنے وہ تاریکی دفع کی اور آپ اُسکے عقب مین روانہ ہوئے
یہ رنگ دیکھکر مین بھی آپ کے عقب مین گلیم اوڑھے ہوئے روانہ ہوا مین نے دیکھا کہ صنوبر شاہ
بیہوش پڑا ہے مین اُسکے پاس کھڑا ہوگیا کہ اگر انپر کوئی آفت آئے تو مین انکو نذر زنبیل کرلون کہ آپنے
اُسکو قتل کیا مرنے سے اُسکے انکو غش آگیا کہ پھر وہ خرس بیٹھا ہوا اور اُنکو لیچلا اُس وقت آپ
دوڑے اور انھون نے فریاد کی اور آپ چھوٹے جب اُسنے دیکھا کہ آپ آتے ہین اُسنے پر پیدا کیے
اور جلد اُڑکر چلا تو مین نے خیال کیا کہ حقیقت مین اُنکی جان گئی بس مین نے جال مارکر اُسکو گرفتار
کرلیا اُنکو تو نکال لیا اور اُسکو نذر زنبیل کرلیا یہ سُنکر صاحبقران نے بہت تعریف کی اور خواجہ
اور صنوبر شاہ کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ کے پھرے باتین کرتے ہوئے چلے اب کچھ حال بارگاہ کا سُنیے کہ ادھر
بعد آنے صاحبقران اور خواجہ اور صنوبر شاہ کے اور اُس ساحر خباب جادو کے یہان سب
اہل دربار بیہوش پڑے رہے جب صاحبقران نے اُسکو قتل کیا تو سب کو بعد اُسکے مرنے کے
ہوش آیا اب جو سب نے دیکھا تو نہ صاحبقران ہین اور نہ صنوبر شاہ ہین اور نہ خواجہ ہین دربار
مین انمین سے کوئی نہین معلوم ہوتا سبکو ایک حیرت ہوئی اور خیال کرنے لگے کہ یہ صاحب کہان گئے
اور ہماری کیا حالت ہوگئی تھی ہمکو خبر نہوئی یہ سب اسی حیرت مین بیٹھے تھے کہ صاحبقران اور صنوبر شاہ
مع خواجہ کے داخل بارگاہ ہوئے خواجہ نے کہا کہ دیکھیے مین نے پہلی ہی عرض کیا تھا کہ بعد
قتل ہونے اس ساحر کے سب ہوش مین آگئے ہونگے دیکھیے وہی ہوا جو مین نے کہا تھا دیکھیے ہوش مین
ہین بیہوش نہین ہین صاحبقران دیکھتے ہوئے طرف اُس دنگل کے آئے اور اپنے دنگل پر بیٹھ گئے صنوبر شاہ
اپنے تخت پر بیٹھا اور خواجہ اپنی کرسی پر بیٹھے جب یہ تینون بیٹھ چکے تو اس وقت دیوانون نے عرض کیا یا
صاحبقران آپ کہان تشریف لے گئے تھے کیا یہ دونون صاحب بھی آپ کے ہمراہ گئے تھے صاحبقران
نے کل واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ تم لوگون کو کیونکر ہوش آیا اور تمپر کیا گذری اُن سب نے عرض
کیا کہ جب ہمنے اُس شیر کی صورت دیکھی اور اُس سے آنکھ ملی ہمپر ایسا خوف غالب ہوا کہ غش آگیا
تاب ضبط نہ رہی حضور نہ معلوم اُسکی آنکھون مین کیا تاثیر تھی کہ جیسے ہی اُسنے ہمکو دیکھا اور ہمنے اُسکی
آنکھون پر نظر کی فوراً تمام جسم بے حس و حرکت ہوگیا طاقت اُٹھنے کی نہ رہی کہ ہم لوگ بھاگ جاتے
صاحبقران نے فرمایا کہ وہ ساحر تھا شیر نہ تھا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا تمھارے بادشاہ کی جان
بچ گئی ورنہ وہ لیجاکر نہ معلوم کیا حال کرتا سب نے عرض کیا خدا نے تو اپنا فضل کیا مگر ہمنے آپ کے
سبب سے یہ دن دیکھا نہین تو وہ ساحر ہم سب کو قتل کرتا اور بادشاہ کو تو وہ لے ہی گیا صاحبقران
نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اور جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ فرماکر خواجہ سے کہا کہ اب پھر گاؤ خواجہ
نے عرض کیا کہ ہم گاکر تو ایک مرتبہ یہ آفت برپا ہوئی کہ جان گئی تھی اب پھر گانے کی فرمایش ہوتی
ہے کیا کوئی اور آفت برپا کرنے کو جی چاہتا ہے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ پر کیا آفت ہوئی جو کچھ
ہوئی صنوبر شاہ پر ہوئی یا مجھپر ہوئی آپ پر کیا ہوئی اٹھائے اچھا گاؤ سنیے بہت باتین نہ بنائیے
کچھ گانا سُن لین تو پھر لشکر کو چلین کہ وہان بادشاہ کو انتظار ہوگا اور وہ متفکر ہونگے اب دیر نکرو

اس وقت گانا خوب لطف پر تھا کہ یہ امر واقع ہوا اور سب لوگ بھی صاحبقران کے ساتھ ہمزبان ہوے
تب خواجہ نے مجبور ہو کر پھر نی نکالکر اور قفلیان درست کرکے بالحان داؤدی یہ غزل گانا شروع کی

جو اشک گرم پیہم چشم قاتل سے نکلتے ہین ... دھوین اُٹھتے ہین سینے سے شرر دل سے نکلتے ہین
نہ معلوم آج یہ گلزار مین کیا حادثہ گذرا ... کہ انداز فغان شور عنادل سے نکلتے ہین
سسکتے ہین پڑے ہم جان و ارمان کی کشاکش سے ... نہ یہ تن سے نکلتے ہین نہ وہ دل سے نکلتے ہین
کوئی اندوہگین ہوگا نہ مجھسا بھی زمانے مین ... ہزارون غم کے پہلو آکے میرے دل سے نکلتے ہین
یقین ہی آج یوسف آگئے کچھ بد گمان ہو کر ... سراسیمہ جو اغیار اُسکی محفل سے نکلتے ہین

خواجہ نے یہ غزل خوب گائی کہ سب اہل دربار کی پھر وہی حالت ہوگئی خصوصاً جو کہ عاشق مزاج تھے اُنکی تو یہ حالت ہوئی کہ تصویر معشوق سامنے پھرنے لگی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پکار اُٹھا کہ یہ کیسا پردہ ہی کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہو صاف چلمن مین سے دکھائی دیتا ہی اب سامنے آنے مین کیا عذر ہی یہ کہکر شعر پڑھنے لگا شعر نہوگا ہمسا بھی محروم وصل یار کوئی ✤ کہ خواب بھی کبھی دکھانہ ایسی باتون کا اُسی طرح ہر ایک شعر پڑھنے لگا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے جب یہ رنگ محفل کا ہوا تو خواجہ نے گانا موقوف کیا ادھر جب سبکی حالت درست ہوئی تو خواجہ کی سبنے بہت تعریف کی اور چہار طرف صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور خواجہ کو اسقدر سبنے دیا کہ خواجہ بہت خوش ہوے آخر صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ چلو لشکر کو کہ وہان سب منتظر ہونگے خصوصاً شہریار بہت متردد ہونگے جب یہ صاحبقران نے فرمایا تو خواجہ نے سب روپیہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا ادھر اُن دونون دیوانون نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم اپنے لشکر مین جاکر سبکو مسلمان کرین اور سبکو لیکر حاضر خدمت ہون صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ اور سبکو مسلمان کرو یہ جو کتاب تمکو دی گئی ہی اُسکے موافق سبکو تعلیم کرنا اور یہ جو نقشہ ہی اُسکے موافق اپنے بیشہ مین مسجدین بنا کرنا اور امامین موذن نوکر رکھنا اور سکہ بنام شہریار وارا بن جمشید کے اپنے بیشہ مین جاری کرنا وہ دونون یہ سنکر اور مجرا کرکے اپنے بیشہ کو روانہ ہوے بعد اُن دیوانون کے جانے کے صاحبقران نے فرمایا کہ اے صنوبر شاہ آپ بھی اپنے شہر کو جائیے اور تمام شہر کو اسلام آباد کیجیے اور مسجدین بنوائیے اور جو کچھ کہ بابت سکہ کے دیوانون سے فرمایا تھا وہ صنوبر شاہ سے فرمایا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ مین یہ چاہتا تھا کہ حضور کے قدمون سے جدا نہون اور کسیکو روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر بندوبست کرے مین آپکے ہمراہ چلون صاحبقران نے فرمایا کہ آپکا جانا اور سے بہتر ہی کیونکہ وہ آپ کی رعایا ہین جو آپ اُن سے کہین گے وہ قبول کرینگے اور دوسرے کے جانے مین یہ بات نہوگی تمام رعایا اُسکا کہنا نہ مانیگی اُسکو بہت مشکل ہوگی آپ سب بندوبست کرکے میرے لشکر مین چلے آئیے گا صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ اچھا حضور بھی ایک روز کے واسطے تشریف لیچلین تو یہ ہوگا کہ مین تمام رعایا کا بندوبست کرکے اور شہر کو مسلمان کرکے اور کسی کو اپنی طرف سے برائے انتظام سفر کے آپ کے ہمراہ چلا آؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین چلتا ضرور مگر مجھکو بادشاہ کا خیال ہی کہ مین اُنسے تھوڑی دیر کا وعدہ کرکے آیا تھا اسی واسطے کسی سردار کو نہین لایا تھا اب مجھے یہان بہت عرصہ ہوگیا اُنکو تشویش کمال ہوگی کہین ایسا نہو کہ وہ خود گھبرا کر تشریف لے آئین تو مجھکو سخت ندامت ہوگی اور اُنکو زحمت ہوگی آپ کو اس سے کیا حاصل ہوگا آپ اپنے شہر کو تشریف لیجائیے مین بھی بعد فتح الوان نہ طاق آپ کے شہر مین انشاء اللہ تعالی آؤنگا اور قصر آپکی مرضی کے موافق قیام پذیر ہونگا یہ فرما کر دنگل سے اُٹھ کھڑے ہوے خواجہ نے فرمایا کہ چلو فوراً

فوراً خواجہ یہ سنتے ہی اُٹھ کھڑے ہوے اور ہمراہ صاحبقران کے طرف لشکر کے روانہ ہوے صاحبقران اپنے اسپ تیز گام پر سوار چلے جاتے تھے کہ سامنے سے گرد اُٹھی صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ شاید کوئی ہمراہی ہو کہ اتنے مین اُس گرد مین سے شیر صافت باطن اور گرگین درشت چنگال محراب گوہ خانی سُہراب یل اور چند سرداران نامی پیدا ہوے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ دیکھو آخر کو بادشاہ نے گھبرا کے ان سرداروں کو روانہ فرمایا ہم نہ کہتے تھے کہ وہ متردد ہو گئے ادھر اُن سرفرازون نے جو خواجہ اور صاحبقران کو آتے ہوے دیکھا تو گھوڑے اپنے تیز کر دیے یہانتک کہ قریب ہو نکلر گھوڑون سے اُترے اور پیادہ پا طرف صاحبقران کے بڑھے کہ صاحبقران نے بھی گھوڑے کو روک لیا اور اُنسے پوچھا کہ آپ لوگ کہان اسوقت جاتے تھے جو مجھکو دیکھ کر میری طرف تشریف لے آئے اُن سردارون نے صاحبقران سے عرض کیا کہ ہم حضور کی تلاش مین جاتے تھے اور ایک عرصہ سے سرگردان پھر رہے تھے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا آپ لوگ اپنے گھوڑون پر سوار ہو جیے اور میری ہمراہی مین چلیے راہ باتین ہونگی انھون نے عرض کیا کہ ہم پیادہ پا رکاب دولت انتساب مین چلین گے کیونکہ یہ ہمارا فخر ہی و افتخار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آپ اپنے مرکبون پر نہ سوار ہو جیے گا تو مین بھی گھوڑے پر سے اُتر پڑونگا یہ فرما کر قصد اُترنے کا کیا اُن سردارون نے عرض کیا کہ حضور نہ زحمت فرمائین یہ فقط غلام نوازی اور ذرہ پروری ہی ہم ابھی بموجب حکم والا اپنے مرکبون پر سوار ہوتے ہین یہ عرض کر کے سب اپنے مرکبان پر سوار ہوے اور ہمراہ صاحبقران طرف لشکر فیروزی اثر کے روانہ ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ اب آپ لوگ اپنے تشریف لانے کا حال بیان فرمائین کہ کب سے لشکر سے جدا ہوے ہین اور کہان تشریف رکھتے تھے انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ اسی وقت سے جس وقت سے حضور طرف دریاے سبز رنگ سما کے بادشاہ سے رخصت لیکر تنہا تشریف لیگئے تھے بعد آپ کے جانے کے ظل اللہ کیوان بارگاہ نے ہم غلامون سے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ تشریف لیجائین اور کنارے دریاے سبز رنگ کے ٹھہرین کیونکہ شاید اگر کوئی فساد ہو تو فوراً شریک جنگ ہون ہم لوگ اُسی وقت سے کنارے دریا کے حاضر تھے شہنشاہ فلک قدر نے چند جوڑیان ہرکارون کی بھی مقرر فرمائی تھین کہ تم ہمکو دمبدم کی خبرین دینا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم آج دربار نہ برخاست کرینگے جبتک صاحبقران کی خبر خیریت نہ سن لینگے حضور یہ غلام جبسے حاضر ہین یہانتک کہ آپ کے نعرہ کی آواز ہمنے سُنی اور ہم بیتاب ہو کر چلے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ بادشاہ عالی مرتبت نے مقرر فرمائے تھے واسطے خبر کے ہمکو راہ مین ملے ہمنے اُنسے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپسے اور دیوانون سے مقابلہ ہوا ہی اور آپنے بعد خدا اُنکو بلند کر لیا ہی اور ایک مرتبہ دونون کو زیر کیا ہی یہ نعرہ اسی وقت کا تھا ہم سُنکر بہت خوش ہوے اور قصد کیا کہ حاضر خدمت ہون مگر پھر یہ خیال آیا کہ ایسا نہو خلاف مرضی عالی ہو اس خوف سے نہ حاضر ہوے یہ سماعت فرما کر صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ لوگون کا از حد ممنون ہون کہ میری وجہ سے آپ کو اسقدر تکلیف ہوئی اور آپ نے زحمت گوارہ کی خداوند کریم ظل اللہ کو بھی قائم رکھے کہ جنکو ہر وقت میرا خیال ہی اور آپ کو بھی اسی قسم کی گفتگو کرتے ہوے طرف لشکر کے چلے انکو تو راہ مین چھوڑیے

اور حال لشکر کا سماعت فرمائیے

اخبار نویسان خوش تقریر اس داستان مسرت عنوان کو یون تحریر کرتے ہین کہ ادھر بادشاہ لشکر اسلام بعد پانے خبر صاحبقران کے دربار برخاست فرما کر داخل محل معلے ہوے اور خاصہ نوش

فرما کر آرام پذیر ہوئے، یہانتک کہ وقت سہ پہر کا قریب آیا اور بادشاہ بیدار ہوئے امور ضروری سے فراغت
فرمائی اور پوشاک شاہی پہنکر مع خدم و حشم طرف دربار دربار کے تشریف فرما ہوئے ادھر سب سردار اپنے
اپنے خیمون سے لباس درباری پہنکر حاضر دربار فیض آثار ہوئے اپنی اپنی جگہ پر متمکن ہوئے کہ اس عرصہ مین
سواری بادشاہ کی بھی آئی سب سردار واسطے استقبال کے اٹھے اور استقبال کرنے لگا بادشاہ نے تخت کو رونق
بخشی اور حکم فرمایا کہ دریافت کرو کہ جو ہرکارے واسطے خبر صاحبقران کے گئے تھے وہ واپس آئے یا نہین اگر آئے
ہون تو انکو ضرور حاضر دربار کرو یہ حکم سنتے ہی چوبدار فوراً روانہ ہوئے جاکر لشکر مین دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ
آئے ہین فوراً چوبدار انکو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوئے وہ ہرکارے مجرا بجا لائے شہریار نے فرمایا کہ کچھ خبر صاحبقران
کی بیان کرو انھون نے عرض کی کہ ظل اللہ کی عمر دراز ہو ع بڑھے جاہ و دولت قدم با قدم + ان غلامون نے یہ واقعہ
دیکھا کہ صاحبقران نے بعد زیر کرنے دیوانون کے دنگل پر جلوس فرمایا اور دیوانے بھی اپنی جگہ پر بیٹھے بادشاہ
بھی تخت پر جلوہ گر ہوئے سب نے صاحبقران کے زور و طاقت کی تعریف کرنا شروع کی یہانتک کہ کچھ اپنے خدا
کا بھی ذکر کیا صاحبقران نے یہ سنکر کچھ کلمے وحدانیت خدا مین سامنے بادشاہ اور اہل دربار کے فرمائے جسکے
سبب سے زنگ کفر اُسکے آئینہ دل سے دور ہوا بادشاہ مع وزیر اور اہل دربار کے مسلمان ہوا اور
صاحبقران کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کی وہ دیوانے بھی مطیع اسلام ہوئے بادشاہ نے صاحبقران
سے اس امر کی درخواست کی کہ کوئی شخص ایسا مقرر کیا جائے کہ جو ہمکو اور اہل شہر کو قواعد اسلام تعلیم کرے
صاحبقران نے قبول فرمایا اور خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ وہ جو کتابین قواعد اہل اسلام کی تحریر ہوئی ہین انمین
سے دو جلدین ہمکو دو تاکہ ہم بادشاہ اور دیوانون کو دین کہ وہ موافق اُسکے عمل کرین خواجہ نے عرض کیا وہ
جلدین میرے پاس نہین ہین لشکر مین موجود ہین بعد حجت و تکرار کے خواجہ نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس کچھ
کتابین اسی قسم کی ایک تاجر کی ہین اگر قیمت عنایت ہو تو مین حاضر کرون صاحبقران نے قیمت کا اقرار فرمایا
خواجہ نے قیمت مانگی صاحبقران نے فرمایا کہ جب لشکر مین چلین گے تو قیمت دینگے خواجہ نے منظور نہین کیا
بعد گفتگوے بسیار صاحبقران نے قیمت صنوبر شاہ سے لیکر انکو دیدی خواجہ نے وہ قیمت نذر زنبیل
کی اور کتابین دینے مین تامل کیا اور عرض کیا کہ کتابین یہان نہین ہین مین لشکر مین بھول آیا ہون جب لشکر مین
جاؤنگا تو حاضر کردونگا اسپر بہت بہت بحث رہی آخر کو خواجہ مجبور ہو کر آمادہ لشکر مین آنے کو ہوئے اور باہر
آئے اور پھر واپس گئے اور خاموش اپنی جگہ پر بیٹھ گئے صاحبقران نے خواجہ سے دریافت کیا کہ
کتابین لائے خواجہ نے فقرہ کیا کہ روپیہ مہاجنون نے چھین لیا مین لشکر مین چلکر کتابین خواہ روپیہ کسی سے
سے قرض لیکر حاضر کردونگا یہانتک گفتگو ہوئی کہ اور روپیہ صنوبر شاہ نے دیا خواجہ نے کتابین زنبیل سے
نکالکر دین صاحبقران نے وہ کتابین بادشاہ اور دیوانون کو دین اور سب قواعد اور طریقے تعلیم فرمائے
بعد اسکے صحبت شراب و کباب گرم ہوئی ناچ گانا ہونے لگا ہرکارون نے عیار کا شراب لیکر جانا اور خواجہ کا موافق
خواہش صاحبقران اور اہل دربار کے روپیہ لیکر گانا اور دریا مین تلاطم کا ہونا اور حبابون کا پیدا ہونا اور
انکا قریب خیمہ آکر شق ہونا اور شعلہ کا پیدا ہونا اور دربار مین اس شعلہ کا آنا اور صاحبقران کا خواجہ کے
کہنے سے اسم اعظم پڑھنا اور شعلہ کا دفع ہونا پھر حباب بزرگ کا شق ہونا اور شعلہ کا نکلنا اور شکل شیر پیدا کرنا
دربار مین جاکر سب اہل دربار کا بیہوش ہونا صاحبقران کا بسبب اسم اعظم و تبرکات کے بچنا شیر کا صنوبر شاہ
کو اٹھا لیجانا صاحبقران کا تعاقب کرکے اسکو قتل کرنا اور معلوم ہونا کہ حباب جادو تھا اسکی لاش
بذریعہ غبار کے دربار مین جانا اور خرس کا آنا اور پھر صنوبر شاہ کو اٹھا لیجانا اور اسکا تسخیر باد کرنا

صاحبقران کا اُسکا تعاقب کرنا اُسکا پرندا کی شکل بنکے اُڑنا خواجہ کا اُسکو جال سے گرفتار کرنا صاحبقران کا داخل دربار ہونا اہل دربار کا ہوش مین آنا پھر صحبت کا گرم ہونا خواجہ کا گانا اور سبکا خوش ہو کر خواجہ کو روپیہ دینا بعد اُسکے صاحبقران کا دیوانون کو رخصت کرنا اور صاحبقران کا صنوبر شاہ سے رخصت ہو کر طرف لشکر کے تشریف لانا اثناے راہ مین سرداروں کا ملنا جنکو کہ حضور نے واسطے مدد صاحبقران کے روانہ فرمایا تھا سب بیان کیا بادشاہ اور اہل دربار بہت خوش ہوے بادشاہ نے فرمایا کہ اب آپ سب لوگ واسطے استقبال کے جائین اور صاحبقران کا استقبال کرین اور اُنکو اپنے ہمراہ لائین یہ سنکر سب سردار استقبال کو روانہ ہوے راہ مین جمال صاحبقران سے مشرف ہوے آداب و مجرا بجا لائے اور ہمراہ صاحبقران کے داخل دربار ہوے صاحبقران نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اور بہت مہربانی سے فرمایا کہ آئیے تشریف لائیے آپنے تو بڑی دیر کی صاحبقران سلام کر کے اپنے دنگل صاحبقرانی پر جلوہ گر ہوے اور تمام سردار بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے بادشاہ نے صاحبقران سے کیفیت دریافت فرمائی صاحبقران نے کل کیفیت جو کچھ کہ گذری تھی عرض کی بادشاہ نے کل کیفیت سنکر فرمایا کہ آپنے ہمارا کہنا نہ مانا اور تنہا تشریف لے گئے بڑی زحمت اُٹھائی خدا نے اپنا فضل کیا کہ آپ صحیح و سلامت تشریف لائے اب کبھی ایسی جرأت نفرمائیگا صاحبقران نے عرض کیا کہ خدا ہر حال مین حامی و مددگار ہے وہی بچانے والا ہے اور ہر وقت مدد کرنیوالا ہے بادشاہ نے فرمایا یہ سب بجا ارشاد ہوا مگر بندے کو بھی اپنی حفاظت ضرور ہے کہ وہ ہر وقت مجبور ہے صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر میرے جانے سے کسقدر بندگان خدا راہ ضلالت سے براہ ہدایت پر آگئے اور اتنی بڑی مہم دیوانون کی کس آسانی سے سر ہوگئی کہ جسکی وجہ سے ہمین یہان قیام کرنے کی ضرورت تھی وہ یون سر ہوئی شکر ہے اُسکا کہ اس بندۂ عاجز پر اُسنے کتنا بڑا اپنا فضل و کرم کیا بادشاہ نے فرمایا یہ سب صحیح اور درست ہے اگر خدانخواستہ کوئی چشم زخم ہو جاتا تو ہمکو خبر بھی نہوتی نہ معلوم وہان دشمنون پر کیا گذرتی کہ جہان سوائے دشمنون کے اور کوئی دوست نہ تھا ہم بالکل بے دست و پا ہو جاتے میری شاہی اور لشکر سب آپ کے دم سے آباد ہے ورنہ مین کہان اور یہ لشکر اور تخت شاہی کہان اگر خواجہ آپ کے ہمراہ نہوتے تو وہ خرس بادیۂ ضلالت اپنا کام کر چکا تھا مگر کیا فضل خدا ہوا کہ خواجہ نے اُسکو گرفتار کر لیا اور صنوبر شاہ کو اُسکے پنجہ سے بچایا یہ تو فرمائیے کہ وہ خرس گمراہ کہان ہے صاحبقران نے فرمایا کہ وہ خواجہ کے پاس زنبیل مین موجود ہے خواجہ سے فرمائیے کہ وہ اُسکو نکالین بادشاہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ اُس خرس کو نکالیئے خواجہ نے دست بستہ عرض کیا کہ اُس وقت سے صاحبقران کی تعریفین ہو رہی ہین مجھکو کوئی بھی نہین پوچھتا کہ جسکے سبب سے جانین بچ گئین اگر مین نہوتا تو صاحبقران بھی گرفتار ہو جاتے کیونکہ بے خوف و خطر تشریف رکھتے تھے مین نے اسم اعظم یاد دلایا ورنہ وہ تو اپنا کام کر چکا تھا اور پھر دوبارہ اُس خرس کو گرفتار کیا کہ جسکے گرفتار کرنے مین میری جیب سے ایک بیش بہا لعل بے بہا گر گئی جو ایک تاجر نے واسطے فروخت کے دیا تھا مین نے اُسکو جیب مین رکھ لیا کہ بروقت دربار کے حضور مین پیش کرونگا اگر پسند خاطر ہوگا تو فروخت کر کے اُسکا روپیہ اُسکو دیدونگا مگر جلدی مین بھول گیا اور ہمراہ صاحبقران کے طرف دریاے سبز رنگ کے چلا گیا وہان بھی نہ یاد آیا کہ مین زنبیل مین رکھ لیتا وہ اس معرکہ مین گر گئی اب مجھکو اُسکا روپیہ دینا پڑیگا آخر مین جانتا کہ وہ گر جائیگی تو کاہے کو لیکر آتا کل دیکھا جاتا افسوس ہے کہ مین اس معرکہ مین بہت قرضدار ہو گیا اب وہ سوداگر

اگر روپیہ مانگے گا تو کہان سے دونگا کہ مین پیسہ پیسہ کو محتاج ہون اسقدر روپیہ کہان سے لاؤنگا مفت نقصان ہو
کچھ فائدہ بھی نہ ہوا انعام کون دیتا ہی صرف میری نسبت زبان ہلانے مین بھی انکار ہی کام کوئی کرے نقصان کسیکا
ہو تعریف توصیف کسیکی ہو مین تو جیتے جی مرگیا اور کسی سے یہ بھی نہوا کہ میری تعریف کرکے دل بڑھاتا بادشاہ
نے فرمایا کہ یہ سب تعریف آپ ہی کی ہی آپ کیون آزردہ ہوتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہ
فرمائیگا تو کون کہیگا صاحبقران کے نزدیک تو ہم بے ایمان ہین کہ اس دن انھون نے ہمارا ہزار روپیہ کا اعتبار
نکیا اور ہمسے وہی کتابین جبر سے لین مین صرف صاحبقران کی محبت دیکھتا تھا معلوم ہوا کہ کچھ بھی محبت
نہین ہی اور ہمارا انکی محبت مین اتنا بڑا نقصان ہوگیا یہ بھی اپنی تقدیر صاحبقران نے فرمایا
کہ تمنے کب میرا اعتبار کیا اور بغیر قیمت کے مجھے کتابین دیدین تمنے بابت قیمت کے ایسی تکرار کی کہ مجھکو
عاجز ہوکر صنوبر شاہ سے روپیہ لینا پڑا اور پھر بھی تمنے کتابین ندین فقرہ کرکے اور روپیہ لیا جب کتابین
دین ان باتون کو تو جانے دو اب اس خرس کو نکالو خواجہ نے عرض کیا کہ مین تو اسکو اپنے خیمہ مین
لیجاکر چھوڑ دونگا اور اس سے کچھ روپیہ لونگا کہ یہ جو میرا نقصان ہوا ہی کچھ تو ملے مین آپ کو دیدون آپ
اسکو قتل کرڈالیے گا تو مین کیا کرونگا یہ تماشا جاتا رہیگا بادشاہ اور اہل دربار نے فرمایا کہ تم اسکو نکالو
ہم تمکو روپیہ دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے یا صرف کہکر دل خوش کردیا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہم ضرور
دینگے خواجہ نے عرض کیا کہ پھر دیر کیون کی ہی بادشاہ نے پانچ ہزار روپیہ خواجہ کو اسی وقت منگا دیا پھر تو
خواجہ نے ہر سردار سے کہا کہ جن صاحب کو خرس کی صورت دیکھنا منظور ہو وہ مجھکو روپیہ دین ورنہ
دربار سے تشریف لیجائین پھر تو ہر سردار نے علی قدر مراتب خواجہ کو روپیہ دینا شروع کیا جب سب
دے چکے تو صاحبقران سے عرض کیا کہ آپنے کچھ ندیا کیا آپ اس خرس کو ندیکھیے گا صاحبقران نے
فرمایا کہ مین تو دیکھ چکا ہون مجھکو کیا ضرورت ہی جو مین بیکار روپیہ صرف کرون خواجہ نے عرض کیا کہ
اسوقت کے دیکھنے کی کوئی سند نہین ہی کیونکہ آپ تنہے اور اس سے بہت فاصلہ تھا مین نے اسکو
گرفتار کیا اور نذر زنبیل کیا اگر آپکو روپیہ صرف کرنا ہو تو تشریف رکھیے ورنہ اپنی بارگاہ کو تشریف
لیجائیے جبتک آپ یہان تشریف رکھینگے مین کبھی اس خرس کو آپکے سامنے نہ لاؤنگا جب خواجہ سے
سننے یہ سنا تو صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور بھی انکو روپیہ دین تاکہ ہم لوگ بھی اسکو دیکھین اور بادشاہ نے
بھی صاحبقران کو مجبور کیا آخر مجبور ہوکر صاحبقران نے بھی خواجہ کو دیا خواجہ روپیہ لے چکے تو زنبیل
سے اس خرس کو نکالا اور سبکو ایک نظر دکھاکر جلدی سے نذر زنبیل کرلیا بادشاہ اور صاحبقران
نے فرمایا کہ خواجہ لاؤ اس خرس کو ہمکو دو تاکہ ہم اسکو ہوشیار کرکے اس سے اسلام قبول کرنے کو
کہین اگر وہ قبول کرے تو خیر ورنہ اسکو قتل کرین خواجہ نے عرض کیا کہ واہ حضرت میرے آپکے صرف
دکھلانے کا اقرار تھا تو مین نے اسکو دکھا دیا اسکا اقرار نہین تھا کہ مین آپکو دیدونگا کہ آپ اسکو قتل کرین
مین تو اسکو کسی تماشے والون کے ہاتھ بیچونگا اور اس سے اسکے دام لونگا بادشاہ نے فرمایا کہ خواجہ یہ تو
خیر ہی ہمین سے اسکے دام لیلو ہمارے ہاتھ فروخت کرڈالو خواجہ نے عرض کیا کہ لائیے چھ ہزار روپیہ عنایت
کیجیے تو البتہ آپکو دیدونگا ورنہ جیسا مین آپ سے قبل مین عرض کرچکا ہون ویسا ہی کرونگا خواجہ کی یہ گفتگو
سنکر بادشاہ نے پوچھا کہ آخر اس خرس کی قیمت کیا ہی خواجہ نے چھ ہزار روپیہ بادشاہ سے کہی بادشاہ نے
کہا کہ چھ ہزار خواجہ نے عرض کیا کہ جی ہان اسکی یہی قیمت ہی بلکہ مین تو بھول گیا اسکی قیمت آٹھ ہزار روپیہ تھی
خیر آپکو چھ ہزار دیتا ہون تو دیجیے ورنہ خرس سے ہاتھ دھوئیے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا ہم چھ ہزار

روپیہ دینگے اور اسیوقت منگا دیئے خواجہ نے داخل زنبیل کیئے اور عرض کیا کہ ابتو شام ہو گئی ہے کل صبح کو سکا
دربار فرمائیگا اور اسکو خواہ قتل کیجیئے گا خواہ رہا فرمائیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ اگر خواجہ کل تم نہ دو اور رکھو کہ
اپنے قیمت کسکو دی ہے تو میں کیا کرونگا خواجہ نے کہا جی نہیں اگر آپ کو میرا اعتبار ہو تو روپیہ میرے پاس رہنے دیجیے ورنہ
اپنا لے لیجیے کیونکہ میرے آپکے حجت ہو میں کل صبح کو لیلونگا اور انکو خرس ویدونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تم روپیہ اپنے پاس ہی رہنے
دو اچھا صبح کو دینا ہاں سچ کہتے ہو اسوقت تو شام ہو گئی یہ فرماکر دربار برخاست کیا ہر ایک اپنا اپنے خیمہ کو روانہ ہوا صاحبقران
بھی اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے اور بعد فراغت نماز خاصہ آرام فرمایا خواجہ نے بھی سب کاموں سے فرصت کر کے پہرہ چوکی
طلایہ مقرر کیا اور اپنے خیمہ میں آکر آرام کیا ادھر بادشاہ نے بھی سب مردوں سے فراغ حاصل فرمایا اور استراحت فرمائی ان
سبکو عیش و آرام استراحت فرمانے دیجیے —

اب کچھ حال صنوبر شاہ کا سنیے کہ کیا ہوا

راویان اخبار اس داستان رنج و غم کو یوں تحریر کرتے ہیں کہ جب صاحبقران صنوبر شاہ سے رخصت ہو کر
اپنے لشکر کو تشریف لیچلے تو بعد تشریف لے جانے صاحبقران کے صنوبر شاہ بھی مع اپنے وزیر اور سرداروں کے
اپنے شہر صنوبریہ میں گیا اور داخل شہر ہو کر اپنے محل میں تشریف لیگیا اس روز دربار نکیا اور جاکر بعد سب کاموں
کے آرام کیا اور سب سردار اور وزیر اپنے مکان پر گئے وہ بھی راحت گزین ہوئے ادھر چند ہرکارے لشکر اسلام کے
اس خیال سے اسکے ہمراہ پوشیدہ گئے تھے کہ دیکھیں صنوبر شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہے یا صرف خوف جان سے
اسلام قبول کیا ہے یہ بھی داخل شہر ہوئے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ کٹورا کھنک رہا ہے صرافہ بزازہ کھلا ہوا ہے جوہری بازار
چاندی بازار آراستہ ہیں کسبیاں اپنے اپنے کمروں پر بناؤ سنگار کیے ہوئے بیٹھی ہیں اور تماشا چوک کا دیکھ رہی ہیں
اور چوک آراستہ ہے کسی جگہ ساقنیں اپنے اپنے تختوں پر بیٹھیں ہیں وہاں دم بازوں کا ہجوم ہے کہیں کنجڑنیں بیٹھی ہوئی
ہیں نہایت آباد ہے اور ہر قسم کے لوگ آباد ہیں غریب امیر سب دل شاد ہیں باشندے حسین ہیں رشک دہ خوبان
چین ہیں کہ سواری بادشاہ کی چوک سے ہو کر طرف در دولت شاہی کے گئی یہ بھی ہمراہ سواری کے در دولت تک گئے
جب بادشاہ داخل محل ہوا اور دربار نکیا اور سردار بھی اپنے اپنے مکان کو چلے گئے تو یہ بھی تماشہ شہر کا دیکھتے ہوئے
ایک کاروان سرا میں اترے اور ایک بھٹیاری سے کچھ منگوا کر کھایا اور ایک کمرہ رات بھر کو کرایہ دیکر رہنے کو لیا اور قیام کیا
کہ جب صبح کو دربار ہو گا تو حال بادشاہ کا کھلے گا یہ تو اس خیال میں کاروان سرا میں مقیم ہیں مگر اب حال سنیئے کہ عابد
شب زندہ دار یعنی ماہتاب نے سجادۂ عبادت سے سر اٹھایا عمل اس عابد و زاہد روزہ دار کا ہوا یعنی کہ دن ہو گیا
بادشاہ بیدار ہوئے اور موافق تعلیم صاحبقران کے نماز وغیرہ سے فراغت پائی اور پوشاک پہنکر دربار میں آئے
ادھر وزیر مع کل سرداروں کے داخل دربار ہو چکا تھا کہ بادشاہ تشریف لائے سب نے تعظیم کی بادشاہ سبکا مجرا
سلام لیتے ہوئے تخت پر رونق افروز ہوئے وزیر اپنے عہدہ پر قائم ہوا کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے تمام
شہر میں منادی کرادو کہ سب اہل شہر کیا غریب کیا امیر کیا ادنی کیا اعلی کیا تاجر کیا غیر تاجر مسافر بہت دور دور
شہروں کے مقیم باشندگان وغیرہ باشندگان جو ہمارے ملک میں ہوں سب در دولت شاہی پر اس وقت حاضر ہوں مجھکو انسے
کچھ کہنا ہے وزیر نے یہ حکم فوراً چوبداروں کو دیا کہ بادشاہ کا اسطرح حکم ہوا ہے لہذا جاری کو یہ حکم شاہی تم پہونچا دو چوبداروں
نے فوراً یہ حکم جاری کو پہونچا دیا اسنے اسی وقت تمام شہر میں جاری کر دیا کہ حکم بادشاہ کا ہے سب اہل شہر اور امیر و وزیر
و غریب تاجر وغیرہ کل باشندگان شہر ادنی تا اعلی رعایا و برایا ہر کس و ناکس کودک و جوان سب آج اسی وقت در دولت پر
حاضر ہوں کہ بادشاہ خود اپنی زبان سے کچھ ارشاد فرمائیں گے یہ حکم سنتے ہی سب طرف در دولت کے روانہ ہوئے
گروہ گروہ جوق جوق غول کے غول اہل شہر کے چلے جاتے تھے جسمیں ہر قسم کے لوگ تھے یہ ہرکارے

کاردان ہمراہ مین بیٹھے تھے اور ارادہ دربار جانیکا تھا کہ یہ حکم سنا اور دیکھا کہ تمام شہر اُمڈا چلا جاتا ہی کوئی ایسا نہین ہی کہ جو نہ جاتا ہو
ہر گلی کوچہ مین بھیڑ ہی راستہ چلنا دشوار ہی کھوے سے کھوا چھلتا ہی بہتین ملتا ہی یہ بھی اُسی مجمع کے ہمراہ در دولت پر پہونچے
جب سب اہل شہر جمع ہو گئے تو وزیر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سب در دولت پر حاضر ہین بادشاہ نے
فرمایا کہ ہمارا تخت روان حاضر کرو وزیر نے تخت روان طلب کیا کہار فوراً تخت روان لیکر حاضر ہوے بادشاہ تخت پر
جلوہ فرما ہوے اور حکم باہر چلنے کا دیا ہر شخص حیران تھا کہ دیکھیے آج بادشاہ کیا حکم سناتے ہین تمام مجمع مین یہی چرچا تھا
کہ اتنے مین تخت شاہی سامنے سے نمودار ہوا ہر ایک نے مجرا کیا دربار عام ہوا بادشاہ سبکا مجرا اور سلام لیتے ہوے
ایک بلندی پر تشریف لائے کہ جہان سے تمام مجمع پیش نظر تھا وہان تخت شاہی رکھا گیا وزیر اپنے قاعدے سے کھڑا
ہوا کہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم مجمع سے دریافت کرو کہ آپ سب لوگ میری شاہی سے خوش ہین اور مینے کیسے
ساتھ کسی قسم کی برائی تو نہین کی ساتھ عدل و انصاف کے لیکی یا تم سے بے انصافی اور خلاف عدل کیا ہو کبھی پر رعایا سے ظلم کیا
ہو تو وہ بیان کرے کہ مین اُسکی معذرت کردان کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہین ہی جو کہ زندہ ہین اور آنکھون کے سامنے
موجود ہین وہ کل نظرون سے مفقود ہین اور ایسی جگہ چلے جاتے ہین کہ پھر اُنسے ملاقات میسر نہین ہوتی ہی نہ وہ ہمسے مل سکتے
ہین اور نہ ہم اُن تک جا سکتے ہین ایسی حالت مین انسان کو لازم ہی کہ اپنے گناہون سے توبہ کرے اور ہر وقت اپنے
خدا سے خوف کرے کہ نہین معلوم کب قضا آجاے کیونکہ جب موت آتی ہی تو ایک دم کی مہلت نہین ملتی فوراً روح قالب
سے پرواز کر جاتی ہی کوئی حشمت و دولت کام نہین آتی ہی صرف تھوڑے سے اعمال اور کچھ کپڑا ساتھ جاتا ہی اپنے
اپنے اعمال ساتھ ہوتے ہین بعد مرنے کے بادشاہ اور گدا برابر ہوتا ہی پھر کوئی فرق نہین رہتا ہی یہ جاہ و حشم صرف
دنیا ہی کا ہی یہ حکومت اور فرمانبرداری صرف واسطے دنیا کے ہی عقبی مین سب برابر ہین کوئی بادشاہ ہی نہ وزیر ایک خدا
اُسکے سامنے فقیر ہی وہ قہار و جبار ہی اور بڑا رحیم و کریم ہی تو آپ سب لوگ یہ خیال کرین کہ کیسے بادشاہان اولوالعزم
ایک دم مین فنا ہو گئے اور سوائے حسرت دل اُس کے کچھ نہ لیگئے بقول شاعر شعر مہیا اُسکو اسباب ملکی
اور مالی تھے سکندر جب گیا دنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے جمشید ایسا بادشاہ کہ جو تمام روے زمین کا بادشاہ
ہوا تھا کس خرابی کے ساتھ قتل ہوا کہ ضحاک نے اُسے آرے سے چروا ڈالا اور فریدون منوچہر کیقباد کیکاؤس
کیخسرو یہ سب بادشاہان اولوالعزم تھے نہ سب ایکدم مین فنا ہو گئے اور سب مال و دولت چھوڑ گئے اور شداد
نے ایسا بہشت بنایا کہ وہ بھی اُسکے کام نہ آیا دیکھنا نصیب ہوا کہ موت نے اُسکو مجبور کیا اور چلا گیا اسی طرح بہت سے
بادشاہ جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے جب موت آئی چلے گئے کچھ خدائی کام نہ آئی یہ تو بادشاہ تھے جبکہ پیغمبر اور نبی
اس امر مین مجبور رہین تو مین کیا ہون اور وہ کیا تھے پھر آپ سب صاحب خیال کرین کہ جب ایسے ایسے بادشاہان ذیجاہ
اور پیغمبران عالی مرتبت اسقدر ناچار اور مجبور ہوے اور ہمیشہ اُسکی رضا پر راضی رہے تو پھر بندے کو اُسکے
کیون نہ لازم اور سزاوار ہی کہ اپنے گناہان گذشتہ سے توبہ کرے اور اُسکو بخدائی مانے مین نے خیال کیا کہ میرا
زمانہ پیرانہ سالی کا آیا اور مین نے اپنے زمانے نمک شاہی کے اور ہزارہا خون کیے کہ جنکا مجھکو بالکل علم نہ تھا
اور ہزارہا ایسے امر ہوے ہونگے کہ جنسے مین بالکل واقف نہ تھا لہذا مین آپ لوگون سے اتنی خواہش
رکھتا ہون کہ جو کچھ مین نے ظلم و ستم آپ لوگون پر کیا ہو از براے خدا اُسکو آپ لوگ معاف فرمائین کیونکہ میری
زندگی کا کوئی بھروسا نہین ہی اور دوسرا امر یہ ہی کہ اگر آپ لوگ میرا کہنا مانین تو اور کچھ بھی کہون کہ جسواسطے
مین نے آپ لوگون کو زحمت دی ہی یہ فرما کر بادشاہ خاموش ہو رہا کہ وزیر نے سرغنہ مجمع کو اپنی طرف مخاطب
کرکے کہا اور کل تقریر بادشاہ کی سنائی کل مجمع مین ایک شور گریہ بلند ہو گیا اور سب نے ایک زبان ہوکر
عرض کیا خداوندا آپکو سلامت و باکرامت ہم سبکے سر پر رکھے کہ ہمنے آجتک ایسا بادشاہ باانصاف عدل گستر آنکھ سے

نہین دیکھا وہ جو بادشاہ کہ جنکا نام حضور نے لیا تھا وہ سب بلا شک بادشاہ اولوالعزم تھے مگر یہ عدل و داد انکو کہان
نصیب تھا جو حضور فرماتے ہین کہ ہم لوگ تمام سے بلا خوف و خطر اپنے اپنے مکانون مین سوتے ہین نہ ہمکو چوری کا
ڈر ہی نہ کسی اور امر کا خوف ہی ہم سب آپکے سبب سے بہت امن و امان سے بسر کرتے ہین آپنے ہمپر کوئی ظلم نہین
کیا آپنے ہمپر کسیطرح کا کوئی جبر نہین کیا ہم آپکے سب خیرخواہ ہین اور شب و روز دعا گو ہین خداوند آپ ہمارے
مالک ہین جو کہ ہمسے خطائین سرزد ہوئی ہون انکو معاف فرمائین کہ ہم سراسر خطاوار ہین بلکہ امیدوار ہین کہ ازراہ
رعیت پروری اور کرم گستری کے جو کچھ قصور ہمسے ہوے ہون معاف فرمائے جاوین اور اس امر سے بھی ہمکو
آگاہ فرمائین کہ جسواسطے آپنے ہمکو طلب فرمایا ہی اور سرفراز کیا ہی وزیر نے سب اہل شہر کا قول بادشاہ سے عرض
کیا بلکہ بادشاہ خود سن رہا تھا بعد اسکے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ تم اہل مجمع سے بیان کرو کہ بادشاہ کہتے ہین کہ ہمنے
آپ لوگون کو اسواسطے تکلیف دی ہی اور وہ امر یہ ہی کہ مین چاہتا ہون کہ آپ لوگ بھی میری طرح طاعت و فرمانبرداری
صاحبقران عالی مرتبت کے قبول کرین کیونکہ انکے سبب سے مین اس راہ ضلالت سے نکلا اور راہ راست اور شاہراہ
ہدایت کے پہونچا تصویر پرستی سے یزدان پرست ہوا شکر ہی اس خداے برتر کا کہ جسنے ایسے شخص کو جو پیغمبر کا اور
عابد و زاہد و جری تھا اورکو واسطے ہماری ہدایت کے بھیجا ہمکو لازم ہی کہ ہم اسکی اطاعت بدل و جان قبول کرین اگرچہ
مین آپ لوگون پر جبر نہین کرتا بلکہ میرا یہ منشا ہی کہ اگر آپ سبکے دل چاہین تو اپنی جگہ پر آپ خود خیال کرلین کہ آجتک
کوئی کام بھی ہمارا اس تصویر پرستی سے نہ نکلا سوا اسکے کہ آزاد رہے اور وہی آزادی اس مذہب مین بھی ہی کسی
قسم کی پابندی نہین ہی تو پھر ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم ایک مذہب بے بنیاد کے پیرو رہین اور جو مذہب حق ہی اسکو
نہ اختیار کرین اور اس گمراہی مین ہمیشہ پڑے رہین جو کہ ہمین جہنم مین لیجائیگی اور وہ سب کلمہ جو کہ صاحبقران نے اپنی
زبان سے سامنے صنوبر شاہ کے اور اہل دربار کے بیان فرمائے تھے حرف بحرف بیان کیے اور بہت کچھ الفاظ
اپنی طرف سے بھی فہمایش کیے کہ جسکے بیان سے یہ حالت ہوئی کہ تمام اہل مجمع کی زبان پر یہ جاری تھا کہ جو آپنے
ارشاد فرمایا ہمنے بگوش ہوش سنا ہم وہ لوگ ہین کہ جنکو آپ حکم فرمائین تو ابھی اپنے سر اپنے ہاتھون سے
کاٹ کر آپکے قدمون پر ڈالدین اور کچھ عذر نکرین اور اگر آپ فرمائین تو ہم لوگ ابھی اگر دریاے آتش ہو تو
اسمین پھاند پڑین اور اپنی جان کا خوف نکرین یہ امر کیا ہی اگرچہ مذہب تصویر پرستی ایک مدت سے یہان جاری ہی
اور یہی مذہب آبا و اجداد کا تھا مگر جب آپ ایسے شخص نے جو کہ ہم سبکا مالک اور افسر ہی اور ہم سب اسکے
تابعدار ہین قبول کیا تو ہماری کیا حقیقت ہی ہم سبنے بھی بدل و جان قبول و منظور کیا اور اسیوقت وہ تصویرین
جو کہ گلے مین تھین اتار کر پھینکدین اور یہ کلام زبانون پر جاری کیا الناس علی دین ملوکہم اور ایک زبان ہو کر عرض
کیا کہ جو طریقہ آپکو بابت قواعد مذہب کے صاحبقران نے ارشاد فرمایا ہو وہ ہمکو بھی آپ تعلیم فرمائیے اور خدا آپکو
اور صاحبقران کو تا صدہا سال ہم سب غلامون کے سر پر سلامت و با کرامت و با اقبال رکھے کہ جنکی وجہ سے ہم اس
تاریکی سے راہ راست پر پہونچے تا زندہ ایم بندہ ایم یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو آپ لوگون سے اس سے بڑھ کر
امید تھی اور ہی آپ لوگون کے کچھ بیان کی ضرورت نہین ہی مین ضرور یہ جانتا ہون کہ جہان پر میرا پسینہ گرے
وہان پر آپ لوگ اپنا خون گرانے کو موجود ہین اور میری شاہی صرف آپہی لوگون کے بھروسے پر ہی اور کرتا ہون
ورنہ میری تھی ہی لیاقت تھی کہ مین ایسے امر جلیل کو سرانجام دیتا یہ سب آپ لوگون کے سبب سے تھا اور ہی
کیونکہ آپنے مجھکو بہ بادشاہت منظور کیا اور میرے حکم کو مانا مین نے جو ظلم کیا آپنے گوارا کیا اچھا اسکو
عدل خیال کیا مصرعہ رعیت چو بیخ است سلطان درخت + جب اصل پختہ ہوتی ہی تو درخت قائم رہتا ہی
اور جب اصل کمزور ہوئی تو درخت کا قیام مشکل ہی اسی طرح حکومت کا قاعدہ ہی کہ جبتک رعیت اپنے

بادشاہ سے خوش ہی جبتک اُسکی سلطنت بھی ہی جب رعیت ناخوش ہوئی تو پھر سلطنت قائم رہنا مشکل اور دشوار ہی مین جبر نہین کرتا ہون کہ نہین ضرور ایسا ہی کیجیے مجھکو اپنے فعل کا اختیار تھا مین کسی پر بجادمت اس حکم کو نہین جاری کر سکتا تھا اگر آپ لوگ قبول کرینگے تو میری عین خوشی ہی ورنہ مین ناراض ہونگا اور نہ جبر کرونگا مگر یہ خیال کرونگا کہ آپ لوگ میرے شاہی سے ناخوش ہین جو میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور یہ بھی خیال کرونگا کہ اب میری حکومت کا زمانہ ختم ہو گیا کہ اہل شہر میرے کہنے پر عمل نہین کرتے ہین اور مجھکو آپ لوگون پر بہت بڑا بھروسا ہی ایسا ہی کچھ خیال تھا جو مین نے آپ لوگون کو زحمت دی ورنہ مین آپکو نہ تکلیف دیتا آیندہ اختیار ہی مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا اب کچھ نہ بیان کرونگا اب جو کچھ آپ لوگون کو منظور ہو وہ کیجیے مین اپنے امکان بھر سمجھا چکا یہ کلام بادشاہ کا سنکر تمام مجمع نے وہی کلام زبان پر جاری کیے جو پہلے کہے تھے اور بہت خوشی کے ساتھ بادشاہ کا شکریہ ادا کیا بادشاہ نے جب یہ دیکھا تو سبکو کلمۂ طیبہ تعلیم فرمایا اور اُسی وقت داروغہ عمارت کو بلا کر سامنے اہل مجمع کے تعمیر مساجد اور مدارس کا حکم دیا اور فرمایا کہ تمامی اہل شہر کے اطفال ان درسون مین تعلیم کیے جائین یہ حکم فرماکر تمام رعایا و برایا کو رخصت کیا اور آپ بھی داخل دربار ہوا اور تخت پر بیٹھ کر حکم علاقہ جات پر جاری کیے کہ سب فوراً حاضر سرکار ہون یہان انکو حکم احکام مین مشغول رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نعش کا لکھا جاتا ہی کہ جسکو غبار اٹھا لیگیا

اب یہان سے حال سمندر جادو اور حباب جادو کی لاش کا تحریر ہوتا ہی کہ انکی لاش جانے کے بعد کیا واقعہ ہوا

محرران رنج و غم اس داستان حسرت و غم کو یون تحریر کرتے ہین اور یہان تک بیان ہوا ہی کہ جب صبا جنون با اقبال نے حباب جادو کو قتل کیا اور اُسکی لاش کو غبار زمین سے اُٹھا کر لیگیا دریا مین اب حال بیان کیا جاتا ہی کہ وہ لاش سامنے ماہیان طوفان کے گئی اور اُنسنے دریافت کیا کہ اسکو کیا ہوا اور کسنے اسے قتل کیا بیرون نے کل حال بیان کیا اُسنے فوراً اُسکے عزیزون کو بلایا اور اُنکے سپرد وہ لاش کردی اور کہا کہ اسکو سمندر جادو پاس لیجاؤ اور یہ سب حال بیان کرنا اور بہت داد و بیداد کرنا اور اُسسے اپنے اس خون ناحق کے انتقام لینے کا اقرار کرالینا تب اس لاش کو جلانا وہ سب فوراً طرف دربار سمندر جادو کے روانہ ہوے یہان دربار مین سمندر جادو تخت حکومت پر بیٹھا ہی اور گرد و پیش تمام جادوگر اپنے دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے ہین ہر ایک کی ہیئت یہ ہی کہ سبکے گلے مین تانبے کو ڑیا لے پڑے ہین کسیکی پیشانی پر عقرب لپٹے ہین وہ عقرب جفاے نیش زنی کر رہا ہی کسی کے آنکھون سے شعلہ نکل رہے ہین کسیکی دسون اُنگلیان مثل شمع جلتا خون روشن ہین کوئی بیٹھا ہوا اپنے سحر سے دریا جاری کرتا ہی کوئی اپنا تخت اژدر آتشین پر رکھے ہوے ہی کسی کے دنگل مین شیر آتشین لگے ہین وہ اُسپر مقیم ہی اور سمندر جادو بڑے کبر و غرور سے تخت پر بیٹھا ہی اور اُسکے تخت کے چارون پاؤن کی جگہ چار شیر آتشین لگے ہین اور اُنکے منہ سے شعلے نکل رہے ہین اور چارون کونون پر چار پتلے بنے ہوے ہین جو کہ تمام سنگ سیاہ کے ہین اور وہ بیٹھا ہوا حکم احکام جاری کر رہا ہی کہ یکایک دروازے کی طرف سے صداے گریہ و زاری بلند ہوئی اُسنے گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور کیسا شور و غل ہی ذرا دریافت تو کرو کیونکہ میری طبیعت یہ شور و غل سنکر بہت گھبرا گئی ہی یہ حکم پاتے ہی چوبدار دوڑ نے اور باہر جاکر دریافت کیا اور واپس آئے اور عرض کیا کہ حضور چند جادوگر ایک لاش لیکر آئے ہین اور وہ یہین کے باشندے معلوم ہوتے ہین یعنی دریا کے سبز رنگ پر ہینے اُنکے مکانات دیکھے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم ماہیان طوفان کش کے پاس سے آئے ہین اور ہمین بادشاہ سمندر جادو سے کام ہی یہ سنکر اُسنے حکم دیا کہ فوراً اُنھین داخل دربار کرو میرا خود نجوم قدم گھبراتا ہی یہ حکم دیکر اہل دربار سے کہا کہ خداوند تصویر

خبر کرین آج کچھ ایسا مجھکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ ضرور کسی ساحر زبردست کی یہ نعش ہی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ آٹھ چوبدار کے ساتھ داخل دربار ہوئے اور سمندر جادو کو دیکھکر اور زیادہ فریاد کرنے لگے سمندر جادو نے کہا کہ کچھ بیان تو کرو کیا خبر کیا آفت آئی اور یہ لاش کسکی لائے ہو انھون نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ ہمپر آسمان پھٹ پڑا کوہ غم ٹوٹ پڑا ہمارا سردار ایک بے گناہ قتل ہو گیا اب ہم کسکے سہارے جئین بس گئے خداوندگان جلد ہمکو بھی موت آتی ہی کہ جب ایسا سردار ہاتھ سے جاتا رہے تو ہماری زندگی کا کیا مزا ہی سمندر جادو نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو کہ معلوم ہو انھون نے سرپر ہاتھ مار کے کہا کہ حضور جناب جادو وا اور یہ کہکر پھر رونے لگے اور چیخین مارنے لگے جب تو سمندر جادو نے گھبرا کر پوچھا تو گریہ و بکا کو ضبط کرکے اور اپنے دلون کو تھام کے تمام کیفیت بیان کی اور جسطرح جناب جادو قتل ہوا تھا سب بیان کیا یہانتک کہ آنا لاش کا پاس طوفان کش کے اور اسکا ان سبکو بلا کر لاش کا دینا اور کہنا کہ تم سمندر جادو پاس لیجاؤ اور اس سے اپنی داد طلب کرو اور جیسا وہ حکم دین ویسا کرو یہ سب بیان کیا یہ حال سنکر سمندر جادو کی آنکھون مین خون اتر آیا اور اہل دربار سے کہا کہ بہت بڑا ساحر قتل ہوا کہ جسکی وجہ سے تمام دریا کی نگہبانی تھی کیونکہ ماہیان طوفان کش نے اپنی بہن سحان سیم پوش کو منسوب کیا تھا اور اسشہر دریبان دریا کے مقرر بنایا تھا اسمین رہنے کے واسطے اسنے اپنی طرف سے اسکو مقرر کیا تھا یہ بہت بڑا اسکا شاگرد تھا اور اسکو اسکا بھروسا تھا وہ یون قتل ہو گیا اب بڑی خرابی واقع ہوئی کیونکہ اب پھر نئے سر سے انتظام کرنا پڑیگا اور کوئی شخص ماہیان طوفان کش کو اسکی جگہ پر مقرر کرنا پڑیگا یہ کہہ رہا تھا کہ ان جادوگرون نے پھر فریاد شروع کی اور عرض کیا کہ حضور ہماری داد کو پہونچئے یہ سنکر سمندر جادو نے دستک دی کہ فوراً ایک ہاتھ پیدا ہوا اور اسمین کتاب تھی اسنے وہ کتاب لی اور کھولکر کچھ دیکھا اور سر ہلایا اور کہا کہ کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے بچکر اور یہ کہکر دستک دی کہ پھر ہاتھ پیدا ہوا وہ کتاب اسنے اس ہاتھ مین دیدی اور بعد کتاب دینے کے اسنے پھر دستک دی کہ فوراً زمین شق ہوئی اور زمین سے ایک ساحر پیدا ہوا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی اور کیون طلب کیا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ای شجر جادو مین نے کتاب سامری مین دیکھا ہی کہ صنوبر شاہ اپنے ملک مین بیٹھا ہوا حکم و احکام جاری کر رہا ہی تو جا کر اسکے تمام شہر کو غارت کر دے اور تمام لوگون کو شجر بنا دے صنوبر شاہ اور اسکے وزیر اور اہل و عیال کو گرفتار کر لا کیونکہ اسنے اپنا دین آبائی ترک کر دیا ہی اور خداپرست ہو گیا ہی اور اسکی وجہ سے جناب جادو ملازم ماہیان طوفان کش قتل ہوا نہ وہ سردار مسلمانان یعنی صاحبقران سے ملاقات کرتا نہ وہ کنارے دریاے سبز رنگ کے آتا نہ یہ واقعہ پیش آتا لہذا تجھکو لازم ہی کہ فوراً اس وقت جا اور اس مفسد کی خبر لے ورنہ وہ سب بندوبست کرکے طرف لشکر اسلام کے چلا جائیگا اور پھر اسکا ہاتھ آنا دشوار ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکا بندوبست پہلے سے کیا جاوے اور مین تیرے ہمراہ سحاب جادو کو بھی کئے دیتا ہون تم دونون ملکر اسکا بندوبست کرو یہ کہکر اسنے دستک دی کہ ایک ابر آسمان پر پیدا ہوا اور قریب دربار آکر شق ہوا سبنے دیکھا کہ اسمین سے ایک جادوگر نکلا کریہ منظر بدصورت ہیبت ناک بڑے بڑے بال دو دو دانت آگے کو نکلے ہوئے مثل فیل پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا تصویر خداوند الوان زرطاق کے گلے مین پڑی ہوئی جھولی اسباب سحر کی بائین شانے پر سامنے سمندر جادو کے آیا اور سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی سمندر جادو نے کل کیفیت بیان کی اور کہا کہ تم اور شجر جادو جا کر صنوبر سمیت اسکے وزیر اور اہل و عیال کے گرفتار کر لاؤ اور تمام شہر کو انکے غارت کر دو اور باشندگان شہر کو شجر بنا دو یہ سنکر اسنے سلام کیا اور شجر جادو سے کہا کہ آؤ بھائی چلین اسنے جواب دیا کہ اچھا اور یہ دونون ملکر ہوا پر

آئے اور ایک ابر سحر بنایا اور تخت سحر آراستہ کیا اسپر سوار ہو کر طرف شہر صنوبریہ کے روانہ ہوئے یہاں صنوبر شاہ
تمام باشندگان شہر کو مسلمان کر کے داخل دربار ہوا ہی اور پروانے اور حکمنامہ اور علاقہ جات کے تحریر کرا کر روانہ کر دیا
ہی اور تعمیر مساجد اور مدارس کا حکم جاری کر چکا ہی کہ یکایک ایک طرف سے لکۂ ابر نمودار ہوا اور رعد کی گرج اور
برق کی چمک پیدا ہوئی وہ ابر آناً فاناً بڑھتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک کہ تمام شہر صنوبریہ کو گھیر لیا اور محیط ہو گیا
یہ رنگ دیکھکر جو عاشق مزاج تھے انکے دل واسطے سیر کے بیتاب ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا
کہ دیکھنا کیا ابر اٹھا ہی یہ وقت سیر صحرا اور شراب خواری کا ہی ہمنے آجتک گندہ بہار مین ایسا ابر آتے نہین دیکھا سو
دل نہایت بیتاب ہی اور سیر کو چاہتا ہی اودھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ دربار برخاست کرو اور سبکو حکم دو کہ اپنے
اپنے مکانون کو جائین کل جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا اور جو کچھ کہ احکام باقی رہگئے ہین صادر ہونگے کیونکہ اس ابر کو
دیکھکر میرا دل بہت گھبراتا ہی اور یہ چاہتا ہی کہ کسی طرف کو نکل جاؤن اور پھر شہر مین نہ آؤن اور تمام موت کا سمان
پیش نظر ہی خدا خیر کرے مجھکو تو اور کچھ رنگ معلوم ہوتا ہی وہی سبکو بچانے والا ہی اور وہی سبکا حافظ اور
مددگار ہی ہم سب اسکے بندے گنہگار اور نو مسلم ہین جو وہ بہتر جانے گا وہ ہمارے حق مین کریگا مین نے تو اس
قسم کا ابر کسی فصل سال مین نہین دیکھا ہی اس ابر سے تو مجھکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ میری قضا کا پیام ہی بارہا اس سے
زیادہ تند و تیز گھٹائین آئی ہین اور بارش ہوئی ہی اور آٹھ آٹھ دن اور پندرہ پندرہ دن نہین کھلا ہی مگر
میری یہ حالت نہین ہوئی جو آج ہی دل چاہتا ہی کہ کسی گوشۂ امن مین جا کر پوشیدہ ہو رہون وزیر نے عرض
کیا کہ خداوندا یہ فصل گندہ بہار کی ہی اسمین ایسے ایسے ابر آتے ہین آپ کیون اسقدر ہراس فرماتے ہین اچھا
محل مین تشریف لیجائیے ہم سب غلام در دولت پر حاضر رہینگے جب پانی برس چکے گا تو ہم سب اپنے اپنے
مکانون پر جائینگے بادشاہ نے فرمایا نہین تم سب بھی اپنے اہل و عیال مین جاؤ اور انسے ملو کیونکہ یہ کسی قسم کا
عذاب ہی اتنی مدت جو ہمنے تصویر پرستی کی ہی یہ اسکی پاداش ہی مگر ابتو ہمنے راہ ضلالت ترک کر دی ہی اور راہ
نیک اختیار کی ہی اب پھر عذاب کیسا کیونکہ صاحبقران فرماتے تھے کہ تم سبکے گناہ معاف ہو گئے نہ معلوم کونسا
گناہ ایسا اتنے عرصہ مین سرزد ہوا ہی کہ جسکی سزا یہ ہی مین تو کبھی اس راہ نیک سے نہ پھرونگا چاہے کیسی ہی سزا
ملے وہ بڑا رحیم و کریم ہی اور ذرہ پرور ہی پاک نوازی ہی اسکی طرف میری طبیعت رجوع ہی اور وہی سب گناہ بخشنے والا
ہی ہم بیکسون کا وہی سہارا ہی تم سب بھی جا کر دعائین کرو اور مین بھی محل مین جاتا ہون یہ کلام بادشاہ نے
اسطرح فرمائے کہ ہر ایک کو عبرت ہوئی اور سامان بر پیش نظر ہو گیا اور ہر ایک نگاہ حسرت سے بادشاہ کی صورت
اور اس ابر کو دیکھنے لگا ادھر بادشاہ گھبرا کر تخت سے اٹھا اور بجلدی تمام طرف محل کے چلا پھر تو وزیر اور امیر دوان
نے آپس مین گفتگو شروع کی کہ بادشاہ کبھی آجتک ایسا مشتشر الحواس نہین ہوئے ہین جیسا کہ اس ابر کو دیکھکر
ہوئے ہین بڑے بڑے سانحے عظیم گزرے بڑے بڑے غنیم چڑھ آئے مگر ہمنے کبھی بادشاہ کو ایسا بدحواس
نہین پایا آج کیا وجہ ہی کہ اس ابر کو دیکھکر ایسا بدحواس ہوئے کہ گھبرا کر محل مین تشریف لیگئے ارے بھئی
یہ تو کوئی ایسا امر نہین ہی ایسے ایسے ابر آتے ہین اور برس کر نکل جاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ کا دل بہت
رقیق ہو گیا ہی ذرا صدمہ نہین اٹھا سکتا ہی یہی باتین کرتے ہوئے سب اٹھے اپنے مکانون کو روانہ ہوئے
ادھر وہ ہرکارے جو بامر جاسوسی یہان موجود تھے انھون نے جو ابر کو دیکھا تو آپس مین صلاح کی کہ چلو پھر فصل
گندہ بہار کی ہی سیر دشت و کوہ و صحرا کرین ابتو یہان دربار برخاست ہو گیا ہی اور کل حالات بھی دریافت ہو گئے
ہین اگر سیر مین شام ہو گئی تو پھر یہان واپس آئینگے ورنہ لشکر کو چلے جائینگے یہ کہکر وہ ہرکارے طرف صحرا کے
واسطے سیر کے روانہ ہوئے ادھر اس ابر مین سے ہلکی ہلکی بوندیان پڑنے لگین اور ہوا بھی چلنا شروع ہو گئی

تھوڑے عرصہ میں زور و شور سے پانی پڑنے لگا اور ہوا بھی شدت سے چلنے لگی ہوا کا یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر ایک مرتبہ جھونکا آیا تو تمام عمارت گر جائیگی یہانتک کہ بڑے بڑے اولے اور سلیں برف کی گرنے لگیں اور سردی کا یہ حال ہوا کہ ہر ذی روح مارے برودت کے کانپ رہا تھا اور جو کہ امیر تھے آتش خانے انھوں نے گرم کرا دیے تھے اور اسمیں بیٹھے تھے مگر سردی کم نہیں ہوتی تھی اور جو کہ غریب تھے وہ بیچارے انگیٹھیاں روشن کیے ہوئے آگے رکھے تھے اور بیٹھے ہوئے تھے مگر سردی ترقی کرتی جاتی تھی یہانتک کہ یہ نوبت ہوئی کہ سب کے سب سرد ہو گئے بعد انکے سرد ہونے کے ایک ہوا اس زور سے چلی کہ جسقدر عمارت بنی تھی سب منہدم ہو گئی مگر کوئی دبا نہیں تمام شہر کی عمارت گر گئی اور میدان ہو گیا سواے عمارت شاہی کے اور وزیر و دیگر سرداروں کے کہ وہ تو باقی رہے اور باقی اہل شہر سے کسی کے مکان برقرار نہ رہے صاف میدان ہو گیا اور سب لوگ باشندے جو کہ سرد ہو کر غش کر گئے تھے انکی یہ حالت ہوئی کہ بعد تھوڑی دیر کے مثل درختوں کے ہو گئے کیا جوان کیا بڈھا کیا مرد کیا عورت سبکی ایک حالت تھی سب مثل درختوں کے تھے باشندگان شہر کی تو یہ حالت تھی ادھر بادشاہ اور وزیر کا حال سنیے کہ بادشاہ جو داخل محل ہوئے اور سنیے بادشاہ کی رنگت زرد دیکھی تو استفسار حال کیا بادشاہ نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور بارہ دری میں آکر حکم پردے چھوڑ دینے کا دیا اور خود سجادہ بچھا کر مشغول دعا ہوئے ادھر بادشاہ مشغول دعا تھے کہ ادھر وہی حالت اہل محل کی مارے سردی کے ہونے لگی اور ہر ایک عورت گوشۂ عافیت تلاش کرنے لگی مگر کہاں جائے کہیں سردی سے امن نہیں ہے محل بھر میں ایک تلاطم پڑ گیا ہر ایک مارے سردی کے خوف کے بیتاب تھا ہر ایک پر طاری حالت اضطراب تھا کوئی دعائیں مانگتی تھی کوئی خاموش پڑی تھی عجب حالت تھی جو کہ قلم سے تحریر نہیں ہو سکتی ہے مگر ادھر بادشاہ کو بھی سردی نے جب بہت ستایا تو گرد آتش سلگانے کا حکم دیا مگر اس وقت میں کون سنتا ہے ہر ایک کو اپنی جان کی پڑی تھی بڑی مصیبت کی گھڑی تھی یہانتک کہ وہی نوبت مع بادشاہ کے اہل محل کی ہوئی کہ مارے سردی کے سب بیہوش ہو گئے ادھر وزیر کے یہاں بھی وہی نوبت ہوئی اسی طرح ہر سردار اور افسر کے یہاں حالت ہوئی بعد تھوڑے عرصہ کے اس ابر میں سے دو ساحر پیدا ہوئے اور ایک طرف محل وزیر و دیگر سرداروں و افسروں کے گیا اور دوسرا طرف محل شاہی کے گیا اور قریب ان دونوں کے ہو کر اور جھولی میں سے کچھ دانے ماش اور رائی کے نکالے اور کچھ کالے تل بھی نکالے اور انپر کچھ پڑھ کر دم کیا اور چاروں طرف عمارت شاہی اور عمارت ان دیگر سرداروں کے پھینکا بعد اسکے ایک اسم سحر پڑھ کر دم کیا اور پھر جھولی میں سے ان دونوں ساحروں نے دو ناریل نکالے اور انپر سیندور سے ٹیکے دیے اور اپنی ران میں خنجر مار کر خون نکالا اور اس ناریل پر ٹیکہ دیا اور کچھ پڑھ کر اسکو طرف زمین کے زور سے پھینکایا کہ ایک تڑاقا پیدا ہوا اور وہ ناریل غرق زمین ہوا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ طبقہ زمین کا بلند ہونے لگا اور سناٹا بھر کر بلند ہو گیا طرف دریاے سبز رنگ کے بلند ہو کر روانہ ہوا اسی طرح وہ دونوں ساحر بادشاہ اور وزیر اور دیگر سرداران نامی کو گرفتار کر کے لیچلے اور یہ خود دونوں ساحر اسی طرح ابر سحر میں پوشیدہ ہو کر روانہ ہوئے بعد روانہ ہونے ان دونوں ساحروں کے نہ وہ ابر تھا نہ ہوا تھی نہ وہ پانی تھا صرف تمام شہر مسمار ہو گیا تھا اور تمام باشندگان شہر درخت بن گئے تھے اور عمارت شاہی اور مکانات وزیر و دیگر سرداروں کے مقام پر تالاب نکلے تھے یہ ساحر تو یہ حالت تمام شہر اور اہل شہر کی کر کے روانہ ہوئے آئندہ دیکھیے اب کب انکا حال بیان ہوتا ہے اب کچھ حال ان ہرکاروں کا بیان ہوتا ہے کہ جو ابر کو دیکھ کر واسطے سیر صحرا و کوہ کے گئے تھے جب وہ باہر شہر کے نکلے اور کوئی ایک میل بھر راستہ طے کیا تو کہیں اس ابر کا نشان بھی نہ پایا دھوپ نکلی ہوئی دیکھی ایک نے دوسرے سے کہا کہ ذرا دیکھنا جب ہم تم

شہر سے چلے تھے تو اس قدر ابر تھا اور ایسی گرج اور چمک ہو رہی تھی کہ جسکو دیکھکر بے اختیار دل جنگل کی سیر کو چاہتا
تھا اور ادھر اس بیابان میں تو کہیں ابر کا نام و نشان بھی نہیں ہے بھائی بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایسا ابر اٹھے اور یونہی
دفعتاً نکل جاوے چلو ذرا چلکر شہر کی طرف دیکھیں کہ وہاں بھی ہے یا نہیں اسنے جواب دیا کہ چلو بھی لشکر کو چلے
چلیں اب شہر میں جاکر کیا کریں جو دریافت کرنا تھا وہ تو دریافت ہو گیا بیکار کی زحمت سے کیا فائدہ شہر تک
جاتے جاتے شام ہو جائیگی پھر لشکر میں کل چلنا ہوگا دوسرے نے جواب دیا کہ اگر شام ہو جائیگی تو کیا ہرج ہے صبح ہو
چلے چلینگے آج رات بھر کاروان سرا میں بسر کرینگے ذراسی تکلیف سے کیا نقصان ہوگا حال بھی معلوم ہو جائیگا
اسنے پھر جواب دیا کہ آپ بھی بڑے احمق معلوم ہوتے ہیں ارے بھئی وہ ایک لکہ چھوٹا سا تھا چلا گیا یہ بھی
کوئی امر دریافت کرنے کے قابل ہے بیکار اتنی تکلیف راہ اٹھانا اور وہاں جانا فضول ہے اسنے اسکے جواب
میں آزردہ ہو کر کہا کہ اچھا آپ لشکر کو جاتے ہیں تو میں ضرور جاؤنگا اور صبح کو لشکر میں آؤنگا یہ کہکر اسنے رخ شہر کا
کیا جب دوسرے نے دیکھا کہ یہ نہیں مانتا ہے تو کہا کہ اچھا بھائی چلو یہ کب ہو سکتا ہے کہ ہم تمہارا ساتھ ترک کردیں اور
لشکر کو چلے جاویں اور تمکو شہر میں جانے دیں جہاں آپ کو تکلیف اٹھائی وہاں آج اور صحیح یہ کہکر اسکے عقب
میں چلا اسنے پھر کر جواب دیا کہ نہیں تم جاؤ میں بھی صبح کو ضرور آؤنگا دوسرے نے جواب دیا کہ اگر افسر صاحب
پوچھیں کہ وہ کہاں ہے تو میں کیا جواب دونگا اگر یہ کہوں کہ وہ نہیں آئے تو وہ مجھپر خفا ہونگے اور میری شکایت
خواجہ صاحب سے کرینگے اور خواجہ صاحب سے تم واقف ہو کہ وہ ذراسی خطا پر جرمانہ کر دیتے ہیں اگر میں
لاکھ عذر بھی کرونگا مگر وہ کبھی نہ سنینگے اور یہی کہینگے کہ تم کیوں آئے اپنے ساتھی کو اکیلا چھوڑ کر چلے آئے اس سے
یہی بہتر ہے کہ ایک رات کی تکلیف گوارہ کروں اور تمہارے ساتھ چلوں اسنے جواب دیا کہ خیر تمہیں اختیار
ہے یہ کہکر وہ تو چل کھڑا ہوا یہ بھی اسکے ہمراہ چلا مگر بہت جلد راہ طے کرنا شروع کی جب قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا
کہ وہ ابر اور رعد تمام یہاں موجود ہے اور پانی خوب دھواں دھار شدت سے برس رہا ہے اور ہوا بھی مثل طوفان کے
چل رہی ہے اور یہ حالت ہے کہ سردی کے مارے بند بند کانپا جاتا ہے اسنے پھر کر کہا کہ دیکھا بھائی یہاں تو پانی
کسقدر برس رہا ہے اور وہاں جنگل میں کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا تھا کیا اسکی قدرت ہے اور کچھ ایسا فاصلہ بھی نہیں ہے
صرف ایک میل کا فاصلہ ہوگا اگر زیادہ فاصلہ ہوتا تو یہ کہا جاتا کہ اتنا فاصلہ ہے اس وجہ سے یہ حال ہے اچھا آؤ آگے
تو چلیں کیونکہ جہاں یہ کھڑے تھے وہاں بھی ہوا تیز چل رہی تھی اور مینہ بہت شدت سے برس رہا تھا کہ قدم آگے بڑھانے
کی مہلت نہیں تھی اور سردی کا یہ عالم تھا کہ پناہ بخدا شاید یہ کیفیت باہر شہر کے ہو اسنے کہا اچھا ادھر ہی واپس
چلو کہ کپڑے تر ہوے جاتے ہیں اور مارے سردی کے بند بند کانپا جاتا ہے یہ کہکر اور شہر پناہ کے پھاٹک پر
اسکا ہاتھ پکڑ کر چلا دیکھا تو یہاں باہر بھی بوندیاں پڑ رہی ہیں یہ دونوں بخوف کپڑوں کے تر ہونے کے جلدی
جلدی قدم اٹھاکر وہاں سے بھاگے جب حد سے اسکی نکل آئے تو نہ وہ سردی تھی نہ وہ ہوا تھی نہ وہ بوندیاں
تھیں یہ دیکھکر اسنے کہا کہ لو بھائی یہاں آتے ہی وہ حالت برطرف ہو گئی نہ اب سردی معلوم ہوتی ہے نہ ہوا
شدت سے چلتی ہے نہ وہ پھوہار ہے بھائی یہ کیا بات ہے اسنے جواب دیا کہ وہاں پانی برستا تھا اس سبب سے یہ
حالت ہو گئی تھی یہاں پانی نہیں برستا ہے اس سبب سے وہ حالت جاتی رہی اسکا تعجب کیا ہے اسنے جواب دیا
کہ بھائی مجھکو یہ واقعہ سحر کا معلوم ہوتا ہے ایسا اکثر ہوا ہے اگر یہ پانی اصلی ہوتا تو یہاں بھی برستا اور وہی حالت سردی کی
یہاں بھی ہوتی اور ہوا کی بھی باوجودیکہ یہ جنگل ہے اور ترائی بھی قریب ہے مگر وہ سردی نہیں ہے کہ بند بند کانپے جیسی
سردی اصل فصل میں ہوتی ہے ویسی ہی ہے پس اس وجہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہے یہ پانی اصل نہیں ہے اسنے
جواب دیا کہ تمکو ایسے خیالات بہت سے ہوتے ہیں بھلا یہاں سحر کا کیا کام ہے اگر اصل ہے تو ہے ہیں کیا اور اگر سحر کا

ہی تو ہمین کیا اب یہ بتاؤ کہ رات کہان بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ شہر مین اُسنے کہا کہ یہ پانی تو مجھکو کھلتے نہین معلوم ہوتا کیونکہ بہت ٹھہرا ہوا ہی اُسنے کہا اچھا تو ہمین جنگل مین کسی درخت کے سایہ مین خواہ اوپر یہ رات بسر کرینگے اُنسے کہا کہ کیون وہی تکلیف ہوئی یا نہین جسکا کہ ہمکو خوف تھا کاشکے شہر مین ہوتے تو کچھ لیکر کھاتے اور سرا مین شب بسر کرتے اب یہان کھانے کی کہان سے فکر ہوگی جواب دیا کہ اگر پانی تھوڑی دیر مین گھلا جاتا ہی یا کم ہوا جاتا ہی تو مین جاکر کھانے کی فکر کیئے لاتا ہون نہین تو خود وہان چلینگے ورنہ اگر یہی حالت رہی تو بھی مین جاکر کچھ نہ کچھ فکر کرونگا تم یہین درخت پر بیٹھے رہنا میرے کپڑون کی محافظت کرنا مین ننگا جاکر کچھ کھانے کو لاؤنگا یہ کہکر یہ دونون ایک بہت بلند درخت پر چڑھ گئے کہ جہان سے شہر کے اندر کا حال بخوبی معلوم ہوسکتا تھا اور اپنے تئین پتون اور ڈالیون مین چھپا لیا اس خیال سے کہ اگر یہ معاملہ سحر کا ہو تو اُسکی نگاہ سے تو ہم پوشیدہ رہین اور طرف شہر کے دیکھنے لگے انکے باہر نکل آنے کا یہ سبب تھا کہ ان ساحرون نے یہ بندوبست نہین کیا کہ کوئی نکل نجاسکے کیونکہ اُنکو یہ منظور نہ تھا کہ تمام شہر تباہ اور برباد ہوجاے جو نکل جائین وہ نکل جائین یہی سبب تھا کہ وہ پہلے نکل گئے اور اب بھی آکر شہر سے باہر نکل گئے اب یہ بھی بیٹھے ہوئے شہر کی طرف دیکھ رہے ہین کہ انھون نے دیکھا کہ تمام شہر کی عمارت گرنے لگی اور ایک دم مین سب عمارت گر کر منہدم ہوگئی صرف مکانات شاہی اور وزیر اور اکثر سرداران نامی باقی رہے ایک نے دوسرے سے کہا کہ بھائی یہ کیا واقعہ ہوا کہ تمام عمارت گرگئی شہر کے اندر کسقدر شدت سے پانی برسا ہی یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ بھائی اب مجھکو بھی تعجب ہی اور یقین ہوگیا کہ ضرور یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان یہ باتین ہورہی تھین کہ ناگاہ ایک آواز بڑے زور و شور سے پیدا ہوئی کہ تمام صحرا ہلگیا اور وہ درخت بھی ہلنے لگا اب جو انھون نے دیکھا تو ایک غبار بلند ہوا اور ایک گنبد سا بہت بڑا نمودار ہوا اور جس طرف سے وہ ابر آیا تھا اُسی طرف کو وہ غبار اور گنبد چلا اور اُسکے عقب مین وہ ابر بھی روانہ ہوا یہ رنگ دیکھکر اُسنے کہا کہ کیون بھائی ہمنے دیکھا کہ یہ کیا ہوا اب تو ہمکو یقین ہوا کہ یہ کارخانہ سحر کا ہی اور یہ ابر سحر تھا اُسنے کہا کہ بھائی تم سچ کہتے تھے اب ذرا شہر کی طرف تو دیکھو نہ وہ عمارت شاہی ہی نہ وہ مکانات اہل شہر مین نہ وہ ابر ہی دیکھو کیسا مطلع صاف ہوگیا اور کہین ابر کا نام و نشان نہین ہی اُسنے جو دیکھا تو موافق اُسکے کہنے کے پایا اور جب دیکھا تو سوا سے درختون کے اور کچھ نہ پایا کیونکہ کسیقدر دن ابھی باقی تھا ان دونون نے صلاح کی کہ ذرا چلکر اہل شہر کی تو خبر لین دیکھین کہ کون بچا اور کون دبگیا اور یہ واقعہ کیا ہوا یہ عمارت شہر اور عمارت شاہی کیا ہوئی دیکھین کہ صنوبر شاہ بھی بچا یا نہین یہ صلاح کرکے دونون درخت پر سے اُترے اور طرف شہر کے چلے جب داخل شہر ہوئے تو کیا دیکھا کہ تمام عمارت منہدم پڑی ہی اور کوئی آدمی نظر نہین آتا ہی سوا سے درختون کے جہانتک نگاہ کام کرتی ہی درخت ہی درخت نظر آتے ہین جہان دوکانین اور عمارت تھی وہان بھی درخت ہین کوئی متنفس نہین ہی انھون نے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ سب دب گئے مگر تعجب یہ ہی کہ یہ درخت کہان سے اتنی جلد پیدا ہوگئے ضرور یہ سحر تھا اور یہ درخت وہی آدمی ہین ذرا چلکر عمارت شاہی اور مکانات وزیر اور دیگر سردارون کی تو خبر لین کہ وہان کیا گذری جب اُن مقامون پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ عمارت کی جگہ پر تالاب بنے ہین یہ دیکھکر انکو حیرت ہوئی اور خیال کیا کہ یہان ٹھہرنا اب بیکار ہی جلد یہان سے چلو کہ یہ شہر تو بسبب سحر کے بالکل تباہ اور برباد ہوگیا اور کوئی باقی نہین رہا کہین ایسا نہو کہ ہمپر بھی کوئی آفت آئے اور ہم بھی مثل اُن لوگون کے غارت ہون یہ خیال کرکے اور افسوس کرتے ہوئے وہان سے چلے اور راہ مین کہا کہ اسکی خبر کرنا صاحبقران کو ضرور ہی تاکہ وہ کوئی انتظام کرسکین کیونکہ اتنے اہل اسلام کی جانین مفت گئین ابھی تو یہ اچھی طرح مسلمان بھی نہ ہونے پائے تھے انپر

یہ کیا آفت نازل ہوئی اور نہ معلوم کس ساحر کا یہ سحر تھا بادشاہ کا تو کچھ تھا اور نشان بھی نہین پھر افسوس کرتے ہوے باہر شہر کے آئے تھوڑی دور راستہ چلے تھے کہ شام ہوگئی اور انھون نے وہین ایک جنگل مین درخت پر چڑھ رہے اور بھوکے پیاسے رات بھر جاگا کیے یہانتک کہ صبح ہو گئی یہ دونون درخت سے اتر کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے انکو تو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہے دیکھیے کب تک یہ روانہ ہو سکتے ہین

اب یہان سے کچھ حال لشکر اسلام کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان کیا گذری

مخبران اخبار عجم اسطرح تحریر کرتے ہین کہ یہان لشکر اسلام مین جب صبح ہوئی اور بادشاہ عجم جاہ اور صاحبقران گردون نشان و دیگر سرداران عالی جاہ بیدار ہوے اور سب امرون سے فراغت حاصل کر کے داخل دربار ہوے بعد آنے سردارون کے صاحبقران امی مع خواجہ عمرو کے تشریف لائے اور سب اپنی اپنی نشستون پر جلوہ فرما ہوے بعد تشریف لانے صاحبقران کے بادشاہ عالی جاہ کیوان بارگاہ بھی تشریف لائے اور تخت سلطنت کو بعد جاہ و حشم رونق بخشی بادشاہ نے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو خواجہ سے ارشاد فرمایا کہ خواجہ لاؤ اس ترس کو نکالو کہ ہم سب دیکھین اور اس سے سوال اسلام کرین خواجہ نے عرض کیا کہ وہ رات کو نکل گیا مجھکو بڑا تعجب ہے آپکا روپیہ جاتا رہا مین مجبور ہون کیا کرون مجھسے ذرا غفلت ہوگئی وہ نکل بھاگا مگر مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آپ اور کچھ روپیہ صرف کرین تو مین بھی کچھ ساحرون کو لیکر جاؤن اور اسکو تلاش کرون شاید وہ کہین ملجائے تو اسکو گرفتار کر لاؤن بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دیجیے اسکی ابھی قضا نہین تھی مگر صاحبقران بہت برہم ہوے اور فرمایا کہ اے خواجہ تمنے اس سے کچھ رشوت لیکر اسکو چھوڑ دیا کیونکہ تمھاری زنبیل سے کوئی نکل نہین سکتا ہے یہ کیا کہ وہ بھاگ گیا یہ امر بالکل خلاف عقل ہے مین کبھی نہ مانونگا اور اسکا ابھی تمسے لونگا کیونکہ تم سچ کہو اور بادشاہ اسکی قیمت تمکو عنایت کر چکے ہین یہ فقرہ تمھارا نہ چلیگا مین ہرگز ہرگز نہ مانونگا تمکو دینا ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے کوئی آپسے روپیہ نہین لیا ہے مجھکو بادشاہ نے روپیہ دیا ہے اور مین نے انکے ہاتھ فروخت کیا تھا آپ کیون خفا ہوتے ہین اگر بادشاہ مجھکو اور کچھ روپیہ دین تو مین ابھی اسکو پیدا کر دون بقول آپکے مین نے اسکو رشوت لیکر رہا کر دیا ہے تو کوئی اسکا تبدہ و لسبت بھی کر لیا ہوگا اور اب تین ایسا ہو گیا کہ رشوت بھی کھانے لگا اور کافر سے صاحبقران نے فرمایا کہ کیا ہوا ہمیشہ آپکے باپ اور دادا ملک الموت کو رشوت دیا کرتے تھے آپنے خود ہمیشہ اختیار کیا کہ آپ کسی کو نہین دیتے خود کھاتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ جو کام ہے میرا وہ بگڑا ہے اور فقرہ ہے مجھے اس سے کیا کام ہے اگر آپکو دینا ہے تو مجھکو ابھی ہزار روپیہ اور دیجیے مین ابھی منگا دون کیونکہ مین نے اسے سات ہزار کو ایک تماشے والے کے ہاتھ فروخت کیا ہے اور وہ روپیہ میرے پاس صرف ہو گیا ہے مین اسکا روپیہ اسکو دیکر واپس کر دون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب باتین اسی واسطے ہین اور کل آپنے اسی واسطے نہین دیا اچھا خیر مجھکو کوئی ضرورت نہین ہے اگر فروخت کر ڈالا ہے تو وہ جادوگر ہے ضرور اسکے پاس سے چلا جائیگا اور پھر آکر آپکو ضرور گرفتار کر لیجائیگا کیونکہ آپکے باپ و دادا ہمیشہ سے قاتل کفار مشہور ہین اور تمام زمانے بھر کے ساحر آپکے دشمن ہین اگر وہ نہین ہین تو آپ انکی جگہ پر موجود ہین وہ آپسے اپنے دل کا غبار نکالین گے اور آپکو گرفتار کرکے اسکا عوض لینگے خواجہ نے جواب دیا کہ اچھا آپ کی بلا سے جب مین آپکو پکارون اور مدد کو بلاؤن تو آپ تشریف نہ لائیگا اور یہ آپکو گرفتار کر لیجانے دیجیے گا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر اور خاموش ہو رہے ادھر جب بادشاہ نے دیکھا کہ خواجہ مردون ایک ہزار روپیہ لیے ہوے قسم کھا رہے ہین تو فرمایا کہ اے خواجہ اب سچ سچ بتاؤ کہ کیا وہ بھاگ گیا عرض کیا کہ جی نہین وہ واقع مین مین نے ایک تماشے والے کے ہاتھ سات

ہزار کو فروخت کر ڈالا مگر آپ روپیہ ایکہزار اور مرحمت فرمائین تو مین اُس سے اسکو لادون کیونکہ ایک ہزار روپیہ میرے پاس صرف ہو گیا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تماشے والے کو بلائیے اور دریافت کیجیے کہ وہ اُسکے پاس ہے یا نہین ایسا نہو کہ وہ چلا گیا ہو خواجہ نے عرض کیا کہ وہ گیا نہین ہوگا آپ روپیہ منگا دیجیے مجھے ابھی اسکو لیجیے بادشاہ نے فوراً ایک ہزار روپیہ خواجہ کو منگا کر دیا خواجہ نے دعائین دیتے کے اور تعریفین کرتے وہ روپیہ نذر زنبیل کر لیا اور کرسی سے اُٹھے اور دربارگاہ کی طرف چلے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین کیا کوئی اور فقرہ کرنا منظور ہے روپیہ لینا ہے تو ایک ہی مرتبہ کیون نہ لیجیے بار بار کیون فقرے کیجیے خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کیون برہم ہوتے ہین مین نے اگر فقرہ کیا تو بادشاہ سے اور روپیہ لیا تو بادشاہ سے آپ سے فقرہ کرتے تو نہین لیا صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ کے فقرے مین کب آتا ہون جو آپ مجھسے فقرہ کرین اور روپیہ لین یہ ظل اللہ ہین جو بار بار فقرے مین آکر روپیہ عنایت کر دیتے ہین خواجہ نے جواب دیا کہ اگر ایسے نہوتے تو استقدر عزت کیونکر پرورش پاتے اور کیونکر انکی بسر ہوتی صاحبقران نے فرمایا کہ بس خواجہ مذاق ہو چکا لاؤ اُسکو اُسکا دربار سمجھا جاسے اگر وہ راہ راست پر آجائے تو فبہا ورنہ قتل کرین اور اپنا کام دیکھین بیکار کی دیر سے کچھ فائدہ نہین ہے خواجہ نے کہا کہ پھر آپنے وہی فرمایا میرے پاس ہو تو دیدون نہین تو کہان سے لاؤن مین جاتا تھا آپ نے باتون مین لگا لیا آپ خود دیر فرماتے ہین مین جاتا ہون اگر وہ مل گیا تو لاتا ہون اور نہ ملا تو قسمت روپیہ واپس کر دونگا یہ عرض کیا اور باہر بارگاہ کے گئے اور بعد تھوڑے عرصہ کے فوراً واپس آئے اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے بادشاہ نے دریافت فرمایا کہ خواجہ لائے عرض کیا کہ وہ ملا نہین تھوڑی دیر مین جا کر لا دونگا صاحبقران نے فرمایا کہ فقرہ کیا نہ ہمکو تو پہلے ہی یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی فقرہ آنکر دینگے شاید ابھی آپکو روپیہ کی درکار ہے صاف صاف کیون نہین کہتے ہو کہ اسقدر روپیہ اور دیجیے تو ملے خواجہ نے ناک بھون چڑھا کر جواب دیا کہ جی ہان شہنشاہ تو روپیہ دینگے اب آپ کچھ دین تو مین دون اُنسے مجھے کچھ اب لینا نہین ہے صرف آپسے باقی ہے صاحبقران نے فرمایا مین تو کبھی نہ دونگا خواجہ نے جواب دیا تو وہ ملیگا بھی نہین صاحبقران نے فرمایا نہ ملیگا تو میرا کیا نقصان ہوگا آپکو خود ہی روپیہ موافق اپنے اقرار کے واپس دینا ہوگا خواجہ نے جواب دیا کہ روپیہ بھی اب نہین مل سکتا کیونکہ وہ تو تم سکے ملازمون کو رشوت کا حق دیدیا کہ وہ اُسکو سمجھا کر دیدین صاف تو یہ ہے کہ وہ واپس نہین کرتا ہے وہ روپیہ جو کہ شہنشاہ نے دیا تھا وہ تو رشوت وغیرہ مین صرف ہو گیا اب پھر وہی ہزار روپیہ کی کسر باقی ہے اب وہ ہزار روپیہ آپ دین تو ملجاسے مین نے صرف آپکے خوف سے کہدیا کہ وہ نہین ملا صاف صاف تو یہ ہے جو کہ اب مین نے آپسے عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ مجھکو معاف رکھیے مین تو کبھی نہ دونگا وہ بھی بادشاہ دین بادشاہ نے فرمایا کہ اے خواجہ لو وہ بھی ہزار روپیہ ملجائیگا مگر کہین جلدی اُسکو لاؤ یہ فرما کر اور ایک ہزار روپیہ منگا دیا جب خواجہ وہ روپیہ لے چکے تو فوراً باہر آئے بعد کتنے عرصہ کے واپس گئے اور عرض کیا لیجیے یہ حاضر ہے مگر بڑی دقتون سے ملا اگر آپ نہ انتظار روپیہ صرف فرماتے تو نہ ملتا یہ کہکر زنبیل سے نکالا اور سامنے بادشاہ کے پیش کیا اور عرض کیا کہ جہان پناہ یہ حاضر ہے سبنے دیکھا کہ ایک خرس ہے مگر بہت بڑا اور بہت بڑے بڑے بال ہین اور عجیب ہیبت ناک شکل ہے صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسکو ستون بارگاہ سے باندھ دو کہ ہم اس سے بابت مذہب و ملت کے سوال کرینگے خواجہ نے اُسکو ستون بارگاہ سے کمند آصفا اور باصفا سے بدین خیال کہ یہ ساحر ہے کہین ایسا نہو کہ سحر کر کے نکل جاوے باندھ دیا بعد اُسکے صاحبقران نے تھوڑے پانی پر اسم اعظم دم کر کے خواجہ

کو دیا کہ اسکا چھینٹا اُسکے منہ پر دو کہ یہ اصلی صورت پر آجاوے خواجہ نے ایسا ہی کیا جیسے ہی چھینٹا دیا فوراً
اُسکی صورت بدل گئی سب نے دیکھا کہ ایک جوان نہایت حسین ہی اور اُسکی پیشانی پر سیندور کا ٹیکہ دیا ہوا
ہی جھولی سحر کی بائین شانے پر پڑی ہوئی ہی اور گلے مین تصویر الوان نہ طاق یعنی اُسکے خداوند کی پڑی
ہوئی ہی جب یہ حالت دیکھی تو صاحبقران نے اُسکی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے
جواب دیا کہ مجھکو سہراب جادو کہتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ تمھارا مذہب کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ
مین خداوند الوان نہ طاق کی تصویر کی پرستش کرتا ہون وہی میرے خداوند ہین صاحبقران نے فرمایا کہ وہ
بھی بندہ ہی مثل ہمارے تمھارے اور جادوگر ہی جیسے کہ تم ہو میرے نزدیک تو بہتر یہ ہی کہ تم بھی مثل صنوبر شاہ
کے مذہب تصویر پرستی ترک کرو اور ملت بیضاے اسلام مین داخل ہو اور وہ خداوند کریم جو کہ سبکا مالک و مختار ہی
اُسکی پرستش اختیار کرو اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے وہ سُنکر مثل بید کے کانپنے لگا اور چاہا کہ کچھ
سحر کرون مگر سحر بالکل فراموش تھا ایک حرف بھی یاد نہ تھا وجہ اسکی یہ ہی کہ جس بارگاہ مین یہ سب تھے اُسکی یہ
خاصیت تھی کہ اسمین ساحر کو سحر فراموش ہو جاتا تھا اُسکو حیرت ہوئی اور صاحبقران کی طرف مخاطب ہو کر کہا
کہ مجھکو معلوم ہوا آپ بہت بڑے ساحر زبردست ہین اور یہان جتنے بیٹھے ہین یہ سب ساحر ہین کیونکہ مجھکو سحر یاد
نہین آتا ہی بالکل فراموش ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم نہ ساحر ہین نہ سحر جانتے ہین سحر کو کفر اور ساحر کو
کافر جانتے ہین ہمارے مذہب مین سحر کرنا گناہ ہی اور سحر کرنے والا گنہگار ہوتا ہی یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ
یہان ساحر ہین اس سبب سے ہمکو فراموش ہو گیا یہ اس بارگاہ کی تاثیر ہی اور مین مالک ہون اسم اعظم
کا اس سبب سے تمکو سحر فراموش ہی یہ دوسرا قصہ ہی تم یہ بیان کرو کہ بابت مذہب کے کیا کہتے ہو اُسنے
بہت برہم ہو کر کہا اور جواب دیا کہ مین کبھی نہین اپنا مذہب ترک کرونگا مذہب ترک کر کے مین عذاب
خداوند مین گرفتار ہون اور یہ بھی کبھی نہوگا کہ آپکا شریک ہون اور کل بھیدون سے آپ لوگون کو آگاہ
کرون صاحبقران نے فرمایا کہ پھر قتل کیے جاؤگے اُسنے جواب دیا کہ جان سے جانا گوارا ہی مگر مذہب کا
دینا گوارا نہین ہی صاحبقران نے خواجہ سے اشارہ کیا کہ ای خواجہ تم اسکے سر پر تلوار برہنہ لیکر ایستادہ
ہو شاید یہ اُسکے خوف سے مذہب تصویر پرستی ترک کرے اور دائرہ اسلام اختیار کرے خواجہ
فی الفور موافق ارشاد صاحبقران کے تلوار برہنہ لیکر کھڑے ہوے اور اس سے کہا کہ اگر تو مذہب
اسلام اختیار نکریگا تو مین ابھی تجھکو بحکم صاحبقران قتل کر دونگا اُسنے پھر وہی جواب دیا ایکی مرتبہ
صاحبقران نے خواجہ سے حکم دیا کہ اسکو بیرون بارگاہ لیجا کر قتل کرو خواجہ نے عرض کیا کہ یہ باہر بارگاہ کے
جا کر بھاگ جائیگا کیونکہ وہان اسکا سحر اسکو یاد آجائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ تم اپنے طریقے پر اسکا بندوبست
کر لو کیونکہ یہ کہنے کو نہو کہ ہمکو بارگاہ مین کہ جہان سحر فراموش ہو جاتا ہی قتل کرایا اگر باہر ہوتا تو مین ضرور سحر کرتا
یہ سُنکر خواجہ نے فوراً آگے بڑھکر اُسکے منہ سے زبان نکالی اور سوزن دیدیے اور اُسی طرح کمند آصفا
باصفا مین بندھا ہوا لیکر باہر بارگاہ کے آئے اور بلا کر جلاد کو حکم دیا کہ اسکو قتل کرو ادھر جلاد نے ریگ کا چبوترہ
بنایا اُس پر بوریہ ہلاکت بچھایا ادھر خواجہ نے اُسکو فہمائش کرنا شروع کیا کہ کیون نہین صاحبقران کے کہنے کو
قبول کرتا ہی کیون اپنے تئین ورطۂ ہلاکت مین ڈالتا ہی ارے مذہب اسلام قبول کرنے مین بہت سے فائدے
ہین اور تو نے ابھی اپنی آنکھون سے دیکھا کہ کیسے کیسے پہلوان زبردست اُسکے مطیع ہوے ہین اسیطرح بہت
ساحران نامی و گرامی مثل شاہزادہ مریخ آفتاب عالم کہ جسکے سحر کا اس دنیا مین کوئی جواب دینے والا نہین
ہی وہ بھی تو مثل غلامون کے اس شہریار کا کمترین چاکر ہی اسمین تیرا فخر و افتخار ہی اور مذہب اسلام قبول کرنے

مین بہت نیک نامی ہے اور تم جسکو خدا کہتے ہو دیکھنا کہ وہ بھی مثل اور خداوندون کے بھاگے گا یا قتل ہوگا وہ یقینی کوئی ساحر ہے اپنی جوانی پر رحم کھاؤ اور اس خیال خام سے باز آؤ یہ سنکر اُسنے سر ہلایا کہ مین ہرگز ہرگز نہ قبول کرونگا اُدھر جلادونے اُسکا ہاتھ پکڑکر اُسکو چبوترے پہ بٹھایا اور پیتر سے کھڑا ہوا کہ خواجہ نے ایک حکم دیا جلاد نے اُسکی آنکھون پر پٹی باندھی اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہہ لے جو کچھ پینا ہو پی لے اور جو کرنا ہو کرلے کہ پھر فرصت نہوگا اُدھر خواجہ نے دوسرا حکم دیا کہ اُسنے گردن پر کوے کا خط کھینچا اُدھر اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ کیون جان دیتا ہے اپنی زندگی کو غنیمت جان اگر قتل ہوجائیگا تو کون معشوق کی وصل سے کامیاب ہوگا شاید کہ یہ جوان اس طلسم کو فتح کرے اور سمندر جادو قتل ہو اور تیرے معشوق اسکے ہاتھ آئے تو شاید تجھکو دے اس سے بہتر یہ ہے کہ اسکی اطاعت قبول کر اور وقت کا منتظر رہ اگر موافق تیرے خیال کے یہ امر ہوا تو بہتر ورنہ بعد قتل ہونے سمندر جادو کے پھر تجھکو اپنے فعل کا اختیار ہے کہ جہان جاہنا چلے جانا کیونکہ اس دفعہ مین آزاد ہوگے اور اگر یہ جوان قتل ہوگیا تو بھی تیرا مطلب حاصل ہے اور خدائی خداوند الیوان نہ طاق کی درست ہے اور صحیح ہے ورنہ خداے نادیدہ سچا خدا ہے اگر صاحبقران فتحیاب ہوے تو چلکر اس سے یہ شرط کر کہ اگر آپ میری مشکل حل کردین اور میری داد کو پہونچین تو مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون یقین ہے کہ وہ قبول نہ کرین اور پھر مین یہ حجت پیش کرونگا کہ آپ مجکو قتل نہ کرین کہ آپ سے میری شرط پوری نہین ہوتی ہے اور آپکے بزرگون کا یہ قاعدہ تھا کہ جو کوئی شرط کرتا تھا وہ اسکی شرط کو پورا کرتے تھے اور اُسکا مسلمان ہونا اوسے شرط پر رکھتے تھے ورنہ اُسکو چھوڑ دیتے تھے اگر آپ بھی میری شرط پوری کرین تو مین قبول اسلام مین عذر نکرونگا یہ خیال کرکے اُسنے اشارہ کیا خواجہ نے کہا کہ کیا اشارہ کرتے ہو اُسنے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ میری پٹی کھول دو خواجہ نے جلاد سے کہا کہ اسکی پٹی کھول دے اُسنے پٹی کھول دی اُسنے اشارہ کیا کہ مجھکو قتل نکرو بارگاہ مین لیچلو خواجہ اسکو بارگاہ مین لائے اور پھر ستون سے باندھ دیا اُدھر اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن میری زبان سے نکال لو تو مین کچھ عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ سوزن نکال لو خواجہ نے بڑھکر سوزن نکال لیا جب اسکو فی الجملہ تسکین ہوئی اُسنے صاحبقران سے عرض کیا کہ مین مذہب اسلام قبول کرتا ہون مگر ایک شرط سے کہ آپ میری مشکل کو حل کردین تو مین قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو وہ شرط کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ حضور مین عاشق ہون ملکہ نسیم جادو دختر سمندر جادو پر کہ جو تمام حسینان جہان سے بہتر ہے اور اُسکے حسن کے آگے حور و پری کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہے اگر آپ اُسکا عقد میرے ساتھ کرادینگے اور یہ عقدہ حل کردین تو مین اسلام قبول کرون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم ضرور کوشش کرینگے اور تمہارا عقد اُس زہرہ خصال کے ساتھ کرا دینگے اُسنے عرض کیا کہ مین بھی آج سے آپکا غلام ہون اور جو آپکے مذہب مین آئے وہ کیا کہے صاحبقران نے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا اُسنے عرض کیا کہ اور ایک میری درخواست ہے اگر قبول ہو تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کی کہ مین نے سنا ہے کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہے اُسکو سحر فراموش ہوجاتا ہے لہذا اگر مین بھی دین اسلام قبول کرونگا تو مین بھی سحر بھول جاؤنگا اُسکی تدبیر کیا کرون کیونکہ جو مجھکو خیال ہے اور جو حضور کا ارادہ ہے کہ سمندر جادو سے لڑکر میرا عقد کرادین تو اس حالت مین سحر کی ضرورت ہوگی اُس وقت بڑی مشکل ہوگی لہذا اگر آپ کوئی تدبیر ایسی فرمائین کہ مین اپنی تصویر بینی سے باز رہون اور سحر بھی نہ بھولون جب اس امر سے فراغت فرمائیگا اُسی وقت مین کلمہ پڑھکر مسلمان ہوجاؤنگا صاحبقران نے فرمایا کہ ہم عرف مطیع اسلام ہو مثل ہرمز آفتاب علم وغیرہ کے یہ سنکر عرض کیا کہ بہت بہتر جب یہ شرط ہوگیا صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکو کھول دو فوراً

خواجہ نے کھول دیا اور طرف پیشانی کے جو نگاہ کی تو نور اسلام سے روشن پائی خواجہ کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور مطیع اسلام صدق دل سے ہو گیا ہے جب کھول دیا تو اسنے صاحبقران اور بادشاہ اسلام کو مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی جب بیٹھ چکا تو اسنے عرض کیا کہ مجھکو بڑا تعجب ہے کہ آپنے میرے کہنے پر مجھکو چھوڑ دیا اگر مین بدی کرون تو کیا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اگر تم بدی کروگے تو کیا ہوگا قتل اور ساحرون کے قتل ہوگے تمھارا ہی نقصان ہوگا ہماری تو نظر خدائے کریم پر ہے جیسا وہ چاہیگا وہ ہوگا یہ سنکر وہ دوڑ کر صاحبقران کے قدمون پر گر پڑا اور عرض کیا کہ بیشک آپ مرد مردانہ اور شیر فرزانہ ہین آپکا دین برحق ہے اور سب مذہب باطل ہین یہ کہکر وہ تعویذ جو گلے مین پڑی ہوئی تھی وہ اتار کر پھینکدی ادھر صاحبقران نے اسکو گلے سے لگایا اور حکم دیا کہ جاؤ اپنی کرسی پر بیٹھو وہ ادھر سے پھر کر بادشاہ کے قدمون پر گرا بادشاہ نے بھی اسکو بہت کچھ نصیحت کی اور اسکا سر قدمون سے اٹھایا اور فرمایا کہ جاؤ بیٹھو اب تم ہمارے برادر دینی ہو یہ سنکر وہ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا صاحبقران نے فرمایا کہ بھائی سہراب جادو کچھ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق کا بیان کرو اور اپنے عاشقی کا بھی قصہ بیان کرو اسنے عرض کیا کہ پہلے یہ آپ فرمائین کہ آپ حال دریاے سبز رنگ اور ایوان نہ طاق کا کیون دریافت کرتے ہین صاحبقران نے فرمایا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اس طلسم کو فتح کرون کیونکہ اس طرف کو واسطے فتح طلسم و قتل آئینہ اندام جادو کے آیا ہون اسنے عرض کیا کہ حضور یہ عجب مقام ہے کہ یہان کا ایک ایک مقام برابر ایک طلسم کے ہے یہ ایوان نہ طاق بڑے غضب کا مقام ہے یہان کے ساحر وہ ساحر ہین کہ جنکے سامنے تمام جہان کے ساحر طفل مکتب ہین یہان اگر سامری و جمشید بھی آتے تو وہ بھی ان ساحرون سے عہدہ برا نہوتے یہ وہ مقام ہے کہ جہان ساحر کا سحر بالکل بیکار ہوتا ہے اور وہ روبرو یہان کے ساحرون کے لاعلم قرار پاتا ہے ابھی کچھ دنونکا ذکر ہے کہ آئینہ اندام جادو جسکا کہ حضور نے نام لیا ہے یہان بھاگ کر آیا تھا تو اسکو پناہ نہ دی مگر سحر بالکل فراموش تھا اور وقت امتحان کے اس سے کچھ نہو سکا مگر ایوان تاجدار رحم دل ہے اسنے یہ حکم دیا کہ اسکو ایک سال بھر سحر تعلیم کیا جاوے بعد ایک سال کے اسکے واسطے کوئی مرحلہ بیرون طلسم قرار دیا جائیگا جسکا کہ اسکو حاکم کردینگے اور وہ مرحلہ بھی تعلق کردیا جائیگا ایوان نہ طاق سے تو بحکم ایوان تاجدار کے ایوان تاجدار نے اسکی تعلیم کے لیے دو ساحر مقرر کیے اور اسکو طرف صحراے ہولناک کے روانہ کیا اور وہ دونون کہ جنکے نام دودمان جادو اور شبرنگ جادو ہین بڑے ساحران نامی و گرامی سے ہین اور سن رسیدہ ہین یقین ہے کہ ایک سال ہو گیا ہو اور وہ تعلیم بھی پا چکا ہو اور اسکا امتحان بھی ہو گیا ہو اور مرحلہ بھی تیار ہو گیا ہو مجھے تو یقین ہے کہ اگر آپکا ارادہ مصمم فتح طلسم کا ہے تو پہلے وہی مرحلہ آپکو ملیگا جو کہ واسطے آئینہ اندام کے قرار دیا گیا ہے کہین اسکے بعد اور مرحلہ ملینگے کیونکہ یہ سنا گیا تھا کہ یہ مرحلہ بیرون طلسم بنایا جائیگا حضور میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے کہ آپ اس طرف تشریف نہ لیجائین کیونکہ وہان بڑے بڑے معرکے پڑینگے اور بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکا یہ حال ہے کہ وہ اپنے خیال مین سامری و جمشید کو طفل ناکردہ کار جانتے ہین اور انکے خیال بھی درست ہین بڑے ساحر زبردست ہین ادنی سا یہ امر ہے کہ جو کہ ایک مدت تک بادشاہ طلسم رہے اور دعوی خدائی کا کیا کیے اور ایک خلقت نے انکو خدائی مانا اور طلسم بھی انکا کوئی چھوٹا سا طلسم نہ تھا وہ یہان آکر طفل مکتب سمجھا جاوے یہ حال ہے یہان کے ساحرون کا جو مین نے عرض کیا آگے اسکے اور مجھے وہان کی کیفیت نہین معلوم یہ بھی مین نے آکر زبانی سمندر جادو کے سنا تھا جو عرض کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا کچھ حال دریاے سبز رنگ کا بیان کرو اسنے عرض کیا کہ دریاے سبز رنگ کی یہ حالت ہے کہ یہان کا حاکم اور مالک تو سمندر جادو ہے جو کہ ایک زمانے مین غلام تھا ایوان تاجدار کا مگر اب ایک مدت سے غضب مین گرفتار کیا گیا ہے اور سامنے سے نکالا گیا اسکو حکم ایوان نہ طاق

مین جانیکا نہین ہر مگر اسنے اپنی عنایت سے اسکو یہان کا حاکم کردیا ہر اور تمام اختیار دیا ہر کہ اگر یہ مرجائے تو یہ دریا
نیست ونابود ہوجائے مگر اس تک گذرنا ممکن ہر کیونکہ اسنے یہ بند وبست کیا ہر کہ ملکہ ماہیان طوفان کش
جادو کو اپنی طرف سے اس مرحلۂ دریاے سبز رنگ کا حاکم کیا ہر اور ماہیان طوفان کش کی ایک بہن ہر
جسکا کہ نام ملکہ سحران سیہ پوش ہر بڑی آفت کی ساحرہ ہر اپنے سامنے سامری وجمشید کی کچھ حقیقت نہین
جانتی ہر سبکو طفل مکتب خیال کرتی ہر اور ہمیشہ بحکم ماہیان طوفان کش منتظم دریا رہتی ہر اور ایک قصر وسط
دریا مین سحر سے تعمیر کیا ہر اسمین قیام پذیر رہتی ہر کبھی کبھی اپنی بہن پاس جاتی ہر اس مرحلہ کی طرف سے ماہیان
طوفان کش کی وہ مالک ہر اور ماہیان طوفان کش طرف سے سمندر جادو کے یعنی غلام شہنشاہ ایوان
تاجدار کی ہر اور اس دریا مین قصر جمشید وسامری ہر جسپر ہر ماہ مین عرس کا میلہ ہوتا ہر اور ایک باز سبز رنگ
نکلکر طرف سے سمندر جادو کے بابت مذہب تصویر پرستی کے ہدایت کرتا ہر اور جو کچھ کہ حال صنوبر شاہ نے بیان
کیا تھا وہ حرف بحرف اسنے بھی بیان کیا مگر اسقدر زیادہ جو کہ تحریر ہوا صاحبقران نے فرمایا کہ یہی حال صنوبر شاہ
نے بیان کیا تھا کہ یہان قبر سامری ہر اور اسپر میلہ ہوتا ہر صرف میلہ کی کیفیت اور باز سبز رنگ کا نکلنا اور
نصیحت کرنا اور وہان سے اڑنا یہ بھی سب بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ سمندر جادو کی طرف سے نصیحت
کرتا ہر اور یہ بھی کہا تھا کہ خداوند کی طرف سے بھی نصیحت کرتا ہر اسنے عرض کیا کہ جی ہان بیرون طلسم والون کو
بھی بتایا گیا ہر وہ کیا جانین کہ سمندر جادو کون ہر اور ماہیان طوفان کش کون ہر وہ تو یہ جانتے ہین کہ سب
کارخانے اصلی ہین ہان حضور اس دریا کی یہ حالت ہر کہ کوئی شخص اس پار جا نہین سکتا ہر نہ شناوری کرکے
نہ بذریعہ کشتی کے کیونکہ ادھر اترا اور حباب پیدا ہوے اور اسے لیگئے اسی طرح کشتی کو بھی حباب پاش پاش
کرکے ڈبو دیتے ہین یہ سحر ہر سحران سیہ پوش جادو کا اور وہ حباب جادو کہ جسکو آپنے قتل فرمایا ادنی
غلام تھا سحران سیہ پوش کا اور یہ سب سحر اسکا تھا جو کہ آپنے برطرف کیا اب لاش اسکی پاس ماہیان طوفان کش
جادو کی گئی ہوگی سحران کے پاس نہین جائیگی گو کہ وہ غلام سحران سیہ پوش کا تھا مگر علم سحر مین عجیب دستگاہ رکھتا تھا
آپ خود اسکے سحر کا تماشا دیکھ چکے ہین جہان کسی دریا مین چلے حباب پیدا ہوئے کشتی خود بخود شناوری کرنے لگی اور غرق
ہوگئی اول جاکر سحران سیہ پوش کا تھا اب اختیار ماہیان طوفان کش کو ہر اسنے وہ لاش پاس سمندر جادو
کے روانہ کی ہوگی جیسا وہ حکم دیگا ویسا کیا جائیگا اور حضور میرے عشق کا واقعہ یہ ہر کہ مین سپہ سالار تھا سمندر
جادو کا ایکدن مین نے ملکہ انیس جادو کو گلگشت چمن مین دیکھ لیا میرا دل بیتاب ہوگیا اور اس روز سے
اسکے عشق نے دل پر تاثیر کی جبتک مجھسے ضبط ہوسکا مین نے ضبط کیا جب بہت بیقراری بڑھی تو مین نے
بذریعہ ایک عرضی کے سمندر جادو کو درخواست دی کہ اسنے اس عرضی کو پڑھکر اس وقت تو خاموشی
اختیار کی اور فکر مین رہا اور ایک رقعہ پوشیدہ ماہیان طوفان کش کو بھیجا اور اسمین تحریر کردیا کہ مین سہراب
جادو کو تمھارے پاس بھیجتا ہون کیونکہ یہان اس سے ایک خطا سرزد ہوئی ہر اور اسکی سزا دینا مجھکو منظور ہر اور
یہان سزا دینے مین میرے قباحت یہ ہر کہ یہان کا سپہ سالار ہر اور تمام فوج کا مالک ہر ایسا نہو کہ یہ یہان
کچھ فساد برپا کرے لہذا تم اسکو اپنی راے کے موافق سزا دینا مگر جان سے نہ مار ڈالنا کوئی ایسی خدمت
یا سزا دینا کہ یہ سہ نہ اٹھا سکے یہ تحریر کر بھیجا اور بعد ایک ہفتہ کے مجھسے کہا کہ سہراب جادو تمھاری
عرضی ہمکو ملی ہم اسکا جواب مناسب سونچکر تمکو دینگے مگر ابھی میرے پاس ایک عرضی ماہیان طوفان کش
کی آئی تھی کہ کوئی ساحر زبردست میرے پاس بھیجدیجیے مجھکو کچھ کام ہر مینے خیال کیا کہ سوا تمھارے
اور کون ہر اور آج کل کوئی مہم بھی نہین ہر لہذا چندروز کے واسطے تم ماہیان طوفان کش کے پاس جاؤ

دیکھو کہ اُسکو کیا کام ہی بعد فراغت وہان سے چلے آنا حضور مجھکو تو ایک غرض تھی مین فوراً وہان سے روانہ ہوا
اور پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا اُسنے میری بہت خاطر کی اور مجھسے بعد ایک ہفتہ کے کہا کہ
اِس طرح کا ایک رقعہ میرے پاس سمندر جادو کا پہلے آیا تھا اور اب تمکو اُنھون نے میرے پاس بھیجا ہی آیا
تمسے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی ہی کہ جسکی بابت اسقدر تاکید ہی مینے بیان کیا کہ مجھسے بظاہر تو کوئی خطا نہین سرزد
ہوئی مگر باطن کا حال نہین معلوم کہ اُنکو مجھسے کیا عداوت ہو گئی ہی مگر مین دل مین سمجھ گیا کہ یہ اسی عرضی کا
پیچ ہی جو کہ مین نے واسطے عقد ملکہ کے تحریر کی تھی اُنھون نے جواب صاف تو دینا مناسب نہ جانا مگر حیلہ
سے مجھکو [illegible] سے ٹال دیا خیر اگر زندہ رہا تو دیکھا جائیگا یہ مین نے اپنے دل مین خیال کیا مگر حضور گو کہ
مین ساحر زبردست ہون اور ایسا ہون کہ سپہ سالار تھا مگر ماہیان طوفان کش اور اُسکی بہن کے سامنے طفل
مکتب [illegible] ہوئی کہ اُسکے پاس سے جدا جاؤن مین خاموش ہو رہا مگر فرقت نے اُسکی مجھے
مار ڈالا [illegible] پوشیدہ طور سے اُسکو دیکھ لیتا تھا وہان جو گیا تو یہ امر بھی جاتا رہا اگر مجھکو یہ
معلوم ہوتا [illegible] سے یہان سے ٹالنا منظور ہی تو مین ہرگز نہ آتا مگر مجبور ہو گیا مین اسی طرح
وہان [illegible] کرتا تھا اور آہ سرد دل پر درد سے بھرا کرتا تھا ایک دن ماہیان طوفان کش نے
مجھسے کہا کہ [illegible] پھر ایک رقعہ سمندر جادو کا آیا ہی اور اُسمین یہ مضمون لکھا ہی کہ تمنے جہین
تحریر کیا [illegible] سزا مہرب جادو کو دی گئی اسکا مجھے بڑا تعجب ہی کہ تمسے کونسی ایسی خطا سرزد
ہوئی [illegible] اور نہ وہ ظاہر کرتے ہین مگر سزا کی تاکید بڑی تاکید چلی آتی ہی تم مجھسے تو بیان کرو
[illegible] اور تمھارے اور سمندر جادو کے صفائی کرا دون کیونکہ تم اُنکے بہت بڑا
دوست اور خیر خواہ تھے اور وہ تمکو اپنے عزیزون سے بڑھکر جانتے تھے یہ اُنکے آپکے کیا ہوا کہ یکایک وہ
آپکے ایسے دشمن ہو گئے کہ اپنے سامنے سے جدا کر دیا اور اُسپر تاکید سزا ہی جب اُسنے بہت بجد ہو کر پوچھا
تو مین نے اُسی دن کل کیفیت بیان کر دی اُسنے جواب دیا کہ تمنے بہت برا کیا جو اپنے ولی نعمت پر نگاہ بد
ڈالی اور اس قسم کی خواہش کی تمکو شرم بھی نہین آتی ہی اور میرے سامنے کہتا ہی کہ مین نے کوئی ایسی
خطا نہین کی اب اس سے بڑھکر اور کیا خطا ہو گی سمندر جادو نے تو بڑی عنایت کی کہ تجھکو جان سے
نہین مارا اگر مین اُسکے مقام پر ہوتی تو فوراً قتل کر ڈالتی خیر پہلے تو مجھکو تجھپر رحم آگیا تھا جبسے یہ سنا ہی مجھے بڑا
غصہ ہی اب تجھکو ایسی سزا دونگی کہ تمام عمر یاد کریگا پہلے تو مین تیری سفارش کرکے ضرور تیرا قصور معاف
کرا دیتی مگر یہ وہ قصور نہین ہی کہ جو لائق عفو ہو اچھا کیا جو تجھکو سمندر جادو نے یہان بھیج دیا کیونکہ وہ
بدنامی سے بھی بچا اور تجھکو سزا بھی مل گئی بڑی عقلمندی کی اگر وہان سزا دیتا تو ضرور اُنکو مطعون کرتا کہ مین
اُنکی بیٹی پر عاشق جو ہوا تو یہ اُسکے عوض مین مجھکو سزا دیتی ہین یہ کہکر وہ لکاتہ چلی اور کچھ پڑھکر میرے گرد ایک
دائرہ کھینچ گئی حضور بعد جانے اُسکے مین نے لاکھ چاہا کہ اُس دائرہ سے نکلون مگر ممکن نہ ہوا گو کہ ساحر تھا مگر
سحر نے بھی کام نہ کیا مجبور ہو کر رہ گیا اُسی زمانے مین سحران سیہ پوش اُسکی بہن آئی اور اپنی بہن سے ملی طوفان
نے اس [illegible] سے میری کیفیت بیان کی اُسنے جواب دیا کہ آپ میرے ہمراہ کر دین مین اُسکو دریاے سبز رنگ
مین قید کرونگی کہ وہان سے بچ نہ رہا ہوگا یہ سنکر اُسنے اُسی وقت مجھکو اُسکے ہمراہ کر دیا حضور اُسنے مجھکو
وہان لیجا کر قید کیا ایک زمانے تک مین قید رہا مگر بعد تھوڑے عرصہ کے مجھکو خیال آیا کہ ای سہراب
اب کوئی تدبیر ایسی کرنا چاہیے کہ جس سے جان بچے اور اپنا کام نکلے بس سوچتے سوچتے یہ خیال مین آیا کہ تو
سحران سیہ پوش [illegible] کہلا بھیج کہ مین اب توبہ کرتا ہون کہ کبھی ایسی حرکت نہ کرونگا آپ میرا قصور اپنی

بہن سے معاف کرا دیجیے اور وہ میری خطا سمندر جادو سے معاف کرا دین اور مین ہمیشہ آپکی خدمت مین رہا کرونگا یہ خیال کر کے مین نے اس شخص کی زبانی کہلا بھیجا جو کہ روز مجھکو کھانا دینے آتا تھا اسنے میرا پیام سحران سیہ پوش سے کہدیا اسنے مجھکو اسیوقت طلب کیا اور کہا کہ اگر تجھکو یہ منظور ہے کہ مین تجھکو چھوڑ دون تو تو مجھکو قبول کر مین نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کیونکہ ایک مرتبہ تو اسی امر سے میری یہ حالت ہوئی اور اب پھر یہ خطا کرون اگر آپکی ہمشیرہ صاحبہ کو خبر ہو جاوے تو وہ نہ معلوم پھر کیا حال کرین جواب دیا کہ تو خاطر جمع رکھ میرے بارے مین وہ کچھ نہ بولین گے مین انکو سمجھا دونگی یہ سنکر مین نے جواب دیا کہ اچھا اب مجھکو اسقدر مہلت دین کہ مین اچھا ہو جاؤن کیونکہ اتنی قید مین مین نے بہت تکلیف اٹھائی ہے اسنے جب یہ سنا تو مجھکو رہا کر دیا اور مکان میرے رہنے کو مقرر کیا مگر حضور وہ ہر روز میرے پاس آتی ہے اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلی جاتی ہے یہانتک اسکو بھی ایک ہفتہ گذرا تھا کہ آپ کے آنے کی خبر ہوئی اس روز جو وہ آئی تو کہنے لگی کہ اے سہراب جادو بڑا غضب ہوا کہ کوئی شخص صاحبقران کے نام سے مشہور ہے اور وہ دشت بہار افزا مین جو کنارے دریاے سبز رنگ کے ہے مقیم ہوا ہے ہم سنتے ہین کہ وہ بہت بڑا زبردست شخص ہے اسنے بہت سے طلسم فتح کیے ہین خداوند خیر کرین مجھکو بہت بڑا خدشہ ہے یہ خبر دیکر وہ چلی گئی مگر حضور کے آنے کی خبر سنکر تمام دریا مین تلاطم پڑ گیا تھا یہانتک کہ آپکی ملاقات کی خبر اور صنوبر شاہ کا دعوت کرنا یہ سب پہونچی اس روز اسنے مجھسے کہا کہ اے سہراب جادو تمسے ہو سکتا ہے کہ تم جا کر اس صاحبقران کو گرفتار کر لاؤ اگر تم یہ امر حسب خواہش میری کر دو تو مین تمہاری خطا سمندر جادو سے معاف کرا دون اور تمہارا منصب تمکو دلا دون مگر یہ شرط ہے کہ مجھکو ضرور قبول کرنا ہوگا مین نے جواب دیا کہ یہ بہت مشکل ہے کہ مین صاحبقران کو گرفتار کر لاؤن مگر ہان اور جسکو کہو مین گرفتار کر لاؤن کیونکہ سنا گیا ہے کہ وہ قاتل ساحران ہین اور مالک اسم اعظم ہین اور دیگر تبرکات بھی انکے پاس ہین جو دین جب مین نے یہ کہا تو اسنے جواب دیا کہ اچھا تم جا کر صنوبر شاہ کو گرفتار کر لاؤ مین نے کہا کہ اسکی کیا خطا ہے اسنے جواب دیا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے اور صاحبقران کی مین اور تدبیر کرونگی مین نے اقرار کیا اسنے کہا کہ جاؤ مین نے کہا کہ اچھا اسنے اسی وقت میرے اوپر کچھ دم کیا کہ مجھکو غش آگیا بعد تھوڑی دیر کے جب آنکھ کھلی تو اپنے کو مین نے اس جنگل مین پایا کہ جہان سے مین خرس بنکے نکلا تھا اور فکر مین صنوبر شاہ کی چلا تھا ادھر معلوم ہوتا ہے کہ اسنے آپکی گرفتاری کے واسطے حباب جادو کو بھیجا تھا جب وہ آپ پر غالب نہ آیا تو وہ صنوبر شاہ کو گرفتار کر کے لیچلا کہ آپنے اسکو قتل کیا اور مجھکو بھی خواجہ نے گرفتار کیا صاحبقران نے فرمایا کہ اے سہراب جادو تمکو راستہ تو دریاے سبز رنگ کا معلوم ہوگا ہمین اسی راستے سے لیچلو کہ ہم چلکر سمندر جادو اور سحران سیہ پوش اور ماہیان طوفان کیش کو قتل کرین اور اس دریا کو فتح کرین اور تمہاری معشوقہ تمکو دین بعد اسکے واسطے فتح ایوان نہ طاق کے روانہ ہون اسنے عرض کیا کہ حضور مین آپکا دشمن نہین ہون کہ مین آپکو دیدہ و دانستہ ورطہ ہلاکت مین ڈالون اور ایسی بلاے سخت مین مبتلا اور گرفتار کراؤن کہ جہان ایسے ایسے ساحر ہین کہ جنکے سامنے تمام جہان کے ساحر کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین مین پہلے ہی عرض کر چکا ہون کہ یہ سحران سیہ پوش اتنی بڑی ساحرہ ہے کہ جسکے سامنے سحر سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ وہان جا کر واپس آنا بہت دشوار ہے اول تو راستہ اسکا کسی کو نہین معلوم ہے باوجودیکہ مین بھی ساحر ہون مگر مین راستہ سے محقق ناواقف ہون مجھکو کچھ بھی نہین معلوم ہے آپنے میرے آنے کی کیفیت سنی کہ مین اس طرح باہر فی الفور

دریا کے آیا کہ مجھکو معلوم بھی نہ ہوا کہ کیونکر آیا دو پہر سے اس دریا مین نہ کشتی کام کرتی ہی نہ شناوری جیسا کہ مین نے پہلے عرض کیا کہ جب اُسکو گرفتار کر لیجاتے تھے مین ایسی حالت مین اُسکو جانا اچھا نہین ہی صاحبقران نے کہا کہ مین ضرور جاؤنگا اگر راستہ نہین ہی تو پیدا ہو جائیگا ہمارا خدا مالک ہی [illegible] کوئی نہ کوئی سبیل نکال دیگا مین نے نواب سے وعدہ کر لیا ہی کہ مین تمہاری معشوقہ تمکو دونگا اور دو پہر سے بغیر فتح کیے ہوے اس دریا سے تمکے ایوان نہ طاق تک پہنچا تا ہوگا اور مجھکو ایوان نہ طاق مین جانا فرض ہی کیونکہ وہان ایک آئینہ اندام جادو پوشیدہ ہی دوسرے ایوان تاجدار نے ایک عالم کو گمراہ کر رکھا ہی بغیر اُسکے قتل کیے مین یہان سے واپس نہین جا سکتا ہون اور یہ دریا بیچ مین حائل ہی اسکا بند و بست ضرور ہی اگر تم نہ بتاؤ گے تو مین بدون دریافت راہ ضرور جاؤنگا اُسنے عرض کیا کہ حضور مین اپنی معشوقہ سے باز آیا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ میرے سبب سے کسی آفت مین گرفتار ہون مین تو کبھی یہ نہ اُسے دونگا کہ آپ وہان تشریف لیجائین کہ جہان جان کا خوف ہو اور مین تو بالکل اس راہ سے واقف نہین ہون صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تمنے یہ کیون کہا تھا کہ مجھکو یقین ہی کہ آپ سے اور سمندر جادو سے لڑائی ہوگی تم تو یہ جانتے تھے کہ وہان جانا مشکل ہی اور تمنے اس وقت تک سحر سے تو یہ بھی نہین کہی اور یہ بھی عذر کیا کہ مجھکو سحر فراموش ہو جائیگا اسکا کیا سبب ہی کہ اب تم مجھکو منع کرتے ہو کیا تم اُس وقت صرف اپنی جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولتے اور یہ خیال کیا کہ جب یہ مجھکو رہا کر دینگے تو مین بھاگ جاؤنگا یا یہ غلط بیان کرتے ہو صرف ہمکو خوف دلاتے ہو کہ یہ وہان نہ جائین اُسنے عرض کیا کہ بھلا یہ میری طاقت ہی کہ مین آپکے سامنے دروغ کہون یا آپکو خوف دلاؤن اُس وقت مین نے صرف اس خیال سے یہ امر کہا تھا کہ آپکو سمندر جادو سے لڑکر میری معشوقہ کو دلانا ہوگا یا عقد کرانا ہوگا تو اُس وقت سحر کی ضرورت ہوگی اُس وقت تک ضرور میرے دل مین یہ خیال تھا کہ جب آپ ایسے مین بیان کی کیفیت بیان کرونگا تو آپ ضرور جانے سے انکار کرینگے تو پھر مین یہ عرض کرتا کہ اگر آپ میری مشکل نہین حل کرتے ہین تو مین جاتا ہون مگر مین نے آپکو مستعد پایا اور اب آپکی محبت میرے دل مین پیدا ہو گئی تو مین یہ نہین چاہتا ہون کہ آپ کسی بلا مین مبتلا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ہم اہل اسلام جو منھ سے کہتے ہین وہ ضرور کرتے ہین بقول شاعر شعر سر ما بجم زشمشیر جنبد ٭ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب اب جو زبان سے کہا کہا اور جو ارادہ کیا وہ کیا جوانمردونکا یہ شیوہ نہین ہی سر کٹ جائے مگر بات نجائے ہم لوگ سر کو ہتھیلی پر رکھے رہتے ہین تم کچھ خوف نکرو ہمین راستہ بتادو ہمارا خدا مالک ہی وہ ہر وقت حافظ ہی ہر بلا سے بچانے والا ہی اُسنے جواب دیا مین حضور سے سچ عرض کرتا ہون کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی مگر ایک بات میرے خیال مین آئی ہی اگر حضور بھی قبول فرمائین تو مین عرض کرون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ اگر حضور مجھکو مہلت دین اور میرے قول کا اعتبار کرین تو مین جا کر کسی نہ کسی صورت سے دریا کی راہ دریافت کر آؤن تاکہ حضور کو وقت جانے کے وقت ہو صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے تم یہ بیان کرو کہ جب تمکو راہ معلوم نہین ہی تو تم جاؤگے کیونکر اور اگر معلوم ہی تو ہمکو بھی اُسی راہ سے لیچلو اُسنے عرض کیا جی نہین مجھے نہین معلوم ہی مگر جب مجھکو سحران سیہ پوش نے واسطے گرفتاری صنوبر شاہ کے بھیجا تھا تو مین نے کہا تھا کہ مجھکو راستہ نہین معلوم ہی اُسنے کہا تھا کہ ہم پہونچا دیتے ہین مین نے کہا کہ آؤنگا کیونکر اُسنے جواب دیا کہ جب تم صنوبر شاہ کو گرفتار کرنا یا خالی پھرنا تو دریا کے کنارے آنا اور آواز دینا کہ اے نگہبانان دریا ہم سحران سیہ پوش پاس پہونچا دو تم فوراً میرے پاس چلے آؤگے حضور مین اسی تدبیر سے جاؤنگا اور اُس سے راہ دریا کی کسی نہ کسی طرح سے دریافت کرونگا اگر اسکو معلوم ہوگی تو وہ ضرور بیان کر دیگی اگر اُسنے بھی

معلوم ہو گی تو وہ اپنی بہن سے دریافت کر کے مجھسے کہدیگی اُسکو ضرور معلوم ہوگا کیونکہ وہ تمام کامون کی منتظم طرفین سے سمندر جادو کے ہی اور سمندر جادو اُسکو اپنے سے زیادہ جانتا ہی اور ہر امر مین اُسکی صلاح لیتا ہی بغیر اسکے کوئی کام نہین کرتا ہی گو یا وہ سمندر جادو کی مان ہی مان کا بھی کوئی کہنا اسقدر نہ مانیگا جسقدر وہ طوفان کش کا کہنا مانتا ہی وہ ضرور آفت ہو گی اور ماہیان طوفان کش اپنی بہن سحران سیہ پوش سے بہت محبت رکھتی ہی اسکا کہنا بہت مانتی ہی میرے بارے مین اگر سمندر جادو آپ خود سفارش کرتا اور مجھکو طلب کرتا تو وہ کبھی نہ مانتی مگر سحران کے ایک مرتبہ کہنے سے مجھکو اسکے سپرد کر دیا اور اسکا کہنا نہ ٹالا اور سحران مجھپر جان دیتی ہی اور مجھسے طالب وصل ہی بس یہ سبب ہی جو مجھکو دریافت ہو جائیگا جب دریافت ہو گیا تو مین کسی دن موقع پا کر اسی راہ سے آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپکے ہمراہ چلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ جو تمنے بیان کیا بہت ٹھیک ہی مگر یہ تو بتاؤ کہ آدکے کی دن مین کیونکہ ہمکو بہت جلدی منظور ہی اور دوسرا امر یہ ہی کہ آج تمکو آئے ہوے کئی دن ہوگئے ہین وہ یہ نہ دریافت کریگی کہ کہان تھے اور اگر اسکو ذریعہ سحر کے معلوم ہو گیا تو کیا عجب ہی وہ کیون بلانے لگی اُسنے عرض کیا کہ جی نہین اگر وہ دریافت کریگی تو مین صاف صاف کہدونگا کہ مین گرفتار ہو گیا تھا اس سبب سے دیر ہوئی اور یہ بھی کہدونگا کہ مین وم دیکر اور فقرے سے مسلمان ہو کر اپنی جان بچا کر تمھارے پاس چلا آیا کیونکہ مجھکو تمھاری جدائی بہت شاق تھی وہ یہ سنتے ہی مر جائیگی اور پھر کچھ نہ کہیگی یہ سنکر صاحبقران نے کہا تو کام بن جائیگا مگر بابت آنے کے تمنے کچھ جواب نہ دیا عرض کیا کہ آپ میرا پندرہ روز انتظار کرین اس مدت مین مین ضرور بالضرور حاضر خدمت ہونگا اور جہانتک ممکن ہوگا تعجیل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ پندرہ روز تو بہت ہین کچھ کم کرو اُسنے عرض کیا کہ حضور مین نے بہت کم کر کے عرض کیا ہی آپ اطمینان رکھین مین بہت جلد حاضر ہونگا صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ ہی مگر جلد آنا یہ فرما کر اُسکو خلعت رخصت دیا وہ خلعت لیکر اور سلام کر کے طرف دریاے سبز رنگ کے دربار سے نکلکر روانہ ہوا دیکھیے کہ یہ اب کب آتا ہی اور کیا اُنکا حال بیان کرتا ہی اور کیونکر کیفیت راہ دریافت ہوتی ہی اُسکو تو روانہ کیا جاتا ہی اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اس ساحر کے صاحبقران نے خواجہ سے فرمایا کہ جب وہ راہ دریافت کر کے آئیگا تو تمکو ہمارے ہمراہ چلنا ہوگا خواجہ نے عرض کیا کہ جی ہان مین ضرور چلا اجی حضرت اب وہ آئیگا نہین فقرہ دیکر چلا گیا اور آپ اُسکے فقرے مین آگئے وہ مکر سے مطیع اسلام ہوا تھا اب وہ جا کر اور ساحرون کو لائیگا اور آپ سے مقابلہ کریگا اگر فرض کرو وہ آیا بھی تو مین کیونکر دیدہ و دانستہ اپنے تئین عذاب مین گرفتار کرونگا جبکہ مین نے سن لیا کہ وہان کے ساحر بڑے زبردست ہین اور کسی ساحر کی حقیقت نہین جانتے ہین تو میری کیا اصل ہی مین تو ایک غیر ساحر ہون کیا اصل و حقیقت رکھتا ہون مین تو پہلے ہی سے بیدست و پا ہون کیونکہ آپ مجھسے کسی طرح کی امید نہ رکھیے گا کہ مین ایکساتھ چلون یہ ہرگز نہوگا کہ مین ساحرون مین جا کر اپنے کو گرفتار بلا کراؤن کیونکہ مین ساحرون سے بہت ڈرتا ہون کہ جہان اُنھون نے گھیر کہا زمین نے پاؤن پکڑ لیے اور جہان اُنھون نے تاش سرون یا رائی کے دانے پڑھ کر پھینکے آدمی سے حیوان ہو گیا انسیون سے مقابلہ کو جانا آپہی کا کام ہی کیونکہ آپ اب صاحبقران کی جگہ پر ہین اور خود صاحبقران ہین اور اُنکا منصب پایا ہی جیسے وہ تھے ویسے آپ بھی ہونگے یہ امر آپکو زیبا ہی کہ آپ جائین بندہ کہین نہین جائیگا بیکار آپ میرا بھروسا کرتے ہین مین ایسے مقام پر جاتے ہوے ڈرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ آپنے بھی منصب خواجہ عمرو کا پایا ہی آپکو بھی لازم ہی کہ اُنکی طرح کام کرین اور وہ ہمیشہ صاحبقران کے ساتھ رہے ہین اور ہر جگہ سینہ سپر ہوے ہین

اب آپ بھی مثل اُنکے ہین اگر مین صاحبقران ہون تو آپ خواجہ عمرو ہین مگر اتنا فرق ہی کہ وہ لالچی کم تھے آپ مین یہ صفت اُنسے زیادہ ہی خیر معلوم ہو گیا کہ آپ بدون کچھ لیے ہوے اقرار چلنے کا نکرینگے خیر جب وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا ہمکو بھی دیکھنا ہی کہ آپ کیونکر نہین چلتے ہین یہی گفتگو رہی یہانتک کہ دربار برخاست ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا وہ دن اور رات بآرام تمام بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی مسافر آسمان شب یعنی ماہتاب فلک قدر سے نے منزل کو طی کیا اور داخل مغرب ہوا یعنی آثار صبح ظاہر ہوے اور مسافر صبح نے اسباب سفر اپنا درست کیا اور آمادہ سفر ہو کر جانب مغرب روانہ ہوا یعنے صبح ہوئی آفتاب عالمتاب نے رخ اپنا ظاہر کیا اور اپنے حجرہ سے برآمد ہوا اور ادھر ساتھی اُنکے برآمد ہونے لگے ہر ایک بستر راحت سے اُٹھا اور بیدار ہوا اور اُنے اپنے کامون مین مصروف ہوا ہر جانور اپنی زبان مین حمد و ثنا خداے لایزال کے بصد خضوع و خشوع بجا لایا اور ہر ذی روح نے عبادت الٰہی سے فرصت پائی ادھر صاحبقران اور بادشاہ جمجاہ نے بیدار ہو کر امور ضروریہ سے فراغت کرکے پوشاک پہنی اور دربار کو روانہ ہوے ادھر سب سردار بھی حاضر دربار ہوے اور اپنے مقام پر بیٹھے کہ صاحبقران گیتی ستان تشریف لائے حسب قاعدہ سب نے تعظیم و تکریم کی بعد صاحبقران کے بادشاہ جمجاہ شہریار ذوی الاقتدار یعنی داراے جمشید فلک قدر تشریف لائے سبکا مجرا اور سلام لیکر تخت کو رونق بخشی جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تو کوچ کرنے مین دیر ہی جبتک شہر یار جادو نہین آتا ہی تب تک یہان سے کوچ نہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ اتنے دنون صید و شکار مین بسر کرین اور دلکو بہلائین تا کہ وہ آجاے تو پھر کوچ کرین اور فتح طلسم مین مصروف ہون ہوا جانے کہ پھر کب فرصت ہو اور کیا گذرے یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین کہ درگہ سالار نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک جوڑی ہرکارے کی در دولت پر حاضر ہی اور باریابی چاہتی ہی اگر حکم ہو تو اُنکو اجازت دیجاوے بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لو درگہ سالار جا کر لے آیا اُنھون نے مجراگاہ سے مجرا کیا اور دعا و ثنا بادشاہ عالیجاہ کی بجا لائے اور یون عرض کرنے لگے کہ یہ غلام واسطے خبر کے صنوبر شاہ کے ہمراہ شہر صنوبریہ کو گئے تھے کہ دیکھین صنوبر شاہ صدق دل سے مسلمان ہوا ہی یا بمکر و کید مگر حضور وہ بڑا سچا اور دیندار تھا اور جیسی آسیر آفت پڑی ہی خدا کسی پر نہ ڈالے صاحبقران نے فرمایا کہ صاف طور سے بیان کرو اُنھون صنوبر شاہ کا شہر مین جانا اور دوسرے دن دربار کرنا اور تمام شہر کے باشندون کو جمع کرنا اور سب سے وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہو چکی ہی اور سبکا مسلمان ہونا اور واسطے تعمیر مساجد اور مدارس کے حکم دینا اور بردانے علاقہ جات پر روانہ کرنا اور آس ابر کا اُٹھنا اور بادشاہ سے کلام پاس کرنا اور دربار برخاست کرنا اور واسطے سیر کوہ و صحرا کے جانا اور وہان ابر کا دیکھنا اور آلیس کی تقریر اور پھر آنا شہر کو اور پانی کا برسنا اور اتنا پانی برستے دیکھنا اور پھر اپنا داخل شہر ہونا اور بسبب شدت پانی کے نہ جا سکتا اور واپس آتا اور درخت پر بیٹھنا اور دیکھنا اُس کیفیت کا کہ شہر تباہ ہوا اور عمارت وغیرہ منہدم ہو گئی اور پھر ابر کا نکل جانا اور گنبد کا ساتھ ابر کے جانا اور اسکے بعد نکلنے ابر کے شہر کے اندر جانا اور شہر کو تباہ پانا اور آدمیون کو مثل درختون کے دیکھنا اور عمارت شاہی و مکانات وزیر و دیگر سردار اُنکی جگہ پر تالابون کا بن جانا اور اُن سبکا غائب ہو جانا اپنی یہ حالت دیکھ کر واپس آنا اور شام کا جنگل مین ہو جانا اتنا درخت پر چڑھ کر اُس رات کو بسر کرنا صبح کو وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہونا اور پہونچنا لشکر مین سب بیان کیا یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی کچھ معلوم ہوا کہ یہ کیا واقعہ تھا جو کہ گذرا یہ بھی کچھ معلوم کہ یہ کسکا سحر تھا اور کون جادوگر آیا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ تو ہمکو نہین ثابت ہوا اور نہ دریافت ہو سکا کیونکہ وہان کوئی متنفس باقی

نہ تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب کیا تدبیر کیجاوے کیونکہ جب یہ نہیں معلوم ہی کہ سحر کرنیوالا کون تھا اور وہ کہاں گیا
جبکہ یہ نشان بالکل نہیں معلوم ہی تو کیا ہو سکتا ہی اگر یہ معلوم ہوتا تو مین ضرور اُنکی رہائی کی تدبیر کرتا مگر جب وہ
زندہ بھی ہوتے اور اگر قتل بھی ہو گئے ہوتے تو اُنکے خون ناحق کا عوض اُنکے قاتلوں سے ضرور لیتا مگر ایسی
حالت مین مجبور ہون کہ یہان تک کسی متنفس کا معلوم نہین ہو سکتا کہ کون تھا اور یہ فعل کسیکا تھا آیا خود اُس کرنیوالا کا
یہ فعل تھا یا کسیکا بھیجا ہوا وہ آیا تھا خیر جو مرضی معبود حقیقی کی ہم بندے گنہگار ہین ہمارا کیا اختیار ہی اگر کبھی ظاہر ہوا اور
اُسکی کیفیت دریافت ہوئی اور موقع بھی دستیاب ہوا تو دیکھا جائیگا اسکا بھی انتقام اور بدلہ لینا پر ضرور ہو گیا کیونکہ
وہ سب راہ راست پر آگئے تھے اور دین برحق کو مانا تھا اور اُسکی خدائی کے قائل ہو چکے تھے یہ کہکر صاحبقران
بہت دل افسردہ ہوے اور رشیست خدا پر اس امر کو محول کر کے خاموش ہو گئے اور اُن سبکی مظلومی اور بیکسی پر
چشم اپنی نم کرنے لگے جب بادشاہ جمجاہ شہریار دالایعنی داراب جمشید نے صاحبقران کی یہ کیفیت دیکھی تو اُنکی
بھی یہی حالت ہوئی تمام دربار افسوس اور گریہ و بکا کرنے لگا اُس وقت دربار مین عجیب ہنگامہ برپا ہو گیا بعد تھوڑی
دیر کے وہ کیفیت کسیقدر برطرف ہوئی لیکن صاحبقران کی وہی کیفیت تھی صاحبقران کی حالت پر ہر شخص
غمگین و مضطر تھا آخر کو بعد فکر بسیار کے بادشاہ عالی جاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ بہت اسقدر ملول
و غمگین ہوتے ہین اگر مناسب ہو تو خواجہ برجیس اختر شمار کو طلب فرمائیے اور اُنسے کیفیت دریافت کیجیے
یقین ہی کہ جو کچھ واقعہ ہوگا اُنسے دریافت ہو جائیگا اور اکثر ایسے وقتون پر ہمارے اور آپکے بزرگ ایسا ہی
کیا کرتے تھے اور وہ واقعہ صحیح نکلتا تھا جب بادشاہ نے یہ فرمایا تو صاحبقران کو بھی اسکا خیال آیا اور بادشاہ
سے عرض کیا کہ حضور نے بہت سچ فرمایا یہ راے حضور کی بہت مبارک ہی اچھا خواجہ صاحب کو طلب فرمائیے اور
اُنسے یہ کیفیت دریافت کیجیے دیکھئے کہ وہ کیا بیان فرماتے ہین بعد دریافت حال کے جیسا مناسب ہوگا دیسا کیا جائیگا
شاید کہ یہ لوگ زندہ ہون اور گرفتار سحر ہون تو کچھ عجب نہین ہی بادشاہ نے فوراً خواجہ برجیس اختر شمار کو
طلب فرمایا اور وہ اُسی وقت دربار مین تشریف لائے سب اہل دربار واسطے تعظیم کے اُٹھ کھڑے ہوے
وہ اکرتیم تخت پر تشریف فرما ہوے بعد اُنکے تشریف رکھنے کے صاحبقران اور بادشاہ نے مزاج پرسی
کی بعد اُن سب امورن کے بادشاہ اور صاحبقران نے سوال کیا بابت واقعہ شہر صنوبریہ کے اور عرض
کیا کہ ذرا حضور ملاحظہ تو فرمائین کہ آیا یہ کیا واقعہ ہی اور وہ لوگ زندہ ہین یا نہین اور اگر زندہ ہین تو اُنکی
کچھ تدبیر بھی ہو سکتی ہی یا نہین یہ سُنکر خواجہ صاحب نے قواعد رمل سے دریافت کرنا چاہا اور اسقرلاب وغیرہ
درست کر کے پانسے نکالکر اسپر پھینکے اور قاعدون کو خوب غور و فکر سے دیکھا اور دریافت کر کے ارشاد
فرمایا کہ قاعدے سے یون معلوم ہوتا ہی اور یہ واقعہ اس طرح ہوا ہی کہ جس وقت آپنے دریاے سبز رنگ
حباب جادو کو قتل کیا اور لاش اُسکی نگہبانان دریاے سبز رنگ پاس مالک یعنی ماہیان طوفان کش لے
گئے تو اُسنے وہ لاش پاس اپنے بادشاہ اور مالک و آقا یعنی سمندر جادو کے روانہ کردی سمندر جادو
کو جب یہ سب کیفیت مفصل معلوم ہوئی اور حقیقت حال سے آگاہی ہوئی تو اُسنے کتاب سامری مین دیکھا
اُسکو اُس کتاب سے یہ معلوم ہوا کہ آپ تو اُسنے لشکر مین تشریف رکھتے ہین مگر یہ سارا فساد صنوبر شاہ کی وجہ
سے ہوا ہی کیونکہ اُسنے صاحبقران کی دعوت کی تھی اگر وہ صاحبقران کو نہ بلاتا اور اُنکی دعوت نکرتا تو وہ
کیون تشریف لاتے اور حباب جادو کیون اُنکے ہاتھ سے قتل ہوتا اور یہ بھی حال اُس کتاب سے ظاہر
ہو گیا کہ وہ مسلمان بھی ہو گیا ہی پس یہ دیکھکر اُسکو غصہ آگیا اور اُسی وقت شبچر جادو کو اور سحاب جادو کو
طلب کر کے روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ تم جاکر اُسی وقت شہر صنوبریہ کو تباہ و خارستان کردو اور تمام باشندگان شہر کو

درخت بنا دو اور صنوبر شاہ کو مع اُسکے وزیر و دیگر سرداران و اہل و عیال کے گرفتار کرلاؤ اور عمارات شہر کو منہدم
کردو یہ حکم سنتے ہی وہ جادوگر فوراً آئے اور جو کچھ سمندر جادو نے کہا تھا اُنھون نے اُسی پر عمل کیا اور
صنوبر شاہ کو مع اُسکے وزیر و دیگر سرداران و اہل و عیال کے گرفتار کرکے طرف سمندر جادو کے لیگئے اور
وہ سب زندہ ہین اور سمندر جادو تک نہین پہونچے ہین اگر کوئی کوشش کرے تو وہ زندہ بچینگے اور اُنکی زندگی
ہوگی ورنہ سمندر جادو اُنکو ضرور قتل کرڈالیگا اُسمین ذرا دریغ نہ کریگا میرے قاعدے سے یہ بات ثابت ہوتی
ہی آگے خدا کو علم ہی بقول شاعر مصرعہ علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار + واللہ اعلم بالصواب جب یہ سب
واقعہ صاحبقران نے سنا اور کل حال سے واقف ہوئے تو خواجہ برجیس اختر شمار کو حسب قاعدہ قدیم خلعت
وانعام و کشتیان جواہرات وغیرہ کی دیکر رخصت کیا اور کسیقدر اطمینان ہوا اور فکر و تردد دفع ہوا اور خیال کیا کہ اب
کیا کرنا چاہیے اور تمام اہل دربار سے کہا کہ جو کچھ خواجہ صاحب نے بیان فرمایا وہ سب صحیح اور درست معلوم ہوتا ہی
اور بجا ارشاد اُنکا ہی مگر دریاے سبز رنگ کا تو راستہ مجھکو معلوم نہین ہی مین کیونکر وہان جاؤن کہ جاکر سمندر جادو
کو قتل کرون اور ان سب گرفتاران بلا کو اس عذاب الیم سے رہائی کراؤن کیونکہ جبتک سہراب جادو نہین
آتا ہی اس وقت تک وہان کے راستہ کا حال نہین معلوم ہوسکتا ہی اسمین آپ سب صاحبون کی کیا راے ہی
سبنے عرض کیا کہ ہم کیا راے دیسکتے ہین یہ تو صاف صاف ظاہر ہی صاحبقران نے فرمایا چاہیے راستہ
ملے اور چاہیے نہ ملے مین تو ضرور واسطے رہائی صنوبر شاہ کے طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤنگا بادشاہ
نے فرمایا کہ اتنی جلدی نفرمائیے کیونکہ جلدی مین کام خراب ہوتا ہی اور بیوقوف و جاہل بنا پڑتا ہی پہلے یہ بندوبست
کر لیجیے کہ جو لوگ شہر صنوبر یہ مین شل و درخت کے ہوگئے ہین تم اُنکو اصلی حالت پر لانے کی تدبیر فرمائیے کہ اسقدر
بندگان خدا بیگناہ بلاوجہ اور بلا سبب کے مبتلاے بلا ہین اور اُنکا اس حالت مین مبتلا رہنا اچھا نہین ہی بعد اُسکی فکر کے
آپکو اختیار ہی اور یقین ہی کہ جبتک سہراب جادو بھی آجائیگا اور اگر نہ آیا تو چاہیے اُسکا انتظار کیجیے گا اور چاہیے
دریاے سبز رنگ کو تشریف لیجائیے گا سہراب جادو کا انتظار نفرمائیگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہت بہتر ہی
یقین تو ہی کہ اتنے عرصہ مین سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا یہ فرماکر خواجہ سے فرمایا کہ خواجہ صاحب چلیے اور
سامان سفر درست کیجیے اور شہر صنوبر یہ کو ہم آپ ملکر چلین خواجہ نے عرض کیا کہ پھر آپنے وہی فرمایا مین تو
کبھی اُس طرف کو نجاؤنگا کہ وہان کچھ خوف و خطر ساحر کا نہین ہی مگر پھر بھی ایسے مقام خوفناک پر جانا عقل کے
خلاف ہی کیونکہ وہان سے اسقدر قریب ہی کہ ایک دم مین وہ آسکتے ہین اور اگر قریب بھی نہوتے تو اُنکے
نزدیک قریب و دور سب یکسان تھا اور اگر اتنے قریب نہوتے تو کیونکر ایک پل مین آنکر تمام شہر کو غارت
کرجاتے اسی قربت کے باعث سے تو ایک پل مین آکے تمام شہر کو تباہ و برباد کرگئے پھر اُنکو خبر کیونکر نہ ہوگی
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اسقدر خوف نکرو ساحر وہان کوئی نہین ہی اور نہ وہان سے قریب ہین یہ تو تمنے
کہا کہ اگر وہان سے قریب نہ تھے تو کہان سے آگئے تو اے خواجہ اسکی وجہ یہ ہی کہ جب لاش اُسکی یعنے
حباب جادو کی پاس سمندر جادو کے بذریعہ سحر کے پہونچی اور اُسنے سحر سے دریافت کیا بذریعہ کتاب
سامری کے تو یہ حالت معلوم ہوئی بخوبی ظاہر ہی کہ بذریعہ سحر اور کتاب سامری کے یہ امر دریافت ہوسکتا ہی تو وہ
بھی بذریعہ سحر کے بقول تمھارے بہت جلد آسکتے اور یہ سب کام کرکے چلے گئے اور اگر وہ قریب بھی ہین تو تمھین کیا خوف
ہی مین تو موجود ہون تمھارا وہ کیا بنا سکتے ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آپ اُنکا کیا کرلینگے جب وہ مجھکو سحر سے گرفتار
کرلیجائینگے تو کیا ہوگا مین جبتک آپکو پکارون پکارون اور آپ اسم اعظم پڑھین جبتک وہ مجھکو لیکے بھاگین گے
اور دوسری وہان کوئی عمارت بھی باقی نہیں رہی ہی یہ سب کل حال ہرکارون سے معلوم ہوچکا ہی تو پھر قیام کہان

کر نیگے کھلے میدان مین تو آ دینگے اور ستائینگے مین تو نہین جاونگا صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم اسقدر کیون خوف کرتے ہو ارے بھئی سب انتظام ہو جائیگا کوئی جادوگر تمکو نہین ستائیگا اور رہا جادوگر کا تو وہان نام بھی نہین ہے خواجہ نے عرض کیا کہ چاہے آپ ناراض ہون چاہے خوش ہون مین دیدہ و دانستہ اپنے تئین عذاب مین نہین ڈالونگا یہ سنکر صاحبقران نے پانچ ہزار روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالدیا اور کہا کہ جو کوئی ہمارے ہمراہ چلے وہ یہ رقعہ لے لے اور عیارون نے قصد اٹھنے کا کیا تھا کہ خواجہ نے دوڑ کر وہ رقعہ اٹھا لیا اور یہ کہا کہ خیر کچھ قرضہ تو ادا ہو جائیگا اگر جان جائیگی تو جائے عذاب دینا ہے تو بچینگے اور صاحبقران سے عرض کیا کہ آپ ضرور میری جان لینگے خیر بہتر ہے مگر ایک اقرار سے مین جاتا ہون کہ آپ میرے گرد حصار اسم اعظم کا کر دیا کیجیے گا اور یہ روپیہ اسی وقت نقد منگا دیجیے کہ مین اپنے قرضدارون کو دیتا جاؤن اور کچھ گھر مین واسطے کھانے کے رکھتا جاؤن کیونکہ نہین معلوم وہان سے کب آنا ہو صاحبقران نے فرمایا کہ اے خواجہ اگر تمھارا چلنے کو جی نہین چاہتا ہے تو تم نہ چلو کیا ضرورت ہے مین اور کسی کو اپنے ہمراہ لیلونگا وہ چلا جائیگا تم کیون تکلیف کرو خواجہ نے عرض کیا کہ اب کب میرا دل گوارا کرتا ہے کہ آپ تنہا جائین اور یا اور کسیکو لیجائین اور مین آپ کو جانے دون اور خود یہان منہ چھپا کر بیٹھ رہون خیر جو آپکا حال ہوگا وہی میرا بھی حال ہوگا اور بقول آپ کے کہ وہان ساحر بھی نہین ہین صاحبقران نے فرمایا کہ اب کب یہ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا یہ روپیہ لے لے اور آپ خالی رہجائین صرف وہ حجت و تکرار اسی امر کی تو تھی اے خواجہ تم کسقدر لالچی ہو گئے ہو یہ فرماکر کہا کہ اچھا پھر سامان سفر درست کرو ایک خیمہ ہمراہ لیلو اور بعض ملازم خواجہ نے عرض کیا کہ بہت مناسب اور یہ عرض کرکے باہر بارگاہ کے آئے اور سامان سفر درست کر کے صاحبقران سے عرض کیا کہ سب انتظام ٹھیک ہے یہ سنکر صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ مین آپ سے رخصت ہوتا ہون اور شہر صنوبریہ کو جاتا ہون کہ وہان جا کر وہ سب لوگ جو کہ مانند شجر کے ہو گئے ہین انکو اس بلائے عظیم سے نجات دون بعد اسکے شہر کو آباد کر کے پھر حاضر خدمت ہون کیونکہ اتنے عرصے مین وہ جادوگر یعنے سہراب جادو بھی ضرور آجائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ تنہا جانے کی کیا ضرورت ہے مع لشکر کے کوچ فرمائیے صاحبقران نے عرض کیا کہ لشکر کی کوئی ضرورت نہین ہے آپ یہین تشریف رکھین اور لشکر بھی یہین مقیم رہے زیادہ زحمت کرنے سے کیا حاصل ہے مین بہت جلد اس کام کو سرانجام دیکر حاضر خدمت ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ تنہا جانے مین تو یہ واردات ہوئی کہ جسکا نتیجہ یہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ ذرا خیال تو فرمائیے کہ کسقدر لوگ دائرہ اسلام مین آئے اور کتنا بڑا یہ کام نکلا کہ سہراب جادو ایسا ساحر گرفتار ہوا کہ جسکے ذریعہ سے بہت سے کام انجام پائینگے اور وہان تو کوئی تنہا جانے مین خوف نہین ہے کہ آپ مجھکو تنہا رخصت نفرمائین اور مین اسی واسطے تو خواجہ کو مع چند ملازمون کے لیے جاتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہے مگر آپ کے فرمانے کو ٹال بھی نہین سکتا ہون جیسے آپکی مرضی کہ اتنے مین پھر آکر خواجہ نے عرض کیا کہ حضور سب سامان درست ہے یہ سنکر صاحبقران اٹھ کھڑے ہوئے اور سامنے تخت شاہی کے آئے اور مجرا بجا لائے اور عرض کیا کہ اب جاتا ہون بادشاہ نے مایوس ہو کر فرمایا کہ خدا حافظ ہے اور یہ فرماکر خاموش ہو رہے صاحبقران نے عرض کیا کہ آپ کسی طرح کا رنج و غم نکرین اگر خدا نے چاہا تو مین بہت جلد حاضر خدمت ہونگا اور جلد واپس آتا ہون یہ عرض کر کے طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے اور سردارون نے بھی ہمراہ چلنے کا قصد کیا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگ کیون زحمت فرماتے ہین مین کسیکو ہمراہ نہ لیجاونگا آپ لوگ یہین شہنشاہ کے پاس تشریف رکھین کیونکہ وہ بہت گھبرائینگے بعد میرے جانے کے اگر آپ لوگ بھی میرے ہمراہ چلینگے تو وہ اور زیادہ تر پریشان ہونگے اور مین کسی مہم پر نہین جاتا ہون صرف چند دن کے واسطے

بجا لاتا ہون کہ جا کر ان بندگان خدا کی جان بچاؤ جو کہ حق ناحق ایک بلا مین گرفتار ہو گئے ہین یہ کوئی ایسا کام نہین ہی کہ جہان سپاہ اور لشکر کی ضرورت ہو آپ لوگون کا اگر کام ہوتا تو مین پہلے ہی آپ لوگون کو اپنے ہمراہ لے لیتا یہ فرما کر باہر بارگاہ کے تشریف لے گئے ادھر سب سردار مایوس ہو کر رہ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اُدھر صاحبقران نے باہر آکر اسپ ہمبار رفتار پر سوار ہو کر اور رخو اجہ کو ہمراہ لیکر مع چند ملازمون کے طرف شہر صنوبریہ کے کوچ فرمایا اب انکو تو طرف شہر صنوبریہ کے روانہ کیا جاتا ہی دیکھیے کب انکی داستان بیان ہوتی ہی اور باشندگان صنوبریہ کو بلا مین گرفتار اور صنوبر شاہ کو مع وزیر و سرداران وغیرہ قید ساحران مین گرفتار و سہراب جادو کو واسطے دریافت راہ کے جو کہ صاحبقران سے رخصت ہو کر طرف دریائے سبز رنگ کے گیا ہی مشغول و مصروف رکھا جاتا ہی اب یہ سب داستانین آیندہ دیکھیے کب معرض بیان مین آتی ہین لبقولے شاعرے ؎ ازین قصہ یکدم فراموش کن ٭ زجائے دگر داستان گوش کن

اب چند کلمہ داستان رستم ثانی نامدار کے تحریر ہوتے ہین جو کہ بیشۂ شیران کو صاحبقران سے رخصت ہو کر گئے تھے۔ ساقی نامہ

بادۂ گلگون لانا ساقی
بادۂ صافی مجھکو پلادے
پھول کھلے کھلائے ہوئے ہین
اپنی دوکان کا صدقہ دیدے
کاگ اُڑادے شیشۂ مے کا
آپہونچا سردی کا زمانا
مجھکو بیخود ہونا سوجھے
سبزی کا منہ چوم کے اُٹھے
رنج و غم سے دے آزادی
جلوۂ مے سے غش مین گرادے
نشۂ مے سے بیخود ہون مین
ہوش و خرد سے زور کرون مین
بیہوشی سے رنگ دکھائے
کیسی توبہ کیسا تقوے
نشۂ میرا سخت بلا ہے
جو یہان آیا اُسکو پچھاڑا
سب سے بہتر ہی بدمستی
ہو آواز لو سے بیدا
بادہ حریفانہ جو بھرون مین
جھک کے چلون تو پیر مغان سے
دختر رز قبضہ مین آئے

رنگ بہار دکھانا ساقی
نوبت پہونچی تابہ خمار اب
رندون کے دل مرجھائے ہوئے ہین
ساغر کیسا شیشہ لانا
کیونکہ زمانہ ہی جھر دی کا
کیف ذرا کم ہونے نپائے
ابر تر کو رونا ہو جیسے
جام سے یون مے بہم ٹپکے
بنت عنب سے کردے شادی
رندون پر توفیض نہ کم کر
عقل کو اپنے ہاتھ سے دون مین
نشہ کی جب کچھ کیفیت ہو
گذری جوانی پھر آجائے
منہ سے منہ کو ملا ہی دیتے
زال و سام و نریمان کیا ہے
کھیل نہین ہی مے کا پینا
خوب ہے شکل بادہ پرستی
خم کے خم پی لون نہ جھکو نمین
پی کے بتون کو زیر کرون مین
سہیے رنج خمار کہان تک
جو ہونا ہو ہو ہی جائے ؎

جام بلورین بھر کر لادے
ہوتی ہی رخصت فصل بہار اب
پیر مغان کا صدقہ دیدے
کم ظرفی سے ہاتھ اٹھانا
آب آتش رنگ پلانا
دامن عصمت دھونے بنائے
نخل جو کوئی جھوم کے اُٹھے
جرعے سے جیسے شبنم ٹپکے
دختر رز کی شکل دکھادے
خم سب میرے نام پر رقم کر
دھومین مچاؤن شور کرون مین
حال پر اپنے خود حسرت ہو
دختر رز ملجائے جو تنہا
بدمستی دکھلا ہی دیتے
بیٹھا ہی رندون کا اکھاڑا
مشکل ہی کم ظرف کا جینا
کاگ اڑے جب شیشۂ مے کا
منہ مین جو کچھ آئے بکون مین
باز نہ آؤن شور و فغان سے
نشۂ مے کا اُتار کہان تک

محرران درد و غم و کاتبان رنج و الم اس داستان حیرت عنوان کو صفحۂ قرطاس پر قلم حیرت رقم سے یون تحریر کرتے ہین کہ بعد فتح طلسم آئینہ و قتل تورج و زمرد ثانی و عقد ملکہ ضوبان کے رستم ثانی صاحبقران ثانی سے رخصت ہو کر طرف بیشۂ شیران

کے روانہ ہوے تھے اور انکے دل مین کسیقدر رنج اس بات کا تھا کہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک
کی ازحد تعریف و توصیف کی اور میرا کچھ خیال نکیا باوجودیکہ تورج کو مین نے قتل کیا اور اسکے سبب سے میرے
اور بدیع الملک کے کسیقدر رنج بھی واقع ہوا اسپر بھی صاحبقران ثانی کو میرا خیال کچھ نہوا ایسی حالت مین
لشکر صاحبقران مین رہنا بیکار ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے مع اپنے سرداروں مثل سہراب بن
لندھور و شاہزادہ بہمن مازندرانی و گرشاسپ شبستانی و بیژن ترکستانی و عقیل بن مقبل و شکیل بن
عادی و صمصام بن بہرام ملوک بن مالک و دیگر سرداران نامی و گرامی مع ناموس کے روانہ ہوے تھے
اب انکا ذکر کیا جاتا ہی کہ بہ بعد طی مراحل و قطع منازل کے جب بیشہ شیران مین پہونچے تو انکو ایک صحرا سے
پرفضا نظر پڑا کہ کوسون تک سواے گلہاے رنگارنگ و اشجار پراز ثمر گونا گون کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا
اور گیاہ نو دمیدہ روئیدہ تھی وہ سبزہ نہ تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا قدرت صانع سے فرش مخمل کا نشانی کا کیا ہوا
ہی اور ایک سمت اس صحرا ے پربہار کے ایک کوہ زمردی واقع ہی اور اسکی یہ حالت ہی کہ قلہ کوہ سے تا
پایئن کوہ اشجار نوخاستہ روئیدہ ہین شعر زجرم کوہ تا میدان غبرا ؎ کشیدہ خط گل طرا بہ طرا + چارون حد مین
اس صحرا کی مثل گنبد اخضر کے ہین اور ایک آبشار اس پہاڑ سے گر رہی ہی جس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا
موتی برس رہے ہین اور پانی ان چشمون اور جھیلون کا اسقدر صاف و شفاف ہی کہ تہ تک کے جانور نظر
آتے ہین اور گل خودرو جو کھلے ہوے ہین تو انکی خوشبو سے دماغ جان معطر ہوا جاتا ہی نسیم جو انسے ٹکرا آتی
ہی تو ایک قسم کی اس سے فرحت تازہ اور سرور بے اندازہ حاصل ہوتا ہی اور ان چشمہاے صاف
و شفاف کو دیکھکر آنکھون مین طراوت پیدا ہوتی ہی طائران خوش الحان درختون پر بیٹھے زمزمہ سرائی کر رہے
ہین اپنے معبود کی صفت و ثنا مین مشغول ہین کہین قمری کی آواز آتی ہی کہین فاختہ نقیری کر رہی ہی کہین بلبلین
خوش فعلیان کر رہی ہین کسی مقام پر تدروان خوش رفتار اپنی رفتار سے دل اہل دشت کے پامال کر رہے
ہین کسی مقام پر طاؤس بصد کرشمہ و ناز رقص مین مشغول ہین ہر طرف ایک عجب سمان ہی عجب رنگ کا سمان
ہی بموجب اشعار مقام ہذا ؎

ای صل سے علے شباب گلشن
دیوانی ہی خود بہار اقبال
پھولون کی طرف نظر نہین ہی
غنچون کے چٹکنے کی صدائین
جب دیکھتی ہی نسیم گلشن
ہوتی ہی ہزار بار قربان
صد برگ کی ہی قبا بسنتی
لیتے ہین گلون کے منھ کے بوسے
سوسن کی وہ سوسنی قبا تنگ
آتی ہی نظر خدا کی قدرت
کیا لکھے قلم گلاب کا حال
داؤدی و گیتکی کا عالم
سنبل کے وہ پیچ اور وہ خم

پہونچا ہی بہار کا جو مژدہ +
گدرایا ہی کیسا گلون کا جوبن
مستون کی روش ہی آتی جاتی
اپنی بھی آپ سے خبر نہین ہی
گو بجی ہین فضاے متحان مین
ابھرا ابھرا گلون کا جوبن
یون نکہت گل ہی مست پھرتی
دامان نظر جیدا لبسنتی
لالہ کی قبا وہ ارغوانی
ہر گل کے لباس کا جدا رنگ
نسترن کہین یاسمن کہین ہی
ہی وصف گلاب مین زبان لال
جوہی ہی چنبلی موتیا ہی
معشوق کی جیسی زلف برہم

کچھ اور ہی رنگ ہی چمن کا
ہی اوج پہ کیا چمن کا اقبال
پھرتی ہی نسیم لڑکھڑاتی
گلشن سے جو لائی ہین ہوائین
ہین ہمہ تن بگوش سب جہان مین
کس شوق سے ولولے سے ہر آن
جسطرح پھرے کوئی براتی
ہر شاخ پہ بلبلون کے غنچے
جنا کا لباس زعفرانی
جس پھول کی دیکھتا ہون نکہت
شبو کہین نسترن کہین ہی
دیکھا کرے ہر بشر ہر اک دم
بیلا کیوڑا مہک رہا ہی
مرغان چمن کا وہ چہکنا

پھولون کا وہ دمبدم مہکنا
آنکھون مین کبھی ہی زیر افلاک
جسطرح فلک پہ عقد پروین
سوسن کا وہ پیرہن کبودی
بوندین شبنم کی مثل گوہر
لیتی ہین دل و جگر مین چٹکی
بسمل جسے دیکھکر ہو انسان

زردی جس پھول کی نظر آئے
سبزے کی بدن کی دھانی پوشاک
نرگس کے اشارے وہ گلون سے
مستی وہ لبون کی اودی اودی
وہ نہر روان کی آبشارین
دلکش وہ صدائین قمریون کی

ہر سون آنکھون مین پھول جائے
خوشئے انگور کے وہ رنگین
وہ ناز گلون کے بلبلون سے
وہ نیچے ہین بہار روے گل پر
تیغون کی ہین کند جیسی دھارین
مورون کا وہ رقص آفت جان

یہ عالم ہی کہ صحرا پھولون سے بھرا ہوا ہی لالہ داغدار کہین کھلا ہوا ہی سوسن کی کہین بہار طاؤسان دشت کی کسی جا پکار گل صدبرگ کے جابجا اشجار کسی طرف کیوڑا کسی طرف موتیا ایک طرف گلاب کے درخت بیحد جوہی اور چنبیلی کی تو کوئی حد نہین یہ دشت وہ ہی کہ جسکے اوپر لاکھ چمن نثار ہین یہان ہر قسم کی بہار جا در آبشار پہاڑ سے اس طرح گرتی ہی کہ بے برسات کی برسات معلوم ہوتی ہی عجب قدرت صانع حقیقی ہی یہ سمان یہ رنگ دیکھکر رستم ثانی بھی حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگے اور اپنے سردارون سے فرمانے لگے کہ یہ عجب دشت ہی اگر اسکو گلشن شداد کہین تو زیبا ہی بلبتہ اگر فردوس بر روے زمین است ہمین است و ہمین است و ہمین است ہی عجب مقام دلکش ہی کہ جان و روح کو تازگی اور قلب کو سرور حاصل ہی زمانہ جو بہار کا ہی تو دیکھو کیا رنگ ہو رہا ہی اور کیا اچھا وقت ہی کہ دل یہی چاہتا ہی کہ یہان قیام کرین صید و شکار مین مشغول رہین کیونکہ یہان شکار بھی بیحد ہوگا بعد کو دیکھا جائیگا سردارون نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہمارا تو یہ حال ہی اور یہ دل چاہتا ہی کہ یہ سمان ہمیشہ دیکھا کرین طبیعت کسیطرح سیر نہین ہوتی ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ پھر دیر کاہیکی ہی کوئی مقام مناسب دیکھکر خیمہ وغیرہ برپا کرو اور خود مع چند سردارون کے ایک طرف سیر کرتے ہوے چلے ہو کہ محرور مزاج تھے انکی تو یہ حالت ہوئی کہ ہوا جو ٹھنڈی ٹھنڈی بدن مین لگی تو بند قبا کھول دیے کہ جسکی وجہ سے تمام جسم کو ایک فرحت ملی اور جو کہ عاشق مزاج تھے اُنھون نے جب یہ سمان دیکھا فوراً طبیعت نے وحشت کی لی اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی پڑھنے لگا شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + دگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + کوئی کہنے لگا اندنون جوش جنون ہی ترے دیوانے کو + لوگ ہر سو سے چلے آتے ہین سمجھانے کو + آہ کچھ اُنکو خبر عاشق بیدل کی نہین + آتا ہی پیک اجل اب اُسے لے جانے کو اور اسی طرح ہر عاشق تن شعر عاشقانہ پڑھ رہا تھا کوئی کچھ شعر عبرت آمیز جوش وحشت مین زبان پر لایا +

صبح دم طائران خوش الحان
آج دیکھا تو خار بالکل تھے

پڑھتے ہین کل من علیہا فان
کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم

کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
آج اُس جا ہی آشیانۂ بوم

یہ رنگ یہ ڈھنگ ہر سردار کا تھا کوئی مدحت و ثنا کر رہا تھا کوئی یاد محبوب مین سرد آہین بھر رہا تھا کوئی تصور خیال معشوق مین رو رہا تھا اور اُسکو اپنے پیش نظر کر رہا تھا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا اشعار

کہان مین کہان سامنا یار کا
کہ دیکھون ان آنکھون سے دیدار یار

کہان گل کہان مرتبہ خار کا

مرے بخت برگشتہ سے ہی امید

ہر ایک کی یہی حالت تھی ادھر سب ملازمان شاہی نے ایک مقام عمدہ اور پر فضا دیکھکر قریبے خیمہ شاہی و ناموس برپا کیا وہان یہ حالت ہوگئی کہ جابجا بارگاہین اور اسکے ستون وچوبے چوبے رویان چھولداریان استادہ ہونے لگین اور قناتین کھینچی گئین فوج بھی اُترنے لگی کوسون تک سوائے خیمون اور بارگاہون کے کچھ نظر نہین آتا تھا بازارین لگ گئین دکانین کھل گئین کٹورا بجنے لگا ہر طرف خرید و فروخت جاری ہوگئی اُدھر کارپردازون نے بارگاہ واسطے شاہزادہ رستم ثانی کے محمل کا شانی کہ

جسپر کام زردوزی کیا ہوا تھا بعد زیب و زینت آراستہ کی کہ جسکا قبہ کلس قبۂ فلک سے ہمسری کرتا تھا اور
شعاع اُس قبہ کی شعاع آفتاب پر چشمک زن تھی جب سب سامان درست ہو چکا خیمہ ناموس مین ناموس کو
اُتروایا ادھر اُس بارگاہ کو آراستہ کیا کہ شاہزادہ سیر صحرا کر کے مع سردارون کے داخل بارگاہ ہوا سب اپنے
مقام پر متمکن ہوے کہ شاہزادہ رستم ثانی نے اپنے سردارون سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ کیا رنگ دیتا ہی کہ ہمنے
کسقدر جانفشانی کی اور کسقدر ملکون کو فتح کیا مگر صاحبقران ثانی نے کبھی ہماری جانفشانی کی داد ندی سواے
بدیع الملک کے اور کوئی اُنکے سامنے حقیقت نہین رکھتا ہی بھلا ایسی حالت مین کیا کسی کو امید ہوا دریہ امر
بھی آپ سب پر ظاہر ہی کہ اُنکو ہمیشہ دست راستیون سے محبت اور رغبت رہی اور دست چپی چاہین کہ ہم
اپنی جانین دیدین تاکہ وہ تعریف کرین تو یہ کبھی نہوگا اور نہ ہوا ہی ہمیشہ جو کچھ کیا وہ دست چپیون نے کیا جسقدر ملک
اسلام آباد ہوے وہ سب اُنکی کوشش وسعی سے ہوے ورنہ کبھی نہ ہوتے خیر یہ سب تو ظاہر و ہویدا ہی اسی
سبب سے مین اُنکے لشکر سے نکل آیا ہون اور علیحدہ ہو گیا ہون کہ جبتک کوئی کار نمایان نہ کرونگا کہ جو دست راستیان
کے امکان سے خارج ہو اور جسکے سبب سے میری قدر ہو اور وہ بھی یہ خیال کرین کہ ہان رستم بھی برابر ہمہ
بدیع الملک کے ہی جبتک لشکر مین نجاؤنگا یہ سنکر سردارون نے عرض کیا کہ کیا آپنے کوئی ایسے کام
نہین کیے ہین جو کہ لائق تعریف ہون حضور وہ تو بدیع الملک کی موجودگی مین کسی کو کچھ جانتے ہی نہین حضور
نے بھی وہ وہ کام کیے ہین کہ اگر بدیع الملک اُن کامون کو کرتے تو کبھی نہ ہو سکتے حضور نے ایسے
طلسم فتح کیے ہین کہ جنکا مثل و نظیر اس صفحۂ ہستی پر نہین تھا شاہزادہ نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا
کہ اب اس ذکر کو دور کرو اور کچھ ذکر کرو کہ اسکے سننے سے رنج ہوتا ہی جو کچھ کیا وہ ہمنے دین اسلام کے
رواج دینے کو کیا ہمکو کسیکی قدر کرنے اور نہ کرنے سے کچھ علاقہ نہین ہی سردار خاموش ہو رہے ایک عرصہ تک
محفل سکوت مین ہی سب خاموش بیٹھے رہے کہ بعد ایک لحہ بھر کے شاہزادے نے سردارون سے
فرمایا کہ آج تو ہمنے بسبب کسل راہ کے قصد صید افگنی کا نہین کیا کل صبح کو ضرور واسطے صید و شکار کے چلین گے
لہذا اے سیارہ ثانی تمکو حکم دیا جاتا ہی کہ کل صبح کو سامان شکار درست کرو اور سب اسباب شکار موجود ہوتا
کہ ہم شکار کو جائین اور اپنا دل بہلائین ہمارا قصد ہی کہ چندے یہان قیام کرین اور بعد کو یہان سے کسی طرف
کو کوچ کرین آئندہ جو اُسکی مصلحت بندہ ہر امر مین مجبور ہی جو وہ چاہیگا وہ ہوگا یہ فرما کر سب سردارون کو اپنے
پاس بلا کر یہ فرمایا کہ کل صبح کو آپ لوگ سامان شکار سے درست ہو کے تشریف لائیگا کیونکہ اس صحرا
مین شکار بہت ہی چندے سیر و شکار مین بسر کرین سبنے عرض کیا کہ بہت بہتر مرضی مولی از ہمہ اولی اتنے مین
شام ہو گئی کیونکہ قریب شام تو وہان پہونچے تھے شاہزادے نے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے مقام
قیام پر گیا شاہزادہ بھی اپنے خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا بعد فراغت نماز و خاصہ مسہری پر آرام فرمایا
ہر عہدہ دار اپنے اپنے عہدے پر مقرر ہوا ادھر سیارہ نے بعد برخاست ہونے دربار کے باہر آکر
داروغۂ جانوران شکاری کو حکم دیا کہ کل صبح کو سب جانور لیکر حاضر در دولت ہونا کیونکہ شاہزادے کا ارادہ شکار کا
ہی یہ حکم دیکر لشکر کا پہرہ چوکی مقرر کیا اور ان سب کامون سے فرصت کر کے اپنے مقام آرام پر گئے ادھر خیمہ
مین باآرام بستر راحت پر آرام کیا ہر سردار بھی اپنے اپنے خیمون مین آرام پذیر ہوا یہان صدا سے حاضر باش
بیدار باش بلند ہو گئی طلایہ پھرنے لگا چونکہ کسی غنیم کا تو خوف تھا نہین تمام لشکر تھکا ماندہ راہ کا تھا خوب آرام سے
اپنے اپنے بسترون پر سو رہے سب راحت گزین ہوا یہانتک کہ غزال شب نے طرف صیاد آفرینش کے رم کیا
اور شہنشاہ شب ہمراہ اپنے رفیقون کے جلوخانۂ مغرب مین گیا یعنی وہ وقت آیا کہ ستارۂ سحری آسمان پر

چمکا اور ہر ذیروح خواب راحت سے بیدار ہوا ادھر لشکر مین صداے اذان بلند ہوئی ہر سردار اُٹھا اور وضو کرکے مصروف عبادت پروردگار ہوا ادھر شاہزادے کو خواصان محل نے بیدار کیا شاہزادہ نے بعد فراغت امور ضروری وضو کیا اور طرف خیمۂ عبادت کے روانہ ہوے ادھر شاہ خاور تیغ شعاعی کو حمائل کرکے واسطے صید افگنی بہرام کے میدان فلک مین کاشانۂ مشرق پر برآمد ہوا اور اپنے نور سے تمام عالم کو روشن کیا اُدھر طائران خوش الحان درخت صحرا پر بیٹھے ہوے بالحان داؤدی حمد معبود حقیقی کر رہے ہین اور زبانون مین اسکی وحدانیت کا دم بھر رہے ہین ادھر سیارہ بھی بستر خواب سے اُٹھا وضو کرکے عبادت خدا کو ادا کیا اور لباس پہنکر طرف خیمہ شاہزادہ کے روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے نماز سحر سے فراغت کرکے وظائف مین مشغول ہوے کہ اتنے مین سیارہ حاضر ہوا اور خاموش عقب مین استادہ ہو رہا کہ شاہزادہ نے وظیفہ ختم فرمایا اور دعا کرنے مین مصروف ہوے بعد دعا کے سجدۂ شکر ادا فرمایا اور سر اپنا سجدہ سے اُٹھایا اور سیارہ کی طرف دیکھا اُسنے جھک کر مجرا کیا شاہزادہ نے فرمایا کہ ہمارا صندوق اسلحہ حاضر کرو کیونکہ یہی وقت تو شکار کا ہی سیارہ نے فوراً صندوق اسلحہ حاضر کیا شاہزادے نے پوشاک شکاری زیب جسم فرمائی اور سلاح جسم پر آراستہ کیے ادھر سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور اپنے اپنے ترکیان تیز رفتار پر سوار ہوکر طرف خیمۂ عبادت کے چلے اور وہان آن کر منتظر آمد شاہزادہ کے ہوے اُدھر میر شکار نے سب سامان شکار کا حاضر کیا کہ اس عرصہ مین شاہزادہ برامد ہوا سبکا مجرا اور سلام ہوا ہر سردار سے بخندہ پیشانی شاہزادہ نے کلام کیا کہ سائیس نے اسپ خاص حاضر کیا شاہزادہ سوار ہوا اور رخ میدان کا کیا اور مع اپنے سرداران نامدار و سیارۂ ثانی کے واسطے شکار کے روانہ ہوے وہ وقت ہی کہ آفتاب ابھی تک بلند نہین ہوا ہی سہانہ سہانہ وقت ہی جا بجا دھوپ معلوم ہوتی ہی طائر اپنے اپنے نشیمنون مین بیٹھے ہین نسیم سحری چل رہی ہی گلہاے رنگارنگ مہک رہے ہین جب جھونکا باد صبا کا آتا ہی دماغ جان معطر ہو جاتا ہی ایک طرف طائران صحرا زمزمہ سنج ہین ایک جانب تدروان دشت قہقہہ زن ہین ایک جانب بلبلین گلون سے خوش فعلیان کر رہی ہین ایک مقام پر طاؤسان طناز بعد کرشمہ و ناز رقص کر رہے ہین فاختہ کی صداے کوکو چلی آتی ہی قمریان اپنی زبان مین حق سرہ کہہ رہی ہین سبزہ پر قدرت باری ہی تمام صحرا خوشبوے گل سے مہکا ہوا ہی کہین جا موتیا کھلا ہی کہین موگرا کہین لالہ کی بہار ہی کہین گل صد برگ کھلے ہوے ہین یہ حالت دشت ہی ادھر شاہزادہ سیر صحرا کرتا ہوا ہمراہ اپنے رفیقون کے چلا جاتا ہی ہواے خنک جو چل رہی ہی تو دل ہر ایک کا خوش ہی وجد کی حالت پیدا ہی طائرون نے ایسا محو کر دیا ہی کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہین شاہزادے نے یہ رنگ دیکھکر بند قبا کھول دیئے ہر ایک سردار نے بھی اپنی قباؤن کے بند کھول دیے ہین ہوا جو لگتی ہی دل باغ باغ ہوا جاتا ہی روح کو تازگی ہوتی ہی مارے خنکی کے آنکھین بند ہوئی جاتی ہین ایک عالم سرور ہی رنج و کلفت دور ہی اور عقب مین سب سامان شکاری موجود ہی یعنی تانگون پر چیتے چاندی سونے کی زنجیرون مین بندھے ہوے بیٹھے ہین ملازم اُنکی خدمتگو وردیان کارچوبی پہنے ہوے ہمراہ ہین اُنکے بعد ڈوریے وردیان کارچوبی پہنے ہوے اور ڈوریان تازی کتون کی ہاتھون مین جو کہ کلابتو کی بٹی ہوئی تھین اور بھنور کلیان سونے کی اُنکے گلون مین پڑی ہوئی تھین بعد اُنکے بازدار بازون کو ہاتھون پر بٹھائے ہوے اُنکے پاؤن مین ننھی ننھی طلائی زنجیرین پڑی ہوئی اور اسی طرح شکاری جانور مثل شاہین وغیرہ کے لیے ہوے چلے آتے ہین اور شاہزادہ سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہانتک کہ ایک جگہ بہت سے درخت گنجان تھے وہان جو پہونچے تو کیا دیکھا کہ درمیان اُن درختون کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی اور اُسکے برابر ایک حوض بہت پاکیزہ آب شفاف سے بھرا ہوا ہی اور لب گردان اسکی بلور کی ہی اور وہ دس گز ۱

سے دس گز دور معلوم ہوتا ہی یہ دیکھکر شاہزادے نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی یہ کسی بادشاہ کی شکارگاہ ہی کہ وہ یہان آکر بعد فراغت شکار بیٹھتا ہی اور شغل شراب وکباب کرتا ہی یہ فرماکر اپنے باز کو ملازم سے لیا اور شکار پر چھوڑا بموجب اشعار چو در نالید و مد طبلک باز + در آمد مرغ صید افگن بہ پرواز + روان شد بر ہوا باز سبکتر + جہان شد خالی از کبک و کبوتر + اسی طرح ہر سردار نے باز کو چھوڑا باز ہوا پر گئے اور بعد تیز پروازی جاکر اپنے پنجون مین طائران بلند پرواز کو گرفتار کرلاے مثل کبوتر وکبک کے تا دیر جانوران پرند کا شکار کھیلا کہ اتنے مین چند قراول دوڑتے ہوے حاضر خدمت ہوے اور مجرا کرکے عرض کیا کہ حضور یہان سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک دھانون کا کھیت ہی اسمین بہت سے ہرن چرا کرتے ہین یہ سنکر شاہزادے نے سردارون سے ارشاد کیا کہ اب پرندون کا شکار ہو چکا اب چلو چرندون کا شکار کھیلین یہ فرماکر گھوڑے کی باگ لی اور ہمراہ ان قراولون کے طرف اس کھیت کے روانہ ہوے ادھر سب سردار بھی عقب مین گھوڑے اٹھاکر چلے یہانتک کہ جب قریب کھیت کے پہونچے تو دیکھا کہ واقعی ہزارہا ہرن چراین مشغول ہین انھون نے جو گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سنی تو اپنے کان کھڑے کیے اور چوکڑیان بھرتے ہوے ایک طرف جست وخیز کرتے ہوے بھاگے یہ دیکھکر شاہزادے نے گھوڑا اٹھایا اور کمان دوش سے اور تیر ترکش سے یازدہ مشتی زرنگ خدنگ سفتہ سوفار عقاب پر لیکر بہرہ کمان مین پیوستہ کیا اور عقب مین اسکے گھوڑا ڈالا اسی طرح ہر سردار نے ایک ایک ہرن کو تاک لیا اور گھوڑا اسکے پیچھے ڈالا مگر وہ ہرن کہ جسکے عقب مین گھوڑا شاہزادے نے ڈالا تھا جست وخیز کرتا ہوا ایک طرف کو روانہ ہوا یہ گھوڑا اڑاے ہوے چلے جاتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ یہ کہین ٹھہرے تو مین شکار کردن یہانتک کہ سب سردار پیچھے رہگئے اور یہ دور نکل گئے اور بہت عاجز ہوے مگر تعاقب نہ چھوڑا یہانتک کہ خود بھی عرق عرق ہو گئے اور گھوڑا بھی پسینے مین غرق ہوگیا کہ وہ ہرن ایک مقام جاکر تھما تھا کہ انھون نے تیر مارا کہ اسکے دہنے پٹھے پر پڑا اور بائین کو توڑکر نکل گیا وہ لڑکھڑاکر گرا یہ فوراً گھوڑے سے کودے اور اسکو بقربانی پہونچایا اور اس انتظار مین ٹھہرے کہ کوئی ملازم آئے تو اسکو لشکر مین لے چلین یہ خیال کرکے چونکہ بہت تھکے تھے اور گھوڑا بھی تھک گیا تھا زین پوش کو ایک درخت کے سایے مین بچھا دیا اور گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگا اور آپ اس زین پوش پر بیٹھ گئے اور انتظار کرنے لگے کہ سامنے سے ایک اور ہرن جست وخیز کرتا ہوا پیدا ہوا جیسے ہی وہ سامنے شاہزادے کے پہونچا شاہزادے نے کمان اٹھاکر اور تیر گوشہ کمان مین پیوستہ کرکے مارا اور وہ تیر کھاکر کوئی دو قدم چلا تھا کہ گر پڑا شاہزادے نے اسکو بھی بقربانی پہونچایا اور کھینچکر اسے ہرن کے پاس لاکر ڈال دیا اب انکی نظر جو اسپر پڑتی ہی تو دیکھا کہ ایک تیر اسکے بائین پٹھے پر پڑا ہی مگر کاری نہین لگا ہی اس سبب سے یہ ہرن نہین گرا شاہزادے نے وہ تیر کھینچا کہ دیکھون یہ تیر کسکا ہی شاید ہمارے کسی سردار کا ہو یہ ابھی اچھی طرح اسکو دیکھنے نہ پائے تھے کہ جس طرف سے وہ ہرن آیا تھا ایک بگولہ گرد کا اس طرف سے بلند ہوا یہ اس طرف دیکھنے لگے کہ یکایک وہ بگولہ شق ہوا اور اسمین سے ایک سوار پیدا ہوا قباے سبز قلمکار در بر تیر وکمان ہاتھ مین گھوڑے کو بگٹٹ بھگاے ہوے چلا آتا ہی اور خود عرق مین ڈوبا ہوا ہی اور گھوڑا بھی ازسر تا پا پسینے مین غرق ہی اور یہ حالت ہی کہ ہانپ رہا ہی مگر دم نہین لیتا ہی چلا آتا ہی وہان پہونچکر اسنے چارون طرف نگاہ دوڑائی اور اپنے صید کو تلاش کیا جب کہین نپایا تو آگے بڑھا جب قریب شاہزادے کے آیا تو اپنے صید کو انکے سامنے بدین صورت پایا یہ دیکھکر بہت طیش آیا کہ تمام چہرہ سرخ ہوگیا اور منہ سے کف جاری ہوا اور بغیظ وغضب شاہزادے سے کہا کہ ای اجل رسیدہ تونے بڑا غضب کیا کہ میرا شکار صید کیا مین اسکے پیچھے بڑی دیر سے سرگردان تھا اور یہ تیر بھی کھاکر بھاگا تھا اگر تو نہ شکار کرتا تو

کہین نہ کہین گر ہی پڑتا مین اسکو ضرور شکار کرتا مین بھی بہت ہلکان ہوا اور میرا گھوڑا بھی شاہزادے نے جواب دیا کہ اے عزیز یہ شکار موجود ہے تم لیجاؤ بلکہ یہ دوسرا شکار بھی لیلو کہ مین تمھارے لطف مین خلل انداز ہوا ہون اور مجھکو نہین معلوم تھا کہ یہ تمھارا صید ہے ورنہ کبھی نہ اسکو شکار کرتا بھائی مجھسے خطا ہوئی اسنے جواب دیا کہ واہ کیا خوب ایک تو میرے لطف مین خلل انداز ہوا اور دوسرے مجھکو حمال بنایا اور محتاج خیال کیا کہ دوسرا شکار مجھکو دیتا ہے مین کیا گوشت کا محتاج ہون مین تو کہان سے نہین معلوم آتا ہون کہ میرا لشکر بھی چھوٹ گیا اور ہمراہی بھی رہگئے اور مین اسکے عقب مین چلا آیا یہان آکر اسنے تیر کھایا تھا مگر کاری نہین پڑا تھا ورنہ وہین گر پڑتا اسکو تونے مردہ جانکر شکار کرلیا تجکو مردہ کشی کی عادت ہے شاہزادے نے مسکرا کر جواب دیا اسقدر غصہ نفرمائیے آپ تشریف لائیے آپکے ملازم آتے ہونگے انکے ہمراہ دونون کو لیجائیگا یہ مین کب کہتا ہون کہ آپ محتاج ہین مین تو یہ نہین جانتا تھا کہ یہ تیر خوردہ ہے ورنہ کبھی اسکو تیر نہ مارتا جب اسکو شکار کرلیا تب دیکھا کہ ایک تیر اسکے بازو سے نکلا مین پورا پڑھنے بھی نہ پایا تھا کہ آپ آگئے مین نے حاضر کردیا مجھے کوئی عذر نہین ہے اسنے پھر ترش ہوکر جواب دیا کہ پھر وہی سکھے جاتا ہے اگر تجھکو اپنی جان بچانا ہے تو ان دونون شکارون کو اٹھاکر میرے ہمراہ لے چل اور میرے لشکر مین پہونچادے ورنہ مین تجھکو بہت سخت سزا دونگا شاہزادے یہ سنکر جواب دیا کہ جتنا مین تمسے عجز کرتا ہون تم یہ جانتے ہو کہ یہ دب گئے ہین مین صرف اس وجہ سے تمسے عجز کرتا ہون کہ کیا فائدہ جو فساد ہو کیا تمنے مجھکو مزدور خیال کیا ہے جو یہ کہتے ہو کہ دونون شکار میرے لشکر مین پہونچادو ذرا ہوش مین آؤ کسیکا جنگل پراجارا نہین ہے جو آپ اتنا قرق تمام جنگل پر بٹھاتے ہین لیس لے لیس اپنی زبان کو روکیے اور جدھر سے آئے ہین اس طرف کو چلے جائیے مین نے کیا گناہ کیا جو ہرن کو شکار کرلیا وہ جب میرے سامنے آیا تیر بارادہ گر پڑا مین نے اسکو لقربانی پہونچایا مجھے کوئی علم غیب نہ تھا کہ یہ تمھارا شکار ہے اگر مین تمھارے سامنے سے اسکو بھگاکر شکار کرتا تو تمکو یہ زیبا تھا کہ ایسے کلمات مکتے اور تم کیا مجھکو سزائے سخت دوگے تمسے ایک ہرن تو شکار ہو نہ سکا اور وہ تیر کھاکر بھاگ آیا تم شیرون کو کیا سزا دوگے بس اسمین خیریت ہے کہ اپنا شکار لیکر چلے جاؤ کیون زیادہ گفتگو کو طول دیتے ہو اگر مجھکو غصہ آجائیگا تو مین ایک بال بھی پھر ندونگا اور بیکار کا فساد ہوگا یہ تقریر اسنے سنکر نہایت غیظ مین آکر جواب دیا کہ لیجیے این گل دیگر شگفت کہ آپ کو ابھی تک غصہ نہین آیا ہے اجی حضرت اسمین خیریت ہے کہ آپ اسکو اٹھاکر لیچلیے بہت تقریر نہ کیجیے کیا آپنے مجھکو بھی کوئی بودا تصور کیا ہے جو یہ کہتے ہین کہ مین ایک بال بھی ندونگا اجی یہ خیال خام ہے آپ کو یہ لےچلنا ہوگا اگر تقریر کیجیے گا تو مین اس شکار کے عوض مین آپ کو شکار کرونگا اپنی جوانی پر رحم کھائیے اور یہ جنگل تو ہمارا نخچیر گاہ ہے بڑے بڑے بہادرون کا میرے خوف سے زہرہ آب ہوتا ہے آجتک یہان کبھی کسی نے شکار نہین کھیلا ہے سوائے میرے ایک تو یہ کہ میری صیدگاہ مین شکار کھیلا اور دوسرے میرے صید کو شکار کیا اور اسپر یہ تقریر مجھکو آپ بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین دیکھون کہ کیونکر اس شکار کو آپ نہین لے چلتے ہین مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہے کہ پہلے وہ یونہین لاف وگزاف کرتے ہین مگر جب کڑی پڑتی ہے تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہے کیا آپ اسکو نہ لیجائیگا اتنا تامل نہ کیجیے گا ورنہ بزور شمشیر لیچلنا ہوگا یہ کلام غیظ آمیز سنکر شاہزادے نے ہنسکر جواب دیا کہ آپ تو خود بخود بگڑے جاتے ہین اگر ایسی شمشیر میان سے نکلی پڑتی ہے تو پھر انتظار کاہیکا یہی گو یہی میدان آئیے بسم اللہ اور یہ جو آپنے فرمایا کہ مین نے بڑے بڑے بہادرون کو دیکھا ہے کہ پہلے وہ یونہی بکتے ہین مگر جب مشکل پڑتی ہے تو وہ جانتے ہین کہ یہان ہمسے بھی کوئی بہادر ہے بزور شمشیر لیجائیگا تو یہ امر صحیح ہے مگر مین نے تو ابھی تک کچھ لاف وگزاف نہین کیا اور نہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ہم لاف وگزاف کرین لاف وگزاف کو ہم ہمیشہ خراب

جہا سنتے ہین اور جو بہادر ہونگے اُنکے نزدیک بھی یہ امر بالکل خلاف ہوگا اور جو کچھ لاف وگزاف کیا ہے وہ آپہی نے کیا ہے اور اسکا خیال کرنا کہ ہمسے بڑھکر کوئی بہادر نہین ہے یہ بھی خلاف ہے بلکہ یہین حماقت کی دلیل ہے کیونکہ خداوند تعالےٰ نے ایک سے ایک بہادر اور افضل خلق کیا ہے اور یہ اسکی دلیل مین ہے فضلنا بعضہم علیٰ بعض مین تو یہ کبھی نہین کہتا ہون کہ تمھسا کوئی بہادر نہین ہے آپ خود بیکار دباؤ ڈالتے ہین اور یہ جو قول آپکا ہے کہ بزور شمشیر سے چلوگے تو غیر ممکن ہے کیونکہ کوئی ہمارے سامنے تلوار کا نام تک نہین لے سکتا ہے تلوار کا میان سے کھینچنا تو ایک امر مشکل ہے ہم اُس بیشہ کے رہنے والے ہین جو تلوار کو آری اور گرز کو بیکار اور نیزون کو تنکا خیال کرتے ہین اور جو تلوار باندھتا ہے پہلے اُنکا نام لیتا ہے پھر تلوار باندھتا ہے یہ آپکا بالکل خیال خام اور تصور ناتمام ہے مین جہانتک آپکا پاس کرتا ہون اور یہ خیال کرتا ہون کہ آپ سے کیا لڑون وہانتک آپ زیادتی کرتے ہین اپنی جوانی پر رحم کھائیے شیرون کے مُنھ پر نہ آئیے ورنہ زک اُٹھائیگا یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ دب گئے مین دبا نہین ہون آپکی تو کیا مجال ہے کہ آپ مجھسے اُٹھواکر لیجائیے مریخ فلک بھی تو یہان آکر اپنا زور دکھاوے تو وہ بھی ہم خیال مین نہین لاتے ہین اُسکو طفل مکتب جانتے ہین انسان کی کیا حقیقت دیو ہمارے سامنے کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین اور ہماری تلوار کا لوہا مانے ہوے ہین ہمارے نام سے تپ لرزہ انکو آتا ہے وہ بھی تو ہمارے سامنے بہادری کا نام نہین لیتے ہین اُسنے جواب دیا کہ مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے بہت شہ زور اور بڑے بہادر معلوم ہوتے ہین جی ہان دیو ضرور آپکے نام سے کانپتے ہونگے اور آپکی تلوار کا لوہا مانتے ہونگے یہ دباؤ آپ کسپر ڈالتے ہین یہان کوئی اسکو خیال مین کبھی نہین لاتا ہے بس بس زیادہ میرے اوپر رحم نہ کیجیے مین لیجیے یہان موجود ہون ذرا مین بھی آپکی بہادری دیکھون یا یہ زبانی گفتگو ہی ہے مین نے تو آجتک کسیکو نہین دیکھا جو میرے سامنے آئے اور بہادری کا نام لے اب شاہزادہ رستم ثانی نے ترش ہوکر جواب دیا کہ زیادہ بیہودہ نہ بکیے اپنی راہ لیجیے کیون بیکار غصہ دلاتے ہین اب آپ مجھکو یہان سے اُٹھا ہی تو لے جائینگے مین موجود ہون دیکھون تو سہی مگر یہ خیال کرتا ہون کہ اب آپ ایسے طفل کے مقابلہ کو کیا اُٹھون اور کیون بیکار زحمت کرون آپکے جو جی مین آئے وہ حربہ مجھپر کیجیے دیکھیے مین کیونکر آپکو رد کرتا ہون اور آپکو بھی زیر کرتا ہون وہ لوگ بہادر نہونگے جو آپکے سامنے بہادری کا نام بھی لیتے ہونگے ہم تو رستم وقت سے بھی نہین ڈرتے ہین جو آپکی ان باتون سے ڈر جائینگے ہم لاکھون کی تو کچھ حقیقت نہین جانتے ہین بلکہ تنہا لاکھون مین شمشیر زنی کرتے ہین اور انکو شکست فاش ایک دم مین دیتے ہین تو ہم ایک دو کی کچھ اصل نہین سمجھتے آپ یہ کیا کہتے ہین کہ تمکو یہان سے تلوار سے چلنا ہوگا شاید آپ سے بہادرون سے سابقہ نہین پڑا ہے اُسنے جو یہ تقریر سنی نہایت پیچ و تاب کھایا اور غیظ مین آکر یہ کہا کہ ہمنے بھی اکثر سنا تھا کہ کچھ لوگ ایسے بہادر ہین کہ جو لاکھون مین تنہا شمشیر زنی کرتے ہین مگر دیکھا نہ تھا آج معلوم ہوا کہ وہ لوگ آپ ہی ہین خیر اس سے مجھے کچھ مطلب نہین اور نہ غرض ہے شاید ایسا ہی ہو مگر میرے خیال مین یہ آتا ہے کہ جنہین آپ شمشیر زنی تنہا کرتے ہین وہ لاکھون نہ ہونگے بلکہ کروڑون ہونگے آپ فراموش کر گئے ہین یہان آپکی وہ شمشیر زنی اُس وقت معلوم ہوگی کہ جس وقت یہ دونون آپکو یہان سے اُٹھا کر لیچلنا ہونگے اُس وقت ہم دریافت کرینگے کہ اب بتائیے وہ شمشیر زنی آپکی کہان ہے اور کدھر گئی اسی حجت و تکرار و تقریر بیکار مین وہ سردار جو اُسکے عقب مین چلے آتے تھے پہونچ گئے اُنھون نے دور سے جو دیکھا کہ ہمارے شاہزادے سے اور ایک شخص غیر سے کچھ گفتگو ہو رہی ہے اور شاہزادہ ہر بار طرف قبضۂ شمشیر کے دیکھتا ہے اور رہجاتا ہے اُنھون نے یہ خیال کیا کہ یہ کیا بات ہے فوراً گھوڑے دوڑا کر قریب آئے یہان آنکر یہ دیکھا کہ ایک شخص ہے کہ چہرہ اُسکا

مثل آفتاب جہانتاب کے روشن ہی اور چہرے سے شان بہادری اور دلاوری ہیدا ہی اور زین پوش پر بیٹھا ہی مگر
یہ حالت ہی کہ غرض اسکو کچھ پروا نہین ہی بے اندیشہ بیٹھا ہوا ہی اور ہر بات کا جواب مسکرا کر دیتا ہی مگر شاہزادہ بہت برہم
ہو رہا ہی اُنھون نے قریب آکر شاہزادے سے کہا کہ کیا واقعہ ہی بیان فرمائیے کہ ہم بھی سنین آ نے انکی
طرف دیکھکر جواب دیا کہ یہ جو بیٹھے ہین اُنھون نے میرے شکارگاہ مین شکار کھیلا ہی ایک تو یہ خطا کی دوسرے
اُسپر یہ طرہ کیا کہ میرے شکار کو کہ جسکو مین نے تیر مارا تھا وہ تیر کھا کر بھاگا تھا مردہ جانکر شکار کر لیا معلوم
ہوا کہ انکی عادت مردہ کشی کی ہی اگر مین نہ آجاتا تو یہ دونون چلے جاتے یہ بڑی خیر ہو گئی کہ مین آگیا ورنہ آج
سارے دن مین اپنے شکار کی تلاش مین پریشان ہوتا جب مین نے انسے کہا تو یہ جواب دیا کہ مجھکو معلوم نہ تھا
اور اسکا علم نہ تھا کہ یہ شکار آپکا ہی ورنہ مین شکار نہ کرتا اگر آپکا ہی تو موجود ہی لیجائیے اور اسکے عوض مین کہ مینے
اسکو شکار کر لیا ہی یہ دوسرا شکار بھی لیجائیے یہ کہنا انکا مجھکو از حد ناگوار گذرا کہ گویا ہم محتاج ہین اور انکے
شکار کے بھوکے ہین تو اسکے عوض مین انسے یہ کہا کہ آپ یہ دونون شکار اُٹھا کر میرے لشکر مین پہونچا دیجیے اُسکے
جواب مین اُنھون نے یہ جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا اسیلئے میری انکی حجت و تکرار ہی اُن سنتے ہی شاہزادہ رستم
ثانی سے کہا کہ اسمین آپکا کیا ہرج ہی جو شاہزادہ فرماتا ہی وہ کیون نہین کرتے ہین بیکار کی تکرار کرتے ہین اور
قصہ کو طول دیتے ہین آپس مین فساد ہوگا اور نوبت شمشیر زنی کی ہونچیگی کیونکہ یہ جو زبان سے کہتے ہین وہی
کرنے مین جاہے اسمین کچھ ہو جاے یہ کسی سے خوف و خطر نہین کرتے ہین انکی شمشیر زنی اور جوانمردی
کی شہرت چہار طرف ہی انکی ہیبت شمشیر سے سب خوف کرتے ہین انکا نام لیتے ہوے کانپتے ہین کیون جہالت
کرتے ہو اور اُنکے سامنے تلوار کا نام لیتے ہو شاہزادہ رستم ثانی نے جواب دیا کہ آپ مجھکو بڑے خیرخواہ
معلوم ہوتے ہین اور انکو آپہی لوگون نے بہادر بنایا ہی وہ نامرد ہونگے جو انکے سامنے تلوار کا نام نہ لیتے ہونگے
اور انکے نام سے کانپتے ہونگے اسمین کیا ہرج ہی کہ یہ خود ان دونون ہرنون کو اُٹھا کر میرے لشکر تک پہونچا دین
کوئی انکو تکلیف نہوگی صرف زحمت راہ ہوگی اور مین تو اب یہان سے ایک قدم نہین ہل سکتا ہون اگر انکو
یہ دعوی ہی کہ مین جوانمرد ہون تو مین بھی کوئی نامرد اور ذلیل قوم کا نہین ہون اگر انکو یہ عادت ہی کہ جو کہتے ہین وہی
کرتے ہین تو ہمارا بھی یہی عادت ہی کہ سر کٹ جائے مگر بات نجاے اتنو آپ اتنے ہین بھلا یہان سے مجھکو
اُٹھا تو لیجائیے مین دیکھون تو کیسی آپ مین جرأت ہی میرا اُٹھنا تو ایک امر مشکل ہی ان ہرنون مین سے کسیکو
ہاتھ لگا کر دیکھ لیجیے کہ کتنون کے یہان سر لوٹتے پھرتے ہین اور کتنے مجروح مثل لبسمل پھڑکتے ہین مین تو
تنہا ہون آپ لوگ اسقدر ہین اب انکو اور جرأت ہوگئی ہوگی یہان کچھ خوف و اندیشہ نہین ہی آپ لوگون کا اگر
جی چاہے تو ایک ایک مقابلہ کر لے ورنہ اگر خوف ہو تو سب ملکر ایکبار حملہ کرین مین کسی طرح عاجز و مجبور نہین ہون
مین مثل پروانون کے جانتا ہون شمع کو ہجوم پروانہ گان سے کیا ضرر ہوتا ہی وہ آپ جلکر خاک ہو جاتے ہین
مین جہانتک ٹالتا ہون آپ لوگ وہان تک منہ پر چڑھے آتے ہین پھر مین کہتا ہون کہ جنگل پر کسیکا اجارا
نہین ہی جو آپ لوگ اسقدر فرق بٹھاتے ہین یہ اچھا فرق ہی زمین خدا کی ہی کہ جسکا کوئی سواے خدا کے مالک
نہین ہی اور اگر یہ کہا جاے کہ یہ ہمارا شکارگاہ ہی تو کوئی اسپر آپکا نام نہین تحریر ہی کہ جسکی وجہ سے آپ کی
ثابت ہو اگر ایسا تھا تو نگہبان مقرر کیے ہوتے کہ وہ بیٹھے ہوے ہر آیندہ روند کو منع کرتے کہ یہان نہ آؤ یہ
شکارگاہ ہمارے شاہزادے کی ہی اگر یہ نہین ہی تو جسکا جی چاہیگا وہ آنکر ضرور شکار کھیلیگا اُن سبنے
جواب دیا کہ آپ اُٹھیے اور چلیے ورنہ بہت خرابی ہوگی کیون اسقدر آپ نصیحت و فہمایش کرتے ہین دیر ہوتی
ہی دن چڑھ رہا ہی تمازت آفتاب زیادہ ہوتی ہی ہمارے شاہزادے کو تکلیف ہوگی اگر نہ اُٹھیے گا تو پھر

تم آپکو بزور اُٹھا لینگے اور بے چین گئے یہ کہکر ایک سردار انمین سے جو اپنے کو بہت بہادر خیال کرتا تھا تلوار کھینچکر
آگے بڑھا شاہزادہ اُسی طرح بیٹھا رہا یہ دیکھکر اُسکے شاہزادے نے اسکو منع کیا اور کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین انسے سمجھے لیتا ہون
کیونکہ بیٹے سے مجھسے اور انسے تکرار ہو رہی تھی یہ خیال کرینگے کہ یہ صرف انکے بھروسے پر بہادری کا نام لیتے ہین اور
دم بھرتے ہین اور اسی سبب سے ابتک حجت و تکرار کرتے رہے تو مین کسیکے بھروسے پر نہین بڑھتا ہون صرف مجھکو اپنی
قوت بازو پر ناز ہی یہ کہکر اور وہ نیزہ جو کہ ہاتھ مین تھا اُسکو سیدھا کیا اور کہا کہ مین تلوار کیا میان سے لون اُسے
نیزے پر اُٹھائے لیتا ہون اور آواز دی کہ ہوشیار ہو جائیے آخر ہمکو تکلیف دی یہ دیکھکر وہ سردار ہٹ گیا اور تماشہ
دیکھنے لگا ادھر اُسنے نیزے کو تکان دیکر اور گھوڑے کو پیچھے ہٹا کر شاہزادہ پر نیزہ مارا شاہزادہ اُسی طرح
بیٹھا رہا اور انی سنان سے آنکھ لڑی رہی جب دیکھا کہ سنان نیزہ قریب آگئی تو فوراً ہاتھ بڑھا کر اور سنان کو بچا کر
ہاتھ ڈال دیا اور گرفت مین لاکر اس زور سے جھٹکا دیا کہ اگر وہ چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ شانے پر سے اکھڑ جائے
گھبرا کر چھوڑ دیا اُنھون نے وہ نیزہ قبضہ مین لاکر یہ کہا کہ ایسے کس بل پر آپکو بڑا بھروسا تھا اسکی کیا اصل ہی ایسے
ایسے تنکے مین نے بہت سے توڑ ڈالے ہین یہ تو طفل ناآزمودہ کار کا کھیل ہی یہ کہکر اُسکو مثل تنکے کے توڑ ڈالا
اور پھینکدیا یہ دیکھکر وہ جو سردار پہلے بڑھا تھا اب کی مرتبہ پھر تلوار میان سے لیکر بڑھا اور کہا کہ آپ ہٹ جائیے
مین سمجھے لیتا ہون یہ یون نہ مانینگے مین تلوار سے انکا کام تمام کیے دیتا ہون اُسنے جواب دیا نہین
تمہاری کوئی ضرورت نہین ہی مین نے یہ خیال کیا تھا کہ ان پر تلوار کیا اُٹھاؤن نیزے سے کام نکال لون مگر یہ
بھی کچھ فن سپہ گری جانتے ہین دیکھون کہ اب تلوار سے کیونکر بچتے ہین یہ کہکر تلوار میان سے لی اور علم کرکے
شاہزادے پر لگائی انھون نے اُسکو خیال مین لاکر جب قریب سر پہونچی تو وہان سے جست کی اور اُسکے گھوڑے کے
پیچھے آکر اُسکے دونون پاؤن اگلے ایک ہاتھ سے اور دونون پاؤن پچھلے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر زور کیا اور یا
یا حیدر کرار کہکر اُسکو مع گھوڑے کے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا یہان جب اُسکا وار خالی گیا اور اُسنے اپنے
کو زمین سے مع گھوڑے کے بلند پایا اور نشیب و فراز دنیا نظر آیا تو بہت گھبرایا اور خیال کرنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہوا
اب جو بغور دیکھا تو انکو بھی جگہ پر نہ پایا تو بہت متعجب ہوا ادھر انھون نے آواز دی کہ ہر تنفر کہ تجھکو اسطرح
زمین پر ٹپکون کہ مع گھوڑے کے سرمہ سا ہو جائے اور یہ کہکر چاہا کہ گرد سر چرخ دون جب اُسنے یہ رنگ دیکھا
اور خیال کیا کہ لنگر مار دون پھر یہ خیال کیا کہ اگر لنگر مارا اور اس جوان نے اتنے عرصہ مین زمین پر دے مارا
تو استخوان چورہ چورہ ہو جائینگے بہتر یہ ہی کہ کود پڑون بس فوراً گھوڑے پر سے کود پڑا زمین پر آکر بدحواس ہو گیا
ادھر انھون نے گھوڑے کو ہلکا پاکر خیال کیا کہ وہ کود پڑا اپنی جان بچا گیا مگر تم بھی کچھ زور دکھا دو یہ خیال
کرکے شاہزادے نے گھوڑے کو گرد سر چرخ دیا اور اس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا اور
اُسکے استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے اور ہچکی لیکر مر گیا آواز دی کہ دیکھ ہمارے زور کو کیا کہون کہ اگر تو کود
نہ پڑتا تو معلوم ہوتا ساری جوانمردی کا حال کھل جاتا بہت زورون پر چڑھا ہوا تھا کہان جاتا ہی میرے
ہاتھ سے مین اب کب چھوڑتا ہون یہ کہکر سنبھل کر کھڑے ہو گئے ادھر اُن لوگون نے جو یہ قوت و طاقت
دیکھی بدحواس ہو گئے طائر روح قفس جسم سے مارے خوف کے پرواز پر آمادہ ہو گئے اور حیرت سے آپسمین
کہنے لگے کہ زہے قوت و خہے طاقت یہ زور آجتک سنا ہی نہ تھا آنکھ سے دیکھنا تو دیگر شئی ہی مگر آج دیکھا
ایسے جوان کہان پیدا ہوتے ہین ہمارا شاہزادہ بھی کوئی کم نہین ہی مگر یہ جوان تو کچھ اس سے بھی زیادہ معلوم ہوتا ہی
دیکھو تو مع گھوڑے اُٹھا لیا اگر وہ کود نہ پڑتے تو بڑی خرابی ہوتی خداوند نے خوب بچایا ایک نے جواب دیا
کہ یہ کیا معلوم تھا کہ وہ یہ چالاکی کرینگے ورنہ وہ ہوشیار رہتے کبھی غافل نہوتے وہ بھی ایسا لنگر مارتے کہ

کر یہ گھوڑے سے کے نیچے دب جاتے پھر باہر آنے کی نوبت نہوتی سب جوانمردی کھلجاتی مگر کیا پھرتی کی ہر مگر اب نہ بچینگے ضرور قتل ہونگے میان گھوڑے کی مفت جان گئی اُسکی قضا ہی آئی تھی اُسپر اُس شاہزادے نے حواس درست کرکے آواز دی کہ ارے تو نے مفت مین ایک بے زبان کی جان لی اگر یہ مجھکو معلوم ہوتا کہ یہ حرکت ہوگی تو کبھی نہ گھوڑے پر سے وار کرتا زمین پر آگرا نہ ہر یہ کرتا ایسا گھوڑا اب مجھکو ممکن نہوگا خیر خبردار ہوجا اور یہ نہ کہنا کہ خبردار نکیا تھا اب میرے وار سے بچ تو جانیں یہ کہکر پھر دہی تلوار علم کی اور بقوت تمام شاہزادے پر لگائی ادھر شاہزادے نے دھار تلوار کی بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی اور کمربند مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچا پہلے زور مین سر سے بلند کرلیا اور کہا کہ دیکھا نشیب و فراز عالم تبا تو جوانمرد ہی یا ہم یہ کہکر چاہا کہ گرد سر چرخ دون کہ وہ جو سردار ہر مرتبہ بڑھنے کا قصد کرتا تھا اور اُسکو اُسکا شاہزادہ منع کرتا تھا اُسکو تاب نرہی فوراً تلوار میان سے لیکر چلا اور آتے ہی وار کیا شاہزادے نے اُسکے وار کو بھی ترچھا ہوکر خالی دیا اور بایان ہاتھ اُسکے کمربند مین ڈالکر اُسکو بھی اُٹھالیا اور سر سے بلند کیا اور کہا کہ ہی شرط کہ دونون کو آپس مین لڑادون کہ دونون کے مغز پاش پاش ہوجائین اور اس طرح زمین پر مارون کہ پیوند زمین ہوجاؤ اُس وقت تو چالاکی سے بچ گئے ورنہ اُسی وقت کام تمام تھا اب معلوم ہوا کہ اب تم دونون کی قضا ساتھ تھی یہ کہکر گرد سر چرخ دینا شروع کیا یہ حال دیکھکر اور لوگ جو جو کہ کھڑے تھے وہ تلوارین لیکر شاہزادے کی طرف چلے اور چاہا کہ حملہ کرین شاہزادے نے کہا کہ کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو اور کیون انکو قتل کرانا چاہتے ہو آؤ اپنے وار کردیہ کہکر اُن دونون کو اُنکے سامنے کردیا کہ لو اب اپنے ہاتھون کی صفائی دیکھو اور مین بھی دیکھون کہ تمہارے ہاتھون مین کیسی قوت ہی یہ جو اُنھون نے دیکھا تو سب پیچھے ہٹ گئے اور تلوارین میان مین کرلین اور آپس مین کہنے لگے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ ہمنے اپنے ولی نعمت کو نشانہ کیا تھا اُٹھین وہ ہاتھ جو انپر اُٹھین اب کیا تدبیر کرین کہ یہ دونون صاحب انکے ہاتھ سے بچین اگر ہم حملہ کرتے ہین تو وہ انکو سپر بناتے ہین ایسی حالت مین ہم مجبور ہین ادھر اُن دونون نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ کسی طرح تو رہائی پائین مگر شیر کے پنجون سے کب چھوٹتے تھے جان کشاکش مین پڑ گئی ہر زندگی کی امید جاتی رہی ہر آخر عاجز ہوکر پکارے کہ الامان الامان شاہزادے نے جواب دیا کہ الامان لبشرط ایمان اُنھون نے جواب دیا کہ آپ ہمکو چھوڑ دین ہم اپنی سزا کو پہونچ گئے جو کچھ آپ فرمائین گے ہم بسر و چشم منظور کرینگے جیسی ہمنے گستاخی کی ویسی سزا پائی ہم یہ نجانتے تھے کہ آپ ایسے جوانمرد ہین شاہزادے نے ہاتھ سے بہ آہستہ زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ لو اُٹھو اور اپنے حواس درست کرو اب کبھی کسی سے ایسی سخت کلامی نکرنا اُدھر جب اُن لوگون نے دیکھا کہ ان دونون کو اُنھون نے زمین پر رکھ دیا تو وہ سب کے سب تلوارین لیکر دوڑے اور حملہ آور ہوے کہ اُسکے شاہزادے نے اشارے سے منع کیا کہ خبردار ایسی حرکت نکرنا مین نے اطاعت اس شہزادہ کی اختیار کی ہر ایسا جوانمرد صفحۂ ہستی پر کوئی نہین ہر کہ جو ایسے مقابلہ کر سکے کیون اپنی جانین مفت رائگان کرتے ہو مین تو انکا غلام حلقہ بگوش ہون جو یہ فرمائینگے وہ مین قبول کرونگا بلکہ اب مین اپنے ملک کو بھی واپس ہوکر نجاؤنگا انکی غلامی مین ہمیشہ شامل جاکر دن کے رہونگا یہ اشارہ وہ لوگ سنکر ٹھہر گئے اُدھر شاہزادہ دوڑکر شاہزادہ رستم ثانی کے قدمون پر گرا شاہزادے نے اُسکا سر اُٹھاکر اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ کیون اسقدر بدحواس ہوتے ہو مجھے تمسے کسی قسم کا کینہ نہین ہر بھائی بہادر جتک لنے سے زبردست نہین دیکھتے ہین اُنکی اطاعت نہین کرتے ہین تمنے کیا نقصان کیا بہت اچھا کیا جو کچھ کہ مجھکو کہا اُسنے عرض کیا کہ آپ میری خطا معاف کرین اور اب بار بار اسکا ذکر نفرمائین مین محجوب ہوتا ہون اور آپ یہ تو فرمایئے کہ آپکا مذہب کیا ہر کیونکہ ابھی آپنے یہ فرمایا کہ امان لبشرط

ایمان یہ کیونکر آپ کو ثابت ہوا کہ میرا مذہب دوسرا ہی شاہزادے سنے جواب دیا کہ مین مسلمان ہون اور تمھارے مذہب کا حال اس سے ثابت ہوا کہ تم مسلمان نہین ہو اور تمھارے گلے مین ایک تصویر پڑی ہی پہلے تو مین نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ تصویر کسی معشوق کی ہی جو تم اسکو گلے مین ڈالے ہو مگر جب مین نے دیکھا کہ اسی قسم کی تصویرین ان سبھی کے گلون مین ہین اور یہ تصویر سبکو بہت عزیز ہی اور سب بہت عظمت اسکی کرتے ہین تو خیال کیا کہ یہ لوگ تصویر پرست ہین مین نے خیال کیا کہ اب انسے مقابلہ کرنا فرض ہی اور انکو مسلمان کرنا واجب ہی یہ وجہ تھی سے تو اب چلو بیٹھین جبتک کہ ہمارے لشکر کے لوگ آجائین یہ کہکر اسکا ہاتھ پکڑ کر لے آئے اور اسے زین پوش پر بٹھایا اور آپ بھی اسکے برابر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اب تو کوئی حجت و تکرار نہین باقی ہی جو ہم کہین وہ قبول کرو پہلے تو دین اسلام قبول کرو اور بعد اسکے اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو اور یہ بیان کرو کہ یہ کیا مذہب ہی بعد اسکے اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے لشکر اور باشندگان شہر کو مسلمان کرو مسجدین بناؤ اسنے جواب دیا کہ غلام کو سب کچھ منظور ہی اور سب باتین عرض کرونگا مگر آپ یہ فرمایئے کہ آپ کون صاحب ہین اور کیا اسم مبارک ہی شاہزادے نے فرمایا کہ مین ایک عبد ذلیل اس رب جلیل کا ہون اور میرا نام رستم ثانی ہی اور مین فرزند رشید ہون شاہزادہ ملک ایرج نامدار کا اور وہ فرزند ارجمند مین ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے اور وہ فرزند دلبند تھے شاہزادہ علمشاہ نوجوان کے جو کہ فرزند رشید تھے امیر حمزہ صاحبقران زلزلۂ آفاق ثانی سلیمان کے کہ جنکی ہیبت شمشیر سے پردۂ قاف مین اب تک دیوان فیل پیکر کو خواب نہین آتا ہی اور پردۂ قاف بالکل کفار و اشرار سے صاف دیا کیا ہی اور اب کوئی دیو وہان سرکشی نہین کرتا ہی مین اس خاندان کا ادنے ایک گل ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ مین نے لوریج ایسے پہلوان کا ایک ضرب شمشیر سے سر جدا کیا ہی مین ادھر اتفاق سے چلا آیا ہون مجھے کچھ رنج ہوگیا ہی امیر ثانی سے مگر مین نے وہ رنج ابتک ظاہر نہین کیا ہی اور بہانہ سیر و شکار کا کرکے چلا آیا ہون مگر لشکر نامور سب ہمراہ ہی اور انکا لشکر آجکل سرحد طلسم آئینہ مین ہی کیونکہ وہ طلسم فتح ہوگیا ہی اور اشراق جادو اور زہرہ ثانی اور نختگان اور لوریج قتل ہوئے اور آئینہ اندام جادو جو کہ اس طلسم مین خدائی کرتا تھا قبل فتح ہونے طلسم کے خوف سے ہم لوگون کے طلسم ایوان نہ طاق مین بھاگ گیا ہی اب یقین ہی کہ امیر ثانی اس طرف کو کوچ کرین مین اس طرف اس ارادے سے چلا آیا کہ اب اسکے لشکر سے علیحدہ ہوکر ملک گیری کرونگا کیونکہ اس لشکر مین میرا ایک ہم چشم ہی اس سے مجھے ہمیشہ بگاڑ رہتا وہ اپنے کو بہت بہادر خیال کرتا ہی اور صاحبقران ثانی بھی اسکا بہت خیال کرتے ہین اور پاس و لحاظ رکھتے ہین ایسی حالت مین سنے مین اپنا رہنا وہان مناسب نجانا یہ جنگل مجھکو اچھا معلوم ہوا یہان قیام کیا ہی کیونکہ یہان صید و شکار بہت تھا اس وجہ سے مین یہان مقیم ہوا بعد ایک ہفتہ عشرے کے یہان سے کوچ کرونگا یہ میری حقیقت ہی جو بیان کی اب تم اپنی کیفیت بیان کرو اسنے عرض کیا کہ مین بھی شہزادہ ہون شہر زرنگار کا اور نام میرا سلیمان زرنگاری ہی اور فرزند ہون مین زرنگار شاہ کا اور شہر میرا یہان سے قریب ہی اور متعلق ہی ایوان نہ طاق سے اور ہم سب تصویر پرست ہین اور خداوند ایوان نہ طاق کے بندے کہلاتے ہین ہم سب انکی تصویر کی بندگی کرتے ہین اور انکی تصویر کو سجدہ کرتے ہین اور یہان کا طریقہ یہ ہی کہ یہان سے قریب ایک دشت ہی کہ اسکو دشت بہار افزا کہتے ہین اور اسمین ایک دریاے سبز رنگ ہی اسی کے کنارے ایک ماہ کے بعد ہر ماہ کی پہلی کو میلہ ہوتا ہی اور اسی میلہ مین تمام اطراف و جوانب کے لوگ آتے ہین ہر مذہب کے لوگ ہوتے ہین شہر کے باشندے جمع ہوتے ہین اس میلہ مین ہم سب بھی جاتے ہین تین دن تک وہ میلہ جمع ہوتا ہی تیسرے

دن جب میلہ کا خوب مجمع ہو جاتا ہے تو کنارے دریا کے خود بخود ایک درخت پیدا ہوتا ہے اور وہی سب حقیقت اس درخت کی بیان کی جو کہ صنوبر شاہ نے صاحبقران گیتی ستان یعنی بدیع الملک سے بیان کی تھی اور باز سبز رنگ کا نکلنا اور سبکو پند و نصیحت کرنا اور تصویرون کا گلون سے غائب ہونا اور دوسری تصویرون کا خود بخود گلون مین آنا اور باز کا انکو پرستش کی جانب نصیحت کرنا اور پھر دریا مین جانا اور درخت کا غائب ہو جانا میلہ کا برخاست ہونا بیان کیا اور یہ بھی بآواز بیان کیا کہ ابکی جو میلہ ہوا تھا تو اس باز نے یہ بھی کہا تھا کہ ابکی ایک نئی قوم آباد ہوگی اور یہ قوم تباہ و برباد ہوگی خداوند کا حکم ہے کہ جسکی وجہ سے تمام میلہ مین تہلکہ پڑ گیا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ نئی قوم کون ہے وہ باز یہ خبر دیکر چلا گیا ہم لوگون نے جو کاہنون اور رمالون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوئی بدیع الملک نامی صاحبقران ہوگا اور وہ اس طلسم الوان نہ طاق کو فتح کریگا اور اسکا مذہب یہان جاری ہوگا اور وہ خداوند کی خدائی کو تباہ و برباد کریگا اور آئینہ اندام جادو اسکے خوف سے یہان آکر پوشیدہ ہوا ہے یہ سارا فساد اسکی ذات سے یہان پیدا ہوگا اسی کی خبر شاید خداوند نے دی ہے اب آپ کی زبانی بھی معلوم ہوا کہ آئینہ اندام جادو اپنے طلسم سے بھاگ کر ایوان نہ طاق مین بھاگ آیا ہے اور صاحبقران کا قصد بھی ہے کہ اس طلسم کو فتح کرین شاید وہی بدیع الملک ہون جو آپکے ہم چشم ہین یہ انھین کی خبر خداوند اور رمالون نے دی ہے تو شاہزادے نے جواب دیا کہ اول تو وہ صاحبقران کب ہین دوسرے انکو یہ زور و طاقت کیا ہے کہ وہ تنہا طلسم فتح کرین وہ ہمیشہ صاحبقران اور ہم لوگون کے بھروسے پر لڑا کرتے ہین شاید دونون ... اور بدیع الملک کو صاحبقران سمجھے کیونکہ بدیع الملک بھی صاحبقران کے ہمراہ ... اور مذہب باطل پرستی ترک کرکے یہ سنکر اسنے خوش کیا کہ آپکے مذہب ... رستم ثانی نوجوان نے اسکو کلمہ طیبہ تعلیم فرمایا وہ از سر صدق مع اپنے ہمراہیون کے کلمہ ... شاہزادے نے چند کلمہ وحدانیت خدا مین بفصاحت و بلاغت بیان فرمائے کہ زنگ کفر اسکے آئینہ دل سے بالکل دور ہوگیا اور وہ بڑا مسلمان دیندار ہوا اسی اثنا مین وہ سردار جو ہمراہ شاہزادہ رستم ثانی کے شکار کھیل رہے تھے اور ہرنون پر گھوڑے ڈالے تھے اور سب متفرق ہوگئے تھے اور شاہزادہ اس طرف کو تعاقب مین ہرن کے چلا آیا تھا اور یہان آکر ہرن کو صید کیا اور دوسرا ہرن بھی شکار کیا تھا اور ان سردارون کے انتظار مین بیٹھا تھا کہ یہ واقعہ پیش ہوا اب وہ سردار شاہزادے کو تلاش کرتے ہوئے اور اپنے صید شکار کیے ہوئے اور شکار بند سے باندھے ہوئے اس خیال مین چلے آتے ہین کہ جہان شاہزادہ ملیگا وہان انکے کباب لگائین گے پہلے شاہزادے کو کھلائینگے بعد اسکے آپ کھائین گے اسی خیال مین یہ وہان پہونچے دور سے کیا دیکھا کہ کچھ لوگ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھے ہین اور کچھ لوگ کھڑے ہین اور چند گھوڑے چرا کر رہے ہین یہ دیکھکر انھون نے خیال کیا کہ شاید ہمارا شاہزادہ ہو اور کچھ لوگ انکو لشکر کے مثل ہمارے ساتھ مل گئے ہون وہ انکے ہمراہ مشغول ہون یہ خیال کرتے ہوئے آگے بڑھے جب تھوڑا فاصلہ رہا تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ سب اجنبی ہین جنکو ہم پہچانتے نہین اور وہ جو گھوڑے چرا کر رہے ہین انمین ایک گھوڑا شاہزادے کا بھی ہے اب جو بغور دیکھا تو ایک گھوڑے کو زمین پر مردہ پایا کہ جسکے استخوان بالکل چورہ ہو گئے تھے دل مین خیال کرنے لگے کہ یا الٰہی یہ کیا واقعہ ہے اگر یہ کہین کہ شاہزادے سے اور کسی سے جنگ ہوئی تو پھر گھوڑا شاہزادے کا خالی کیون ہے کیونکہ وہ شیر بیشہ شجاعت ایسا نہین ہے کہ کوئی اسکو زیر کرسکے اگر وہ زخمی ہوجاتے تو گھوڑا انکو ضرور نکال لیجاتا یہ عجیب واقعہ ہے یہ خیال کرتے ہوئے جب بالکل قریب پہونچے تو یہ دیکھا کہ شاہزادہ صحیح و سالم ... زیر درخت بیٹھا ہے اور ایک جوان کہ

کہ جسکے چہرے سے فرشاہی ہویدا ہی وہ آپکی خدمت مین حاضر ہی اور چند سردار معزز بھی خدمت مین بیٹھے ہین
اور بہت سے مثل غلامون کے دست بستہ استادہ ہین یہ دیکھکر انکی جان مین جان آئی اور شکر خدا کیا کہ
اتنے مین شاہزادے کی نگاہ انپر پڑگئی پکار کر فرمایا کہ ای سہراب بن لندھور تم بھی ادھر آؤ مین تو تمھارا
بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا تمنے اسقدر دیر کہان لگائی اور باقی سردار کہان ہین سہراب بن لندھور
نے بڑھکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ وہ بھی حاضر ہین یہ عرض کرکے بعجلت آگے بڑھے کہ عقب سے اور
سردار بھی آئے مثل شاہزادہ مانندرانی و بہزان ترکستانی و گرشاسپ شبستانی و مملوک بن مالک و عقیل
بن مقبل و شکیل بن عادی و صمصام بن بہرام یہ بھی سب کے سب مجرا کرکے آگئے ور انکو بھی اشارہ
ہوا بیٹھنے کا سب اپنے اپنے زین پوش بچھا کر بیٹھ گئے ایک طرف سے سیارہ ثانی بھی تلاش کرتا ہوا آنکلا
جب یہ سب آگئے تو شاہزادے نے ان لوگون سے کہا کہ آپ ہی میرے سردارون کو دیکھا یہ سب
میرے ہاتھ پیر ہین مین ان سبکے بھروسے پر پہلوانی کرتا ہون ان سبنے جواب دیا کہ ہم سب آپ کے
غلام حلقہ بگوش ہین اور آپ ہمارے مالک و سردار ہین یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم غلامون کو کیون شرمندہ
کرتے ہین مگر شاہزادہ سلیمان نے اور اسکے ہمراہیون نے جو ان سبکو دیکھا تو ہر ایک کو اپنے اپنے
وقت کا رستم اور اسفندیار پایا دل مین خیال کیا کہ جب انکے سردار ایسے ہین کہ جو ایک ایک لاکھ کو کافی
ہی تو یہ ضرور ایسے ہین جیسا کہ انکو ہمنے سنا اور ابھی اپنی آنکھ سے دیکھا ان سردارون کے سامنے ہمارے شاہزادے
کی کیا حقیقت ہی جب انھون نے انکو زیر کیا تو ہمارے شاہزادے کے زیر کرنے مین کتنی بڑی بات ہی اور یہ
خیال سلیمان نے بھی اپنے دل مین کیا جب یہ سب آگئے تو شاہزادے سے عرض کرنے لگے کہ حضور
کچھ انکی صفت و ثنا بیان کرین کہ یہ کون صاحب ہین شاہزادے نے ابتدا سے انتہا تک کل کیفیت بیان
کی اور یہ فرمایا کہ یہ شاہزادے ہین شہر زرنگار کے یہ شکار کھیلنے یہان آئے تھے مجھسے ملاقات ہو گئی
دو گھڑی کے واسطے یہان بیٹھ گئے ہین چلے جائینگے اس بیان مین یہ نہین بیان کیا تھا کہ مجھسے ایسے
تکرار ہوئی اور نوبت بجنگ پہونچی اور مین نے انکو زیر کیا ہی یہ چھوڑ دیا تھا وہ سب سنکر خاموش ہو رہے کہ اتنے
مین شاہزادے نے سیارہ سے فرمایا کہ ای بھائی سیارہ تم یہ شکار اٹھالو اور طرف لشکر کے لے چلو ہم سب
بھی چلتے ہین کہ یہان دھوپ بہت ہی اور وقت قریب دوپہر کے گذرا ہی اور کچھ ہمنے کھایا پیا بھی نہین ہی اب
تشنگی بہت شدت سے معلوم ہوتی ہی اب لشکر مین چلکر اسکے کباب کھائینگے اور یہ بھی اپنے مسکن کو جائین کہ انکو
یہان بڑی دیر ہو رہی ہی اسلئے لشکر مین سبکو انکا انتظار ہوگا یہ سنکر سلیمان زرنگاری نے عرض کیا کہ
یہ آپنے کیا فرمایا کہ یہ اپنے مسکن کو جائین مین تو اب حضور کے قدمون سے جدا نہین ہونگا کیسا لشکر کیسا شہر کیسے
مان باپ مین نے سبکو چھوڑا حضور کی غلامی اختیار کی اگر میرے لشکر کو میرا ساتھ دینا ہوگا تو میرے پاس چلا
آئیگا اور جسکو میری ہمراہی نہ منظور ہوگی وہ اپنے شہر کو چلا جائیگا مین تو اب کبھی آپکے قدمون سے جدا
نہ ہونگا یہ کہکر ان لوگون سے کہا کہ جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جسکو میری ہمراہی نہ قبول ہو
وہ لشکر مین جائے اور لشکر کو بھی میرے حال سے آگاہ کرے اسمین بھی جن لوگون کو میری ہمراہی منظور ہو
اسی شہریار کے لشکر مین خیمہ و خرگاہ لیکر چلے آئین اور اگر نہ آئین تو سب میرا مال و اسباب لیکر چلے جائین مجھے
کوئی غرض نہین ہی مجھے میرا خدا اور مدد لگا مجھے کچھ پروا نہین ہی مین اب کسیکا محتاج نہین ہون خدا میرے
شہریار کو قائم رکھے مجھے سب کچھ ملجائیگا مینے تخت سلطنت سے بھی ہاتھ اٹھایا انکا جسکو جی چاہے دیدین
مجھے کچھ علاقہ نہین ایسی ایسی سلطنتین مجھکو بہت ملجائینگی مگر ایسا قدردان سردار نہ ملیگا اور میرے باپ سے

میری کل کیفیت بیان کر دینا اور اُسنے کہدیا کہ دین اسلام قبول کرین کہ اس سے بڑھکر کوئی دین نہین ہی عجب روشن اور متبرک دین ہی مین بہت خوش ہوا اس دین مین آگیا مین نے تو باطل پرستی ترک کی اُن لوگون نے جواب دیا یہ آپ کیا فرماتے ہین ہم کب ایسے قدردان کے قدم چھوڑتے ہین اور کب رنگ رفاقت ترک کرتے ہین ہمین اُسنے کیا کام ہی ہم تو ہمیشہ آپکے مطیع رہے اور آپکو اپنا مالک جانا ہمسے تو یہ ہنوگا کہ ہم اُسکے پاس جائین اور ایسے دین روشن کو ترک کرین اور ہمیشہ گمراہ رہین ہم وہ لوگ ہین کہ اگر آپ کا کہین پسینہ گرے تو ہم اپنا خون گرادین آپ کو ہماری طرف سے ایسا خیال کرنا نہ چاہیے ہمکو آپ سے بڑا تعجب ہوا شاہزادہ سلیمان نے جواب دیا کہ مین کب کہتا ہون کہ تم ضرور جاؤ اور میری رفاقت ترک کرو اچھا اتنا تو کرو کہ میرے لشکر مین جاکر جو مین نے کہا ہی وہ تو کہدو اور میرا مال و اسباب تو لے آؤ اور جو لشکر آئے اُسکو بھی لیتے آؤ کہ اتنے مین رستم ثانی عالی مرتبت نے فرمایا کہ ای شاہزادہ سلیمان تم اپنے شہر کو جاؤ اور اپنے باپ کو مسلمان کرکے پھر میرے پاس چلے آنا مین ابھی کہین کوچ نہین کرونگا جبتک کہ مجھکو خبر لشکر صاحبقران کی نہ معلوم ہوگی مین لشکر مین جاکر ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرونگا جب وہ کچھ خبر لاکر دینگے جب مین کوچ کرونگا اس وقت تک تم بھی آجاؤگے اُسنے عرض کیا کہ یہ تو غلام سے ہنوگا کہ مین حضور کو چھوڑکر چلا جاؤن اگر انکی تقدیر مین مسلمان ہونا ہی تو وہ بھی دایرہ اسلام مین آجاوینگے حضور جسوقت اُس طرف کو نہضت فرماوینگے اور بہت سے ملک دایرہ دولت مین آوینگے تو وہ ملک بھی اسلام آباد ہوجاویگا شاہزادہ نے فرمایا کہ اب ہمکو فرض ہوا کہ ہم اُس طرف کو کوچ کرین خیر بعد دریافت خبر لشکر صاحبقرانی پہلے اُسی طرف کوچ کرینگے بعد اور ملکون کی خبر لینگے یہ فرماکر گھوڑے پر سوار ہوے اور طرف لشکر کے تشریف لے چلے راہ مین شاہزادہ سلیمان نے کل کیفیت اپنے قید ہونے کی سب سرداران شاہزادہ سے بیان کی اور کہا کہ نہ معلوم شہزادے نے کیون پوشیدہ کیا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ ان لوگون کا قاعدہ نہین ہی کہ کسی کو ذلیل کرین اپنی شان و شوکت بڑھائین یہ کبھی نہ بیان کرینگے مگر ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے بعد اسکے اُسنے اپنے چند سردارون کو لیکے سلیمان زرنگاری نے اپنے لشکر کو روانہ کیے کہ تم جاکر میرے لشکر کو لے آؤ وہ اُدھر کو روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر بھی ہوگا مگر ادھر شاہزادہ مع اپنے سردارون و شاہزادہ سلیمان اور اُسکے سردارون کے لشکر مین پہونچے اور جو بازار وغیرہ لشکر کا وغیرہ لیگیا وہ بھی ساتھ ہولیا تھا دن بھی قریب ڈھائی پہر کے گذر چکا ہی کہ یہ سب تشریف لشکر مین داخل ہوے شاہزادہ بارگاہ مین تشریف فرما ہوا ہر سردار آ آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گیا شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے واسطے زرنگار و کرسیان علی قدر مراتب بچھ گئین شاہزادہ سلیمان نے اتنا بڑا لشکر دیکھا کہ کبھی خواب مین نہ دیکھا تھا اسکو اپنے باپ کا رعب و جلال فراموش ہوگیا تھا اسکو بڑی حیرت ہوئی کہ خدا نے انکو اتنا بڑا لشکر دیا ہی کہ کوسون سوا خیمہ اور بارگاہون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی اور کیسے کیسے سردار ہین اب یہان وہ سردار بھی آگئے ہین جو ہمراہ شاہزادے کے شکار کو نہین گئے تھے اسکو ان سردارون کو دیکھکر اور حیرت ہوئی تمام بارگاہ کو جو نظر اُٹھا کر دیکھا زرنگارون اور کرسیون سے بھرا ہوا پایا کہین ایک نظر کو پاؤن رکھنے کی جگہ نہ تھی ہر زرنگار اور کرسی پر سردار کو بیٹھے ہوے دیکھا اپنے دل مین کہا کہ بیشک انکو زیبا ہی کہ جو کچھ نہ کہین مین کس قطار و شمار مین ہون مین ایسا نہ جانتا تھا یہ عزم و شان تو بادشاہ ہفت کشور کو بھی نہ میسر ہوگا جو انکو ہی یہ سب خداے کریم کی عنایت ہی جسکی یہ پرستش کرتے مین شکر ہی کہ ایسا قدردان آقا ہاتھ آیا یہ لطف تو کبھی سلطنت مین بھی نہوتا جو یہان ہوا یہ تو ابھی یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ اتنے مین بکاول نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ بڑی دیر سے تیار ہی دسترخوان چنا ہوا ہی شاہزادہ مع خاص خاص رفیقون کے اور شاہزادہ سلیمان اور اُسکے رفیقون کے نعمت خانے مین تشریف لائے

اور

اور خاصہ نوش کرنے مین مشغول ہوے کہ اتنے مین سیارہ نے وہ کباب بھی حاضر کیے جو کہ ہرن کے گوشت کے تیار کیے تھے سب نے ہمراہ شاہزادے کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت خاصہ ہمراہ شاہزادے کے پھر بارگاہ مین تشریف لائے لیتنے عرصہ مین وقت سہ پہر کا آگیا تھا کہ شاہزادہ بارگاہ مین آکر اپنے ونگل پر بیٹھا اور سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا ارباب نشاط کو لاؤ کچھ دیر دل بہلائین بعد اسکے جاکر آرام کرین کہ آج دن بھر تھکے ماندے ہین اور عرصہ دراز سے کچھ جلسہ وغیرہ بھی نہین ہوا ہی آج موقع بھی ہی اور میرا دل بھی چاہتا ہی لہذا کوئی طائفہ خوش گلو کو بلواؤ کہ وہ آکر گاوے فوراً سیارہ ثانی نے داروغۂ ارباب نشاط کو حکم فرمایا وہ فوراً طائفہ خوش گلو لیکر حاضر ہوا اور مطرب نے یہ غزل گانا شروع کی غزل

خراب ہو کوئی الفت مین یا تباہ رہے
وفا کے ساتھ مگر بات کا نباہ رہے
اگرچہ بے کس و لیوار بارگاہ رہے
یہ میرے ساتھ مرا مجمع گناہ رہے
مزا ملے تو کچھ ایجان دلون کے ملنے کا
کہ جنکے واسطے ہم مدتون تباہ رہے
تو پھر حضور کہان جاکے خیر خواہ رہے
رہین تباہ نہ دارفتگان الفت پھر
ذرا نگاہ سے لڑتی ہوئی نگاہ رہے
چلا ہون رحمت حق سے مقابلہ کے لیے
طریق عشق مین گرد سے دلکو راہ رہے
ہمارے دل ہی مین ہمکو وہ ملگئے یوسف

اہل محفل کو اسکی آواز اچھی معلوم ہوئی اس سے دوسری غزل کی فرمائش کی اسی طرح چند طائفے آئے اور ناچے اور گائے کہ شاہزادے کو خیال آیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر لشکر صاحبقران کے روانہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے سیارہ ثانی سے حکم کیا کہ چند ہرکارے واسطے خبر لشکر صاحبقرانی کے اسی وقت روانہ کردو اور یہ اُنسے کہدو کہ وہ فوراً خبر لشکر صاحبقرانی کی دریافت کرکے آئین کہ عرصہ دراز سے کچھ خبر لشکر صاحبقرانی کی نہین معلوم ہوئی ہی اس وجہ سے میرا دل بہت پریشان رہتا ہی یہ کہکر شاہزادہ پھر تماشا ناچ و رنگ مین مصروف ہوا شاہزادے کو مشغول ناچ و رنگ رکھا جاتا ہی اور ذکر ان سرداردن کا ہوتا ہی کہ جنکو شاہزادہ سلیمان نے واسطے لانے لشکر کے راہ سے روانہ کیا تھا ؀

اب کچھ حال ان سردارون کا بیان ہوتا ہی کہ جنکو راہ سے شاہزادہ سلیمان نے بھیجا تھا

کہ جب وہ سردار شاہزادہ سلیمان سے رخصت ہوکر لشکر مین پہونچے کل کیفیت اہل لشکر سے بیان کی اور جو پیغام کہ شاہزادے نے دیا تھا بیان کیا تمام لشکر نے یکزبان ہوکر جواب دیا کہ ہمکو تو شاہزادے سے غرض ہی ہمین نہ بادشاہ سے مطلب ہی نہ شہر زرنگار سے ہمنے بھی آج سے دین اسلام اختیار کیا اگر ہمارے شاہزادے نے اختیار کیا ہی تو ہم اُسکے مطیع و فرمانبردار ہین جہان وہ ہونگے وہان ہم بھی رہینگے جو مذہب اختیار کرینگے وہ ہم بھی اختیار کرینگے مگر چند سیاہ قلب ایسے تھے کہ انھون نے یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ شاہزادہ مسلمان ہوگیا اور اپنا دین آبائی ترک کیا اور اس شاہزادے کا مطیع ہوگیا اور ہمکو بھی اپنے ساتھ بد مذہب کرتا ہی ہم کبھی یہ گوارہ نہ کرینگے اگر زیر ہو گئے تھے تو بہ نکہ مسلمان ہوسکے ہوتے اور لشکر مین آکے اور شہرون سے مدد طلب کرکے مقابلہ کیا ہوتا ضرور فتحیاب ہوتے صرف اپنے زیر ہوجانے پر یہ گمان کیا کہ انکا دین برحق ہی اپنے لشکر مین بہت بڑے بڑے پہلوان موجود تھے کوئی نکوئی ضرور زیر کرتا تھا وہ اسکے یہ کیسے بزرگ لوگ تھے کہ جنھون نے انھین نہ سمجھایا وہ تو پھر لڑ نہ سکے تھے تم تو کبھی نہ اسکا مذہب اختیار کرنے ہم بادشاہ کو اسکی خبر کردینگے یہ خیال کرکے وہ سب کے سب اسی وقت لشکر سے پوشیدہ ہوکر بھاگ گئے دیکھیے پاس بادشاہ کے جاکر کیا فساد کرتے ہین انکی داستان پھر بیان ہوگی ادھر کل لشکر مع افسران فوج کے اسی وقت ان سردارون کے ہمراہ طرف شاہزادے کے روانہ ہوا اور جلد جلد راہ طے کرکے داخل لشکر فیروزی اثر ہوا یہان آکر وہ لشکر دیکھا کہ کبھی وہم و گمان نے بھی نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی سنا تھا اور نہ کبھی خواب مین دیکھا تھا سوائے بارگاہون اور خیمون کے کوئی شہر نظر نہ آتی تھی بازارین آراستہ تھین

آمد لشکر جو جاسوسان لشکر شاہزادہ نے دیکھی بڑھکر اپنے افسر کو خبر کی کہ ایک لشکر ہمارے لشکر کی طرف چلا آتا ہی قرینے سے معلوم ہوتا ہی کہ قصد اُسکا جنگ و پیکار کا نہین ہی کیونکہ علم لشکر سرنگون ہین مگر جمعیت کوئی اسّی ہزار کے قریب ہوگی کیا حکم ہوتا ہی اُسنے حکم دیا کہ جاکر دریافت کرو کہ اُسکے افسر کا کیا قصد ہی یہ فوراً روانہ ہو اودھر اُسکے افسرون سے جو اہل لشکر کو ذرہ کشش دیکھی تو خیال کیا کہ نہین معلوم یہ لشکر کسکا ہی کیونکہ ہم دو دفعہ بھیجے دو ہرکارے جو سرراہ گرانکو لینے گئے تھے وہ بھی راہ سے گئے تھے وہ نہین جانتے تھے اس سبب سے انھون نے بھی ہرکارے روانہ کیے کہ دریافت کرو کہ یہ لشکر کس شاہ کا ہی اگر یہی لشکر ہی تو ہم اپنے آنے کی خبر کرین اور اگر دوسرا لشکر ہی تو ہم اس لشکر کو تلاش کرین ہمارے گمان مین تو یہ لشکر اُسی شہریار کا معلوم ہوتا ہی مگر دریافت کر لینا ضروری ہی ہرکارے فوراً روانہ ہوئے ادھر سے جاسوسان لشکر اسلام روانہ ہوئے اسلیے اُنسے راہ مین ملاقات ہوئی ایک دوسرے کو دیکھکر مستفسر ہوا اُنھون نے کہا کہ ہم جاتے ہین اس لشکر کے دریافت حال کو کہ یہ لشکر کسکا ہی اگر یہ لشکر ہمارے شہریار کا ہی کہ جسکی ہمکو تلاش ہی تو عین ہماری خوشی ہی اور اگر یہ لشکر کسی دوسرے بادشاہ کا ہی تو ہمکو کوئی سروکار نہین ہی تم بتاؤ کہ اب تم کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اس لشکر کے دریافت حال کو جاتے ہین جو کہ چلا آتا ہی اگر اسکا قصد رزم و پیکار کا ہی تو ہم بھی اپنے سردار کو خبر کرین کہ وہ بھی تیار ہو جائین گو کہ یہ وقت جنگ کا نہین ہی کیا حریف سے عجیب ہی کہ وہ موقع پاکر یورش کرے تو اسوقت کیا ہو اُنھون نے پوچھا کہ تمھارے سردار کا کیا نام ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہمارے سردار کا نام رستم ثانی ہی اب بتاؤ کہ تم کسکو تلاش کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اسی لشکر کے تلاش مین آئے تھے اب تم ہمارے ساتھ چلو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم جاکر اپنے سردار کو خبر کردین کہ یہ لشکر بعزم جنگ نہین آتا ہی بلکہ یہ اسی لشکر کا متلاشی ہی یہ کہکر وہ اودھر پلٹے ادھر یہ پلٹے انھون نے آکر اپنے افسر سے کہا کہ یہ جو لشکر آتا تھا وہ متلاشی تھا ہمارے لشکر کا اور قصد جنگ نہین ہی اسکی خبر کرنا شاہزادے کو ضرور ہی وہ افسر جاسوسان فوراً بارگاہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل بارگاہ ہوا یہان ناچ و رنگ ہو رہا تھا کہ اسنے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور ایک لشکر اس طرف آتا تھا ہمنے خیال کیا کہ شاید بقصد جنگ آتا ہی ہمنے جاسوسون کو واسطے خبر کے روانہ کیا اُنھون نے دریافت جو کیا تو یہ معلوم ہوا کہ یہ لشکر حضور کے لشکر کا متلاشی ہی جیسا حکم ہو بجا لائین حکم ہوا کہ دریافت کرو کہ یہ لشکر ہی کسکا اور کیون ہمارے لشکر کا متلاشی ہی بہت جلد آنکر بیان کرو وہ افسر فوراً باہر آیا اور ہرکارون کو اسی خبر کے واسطے روانہ کیا اُدھر اس لشکر کے ہرکارون نے افسران لشکر کو خبر دی کہ یہ لشکر وہی ہی کہ جسکی خواہش رکھتے تھے جلد چلیے یہ سنکر وہ فوراً روانہ ہوئے اور جب قریب لشکر پہونچے تو ہرکارون نے آکر پوچھا کہ یہ لشکر کسکا ہی یہ تو معلوم ہوا کہ ہمارے لشکر کا متلاشی ہی مگر یہ تو معلوم ہو کہ کون متلاشی ہی اس لشکر کے افسرون نے جواب دیا کہ ہمارے شاہزادے نے اس شہریار کی اطاعت قبول کی ہی اور وہ اسی لشکر مین موجود ہی اور ہمکو بھی بلایا تھا اس سبب سے ہم آئے ہین ہمارے شاہزادے کا نام سلیمان زرنگاری ہی یہ سنکر ان ہرکارون نے کہا کہ آپ لوگ دم بھر یہان ٹھہرین ہم عرض کرلین جیسا کہ حکم ہوگا ہم آپکو فوراً حکم دینگے یہ سنکر وہ لوگ تھم گئے ادھر یہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے اور جو کچھ دریافت کیا تھا وہ افسر سے بیان کیا وہ فوراً بارگاہ مین گیا حسب قاعدہ اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور وہان وہی صحبت ناچ و رنگ تھی اور جو کچھ ہرکارون سے سنا تھا عرض کیا شاہزادہ نے سلیمان سے کہا کہ لو بھئی تمھارا لشکر بھی آگیا تم جاکر اپنے لشکر کو جاے مناسب دیکھکر فرودکش کرو کیونکہ وہ تھکا ہوا ہوگا وہ فوراً مجرا بجا لایا اور روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے اور سردارون سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے لشکر کو اچھی طرح اتارو اب صحبت ناچ و رنگ بھی موقوف ہو کیونکہ شام بالکل قریب ہی آن پہنچی

اب دربار برخاست کرتا ہون اور آرام کرونگا یہ کہکر دنگل سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور تشریف لیے گئے ادھر
سب سردار بھی اُٹھ کر باہر آئے اور سوار ہوکر عقب مین روانہ ہوئے ادھر سلیمان سوار ہوکر جب قریب اپنے
لشکر کے پہونچا تو اُسکے لشکر کے افسرون نے اپنے شاہزادے کو دیکھ کر لشکر کو قرینہ سے صف بستہ کیا
اور سلامی کی اور سب پیادہ ہوکر روانہ ہوئے یہ ابھی قریب نہ پہونچے تھے کہ وہ سردار جنکو حکم شاہزادے
نے اُنکے پاس جانے کا دیا تھا پہونچ گئے سلیمان نے کہا کہ آپ نے کیون زحمت فرمائی مین تو آگیا تھا
جواب دیا کہ آپ کے آنے کے بعد شاہزادے نے ہمسے فرمایا کہ تم لوگ بھی جاؤ اور معقول جگہہ دیکھ کر
سب لشکر کو اُتروا دو اور خود دربار برخاست کرکے تشریف لے گئے وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ وا
رے نصیب میرے کہ مجھکو ایسا آقا ملا کہ جو کہ ہمہ تن خلق ہے اور کیا تقدیر میری ہے کہ مین راہ ضلالت سے
اُسکے قدمون کی بدولت راہ نیک پر آیا اُن سب نے جواب دیا کہ ہم بھی تو اُسکے سبب سے اپنا ملک و
مال چھوڑ کے انکی خدمت مین حاضر ہین کہ ایسا آقا ملنا بہت دشوار ہے یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے تھے کہ وہ
افسر قریب آگئے اور سلام و مجرا بجا لائے ان سب نے بھی جواب سلام دیا سلیمان اپنے لشکر مین
آیا فوراً سب لشکر کو لیکر اسی وقت داخل لشکر ہوا شاہزادے نے اسکا بھی خیال نہ کیا کہ شام ہو گئی ہے
اُسی وقت لشکر مین روشنی کرادی اور جا بے عمدہ دیکھ کر اُترا ہونے کا حکم دیا ادھر جلد جلد فراشون نے
بارگاہ واسطے شاہزادے کے استادہ کی اور تمام لشکر کے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے جب بارگاہ آمادہ
ہو چکی تو سلیمان زرنگار بھی اپنی بارگاہ مین داخل ہوا ادھر تمام لشکر کے بھی خیمہ دوپہر تک برپا ہو گئے کہ
زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی اُس وقت لشکر شاہزادہ رستم ثانی مین طلایہ پھرنے لگا اس خیال سے کہ لشکر
نیا آیا ہوا ہے کہین ایسا نہ پوشیدہ ہوکر کوئی چور چکار نہ آگیا ہو اور پہرے جا بجا مقرر ہو گئے تمام لشکر مین صدائین
ہوشیار باش اور بیدار باش کی بلند ہوگئین ہر ایک آسودہ ہوا یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہو گیا اور
خانہ شب سے صبح برآمد ہوئی ہر ایک لشکر مین بیدار ہوا شاہزادہ بھی خواب راحت سے بیدار ہوا نماز
وغیرہ سے فراغت کرکے پوشاک پہنکے بارگاہ مین تشریف لایا ہر سردار بھی اپنے خیمون مین بیدار ہوکر آنے
لگے شاہزادہ سلیمان بھی اپنی بارگاہ سے آیا جب سب جمع ہو گئے تو حکم سے شاہزادے کے سراچے
بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے اور سب سیر صحرا کر رہے ہین اور کچھ ذکر لشکر صاحبقران کا ہو رہا ہے کہ کوئی پہر دن
آیا ہوگا کہ بیابان کی طرف سے تتق گرد کا بلند ہوا شاہزادے نے سیارہ سے حکم فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ
یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہے کیا کوئی لشکر آتا ہے وہ بہت خوب کہکر باہر آیا اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ
کیا ہرکارے فوراً گئے جب قریب پہونچے تو دیکھا کہ ایک قافلہ سوداگرون کا چلا آتا ہے یہ خبر دریافت
کرکے واپس آئے سیارہ سے عرض کیا کہ لشکر تو نہین ہے قافلہ تجار ہے سیارہ ثانی نے آکر خدمت شاہزادہ
مین عرض کیا کہ حضور لشکر نہین ہے قافلہ سوداگر ہے حکم ہوا کہ اس قافلہ کے سردار کو ہمارے پاس لاؤ ہم کچھ
اشیا بھی خریدینگے اور کچھ خبر بھی لشکر صاحبقران کی دریافت کرینگے کہ ہمکو بہت فکر ہے سیارہ ثانی
فوراً یہ حکم پاتے ہی خود پاس قافلہ سالار کے روانہ ہوا ادھر وہ قافلہ بھی قریب لشکر آگیا تھا سیارہ داخل قافلہ
ہوا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ تمھارا سردار کون ہے اُسنے نشان دیا وہ فوراً پاس قافلہ سالار کے گیا اُسکو
ایک مرد بزرگ پایا اسکو سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور مزاج پرسی کی سیارہ نے کہا کہ شکر کرتا ہون یہ
کہکر سیارہ نے نام دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ مجھکو خواجہ خورشید بازرگان کہتے ہین اور
سیارہ سے کہا کہ آپ اپنے نام سے مجھکو آگاہ فرمائیے جواب دیا کہ مجھکو سیارہ ثانی کہتے ہین پھر

اُسنے دریافت کیا کہ آنکو میرے پاس آنے سے کیا مطلب تھا سیارہ نے کہا کہ ہمارے شاہزادے نے آپکو طلب فرمایا ہی اُنکو کچھ اشیا خریدنا ہین ابھی آپ تشریف لے چلین اُسنے جواب دیا کہ مین لشکر مین ہو نچکر اور اپنا بند و بست کرکے ابھی حاضر ہوتا ہون سیارہ نے کہا کہ آپ اسی وقت کچھ اشیاے نادرہ ہمراہ چند ملازمون کے لیکر چلیے ہمارے شاہزادے کو بہت ضرورت ہی اور یہ سب لوگ لشکر مین ہو نچکر بند و بست کر لینگے اُسنے کہا کہ آپ نام نامی سے تو اپنے شاہزادے کے آگاہ کیجیے سیارہ نے جواب دیا کہ ہمارے شاہزادہ کج کلاہ کا اسم مبارک شاہزادہ رستم ثانی ہی اور یہ فرزند ہین ایرج نوجوان کے وہ یہ سنکر فوراً چند صندوقچہ جواہر کے ہمراہ ملازمون کے لیکر اور اپنے ہمراہیون کو یہ حکم دیکر کہ تم لوگ لشکر مین شاہزادے کے اُترو اور کوئی جگہ دیکھ کر اترو مین خدمت مین اس شہریار کی جاتا ہون یہ کہکر ہمراہ سیارہ کے طرف بارگاہ کے روانہ ہوا اور داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ سے مجرا بجالایا کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جب بیٹھ چکا تو شاہزادے نے اشیا طلب کین اُسنے صندوقچہ کھولکر چیزین دکھانا شروع کین چند چیزین جواہر نگار پسند خاطر ہوئین اُسکی قیمت فوراً عنایت کی گئی بعد اسکے شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ کا آنا کدھر سے ہوا اُسنے عرض کیا کہ غلام سفر خطا سے واپس ہوکر طلسم آئینہ مین گیا تھا اور پھر وہان سے واپس ہوکر پھر آفتاب نما مین گیا اور وہان سے میرا قصد شہر نیمروز کا تھا کہ راہ مین سے واپس ہوکر دشت بہار افزا گیا اس درمیان مین جو سفر کچھ سفر کی تکلیفات اور مشقتین اُٹھائی ہین وہ کیا حضور سے بیان کرون سبب نہایت آخر ہوکیا تو پریشان ہوکر بالفعل یہان سے چلا اور یہان سے مین آتا ہون اور اب میرا قصد شہر زرنگار کا ہی اسی طرح گشت کرتا ہوا اپنے وطن کو جاؤنگا شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آپ طلسم آئینہ مین کس زمانے مین گئے تھے اُسنے عرض کیا کہ مین اُس زمانے مین وہان گیا تھا کہ جب طلسم فتح ہوچکا تھا اور یورج وغیرہ قتل ہوچکے تھے اور صاحبقران ثانی شاہزادہ کامران عقد کے سامان مین مشغول تھے اور بعد فراغت عقدون کے صاحبقران نے چند سردارون کو خط دیکر اُنکو اُن ملکون کی طرف روانہ کیا اور خواجہ زادون کو طلب فرماکر دریافت فرمایا تھا کہ کتنے آدمیون سے خانہ کعبہ کو جاؤن انھون نے از روے حساب بیان کیا تھا کہ آپ بہتر آدمیون سے خانہ کعبہ کو تشریف لیجائین صاحبقران نے پھر کچھ حکومت اُنکو دیکر رخصت کیا مگر یہ خیال ہوتا ہی کہ اس زمانے مین آپ بھی وہان تشریف رکھتے تھے شاہزادے نے فرمایا کہ ہان مین بھی موجود تھا جب صاحبقران ثانی نے عقدون سے فراغت پائی ہی تو مین اُنسے رخصت ہوکر ادھر کو چلا آیا تھا کیونکہ میری طبیعت ہمیشہ سے شکار دوست ہی مین واسطے سیر و شکار کے چلا آیا اب مجھکو کچھ نہین معلوم ہوا کہ وہان کیا ہوا ہان اب آپ بیان فرمائین کہ جناب صاحبقران نے کیا کیا آیا خانہ کعبہ تشریف لے گئے یا نہین اور امور صاحبقرانی کسکو دیے گئے اور بدیع الملک بھی لشکر مین موجود تھے یا نہین اُسنے عرض کیا کہ مین بیان کرتا ہون کہ جو کچھ واقعہ گذرا ہی جب اُن امورون سے صاحبقران فراغت حاصل کر چکے تو ایک جشن آراستہ کیا اُسمین سبکو جمع کیا اس جشن مین یہ حقیر بھی موجود تھا کیونکہ وہ جشن عام تھا اور سب اہل جلسہ سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ مینے قسم کھائی تھی کہ بعد قتل زمرد شاہ خانہ کعبہ جاؤنگا بحمد اللہ مین نے اس سے فراغت پائی اور خواجہ زادون نے بھی حکم لگایا ہی کہ آپ بہتر آدمیون سے خانہ کعبہ تشریف لیجائین لہذا ابھی بعض کفارون سے جنگ ہوئی خون عزیزان لیتا ہی اور مین جنگ کفار سے دست بردار ہوا ہون اور کسیکو اس لائق نہین پاتا ہون کہ وہ خون عزیزان کا عوض ان کفارون سے لے مگر ہان ایک شخص کو کہ جو مثل میرے

ہے اور اس سے امید ہے کہ وہ عیوض خون عزیزان لیگا یہ فرما کر اور شاہزادہ بدیع الملک کا بازو پکڑ کر فرمایا کہ
سوائے انکے کوئی نہین ہے یہ ضرور عیوض خون ناحق لینگے مین انکو اپنی جگہ پر چھوڑے جاتا ہون آپ
سب صاحب انکی صاحبقرانی منظور کرین اور بجائے میرے انکو قبول کرین جس طرح میری اطاعت کرتے
تھے وہی طریقہ انکے ساتھ برتین یہ فرما کر کل اسباب صاحبقرانی سوائے بارگاہ سلیمانی کے شاہزادہ
بدیع الملک نوجوان کو مرحمت فرمائے اور لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا اور حکم فرمایا کہ جو جو
صاحب میرے ہمراہ خانہ کعبہ تشریف لے چلین وہ علیحدہ اپنا خیمہ استادہ کرین مجھکو دیکھنا ہے کہ کس قدر
لوگ میرے ہمراہ چلتے ہین گو کہ یہ امر بہت صاحبون کو گران گذرا تھا اور انکے چہرون پر ملال کے
آثار ظاہر ہوے تھے مگر شوق زیارت خانہ کعبہ مین سب خاموش ہو رہے اور صاحبقرانی [illegible]
نوجوان کو ملگیا بعد اسکے وہ جلسہ برخاست ہوا اور ہر ایک اپنے اپنے مقام پر گیا دوسرے دن جو
شمار کیا تو ایک سو چالیس آدمی جانے کو ہمراہ صاحبقران کے موجود تھے اور تم آتا وہ تھے شاہزادے
نے دریافت فرمایا کہ آپکو انکے نام بھی یاد ہین عرض کیا کہ نام تو نہین یاد ہین مگر یہ جانتا ہون کہ وہ عزیزان
صاحبقرانی سے تھے اور سرداران نامی تھے بس حضور صاحبقران اسی روز مع ان سردارون اور بارگاہ
سلیمانی کے لشکر سے طرف خانہ کعبہ کے کوچ فرما ہوے بدیع الملک بھی کئی منزل تک انکے ہمراہ تشریف
لے گئے بعدہ رخصت ہو کر لشکر مین تشریف لائے اور تحقیق ہے کہ خزانہ الاسمی حاصل کرتے مین مشغول ہین
میرے سامنے چند روز تک تو خزانہ نکل رہا تھا اور جاتا تھا کہ انکی نسبت ہے کتنی مہینون تک نکلیگا یہ
خاکسار وہان سے شہر آفتاب نما مین گیا وہان جاکر یہ سنا کہ ارژنگ بن زرد نے خروج کیا ہے اور
سنجگان بن تخنگان اسکے ہمراہ ہے اور شہر آفتاب نما مین فوج کے دو لاکھ ہین کہ انھون نے سامان
جنگ کیا ہے اور فوج کی بھرتی مین مصروف ہین اور لڑکی بھی ہے کہ جسکی شادی الوان نہ طاق کے شاہزادے
سے قرار پائی ہے اور اسی زمانے مین جب مین وہان موجود تھا تو ایک نامہ بھی وہان الوان نہ طاق
کا آیا تھا کہ تم ہماری مدد کو آؤ کہ یہان سنا گیا ہے کہ کوئی بدیع الملک ہے وہ لشکر کشی کر کے ادھر آنے والا
ہے اور اسی دن ایک نامہ اور آیا تھا وہ ارژنگ بن زرد کا تھا اسمین یہ تحریر تھا کہ آپ لوگ میرا انتظار
کرین مین بھی آتا ہون اور ہم ملکر دونون لشکر اہل اسلام سے مقابلہ کرین اور انپر لشکر کشی کرین اور
عیوض خون بزرگان لین گو کہ انکا ارادہ واسطے دشتہ بان الوان نہ طاق کے تھا کہ انھون نے انکو
دشت بہار افزا مین بلایا تھا مگر آنے سے اس نامے کے اس قصد کو معطل کیا جب یہ نامے آئے ہین
مین دربار مین موجود تھا میرے سامنے پڑھے گئے تھے پہلے صلاح چلنے کی ہوئی تھی بعد اس نامہ کے وہ
صلاح فسخ ہو گئی اور یہ قرار پایا کہ جب ارژنگ بن زرد آ لیگا تب کوچ کرینگے جب دربار برخاست
ہوا مین بھی کاروان سرا مین وہان سے چلا آیا اور وہان سے طرف بصرے کے کوچ کیا راہ مین چند سوداگر
ملے انکی زبانی معلوم ہوا کہ صاحبقران ثالث نے سب خزانہ عرصہ دو ماہ مین نکلوا لیا اور اب طرف الوان
نہ طاق کے کوچ کیا مین نے بصرے کا ارادہ فسخ کیا اور مین بھی طرف الوان نہ طاق کے گیا وہان
جا کر دشت بہار افزا مین دیکھا کہ لشکر صاحبقران فروکش ہے اور سامان جشن ہو رہا ہے مین نے
دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صاحبقران کا قصد ہے کہ اپنے لشکر کا بادشاہ داراب جمشید کو کرین مین نے
جشن کا بھی نہ انتظار کیا چند اشیا فروخت کر کے وہان سے کوچ کیا مجھکو ایک ماہ سے زیادہ سفر مین
گذرا اب مجھکو کچھ حال نہین معلوم کہ کیا ہوا یہ سب واقعات تو میرے چشم دید ہین شاہزادہ یہ سنکر دنگ ہو گیا

اور بہت بڑا صدمہ ہوا مگر اُس وقت تو خاموش ہو رہا اور خواجہ خورشید سے دریافت فرمایا کہ تمنے یہ نہ بیان
کیا کہ اُن لڑکون کے جو کہ تورج کے یہان پیدا ہوے کیا نام ہین اور کسکے بطن سے ہین اور اُس لڑکی
کا کیا نام ہے اور کسکے بطن سے ہے اسنے عرض کیا کہ یہ دونون لڑکے اور لڑکی بطن سے ملکہ بلقیس ثانی
دختر فرعون ثانی کے ہین ایک لڑکے کا نام اسلم بن تورج ہے اور دوسرے کا نام دیلم بن تورج ہے اور
لڑکی کا نام ملکہ سیمین تن ہے جسمین ایک تو ساحر ہے اور ایک پہلوانی کا دعوے رکھتا ہے شاہزادے نے
فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا اب تو بدیع الملک صاحبقران ہوے ہین اب اُنکی صاحبقرانی دیکھیں کہ کیونکر ایسے
مقابلہ کرتے ہین مین تو کبھی اب اُس لشکر مین نجاؤنگا مجھسے اُنکے زیر دست نہ بیٹھا جائیگا خوب ہوا جو مین
لشکر مین نہ تھا ورنہ بڑا فساد ہوتا یہ فرماکر خواجہ خورشید کو خلعت دیا وہ تعریفین کرنے لگا اور رخصت ہو کر مجرا
کرکے اپنے قافلہ کو روانہ ہوا بعد جانے سوداگر کے شاہزادے نے طرف اپنے سردارون کے دیکھا اور
فرمایا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ اس سوداگر نے بیان کیا بڑا غضب ہو گیا کہ صاحبقرانی بدیع الملک کو ملگئی
انکو کاہے کو دماغ ملتے ہونگے مارے کبر و غرور کے قدم زمین پر نہ رکھتے ہونگے پہلے ہی یہ حال تھا کہ کسی کو وہ اپنے
سامنے کچھ نہ خیال مین لاتے تھے صرف اتنی بات پر کہ صاحبقران کی نظر عنایت تھی اور زیادہ تمنہ چڑھے سے
صاحبقران نے اُنکی تعریفین کر کر کے انکو آسمان پر چڑھا دیا تھا وہ یہ خیال کرتے تھے کہ ہمچنین دیگرے
نیست اب تو اور بھی عرش اعلی پر پہونچ گئے ہونگے ابھی مجھکو لشکر سے نکلے ہوے کچھ عرصہ نہین ہوا اور یہ رنگ
ہو گیا صرف چھ سات ماہ راہ مین گذرے ہین کہ یہ انقلاب سننے مین آیا مین تو پہلے ہی جانتا تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی
امر تو ہونے والا ہے مگر مجھکو اس امر کا عجب ہے کہ والد بزرگوار اور دیگر عزیزان نامدار نے کیونکر اُنکی اطاعت قبول
کی سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ وہ بھی ہمراہ صاحبقران کے خانہ کعبہ چلے گئے ہونگے کیونکہ وہ بدیع الملک
کی اطاعت نکرینگے یا تو کسی طرف کو چلے گئے ہونگے ہمین کبھی اُنسے یہ امید نہین ہے یہ تو ترکیب ادب ہے کہ یہان
انھون نے اطاعت کی شاہزادے نے فرمایا کہ تمھارا گمان درست ہے کیونکہ یہ بھی خواجہ خورشید نے بیان
کیا تھا کہ چند عزیزان قریب خانہ کعبہ اُنکے ساتھ تشریف لیگئے ہین یقین ہے کہ وہ بھی اُنھین لوگون مین تشریف
رکھتے ہونگے خیر یہ بھی دریافت ہو جائیگا ہر کار سے تو گئے ہین مگر مجھکو آج بڑا صدمہ ہوا اور مجھکو صاحبقران
کی ذات عالی سے یہ امید نہ تھی کہ وہ صاحبقران بدیع الملک کو کرینگے افسوس ہے کہ مین نہوا ورنہ ضرور
خلل انداز ہوتا اور بدیع الملک کی طاقت کا ضرور امتحان کرتا یا وہ رہتے یا مین دو مین ایک ضرور قتل ہو جاتا
پھر باطمینان تمام صاحبقرانی ایک کو ملتی اب مین کیا انکو راحت سے امور صاحبقرانی سرانجام دینے دونگا
دیکھو کیا کیا فساد برپا کرتا ہون اگر انکو دعوے صاحبقرانی کا ہے تو پہلے مجھسے مقابلہ کرلین اگر مجھکو زیر کرین
تو پھر صاحبقرانی کو انجام دین کیونکہ مجھکو بھی ہمیشہ سے دعوے صاحبقرانی کا ہے بغیر فیصلہ اسکے
امر کے کبھی نہ مانونگا مگر افسوس ہے کہ ہمیشہ نظر صاحبقران دست راستیون پر رہی اور اُنھین کی
جانبداری کی اور ہمیشہ دست چپیون کے وہ خلاف رہے مگر کوئی کام دست راستیون سے ایسا نکلا
کہ جس سے وہ نام پیدا کرتے یہ جو کچھ نام ہوا صاحبقران ثانی کی نظر عنایت سے ہوا صاحبقران اول کے
زمانے مین سنتے ہین کہ دست راستیون اور دست چپیون نے بڑی بڑی مہمین سر کین مگر صاحبقران نے
دونون کو ایک نظر سے دیکھا کسیکا وقار کم نہ کیا اگر دست راستیون کو کوئی ملک عطا فرمایا تو اُسی وقت
دست چپیون کو بھی مرحمت کیا لندھور کو اگر دست راست کی طرف جگہ دی تو مالک کو دست چپ کی جانب
اگر شاہزادہ بدیع الزمان کو دنگل دست راست مین عنایت ہوا تو شاہزادہ قاسم نوجوان کو دست چپ

مین اور اگر شاہزادہ نور الدہر کو دست راست مین سب سے بالا جگہ ملی تو پدر بزرگوار ملک ایرج نامدار کو بھی دست چپ مین سب سے بالا بمقابلۂ ذلگل شاہزادۂ نور الدہر جگہ ملی اسطرح ہمیشہ انکے دربار دُربار مین ہوتا رہا کبھی یہ نہین ہوا کہ دست راست والے دست چپون سے کسی رتبہ مین بڑھ گئے ہون آپ لوگ خیال فرمائین کہ ذلگل رستم کا جھگڑا برسون شاہزادۂ ملک قاسم اور شاہزادۂ بدیع الزمان مین رہا اور وہی قصہ پدر بزرگوار اور شاہزادۂ نور الدہر مین رہا مگر یہ نہوا کہ صاحبقران ایک کو دیدیتے اور دوسرے کو رنجیدہ کرتے ہمیشہ حیلہ و حوالے مین رکھا اور کسی کو نہین دیا اگر صاحبقران ثانی کے زمانے مین ہوتا تو وہ ضرور دست راست والون کو دیدیتے کیونکہ وہ ہمیشہ طرفدار انکے رہے اور اسی سبب سے جد عالی تبار یعنی علم شاہ نامدار و قاسم عالی شان و پدر بزرگوار انکے ان امرون کے شاکی رہے اور دلی برخاستہ رہے کیا کیا کار نمایان ان صاحبون نے کیے ہین کیسے کیسے طلسم فتح کیے ہین کہ بدیع الملک نے کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اور ان صاحبون کے آگے کیا حقیقت ہے بدیع الملک کی وہ جو کہ انکے ہم پلہ تھے وہ تو کبھی سر نہ اٹھا سکتے تھے یہ کیا سر اٹھاتے افسوس ہے کہ فلک نے انکو پیوند زمین کر دیا ایک فقط دم پدر بزرگوار کا باقی ہے کیا زمانے کی گردش ہے کہ انکی موجودگی مین صاحبقران بدیع الملک کو صاحبقرانی کرین یہ بھی ایک گردش فلکی ہے اور جو حقدار ہون وہ محروم رہین تو یہ کہنا ترک ادب ہے کہ صاحبقران نے خلاف انصاف کیا مگر جب بات آتی ہے تو کہی ضرور جاتی ہے صرف طرفداری کی یہ بات ہے یہ گمان کہ وہ بالکل نا منصف ہین بالکل خلاف ہے اور میرا یہ منشا نہین ہے آپ لوگ یہ نہ خیال فرمائین اور بھلا میری کیا حقیقت ہے جو مین ایسا کلمہ زبان سے نکالتا مگر مجھکو اس امر کا خیال ہے کہ مین نے بھی بڑے بڑے ملک فتح کیے اور تمام دین اسلام کو مین نے بزور تیغ شائع کیا اور مذہب اسلام کی تمام دنیا مین میخ نصب کی بدیع الملک کو یہ کب نصیب ہوا وہ تو سوا سے فتاحی طلسم کے اور کوئی کام نہین جانتے وہ بھی چند چیزون کے بھروسے پر جو کہ انکو بزرگون سے مل گئی ہین کہ جنکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا ہے اور طلسم کا فتح کرنا کوئی امر مشکل نہین ہے جب لوح ملگئی پھر اسکی فتاحی کیا مشکل ہے مین نے بہت سے طلسم فتح کیے مگر ہان میدان مین مقابلہ کرنا بہت مشکل امر ہے اگر جو تبرکات انکے پاس موجود ہین اگر وہ نہوتے اور وہ طلسم فتح کرتے تو ایک بات تھی جسطرح مین نے اکثر طلسم فتح کیے اور نام کیا اگر میرے پاس یہ چیزین ہوتین تو مین تمام عالم کو اپنا مطیع کر لیتا اور آجتک کوئی طلسم باقی نہ رہتا باوجود نہونے ایسی چیزون کے جو جو کام مین نے کیے ہین کبھی بدیع الملک سے نہوتے اور آپ دیکھتے ہین کہ کیونکر وہ بغیر ہمارے صاحبقرانی کرتے ہین افسوس کچھ زمانے کا اعتبار نہین ہے یہ فلک ہر ایک نہ ایک رنگ نیا پیدا کرتا ہے اور کوئی ساعت اسمین بغیر رنج کے نہین گذرتی ہے جبتک کہ لشکر مین رہتے یہ رنج اٹھایا کیے کہ ہمیشہ انکی تعریف ہوئی کام ہمنے کیا اور جب لشکر سے نکل آئے تو یہ واقعہ سنکر از حد صدمہ ہوا مین تو اس روز قصہ ہی پاک کیے دیتا تھا جس روز بابت قتل تورج کے مجھسے اور بدیع الملک سے فساد شروع ہوا تھا مگر کیا کرون کہ صاحبقران ثانی نے آکر بیچ بچاؤ کر دیا اس روز مین ہوتا یا بدیع الملک ابھی ہم دونون کا رشتہ حیات باقی تھا اس سبب سے اس روز یکسو نہوا اگر یکسو ہوجاتا تو یہ امر آج کیون سننے مین آتا میرا جی چاہتا ہے کہ مین اپنا گلا کاٹ کر مرجاؤن کہ افسوس کوئی کسیکا نہین ہے یہ خیال کرتا ہون کہ اگر ایسی حرکت کی تو ایک تو گنہگار خدا ہوئے دوسرے اپنا خون اپنی گردن پر لیا تیسرے دشمن خوش ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ کسی طرف فقیر بنکر نکل جاؤن اور اگر خدا کو منظور ہو تو اسی حالت فقیری مین وہ نشان ذی شوکت

پیدا کرونگا کہ بدیع الملک دیکھکر رشک کرینگے یہ فرما کر آبدیدہ ہوگئے اور سب اپنے بزرگون کو یاد کر کے آہ سرد بھرنے لگے یہ حالت دیکھکر سردارون نے عرض کیا کہ آپ کیون اسقدر رنج و غم فرماتے ہین آپکے پاس بھی وہ سامان موجود ہو جو کبھی بدیع الملک کے پاس اس حالت صاحبقرانی مین نہوگا اگر اثاثہ صاحبقرانی اُنکے پاس ہو تو وہ کیا چیز ہی جب آپ چاہینگے اُن سے چھین لیجئے گا آپکو خداے کریم نے خود صاحبقران کیا ہو آپ کسی کے صاحبقران کے بنانے کے کب امیدوار ہین یہ تو امرا کو چاہیے کہ جو صاحبقران نہون کیونکہ جب کسی نے بنایا تو بنے آپ تو خدا کی جانب سے صاحبقران ہین اور آپنے وہ وہ کارنمایان کیے ہین کہ بدیع الملک کا دل جانتا ہوگا اور اپنے دل مین انصاف کرتے ہونگے گو ظاہر نہ کرین اور آپ کے دشمن گلا کاٹ کر کیون جان دین یہ کیا خیال آپکے دل مین آیا ہو ایسے خیالات نفرمایا کیجیے ایسے خیالون سے اور کلمون سے ہم غلامون کے دل چھین ہوجاتے ہین اگر آپ نخواستہ نہوے تو ہم کسکے بھروسے زندگی بسر کرینگے یہ تو ایسے ہوگا کہ ہم جا کر بدیع الملک کی اطاعت کرین ہم بھی اپنی جانین دیدینگے اور آپکے ساتھ ملک عدم ہونگے ہم غلامون کا آپکے بعد کون پوچھنے والا ہی اور اگر یہ ذہن اقدس مین آیا ہو کہ مین کسی طرف کو تغیر ہو کر نکل جاؤن تو ہم غلامون کو بھی ہمراہ لے لیجیے گا ہم آپکے ساتھ لڑائی کرینگے اور جو حال آپکا ہوگا وہ ہمارا بھی ہوگا ہم تو جانباز ہین خدا وہ دن نہ دکھاوے کہ بغیر آپکے اپنے لشکر مین رہین اور وہ گھڑی نہ لاوے کہ یہ لشکر آپکے قدمون سے خالی ہو جسمین دشمن ہمپر طعن کرین کہ شاہزادہ تمہارا ہمارے صاحبقران کے خوف سے تغیر ہو گیا یا گلا کاٹ کر مر گیا حضور ہم غلامون سے یہ طعنے نہ سنے جائینگے از براے خدا ان خیالون کو دل سے دور کیجیے اور مسرور ہو جیے لشکر کشی کر کے بدیع الملک سے مقابلہ فرمائیے ہم جانباز اپنی جانین لڑا دینگے اور جہانتک ممکن ہوگا آپکے اثاثہ صاحبقرانی واپس لینگے اور آپ کو صاحبقران کر دینگے اور اگر ایسا نہوا تو ہم سب اپنی جانین آپکے قدمون پر نثار کر دینگے بعد ہم غلامون کے آپکو اختیار ہی یہ امر بھی کوئی دشوار ہی اگر انکو صاحبقران ثانی صاحبقران کرگئے ہین تو آپ بزور شمشیر صاحبقران ہون اور کوس صاحبقرانی بجائین کیونکہ آپکے بزرگ ہمیشہ سے صاحبقران ہوتے آئے گو کہ وہ بھی اسی خاندان سے ہین اور ہمارے نزدیک آپکا اور اُنکا مرتبہ ایک ہی ہی انکے باپ دادا کا نمک کھایا ہی تو اُنکے بھی باپ دادا کا نمک کھایا ہی مگر آپ ہمکو اب اُنسے زیادہ ہین کیونکہ ہمکو آپکی خدمت مین ایک زمانہ ہوا اور ہم آپکے خیر خواہ کہلاتے ہین اور اُنکے نمکخوار ہمپر خشمناک رہتے ہین آپ خیال فرمائین کہ آپکے جد بزرگوار نے ایک مدت تک جنگ و جدل راہ خدا مین کی کیسے کیسے پہلوان مثل دول ہندی و قویل ہندی و کپتان فرنگی کو تہ تیغ کیا اور لندھور ایسے پہلوان کو مع فیل میمونہ مبارک وغیرہ خود ہی مردی اُٹھا لیا اور دریا کی طرف لے چلے کہ پھینکدون اگر صاحبقران نہ آجاتے تو وہ کام تمام کر چکے تھے نعرہ امیر کی صدا سنکر انکا خیال ہٹ گیا جو اُنکے گردے شق ہوگئے ورنہ وہ کیا لیاقت رکھتے تھے کہ لنگر کو ماردیتے مگر خدا نے اس تہلکہ سے شفا دی اور پھر کتنی مدت تک جنگ و جدل راہ خدا مین کیا کیے صاحبقران ثانی کے زمانے مین کیسے کیسے لڑے اور جب شہید ہوچکے ہین تو کس جوانمردی سے کہ ساٹھ لاکھ کی فوج مین گھس کر شمشیر زنی کی اور رستم کور ہا کیا مگر ہزارہا زخم لگ گئے تھے وہ سنبھل نہ سکے ورنہ جو انھون نے قصد کیا تھا وہ ضرور پورا کرتے اور تخت فرعون ثانی تک پہنچ گئے تھے گر نہار متر کذاب نے اپنا تعاقب سے کیا اور نہ وہ اس ملعون کو یعنے فرعون ثانی کو ایک ذریت جہنم واصل کرتے مگر مجبور ہوگئے قضا آگئی خداوند کہین ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے ہین

اُسکے بعد اُنکے فرزند ملک قاسم کس جوانمردی سے لاش جا کر لائے ہین کہ دشمنون کے دانت کھٹے ہو گئے اسکے علاوہ بڑے بڑے کارنمایان کیے ہین بارہ برس کے سن مین ترک توسن یلتاقی کو بارگاہ خسروی مین گھس کر اٹھارہ روز تعاقب کر کے مارا اور طلسم افراسیابی فتح کیا اور بہت سے معرکے ایسے سر کیے کہ جنکا سر کرنا انسان کا کام نہ تھا آپ کے پدر بزرگوار ایرج نامدار نے وہ وہ معرکہ اور طلسم فتح کیے ہین کہ جو طاقت بشری سے خارج ہین کسی بیٹے اور پوتے کے مقابلہ مین یہ واقعہ نہین گذرا کہ اشقر ایسے گھوڑے کے دانت ٹوٹے ہون گو کہ نور الدہر کے مقابلہ مین بھی بہت سختی درپیش ہوئی تھی اور مقابلہ اُنسے بہت سخت ہوا تھا مگر یہ نہین ہوا کہ دانت اشقر کے ٹوٹ گئے ہون مگر ہان اُنکے مقابلہ مین یہ ہوا کہ اُسکے دانت ٹوٹ گئے اور آجتک کس جوانمردی سے لڑتے آئے ہین آپ بھی تو اُنکے فرزند ہین کیون اسقدر ہراس کرتے ہین اگر بدیع الملک صاحبقران ہو گئے تو ہو جانے دیجئے آپ بھی صاحبقران ہین آپ کیون فقیر ہوتے ہین شاہزادے نے جواب دیا کہ اُن صاحبون کا ذکر نہ کیجیے یہ سب واقعہ امیر اول کے زمانے مین ہوا تھا اور انھون نے کیسے قصد کیے انکے زمانے مین تو لوگ ہمیشہ شاکی رہے اور مین کچھ بدیع الملک سے خوف کر کے فقیری نہین اختیار کرتا ہون صرف اسی خیال سے کہ مجھ سے یہ نہوگا کہ مین اُنکی اطاعت قبول کرون اور اُنکو صاحبقران سمجھون اور وہ میرے سامنے مرتبہ صاحبقرانی کھڑے ہون اور دنگل اُنکا جاے صاحبقرانی پر نجھے وہ اثاثہ صاحبقرانی اپنے کام مین لائین اور مین دیکھون مجھسے اُس وقت رہا نہ جائیگا بیکار کا فساد ہوگا اور ایک خلق خدا کا خون ناحق ہوگا اور بیکار اسلام مین کمی ہوگی اور دشمنون کا مطلب نکلیگا میرے اُنکے لڑائی برابر کی ہے نہ وہ کم ہین نہ مین دونون ایک درخت کے ثمر ہین اور ایک گلستان کے پھول ہین ایک بیشہ کے شیر ہین اور یہ جو آپ لوگون نے کہا کہ چلکر اثاثہ صاحبقرانی واپس لے لیجیے اور آپ خود صاحبقران بنیے تو مجھکو اسکی کچھ پروا نہین ہے مین آپ لوگون کو ایسا ہی سمجھتا ہون اگر مین فقیر ہوتا یا ہونگا تو آپ لوگون کا پہلے بندوبست کر دونگا مجھے خود یقین ہے کہ آپ لوگ اُنکی اطاعت کبھی نہ قبول کرینگے اور بیشک اپنی جان دے دینگے اگر شاید کہین ایسا ہو تو یہ غضب کیجیے گا آپ لوگ فوراً مع کل سامان اور لشکر کے برادر عزیز شہریار ذیوقار کے پاس شہر فرنگستان مین چلے جائیے گا اور اُنکی اطاعت کیجیے گا اور اُنکو مثل میرے خیال فرمائیے گا وہ آپ کی بہت قدر کرینگے مثل میرے بلکہ مجھسے زیادہ وہ بڑے جری ہین اور بڑے بہادر ہین اُنکی شجاعت کے آجتک ڈنکے بج رہے ہین آپ لوگ اُنکو ہر حال سے بھی آگاہ کیجیے گا اور کہیے گا کہ وہ اس خیال سے فقیر ہو گئے جو کہ مین نے بیان کیا اور آپ لوگون کی جانبازی مین کچھ شک و شبہ نہین ہے بیشک آپ لوگ جانباز اور سر فروش ہین ایک تو کبھی ایسا نہوگا کہ مین آپ لوگون کو چھوڑ کر چلا جاؤن یہ اسطرح فرمایا کہ سب محفل کے آنسو نکل پڑے اور ایک سناٹا سا ہو گیا ہر ایک آہ سرد بھرنے لگا اور صحبت صاحبقران اول کو یاد کرنے لگا اور انکا وہ لطف و کرم یاد آ گیا شاہزادے نے ایک ایک کو بلا بلا کر گلے سے لگایا اور فرمایا کہ آپ لوگ کیون اسقدر ہراس کرتے ہین مین نے اپنے ارادے کو فسخ کر دیا ہے بھلا مجھے کہان آپ ایسے رفیق جانباز ملین گے یہ فرما کر فرمایا کہ ایک بات مجھے اور یاد آئی ہے سنا گیا ہے کہ جبکہ صاحبقران اول غم مین ملکہ مہرنگار اور قباد شہریار کے فقیر ہو گئے تھے اور سب سرداروں کو اُنکے ملکون کی طرف روانہ کیا تھا تو اثاثہ صاحبقرانی مع علم اژدہا پیکر بلکہ مع بارگاہ سلیمانی کے جد بزرگوار علمشاہ نامدار کو دے گئے تھے اور اشقر دیو زاد و عقرب سلیمانی وغیرہ باوصف کہ عمر بن حمزۂ یونانی ایسے جوانمرد اور فرزند رشید موجود تھے مگر یہ سب علمشاہ نوجوان کو مرحمت کیا اس طریقے سے تو حقدار

ین تھا کیونکہ انھین کا لوتہ پردتا ہون اگر انکی نسل مین کوئی نہوتا تو ہان انکے بھائی کی اولاد کو پہونچتا تھا جبکہ
مین موجود ہون تو کیونکر انکو پہونچتا ہے اسکو امیر اول بھی نہ طی کر گئے یہ قصہ ہمیشہ یونہین چلا جائیگا جو صاحبقران
ہوگا اسکو اختیار ہے جسکو اپنے صاحبقران کرے جیسا کہ امیر اول نے حمزہ ثانی کو صاحبقران کیا مگر انکو
صاحبقرانی زیبا تھی بدیع الملک کو کسی طرح زیبا نہین ہے مین پہلے ہی اسکا جواب تمکو دیتا ہون تاکہ تم
یہ سوال نکرو کہ امیر اول کیون نہ طی کر گئے اسکا یہ سبب تھا جو مین نے بیان کیا مگر اب مین ہر طرح سے
حقدار ہون اگر میرا خدا مجھکو دلائیگا تو مین لیلونگا اب اس قصہ کو جانے دو اور کچھ ذکر شروع کرو کہ رنج دفع
ہو یہ فرماکر ستیارہ سے کہا کہ کچھ شغل شراب و کباب ہو اور تم کچھ گاؤ اسنے جو شاہزادے کی طبیعت کلفت
دیکھی تو کچھ عذر نکیا فوراً گشتیان شراب طہورا کی حاضر کین اور خود سبکو پلانے لگا پہلے شاہزادے کو جام دیا بعد
اسکے اور سرداروں کا دور باندھ دیا بعد پلانے شراب کے خود پی اور پھر نئی تانکا گانے لگا اور یہ غزل شروع کی

دل مضطر کو شہادت کا جو مائل دیکھا
بار انصاف سے کس کے گا مرا دل دیکھا
ہوگا دیدار کسی ماہ جبین کا حاصل
نگہ ناز سے کیون تمنے سوے دل دیکھا

ہمنے حسرت کی نظر سے رخ قاتل دیکھا
روز ہوتا ہے شفق بنکے فلک سرخ ظاہر
رات کو خواب مین ہمنے مہ کامل دیکھا

ظاہر ہر ظلم سہے آپکے پر آفت بھی نہ کی
خون ناحق کا تماشا رہے قاتل دیکھا
اب نکھیے گا نہ کسی طرح مرے پہلو مین

مگر شاہزادے کا دل کسی طرح نہ لگا طبیعت بے لطف زیادہ ہونے لگی اور
رنج زیادہ بڑھنے لگا صاحبقران کی ان باتون کا خیال آنے لگا اور طبیعت کو طیش زیادہ ہونے لگا جب
طبیعت کلفت زیادہ ہوگئی تو گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اس وقت خود بخود میری طبیعت بہت
بے لطف ہوگئی لہذا مین تو جاتا ہون آپ لوگ بیٹھے رہین مین پھر تھوڑی دیر مین آؤنگا اور اگر آپ لوگون کا
بھی دل گھبرا گیا ہو تو دربار برخاست کیجیے وقت سہ پہر پھر جلسہ ہوگا یہ کہکر آپ اٹھکر خیمۂ ناموس مین
چلے گئے اور کچھ خاصہ نوش فرماکر آرام کیا ادھر تھوڑی دیر سب نے انتظار کیا جب شاہزادہ باہر تشریف
نہ لایا تو سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے اور راہ مین یہ گفتگو کرتے ہوے چلے کہ آج شاہزادے کو
نہایت صدمہ ہے اور واقعی کہ جگہ صدمہ کی ہے یہ بھی بدیع الملک سے کم نہین مین واقعی انھون نے بڑے
بڑے کارنمایان کیے ہین باوجودیکہ انکے پاس کوئی تحفہ وغیرہ نہ تھا اگر ایسے ایسے طلسم فتح کیے کہ جنکا مثل و
نظیر نہ تھا بقول شاہزادے کے اگر میرے پاس یہ تحفہ ہوتے تو دیکھتے کہ مین کیسے کیسے طلسم فتح کرتا
ہمین اس رنج کا نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو شاہزادہ واقعی فقیر ہو کر نکل جائیگا یا ایک جنگ عظیم بدیع الملک
سے ہوگی پھر جسکی فتح اور شکست ہو اور جسکو خداد سے اور اس جنگ مین بڑا کشت و خون ہوگا اس سے
یہ بہتر ہے کہ وہ فقیر ہون فیصلہ کرین ہم بھی جانین لڑاو نیکے یہی گفتگو کرتے ہوے سب اپنے اپنے خیمہ کو گئے
جب جسکا خیمہ ملگیا وہ چلا گیا یہانتک کہ جب سب اپنے مقام پر گئے ہر ایک نے آب و طعام سے فراغت کی اور
آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا آیا ہر سردار فراغت کرکے اپنے خیمہ سے نکل کر بارگاہ مین آیا اور شاہزادے
کا انتظار کرنے لگا ادھر شاہزادہ بیدار ہوا مگر باہر تشریف نہ لایا محل مین رہا جب وقت آنے کا گذر گیا تو
ستیارہ سے کہا کہ دریافت تو کرو کہ شاہزادے کا مزاج کیسا ہے صحت تو ہے یا خدا نخواستہ کچھ ناساز ہوگیا
ہے کہ اس سبب سے نہین تشریف لائے ہین ستیارہ ثانی فوراً محل مین آیا کیونکہ ان عیارون سے ناموس
مین پردہ نہین ہوتا ہے کیونکہ یہ لڑکپن سے ساتھ کھیل کر بڑے ہوے ہین اس سبب سے سب سلامنے
ہوتے ہین ستیارہ نے آکر دریافت کیا کہ شاہزادے کہان تشریف رکھتے ہین محلدار نے بتایا یہ وہین
آیا اور سلام کیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا ہے کیون اس وقت باہر نہین تشریف

لاے سب سردار منتظر بارگاہ مین بیٹھے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ طبیعت تو اچھی ہی مگر کچھ درد سر ہو رہا ہی اس سبب سے نہین آیا سب سے کہدو کہ کل صبح کو دربار ہوگا سب جا کر آرام کرین مین اس وقت باہر نہین آؤنگا سیارہ یہ سنکر باہر آیا اور جو کچھ شاہزادے نے فرمایا تھا وہ سب سے بیان کیا سب یہ سنکر اپنے اپنے خیمون کو چلے گئے شاہزادے نے ادھر دل سے خیال کرنا شروع کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ تمھارے سبب ہوئے صاحبقرانی بدیع الملک کو مل گئی اب وہ اور زیادہ جنگ کرینگے اور با فخر کہین گے کہ ہم صاحبقران ہین مین کبھی انکی اطاعت نکرونگا چاہے کچھ ہو جائے جب اطاعت نکرونگا تو فساد ہوگا اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون ہوگا کہ جو کہ مسلمان ہین اور یہ تو مجھے گوارا نہوگا کہ وہ صاحبقران ہون اور مین انکا ماتحت ہون اور زیردست انکے بیٹھا کرون صاحبقران کہکر خطاب کرون جو کہ ہمیشہ میرے مقابلہ پر دست راست بیٹھے تھے اب وہ مجھسے بالادست بیٹھین او صاحبقران کہلائین یہ ننگ تو مین کبھی گوارہ نہ کرونگا اور نہ کشت وخون مسلمانون کا کرونگا سب سے بہتر یہ ہی کہ فقیر بنکے آج دو پہر رات سے کسی طرف کو نکل جاؤ یہ خیال کر کے اور یہ امر دل مین قرار دیکر انتظار شب مین بیٹھے رہے پھر بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ بعد تمھارے تمھارا لشکر تباہ ہو جائے اور کسی طرف نکل جاوے یا سردار تمھارے غم مین اپنی جانین دیدین تو مفت اتنے بندگان خدا کا خون تمھاری گردن پر ہوگا اسکا بھی کچھ بندوبست کرتے جاؤ یہ خیال کر کے فوراً قلمدان طلب کیا اور ایک رقعہ بدین مضمون سپہر آسا بن لندھور کے نام تحریر کیا کہ تمکو معلوم ہو کہ میرے دل نے یہ گوارہ نہ کیا کہ مین لشکر کشی کر کے بندگان خدا کا خون ناحق کرون یا بدیع الملک کی فرمانبرداری کرون مین نے اپنی طرف سے بہت بہت خیال کیا مگر کوئی امر میرے خیال مین ایسا نہین آیا کہ جس سے مین ان دونون امرون سے بچون سوا اسکے کہ فقیر ہو کر نکل جاؤن لہذا وہی مین نے کیا اب آپ لوگون کو لازم ہی کہ بموجب ہماری تحریر کے آپ فوراً پاس برادر عزیز القدر شہریار بلند وقار کے مع کل لشکر وسپاہ ومال ومتاع کے کوچ کیجیے کہ وہ آپ کی بڑی قدر ومنزلت کرینگے اور مثل میرے برتاؤ کرینگے آپ لوگ کچھ رنج وغم نہ کرین میرا خدا حافظ ہی اب جب وہ چاہیگا تو ملین گے ورنہ اب تو فقیر ہوے ہین میری تحریر سے خلاف نہ کیجیگا اور میرے حال سے بھی انکو اطلاع دیجیے گا اور میری تلاش وجستجو مین کوشش نہ کیجیے گا مین اب نہ ملونگا یہ تحریر کر کے آپ نے اس رقعہ کو زیر تکیہ رکھ دیا یہانتک کہ شام ہو گئی اس وقت خاصہ بھی نہ نوش فرمایا اور کہدیا کہ درد سر بہت ہی اور بستر پر لیٹ رہے اور انتظار دو پہر رات کا کرنے لگے یہانتک کہ [illegible] شب تا کمر پہونچی اور لشکر مین سناٹا ہو گیا جب یہ بستر سے اٹھے تو دیکھا کہ تمام پہرے والے ان غفلات سے سو رہے ہین اور تمام محل مین سناٹا ہو رہا ہی جابجا کی شمعین بھی گل ہو گئی ہین اسکو انھون نے غنیمت جانا اور دبے پاؤن باہر آئے اور پردہ اٹھا کر بیرون خیمہ آئے اور وہ گھوڑا جو کہ چوکی پر تھا اسپر سوار ہو کر پشت لشکر کی طرف چلے آج لشکر کی یہ حالت تھی کہ سب سو رہے تھے اور ایسا سناٹا تھا کہ گویا لشکر کو کوئی لوٹ لیگیا ہی دو ایک پہرے والے جو جاگ رہے تھے وہ اونگھ رہے تھے انکو بھی خبر نہوئی اور وہ جو سائیس گھوڑا لیے تھا وہ بھی سو گیا تھا اسقدر غفلت کا سبب یہ تھا کہ کوئی لشکر حریف ومخالف تو مقابلہ مین تھا نہین اسقدر چوکسی اور ہوشیاری کی کچھ ضرورت نہ تھی صرف دو چار مقام پر پہرہ مقرر کر دیا تھا اور تلایہ بھی نہ تھا آج روز دو وقت تھا یہ سب پہرے والون سے بچتے ہوئے حد لشکر سے نکل گئے جب حد لشکر سے نکلے تو گھوڑے کو تیز کیا اور خیال تھا کہ کسی شہر مین پہونچ کر لباس فقیری پہن لینگے اور کچھ [illegible]

بھی نہین لیے تھے صرف واسطے کٹنے راہ کے گھوڑا لیا تھا اور وہ بھی کپڑے شب خوابی کے پہنے ہوے تھے آنکو
تو آوارۂ دشت غربت رکھنا چاہیے

اب کچھ حال لشکر کا تحریر ہوتا ہے کہ یہان کیا گذری

یہان کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب وہ رات گذری تو سپیدۂ سحری نمودار ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے آوارہ ہونے کے غم مین گریبان سحر چاک ہے اور اودھر آفتاب عالمتاب بھی لباس قلندرانہ پہن کے میدان فلک مین اپنے کاشانے سے نکل کر آوارۂ مصیبت ہوا اور سفر مغرب شروع کیا جب وہ وقت آیا کہ ہر ایک بیدار ہوا اور سب کامون سے فراغت حاصل کر کے اپنے اپنے خیمون سے نکل کر بارگاہ کو روانہ ہوے اور بارگاہ مین آکر اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے کہ اتنے مین سیارۂ ثانی بھی آیا اور اپنی کرسی عیاری پر بیٹھ گیا اور انتظار آمد شاہزادے کا کرنے لگا اودھر خیمۂ ناموس مین جب سب بیدار ہوے اور واسطے بیدار کرنے شاہزادے کے جو خوابگاہ مین محلدار گئی تو دیکھا کہ پہرے والیان تو بیخبر سو رہی ہین اور شاہزادہ بستر خواب پر نہین تشریف رکھتا ہے اسکو بڑا تعجب ہوا اور ان پہرے والیون کو جگایا اور اُن سے دریافت کیا کہ شاہزادۂ عالم کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ جب ہم پہرے پر آئے تھے تو ہمنے انکو آرام کرتے پایا تھا اسکے بعد کچھ دیر ہم جاگے بعد اسکے ہمکو نیند آگئی ہم سو گئے آج کوئی پہرا بھی بدلوانے نہین آیا جسسے ہم نہین جاگے جب آپنے ہمکو جگایا تو ہم اٹھے اتنے مین تمام محل مین ہلچل پڑ گئی کیونکہ ملکہ ضوبان دونون کے ہمراہ ہین انھون نے فوراً حکم دیا کہ سیارہ کو بلاؤ محلدار نے پہرے پر آکر کہا کہ ذرا سیارہ کو تو بلاؤ ملکۂ عالم یاد فرماتی ہین کہنا کہ جلد چلیے کچھ ضرورت ہے پہرے والا یہ سنکر فوراً خیمہ سیارہ کی طرف روانہ ہوا وہان جاکر معلوم ہوا کہ وہ بارگاہ مین گئے ہین یہ بجلدی تمام طرف بارگاہ کے چلا ادھر ہر سردار کو انتظار ہے بار بار دربارگاہ کی طرف نظرین اُٹھا کر دیکھتے ہین اور سیارہ تو سب سے زیادہ بیتاب ہے ہر سردار سیارہ سے کہہ رہا ہے کہ کیا سبب ہے جو ابھی تک شہریار عالی وقار نہین برآمد ہوے ہین ذرا دریافت تو کرو کچھ خود بخود دل گھبراتا ہے سیارہ کہتا ہے کہ بھئی عجیب حال ہے کیا بیان کرون کچھ کہہ نہین سکتا ابھی یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ پہرے والا آیا اور سبکو سلام کر کے سیارہ سے کہنے لگا کہ جلدی چلیے آپکو ملکۂ عالم یاد فرما رہی ہین اور طلبی ہے کچھ ضروری کام ہے سیارہ یہ سنکر دنگ ہو گیا اور اُس سے پوچھا خیر تو ہے اُسنے جواب دیا کہ جی ہان خیریت ہے سرداران نے کہا کہ جلد جاؤ ذرا دریافت تو کرو کہ ملکۂ عالم نے کیون یاد فرمایا ہے اور کیون طلب کیا ہے اور شہریار کا مزاج کیسا ہے جو ابھی تک تشریف نہین لائے ہین سیارہ فوراً اُٹھ کے روانہ ہوا اور قریب خیمۂ ناموس پہونچا تو ایک ہلچل برپا دیکھی یہ فوراً خیمہ مین داخل ہوا تو کیا دیکھا کہ ملکۂ عالم صحن مین کھڑی ہین اور خواصین گرد و پیش ہین ہر ایک کا رنگ رو متغیر ہے ہوائیان اڑ رہی ہین سیارہ نے قریب آکر سلام کیا ملکہ نے کہا کہ بھائی سیارہ ہم لٹ گئے تباہ ہو گئے اور یہ کہکر سر کے بال کھول دیے سیارہ حیران ہو گیا اور منہ حیرت سے تکنے لگا عرض کیا صاف صاف فرمائیے کہ کیا واقعہ ہوا اسقدر بدحواس نہ ہو جیے مجھکو بتائیے ملکہ نے کہا کہ آج شہریار کا پتا نہین ہے کیا آج باہر شب کو سوئے تھے اُسنے عرض کیا کہ کیا فرمایا ذرا رقت کو ضبط کر کے بیان فرمائیے ملکہ نے ضبط کر کے فرمایا کہ شاہزادہ کا آج صبح سے پتا نہین ہے مین پوچھتی ہون کہ کیا رات کو باہر تشریف فرما رہے ہین اُسنے عرض کیا کہ جب سے یہان تشریف لائے ہین کبھی باہر نہین شب کو تشریف فرما ہوے ہین سوا خیمۂ ناموس کے ملکہ یہ سنکر اور دنگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ مین پہلے ہی جان گئی تھی

کہ وہ کسی طرف شب کو چلے گئے کل جیسے دربار سے آئے تھے رنجیدہ تھے نہ معلوم کیا ہوا تھا جو اسقدر غمگین
تھے شب کو خاصہ بھی نہین نوش فرمایا تھا ہائے میرے وارث پر آفت آئی جو تنہا نکل گئے کیا صدمہ ایسا ہوا جسکو
اطلاع بھی نہ کی یہ کہکر چیخین مار مار کر رونے لگین سیارہ خوابگاہ مین گیا ادھر اُدھر دیکھنے لگا اتنے مین
ملکہ بھی آگئی اور پلنگ پر پچھاڑین کھانے لگی تکیہ اُٹھا اُٹھا کر سر ٹکرانے لگی اور سینہ کو کوٹنے لگی اب جو سیارہ
کی نگاہ پڑتی ہی تو ایک رقعہ ملفوف دیکھا اسکو اُٹھا کر لفافہ چاک کیا اسمین وہی مضمون تحریر تھا جو پہلے بیان
ہو چکا ہی ملکہ سے سیارہ نے عرض کیا کہ آقا ہمکو تباہ کر گئے ہمکو کہین کا نہ رکھا ہماری زندگی بغیر اُنکے خاک
ہی افسوس مجھکو بھی ہمراہ نہ لیا کہ مین خدمت کرتا اور اُنکے ہمراہ فقیر بنتا مین تو اب بچ چکا میرا جینا بیکار ہی سب آقا
کے جینا موت سے بدتر ہی ملکہ یہ تقریر سنکر حیران ہو گئی اور آنسو خشک ہو گئے اور سیارہ سے کہا کہ بابا
تم مجھکو تو منع کرتے تھے کہ کیون اسقدر آپ بدحواس ہوتی ہین اب اپنی تو خبر لو کہ مجھسے زیادہ بدحواس ہوئے
جاتے ہو ذرا میری طرف خیال کرو کہ مین تو کسی طرف کی نہ رہی اپنے والدین سے بھی جدا ہوئی خبر اُنکے
سہارے زندگی بسر کرتی تھی یہان وہ بھی جدا ہو گئے کاش مجھ کمبخت سے تو کہتے کہ میرا یہ قصد ہی مجھکو تو
کسی طرف کا نہ رکھا آپ آوارہ دشت غربت ہوئے میری اب کون خبر لیگا مجھکو کاش لشکر صاحبقران
مین بھیج دیا ہوتا کہ مین وہان جاکر اپنی مصیبت کاٹتی جب لشکر صاحبقران کا نام سیارہ نے سنا تو اپنے
سر پر ہاتھ مارکر کہا کہ ای ملکہ لشکر صاحبقران کا نام نہ لو یہ وہی آفت ہی ہمپر یہ ساری مصیبت کیون آئی
یہ اُسی لشکر کی وجہ سے آئی ای ملکہ وہ کیونکر لشکر صاحبقران مین تمکو بھیجے وہان تو کچھ اور ہی رنگ ہو گیا
وہ ورق ہی اُلٹ گیا وہ دفتر ہی ابتر ہو گیا سارا کارخانہ مٹ گیا یہ تو سبب ہی کہ جسنے ہمارے
شہریار کو فقیر بنا دیا ای شاہزادی مین اُنکو کہان تلاش کرون ملکہ نے فرمایا کہ یہ تو تمنے دوہرا افسوس مجھپر
سُنایا یہ تو بیان کرو کہ لشکر صاحبقران پر کیا آفت آئی کیا خدانخواستہ وہ بھی تباہ ہو گیا سیارہ نے کہا کہ جی
نہین وہ تو نہین تباہ ہوا مگر ہمکو تباہ کر دیا کہ ہم بے آقا کے ہو گئے میرے حواس ٹھکانے ہون تو مین
عرض کرون میرے دل کو تو کوئی ملے ڈالتا ہی یہ کہکر اور بآواز بلند رونا شروع کیا یہ حال دیکھکر تمام عورتین
بھی رونے لگین ملکہ کی تو یہ حالت ہوئی کہ بیدم ہو کے روتے روتے غش کر گئی جب خواصون نے یہ حالت دیکھی
تو کوئی کیوڑا لائی کوئی بید ڈال مٹی لائی کسی نے پانی کا چھینٹا دیکر منہ پر مارا مٹی پر کیوڑا ڈالکر سونگھایا
جب ذرا ہوش آیا تو یہ کہکر رونے لگی کہ ہائے میرا آقا سہاگ مٹ گیا میرا والی مجھسے چھٹ گیا
مین اب جی کر کیا کرونگی یہ کہکر چوڑیان بڑھانے لگی خواصون نے منع کیا کہ ای ملکہ آپ اسقدر بدحواس
نہ ہو جیئے اپنی جان نہ دیجیے دیکھیے تو کیا ہوتا ہی سیارہ ثانی نے ضرور اُنکے تلاش کے واسطے
لوگ روانہ کیے ہونگے اور بہت سے سردار خود اُنکی تلاش کرینگے جب وہ نہ ملینگے تو یہ حال بنایئگا
یقین ہی کہ ابھی وہ دور نہ گئے ہونگے ابھی کوئی ایسا زمانہ بہت نہین گذرا ہی صرف دوپہر رات گذری ہی
ملکہ نے کہا چلو بہنون تم مجھکو نہ فقرے نہ دو اگر اُنکو واپس آنا ہوتا تو وہ کاہے کو بغیر بتائے ہوئے اپنے سردارون
کی اطلاع کے چلے جاتے وہ اپنے سردارون کو ضرور ہمراہ لے جاتے اُنھون نے تو اب ترک دنیا کی ہی اور
ہمپر کوہ بلا توڑا ہی ای خدا تو مجھکو اسی وقت پیوند زمین کر دے کہ مجھسے اُنکی جدائی کی مصیبت نہ اُٹھیگی کاش
مجھکو موت آجاتی کہ مین یہ روز بد دیکھتی ادھر ملکہ تو یہ کہکر رو رہی ہی اور اُدھر سیارہ فریاد کر رہا ہی اور
یہان بارگاہ مین سردارون کو سیارہ کا انتظار ہی کہ کیا سبب ہوا جو سیارہ ابھی تک نہین آیا
اور نہ شاہزادہ تشریف فرما ہوا کیا خدانخواستہ شاہزادے پر کوئی واقعہ گذرا یہ تو آپس مین یہ گفتگو

یہ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک خیمۂ ناموس کی طرف سے رونے کی صدا آئی یہ سب گھبرا گئے اور سبنے ایکبار کان لگا کر سنا تو وہ صدا اب انکو بخوبی محسوس ہوئی کہ یہ تو خیمۂ ناموس سے آتی ہے سہراب بن لندھور نے مملوک بن مالک سے کہا کہ بھائی تمنے بھی کچھ سنا کہ یہ رونے کی صدا کیسی خیمۂ ناموس سے آتی ہے خدا خیر کرے ہمین کچھ اور ہی معلوم ہوتا ہے شاید کہ شاہزادے نے اس رنج و غم مین اپنی جان دیدی یا کسیطرح کو رات کو چلے گئے مین پہلے تعجب مین تھا کہ آج ملکۂ عالم نے کیون سہیارہ کو طلب فرمایا آج کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے پھر مین نے خیال کیا کہ کوئی ضرورت ہوگی مگر اس صدا سے ثابت ہوگیا کہ ضرور ان واقعون مین سے ایک نہ ایک واقعہ ضرور ہے آؤ ہم سب ملکر چلین اور دریافت کرین کہ کیا بلا ہم پر نازل ہوئی خدا کوئی خبر بد نہ سنائے یہ کہکر سہراب بن لندھور وغیرہ اپنے اپنے دنگلون سے اٹھے انکے اٹھتے ہی اور تمام سردار بھی اٹھے اور باہر آکر طرف خیمۂ ناموس کے چلے جون جون قریب ہوتے جاتے تھے دون دون صدائے گریہ و زاری زیادہ ہوتی جاتی ہے انکے دلون کو ہلا دیتی ہے یہانتک کہ یہ سب قریب در خیمہ کے پہونچ گئے اب جو سنا تو یہ واقعہ سنا کہ اندر خیمے کے ایک کہرام مچا ہوا ہے انھون نے پہرے والون سے دریافت کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے کیسا یہ رونا پیٹنا ہو رہا ہے انھون نے جواب دیا کہ ہمکو اندر کی کیا خبر ہم بڑی دیر سے حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے جو ایسی گریہ و زاری ہو رہی ہے سوائے ہائے شہریار اور روائے شہریار کے کچھ اور سمجھ مین نہین آتا ہے یہ سنکر سہراب پلٹ کر پھر آیا سردارون سے کہا کہ جو ہم کہتے تھے وہی نکلا ضرور کوئی نہ کوئی واقعہ شاہزادے نے کیا اگر فقیر بنکر چلے گئے ہین تو پھر امید ملنے کی ہے اور اگر جان دیدی تو مین بھی اپنی جان ابھی دیدونگا ذرا دریافت کرون یہ کہکر خنجر کمر سے نکالا اور کہا کہ بھائیون تمہارا جدھر جی چاہے چلے جانا خواہ لشکر بدیع الملک مین خواہ انکے بھائی کے پاس فرنگستان مین خواہ اپنے وطنون کو مین تو انکا ساتھ دونگا مین انکو تنہا نچھوڑونگا کوئی تو خدمت کے واسطے پاس ہو ان سبنے جواب دیا کہ کیا ہم نمک حرامی کرینگے ہم بھی انکے ساتھ عدم مین جائین گے کیا اسی دن کے لیے انکا ساتھ دیا تھا جہان وہ ہونگے وہان یہ غلام بھی ہونگے ہم ایسے نہین پہلے اپنی جانین دینگے سہراب نے کہا کہ کوئی تو ایسا ہو کہ انکے ناموس کو انکے بھائی کے پاس پہونچا دے اور انکے سپرد کرے پھر اختیار ہے جو چاہے سو کرے اگر ہم سبنے جانین دیدین تو یہ چند عورتین بے دست و پا کدھر تباہ و برباد ہونگی اور کون انکو وہانتک پہونچاویگا ای بھائیون تم مین سے کوئی ایسا کرے کہ انکو وہانتک پہونچا کر اپنی جان دیدے تاکہ یہ تو برباد نہون کیونکہ یہ ناموس ہے شاہزادے کا ان سبنے جواب دیا کہ یہ کام تمسے ہوگا یہ سوائے آپ کے اور کوئی نکریگا ہمسے بغیر انکے ایک دم زندہ نہ رہا جائیگا سہراب نے کہا کہ خیر وہ وقت خدا نہ دکھائے یہ کہکر دربانون سے کہا کہ ذرا محلدار کو تو آواز دو کہ ہم خبر تو دریافت کرین کہ یہ کیا واقعہ ہے پھر تو جو تقدیر مین لکھا ہے وہ ہوگا اور جو قصد ہے وہ کرینگے یہ سنکر دربانون نے چلانا شروع کیا کہ بی محلدار یہان آؤ محلدار اندر سے روتی ہوئی آئی اور کہا کاشکے محلدار مر جاتی یہ حال تو نہ دیکھتی دربانے کہا کہ ہمکو کچھ کام نہین ہے یہ چند سردار تمکو بلاتے ہین محلدار نے کہا کہ کہان ہین کہ اتنے مین سہراب نے بڑھ کر کہا کہ ای محلدار یہ کیا واقعہ ہوا ذرا کچھ بیان تو کرو ہمارے ہوش اڑے جاتے ہین کیون خیر تو ہے شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہے محلدار نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ خیر کہان ای میان سہراب تم کسکو پوچھتے ہو وہ گئے سہراب نے کہا کہ صاف بیان کرو کہ کون گئے محلدار نے جواب دیا کہ شاہزادے رات سے غائب ہوگئے

ملاقات سے کسی طرف نکل گئے یہ سنکر سہراب نے ایک چیخ ماری اور رونے لگا اور سب سردار بھی رونے لگے
در خیمہ پر ایک حشر برپا ہو گیا سب ہائے آقا ہائے آقا کہکے رونے لگے اور یہ کہنے لگے کہ ہم اب ایسا آقا کہاں پاوینگے اور کہتے تھے
کہ ای آقا ہم آپ کو کدھر ڈھونڈنے جائیں یہ بھی نہ فرما گئے کہ ہم فلان جگہ جاتے ہیں ہم سب بھی وہیں آتے
ہائے ہم آج سے بے آقا کے ہو گئے ادھر سیارہ نے جو رونے میں ان سردارون کی آواز سنی تو روتا ہوا
باہر آیا یہاں آکر دیکھا کہ سب سردار رو رہے ہیں اور مجھسے زیادہ بیتاب ہیں مگر سہراب کا یہ حال ہی کہ چاہتا
ہی کہ اپنے خنجر مارلے اور سردار اسکو روکے ہیں یہ دیکھکر سیارہ تو روتا بھول گیا اور پاس سہراب
کے آیا اور کہا کہ کیا کرتے ہو ذرا اپنے حواس میں آؤ اور کچھ تدبیر کرو تمکو تو وہ ایک رقعہ بھی لکھ کر دے
گئے ہیں اسکو دیکھو دل کو سنبھالو اگر خدا چاہیگا تو پھر ملین گے مرد ہو کر ایسی بے صبری کرتے ہو عاقل ہو کر
اپنا خون اپنی گردن پر لیتے ہو ارے میان انکی تلاش کرو ہرکارون کو روانہ کرو فال دکھواؤ اندر ملکہ کی
عجب حالت ہی اگر وہ یہ سنیگی کہ سب سردار اپنی جانیں دیے دیتے ہیں تو وہ عورت ہیں ایسا نہو کہ گھبرائیں
اور وہ بھی اپنی جان ندے دیں تو اور غضب ہو جائے اگر کہیں شاہزادہ مل گیا اور دریافت کیا کہ ناموس
میرا کہاں ہی اچھی طرح تو ہی تو پھر اس وقت میں کیا جواب دو گے اس وقت میں سوائے ندامت کے
اور کچھ حاصل نہوگا یہ جو سیارہ نے کہا اور ادھر اور سردارون نے بھی سمجھایا تو کچھ افاقہ ہوا اور حواس
اپنے رفتہ کو ضبط کرکے درست کیے سیارہ سے کہا کہ بھائی سیارہ یہ واقعہ تو بیان کرو کہ کیا امر ہوا
اور کیونکر شاہزادہ غائب ہوا سیارہ نے کل واقعہ بیان کیا اور وہ رقعہ جو خوابگاہ سے پایا تھا دیا
اتنے میں محلدار نے آن کر کہا کہ سیارہ کو ملکہ یاد فرماتی ہیں سیارہ نے سہراب سے کہا کہ آپ لوگ
بارگاہ میں چلیں میں آتا ہوں وہان چلکر جو کچھ تدبیر ہوگی وہ کی جاویگی کچھ ہرکارے وغیرہ واسطے جستجو
کے روانہ کیے جائینگے میں خود بھی جاؤنگا یہ کہکر اندر گیا سب سردار طرف بارگاہ کے گئے اور وہان
پہنچکر بیٹھے کہ سیارہ آئے تو کچھ انتظام کیا جائے ادھر یہ خبر تمام لشکر میں پھیل گئی کہ شاہزادہ فقیر
ہو کر نہ معلوم شب کو کس طرف نکل گیا اس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ تمام لشکر میں ایک تہلکہ پڑ گیا ہر ادنی
و اعلی سوار و پیادہ سب بدحواس ہو گئے اور ایک بار سب جمع ہو کر در بارگاہ پر آئے یہان سب سردار
بارگاہ میں جمع تھے اور سیارہ کا انتظار کر رہے تھے اور سہراب وہ رقعہ پڑھ رہا تھا یہ سب بھی اندر بارگاہ
کے چلے آئے کہیں تل رکھنے کی جگہ نہ رہی ایک مجمع عام ہو گیا ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اب تمام
لشکر تباہ و برباد ہوا کیونکہ کوئی سردار ہمارا نرہا یہ کیا غضب ہوا یہ کیا رنگ فلک نے ہمکو دکھایا ادھر تو
یہ سب بارگاہ میں یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر سیارہ جو داخل خیمہ ہوا تو ملکہ نے فرمایا کہ ای سیارہ
ثانی تمنے وہ واقعہ نہ بیان کیا کہ جسکی وجہ سے شہریار نے یہ سفر اختیار کیا اور ہمکو متعدی رنج و غم کیا اور
یون بے سروپا فقیر بنکر آوارۂ دشت غربت ہوے سیارہ نے عرض کیا کہ وہ واقعہ جانکاہ یہ ہی پھر تو
تمام کیفیت یعنی شاہزادے کا صبح کو بارگاہ میں آنا اور سردارون کا حاضر ہونا اور سراچۂ بارگاہ کا
اٹھنا اور گرد کا پیدا ہونا اور ہرکارون کا حکم سے شاہزادے کی خبر کو جانا اور دریافت کرکے آنا
کہ قافلہ ہی اور اپنا بحکم شاہزادہ پاس قافلہ سالار کے جانا اور اسکو اپنے ہمراہ لانا اور شاہزادے کو کچھ
اشیاء خرید کرنا اور اس سے کیفیت دریافت کرنا اور اسکا کل حال بیان کرنا شاہزادے کا وہ حال
سنکر رنج و غم کرنا سوداگر کو خلعت دیکر رخصت کرنا اور شاہزادے کا سب سے وہ تقریر غم انگیز کرنا
سبکا شاہزادے کو سمجھانا بعد اسکے شاہزادے کا واسطے دفع ہونے رنج و غم کے شغل شراب

و کباب کرنا اور اپنا سبکو شراب پلانا اور گانا اپنا بحکم شاہزادہ شاہزادے کا اُسپر بھی کلفت ہونا اور گھبرا کر اُٹھ آنا
اور سب سے کہنا کہ میری طبیعت کلفت ہو گئی ہے مین بعد تھوڑی دیر کے آتا ہون آپ سب صاحب انتظار کرین
یہ فرما کر اندر آنا اور پھر باہر نجانا اور دربار کا برخاست ہونا سہ پہر کو سبکا آنا اور شاہزادے کا اُس وقت بھی
برآمد نہونا اپنا اُس وقت پاس شاہزادے کے آنا اور دریافت کرنا کہ کیا سبب ہے جو اُس وقت آپ برآمد نہین
ہوئے اور اُنکا بیان کرنا کہ دردسر ہے اور اپنا واپس جانا سب سردارونکا بھی اپنے اپنے خیمون مین جانا
یہ سب بیان کیا اور عرض کیا کہ یہ وجہ ہوئی اُنکے فقیر بن کے نکل جانے کی ملکہ نے جواب دیا کہ انکو اس
رنج کرنے سے کیا حاصل ہوا وہ خود ایک بادشاہ عظیم تھے اور اُنکو کیا کسی کی پروا تھی اُنھون نے خود سیکڑون
ملک و طلسم فتح کیے اگر بدیع الملک کو صاحبقران نے صاحبقران کیا تو اُنکی بلا سے کیا وہ اس لشکر مین
نجاتے آپ علاوہ حکمرانی کرتے اس لشکر مین کیا رکھا تھا کہ مفت مین آپ بھی برباد و سرگردان ہوئے اور ہم
سبکو بھی تباہ و خراب کیا ای سیارہ اب کیا ہوگا وہ کیونکر لشکر مین آئینگے اور کیونکر اُنکا پتہ ملیگا افسوس ہم
تباہ ہو گئے سیارہ نے کہا کہ آپ اسقدر پریشان نہون یہ اولاد صاحبقران ہین انپر ایسے ایسے واقعہ اکثر
ہوئے ہین اور پھر بخشم و خرم آکر اپنے لشکر سے ملتے ہین اب مین جا کر اور صلاح کرکے نجومیون کو بلاتا ہون
اور اُنکی خبر کے واسطے لوگ روانہ کرتا ہون اور ایک ہفتہ یہان انتظار کرتا ہون بعد ایک ہفتہ کے موافق
اُنکے تحریر کی سب لشکر کو لیکر شاہزادہ شہریار عالی وقار کے پاس چلتا ہون آپ سب صاحبون کو اُنکے سپرد
کرکے خود بھی تلاش مین نکلون گا آپ بہت گھبرائین نہین خدا جامع المتفرقین ہے وہ ضرور اُنسے ملائیگا غنچہ
آرزو کھل جائیگا اور ای ملکہ چونکہ یہ واقعہ قسمت مین یون ہی مرقوم تھا شاید اسی مین کوئی مصلحت ہو اور یہ جو
آپنے فرمایا کہ وہ خود بادشاہ عظیم تھے اُنکو کیا پروا تھی یہ سب بجا ہے مگر یہ امور ملکی ہین سوائے اُنکے کوئی نہین
جانتا ہے یہ آپس کے قصہ ہین انکو کوئی فیصل نہین کرسکتا ہے یہ ہمیشہ اسی طرح رہینگے شعر امور مملکت
خویش خسروان دانند ٭ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ٭ ملکہ عالم ہمکو شاہزادے کے
ارادون مین کیا دخل ہے جو کچھ اُنکے مزاج مبارک مین آیا وہ کیا اب آپ گریہ و زاری کم کرین اور اطمینان سے
بیٹھین اور نظر بخدا رکھین دیکھیے کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے سیارہ ملکہ کو سمجھا کر باہر آیا اور بارگاہ مین ہو کر
اب کیا دیکھتا ہے کہ تمام لشکر جمع ہو گیا ہے سبکو سمجھاتا ہوا تسلی اور دلاسا دیتا ہوا بارگاہ مین آیا اور سہراب بن
لندھور سے کہا کہ آپنے رقعہ شاہزادے کا پڑھا آ سنے جواب دیا کہ پڑھا مجھکو حکم عالی ہے کہ مین تمام لشکر
کو لیکر فرنگستان مین جاؤن اب تمھاری کیا راے ہے سیارہ نے جواب دیا کہ میرے نزدیک ایک ہفتہ یہان
انتظار کرین اور چارون طرف ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کرین اور اُنسے کہدین کہ بہت تلاش کرکے آئین
اگر کہین شہریار رستم ثانی ملجائین تو فبہا ورنہ بعد ایک ہفتہ کے یہان سے طرف فرنگستان کے کوچ کرین اور
وہان چلکر اُنکے برادر عزیز القدر کو خبر کرین اور آپ سب صاحب وہان مقیم ہون اور مین تلاش کو جاؤن
سہراب نے کہا کہ جو راے آپکی مگر اہل نجوم کو تو بلا کر دریافت کیجیے دیکھیے وہ کیا حکم لگاتے ہین سیارہ نے
جواب دیا کہ پہلے ہی میری رائے تھی اُسی وقت اہل نجوم حاضر ہوئے سب سردارون نے کہا کہ آپ لوگ حکم
لگائین کہ ہمسے اور شاہزادے سے ملاقات ہوگی یا نہین اور ہوگی تو کہان ہوگی اور کب ہوگی اُنھون
نے موافق قاعدہ کے دریافت کرکے اور بعد غور و فکر کے جواب دیا کہ ملاقات تو ضرور ہوگی مگر ہم زمانے کی
قید نہین کرسکتے ہین اور نہ مقام ملاقات بیان کرسکتے ہین کیونکہ ہمارے احکام سے یہ خبر نہین معلوم ہوسکتی ہے
مگر ملاقات بہت جلد ہوگی اور شاہزادہ بخیر و خوبی ملیگا اور ساتھ جاہ و حشم کے پھر سوال کیا کہ اچھا یہ ملاحظہ فرمائیے

کہ ہم یہین مقیم رہین یا یہان سے طرف فرنگستان کے کوچ کرین اور یہ بھی دریافت فرمائیے گا کہ ہم جو ہرکارون
کو واسطے خبر کے روانہ کرتے ہین تو وہ کچھ خبر خوش لائینگے آنھون نے خوب غور و فکر کی اور بعد
تامل بسیار کے حسب دستور قاعدہ دیکھکر بہت عرصہ دراز کے بعد جواب دیا کہ آپ کا یہان مقیم رہنا اچھا نہین
ہی یہ بہت بہتر ہوگا کہ آپ فرنگستان کو کوچ کرین اور جو ہرکارے آپ خبر کو روانہ کرتے ہین وہ کچھ
خبر نہین لائینگے بے نیل مرام واپس آئینگے انکی خبر کا آنا ایک وقت معین پر ہی وہ خود بخود آجائینگے
ہم لوگون کے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ آپ آج ہی کوچ کرین سیارہ و سہراب نے انکو کچھ انعام دیکر
رخصت کیا اور آپس مین صلاح کی کہ ایک ہفتہ یہان انتظار کرنا ضرور ہی اور ہرکارون کو بھی روانہ کرنا
واجب ہی یہ صلاح کرکے چند جوڑیان ہرکارون کی اور چند سانڈنی سوار روانہ کیے اور انکو انعام و اکرام
کا بہت کچھ امیدوار کیا وہ روانہ ہوے دیکھیے اب کب خبر لاتے ہین اور لجدا سکے یہ سب لوگ اپنے
اپنے مقام کو گئے اور اسی وقت سہراب کو شہزادے کا جانشین رائے سب سرداروں نے
قرار دیا کیونکہ انکے باپ بھی جانشین حمزہ صاحبقران کے تھے یہ بندوبست کرکے کہ لشکر پناہ سب
سب انتظار مین ہرکارون کے وہان مقیم ہوے انکو تو اب یہین چھوڑا جاتا ہے

اب کچھ حال آوارۂ دشت غربت یعنی شاہزادہ رستم ثانی کا قصہ یہ ہوتا ہی کہ انپر کیا مصیبت گذری اور کیا واقعہ درپیش ہوا

کاتبان مصیبت اس داستان رنج و غم و سفر غربت موجب کرب و الم کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ یہ
شاہزادہ دو پہر رات کو بغیر اطلاع سردارون کے بہ ارادۂ فقیری لشکر سے نکل کر آوارۂ دشت غربت ہوا
تو گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلا جاتا تھا یہانتک کہ تاریکی شب مین راہ روی کرتا چلا گیا اور کچھ خبر نہ کیا
بسبب تاریکی شب کے راہ مقصود گم کی اور قریب ایک شہر کے پہونچا جب سواد شہر صبح کو نظر آیا تو بہت
حیران ہوا کہ ہمارا تو ارادہ کوہ و دشت کا تھا تم ادھر کہان چلے آئے شاید راہ بسبب تاریکی شب کے گم کرگئے
نہ معلوم یہ شہر کسکا ہی اور یہان کا بادشاہ کون ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی پھر یہ خیال کیا کہ ہمکو اسکے مذہب
و ملت سے کیا سروکار ہی تم اپنی راہ لو کوئی ہو گا مگر اتنا تمھین ضرور کرنا ہی کہ شہر مین جاکر لباس
قلندرانہ لو ہین لو یہ خیال کرکے طرف شہر کے چلے پھر خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہان کے باشندے
واقف ہون تو پھر بڑی خرابی ہو پھر یہ بھی اپنے دل مین خیال کیا کہ جب ہمنے فقیری اختیار کی تو پھر کون
روک سکتا ہی بہت یہ کہ رنج ہوگا جب ہمنے اپنے اُن سردارون کا رنج گوارہ کیا تو یہ کون ہونگے جو ہم
انکے کہنے سے باز آئین گے اور اپنا ارادہ فسخ کردینگے یہ خیال کرکے داخل شہر ہوے اور بازار مین
آکر ایک تہمد خریدی اور اسکو اسی وقت گیرو از نگو آیا اور ایک کرتہ بھی اور ایک کلاہ آزادی خریدی
اور سر پر رکھی اور وہ تہمد باندھی اور کرتہ پہنکر اور ایک سرائی ہاتھ مین لیکر شہر کے باہر جلدی تمام
آئے اور اس خیال سے اس شہر کا نام بھی نہ دریافت کیا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیکھ لے اور یہان لے
تو خرابی ہو یا کوئی ہرکارہ ہمارے لشکر کا بامر جاسوسی یہان موجود ہو تو دیکھ لے پھر یہ خیال کیا
کہ گھوڑے کا فقیر کو کیا کام ہی یہ تو تزک و حشم شاہون کو زیبا ہی جب ہمنے گدائی اختیار کی تو اسکی کیا ضرورت
ہی پیادہ پا چلنا اچھا پھر یہ خیال کیا کہ ابھی کچھ دور نہین آئے ہو کہین ایسا نہو کہ کوئی ہرکارہ ملجائے کیونکہ
سردارون نے ضرور واسطے تلاش کے بھیجے ہونگے عجب نہین کہ خود کچھ سردار نکلے ہون اس سے بہتر ہی

اگر گھوڑے کو نہ ترک کرو اور تم کبھی پیادہ پا بھی نہین چلے ہو ایسا نہو کہ بسبب تسلسل راہ کے تھک جاؤ تو بڑی مشکل ہو پس فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو چل کھڑے ہوئے اور راہ روی کرتے کرتے سیدھا راستہ چھوڑ کر کوہ اور صحرا کی راہ لی یہان تک کہ وہ دن بوقت تمام ہوا اور ایک صحرا مین تمام ہو گئی گھوڑے سے اتر کر گھوڑے کو چھوڑ دیا کہ شاید کوئی درندہ آئے تو یہ تو اپنی جان بچا کر بھاگ جاوے اگر وہ مجھکو کھاوے تو قصہ پاک ہو جاوے اور اس کشاکش دنیا سے چھوٹون یہ خیال کر کے لیٹ رہے کوئی تھوڑی دیر آنکھ لگی تھی کہ پھر آنکھ کھل گئی اب نیند نہین آتی ہے دل سے باتین کرنے لگے اور فلک کی طرف دیکھ کر کہا کہ کیون اے گردون دوار دای فلک تفرقہ پرداز تجھکو میرا چین سے رہنا ناگوار ہوا کہ یہ واقعہ کانون سے سنایا کہ جسکی وجہ سے مین نے وطن آوارہ اور عزیزون سے کنارہ کرنا قبول کیا اور مجھے یہ نہوا کہ مین اپنی صورت اُنکو دکھاتا اور اُنسے کہکر چلا آتا کیون اے بیرحم یہ کیا ظلم کیا کہ مجھکو یہان اور اُنکو وہان تباہ و برباد کیا سچ ہے کسی شاعر کا قول شعر ؎ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین کسیکا اسے وصل بھاتا نہین + ایسی ایسی باتین فلک کی طرف اشارہ کر کے کین اور وہ باقی رات اُسی جنگل مین بسر کی کبھی یہ کہتے تھے کہ خدا ایسا کرے کہ کوئی جانور صحرائی نکل آوے اور مجھکو کھا جاوے ابھی کل کا ذکر ہے کہ تمھارے سیکڑون لوگ خدمت پر مقرر رہتے تھے یا آج یہ حالت ہے کہ تم تنہا ہو خدا بھلا کرے اس فلک دون کا کہ جسنے یہ رنگ کیا اور ہمکو سرگردان اور تباہ کیا پھر آپ ہی کہنے لگے کہ ہائین رستم تم بیکار کی فلک کی شکایت کرتے ہو اور اُسکو الزام دیتے ہو یہ جو کچھ کیا تمھارے دل نے اور غیرت نے کیا اسمین اُسکی کیا خطا ہے اسی خیال مین وہ رات تمام ہوئی اور ستارہ سحری آسمان پر چمکا گریبان صبح غم مین اُس شہریار کے چاک ہوا ادھر آفتاب نے بھی اسباب سفر درست کیے اپنے مسکن سے نکلا اور عازم سفر مغرب ہوا ادھر شاہزادے نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہوے جب بھوک لگتی تھی بناس پتی کھاتے تھے اور کسی جھیل یا تالاب سے پانی پی لیتے تھے اور گھوڑے کو چھوڑ دیتے تھے کہ وہ بھی گھاس چر کر اپنا شکم سیر کر لیتا تھا اور پانی پیکر تشنگی بجھا لیتا تھا جب پھر اُسپر سوار ہو کر روانہ ہوتے تھے اسی طرح وہ دن بھی تمام ہوا اور ایک جنگل مین گذر ہوا یہ جنگل اُس جنگل سے بھی زیادہ وسیع اور خوفناک تھا وقت سہ پہر کے انھون نے ایک جھیل پر پہونچکر جو کہ اُس جنگل مین واقع تھی وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی اور خیال کیا کہ نماز مغرب بھی یہین ادا کرنا چاہیے پھر کوئی مقام ایسا نہ ملیگا شاید کہ کہین پانی نہ ممکن ہو اور وہان وضو کی ضرورت ہو تو پھر بڑی مشکل ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ وقت مغرب تک یہین قیام کرو بعد اسکے پھر روانہ ہونا یہ خیال کر کے ٹھہر گئے کہ اتنے مین آفتاب غروب ہونے لگا مسافر شب نے اپنا بندوبست کیا جانور آ آکر درختون پر بسیرا لینے لگے یہ دیکھ دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ تو جانور اچھے ہین کہ وہ بسیرا تو لیتے ہین ہم تو اس سے بھی گئے سواے راستہ چلنے کے کوئی کام نہین ادھر آفتاب بالکل غروب ہو گیا نماز مغرب کا وقت آگیا رستم ثانی نے نماز ادا کی اور بعد فراغت نماز کے گھوڑے پر سوار ہو کر راستہ لیا دنیا کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر مسافر رات کو قیام کرتا ہے یہانتک کہ آفتاب بھی دن بھر چلتا ہے مگر رات کو اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ ہو جاتا ہے جسکو کہ ہم سب جانتے ہین کہ اسنے سفر تمام کیا مگر دراصل وہ دن اور تمام رات گردش مین رہتا ہے اسی طرح شاہزادہ بھی تمام رات دن راہ روی کرتا ہے کہین قیام نہین کرتا ہے سواے اتنی دیر کے کہ جتنے عرصے تک گھوڑا دانہ پانی اور گھانس وغیرہ سے فراغت کرے اور سیر ہو جاوے اور خود بھی کچھ بناس پتی کھاوے یا واسطے نماز کے یا اُس قدر رات کو کہ جب

که جب نیند کا غلبہ زیادہ ہوتا ہی تو لیٹ رہتا ہی بس اتنا زمانہ اُسکے سکون کا ہی باقی رات دن سواے راستہ چلنے کے کچھ کام نہین ہی اسی طرح ایک ہفتہ گذارا راہ طی کرنے مین ایک دن انکا گذرا ایک ایسے دشت ہولناک مین ہوا کہ جہان دیو بھی جاے تو مارے خوف کے زہرہ آب ہو جاے اور کانپنے لگے اور بدن تپ لرزہ مین گرفتار رہے انسان کی کیا حقیقت ہی وہ تو ضعیف البیان کہلاتا ہی وہ صحرا ایسا تھا کہ جہان کوسون سایہ کا نام و نشان نہ تھا پانی ایک کوسون قحط آب نہ کوئی چشمہ نہ چاہ نہ جھیل نہ دریا صاف میدان کہ جہان بقول شخصے کف دست میدان ہیہات خدا کی ذات چونکہ صبح کا وقت تھا انھون نے خیال کیا کہ جلد اس راستہ کو طے کرو یہ سوچکر بجلدی تمام گھوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوے چلے جاتے ہین مگر جون جون آفتاب بلند ہوتا ہی وہ گرمی اور تپش زیادہ ہوتی جاتی ہی اور دھوپ کی حدت بڑھتی جاتی ہی اور تیزی دھوپ سے انکی یہ حالت ہوئی کہ نہایت غلبہ تشنگی کا ہوا اور بسبب آتش جنگل کے کوئی برگ درخت یا جنگلی ثمر یا گھاس پتی کھاتے تھے وہ بھی نہین ملی صبح ایسے جنگل مین ہوئی کہ جہان ان چیزون کا نام و نشان بھی نہ تھا گرسنگی نے غلبہ کیا اور یہ وہ جنگل ہی کہ جہان خضر و الیاس ایسے پیغمبر بھی سرگردان پھرے بڑے بڑے ایسی راہ روی میدان سے ڈرتے ہین بسبب نایابی آب کے سر ٹپک کر مرجاتے ہین ابھی کوئی کوس دو کوس راستہ کٹا تھا کہ آفتاب بالکل بلند ہو گیا اور اب وہ تیزی دھوپ مین ہو گئی کہ مارے شدت کے غش آگیا اور پھر ہوشیار ہوے اور گھوڑے پر سوار ہو کر چلے اور گرسنگی اور تشنگی نے اسقدر مضطر و پریشان کیا کہ اب پھر گھوڑے پر بیٹھا نہین جاتا ہی ادھر گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ مارے پیاس کے زبان نکالے ہوے ہی اور راستہ نہین چلا جاتا ہی اور اسپر یہ غضب ہی کہ سواری بھی پیٹ پر موجود ہی عجب صحرا ہی کہ جہان سواے دریاے ریگ کے اور کوئی شی نظر نہین آتی ہی اگر کوئی درخت دور سے دکھائی دیا تو یہ اس امید مین جلد جلد قدم بڑھاتے ہوے اسکے طرف چلے کہ اسکے سایہ مین کوئی دم لینگے اور قرار پکڑینگے جب قریب اسکے پہونچے تو دیکھا کہ وہ بھی بسبب نہونے پانی کے جل گیا ہی اور برگ و بار کچھ نہین ہین خالی تنہ کھڑا ہی وہ بھی خشک ہے کہین تری کا نام نہین اگر کوئی چشمہ نظر پڑا تو یہ خیال کیا کہ شاید اسمین پانی ہوگا جب اسکے قریب گئے اول تو پانی نپایا اور اگر پایا بھی تو ایسا خراب کہ جسکو دیکھکر قی آنے لگی اور اسمین دیکھا کہ سانپ اژدہے لوٹ رہے ہین اور بسبب شدت گرمی کے اپنا زہر اسمین اگل رہے ہین یہ دیکھکر وہان سے بھی آگے بڑھے اور ہوا جو چلتی ہی تو اسکے چلنے سے جو ذرے وغیرہ اڑکر جسم پر پڑتے ہین تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے آگ کی چنگاری ڈال دی اور گھوڑا تو مارے تپش کے مرا جاتا ہی یہ رنگ و حالت گھوڑے کی دیکھکر اوپر سے اتر پڑے اور اسکی باگ ڈور پکڑ کر آگے چلے مگر زمین اسقدر تپ رہی ہی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ تاوۂ آہنی کو گرم کر کے رکھ دیا ہی جہان پر قدم رکھدیا وہان پر تلوے مین چھالہ پڑگیا وہ جنگل نمونہ روز محشر تھا کیونکہ سنتے ہین کہ وہان بھی ایسی ہی گرمی ہوگی مگر وہ آوارۂ دشت غربت و مصیبت باگ ڈور گھوڑے کی ہاتھ مین لیے ہوے چلا جاتا تھا جہان پر زیادہ تھک جاتا ہی پھر مجبور ہو کر گھوڑے پر سوار ہو لیتا ہی جب گھوڑا زیادہ بحال ہو جاتا ہی تو پھر شاہزادہ اتر پڑتا ہی گرمی کی یہ حالت ہی کہ راستہ نہین چلا جاتا ہی زمین سے شعلہ نکلتے ہین آسمان سے آگ برستی ہی ہواے گرم چل رہی ہی اگر کوئی جھونکا آگیا تو یہ معلوم ہوا کہ استخوان تک جل گئے وہ صحرا نہ تھا نمونۂ دوزخ تھا اسی طرح دوپہر ڈھلی اور وہ حدت و تیزی دھوپ کی کم ہونے لگی اور ہوا بھی چلنا موقوف ہو گئی مگر مارے بھوک اور

پیاس کے یہ حالت ہی کہ ایک قدم راہ چلنا دشوار ہی اور گھوڑے کی ایسی ابتر حالت ہی کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ تو
کوئی دم کا مہمان ہی مگر اس جنگل مین دانہ گھاس کہان کہ جہان انسان کا کیا ذکر ہی چرند پرند تک نظر نہین
آتے ہین اور اگر کوئی جانور مثل چیل یا گدھ وغیرہ کے آفت کا مارا بھولے سے آبھی گیا تو اُسکے پر جل گئے اور
وہ خود بھی جلکر کباب ہوگیا اور اگر کوئی بچ بھی گیا تو اُسکے استخوان سوکھے ہوئے پڑے ہین اور پرواز سے
عاجز ہوکر کہین گر پڑا ہی کہین آدمی کی ہڈیان پڑی ہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ یہان آکر مارے بھوک و پیاس
وگرمی کے مرگیا ہی کہین درندون کی ہڈیان ہین کہین اژدہے کے رہنے کے غار ہین کسی مقام پر غولون
کے قیام کی جگہ ہی بڑے بڑے غار ہین سوا ان چیزون کے اور وہان کوئی جگہ رہنے کی نہین ہی یہانتک
کہ آفتاب برنگ زرد لرزان و ترسان آشیانہ مغرب مین پنہان ہونے لگا انھون نے تیمم کرکے نماز ظہرین
ادا کی اب جو انھون نے دیکھا کہ گھوڑے کی یہ حالت ہی کہ وہ چارون ہاتھ پاؤن پھیلائے ہوئے پڑا ہی
اور مارے پیاس کے ہانپ رہا ہی اور زبان نکالے دیتا ہی یہ اُسکی ایسی بری حالت دیکھکر اپنی بھی بھوک
اور پیاس بھول گئے اور اُسکی حالت پر افسوس کرنے لگے اور اُسکی حالت نہ دیکھی گئی اُٹھے کہ چلکر کہین سے
تھوڑا پانی تلاش کرین مگر راستہ نہ چلا گیا بیٹھ گئے اور شکر خدا کرنے لگے کہ اتنے مین نماز مغرب کا وقت آگیا نماز
پڑھی اور خیال کیا کہ رات کو راستہ چلو شاید جنگل تمام ہوجاے یہ خیال کرکے گھوڑے کو اُٹھایا تو کیا دیکھا
کہ وہ مرگیا ہی نہ اُسکی سانس باقی ہی نہ زبان اسی طرح باہر نکلی ہوئی ہی یہ دیکھکر افسوس کیا اور اُسکو
وہین چھوڑکر اس طرف کو روانہ ہوے مگر بسبب بھوک اور پیاس کے راستہ طے نہین ہوتا ہی ایک ایک قدم پر
بیٹھ بیٹھ جاتے ہین اور شکر خدا کرتے ہین یہانتک کہ اسی صورت سے کوئی ایک میل تک آئے اب پیرون
نے بالکل جواب دیدیا اور طاقت جاتی رہی آخر تھک کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور فلک کی شکایت کرنے لگے کہ کیون
اے بخت ناہنجار و اے گردون تفرقہ انداز یہ کیا تیری حرکتین ہین کہ مجھ بیٹھے بٹھائے کو ناحق آوارہ و سرگردان
کیا اور ایسے دشت ہول خیز وحشت انگیز مین لاکر تباہ کیا اور اُسپر بھی تجھکو رحم نہ آیا وہ ایک گھوڑا جو
تھا وہ بھی مارے بھوک اور پیاس کے مرگیا ارے مین اب راستہ کیونکر چلونگا اور کیونکر یہ جنگل طے ہوگا ارے
ظالم ذرا تو رحم کر میرے حال پر مجھکو اس آفت سے نکال راہ راست پر لا تیری یہ کجروی اچھی نہین ہی کیون
ظلم کرتا ہی مین خود اپنی جان سے تنگ ہون اُسپر تیرے یہ ستم ارے کچھ حد بھی ہی بس ظلم ہوچکا مین نے
اسی واسطے سب جاہ و حشم ترک کردیا اور فقیر ہوگیا اُسپر بھی تجھکو مجھپر ترس نہ آیا اور اس بلا مین پھنسایا تیرے
ظلم سے ہمیشہ بادشاہان ہفت کشور و مرسلان اولوالعزم پریشان رہتے ہی اُنپر تو نے ظلم و ستم کیے اور وہ تیرے
سبب سے بلا مین مبتلا ہوے مگر وہ بندگان خاص تھے اُنھون نے شکایت نہین کی مگر مجھسے یہ تکلیف نہین
اُٹھ سکتی ہی یا خداوند کریم مجھکو موت دے کہ مین اسکے جور سے رہائی پاؤن ارے سفلہ پرور تونے یہ کیا
کیا کہ مجھکو سرگشتہ و پریشان کیا اور تجھکو شمہ بھر بھی رحم نہ آیا تو نے جمشید ایسے بادشاہ کو جب تباہ کیا اور
اُسکو برسون آوارہ دشت ادبار رکھا اور پھر ایک دم مین ضحاک ایسے ظالم کے قبضہ مین کرادیا کہ اُسنے
کس بیدردی سے آرے مین رکھکر چیر ڈالا مگر سنتے ہین کہ اُسنے غرور کیا تھا تو اُسکو اُسکی سزا ملی مین نے تو
کبھی غرور نہین کیا تھا کہ جسکی یہ سزا مجھکو ملی اے پروردگار میرے مجھپر رحم کر اور اس آفت سے نکال مین نے
تیری راہ مین برسون جہاد کیا ہی اور تیرے دشمنون کو قتل کیا ہی تو نے آگ سے جناب خلیل اللہ کو نجات
دی اور حوت کے شکم مین حضرت یونس کی مدد کی اسی طرح ہر نبی کی وقت مشکل مدد کی اور آفتون سے
بچایا اور ہر بلا رد کی واسطہ تجھکو اپنے پیغمبران برحق کا مجھکو بھی اس رنج و مصیبت سے نجات دے

یا ملک الموت کو قبض روح کا حکم دے کہ وہ آکر قبض روح کرین مجھسے اب یہ شدائد گرمی و بھوک پیاس کی تکلیف
نہین اُٹھ سکتی ہی اور یہ مناجات کرنے لگا شعر تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب + دعاے کند من کنم مستجاب
چو عاجز رہا بندہ دائم ترا + زین عاجزی چون نخواہم ترا + اے میرے مولا میری مدد کر مجھکو اس دشت ہولناک
سے نکال چونکہ ابھی دعا کے مستجاب ہونے کا وقت نہین آیا تھا اُسی طرح آہ و زاری اور حالت بیقراری مین
وہ شب گذری مگر رات بھر یہ حالت رہی کہ کبھی غول صحرائی ڈراتے تھے کہین درندون کی صدائین آتی تھین
کہین شیر ڈکارتا تھا کہین اژدہے کے دم چھوڑنے کی صدا آتی تھی مگر یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی بے خوف و خطر
اُسی طرح بیٹھا ہوا دعائین کر رہا تھا کہ آثار سحر نمایان ہوے اور آفتاب نے بھی بارنگ سرخ لرزان و ترسان
کاشانۂ مشرق سے نکلا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے غم مین خون کے آنسوون سے منھ دھویا ہی اس سبب
سے چہرہ لعل ہو رہا ہی اور اپنی منزل کو روانہ ہوا ادھر شاہزادے نے نماز پڑھی اور اُٹھ کر ایک طرف کو
روانہ ہوے آج ابھی سے بہت گرمی ہی اور لو چل رہی ہی باوجودیکہ ابھی آفتاب بلند نہین ہوا ہی مگر حدت اور
گرمی بہت ہی اور اب اُنکی یہ حالت ہی کہ غش آیا جاتا ہی راستہ نہین چلا جاتا ہی گمر پڑتا کیا نہ کرتا جس طرح ہو سکتا ہی
راستہ چلتے ہین اور پیرون مین آبلہ پڑ گئے ہین پیر سوجھ گئے ہین اور راہ مین جو کانٹے پڑے ہین وہ
چبھ چبھ گئے ہین آبلے اُنکے حال زار پر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین اور اُنسے خون جاری ہی یہ حالت
ہو رہی ہی کہ جابجا تھالے خون کے بھر جاتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین بھی اُس شہریار کے حال زار پر خون
رو رہی ہی اور جو خون اُنکے پیر سے گرتا ہی تو وہ مثل آنسوون کے معلوم ہوتا ہی اور اب یہ حالت ہو گئی کہ
آفتاب بھی خوب بلند ہو گیا ہی اور وقت نصف النہار کا قریب ہی مگر یہ بے سواری کے راستہ طے کیے چلے
جاتے ہین کہین پر بیٹھ جاتے ہین پھر دو قدم چلتے ہین پھر بیٹھ جاتے ہین اور خود پیر کے آبلون سے بیٹھا نہین
جاتا ہی اور خار صحرائی تلوون مین پاپوش کو توڑ توڑ کر در آئے ہین آخر کو عاجز ہو کر جوتا بھی اُتار کر پھینکدیا
ہی اور آپ برہنہ پا ہو گئے ہین اور زیادہ تکلیف ہونے لگی بقول اس مخنفے تہر درویش برجان درویش +
کون سنتا ہی فغان درویش + یہ قول صداق وحسب حال ہی اور جنگل کی یہ کیفیت ہی کہین سایہ کا نام نہین جابجا نشیب و
فراز ہی اور غار اژدہون کے ہین کہین کوئی درخت سایہ دار نہین آج کا جنگل تو کچھ کل کے جنگل سے بھی
زیادہ ہولناک اور وحشت انگیز معلوم ہوتا ہی اشعار حسب مقام ہذا

اُٹھا تھا دھوان مرکز خاک سے
درخت اس جگہ پر نہ تھا سایہ دار
تھے انبار کانٹون کے ہر سو پڑے
کہ رستم کو تن پر گران تھا لباس
گھڑی کا ہوا ذہن پر عمل

جہانتک نظر کام کرتی تھی وان
نہ آتا نظر تھا کہین برگ و بار
کہین سایہ ڈھونڈھا تو ہیرا نہ تھا
ہوئی زیست سے شاہزادہ کو یاس

برستی تھی آگ آگ افلاک سے
عجب وحشت انگیز تھا وہ مکان
کسی جا پہ تھے ڈنڈ سوکھے کھڑے
کسی سمت پانی کا دریا نہ تھا
کئی کوس جون تون جب آئے نکل

شاہزادہ رستم ثانی کی یہ حالت ہوئی کہ اب قدم اُٹھانا دشوار ہو گیا
غش طاری ہونے لگا مگر جرأت کے مارے چلے جاتے ہین بھوک و پیاس کی شدت سے یہ حالت
تھی کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹھ خشک ہو گئے ہین اور رطوبت تمام جسم کی خشک ہو گئی ہی
اُس صحرا مین سواے قرص آفتاب کے کہین گرد نان نہین ہی اور وہ بھی اسقدر بلند ہی کہ وہانتک پہونچنا
دشوار ہی اور سواے پسینہ اور آنسوون کے اور خون جگر کے پانی کا قطرہ ممکن نہین مگر آج وہ بھی نہین
نہ آنسو نکلتے ہین مارے پیاس کے مُنھ خشک ہوا جاتا ہی اور گرمی آفتاب اور گرمی صحرا کے سبب سے
خون بھی خشک ہو گیا ہی باوجودیکہ گرمی اور دھوپ مین پسینہ بشدت نکلتا ہی مگر یہان وہ بھی نہین کہا نسے

نکلے آج دو روز ہوے کہ بے آب و غذا ہین سب رطوبت خشک ہوگئی ہی اسپر یہ غضب ہوا کہ میدان ریگ مین پہونچ گئے اب قدم اٹھانا دشوار ہوگیا اور آفتاب سر پر آگیا ایک قدم بمشکل اگر اٹھا تو دوسرا قدم تا بہ زانو ریگ مین دہنس گیا یہانتک کہ عاجز ہوکر کھڑے ہوگئے اور تا بہ ران غرق ہوگئے راستہ بھی چلنا موقوف ہوگیا اس دھوپ کی شدت اور بھوک پیاس کی گرمی سے غش طاری ہونے لگا ہاتھ اٹھا کر برجوع قلب یہ دعا کرنے لگا ای خالق برحق و ای رازق مطلق میری مدد کر مجھکو اس بلا سے نجات دے میری مشکل آسان کر تو نے اکثر اس بندۂ عاجز کی وقت مشکل مدد کی ہی ہر بلا کو رد کیا ہی اب تو سختی بھوک اور پیاس کی اور شدت گرمی اور نکاہت راہ اٹھ نہین سکتی ہی تو بھیج دے اپنے کسی بندۂ خاص کو کہ وہ آکر میری مدد کرے اور رہبری کرکے مجھکو اس جنگل پر آفت سے نکالے ای حافظ حقیقی رب حقیقی جلد مدد کر مین نے تو کوئی ایسا گناہ بھی نہین کیا ہمیشہ تیری راہ مین سر ہتیلی پر لیے پھرا کفرستان کو اسلام آباد کیا اور تیرے بندون کی مشکل مین کام آیا کبر و غرور کا کبھی خیال بھی ذہن مین نہین آیا پھر کس لیے یہ سزا مجھکو ملی مجھکو تو یہ امید تھی کہ مین مسلمان ہون جب مرونگا تو میرے عزیز میرے بالین پر ہونگے وہ مجھکو گور و کفن دینگے اسکی خبر نہ تھی کہ جب مرونگا تو کوئی نہوگا سوا ے تیری ذات کے یا کف دست میدان سے کہ جہان کوئی پانی دینے والا بھی نہوگا اور تن میرا لقمہ جانوران صحرائی ہوگا ای کریم میرے مجھکو بچا لے اس بلائے عظیم سے کیونکہ مین مسلمان ہون مجھکو جانوران صحرائی نہ کھائین یہ کہتا تھا اور ہاتھ اٹھائے ہوے دعا کر رہا تھا اور یہ چند شعر مناجات کے ورد زبان تھے شعر حسب مقام ہذا

اس بلا سے رہائی دے یا رب
راز دل تجھ ہی پر اظہار
زندگی ہوگئی وبال مجھے
تری تو رحمت بیحد کا کچھ حساب نہین
برس پڑے گا جو ابر بہار کیا ہوگا
دیگرا ای کریمے کہ از خزانہ غیب
تو کہ با دشمنان نظر داری

دیگر

کرنہ عزت مین میرے تو حامی
تو ہی حافظ ہوا سے مرے غفار
گناہگار ہون روز شمار کیا ہوگا
کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا
بدون کے قرب سے نیکو نکو کب ضرر پہونچا
گبر و ترسا وظیفہ خور داری

تجھے ہی التجا یہ ای یا رب
کوئی میرا یہان نہین حامی
اس تلاطم سے تو نکال مجھے
یہ ڈر ہی ای مرے پروردگار کیا ہوگا
نہ ہوسکیگا مقابل وہ چشم تر سے
گلون کے گرد جو رہتے ہین خار کیا ہوگا
دوستان را کجا کنی محروم

یہ دعا کر رہا ہی اور رو رہا ہی اور کہتا ہی کہ ای خالق کون و مکان مین تیرا بندہ بہت گنہگار ہون بخش دے گناہ میرے اسی حالت مین غش آگیا اور آنکھین بند ہوگئین اور خبر کچھ نہ رہی کہ اب کیا حالت ہی ادھر دریاے رحمت الٰہی موج زن ہوا اور تیر دعا ہدف اجابت پر جاکر بیٹھا کیونکہ اب تکلیف کو بھی ایک زمانہ گذر چکا تھا کہ یکایک اس صحرا سے ایک مرد بزرگ باریش سفید عمامہ سر پر لباس سفید پہنے ہوے ایک گھوڑے پر سوار قریب شاہزادے کے آئے شاہزادے کو غش مین پایا دست مبارک اپنا پشت پر رکھا کہ جسکے رکھنے سے یہ اثر پیدا ہوا کہ شاہزادے کی آنکھ کھل گئی اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ ایک مرد بزرگ میرے پاس کھڑے ہوے ہین جان مین جان آئی اور جھک کر بصد ادب سے سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا اور فرمایا کہ ای رستم ثانی تو اسقدر کیون بدحواس ہی اور کیون بیتاب ہی رحم کیا خدا نے تجھپر اور مجھکو بروقت پہونچا دیا ورنہ بڑا غضب ہوا تھا کہ اگر مین ایک گھڑی بھر نہ آتا تو تیرا کام تمام تھا رستم ثانی نے اشارے سے عرض کیا کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی انھون نے فرمایا کہ پہلے تم اس آفت سے تو نکلو پھر اور کچھ پوچھنا تمکو اس سے کیا مطلب ہی مین بھی ایک بندۂ خدا ہون مثل تمھارے اب تم اپنی آنکھین بند کرلو کہ مین تمکو راہ پر لگادون رستم ثانی کو یہ جرأت نہوئی کہ کچھ کلام کرین

فوراً آنکھیں بند کر لیں بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کہ آنکھیں کھول دو اور یہی سیدھی راہ پر چلے جاؤ آگے ایک جنگل ملیگا وہان کچھ کھانا پینا اُسکے بعد جدھر کا ارادہ ہو چلے جانا اُنھون نے آنکھیں جو کھولیں تو اپنے کو ایک راستے پر پایا نہ وہ جنگل تھا نہ وہ ریت تھی نہ وہ گرمی تھی نہ دھوپ کی شدت تھی مگر اب جو دیکھا تو اُن مرد بزرگ کا کہین پتا بھی نہ تھا یہ شکر خدا بجالاے اور اب اپنے مین طاقت چلنے کی بھی باقی بہت حیران ہوے تھوڑی دور راہ طے کی تھی کہ چند درخت دکھلائی دیے اب یہ قدم اُٹھا کر چلے کہ ایک صحرا دکھائی دیا کہ جو تمام درختان بارآور سے بھرا ہوا تھا اور ہزارہا قسم کے درخت ہین اُنمین کچھ میوے تھے کہ کبھی درخت تھے ہر قسم کے گلہاے رنگ رنگ درخت تھے اور جابجا چشمے جاری تھے جھیلین وغیرہ پانی سے مملو تھین یہ شکر خدا بجالاے اور قریب درختان میوہ دار کے گئے کچھ میوہ وغیرہ توڑ کر کھایا اپنی اشتہا کو بجھایا اور اور کنارے جھیل کے آکر پانی پیا اور منھ ہاتھ دھویا وضو کیا دو رکعت نماز شکرانہ پڑھی بعد اسکے سیر صحرا کرنے لگے ایسا صحرا پایا کہ کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا ہر طرف پھول کھلے ہوے جانوران خوش الحان شاخون پر بیٹھے ہوے زمزمہ سرائی بلبل و اوُدی کر رہے ہین اُنھون نے دل مین کہا کہ یا تو وہ صحرا یا جنگل کہ جو نمونہ باغ شداد ہے کیا قدرت باری ہے کہ ابھی میری مارے بھوک کے اور پیاس کے اور گرمی کے کیا حالت تھی کہ قریب مرگ ہو گیا تھا یا ابھی یہ حالت ہو گئی کہ پھر وہی طاقت و قوت عود کر آئی اگر مین چاہون تو ابھی دس کوس پیدل چلا جاؤن مگر افسوس ہے کہ گھوڑا میرا مفت مین ضایع ہوا اگر وہ میرے پاس ہوتا اور مر گیا ہوتا تو مین اُسکو یہان کے پانی اور گھانس سے سیراب کرتا کیسی سبز دوب لگی ہے وہ خون ناحق میری گردن پر ہوا کاش مین اُسکو اُسی شہر کے باہر چھوڑ دیتا کہ وہ اپنی زندگی بسر کرتا وہ مر تو نہ جاتا مین پیادہ پا چلا آتا کیونکہ پیادہ پائی تو تقدیر مین تھی یہان تو یہ باتین سوچ رہے ہین اُدھر جانور درختون پر بیٹھے ہوے نغمہ سرائی کر رہے ہین کہ اتنے مین نماز ظہرین کا وقت قریب آیا اُنھون نے وضو کیا نماز ادا کی اور بگریہ وزاری دعا کی بعد فراغت نماز پھر سیر مین مشغول ہوے کیونکہ تھکے بہت تھے اس روز وہان سے کوچ نہ کیا صبح پر موقوف رکھا کہ آفتاب بھی صحرا سے سفر کو تمام کر کے اپنے مسکن کو گیا یعنی شام ہو گئی شاہزادے نے نماز مغرب پڑھی اور کچھ میوہ اُن درختون سے توڑ کر کھایا اور نیچے اُنھین درختون کے لیٹ کر سو رہے کوئی خوف کسیکا نہ تھا کیونکہ دو دن کے تھکے ماندے تھے تکلیف راہ کی اُٹھاے ہوے تھے دوسری وہ مصیبت اُٹھائی تھی کہ جو کبھی عمر بھر نہ اُٹھائی تھی یہان ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی اور کچھ کھایا بھی تو خوب غفلت کی نیند سے سوے یہانتک کہ عابد فلک نے واسطے نماز صبح کے سجادہ بچھایا اور وقت نماز کا قریب آیا شاہزادے کی خود بخود آنکھ کھل گئی اپنا سر اُٹھا کر دیکھا تو صبح قریب تھی نماز وقت بہت تنگ تھا بجلدی تمام اُٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی بعد پڑھنے نماز کے کچھ میوہ وغیرہ کھایا اور کچھ توڑ کر کسوت مین رکھا اور کچھ پھل اُس صحرا کے اور نیاس تھی کہ شاید کہین ضرورت ہو اور کہین بیرون صحرا نہ ملے تو کھانے کو تو ہو پاس اپنے رکھ کر ایک طرف کو روانہ ہوے جہانتک ممکن ہے راستہ طے کرتے چلے جاتے ہین سواے اُس صحرا کے دوسرا صحرا نظر نہین آتا ہے ہر جگہ پر ایک ایک درخت عمدہ سے عمدہ پھولون کے نظر آتے ہین اور ہر جگہ پر جانوران خوش الحان زمزمہ سرائی کرتے ہوے ملتے ہین اُنھون نے کوئی پہر بھر راستہ اُس صحرا کا طے کیا ہوگا کہ اب وہ صحرا تمام ہوا اور ایک سڑک پختہ نظر آئی یہ اُس سڑک پر گئے اور راہ طے کرنے لگے ایک دوراہا ملا اُنھون نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ دونون راستے کدھر کو گئے ہین بہ نام خدا ایک طرف کو روانہ ہوے قریب دوپہر

گذرا تھا کہ ایک سواد شہر نظر پڑا اور عمارت دکھائی دی یہ اب اُس طرف کو چلے اور دل مین کہنے لگے کہ تم
انکو فقیر بنے ہو اور نہ معلوم کئی سو کوس نکل آئے ہو اور تمکو ایک مہینہ سے زیادہ گذر گیا ہو کہ تم لشکر سے
نکلے ہو وہ لوگ تلاش کرکے بھی بیٹھ رہے ہونگے صبر بھی کر لیا ہوگا اور دوسرے یہان کون آتا ہو
کسکو غرض ہو جو یہان آئیگا چلو کچھ دنون اس شہر کی سیر کرو پھر اور کسی طرف چلنا انکو تمکو سوا گدائی کے
اور کیا ہو یہ خیال کرکے شہر کی طرف روانہ ہوئے جب قریب اُسکے پہونچے تو دیکھا کہ گرد شہر کے
شہر پناہ ہو اور اُسکے چارون طرف خندق ہو اور خندق کے اُس طرف بڑے بڑے جنگل ہین جابجا
اُنمین درخت ہین اور باقی صاف میدان ہو گیاہ لگی ہوئی ہو اور پل تختہ لگا ہوا ہے شہر پناہ کا پھاٹک کھلا ہوا
ہو باشندگان شہر آتے جاتے ہین یہ بھی آہستہ آہستہ طرف شہر کے چلے اور داخل شہر ہوئے شہر کو بہت
آباد پایا ہر گلی کوچہ صاف وشفاف دیکھا یہ شہر کی سیر کرتے ہوئے اور کاروان سرا دریافت کرتے ہوئے
جو وہان سے بیچ چوک مین تھی پہونچے وہان پہونچکر دیکھا تو متعدد کمرے ہین اور کوٹھریان ہین محاذی مین
بھی عمارت بنی ہو بھٹیاریان اپنی اپنی کوٹھریون کے آگے بیٹھی ہین جیسے انکو دیکھا ایک بھٹیاری دوڑی
کہ شاہ صاحب کیا کوئی کوٹھری لیجیے گا انھون نے جواب دیا کہ بھائی ہمکو کوئی کوٹھری درکار نہین ہو ہم فقیر
لوگ ہین کسی نہ کسی درخت کے نیچے پڑ رہین گے ہمکو ترک دنیا سے کیا کام ہو شعر فقیرون کی کیا موت
کیا زندگی + جگہ جس جگہ مل گئی پڑ رہے + بھائی آج یہان ہین کل نہ معلوم کہان بستر ہو ہم تو اسکے در
کے کتے ہین وہ جہان لیجاویگا وہین پڑ رہین گے اُسنے کہا کہ شاہ صاحب ادھر آئیے میرے غریب خانے کو
اپنے قدم سے روشن فرمائیے بھٹیاری نے جو دیکھا کہ شاہ صاحب جوان ہین باوجودیکہ لباس
قلندرانہ زیب تن کیے ہین مگر شان سے پایا جاتا ہو کہ کسی شہر کے شاہزادے ہین کسی نہ کسی سبب سے
یہ فقیر ہوے ہین اُسنے کہا کہ یا شاہ صاحب یہ جوگ آپنے کسکے لیے گوارہ کیا ہو یہ تو فرمائیے مجھکو تو
آپ کہین کے شاہزادے معلوم ہوتے ہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ فقیرون سے اور شاہزادون
سے بڑا فرق ہو وہ کاہیکو فقیری اختیار کرنے لگے وہ دنیا کے نشے مین مدہوش ہین اور انکو خود فراموش ہین انکو
کیا ضرورت کہ وہ ترک سلطنت کرین یہ تو ہم لوگ ہین کہ سلطنت کو اُسکی راہ مین اور اُسکے عشق مین
خاک سے بدتر جانتے ہین اور یہ سارا جوگ اُسکے لیے گوارہ کرتے ہین وہ فقیر اور ہوتے ہین جو سواے
اُسکے اور کسی کے لیے جوگ اختیار کرتے ہین وہ جھوٹے فقیر ہین بھائی ہم تو اُسکے خاص بندون کی برابری
بھی نہین کرسکتے ہین اگر وہ قبول کرلے تو اُسکی رحمت سے کیا دور ہو مین تو اُسکا ایک بندہ گنہگار ہون
اور اُسکے در کے کتے سے بدتر ہون کچھ ٹکڑا پارچہ مانگ لیتا ہون اگر مانگیا تو اسکو بانٹ لیا اُسنے کہا
کہ نہین آپ مجھکو بڑے کامل معلوم ہوتے ہین جواب دیا کہ اگر کامل ہوتے تو تم لوگون مین کیون آتے کہین
گوشہ مین بیٹھے ہوے اُسکی بندگی بجالاتے یا یون دربدر پھرتے نام بدنام کرنے والے ہین ہم فقیری کیا
جانین جو خاص فقیر ہین وہ کبھی اپنی جگہ سے ہلتے نہین ہین خدا اُنھین وہین رزق پہونچاتا ہو وہ بیٹھے ہوے
عبادت کرتے ہین اُنکو کچھ کام اہل دنیا سے نہین رہتا ہو وہ اہل دنیا کو سگ ناپاک سے بھی بدتر جانتے
ہین ہم تو اُسکی پرورش کے لیے یہ دلق مکاری پہنکر اہل دنیا کو دھوکا دیتے ہین اور کچھ پیدا کرکے
اُسکو کھلاتے ہین یہ کہکر ایک برگد کا درخت تھا اُسکے گرد چبوترہ تھا اُسپر بیٹھ گئے اور آواز یا حق
یا حق کی لگانے لگے یہ رنگ دیکھکر تمام سرا بھرکی بھٹیاریان اور مسافر جمع ہوگئے کوئی کہتی تھی کہ شاہ صاحب
ہمارے یہان قدم رنجہ فرمائیے کوئی کہتی تھی کہ مجھکو سرفراز فرمائیے ایک جان ایک آفت مین پڑ گئی

یہ دل مین کہتے ہین کہ یہان کیون آیا جو آپ سے عذاب مین مبتلا ہوا مگر خاموش بیٹھے ہین سبکی سُن رہے ہین
کبھی دل مین کہتے ہین کہ اے رستم تمکو جب فقیری کا طریقہ نہین معلوم تھا تو کیون فقیر بنے میان یہ بھی کوئی
آسان نہین ہے پہلے کسی کے شاگرد ہوے ہوتے پھر یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا ایسے ایسے خیال دل مین
کر رہے ہین اور وہ سبکی سب عجز و انکسار کر رہے ہین جب بہت عاجز کیا تو اتنا جواب دیا کہ مین پہلے ہی
کہہ چکا ہون کہ مجھے کچھ درکار نہین ہے مین کہین نہ کہین پڑا رہونگا تم لوگ بیکار عاجز کرتے ہو اگر فقیر کو بہت
پریشان کروگے تو فقیر یہان سے اُٹھ کر کہین اور چلا جائیگا فقیر کو عاجز کرنے سے کیا حاصل نہ معلوم
ہم اپنے کس خیال مین ہین اور تم لوگ ہمکو پریشان کرتے ہو یہ جو سبنے سنا تو ایک نے دوسرے سے
کہا کہ ٹھیکدار رہنے دو سچ ہے نہ عاجز کرو کہین ایسا نہو کہ بد دعا کرین کوئی کامل معلوم ہوتے ہین یہ سنکر سبکے سب
چلے گئے یہ اُسی چبوترے پر بیٹھے رہے اور دل سے باتین کرنے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی اور مسافر بھی
آئے اور اپنی اپنی کوٹھریون مین رہے یہ وہین بیٹھے رہے یہانتک کہ کئی بھٹیارن اور مسافر کھانا
لیکر آئے کیونکہ اس زمانے کے مرد و عورت فقیر کو بہت مانتے تھے اور اب بھی بعض تو مانتے ہین خصوصاً
عورتین تو علی العموم سب قوم کی انکو خدا کا بندۂ خاص جانتے ہین شاہ صاحب کے روبرو سب ملکر کھانے
لے لیکے آئے اور منتین کرنے لگے اُنھون نے پھر وہی جواب دیا اور کسوت سے کچھ میوہ جو وہان اُس
صحرا سے توڑ کر رکھ لیا تھا نکالا جسمین کچھ میوہ تھا اور کچھ ثمر جنگل کے تھے کچھ بتا ہین تپی تھی وہ سب اُنکے
روبرو کھایا اور اُسی طرح خاموش ہو رہے اُنھون نے خیال کیا کہ خاموشی مین پڑا وہ خوب رہیگا اور
کوئی اس راز سے آگاہ نہوگا جبتک تم کسی کامل کے شاگرد نہو تو اور اب اُسکی فکر کرو کہ کسیکی شاگردی
اختیار کرو اور اُسکی تلاش کرو دو پہر رات تک تو مجمع رہا بعد دوپہر کے سب اپنے اپنے مقام پر سو رہے
جب اُنھون نے دیکھا کہ سب سو رہے یہ اُٹھے اُنھون نے نماز پڑھی اور اُسی چبوترے پر سو رہے یہانتک
کہ صبح ہوگئی قبل اُٹھنے سرا والون کے یہ اُٹھے اور نماز صبح پڑھی اور پھاٹک سرا کا کھولکر ایک طرف
کو چلے گئے بعد انکے جانے کے یہان جو لوگ بیدار ہوے اور باہر جو آئے تو شاہ صاحب کو
چبوترے پر نپایا بہت حیران ہوے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کل تمنے انکو عاجز جو کیا تو
دیکھو وہ چلے گئے کہین مرد خدا کو ایسا عاجز کرتے نہین میان بقول شاعر شعر مردان خدا خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند + وہ لہری بندے تو ہوتے ہین جدھر کی لہر آگئی اُدھر چلے گئے کل اُنکو
ادھر کی لہر آگئی تھی ادھر چلے آئے تم لوگون نے عاجز کیا گھبرا کر چلے گئے ورنہ دو چار دن یہان ضرور رہتے
جب یہان رہتے تو ایک نہ ایک روز کچھ نہ کچھ کام سبکا نکلتا اُنمین سے ایک نے جواب دیا کہ میان ہمکو
تو یہ کسی ملک کا شاہزادہ معلوم ہوتا ہے یا تو کسی کے عشق مین فقیر ہوا ہے یا اور کوئی وجہ ہے سوا اسکے
تو اور کوئی صورت نہین ہے مردان خدا گو کہ اہل دنیا سے نفرت کرتے ہین مگر جب آ نکلتے ہین تو پھر
اسقدر بدخلقی نہین کرتے ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بے ضرور یہ کوئی شاہزادہ ہے بعض اُنمین سے
اُسکے کلام کی تائید کرنے لگے اور بعض نے جلکر جواب دیا کہ اسکا جو کام اُنھون نے نہین کیا اور کہنا
نہ سُنا تو اُسنے اُنکو بنا ہوا فقیر بنا دیا میان کسی ایسے شاہزادے کو کیا غرض ہے کہ وہ سلطنت ترک
کر کے فقیر ہو جائیگا اگر عشق ہوتا بھی تو کوئی عشق مین فقیر نہین ہو جاتا ہے وہ اور نوک چشم اپنا اپنے
معشوق کو دکھائے گا نہ یہ کہ بالکل فقیر ہو کر اپنے کو خاک سیاہ کر دیگا کہ جسمین معشوق کو نفرت ہو جائے
آپکی بھی کیا عقل ہے قربان آپکی عقل کے خوب آپنے انکی قدر کی اگر بقول آپکے شاہزادہ بھی ہے تو کیا حرج

ہر کوئی تو ایسا سبب ہوگا کہ جسکی وجہ سے فقیری اختیار کی آخر اس قصہ سے کیا فائدہ آپ لوگون نے اُنکو عاجز کر کے یہان سے اُٹھا دیا نہ معلوم وہ کدھر گئے بعد اس گفتگو کے ہر ایک اپنے اپنے مقام کو چلا گیا اُدھر شاہ صاحب یعنی شاہزادہ جو شہر مین آیا اور پھرنے لگا تو دیکھا کہ ایک طرف کچھ لوگ چلے جاتے ہین یہ بھی اسی طرف کو روانہ ہوئے جب آگے بڑھکر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک مجمع کثیر اور جم غفیر ہی کہ چلے جاتے ہین غول کے غول غٹ کے غٹ گروہ کے گروہ تمام شہر کے چلے جاتے ہین اُنھون نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ لوگ کہان جاتے ہین اُسنے جواب دیا کہ اے شاہ صاحب یہ سب لوگ اکھاڑے کو جاتے ہین آج کشتی ہوگی ہمارے بادشاہ کے پہلوان سے اور ایک پہلوان سے کہ وہ یہان ایک ہفتہ سے آیا ہوا ہی اور اُسکے پاس ایک خط منشوری ہی وہ یہ کہتا ہی کہ اگر آپ کے یہان کوئی پہلوان ہو تو مجھسے کشتی لڑے اگر مجھکو زیر کرلے تو مین اُسکی اطاعت کرون اور اُسکا مذہب اختیار کرون اور اگر مین اُسکو زیر کرون تو وہ میری اطاعت قبول کرے اور میرے بادشاہ کے مذہب اختیار کرے اور اُسکا بادشاہ اس خط منشور پر مہر کردے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان اور نہین ہی جو آپ سے لڑے ایک تھا وہ زیر ہوگیا اور آپ نے لڑا اب ہمنے آپکی اطاعت قبول کی اور مذہب بھی اختیار کیا اسطرح وہ بہت سے ملکون مین ہوتا ہوا آیا ہی ابھی تک تو کسی ملک مین اُس سے کوئی نہین لڑا ہی اور اگر کوئی مقابلہ نہ کرے تو تو بھی مہر کردے اور اس ملک کا بادشاہ یہ عذر ملتمس کرے کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان آپسے لڑنے والا نہین ہی اور ہمنے آپکا مذہب قبول کیا اُسکے کاغذ پر ابھی تک تو اسی طرح کی مہرین ہین سب نے اُسکا مذہب بغیر لڑے اختیار کرلیا ہی اور یہ بھی تحریر کردیا ہی کہ ہمارے ملک مین کوئی لڑنے والا نہین ہی مگر ہمارے بادشاہ نے اقرار کیا ہی کہ ہمارے یہان کا پہلوان تمسے مقابلہ کریگا اگر تمکو زیر کرلیا تو تمکو موافق اپنی تحریر کے کرنا ہوگا ورنہ ہم موافق تمہارے کہنے کے عمل کرینگے تو وہ آج کشتی لڑینگے اُسی تماشے کو سب دیکھنے جاتے ہین دوسرے بادشاہ کا حکم بھی ہی کہ سب خلایق آکر تماشہ دیکھے اور موافق ہمارے اقرار کے کوئی اگر ہمارا پہلوان زیر ہوجائے تب شاہ صاحب نے پوچھا کہ تمھارے بادشاہ کا کیا نام ہی اور اس شہر کا کیا نام ہی اور اس پہلوان کا کیا نام ہی اور کیا مذہب ہی اور تمھارے بادشاہ کا کیا مذہب ہی اور تمھارے بادشاہ کے پہلوان کیا نام رکھتے ہین اُسنے جواب دیا کہ اس شہر کو زرین حصار کہتے ہین اور بادشاہ کا اسم مبارک زرد مال تاجدار ہی اور ہم سبکا مذہب مع بادشاہ تصویر پرست ہی اور ہمارے پہلوان کا نام ثقیل تصویر پرست ہی اور اس پہلوان کا نام جو کہ خط منشور لایا ہی صیقل کشتی گیر ہی اور مذہب اُسکا زمرد پرستی ہی اور ایک تصویر اُسکے پاس از زمرد کی ہی اُسکو سجدہ کراتا ہی اور یہی مذہب سب ملکون مین رواج دیتا آتا ہی اُنھون نے دریافت کیا کہ وہ اکیلا ہی یا اُسکے ساتھ کچھ لوگ بھی ہین اُسنے جواب دیا کہ اُسکے ہمراہ بہت کچھ سامان ہی سیکڑون اُسکے شاگرد ہین اور ملکون کے لوگ ہین گھوڑے وغیرہ بھی ہین وہ بڑے جاہ و حشم سے آیا ہی یہ سُنکر شاہ صاحب خاموش ہو رہے اور دل سے کہا کہ دونون کافر ہین مگر ہمکو کیا جب تارک الدنیا ہوگئے تو ہمکو اس سے کیا غرض ہی جو مذہب رکھتے ہون اگر ہم جہاد کرنے ہوتے تو کچھ بحث کرتے ہم تو بالکل بیکار ہین جب یہ خبر بدیع الملک کو ہوگی تو دیکھین وہ کیا کرتے ہین اب پھر یہ قصہ پیدا ہوا ہی اور نئے نئے مذہب سننے مین آتے ہین کوئی تصویر پرست ہی کوئی زمرد پرست یہ مذہب ایک مدت سے چلے آتے ہین اچھا لوگون کو اغوا کر رہا ہی مر بھی گیا اُسپر بھی پرستش کرنے والے پیدا ہوتے ہین اب تم اسکے

ہو تیر کی تصویر کو سے لیا اور اسکو سجدہ کراتے پھرتے ہین اب کوئی ارژنگ بن زمرد ثانی پیدا ہوے ہین
شاید یہ اسی کی تصویر ہی جسکا ذکر کہ خواجہ خورشید تاجر نے کیا تھا اور جو اسلم اور دیلم کے پاس جانیوالا
ہو یہ فساد سارا اسیکا ہی اور یہان کے لوگ آپ ہی خداوند الوالین نہ طاقت ہا کی پرستش کرتے ہین جسکی شاہزاد
سلیمان زمان ... ہی کرتا تھا اور جو مذہب زرنگار مین رائج ہی تھا وہ جہالت ہوئی اور ہم فقیر ہوگئے ورنہ زرنگار
والون کو بھی مسلمان کرتے وہان کے عمل پر اپنا قبضہ کرتے مگر اب تو ہم فقیر ہوگئے ہین اب ہمکو ملک اور
حکومت سے کیا مطلب ہی اب کشکول گدائی درکار ہی چاہے کوئی مذہب رکھے ایسی ایسی باتین دل
سے کرتے ہوے مجمع کے ہمراہ چلے کہ ایک طرف سے وہ لوگ جو کہ سرا مین تھے دوڑے اور انمین
سے چند شخص انکے پاس آئے اور کہا کہ شاہ صاحب آپ کہان سویرے سے چلے گئے تھے جواب
دیا کہ بابا گدائی کو ہم تو دریوزہ گر ہین اپنی تدبیر مین نکلے تھے یہان شہر مین جو آئے تو یہ مجمع اس طرف
کو آتے ہوے دیکھا یہ خیال کیا کہ چلو دیکھو تو یہ مجمع کیسا ہی شاید وہین کچھ مل جائے کہ یہ شکم سیر ہو جاے
انھون نے جواب دیا کہ آپ کو جو دریوزہ گو کہے وہ آپ دریوزہ گر ہی آپ بڑے کاملین مین سے ہین
یہ انکی باتین سنتے ہوے خاموش چلے جاتے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین یہانتک کہ اس مقام پر
پہونچے کہ جو مقام واسطے کشتی کے مقرر ہوا تھا اور مجمع ہو رہا تھا اور ہزار ہا آدمی جمع تھے اور سیکڑون
نگہرے اور چھولداریان استادہ تھین اور جو جو بے وغیرہ بھی برپا تھے امیر و غریب اپنے اپنے مقام پر
سویرے سے آکر بیٹھ گئے تھے اور ایک میدان وسیع مین بہت بڑا خیمہ مثل بارگاہ کے استادہ تھا
اور اسکے چارون طرف قناتین گھری تھین اور اسکے چار دروازے قرار دیے تھے اور چار
سڑکین سرخی کی بنائی تھین اور ہر سڑک کے گرد لینے دونون طرف نانددے چینی کے لگائے تھے جنمین
ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوے تھے اور وہان پر ایک میلہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر قسم کے دوکاندار
اپنی دوکانین آراستہ کیے ہوے بیٹھے تھے ایک سمت حلوائی عمدہ عمدہ شیرینی برنجی تھالون مین لیے
ہوے بیٹھے تھے مثل برفی گلاب جامن امرتی بالوشاہی وغیرہ کے اور کچھ تھالون مین حلوا سوہن ہر قسم کا
جما ہوا تھا اور ایک سمت کو کنجڑنین عمدہ عمدہ گلبدن رنگے لنہگے پہنے ہوے اور ململ کے ڈوپٹے
اوڑھے ہوے کچھ چھابون مین ترکاری مثل لیمون نارنگی و رنگترہ و کولا و ناشپاتی مثل پستان محبوب
کے اور سیب مثل ذقن کے لیے ہوے بڑے بناؤ سنگھار سے بیٹھی ہین کہ دیکھنے والون کی
طبیعت دیکھکر لوٹ ہو جاے کیسی کیسی جوانین کہ خود بخود طبیعت ہاتھ سے نکل جائے کس ناز و ادا
سے صدائین دے رہی تھین کہ مزا انگور کا رنگترون مین ایسی ایسی پیاری صدائین اور ایسی پیاری
آوازین ہین کہ انسان تو کیا ہی اگر فرشتہ بھی دیکھے یا آواز سنے مثل ہاروت و ماروت کے
اسکے چاہ ذقن مین غرق ہو جاے اور پھر نہ ابھرے وہان ہر ایک عاشق مزاجون کا مجمع ہی اور
سب انکی خوبی کو دیکھتے ہین اور وہ انکے دل پائمال کرنے کو اور ناز و ادا سے صدائین لگاتی ہین
ایک طرف کو تنبولی اپنی دوکانون کو آراستہ کیے ہوے بڑی آب و تاب سے گلوریان لگاکر جوڑتن
کو دے رہے ہین برنجی تھالیان دوکان پر رکھی ہین کسی مین ڈلی مثل باجرے کے کٹی ہوئی رکھی ہی کسی مین
الائچیون کے دانے رکھے ہین لال شالباف کی تلی اسمین محکا لگا ہوا ہی اور دوکان تصویرون سے
آراستہ ہی اور خود عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین وہان شوقینون کا جماؤ ہی ایک جانب جوہری عمدہ
عمدہ جواہر پہنے ہوے اور مخملی نمگیرون کے نیچے جو کہ کارچوبی بنے ہوے ہین بیٹھے ہین خوب صورت خوبصورت

تمام جواہر نگار گہنا اور کپڑے نفیس نفیس زیب تن کیے ہوے ہین اور میلہ کا تماشا دیکھ رہے ہین ایک
مقام پر کچھ ساقنون کے تخت بچھے ہین اور اُنپر کار چوبی نمگیرے کھچے ہوے ہین اور گڑ گڑیان چاندی سونے
کی رکھی ہین اور خود زرد و سُرخ جوڑے پہنے ہوے بیٹھی ہین اور ملازمین کاروبار مین مصروف ہین اور
سر سے پاؤن تک جواہر نگار گہنے مین غرق ہین اور بڑے ناز و غمزہ سے بیٹھی ہین اور عاشق مزاجون اور
نشہ بازون کا جمگھٹا ہی کسی سے اشارے بازی ہو رہی ہی کسی سے وعدہ وفائی کا شکوہ اشارتاً و کنایتاً
ہو رہا ہی کوئی کہہ رہا ہی بی ساقن کے دم کی خیر رہے ہمین محروم دم بخیر رہے مونڈھے کرسیان بچھی ہوئی
ہین اُسپر امیر لوگ عاشق مزاج بیٹھے ہین بی ساقن کے جمال بے مثال کی گلچینی کر رہے ہین کوئی اس سے بھی
محروم ہی صرف دور کھڑا ہوا آنکھین سینک رہا ہی اور یہ امیدوار ہی کہ بی ساقن ذرا ادھر بھی دیکھین تو دل کو
تسکین ہو جائے مگر وہ دیکھتی ہی نہین کہ یہ کون ہی اور کون نہین ہی کچھ انکو پروا بھی نہین وہ اپنے حسن کے
اوپر مغرور ہین مگر یہ دل سے مجبور ہین اگر پاس نہین آسکتے ہین تو دور ہی سے نظارہ کرتے ہین اور اپنے دل
مضطر کو تسکین دے لیتے ہین اور چونکہ بالکل مفلس ہین مگر دل سے مجبور ہین اور جنکو دور سے بھی نظارہ نہین
نصیب ہی وہ صرف آواز کے مشتاق نسپا کے عقب مین کھڑے ہین کہ شاید بی ساقن کسی سے کچھ کلام کرین
تو انکی آواز ہی ہمارے کان تک آ جاے کہ یہ دل مضطر تسکین پاے ایک طرف کو کچھ طوائفان شہر اپنے
نمگیرون کے نیچے بیٹھی ہین کمخواب و اطلس کے پاؤن مین پائجامہ ہین کامدانیون کے سرون پر دوپٹے ہین
ہاتھون مین الماس نگار کڑے اور ہر قسم کے زیور سے آراستہ ہین اور انکی تختون کے چوکے پر کہ جسپر سفید
چاندنی اس آب و تاب سے بچھی ہی کہ پاے نظر بھی پھسلتا ہی اور ایک مسند زر نگار بچھی ہی اور اسپر بڑی
تمکنت سے بیٹھی ہین اور انکے عاشق لوگ انکے پاس کرسیون اور تختون پر بیٹھے ہوے ہین آپس مین کلام
کر رہے ہین تجیواں الماس نگار رکھے ہوے ہین پاندان طلائی کھولے ہوے ہین آسمین سے خوشبو
نکل آتی ہی اور سفید سفید پان لال لال چھالیا پاندان مین رکھے ہوے ہین اور پان بنا بنا کر اپنے ہاتھون کو
دے رہی ہین وہ ہنس ہنس کر لیتے ہین اور کھا جاتے ہین اور کچھ عاشق تن سامنے انکے نمگیرون کے
ٹہل رہے ہین اور نظارہ انکے حسن خداداد کا کر رہے ہین اور دونون کو اپنے ہاتھون سے پکڑے
ہوے ہین مگر بسبب کم مایگی کے پاس رسائی نہین ہی کیا کرین مجبور ہین اور وہ چشم حقارت سے دیکھتی
ہین اور جو کہ زیادہ منھ چڑھے ہین اور اہل دول ہین وہ زانو سے زانو ملائے بیٹھے ہین اور کلام مذاق آمیز
کر رہے ہین جب انھون نے کسیکو پان دیا تو دوسرے نے از راہ مذاق یہ شعر پڑھا شعر گل پھینکے ہین
غیرون کی طرف بلکہ ثمر بھی ۔ اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی ایک جا پر کچھ افیونی درختون ڈالے ہوے
درختون کے سایہ مین بیٹھے ہین اور آگے افیون کی ڈبیا اور چینی کی پیالی اور لٹیا پانی کی رکھے ہوے
ہین اور لتا چل رہا ہی اور افیون گھولی جا رہی ہی اور ایک صاحب بیٹھے ہوے داستان کہہ رہے ہین
سب خاموش بیٹھے ہوے سن رہے ہین اور ایک جانب کو کچھ لوگ بیٹھے ہوے نمگیرون کے تختون
کے چوکون پر واسطے دل بہلانے کے اور اس انتظار مین کہ جبتک بادشاہ آوین اور کشتی شروع ہو بادشاہ
جنگ کھیل رہے ہین کہین فرد ہو رہی ہی کہین غزل کہین سوختہ کا چرچا ہی غرض عجب نقشہ ہی جدھر جاؤ ایک
مجمع ہی کہ وہان سے اٹھنے کو جی نہ چاہے شاہزادہ صاحب بھی چارون طرف گشت لگا آئے اور
تماشا دیکھا کیے ایک مقام پر پہونچے تو کیا دیکھا کہ کچھ خوانچے والے برنجی خوانچون مین دال موٹھ سیو
تھال شاخین لیے ہوے آوازین لگا رہے ہین کہ کیا عمدہ اور خوش ذائقہ دال موٹھ ہی کہین پر کڑھاؤ

چڑھا ہوا ہی پوریان پکاکیان دہی بڑے تلے جاتے ہین کسی مقام پر کلیجی کے کباب والے بیٹھے ہین اور آوازین لگا رہے ہین کسی جگہ کبابی دوکانین لگائے ہوئے بیٹھے ہین سیخون پر کباب گولہ ہر قسم کے چڑھے ہوئے ہین تشتری مین لال لال مرچین کٹی ہوئی ادرک کا لچھا کترا ہوا رکھا ہی اور لیمون نارنج بھی موجود ہین ایک سمت کونان بائی تنور روشن کیے ہوئے خمیری روٹیان کیسی گرما گرم پھولی پھولی لگا رہے ہین اور پتیلا نہاری کا بھی چولھے پر چڑھا ہوا ہی اور دوکان کے ایک سمت قلعی دار سینی پر کیسی سرخ سرخ شیرمالین با قرخانیان رکھی ہین کہ انمین سے گھی ٹپک رہا ہی اور آسر کیسٹرا پڑا ہی مگر یہ نقشہ ہی کہ رنگت بھی کپڑے کے اوپر چھوٹی ہوئی ہی اگر شکم سیر دیکھے تو بھوک لگ آئے اور بغیر کھائے طبیعت نہ سیر ہو اور خستہ ایسی کہ ہونٹھون سے توڑین دانت لگانے کی کوئی ضرورت نہو امیرون کے خدمتی موجود ہین خرید خرید کرکے جاتے ہین نہاری مسکہ گھی اور پیاز سے بگھری ہوئی ہی ایسی خوشبودار ہی کہ جب پتیلا کھلا دماغ جان معطر ہو گیا ایک جانب کو صرافہ کھلا ہوا ہی صراف بھی بیٹھے ہین پیسہ روپیہ اشرفیون کے ڈھیر لگے ہوئے ہین ایک طرف کچھ گنڈیری والے بیٹھے ہین گنڈیریان فروخت کر رہے ہین کٹورون پر سفید سفید صافیان پڑی ہوئی ہین اسپر پانی چھڑکا ہوا ہی اور آوازین لگا رہے ہین گنڈیریان پونڈے کی کیوڑے مین بسائی ہوئی ہین اس مقام پر انبوہ ہی دولتمندان بازون کا مجمع ہی ایک طرف سے آوازین آرہی ہین کہ کیا خستہ بساط ہین ایک طرف میوے والے بیٹھے ہین ٹوکرون مین پستے بادام اخروٹ چلغوزے کشمش چرونجی کھوپرا انار بہی سیب وغیرہ لگائے ہوئے بیٹھے ہین ایک مقام پر کچھ تماشائی تماشے کر رہے ہین کہین نٹ کا تماشہ ہو رہا ہی کہین سانپ والے سانپ نکال رہے ہین کہین رنڈیان گا رہی ہین کسی تمکیرے کے نیچے صاحب شوق لوگ جمع ہین ستار بج رہا ہی طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہی کہین بین بج رہی ہی کہین پر ہارمونیم چھڑ رہا ہی کوئی شوقین گانا سن رہا ہی کسی امیر کے تمکیرے مین ناچ ہو رہا ہی کہین پر سٹہ ہو رہا ہی کہین کٹھ پتلا بنا ہوا ہی لیمپ ہل رہی ہی پہلوان جٹ لنگوٹ کسے ہوئے بیٹھے ہین کشتی ہو رہی ہی کوئی ڈنڈ پیل رہا ہی غرض شاہ صاحب سب جگہ کا تماشا دیکھتے ہوئے اور دل مین سمجھتے ہوئے کہ کبھی ہم بھی آدمی تھے ایسے ایسے جلسون مین بیٹھتے تھے اب تو حیوان سے بدتر ہو گئے کہ سب باتون سے نفرت ہو گئی اب کسی کو جی نہین چاہتا ہی اچھا ہوا ہمکو تو فقیری سے کام ہی ان جلسون سے کیا مطلب ہی جب آدمی تھے تو ایسے ایسے میلے بہت سے دیکھے مگر یہ میلہ اچھا ہی یہ کہتے ہوئے اور دل سے خطاب کرتے ہوئے کہ تونے ہمکو اچھا کر دیا کہ اب کسی چیز سے غرض نہین ہی اگر اندر کا اکھاڑا بھی ہا تو ہمکو کام نہین یہ کہتے ہوئے اس خیمے کے پاس آئے کہ جہان اکھاڑا تھا دیکھا کہ لوگ اندر آئے جاتے ہین کسی کی روک ٹوک نہین ہی عام اجازت ہی یہ بھی اسی خیال سے کہ چلو ذرا اندر کا نقشہ تو دیکھو کہ کیا رنگ ہی باہر تو خوب مجمع ہی اور خوب میلہ لگا ہی کہ عید کا روز معلوم ہوتا ہی اندر داخل ہوئے دیکھا کہ خیمہ اندر سے بہت وسیع ہی اور سبز مخمل کا ہی اور اسکی چھت اور قناتون پر کام زردوزی بنا ہوا ہی کہین پر چھت مین خیمہ کے نقشہ شکارگاہ کا بنا ہی کہین میدان جنگ کا نقشہ ہی کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ہزارہا سر کٹے ہوئے پڑے ہین اور لاشین پڑی ہین کہین دربار شاہی کا نقشہ ہی کہ بادشاہ تخت پر بیٹھا ہی اور گرد و اطراف اسکے سب وزیر و امیر سردار و پہلوان اپنے مقام پر بیٹھے ہین کہین خیمہ کی چھت مین یہ تصویرین بنی ہین ایک میدان مین دو پہلوان کشتی لڑ رہے ہین اور انکے گھوڑے کھڑے ہوئے ہین بعض جگہ انمین

باغ کی تصویرین ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا اصل باغ ہی ہر قسم کے درخت جھولتے ہین یہانتک کہ اُنکے ثمر اور برگ اور رنگین تک ثابت کھینچے ہین اور جو نہرین اور جابجا فوارون کے چھٹنے تک درختون مین آویزان دکھائی دیتے ہین اور کہین پر صحبت رقص و سرود کی بنائی ہی کہ بادشاہ بیٹھا ہوا مع اہل جلسہ کے شراب پی رہا ہی اور ایک مطرب گا رہی ہی کہین پر جنگل کا نقشہ بنایا ہی کہ کوسون تک جنگل ہی اور اُسمین جابجا چشمہ اور جھیلین ہین اور دریا بہہ رہا ہی اور کہین سبزہ زمین پر رُوئیدہ ہی درخت پر از ثمر و برگ لگے ہین اور کہین قلعہ کا نقشہ بنایا ہی کہ فوج قلعہ کو گھیرے ہی اور قلعہ پر گولہ پڑ رہا ہی ایک پہلوان گرز ہاتھ مین لیے ہوے واسطے فتح کرنے قلعہ کے جاتا ہی دو پہلوانون کو دکھایا ہی کہ وہ آپس مین شمشیرزنی کر رہے کہین رستم و سہراب کے جنگ کی تصویر بنائی ہی اور قناتون پر اُسکے چارون طرف بادشاہان گذشتہ کی صحبت کی تصویرین بنی ہین وہ خیمہ ایسی آب و تاب کا ہی کہ کبھی چشم فلک نے بھی نہ دیکھا ہوگا جی اُسکے دیکھنے سے سیر ہی نہین ہوتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ دیکھا کرو اور بیچون بیچ مین اُس خیمہ کے ایک اکھاڑا بہت بڑا کھدا ہوا ہی اور اُسمین کنکر بالکل چنے ہوئے ہین اور اُسپر ہلکا ہلکا پانی واسطے گرد دبانے کے چھڑک دیا ہی تاکہ وقت کشتی لڑنے کے گردش سے پہلوانون کے گرد نہ اُڑے اور اہل جلسہ پر نہ پڑے صدر مین خیمہ کے تخت شاہی قائم کیا ہی گرد تخت کے وزیرون کی کرسیان بچھی ہوئی ہین بعد اُنکی کرسیون کے اور سردارون کے لگی ہین اور کرسیان بچھی ہوئی ہین اور سامنے صدر کے عام لوگون کے لیے مقام قرار دیا ہی اور اُنمین بھی جو کہ ذی عزت ہون اُنکے لیے کرسیان بچھائے ہین اور دست راست کی طرف خیمہ کے بادشاہ کے عزیزون یگانون کے لیے مقام آراستہ کیے ہین اُنکے ملازمین اور اہل خدمت اُنکی محافظت کر رہے ہین کہ کوئی غیر یہان نہ آئے اپنے اپنے مالک کے مقام موافق قاعدے کے کہ اُنکو تماشہ دکھتے ہین وقت ہو مقرر کر لیے ہین دست چپ اُس خیمہ کے اہل شہر اور تاجر لوگون کے اور اہل پیشہ کے لیے مقام قرار دیے ہین کہ جہان تمام شہر کے امیر و تاجر و وزیر و سوداگر جو کہ غیر شہرون کے ہون اور اپنے شہر کے بھی ہون وہ یہان بیٹھکر تماشا کشتی کا دیکھین اور اُنکے ملازم اُنکے حکم سے پہلے ہی سے آگئے ہین اور اپنے اپنے آقاؤن کی جگہ تجویز کر لی ہی وہان خود کھڑے ہین تاکہ یہ سب کے آگے آنے اور اُنکو بیٹھنے خود فقیر کا اہل جانکر جگہ بیٹھنے کو دیدی ہے مگر یہان اب سب کو انتظار بادشاہ کے آنے کا ہی وہ پہلوان بھی ابھی تک نہین آیا ہی جو کشتی لڑنے کو اور خط منشور پر مہر کرانے کو آیا ہی سب بار بار طرف دروازے کے سر اُٹھا اُٹھا دیکھتے ہین اور آپس مین گفتگو کرتے ہین کہ ابھی تک بادشاہ مع اپنے پہلوانون کے تشریف نہین لائے دن بہت چڑھ آیا ہی دوسرے نے جواب دیا کہ ابھی وہ پہلوان صاحب بھی تو نہین تشریف لائے ہین اگر وہ آ گئے ہوتے تو اُنکے شاگردون کی کشتی کا جبتک تماشا دیکھتے کہ اتنے مین غلغلہ ہوا کہ وہ مقبل کشتی گیر آ گیا یہ سنتے شاہ صاحب بھی دیکھنے لگے جب وہ سامنے آیا تو کیا دیکھا کہ وہ پہلوان ہی یا تاللہ انسان نہین دیو ہی بڑا قد آور جوان ہی کوئی ساٹھ ستر ارنج کا قد ہوگا دونون ہاتھ مانند شاخ برگد کے ہین سینہ مثل کوہ کے چوڑا ہی سر مانند ایک گنبد کے پیر مثل ستون بلند کے رنگ مثل شب تار تیرہ کے سیاہ پیشانی مانند مستک فیل کے کشادہ مگر اُسپر شکنین پڑی ہوئی دونون آنکھین دو کاسہ خون معلوم ہوتے ہین لب بالا ٹھوڑی سے گذرا ہوا ہی لب زیرین ٹھوڑی سے بلند اگر کوئی شب تار مین دیکھ لے تو مارے خوف کے مرجا

گر پڑے اور مر جاے دوسری بجھروں سے گر کئے ہو سنے معلوم ہوتا تھا کہ افعی دراز سیاہ رنگ
گرتے لپٹے ہوئے ہیں اور جو لڑکے کم سن کم سن اُسکو شراب پلاتے چلے آتے ہیں وہ بڑے کبر و غرور
سے جام لیکر پیے جاتا ہے اگرچہ جام بھی ہانڈی سے کم نہیں ہے سیکڑوں تھا اگر دُرا سکے پیچھے تو مثل اُسکے بعض
کچھ کم عقب مین چلے آتے ہین وہ آکر یہان ٹھہرا اور ادھر اودھر دیکھنے لگا کہ اس عرصے مین ملازمین شاہی
نے بڑھ کر عرض کی کہ ادھر تشریف لائیے یہ مقام آپ کے واسطے مقرر فرمایا ہے وہ کبر نا ہنجار بڑے
کبر و غرور سے قدم اُٹھاتا ہوا ادھر کو چلا جب پیر اُٹھا کر رکھتا تھا تو ایک گڑھا وہان پڑ جاتا تھا اسکے وقت
کا رستم دستان تھا آکر اس دنگل پر بیٹھ گیا جو اُسکے واسطے مقرر تھا پھر کر پوچھا کہ بادشاہ ابھی تک نہین
تشریف لائے اس آواز سے پوچھا کہ تمام خیمہ ہل گیا بعض لوگ دہل کر گر پڑنے لگے اور لوگون نے
اُنکو تھانبا یہ معلوم ہوا کہ رعد گرج گیا آواز کا ہے کو تھی صور اسرافیل تھا اُن لوگون نے جو کہ اُسکے
پاس کھڑے تھے لرز کر جواب دیا کہ جی نہین ابھی تو وہ تشریف نہین لائے ہین آتے ہونگے اسنے
پھر اُسی آواز سے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ڈر گیا اور وہ پہلوان میرے خوف سے فرار کر گیا جہان
مابدولت کا قدم جاے وہان کوئی پہلوان ٹھہر سکتا ہے اور مابدولت سے مقابلہ کر سکتا ہے یہ بھی ایک
قسم کا بادشاہ کا فقرہ تھا اگر یہان نہ آئے اور میرا مذہب نہ اختیار کیا اور مہر میرے خط منشور پر نہ کی
تو مین تمام ملک کو تباہ و برباد کر دونگا اور یہ کہکر ایک تصویر جو کہ گردن مین پڑی تھی اُتاری تو وہ
سامنے سب لوگون نے سجدہ کیا اور کہا کہ یا فرزند خداوند زنبیر خداوند کیا آپ ہی تھے اور آپ کے بزرگون
کی میرے اوپر عنایت ہے کہ بغیر لڑائی کے آجتک سب زیر ہوتے اور سب نے آپ کو سجدہ کیا اور
مہرین کردین اور آپ کے باپ دادا کو خدائی مانا اور میری اطاعت قبول کی یہان پر بھی یہی رنگ معلوم
ہوتا ہے اگر یہان کے بادشاہ نے بخوشی میرا دین اختیار کیا اور مہر کر دی تو خیر ورنہ قسم ہے آپ کے عزت و
جلال اور آپ کے بزرگون یعنے خداوندون کی کہ اہل شہر مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مع زن و مرد
طفل و کودک صغیر و کبیر برنا و پیر سب کو تہ تیغ کرونگا اور بادشاہ کو تو اس طرح قتل کرونگا کہ مرغان
ہوا اور ماہیان دریا رحم کھائین اور مجھکو رحم نہ آئے اگر میری خواہش کے موافق برتاؤ کیا تو مین
یہان سے اور طرف کو جاؤنگا اور وہان کے بادشاہ سے اسی امر کی خواہش کرونگا دیکھون کہ
کون مابدولت کا مقابلہ کرتا ہے اور کون یونہین مذہب اختیار کرتا ہے مین تو ایک عالم مین پھرونگا تمام
دنیا کو زیر دست کرونگا بعد اسکے لشکر حمزہ ثانی مین جاؤنگا سنا گیا ہے کہ وہان بڑے بڑے
زبردست پہلوان ہین حمزہ اول و حمزہ ثانی نے زیر کیے ہین اور اُنکی اولاد نے بھی بہت سے
طلسم و ملک فتح کیے ہین پہلوانون کو اپنا حلقہ بگوش کیا ہے مگر افسوس ہے کہ آجکل حمزہ اول
تو خانہ کعبہ کو چلے گئے ہین اور حمزہ ثانی بھی سنا گیا ہے کہ چلے گئے اور لندھور بادشاہ ہندوستان
نے بھی قضا کی اور رستم یعنی علمشاہ رومی فرزند حمزہ اول نے بھی قضا کی ہان اگر یہ لوگ زندہ ہوتے
تو مزا تھا اور لطف تھا کہ کیونکر ایسے مقابلہ ہوا اب اُس لشکر مین صرف دو شخصون کی شہرت ہے ایک بدیع الملک
دوسرے رستم ثانی مگر بدیع الملک کو سب زبردست کہتے ہین مین اُسے مقابلہ کرونگا اگر وہ [illegible]
تو پھر حمزہ ثانی سے مقابلہ کرونگا اور اُنکو زیر کر کے زیر دست کرونگا اگر وہ نہ قبول کرینگے تو تمام لشکر
کو تباہ کرونگا اور وہان سے پھر کر طرف خانہ کعبہ کے جاؤنگا حمزہ اول سے مقابلہ کرونگا وہ اب
پیر ہو گئے ہین اُنکو بھی زیر کرونگا جب اس طرح کی لاف و گزاف اُسنے سامنے اس قدر

کی اور تمام اہل جلسہ نے بھی سنی لاحول پڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ بڑا مغرور ہی خدا اسکے شر سے بچائے
اور لوگون کی تو یہ حالت ہوئی جو کہ قریب کھڑے ہوئے تھے منھ کے بل گر پڑے اس ہیبت ناک
آواز سے اسنے یہ کلام کیے مگر یہ خود ہی سنبھل سنبھل کر اٹھ کھڑے ہوے ادھر رستم ثانی جو کہ فقیر بنے
ہوئے یہان موجود تھے اپنے دل مین کہنے لگے کہ اسنے بڑے بڑے بزرگون کے نام لیے ہین اور بہت
سخت و سست کہا ہی اسکو سزا دینا لازم ہی یہ حمزۂ اول و ثانی تک پہونچ گیا اور جد بزرگوار تک کا
اسنے نام لیا بڑے غضب کی بات ہی کہ تم موجود ہو اور یہ ایسے کلام کرے حیف کا مقام ہی کچھ جواب
کہنے کا قصد کیا تھا کہ ساتھ ہی خیال آگیا کہ ای رستم یہ کیا کرتے ہو تمنے تو دنیا کو ترک کر دیا اور اہل دنیا سے
کنارہ کش ہو گئے ہو پھر تمھین کیا ضرور ہی کہ تم اسکو سزا دو اور خواہ مخواہ اپنے کو آفت مین ڈالو کیون
لباس قلندرانہ کو ترک کرتے ہو اسکو دیکھنے دو کہین نہ کہین سزا پائیگا اگر لشکر مین جائے گا
تو کوئی نکوئی قتل کریگا سارا غرور نکل جاویگا سب اس لاف و گزاف کا مزا مل جائیگا تم بیکار برہم
ہوئے ہو یہ تو ادھر یہ خیال کر رہے تھے اور وہ ہر بار ملازمین شاہی سے کہہ رہا تھا کہ بادشاہ کو جلد لاو
وہ کہتے تھے کہ تشریف لاتے ہین آپ گھبرائین نہین بر آمد ہو چلے ہین ابھی ہرکارے خبر دے گئے ہین
ہمنے عرض کر بھیجا ہی کہ پہلوان دوران گرشاسپ جہان تشریف لائے ہین آپ کی تشریف آوری کے
منتظر ہین جلد تشریف لائیے وہ بہت گھبراتے ہین مگر اسکا غصہ بڑھتا جاتا ہی اور پیشانی کی شکنین زیادہ
ہوتی جاتی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ گھنٹون سے پیشانی پر بیٹھے ہین اور بیہودہ گفتگو کر رہا ہی اور ادھر یہ فقیر بنا
ہر بار ارادہ کرتے ہین کہ جواب دون مگر پھر خیال فقیری کا آجاتا تھا تھم جاتے تھے جب پھر وہ نام بزرگون
کا لیتا تھا تو یہ برہم ہو جاتے تھے اور تاؤ پیچ کھاتے تھے خاموش تھے سبب فقیر ہونے کے رہ سکتے تھے کہ اتنے
مین غل ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین سب اس طرف دیکھنے لگے وہ پہلوان بھی خاموش ہو کر
دیکھنے لگا شاہزادہ بھی متوجہ ہوا کہ سواری بادشاہ کی قریب آئی اور بادشاہ تخت سے اتر کر مع وزیر
و دیگر سرداروں کے داخل خیمہ ہوا بادشاہ کو دیکھ کر تمام اہل خیمہ جو کہ بیٹھے تھے کھڑے ہوگئے اور وہ پہلوان
بھی واسطے تعظیم کے اٹھ کھڑا ہوا اسکے عقب مین وہ پہلوان کہ جسکو بادشاہ لڑوانے کو لایا تھا وہ اور
اسکے سب شاگرد عقب مین تھے شاہزادے نے دیکھا کہ بادشاہ ایک جوان وجیہ ہی اور خوبصورت
ہی بھرے بھرے بازو ہین سینہ چوڑا ہی لباس فاخرہ پہنے ہوے تاج شاہی سر پر رکھے ہوے
گلے مین مالے مروارید کے پڑے ہوے ایک الماس لگا بازون پر نورتن باندھے ہوے کشادہ پیشانی وزیر سے
باتین کرتا ہوا قریب تخت کے آیا اور تخت پر جلوس کیا بعد بادشاہ کے بیٹھنے کے سب سردار بھی بیٹھ
گئے سب لوگون نے کہا کہ یہ جو پہلوان عقب مین بادشاہ کے آیا ہی یہی ہی کہ جو اس سے کشتی لڑیگا
اور بادشاہ اسی کو کشتی لڑوانے کے لیے لائے ہین وہ بھی کچھ اس سے کم نہین ہی اور ہماری تو خداوند
سے یہی دعا ہی کہ ہمارے بادشاہ کا پہلوان جیتے اور اسکو زیر کرے کیونکہ یہ بڑی دیر سے لاف و
گزاف کر رہا ہی اور بڑے بڑے پہلوانون کا نام بے ادبی سے لے رہا ہی شاہزادے نے بھی اس
طرف دیکھا تو یہ پایا کہ واقعی یہ بھی مثل اسی کے ہی مگر اسقدر بدصورت اور بدشکل نہین ہی قد اسکا بھی کوئی
چالیس پچاس ارنج کا ہوگا سینہ بھی چوڑا ہی ہاتھ بھی موافق قد کے ہین بازو دونون بھرے ہوے
ہین ایک جوان خوبصورت ہی انسان معلوم ہوتا ہی دوسرے یہ کہ جیسا نام ہی کہ ثقیل دیو صورت
کہتے ہین تو واقعی صورت ویسی ہی مگر انسان معلوم ہوتا ہی ایسا بدشکل نہین ہی کہ انسان دیکھکر ڈرے

اکثر دیو بھی خوبصورت ہوتے ہین ویسے ہی اسکی بھی صورت ہی اور دوہری زنجیرون سے کمر بندھی ہوئی ہی پوشاک بھی نفیس پہنے ہوے ہی جوان طرح دار ہی شاہزادے کے بہت پسند آیا دل مین کہا کہ اگر ہم فقیر نہوتے تو اسکو نوکر کرکے اپنی بارگاہ مین جگہ دیتے مگر افسوس ہی کہ یہ جوان اس دیو سے لڑیگا مجھکو تو یقین نہین آتا کہ یہ اسکو زیر کرسکے کیونکہ یہ بہت قوی ہی اور بڑا زور آور معلوم ہوتا ہی بادشاہ نے مفت اسکی آبروریزی کی یہ عزت دار معلوم ہوتا ہی اگر کہین زیر ہوگیا تو اپنی جان دیدیگا اور وہ تو معزز ہی اگر اس سے زیر بھی ہوجائے گا تو کبھی بادشاہ کی اطاعت قبول نکریگا ضرور کچھ نہ کچھ فساد برپا کریگا خدا ان سبکو اسکے شر سے بچائے اور اس دیو کے پنجے سے اسکی جان بچائے خدا کرے یہ حرامزادہ زیر ہو اسنے بہت لاف و گزاف کیا ہی مغرور بھی بہت ہی ایسے موذی کا سر کچلنا اچھا ہوتا ہی کچھ عجب نہین جو خدا اسکو اسکا غرور نالپسند ہوا ہو اور اسکو اس سے زیر کرادے ادھر تو یہ باتین دل سے کر رہے تھے ادھر وہ سب لوگ جو واسطے تعظیم کے کھڑے ہوے تھے بیٹھ گئے اور لوگ باہر سے آنے لگے جن لوگون کو انھون نے باہر دیکھا تھا وہ سب آگئے اب جو غور کرکے دیکھا تو تمام خیمہ مملو پایا کہین تل رکھنے کی جگہ نہ تھی سوا اکھاڑے کے اسکے بھی مونڈھون پر لوگ بیٹھے تھے اور وہ لوگ بھی آئے کہ جنکے ملازم پہلے سے جگہ لے چکے تھے وہ بھی اپنی جگہ پر آکر بیٹھے ملازم پس پشت کھڑے ہوگئے جب سب لوگ آچکے اور مجمع بخوبی ہوگیا تو بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اب اہل مجمع سے دریافت کرو کہ کشتی شروع ہو کوئی باہر باقی تو نہین ہی کیونکہ اگر درمیان کشتی کے آئے گا تو کشتی کا لطف جاتا رہیگا دوسرے اسکو حسرت رہجائیگی اور یہ بھی کہدو کہ بادشاہ فرماتا ہی کہ اگر ہمارے پہلوان نے انکو زیر کرلیا تو تو کچھ نہین اور اگر خدانخواستہ ہمارا پہلوان زیر ہوگیا تو آپ صاحبون کو انکے محضر پر مہرین کرنا ہونگی اور مین بھی اپنی مہر کرونگا اور انکا دین بھی قبول کرنا ہوگا اس وقت کوئی حجت و تکرار نہ کرے مین نے اسی واسطے مجمع عام مین کشتی مقرر کی ہی اور کسی کو آنے سے منع نہین کیا ہی مین تو فوراً انکا مذہب اختیار کرونگا اگر کوئی عذر کریگا تو اس وقت مین دخل نہ دونگا انکو اختیار ہی جس طرح چاہے اس سے پیش آئین مجھکو کوئی سروکار نہوگا اگر کوئی حجت و دلیل باقی رہگئی ہو اور جن صاحب کو کچھ عذر ہو ایسے مین پیش کرین کہ وہ بھی طے ہوجائے بعد کو کوئی عذر نرہے اور بلا دغدغہ سب انکا مذہب اختیار کرلین وزیر نے پکار کر وہ تقریر بادشاہ کی اہل جلسہ کے روبرو بیان کی سب نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی حجت و تکرار نہین ہی جو کچھ بادشاہ نے فرمایا ہمنے سب سنا اور بدل منظور کیا جو بادشاہ کریگا وہ ہمکو قبول و منظور ہی کیونکہ جو دین بادشاہ کا اب ہی وہی ہمارا بھی ہی اگر بادشاہ اپنا مذہب تبدیل کرینگے اور دوسرا مذہب اختیار کرینگے تو ہمکو کوئی عذر نہوگا کیونکہ کچھ تو وہ بہتر جانتے ہونگے جو وہ مذہب تبدیل کرینگے اور اپنے مذہب آبائی کو ترک فرمائینگے جب سب یہ اہل جلسہ کہہ چکے اور خاموش ہوگئے تو ایک عزیز بادشاہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسنے بادشاہ کی طرف دیکھکر عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہمکو سب قبول و منظور ہی اور آپ کے حکم سے ہم کسی طرح باہر نہین ہین مگر اتنا چاہتے ہین کہ اگر یہ زیر ہوجائین اور آپ کا پہلوان انکو زیر کرلے تو اس وقت مین تو یہ کچھ عذر و انکار اور حجت و تکرار نکرینگے اور ہمارا مذہب اختیار کرینگے کیونکہ جنگ دو سردار ہی اور اگر یہ حجت و تکرار کرین تو انکو کیا سزا دیجائیگی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بھی موجود ہین اور مین بھی انکی تقریر بیان کیے دیتا ہون جو کہ انھون نے مجھ سے بیان کی ہی وہ یہ ہی کہ انھون نے اقرار کیا ہی کہ اگر آپکا پہلوان مجھکو زیر کرلیگا تو مین

مع اپنے شاگردون کے آپ کا مذہب اختیار کرونگا اور آپ کی غلامی سے باہر نہونگا جبتک کہ زندہ رہونگا یہ انکا قول ہی جو مین نے بیان کیا اور اب وہ بھی موجود مین آپ بھی دریافت کرلین اُسنے یہ تقریر بادشاہ کی سُنکر اُس پہلوان سے کہا کہ آپ اپنے قول پر پابند رہینگے تجھ حجت و تکرار تو نکرینگے اُسنے برہم ہوکر جواب دیا کہ نابدولت کو اول تو زیر کون کرسکتا ہی اور اگر نابدولت زیر ہوگئے تو جو نابدولت نے کہدیا ہی کبھی اُس سے نہ پھرینگے یہ بار بار کیا تقریر ہوتی ہی ایک بار کہدیا اب کبھی ایسی تقریر نابدولت کے سامنے نکرنا نابدولت کے گوش ان باتون کے آشنا نہین ہین نابدولت اپنے ملکون مین گئے کہین یہ تقریر نہین سُنی جو یہان سُنی اُسنے جواب دیا کہ آپ اتنا برہم نہون یہ بات معاملہ کی تھی جب ہمسے بادشاہ نے ایک امر دریافت کیا تو ہمنے بھی اپنے اطمینان خاطر کے لیے اُنسے دریافت کیا جب اُنھون نے ارشاد فرمایا کہ وہ خود موجود ہین دریافت کرلو تو ہمنے آپ سے دریافت کیا آپ برہم کیون ہوتے ہین یہ تو ہم جانتے ہین کہ آپ زیر نہونگے مگر ہم بھی تو اپنا اطمینان کرلین تب اُسنے جواب دیا کہ دریافت کرچکے اُسنے کہا کہ ہان پھر اُسنے بادشاہ سے کہا کہ حکم دیجیے اپنے پہلوان کو کہ جٹ لنگوٹ کسے بادشاہ نے طرف ثقیل دیوصورت کے دیکھا اُسنے عرض کیا کہ غلام کو کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ کشتی لڑو اُسنے مجرا کیا اور جٹ لنگوٹ باندھنے لگا ادھر اُسنے یعنے صیقل کشتی گیر نے جھٹ پٹ لنگوٹ باندھکر اکھاڑے مین اپنی جگہ سے کودا اور ڈنڈ پیل کر سیدھا ہوا اور لاف و گزاف بآواز بلند کرنے لگا اور کہنے لگا کہ کہان ہی رستم اور کہان ہی سہراب و اسفندیار اور کہان ہی سام بن نریمان اور کہان ہی بیژن و برزو آکر میری غلامی اختیار کرین معلوم ہوا کہ میرے خوف سے وہ گوشۂ قبر مین پوشیدہ ہوگئے ہین اگر آج ہوتے تو وہ میری غلامی کا حلقہ کان مین ڈالتے اور مین اُنکو زیر کرتا اور کہان ہین حمزہ اول و حمزۂ ثانی آئین اور مجھسے مقابلہ کرین مین بھی تو دیکھون کہ وہ کیسے بہادر ہین میری ہیبت سے حمزۂ اول خانۂ کعبہ مین پوشیدہ ہوے ہین مین کبھی اُنکو چھوڑتا ہون وہین جاکر اُنکو زیر کرونگا کہان ہین لندھور و علمشاہ و طہماس ذرا آئین تو میرا مقابلہ کرین معلوم ہوتا ہی نابدولت کی دہشت سے وہ بھی گوشۂ قبر مین مُنھ چھپا کر بیٹھ رہے اگر ہوتے تو اُنکی جوانمردی کی قدر معلوم ہوتی اور مین اپنا غلام اُنکو زیر کرکے بناتا خیر اگر وہ نہین ہین تو اُنکی اولاد مین سے تو کوئی ہوگا وہ آئے ہم آج کل بہت شور سنتے ہین بدیع الملک اور رستم ثانی کی دلاوری کا وہ ہی آئین اور مجھسے مقابلہ کرین اور میری غلامی اختیار کرین کہان ہین حمزہ ثانی وہ اپنے کو بہت جوانمرد خیال کرتے ہین وہی آئین تو دیکھین کہ مین کیونکر اُنکو ایک دم مین زیر کرتا ہون کہ تمام عمر یاد کرینگے یہ جو لاف و گزاف اُسنے بکا اور بار بار حمزہ ثانی و حمزہ اول کا نام حقارت سے لیا تو اُنکو تاب نرہی مگر یہ خیال آیا کہ ای رستم تم تو فقیر ہو تمکو اتنا غصہ زیبا نہین ہی بکتا ہی بکنے دو اپنے مُنھ سے بکتا ہی کہین چاند پر خاک ڈالے سے پڑ نہین جاتی ہی وہ کہان اور یہ مردک کہان اگر وہان جائیگا تو بدیع الملک سمجھ لینگے اسی طرح بہت سے دعوے کیا کرتے تھے جب آئے تو حال کھلا زیر ہوکر قتل ہوے یا حلقہ بگوش ہوے تمکو کیا مطلب ہی جو صاحبقران ہو وہ سمجھ لے جیسا یہ لاف و گزاف بکتا ہی ویسی سزا پائیگا تم تو فقیر ہو یہ تو یہ خیال کررہے تھے کہ پھر اُسنے وہی کلام زبان پر جاری کیے پھر نام اُن بزرگون کا لیا اب کی مرتبہ اُنکو تاب باقی نرہی اور سب فقیری وغیرہ بھول گئے اور پکار اُٹھے کہ کیون اسقدر لاف و گزاف بکتا ہی اور اُن لوگون کا نام لیتا ہی اُنکا نام نہ لے وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ جنکا تو نام اس حقارت سے لیتا ہی اگر کوئی عزیز اُنکا یہان موجود ہو

تو قدر عافیت معلوم ہوتی اور تجھکو بتاتا اور اس سخت کلامی کی سزا دیتا اور کیون اُن لوگون کا نام لیتا ہی جو کہ مر گئے ہین اور کیون اُنکا نام لیتا ہی جو کہ خانہ کعبہ مین تشریف رکھتے ہین ارے اُن بزرگان دین کا نام نہ لے ارے اُنکے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین اور اُنکی شمشیر کے سکے بڑے ہوے ہین کیون اُنکا نام لیتا ہی ارے ظالم اگر اس بے ادبی سے نام لیگا تو زبان جل جائیگی اگر وہ لوگ زندہ ہوتے یا جو کہ زندہ ہین یہان موجود ہوتے تو تجھکو یہ کلام کرنا زیبا تھے اُنکی غیبت مین یہ لاف و گذاف زیبا نہین ہی اُنکے فرشتے کیا کیتے ہونگے وہ بڑے مرد جری اور بہادر تھے اور جو موجود ہین وہ ایسے ہین کہ جنکے نام سے مریخ فلک کانپتا ہی اور پناہ مانگتا ہی دیکھ بہت بیہودہ نہ بک ورنہ سزا پائیگا یہ آواز جو اُسکے کان مین پہونچی تو اُسنے کان کھڑے کیے کیونکہ ایسے کلام کبھی نہ سنے تھے بھلا کہان تاب چارون طرف دیکھنے لگا اور پکارا کہ کون اجل رسیدہ ہی کہ جسنے ایسے کلام کہے مین میرے سامنے تو آنے مین بھی تو ذرا اُسکی صورت دیکھون وہ مجھکو بڑا اطر قدار معلوم ہوتا ہی اُن لوگون کا اور اہل ان سے کیا اسکو خبر نہین ہی کہ مین ہون ثقیل کشتی گیر کہ جسکی ہیبت شمشیر سے صاحبقران خانہ کعبہ چلے گئے تھے اور وہ یون میرے سامنے کلام کرے ارے یہ کب آسکی اس لاف و گذاف کو خیال مین لاتے ہین رگ ہاشمی جوش کھا چلی ہی فوراً پکارا اُسکے وہ ہم ہین ارے تیری خود اجل آگئی ہی جو تو ایسے کلام بیہودہ اپنی زبان پر لاتا ہی دیکھ دیکھ سنبھل اپنے ہوش مین آ ورنہ بہت سخت سزا پائیگا اُسنے دیکھا کہ ایک جوان درویش صورت ہی مگر بھرے بھرے بازو بھری بھری مچھلیان غبغب گردن سینہ کشادہ بلند بالا زلفین دوش پر پڑی ہوئی چہرہ مانند آفتاب کے روشن عارض دونون گلاب سے جوان رعنا مگر فقیری وضع مجمع عام سے نکلا بادشاہ اور وزیر و دیگر اہل جلسہ و پہلوان ثقیل دیو صورت پہلے بھی آواز سنکر حیران تھے اب جو واقعی دیکھا تو اور حیرت زدہ ہوے اور متحیر ہو کر دیکھنے لگے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ لو اور دیکھو ان شاہ صاحب کو کیا سوجھی ہی کیا یہ دیوانے ہین کہ اس ڈیل ڈول پر ایسے پہلوان سے مقابلہ کرتے ہین اور فقیر ہو کر یہ کیا پہلوانی جانین یہ گنڈہ تعویذ فلیتہ جانین یا کشتی لڑنا جانین مفت انکی قضا آگئی ہی کوئی انکو منع کرے کہ آپ کیون ان پہلوانون کے معاملہ مین دخل دیتے ہین اور یہ اگر انھون نے اُنکا نام لیا تو لینے دیجیے وہ جانین یہ جانین آپ کو کیا آپ اپنا کام دیکھیے ادھر ان لوگون سے جو کہ سرا مین اُترے ہوے تھے اور انکو کل سرا مین دیکھا تھا اب جو بغور دیکھا تو کہا اے بھائیو یہ تو وہی شاہ صاحب ہین جو کہ کل سرا مین اُترے تھے اور شب بھر وہان رہے تھے صبح کو بہت تڑکے ہم سب کے اٹھنے سے قبل چلے آئے تھے یہ یہان کہان سے آگئے دو ایک نے جواب دیا کہ فقیر تو ہین ادھر بھی نکل آئے ہونگے یہان جو مجمع دیکھا چلے آئے مگر شاید قضا لائی ہی یہان قضا اسکو کہتے ہین نہ معلوم کہان سے قضا کھینچ کر لائی ہی کیونکہ یہ جب ایسے پہلوان سے ایسی گفتگو سخت کرینگے تو وہ کاہیکو زندہ چھوڑیگا ضرور قتل کر ڈالیگا ادھر اُسنے جو اُنکو دیکھا تو فوراً پکارا کہ ای فقیر تجھکو کیا ہی جو تو پہلوانون کے امرون مین دخل دیتا ہی اور بولتا ہی کیا اپنی جان سے عاجز ہی اگر ایسا عاجز ہی تو جا اپنی جان دیدے کیون کسی کے سر اپنے خون کا مظلمہ رکھتا ہی تجھکو سوا اسے دریوزہ گری کے اور کیا آتا ہوگا جا گدائی کر اور اپنی قوت کی فکر مین مشغول ہو کیون دلاورون کے منہ چڑھتا ہی کیون پرائی آفت اپنے سر لیتا ہی تیری تھی یہ لیاقت ہوئی کہ اہل دولت کو جواب دے ارے تجھکو کیا خبر حمزہ اول میری ہیبت شمشیر سے خانہ کعبہ چلے گئے اگر نہ گئے ہوتے تو اب تک مین اُنکو اپنا غلام حلقہ بگوش کر چکا ہوتا

اور اب کب مین درگذر کرونگا جا کر خانہ کعبہ مین اُنکو زیر کرونگا اب یہان سے فرصت کر لون تو پہلے امیر ثانی سے مقابلہ کرون اور اُسکے تمام لشکر کو مع اُسکے اور اُسکے عزیزون اور پہلوانون کے زیر کرون اور اپنا حلقہ غلامی اُنکے کان مین ڈالون اور اُنکو مذہب زہرد پرستی مین لاؤن بعد اُسکے پھر خانہ کعبہ کو جاؤنگا وہان امیر اول کو زیر کرکے اپنا مطیع کرون اور اُنکو بھی زیر و زبر کرون اور خانہ کعبہ کو تباہ و برباد کرون تو کیون امور سلاطین مین دخل دیتا ہی تو گدائی کرنا جانے یا امور حکومت بقول شاعر شعر امور مملکت خویش خسروان دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش یہ جوانمردی کہ میرے سامنے چلا آیا کچھ خوف مابدولت کا نکیا ارے فقیر بیکار تو اُنکی طرفداری کرتا ہی وہ سب لوگ ضرور میری شمشیر کے لقمے ہونگے یا میری غلامی قبول کرینگے کیونکہ بہت سے دین اُنھون نے باطل کیے ہین اور خداوند زہرد اول و ثانی کو بہت پریشان کیا ہی اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ہی مین اُنکے خون کا عوض ضرور اُنسے لونگا اور علاف شمشیر کرونگا شاہ صاحب نے یہ کلام سنکر جواب دیا کہ نہین ہو سکتا تو کیا اُنکو اپنا حلقہ بگوش کریگا اور تو کیا خانہ کعبہ کو برباد کریگا بڑے بڑے یہ دعوے کرتے گئے اور قتل ہوئے تو کیا اُنکو ایسا کمزور تصور کرتا ہی وہ مجاہد راہ خدا ہین اُنکی مدد غیب سے ہوتی ہی تیرے باپ دادا تو اُنکا کچھ بنا نہ سکے اور وہ تیرے خداوند جو کہلاتے تھے وہ تو ایک بال اُنکا کم نہ کر سکے تو کیا اصل و حقیقت رکھتا ہی اُنمین ایک ایک شیر ژیان اور اژدہائے دمان ہی جسکے نام سے دیوان قاف کانپتے ہین اور جب اُنکو خیال آتا ہی تو برسون راتون کو سوتے نہین اور تو اُنکا نام اس بے ادبی سے لیتا ہی کہین تیری زبان نہ خشک ہو جاوے تو اپنے ان ہاتھ پیرون اور قوت پر بہت بھولا ہی ارے یہ کچھ کام نہ آئیگی یہ تن و توش بالکل بیکار ہی اُنکے مقابلہ مین طفل مکتب سے بھی کم ہی بیکار اتنا غرور کرتا ہی اپنی غرور کے سبب سے عزازیل جو کہ فرشتہ مقرب بارگاہ تھا کیسا راندۂ درگاہ ہوا اور آج تک اُسپر لعن ہوتی ہی بقول شاعر شعر تکبر عزازیل را خوار کرد بزندان لعنت گرفتار کرد یہ تیرا غرور تجھکو اور پست کر دیگا اور بہت ذلیل ہوگا اسقدر سر اُٹھا کر نہ چل تو نے نہین سنا ہی مصرعہ اُنھون نے کھائی ہی ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے ارے ظالم غرور و تکبر خداوند کریم کو پسند نہین ہی یہ سب اُسکی ذات کو زیبا ہی تو کیون اتنا سر اُٹھاتا ہی اور کیون اسقدر بابلاتا ہی اگر وہان جائیگا تو حال معلوم ہو جائیگا وہ مُنھ کی کھائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا یہ جو سنتا تو ایکبارگی اُٹھا کہ کیون شامتین آئی ہین یہ سب فقیری اور چرب زبانی ابھی نکال دونگا ارے تو میرے روبرو خدائے نادیدہ کی تعریف کرتا ہی مجھسے نہین ڈرتا ہی جواب دیا کہ ہم فقیر ہین ہم نہ خدائے نادیدہ کو جانتے ہین نہ خدائے دیدہ کو ہم آزاد ہین جو جس سے سنا یاد کر لیا ہمنے تو مسلمانون کا قول بیان کیا اور کیا تیرے مذہب مین یہ نہین ہی کہ کبر و غرور اچھا نہین ہی تیرے خداوندون کا خود قول تھا کہ جسنے غرور کیا اُسکو ہمنے قتل کیا ہمکو نہ اس سے غرض ہی نہ اس سے مطلب ہی ہماری تو یہ مراد ہی کہ جو لوگ کہ یہان موجود نہین ہین اُنکو تو کیون بُرا بھلا کہتا ہی اور اُنکی نسبت کیون کلام لایعنی زبان پر لاتا ہی چاہے مسلمان ہون چاہتے کافر میرا یہ مطلب ہی کہ جب وہ یہان موجود نہین ہین تو تو کیون اُنکی مذمت کرتا ہی یہ سنا تو وہ اور برہم ہوا اور زیادہ کچھ برا کہنے لگا اُنھون نے پکار کر کہا کہ بس زبان روک نہین تو دیکھ سزا ملتی ہی اس گفتگو نے اسقدر طول کھینچا کہ تمام اہل مجمع اُنکی گفتگو سننے لگے اور افسوس کرنے لگے کہ غضب ہو گیا کہ یہ فقیر اسکے ہاتھ سے قتل ہوا افسوس جوان تھا اُدھر لقیل دیو صورت بھی حیران ہو گیا اور دیکھنے لگا بادشاہ اور وزیر و دیگر سردارون سے کلام افسوس کرنے لگا اور کہنے لگا کہ فقیر دیوانہ ہی یہ تو کبھی خدائے نادیدہ کی صفت و ثنا بیان کرتا ہی کبھی

کبھی خداوندون کو برا کہتا ہی یہ کیا سبب ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ مسلمان ہی وزیر نے جواب دیا کہ فقیر آزاد تو ہوتے ہین جو اُنکے دل مین آتا ہی وہ کہتے ہین بسبب اپنے کامل ہونے کے کسی سے نہین ڈرتے ہین اُنکو انکی گفتگو نازیبا اور غرور بیجا برا معلوم ہوا بطریق فہمایش کچھ کلام کیا اس رو مین جو کچھ دل مین آیا بیان کیا واقعی یہ امر ہی کہ مشتبہہ مغرور معلوم ہوتا ہی اسکو کیا ضرور تھا کہ جو لوگ یہان موجود نہین ہین اور وہ مر بھی گئے ہین اُنکا نام لیتا اور جو زندہ ہین اور وہ اسوقت یہان نہین ہین اُنکی مذمت کرنا یہ بالکل خلاف جوانمردی ہی جس وقت اُنکے مقابلے مین جاتا تو جو چاہتا کہتا جوانمردون اور بہادرون کا یہ شیوہ نہین کہ پیٹھ پیچھے کسی کو کچھ کہین بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو سب درست اور بجا ہی مگر انسان کو اپنی قوت و طاقت پر بھی خیال کرنا چاہیے کہ ہم کس پایہ کے آدمی ہین اگر پشہ فیل کا مقابلہ کرے تو اُسکو زیبا ہی کبھی نہین زیبا ہی انکو خیال کرنا تھا کہ مین فقیر اور کمزور یہ پہلوان زبردست جو کچھ کہتا ہی کہنے دو جب اُس سے مقابلہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا ہم اپنی جان کیون مفت گنوائین وزیر نے عرض کیا کہ اگر قضا آگئی ہو تو کیا کرین ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر اُسنے کچھ کلام سخت کیا اُنھون نے جواب دیا کہ اگر ایکی کہا تو پھر تیرا سر گردن پر نہوگا یہ کلام سنکر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ تو میان فقیر دریوزہ گر کو یہ دن لگے اور یہ خیال پیدا ہوا مین کیا کرون لاکھ چاہا تھا کہ تو میرے ہاتھ سے قتل نہو کہ خلق مجھکو بدنام کریگی کہ یہ تو پہلوان تھے انکو کیا ضرور تھا جو یہ ایک فقیر کے منھ لگے اور اسکو ایسی جرأت ہوئی کہ وہ ایسے لڑا اور اُنکے ہاتھ سے قتل ہوا مگر کیا کرون کہ تو نے کلیجہ خون کر دیا ہی اب مجھکو تاب نہین ہی اگر ایکی کچھ کہا تو مجھسے برا کوئی نہین ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تو کیا حقیقت رکھتا ہی کہ مجھسے بحث کریگا اور درگذر کریگا مین خود تیرا پاس کرتا ہون کہ اگر تو میرے کہنے کو مان لے تو کیا ضرورت ہی کہ مین زحمت کرون ارے کیون شامت بلاتا ہی اور فقیرون کے منھ لگتا ہی ایسی سزا پائیگا کہ پھر ایسے کام کبھی بھولے سے بھی زبان پر نہ لائیگا اور دیکھ اب ان لوگون کو برا نہ کہنا یہ سننا تھا کہ اُسنے پھر کچھ کلام بیہودہ و سخت زبان پر جاری کیے اور کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی یہ سننا تھا کہ انکو تاب نہ آئی فوراً اکھاڑے مین کود پڑے اور سامنے اُسکے آکر کہا کہ دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی اب تو کچھ اُن لوگون کی شان مین کہہ جہانتک ہم لحاظ کرتے ہین وہانتک تو نہین سنتا ہی اگر ایکی کچھ کہا تو ایسا طمانچہ مارونگا کہ منھ پھر جائیگا اور تمام دانت حلق مین جاتے رہینگے اور تڑپ کر ابھی تمام ہو جائیگا سواے ندامت کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا ارے ہمارے سامنے انکو برا کہتا ہی ہمنے ایک مدت تک اُنکے لشکر مین رہکر اور گدائی کرکے اُنکا نمک کھایا ہی ہم اُنکے نمک کا پاس کرتے ہین ہم نمک حرام نہین ہین جو کوئی اُنکو ہمارے سامنے برا کہیگا ہم اُسکو ضرور سزا دینگے یہ کلام اس دلاوری سے کہے کہ سب دنگ ہوگئے اور حیرت زدہ ہوکر دیکھنے لگے اب جو بغور دیکھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شیر ژیان اکھاڑے مین کھڑا ہی چہرہ مارے غیظ و غضب کے سرخ ہوگیا تھا تمام جسم کے بال کھڑے ہوگئے تھے مُنھ سے کف جاری تھا جسنے وہ صورت دیکھی کانپ گیا دل مین کہا کہ یہ فقیر کوئی بہت بڑا بہادر ہی پہلے تو اسکی یہ حالت نہ تھی اُدھر بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ اے وزیر تمنے شاہ صاحب کو دیکھا کہ کس دلاوری اور جرأت سے اکھاڑے مین کود پڑے ہین اور کیا چہرے کی رنگت ہوگئی ہی یہ تو وہ شاہ صاحب اب نہین معلوم ہوتے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا کوئی شیر ژیان اکھاڑے مین کھڑا ہی ادھر تو یہ گفتگو وزیر اور بادشاہ مین ہو رہی تھی اُدھر اُسنے جو انکو سامنے پایا اور یہ حالت دیکھی تو کہنے لگا کہ قضا ہی آگئی ہی مین تیرے اوپر کیا پیچ باندھون صرف ایک ہاتھ سے

اُٹھا کر تجھکو زمین پر اس زور سے مارتا ہون کہ مونڈ زمین ہوجائیگا استخوان تک کا پتہ نہ پائیگا یہ کہکر ہاتھ بڑھایا اُنھون نے بھی اپنا ہاتھ بڑھا کر اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اس زور سے جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بل آرہا اُنھون نے ہاتھ اُسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ سنبھل دیکھا ہماری طاقت وجرات کو وہ یہ سُنکر سنبھلا اور انکی طرف بڑھا یہ بھی بڑھے اب اُنکی اُسکی کشتی ہونے لگی اُنھون نے اُسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا تو اُسکو یہ معلوم ہوا کہ گویا آسمان پھٹ پڑا اور چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر لذت آگئی اور جب اُسنے انکی گردن پر ہاتھ رکھا تو اُنکو معلوم ہوا کہ اُن کبھی کبھی ایسے بھی ہاتھ آسکتے ہین پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہونے لگے جو وہ بند باندھتا ہے یہ فوراً کھول دیتے ہین اور جو یہ بند باندھتے ہین اُسکو کھولنا مشکل ہوتا ہے جوڑ ڈھب کا کشتی کا بندھا ہوا ہے سب دیکھ رہے ہین کہ شاہ صاحب بڑے ماہر ہنر سے کشتی لڑ رہے ہین اور کہین یہ کمی نہین کرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ کشتی گیر ہین بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ یہ تو رنگ دوسرا ہوگیا یہ تو وہ فقیر نہ رہے بڑے کشتی گیر نکلے اُسکو دم لینا مشکل کردیا القصہ دلو صورت بھی عرض کر رہا ہے کہ حضور وہ کمی کرنے لگا ہے اور اُسکی سانس پھولنے لگی ہے مگر شاہ صاحب کی ابھی تک وہی حالت ہے مجھکو تو رنگ کشتی کا خلاف معلوم ہوتا ہے مین تو یہ جانتا ہون کہ یہ پہلے پہلوان تھے اب کسی وجہ سے فقیر ہوگئے ہین دیکھیے تو کس خوبصورتی سے داؤن پیچ کرتے ہین وہ جو پیچ باندھتا ہے کس چالاکی سے نکل جاتے ہین اور اپنا پیچ کس سبکی سے باندھتے ہین کہ اُسکو اُسکا توڑ کرنا مشکل ہوتا ہے اور پھر ون رگڑے کھاتا ہے یہان تو سب حیران ہین ادھر انکے اور اُسکے کشتی ہورہی ہے ایک گھنٹہ بھر کامل کشتی کو گذرا تھا کہ نہ این را خطر نہ اورا خطر نہ این را ظفر نہ اورا ظفر مگر اب یہ زیادتی کرنے لگے اور جب اُسکو پکڑلاتے تھے تو وہ بڑی مشکل سے نکلتا تھا اور وہ جب انکو پکڑلیجاتا تھا تو یہ بہت جلد اور چالاکی سے نکل جاتے تھے کہ دیکھنے والون کے زبان سے بے اختیار صدائے تحسین وآفرین نکل جاتی تھی جب کوئی ڈیڑھ گھنٹہ کا زمانہ گذرا تو اُنھون نے خیال کیا کہ ای رستم بڑی دیر ہوئی کیا آج دن بھر اسی سے کشتی لڑوگے بس کھلا چکے یہ خیال کرکے انکی جو زور کیا تو اُسکو اکھاڑے سے اُس سرے تک ریل لے گئے اور وہان جا کر کہا کہ ہوشیار ہوجا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا تھا اب تیرا زمانہ مرگ قریب آگیا ہے اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون جو تیرا جی چاہے کر یہ سنتا تھا کہ اُنھون نے اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر جو کہ وہ کمر مین باندھے تھا جگر سے نعرہ اللہ اکبر کھینچکر اور دل مین یا امام مدد کہکر زور کیا اور ایک ہی زور مین سر سے بلند کرلیا اور گرد سر اسی زور سے زمین پر چرخ دیکر پٹکا کہ زمین ہل گئی دم گھٹ گیا مگر بہت بڑا سخت جان تھا کہ دم نہ نکلا چاہتا تھا کہ مونڈھے کی کھا کر سنبھلے یہ کب سنبھلنے دیتے تھے ساتھ ہی اُنھون نے ٹھوکر ماری کہ گرد برد ہوگیا اور پھر سنبھلنا مشکل ہوا مگر بدقت چاہتا تھا کہ سنبھل کر لپٹ جاؤن یہ فوراً اُسکے سینہ پر سوار ہوگئے اور دونون گھٹنون سے سینہ دبا کر آہستہ سے کہا کہ دیکھا تو نے اس غرور کا مزا اب وہ تیرا زور وطاقت کیا ہوا دیکھا تو نے ہماری فقیری کو بہت زور دن پر تھا اب بلا کسی کو اپنی مدد کو کیون نہین اسنے زور پر دعوے تھا کہ مین صاحبقران سے مقابلہ کرونگا اور انکو اپنا غلام حلقہ بگوش کرونگا تجھکو شاید اس دن کی خبر نہ تھی کہ یون ایک فقیر کے ہاتھ سے ذلیل ہوگا مین اکیلا تجھکو زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر آہستہ سے کہا کہ حالا در شناختن پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے کچھ سخت کہا اور ارادہ کیا کہ لیکانہ کر فنا ظاہر کردے مگر اُنھون نے اس زور سے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا کہ اُسکے تمام دانت حلق مین جاتے رہے اور یہ سینہ سے اُٹھے اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑا اور دوسرے پیر کو ایک پیر سے دبا دیا اور زور کرکے مثل کرباس کہنہ کے چیر کر از سر تا پا دو کردیا اور دونون ٹکڑون کو اُٹھا کر اُسی زور سے سامنے بادشاہ کے پھینکا کہ اکھاڑے مین گر کر استخوان ریزہ ریزہ ہوگئے اور ایک غبار

بلند ہوا اور زمین نیم ہل گئی اور چاروں طرف غلغلہ تحسین و آفرین بلند ہوا ہر شخص دنگ ہو گیا بادشاہ کا تو رنگ
اڑ گیا دیر سے فرمایا کہ بڑا غضب ہوا کہ اب بڑا فساد عظیم ہو گا شاہ صاحب نے تو اسکو جان سے مار ڈالا
اب دیکھیں اُسکے شاگرد کیا فساد کرتے ہیں ادھر یہ رنگ تھا جو اُسکے شاگردوں نے دیکھا اور اپنے اُستاد کی
لاش سامنے پڑی ہوئی دیکھی تو آنکھوں میں خون اُتر آیا فوراً سب کے سب ملکر ایکبار حملہ کر کے چلے کہ ہم
اس فقیر کو قتل کر ڈالیں گے کہ اسنے ہمارے اُستاد کو قتل کیا ہے نہ معلوم کون ایسا پھیر ہوا اور پیچ پڑا کہ وہ اس سے
زیر ہو گئے اور اسنے پھیر کر پھینک دیا ہمکو کبھی یقین نہیں آتا ہے کہ یہ کوئی فقیر ہے یہ کوئی نامی پہلوان زبردست ہے
بادشاہ زرین حصار نے خیال کیا کہ ہمارا پہلوان تو اس سے زیر ہو جائے گا کسی اور ملک سے پہلوان طلب
کیا اور اُسکو فقیر کے بھیس میں یہاں موجود رکھا اور کہدیا تھا کہ جب وہ اکھاڑے میں اُتریں اور کچھ گفتگو کریں تو تم
اس مجمع سے بوضع فقیرانہ نکلنا اور مقابلہ کرنا ہمکو ثابت ہو گیا کہ یہ سب ملی سانٹھ گانٹھ تھی یا یہ کوئی بہت بڑا
ساحر زبردست ہے کہ اسنے سحر کر کے انکو زیر کیا اور پھر بزور سحر قتل کر ڈالا ہم ضرور اس سے خون کا عوض
لینگے یہ کہتے ہوئے بڑھے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم میں سے جسکا جی چاہے آئے اور میرا
امتحان کرے میں نہ ساحر ہوں نہ پہلوان زبردست نہ مجھکو بادشاہ نے کہیں سے طلب کیا ہے میں ایک
مرد درویش ہوں سیر کرتا ہوا ادھر بھی چلا آیا یہاں یہ مجمع دیکھا اور سنا کہ بادشاہ کے پہلوان ثقیل دیو
صورت سے اور پہلوان صیقل کشتی گیر سے کشتی ہو گی میں نے خیال کیا کہ ذرا چلکر کشتی دیکھوں یہاں آیا
تماشا دیکھنے لگا جب اُسنے غرور کیا اور ان بہادروں کا نام لیا کہ جنکا مثل و نظیر اس دنیا میں نہیں ہے
اور نہ تھا اور اُنکو برا بھلا کہا اور بہت ایسے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور بہت سے مر گئے ہیں تو مجھکو برا
معلوم ہوا میں نے پہلے نصیحت کی اور بہت فہمائش کی اُسنے زیادہ غرور کرنا شروع کیا آخر اُسکے غرور نے
اُسکو یہ روز بد دکھایا اور مجھسے پست کرایا اور مجھکو فتحیاب کیا لڑائی میں اور کیا ہوتا ہے اگر وہ فتحیاب ہوتا تو کیا
وہ مجھکو زندہ چھوڑ دیتا ضرور قتل کرتا تمہارا جی چاہے مجھسے مقابلہ کر لو میں باہر نہیں ہوں وہ سب یہ کہتے ہوئے
چلے کہ چاہے کچھ ہو ہم ضرور تجھکو قتل کرینگے ادھر بادشاہ نے جو یہ غلغلہ سنا اور دیکھا کہ سب اُسکے پہلوان و
شاگرد ایکبار حملہ کر کے چلے بآواز بلند پکار کر کہا کہ آپ لوگ ذرا صبر کریں میں انکو اپنے پہلوان سے
زیر کرا دیتا ہوں آپ تامل کریں اور آپ جلدی نکریں اور میری طرف یہ خیال نکریں کہ اسمیں میری سازش
ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ بالکل مجھکو اسکا علم نہ تھا میں اس فقیر کو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہوں اُنھوں نے
جواب دیا کہ ہم سب ابھی ابھی اسکو قتل کرتے ہیں اور بعد اسکے تم سے سمجھیں گے ضرور آپکی اسمیں سازش
ہے اگر سازش نہوتی تو آپ ہمکو منع نہ کرتے بادشاہ نے کہا کہ اتنا صبر کرو کہ میں اپنے پہلوان سے اور اس سے
مقابلہ کراؤں اگر وہ بھی مثل تمہارے اُستاد کے زیر ہو جائیگا تو تمکو اختیار ہے اگر اُسنے اس فقیر کو زیر کر لیا تو
میں تمہارے حوالہ کر دونگا تم لوگ اپنے اُستاد کے خون کا عوض لے لینا یہ سنکر وہ کسیقدر رکے اور
کہنے لگے کہ اے بادشاہ جلد بھیج اپنے پہلوان کو وہ اس سے کشتی لڑے اور زیر کرے تاکہ ہم بند بند
اُسکا جدا کریں اور اپنے دل کی آگ بجھائیں کہ ہمکو صبر آئے ہم جب اپنے اُستاد کی لاش دیکھتے ہیں ہماری
آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ ہم سب اسکے ریزے ریزے کر کے زاغ و زغن کو دیں
تاکہ کچھ تو تسکین ہو یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ صبر کرو میں بھیجتا ہوں یہ کہکر طرف ثقیل دیو صورت کے دیکھا
اور فرمایا کہ تو جا کر اس فقیر کو زیر کر یا قتل کر یہ فساد تو برطرف ہو وہ جٹ لنگوٹ کسے ہوئے بیٹھا تھا مگر دل میں
کہتا تھا کہ کون اس سے مقابلہ کر سکتا ہے مگر بادشاہ کے حکم سے مجبور ہو گیا اور فوراً اکھاڑے میں

آیا اور خم پر خم مار کر کہا کہ اے درویش آ مجھسے مقابلہ کر مین بھی تو دیکھون کہ تجھ مین کسقدر قوت و طاقت ہی صیقل کشتی گیر
کے زیر کرنے مین اتنا غرور نکر مین خود اس سے مقابلہ کرنے کو موجود تھا اگر ایسا نہوتا اور پہلوان زبردست نہوتا تو وہ
یون زیر ہوجاتا اب حال معلوم ہوگا جب مجھسے مقابلہ پڑیگا اے درویش تو نے تو اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا اگر
مجھسے مقابلہ اس سے ہوتا تو مین ایک گھنٹہ مین اسکو زیر کرتا ایسے کمزور کو زیر کرکے مغرور نہو شاہ صاحب
نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو اس سے بھی زیادہ مغرور ہی اگر اسکو ڈیڑھ گھنٹہ مین زیر کیا ہی تو تجھکو بقول
تیرے ایک گھنٹہ مین زیر کرونگا اور مثل اسکے تجھکو بھی چیر کر پھینک دونگا یہ سنکر وہ ایکبار بجلدی تمام لپٹ پڑا
اور کشتی لڑنے لگا پہلے تو یہ کچھ خیال مین بھی نہ لاتے تھے جب وہ خوب زور کرنے لگا تو انکو خیال ہوا اب یہ بھی
سنبھل کر لڑنے لگے اور اسکے زور کو روکنے لگے اور جو وہ بند باندھتا تھا یہ جھٹ پٹ کہ اسکو کھول دیتے
تھے اور اب اسپر پیچ باندھتے تھے وہ بمشکل کھولتا تھا پہلے تو سامنے کے داؤن پیچ ہوا کیے اب کچھ عمدہ عمدہ پیچ
ہونے لگے مگر یہ جہان فن اسکو پکڑ لاتے ہین خوب خوب رگڑے دیتے ہین اور وہ جہان انکو پکڑ لاتا ہے
یہ فوراً نکل آتے ہین یہانتک کہ وہ عرق عرق ہوگیا اور اسکا دم چڑھنے لگا دیکھنے والون نے دیکھا کہ وہ کچی کرنے
سے جاتا کہ شاہ صاحب نے اسکو بھی زیر کیا بادشاہ نے خیال کیا کہ یہ ضرور کوئی ساحر ہی یا اسکے پاس
کوئی تعویذ ایسا ہی کہ جسکے بھروسے پر یہ لڑتا ہی یا کوئی جن قابو مین ہی کہ وہ اسکی مدد کرتا ہی ان باتون مین سے
ایک نہ ایک ضرور ہی وزیر نے عرض کیا کہ یہ کچھ بھی نہین ہی مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ یہ کوئی پہلوان یا شاہزادہ
کسی ملک کا ہی کسی نہ کسی وجہ سے اسنے یہ وضع اختیار کی ہی اچھا دیکھیے ابھی حال کھل جائیگا یقین ہی کہ نقیبل دیو
صورت زیر کرے بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو نقیبل کی جان کی پڑی ہی یہ اسکے لیے لقمہ نقیبل ہی نقیبل کبھی
نہ اسکا دنگل سکیگا درویش ضرور نقیبل کو بھی زیر کریگا اور سارا نقیبل پنا نکال دیگا تم خیال کیا کرتے ہو دیکھو
تو نقیبل اب اسکے پیچ کرتا ہی کوئی دم مین گرا دیتا ہی اگر اس درویش نے نقیبل کو بھی زیر کر لیا
تو مین بھی کبھی اسکو اپنے شہر سے نجانے دونگا اور اگر میرا کہنا مانا تو اپنی فوج کی سپہ سالاری دونگا اگر شاگرد
صیقل کشتی گیر کچھ فساد کرینگے تو انکو ابھی نکال دونگا اور قتل کرادونگا مجھے اس سے کچھ محبت ہوا
ہوگئی ہی وزیر نے عرض کیا کہ یہ ایسا شخص ہی لائق محبت کے ہی مگر معلوم ہوتا ہی کہ وہ کبھی نہ سپہ سالاری اختیار
کریگا بلکہ اپنا درویش ہونا نہ ترک کریگا کیونکہ کوئی ایسی ہی وجہ ہی جو وہ فقیر ہوا ہی کبھی یہ نہوگا کہ وہ اپنی
فقیری ترک کرے آپ کا خیال کدھر ہی اچھا کشتی ملاحظہ فرمایئے یہ قصہ تو بعد کو فیصل ہوگا بادشاہ یہ وزیر سے
سنکر کشتی کی طرف متوجہ ہوا اور کشتی دیکھنے لگا ادھر شاہ صاحب یعنے شاہزادے نے پینترے بدل کر زور و شور
سے اسکے بند کھولے اور اپنے بند باندھے جب شاہزادہ بند کھولتا تھا تو تمام اہل جلسہ صدائے تحسین و آفرین
بلند کرتے تھے اور جب نقیبل دیو صورت بند کھولتا تھا تو پھر سب صدائے آفرین بلند کرتے تھے
کہ کوئی گھنٹہ بھر گذرا تھا کہ خیال آیا کہ تمنے اس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھکو گھنٹہ بھر مین زیر کرونگا لیکن اب
کہ گھنٹہ بھر ہوگیا ہو یہ خیال کرکے اور سر سینہ مین دیکر ایسے دوڑے دس پانچ قدم ہوا کر کہا کہ ہوشیار ہو
اب تیرا زمانہ موت قریب آگیا اسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون انھون نے فوراً اوڑھ کمر پکڑنا ہاتھ ڈالا اور
زور زمین سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا دوڑکر بجلی کی چھت ہوگیا اور
سینہ پر سوار ہوئے اور زانو سے دبا ارادہ کیا کہ گردن اسکی تیغ سے کاٹ دین بادشاہ نے جب یہ معاملہ دیکھا
اور اسکے قصد سے بھی واقف ہوگیا فوراً پکار کر آواز دی کہ ای شاہ صاحب اسکو رہا کیجیے یہ اپنی سزا کو
بخوبی پہونچ گیا اسکو نہ قتل کیجیے اسپر رحم کھایے ہم سب نے آپ کا کمال دیکھ لیا واقعی آپ بڑے

کمال مین اور آپ سکے جوانمردی ہونے مین کچھ شک نہین ہی ہمکو یقین ہو گیا کہ آپ مرد جری ہین گو بوضع درویش
عقیدت کیش ہین اسپر غصہ لشفرماتے ہیں یہ میرے حکم سے آپ کے مقابلہ کو آیا تھا اور جو کچھ اسنے آپ کی خدمت
مین گستاخی کی ہو معاف فرمایئے مین آپ سے اسکی سفارش کرتا ہون اسطرح جو بادشاہ نے کہا اور نرم انکو بھی
اسکا قتل کرنا منظور نہ تھا فوراً سینے پر سے اتر پڑے اور کہا کہ تجھکو بادشاہ کے کہنے سے چھوڑ دیا ورنہ مثل
اسکے تجھکو بھی قتل کرتا جلد یہا جاین کچھ نہین بولا نہ تو لونگا نہ فوراً اٹھکر بھاگا اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا ادھر تمام مجمع
مین صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی اور ہر ایک کہنے لگا کہ یہ شاہ صاحب بڑے بہادر ہین تین چار گھنٹہ
کے عرصہ مین دو پہلوانون کو زیر کیا جو کہ اپنا مثل و نظر نہ رکھتے تھے ایک کو تو جان سے مار ڈالا دوسرے کو
بھی قتل کیا چاہتے تھے کہ بادشاہ نے بچا لیا ادھر شاگرد صیقل کشتی گیر کے بھر بلہ کر کے چلے بادشاہ نے
آواز دی کہ کیا کرتے ہو کیا فساد برپا کروگے اب شاہ صاحب سے نہ بولنا ورنہ مین ابھی اپنے
ملازمون سے کہہ کے تم سبکو گرفتار کرا لونگا اسکی یہی سزا تھی اسنے بہت سر اٹھایا تھا ایک خلق خدا کو
گمراہ کر رکھا تھا خوب ہوا جو وہ قتل ہوا اگر اپنی جانون کی خیر چاہتے ہو تو یہ دونون ٹکڑے اسکی لاش کے
اٹھا لو اور اپنی راہ لو ورنہ تم سب ابھی قتل ہو جاؤگے ایک بھی زندہ نہ بچیگا یہ جو ان سبھون نے سنا تو
خیال کیا کہ ہم تو کم ہین اور یہ ملک آپ کا ہی بیکار کو جانین برباد ہونگی کچھ حاصل نہوگا مثل استاد کے قتل
ہونگے اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلے چلو وہ سب کے سب یہ صلاح کر کے آپس مین اور اپنے
دل مین سوچ کر اسکی لاش کے ٹکڑے اٹھا کر روتے ہوئے اسکے وطن کو روانہ ہوئے انکو تو جانے
دیجیے دیکھیے کہ یہ کیا فساد برپا کرتے ہین اور کب انکا حال تحریر ہوتا ہی اب ادھر کا حال سنیے کہ بعد اس گفتگو
کے بادشاہ اپنے تخت سے اٹھا اور وزیر کو ہمراہ لیکر اکھاڑے مین پاس شاہ صاحب کے آیا
اور کہنے لگا کہ آپ کو خداوند الوان نہ طاق نے وہ زور و طاقت عنایت فرمایا ہی کہ ہمنے آج تک کسی
بشر مین نہین دیکھا دیو مین شاید ہو ہمنے تو نہین سنا دیکھا تو شی دیگر ہی اب مین امیدوار ہون کہ آپ
سپہ سالاری میرے لشکر کی قبول فرمایئے اس کسوت فقیری کو دور فرمایئے اور یہ تخت سلطنت
بھی حاضر ہی اگر سپہ سالاری کے قبول فرمانے مین کچھ عذر ہو تو تخت حکومت پر تشریف رکھیے کیونکہ یہ
آپ ایسے شخص کو زیبا اور سزاوار ہی مین اسکے لائق نہین ہون شاہ صاحب نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا مجھکو
سلطنت سے کیا غرض ہی اور کیا مطلب ہی بھلا مین کیا سلطنت کرونگا اور آپ کے لشکر کی سپہ سالاری
اختیار کرونگا جو آپ کا سپہ سالار ہو اسکو مبارک ہو مین اسکو قبول نہین کر سکتا ہون مین تو درویش ہون اور
تخت آپکا آپ کو مبارک رہے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نہ مانونگا ان دو امرون مین سے ایک کو
قبول کرنا ہوگا کیونکہ مین سوائے آپ کے اور کسیکو اسکے لائق نہین جانتا ہون میرے کہنے کو قبول
فرمایئے شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کا مذہب کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مذہب ہم لوگون کا نصیر
پرست ہی ہم سب الوان نہ طاق کو سجدہ کرتے ہین اور انکی پرستش اور بندگی کرتے ہین بعد ایک
ماہ کے دشت بہار افزا مین میلہ ہوتا ہی وہان ہم سب جاتے ہین اور تین روز تک وہان میلہ رہتا ہی
اور اس دشت مین ایک دریا ہی اسکو سب دریائے سبز رنگ کہتے ہین اور یہ میلہ کنارے اسی دریا
کے ہوتا ہی اسکے کنارے ایک عجیب الخلقت درخت فوراً پیدا ہوتا ہی جب درخت پیدا ہو لیتا ہی تو اہل
میلہ کی نصیحت کو اس دریا سے ایک باز سبز رنگ ظاہر ہوتا ہی اور اسی درخت عجیب پر بیٹھ کر پند
و نصیحت کرتا ہی اور یہ جو تصویر آپ میرے گلے مین دیکھتے ہین ہر ماہ مین اس میلہ مین عنایت ہوتی ہی

سابق دالی خود بخود گلے سے غائب ہوجاتی ہو شاہ صاحب نے دریافت کیا کہ یہ کچھ ثابت ہوا کہ یہ تصویر کسکی
ہو اُس بادشاہ نے کہا کہ یہ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ تصویر خداوند ایوان نہ طاق کی ہو کہ وہ سب سے
خدا ہین حضور پھر وہ باز بعد پند و نصیحت کے اُسی دریا مین چلا جاتا ہو اور وہ درخت بھی غائب ہوجاتا ہو میلہ
متفرق ہوتا ہو سب اہل میلہ اپنے اپنے ملکون کو چلے جاتے ہین زرد بان شاہ نے وہ کل کیفیت جو کہ حضور شاہ
نے سامنے بدیع الملک کے بیان کی تھی کہ وہ باز کا اُڑنا آنا اور لوگون کو غش آنا اور پھر درخت پر باز کا بیٹھنا
اہل میلہ کو ہوش آنا اور وہ تقریر جو کہ شاہزادہ سلیمان زرنگار نے بیان کی تھی کہ ایک باز نے یہ خبر دیگیا
ہو کہ خداوند اس سال مین یہان اور قوم آباد کرینگے اس قوم کو برباد کرینگے بیان کیا اور اپنا آنا اپنے شہر مین اور
اہل رمل سے دریافت کرنا اور اُنکا جواب دینا کہ اسی سال مین وہان کا رنگ بدل جائیگا کوئی بدیع الملک
نامی صاحبقران کے نام سے مشہور ہوگا وہ اور اُسکے لوگون کو خداوند وہان آباد کرینگے اور یہ تمام
روے زمین جو کہ ملحق اور متعلق ہو ایوان نہ طاق کے اُسکے اور اُسکے عزیزون کے قبضہ مین ہوگی اور
اُسکا مذہب بھی جاری ہوگا ہملوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے کہ ہمکو خدائی کاروبار مین کیا دخل ہو جو خداوند چاہینگے
وہ کرینگے شاہ صاحب نے فرمایا کہ کبھی تمنے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اُسکا مذہب کیا ہوگا بادشاہ نے کہا کہ
جی ہان یہ بھی دریافت کیا تھا اُنھون نے بیان کیا کہ وہ خداے نادیدہ کی پرستش کرتا ہوگا شاہ صاحب
نے دریافت کیا اور فرمایا کہ وہ درخت اور دریا یہان سے کتنی دور ہو بادشاہ نے عرض کیا کہ یون تو
تین مہینے کا راستہ ہو مگر ہم لوگ ایک گھنٹہ مین وہان پہونچ جاتے ہین شاہ صاحب نے کہا یہ کیونکر
تین مہینہ کی راہ ایک گھنٹہ مین طے ہوتی ہو بادشاہ نے بیان کیا کہ جس روز میلہ کا پہلا دن شروع ہوتا ہو اُسوقت
جسقدر لوگ ایوان نہ طاق کی بندگی کرتے ہین اور رستہ مین نہین پہونچ سکتے ہین اُنکے لیے یہ قاعدہ مقرر ہو کہ پہلے
دن میلہ کے بوقت صبح اُنکی آنکھین کھلتی ہین خواہ غریب ہو خواہ امیر اپنے کو دشت بہار افزا مین پاتا ہو اب جیسے کہ
میرے شہر کے باشندے میرے گرد و اطراف مین موجود ہونگے اسی طرح ہر شہر اور ہر ملک کے باشندون کو
خیال کرنا چاہیے یا جس شہر مین چند لوگ اُنکی بندگی کرتے ہین وہ ہونگے اور باقی باشندگان اپنے شہر مین
رہینگے یہ قاعدہ مقرر ہو کہ کل بندگی کرنے والے خداوند کے اُس میلہ مین ضرور ہوتے ہین کہین ہون سواے
ان لوگون کے جو کہ مر گئے ہون اگر وہ لوگ ایک برس کی راہ پر ہونگے مگر ہر میلہ مین وہ ضرور موجود ہونگے
یہ بھی قدرت خداوندی ہو اسی سے ہم اُنکو خداوند کہتے ہین اور جانتے ہین اور مانتے ہین کیونکہ یہ کام اختیار
بشریت سے بالکل خارج ہو شاہ صاحب نے فرمایا کہ خیر معلوم ہوا کہ آپ لوگ تصویر پرست ہین بیشک یہ دین
سچا ہو یہ کہکر کہا کہ مین آپکا بہت ممنون ہوا کہ آپنے اسقدر زحمت فرمائی اور اپنے مذہب کی کیفیت سے آگاہ
کیا مین آپ کو تکلیف نہین دینا چاہتا ہون لہذا آپ آپ اپنی دولتسرا کو تشریف لیجاسیے یہ فقیر بھی اپنا راستہ
لیتا ہو جہان جی چاہیگا رات بسر کریگا دو چار دن اس شہر مین رہکر اور کسی طرف چلا جائیگا بادشاہ نے کہا کہ
یہ کبھی ہنوگا آپ کو میری سپہ سالاری قبول کرنا ہوگی بلکہ میری تو یہ خواہش ہو کہ آپ تخت حکومت کو
اپنے قدم مبارک سے زینت بخشین کیونکہ یہ آپ کو سزاوار ہو اور آپ ایسا شخص اُسکے لائق ہو شاہ صاحب
نے فرمایا کہ یہ کیا آپ بار بار کہتے ہین فقیر بھی بادشاہ یا سپہ سالار ہوا ہو اگر اسکو یہی منظور ہو تو وہ فقیر کا ہیکو
ہوجاتا آپ جانے دین بہت فقیر کو پریشان نکرین بادشاہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ آپ مجھپر رحم کرین
ان دو امرون مین سے ایک امر ضرور قبول کرین اور اب آپ یہان سے تشریف نہ لیجائین اپنے قدم سے
اس شہر کو آباد فرمائین اور مین قیام پذیر ہون تاکہ مین آپکی خدمت کرون اور جس طرح ممکن ہو آپ

شاہی کو قبول کرین مین اب آپ سے سپہ سالاری کو بھی نہ کہونگا میری خوشی اور عرض یہ ہی کہ آپ یہان سے کہین اور نہ تشریف لیجائین جسطرح ممکن ہو یہین تشریف فرمارہین یہ کلام سُنکر شاہ صاحب چپ ہورہے جب کہ شاہ صاحب نے دیکھا کہ کوئی چارہ نہین ہی اور بادشاہ بہت مجبور کرتا ہی تو یہ فرمایا کہ یہ تو نہین کہتا ہون کہ مین ان دو امرون مین سے ایک کو قبول کرونگا اگر آپ فرماتے ہین اور آپکی خواہش ہی تو مین چندروز یہان قیام کرونگا مگر باہر شہر کے کوئی مقام ہو تو بہتر ہی کیونکہ مین آدمیون مین رہنا پسند نہین کرتا ہون اور مجھے بالکل نفرت ہی بادشاہ نے خیال کیا اپنے دل مین کہ جب شاہ صاحب نے تمھارے کہنے سے اسقدر قبول اور منظور فرمایا ہی کہ مین تمھاری خواہش سے کچھ دنون یہان قیام کرنا منظور کرتا ہون تو سمجھانے اور بجھانے سے کچھ روز مین سپہ سالاری بھی قبول کرینگے جب یہ امر طے ہوگیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ ایک عرض اور میری ہی اگر وہ بھی قبول ہو تو بہتر ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان کرو اگر لائق قبول کرنے کے ہوگی تو قبول کیجائیگی ورنہ کوئی شکایت فقیر سے نکرنا فقیر نے اسقدر کہنے سے آپکے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ اپنے دل مین خیال کرینگے کہ اس فقیر کو اپنے کمال پر غرور ہی اور بہت بدخلق ہی کہ بادشاہ نے کس کس طرح فرمایا اور کن کن امرون کی خواہش کی مگر اس فقیر نے ایک بھی نہ قبول کی اور بدخلقی اور غرور سے کام لیا اس خیال سے مین نے یہ قبول کیا کہ خیر چندروز بطور سرا کے بسر کرون کیونکہ یہ دنیا خود سرائے فانی ہی جو دم کہ یہان گذرتا ہی اُسکا گذرنا اہل دنیا غنیمت جانتے ہین اور ہم تو فقیر ہین ہمکو کیا ہی اگر مرگئے تو کچھ نہین اور زندہ ہین تو کچھ نہین اچھا آپ اپنی وہ بھی خواہش بیان کیجیے فقیر سنے تب بادشاہ نے فرمایا کہ میری خواہش یہ ہی کہ آپ میرے یہان تو جچھ آش اُلش فرمائیے تاکہ مجھکو برکت ہو اور میرے گناہ کی بخشش ہو آپ میرے غریب خانے پر تشریف لے چلین مین وہان چلکر آپکی کچھ خدمت کرون شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ امر تو بہت مشکل ہی کہ مین کچھ کھاؤن کیونکہ مین نے کل لذات دنیا ترک کردیے ہین صرف صبح وشام مین کچھ خشک میوہ کھالیتا ہون اور پانی تو بالکل ترک کردیا ہی یہ امر اس خیال سے کہا کہ یہان کا کھانا پانی بالکل حرام ہی کیونکہ کافر ہین اور ہم مسلمان ہین انکے ہاتھ کی چیز ہمپر حرام مطلق ہی اور یہ بھی خیال کیا کہ یہ نمانے گا ضرور دعوت کرے گا اور رد دعوت ہمارے مذہب مین بالکل حرام ہی اس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے اس سے عذر کرو اگر مان جاے تو بہتر ورنہ کچھ خشک میوہ کی قسم سے کھالینا کہ اسمین کوئی ہرج نہین ہی خشک چیز کافر کے یہان کی ممنوع نہین ہی یہ خیال کرکے وہ تقریر بیان کی جو کہ اوپر تحریر ہوئی ہی لہذا اس لئے بہتر یہ ہی کہ آپ میری دعوت سے دست بردار ہون میری سبب سے آپکو بھی تکلیف ہوگی کیونکہ جب مین کھاتا نہین ہون تو کیا ضرور ہی کہ دعوت میری ہو اور آپکو زحمت ہو مجھکو یہ گوارہ نہین ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ سچ ہی کہ آپ کچھ نہین نوش فرماتے ہین خیر مگر آپکے میرے غریب خانے پر تشریف لیجانے اور دسترخوان پر بیٹھنے سے رونق اور برکت ہوجائیگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اچھا مین جانتا ہون اور دسترخوان پر بھی بیٹھونگا مگر سوائے خشک میوہ کے اور کچھ نہ کھاؤنگا اس وقت آپ مجھکو مجبور نکرین مین کبھی کوئی چیز از قسم طعام نہ کھاؤنگا اور جب نہ کھاؤنگا تو آپکو ملال ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ مجھکو اس امر سے معاف فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین آپکو اختیار ہی جو جی چاہے گا نوش فرمائیگا مین کسی امر مین مجبور نکرونگا یہ کہکر شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ تشریف لے چلیے شاہ صاحب نے بہت عذر کیا مگر بادشاہ نے ایک نہ سُنا بہ زبردستی اپنے ہمراہ لیکر چلا ادھر وہ سب مجمع بھی برہم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مکان کو چلا مگر پانچ چارسو آدمیون کے ملازم بیرون خیمہ ٹہرے رہے

کہ جب شاہ صاحب بیرون خیمہ تشریف لائینگے تو ہم اُنسے کچھ عرض کرینگے اور اُنکی غلامی اختیار کرینگے ایسے شخص کی
غلامی مین افتخار ہی اور باعث برکت ہی یہ سب اس خیال مین ٹھہرے ہوے تھے کہ بادشاہ مع شاہ صاحب
و وزیر و دیگر سرداران نامی وغیرہ و عزیزان گرامی مع لقیل (?) دلو صورت کے باہر آیا جیسے ہی اُن لوگون
نے شاہ صاحب کو ہمراہ بادشاہ کے دیکھا فوراً دوڑ کر شاہ صاحب کے قدمون پر گر پڑے کوئی
دست بوسی کرتا تھا کوئی قدم چومتا تھا کوئی پاؤن پر آنکھین ملتا تھا کوئی زیر قدم کی خاک اُٹھا کر آنکھون سے لگاتا تھا
اور یہ سخن سبکی زبان پر جاری تھا کہ ہمنے آجتک ایسا بشر نہین دیکھا یہ ضرور فرشتہ خداوندی ہی کہ شکل انسان
مین ظاہر ہوا ہی کسواسطے کہ نہ ایسی شکل دیکھنے مین آئی نہ یہ قوت و طاقت اے شاہ صاحب ہمپر رحم فرمایئے
اور اپنی غلامی مین قبول فرمایئے ہم سبکے سب آپکے چیلے ہوتے ہین اسقدر مجمع ہو گیا کہ بادشاہ کو راہ چلنا
دشوار ہو گیا اور شاہ صاحب تو قدم نہ اُٹھا سکتے تھے جب یہ حالت بہم پہونچی اور راہ نہ ملی تو شاہ صاحب
نے اُن سب سے کہا کہ تمھارا کیا مطلب ہی اُن سب نے عرض کیا کہ ہمارا یہ مطلب ہی کہ ہم آپ کی غلامی اختیار
کرتے ہین اور آپ کے چیلے ہوتے ہین آپ اسکو قبول فرمائین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بابا یہ امر بہت
مشکل ہی اسمین کسر نفس کرنا پڑتا ہی گرم و سرد کلام سننا پڑتے ہین ترک لذات کرنا ہوتا ہی ہر قسم کے دنیوی کامون
سے پرہیز کرنا ہوتا ہی اہل دنیا سے نفرت چاہیئے تنہائی سے رغبت درکار ہی مجھکو دیکھو کہ خواہ مخواہ مین گنہگار
ہوا اگر یہان نہ آتا تو کیون ایک شخص میرے ہاتھ سے قتل ہوتا اور کیون بادشاہ مجھکو مجبور کرتا اگر مین گوشہ
مین بیٹھا ہوتا تو ان سب باتون سے بچتا اب مجھکو اسکا کفارہ دینا پڑا کہ اگر وہ ایسے کلام نکرتا اور نہ مجھکو برا
معلوم ہوتا نہ یہ واقعہ ہوتا مین جدھر سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا جاتا کسی کو خبر تک بھی نہ ہوتی کہ کون آیا اور کون
نہین آیا افسوس ہی کہ مین کیون یہان آیا جو اس بیکار کی زحمت مین گرفتار رہو اباوجودیکہ یہ سب باتین مین جانتا
تھا اُسپر تو صبر نہو سکا بھلا اور کوئی کیا صبر کریگا مجھ ایسا تو ذرا سے امر مین گنہگار رہوا بابا تم لوگون سے فقیری
نہوگی بیکار زحمت نکرو اور نام فقیری کا بدنام نہ کرو اور مجھکو الزام خلق سے بچاؤ ایسا خیال دل مین نہ لاؤ
ان سب نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب کچھ کرینگے جو کچھ آپ فرماسینگے (?) بسر و چشم بجا لائینگے آپ کی غلامی
سے باہر نہونگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اول تو مین رہنے والا نہین ہون دوسرے مجھکو انسان
سے بالکل نفرت ہو گئی ہی تنہائی پسند ہی تیسرے یہ کہ اہل دنیا سے ملنے مین عبادت خداوندی مین فرق آتا ہی
جب مین تمکو اپنے پاس رکھونگا تو ضرور ہی کہ بات چیت اور کلام کرون تو وہ وقت ضایع ہوگا کہ عبادت
مین فرق ہوگا ایسی حالت مین کیونکر تمسے کہون کہ تم لوگ ہمراہ رہو مین بادشاہ کی خوشی سے دو ایک روز یہان
رہونگا وہ بھی اگر میرے رہنے کا انتظام میرے حسب دلخواہ ہو گیا اگر بادشاہ نے کسی صحرا مین کہ جہان نام
انسان کا نہو وہان میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام درست کر دیا تو ہان البتہ دو چار روز شاید قیام
ہو جاوے ورنہ مشکل ہی پھر مین کیون تمکو زحمت دون اُن سب نے جواب دیا کہ ہم آپ کے پاس ہر وقت
نہ موجود رہین گے ایک وقت جب آپ ارشاد فرماوینگے تب حاضر ہوا کرینگے اور آپکی خدمت کیا کرینگے پھر جب
آپ ارشاد فرمائین گے چلے جائین گے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جب مین یہان مقیم بھی ہون تو تم
لوگ میرے پاس رہوگے اور میری خدمت کروگے اور جب مجھکو یہ امر منظور بھی ہو مین تو پہلے ہی کہہ چکا کہ مجھکو
تنہائی پسند ہی انسان سے نفرت گوشۂ عافیت سے رغبت ہی پھر وہ خدمت کا کون وقت ہوگا دوسرے
مجھے کوئی خدمت کرنے والے کی ضرورت نہین ہی آب و غذا مین نے ترک کر دی ہی صرف صبح و شام کچھ خشک
میوہ کھا لیتا ہون اور پھر عبادت الٰہی مین مشغول ہوتا ہون ایسی حالت مین نہ چیلے کی ضرورت ہی نہ خادم کی

اُن سب نے جواب دیا کہ ہم تو اب آپ کا دامن نچھوڑینگے جبتک آپ ہماری التجا کو نہ قبول فرماینگے جب
اُن سب نے بہت مجبور کیا تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا اگر مین یہان رہا تو تم لوگ جس جنگل مین مین
مقیم ہونگا آٹھوین روز آیا کرنا مین تم سب سے ملا کرونگا اگر اُس درمیان مین آؤ گے تو کبھی ملاقات نہوگی
کیونکہ اگر بادشاہ نے مقام درست کرا دیا اور میرا جی لگ گیا تو شاید مہینہ پندرہ یوم قیام ہوجاے ارادہ
تو میرا دو ہی چار روز کا ہی اگر مین یہان مہینہ پندرہ روز رہا تو تم لوگ آٹھوین روز میرے پاس آنا ورنہ مین
مجبور ہون تم لوگون کے واسطے مین ایک دن عبادت نہ کیا کرونگا جانونگا ایکدن مین زندہ نہین ہون
کیونکہ مین اہل دنیا سے ملنے کو بدتر از موت جانتا ہون اور جب اُنسے ملاقات ہوجاتی ہی اور جبتک مین
اور وہ ساتھ رہتے ہین تو جانتا ہون کہ مین زندہ نہین ہون اور جب مین مقام پر بیٹھا ہوا عبادت کرتا ہون
تو جانتا ہون کہ حیات ابدی مجھکو مل گئی اور مین زندہ ہوگیا اور اب مین صبح سے اپنے کو مردہ خیال کیے ہوے
ہون اُن لوگون نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہی مگر جب آپ یہان سے خواہ بعد ایک ماہ کے خواہ بعد پندرہ
روز کے خواہ دو چار روز کے تشریف لیجائیگا تو ہم سب کو بھی ہمراہ اپنے لیتے چلیے گا کہ ہم آپ کی خدمت
جس طرح یہان آٹھوین روز بجا لائینگے اُسی طرح وہان بھی بجا لایا کرینگے اور آپ جہان فروکش
ہونگے خواہ صحرا ہو خواہ شہر آباد ہو آپ سے علیحدہ اُترا کرینگے اور حسب معمول حاضر ہوا کرینگے اتنی عرض
ہم لوگون کی اور قبول فرمائی جاوے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ابھی دیکھو تو کیا ہوتا ہی اور فرمایا کہ اب
تم کچھ نکھو اور اپنے اپنے مکانون کو جاؤ کہ ہمکو بادشاہ کے ہمراہ جانے مین تاخیر ہوتی ہی وہ سب دعا
دیتے ہوے چلے گئے مگر وقت رخصت اتنا دریافت کیا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ یہان کہان تشریف
فرما ہین اور کس دن ہمسے خدمت لیجیے گا اور ہم کب خدمت مین حاضر ہون یا آپ تشریف کب لیجائیے گا
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ کل صبح کو تمکو در دولت پر معلوم ہوجائیگا اگر مین یہان مقیم ہوا تو اُس
مقام کا پتہ اور دن ملاقات کا بتلا دونگا اور اگر چلا گیا تو وعدہ کر جاؤنگا جبکہ آؤنگا اُس وقت جہان
اُترونگا تمکو بلا لونگا کیونکہ مجھکو یقین ہی کہ اتنے عرصہ مین میرے رہنے کے واسطے کوئی مقام تیار
نہو سکیگا اور اب مین زیادہ لوگون مین رہ نہین سکتا ہون کیونکہ دو روز ہوگئے ہین کہ مین نے اپنے
خداوند کی عبادت نہین کی ہی کل رات دن مجھکو سرا مین گذرا اور وہان کی بھٹیاریون اور مسافرون نے
بہت پریشان کیا صبح سے یہان اس بلا مین مبتلا ہون بہت زمانہ ہوا بھلا مین اسقدر انسانون مین قیام
کرنا کیا جانون تو ضرور ہوا کہ جب مقام درست نہوا تو مین ضرور چلا جاؤنگا پھر اس شہر مین مین جب
آؤن اور بادشاہ بھی میرے واسطے مقام تجویز کر رکھین گے تو مین وہان آکر مقیم ہونگا اُس زمانہ
سے پھر جو دن اور قاعدہ مقرر ہوجائے گا وہی مقرر رہیگا یہ سنکر اُن سب نے بادشاہ سے عرض کیا
کہ حضور بہت جلد ابھی مقام شاہ صاحب کے فرودگش ہونے کے لائق جہان وہ پسند فرمائین درست
فرما دیجیے اتنا ہم غریبون پر احسان فرمائیے ہم سب کے سب آپ کے غلام بے دام و درم ہوجائینگے
بادشاہ نے جواب دیا کہ تمہارے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود کب شاہ صاحب کو
تشریف لیجانے دونگا مین ابھی تو دربار مین جا کر حکم جاری کرتا ہون کہ جو جنگل قریب شہر ہو اُسمین
واسطے قیام شاہ صاحب کے جگہ مقرر کی جاوے تم لوگ اطمینان کلی رکھو اب شاہ صاحب
یہان سے تشریف نہین لیجائینگے جو کچھ وہ فرمائینگے مین بسر و چشم بجا لاؤنگا مجھے خود شاہ صاحب
سے ایک قسم کا اُنس ہوگیا ہی اور دوسرے ایسا صاحب کمال نہ ملیگا اگر لاکھ مین خاک

چھوڑونگا تو بھی تو نہ پاؤنگا یہ کہکر اُسنے کہا کہ اب تم لوگ شاہ صاحب کا دامن چھوڑدو تم لوگ شاہ صاحب
کو مجھسے لینا چاہتے ہو مین تمکو اُنکی جا سے قیام پر پہونچادونگا یا مین تمکو بلاؤنگا کہ جب شاہ صاحب موصوف
جانے لگین تیسے اول تو ایسا ممکن ہی نہین ہے کہ یہان سے آپ تشریف لیجائین جبتک میرے
دم مین دم ہے تبتک تو مین خدمت سے باہر نہین ہون بعد میرے اختیار ہے یہ کہکر اُنکو رخصت کیا اور
شاہ صاحب کو لیکر طرف عمارت شاہی کے چلے جب داخل دارالعمارہ ہوئے تو دربار آراستہ
ہونے کا حکم دیا جب دربار آراستہ ہوگیا تو شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑکر عرض کیا کہ اب آپ تخت پر قدم
رنجہ فرمائین کہ یہ آپ کو زیبا ہے شاہ صاحب نے تیور بدل کر جواب دیا کہ مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ
مین درویش ہون مجھکو سلطنت سے کام نہین ہے لہذا آپ کیون ایسے امر کی امید رکھتے ہین کہ جس سے
مین انکار کرچکا ہون اور اپنی بات کو بیکار ضایع کرنے سے کیا حاصل اور اگر ایسی باتین ہوئین تو مین ہوچکا
اور آپ میری خاطر کرچکے پہلے ہی بسم اللہ غلط آتے ہی آپنے وہ سوال کیا کہ مجھکو امید بالکل جاتی رہی کہ
مین ایکدم بھی یہان ٹھہر سکون رہنا تو دیگر شے ہے مین اب یہ اُمید کرتا ہون کہ مین یہان سے چلا جاؤن کیونکہ
ابھی تک خیر ہے اور مجھکو کسی قسم کا رنج نہین ہوا ہے اگر شاید رنج زیادہ ہو تو کیا فائدہ مین سمجھ گیا کہ آپ مجھکو
فقرہ دیکر لائے ہین اب اس قسم کی باتین کرنے سے کچھ حاصل نہوگا اسیوقت چلا جاؤنگا اگر ایسی باتین کیجیے گا تو
مجھکو بڑا رنج ہوگا اگر ایسے امور ہونگے تو مین قیام نکر سکا بندہ جانتا ہے جناب کا تخت شاہی جناب کو مبارک
رہے خانہ آباد دولت زیادہ ہم فقیرون کو کب یہ زیبا ہے کہ ہم شاہی کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ
آزردہ نہون اب مین کبھی ایسی خطا نکرونگا آپ تشریف رکھین برہم نہون شاہ صاحب نے جواب دیا
کہ آپ کو خود ہی میرا رہنا منظور نہین ہے مین تو چاہتا تھا کہ یہان دو چار روز قیام کرون مگر اب میرا قیام غیر ممکن
ہوگیا بادشاہ نے بہت عذر و معذرت کی اور تسکین دیکر شاہ صاحب کو راضی کیا اور کرسی بیٹھنے کو دی جب
شاہ صاحب بیٹھ چکے تو آپ بھی تخت پر بیٹھا اور بیٹھتے ہی وزیر کو حکم دیا کہ آج شام تک اس جنگل
مین جو قریب شہر کے ہے شاہ صاحب کے قیام کے لیے جگہ درست کراؤ کیونکہ شاہ صاحب کو تنہائی پسند
ہے کہ یہ وہان جاکر قیام کرین ناراض نہون ادھر بادشاہ نے بعد دینے اس حکم کے دوسرے سردار
سے حکم فرمایا کہ تم واسطے ضیافت شاہ صاحب کے بندوبست کرو وہ بھی فوراً روانہ ہوا اور بندوبست
کرنے لگا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اولاً وزیر کا حال سنیے کہ یہ فوراً باہر آیا اور بلاکر داروغہ عمارت کو
حکم شاہی دیا کہ فوراً اس جنگل مین جو کہ بیرون شہر ہے جاکر ایک مقام بہت صاف کرکے ایک بنگلہ خس
کا اُسمین قریب چشمہ ڈالدو اور اسکو کل سامان سے درست کردو یہ حکم دیکر پھر دربار مین داخل ہوا
ادھر وہ داروغہ فوراً تبر دار اور بیل دار اور دیگر کاریگرون کو لیکر روانہ ہوا اور اُس جنگل مین پہونچکر
اور ایک مقام وسط صحرا مین تجویز کرکے فوراً وہ درخت جو کہ وہان پر بیکار تھے کھدوا ڈالے اور
چھوٹے چھوٹے پودے جو کہ تھے وہ رہنے دیے بعدہ ایک چبوترہ مدور سولہ گز سے سولہ گز تک کا
بنوادیا اور اُسپر ایک بنگلہ خس کا آٹھ گز کا ڈالا اور اُسکو کل سامان سے آراستہ کیا بعدہ گرد چبوترہ باندھے
کہ جسمین ہر قسم کے پھولون کے درخت لگے ہوئے تھے رکھے ایک سڑک اُس بنگلہ سے لیکر
تا سڑک شاہی جو کہ شہر کو گئی تھی بنوادی اور اُن درختون مین جو کہ نئے پودے رہنے دیے تھے پنجڑے
جانورون کے کہ جنمین قمریان فاختائین بلبلین مینائین بند ہین اور اُنپر بستنیان چڑھی ہوئی قرینے
سے آویزان کیے اور ایک گھڑونچی بھی رکھی اور کل سامان عرصہ چار پہر مین کارپردازان شاہی نے

بہت چستی اور چالاکی سے درست کیا اور وہان چند آدمی واسطے حفاظت کے چھوڑ کر واسطے اطلاع کے روانہ ہوا اودھر کا حال تحریر ہوتا ہے کہ جب وزیر واپس آیا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ سبب بند و بست کر آئے اسنے عرض کیا کہ مین داروغہ عمارت کو حکم سرکار دولتمدار دے آیا وہ بہت جلد واسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوا ہے جب وہ روانہ ہوچکا تو مین حاضر خدمت ہوا بادشاہ نے یہ سنکر شاہ صاحب سے فرمایا کہ شاہ صاحب مین نے آپ کے قیام کے واسطے انتظام کر دیا اب آپ پریشان نہون اگر آپ کے خلاف مزاج نہو تو مین گستاخانہ عرض کرون شاہ صاحب نے فرمایا کہ بیان فرمائیے بادشاہ نے عرض کیا کہ میری یہ غرض ہے کہ میرے فرزند دلبند کو آپ اپنا شاگرد فرمائین اور اسکو ہنر سپہ گری سکھائین کہ یہ آپ کی بدولت نوجوان ہوجاوے اور کچھ نام پیدا کرے اور یہ مشہور ہو کہ یہ تعلیم کردہ شاہ صاحب ہے مگر ایک امر کا مجھکو بڑا تعجب ہے کہ آپنے ابتک مجھکو اپنے نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ نفرمایا اور محروم رکھا یہ سنکر شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین اپنا نام کیا بتاؤن ایک بدنام گمنام بدنام کرنے والا فرقہ درویشان کا ہون مین کیا بتاؤن مجھکو درویش تباہ کہتے ہین یہ جو آپنے فرمایا کہ میرے فرزند کو فنون سپہ گری تعلیم کیجیے بھلا مجھکو کب فرصت ہے کہ مین اس امر کو گوارا کر سکون دوسرے مجھکو آتا ہی کیا ہے یہ جو آپنے دیکھا کہ مین نے کشتی لڑکر ان دونون پہلوانون کو زیر کیا یہ بھی ایک باعث تھا کہ مین نے کبھی اپنے استاد سے کچھ حاصل کیا تھا کہ وہ آج کام آگیا یہ بھی صرف اس واسطے کہ شاید کبھی کسی جنگل مین قزاقون سے سامنا ہوجائے اور وہ تکلیف دین تو یہ فن اُس وقت کام آوے وہ فرماتے تھے کہ فقیر کو لازم ہے کہ ہر فن مین کچھ نہ کچھ مداخلت رکھے اور ضرور ہے کہ کچھ حاصل کرے یہ بھی اُنکے قدمون کی برکت سے آگیا اور انہین کی تعلیم کا یہ نتیجہ تھا کہ مین نے ایسے پہلوانون کو ایک دم مین زیر کر لیا ورنہ فقیر کو ایسے کامون سے کیا غرض مجھسے اسکا لاف و گزاف نہ سنا گیا کچھ حمیت آگئی مقابلہ کر کے زیر کیا اگر وہ ایسی لاف و گزاف نکرتا تو مین کبھی اُس سے مقابلہ کرتا مجھکو کیا ضرورت تھی مگر اُسنے جب ایسے لوگون کو بُرا بھلا کہا کہ جو کہ بعض مر گئے ہین اور بعض زندہ ہین اور اپنے معبد کو چلے گئے ہین اُنکو بُرا کہا مجھ سے صبر نہوا مین نے اُسکو قتل کر ڈالا بادشاہ نے جواب دیا کہ مین نہ مانونگا ضرور اسکو تعلیم کرنا ہوگا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجھکو مہلت نہین ہے اور بھلا [illegible] تعلیم دون بادشاہ نے جواب دیا کہ جبتک آپ یہان ہین اُس وقت تک اور جب آپ کہین اور یہان سے تشریف لیجائین تو اسکو اپنی خدمت مین لیتے جائین وہان تعلیم دیجیے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بھلا وہ کہان میرے ساتھ ساتھ پھر کر اپنا گھر بار چھوڑ کے [illegible] کہان کہان [illegible] تباہ و برباد و خراب ہوگا وہ کیونکر میرا ساتھ دیگا وہ تو شہزادے ہین مین فقیر میرا اُنکا ساتھ کہان ہو سکتا ہے بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ ہو یہ تو آپکو ضرور منظور کرنا ہوگا شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ بادشاہ نہ مانے گا تو مجبور ہو کر جواب دیا کہ اچھا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر آٹھوین دن وہ لوگ آوینگے جنھون نے وہان مجھکو باہر خیمہ کے عاجز کیا تھا اور مین نے اُن سے کہدیا ہے کہ اگر مین یہان رہا اور دو چار دن سے زیادہ قیام کیا تو تم لوگ آٹھوین دن میرے پاس آیا کرنا اسی طرح شاہزادے بھی آٹھوین روز میرے پاس تشریف لائے اور بابت تعلیم کے جو آپنے فرمایا تو اسکا طریقہ یہ ہوگا کہ آپ کا پہلوان لنقیل [illegible] ہو کہ وہ تعلیم کیا کرے مین بھی دیکھ لیا کرونگا روز تو یہان مکان پر اور آٹھوین دن وہان جہان مین مقیم ہون میرے روبرو جو کچھ نقص ہوا کریگا مین اسکو زبانی شاہزادے کو [illegible] سمجھا دیا کرونگا کیونکہ لنقیل بھی پہلوان زبردست اور کامل ہے مجھکو اسکا حال معلوم ہوگیا بادشاہ نے جواب دیا

کہ شاہ صاحب معلم اہل ہنر وغیرہ تو اُسکی تعلیم کے لیے لازم ہین اور وہ ہر فن کی تعلیم دیتے ہین میرا تو منشا یہ تھا کہ آپ کچھ اسکو اپنی طرف سے تعلیم کرین کیونکہ آپ کا تعلیم کرنا اُسکی اصل تعلیم کو برکت بخشیگا اور وہ بہت جلد درست ہوجائیگا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جو صورت مین نے بیان کی ہی سوا اُسکے اور کوئی صورت نہین ہی بادشاہ نے مجبور ہوکر جواب دیا کہ جو آپ کی مرضی مبارک خیر اُسی طور صحیح اچھا مین ذرا اُسکو بلاتا ہون آپ اسکا لیاقت تو ملاحظہ فرمائیے کہ وہ کچھ جانتا بھی ہی یا نہین اور اُسکو آپ کی زیارت بھی نصیب ہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بہتر ہی بلائیے دل مین کہا کہ عجب مخمصے مین جان پڑ گئی اُنھون نے تو فرمائش پر فرمائش کر دی کہ یہ کام کر دیجیے وہ کام کر دیجیے مین کہانتک انکار کرون بہتر یہ ہی کہ یہان سے چلا جاؤن پھر دل مین کہا کہ بغیر اسلام آباد دیکھے یہان سے جانا عین حماقت ہی کہ اسقدر لوگ بیکار گمراہ رہین اور مین یہان آؤن اسپر بھی یہ شہر اسلام آباد نہو کہ مین فقیر ہون مجھکو کیا کام ہی مگر یہ ثواب لینا ضرور ہی کہ جب اسقدر لوگ دائرۂ اسلام مین آئینگے تو خدا تجھسے کسقدر خوش ہوگا کیا عجب ہی جو تیرے ارادے مین برکت ہو خدا تجھکو اس حالت فقیری مین درجۂ اعلیٰ کو پہونچا دے مگر اس امر مین جلدی کرنا عقلمندی نہین ہی کچھ دنون یہان رہکر اسکا بندوبست کرنا گو کہ ممکن ہی کہ ابھی مین اگر بگڑ جاؤن اور آمادہ فساد ہوجاؤن تو کوئی یہان ایسا نہین ہی جو مجھے روک سکے اور مجھ سے مقابلہ کرے یہ ضرور ہی کہ ہزارہا آدمیون کا خون ہوگا تب کہین یہان اسلام رائج ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کچھ دنون یہان قیام کرکے دیکھو تو کہ کیا ہوتا ہی اگر بغیر کشت وخون کے یہ امر طی ہوجاوے تو خیر ورنہ پھر بھی ممکن ہی شاید یہ فقیری کچھ کام دے اور اسمین بدنامی بھی ہی کہ ہمکو دھوکے سے مسلمان کیا اور ہمپر جبر کیا اور جب وہ اپنی مرضی سے خوش ہوکر قبول کرینگے تو خوب ترقی کے ساتھ ہوگا یہ خیال کرکے خاموش ہو رہے انکو تو اس خیال مین مصروف رکھا جاتا ہی اور

چند کلمہ داستان کیفیت شکار شاہزادہ توماں کے بخدمت شائقین والاتمکین بیان کیے جاتے ہین

راوی خوش تقریر کا بیان ہی کہ ایک روز شاہزادہ توماں اپنے رفیقون اور ندیمون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور تمام سرداران عالی وقار ورفیقان نامدار گرد اُسکے حلقہ کیے ہوے حاضر تھے جیسے ستارے ماہتاب کے گرد ہر تو فگن ہوتے ہین اُسی طرح یہ لوگ بھی رونق بخش انجمن تھے جام مے ارغوانی گردش مین تھا آواز ہوشیار باش ونوشا نوش بلند تھی مطرب ترانہ مسرت سے ترنم سرا تھا مغنی چنگ ورباب سے اہل مجلس کے دل کو مضراب اشتیاق سے زخمہ زن ذوق وشوق کرکے وجد مین لا رہا تھا اور ساقی یہ غزل بہ لحن داؤدی بہ ناز وادا گا رہا تھا اور اہل محفل کے دلون کو لبھا رہا تھا غزل

واہ مین ہی لب سے اپنا صورت پیمانہ دیکھ
آنکھ بھرکر تو ادھر اے ساقی میخانہ دیکھ

بن گیا ہی آبلہ میرا دل دیوانہ دیکھ
چھیڑ دے اسکو ذرا پھر سیر اے جانانہ دیکھ

گونج اٹھا دشت سارا ہوگیا مجنون ہرن
ہوش اب باقی نہین اے نعرۂ مستانہ دیکھ

اسقدر کیون مست جام بیخودی رہتا ہی تو
عمر کا لبریز ہی فاصل تری پیمانہ دیکھ

اے صنم للہ اب دل کو نہین ہی تاب دید
پھیر دے خنجر گلے پر میرے جانب یا نہ دیکھ

مجرمون کی بھیڑ زیر تیغ اگر دیکھی تو
گرد شمع محفل آکر مجمع پروانہ دیکھ

نقد دل دیتا ہون تجھکو لے اگر منظور ہو
داغ سودا ہی نہین ڈر سرد مہری کا تری
آسمان سے بادۂ عشرت کا کیا طالب ہی تو
ایک تیری دوستی نے او بت نا آشنا
زاہد امستون کی صحبت سے تجھے کیا کام ہی
بعد مدت چین آیا ہی لحد مین ہمنشین
بادۂ عشرت سے بھر دے ساقیا دل کو مرے
بے کہانی ابتو اہی غافل نہین آتی ہی نیند
جسم سب ٹھنڈا ہی پر جلتا ہی ہر دم دل مرا
حال تیرا بھی برنگ موسی عمران نہو
آسیا کی طرح گردش چاہیے انسان کو
آیۂ لا تقنطوا کا سر بسر مضمون ہے

قیمت یوسف سے ہی وہ چشم پیمانہ دیکھ
شمع کی صورت یہان سر پر ہی آتش خانہ دیکھ
واژگون روز ازل سے خود یہ ہی پیمانہ دیکھ
کردیا ہی سارے عالم سے مجھے بیگانہ دیکھ
نقل محفل ہو نجایے سبحۂ صد دانہ دیکھ
کیون ہلاتا ہی دم تلقین ہمارا شانہ دیکھ
روزہ دارون کی طرح ہی خشک لب پیمانہ دیکھ
ایک دن تو بھی نہو جایے کہین افسانہ دیکھ
سرد ہی حمام اور ہی گرم آتش خانہ دیکھ
یار کو اہی شوق دل اتنا نہ بیتابانہ دیکھ
وا کبھی ہوتا نہین بے سعی قفل دانہ دیکھ
ہر اگر یوسف سواد آکر خط پیمانہ دیکھ

جب یہ غزل ساقی بچہ گا چکا توفی الفور یہ رباعی زبان پر جاری کی ہے

آہ کی تھلیس آبلۂ دل ٹوٹا
کوئی شیشہ نہین اہر رونق محفل ٹوٹا
میری وحشت یہ جو کچھ خار نے کی تیزی لی
آبلہ شکل حباب لب ساحل ٹوٹا

غرضکہ شہزادہ مجمع احباب مین نہایت شادان و فرحان بیٹھا ہوا ہی کہ دفعتہً ہلکا ہلکا ابر آسمان پر نمودار ہوا اور ہواے خنک سے روح کو بالیدگی ہونے لگی سے ابر چھایا ہوا ہلکی سی پھارین پڑتی شیشہ چھلکا ہوا ساقی بھی پری زاد ہے یہ سمان اور فضاے صحرا دیکھکر اُسکے دل مین شکار کا شوق پیدا ہوا ہمنشینون سے فرمانے لگا کہ کیا ہواے عیسی دم مسیحا نفس چل رہی ہی کہ غنچۂ دل کو شگفتہ کر رہی ہی ابر خفیف کا سایہ فگن ہونا اور کسی قدر ترشح ہوجانا طراوت بخش فضاے صحرا ہی کو سون فرش زمردین بچھا ہوا ہی ایسے خوشگوار موسم مین شکار کو جی چاہتا ہی رفقا نے کہا حضور بہت ہی مناسب ہی واقعی موسم کی شگفتگی ابر بہاری سے ترشح قطرات باران ہوتا ہواے سرد کا چلنا عجب مزا دے رہا ہی یہ وقت شکار کے لیے نہایت ہی موزون ہی شہزادہ نے حکم دیا کہ میر شکار کو بلاؤ سامان شکار مہیا کرے کل علی الصباح ہم شکار گاہ مین جا کر شکار چرند و پرند مین مصروف ہونگے میر شکار حاضر ہوا آداب و تسلیمات بجالایا شہزادہ نے اپنا عزم صید گیری کا ظاہر فرمایا اُسنے عرض کیا بہت خوب غلام ابھی سے جملہ انتظام شکار کا درست کرتا ہی علی الصباح حضور سوار ہون شوق سے سیر و شکار مین دل بہلائین اور موسم کی طراوت سے سرور قلب حاصل فرمائین یہ حکم دیکر شاہزادہ نے تو جا کر آرام کیا اُدھر میر شکار نے جا کر صید گیری کا انتظام و اہتمام کیا صبح کو شہزادہ نوجوان بیدار ہوا اور بعزم شکار سوار ہو کر بہمراہی رفقاے جان نثار و سرداران عالی وقار کے جانب صحرا و شکار گاہ روانہ ہوا تمام جانوران صید گیر ہمراہ تھے باز جرہ ترمتی شکرا باز باشہ لگڑ جھگڑ جنج بہری وغیرہ نظم سیہ گوش چیتے وہ تھے آشکار + ہرن وہ کہ شیرون کا کرین شکار + وہ کتون کی تھین جوڑیان لاجواب + دل شیر وحشت سے ہو جنکے آب + کسی سمت جرے کہین بہریان + پرندون کا چھوڑین نہ نام و نشان + لیے باز ہاتھون پہ تھے بازدار + کہ ہو طائر روح جنکا شکار + یہیلیے قراول میر شکار یوز باشی باز دار جانور ہاتھون مین لیے ہوئے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے صبح صادق کا وقت تھا جب صحرا مین پہنچے دیکھا تمام دشت مین

مین سبزہ لہلہا رہا ہی ہزارہا جانوران خوش الحان درختون پر زمزمہ سرائی کر رہے ہین گلہاے بوقلمون
سے جنگل نمونہ بہشت بریں ہی کہین لالہ صحرائی کی عجیب و غریب بہار ہی دامن کوہ رشک دامن گلچین
معلوم ہوتا ہی خالق کائنات نے تمام نباتات کو لباس زمردین عطا کیا ہی یعنی پیراہن سبز پہنایا ہی
شاخہاے درخت بار اثمار مصروف شکر پروردگار ڈالیان جھوم جھوم کر وجد کے عالم مین حمد خدا کر رہے
ہین ع ہر نہال و شاخ ہی مصروف شکر کردگار + خاک پر ہر شاخ سجدہ کر رہی ہی بار بار + اور سبزہ
بھی وہ سبزہ تھا کہ اگر زمرد رشک سے ہزار بار زہر کھائے تو بھی اسکی سبزی کو نہ پاے + چادر آبشار
پہاڑ سے گر رہی ہی رنگ رنگ کی پتھریان اسمین جو غلطان نظر معلوم ہوتی ہین عجب لطف دکھاتی ہین
ہواے خوش صبح دم چل رہی ہی عجب کیفیت ہی طرفہ سمان ہی اگر مردہ صد سالہ اس صحراے روح افزا
کی ہوا کھاے تو اسمین بھی جان آجاے ہر طرف قدرت پروردگار کا جلوہ نظر آیا ع برگ درختان
سبز در نظر ہوشیار + ہر ورقے دفتر یست معرفت کردگار + تب کیفیت صحراے سبزہ زار دیکھ چکے
حکم ہوا شکار شروع ہو بہیلیے میر شکار سب حاضر تھے انھون نے بموجب حکم اپنے آقاے نامدار دو چند
زادگی ذی افتخار کے جھاڑی جھنڈی کو ڈھونڈھنا شروع کیا تیتر لوے بٹیر کا شکار ہونے لگا جب پرندون کا
شکار بخوبی ہو چکا اس وقت شاہزادہ عالی شان نے حکم دیا کہ اب چرندون کو تلاش کرو بموجب
حکم سوار و پیادے تفحص مین چرندون کے روانہ ہوے ایک ساعت ابھی نہ گذری تھی کہ جوڑی
ہرکارون کی گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق حاضر ہوئی لب عبودیت سے زمین ادب کو بوسہ دیکر عرض
کیا کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک چراگاہ ہی وہان سب طرح کے جانور مثل چیتل نیل گاو ہرن
وغیرہ کے چرنے مین مصروف ہین شہزادہ نے ہرکارون کو انعام مرحمت فرماکر اسی جانب روانہ ہونیکا
قصد کیا تمام ہمراہی بھی اسی سمت عازم ہوے جبکہ قریب اس چراگاہ کے پہونچے سم مرکبان کی آواز
سے ان چرندون نے کان کھڑے کیے اور ارادہ کیا کہ چوکڑی بھر کر فرار ہوجائین اس وقت شاہزادہ
توران نے اپنے رفیقون اور ہمراہیون سے کہا کہ خبردار یہ چرند جانے نہ پائین بموجب فرمانے شہزادہ
کے سوارون نے گھوڑے ڈال دیے شہزادہ نے بھی ایک ہرن کا تعاقب کیا وہ ہرن سامنے سے بھاگا
جاتے جاتے ایک مقام پر دریا نمودار ہوا پانی کو دیکھکر ہرن جھجکا اسی وقت شہزادہ توران نے
تیر کو بہرہ کمان مین پیوستہ کر کے ہرن پر مارا آواز زہ کی بلند ہوئی ع فلک گفت احسن ملک
گفت زہ + تیر ہرن کے شانے پر ایسا پڑا کہ دوسرے شانے کو توڑ کر پار نکل گیا ہرن گرا شہزادہ
نے گھوڑے سے اتر کر اسے ذبح کیا اور کباب تیار کرنے کا حکم دیا ملازمون نے چقماق [illegible]
آگ نکال کر جھاڑی جھنڈی سے کچھ لکڑیان جمع کر کے آگ روشن کی اور ہرن کو صاف کر کے سیخ
پر کباب لگانے لگے رفقا مصاحبین اپنی اپنی جانب شکار مین مصروف تھے کسی نے ہرن شکار
کیا کسی نے نیل گاو مارا کسی نے چیتل و پاڑھے وغیرہ کا شکار کیا غرضکہ سب جان نثاران شاہزادہ
عالی وقار نے بھی لیے اپنے شکار کیے ہوے جانور حاضر کیے صبح سے شکار کے تعاقب مین [illegible]
دوا دوش مین ہر ایک ہمراہی نہایت تھک گیا تھا اور حرارت آفتاب اس درجہ تھی کہ العطش العطش [illegible]
سے مضطرب الحواس تھا غرضکہ سب نے ملکے خوب کباب کھائے جب شکم سیر ہوا چندے
استراحت فرماکر پھر شکار کھیلتے ہوے مقام فرودگاہ پر آئے یہان خیمے وغیرہ استادہ تھے شہزادہ
نے اپنی بارگاہ مین اور رفقا نے اپنے اپنے خیمون مین آرام کیا جب صیاد صبح نے مرغ زر فلک پر

مہتاب ونجوم کا شکار کیا اور آفتاب عالمتاب کی ضیا باری سے صحرائے سبزہ زار مین چہار طرف شعاع نورانی پھیلی شہزادہ بیدار ہوکر پھر عازم صید وشکار ہوا دو پہر تک صید گیری کا لطف رہا جب دھوپ تیز ہونے لگی اپنے اپنے خیمون مین استراحت کی غرضکہ تین روز تک شہزادہ عالی وقار نے سیر وشکار کا لطف اُٹھا کے در دولت پر مراجعت فرمائی اپنے اپنے مقام پر سب شادان وفرحان بیٹھے تھے کہ اودھر بادشاہ نے چوبدار سے حکم فرمایا کہ توجا اور دیکھ کہ اگر شاہزادہ نومان شکار پر سے آگئے ہون تو کہنا کہ آپ کے والد نے آپکو دعا فرمائی ہی اور فرمایا ہی کہ تھوڑے سے عرصہ کے واسطے ہمارے دربار مین آؤ کہ ہمنے آج کئی دن سے تمکو دیکھا نہین ہی اور اگر شکار کی تکلیف سے راحت مین ہو تو دم بھر کے واسطے چلے آؤ کہ ہمارا دل تمھارے دیکھنے کو بہت چاہتا ہی جہانتک ممکن ہو اپنے ہمراہ لیتے آنا چوبدار یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوا ادھر شاہزادہ نومان بن زردمان تاجدار اپنے رفیقون مین بیٹھا ہوا یہ ذکر کررہا تھا کہ آج والد بزرگوار دواسطے دیکھنے کشتی کے تشریف شریف لے گئے مگر مجھکو نہ یاد فرمایا نہ معلوم اسکا کیا سبب ہی ایک رفیق نے عرض کیا کہ حضور واسطے شکار کے کئی روز قبل تشریف لے گئے تھے اسکی خبر تو بادشاہ کو تھی اور اجازت بھی دے چکے تھے اُنھون نے خیال فرمایا ہوگا کہ ابھی شکار پر سے نہین آئے ہین کیونکہ آپ اُنکی خدمت مین بھی تو اُس روز سے نہین تشریف لے گئے ہین وہ سمجھ گئے کہ ابھی شکار پر سے نہین آئے اور اتنے عرصہ مین یہان یہ امر قرار ہوگیا اور اُس پہلوان کو سُنا ہی کہ بہت جلدی تھی اس وجہ سے اُنھون نے آپ کو نہین بلایا ہی کہ جبتک لوگ جاکر خبر کرینگے اور وہ آئینگے تب تک یہان وہ دن آجائیگا کہ وہ نہ آنے پائین گے کہ یہان فیصلہ ہوجائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ نہ بلاؤ صید وشکار کے شغل مین مصروف رہنے دو یہ سبب تھا کہ جو آپ کو نہ بلایا اور نہ ہمراہ اپنے لے گئے اور جب وہ تشریف لیجا چکے ہین جب آپ تشریف لائے ہین بسبب اسکے کہ آپ ابھی شکار پر سے زحمت اُٹھائے ہوئے تشریف لائے ہین کیا ضرور ہی کہ ہم اطلاع کرین ہم لوگ بھی خاموش ہورہے مگر حضور نہ معلوم کہ نتیجہ کیا ہوا دوسرے یہ امر ہی کہ مین نے سُنا ہی کہ وہ پہلوان ہاتھ سے ایک فقیر کے اکھاڑے مین قتل ہوا ہی اور آپکا پہلوان لقیل دیو صورت بھی زیر ہوا ہی شاہزادہ نے فرمایا کہ یہ کیا کہتے ہو یہ جملہ میری سمجھ مین نہین آیا ہی ایک فقیر کے ہاتھ سے قتل ہونا کیسا لقیل کا زیر ہونا کیا معنی ذرا صاف طور سے بیان کرو اُسنے عرض کیا کہ ابھی مین جو حضور عالی کی خدمت مین آتا تھا تو تمام شہر مین غلغلہ تھا ہر کوچہ وگلی مین یہی چرچا تھا کہ کیا قدرت خداوندی ہی کہ ایک درویش نے اتنے بڑے پہلوان کو زیر کرکے قتل کیا لقیل اتنے دیو صورت کو زیر کیا بھائیون یہ ماجرا تو ہمنے آج تک سُنا ہی نہین دیکھنا تو شی دیگر ہی حضور دوسرے نے جواب دیا کہ اپنی چشم خود دیکھا اگر کوئی دوسرا بیان کرتا تو ہمکو کبھی یقین نہ آتا بڑے عجب کی بات ہی کہ فقیر ہوکر یہ امر عجیب اُس سے واقع ہوا مین نے اُس شخص سے دریافت کیا تو اُسنے کل کیفیت بیان کی اور اُس رفیق نے روبرو شاہزادے کے وہ کل حال اُس شخص سے سُنا تھا بیان کیا کہ آج صبح کو بادشاہ کے حکم سے میدان بہار مین مجمع ہوا اکھاڑا تیار تھا اور سب کیفیت میلہ کی اور بادشاہ کا آنا اور اکھاڑے کا درست ہونا اور صیقل کشتی گیر کا لاف وگزاف کرنا اور درویش کا اُسکی لاف وگزاف سُنکر جواب دینا اور پند ونصیحت کرنا اُسکا برہم ہونا شاہ صاحب کا تامل کرنا اور فہمائش کرنا اُسکا اُنکو فقیر جانکر زیادہ برہم ہونا یہان مقابلہ ہونا اور شاہ صاحب کا اُسکو زیر کرنا اور چیر کر پھینک دینا اور اُسکے شاگردون کا برہم

ہو کر حملہ کرنا بادشاہ منع کرنا تقبیل دیو صورت کو اُسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کرنا اور تقبیل کا بھی
لڑنا و گرفتار کرنا آخر زیر ہونا بادشاہ کا قتل سے مانع ہونا شاہ صاحب کا اُسکو چھوڑ دینا صیقل کے
شاگردون کا پھر حملہ کرنے پر آمادہ ہونا بادشاہ کا پھر منع کرنا اُنکو وہان سے جانے کا حکم دینا اُنکا
اُسکی لاش لیکر چلا جانا بادشاہ کا خود آکر شاہ صاحب سے ملنا اور باہم گفتگو کا ہونا اور بعد حجت و تکرار
بسیار کے شاہ صاحب کا راضی ہونا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر باہر آنا مجمع کا برخاست
ہونا پھر پانچ چار سو آدمیون کا گھیر لینا اور شاہ صاحب سے وہ تقریر کرنا جو کہ تحریر ہو چکی
ہے شاہ صاحب کا وہی جواب دینا جو پہلے دیا تھا بعد بحث و حجت کے شاہ صاحب سے اقرار لینا سبکا
باہر جانا بادشاہ کا شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر دارالامارہ کو تشریف لیجانا سب حرف بحرف جو کچھ
کہ اُس شخص سے سنا تھا بیان کیا شاہزادے نے بیان فرمایا کہ وہ شاہ صاحب اب کہان
تشریف رکھتے ہیں وہ تو بڑے کامل معلوم ہوتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ مین بھی اُنسے ملاقات
کرون اور اُنکی زیارت سے مشرف ہون اُسنے عرض کیا کہ حضور آپکے پدر بزرگوار پاس تشریف
رکھتے ہونگے کیونکہ یہ وہ بیان کرتا تھا کہ شہنشاہ نے اقرار کر لیا ہے کہ مین آپکے قیام کے واسطے
جگہ مقرر کر دونگا ضرور شہنشاہ نے اقرار کے موافق بندوبست کیا ہوگا جبتک وہ اُنکے پاس
تشریف رکھتے ہونگے جب مقام مقرر ہو جائیگا تو وہ وہان چلے جاینگے آپکا اگر دل چاہتا ہے کہ مین
اُنکی زیارت کرون تو آپ بادشاہ کے پاس تشریف لیجائیے وہان زیارت ہو جائیگی شاہزادے نے
فرمایا کہ وہ محل مین تشریف رکھتے ہونگے اور نہ معلوم شاہ صاحب کہان مقیم ہونگے یہان یہ گفتگو درمیان
مین ہو رہی تھی کہ چوبدار حاضر ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو بادشاہ
سلامت نے دعا حضور کو فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ جب سے تم شکار کو گئے ہو مین نے تمکو نہین دیکھا ہے
تمھارے دیدار کے واسطے آنکھین ترستی ہین اگر راہ کی زحمت کی کسل ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے پاس
چلے آؤ شاہزادہ یہ سنکر کہنے لگا کہ میری طرف سے خدمت عالی مین عرض کر دینا کہ مین خدمت حضور مین
بہت جلد حاضر ہوتا ہون اگر آپ مجھکو طلب بھی نفرماتے تو مین ضرور بالضرور جانب خدمت والا ہوتا تاخیر
حاضری مین اس سبب سے ہوئی کہ مین نے سنا تھا کہ حضور واسطے دیکھنے کشتی کے گئے ہین دوسرے
غلام کو کسی قدر کسل راہ بھی تھا مگر مین اُسکا کچھ خیال نکرتا ضرور بضرور خدمت عالی مین حاضر ہوتا بلکہ ابھی
ابھی حاضر ہو کر فخر دارین حاصل کرتا ہون اسمین ہرگز تاخیر نہوگی اُس چوبدار نے معافی گستاخی چاہ کے
عرض کیا کہ اگر خلاف مزاج وہاج حضور پرنور نہو تو وہ بھی عرض کرون جو مجھکو حکم ہے شاہزادے نے
جواب دیا کہ بیان کر اُسنے مودب ہو کر اور ہاتھون کو باندھ کر عرض کیا کہ فرمایا تھا کہ تو اپنے ہمراہ شاہزادے
کو لیتے آنا اگر اس قدر مہربانی ہو کہ آپ ابھی بلکہ اسی وقت تشریف شریف لے چلین اور غلام بھی
ہمراہ رکاب ہو تو حضور کے قدمون کی بدولت اور برکت سے اس غلام کی عزت ہو جائیگی اور شہنشاہ
غلام سے خوش ہونگے شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا ٹھہر جاؤ مین چلتا ہون جہان پناہ کیا محل مین تشریف
فرما ہین یا دربار مین اُسنے عرض کیا کہ جی نہین آج محل مین تشریف نہین لے گئے ہین جب سے
کشتی دیکھکر تشریف لائے ہین دربار مین تشریف فرما ہین شاہزادے نے دریافت فرمایا کہ آج
دربار ابھی تک آراستہ ہے اُسنے عرض کیا کہ جی ہان ابھی تک آراستہ ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ جہان پناہ
آن شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لائے ہین جنھون نے صیقل کشتی گیر کو زیر کر کے قتل کیا ہے

اور ثقیل دیو صورت کو زیر کیا ہی جہان پناہ کی خاطر سے اُسکو قتل نہین کیا جہان پناہ اُنکو اپنے ہمراہ بہت کوشش کرکے لائے ہین وہ آتے نہین تھے انکار کرتے تھے کہ مجھکو تنہائی پسند ہی آدمیون کی صحبت سے نفرت ہی جہان پناہ نے اُنسے اقرار کیا ہی کہ آپ کو جنگل مین رہنے کو جگہ دونگا تب وہ تشریف لائے ہین اب بادشاہ اُنکی خاطر و مدارات مین مصروف ہین میرے سامنے وزیر کو حکم ہوا تھا کہ شاہ صاحب کے قیام کے واسطے مقام درست کرو وزیر نے فوراً تعمیل حکم کی اور داروغہ عمارت کو حکم شاہی پہونچایا وہ فوراً اُسکے واسطے بندوبست کے روانہ ہوا یہان بادشاہ سلامت اور سردارون نے اُنکی دعوت کا سامان مہیا کرنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی حکم دینے کے یہ بھی فرمایا کہ شام کے وقت دو ایک طائفے جو کہ عمدہ ہون وہ بھی حاضر ہون کیونکہ عرصے سے کچھ جلسہ ناچ گانے کا بھی نہین ہوا ہی آج بفضلہ سب طرح کا اطمینان ہی اور کیا عجب ہی کہ ہمارا شاہزادہ بھی شکار پر سے آگیا ہو اُسکو بھی طلب کیا ہی یقین ہی کہ وہ آتے ہونگے وہ بھی راہ کی زحمت اُٹھائے ہوئے ہونگے تھوڑی دیر میرا اور شاہزادے کا اور جناب شاہ صاحب کا جلسے کی وجہ سے خوب دل بہلے گا وہ سردار اس حکم کے پاتے ہی واسطے بندوبست ضیافت و جابہ سامان جلسہ وغیرہ کے حکم شاہ سے چلا گیا اُسکے بعد بادشاہ نے اور کچھ باتین کین کہ اس اثنا مین وزیر صاحب تشریف لائے بادشاہ سلامت نے دریافت فرمایا کہ انتظام کر آئے اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان پھر کچھ حضور کا ذکر آگیا بادشاہ سلامت نے کچھ آپ کی بابت شاہ صاحب سے ارشاد فرمایا اب مجھے نہین معلوم کہ کیا تقریر ہوئی کچھ بڑی دیر تک گفتگو ہوا کی کیونکہ مین فاصلے سے کھڑا تھا اس سبب سے کچھ سمجھ مین نہین آیا بعد اس گفتگو کے جہان پناہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو جا کر شاہزادے کو دیکھ اگر وہ شکار پر سے آگئے ہون تو اپنے ہمراہ لے آ کہ مین نے کئی دن سے نہین دیکھا ہی میرا دل دیکھنے کو بہت چاہتا ہی مین بموجب حکم فوراً روانہ ہو کر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو تو نے خوب مژدہ سنایا کہ میرا خود دل اُن شاہ صاحب کی زیارت کو چاہتا تھا یہ فرما کر درباری پوشاک طلب کی داروغہ نے حاضر کی زیب تن فرما کر اور اپنے مصاحبون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی درباری لباس سے درست ہو کہ ہم خدمت جہان پناہ مین چلتے ہین ہر رفیق بھی بموجب حکم درست ہوا شاہزادہ مع اپنے رفیقون کے داخل دربار ہوا اور مجرا گاہ پر سے مجرا کر کے سامنے اپنے باپ کے استادہ ہوا بعد اسکے اُسکے سب رفیقون کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب کو بھی مجرا کرو جو کہ سامنے کرسی پر تشریف رکھتے ہین یہ بہت بڑے صاحب کمال ہین انکی مین تعریف نہین کر سکتا ہون اُنھون نے وہ کام کیا ہی کہ کبھی کسی درویش نے نکیا ہو گا تمکو لازم ہی کہ قدم بوس ہو ہاتھ چومو کیونکہ ان ایسا شخص ہمنے آجتک نہین دیکھا یعنی یہ کوئی فرشتہ مقرب بارگاہ خداوندی ہین انکی خدمت کرنے سے بڑی عزت ہوگی شاہزادے نے یہ سنکر دربار مین چارون طرف دیکھا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک شخص جوان کہ جسکے رُخ سے شان جوانمردی اور بہادری کی پیدا ہی مثل شیر نر کے کرسی پر بیٹھا ہوا ہی اور چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہی مگر سب لباس فقیرانہ ہی یہ حال دیکھکر شاہزادے نے سلام کیا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بچا اچھے رہو شاہزادے نے آگے بڑھ کر شاہ صاحب کے ہاتھ چومے اور آنکھون سے لگائے اور چاہتا تھا کہ قدمون کو بھی بوسہ دون اور جھکا تھا کہ شاہ صاحب نے اُسکا سر اُٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا کہ بچہ کیا کرتا ہی اور ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس کرسی پر بٹھا لیا شاہزادہ پھر سلام کر کے بیٹھ گیا شاہ صاحب نے شاہزادے کی پیٹھ ٹھونکی اور کہا کہ بچہ خوش رہو سلامت رہو بعد اس دعا دینے کے شاہ صاحب

نے دریافت فرمایا کہ بچہ کہان تھے شاہزادے نے عرض کیا کہ مین آج کئی دن سے شکار پر گیا تھا شاہ صاحب نے فرمایا کہ بچہ کب آئے اور کچھ شکار بھی لائے عرض کیا کہ آج صبح کو حاضر ہوا اسی سبب سے مین کشتی کا تماشا دیکھنے نہین پہونچ سکا کیونکہ جب جہان پناہ تشریف لیجا چکے تھے جب مین حاضر ہوا تھا ورنہ مین بھی ضرور حاضر ہوتا گو کہ مین کسلمند بھی تھا مگر مجھکو بہت شوق ہی کشتی کا اور نہ جہان پناہ نے مجھکو اس واقعہ کی خبر کی ورنہ مین شکار کو چھوڑکر ضرور آتا حضور کچھ شکار بھی ہاتھ نہین آیا گو کہ مین کئی روز سے وہان تھا شاہ صاحب یہ سنکر خاموش ہو رہے بادشاہ نے بعد گفتگو شاہزادہ و شاہ صاحب کی ختم ہونے کے اُس سردار کو طلب کیا کہ جسکو سامان دعوت و انتظام رقص وغیرہ کا حکم عنایت کیا تھا وہ حاضر ہوا اُس سے ارشاد فرمایا کہ اب تم اہتمام رقص وسرود و انتظام محفل مین سرگرم ہو تھوڑی دیر جلسہ دیکھکر پھر سامان دعوت کا کرنا سردار نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور نازنینان پریوشش زہرہ شمائل کو دربار مین طلب کرکے صحبت رقص و سرود وغیرہ کی شروع کرادی چنانچہ ایک نازنین دربار مین آئی اور مجرا کرکے رقص کرنا شروع کیا جب کل گتین ناچ چکی تو تھوڑی دیر دم لیکر یہ غزل شروع کی ـ غزل

سارے جہان کو گردش مجنون کی ہو خبر
پیری نہین ہر رہبر منزل کو اطلاع
جانگاہ عاشقون کو ہی یون ہجر کی خبر
مرجائے گر ذرا بھی ہو غافل کو اطلاع
ہم تشنہ کام بزم سے اُٹھ آئے لاکھ بار
قاتل کو کچھ خبر ہی نہ بسمل کو اطلاع
راتون کو چھپکے جب وہ گئی ہین عدو کے گھر

اس شوق کی نہین بُت قاتل کو اطلاع
لیکن نہو تو صاحب محمل کو اطلاع
صورت دکھا کے آئنہ کو نام بھی بتاؤ
جسطرح ہو خزان کی عنادل کو اطلاع
چھپتی ہی کب چھپائے سے اہل کرم کی شان
اسکی نہین ہی ساقی محفل کو اطلاع
وہ پہلوے رقیب مین ہی مست و بیخبر
اے داغ ہوگئی ہی مرے دل کو اطلاع

افسوس ہی کہ دل کی نہین دل کو اطلاع
مین ناتوان چلا ہون دبے پاؤن اسطرح
ہوجائے خوب مد مقابل کو اطلاع
ہی آدمی کی پردۂ غفلت سے زندگی
ہوتی ہی خود بخود دل سائل کو اطلاع
مرتا ہی کون عشق مین کسنے کیا ہی شاد
دے اے فغان پکار کے غافل کو اطلاع

بعد ختم ہونے غزل کے اہالیان محفل نے اُسکے گانے کی نہایت تعریف کی بادشاہ نے بھی خوش ہو کر اس نازنین کو بہت کچھ انعام دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ یار زندہ صحبت باقی انشاءاللہ پھر کسی روز تمکو تکلیف دیجائیگی نازنین سلام کرکے رخصت ہوئی ادھر سامان دعوت ہونے لگا کل اہالیان محفل نے خوب دعوت نوش فرمائی بعد فراغت دعوت کے بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ شاہ صاحب فن کشتی خوب جانتے ہین انھون نے آج وہ کام کیا ہی کہ اگر رستم بھی ہوتا تو وہ انکی غلامی کا حلقہ اپنے کان مین ڈالتا اور کبھی اطاعت سے قدم باہر نہ رکھتا یہ کہکر کل واقعہ بیٹے کے روبرو بادشاہ نے بیان فرمایا شاہزادے نے عرض کیا کہ جی ہان حضور کچھ مین نے بھی اپنے رفیقون کی زبانی سُنا تھا صحیح ہی اور بہت بجا اور درست ہی حالانکہ جسوقت سے مین نے یہ واقعہ سُنا تھا اُسیوقت سے شاہ صاحب کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہو گیا تھا مگر اس لحاظ سے حاضر ہوا کہ شاید آپ ابھی تشریف نہ لائے ہون یا تشریف لائے ہون تو محل مین تشریف لیگئے ہون مین یہی باتین اپنے رفیقون سے کر رہا تھا کہ اس عرصہ مین حکم والا لیکر چوبدار خاص پہونچا یہ خادم اُسیوقت اُسکے ہمراہ چلا آیا کیونکہ اسکا تو امیدوار ہی تھا بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تمھارے واسطے ایسے عرض کیا تھا مگر پہلے تو آپنے بہت انکار کیا جب مین نے بہت اصرار کیا تو فرمایا کہ اگر میرا یہان قیام مہینہ پندرہ روز ہوا تو مین انکو بتادونگا تمکو اس واسطے بلایا ہی کہ تم خود بھی عرض کرو شاہزادے نے بموجب ارشاد پدر یون عرض کیا کہ اگر آپ مجھکو اپنی غلامی مین قبول کرین اور مجھکو کچھ ہنر جنگ تعلیم کرین تو میرے واسطے بڑے فخر کی جا ہی نہ مین بھی کچھ آپ کی عنایت سے واقف ہوجاؤنگا شاہ صاحب نے وہی جواب دیا جو پہلے

بادشاہ کو دیا تھا اور اسقدر اور فرمایا کہ سوائے اسکے کوئی صورت اور نہین ہی کیونکہ مجکو فرصت ایکدم بھر
نہین یہ بھی اپنی عبادت مین ایکدن فرق کرونگا تو اسقدر امر ہوگا گو کہ اُسکی بہت مجکو زحمت ہوگی مگر ہو یہ بھی تو
مین نہین کر سکتا ہون کہ آپ لوگ ناخوش ہون اور مجسے ناراض ہون کیا فائدہ کہ آپ لوگ میری ذات سے
ناخوش ہون کیونکہ مین ہمیشہ تو قیام نہین کرونگا چندے کے واسطے ناخوش کرنا اور ناراض کرنا بالکل خلاف
حمئیت وآدمیت ہی اور میرے فن فقیری کے خلاف ہی خیر اتنی زحمت گوارہ کرلی مگر اب آپ لوگ بھی میری
خاطر کرین جو مین کہتا ہون اوسکو قبول کرین اگر میرا یہان رہنا منظور خاطر ہو ورنہ مین ضرور ضرور چلا جاؤنگا
اور ایکدم نہ ٹھہرونگا اُسوقت آپ صاحبون کو بڑا ملال ہوگا شاید بُرا بھلا بھی کہیے تو کچھ عجب نہین بادشاہ نے
شاہزادے سے فرمایا کہ اب کچھ نہ عرض کرو جو شاہ صاحب فرماتے ہین اُسکو قبول کرو کہین ایسا نہو کہ ناراض
ہوجائین شاہزادہ نے دست بستہ عرض کیا کہ یا شاہ صاحب آپ میری خطا کو معاف فرمائین اب ایسی گستاخی
نہوگی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے میری خطا کیا کی ہی کیون آپ اسقدر مجکو محجوب کرتے ہین بعد
اس گفتگو کے سب خاموش ہوگئے کہ اس عرصہ مین وہ سردار حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور سب سامان
دعوت درست ہوگیا حضور تشریف لیچلین بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ آپ تشریف لے چلیے کچھ
اولش فرمائیے کیونکہ بہت عرصہ ہوا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون پھر میرے
چلنے کی کیا ضرورت ہی کیونکہ مین کچھ نہین کھاؤنگا بادشاہ نے فرمایا کہ صرف آپکا دسترخوان پر تشریف رکھنا باعث
برکت ہی یہ بھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ مین خشک میوہ کھاتا ہون لہذا آپ میوہ نوش فرمائیگا شاہ صاحب نے
فرمایا کہ آپ بہت ہر امر مین مجبور کرتے ہین خیر تشریف لیچلیے مین آپکی خوشی بجالاؤنگا مگر اتنا خیال رہے کہ اگر آپ
مجسے کسی قسم کے طعام کے کھانے کی کوشش فرمائیگا تو مین ہرگز ہرگز نہ منظور کرونگا اُسوقت آپکی بات
ضائع ہوگی اور آپ کو ملال ہوگا اور مجکو بھی از حد رنج ہوگا اس سے مین پہلے سے عرض کیے دیتا ہون کہ
وہ امر نہو جس سے کہ فریقین کو ملال ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جی نہین ایسا نہوگا آپ خاطر جمع فرمائیے شاہ صاحب نے
فرمایا کہ اچھا آپ تشریف لیچلیے مجکو کچھ عذر نہین ہی بادشاہ یہ سُنکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور شاہ صاحب و شاہزادے
وچند مصاحبان خاص کو ہمراہ لیکر طرف اُس کمرے کے تشریف لیگئے کہ جہان دعوت کا سامان تیار تھا بادشاہ
جسوقت داخل کمرہ ہوئے یہان کارپردازون نے سب دسترخوان چنکر درست کررکھا تھا ہر قسم کا طعام لذیذ
وعمدہ قابون اور پلیٹون اور طشتریون مین چنا ہوا تھا اور ہر قسم کے میوے خشک وتر سے بھی آراستہ تھا بادشاہ مع
شاہ صاحب دسترخوان پر تشریف لائے ہر سردار ومصاحب اپنے اپنے قرینے سے بیٹھا بادشاہ کے
ایک پہلو مین شاہ صاحب اور دوسرے پہلو مین شاہزادہ تھا بادشاہ نے شاہ صاحب سے
فرمایا کہ نوش فرمائیے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ نے پھر وہی سوال کیا کہ جبکا میرے اور
آپکے اقرار نہ تھا آپ نوش فرمائین مین بھی کچھ قسم میوہ سے جسپر کہ میری طبیعت خواہش کریگی اور
رغبت ہوگی تو کھالونگا بادشاہ نے دریافت کیا کہ واقعی آپ نے ترک لذات کردیا ہی آپ کچھ نوش نہین
فرماتے ہین شاہ صاحب نے عرض کیا کہ مجکو دروغ بیان کرنے سے کیا حاصل تھا فقیر کو کسی کا خوف
تو نہ تھا جو فقیر جھوٹ بولتا اور نہ درویش جھوٹ بولتے ہین نہ کذب انکا طریقہ ہے بادشاہ یہ سُنکر
خاموش ہورہا اور سردارون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ ہان آپ لوگ شروع کرین اُنہون نے عرض کیا کہ پہلے

حضور نوش فرمائین بعدہٗ ہم غلام بھی آغاز کرینگے یہان تک کہ بادشاہ نے مع سردارون و شاہزادے کے
خاصہ نوش فرمایا **شاہ صاحب** نے بھی بلحاظ بادشاہ کے کچھ میوہ خشک مثل بادام و پستہ و اخروٹ وغیرہ
کے کھایا بعد فراغت طعام دسترخوان پر سے بادشاہ اُٹھا اور منھ دھوکر باہر مع کل شخصون کے رونق افروز ہوا
آج دن بھر بادشاہ نے دربار کیا اور محل مین تشریف نہین لائے باوصف کہ اُسے خاطر و مدارات **شاہ صاحب**
مین شام ہوگئی کہ کسی طرح **شاہ صاحب** ناخوش نہون اور کبھی حکم دعوت کا دیا کبھی مقام قیام درست ہونیکا
دیا کبھی **شاہ صاحب** سے گفتگو شروع کی اسی بندوبست مین شام ہوگئی اور قریب پہر بھر کے وقت گذر گیا
کہ **شاہ صاحب** کو خیال آیا کہ آج ہماری نماز ظہر مفت مین قضا ہوگئی اور اُسوقت بھر یہی حالت
معلوم ہوتی ہو کہ مغرب بھی قضا ہوگی اور دوسرے بادشاہ بھی محل مین نہین گیا تمھاری وجہ سے جب سے
کہ کسی دیکھو آیا ہو بسبب تمھارے باہر رہا اب کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے ہو کہ بادشاہ محل مین جاے
اور ہر شخص آسودہ ہو اور تم بھی اپنے دینی فرض سے ادا ہو جب تک تنہائی نہوگی جب تک تم نماز
وغیرہ سے کسی طرح فرصت نہین حاصل کرسکتے ہو یہ خیال کرکے بادشاہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپنے
ابھی تک میرے قیام کے واسطے کوئی مقام تجویز نہین فرمایا کیونکہ اب مجکو بڑی تکلیف ہوتی ہو اور
میری عبادت مین فرق ہوتا ہو بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ابھی تک داروغۂ عمارت نے آکر بیان
نہین کیا کہ مین سامان درست کرچکا ہون یا نہین ہان واقعی **شاہ صاحب** کو تکلیف تو ضرور ہوتی
ہوگی کیونکہ جب آنکی تنہائی کی عادت ہو اور آج خلاف عادت یہان تشریف فرما ہین تو ضرور تکلیف
ہوتی ہوگی اُسنے عرض کیا کہ حضور مین نے فوراً حکم والا داروغۂ عمارت کو پہونچا دیا تھا اور وہ فوراً
مع کل سامان کے روانہ ہوا تھا شاید بندوبست درست کرنے مین عرصہ ہوگیا ہوگا وہ بغیر بندوبست
کیے ہوے واپس نہ آئیگا چاہے رات گذر جاے حکم شاہی ایسا نہین ہو کہ صادر ہو اور اُسکی تعمیل
فوراً نہ کیجاوے یہ بھی مبالغہ ہو ہم غلامون کی بادشاہ نے فرمایا کہ پھر اب کیا کیا جاے **شاہ صاحب** کو
بڑی تکلیف ہوتی ہو وزیر نے عرض کیا کہ اگر **شاہ صاحب** منظور فرمائین اور آپ کی بھی مرضی ہو
تو ایک کمرہ شب بھر کے واسطے خالی کرادیا جاے اور جناب **شاہ صاحب** اُسمین شب بھر قیام
فرمائین یقین ہو کہ صبح تک ضرور سب سامان درست ہوجائیگا کل وہان تشریف لیچلین اِدھر بادشاہ اور وزیر
مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی اودھر **شاہ صاحب** نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب
ہوا کہ یہان قیام کرنے کی صورت ہوتی ہو مین کیونکر نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کرونگا خیر
دیکھا جائیگا مقام تو ہونے دو اور بندوبست تو ہونے دو اودھر تو **شاہ صاحب** اپنے دل مین
یہ خیال کر رہے تھے کہ اودھر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا **شاہ صاحب** سے دریافت کرو جیسا وہ
فرمائین اُسپر عمل کرو وزیر نے **شاہ صاحب** سے دست بستہ عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی مبارک ہو
تو شب بھر کے واسطے یہان تشریف رکھین صبح کو وہ مقام جو کہ جہان پناہ نے واسطے آپکے قیام کے
درست کرایا ہو اور بیرون شہر ہو وہان تشریف لیجائیگا مین آپکے قیام کے لیے یہان ایک کمرہ
ایسا خالی کرادونگا جو کہ بالکل تنہا ہو اور آوازِ مردم سے بھی دور ہو آپ شب بھر اُسمین قیام کرین
شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو تمنے درست کہا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ شہر مین تو کوئی ایسا مقام

نہوگا کہ جہان صداے انسان نہ آتی ہو مین یہان آکر بہت زحمت مین گرفتار ہوا بڑا امر اہم عبادت مین
واقع ہوا اب یہ کہان تک ہو کہ شب بھر یہان عبادت کرون اور صبح کو وہان اُٹھکر جاؤن یہ خالی از
زحمت نہوگا مجکو کسی صحرا مین میدان بتادو مین آٹھ روز تک وہین قیام کرونگا اور جب آٹھوین دن
یہ سب لوگ آوینگے تو مین اپنے مقام سے اٹھکر اُس مقام پر جو کہ واسطے میرے مقرر کیا گیا ہی چلا جاؤنگا
اگر میرا دل وہان لگ گیا تو خیر ورنہ مین اُسی روز وہان سے اور کسی طرف کو کوچ کر جاؤنگا وزیرنے
عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا کہ یہان کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان صداے انسان نہ آئے مگر شب بھر
مین تو میرے نزدیک کوئی حرج نہوگا اور دوسرے یہ بھی تو وجہ ہی کہ اہل شہر شب بھر تو اپنے اپنے
گھرون مین آرام کرتے ہونگے آواز کا آنا غیر ممکن ہی اور یہ جو آپنے فرمایا کہ یہ کہان ہو سکتا ہی کہ رات بھر یہان عبادت
کرون اور صبح کو وہان جاؤن اگر مرضی مبارک ہو تو وہ عبادت آج شب بھر اور موقوف فرمائیے
کہ جسمین اٹھ روز تک اُٹھنا غیر ممکن ہو صرف آج کی رات بھر کچھ عبادت فرمائیے کل سے باطمینان
تمام اپنے مقام پر عبادت فرمایا کیجیے گا کہ وہان تو کسیکا گذر نہوگا شاہ صاحب نے دل مین خیال کیا کہ وزیر
درست کہتا ہی اور ہمکو تو صرف نماز مغرب ہی پڑھنا ہی بعدہٗ تو آرام کروگے صبح کو دیکھا جائیگا یہ خیال
کرکے کہا کہ اچھا مگر بہت جلد بندوبست کرو وزیر یہ سنکر فوراً واسطے بندوبست کے بادشاہ سے اجازت
لیکر گیا اور وہ کمرہ جو کہ تمام عمارت شاہی کے وسط مین واقع تھا وہ تجویز کیا اور وہان بندوبست
کرکے خود واپس آیا اللہ اکبر یہ لوگ کسقدر فقیر کی خاطر کرتے ہین خیال کرنے کی جگہ ہی کہ وزیر خود جاکر کمرہ کا
بندوبست کر آیا اور پھر واپس آیا اور بادشاہ نے پھر دن بھر دربار برخاست نہین کیا یہ سب بسبب
درویش ہونیکی خاطر و مدارات ہی اور دوسرے ایسا درویش کہ جس سے یہ کمال ظاہر ہوئے ہون کہ جسنے
دیو پیکر دو پہلوانون کو دو پہر کے عرصے مین زیر کیا ہو بھلا کیونکر نہ وہ اُسکی خاطر کرین لہذا وزیرنے
واپس آکر عرض کیا کہ اگر مرضی مقدس مین آئے تو تشریف لیچلیے یہ بندہ بندوبست کر آیا ہی شاہ صاحب
فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور بادشاہ سے فرمایا کہ اے شاہ آپ بھی محل مین تشریف لیجائیے کیونکہ صبح سے آپ
بڑی زحمت مین ہین دن بھر بیٹھے ہوئے گذر گیا ہی مین آپکی خاطر و مدارات سے بہت خوش ہون
اگر زندہ رہا تو صبح کو پھر ملاقات کرکے اپنے مقام پر جو کہ میرے قیام کے لیے درست ہوا ہوگا جاؤنگا
اگر رہ گیا تو پھر آٹھوین دن آپ سے ملاقات ہوا کریگی یہ کہکر وزیر کے ہمراہ اُس مقام پر آیا جو کہ وزیر
نے تجویز کیا تھا اب جو شاہ صاحب نے آکر دیکھا تو واقعی ایک کمرہ نہایت وسیع و پر تکلف
سب سامان سے درست ہی فرش و فروش شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ ہی یہ دیکھکر وزیر
سے فرمایا کہ ہمکو اس سامان کی کچھ ضرورت نہین ہی یہ تمنے کیون کیا بیکار ہی ہمکو صرف ایک بوریا درکار ہی
وزیر نے عرض کیا کہ حضور آج تو یہین قیام فرمائیے کل جو کچھ کہ آپ فرمائینگے وہ بندوبست کر دیا جائیگا
شاہ صاحب نے جواب دیا کہ تم مجکو ایک بوریا لا دو جہان سے ممکن ہو اور سب فرش و فروش
اُٹھا ڈالو اور روشنی گل کردو صرف ایک شمع روشن رہنے دو وزیر نے اُسیوقت ملازمون کو بلاکر
ایک بوریا لانیکا حکم دیا اور فرش اُٹھوا ڈالا اور روشنی گل کرادی صرف ایک شمع روشن رہنے دی
وہ خادم بوریا لیکر حاضر ہوا شاہ صاحب نے بوریا بچھوایا اور اُسپر تشریف فرما ہوئے وزیر اُٹھ کر

لوگون سے کہا کہ اب آپ لوگ جائین کیونکہ اب مین عبادت مین مشغول ہونگا وہ سب لوگ مع وزیر کے
چلے آئے ادھر شاہ صاحب نے اُٹھکر تمام کمرے کے دروازے بند کیے اور اُس بوریے پر بخیال
اس بات کے کہ یہ تمام فرش نجس ہوگا کیونکہ یہ کافر کے ہاتھ کا دھویا ہوا ہی بیٹھے پہلے نماز ظہر بہ نیت
قضا تیمم کرکے ادا کی بعدہٗ نماز مغرب پڑھی اور بآرام تمام اُس بوریہ پر آرام کیا ادھر بادشاہ بعد جانے
شاہ صاحب کے اُٹھا اور داخل محل ہوا اور شاہزادہ بھی ہمراہ گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام قیام پر روانہ
ہوا اور وزیر بھی بعد کل انتظام کے اپنے مکان کو گیا اور شاہ اور کل سرداروں نے اپنے مقام پر
آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور وقت نماز قریب آگیا عابد شب زندہ دار نے سجادۂ عبادت اپنا اُٹھایا
اور فلک اطلسی پر آثار سحر ظاہر ہوئے انکی خودبخود دفعۃً آنکھ کھل گئی یہ اُٹھے اب خیال ہوا کہ مونھ ہاتھ
کیونکر دھوؤن کہ پانی تو یہان کا سب نجس ہی شاہ صاحب نے پہلے تو نماز پڑھی تیمم کرکے بعدہٗ کچھ وظیفہ
شروع کیا کہ ادھر بادشاہ بھی بیدار ہوکر برآمد ہوا اہل دربار بھی سب جمع ہوگئے مگر ابھی تک شاہ صاحب
نہین آئے تھے کہ اس عرصہ مین داروغۂ عمارت آکر حاضر ہوا مجراگاہ سے مجرا بجالایا اور یون عرض کرنے لگا
کہ مین بموجب حکم سرکار اُس صحرا مین گیا اور وہان پہونچکر جو کچھ کہ وزیر صاحب نے فرمایا تھا سب سامان درست
کرآیا مین رات کو وہان سے فرصت کرکے حاضر خدمت ہوا مگر اُسوقت پہونچا کہ جب حضور دربار برخاست
کرکے داخل محل ہوچکے تھے مین نے یہ بھی سنا تھا کہ حضور نے آج صبح سے دربار برخاست نہین فرمایا تھا اُسوقت
دربار برخاست فرمایا ہی لہذا آرام فرما رہے ہین اس وجہ سے مین نے عرض کرا بھیجنا مناسب نجانا خیال کیا
کہ صبح کو دربار مین عرض کردونگا بادشاہ نے یہ سنکر جواب دیا کہ اچھا ٹھہر جاؤ وہ اپنے مقام پر ٹھہر گیا ادھر
بادشاہ نے وزیر سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ شاہ صاحب نے عبادت سے فراغت پائی اگر
فراغت پاچکے ہون تو عرض کرنا کہ بادشاہ نے کہا ہی کہ اگر مزاج مبارک مین آئے تو تشریف لائے کچھ دیر
دربار مین تشریف رکھکر پھر اپنے اُس مقام پر تشریف لیجائیگا جو کہ آپکے قیام کے واسطے مین نے مقرر کیا ہی وزیر
یہ سنکر روانہ ہوا اور قریب کمرہ کے آکر آواز دی کہ جناب شاہ صاحب اگر آپ عبادت خداوند تعالی فرماچکے
ہون تو مین حاضر ہوون یہان تو فرصت کب کی ہوچکی تھی آواز دی کہ آؤ دروازہ کھولدیا وزیر اندر داخل
ہوا اور سلام و مجرا بجالایا شاہ صاحب نے اشارہ بیٹھنے کا کیا وہ بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ بادشاہ نے
فرمایا ہی کہ اگر آپ عبادت خداوند تعالی سے فارغ ہوچکے ہون تو تھوڑے عرصہ کے واسطے دربار مین
تشریف لائیے یہان قیام فرماکے آپ اُسطرف تشریف لیجائیگا کہ جو مقام آپ کے قیام کے واسطے مقرر ہوا ہی
بموجب آپ کی خواہش کے شاہ صاحب یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہمراہ وزیر دربار کی
طرف چلے اس عرصہ مین وہان دربار مین شاہزادہ تو وہان تاجدار بھی آگیا اور وہ سب لوگ بھی در دولت پر
حاضر ہوئے جنھون نے شاہ صاحب کو کل روکا تھا اور شاہ صاحب نے اُنسے وعدہ کیا تھا کہ تم
لوگ آٹھوین روز میرے پاس آیا کرنا اُنھون نے عرض کیا تھا کہ ہمکو کیونکر معلوم ہوگا کہ آپ تشریف
فرما ہین اور فلان مقام پر قیام ہی یا تشریف لیگئے ہین شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تم در دولت پر آکر
دریافت کرلینا تو وہ لوگ سبکے سب جمع ہوکر آئے ہین کہ دریافت کرین کیا واقعہ ہوا آیا شاہ صاحب
ہین یا تشریف لیگئے اور اگر ہین تو کس مقام پر ہین ادھر لوگ انتظار مین کھڑے ہین اور چند چوبدار دوڑ نے

دریافت کیا کہ وہ شاہ صاحب تشریف لیگئے یا تشریف فرما ہین اُنھون نے جواب دیا کہ وہ تشریف رکھتے ہین اور آج اسوقت بعد دربار کے اُس مقام پر تشریف لیجائینگے جو کہ بحکم بادشاہ بیرون شہر اُنکے قیام کو مقرر ہوا ہی وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دل مین کہنے لگے کہ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمارے سامنے وہ وہان تشریف لیجائینگے ہم بھی ہمراہ جائینگے اور وہ مقام دیکھ لینگے اب جب تک وہ یہان سے تشریف نہین لیجاتے ہین جب تک ہم بھی واپس نہ جائینگے یہ تو یہان ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر وزیر شاہ صاحب کو ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا اہل دربار سب تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے اور بادشاہ بھی نیم قد تعظیم کو کھڑا ہوگیا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے تخت کے برابر کرسی پر بٹھا لیا جب شاہ صاحب بیٹھ چکے تو بادشاہ نے فرمایا کہ آپکا مزاج تو بخیریت ہی شاہ صاحب نے جواب دیا کہ زندہ ہون بعد مزاج پرسی کے بادشاہ نے فرمایا کہ مقام تو آپ کے قیام کے واسطے درست ہوگیا لہذا آپکا جسوقت جی چاہی تشریف لیجائیے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ مین اسی وقت چلا جاؤن کیونکہ ابھی کچھ دن نہین چڑھا ہی اور دھوپ بھی تیز نہین ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ بہت بہتر تشریف لیجلیے بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ جلد سامان چلنے کا کرو سواری منگاؤ وزیر نے فوراً حکم دیا کہ سواری بادشاہی لاؤ یہ حکم سُنتے ہی چوبدار گئے اور فوراً حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا سواری جلوخانہ مین حاضر ہی بادشاہ نے یہ سنکر شاہزادے سے فرمایا کہ تم بھی چلو اور وزیر و دیگر سردارون کو بھی ہمراہ لیا اور داروغہ عمارت کو بھی بادشاہ یہ فرما کر تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا ہم نے لکھدیا بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ سب سردار بھی اُٹھ کھڑے ہوئے بادشاہ نے شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر کر لیا اور طرف دربار کے روانہ ہوئے عقب مین وزیر و دیگر سردار چلے اور باہر آکر تخت روان پر سوار ہونے کا قصد کیا کہ شاہ صاحب نے عرض کیا کہ حضور کا کیا ارادہ ہی حضور یہین تشریف رکھین بندہ کو ہمراہ کسی ملازم کے کردین کہ وہ پہونچا آئے آپ کیون تکلیف کرین بیکار زحمت اُٹھائین ایک ملازم کافی ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین آپ کے ہمراہ نہ چلون اسمین آپ اصرار نہ فرمائین جب یہ کلام بادشاہ کا شاہ صاحب نے سُنا تو خاموش ہو رہے یہان تک کہ بادشاہ سوار ہوئے ایک پہلو مین شاہزادہ اور دوسرے پہلو مین شاہ صاحب کو بٹھایا اور وزیر بعہدۂ وزارت قائم ہوا تخت روان جلوخانے سے بڑھا اور باہر آیا یہان ہر سردار آکے اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئے جیسے ہی تخت بادشاہ کا باہر آیا فوراً اُن لوگون کا مجرا ہونے لگا جو کہ پہلے سے اس انتظار مین کھڑے تھے کہ شاہ صاحب آلین تو اُنکے ہمراہ ہم سب اُس مقام تک جائین کہ جہان وہ قیام کرینگے بادشاہ سب کا مجرا و سلام لیتا ہوا طرف پھاٹک شہر پناہ کے چلا اور سب سردار عقب مین روانہ ہوئے اور وہ لوگ بھی روانہ ہوئے کہ جنکا ذکر ہو چکا ہی یہانتک کہ بیرون شہر تشریف لیگئے داروغہ عمارت بھی ہمراہ تھا وہ آگے آگے روان ہوا جب بادشاہ قریب اُس جنگل کے پہونچا تو داروغہ نے عرض کیا کہ حضور یہین اس خاکسار نے وہ مقام درست کیا ہی اور بادشاہ کی سواری کو اُس سڑک پر لایا کہ جو نئی بنائی تھی بادشاہ و شاہ صاحب چارون طرف کی سیر کرتے ہوئے چلے صحرا کو نہایت سرسبز و شاداب پایا ہر طرف درخت گنجان تھے اب جو غور کرکے

شاہ صاحب نے دیکھا تو یہ دیکھا کہ وہی جنگل ہے جسمین مجکو وہ بزرگ پہونچا گئے تھے داروغہ بادشاہ کو وہان لایا کہ جہان سب سامان درست کرایا تھا اب جو اُس مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک چشمۂ آب ہے اور اُسکے کنارے ایک چبوترہ بنایا ہے اور اُسپر ایک بنگلہ خس کا تیار ہوا ہے اور جو سامان کہ تحریر ہو چکا ہے سب پایا بادشاہ تخت سے اُترکر مع شاہ صاحب و شاہزادہ و وزیر و دیگر سرداران مقرب کے داخل بنگلہ ہوا بنگلہ کو بھی آراستہ پایا بادشاہ نے شاہ صاحب سے فرمایا کہ یہ مقام تو حضور کے پسند آیا یا نہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ یہ مقام تو اچھا ہے مگر میرے واسطے اس سامان کی کوئی ضرورت نہین ہے یہ بادشاہون کو زیبا ہے یہانتک تو کچھ مضائقہ نہ تھا کہ بنگلہ خس کا بنا تھا اور گرد ناندے لگے ہوئے تھے اور جانور درختون مین آویزان تھے کیونکہ یہ سامان اکثر فقیرونکے پاس دیکھا گیا ہے اور یہ جو سامان اندرون بنگلہ ہے بالکل بیکار ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ ایک چوکی چوبی اور بوریا بہتر ہوگا اور یہ سب سامان آپ منگا لیجیے بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست اور بجا ہے مین چوکی اور بوریا بھی بھیجے دیتا ہون مگر آپ اسکو بھی رہنے دیجیے آپکا کیا ہرج ہے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ اسکی حفاظت کون کریگا بادشاہ نے کہا کہ ملازم شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ملازم میرے کہان ہین مین تو تنہا یہان رہونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے ملازم تو آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے کہ آپکو کسی بات کی ضرورت ہو تو تکلیف نہو وہ فوراً اُسکا بندوبست کر دینگے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ پھر وہی آپ نے تقریر بیان کی جو کہ غیر ممکن ہے بھلا یہ کہان ہو سکتا ہے کہ میرے پاس آدمی رہین اور مین آنکی موجودگی مین عبادت کر سکون کیونکہ اگر یہی منظور ہوتا تو مین تنہائی کیون پسند کرتا مجکو تو بالکل نفرت ہے مین صحبت انسان کو صحبت ملک الموت خیال کرتا ہون بلکہ ملک الموت کی صحبت کو آنکی صحبت سے بہتر جانتا ہون مگر اسکو بدتر اب کبھی ایسا نہ کیجیے گا کہ کسی کو یہان مقرر کر دو ورنہ مجکو بڑا رنج ہوگا اور پھر مین کسی صورت یہان قیام نکرونگا ہان اُس روز کچھ مضائقہ نہین ہے کہ جس روز یہان سب جمع ہون جسکا دل چاہے آئے مین مانع نہونگا اس درمیان نہین اگر کوئی بھی میرے پاس آئیگا تو مجھے بڑی تکلیف ہوگی اور حد کا ملال ہوگا بادشاہ نے جواب دیا کہ جو لوگ یہان نگہبانی کو مقرر ہونگے وہ آپ کے پاس یار و برو نہ آئینگے صرف نگہبانی کرینگے کیونکہ یہ صحرا کا مقدمہ ہے اسمین آپ کچھ تکرار نفرمائین آپ کی عبادت مین فرق نہ آنے پائیگا شاہ صاحب نے کہا کہ یہ سب سچ ہے مگر اُنکے یہان رہنے سے یہ تو ہوگا کہ جب وہ یہان مسکن کرینگے تو ہر قسم کا یہان اُنکا سامان مہیا ہوگا اور آپسمین گفتگو کرینگے وہ میری عبادت مین خلل انداز ہونگے اس سے بہتر یہ ہے کہ اگر آپکی یہی مرضی ہے تو دو ایک نگہبان بوقت شام آیا کرین اور شب بھر حفاظت کرین اور بوقت صبح یہان سے فوراً چلے جائین مگر یہ سب اسباب یہان سے آپ ضرور منگا لین مجکو اسکی کوئی ضرورت نہین ہے مجکو صرف ایک چوکی کافی ہوگی بادشاہ نے جواب دیا کہ اس سے آپ کو کچھ غرض نہین ہے آپ کے لیے چوکی آئی جاتی ہے یہ سب سامان مین نے اسواسطے یہان رکھا ہے کہ جب مین آٹھوین روز یہان آپ کی قدمبوسی کے لیے آؤنگا تو مجکو ضرورت ہوگی اسوقت تکلیف ہوگی اسکے نہونے سے اسواسطے یہ سب بندوبست پہلے سے کر دیا کہ اُس روز تکلیف نہو اور یہ ممکن نہ تھا کہ اُسی روز یہ سب سامان موجود ہو جاتا

کیونکہ میرا ارادہ ہو کہ مین یہان آٹھوین دن ایک میلہ کیا کرون کہ جسمین تمام شہر کے بلکہ ہر ایک ملک کے صاحب ہنر جمع ہون اور مجمع کثیر جیسا کہ کل دنگل ہوا تھا اور وہ میلہ دن بھر رہے اور قریب شام ختم ہو جاے اور ایک متنفس نرہے مگر آنہی اور اجازت چاہتا ہون کہ اہل میلے کے لیے جو سامان کیا جاے یا وہ اپنا سامان یہان کرین تو ہر دفعہ اُنکو یہان لانے مین دقت واقع ہوگی اگر آپ کی مرضی ہو تو وہ سب یہین چھوڑ جایا کرین کہ پھر لانے کی ضرورت نہو شاہ صاحب نے جواب دیا کہ دیکھیے پھر وہی جھگڑے اپنے لگاے اسکی کیا ضرورت ہو کہ میلہ ہو اور اگر میلہ بھی ہو تو کل سامان صبح کو آئے اور شام کو چلا جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین کہان بندوبست ہو سکتا ہو ایک دو دن تو اُسکی ترتیب ہی کو درکار ہونگے اور دن بھر مین تو سب بندوبست ہوا کریگا پھر میلے کا وقت کہان باقی رہیگا اور اسمین یہ فائدہ ہو کہ جب سب سامان موجود ہوگا تو بہت سہولت ہوگی صرف لوگ چلے آئین دن بھر یہان رہین قریب شام علاوہ خیمون وغیرہ کے جو کہ اسباب ضروری ہو سب لیجایا کرین اس انتظام سے یہ مقصود ہو کہ اہل شہر اور صاحب ہنر سب آیا کرینگے اور خوب مجمع ہوگا اُسمین آپکا دل بہلے گا شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجکو تو مجمع سے بالکل نفرت ہو اور آپ پھر وہی بندوبست کرتے ہین دوسرے جب یہان اسباب موجود ہوگا تو کوئی یہ گوارہ نہ کریگا کہ یہان بغیر کسی محافظ کے چھوڑ جائے کیونکہ یہ خیال ہوگا کہ اگر چھوڑ گئے تو شاید کوئی چرا لیجائے ایسی حالت مین یہان ضرور دو ایک شخص ہر دوکاندار و صاحب مال کی طرف سے مقرر ہونگے پھر وہی خرابی واقع ہوگی کہ جس سے مجکو نفرت ہو اور ہر وقت ایک مجمع عام رہا کریگا اور میری عبادت مین فرق آیا کریگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ نہین ہوگا بموجب آپ کے فرمانے کے چند کس ملازمان شاہی سے واسطے نگہ داشت کے شب کو یہان آیا کرینگے اور قریب صبح فوراً واپس جایا کرینگے وہ بھی اس سبب مال کی کچھ حفاظت کرینگے اور صاحب مال سے کہدیا جائیگا کہ اگر کوئی چیز تمھاری اس صحرا سے تلف ہو جائیگی تو اُسکی قیمت سرکار سے ملیگی آپ لوگ خاطر جمع رکھین شاہ صاحب نے خیال کیا کہ ہمارا کیا ہرج ہو ہر بات مین انکار کرنا بھی بیجا ہے جو بادشاہ کہتا ہو منظور کرو کیونکہ تمکو یہان رہنا ہو اور اسلام آباد کرنا ہو یہ سمجھ کے جواب دیا کہ اچھا جو آپ کی مرضی ہو وہ بندوبست فرمائیے مگر میری باتون کا خیال رہے اور میری عبادت مین فرق نہ آئے بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ مطمین رہین ایسا کبھی نہوگا اور ایک چوبدار سے کہا اور حکم دیا کہ فوراً ایک چوکی بہت جلد جاکر لے آوہ چوبدار یہ حکم سنکر فوراً روانہ ہوا اور شہر مین جاکر ایک چوکی خرید کرکے لایا یہان بادشاہ نے بہت کچھ بندوبست وہان کر دیا اور پندرہ آدمی وہان کی حفاظت کے واسطے مقرر کر دیے اور اُنسے حکم کیا کہ تم ایک میل کے فاصلے سے یہان گشت لگایا کرنا مگر اسکا خیال رہے کہ شاہ صاحب کو تکلیف نہو اور انکی عبادت مین فرق نہ آئے ورنہ تمکو سخت سزا ملیگی انھون نے عرض کیا کہ کیا مجال غلامون کی کہ خلاف حکم واقع ہو ہم قریب شام یہان کوئی سات آٹھ بجے تک آیا کرینگے اور قبل صبح یہانسے چلے جایا کرینگے اسمین فرق نہوگا کہ اتنے مین وہ چوبدار چوکی لیکر آیا بادشاہ نے وہ چوکی شاہ صاحب کو دی اور کہا کہ یہ چوکی موجود ہو شاہ صاحب نے وہ چوکی ایک گوشے مین بچھوائی اور کہا کہ اب آپ سب صاحب تشریف لیجائین میری عبادت مین فرق ہوتا ہو یہ سنکر بادشاہ مع شاہزادہ و وزیر و دیگر

سرداروں کے اور وہ لوگ جو کہ مرید ہوئے تھے شاہ صاحب سے رخصت ہو کر طرف شہر کے روانہ ہوئے اور آپس مین کہتے جاتے تھے کہ اب جلد کہین وہ دن آئے کہ پھر شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر ہون انکو تو شہر کیطرف روانہ کیا جاتا ہی اور اب کچھ حال شاہ صاحب کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے بادشاہ اور سب لوگون کے شاہ صاحب نے چشمۂ آب پر مونھ ہاتھ دھویا اور اُس صحرا کے درختون سے پھل توڑ کر کھائے اور چشمہ سے پانی پیا اور بنگلہ مین آکر راحت سے پلنگ پر لیٹ رہے اور پردے چھوڑ دیے انکو تو یہان صحرا مین مشغول عیش و راحت و عبادت مین رکھا جاتا ہی ادھر بادشاہ اور وہ سب لوگ داخل شہر ہوئے اور منتظر آنے روز میلے کے رہے اور بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام شہر مین جارچی جارج دے کہ دشت گلشن مین جو کہ بیرون شہر واقع ہوا ہے آٹھوین دن میلہ ہوا کریگا ہر دوکاندار و تاجر و سوداگر کو لازم و لائق ہی کہ وہان آیا کرے اور دن بھر وہان رہا کرے اور قریب شام چلا آیا کرے اور جو کچھ کہ سامان یہان سے از قسم خیمہ وغیرہ کے لیجائیگا وہ اُسکو وہین چھوڑ آنا ہوگا اور اُسکی حفاظت ہمارے ذمہ ہی اگر وہ شی چوری ہو جائیگی تو ہم دیندار ہین سرکار شاہی سے ملیگی اور باشندگان شہر کو معلوم ہو کہ وہ سب اُس میلے مین آیا کرین کیا امیر و وزیر کیا غنی بے فقیر کیا صاحب زر کیا اہل حرفہ پیشہ و رسب کو سزاوار ہی اور اسی طرح جبتک جو حال وہان رہیگا اُس سب کے ذمہ دار ہم ہین یہ حکم سنکر جارچی نے جارج دینا شروع کیا تمام شہر مین بند و بست میلے کے جانے کا ہو گیا انکو تو یہان میلے کے بند و بست مین چھوڑیے اور شاہ صاحب کو عیش و آرام و عبادت مین مشغول رہنے دیجیے دیکھیے اب یہ داستان کب بیان ہوگی —

اب شمہ حال لشکر رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہی غزل بجاے ساقی نامہ

کچھ گل ہی باغ مین نہین ہنستا شکستہ دل
ساغر شکستہ خاطر و مینا شکستہ دل
یارب درست کو نہ ہون تیرے عہد پر
چھوڑا نہ پھر آسیے نہ کبھا تا شکستہ دل
سب خون دل ٹپک ہی گیا بوند بوند کر
ہر غنچہ دیکھتا ہون تو ہے گا شکستہ دل
شادی کی اور غم کی ہے دنیا مین ایک شکل
بندے سے پر نہو کوئی بند شکستہ دل
لازم ہے گوشہ شکن زلف مین ترے
اے درد بسکہ عشق سے مین تھا شکستہ دل
ہاتھون سے محتسب کے مین امید کیجئے
گل کو شکستہ وا ہے تم یا شکستہ دل
کی جسکی جون حباب نے پانی نے دل ہی
ظالم کوئی ٹپرا رہے مجیسا شکستہ دل

نغمہ سرایان گلزار معانی زمزمہ سنجان گلشن سخندانی بلبل شاخسار خوش بیانی گو گلزار ادراک مین یون زمزمہ سنج کرتے ہین ناظرین دالاتمکین و عالی فہم کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہی کہ سہراب بن لندھور و سیارۂ ثانی و دیگر سرداران نامی تلاش مین شاہزادہ رستم ثانی کے چند جوڑیان ہرکارون کی اوسانڈنی سوار روانہ کیے ہین اور خود انتظار مین اُس گل صاحبقرانی کے اُسی دشت بلا مین کہ جہان یہ کوہ غم اُنپر ٹوٹا ہی مقیم ہوئے ہین کہ شاید کچھ خبر آجائے اور سہراب بن لندھور کو جانشین اُس شیر بیشۂ صاحبقرانی کا کل سردارون کی رای سے مقرر کیا ہی اب کچھ حال یہان کا بیان ہوتا ہی کہ یہ لوگ بعد روانہ کرنے ہرکارون کے آٹھ روز تک وہان مقیم رہے کہ اُس عرصہ مین وہی ہرکارے و سانڈنی سوار واپس آئے اور کچھ خبر اُس شہریار کی نہ لائے جب سب اُس امر سے مایوس ہوگئے کہ اب معلوم ہوتا ہی کہ جیتے جی بہ زندگی گوہر درج صاحبقرانی سے ملاقات نہوگی تو بصلاح سیارۂ ثانی و

حسب تحریر آغاے خود سیلنے یہ قصد کیا کہ اب یہان سے طرف فرنگستان کے خدمت مین شاہزادہ شہریار
عالی وقار کے چلو اور اُنسے کل واقعہ بیان کرو یقین ہی کہ وہ کوئی نکوئی تدبیر کرین جب یہ قصد مصمم
ہو چکا تو سیارہ ثانی نے یہ راے سردارون کے سامنے اُس بلا نصیب یعنے ملکہ خضوران کی بیان
کی ملکہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی مین تو بالکل مجبور ہون جہان لیجاؤ گے مین غمدیدہ رنج کشیدہ
چلی چلونگی میرا کیا اختیار ہی وہ تو ہمکو جیتے جی قتل کر گئے سیارہ نے عرض کیا کہ حضور اہل رمل ونجوم
کہتے ہین کہ ضرور بضرور اُس شہریار عالی وقار سے اور ہملوگون سے ملاقات ہوگی اسی سبب سے
ہم سب پاس اُنکے برادر عزیز القدر کے آپکو لیے چلتے ہین ورنہ اگر امید ملاقات نہوتی تو ہم سبکے
سب اپنی جانین ابھی تلف کرتے مگر حضور دنیا امید پر قائم ہی اس امید پر اب تک زندہ ہین اور
دیکھتے ہین کہ کب تک ملاقات ہوتی ہی اگر عرصہ زیادہ ہوا تو پھر اُسوقت ہر ایک کو اختیار ہی ہوجائیے
وہ کرے ملکہ نے جواب دیا کہ ای سیارہ یہ تو تمنے سچ کہا کہ دنیا امید پر قائم ہی مگر ہر فرد بشر کو لازم
ہی کہ یہ بھی تو خیال کرے کہ ہم کس امر کی امید کرتے ہین ایک امر موہوم کی امید کرنا بالکل خلاف قیاس
ہی سیارہ نے عرض کیا کہ ای ملکہ عالم یہ امر موہوم نہین ہی کہ جسکی تم امید کرتے ہو بلکہ قیاس مین آتا ہی
کہ اسوقت بسبب رنج وملال کے ایک واقعہ ہوگیا جب وہ دفع ہوجائیگا یعنی ملاقات ہوگی ملکہ نے
جواب دیا کہ یہ تو سب باتین سُنی ہوئی ہین جب کچھ اُسکا ظہور ہو تو یقین آئے بقول شاعر شعر
شنیدہ کے بود مانند دیدہ + ترا دیدہ ولیوسف را شنیدہ +. کے مصداق ہی خیر چلو جو تمہارے
ارادے مین ہو اور قصد کر لیا ہی وہ کبھی نہ کبھی پورا ہوگا مین بھی تھوڑے عرصہ تک انتظار کرتی
ہون آیندہ جو مرضی الٰہی کیا چارہ ہی یونہین قضا آئی ہی تو مجبوری ہی سیارہ یہ سنکر عرض کرنے لگا
کہ خدا وہ دن نہ لائے کہین جلد اُس شہریار کو آپ سے ملائے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اپنے خواصون
اور مصاحبون کو حکم دین کہ سب سامان سفر درست کرین کیونکہ بفضل الٰہی انشاء اللہ تعالے
کل صبح کو یہان سے طرف شہر فرنگستان کے کوچ کرینگے ملکہ نے اُسیوقت سبکو بلاکر حکم دیا کہ تم سب
لوگ اپنا اپنا سامان درست کرو کل لشکر یہان سے کوچ کریگا ہر ایک یہ سنکر اپنی اپنی سامان کے درستی مین
مصروف ہوئی پہلے کل اسباب ملکہ کا درست کرکے باندھا بعدہ اسباب اپنا اپنا باندھا ادھر سیارہ
نے حکم تمام لشکر مین دیا کہ کل لشکر کا کوچ طرف فرنگستان کے ہوگا ہر شخص اپنے سامان سے صبح کو
درست رہے ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا یہ حکم دیکر خود بھی اپنے بند و بست مین مصروف
ہوا یہان سب کار پردازون نے بارگاہ وخیمہ جو کہ شاہی تھے چھکڑون اور ارابون پر بار کیے
اور کل سامان سوائے خیمۂ ناموس وسردارون کے بار کیا اُدھر ملازمان شاہی نے تو یہ بندوبست
کیا اِدھر سردارون کے ملازمون نے اپنے اپنے مالک کے اسباب کا بندوبست کیا ہر سوار بیادہ
مستعد ہو گیا اور سامان سفر درست کرنے لگا یہانتک کہ کل سامان دو پہر رات تک درست
ہوگیا ہر ایک آمادہ ہو بیٹھا کہ صبح ہو تو ہم سفر کرین یہان تک کہ سحر نمودار ہوئی ہر سردار اور سپاہی
نماز سے فراغت کرکے طرف خیمہ سہراب ابن لندھور کے روانہ ہوا سیارہ بھی اپنا سامان درست
اور ابرا کے خیمہ سہراب کی طرف چلا ادھر سہراب ابن لندھور بھی بیدار ہوئے اور نماز وغیرہ سے

فراغت حاصل کرکے منتظر اس امر کے ہوئے کہ جملہ سردار مع سیارہ کے آلین تو جاکر بندوبست کرکے ناموس شاہزادہ کو سوار کرائین یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ اس عرصہ مین سیارہ آگیا سلام کیا سہراب نے جواب سلام دیا اور کہا کہ ای سیارہ چلو بندوبست کرکے ناموس شہریار کو سوار کرین دن بہت چڑھ گیا ہی کوچ سویرے سے ہو جاے سیارہ نے جواب دیا کہ اور سردار تو ابھی آتے ہین نا گاہ آگئے یہ سب ملکر تو ناموس کو سوار کرنے لگے ادہر فراشون نے کل خیمہ سردارون کے بھی بار کیے اُدہر سیارہ نے خیمہ مین جاکر ملکہ سے عرض کیا کہ حضور سوار ہون ملکہ تو ابھی خود بھی انتظار مین تھی کہ سیارہ آئے تو سواری کا بندوبست ہو ملکہ نے سیارہ سے کہا کہ کیا دیر ہی اسنے عرض کیا کہ حضور چلین یہان سردارون نے بندوبست پردے کا کیا یہانتک کہ کل ناموس مع محملہ وغیرہ سوار ہولیا بعدہ وہ بھی خیمہ بار ہوا اور نقارہ کوچ کا بجا پھر تو ہر ایک اپنا اپنا اسباب اٹھا کر روانہ ہوا سردار بھی قریب سواری ناموس کے چلے عقب مین تمام لشکر مع سوار و پیادہ و شاہزادہ سلیمان زرنگاری بھی ان سبکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا کہ سہراب بن لندہور نے کہا کہ اب آپ اپنے شہر زرنگار کو تشریف لیجائین جب شاہزادہ تشریف لائیگا تو آپکو اطلاع ہوگی اسوقت چلے آئیگا اسنے نہین منظور کیا اور کہا کہ مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ ہون میرا اب وہان کیا کام ہی وہ کفرستان ہی جہان آپ لوگ جائینگے وہان مین بھی آپ کے ہمراہ چلونگا مین اب ہرگز ہرگز لشکر سے جدا نہونگا سہراب بن لندہور نے جواب دیا کہ آپکو اختیار ہی بس وہ بھی مع لشکر کے ہمراہ ہولیا اتبو راہ مین کہین جگہ نہین باقی ہی کہ جہان لشکر اترے اور چھکڑے و ارابی وغیرہ سیکڑون ہین کہ جنپر بارگاہین و خیمے وغیرہ لدے ہین اور سیکڑون ارابون پر صندوق مال و اسباب کے بار ہین کہ جنکے گرد سواران خاص کا پہرہ مقرر ہی اور وہ اُنکے حفاظت مین رہتے ہین یہ تو یہانسے کوچ کرکے طی منازل و قطع مراحل کرتے ہوئے داخل فرنگستان کے جاتے ہین انکو تو اتنا سے راہ مین چھوڑئے اور دیکھیے کہ کب فرنگستان مین پہونچتے ہین یا راہ مین انپر کوئی بلا نازل ہوتی ہی خدا خیر کرے

اگر اب کچھ حال شہریار عالی وقار کا لکھا جاتا ہی

مخمس

سے پہلے تھا دخل یہ دشوار ترے کوچے تک — کہ صبا کو بھی نہ تھا بار ترے کوچے مین
اب تو ہی مجمع اغیار ترے کوچے مین — روز ہی گرمی بازار ترے کوچے مین
جمع ہین تیرے خریدار ترے کوچے مین

تو نے غرفے سے جو کچھ جلوہ دکھایا تجھانکا — ہو گئے بیخود و بیہوش ہم ای ہوش ربا
اب کہان جائین کدہر جائین ترے در کے سوا — دیکھکر جلوہ قدم اٹھ نہین سکتا اپنا
بیٹھے صورت دیوار ترے کوچے مین

کبھی محبت کبھی تری قہر تھا سخت [illegible] — اگر دیا [illegible]
کفر و اسلام ہوا دونون کا گھر مین نایاب — دیر و حرم ترے عہد مین کعبہ ہی خراب
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین

کیا خبر ہی تجھے کس حال مین ہون کیسا ہون — جادۂ راہ گذر مین نقش قدم ہون کیسا ہون

آسمان ٹوٹ پڑے مجھ پہ جو اُٹھنا چاہون		پاؤن پھیلائے زمین پر مین پڑا رہتا ہون	
	صورت سایہ دیوار ترے کوچے مین		

راویان شیرین گفتار اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار یعنی ایرج نامدار شہر فرنگستان مین تشریف فرما تھے کہ ایکدن کچھ ابر آسمان پر نمایان ہوا اور پھوار پڑنے لگی یہ رنگت دیکھکر شاہزادے نے اپنے سردارون سے فرمایا کہ دیکھو تو کیا اچھا ابر آسمان پر آیا ہی کہ جسکو دیکھکر دل بے اختیار شکار کو چاہتا ہی سردارون نے دست بستہ عرض کیا کہ بسم اللہ تشریف لے چلیے کیونکہ آجکل تو کوئی مقابلہ بھی نہین ہی آپ شہر مین تشریف فرما ہین رائے عالی تو بہت خوب ہی یہ سنکر شاہزادے نے فرمایا حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو ہم شکار کے لیے کل صبح کو جائینگے یہ حکم سنتے ہی چوبدارون نے حسب الحکم منادی کی وہ بندوبست شکار کا کرنے لگے ادھر شاہزادے نے سردارون سے فرمایا کہ آپ لوگ سامان درست کرین انھون نے کہا کہ بہت خوب یہ حکم دیکر شاہزادہ محل مین تشریف لیگیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا سامان شکار درست کرنے لگا اتنا کہ سامان شکار درست کرنے مین صبح ہو گئی سبھون نے اٹھکر وضو کیا نماز صبح ادا کی ادھر شاہزادہ بھی بیدار ہوا نماز و وظیفہ سے فراغت پاکر پوشاک شکاری زیب جسم فرمائی اور باہر محل کے تشریف فرما ہوئے ادھر جملہ سردار اپنے اپنے سامان سے درست جلوخانہ شاہی پر آکر منتظر آمد شاہزادہ عالی مقدار کھڑے ہوئے اتنے مین کل سامان شکار مثل تازی کتون چیتون و پرند جانورون وغیرہ کے دردولت پر جاکر مکمل ہوگیا اتنے مین شاہزادہ برآمد ہوا اور وہان محل سے صدائے بسم اللہ بلند کی ہر سردار یہ صدا سنکر آداب دست بستہ سے ایستادہ ہوگیا شاہزادہ کے برآمد ہوتے ہی ہر سردار مجرا و کورنش بجا لایا شاہزادہ عالی تبار سلام ہر ایک کا لیتا ہوا طرف سمند تیزگام کے بڑھا اور سوار ہوکر دروازہ شہرپناہ کی جانب روانہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوکر عقب مین شاہزادہ کے چلے جو سردار کہ مقرر تھے وہ دہنے بائین گھوڑے بڑھا کر آگے بڑھے اور باقی پس پشت روانہ ہوئے بعد انکے سوارون کے پرے کے پرے غول کے غول خاص بردارون کے چلے ان سب کے بعد سامان شکار بھی روانہ ہوا یہان تک کہ شہر سے باہر آئے اور رخ طرف صحرا کے کیا بعد تھوڑے عرصہ کے ایک صحرائے پربہار مین پہونچے کہ جہان کوسون سبزہ زار تھا اور کوئی جگہ خالی از سبزہ نہ تھی بہت با فضا صحرا تھا ہر جگہ چشمہ جاری جھیلین اور نہرین تھین اشجار بہت عمدہ اور بہت با ثمر تھے اور ہر طرف صحرا کے ہزارہا جانوران شکاری از قسم چرند پرند موجود تھے درختون پر بعض بیٹھے ہوئے تھے مثل قمریون کبوتر وغیرہ کے بعض زمین پر چگتے رہتے تھے مثل کبک وغیرہ کے اور بعضے کنارے چشمون کے تھے مثل مرغ آبی وغیرہ کے اور اسی طرح جانوران چرند بھی چرائی مین مصروف تھے مثل نیلگاؤ و چیتل و بارہ سنگے اور ہزارہا پرندون کو دیکھا کہ وہ چرائی مین مشغول ہین اور بعض چارون طرف چوکڑیان بھرتے وحشتین کرتے پھرتے ہین یہ رنگ دیکھکر شاہزادے نے پہلے پرندون کا شکار کیا اور بعد چرندون کی طرف متوجہ ہوئے ہزارون نیلگاؤ و چیتل و بارہ سنگے وغیرہ شکار کیے اور یہ اشعار پڑھے اشعار

وہ کرنے لگے جا کے صید افگنی	درندون پرندون پہ تھی آ بنی	کیے صید اس درجہ گور و گوزن
کہ میران گردون مین ہو جنکا وزن	بہت شیر مارے بہت فیل مست	ہوئے گرگ ان زور بازو سے پست

وہ کھیلا کیا دوپہر تک شکار | ہوا جس گھڑی وقت نصف النہار | شاہزادے نے سرداروں سے

فرمایا کہ لیجیے آج تو پہر بھی ہو گیا کہ وقت دوپہر کا آگیا ہے مگر دل شکار سے سیر نہیں ہوا ہے کچھ ایسی خوب بھی نہیں ہے اور ابھی تک کوئی ہرن شکار نہیں کیا ہے سوائے درندوں کے لہذا آؤ چلو کچھ ہرن بھی شکار کر لیں اُنھوں نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک ہو ہمیں عذر کیا ہے صرف آپ کی تکلیف کا خیال ہے شاہزادے نے فرمایا کہ مجھے کچھ تکلیف نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو میرے شوق کی چیز ہے میں شکار کو بہت دوست رکھتا ہوں یہ فرما کر صید افگنی میں مشغول ہوا اور گھوڑے کی باگ اٹھا کر ہرنوں کے شکار کو چلا آگے بڑھکر دیکھا کہ کچھ ہرن ایک کھیت میں غول باندھے ہوئے بیٹھے ہیں اور کچھ کھڑے ہیں سرداروں بھی تیر چلہ کمان میں پیوستہ کیے اور گھوڑوں کو اُٹھایا یہاں جو ہرنوں کے کان میں آواز سم اسپان کی کی آئی تو کان کھڑے کیے اور چاروں طرف دیکھنے لگے کہ یکایک اُنکو ایک طرف جو گھوڑے وغیرہ نظر آئے فوراً چوکڑیاں اور جستیں بھر بھر کے ایک طرف کو روانہ ہوئے ان سب نے بھی گھوڑے اُٹھائے اور عقب میں چلے تھوڑی دور جا کر ایک ایک ہرن سب نے شکار کر لیا اور شکار بند سے باندھ کر چلے اور آگے بڑھ کر ایک ہرن شاہزادے نے بھی شکار کیا اور گھوڑے سے اُتر کر بقربانی پہونچایا اور اس انتظار میں ٹھہرے کہ اور سردار آلیں تو چلیں اتنے میں سب سردار آگئے شاہزادے کو دیکھکر سب گھوڑوں پر سے اُتر پڑے شاہزادے نے فرمایا کہ بس اب واپس چلو اور اپنے مقام پر پہونچکر شکار کے کباب بنوائیں سبھوں نے کہا بہت بہتر اور شاہزادے کے ہرن کو ایک سردار نے شکار بند میں باندھا شاہزادہ گھوڑے پر سوار ہوکر طرف اپنے لشکر کے چلا ادھر جب شاہزادہ شکار کو تشریف لے گیا تھا تو بعد تشریف لیجانے شاہزادہ کے اہلکاروں نے یہاں اُس مقام پر خیمہ وغیرہ برپا کیے اس خیال سے کہ جب شاہزادہ شکار کھیل کر تشریف لائے گا تو کہاں قیام کریگا یہاں سب سامان اتنے عرصہ میں درست ہو گیا تھا کہ شاہزادہ مع اپنے سرداروں کے گھوڑے ڈالے ہوئے تشریف لایا اور گھوڑے سے اُتر کر داخل خیمہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکبوں سے اُترا اور داخل خیمہ ہوا شاہزادہ یہاں آکر ایک مسند زرنگار پر متمکن ہوا کہ سب سردار بھی آگئے اور سب اپنے اپنے قرینے سے بیٹھنے لگے اُدھر لوگوں نے گھوڑوں پر سے شکار کو کھولکر داروغہ باورچی خانہ کے سپرد کیا اُسنے کباب پکانے کا بند و بست کیا یہاں تک کہ کباب درست کر کے قابوں میں لگا کر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے بخوشی نوش فرمائے اور سرداروں سے ارشاد کیا کہ اب ہم یہاں پندرہ روز تک شکار میں مشغول رہینگے اور اگر دل لگ گیا تو شاید اور عرصہ ہو جاوے لہذا کچھ طایفے شہر سے بُلالو اور دو ایک ساقی بچے اور کسیقدر شراب بھی طلب کر لو کیونکہ جب شکار سے فراغت ہوگی تو خالی دل گھبرائیگا گانا سُنا کرینگے اور بادہ پیمائی کرینگے کیونکہ بعد عرصہ دراز کے یہ دن نصیب ہوئے ہیں ورنہ سوائے جنگ و پیکار کے کچھ کام نہ تھا اب تو کچھ دنوں دل کو بہلالیں نہیں معلوم آیندہ کیا ہو کیا نہو سرداروں نے عرض کیا کہ یہ رائے آپ کی بہت خوب ہے اُسیوقت چوبدار کو طلب کر کے حکم شاہزادے کا سنایا وہ بجا لاکر فوراً طرف شہر کے روانہ ہوا یہاں شاہزادے نے سرداروں سے فرمایا کہ بہت دنوں سے کچھ حال لشکر صاحبقرانی کا نہیں معلوم ہوا کہ کہاں ہے اور نہ بھائی حمزہ کی

کچھ کیفیت معلوم ہوئی اُن دنون مین زبانی چند مسافرون کے معلوم ہوا تھا کہ لشکر صاحبقرانی طلسم آئینہ مین ہی اور وہان جنگ و جدل ہو رہی ہی بعد اُسکے پرچۂ اخبار سے یہ ثابت ہوا تھا کہ طلسم آئینہ فتح ہو گیا اور اب ارادہ صاحبقران کا طرف خانۂ کعبہ کے تشریف لیجانے کا ہی پھر جب کچھ حال نہین معلوم ہوا اور نہ کچھ حال اخبار نویس نے لکھا بھول گئے کہدیتے کہ اگر اخبار آیا ہو تو وہ لیتے آنا شاید کچھ حال لکھا ہو خیر پھر دیکھا جائیگا کیونکہ شہر مین تو دو ایک آدمی روز جایا کرینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر چوبدار داخل شہر ہوا اور داروغۂ ارباب نشاط کو یون حکم پہونچایا کہ شاہزادۂ عالم نے چند طائفے خوش گلو شکارگاہ مین طلب فرمائے ہین جلد لیکر روانہ ہو وہ یہ حکم پہونچا کر میخانہ کی طرف روانہ ہوا اور داروغۂ میخانہ کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کیا اور کہا کہ چند شیشے شراب طہورا کے اور دو ایک ساقی نیچے ہمراہ لیکر طرف صیدگاہ کے جاؤ کیونکہ تمھاری طلبی ہی یہ کہکر فوراً وہان سے اپنے گھر کی طرف آیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر اُسنے قصد کیا کہ چلون کہ یہ خیال آیا کہ چلکر دربار کی تو خبر لون کہ وہان کیا ہو رہا ہی فوراً وہان سے دربار مین آیا یہان کیا دیکھا کہ بادشاہ تخت حکومت پر بیٹھے ہین اور سب سردار اپنے اپنے مقام پر متمکن ہین اور دنگل شاہزادہ پر غاشیہ پڑا ہوا ہی بلکہ جو سردار کہ شاہزادے کے ہمراہ گئے ہین اُنکے دنگلون پر بھی غاشیے پڑے ہوئے ہین بادشاہ سپہ‌ہائے فرنگی نے جو اُس چوبدار کو دیکھا تو فرمایا کہ تو یہان کہان کیا شاہزادہ تشریف لاتا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی نہین شاہزادے تو صیدگاہ مین تشریف فرما ہین اور یہ اُنکا قصد ہی کہ ابھی کچھ دنون وہان قیام فرمائین لہذا مجکو اسواسطے یہان روانہ کیا ہی کہ تو جاکر چند طائفے اور ساقی نیچے و چند شیشے شراب کے لے آئین بموجب حکم کے آیا اور حکم شاہی داروغہ میخانہ و ارباب نشاط کو دیکر قصد کیا کہ شہزادے کی خدمت مین جاؤن پھر خیال آیا کہ شاید شاہزادے کچھ دربار کا حال دریافت فرمائین تو مین کیا بیان کرونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ دربار مین بھی حاضر ہو کر کیفیت دیکھ لو اسوجہ سے حاضر ہوا بادشاہ نے جواب دیا کہ تو اب کہان جائیگا اور کب شاہزادے کے پاس جائیگا اُسنے عرض کیا کہ غلام ابھی خدمت والا مین جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا تو یہ اخبار لیتا جا اور وزیر سے فرمایا کہ اسکو پرچہ اخبار دیدو کہ یہ لیجائے کیونکہ اُسمین کچھ حال لشکر صاحبقران کا تحریر ہی کیونکہ شاہزادے کو فکر تھی کہ نہین معلوم کہ لشکر صاحبقران کی کیا کیفیت ہی اُنکو ضرور یہ پرچۂ اخبار بھیجا جانا چاہیے اور اسمین ایسی ایسی خبرین تحریر ہین کہ جنکے پڑھنے سے شاہزادہ بہت خوش ہوگا یہ سنکر وہ پرچۂ اخبار وزیر نے بحکم بادشاہ چوبدار کو دیا وہ قواعد شاہی بجا لاکر روانہ ہوا ادھر داروغۂ ارباب نشاط چند طائفے خوش گلو نازک اندام ہمراہ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا اسی طرح داروغۂ میخانہ بھی چند شیشے شراب طہورا کے اور ساقیان گلبدن و سیمین تن ہمراہ لیکر چلا یہانتک کہ سب سامان وہان پہونچ گیا کہ اس عرصہ مین وہ چوبدار بھی پہونچا اور حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ جو کچھ حکم شاہی صادر ہوا تھا غلام بجا لایا سب سامان حاضر ہی اور وہ پرچۂ اخبار بھی پیش کیا شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ خادم اُن سب کو حکم والا پہونچا کر دربار مین گیا تھا کہ کچھ حال وہان کا بھی دریافت کرلون شاید حضور دریافت کرین جب وہان پہونچا تو بادشاہ نے حال دریافت کیا اور فرمایا کہ کہا شاہزادے صاحب تشریف لاتے ہین مین نے کل کیفیت عرض کی تب شاہ نے وزیر سے فرمایا کہ پرچۂ اخبار شاہزادے کو بھیجدو کیونکہ وہ کیفیت لشکر صاحبقران کے بہت جویان رہتے تھے اور فکر مند تھے اسمین کچھ حال تحریر ہی دیر نے

وہ پرچہ مجکو دیا مین لیکر حاضر خدمت ہوا شاہزادے نے خوش ہوکر اس خدمت کے صلہ مین اُسکو انعام مرحمت فرمایا
وہ آداب شاہی بجالایا اور شاہزادے نے پرچۂ اخبار پڑھنا شروع کیا اسمین کل خبرین تحریر تھین یعنے
فتح ہونا طلسم آئینہ کا اور قتل ہونا زمرد ثانی و تورج کا فساد ہونا بدیع الملک اور رستم ثانی مین باعث
قتل تورج کے اور رفع ملال کرنا صاحبقران کا اور صاحبقران کا سبب شاہزادونکا عقد کرنا
جانا صاحبقران کا طرف خانہ کعبہ کے مع ایک سو چالیس سردارون کے اور صاحبقران کرنا
بدیع الملک کو اور بدیع الملک کا خزانۂ طلسمی حاصل کرکے کوچ کرنا طرف ایوان نہ طاق کے
اور دشت بہار افزا مین پہونچکر جشن تخت نشینی دارا ابن جمشید کرنا یہ سب تحریر تھا شاہزادہ یہ دیکھکر
متوجہ ہوا اپنے سردارون کی طرف اور فرمایا کہ لشکر صاحبقران مین بڑا انقلاب ہوگیا اور ایسا انقلاب
ہوا کہ جس سے مجھے خوف ہی کہ کہین آپس مین جنگ و جدال کی نوبت نہ آئے کیونکہ طلسم آئینہ فتح ہوا
اور زمرد ثانی و تورج قتل ہوئے بعد اس واقعہ کے صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارونکے
خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے یہانتک تو کوئی امر فساد کا نہ تھا مگر یہ غضب کیا صاحبقران ثانی نے کہ
بدیع الملک کو صاحبقران کیا یہ امر بھائی صاحب کو نہایت گران گذرا ہوگا مگر اُسوقت تو بھائی صاحب
بسبب ادب صاحبقران کے دم بخود ہورہے ہونگے بعد کو اسکا ضرور فساد کرینگے کیونکہ ہمیشہ سے
اُنکے اور بدیع الملک کے چشمک چلی آتی ہی اور یہ دونون صاحب ہمیشہ ایک دوسرے کی
ضد مین بڑے بڑے کار نمایان کرتے آئے ہین کبھی نہ وہ کم رہے نہ یہ پھر کیا سبب تھا کہ صاحبقران
ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہم تو اسی وجہ سے لشکر سے چلے آئے کہ وہان سوا اسے
دست راستیون کے اور کسیکی قدر و منزلت نہین ہی اگر دست چپی کچھ بھی کار نمایان کرین تو کچھ نہین
کیا جہان دست راستیون مین ایک ادنی بھی کام کیا تو بہت کچھ کیا اور بھلا بدیع الملک دست چپیون کا
کیا مقابلہ کرسکتے ہین یہ جو کچھ اُنکو نصیب ہی دو وجہون سے ہی ایک تو یہ کہ صاحبقران بہت کچھ عزت
کرتے ہین دوسرے تحفہ جات اگر یہ دونون نہوتے تو ہم دیکھتے کہ کس طرح ہم لوگون سے برابر رہتے ہملوگ
تو صرف قوت بازو پر کام کرتے ہین اور کسی مقام پر خوف نہین کرتے ہین اور ہمیشہ ہمارے والد بزرگوار
جد عالی مقدار ناراض اور بشاکی رہے چنانچہ ایسے ہی ایسے امرون سے مین لشکر سے چلا آیا ہون مگر نہین معلوم
بھائی صاحب کو کیا خیال ہے جو لشکر سے علیحدہ نہین ہوجاتے ہین اُنکی عقل سے بعید ہی یقین ہی کہ اب کچھ نہ کچھ
فساد ہو خیر دیکھا جائیگا مگر بڑی خرابی ہوئی دشمنون کی بنے گی وہ یہ فساد دیکھکر واسطے مقابلہ کے موجود ہوجائینگے
یہان آپس مین جنگ و جدل ہوگی اُنکو کون جواب دیگا وہ دباؤ ڈالینگے یہ تو اچھا نہین کیا صاحبقران ثانی
نے اُنکو سب کو ایک نظر سے دیکھتا تھا ایک کو دوسرے پر فوق نہ دیتا تھا مگر نہ معلوم اُسوقت کیا خیال تھا
وہ تو ایسے نہین ہین کہ انجام کا خیال نہ کرین بغیر سمجھے بوجھے کوئی امر کرین مجکو اُسوقت سے بڑا استعجاب ہی مگر
یہی خیال آتا ہی کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ آپ کچھ تردد نفرمائین صاحبقران
نے تو کوئی ایسا بندوبست کرلیا ہوگا کہ آپس مین فساد نہو جب تو یہ امر کیا ہوگا کیونکہ وہ خود آپکے بھائی صاحب
کے فراج سے واقف ہین یقین ہی کہ صاحبقران ثانی نے آپ کے بھائی صاحب سے بھی کہکر یہ کام
کیا ہوگا اور اُنھون نے بھی منظور کرلیا ہوگا اسوجہ سے حکم صاحبقران کے پابند ہین شاہزادے

نے جواب دیا کہ یہ تو سچ ہی مگر یہ بھی تو پرچۂ اخبار مین لکھا ہی کہ بابت قتل تورج کے بدیع الملک اور بہاء حفصا حبیب مین نوبت فساد آگئی تھی اگر صاحبقران نہ آجاتے تو اُسی روز فساد ہو گیا تھا مگر صاحبقران نے کسیمین رفع شر کرادی اُسکے بعد یہ امر وقوع مین آیا اُس سے اور زیادہ مجکو خوف ہی جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا اب کچھ ناچ و گانا ہو ایک ایک دو دو جام شراب طہورا کے چلین کیونکہ اس اخبار کے پڑھنے سے طبیعت کلفت ہو گئی ہی یہ کلفتگی دور ہو دل مسرور ہو یہ حکم جو فرمایا فوراً ساقی جام و شیشہ لیکر حاضر ہوا اور جام مے ارغوانی بھر کر سامنے شاہزادے کے پیش کیا شاہزادے نے بیک جرعہ پی لیا اتبوا اُسنے دورا باندھ دیا جام چلنے لگا اتنے مین مطربہ مع ساز و سامان کے آئی باشارۂ شاہزادہ ناچنے پر مستعد ہوئی مپشواز پہنی ادھر سپردائیون نے ساز ملائے اُسنے گت شروع کی خوب ناچی بعد ناچنے کے ایک غزل گانا شروع کی

غزل

تنگ آئے ہین بہت عشق کی افتادون سے
تنگ آئے ہین بہت اب تری بیدادون سے
ظلم تو یہ ہی سمجھتے ہین اسے بھی شکوہ
کہ رہے ہین وہ مرے قتل کو جلادون سے
ضبط کہتا ہی کرو شوق سے غل ہی تو سفت

دل سنبھالا نہین جاتا ترے ناشادون سے
بوسۂ رخ ہوئے حاصل نہ ہوا وصل نصیب
حال دل اپنا کہین کیا ستم ایجادون سے
آپ کیا جانیے ای حضرت ناصح یہ مذاق
دل پردرد کو تسکین ہو جو فریادون سے

گھٹ گئے ای چرخ جفاکار نکل جائیگا دم
کام اپنا کوئی نکلا نہ پریزادون سے
لیجیے ذقن کی لذت سے بھی محروم رہا
لو چھٹے غم کا مزا عشق کے ناشادون سے

بعد غزل کے پھر گت ناچی یہانتک کہ وقت آرام کا آگیا شاہزادہ مقام آرام گاہ پر تشریف لیگیا اور آرام فرمایا صبح کو بیدار ہو کر نماز پڑھی ہمراہ سرداروں کے شکار کو تشریف لیگیا بعد صید افگنی کے پھر خیمہ مین تشریف لایا موافق کل کے آج بھی ناچ گانا ہونے لگا انکو مشغول صید و شکار و عیش و عشرت رکھا جاتا ہی اب دیکھیے انکا کبحال تحریر ہو لہذا یہ قصہ بیان موقوف کیا جاتا ہی دوسرا فسانہ بطرز جدید شروع ہوتا ہی۔

شمہ حال اُس پہلوان کا تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژنگ بن زمرد تانی کی طرف سے خانۂ کعبہ کو مع لشکر کے کوچ کر کے چلا تھا و متفرق حال متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

کہان ہی تو ای ساقی روزگار
مجھے بھی عطا کر یہی دلپسند
بہار آئی ساقی وہ دے جام نور
کہ زاہد بھی ہوا جسکا شائق مدام
نہ کر دیر ای ساقی بے نظیر
کہ جس مے سے شرمندہ ہو آفتاب

لیا لب پلا جام مے خوشگوار
گلابی پلا پھول سے خوشگوار
کہ ہو غنچۂ دل کو ہردم سرور
مجھے چاہیے وہ مے خوشگوار
لگا مونہ سے جام مے دلپذیر
مجھے دے تو وہ بادۂ سرخ فام

صدا ایسی قلقل کی ہو یان بلند
کہ ہو باغ مینا و مے بہر بار
پلا دے وہ جام مے لالہ فام
کہ ہو دور گردون بھی جس پر نثار
اُسیکا ہون مشتاق مین دل کباب
نظر آئے مضمون رنگین تمام

بیت توسن کلک بادیہ پیما یون ہی راہ سخن کو طی کرنا عبارت آرایان دشت نوردی سخنوری و سلسلہ بندان تقریر مسلسل گوہر مضامین دلیری اس داستان خجستہ بیان کو صفحۂ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم کو یاد ہو گا کہ ارژنگ بن زمرد نے بصلاح سختگان بن نخنگان مجنون فیلبان کو مع اسّی ہزار سواران جرار کے طرف خانۂ کعبہ کے روانہ کیا تھا اور کہدیا تھا کہ تو راہ ہی سے تسخیر ممالک کرتا ہوا جانا اور صاحبقران سے خانۂ کعبہ مین مقابلہ کرنا اور اُنکو قتل یا زیر کرنا اب حال اُسکا بیان اور تحریر ہوتا ہی کہ وہ پہلوان مع سپاہ کے کوچ اور مقام کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ

کہ دور سے ایک اُسکو سیاہی معلوم ہوئی اسنے سرداروں سے کہا کہ نہین معلوم یہ سیاہی کیسی ہی ذرا اسکو دیکھنا چاہیے یہ کہکر اور آگے کو روانہ ہوا جب بہت قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک شہر ہی اور اُس شہر کی شہر پناہ ہی اُسیکی دیوار کی سیاہی ہی اور وہ دیوار اسقدر سیاہ تھی کہ ثابت ہوتا تھا کہ سنگ موسیٰ کی بنی ہوئی ہی مخمور فیل پیکر نے سرداروں سے کہا کہ دیکھا تمنے وہ جو سیاہی دور سے نظر آتی تھی وہ اسی دیوار کی تھی نہین معلوم یہ شہر کسکے قبضہ مین ہی اور حاکم کا یہان کے کیا نام ہی اور کیا مذہب ہی اور اس شہر کا کیا نام ہی لوگون نے جواب دیا کہ جاسوس روانہ کرکے دریافت فرمالیجیے پھر آگے بڑھیے اُسنے جواب دیا کہ اچھا چلو یہانتک کہ شہر پناہ کے سامنے چلکر خیمہ زن ہوا اور ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کرین اگر یہ شہر اہل اسلام کے قبضہ مین ہو تو پہلے انسے مقابلہ کرکے اس شہر پر قبضہ کرین بعدہ یہان سے کوچ کرکے اور جو شہر اسلام آباد ہین اُنکو تباہ اور برباد کرتے ہوئے خانۂ کعبہ پر چلین اور اگر بادشاہ یہان کا مسلمان نہو اور کوئی مذہب رکھتا ہو تو اُس سے مقابلہ کرکے اُسکو بھی اپنے مذہب مین لائین اور ہمراہ لیکر اسکو چلین اگر مذہب زمرد پرستی رکھتا ہو تو پھر اپنے ہمراہ ملے لین یہ کہکر طرف شہر پناہ کے چلے اور کسی طرف کا رخ نکیا جب اُسطرف پہونچے تو یہ دیکھا کہ اُس جانب شہر کے ایک بہت بڑا پھاٹک لگا ہی مگر وہ بھی سیاہ ہی انھون نے سامنے اُسکے میدان وسیع دیکھکر اور فاصلہ دیکر کہ شاید جنگ ہو قیام کرنے کا بندوبست کیا اور ہرکارون کو واسطے خبر اندرون شہر کے روانہ کیا ہرکارے تو اُسطرف کو چلے ادھر بحکم مخمور فیل پیکر خیمہ وغیرہ آراستہ کرنے کا انتظام کیا گیا یہانتک کہ بارگاہین وخیمہ وغیرہ استادہ ہوئے اور لشکر اُترنے لگا پہلوان دوران مخمور فیل پیکر کی بارگاہ جب استادہ ہو چکی تو وہ گھوڑے سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا اور تمام سردار بھی ہمراہ داخل ہوئے اور دنگل اور کرسیون پر بیٹھنے لگے ادھر تمام لشکر اُترا اور خیمہ سردارون کے استادہ ہونے لگے یہانتک کہ تھوڑے عرصہ مین سب خیمے استادہ ہو گئے اور لشکر کی بازارین آراستہ ہو گئین یہان تو یہ انتظام ہو رہا ہی اُدھر ہرکارے داخل شہر ہوئے اور تماشا شہر کا دیکھتے ہوئے چلے شہر کو بہت آباد پایا ہر جگہ مجمع اہل شہر کا دیکھا رعایا کو شاد پایا مگر ہر گلی کوچے مین عمارت سب سیاہ تھی یہ دیکھتے ہوئے دارالعمارہ تک گئے ایک جگہ مجمع لوگونکا دیکھا اس مجمع مین جاکر ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس شہر کا کیا نام ہی اور یہان کے شہریار کا کیا لقب ہی اور مذہب اور ملت کیا ہی اُس شخص نے اسکو سر سے پیر تک بہ نظر غور دیکھا اور کہا کہ کیا آپ یہان کے باشندے نہین ہین کسی اور ملک کے رہنے والے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان ہم یہانکے رہنے والے نہین ہین بلکہ مسافر ہین اُس شخص نے جواب دیا کہ اس شہر کو قلعہ سیاہ تاب کہتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ آباد کیا ہوا بادشاہ سیاہ تاب کج گردن کا ہی اور اُسکے وسط مین ایک قلعہ ہی کہ وہ ہمیشہ سے ہی اور سنگ سیاہ کا ہی اور اسمین بادشاہ سیاہ تاب کج گردن رہتے ہین مگر جب سے کہ اُنھون نے انتقال کیا اور ہمارے شہریار سیہ پوش کج گردن جو اُنکے پوتے ہین مالک وحاکم ہوئے اُنھون نے اُس قلعہ کا رہنا چھوڑ دیا اور یہ شہر گرد اُس قلعہ کے آباد کیا مگر نام سے قلعہ سیاہ تاب کے مشہور کیا کیونکہ قلعہ کے گرد واقع ہے مذہب اُنکا ہمیشہ سے زمرد پرستی ہی کیونکہ یہی مذہب اُنکے آبا و اجداد کا تھا یہان کے باشندے سب زمرد پرست ہین اور بادشاہ بڑا جری اور بہادر نہایت منصف وعادل ہی

اور آسکے دو سپہ سالار ہین کہ جنکے قبضہ مین تمام لشکر ہی اُن ہرکارون نے پوچھا کہ بادشاہ کے پاس سپاہ و لشکر کسقدر ہوگا اُسنے جواب دیا کہ بادشاہ کے پاس لشکریون تو بہت ہی کیونکہ کل رعایا و قلعہ و شہر سب قواعد دان ہین مگر ہمہ وقت جو لشکر کہ موجود رہتا ہی اور کہین جنگ پر جاتا ہی تو وہ لشکر قریب چھ لاکھ اسّی ہزار کے ہوگا کہ جنمین ایک ایک جوان رستم وقت اور افراسیاب دوران ہی آج تک ہمارے بادشاہ کے شہر پر کوئی غنیم نہین آیا ہی اور جسکی مدد کو یہ لشکر گیا وہان سے فتح حاصل کرکے آیا ابھی چند روز کا زمانہ ہوا کہ یہ لشکر مدد کو سبز پوش کج گردن کی جو کہ بھائی ہین شہنشاہ کے اور خراج گذار بھی ہین شہر مینا کو گیا تھا آنکے اوپر کوئی غنیم چڑھ آیا تھا اُنکی خواہش کے موافق بادشاہ نے یہان سے فوج روانہ کی تھی وہ جاکر مقابلہ کرکے فتحیاب ہوئی اور اُس غنیم کو شکست دیکر واپس آئی ہمارے بادشاہ کا اکثر ارادہ ہوا کہ واسطے مدد خداوند کے جائین مگر چند در چند وجہون سے نہین گئے کہ جسکی ہمکو خبر نہین ہی اُن ہرکارون نے دریافت کیا کہ سپہ سالارون کا کیا نام ہی اُسنے جواب دیا کہ ایک کا نام قہار فیل زور گرگذن پیشانی ہی اور یہ سپہ سالار ہی دست راست کا مگر بڑا بہادر اور شجاع ہی اُسکے نام سے تمام بہادران زمانہ کانپتے ہین یہ اکیلا ہزارون سے جنگ کرتا ہی اور دوسرے کا نام ببران شیر زور دیو پیکر ہی یہ ہمیشہ شیر سے زور کیا کرتا ہی اور اُسکی کلائیون کو توڑ ڈالتا ہی ہمیشہ زندہ شیر جنگل سے گرفتار کرلاتا ہی اور یہ بھی تنہا ہزارون سے مقابلہ کیا کرتا ہی اسکے بھی نام سے تمام زور آوران روے زمین کانپتے ہین اور لرزتے ہین یہ دست چپ کا سپہ سالار ہی ہمارے بادشاہ کے جو وزیر نیک تدبیر ہین یہ دونون اُنکے فرزند رشید و سعید ہین اور وزیر صاحب خود بھی بڑے جری ہین اور زمانہ سابق مین وہ بادشاہ سپہ تاب کج گردن کے سپہ سالار تھے جب سے ضعیف ہوگئے ہمارے بادشاہ نے اُنکو اپنا وزیر مقرر کیا اور عہدہ وزارت اُنکو عنایت فرمایا یہ کام بھی وہ بہت دانائی اور ہوشیاری اور عقلمندی سے سرانجام دیتے ہین گویا بادشاہ کی عقل ہین بادشاہ بغیر اُنکی راے کے کوئی کام نہین کرتے ہین اُن جاسون نے پوچھا کہ وزیر صاحب کا کیا نام ہی اور بادشاہ کے کوئی اولاد بھی ہی اُس شخص نے جواب دیا کہ وزیر صاحب کا نام صمصام زور آور عقرب پیشانی ہی اور بادشاہ کے ایک فرزند ہین کہ جنکو بادشاہ نے ولیعہد کردیا ہی اور وہ بڑے زور آور پہلوان اور کمال جری اور دلاور ہین کہ سب اُنکے ماتحت ہین اور اکثر فیلان مست کو کہ جو جنگل سے گرفتار ہوکر آتے ہین فوراً اُنکو ایک ضرب مشت سے مار ڈالتے ہین ایک کی تو کچھ حقیقت ہی نہین ہی بلکہ دو دو کو ایک ہی ضرب سے ہلاک کرتے ہین اور اکثر اُنکو اٹھاکر بقوت بازو زمین پر مارتے ہین کہ وہ ہلاک ہوجاتے ہین اُنکو یہانکے باشندے رستم قلعہ سپہ تاب کہتے ہین اور اصل نام اُنکا شاہزادہ مہران کج گردن ہی اور چشم بددور وہ شاہزادہ ایسا خوبصورت ہی کہ آج تک ہمنے ایسا حسین آدمی نہین دیکھا وہ مانند آفتاب کے روشن ہی اور شاہزادے کو اسقدر شوق سپہ گری ہی کہ دن رات سوا شغل سپہ گری اور کثرت وغیرہ کے کچھ کام نہین ہی صرف دربار کے وقت تو دربار مین تشریف لاتے ہین ورنہ دن رات قلعہ سپہ تاب مین ایک میدان وسیع کے گرد چار دیواری بنوائی ہی اور اُسمین ایک بارہ دری عمدہ بنوائی ہی اور اُسکو آراستہ کیا ہی

وہین رات و دن تشریف رکھتے ہین اور یہ دونون سپہ سالار بھی اُنکے پاس رہتے ہین اور زد و رد کثرت ہوا کرتی ہی پھر اُن ہرکارون نے پوچھا کہ یہ بھی معلوم ہی کہ ان صاحبون کو کج گردن کیون کہتے ہین اُسنے جواب دیا کہ سیہ تاب کج گردن جو کہ اُنکے جد اعلے تھے اُنکی گردن مین کجی واقع ہوگئی تھی اُس سبب سے وہ کج گردن کے نام سے مشہور ہوگئے تھے اب جو اُنکے خاندان مین پیدا ہوتا ہی اور یہان کا بادشاہ ہوتا ہی وہ لقب کج گردن سے مشہور ہوتا ہی یہی وجہ ہی کہ سلاطین مین لفظ کج گردن موجود ہی باوجودیکہ انکی گردنین کج نہین ہین چونکہ لقب ہوگیا ہی اس سبب سے اسی نام سے مشہور ہین اور ہمارے بادشاہ ہمیشہ سیہ پوش رہتے ہین اس سبب سے اُنکو شہریار سیہ پوش کج گردن کہتے ہین ورنہ اصلی نام اُنکا شہنشاہ مہراُن کج گردن ہی یہ سب حال جب دریافت ہوگیا تو اُن ہرکارون نے استفسار کیا کہ یہان کوئی سراے بھی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہان بہت سی کاروان سرائین ہین جہان آپ لوگونکا جی چاہے فروکش ہو جیے اُس سے اُنھون نے پوچھا کہ کیا آپ بھی ملازم شاہی ہین اُسنے جواب دیا کہ مین تو ملازم شاہی نہین ہون ہان مگر باشندہ ہون یہ سُنکر اُنھون نے کہا کہ اب ہم جاتے ہین سراے دریافت کرکے وہان مقیم ہونگے یہ کہکر وہ ایک طرف کو روانہ ہوے اور یہ شخص اپنے مکان کو گیا یہ سیر کرتے ہوئے بیرون شہر آئے یہان آکر جو دیکھا تو سب لشکر اُتر چکا ہی اور پہلوان جہان مخمور فیل پیکر داخل بارگاہ ہو چکا ہی ہرکارے بھی بارگاہ مین آئے اور قواعد شاہی بجا لاکے اور عرض کیا کہ غلام مفصل حال دریافت کر آئے اُسنے حکم دیا کہ بیان کرو ہرکارون نے کل کیفیت جو کہ اُس شخص سے سنی تھی حرف بحرف سامنے مخمور فیل پیکر اپنے سردار کے بیان کی جب اُسنے یہ سنا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی اور تمام شہر زمرد پرست ہی بہت خوش ہوا اور یہ بھی سُنا کہ چھ لاکھ اسّی ہزار سوار و پیادون کا افسر ہی اور سپہ سالار بھی بہت زبردست ہی اور شاہزادہ شہر بھی بہت جری اور بہادر ہی یہ سُنکر دل مین خیال کیا کہ انکو نامہ لکھکر مدد طلب کرو کیونکہ خداوند نے تو میرے ساتھ سپاہ بہت کم کی ہی اور مقابلہ ایسے شخص سے ہی اور یہ بھی حکم ہی کہ اور شہرون پر بھی قبضہ کرتے جانا جو کہ اسلام آباد ہون پھر اگر کہین کہ مقابلہ پڑگیا اور فوج کام آئی تو فوج اور بھی کم ہو جائیگی پھر مدد اُنسے طلب کرنا پڑے گی اور یہ ممکن نہین مسلمانون سے بغیر جنگ و جدال کے ملک ہاتھ آسکے یہ خیال بالکل ناقص ہی بہتر یہ ہوگا کہ اس بادشاہ سے یہان کے کچھ سپاہ واسطے مدد کے طلب کرون یہ خیال کرکے اپنے ہمراہ کے سردارون سے بیان کیا اور کہا کہ اسمین تمھاری کیا راے ہی اُنھون نے جواب دیا کہ بہتر تو ہوگا کہ آپ اُنکو بذریعہ نامے کے اپنے آنے کی اطلاع دین اور فوج واسطے مدد کے طلب فرمائین اُسنے جواب دیا کہ کل صبح کو مین نامہ تحریر کرونگا دیکھون کیا جواب آتا ہی وہ یہ کہکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے وہ اُٹھکر اُس خیمہ مین گیا جو کہ واسطے آرام کے مقرر ہوا تھا کیونکہ لشکر کے اُترنے اور بارگاہ وغیرہ کے برپا ہونے مین سہ پہر ہوگیا تھا اور بعد اُسکے اُسنے ہرکارون کا انتظار کیا اور جب ہرکارے آئے تو شام کا وقت قریب تھا ہرکارون سے سب حال دریافت کیا اور صلاح مشورہ کرنے مین پہر رات آگئی چونکہ کسل راہ اور تکلیف سفر سے طبیعت نہایت کسلمند ہو رہی تھی اس سبب سے اُٹھکر بہت جلد خیمہ آرام گاہ مین چلا گیا اور خوب آرام سے سویا اتنے مین صبح ہوگئی اور زمانہ شب کا برطرف ہوگیا اور خانہ شب سے صبح برامد ہوئی جھونکے نسیم بہار کے چلنے لگے اور مرغان خوش آواز اپنی اپنی نغمہ سرائی بلند کرنے لگے کہ اتنے مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور حوائج

ضروری سے فراغت کرکے اپنی بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اُٹھ اُٹھ کر آنے لگے جب سردار
آئے اور دربار جمع ہوچکا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر کو طلب کیا اور کہا کہ ایک نامہ شہنشاہ
سیہ پوش کج گردن کو اس مضمون کا تحریر کرو کہ آج شہنشاہ مین بموجب حکم ارژنگ بن
زمرد ثانی جو کہ ہمارے اور آپ کے خداوند ہین اور یہ اُنکے فرزند ہین چونکہ ہمارا آپ کا مذہب بھی
ایک ہی لہذا ہم امیدوار ہین کہ ہم تو بموجب حکم خداوند واسطے مقابلہ مسلمانان جاتے ہین اور
مقابلہ اُس شخص سے ہی جو کہ صاحبقران زمان مشہور ہی اور فوج خداوند نے ہمارے ہمراہ
بہت کم کی ہی صرف اسی ہزار سوار و پیادہ یکالشکر ہی اور یہ بھی حکم ہی کہ جو ملک درمیان راہ ہمکو
ملتے جائین اور اسلام آباد ہون اُنکو بھی فتح کرتے جانا یہانتک کہ خانہ کعبہ پر پہونچکر صاحبقران
سے مقابلہ کرنا جب مین آپ کے ملک کے قریب پہونچا اور دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ
بھی مذہب زمرد پرستی رکھتے ہین تو مین نے یہان قیام کیا اور یہ عریضہ آپکو تحریر کیا کہ اگر آپ
سے ہوسکے تو ہماری مدد کیجیے ہمکو کچھ فوج دیجیے کہ ہم مع اُس سپاہ کے واسطے مقابلہ اہل
اسلام کے جائین ہمین یہ خیال ہی اور اس سبب سے مدد طلب کرتے ہین کہ جسقدر فوج ہمارے
پاس ہی اگر مسلمانون سے کہین کسی شہر پہ مقابلہ ہوگیا اور جنگ کی نوبت آئی تو یہ فوج یقین ہی کہ
کچھ نہ کچھ کام آئیگی تو اور بھی کم ہوجائیگی اور یہ بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہی کہ مسلمان بغیر جنگ و
جدل ملک پر قبضہ دیدین پھر اُسوقت مجکو خداوند سے فوج طلب کرنا ہوگی جب تک وہ اور فوج
برائے کمک کے اسطرف روانہ فرمائینگے یہان دیر ہوگی لہذا آپ براہ مہربانی و پاس دینی
کرکے ہماری مدد فرمائیے کسواسطیکہ آجتک آپ نے کبھی خداوند کی مدد نہین کی یہانتک کہ
خداوند قتل ہوئے اور اُنکے فرزند زمرد ثانی نے بادشاہی اور خدائی کی اور وہ بھی دست اہل اسلام
سے قتل ہوئے اب اُنکے فرزند ارژنگ بن زمرد ثانی خدائی کرتے ہین آپ کے سوا
اور سب بادشاہون نے خداوندان گذشتہ کی مدد کی اور اب آپکو لازم و واجب ہی کہ جسطرح
ہوسکے آپ ہماری مدد کرین اور دل خداوند کا خوش کرین اور دوسرے یہ بھی آپ کو معلوم
ہو کہ ہم جس سے مقابلہ کرنے جاتے ہین وہ بڑے بہادر اور جری ہین اور اُنکی شمشیر زنی کے
سکے بڑے ہوئے ہین اور اُنکے ہاتھون سے ہمیشہ خداوندان گذشتہ عاجز رہے اور ملک ملک
پناہ لیتے پھرے اور قیطول خدائی برباد ہوگئے الیسون کے مقابلہ کو خداوند نے اسقدر قلیل
فوج میرے ہمراہ کی ہی اب مین آپ کے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ آپ میری مدد فرمائین
سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر ذہن مین نہین آتی ہی کیونکہ خداوند خود واسطے مقابلہ مسلمانان
اور واسطے مدد شاہان ایوان گنہ طاق کے طرف دشت بہار افزا کے تشریف لیگئے ہونگے
کسواسطیکہ اُنکا قصد تھا اب وہان سے بھی فوج نہین آسکتی ہی اور مین اُنکا سپہ سالار دست راست
ہون اگر مین آپکی تعریف کرونگا تو جو صدمہ اور رنج اُنکے دل مین اس بات کا ہے کہ اُنکے پاس
اسقدر سپاہ اور پہلوان تھے اور پھر انھون نے اگر ہماری مدد نہ کی اور ہمارے باپ دادا
کی بھی مدد نہ کی وہ سب برطرف ہوجائیگا اور اگر آپ ہماری مدد نفرمائیگا تو اور زیادہ ذل مین ملال
ہوگا اور پھر کوئی صورت صفائی کی نہوگی اس بات سے آپس مین صفائی ہوئی جاتی ہی اور ہمیشہ کو
صفائی رہیگی اور آپ کو یہ بھی خیال رہے کہ اگر صاحبقران کو قتل کیا یا زیر کرلیا تو تمام عالم مین

ہم لوگون کی بہادری کا شہرہ ہو جائیگا اور پھر تمام ملکون مین دین زمرد پرستی کا پھیل جائیگا
اور پھر کہین اہل اسلام کا نام بھی باقی نرہیگا آپ کے مدد کرنے سے کسقدر فائدے ہین گو کہ
مین اکیلا کافی ہون جہانتک ہوگا مین اُنکی مٹانے مین کوشش کرونگا اور میرا نام مخمور فیل پیکر نہین جو
صاحبقران کو نہ قتل کرون مگر یہ چاہتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو مدد وغیرہ ہمراہ لیلون کیونکہ مقابلہ
بہت بڑے شخص سے ہی اُسکے مقابلہ کے لیے جہانتک ہو سکے فوج کثیر ہو یہ مضمون لکھوا کر
اور لفافہ بند کر کے بدست عیار روانہ کیا اور کہا کہ زبانی بھی کہدینا اور بہت کچھ سمجھا دیا کہ بسبب
زبانی کہنا اور جہانتک ہو سکے مدد پر راضی کرنا اور فوج کے روانہ کرنے کا اقرار لے اپنا وہ عیار
تیز رفتار وہان سے طرف شہر سیہ تاب کے روانہ ہوا بعد روانہ ہونے اُس عیار کے مخمور فیل پیکر
نے سردارون سے کہا کہ دیکھیے اب کیا جواب آتا ہی اُنھون نے جواب دیا کہ یقین ہی کہ ضرور مدد کرینگے
یا خود آپ کے ہمراہ چلین گے یا فوج ہمراہ کرینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اور انتظار آمد
عیار کا تھا اُدھر عیار وہ نامہ لیکر داخل شہر ہوا اور طرف دربار کے چلا یہانتک کہ در دولت شاہی
پر پہونچا درگہ سالار سے عرض کیا کہ میری خبر بادشاہ سے کر دیجیے کہ ایک نامہ دار پہلوان مخمور
فیل پیکر کا نامہ لایا ہی اور باریابی چاہتا ہی یہ سنکر درگہ سالار نے دریافت کیا کہ کون ہی پہلوان
مخمور فیل پیکر اُسنے جواب دیا کہ سپہ سالار ارژنگ بن زمرد ثانی جو کہ خداوند ہین اور
اُنھون نے شہر آفتاب نما سے اُنکو واسطے قتل کرنے صاحبقران کے طرف خانہ کعبہ کے روانہ
کیا ہی اتفاق سے اُنکا گذر یہان ہوا سنا کہ یہانکا شہریار بھی زمرد پرست ہی خیال کیا کہ
آپس مین ملاقات ہو تو اس سبب سے یہ نامہ تحریر کیا ہی یہ سنکر درگہ سالار اُٹھکر اندر گیا اور
قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ ایک نامہ دار در دولت شاہی پر آیا ہی اور عرض کرتا ہی کہ مین نامہ لایا ہون پہلوان
جہان گرشاسب دوران مخمور فیل پیکر سپہ سالار خداوند ارژنگ بن زمرد کا جو کہ بیرون
شہر مع لشکر سیاہ خیمہ زن ہین بادشاہ سیہ پوش کج گردن نے فرمایا کہ بلاؤ درگہ سالار باہر آیا
اور اُس نامہ دار کو لیکر خدمت مین بادشاہ سیہ پوش کج گردن کے حاضر ہوا وہ آداب شاہی
بجا لاکر منتظر رہا کہ دیکھیے کیا حکم ہوتا ہی بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ وہ
ایک کرسی پر آداب و تسلیمات عرض کر کے بیٹھ گیا بحکم بادشاہ وزیر نے دریافت کیا کہ کہان سے
آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ خاکسار عیار ہی مخمور فیل پیکر کا اور کہ نامہ لیکر حاضر حضور
ہوا ہون بادشاہ نے ایکی مرتبہ زبان مبارک سے خود پوچھا کہ مخمور فیل پیکر کون شخص ہین اور
اُنھون نے ہمکو کیون نامہ لکھا ہی اُسنے عرض کیا کہ حضور مخمور فیل پیکر سپہ سالار ہین خداوند ارژنگ
بن زمرد کے اور وہ بیرون شہر سامنے شہر پناہ شاہی کے خیمہ زن ہین یہ نامہ اُنھون نے حضور
پُر نور کو تحریر کیا ہی اور کچھ زبانی بھی عرض کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ نامہ کہان ہی اُسنے عرض کیا کہ
گذر جاتا کرتا ہون فوراً نامہ دونون ہاتھون پر رکھکر پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا کہ پڑھو
کیا لکھا ہی منشی نے تمام و کمال اُس نامہ کو پڑھکر سنایا جب وہ نامہ ختم ہو چکا بادشاہ نے فرمایا
کہ کہو زبانی کیا کہا ہی ہم مضمون نامہ سے تو آگاہ ہو گئے ہین پیام زبانی بھی سُن لین کہ کیا کہا ہی
اُسنے عرض کیا کہ زبانی پیام یہ دیا ہی کہ مین نے سنا ہی کہ آپ اور ہم ایک مذہب رکھتے ہین آپ زمرد پرست
ہین اور ہم بھی خداوند ارژنگ بن زمرد کے حکم سے واسطے مقابلہ اہل اسلام کے خانہ کعبہ کے طرف

جاتے ہین مگر خداوند نے ہمارے ہمراہ فوج بہت کم کی ہی اور مقابلہ صاحبقران سے ہی اور یہ بھی
حکم ہی کہ جو ملک یا شہر تمکو اسلام آباد کا درمیان راہ ملتا جاوے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے خانۂ کعبہ کو
جانا مگر فوج بہت کم ہی مین چاہتا ہون کہ آپ بسبب پاس دینی و مذہبی کے ہماری مدد فرمائیے اپنے
سپاہ مین سے کچھ ہمارے ہمراہ کر دیجیے کیونکہ میرے ساتھ کچھ تو مقابلہ کے واسطے لشکر ہو اگر کہین راہ مین مقابلہ
اہل اسلام سے ہو گیا تو فوج اور بھی کم ہو جائیگی اور یہ ضرور ہوتا ہی کہ بغیر جنگ و جدل کے اہل اسلام سے
ملک ہاتھ نہ آئینگے ایسی حالت مین اگر فوج راہ مین کام آئی تو پھر صاحبقران کے مقابلہ کے واسطے
فوج کہان سے آئیگی لہذا اگر آپ چند سردار نامی و گرامی اور سپاہ آتش بار سے میری مدد کرین تو
بعید از عنایت نہوگا بادشاہ نے یہ تقریر زبانی سنکر جواب دیا کہ اچھا ہم اُسکا جواب صلاح اور مشورہ کر کے
کل دینگے چاہے تم جاؤ چاہے یہان قیام کرو اگر چلے جاوگے تو ہم اُسکا جواب اپنے کسی سردار یا کسی
ملازم کے ذریعہ سے تمھارے آقا کے پاس روانہ کر دینگے اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اب یہ خادم رخصت ہوتا
ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا کہدینا کہ بعد مشورہ کے جواب نامہ تمھارے پاس آئیگا یہ کہکر حکم کیا کہ انکو خلعت
سے سرفراز کرو لوگون نے اُسکو خلعت دیا وہ سلام و مجرا کر کے رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ
ہوا یہان پہلوان مخمور فیل پیکر بیٹھا ہوا انتظار آنیکا کر رہا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین وہ نامہ دار یعنی
اُسکا عیار آیا اور سلام کر کے اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا مخمور فیل پیکر نے عیار سے پوچھا کہ جواب نامہ لایا اُسنے
دست بستہ عرض کیا کہ ابھی نہین فرمایا کہ ہم ابھی مین صلاح کر کے کل اپنے ملازم کے ہاتھ بھیجدینگے مخمور فیل پیکر
دریافت کیا کہ تونے دربار کی کیفیت دیکھی کہ کیسے کیسے پہلوان ہین ذرا ہمسے بیان تو کر اُسنے عرض کیا کہ حضور
مین کیا عرض کرون واقعی دربار خوب آراستہ ہی اور جوانان زبردست اُنکے دربار مین بہت ہین یعنی
یہ رنگ دربار کبھی خداوند کا بھی نہین دیکھا اور ایسے جوان بھی نہین دیکھے واقعی جیسا کہ کل اُس شخص نے
مجھسے بیان کیا تھا سب ظہور مین آیا اول تو یہ کہ بادشاہ بہت خلیق ہی اور جری ہی اور اُسکے چہرہ سے آثار
بہادری پیدا ہین اور وہ دونون سپہ سالار جو راست و چپ بیٹھے تھے گویا ثابت ہوتا تھا کہ دیو بیٹھے ہین
اُنکی صورتین دیکھکر دم نکلا جاتا تھا اور وہ شاہزادہ بھی دربار مین موجود تھا جسکو کہ بادشاہ نے اپنا ولیعہد
کیا ہی مگر عجب شان و شوکت رعب و صولت رکھتا ہی اور حسن بھی ایسا پایا ہی کہ ضیاے حسن سے
تمام دربار روشن تھا اُسکی شان و شوکت کے آگے یہ سب پست تھے اور اُسکے روبرو وہ دونون
سپہ سالار بھی کچھ حقیقت نہین رکھتے ہین دربار گویا کہ دربار پہلوانان تھا وزیر بھی باوجودیکہ بڈھا
ہو گیا ہی مگر اُسکی بھی وہ ہیبت ہی کہ اگر دیو دیکھ لے تو مارے خوف کے کانپ اُٹھے ہان کسی زمانے
مین ایسا دربار زمرد شاہ باختری کا ہوگا کہ جو خداوند اصل تھے نامدار نے سب حال دربار کا عرض کیا مخمور
یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے اُسنے دربار برخاست کیا اور اپنے خیمۂ آرام مین گیا ادھر کا
حال سنیے کہ بعد جانے اُس نامہ دار کے سیہ پوش تاج کج گردن نے وزیر سے کہا کہ تمنے مضمون
نامہ سنا اور جو کچھ اُسنے زبانی کہا وہ بھی سنا اب کہو تم لوگون کی کیا راے ہی اور شاہزادہ مہران
کج گردن اور دونون سپہ سالارون سے بھی راے لی اور کہا کہ اس امر مین تمھاری کیا راے
ہی آیا مین مدد کرون یا جواب صاف دیدون جیسی تم سبکی راے ہو ویسا کیا جاے مگر یہ خیال
کر لینا اور خوب سمجھ لینا کہ مقابلہ اُن لوگون سے ہی کہ جنھون نے ہزارون خدائیان اور طلسم مٹا دیے
ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین اور یہ پہلوان جنکے مقابلہ کو جاتا ہی وہ صاحبقران اول ہین کہ

جنکے زیر کرنے کو وہ اسوقت تک موجود تھے اب نہین معلوم کہان ہین اور کیا ہوئے یعنی لندھور
و مالک اژدر وغیرہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ ہمین اُنسے مقابلہ کرنے مین عار ہے مگر سوچکر اور بہت
سمجھکر راے دیناکہ ایسا نہو کہ تم بھی مثل خداوند ارژنگ بن زمرد کے یکایک کہدو کہ اچھا تھوڑا
سا لشکر دیکر مدد کیجیے میرے نزدیک بہتر تو یہ ہوگا کہ مدد کیجاے ضرور ضرور کیونکہ ہمارا اور اُنکا ایک
مذہب ہے اور مذہبی اور دینی لڑائی ہے اگر ہم فتحیاب ہوتے تو بڑے نام ہوںگے اور اسی وجہ سے آجتک
ہم خداوند کی مدد کو نہین گئے کہ جب تک خداوند ہمسے مدد طلب نکرینگے ہم نجائینگے یہانتک کہ خداوند
قتل بھی ہوگئے اور آنکے فرزند خداوند ہوے اُنکو بھی ہمارا کچھ خیال نہ آیا وہ بھی قتل ہوگئے اور
مدد نہ کی اور اگر ہم مدد کو جاتے تو ضرور تھا کہ فتحیاب ہوتے کیونکہ ہمارے یہان بھی بڑے بڑے
پہلوان زبردست مثل انلوگون کے موجود تھے اور ہین جو کہ ستون بارگاہ شاہی کہلاتے ہین مگر اب
ایسی حالت مین مدد کرنا ضرور ہے گو کہ یہ مدد کوئی خداوند کے خواہش سے نہین ہے اور نہ اُنھون نے
طلب کی ہے مگر ہمکو مذہبی پابندی کرنا لازم و واجب ہے اب وہ زمانہ نہین ہے کہ ہم یہ انتظار کرین
کہ اگر خداوند ہمکو واسطے مدد کے طلب کرین تو ہم جائین اور دوسرے یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک پہلوان
پر اپنا احسان ہوتا ہے اور خداوند بھی اس خبر کو سُنکر بہت خوش ہونگے اور کہینگے کہ ہمارے پہلوان
کے کہنے اور مدد کرنے سے مدد کی بقول مخمور فیل پیکر کے جو کہ ملال خداوند کے دل مین ہوگا کہ اُنسے
ہمارے پہلے خداوندون کی مدد نہین کی وہ اُس مدد کرنے سے بالکل رفع ہو جائیگا اب تم لوگ
یہ بتاؤ کہ یہ راے میری صائب ہے یا نہین اور جو کچھ تمھاری عقل مین آئے بیان کرو کیونکہ اسمین
بغیر صلاح کے کوئی کام کرنا اچھا نہین ہے یہ تقریر بادشاہ کی مہران سیہ پوش کج گردن نے
سُنی اور وزیر و دیگر سردارون نے بھی سُنی اور جواب دیا کہ ہمارے نزدیک بھی بہتر ہوگا کہ حضور
ضرور بالضرور مدد کرین کسواسطیکہ بہت بڑا احسان خداوند پر ہوگا اور مفت کا احسان ہے اور وقت
حضور والا نے فرمایا کہ سامنا بہت بڑے شخص کا ہے جو کہ صاحبقران ہے یہ کہنا آپکا بجا ہے مگر حضور
یہان بھی وہ زبردست لوگ ہین کہ اگر مریخ فلک بھی آئے تو اُس سے بھی خوف نہ کرین صاحبقران
کیا چیز ہین آپ شوق سے مدد کرین ہم لوگ صاحبقران سے مقابلہ کرینگے بادشاہ نے سنکر
پوچھا اب یہ بتاؤ کہ کسقدر لشکر سے اُنکی مدد کیجائے آیا کل لشکر سے یا کسیقدر لشکر یہان چھوڑ
دیا جاے اُسوقت شاہزادہ مہران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ مین قریب
تین لاکھ کے فوج لیکر جاؤن اور پہلوان قہار فیل زور گردن پیشانی میرے ہمراہ چلین
اور آپ اور باقی فوج اور سپہ سالار نامدار دست جپ یہان موجود رہین اگر کسیوقت صعب مین
ضرورت ہوگی تو مین فوراً اطلاع خدمت حضور مین کرونگا اُس وقت آپ فوراً انکو یہان سے
واسطے مدد کے مع سپاہ و لشکر کے روانہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ نہین میرے نزدیک
یہ بہتر ہوگا کہ تم یہین موجود رہو اور مین ہمراہی سپہ سالار دست جپ مع تین لاکھ سپاہ و پہلوانان
زبردست کے جاؤن اور اُنکی مدد کرون اگر بقول تمھارے ضرورت مدد کی اور ہوگی تو اسوقت
تم مع فوج باقی کے اور سپہ سالار دست راست کے یہان سے کوچ کرکے چلے آنا اور
زیک انتظام یہ اور کرنا کہ بھرتی فوج کی شروع کر دینا یہ سنکر شاہزادہ خاموش ہو رہا وزیر با تدبیر
نے راے بادشاہ کی بہت پسند کی اور کہا کہ آپکا جانا بہ نسبت شاہزادہ کے جانیکے بہت اچھا ہے جب یہ

راے قرار پائی بادشاہ نے دبیر کو بلا کر نامہ کا جواب یون تحریر کیا کہ ای پہلوان مخمور فیل پیکر
تمکو معلوم ہو کہ نامہ تمہارا ہمکو پہونچا حال معلوم ہوا ہمنے جو اپنی جگہ پر خیال کیا اور راے لی
تو یہ راے قرار پائی کہ ہم تمہاری ضرور مدد کرینگے کیونکہ واقعی ہمنے آجتک خداوند گذشتہ کی مدد نہین کی
اور اسی خیال مین رہے کہ خداوند ہمکو طلب کرین تو ہم مدد کو جا دین نہ اُنھون نے کبھی طلب کیا
اور نہ ہم گئے یہانتک کہ وہ قتل بھی ہو گئے اور اُنکے بعد اُنکے فرزند خداوند ہوے اُنکو بھی کچھ ہمارا
خیال نہ آیا اور ہمنے بھی چندان اُنکی جانب خیال نہین کیا ہم اپنی پہلی راے پر قائم رہے
یہانتک کہ وہ بھی مارے گئے مگر آب آپ کے یہان آنے سے اور مدد طلب کرتے ہی سے ہمکو یہ لازم ہوا
کہ ہم آپکی مدد ضرور کرین کیونکہ یہ مذہبی لڑائی ہی اگر براے ملک و مال ہوتی تو کبھی مدد نہ کرتے
ہمارا کیا فائدہ تھا دوسرے ہمکو جب خداوند نے طلب نہ کیا تو ہمکو کیا ضرورت تھی کہ ہم بیکار حمیت
کرتے مگر صرف آپکے یہان آنے سے ہمکو بھی خیال آیا کہ واسطے مذہب کے لڑنے جاتے ہین تمکو
بھی مدد کرنا ضرور چاہیے اب ہم آپکی مدد تین لاکھ سپاہ سے کرینگے ہمارے یہان وہ پہلوانان
زبردست ہین کہ یقین ہی کہ اگر حمزہ اول سے مقابلہ پڑے تو اُنکو وہ قتل کرین خصوصاً
ہمارے دونون سپہ سالار و فرزند عالی وقار کہ جنکا مثل و نظیر صفحہ دنیا پر نہین ہی اور یقین کرتا ہون
کہ کوئی اُنکے مقابلہ کا نہو گا مگر بالفعل تو مین صرف سپہ سالار دست چپ کو ہمراہ لیکر آپکے ہمراہ
چلتا ہون امید ہی کہ وہی کافی ہو ورنہ اگر ضرورت ہوگی تو پھر مین اپنے فرزند ارجمند اور سپہ سالار
دست راست کو طلب کر لونگا فی الحال اُسکو شہر کے بندوبست کے واسطے چھوڑ جاؤنگا مین یہ
چاہتا ہون کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے کہ مین آپکی دعوت کر لون تو یہان سے کوچ کرون
یہ لکھکر اور لفافہ مین بند کر کے اپنے عیار طیران تیز رفتار کو دیا کہ کل اس نامے کو مخمور فیل پیکر
کو پہونچا دینا کہ لشکر اُنکا بیرون شہر اُترا ہوا ہی اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب بعدہٗ اُسنے وزیر سے حکم دیا
کہ تم اور سپہ سالار دست چپ کل سے یہ بندوبست کرو کہ فوج مین سے تین لاکھ سوار و پیدل چیدہ
چیدہ چن لو اور انتخاب کر لو اور باقی کو یہان رہنے کا حکم دو کہ وہ اگر ضرورت ہوگی تو ہمراہ شاہزادے
کے آئینگے ورنہ کیا ضرورت ہی کہ کل ہمارا لشکر جائے قریب تین لاکھ اسّی ہزار کے یہان شہر مین
رہے وزیر نے عرض کیا کہ اگر آپکی یہی مرضی ہی تو بہت بہتر ورنہ میری راے ناقص مین یہ آتا
ہی کہ قریب چار لاکھ کے لشکر ہمراہ ہوتا بادشاہ نے جواب دیا کہ کچھ ضرورت نہین ہی اتنی ہی فوج
بہت ہی اگر خدانخواستہ ضرورت ہوگی تو طلب کر لینگے وزیر سُنکر خاموش ہو رہا بادشاہ دربار برخاست
کر کے اندر محل کے چلا گیا شاہزادہ مع دونون سپہ سالارون کے قلعہ سمیہ تاب مین گیا اور
وزیر اپنے مکان کو روانہ ہوا بعد فراغت امور ضروری کے وزیر نے چوبدار بھیجا سپہ سالار
دست چپ کو بُلایا اور جب وہ آگیا تو وزیر نے اُس سے کہا کہ چلو ہم تم لشکر مین سے فوج کو
انتخاب کرین کسواسطے کہ بادشاہ کا ارادہ بہت جلد یہان سے کوچ کرنے کا ہی اُسنے جواب دیا
کہ بہت بہتر ہی جیسا مناسب ہو ویسا انتظام فرمائیے بندہ کو کچھ عذر نہین ہی اور آپ بھی جو
امور ضروری کہ آپ کے متعلق ہین اُنکا سرانجام بہت جلد کیجیے یہ کہنے کو نہو کہ وزیر کی وجہ سے اتنی
دیر ہوئی اور اسوقت تک کوچ نہو سکا اگر وزیر سب انتظام کر چکا ہوتا تو کاہیکو اتنی دیر ہوتی
یہ سب وزیر کی وجہ سے ہوئی اب آپ کو لازم ہی کہ قبل بادشاہ کے آپ تیار ہو رہیے اور جلد

لشکر کو بھی اسی وقت انتخاب کر لیجیے یہ سنکر وزیر مع سپہ سالار دست چپ کے اُٹھا اور دونون ملکر چھاؤنی مین آئے اور تین لاکھ جوانون کا انتخاب کرنا شروع کیا یہانتک کہ اُن دونون نے وہ پہلوان اور سوار و پیادے انتخاب کیے جو آزمودہ کار اور بڑے جری اور بہادر اُنکے خیال مین تھے یہ تو اُس روز سے انتخاب مین مشغول ہوئے اُدھر شام ہو گئی اور بعد گذرنے شب کے جب صبح ہوئی تو اپنی بارگاہ مین مخمور فیل پیکر آکر بیٹھا اور اُسکے سردار بھی آئے کہ بعد تھوڑی دیر کے وہ عیار کہ جسکو نامہ کا جواب دیکر بادشاہ نے روانہ کیا تھا آیا اور اپنے آنے کی خبر کرا کے سامنے مخمور فیل پیکر کے گیا اور سلام کر کے استادہ ہوا کہ مخمور فیل پیکر نے کرسی پر بیٹھنے کی اجازت دی وہ آداب بجا لاکر کرسی پر بیٹھ گیا مخمور فیل پیکر نے سبب آنے کا دریافت کیا اور کہا کہ آپکا نام کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ مجکو طیران تیز رفتار کہتے ہین اور مین عیار ہون بادشاہ قلعہ سیہ تاب کا آپ کے نامے کا جواب لایا ہون وہ یہ سنکر خوش ہوا اور کہا کہ لاؤ کہان ہی اُسنے وہ لفافہ نکالکر سامنے رکھدیا اُسنے لیکر خود کھولا اور پڑھنا شروع کیا جب نامہ پڑھ چکا تو عیار کی طرف دیکھکر کہا کہ ہماری طرف سے اپنے بادشاہ کو سلام کہنا اور یہ کہنا کہ دعوت کی تو کوئی ضرورت نہین ہی بس آپکی اتنی عنایت کافی ہی کہ آپ ہماری مدد کو موجود ہین مگر جب آپ نے یہ فرمایا کہ ہمنے تمھاری دعوت کی ہی تو مجبوری ہی رد دعوت کرنا نہین چاہیے لہذا مین آج سہ پہر کو ضرور بالضرور حاضر خدمت ہونگا یہ کہکر ایک خلعت عیار کو دیا اور وہ رخصت ہوکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہان بادشاہ قلعہ سیہ تاب اپنے دربار مین موجود ہی اور وزیر و سپہ سالار و شاہزادہ بھی اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہین اور یہی ذکر ہو رہا ہی کہ مخمور فیل پیکر اگر آج آجائے تو آج ہی اُسکی دعوت کرین اور کل کے دن سے تیاری و سامان سفر کرین اور پرسون کے روز یہان سے کوچ کرین اگر سامان سفر کل تک درست ہو جاے تو بہت اچھا ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ کل مین نے اور سپہ سالار دست چپ نے قریب دو لاکھ سوار و پیادے واسطے ہمراہی کے منتخب کر لیے ہین آج وہ ایک لاکھ بھی انتخاب کر لینگے آپ کو اختیار ہی چاہے کل ہی کوچ فرمائین اور چاہے پرسون بادشاہ نے جواب دیا کہ کل پیش خیمہ ہمارا سپہ سالار دست چپ لیکر بیرون شہر قیام کرے ہم پرسون صبح کو ضرور کوچ کرینگے یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ وہ عیار جو جواب نامہ لیکر گیا تھا واپس آیا اور قواعد شاہی بجا لاکر جو کچھ کہ مخمور فیل پیکر نے پیغام دیا تھا بیان کیا بادشاہ نے سنکر فوراً حکم سامان دعوت کرنے کا جملہ اہلکارون کو دیا اور فرمایا کہ بہت اچھی طرح سے انتظام دعوت کرو یہ کہکر خود تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست کر کے اندر محل کے چلا گیا ادھر ہر شخص اپنے مقام کو گیا موافق قاعدے کے شاہزادہ بھی اپنے مقام کو گیا وزیر ذی شعور نے اُسی سپہ سالار دست چپ کو طلب کیا کہ جسکو اپنے ہمراہ لیکر چھاؤنی کو گیا تھا اُسی کو ہمراہ لیکر گیا اور وہان جاکر فوج کو منتخب کرنا شروع کیا اور ادھر داروغہ مطبخ نے بحکم بادشاہ و جملہ اہلکاران کے سامان دعوت کرنا شروع کیا اور کارپردازان حکومت نے واسطے دعوت کے ایک مکان آراستہ کیا یہان تو یہ سامان دعوت ہو رہا ہی اُدھر مخمور فیل پیکر نے بھی اپنا دربار برخاست کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر قریب آیا بیدار ہو کر سامان جانے کا کیا اور مع چند مصاحبان خاص و پہلوانان نامدار کے لباس وغیرہ سے آراستہ ہو کر شہر کی طرف رخ کیا اور قبل اپنے جانے کے ایک چوبدار کو روانہ کیا کہ وہ خبر کر دے کہ مین آتا ہون اور بادشاہ بیدار ہو کر دربار مین بوقت سہ پہر آیا اور وزیر بھی مع سپہ سالار دست چپ انتخاب سے

کرکے سیدھا دربار مین آیا اور شاہزادہ بھی مع سپہ سالار دست راست کے آیا دربار جمع ہوا کہ وہ چوبدار
در دولت پر آیا اور عرض کرا بھیجا کہ مین پاس سے پہلوان مخمور فیل پیکر کے آیا ہون درگہ سالار نے
جاکر عرض کیا کہ ایک چوبدار مخمور فیل پیکر کے پاس سے حاضر ہوا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ بلا لو وہ فوراً
جاکر بلا لایا چوبدار نے قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ ہمارے پہلوان مخمور فیل پیکر نے کہلا بھیجا ہی کہ مین
حاضر خدمت ہوتا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ وہ کب آئینگے اُسنے عرض کیا یقین ہی کہ وہ داخل شہر ہو گئے ہون
جب مین چلا تھا تو وہ خود بھی عازم ادھر کے ہوئے تھے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ سردار واسطے استقبال
کے جائین اور اُنکا استقبال کر کے لائین یہ کلمہ سنکر چند سردار نامدار اُسیوقت واسطے استقبال
کے گئے اور مخمور فیل پیکر مع اپنے مصاحبون کے داخل شہر ہوا اور شہر کی سیر کرتا ہوا دربار کیطرف چلا آتا
تھا کہ وہ سردار جو کہ واسطے استقبال کے چلے تھے راہ مین ملے اور باہم ملاقات ہوئی ایک دوسرے
سے بغلگیر ہوا اور باہم ملکر دربار کی طرف چلے اور داخل دربار ہوئے بادشاہ اور مخمور فیل پیکر
سے ملاقات ہوئی اُسنے آداب و تسلیمات عرض کیا بادشاہ نے اسکا سلام لیکر وہ کرسی جو کہ اُسکے
لیے مقرر کی تھی عنایت کی اسی طرح ہر سردار اور مصاحب کو جگہ بیٹھنے کی ملی ہر ایک اپنے
مقام پر آداب بجا لاکر بیٹھ گیا اور وہ سردار بھی اپنے مقام پر متمکن ہوئے جو کہ واسطے استقبال
کے گئے تھے جب دربار از سر نو درست ہوگیا تو بادشاہ مخمور فیل پیکر کی طرف متوجہ ہوا
اور مزاج پرسی کی اور حال دریافت کیا اُسنے جو کیفیت گذری تھی اور جو کچھ کہ نامے مین
تحریر کی تھی مشرح بیان کی اور بہت کچھ دنیا سازی اور چاپلوسی کی باتین بنائین بعدہٗ بادشاہ نے
ساقی کو حکم کیا کہ شغل شراب شروع کر ساقی نے حکم سنتے ہی فوراً جام و صراحی اُٹھائی اور دربار مین
حاضر ہوا اور بادشاہ کو دست بستہ آداب کیا اور جام بھر کے بادشاہ کو دیا بعد اُسکے مخمور فیل پیکر کو
دیا پھر اور سردارون کو دینا شروع کیا دورہ شراب بندھ گیا جام گردش مین آنے لگا جب خوب
سب کو نشہ ہوا اور بادشاہ و سردار کو بھی سرور ہوا تو حکم کیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون بموجب
حکم فوراً ارباب نشاط حاضر ہوئے اور موافق قاعدہ کے قواعد شاہی بجا لائے اشارہ ہوا کہ کچھ
گاؤ سب نے ساز درست کیے اور ایک مطربہ خوش گلو نے پہلے تو گت ناچی بعد گت ناچنے
کے یہ غزل اُسنے شروع کی

غزل

رہا ثبات قدم کیا طریق الفت مین
کسیکے دلمین مگر منھ مون نے گھر نکیا
کلیجہ تھامے ہوئے بیقرار آئے ہو
ہماری آہ نے اچھا ہوا اثر نکیا

ہمارے دل کی کشش نے ذرا اثر نکیا
حضور کو نسا ایسا معرکہ جو سر نکیا
پھر آگیا مری آنکھون ہی مین تو او بیدرد
کہو گے پھر کہ تری آہ نے اثر نکیا
جفا ئین مجھ پہ نہ کیا کیا ہوئین [illegible]

کہ تیر ناز نے رخ کبھی کبھی ادھر نکیا
مکان جہان مین بنائے خراب ہونگو
مکان دلمین کسی نے کبھی گذر نکیا
تمھارے صدمے کا بھی پھر ہمین کچھ غم ہوتا
وفا کا پاس تو کیسا خدا کا ڈر نکیا

جب وہ مطربہ یہ غزل گا چکی اور محفل کو خوش اور محظوظ کر کے چلی گئی یہانتک کہ شام ہو گئی
اور وقت خاصے کا آگیا داروغہ مطبخ نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی اگر حکم ہو تو دسترخوان
چُنا جاے ارشاد ہوا کہ بہتر ہی وہ فوراً گیا انتظام دسترخوان چننے کا کرکے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دسترخوان
شاہی درست ہوگیا بادشاہ مع اپنے سردارون اور مخمور فیل پیکر کے اور اُسکے سردارون کے
اُٹھا اور اُس مقام پر آیا کہ جہان خاصے کا انتظام تھا جب سب آچکے اور ہر ایک اپنے مرتبے
کے موافق بیٹھ چکا تو بادشاہ نے ہمراہ سب کے خاصہ تناول کیا بعد فراغت خاصے کے پھر دربار مین آیا

اور موافق سابق کے شغل شراب کا شروع ہوا اور بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا دوپہر رات تک یہی
جلسہ رہا بعد اُسکے جلسہ برخاست ہوا بادشاہ اپنے محل مین گیا اور مخمور فیل پیکر اُس مقام پر
گیا جو اُسکے آرام کے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہان جاکر آرام کیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے
مکانون کو گیا اتنی دیر مین صبح ہوگئی بادشاہ مہران سپہ اورنگ گردون بیدار ہوا اور
بعد فراغت ضروری کے محل سے برآمد ہوا اور سب ارکین سلطنت آداب اور تسلیمات
بجا لائے اور سب سردار بھی آئے دربار جمع ہوا مخمور فیل پیکر بھی آیا جب دربار جمع ہوچکا
تو مخمور فیل پیکر نے عرض کیا کہ مین رخصت ہوتا ہون کہ جاکر اپنے لشکر کا بندوبست کرون
اور حکم دون کہ سامان سفر درست کرو کہ کل یہان سے کوچ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا
مخمور فیل پیکر رخصت ہوکر مع اپنے سرداردن کے لشکر کی جانب روانہ ہوا ادھر بادشاہ
نے حکم کیا کہ اے تہران شیر زور دیو پیکر تم ہمارا پیش خیمہ لیکر بیرون شہر جاؤ اور مخمور فیل پیکر
کے لشکر مین شامل ہوکر ہماری آمد کے منتظر رہو وہ یہ سنکر فوراً اُٹھا اور آداب بجا لاکر فوراً
دربار سے باہر آکے کہا کہ مین ذرا مکان کو جاتا ہون تا آنے میرے سب سامان سفر درست ہو
اور پیش خیمہ بادشاہی اونٹون اور چھکڑون پر لادا جاے یہ حکم دیکر اپنے مکان کو گیا ادھر
سب لوگون نے بموجب حکم اپنے سردار کے سب اسباب بار کیا اور چھاونی مین بھی اطلاع
کرائی کہ اسی ہزار سوار و پیادے تیار ہون اور ہمراہ پیش خیمہ کے چلین یہ خبر جب چھاونی مین
پہونچی تو فوراً سوار و پیادے اُٹھے اور سامان سفر درست کرنے لگے اور اُنسے کہا کہ جبتک
وہ اپنے مکان سے برآمد ہو یہان اُسوقت تک سب سامان درست ہوجاے اتنے مین بہت
جلد سامان درست ہوگیا اور سب آمادہ سفر ہوئے کہ سپہ سالار آئین تو روانہ ہون کہ اس عرصہ مین وہ
عزیزون سے ملکر باہر آیا اور اسپ تیز رفتار پر سوار ہوکر مع اپنے مصاحبون و سردارون و
سپاہ اور رسالہ وغیرہ کے شہر سے روانہ ہوا ادھر مخمور فیل پیکر جو دربار سے اپنے لشکر مین
آیا تو فوراً حکم دیا کہ سب لوگ سامان سفر کرین کل ہم یہان سے طرف خانۂ کعبہ کے کوچ کرینگے یہ حکم
دیکر اپنی بارگاہ مین گیا تھوڑی دیر بیٹھ کر پھر اپنے خیمے خاص مین گیا کیونکہ دوپہر رات کا تھکا ہوا
تھا سو رہا تھوڑے کے بعد بیدار ہوکر بارگاہ مین آیا اور سردار وغیرہ بھی حاضر ہوئے پردے
بارگاہ کے اُٹھا دیے تھے اور سیر صحرا کر رہے تھے کہ یکایک شہر کی طرف سے گرد اُٹھی اور
اسی علم اسی ہزار سوار و پیادے کی علامت نمودار ہوئے اسنے اپنے سردارون سے کہا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ بادشاہ قلعہ سے تاب تشریف لاتے ہین کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے
سپہ سالار دست چپ پیدا ہوا یہ دیکھکر وہ مع اپنے سردارون کے اُٹھا اور بیرون بارگاہ آکر
استقبال کیا جب وہ قریب آگیا تو دونون باہم ملے اور یہ اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اپنی بارگاہ مین
آیا اور معقول جگہ پر بٹھایا اور سب اُسکے سردارون کو بھی جگہ بیٹھنے کی ملی وہ سب بیٹھ گئے
کہ مخمور فیل پیکر نے دریافت کیا کہ کیا بادشاہ بھی آج ہی تشریف لائینگے اُسنے جواب دیا
کہ جی نہین وہ کل تشریف لائینگے مجکو حکم دیا ہے کہ تم ہمارا پیش خیمہ لیکر آج ہی بیرون شہر جاؤ اور
لشکر مخمور فیل پیکر مین جاکر مقیم ہو اور کل ہم بھی آئینگے مخمور فیل پیکر نے جواب دیا
کہ بہت خوب اور اُنکی دعوت کے سامان کرنے کا حکم دیا اور اُس سے کہا کہ آج آپ ہمارے

ہمارے مہمان ہین یہین تشریف رکھیے اُسنے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی میرے ساتھ بھی سب سامان
موجود ہی اسنے جواب دیا کہ ہماری یہی خوشی ہی آخر کو منظور کیا یہان بموجب حکم مخمور جام
شراب گردش مین آیا بعد اُسکے ناچ گانا شروع ہوا اُدھر تمام لشکر اُترا گر خیمے وغیرہ بار
رہنے دیے کہ کل صبح کو تو کوچ ہوگا شب بسر ہوجائیگی اور لشکر مخمور فیل پیکر کے بھی خیمے وغیرہ
بموجب حکم اُسکے تیار ہوگئے تھے صرف چند خاص خاص خیمے باقی تھے کہ اسی بندوبست مین شام
ہوگئی یہان مخمور نے مع ہر سہ ان شیر زور دلیو پیکر اور اُسکے سردارون کے خاصہ
کھایا اور دوپہر رات تک ناچ گانے کا جلسہ رہا بعد اُسکے جاکر اپنے خیمہ مین آرام کیا یہانتک کہ
صبح ہوئی ادھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور ہاتھ مونہ دھوکر لباس شاہانہ پہنکر محل سے برامد ہوا
اور دربار مین آیا کہ اس عرصہ مین وزیر و شاہزادہ و سپہ سالار دست راست و دیگر سردار بھی حاضر ہوئے
بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو تا کہ سویرے سے ہم یہان سے کوچ کرین اور باہر شہر کے ہوکر
مع لشکر مخمور فیل پیکر و اپنی فوج کے طرف خانہ کعبہ کے کوچ کرین کیونکہ بہت دیر کرنا اچھا
نہین ہی وزیر حکم پاکر باہر آیا اور فوراً حکم شاہی اُن لوگون کو سنایا جو کہ ہمراہ جانے والے تھے بعدہ
حکم چھاؤنی مین بھی بھیجدیا کہ وہ سب سپاہ تیار ہو جائے جو کہ ہمراہ بادشاہ کے جائیگی یہ حکم دیکر
پھر دربار مین آیا کہ تیسرے دن دربار سب سامان بہت جلد تیار ہوگیا اور سب درست بھی ہوگیا
اُدھر چھاؤنی مین بھی دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے بہت جلد آراستہ ہوگئے اور اُنکے رسالدار
وغیرہ بھی درست ہوگئے اور در دولت شاہی پر حاضر ہوئے کہ یہان بادشاہ نے دربار برخاست
کیا اور ایک تخت واسطے سواری کے طلب کیا لوگون نے فوراً تخت حاضر کیا بادشاہ تخت پر
سوار ہوا اور چلا وزیر نے تخت کے پائے کو اُٹھایا اور شاہزادہ و سپہ سالار دست چپ بھی
ہمراہ رکاب چلے اور باہر دربار کے آئے وہان سے جلوخانے کی طرف گئے اُسکو بھی ملاحظہ
فرما کے باہر آئے اور سب کا مجرا و سلام ہوا بادشاہ اُس تخت سے اُترکر دوسرے تخت پر
سوار ہوا جو کہ چار ہاتیون مست پر زنجیر آہنی سے کسا ہوا تھا اور کچھ زنجیرین اُسمین طلائی بھی
تھین اور وزیر خواصی مین بیٹھا اور شاہزادہ و سپہ سالار بھی دونون اپنے اپنے گھوڑون پر سوار
ہوئے بعدہ جملہ سردار گھوڑون پر سوار ہوکے جلوس شاہی کے ساتھ روانہ ہوکے بعد جلوس
کے اور سامان بھی چلا اُسکے بعد تخت شاہی اور اُسکے پیچھے دو لاکھ بیس ہزار سوار و پیادے
قطار در قطار روانہ ہوکے اس شان و شوکت سے بادشاہ تو روانہ ہوا اُدھر مخمور فیل پیکر و
سپہ سالار دست چپ بھی بیدار ہوکر اپنی بارگاہ مین آئے اور حکم دیا کہ سب درست
ہوجائین کہ شہنشاہ آتے ہونگے یہ حکم دیکر آپ بھی سب سامان کرنے لگے اور آراستہ ہوکر
باہر بارگاہ کے آئے ادھر سب سپاہ اور دونون پہلوان فوج کے مسلح اور مکمل ہوکر آئے
اور عقب مین اُنکے صف بستہ ہوئے اور وہ بارگاہین اور خیمے وغیرہ جو کہ استیادہ تھے اُنکو بھی
بار کیا اور سب لوگ مع دونون پہلوانون کے اس امر کے منتظر ہوئے کہ بادشاہ تشریف لائین تو
یہان سے کوچ کرین کہ اتنے مین آواز نقارون اور نوبت کی آنے لگی یہان تک کہ گرد اُڑی اور ہاتھی
نشان کے نمودار ہوئے دو سو بیس نشان کہ جنپر لعل لیف تھا اور زمرد تانی کی تحریر تھی
آگے آگے اُنکے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوئے اور اُنکے بعد گھوڑے خاصے کے بعد اُنکے چوبدار

وخاص بردار و جلوس شاہی بعد ان سبکے دیکھا کہ چار فیلان مست پر تخت شاہی کسا ہوا اُسپر بادشاہ اور خواصی مین وزیر بیٹھا ہوا سواری چلی آتی ہی اور دہنے جانب ہاتھیون کے شاہزادہ وسپہ سالار دست راست اسپان تیز رفتار پر سوار ہین اور عقب مین اُنکے کل سرداران نامی و گرامی و سپاہ جرار ہمراہ رکاب ظاہر ہوئے بہران شیر زور و دیو پیکر و مخمور فیل پیکر و دیگر سردارون نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اے بہران شیر زور تم ہماری سواری کے قریب آؤ اور کسی سردار کو حکم دو کہ وہ پیش خیمہ لیکر روانہ ہو یہ حکم پاتے ہی بہران شیر زور نے اپنے برادر سے تیر بند دراز گردن کو پیش خیمہ شاہی دیکر روانہ کیا اور آپ دست چپ کی طرف گھوڑا بڑھا کر آگیا ادھر بادشاہ نے مخمور فیل پیکر سے حکم کیا تم بھی اپنی فوج کو ہماری فوج مین شامل کردو اور تم بھی ہمارے ہاتھی کے قریب آجاؤ اسنے بھی موافق بادشاہ کے کہنے کے کیا اور یہ بھی قریب سواری کے آگیا اور تمام لشکر ایک ہوگیا اُدھر تیر بند دراز گردن مع پیش خیمہ واسی ہزار سوار و پیادہ کے روانہ ہوا بعد اس انتظام کے بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ اب تم شہر کو واپس جاؤ ہم یہان سے کوچ کرتے ہین وہ یہ سنکر مع سپاہ وسپہ سالار دست راست کے و دیگر سرداران نامی کے طرف شہر کے کوچ کرکے واپس آیا ادھر بادشاہ مع کل سپاہ و مخمور فیل پیکر خانہ کعبہ کی طرف کوچ کرکے روانہ ہوا اب انکے ہمراہ جمعیت سپاہ کی تین لاکھ اسی ہزار ہی یہ کوچ د مقام کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک کوس آگے پر مقام کے پیش خیمہ شاہی جاکر قایم ہوتا ہی بہا نتاب اتفاقاً انکا گذر طرف ایک قلعہ کے ہوا کہ وہ قلعہ قبضہ مین اہل اسلام کے تھا جب پیش خیمہ اُسکے مقابل پہونچا اور وہ قلعہ سامنے سے نمودار ہوا تیر بند دراز گردن نے وہین قیام کیا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا کہ خبر لاؤ کہ یہ قلعہ کسکے قبضے مین ہی اور کیا نام ہی اور حاکم قلعہ کا کیا طریقہ ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی کیونکہ تشریف آوری بادشاہ تک مین اس قلعہ مین داخل ہون اور یہانسے غلہ وغیرہ بھی خرید کرون اگر یہ لوگ ہم مذہب ہون تو بہتر ہی اگر غیر مذہب ہون تو اُسکا انتظام کیا جاے یہ سنکر ہرکارے فوراً روانہ ہوئے اور داخل قلعہ ہوئے دروازہ قلعہ کا کھلا ہوا تھا اور نہ کوئی غنیم اُس جگہ تھا مگر قلعہ سامان حرب و ضرب سے خوب آراستہ و پیراستہ تھا جا بجا توپین برجون پر قلعہ کے چڑھی ہوئی تھین یہ دونو ہرکارے قلعہ کا انتظام دیکھتے ہوئے اور چوکی پہرے کا بند و بست بھی اپنی آنکھون سے دیکھتے ہوئے اور انتظام کی تعریف کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ انکا گذر ایک مقام پر ہوا کہ وہان چند آدمی آپسمین گفتگو کر رہے تھے اور خوشی خوشی ادھر اُدھر پھر رہے تھے اُنمین سے ایک شخص جو کہ قلعہ مین رہتا تھا اُس سے ہرکارون نے دریافت کیا کہ یہ قلعہ کونسا ہی اور حاکم قلعہ کا کیا نام ہی اور کیا مذہب و ملت رکھتا ہی اُسنے ہرکارون کو سر سے پیر تک دیکھا اور کہا کہ شاید تم لوگ یہان کے باشندے معلوم نہین ہوتے ہو معلوم ہوا کہ تم بامر جاسوسی یہان آئے ہو اور یہ کہکر اُنکو گرفتار کیا اور سامنے حاکم قلعہ کے لیگئے اور عرض کیا کہ حضور اسوقت ہملوگ قلعہ کی سیر کو نکلے تھے اور آپسمین باتین کر رہے تھے کہ یہ دونون ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ اس قلعہ کا کیا نام ہی اور یہان کا حاکم کون ہی اور کیا مذہب رکھتا ہی ہمکو یقین ہوا کہ یہ کوئی جاسوس ہین اور خبر

دریافت کرنے کو آئے ہین ہملوگون نے فوراً انکو گرفتار کر کے حاضر خدمت کیا ہے حاکم قلعہ نے کہا کہ انکو چھوڑ دو اور فرمایا کہ تمنے کیون گرفتار کیا اگر یہ دریافت کرتے تھے تو بتا دیا ہوتا کیا ہرج تھا اگر جاسوس ہین اور حال دریافت کرنے کو آئے ہین تو کیا خوف ہے خدا ہمارا ہماری حفاظت کریگا وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے اور انکو چھوڑ دیا اور کہا کہ دعا دو ہمارے مالک کو کہ جسکی وجہ سے تم رہا ہوگئے اور بچ گئے یہ دونون قواعد شاہی بجالائے حاکم قلعہ نے بیٹھنے کا حکم دیا وہ بیٹھ گئے تب حاکم قلعہ نے دریافت کیا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم مسافر ہین اتفاق سے یہان بھی چلے آئے جب اہل شہر کو یہان کے دیکھا تو ہمنے یہ خیال کیا کہ یہان کے حالات بھی دریافت کرین کہ یہان کے حاکم اور والی ملک کا کیا اسم مبارک ہے اور اس قلعہ کا کیا نام ہے اور کیا مذہب یہان جاری ہے ہمنے ان لوگون کو ایک مجمع جمع دیکھا تو انسے دریافت کیا انھون نے صرف اسقدر کہا کہ تم یہان کے باشندے نہین ہو جاسوس معلوم ہوتے ہو یہ کہکر ہم دونونکو گرفتار کرلیا اور آپکی خدمت مین حاضر کیا اب ہم امیدوار ہین کہ آپ اپنے نام نامی اور اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے کہ ہم اس بات کے دریافت کرنے مین گرفتار ہوئے تھے جہان یہ مہربانی حضور نے کی وہان اسقدر اور پرورش فرمائیے کہ ہم بھی آگاہ ہون اور ہر ملک اور ہر دربار مین آپکی تعریف کرین اب ان دونون نے اسقدر مکاری اور چاپلوسی کی کہ حاکم قلعہ بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ تم لوگ گھبراؤ نہین ہم خود بیان کیے دیتے ہین تم کچھ فکر نہ کرو یہ کہکر فرمایا کہ یہ قلعہ قمر بخش ہے اور مین یہان کا حاکم ہون اور میرا نام فیروز بخت ہے اور یہ قلعہ تمام اسلام آباد ہے اور قبضے مین صاحبقران ثانی کے ہے اور مین انکی جانب سے یہان حکومت کرتا ہون یہ سنکر وہ دونون خوش ہوئے اور دلمین کہنے لگے کہ خوب دریافت ہوا اور جان بھی بچ گئی اب چلکر اپنے سردار سے کل واقعہ بیان کرینگے یہ مکر خوب پیش آیا ادھر حاکم قلعہ نے انسے کہا کہ اب تو تم لوگ خوش ہوگئے انھون نے عرض کیا کہ آپکی پرورش ہوئی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ حضور کے پاس کسقدر لشکر ہے حاکم قلعہ نے فرمایا کہ تمکو اس امر کے دریافت کرنے سے کیا کام ہے کہ ہمارے پاس کسقدر فوج ہے انھون نے جواب مین عرض کیا کہ ہمارا یہ مطلب ہے کہ جب یہان سے اور کہین جائینگے اور کوئی ہمسے دریافت کریگا کہ تم کہان سے آتے ہو تو ہم یہانکا پتہ دینگے اگر وہان کے باشندون نے یہ دریافت کیا کہ وہان کا حاکم کسقدر سپاہ اور لشکر رکھتا ہے تو ہم کیا جواب دینگے یہ سنکر فیروز بخت حاکم قلعہ نے کہا کہ تم ضرور جاسوس ہو اب ہمکو یقین ہوگیا اور تم بیکار جھوٹ بولتے ہو ہمکو تمسے کیا ذرا بھی خوف نہین ہے سوائے اپنے پروردگار کے تم بیشک کسی کے لشکر سے آئے ہو اور حال دریافت کرتے پھرتے ہو خیر انچہ گذشت گذشت سنو میرے پاس اسوقت اسی ہزار سوار اور پیادے ہین مین چاہون تو اس سے زیادہ لشکر ہوجاے کیونکہ مین صاحبقران ثانی کا ماتحت ہون اور آنکے لشکر ظفر پیکر کی حد و انتہا نہین ہے اگر ابھی عرضی آنکی خدمت مین روانہ کرون تو فوراً اور فوج کو میری مدد کے واسطے روانہ کرین مگر ہمکو کچھ خوف و خطر نہین ہے جب کوئی میرے مقابلہ کو آئیگا تو دیکھا جائیگا انھون نے عرض کیا کہ حضور ہمسے قسم لے لین کہ ہم جاسوس نہین ہین بلکہ مسافر ہین فیروز بخت نے کہا کہ بیکار اپنے کو پوشیدہ کرتے ہو تم خوف نکرو کوئی تمکو تکلیف نہ دیگا مگر وہ اپنی ہی کہے گئے یہان تک کہ حاکم قلعہ نے انکو رخصت کیا وہان سے وہ دونون بہت جلد اہل قلعہ کی نظرون سے پوشیدہ ہوکر باہر قلعہ کے آئے تب حاکم

قلعہ نے اپنے سردارون سے کہا کہ ضرور یہ دونون جاسوس تھے مگر مجکو مناسب نہ تھا کہ وہ تو انکار کرتے ہین اور مین اُنکو گرفتار کرلیتا اگر وہ اقرار بھی کرتے تب بھی مین اُنکو گرفتار نہ کرتا بلکہ اب جسطرح وہ چلے گئے اُسی طرح چلے جانے دیتا اُنکا مکر کرنا بیکار تھا لوگون نے عرض کیا کہ بیشک آپکی رحمدلی ایسی ہی ہی کہ تعریف نہین ہوسکتی حاکم قلعہ نے فرمایا کہ اسمین دو امر تھے اول تو یہ کہ وہ بیچارے اسی پر ملازم ہین اسمین اُنکی کیا خطا اگر وہ یہ امر دریافت کرین تو اُنکو کون نوکر رکھے دوسرے کہ میری بدنامی تھی اور لوگ یہ کہتے کہ فیروز بخت حاکم قلعہ قمر بخش ڈر گیا اور جاسوسون کو گرفتار کرلیا اس سبب سے کہ یہ اپنے بادشاہ کو خبر نہ کرین کہ وہ مجھپر لشکرکشی نہ کرسکے اس ننگ کو کبھی مین گوارہ نکرتا میری دلاوری اور ہمت کے بالکل خلاف تھا وہ لوگ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ بہت درست فرمارہے ہین یہان بعد اس گفتگو کے حاکم قلعہ نے دربار برخاست کیا اور اپنے محل مین گیا اُدھر وہ دونون ہرکارے بہت جلد اپنے لشکر مین آئے اور تیربند دراز گردن کے پاس گئے اور کل حال اور کیفیت وہان کی بیان کی جو کہ گذری تھی اُسنے یہ سب حال سنکے کہا کہ افسوس کہ سردار کا حکم نہین ہی ورنہ مین ابھی قلعہ خالی کرالیتا کیونکہ دروازہ قلعہ کا کھلا ہی بادشاہ کو آنے دو یہ قلعہ جاتا کہان ہے اگر وہ اس قلعہ کی بنیاد تک نہ مٹا دین تو تم کہنا کہ یہ کیسے لوگ تھے کہ انکی حقیقت قلعہ والون کے نزدیک کچھ نہین ہی صرف بادشاہ کے آنے کی دیر ہی اسکا مزہ اس وقت اُنکو بھی معلوم ہوجائیگا کہ جیسے اُنھون نے تم لوگون کو گرفتار کیا تھا خیر اسمین ہوئی کہ اُنکو اُنھون نے چھوڑ دیا ورنہ تمھارے قید ہونیکی یہان خبر آتی تو مین اسیوقت حملہ کردیتا اور یورش کرکے قلعہ کو لے لیتا اور تمھاری رہائی اسیوقت کرادیتا کیونکہ اب ہمپر لازم ہوگیا ہی کہ ہم ضرور اس قلعہ کو لے لین کسو اسطیکہ باشندے یہان کے حاکم تک مسلمان ہین اور ہمکو اور بادشاہ کو حد سے زیادہ عداوت ان مسلمانون سے ہی انھون نے ہمارے خداوندون کو بہت پریشان کیا تھا اور یہانتک کہ قتل بھی کیا ہی ہمکو اس امر کا بہت خیال ہی کہ یہان سے اور خانۂ کعبہ تک جسقدر ملک اہل اسلام کے لینگے ہم تو نہین تباہ اور برباد کرتے ہوئے جائینگے یہ تو یہان یہ گفتگو کر رہا تھا کہ اُدھر خیمہ وغیرہ لوگون نے استادہ کیے اور اسکے حکم سے بارگاہ شاہی بھی برپا ہوئی وہ دن تو اسی انتظام اور گفتگو مین گذرا اور شام ہوگئی سب نے آرام کیا جب صبح ہوئی سب بیدار ہوئے اور بند و بست کرنے لگے کہ قریب دوپہر کے گرد بلند ہوئی اور آمد لشکر شروع ہوئی یہانتک کہ سواری بادشاہ کی نمودار ہوئی تیربند دراز گردن نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ سیاہ پوش کج گردن نے کہا کہ تمنے کیون یہان خیمہ برپا کیا ہی کیا سبب ہی وہ جو قلعہ سامنے ہی اُسمین کیون نہین اُترے عرض کیا کہ آپ بارگاہ مین تشریف لیچلین تو مین عرض کرون بادشاہ مع محمور فیل پیکر اور اُسکے سردار اور اپنے سپہ سالار و سردارون کے داخل بارگاہ ہوا اور موافق قاعدے کے دربار آراستہ ہوا تب بادشاہ نے تیربند دراز گردن سے پوچھا کہ کیا واقعہ ہی بیان کرو اُسنے کل ماجرا عرض کیا بادشاہ و محمور سنکر بہت برہم ہوئے اور کہا کہ تو سہی جو اس قلعہ کو کھود کر پایمال نکیا ہو اور باشندون کو اس طرح قتل نکردون کہ جنکے حال پر مرغان ہوا کو ماہیان دریا ترس کھائینگی اور مجکو ترس نہ آئیگا اگر ان لوگون نے میری اطاعت نہ کی تو اور

اگر میری اطاعت قبول کی اور مذہب اپنا ترک کرکے مذہب آبائی کو اختیار کیا تو نہ مجھے
کچھ سروکار نہین ہی مین یہان سے کوچ کر جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ ای مخمور فیل پیکر بیان کرو
کہ تمھاری کیا راے ہی اگر یہی راے قرار پائے تو اسیوقت اس قلعہ کو جا کے تباہ اور برباد
کردون مین اس بات پر آمادہ اور مستعد ہون جسقدر کہ لشکر موجود ہی اسکو لیکر جاؤن اسنے
جواب دیا کہ میری تو یہ راے ہی کہ آپ ابھی تکلیف نکرین مین اُنسے تو پہلے مقابلہ کرونگا
اگر مین نے آپ کے اقبال سے لڑائی فتح کرلی تو آپکو کوئی زحمت نہوگی اور اگر خدانخواستہ
کچھ مقابلہ مین حال دگرگون ہوا تو آپ میری مدد کیجیے گا ورنہ تماشا دیکھیے گا مین یہ چاہتا ہون کہ پہلے نامہ
اس مضمون کا لکھیے کہ اپنے مذہب کو ترک کرو اور ہمارا مذہب اختیار کرو اگر وہ اس بات کو
قبول کرلین تو کیون جنگ و جدل کیجاے اور بیکار کیون کشت و خون ہو انھین کو یہانکا حاکم
رہنے دون اور مین آگے روانہ ہوتا ہون آپ اس نامہ کو تحریر کرکے اُنکے پاس بھیجیے اگر
اُنھون نے خلاف ہماری تحریر کے کیا تو مین اُنسے لڑونگا آپ میرے وقت مشکل مدد کرین
ابھی سے کیون زحمت گوارہ کرین بادشاہ نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو مناسب ہو
وہ کرو مین تمھارے ہمراہ ہون اور تمھاری مدد کرونگا مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ
کل اُنکو نامہ تحریر کیا جائیگا دیکھیے کہ وہ جواب کیا تحریر کرتے ہین یہ گفتگو آپس مین ہوکر دربار
برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ مین گیا اور آرام پذیر ہوا اب ادھر قلعہ کا حال سُنیے کہ
چند لوگ اہل قلعہ کے واسطے کسی ضرورت کے باہر قلعہ کے جو آئے تو دیکھا کہ ایک لشکر
بہت بڑا قلعہ کے سامنے اُترا ہوا ہی اور جہانتک کہ نگاہ کام کرتی ہے سواے سپاہ کے
اور کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ لشکر مین آئے اور دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی دریافت کرنے
سے اُنکو کل حال معلوم ہوا اُسیوقت وہ لوگ واپس گئے اور داخل شہر ہوکر اس
فکر مین ہوئے کہ کسیطرح حاکم قلعہ کو اسکی خبر ہو جاے آپس مین یہ صلاح کی کہ پہلے کوتوال
قلعہ کو خبر کرین اُنکے ذریعہ سے حاکم قلعہ تک بھی اطلاع ہو جائیگی یہ راے قرار پاکے سبکے
سب کوتوال کے پاس گئے وہان پیادون نے اُنکو روکا اُنھون نے کہا کہ ہمکو کوتوال کے پاس
جانے دو ہمکو کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو ایک پیادہ اُنمین سے کوتوال صاحب کے
پاس گیا اور عرض کی کہ چند باشندے قلعہ کے دروازہ کوتوالی پر آئے ہین اور کہتے ہین کہ ہمکو
کچھ عرض کرنا ہی ہماری اطلاع کردو جیسا حکم ہو بجا لائین برجستہ کوتوال نے کہا کہ اُنکو اندر
بھیجدو وہ کیا کہتے ہین اور کیا ایسی ضرورت ہی وہ پیادہ باہر آیا اور کہا کہ جائیے آپکو کوتوال صاحب
نے اندر بُلایا ہی وہ لوگ اندر گئے کوتوال کو دیکھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوے ہین اور چند صاحب گرد
کرسیون پر متمکن ہین یہ لوگ جب سامنے پہونچے تو کوتوال کو سلام کیا کوتوال نے جواب سلام دیا اور
کرسیان بیٹھنے کو دین وہ لوگ جب بیٹھ چکے تو کوتوال نے دریافت کیا کہ آپ لوگون نے کیون تکلیف
فرمائی ہی کیا ارشاد ہوتا ہی فرمائیے اُنھون نے جو کچھ کہ دیکھا تھا اور دریافت کیا تھا وہ سب بیان کیا کوتوال
نے کہا کہ آپ لوگون نے خوب دانائی کی جو مجکو اطلاع دی مین آج صبح کو دربار مین بادشاہ
قلعہ سے عرض کردونگا وہ رخصت ہوکر چلے آئے جب وقت صبح کا آیا تو کوتوال دربار مین گیا
اور اپنے مقام پر بیٹھ گیا جب دربار جمع ہو چکا اور بادشاہ فیروز بخت بھی آ چکے کوتوال نے

عرض کیا کہ مجکو کچھ حضور سے عرض کرتا ہی فیروز بخت نے فرمایا کہ بیان کرو کوتوال نے انا اُن
لوگون کا اور بیان کرتا اُس واقعہ کا بیان کیا کہ آج میرے پاس چند ساکنان قلعہ آئے تھے
اور وہ یہ بیان کرتے تھے کہ آج ہم لوگ واسطے ایک کام کے بیرون قلعہ گئے تھے تو وہان یہ دیکھا
کہ ایک لشکر کثیر فروکش ہی ہم لوگ جب اُس لشکر مین گئے اور اہل لشکر سے جو دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ یہ لشکر قلعہ سیاہ تاب وشہر آفتاب نما سے آیا ہی اور جاتا ہی طرف خانہ کعبہ کے واسطے
مقابلہ کرنے امیر کے مخمور فیل پیکر کو خداوند ارژنگ بن زمرد نے بھیجا ہی کہ تو جاکر خانہ کعبہ
مین امیر کو قتل کر یا گرفتار کر اور جو شہر کہ اسلام آباد ہون اُنکو تاخت وتاراج کرتا جانا اگر وہ دین
زمرد پرستی اختیار کرین تو اُنسے مقابلہ نکرنا پہلے وہ قلعہ سیاہ تاب پر آیا اُسنے جب دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہانکا بادشاہ زمرد پرست ہی نامہ لکھکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے مدد طلب کی
بادشاہ مہران سیاہ پوش کج گردن نے موافق اُسکی خواہش کے مدد کی اور اُنکے ہمراہ
خود مع سپہ سالار دست چپ وتین لاکھ سوار وپیادے کے طرف خانہ کعبہ کے کوچ کیا تیر بند
دراز گردن کو ہراول لشکر کرکے آگے کو روانہ کیا جب اُسکا گذر یہان ہوا تو یہ قلعہ جو سامنے
سے نمودار ہوا وہ یہان مقیم ہوا اور چند ہرکارون کو واسطے خبر کے روانہ کیا وہ خبر لائے کہ یہ قلعہ
اہل اسلام کے قبضے مین ہی جب وہ سے گئے اور دریافت کرنے لگے تو اہل قلعہ نے انکو گرفتار کرلیا تھا
مگر حاکم قلعہ نے اُنکو رہا کردیا جب یہ معلوم ہوا کہ یہ قلعہ اہل اسلام کا ہی تو تیر بند دراز گردن
یہان مقیم ہوا یہانتک کہ آج صبح کو قریب دوپہر کے بادشاہ بھی آگیا یہ لشکر وہی ہی اب کل اہل قلعہ
سے نامہ وپیام ہوگا اگر اُنھون نے دین زمرد پرستی قبول کرلیا تو خیر ورنہ نوبت لڑائی کی آئیگی ہمارا
لشکر اس قلعہ کو ایک دم مین فتح کرلیگا بعد اُسکے طرف خانہ کعبہ کے جائیگا کیونکہ یہ پہلا قلعہ ہی اہل
اسلام کا اسی طرح جو قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملتا جائیگا فتح یا تاخت ہوجائیگا وہ لوگ یہ سنکر
قلعہ مین میرے پاس آئے اور مجھسے ملاقات کرکے تمام واقعہ بیان کیا مین نے حضور کی خدمت
مین عرض کردیا کہ حضور بھی اپنا بندوبست فرمائین فیروز بخت حاکم قلعہ نے فرمایا کہ مجکو کچھ خوف
نہین ہی خداے بزرگ ست جب کچھ نامہ وپیام ہوگا اُسوقت جیسی صلاح آپ سب صاحبون کی
ہوگی ویسا کیا جائیگا سواے ترک مذہب واطاعت کے اگر راے ہوگی تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرینگے
کوتوال یہ سنکر خاموش ہو رہا اور ذکر ہونے لگے یہانتک کہ شام ہوگئی سب اپنے اپنے مقام کو
چلے گئے دربار برخاست ہوا سب آرام پذیر ہوئے کہ وہ رات گذری اور صبح پردۂ غیب سے
برآمد ہوئی ہر ایک اندرون قلعہ وبیرون قلعہ بیدار ہوا اُدھر دربار فیروز بخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کا
آراستہ ہوا اِدھر بیرون قلعہ دربار سیہ پوش کج گردن بادشاہ قلعہ سیہ تاب کا آراستہ ہوا جب بادشاہ
دربار مین آیا تو مخمور فیل پیکر نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ تحریر کر بنام بادشاہ قلعہ قمر بخش
کے اور مضمون نامہ بتا دیا اُسنے فوراً نامہ تیار کیا اُسنے ایک پہلوان کہ نام اُسکا احول گرد
تھا اُسکے ہاتھ نامہ حاکم قلعہ قمر بخش کے پاس بھیجا وہ نامہ لیکر چلا اور تھوڑے ہی عرصہ مین داخل قلعہ ہوا
یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک پہلوان نامہ لیکر آیا ہی اُسنے یہ سنکر اپنے دربار کو خوب آراستہ کیا کہ اتنے
مین وہ پہلوان دربار گاہ پر پہونچا درگہ سالار نے روکا اور کہا کہ مین خبر کرون تو آپ جائیگا اور
اپنے نام سے آگاہ فرمائیے اُسنے جواب دیا کہ مین پہلوان ہون بادشاہ سیاہ پوش کج گردن

نامہ لیکر آیا ہون یہ کہکر دربار کی جانب روانہ ہوا اور نہ رُکا کہ درگہ سالار نے کہا کہ آپکو لازم ہی
کہ میرے کہنے پر عمل نہ کیجے کیونکہ میری نوکری پر آبنے گی اور آپکا کچھ فائدہ نہوگا مین ابھی جاکر
خبر کیے دیتا ہون یہ کہکر وہ اُٹھا اور وہ پہلوان تھم گیا ادہر وہ درگہ سالار اندر آیا اور عرض کی
کہ ایک پہلوان نامہ لیکر بادشاہ سیاہ پوش تاج گردن کا در دولت پر حاضر ہی حکم باریابی
چاہتا ہی حکم ہوا کہ بھیجدو وہ باہر آیا اور کہا کہ اب آپ شوق سے جائیے کیونکہ آپکی طلبی ہی
یہ سنکر وہ فوراً داخل ہوا اور بطریق زمرد پرستان سلام کیا کسینے جواب سلام ندیا کہ اتنے مین
خادم نے ایک کرسی حاضر کی وہ کرسی سامنے بادشاہ قلعہ کے بچھا کر بیٹھ گیا بادشاہ نے اشارہ طرف ساقی
کے کیا اُسنے جام لبریز کرکے اُسکو دیا وہ پی گیا جب دماغ اُسکا بادہ ناب سے گرم ہوا تو پکارا
کہ منم نامہ دارم بادشاہ قلعہ نے پوچھا کہ کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ مین نامہ لایا ہون بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب نے ایک بہادر جلیل محمور فیل پیکر کا بادشاہ قلعہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے
وہ نامہ نکالکر دیا بادشاہ قلعہ نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اور کہا کہ پڑھو اُسنے باواز بلند پڑھنا شروع
کیا اُسمین یہ تحریر تھا کہ تمکو معلوم ہو کہ مین بموجب حکم خداوند ارژنگ واسطے فتح کے جاتا
ہون اور حکم تھا کہ جو کوئی قلعہ یا شہر راہ مین اسلام آباد ملجائے تو اُسکو فتح کرتے ہوئے جانا اگر
وہ مذہب زمرد پرستی اختیار کرلین تو کوئی اُنسے لڑنے کی ضرورت نہین ہی ورنہ سبکو قتل کرنا
لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم فی الفور دیکھتے اس نامے کے غاشیۂ اطاعت دوش پر رکھکر
آؤ اور مذہب زمرد پرستی اختیار کرو ورنہ مین تمسے کہے دیتا ہون کہ اگر تمنے عذر کیا تو مین پھر نہ سنونگا
اور قلعہ کے اندر آکر سب کو قتل کر ڈالونگا باشندگان قلعہ مین سے کسیکو زندہ نچھوڑونگا کیونکہ میرے ہمراہ
بادشاہ قلعہ سیاہ تاب مع تین لاکھ سواران جرار کے موجود ہین اور وہ بادشاہ ہین اور
پہلوان ہین کہ جنکی ہیبت شمشیر کی پناہ نہین ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ابھی خیریت ہی کہ موافق
تحریر نامے کے عمل کرو اگر تم لوگ پہلوان محمور فیل پیکر کی اطاعت سے درگذر وگے تو یہ جاننا
کہ میرا ایک پہلوان تمام قلعہ کی فوج کو کافی ہی کیونکہ سنا ہی کہ تم لوگ سوائے فوج کے بہت
قلیل ہو اپنی جانین بدو اور فوج بھی قلعہ مین صرف اسّی ہزار ہی اُسکی کیا حقیقت ہی ہماری
سپاہ ایک حملے مین فتح کرلیگی کیونکہ یہان تین لاکھ اسّی ہزار سپاہ ہی آیندہ اختیار ہی فقط والسلام
یہ مضمون نامہ سنکر بادشاہ قلعہ بہت برہم ہوا اور منشی سے نامہ لیکر پھاڑ ڈالا اور کہا کہ لکھدو ہماری
طرفسے کہ یہ کیا بیہودہ بکا ہی اگر اپنی خیر چاہتے ہو تو فوراً یہان سے کوچ کر جاؤ ورنہ ایسی تلوارین
مارونگا کہ تم لوگون کو بھاگنے کی راہ نہ ملیگی تم اپنے دل مین خیال کرتے ہو کہ قلعہ مین فوج بہت کم ہی ہماری
جتنی فوج ہی سب بارہا قلعہ فتح کرچکی ہی اور تم ایسے بودون کو بھگا چکی ہی اور ہماری تو کیا المثل
ہی ہم مریخ فلک سے نہین ڈرتے ہین اس سپاہ کی کیا حقیقت ہی کیون قضا آئی ہی اگر تم دونو
ملکر آئے ہو تو کیا خوف ہی اور اس سے زیادہ جمع ہوکر آتے تو کیا ڈر تھا مین تمھاری تین لاکھ
اسّی ہزار سپاہ سے نہین ڈرتا ہون اگر اسکا دونا لشکر ہوتا تو کچھ لطف جنگ کا ہوتا اگر
ہم ایسی ایسی سپاہ اور پہلوانون سے ڈرین تو کاہے کو قلعہ کی حکومت کرین اور مجھے واسطے
ترک مذہب کے لکھا ہی تو کہین اسلام نے بھی ترک مذہب کیا ہی بلکہ یہ امر تمکو لازم اور واجب ہی
کہ تم ترک مذہب باطل زمرد پرستی کرو اور ملت بیضائے اسلام کو قبول کرو ہمسے یہ امید نہ رکھنا کہ

ہم تمھاری اطاعت کرین اس خیال فاسد کو دل سے دور کرو یہان سے بہت جلد چلے جاؤ ورنہ
بہت پچھتاؤ گے آیندہ تمکو اختیار ہو دبیر نے یہ مضمون لکھکر نامہ تیار کیا ادھر اُس پہلوان نے
جو یہ تقریر سنی اور نامہ چاک ہوتے دیکھا تو بہت تاؤ پیچ کھایا اور غصہ مین آکر کہا کہ بڑا غضب
کیا کہ نامہ بادشاہ سیاہ پوش کج گردن کا چاک کر ڈالا اسی مین خیر ہی کہ فوراً اطاعت ہمارے
بادشاہ کی کرو ورنہ مین ابھی تمام بارگاہ کو خون سے تر کر دونگا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ
تم اتنے بڑے بادشاہ کا نامہ چاک کرو اور اُسکو ایسا جواب سخت لکھو ایک قلعہ دار ہو کر یہ کہکر
چاہتا تھا کہ تلوار میان سے کھینچے مگر باشارہ بادشاہ قلعہ کے ایک پہلوان نے جو کہ اُسکے دست
چپ کی طرف بیٹھا تھا ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کہ بس اسی مین خیر ہی کہ تم چلے جاؤ ورنہ جان سے جاؤ
کچھ حاصل نہوگا ہمارے بادشاہ کا یہ حکم ہی کہ جان سے نہ مارو صرف اسکو قلعہ سے باہر کر دو اور جواب
نامہ اسکے ہاتھ مین دیدو اب بہتر ہوگا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیون اپنی آبرو اور جان دیتے ہو
اگر ایسے بہادر ہو اور اپنی جان دینے پر آمادہ ہو اور تلوار بھی میان سے آگے پڑتی ہو تو اسوقت یہان سے
جاؤ بروز مقابلہ پہلے تمھین میدان کارزار مین آنا اور جسکو جی چاہے اپنے مقابلے کو طلب کرنا
یہان کسی کو عذر نہوگا جب یہ تقریر اُسنے اُس پہلوان کی سُنی اُس پہلوان نے دل مین خیال کیا
کہ بیشک یہ سچ کہتا ہی کہانتک مقابلہ کروگے یہان سیکڑون ہین اور تم اکیلے ہو جو یہ کہتا ہی بہت
ٹھیک ہی یہ خیال کرکے اپنے ارادے کو فسخ کیا اور کہا کہ بہت اچھا جیسا آپ فرماتے ہین ویسا
ہی ہوگا بروز مقابلہ پہلے آپ ہی میرے مقابلے کو آئیگا یہ کہکر قصہ جانیکا کیا اُسوقت فیروز بخت
نے کہا کہ ہماری طرف سے اتنا زبانی بھی کہدینا کہ ہمکو اب کوئی نامہ وغیرہ نہ تحریر کرنا ہم کل ضرور ضرور
قلعہ کے باہر واسطے مقابلے اور جنگ و جدل آئینگے یہ سنکر وہ پہلوان وہان سے روانہ ہوا اور
اور بہت جلد اپنے لشکر مین داخل ہوا اور وہ جواب نامہ اپنے بادشاہ مخمور فیل پیکر کو دیا جو
کچھ زبانی کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل واقعہ بھی کہ سنایا یہ ماجرا سنکر بادشاہ اور مخمور فیل پیکر
نے کہا کہ واقعی ان لوگون کی قضا آگئی ہی بقول شخصے کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن قریب
آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین یہان بھی وہی سامان نظر آتا ہی کہ مجھ ایسے پہلوان و بادشاہ سے
یہ گفتگو کی خیر دیکھا جائیگا آنے تو دو یہ کہکر دربار برخاست کیا ادھر بعد جانے اُس پہلوان کے
فیروز بخت نے اپنے مشورہ کارون سے کہا کہ اب کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ
کرون یا باہر نکل کے انھون نے عرض کیا کہ جیسی آپکی مرضی ہو ویسا کیجیے مگر ہمارے نزدیک
یہ بہتر ہوگا کہ ایک عرضی لکھکر آپ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کرین کہ شاید وہ کچھ
مدد کو فوج روانہ فرماوین کیونکہ اُنکے پاس عرضی بھیجنا ضرور ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ آپ کے پاس
لشکر بہت قلیل ہی صرف اسی ہزار سپاہ ہی اور اس بادشاہ اور پہلوان کے پاس قریب
چار لاکھ کے جمعیت ہی ایسی حالت مین اسقدر قلیل جمعیت سے مقابلہ کرنا خلاف عقل ہی اور
تا آنے مدد کے آپ باہر قلعہ کے بھی نجائین یہین سے مقابلہ کرین جب مدد آجاوے تو اُسوقت
اختیار ہی یا اُنسے مہلت طلب کرین یہ تقریر سنکے فیروز بخت نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ
مین قلعہ بند ہوکر بیٹھون اور مقابلہ کرون اور یہ بھی نہوگا کہ مین کافر سے مہلت طلب کرکے عجز کرون
اگر وہ مہلت ندے تو اُسوقت میرا کلام بیکار ہوگا مگر تمھاری سب کی راے سے عرضی تو خدمت

صاحبقران میں روانہ کیے دیتا ہون گرجی تو نہین چاہتا ہے کہ مین اُنسے اپنے لشکر کے مقابلے کیواسطے مدد طلب کرون اگرچہ یہان لشکر قلیل ہے مگر اِس لشکر کثیر کی اصل حقیقت ہمارے پہلوان بہادرون کے سامنے کچھ نہین ہے اُن سبنے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر ہر وقت انسان کو انجام کا خیال رکھنا چاہیے دشمن کو کبھی حقیر نہ خیال کرے بقول شاعر کے **بیت** — دانی کہ چہ گفت زال بارستم گرد دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد ✦ دشمن کو ہر وقت اپنے اوپر زبردست جاننے یہ سنکر بادشاہ قلعہ نے جواب دیا کہ یہ سب درست ہے مگر اُسکے ساتھ یہ بھی تو قول ہے مصرعہ — دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر ست وہ حافظ حقیقی سے ہر وقت اپنی مدد کا طلبگار رہے بیکار کو یہ تقریر و تکرار کر رہے ہو بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ✦ نبرد رگے تا نخواہد خداے ✦ اگر ہماری قضا اسیطرح آگی ہے تو ہمین کیون پس و پیش ہے اگر ہم قلعہ آہنی مین بند ہونگے تو ضرور وہان بھی قضا ہمکو نچھوڑیگی اگر قضا نہین ہے تو کوئی ہمارا کچھ نہین بنا سکتا ہے وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر بادشاہ فیروز بخت نے ایک عرضی مین اُن لوگون کی راے کے موافق کل کیفیت تحریر کرکے خدمت صاحبقران مین بدست ایک سانڈنی سوار کے طرف طلسم آئینہ کے روانہ کی اسمین مدد کے واسطے تحریر کیا اسوجہ سے کہ یہ لوگ شکستہ دل نہون وہ سانڈنی سوار اُسیوقت عرضی لیکر طرف طلسم آئینہ کے روانہ ہوا اب اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا بعد روانہ کرنے عرضی کے حکم دیا کہ ہماری فوج تیار ہو کل ہم قلعہ سے واسطے مقابلہ کے نکلینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور داخل محل ہو یہان تمام لشکر مین خبر منتشر ہو گئی کہ کل بادشاہ واسطے مقابلہ لشکر حریف کے قلعہ سے باہر تشریف لیجائینگے یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تمام فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی اور کمر بندی شروع ہو گئی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اور رات ہو گئی تمام رات فوج کے لوگون کو اسی بند و بست مین تمام ہوئی نشان سحر آسمان پر ظاہر ہوے یہانتک کہ قریب پہر بھر کے دن آگیا اُسوقت تمام افسران فوج جمع ہو کر در دولت شاہی پر آئے یہ خبر جب **فیروز بخت** کو ہوئی لباس رزمی سے آراستہ ہو کر برآمد ہوئے سب کا سلام و مجرا لیا اور اپنے اسپ برق رفتار پر سوار ہو کر باہر قلعہ کے گئے اور لشکر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور پیش خیمہ ایک پہلوان ہمتن فیروز تنی کو دیا وہ خیمہ لیکر باہر قلعہ کے آیا اور میدان جنگ مین مقابل لشکر حریف کے استادہ کیا یہ خبر لشکر حریف مین پہونچی کہ فوج قلعہ کے باہر آرہی ہے یہان بوقت صبح بادشاہ قلعہ سیاہ تاب و مخمور فیل پیکر دربار مین بیٹھے ہوئے تھے کہ یہ خبر اُنکو بھی ہوئی وہ بھی یہ خبر سنکر مع اپنے سپہ سالار و مخمور و دیگر افسران فوج کے بیرون بارگاہ واسطے دیکھنے لشکر حریف کے آکر کھڑے ہوئے کہ اتنے مین آمد لشکر حریف کی شروع ہوئی پہلے کل سامان شاہی گذر گیا بعد اُسکے فوج کی آمد ہوئی یہانتک کہ **فیروز بخت** مع افسران فوج کے بیچ مین لشکر کے نمودار ہوا اور قریب اپنی بارگاہ کے آکر گھوڑے سے اُترا اور داخل بارگاہ ہوا بعد اُسکے سب فوج فرد کش ہوئی اُنھون نے جو دریافت کیا اور نشان لشکر بھی دیکھا تو معلوم ہوا کہ اسی ہزار سپاہ ہے یہ دیکھکر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس سپاہ پر انکو اتنا غرور ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ قریب دو تین لاکھ کے ہوگی یہ تو ایک حملے مین پسپا ہو جائینگے مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ جی ہان اسی سبب سے مینے عرض کیا کہ آپ صرف تماشا دیکھین مین مقابلہ کرونگا ہان آپ کو بمقابلہ صاحبقران زحمت کرنا ہوگی مگر یہ لوگ

بڑے دلیر و اولو العزم ہوتے ہین باوجودیکہ اسقدر قلیل لشکر ہی اُسپر بھی اتنی بڑی سپاہ سے مقابلہ کرنے کو قلعہ کے باہر آگئے ہین مین یقین کرتا ہون کہ انکو موت کھینچ لائی ہی ایک امیر نے کہا کہ حضور راہ خدا مین یہ مرنے کو حیات ابدی جانتے ہین سپاہ اور لشکر کو کچھ نہین سمجھتے ہین کہ ہمارا خدا ہماری مدد کرتا ہی ہم اُسکے بھروسے پر لڑتے ہین فتح و شکست اُسی کے ہاتھ ہی جو وہ چاہیگا ہمارے حق مین کریگا یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ ہم دیکھتے ہین کہ کیونکر انکا خدا انکی مدد کرتا ہی آخر عقل بھی کوئی شی ہی یا نہین یہ قول انکا بالکل خلاف ہی گفتگو کرتے ہوئے اپنی بارگاہ مین گئے اور ایک عیار کو بلا کر کہا کہ تو فوراً لشکر اسلام مین جا اور ہماری طرف سے سردار لشکر سے کہنا کہ ہمارے آپکے کب مقابلہ ہوگا جیسا وہ جواب دین ہمسے آکر کہنا وہ عیار سنتے ہی الفور لشکر اسلام مین آیا اور بارگاہ مین داخل ہوکر سلام و مجرا وغیرہ سے فراغت کرکے پیام اپنے بادشاہ کا دیا فیروز بخت نے جواب دیا کہ آج تو ہم تھکے ماندے ہین کل انشاء اللہ مقابلہ کرینگے وہ یہ جواب پیام سنکر رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین آیا جو کچھ کہ جواب لایا تھا اپنے بادشاہ سے عرض کیا اُسنے فوراً نقارۂ جنگی کے بجنے کا حکم دیا اُدھر نقارۂ رزمی پر چوب پڑی تمام لشکر آگاہ ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی کہ لشکر حریف مین کوس حربی بجا ہی فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید سرمدی کوس حربی بجے بموجب حکم کوس رزمی پر چوب پڑی آواز نقارہ سے گوش گردون بھی گران گوش ہوگئے بقول کسی شاعر کے شعر

ز نقارہ آواز آمد برون ۔ کہ دون ست دون ست گردون دون ۔ لشکر اسلام مین بھی خبر ہوگئی کہ کل صبح کو مقابلہ ہی گو کہ یہ لوگ کسل راہ سے اچھی طرح آسودہ بھی نہین ہوئے تھے مگر سامان جنگ کرنے لگے اُدھر لشکر کفار مین صفائی آلات حرب و ضرب کی ہونے لگی وہ دن اسی بندوبست مین ختم ہوا شام ہوگئی دونون لشکرون مین تلایہ حسب قاعدہ پھرنے لگا کوئی تلوار کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی سنان کی انی کو درست کرتا تھا کسینے ترکش مین سے تیر خراب خراب چنکر پھینکدئے اور عمدہ عمدہ تیر ترکش مین رکھ لیے اور کمانین جو بگڑ گئی تھین اونکو درست کیا اور زرہ و خود وغیرہ کو بھی صیقل سے صاف کیا کوئی شخص گرز گران کو تول کر کہتا تھا کہ کل یہ سر دشمن پر پڑیگا اور اُسکو پیوند زمین کردیگا اور جو کہ بزدلے اور نامرد لشکر مین تھے وہ رات کو گوشۂ امن ڈھونڈھکر پوشیدہ ہوگئے اس خیال سے کہ اگر لشکر حریف کی فتح ہوگئی تو ہم پہلے سے فرار ہوجائینگے اگر ہمارے لشکر کی فتح ہوئی اور اہل قلعہ کی بھی شکست ہوگی تو ہم پھر لشکر مین شریک ہوجائینگے اور یہی خیال اہل اسلام کے بزدلون مین تھا مگر یہان بزدل لوگ کہان یہ تو سب لوگ تلوار کے دھنی ہین کیونکہ صاحبقران کے امتحان کیے ہوئے یہ لوگ ہین مگر دو چار آدمی جو اِدھر اُدھر سے بھاگ کر آگئے ہین اور بڑی بہادری سے نوکری کی ہی اور اپنے کو بہادر اور جوانمرد کہتے ہین انکا ذکر ہی کیا ہی دونون لشکرون مین تمام رات نقارۂ رزمی بجا کیا اور سب اپنے اپنے بسترون پر جاگا کیے کسواسطے کہ جو بہادر تھے انکو تو مارے خوشی کے رات بھر نیند نہ آئی یہ خیال تھا کہ کل روز عید ہے اور ہماری نام آوری کا دن ہے اور جو لوگ نامرد تھے انکو تو خوف کے مارے نیند نہ آئی اور رات بھر یہی خیال تھا دیکھیے ہملوگ زندہ رہتے ہین یا کہ مارے جاتے ہین یہانتک کہ زمانہ شب کا برطرف ہوا اور آفتاب اپنے برج سے جلال کا بھرا ہوا برامد ہوا آثار سحر نمودار ہوئے لشکر اسلام مین آواز اذان بلند ہوئی صوت اللہ اکبر گردون پر جانے لگی ہر ایک اپنے اپنے بستر سے

انگڑائیان لیتا ہوا اُٹھا ہاتھ مونہہ دھوکر وضو کیا اور نماز صبح کی پڑھی اور بعد خضوع و خشوع
دعاے فتح مانگنے لگا اُدھر لشکر کفار مین بھی موافق اُنکے مذہب کے گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے
ہر ایک شخص اپنے اپنے طریقے سے عبادت خدا مین مشغول ہوا بعد فراغت عبادت کے دونون
جانب کی فوج نے سلاح اپنے اپنے تن پر آراستہ کیے اہل اسلام کی فوج آراستہ ہوکر طرف
میدان جنگ کے آئی اور افسر طرف دربارگاہ کے آئے اور انتظار فیروز بخت اپنے سردار کا
کرنے لگے اور فیروز بخت نے بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے لباس جنگ زیب بدن
کیا اور سلاح لگاکر برامد ہوا ہر ایک اہل اسلام آداب بجا لایا وہ سبکا سلام لیتے ہوئے
اپنے مرکب کی طرف چلے اور مرکب پر سوار ہوکر راستہ میدان جنگ کا لیا مگر جوش شجاعت
سے ہر ایک کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا تھا ہر ایک کے چہرے سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ
آج کوئی بہت بڑی عید ہے فیروز بخت کا تو یہ حال تھا کہ چہرہ اُنکا مثل لعل بدخشان کے
سرخ تھا بلکہ ایک قسم کی ضو دیتا تھا اور افسران فوج کے بیچ مین تھے اور یہ ثابت ہوتا تھا
کہ درمیان سیارگان ماہ کامل ہے اور مابین مین گلہای رنگارنگ کے گل لالہ کھلا ہوا ہے یا درمیان براتیون کے
نوشاہ واسطے بیاہ لانے عروس نو کے جاتا ہے غرض کہ اس شان و شوکت کے ساتھ سواری
چلی جاتی تھی یہانتک کہ میدان جنگ مین پہونچا اور صفین لشکر کی آراستہ ہونے لگین ساقہ
کمین گاہ میمنہ اور میسرہ قلب لشکر مین گھوڑا فیروز بخت کا قائم ہوا صف آراؤن نے ملکر
سب صفین درست کین یہان تو یہ سامان ہو رہا تھا کہ اُدھر لشکر کفار مین سب امور مذہبی سے
فراغت پاکر اُٹھے اور ہتھیارون سے درست ہوکر افسران فوج نے لشکر کو طرف میدان کارزار کے
جانب روانہ کیا اور آپ دربارگاہ پر آئے کہ اتنے مین مہران سیاہ پوش کج گردن
بھی باہر آیا بعدہ ہبران شیرزور اُسکا پہلوان سپہ سالار بھی اور مخمور فیل پیکر بھی اپنے
اپنے خیمون سے نکلکر آئے سب ہمراہ ہوکر طرف میدان جنگ و جدل کے چلے اور وہان
پہونچکر صفین لشکر کی مخمور فیل پیکر کے سامنے آراستہ ہوئین موافق قاعدے کے عقب
مین صفین لشکر قلعہ سیاہ تاب کی استادہ ہوئین اور قلب لشکر مین تخت بادشاہ قلعہ
سیاہ تاب کا قائم ہوا طرف میسرے کے ہبران شیرزور اور طرف میمنہ کے مخمور فیل پیکر
قائم ہوا اور تیرشہ دراز گردن ہراول لشکر ہوا جب صفین دونون لشکرون کی جم گئین
نقیبون نے نکلکر نقابت کی آب پاشون نے آب پاشی کی گرد و غبار کو دبایا تبر دارون نے
زمین پست و بلند کو برابر کیا اور جو درخت کہ حائل نظر تھے اُنکو کاٹ ڈالا جب یہ سب
انتظام ہو چکا اور نقیب نقابت کر چکے تو لشکر علم خوک پیکر جلوہ گری پر آئے اور بیچ لشکر
سے وہی پہلوان جو کہ نامہ لیکر آیا تھا سامنے تخت شاہی کے آیا اور اجازت لیکر پاس
مخمور فیل پیکر کے آیا اُسنے بھی رخصت کیا وہ اپنے گھوڑے کو اُٹھاکر میدان مین آیا اور سلحشوری
کرنے کے بعد اپنے برچھے کو زمین مین گاڑ کر دم اپنا راست کرنے لگا اور آواز دی کہ ہے
کوئی جو کہ میرے مقابلے کو آئے اور میرا ہم سر ہوا اور مزہ موت کا چکھے یہ سنکر لشکر اسلام کے
پہلوانون نے جوش دکھایا اور خون تمام پہلوانون کے بدن مین دوڑنے لگا ہر ایک یہ چاہتا تھا
کہ پہلے ہم جائین ایک دوسرے پر سبقت کرتا تھا کہ اُسنے دوبارا صدا دی کہ میرے مقابلہ کو وہ شخص آئے

کہ جسنے کل مجکو سر دربار یہ کہا تھا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا مین اُسی سے مقابلہ کرونگا اور دوسرا مقابلہ کو ہرا نہ
یہ سنکر دست چپ کیطرفسے اُسی سردار نے پورا باگ کالیا اور سامنے فیروز بخت کے اگر اجازت چاہی فیروز بخت
فرمایا کہ تمنے جلدی کیون کی کوئی اور مقابلے کو جاتا اُسنے جواب دیا کہ وہ مجکو طلب کرتا ہی فرمایا
جاؤ سپرد خدا کیا وہ سلام کر کے گھوڑے کو گرما کر میدان مین آیا اور مقابل ہو کر رجز پڑھی
بعد رجز پڑھنے کے کہا کہ کیون مجکو طلب کیا ہی اُسنے جواب دیا اور یہ شعر زبان پر لایا شعر
بگو نام خود را درین انجمن ✽ کہ بسیار تند آمدی سوے من ✽ اُنھون نے کہا کہ مجھ بندہ عاجز
وحقیر کو بہزاد طوسی کہتے ہین اُسنے کہا کہ آپکو یاد ہوگا کہ جب آپنے میرا ہاتھ دربار مین روز
اپنے بادشاہ کے پکڑا تھا اور فرمایا تھا کہ بروز مقابلہ جسکو جی چاہے طلب کرنا مین نے اسوقت
یہ دلمین تجویز کرلیا تھا کہ مین پہلے نکلونگا اور آپکو اپنے مقابلے کو بلاؤنگا لہذا اب مین موجود
ہون آپ آئیے اپنا حربہ میرے اوپر کیجیے پھر اُسنے جواب دیا کہ یہ ہمارا طریقہ نہین ہی کہ ہم پیش دستی
کرین جب ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا اُسوقت مین ہم بھی اپنا وار کرینگے اور ضرب
لگائینگے یہ سنکر اُسنے فوراً نیزہ اُٹھایا اور تاک کر سینہ بےکینہ پر مارا اُسنے بھی نیزہ کو نیزے سے
روکا اور نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن مین نیزہ اُس گبر کا اُسنے ہوائی کیا وہ نیزہ بھر آب خجالت
مین غرق ہوگیا اور سامنے دونون لشکرون کے بہت خفیف ہوا اُس غیظ وغضب مین تلوار میان سے
کھینچ لی اور دودستی لگائی اُنھون نے اُسکی شمشیر آبدار اپنی سپر پر روکی اب دونون مین ردوبدل
ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک تو ردوبدل ہوا کی آخر کو اُسنے سر کی ضرب بتا کر کمر پر لگائی مگر
یہ کب چوٹ کھاتے ہین فن سپہ گری مین بہت ہوشیار تھے اُنھون نے اُسکو بھی رد کیا اور اپنی ضرب
اُسکے سر پر لگائی اُسنے بھی سپر کو سر کی پناہ کیا مگر اُنکی تلوار کب رکتی ہی سپر کو مثل قرص پنیر
کے دو ٹکڑے کر کے اور خود وعرق چین ودوبلغہ کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی وہان سے گذر کر صراحی گردن
وصندوق سینہ کو چاک کرتی ہوئی صاف کمر مرکب پر گذر گئی مع راکب ومرکب اُسکے کے چار ٹکڑے
کیے اہل اسلام مین ایک نعرہ تکبیر اور خوشی کا بلند ہوا یہ رنگ دیکھکر اُسکا بھائی آیا وہ بھی قتل
ہوا وہ پہر تک کئی پہلوانون کو اُنھون نے قتل کیا اب مخمور فیل پیکر کو تاب نہ آئی اُسنے فوراً
اپنے گھینڈے کو بڑھایا اور مقابل ہو کر بغیر خبر دار کیے ہوے ضرب تیغ بیدریغ سر پر لگائی اُنھون
نے چمک تلوار کی دیکھکر سپر اُٹھائی سپر جب تک سر پر جاے جاے کہ ضرب اُسکے سر پر پڑ گئی خود
دوبلغہ عرق چین کاٹ کر تا دو ابرو اُتر آئی اُنھون نے دستانہ مارا تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی مگر ایک
چادر خون سر سے جاری ہوئی انکو غش آنے لگا اُسنے چاہا تھا کہ کام تمام کرین کہ ادھر بادشاہ فیروز بخت
چند عیار دوڑا آگئے اور پاس پہونچکر بہزاد طوسی کو بیخبر کر لیگئے اُسنے پھر مبارز طلب کیا اور
ایک پہلوان لشکر سے مقابلے کو آیا وہ قتل ہوا اسیطرح تا شام پانچ چار پہلوان قتل ہوئے اور دو چار زخمی ہوئے
یہانتک کہ شام ہو گئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے قیام گاہ کو گئے جاتے ہی مخمور نے پھر
طبل جنگ بجوا دیا ادھر بھی لشکر اسلام مین طبل جنگ بجا رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ
بجا کیا اور تمام رات دونون لشکرون مین سامان حرب ہوا کیا یہانتک کہ صبح ہو گئی اور دونون
لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے لشکر کفار سے ایک
پہلوان آیا ادھر سے بھی ایک پہلوان نکلا دونون سے مقابلہ ہوا کفار کے لشکر کا پہلوان قتل ہوا بعدہ

دوسرا پہلوان لشکر کفار سے بڑے کر و فر سے میدان کارزار مین آیا آتے ہی وہ بھی قتل ہوا اسی طرح کئی پہلوان
قتل ہوئے یہ رنگ دیکھکر مخمور فیل پیکر نے جنگ مغلوبہ کا حکم دیدیا اور یہ خیال کیا کہ کہانتک ایک ایک
دو دو مقابلہ کرینگے اسمین بہت عرصہ ہوگا یہ لوگ تھوڑے سے ہین انکو ابھی قتل کر ڈالینگے اور شکست دینگے
یہ حکم سنتے ہی تمام لشکر کفار ایک مرتبہ جنبش مین آیا اور طرف لشکر اسلام کے چلا یہ دیکھکر فیروز بخت
نے بھی حکم دیا کہ تم لوگ بھی حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر اسلام بھی بڑھا اور فوج کفار مین گھسگیا اور جنگ مغلوبہ
شروع ہوگئی تلوار چلنے لگی جاوشان لشکر اہل فوج کا دل بڑھانے لگے صدائین لگانے لگے کہ ای جوانان
بکوشید تا جامہ زنان نپوشید ایک سمت سے مخمور فیل پیکر لشکر اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا چلا دوسری
جانب سے لشکر قلعہ سیاہ تاب نے یورش کیا اور انکا سپہ سالار بھی لشکر اپنا لیکر بڑھا اور قلعہ
لشکر مین مہران سیہ پوش نے لشکر کا دل بڑھانا شروع کیا سب کفار ایکبار حملہ آور ہوکے ادھر سے بھی
سردار لشکر اسلام قتل کرتے ہوئے بڑھے فیروز بخت خود دو دستی تلوار مین مارتا ہوا بڑھا جب اہل
لشکر نے دیکھا کہ ہمارا سردار خود جان لڑا کے ہوکے لڑرہا ہے تو ایک مرتبہ ایسا حملہ کیا کہ پانون لشکر
کفار کے اکھڑ گئے قریب تھا کہ فرار ہوجائے مگر مخمور فیل پیکر و بہرام شیر زور اور جاوشان لشکر نے
پھر انکو آمادہ کیا اور ایکبار وہ سپاہ جو کہ قلب مین تھی اُسکو خود مہران سیہ پوش لیکر بڑھا اور لشکر
اسلام پر ٹوٹ پڑا مگر اہل اسلام جان لڑا کے ہوکے لڑرہے تھے کہ فیروز بخت اور مخمور کا سامنا
ہوگیا چونکہ اہل اسلام کا ستارہ گردش مین تھا فیروز بخت اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اُدھر بہرام شیر زور
نے اسقدر شمشیر زنی کی اور قتل کرتا ہوا بڑھا تا دیر معرکہ رہا یہانتک کہ سردار لشکر زخمی ہوگئے مثل
چلی آتی ہے کہ لشکر بے میر و ترکش بے تیر و تکیہ نے فقیر کے بیکار ہے لشکر اسلام نے شکست کھائی کیونکہ
فیروز بخت بہت مجروح ہوگیا تھا اور جو سردار کہ نامی و گرامی تھے وہ بھی زخمی ہوگئے تھے ایکبار لشکر
اسلام کے پانون اکھڑ گئے یہ رنگ دیکھکر لشکر کفار نے دباؤ ڈالنا شروع کیا اور یہ پسپا ہونے لگے پیر
نہ تھمے اور طرف قلعہ کے بھاگے جب قریب قلعہ کے پہونچے تو ٹھہرے کہ دیکھا لشکر کفار بڑھا چلا آتا ہے کچھ
لشکر تو لوٹ گیا اور باقی لشکر عقب مین لشکر اسلام کے چلا آتا ارادے سے کہ چلکر ابھی قلعہ پر قبضہ کرلین کیونکہ
یہ لوگ ابھی شکست خوردہ ہین وہان بھی نہ ٹھہر سکینگے اور اگر کہین قلعہ مین پہونچ گئے اور در قلعہ بند
کرلیا تو پھر بڑی مشکل ہوگی گو کہ قلعہ فتح ہوجائیگا مگر ساتھ زحمت کے اور یہ بھی خیال کیا کہ زدہ را ملید ان
زدہ ایسے ایسے خیال کرکے تعاقب مین چلے وہان لشکر اسلام نے جو انکو آتے دیکھا اور قلعہ کو
اپنے کسقدر دور پایا تب یہ خیال کیا کہ جبتک ہم قلعہ مین پہونچینگے اُسوقت تک یہ سب آجاوینگے
پھر جنگ ہونے لگی اس سے بہتر یہ ہے کہ انسے پھر مقابلہ کرو کہ کہین ایسا نہو کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے
اور ہمارا بادشاہ گرفتار ہوجائے کیونکہ بہت مجروح ہے اور کل سردار اور افسر نامی بھی مجروح ہین
یہ خیال کرکے آپس مین صلاح کی کہ کچھ لوگ تو انسے مقابلہ کرین اور انکو روکین اور باقی لشکر
مع بادشاہ کے داخل قلعہ ہوجائے یہ صلاح کرکے کچھ فوج تو اُنکے سامنے رہی اور باقیماندہ
فوج جو قتل ہونے سے بچی تھی مع فیروز بخت کے بہت جلد داخل قلعہ ہوئی لشکر کفار جب قریب
آگیا وہ لوگ جو کہ روکنے کو تھے وہ کچھ بڑے اور لڑنے لگے جب تک یہ لڑا کیے اُدھر وہ لوگ قلعہ
مین داخل ہوگئے اور دروازہ بند کرلیا جب ان لوگون نے دیکھا کہ وہ سب داخل قلعہ ہوگئے
اور دروازہ قلعہ کا بند ہوگیا یہ بھی ایک سمت کو بھاگے جو قتل ہوئے وہ تو ہوئے باقی کفار نے سمجھ

کہ ہمنے قلعہ اب سے لیا اور بادشاہ قلعہ کو بھی اسیر کرلیا جب میدان صاف ہوگیا تو دیکھا کہ در قلعہ
بند ہی اور پل تختہ اُٹھا ہوا ہی اور خندق پانی سی لبریز ہی قلعہ آلات حرب ضرب سے آراستہ ہی کیونکہ
جب مقابلے کو بیرون قلعہ آگئے تھے تو قلعہ کو پہلے درست کر آئے تھے کہ شاید قلعہ بند ہوکر لڑنا
پڑے اُدھر اندرون قلعہ پہونچکر سپاہ نے کیا کیا کہ بادشاہ کو تو دربار مین داخل کیا اور جو سردار لشکر
کہ بہت زخمی تھے اُنکو وہان چھوڑا کہ جہان معالجہ ہوتا تھا اور باقی تمام فوج اور سردار جو کہ زخمی تھے
قلعہ کے فصیل دروازے پر آئے چونکہ دروازہ بند نہ تھا بہت جلد اپنے تئین پہونچایا اور تمام برجون پر چوکی
پہرا قائم کیا اور گولہ اندازونکو توپون پر مقرر کیا یہ انتظام اسقدر جلدی کیا کہ لشکر کفار قریب قلعے نہ آنے
پایا کہ یہان بندوبست ہوگیا دیدبان نے کہا کہ وہ جو فوج آپکی لڑرہی تھی جنگل کی طرف فرار ہوگئی
اور کفار کا رخ اسطرف کو ہی جو لوگ کہ بندوبست کررہے تھے اُنھون نے کہا آنے دو دیکھا جائیگا یہ تو
یہان یہ انتظار کر رہے تھے کہ وہ زد پر آئین تو فیر کرین اُدھر کفار نے یہ خیال کیا کہ یہ لوگ ابھی تو
داخل قلعہ ہوئے ہین اور بادشاہ کی تیمارداری مین مشغول ہونگے اور دوسرے شکست کھا کر گئے
ہین کیسکے حواس بھی درست نہ ہونگے یہ موقع بہت اچھا ہی اسیوقت حملہ کردو یہ تو یہ سمجھکر چلے اور
حملہ کرنے کے قصد سے آگے بڑھے نصف میدان تک تو بیخوف چلے آئے کسی قسم کا خوف و خطر
نہوا خیال کیا کہ بڑی دانائی اسوقت کی جب زد پر آپہونچے تو دیدبان نے عرض کیا کہ اب وہ لوگ
زیادہ بڑھ آئے ہین اگر اسیطرح چلے آئینگے تو قلعہ لے لینگے یہ سنتا تھا کہ ایک سردار لشکر نے ہوائی
داغی ہوائی کا داغنا تھا کہ گولہ اندازون نے بھی توپین جھکا جھکا ایک مرتبہ فیر جو کین تو گولے مثل اولے کے برسنے
لگے ہزارہا کفار ایکہی فیر مین اُڑ گئے اور باقی ماندہ کے پانون اُٹھ گئے اور دور جاکر کھڑے ہوگئے
یہان گولہ اندازون نے ہاتھ روکا تو یہ دیکھا کہ ہزارہا لاشین خاک پر پڑی ہوئی ہین اور مثل بسمل تڑپ
رہی ہین یہ دیکھکر سبنے سجدہ شکر کیا ادھر کفار جو ہٹ گئے تو مخمور فیل پیکر نے کہا آج رہنے دو
کل دیکھا جائیگا کیونکہ اب شام بھی قریب آگئی ہی چلو پڑاو پر ٹھہرین مہران تسمیاہ پوش نے
کہا کہ ایسا نہو کہ ہم یہان سے ہٹ جائین اور یہ میدان خالی پاکر قلعہ کو خالی کردین اور کسی طرف کو
چلے جائین ایک پہلوان لشکر نے عرض کی یہ لوگ کبھی ایسا نکرینگے جبتک انکی جان مین جان
ہی یہ قلعہ کو خالی نکرینگے میرے نزدیک تو آپ صبح کو آکر قلعہ کا محاصرہ کرلیجیکا اُس پہلوان کے
کہنے سے مخمور فیل پیکر اور بادشاہ واپس گئے اور اپنے پڑاو پر آکر حکم دیا کہ صبح کو کل فوج تیار
رہے ہم بہت تڑکے قلعہ کا محاصرہ کرینگے یہ حکم دیکر داخل بارگاہ ہوئے اُدھر فوج کی کمرین کھلین
اُدھر بارگاہ مین بادشاہ وغیرہ نے داخل ہوکر حکم کیا کہ حساب تو کرو کہ کسقدر فوج کام آئی محاسبے
اور شمار کرکے بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت تیس ہزار تو ہمارے لشکر کے لوگ قتل ہوئے
اور قریب پچاس ہزار کے مجروح ہین اور دس ہزار اہل اسلام کی لاشین میدان جنگ مین
پڑی ہین یہ سنکر وہ لوگ دنگ ہوئے اور کہنے لگے کہ بڑے یہ لوگ بہادر ہین کہ جنکی تعداد اسقدر
کم ہو وہ تو دس ہزار قتل ہون اور جو فوج کہ کثیر ہو وہ تیس ہزار بڑے تعجب کا مقام ہی یہ کہکر اپنے
خیمہ آرام مین گیا اہل قلعہ کا حال سنیے کہ جب وہ لوگ کفار کو قتل کر چکے اور قلعہ پر سے بھگا چکے پھر
بہر صورت انکو اطمینان ہوا کہ اب مات ہوگئی ہی کفار اسوقت یورش نکرینگے اور سر جنگ بھی معقول
پائی ہی لہذا وہ لوگ اسوقت کبھی ادھر کا رخ بھی نکرینگے بس یہ سب پہرہ چوکی مقرر کرکے دربار مین

آئے کہ چلکر اُن لوگون کی تو خبر لین کہ اُنپر کیا گذری ہوش بھی ہی یا نہین یہ سبکے سب دربار مین آئے یہان آکر یہ دیکھا کہ سب اُسی طرح بیہوش پڑے ہین کسیکو ہوش نہین ہی انھون نے فوراً جرّاحونکو بُلایا سبکے زخمون مین ٹانکے دلوائے بعدہٗ اپنے زخمون مین ٹانکے دلوائے کیونکہ یہ لوگ ایسے زخمی تھے کہ بسبب زخمون کے بیہوش ہو جاتے بعد فراغت ٹانکون کے اب یہ فکر کی کہ کسی طرح یہ لوگ ہوش مین آئین یہانتک فکر کی کہ سبکو ہوش مین لائے جب وہ سب ہوش مین آئے تو وہ لوگ پاس فیروزبخت کے آئے اور پوچھا کہ آپکا مزاج کیسا ہی جواب دیا کہ شکر ہی خدا کا کہ زندہ ہون مگر یہ تو بیان کرو کہ مین قلعہ مین کیونکر آیا اور میرے سب سردار تو زندہ ہین اور لشکر بھی ہی یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم سب لشکر کو لیکر اور آپکو مع سرداران زخمی کے داخل قلعہ ہوئے اور کل کیفیت جو کہ گذری تھی بیان کی یہ سُنکر فیروزبخت بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکر کیا یہ خبر کیا تھی گویا کہ وہ دواے شفا تھی یا تو لیٹے تھے یا اُٹھ بیٹھے لوگون نے کہا کہ آپ ابھی نہ اُٹھین لیٹے رہین ایسا نہو کہ ٹانکے ٹوٹ جائین جواب دیا کہ تم کچھ خوف نہ کرو مین اچھا ہون یہ کہکر اُٹھ بیٹھے ہر ایک سردار تعریف کرنے لگے اور جانفشانی اور کارگذاری کی صفت وثنا کی اور کہا آپ لوگون نے بہت زحمت اُٹھائی ہی اب آپ لوگ جاکر آرام کرین صبح کو دیکھا جائیگا اُنھون نے عرض کیا کہ جی نہین ہم یہین رہینگے ہمکو کوئی زحمت نہین ہوئی ہمین آپکی صحت سے بہت خوشی ہوئی ہمکو بڑی فکر تھی کہ دیکھیے خدا کیا کرتا ہی اب آپ کہین جلد اچھے ہو جائیے پھر ہم لوگ جی بھر کے آرام کرینگے کہین آپکے اور اِن سب سرداران نامی وگرامی کے زخم اچھے ہو جائین اب یہ فرمائیے کہ اگر کل وہ لوگ یورش کرین تو کیا بندوبست کیا جاے جواب دیا کہ مین ابھی اپنے مین اتنی طاقت نہین پاتا ہون کہ مین کل دروازۂ فیل بند پر جاکر بیٹھ سکون لہٰذا جو آپکی راے ہو وہ کیجیے یہ سنکر اُن سردارون اور اہلکارون نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک یہ بہتر اور انسب ہوگا کہ اگر وہ مہلت دین تو ایک ہفتہ کی اُنسے مہلت لے لین کہ اُس عرصے مین آپکے اور سردارون کے زخم اچھے ہو جائینگے اور دوسرے یہ بھی ہوگا کہ مدد بھی صاحبقران کے پاس سے آجائیگی اُسوقت آپکا جو جی چاہے کیجیے گا اگر مدد آگئی تو پھر باہر نکلکر مقابلہ کیجیے گا اگر نہ آئی تو قلعہ بند ہو کر مقابلہ کیجیے گا فیروزبخت نے جواب دیا کہ یہ جو تمھارا خیال ہی کہ ہفتہ عشرہ مین صاحبقران کے پاس سے مدد آجائیگی یہ بالکل بیکار ہی کیونکہ وہ طلسم آئینہ پر ہین اور یہان سے طلسم آئینہ بہت دور ہی بلکہ ایک مہینے کی راہ ہی عرضی ایک مہینے مین پہونچےگی اگر اُنھون نے عرضی کے پہونچتے ہی مدد کے واسطے فوج کو روانہ کیا تب بھی دو مہینے مین یہانتک آئیگی ایسی حالت مین امید مدد کرنا بالکل عبث ہی اسوقت آپ لوگون کے کہنے سے مین نے یہ امر کیا کہ آپ لوگ ملول نہون ورنہ مجھکو پہلے ہی سے اسکا خیال تھا یہ خیال آپ لوگونکا بہت درست ہی کہ زخمی لوگ اچھے ہو جائین اور مین بھی صحت پا جاؤن تب مین قلعہ بند ہو کر لڑونگا جہانتک مجھمین طاقت ہوگی قلعہ تو اپنی زندگی مین نہ دونگا مگر ہان ایک امر میرے خیال مین آیا ہی کیا عجب ہی کہ آپ لوگ بھی اُسکو پسند کرین مہلت تو اُنسے ضرور لیجائیگی مگر ایک عرضی اس واقعہ کی مین شاہزادہ شہریار عالی وقار بن ملک ایرج نامدار کو تحریر کرکے روانہ کرون کسواسطے کہ اُنکا ملک یہان سے قریب ہی اگر وہ فرنگستان مین تشریف رکھتے ہونگے اور صاحبقران پاس نہونگے تو وہ ضرور مدد کرینگے اور وہ ایک ہفتہ عشرہ مین تشریف لے آئینگے اگر مہلت ہو جائیگی تو ہم یہان کچھ دن قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے کہ اتنے مین شہزادہ تشریف لے آئیگا

سب لوگون نے جواب دیا کہ یہ راے آپکی بہت خوب ہی اسوقت عرضی لکھکر روانہ فرمایئے پھر جواب یا
کہ کل صبح کو مہلت لیون تو پھر عرضی تحریر کرونگا اُن لوگون نے کہا کہ بہت خوب یہان تو یہ بندوبست
ہو رہے ہین اُدھر وہ لوگ لڑائی سے جنگل کی طرف فرار ہوگئے تھے اور پوشیدہ تھے جب اُنھون
نے دیکھا کہ میدان صاف ہی اور فوج غنیم گرد قلعہ کے نہین ہی وہ لوگ جنگل سے باہر نکلے اور طرف
قلعہ کے آئے اور دروازہ قلعہ پر آکر پاسبانان قلعہ سے کہا کہ دروازہ قلعہ کا کھولدو تاکہ ہم اندر قلعہ کے
چلے آئین ایسے مین لشکر حریف کا کوئی آدمی گرد قلعہ کے نہین ہی اُنھون نے دریافت کیا کہ تم لوگ
کون ہو جو اسوقت در قلعہ کھلوا تے ہو اور کون ہو کہان سے آئے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ
وہ ہین جو کہ باہر رہگئے تھے اور غنیم کی فوج کو روکے ہوئے تھے اور کل لشکر ہمارا داخل قلعہ ہوگیا اور دروازہ
قلعہ کا بند ہوگیا تھا اسوقت ہم لوگ مفرور ہوائے تھے اور جنگل مین پوشیدہ ہوگئے تھے اب رات ہوئی ہی تو آئے ہین یہ سنکر اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم کس طرح جانین کہ تم وہی لوگ ہو جو کہ مفرور ہوگئے تھے ہم اپنے مالک کو بھی خبر کر دین
اگر وہ حکم دینگے تو ہم دروازہ کھولدینگے لیکن ایسا تو نہین ہی کہ تم ہمکو دھوکا دیکر دروازہ قلعہ کا کھلوا تے
ہو اگر ہم قلعہ کھولدین اور تم داخل ہوکر قلعہ پر قبضہ کر لو ہمکو تو تم پر حریف کا گمان ہوتا ہی یہ سنکر اُن
لوگون نے اپنے نام بتائے اور اپنے مکانون کے نشان دیے جب یقین کامل ہوگیا کہ یہ وہی لوگ
ہین تو پاسبان پاس اُن سردارون کے آئے اور کل کیفیت بیان کی یہان سردار پاس فیروز بخت
کے بیٹھے ہوئے تھے اور مشورہ کر رہے تھے کہ دربان سے فیروز بخت نے پوچھا کہ یہ کیا کہتے ہین
اُنھون نے کل واقعہ بیان کیا فیروز بخت نے کہا کہ اچھا بلا لو کچھ خوف نہین دشمن کے لوگ اسوقت
نہین آسکتے ہین وہ اپنی خوشی مین ہونگے اُنکو کیا فکر کہ وہ یہ دھوکا دین اگر اُنکو یہ امید ہوتی کہ
قلعہ نہ ہاتھ آئیگا تو وہ ایسا بھی کرتے اُنکو تو یقین ہی کہ حملہ کرکے قلعہ کو ایک دم مین فتح کر لینگے پس
اُنکو کیا غرض جو وہ فریب کرین یہ سنکر اُسمین سے چند سردار اُٹھکر خود گئے اور خوب دریافت کیا
جب بالکل اُن سردارون کو بھی معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ وہی ہین جو کہ بروقت لڑائی کے بھاگ گئے
تب دروازہ قلعہ کھولدیا وہ لوگ قریب پانچ ہزار کے تھے فوراً داخل قلعہ ہوئے جب سب آگئے
تو پھر دروازہ قلعہ کا بند کر لیا وہ لوگ اپنے مقام کو گئے اور سردار بھی وہان پلٹ کر بہت جلد
پاس فیروز بخت کے آئے وہ شب اسی صلاح و مشورے مین گذر گئی یہانتک کہ صبح ہوگئی
چند سردار پاس فیروز بخت کے رہگئے تھے اور جو صحیح تھے وہ فیلبند دروازہ پر گئے اور
بحکم فیروز بخت یہ راے قرار پائی کہ آنسے ایک ہفتہ کی مہلت مانگو اگر وہ مہلت دیدین تو
بہتر ورنہ ہملوگ جنگ کرینگے خدا مالک ہی وہ لوگ تو ادھر واسطے اس انتظام کے گئے ادھر
فیروز بخت نے اُسیوقت ایک عرضی کل واقعہ کی تحریر کرکے خدمت مین شہریار کی ایک سانڈنی سوار کو دیکر
روانہ کی اور فرمایا کہ بہت جلد اپنے کو انکے پاس پہونچاؤ اور زبانی بھی کہدیا کہ کل واقعہ بیان کر دینا وہ
سانڈنی سوار دوسرے دروازے سے نکلکر طرف فرنگستان کے روانہ ہوا اسکا حال آیندہ لکھا جائیگا
اب ادھر کا حال سنیے کہ کیا ہوا جبکہ اپنے جد جانے سانڈنی سوار کے فیروز بخت اس انتظار مین
یہان بیٹھا ہوا ہی کہ دیکھیے مہلت کبتک وہ لوگ دیتے ہین یا نہین خداوند تعالے ایسا کرین کہ مہلت
وہ لوگ دیدین یہ تو اس شہر کی گفتگو اُن سردارون سے کر رہے ہین اور ادھر سپاہیان زخمی شدہ
کو اُن سردارون نے شفاخانہ شاہی مین روانہ کرکے خود قبل بند دروازے پر آکر مقیم ہوئے کہ

لشکر کفار آئے تو اُس سے مہلت طلب کریں یہ اس فکر میں بیٹھے تھے اُدھر صبح کو لشکر کفار میں بندوبست
ہونے لگا اور سب سامان درست ہو گیا کہ اس عرصہ میں بادشاہ اور مخمور فیل پیکر و سپہ سالار
دست چپ بیدار ہو کر امور ضروریہ سے فراغت کرکے سب سامان سے درست ہو کر برآمد ہوئے
یہاں لشکر سب تیار تھا سب کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ کے چلے بعد جانے اُنکے ادھر فراشوں نے بارگاہیں
اور خیمے وغیرہ اُکھاڑ کر بار کیے اور وہ بھی اُسی طرف کو روانہ ہوئے یہاں وہ لشکر قریب قلعہ کے
پہونچا تو دیکھا کہ واقعی قلعہ خوب آراستہ ہے یہ لوگ زد سے دور کھڑے ہوئے اور ایک پہلوان کو
روانہ کیا کہ تو جا کر اہل قلعہ سے کہہ کہ کیوں جانیں اپنی کھوتے ہو اگر ہماری اطاعت کرو تو ہم تمھارے قصور
معاف کردیں ورنہ جب قلعہ ہم لڑ کر لے لینگے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑینگے اُسوقت کسی کی فریاد
نہ سُنیں گے اور اس قلعہ کا لے لینا ہمارے نزدیک کوئی امر مشکل نہیں ہے ہمنے سیکڑوں ایسے
گھروندے ہٹا ڈالے ہیں اسکی کیا اصل و حقیقت ہے دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ یہ سنکر
طرف قلعہ کے رومال ہلاتا ہوا چلا اُدھر وہ لوگ جو کہ بارگاہیں وغیرہ لیکر عقب سے آئے تھے وہ
بھی آگئے اور بادشاہ سے اجازت لیکر اُس مقام پر استادہ کرنا شروع کیے جہاں لشکر اسلام
کا پڑاو تھا اُدھر اہل قلعہ دیکھ رہے تھے کہ یہاں گرد اڑی کہ جسکے باعث سے مُنہ آفتاب کا پوشیدہ
ہو گیا تھا وہ قریب قلعہ آکر گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ لشکر کفار نمودار ہوا اور زد سے علیحدہ
ٹھہرا اور پھر دیکھا کہ عقب میں اسباب خیمہ وغیرہ کا آیا اور اُس مقام پر خیمہ استادہ کیا کہ جہاں
ہمارے خیمے تھے پھر یہ دیکھا کہ لشکر کفار سے ایک پہلوان رومال ہلاتا ہوا چلا آتا ہے یہ سمجھے کہ کچھ پیام
ضروری لاتا ہے یہ لوگ خاموش ہو رہے جب وہ قریب قلعہ آیا تو اُسنے پکار کر کہا کہ تم میں سب کا
سردار کون ہے وہ میرے روبرو تو آئے میں کچھ پیغام لایا ہوں اُنمیں سے جو سب کا سردار تھا وہ سامنے
آیا اور کہا کہ کیا پیام لائے ہو بیان کرو اُسنے وہ سب تقریر جو کہ اپنے بادشاہ سے سُنی تھی بیان کی
یہ سُنکر کہنے لگا کہ تم ہمارے بادشاہ کی جانب سے اُس کم نا ہنجار اپنے بادشاہ کو یہ جواب دینا کہ
کہ کیا بیہودہ بکتا ہے قلعہ تو جب تک میں زندہ ہوں نہیں ملتا ہے مگر ہاں تم لوگ مجکو ایک ہفتہ
کی مہلت دیدو تو میں غسل کرکے پھر تمسے مقابلہ کروں ابکی خدا جسکو فتح دے وہ یہ قلعہ لیلے
بغیر اسکے تو چارہ نہیں ہے اور کیا اس قلعہ کا لے لینا آسان ہے دانت کھٹے ہو جائینگے۔ قلعہ مثل اور
قلعوں کے نہیں ہے بڑے بڑے بادشاہ اور شہریار تو اس قلعہ کو لے نہیں سکتے بلکہ آنکھ اُٹھا کر تو
دیکھ نہیں سکتے تمھاری تو کیا حقیقت ہے یہ دل و جگر اور جرأت صاحبقران کی تھی کہ اُنھوں نے
یہ قلعہ لے لیا ورنہ اور کسیکا یہ حوصلہ نہیں ہے کہ اس قلعہ کو لیلے اس سے بہتر یہ ہے کہ ہمکو مہلت
دو کہ ہم زخموں سے صحت پا جائیں تو پھر باہر قلعہ کے آکر تمسے مقابلہ کرینگے اگر مہلت نہ دوگے
تو یاد رکھنا کہ یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا آئندہ تمکو اختیار ہے وہ پہلوان یہ پیام سنکر طرف اپنے لشکر
کے پلٹا اور چلا گیا ادھر اہل قلعہ نے ایک آدمی فیلمند دروازے سے پاس فیروز بخت کے
کیا اور عرض کرا بھیجا تھا کہ ایک پہلوان پیام لیکر آیا تھا اور جو کچھ کہ اُسنے پیام دیا تھا وہ کہا اور جو کچھ
خود جواب دیا تھا اُس شخص نے جا کر بادشاہ سے بیان کیا فیروز بخت نے فرمایا کہ اُنکو اختیار ہے جبتک
مہلت طلب کریں چاہے جنگ کریں میں تو تا صحت زخم مجبور ہیں یہ فرما کر اُسکو رخصت کیا اور
واسطے اہل قلعہ و دیگر زخمیوں اور اپنی تندرستی و صحت کے دعا میں مشغول ہوا ادھر اُس

شخص نے وہی جواب آکر یہان بیان کردیا یہ لوگ منتظر اُس جواب کے ہوئے جو کہ اُس پہلوان کے
ذریعہ سے پاس پہلوان مخمور فیل پیکر و بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اُسکے سوال کے جواب مین
بھیجا تھا اُدھر وہ پہلوان پاس اُن صاحبون کے گیا اور جواب وپیغام دیا مخمور فیل پیکر یہ جواب
سنکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین مہلت ہرگز ہرگز ندونگا آج تو اس سوال وجواب مین شام ہوگئی
لہذا مین اسوقت انکو نہین ستاتا ہون مگر صبح کو یہ قلعہ ضرور کھڑی سواری لیلونگا یہ مین کیا جانون
کہ وہ لوگ زخمی ہین مجکو اس سے کچھ غرض نہین ہی مہلت دینا مجکو منظور نہین مہلت دیکر پھر اُنکو
زور دون کہ وہ صحت پاکر پھر جنگ وجدل کرین یا اتنے عرصے مین کوئی نکوئی مددگار اُنکا آجاوے
تو پھر اور عرصہ ہو مجکو تو یہان تعجیل منظور ہی نہ یہ کہ تاخیر مین یہ چاہتا ہون کہ کہین جلد اس مہم سے
فراغت ہو تو مین یہان سے طرف خانۂ کعبہ کے جاؤن اور وہان سے فراغت کرکے پاس خداوند
کے جاؤن یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ یہ کہلا بھیجیے کہ مجکو مہلت دینا منظور نہین
ہی اسی مین بہتر ہی کہ تم لوگ حاضر خدمت بادولت ہو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر سنکر سپہ سالار
دست چپ یعنی ببران اشتر زور نے کہا کہ ای پہلوان جہان ذرا بنظر انصاف وغور سے خیال کرو
کہ بھلا کس طرح وہ لوگ تمکو قلعہ دیدین اور اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالین اور دین بھی اپنا دین
اور اپنے مالک کے خلاف کرین اُنکا یہ کہنا بہت درست ہی کہ ہم صحت پاکر مقابلہ تم لوگون سے پھر کرینگے
اُنکی عین بہادری اور جراری و دلیری کی دلیل ہی اور وہ لوگ مجبور ہوکر قلعہ بند ہوئے ہین اور تمسے
مہلت طلب کرتے ہین ورنہ وہ کبھی قلعہ بند نہ ہوتے اور نہ مہلت طلب کرتے یہ خیال کرنے کا مقام
ہی کہ قبل اسکے وہ کس بہادری اور دلیری سے تمہارے مقابلے کو آئے اور کچھ خوف وخطر نکیا
اسّی ہزار سے چار لاکھ کا مقابلہ کیا ایسے لوگون سے ہم بہت خوش ہین اور مین یقین کرتا ہون کہ اگر
لاکھ دو لاکھ ہوتے تو یقینی ہماری فوج کو تباہ اور برباد کردیتے ایسے بہادرون کو یون بےبس اور
مجبور کرکے قتل کرنا میرے نزدیک مناسب نہین ہی اُنکو مہلت ایک ہفتہ کی دینا ضرور ہی اور ضرور
مہلت دیجاے وہ لوگ ایسی حالت مین قابل رحم کے ہین اگر آپ کو یہ خیال ہی کہ شاید وہ رات انکو
موقع پاکر پوشیدہ ہوکر فرار ہوجائین تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہوجائیگا اور قلعہ پر ہم قبضہ کرلینگے
اور اگر اُنکی مدد بھی آجائیگی تو اُسوقت مین بھی کوئی مقام اندیشہ کا نہین ہی بلکہ اور زیادہ لطف کے
ساتھ جنگ ہوگی ایسی حالت مین وہ لوگ جو کہ بہادر مزاج ہین وہ طعنہ کرینگے کہ دیکھو باوجودیکہ
سپاہ اور لشکر بھی کثیر تھا اور لوگ زخمی ہوکر قلعہ بند ہوئے تھے یہ لوگ کیسے بے حمیت تھے کہ اُنکی بیکسی پر
کچھ رحم نہ کیا اور اُن زخمیون سے مقابلہ کیا اور اُنکو عاجز کرکے قتل کیا ورنہ وہ لوگ کبھی قتل نہوتے اگر
زخمی ہوکر اپنے کو قلعہ بند نکرتے اب مین کبھی اس ننگ کو گوارا نکرونگا کسواسطے کہ وہ لوگ تو آپ سے
مہلت مانگین اور ہم لوگ اُنکو مہلت ندین یہ تو بالکل خلاف معلوم ہوتا ہی اس جوانمردی اور بہادری کے
یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے کہا کہ آپ تو بالکل اُنکی طرفداری کرتے ہین یہ کیا آپکو تو یہ کہنا لائق
و سزاوار نہین ہی کہ دشمن کی طرفداری کیجیے یہ کہکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے کہا کہ آپ سپہ
سالار کی تو یہ راے ہی کہ انکو مہلت دین آپ اسمین کیا فرماتے ہین مین کبھی مہلت نہ دونگا
اگر آپکی بھی راے موافق اُنکی راے کے ہو تو آپ بھی اس امر مین دخل ندین صرف میرے ہمراہ
رہین مین خود اُنسے جنگ کرکے قلعہ کو لیلونگا ہان جبوقت صاحبقران سے مقابلہ ہو اُسوقت آپ

میرے شریک ہون بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے کہا کہ جو راے میرے سپہ سالار کی ہو وہی راے
میری بھی ہو میرے نزدیک بھی مہلت دینا ضرور ہی مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ مین تو ہرگز ہرگز
مہلت نہ دونگا ضرور ضرور کل صبح کو اُس قلعہ کو مع اُس سپاہ کے فتح کر لونگا یہ سنکر بہران شیر زور
نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ تم اُن بے دست و پا پر ظلم کر سکو اور اُنکو زحمت دو اور قتل کرو مین تمکو
بہادر خیال کرتا تھا مگر معلوم ہوا کہ تم قابو پرست ہو اُسنے جواب دیا کہ آپ تو ہمارے شریک ہین
آپکو لازم اور واجب ہی کہ ہماری طرفداری کرین نہ کہ ہمکو سودائی اور قابو پرست کہین اسمین آپ
کچھ دخل ندین جو مین کرتا ہون اُسکو صرف دیکھتے جائین مین تو کہہ چکا ہون کہ کل ضرور صبح کو قلعہ
فتح کرونگا اسمین شک نہین ہی بہران شیر زور نے جواب دیا کہ جب تک وہ لوگ زخمی ہین
جب تک تو اُنپر کوئی ظلم نہین کر سکتا ہی بعد تو اختیار ہی جب وہ صحت پالین مخمور فیل پیکر نے
کہا کہ کیا آپ اُنکی طرف سے لڑینگے اُسنے جواب دیا کہ جب آپ کل قلعہ پر جائینگے تو آپکو معلوم
ہو جائیگا اگر بادشاہ بھی سے کہے گا تو کبھی نہ مانونگا مین ضرور مقابلہ کرونگا اور اُنکی حفاظت کرونگا مین بہادرون کا
دوست ہون اور خود بھی بہادر ہون مین اُنکی عزت لینے کا خواہان نہونگا یہ جو تقریر مخمور فیل پیکر
نے سنی اور اُسکے چہرے کو متغیر پایا تو بادشاہ سے کہا کہ آپ انکو سمجھائیے یہ کیون انکی پچ کرتے ہین
یہ نہ بولین مین سمجھ لونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ مین اُنکے مقدمہ مین دخل نہین دے سکتا ہون
اُنکو اختیار ہی اور مین بھی ایسی حالت مین تمہارا شریک نہین ہون بلکہ جو میرا سپہ سالار
کہتا ہی وہ بہت ٹھیک کہتا ہی کہ مین بہادر ہون کبھی یہ نہوگا کہ زخمیون کو ستاؤن اُسنے
جو یہ حالت دیکھی اور خیال کیا کہ اگر مین زیادہ کد کرتا ہون تو مفت کی آپس مین جنگ و جدل
کی نوبت آتی ہی اور خونریزی ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ جو یہ لوگ کہتے ہین قبول کرنا چاہیے
کیونکہ آپس مین لڑکر اپنی قوت کم کرین اور کوئی نتیجہ بھی اچھا نہوگا بلکہ کسیقدر بدنامی ہوگی اور لوگ
خندہ کرینگے پس یہ سوچکر اور دلمین خیال کرکے جواب دیا کہ اگر پہلوان جہانمین صرف تمہارا استمزاج
لیتا تھا مجھے خود منظور تھا کہ انکو مہلت دیجاے کیونکہ ضرور یہ قاعدہ بہادری کے خلاف ہی مگر ساتھ
اس شرط کے مہلت دیتے ہین کہ ہم بعد ایک ہفتہ کے چاہے وہ صحت پا چکے ہون یا نہین پھر
ضرور مقابلہ کرنا ہوگا پھر مہلت مانگو گے تو ہرگز مہلت نہین ملیگی اُسنے کہا کہ اسمین کچھ ہرج نہین
ہی جب یہ امر قرار پا چکا تو اس پہلوان سے کہا کہ اب تو جا کر اُن لوگون سے کہدے کہ ہمنے
تمپر رحم کیا اور ایک ہفتہ کی مہلت بدین شرط تمکو دیتے ہین کہ اگر اس ہفتہ مین تمہارے
سردار اچھے ہوگئے تو مقابلہ کرنا اور اگر نہ اچھے ہوئے تو مقابلہ کرنا پھر تمکو مہلت نہ ملیگی وہ پہلوان
اُسی طور سے رومال ہلاتا ہوا آیا اور جو کچھ کہ اُس سے کہا تھا اُسنے بیان کیا جواب ملا کہ اچھا
ہمکو قبول ہی یہ کہکر اُسکو رخصت کیا وہ چلا گیا یہ سب کیفیت آکر اُن سردارون نے فیروزبخت
سے بیان کی اور عرض کیا کہ ہمنے ایک ہفتہ کی مہلت لی ہی فیروزبخت نے فرمایا کہ اچھا کیا
یہان قلعہ مین اہل قلعہ اور زخمیون کا علاج ہونے لگا اور فیروزبخت کا بھی علاج شروع کیا
اور بیرون قلعہ لشکر مخمور فیل پیکر و سپاہ بادشاہ قلعہ سیاہ تاب محاصرہ کرکے فروکش ہوئے
اس قصد سے کہ زمانہ مہلت کا گذر جاے اور جنگ شروع ہو یہ سب تو عیش و عشرت مین زمانہ
مہلت بسر کرنے لگے اور اندرون قلعہ علاج ہونے لگا اب دیکھیے کہ کب یہ داستان بیان ہوتی ہی

اب کچھ حال ان دونون عرضیون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ خدمت مین صاحبقران و شاہزادہ شہریار کے روانہ کین تھین پہلے حال اُس سانڈنی سوار کا لکھا جاتا ہی جو کہ عرضی لیکر خدمت صاحبقران مین گیا تھا بعد اُسکے حال دوسرے کا تحریر ہوگا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک عرضی فیروز بخت حاکم قلعہ نے قبل جنگ کرنیکے اپنے مشورہ کارون کی راے سے خدمت صاحبقران ثانی مین بذریعہ ایک سانڈنی سوار کے روانہ کی تھی اب اُسکی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہی یہانتک کہ وہ کئی سو کوس جب نکل گیا تو اُسنے ایک جگہ مقام کیا اور وہ رات اُسی جنگل مین بسر کی اور صبح کو اُٹھکر پھر منزل مقصود کی طرف روانہ ہوا اِدھر تو یہ منزلین طی کرتا چلا جاتا ہی اسکو تو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال لشکر رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ جو بعد تلاش شاہزادہ کے وہان سے کوچ کرکے خدمت مین شاہزادہ شہریار کے مع ناموس شاہزادہ کے چلے تھے یہ بھی منزلین بہت جلد طی کرتے طرف فرنگستان کے چلے آتے تھے اور کئی دن سے مقام بھی نہین کیا تھا کہ ایک صحراے پر بہار ملا یہ لوگ اُسمین واسطے ایک رات کے مقیم ہوئے کیونکہ بہت تھک گئے تھے یہانتک کہ وہ رات وہان بسر کی اور صبح کو قصد روانہ ہونے کا کیا کہ ایک سمت سے ایک بونڈلا گرد کا اُڑا یہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ ہی اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ خبر لاؤ یہ کیا ماجرا ہی وہ ہرکارے گئے اور فوراً واپس آئے اور عرض کیا کہ ایک سانڈنی سوار چلا آتا ہی اور اُسکا رخ اسی طرف کو ہی وہ لوگ یہ سنکر خاموش ہو رہے مگر سہراب بن لندھور نے سیارہ ثانی سے کہا کہ بھائی تم خود جاکر دریافت کرو کہ یہ سانڈنی سوار کہان سے آتا ہی اور کہان کو جائیگا وہ یہ سنکر روانہ ہوا اُدھر وہ سانڈنی سوار سانڈنی کو اُڑائے ہوئے چلا آتا تھا اُسنے جو دور سے دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اس جنگل مین فروکش ہی خیال کیا خدا جانے یہ لشکر کسکا ہی اور معلوم نہین یہ لوگ کون ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اور کیا عقیدہ ہی اب ادھر سے جانا بہتر نہین ہی اب دوسری راہ سے چلو نہ معلوم کیا واقعہ ہو اور ہماری منزل بھی کھوٹی ہو یہ خیال کرکے اُسنے سانڈنی کو اور سمت کو پھیرا اور جلد جلد راہ طی کرنا شروع کیا کہ ادھر سے سیارۂ ثانی نے جو اُسکا یہ قصد دیکھا تو پکار کر آواز دی کہ اے بھائی ذرا ٹھہر جاؤ مجھے تمسے کچھ دریافت کرنا ہی تم اپنے دل مین خوف نکرو ہم لوگ مسلمان ہین دزد و مکار و راہ زن نہین ہین جو تم ہمسے ڈرتے ہو اور دوسرا راستہ اختیار کرتے ہو صرف ہماری دو باتین سن لو پھر تمکو اختیار ہی جس طرف تمھارا جی چاہے چلے جانا یہ آواز سنکر اُسنے سانڈنی پر سے پھر کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک شخص عیار وضع مگر بہت چست و چالاک اور لباس وغیرہ سے بہت درست یہ کہتا ہوا چلا آتا ہی کہ جو بیان اوپر ہو چکا ہی مگر اُسکے چہرے سے آثار اسلام کے ہویدا ہین چونکہ یہ بھی مسلمان تھا اُسنے دل مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہی اور یہ عیار اُسی لشکر کے سردار کا ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ یہ لشکر خدمت مین صاحبقران کے جاتا ہی اچھا ابھی دریافت ہو جائیگا ذرا ٹھہر جاؤ کوئی حرج نہین ہی یہ سوچکر وہ سانڈنی سوار ٹھہر گیا کہ اتنے مین سیارہ ثانی بھی قریب آگیا سیارہ ثانی نے

جو خیال کیا تو اُسکو مسلمان پایا کہا کہ بھائی ذرا سانڈنی پر سے اُترو تو ہم تمسے بغلگیر ہون کہ ہم بھی تو
مسلمان ہین یہ سُنکر وہ سانڈنی پر سے اُترا اور دونون بغلگیر ہوئے اب سیارہ ثانی نے
دریافت کیا کہ بھائی تم کہان سے آتے ہو اور کہان جانے کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ مین
تو اپنی کیفیت بیان کرونگا پہلے تم بتاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور سردار لشکر کا کیا نام ہی یہ سُنکر
سیارہ ثانی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور کہا کہ بھائی مین کیا بیان کرون کہ ہم بدنصیب
کون لوگ ہین اور یہ لشکر کسکا ہی ارے بھائی ہمارے اوپر غضب الٰہی ٹوٹ پڑا اور ہم تباہ ہوگئے
ہمارا سردار ہمسے چھوٹ گیا ارے بھائی یہ لشکر اُس شخص کا ہی کہ جسکا مثل دنیا مین نہین ہی
مگر وہ شہریار جب سے جدا ہوگیا ہی اور ہمکو آفت مین مبتلا کر گیا ہی یعنے یہ لشکر شاہزادہ رستم
ثانی کا ہی اور مین اُنکا عیار ہون یہ لشکر فرنگستان کو جاتا ہی کیونکہ وہ شہریار بیشہ شیران سے
غائب ہوگیا ہی جب کل کیفیت سیارہ ثانی نے اُس سے بیان کی اُسنے بیان کیا کہ رستم
ثانی صاحبقران کے کون ہین یہ سُنکر سیارہ ثانی نے جواب دیا کہ وہ فرزند ارجمند بن
ملک ارج نوجوان کے اور نبیرہ ہین ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کے
اُسنے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ آپ لوگ سب عزیزدار صاحبقران کے ہین سیارہ ثانی نے
کہا کہ مین عزیزدار ہون خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کا اور میرا سردار عزیز ہی صاحبقران
کا اب تم اپنی کیفیت بیان کرو اُسنے جواب دیا کہ مین قلعہ قمر تجنس سے آتا ہون کیونکہ ہمارے
سردار نے ایک عریضہ صاحبقران کی خدمت مین روانہ کیا ہی وہ لیکر خدمت مین اُس شہریار
کے جاتا ہون اور اُس عالی وقار کا خواہان ہون اور کل کیفیت اُس عریضہ مین تحریر ہی کہ جعفر
آنا پہلوان مجہور فیل پیکر کا اور بادشاہ قلعہ سیاہ تابش اور نامے کا آنا اور قیصر فرنجست
کا قصد جنگ کرنا اور راستے سے مشیرون کے عریضہ لکھنا صاحبقران کو سب بیان کیا
سیارہ ثانی نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو ہمارے سردار لشکر کے پاس اُسنے کہا کہ ابھی تو
تم کہہ چکے ہو کہ ہمارے لشکر کا سردار غائب ہوگیا ہی پھر یہ کہتے ہو کہ ہمارے سردار لشکر کے پاس
چلو یہ کیا امر ہی سیارہ نے کہا کہ مین نے بعد جانے شاہزادے کے اپنے لشکر کا سردار سہراب
بن لندھور کو کر دیا ہی اب وہی سردار لشکر ہین اُنکے پاس تمکو لیے جاتا ہون تم چلکر اُنسے بھی
کل کیفیت بیان کرو وہ سانڈنی سوار ہمراہ سیارہ پاس سہراب بن لندھور کے آیا
یہان سہراب بن لندھور کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور کل سردار گرد و اطراف جمع تھے
اور سب بندوبست سفر درست تھا اور یہ ارادہ تھا کہ سیارہ آئے تو یہان سے کوچ کرین
اتنے مین سیارہ اسکو اپنے ہمراہ لیے ہوئے آپہونچا اُسنے سلام کیا اور سیارہ نے کل حال
بیان کیا سہراب بن لندھور نے اُس سانڈنی سوار سے کہا کہ صاحبقران ثانی تو طرف
خانہ کعبہ کے تشریف لیگئے ہین اور اپنی صاحبقرانی بدیع الملک نوجوان کو دیگئے ہین
اُس رنج و غم مین ہمارا شاہزادہ عالی وقار لباس فقیرانہ زیب بدن کر کے کسی طرف کو چلا گیا ہی
اب ہم لوگ بلا سردار کے ہوگئے ہین بعد جانے صاحبقران کے بدیع الملک مع لشکر فرو
دہمکے طلسم آئینہ سے کوچ کر کے طرف ایوان نہ طاق کے تشریف لیگئے ہین ہم لوگ بعد گم ہو جانے
اپنے مالک کے اب پاس اُنکے ہمراہ عزیز القدر گرامی منش کے فرنگستان کو جاتے ہین مگر اب

اب تم جو پاس صاحبقران کے جاتے ہو تو جب تک کہ تم خانۂ کعبہ کو جاؤ گے اور اُنکو عرضی دو گے اور وہ بدیع الملک کو تحریر کرینگے اور بدیع الملک مدد روانہ کرینگے وہان قلعہ والے تمام اس عرصہ مین قتل اور غارت ہو جاینگے میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم میرے ہمراہ چلو مین وہان چلکر اُس لشکر سے مقابلہ کرونگا ایک دم مین شکست دونگا اُسنے کہا کہ مین اب صاحبقران کے پاس نجاونگا اب بدیع الملک کے پاس جاونگا اور اُنکو اس حال سے آگاہ کرونگا وہ ضرور میری مدد کرینگے اور فوج کو واسطے مدد کے روانہ کرینگے سہراب بن لندھور نے جواب دیا کہ اسقدر عرصہ اس امر مین ہوگا کہ جسکے سبب سے قلعہ تاراج ہو جایگا تم میرے ہمراہ ضرور چلو یہ سنکر اُسنے سکوت کیا اور دل مین خیال کیا کہ یہ جو کہتے ہین سچ اور درست کہتے ہین ضرور عرصہ ہوگا اور وہان قلعہ تاراج و برباد ہو جایگا اور اہل قلعہ تمام قتل ہو جاینگے بہتر یہ ہوگا کہ انکے ہمراہ چلو اور اُنکو چلکے مقابلہ کرنے دو کیونکہ انکے ہمراہ بھی فوج کثیر ہی یہ لوگ بھی لشکر صاحبقران کے ہین اُنمین بڑے بڑے بہادر ہین یہ لشکر بھی عزیز صاحبقران کا ہی اسمین بھی اولاد لندھور مالک ہی کسی غیر کا لشکر نہین ہی یہ سب امر سوچکر اُسنے جواب دیا کہ اچھا مین آپکے ہمراہ چلتا ہون مگر اب آپ بہت جلد کوچ کرین اب مین صاحبقران کی خدمت مین نجاؤنگا سہراب بن لندھور نے اُسیوقت نقارہ کوچ کا حکم دیا فوراً لشکر نے وہان سے کوچ کیا اور طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوا اور وہ سانڈنی سوار بھی ہمراہ لشکر کے چلا انکو طرف قلعہ کے روانہ کیا جاتا ہی دیکھیے یہ اب کب وہان پہونچتے ہین اب کچھ حال دوسرے سانڈنی سوار کا سنیے

اب کچھ حال اُس دوسرے سانڈنی سوار کا تحریر ہوتا ہی کہ جو عرضی لیکر پاس شاہزادہ عالی وقار شہریار نامدار کے ازجانب فیروزبخت بادشاہ قلعہ قمر بخش کے گیا تھا

سامعین نکتہ سنج کو معلوم ہو کہ وہ دوسرا سانڈنی سوار جو کہ بعد شکست کھانے کے قلعہ مین آکر بدرائے سے شہریار عالی وقار کے پاس گیا تھا اور بادشاہ نے عرضی دیکر روانہ کیا تھا اُسکا ذکر ہوتا ہی کہ وہ سانڈنی سوار بہت تیز رفتاری کے ساتھ طرف فرنگستان کے چلا جاتا تھا دو منزلہ سہ منزلہ طی کرتا ہوا راہ مین کہین دم نہ لیتا تھا تیسرے روز داخل شہر فرنگستان ہوا ایسے وقت داخل ہوا کہ وہ وقت دربار کا تھا فوراً در دولت پر آیا اور بذریعہ چوبدار کے عرض کرا بھیجا کہ ایک سانڈنی سوار قلعہ قمر بخش سے ایک عرضی بادشاہ قلعہ قمر بخش یعنے فیروزبخت کی لیکر آیا ہی اور باریابی چاہتا ہی چوبدار نے جاکر عرض کیا حکم ہوا کہ اسکو حاضر خدمت کرو فوراً حاضر ہوا اور مجرا گاہ سے مجرا کیا بادشاہ نے حسب قاعدہ دریافت کیا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ قلعہ قمر بخش سے آیا ہون بھیجا ہوا فیروزبخت حاکم قلعہ کا ہون اور ایک عرضی اُنکی لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ وہ عرضی کہان ہی لاؤ دیکھین کسکے نام کی ہی اُسنے وہ عرضی بادشاہ کے روبرو پیش کی مگر اتنا ارشاد والا ہوا اور حضور زبان مبارک سے فرمائین کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار آپ لوگون مین کن صاحب کا نام ہی اور کون صاحب ہین کیونکہ یہ عرضی حاکم قلعہ نے اُنکے نام تحریر کی ہی اور بہت ضروری ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ تو دا پیچھے شکار کے گئے ہین لاؤ عرضی ہمکو دو ہم اُنکے پاس بھجوا دینگے اُسنے عرض کیا کہ اگر خلاف ادب نہ ہو کچھ عرض کرون بادشاہ نے فرمایا کہ بیان

کرد عرض کیا کہ مجکو حکم تھا کہ یہ عرضی دست مبارک مین شاہزادے کے دینا اور کچھ زبانی بھی عرض
کرنا ہی لہذا اگر آپ مجکو انکی خدمت مین بھجوا دین تو بہتر ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اچھا ہم تمکو
وہان بھجوائے دیتے ہین مگر کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا واقعہ ہی اُسنے مجبور ہو کر کل واقعہ بیان
کیا جو کچھ کہ گذرا تھا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور کہا کہ انکو شاہزادے کی خدمت مین
لیجاؤ کہ واقعی یہ بہت مشکل امر ہی اور بغیر شاہزادے کے یہ امر حل نہوگا اسکا حل ہونا انھین پر
موقوف ہی اگر دیر ہوگی اور وہان خدانکردہ نتیجہ نوع دیگر ہوگیا تو شاہزادہ بہت ناخوش ہوگا اور
کہیگا کہ ہم لوگون نے عرصہ کرکے یہ واقعہ کرایا اور مجکو اطلاع نہ کی فوراً ایک چوبدار کے ہمراہ
اُس سانڈنی سوار کو پاس شاہزادہ کے روانہ کیا وہ چوبدار ہمراہ لیکر اُسکو طرف شکارگاہ کے
چلا ان دونون کو تو اثنائے راہ مین رکھا جاتا ہی اب شاہزادہ کا کچھ حال تحریر ہوتا ہی کہ یہان
صیدگاہ مین روز دوپہر تک صید و شکار مین مصروف رہتے ہین دوپہر سے صحبت ناچ و رنگ
آراستہ کرتے ہین یہ صحبت تین پہر تک رہتی ہی پھر صبح کو صید و شکار مین مصروف ہو جاتے
ہین آج موافق قاعدے کے صید و شکار مین مشغول ہین کہ وہ چوبدار سانڈنی سوار کو لیکر
صیدگاہ مین پہونچا اور دریافت کیا کہ شاہزادہ کہان ہی تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ صید و شکار
مین مشغول ہی یہ فوراً اُس مقام پر گیا کہ جہان شاہزادہ تھا شاہزادے کے قریب پہونچکر
آداب و تسلیمات بجا لایا شاہزادے نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے تمھارا آنا ہوا اُسنے کل حال
اپنا آنا قلعہ قمر بخش سے عرض کیا اور عرضی لکھنا فیروز بخت کا اور شہر فرنگستان مین پہونچنا
اور دربار مین جانا اپنا اور معلوم ہونا وہان پہونچکر کہ شاہزادہ صیدگاہ مین ہی یہ سنکر ادھر آنا
سب بیان کیا شاہزادے نے عرضی مانگی اُسنے وہ عرضی پیش کی شاہزادہ نے عرضی کو پڑھا
اسمین کل حال تحریر تھا یعنے پہلے عرضی لکھنا صاحبقران کو اور نامہ بر کا آنا لشکر مخمور سے
اور اُسکا واسطے ترک مذہب کے تحریر کیا اپنا جواب صاف دینا اور واسطے جنگ قلعہ سے
باہر نکلنا اور جنگ کرنا سب سردارون کا زخمی ہونا اور اپنا زخمی ہوکر قلعہ بند ہونا اُسکا قلعہ پر
یورش کرنا اور صلاح سے سردارون کے عرضی لکھنا اور ادھر کو روانہ کرنا تحریر تھا شاہزادے نے
عرضی پڑھکر اُس سے کہا کہ کچھ واقعہ زبانی بھی بیان کرو اُسنے کل واقعہ جو کہ عرضی مین تحریر
تھا بیان کیا یہ سنکر شاہزادہ نے فوراً شکار کو ترک کیا اور طرف بارگاہ کے آئے اور داخل
بارگاہ ہوکر لباس رزم تن پر آراستہ کیا مسلح اور مکمل ہوکر بارگاہ سے باہر نکلے اور باہر
آکر گھوڑا طلب کیا جاکرمنے گھوڑا حاضر کیا کہ اس عرصہ مین کل سردار بھی آگئے کہ انکو خبر ہوگئی
تھی اور عرض کیا کہ ہم سب آپ کے ہمراہ ہین مگر اسقدر توقف فرمائیے کہ ہملوگ آلات حرب
وضرب سے درست ہولین شاہزادہ نے کہا کہ مین اب نہین ٹھہر سکتا ہون مین جاتا ہون تم
لوگ بعد کو آنا یہ کہکر اُس سانڈنی سوار کو ہمراہ لیکر طرف قلعہ قمر بخش کے روانہ ہوئے بعد جانے
شاہزادے کے کل سردار بھی مسلح اور مکمل ہوکر یکے بادیگرے عقب مین شاہزادے کے
چلے اور ایک عیار کو طرف شہر کے روانہ کیا اور بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ آپ بھی لشکر لیکر طرف
قلعہ کے تشریف لائیے کیونکہ شاہزادہ تنہا وہ عرضی پڑھکر واسطے مدد فیروز بخت کے تشریف
لیگیا ہی اب ہملوگ بھی جاتے ہین آپکو بھی اطلاع کردی ہی بہت جلد آئیے تاخیر نفرمائیے یہ لوگ بھی

عیار کو روانہ کر کے چلے گئے انکو تو راہ مین رکھنا چاہتے تھے اور شاہزادے کو بھی مگر وہ عیار بہت جلد داخل شہر ہوا اور فوراً دربار مین آیا معلوم ہوا کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین محلدار کے ذریعہ سے خبر کرائی کہ عیار صید گاہ سے آیا ہی کچھ عرض کرتا ہی بادشاہ فوراً محلدار سے سنکر باہر تشریف لائے عیار نے قواعد شاہی بجا لاکر عرض کیا کہ حضور کو معلوم ہو کہ شاہزادہ تنہا واسطے مدد فیروز بخت کے وہ عرضی پڑھکر روانہ ہوا ہی اور باقی سردار بھی عقب سے گئے ہین اور آپ سے اُن سرداروں نے عرض کرا بھیجا ہی کہ آپ کل لشکر لیکر آیئے کیونکہ شاہزادہ اکیلا گیا ہی پیغام انکو سرداران لشکر نے دیا ہی اور خود چلے گئے ہین یہ سنکر بادشاہ نے فوراً وزیر کو طلب طلب کیا اور اُسکو حکم دیا کہ اسیوقت کل فوج ہماری تیار ہو جائے ہم واسطے مدد شاہزادے کے جائینگے یہ حکم سنکر وزیر نے حکم فوج مین پہونچا دیا فوج اُسیوقت سے تیار ہونے لگی تمام فوج مین یہ خبر منتشر ہوگئی کہ قلعہ قمر بخش کی جانب لشکر فیروزی اثر کا کوچ ہی سب سوار و پیادے اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصہ مین کل سامان سفر درست ہوگیا ادھر بادشاہ بھی محل سے کل بندوبست کر کے برامد ہوا ادھر وزیر بھی اپنے مکان سے کل سامان کر کے آیا ادھر تمام افسران فوج بھی بہت جلد اپنے اپنے کامون سے فراغت حاصل کر کے در دولت پر آئے کہ بادشاہ نے تخت طلب کیا تخت حاضر ہوا بادشاہ سوار ہو کر چلا وزیر بھی قاعدے سے ہمراہ ہوا سردار و افسران لشکر بھی سوار ہو ہو کر چلے یہانتک کہ کل سپاہ بھی تیار ہوگئی تھی وہ بھی روانہ ہوئی یہ لوگ تو بعجلت طرف قلعہ قمر بخش کے جاتے ہین دیکھیے کہ کب پہونچتے ہین اور انکا ذکر پھر آتا ہی

لیکن اب کچھ حال قلعہ قمر بخش کا تحریر ہوتا ہی کہ اُنپر کیا گذری

کہ یہان بعد گذرنے ایام مہلت کے پھر پیغام آیا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو تو قلعہ خالی کر دو ورنہ اب مہلت نہ دینگے اور ایک دم مین قلعہ خالی کرا لینگے یہ پیغام حضور قبل ہی اپنے ایک سردار کے ہاتھ کہلا بھیجا اور سردار کو روانہ کیا کیونکہ اُسکو بہت جلد ہی تھی ادھر بادشاہ و فادہ سپاہ تاب سے پوشیدہ بھیجا تھا ادھر اہل قلعہ کا حال سنیے کہ جب انکو مہلت ملی تو یہ لوگ اپنے علاج مین مصروف ہوئے یہانتک کہ کسیقدر زخمون مین صحت ہوئی تھی کہ زمانہ مہلت ختم ہوگیا اور زخم اچھی طرح اچھے نہین ہوئے تھے انکو فکر ہوئی کہ اب کیا تدبیر ہونا چاہیے کہ اب مہلت ختم ہوگئی اور ہمکو صحت نہین ہوئی اور نہ مدد آئی سب لوگون کو جمع کیا اور صلاح کی کہ اب کیا کرین معلوم ہوتا ہی کہ ہماری قضا آگئی ہی کہ ایسے شخص کو عرضی لکھی ہی اور اتبک کچھ حال معلوم نہوا اور اسی سبب سے مہلت بھی بغیرلی سے مانگی تھی مگر کیا زور ہمارا ہی ابھی تک عرضی کا جواب نہ آیا اور نہ ہمکو صحت ہوئی اب کیا تدبیر کیجائے لوگون نے جواب دیا کہ ہم تو بالکل اچھے ہوگئے کیونکہ کچھ زخم ایسے کاری نہین تھے اور اُن لوگون نے بھی یہ کہا جو کسیقدر علیل تھے کہ لڑ کر جان دیدینگے مگر قلعہ بغیر لڑے ہوئے نہ دینگے اور نہ اب مہلت طلب کرینگے جب وہ یورش قلعہ پر کرینگے تو ہم یہان سے ایسے گولے مارینگے کہ اُنکے آگے قدم نہ بڑھ سکینگے آپ خاطر جمع رکھیے اگر ہماری قضا ہی آگئی تو کچھ چارا نہین ورنہ ہم حریف کو قلعہ تک آنے نہ دینگے فیروز بخت نے کہا کہ خدا تمھارے ارادے مین برکت دے یہان تو یہ فکر ہو رہی تھی اُدھر وہ سردار قریب قلعہ کے آیا اور اہل قلعہ سے پکار کر کہا کہ ہمکو کچھ پیغام کہنا ہی

جو کوئی سردار یہان ہو وہ سامنے آئے جو لوگ کہ وہان بطریق نگہبانی موجود تھے وہ سامنے آئے
اور کہا بیان کرو اُسنے کہا کہ کسی سردار کو بلاؤ ہم اُس سے پیغام کہین گے یہ سنکر وہ لوگ بارگاہ مین
آئے اور کہا کہ ایک سردار لشکر مخالف سے آیا ہی اور کسی سردار معزز کو سامنے بلاتے قلعہ بلاتا
ہی کیونکہ اُسکو کچھ پیغام عرض کرنا ہی فیروز بخت نے کہا کہ تم مین سے کوئی سردار چلا جاے جو لوگ
اُسوقت وہان موجود تھے اُنمین سے ایک سردار اُٹھا اور چلنے کا قصد کیا اسوقت فیروز بخت
نے کہا کہ اگر وہ واسطے خالی کرنے قلعہ کے کہے تو ہم یہ کہنا کہ ہم اپنی زندگی مین تو قلعہ کبھی نہ دینگے
اگر یہان قتل بھی ہو جائینگے تو کچھ مضائقہ نہین ہی ہمکو اختیار ہی اور ہم ابھی تک اچھی طرح گو کہ
اچھے نہین ہوئے ہین مگر اب ہم موجود ہین جس طرح تمہارا جی چاہے قلعہ ہمسے لیلو ہم باہر سطرح
نہین ہین ہم بغیر جنگ و جدل کے قلعہ کو نہ دینگے اور اسطرح کے چند کلام درشت کہے کہ جو لائق
اُسکے تھے وہ سردار یہ سنکر فوراً وہان سے فیلبند دروازے پر آیا اور پکار کر کہا کہ وہ کون شخص
آیا ہی جو کہ ہمکو بلاتا ہی وہ یہ صدا سنکر سامنے آیا اور کہا وہ مین ہون مین نے آپ کو تکلیف دی
ہی اور آپکو ایک پیغام مخمور فیل پیکر نے بھیجا ہی اُس سردار نے کہا کہ بیان کرو وہ پیغام
کیا ہی اُسنے کہا کہ ہمارے سردار نے حاکم قلعہ کو پیغام دیا ہی کہ زمانہ مہلت تو گذر گیا اب تمھارا
کیا ارادہ ہی بہتر ہوگا کہ قلعہ خالی کر دو اور دست بستہ خدمت بابدولت مین حاضر ہو اور بندہ
زمرد پرستی قبول کرو ورنہ اگر ہمارے حکم کی تعمیل مین دیر کروگے تو تمکو وہ سزا سخت دیجائیگی
کہ تمام عمر یاد کروگے اور مین تمھارا عذر ہرگز قبول نکرونگا اور نہ مہلت دونگا کھڑی سواری قلعہ کو
لیلونگا جو کچھ کہ مجکو کہنا تھا وہ کہلا بھیجا اب اگر تم کچھ جواب بھی دوگے تو مین اُسکا کچھ جواب بھی
ندونگا اور اُسکے جواب مین جنگ کرونگا بس اُسکا یہی جواب سمجھنا صرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاج
و بیران شیر زیر کو دعائین دو کہ جنکی بدولت تمکو ایک ہفتہ کی مہلت ملگئی ورنہ مین اب تک
کب کا قلعہ کو فتح کر چکا ہوتا اب تم کو لازم یہ ہے کہ میرے کہنے کو مان لو اور قلعہ کو چھوڑ دو یا
میری اطاعت کرو آیندہ تمکو اختیار ہی اُس سردار نے یہ سنکر وہی پیغام جو کہ فیروز بخت نے
دیا تھا اُسکے جواب مین بیان کر دیا اور یہ کہدیا کہ اپنے سردار سے کہنا کہ ہمکو خود جنگ منظور ہی
جو تمہارے بنائے ہو سکے قصور نکرو ہم اب کبھی مہلت نہ طلب کرینگے گو کہ ہمارے سرداران
معزز ابھی تک اچھے نہین ہوئے ہین مگر ہمکو اب کچھ خوف نہین ہی اور نہ اُسوقت تھا یہ بھی
ایک طریقہ جنگ کا تھا کیونکہ ہمارے پاس اُسوقت تک سامان جنگ درست نہ تھا اور ہمارے
سردار سب زخمی تھے یہ کہے دیتا ہون کہ قلعہ بغیر ہزارہا لوگون کے قتل ہوئے ہاتھ نہ آئیگا جہانتک
ہمسے کوشش ہو سکے گی ہم قلعہ پر جنگ کرینگے یہ جواب سنکر اُسنے کہا کہ کیون مفت اپنی جانین
برباد کرتے ہو اپنے اوپر رحم کھاؤ اگر ہمارے سردار کو غصہ آجائیگا تو پھر وہ کسیکی نہ سنینگے اگر تم
لوگ امان بھی طلب کروگے تو پھر وہ امان بھی نہ دینگے اوس سردار نے کہا کہ وہ کیدی خر
کیا ہی جو ہم اُس سے امان طلب کرینگے ہمارا خدا ہمکو بچائیگا اگر ہماری قضا نہین آئی ہی تو ہمارے
واسطے کچھ نہوگا اگر آگئی ہی تو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہی تم جا کر یہی کہدینا اور کہنا کہ اب ہمکو
پیغام نہ بھیجنا ہمکو جنگ ذات سے منظور ہی وہ سردار یہ جواب سنکر اپنے لشکر کی طرف واپس آیا
اور مخمور فیل پیکر سے کل شکایت بیان کی وہ یہ حال سنکر بہت برہم ہوا اور اُسیوقت پاس

ببران شیر زور اور مہران سیاہ پوش کے آیا اور کہا کہ اب آپکی کیا راے ہی زمانہ مہلت کا
ختم ہو گیا ببران شیر زور نے کہا کہ کسیکے ہاتھ اُنکو پیام بھیجو کہ قلعہ خالی کردو یا اطاعت کرو یا جنگ
کرو اُسنے کہا کہ مین نے بغیر آپکی اطلاع کے ایک سردار کو پیام دیکر بھیجا تھا وہ لوگ بہت
زور و شیر ہین اور بہت سخت و سست کہا اور یہ کہا کہ ہمکو جنگ منظور ہی نہ قلعہ خالی کرینگے نہ اطاعت
قبول کرینگے گو کہ ہم ابھی تک اچھی طرح اچھے نہین ہوئے ہین مگر ہمکو تمھارا کچھ خوف نہین ہی
ببران شیر زور نے کہا کہ میرے نزدیک تو دو ایک روز اور تامل کرنا اچھا ہی کہ یہ بھی اُنکا
عذر جاتا رہے کہ ہم بخوبی تمام اچھے ہین اُسکے بعد جس طرح وہ قلعہ دین اُنسے قلعہ لیا جاے
اُسنے کہا کہ مین اب کبھی نہ مانونگا ضرور ضرور کل قلعہ پر یورش کرونگا لاکھ لاکھ بادشاہ و وزیر و
سپہ سالار نے سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا اور کہا کہ آپ لوگ علیحدہ کھڑے ہو کر تماشا دیکھیے گا کہ مین
قلعہ کو کیونکر لے لیتا ہون میری فوج صرف کافی ہی بڑی حجت و تکرار رہی آخر کو یہ قرار پایا کہ کل قلعہ پر
حملہ صرف مخمور فیل پیکر کرے اگر قلعہ فتح ہو جاے تو خیر ورنہ پھر بعد ایک ہفتہ کے بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب مع کل فوج کے حملہ کریگا جب یہ امر قرار پا چکا تو اُسوقت مخمور فیل پیکر نے
اپنے نام کا طبل جنگ بجوایا اور کہا کہ کل مین ضرور ضرور قلعہ لیلونگا دیکھون کیونکر کل قلعہ بچتا ہی یہ
کہکر اپنے خیمے مین گیا اور وہان جاکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ بھائیو مین نے
سامنے بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے اقرار کیا ہی کہ مین کل قلعہ کو ضرور لیلونگا تو بھائیو تمکو لازم
ہی کہ کل جانین لڑا دو اور جس طرح ممکن ہو قلعہ کو فتح کرلو اُنھون نے جواب دیا کہ حضور کل ملاحظہ
فرمائین کہ کیونکر کل قلعہ کو ایک آن مین فتح کرلیتے ہین ہملوگ اہل قلعہ سے ایک کو بھی زندہ نچھوڑینگے
یہ سنکر مخمور فیل پیکر نے جواب دیا کہ اچھا اب تم لوگ جاکر اپنے لشکر کو علیحدہ کرو لشکر بادشاہ
قلعہ سیاہ تاب سے اور حکم دو کہ کل صبح کو سامان قلعہ شکنی درست رہے اور میدان جنگ مین
موجود ہون جب مین آؤن فوراً یورش کردون یہ تقریر سنکر وہ لوگ واپس آئے اور بموجب
اُسکے حکم کے حکم دیدیا ادھر تمام فوج کو لشکر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب سے علیحدہ کر لیا
وہ لوگ تو سامان جنگ مین مشغول ہوئے اُدھر وہ ہرکارے جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے اور
ہر وقت لشکر اسلام کو یہان کی خبر دیا کرتے تھے یہ رنگ دیکھکر فوراً چور دروازے سے داخل
ہوئے اور بارگاہ فیروز بخت مین آکر کل حال بیان کیا اور کہا کہ طبل جنگ بجگیا ہی اور
اُسکا ارادہ کل صبح کو یورش کرنے کا ہی باقی خیریت ہی فیروز بخت نے بھی حکم دیا کہ ہماری قلعہ
مین بھی طبل جنگ بیدرنگ بفضل ایزدی بجے اور ہم کل صبح کو خود فیلبند دروازے پر جاکر
تماشاے جنگ دیکھینگے یہ حکم دیکر اپنے افسران فوج کو طلب کیا اور اُنسے کہا کہ کل دن نام
کا ہی آپ لوگ اپنی جانین لڑا دین اور دشمن کو قلعہ تک نہ آنے دین جہانتک ممکن ہو اگر
آپ لوگ اس لڑائی کو فتح کرلین گے تو تمام زمانے مین نام ہو جائیگا مین بسبب زخمون کے
مجبور و لاچار ہون مگر جہانتک مجھمین قوت ہی مین بھی آپ لوگون کی مدد کرونگا اُن لوگون نے
جواب دیا کہ آپ ملاحظہ فرمائیگا کہ کیسی ہم لوگ جان لڑاتے ہین ایسی تو پین ماریںگے کہ وہ
لوگ تمام عمر یاد کرینگے فیروز بخت نے اُن لوگون کو انعام کثیر کا امیدوار کیا اور کہا کہ اب آپ
لوگ جاکر بند و بست کرین اور قلعہ کو آراستہ و پیراستہ کرین مین صبح کو در قلعہ پر آؤنگا ادھر وہ

رخصت ہوکر آسنے اور نقارۂ رزمی بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا تمام اہل قلعہ و افسران سپاہ کو معلوم ہوا کہ کل
صبح کو قلعہ پر یورش ہوگا لڑائی شروع ہوگی ہر ایک اپنا اپنا بندوبست کرنے لگا ادھر سرداروں نے اگر تمام
قلعہ کو مثل عروس شب اول کے آراستہ کیا ہر فصیل و برج کو درست کیا جہان ایک ضرب توپ تھی وہان
دس ضرب چڑھائی گئین اور جس دروازے پر پچاس سوار و پیادے تھے وہان پانچ سو مقرر کیے
اسیطرح کل سامان درست کیا جہان تک ہوسکا انتظام کیا اور وہ رات اسی انتظام و فکر و تردد مین
بسر کی یہانتک کہ صبح ہوگئی ہر سردار اپنی اپنی جگہ پر آکر فصیل اور برجون پر قائم ہوا اور فیروز بخت بھی
مع اُن سرداران زخمی کے فیلبند دروازے پر آکر پلنگ جواہر نگار پر لیٹ رہا اور سپر و
شمشیر روبرو صندلی پر رکھ لی اسیطرح ہر سردار نے اپنے اپنے آلات جنگ اپنے سامنے رکھ لیے اور
یہ ارادہ کیا کہ اگر خدانخواستہ نوع دیگر ہو تو ہم لوگ اسی حالت مین لڑکر اپنی جانین دیدینگے یہی سبکا
مقصد تھا ادھر گولہ اندازون نے توپون کو بھی درست کرلیا اور مستعد ہوکر بحکم استادہ ہوئے ادھر
لشکر حریف مین مخمور فیل پیکر بیدار ہوا اور تمام لشکر بیدار ہوکر قبل سے سب سامان قلعہ گیری
لیکر میدان جنگ مین قلعہ کے سامنے آکر استادہ ہوئے اور کل افسران فوج آکر دربارگاہ مخمور پر
استادہ ہوئے اُدھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب بھی بیدار ہوکر مع اپنے وزیر و سپہ سالار و لشکر
بیشمار کے ایک جانب میدان جنگ مین واسطے تماشے کے قبل آسنے مخمور فیل پیکر کے آکر
سامنے قلعہ کے استادہ ہوا اور دل مین قصد کرلیا کہ اگر مخمور فیل پیکر نے قلعہ لیلیا اور داخل
قلعہ ہوا تو ہم لوگ بھی اُسکی مدد کرینگے اور اگر خلاف اسکے ہوا تو تماشا دیکھکر بعد کئی روز ہم بھی
اُسکے شریک ہوکر یورش کرینگے موافق اقرار یوم گذشتہ کے یہان تو یہ رنگ تھا کہ اُدھر سے مخمور
فیل پیکر اپنی بارگاہ سے نکلا اور آلات قلعہ گیری سے آراستہ ہوکر از سرتا پا اسباب آہنی مین
غرق گینڈے پر سوار ہوکر مع افسران فوج کے میدان جنگ مین آیا اور اپنے افسران فوج کو لشکر
میمنہ و میسرہ پر قائم کیا اور خود در وسطی لشکر قلعہ کے سامنے کھڑا ہوا جب سب لشکر درست ہوچکا
تو اُسنے طرف بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کے دیکھکر کہا کہ اب کیا اجازت ہے اُسنے جواب دیا کہ
تمکو اختیار ہے یہ سُنکر اُسنے تمام فوج سے کہا کہ ہان حملہ کرو یہ سنتے ہی تمام لشکر قریب اسّی ہزار
کے ایکبار جنبش مین آیا اور طرف قلعہ کے شور کرکے چلا اور مخمور فیل پیکر خود بھی عقب مین لشکر کا
دل بڑھاتا ہوا چلا اُدھر قلعہ پر جو لوگ کہ بامر دیدبانی معین تھے اُنھون نے فیروز بخت سے
عرض کیا کہ حضور قریب اسّی نوے ہزار کے لشکر ہے اور قلعہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا ہے اور
سپاہ جو کہ بہت کثیر معلوم ہوتی ہے وہ ایک جانب کو استادہ ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج صرف
یہ لشکر حملہ کریگا جو ماتحت ہے مخمور فیل پیکر کے اور اب وہ یورش کرتے ہوئے چلے آتے ہین
فیروز بخت نے جواب دیا کہ آسنے دو خدا ہمارا مالک ہے اور وہی ہر آفت سے تمکو بچائیگا
خوف کسکا ہے اپنے خداوند تعالے کو یاد کرو ہان جب وہ لوگ زد پر آجائین تو ہمکو فوراً آگاہ کرنا
یہ لوگ پھر دیکھنے لگے اُدھر وہ لشکر بیخوف و خطر حملہ کرتا ہوا میدان زد پر آیا جب ادھر سے کوئی
گولہ اور گولی نہ چلی تو وہ لوگ باطمینان تمام بہت جلد کل لشکر اُس میدان جو کہ قلعہ کے سامنے
تھا آگیا اور قلعہ کچھ فاصلے پر رہگیا اُسوقت یہ ارادہ کیا کہ ایک حملہ جو کیا تو قلعہ لیلیا یہ تو اس قصد
سے آمادہ اور مستعد ہوکر خوشی خوشی آگے بڑھے اُدھر دیدبانون نے عرض کیا حضور اب لشکر قریب

قلعہ کے آگیا اور نصف میدان تک طے ہو گیا کہ حکم ہوتا ہے پس فیروز بخت نے ہوائی داغی
جب توپ کی آواز بلند ہوئی اور گولہ اندازون نے دیکھا تو فوراً توپون کو جھکا جھکا کر اور
نشانہ باندھکر سب توپون مین آگ بتائی یکبارگی یہ معلوم ہوا کہ تمام زمانہ اُسکے دھوئین سے
تیرہ اور تاریک ہو گیا اور وہ صدا ئے مہیب پیدا ہوئی کہ عیاذاً باللہ اہل دنیا کو یہ معلوم ہوا
کہ گویا آسمان پھٹ پڑا یا سرافیل نے صور قیامت کا پھونکا اُس سپاہ کا یہ حال ہوا کہ قریب
نصف کے اُڑ گئی کٹ گیا پتا بھی نہ لگا کہ کیا ہوئے اور باقی کل زخمی ہوئے اور بھاگ کر دور جا کر
کھڑے ہوئے اور لشکر مہران سپہ لوٹ کے گھوڑے اسنے اپنے سوارون کو ٹیک کر
بھاگے تمام لشکر مین ہلچل پڑ گیا گرد و غبار و دھوئین سے تمام آسمان و زمین پوشیدہ ہوگئے
اور منہ آفتاب کا چھپ گیا ذرا سی رات ہوگئی اور اس حالت مین جو کہ سر اور ہاتھ اُڑ کر آسمان پر
گئے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پرندہ یا جانور پرند اُڑتے تھے اور اُڑ رہے ہین اتنا بڑا کھیت ہوا کہ
زاغ و زغن بر میدان وہان اگر گوشت کھائین اسپر بھی کم نہو اور مخمور کی تو یہ حالت ہوئی
کہ قریب تھا حواس ہوا کہ پھر دور جا کر دم لیا اور حواس درست کیے ادھر قلعہ پر فیروز بخت نے
حکم کیا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حالت ہوئی گولہ اندازون نے ہاتھ روک لیا جب دھوان
کم ہو گیا تو یہ دیکھا کہ تمام میدان لاشون سے پٹا ہوا ہے اور باقی ماندہ لشکر دور کھڑا ہے مگر حواس
کسی کے درست نہین ہین ایسی سرخیانہ بالی ہے یہ رنگ دیکھکر فیروز بخت نے سجدہ شکر ادا کیا
اور نماز شکرانہ پڑھی اور بہت عجز و انکسار سے اُسکی درگاہ مین دعا کی اور اہل قلعہ کو بہت
بڑی خوشی حاصل ہوئی جب مخمور کے ہوش درست ہوئے تو اُسنے خیال کیا کہ اہل قلعہ نے
بہت زک دی اور لوگ و بیرون مہران شمشیر زور اور بادشاہ قلعہ سے یاد تاب کے ذلیل ہوا اور
اسقدر بیفیر سے لشکر کے لوگ کام آگئے کہ لشکر تیرا نصف رہ گیا اب لازم ہے کہ تنہا جا کر قلعہ لیلے
اگر قضا آگئی ہے تو کیا چارہ ہے ورنہ قلعہ اکیلے لے لینا کوئی مشکل امر نہین ہے یہ سوچکر اُسنے اپنے
آلات حرب و ضرب درست کیے اور بر فراخ دامن و گرز ہشت پہلو پر چہ الماس کو ہاتھ مین
لیا اور اپنے کو تمام آلات آہنی مین غرق کیا اور رخ قلعہ کا کیا اور پکار کر اہل لشکر سے کہا
کہ تم لوگ ٹھہرو مین اکیلا قلعہ لیلونگا اور مہران شمشیر زور کی طرف دیکھکر کہا اور آواز دی کہ
اے سپہ سالار آپ بھی ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ مین کیونکر جا کر اکیلا قلعہ کو لیتا ہون یہ کہکر گینڈے
کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا اور چلا ادھر گولہ اندازون نے اس عرصے پھر توپون کو درست کر لیا
تھا اور دیدبان دیکھ رہے تھے عرض کیا کہ حضور یکہ سوار آتا ہے اور انداز سے معلوم ہوتا
ہے کہ خود مخمور فیل پیکر ہے فرمایا کہ آنے دو جب زد پر آ جائے تو فیر کرنا یہ تو منتظر حکم کے
تھے اُدھر وہ گبر ناہنجار گینڈے کو مہمیز کیے ہوئے چلا آتا ہے اور اپنی فوج کے کشتون کو دیکھتا
ہے تو اور زیادہ تاؤ پیچ کھاتا ہے یہانتک کہ نصف میدان طے کیا کہ دیدبانون نے کہا کہ وہ
میدان طے کر چکا ہے اور برابر چلا آتا ہے اب کیا حکم ہوتا ہے جلد زبان مبارک سے ارشاد فرمایئے کہ
تعمیل ارشاد بجا لائین فیروز بخت نے حکم فیر کرنے کا دیا گولہ اندازون نے نشانہ باندھکر
توپون مین آگ دی گولے مثل اولے کے اُسپر برسنے لگے مگر وہ بہادر چالاکی سے گولون کو رد
کرتا ہوا کسی گولے کو گرز سے بخش کر دیا کسی کو سپر سے رد کیا اور جو ادھر اُدھر آیا اُسکو خالی دیا

اسیطرح گولون سے بچتا ہوا تالب خندق پہونچ گیا اور ایک برجی کے نیچے ہو کر بالای جاکر آواز دی کہ ای اہل قلعہ کیون مال سرکاری کو برباد کرتے ہو اپنی جانون کے بچانیکی فکر کرو مین نے قلعہ لے لیا اب یہ قلعہ میرا ہو گیا اب مین ایک کو بھی زندہ نچھوڑونگا یہ تو یہ صدا دیرہا تھا اُدھر فیروز بخت نے کہا کہ ذرا ہاتھ تو روکو اور کہا کہ دیکھو کوئی گولہ قلعہ والونکی لگا ہی یا نہین اب جو ہاتھ روکا اور گرد و غبار برطرف ہوا تو یہ دیکھا کہ مخمور فیل پیکر برلب خندق ٹہل رہا ہی اور کلام لاف و گذاف کہرہا ہی یہ دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے تمام قلعہ مین کھلبلی پڑگئی اور سبکو یقین مرگ ہو گیا وہ جو سردار لوگ قریب فیروز بخت کے زخمی بیٹھے تھے سبھون نے سپر و شمشیر سنبھالی اور قصد اُٹھنے کا کیا مگر بسبب ضعف کے چکر آگیا بیٹھ گئے اُدھر یہ رنگ دیکھکر اُسکی سپاہ نے خیال کیا کہ ہمارے مالک نے قلعہ لیلیا اپنی جگہ سے حرکت کی ادھر اہل قلعہ نے قلعہ پر سے ہاتھ ہنوالا باروت کی ہانڈیان تیل کے کڑھاو اوپر سے ڈالے مگر اُسکو کیا اثر ہوتا جو کہ گولون سے بچ گیا وہ اس سے کیا رکتا اب اسنے دامن گردانے اور گرز کو اُٹھا کر چاہا کہ پار خندق کے جاؤن اور گرز کو پھینکدون یہ اسی جد و لبست مین تھا اُدھر قلعہ پر فیروز بخت نے تاج سر سے اُتارا اور ہاتھو نپر رکھکر بدرگاہ قاضی الحاجات محتاج ہو کر دعا کرنا شروع کی اور سب سردار بھی دعا کرنے لگے کوئی کہتا تھا کہ صدقہ اپنے پیغمبران خاص کا ہمکو اس آفت سے بچا اور کوئی مددگار ہمارا بھیج اور کوئی کہتا تھا کہ تو نے نار سے خلیل کو نجات دی ہی ہمکو اس بلا سے نجات بخش اور فیروز بخت تو روتا جاتا تھا اور یہ دعا کرتا تھا کہ تو ہی خالق برحق ہی مجکو جلد اس مصیبت سے رہائی دے بھیج اپنے کسی بندے خاص کو کہ وہ اس وقت بدمین میری مدد کرے واسطہ تجکو اپنے عزت و جلال کا سوائے تیرے کوئی ہمارا مددگار نہین ہی تو ہی مدد کرنے والا ہی تو ہی بچانے والا ہی بقول شاعر شعر

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب است
دعا ہائے کند من کنم مستجاب
دران عاجزے من بخوانم ترا
چو عاجز رہا نندہ دانم ترا

ای بار خدایا میری مدد کر تو نے سلیمان کو شیر سے نجات دی تو نے یونس کو شکم ماہی سے رہائی بخشی آگ کو ابراہیم پر گلزار کر دیا مجہ پر رحم کر ورنہ اسقدر تیرے بندے جو کہ تجکو مانتے ہین اس گبر کے ہاتھ سے قتل ہونگے اور کبھی دین زمردی قبول نہ کرینگے اسطرح بلک بلک کر دعا مانگی کہ سب کے دل ہلگئے وہ وقت وہ تھا کہ دریچے آسمان کے وا تھے اور یہ دعا تہ دل سے تھی تیر دعا ہدف مراد پر جاکر بیٹھا اور دعا قبول ہوئی یعنے مراد بر آئی اُدھر تو یہ لوگ دعا مین معروف تھے اور وہ گبر یہ قصد کر رہا تھا کہ مین گرز کو پھینک کر خود بھی پار خندق کے جاؤن ابھی گرز پھینکا نہین تھا کہ یکایک جانب میدان سے ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ کوئی سوار آتا ہی اور اُس بگولے سے کچھ صدائے ہیبتناک آتی تھی کہ جس سے لوگون کے دل دہلے جاتے تھے اور یہ کہتے تھے مصرعہ

اُنھی مین آسی ہی چمن تری کھاکر

یہ رنگ دیکھکر اہل قلعہ مخمور فیل پیکر و سپاہ و لشکر مہران سیاہ پوش و دیگر سردار اُس بگولے کو دیکھنے لگے کہ یہ کیسا ہوا ہی وہ آہستہ آہستہ بلند ہوتا ہوا چلا آتا تھا اور رخ اُسکا قلعہ کی طرف تھا فیروز بخت نے دعا کو موقوف کیا اور سرداروں سے کہا کہ خبردار یہ خبر دیتا ہی کہ ہماری دعا قبول ہوئی اور کوئی مددگار ہمارا آگیا کیونکہ اب دل کی وہ حالت نہین ہی اور نہ وہ

اضطراب ہی لاکھ چاہتا تھا ہون کہ ترڑپکر دعا کرون مگر مارد خوستی. گوگلیہ باتھون آچھلتا ہی اُن لوگون نے
جواب دیا کہ خدا ہمچنین کند اُدھر بگولہ قریب میدان آکر شق ہوا اور اُسمین ایک آفتاب درخشان
نمودار ہوا سبنے دیکھا کہ ایک شاہزادہ عالی وقار ایک اسپ صبا رفتار پر سوار سر سے پانوتک تمام
آلات حرب و ضرب سے آراستہ یکہ و تنہا چلا آتا ہی جیسے ہی قریب قلعہ کے پہونچا تو دیکھا کہ ایک
گبر ناہنجار برلب خندق استادہ ہی اور قصد اُس پار جانے کا رکھتا ہی یہ دیکھکر وہین سے آواز
دی کہ او کافر کس ارادے مین ہی اور تو کیا کرتا ہی دست خود را نگہ دار مین تیرا حریف آپہونچا
قلعہ پر ابھی نجانا پہلے مجسے تو مقابلہ کرلے بعد کو اختیار ہی یہ فرماکر اور نعرہ کرتے اُسکی طرف گھوڑا
دوڑایا سبنے دیکھا کہ ایک شیر غضبناک ہی کہ چلا آتا ہی اور واقعی یہ ہوا تھا کہ یہ جو عرضی کو پڑھکر
اور صیدگاہ سے تنہا ہمراہ اُس سانڈنی سوار کے چلے راہ مین کہین نہ ٹھہرے اور برابر دوڑی
کرتے ہوئے چلے آئے جب قریب صبح یہان پہونچے اور کچھ فاصلہ رہگیا تو آواز توپون کی کان مین
آئی تو اُنھون نے خیال کیا کہ یقین ہی قلعہ پر یورش ہوگیا جب آواز آنا موقوف ہوگئی تو سانڈنی سوار
سے کہا کہ غضب ہوا قلعہ فتح ہوگیا کیونکہ صدا توپ کی بند ہوگئی ہی یہ کہکر گھوڑے کو تیز کیا اور
چلے کہ بعد تھوڑی دیر کے پھر صدا توپ کی آئی آپنے سانڈنی سوار سے کہا کہ اُسوقت قلعہ فتح نہین ہوا
تھا یعنے لشکر نے حملہ کیا تھا جو توپ کی صدا آئی تھی معلوم ہوتا ہی کہ پھر حملہ کیا ہی جلد چلنا چاہیے تاکہ
ایسا نہو کہ اہل قلعہ قتل ہوجائین اور قلعہ پر اپنا قبضہ کرلین یہ خیال کرکے اور گھوڑے کو مہمیز کیا تاگاہ
کہ وہ صدا بند ہوگئی یہ خیال کیا کہ ابکی بار ضرور قلعہ فتح ہوگیا پھر گھوڑے کے کوڑا مارا وہ گھوڑا
کہ جسکو کبھی نہ مارا تھا یکایک آسیر جو مار پڑی تو وہ مثل ہوا کے اُڑا اور عین وقت پر پہونچا
وہ وقت تھا جو کہ بیان ہوا جب یہان پہونچے تو یہ رنگ دیکھا گھوڑے کو تیز کرکے قریب آگئے
اور وہ تقریر کی جو قبل مین بیان کی گئی ہی اہل قلعہ تو یہ دیکھکر سجدہ دل مین جھک گئے اور اُسکا
شکر ادا کرنے لگے ادھر وہ شاہزادہ عالی جناب قریب اُسکے آگیا اور ایک نعرہ بڑے زور شور سے
مارا جب نعرہ شہر یار کا سنا تو اُدھر مخمور فیل پیکر پلٹا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ اب تیری
قضا آئی ہی اور تجکو یہان کھینچکر لائی ہی پہلے مین تجھسے مقابلہ کرلون اور تجھے قتل کرلون
تو پھر اہل قلعہ سے مقابلہ کرونگا اور قلعہ کو فتح کرونگا شاہزادے نے جواب دیا کہ مین تیری جان
کا ملک الموت ہون تیری روح قبض کرنے کو آیا ہون تو کیا مجکو قتل کریگا اور اہل قلعہ
سے تو کیا لڑیگا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور ایک گرز جھپٹ کر مارا اور کہا کہ لے یہ ضرب
میری ہی اس سے اپنے کو بچا اور کہا کہ وہی گرز ہی جو کہ مین واسطے توڑنے در قلعہ کے لیکر چلا تھا
پہلے مین تیرا کام اس گرز سے تمام کرلون پھر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گرز کو چرخ دیکر مارا شاہزادے
نے گرز کو خیال مین رکھا جب وہ قریب سر کے آیا تو کلۂ محمود پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ دراز کرکے
خوب زور سے پکڑا اور جھٹکا دیا اگر چھوڑ ندے تو کلائی پر سے ہاتھ ٹوٹ جاے نہایت مجبور ہوکر
چھوڑ دیا شاہزادے نے اُسکو قبضہ مین لاکر اور اُٹھاکر ایک سمت دے مارا اور کہا کہ اسی گرز
پر تجکو ناز تھا کہ مین قلعہ توڑونگا ارے یہ تو بالکل ہلکا ہے اس سے کیا ہوتا ہی اور کیا در قلعہ
شکست ہوتا اور تیرا زور وطاقت بھی معلوم ہوگیا کیون اپنی قضا بلاتا ہی جا اور کسی بہادر
زبردست پہلوان کو میرے مقابلے کو بھیج کیون تو اپنی جان مفت مین ضایع کرتا ہی یہ سنکر وہ حد سے

برہم ہوا اور خبردار بھی نہ کیا میان سے تیغ گران بار کھینچکر سر شاہزادے پر لگائی چونکہ شاہزادہ
چالاک اور ہشیار تھا ضرب تیغ کو خیال مین کر کے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور پنجۂ پلی دراز
کر کے ہاتھ قبضۂ تیغ پر ڈالدیا اور زور کر کے قصد کیا کہ چھین لون مگر وہ بھی دست دگریبان
ہوگیا اُنھون نے بھی مہلت نہ دی فوراً قبضہ تیغ کو مع اُسکے ہاتھ کے دست چپ سے پکڑا اور
دست راست سے اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ صدر زین سے اُٹھا اور فوراً
اُدھر اُسکے ہاتھ کو دست چپ سے فشردہ کیا وہ بیچین ہوگیا آخر کو ہاتھ سے قبضہ چھوڑ دیا جب تلوار
اپنے ہاتھ مین آگئی تو زور کر کے اُسکو سر سے بلند کر لیا اور گرد سر چرخ دیکر اس زور سے
زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہوگیا اور فوراً گھوڑے سے کود کر اور بیٹھکر مار کر کہا کہ حالا
درشناختن پروردگار چہ میگوئی اُسنے کچھ جواب سخت دیا بس غصہ آگیا ایک پیر کو
ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسری پیر کو موزے سے دبایا اور چیر کر مثل کرپاس کہنہ کے پھینک دیا
یہ دیکھکر تمام لشکر کفار کے ہوش جاتے رہے اور وہ لوگ جو کہ آ قبل آنے شاہزادے کے اس
خیال سے چلے تھے کہ اب قلعہ فتح ہوگیا ہے چلو مدد کرین جب شاہزادہ آیا تھا تو وہ قریب میدان
کھڑے ہوگئے تھے اور تماشاے جنگ دیکھنے لگے تھے یہ حالت اپنے سردار کی دیکھکر سبکی
آنکھون مین خون اُتر آیا اور ایکبارگی سبکے سب لینا لینا پکڑنا جانے نہ دینا کہکر دوڑے
اور چارون طرف سے شاہزادے کو گھیر لیا اُدھر بادشاہ قلعہ سیاہ تاب نے جو یہ رنگ دیکھا
اور مخمور فیل پیکر کو کشتہ پایا اپنے وزیر سے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوگیا کہ ایسا پہلوان جری اور دلاور یون
قتل ہوگیا بہت افسوس کیا اور کہا کہ مین اب اسکو کب یہان سے زندہ جانے دیتا ہون یہ کہکر
اپنی فوج کو حکم دیا کہ ہان مارلو اس یکہ و تنہا سوار کو یہ حکم سنتے ہی کل فوج قلعہ سیاہ تاب بڑھی اور
بادشاہ خود مع اپنے وزیر و سپہ سالار کے عقب مین فوج کے دل کو قوی کرتا ہوا چلا اور سبھون نے
اُس بہادر کو مثل نگینہ انگشتری کے گھیر لیا شاہزادہ بھی فوراً جست کر کے پشت مرکب پر
آیا اور تلوار میان سے کھینچکر جنگ کرنے لگا اُدھر اہل قلعہ نے جو غور سے دیکھا اور فیروز بخت
نے خود دوربین سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شاہزادہ شہریار یمانی تبار ہین اور اس سانڈنی سوار
نے بھی زیر قلعہ آکر آواز دی کہ اے اہل قلعہ جلد مدد کرو اپنے شاہزادے کی یہ وہ بہادر ہے کہ جسکی
پاس مجکو عرضی دیکر فرنگستان مین روانہ کیا تھا یہ صدا جو اہل قلعہ نے سُنی فوراً فیروز بخت
سپر و تلوار لیکر اُٹھ کھڑا ہوا اور زخمون کا کچھ خیال نہ کیا اور زیر فصیل آکر اسپ صبا رفتار پر
سوار ہو کر اور کل اپنی فوج کو ہمراہ لیکر در قلعہ سے باہر آیا اسیطرح ہر سردار نے اپنے زخمونکا
کچھ خیال نکیا مستعد جنگ ہو کر چلے اور در قلعہ کھولکر سب یکبار نکلے اور فوج کفار پر حملہ آور
ہوئے اور تلوار چلنے لگی اس خوشی سے ایسی قوت جسمون مین آگئی تھی اور وہ ضعف و نقاہت
بالکل جاتا رہا تھا گویا کہ کسیکے زخم کاری نہ تھا یا تو وہ حالت تھی کہ جب تلوار ٹیک کر اُٹھنے کا قصد
کیا چکر آگیا گر پڑے یا اب یہ حالت ہوئی کہ جنگ کو آمادہ ہوگئے اور لڑنے لگے شاہزادے نے
اسقدر شمشیر زنی کی اور اسقدر کفار قتل کیے کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی اور باقی اہل اسلام
نے بھی خوب خوب شمشیر زنی کی مگر وہ لوگ بہت سے تھے اور یہ لوگ کم تھے انکا یہ حال ہوا کہ
چارون طرف سے گھر گئے ایک ایک پر دس دس آپڑے مگر اُسپر بھی یہ کمی نہین کرتے تھے

تھے قریب تھا کہ شکست کھا کر بھاگین کہ قدرت خدا سے پردۂ بیابان سے گرد اُڑی جسنے سپہر دوار کو پوشیدہ کردیا اور قریب آکر شق ہوئی اور اُسمین سے ایک ہزار علم کہ جنپر تعریف خداوند کریم کی تحریر تھی پیدا ہوئے جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دس لاکھ کا لشکر ہے یہ وہ لشکر ہے جو کہ اُس سانڈنی سوار کے ہمراہ خبر یورش سنکر چلا تھا جب قریب پہونچا اور صداے توپ سنی تو آہستگے سردار سہراب بن لندھور نے جو کہ مالک لشکر بعد شاہزادے کے تھا اور فرنگستان کو بموجب تحریر شاہزادہ عالی وقار جاتا تھا راہ مین یہ سانڈنی سوار ملا بسبب مذہب اسلام کے اور حمیت بہادری و غیرت کے فرنگستان کو نہ گیا ادھر کو چلا آیا یہ صدا سنکر اپنے فوج کے افسرون و سردارون سے کہا کہ جلد چلو قلعے پر یورش ہوگیا اور نہایت عجلت کے ساتھ آیا جب بہت قریب پہونچا اور صداے نعرہ شہریار عالی وقار سنی تو اور زیادہ بیتاب ہوا مع لشکر کے عین وقت پہونچا اور دریافت کرکے یکبارگی لشکر کفار پر گرا اور سبکو گھیر کر قتل کرنا شروع کیا اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ لشکر کفار کو دم لینے کی مہلت نہین ہے یا تو وہ زور و شور تھے یا اب اُنکی قوت کم ہوگئی اس اثنا مین شاہزادہ منظہر یار کے بھی سردار جو کہ عقب مین شکارگاہ سے چلے تھے وہ بھی آگئے بعد اُنکے آنیکے ہر سپاہی نرگی مع فوج ظفر موج کے آیا اور شریک جنگ ہوا انکی قوت دونی ہوگئی اور خوب گھمسان کی تلوار چلنے لگی باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو پہچانتا نہ تھا جو سامنے آیا ہاتھ چلکیا ایک تہلکۂ عظیم تھا کسیکو کسیکی خبر نہ تھی عجب طرح کی جنگ ہو رہی تھی ایک طرف سہراب بن لندھور جنگ رستمانہ کر رہے تھے ایک جانب مملوک بن مالک اور اسیطرح اور سردار اور ایک طرف سرداران فرنگستان جنگ شیرانہ کر رہے تھے شہریار عالی وقار قلب لشکر مین شمشیر زنی مین مشغول تھے لشکر کے نامی و نامور پہلوانون سے مقابلہ ہو رہا تھا اس حالت مین ایک طرف سے بہران شیر زور لڑتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل کرتا ہوا آتا تھا کہ سامنا شاہزادے کا ہوگیا اُسنے بڑھکر شاہزادے کے تلوار ماری شاہزادے نے بچالا کی تمام باڑھ کو بچا کر قبضے پر ہاتھ ڈالدیا اور تلوار اُسکی چھین لیا اور کمر بند مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور بجاے سپر کے قائم کیا یہ رنگ دیکھکر کفار ورتن نے چاہا کہ حملہ کرکے چھین لین مگر ممکن نہوا یہ اسیطرح لڑتے ہوئے قریب اپنے عیار کے پہونچے جو کہ ایک جا پر کھڑا ہوا تھا چونکہ بعد کو آیا تھا اور یہ قصد تھا کہ مین کسی صورت سے اپنے شاہزادے تک پہونچ جاؤن یہ بھی لڑتا ہوا آیا تھا اپنے شہزادے کی صدا پر مگر لشکر حریف مین گھر گیا تھا جبکہ نکلنے کا کہین سے راستہ نہ پایا تو اُسنے شہزادے کو پکارا شاہزادہ اُسکی صدا پر آیا اور مجمع کفار کو برہم کیا اور اپنے عیار کو بچانا اور بہران شیر زور کو اُسکے سپرد کیا وہ اُسکو کمندون سے باندھکر اور پشتارہ بناکر لشکر سے لڑتا ہوا بجرأت تمام ایک جانب کو نکل گیا چونکہ قریب حد لشکر کے تھا جبکہ وہ نکلگیا تب شاہزادہ دلاوری سے آگے بڑھا اور سہراب بن لندھور اور وزیر سے مقابلہ ہوگیا چونکہ وزیر قبل مین سپہ سالار لشکر تھا اور اپنے کو جوانمرد خیال کرتا تھا مگر اب بسبب ضعف اور پیرانہ سالی کے قہران سیاہ پوش نے عہدۂ وزارت پر ممتاز کردیا تھا مگر اسوقت اُسکو بھی جوش آگیا اور لڑنے لگا جب سہراب بن لندھور سے سامنا ہوا تو تلوار ماری سہراب بن لندھور نے خالی دیکر جو ہاتھ مارا تلوار نے خود پر چمک کر زیر تنگ جا کر زین کو

بوسہ دیا وہ دو ہو کر گرا ادھر مملوک بن مالک نے علمدار لشکر کو قتل کیا علم لشکر گرا
اُدھر شاہزادے اور قہران سے مقابلہ ہوگیا اُسنے تلوار ماری شاہزادے نے خالی دیکر
جو تیغہ کا ہاتھ مارا تو مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے اور سرداران نامی و گرامی نے دیگر
سرداران لشکر کفار کو قتل کیا جب لشکر نے سردار ہوگیا مثل ہی کہ لشکر بے سر و ترکش بے تیر
نے فقیر بیکار ہی لشکر کے پیر اُکھڑ گئے اور فرار پر قرار لیا یہ لوگ پڑاو پر بھی گئے وہان بھی تہ
ٹھہرنے دیا خوب قتل کیا لشکر کفار وہان سے بھی بھاگا بڑی دور تک تعاقب کیا شاہزادے
فرمانے سے تعاقب اُنکا ترک کیا اور واپس آکر خیمہ اور اسباب وغیرہ لشکر حریف کا خوب
لوٹا اور برباد کیا جب سب کامون سے فراغت ہوئی تو بموجب حکم شاہزادہ اُسی جنگل مین اور نزد قلعہ
خیمہ وغیرہ استادہ ہونے لگے اس جنگ مین تین شبانہ روز گذر گئے چوتھے روز بوقت سہ پہر
لشکر کفار منفرور ہوا اس سبب سے وہ باقی دن تو بارگاہین وغیرہ برپا ہونے مین تمام ہوا اور
شام ہوگئی یہ لوگ تھکے ماندے تین روز کے تھے اور دوسرے کسل راہ سے بھی پریشان
تھے اس سبب سے سب اپنے اپنے خیمون مین واسطے آرام کرنے کے گئے اس جنگ مین
بہت لشکر کفار کے سردار اہل اسلام نے اسیر کیے تھے اُنکو بھی مع ہمران شیرزور
دلو پیکر کے ایک خیمے مین مطوق و مسلسل کرکے قید کیا اور چوکی پہرہ مقرر کیا اسوقت
جبکہ شاہزادہ داخل خیمہ ہوا اور سب لشکر مین امان ہوئی سب راحت اور چین سے اپنے
اپنے مقامون پر بیٹھے شاہزادے کو یکبارگی خیال آیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بھائی صاحب کا لشکر
تو آیا مگر بھائی صاحب نہ آئے یہ خیال دل مین کر رہے تھے کہ اس عرصے مین چوبدار نے آکر عرض کی
کہ فیروز بخت دربارگاہ پر مع اپنے سردارون کے حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی فرمایا کہ بلالو
فیروز بخت داخل بارگاہ ہوا کہ اس اثنا مین بادشاہ فرنگستان بھی اپنے خیمے سے آئے
شاہزادے نے تعظیم کی وہ بیٹھ گئے یہ ابھی بخوبی بیٹھے نہ تھے کہ سہراب بن لندھور
مع مملوک بن مالک و ستارہ ثانی و دیگر سرداران نامی گرامی کے داخل بارگاہ
ہوئے بعد انتظام کرنے فوج کے لشکر کو جائے معقول پر مقیم کیا اور خود خدمت شاہزادے
مین گئے شاہزادے نے سبکو دیکھا اور ایک جگہ مناسب بیٹھنے کو دی جب بیٹھ چکے
تو اُسوقت شاہزادہ سہراب بن لندھور کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ جلد بیان کرو کہ
یہ کیا سبب ہی کہ تمام لشکر تو آگیا ہی مگر بھائی صاحب ابھی تک تشریف نہین لائے ہین مجکو
اس راز نہفتہ سے جلد آگاہ کرو کیونکہ میرا دل بہت بیتاب ہی اور گھبراتا ہی یہ سُنکر سہراب
بن لندھور نے ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کہا
کہ مین کیا عرض کرون کہ یہ کیا واقعہ ہی ہم سب تباہ اور پریشان کیے ہوئے اُنھین کے
ہین شاید وہ ہمکو جیتی جی اپنی زندگی مین ہلاک کر گئے اور زندہ درگور کر گئے ہم سب تباہ
کیے ہوئے اُنکے آپکی خدمت مین آئے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ خیر تو ہی ہمسے حال
مفصل کہو اُسوقت سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ آپ نے سُنا ہوگا کہ عرصہ
ہوا صاحبقران ثانی تو خانہ کعبہ کی طرف تشریف لیگئے اور عہدۂ صاحبقرانی بدیع الملک
نوجوان کو دے گئے اس رنج و غم مین آقا ہمارا فقیر ہو کر کسی طرف کو نکل گیا اور

کل واقعہ آنا سوداگر کا اور یہی واقعہ بیان کرنا اور شاہزادہ سے کا رنج و غم کرنا اور شکایت
صاحبقران کی کرنا اور کہنا کہ مین فقیر ہو جاؤنگا اور سب کو نگا سمجھانا اُسوقت تو شاہزادیکا
کہنا کہ اچھا اور شب کو فقیر ہو کر نکل جانا اور رقعہ کا تحریر کرنا کہ تم لوگ بعد میرے پاس میرے
برادر عزیز القدر کے مع ناموس کے و لشکر کے چلے جانا اور اُنکو میرے حال سے آگاہ کرنا
بعد تلاش کے اپنا طرف فرنگستان کے روانہ ہونا اور راہ مین ساندنی سوار کا ملنا اور
اپنا اُسکے ہمراہ یہ خبر سنکر ادھر کو آنا اور اُسکو صاحبقران کے پاس جانے سے منع
کرنا اور یہان عین وقت پر پہونچنا سب بیان کیا یہ سنکر شہریار نے فرمایا کہ بڑا غضب
ہو گیا کہ بغیر اطلاع کیے یہ امر کیا اگر اُنکو یہ امر گران گذرا تھا تو مجھکو آگاہ کیا ہوتا مین اور وہ
ملکر بدیع الملک سے مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی تو اولاد صاحبقران مین ہین کچھ اُنسے
کم نہین ہین بدیع الملک سے لڑکر صاحبقرانی چھین لیتے اور یہ تو ہمیشہ کا قاعدہ ہی
کہ صاحبقران دست راستیون کو بہادر جانتے ہین اور اُنکی خاطر کرتے ہین اگر یہ کیا
تو کوئی بڑی بات نہین کی اُنکو لازم تھا کہ مجھسے صلاح کرتے ہین اور وہ دونون کوئی نہ کوئی
ایسی تدبیر کرتے کہ یہ رنج و غم دور ہو جاتا مگر اب یہ بہت برا کیا خیر یہ بتاؤ کہ ناموس
بھائی صاحب کی تمھارے ہمراہ ہین سہراب بن لندھور نے عرض کیا کہ جی ہان فرمایا کہ
کہان ہی عرض کیا کہ لشکر مین خیمہ برپا کرکے فروکش کیا ہی یہ سنکر اُسیوقت اُٹھ کھڑے
ہوئے گو کہ بہت تھکے تھے مگر کچھ خیال نکیا اور سبکو وہین چھوڑکر خود ہمراہ سہراب بن
لندھور کے لشکر رستم ثانی مین آئے اور خیمہ ناموس مین داخل ہوئے اُدھر ملکہ
ضوبان کو محلدار نے خبر کی کہ شاہزادہ شہریار عالی وقار آپکے پاس تشریف لاتے
ہین ملکہ یہ سنکر فرمانے لگی ارے لوگو اب مین کیا کرون مین نے تو کبھی شاہزادے کو نہین
دیکھا ہی اُنسے مین کیونکر کلام کرونگی خواصون نے کہا کہ بی بی وہ تو آپکے خورد ہین آپ
اُنکی بزرگ ہین وہ خود آپکو تسلیم کرینگے اور آپ اُنکو دعا دیکر بٹھائیگا دیکھیے کہ وہ کیا
فرماتے ہین یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین شاہزادہ سامنے سے آتے ہوئے
دکھائی دیا ملکہ خاموش ہو رہی کہ قریب آکر شاہزادہ نے جھککر سلام کیا ملکہ نے آہستہ سے
دعا دی اور اشارہ بیٹھنے کا کیا شاہزادہ باادب بیٹھ گیا اور کہا کہ بھابھی صاحبہ مزاج مبارک
آپکا کیسا ہی جواب دیا کہ بھیا اچھی ہون اور آہستہ سے کہا کہ تمھارا مزاج کیسا ہی کہا حضور
کی جان و مال کو دعا کیا کرتا ہون مگر یہ فرمائیے کہ بھائی صاحب نے یہ کیا غضب کیا کہ بغیر
میرے خبر کیے ہوئے فقیر ہو گئے مین موجود تھا اگر وہ فرماتے تو مین ضرور اُنکا شریک
ہو کر جنگ کرتا اُنکو لازم تھا کہ بدیع الملک سے ضرور مقابلہ کرتے کیونکہ ہم بھی اولاد
صاحبقران ہین ہمکو کیا خوف ہی ہم ضرور لڑتے مگر نہ معلوم اُنکو کیا خیال آیا جو ایسا
امر کیا ہمارے باپ دادا ہمیشہ دست راستیون پر فوق لیگئے اور ہمیشہ اُنسے زیادہ جرأت
کی مگر صاحبقران ثانی کی توجہ نہوئی خیر مین مجبور ہون کیا کرون اگر وہ ہوتے تو مین
ضرور بدیع الملک سے مقابلہ کرتا کیا اُنسے کسیطرح کم ہین مگر میری اب یہ رائے ہی کہ
آپ قلعہ قمر بخش مین تشریف رکھین اور آپکا لشکر بیرون قلعہ فروکش ہو مین بھائی صاحب کی

مین بھائی صاحب کی تلاش مین ہرکارے روانہ کرتا ہون اور خود بھی یہین مقیم ہوتا ہون
یہ کہکر وہان سے اُٹھے اور باہر آئے اور اپنی بارگاہ مین آکر اپنے دنگل شوکت پر تشریف فرما
ہوئے گو کہ رات قریب دوپہر کے آگئی تھی مگر سب سردار انکے مع بادشاہ و سردار لشکر رستم ثانی
و فیروز بخت مع اپنے سردارون کے حاضر تھے شاہزادے نے آکر فرمایا کہ اے فیروز بخت
تمنے ہمکو کیون اطلاع نہ دی کیون ایسے وقت مین آگاہ کیا جبکہ قلعہ بند ہوئے اور خود بھی زخمی
ہوئے اور دیگر سردارون کو بھی مجروح کرایا اور اسقدر تکلیف اُٹھائی اگر پہلے اطلاع
کرتے تو مین آجاتا اور اسقدر طول نہوتا لڑائی پہلے ہی معرکہ مین سر ہوجاتی دشمن کو
اسقدر طاقت نہوتی معلوم نہین کہ وہ باقی ماندہ لوگ فرار ہوگئے ہین فیروز بخت نے کہا
کہ حضور والا نے بہت بجا اور درست ارشاد کیا نہایت مجھے غلطی ہوئی مین نے یہ خیال
کیا تھا کہ یہ لوگ کیا ہین انکو میری فوج کافی ہی مگر قسمت سے ناچاری ہی کیا معلوم تھا
کہ یہ ہوگا جو اُسکی مشیت بندہ مجبور ہی حضور مین تو صاحبقران ثانی کو بھی عرضی نہین
لکھتا تھا مگر سردارون کے کہنے اور اصرار کرنے سے مجبور ہوگیا اور عرضی تحریر کی معلوم
ہوا کہ خداوند کریم کی یہی مصلحت تھی جو سردار اسقدر مصر ہوئے اور وہ بیتاب
تھے اُسکی مشیت یونہین جاری ہوئی تھی کہ جب یہان سے جائینگے تو راہ مین یہ لشکر
ملیگا آپکو خبر ہوگی اور آپکا یہان تشریف لانا ضرور تھا کیونکہ جب ہمپر وقت تنگ ہوا تو ہمنے
آپکی خدمت مین عرضی واسطے مدد کے روانہ کی جب آپ یہان تشریف لاتے تو یہ لوگ
وہان جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے کیونکہ آپ تو یہان تشریف فرما تھے یہ سبب تھا
کہ جو پہلے مین نے اصرار سے سردارون کے وہان عرضی روانہ کی نہین تو میرا ارادہ
نہ تھا حضور اُسکی مشیت مین کسے دخل تھا کہ یہ لوگ آپکے ہاتھ سے شکست پائینگے اسمین کیا چارہ تھا
مین نے لاکھ لاکھ کوشش اور پیروی کی مگر کچھ نہوا شاہزادے نے فرمایا کہ خیر یہ تو جو کچھ
ہونا ہو ہوا مگر اب تم کل صبح کو اپنے قلعہ مین جاؤ اور وہان کوئی مقام ایسا تجویز کرو کہ
جہان ناموس جناب بھائی صاحب کی مع لشکر مقیم رہے جب تک جناب بھائی صاحب
تشریف فرما نہون اب میرا قصد یہ ہی کہ مین بھی یہین مقیم رہون اور واسطے تلاش کے
کچھ لوگ روانہ کرون مگر مین قلعہ کے اندر نجاؤنگا صرف ناموس کو وہان بھیجدونگا مین مع
لشکر جناب بھائی صاحب کے بیرون قلعہ مقیم رہونگا فیروز بخت نے عرض کیا کہ بہت
خوب غلام کل صبح کو جاکر انکے قیام کے واسطے بندوبست کریگا اور وہان سے واپس آکر
حضور کی خدمت مین عرض کرونگا شاہزادے نے فرمایا کہ کل ہی یہ سب انتظام ہوجاے
اور ناموس داخل قلعہ ہوجائے فیروز بخت نے عرض کیا کہ جیسا ارشاد ہوا ہی ویسا ہی ہوگا
بعدہ شاہزادہ متوجہ ہوا بادشاہ فرنگستان کی طرف اور فرمایا کہ آپ نے کیون تکلیف فرمائی
بندہ کافی تھا اور وہ سردار جو کہ میرے ہمراہ صیدگاہ مین تھے آپ کو بڑی زحمت ہوئی اچھا اب
آپ کل مع لشکر شہر فرنگستان کو تشریف لیجائین کیونکہ وہ شہر آجکل خالی ہی کہین ایسا نہو
کہ لوگ غنیم خبر پاکر چڑھائی کرے تو پھر بڑی دقت ہوگی کیونکہ وہان کوئی ایسا سردار نہین ہی
جو کہ روکے دیگا جانا وہان پر ضرور ہے اور مین تو یہان مقیم رہونگا ایک تو یہ وجہ ہی کہ بھائی صاحب

کا لشکر و ناموس میرے پاس آگیا ہی اور اب یہ نہین ہو سکتا کہ مین آنکو تکلیف دون اور انکو
ہمراہ لیکر فرنگستان کی طرف جاؤن دوسرے میرا یہ ارادہ ہی کہ مین کچھ لوگ واسطے خبر کے
بھی روانہ کرون اگر مجکو کچھ خبر بھائی صاحب کی معلوم ہو جاے اور دریافت ہو کہ فلان مقام
مین اور وہان تشریف رکھتے ہین تو انکو مین جا کر لاؤن یہان رہنے مین یہ مصلحت بھی ہی کہ
یہ جو لشکر بھاگ کر گیا ہی یہ ضرور پھر اس قلعہ پر یورش کریگا اور یہان کوئی ایسا سردار نہین
ہی جو کہ مقابلہ کرے یہ چند بندگان خدا کی جانین مفت مین برباد ہونگی اور قلعہ قبضہ سے
جاتا رہیگا تا وقتیکہ یہ اطمینان نہو جاے کہ وہ لوگ اب نہ آئینگے تو کچھ مضائقہ نہین ہی مگر
مجکو یقین ہی کہ ضرور کچھ نہ کچھ فساد کرینگے کیونکہ مین نے سنا تھا کہ قلعہ سیاہ تاب کے بادشاہ
کا ایک لڑکا اور ایک سپہ سالار بہت جری اور بہادر اسپنے قلعہ سیاہ تاب مین موجود ہی
یہ لوگ جب اُسکے پاس جاینگے اور اُسکو خبر ہوگی کہ ہمارے لشکر نے شکست کھائی اور
باپ اور وزیر قتل ہوئے اور سپہ سالار ہمارا گرفتار ہوگیا اور چند سردار بھی گرفتار ہوگئے
تو وہ دونون ضرور قصد کرینگے اور ضرور قلعہ پر چڑھائی کرینگے اُسوقت اُنکو کون جواب دیگا
یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہا اور بعد کچھ دیر کے کہا کہ میرا تو جی نہین چاہتا ہی کہ مین جدا ہون مگر
آپ کے کہنے سے مجبور ہون اچھا کل مین ضرور یہان سے کوچ کر جاؤنگا مگر اتنا امیدوار ہون
کہ آپ چند سردار اپنے یہان کے مع کچھ لشکر کے اپنے پاس رہنے دیجیے شاہزادے
نے فرمایا کہ اسکی کچھ ضرورت نہین ہی کیونکہ میرے بھائی صاحب کا لشکر اور اُنکے سردار
موجود ہین مگر خیر آپکے ارشاد سے مین اسکو بھی منظور کرتا ہون بعد اسکے سہراب بن
لندھور سے فرمایا کہ تم صبح کو ناموس کو قلعہ مین داخل کرنا اور وہان چوکی و پہرہ اپنا مقرر کرنا اور
خود مع لشکر کے بیرون قلعہ مقیم رہنا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب اسی بندوبست اور انتظام
مین تین پہر رات گذر گئی جب اسقدر رات گذر گئی تو شاہزادے نے دربار برخاست کیا
اور اسپنے خیمے مین جا کر آرام کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمون مین گیا اور خواب غفلت مین
سو رہا اتنے عرصہ مین وہ باقی ماندہ رات بسر ہوئی اور صبح ہوگئی ہر شخص اپنے بستر سے اُٹھا
فریضۂ سحری ادا کیا شاہزادہ بھی بیدار ہوا اور مونہہ ہاتھ دھو کر وضو کیا اور نماز سحر ادا کی
بعد فراغ نماز کے باہر تشریف لائے اور ہر سردار بھی مع بادشاہ کے بارگاہ مین آیا سہراب
بن لندھور بھی مع اپنے سردارون کے آیا اُدھر فیروز بخت نے سوار ہو کر اپنے لشکر
کو لشکر شاہزادے سے علیحدہ کیا اور کہا کہ سب تیار رہین مین شاہزادے سے رخصت
ہو کر آتا ہون اور قلعہ مین چلتا ہون یہ کہکر خود دربار مین آیا جب سب لوگ آ گئے تو شاہزادے
نے فرمایا کہ اُس پہلوان کو میرے سامنے لاؤ اور اُن سرداران اسیر شدہ کو بھی حاضر کرو چوبدار
دوڑے گئے اور خیمۂ زندان پر آئے اور داروغۂ زندان خانہ سے کہا کہ شاہزادے نے
اسیرون کو طلب کیا ہی بہت جلد لیچلو داروغۂ محبس نے چوبدار سے کہا کہ پہلے میری جانب سے آداب
عرض کرنا اور یہ کہنا کہ مین پہلوان اور سردارون کو لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون چوبدار یہ سنکر
واپس آیا اور حاضر ہو کر جو کچھ کہ داروغہ نے عرض کیا تھا دست بستہ بیان کیا اُدھر داروغہ
زندان مین گیا اور اسیرون کو دیکھا کہ سر جھکائے چپ بیٹھے ہین داروغہ نے آواز دی کہ اسیرو جلدی

تمھاری طلبی ہی یہ آواز دیکر سرا زنجیر کا پکڑا اور اسیرون کو لیکر چلا گو کہ بہران شیرزور نے ارادہ کیا
تھا کہ مین نجاؤن مگر خیال کیا کہ چلکر ذرا رنگ دربار تو دیکھو کہ کیا طریقہ ہی اور کسواسطے طلب کیا
ہی اور کیا کہتے ہین اس سبب سے وہ چپکا چلا گیا اُسکی وجہ سے اور سردار بھی کچھ نہ بولے سر جھکائے
چلے آئے اور داخل بارگاہ ہوئے اور سامنے شاہزادے کے استادہ کیے گئے جب سب آچکے
آچکے تو شاہزادے نے بہران شیرزور سے کہا کہ مین نے تمکو کیونکر زیر کیا اُسنے جواب دیا
کہ جس طرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اُسی طرح آپنے بھی مجکو زیر کیا ہی شاہزادے
نے فرمایا کہ تم ہمارا مذہب قبول کرو اور دائرۂ اسلام مین آؤ اُسنے جواب دیا کہ مین دین آپکا
قبول نکرونگا جب تک میرا بادشاہ نہ قبول کریگا شاہزادے نے فرمایا کہ بادشاہ تو مع وزیر کے
قتل ہوگیا یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ یہ خبر تو مجکو قیدخانے مین معلوم ہوئی تھی اگر وہ قتل ہوگئے
تو اُنکے فرزند ارجمند شاہزادہ عالی وقار مہران تو شہر سیاہ تاب مین مع میرے برادر
بزرگوار کے تشریف فرما ہین جس وقت اُنکو یہ خبر دریافت ہوگی اور لشکر شکست خوردہ اُنکی
خدمت مین جائیگا اور وہ یہ سُنین گے کہ بادشاہ مع وزیر کے قتل ہوا اور سپہ سالار ہمارا گرفتار
ہوگیا اور چند سردار تو وہ فوراً لشکر لیکر جنگ کو تشریف لائینگے اگر اُنکو آپ زیر کر لینگے اور وہ دین
اسلام قبول کرینگے تو مین بھی قبول کر لونگا پھر مجکو کوئی عذر نہوگا شاہزادے نے فرمایا کہ اچھا تم تو
اُسوقت دین اسلام قبول کروگے اور ان سب سردارون کے بارے مین کیا کہتے ہو عرض کیا کہ ہر ایک
کو اپنے فعل کا اختیار ہی آپ اُنسے دریافت فرمائین شاہزادے نے اُنسے دریافت کیا اُنھون
نے عرض کیا کہ جب شاہزادہ اور سردار دین اسلام قبول کرینگے اُسیوقت ہم سب اختیار کر لینگے
شاہزادے نے فرمایا کہ بہتر ہی اور فیروز بخت سے فرمایا کہ تم لوگون کو اپنے ہمراہ لیتے جاؤ
اور کسی جگہ معقول بہران لوگون کو قید کرو اور کسی قسم کی ایذا و تکلیف نہونے پائے اور بہت
حفاظت مین رکھنا اور جس طرح شاہ و شہریار قید کیے جاتے ہین وہ طریقہ ان قیدیون کا
رہے وہ فوراً اُٹھا اور آداب و تسلیمات بجا لایا اور اپنے ہمراہ اُن سبکو لیکر باہر خیمے کے آیا
اور اپنے لشکر کو لیکر قلعہ کی طرف روانہ ہوا اور داخل قلعہ ہوکر اُن لوگون کو بہت عمدہ جگہ قید
کیا اور واسطے حفاظت کے چوکی پہرہ مقرر کیا اور خود دارالامارۃ مین آیا اور ایک محل واسطے
ناموس رستم ثانی کے نہایت عمدہ اور نفیس تجویز کیا اور اپنے ایک سردار کو خدمت
مین شاہزادۂ شہریار کے روانہ کیا اور عرض کر بھیجا کہ اب آپ ناموس کو اندر قلعہ کے
بھیجدین اور خود درستی محل مین مصروف ہوا اُسکو فرش اور شیشہ آلات وغیرہ سے آراستہ
کیا اور آپ بعد درستی کل سامان کے منتظر ہوکر بیٹھ رہا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی ادھر شاہزادے
نے بعد رخصت کرنے فیروز بخت کے بادشاہ فرنگستان یعنے پرسیما فرنگی کو سمجھا بجھا کر
رخصت کیا وہ بھی اُسوقت مع اپنی کل فوج کے فرنگستان کیطرف روانہ ہوگیا اور چند سرداران
معزز کو جو کہ شاہزادے عالی تبار کے زیر کردہ تھے اُنکو شاہزادے کے پاس چھوڑ دیا اور
کچھ سپاہ کو اُسیوقت نقارۂ کوچ بجانے کا حکم دیا جو کہ فوج ہمراہ جانے کے واسطے مقرر ہوئی
تھی فوراً درست اور آراستہ ہوگئی اور ہمراہ بادشاہ فرنگستان کے چلی گئی بعد جانے بادشاہ
فرنگستان کے شاہزادہ نے سہراب بن لندھور سے کہا کہ تم جاکر اپنا بندوبست کرو اور

اپنا لشکر گرد قلعہ کے فرو کش کر و سہراب بن لندھور بھی اپنے لشکر مین آیا اور کل لشکر کو حسب
حکم شہریار قرینے اور قاعدے سے مقرر کیا اور وہ سردار خدمت مین شاہزادے کے آیا اور
پیغام فیروزبخت کا خدمت مین عرض کیا شاہزادہ اُسیوقت اُٹھکر خیمہ ناموس مین آیا اور
ملکہ صوبان سے فرمایا کہ ای بھابی صاحبہ اب آپ روانہ ہوکر قلعہ مین تشریف لیجائیے
اور وہان جاکر قیام فرمائیے تا تشریف آوری بھائی صاحب مین اُنکی تلاش مین لوگ روانہ
کرتا ہون اور خود بیرون قلعہ مقیم رہونگا ملکہ آپکا لشکر بھی یہین مقیم رہیگا چند معزز سردار آپکے
ہمراہ قلعہ مین مثل سیارہ ثانی وغیرہ کے رہینگے ملکہ یہ سنکر خاموش ہورہی شاہزادہ باہر
آیا اور حکم دیا کہ سواریان لگا دیجائین اور اُس سردار سے کہا کہ تم جاکر فیروزبخت سے کہو
کہ سواریان آتی ہین وہ سردار روانہ ہوا ادھر سواریان در خیمہ پر لگا دی گئین اور
سواریان سوار ہونے لگین بڑے تزک اور احتشام سے ناموس کو سوار کرکے اور
سہراب بن لندھور و دیگر سردارون کو ہمراہ لیکر خود شاہزادہ بھی ہمراہ ہوا اور قلعہ کی
طرف تشریف لیچلا اُدھر اُس سردار نے فیروزبخت کو خبر کی کہ ناموس آتی ہین اور
کہ شاہزادہ بھی ہمراہ ہو وہ یہ سنکر مع اپنے سردارون کے واسطے استقبال کے در قلعہ
کی طرف روانہ ہوا اُدھر شاہزادہ مع اپنے سردارون کے داخل قلعہ ہوا اور عقب مین
سواریان تھین جیسے ہی فیروزبخت نے شاہزادے کو دیکھا گھوڑے سے اُتر آداب بجالایا
اور اُنکے کل سردار بھی پیادہ پا ہوئے شاہزادے کو ہمراہ لیکر داخل دارالامارہ ہوئے
ناموس کو اُس محل میں اُتروایا جو کہ اُنکے واسطے مقرر کیا تھا جب سب سواریان
اور ناموس اُتر چکے تو شاہزادہ محل مین گیا ملکہ سے عرض کیا کہ بھابی صاحبہ اب آپ
یہان تشریف رکھین مین روزانہ آپکے سلام کو حاضر ہوا کرونگا اگر کسی امر کی تکلیف ہو
تو آپ مجھسے ارشاد کرین مین وہ بھی رفع کر دون ملکہ نے فرمایا کہ بھائی کوئی تکلیف نہین ہو
جہان تم ایسے بھائی موجود ہون وہان کیونکر مجھکو تکلیف ہو سکتی ہو مگر بھائی جہانتک
ممکن ہو بہت جلد شاہزادے کی خبر لاؤ کہ وہ کہان ہین شاہزادے نے فرمایا کہ آپ
خود فکر ہی مین غفلت نکرونگا یہ فرماکر باہر آئے سیارہ اور چند سردارون کو واسطے
حفاظت کے وہان مقرر فرمایا اور کہا کہ تم یہان مقیم رہو کسی قسم کی تکلیف نہونے پائے
اور خود اُسیوقت مع دیگر سردارون کے باہر قلعہ سے تشریف لائے لاکھ لاکھ فیروزبخت
نے روکا اور بہت سمجھایا مگر ایک بھی مین نہ آیا فیروزبخت قلعہ کے دروازے تک ہمراہ آیا
اُسکو بھی رخصت کیا اور بہت کچھ سمجھا دیا اور تاکید کر دی کہ خبردار کسیطرح کی ناموس
شاہزادے کو تکلیف نہو وہان سے بہت جلد پھر کر اپنی بارگاہ مین آئے اور رستم ثانی کا
ذکر کرنے لگے بہت افسوس کیا اور کہا کہ ہمکو بھائی صاحب نے بہت رنج دیا خیر کیا کرین
یہ کہکر یہ مصرعہ زبان پر لائے مصرع جس جگہ بس نہ چلے ہائے وہان کیا کیجے + یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ یکایک
خیال آگیا اور بہت پریشان ہوگئے اور دل مین قصد مصمم کیا کہ اگر بھائی فقیر ہوگئے
تو ہم بھی آج ہی سے فقیر ہوگئے اب جب تک اُنکو تلاش کر کے نہین لاتے ہین جب تک

ہم بھی فقیر رہینگے بغیر اُنکے کچھ لطف زندگی نہین ہو بادشاہی کرکے کیا کرین جہان وہ ہین وہان ہم بھی ہین نتیجہ تو یہ ہو کہ ایسی بیغیرتی سے فقیر ہوجانا اچھا ہو اُنھون نے خوب کیا جو فقیر ہوگئے واجبی امر ہی کہ جب ہمارے برابر دار صاحبقرانی کرین اور ہم اُنکے ماتحت ہون تو اس بیعزتی سے فقیر ہوجانا بہتر ہی اور تم کل بندوبست بھی کرچکے ہو اور ناموس بھائیصاحب کو بھی اچھی طرح مقیم کرچکے ہو اگر وہ فوج شکست خوردہ بھی اپنے بادشاہ کے بیٹے کو لیکر آئیگی تو بھائیصاحب سردار جواب دے لینگے اسکی بھی کچھ فکر نہین ہی آج رات کو تم بھی فقیر ہوکر نکل چلو یہ قصد دل مین مصمم کرکے دربار برخاست کیا کیونکہ شام تو اسی بندوبست مین ہوگئی تھی اور یہ اپنے بستر پر جاکے لیٹ رہے یہانتک کہ جب سب پہرے والے اندر اور باہر کے غافل ہوگئے اور لشکر کے بھی پہرے چوکی کے لوگ سوگئے تو شاہزادہ اُٹھا اور اُسی لباس شب روی سے باہر آیا اور چوکی کے گھوڑے پر سوار ہوکر ایکطرف کو روانہ ہوا اور بیرون لشکر آکے وہ بھی لباس دور کیا اور یہ بندوبست قبل سے کرلیا تھا کہ ایک گروانہمت ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے جب سے کہ مسلمان ہوئے تھے اور اُسکو باندھکر نماز وغیرہ پڑھتے تھے اسکو باندھا اور گھوڑے کو مہمیز کرکے ایک طرف کو روانہ ہوگئے اب دیکھیے کہ انکا کیا انجام ہوتا ہی اور کب خبر معلوم ہوتی ہی انکو تو حالت فقیری مین کھا جاتا ہی ادھر وہ رات جو تمام ہوئی سب سردار حسب معمول بارگاہ مین آئے بڑی دیر تک شاہزادے کا انتظار کیا جب شاہزادہ نہ آیا تو وہ سردار خیمۂ خوابگاہ مین آئے یہان آکر یہ دیکھا کہ پہرے والے تو بیخبر سورہے ہین مگر شاہزادہ پلنگ پر نہین ہی سب بہت پریشان ہوئے خیمۂ عبادت مین جاکر دیکھا وہان بھی نہ پایا پھر خیمۂ خوابگاہ مین آئے اور متفکر ہوکر ادھر اُدھر دیکھنے لگے کہ ایک شخص کی نظر پلنگ پر جو پڑی تو دیکھا کہ ایک کاغذ پلنگ پر پڑا ہوا ہے اُسکو آستے دوڑکر اُٹھا لیا اب جو پڑھا تو اُسمین تحریر تھا کہ مین نے جو خیال کیا کہ بعد بھائیصاحب کے زندگی بسر کرنا ساتھ راحت کے بہت بڑی بات ہی کیونکہ وہ تو نہ معلوم کدھر فقیر ہوکر چلے گئے اور مین یون عیش وعشرت سے بسر کرون اور یہ بھی امر ہی کہ اس بیعزتی سے دنیا مین رہنا خلاف ہی کہ ہمارے برابر والے تو صاحبقرانی کرین اور ہم یون اُنکے ماتحت ہون مجکو بھی بھائیصاحب کی بات پسند آئی لہذا مین بھی فقیر ہوکر نکل گیا پس تم لوگ جو کہ میرے سردار ہین وہ سب پاس بادشاہ فرنگستان کے چلے جائین اور سرداران بھائی صاحب کو لازم ہی کہ وہ بیرون قلعہ مقیم رہین اور ناموس بھائی صاحب اندرون قلعہ آکر قیامپذیر ہون اگر فضل خدا ہوا اور بھائی صاحب شاید مجکو کہین ملگئے تو مین اُنکو لیکر آؤنگا ورنہ ابتو فقیری اختیار کی ہی آیندہ جو مشیت خدا اُسمین کیا چارہ ہی یہ رقعہ شہریار عالی وقار نے چلتے وقت تحریر کرکے پلنگ پر ڈال دیا تھا تو اس رقعہ کو اُس سردار نے اُٹھاکر پڑھا بعد پڑھنے کے تمام سردارون مین تہلکہ پڑگیا اور ایک قیامت برپا ہوگئی اور سردار شاہزادہ شہریار عالی وقار مثل ماہی بے آب تڑپنے لگے اور خاک پر مثل بسمل کے پچھاڑین کھانے لگے اور سرداران رستم ثانی تو مثل تصویر قالی کے بیحس وحرکت ہوگئے سکتے کی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ افسوس ہی ہماری تو وہ مثل ہوئی

اور ہم زندہ رہین **شعر** قدم نامبارک و مسعود | گر بدربار رود بر آرد دود

ہملوگون کی ایسی سبز قدمی تھی کہ یہان بھی جو آئی اور جسکے پاس آئے تو وہ بھی فقیر ہوکر نکل گئے اور برباد کرگئے افسوس جسکا کہ سہارا تھا وہ یون ہمکو چھوڑ جاوے اب ہمکو لازم ہی کہ ہم اپنے گلے کاٹکر مرجائین یہ لوگ تو ایسے ایسے خیال کر رہے تھے اُدہر سرداران شاہزادہ شہریار نے جب رونے سے افاقہ پایا تو ان لوگون سے کہا کہ واہ کیا خوب آپ لوگ آئے کہ ہمارے آقا کو بھی دربدر کرکے فقیر بنا دیا کیا آپکے قدم مبارک تھے یہ کہکر اُسیوقت مع اپنے خیمے و خرگاہ کے اور مع اُس فوج کے جو کہ بادشاہ فرنگستان پاس شاہزادے کے چھوڑ گیا تھا وہ سردار اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے چلتے وقت یہ کہہ گئے کہ ہم یہان نہین ٹھہر سکتے ہین ہمکو اب یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ آپ لوگون کے سبب سے ہمپر کوئی آفت آئے اور ہم بھی مفت مین مبتلائے بلا ہون یہ لوگ سنکر محجوب سے ہوگئے وہ لوگ فوراً اُسیوقت کوچ کرکے چلے گئے یہ بھی نہ کیا کہ کچھ دن ہان رہکر تلاش تو کرتے آپسمین یہ صلاح کرلی کہ فرنگستان مین پہونچکر بادشاہ کو اطلاع کرین جو کچھ اُنکے نزدیک مناسب ہوگا ویسا وہ کرینگے ایسی صلاحین کرکے چلے گئے ادھر ان لوگون نے اُسیوقت اس واقعہ کی خبر ملکہ کو پہونچائی وہ سنکر اور زیادہ بیتاب ہوئی مگر کیا کر سکتی ہی ناچار ہوکر رہگئی مگر سیارہ نے ملکہ سے عرض کیا کہ اے ملکۂ عالم اب آپ اطمینان سے یہان تشریف رکھین کیونکہ کوئی مقام خوف نہین ہی یہ قلعہ بھی اہل اسلام کا ہی اور آپکا لشکر بھی موجود ہی آپ کسی قسم کا خطرہ نہین ہی جو کوئی مہم ہوگی یہ سب لوگ اُسکو ملکر دفع کرینگے اب مین تلاش مین شاہزادے کے جاتا ہون اگر چاہا خدا نے تو تلاش کرکے لاتا ہون مجکو آپ رخصت کیجیے ملکہ نے کہا کہ اے سیارہ تم بھی اب ہمکو مثل شاہزادے کے چھوڑے جاتے ہو مین کیونکر یہان رہ سکتی ہون کیونکہ کوئی یہان اپنا نہین ہی **سیارہ** نے عرض کیا کہ سب تو آپکا یہان موجود ہی آپکو کبھی کسی امر کی تکلیف نہوگی اور **فیروزبخت** آپکی بہت خاطر کریگا آپ اسمین کوئی اندیشہ اور فکر نکرین مجکو جانے دین ملکہ مجبور ہوگئی **سیارہ** وہان سے واپس ہوکر پاس **فیروزبخت** کے آیا اور اُسکو کل واقعہ سے آگاہ کیا وہ بھی بہت پریشان ہوا اور کہا کہ یہ بڑا غضب ہوگیا کیونکہ بادشاہ قلعہ سیاہ تاب کا فرزند لشکر لیکر ضرور آئیگا اُسکو کون جواب دیگا کیونکہ مین اپنے مین اسقدر قوت نہین پاتا ہون سیارہ نے کہا کہ یہ سب سردار جو کہ بیرون قلعہ مقیم ہین یہ سب بہادر ہین آپ کچھ فکر نکرین یہ سب جواب دے لینگے اور آپکو اسقدر لازم ہی کہ جہانتک ممکن ہو ناموس شاہزادے کی حفاظت کرین مین تلاش مین دونون شاہزادون کے جاتا ہون اُسنے جواب دیا کہ بہتر ہی جہانتک مجسے ممکن ہوگا مین خاطر مین کوتاہی نکرونگا آپ شوق سے جائین **سیارہ** بہت کچھ پند و نصیحت کرکے بیرون قلعہ آیا اور پاس سہراب بن لندھور کے پہونچکر اُسنے بھی کہا کہ اب مین تلاش مین شاہزادے کے جاتا ہون کیونکہ آپ لوگ تو اطمینان سے ایک جگہ بیٹھ گئے ہین اور ایک مقام بھی آپکا مقرر ہوگیا ہی لہذا اب مجکو اطمینان ہوگیا مین اب تلاش شاہزادون کے ضرور جاونگا آپ کو لازم ہی کہ اب آپ حفاظت مین ناموس کے مصروف رہین اور مع لشکر کے آپ تا آنے میرے یہین مقیم رہین سہراب بن لندھور نے کہا کہ اچھا جو آپکی مرضی ہو سیارہ ثانی سب سے رخصت ہوکر اور سبکو واسطے حفاظت ناموس کے تاکید

کرکے اور لشکر کو مقرر کرکے آپ لباس فقیرانہ پہنکر ایک طرف کو روانہ ہوا اب دیکھیے کہ اسکا ذکر کہان ہوتا ہی اور کب ہوتا ہی اُدھر شاہزادہ شہریار فقیر ہوکر ایک طرف کو جاتے ہین کہ اُنکا کسیکو نشان نہین معلوم ہی اور سیسے پوشیدہ ہوکر چلے گئے ہین اور سیارۂ ثانی بھی فقیر ہوکر ان دونون شاہزادون کی تلاش مین روانہ ہوا ہی اب اُنکا ذکر آیندہ ہوگا ادھر لشکر شہریار طرف فرنگستان کے جاتا ہی اُنکو اثنائے راہ مین چھوڑیگے اور لشکر رستم ثانی مع ناموس کے قلعہ قمر بخش پر مقیم ہی سیارہ و شاہزادے کے انتظار مین ہی ان سبکو اپنے اپنے مقام پر چھوڑینگے اور وہ لشکر مفرور بھی ایک سمت کو جاتا ہی اب حال قلعہ سیاہ تاب آیندہ تحریر ہوگا کہ اُس لشکر نے اپنے شاہزادے پاس جاکر کیا کیا اور اُسنے کیا تدبیر کی ان سب واقعات کا حال حسب قاعدہ تحریر ہوگا اب یہ داستانین یہان موقوف رکھی جاتی ہین اور حال دوسرا شروع ہوتا ہی

اب کچھ حال شاہزادۂ رستم ثانی کا تحریر ہوتا ہی جو کہ فقیر بنے ہوئے شہر زرین حصار مین مقیم ہین اب اُنکی حالمین خامہ فرسائی کیجاتی ہی

رقیمان کیفیت داستان نوشتند باطرز نو این جنان کہ راویان قصص خوش بیانی اس کیفیت کو یون تحریر کرتے ہین کہ یہان شہر زرین حصار مین شاہزادہ رستم ثانی بیرون شہر ایک جنگل پرخار مین فقیر بنے ہوئے مقیم ہین اور یہ قرار پایا ہی کہ آٹھوین روز یہان میلہ ہوا کریگا اور کل اہل شہر آکر سیر و تماشا کرینگے یہان تو یہ سامان میلا ہو رہا ہی کہ بعد آٹھ روز کے میلا ہوگا یہانتک کہ دن میلے کا آیا قبل ایکدن میلے کے اُس صحرا مین بمقام قیام شاہ صاحب خیمہ وغیرہ دوکانداروں اور امیران شہر کے آگئے تھے اور بند و بست ہوگیا تھا جیسے صبح ہوئی اور آفتاب برآمد ہوا لوگ آنے لگے اور دوکانداروں نے اپنی اپنی دوکانین آراستہ کین اور امیران شہر بھی واسطے دیکھنے تماشے کے آئے طوائفان شہر بھی اسنیے اپنے خیمون مین آکر بیٹھین جب خوب میلہ جمع ہوگیا تو اُدھر شاہ صاحب بھی اپنے تکیہ سے نکلکر باہر چبوترے پر آکر مقیم ہوئے کہ اس اثنا مین ڈنکے کی صدا آنے لگی سب نے دیکھا کہ بادشاہ مع وزیر و تفیل دیو صورت اور شاہزادے کے چلا آتا ہی بعد گذر جانے جلوس وغیرہ کے سواری شاہزادہ کی مع تخت شاہی کے قریب چبوترے کے آئی اور بادشاہ تخت سے اُترا اور قریب شاہ صاحب کے گیا اور خدمت قدمبوسی بجالایا اور ہاتھ وغیرہ چومے اسیطرح تفیل دیو صورت و شاہزادہ بھی پیش آیا اور قدمبوسی حاصل کی بعد اُسکے وہ پانچ سو آدمی جو کہ چلتے وقت ملے تھے وہ آئے شاہ کے گرد پھرے اور قدمبوس ہوئے شاہ صاحب نے سبکی پشت پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ بچہ اچھے رہیے بعد اسکے تفیل سے فرمایا کہ ہان شاہزادے کو ہنر سپہ گری جو کچھ کہ تمنے اس زمانے مین تعلیم کیے ہین ہمارے سامنے اُسے اُنکو دکھاؤ کہ یاد ہین یا نہین تفیل یہ سنکر فوراً اُس اکھاڑے مین آیا جو کہ زیر چبوترہ تیار تھا اور اُس اکھاڑے پر خیمہ بھی استادہ تھا اور چارونطرف قناتین لگائی گئین تھین صرف

چبوترے کی طرف کھلا تھا اور شاہزادہ بھی آیا اور فن کشتی جو کہ شاہزادے کو تعلیم کیا
تھا وہ دکھانا شروع کیا یہانتک کل ہنر جو کہ تعلیم کیے تھے سب دکھائے شاہ صاحب نے
بہت تعریف کی اور کچھ اپنی زبان مبارک سے بھی ارشاد کیا اور زبانی بھی تعلیم کیا بعد اُسکے
اُن پانچ سو آدمیون کو بھی کچھ زبانی تعلیم کیا اور فرمایا کہ تم لوگ اسیطرح آٹھوین روز
آیا کرو جبتک مین یہان موجود ہون یونہین تمکو زبانی سب ہنر لڑائی کے تعلیم کردونگا اُن
سبنے منظور کیا ادھر میلہ خوب آراستہ ہوگیا ہر جگہ ایک چہل پہل ہو رہی تھی کسی کسی کے
خیمے مین طبلہ بج رہا ہی گانا ہو رہا ہے کسی کے یہان ستار بجتا ہی کوئی بادشاہ جنگ کھیل رہا
ہی کہین چوسر ہو رہی ہی رئیسون کے خیمون مین تو یہ رنگ تھا اور طوائفان شہر بھی اپنے
خیمون مین آراستہ و پیراستہ بیٹھی ہوئی ہین اور تختون کے چوکے نہایت تکلف سے بچھے ہین
پاندان کھلے ہوئے ہین اپنے اپنے اُستادونکو گوریان دے رہی ہین ہنسیان قہقہے ہو رہے ہین ایک سمت ساقنین بیٹھی ہوئی ہین نشے باز دنگا
مجمع ہو رہا چلم پر چلم بھر رہا ہی لو نکل رہی ہی ہر ایک یہ کہہ رہا ہی کہ جسنے نہ پی گانجے کی کلی اُس لڑکے سے لڑکی بھلی
خوب دھوان دھار ہو رہا ہی دایرہ بج رہا ہی ایک طرف اکھاڑا اکھڑا ہوا ہی ڈھول بج رہا ہی
لیزم ہل رہی ہی غرضکہ ہر اہل فن کا جماؤ ہی ایک جانب کنجڑنین تمامی کمخواب کے لہنگے پہنے
ہوئے ململون کے دوپٹے اوڑھے ہوئے بیٹھی ہین امرود گولے رنگترے وغیرہ ٹوکرون مین
قرینے سے چنے ہوئے ہین ایک طرف گل فروش ہین ایک طرف عطر فروش ہین ایک
جانب حلوائی ایک طرف میوہ فروش ایک مقام پر جوہریون کا جمگھٹا ہی اُنکی دوکانین آراستہ
ہین صراف ایک طرف اپنا روپیہ پیسہ رکھے ہین پان والون کی دوکانین خوب آراستہ ہین ایک
جانب بزاز خوب عمدہ عمدہ کپڑون کے تھان لیے ہوئے بیٹھے ہین اہل میلہ خرید فروخت کر رہے
ہین میلہ خوب آراستہ ہی یہانتک کہ شام ہوگئی بموجب حکم بادشاہ میلہ برخاست ہوا بادشاہ
بھی شاہ صاحب سے رخصت ہوکر مع اپنے خدم و حشم کے شہر کیطرف چلا گیا اور حکم دیگیا
کہ آٹھوین دن پھر یہان میلہ یونہین ہوگا اور یہی طریقہ ہمیشہ تا تشریف رکھنے شاہ صاحب کے جاری
رہیگا ہر شخص آٹھوین دن یہان آیا کرے اور یہ میلہ کیا کرے اہل میلہ اپنے اپنے مکانون کو
واپس گئے یہ طریقہ وہان کوئی ایک ماہ تک جاری رہا تھا اور پانچوان میلہ تھا چنانچہ اُس روز میلہ
خوب آراستہ تھا اور اہل شہر مین کوئی باقی نہین رہا تھا کہ جو نہ آیا ہو غرضکہ خوب میلہ جمع ہوا
تھا کہ بادشاہ موافق دستور کے آیا اور بعد فراغت قدمبوسی کی ایک تصویر خادمون سے
طلب کی جسکو کہ وہ لایا تھا اپنی ہمراہی مین خادمون نے فی الفور حاضر کی اسنے اُسکو روبرو شاہ صاحب
کے نصب کرنا چاہا یہ جو شاہ صاحب نے دیکھا تو بادشاہ سے دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اُسنے
عرض کیا کہ یہ تصویر ہمارے خداوند یعنی معبود کی ہی کہ جسکی ہم پرستش کرتے ہین مین یہ چاہتا ہون
کہ یہ تصویر آپکے سامنے ہر وقت رہے اور اہل میلہ بھی آٹھوین دن یہان آکر زیارت کرین
شاہ صاحب یہ سنکر چین بر جبین ہوئے اور کہنے لگے کہ تملوگ کس قسم کے ہو کہ ایک تصویر کی
پرستش کرتے ہو بھلا کوئی سوال تو کرو دیکھین یہ تصویر کیونکر اُسکو پورا کرتی ہی اور کیونکر تمھاری
امید بر لاتی ہی کیون اپنے کو تمنے راہ ضلالت مین ڈالا ہی کیون گمراہی اختیار کی ہی جلد اس راہ
ضلالت سے پرہیز کرو اور اے بادشاہ اب راہ نیک پر آؤ ورنہ تم سبکے سب داخل جہنم کیے جاؤگے

خداے آسمان کی پرستش کرو جو کہ سب کا صانع ہے جسنے کل مخلوقات کو پیدا کیا ہے یہ سب بعید اُسکے اُسی کے ہین اور سب بندے ہین کسی مین کیا قدرت ہے جو اُسکی تعریف کرسکے یا اُسکو پہچان سکے بڑے بڑے عاقل اس راہ مین ہمیشہ سرگردان رہے مگر اُسکی قدرت کاملہ کو پہونچ نسکے بشر کی کیا مجال ہے جو اُسکے کسی امر کی ماہیت کو دریافت کرسکے تملوگ جسکی پرستش کرتے ہو یہ تصویر بھی کسی شیطان کی ہوگی اور کسی شیطان نے تمکو گمراہ کیا ہے سواے اُسکے اور کوئی خدا نہین یا وہ جو کہ اپنے کو خدا کہلاتا ہے کوئی ساحر ہے اور بہت سے کلمہ وحدانیت خدا مین اپنی زبان سے بیان کئیے اور ایسی کہی کہ بادشاہ کے دل سے زنگ کفر دور ہونے لگا اور مع اپنے وزیر و شاہزادے و تفیل دیو صورت و دیگر سرداران نامی اور اُن پانچ سو آدمیون کے بصدق دل سے مسلمان ہوگیا اُسنے اُس تصویر کو توڑ کر پھینکدیا جو تصویرین کہ اُنکے گلو مین پڑی ہوئین تھین اُنکو اُتار اُتار کر پھینکدیا اور ہزار ہزار لعنت ایوان تاجدار پر کی اور اُسیوقت اہل میلے کو جمع کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسیوقت ایک جارحی جارج دیدے کہ سب اہل میلہ کیا فقیر کیا امیر و غریب و رئیس و اعلیٰ و ادنیٰ غربا تاجر صغیر و کبیر عورت و مرد و دوکاندار و غیر دوکاندار مسافر و غیر مسافر سبکے سب زیر چبوترہ آکر اُسکے صحن مین آکر جمع ہون کیونکہ شاہ صاحب آج کچھ وعظ فرماوینگے اور پند و نصیحت کرینگے جو کوئی حاضر نہوگا اور بعد کو معلوم ہوگا کہ فلان شخص نہین آیا تو اُسکو سخت سزا دیجائیگی آیندہ اختیار ہے یہ خبر تمام میلے و شہر مین بذریعہ دہل کے پہونچادی اسیوقت کل میلہ اور کل باشندے شہر کے مع میلے کے زیر چبوترہ حاضر ہوئے اب جہانتک نگاہ کام کرتی تھی سواے انسان کے زمین معلوم نہوتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا یہ جنگل آدمیون کا ہے یعنے بجاے درختون کے اس صحرا مین انسان پیدا ہوتے ہین اُسوقت بادشاہ نے خود بالاے چبوترہ استادہ ہوکر فرمایا کہ مین نے آجتک آپ لوگون سے کسی قسم کا سوال نہین کیا ہے اور نہ مین نے آپ لوگون پر کبھی ظلم و جور کیا آجتک مین نے عدل و انصاف سے حکومت کی مین یہ چاہتا ہون کہ آپ لوگ میرے اوپر مہربانی فرماکر جو کچھ کہ یہ شاہ صاحب فرمائین اُسکو منظور کرین کیونکہ اُسمین آپ کی بہتری معلوم ہوتی ہے مین نے تو بموجب اُنکے کہنے کے اور بعد غور کرنے کے اُنکے ارشاد کو قبول کیا اب آپ بھی قبول کرین کہکر بیٹھ گیا بادشاہ کے بیٹھنے کے بعد شاہ صاحب اُٹھے اور اہل مجمع کو اپنی طرف مخاطب کرکے فرمانے لگے کہ اے صاحبان جلسہ آپ آگاہ ہون کہ آجتک تو تملوگ شیطان کے اغوا سے گمراہ رہے لہذا اب میری طرف متوجہ ہو اور اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانو اور اُسکی درگاہ مین اپنے گناہون کی معافی مانگو اور توبہ کرو اور آج سے اُسکی بندگی کرو اور کفر کو ترک کرو اور اس تصویر پرستی سے باز رہو جس سے کچھ تمکو فائدہ نہین ہے یہ بھی ایک تصویر ہے کہ جسکو تم خود اپنے ہاتھ سے مثل اور تصویر کے بنا سکتے ہو اُسمین ایسی کیا فوقیت ہے کہ اُسکو سجدہ کرتے ہو اور اپنے خداوند کی تصویر جانتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ تصویر خداوند ایوان نہ طاق کی ہے وہ بھی کوئی شیطان یا دیو یا ساحر ہوگا جسکی یہ تصویر ہے اب اپنے خدا کو جانو یہ فرماکر چند کلمہ وحدانیت خدا مین ایسے فرمائے کہ تمام اہل مجمع کے دل ایکبارگی بدین اسلام کی طرف رجوع ہوئے اور اثناے گفتگو مین شاہ صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مثل اپنے بادشاہ و وزیر اور شہزادے کے راہ ضلالت سے نکلو جیسے کہ وہ لوگ میری نصیحت سے اس دین مین آئے اور اپنا مذہب ترک کیا اب خدا اُنکو اپنے دامان رحمت مین پناہ دیگا جب

ایسے ایسے کلمات اہل مجمع نے سنے تو ایک مرتبہ سبکے سب پکار اُٹھے کہ اگر ہمارے بادشاہ نے دین اسلام قبول کیا اور دین تصویر پرستی کو ترک کیا تو ہم لوگون نے بھی تصویر پرستی کو چھوڑ دیا یہ کہکر فوراً سب نے وہ تصویرین اپنے اپنے گلونمین سے اُتار کر پھینکدین اور توڑ ڈالین اُسیوقت سے سب صدق دل سے دائرۂ اسلام مین آگئے اور کہنے لگے جوکہ دین اسلام قبول کرے وہ کیا کہے شاہ صاحب نے کلمہ طیبہ اپنی زبان سے سبکو تعلیم کیا اور فرمایا کہ آٹھوین دن جو یہان میلہ ہوتا ہی وہ ہوا کرے مین آپ سب لوگون کو عقاید دین اسلام تعلیم کیا کرونگا یہ کہا بیٹھ گئے اور اہل مجمع اُسیوقت سبکے سب اپنے اپنے مکانون کو واپس گئے میلہ برخاست ہوگیا بادشاہ رخصت ہوکر جانے لگا اُسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ اے بادشاہ تم شہر مین جاکر مسجدین بناؤ اور تمام شہر کو اسلام آباد کرو اور اُسمین جابجا مدرسے قائم کرو اور وہ لوگ جو کہ آٹھوین دن یہانسے مجھسے قواعد دین تعلیم پاکر جایا کرین وہ آٹھ روز تک اُن مدرسونمین اور لوگون کو تعلیم کیا کرین اور مسجدون مین جاکر موذن نوکر رکھین کہ وہ اذانین دیا کرین اُن شہرون سے جوکہ اسلام آباد مین لوگ بلاکر نوکر رکھو اُنسے سب قواعد تعلیم کراؤ تاکہ اہل شہر عقائد دین سے ماہر ہوجائین ان باتون مین سے کوئی بات فراموش نہو بادشاہ نے عرض کیا کہ بہت خوب اور رخصت ہوکر شہر مین آیا رات تو مشکل سے بسر کی اور صبح کو دربار مین آکر حکم دیا کہ مسجدین بنائی جائین کیونکہ چلتے وقت شاہ صاحب نے ایک نقشہ اپنے ہاتھ سے بناکر بادشاہ کو دیدیا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکے موافق بندوبست کرنا بادشاہ نے وہ نقشہ صبح کو داروغۂ عمارت کو بلاکر دیا اور فرمایا کہ موافق اِس نقشہ کے مسجدین شہر مین بنائی جائین اور مدرسے قائم کیے جائین اور لوگ روانہ کیے کہ تم لوگ جاکر اُن ملکون سے جوکہ اسلام آباد ہین وہان کے لوگون کو لاؤ کہ وہ آکر یہان اہل شہر کو عقائد اسلام تعلیم کرین داروغۂ عمارت تو وہ نقشہ لیکر گیا اور تعمیر مساجد کا بندوبست کرنے لگا اور وہ لوگ طرف شہر اسلام آباد کے روانہ ہوئے یہان اب یہ طریقہ ہوگیا کہ آٹھوین دن اُسیطرح میلہ ہوتا ہی اور اب شاہ صاحب نے تخمیناً پچاس آدمیون کو قواعد دینی سواے بادشاہ اور وزیر و شاہزادے کے تعلیم کرنا شروع کیے ہین ہر روز میلہ بادشاہ کو مع اُنکے ہمراہیون کے تعلیم کرتے ہین اور بعد اُن پچاس شخصون کو تعلیم کیجاتی ہی اب یہی قاعدہ مقرر ہوگیا ہی کہ آٹھوین دن جو میلہ ہوتا ہی تو قواعد دین شاہ صاحب تعلیم کرتے ہین اور وہ پچاس سات دن تک اہل شہر کو تعلیم کرتے ہین جو کچھ کہ شاہ صاحب سے تعلیم پاتے ہین یہان تو اب یہ قاعدہ ہوگیا ہی مگر شاہ صاحب کا یہ قصد ہی کہ کسیطرح یہان سے چلا جاؤن کیونکہ یہ شہر بھی اسلام آباد ہوگیا اور جو تمھارا انتشار تھا وہ پورا ہوگیا یہ تو اس قصد مین ہین اور یہ ارادہ ہی انکو تو یہان اسی قصد مین چھوڑا جاتا ہی دیکھیے کہ اب کب انکا ذکر ہوتا ہی اور انپر یہان کیا گزرتی ہی

اب کچھ حال بردۂ پنجم قاف مین قلم فرسائی کیجاتی ہی بجای ساقی نامہ غزل

دل مین اسکے میرے عدم ستم کیجیے گا	ایک بیک خلق سے رم کیجیے گا	مورد مہر تو ہان ہم بھی ہین
اور کسی پر یہ کرم کیجیے گا	سخت بیباک ہی یہ خامۂ شوق	اپنے ہاتھون کو قلم کیجیے گا
ٹک بھی گردون نے اگر فرصت دی	عیش گزشتہ غم کیجیے گا	گرمی اشک سے مانند سحاب

آب دانش کو بہم کیجیے گا قند ہی قطع بطور بستان راہ طی اک دو قدم کیجیے گا	سینہ و دل کے تئین داغون سے عرصۂ دیر حرم کیجیے گا شدت مہر بتان دل سے آہ	رشک گلزار ارم کیجیے گا لہر جب آوےگی حق مین جو برق درد گستر تیرے کم کیجیے گا

راویان فسانہ عجیب و سیر کنندگان قصۂ غریب بلبل شاخسار معانی کو گلزار سخندانی مین یون نغمہ سنج کرتے ہین کہ پردۂ پنجم قاف مین ایک بادشاہ تھا کہ جسکے جاہ و حشم کے روبرو کچھ شوکت و حشمت جم کی حقیقت نہین رکھتی بڑا عادل اور منصف تھا اُسکے انصاف و عدل کی ادنی یہ کیفیت ہی کہ شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے اور نام سے اخضر پریزاد کے تمام پردۂ قاف مین مشہور تھا اُسکا ایک وزیر سرور جبی نامی بڑا صاحب کمال عقلمند تھا اور وہ خاندان عبد الرحمان جنی سے تھا اور اُسکا ایک سپہ سالار ہامان دیو ہی جو کہ نو لاکھ نرہ دیو پر حاکم ہی اور اس بادشاہ کی دربار مین ہمیشہ افسران و سرداران نامی دیکھا ہر صبح کار پر متمکن رہتے ہین اسکی شان و شوکت آسمان پری سے کچھ کم نہین ہی ایک دختر رکھتا ہی جو کہ حسن مین شہرۂ آفاق ہی اور ناز و نزاکت مین طاق ہی جسکے روے روشن کے آگے آفتاب شرمندہ ہوتا ہی اگر کہین وہ خورشید طلعت بے نقاب بام پر آجاتی ہی تو خورشید فلک اپنا روے روشن پردۂ سحاب مین پوشیدہ کر لیتا ہی سواے اس دختر کے کوئی اولاد از قسم ذکور نہین ہی یہ اُسکی جان و روح ہی اور نام اُس شمع بزم شہریاری کا مہر افروز پری ہی جسوقت کہ وہ شمع بزم عشرت ہمراہ اپنی خواصان خاص کے واسطے سیر گلزار کے جاتی ہے تو اُسکے گرد ان خواصون کا یہ حال ہوتا ہی کہ جیسے ماہ کامل کے گرد تارے ہوتے ہین یا گرد شمع پروانے یا گرد گل کے بلبلین تمام صحن گلزار اُسکے پرتو رخسار سے روشن اور منور ہو جاتا ہے اور بلبلین اُسکے عارض رنگین کو دیکھکر جانب گل سے مونہہ پھیر لیتی ہین اور اُسیکی جانب نظر شوق سے نظارہ کرتی ہین اور کبھی بھولے سے روے گل کو نہین دیکھتی ہین یہ اُسکے حسن خداداد کا عالم ہی اور ابھی اُس گل گلزار خوبی و سرو گلستان محبوبی کا سن بھی بہت کم ہی قریب پندرہ یا سولہ برس کے ہوگا بقول شاعر میر حسن شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن جوانی کی راتین مرادون کے دن + وہ اُسکا اُٹھتا ہوا جوبن جو دیکھتا ہی دل کو تھام لیتا ہی اور ایک آہ سرد دل پر درد سے بھرتا ہی اور ہزارہا شاہزادگان قاف اُسکے روے زیبا اور عارض عنا پر فریفتہ ہوکر مثل مجنون کے آوارہ ہو گئے مگر بسبب اُسکے باپ کے خوف کے خواستگاری نہ کر سکے اور وہ لوگ اسکی زلف پر شکن مین اسیر ہو کر مبتلاے قید عشق ہو گئے اور اپنے خانمان سے برباد ہوئے یگانہ و بیگانہ سے بیزار ہوئے اُسکی دید کے خواستگار ہو کر اُسکی زیر دیوار مجنون وار شعر عاشقانہ پڑھتے تھے شعر الٰہی کونسا دن ہو وہ سوئین آ کے پہلو مین + یہی رہتی تھین باتین رات کو دو دو پہر دل سے + اور بہت سے فقیر بنکر بیٹھے تھے مگر وہ قتالۂ عالم ایک طرف توجہ سے نظر نہین کرتی تھی اور نہ کچھ انکی الفت کو اپنے خیال مین لاتی تھی اور اکثر کہا کرتی تھی کہ یہ لوگ بیکار ہین کہ دھوپ اور رات کی اوس مین اپنی زندگی بسر کرتے ہین شاید انکو جاے قیام نصیب نہین ہی یہ محتاج ہین اور اُسکو سواے شغل باغ کے کوئی کام نہین ہی ہمراہ اپنی جلیسون کے ہمیشہ سہ پہر کو سیر باغ کیا کرتی ہی اور اخضر پریزاد ہمیشہ عیش و عشرت

حکومت کرتا ہی اور اپنی زندگی براحت بسر کرتا ہی کہ اُسکی دختر کے حسن کا شہرہ تمام پردۂ قاف مین پھیل گیا اور بہت سے شاہان قاف نے اُسکی خواستگاری کی مگر اُسنے مہرورجنی کی راے سے اُنکو جواب صاف دیا کیونکہ مہرورجنی نے علم نجوم مین دیکھکر بادشاہ سے کہا تھا کہ آپکی دختر ایک شاہزادۂ اولوالعزم کے ساتھ منسوب ہوگی جو کہ بڑا بہادر اور جری ہوگا اور خاندان عالی سے ہوگا مگر یہ نہ کہا تھا کہ کس خاندان سے ہوگا لاکھ لاکھ بادشاہ نے دریافت کیا مگر بمصلحت وقت کچھ سوچکر اُسکو ٹال دیا اس سبب سے جسنے خواستگاری کی اُسکو جواب صاف دیا یہ شہرہ حسن اُس پری کا اتفاق سے ہامان دیو کے بھی کان تک پہونچ گیا اُسکو شوق دید ہوا گو کہ وہ مایۂ حسن خوبی اپنے روے انور پر نقاب ڈال کر ہمیشہ برابر تخت پدر کے کرسی جواہر نگار پر جلوہ افگن رہتی تھی اور وہ دربار اُسکے روے روشن کے پرتو سے منور ہوتا تھا یہ عالم اُسکے حسن کا تھا کہ باوجود ہونے نقاب کے بھی عکس رخسار سے تمام بارگاہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی دیو ہامان روز دیکھا کرتا تھا مگر اب اسکو یہ شوق ہوا کہ کسی صورت سے اس بحر حسن کو بے نقاب دیکھون یہ اس فکر مین ہمیشہ غرق رہتا تھا اتفاق سے وہ حسب معمول اپنے باغ کی سیر کو گئی اِسکو بھی خبر ہوگئی یہ بھی پوشیدہ ہوکر پہونچا اور اُسکی خواصون کی نظرون سے بچکر اُسکو دیکھنے لگا جبکہ اُس بحر حسن وخوبی کو بے نقاب دیکھا اور سیر گلشن مین مشغول پایا یہ دیکھتے ہی اُسیر ایک جان اور ہزار جان سے عاشق اور فریفتہ ہوگیا اور تیر عشق نے اُسکے دل وجگر کو مجروح کر ڈالا اور یہ حالت ہوئی کہ اُسکو وہان سے آنا دشوار ہوگیا مگر بہزار خرابی اپنے کو وہان سے دل پر صبر کی سل رکھکر اور اُسکے روے روشن پر شیفتہ ہوکر چلا آیا اور اپنے مقام پر آکر اُسکی یاد مین اشک حسرت چشم بے بصیرت سے جاری کرنے لگا اور مکان اور در و دیوار سب اُسکو کاٹے کھاتے تھے جبکہ یہ نوبت ہوئی تو خیال کیا کہ تو خود اُس گل کی خواستگاری بادشاہ سے کر تو بھی تو ایک عہدۂ جلیل پر ممتاز ہی اور تمام لشکر کا سپہ سالار ہی ضرور بادشاہ تیری خاطر کریگا اور تجکو بہ دامادی قبول فرمائیگا اگر تو اسمین دیر کریگا تو تجکو جینا دشوار ہو جائیگا بغیر اُس پری کے قرار نہ آئیگا یہ خیال کر کے ایک عرضی اس مضمون کی تحریر کی کہ حضور یہ خادم ایک مدت سے نمک سرکاری کھاتا ہی اور منصب جلیل پر سرکار کی جانب سے ممتاز ہی مگر اب از راہ گستاخی ایک امر اہم کا خواستگار ہی کہ اگر سرکار کی توجہ ہوگی تو وہ مشکل بھی حل ہو جائیگی یہ خادم بھی امیدوار ہی کہ مجکو بھی حضور اپنی غلامی مین فرمائین اور سب مردمان قاف مین میری آبرو بڑھائین یعنے مجکو اپنی دامادی مین قبول فرمائین کیونکہ میری جان عشق مین اُس حور وش کے بہت ابتر ہی یہ لکھکر اور اُس عرضی کو صبح کو بذریعۂ ایک دیو کے خدمت مین بادشاہ کے روانہ کی اور خود اُس روز دربار مین نہین گیا اور اُس دیو سے کہدیا کہ یہ عرضی بادشاہ کے دست مبارک مین دینا اور عرض کر دینا کہ حضور خود ملاحظہ فرمائین اور کسیکو نہ دین جوش عشق مین صاف صاف الفاظ تحریر کردیے کچھ عتاب شاہی کا بھی خیال نہ کیا یہان بوقت صبح اخضران پریزاد اپنی بارگاہ مین تخت حکومت پر جلوہ افگن ہی اور تمام افسران فوج و سردار نامی وگرامی مثل دیو افلاک وغیرہ کے جو کہ بڑے بہادر ہین اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین مہرورجنی بھی اپنے عہدۂ وزارت پر متمکن ہی مضراب پری بھی چہرہ انور پر نقاب ڈالے پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر تشریف

شہرہ ہی سواے دیو ہامان کے کہ وہ سپہ سالار ہی اُسکا تو دنگل خالی ہی اور یہ سب اپنے اپنے سلطنت
وکشوران اپنی اپنی جگہہ پر موجود ہین کہ اس اثنا مین اس دایہ نے وہ عرضی لاکر حضور مین
پیش کی اور عرض کیا کہ یہ عرضی میرے مالک دیو ہامان کی ہی اُسنے عرض کیا ہی کہ اس عرضی کو حضور
خود ملاحظہ فرماوین اور کسیکو نہ دکھاوین بادشاہ نے وہ عرضی اُسکے ہاتھ سے لیکر لفافہ کو چاک
کیا اور پڑھنا شروع کیا بعد القاب و آداب کے جب نظر بادشاہ کی اُس مضمون پر پڑی
چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون آنکھین مثل خون کبوتر کے لعل ہوگئین تازندہ
غیظ و غضب کے مثل بید کے کانپنے لگا اور کف مونہہ سے جاری ہوگیا جب تمام و کمال عرضی
پڑھ چکا تب حالت غیظ و غضب مین اُسکو چیر پھاڑ کر پھینک دیا اور کہا کہ ہی کوئی کہ اس دیو نابکار
کو میرے سامنے سے ذلیل کرکے نکال دے کیونکہ یہ ایسا پیام لایا ہی جسکی اُسکو سزا
ملی سرور جنی نے جو یہ حالت غیض و غضب بادشاہ کی دیکھی اور یہ حکم عتاب آمیز سنا
دست بستہ عرض کیا کہ حضور والا کیا مضمون اس عرضی مین تحریر ہی کہ جسکے ملاحظہ کرنے سے
اسقدر مزاج مبارک برہم ہوا اگر خلاف مزاج عالی نہو تو مین بھی عرضی کی تحریر کے مضمون سے
آگاہ فرمایا جاؤن کہ کیا مضمون ہی بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ پہلے اس دیو
نابکار کو یہان سے دور کرو کیونکہ اسکی صورت دیکھکر مجکو غصہ آتا ہی اور اُس دایہ سے فرمایا
کہ اُس نمکحرام سے کہدینا کہ اب کبھی میرے دربار مین آنے کا قصد نکرے ورنہ نہایت ذلیل ہوگا
وزیر نے یہ حالت دیکھکر ایک دیو کو حکم دیا کہ اس دیو کی گردن مین ہاتھ دیکر نکال دو وہ دیو
اپنے دنگل سے اٹھا اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر نکال دیا وہ بسبب اسکے کہ یہان ہزارون دیو
موجود ہین مین اکیلا کیا کرونگا ذلیل ہوکر چلا گیا مگر اسقدر کہتا ہوا گیا کہ اے بادشاہ تمکو
بڑا افسوس ہوگا خلاف مرضی دیو ہامان کرتے ہو جو کہ اسوقت کوہ قاف مین مثل دیو عفریت کے
زبردست ہی جسکے قبضہ مین تمام دیوان قاف ہین اُس سے بگاڑنا بہتر نہین ہی ورنہ نہایت پریشان
ہوگا یہ سنکر اور زیادہ بادشاہ برہم ہوا اور فرمایا کہ مارو اس نمکحرام کو اُسپر مار پڑنے لگی خوب
زد و کوب کرکے اُسکو دربار سے نکال دیا وہ دیو روتا ہوا طرف دیو ہامان کے روانہ ہوا بعد
جانے اُس دیو کے بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون کہ اُس نمکحرام نے
کیا تحریر کیا ہی جب خیال آتا ہی میری آنکھون مین خون اُتر آتا ہی یہ دل چاہتا ہی کہ اگر دیو ہامان
آجاوے تو اُسکو ابھی قتل کرون بغیر قتل کیے زندہ نچھوڑون اپنے ولی نعمت سے ایسے امرکا
امیدوار و خواستگار ہی بقول شخصے چھوٹا مونہہ بڑی بات اُسکو شرم نہ آئی کہ اُسنے ایسی
تحریر بھیجی کیا بیان کرون کہ کیا میری حالت ہی یہ فرماکر اپنی دختر نیک اختر کی جانب متوجہ ہوا
اور فرمایا کہ اے بیٹیا تم اسوقت اپنے محل مین جاؤ یہان نہ ٹھہرو کیونکہ ہمکو ضروری باتین اہل دربار
سے کہنا ہین اور اُسمین مشورہ لینا ہی وہ حور وش بموجب ارشاد اپنے پدر بزرگوار کے اُٹھکر
اُسیوقت محل مین چلی گئی بعد جانے مضراب پری کے بادشاہ نے اہل دربار کو بھی رخصت
کیا چند معزز سردارون کو رہنے دیا جب صحبت تخلیہ کی ہوگئی اُسوقت بادشاہ نے وزیر
یعنے سرور جنی و دیگر سردارون سے فرمایا کہ لو صاحبو کچھ سنا بھی آپ لوگون نے کہ اس
بے ایمان نمکحرام دیو ہامان نے مجکو عرضی مین یہ لکھا ہی کہ مجکو اپنی دامادی مین حضور قبول کرین

ودیکھو امر مجھے اس امر کی امید رکھتا ہی اور تحریر مین یہ بھی مضمون ہی کہ آپکی دختر پر فریفتہ ہون
ہیر ادسکی جدائی مین غیر حال ہی آپنے سنا اُس حرامزادے کی تحریر کو کجا یہ نازنین پروردہ مہد نزاکت
اور کجا وہ خرس بادیہ ضلالت اپنے کو دیکھے اور اس خورنزاد کو کہین بھی ایسا ہو سکتا ہی کہ مین
اس امر کو قبول کرون آپ لوگون کی کیا رائے ہی سرورجنی نے اور دیگر سردارون نے عرض
کیا کہ حضور نے خوب کیا جو اُسکے نامہ بر کے ساتھ یہ امر کیا معلوم ہوتا ہی کہ دیو ہامان کی قضا
آگئی ہی جو ایسے امر مشکل کی خواستگاری کی اُسکو خیال نہ آیا کہ جب ایسے ایسے بادشاہان
قاف کو یہ امر میسر نہوا تو میری کیا حقیقت ہی بڑے بڑے اس آستان عالی منزلت پر آئے اور جبین
فرسائی کرکے منہ نیل و مرام واپس گئے اور کچھ شنوائی نہوئی تو مین کس قطار و شمار مین ہون
جب دن برے آتے ہین تو کچھ نہین آتے ہین اب اسکے خرابی کے دن ضرور آئے ہین
جو ایسے ایسے خیالات اسکو پیدا ہونے لگے اُسنے بہت سر اُٹھایا ہی اور مغرور بھی حد کا ہو گیا
ہی انجام اسکا اچھا نہین ہی سرورجنی نے کہا کہ اگر آپکی مرضی ہو تو یہ خاکسار جائے
اور اُسکو اس ارادے سے باز رکھے بادشاہ نے فرمایا کہ کہین ایسا نہو کہ وہ آپکے ساتھ
بدسلوکی کرے کیونکہ مین نے اُسکے پیام آور کے ساتھ بدسلوکی کی ہی سرورجنی نے عرض کیا
کہ آپ اطمینان رکھیے غلام کے ساتھ وہ کچھ نہین کرسکتا ہی غلام اُسکا دوست ہی اُسکو فہمایش
کریگا جب وہ نہ مانے گا تو غلام اُسکو کچھ عتاب سرکاری کا بھی خوف دلائیگا جہان تک ہو سکیگا
باز رکھونگا جب وہ نہ مانے گا تو اُسکو جواب دونگا کہ اب تمھاری قضا آئی ہی بغیر اب تم قتل
ہوے کے نہ مانوگے اخضر پریزاد نے کہا کہ آپ کو ہر ادا اور اُس لڑکی کو اختیار ہی جیسا آپ مناسب
جانین وہ کرین سرورجنی نے کہا کہ خدا آنکو ہمیشہ ہم سبکے سرون پر قائم رکھے ہم غلامونکی
یہ مجال نہین ہی کہ خلاف مرضی مبارک کرین اگر آپ کی رائے ہو تو یہ خاکسار بجائے اخضر پریزاد
نے کہا کہ بظاہر تو جانے مین کچھ حرج نہین معلوم ہوتا ہی شاید وہ ناہنجار آپکی فہمایش سے اپنے
ارادے سے باز آئے اس ننگ حرامی کو ترک کرے سرورجنی نے عرض کیا کہ غلام
نے بھی یہی خیال کرکے خدمت والا مین عرض کیا اور جو سردار کہ اسوقت اُس جلسہ مین موجود
تھے وہ بھی سرورجنی کے ہمزبان ہوگئے جب یہ رائے قرار پاگئی تو سرورجنی بادشاہ
سے رخصت ہوکر طرف مکان دیو ہامان کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ داخل محل ہوا اب
کچھ حال اُس دیو کا تحریر ہوتا ہی جو کہ عرضی لیکر آیا تھا اور یہان سے ذلیل کرکے نکال دیا گیا تھا
وہ دیو ہامان کے پاس پہونچا اُدھر دیو ہامان انتظار کر رہا تھا کہ جواب میری عرضی
کا آتا ہوگا یقین ہی کہ بادشاہ نے دامادی مین مجکو منظور و قبول کیا ہوگا اور جواب مین تحریر
کیا ہوگا کہ تم سامان شادی کرو مین تمھارے ساتھ عقد ملکہ مضراب پری کا کردونگا
ایسے خیالات دل مین کر رہا تھا اور اُسکی آنکھونکے سامنے تصویر خیالی ملکہ کی پھر رہی تھی اس
اثنا مین دیکھا کہ وہ دیو جو کہ پیغام لیکر گیا تھا سامنے سے نظر آیا یہ اُٹھکر دوڑا اور کہا کہ
کیا جواب لایا جلد بیان کر کہ مجکو اب تاب نہین ہی دل بہت بیتاب ہی اُسنے جھلا کر وہ پرزے
جو کہ عرضی کے جلتے وقت دربار سے سبکی آنکھ بچاکر اُٹھا لیے تھے اُسکے سامنے رکھدیے اور کہا کہ یہ
جواب ہی آپکی عرضی کا دیو ہامان نے بہ نظر غیظ اُسکو دیکھا اور کہا کہ صاف صاف بیان کر اے

عرض کیا کہ مجکو ذرا دم تو لینے دیجیے ذرا ٹھہرے تو مین بیان کرونگا آپکو جلدی جس امر کی ہو وہ امر کبھی نہوگا یہ صرف آپکا خیال خام ہی دیو ہامان نے کہا کہ اچھا ٹھہر جاؤ تب بیان کرنا وہ آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور اُس دیو کو اپنے سامنے بٹھا لیا جب کسقدر ٹھہرا اور اُسکے حواس درست ہوئے اور اطمینان ہوا تو اُسوقت اُسنے کل کیفیت بیان کی یعنے عرضی کا پھاڑ کر پھینک دینا اور اپنا ذلیل کرا کر نکلوانا سب بیان کیا دیو ہامان یہ واقعہ سنکر بہت برہم ہوا اور ایک دود غلیظ مونہہ سے نکلکر کاخ دماغ کو توڑ کر باہر نکل گیا اور مارے غیظ کے تمام جسم کانپنے لگا اور تمام جسم کے بال مثل ماہی کے کانٹون کے کھڑے ہوگئے اُسوقت یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا پیکان اُسکے جسم سے اُگے ہین یہ غیظ و غضب جو اُسکا دیکھا تو اُس دیو نے کہا کہ ای شاہ دیوان قاف آپ کیون اسقدر غصہ کرتے ہین اگر آپ حکم دیجیے تو مین ابھی جا کر اُس حور لقا کو اُٹھا لاؤن دیو ہامان نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ کبھی نہ خیال کرنا کہ تمھارا قابو اُسپر چل جائیگا وہ یون کبھی ہاتھ نہ آئیگی جب تک ہزارون دیو نکا کشت و خون نہوگا مجکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ بغیر فساد کے بادشاہ یہ امر قبول نہ کریگا اور جب تک وہ بادشاہ خود قتل نہوگا اُسوقت تک یہ امر نہوگا ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہی کہ سرور جنی کو قتل کرنا چاہیے کہ وہ بھی بادشاہ کو اس امر سے باز رکھتا ہوگا اُس دیو نے کہا کہ نہین سرور جنی کو تو اس امر کی خبر بھی نہین ہوئی بادشاہ نے خود عرضی پڑھی تھی اور پھاڑ کر پھینکدی بلکہ سرور جنی نے کہا کہ حضور مجکو اس عرضی کے مضمون سے آگاہ فرمائین بادشاہ نے جواب دیا کہ پہلے اس دیو نابکار کو میرے سامنے سے نکالدو بعد اُسکے عرضی کا مضمون سُننا حضور مجکو بہت ذلیل کرکے گردن پکڑ کے نکال دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ دیکھون کیونکر میرے ساتھ عقد نہین کرتے ہین اُنکو بزور شمشیر کرنا ہوگا نہین تو تمام پردۂ قاف کو درہم و برہم کردونگا کیا مجکو بھی وہ مثل اور دیوان قاف کے خیال کرتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک دیو نے آکر عرض کیا کہ سرور جنی وزیر شہنشاہ تشریف لاتے ہین وہ یہ سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ دیکھا تمنے اُسوقت تو بادشاہ نے روبرو اہل دربار کے میرے پیغام بر کو ذلیل کرکے نکال دیا تھا مگر مجکو معلوم ہوتا ہی کہ سرور جنی کے سمجھانے سے وہ راضی ہو گیا اور مجکو پیغام بذریعہ سرور جنی بھیجا ہی خیر مجکو اپنے کام سے غرض ہی اگر وہ عقد میرے ساتھ کر دینگے تو مین کبھی اُنسے نہ بگڑونگا اور جس طرح سے اُنکا ملازم تھا اسیطرح اپنے کو سمجھونگا مصاحبون نے عرض کیا یہ حضور کا اقبال ہی کہ ایسے مشکل کام وہ باسانی یون طی ہو جائین دیو ہامان نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہی کہ مین خود سرور جنی کے استقبال کو جاؤن کیونکہ وہ مرد بزرگ اور دانشمند اور صاحب کمال بھی ہین اور دوسرے پیغام خوشی بھی لائے ہین مصاحبون نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی دیو ہامان اُٹھ کھڑا ہوا اور واسطے استقبال کے چلا اُسکے ہمراہ اور لوگ بھی ہوئے یہ تھوڑی دور پہونچا تھا کہ سامنے سے سواری سرور جنی کی نمودار ہوئی صاحب سلامت ہوئی بعدہ دیو ہامان بہت اعزاز سے پیش آیا پہلے بغلگیر ہوا بعدہ اپنے ہمراہ لیکر اپنے مکان پر آیا بعد مزاج پرسی کے کہا کہ آپکا اسوقت کیونکر ہوا کیون آپنے میرے غریب خانے پر قدم رنجہ فرمایا مجکو خود طلب فرما لیا ہوتا

مین فوراً حاضر ہوتا مجکو کوئی عذر نہ تھا سرور جنی نے فرمایا کہ مین خود از راہ بے تکلفی چلا آیا تمکو
بلانے کی کیا ضرورت تھی مین نے خیال کیا کہ تم اسوقت ہمیشہ سیر کو جاتے ہو آج بجاؤ دیو
ہامان کے پاس چلو اور اُنسے آج دربار مین نہ آنے کی وجہ دریافت کرو یہ سوچکر چلا آیا مجھکو
کوئی ضرورت خاص نہ تھی کہ مین تمکو بلاتا اب یہ تو بیان کرو کہ تم آج دربار مین کیون نہین آئے
مجکو بڑا تعجب ہی کہ تم اور دربار مین نہ آو آج ایک عجیب واقعہ گذرا کہ ایک دیو ایک عرضی لیکر
دربار مین آیا اور وہ عرضی اُسنے بادشاہ کے دست مبارک مین دی اور کہا کہ اسکو خود ملاحظہ
فرمائیے بادشاہ نے وہ عرضی خود ملاحظہ کی بعدہٗ بہت غیظ و غضب مین آکر اُسکو چاک کر ڈالا
اور اُس دیو کی نسبت حکم دیا کہ اسکو ابھی ذلیل کرکے میرے سامنے سے نکال دو مین نے
دست بستہ ہوکر دریافت بھی کیا کچہ حال نہ معلوم ہوا اور نہ کچہ ارشاد فرمایا کہ یہ عرضی فلان شخص
کی ہی جب وہ دیو ذلیل کرکے نکالا جانے لگا تو بادشاہ نے اپنی زبان مبارک سے یہ
فرمایا کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ ہمارے دربار مین کبھی نہ آنا اُسوقت مجکو یہ خیال ہوا کہ شاید
یہ امر دیو ہامان کی نسبت تو نہین ہی اسکو چلکر اُنسے دریافت کرنا چاہیے اسوقت سے مین بہت
متفکر ہون کہ آیا وہ عرضی تمھاری ہی یا اور کسی کی اگر تمھاری تھی تو تمنے کیا ایسی بات اُس عرضی
تحریر کی تھی کہ جسکے سبب سے اسقدر عتاب شاہی تمپر نازل ہوا سرور جنی سے نے لفظا ہمسر
کسی مصلحت سے صاف صاف نہ بیان کیا اسمین کچھ بات بہتری سمجھی مگر بہت بڑی بات تو یہ ہی کہ اُنکا
منشاء خاص یہ تھا کہ یہ خود اپنی زبان سے بیان کرے مین اُسوقت اسکو قائل کرون بدیں وجہ
اسقدر دروغ کہا جب یہ تقریر دیو ہامان نے سرور جنی کی زبانی سُنی کہا کہ ہان چند
وجہون سے مین نہین آیا اول تو یہ کہ طبیعت میری کچھ آج ناساز تھی دوسرے یہ کہ بادشاہ کو
ایک عرضی مین نے تحریر کی تھی اور مین خود یہ مناسب نہ سمجھا کہ وہ عرضی میرے سامنے بادشاہ
پڑھے کیونکہ مجکو یقین تھا کہ بادشاہ عرضی کا مضمون پڑھکر یا تو بہت برہم ہوگا یا خوش ہوگا اگر خوش
ہوا تو کچھ مضائقہ نہین ہی اگر برہم ہوا اور مجکو بھی کوئی خیال دل مین آگیا تو اُسوقت مجکو ناگوار امر
کرنا ہوگی نوبت جنگ و جدل کی آجاتی ابھی تو مجکو اختیار ہی چاہے مین اُس قصد سے باز رہون مگر اُسوقت
مجسے صبر نہوتا ضرور فساد ہوتا گو اب بھی وہی نتیجہ معلوم ہوتا ہی کہ بغیر فساد کیے ہوئے چارہ نہین ہی
کیونکہ بادشاہ نے میری عرضی کو پھاڑ ڈالا دوسرے میرے ملازم کو ذلیل کیا مین اسکا عوض ضرور لونگا
مین نے ملازمت آج سے ترک کی مگر میرے دل مین ایک آگ سی لگی ہوئی ہی دیکھون کیا بادشاہ
کیونکر میری خواہش کے موافق نہین کرتے ہین جس وقت دباؤ پڑیگا آپہی کرینگے میری
اُسکے عشق مین تباہ ہی مجکو تو ہجر اُسکا شاق ہی ایکدن مثل ایک برس کے گذرتا ہی سرور جنی
نے فرمایا کہ اے ہامان یہ کیا تقریر ہی ہماری سمجھ مین نہین آتی ہی اُسوقت دیو ہامان نے
کل کیفیت سامنے سرور جنی کے بیان کی اور اپنا عاشق ہونا دختر بادشاہ پر اور اُسکی
خواستگاری مین عرضی لکھنا اور جو کچھ واقعہ گذرا تھا بیان کیا سرور جنی نے یہ سنکر فرمایا
کہ اے دیو ہامان تمکو یہ کیا ہوگیا ہی اور تمکو ذرا بھی شرم نہین آتی کہ تم اس بے ادبی سے
اپنے مالک کی دختر کا نام صحبت غیر مین لیتے ہو تمکو یہ کبھی زیبا نہین ہی کہ تم اُس حور لقا کو نظر
بد سے دیکھو دیکھنا تو شی دیگر ہی خیال بھی نکرو کیا اب دنیا مین تمکو کوئی عورت نہین ملتی ہے

جو تم ایسی خواہش کرتے ہو بھلا تم یہ تو خیال کرو کہان تم از قسم دیو اور کہان وہ پریزاد کیونکر یہ بادشاہ کو گوارہ ہوگا کہ تمھارے ساتھ عقد کرے بڑے بڑے شاہان قاف کو تو جواب صاف دیا کیون تم اپنے کو مثل **دیو عفریت** کے پردۂ قاف مین نمکحرام مشہور کرتے ہو تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے میرے نزدیک کچھ حاصل نہوگا مفت کی بدنامی تمام عمر دنیا مین باقی رہیگی اور مثل **دیو عفریت** کے تم بھی ذلیل ہوگے کہ جیسے وہ ایک آدمزاد کے ہاتھ سے ذلیل ہوکر قتل ہوا کیونکہ وہ راہ بدکاری پر تھا مین خیال کرتا ہون کہ تمھارے بھی خیالات ویسے ہی ہوگئے اپنے ولی نعمت سے ڈرو اور اُس سے اپنی خطا معاف کراؤ میرے کہنے پر عمل کرو مین تمکو از راہ دوستی نصیحت کرتا ہون کیونکہ تمھارے بزرگون سے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی اور کبھی کسی قسم کا ملال درمیان مین نہین ہوا مین تو وہی چاہتا ہون کہ اب بھی وہی امر رہے جس طرح تمھارے بزرگ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے انکو ہمیشہ عہدۂ جلیل عطا ہوا کیے وہ امر منقطع نہوتا کہ تمھارے بزرگون کا نام بدنام نہو **دیو ہامان** یہ گفتگو سنکر بہت برہم ہوکر کہنے لگا کہ مین تو سمجھا تھا کہ آپ پیغام عقد لیکر آئے ہین بادشاہ نے مجکو واسطے عقد کے آپکے ہمراہ طلب کیا ہی اب یہ معلوم ہوا کہ آپ مجکو نصیحت کرنے آئے ہین اس سے کچھ حاصل نہین آپ اپنی تقریر رہنے دیجیے اور ختم کیجیے اب میرے دو کلمے سُن لیجیے جو آپ نے فرمایا کہ تمھارے بزرگ ہمیشہ اس خاندان کے خیرخواہ رہے اور اس خاندان سے ہمیشہ انکو منصب جلیل ملا کیے یہ کوئی نئی بات نہین ہی جب اپنا سر بیچا تب راحت ملی یہ تو کوئی امر فخر کا نہین ہی اگر وہ بھی ایسی خواہش کرتے تو انکو زیبا تھا مگر انھون نے کبھی ادھر توجہ نہ کی اس امر سے تو مین کبھی قائل نہونگا دوسرے یہ جو فرمایا کہ مثل **دیو عفریت** کے اپنے کو بدنام نکرو تو جناب وہ زمانہ اب نہین رہا نہ **صاحبقران** پیدا ہونگے نہ مجکو مثل **عفریت** کے قتل کرینگے دوسرے **عفریت** اپنی نادانی سے قتل ہوا جب اُسکو معلوم تھا اور اُسکی مان اُسکو خبر دیچکی تھی کہ تو فلان شخص کے ہاتھ سے قتل ہوگا تو اُسکو مقابلہ کرنا کیا ضرور تھا اگر مجکو یہ معلوم ہو جاوے کہ فلان شخص میرا قاتل ہی تو مین کبھی نہ اُس سے مقابلہ کرون ہان تو اب اس قصد سے کبھی باز نہ آؤنگا بغیر عقد کیے ہوئے نہ رہونگا چاہے بادشاہ بخوشی عقد کرین اور چاہے بجبر کیونکہ مجکو تو اُسکی جدائی کی تاب نہین ہی میرا دل بہت بیقرار ہی اور ہر وقت یہ شعر پڑھتا ہون بقول کسی شاعر کے **شعر** ملجا گلے سے میرے تو اے غمگسار آج + قابو مین ہی نہین دل بے اختیار آج + ثانی نہین جہان مین ترا گلعذار آج + ہر گل ہی تیرے سامنے مانند خار آج + اب مجکو بغیر اُسکے تمام دنیا سونی معلوم ہوتی ہی اور تمام در و دیوار پھاڑے کھاتے ہین یہ تو غیر ممکن ہی کہ مین اس امر سے ہاتھ اُٹھاؤن یا تو مین نے مثل **عفریت** کے بقول آپکے جان دی یا اپنے معشوق کو حاصل کیا مین تو صرف آپکے لحاظ سے یہ امر قبول کرتا ہون کہ بادشاہ کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہون کہ وہ اپنے مشیرون سے صلاح کرلین اور جو وہ صلاح دین اسپر عمل کرین آپکو لازم ہی کہ آپ بادشاہ کو خوب سمجھائیے کہ وہ اس امر کو قبول کرین ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ تقریر جو **سرورجنی** نے سُنی بہت غیظ سے فرمایا کہ

معلوم ہو گیا مثل عفریت کے تمھاری بھی قضا آگئی ہر میرا جو حق دوستی تھا وہ مین نے
ادا کیا اب یہ خیال کر لو کہ اُسکی ایک خواص تک کی صورت نہ دیکھ سکو گے اس مہد پروردۂ
ناز کی کے ساتھ عقد ہونا تو شی دیگر ہی معلوم ہوا کہ تمکو بھی مثل عفریت کے بہت
غرور ہو گیا ہی کیا تم بادشاہ کو کوئی ذلیل خیال کرتے ہو اسوقت بھی انکے دربار مین مثل
تمھارے سیکڑون موجود ہین تم کیا لیاقت رکھتے ہو کہ تم ایک ہفتہ کی مہلت دو گے
بس اب نہ کوئی کلام زبان سے نکالنا تمھاری بھی یہ حقیقت ہوئی کہ تم اُنکی برابری کرو
واقعی افسوس کا مقام ہی کہ جسکے نمک سے پروردہ ہون اُسی کے ساتھ نمکحرامی کرین
یہ تمھارا قصور نہین ہے صرف تمھاری قسمت کا پھیر ہے یا زمانے کا قصور
ہی اور بہت سے کلام درشت سرور جنی نے کہے کہ جسکے جواب مین صرف اسقدر
دیوہامان نے کہا کہ کیا کرون آپ میرے یہان آئے ہین اور دوسرے مرد بزرگ ہین
اور تمھارے اور میرے بزرگون سے ہمیشہ دوستی رہی ہی اس سبب سے مین آپکا
لحاظ کرتا ہون اگر دوسرا میرے سامنے اس طرح کی تقریر کرتا تو مین اُسکو اسکا مزہ چکھاتا
مین اُسوقت دیکھتا کہ کیونکر وہ اپنی جان یہان سے سلامت لیجاتا صرف آپکی کل باتونکا
یہ جواب ہی کہ اب آپ بادشاہ کو ملکہ کا عقد میرے ساتھ نکرنے دیجیے گا ذرا نہین بھی تو دیکھون
کہ وہ کون سے دیو ہین جو کہ میرا مقابلہ کرینگے سرور جنی یہ کلام سنکر بہت ناراض ہوئے
اُسیوقت یہ کلام کہنکر اُٹھ کھڑے ہوئے کہ ہم بھی دیکھتے ہین کہ تم بزور شمشیر بادشاہ سے
ملکہ کا عقد اپنے ساتھ کرا لو گے جبتک مین زندہ ہون یہ امر تو کبھی نہوگا بعد میرے بادشاہ کو اختیار
ہی وہ لڑکی میری نہی بادشاہ کی نہین ہی بادشاہ مجکو دے چکے ہین میرا جہان جی چاہیگا وہان عقد کرونگا
یہ کہتے ہوئے فوراً بیرون مکان آئے اور سوار ہو کر اپنے مکان کو چلے راہ مین اپنے ہمراہیون سے
کہا کہ مجکو یقین ہو گیا کہ یہ دیوہامان بھی مثل دیو عفریت کے قتل ہوگا مین نے لاکھ
لاکھ نصیحت کی اُسنے کچھ خیال نہ کیا یہی ذکر اپنے مصاحبون سے کرتے ہوے مکان پر آئے
اتنے مین شام ہو گئی اور دربار کا وقت بھی نرہا تھا خیال کیا کہ بادشاہ تو اسوقت محل مین آرام
فرما ہونگے اسوقت جانا بیکار ہی صبح کو دربار مین کل واقعہ عرض کرونگا اسوقت زحمت دینا
کیا ضرور ہی یہ اپنے مکان پر آکے بعد فراغت نماز وغیرہ کے آرام پذیر ہوئے مگر مارے فکر
اور غصہ کے تمام رات نیند نہ آئی رہ رہکر یہی خیال آتا تھا کہ اس دیوہامان نمکحرام نے
سخت عاجز کیا ہی اور نمکحرامی پر کمر باندھی ہی خدا اسکے شر سے بادشاہ اور اُسکے ناموس کو
بچائے یہ تو اس فکر و تردد مین ہین اُدھر دیوہامان نے بعد جانے سرور جنی کے باواز
بلند اپنے دربار مین کہا کہ مین نے بادشاہ کی ملازمت ترک کی اور اب مین بادشاہ سے
ضرور مقابلہ کرونگا آج سے مین نے دین اسلام بھی ترک کیا اور اپنا مذہب قدیم یعنی ابلیس
پرستی اختیار کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو وہ میرے ساتھ چلے مین صبح کو شہر سے نکلکر بیرون
شہر بیس کوس پر مقام کرونگا اور وہان قیام کرکے لشکر جمع کرونگا بعد جمع ہونے لشکر کے
بادشاہ سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر وہ لوگ جو کہ اُسکے پاس اُسوقت موجود تھے وہ بھی اُسکے شریک
ہوئے اور مذہب اسلام کو ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی بعدہٗ کل ملازمون نے بھی اُسکی پیروی کی

قریب دو ڈھائی ہزار دیوون کے اُسوقت ابلیس پرست ہوگئے جب یہ سب اُسکے شریک ہوئے تو اُسنے حکم دیا کہ چند دیو میرے ملازمون مین سے لشکر مین بادشاہ کے جائین اور بآواز بلند پکار کر کہین کہ دیوہامان تمھارے سپہ سالار نے ملازمت شاہی ترک کی مذہب ابلیس پرستی کو اختیار کیا جسکو اُنکا ساتھ دینا ہو وہ صبح کو بیرون شہر جاکر قیام کریگا کیونکہ اُنکا قصد ہی کہ لشکر جمع کرکے بادشاہ سے لڑونگا یہ صدا تمام شہر مین دیدو وہ دونون دیو جنکو حکم دیا تھا وہ فوراً وہان سے چلے اور لشکر مین اُسیوقت آئے موافق حکم دیوہامان کے لشکر مین منادی کی جب یہ خبر لشکر مین منتشر ہوئی تو اُسیوقت قریب تیس ہزار دیوون کے شریک ہوئے اور مذہب اسلام ترک کیا ابلیس پرستی اختیار کی لشکر سے نکلکر قبل جاتے دیوہامان کے مع کل سامان جنگ کے چلے گئے کسیقدر اُنپے ہمراہ جنات وغیرہ بھی لیتے گئے ان ملازمان دیوہامان نے وہی صدا بآواز بلند شہر کے ہر گلی کوچے مین اُسیوقت پکار کے کہدی کہ جس سے یہ نتیجہ ہوا کہ جو دیو کہ باشندگان شہر تھے اور ظاہر مین دین اسلام قبول کیے ہوئے تھے اور باطن مین ابلیس پرستی رکھتے تھے یہ سنتے ہی اُسیوقت اپنے اپنے مکانون سے نکلے اور اپنا مال و اسباب لیکر بیرون شہر چلے گئے کیونکہ رات کا وقت تھا سب نہ جاسکے کچھ لوگ رہگئے شہر مین تو یہ ہل چل پڑی ہوئی ہی قریب پچاس ساٹھ ہزار باشندگان شہر نے مذہب ابلیس پرستی کا اختیار کرلیا ہی اور سبکا یہ قصد ہی کہ جس طرح ہوسکے شہر سے نکل چلو اُدھر دیوہامان نے اپنے ملازمون سے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ تم دیوون مین سے چند دیو یہ کرین کہ وہ پوشیدہ طور سے خبر رکھین کہ جسوقت مضراب پری واسطے سیر کے جائے تو یہ دیو اُسپر ٹوٹ پڑین مع اُسکی خواصون کے اُسکو گرفتار کرلین اور ہمارے پاس لے آئین کیونکہ ہمکو اپنی معشوقہ سے غرض ہی اگر وہ میرے پاس آجائے تو مین اُسکو لیکر یہان سے چلاجاؤن پھر دیکھون کہ بادشاہ اور سرور جنی میرا کیا کرلیتے ہین اتبو مین بیرون شہر جاکر قیام کرتا ہون مگر تملوگ یہان شب و روز اس فکر مین پوشیدہ رہو اور منتظر وقت رہو دیوہامان یہ بندوبست کرکے سورہا کہ کہ اب صبح کو دیکھا جائیگا اور اُسکے کل ملازمین بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اور اس انتظام مین مصروف ہوئے انکو تو خواب غفلت مین چھوڑیے اب کچھ حال بادشاہ یعنے اخضر بزرد کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ دربار برخاست کرکے اور سرور جنی کو موافق اُنکی راے کی بابت دیوہامان کے روانہ کرکے داخل محل ہوا سحاب پری اپنی زوجہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم مضراب پری اپنی دختر نیک اختر کو منع کردو کہ وہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ سیر باغ کو نجائین بلکہ ترک کردین سرور جنی وزیر نے علم رمل مین دیکھکر کہا ہی کہ آجکل ملکہ کے دن برے آئے ہین انکی حفاظت ضرور ہی یہ امر بادشاہ نے اسواسطے کہا اور اسطور سے بیان کیا اور پوشیدہ کیا کہ یہ عورت ہی اور عورت ناقص العقل ہوتی ہی شاید مین یہ بیان کرون کہ دیوہامان نے اسطرح کی عرضی مجکو تحریر کی تھی اور ملکہ کی خواستگار کی تھی تو شاید ملکہ گھبراجائے اور پریشان ہوجائے یہ امر بادشاہ نے اپنے خیال سے بیان کیا تھا اور یہ گمان ہوا تھا کہ کہین ایسا نہو کہ اُس نمکحرام سے دلمین لگی ہوئی ہی اور اُسپر شیفتہ تو عشق سوار ہے کہین ایسا نکرے کہ خود یا اپنے ملازمون کو مقرر کرے کہ جہان تم ملکہ

مضراب پری کو دیکھنا مع اُسکی خواصون کے گرفتار کرلانا اگر کہین ایسا ہوا تو
بڑا غضب ہوجائیگا اور پھر کچھ بنائے نہ بنیگا اس خیال سے ملکہ سحاب پری سے اُسکا
پیرایہ مین بیان کرکے تقدم بالحفظ کیا مگر ملکہ سحاب پری بڑی ذہین و عاقلہ تھی سمجھ گئی کہ
اُسمین کوئی نکوئی بات ہی کہ جسکو شہنشاہ مجھسے پوشیدہ کرتے ہین میرے پریشان ہونے
کے باعث سے یہ بیان کرتے ہین کہ سرور جنّی نے منع کیا ہی آجتک کبھی ایسا نہین
ہوا ہی یہ سوچکر بادشاہ سے کہنے لگی کہ اے ظل اللہ آپکو قسم ہی حضرت سلیمان علیہ السلام
کی آپ مجھسے پوشیدہ نفرمائین جوکہ امر واقعی ہو بیان فرمائین کیونکہ میرے دلمین بہت سے وسواس
پیدا ہوتے ہین میرا دل اسکو نہین مانتا ہی مین یہ جانتی ہون کہ کوئی اور امر ہی آپنے بسبب
میرے پریشان ہونے کے ساتھ عمدگی کے بیان کیا ہی آپ مجھے نہ سمجھائیے بادشاہ نے
کہا نہین یہی امر ہے مین کیون پوشیدہ کرتا جو اصلی امر ہوتا وہ بیان کردیتا ملکہ نے کہا کہ
اگر گستاخی معاف ہو تو مین عرض کرون بادشاہ نے فرمایا بیان کرو ملکہ نے عرض کیا دل قبول نہین کرتا
ہی اور لاکھون قسمین دین آخر کو بادشاہ مجبور ہوگیا تب بیان کیا کہ ملکہ واقعی یہ امر ہی کہ مین نے
بسبب تمھارے پریشان ہونے کے اصل بات بیان نہ کی دوسرے طریقے سے بیان کیا مگر تمھاری
قسمون سے مجبور ہوگیا واقعی امر یہ ہی کہ دیوہامان نے ملکہ کو کہین دیکھ لیا ہی وہ اُسپر عاشق ہوگیا
ہی جوش عشق مین اُسنے مجکو آج ایک عرضی ملکہ کی خواستگاری مین تحریر کی تھی مین اُسکو پڑھکر
بہت برہم ہوا اور وہ عرضی پھاڑ ڈالی اور اُسکے پیغامبر کو ذلیل کرکے نکال دیا بعد اُسکے مین نے
مشورہ کیا تو سبکی یہ راے قرار پائی کہ سرور جنّی جاکر دیوہامان کو نصیحت کرے
اگر وہ مان جاے تو خیر ورنہ جو خدا کی مرضی ہوگی اُسمین کیا چارہ ہی مگر ملکہ تم اطمینان رکھو
کسیطرح سے کوئی وسواس دل مین نہ لانا مین اسبات کا ذمہ کرتا ہون کہ جب تک میرے
دم مین دم ہی مضراب کے جسم کا ایک رویان اُسکو نصیب نہوگا عقد ہونا تو درکنار
اگر وہ مقابلہ کریگا تو یہان بھی بڑے بڑے دیوان زبردست موجود ہین کہ جنکے دستے
پتہ پانی ہوتا ہی وہ اُسکو قتل کرینگے وہ نمکحرام میرا کیا کرسکتا ہی مین نے ملکہ کو جو سیر باغ
کے جانے کے واسطے منع کیا ہی اُسکا سبب یہ ہی کہ وہ حرامزادہ تو فساد پر آمادہ ہوچکا
ہے اور اُسکو مطلب ملکہ سے ہی کہین ایسا نہو کہ وہ ولولۂ عشق مین یہ حرکت کرے کہ ملکہ
کو مع اُسکی خواصون کے خود یا اپنے کسی ملازم سے گرفتار کرا منگاے تو بڑی دقت ہوگی
اس سے بہتر یہ ہی کہ تا فیصلہ ملکہ کو واسطے سیر باغ کے جانے نہ دیا اور اسسے تم یہ واقعہ
نہ بیان کرنا صرف پہلا واقعہ جو مین نے تمسے کہا تھا کہنا سرور جنّی کی طرف سے بہت
تاکید کردینا وہ لڑکی اہل ہی تمھارے کہنے کو مان لیگی مین اُس سے خود کہتا مگر وہ میری
زیادہ منہ چڑھی ہی اور مجکو اُس سے محبت بھی زیادہ ہی اگر مین منع کرونگا تو وہ ضد کریگی مین
مجبور ہونگا مجھسے اُسکے دل کا کڑھنا نہ دیکھا جائیگا اُسوقت سواے اجازت دینے کے کچھ
چارہ نہوگا اسمین قباحت ہی تمھارے منع کرنے مین یہ امر ہی کہ بہ نسبت میرے تمسے زیادہ
خوف کرتی ہی تمھارے سامنے ضد نکریگی تمھارا کہنا مان لیگی جب وہ مجھسے کہے گی تو مین اُسوقت
جیسا مناسب ہوگا جواب دیدونگا اور ٹال دونگا مہینے پندرہ دن کے واسطے ٹل جائیگا اسی

عرصے مین یا فیصلہ ہوجائیگا یا مقابلہ ہوکر یک سو ہوجائیگا مجکو یقین ہی کہ نوبت جنگ و جدال
کی ضرور آئیگی کیونکہ وہ سرور جنی کے سمجھانے سے نہ مانیگا اُسکو غرور ہوگیا ہی خدا کی
بزرگ است کوئی اندیشہ کا مقام نہین ہی ملکہ سحاب پری سنکر ششدر ہوگئی مارے
رنج و غصے کے چہرہ مثل آفتاب کے سرخ ہوگیا اور دونون ابرو مثل کھنچے سر تیر کے ہوگئے
اُسی حالت غیظ مین ملکہ نے عرض کیا کہ آپکا یہ سالار دیو ہامان ہی جسنے ملکہ کو دیون مین پالا ہی
اُسنے یہ امر آپکو تحریر کیا اُسکو شرم نہ آئی کہ جو اپنی اولاد کے برابر اور اپنا ولینعمت ہو اُسکی نسبت ایسا گمان
بد کرے ہائے دنیا کا رنگ کیا ہوگیا ہی کہ جسکی مالکی سرکار سے پرورش ہو اُسکی اولاد کے
ساتھ خیال بد رکھے خدا اُسکی آنکھون کو اندھا کر دے کہ جن آنکھون سے میری بچی کو دیکھا
ہی اور حضرت سلیمان اُسکے اُن ہاتھون اور زبان کو قطع کرین کہ جس سے اُسنے ایسے
کلمے تحریر کیے اور اپنی زبان پر جاری کیے اُس موئے کو مین جیتے جی گہری گور مین دفن
کردون اور اپنی بچی کی ایڑی چوٹی پر سے صدقہ اُتار کر بیچ چوراہے پر رکھون جہان
میری بچی کا پسینہ گرے وہان اُسکا لہو بہاؤن اگر وہ موا درگور میرے سامنے ایسی تقریر
بیہودہ کرتا تو مین اُسیوقت اُسکے تمام جسم کو قیمہ قیمہ کرکے زاغ و زغن کو دیتی اور
ذرا بھی رحم نہ کرتی یہ بڑے اندھیر کا مقام ہی کہ کہان یہ گل رعنا کہان وہ موا دیو
کہان گل کہان خار مین خیال کرتی ہون کہ اُسکی قضا آئی ہی آپنے اُس بدسیرت کو
منہ چڑھا کر یہ جرأت دی ہی ورنہ اُسکی کیا مجال تھی کہ جو ایسی باتین کرتا خدا کبھی ذلیل
کو مرتبۂ عالی نہ دے مگر اُسکے باپ دادا ہمیشہ اُس ملعون کے سنتے ہین کہ خیرخواہ رہے مین
نہین معلوم اس کمبخت بدنصیب کو کیا ہوگیا ہی مین بڑی حیران ہون کہ آپنے تامل کیون
فرمایا اُسکو سر دربار کیون قتل نہ کیا جس وقت اُسنے یہ تقریر کی تھی اُسیوقت اہل
دربار سے اسکو گرفتار کراکر خوب ذلیل کیا ہوتا بعد اُسکے اُسکو دار پر کھینچکر تیرباران
فرمایا ہوتا کیا کوئی اُسوقت دربار مین خیرخواہ نہ تھا کیا سب نمکحرام ہوگئے اور سب اُسکے
شریک ہوگئے مجکو بڑا تعجب ہی کہ جس دربار مین اسقدر جری اور بہادر پہلوان اور غیرت دار
ہون اُنکے روبرو ایک سفلہ کم حقیقت ایسی گفتگو کرے اور سب خاموش رہین نہ اندین
اِن سب کو کیا ہوگیا ہے کیون خاموشی اختیار کی ہے اسمین کوئی بات ضرور پائی جاتی ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ ملکہ اسقدر غیظ و غضب نکرو مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ وہ خود نہین آیا
صرف ایک عرضی اپنے ایک ملازم کے ہاتھ بھیجی تھی جسکو مین نے پھاڑ ڈالا اور پیام بر
کو ذلیل کرکے نکال دیا مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ میری حیات تک تو کوئی ملکہ مضراب کو
ٹیڑھی نگاہ سے نہین دیکھ سکتا ہی دیو ہامان کی کیا اصل و حقیقت ہی فرشتہ فلک
بھی تو مجال نہین ہی یہ کیا چیز ہی اگر مرضی خدا ہے اور اُسکی مشیت کے خلاف ہی تو مین مجبور
ہون میرا کیا زور ہی جہانتک ممکن ہوگا اس امر کو نہونے دونگا اپنی جان تک نہ عزیز
کرونگا بعد میرے خدا کو اختیار ہی تم بالکل اطمینان رکھو پریشان نہو غصے کو جانے دو اب
لڑکی کو بلا کر سمجھا دو مگر اُس سے نہ کہنا دوسری طرح سے منع کرنا ورنہ اُسکو رنج ہوگا
کہین ایسا نہو کہ اُسکی طبیعت بسبب رنج و غم کے ناساز ہوجائے اُسوقت میرے

ہوش وحواس جاتے رہینگے پھر کچھ نہ ہوسکیگا یہ فہمایش کرکے اخضر پریزاد تو اپنی خوابگاہ
کو تشریف لیگئے اور جاکر آرام کیا پہرہ چوکی مقرر ہوگیا حسب معمول قدیم کے مگر
ادھر ملکہ سحاب پری نے بذریعہ اپنی خواص کے ملکہ مضراب پری اپنی دختر
نیک اختر کو طلب فرمایا وہ خواص پاس مضراب پری کے گئی سلام کرکے عرض
کیا کہ حضور کو بڑی ملکہ عالم نے یاد فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیچلیے اور فرمایا ہی کہ مجکو
نہایت ضروری بات کہنا ہی تم اسیوقت میرے پاس آؤ مضراب پری نے جواب
دیا کہ تم میری طرف سے عرض کرنا اور تسلیم بجالانا اور کہنا کہ مین بموجب ارشاد حاضر
ہوتی ہون گو کہ میری طبیعت اسوقت کچھ ناساز ہی مگر مین ضرور حاضر ہونگی وہ خواص یہ پیام سنکر
چلی گئی اور جاکر جو کچھ کہ مضراب پری نے عرض کیا تھا بیان کردیا ملکہ یہ سنکر
خاموش ہورہی ادھر مضراب پری نے خیال کیا کہ کیا ایسی ضرورت ہے جو
امان جان نے اسوقت بلایا ہے اور تاکید کے ساتھ یہ خیال کرکے اسیوقت مع اپنی
ہمراہیون کے خدمت مین ملکہ سحاب پری کے روانہ ہوئی اور قریب مکان کے
پہونچکر دیکھا کہ ملکہ مسند پر تشریف فرما ہین مگر اُنکے چہرے سے ظاہر تھا کہ بہت متردد
و متفکر ہین بار بار نظر اُٹھا اُٹھا کر ادھر اُدھر دیکھتی ہین اور اپنی خواصون سے فرماتی
ہین کہ ابھی تک مضراب پری نہین آئی کہ اتنے مین ملکہ مضراب پری نے
جھک کر آداب و تسلیمات عرض کیا سحاب پری نے جو اپنی بیٹی کو دیکھا ایکبارگی
بیتاب ہوکر مسند سے اُٹھ کھڑی ہوئی اس عرصے مین مضراب پری بھی قریب
پہونچ گئی ملکہ نے اُسکو سینے سے لگایا اور عارض و پیشانی پر بوسے دیے اور بہت
مہربانی و شفقت سے اپنے برابر مسند پر بٹھایا ملکہ تسلیم بجالا کر مودب قاعدے
سے بیٹھ گئی بعدہٗ اُسکی ہمراہین و خواصین قواعد شاہی بجالا کر اپنے اپنے قرینے سے
مودب ہوکر بیٹھ گئین ملکہ سحاب پری نے اپنی دختر مضراب پری سے کہا کہ
بیٹیا مین نے تمکو اسوقت اسواسطے بلایا ہے کہ چند باتین مجکو ضروری کہنا ہین وہ یہ ہین
کہ بیٹیا آج سے تم اپنے باغ کی گلگشت کو نجانا پندرہ بیس دن تک یہین محل مین ہو
اور یہین سیر کرو اور اپنی خواصون کے ساتھ دل بہلاؤ اور پریزادون کا ناچ و رنگ
دیکھو بعد ان دنون کے پھر باغ مین سیر و تماشے کو جایا کرنا کیونکہ ابھی ظل اللہ نے مجھسے
آکر بیان کیا ہے کہ سر فرحتی نے کہا ہی کہ ملکہ مضراب پری کے آجکل بہت دن
برے ہین لہذا اُنکو منع فرما دیجیے کہ وہ باغ کی سیر کو نجائین کیونکہ اگر جائین گی تو سخت
زحمت مین گرفتار ہوجائینگی کہ جسکے باعث سے آپ لوگون کو رنج ہوگا اور باعث
آپکی تکلیف کا ہوگا یہ واقعہ شہنشاہ نے مجھسے بیان کیا اور فرمایا ہی کہ مضراب پری کو
بتاکید منع کردو کیونکہ اگر اُسکو کچھ ہوجائیگا تو میری زندگی ہونا غیر ممکن ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اے
بیٹیا تم ہم لوگون پر رحم کرو اور کہنا مانو کہ ایک مہینہ بھر تک باغ کی سیر کو ترک کرو مضراب
پری نے یہ سنکر جواب دیا کہ امان جان صاحبہ آپ یہ کیا فرماتی ہین اور مین آپکی لونڈی
ہون اور شہنشاہ کی خادمہ اگر آپکی اور جناب والد صاحب کی یہ مرضی ہی تو مین اب تمام

عمر سیر کو نجاؤنگی اگر حکم ہو تو مین تمام عمر ایک گوشہ مین بیٹھکر زندگی بسر کرون اگر حکم ہو تو صحن مین بھی نہ نکلون مجکو آپ صاحبون کی عدول حکمی منظور نہین ہی جسمین آپ سب صاحبون کی خوشی ہو وہ مجکو گوارہ ہی مین یہ نہین چاہتی ہون کہ میرے باعث سے خدانخواستہ کچھ ظل اللہ و حضور کو صدمہ پہونچے مین نے تو آجتک اپنے امکان بھر آپ لوگون کی عدول حکمی و نافرمانی نہین کی پابند حکم عالی رہی اب جیسا ارشاد ہو وہ بجالاؤن ملکہ سحاب پری نے اُسکو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ سعادتمند لڑکے اور لڑکیان اَیسی ہی ہوتے ہین خدا تجکو سلامت رکھے اور تیرے باپ کی زندگی مین تیرے فرض سے ادا ہون یہ کہکر فرمایا کہ اب جاؤ کیونکہ رات بہت آگئی ہی ایسا نہو کہ خدانخواستہ طبیعت ناساز ہو جائے مضراب پری نے جواب دیا کہ اماں جان میری تو یہ خواہش ہے کہ اگر حکم ہو تو مین آپکی خدمت مین حاضر رہون ملکہ نے فرمایا کہ بیٹا تجسے ہر طرح کی امید ہی بس ہماری یہی خوشی ہی کہ تم چند دن باغ کی سیر کو نجاؤ جب ہم تمکو حکم دینگے اُسوقت جانا یہ سنکر ملکہ اُٹھی اور تسلیم بجالاکر اپنی خوابگاہ کو گئی ادھر سحاب پری بھی اپنی خوابگاہ مین جاکر راحت پذیر ہوئی چونکہ اُس روز اخضر پریزاد نے سہ پہر کا دربار بھی نہین کیا تھا بدین وجہ کہ اُسکو اِسی بندوبست مین دن تمام ہو گیا تھا بعد دربار کے صحبت تخلیہ کی رہی بعدہٗ محل مین تشریف لایا سحاب پری سے وہ گفتگو کرنے لگا اسی گفت و شنود مین شام ہو گئی اور خوابگاہ مین تشریف لیگیا بعدہٗ سحاب پری نے ملکہ مضراب پری کو بلاکر منع کیا اسی حال مین قریب پہر رات گذری کہ سب بعد اسکے آرام پذیر ہوئے رفتہ رفتہ کہ بادشاہ مشرق تاج شعاعی اپنے سر پر رکھکر تخت زبرجدی پر جلوہ گر ہوا یعنے صبح ہوئی اخضر پریزاد بیدار ہوا نماز وغیرہ سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا ادھر کل سردار اور وزیر یعنے سرور جنی وغیرہ سب اپنے ضروری کامون سے فراغت کرکے قبل تشریف آوری بادشاہ دربار مین آچکے تھے اور اپنے اپنے مقامون پر متمکن تھے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ بھی تشریف لایا ہر ایک آداب شاہی بجالایا بادشاہ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا بعدہٗ جب سب دربار آراستہ ہو گیا تو جو کچھ حکم و احکام بابت ملک کے جاری کرنا تھے جاری فرمائے جو مقدمات کہ فیصل ہونے والے تھے فیصل کیئے جب کل بندوبست ملکی و مالی سے فراغت کرلی تو حکم فرمایا کہ آج دربار جلد برخاست ہو اُسوقت دربار برخاست ہونے لگا کل دربار برخاست ہو گیا مگر وہ لوگ جو کہ کل کے مشورے مین شریک تھے بادشاہ کے حکم سے ٹھہر گئے جب دربار برخاست ہو گیا اور تخلیہ ہو گیا تب بادشاہ نے سرور جنی سے دریافت فرمایا کہ صاف بیان کرو کہ اس نمک حرام بدخصلت نے کیا جواب دیا سرور جنی نے کل حالات از ابتدا تا انتہا بیان کی اور کہا کہ اُسکو بہت غرور ہو گیا ہی اور سبب کچھ نہین سمجھتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ بزور شمشیر اُس حور لقا سے عقد کرلونگا یا بادشاہی کو زیر کرونگا میرا تو ارادہ مقابلہ کرنے کا ہی مین اُسکو جواب دیکر آیا ہون کہ ہم بھی دیکھینگے کہ تم ہماری حیات مین بزور شمشیر کیونکر عقد کر سکتے ہو حضور والا وہ نہایت نالائق ہو گیا ہے

خیر خدا کو اختیار ہے آپ کچھ فکر نہ کرین کوئی مقام فکر کا نہین ہی خدا مالک ہے بادشاہ یہ سنکر
بہت برہم ہوئے اور فرمایا کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اُسکے پر نکلتے ہین اس سے صاف
معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی قضا آئی ہی جب تو اُسکے دل مین ایسے ایسے خیالات پیدا ہوئی ہین
یہان کون اُس سے دبتا ہی اگر اُسکا ارادہ جنگ کا ہی تو بسم اللہ کیا سبب دیر کا ہی
مین موجود ہون یہ فرماکر ارشاد کیا کہ اب آپ لوگون کی کیا راے ہے سرور جنی و
دیگر مشیرون نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ اُسکو لشکر کشی کرنے کے آنے دیجیے
کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہے کہ وہ کسی پر خود فوج کشی کرین جب وہ یہان آئیگا
تو دیکھا جائیگا یہان بھی ہر ایک اپنے وقت کا رستم و اسفندیار و بہمن ہی اور سور ہی اُسکی
کیا حقیقت ہی بہتر تو یہی ہی کہ شہنشاہ خاموش رہین کوئی وہ رویین تن نہین ہی کہ اکیلا مقابلہ
کریگا جبتک کہ اُسکے پاس سپاہ نہو لیگی کبھی وہ قصد نکریگا یہ ہوتا نہین ہی کہ حضور کے
لشکر کے دیو اُسکے شریک ہون کیونکہ ایک اُسنے نمکحرامی کی تو کیا سبکے سب نمک حرام
ہوگئے کیونکہ وہ اندرون شہر فساد نہ کرسکیگا یعنے بیرون شہر جاکر سپاہ جمع کرکے مقابلہ
کریگا اس عرصے مین حضور بھی اپنا بندوبست فرمالین تاکہ جب وہ برائے مقابلہ آئے فوراً
اُسکو یہان سے جواب ترکی دیا جائے اخضر پریزاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ تمھاری
کیا راے ہی اُسنے عرض کیا کہ یہ جوان سینے کہا بہت خوب کہا مگر میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا
کہ ابھی اُسکے پاس لشکر جمع نہین ہوا ہی ایسی حالت مین اُسکو قتل کرنا بہتر ہی کیونکہ آیندہ
یہ خوف ہی کہ جب اُسکے پاس لشکر جمع ہوجائیگا تو جنگ کو طول ہوگا پھر بڑی زحمت ہوگی بقول
بزرگون کے جیساکہ فرماگئے ہین کہ دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + اور جہان تک ممکن ہو
اُسکی قوت کو کم کرے اُسکو زور نہ پکڑنے دے اگر اُسکے پاس اسوقت لشکر نہین ہی
تو اُسکو کچھ قوت نہین ہی جب لشکر جمع ہوجائیگا تو اُسکو قوت ہوجائیگی دیکھیے جب تک
کہ درخت کا پودھا ہوتا ہی اُسکو ایک شخص اپنی قوت انسانی سے اُکھاڑ سکتا ہے جب
وہ درخت بزرگ ہوجاتا ہی تو اُسکے کاٹنے کے واسطے کیا کیا بندوبست کرنا ہوتے ہین
اور کس دقت سے وہ کٹتا ہی میرے نزدیک تو ایسے مین اُسکو سزا دینا بہت اچھا ہی
آیندہ حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے وزیر کی راے بہت پسند کی اور حکم دیا کہ کچھ لوگ
جاکر خبر تو لائین کہ وہ نمکحرام کس خیال مین ہے سرور جنی نے اُسیوقت باہر آکے کچھ دیو
واسطے خبر کے روانہ کیے اور خود پھر کر اخضر پریزاد کی خدمت مین آیا یہان وزیر تو
اس انتظار مین تھا کہ کچھ خبر آئے تو اُسکو سنکر انتظام کیا جاوے اور بندوبست ہو مگر اب
کچھ حال دیو ہامان کا ملاحظہ فرمایئے کہ جو خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اُسنے یہ بندوبست
کیا کہ اُسیوقت اپنا کل مال و اسباب و ملازم خیرخواہ کو اپنے ہمراہ لیکر فوراً شہر سے باہر
چلا گیا اُدھر وہ لوگ جو کہ قبل سے یعنے رات کو اُسکے باغی ہونے کی خبر سنکر اور مرتد ہوکر شہر سے
نکل گئے تھے اور اُسکے منتظر تھے اُسکو آتے دیکھکر اُس سے باہم ملے اور جو دیو کہ رات
کو نہ آسکے تھے وہ قبل نکلنے آفتاب کے شہر کے باہر چلے گئے جو دیو کہ لشکر اخضر پریزاد کے
قریب تیس ہزار کے مرتد ہوگئے تھے وہ بھی مع سامان کے اُسکے شریک ہوگئے اب

شہر مین سوائے دیوان مسلم کے کوئی دیو کافر ظاہر و باطن مین معلوم نہین ہوتا اب اسکے پاس قریب اسّی نوے ہزار دیو کے کہ جسمین باشندگان شہر اور لشکری بھی تھے سب جمع ہوگئے مگر وہ شہر اسقدر آباد اور وسیع تھا باوجودیکہ کچھ کم ہوگیا تھا اور باشندگان شہر بھی کسیقدر چلے گئے تھے مگر کچھ بھی معلوم نہوتا تھا اسیطرح شہر مین گہما گہمی تھی یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہان سے کون چلا گیا اور کون نکلگیا اور نہ لشکر مین ثابت ہوتا تھا کہ لشکر کچھ کم ہوگیا ہی کیونکہ اگر لاکھ مین سے تیس ہزار نکل گئے تو کیا نقصان ہوگیا واقعی یہ حالت شہر کی تھی مگر دیو ہامان اُن دیوون کو لیکر شہر سے اور کوئی بیس بائیس کوس پر جاکے خیمہ زن ہوا اور اپنے لشکر کو اُترنے کا حکم دیا خیمہ وغیرہ برپا ہونے لشکر اُترا سب اپنے اپنے مقام پر بندوبست کرنے لگے اسنے جو فوج کے لوگونکو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ صرف اسّی نوے ہزار دیو میرے شریک ہوئے ہین جنمین بہت سے باشندے اور کچھ لشکری ہین یہ دیکھکر اسکو ایک قسم کا رنج ہوا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ مین تو یہ خیال کرتا تھا کہ کل لشکر میرا شریک ہوگا اور کل شہر ابلیس پرست ہوگا صرف بادشاہ مع اپنے ناموس و ستر درجنی اور چند مشیران سلطنت کے باقی رہینگے اُنکا گرفتار کرلینا کیا مشکل ہی یہان اُسکے خلاف ہوا آدھے بھی شریک ہونے کل تو درکنار بھلا کیونکر اسّی نوے ہزار نو لاکھ کا مقابلہ کرسکتے ہین کہ جنمین باشندے بھی ہون یہ تو بڑا غضب ہوا خیر کیا مین اپنے قصد سے باز بھی آتا ہون یہ کہکر اپنے خیمے مین گیا اور چند دیوون کو بلاکر چند نامے تحریر کیے کہ جنکا یہ مضمون تھا کہ مین نے ملازمت بادشاہ کی ترک کی اور ابلیس پرستی اختیار کی اور واسطے مذہب ابلیس پرستی کے مقابلہ ہوگا جسکو میری شرکت منظور ہو اور مذہب ابلیس پرستی کا رواج دینا ہو وہ آکر میری مدد کرے ورنہ اُسکو اختیار ہی مین تو جو ارادہ کرچکا یہ نامے لکھکر ان دیوون کے ہاتھ اور ملکون اور قصبون و جزیرون مین روانہ کیے تاکید کرکے کہدیا کہ بہت جلد جواب لاؤ وہانکے حاکمون کو یہ نامے دینا جو کچھ وہ جواب دین فوراً لیکر آنا دیر نہ لگانا اُنکو روانہ کرکے یہ منتظر جواب نامونکا بیٹھا کہ جواب آلین تو پھر جنگ کا بندوبست کیا جائے اتنے دن اور وہ چین کرلین اسکو تو یہان چھوڑیے اب کچھ حال اُن دیوون کا سنیے جو کہ اسکی خبر کو اُسکے مقام پر بادشاہ کی طرف سے آئے تھے وہ جو وہان پہونچے تو اُسکے مکان کو بالکل خالی پایا اُسکو نہ دیکھا ہمسایہ والون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بہت تڑکے مع اپنے اہل و عیال کے اور کل مال و متاع و ملازم و خیرخواہ سب کے چلا گیا یہ سنکر وہان سے واپس آئے ہر گلی کوچے مین یہ سنا کہ دیو آپس مین گفتگو کررہے ہین کہ دیو ہامان نے بڑا کیا جو بادشاہ سے باغی ہوکر مقابلہ پر کمر باندھی یہ تو دیکھو کہ رات کو منادی کرائی کہ جسکو ابلیس پرستی اختیار کرنا ہو وہ میرے پاس آئے بھائی ہم نے سنا ہی چند دیوون سے کہ وہ کہتے ہین کہ اُسنے منادی کرائی ہی قریب تیس ہزار دیو لشکر سے نکل کر مرتد ہوگئے اور اُسکے شریک ہوئے اور بہت سے دیو باشندگان شہر سے بھی مرتد ہوگئے ہین آج صبح کو وہ سبکے سب بیرون شہر گئے اور دیو ہامان بھی چلا گیا شہر

باہر بیس یا بائیس کوس کے فاصلے پر خیمے زن ہوا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ بادشاہ
سے مقابلہ کرے یہ مین نے اُن دیوون سے سنا ہی مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ ہمارے فساد
کیا ہی پھر بادشاہ کا وہ کیا بنا سکتا ہی وہ وہی ہے بادشاہ بادشاہ ہی ہے زمین و آسمان
کا فرق ہی یہ دیو جو کہ خبر کو گئے تھے یہ سنکر فوراً بیرون شہر گئے اور سب حال اُس بد خصلت
کا دریافت کر گئے واپس آئے اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ اُسنے چند نامے تحریر کیے
ہین اور اُنکے جوابون کا منتظر ہی بعد جواب آنے کے مقابلہ کریگا در دولت پر آکر بذریعہ
چوبدار کے خبر کرائی کہ حضور وہ دیو جو کہ خبر کو دیوہابان کی گئے تھے در دولت پر
حاضر ہین یہان بادشاہ سرور جنی سے بار بار دریافت کر رہے تھے کہ ابھی تک
وہ دیو نہین آئے کیا سبب دیر کا ہوا کہ اتنے مین چوبدار نے عرض کیا کہ وہ دیو حاضر ہین سرور جنی
نے کہا کہ اندر بھیجدو وہ گیا اُنکو اندر روانہ کیا وہ موافق اپنے طریقے کے تسلیم بجا لائے
سرور جنی نے دریافت کیا کہ کیا خبر لائے اُنھون نے اپنا جانا اُسکے مقام پر اور اُسکو
وہان نہ پانا اور اہل محلہ سے دریافت کرنا اور دیوون کا کہنا کہ وہ آج صبح کو مع اپنے
کل سامان کے چلے گئے اور اپنا واپس آنا اور راہ مین وہ خبر سننا بعد اسکے بیرون
شہر جانا اور کل حال دریافت کرنا بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ قریب اسّی نوے
ہزار کے اُسکے پاس دیو جمع ہین اور اُسنے نامے بھی جابجا تحریر کیے ہین جب یہ بیان
کر چکے تو بادشاہ نے انکو خلعت دیکر رخصت کیا اور اب اُن لوگون سے فرمایا جو
کہ یہ کہتے تھے کہ ممکن نہین کہ آپکا لشکر اُسکا شریک ہو فرمایا کہ سنا آپنے کہ یہ دیو کیا خبر
لائے کہ لشکر شریک ہو گیا آپ لوگون کا گمان غلط تھا اُنھون نے دست بستہ عرض
کیا کہ چند بدمعاش جو کہ مثل اُسکے تھے وہ شریک ہو گئے ہونگے یہان کیا خوف ہی
یہ سنکر بادشاہ سرور جنی کی طرف متوجہ ہوا اور فرمایا کہ آپنے سنا وہ نمکحرام مرتد
ہو گیا اور اپنے ہمراہ اورونکو بھی مرتد کیا بڑا غضب کیا اتبو اُسکا قتل واجب ہو گیا
یہ ہمکو یقین نہ تھا کہ وہ ابلیس پرستی اختیار کریگا اتبو اُس سے ہر طرح سے مقابلہ کرنا ضرور
ہی مگر یہ فرمائیے کہ اب کیا کیا جاے سرور جنی نے کہا کہ میرے نزدیک اتبو
یہ بہتر ہوگا کہ اُسکو خود لشکر کشی کر کے آنے دیجیے جیسے کہ پہلے ان صاحبون کی راے
تھی وہ اب میری بھی راے ہی کیونکہ اگر اب آپ اُس سے مقابلے کو کہیے گا وہ عذر
کریگا مین آپکو حتی المقدور سب نشیب و فراز سمجھاے دیتا ہون آیندہ آپ مالک و مختار ہین
گر وہ مہلت آپ سے ضرور مانگیگا اب جبتک کہ اُسکو لشکر کیطرف سے اطمینان نہین ہوگا
وہ مقابلہ نہین کریگا ایسی حالتمین آپکو مہلت دینا ہوگی کیونکہ اہل اسلام کا دستور ہی کہ جب
کوئی مہلت طلب کرے اُسکو مہلت دیتے ہین دوسرے یہ خدشہ بھی جاتا رہا کہ وہ شہر مین نہین ہے
اگر وہ شہر مین ہوتا تو اُسوقت یہ خیال نہ کیا جاتا کہ وہ خود قصد جنگ کرے تو مقابلہ کیا جاے
اور یہ انتظار نہوتا اب اسکا ڈر نہین ہی کیونکہ وہ شہر سے نکلکر چلا گیا ہی اب جب وہ خود مقابلے
کو آئیگا اُسوقت اُس سے مقابلہ کیا جائیگا اب کچھ پیش قدمی کرنیکی حاجت نہین ہی بادشاہ نے کہا بہت
اچھا جو آپ لوگونکی راے وہ میری راے ہی مگر اب یہ مناسب ہی کہ مین اپنا بندوبست کرون اور واسطے

مقابلہ کے آمادہ رہون کہ جسوقت وہ آئے مین اُسوقت شہر سے نکلکر مقابلہ کرون دیر نہو دوسرے
یہ امر ضروری ہی کہ کسیکو سالار لشکر کرنا ضرور ہی اگر آپ لوگونکی راے ہو تو سومان دیو حاکم
جزیرہ فرعونیہ کو اگر سپہ سالار کرون کیونکہ وہ دیو ہامان سے زبردست ہی ضرور وہ
میرے لشکر کی سپہ سالاری منظور کریگا سرور جنی نے کہا کہ جی ہان یہ راے آپکی
بہت درست ہی کیونکہ اُس سے اور دیو ہامان سے ایک قسم کی پرخاش ہی بادشاہ نے فرمایا کہ
پھر اسوقت ایک نامہ اُسکو تحریر کیجیے کہ وہ نامے دیکھکر فوراً چلا آئے سرور جنی نے خود
اُسیوقت ایک نامہ اُسکو از جانب بادشاہ تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ ای دیو سومان
تمکو معلوم ہو کہ دیو ہامان ہمارے سپہ سالار نے ہماری ملازمت ترک کرکے ہمسے پرخاش
پر کمر باندھی ہی اور دین ابلیس پرستی اختیار کیا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ بفور دیکھنے نامے کے
ہمارے پاس چلے آؤ ہمکو تمسے کچھ ضرورت ہی نامے پر بادشاہ کی مہر کرکے ایک دیو کو بلاکر وہ
نامہ دیا اور کہا کہ یہ نامہ جزیرہ فرعونیہ مین پاس دیو سومان کے لیجا اور اسکا جواب لے آوہ
دیو نامہ لیکر اُسیوقت جزیرہ فرعونیہ کو روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے دربار برخاست فرمایا اور
داخل محل ہوئے اُدھر وہ دیو نامہ لیکر بہت جلد جزیرہ فرعونیہ مین پہونچا اور دریافت کرکے
دیو سومان کی بارگاہ مین گیا کیونکہ وہ وہانکا حاکم ہی جب اُسکی بارگاہ مین گیا دیکھا کہ
دیو سومان مع اپنے رفیقون کے بیٹھا ہی ایک مختصر سا دربار آراستہ ہی اس دیو نے
جھککر سلام کیا دیو سومان نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے جواب دیا کہ آپنے
مجکو نہین پہچانا مین بادشاہ اخضر پریزاد کا نامہ لایا ہون اُنھون نے آپکو طلب فرمایا ہی
دیو سومان یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور دوڑ کر نامہ ہاتھ مین لیا لفافہ پر بوسہ دیا نامہ
کو سر پر رکھا اپنے مقام پر آکر بیٹھا لفافہ کو چاک کیا اور نامہ کھولکر پڑھا جہان بادشاہ کا نام
تھا آنکھون سے لگایا اور پڑھا جب نامہ پڑھ چکا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور فرط خوشی سے چہرہ
سرخ ہو گیا اور کہنے لگا کہ زہے نصیب میرے کہ مجکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ کب مجکو امید تھی
یہ کہکر اپنے رفیقون سے حکم دیا کہ سب اسیوقت سے سامان سفر طیار کرین مین کل
ضرور خدمت شہنشاہ مین جاؤنگا اور جسقدر کہ میرے جزیرے مین باشندے ہون اُنسے
کہدو کہ سب سامان کرین مین اُنکو بھی ہمراہ لیجاؤنگا جو دیو کہ نامہ لیکر آیا تھا کہا کہ تم جاؤ اور
بادشاہ سے عرض کرنا کہ مین حاضر ہوتا ہون میری یہ تقدیر کب تھی کہ مجکو آپ ایسا شہنشاہ طلب
فرمائے اور اُسکو انعام دیکر رخصت کیا اور بہت عذر کہلا بھیجا بعد جانے اُس دیو کے اپنے رفیقون سے کہا
کہ اس دیو ہامان کو کیا ہو گیا کہ ایسے بادشاہ کی رفاقت ترک کی اور نمکحرامی پر کمر باندھی اُسکی کیا حقیقت
ہی ایک ضرب شمشیر مین اُسکا کام تمام کردونگا وہ سمجھا کیا ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست ہونے لگا
دیو سومان یہ کہکر خود بھی بندوبست کرنے لگا جب تمام سامان اُس رات دنمین درست ہو گیا صبحکو اپنے
بھانجے کو وہانکا حاکم کرکے مع بارہ ہزار دیونکے طرف بادشاہ کے کوچ کیا اور بہت جلد راہ طی کرکے داخل
شہر ہوا کیونکہ جزیرہ فرعونیہ وہان سے ایک روز کی راہ پر تھا اُسنے اُسکو ایک پہر مین طی کیا ادھر وہ دیو جو کہ
نامہ لیکے گیا تھا گو کہ اسی دن رخصت ہو کر چلا تھا مگر راہ مین ایک مقام پر ٹھہر گیا تھا رات وہان بسر
کی صبحکو چلا دو پہر کو یہان کو پہونچا چونکہ دربار برخاست ہو چکا تھا اس سبب اُسوقت دربار مین نہین گیا

یہان تیسرے پہر کو جب پھر دربار آراستہ ہوا اور بادشاہ اخضر برزاد تخت پر جلوہ گر ہوا جب دربار درست ہو چکا بادشاہ نے سرورجنی سے فرمایا کہ ابھی تک وہ دیو نہین آیا جو کہ نامہ لیکر دیوسومان کے پاس جزیرۂ فرعونیہ کو گیا تھا سرورجنی نے عرض کیا کہ حضور جزیرہ فرعونیہ یہان سے ایک روز کی راہ ہی پرسون وہ گیا کل پہونچا ہوگا یقین ہی کہ آج جواب لیکر آتا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ دیو آیا آداب بجا لایا اور عرض کی کہ نامہ دیوسومان کو دے آیا ہون یقین ہی کہ وہ بھی آتے ہونگے اور جو کہ دیوسومان نے عرض کیا تھا بیان کیا اور اسکی خوشی کی کیفیت بیان کی کہا کہ اُسنے اُسیوقت سے سامان سفر کا درست کیا تھا یقین ہی آج صبحکو روانہ ہوا ہوگا شام کو داخل دربار ہوگا بادشاہ یہ سنکے خاموش ہوا اور اُسکو انعام دیکر رخصت کیا بعد جانے اُس دیو کے بادشاہ نے فرمایا کہ دیوسومان بہت لایق دیو معلوم ہوتا ہی دیکھیے کب آتا ہی یہ تقریر تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کی کہ حضور دیو سومان آیا ہی دربارگاہ پر حاضر ہی بادشاہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اور دیوسومان کو لیکر اندر گیا اُسنے حضور مین پہونچکر آداب و تسلیمات بجا لایا بادشاہ نے اشارہ کیا وہ ایک دنگل پر سامنے بادشاہ کے سلام کرکے بیٹھ گیا بعدہٗ عرض کیا کہ حضور نے اس خانہ زاد کو کیون یاد فرمایا ہی زہے نصیب میری مجھ ایسے نالایق کو بادشاہ نے طلب فرمایا کیا حکم ہوتا ہی جو حکم والا ہو غلام بجا لائے بادشاہ نے فرمایا کہ مین نے تمکو اسواسطے طلب کیا ہی کہ مین اپنے لشکر کا تمکو سپہ سالار کرونگا اور ہامان کے باغی ہونیکا حال بیان کیا اور فرمایا کہ آج سے تم میرے لشکر کے سپہ سالار رہو اور جاکر دیو ہامان سے مقابلہ کروا سومان نے جب یہ تقریر بادشاہ کی سنی فوراً اُٹھ کھڑا ہوا سات مرتبہ گرد پھرا اور کہا حضور نے مجکو وہ عزت بخشی ہی اور میرا سر آسمان ہفتم پر پہونچا ہی کجا مین کجا لشکر شاہ کی سپہ سالاری جو کچھ مین فخر کرون وہ زیبا ہی خداوند کریم اس منصب جلیل کو بحسن وخوبی مجھسے ادا کرائے اور اب میرا دم اپنے عہدے کی سرداری پر نکلے اور مین روبرو اپنے آقا اور مالک کے سرخرو ہون خدا مجکو وہ دن نصیب نہ کرے کہ مین بھی مثل دیو ہامان کے نمکحرامی کرون اُسوقت مجکو خداوند تعالی زمین کا پیوند کردے یہ دعا کرکے بیٹھ گیا عرض کی جو حکم ہوگا وہ ہی بجا لاونگا بادشاہ نے فوراً خلعت سپہ سالاری کا مرحمت کیا وہ خلعت پہنکر قواعد شاہی بجا لایا اور دیو ہامان کے دنگل پر بیٹھ گیا بادشاہ نے اُسیوقت حکم لشکر مین بھیجدیا کہ آج سے ہمنے دیوسومان کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تم سبکو لازم ہی کہ اُسسے سرتابی نہ کرنا ورنہ عتاب شاہی تمپر نازل ہوگا جسوقت لشکر مین پہونچی اور منتشر ہوئی سبنے متفق ہوکر یہ کہا کہ یہ برا ہوا منجملہ اُسکے پچاس ہزار دیو جو کہ دیوسومان سے کسی قسم کی کد رکھتے تھے اور وجہ اُسکی یہ تھی کہ انکی سرحد اور دیوسومان کے جزیرے کی سرحد ایکسی ہی جگہ تھی بلکہ برابر ملی ہوئی تھی اور ہمیشہ جنگ وجدال رہتی تھی چونکہ وہ زبردست تھا ان سبکے جزیرے چھین لیے اور اپنا قبضہ کر لیا تھا اور جزیرہ فرعونیہ مین اپنا مقام صدر مقرر کیا تھا یہ دیو تباہ ہوکر یہان آکے اور اس لشکر مین نوکری کی جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ بادشاہ نے دیوسومان کو ہمارا افسر مقرر فرمایا ہی بہت ناگوار ہوا اسیوقت لشکر سے علیحدہ ہوئے اس خیال سے کہ یہ ہمارا دشمن ہی جب یہ حاکم ہوگا تو ہمپر زیادہ حکومت کریگا ایک زمانہ مین اسکے آبا و اجداد اور ہمارے بزرگ برابر تھے اور اپنے اپنے جزیرون کی حکومت کرتے تھے اب گردش فلکی سے وہ ہمپر فتحیاب ہوا اور ہمارے جزیرے اسکے قبضے مین آگئے جب یہ ہوگا کہ ہم اُسکی زیر حکومت مین رہینگے تو پھر دیو ہامان کے شریک کیون نہون ہمنے تو مذہب ابلیس پرستی اختیار کیا یہ خیال کرکے اُسیوقت

سب اسباب وغیرہ لشکر سے نکلکر طرف دیوہامان کے روانہ ہوئے یہ خبر بادشاہ کو ہرکاردن نی دیکہ قریب تیس ہزار دیوؤنکے لشکر سے سوائے اُن تیس ہزار کے جوکہ اُس روز شب کو اغوا کرنے سے دیوہامان کی لشکر سے نکل گئے تھے آج بھی یہ خبر سنکر کہ دیوہومان کو بادشاہ نے ہمارا افسر مقرر کیا ہی مرتد ہوگئے اور لشکر سے نکلکر دیوہامان کے پاس چلے گئے بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے سرور جنی نے فرمایا کہ خدای بانیرنگ است اگر سب لشکر میرا شریک آسکا ہو تو بھی نہین اپنی قصد سے باز نہ آؤنگا اب میری یہ رای ہی کہ کچھ لشکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا جای کہین ایسا نہو کہ وہ مرتد نمکحرام اُس قلعہ کو خالی پاکر اسپر قبضہ کرلے پھر اُسوقت ہمکو زحمت ہو کیونکہ شاید اُسکو یہ خیال ہو کہ جب مین بادشاہ سے شکست کھا کر بھاگونگا تو اُس قلعہ مین جا کر امان لونگا اور قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرونگا اس سبب سے اُس قلعہ کا بند وبست کرنا مقدم ہی سرور جنی نے عرض کیا کہ یہ راے تو آپکی بہت درست ہی لہذا اگر حکم ہو تو مین آج ہی کچھ فوج روانہ کرون کہ وہ جا کر حاکم قلعہ کی وقت پر مدد کرے جسوقت کہ کوئی اُس قلعہ کے فتح کرنیکا قصد کری بعد ازان بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو اس امر کا بھی خیال ہی کہ جب فوج اسطرف کو روانہ کیجا ئیگی تو یہانکی جمعیت مین کمی ہوجائیگی اُسوقت دقت ہوگی سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور کی پاس فوج بہت ہی وہان قلعہ پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب روانہ فرمائیے باقی یہان رہنے دیجیے کیونکہ اب بھی حضور کے پاس قریب آٹھ نو لاکھ کے لشکر ہی اگر اسمین سے ڈیڑھ لاکھ نکل بھی جائینگے تو کیا معلوم ہوگا بادشاہ نی فرمایا کہ جو آپکی رای مین آئے ویسا انتظام کیجیے یہ کہکر سکوت کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اور اُٹھ کھڑا ہوا شہر وات دربار برخاست کرنیکے دیوہومان سے فرمایا کہ جو عمارت دیوہامان کی ہی وہ ہمنے تمکو بخشی تم آج سے اسمین رہنا اختیار کرو وہ تسلیم بجالا کے دربار سے باہر آیا اور بیرون شہر آکر اپنے ہمراہیون کو لیکر داخل شہر ہوا اور دیوہامان کی عمارت مین آکر مقیم ہوا اور اپنی فوج کو بھی شامل لشکر شاہی کیا اور آنکنے کل حال بیان کیا وہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے کہ یہ انکو لیکر لشکر شاہی مین آیا اُدھر بعد برخاست ہونے دربار کے سرور جنی بھی لشکر شاہی مین آئے اور لشکر کو واسطے قلعہ یاقوت نگار جانیکے حکم دے رہے تھے کہ اس عرصے مین دیوہومان بھی آیا مع بارہ ہزار دیوان جرار کے سرور جنی نے فرمایا کہ ای سپہ سالار تم اسوقت کہان آئے اور سب لشکر سے کہا کہ بھائیو یہ تمہارے سپہ سالار ہین اب تملوگ انکے ماتحت مقرر کیے گئے ہو دیوہومان نے سرور جنی سے کہا کہ ای وزیر اعظم میرے لشکر کو بھی جگہ عنایت فرمایئے سرور جنی نے وہی مقام جوکہ خالی ہوگیا تھا اور دیو مرتد ہوکر چلے گئے تھے اُسکے لشکر کے دیوؤنکو رہنے کیواسطے عنایت کیا وہ سبکے سب وہان مقیم ہوی بعدہ سرور جنی نی فرمایا کہ مین اب دونون ملکر لشکر کو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کردین اُسنے جواب دیا کہ بہت بہتر اسیوقت ڈیڑھ لاکھ دیو لشکر سے علیحدہ کرکے اور آنکا افسر دیو افلاک کو کرکے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ یہ حکم شاہی ہی کہ تم جا کر قلعہ یاقوت نگار مین قیام کرو اگر اُدھر کوئی لشکر آئے یا اسطرف کوئی برای مدد دیوہامان کے آئے تو اُسکو آنے نہ دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا اور جو کوئی قلعہ پر یورش کرے اُسکو قلعہ تک نہ آنے دینا وہین اُس سے مقابلہ کرنا یہ سب کام آپکی سپرد کیے گئے ہین اور یہی حکم حاکم قلعہ سے کہدینا وہ لشکر بموجب حکم سرور جنی کے قلعہ یاقوت نگار کیطرف کو کوچ کرکے چلا گیا سرور جنی دیوہومان بعد جانے لشکر کے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے انکو تو اب اس انتظار مین چھوڑئے کہ جب دیوہامان واسطے مقابلے کے آئیگا تو اُس سے مقابلہ کیا جائیگا بادشاہ کو بھی یہی انتظار ہی مگر اب کچھ حال اُس لشکر کا سنیے جوکہ

قلعہ یاقوت نگار کو گیا تھا وہ لشکر بعد دو روز کے قلعہ یاقوت نگار مین پہونچا جب حاکم قلعہ کو خبر پہونچی کہ کچھ لشکر
ادھر کو آتا ہی وہ متفکر ہوا اور ہرکارے واسطے خبر کے روانہ کیے کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور
کیون آتا ہی وہ ہرکارے فوراً قلعہ سے نکلکر لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ یہ لشکر بادشاہ اخضر پریزاد کی طرف سے آیا ہی جو کہ حاکم قلعہ ہی واسطے حفاظت قلعہ کے
آیا ہی دیو افلاک اسکا افسر ہے وہ ہرکارے یہ دریافت کر کے قلعہ مین آئے اور حاکم قلعہ یعنی مسرور پریزاد سے
کل کیفیت بیان کی وہ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور مع اپنی فوج کے جو کہ قریب اسی ہزار
کے تھی واسطے استقبال کے چلا آیا ادھر دیو افلاک بھی قریب قلعہ کے پہونچ گیا تھا کہ قلعہ کے
اندر سے علامت اور فوج کی معلوم ہوئی یہ صف باندھکر استادہ ہو گیا اور حکم دیا کہ جب تک
یہ دریافت نہووے کہ انکا کیا ارادہ ہی اور یہ کس قصد سے آتے ہین اسوقت تک کوئی آگے نہ بڑھے
یہ تو اس بندوبست مین تھا کہ فیروز پریزاد مع لشکر کے باہر آیا اور لشکر کو صف بستہ دیکھا اور ایک
دیو کو افلاک کے لشکر کیطرف روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ہمنے سنا تھا کہ ہمارے بادشاہ کے پاس
سے لشکر واسطے حفاظت کے آتا ہی ہم اُسکے استقبال کو آئے ہین لقصد جنگ نہین آئے ہین
مگر معلوم ہوا کہ یہ وہ لشکر نہین ہی لہذا آپ لوگ ہمکو مہلت دین کہ ہم سامان جنگ کر لین تو مقابلہ
کرین وہ دیو یہ پیغام سنکر اُدھر گیا اُدھر وہ ہرکارے جو کہ خبر کو آئے ہین اور دریافت کر گئے تھے کہ یہ
لشکر واسطے حفاظت قلعہ کے آتا ہی سامنے آئے اور کہا کہ حضور وہی لشکر ہی ہم خوب پہچانتے ہین
کیونکہ ہم قبل مین آچکے ہین مسرور پریزاد نے کہا کہ اچھا جواب پیغام بھی آنے دو یہ تو منتظر
جواب کے ہین اُدھر وہ دیو پاس حاکم و افسر لشکر کے گیا اور اُسنے حاکم کا پیام دیا اُسنے سنکر جواب دیا
کہ یہ وہی لشکر ہی فوج مخالف نہین ہی اُنسے کہنا کہ اطمینان رکھین مین اسی قصد سے ٹھہر رہا کہ
مین بھی دریافت کر لون کہ یہ لشکر قلعہ سے کیسا آتا ہی اب معلوم ہو گیا اُنسے کہو کہ وہ ٹھہرے رہین
مین آتا ہون وہ دیو لشکر سے پھر کر اپنے لشکر کو چلا اُدھر دیو افلاک نے حکم کیا کہ لشکر آگے
بڑھے یہ حکم پاتے ہی لشکر بڑھا اُدھر وہ دیو اپنے افسر کے پاس پہونچا اور حال بیان کیا مسرور
پریزاد پہلے ہی واقف ہو گیا تھا یہ سنکر اور زیادہ خوش ہوا کہ اتنے عرصہ مین لشکر بالکل قریب
آ گیا مسرور پریزاد فوراً اپنے لشکر سے آگے بڑھا اور دیو افلاک کو عقلیہ دریافت کیا کہ
یہی دیو افلاک ہی کیونکہ کل لشکر کے آگے تھا اور لباس فاخرہ سے آراستہ تھا اور طرہ سرداری
بھی خود پر آویزان تھا جو کہ اُنکے ملک کا نشان تھا بڑھکر سلام کیا دیو افلاک بھی قرینے سے
جان گیا کہ یہ مسرور پریزاد ہی کیونکہ یہ کل لشکر سے مقدم میرے استقبال کو آیا اور جو نشان
کہ میرے پاس ہی وہ بھی یہی رکھتا ہی اور بخندہ پیشانی آگے بڑھکر بغلگیر ہوا بعدہ ایک نے دوسرے کو
سلام کیا مزاج پرسی کی حال دریافت کیا جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ مسرور پریزاد اور یہ دیو افلاک
ہے پس مسرور پریزاد اسیوقت دیو افلاک کو لیکر داخل قلعہ ہوا جب اندرون قلعہ
پہونچا اور لشکر کو جا بجا عمدہ پر مقیم کر کے دیو افلاک کو لیکر دار الامارۃ مین آیا اُسکے رہنے
کے واسطے ایک مقام بہت اچھا مقرر کیا اور کہا کہ آپ بخوشی یہان رہیے کسی بات کی تکلیف نہوگی دیو
افلاک مع اپنے رفیقون کے اُسمین مقیم ہوا بعد تھوڑی دیر کے مسرور پریزاد نے
کہا کہ اے بھائی دیو افلاک تمھاری دعوت کل میرے یہان ہی دیو افلاک نے بعد بہت عذر

وانکار کے قبول کیا مسرور بریزاد تو سامان دعوت مین مشغول ہوا اب انکو انتظام دعوت مین چھوڑیے
اور کچہ کیفیت لشکر دیو ہامان کی سنیئے کہ یہ تو انتظار مین جواب نامون کے مقیم ہی کہ جواب آئین
تو مین لشکرکشی کرون کہ یکایک خبر پہونچی کہ کچہ لشکر شہر سے باہر آیا ہی اور اُسکا قصد ادھر کا ہی اُسنے
پوچھا کہ کیا بقصد جنگ آیا ہی دیوون نے کہا کہ قصد جناب سے تو نہین آیا ہی اُسنے حکم کیا کہ خبر لاؤ
ہرکارے گئے اور دریافت کرکے آئے عرض کیا کہ یہ لشکر بادشاہ سے باغی ہوکر آپکا شریک ہونے
آیا ہی اور مذہب اسلام بھی ترک کیا ہی دیو ہامان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اسیوقت چند
دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ جاکر سے آئے افسران فوج ہمراہ اُن دیوون کے بارگاہ
مین آئے اور فوج کو شامل لشکر کردیا جب وہ سامنے دیو ہامان کے پہونچے سبنے سلام کیا
بیٹھنے کو جگہ لی جب وہ سب بیٹھ چکے تو دیو ہامان سنے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیون بادشاہ سے
باغی ہوکر چلے آئے اُنھون نے جواب دیا کہ بادشاہ نے دیو ہامان کو کہ جو جزیرہ ھرغول کا
حاکم ہی اپنا سپہ سالار کیا ہی ہمکو یہ امر ناگوار ہوا کہ ہم اسکے زیر حکم ہون کیونکہ ہمارے اور اُسکے
ہمیشہ کی عداوت چلی آتی ہی اس سبب سے ہم سب آپکے شریک ہوئے اور آپکے پاس
چلے آئے دیو ہامان نے کہا کہ تم کسقدر ہو اُنھون نے جواب دیا کہ قریب بیس ہزار کے اب
جو اُسنے شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب لاکھ سوا لاکھ کے مجمع ہوگیا ہی اُسنے ان دیوون کو بھی
شریک لشکر کیا اور جواب نامونکا منتظر رہا آپ اون دونون کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ نامے
لیکر گئے ہر ایک دیو ایک ایک جانب کو گیا بعض بعض ملکون اور جزیرون کے حاکمون نے انکار کیا
اور پشت نامہ پر لکھدیا کہ ہم شرکت تمھاری نکرینگے دیدہ و دانستہ اپنے کو مبتلا بعذاب
نکرینگے اور نہ ہمسے یہ ہوگا کہ ہم راہ نیک کو ترک کرین اور کفر اختیار کرین یہ جواب وہ دیو لیکر
چلے آئے اور بہت سے ایسے تھے کہ جنھون نے پشت نامہ پر یہ لکھا کہ آپ ہمارے منتظر
رہین ہم مع فوج و لشکر کے حاضر ہوتے ہین آپ مستعد جنگ رہین وہ دیو جواب لیکر چلے ایک
دیو نامہ دارون سے نامہ لیکر جزیرہ میمون مین گیا تھا وہان کی حاکمہ ایک دیونی تھی
کہ جسکا نام زنگارہ تھا اُسکے ماتحت بھی اسی نوے ہزار دیو تھے جب اُسکو یہ نامہ پہونچا
اُسنے نامہ پڑھکر دل مین خیال کیا کہ اکثر تو نے قصد کیا کہ جاکر اخضر بریزاد سے مقابلہ
کرون مگر بسبب دیو ہامان کے جرأت نہین ہوتی تھی مگر اب خداوند ابلیس نے اتنا کردکھایا
کہ دیو ہامان کو بادشاہ سے باغی کردیا اب تو چلکر اُسکی شریک ہو اور آج تک تو نے کسیکے
ساتھ عقد بھی نہین کیا ہے تو اُسکے ساتھ تو عقد بھی کرلو کوئی ذلیل خاندان سے نہین
ہے تو بھی دیو عفریت کے خاندان سے ہے اسکی پوتی پروتی ہوتی ہے وہ سنکر تجکو بدل و
جان قبول کریگا یہ اپنے دل مین خیال کرکے اُسیوقت پشت نامہ پر لکھدیا کہ مین لشکر لیکر
آپکی خدمت آتی ہون اور اُس دیو کو نامہ دیکر رخصت کیا بعد جانے اُس دیو کے زنگارہ
نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم واسطے مدد دیو ہامان کے جائینگے کیونکہ اُس سے
اور اخضر بریزاد سے بابت مذہب ابلیس پرستی کے نوبت جنگ و جدل کے آئی ہے
اور مجکو ہمیشہ سے خاندان بریزادان سے عداوت ہی کیونکہ انکی وجہ سے ہمارے آبا جدا
و مثل دیو عفریت کے قتل ہوئے اور اُنکی نسل کو ترقی ہوتی گئی اور ہمارے نسل یا

وقوع ہوتی گئی جہانتک ممکن ہو اُنکو قتل کرین اُنکے دشمن کے شریک ہون اب اس سے
بڑھکر اور موقع نہ ملیگا اور نہ ایسا وقت ملیگا اسیوقت سے کل لشکر تیار ہو کر کل صبح کو موجود
رہے کل ہم ضرور کوچ کرینگے یہ حکم سنتے ہی تمام لشکر مین سامان سفر درست ہونے لگا خیمہ
نکالے گئے جسقدر باقی دن اور رات تھی تمام لشکر نے اپنا سامان سفر درست کر لیا اور صبح کو
سب مسلح اور مکمل ہو کر موجود ہوئے یہانتک کہ وہ عقربنیہ بھی صبح کو بیدار ہوئی اور اپنے
امور ضروری سے فراغت کر کے محل سے نکلے اور تخت پر سوار ہوئی تخت اسکا آٹھ
دیوان قوی ہیکل نے دوش پر لیا طرف پردۂ نجم قاف کے روانہ ہوئی عقب مین اسکی
سپاہ قریب اسی ہزار کے چلی یہان اسنے دس ہزار دیوؤن کو واسطے حفاظت کے چھوڑ دیا
اور اپنے بیٹا سبجے دیو ہیمون کو اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اسی روز کوچ کر کے روانہ ہوگئی دیکھئے
یہ اب کب پہنچتی ہے اُدھر وہ بادشاہ اور حاکم جزیرہ کہ جنھون نے مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا
وہ بھی اپنے اپنے ملکون اور جزیرون سے اپنی اپنی سپاہ بیحد وانتہا مع جمعیت بیکران لیکر اسکے
پیچھے بعد دیگرے روانہ ہوگئے اب حال اُن دیوؤنکا لکھا جاتا ہے کہ جو جواب نامہ لیکر واپس آئے
تھے پہلے وہ دیو آئے جو کہ جزیرون کی طرف گئے تھے اور جو کہ اسلام آباد گئے تھے واپس آگئے اور
دیو ہامان کو نامے آکر دیئے اور کہا کہ جزیرۂ نارجبل ونیرنگ وارژنگ کو اور وہان کے
حاکمون کو آپکے نامے دیئے اُنھون نے آپکی شرکت سے انکار کیا صاف جواب دیا ہم واپس
آئے یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ اچھا وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے بعد فتح جنگ
اخضر پریزاد کے اُن سب سے بھی سمجھ لونگا کہ اتنے مین اور دیو آئے اور کہا کہ ہم شہر مینو وگلگون
کو گئے تھے وہان کے بادشاہون گلرنگ پریزاد و سرخاب پریزاد کو دیئے نامے آپ کے انھون
نے بھی آپکی مدد سے انکار کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور پیچ و تاب کھانے لگا کہ پھر
دیو آئے اور کہنے لگے کہ ہم بحکم جزیرہ خرسیہ وپلنگیہ کو گئے تھے وہان کے حاکم دیو خرس صورت
و پلنگ صورت نے آپکی مدد کرنے کا اقرار کیا ہے یقین ہے کہ مع لشکر کے آوین دیو ہامان یہ
خبر سنکر بہت خوش ہوا اُن دیوؤنکو انعام کثیر دیا یہانتک کہ تمام نامہ دار دیو واپس آئے
اب جو آتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ دیو عقرب و دیو اژدر حاکمان شہر اژدریہ وعقربیہ و دیو نہنگ
اسی اسی ہزار کی جمعیت سے آپکی مدد کو آتے ہین ہم اُنکے پاس ہو آئے اور جواب لے آئے
بعد ان سبکے وہ دیو آیا جو کہ جزیرۂ میمون کو گیا تھا اُسنے بیان کیا کہ حضور مین جزیرہ میمون کو
گیا تھا وہان کی حاکمہ دیو کی زنگارہ کو حضور کا نامہ دیا اُسنے بھی مددکار اقرار کیا ہے
وہ بھی مع سپاہ کے آئیگی دیو ہامان یہ خبرین سنکر بہت خوش ہوتا تھا بعد ان خبرون
سننے کے دیو ہامان نے اپنے رفیقون سے کہا کہ یہ لوگ آلین تو مین نامہ جنگ لکھون اگر وہ
موافق میری مرضی کے کام کرین تو ضرور لڑکر تمام ملکون کو تاخت وتاراج کرون یہ کہکر
اپنے خیمہ مین چلا گیا وہ دن تمام ہوا رات بھر گذری صبحکو یہ خبر آئی کہ آج حاکم جزیرۂ خرسیہ
مع لشکر کے آتا ہے دیو ہامان نے سنکر چند دیو واسطے استقبال کے روانہ کیے وہ سب
گئے اور استقبال کر کے اُسکو لائے اور لشکر کو اُسکے اپنے لشکر مین شامل کیا ابھی وہ
اچھی طرح اُترنے نہین پائے تھے کہ خبر آئی حاکم جزیرۂ پلنگیہ بھی مع لشکر آتا ہے اُسکو بھی استقبال

کر کے دیو لائے اب متواتر لشکر آنے لگے یہانتک کہ جنھون نے اقرار شرکت کیا تھا وہ سب آئے
جب سب آ چکے تو خبر آئی کہ زنگارہ دیونی مع اپنے لشکر کے تشریف لاتی ہین دیو ہامان نے
چند دیو اسکے بھی استقبال کو روانہ کیے وہ سب اُسکو لیکر بارگاہ مین آئے اسکو بھی شریک لشکر
کیا اب اسقدر لشکر ہو گیا ہے کہ شمار نہین ہو سکتا ہے دیو ہامان نے جیسے ہی زنگارہ
دیونی کو دیکھا ایک محبت اُسکے دل مین پیدا ہو گئی ادھر دیونی بھی اسپر عاشق ہو گئی دیو ہامان
نے اسکو اپنے تخت کے برابر جگہ دی اور کرسی عنایت کی جب یہ سب بادشاہ اور حاکمان
جزیرہ آ چکے اُسوقت بحکم دیو ہامان شمار فوج جو کیا تو معلوم ہوا کہ اب لشکر قریب چھ لاکھ کے
دیوان خونخوار کا جمع ہو گیا ہے یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ اب تو کوئی آنیوالا نہین ہے اب
نامہ لکھنا اخضر پریزاد کو ضرور ہے اُسوقت ایک نامہ بدین مضمون تحریر کیا کہ ای اخضر پریزاد
تمکو معلوم ہو کہ مین نے قبل بھی تمکو تحریر کیا تھا کہ تم اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کر دو کیونکہ مین
اُسپر عاشق ہون مگر تمنے کچھ خیال نہ کیا اُسکے جواب مین میرا نامہ پھاڑ ڈالا اور نامہ بر کو ذلیل کیا لہذا
اب مین پھر تمکو تحریر کرتا ہون کہ اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کر دو اور دین ابلیس پرستی اختیار
کرو ورنہ مین ایکدم مین تمام بردہ قاف کو برباد کر دونگا اور پھر تمھارا کچھ عذر نہ سنونگا آیندہ
تمکو اختیار ہے میری اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو اور اپنی زندگی کو غنیمت خیال کرو ابھی تک
مین راہ پر ہون اور جب لشکر آویگا تو پھر نہ مانونگا زیادہ والسلام یہ لکھکر دیو پلنگ سے کہا جو
اُسکے لشکر مین بہت بڑا دیو تھا اور ملازم بھی اُسیکا تھا اُس سے کہا کہ تو یہ نامہ لیکر پاس اخضر
پریزاد کے جا اور اُسکا جواب لیکر واپس آ اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر اگر حکم ہو اور میرا داؤن بھی
پڑ جائے تو مین اخضر پریزاد کو عین دربار مین قتل کر دونگا دیو ہامان نے کہا کہ تجھکو اختیار
ہے مین منع نہین کرتا ہون دیو پلنگ وہ نامہ اور چند دیوؤنکو ہمراہ لیکر طرف اخضر پریزاد
کے روانہ ہوا ادھر بعد جانے دیو پلنگ کے دیو ہامان بھی اُٹھکر اپنے خیمہ مین گیا زنگارہ
دیونی بھی اُسکے ہمراہ گئی کیونکہ وہ عاشق ہو گئی تھی جب یہ دونون ایک خیمے مین یکجا ہوئے تو اسقدر
دیو ہامان بھی اُسپر فریفتہ ہو گیا تھا اب جو اُسکو اپنے خیمے مین پایا کہا کہ ای ملکہ آؤ بیٹھو زنگارہ
بھی اپنے جزیرے سے یہی قصد کر کے آئی تھی کہ چلکر دیو ہامان سے عقد کرونگی دوسرے
یہ بھی وجہ تھی کہ ابھی اُسکے خیمے وغیرہ بھی استادہ نہین ہوئے تھے کیونکہ یہ سبکے آئی تھی اسکے
خادم بارگاہ استادہ کر رہے تھے کہ یہان دربار برخاست ہو گیا یہ دیو ہامان کے خیمے
مین اُسکے ساتھ چلی گئی کیونکہ اُس سے محبت بھی ہو گئی تھی اب جو دیو ہامان نے کہا کہ
ملکہ آؤ بیٹھو یہ قحبہ بخندہ پیشانی بلا عذر و انکار جا کر برابر پہلو سے پہلو ملا کر دیو ہامان کے بیٹھ گئی
اور یہ شعر کسیکا زبان پر لائی شعر الٰہی کونسا دن ہووے سوئین آسکے پہلو مین ٭ یہی رہتی ہین
باتین رات کو دو پہر دن سے ٭ پھر اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ کسقدر میرے ملازم کاہل
اور سست ہین کہ ابھی تک میرے خیمے استادہ نہین کر چکے کہ مجھکو پرائے خیمے مین آنا پڑا
دیو ہامان نے کہا کہ ای ملکہ یہ خیمہ بھی تو تمھارا ہی ہے اور مین تو تمھارا غلام درغلام ہون
کس واسطے کہ تم میری مدد کو آئی ہو پھر اپنا پرایا کیسا شوق سے یہان بیٹھو جبتک کہ تمھارا خیمہ
وغیرہ بھی استادہ ہو جائیگا ورنہ اسی خیمے مین رات کو قیام کرنا کیونکہ یہان کوئی غیر نہین ہے

ظرف یہی تابعدار ہے کسی طرحکا حجاب نہ کیجیے ای ملکہ جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے تمھاری محبت نے میرے دل مین ایسا اثر کیا ہے کہ یہی جی چاہتا ہے کہ مین ہر وقت تمکو دیکھا کرون اور اپنی جان تمپر سے نثار کرون مین یہی خیال کرکے دربار سے اٹھا تھا اور دربار برخاست کیا تھا کہ مین اپنے خیمے مین جاکر ملکہ کو بلا دونگا مگر میری قسمت نے یاوری کی کہ تم خود چلی آئین اب از برائے خداوند ابلیس میری دو دو باتین سن لو اور میرے دل کی لگی اپنے وصل کے پانی سے بجھاؤ جب سے مین نے تمھارا روے زیبا دیکھا ہے دل میرا اسقدر بیتاب و بیقرار ہو گیا ہے کہ کسی طرح سے تحمل نہین ہے اور قرار نہین آتا ہے اسے ملکہ مین تمھاری وہ عزت کرونگا کہ تمام اہل قاف رشک کرینگے یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ کیا خوب واہ واہ آپ تو نیا رنگ لائے ہین خوب مزے مین آئے ہین کیا خوب باتین کہہ رہے ہین اب مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ اسی طرح سب پر عاشق ہوا کرتے ہین یہ نخرے مضراب پری سے کیجیگا کہ جسکے عشق مین آپ نے اُسکے باپ کی نوکری ترک کرکے مقابلہ پر کمر باندھی ہے یہ باتین وہی سُنیگی یہان ایسی غرض نہین ہی کہ جو آپکے یہ غمزے اُٹھائے اور اپنے پیچھے مفت کا جھگڑا لگائے اگر مجکو ذرا بھی یہ حال معلوم ہوتا کہ آپ یہ رنگ لائیگا اور یہ کلام سنائیگا تو مین کبھی آپکے خیمے مین نہ آتی وہین بارگاہ مین رہتی جب میرے خیمے وغیرہ برپا ہو جاتے تب اُنمین قیام کرتی اور اگر پہلے یہ معلوم ہوتا مین مدد کو بھی نہ آتی کیونکہ یہان اگر آپ میری آبرو کے خواہان ہوئے ہین مین نے آجتک ایسے کلام کسیکی زبانی نہین سنے بڑے بڑے بادشاہون نے میری خواہش کی مین نے منظور نکیا کیونکہ مجکو یہ امر منظور نہ تھا کہ مین کسیکو اپنا شوہر بناؤن اب کبھی آپ مجھسے ایسے کلام نہ کیجیگا ورنہ بہت پچھتائیگا ظاہر مین تو ایسے کلام کر رہی تھی مگر دلمین خوش تھی کہ جو تیرا خیال تھا وہی ہوا اور تو اسی قصد سے چلی تھی کہ وہان چلکر دیوہامان سے عقد کرونگی یہان آکر عاشق بھی ہو گئی تھی اور ولولہ محبت مین اسکے خیمے مین بھی آئی مگر شکر ہی خداوند ابلیس کا کہ خود خواہش ظاہر نکرنا پڑی اگر یہ نہوتا تو یقین تھا کہ خود اس امر کی درخوست کرنا ہوتی اور وہ دوسری پری پر عاشق تھا انکار کرتا تو مین اُسکے فراق مین جلتی اسکو کچھ پروا نہوتی کیا خوب بات ہوئی کہ وہ خود تجھپر عاشق ہو گیا معلوم ہوتا ہی کہ تو مضراب پری سے خوبصورت ہی ایسے ایسے خیال دل مین کر رہی تھی اور ظاہر مین وہ گفتگو تھی جب یہ کلام اُسنے کیے تو دیوہامان نے کہا کہ ای ملکہ جلاؤ نہین آؤ میرے گلے سے لگ جاؤ اور مجکو اپنے وصل سے شاد کرو زنگارہ نے کہا یہ کیا بیہودہ بکتا ہی مگر دل مین یہ ہی کہ اگر یہ اسوقت گلے سے لگالے تو میرا دل بھی ٹھنڈا ہو جائے اور طبیعت کو قرار ہو جائے مگر بسبب ناواقفیت کے ابھی کسیقدر ڈرتی بھی ہے کہ نہ معلوم کیا ہو اسوجہ سے انکار بھی کرتی ہی اور یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ کوئی آجائے مگر دیوہامان نے یہ سنکر کہا کہ ملکہ انکار نکرو دنیا کا یہی دستور ہی اُسنے جواب دیا کہ کچھ شامتین تو نہین آئین ہین بس بس اپنے دلکو اپنے قابو مین لائیے اتنا بیخود نہو جیے ایسے خیالون سے باز آئیے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس عرصے مین زنگارہ کے ملازمون نے آکر کہا کہ حضور آپکے خیمے وغیرہ برپا ہو گئے ہین یہ سنکر اور بھی زیادتی اشتیاق کی ہوئی اور شوق زیادہ ہوا اور لطف یہ ہے کہ خود بھی فریفتہ ہے اور دل بھی

نہ چاہتا تھا مگر جبر کرکے اُٹھی اور اپنے ملازمون کے ہمراہ اپنے خیمے کو چلی گئی خیر جاتے
تو چلی گئی مگر دل بیقرار ہوگیا کسی پہلو قرار نتھا ادھر بعد جانے اُسکے دیوہامان بھی بہت بیقرار
ہوا جب صبر نہو سکا تو فوراً اپنے ایک ہمراز کو بلاکر اور اسکو سمجھاکر روانہ کیا کہ تم جاکر جس طرح ہو
ملکہ زنگارہ کو میرے وصل پر راضی کرو وہ فوراً خیمے مین ملکہ زنگارہ کے آیا اور خبر کرائی کہ مین
دیوہامان کے پاس سے آیا ہون وہ دیوہامان کا نام سنتے ہی بیتاب ہوگئی اوسکو فوراً
اندر خیمے کے بلالیا اور خود پوچھا کہ کیون کیا کام ہے ایسی جلدی کیا ہے ابھی تو مین وہین سے چلی آتی ہون
تم مجھسے بیان کرو اُسنے کہا کہ دیوہامان نے کہا ہے کہ کیون تم مجکو اپنے فراق مین مارتی ہو
ازبرائے خداوند ابلیس میری آرزوے دلی برلاؤ اور میرے دل مضطر کو شاد کرو مین تمھارا غلام
ہون یہ سنکر اُس قحبہ نے جواب دیا کہ تم اُس سے کہدینا کہ اس خیال سے ہاتھ اُٹھاؤ یہان
منظور نہین ہے یہ سنکر اُس دیونے بہت سمجھایا کہ اُسکے ذہن ناقص مین آگیا آخر کار وہ کہنے لگی
کہ اچھا ایک شرط سے منظور کرتی ہون کہ وہ میرے ساتھ اگر عقد کرین تو مین قبول کرون
گو کہ یہ امر مجکو بہت گران ہوگا کہ جب وہ اخضر بریزاد پر فتح پائینگے تو ضرور مضراب پری
سے عقد کرینگے مگر خیر تمھارے کہنے سے مین یہ بھی گوارہ کرتی ہون مگر جبتک یہ امر ہوگا تب تک
یہ امر نہوگا کہنے کو تو کہدیا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر وہ عقد نکرے تو کیا ہوگا ویسے تو بہت
بیتاب ہے ظاہر مین نخرے کرتی ہے اپنے حسن پر غرور کرتی ہے اور اشتیاق دلاتی ہے یہ سنکر
وہ پیغام بر واپس گیا اور کل حال بیان کیا کہ وہ عقد کرنے کو کہتی ہین بطریق ابلیس پرستان
دیوہامان چونکہ عاشق تھا کہا کہ جاکر کہدو کہ اچھا مین عقد کرونگا مگر اسکا بندوبست آج
ہی ہوجائے اس قوم کے دیو اور دیونی اسقدر بیغیرت ہین اور کچہ انھین شرم و حیا نہین ہے
کہ خود ہی اُس دیونی نے گفتگو کی وہ قبل ہی اسی قصد سے آئی تھی اُس دیو نے جاکر کہا کہ دیوہامان
کہتے ہین کہ مین عقد کرونگا مگر آج ہی یہ امر ہو اُسنے کہا کہ اچھا وہ دولہا بنکر شبکو آئین مین یہان عروس
بنتی ہون وہ مجکو بیاہ کر اپنے خیمے مین لیجائین اُس دیو نے یہ آکر دیوہامان سے بیان کردیا
دیوہامان نے اسیوقت سامان شادی کیا جو کچہ کہ ممکن تھا وہ سب درست کیا تمام
لشکر مین روشنی ہوگئی بڑے بڑے درختون پر تیل ڈالکر آگ لگا دی وہ جلنے لگے
پہر رات گئے دیوہامان نے کپڑے شاہانے پہنے اور جنگلی پھولونکا سہرا باندھا دولہا
بنکر تخت پر سوار ہوا اور جو باجے کہ لشکر مین تھے بجاتے ہوئے اور جلوس ہمراہ و آرایش
و آتش بازی وغیرہ ہمراہ لیکر طرف خیمۂ زنگارہ کے چلا سبحان اللہ کیا اچھا معلوم
ہوتا تھا کہ وہ کالی کالی صورت اُسپر وہ لباس سرخ اور وہ پہول جنگلی درختون کے اُسکا
سہرا باندھا ہوا پاس خیمے کے پہونچا اُدھر اُس دیونی نے بھی جوڑا سرخ پہنا اور ناریل کا تیل
اپنے بالون مین ڈالا اُسنے بھی گلہاے صحرائی کا سہرا باندھا اُسپر بہت بھلا معلوم
ہوتا تھا دولہن بنکر بیٹھی کہ اس عرصے مین برات آپہونچی آتش بازی چھوٹنے لگی مہتابون
کی روشنی سے سب کے چہرے سرخ و زرد معلوم ہوتے تھے دیونی کی ہمجولیان اندر خیمے مین
دولہا کو لیگئین اور رسوم جو کہ اُسکے مذہب مین ہوتے تھے ہونے لگے اور موافق مذہب
مذہب ابلیس پرستی کے عقد ہوا قریب صبح دیوہامان زنگارہ کو بیاہ کر اپنے خیمے مین لایا

اور اُسیوقت تخلیہ مین عروس کے ساتھ ہم بستر ہوا مُنہ کالا کیا اُس لکاتہ کو حمل رہگیا کہ اُسکے
بطن سے ایک بچۂ دیو پیدا ہوگا کہ جسکے ہاتھ سے بہت سے اہل اسلام دیو و پریزاد قتل ہونگے
کہ اسکا ذکر آئندہ ہوگا اب حال سنیئے کہ صبح کو یہ دونون خواب غفلت سے بیدار ہوئے
دیو ہامان دربار مین آیا نقارہ بھی قریب تخت دیو ہامان کے آکر بیٹھی دربار آراستہ
ہوا سب جزیرون کے حاکم و بادشاہ بھی آئے دیو ہامان نے کہا کہ اب جواب نامہ آئے
تو مین قصد جنگ کرون یہ تو منتظر جواب نامہ کے ہین اب ایلچی کا حال تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو
نامہ لیکر طرف اخضر پریزاد کے گیا ہی تو اسنے لشکر سے کوچ کرکے دس کوس پر اگر
مقام کیا وہ رات وہان بسر کی صبح کو پھر اُٹھکر کوچ کیا اور شہر کے باہر جاکر مقام کیا اور
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین کل صبحکو ضرور نامہ لیکر داخل ہوگا اور دربار مین جاکر نامہ دونگا اگر ممکن
ہوگا تو اخضر پریزاد کو قتل کرونگا وہ رات اُسنے قریب شہر کے بسر کی یہانتک کہ صبح
ہوئی بادشاہ خاور تخت فیروزی پر جلوہ گر ہوا اور تاج نور سر پر رکھکر برامد ہوا کہ دیو
پلنگ بیدار ہوا اسیوقت طرف شہر کے کوچ کرکے چلا اسکو تو راہ مین چھوڑ دیئے اب
حال اخضر پریزاد کا تسطیر ہوتا ہے کہ بادشاہ اخضر پریزاد بیدار ہوکر دربار مین تشریف
لا یا یہان بارگاہ مین سرور جنی و دیو ہومان سپہ سالار مع دیگر دیوان قوی ہیکل
کے منتظر تھے کہ بادشاہ برامد ہوا اور تخت پر جلوہ فرما ہوا راست وچپ سب سردار
دنگلون اور کرسیون پر بیٹھے دیو ہومان بعہدۂ سپہ سالاری و سرور جنی عہدۂ
وزارت پر متمکن ہوا تمام دیو حلقہ باندھے ہوئے مثل شبرنگ و نیرنگ و قلماق و لندہور
و سر جنگ و دیو چنگال کے جمع تھے کہ بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ ابھی
تک کسی قسم کی خبر نہ آئی کہ دیو ہامان کس فکر مین ہی کیونکہ ابھی تک کوئی نامہ وغیرہ نہین آیا کہ
سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور ابھی اُسکے پاس لشکر نہ جمع ہوا ہوگا اگر لشکر جمع ہوگیا ہوتا
ضرور وہ مقابلہ کو آتا کیونکہ اُسکی باتون سے ثابت تھا یہ سنکر بادشاہ خاموش ہو رہا
یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہے اُدھر کا حال سنیئے کہ وہ نامہ دار نامہ لیکر در دولت پر آیا اور چاہا
کہ بغیر اطلاع اندر چلا جاؤن جو دیو کہ بعہدۂ درگہ سالاری متقرر تھا اسنے روکا اور کہا
کہ کیا آپ طریقۂ دربار سے نہین آگاہ ہین جو بدون اطلاع کے چلے جانیکا قصد رکھتے ہین
پہلے مجھے فرمایئے کہ آپ کہانسے آئے ہین کیا مطلب رکھتے ہین مین جاکر عرض کرونگا
اگر حکم ہوگا تو مین آکر آپ کو لیجاونگا یہ کہنا درگہ سالار کا گو کہ اُسکو ناگوار گذرا مگر بسبب
اسکے کہ اگر تو یہان کچھ فساد کرتا ہی تو پھر میرا اندر جانا نہوگا اور کام بھی بگڑ جائیگا اور کچھ نہوگا
اس امر سے بہتر یہ ہے کہ جیسا یہ کہتا ہے ویسا ہی کرو اور خلاف قاعدہ بھی نہین کہتا ہے
یہ سوچکر کہا کہ جاکر خبر کرو کہ دیو پلنگ نامہ شاہ دیوان قاف دیو ہامان کا لیکر آیا
ہی باریابی چاہتا ہی درگہ سالار یہ سنکر دربار مین گیا اور مقام مجرا گاہ پر سے مجرا بجا لایا اور
عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو ایک نامہ دار در دولت پر حاضر ہی اور عرض کرتا ہی کہ
نامہ لیکر آیا ہون دیو ہامان کا کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ اُسے اندر لے آؤ درگہ
سالار واپس گیا اُس سے کہا کہ چلو حکم طلب کا ملگیا ہی اور شہنشاہ نے طلب فرمایا ہی آگے

اپنے ہمراہیون کو باہر چھوڑا اور اُنسے آہستہ سے کہا کہ جب مین آواز بلند کرون تو تم فوراً
اندر بارگاہ کے دترانہ چلے آنا کچھ خوف نکرنا یہ کہکر آپ ہمراہ ورگہ سالار کے اندر دربار کے آیا نظر
ابلیس پرستان سلام کیا کسیِنے جواب سلام نہ دیا بادشاہ نے اُسکو کرسی بیٹھنے کو دی وہ
کرسی پر بیٹھ گیا اور دربار کو حیران ہوکر دیکھنے لگا کہ سونے کے تخت پر ایک طرف دنگل سپہ
سالاری بچھا پایا اور اسپر دیو ہیولان کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی سرور جنی عہدۂ
وزارت پر قائم ہی اور تمام دیوان قوی ہیکل حاضر دربار ہین اور جھوم رہے ہین قبضۂ دار شمشاد
جھوم رہے ہین یہ حالت دیکھکر رہ ششدر ہو گیا نامہ دینا بھی بھول گیا صورت تصویر ساکت
مثل آئینہ حیران ہوا یہ حالت اسکی دیکھکر دیو شبرنگ نے کہا اور پکار کر ڈانٹا
کیا آئینہ دار حیران ہوکر دیکھ رہے ہو جس کام کو آئے ہو وہ کام کرو نامہ دو اور جواب نامہ لیکر جاؤ یہ صدا سُنکر
وہ چونکا اور نامہ نکالکر دیا بادشاہ نے دبیر کو نامہ دیا دبیر نے نامہ پڑھنا شروع کیا تمام نامہ
پڑھا جو مضمون پہلے تحریر ہوچکا ہے وہی تحریر تھا دوبارہ بیان کرنے کی کچھ حاجت نہین ہی اہل
دربار مضمون نامہ سنکر ششدر ہوگئے اور اب معلوم ہوا کہ جنگ و فساد براے عقد ملکہ
مضراب پری کے ہی یہ حرف کہنے کی باتین ہین کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو حیف کی
جگہ ہی کہ جسکا نمک کھاتے ہین اور اُسکے ناموس کی نسبت ایسا گمان بد کرین اور اگر وہ
انکار کرے تو جنگ و جدل کی نوبت ہو یہ کہکر ہر ایک نے اپنے دانتون کے نیچے انگلیان
دبائین اور خاموش ہوکر سر جھکا لیے ادھر دیو پلہنگ کی یہ حالت تھی کہ بار بار بادشاہ کو دیکھتا
تھا اور جوہر آرۂ پشت نہنگ کی طرف دیکھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ جب اہل دربار
غافل ہوجائین یا کسی سے مخاطب ہون اور بادشاہ بھی کسی جانب متوجہ ہو تو مین اپنا کام کرون
یہ تو اس فکر مین ہی مگر اسکے سامنے دیو شبرنگ ایک کرسی پر بیٹھا تھا کہ یہ حالت جو اُسنے
دیو پلہنگ کی دیکھی تو خیال کیا کہ یہ بات خالی از علت نہین ہی تو ہوشیار رہ یہ کچھ نہ کچھ
حرکت ناجائز ضرور کریگا یہ تو ظاہر مین مثل اوروں کے ششدر ہوگیا مگر باطن مین اسکی
حرکتون کو خیال کر رہا تھا کہ ادھر بادشاہ متوجہ ہوا طرف دبیر کے اور فرمایا کہ پشت نامہ پر
لکھدو کہ ہمکو جنگ منظور ہے کل بیرون شہر براے مقابلہ آئینگے کیون قضا آئی ہی نمکحرامی سے
باز آ ورنہ وہ سزا پائیگا کہ تمام عمر یاد کریگا آئندہ اختیار ہی تجکو لازم ہی کہ رومال سے ہاتھ
باندھکے حاضر خدمت ہو اپنا قصور معاف کرائے ورنہ جہنم واصل ہوجائیگا ارسے یہ کیا مرتد ہوگیا
اور دبیر بھی لکھنے لگا اور دبیر تو اُدھر متوجہ لکھنے مین ہوا بادشاہ بھی کسیطرف کو متوجہ ہوا تھا کہ یہ
وقت اسنے غنیمت جانا اور دیکھا کہ اہل دربار سب غافل ہین آرۂ پشت نہنگ لیکر
ایک بار اُٹھا اور طرف بادشاہ کے چلا تھا کہ دیو شبرنگ تو پہلے ہی سے یہ تماشا
دیکھ رہا تھا دیکھتے ہی اس کیفیت کو فوراً کرسی پر سے اُٹھا اور اسکی طرف چلا وہ قریب
بادشاہ کے پہونچ گیا تھا اور چاہتا تھا کہ وار کرون کہ شبرنگ نے بڑھکر اسکے آرہ کو
اپنے آرے پر روکا اور چھین لیا اور کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا تھا کہ ہمارے بادشاہ کو
قتل کیا ہوتا مین پہلے ہی سے تیری شرارت تیور دیکھکر سمجھ گیا تھا خداوند تعالے نے اپنا بڑا فضل و
کرم کیا اُسنے جواب دیا کہ خیر اگر بادشاہ بچ گیا تو تو نہین بچیگا کب زندہ چھوڑتا ہون غرض بادشاہ کے

مین تجکو قتل کرونگا مین نے تو اپنا کام کر لیا تھا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ تو اسیطرف دیکھ رہا تھا اگر یہ معلوم ہوتا کہ تیری نگاہ اسیطرف ہے تو جب تو بھی غافل ہوجاتا اسوقت مین اپنا کام کرتا یہ گفتگو دونون مین باآواز بلند ہوئی تھی تو اہل دربار نے سر اُٹھا کر دیکھا ادھر بادشاہ نے بھی دیکھا اُدھر وہ نابکار شبرنگ سے لپٹ گیا اور کشتی لڑنے لگا یہ حالت دیکھکر بادشاہ واہل دربار حیران ہوگئے کہ یہ کیا واقعہ ہے مگر سب خاموش بیٹھے ہوئے دیکھ رہے تھے کہ دیو شبرنگ نے اُسکو دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوکر اُسکی گردن کھینچکر پھینکدی کہ تمام فرش بارگاہ اُسکے خون سے رنگین ہوگیا اور ایک دریا خون کا دربار مین بہنے لگا بعد اُسکے قتل کے دیو شبرنگ آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جب وہ بیٹھ چکا تو بادشاہ نے دریافت کیا کہ ای شبرنگ تو نے اُسکو کیون قتل کیا کوئی بھی ایلچی کو قتل کرتا ہی تو نے مجکو مفت بدنام کیا اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور اِس خادم نے بغیر خطا نہین قتل کیا جب اُسنے حضور کے دشمنون کا کام تمام کرنا چاہا تھا جب مین نے اُسکو قتل کیا یہ کہکر سب حال بیان کیا اہل دربار نے سب حال سنا زیادہ حیران ہوئے اور شبرنگ کی بہت تعریف کی پھر بادشاہ نے شبرنگ کو بہت کچھ انعام دیا سرور جنی نسے بادشاہ نے کہا خدا نے اپنا بڑا فضل کیا وہ ملعون تو اپنا کام کرہی چکا تھا مگر شبرنگ نے بڑا کام کیا کیون نہو کہ نمک حلال ایسے ہی ہوتے ہین ادھر دبیر نے جواب نامہ تحریر کرکے پیش کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اُسکی لاش اور یہ جواب نامہ اُسکے ہمراہیون کو دیدو کہ وہ لیجائین ایک دیو نے اُسکی لاش اُٹھائی اور نامہ لیکر باہر کو چلا اُدھر اُسکے ہمراہیون نے جو اُسکی آواز سنی تو قصد کیا کہ اندر جائین مگر ممکن نہوا اور باتون مین روکا کہ اتنے عرصے مین کچھ دیو اندر سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ خدا نے بڑا اپنا کرم و فضل کیا کہ ہمارے بادشاہ کی جان بچگئی اُنھون نے دیو ملنگ نے تو کام ہی تمام کردیا تھا دیو شبرنگ نے بڑی جرات کی کہ اُسکو قتل کرڈالا یہ دیو تو یہ کہ رہے تھے کہ لاش اُسکی ایک دیو لیکر آیا اور اُسکے ہمراہیون کو دیکر کہا کہ لیجاؤ اُسکی لاش کو اور یہ جواب نامہ ہے کہ جیسا اُسنے کیا ویسا ہی اپنی سزا کو پہونچا وہ اُسکی لاش دیکھکر بہت پریشان ہوئے اور قصد کیا کہ لڑکر مرجائین اور اپنی جانین دیدین ساتھ ہی پھر خیال کیا کہ اس سے کیا حاصل ہوگا جس طرح یہ قتل ہوا ہے تم بھی قتل ہوگے یہ امر بالکل خلاف عقل ہے اُسنے تو بڑی نادانی کرکے اپنی جان مفت مین دیدی ہم چلکر لاش کو دیو ہامان کے روبرو پیش کرین اور جواب نامہ دین جیسا وہ مناسب جانینگے ویسا کرینگے یہ سوچکر لاش کو لیکر فریاد وزاری کرتے ہوئے چلے بعد بھجوانے لاش کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ انتظام جنگ کرو کل پیش خیمہ روانہ کردو پرسون ہم یہان سے کوچ کرینگے بہت جلد سب انتظام کرو کیونکہ جس وقت دیو ہامان کے پاس لاش اُسکے پہونچیگی اور وہ دیکھیگا تو فوراً برائے جنگ آئیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ تم سب پہلے سے بیرون شہر فردکش ہو جب وہ آئیگا تو فوراً اُس سے مقابلہ ہوگا سب نے عرض کیا کہ حضور آپکی رائے بہت صائب ہی اور یہی امر بہت بہتر ہو لہذا پیش خیمہ شاہی کل ضرور روانہ ہوجاے جب یہ رائے قرار پاچکی تو دربار برخاست ہوا اور وہ دن تو تمام ہوا دوسرے دن بحکم بادشاہ دو دیو سرجنگ پیش خیمہ شاہی مع ایک لاکھ نر کا دیو کے لیکر روانہ ہوا

اور بیرون شہر جاکر شہر سے پانچ سے کے فاصلے پر خیمے وغیرہ برپا کیے آمد لشکر بادشاہ و لشکر حریف
کے منتظر رہے ادھر بعد روانہ کرنے پیش خیمہ کے دوسرے دن بادشاہ نے مع چھ لاکھ
دیوان جرار و لشکر آتش بار کے کوچ کیا اور شہر سے باہر آکر مقام کیا یہ تو یہان مقیم ہین
ادھر لشکر دیو ہامان کا حال سنیے کہ یہ منتظر ایلچی کا تھا کہ ایلچی آئے تو مین کوچ کر کے
قریب شہر جاکر خیمہ زن ہون اگر بادشاہ برائے مقابلہ آئے تو خیر ورنہ مین خود شہر مین جاکر مقابلہ
کرون اور اگر عقد کر دے تو عین آرزو بر آئے اپنے دربار مین بیٹھا ہوا یہ گفتگو کر رہا تھا
کہ ابتک ایلچی جواب لیکر نہین آیا یہ کیا سبب ہے اور اُسکے مصاحب کہہ رہے تھے کہ حضور آتا
ہوگا اسکے بھی دربار مین مثل دیو خرس پیکر و دیو خوک پیکر و دیو اژدر وغیرہ کے کرسیون
و دنگلون پر بیٹھے تھے اور زرنگارہ دیوتی جو کہ اسکی زوجہ خاص تھی پہلو سے تخت مین
کرسی جواہر نگار پر فروکش تھی کہ اس عرصہ مین یکبار آواز گریہ و بکا بلند ہوئی دیو ہامان یہ صدا
سنکر پریشان ہوگیا اور کہنے لگا کہ یہ صدائے فریاد و زاری کیسی ہے کوئی جاکر جلد خبر
لاوے یہ سنکر چند ملازم واسطے خبر کے روانہ ہوئے تھے کہ چند دیو جو بعہدۂ دربانی و چوبداری
سامنے استادہ تھے وہ فوراً دوڑے ہوئے گئے وہان جاکر یہ دیکھا کہ وہ دیو جو کہ ہمراہ
دیو پلنگ کے گئے تھے ایک لاش کندھے پر رکھے ہوئے چلے آتے ہین یہ صدا
انہین کے رونے کی ہے یہ دیکھکر دیو فوراً واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ صدا اُن لوگون کے
رونے کی ہے جو کہ ہمراہ دیو پلنگ کے گئے تھے انکے ہمراہ ایک نعش بھی ہے دیو ہامان
یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہا کہ جاکر جلد خبر لاؤ کہ یہ کیا واقعہ ہے ابھی کوئی گیا نہ تھا
کہ وہ دیو خود اُس لاش کو لیکر درانہ دربار مین چلے آئے اور سامنے دیو ہامان کے
ہو نوحہ گر یون کرنے لگے کہ اے خداوند ہمارے فریاد کو پہنچیے سردار کو بادشاہ یعنے اخضر
پریزاد نے قتل کر ڈالا ہم اُسکی لاش لیکر اور جواب نامہ لیکر آئے ہین دیو ہامان
نے یہ سنکر اُنسے دریافت کیا کہ وہ جواب نامہ کہان ہے لاؤ اور اُنکے قتل کا واقعہ بیان
کرو اُنھون نے جواب نامہ جو کہ ملازمان اخضر پریزاد سے پایا تھا دیا اور یون بیان
کیا کہ حضور اصل واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مالک آپ سے رخصت ہوکر چلے اُس روز لشکر
سے باہر جاکر دس کوس پر مقام کیا دوسرے دن جاکر بیرون شہر فروکش ہوکے تیسرے
دن صبح کو شہر مین داخل ہوئے اور دربار مین گئے پہلے بغیر اطلاع کے قصد جانے کا کیا مگر
درگہ سالار کے کہنے سے ٹھہر گئے اطلاع کرائی جب طلبی ہوئی تو ہمراہ درگہ سالار کے اندر
دربار کے گئے اُنھون نے جاکر نامہ دیا بروقت جانے کے ہم لوگون سے کہتے گئے تھے کہ
جب ہماری آواز بلند ہو تو تم لوگ درانہ اندر چلے آنا ہم لوگ باہر ٹھہرے رہے یہانتک
کہ ایکبار صدا ہمارے مالک کی بلند ہوئی ہمنے قصد اندر جانیکا کیا کہ دربانون نے روکا
ہم اُلجھ رہے تھے کہ کچھ دیو اندر سے یہ گفتگو کرتے ہوئے آئے کہ بڑا غضب ہوا تھا کہ دیو
پلنگ نے بادشاہ کو قتل کیا ہوتا مگر ہمارے دیو شیرنگ نے بڑی بہادری کی
کہ اُنکے ارادے سے واقف ہوکر اُسکو قتل کیا ہم لوگ یہ سنکر بہت پریشان ہوئے پھر
قصد اندر جانیکا کیا کہ اتنے مین کچھ دیو لاش لاکر آئے اور یہ جواب نامہ جو کہ حاضر ہے ہم وقت

ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر ہم کچھ یہان فساد کرتے ہین تو ہم بہت کم ہین اور یہ لاکھون ہین مثل انکے ہم بھی قتل ہونگے اُس سے بہتر تو یہ ہے کہ چلکر شاہ دیوان قاف کو خبر کرین جیسا وہ مناسب جانین گے ویسا کرینگے ہم یہ سوچکر چلے آئے اب جو آپکی راے ہو ویسا کیجیے یہ واقعہ تھا جو کہ عرض کیا دیو ہامان یہ سنکر بہت برہم ہوا اور اہل دربار سے کہنے لگا کہ تو سہی جو مین عوض مین خون دیو ملیاگ کے اختر مرزاد کو نہ قتل کرون اُسکے خون سے اپنے ارہ پشت تک کو نہ رنگین کرون تو میرا نام دیو ہامان نہین اور یہ کہکر حکم دیا کہ ابھی وقت لشکر طرف شہر کے کوچ کرے اور خود فوراً اُٹھکر ہوا اور بیرون بارگاہ آکر اپنے ہمراہیون سمیت طرف شہر کے چلا راہ مین یہ کہتا جاتا تھا کہ میری آنکھون مین تمام دنیا سیاہ ہوگئی ہے جبتک کہ عوض خون نہین لے چکتا ہون مجکو چین نہین آتا ہے اِدھر لشکر مین خبر ہوگئی کہ دیو ہامان نے حکم کوچ دیدیا اسیوقت تمام لشکر مین ہل چل پڑگئی ہر ایک اپنا لشکر لیکر یکے بعد دیگرے چلا یہانتک کہ کل لشکر روانہ ہوگیا اُدھر دیو ہامان اتنا جلد آیا کہ اُسنے پندرہ کوس کے فاصلہ کو ایک پہر مین طے کیا جو آکر پہونچا تو یہ دیکھا کہ ایک لشکر دیوونکا سامنے شہر کے اُترا ہوا ہے اور سب خیمہ وغیرہ برپا ہین دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو سرچنگ پیش خیمہ شاہی لیکر یہان شہر فروکش ہوا ہے اور منتظر آمد شاہ کا ہے یہ جو اسکو معلوم ہوا اُسنے اپنے ہمراہیون سے کہا خوب ہوا جو مین خود یہان لشکر لیکر آگیا ورنہ اختر مرزاد خود بھی لشکر کشی کرتا اور میری آبرو مین فرق آتا یہ کہہ رہا تھا کہ اتنے مین آگے لشکر کے دیوزاد جمعدار اور سرلشکر لیکر آئے اُنھون نے ایک میدان کا فاصلہ دیکر حکم خیمہ وغیرہ کے برپا کرنیکا دیا کہ دیوزادون نے خیمہ اور بارگاہین برپا کین جب سب بندوبست ہوگیا دیو ہامان مع اپنے ہمراہیون کے خیمہ مین داخل ہوا کہ اتنے مین لشکر دیو ہامان کا آنے لگا یہانتک کہ آمد لشکر مین وہ دن تمام ہوگیا اور رات ہوگئی مگر لشکر کی آمد موقوف نہوئی دیو ہامان مع اپنے ہمراہیون کے خیمہ بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا سب بادشاہ اور حاکم جزیرہ بھی دربار مین آئے اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ قریب چھ لاکھ کے لشکر جمع ہے اُسنے حکم دیا کہ سراپردہ بارگاہ اُٹھادو کہ وقت صبح ہوتے ہم سیر کرینگے اُسکے دیوزادون نے بموجب حکم سراپردہ بارگاہ اُٹھادیئے یہ شہر تھے سیر وہ اسکا ... لشکرگاہ دیو ہامان کے لشکر اختر مرزاد کا فروکش ہے بوقت عصر قریب پہر دن کے گذرا تھا کہ ایک مرتبہ شہر کی طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی اور اُسمین سے باجہاے جنگی کی صدا آنے لگی یہ اُسطرف کو متوجہ ہوا کہ ایکبار وہ گرد شگافتہ ہوئی اور دل گردہ ... ہزار علم دار علم ہاے زر نگار کہ جنکے پھریرون پر تعریف خداوند کریم تحریر تھی نظر آئی ... جلوس سواری کا تھا اور بعد اُسکے اختر مرزاد تخت شاہی پر متمکن دست راست کی طرف تھا اور سرورجنی جو بعہدہ وزارت دشتی تھا جب کی طرف اور دیو ہامان ... سالاری اور دیگر دیوان نامی اور جری اور افسران گرد تخت کے حلقہ کیے ہوے ... دیوان قوی ہیکل اپنے کندھون پر تخت لیے ہوے ... ہمراہ رکاب سعادت انتساب اور عقب تخت کے ... لشکر دیوزادون کا چلا آتا ہے یہانتک کہ وہ ... قریب خیمہ شاہی آکر ایکطرف

کو استادہ ہو گئے اور وہ لشکر جو دو روز قبل آیا مسلح و مکمل ہو کر استادہ تھا بعد آنے جلوس سواری
کے تخت شاہی بھی قریب بارگاہ آیا اور بادشاہ تخت سے اُتر کر مع اپنے افسرون کے
داخل بارگاہ عالی ہوا اور لشکر بھی قاعدے سے آباد دربار آراستہ تھا کہ دیو ہامان نے یہ بھی
انتظار نہ کیا کہ لشکر اخضر پریزاد ذرا آرام لیلے تو طبل جنگ بجواؤن جیسے اُسنے لشکر کو
آتے دیکھا طبل جنگ بجوا دیا صدا طبل جنگ کی سنکر اخضر پریزاد نے کہا کہ دیکھا آپ
صاحبون نے کہ اس نمکحرام نے یہ بھی خیال کیا کہ ابھی لشکر آیا ہے دو ایکدن تو مقیم ہولین
تو مقابلہ کیا جاوے بے خیر خدا سے ما بزرگ ست بفضل ایزدی ہمارے لشکر مین بھی کوئی زخمی
نہ کل ہم اس نمک حرام احسان فراموش سے ضرور مقابلہ کرینگے وہ کس بات پر پھولا ہے یہ
حکم اخضر پریزاد نے دیا کہ نقارہ حربی بجے دونون لشکر مین خبر ہو گئی کہ کل روز جنگ کا ہے
ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بعد خبر ہونے کے فوراً سامان جنگ ہونے لگا اور اخضر پریزاد نے
بعد دینے حکم طبل جنگ کے دربار برخاست کیا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر گیا اور بصرف
درستی آلات حرب و ضرب ہوا یہانتک کہ وہ دن سامان جنگ مین بسر ہوا تاریکی شب
پھیل گئی دونون لشکرون مین موافق قاعدے کے طلایہ پھرنے لگا صدائے خبردار باش و
ناظر باش بلند ہوئی وہ شب بھی بسبب خوف بہادرون کے آخر ہوئی یہانتک کہ ستارہ صبحی
فلک پر ظاہر ہوئے لشکر دیو ہامان اور سب دیوزاد بیدار ہوئے موافق اپنے مذہب
ابلیس پرستی کے پوجا وغیرہ کرنے لگے ادھر لشکر اخضر پریزاد مین بادشاہ بیدار ہوا نماز صبح
بصد خضوع و خشوع ادا کی اور واسطے اپنی فتح و فیروزی کے دعا درگاہ خدا سے مانگی
اُدھر تمام لشکر مین صدائے اللہ اکبر بلند ہوئی جب سب لشکر امور ضروری سے فارغ
ہو چکا مسلح اور مکمل ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اور افسران فوج طرف بارگاہ
شاہی کے چلے اور وہان پہونچکر منتظر آمد بادشاہ کے ہوئے کہ اس اثنا مین بادشاہ جمجاہ بھی
خیمہ شاہی سے برآمد ہوئے سب کا سلام اور مجرا لیکر تخت روان پر جلوہ گر ہوئے سب سردار
راست و چپ گرد تخت کے آگے ہوئے حکم سواری کے چلنے کا دیا سواری طرف میدان جنگ کے جاہ و حشم
کے ساتھ روانہ ہوئی وہ وقت صبح نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کے چلنا وہ گلہائے صحرائی کا مہکنا
اُسوقت صحرا کا عجب سمان تھا کوسون تک سبزہ لہک رہا تھا گیاہ سبز روئیدہ تھی یہ ثابت
ہوتا تھا کہ بقدرت صانع حقیقی فرش مخمل کا شالی کا کیا ہوا ہے اُسپر جو شبنم کے قطرے پڑے
ہوئے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا گوہر آبدار گسترده ہین اُدھر درختون پر جانوران صحرائی حمد
معبود برحق اپنی زبانون مین بخوش الحانی کر رہے تھے اور جو جھونکا نسیم کا آتا تھا خوشبو سے
گلہائے خود رو کے بسا ہوا ہوتا تھا دماغ جان کو معطر و معنبر کر دیتا تھا اور وہ جنگی باجون
کی صدا ڈنکا فضائے آسمان مین گونجتا اور وہ جا بجا لشکر مین علم سبز و سرخ کے پھریرون کا
کھلنا طرفہ تماشہ دکھاتا تھا جو دیو کہ عاشق مزاج تھے اور جوانی کی امنگ رکھتے
تھے اُنکا تو یہ سمان دیکھکر یہ حال ہوا کہ جھومنے لگے اور مست پھرنے لگے ادھر صدائے جانوران
سے تمام جنگل بھی بول رہا تھا یہ قدرت صانع حقیقی دیکھتے ہوئے تمام افسر و سردار مع
بادشاہ میدان جنگ مین پہونچے صفین آراستہ ہوئین صف آرا نکلے تمام لشکر کی صفین

درست کین تخت شاہی قلب لشکر مین قائم ہوا میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ آراستہ ہوا ابھی لشکر مین صفین آراستہ نہوئی تھین کہ ادھر سے آمد لشکر کفار شروع ہوئی آگے آگے کالے کالے پھریرون کے علم لشکر میدان مین آکر قائم ہوئے بعدہ تخت دیو ہامان کا آیا دیوان قوی ہیکل اٹھائے ہوئے لائے اور عقب مین اسکے لشکر تھا وہ لشکر کفار اسلام کے لشکر کے سامنے صف آرا ہوا ادھر کے صف آرا ہونے لگے صفین آراستہ کرنے لگے میمنہ میسرہ قلب و جناح وغیرہ درست ہوا تخت دیو ہامان کا قلب لشکر مین قائم ہوا اور برابر تخت دیو ہامان کے تخت عفریتہ زنگارہ دیونی کا بھی قائم کیا جب تمام صفین دونون لشکرون کی آراستہ ہوچکین تو نقیب دونون جانب سے نکلے اور نقابت کرنے لگے یون صدائین لگانے لگے کہ اے جوانون آج روز جنگ ہی تمکو کوشش کرنا چاہیے کہ اپنے باپ و دادا کے نام کو روشن کرو اور نام رستم و اسفندیار کا اس صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط کے مٹا دو جو کہ آج نام کریگا وہ تا قیام دنیا قیامت تک قائم رہیگا یہی دن نام آوری کا ہی بقول شاعر کے شعر

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا	مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

نقیب یہ صدا لگاکر اپنے اپنے مقام پر قائم ہوئے صفون پر ایک سناٹا سا چھا گیا بعد تھوڑی دیر کے کفار کے لشکر سے ایک دیو کہ نام اسکا دیو فیل پیکر تھا دیو ہامان سے اجازت میدان جنگ لیکر مقابلے کے واسطے نکلا اور وسط میدان مین آکر لاف زنی کرنا شروع کی اور یون پکار کر صدا دینے لگا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سنکر لشکر اخضر پریزاد سے دیو شیر نگ سامنے تخت شاہی کے حاضر ہوا اور اجازت میدان نبرد طلب کی بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ تمکو خدا کے سپرد کیا وہ مجرا کر کے میدان جنگ مین آیا اور اسکے مقابل مین کھڑا ہوا دیو فیل پیکر نے دیو شیر نگ سے کہا کہ تو کیون میرے مقابلے کو آیا ہی کسی اور کو بھیجا ہوتا جو کہ میرا ہمسر ہوتا تو کیا میرا مقابلہ کریگا ایک ضرب چادر چقماق مین تیرا کام تمام ہو جائیگا اور آرزو دلی تیری بر نہ آئیگی دنیا سے نامراد جائیگا یہ سنکر دیو شیر نگ نے جواب دیا کہ بس بس اپنی زبان کو روک بیہودہ بکواس لاف و گزاف اچھا نہین ہی خیال کرنے کہ جس طرح مین نے دیو لنگ کو دربار شاہی مین قتل کیا تھا اور اسکی بے ادبی کی سزا اسکو ملی اسیطرح تجکو بھی داخل جہنم کرونگا اور ایک ہی ضرب وار شمشاد مین تیرا خاتمہ کر دونگا جو کچھ حربہ رکھتا ہی میرے سامنے لا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور خبردار خبردار کہکر چادر چقماق کا وار دیو شیر نگ پر کیا دیو شیر نگ نے اسکا وار خالی دیکر اپنا وار کیا اسنے بھی اسکے وار کو خالی دیا تا دیر اسیطرح باہم رد و بدل رہی کوئی کسی پر غالب نہ آیا کہ ایک مقام پر دیو فیل پیکر نے دھوکا دیکر وار کیا مگر دیو شیر نگ اسکی مکاری سے واقف تھا وہ غافل نہ تھا وار کو اسکے خیال مین رکھا جیسے ہی قریب آیا اسنے ہاتھ کو بڑھا کر حربہ اسکا چھین لیا اور زنجیر کمر مین ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے زمین پر دے مارا کہ وہ نقش زمین ہوا ادھر جھپٹ کر اسکی چھاتی پہ چڑھکر گردن اسکی اکھڑ کر پھینکدی اور کہا کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو مین میدان مین موجود ہون دیکھون کہ آج کون کون میرا مقابلہ کرتا ہی اسوقت مجکو جوش شجاعت ہی یہ سنکر ایک اور دیو نکلا اور اسنے آتے ہی وار شمشاد کا وار کیا دیو شیر نگ نے

خالی دیکر اپنا وار کیا اُسکے الگ ہی وار مین دو پرکالے کیے یہ رنگ دیکھکر اور ایک دیو غوغا کرتا ہوا نکلا کہ نام اُسکا دیو سرسنگ تھا آتے ہی بغیر خبردار کیے ہوے گُرز اغمولی کا وار کیا دیو شبرنگ نے وار اُسکا رد کیا اور اُسکی بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو بھی اُٹھالیا اور زمین پر دے مارا کہ وہ بھی نقش زمین بنگیا اور سینہ پر سوار ہوکر ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑکر اور دوسرے پانون کو خوب اپنے پانون سے دباکر مثل کرباس کہنہ کے چیر پھینکا یا انکو یہ حالت ہوئی اُسکے بعد دیگرے دیو دراز قد برابر مقابلہ نکلنے لگے اور ہاتھ سے دیو شبرنگ کے جلد جلد قتل ہونے لگے یہانتک نوبت پہونچی کہ اُس روز کی میدان داری مین تا شام بندرہ دیوان نامی کو دیو شبرنگ نے جان سے مارا اور پانچ کو زخمی کیا جب شام ہوگئی تو دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنے اپنے آرامگاہ کو واپس گئے اخضر پریزاد نہایت خوش وخرم دیو شبرنگ پر زر و جواہر نثار کرتا ہوا اُلٹا اور داخل بارگاہ ہوکر لباس رزم اُتارا اور پوشاک بزم پہنی صحبت رقص وسرود گرم ہوئی اُدھر دیو ہامان نہایت رنجیدہ اور غمگین میدان جنگ سے واپس گیا اور دربار آراستہ کیا بعد تھوڑی دیر کے حکم دیا کہ طبل رزمی بجے کیا مین آنکھوں مین بیٹھے دونگا آج نہ معلوم کیا سبب تھا اور کیا اتفاق ہوا کہ اُسکے ہاتھ میدان رہا کیا روز ایسا ہوا اگر ہوگا پھر وہ بہت سے شیطان کل خداوند ابلیس کی مدد سے مین خود نکلونگا اور مقابلہ کرونگا جو دیو اُسوقت حاضر دربار تھے وہ سب کہنے لگے کہ حضور کیون تکلیف کرین آخر ہم جان نثار کسدن کے لیے ہین ہم موجود ہین کل بمدد خداوند ابلیس لشکر حریف کو ضرور شکست دینگے آپ کیون تشویش کرتے ہین یہ معاملہ جنگ کا ہی آج اُنکے ہاتھ سے فتح ہوئی تو کل ہمارے ہاتھ سے فتح ہوگی بعد ہم جان نثار دن کس کے آپکو اختیار ہی یہ سنکر دیو ہامان خاموش ہو رہا ادھر لشکر مین اُسکے نقارہ رزمی بجا یہ خبر تھا اخضر پریزاد مین ہوئی کہ حریف کے لشکر مین پھر طبل جنگ بجا ہی یہ سنکر بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ بفضل ایزد دانی و بمدد ربانی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ادھر بھی طبل جنگی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین تیاری حرب وضرب ہوا کی اور نقارہ جنگ بجا کیا طلایہ وغیرہ پھرا کیا صبح کو موافق قاعدے کے دونون لشکر میدان جنگ مین آکے صفین جم گئین نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر دیو ہامان سے ایک دیو نابکار کہ نام اُسکا خوک پیکر تھا نکلا اور ہامان نمکحرام سے اجازت لیکر میدان پیکار مین مقابلہ کو آیا اور بعد لاف وگزاف اور سلاح شوری کے مبارز طلب کیا آج پھر لشکر اخضر پریزاد سے دیو شبرنگ بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو گیا بعد گفتگوی سخت و سست کے نوبت حرب وضرب کی آئی دیو شبرنگ نے تمام اُسکے حربے رد کیے اور کشتی مین اُسکو زیر کیا اور مثل دیو سرسنگ کے اُسکو بھی بہت جلد اُسی طرح چیر پھاڑ کر کے بہت دور پر پھینکدیا دوسرا دیو لشکر کفار سے نکلا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا آج بھی شام تک دیو شبرنگ کے ہاتھ سے بندرہ دیو قتل اور زخمی ہوے شام کو طبل بازگشت بجا دونون لشکر پھر کر اپنے اپنے مقام کو گئے دیو ہامان نے جھلاکر پھر طبل جنگ بجوایا دونون لشکرون مین طبل جنگ رات بھر بجا کیے اور تیاری جنگ ہوا کی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے اور صفین سلسلے موافق قاعدے کے نقابت کی اور ابلیس کے لشکر

ایک دیو واسطے مقابلے کے نکلا لشکر اخضر پرزاد سے دیو چنگال نکلا اُسنے بھی اُس روز لشکر
دیو ہامان کے بہت سے دیو قتل کیے یہانتک کہ شام ہوگئی کوس بازگشت بجا دونون لشکر پھر گئے
سات دن کی میدان داریون مین کئی سو دیو لشکر ہامان کے قتل و زخمی ہوگئے جب یہ
رنگ دیو ہامان نے دیکھا تو آٹھوین دن خود نکلا اور مبارز طلب کیا یہان سے کئی دیو
گئے کچھ زخمی ہوگئے اور کچھ قتل ہوگئے نو دن کے میدان داری مین دیو شبرنگ و
نیرنگ و دیگر دیو زخمی ہوئے یہانتک کہ نو روز تک دیو ہامان نے میدان داری کی اور
جسقدر کہ دیوان جنگ آزما اور آزمودہ کار تھے سب کو زخمی کیا اور اُنکے زخم کاری لگے
اب لشکر اخضر پرزاد کی یہ نوبت ہوگئی کہ کوئی سردار سوائے دیو ہوہان کے اور ہم
خاص چند سردار دن کے باقی نہین رہا ہی یہ حالت دیو ہوہان نے دیکھی بادشاہ سے
عرض کیا کہ حضور کل یہ غلام مقابلے کو نکلیگا اگر دیوان لشکر زخمی ہوگئے تو کیا خوف ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ جو تقدیر مین ہوگا وہ ضرور ہوگا معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا ستارہ گردش مین
آگیا ہی کیونکہ سات روز تک تو ہماری فتح رہی جو اُدھر سے نکلا ہمارے لشکر کے سردارون
نے زخمی کیا یا قتل کیا یا دفعتہً یہ رنگ ہی بدل گیا جس وقت سے یہ حرامخور دیو ہامان
میدان مین نکلا ہی سوائے زخمی کرنے کے کسیکے ہاتھ سے زخمی نہین ہوا پہلے تو کئی دیوؤن کو
قتل کیا مگر خیر یہ شکر ہی کہ قتل تو کم ہوئے مگر زخمیون کی تو کچھ انتہا ہی نہین ہی سوائے چند افسران
لشکر کے با تمھاری ذات کے اور کوئی باقی نہین ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی اُسکا ستارہ ترقی
پر ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ مجکو اپنی جان دینا پڑیگی یہ سنکر سرورجنی و دیگر دیوان نامی و دیو
ہوہان و دیگر پرزادان ذی عزت نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ کیون اسقدر پریشان
ہوتے ہین جبتک ہم غلامان جان نثار موجود ہین وہ کیا کرسکتا ہی اُسوقت تک خدانخواستہ آپ
پریشان کیون ہون اور کیون اپنی جان دین خدا پر نظر رکھیے وہ رحیم ہی ضرور آج رحم کریگا سرور
جنی نے کہا کہ مین نے بھی علم رمل مین دیکھا تھا تو اُس سے معلوم ہوا تھا کہ انجام مین فتح آپکے
واسطے ضرور ہی مگر آجکل آپکا ستارہ گردش مین ہی دن بہت خراب آگئے ہین مگر اب کیا ہوسکتا ہے
کچھ اختیار نہین بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوگا انجام کیا ہی سرورجنی نے کہا کہ مین پہلے ہی خدمت
عرض کرچکا ہون کہ انجام اچھا ہوگا آپ خوف نہ فرمائین بہت جلد دن گذر جائینگے بادشاہ یہ سنکر
خاموش ہورہا یہانتک کہ دربار برخاست کیا جو دیو کہ باقی تھے وہ سب اپنے اپنے مقام پر گئے
وہ رات بھی تمام ہوگئی صبح کو پھر دونون لشکر میدان نبرد مین آئے اور صفین جدال و قتال کی
آراستہ ہوئین [illegible] نقابت کے بعد لشکر دیو ہامان سے خود دیو ہامان آج بھی
نکلا اور مبارز طلب کیا ادھر سے دیو ہوہان بادشاہ سے رخصت ہوکر مقابلہ کو گیا دونون مین
[illegible] گفتگو کے نوبت جنگ و جدال کی آئی خوب رد و بدل ہوئی چونکہ ستارہ اخضر پرزاد
کا [illegible] گردش مین ہی دیو ہوہان بھی بہت زخمی ہوا کئی دیو اُسکو اُٹھا کر لے گئے اور کئی تو
[illegible] وہ بھی دیو ہامان کے ہاتھ سے زخمی ہوگئے اور پھر بہت سے پرزاد نکلے وہ بھی مجروح ہوئے
یہانتک کہ برا حال ہوگیا اب کوئی مقابلے کو نہین نکلتا ہی جب یہ رنگ اخضر پرزاد نے دیکھا
تو سرورجنی سے کہا کہ مین خود اس نمکحرام کے مقابلے کو جاتا ہون کیونکہ وہ بہت لاف وگزاف

اگر راہ دیتے نہیں سنا جاتا ہے کہا تنگ سپر گردن سعد و حبشی نے عرض کہ حضور کو اختیار ہے بندہ مجبور
ناچار ہے ادھر تو یہ بادشاہ اور وزیر میں گفتگو ہو رہی ہے اُدھر دیو ہامان نے بڑی دیر تک انتظار کیا
اور خوب لاف و گزاف بکا جب کوئی مقابلے کو نہ آیا تو خود دیوہ پشت نہنگ لیکر اخضر پریزاد
پر ٹوٹ پڑا اور اپنے لشکر کو بھی آواز دی کہ سب ملکر غیر کردو اور گھیر لو جنابت مقلیہ کرکے
بادشاہ کو گرفتار کرلو یہ صدا سنتے ہی تمام فوج کفار اکیبارگی چڑھ پڑی ادھر سے لشکر دیو و
پریزاد بڑھا جنگ مغلوبہ ہونے لگی چادر حقاق واردہ پشت نہنگ چلنے لگے دونوں لشکر
آپس میں ملکر ایسی خونریزی دیو و پریزاد و آدمی مردوں کا ڈھیر ہو گیا کشتوں کے پشتے لگ گئے
میدان جنگ میں دریا سے خون جاری ہو گیا اور دریا سے خون میں سر تیرتے پھرتے تھے
تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ حباب تیر رہے ہیں بازو جو تیرتے … تو تاب … ہوتا تھا کہ
مچھلیاں شناوری … عجب رنگ پیدا ہوا تھا گویا …
غرضیکہ … پشت … میدان جنگ … قصابان …
نیزہ و شمشیر و گرز و تیر و تبر … کہ ان کے کچھ نظر نہ آتا تھا نیزے ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے تھے …
دکھاتے تھے کہ گویا … دریا … خون … تیرتے ہیں ہر طرف یہی عالم تھا سوا …
بزن و بکش کے کوئی دوسری صدا نہ آتی تھی بھائی کو بھائی بیٹا باپ کو باپ بیٹے کو نہ پہچانتا تھا تین
شبانہ روز اسیطرح کی جنگ رہی چوتھے روز قریب شام لشکر اخضر پریزاد نے شکست کھائی
پیچھے قدم اکھڑ گئے کیونکہ جو دیوان نامی تھے وہ سب زخمی ہو گئے تھے اور ستارہ بھی ان کا
گردش میں تھا شکست فاش کھائی فرار پر قرار لیا پریزاد و لشکر پیچھے آئے مگر وہاں بھی ٹھہر سکے
دیر آگئے وہاں سے بھی بھاگے رخ شہر کا کیا لشکر مخالف بھی تعاقب میں ہوا جب شہر کے قریب ہوئے
اسوقت اخضر پریزاد نے سعد و حبشی سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا اگر ہم داخل شہر ہونگے
تو یہ سب بھی عقب میں چلے آتے ہیں ضرور یہ سب داخل شہر ہونگے اور شہر کے باشندوں
کو قتل کرنے لگینگے اہل شہر بیفائدہ قتل ہونگے دوسرے وہاں ناموس بھی ہیں انکو کیونکر
بچائینگے کیونکہ یہ سب لڑائی ناموس کے بابت ہے اگر وہ اُسکے ہاتھ آگیا تو بڑا غضب ہو گیا اسکی
مراد بر آئی جو اسکا مطلب تھا وہ سب پورا ہوا بڑا اندھیر ہو جائیگا اب بتاؤ میں کیا تدبیر کروں سعد
حبشی نے کہا کہ آپ پریشان نہوں میں تدبیر کرتا ہوں اگر چل پڑی تو خیر ورنہ جو خدا چاہیگا وہ
ہوگا یہ کہکر حکم دیا کہ طبل بازگشت بجادو اور نقارہ امان بجاؤ یہ سنتے ہی نقارہ نواز نے طبل
بازگشت بجادیا جب صدا طبل کی لشکر میں پھیلی فوراً سبنے ہاتھ روک لیے لشکر ہامان نے بھی
جنگ سے ہاتھ روکا دونوں لشکر علیحدہ ہو گئے دیو ہامان نے جب یہ دیکھا تو خیال
کیا کہ یہ وقت امان دینے کا نہیں ہے کیونکہ لشکر شکست کھا چکا ہے اور قریب شہر بھی پہونچ چکا ہے
اگر ہم نہیں انکو قتل کرتے ہوئے چلے جائینگے تو داخل شہر ہو کر ناموس پر قبضہ کرلینگے اور اپنی
معشوقہ کو چھین لینگے یہ ارادہ کرکے قصد کیا کہ حملہ کردوں مگر اُسکے ہمراہیوں اور اہل لشکر
نے کہا کہ یہ وقت نہیں ہے کہ ہم پھر جنگ کریں کیونکہ ہم سب تین شبانہ روز کے تھکے ماندے
ہیں اور یہ قاعدہ بھی ہے کہ جب طبل امان بج جاتا ہے تو پھر نہیں لڑتے ہیں تیسرے یہ کہ شام بھی
ہوگئی ہے وہ لوگ بھاگ نہیں سکتے ہیں اگر شہر میں چلے بھی گئے تو رات کو بھاگ نجائینگے رات

پھر ہم بھی دم نہ لینگے صبح کو اٹھکر ایک مرتبہ حملہ کرکے شہر کو لے لینگے وہ اب جو شہر کو بند کئے بیٹھا ہے
کیون تعجیل کرتے ہین رات بھر سے یہ کیا حرج ہے دیو بانان نے جب سنا کہ یہ راے دیکھی اور
اہل لشکر کو اسوقت جنگ سے عاجز پایا تو مجبور ہوکر پھرا اور سب لشکر کو ہمراہ لیکر پڑاؤ پر
آیا لشکر نے کمر کھولی اور پڑاؤ کو اخضر پیرزاد نے خوب لوٹا جب لوٹ سے فارغ ہو چکے
اسوقت اپنے سرداروں سے یہ کہا کہ اچھا استعداد تو کرو کہ کچھ سپاہ ہمراہ لیجا کر دشمن کے شہر پر
تو بند و بست کر لو کہ کہین ایسا نہو وہ خود نہ چلے جائین اور ناموس کو کچھ فوج ہمراہ کر کے کسی
جانب روانہ کر دین ورنہ بڑی دقت ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ چند دیو لشکر سے لیکر جا بجا
اور دروازے شہر پر سب طرح سے بند و بست کر دو کہ کوئی رات کو شہر سے نکلنے نہ پائے یہ سنکر سردار
دیوون کے اپنے ہمراہ پچاس ہزار نرہ دیو لیکر طرف شہر کے چلے دیو بانان باقیماندہ لشکر کو
ہمراہ لیکر اپنے پڑاؤ پر آیا لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا یہ خود مع زن سگانہ داخل خیمہ
ہوا لباس اتار کر مشغول عیش و عشرت ہوا رات بھر ناچ گانے کا جلسہ رہا اور از بسکہ خوش
ہوا کہ صبح کو تمام شہر کو ہم تاراج کر دینگے اور سب کو قتل کر کے اپنی معشوقہ کو لا لینگے
اور کل اسکے ہمراہ عیش کرینگے اور خوب دل کے حوصلے نکالینگے اسکو تو اپنے خیال میں مشغول
بعیش رکھا جاتا ہے اور ان دیوون کو طرف شہر کے روان رکھا جاتا ہے مگر اب کچھ حال لشکر اخضر
پیرزاد کا تحریر ہوتا ہے کہ جب طبل امان بجا اور دونون لشکر الگ ہوئے تو سرور جنی
نے حکم دیا کہ سب لشکر فوراً مع سرداران نامی و گرامی کے داخل شہر ہو اور خود مع بادشاہ
و دیوان مجروح شدہ و پیرزادان زخمی کے داخل شہر ہوا اور حکم دیدیا کہ جسوقت سب
لشکر داخل شہر ہو جائے کوئی متنفس باقی نرہے اسوقت دروازہ شہر پناہ کا بند کر لینا اور
لشکر کو حکم دیا کہ بغیر ہمارے حکم کے کمرین نہ کھولنا جب ہم حکم دین تب کمرین کھولنا یہ کہکر خود بادشاہ
داخل دار الامارہ ہوگئے اور جو کہ زخمی تھے انکو اور جو کہ زخمی ہونے سے بچ رہے تھے انکو
جمع کیا اور بیان کیا کہ اب کیا کیا جائے سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ جو آپ کی راے ہے
وہ بہت خوب ہے بادشاہ نے سرور جنی سے فرمایا کہ آپ علم رمل میں بہت غور اور فکر سے دیکھیے کہ کیا احکام
نکلتے ہین سرور جنی نے اسوقت زائچہ کھینچا اور پانسے رمل کے پھینکے اور شکلین کھینچین بعدہ
خوب غور کر کے ان شکلون کو دیکھا اور سر اٹھا کر دست بستہ عرض کیا کہ میرے احکام یہ
خبر دیتے ہین کہ آپ کے دن بہت برے ہین کیونکہ زحل بارھوین برج میں ہے اور آٹھوین سورج ہے
اور اسکے ستارے بہت اچھے ہین کہ مشتری اپنے گھر کا مالک ہے کہ جسکی نظر اسپر نہایت ہی اچھی ہے اور
سواے اسکے اور بھی ستارے بہت زبردست پڑے ہین لہذا بادشاہ کو لازم ہے کہ [illegible]
بند و بست فرمائین کہ تا ایام سخت جنگ و جدل موقوف فرمائین اگر کوئی اعتراض کرے کہ
پہلے کیون جنگ و جدل کرنے دی تو اس زمانے میں بادشاہ کے ستارے قوی [illegible]
ظہور یہ تھا کہ سات روز تک ہماری فتح رہی مگر مجبوری یہ ہوئی کہ جو کچھ کہ نصیب میں تھا وہ پیش
آگیا اسمین کوئی مقام اعتراض نہین ہے مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ واقعہ ہوگی [illegible]
اب یہ تدبیر کرنا چاہیے کہ تا گذرنے ایام نحس کے جنگ نہ کرین سنکر کہا اگر بادشاہ دیو اٹھکر [illegible]
خود حملہ کریگا اسکا کیا بند و بست ہوگا سرور جنی نے کہا کہ شہر بند ہوکر لڑینگے گو کہ مقابلہ

مین قباحت ضرور ہی مگر کیا کیا جاے چندیلوون نے جواب دیا کہ شہر پناہ متصل قلعہ کے نہین ہی وہ
ایک ہی حملے مین فتح ہو جائیگا کوئی ایسی تدبیر بتائیے کہ بغیر لڑائی کے یہ دن تمام ہو جائین سردیپ
چندی نے کہا کہ اچھا یہ کیا جاے کہ ناموس کو تو بادشاہ اسیوقت قلعہ یاقوت نگار کو روانہ
کر دین اور خود ہمکل اُن سے مہلت طلب کرین اگر وہ مہلت دے تو خیر ورنہ ہم سب لڑکر
اپنی جانین دیدینگے بعد ہمارے جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا یہ سنکر سبنے جواب دیا کہ یہ کیون نکرین
کہ مع فوج و لشکر اسیوقت کوچ کرکے یہانسے قلعہ یاقوت نگار مین کیون نہ چلے جائین جو
اپنی زحمت اُٹھائین سردیپ چندی نے کہا کہ یہ راے سب سے بہتر ہی میری تو عقل گم ہو رہی
ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی خیر آپ صاحبون کی راے لینا اسوقت خوب کام کی بات ہی
بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور آپ محل مین تشریف لیچلین اور سب ناموس کو بندوبست
کرنے کا واسطے سفر کے حکم دیدین ہم یہان فوج کو مع خزانہ و مال و اسباب و جواہرات و
پشمینہ وغیرہ کے دوسرے دروازے سے نکالتے ہین اور طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ
کرتے ہین اور سواریان در دولت پر حاضر کرتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپ صاحبون کی
راے ہو وہ بہت انسب اور اولی ہی مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ جو آپکی راے ہو وہ کیجے
کیونکہ میری تو عقل جاتی رہی ہی اور ہوش و حواس بوجہ فکر و تردد کے درست نہین ہین کیا کہتا ہون منہ سے
نکلتا کچھ ہی یہ فرما کر داخل محل ہوئے ادھر یہ سب اُٹھکر باہر آئے اسیوقت خزانہ وغیرہ
سب بار کرایا اور عماریون پر سب زخمیون کو بٹھلا دیا اور بعض کو تختون پر بٹھایا اور دست بستہ
عرض کیا کہ جو کچھ مال و متاع زر و جواہر و اسباب وغیرہ تھا سب بار کرکے فوج کے سپرد کیا اور
حکم دیا کہ تم سب لشکر بیرون شہر دروازہ دیگر سے جاؤ اور صحرا مین ہمارے منتظر رہو مع انکے جو
زخمی ہوئے تھے فوراً تمام چیزون کو لیکر اور فوج کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئے کیونکہ گھڑی بھر مین
دروازہ دیگر سے بیرون شہر آئے ایک صحرا مین منتظر آمد بادشاہ کے ہوئے ادھر سردیپ چندی
و دیگر سردار سواریان لیکر در دولت پر آئے اپنے آنے کی اطلاع کرائی ادھر اندرون محل کا حال
سنیے کہ جب سے یہ خبر وحشت اثر سُنی ہی کہ بادشاہ دیوہاہان سے شکست کھا کر داخل شہر ہوا ہی
محل مین ہلچل اور رونا پیٹنا پڑ گیا ہی ہر ایک عورت رو رہی ہی کہ اتنے مین بادشاہ محل مین تشریف لایا اور
باواز بلند پکارا کہ اہل محل اپنا بہت جلد بندوبست کرین کہ مین اسوقت یہانسے طرف قلعہ یاقوت
نگار کے کوچ کرتا ہون مجکو اسقدر مہلت نہین ہی کہ مین ایک صبح کا انتظار کرون یہ سنتا تھا کہ محل مین اور
زیادہ ہلچل پڑ گئی ہر ایک پریزاد اپنا اپنا اسباب باندھنے لگی بادشاہ قریب اپنی زوجہ [illegible]
ہی کے آیا اور کہا کہ صاحب اپنا بندوبست کرو کہ زمانہ مہلت نہین دیتا [illegible] بات تھوڑی
ہی سنکے پوچھا یہ تو فرمایئے کہ یہ کیا غضب ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ وقت بیان کرنے کا
نہین ہی اسوقت میرے ہوش و حواس درست نہین ہین جب قلعہ مین پہونچونگا تب تمام ہو چکیگا و باطمینان
سے پہونچ لونگا اسوقت سارا حال تمسے بیان کرونگا یہ وقت تاخیر کرنے کا نہین ہی یہ سنکر ملکہ
حیران ہو گئی ادھر ملازمون نے تمام مال و اسباب زر و زیور وغیرہ کے بار باندھ کے تیار کیے
[illegible] کہ تمام محل کا سب اسباب بندھ گیا ہر ایک نے اپنا اپنا بندوبست کر لیا اور تمام
محل کی یہ حالت ہو گئی کہ سائین سائین کرنے لگا ہر ایک جگہ ہو کا عالم تھا مانند اژدر کے پھاڑ کھاے

کھاتا تھا کہ اتنے مین محلدار دوڑی ہوئی آئی اور عرض کیا کہ حضور سواریان دردولت پر حاضر
ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ان صاحبو سب سوار ہو تاخیر نکرو یہ سنکر سوار ہونے لگے جب
سواریان سوار ہوگئین اور کہار انچی لوریان لیے ہوے روانہ ہوئے اور سب سردار
اپنے ناموس کو لیکر آئے اور جو سردار کہ زخمی ہوگئے تھے انکے بھی ناموس کو اپنے ہمراہ لیلیا اب شہر مین
سوائے باشندگان شہر کے کوئی متعلقین شاہی سے باقی نہین رہا جو کہ ہمراہ بادشاہ کے نگیا ہو لشکر
کا تو کیا ذکر ہی جب یہ سب بندوبست ہوچکا بادشاہ نے اسوقت چند رئیسان شہر کو طلب فرمایا اور
انسے فرمایا کہ جب صبح کو دیوہایان شہر مین آسکے اور قتل عام شروع کریگے اسوقت تم انسے
بلکہ کہنا کہ ہم رعایا ہے شہر مین ہمپر ظلم کرنے سے کیا حاصل ہی ہم تابعدار ہین جب تک وہ
حاکم رہے ہم سب انکے فرمانبردار تھے اب آپ یہانکے حاکم ہوئے ہین اور مالک شہر ہوئے ہین
لہذا ہم جس طرح سے انکے فرمانبردار تھے اُس زیادہ آپ کی اطاعت کرینگے ہمپر رحم فرمایئے اگر
دیوہایان ہمکو دریافت کرے تو آپ اُس سے یہ کہدینا کہ وہ رات کو مع لشکر و ناموس و مال
و خزانہ شہر سے فرار ہوگئے اب سواے ہم چند آدمیون کے کہ جو رعایا ہے شہر مین وہ یہان مقیم
ہین اور متعلقین شاہی سے کیا لشکر کیا سردار کوئی نہین ہی لیکن ہم کہ وہ تمہارے اس عجز و
انکسار سے ظلم و تعدی کو موقوف کرے اور غارت شہر سے باز آسکے یہ سنکر وہ سب رونے لگے
بادشاہ نے فرمایا کہ آپ لوگ صبر کرین مصرعہ صبر اگرچہ تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + اگر خداوند
کریم چاہیگا تو ہم پھر آپ لوگون سے ملین گے اور شہر مین آسکینگے ورنہ جو مشیت ایزدی ہوگی
اسمین بندے کا کیا زور ہی اور اگر دیوہایان بابت تبدیل مذہب کے کہے جو مناسب ہو
آپ لوگ جواب دیدیجیگا کوئی ضرورت فہمایش کی نہین ہی آپ خود عقلمند اور صاحب فہم ہین بادشاہ
یہ فرمایا کہ سب سے رخصت ہوکر بیرون شہر تشریف لیگئے سب اہل شہر روتے اور چاک گریبان کرتے
رہگئے بادشاہ نے بیرون شہر آکر لشکر کو اپنے ہمراہ لیا اور جو لشکر کہ ناموس کے قبل سے بیرون
شہر کے موجود تھا اور آمد شاہ کا منتظر تھا اُسکو لیکر طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا شاہ شب
اسقدر راہ طی کی کہ صبح ہوتے ہوتے شہر سے دس کوس نکل گئے مگر وہان بھی دم نہ لیا سیدھے
قلعہ کی جانب چلے گئے یہانتک کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ گئے جب قلعہ نظر آنے لگا اور
فاصلہ بقدر قلیل رہگیا اسوقت اہل لشکر نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور قلعہ قریب آگیا ہی اب کوئی
خوف و خطر نہین ہی لہذا اگر حکم ہو تو کچھ دیر یہان ٹھہر کر دم لے لین بعدہ داخل قلعہ ہون کیونکہ
حضور ہم سب چار شبانہ روز کے جاگے ہوئے ہین اور کسل راہ سے بہت پریشان ہین
اور تین شبانہ روز جنگ و جدل مین بسر ہوئی اور آجکی رات و دن یہان تک آنے مین
ہوئی اب نیند سے رہا نہین جاتا ہی پیرون مین چھالے پڑگئے ہین سوا اسکے تشنہ اور
گرسنہ بھی ہین اور ناموس کو کمال تکلیف ہوتی ہوگی اور گھوڑے وغیرہ بھی تھک گئے ہین
یہان مقیم ہونے مین اور حوائج ضروری سے فارغ ہونے مین کوئی ہرج نہین ہی کسواسطے کہ
تھوڑی دیر کا معاملہ ہی ورنہ جو مرضی مبارک ہو بادشاہ نے سرور جنگی سے فرمایا کہ انکی
اس امر مین کیا راے ہی سرور جنگی نے عرض کیا کہ کیا ہرج ہی دم لے لینے دیجیے واقعی انکا
قول بھی بہت درست ہی اور ناموس بھی پریشان ہین بادشاہ نے بصلاح سرور جنگی کے

حکم دیا کہ اچھا کیا مضائقہ ہی دم لیلو مگر یہ خیال رہے کہ ہم آج ہی داخل قلعہ ہونگے یہ سنکر تمام لشکر ٹھہر گیا سب نے اپنے اپنے کھانے پینے کی فکر کی ناموس کی سواریان بھی رکھدی گئین اور جو کچھ کہ جسکے پاس تھا اُسنے کھایا پیا دم لیا حواس بجا ہوے یہ تو یہان دم لیے رہے ہین اور لشکر مقیم ہی ادھر قلعہ کا حال سنیے کہ دیوافلاک ومسرور پریزاد روز دربار کرتے ہین اور دعوتین دیوافلاک کی مسرور پریزاد کے یہان ہو رہی ہین کہ یکایک دیوافلاک کو خیال آیا کہ کچھ خبر شہر کی نہ معلوم ہوئی کہ بادشاہ پر کیا گذری کیونکہ دیوہامان سے مقابلہ ہونے والا تھا سا تان جنگ ہو چکا تھا نہین معلوم مقابلہ ہوا یا ابھی تک نہین ہوا اور نتیجہ اُس جنگ و جدل کا کیا ہوا مسرور پریزاد نے کہا کہ جاسوس بھیجکر خبر منگوائیے معلوم ہو جائیگا دیوافلاک نے کہا کہ اچھا کچھ دیو واسطے خبر کے روانہ کرو کیونکہ میرا دل خود بخود پریشان ہو رہا ہی اور بہت گھبراتا ہی نہ معلوم میرے شہنشاہ پر کیا گذری جو میری یہ حالت ہی مسرور پریزاد نے کہا آپ پریشان نہون بادشاہ اچھی طرح ہین یقین ہی اُنھون نے جنگ فتح کی ہو بھلا اُنسے کون مقابلہ کر سکتا ہی دیوہامان کی یہ حقیقت نہین ہی کہ اُنسے سر بر ہو یہ کہکر اُسیوقت چند دیو جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے واسطے خبر بادشاہ کے روانہ کیے اور چلتے وقت کہا کہ دیکھو خبردار جہانتک ممکن ہو بہت جلد خبر بادشاہ لیکر حاضر ہو کیونکہ کچھ خود بخود اسوقت میرے دل مین اُلجھن ہو رہی ہی یہ سنکر دیو فوراً بحکم افسر روانہ ہوے یہ وقت وہ ہی کہ جب بادشاہ مع لشکر و ناموس قریب قلعہ یاقوت نگار کے پہونچ چکا ہی اور سراسے اہل لشکر کے کچھ فاصلہ پر واسطے تھوڑی دیر کے مقیم ہی کہ یہ دیو جو واسطے خبر شاہ کے چلے اور قلعہ سے نکلکر باہر آئے اور رخ شہر کا کیا تھا کچھ دور گئے تھے کہ دیکھا کہ ایک لشکر عظیم صحرا مین پڑا ہوا ہی مگر حالت خراب اور تباہ معلوم ہوتی ہی یہ دیو لشکر مین آئے اہل لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کیا حالت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اور کیون دریافت کرتے ہو اُن دیوون نے عرض کیا کہ ہم قلعہ یاقوت نگار سے آئے ہین واسطے دریافت کرنے حال مفصل اختر پریزاد کے جاتے ہین اُن دیوون نے کہا کہ تمکو کسنے بھیجا ہی اور کسنے خبر منگوائی ہی اُنھون نے جواب دیا کہ دیوافلاک نے خبر منگوائی ہی جو کہ ہمارا مالک و افسر ہی یہ سنکر اہل لشکر نے کہا کہ یہ لشکر اُسی کا ہی کہ جسکی تم خبر کو جاتے ہو وہ بادشاہ دیوہامان کے ہاتھ سے شکست کھا کر قلعہ یاقوت نگار مین پناہ لینے کو آیا یہ سنتے ہی وہ دیو فوراً وہان سے اُلٹے پانون پھرے اور فوراً قلعہ مین پہونچے دیوافلاک نے جو اُنکو آتے ہوئے دیکھا گھبرا کر پوچھا خیر باشد کیا ہوا کہ تم اتنی جلدی پھر آئے اُنھون نے عرض کیا کہ بڑا غضب ہوا کہ بادشاہ نے شکست کھائی اور مع ناموس اور لشکر کے شہر سے بھاگ کر قریب قلعہ آنکر فروکش ہوئے ہین جیسے ہی یہ کلام سنا دیوافلاک نے کہا کہ یہ کیا خبر وحشت اثر ہی کہ جس سے میرے ہوش وحواس باختہ ہو گئے ارے یہ کیا بیان کرتے ہو کیا سچ ہی کہ بادشاہ نے دیوہامان سے شکست کھائی اور قریب قلعہ فروکش ہی اُنھون نے عرض کیا حضور پر نور جلد خود ملاحظہ فرمالین ہماری یہ مجال نہین ہی کہ ہم لوگ حضور کے سامنے دروغ عرض کرین اور بزبان شاہی کی نسبت ایسا امر بیان کرین دیوافلاک و مسرور پریزاد یہ حال سنکر گھبرا گئے اور مع اپنے مصاحبون کے

اُٹھ کھڑے ہوئے اور بیرون قلعہ بدحواس روانہ ہوئے ادھر تو یہ روانہ ہوئے اُدھر جب
لشکر شاہ نے سب کامون ضروری سے فراغت پائی اور کچھ دم بھی لیلیا اسوقت بموجب
حکم بادشاہ نقارہ کوچ بجا اور لشکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا اور جب قریب در قلعہ پہونچ
گئے اور قصد کیا کہ داخل قلعہ ہون ابھی یہ داخل نہوئے تھے کہ اُدھر سے دیوافلاک و مسرور
پریزاد بدحواس گھبرائے ہوئے نظر پڑے جیسے ہی دور سے نظر دیوافلاک کی بادشاہ پر پڑی
فوراً دوڑ کے قدمون پر گر پڑا عرض کرنے لگا کہ یہ کیا حضور کی حالت ہو گئی بادشاہ نے کہا کہ قلعہ
مین داخل ہو لون تو بیان کرون یہ کہکر ہمراہ دیوافلاک و مسرور پریزاد کے داخل قلعہ مع
ناموس و لشکر و مال و خزانہ وغیرہ کے ہوئے مسرور پریزاد نے جیسے ہی بادشاہ داخل
قلعہ ہوا فوراً در قلعہ بند کر لیا یہ جلدی سے بندوبست کر کے دیوافلاک سے کہا کہ آپ تو
بادشاہ کو لیکر دار الامارۃ شاہی مین جائیے مین لشکر کا بندوبست اور قلعہ کا انتظام کرتا ہون
کیونکہ شاید وہ مردود تعاقب مین ہمارے بادشاہ کے آتا ہو دیوافلاک تو مع بادشاہ و
ناموس و مال و خزانہ و ناموس سرداران لشکر کو لیکر طرف دار الامارۃ کے چلا اور وہان پہونچکر
ناموس سرداران لشکر کے واسطے گرد و نواح محل شاہی کے مقام مقرر کیے اور مہروز
جنی کے واسطے ایک مکان جو کہ لائق اُنکے تھا محل شاہی مین لا کر بہت احتشام کے ساتھ
فروکش کیا یہانتک کہ کل ناموس محل مین داخل ہوئے اطمینان ہوا چونکہ بادشاہ کئی دن کا
تھکا ماندہ تھا محل مین جا کر آرام فرمایا دیوافلاک نے کل خزانہ داخل خزانہ شاہی کر کے پہرا چوکی
مقرر کیا یہ بندوبست دیوافلاک نے بہت خوبی و انتظام کے ساتھ کیا گو کہ یہان کا رہنے والا
نہ تھا مگر ایک ماہ سے یہان آیا ہوا تھا مسرور پریزاد نے کل مقامات دکھا دیے تھے
بدین سبب بندوبست کر لیا یہان سب سردار داخل مکان ہوئے اُدھر مسرور
پریزاد نے کل لشکر کو مقام مخصوص پر اُتارا فصیل قلعہ برج قلعہ سب آراستہ کیے ہر جگہ پہرا
چوکی قائم کیا یہ شب تو اسی بندوبست مین تمام ہوئی مجروحان لشکر کو دار الشفاء شاہی
مین مقیم کیا اور علاج معالجہ اُنکا اُسیوقت سے ہونے لگا یہان تک کہ صبح ہو گئی اور
بادشاہ بیدار ہوا بعد فراغ نماز صبح باہر تشریف لایا اُدھر سب سردار بیدار ہو ہو کر آنے لگے
مسرور پریزاد نے آکر عرض کیا کہ مین نے حضور کل لشکر کو جگہ معقول پر اُتارا ہے اور قلعہ کو
آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیا ہے حضور سب طرح سے اطمینان رکھین یہان کسیطرح کا کھٹکا
نہین ہے اگر دیو ہامان یہان آئیگا تو کیا پائیگا یہ قلعہ کبھی فتح نہوگا اگر عمر بھر سر پٹکیگا تو
اس قلعہ پر فتح نہ پائیگا اسپر بادشاہ نے کہا کہ جو مرضی خدا ہے وہی ہوگا انسان کی کیا طاقت
اُدھر محل مین سب بندوبست ہو گیا ہر سردار اطمینان و دلجمعی سے اپنے مقام پر مقیم ہوا
بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ نے کہا کہ سب زخمیون کو لاؤ کہ اُنکا علاج کیا جائے ہنوز تک
مسرور پریزاد نے عرض کیا کہ حضور مین نے اُنکو شفا خانے مین واسطے علاج کے روانہ
کیا ہے بادشاہ نے فرمایا نہین چند عزیز میرے بھی ہین جو کہ شفاخانے کے لائق نہین ہین مین یہ
چاہتا ہون کہ اُن سب زخمیون کو جو کہ اہل لشکر سے ہین مین بھی دیکھ لون اُسیوقت بموجب
حکم بادشاہ سب زخمی حاضر کیے گئے بادشاہ نے جراحون کو جو کہ ملازم لشکر کے تھے طلب کیا

اور سب زخمیون کے ٹانکے دلوائے پٹیان مرہم سلیمانی کی چڑھا دین یہان تک کہ دیوہامان کے بھی زخمون مین ٹانکے دیے گئے مرہم سلیمانی کے پھاہے لگائے گئے یہ سب جو کہ عزیز شاہ تھے وہ تو ایک مکان مین قریب محل کے مقیم کیے گئے اور علاج بطور شاہی ہونے لگا اور وہ جو کہ آٹھ روز کی میدان داری مین زخمی ہوئے تھے شفاخانے مین بھیجدئے گئے جب یہ سب بندوبست ہوچکا اور بادشاہ کو بھی قلعہ کی جانب سے اطمینان ہوچکا کہ قلعہ خوب آراستہ ہے اور ہوش وحواس بھی درست ہوئے تب بادشاہ نے سرورجنی سے فرمایا کہ ذرا اب آپ باطمینان تمام علم رمل سے دریافت فرمائیے کہ مین کب تک اس آفت سے نجات پاؤنگا اور کس طور سے سرورجنی نے یہ سنکر اسیوقت زائچہ کھینچا اسکے خانے بارہ برج اور سات ستارون کو موافق قاعدے علم رمل کے جمع کیا بعدہٗ تختہ متعقل پر قرعہ تفکر کو ڈالا اور احکام استخراج کرنے لگے بڑے عرصہ تک غور کیا بعدہٗ سر اُٹھاکر بادشاہ سے عرض کیا کہ جہانتاب کہ مین نے احکام نکالے ہین اور دیکھا ہے مجکو تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اب آپکی ضرور فتح ہوگی مگر قاتل اس دیوہامان کا ایک آدم زاد معلوم ہوتا ہے جو کسی خاندان عالی سے ہو اور وہ بڑا جری ہو آکے آپکی مدد کرے اُسکے دست زبردست سے یہ دیوہامان قتل ہو بادشاہ نے فرمایا یہ تو فرمائیے کہ وہ کیونکر یہان آئینگے اور میری کیون مدد کرینگے اور اُنکو کیا غرض ہے کہ وہ پردۂ دنیا سے اگر میرے واسطے اپنے تئین زحمت مین ڈالینگے غور تو فرمائیے کہان پردۂ قاف کہان پردۂ دنیا بھلا یہ کیونکر عقل مین آتا ہے یہ تو مجکو بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے سرورجنی نے عرض کیا کہ میرے زائچہ مین یونہین نکلتا ہے اور مین پھر غور کرتا ہون اور جو سوال آپنے کیے ہین اُسکو بھی دیکھتا ہون بادشاہ نے فرمایا یہ بھی دیکھ لیجیگا کہ وہ کہان ہین اور کیونکر یہان آئینگے سرورجنی یہ سنکر فکر کرنے لگا بعد تھوڑی دیر کے سر اُٹھایا اور عرض کیا کہ پھر وہی احکام نکلتے ہین مگر ہان اسقدر دریافت ہوگیا کہ وہ خاندان زلزلہ قاف سے ہین جو آپنے فرمایا کہ وہ یہان کیونکر آئینگے اور میری مدد کرینگے اُسکا جواب یہ ہے کہ آپ اُنکو خود بُلا لینگے اور مدد کے خواستگار ہونگے مین عرض کیے دیتا ہون کہ بغیر اُنکے تشریف لائے ہوئے یہ مہم سر نہوگی بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ اچھا اُنکے مقام اور قیام کا نشان دیجیے تاکہ مین اُنکو بلاکر یہ بلا اپنے اوپر سے دفع کرون سرورجنی نے غور کرکے عرض کیا نشان تو اُنکا ملگیا مگر بڑا افسوس تو یہ ہے کہ وہ آجکل فقیر ہوگئے ہین ترک دنیا فرمائی ہے مگر آپ دیو روانہ فرماکر اُنکو اُٹھو امنگوائیے جب وہ یہان آجائینگے تب اُنکو سمجھا بجھاکر مدد کرنے پر راضی کر لینگے بادشاہ نے کہا اچھا آپ اُنکا نشان دیجیے سرورجنی نے عرض کیا کہ اب آپ اُس دیو کو بلوائیے کہ جو لینے جائیگا مین اُسکو پتہ مع اُنکی شبیہ کے بتادونگا تاکہ وہ کہین نہ بہکے اور اُٹھا کرلے آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ دیوطیران کو بُلاؤ یہ سنکر دوڑے ہوئے چند دیو گئے اور دیوطیران سے کہا کہ تمکو بادشاہ یاد فرماتے ہین وہ اسیوقت حاضر خدمت بابرکت ہوا مجرا بجالایا بادشاہ نے کہا کہ اے دیوطیران ہم تمکو پردۂ دنیا پر روانہ کرینگے تم کے روز مین پردۂ دنیا سے واپس آسکتے ہو اُسنے عرض کہا کہ مین حضور تین روز مین حاضر خدمت ہونگا اور جو احکام شاہی ہونگے اُنکو بسروچشم بجالاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ اگر تم تین روز مین آوگے تو مین تمکو بہت انعام دونگا جو کہ تمھارے حوصلے سے زیادہ ہوگا

اُسنے عرض کیا کہ اب ارشاد فرائین کہ پردۂ دنیا پر کیا کام ہی بادشاہ سنے سرورجنی سے کہا کہ
دیوطران کو آنکا پتہ و نشان دیجیے تاکہ وہ جاکر انکو لے آئے سرورجنی نے دیوطران سے کہا
کہ پردۂ دنیا مین جانب شمال ایک شہر ہی اور اُسکے قریب ایک صحرا ہے نہایت فضا ہوا اُس
صحرا مین ہر قسم کے اشجار ہین اور کچھ درخت میوہ وغیرہ کے بھی لگے ہوئے ہین وسط صحرا
مین ایک چشمۂ آب صاف و شفاف بہتا ہی اُسکے کنارے ایک بنگلہ خس کا ایک چبوترہ بدور
پڑا ہوا ہی بیرون بنگلہ چبوترے پر بہت سے نادرے رکھے ہین جنمین چھوٹے چھوٹے خوشنما
درخت گلہائے تر و تازہ کے لگے ہوئے ہین اور بہت کچھ ستے جو کہ سوائے اُس شہر و صحرا
کے دوسرے شہر و صحرا مین نہین ہین اور کہا کہ اُس بنگلے مین ایک شاہ صاحب تشریف فرما ہین
اور اُنکی شکل یہ ہی کہ وہ گیروا لباس پہنے ہین بیراگی ہاتھ مین ہی ایک گیروی رنگ کی تہمد بندھی ہوئی
ہی تسبیح خاک پاک صد دانہ کی گلے مین ہی مگر چہرہ مثل آفتاب کے درخشان اور روشن و منور ہی
بال کھلے ہوئے کندھون پر پڑے ہین ایک خال سبز رنگ پیشانی پر جلوہ گر ہی سینہ چوڑا
ہی جوان رعنا ہی اُس فقیر کو جاکر اُٹھا لاؤ دیوطران نے یہ سنکر عرض کیا کہ ابھی جاتا ہون
اور موافق آپکے حکم کے لاتا ہون جیسے کہ حضور نے نشان دیے ہین اگر یہ سب نشان ملگئے
فوراً اُٹھا لاؤنگا یہ کہکر اور مجرا عرض کرکے رخصت ہوکر در قلعہ پر آیا اور دربان قلعہ سے کہا کہ در قلعہ کھولدو
مین ایک امر شاہی کو باہر قلعہ کے جاتا ہون اور جس وقت کہ مین آؤن اور کہون کہ در قلعہ کھولدو
فوراً دروازہ قلعہ کا کھولدینا یہ کہکر وہ باہر قلعہ کے آیا اور رخ طرف پردۂ دنیا کے کیا اسکو
طرف پردۂ دنیا کے روانہ رکھیے اب کچھ حال اِدھر کا سنیے کہ بعد جانے دیوطران کے بادشاہ
نے دربار برخاست کیا اور داخل محل ہوا دیکھا تو سب باطمینان تمام بیٹھے ہوئے ہین کہ بادشاہ
اپنی زوجہ سحاب پری کے پاس بیٹھ گیا مگر اداس اور پریشان خاطر تھا زوجہ نے بادشاہ سے
حالات جنگ دریافت کیے بادشاہ نے کل حال از اول تا آخر بیان کیا اور یہ بھی بیان کیا کہ
یہان بہ مشورہ سرورجنی آئے ہین دیکھیے فلک کیا دکھاتا ہی مگر آج جو سرورجنی نے
جو زائچہ کھینچکر احکام نکالے ہین اُنسے ثابت ہوا کہ قضا دیوہامان کی ہاتھ سے ایک آدم زاد
کے ہی جو کہ خاندان زلزلۂ قاف سے ہی مگر وہ بھی کسی سبب سے فقیر بنا ہوا ہی اور کسی صحرا مین
تشریف رکھتا ہی بموجب کہنے سرورجنی کے مین نے دیوطران کو روانہ کیا ہی اگر آپکو ملگیا اور
یہان آگیا اور ہمپر رحم کرکے اُسنے ہماری مدد کی تو ہمکو یقین ہی کہ ہم اس بلا سے بخوبی نجات
پاجاوینگے کیونکہ سرورجنی کے احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین کیونکہ ہزارون بار ہم آزما چکے
ہین کبھی بال بھر فرق نہ پڑا جتنا کہدیا اُتنا ہی ظہور مین آیا کیونکہ یہ خاندان سے عبدالرحمن جنی
کے ہین عبدالرحمن جنی کیسے مرد کامل تھے یہ جنکے قول سے کبھی خطا نہین کی اور ہمیشہ اُنکے
احکام پر شہپال و آسمان پری عمل کرتے آئے خدا ایسا کرے کہ وہ شاہ صاحب دیو
طران کو ملجائین اور وہان سے کہین اور نہ چلے جائین کیونکہ یہ لوگ سیاح ہوتے ہین
اور یہان آکر لباس فقیری بھی ترک کرین اور ہماری مدد کرین بلکہ مینے بھی دعا کی یہان
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اِستنے مین ملکہ مضراب پری باپ کے آنے کی خبر سنکر آئی والدین
کو خبر آگیا اور دونون نے سینہ سے لگایا بعد تھوڑی دیر کے مضراب پری نے بادشاہ کے

گلے مین ہاتھ ڈال کے منت یون عرض کیا کہ حضور مجکو آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ دیوہامان سے اور آپ سے کیون فساد ہوا آپ کو ہماری جان کی قسم ہے بتایئے بادشاہ نے چاہا کہ کوئی فقرہ کردون اُسنے ایسی ایسی قسمین دین تب بادشاہ نے ناچار اور مجبور ہوکر فرمایا کہ بیٹیا مین تمسے کیا بیان کرون کہ یہ فساد کس وجہ سے ہے صرف اسقدر کافی ہے کہ یہ فساد تمہارے باعث سے ہوا ہے کہ دیوہامان تمکو مجسے طلب کرتا تھا کہ ملکہ مضراب پری کو مجکو دیجیے مین نے انکار کیا تو یہ نوبت آئی ملکہ نے کہا کہ آپ نے مجکو کیون نہ دیدیا اُسنے مجکو گود لیون مین پالا ہے وہ مجکو کھا نہ جاتا بلکہ پرورش کرتا مین آپکے پاس بھی آیا جایا کرتی وہ اپنی بیٹی کرتا بادشاہ یہ سنکر مسکرانے لگا اور زوجہ سے فرمایا کہ کسقدر یہ لڑکی بیوقوف ہے یہ فرماکر مضراب پری سے کہا کہ مجکو کب گوارا ہوتا کہ مین اپنی اولاد کو دوسرے کے قبضے مین دون اور وہ جو تم ہیرا ملازم ہو ملکہ مضراب پری نے عرض کیا کہ اگر آپ مجکو دیدیتے تو یہ کاہکو ہوتا اور کیون نوبت جنگ و جدال کی آتی کیون اپنا شہر چھوڑتا کیون تباہ ہوکر یہان آتے کسلیے اسقدر قتل عام ہوتا اگر دینا نا منظور تھا تو مجکو قتل کر ڈالا ہوتا یہ جھگڑا مٹ جاتا بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹا یہ کیا بیہودہ کلمہ زبان پر لاتی ہو ارے مضراب پری وہ مرتد ہوگیا اُسنے دوسرا مذہب اختیار کر لیا دین اسلام سے پھر گیا ابلیس پرستی اختیار کی ہے یہی سبب جنگ و جدل کا ہے وہ کہتا ہے کہ تم بھی مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سبکو قتل کر ڈالونگا اس سبب سے یہ فساد ہے ملکہ مضراب پری نے کہا کہ پھر کیا نقصان ہے مذہب ابلیس پرستی اختیار کر لیجیے یہ مذہب دلیسے وہ مذہب بادشاہ نے کہا کہ ابھی تم نہین جانتی ہو تم بچہ ہو ان باتون مین دخل نہ دو جاؤ کھیلو کودو ناچ رنگ دیکھو تمکو کیا مطلب ہے جو ہماری عقل و ذہن مین آئیگا وہ کرینگے ملکہ مضراب پری یہ سنکر خاموش ہو رہی بعد تھوڑی دیر کے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین بھی آپکے دربار مین آیا کرون بادشاہ نے کہا کیا حرج ہے اگر تمہارا جی چاہتا ہے تو آیا کرو ملکہ بعد تھوڑی دیر کے اٹھکر چلی گئی جب مضراب پری جا چکی تو بادشاہ نے کہا کہ تمنے دیکھا یہ لڑکی کس درجہ نادان ہے کچھ نیک و بد نہین جانتی سحاب پری نے عرض کیا کہ حضور اُسکا کیا سن ہے وہ کیا جانے یہ بات نیک ہے یا بد بعد اس گفتگو کے بادشاہ اٹھکر اپنے مقام آرام گاہ کو تشریف لیگیا اور یہان سب قلعے کے لوگ آمد دیوطراق مین منتظر ہین کہ دیوطراق شاہ صاحب کو لے آئے تو پھر تدبیر جنگ و جدل کی کیجائے انکو اتنی فکر و تردد ہے مین یہان چھوڑ دیے اور دیوطراق کو طرف پردۂ دنیا کے قطع راہ مین مشغول رکھیے اب کچھ حال لشکر دیوہامان کا سنیے فرماتے ہین کہ یہ جو لشکر کو واسطے حفاظت در شہر کے روانہ کرگئے خود اپنے لشکر مین آیا تھا وہ رات بھر مشغول بعیش و عشرت ہوا ادھر وہ دیو جو کہ واسطے حفاظت کے روانہ ہوئے تھے مع لشکر کے قریب شہر کے جا پہنچے اور اس صحرا مین بغیر خیمہ و خرگاہ اُترے کچھ برائے نگہبانی بیدار رہے باقی سب اس جنگل مین بغیر بستر کے سو رہے یہانتک کہ صبح ہوگئی سب آٹھے اس خیال مین کہ دیوہامان مع لشکر آئے تو شہر پر یورش کرکے دروازہ شہر کو توڑکے داخل شہر ہون اور تاخت و تاراج کرین یہ لوگ اس فکر مین تھے کہ اس عرصہ مین در شہر وا ہوا مسافر داخل شہر ہوا اسواسطے اسنے تار دیا کے اندر جانے لگے انکو ان سبھون نے کہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ شہر

کیون دا ہوا معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ سنے بہ صلاح وزیر و دیگر مشیران سلطنت صلح کی صلاح کی ہی
اسوجہ سے دروازہ شہر کو کھولدیا ہی اب دیو ہامان آئے تو داخل شہر ہون یہان در شہر یہ
تو آبسمین یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر دیو ہامان جو خواب مرگ سے بیدار ہوا تو فوراً باہر خیمے
کے آیا اور حکم دیا کہ لشکر تیار ہو مین ابھی چلکر شہر کو فتح کرونگا اور اُسپر قبضہ کرکے اخضر پریزاد کو
قید کرونگا یہ حکم دیکر پھر خیمے مین گیا اور مسلح اور مکمل ہو کر نکلا ادھر لشکر بھی تیار ہو گیا یہ سب
لشکر کو ہمراہ لیکر شہر کی طرف چلا جب قریب شہر کے پہونچا تو یہ دیکھا کہ در شہر کھلا ہوا ہی اور سر لشکر
بیرون شہر پڑا ہی اسنے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی بادشاہ صلح پر آمادہ ہو گیا ہی
اب مین کبھی نہ مانونگا بغیر قتل کیے ہوئے کیونکہ مین نے بہت زحمت اُٹھائی یہ کہتا ہوا اپنے لشکر
مین آیا وہ دیو بھی سب مستعد ہوگئے اُسنے اُنسے پوچھا کہ کوئی رات کو اُ شہر سے باہر نہین نکلا
اُنھون نے جواب دیا کہ جی نہین ہم سب رات بھر جاگا کیے کوئی دیو و پریزاد نہین نکلا مگر ہان آج
دروازہ کھل گیا سب موافق دستور کے آنے جانے لگے اُسنے کہا کہ اچھا چلو سبکو ہمراہ لیکر
داخل شہر ہوا اور قتل کرنا شروع کردیا جو سامنے آگیا اُسکو بغیر قتل کیے نچھوڑا شہر مین غدر مچ گیا
ہل چل پڑگئی رعایاے شہر بھاگنے لگی تمام شہر تہ و بالا ہو گیا غل مچ گیا کہ دیو ہامان شہر مین
گھس آیا ہی اور قتل کررہا ہی یہ غوغا مچا ہوا تھا کہ چند رئیسان شہر غول غول مجتمع ہو کر
دیو ہامان کے پاس آئے اور اُس سے کہا کہ ہماری کیا خطا ہی ہم تو رعایا ہین جب وہ
حاکم تھے ہم اُنکے فرمانبردار تھے اب ہم آپکے فرمانبردار ہوئے اب آپ ہمپر ظلم نکرین اسی
سبب سے ہمنے در شہر کھولدیا کہ ہمکو کوئی خواہش منظور نہین ہی اور اخضر پریزاد
رات ہی کو مع لشکر و ناموس و خزانے کے شہر کے دوسرے دروازے سے بھاگ گیا کوئی
بھی سواے ہمارے کہ ہم اُنکی رعایا ہین اب شہر مین اُنکے وابستگان سے نہین رہا
اب آپ شوق سے چلکر دیکھ لیجیے ہمپر ستم نفرمائیے یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا اخضر
پریزاد سچ مچ بھاگ گیا اُنھون نے جواب دیا کہ ہم سچ عرض کرتے ہین دیو ہامان نے
کہا کہ اچھا تم لوگ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو تو مین تمکو امان دون ورنہ ایک کو تم
مین سے زندہ نچھوڑونگا اُن سب نے جان پر کھیل کر جواب دیا کہ ہماری ایک شرط ہی اگر
قبول ہو تو خیر ورنہ آپکو اختیار ہی دیو ہامان نے کہا کہ وہ شرط بیان کرو اُنھون نے کہا
کہ ہمکو اسقدر مہلت دیجاوے کہ تا فیصلہٴ بادشاہ ہمسے واسطے اختیار کرنے مذہب
ابلیس پرستی کے نفرمائین جب آپکے اور اُنکے فیصلہ ہو جاوے تو پھر مضائقہ نہین ہی
اُسوقت مین جو مناسب ہو گا کیا جائیگا خواہ قتل ہون خواہ مطیع ہون ہمکو اُسوقت
جاے دم زدن نہوگی یہ تو ہمکو یقین ہی کہ آپ ضرور آخر فتحیاب ہونگے دیو ہامان نے
اُنکے اس عجز اور انکسار سے اور نیز یہ خیال کیا کہ رعایاے شہر پر ظلم کرنے سے کیا
حاصل ہوگا بلکہ لوگ برا کہینگے یہ سوچ سمجھکر حکم دیا کہ اچھا ہمنے آپ لوگون کو امان دی
اور تا فیصلہ جنگ اخضر پریزاد اسنے کوئی مزاحم بابت مذہب ابلیس پرستی کے نہو
یہ حکم دیکر وہان سے طرف در دولت کے آیا تمام مکانات سرداران شاہی کو تباہ
و برباد پایا اور خزانہ بھی خالی پایا اور مقام دربار کرنے کا بالکل ویران پایا چھاونی لشکر مین

سوا ے خیمہ ہاے کہنہ کے کچہ نہ دیکھا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ بادشاہ نے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے کو تباہ کیا خیر میرے ہاتھ سے کہان جا سکینگے جہان ہونگے مین وہین پہونچکر قتل کرونگا یقین ہی کہ قلعہ یاقوت نگار کو وہ سب گئے ہین وہ اُسکو اپنے خیال مین جاے امن سمجھے ہوے ہین اُسکی کچہ حقیقت مین نہین جانتا خیر آج یہانکا بندوبست کرلون تو کل یہان سے کوچ کرونگا اور قلعہ یاقوت نگار پر جاکر بادشاہ کو مع سرور جنی کے قتل کرونگا یہ کہکر اُس نمک حرام نے جہان تخت بادشاہی بچھا تھا وہان پر اپنا تخت بچھایا اور دربار کیا اور حکم دیا کہ ارادہ ہمارا جشن کرنے کا ہی کیونکہ کل یہان سے کوچ ہوگا آج تو خوشی کرلین ہان یہ کہکر حکم دیا کہ پریزادون کو لاؤ کہ وہ آکر گاٸین اور بلاؤ ساقیون کو کہ وہ آکر شراب پلاٸین کیونکہ خداوند ابلیس نے یہ دن دکھلایا کہ میرا قبضہ شہر پر ہوا بموجب حکم ساقیان خوش منظر حاضر ہوے اور جام بادہ گردش مین آیا ناچ شروع ہوا ایک پری نے یہ غزل بہت خوش الحانی کے ساتھ گاٸی

دل بیتاب آہنگا سنگر غل مری فریاد کا
تنگ ہوگا حوصلہ مثل قفس صیاد کا

ہمصفیر ایسا اُٹھے گرمی فریاد کا
موم کی صورت پگھل جاے قفس فولاد کا

دیکھ پاے گر قد اگر گلشن مین اُس جلاد کا
چشم قمری مین ہو سولی پر شجر شمشاد کا

رکھ نہ آزادان بہر و بہا عالم ایجاد کا
طور اس گلزار مین ہی نامت برباد کا

اُٹھ گیا ہی کونسا مجنون کہ ای لیلی ادا
غل بپا ہی خانۂ زنجیر مین فریاد کا

ہم نہ بھولے حرف مطلب کو کتاب عشق مین
ای معلم دیکھ تو عالم ہماری یاد کا

جی لگا ہین ہم گلون سے کیا خزانکا خوف ہے
کیا بھروسا ہی بہار گلشن ایجاد کا

جوش وحشت مین ہوا ہون مثل عنقا بی نشان
کیا پتا پاے کوئی مجھ خانمان برباد کا

نطفہ موج فنا سے ہوگا دم مین منہدم
خانۂ تن ہی حباب ایک سیل بے بنیاد کا

کیا عجب شوق اسیری مین اگر منقار سے
بلبلین دامن پکڑ لین دوڑ کر صیاد کا

اس غزل گانے کے بعد دیوہامان نے کہا کہ کچہ اور گاؤ اُن پریزادون نے یہ ٹھمری گاٸی بھیرون کی دھن مین ٹھمری

بالک بالک کے رتیا گئی ہی سینان نہین آئے مین مورے پاس
سگری رین مین تو تارے گنت رہی رے + بھور مین ہوگئی اُداس سینان نہین آئے مین مورے پاس
پیارے پیا ایسو نٹھر ہی مورا تاسے ہوگئی بے آس + سینان نہین آئے مین مورے پاس

جبکہ یہ ٹھمری سنی دیوہامان بہت خوش ہوا اور زر و جواہر انعام مین دیا غرض کہ وہ رات تو دیوہامان نے عیش و عشرت بسر کی صبح کو بموجب حکم سب فوج تیار ہوئی اسنے اپنے بھانجے دیو خرد کو اپنا نائب کیا اور شہر مین چھوڑ کر خود مع فوج کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیا اسکو تو راہ مین چھوڑیے اب کچھ واقعہ دیو طران کا معرض تحریر مین آتا ہی کہ چونکہ وہ اسواسطے لینے رستم ثانی کی طرف پردہ دنیا کے روانہ ہوا تھا تیز پری کرتا ہوا پردہ دنیا مین پہونچا اور جو پتا کہ سرور جنی نے دیا تھا اُسی پتے سے قریب شہر زرین حصار کے پہونچا اور بالا سے ہوا سے بہ نظر غور اُس صحرا کو دیکھا جسمین کہ شاہزادہ رستم ثانی فقیر بنا ہوا بیٹھا تھا اور یہ دیکھا کہ قریب چشمۂ آب کے بالا سے چبوترہ ایک بنگلہ خس کا ہی اور وہ نشان جو کہ سرور جنی نے بتلاے تھے سب پاے جب یقین کامل ہوا کہ یہ وہی صحرا ہی تو اب

شاہ صاحب کی تلاش کرنا شروع کی اور نظر تیز و تند طرف بنگلے کے دیکھا اور فوراً چونکہ وقت سحر کا تھا
شاہ صاحب بنگلے سے نکلے ہوئے بالاے چبوترہ فرش کش تھے اور پانی بہر لیا ہاتھ منہ
جیسے ہی نظر دیو کی شاہ صاحب پر پڑی پہلے بغور دیکھا جو نشانیان کہ [illegible] سنی
تھین کہین تھین وہ سب پائین فوراً ہوا پر سے اترا اور پنجہ کمر بند [illegible] لیکر سیدھے اڑا اور طرف
آسمان کے بلند ہوا انہون نے جو خیال کیا تو اپنے کو زمین سے بہت بلند پایا گھبرا کر آنکھین
بند کر لین اور ادھر ادھر ہاتھ دوڑایا کہین اسکے شاخ سر ہاتھ [illegible] انگلی [illegible]
اور خیال کیا کہ اسکو توڑ ڈالو یہ خیال کر کے زور کیا اور یقین ہوا کہ یہ کوئی دیو ہے [illegible] کیا عجب
ہے کہ دشمن ہمارا ہے تکلیف دینے کو لیے جاتا ہے ادھر جب دیو کو تکلیف معلوم ہوئی تو پکارا
کہ اے آدم زاد یہ کیا کرتا ہے اگر مجھکو مار ڈالیگا تو میرے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر کر استخوان
تیرے ریزہ ریزہ ہو جاوینگے مفت مین ہلاک ہوگا مین تیرا دشمن نہین ہون تجھکو پردہ دنیا
سے طرف پردہ قاف کے بحکم اپنے بادشاہ کے لیے جاتا ہون اور وہ بھی تیرا دشمن نہین ہے بلکہ
دوست ہے تو کچھ خوف نکر خاطر جمع رکھ یہ سنکر فوراً شاہزادے نے اسکے شاخ [illegible] چھوڑ دی
اور خیال کیا کہ چلکر پردہ قاف کی بھی سیر کر لو اور وہانکا بھی تماشا اور رنگ دیکھ لو کہ اسکا
انجام کیا ہوتا ہے یہ خیال کر کے خاموش ہو رہے ادھر وہ دیو انکو لیکر بلند ہوا اور کرہ ہوا
مین پہونچکر یہ بیہوش ہو گئے انکو تو راہ قاف مین چھوڑ کے

اب حال اُن فراریون کا لکھا جاتا ہے کہ جو کہ لشکر شاہزادہ سلیمان سے نکل گئے تھے اور طرف اپنے شہر کے بقیۂ شیران سے چلے گئے تھے

نگارندۂ دفتر دلکشا | نویسندۂ این داستان با صفا | دشت نوردان بادیہ سخنوری

اس داستان حیرت عنوان کو میدان قرطاس پر پاے قلم سے یون [illegible] اور ذکر کرتے
ہین کہ ناظرین با تمکین کو خوب یاد ہوگا کہ جب شاہزادہ سلیمان زنگاری رستم ثانی سے
زیر ہو کر مسلمان ہوا اور اپنے سردارون کو بھیجکر اپنے لشکر کو طلب کیا اور کل لشکر تو مسلمان ہو کر
ہمراہ انہین سردارون کے چلا آیا تھا مگر چند آدمی لشکر سے فرار کر گئے تھے [illegible] تو تمام لشکر شاہزادہ
ہوا تھا مگر وہ لوگ بھاگ کر اپنے شہر مین گئے فوراً داخل شہر ہو کر دربار شاہی مین پہونچے
اور فریاد کرنے لگے کہ اے بادشاہ ہماری داد دے اور فریادرسی کر [illegible] شاہ نے
جو سر اٹھا کر دیکھا تو پہچانا کہ یہ لوگ تو شاہزادے کے ہمراہیون سے ہین پوچھا کہ
تم پر کیا آفت آئی اور شاہزادہ کہان ہے انہون نے عرض کیا کہ حضور شاہزادہ عالم
تو مسلمان ہو گئے اور کل واقعہ بیان کیا ان سردارونکا آنا اور تمام لشکر کا مسلمان ہونا اور
اپنا بھاگ کر ادھر چلا آنا سب کہہ سنایا بادشاہ نے پوچھا کہ شاہزادے کو کس نے مسلمان کیا
انہون نے عرض کیا کہ ہمکو زبانی ان سردارون کے معلوم ہوا کہ شاہزادے کو نبیرۂ حمزہ کہ نام
جسکا رستم ثانی ہے اسنے مسلمان کیا ہے اور شاہزادہ اسی کے ہمراہ بقیۂ شیران مین
بلکہ [illegible] ہے اور اسکا لشکر مع لشکر ہمارے شاہزادے کے [illegible] ہے یہ کلام سنکر
زنگار شاہ نے کہا کہ بس سمجھ جاینگا اس ناشدنی نے یہ بہت بری حرکت کی گردن پر سے

ہاتھ سے بچکر جائیگا مین اُس ننگ خاندان یعنے سلیمان کوکب زندہ چھوڑتا ہون کہ وہ اپنا
مذہب تصویر پرستی ترک کرکے دین اسلام قبول کرے اور مین خاموش رہون یہ تو کبھی
نہوگا ارے کوئی حاضر ہی ذرا فرّاک عیار کو بلالاؤ لوگ فرّاک عیار کو بلالائے جب وہ آیا
زرنگار شاہ نے اُس سے کہا کہ تو شہر مین جاکر میرے بھائی زردبان تاجدار کے پاس جا اور
کہنا کہ اے بھائی تمکو لازم ہی کہ اسوقت مین ہماری مدد کرو کیونکہ تمھارے بھتیجے کو نبیرۂ حمزہ نے
مسلمان کرلیا ہی اور اُسکے لشکر کو بھی اپنے لشکر مین شامل کرلیا ہی وہ ابھی تک بیشۂ شیران
مین فروکش ہی لہذا میرا ارادہ ہی کہ مین اُسپر لشکر کشی کرون اور اُسکو اس کام کی سزا دون
میرے پاس گو کہ لشکر کثیر ہی مگر مین چاہتا ہون کہ مین اور تم دونون ملکر اُس سے مقابلہ کرین کیونکہ
وہ بہت جری ہی لہذا بہت جلد آؤ کہین ایسا نہو کہ وہ کوچ کرجاے اور یہی مضمون نامے
مین لکھوا دیا وہ نامہ اُسکو دیکر طرف شہر زرین حصار کے رخصت کیا اور کہا کہ مین یہان جنگ کا
بند و بست کرتا ہون فرّاک عیار تو نامہ لیکر چلا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری فوج سامان
سفر درست کرے ہم بفور آنے اپنے بھائی کے یہان سے مع لشکر براے مقابلہ نبیرۂ
حمزہ طرف بیشۂ شیران کے کوچ کرینگے یہان تو بند و بست ہونے لگا اور ادھر فرّاک
عیار بعد طے مراحل و قطع منازل کے داخل شہر زرین حصار ہوا یہان جو آیا تو یہ دیکھا کہ شہر مین آجکل
وہ چہل پہل ہی کہ جسکی حد و انتہا نہین اور عمارت نو تعمیر ہو رہی یہ دیکھتا ہوا دربار مین زردبان
تاجدار کے حاضر ہوا اور مجراگاہ سے مجرا کیا بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو اُسنے
عرض کیا کہ مین آپکے بھائی زرنگار شاہ کے پاس سے آیا ہون اُنھون نے ایک نامہ آپکو تحریر
کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ لاؤ وہ نامہ کہان ہی اُسنے وہ نامہ پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ بتمام و
کمال پڑھا وہی مضمون اُسمین تحریر تھا جو کہ زبانی عیار کے کہلا بھیجا تھا عیار نے زبانی بھی
بادشاہ کے روبرو بیان کیا زردبان تاجدار نے بعد تھوڑی دیر کے جواب دیا کہ بھائی
صاحب سے کہدینا کہ مین ضرور ضرور مع لشکر کے حاضر خدمت ہوتا ہون مگر مجبور ہون کیا
کرون کہ آجکل میرے شہر پر خود ارژنگ بن زمرد کی چڑھائی ہونے والی ہی کیونکہ آج
کئی روز ہوئے کہ اُنکا نامہ میرے پاس آیا تھا کہ یا تو دین زمرد پرستی قبول کرو یا آمادہ
جنگ ہو ہم براے مقابلہ آتے ہین اور ایک پہلوان بھی مع فرمان یعنے منشور کے آیا تھا کہ جسپر
تمام اور بادشاہان غیر مذہب کی مہرین تھین اُس پہلوان کا یہ قول تھا کہ یا تو مجکو زیر کرو تو مین
تمھارا دین قبول کرونگا یا اس منشور پر مہر کردو کہ ہمارے یہان کوئی پہلوان نہین ہی اور تمھارا مقابلہ
نہین کرسکتا ہی لہذا مین نے اُسکی کشتی ساتھ اپنے پہلوان ثقیل دیو صورت کے مقرر کی تھی
یہانتک کہ کشتی کا دن آیا اور اکھاڑہ تیار ہوا بڑا مجمع ہوا وہ پہلوان اکھاڑے مین اُترا بہت
کچھ لاف و گزاف کیا مگر اُسکی قضا آگئی تھی یہان سے ابھی میرا پہلوان اکھاڑے مین نہ اُترا تھا
کہ ایک فقیر اکھاڑے مین کود پڑا اور اُسکو زیر کرکے قتل کرڈالا بعد اُسکے میرے پہلوان کو
بھی زیر کیا مگر وہ فقیر سبکو زیر کرکے کسیطرف چلا گیا لاکھ لاکھ تلاش کیا مگر پتا اُسکا نہ معلوم ہوا
کہ کدھر گیا جب سے مجکو خوف ہی کہ جب یہ خبر ارژنگ بن زمرد ثانی کو ہوگی کہ میرا پہلوان
شہر زرین حصار مین قتل ہوا تو وہ ضرور میرے شہر پر لشکر کشی کریگا اور اب تو نامہ بھی آچکا ہی مین ایسی

حالت مین شہر کو تنہا چھوڑ کر کیونکر آؤن لہذا مجکو معاف فرمایئے مین خود اپنی مصیبت مین گرفتار
ہون اُس فقیر کے سبب سے نہین معلوم کہ وہ فقیر کب کا میرا دشمن تھا کہ مجکو اُس عذاب مین مبتلا
کر کے چلا گیا یہ سب مضمون جواب نامہ مین تحریر کر دیا اور اُس عیار کو انعام وغیرہ دیکر رخصت کیا
صرف اسقدر مصلحتاً دروغ بیان کر دیا کہ نامہ آیا ہی یہ خیال کیا کہ مین تو مسلمان ہو گیا ہون
مجکو کیا ضرورت ہی کہ مین اہل اسلام کے مقابلے کو جاؤن اگر اس فقرہ سے جان بچ جائے
تو کیا ضرور ہی کہ سچ کہکر مین اُسکو اسوقت افروختہ کرون کہ وہ ادھر کا قصد کرے اور میرے
ملک پر لشکر کشی کرے اور اگر مجھسے مقابلے کا خواستگار ہوا تبو مجکو یقین ہی کہ کچھ دنون کو یہ
بلا ٹلگئی جسوقت اُسکو معلوم ہوگا دیکھا جائیگا بعد جانے عیار کے اپنے مصاحبون اور
مشیرون سے کہا کہ کیون مین نے جو یہ نامہ تحریر کیا ہی اچھا کیا یا نہین کیونکہ کچھ دنون کی
تو مہلت ملی ہی اب ہمکو لازم ہی کہ ہم اس عرصے مین اپنا بند و بست کر لین جب وہ یہ
خبر سنینگے کہ مین مسلمان ہو گیا ہون تو لشکر کشی کرینگے اُسوقت ہم بھی مستعد ہو کر اُنکا مقابلہ
کرینگے کیونکہ آج کل تو یہان کوئی سامان جنگ و جدل مہیا نہ تھا یہ سنکر مشیران سلطنت
نے عرض کیا کہ حضور کی جو رائے ہی بہت خوب ہی ہم مین بھی پسند آئی یہی رائے بہتر ہی
جو اسوقت حضور نے اس بلا کو ٹالا بعد اس گفتگو کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا اور
داخل محل ہوا اُدھر وہ عیار دربار سے نکلکر چلا جب باہر دربار کے آیا تو خیال کیا کہ یہان
جو تو آیا ہی تو ذرا اپنے بھائی کے پاس بھی ہوتا چل کہ بہت دنون سے اُسکی خبر نہین معلوم ہوئی ہی
اس ذریعہ سے ملاقات بھی ہو جائیگی اور حالات بادشاہ اور شہر بھی دریافت ہونگے یہ خیال کر کے
وہ اپنے بھائی کے مکان پر آیا اور آواز دی وہ خود باہر آیا اور اپنے بھائی کو دیکھا دوڑ کر
بغلگیر ہوا بھائی کو اپنے ہمراہ لیکر اندر آیا جائے معقول پر بٹھایا اور کہا کہ اے بھائی تمھارا
آنا بہت عرصے کے بعد اسطرف کیونکر ہوا ہمکو تو شہر کے جھگڑے سے ایکدم کی مہلت نہین ہی ہمہ وقت
یہان نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے ہین اسی سبب سے مین حاضر نہو سکا خیر آپ ہی نے سرفراز
کیا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لیکر اتیہہ بادشاہ کا آیا تھا اب واپس جاتا ہون راہ مین خیال
آیا کہ تمسے بھی ملتا چلون بہت دنون سے تمھاری خیریت نہین معلوم ہوئی ہی اُسنے دریافت
کیا کہ بادشاہ نے آپکے نامے مین کیا لکھا ہی اُسنے کل واقعہ جو کہ وہان گذرا تھا بیان کیا اس
حرامزادے نے یہ سنکر پوچھا کہ بادشاہ نے یہان کے کیا جواب دیا اُسنے کہا کہ بادشاہ نے
جانے کا عذر کیا اور جو تقریر کہ بادشاہ نے کی تھی وہ سب بیان کی اُسنے یہ سنکر کہا کہ بھائی
وہ تو مسلمان ہو گئے ہین وہ کیونکر برائے مدد جائین اور اہل اسلام سے مقابلہ کرین اُسنے
دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ کیونکر مسلمان ہو گئے اُس ناعیار نے کل کیفیت بیان کی
یعنے آنا پہلوان کا اور کشتی کا دن قرار پانا اور اکھاڑے مین اُترکر اُس پہلوان کا لاف و گزاف
کرنا اور فقیر کا اکھاڑے مین اُترنا اور پہلوان کو قتل کرنا بعد اُسکے ثقیل کو زیر کرنا اور بادشاہ
کا اُن شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لیجانا اور دعوت کرنا اور پھر شاہ صاحب کا صحرا مین جاکر
مقیم ہونا اور آٹھوین دن میلے کا ہونا اور سبکا وہان جانا بعد کئی میلون کے شاہ صاحب کا
کچھ کلمے وحدانیت خدا مین بیان کرنا سب اہل شہر کا بموجب حکم مسلمان ہونا اور بادشاہ کا بھی مسلمان

ہونا مگر اپنا بھگر مسلمان ہونا یہ سب کہہ سنایا اور کہا کہ بادشاہ سنے صرف فقرہ کیا ہی نہ کوئی نامہ آیا ہی نہ کوئی غنیم آنے والا ہی یہ واقعہ ہی جو مین نے بیان کیا ہی یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا رات تو وہان بسر کی صبحکو یہان سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا یہ وہ دن ہی کہ آج صبح کا دربار کرکے بادشاہ محل مین گیا ہی سہ پہر کو باہر آیا حکم کیا کہ ہم اسوقت شاہ صاحب کی ملاقات کو جائینگے سواری لاؤ سواری حاضر ہوئی بادشاہ سوار ہوکر صحرا مین آیا شاہ صاحب کے بنگلے مین جب آیا تو شاہ صاحب کو بنگلے مین نہ پایا کیونکہ قبل آنے بادشاہ کے دیو طہران اُٹھا لیگیا تھا یہ واقعہ دیکھکر بادشاہ دنگ ہوگیا اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ غضب ہوگیا شاہ صاحب کسی جانب چلے گئے کیی ہرکارے براے تلاش روانہ کیے کہ خبر لائین اور جنگل مین بھی بہت تلاش کیا وہ کہین ہون تو پتہ لگے وہ تو پردۂ قاف کو چلے گئے ہین بعد تلاش وہان سے مغموم شہر مین واپس آیا سب سے اس واقعہ کو بیان کیا تمام شہر مین یہ خبر منتشر ہوگئی اہل شہر بھی بہت رنجیدہ ہوئے انکو تو رنج وغم مین شاہ صاحب کے مبتلا رکھا جاتا ہی اور حال اُس عیار کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو اپنے بھائی سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا بہت جلد قطع راہ کرکے داخل شہر ہوا وہ وقت دربار کا نہ تھا مگر یہ جلا ہوا تھا در دولت پر آیا بذریعہ محلدار کے اپنی خبر کرائی کہ کہدو جس عیار کو آپ نے نامہ دیکر شہر زرین حصار کو روانہ کیا تھا وہ جواب نامہ لیکر آیا ہی اور در دولت پر حاضر ہی محلدار نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے کہا کہ جاکر اُس سے جواب نامہ لے آؤ محلدار گئی اور کہا کہ بادشاہ نے جواب نامہ طلب کیا ہی فرخ آنگ عیار نے کہا کہ میری طرف سے عرض کر دینا کہ حضور سے مجھے کچھ زبانی بھی عرض کرنا ہی مین چاہتا ہون کہ مین خود حاضر ہوکر عرض کرون محلدار نے اُسکا پیغام جاکر کہدیا بادشاہ نے جب یہ سنا کہ اُسکو کچھ زبانی بھی کہنا ہی کہا کہ اچھا بلالو کیونکہ عیارون سے ناموس وغیرہ پردہ نہین کرتے ہین اور دوسرے تصویر پرستون مین پردہ بھی نہین ہی اس سبب سے بادشاہ نے عیار کو اندر بلالیا محلدار اپنے ہمراہ لیکر اُسکو اندر گئی اُسنے بادشاہ کو سلام کیا جواب نامہ دیا اور جو کچھ کہ زبانی زر فشان تاجدار نے کہا تھا بیان کیا بعد اس سب کے جو واقعہ کہ اپنے بھائی سے سنا تھا بیان کیا اور کہا کہ یہی وجہ ہی جو وہ آپکی مدد کو نہین آسنے عذر کر دیا یہ سنکر زرنگار شاہ بہت برہم ہوا اور کہا کہ مین نے اپنا ارادہ بیشۂ شیران کا فسخ کیا اور کہا کہ پہلے اُسکو سزا دیلون تو پھر خدا پرستون سے مقابلہ کرونگا کل ہی تو مین مع لشکر کے طرف شہر زرین حصار کے کوچ کرونگا اس عیار نے کہا کہ حضور وہان تو مسجدین بن رہی ہین مدرستے تعمیر ہو رہے ہین شہرون سے مسلمان تلاش کرکے نوکر رکھے جاتے ہین آٹھویں دن میلا ہوتا ہی اُسمین اہل شہر جاتے ہین شاہ صاحب چند آدمیون کو قواعد مذہب تعلیم کرتے ہین وہ آکر اہل شہر کو سکھاتے ہین یہ رنگ ہو رہے ہین وہ کیون آپکی مدد کرنے کو آتے بھلا وہ کیون اہل اسلام سے مقابلہ کرین یہ کب اُنکو گوارہ ہوگا بادشاہ نے یہ سنکر کہا کہ مین اس خوشی سے اُنکو مبدل بغم کرتا ہون اور شہر کو تاراج کرتا ہون کب مہلت دیتا ہون کہ وہ راحت سے بیٹھین اور عیش بنیٹھنے دون یہ کہکر اُسکو رخصت کیا اور خود سہ پہر کو دربار مین آیا دربار کیا اہل دربار سے کل واقعہ بیان کیا جو کچھ عیار نے کہا تھا اور کہا

کہ کل مین ضرور شہر زرین حصار کو یہانسے کوچ کرونگا اور لشکر کشی کرونگا اور اسکو تاخت تاراج کرونگا کیونکہ لشکر بورا مقابلۂ نبیرۂ حمزہ تیار ہو چکا ہی یہی لشکر لیکر مین اُدھر کو کوچ کرونگا یہ قصد مین نے فسخ کرد یا بعد فیصلۂ مہم زرین حصار کے اُنسے سمجھ لونگا کل صبح کو سب لشکر تیار رہے دربار برخاست کیا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات بھی بسر ہوئی صبح کو بادشاہ بیدار ہوا اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر شہر سے باہر آیا اور طرف شہر زرین حصار کے کوچ کیا انکو تو اب راہ مین چھوڑئے کیونکہ اب آئندہ بیان کیا جائیگا کہ کیا واقعات درپیش ہوتے ہین اور کیا گذرتی ہی انکو نہایت جوش ہی اور نہایت غیظ و غضب سے یہ یہانسے واسطے مقابلے کے جاتا ہی دیکھئے کب پہونچتا ہے لیکن +

اب پھر حال پردۂ قاف اور اُس دیو کا بیان ہوتا ہی اور معرض تحریر مین آتا ہی جو کہ شاہ صاحب کو لیکر طرف پردۂ قاف کے چلا تھا پہلے حال پردۂ قاف کا سنئیے بعد اُس دیو کی کیفیت کہ وہ کس وقت بادشاہ کے پاس پہونچا اور اُسپر کیا کیفیت راہ مین گذری اور دربار مین کیا حال ہوا اُدھر دیوہامان کا قلعہ یاقوت نگار بنانا اور خبر آمد آدم زاد سنکر بادشاہ کو نامہ لکھنا دیو کا نامہ لیکر آنا اور قلعہ مین پہونچنا بادشاہ کا نامہ پڑھنا شاہ صاحب کا نامہ کو لیکر پھاڑ ڈالنا دیو کا شاہ صاحب پر حملہ کرنا شاہ صاحب کا دیو کو عین دربار مین قتل کرنا اور اُسکی لاش لیکر اُسکے ہمراہیون کا جانا یہان شاہ صاحب کا اصرار سے بادشاہ اور سرور جنی کے اپنے نام و نشان سے آگاہ کرنا بعدہ لباس فقیری تبدیل کرنا اور لشکر لیکر بیرون قلعہ واسطے مقابلہ کے آنا اور دیوہامان سے مقابلہ کرنا سات دن کی میدان قرارون مین اسکے کل لشکر کے سردارونکو زخمی کرنا اور بعض کو قتل کرنا آٹھوین دن مجبور ہو کر خود دیوہامان کا مقابلہ کرنا آخر کو زخمی ہو کر مع لشکر میدان جنگ سے بھاگتا بادشاہ کا پھر اپنے شہر مین آنا اور شہر پر قبضہ کرنا مضراب پری کا شاہزادے کو اپنے ہمراہ لیکر چشمۂ نہنگان پر جانا اُدھر راہ مین دیوہامان کو اُسکے ماموں کا ملنا اور راہ سے پھر کر لانا اور خود شاہزادے کی خبر پاکر کہ وہ چشمۂ نہنگان پر ہمراہ مضراب پری کے گئے ہین جانا بیان کیا جاتا ہی

ساقی نامہ

لا ساقی خوش ادا و طناز | وہ مے کہ ہین جس سے ہوش پرواز | بوتل سے ہین کاگ کو اڑا دون
پیر مغ جھکو مین دعا دون | بیدار ہین ہوش کھو کے بیٹھون | اس عقل کو اپنی رو کے بیٹھون
رو گردان جلا کے بیخودی مین | ساقی کو ترا اڑا دون دل لگی مین | بیہوش ہو کر جدھر گرو نین

سجدہ سوے میکدہ کر گئے
چھوٹے نہ سماؤں مثل بلبل
خوش ہے کہ نہ روح ہو مکدر
دھووے مری کسل و کاہلی کو
تا قاف ہو سب یہ آشکارا
بزم عشرت جہان ہو برپا

سا غر لالہ کا جب میں دیکھوں
سمجھوں نغمہ صداے قلقل
جان تازہ بدن میں آجاے
دھووے مرے زحمت دلی کو
پریوں کے بھی جس سے ہوش اڑ جائیں
ہو ذکر ہماری بیکسی کا

شعر

گل کو آغوش میں میں لیلوں
لانا وہ شراب ہوش پرور
یہ رنگ شگفتہ گل کو شرماے
آوازہ بیخودی ہمارا
میری بیہوشی کی قسم کھائیں

نگارندۂ دفتر انتخاب سیارگان عجائبات رنگین و طی کنندگان میدان فصاحت خوش گوئی رقم کرد این داستان لاجواب

اس داستان عجیب کو صفحۂ قرطاس پریوں رقم کرتے ہیں کہ جب بادشاہ یعنے اختر برزاد دیو طیران کو طرف پردۂ دنیا کے روانہ کر کے داخل محل معلی ہوا اور اپنی زوجہ اور دختر سے وہ گفتگو کی جو کہ سابق میں تحریر ہو چکی ہے بعدہ اپنی آرام گاہ کو گیا بوقت سحر پھر دربار کیا اور سرور جنی سے فرمایا کہ دیکھیے دیو طیران کبتک اُس شہریار عالی وقار کو جو کہ فقیر بنا ہوا ہے لاتا ہے اور دیکھیے وہ ہمارے کہنے لباس فقیری دور کر کے ہماری مدد کرتا ہے یا نہیں سرور جنی نے عرض کیا کہ حضور اس امر سے اطمینان رکھیں کیونکہ جب وہ یہان تشریف لائیں گے اور یہ حال معلوم ہوگا کہ بسبب اہل اسلام سے ہے اور اُنپر لشکر کفار کی چڑھائی ہے تو ضرور بہ پاس مذہبی مدد کرینگے اور یہ دیو ہامان [illegible] ضرور قتل ہوگا آپ رنج و غم نفرمائیں اطمینان رکھیں یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا خدا ایسا کرے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہے اور دیو طیران کا انتظار ہے اب حال دیو طیران کا سنیے کہ جو شاہ صاحب کو لیکر آڑا اور شاہ صاحب کرۂ ہوا میں پہونچکر بیہوش ہو گئے تھے مگر دیو طیران تیز پری کرتا ہوا چلا آتا ہے یہانتک کہ جسوقت سرحد قاف میں پہونچ گیا چونکہ تھک گیا تھا اور کچھ کھایا بھی نہ تھا خیال کیا کہ اب تو قاف میں تو پہونچ چکا ہی ہون اور اب کسی قسم کا ڈر بھی نہیں ہے لہذا کسی پہاڑی پر اُتر کر کچھ کھا پی لون تا کہ قوت پرواز حاصل ہو اور بہت جلد قلعہ یاقوت نگار میں پہونچ جاؤن کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار رہیگا بس یہ خیال دلمین کر کے ایک پہاڑ پر اُترا اور شاہ صاحب کو وہان چھوڑ کر نیچے پہاڑ کے آیا اور تلاش شکار میں ایک سمت کو وہان سے چلا یہ اُدھر تلاش شکار میں گیا اِدھر جو ہواے سرد چلی اور جسم [illegible] لگی آنکو ہوش آیا فوراً آنکھیں کھولدیں اپنے کو ایک پہاڑ پر تنہا پایا خیال کیا کہ شاید وہ دیو جو کہ مجکو لایا تھا کہین چلا گیا ہے معلوم نہیں کہ مجکو یہان چھوڑ جانے سے اُسکا کیا منشا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دشمن ہے جو اپنے اُٹھا لایا ہے اور یہان آکر چھوڑ دیا ایسے مقام پر کہ جہان نہایت خوف ہے اس خیال سے تا کہ درندے کھا جائیں اور خود چلا گیا آخر جو مرضی خدا اُٹھو اِدھر اُدھر کی سیر تو کرو یہ سوچکر شاہ صاحب اپنے مقام پر سے اُٹھے اور پہاڑ کی سیر کرنے لگے اُدھر کا حال سنیے کہ ایک دیو مع لشکر واسطے دیو ہامان کے جاتا تھا اتفاق سے اُسکا گذر اُدھر سے ہوا اور اُسکے لشکر کے چند دیو کوہ پر سیر کرنے کو آئے کیونکہ اُسکے لشکر کا قیام اُسی دامنکوہ پر تھا اِدھر سے یہ سیر کرتے جاتے تھے اُدھر سے وہ آتے تھے کہ نظر اُن دیوؤن کی اُنپر پڑ گئی آپسمین کہنے لگے کہ یہان یہ آدمزاد کہان سے آیا نہ معلوم یہ کیونکر یہان چلا آیا خداوند ابلیس نے ہماری خوراک کے واسطے بھیجا ہے [illegible] گوشت انسان نہین کھایا ہے آج تو کچھ مزا ملیگا کیونکہ جب سے گوشت انسان ترک کیا ہے مزا منہ کا خراب ہو گیا ہے آج ہمنے کسی اچھے کا منہ دیکھا تھا کہ مدت کے بعد ایک انسان ملا یہ گفتگو کرتے ہوئے طرف شاہ صاحب کے [illegible] نظر اُن دیوؤن پر پڑی کیونکہ یہ دیو جو ہیں تو اسقدر جسیم [illegible]

پریزاد و جن کے کہ وہ بغیر سرمہ سلیمانی لگائے ہوئے نظر نہین آتے ہین اسوجہ سے اُنھون نے دیوونکو دیکھا مگر کچھ خوف نکیا جسطرح سیر کر رہے تھے اُسیطرح مصروف رہے کہ اُن دیوونمین سے ایک دیو نے پکار کر کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد تو یہان کیونکر آیا اور کیا تجکو نہین معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہے اور مسکن ہے دیوان قاف کا جو تو یہان بخوف و خطر چلا آیا اور کچھ خوف اپنی جان کا نہ کیا اگر آیا ہے تو اب ہمارے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا کیونکہ ہمنے مدت سے گوشت آدم زاد کا نہین کھایا ہے آج تجکو خداوند ابلیس نے ہمارے لیے بھیجدیا اُنھون نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ یہ کیا کہتے ہین اُسی صورت سے مصروف سیر رہے اُنھون نے پھر اسیطرح سخت کلامی کی اُسوقت تو اُنکو غصہ آگیا اور کہا کہ ہم فقیر نہین ہین سیر کرنے کو یہان آئے ہین اگر آگئے تو کیا گناہ ہوا یہ جو تم کہتے ہو کہ ہمنے مدت سے گوشت آدمی زاد کا نہین کھایا ہے تو اگر تم سے کھایا جاے تو کھالو مین موجود ہون یہ سنکر وہ ہنسے اور باہم کہنے لگے کہ لو ہم اِنکو نہ کھا سکین گے یہ کہکر ایک دیو اُنمین سے آگے بڑھا کہ مین اِنکو گرفتار کیے لاتا ہون یہان لاکر ہم سب ملکر آپسمین حصہ کرلینگے سبکے جانے کی کیا حاجت ہے یہ کہکر آواز دی کہ او آدم زاد آگے نہ بڑھنا مین آیا اور دوڑ کر قریب ہوکر ہاتھ بڑھایا شاہ صاحب نے جب دیکھا کہ ہاتھ اسکا قریب آگیا فوراً ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھالون اُنھون نے اُسکے ہاتھ کو گرفت مین لاکر جھٹکا دیا کہ وہ مُنہ کے بھل زمین پر آیا اُنھون نے ایک گھونسا مارا کہ کہنی تک ہاتھ انکا اسکے سینے مین گھس گیا وہ زمین پر گرکے تمام ہوگیا یہ رنگ دیکھکر دوسرا دیو دوڑا اُسنے بھی یہ چاہا کہ اُٹھالون اُنھون نے اُسکے بھی ہاتھ پکڑ کر ایسا مارا کہ وہ بھی مُنہ کے بھل سامنے آیا ایک طمانچہ بقوت تمام اُسکے مُنہ پہ مارا تو سر اُسکا جُدا ہوکر گردن سے اُڑ گیا یہ تماشا دیکھکر اور دیو جو کہ اُسکے ہمراہ تھے بھاگے اور کہنے لگے کہ آدم زاد کا ہیکو ہے یہ تو دیوکش ہے ہم جاکر اپنے لشکر مین خبر کرتے ہین کہ ایک آدم زاد پہاڑ پر ہے کہ جسنے ہمارے ہمراہیونمین سے دو دیوان زبردست کو قتل کیا تم سب چلکر اُسکو گرفتار کرو دیکھو تو ہم کیسی بلا تجھ پر لاتے ہین اور تیرا کیا حال کرتے ہین تو نے ہمارے ساتھیون کو تو قتل کیا ہے یہ کہتے جاتے تھے اور بھاگتے جاتے تھے یہانتک کہ وہ سب نیچے کودکے چلے گئے اور نظرون سے پوشیدہ ہوگئے جب وہ پنہان ہوگئے تو یہ بھی ایک طرف کو سیر کرتے ہوئے چلے گئے ادھر دیو طیران صحرا سے شکار کرکے اور خود کھاکر کچھ تھوڑا سا گوشت شکاری اپنے ہمراہ لیکر پہاڑ پر آیا اس خیال سے کہ اُس آدم زاد نے بھی کچھ نہین کھایا ہے اور نہ پانی پیا ہے اُسکو سیر و سیراب کرکے لیچلنا چاہیے جب پہاڑ پر آیا تو جہان اُتار گیا تھا وہان نہ پایا یہ بہت متفکر ہوا کہ شاہ صاحب کہان چلے گئے مین تو اُنکو بیہوش چھوڑ گیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور دیو اُٹھا لیگیا بڑا غضب ہوگیا اب مین دشاہ کو کیا جواب دونگا کاش مین واسطے شکار کے نہ جاتا تو یہ سانحہ نہوتا یہ خیال کرکے دیو طیران ادھر اُدھر تلاش کرنے لگا کہ شاید ہوش آگیا ہو اور کسیطرف خود اپنے کو اکیلا جانکر چلے گئے ہون یہ تلاش کرتا ہوا وہانتک آیا کہ جہان پر لاش اُن دیوون کی پڑی ہوئی تھی اُنکو اُسکو یقین ہوگیا کہ ضرور کوئی دیو اُٹھا لیگیا ہے اُن لاشون کے یہان ہونے کی یہی وجہ ہے کہ شاید وہ کئی دیو تھے اور یہ دیو جو کہ قتل ہوئے ہین دو ہی تھی اُنکے آپس مین شاہ صاحب کے لڑائی ہوئی ہوگی وہ زبردست تھے اُنکو قتل کرکے لیگئے اُنکا یہ منشا ہوگا کہ ہم یہان کہتے ہونگے کہ ہم لیجائین ایسے خیال دلمین کرتا ہوا آگے چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ دیکھا وہ شاہ صاحب ایک چٹان سنگ پر تشریف فرما ہین اور سیر کر رہے ہین یہ دیکھکر فوراً قریب آیا اور کہا کہ اے شاہ صاحب آپنے تو مجکو جیتے جی مار ڈالا تھا آپنے یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو یہان سے اکیلے جاتے ہین تو کہین ایسا نہو کہ ہمارا دشمن

ملجائے اور ہمکو زحمت دے کیونکہ یہ پردۂ قاف ہی یہان آدم زاد کے دیو دشمن ہین شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مجکو کیا معلوم تھا کہ یہ پردہ قاف ہی اور یہان دیو رہتے ہین مین یہ سمجھا کہ یہ بھی مثل ہمارے پردۂ دنیا کے ہی اور کوئی سرحد اُسکی ہی کہ جس سے مین ناواقف ہون اچھا اگر یہ پردہ قاف ہی تو کیا خوف ہی ہم دیو پری وجن سے نہین ڈرتے ہین ہم فقیر ہین انہین سے ہمارا کوئی کچھ نہین بگاڑ کر سکتے ہین دیو طیران نے کہا بڑا غضب ہوا تھا اگر کوئی دیو آپکو دیکھ لیتا تو زندہ نچھوڑتا شاہ صاحب نے کہا اور اُسکو جواب دیا کہ مین تمسے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مجکو کوئی تکلیف نہین دیسکتا ہی یہ سنکر دیو طیران نے کہا کہ اچھا کچھ گوشت شکاری نوش فرمایئے اور میری پشت پر سوار ہوکر چلیے کیونکہ میرے بادشاہ کو آپکا انتظار ہوگا اُنھون نے فرمایا کہ مجکو اس کھانے کی ضرورت نہین ہی میرے پاس میوہ وغیرہ ہی وہ مین کھاؤنگا اور یہ فرماکر کچھ میوہ اپنی کسوت فقیری و درویشی سے نکالکر نوش فرمایا بعدہٗ دیو طیران کی پشت پر سوار ہوکر چلے دیو طیران جب اُس مقام پر پہونچا کہ جہان اُن دیوون کی لاشین دیکھ گیا تھا کہا کہ ای آدم زاد نہین معلوم اُن دیوؤن کو کسنے قتل کیا شاہ صاحب نے کہا کہ مین نے قتل کیا ہی اس سبب سے مین کہتا ہون کہ دیو میرا کچھ نہین کر سکتے ہین اگر تم بھی کچھ فساد کروگے تو مثل اُنکے تمکو بھی قتل کرونگا وہ یہ سنکر نہایت خوف زدہ ہوا اور کہا کہ مین تو آپکا دوست ہون اور آپکو آپکے دوست کے پاس لیے جاتا ہون ہان ای آدم زاد کیونکر اُنکو قتل کیا شاہ صاحب نے کل کیفیت بیان کی یعنے اپنا ہوا سے سر دست ہوشیار ہونا اور سیر کو جانا اُن دیوونکا ملنا اور باہم گفتگو ہونا اور ترکیب قتل سب روبرو دیو طیران کے بیان کی وہ دیو بہت ڈرا اور دلمین کہا کہ یہ آدم زاد کاہیکو ہی ملک الموت دیوان قاف ہی بسبب طاری ہونے خوف کے اب کچھ کلام نہین کر سکتا ہی اُڑا ہوا طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلا جاتا ہی ادھر وہ دیو جو کہ پہاڑ سے بھاگ کر اپنے لشکر مین آئے تھے اور اپنے ساتھ کے دیوؤن سے کل واقعہ بیان کیا وہ سب انکے سبب پہاڑ پر آئے مگر یہان نشان بھی نہ پایا صرف دونون دیوؤن کی لاشین پائین اُن لاشون کو اُٹھاکر نیچے پہاڑ کے آئے اور اپنے لشکر مین داخل ہوکر اپنے سردار دیو شغال کے پاس گئے اور کہا کہ ای سردار ہم چند دیوان لشکر واسطے سیر کے پہاڑ پر گئے تھے وہان سیر کر رہے تھے کہ ایک آدم زاد فقیر صورت نظر پڑا اور اُس کوہ پر سیر کرنے مین مشغول تھا جتنے چاہا کہ اُسکو قتل کرکے کھالین یہ دونو دیو اُسکے گرفتار کرنے کو گئے اُسنے اُن دونون کو قتل کیا ہم وہان سے بھاگ کر لشکر مین آئے اور دیو لیکر گئے اب جو جاکر دیکھا تو پہاڑ پر اُسکا نام و نشان نہ تھا ہم تلاش کرکے چلے آئے اب اُنکی بابت جیسا حکم ہو وہ کیا جاوے یہ سنکر دیو شغال نے کہا کہ ان لاشون کو جلادو اور ہمارے لشکر مین حکم جلد پہونچادو کہ سب تیار ہوجائین ہم اب طرف دیو ہامان کے آج ہی کوچ کرینگے وہ دیو لاشین لیکر باہر آئے اور لاشین جلادین اور لشکر مین حکم پہونچادیا کہ لشکر تیار ہو ہمارا سردار کوچ کریگا اُسیوقت لشکر تیار ہوگیا یہان سے سب نے کوچ کیا تھوڑی دور گیا ہوگا کہ دور سے کچھ دیو آتے ہوئے معلوم ہوئے سردار نے چند دیو روانہ کیے کہ خبر تو لاؤ وہ دیو گئے اور خبر لائے آکر عرض کیا کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان کے ہین کیونکہ لشکر دیو ہامان کا یہان سے روکش ہی اور وہ قلعہ یاقوت نگار پر جاتے ہین بادشاہ یعنے اخضر پرزاد نے شکست کھائی ہی اور بھاگ گیا ہی دیو ہامان کو گمان ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار مین جاکر قلعہ بند ہوا ہی دیو شغال یہ سنکر اُسیوقت مع اپنے لشکر کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اُدھر

دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ دیو شغال آیا ہی ... کیونکہ اسکو معلوم ہوا کہ آپ یہان فروکش ہین
اور آپکا قصد قلعہ یاقوت نگار کا ہی تو وہ بھی اسیطرف آتا ہی اب آپ کے لشکر سے قریب ہی
دیو ہامان نے چند دیو براے استقبال روانہ کئے وہ جا کر اسکو لاے لشکر اسکا جو کہ قریب
ایک لاکھ کے تھا شامل لشکر دیو ہامان ہوا اسکے خیمے وغیرہ برپا ہوئے دیو شغال جب روبرو
دیو ہامان کے ہوا تو ... نسبت ... صاحب سلامت کی اور مزاج پرسی کی بعد مزاج
پرسی کے حال ... دریافت کیا دیو ہامان نے کل حال سنے اپنا عاشق ہونا دختر بادشاہ ملکہ
... پر اور اپنا ... اور اسکا ... ہونا اور آمادہ جنگ ہونا کل بیان کیا
اور ... یاقوت نگار کو جاتا ہون کیونکہ مجھکو یقین ہی کہ ... ہر ... ضرور وہان
جا ... کہا ... ایک ... مین قلعہ کو فتح کر لینگے کچھ مقام تردد
نہین ہی آج آپ کیون یہان ... اسنے کہا کہ ... کہ مجھکو راہ مین عارضہ ہو گیا
... کل ... قلعہ یاقوت نگار پر ... ایک دن کے یورش کرکے قلعہ
لیا ... تو ... بیان کرو کہ تمکو کہان دیر ہوئی اسنے کہا
کہ آپ ... جواب ... کہ تم جلو مین آتا ہون بعد رخصت کرنے
نامہ بر کے ... لشکر ... مجھکو آسی شب کو بہت شدت سے
بخار آگیا ... پندرہ دن تک بہت شدت رہی جب تخفیف ہو گئی
تو ... کوچ کیا راہ مین بسبب علالت کے مقام کرتا ہوا چلا آیا کل مین نے اُس دامنہ کوہ
مین مقام کیا تھا جو کہ یہانسے دس کوس پر ہی ... واقعہ ہوا اسنے وہ کل واقعہ جو کہ اُن دیوؤن سے
سنا تھا سب بیان کیا مین نے کل ہی وہان سے کوچ کیا ادھر آیا آپ کے لشکر کے دیوؤن سے ملاقات
ہوئی معلوم ہوا کہ آپ یہان مقیم ہین ... جب قلعہ یاقوت نگار پر تشریف لیجاینگے
ہم ... دیو ہامان نے ... یہان سے کوچ کرونگا انکو تو وہین مقیم
... شاہ صاحب ... کہ قریب شام قلعہ یاقوت نگار
... جو کہ ... اُسنے خیال کہ رات یہین بسر کر صبح کو داخل قلعہ ہونا یہ ایک مقام مین جنگل
سے اُترا اور شاہ صاحب کو بھی وہین اُتارا اور کہا کہ اے شاہ صاحب یہ وقت شب ہی آپ یہین ٹھہرا
رکھین مین کچھ شکار کرکے کھاؤن کیونکہ گرسنہ ہون اور تھک گیا ہون صبح کو داخل قلعہ ہونگا مگر وہان
کی طرح تشریف کہین نہ لیجائیگا کہ مجھکو تلاش کرنا پڑے شاہ صاحب نے کہا اچھا مین یہین مقیم رہونگا دیو
واسطے شکار کے چلا گیا چونکہ وقت رات کا تھا ہر چند تلاش کیا کچھ نملا مجبور اور پریشان ہو کر واپس
آیا یہان شاہ صاحب کو نہ پایا یہ بھی بسبب رات کے کہین نہ گئے یہانتک کہ صبح ہو گئی دیو
طہران نے شاہ صاحب کو دوش پر سوار کیا اور طرف در قلعہ کے چلا یہ واقعہ بیان ہونے
سے رہ گیا تھا کہ دیو ہامان نے جب سنا کہ دیو شغال کے لشکر کے دو دیو ایک آدم زاد
درویش وضع کے ہاتھ سے قتل ہوئے نہایت متفکر ہوا کیونکہ بزور علم کہانت اسکو
معلوم ہو چکا تھا کہ میری قضا ایک آدم زاد کے ہاتھ سے ہی اور یہ حال اسکو اپنی زوجہ
زنگار رو سے معلوم ہوا تھا کیونکہ وہ کاہنہ تھی اور اولاد دیو عفریت سے تھی وہان
کہانت خاندانی علم تھا اسکو نہایت خوف پیدا ہوا کہ کہین یہ وہی آدم زاد تو نہین ہی جس

آدم زاد کو اخضر پریزاد نے پردۂ دنیا سے بلایا ہو کہ جسنے دو دیو ہمراہیان دیو شغال
سے قتل کیے بسبب اُس خوف کے اسنے چند دیو واسطے تلاش کے روانہ کیے اور ایک
دیو اُن دیوؤن مین سے جو کہ پہاڑ پر لشکر دیو شغال سے گئے تھے ہمراہ کر دیا کہ تم اُس
آدم زاد کو پہچانتے ہو جہان ملے ان دیوؤن کو بتا دینا وہ دیو بھی کہین اسطرف تلاش
کرتے ہوئے مع اُس دیو کے آنکلے مگر اُسوقت کہ جب دیو طیران بالکل قریب قلعہ
آگیا تھا اور نگہبانان در قلعہ کو صدا دے چکا تھا کہ یہ دیو پہونچے اُس دیو نے دور سے پہچانا
اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ وہ جو دیو کہ آدم زاد کو پشت پر بٹھائے ہوئے در قلعہ پر کھڑا ہے
یہ وہی آدم زاد ہے کہ جسنے ہمارے ہمراہیون کو قتل کیا ہے پہچان لو وہ دیو یہ سنکر اسطرف
کو دوڑ پڑے اور چاہا کہ جا کر گرفتار کر لین مگر اس عرصے مین ادھر در قلعہ وا ہوا اور دیو طیران
بہت جلد داخل قلعہ ہوا کیونکہ جو دیو کہ یہان تھے وہ دیو طیران کی صدا کو پہچانتے تھے اور دیو طیران نے بھی
کہا تھا کہ مین آدم زاد کو لیکر آیا ہون اور وقت روانگی کے کہہ گیا تھا کہ مین آدم زاد کو لینے
جاتا ہون سوائے میرے اور تمہارے اور اہل دربار کے کوئی اور واقف نہین ہے جب
مین آؤن اور پکارون تم فوراً در قلعہ کھولدینا اسی سبب سے نگہبانون نے کچھ دریافت نکیا
در قلعہ کھولدیا اور صدا بھی پہچان لی جب تک وہ دیو قریب آئین آئین یہ داخل قلعہ ہو گیا اور
در قلعہ بھی بند ہو گیا وہ مایوس ہو کر واپس گئے اُدھر ہامان بھی کوچ کرکے قریب قلعہ آگیا
تھا کہ یہ دیو پہونچے اور کل واقعہ بیان کیا اُسنے بہت افسوس کیا اور کہا کیا اندیشہ ہے آدم زاد
کی بھی یہ حقیقت ہے کہ دیوؤن سے مقابلہ کرے اور مجھ اپنے دیو سے کہ جسکا اسوقت پردۂ قاف مین
کوئی ہمسر نہین ہے شاید دیو عفریت زندہ ہوتا تو ہوتا کیونکہ سنتے ہین کہ وہ بھی بہت زبردست
تھا مگر بادولت کے روبرو اُسکی بھی کچھ اصل نہوتی ایسے ایسے لاف وگزاف کرتا ہوا چلا
آتا تھا یہانتک کہ سامنے قلعہ کے پہونچ گیا اسکو اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ ضرور اخضر
پریزاد قلعہ یاقوت نگار مین ہے اُسنے اس آدم زاد کو بہ صلاح سرور جنی کہ وہ بھی تو
بڑے صاحب کمال تھے اور بڑے نجومی ہین بلایا ہوگا مگر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائینگے
ایسے کلام کرتا ہوا اپنے ہمراہیون سے روبرو قلعہ کے آیا اور دور دور قلعہ سے میدان
مین خیمہ زن ہوا خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے جب سب لشکر اُتر لیا تو یہ بھی اپنے خیمے مین
داخل ہوا اُس دن تو آرام کیا صبح کو اُٹھکر دربار کیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ میری صلاح
یہ ہے کہ مین آج ایک نامہ اس مضمون کا اخضر پریزاد کو تحریر کرون کہ اگر تمکو اپنی خیریت
درکار ہے تو عقد ملکہ میرے ہمراہ کر دو اور اُس آدم زاد کو میرے پاس بھیجدو کہ جسکو تمنے پردۂ
دنیا سے طلب کیا ہے اُسکے بھروسے پر نہ بھولنا بھلا میرے روبرو دیوان قاف کی تو کچھ حقیقت
نہین ہے مین دیو ہومان کو جو کہ تمہارا سپہ سالار ہے اور اُسکا ہمسر اسوقت سوائے میرے
کوئی نہین ہے اُسکو تو مین طفل مکتب خیال کرتا ہون تو وہ آدم زاد کیا چیز ہے بس خیر اسی مین
ہے ورنہ مین ایک دم مین قلعہ کو تباہ و تاراج کر دونگا اور ایک کو زندہ نچھوڑونگا اسی مین خیر ہے
کہ آدم زاد کو پکڑ کر میرے حوالے کر دو اور عقد مضراب پری کا بھی کر دو اور خود مع سرور جنی
و تمام لشکر کے دین ابلیس پرستی قبول کرو اور قلعہ اور شہر سے دست بردار ہو کسی جنگل مین

جاکر مسکن اختیار کرو آیندہ تمکو اختیار ہی مجکو جو کچھ کہنا تھا وہ مین نے کہا اور لکھکر تمھارے پاس روانہ کیا اور قبل مین بھی تمکو سمجھایا تھا تمنے نہ مانا یہ نوبت آئی کہ جنگ وجدل ہوئی آخر کو شکست کھاکر بھاگے اور قلعہ بند ہوئے اور ہزارون دیوؤن کی طرفین سے جان گئی اب مین تمکو پھر لکھتا ہون اور رحم کھاتا ہون بسبب نمک کے کہ مین نے تمھارا نمک کھایا ہی ورنہ مجکو کچھ ضرور نہ تھی کہ مین باربار تحریر کرتا مجکو رحم آتا ہی کیا مین تمکو قتل کرون اور قلعہ کو تباہ و برباد کرون اب جو کچھ مجکو لکھنا تھا وہ مین نے تحریر کیا اب مین کبھی نہ لکھونگا اسکے جواب کا منتظر ہون اگر جواب درست آیا تو خیر ورنہ ایکدم مین قلعہ لیلونگا اور زیادہ کیا تحریر کرون اس کم لکھے کو میرے بہت جانو یہ نامہ لکھوا کر ایک دیو کو کہ نام اسکا کرباس تھا اور تمام لشکر کے دیوؤن سے قوی تھا نامہ دیا کہ یہ نامہ لو پاس اخضر پریزاد کے پہونچاؤ اسنے قبول کیا اور نامہ لیکر چند دیوؤن کو ساتھ لیا طرف قلعہ کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر وقت پر ہوگا اب اندرون قلعہ کا حال سنیے کہ **دیو طیران** شاہ صاحب کو اپنے ہمراہ لیکر داخل قلعہ ہوا اور اسیوقت طرف دربار کے روانہ ہوا ادھر **اخضر پریزاد** پیدا ہوکر دربار مین آیا **دیو ہوبان** و دیگر دیوان نامدار جو کہ مجروح تھے اور جو کہ قریب صحت تھے سب کے سب حاضر دربار تھے **سرور جنی** اپنے عہدہ وزارت پر متمکن تھا دربار خوب آراستہ تھا ذکر **دیو طیران** کا ہو رہا تھا کہ وہ وعدہ کرکے گیا تھا کہ مین دن مین تمکو حاضر ہونگا آج جو تھا دن ہی ابھی تک نہین آیا کیا سبب ہی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک سبنے دیکھا کہ **دیو طیران** چلا آتا ہی اور اسکی پشت پر ایک چاند چمک رہا ہی سب بغور دیکھنے لگے جب وہ قریب آیا تو سبنے دیکھا کہ ایک جوان ہی لباس سنجرفی تو اسکے گلے مین ہی بیراگی ہاتھ مین ہی مگر چہرے سے داب شاہی و صولت جہان پناہی پیدا ہی قوی تن قوی من سینہ چوڑا بازو سڈول غبغب گردن زلفین تا بہ دوش خال سبزہ رنگ ہاشمی نمودار ہی مرد طرحدار ہی اور جوان رعنا ہی خوبصورت ہی چہرہ مثل آفتاب کے درخشان ہی اس لباس سنجرفی مین یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا بجلی پڑی ہی اور آسمان آفتاب آگیا ہی یہ دیکھکر سب دیو و پری حیران ہوئے اور بہ نظر حیرت دیکھنے لگے اور قدرت خالق کی تعریف کرنے لگے دل مین اپنے سب نے یہ خیال کیا کہ ہم جانتے تھے کہ حسن و جمال حصہ پریزادون کا ہی مگر معلوم ہوا کہ انسان بھی خوبصورت ہوتے ہین اور ایسے ہی ہوتے ہین کہ جنکے حسن و جمال کے روبرو پریزادونکا حسن و جمال بیکار ہی عجب شان کردگار ہی یہ سب تو ان خیالون مین تھے کہ ادھر **دیو طیران** شاہ صاحب کو لیکر قریب تخت شاہی آیا شاہ صاحب نے بھی وہ عمارت دیکھی کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھی تھی دیکھا کہ تمام در و دیوار و سقف دالان سب یاقوت احمر کے ہین ہر ایک ستون دالان قریب پانچ پانچ سو گز کے ہوگا مگر ایک ڈال یاقوت کا ہی اور سقف مین وہ نقش و نگار کیا ہوا ہی کہ عقل انسانی تو کیا ہی فرشتون کی عقل چکر مین اسکو دیکھکر آسکے اور دیکھا کہ اس ایوان مین اسقدر دیو کرسیون اور ڈنگلون پر متمکن تھے کہ جنکی کوئی حد نہین ہی مگر سبکے سب قوی تن ہین

اور کچھ اُنمین مجروح بھی ہین کہ جنکے سرون پر پٹیان بندھی ہوئی ہین کہ اتنے مین
شاہ صاحب کے کان مین صدا آئی کہ اے دیوطہران لایا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان
حاضر ہی لیجیے یہ کہکر اپنے دوش سے شاہ صاحب کو اُتارا اب شاہ صاحب حیران ہوئے
کہ یہ صدا کسکی ہی اور یہ کون ہی گھبرا کر چارون طرف دیکھنے لگے مگر کسیکو نہ پایا اور
زیادہ حیران ہوئے کہ اتنے مین پھر وہی صدا آئی کہ انکی آنکھون مین سرمہ سلیمانی لگادو
اس صدا کا آنا تھا کہ یکایک کسینے انکی آنکھون مین کچھ لگا دیا مگر لگانے والا نظر نہ آیا
انکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی چیز ٹھنڈی میری آنکھون مین کسینے لگا دی بعد تھوڑی دیر کے
دو تین قطرے آنکھون سے گرے اب جو انھون نے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک تخت جواہر نگار
وسط ایوان مین بچھا ہی اور گرد اُسکے صدہا اور ہزارون دنگل اور کرسیان جواہر نگار
اور مرصع کار بچھی ہین اور اُنپر دیو پریزاد وجن بیٹھے ہوئے ہین اور تخت پر ایک پیر مرد
بہت حسین وجمیل تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے جلوہ گر ہے لباس مکلل بجواہر زیب
تن ہی شمشیر الماس نگار سامنے رکھی ہوئی ہی اور ایک مرد پیر باریش سفید عہدہ
وزارت پر متمکن ہی اور ایک کرسی جواہر نگار سب کرسیون اور دنگلون سے نفیس
پہلوے تخت مین بچھی ہوئی ہی اور چند پریزاد پشت پر اُس بادشاہ کے چورہا تھون مین لیے
ہوئے استادہ ہین اور چتر یاقوت نگار سر پر اُس شہریار کے گردش کر رہا ہی کہ یہ تو
یہ کیفیت دیکھکر حیران وششدر ہو گئے اور سب اپنی شان وشوکت و دربار صاحبقرانی
وجلوۂ بارگاہ سلیمانی آنکھون مین پھر گیا اور دل مین کہا کہ کبھی ہم بھی یہ شان وشوکت
رکھتے تھے مگر افسوس برا ہوا اس دنگا کہ جسنے ہمکو اس نوبت کو پہونچا دیا مقام حسرت ہی
نہ صاحبقران بدیع الملک کو صاحبقران کرتے نہ ہم فقیر ہوتے یہ تو اس فکر مین تھے کہ اتنے
مین اُس بادشاہ نے فرمایا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے اور ایک کرسی جواہر نگار مثل
اُس کرسی کے برابر تخت کے دہنی جانب بچھوا دی اور اشارہ کیا کہ یہان تشریف فرما
ہوجیے انھون نے انکار کیا اور کہا کہ بابا فقیرون کو اتنی شان وشوکت سے کیا غرض
کوئی کہنہ بوریا میرے واسطے بچھوا دیا ہوتا اُسپر بیٹھ جاتا یہ تو بادشاہون کو سزاوار ہی
مین فقیر ہون میرے واسطے بیکار ہی یہ سنکر بادشاہ دیو وجنی نے کہا کہ آپ عذر
اسقدر نفرمائین ہمکو خوب معلوم ہی کہ آپ فقیر اللہ ہین اور ہم آپکے مرتبہ اور عزت سے
خوب واقف ہین اور بہت اچھی طرح سے جانتے ہین اسقدر آپکو انکسار ہمارے ساتھ زیبا
نہین ہی ہم تو آپ کے قدوم میمنت لزوم کے مدتون سے خواہان تھے خدا نے یہ دن دکھایا
کہ آپ کے قدم مبارک یہان آئے اور آپ تشریف لائے آئیے تشریف لائیے یہ فرماکر
بادشاہ نے ہاتھ پکڑکر اُس کرسی پر بٹھایا اور فرمایا کہ آپ کیون مجکو محجوب کرتے ہین ہان
سچ ہی کہ یہ صحبت آپ کے لائق نہین ہی مین تو آپکے ایک ادنیٰ غلام کی برابری نہین کر سکتا
ہون شاہ صاحب نے جواب دیا کہ آپ شہنشاہ ہین اور ہم ایسے فقیرون کے قدردان
ہین میرے واسطے بہت فخر ہوا کہ مین آپکی صحبت مین حاضر ہوا مگر سبب یہ ہی کہ بندے نے
مدتون سے صحبت شاہ وشہریار مین جانا ترک کر دیا ہی سواے گوشۂ عزلت کے اور کوئی

چیز اچھی نہین معلوم ہوتی ہو ابھی شاہ صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ایک شعلہ نور کا چمکا کہ جسکی وجہ سے تمام ایوان روشن ہوگیا اور سبکی آنکھین جھپک گیئن شاہ صاحب کی بھی یہی حالت ہوئی بعد لمحہ بھر کے جو دیکھا تو قدرت خدا نظر آئی دیکھا کہ ایک پری ازسر تا پا جواہر مین غرق بھڑکی و چالاکی اُسکے ہر اعضا سے پیدا بصد ناز و ادا و عشوہ گری اُس کرسی جواہر نگار پر اگر بیٹھی جو کہ خالی تھی اُسکے حسن کا یہ عالم ہو کہ تمام ایوان یاقوت نگار منور ہو اور عجب حالت ہو مگر اسقدر چنچل مزاج ہو کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہو کبھی آنچل اُٹھا کر سر پر ڈال لیا کبھی اِدھر بصد ناز و کرشمہ دیکھ لیا کبھی اُدھر رُخ کی ضو سے بجلی گرا دی کبھی انگڑائی لیلی یہ حالت ہو اور سن بھی اُس قتال عالم کا تخمینا پندرہ سولہ برس کے تھا بقول شاعر شعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
شوخی چالاکی مقتضے اس سن کا
تھا یہ اُس گل کا جامہ زیب بدن
رکھتا تھا کہان یہ نوا جوانی تو

دیگر

جوانی کی راتین مرادوں کے دن
سبزہ نخل گل جوانی تھا
سادی پوشاک پر تھے سو جوبن

دیگر

ناکمین نسیم کا فقط تنکا
حسین یوسف فقط کہانی تھا
سنتے ہین کہ تھا حسن کا بانی یوسف

خدا نے اُسکو عجب حسن زاہد فریب عابد کش عطا فرمایا تھا کہ انسان تو کیا اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھتا تو ہزار جان سے عاشق و شیدا ہو جاتا پیشانی نورانی ایسی تھی کہ جسکی ضو کے روبرو آفتاب کی کوئی حقیقت نہ تھی دونو ابرو مثل کمان کے تھے کہ گوشے سے گوشہ ملا ہوا ہی کسیکا شعر ہی شعر بینی کے قریب کب تھے ابرو وہ شہباز نے واکیے تھے بازو + اور درمیان اُنکے جو جگہ خالی تھی تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک شعلہ نور ہی کہ ایسے پیدا ہی آنکھین اُسکی ایسی تھین کہ کبھی پیر فلک نے بایں پیرانہ سالی نہ دیکھی ہونگی معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے کوٹ کوٹ کر موتی بھر دئے ہین وہ آنکھین لال لال ڈورے عجب رنگ دکھاتے تھے وہ سیاہی جو پتلی کی تھی وہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ گویا رات و دن ایک جگہ جمع ہین شعر آنکھین اُستاد ساری تھین + نشہ مین شباب کے بھری تھین + اور اُنمین وہ تحریر سرمہ کی تمام عالم کو قتل کیے ڈالتی تھی یہ ثابت ہوتا تھا کہ او باہوا خنجر رکھا ہو یا بقول شاعر شعر دنبالہ کب اسمین سرمہ کا تھا + بیمار کے ہاتھ مین عصا تھا بینی وہ کہ جسکو خود اپنے یدِ قدرت سے خدا نے بنایا ہو گویا کہ نور کے سانچے مین ڈھالا ہو دونون رخسار رے مثل گل آفتاب کے روشن ہین یا مثل گلاب کے نازک ہین اگر یہ پری باغ مین جاتی ہوگی تو یقین ہو کہ بلبلین گلون کو چھوڑ کر اسکے عارض رنگین کی دلدادہ ہین ہو جاتی ہونگی زلفین ایسی شکن در شکن ہین کہ اگر فرشتہ اُسکے دام مین آ جائے تو کبھی نہ نکل سکے وہ دونون طرف سے جو عارضون پر آگئی ہین تو یہ ثابت ہوتا ہو کہ صبح و شام گلے مل رہے ہین یا بدلی مین سے چاند و سورج طلوع ہوتے ہین لب نازک ہین کہ کوئی گل اُسکے مقابل نہین ہو سب پھولون کی نزاکت گرد ہو رنگت گلاب اُسکے رنگ کے آگے زرد ہے دندان اُس پری کے ایسے ہین کہ گویا صدف آبدار مین گوہر شہوار بھرے ہوئے ہین جب اُسنے مسکرا دیا تو یہ معلوم ہوا کہ بتیس بجلیان ایکبار چمک گیئن اور کلام کرنے مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے موتہہ سے پھول جھڑتے ہین چاہ ذقن اسقدر خوشنما ہو کہ عاشق بلا خوف مثل ہاروت و ماروت کے دیوانہ وار

گرفتار چاہ محبت ہوتے ہین گلا وہ نازک اور صراحی دار ہی اور ایسی صاف جلد ہی کہ اسمین سے سرخی پان کی جو بوقت کھانے پان کے گلے کی رگون اور گوشت مین ظاہر ہوتی ہی سینہ اُس معدن نور کا دریاے نور معلوم ہوتا ہی یا تختہ نور ہی اُسپر ابھار جوبن کا یہ ثابت ہوتا ہی کہ دو قمقمے نور کے ہین یا دو دریاے نور مین حباب نور پیدا ہوئے ہین اُنکو دیکھکر دل عاشق تنون کے پائمال ہوئے جاتے ہین دست نازنین گویا دو شعلہ نور ہین شانے خوب سڈول کلائیان شاخ صندل سفید اسمین سیاہ چوڑیان عجب بہار دیتی ہین شعر

سیہ چوڑی بدست آن نگارے ۔۔ بشاخ صندلین پیچیدہ مارے

انگلیان دسون نور کی دہارین بنائی ہین ہتیلیان رشک وہ دست بیضا ہین ناخن مثال بدر ہین اور ہلال شب اول کو خجل کرتے ہین شکم صاف تختہ بلور ہی کمر تو بالکل معدوم ہی اُسکا کیا ذکر ہو آگے مقام لحاظ و شرم ہی پنڈلیان دونون ستون نور ہین تلوے اسقدر صاف ہین کہ جنکے روبرو آفتاب و ماہتاب گرد ہین لباس کی کیا کیفیت بیان ہو پاجامہ گلابی اطلس کا شلوکہ کریب کا مگر جیبت دوپٹہ دھانی اوڑھے ہوئے اُسمین رخ انور کا یہ حال تھا کہ گویا سبزہ زار سے آفتاب طلوع ہوتا ہی وہ از سرتا پا نمونہ قدرت تھی گویا اُسکو خود صانع حقیقی نے اپنے دست قدرت سے بنایا تھا عجب رنگ و نقشہ پایا تھا وہ پری سراپا حسن و جمال شوخ و شنگ بھبوکا رنگ بھولا بھولا مکھڑا لمبے لمبے بال جٹی بھوین غزال ایسی آنکھیں ستوان بینی نازک نازک لب غنچہ دہن گلبدن نظم

زبان مونہہ مین آگاہ اسرار غیب ۔۔ دہن غنچہ نور بیتاک و ریب
بناگوش سے صبح محشر خجل ۔۔ سیہ خال اُسمین سویداے دل
وہ غبغب ہر اک موج آب زلال ۔۔ دکھاتے تھے اک جا یہ بدر و ہلال
ترقی پہ جوش بہار چمن ۔۔ بر دوش گلدستہ انجمن
سمن سینہ نازک اندام نرم ۔۔ عیان شرم مین شوخی شوخی مین شرم
وہ شانے وہ بازو وہ ساعد وہ دست ۔۔ کرین جسکو سجدے صنوبر پرست
وہ چھاتی کی رنگت وہ بھیٹنی سیاہ ۔۔ کہین دیکھکر جسکو اہل نگاہ
زلیش آئینہ سان ہی تن مین صفا ۔۔ یہ سینے پہ پڑتا ہی عکس انگ کا
تہ پسینے کے قطرون مین بوے گلاب ۔۔ صفاے شکم سے خجل آفتاب
درخشندہ ناف اُس دلرباک کی ۔۔ مگر ناف تھی پردہ خاک کی
وجود کمر کی لطافت گواہ ۔۔ نہان جسم سے مثل تار نگاہ
وہ رانین بنائین تھین سانچے مین ڈھال ۔۔ پھسل جائے جسپر نگاہ خیال
نہو ساق کیون روکش شمع طور ۔۔ کہ تھی پشت و پا اُسکی رخسار حور

وصف سراپا اُس حور لقا کا کیا بیان ہو کہ جسکو خود خالق کون و مکان بناسکے زبان اُسکی تعریف مین لال ہی کہ ہر خیال ہی جسکے روے روشن و حسن و جمال کو فرشتہ بھی دیکھ لے تو ہین رہے کبھی آسمان پر نجاے بقول شاعر کے شعر کوہ پر موسے نے جسکا نام رکھا برق طور ایک چنگاری تھی اُسکے آتش رخسار کی ۞ زبان اُسکے وصف سراپا مین عاجز ہی لہذا

مطلب کو بیان کرتی ہی کہ جب شاہزادہ رستم ثانی نے یہ حسن و جمال دیکھا بیساختہ
تیر عشق نے دل و جگر کو برما دیا حضرت عشق نے کشور دل پر چڑھائی کی تاب و توان دلسے
جاتی رہی بیساختہ منہ سے صدائے آہ نکل گئی مگر جبر کیا صبر سے کام لیا حالت یہ تھی شعر

تشنج جو اسون نے پیدا کیا
رنگ چہرے سے کر گیا پروانا
ای فلک جا کہ رحم ہو اپنے تو

دیگر

جنون کا علم دل نے برپا کیا
ہاتھ جانے لگے گریبان تک
گردش بخت سے جو تھا مجکو

دیگر

دل سے کرنے لگا طپیدن ناز
چاک کے پھیلے پانون اتانک
جب یہ حالت ہوئی دل سے

کہا کہ بس لے بس تھم اپنی طرف دیکھ تو کہان اور یہ بت رعنا کہان تو نے تو جب ترک دنیا
کیا تو کیا ضرورت ہی کہ اہل دنیا سے ملے کیا پھر جامہ درویشی ترک کرائیگا یہ طریقہ اچھا نہین
ادھر تو یہ دل کو نصیحت کر رہے ہین اُدھر مضراب پری نے جو دربار مین آکر دیکھا کہ
نیا گل کھلا ہوا ہی عجب طرح کا ایک جوان رعنا پہلوے تخت مین کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر ہی
چہرہ مثل خورشید درخشان کے ضو دے رہا ہی پیشانی نورانی ہی بھوین مثل کمان کے
پیوستہ ہین آنکھین رشک چشمان ہرن ہین دہن مثل غنچے کے ہی بازو بھرے بھرے ہین
سینہ چوڑا جوان خوبصورت رشک وہ یوسف کنعان ہی یہ دیکھتے ہی دل دادہ و
فریفتہ ہو گئی مگر اب بغور جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ لباس فقیری زیب تن ہی مگر اُس پر بھی یہ حالت
ہی کہ لاکھ لاکھ جوبن دمک رہا ہی دل پر قابو نہ رہا مگر سنبھالا کرسی پر آکر بیٹھ گئی دزدیدہ نگاہون
سے دیکھ رہی ہی دل سے کہتی ہی ارے یہ کیا دل مین آیا ہی کہ تو ایک درویش پر کہ جسکے
حسب و نسب سے واقف نہین ارے جب مان باپ آگاہ ہونگے تو کیا کہینگے اُدھر
شاہزادہ بھی دل پر جبر کیے ہوئے نیچی نظرون سے اُسکے چمن حسن کی گل چینی کر رہا ہی
اور دل کو ہر طرح سے سمجھا رہا ہی کہ یکایک بادشاہ نے فرمایا کہ ای جناب ذرا آپ اپنے نام و
نشان و حالات خاندان سے آگاہ فرمائیے اور اس لباس فقیری کو ترک فرمائیے کیون آپ اپنی جوانی کو
برباد کر کے خاک مین ملاتے ہین کیا سبب ہی کہ اس جوانی مین ترک دنیا کر دیا شاہزادے نے
جواب دیا کہ کیا بیان کرون بقول شاعر شعر سے بلبل چمن نہ گل نو دمیدہ ہون
مین موسم بہار مین شاخ بریدہ ہون + اسے آہ و نالہ مجھے نہ آسکے جلوہ مین + بچھڑا ہوا
کاروان سے مسافر جریدہ ہون + مین کیا کہون کہ کون ہون سودا بقول درد + جو کچھ کہ ہون سو
ہون غرض آفت رسیدہ ہون + دیگر - کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم ناتوان کی + ہر رگ مین نیش غم ہی کہیے
کہان کہانت کی + یہ شعر پڑھکر کہا کہ اپنی تو یہ حالت ہی کبھی ہم بھی صاحب دل تھے شان
شوکت رکھتے تھے مگر اب تو فقیر ہین ویرانہ پسند ہی گوشۂ عافیت درکار ہی یہ سب جاہ و
حشم بیکار ہی دنیا فانی ہی مقام ٹھہرنے کا نہین ہی بابت ترک لباس درویشی جو آپ نے فرمایا
تو اب ممکن نہین ہی کیونکہ جب ترک لباس کیا اور دنیا کو طلاق دی تو یہ کہان ہو سکتا ہی
کہ اہل دنیا مین شامل ہون یہ تو فرمایئے کہ آپ لوگون نے کیون مجکو یہان بلایا ہی مجکو تو معلوم
ہو کہ کیا ضرورت ہی کیون درویش کو بلا کر بیکار زحمت دی اور بیکار بابت ترک لباس
فقیری کے تکرار ہی پہلے مجکو آگاہ تو فرمایئے کہ تجھ خانہ نشین درویش سے کیا کام ہی مہرورخشی
نے جواب دیا کہ آپکو معلوم ہو کہ یہ بردۂ پنجم قاف ہی اور یہان کے یہ شہنشاہ ہین جو

جو کہ آپ کے سامنے تخت نشین ہین انھون نے آپ کو طلب فرمایا ہی وجہ اسکی یہ ہی کہ انکا
ایک دیو ہامان نامے ملازم بعہدۂ سپہ سالاری ممتاز تھا وہ انکی دختر نیک اختر کیطرح
سے دیکھکر فریفتہ اور شیدا ہوا اور وہ صاحبزادی سہلو سے بادشاہ مین جلوہ گر ہی انکو
براے عقد ملکہ نامہ تحریر کیا انھون نے انکار کیا بھلا آپ خود ملاحظہ فرمائیے کہان یہ
گل رعنا کہان وہ خار مغیلان جاے انصاف ہی شاہزادے نے سرور جنی کے کہنے
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ وہ حوروش تخت پر متمکن ہی جسپر کہ میرا دل آیا ہوا ہی یہ دیکھکر
اور بیتاب ہوگیا سرور جنی سے کہا کہ ہان پھر کیا ہوا اُسنے کہا کہ جب بادشاہ نے
انکار کیا تو مین نے بھی جاکر بہت نصیحت کی مگر وہ راہ پر نہ آیا اور اُسپر یہ طرہ کیا
کہ مرتد ہوگیا اور لشکر کو بھی مرتد کیا اور اپنے ہمراہ لیکر بیرون شہر چلا گیا اور ملکون مین
نامے لکھ لکھکر مدد طلب کی یہانتک کہ بادشاہ سے مقابلہ ہوا پہلے بادشاہ کی فتح
ہوئی مگر بادشاہ کے دن برے آگئے تھے بادشاہ نے شکست کھائی اور شہر سے مع
ناموس کے فرار ہو کر یہان قلعہ بند ہوئے مین نے جو بموجب حکم بادشاہ زائچہ کیا
تو معلوم ہوا کہ آپکے دست زبردست سے اُسکی قضا ہی مین نے عرض کیا بادشاہ
نے دیو طیران کو بھیجکر آپکو پردۂ دنیا سے آپکی جاے سکونت سے اُٹھا منگایا آ
آپ کو یہ لازم ہی کہ انکی مدد فرمائیے کیونکہ یہ مرد مسلمان ہین مصیبت مین گرفتار ہین
اور انکے ناموس مین وہ قصد رخنہ اندازی کرتا ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ بھلا
فقیر جنگ و جدل کیا جانے وہ دریوزہ گری جانے یا ہنر سپہ گری بھلا مین کیونکر دیو
سے مقابلہ کرسکتا ہون ادھر مضراب پری نے جو سنا کہ اس درویش کو جسپر تیرا
دل آیا ہی بادشاہ نے بمشورۂ سرور جنی واسطے مدد کے طلب کیا ہی ایک مرتبہ
بیقرار ہو کر پکاری کہ اے شاہ صاحب کوئی ایسا تعویذ عنایت فرمائیے کہ دیو ہامان
خود شکست کھا کر بھاگے یا کوئی ایسا گنڈہ دیجیے کہ میرے باپ کی جان بچے میرے
باپ پر اور مجھپر رحم فرمائیے یہ کلام اس بھولے پن سے کیے کہ رستم ثانی کا دل
بیچین ہوگیا دل مین کہنے لگے کہ معلوم ہوتا ہی اسکی محبت مجھسے یہ کیا بس ترک
کر آئے گی ہاے کیا بھولاپن ہی اسکے کلام تو دل کو پامال کیے ڈالتے ہین اپنے
مین اُسنے پھر کہا کہ کوئی فلیتہ دیجیے کہ یہان جلایا جائے اور وہ دیو ہامان جل جائے
یا کوئی اسم ایسا بتائیے کہ یہان پڑھا جاوے اور وہ وہان اندھا ہوجاوے میرے
باپ کی آبرو رہجائے انکی بیکسی پر ترس کھائیے کوئی نقش عنایت فرمائیے ہاے
کیسی میرے باپ پر آبنی ہی کہ فقیرون سے مدد طلب کرتے ہین اور وہ بھی فلیتہ و نقوش دینے
مین ملیت کرتے ہین اُسنے تو باتون کا تار باندھ دیا دم نہین لیتی ہی زبان مثل مقراض کے
چلی جاتی ہی یہ دل مین کہ رہے ہین کہ اسنے تو تار باندھ دیا ہی کسیطرح زبان کو قرار نہین ہی
ہاے مضراب غم سے دل تار تار کیے ڈالتی ہی رگ دل کو توڑے ڈالتی ہی خیر یہ کچھ نہ کچھ
رنگ لائیگی اُسکی محبت مجھسے اور اہل دنیا سے ملاقات کرائے گی جب وقت آئیگا
یہ اپنے دل مین باتین کر رہے تھے اُدھر وہ شوخ و سنگ بار بار وہی کلام کرتی تھی بعد

تھوڑی دیر کے شاہزادے نے سرور جنی سے دریافت کیا کہ ان شہنشاہ کا کیا اسم
مبارک ہی اور اُنکی دختر جو کہ یہان ہین اُنکا کیا نام ہی سرور جنی نے کہا کہ بادشاہ کا نام اخضر
پریزاد ہی اور ملکہ کا اسم مبارک مضراب پری ہی شاہ صاحب نے یہ سنکر جواب
دیا کہ سچ ہی انھون نے باتون کا تار باندھ دیا ہی مثل مضراب کے برابر لب و دہن کو حرکت
ہی اسم بامسمےٰ ہین ادھر ملکہ نے پھر کہا کہ اے ای میرے شاہ صاحب کوئی تو ایسا نقش
دیجیے جس سے کہ میری اور میرے باپ کی عزت بچے اور وہ مُوا دیو ہامان قتل ہو کیونکہ
آپ کو میرے پدر بزرگوار نے برائے مدد طلب کیا ہی یہ تو سچ ہی کہ آپ جنگ و جدال کیا
جانین مگر ہان تعویذ گنڈہ فلیتہ اسم تو جانتے ہین اُسی سے مدد فرمائیے یہ کہتی جاتی ہی
اور نیچی نیچی دزدیدہ نظرون سے دیکھتی جاتی ہی یہ اُسکی بھولی بھولی باتون پر مرے جاتے
ہین ہر مرتبہ یہ قصد ہوتا ہی کہ دوڑ کر اسکے دہن نازک کا بوسہ لیلون اور گلے سے لگا لون
تاکہ یہ دل مضطر قرار پائے یقین ہی کہ اب پھر شامل اہل دنیا ہون اور اُسکے فراق مین تڑپین
ادھر پھر سرور جنی نے کہا کہ اب آپ جس طرح ہو لباس فقیری ترک فرمائیے ہمارے
بادشاہ کی اعانت فرمائیے یہ وقت مدد ہی اور اپنے خاندان سے بھی آگاہ فرمائیے گو کہ
ہم واقف ہین مگر یہ چاہتے ہین کہ آپ کی بھی زبان سے سُن لین اُسوقت یہ گفتگو بادشاہ
نے سرور جنی سے سنکر انسے اصرار کیا اُدھر مضراب پری نے پھر مجبور کیا آخر کو شاہزادہ
ان سبکے اصرار سے ناچار ہوا اور کہا کہ آپ صاحبون کے کہنے سے مین مجبور ہو گیا مین کیا
حال بیان کرون کبھی نبیرہ ہون میرے پاس بھی لشکر تھا مین بھی کچھ حشم و خدم رکھتا تھا
اب میرے حال کو سنیے مین زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران کا فرزند ارجمند
ہون ملک ایرج نوجوان صاحبقران کا میرا نام رستم ثانی ہی مین نے بوجہ چند در چند یہ لباس
فقیری اختیار کیا جب یہ کہا تو سرور جنی نے بادشاہ سے کہا کہ سنا آپ نے یہ کس خاندان
سے ہین یہ اُس خاندان سے ہین جو کہ قاتل شاہ دیوان قاف عفریت نابکار تھے جنکی وجہ
سے آسمان پری کی آبرو بچی اور اُنکی زوجیت مین آکر عزت پائی اور آجتک پردہ
قاف مین دین اسلام جاری ہی بنائے کفر و کافری کو مٹا دیا مین نے پہلے ہی عرض کیا تھا
کہ خاندان عالی سے ہوگا جو کہ دیو ہامان کو قتل کریگا یہ بھی مین نے عرض کیا تھا کہ خاندان
صاحبقران سے ہوگا دیکھیے وہی ظہور مین آیا کہ یہ نبیرۂ حمزہ نکلے یہ لوگ بہت رحیم ہوتے
ہین اور مشکل کشائی ہمیشہ انکا کام ہی بڑی بڑی مشکلین انھون نے حل کین ہین یعنے انکے بزرگ
آبا و اجداد و جد امجد اٹھارہ برس تک پردۂ قاف مین لڑا کیے ہین دیو عفریت ایسے
نابکار کو قتل کیا پردۂ قاف کو مذہب ابلیس پرستی سے پاک کیا یہ ضرور آپکی مدد کرینگے اور
دیو ہامان کو قتل کرینگے یہ گفتگو بادشاہ سے کر کے شاہزادے سے کہا کہ للہ اب آپ
لباس درویشی دور فرماتے ہماری خوشی بھی ہی اور بادشاہ کے بھی فرمانے کو مانیے عذر
نفرمائیے جب سبنے ایک زبان ہو کر کہا اور ملکہ مضراب پری نے بھی اپنی زبان سے
یون کہا کہ اے میرے شاہ صاحب تمکو قسم ہی اپنے خدا کی اب اس لباس کو ترک کرو اور
میرا یہ جی چاہتا ہی کہ تم میرے باپ کی مدد کرو جب اسطرح مضراب پری نے کہا تو شاہزادہ

مجبور ہو گیا کہا اچھا آپ سبکے کہنے سے مین نے منظور کیا ورنہ میرا قصد نہ تھا اگر خیر یہ سنتے ہی
بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ کو حمام لیجاؤ اور حمام گرم کراؤ چند پریزاد فوراً شاہزادے کو حمام
مین لیگئے شاہزادے نے تمام حمام کو یاقوت احمر کا پایا ایک چوکی سنگ مرمر کی وسط حمام مین
بچھی ہوئی تھی ایک حوض بہت بڑا سنگ مرمر کا کہ جسکے لب گرد ان پر یاقوت احمر نصب تھے
اور اسمین آب صاف و شفاف بھرا ہوا تھا ان پریزادون نے شاہزادے کو خوب مل کے
نہلایا جب غسل فرما چکے تو جامہ خانہ مین تشریف لائے وہان لباس نفیس زیب جسم کیا جواہر
وغیرہ سے آراستہ ہوئے تاج زرنگار سر پر رکھا شمشیر الماس نگار زیب کمر فرمائی جب
لباس وغیرہ سے آراستہ ہو چکے تو ہمراہ ان پریزادون کے دربار مین تشریف لائے اب
وہ حسن و جمال شان و شوکت رعب و دبدبہ چہرے سے ہویدا تھا کہ جو دیکھتا تھا بیساختہ برائے
تعظیم اٹھ کھڑا ہوتا تھا اور درود پڑھنے لگتا تھا اور یہین کہتا تھا کہ کیا قدرت ہے کہ آدم زاد بھی بڑے حسین
ہوتے ہین کہ جنکے روبرو پریزادون کی کچھ اصل نہین ہے خدا نے اس شاہزادے کو کیا شان و
شوکت و حسن و جمال عطا فرمایا ہے کیون نہو کس خاندان کے ہین کہ جنکا حسن و جمال و جرأت و
ہمت مین آجتک کوئی ہمسر نہین ہے اور نہوگا اسمین پریزاد و دیو یہ گفتگو کر رہے تھے ادھر شاہزادہ
داخل دربار ہوا اب جو اہل دربار نے وہ شکل رعنا دیکھی اور رعب شاہی پر نظر کی تو فوراً اسکے
سب سواے بادشاہ و ملکہ و جنتی کے واسطے تعظیم کی اٹھ کھڑے ہوئے قواعد شاہی
بجا لائے بادشاہ بھی دیکھکر دنگ ہو گیا یہ کرسی پر آکر جلوہ گر ہوئے اب جو مضراب پری
نے انکو دیکھا تو اور زیادہ فریفتہ ہو گئی سب تجز بران کے حال ہو گئی مگر دل کو روکا صبر کیا خود داری کو
کام مین لائی دل تو یہ تقاضا کرتا تھا کہ جسطرح ممکن ہو گلے سے لگا لو مگر شرم و حیا مانع تھی کچھ
پاس و لحاظ خاندان کا بھی تھا کہ تقاضاے سن بھی تھا گو کہ کم سن تھی مگر ان باتون کا بہت
خیال تھا دل سے مجبور تھی کیا کرتی دزدیدہ نگاہون سے دیکھتی جاتی تھی اور دل ہی دل مین خوش ہوتی
جب کلام کرتی تھی شاہ صاحب شاہ صاحب کر کے کلام کرتی تھی کہ یا شاہ صاحب کوئی گنڈہ
یا تعویذ یا فلیتہ ایسا دیجیے کہ جسکی وجہ سے میرا باپ اس کام پر فتح پائے کیونکہ وہ محکوم طلب
کرتا ہے جب باپ میرے اسپر فتح نہ پائیگا تو جو ورزہ ہوگا اسلئے تمہین لیجائیگا بھلا مین کیونکر
باپ سے جدا ہو کر زندہ رہ سکتی ہون یہ بھی سنتی ہون کہ والد بزرگوار یہ فرماتے تھے
کہ اگر مین فتح نہ پاؤنگا تو اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا جب یہ امر ہے تو میری زندگی کہان للہ ہم پر رحم فرمائیے
کوئی تو نقش کامل مرحمت فرمائیے کہ جسکے سبب سے یہ بلا دفع ہو شاہزادے نے مسکرا کر
جواب دیا کہ اے ملکہ تم ایسی پریشان نہو اس نابکار کو آنے تو دو ایسی سزا دونگا کہ تمام عمر
یاد کریگا وہ اب بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے ملکہ نے کہا کہ اے شاہ صاحب خدا ایسا
کرے کہ وہ تمہارے کسی تعویذ یا گنڈے سے اسیر ہوکر پھر اسیطرح مطیع ہو یا قتل ہو جائے
یہ کل باتین اور کل کلام اسوقت تک رہے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بادشاہ نے دربار
برخاست کیا سب اپنے اپنے مقامون پر گئے شاہزادے کے واسطے ایک محل یاقوت کا آراستہ
کیا گیا فرش وغیرہ سے درست کیا مسہری جواہر نگار قرینے سے آراستہ کی گئی شاہزادہ با شان
شوکت تمام تھا اور ہمراہ پریزادے اس محل مین داخل ہوا اور مسند پر جلوہ گر ہوا تھا کہ

وقت سہ پہر کا آیا اس روز سہ پہر کا دربار موقوف رہا یہانتک کہ شام ہوگئی بقول شاعر اشعار

اسی عرصے مین وقت شام آیا　　فروغ صبح نے انجام پایا　　کیا خورشید گردون نے کنارا
عروس شب نے زلفونکو سنوارا　　ہوا گرمی صحبت کا بہت نہ　　دیا ہر شمع محفل نے پر زبانہ
چراغونکا یہ جس جا شعلہ چمکا　　ہوا دیوار پر عالم شفق کا　　تمام ایوان مین روشنی ہوئی

مگر شام اُنکے واسطے بلائے جان ہوئی کیونکہ فراق نے اُس خورشید لقا کی بیتاب کردیا تھا کسی پہلو قرار نہ تھا تصویر خیال اسکی سامنے انکی آنکھون کے پھر رہی تھی یہان تو یہ عالم تھا دلپر ہجوم غم وہم تھا وہ مکان بغیر اُسکے کاٹے کھاتا تھا اُدھر اُسکا بھی یہی عالم تھا کہ کوئی مقام اچھا معلوم نہین ہوتا تھا خدا سے یہی دعا تھی کہ کہین جلد صبح ہو کہ شاہ صاحب کی صورت دیکھون ای میرے اللہ یہ میرے دلکو کیا ہوگیا بیٹھے بٹھائے کیسا سودا ہوگیا مین کیا جانون کہ عشق و عاشقی کیا شئی ہے مین تو اس کوچے سے نابلد ہون کہین ایسا نہو کہ رسوائے عالم ہون ادھر تو یہ تڑپ رہی ہے اُدھر وہ بیقرار ہین کہ اتنے مین پریزادون نے آکر عرض کیا کہ ای شاہزادے صاحب خاصہ تیار ہے نوش فرمایئے شاہزادہ یہ سنکر دسترخوان پر تشریف لایا بیدلی کے ساتھ کچھ کھالیا بعدہٗ مونہہ اور ہاتھ بیسن سے صاف کیا اور گلوری کھاکر مسند پر آکر بیٹھ گیا اور تصور اُسکا کرنے لگا اور یہ شعر پڑھا شعر تصور ہے مجھے شام و سحر سلطان عالم کا ٭ کہ پریان ڈھونڈھتی پھرتی ہین گھر سلطان عالم کا ٭ اور پھر یہ شعر پڑھا شعر الٰہی کونسا دن ہو وہ ہو مین آکے پہلو مین ٭ یہی رہتی تھین باتین رات کو دو دو پہر دل سے ٭ یہانتک کہ زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی آواز حاضر باش ناظر باش کی بلند ہوئی مگر اِنکو کسی صورت سے نیند نہین آئی لاکھ لاکھ مسہری پر جاکر لیٹتے ہین مگر دل پریشان ہوا جاتا ہے رات پہاڑ معلوم ہوتی ہے آہستہ آہستہ اشعار عاشقانہ پڑھتے ہین شعر ہم تو طالب ہین فقط اک دید کے ٭ آ گلے ملجا بہانے عید کے کبھی دل سے کہتے ہین کہ کیا مین اسی امر کو یہان بلایا گیا تھا کہ یہان آکر دلکو ایک پری کے واسطے برباد کرون اور جدائی کا صدمہ اُٹھاکر اس دنیا سے جاؤن مین نے تو انھین سبب خیالون سے ترک دنیا کرکے گوشۂ عافیت اختیار کیا تھا مگر تقدیر کو اور اس چرخ ناہنجار کو یہ بھی ناگوار ہوا پھر یون مجکو تباہ کیا کبھی دل سے یہ کہتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج صبح نہوگی مین تو یون تڑپ تڑپکر تمام ہوجاؤنگا بار الٰہا کیا کیفیت ہے کہ کسی پہلو قرار نہین آتا ہے اسی صورت سے وہ شب حالت کرب و اضطراب مین دونون نے بسر کی کہ یکایک صبح ہوگئی سب خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور شاہزادہ بھی جاگا وضو کیا نماز صبح کی پڑھی لباس پہنا اشتیاق مین مضراب پری کے محل سے نکلکر طرف دربار کے تشریف لیچلے اُدھر بادشاہ بیدار ہوکر اور اپنے کامون سے فراغت کرکے دربار مین تشریف لایا یہان پہلے سے دربار آراستہ تھا سب دیو و پریزاد اپنے اپنے مقامون پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بادشاہ تشریف لایا سبنے تعظیم کی بادشاہ تخت پر جلوہ افروز ہوا تھا کہ شاہزادہ بھی خرامان خرامان تشریف لایا سب نے انکی بھی تعظیم کی شاہزادے نے بادشاہ و سرور جنی کو سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا شاہزادہ پہلوے تخت مین کرسی پر بیٹھ گیا اور چارون طرف نگاہ اُٹھا اُٹھاکر دیکھنے لگا کہ وہ ماہ پارہ بھی دربار مین ہے یا ابھی نہین آئی کہ اتنے مین بادشاہ نے شاہزادے سے فرمایا کہ آپکا مزاج اچھا ہے کیونکہ مین کچھ

چہرۂ مبارک پر آثار ملال پاتا ہون کیا سبب ہی کیا کوئی امر خلاف مرضی ہوا ہی شاہزادے نے جواب دیا کہ جی نہین کچھ نہین ہی طبیعت میری سب طرح درست ہی صرف یہ سبب ہی کہ بعد مدت کے پھر یہ سامان ہوا ہی کیونکہ طبیعت تو اب اُن امرون کی عادی ہو گئی تھی کہ یکایک اُنکو ترک کرنا پڑا خلاف عادت جو ہوا تو طبیعت نے نہ قبول کیا کچھ بکدر سا ہو گیا کچھ مقام خوف نہین ہی دو چار دن مین جاتا رہیگا پھر ان باتون کا عادی ہو جاؤنگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر مہتر آب پری کو بھی کب قرار آتا ہی جیسے صبح ہوئی لباس فاخرہ پہنکر زیور یاقوت نگار سے آراستہ ہو کر پنجہ الماس نگار ہاتھ مین لیکر دربار مین تشریف لائی آتے ہی پہلے طرف شاہزادے کے دیکھا بعدہٗ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی باپ اور مہرور جنی کو مجرا کیا ادھر شاہزادے نے مسکرا کر اُسکے روے زیبا پر نظر کی اُدھر وہ بھی مسکرا دی اور دہن غنچہ سان سے یون گوہر فشان ہوئی کہ اے شاہ صاحب آپکا مزاج کیسا ہی یہ تو فرمایئے کہ کوئی نقش یا گنڈہ آپ نے اس عرصے مین لکھا یا نہین شاہزادے نے جواب دیا کہ آپ کی بہبودی کا خواہان ہون میری طبیعت بسبب ترک عادت کے کچھ کسلمند ہو گئی ہی جاتی رہیگی تم کیون گھبراتی ہو سب بندوبست ہو جائیگا وہ نمکحرام اپنے کیے کی اب سزا پائیگا جب یہ گفتگو ہو چکی تو شاہزادہ خاموش ہو گیا کہ اتنے مین مہرور جنی نے ذکر صاحبقران کے آنے کا پردۂ قاف مین اور دیو عفریت کے قتل کرنے کا اور عقد ہونا ملکہ آسمان پری کے ساتھ بیان کیا اور اُنکی بہادری اور جرأت کی بہت تعریف کی اسیطرح آغا ملک قاسم اور نور الدہر کا اور ہر شاہزادے کا اور صاحبقران ثانی کی بہت صفت و ثنا کی اور کہا کہ آپ بھی تو گل اُسی گلستان کے ہین اور شیر اُسی نیستان کے ہین شاہزادے نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی مین کس قابل ہون ایک ادنی سا اُس بارگاہ فلک اشتباہ کا خادم ہون وہان کسی وقت مین بڑے بڑے بہادر جمع تھے جب سے صاحبقران اول خانۂ کعبہ تشریف لیگئے اور صاحبقران ثانی کی صاحبقرانی ہوئی تو وہ لوگ بھی کچھ تو ہمراہ صاحبقران کے چلے گئے اور جو کچھ کہ یہان رہے وہ قتل ہو گئے قضا نے اُنکو بھی نچھوڑا اگر بڑے جوانمردی اور بہادری سے جانین دین جب سے وہ لوگ اُٹھ گئے وہ زینت بارگاہ کی نرہی مگر اب بھی وہ وہ جری موجود ہین کہ جنکے تلوار کی پناہ نہین ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک دیو کرباس نامی دیو ہامان کا نامہ لیکر آیا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا دیو ہامان قریب قلعہ آگیا ہی اُسنے عرض کیا کہ جی ہان اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ نامہ لیکر آگیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ صرف اُسکو در قلعہ کھولکر بلا لو اُسکے ہمراہ جو لوگ ہین اُنکو بیرون قلعہ رہنے دو درگہ سالار فوراً باہر آیا اور چوبدار سے جو کہ خبر لایا تھا حکم شاہی بیان کیا اور یہ امر یون واقع ہوا تھا کہ دیو کرباس جب نامہ لیکر چند دیوؤن کے ہمراہ طرف قلعہ کے چلا تھا اور راہ طی کرکے در قلعہ پر آیا تھا اور آواز دی تھی کہ در قلعہ کھولدو مین ہون دیو کرباس نامہ دار شاہ دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون اور اخضر پریزاد کے پاس جایا چاہتا ہون دربانون نے کہا کہ ہم بغیر حکم کے دروازہ نکھولینگے ہم خبر کرتے ہین جیسا حکم ہوگا وہ کیا جائیگا یہ کہکر ایک چوبدار کو روانہ کیا تھا جو کہ در دولت پر گیا تھا اور بذریعہ درگہ سالار کے خبر کرائی تھی

اور وہ حکم صادر ہوا تھا جو کہ پہلے بیان ہوا چوبدار وہ حکم لیکر در قلعہ پر آیا دربان سے کہا کہ حکم شاہی صادر ہوا ہی کہ صرف جو دیو نامہ لیکر آیا ہی وہ اندر قلعہ کے آئے اور اُسکے ہمراہی بیرون قلعہ رہین صرف نامہ دار کی طلب ہی دربانون نے جو حکم سنا تھا زبانی چوبدار کے اُس دیو سے کہا دیو کرپاس نے کہا کہ اچھا در قلعہ وا کرو مین ہی صرف آؤنگا دربانون نے خوب اپنا بندوبست کر کے کہا کہ اگر وہ دغا سے اور مع اپنے ہمراہیون کے آنے کا قصد کرے تو ہم اُنکو نہ آنے دینگے در قلعہ کی کھڑکی کھولی اور کہا کہ آؤ اُدھر دیو کرپاس نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین نامہ کا جواب لیکر ابھی آتا ہون یہ کہکر اُنکو بیرون قلعہ مقیم کیا خود داخل قلعہ ہوا دربانون نے جلد در قلعہ بند کر لیا یہ دیو ہمراہ اُس چوبدار کی طرف دربار اخضر پریزاد کے چلا قلعہ کی سیر کرتا ہوا اور دیکھتا ہوا کہ کہین زراعت ہو رہی کسی مقام پر مجمع دیوان ہی کہین بازارین آراستہ ہین تمام عمارت یاقوت احمر کی بنی ہی یہ سب مقامون کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا چوبدار نے درگہ سالار سے کہا کہ جا کر خبر کر دو کہ دیو کرپاس نامہ دار حاضر در دولت شاہی ہی درگہ سالار اندر گیا مجرا بجا لایا اور عرض کیا کہ دیو کرپاس نامہ دار حاضر در دولت ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بلا لاؤ درگہ سالار باہر آیا اور دیو کرپاس کو اپنے ہمراہ لیکر داخل دربار ہوا آداب شاہی بجا لایا دنگل فولادی براے نشست عطا ہوا وہ گبر دنگل پر متمکن ہوا نظر تیز سے دربار کو دیکھنے لگا تو یہ دیکھا کہ دربار مین بڑے بڑے قوی تن دیو و پریزاد بیٹھے ہوئے ہین دربار خوب آراستہ ہی بعد ازان دیکھا کہ پہلوے تخت مین ایک کرسی جواہر نگار پر ایک جوان آدم زاد کہ جسکے چہرے سے رعب جلالت آشکار ہی اور تمام دربار اُسکے روے زیبا کی چمک سے روشن اور منور ہی اور اُسکے چہرے سے یہ ظاہر ہوتا ہی اور ثابت ہی کہ ایک شیر غران کرسی پر جلوہ گر ہی اور دربار مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو اُسکی ہیبت اور جلالت کے مقابل ہو اور اُسکی شان و شوکت اور دبدبہ کو پہونچے اور ایک طرف تخت کے ملکہ مضراب پری بھی جلوہ نما ہی یہ دیکھتے ہی خود بھی فریفتہ ہو گیا اور دلمین کہنے لگا کہ اگر بادشاہ براے عقد دنوہاہان ملکہ کو میرے ہمراہ کر دیگا تو مین خود اپنا عقد اُسکے ہمراہ کر لونگا اگر دنوہاہان دریافت کریگا تو جواب دے لونگا اگر فساد کریگا تو لڑ لونگا کیا مین کچھ پایہ کبھی کا رکھتا ہون اُسکا ہم پایہ ہون یہ تقریر دل سے کر کے بہ نگاہ محبت طرف مضراب پری کے دیکھا پھر اُسکا بھی محبت سے دیکھنا گویا قہر تھا غلبہ سے دیدے نکالکر دیکھنا شروع کیا ایک تو اُسکی شکل بہت خوب تھی کہ سیاہ تو رنگ ہاتھ پیر بیڈول مثل پاے فیل کے دانت بڑے بڑے مونہہ سے باہر نکلے ہوئے لب بالا و زیرین دونون بالا و زیر لٹکے گذرے ہوئے سینہ تختہ سنگ سے معلوم ہوتا تھا ہاتھ پیر گندہ کہ آبنوس تھے یہ شکل مبارک تھی اُسپر جو آنکھین نکالکر دیکھا تو ملکہ مارے خوف کے کانپ گئی اور دوڑ کر شاہزادے سے لپٹ گئی اور کہا کہ اے شاہ صاحب مجکو بچایئے یہ موا مجکو نگاہون مین کھائے جاتا ہی دیکھو کس قہر سے میری طرف دیکھ رہا ہی کوئی نقش ایسا لکھو کہ یہ موا ابھی ابھی نابینا ہو جاوے یا کوئی اسم ایسا پڑھو یہ کہکر لپٹ گئی شاہزادہ تو جیتے جی مر گیا دل کو عجب سرور ہوا آہستہ یہ شعر پڑھا شعر

گلے لپٹی ہی وہ بجلی کے ڈر سے ۔ الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے ۔

یہ شعر پڑھکر کہا کہ ملکہ ٹھہرو ٹھہرو گھبراؤ نہین میرے پاس کرسی بچھوا کر بیٹھ جاؤ حواس کو درست رکھو یہ تمہارا کچھ نہین کر سکتا ہی تم اتنا خوف نہ کرو ہرگز نہ ڈرو گو کہ شاہزادے کا یہ دل نہ چاہتا تھا کہ یہ الگ ہو جاوے

مگر بسبب پاس و لحاظ کے خود بھی عرق عرق ہوگیا ادھر وہ پری بھی کچھ سوچکر علیحدہ ہوگئی ادھر خادمون نے کرسی لاکر پاس کرسی شاہزادے کے بچھا دی یہ شرماکر اُسپر بیٹھ گئی دل مین کہنے لگی یہ کیا حرکت تھی خدا اس دل سے سمجھے کہ جسکے ہاتھون یہ حرکت ہوئی ایسا خوف کس کام کا اہل دربار اپنے دل مین کیا کہتے ہونگے پھر یہ خیال کیا کہ مین نے کوئی حرکت بیجا نہین کی ہی کیا کرون خوف نے بیقرار کردیا دوسرے دل کی یہی خواہش تھی کہ کسی صورت سے سینے سے لگ جا اچھا وقت ہاتھ آیا ادھر شاہزادہ بھی بہت دل مین خوش ہوا مگر بظاہر بہت شرمندہ ہوا اور اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ کم سنی کا سبب تھا کہ ملکہ اس دیو کے دیکھنے سے ڈر گئین اور یہ خوف ہوا کہ مین یہ مجکو تکلیف نہ دے اور میرے پاس اگر بیٹھ گئین کیونکہ سن بھی ہی کہ یہ برائے مدد طلب کیے آگئی ہین ادھر اُس دیو نے پھر ملکہ کی طرف دیکھا ملکہ نے پھر گھبراکر کہا کہ ای شاہ صاحب دیکھو کہ آنکھین نکال کر پھر یہ مجھکو دیکھتا ہی شاہزادے نے فرمایا کہ ای ملکہ دیکھنے دو کچھ خوف نکرو اُدھر بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ اسکو جام شراب دو اُسنے جام مملو کرکے اُسکے آگے پیش کیا اور کہا کہ ای ایلچی یہ جام موجود ہی اسکو پیو اور جس کام کو آئے ہو وہ اپنا کام کرو بعد اسکے دربار کو بنظر غور دیکھنا یہ سنکر اُسنے جام شراب پی لیا جب کئی جام کی نوبت آئی اور دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو نکالا اُسنے نامہ دارم کہنے نامہ دار بادشاہ نے فرمایا کہ کسکا نامہ لایا ہی میرے سامنے لا اُسنے جواب دیا کہ مین نامہ لایا ہون شاہ دیوان قانسہ دیو ہامان کا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا وہ آگیا ہی اُسنے جواب دیا کہ اگر وہ نہین آسکے ہین تو یہ نامہ کسنے تحریر کیا ہی وہ کل سے روبرو قلعہ کے فروکش ہین یہ نامہ انھون نے آپ کو تحریر فرمایا ہی اور کچھ زبانی بھی ارشاد کیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ نامہ لاؤ کہان ہی اُسنے وہ نامہ نکالکر پیش کیا بادشاہ نے نامہ لیکر لفافہ چاک کیا اور نامہ پڑھا جب مضمون نامے سے آگاہ ہوئے نہایت غیظ طاری ہوا چہرہ مارے غصے کے سرخ ہوگیا اور بدن مارے طیش کے کانپنے لگا فرمایا کہ بیان کر زبانی کیا کہا ہی اسنے کہا کہ زبانی یہ فرمایا ہی کہ آپ کو مین آگاہ کرتا ہون کہ اب ملکہ کو دیو کے پاس میرے نامہ دار کے ہمراہ روانہ کرو ہم بیاہ عقد کر لینگے اور اُس آدم زاد کو گرفتار کرکے میرے ہمراہ کردو اور خود ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگے مین ایک کو زندہ نچھوڑونگا اگر تم آدم زاد کے بھروسے پر ہو تو وہ کیا اصل رکھتا ہی میرے روبرو مین تمکو خبر دیتا ہون اور سکھے دیتا ہون کہ آدم زاد کو گرفتار کرکے فوراً حوالے کرو اور عقد ملکہ بخوشی کردو آئیندہ تمکو اختیار ہی جب یہ مضمون زبانی بھی سنا تو بادشاہ نے اُسکو دیکھا اور زیادہ غصہ آیا اُدھر جو شاہزادے نے اپنی بابت اور ملکہ کی بابت کلام سنے اور یہ بھی سنا کہ مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو غیظ و غضب دوچند طاری ہوا اور بادشاہ سے فرمایا کہ ذرا مین بھی اس نامے کو دیکھون کہ نامے مین کیا تحریر ہی زبانی حال تو سنا بادشاہ نے فوراً نامہ ہاتھ مین شاہزادے کے دیا شاہزادے نے جب وہ نامہ پڑھا اور وہ مضمون غیظ آمیز پڑھا اور غیظ و غضب زیادہ ہوگیا اور اُس نامے کو چاک کر ڈالا اور اُس دیو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ کہ اُس نابکار سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ کلام ہین کہ اگر اب ایسی تحریر پھر کبھی آئیگی تو یاد رکھنا کہ تیرے خیمے مین گھسکر تجکو قتل کرونگا ہرگز خوف نکرونگا اور کہدینا کہ اگر اپنی خیریت درکار ہی تو اس ارادے

سے باز آ اور یہان سے فوراً کوچ کرکے اپنی جان بچا کر جدھر سے آیا ہی اُدھر کو واپس جا ورنہ ایسی سزا
دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا اور کہا کہ یہ نامہ پارہ شدہ بڑی احتیاط سے کسی مقام مخصوص مین رکھلے
کہ ضائع نہ جاے یہ کلام سنکر وہ دیو بہت برہم ہوا اور کہا کہ او آدم زاد یہ تو نے کیا کیا کہ نامے کو
شاہ دیوان کے چاک کیا اور ایسے کلام بیہودہ زبان پر لایا اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتا ہی مین
تیرا کام اسی دربار مین تمام کرتا ہون شاہزادے نے فرمایا کہ تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو میرا کام تمام کریگا
سامنے سے چلا جا نہین تو تیرا سر ایک ضرب شمشیر مین دور جا گریگا یہ بارگاہ تیرے خون سے رنگین
ہو جائیگی اس کلام سے اُسکی یہ نوبت ہوئی کہ مثل بید کانپنے لگا اور ایک دود وہ غلیظ تھا کہ کانون سینہ
اُٹھا اور کاخ دماغ کے پار ہو گیا حالت غیظ مین دنگل سے ایکبار اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف شاہزادے
یہ کہکر چلا کہ دیکھون تو کیونکر میرے ہاتھ سے بچتا ہی اور اپنی دونون شاخین جھکا کر چلا کہ انھین شاخون
تجکو اُٹھا کر ابھی ابھی قتل کرتا ہون دیو کو جو آتے دیکھا تو فوراً مضراب پری چلا اُٹھی کہ یا شاہ
صاحب جلد کوئی اسم پڑھیے یا تعویذ یا فلیتہ لکھیے وہ دیو آپ کی طرف آتا ہی یہ کہکر اُٹھی اور
نے تحاشا شاہزادے کے گلے سے لپٹ گئی شاہزادے نے کہا کہ ملکہ ٹھہرو دیکھو دیکھو
کیا کرتی ہو گھبراؤ نہین اتنا خوف نہ کرو ذرا اپنے کو سنبھالو یہ کہکر ملکہ کو الگ کیا گو کہ اسوقت
دل بہت بیتاب تھا اور اُسکے لپٹ جانے سے دل کو تسکین ہوئی تھی مگر بلحاظ اہل دربار
بپاس آبرو خاموش ہو رہا ملکہ پھر جا کر سیج بیٹھ گئی اور مانند بید اُس موئے ناہنجار کے خوف
سے کانپنے لگی اور ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اپنے خداوند تعالے سے دعا مانگنے لگی کہ ای میرے پاک پروردگار
میرے شاہ صاحب کو اس دیو موذی کے ہاتھ سے بچا لے ادھر جب وہ دیو جھپٹ کر قریب آیا
اور شاخین اُسکی قریب شاہ صاحب کے پہونچین تو شاہزادے نے ہاتھ بڑھا کر دونون
شاخین پکڑ لین اور مثل پہاڑ کے اُسکو ریل دیا اور پھر اپنی طرف کھینچ لیا اور شاخ خون کو خوب
زور سے پیچ دیا ادھر اُس دیو نے شہزادہ کو اپنی طرف کھینچا اسیطرح دونون مین کشمکش رہی اور
زور دونون جانب ہوا کیے کہ ایکبار دونون شاخین اُس دیو کی جڑ سے ٹوٹ گئین دو پرنالے
خون کے جاری ہوئے دیو نے اپنی یہ حالت دیکھکر ہاے ہاے کرتا ہوا بھاگنے کا قصد کیا مگر شاہزادے
نے کرسی پر سے اُٹھکر اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کرکے اپنی طرف کھینچا آخر کو وہ بھی لپٹ گیا
دونون مین کشتی ہونے لگی تھوڑے عرصے مین شاہزادے نے اُسکو دونون ہاتھون سے اُٹھا لیا
اور خوب بلند کیا اور گرد سر چرخ دیکر یکبارگی زمین پر دے مارا کہ وہ چاروں شانے چت گرا اُسکے گرنے
سے ایک صدا ایسی بلند ہوئی کہ تمام ایوان ہل گیا ادھر اہل دربار نے ایک نعرہ تحسین و آفرین کا
بلند کیا اُسکو اس واقعہ سے سکتہ ہو گیا اور یہ ثابت ہوا کہ گویا پہاڑ پھٹ پڑا ادھر شاہزادے
نے اُسکے ایک پیر کو اپنے پانون سے دبا یا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جھٹکا دیا کہ پہلے
جھٹکے مین تا بہ ناف دوسرے جھٹکے مین تا بہ سینہ تیسری مرتبہ دو کرکے پھینکدیا مثل کرباس کہنہ کے
دیو کرباس کو چیر ڈالا اب اسم بامسمے ہو گیا اہل دربار نے جو یہ طاقت و زور دیکھا یکبار سب نے
صداے تحسین و آفرین بلند کی کہ جسکے سبب سے گوش گردون کر ہو گئے ادھر ملکہ فوراً سجدہ کو
جھک گئی کہ اے خدا تو نے میرے شاہ صاحب کو اس نابکار دیو کے ہاتھ سے بچایا سجدے
سے سر اُٹھایا اور کہا کہ واہ شاہ صاحب کیا خوب اسم پڑھا اور کیا عمدہ تعویذ آپ کے پاس ہی

کہ جسکے سبب سے ایسے دیو کو یون قتل کیا اب کوئی نقش اور اسم میرے باپ کو عنایت فرمایئے کہ وہ
بھی یون ہی دیو ہامان پر غالب آوین شاہزادہ مسکراتا ہوا اور ملکہ داخل دربار کی تقریر سنتا ہوا
اپنی کرسی کے پاس آیا اور اُسپر بیٹھا اخضر پریزاد نے تخت سے اُٹھکر گلے سے لگا لیا اور چند خوان
جواہر کے شاہزادے پر سے نثار کیے سرور جنی نے بھی تعریف کی ہر دیو و پریزاد کے بھی زبان پر
یہی تقریر تھی کہ ہمنے آجتک یہ زور و طاقت نہین دیکھا سنتے تھے کہ صاحبقران کے خاندان کے
لوگ بڑے بہادر اور جری ہین آج دیکھ لیا جیسا سنا تھا ویسا پایا بلکہ اُس سے کچھ زیادہ ہی معلوم
ہوتا ہی کیونکہ یہ کام انسان کا نہین ہی ایسا زور اور طاقت کسی دیو مین بھی نہو گی یا تو صاحبقران
اول کے یہ طاقت سنی تھی یا اس شاہزادے مین یہ قوت و طاقت دیکھی ماشاء اللہ اللّٰہم زد
پاک پروردگار ہر آفت ارضی و سماوی و نظر بد سے بچائے رکھے سبحان اللہ کہ اس شاہزادۂ عالیتبار
کو کیا جرأت عطا کی ہی اور کیا بہادری سے کام لیا ہی شاہزادہ اُن سبکے یہ کلام سن رہا ہی اور کہتا ہی
کہ مین ایک ادنی ناچیز اس دربار فلک قدر جرأت آثار کا ہون اور اُن لوگون کا ایک ادنی
چاکر ہون بھلا مین اُنکا کیا مقابلہ کر سکتا ہون یہ بھی خداوند تعالی کی قدرت تھی اور بادشاہ کا اقبال
تھا جو مین نے ایسے دیو زبردست کو یون قتل کیا اور خداوند کریم کا فضل شامل حال تھا جو
اُسپر مین غالب آیا اگر اُسکا فضل و کرم یونہین شامل حال رہا اور مددگاری کی اور اقبال شاہی
بھی یاور رہا تو کیا عجب ہی کہ دیو ہامان پر بھی مین یونہین غالب آؤن یہ کلام عجز و انکسار اپنی زبان
معجز بیان سے کہکر دبیر سے ارشاد فرمایا کہ جواب نامہ بادشاہ کی جانب سے تحریر کر دو اور
یہ لکھو کہ او نمکحرام اگر تجکو اپنی خیریت درکار ہی تو یہان سے جلد چلا جا ورنہ مانند دیو کرپاس کے
مین تجکو بھی قتل کرونگا اگر اپنی زندگی چاہتا ہی اور جان کو عزیز رکھنا چاہتا ہی تو فوراً مع کل لشکر کے
جس طرف سے آیا اُسی طرف کو واپس جا اور اپنے اس خیال بیہودہ سے باز آ اور ہاتھ اُٹھا
یہ کبھی نہوگا کہ تیرے کہنے سے ہم تیرا مذہب اختیار کرین معلوم ہوا کہ تو گھاس کھا گیا ہی اور خوب
تو نے نمکحرامی پر کمر باندھی ہی آئندہ تجکو اختیار ہی یہ مضمون نامے مین لکھوا کر ایک چوبدار کو
دیا کہ یہ نامہ اور یہ لاش اس دیو کی اُٹھا کر بیرون قلعہ لیجاؤ اور وہان جو اُسکے ہمراہی ہون اُنہین
اُنکے حوالے کر دو بموجب حکم اپنے خداوند نعمت کے چوبدار نے وہ نامہ لیا اور چند دیوون
نے وہ دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے اُٹھائے اور بیرون ایوان آکر در قلعہ پر آئے اور
دربانون سے کہا کہ ان ٹکڑون کو لاش کے اُسکے ہمراہیون کو دیدو اور یہ نامہ بھی دیدو دربانون نے
وہ ٹکڑے لاش کے در قلعہ کھولکر باہر ڈال دئے اور اُسکے ہمراہیون کو آواز دی کہ اپنے مالک کی لاش
اُٹھا لیجاؤ اور جو نامہ اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہی یہ کھول لو اور اُس نمک حرام دیو ہامان کو
دیدینا وہ سب دیو یہ صدا سنکر دوڑتے ہوئے آئے تو یہان اکر یہ ماجرا دیکھا کہ ایک دیو کرپاس
کے دو ٹکڑے ہو گئے ہین اور ایک نامہ بھی اُسکے ہاتھ مین بندھا ہوا ہی اُن دیوان ہمراہی نے جیسے ہی
اُسکی لاش دیکھی فوراً ایکبار صداے گریہ و زاری بلند کی اور کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ ہمارا
مالک اور آقا مارا گیا اور قتل ہو گیا ہاے افسوس صد افسوس کسنے ہمارے آقا کو قتل کیا یہ کہکر
لاش کو اُٹھایا اور گریہ و زاری کرتے ہوئے طرف اپنے سردار کے چلے یہان دیو ہامان بیٹھا
ہوا اپنے دیوان بارگاہ سے کہ رہا تھا کہ ابتک دیو کرپاس جواب نامہ لیکر نہین آیا نہین معلوم

کیا سبب ہے جو اسقدر دیر ہوئی یہان ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ ایک مرتبہ ہمراہیان دیوکر پاس
باآواز بلند روتے پیٹتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے اور چلائے اور پکار کر کہا کہ فریاد ہے ہمارے
مالک و آقا کو اخضر پریزاد نے قتل کر ڈالا یہ شور و غل اور واویلا سنکر دیو ہامان نے
سبکو بلایا اور سبکو ناہوشی کرنے کے سبب حال دریافت کیا کہ جو اصل واقعہ ہو بیان کرو کہ کیا گذری
اور کیا کیفیت پیش آئی یہ سنکر انھون نے عرض کیا کہ جس وقت ہم لوگ در قلعہ پر پہونچے تو دربانون
سے در قلعہ وا کرنے کو کہا انھون نے انکار کیا اور کہا کہ ہم بغیر حکم اپنے مالک کے در قلعہ وا نہ کرینگے
یہ کہکر وہان سے واسطے دریافت کرنے کے چلا گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد واپس آیا اور کہا کہ صرف
آپکے واسطے حکم ہوا ہے کہ آپ تنہا آوین انھون نے اسکو منظور کیا اور تنہا اندر قلعہ کے داخل
ہوئے بعد تھوڑے عرصے کے دربانون نے پکارا ہم سب در قلعہ پر گئے وہان جاکر یہ واقعہ جانگزا
دیکھا یہ کہکر پھر شور و غل کرنے لگے اور آواز فریاد و زاری بلند کی دیو ہامان نے سبکو دلاسا اور
تسلی دی اور بہت فہمایش کی بعد فہمایش کرنے کے بہت برہم ہوا اور نہایت غیظ و غضب سے
کہنے لگا کہ خیر معلوم ہو گیا ان سبکی قضا میرے ہاتھ سے آگئی ہے مین کیا کرون پہلے بھی نصیحت کی
اور اب بھی کوئی دقیقہ نہ چھوڑا اور کوئی بات باقی نہین رکھی مگر وہ نہین مانتے ہین اب مجبوری
ہے کل مین قلعہ کے ٹکڑے ٹکڑے کیلونگا وہ سب اپنے دل مین خیال کرتے ہین کہ ہم جاے امن
مین ہین اور حفاظت سے بیٹھے ہین یہان ہمارا کوئی کیا بنا سکتا ہے صرف انکا یہ خیال ہی خیال
ہے اس خیال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے مین ایسے ایسے قلعون کو خیال مین بھی نہین لاتا ہون
اور نہ کچھ سمجھتا ہون مین نے ایسے گھروندے بہت سے مٹا دیے ہین اخضر پریزاد ابتک میرے
غصے سے واقف نہین ہے یہ سنکر حکم دیا کہ صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ پر یورش کرینگے یہان تو
یہ بندوبست ہو رہا ہے کہ بموجب حکم دیو ہامان اسیوقت سے لشکر آراستہ ہونے لگا ادھر اندرون قلعہ
بعد جانے لاش دیوکر پاس کے شاہزادے نے حکم دیا کہ در قلعہ کھول دیا جاوے اور پیش خیمہ
نکلے مین کل صبح کو ضرور بضرور قلعہ سے نکلکر لشکر دیو ہامان سے مقابلہ کرونگا یہ سنکر بادشاہ
نے فرمایا کہ کیا ضرورت ہے جس وقت وہ قلعہ پر یورش کریگا اسوقت دیکھا جائیگا یا یہان سے ہی
بذریعہ توپ وغیرہ کے اس سے مقابلہ کیا جائیگا جیسا مناسب وقت ہوگا دیکھا جائیگا آپ ابھی کیون
اسقدر تکلیف کرین شاہزادے نے فرمایا کہ یہ کبھی نہوگا کہ مین قلعہ بند ہوکر لڑون اور اس سے
مقابلہ کرون یہ سپاہیانہ طریقہ اور آئین نہین ہے اور نہ ہمارے خاندان کا دستور ہے ہم کبھی اپنے خاندان
کے خلاف نکرینگے اور کبھی قلعہ بند نہونگے اگر آپکو دیو ہامان کا خوف ایسا غالب ہے تو آپ
یہین تشریف فرما رہین مین اکیلا جاکر اس سے اور اسکے لشکر سے مقابلہ کرلونگا سرور جنی نے
کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ شہنشاہ آپکو تنہا واسطے اسکے مقابلے کے جانے دین یہ تو کبھی نہوگا
ادھر منذر اب پری بولی کہ اے شاہ صاحب آپ یہین سے کوئی ایسا نقش لکھکر [illegible]
کو دیجیے کہ وہ یہان اپنے بازو پر باندھ لین اور ساتھ ہی اسکے باندھنے کے وہ مواد دیو ہامان
قتل ہو جاوے شاہزادے نے بڑی بہادری اور جرأت و غیظ و غضب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا
اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے [illegible] ہو شاہ بادشاہ اور سرور جنی نے کہا آپ یہین تشریف فرما رہین
جیسا کہ آپنے فرمایا ہے ہم [illegible] ہی کرینگے آپ اطمینان رکھین شاہزادے نے کہا کہ مین چلکر خود

در قلعہ کھولدونگا اور اپنے سامنے پیش خیمہ روانہ کردونگا اگر آپ میری راے کے موافق کاربند نہونگے
تو مین ہرگز ہرگز آپکی مدد نکرونگا اس سے بہتر یہ ہی کہ آپ مجکو بردہ دنیا بنا ہو ادب مجھسے یہ ننگ گوارہ
نہوگا آیندہ آپکو اُسوقت مین اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا آپ تشریف
لیچلین مین بھی آپکے ہمراہ ہون جیسی آپکی خوشی اور جو مزاج مین آوے وہ کیجیے یہ اس وجہ سے بادشاہ
نے فرمایا کہ سرور رحمنی نے اشارہ کیا تھا کہ یہ اولاد صاحبقران ہین جو مونہہ سے کہتے ہین وہی کرتے
ہین اگر خدانخواستہ سر بھی کٹجائیگا تو اپنے قول سے نہ پھرینگے جو انکا ارادہ ہوگا وہ پورا کرینگے انکو
نہ روکیے جو کچھ یہ کرتے ہین انکو کرنے دیجیے بادشاہ نے حکم دیا کہ جلد تخت حاضر کیا جاوے فوراً دیو
تخت شاہی لیکر حاضر ہوئے بادشاہ نے شاہزادے کا ہاتھ پکڑ کے اپنے برابر تخت پر بٹھالیا اور
مع خدم و حشم کے طرف در قلعہ کے چلے یہان شاہزادے نے در قلعہ پر آکر در قلعہ کھول دیا اور حکم
دیا کہ اب در قلعہ بند نہو لعدہٗ وہان سے واپس آکر اپنے سامنے پیش خیمہ وغیرہ روانہ کیا اور لشکر
مین حکم دیا کہ کل صبح کو لشکر تیار رہے ہم قلعہ سے مع ظل اللہ کے برآمد ہونگے اور اُس نمکحرام لائین
نابکار کافر بدکیش دیو ہامان سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر ہمراہ بادشاہ اپنے محل خاص مین آئے
ادھر دیو افلاک مع ایک لاکھ نرہ دیو کے پیش خیمہ لیکر بیرون قلعہ آیا اور قلعہ سے پانچ کوس
بڑھکر خیمہ وغیرہ برپا کیا اُدھر دیو ہامان کو ہرکارون اور دیوان لشکر نے خبر کی کہ آج شاہ
دیوان قاف آج در قلعہ وا ہوا ہی اور کچھ لشکر مع خیمہ و خرگاہ قلعہ سے باہر نکلا ہی اور قلعہ سے
بڑھکر پانچ کوس پر اُترا ہی یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ جلد خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان سے
آیا ہی اور کس غرض سے بیرون قلعہ فروکش ہی شاید بادشاہ کا قصد صلح کرنے کا ہی وہ دیو
یہ سنکر فوراً لشکر مین آئے اور یہان لشکر مین ملکر اہل لشکر سے دریافت کیا ایک دیو
نے بیان کیا کہ آج بحکم آدم زاد در قلعہ وا ہوگیا ہی اور پیش خیمہ ہمارے افسر اعلے یعنے دیو افلاک
بموجب ارشاد آدم زاد اپنے ہمراہ لیکر بیرون قلعہ آئے ہین کل خود آدم زاد مع بادشاہ
و سپاہ کے براے مقابلہ دیو ہامان ناہنجار کے آوینگے اور اُس مردود راندہ درگاہ خداوندی
سے مقابلہ کرینگے اور اُس نابکار کو قتل کرینگے وہ دیو یہ خبر سنکر اور حال دریافت کرکے بارگاہ
دیو ہامان مین آئے جو واقعہ دیکھا تھا اور سنا تھا وہ سب بیان کیا دیو ہامان نے کہا
کہ خیر دیکھا جائیگا یہ تو بہت اچھا ہوا کہ وہ خود بیرون قلعہ آگئے اب خوب اچھی طرح مقابلہ ہوگا
اگر وہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرتے تو بڑی دقت ہوتی گو مین قلعہ ایکدم مین لے لیتا مگر خالی
از زحمت نہ تھا آپ اطمینان رکھین کوئی تدارک کسی قسم کا نہ کرنا ہوگا قلعہ بہت آسانی سے فتح
ہوجائیگا اور اپنے قبضے مین آجائیگا اچھا اب لشکر مین جاکر حکم دو کہ کل ہم یورش نہ کرینگے
صرف لشکر تیار رہے کیونکہ ہمکو یہ خوف ہی کہ ایسا نہو وہ غافل پاکر کہین ہم پر نرغہ کردین
احتیاط ضرور چاہیے دشمن کو دور نہ خیال کرے یہ سنکر ایک دیو نے جواب دیا کہ اگر
وہ شکست کھاکر قلعہ بند ہون تو اُسوقت مین پھر آپکو زحمت ضرور ہوگی دیو ہامان نے کہا
کہ ہم اُنکو اب اندرون قلعہ کب جانے دینگے کہ ہمکو پھر زحمت ہو جب ہم یہ دیکھینگے کہ اُنھون نے
شکست کھائی اور اُنکا قصد بھاگ کر قلعہ مین جانیکا ہی اُسوقت ہم کچھ فوج کو مع ایک سردار
کے در قلعہ پر بھیجدینگے کہ وہ جاکر در قلعہ کا بند و بست کرلے اور اُنکو داخل قلعہ نہونے دے

یہ سنکر وہ خاموش ہو رہا ادھر بعد تھوڑے عرصے کے یہان بھی دربار برخاست ہوا دیوہامان
بھی اپنے خیمے مین گیا وہ دن اور وہ رات تو بیرون قلعہ و اندرون قلعہ براحت بسر کی صبحکو
دیوہامان بیدار ہو کر باہر آیا یہان اُسکا لشکر بھی استادہ تھا وہ اپنا لشکر لیکر میدان مین آیا
اور تھوڑی دیر تک منتظر رہا کہ دیکھون کب لشکر قلعہ سے باہر آتا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ غافل پاکر جنگ
مغلوبہ کر دین اس سبب سے کل لشکر کو لیکر صفین جما کر میدان مین استادہ ہو گیا اُدھر دیوافلاک
بھی یہ رنگ دیکھکر اور یہ خیال کر کے کہ شاید دیوہامان موقع پاکر آگرے اور ہم سب غافل ہون
خیمہ وغیرہ لوٹ لے تو بڑی خرابی ہوگی یہ بھی مستعد ہو گیا اسنے بھی اپنی ایک لاکھ فوج کی
صف بندی کی اُدھر اندرون قلعہ شاہزادہ بیدار ہوا اور لباس زیب جسم کر کے برآمد ہوا تھا کہ
بادشاہ بھی تشریف لایا کچھ دیر دربار کیا بعدہٗ شاہزادے سے فرمایا کہ اب آپکا کیا قصد ہی آیا اسوقت
بیرون قلعہ تشریف لیجلنے کا پاسہ پہر کو شاہزادے نے جواب دیا کہ میرا قصد تو اسیوقت کا ہے
بادشاہ نے حکم دیا کہ تخت حاضر کیا جاوے جب تخت حاضر ہوا تو بادشاہ تخت پر سے اُٹھا اور
تخت روان پر تشریف لایا اور شاہزادے سے فرمایا کہ آپ بھی تشریف لائیے شاہزادے نے
فرمایا کہ مین تخت پر نہ بیٹھونگا میری سواری کے واسطے گھوڑا چاہیے ہی بادشاہ نے اسوقت
برائے سواری شاہزادہ اسپ خوشخرام و خوش اندام و خوش لجام طلب فرمایا اور چاکر ایک
رہوار پری وش کو زین و لجام سے آراستہ کر کے خدمت مین شاہزادے کے لایا وہ اسپر سوار
ہوا ادھر سب فوج تیار ہو گئی تھی اور اُسکے افسر در دولت پر حاضر تھے کہ بادشاہ مع شاہزادے
و سرور جنی و دیگر وزیر و سرداران نامی و گرامی مثل دیوہومان وغیرہ کے دربار سے برآمد
ہوا اسپ کا مجرا و سلام لیا بعدہٗ سلامی ہوئی فوج کا افسر آگے آیا نذر دیکر رخصت ہوا اور اپنے
مقام پر آیا ادھر بادشاہ نے سرور پریزادے سے فرمایا کہ تم اندرون قلعہ رہو اور قلعہ کی حفاظت
کرو اور ناموس سے خبردار رہو اور بہت ہوشیار رہنا ادھر مضراب پری بادشاہ سے
اجازت لیکر قبل سے فصیل قلعہ پر مع اپنی خواصان خاص اور محرم راز کے آکر چلمنون مین
جلوہ فرما تھی اور سواری بادشاہ و شاہزادے کی مشتاق تھی ادھر بیرون قلعہ دیوافلاک
کو بھی انتظار تھا یہ تو سب منتظر تھے کہ اُدھر سواری بادشاہ کی بصد جاہ و حشم روانہ ہوئی آگے
آگے علم ہاے زرنگار جنپر تعریف پروردگار بخط جلی مرقوم تھی قریب بہتر ہزار کے روانہ ہوئے
بعدہٗ ماہی مراتب بعد اُسکے سقے وردیان مخملی و کمخوابی پہنے ہوئے مشکون مین گلاب کیوڑا
بڑا ہوا چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے پھر خاص بردار برچھی بردار و چوبدار نفیس وردیان زیب تن کیے
ہوئے اسپان باد رفتار پر بصد آب و تاب زر و جواہر مین غرق سوار تھے اور دو دو چار چار چوبیان
منقش لیے ہوئے تھے اُسکے بعد کل افسران فوج بصد شان و شوکت اپنے اپنے منصب اور
قاعدے سے چلے جاتے تھے بیچ مین تخت شاہی دیوان قوی ہیکل اُٹھائے ہوئے دہنی جانب شاہزادہ
بصد زیب و زینت اسپ خوش رفتار پر سوار اور عہدہٗ وزارت پر سرور جنی دہنی جانب اور
بائین جانب دیوہومان و دیگر سرداران نامدار عقب مین فوج قریب ساٹھ لاکھ کے اس شان
شوکت سے سواری مثل باد بہاری کے چلی نقیبان خوش آواز بصد نغمہ دلکش یہ صدا ئین
لگاتے ہوئے چلے اشعار

نقیب اور جلودار اور چوبدار
یہ کہتے تھے آپس مین ہردم پکار

یلانون جوانون بڑھے جائیو | دو جانب سے باگین لیے جائیو
ادب سے نقاوت سے اور دور سے | اُسی اپنے معمول و دستور سے

اسی طریقے اور قاعدے سے بادشاہ مع لشکر تشریف لایا دیو ہامان نے جو یہ شان و شوکت بادشاہ کی دیکھی تو جل گیا اور بہ نظر تیز و تند دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکی نگاہ شاہزادے پر پڑی دیکھا کہ ایک جوان رعنا عقص گردن قوی بدن قوی تن سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے مچھلیان بھری بھری مثل شیر غضبناک کے بیٹھا ہوا اسپ تیز رفتار پر چلا آتا ہی مگر بسبب آدم زاد ہونے کے نگاہ مین حقیر معلوم ہوا اپنے افسران فوج و مصاحبان خاص سے کہا کہ بادشاہ اسی آدم زاد کے بھروسے پر مجھسے آمادۂ جنگ ہوکر آیا ہی یہ تو میرا ایک ادنیٰ لقمہ ہی ایک ہی ضرب شمشاد مین پیوند زمین ہو جائیگا مین یہ خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا جوان قد آور دیو صورت مثل رستم دستان کے ہوگا یہ تو ایک مور ضعیف سے بھی کم ہی ادھر دیو افلاک نے جو آمد سواری دیکھی مع اپنی فوج کے قاعدے سے استادہ ہوگیا اُدھر بالائے قلعہ سے جو مضراب پری نے یہ شان و شوکت شاہزادے کی وجلوۂ سواری دیکھا تو اپنی ہمنشینون سے فرمایا کہ دیکھو اسود قہ کیا شاہ صاحب کی شان و شوکت ہی اور والد بزرگوار کس رعب و دبدبہ سے تشریف لیے جاتے ہین ہمنے آجتک کسی فقیر کو ایسا حسین و جمیل و شکیل نہین دیکھا اور آثار شاہی چہرے پر ظاہر ہین اُنھون نے جواب دیا کہ حضور شنا جاتا ہی کہ وہ بھی شاہزادے ہین اور بہت بڑے خاندان عالی سے ہین آپ کیون اُنکو بار بار فقیر فرماتی ہین اُسنے جواب دیا کہ وہ تو ہمارے یہان فقیر ہوکر آئے ہین ہم تو ضرور فقیر کہینگے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر بادشاہ مع لشکر مقام فرودگاہ پر پہونچا اور تخت سے اُتر کر مع شاہزادہ و دیگر سرداران کے داخل بارگاہ ہوا سب لشکر فرو کش ہوا دیو ہامان بھی واپس گیا اور اپنے خیمے مین جاکر دربار کیا اُدھر مضراب پری بھی بالائے قلعہ سے اُتر کر محل مین گئی اور اپنی ہمصحبتون سے کہا کہ اب جب جنگ ہوگی تو پھر آکر تماشائے جنگ دیکھین گے سرور جنی نے بعد جانے بادشاہ کے قلعہ کا خوب بند و بست کیا کہ شاید خدانخواستہ کوئی امر نوع دیگر ہوا اور بادشاہ داخل قلعہ ہو تو قلعہ بند ہوکر مقابلہ تو کر سکین قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے خوب درست کیا یہان بیرون قلعہ دیو ہامان نے بعد آنے لشکر بادشاہ کے دربار مین جاکر حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ بھی خیال نہ کیا کہ آج ہی تو لشکر قلعہ سے باہر آیا ہی آسودہ تو ہولے جب آغاز جنگ و جدال ہوا اُسکو تو یہ منظور ہی کہ جس طرح ہو بادشاہ کو شکست دون اس سبب سے طبل جنگ بجوا دیا یہ خبر لشکر اخضر پریزاد مین ہوئی کہ لشکر دیو ہامان مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل میدان مین آکر آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے یہ سنکر اخضر پریزاد نے کہا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بجے کل صبح کو ہم اُس سے مقابلہ کرینگے بموجب حکم بادشاہ یہان بھی نقارہ حرب پر چوب پڑی تمام لشکر مین خبر عام ہوگئی کہ کل یوم مقابلہ ہی دیکھیے خدا کسکو فتح دیتا ہی اور کسکو شکست اور کسکو تخت شاہی پر بٹھاتا ہی اور کسکو گوشۂ قبر نصیب ہوتا ہی کون کون اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرتا ہی دیکھین کسکا قدم میدان جنگ مین قائم رہتا ہی اور کون کھیت کو چھوڑ کر بھاگتا ہی دونون لشکرون مین یلان لشکر جوانان سپاہ باہم گفتگو کرتے رہے اور اپنے آلات حرب و ضرب درست کرتے رہے کوئی اپنی تلوار کو سان پر چڑھاتا ہی کوئی صیقل کرتا ہی کوئی خنجر کی باڑھ درست کرتا ہی کوئی اپنی بندوق اور تپنچے کو صاف

کرتا ہو کوئی اپنی زرہ اور بکتر صاف کرتا تھا کوئی کمان و ترکش و پیکان صاف کر رہا تھا خود و چار آئینہ بکتر و جوشن سب درست کرتے تھے طبل جنگ بیدرنگ دونون لشکر و نمین بجائے گئے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوکر وقت شام کا آیا دونون لشکرون مین طلایہ مقرر ہوا اور طلایہ پھرنے لگا صدائے دور باش و ہوشیار و بیدار باش کی بلند ہوئی تمام شب دونون طرف نقارۂ رزمی بجا کیا سواران لشکر و پیدل دونون جانب کے بیدار رہے یہانتک کہ آثار سحر چنبر گردون پر ہویدا ہوئے صدائے مرغ سحر بلند ہوئی سفیدی سحری افق مغرب سے نمایان ہوئی آفتاب عالمتاب کی کرن تمام میدان رزم مین پھیلنے لگی وہ سبزۂ خوابیدہ کا جوبن آسیر وہ اوس کے قطرون کا بسبب شعاع مہر کے چمکنا عجب سمان دکھاتا تھا طائران صحرا کی وہ زمزمہ سنجی وہ دونون لشکر و نمین صبح کی وردی کا بجنا عجیب لطف دیتا تھا ادھر تمام افسران فوج اپنے اپنے بسترون سے انگڑائیان لیکر اُٹھے فریضۂ سحری اور فرائض مذہبی سے فراغت حاصل کرکے آلات حرب و ضرب سے آراستہ ہوئے اور اپنے خیمون سے نکلکر طرف دربارگاہ کے روانہ ہوئے ادھر فوج بھی مسلح اور مکمل ہوکر طرف مقام ورودگاہ کے چلے کہ اتنے عرصے مین بادشاہ یعنے اخضر پریزاد بھی اپنے خیمۂ عبادت سے باہر تشریف لایا دوسرے خیمے سے شاہزادہ برآمد ہوا یہانتک کہ سرور جنی و دیگر سرداران نامی و گرامی بھی آئے سبکا مجرا اور سلام ہوا بادشاہ تخت شاہی پر سوار ہوا شاہزادہ اپنے اسپ باد رفتار و خوش لجام پر سوار ہوا اور زین زرین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے جلوہ دیا بعدۂ تمام افسر و سردار بھی اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے اور رخ میدان نبرد کا کیا بقول کسی شاعر کے اشعار +

دم صبح کین ترک عالی مقام عساکر بناورد گاہ آمدند +		برآورد رخشندہ تیغ از نیام کہ از ہمدگر کینہ خواہ آمدند	

اُدھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ و افسران فوج کے میدان رزم مین آیا اور مقابل لشکر اخضر پریزاد استادہ ہوا بقول شاعر کے شعر رسیدند لشکر بجائے مصاف + دو پرکار بستند چون کوہ قاف + دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین صف آرا نکلے صفون کو درست کیا میسرہ میمنہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ مقرر ہوا تخت شاہی قلب فوج مین قائم ہوا پہلوے تخت کے دہنی جانب اسپ خوش اندام پر شاہزادہ عالی وقار رستم ثانی اور بعہدۂ وزارت سرور جنی و دیگر سرداران نامی و گرامی دست راست و دست چپ کی طرف پہلوے تخت مین دیو ہومان بعہدۂ سپہ سالاری و دیگر سرداران دست چپ قائم ہوئے اُدھر لشکر مخالف مین بھی صف آرائی ہوئی میسرہ و میمنہ وغیرہ چارون حدین لشکر کی درست ہوئین تخت دیو ہامان قلب مین برابر تخت کے اور تخت عفریتہ یعنے زنگارہ کا و دیگر سرداران دست راست و چپ اپنے اپنے قاعدے سے کھڑے ہوئے بیلدارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار کو مٹھایا جب سب بند و بست ہو چکا تو نقیب نکلے اور نقابت کرنے لگے اور اشعار غیرت آمیز یون اپنی زبان پر لائے اشعار

کی نقیبون نے جب صدا یہ بلند بزدلون کی نظر گریز پہ ہے		صفت بزدلی ہے حق کو پسند اعتماد انکو تیغ تیز پہ ہے	

ذکر با سے گر تخت ہے وہان — تکیہ رب ذو المنن ہے یہان
بشجاعت توان گرفت جہان — ہر کہ ترسد ز مرگ وای بران
ہی یہ دنیا غرض فنا کا مقام — دیکھ دنیا کا ہی یہی انجام
ایک کو تخت پر نہین آرام — دوسرے کا ہوا خرابہ مقام
سیر ہی ایک ایک طالب قوت — ایک ہی تخت تختۂ تابوت
ایک تو صبح کو اسیر ہوا — شام کو دوسرا فقیر ہوا
اک دلہن سے دوچار ہوتا ہی — اک کنار لحد مین سوتا ہے
دیکھو کیسا تھا رستم دستان — کہ شجاعون مین تھا وہ چند زمان
آنکہ تیر ات بکار زار کند — خویشتن را بزرگ وار کند

ای بہادران بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید ای جوانان نامی تم بھی اس جنگ مین اپنی جانین نہ عزیز کرو ایسی شمشیر زنی کرو کہ دشمنون کے جی چھوٹ جائین اور انکو بھگا دو نقیب یہ کہکر چلے گئے صفہاے لشکر پر سناٹا چھا گیا ہر ایک جوان یہ صدا سنکر جھومنے لگا ہر ایک کا یہ حال تھا کہ گھوڑا صف سے بڑھا کے دیتا تھا کہ پہلے ہم ہی جاکر مقابلہ کرینگے اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرینگے اہل لشکر کا تو یہ حال تھا کہ یکایک لشکر کفار سے ایک دیو قوی تن قوی بازو کریہ منظر نکلا کہ نام اسکا دیو عوج تھا اور سرداران نامی سے تھا دیو ہا مان سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا کہنے لگا کہ جسکو اپنی زندگی بھاری ہو میرے سامنے آسے یہ سنتے ہی ادھر سے دیو افلاک اسکے مقابلے کو بحکم شہنشاہ بادشاہ کے نکلا کہ یکایک نوبت حرب وضرب کی آگئی دیو عوج نے وار شمشاد کا وار کیا دیو افلاک نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا تو دیو عوج کے دو ٹکڑے ہوئے اسیوقت اسکا بھائی مقابلے کو آیا اور آتے ہی آرہ پشت نہنگ کا وار کیا دیو افلاک نے اسکو بھی رد کیا اور اسکو بھی مثل اسکے بھائی کے قتل کیا بعدہ اور ایک دیو مقابلے کو آیا وہ بھی اسکے ہاتھ سے مارا گیا آخرکار تا شام دیو افلاک کے ہاتھ سے پندرہ دیو بڑے بڑے قوی تن لشکر کفار کے زخمی ہوئے اور بعض جان سے مارے گئے وقت شام طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر گئے ادھر بادشاہ جمجاہ مع پریزادون کے نہایت شاد و خرم اپنی بارگاہ مین داخل ہوا لباس رزم دور کیا پوشاک بزم سے آراستہ ہوا حکم دیا کہ صحبت ناچ ورنگ شروع ہو اور جام مے گلفام گردش مین آئے بموجب حکم بادشاہ ساقیان پریزاد جام وصراحی لیکر حاضر ہوئے اہل دربار کو شراب پلانے لگے شاہزادہ بھی اپنی کرسی جواہر نگار پر جلوہ گر تھا اور سب سردار گرد واطراف مین بیٹھے تھے بعد شغل شراب کے پریزادان قاف مع اپنے ساز و سامان کے حاضر ہوئین ناچ ورنگ ہونے لگا ایک پری نے یہ غزل شروع کی

غزل

ہنگو اللہ سے کہینگے خداداد ہوکر — ای صنم جھوٹ نہ بولینگے مسلمان ہوکر
سینے پر کیا کنگے [illegible] — دیدۂ زخم سے خون روینگے خندان ہوکر
سرنگون کیون ہے مجھے ذبح کیا خوب کیا — نکو روح کو شرمندہ پشیمان ہوکر

سر جھکانا نہین کم تیغ سے سفاکون کے
جان پر ڈھاتے ہین قہر اور پشیمان ہوکر

میت اٹھوائیے اب خیر جو ہونا تھا ہوا
کیجیے روح کو تجہیز نہ گریان ہوکر

دل سے اب آتی الفت کا نکلنا ہی محال
یہ در آئی ہے مرے قلب مین ارمان ہوکر

یان تو سونے دے مجھے چین سے ای ظلمت قبر
کیون ڈرائی ہے بلاے شب ہجران ہوکر

اب عدم سے نہ کبھی آئینگے ہم ہستی مین
کیا کرینگے نفس چند کے مہمان ہوکر

موت بھی آئی نہ میری مرے دلبر کیطرح
دم بھی نکلا نہ مرا سینہ مین ارمان ہوکر

خوب دیکھا انھین زیبا نے شگاف در سے
لوٹ لی دولت دیدار نگہبان ہوکر

جب یہ غزل تمام ہوئی تو فرمایا کہ ابھی رات باقی ہے کچھ اور گاؤ دوسری جا پریزاد نے دوسری غزل گائی

دیکھ لے اسکی تڑپ کو چھیڑ کر کوئی بسمل کہان
توڑ کر پہلو چلا او ناوک قاتل کہان

دوست کوئی ساتھ دیتا ہے دم مشکل کہان
روٹھکر جب دلربا ہمسے چلا پھر دل کہان

ناصحون کے پند سننا قصد ترک عشق کا
سہنا آسان ہے مگر قابو مین اپنا دل کہان

کوہ صحرا مین پھرا کرتے ہین آوارہ یونہین
کوچ کیسا رہروان عشق کو منزل کہان

ناز سے اسکا یہ کہنا لاکھ ظلمون کا ہے ظلم
رحم تو کرتے مگر تو رحم کے قابل کہان

شمع و پروانہ ہی کے دم تک تھی رونق بزم کی
صبح کو وہ رات کیسی گرمی محفل کہان

رنگ تیرے چہرے کے ہوتے ہین عیان
کوئی سن سکتا ہے آواز شکست دل کہان

یہان تو یہ عیش و عشرت کا سامان ہے ادھر دیو ہامان میدان سے رنجیدہ خاطر کبیدہ دل اپنے خیمے کو واپس گیا اور جاتے ہی حکم نواختن طبل جنگ کا دیا بموجب حکم کوس حربی بجنے لگا ہرکارے جو بامر جاسوسی تعین رہتے خبر طبل جنگ سنکر اپنے لشکر مین آئے دربار مین جاکر بادشاہ کی دعا و ثنا بجا لائے اور عرض کیا کہ دیو ہامان نے بعد واپس جانے میدان جنگ کے اپنے لشکر مین طبل جنگ بجوا دیا یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی ساتھ ہی حکم کے نقارہ طبل رزم بجے فوراً حرب کا نقارہ بجا اور کوس حربی پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون مین آج بھی تیاری جنگ رہی اپنے اپنے ہتھیار رات بھر صاف کیا کیے اور طبل جنگ بجا کیا بادشاہ نے بھی سویرے سے دربار برخاست کیا ہر سردار جاکر اپنے خیمے مین آرام پذیر ہوا یہانتک کہ صبح ہو گئی دونون لشکر حسب معمول آراستہ و پیراستہ میدان مین آکر صف آرا ہوئے نقیب نقابت کرکے چلے گئے آج لشکر کفار سے **دیو سمک** دراز شاخ از حد بدصورت نکلا اور مبارز طلب کیا ادھر سے **دیو افلاک** بادشاہ سے اجازت لیکر اسکے مقابلے کو گیا بعد رد و بدل کے سمک نابہنجار ہاتھ سے دیو افلاک کے قتل ہوا بعد اسکے دیو قہار آیا وہ بھی مارا گیا اس روز بھی دیو افلاک نے بارہ دیو نامی قتل کیے آخر کو شام ہو گئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے لشکر اخضر پریزاد مین صحبت ناچ و رنگ کی ہونے لگی اور یہ غزل گائی گئی

غزل

دل وصل کی شب جبکو بہلنے نہین دیتا
حسرت کو مری یار نکلنے نہین دیتا

تجکو جو نہین خوف کسی کا ستم آرا
کیون تیغ مری حلق پہ چلنے نہین دیتا

ہے آتش مین تری آرزو حسرت و ارمان
مین دل جو تجھے پانوسے ملنے نہین دیتا

پہونچے نہ کہین ساغر مے دور مین تجھ تک ۔ اسواسطے ساقی اُسے چلنے نہین دیتا
روکا ہے کچھ اس طرح غم یار نے رستہ ۔ ارمان دل زار نکلنے نہین دیتا
فرقت مین سمجھکر اُسے مین مونس و ہمدم ۔ دل سے غم جانان کو نکلنے نہین دیتا
تا روضۂ شبیر پہونچ جاتا مین احمد ۔ برگشتہ مقدر مجھے چلنے نہین دیتا

اب لشکر دیو ہامان مین پھر طبل جنگ بجا یہان بھی خبر ہوئی ادھر بھی نقارۂ جنگ نوازش مین آیا رات بھر طرفین مین تیاری رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین آج لشکر کفار سے دیو خوک پیکر ہزار شاخ نکلکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا بعد تھوڑی دیر کے دیو افلاک کے ہاتھ سے دیو خوک پیکر زخمی ہوا ادھر سے اور ایک دیو گیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام چند دیو اُسنے زخمی کیے اور دو دیو اُسنے جان سے مارے شام کو دونون لشکر واپس گئے پھر دونون لشکرونمین نقارۂ جنگ بجا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے پھر دیو خوک پیکر آیا مبارز خواہ ہوا ادھر سے چند دیو نکلے کچھ جان سے مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے یہ دیکھکر شاہزادے نے بادشاہ سے فرمایا کہ اب آپ مجکو اجازت جنگ دیجیے تاکہ مین جاکر فیصلۂ جنگ کرون کیونکہ یہ لڑائی کبتک رہیگی کہ ایک ایک دو دو مقابلہ کرین اور جنگ کو طول کرین مین خود دیو ہامان کو براے مقابلہ طلب کرونگا خدا جسکو فتح و نصرت دے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی آپ کی زحمت کرنیکی ضرورت نہین ہے آپ کیون تکلیف کرین کیونکہ ابھی لشکر مین دیو بہت موجود ہین وہ مقابلہ کرینگے شاہزادے نے فرمایا کہ یہ اب مجکو گوارہ نہین ہے کہ مین یہ دیکھون کہ لشکر کفار کے ہاتھ سے دیوان لشکر اسلام قتل ہون یا زخمی ہون اور مین خاموش رہون کیونکہ مین یہان اسی امر کیواسطے پردۂ دنیا سے طلب کیا گیا ہون اور مین نے بھی انھین کے قتل کے واسطے لباس فقیری ترک کیا ہے پھر کیون یہ قتل نہون اب آپ اسمین کچھ نہ فرمائین اور تامل نہ کرین اور مجھے اجازت دین بادشاہ نے مجبور ہوکر اجازت دی شاہزادے نے تنگ مرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کیا اور بادشاہ سے مجرا کرکے بوجھا باگ کا لیا گھوڑا مثل نسیم سحری کی اٹھکھیلیان کرتا ہوا میدان جنگ مین پہونچا یہان دیو خوک پیکر ہزار شاخ مبارز طلب کر رہا تھا ابھی کوئی دیو مقابلے کو نہین آیا تھا کہ یہ پہونچے اور فرمایا کہ کیون اتنا بیتاب ہے مین تیرا ہم نبرد آگیا ہون صبر کر اسنے جو دیکھا تو یہ کہا کہ ایک آدم زاد میرے مقابلے کو آیا ہے کیا اے آدم زاد تو کیون میرے مقابلے کو آیا ہے کیا تجکو اپنی جان عزیز نہین ہے کہ مجھ ایسے دیو سے مقابلے کو آیا ہے کہ جسنے دیو افلاک و دیوان قوی ہیکل کو زخمی کیا ہے اور کئی ایک کو جان سے مارا ہے تو تو میری ضرب کی تاب بھی نہ لاسکیگا ایک ہی ضرب مین پیوند زمین ہو جائیگا تو تو اس قابل ہے کہ مین تیرے ہاتھ سے شراب پیون یا تیرے گوشت کے کباب بجاے گزک کھاؤن کیونکہ ایک مدت ہوئی کہ مین نے آدم زاد کے گوشت کے کباب نہین کھائے ہین مین تجکو زندہ گرفتار کرکے لیجاؤنگا اگر تو ساقی گری قبول کریگا تو تجکو زندہ رہنے دونگا ورنہ قتل کرکے تمام لشکر کو تیرے گوشت کے کباب بناکر تقسیم کرونگا کہ اُنکو بھی ثواب ہو اور مجکو بھی شاہزادے نے فرمایا کہ تو پہلے اپنی خیر منا کہین ایسا نہو کہ تو بھی مثل دیو کرپاس کے میرے ہاتھ سے قتل ہو اسقدر لاف و گزاف نکر یہ میدان جنگ ہے جاے پند نہین ہے جب تو مجکو گرفتار کرکے لیجائیگا تو اُسوقت

مجکو اختیار ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر قلعہ کے برج پر مضراب پری بیٹھی ہوئی ہی اور تماشا دیکھہ رہی کیونکہ یہ قاعدہ اُسنے مقرر کیا تھا کہ جس دن سے شاہزادہ اور بادشاہ مع لشکر برائے مقابلہ میدان جنگ مین قلعہ سے باہر آتے تھے جب سے مضراب پری روز بالائے قلعہ آکر تماشائے جنگ و جدل دیکھتی تھی آج بھی موافق ہر روز کے بالائے قلعہ موجود تھی اور جنگ کا تماشا دیکھہ رہی تھی کہ اُسنے دیکھا کہ شاہزادہ آج خود برائے مقابلہ نکلا ہی یہ دیکھکر اپنی مصاحبون سے کہا کہ دیکھو آج شاہ صاحب مقابلے کو نکلے ہین خدا انکو بچائے کہان یہ آدم زا کہان وہ دیو بد نہاد خدا انکی حفاظت کرے اُنھون نے کہا کہ ملکہ انکو درویش نہ سمجھیے کیونکہ یہ بھی اپنے وقت مین اور ملک کے شاہزادے تھے اور خاندان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران سے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ اب تو ہمارے باپ کے دروازے پر فقیر ہو کر آئے تھے گدائی کرتے تھے یہان عظیم الشان ہوگئے پدر بزرگوار نے اپنی غرض سے اُنکی عزت کی اور اُنکی آبرو بڑھائی اُن مصاحبون نے جواب دیا کہ تو بجا ارشاد ہوا مگر آپکو تو ایسا کہنا نچاہیے ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ادھر دلو خوک پیکر ہزار شاخ نے جھانکر وار شمشاد کا وار کیا اور کہا کہ مین اب تجکو زندہ نہ گرفتار کرونگا شاہزادے نے وار کو خالی دیا وار شمشاد زمین پر پڑی ایک تتق گرد بلند ہوا دیو جھوم کر پکارا کہ ای آدم زاد تو نے میرا کہنا نہ سنا آخر کو اپنی جان دی گوشت بھی تیرا کرکرا ہو گیا اب کسی کام کا نرہا افسوس صد افسوس کہ بعد مدت ایک آدمی نصیب ہوا تو وہ یون مارا گیا یہ کہکر ہٹا تھا کہ دامن گرد سے شاہزادہ نکلا اور پکارا کہ کسکو تو نے قتل کیا اور کسکا گوشت خراب ہوا مین تو تیری جان کا ملک الموت موجود ہون یہ کہکر سامنے آگئے اور کہا کہ لے روک میری ضرب کو اور وار اپنے تیغۂ الماس نگار کا اُسکی کمر پر کیا کہ وہ مثل خیار تر کے دو ہوکے گرا لشکر اسلام مین نعرۂ تحسین و آفرین بلند ہوا یہ حالت دیکھکر دوسرا دیو مقابلے کو آیا وہ بھی مثل اُسکے قتل ہوا تا شام شاہزادے کے دست زبردست سے اکیس دیو جہنم واصل ہوئے یہ دیکھکر دیو ہامان نے طبل بازگشت بجوا دیا اور رنجور و مغموم فرودگاہ لشکر کو واپس گیا اخضر پریزاد شہزادہ پر سے زر و جواہر نثار کرتا ہوا اپنے قیام گاہ پر لایا اور صحبت رقص شروع ہوئی ایک پریزاد نے نہایت خوش الحانی سے گانا شروع کیا

غزل

جو فدا ہو تیرے خنجر پر وہ سر قاتل کہان — جو تری ناوک کو ہو مد نظر وہ دل کہان
جور کا شکوہ دہان زخم پر قاتل کہان — نے زبان ہین انکو گویائی بھلا حاصل کہان
میرے سینے سے لپٹ جا آکے ای آئینہ رو — جب صفائی ہو گئی تو پھر غبار دل کہان
تیرے کشتو نکے تڑپنے سے یہ ہوتا ہی عیان — کوئی قاتل چھوڑ کر جائے کوئی بسمل کہان
یہ ہمین ہین جو اُٹھاتے ہین تمھارے جور و ظلم — یہ کلیجہ غیر کا انجان جان یہ دل کہان

جب یہ غزل ختم ہوئی تو مضراب پری بادل شادان و فرحان اپنے محل کو واپس گئی اسکا یہ حال تھا کہ جب کوئی دیو شاہزادے کے مقابلے کو آتا تھا تو یہ دعائین مانگتی تھی اور کہتی تھی کہ ای خدا میرے شاہ صاحب کو اُسکے ہاتھ سے بچانا اور جب وہ شاہزادے کے ہاتھ سے قتل ہوتا تھا تو یہ سجدہ شکر یہ ادا کرتی تھی یہ تو اُسوقت بہت شاد و خرم محل مین گئی یہان لشکر مین صحبت رقص وغیرہ برپا ہوئی اُدھر دیو ہامان مغموم اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا اور اپنے مصاحبون سے کہنے لگا کہ یہ آدم زاد

بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی اُسکے مقابلے کے قابل میرے لشکر مین کوئی دیو نہین ہی سوائے میرے کل صبح کو مین خود اُسکا مقابلہ کرونگا یہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا آج میرے نام پر طبل جنگ بجے اور دیوون نے کہا کہ آپ کیون زحمت کرین ہم سب تو برائے مقابلہ موجود ہین جب ہم نہونگے تو آپکو اختیار ہی دیو ہامان نے کہا کہ تم مین سے کسیکے ہاتھ سے قتل نہوگا بغیر میرے پھر مین کیون اور ونکو قتل کرادون اور اب تو مین ضرور اس سے مقابلہ کرونگا یہ کہکر حکم نواخت طبل جنگ دیا اُسکے لشکر مین اُسکے نام پر طبل جنگ بجا ادھر وہ ہرکارے جو کہ لشکر کفار مین بامر جاسوسی موجود تھے وہ خبر نواخت طبل جنگ لیکر لشکر مین آئے اور دربار مین جاکر قواعد شاہی بجا لائے اور عرض پیرا ہوئے کہ دیو ہامان نے اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ کل خود نکلکر شاہزادے سے مقابلہ کرے یہ سنکر بادشاہ کو تو سکوت ہوا مگر شاہزادے نے فرمایا کہ کہدو ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارۂ حربی پر چوب پڑی بعد ازان ارشاد فرمایا کہ کل ہم سب ضرور اُس سے مقابلہ کرینگے جسکو خدا فتح دے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ بڑا زبردست دیو ہی اُسکا ہمسر اسوقت پردۂ قاف مین سوائے دیو ہامان کے نہین ہی مگر وہ آپکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی تو ایسے دیو سے نہین کیونکر آپ کو مقابلہ کرنے دون شاہزادے نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ وہ مجھے مقابلے کو کہے اور طبل جنگ بجوائے اور مین اُس سے مقابلہ نہ کرون یہ تو بالکل ہم لوگون کے قاعدے کے خلاف ہی آپ اسمین زیادہ کد نہ کرین مین ضرور اُس سے مقابلہ کرونگا اُدھر بہروز حبشی نے بھی عرض کیا کہ مین پہلے ہی عرض کرچکا ہون کہ جو یہ لوگ اپنی زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین دوسرے دیو ہامان کی قضا بھی انکے ہاتھ سے ہی آپ فکر و تردد نہ کرین فضل خدا پر نظر رکھین بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا اور حکم دیا کہ خیر طبل جنگ بجے ادھر بھی نقارۂ حرب نوازش مین آیا چار پہر رات دونون لشکرون مین نقارہ بجا کیا اور درستی جنگ ہوا کی کوئی بہادر نہین سویا طلایہ پھرا کیا صدائین بیدار باش و ہوشیار باش کی بلند رہین یہانتک کہ آثار سحر گردون پر نمایان ہوئے سپیدی صبح پھیلنے لگی نسیم سحری بخوش رفتاری چلنے لگی کہ بموجب اشعار —

کہ جب رخسار شب گھونگھٹ مین آیا
تو پھر دیدار شب سے بھر گیا جی

جمال صبح نے جلوہ دکھایا +
نظر نے صبح کی صحبت طلب کی

دونون لشکر میدان کارزار مین آئے اور صفین آراستہ ہوئین بعد صفوف بندی کے نقیب نکلے نقابت کہکر چلے گئے کہ کفیون نے اُنکا کہا دل اہل لشکر کے مارے جوش شجاعت کے باغ باغ ہوگئے تب لشکر کفار سے خود دیو ہامان نکلا اور یون مبارز طلب ہوا کہ اے آدم زاد اگر بہادر ہی تو میرے مقابلے کو آ ورنہ اسیوقت طرف پردۂ دنیا کے چلا جا مین تجھپر رحم کرکے اجازت دیتا ہون آیندہ تجکو اختیار ہی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا مفت مین اپنی جان کھوئیگا یہ کلام سنکر شاہزادے کو تاب نہ رہی فوراً بادشاہ سے رخصت لیکر میدان رزم مین آئے اُدھر ملکہ مصرا پری بھی بالائے قلعہ آکر متمکن ہوئی اور جیسے ہی شاہزادے کو دیو ہامان کے سامنے جاتے دیکھا تو مضطر ہوئی اپنی مصاحبون سے کہنے لگی کہ دیکھو تو یہ شاہ صاحب کیسے بہادر اور جری ہین کہ ایسے دیو سے مقابلے کو نکلے ہین معلوم ہوتا ہی کہ انکے پاس کوئی بہت مجرب تعویذ ہی کہ یہ جسکے بھروسے پر یون مقابلہ کرتے ہین اور کچھ خوف و خطر نہین کرتے کسی بہت اچھے فقیر کا یہ عطیہ ہی یا خود

انھون نے ریاضت کرکے بنایا ہی اور تیار کیا ہی تب جا کر انکو مقدر ہتھیار ہی انھون نے عرض کیا کہ اے
ملکہ یہ بہادر ہین انکو تعویذ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہین ہی آپ انکو فقیر نظر سے ملاحظہ ملکہ نے کہا کہ مین کبھی نہ
مانونگی کہ یہ شاہزادے ہین مین تو فقیر تصور کرتی ہون کیونکہ ہر چہرے یہان تو یہ فقیری کی حالت مین آئے
ہین یہان سے تلو تو یہ بحث و تکرار ہو رہی ہی ادھر شاہزادہ برائے مقابلۂ دیو ہامان قریب پہونچ گیا
دیو ہامان نے جیسے ہی شاہزادے کی صورت دیکھی باوجود دیو قوی ہیکل ہونے کے مارے
رعب کے بند بند کانپنے لگا مگر سنبھل کر یہ کلام زبان پر لایا کہ او آدم زاد تو کیون میرے مقابلے کو
آیا ہی دیدۂ دنیا کو کیون نہ چلا گیا شاید تجھکو اپنی جان عزیز نہین ہی جا چلا جا اب بھی اسمین خیر ہی کہ مجھسے مقابلہ
نکر اور واپس جا اور کسی دیو کو بھیج دے نہین تو ایسی سزا سخت دونگا کہ تمام عمر یاد کریگا شاہزادے
نے فرمایا کہ بس بہت بیہودہ نہ بک زبان سنبھال جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر کوئی دقیقہ باقی نہ رکھ
ہمارا دستور نہین ہی کہ حریف کے مقابلے سے پھر جائین اور واپس جائین یہ میدان رزم ہی جائے
نصیحت نہین ہی دیو ہامان نے یہ سنکر کہا کہ اچھا تو اپنا وار پہلے کر لے تاکہ تیرا حوصلہ باقی نرہے
میرے وار سے تیری جان بچنی ممکن نہین ہی میرا وار غضب خداوندا ابلیس ہی شاہزادے نے جواب
دیا کہ اپنا دستور نہین ہی جب تیرے ضرب سے بچونگا تو مین اپنا وار کرونگا دیو ہامان نے کہا کہ تو
یون نہ مانیگا تیرے لیے مین کیون تکلیف کرون کہ ارہ یا وار شہنشاہ اٹھاؤن تجکو یون ہی نہ گز
پکڑون اور گرفتار کرکے لشکر مین لیجاکر تیرا گوشت بطور تبرک تمام لشکر کو تقسیم کر دون یہ کہکر
شاہزادے سے لپٹ گیا شاہزادہ بھی کشتی لڑنے لگا داؤن پیچ ہونے لگے دوپہر تک خوب
زور ہوئے ایک مقام پر جو شاہزادے نے جھٹکا دیا یہ سر کے بل جھکا تھا کہ شاہزادے نے
اسکی شاخ اپنے ہاتھ سے خوب مضبوط تھام لی اور زور کرنا شروع کیا دیو ہامان بھی زور کرنے لگا
خوب کشمکش کے زور ہونے لگے کبھی دیو ہامان شاہزادے کو کھینچ لیجاتا ہی یہ پانچ چار قدم پیچھے
ہٹ جاتے ہین اور جب شاہزادہ زور کرتا ہی تو دس بارہ قدم اسکو پسپا کر دیتا ہی پہر پہر تک کامل
اسیطرح کے زور ہوا کیے کہ ایک مقام پر دیو ہامان نے جو زور کیا اور چاہا کہ شاہزادے کو کھینچ
لیجاؤن ادھر شاہزادے نے اپنا لنگر قائم کیا شاخ دیو کی ٹوٹ گئی اور خون بہنے لگا وہ یہ حالت
دیکھکر بھاگا اور لشکر کو حکم جنگ مغلوبہ کا دیا اور پکار کر کہا کہ مار لو اس آدم زاد کو یہ حرامزادہ بڑا
ہی یہ سنتے ہی یکبار تمام فوج نے حملہ کیا ادھر سے شاہزادہ شمشیر آبدار نیام سے لیکر جا پڑا
دیوان لشکر کو قتل کرنا شروع کیا جب اخضر پریزاد نے یہ دیکھا کہ تمام لشکر شاہزادے پر
آگیا اور ٹوٹ پڑا اور شاہزادہ گھر گیا تو اسنے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ مار لو ان ہمراہون کو تمام
دیو و پریزاد حربے لیکر دوڑے جنگ مغلوبہ ہو گئی ادھر بالائے قلعہ مہتراب پری بلک
بلک کر برائے شاہزادہ دعائین کر رہی تھی کہ اے پروردگار میرے شاہ صاحب کو بچالے
وہ گورے گورے ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے ہوئے یہ دعا کر رہی تھی کہ اگر تو ہی میرے
شاہ صاحب کو بچائیگا تو بچین گے تو ہی حافظ و مددگار ہی کہ یہان شاہزادے نے دیو ہامان
کی شاخ توڑ ڈالی وہ بھاگا یہ دیکھکر مہتراب پری سجدۂ شکر بجا لائی اب جو سجدے سے سر اٹھا
دیکھا تو یہ دیکھا کہ تمام دیو ایکبار شاہزادے پر آگرے ہین اور وہ گھر گئے ہین اسنے ہمرازون سے کہنے لگی
کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی اور کیونکر جان بچتی ہی انھون نے جواب دیا کہ اے ملکہ پریشان نہو جسنے انکے

ہاتھ سے بچا یا دہی یہان بھی مدد کر یگا دیکھیے وہ آپکے پدر بزرگوار کا لشکر بھی جا پہونچا اب خوب جنگ
ہو رہی ہی بلکہ یہ دیکھکر دعائین کرنے لگی کہ یا بار خدا میرے باپ کی فتح ہو اور شاہزادہ
کا فرزند کے تیر سے محفوظ رہین یہان تو یہ دعائین ہو رہی ہین اُدھر دونون لشکرون مین جنگ خوب
گھمسان کی ہو رہی ہی کہ یکایک شاہزادہ قریب علمبردار لشکر کے پہونچگیا اُسنے تلوار ماری
خالی دیکر جو ہاتھ مارا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوئے علم لشکر سرنگون ہوا اُدھر دیو ہامان نے اپنی
کو خوب مضبوط باندھا جب خون کسیقدر بند ہوگیا تو یہ بھی وار شمشاد لیکر فوج مین درآیا اور دیو
و پریزادون کو قتل کرنا شروع کیا ناگاہ اسکا اور شاہزادے کا پھر مقابلہ ہوگیا اُسنے دوڑ کر وار
شمشاد کا وار کیا شاہزادے نے خالی دیکر اپنا جو وار کیا تو ران پر کاری زخم لگا اُسنے زخم
کھا کر پھر وار کیا اُنھون نے پھر خالی دیا پہلو کی طرف سے چلے گئے کہ وہ جھونک مین وار شمشاد کے
جھکا کہ اُنھون نے پہلو سے جو آکر وار کیا تو پورا ہاتھ پڑا تا دو ابرو اُتر گیا دیو نے گھبرا کر سر کھینچ لیا
تلوار نکل گئی خون جاری ہوا اور دیو درمیان مین آگئے ورنہ اُنھون نے تو کام تمام ہی کیا تھا
اُدھر لشکر مین از رہ پشت سنگ دو وار شمشاد و ... دو چقماق چل رہی ہی باپ بیٹے کو بیٹا باپ
کو بھائی بھائی کو قتل کر رہا ہی عجیب طرح کی جنگ مغلوبہ ہی کسیکی کسیکو خبر نہین ہر صدائے بگیر و
بزن بلند ہی کہ جب دیو ہامان شاہزادے کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور چند دیو درمیان میں آئے
اور علم لشکر بھی سرنگون ہوا اور شاہزادے نے ہزارون دیوؤن کو قتل کیا تو یکایک نشان کے
ڈماؤن نے لپکی اور حجوبٹ کیا اور اُدھر دلیران اخضر پریزادے نے قتل کرنا شروع کیا ادھر
لشکر دیو ہامان کے اُکھڑ گئے لا الٰہ الا اللہ فسردن نے روگاگر تمر کے بھاگے کیونکہ جو نامی افسر تھے
وہ سب قتل یا زخمی ہوگئے تھے اسلیے سردار کہانتک ٹھہرکے اور مقابلہ کرتے دوسرے
دیو ہامان ایسا دیوون زخمی ہوا تمام فوج اُسکو لیکر بھاگی پٹرہ بے کے آدم زادی یہان بھی لشکر اسلام
نہ ٹھہرنے دیا کیونکہ اُس مرتبہ کے حملہ ہو سکتے تھے وہان بھی جا کر قتل کرنا شروع کیا اُنکو وہان
قیام کرنے کی تاب نہ رہی بھاگی اُنھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب شاہزادے نے
دیکھا کہ لشکر اُنکا تعاقب نہین چھوڑتا ہی اور وہ بھاگے جاتے ہین فرمایا کہ بس اب نہ تعاقب کرو کیونکہ
کا پیچھا نہین کرتے ہین جو اپنے سے بھاگے اُسکو چھوڑ دیتے ہین یہ امر قواعد جوانمردی سے دور
ہی یہ صدا سنکر تمام لشکر تھم گیا پڑاؤ پر آکر تمام مال و اسباب و خزانہ و خیمہ و خرگاہ وغیرہ لوٹ لیے
اس سبب بند و بست و جنگ و جدل مین کوئی پہر بھر رات گذر گئی تھی یہ لوٹ مار کرکے اپنی
قیام گاہ پر آئے چونکہ دن بھر کے تھکے ماندے تھے سب کمرین کھولکر پڑ رہے اور شاہزادہ
بھی مع بادشاہ داخل خیمہ ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے آرام کیا مہ ضیا بی بی
بھی بعد واپس آنے بادشاہ و شاہزادہ کے بالاے قلعہ سے خوش و خرم محل مین واپس آئی یہان
وہ رات بسر کی صبح کو سب بیدار ہوئے بادشاہ نے دربار کیا سب حاضر ہوئے شاہزادہ
دمہر جو زرینی بھی دربار مین آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ مقتولین ہر دو لشکر کا شمار کیا جاوے
محاسب وغیرہ براے حساب روانہ ہوئے ادھر بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جراح حاضر ہون
جب جراح حاضر ہوئے تو حکم دیا کہ جو زخمی ہین اُنکا علاج کیا جاوے جراح یہ سنکر لشکر مین آئے
مجروحون کو دیکھا جو کہ زخم قابل ٹانکے لگانے کے تھے اُنکے ٹانکے دیے اور جو صرف مرہم سے

زخمی تھے اور گہرے زخم نہ تھے اُنکے مرہم کے پھاہے چڑھائے گئے زخمیونکا علاج ہونے لگا
ادھر محاسب شمار کر کے حاضر ہوئے عرض کیا کہ خداوندا لشکر حضور کے بیس ہزار دیو و پریزاد
کشتہ ہوئے ہین اور لشکر کفار کے قریب ایک لاکھ کے کشتی ہین بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے
یہان کے کشتیون کو غسل و کفن دیکر دفن کراؤ اور کفار کو ایک گڑھا کھود کر ڈال دو بعدہٗ
حکم دیا کہ جو دیو گرفتار ہو کر آئے ہین اُنکو حاضر کرو اُنکا دربار سمجھا جائیگا یہ حکم سنکر چوبدار دارو غہ
زندان خانہ پاس گیا حکم شاہی سے آگاہ کیا داروغۂ زندان اسیران لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر
ہوا اُنکا دربار کیا گیا چونکہ سبب ابلیس پرستی سے نہ چھوٹے اُنکو حکم قتل دیا اور جو دائرۂ اسلام
مین آئے اُنکو رہا کر دیا یہ دیو جو کہ دایرۂ اسلام مین آئے قریب دس ہزار کے تھے اور جو قتل کیے
گئے وہ دو ہزار تھے بعد اس انتظام کے بادشاہ نے حکم دیا کہ اے سرور جنی تم جا کر قلعہ سے ناموس کو
لے آؤ مین کل یہان سے طرف شہر کے کوچ کرونگا اور وہان جا کر اپنا قبضہ کرونگا اور اس فتح کا جشن
بہت دھوم دھام کے ساتھ کرونگا اور جلسہ رقص و سرود کا بھی ہوگا اور چند امور ایسے ہین کہ
جنکا بندوبست مجکو وہان جا کر ضرور کرنا ہے سرور جنی اسیوقت بموجب ارشاد بادشاہ طرف قلعہ
کے روانہ ہوا ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ کل صبح کو تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے شہر کو
کوچ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے انتظام سفر کرنے
لگے لشکر مین بھی بندوبست چلنے کا ہونے لگا اُدھر سرور جنی داخل قلعہ ہوا اہل قلعہ کو خوشخبری
فتح کی سنائی اور در محل پر آکر محلدار سے فرمایا کہ ملکۂ عالم سے عرض کرو کہ حضور کی فتح ہوگئی
اب آپ اپنا بندوبست فرمائین کیونکہ جہان پناہ نے اس خادم کو روانہ فرمایا ہے کہ جا کر ناموس
کو لے آ کل یہان سے شہر کی جانب کوچ کرینگے لہذا حضور سوار ہون سواریان در دولت
لگی ہین محلدار نے جا کر پیغام سرور جنی کا عرض کر دیا اسیوقت فوراً سب انتظام ہوگیا
[illegible] سب ناموس مع عملہ و دخلہ سوار ہوئے کل مال و اسباب
[illegible] بار کر لیا کہ اس عرصے مین سواریان بھی ہوگئین
[illegible] و متاع لیکر چلا اور قلعہ کے بندوبست کو سرور پریزاد
[illegible] شام داخل لشکر ہوا خیمہ برائے ناموس جائے معقول پر برپا کیا ناموس وہان
اُترے خزانہ وغیرہ اُتر رہے دیا پہرہ وغیرہ مقرر کر دیا بعد اس بندوبست کے بادشاہ کی خدمت
مین آکر عرض کیا چونکہ رات ہوگئی تھی بادشاہ دربار مین تشریف فرما تھا یہ خبر سنکر کہ ناموس آیا ہے
دربار برخاست کیا اور خیمۂ ناموس مین تشریف لیگیا سحاب پری اپنی زوجہ سے کل واقعہ
جنگ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ آدم زاد بڑا زبردست ہے اور بہت بہادر ہے کہ جسنے دیو ہامان
ایسے زبردست کو زخمی کیا اور شکست دی اور بھگا دیا میدان جنگ و جدال سے ہمنے تو
یہ قوت و طاقت سوائے دیو کے کسی مین نہین دیکھی اور نہ سنی مگر یہ شیر بیشۂ شجاعت دیو وغیرہ
سے بھی زیادہ تر طاقت و قوت رکھتا ہے اور حسن و جمال بھی ایسا ہی پایا ہے کہ جسکے حسن و
جمال کے روبرو پریزادان قاف کے حسن و جمال کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہے آفتاب عالمتاب
اُنکے روئے زیبا کے آگے ماند ہے اور شرم و حجاب کرتا ہے کچھ حقیقت نہین رکھتا ہے سحاب پری
نے جواب مین عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا مگر حضور یہ بھی تو سنا جاتا ہے کہ یہ شاہزادہ والا مرتبت

خاندان زلزلۂ قاف سے ہی اور خود بھی حسب و نسب مین اعلے ہی اور دونون طرف سے یعنی نانہال و دادہال کی طرف سے خاندانی ہی اور شاہزادہ ہی کیون نہو یہ بھی تو آپ خیال فرمائین کہ جسکے دادا کے حسن و جمال پر آسمان پری ایسی حسینہ اور جمیلہ شیدا اور فریفتہ ہوگئی تھی تو یہ بھی تو اُسی گلستان خوبی کے پھول ہین اور اُسی شجر حسن کے ثمر ہین کیون نہون بادشاہ نے فرمایا کہ سچ کہتی ہو زوجہ او رشوہر مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ مضراب پری بھی خبر تشریف آوری بادشاہ سنکر حاضر خدمت ہوئی اور آداب و تسلیمات بجا لائی بادشاہ نے گلے سے لگا لیا اور قریب اپنے دین پہلو مین بٹھایا مضراب پری نے عرض کیا کہ خدا حضور کو فتح مبارک کرے بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹیا یہ سب اُسکا فضل و کرم تھا کہ مین اسطرح ایسے دشمن زبردست پر فتحیاب ہوا ورنہ مجکو تو فتحیابی کی کوئی امید نہ تھی کجا پردۂ دنیا اور کجا پردۂ قاف اور یہ آدم زاد اور اسکا آنا کہان ممکن تھا نہ سر در حقیقت ایسا منجم ہوتا نہ یہ مہم سر ہوتی بیٹیا آدم زاد نے تو وہ کام کیا ہی کہ ہملوگون کی عقل دنگ ہی اور مجنون وار حیران و پریشان ہین یہ سنکر مضراب پری نے ناک بھو وین چڑھاکر کہا کہ وہی شاہ صاحب آدم زاد کہ جسکو آپ نے پردۂ دنیا سے بلا کر عزت دی اور لباس قلندری دور کرایا مین یہ خوب جانتی ہون کہ اُن کے پاس کوئی تعویذ بہت مجرب ہی کہ جسکی وجہ سے وہ دیوؤن پر غالب آتے ہین ورنہ آدم زاد کہان دیو پر غالب ہو سکتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بیٹیا وہ فقیر نہین ہین بلکہ شاہزادے ہین اور خاندانی ہین اور بڑے بہادر اور جری ہین صف شکن ہین تیغ زن ہین اُنکی کیا تعریف ہو تعویذ کیسا یہ قوت خدا داد ہی بھلا تعویذ مین یہ اثر کہان یہ صرف تمھاری عقل اور کم سنی کا سبب ہی جو تم ایسا خیال کرتی ہو اُنھون نے تو ہماری عزت رکھی اور اُنکے آنے سے ہماری آبرو زیادہ ہوگئی کیونکہ وہ پوتے ہین زلزلۂ قاف کے بھلا یہ لوگ کب ایسی ایسی جگہ جاتے ہین صرف یہ اُنکی رحمدلی ہی ہم اُنکی عزت ایسی نہین کہ ہمارے یہان آسکتے یہ فقط پاس مذہب اسلام تھا کہ وہ چلے آئے اور تم اُنکو فقیر کہتی ہو وہ لاکھ شاہون کے شاہ ہین وہ جسکو چاہین بادشاہ بنا دین اُنکے دادا کے سنتے ہین کہ مجھ ایسے سیکڑون غلام ہین تمام پردۂ قاف اور پردۂ دنیا مین اُنکی بہادری اور شمشیر زنی کی شہرت ہی اور سکہ بہادری کے دل پر ہی لاکھون بادشاہون اور شاہزادون کو زیر کرکے اور اُنکے ملک و مال پر قبضہ کرکے پھر اُنکو بخش دیا گردن پہلوانون کو زیر کیا یہ اُس خاندان کے ہین کہ جسکی یہ تعریف ہی جو کہ مین نے بیان کی اب اُنکی ثنا و صفت مین زبان قاصر ہی اُنکی مدح کہانتک کرون میری مجال نہین ہی کہ مین اپنی زبان سے اُنکی اور اُنکے بزرگون کی تعریف کر سکون بیٹیا اب کبھی اُنکو فقیر نہ کہنا اور کبھی اُنکی نسبت ایسا گمان بھی نہ کرنا یہ سنکر اُسنے عرض کیا کہ یون تو آپ کا جی چاہے وہ ارشاد فرمایئے اور اُنکی عزت بڑھایئے اور تعریف فرمایئے مگر مین تو اُنکو درویش ہمیشہ جانا کرونگی کیونکہ میرے یہان تو وہ حالت فقیری مین آئے ہین یہان اُنکو آپنے عزت دیکر بڑھایا درویش سے شاہزادہ بنا دیا اُنھون نے جو دیکھا کہ یہ سب عزت کرتے ہین تو اُنھون نے بھی اپنے تئین آپکے روبرو شاہزادہ ظاہر کیا اور خاندان امیر حمزہ صاحبقران سے بیان کیا نہین تو ایک ادنے فقیر ہین یہ سنکر بادشاہ نے ہنس دیا اور خاموش ہو رہا تھوڑی دیر کے بعد مضراب پری اُٹھکر اور رخصت ہوکر اپنے مقام پر چلی گئی بادشاہ نے بھی آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اور آثار سحر آسمان پر ظاہر ہوئے سب بیدار ہوئے نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کی ادھر سب لشکر

تیار ہو گیا بادشاہ بھی برآمد ہوا سواریاں درِ خیمے پر لگ گئیں سب ناموس سوار ہوئے خیمے
وغیرہ بار ہوئے نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی مع ناموس شاہزادے کے روانہ ہوئی بادشاہ
و شاہزادہ و ناموس وغیرہ تو درمیان لشکر ہیں گرد فرد کوچ در کوچ مقام کرتے ہوئے چلے جاتے
ہیں کہیں مقام نہیں کرتے ہیں کہ یکایک یہ واقعہ جانگزا کی خبر کسی شخص کی زبانی دیو ہامان کے
بھانجے کو ہوئی کہ تیرے ماموں دیو ہامان نے بادشاہ سے قلعہ یاقوت نگار پر ایک آدم زاد کے
ہاتھ سے شکست کھائی اور مع لشکر فرار ہوا اور اب بادشاہ مع اُس آدم زاد کے جو نبیرہ ہی زلزلہ
قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران کا کوچ کر کے طرف شہر کے آتا ہی اور قریب شہر پہونچ گیا ہی
یہ خبر سنتے ہی اُسکے ہوش و حواس جاتے رہے فوراً اُسنے اپنے لشکر کے سرداروں کو بلا کر انکو
کہ دیو ہامان یہاں چھوڑ گیا تھا اور اُنسے اُسنے بیان کیا کہ جب دیو ہامان ایسے دیو زبردست
نے شکست کھائی اور فرار ہوا تو میری کیا اصل و حقیقت ہی اور یہ بھی خرابی ہی کہ شہر میں ہم
مقابلہ بھی نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ اہل شہر پر مجکو بالکل اعتماد نہیں ہی لہذا میں قبل آنے بادشاہ
کے یہاں سے فرار کرتا ہوں سبنے کہا کہ یہی بہتر ہی سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر آپ لڑینگے
تو تمام اہل شہر انکو مدد دینگے اور آپ بہت جلد گرفتار یا قتل ہو جائینگے آخر کو جب یہ رائے قرار
پا گئی تو اُسنے اُسیوقت اپنی فوج کے درستی کا حکم دیا اور جب سب فوج درست ہو گئی تو
اُسنے تمام مال و اسباب و خزانہ وغیرہ جو کہ وہاں موجود تھا اور لوٹ وغیرہ سے باقی رکھا گیا تھا وہ
سب بار کرا کر ایک سمت سے اہل شہر کو قتل کرتا ہوا صاف نکلا چلا گیا جب تک اہل شہر خبردار
ہوں ہوں یہ نہ ٹھہرا شہر میں ایک ہلچل پڑ گئی اور تمام اہل شہر کو تعجب ہوا اور سب حیران ہوئے
کہ یہ کیا واقعہ تھا بعد اُسکے جانے کی خبر آئی کہ بادشاہ نے دیو ہامان کو بھگا دیا اور خود طرف شہر
کے تشریف لاتے ہیں تو بادشاہ ہی کے خوف سے یہ بدکردار یہاں سے یہ حرکت کر کے بھاگ
گیا یہ سنکر اہل شہر نے بڑا افسوس کیا اور کہا کہ قبل سے ہمکو نہ معلوم ہوا ورنہ ہم اسکو ضرور گرفتار
کرتے خیر شکر ہی خدا کا کہ جسنے پھر ہمارے بادشاہ کو یہاں بھیجا یہ کہکر تمام اہل شہر کیا ادنے
کیا اعلے سبکے سب برائے استقبال بادشاہ روانہ ہوئے اُدھر بادشاہ مع لشکر و ناموس
کے قریب شہر تشریف لایا تھا کہ اہل شہر پہونچ گئے سبکا سلام اور مجرا ہوا بادشاہ نے
امیران شہر کو اپنے قریب بلایا کیفیت شہر دریافت کی اُنھوں نے کل حالات بیان کیے اور
عرض کیا کہ آپ کے آمد کی خبر سنکر بھانجہ دیو ہامان کا اہل شہر کو قتل کرتا ہوا ایک سمت سے
شہر کے نکلا چلا گیا بادشاہ نے فرمایا کہ خیر جانے دو اور شاہزادے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا
کہ انکو دعائیں دو کہ انکی بدولت یہ شہر پھر میرے قدم سے آباد ہوا اور میں پھر تم سب سے
آ کر ملا ورنہ امید نہ تھی سب نے شاہزادے کی جانب دیکھا کہ ایک جوان آدم زاد کو پہلوے
بادشاہ میں اسپ تیز رفتار پر سوار پایا سب کو حیرت ہوئی بادشاہ سے تو بسبب رعب
و داب کے دریافت نہ کر سکے مگر اہل لشکر سے دریافت کیا اُنھوں نے کل واقعہ ابتدا سے
انتہا تک بیان کیا یہ سب سنکر اور زیادہ متحیر و متعجب ہوئے ادھر بادشاہ مع ہمراہیان
اہل شہر کے داخل شہر ہوا تمام شہر کو اُسیطرح آباد پایا مگر جا بجا لاشے اہل شہر کے پڑے ہوئے تھے
دریافت ہو کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مردود جب جانے لگا ہی تو انکو قتل کرتا ہوا گیا ہی بادشاہ نے

حکم دیا کہ انکو دفن کرو آپ داخل محل عالی ہوے کہ ناموس وغیرہ سب اُترکر اپنے اپنے مقامو پر جاکر مقیم ہوئے لشکری بھی اپنی اپنی چھاونی مین آترے سرور جنی و دیگر سردار اپنے اپنے مکانات مین گئے بادشاہ محل مین فروکش ہوا خزانہ وغیرہ سب انتظام سے رکھا گیا شاہزادے کو قریب محل مقام نہایت عمدہ رہنے کو ملا پھر اُسیطرح شہر آباد ہوا ہر مقام اُسکا رشک وہ باغ شداد ہوا ہر جگہ جگمگا پریزاد و نکا تھا ہر مقام و ہر محلے مین ایک خوشی کی حالت تھی سب اپنے اپنے عزیزون سے مل رہے تھے ادھر بادشاہ نے برامد ہوکر حکم دیا کہ ہم جشن فتح کا کرینگے اور شاہزادہ والا قدر رستم ثانی کی دعوت کرینگے لہذا سامان جشن کیا جاوے کل اہل شہر کو حکم دیا جاوے کہ سب اپنے اپنے یہان صحبت عیش برپا کرین صرف اسکا خزانہ شاہی سے مرحمت ہوگا ہر جگہ صحبت ناچ و رنگ ہو طعام وغیرہ باورچیخانہ شاہی سے ہر ایک کے مکان پر جائے یہ حکم سنتے ہی کاربردازان شاہی نے حکم شاہی تمام اہل شہر کو پہونچا دیا ہر جگہ سامان جشن ہونے لگا تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچے صاف و شفاف ہوا ہر مقام پر نوبت رکھی گئی بخت کی تیاری ہونے لگی در خزانہ وا ہوا اہل شہر کو زر و جواہر تقسیم ہونے لگا ہر مقام پر صحبت ناچ رنگ ہونے لگی کوئی غزل گاتا تھا کوئی یہ ٹھُمری بھیروین کی دھن مین گاتا تھا ٹھمری پیارے پیا آئے نہ ہمری اور + سگری رین مین تو تارے گنت رہی + ہو گیو اتنے مین بھور پیارے پیا آئے نہ ہمری اور + کسی نے نٹ ملار کی دھن مین یہ ٹھمری گائی ٹھمری جُبنا تا جیو مین تو جاؤن بلہاری رے + انترہ ہاتھ جوڑے بنتی کرت ہون + پیارے پیا کو نہین ذیونگی مین گاری رے + اور محلات معلے مین بھی پریزادان قاف کے صحبت برپا ہوئی بارگاہ و ایوان شاہی کو تمام شیشہ آلات پرستانی سے آراستہ کیا وہ صحبت عیش برپا ہوئی جو کہ شاہ جم کو بھی نصیب نہ تھی ہر سردار و اہل شہر کے مکانون پر ناچ و گانا ہو رہا تھا ایک پریزاد نے یہ غزل گائی غزل

ضبط گریہ کر سکین قابو مین اپنے دل کہان	دردمند عشق انکی بزم کے قابل کہان
لطف یکجائی کبھی فرقت مین تیری حاصل کہان	سب پریشان جسے تن مین ہم کہان اور دل کہان
گو کسی صورت سے ہو پر وصل جانان تھا نصیب	جب نہو سینے پہ زانو راحت بسمل کہان
مر سے رونے کا یقین آیا نہ انکو وقت قتل	اشک آنکھون سے نکلتے ہین دم مشکل کہان
دل کے جانیسے کبھی بڑھکر مجکو اسکا رنج ہی	سوچتا ہون اب رہیگی آرزوے دل کہان
عالم غربت مین کبھی رہتی ہین یا تین یار کی	اُسکے دیوانے کو فکر راحت منزل کہان
السدا ای شوق پھر گھر سے نکالا ہی تیرے ستم	دیکھتے ہین لیچلے اب آرزوے دل کہان
کیا شکستہ دل ہین عکس روے جانان تھم	آئینہ ٹوٹا ہوا تصویر کے قابل کہان
عشق کی تاثیر سے لیلے گا یل دا تا تھا دل	نالہ مجنون کہان اور صاحب محمل کہان
لے گئے کبھی ہاتھ سے جاتا رہیگا دیکھنا	جب کسی پر آگیا پھر اعتبار دل کہان

یہان دربار مین بھی یہ پریان خوبصورت خوبصورت ناچ رہی تھین شاہزادہ بزم جشن مین مع بادشاہ رونق افروز تھا وہ زمانہ بہتر از نوروز تھا تین شبانہ روز یہ صحبت عیش برپا رہی کسیکو کچھ رنج و غم نہ تھا ہر دل شاد و خرسند تھا ہر ایک دیو و پری کی زبان پر جاری تھا کہ خدا نے یہ دن دکھایا کہ پھر شہر آباد ہوا خدا اس شاہزادۂ آدم زاد کو سلامت و باکرامت رکھے کہ جسکے سبب سے یہ دن نصیب ہوا

اور یہ خوشی میسر آئی تین دن تک خوب تمام شہر مین اور دربار شاہی و محلات مین دن عید رات
شب برات رہی خوب خوب ناچ و رنگ رہا خوب خوب جام شراب گردش مین آیا پریزادین خوب
ناچین گائین شاہزادے نے بھی خوب پریون کا ناچ دیکھا اور گانا سنا مضراب پری بھی بزم عشرت
مین موجود رہی چوتھے دن بوقت صبح بزم عشرت کے برخاست ہونے حکم بادشاہ نے فرمایا سب
دیو و پریزاد رخصت حاصل کرکے اپنے اپنے مقامون پر جانے لگے جب چند دیو معزز باقی رہے
تو مضراب پری نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اگر حکم شاہی ہو تو مین شاہ صاحب کو چشمۂ نہنگان
پر برائے سیر لیجاؤن اور عجائبات پرستان دکھلاؤن کیونکہ جب یہ پردۂ دنیا پر تشریف لیجائین
تو یہان کی کیفیت بیان کرین اور یاد کرین بادشاہ نے فرمایا کہ انکو اختیار ہی مین نہین کہ سکتا ہو
اگر انکے مزاج مبارک مین آئے تو تمہارے ساتھ سیر لیجائین مین منع نہین کرتا ہون یہ سنکر مضراب
پری نے شاہزادے کی جانب متوجہ ہوکر کہا کہ ای شاہ صاحب اگر آپکے مزاج مبارک مین آئے تو برائے
سیر چشمۂ نہنگان تشریف لیچلیے وہانکی بھی سیر فرمائے اور چشمۂ نہنگان مین غسل فرمالیجے ہان جشن و بزم عشرت
برپا کرینگے پریونکا گانا ہوگا ناچ ہوگا مضراب پری نے اسوجہ سے قرار دیا تھا کہ وہان تنہائی ملکر
خوب گفتگو ہوگی اور حال بھی معلوم ہوگا اور خوب صحبت رقص و سرود و غنا برپا ہوگی شاید
کچھ انکے دل کا بھی حال معلوم ہو جائے دوسرے مان باپ کو بھی خبر نہوگی ادھر شاہزادے
نے دل مین یہ سنکر خیال کیا کہ اچھا چلو شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے کوئی امر عمدہ ظہور
پذیر ہو مگر پہلے تو بظاہر یون ہی انکار کیا کہ مجکو کیا ضرورت ہی جو مین عجائبات دیکھون مین نے ہزارہا
طلسم فتح کیے ہین بڑے بڑے نیرنگ دیکھے ہین خوب دل سیر ہی جب یہ سنا تو مضراب پری
نے جواب دیا کہ ایسا نیرنگ نہ دیکھا ہوگا جو وہان دیکھنے مین آئیگا آپ چلیے تو ادھر بادشاہ
نے فرمایا کہ آپ تشریف لیجائیے کیونکہ اب تو کوئی خوف نہین ہی وہ تکہرام شکست کھاکر بھاگا ہی اب
آپ بھی راحت سے بسر فرمائیے جب بادشاہ نے یون فرمایا اور مضراب پری نے اصرار
کیا گو کہ دل خود بھی چاہتا تھا مگر بظاہر انکار تھا اور دل یہی چاہتا تھا کہ بہ تکرار کہا جاسے جب
بہت اصرار کیا گیا تو مجبور ہوکر کہا کہ اچھا بہتر ہی جو آپکی مرضی مبارک مین آئے وہ کیجیے مین تو
ناچار ہون ظاہر مین تو باتین تھین مگر باطن مین بہت خوش تھے یہ سنتے ہی مضراب پری نے
حکم کیا کہ کل صبح کو سب سامان تیار رہے اور سب موجود رہین ہم مع شاہ صاحب کل چشمۂ
نہنگان پر برائے سیر جائینگے یہ حکم دیکر اٹھکر کھڑی ہوئی اور بادشاہ سے رخصت ہوکر چلی گئی
جاکر اپنے ہمرازون و ہمنشینون و ہمصحبتون و خواصون کو بھی حکم دیا کہ کل صبح کو تیار رہین ہم
چشمۂ نہنگان پر سیر کو جائینگے اور وہان جشن کرینگے یہ فرماکر آرام کیا کیونکہ تین شبانہ روز کے تھکے
ہوئے تھے بزم عشرت کی وجہ سے ادھر بادشاہ نے بھی دربار برخاست کیا ہر شخص اپنے اپنے
مقام پر گیا تھکا ماندہ تھا سو رہا اُدھر بادشاہ بھی جاکر آرام گزین ہوا شاہزادہ بھی چونکہ تین
شب و روز کا جاگا ہوا تھا اپنے مقام خاص مین بصد راحت آرام پذیر ہوا یہانتک کہ وہ شب
گذر کر صبح ہوئی ہر ایک بیدار ہوا ادھر اہلکارون نے سامان سواری و جلوس شاہی ہوشیر
و پر دولت پر لاکر موجود کر دیا شاہزادہ ادھر بیدار ہوا اُدھر مضراب پری بھی لباس فاخرہ
پہنکر بصد خوشی دربار مین آئی بادشاہ بھی دربار مین تشریف فرما تھا مضراب پری نے

آکر مجرا کیا اور اپنے مقام پر آکر بیٹھی ابھی اچھی طرح نہ بیٹھنے پائی تھی کہ شاہزادہ بھی آگیا وہ بھی قواعد شاہی بجالایا بادشاہ نے گلے سے لگایا اور حکم بیٹھنے کا دیا شاہزادہ بھی اپنے مقام پر بیٹھ گیا بعد تھوڑی دیر کے مضراب پری نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو یہ لونڈی شاہ صاحب کو لیکر براے سیر چشمہ نہنگان پر جاوے بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ بسم اللہ دیر نکرو مگر کچھ لشکر دیو پریزاد بھی ہمراہ لیلو مضراب پری نے عرض کیا کہ حضور کچھ حاجت نہین ہی شاہزادے نے بھی تائید کلام مضراب پری کی بادشاہ خاموش ہو رہا ادھر یہ دونون سلام کرکے اپنی اپنی جگہ سے اُٹھے اور دربار سے باہر آئے تخت ہاے مرصع موجود تھے اسپر سوار ہوئے اور تختون پر مصاحبین خواصین سوار ہوئین ایک تخت پر یہ دونون آفتاب و ماہتاب جلوہ گر ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا ایک برج مین مشتری و زہرہ کا قران ہوا ہی جب سب سوار ہو چکے تو دیو تخت لیکر طرف چشمہ نہنگان کے روانہ ہوئے عقب مین اور تخت سبھے اور تختونکے بعد تمام سامان خیمہ و جشن وغیرہ تھا یہ تو اس سامان سے طرف چشمہ نہنگان کے جاتے ہین انکو تو راہ مین چھوڑتے ہی اب آئندہ انکا ذکر باقی ماندہ ہوگا لیکن

اب دو کلمہ داستان شکست کھاکر بھاگنا دیو ہامان کا قلعہ یاقوت نگار سے اور تباہ و برباد ہونا لشکر کا اور پھر خبر پاکر ارادہ کرنا طرف چشمہ نہنگان کے بیان کیے جاتے ہین

ساقیا دے مجھے شراب سخن
تجکو دکھلاؤن آب و تاب سخن
اک حکایت عجیب لکھتا ہون
ماجراے غریب لکھتا ہون

راویان شیرین مقال و حاکیان رنگین خیال اس داستان عبرت آمیز کو یون بیان کرتے ہین اور قلم ندرت رقم سے یون صفحۂ قرطاس پر تحریر کرتے ہین کہ جب دیو ہامان شکست خوردہ زخمی ہوکر ہاتھ سے شاہزادۂ عالیوقار گردون اساس رستم ثانی نامدار کے بھاگا اور لشکر اسکا تمام کوہ و صحرا مین پراگندہ اور منتشر ہوگیا کوئی دو لاکھ زندہ دیو اُسکے پاس باقی رہگئے اور سب اِدھر اُدھر پریشان و سرگردان ہوگئے وہ جو باقی رہے تھے اور اُسکے پاس موجود تھے وہ سب اُسکو لیکر بھاگے اور کوہ و صحرا مین کھسکتے ہوئے قریب بیس بائیس کوس کے نکل گئے جب اسقدر دور نکل گئے تو خوف لشکر مخالف کا جاتا رہا اور ہر طرف ہوا ایک صحرا مین زیر درخت ہاے صحرائی اُترے جو کہ زخمی تھے اُنکے ٹانکے دیے گئے اور دیو ہامان کی بھی زخم دوزی ہوئی اُسوقت اسکے بھی ہوش و حواس درست ہوئے اُسوقت اپنی زوجہ زنگارہ سے کل حال دریافت کیا اُسنے کل حال جنگ و شکست کھاکر لشکر کا بھاگنا بیان کیا دیو ہامان نے یہ سنکر ایک سرد بھری اور کہا کہ افسوس یہ دن ہوا خیر مین اچھا ہولون تو اسکا عوض لونگا اور ان سب باتون کی کسر نکالونگا اگر انکی بادشاہ کو مع اُس آدم زاد کے نہ قتل کیا تو دیو ہامان اپنا نام نہ رکھا اے زنگارہ اب میری یہ راے ہی کہ تم اپنے جزیرے کو چلو اور وہان چلکر سب زخمیان لشکر کا علاج کرو اور میرا بھی معالجہ کرو جب مجھے صحت ہوگی تو پھر لشکر کشی کرونگا اور براے مقابلہ آؤنگا اور جو بادشاہ اور حاکم جزیرہ میرے ساتھ آئے ہین اُنسے کہدو کہ آپ بھی سب صاحب اپنے اپنے جزیرون

اور ملکون کو تشنیف لیجائیں اب جب میں اچھا ہو ونگا اور لشکر کشی کرونگا تو آپ لوگونکو خبر کرونگا اُنھون
نے جواب دیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ رہینگے وہان جاکر کیا کرینگے اب ایک ہی مرتبہ جاوینگے
دیو ہامان نے جواب دیا کہ جیسی آپکی راے ہو یہان تو یہ بند و بست ہو رہا ہی اُدھر وہ لشکر
جو کہ کوہ و صحرا مین پراگندہ ہو گیا تھا تلاش کرتا ہوا وہان پہونچا اور اپنے ہمراہی کے دیونکو
دیکھکر آملا یہانتک کہ کل لشکر جو قتل ہونے سے بچ رہا تھا سب آکر جمع ہو گیا انمین جو زخمی
تھے اُنکی بھی زخم دوزی ہوئی بعدہٗ دیو ہامان نے حکم دیا کہ یہان سے کوچ کرو کیونکہ خیمہ وغیرہ
تو ہی نہین یہان رات کیونکر بسر ہوگی جہانتک ممکن ہو آج ہی جزیرہ ملکہ زنگارہ مین پہونچ جاوین
یہ سنکر لشکر نے اسیوقت کوچ کیا اب بھی لشکر اسکے ہمراہ قریب چھ لاکھ کے ہی تھوڑی دور
چلے تھے کہ سامنے سے گرد اُڑی اور اُسمین سے بھانجہ دیو ہامان کا مع اپنی فوج کے پیدا ہوا اُدھر
لشکر دیو ہامان نے یہ دیکھکر قیام کیا اور سبکے سب رک گئے اور صف باندھکر کھڑے ہوئے
اس خیال سے کہ شاید یہ لشکر حریف کا ہو اُدھر اُس لشکر نے بھی اپنے لشکر کی صفین درست کین
اس اندیشے سے کہ شاید یہ لشکر اخضر پریزاد کا ہو صف بستہ ہو گیا اور ایک دیو واسطے خبر کے
روانہ کیا اُدھر لشکر دیو ہامان نے دیو ہامان سے کہا کہ ایک لشکر تمہارے لشکر کے روبرو
صف آرا ہوا ہی کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ ہم سب تو زخمی ہین اور بے سر و سامان ہین کیونکر مقابلہ
کرین کچھ چارہ نہین ہی سواے اسکے کہ اب ہم سب اور طرف کا رخ کرین اور یا مہلت طلب کرین
یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ پہلے خبر تو منگالو کہ یہ لشکر کسکا ہی اُنھون نے چند دیو براے خبر روانہ
کیے اُدھر سے وہ دیو چلا تھا اِدھر سے یہ دیو چلے راہ مین ملاقات ہوئی اُس دیو نے پوچھا کہ تم
کہان جاتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم براے خبر لشکر جاتے ہین کہ یہ لشکر کسکا ہی اُن دیوون
نے کہا کہ تم بتاؤ اس سپاہ کا سردار کون ہی اُسنے جواب دیا کہ فوج کا افسر دیو ہامان کا بھانجہ ہی جو
براے حفاظت شہر گیا تھا اب اخضر پریزاد نے شہر پر لشکر کشی کرکے اسکو نکال دیا یہ نہ بیان
کیا کہ یہ بسبب خوف کے چلا آیا ہی اب تم بتاؤ کہ فوج کسکی ہی اور کون افسر ہی اُنھون نے جواب دیا
کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہی کہ وہ قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھاکر یہان مقیم ہوئے ہین اور اب
یہان سے کوچ کرکے طرف اپنی زوجہ کے جزیرے کے جاتے ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ خوب ہوا کہ یہان
اُنسے اور اُنکے بھانجے سے ملاقات ہو گئی ورنہ بہت پریشان اور خراب ہوتے کہان اُنکو تلاش کرتے
یہ کہکر وہ دیو اپنے لشکر کی طرف واپس گیا اور وہ دیو اپنے لشکر کیجانب واپس آیا اُس دیو نے جاکر
کہا کہ یہ لشکر آپکے ماموں دیو ہامان کا ہی آپ چلیے اپنے ماموں سے ملاقات کیجیے اُدھر دیوون
نے جاکر دیو ہامان سے کہا کہ یہ لشکر آپکے بھانجے کا ہی جسکو آپ براے حفاظت شہر اخضر پریزاد
چھوڑ آئے تھے وہ بھی شکست کھاکر بھاگا ہی آپ کی تلاش مین آتا تھا کہ آپکے لشکر کو دیکھکر
صف آرا ہو گیا یہ سنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ چند دیو جاکر اُسکو لے آئین اِدھر سے چند افسر دیوون
کے چلے اُدھر سے وہ سنکر کہ یہ لشکر میرے ماموں کا ہی خود چلا راہ مین اُنسے ملاقات ہوئی یہ اُنسے ملا اور
تمام کیفیت بیان کی اور اُنکے ہمراہ مع اپنے لشکر کے داخل لشکر دیو ہامان ہوا ماموں سے ملاقات
کیا اور تمام حال بیان کیا دیو ہامان مع اپنے بھانجے کے وہان سے کوچ کرکے طرف منزل
مقصود کے چلا روز و شبانہ روز برابر رہ روی کی تھی کہ لشکر بھی تھک گیا سبکی راے ہوئی براے اکل و شرب

وہان قیام کیا اور یہ راے ہوئی کہ یہانسے بوقت شام کوچ کرینگے کسیقدر یہان دم لے لین سب لشکر اُترا مگر جو خزانہ کہ بھانجہ دیو ہامان کا لایا تھا وہ بار رہا لشکر ابھی اچھی طرح اُترنے نہ پایا تھا کہ یکایک ایک جانب سے صحرا کے گرد اُڑی اور وہ قریب اس لشکر کے آکر شق ہوئی اور اُسمین تین ہزار علم تین لاکھ فوج کی علامت پیدا ہوئی یہ حال دیکھکر دیو ہامان نے چند دیو روانہ کیے کہ جاکر خبر لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہے یہ سنکر وہ دیو گئے اور داخل لشکر ہوے جاکر یہ دیکھا کہ لاکھون دیو ہین ہر ایک دار شمشاد اور ارہ پشت نہنگ ہاتھون مین لیے ہوئے چلے آتے ہین اور ایک دیو ایک تخت پر سوار ہے کہ جسکو ہزار دیو اُٹھائے ہوئے ہین اور اُسکی یہ حالت ہے کہ دونون شاخین اسقدر دراز ہین کہ آسمان سے باتین کرتی ہین اور بڑا قوی تن ہے ارنے کی رانین روبرو رکھی ہوئی ہین اور کئی خم شراب کے رکھے ہوئے ہین اور شراب پیتا جاتا ہے اور وہ ران چباتا جاتا ہے وہ دیو باوجود دیو ہونے کے بھی ڈر گئے اور مارے خوف کے کانپنے لگے اور اُسکے روبرو سے آگے چلے گئے اور اُسکے لشکر کے دیوؤن سے پوچھا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہے اور کہان جائیگا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ لشکر ملک شنقالیہ سے آتا ہے اور دیو ہامان کی مدد کو جاتا ہے حاکم لشکر دیو متقال دراز شاخ مردم خوار ہے بالفعل تین لاکھ نرہ دیو کا لشکر ہمراہ ہے اور عقب سے دیو شنقال دراز شاخ اژدر ہوز جمعیت چار لاکھ نرہ دیو کے آتا ہے اور وہ فرزند ارجمند ہین ہمارے بادشاہ کے شہر شنقالیہ سے بموجب تحریر اپنے پدر بزرگوار کے آتے ہین دیو متقال ماموں ہین دیو ہامان کے اور دیو شنقال بھائی ہین دیو ہامان کے یہ خبر دریافت کرکے وہ دیو چلے تھے کہ یکایک پھر گرد اُڑی کہ جس سے زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اور دل گرد سے چار ہزار علم چار لاکھ کی جمعیت کی علامت پیدا ہوئی وہ دیو جو کہ قریب کھڑے تھے اُنھون نے اُن دیوؤن سے کہا کہ دیکھو وہ آگئے ہمارے سردار کے فرزند اب جو ان دیوؤن نے دیکھا تو یہ پایا کہ ایک دیو تخت پر سوار ہے اور گرد تخت کے بہت سے دیو بعہدہ سرداری موجود ہین اور کئی سو دیو اُس تخت کو اُٹھائے ہین وہ شراب خواری کرتا چلا آتا ہے اور چار لاکھ کا لشکر عقب مین چلا آتا ہے یہ لشکر دیو متقال مین آکر شامل ہو گیا اور تخت دیو شنقال کا برابر تخت دیو متقال کے آیا جیسے ہی دیو متقال کے نظر پڑی اپنے تخت پر کھڑا ہو گیا کہا کہ اے فرزند تم آ گئے اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ دونون ملکر چلے ادھر وہ وہ دیو یہ حال دیکھکر اور خبر دریافت کرکے خدمت مین دیو ہامان کے آئے اور عرض کیا کہ یہ لشکر آپ کے ماموں متقال کا ہے اور آپکے بھائی دیو شنقال بھی اُنکے ساتھ ہین جو کہ آپ کی مدد کو شہر شنقالیہ اور شہر شنقالیہ سے آتے ہین اور آپکی مدد کو جاتے ہین کہ اسطرف بھی اُنکا گذر ہوا دیو ہامان یہ سنکر بہت خوش ہوا اور اُسیوقت سب سرداروں کو براے استقبال روانہ کیا وہ دیو قریب لشکر پہونچے دیو متقال کو خبر ہوئی کہ دیو ہامان نے چند دیو براے استقبال روانہ کیے ہین اُسنے کہا کہ دیو ہامان کو کیونکر خبر ہو گئی وہ تو قلعہ یاقوت نگار پر محاصرہ کیے ہوئے پڑا ہے وہ یہان کہان اُن دیوؤن نے کہا جو کہ خبر لیکر آئے تھے کہ حضور وہ قلعہ یاقوت نگار سے شکست کھا کر ایک آدم زاد کے ہاتھ سے بھاگے ہین تمام خیمہ و خرگاہ وغیرہ بھی لٹ گیا اُسنے کہا کہ آدم زاد کیسا اُنھون نے کہا کہ سنا گیا ہے کہ اخضر پریزاد نے پردۂ دنیا سے ایک آدم زاد کو بلاکر دیو ہامان سے مقابلہ کرایا کہ جسکے ہاتھ سے دیو ہامان

شکست کھا کر بھاگے ہین اور یہان مقیم ہوئے ہین یہ لشکر جو کہ سامنے پڑا ہی اُنھین کا ہی
دیو مثقال یہ سنکر متحیر ہوا کہ اتنے مین وہ دیو جو کہ برائے استقبال آئے تھے آ گئے دیو مثقال کو
سلام کیا دیو مثقال نے جواب سلام دیا اور حال دریافت کیا کہ یہ واقعہ کیا ہوا اُنھون
نے کل حال بیان کیا دیو مثقال نے کہا کہ دیو ہامان نے تو ہمین خبر بھی نہ کی ہم بغیر اطلاع
اور خبر کے مدد کو آئے ہین یہ کہتا ہوا مع اپنے فرزند کے طرف لشکر دیو ہامان کے چلا اور اپنے
لشکر کو وہین اُترنے کا حکم دیا لشکر وہین فروکش ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوئے یہ دونون
مع سردارون کے ہمراہ اُن دیوون کے لشکر مین دیو ہامان کے آئے اور خیریت دیو ہامان
کی پوچھی دیو ہامان نے سلام کیا اور عذر کیا کہ مین بسبب زخمداری کے حاضر خدمت نہو سکا
معاف فرمائیے یہ دونون جواب سلام دیکر برابر دیو ہامان کے بیٹھ گئے دیو مثقال نے
کل کیفیت دریافت کی اور کہا کہ تمنے تو ہمکو اطلاع بھی نہ کی جیسے ہم سے پوشیدہ کیا ویسی
سزا پائی یہ سنکر دیو ہامان نے ابتدا سے کل حال یہانتک کہ شکست کھا کر بھاگنا بھی کہا اور
رونے لگا دیو مثقال نے کہا کہ کیون روتا ہی اب مین آگیا ہون اور تیرا بھائی مین مقابلہ کرکے
اُس آدم زاد کو قتل کرونگا اور تیری معشوقہ تجکو دلادونگا تو صبر کر دیو ہامان نے کہا کہ ہان
کہانتک صبر کرون صبر کرتے کرتے یہ حالت ہو گئی اب مجھمین تاب صبر باقی نہین ہی یہی دل چاہتا
ہی کہ اپنی جان دیدون دیو مثقال نے کہا کہ بیٹا اسقدر اور صبر کر کہ مین بھی چلکر ایک مقابلہ
اُس آدم زاد سے کرلون اگر مین فتحیاب ہوا تو خیر ورنہ تجکو اختیار ہی اور اے دیو ہامان تیرے
پاس سپاہ کسقدر ہی اُسنے کہا کہ اے ماموں اب تو صرف چھ لاکھ نرہ دیو باقی رہگئے ہین مابقی اُنکے
مقابلون مین قتل ہوئے پہلے تو سات لاکھ پچاس ہزار تھے ماموں اب تو نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ ہے
نہ سروسامانی ہی سب اپنی اپنی جان بچاکر بھاگے ہین سب سامان لشکر حریف نے لوٹ لیا
مین اکیلا ہوکے جزیرے کو جاتا تھا کہ وہان جاکر اپنا علاج کرونگا جب پھر سامان درست ہو جائیگا
تو پھر مقابلہ کرونگا یا کہ اپنی جان دیدونگا کہ آپ سے راہ مین ملاقات ہوگئی اب جو آپکی رائے
ہو وہ کرون دیو مثقال نے کہا کہ اے ہامان آج تو یہان قیام کرو کل یہان سے کوچ کرینگے تو
میرے خیمون مین رہنا یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ یہ جو میرے ہمراہ سردار ہین اور ملکون و جزیرون
کے حاکم و بادشاہ ہین وہ کیا یونہین بغیر خیمہ و خرگاہ جنگل مین بسر کرین اُسنے جواب دیا کہ نہین میرے
لشکر مین متعدد خیمے و بارگاہین خالی پڑی ہین یہ سب اُنمین رہین یہان کیون رہین اپنے لشکر کو
بھی حکم دو کہ وہ ہمارے لشکر مین شامل ہو جائے یہ سنکر دیو ہامان نے جلد افسرون کو بلایا اور حکم
دیا کہ سب لشکر شامل لشکر ماموں جان ہو جاوے اور خزانہ وغیرہ بھی ماموں جان کے خزانے
مین داخل کیا جاوے یہ سنکر تمام لشکر دیو ہامان کا اور لشکر دیو مثقال کا ایک ہو گیا اور خزانہ
وغیرہ بھی ایک مین شامل کر لیا گیا اور تمام لشکر کے رہنے کو خیمے وغیرہ اُسیوقت دیو مثقال
سے ملگئے اب سب افسر و بادشاہ راحت سے ہوئے وہ بے سروسامانی دیو مثقال کے آنے
سے جاتی رہی ادھر دیو ہامان مع اپنی زوجہ زنگارہ کے ہمراہ دیو مثقال کے اُسکی بارگاہ
مین آیا اور چند معزز سردار بھی آئے اور سنئیے یہ واقعہ نیا اور تازہ درپیش ہوا کہ جب سے دیو
مثقال نے زنگارہ کو دیکھا ہی فریفتہ ہو گیا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکو اُٹھا لیجاؤن اور مطلب

دلی حاصل کرون مگر بخوف اپنے باپ کے خاموش تھا جب سب لشکر آسودہ ہو چکا اور دیو ہامان بارگاہ
دیو مشتقال مین گیا اور زنگارہ بھی اُسکے ہمراہ تھی سب آکر دربار مین بیٹھے تھوڑی دیر دربار ہوا
بعدہٗ دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے دیو ہامان بھی ایک خیمے مین گیا جو کہ
اُسکے واسطے دیو مشتقال نے برپا کرایا تھا جب یہ دونون یعنے دیو ہامان و زنگارہ داخل خیمہ
ہوئے اور دیو مشتقال بھی اپنے خیمے مین آیا مگر دل بیقرار تھا کسی پہلو قرار نہ تھا یہ تو یہان بیقرار
تھا اُدھر وہ دونون داخل خیمہ ہوئے چونکہ کئی روز کے تھکے ماندے تھے اور کئی دن کے جاگے
ہوئے تھے سو رہے دیو مشتقال جب بہت بیقرار ہوا تو اُسنے خیال کیا کہ چلکر دیو ہامان کے
خیمے مین اُسکا نظارہ بھی کرین شاید کوئی صورت وصل کی نکل آئے یہ سوچکر اپنے خیمے سے طرف
خیمہ دیو ہامان کے چلا یہان جو آیا تو دونون کو سوتا پایا بس یہ دیکھکر اور بیقرار ہوا اور زنگارہ
کو اُسکی کمر مین پنجہ دیکر اُٹھا لیا اور لے اُڑا یہ وقت غنیمت جانا خیال کیا کہ صحرا مین لیجا کر اس سے
وصل حاصل کرا ابھی یہ سوتی ہے وہان بیدار کرنا خوب وقت پر پہونچے یہ سوچتا ہوا اُڑا چلا گیا جب
کئی کوس نکل آیا تو ایک جنگل مین اُترا اور یہان لشکر مین اس سبب سے کسیکو نہ معلوم ہوا کہ
سب لشکر کئی دن کا تھکا ہوا تھا سب سو رہے تھے پہرہ وغیرہ پھر رہا تھا اور وقت دو پہر کا تھا یہ وقت
اُسکو خوب ملا صحرا مین جاکر اُسکو بیدار کیا وہ جو ہوشیار ہوئی اور جاگی تو کیا دیکھتی ہے کہ مین ایک
جنگل مین تنہا پڑی ہون اور سامنے دیو مشتقال کو بیٹھے ہوئے دیکھا حیران ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے
مین اپنے خیمے مین اپنے شوہر کے پاس سوتی تھی یہان کیونکر آگئی اور یہ دیو مشتقال یہان کہان
دیو مشتقال نے جو اُسکو دیکھا کہ یہ حیران اور پریشان ہے تو کہا کہ اے جان جہان مین تمکو دیو ہامان
کے پہلو سے اُٹھا لایا ہون جب سے مین نے تمکو دیکھا ہے دل بیقرار تھا اور تمھارے وصل کا
خواستگار تھا آخر جب زیادہ بیقرار ہوا تو تمھارے خیمے مین آیا کہ چلکر نظارہ کرون وہان تمکو اور
دیو ہامان کو ایک ہی پلنگ پر سوتا پایا اُسوقت مین غنیمت سمجھا اور اُس خواب غفلت
ہی مین بہت آہستہ آہستہ اور ڈرتے ڈرتے اپنی گود مین تمکو اُٹھا لایا کہ مین صحرا مین چلکر
سے وصل حاصل کرون لہذا اب تم انکار نہ کرو میری مراد دلی بر لاؤ کیونکہ مذہب ابلیس مین یہ
روا ہے کہ جس عورت سے چاہے اُس سے ہم بستر ہو خواہ وہ صاحب شوہر ہو خواہ نہو خواہ مادر ہو
خواہ ہمشیر ہو اور تم بھاوج ہو تمسے تو کوئی ہرج نہین ہے یہ سنکر وہ بہت برہم ہوئی اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ
کلام ہین مین تو کبھی راضی نہونگی کیا مجکو تم زن بازاری سمجھے ہو یہ حرکت بیہودہ کیسی تھی کہ تو مجکو
میرے شوہر کے پاس سے اُٹھا لایا کیا تو اُسکی مدد کے واسطے آیا تھا کہ چلکر اُسکی زوجہ سے ایسا فعل
کرونگا دیکھو اسمین بڑا فساد ہوگا اگر اُسکو خبر ہو جائیگی تو وہ اپنی جان اور تمھاری جان ایک کر ڈالیگا
اور بیکار کا کشت و خون ہوگا چونکہ یہ دیو ہامان پر فریفتہ تھی اس سبب سے انکار کیا ورنہ یہ بھی
ممکن تھا کہ انکار کرتی اگر کوئی جھوٹ ارادہ کرتا تو یہ فوراً موجود ہو جاتی کیونکہ اس قوم مین غیرت
تو ہی نہین اور نہ اس مذہب مین یعنے بھائی یا باپ سے ایسا فعل کرنا جائز ہے سبکو روا
ہے جس سے چاہے ہم بستر ہو مگر بسبب عشق دیو ہامان کے انکار کیا یہ تقریر اُسکی سنکر دیو مشتقال
نے کہا کہ مین تو یہ نہین جانتا کہ وہ خبر پاکر فساد کریگا مین تو اسوقت ضرور تیرے ساتھ ہم بستر ہونگا اور
وہ کیا فساد کریگا جب ایک آدم زاد کا اُس سے کچھ نہو سکا اور اُسکے ہاتھ سے شکست کھاکر

بھاگا تو میرا کیا کر سکتا ہی یہ صرف تیرا خیال ہی خیال ہی بس اب زیادہ انکار نکر دل بہت بیقرار ہی آ میرے
گلے سے لگ جا یہ کہکر دونون ہاتھ پھیلا دئیے ادہر اپنی طرف کو گھسیٹا وہ بھی یہ سوچی کہ اگر اب زیادہ
انکار کرتی ہون تو یہ جبراً ہم بستر ہوگا اس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ وقت ٹلجائے
پھر دیکھا جائیگا اور یہ خیال کر کے خود لیٹ گئی اور کہنے لگی کہ مین خود تیرے اوپر اُسوقت سے عاشق
ہون جب سے کہ تجکو دیکھا تھا خوب کیا جو تو مجکو یہان سے آیا مین یہ باتین صرف تیرا دل لینے کو
کرتی تھی کہ دیکھون یہ عاشق صادق ہی یا کاذب یہ تو مین جانتی ہون کہ دیوہامان تیرا کچہ نہین کر سکتا
ہی تو اُس سے زیادہ زبردست ہی وہ تو حدکا بودا ہی کہ آدم زاد سے شکست کھاکر بھاگا مین اُسکو بڑا
بہادر جانتی تھی جب تو مین نے اُس سے عقد کیا اگر ایسا جانتی تو کبھی نہ کرتی تو تو اُس سے زیادہ
زبردست ہی میرا کام بھی تجسے خوب نکلیگا یہ کہکر خود بوسے لینے لگی اُس نابکار نے بھی خوب گلے سے
لگایا اور بوسے لیے یہانتک کہ جب زیادہ خواہش نے زور کیا تو دست درازی شروع کی اُسوقت
اُسنے جب یہ رنگ دیکھا اور تیور بد پائے تو یہ کہا کہ ای دیو شتقال آج تو مجکو اس امر سے معاف
رکھو کیونکہ مین آج کئی دن سے ماندی ہون اور بخار بہت شدت سے آتا ہی حکیم نے بالکل مرد کے پاس
سونے کو منع کیا ہی نہ کہ ایسی حرکت کو اور کہا ہی کہ اگر کسی قسم کی بے اعتدالی ہوگی تو پھر تمھاری
جان نہ بچے گی اگر تمکو میری زندگی درکار ہی تو دو چار دن تامل کرو اور صبر کرو کیونکہ مین کہین نہین جاتی
ہون دوا ایک دن مین میرا بخار جاتا رہیگا پھر تمکو اختیار ہی اور مین خود دیوہامان کے ساتھ سے
عاجز ہون کیونکہ اُس سے میری خواہش نہین بجھتی ہی اور نہ پوری ہوتی ہی طبیعت نہین سیر ہوتی
ہی یہ تم خیال نہ کرنا کہ یہ فقرہ کرتی ہی مین تمسے سچ کہتی ہون اسمین کچہ شک نہ لانا اب مجکو بڑا خیال
ہی ایک تو آج مین اُسکی منت اور سماجت سے اُسکے ساتھ سو رہی دوسرے اتنی دیر تمھارے ہمراہ
بوسہ و کنار مین مشغول ہوئی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی بخار کی تو شدت ابھی سے ہوگئی دیکھو
ہاتھ پانون گرم ہوگئے ہین مین پہلے ہی جانتی تھی کہ کچہ نہ کچہ خرابی ہوگی ایک تو اُس موئے نے اپنے ساتھ سُلایا
کچہ میری زندگی کا خیال نہ کیا دوسرے تمنے اسقدر عاجز کیا ذرا اپنی مردی کو روکو میری جان کا خیال
کرو اگر آج ایسا کیا اور مین مرگئی تو پھر کس سے وصل کروگے اور کسکی عاشقی کا دم بھروگے یہ تقریر
اس طرح سے کی کہ اُسکو یقین آگیا اور کہنے لگا کہ مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تیری جان پر بنے یا تو
زندہ نہ رہے اچھا آج نہین کل سہی یا اور کسی دن اگر ہم تم زندہ ہین تو پھر ایسا ہوگا مگر یہ خیال
کر لو کہ اگر تمنے فقرہ کیا یا یہ فقرہ نکلا تو پھر مین کبھی نہ مانونگا اور پھر تمسے ہم بستر ہونگا اور اگر زیادہ
انکار کروگی تو دلیر جبراً اختیار کرونگا اور تجکو قتل کر ڈالونگا اُسنے جواب دیا کہ تم مجھسے قسم لے لو کہ اگر
مین فقرہ کرتی ہون یا کبھی فقرہ کرون مین خود تمسے راضی ہون اور تمپر عاشق ہون مجھے
کب چین آئیگا آج ہی حکیم صاحب سے کہونگی کہ کوئی دوا تو ایسی دیجیے کہ جس سے یہ بخار جاتا رہے
کہ اب میرے شوہر سے خبر نہین ہو سکتا ہی ای جان جہان مین مجبور ہون ورنہ مین کبھی انکار نہ کرتی میری عین خوشی
تھی یہ کہکر پھر لپٹ گئی اور بوسے لینے لگی اور کہنے لگی کہ تم رنج نہ کرنا جہانتک ممکن ہوگا مین ایسی
کوشش کرونگی اور تمھارے وصل سے شاد ہونگی میرا دل کب مانے گا کہ تم ایسے چاہنے والے
کو یون ترساؤن تمسے تو میری بڑی خواہش رفع ہوگی یہ سُنکر وہ بھی چمٹ گیا اور بوسے لینے لگا
اور کہنے لگا کہ اچھا ای جانی جہان تک ہو ترساؤ اگر دیر کروگی تو ہمکو زندہ نہ پاؤگی چند بوسے لیے

اور کہا کہ اچھا جاؤ اسنے کہا کہ جس طرح لاسئے ہو اسیطرح پہونچا دو وہ بولا اگر مین تمکو لیکر جاؤن اور
دیو ہامان جاگتا ہو تو مفت کی اسوقت رنجش اور فساد ہو جب تم میرے قبضے مین آ جاؤ گی اور اُس
سے علیحدہ ہوگی تو پھر مین دیکھ لونگا گو کہ مین نہ اسوقت خوف کرتا ہون نہ آئندہ ڈرونگا مگر
جب کوئی امر ہو جائے تب فساد بھی کرنا اچھا ہی اُسنے جواب دیا کہ یہ رائے تمھاری خوب ہی مین
خود جاتی ہون یہ کہکر خیال کیا کہ اب تو جان بچتی ہی ارسے پھر دیکھا جائیگا یہ سوچکر ایک سمت
کو اُڑ کر چلی ادھر دیو شنقال بھی اپنے لشکر کو روانہ ہوا اُدھر خیمے مین جو دیو ہامان کی آنکھ
کھلی تو زنگارہ کو پلنگ پر نپایا حیران ہوا کہ یہ کہان گئی ہی خیال کیا کہ حوائج ضروری کو گئی
ہوگی یہ تو بڑا سوچ رہا ہی جب بڑی دیر ہو گئی تو یہ فکرمند ہوا اور خیال کرنے لگا کہ اگر وہ باہر خیمے
کے جاتی تو ابتک کبکی آگئی ہوتی یہ کیا واقعہ ہی آجتک جب سے اسنے میرے ہمراہ عقد کیا
ہی کبھی مجکو چھوڑکر کہین نہین گئی ہی اور نہ بغیر میرے پوچھے گئی آج یہ کیا واقعہ ہوا ہی یہ تو اس فکر مین
بیٹھا تھا کہ اتنے مین زنگارہ ہانپتی ہوئی آئی اور بدحواس صحن خیمے مین آسمان سے اُتری اور
جلدی سے پلنگ کے پاس آکر گر پڑی دیو ہامان یہ حالت اُسکی دیکھکر گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ اری
ملکہ یہ کیا ماجرا ہی کہو تو خیر تو ہی وہ بولی ذرا میرے حواس درست ہونے دو تو سب حال بیان کرونگی
کہ کیا واقعہ ہوا اور کیا مصیبت مجپر گذری اور یہ شعر پڑھا شعر کیا پوچھتے ہو ہمدم اس جسم
ناتوان کی ٭ رگ رگ مین نیش غم ہی کہیے کہان کہان کی ٭ تم تو چین سے سویا کیے دیو ہامان
یہ سنکر اور زیادہ متفکر ہوا اور کہنے لگا کہ ای ملکہ جلد بیان کرو میری طبیعت بہت پریشان ہوتی ہی
یہ سنکر اسنے جواب دیا کہ خوب آپ کے ماموں جان تشریف لائے ہین آپ کی مدد کو اور خوب
آپ کے بھائی صاحب ہین آپکی خوب مدد کرینگے پہلے انھون نے آپ ہی کے اوپر ہاتھ صاف
کیا آپ ہی کی ناموس مین رخنہ ڈالدیا گو کہ یہ امر مذہب ابلیس پرستی مین جائز ہی کہ ہر عورت
ہر مرد پر حلال ہی چاہے صاحب شوہر ہو چاہے بے شوہر ہو اور چاہے مان ہو اور چاہے
بہن ہو چاہے خالہ ہو چاہے بھاوج ہو سب جائز ہی مگر جب عورت بھی راضی ہو تب نہ
کہ جبر مگر آج یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے بھائی صاحب بڑے بدمعاش ہین وہ پرائی عورت
کو اُسکے شوہر کے پہلو سے اُٹھا لیجاتے ہین اور اُس سے وصل کی خواہش کرتے ہین اور
عشق خیالی جتاتے ہین اگر وہ انکار کرے یا خوف شوہر دلائے تو جبر اُسکو راضی کیا چاہتے ہین
اور اُسکو دھمکاتے ہین اور قتل پر آمادہ ہوتے ہین یہ بڑی خرابی ہوئی اب لشکر مین کاہیکو
کوئی دیونی اُنکے دست ظلم سے بچے گی دیو ہامان نے کہا کہ کچھ خلاصہ بیان کرو کہ کیا
ہوا اُسوقت زنگارہ نے کل حال بیان کیا یعنے دیو شنقال کا آنا شبکو اور سوتے پاکر مجھ
کو پہلو سے اُٹھا لیجانا اور جنگل مین لیجاکر بیدار کرنا اور عشق ظاہر کرنا اور اپنا انکار کرنا اور خوف
دلانا اُسکا اور نہ ماننا اپنا پھر فقرہ کرنا اور بوس و کنار ہونا اور اپنا بہانہ کرکے جان بچانا اور بمشکل
تمام یہان تک پہونچنا یہ سب حال مشرح بیان کیا دیو ہامان مارے غصے کے کانپنے لگا اور کہا کہ ای ملکہ میرا
جی یہ چاہتا ہی کہ اسیوقت جاکر اُسکو اسکی سزا دون زنگارہ نے کہا کہ اسوقت لازم نہین ہی کیونکہ
ایک تو تم زخمی ہو ضعیف ہو رہے ہو دوسرے اُنسے غرض ہی جب اس مہم سے فرصت پانا ہو وقت
اسکا بدلا لے لینا ایک دشمن سے جان بچالو تو پھر دوسرے کو دشمن کرنا اور اگر یہ اُس آدم زاد کے ہاتھ

سے قتل ہوگئے تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کو دوست کو دشمن کرو اور باقی رہا یہ امر کہ وہ مجھکو پریشان کریگا تو مین آج رات کو اپنے جزیرے کو چلی جاؤنگی اور وہان جاکر رہونگی جب فیصلہ ہو جائیگا تو مین چلی آؤنگی دوسرے مین حمل سے بھی ہون مجھکو بہت بڑی تکلیف ہوگی یہان کوئی بند و بست بھی نہین ہو سکتا ہی ہمہ وقت جنگ و جدال کا سامنا ہی نہ معلوم لڑکا کب پیدا ہو اور کیا حالت ہو اس سے بہتر یہ ہی کہ وہان باطمینان اس امر سے بھی فراغت کرونگی اور اُس سے بھی جان بچاؤنگی دیو ہامان نے کہا کہ بغیر تمھارے مجھے چین کب آئیگا مین تو ہلاک ہو جاؤنگا اُسنے جواب دیا کہ چندے صبر کرو اور تمھارا تحمل کرنا اس سے بہتر ہی کہ میری جان جائے کیونکہ اگر مین یہان ہونگی اور دیو شنقال مجھپر جبر کریگا تو مین اپنے کو ہلاک کرڈالونگی اور اسمین کوئی نقصان نہین ہی کیونکہ ایک عورت کے چار چار شوہر ہوتے ہین مذہب ابلیس پرستی مین مگر جب اُس عورت کی بھی خواہش ہو تو سب کچھ جائز ہی مگر مجھکو تمھارے سوا اور کسیکی خواہش نہین ہی بڑے بڑے قوی ہیکل دیو جو کہ اسوقت بڑے بڑے شہرون کے اور جزیرون کے حاکم ہین اُنھون نے میری خواہش کی اور مین نے انکار کیا مگر جب مین نے تجھکو دیکھا تو فریفتہ اور شیدا ہوگئی دل نے نہ مانا تمھارے ساتھ عقد کرلیا پھر مین کیونکر دوسرے سے ملتفت ہون اگر یہی تمھاری مرضی ہی کہ میری جان جائے تو مین نہین جاتی ہون دیو ہامان نے کہا کہ اچھا ملکہ تم جاؤ مگر اتنا کرنا کہ آٹھوین دن آکر مجھکو اپنی صورت دکھا جایا کرنا کہ میرے دل کو تسکین ہو جایا کرے اُسوقت تک کہ جب تک مین علیل ہون بعد اُسکے مین خود آیا کرونگا زنگارہ نے جواب دیا کہ خیر بہتر ہی یہ ممکن ہو سکتا ہی مگر آٹھوین دن تو نہین آنا ہو سکتا ہی کہ یہ غیر ممکن ہی مگر پندرھوین دن ضرور آیا کرونگی دیو ہامان نے کہا کہ خیر یہی سہی یہ اُسوقت تک ہی کہ جب تک مین زخمی ہون بعد اُسکے پھر دیکھا جائیگا اگر مین زخمی نہوتا تو مین اسوقت بھی تمکو نہ جانے دیتا مجھکو کسیکا خوف نہین ہی مین کسی سے کم نہین ہون اگر وہ بھی دشمن ہو جائینگے تو بلا سے صرف اپنی زخمداری سے مجبور ہون اچھا جاؤ مگر دیکھو ملکہ مجھکو ترسانا نہین ضرور آیا کرنا اسی گفتگو مین رات ہوگئی دونون نے کھانا کھایا بعد تھوڑی دیر کے قریب نصف شب کے زنگارہ مع اپنے چند دیوون کے دیو ہامان سے رخصت ہوکر اپنے جزیرے کو چلی گئی دیو ہامان یہان مجبور ہوکر رہگیا یہان تو یہ بیقرار ہی مگر وہ بھی اشکبار جاتی ہی اسکو تو راہ مین چھوڑئیے کہ اسکا ذکر پھر ہوگا مگر جب یہان صبح ہوگئی تو دیو مثقال نے لشکر کو حکم دیا کہ سب تیار ہون ہم طرف ملک اخضر پریزاد کے کوچ کرینگے یہ سنکر لشکر مین تیاری ہونے لگی دیو مثقال یہ حکم دیکر دیو ہامان کے خیمے مین آیا اُسکا بیٹا دیو شنقال بھی ساتھ تھا یہان آکر اُسنے دیو ہامان کو رنجیدہ و متفکر پایا اُسنے پوچھا کہ ای فرزند تو کیون رنجیدہ ہی دیو ہامان نے جواب دیا کہ ای ماموں جان مجھکو اسوقت اپنی معشوقہ کا خیال آگیا کہ دیکھئے اُسکا وصل کب ممکن ہوتا ہی مجھے تو امید نہین ہی دیو مثقال نے جواب دیا کہ بیٹا پریشان نہو اگر خداوند ابلیس نے چاہا تو بہت جلد ممکن ہوگا کوئی فکر کی بات نہین ہی دیو ہامان یہ سنکر خاموش ہو رہا کیونکہ اُسکو تو رنج دوسرا تھا صرف اس حیلے سے ٹالنا تھا کیونکہ اُسکی ہمدم و دمساز زنگارہ دیونی چلی گئی ہی کہ اُسکے سبب سے اسکا دل بہلتا تھا اور وہ اسکو غنیمت تھی مگر یہ ظاہر کیا کہ یہ صدمہ ہی مگر دیو شنقال چارون طرف نگاہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا کیا

کہین نہ پایا خیال کیا کہ کہین کسی ضرورت سے گئی ہوگی ادھر دیو مثقال نے دیو ہامان سے
کہا کہ سامان سفر کرو تاکہ کوچ کرین اُسنے اُسیوقت اپنے افسرون کو بلا کر حکم سفر دیا تھوڑے عرصے
مین سامان سفر درست ہو گیا آکر خبر دی یہ تینون دیو یعنے دیو مثقال و دیو ہامان و شنقال
سوار ہوئے نقارہ کوچ کا بجا تمام اضلاع کے تخت بھی ہمراہ روانہ ہوئے راہ مین مقام کرتے
ہوئے پہونچے روز قریب شہر پہونچے میدان وسیع دریبان مین دیگر لشکر کے پڑاؤ کا حکم دیا
ہو جب حکم خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے تین بارگاہین برپا ہوئین تمام لشکر اترا ہر ایک اپنے خیمے
مین گیا دیو مثقال نے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ جاکر خبر لائین کہ اخضر پریزاد مع اُس
آدم زاد کے کس فکر مین ہے اور کیا بند و بست کر رہا ہے وہ دیو گئے اور داخل شہر ہوئے یہ دیو
اُس روز وہان پہونچے تھے کہ جس روز صبح کو مضراب پری شاہزادے کو لیکر طرف چشمہ
نہنگان کے جا چکی تھی کہ یہ سب سہ پہر کو داخل ہوئے شہر کو خوب آباد پایا اہل شہر سے حال
دریافت کیا انھون نے مسافر جان کر ان سے کل حال بیان کیا اور کہا کہ افسوس کہ تم
دو دن قبل یہان نہ آئے نہین تو شہر کی آرایش دیکھتے اور جشن کا تماشا بھی ملاحظہ کرتے اور اُس آدم زاد
کو بھی دیکھتے جو کہ دیو ہامان سے لڑا تھا انھون نے پوچھا کہ کیا واقعہ تھا یہ جشن کیا تھا اُسنے
جواب دیا کہ بادشاہ نے فتح کا جشن کیا تھا اور اُس آدم زاد کی دعوت کی تھی اُسکا جشن تھا
اُسنے دریافت کیا کہ پھر اب وہ آدم زاد کہان ہے کیا پردۂ دنیا کو چلا گیا اُسنے کہا کہ نہین ابھی تو
یہین ہے مگر ہان آج صبح کو ہمراہ ملکہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہوا ہے
وہ دیو سنکر خاموش ہو رہے اور کہا کہ یہان کوئی سیر بھی ہے انھون نے کہا کہ ہان کبھی سیر آتی
ہین وہ تو یہ کہکر اپنے مکان کو چلے گئے یہ دیو خبر دریافت کرکے بیرون شہر آئے اور اپنے لشکر
کی راہ لی یہان وہ وقت ہے کہ دیو مثقال و دیو ہامان و دیو شنقال تینون دربار مین
بیٹھے ہوئے ہین دربار آراستہ ہے کہ یہ دیو خبر دریافت کرکے پہونچے اور داخل دربار ہوئے
دیو مثقال نے پوچھا کہ کیا خبر لائے انھون نے کل حال بیان کیا دیو ہامان یہ سنکر کہ وہ
آدم زاد ہمراہ مضراب پری کے چشمۂ نہنگان پر برائے سیر گیا ہے رونے لگا اور آہ
سرد بھر کر کہنے لگا کہ اگر مین زخمی نہوتا تو ضرور جاکر چشمۂ نہنگان پر اُس سے مقابلہ کرتا اور اپنی
معشوقہ کو لے آتا مگر کیا کرون مجبور ہون دیو مثقال اُسکے ماموں نے یہ سنکر کہا کہ تم رنج
نکرو مین ابھی جاتا ہون اور آدم زاد کو قتل کرکے تمہاری معشوقہ کو لاتا ہون تم میرے آنے
تک یہان مقیم رہو اور جنگ نہ کرنا جب مین آجاؤنگا تو مقابلہ کرکے اخضر پریزاد کو بھی
گرفتار کرونگا یہ کہکر اُسیوقت آرہ پشت نہنگ تنگ کر اُٹھ کھڑا ہوا لاکھ لاکھ دیو ہامان نے
روکا مگر اُسنے نہ سنا اور نہ مانا باہر آکر چند دیوؤن کو ہمراہ لیکر طرف چشمۂ نہنگان کے برائے
گرفتاری شاہزادہ و مضراب پری روانہ ہوا اُسکو بھی راہ مین چھوڑیئے آیندہ اُسکا
ذکر ہوگا اب لشکر اُسکا یہان قریب شہر مقیم ہے وقت پر یہ بھی داستان بیان ہوگی

آمدم بر سر مطلب

اب چند کلمے داستان پردۂ دنیا کے بیان ہوتے ہین جانا صاحبقران

گیتی ستان یعنی شاہزادۂ بدیع الملک نوجوان کا شہر صنوبریہ مین براے رہائی اہل شہر اور سبکو شجرہاے سحر سے انسان بنانا اور آباد کرنا شہر کا اور پھر واپس آنا دریاے سبز رنگ پر اور اپنے لشکر کو دریاے سبز رنگ پر طلب کرنا اور جنگ و جدل ہونا جبالون کی اور گرفتار ہونا سردارون کا اور باقی حالات عجائبات متعلق داستان ہذا

پلا ساقیا بادۂ خوشگوار — کہ آئی ہے فی الحال فصل بہار
شگفتہ ہین گل باغ مین بیشمار — چمن مین ہین مسرت کنان ہین ہزار
مرے دل کو ہر غنچہ مرغوب ہے — گھٹا چھائی گلشن مین بھی خوب ہے
جو پڑتی ہین کچھ ابر سے بوندیان — ہر اک گل ہے گلشن مین خندہ کنان
ہوا سرد جان بخش ایسی ہے بس — کہ بیشک ہے مثل مسیحا نفس
گلون کی ہے گلشن مین طرفہ بہار — بعینہ ہین ہم صورت چشم یار
شگفتہ ہین اسطرح ما بین باغ — ذرا بھی نہین دل مین لالہ کے داغ
ہے مرغوب دل قامت سرو باغ — ہے مثل قد یار عالی دماغ
عیان ہین درختون مین اب یون اثار — کہ ہین خوشنما مثل پستان یار
گلستان مین سبزہ کا ہے ایسا رنگ — کہ ہے مخمل سبز بھی جس سے دنگ
گلون سے چمن کے یہ بس ہے عیان — کہ ہے قدرت باغبان جہان
جو اس فصل مین دل ہے شادان کمال — مجھے روز و شب بس یہی ہے خیال
لکھون داستان اے صاحبقران — کہ شایق نہایت ہین پیر و جوان
دکھاؤن وہ اپنی طبیعت کا رنگ — کہ جو میرے دشمن بھی ہو جائین تنگ
جو ہین دوست تیرے وہ ہون شادمان — جو منصف طبیعت ہین ہون مدح خوان
تصدق نہ دے طول اب زینہار — کہ تا خوش ہون احباب عالی وقار

بیت

بہ بزم سخن طوطیٔ خوش نوا — بدین زمزمہ شد ترنم سرا

سیاحان صحراے عجائب و سیر کنندگان دشت غرائب غازیان طلسمات رنگین و غواصان دریاے مضامین اس داستان عجیب کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک بیان ہوئی ہے کہ صاحبقران زمان مع خواجہ عمرو ثالث کے طرف شہر صنوبریہ کے تشریف لیے جاتے ہین براے رہائی اہل شہر کے اور سہراب جادو طرف دریاے سبز رنگ تک کے مطیع اسلام ہوکر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ روانہ ہوا ہے یہ تتمہ براے یاد ناظرین والا تمکین اس مقام پر تحریر ہوا ہے اب پہلے حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہے کہ صاحبقران جب بادشاہ سے رخصت ہوکر مع خواجہ سلامت اور ان ہرکارون کے طرف شہر صنوبریہ پہنچے

تشریف لیچلے تو بعد قطع راہ ایک شبانہ روز میں قریب شہر کے پہونچے دور سے شہر پناہ
نظر آیا صاحبقران نے دریافت فرمایا کہ یہ ملک کون ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور
یہی شہر صنوبریہ ہی کہ جسکو اُن جادوگرون نے تباہ کیا ہی حضور تشریف لیچلین شہر کی کیفیت
ملاحظہ فرمائین صاحبقران یہ سنتے ہی قدم اُٹھا کر داخل شہر ہوئے شہر کو جو ملاحظہ فرمایا تو بہت
آباد اور وسیع پایا مگر سوائے اشجار کے اور کچھ نظر نہ آیا بازارین آراستہ مال و اسباب اُنپر
موجود مگر جنس بشر مفقود ہی جا بجا زاغ و زغن اُنپے آشیانے بنائے ہین بوم ہر مکان کی
دیوارون پر بیٹھے ہوئے ہین باغون کی یہ حالت ہی کہ وہان خاک اُڑ رہی ہی روش پڑی خراب
ہی عجیب انقلاب ہی بقول شاعر شعر + کل تھا جسجا پہ بلبلون کا ہجوم + آج اُسجا
ہی آشیانۂ بوم + کل جہان پر شگوفہ و گل تھے + آج دیکھا تو خار بالکل تھے + صاحبقران
یہ حالت شہر کی ملاحظہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہین عمارات بالکل مسمار ہی ایک ہو کا
عالم ہی صدائے بوم و زاغ چلی آتی ہی جا بجا عمارات جو کہ بسبب زلزلۂ سحر کے منہدم ہوگئی
ہی اُنکے ڈھیر ہین مثل ٹیلے کے ہوگئے کہین پر اینٹ خشت ہے ہر جگہ وحشت برستی ہی کہین بلندی
و پستی ہی شہر بسبب بادشاہ کے نہونے کیسے خراب ہی یہ دیکھکر صاحبقران کو بہت رنج و صدمہ
ہوا اور خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ ملک بہت آباد تھا مگر افسوس ہی کہ یون
دو ہی دن مین برباد ہوگیا حیف صد حیف کہ صنوبر شاہ کا کہین نشان نہین ہی ہرکارون
نے عرض کیا کہ حضور جب ہم یہان ہمراہ صنوبر شاہ کے پوشیدہ طور سے آئے تھے تو ہمکو
کثرت مردم کے راہ نہ ملتی تھی حضور یہ جو شجر ملاحظہ فرماتے ہین تو یہ وہی اہل شہر ہین کہ جنکو
ساحرون نے اپنے زور سحر سے شجر بنا دیے ہین اور صنوبر شاہ کو مع ناموس کے اور وزیر و سرداران
نامی کے گرفتار کر کے لیگئے ہین اور عمارات شاہی و مکانات سرداران و وزیر کو تو بالکل منہدم
کر گئے ہین وہان پر تالاب بنگئے ہین آگے چلکر حضور ملاحظہ کر لین صاحبقران یہ تقریر
سنکر آگے بڑھے تو یہ دیکھا کہ کئی تالاب بہت وسیع بنے ہوئے ہین مگر خشک ہین ہرکارون
نے عرض کیا کہ یہین عمارات شاہی و مکانات سرداران تھے صاحبقران نے بہت
افسوس کیا اور فرمایا کہ تملوگ جا کر تھوڑا پانی لے آؤ تاکہ مین ان اہل شہر پر سے تو سحر دفع کردون
اور اُنکو جامۂ انسانی مین لاؤن تاکہ یہ شہر پھر آباد ہو ہرکارے یہ حکم پاکر فوراً باہر شہر کے آئے اور
چشمون سے صحرا کے جو کہ وہان جاری تھے اُنکے ظروف مین پانی لیلیا کیونکہ پہلے جو شہر مین
تلاش کیا تو ایک قطرہ پانی کا کہین نہ نکلا ظروف خشک ملے اُنھین ظروف مین بیرون
شہر سے پانی لائے اور حاضر خدمت کیا صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کرکے حکم دیا اس
پانی کو ان درختون پر چھڑک دو جو اصلی درخت ہونگے وہ تو باقی رہینگے ما بقی سب انسان
ہو جائینگے اپنی ہیئت اصلی پر سب آجائینگے خواجہ نے خود بموجب ارشاد صاحبقران پانی
کے چھینٹے دینا شروع کیے جنپر وہ پانی دمیدۂ اسم اعظم الٰہی پڑا وہ فوراً اپنی اصلی صورت پر
آگیا آب جو دیکھا سات آٹھ آدمی کھڑے ہوئے ہین اور اُنکے پاس چند ظروف رکھے ہوئے
ہین کہ جن سے وہ کچھ نکالکر چھڑک رہے ہین اور ایک اُنمین سبکا سردار ہی کہ جسکے چہرے سے
شان و شوکت ایسی آشکار ہی کہ جسکے سبب سے دل کانپے جاتے ہین وہ لوگ یہ شوکت

دیکھکر فوراً تسلیم کو جھک گئے اور قاعدہ شاہی بجا لائے اور حیران ہوکر دیکھنے لگے صاحبقران نے جواب سلام دیا کہ ہرکاروں نے کہا کہ خاموش کھڑے ہوتے ہو کیا دیکھتے ہو ادب بجا لاؤ اور سلام کرو کہ صاحبقران تمہارے شہر میں تمہاری گرفتاری کی خبر سنکر برائے رہائی تم لوگون کے تشریف لائے ہین یہ سنتے ہی وہ سبکے سب فوراً جانب قدم جھکے اور قدمبوسی کرنے لگے صاحبقران نے اُنکے سر قدمون پر سے اُٹھائے اور فرمایا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تمپر کیا گذری اُنھون نے عرض کیا کہ ای حضور ہمکو بالکل کچھ خبر نہ تھی ہملوگ اپنے کاروبار مین مصروف تھے کہ ابر آیا اور پانی برسنے لگا تمام شہر تہ و بالا ہوگیا عمارت گرنے لگی حضور کوئی مقام ایسا نہ رہا کہ ہم لوگ پانی سے بچتے اب جسپر بوند پڑی پتھر دیکھا کہ وہ درخت ہوگیا یہانتک کہ ہم پر بھی بوند پڑی پھر ہمکو خبر نہ رہی کہ ہمپر کیا گذری آج بدولت آپ کے ہم پھر جامۂ انسانی مین آئے خدا آپکو تا صد و سی سال قائم رکھے کہ آپ نے ہمکو پھر انسان بنایا اور از سر نو زندہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ یہ قدرت سوائے خداوند کریم کے اور کسی مین نہین ہے کہ کسیکو زندہ کرے یا اُسکے پیغمبرون مین ہے وہ بحکم اُسکے زندہ کر سکتے ہین اور تم مردہ کب تھے سحر مین مبتلا تھے مین نے تم پر سے سحر دفع کر دیا وہ بھی ببرکت اسمائے الٰہی جو کہ مجکو یاد تھے اب تم لوگ یہ کرو کہ یہ پانی لیکر جاؤ اور سب پر چھڑکو کہ وہ جامۂ انسانی مین آئین وہ لوگ تسلیم بجا لاکر اور وہ پانی لیکر چلے ادھر خواجہ اور اُن ہرکارون نے اور دون پر پانی کے چھینٹے دئے کہ وہ بھی سب بصورت انسان ہوئے اور اُنسے کہا کہ وہ جو کھڑے ہوئے ہین صاحبقران ہین جنھون نے تمہارے بادشاہ کو مسلمان کیا تھا اور اُنھون نے تمکو آکر مسلمان کیا تھا اور چند باتین مذہب کی بتائین اور اب بھی تم اُنکی بدولت جامۂ انسانی مین آئے ہو کہ اُنھون نے تمہاری یہ خبر سنکر ادھر کا عزم کیا اور یہان آکر تمپر سے سحر دفع کیا تم لوگ جاکر اُسکا شکریہ ادا کرو یہ سنتے ہی وہ لوگ دوڑے اور قدمبوسی کرنے لگے صاحبقران کی تعریفین کرنے لگے اب تو صاحبقران سب سے وہی کلام تشفی آمیز فرما رہے ہین اور خواجہ اور وہ ہرکارے سب پر پانی چھڑک چھڑک کر دفع سحر کر رہے ہین اور وہی کلام کرتے کہتے رہتے ہین اُدھر وہ لوگ جو کہ انسان ہوکر اور پانی دسیدہ اسم اعظم لیکر گئے تھے وہ بھی پانی چھڑک کر سحر دفع کرتے جاتے ہین اور سبکو صاحبقران کا نشان دیتے جاتے ہین وہ سب آآکر زیارت سے مشرف ہوتے جاتے ہین صاحبقران سبکو وہی پانی دیکر فرماتے ہین کہ تم جاکر اپنے عزیزون اور ناموس کو اپنے اپنے مکانون کے نشان دیکھکر دفع سحر کرو اور اُنکو اس بلا سے نجات دو وہ دعائین دیتے ہوئے جاتے ہین اور وہ پانی لیکر رخصت ہوتے ہین اور بذریعہ اُسکے سحر دفع کرتے ہین اب تو جوق جوق اور گروہ گروہ اہل شہر مع مرد و زن کے مارے خوشی کے آتے ہین اور قدمبوسی کرکے چلے جاتے ہین یہانتک کہ کل اہل شہر نے اس بلا سے نجات پائی بڑی خوشی سب کو ہوئی کہ دوبارہ حیات پائی جو مکان گرنے سے باقی رہگئے تھے یہ سب اُنمین آئے اور عورتون کو بٹھا کر پھر خدمت مین صاحبقران کے آئے یہان خواجہ و ہرکارے بھی فرصت کرکے آگئے تھے کہ وہ لوگ آئے اور بہت شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور گو کہ ہم سب بے سر و سامان ہین مگر حضور ہمارا نان و نمک منظور فرمائین ہماری آبرو بڑھائین صاحبقران نے فرمایا کہ اسکی کوئی حاجت نہین

ہے مین قیام نہین کر سکتا ہون کیونکہ بادشاہ کو میرا انتظار ہوگا اور مین تو صرف تم لوگون کی رہائی
کو آیا تھا کیونکہ بغیر میرے یہ سحر دفع نہوتا ان سب نے دست بستہ عرض کیا کہ جہان حضور پر نور نے
اسقدر شفقت ہم غلامون کے واسطے گوارا فرمائی ہے وہان اتنی اور زحمت گوارا فرمائیے کہ جو
کچھ گوہ نان ہمکو میسر ہے اُسے اُلش فرمائیے کیونکہ یہ تو ہماری طاقت نہین ہے کہ ہم حضور کی دعوت
کر سکین اسقدر بھی لیاقت نہین ہے کہ ہم خادمان حضور کی دعوت کرین مگر یہ اُمیدوار ہین کہ آج
شب کو تو حضور یہین رونق افروز ہون اور ہم خادمون کی عزت بڑھائین صاحبقران
نے فرمایا کہ اچھا اگرچہ مین یہان قیام نہین کر سکتا ہون مگر مجھکو تم لوگون کی بھی دلشکنی منظور
نہین ہے یہ سنکر وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مسرت کنان اپنے اُن مکانون مین گئے جو کہ
اُس آفت سحر سے بسبب کسی وجہ کے محفوظ رہے تھے اور ایک مقام بہت نفیس برائے
صاحبقران اُسیوقت آراستہ کیا گو کہ اُسوقت کچھ سامان موجود نہ تھا مگر جہانتک ممکن ہوا موجود
کیا اور صاحبقران کو وہان لاکر اُتارا اور خود خدمت مین مصروف ہوئے اور دعوت کا سامان
کیا بڑے اہتمام سے دعوت کی صاحبقران اور خواجہ خضران بن عمرو نے ایک ہی ستر خوان
پر خاصہ نوش فرمایا بعد الفراغ خاصہ چونکہ تھکے ہوئے دور دراز کے تھے آرام کیا وہ لوگ بھی سب
اپنے مقام پر گئے کیونکہ بعد مدت خدا نے پھر اُنکو یہ دن دکھایا کہ وہ جامۂ انسانی مین اُس ہیئت
درخت سے آئے اس امر کی ہر ایک نے بڑی خوشی کی گو کہ تمام مال و اسباب بوجہ سحر کے ضائع
ہو گیا تھا مگر کچھ بھی اُسکا غم نہ کیا اور اپنے اوپر سے دفع سحر ہونے کی بڑی مسرت ظاہر کی تمام شب
ہر ایک کے یہان محفل خوشی کی برپا رہی گو کہ کچھ سامان نہ تھا مگر اُسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اِس
شہر مین کسی امیر کے یہان بزم عروسی ہے ان لوگون کو اسی خوشی مین صبح ہو گئی یہانتک کہ
صاحبقران بھی بیدار ہوئے اور مع خواجہ باہر تشریف لائے صاحبقران کے بیدار
ہونے کی خبر پاکر تمام پیران شہر حاضر ہوئے اور آداب شاہی بجا لائے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب مین تو یہان سے طرف اپنے لشکر کے جاتا ہون لہذا تمکو لازم ہے کہ اس ملک کو پھر اسطرح
سے آباد کرو اور جہان پر جو عمارت تھی اُسیطرح وہان پر بناؤ تا آنکہ اپنے بادشاہ کے پھر
شہر آباد ہوجائے اور ایک کو انھین رئیسان شہر مین سے یہانکا حاکم کیا اور فرمایا کہ تم سبکے
سب تا آنے صنوبر شاہ کے اسکے محکوم رہو اور جو یہ حکم دین اُسکی پابندی کرو اور عدول حکمی
نکرنا اور اُس امیر سے فرمایا کہ جسکا نام ہیوبان صنوبری تھا کہ تم عدل و داد سے کام لینا اور رعایا
کو تکلیف مین نہ رکھنا اہل شہر کو شاد و خرم رکھنا احاطۂ انصاف سے باہر نہونا رعایا پر ظلم و جور
نکرنا اور تمام شہر کو پھر از سرنو درست و آباد کرنا اور روپیہ کی ضرورت ہو تو خزانۂ شاہی
سے ہمارے لشکر سے منگا لینا کیونکہ ہم تا فیصلۂ دربارے سبز رنگ و رہائی صنوبر شاہ
دشت بہار افزا مین مقیم ہین اگر کسی قسم کی ضرورت ہو ہمکو فوراً اطلاع دینا ہم اُسکا بند و بست
پورے طور سے کر دینگے اور کوئی غنیم کسی اور طرف سے تمپر لشکر کشی کرے تو ہمکو اطلاع دینا ہم
اُسکا بھی انتظام کر دینگے کیونکہ دشت بہار افزا کی طرف سے تو کوئی لشکر کشی نہین کر سکتا ہے کہ وہان
لشکر ظفر اثر ہمارا مقیم ہے تمکو تا رہائی صنوبر شاہ اُنکی جانب سے نائب مقرر کرتا ہون جب
صنوبر شاہ رہا ہو کر آئین حکومت اُنکو دیدینا وہ یہانکے حاکم تھے یہ بند و بست صرف اسواسطے

ہی کہ رعایا پر ایک شخص کا حاکم ہونا ضرور ہی تاکہ وہ اُس سے اگر اپنی حاجتون کو بیان کرے اور وہ آنجمی اُن حاجتون کو بر لائے اور آپس کے جو جھگڑے ہون اُنکو دفع کرے اُسنے یہ سُنکر عرض کیا کہ غلام گو کہ اس لایق نہ تھا مگر حضور نے سرفراز کیا جسقدر کہ حکم والا صادر ہوا ہی انشاءاللہ تعالے اُسمین فرق نہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ اسکا بہت خیال رہے کہ رعایا پر کسی قسم کا ظلم و جور نہو یہ کلام اُس سے فرماکر اہل شہر سے فرمایا کہ تمکو لایق و لازم ہی کہ تملوگ بھی عدول حکمی نکرنا اُنکو اپنا حاکم خیال کرنا یہ فرماکر اسیوقت صاحبقران مع خواجہ و ہرکارون کے وہان سے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے یہان ہومان صنوبری نے انتظام شہر کرنا شروع کیا اُنکو تو بندوبست شہر مین مصروف رکھا جاتا ہی اور حال صاحبقران کا تحریر ہوتا ہی کہ وہ جو یہان سے طرف اپنے لشکر کے تشریف لیچلے تو شہر سے نکلکر بصد عجلت روانہ ہوئے یہانتک کہ کنارے دریاے سبز رنگ کے پہونچے وہ ہی کیفیت دریا کی ملاحظہ فرمائی کہ جو قبل مین تحریر ہوئی ہی جبکہ صاحبقران براے ملاقات صنوبر شاہ دریاے سبز رنگ پر تشریف لائے تھے اور حالت ملاحظہ فرمائی تھی وہی اب بھی ملاحظہ کیا صاحبقران نے فرمایا کہ دیکھنا خواجہ کیا اسوقت دریا پر بہار ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا تختۂ زمردین گوسون تک ہی ای خواجہ نہین معلوم یہ پانی دراصل سبز رنگ ہی یا بسبب سحر کے اسکا یہ رنگ ہی خواجہ نے فرمایا کہ مین تو خیال کرتا ہون کہ دراصل یہ پانی سبز رنگ نہین ہی کیونکہ شاید زیر آب کوئی کوہ زمرد رنگ ہی بسبب اُسکی سبزی کے یہ پانی سبز معلوم ہوتا ہی یہ سحر مین قدرت نہین ہی کہ اسقدر عظیم دریا تیار ہو اور ایک رنگ سبز ہو یہ اُسکے طلسم ہین جو کہ سبکا مالک اور حاکم ہی کہ جہان انسان کی عقل دنگ ہوتی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کہنا تمھارا درست ہی مگر ساحرون کو بھی قدرت ہی اور طاقت ہی کہ وہ سحر سے دریا اس سے بڑے بڑے بنا سکتے ہین اور جس رنگ کا چاہین بنائین اگر ایسی قدرت نہوتی تو دعوی خدائی کیون کرتے کیا عجب ہی کہ کسی ساحر نے اپنے سحر سے یہ دریا بنایا ہوا اور زبانی سہراب جادو کے بھی سن چکے ہو کہ یہ دریا سحر کا ہی اور حاکم یہان کا سمندر جادو غلام ایوان تاجدار کا ہی جو کہ حاکم ہی ایوان نہ طاق کا اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ ماہیان طوفان کش اس دریا کی سمندر جادو کی طرف سے حاکم ہی اور ماہیان کی جانب سے اُسکی بہن سحران سیہ پوش حاکم ہی اور پھر کہتے ہو کہ یہ سحر نہین ہی ضرور یہ سحر ہی خیر معلوم ہوا جاتا ہی یہ کہکر صاحبقران نے ارادہ کیا کہ جھککر ایک چلو پانی اٹھالون اور جھکے فوراً اندر سے دریا کے ایک آواز ہولناک آئی کہ ای خدا پرست یہ کیا کرتا ہی ارے یہ مقام ضلع ہی ایوان نہ طاق کا یہان ذرا سوچ سمجھکر کام کرنا ارے کیا تجکو خبر نہین کہ یہان ملکہ سحران سیہ پوش کی حکومت ہی جو تو یون بیخوف و خطر کنارے دریا کے ٹھیرا ہی اور اُسکا پانی اُٹھانے کا قصد کرتا ہی ایسا غضب نہ کرنا اگر کہین تونے ایسا کیا کہ پانی مین ہاتھ ڈالا تو یاد رکھنا کہ مثل پانی کے ہوکر دریا مین ملجائیگا یہ مقام سحر و ساحری ہی یہان غیر ساحر کا کام نہین ہے یہان قہر سامری ہی یہ مقام متبرک ہی یہان ایسے ویسے کا دخل نہین ہی یہان کی حاکم ملکہ ماہیان طوفان کش ہین کہ جنکے سحر کی پناہ نہین ہی یہ نہ خیال کرنا کہ مثل حباب جادو کے قتل کر ڈالیگا وہ بھی غفلت مین قتل ہوا ورنہ کبھی نہ قتل ہوتا اُسپر ناز نہ کرنا کہ ہمنے سہراب جادو کو گرفتار

کرلیا تھا وہ دھوکے سے گرفتار ہوگیا ہمنے سمجھا دیا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ صدا سنکر صاحبقران
نے خواجہ سے فرمایا کہ ای خواجہ تمنے کچھ سنا کہ یہ کیا صدا دریا کے اندر سے آئی اب تو یہ یقین ہوگیا
کہ یہ دریا سحر کا ہی اب تو مین بغیر اسکے مٹائے ہوے یہان سے نجاؤنگا یہ ساحر اپنے دلمین
سمجھے کیا ہین مین نے ایسے ایسے ہزارون طلسم مٹا دیے ہین یہ کیا ہی تم ابھی جاؤ اور میرے لشکر کو
یہین لے آؤ اب ہم یہان قیام کرینگے اور اسکے مٹانے کی فکر کرینگے خواجہ نے عرض کیا کہ یا صاحبقران
آپ بھی مثل اپنے دادا کے ضد کرتے ہین یہ جگہ سحر و ساحری کی ہی یہان قیام نہ فرمایئے جہان مقیم ہین وہین
رہیے اور فکر فرمایئے کیا ضرورت ہی کہ بیکار گو اپنے تئین زحمت مین ڈالیئے صاحبقران نے فرمایا
کہ اب تو مین یہین مقام و قیام کرونگا تم بیکار کی تکرار کرتے ہو ہملوگونکا قاعدہ جانتے ہو کہ جو کہتے
ہین وہی کرتے ہین اور تم پھر تکرار کرتے ہو خواجہ نے جو یہ تقریر سنی تو عرض کیا کہ اچھا جو آپکی راے
مین آئے وہ کیجیے مین ابھی جاتا ہون اور لشکر کو لاتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ
تم میری جانب سے بادشاہ کی خدمت مین تسلیم عرض کرنا اور گزارش کرنا کہ حضور یہان مع لشکر
کے تشریف لائین کہ یہ مقام وہان سے بھی زیادہ دلچسپ ہی اور نہایت پرفضا ہی خواجہ یہ سنکر
طرف لشکر کے گئے اور اسیوقت داخل لشکر ہوئے چونکہ یہ وقت سہ پہر کے دربار کا تھا بادشاہ دربار
فرما رہے تھے کہ خواجہ پہونچے اور مقام مجراگاہ سے مجرا کیا اور آداب بجالائے بادشاہ نے نظر اٹھاکر
جو دیکھا تو یہ دیکھا کہ خواجہ خضران بن عمرو سامنے استادہ ہین پوچھا کہ ای خواجہ تم یہان کہان
تم تو صاحبقران کے ہمراہ گئے تھے وہ کہان تشریف رکھتے ہین اور اُنکا مزاج مبارک کیسا ہی خواجہ
نے عرض کیا کہ جی ہان مین اُنکے ہمراہ ضرور گیا تھا اب بھی مین انھین کا بھیجا ہوا آیا ہون اور وہ
آپ دریاے سبز رنگ پر تشریف فرما ہین اور اُنھون نے آپ سے فرمایا ہی کہ آپ بھی مع لشکر
یہان تشریف لایئے کہ یہ مقام نہایت فرحت افزا ہی اور بہت جاے نفیس ہی دریا بھی بہت قریب
ہی یہ جگہ بہت فرحناک ہی بادشاہ نے فرمایا کہ وہ خود یہان کیون نہ تشریف لائے وہ کیون
وہان مقیم رہے اسکا کیا سبب ہی خواجہ نے یہ سنکر کیفیت بیان کی یعنے جانا صاحبقران کا شہر
صنوبریہ مین اور دفع سحر کرنا اہل شہر پر سے اور آنا انکا طرف لشکر کے اور دوسرے دن پہونچنا
دریاے سبز رنگ پر اور اس واقعہ کا ہونا اور برہم ہوکر صاحبقران کا لشکر کو طلب کرنا اور اپنا بھیجا جانا
کا نہ ماننا بیان کیا بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اور کوچ کرے یہ حکم صادر ہوتے ہی
تمام لشکر مین ہلچل پڑ گئی سب اپنا اپنا سامان درست کرنے لگے تھوڑے عرصے مین تمام لشکر
سفر پر آمادہ ہوگیا یہانتک کہ بادشاہ بھی فوراً سوار ہوئے اور سب سردار وغیرہ بھی مع ناموس
کے چلے اور خیمے وغیرہ و بارگاہین سب قبل سے تیار ہوگئین تھین خواجہ سلامت سبکو اپنے
ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور لشکر مین نقارہ کوچ کا بجا سواری بادشاہ کی روانہ ہوئی سب لشکر
عقب مین چلا یہان سے یہ تو روانہ ہوئے اُدھر قبل پہونچنے بادشاہ کے خیمے وغیرہ خدمت صاحبقران
مین پہونچ گئے فراشون نے جاے معقول دیکھکر بارگاہین استادہ کین تمام لشکر کے خیمے وغیرہ
برپا ہوگئے بازارون کی بنا پڑ گئی صاحبقران داخل بارگاہ ہوئے اور بادشاہ کے منتظر رہے
کہ یکایک کوئی دو پہر رات گئے آواز کوس سکندری کی آنے لگی خواجہ نے عرض کیا کہ حضور
ظل اللہ تشریف لاتے ہین صاحبقران براے استقبال خیمے سے نکلکر روانہ ہوئے تو دیکھا

سامنے سے روشنی نمودار ہوئی اسقدر روشنی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صحرا مین آگ لگی ہوئی تھی دیکھی روشنی کی کیا حقیقت ہو ایک تو شب ماہ تھی فراش فلک نے فرش نور زمین پر گستردہ کیا تھا دوسرے مشعلین و فانوسین اسقدر لشکر کے ہمراہ روشن تھین کہ جسکی حد نہ تھی تمام ذرہ ہاے زمین منظر مردم مین جھلکتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اس انتظام اور بند و بست سے بادشاہ مع لشکر کے تشریف لائے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا بعد مجرا کرنے کے صاحبقران ہمراہ تخت شاہی کے روانہ ہوئے ادھر اور سرداروں کا مجرا صاحبقران کو ہوا صاحبقران سبکو جواب سلام دیتے ہوئے ہمراہ بادشاہ جمجاہ کے داخل بارگاہ ہوئے ادھر تمام لشکر اتر اگو سون تک لشکر کا پڑاو ہوا وہ تمام صحرا خیمون اور بارگاہون سے مملو گیا اب جہانتک نظر کام کرتی تھی وہانتک سواے لشکر اور خیمون وغیرہ کے کچھ نظر نہین آتا تھا اسوقت بادشاہ کے آنے کا سبب یہ تھا کہ بادشاہ صاحبقران سے الفت زیادہ رکھتے تھے جیسے ہی یہ سنا کہ صاحبقران دریاے سبز رنگ پر تشریف لائے ہین اور لشکر کو طلب کیا ہی بسبب الفت کے اسیوقت کوچ کرکے دو پہر رات کو صاحبقران سے جاملے کچھ یہ نہ خیال کیا کہ دن کم ہے رات ہو جا ئیگی لشکر کو اور مجھکو تکلیف ہوگی کچھ کسی امر کا خیال بسبب وفور محبت کے نہ آیا اسیوقت چلے اور اسیدن صاحبقران سے جاملے اور ملاقات کی دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ انکے ہمراہ سامان شب باشی وغیرہ کچھ نہین ہے وہ کیونکر کنارے دریا کے شب بسر کرینگے گو یہ ممکن تھا کہ ایک خیمہ براے استراحت صاحبقران روانہ کردیتے اور خود دوسرے دن جاتے مگر یہ نہ گوارہ کیا کہ مین یہان رہون اور صاحبقران وہان رہین اور یہ بھی وجہ تھی کہ صاحبقران کو دو دن سے دیکھا بھی نہ تھا اور یہ بھی خیال کیا کہ کہین صاحبقران کو ایسا نہو کہ یہ خیال ہو کہ ہمنے تو لشکر کو بلایا تو بادشاہ نے صرف خیمہ بھیجدیا اور بسبب اپنی تکلیف کے آپ خود نہ آئے اور نہ لشکر کو روانہ کیا ان چند وجہون سے بادشاہ بھی اسیدن چلے اور بہو نچ گئے جب باہم ملاقات ہو چکی تو داخل بارگاہ ہوئے بعدہ صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور نے بڑی زحمت فرمائی کہ اسیوقت تشریف لائے حضور کل صبح کو تشریف لائے ہوتے صرف میرے واسطے ایک خیمہ روانہ کردیا ہوتا مین شب بھر یہان بسر کرلیتا صبح کو حضور آجاتے سب سامان ہوجاتا بادشاہ نے فرمایا کہ میرے دل نے نہ گوارہ کیا کہ آپ یہان تنہا رہین اور مین یہان مقیم رہون اس سبب سے مین نے کچھ زحمت کا خیال نہ کیا اسیوقت چلا آیا یہ فرمایئے کہ قلعہ صنوبر یہ مین کیا ہوا صاحبقران نے کل واقعہ بیان کیا بادشاہ نے یہ سنکر فرمایا کہ افسوس ہین ابتک کچھ حال صنوبر شاہ کا نہ معلوم ہوا کہ اسپر کیا گذری آیا وہ زندہ ہے یا اسکو قتل کرڈالا صاحبقران نے فرمایا کہ وہان جاکر یہ معلوم ہوا کہ صنوبر شاہ کو مع اسکے ناموس کے کرکے اور مع وزیر و سرداران نامی کے گرفتار کرلیگئے ہین بڑے افسوس کا مقام ہے یہ سنکر بادشاہ نے بہت افسوس کیا اور بعد تھوڑے عرصے کے دربار برخاست کیا صاحبقران اپنے خیمے راحت مین تشریف لیگئے اور بادشاہ اپنی آرامگاہ کو تشریف لیگئے ادھر تمام لشکر اپنے اپنے خیمون مین اترا اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ پہ آرام کیا وہ رات بسر ہوئی صبح کو ہر ایک بیدار ہوکر اپنے حوائج ضروری مین مشغول ہوا بعد فراغت نماز وغیرہ بادشاہ عالم پناہ دربار مین تشریف لائے اور صاحبقران و دیگر سردار حاضر دربار شاہی ہوئے جب سب دربار آراستہ ہوچکا تو صاحبقران ۴۰

سنے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کیا رائے ہی بابت دریاے سبز رنگ کے کیونکہ ابھی تک تو سہراب جادو راہ دریافت کرکے نہین آیا ہی اور میرا قصد ہی کہ اب مین کہانتک اُسکا انتظار کرون اور کبتک یہان لشکر مقیم رہے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ چاہیے یہ دریاے سحر ہو چاہے اصلی ہو اسمین کشتی پر سوار ہو کر اُس پار جاؤن اور جہانتک ممکن ہو اُسکی اصلیت دریافت کرون اور اُسکے بنانے والے ساحر کو قتل کرون اور اُسکو مٹادون تاکہ راہ ایوان نہ طاق کی کھلے اور اب تو مین اور جانب سے ایوان نہ طاق کو بجاؤن گا کیونکہ یہ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوگا کہ بدیع الملک ساحرون سے ڈر گیا اور دریاے سبز رنگ فتح نہ کر سکا وہان سے واپس آیا اور طرف سے ایوان نہ طاق پر لشکر کشی کی بھلا یہ کیا ساحران ایوان نہ طاق سے مقابلہ کریگا جب چھوٹے چھوٹے ساحرون سے سامنا اور مقابلہ نہ کر سکا باوجودیکہ مالک اسم باطل السحر تھا یہ ننگ و عار مین کبھی نہ گوارہ کرونگا چاہے اسمین میری جان جاے چاہے رہے اور اگر یہ دریا اصلی ہی تو بیخوف و خطر تمام لشکر اُسپار اُتر جائیگا کسیکو ضرر نہوگا تب بھی ہمارا مدعا بر آئیگا بادشاہ جہان پناہ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ آپنے فرمایا بہت درست ارشاد فرمایا مگر میری دو رائین ہین اول تو یہ کہ آپ دو چار روز اور سہراب جادو کا انتظار کرین اگر وہ اس عرصے مین آجاے تو خیر ورنہ پھر آپکو اختیار ہی اور دوسری راے یہ ہی کہ آپ کسی واجب القتل کو آج اس دریا مین جانیکا حکم دین اور اُس سے فرمائین کہ اگر تو اُسپار ہو آئیگا تو ہم تجکو رہا کر دینگے صاحبقران نے جواب دیا خوب ہین آپکے فرمانے سے باہر نہین ہون جو آپکی راے ہی وہی کرونگا دو چار روز سہراب کا اور انتظار کرتا ہون یہ فرماکر حکم دیا کہ کسی واجب القتل کو لاؤ کہ ہم اوسکو رہا کر دین اگر وہ ہمارے کہنے پر عمل کرے یہ حکم پاتے ہی داروغۂ زندان کے پاس ایک چوبدار گیا اور اُسکو حکم صاحبقران سے آگاہ کیا وہ فوراً ایک واجب القتل کو اپنے ہمراہ لیکر حاضر خدمت صاحبقران ہوا اور عرض کیا کہ بموجب حکم عالی یہ گنہگار حاضر ہی کیا ارشاد ہوتا ہی صاحبقران کو جب یہ معلوم ہوا کہ گنہگار آگیا ہی بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کنارے دریا کے تشریف لے چلین اور تماشا ملاحظہ فرمائین ظل اللہ یہ سنکر فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے بادشاہ کا اُٹھنا تھا کہ کل سردار مع صاحبقران اپنے دنگلون و کرسیون سے اُٹھے اور ہمراہ صاحبقران و بادشاہ بیرون بارگاہ آئے اور کنارے دریا کے آکر حکم دیا کہ لاؤ اُس گنہگار کو لوگون نے حاضر کیا صاحبقران نے اُس سے فرمایا کہ ہم تجکو آزاد کیے دیتے ہین تو اس دریا کے اُس پار ہو آ وہ یہ سنکر بامید رہائی آمادہ ہو گیا اور عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور ابھی اُس پار ہو کر حاضر خدمت ہوتا ہی صاحبقران نے حکم دیا کہ اسکو رہا کر دو لوگون نے اُسکی قید دور کی وہ جیسے ہی رہا ہوا فوراً دریا مین اُترا اور شناوری کرکے کچھ دور گیا تھا کہ ایکبار تمام دریا مین جوش پیدا ہوا اور تلاطم عظیم برپا ہوا اور آب دریا نیزون بلند ہونے لگا اور شعلے پانی سے نکلنے لگے جابجا گرداب پڑنے لگے اُس تلاطم مین چند حباب پیدا ہوئے اور قریب اُس شخص کے آکے اور ٹوٹ گئے اور پنجے پیدا ہوئے اور اُسکو کھینچکر طرف تہ کے لیچلے وہ پکارا کہ یا صاحبقران مجکو اس بلا سے نجات دیجیے اور بچائیے مجکو یہ پنجے اندر دریا کے لیے جاتے ہین صاحبقران نے بادشاہ و دیگر سرداران سے فرمایا کہ دیکھیے معاملہ سحر کا نکلا یا نہین یہ دریا ضرور سحر کا بنا ہوا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ ہان

وجہون سے مین نے یہ راے دی تھی اب تو ثابت ہوگیا لہذا اب آپ کچھ دن سہراب جادو کا انتظار کرین کہ وہ آ ئے تو پھر آپ قصد اُسکے فتح کرنیکا کرین صاحبقران نے فرمایا کہ جو آپکی مرضی ادھر وہ سنجے اسکو نیچے نہ کے لیکر بیٹھ گئے بعد تھوڑی دیر کے اُسکی لاش پانی پر نظر آئی اور یہ صدا آئی کہ اے مسلمانون ہمنے تمکو لاکھ طرح سے منع کیا مگر تمنے نہ سُنا خیر ہمکو معلوم ہوا کہ بغیر سزا پائے ہوئے تم لوگ نہ مانوگے ناحق کو ایک شخص کی جان لی یہ نہ خیال کیا کہ یہ مقام ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرۂ ملکہ ماہیان طوفان کش کا ہی یہان کوئی بغیر اُنکی مرضی کے نہین آسکتا ہی ابھی کچھ نہین گیا ہی یہان سے تم اپنے خیمے وغیرہ اُٹھالو اور کسی طرف چلے جاؤ کیونکہ ہمنے ملکہ کو خبر نہین کی ہی جب اُنکو خبر ہوگی تو پھر تمکو اپنی جان بچانا دشوار ہو جائیگا سواے ندامت اور پریشانی کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا کیونکہ آنکا غضب غضب ماہیان طوفان کش ہی اُنکے سحر سے کسیکو پناہ نہین ملتی ہی آیندہ تمکو اختیار ہی ہمنے جو حق سمجھانے کا تھا سمجھا دیا اگر تم آج کو بچ کرکے بچاؤ گے تو کل ہم اُنکو ضرور ضرور تمھاری ان حرکتون کی خبر کر دینگے پھر تم دیکھنا کہ تمپر کیا بلا نازل ہوتی ہی ادھر سے سردارون نے پکار کر کہا کہ یہ کیا بیہودہ تقریر ہی جو کوئی یہ کلام کرتا ہی وہ سامنے آکر کلام کرے کہ ہم اُسکو جواب دین یہ کیا عورتون کی طرح پردے مین تقریر کرتے ہو اگر مرد میدان ہو تو سامنے آکر کلام کرو اور وہ کیا لکاتا ہی جو ہمکو سزا دیگی اُسکی لیاقت ہی کیا ہی یہ صدا دیکر سب سردار خاموش ہو رہے وہ تلاطم دریا کا موقوف ہوگیا سبنے دیکھا کہ وہ لاش بھی پانی ہوکر دریا مین ملگئی یہ حال دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا دو چار روز اور انتظار کرلون اگر سہراب جادو آگیا تو خیر ورنہ مین بغیر اُسکے آئے ہوئے دریا پر حملہ کرونگا یہ کہکر کنارۂ دریا سے واپس چلے آئے راہ مین بھی تقریر کرتے جاتے تھے انکو تو راہ مین طرف بارگاہ کے روان کیجیے

اب کچھ حال سہراب جادو کا سُنیے

ساقیا اب نہ تو ٹال کر
اب مین طالب ہون تجسے حشمت کا
چاہیے خوب نشہ صہبا کا

جلد ہو مست نشۂ مکمل کر
رنج ہے میکشون کی فرقت کا
کسلیے یہ سفر ہے دریا کا

ناظرین باتمکین کو بخوبی یاد ہوگا کہ سہراب جادو صاحبقران سے رخصت ہوکر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ پاس سحران سیہ پوش کے چلا تھا جب قریب دریا پہونچا تو چونکہ سحران سیہ پوش نے اُس سے کہدیا تھا کہ جب تو صنوبر شاہ کو گرفتار کرکے آنا تو دریا کنارے آکر صدا دینا کہ اے نگہبانان دریا مجکو ملکہ کے پاس پہونچا دو جب یہ صدا دوگے تو تمکو نگہبانان دریا پہونچا دینگے بغیر اسکے تیرا آنا مجھ تک دشوار ہی کیونکہ تجکو راہ دریا معلوم نہین ہی بموجب اُسکے کہنے کے سہراب جادو کنارے دریا کے آیا اور پکارا کہ اے پاسبانان دریا مجکو ملکہ کے پاس یعنے سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دو کیونکہ مین اُنکا فرستادہ ایک کار ضروری کو گیا تھا واپس آیا ہون دریا سے یہ صدا آئی کہ اے خادم اپنی آنکھین بند کرو یہ سُنکر سہراب جادو نے آنکھین بند کرلین بعد تھوڑے عرصے کے صدا آئی کہ آنکھین کھول دو اب جو آنکھین کھولین تو اپنے کو روبرو قصر ملکہ سحران سیہ پوش کے پایا یہ در قصر پر آیا اندر خبر کرائی کہ کہدو سہراب جادو آیا ہی محلدار نے

جا کر ملکہ سحران سیہ پوش سے خبر کی کہ سہراب جادو در دولت پر تشریف لائے ہین جیسے ہی سحران
سیہ پوش نے سہراب کے آنے کی خبر سنی خوش ہوگئی اور مجلدار سے کہا کہ بلا لو مجلدار گئی
اور اُسنے ہمراہ لیکر اندر محل کے آئی جیسے نظر ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی سہراب پر پڑی فوراً
اُٹھ کھڑی ہوئی اور دوڑ کر لپٹ گئی اور یہ بولی کہ ای سہراب تم کہان تھے تمنے بہت عرصہ کیا آج
کئی روز ہوئے کہ تم گئے تھے برای گرفتاری صنوبر شاہ کے مجکو بڑا اندیشہ تھا کیونکہ حباب
جادو میرا ملازم تو ہاتھ سے بدیع الملک کے مارا گیا مجکو یہ خوف تھا کہ کہین تم سے اور بدیع الملک
سے نہ مقابلہ ہوا ور تم بھی نہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو گو کہ تم ساحر زبردست ہو مگر وہ مالک اسم
اعظم الٰہی باطل السحر ہی اُسکے پاس بہت سے تبرکات ہین کہ جنکے سبب سے سحر اُسپر تاثیر نہین کر سکتا
ہی مین نے بعد قتل ہوئے حباب جادو کے جو دریافت کیا تو یہ معلوم ہوا اگر قبل سے یہ معلوم ہوتا تو مین اُسکا بھی بندوبست
کرتی کیون بغیر اُسکا بند و بست کیے ہوئے اُسکی گرفتاری کو کسیکو نہ بھیجونگی خیر دیکھا جائیگا اب
تم اپنی کیفیت بیان کرو یہ کہتی ہی اور لپٹی جاتی ہی کہ خداوند نے مجکو تیری صورت دکھائی مجکو تو یاس
ہوگئی تھی مین تو تیری جدائی مین اپنی زندگی سے بیزار تھی سہراب نے کہا کہ ملکہ یہ کیا کہتی ہو
مین خود تمھارے واسطے بیقرار تھا خیر ذرا ٹھہرنے تو دو کو مین اپنی حالت بیان کرون کہ مجپر کیا
گذری اور کیونکر میری جان بچی مجکو تو امید نہ تھی اگر مین فکر نہ کرتا تو کبھی تمھاری زیارت نہ
میسر ہوتی کچھ خداوند نے مدد کی جو مین بچکر رہا ہوا ذرا بیٹھ جاؤ صبر کرو دیکھو خواصین وغیرہ کھڑی
ہین کہین یہ تمھاری بہن سے نہ خبر کر دین تو مین اور تم دونون گنہگار قرار دیا جاؤن اور عتاب
نازل ہو ایک مرتبہ تو مین اس عذاب مین گرفتار ہوا کوئی امر بیجا نہین کیا تھا صرف اظہار عشق
کیا تھا جسکی یہ سزا ملی کہ شہر بدر کیا گیا ایک مدت تک قید رہا اپنے آبائی منصب سے برطرف کیا
گیا اب نہ معلوم اگر اسکی خبر ہو جاوے تو کیا حالت ہو اُسنے جواب دیا کہ ایک تو کوئی خبر نہین
کر سکتا ہی اگر کوئی خبر کریگی تو مین سبکو ایک آن مین مار ڈالون گی دوسرے مجکو اُنکا خوف نہین ہے
اور نہ کچھ خیال ہی بہت ہوگا وہ مجکو اپنے منصب سے معزول کر دینگی سحر مین مین وہ دونون برابر ہین
تیسرے مین خود صاحب اختیار ہون جسکو چاہون شوہر بناؤن یہ تمکو خود ہی معلوم ہی کہ اس مذہب مین
عورت صاحب اختیار ہوتی ہی جسکو چاہے وہ شوہر بنائے مگر جبتک کہ اُسکے مان باپ زندہ ہین اور
وہ ناکتخدا ہی مجبور ہی اور جب اُسکے مان باپ مرجاتے ہین تو اگر ناکتخدا بھی ہو تب بھی وہ صاحب اختیار
ہی تو یہان نہ میرے مان باپ زندہ ہین جو مین اُنکی پابند ہون مجکو اختیار ہی بھائی بہن کو کچھ اختیار نہین
ہی سہراب جادو نے جواب دیا کہ یہ تو سب سچ اور درست ہی مگر کچھ بڑے کا لحاظ بھی ہوتا ہی اور دوسرے
اسکی جلدی کیا ہی جب تمھارا جی چاہے مین موجود ہون مگر اسوقت تو یہ حرکت نکرو بہت لپٹو نہین کیونکہ مین
ابھی چلا آتا ہون میرے حواس درست نہین ہین کسی اور وقت پھر تمکو اختیار ہی مین خود تمھارا شیدا ہون
بغیر تمھارے مجکو ایک پل آرام نہین ہی اور کچھ تو ان عورتون کا لحاظ کرو یہ اپنے دلمین کیا نفرین کرتی ہونگی
کہ یہ کیسی عورت ہی مرد تو انکار کرتا ہی یہ لپٹی جاتی ہی ارے ہر بات کا موقع محل ہوتا ہی یہ تو معلوم ہو گیا کہ
تمکو مجھے دیکھکر قرار نہ آیا جوش الفت مین لپٹ گئین خیر اسکا کچھ حرج نہین ہی وہ یہ تقریر سنکر ہٹ گئی اور ہاتھ
پکڑ کر برابر مسند پر بٹھا لیا اور کہا کہ ہان اپنی سرگذشت بیان کرو سہراب جادو نے اپنا صحرا مین پہونچنا اور خرس
سنکر طرف خیمہ صنوبر شاہ کے جانا راہ مین صنوبر شاہ کا زمین پر گرے پڑے ہوئے دیکھنا اور بدیع الملک کا حباب جادو

کو قتل کرنا اور اپنا قریب صنوبر شاہ کے پہونچکر اُسکو اُٹھالے بھاگنا اُسکا فریاد کرنا صاحبقران کا اُسکی
صدا اُسنکر دوڑنا اور اپنا پر پرواز پیدا کرکے نے اُڑنا اور خواجہ کا یکایک ظاہر ہوکر جال مارنا اور اپنا گرفتار ہونا
اور نذر زنبیل ہونا اور اپنا دربار مین زنبیل سے نکلنا اور صاحبقران کا ستون بارگاہ سے بندھوا کر نصیحت کرنا
اپنا انکار کرنا اور بسبب سوزن کے سحر سے مجبور ہوکر کچھ جواب نہ دینا صاحبقران کا حکم قتل دینا جلاد کا بیرون
بارگاہ لیجانا اور بمقام قتل بٹھانا خواجہ کا پھر نصیحت کرنا اور اپنا وہان سے دربار مین آنا اور اشارے سے سوزن
زبان سے نکلوانا اور یہ بکہ مطیع اسلام ہونا سب بیان کیا اور کہا کہ یون میری جان بچی جب مین رہا ہوا اور مین نے
یہ بھی چاہا کہ سحر کرون اندر بارگاہ کے مگر ممکن نہوا لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سحر یاد نہ آیا جب دربار برخاست ہوا تو مین باہر آیا
تو سحر یاد آیا چونکہ مین مکر سے مطیع اسلام ہوا تھا اُسیوقت وہان سے اسطرف کو روانہ ہوا اور کنارے دریا کے پہونچکر جسطرح
تمنے کہا تھا اُسیطرح عمل کیا اور تم تک پہونچا یہ واقعہ میرا ہی مگر سہراب جادو نے یہ بیان نکیا کہ صاحبقران کا قصد برائے
فتح دریائے بیتر زنگ آنیکا ہی اور نہ یہ بیان کیا کہ مین برائے دریافت راہ آیا ہون فقرہ کردیا کہ مین مکر سے رہائی حاصل
کرکے آیا ہون گو کہ وہ صدق دل سے مطیع اسلام ہوا تھا زیادہ تر اسی سبب سے اُسکے ہم بستری سے انکار کرتا
تھا گو اُسکا ارادہ قبل مین بھی نہ تھا مگر قبل آنے بیرون دریا برائے گرفتاری صنوبر شاہ اُسکی طبیعت نے رغبت
کی تھی اور سبب یہ تھا کہ اُسنے بہت کچھ اُسکے روبرو اپنی حالت تباہ کی تھی اُسنے خیال کیا کہ جب تک تو یہان
ہی اُسکے ساتھ عیش کر جب کسی سبب سے تو یہان سے شہر سمندریہ مین جائیگا اُسوقت تجکو اختیار ہی پھر جی چاہے
اسکی ملاقات رکھنا چاہے ترک کردینا مگر جب سے مطیع اسلام ہوا بالکل دل پھر گیا اور نفرت ہوگئی اُسنے لاکھ
لاکھ تدبیرین کین کہ یہ کسی صورت سے آج مجسے ہمبستر ہو مگر اُسنے قبول نکیا جب یہ تقریر سحران نے سنی کہا کہ
واقعی خداوند نے خوب جان بچائی کیون نہو تم بھی تو بڑے جہاندیدہ کار آزمودہ ہو آخر کو مکر سے رہائی پائی سہراب
نے جواب دیا کہ سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہ تھی خیر اب تو مین اپنے مقام پر جاتا ہون مگر ای ملکہ اب تم
ہوشیار رہنا اور ہان یہ تو بتاؤ کہ جناب جادو کے قتل ہونے کی خبر ملکہ ماہیان طوفان کش کو تو نہین ہوئی
اُسنے جواب دیا کہ کیون نہین ہوئی لاش اُنکے پاس گئی تھی اُنھون نے سمندر جادو کے پاس بھیجدی سنتے ہین
کہ اُنھون نے کچھ تدبیر کی ہی وہ تو اپنی تدبیر کرتے ہی ہین مین یہان خود اس فکر مین ہون کہ اگر وہ خداپرست ابکی دریا کے قریب
آیا تو مین خود اُس سے مقابلہ کرونگی اور اُسکو قتل کرونگی سہراب نے کہا کہ جب تم یہ جانتی ہو کہ وہ مالک اسم
اعظم ہی اور اسپر سحر اثر نہین کرتا ہی تو پھر دیدہ و دانستہ اپنی ہلاکت کے درپے ہوگی اور مجکو اپنے غم مین مبتلا کروگی
اور وہ دریا کے اندر تو نہین اسکتا ہی بغیر تمھارے حکم کے کیونکہ جب مجھ ایسا ساحر راہ دریا سے واقف نہین
ہی اور میرا سحر بھی یہان دریا مین کچھ کام نہین کرتا ہی کہ مین خود راہ دریافت کرکے چلا آتا جبتک مین نے
تمھارے نگہبانون سے نہین کہا نہ آسکا پھر وہ غیر ساحر کیونکر آئیگا اور تمسے مقابلہ کریگا سحران نے کہا کہ
یہ تو سب ٹھیک ہی کہ وہ نہین آئیگا مین خود جاکر اُس سے مقابلہ کرونگی اور اسکو کنارے سے دریا کے
ہٹادونگی کیونکہ یہ خوف ہی کہ شاید وہ کسی تدبیر سے داخل دریا ہو یا اسم اعظم پڑھکر خود کچھ ہمت باندھے
اور دریا مین در آئے تو اُسوقت بڑی مشکل ہوگی گو کہ وہ یہان آکر کچھ بنا نہین سکتا ہی اور اسکا اسم
اعظم یہان کچھ کام نہ دیگا اگر گرفتار ہو جائیگا مگر جب یہ خبر ہمشیرہ کو ہوگی کہ سحران جادو نے غفلت
کرکے بدیع الملک کو داخل دریا کر لیا تو وہ بہت خفا ہونگی اور کہینگی کہ اسکو لازم تھا کہ جب سے
وہ قریب دریا آیا تھا جبھی سے کیون نہ اُسکا بندوبست کیا اور بیرون دریا مقابلہ کیا ہوتا اور سمندر جادو
یہ خبر سنکر برہم ہونگے عجب نہین کہ ناراض ہون کیونکہ کل دریا کا بندوبست اُنھون نے ہمشیرہ صاحبہ کو دیا ہی یہانتک

کہ اُسکو ہر بات کا اختیار دیدیا ہی اگر وہ چاہین تو ابھی ایک دم مین مٹا دین یا وہ مرجائین تو یہ برباد ہوجائے
یہ دریا تو اب اُنکے سحر کا ہی اسمین اب کچھ دخل سمندر جادو کا نہین ہی اُنھون نے اُنکو اپنا خیرخواہ جان کر
یہ کام اُنکے سپرد کیا اور آپ اور امورون مین مشغول ہوئے ہین کیونکہ مین کل ہمشیرہ کے پاس گئی تھی
تو وہ بیان کرتی تھین کہ اے سحران شکر کر کہ سمندر جادو نے میرا اسقدر اعتبار کیا کہ دریاے
سبز رنگ کی بالکل حکومت مجکو دیدی اور میرے سحر سے اُسکو قائم کیا اور اپنا سحر اُٹھا لیا اور سن لے
اے سحران کہ یہ کل اختیار مین تجکو دونگی اے سہراب جادو اب ہمکو بڑے اختیار ہونگے گو کہ اب کچھ کم
نہین ہین مگر اور زیادہ ہوجائینگے ہم تجھ دونون برابر ملکہ ماہیان طوفان کش کے ہوجائینگے سمندر
جادو بہت خوش ہوگا اور دبا کریگا جبکہ ہم ایک مرحلہ کے مالک ہونگے اُسوقت تم دیکھنا کہ ہم
تمھاری کیا عزت کرتے ہین کہ سمندر جادو بھی جانے کہ ہان یہ بھی کوئی شخص ہی اور بڑا صاحب مرتبہ
ہی اور تمھاری اُس حرکت کو بھول جائے اور عزت کرے سہراب جادو نے ظاہر مین تو کہا کہ ملکہ یہ تو
بہت اچھا ہوا کہ تمھاری ہمشیرہ مالک دریاے سبز رنگ ہوئین مجکو خوشی حاصل ہوئی اور اب میرا کیا
کام ہی سمندر جادو کے یہان مین نے اُسکی لڑکی کے عشق سے ہاتھ اُٹھایا کہ جسکی وجہ سے مین نے
یہ زحمت اُٹھائی اور قید رہا اگر تم مجھپر رحم نہ کھاتین تو مین اُسی قید مین مرجاتا اُسنے تو یہ بھی خبر نہ لی کہ یہ
کسلیے سبب سے یہانسے نکالا گیا پھر ایسے سے محبت کرنا عین نادانی ہی اب تو مین تمھاری زندگی کی خیر
چاہتا ہون خداوند مجکو اب زندگی مین کبھی سمندر جادو اور اُسکی دختر کی صورت نہ دکھائے مجکو نفرت
ہوگئی ہی یہ تقریر تو ظاہر مین کی مگر دل مین کہا کہ خدا مجکو تیری صحبت سے نکالے اور تیرے شر سے محفوظ رکھے
اور خدا وہ دن کرے کہ تو اور ماہیان و سمندر جادو قتل ہون اور یہان بھی اہل اسلام کا عمل ہو اور
میری معشوقہ مجکو ملے یہ دل مین دعا کی بعد اسکے کہا کہ اب مین جاتا ہون کیونکہ مین کئی دن سے اپنے
باغ مین نہین گیا ہون جو کہ مین نے بیرون دریا اُس صحرا مین بنایا ہی اُسنے کہا کہ کب تمنے بنایا ہے
سہراب جادو نے جواب دیا کہ جب سے مین تمھارے پاس آیا ہون اور رہا ہوا ہون جب ہی
سے مین نے بنایا ہی اُسنے کہا کہ تمنے ہمین نہ دکھایا کیا ہم اُسکے دیکھنے کے قابل نہ تھے سہراب
نے جواب دیا کہ تیار نہوا تھا کہ تمنے مجکو اُس کام کو بھیجدیا اور مین چلا گیا جب سے خبر نہین ہے
آیا بالکل تیار ہوگیا یا نہین مین نے یہ باغ بالکل اُس باغ کے مشابہ بنایا ہی جو کہ میرا باغ شہر سمندریہ
مین تھا اور میرے آنے کے بعد مالک شاہی مین آگیا اُسنے کہا کہ اچھا جاؤ اگر تیار ہوگیا ہو تو ہمکو
بھی خبر کرنا ہم بھی آکر دیکھینگے سہراب نے کہا کہ اچھا ضرور مین تمکو لیجا کر دکھاؤنگا یہ کہکر اُٹھا اور باہر
آکر طرف اُس باغ کے جو کہ اُسنے اُسپار دریا کے بنایا تھا اور سبب اُسکا یہ تھا کہ اِسپار کی تو راہ جدھر
کہ صاحبقران کا لشکر فروکش ہی سواے سحران جادو و ماہیان طوفان کش و سمندر جادو
و دیگر ساحران نامی کے کہ جنپر اِن سب کو اعتبار ہی اور وہی سب پاسبانان دریا ہین معلوم ہی اور کوئی نہین
جانتا ہی اِسپار کی تو راہ سے سب واقف ہین اِسی سبب سے سہراب جادو نے باغ اپنا ایک
صحرا مین بنایا ہی اب یہ پاس سے سحران کے اُٹھکر طرف اپنے باغ کے چلا اور قریب پہونچکر یہ
دیکھا کہ کل باغ تیار ہوگیا ہی داخل باغ ہوا جو خادم و خدمتگار وہان موجود تھے اُنھون نے جو اپنے
مالک کو دیکھا تو سب نے دوڑکر سلام و مجرا کیا سہراب جادو کو باغ مین لائے اور سب مقام جو کہ
اُسکے بعد بنائے تھے دکھائے سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور انعام دینے کا امیدوار

کیا اور سیر باغ کر کے داخل بارہ دری ہوا مسند زرنگار پر متمکن ہوا تاج ہونے کا حکم دیا کہ آج یہان جلسہ
ہو مین اپنی جان بچنے کا جلسہ کرونگا اور ملکہ سحران سیہ پوش جادو کی دعوت کرونگا یہ اُسنے اِس سبب
سے کہا کہ یہ ظاہر ہو کہ یہ مطیع اِسلام ہو گیا ہی اور کہین وہ لکا نہ سحر سے نہ دریافت کرسکے وہان بھی اُسنے
خوب خوب اُسکے دل کو اپنی طرف رجوع کیا اور یہان بھی آکر وہی تقریر اپنے مصاحبون سے
بیان کی جو کہ اُسکی جانب سے اُسکے پاس ملازم تھے اُنکا عشق اور الفت بہت ظاہر کی پھر سب نے
بند و بست جلسہ کا کیا اور سہراب جادو خود اُسیوقت سحران سیہ پوش کے بلانے کو روانہ ہوا اور
سحران سیہ پوش نے بعد جانے سہراب جادو کے حکم دیا کہ جسوقت سہراب جادو آئے
اُسکو روکنا نہین آنے دینا یہ اِس سبب سے اُسنے حکم دیا کہ شاید کسی وقت اُسکو میرا خیال آئے
اور میری الفت اُسکو بیقرار کر کے لے آئے اور وہ یہان روکا جاوے تو اُسکو نا گوار ہوگا بد یہ
یہ حکم دیدیا اور آپ بعد حکم دینے کے اپنا سحر درست کرنے مین مصروف ہوئی کیونکا قاعدہ یہ ہی کہ یہ
ہر وقت اپنے سحر کو درست کرتی رہتی ہی اور نئے نئے سحر درست اور ایجاد کرتی ہی اِتنے مین سہراب
جادو صرف اُسکی دلدہی اور اپنے مطلب سے یعنی اِسواسطے کہ مین اِنکی خوشامد کر کے کسی نہ کسی
صورت سے راہ دریاے سبز رنگ کی دریافت کرون اور صاحبقران کو کسیطرح سے آگاہ
کر دون کہ وہ آکر دریاے سبز رنگ کو فتح کرین یہ کل امور خیال کر کے در محل پر آیا اور محلدار
سے کہا کہ ملکہ کو خبر کر دو اُسنے کہا کہ آپ تشریف لیجائین ہمکو حکم ہی کہ جسوقت سہراب جادو تشریف
لائین اُنکو روکنا نہین آنے دینا سہراب یہ سنتے ہی فوراً داخل قصر ہوا بارہ دری مین پہونچا جو دیکھا
تو سحران کو نہ پایا خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان تشریف رکھتی ہین اُنھون نے کہا کہ اُس
کمرے مین اپنا سحر بیٹھی ہوئی تیار کر رہی ہین یہ فوراً اُس طرف کو گیا اور دروازہ کھولکر کمرے مین
جو داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہی کہ سحران سیہ پوش جادو ایک چوکی پر سنگ مرمر کی بیٹھی ہوئی ہی اور
چوکا دیا ہوا ہی گوگل وغیرہ جل رہا ہی بچہ خوک ذبح کیا ہوا سامنے پڑا ہی رائی سرسون ماش کے دانے
طلائی و نقرئی تھالیون مین روبرو رکھے ہوئے ہین اور وہ علامہ ایک ساری برنگ زرد باندھے
ہوئے ہی اور نصف اوڑھے ہوئے ہی اور بال کھلے ہوئے ہین پانی اور خون خوک ہاتھون
سے ٹپک رہا ہی اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنا ہوا سامنے رکھا ہی اُسکی پیشانی پر سیندور کا
ٹیکہ دیا ہوا ہی سوئین اُسکی آنکھون مین کھبے ہوئے ہین یہ کچھ پڑھ پڑھکر اُسپر دم کر رہی تھی اور
کچھ ماش و سرسون ورائی پر دم کرتی تھی اور وہ ساری اِسطرح باندھے تھی کہ تمام جسم دکھائی دیتا تھا
سہراب جادو کی جو نظر پڑی تو مُنھ پھیر لیا اور دل مین کہا کہ کیا بے غیرت یہ فرقہ ہی کہ کچھ بھی غیرت
شرم نہین ہی کس بے عنوانی سے بیٹھی ہی اگر مجکو یہ معلوم ہوتا تو مین کبھی نہ آتا اُدھر اُسنے جو سہراب
جادو کو دیکھا اسم سحر ختم کر کے آواز دی کہ ای سہراب جادو آؤ وہان کیون کھڑے ہو اُدھر سہراب نے
قصد کیا تھا کہ مین واپس جاؤن جب یہ سحر تیار کر کے نکلے گی تو مین اِسکو لیکر اپنے باغ کو چلا جاؤنگا
کہ اُسنے آواز دی اب اِسکو کچھ بن نہ پڑا اپنے اوپر لعنت کرتا ہوا آگے بڑھا اور دل مین کہتا تھا
کہ تو کیون یہان پر آیا وہ تجھسے تو اُسیطور سے بیٹھی ہی اپنے تئین درست نہین کرتی ہی وہ جس خیال مین
ہی مین کبھی تو اُسکی آرزو بر نہ لاؤنگا یہ دل سے باتین کرتا ہوا قریب اُسکے پہونچا جیسے ہی وہ قریب
آیا یہ لکا نہ اُٹھکر اُس سے لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ آؤ ای جان جہان مین جانتی ہون کہ تم ابھی بغیر میرے

قرار نہین ہو اور تاب نہ آئی آخر کو چلے آسٹے واب تو یہ مقام تخلیہ ہی میری آرزو بر لاؤ اور مجھکو گلے سے لگاؤ بوسہ وکنار رہو باہم راز و نیاز ہوا ورخود لپٹنے لگی اور بوسے لینے لگی یہ اپنے دل مین بہت نادم و پشیمان ہوا کہ تو کیون اِسوقت آیا کہ یہان آکر اِس عذاب سخت مین مبتلا ہوا اور اگر آیا بھی تھا تو یہان کیون آیا باہر ٹھہرا ہوتا جب یہ باہر آتی تو اِسکو اپنے ہمراہ لیکر چلا جاتا یہ تو اِدھر یہ خیال کر رہا ہی اور وہ مست ہو ہوکر بوسہ بازی کر رہی ہی سب سحر و ساحری بھول گئی ہی اب تو شہوت پرستی کی فکر ہی اور اِسکو انکار رہی جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ کسی طرح نہین مانتی ہی اور عاجز کرتی ہی تو کہا کہ ای ملکہ سحران سیہ پوش تم کسقدر بے صبر ہو ارے ابھی تو سحر درست کر رہی تھین اور سحر بھی پورا درست نہوا تھا کہ مین آگیا تمکو شرم نہین آتی ہی کہ جہان خداوند سامری و جمشید کی پرستش کرو اور اُنکی روح کو بلاؤ وہان یہ افعال ناشائستہ بجا مین اور روا ہین ارے یہ تو مقام متبرک ہی اِسکا ادب لازم ہی مین تو خود تمھارے لینے کو آیا ہون کہ میرا باغ درست ہو گیا ہی مین نے اُسمین اپنی سلامتی کا جلسہ کیا ہی اور تمھاری دعوت کی ہی چلو وہان ناچ و رنگ دیکھو صحبت شراب وکباب ہو وہان اِن باتون کا لطف ہوگا یہان کیا ہی کہ جہان شراب کے نام ایک قطرہ پانی کا بھی نہین ہی بھلا پھر کہان لطف اور وہان صرف بارہ دری مین ہم تم ہونگے بالکل تخلیہ ہوگا اور سب سامان راحت مہیا ہوگا تب مزا ہی یہان کیا کہ جہان سوائے پتھر کی سنگ مرمر کے اور وہ بھی متبرک اور کچھ موجود نہین ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ افسوس تو نے اِسوقت بھی مجھکو محروم رکھا اور فقرہ کرنے لگا ارے کمبخت اِسوقت سے بڑھکر اور کوئی وقت ایسا نہوگا کہ مین بھی تنہا ہون اور جس حالت سے ہون تجھپر روشن ہی اور تو بھی اکیلا ہی اور اگر سامان عیش مہیا نہین ہی تو نہین سہی یہ تو دل کی خواہش ہی جسکو جس سے الفت ہوتی ہی اور اُسکے ماہین تخلیہ ہوتا ہی تو وہان شراب وکباب کی ضرورت نہین ہوتی ہی اور یہ جو کہا کہ یہ جگہ متبرک ہی اور یہ امر یہان نہونا چاہیے تو اسمین کیا حرج ہی یہ امر ہر جگہ جائز ہی خواہ جائے متبرک ہو یا غیر متبرک مگر معلوم ہوتا ہی کہ تجکو میرے ساتھ ہمبستر ہونا منظور نہین ہی خیر جہانتک تیرا جی چاہے مجکو ستالے مجھسے جہانتک صبر ہوتا ہی صبر کرتی ہون جب نہوگا تو عاجز ہوکر اپنی جان دیدونگی گو کہ یہ مجھمین قدرت ہی کہ مین ابھی چاہون تو تو خود اِس امر کی خواہش کرے اور مین انکار کرون مگر جبر ہوا تو کیا لطف ہی خوشی کے امر مین اور لطف ہوتا ہی یہ کہکر رونے لگی سہراب جادو نے خیال کیا کہ یہ اب ناراض ہوتی ہی کسی طرح تو اِسکو راضی کرو اور اپنے تئین بچاؤ اور اِسکو باغ مین لیجاؤ اگر یہ ناراض ہو جائیگی تو سب کام بگڑ جائینگے اور کچھ فائدہ نہوگا اور صاحبقران بھی دروغ جانینگے چاہے جبر ہو چاہے گنہ اِس سے اِسوقت بوسہ بازی کرو اور اِسی پر اِسکو ٹالو اور اپنے ہمراہ لیچلو یہ خیال کرکے کہا کہ ای ملکہ تم روتی کیون ہو مین تو تمھارا دل دیکھتا تھا کہ تم مجھسے کسقدر دلی محبت رکھتی ہو اور یہ کہکر اپنے دامن سے آنسو پاک کیے اور گلے مین ہاتھ ڈالکر بوسے لینا شروع کیے اور یہ کہا کہ ای ملکہ میرا تو یہ جی چاہتا ہی کہ تم اِسوقت میرے باغ مین چلو اور وہان صحبت عیش برپا ہو اُسوقت یہ امر ہو تو بہت اچھا ہی یہ بات ملکہ سحران سیہ پوش جادو نے اُسکے کہنے سے منظور کی گو کہ اُسکا قصد نہ تھا اور یہ چاہتی تھی

کہ جو کچھ ہونا ہو یہین ہو جائے مگر اُسکی بھی خاطر کرنا منظور تھی یہی سبب تھا کہ معشوق کا دل نہ کڑھے قبول کیا اور وہانسے نکل کر لباس پہنا اور سحر سے تخت بنایا اور اُسپر مع سہراب جادو کے سوار ہو کر طرف باغ سہراب جادو کے روانہ ہوئی راہ مین ناز و غمزے کرتی جاتی تھی اور سہراب جادو پریشان ہوتا تھا اور اپنے کو نفرین کرتا تھا اور یہ فاحشہ اپنے مصاحبون وغیرہ کو نہین لیگئی سب کو یہین چھوڑ گئی اور یہ کہہ گئی کہ مین ایک ضرورت سے طرف دریاے سبز رنگ کے جاتی ہون اگر باجی جان کا کوئی فرستادہ آئے تو اُس سے کہدینا کہ ایک امر ضروری کو گئی ہین جو کچھ پیغام لائے ہو بیان کر کے جاؤ جب وہ یہان آئینگی اور تشریف لائینگی تو ہم اُنسے کہدینگے وہ یہ کہکر چلی گئی یہان ملازمان سہراب جادو نے کل سامان عیش و عشرت مہیا کر لیا تھا اور سب درستی بزم کر لی تھی صرف اُسکے آنے کی دیر تھی جیسے ہی یہ پہونچی فوراً داخل بزم ہوئی بیٹھتے ہی حکم دیا کہ ارباب نشاط کو بہت جلد حاضر کرو یہ سنتے ہی ایک مطربہ خوش گلو حاضر ہوئی اور ساقی خوانشروونے شراب پلانا شروع کی اُدھر اُس مطربہ نے ناچنا شروع کیا بعد ناچنے کے گانا شروع کیا اور بالحان داؤدی یہ غزل گانے لگی

غزل

زندگی کا تو مری جان سہارا ہو جائے
پانون جس جا پہ رکھون عالم بالا ہو جائے
آج بھی قاتل یہ کہین روز کا جھگڑا ہو جائے
فیصلہ آج مرا او بت ترسا ہو جائے
خلق کو غیرت یوسف ترا سودا ہو جائے
کس طرح بند بھلا کوزہ مین دریا ہو جائے
یہ اگر کوچۂ دلدار مین جانا ہو جائے
آپ کی تیغ پہ اور غیر کا قبضا ہو جائے
جام و شیشہ تو یہ کونہ ڈھیلا ہو جائے
دام گیسو مین شکار آج نہ عنقا ہو جائے
گذر اپنا جو کبھی جانب صحرا ہو جائے
بزم رندان مین تبرک نہ عماما ہو جائے
جان نکلے مری اور اُنکو تماشا ہو جائے
ہمتو جب جانین کہ مدفون جنازا ہو جائے
دل جو اُس کافر بے دین پہ شیدا ہو جائے
ای نظامی نہ کہین راز یہ افشا ہو جائے

وصل گر آج نہین کل سہی پیدا ہو جائے
ہمنشین میرا جو وہ غیرت عیسےٰ ہو جائے
پھیر بھی دے کہین للہ گلے پہ خنجر
باز آیا مین ترے روز کے اقرارون سے
تو جو بازار مین نکلے تو ہو اک عالم محو
چشم نم سے تری فرقت مین نہ کیون اشک بہین
منع کرنے کا نہین مین دل وحشی کو کبھی
ہے تعجب کہ رکھین ہاتھ عدو ابرو پر
ابر چھایا ہے بہار آئی ہے ساقی بھی ہے پاس
زلف پر پیچ کو وہ بت ہے کمر تک ڈالے
پانون کے چھالون سے ہر خار کو پہنا دین تاج
شیخ جی جاتے تو ہین آپ سوے میخانہ
اسی حیلہ سے دم نزع ہو دیدار نصیب
جب کہا اُنسے کہ مرتے ہین تو ہنسکر بولے
شیخ جی یاد رہے پھر تو یہ قال اللہ
جوڑکر ہاتھ شب وصل کہا اُس بت نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو پھر اُسوقت دوسرا طائفہ آیا اور اُسنے بعد رقص کے بہ ناز و ادا یہ غزل گانا شروع کی

غزل

پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
کٹتی ہے کروٹین ہی بدلکر تمام رات
سینہ سے منھ سے پھول کی آتی ہے آج بو

تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
بہلایا ہے ہمنے یار کو اکثر تمام رات
بوسے لیے جو ہمنے لپٹکر تمام رات

ایجان تمھاری یاد مین اکثر تمام رات
افسانۂ فراق سناکر تمام رات
گذری شب وصال عجب انتشار سے

آیا نہ اسطرف وہ ستمگر تمام رات
پہلو مین جبکہ یار سا آرام جان نہو
تیر نظر بصورت نشتر تمام رات

کاٹی تڑپ تڑپ کے ہی مشتاق دید نے
تڑپے یہ کسطرح دل مضطر تمام رات
یوسف اسیر ابرو وگیسو کے ذبح کو

اُس بیوفا کی یاد مین اکثر تمام رات
کھٹکا کیا ہے کلیجے مین فرقت نصیب کے
خنجر بکف رہا وہ ستمگر تمام رات

جب وہ رقاصہ ناچ گا چکی تو رخصت ہوکر اپنے مقام پر واپس آئی کہ اِس عرصہ مین خاصہ کا
وقت آگیا یہ دونون عاشق ومعشوق دسترخوان پر گئے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام پھر
آکر بزم عشرت مین بیٹھے ناچ ہونے لگا دور شراب ناب چلنے لگا جام مے ارغوانی گردش
مین آیا یہانتک کہ قریب دو پہر کے رات گذری ہوگی کہ یکایک اُسکو نشہ شراب کا ہوا اور
مست ہوکر پھر سہراب جادو سے لپٹ گئی یہ رنگ دیکھکر اہل محفل تو ہٹ گئے جب تخلیہ ہوگیا
تو اب وہ بہت بیباک ہوگئی اور حد سے زیادہ بیقرار ہوئی اُسوقت سہراب جادو اور
زیادہ پریشان ہوا اور وہ لگاتے گلے مین ہاتھ ڈالے ہوے بوسے لے رہی تھی اور ہر مرتبہ
لپٹ جاتی تھی اُدھر یہ خیال کر رہا ہے کہ کیا کرون کیونکر جان بچاؤن کہ ایک مرتبہ خیال مین آیا کہ
اِسکو اور شراب پلاکے بیہوش کردو اور خود بھی پیو مگر نہ اِسقدر کہ خود بھی بیخود ہو جاؤ بس یہ خیال
کرکے فوراً شیشہ شراب کا اُٹھایا اور جام لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ بغیر کہے
پی گئی اب تو سہراب جادو نے جام لبریز کرکے دینا شروع کیے اور خود بھی اُسکے
دکھانے کو پینے لگا مگر کچھ کچھ اور اُسکو تو اِسقدر پلائی کہ جسکی کچھ حد نہین یہانتک کہ وہ اِسقدر
مست ہوگئی کہ اُسکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا مگر ابھی اِسقدر حواس ہین کہ ہربار لپٹ جاتی
ہے بوسے لیتی جاتی ہے جب سہراب جادو نے دیکھا کہ اب یہ تھوڑے عرصہ مین بیہوش ہوجائیگی
تو فوراً اُسکو گودی مین اُٹھاکر مسہری پر لایا اور اُسکو لٹاکر خود بھی اُس سے اختلاط کرنے لگا
جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب یہ بھی آمادہ ہے تو اب غمزے کرنے لگی یہانتک کہ اُس حالت
سے بسبب نشۂ شراب کے بیہوش ہوگئی جب یہ بیہوش ہوگئی تو اُسوقت یہ الگ جاکر لیٹ
رہا اور سوگیا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اکیلا پایا خیال کیا کہ کسی ضرورت
سے گیا ہوگا مگر اب جو خیال کرتی ہے کہ مین کس حالت مین ہون تو اپنے کو اُسی حالت مین
پایا جیسے کہ قبل مین تھی بس فوراً خیال گذرا کہ اِسنے تیرے ساتھ فقرہ کیا اور مجکو شراب پلاکے
بیہوش کیا اور آپ الگ جاکر لیٹ رہا ہے اُسکو تیرے ساتھ وصل منظور نہین ہے تو اگر لاکھ کوشش
کریگی تو کچھ نہوگا تو اِسقدر کیون اپنی جان دیتی ہے جانے بھی دے اِس ایسے بہت سے ملجائینگے
بلکہ اِسکا لطف یہ ہے کہ تو بھی اِسکو جلا اور جہانتک ممکن ہو تکلیف دے یہ خیال کرکے فکر کرنے
لگی کہ کیا تدبیر کرون کہ اِسکو زحمت ہو خیال مین آیا کہ پھر اِسکو قید کرا اور وہی اُسکی حالت کر شاید
جب یہ راضی ہو بس یہ خیال کرکے خاموش ہو رہی اُدھر سہراب جادو کی جو آنکھ کھلی
تو دیکھا کہ سحران سیہ پوش جادو جاگ رہی ہے دم سن سے ہوگیا کیونکہ یہ خیال کرکے الگ
جاکے سو رہا تھا کہ قبل اِسکے ہوش مین آئیگی مین اِسکے پاس جاکر لیٹ رہونگا مگر یہان یہ صورت
ہوگئی اب کیا کرے فوراً اُٹھا اور سحران سیہ پوش کے پاس آیا اور کہا کہ ای ملکہ کیا کہون
کہ رات کو کسقدر شراب پی گئی نہ تمکو ہوش رہا نہ مجکو اور یہ عجب واقعہ ہوا کہ مین اپنی مسہری پر
آکر جو لیٹا تو سوگیا صرف اِسی خیال سے یہان آیا تھا کہ ملکہ سوگئی مین اگر تم یہان لیٹتے ہو تو آنکی نیند

خراب ہو گی تم تھوڑی دیر اُلگ لیٹ رہو پھر اُنکے برابر آکر لیٹنا اور سونا مگر اِسقدر نیند تھی کہ لیٹتے ہی سو گیا پھر آنکھ نہ کھُلی
سحران نے کہا کہ کیون مجھسے باتین بناتا ہی اور فریب کرتا ہی ارے مین خوب جانتی ہون کہ تجکو میرے ساتھ
ہمبستری منظور نہین ہی پہلے تجکو خوب شراب پلائی جب مین بیہوش ہو گئی تو جا کر الگ سو رہا خیر مجکو ثابت ہو گیا کہ تجکو
میرے وصل سے انکار ہی کیا مضایقہ ہی مین تجکو اسکی ایسی سزا دونگی کہ تو بھی تمام عمر یاد کریگا یہ سنکر سہراب ڈر گیا اور
دلمین کہنے لگا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ مجھپر کچھ فساد برپا کرے اور اپنی بہن سے شکایت کرے اور وہ قطامہ کچھ میرے
ساتھ بدسلوکی کرے گو کہ یہ ساحر زبردست ہی مگر اِن دونون کے مقابل نہین ہی اسکے روبرو
طفل مکتب ہی اِس سبب سے ڈر گیا اور ایکبار اُس سے دوڑ کر لپٹ گیا اور کہنے لگا
کہ ملکہ میری خطا معاف کرو مین بسبب نیند کے مجبور ہو گیا خیر زندہ ہین اگر یار تو صحبت باقی
من تمھاری غلامی سے باہر نہین ہون آپ رنج نکرین میری ایک بات سن لین اگر منظور
خاطر ہو تو خیر ورنہ جیسا حکم ہو گا بجا لاؤنگا یہ سنکر اُسنے کہا کہ چلو چلو بس بس زیادہ باتین نہ بناؤ
اِس سے کیا فائدہ یہ کہکر اُٹھی اور اُسی وقت تخت سحر تیار کیا اور مارے غصہ کے چلی گئی
اور کہہ گئی کہ ای سہراب جادو تو آج سہ پہر کو میرے پاس آنا سہراب جادو کو بھی اُسکا
چلا جانا غنیمت ہوا اور اُسکی اِس بات کا یہ جواب دیا کہ بہت خوب مین ضرور حاضر ہونگا اُدھر
وہ جو اپنے مکان پر پہونچی تو مارے غصہ کے کچھ نہ کھایا اور یہ بھی خیال کیا کہ آج سہراب
جادو کو اِس امر کی سزا دینا ضرور ہی کہ جیسا اُسنے میرے ساتھ کیا ہی یہی خیال کر رہی تھی
کہ یکایک ایک جادوگر نگہبانان دریا سے اُسکے پاس آیا اور عرض کیا کہ حضور کل چند آدمی
لب دریا آئے اور اُنمین ایک اُنکا سردار تھا بس جو کہ سردار تھا اُسنے قصد دریا مین
ہاتھ ڈالنے کا کیا اور پانی لینے لگا ہم لوگون نے اُسکو ڈرایا وہ اُسوقت خاموش ہو رہا
مگر اُسنے اُسوقت اپنے ایک ملازم سے یہ کہا کہ ہمارا لشکر جو فلان دشت مین پڑا ہوا ہی
اُسکو مع بادشاہ بلا لاؤ کہ ہم یہان قیام کرینگے اور اِس دریا کے حالات اور کیفیت سے
آگاہی حاصل کرینگے کہ آیا یہ دریا اصلی ہی یا دریاے سحر ہی اور جو گفتگو درمیان شاہزادہ
بدیع الملک و سحران بن عمرو کے ہوئی تھی وہ سب بیان کی اور یہ بھی کہا کہ جب
ہمنے یہ حالت دیکھی تو ہم بہ اسے اطلاع دہی حاضر ہوے اور خدمت عالی مین گذارش
کیا یہ سب کیفیت گذری جو کہ ہمنے عرض کی یہ سنکر سحران سیہ پوش جادو نے اُسیوقت ماش
کا آٹا طلب کیا اور ایک پتلہ بنایا اور چند دانے ماش کے اور اُسپر کچھ اسم سحر دم کرکے مارے
کہ اُسمین حرکت پیدا ہوئی پھر اُسنے اُسپر اسم سحر دم کیا اب کی وہ اُٹھ بیٹھا تیسری مرتبہ جو اسم سحر
دم کیا تو وہ گویا ہوا اور باواز ہولناک پکارا کہ کیون مجکو کسنے طلب کیا ہی اور کیا کام ہی بس اُسکا
یہ صدا دینا تھا کہ اُسنے فوراً اپنے دہنے ہاتھ کے کلمے کی اُنگلی چاک کی اور نشتر سے کئی بوندین
خون کی اُسکے منھ مین ڈالین اِس سے یہ حاصل ہوا کہ وہ جو آواز مہیب اُسکی تھی وہ دفع ہوئی
اب اُسنے پھر کہا کہ کیا کام ہی اُس لکاتہ نے جو اُس نگہبان کی زبانی سنا تھا وہ بیان کیا اور کہا
کہ بتاؤ یہ کون لوگ ہین اور یہ کیا واقعہ ہی مجکو آگاہ کرو اُس پتلے نے جواب دیا کہ کیا تجکو خبر
نہین ہی کہ یہ کون لوگ ہین ارے یہ وہی لوگ ہین کہ جنھون نے تمام طلسم برباد کیے ہین اور
تمام ساحران نامی مثل ساحر مشتمش و دمامہ جادو وغیرہ کے اِنکے بزرگون نے قتل کیے

اور یہ وہی شخص ہی کہ جو کنارے دریاے سبز رنگ کے براے ملاقات صنوبر شاہ آیا تھا
اور تمنے حباب جادو کو براے گرفتاری روانہ کیا تھا وہ گرفتار ہو گیا تھا اور وہ اُسکے ہاتھ
سے قتل ہوا تھا اور سہراب جادو کہ جسکو تمنے براے اسیری صنوبر شاہ روانہ کیا تھا وہ گرفتار
ہو گیا تھا مگر رہا ہو کر چلا آیا جو اُسکے دل مین ہی وہ مجھکو معلوم ہی مگر بیان نکرونگا اُسنے لاکھ لاکھ
دریافت کیا مگر وہ پتلہ اِس امر خاص کے بارے مین کچھ نہ بولا خاموش ہو رہا گویا مہر سکوت
اُسکے لب پر لگ گئی جب یہ عاجز ہو گئی تو یہ بھی خاموش ہو رہی اور پھر کچھ نہ دریافت کیا کہ یکایک
وہ پتلہ پھر گویا ہوا اور کہا کہ مین خبر دیتا ہون کہ اُسکا لشکر کنارے دریا کے آگیا ہی اور وہ اِس
تدبیر مین ہی کہ کسی صورت سے حال دریا معلوم ہو جاوے اُسکے دریافت کرنے کے لیے
اُسنے ایک شخص کو کشتی پر سوار کرکے دریا مین روانہ کیا تھا اُسکو نگہبانون نے گرفتار کر لیا
بموجب تمھارے حکم کے اور ایک اُسکی صورت کا پتلہ بنا کر بالاے آب ظاہر کر دیا کہ
وہ تھوڑے عرصے مین پانی ہو کر دریا مین مل گیا اور جو کچھ ہوگا وہ تم لوگون پر ضرور ضرور ظاہر
ہوگا اور کوئی دم مین وہ اسیر بھی آتا ہوگا یہ کہکر کہا کہ الا دمیر اجھوگ بس یہ سننا تھا کہ اُس نجیبہ
نے اور چند قطرے خون کے اُسکے حلق مین ڈالے کہ جسکے بعد ایک صداے مہیب
پیدا ہوئی اور وہ ماش کا آٹا ہو کر رہگیا یہ جو سب واقعہ سنا تو سحران سیہ پوش کے حواس
اُڑ گئے اور اُسیوقت ایک نامہ اس مضمون کا ماہیان طوفان گش اپنی ہمشیرہ کو تحریر کیا
کہ یہان کنارے دریا کے ایک شخص بنام بدیع الملک آیا ہی اور یہ وہی شخص ہی کہ جو قبل مین
آیا تھا اور حباب جادو کو قتل کیا تھا اور سہراب جادو کو گرفتار کرکے لے گیا تھا اب
پھر آیا ہی تو اُسکے بارے مین اب کیا حکم ہوتا ہی کیونکہ اُسنے اپنا لشکر بھی یہان طلب کر لیا
ہی اور جو واقعہ کہ زبانی اُس دربان و پتلے کے سنا تھا سب تحریر کر دیا اور یہ بھی تحریر کیا
کہ میرا ارادہ ہی کہ مین اُس سے ایک مرتبہ جنگ سحر کرون اور دیکھون کہ وہ کیونکر مقابلہ
کرتا ہی اور کیونکر میرے سحر سے اپنے تئین بچاتا ہی علاوہ اسکے جو کچھ آپ کی راے ہو
وہ تحریر فرمایئے جب یہ نامہ تیار ہو چکا تو اُسنے ایک جانور مثل باز کے ماش کے آٹے
کا بنایا اور اُسکے گلے مین وہ نامہ ڈالکر طرف ماہیان طوفان گش کے روانہ کیا وہ طائر
سفید اُدھر کو وہ نامہ لے کر روانہ ہوا اِدھر سحران سیہ پوش نے یہ انتظام کیا کہ کسی صورت
سے یہ ہو جاے کیونکہ یہ خبر سمندر جادو کو بھی ہو جاوے کہ وہ بھی تو کوئی بندوبست کرین
یہ تو اِس فکر و تردد مین ہی اُدھر وہ طائر نامہ لے کر پاس ماہیان طوفان گش کے پہونچا
وہ اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی سحر کو زور دے رہی تھی کہ یکایک یہ طائر اُسکے روبرو جاکر اُترا
اور اُسکی گودی مین جاکر بیٹھ گیا اُسنے جو دیکھا تو کیا کہ دیکھا اِسکے گلے مین ایک نامہ بھی ہی
اُسکو کھولکر پڑھا اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوئی اور اُسکے جواب مین یہ تحریر کیا کہ جو
تمھاری راے ہی بہت خوب ہی ضرور ضرور جنگ کرو اور مین اِسکی خبر سمندر جادو اپنے
مالک کو بھی کرتی ہون جیسا وہ حکم دینگے ویسا کیا جاویگا مگر تم اپنے کامون سے غافل نہونا
کیونکہ یہ اکثر سنا گیا ہی کہ عیار بھی اُسکے ہمراہ آئے ہین کہ جنکی وجہ سے تمام ساحر قتل ہوتے
ہین یہ لکھکر اُسکی گردن مین باندھ دیا وہ طائر جواب نامہ لے کر روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین چھوڑا

جاتا ہی کہ احوال اِسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال سمندر جادو کا سنیے کہ وہ تحریر ہوتا ہی

کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور تمام ساحر گرد وپیش جمع تھے کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر پیدا ہوا اور اُسمین سے بہت سی عمارت عالی شان ظاہر ہوئی یہ دیکھکر سب حیران ہوے کہ یہ کیا واقعہ ہی دیکھا کہ دو جادوگر دونون سرون پر اُس عمارت عالیشان کو اُٹھائے ہوے اور قائم کیے ہوے اور سحر کرتے ہوے چلے آتے ہین یا تو وہ ابر و عمارت بلند تھی کہ کہ یکایک ایک طرف سے جھکنے لگی اور جب قریب عمارت شاہی پہونچی تو سب نے دیکھا کہ آدمی رسیون مین بندھے ہوے چلے آتے ہین یہانتک کہ وہ ساحر مع اسیرون کے طرف زمین کے آئے اور وہ عمارت وہین قائم رہی اور خود صحن بارگاہ مین اُترے اور طرف بارگاہ کے مع اُن اسیرون کے چلے جب وہ داخل بارگاہ ہوے تو اُن سب ساحرون نے مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور یہ غلام اور قیدی حاضر ہین سمندر جادو نے سر اُٹھا کر کہا کہ تم کون ہو اور یہ اسیر کیسے ہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم شجر جادو اور سحاب جادو ہین اور یہ اسیر صنوبر شاہ اور اُسکے متعلقین و ناموس وغیرہ ہین یہ سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ کیا گرفتار کر لائے اِن سب کو کیونکر گرفتار کیا اُنھون نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک بیان کیا اور کہا کہ ہم باشندگان شہر کو شجر بنا آئے ہین اور کل عمارت شہر کو مسمار کر دیا ہی لہذا اب جو حکم ہو وہ کیا جاوے سمندر جادو نے کہا کہ اِنکو زندانخانہ مین لیجاؤ کل اِنکی بابت جو مناسب ہوگا وہ حکم دیا جاویگا اور اُسی وقت داروغۂ زندانخانہ کو بلا کر اُسکے سپرد کیا اور شجر جادو اور سحاب جادو کو انعام دے کر رخصت کیا داروغۂ زندان نے اُنکو تو لیجا کر ایک جاے تنگ و تاریک مین قید کیا اور پہرہ چوکی مقرر کیا سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے اسیرون کے اور دینے انعام کے دربار برخاست کیا اور آپ محل مین چلا گیا اِنکو تو یہان چھوڑیے اور اب کچھ حال ماہیان جادو کا سنیے کہ اِسکو بعد روانہ کرنے جواب نامہ کے خیال آیا کہ اگر مین بذریعۂ نامہ کے سمندر جادو کو آگاہ کرتی ہون تو دیر ہوگی اِس سے بہتر یہ ہی کہ مین خود چلی جاؤن اور جاکر کل حال بیان کر دون بس ساتھ ہی اِس خیال کے فوراً تخت سحر بنایا اور اُسپر نگیرہ سحر قائم کیا اور چار تیلے چارون کونون پر بٹھلائے اور اُنکے ہاتھون مین گولے سحر کے بنا کر دیے اور خود اُس تخت سحر پر بیٹھکر طرف شہر سمندریہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوئی اور ایک گالا روئی کا نکالکر اور اُسپر اسم سحر دم کر کے اُڑا دیا کہ وہ بلند ہوکر اور صورت ابر پیدا کر کے بالاے تخت قائم ہوا اور اُسمین سے بارش گوہر آبدار اور در بے بہا کی ہونے لگی اِس شان و شوکت سے سوار ہی ماہیان طوفان کش کی طرف شہر سمندریہ کے چلی جب قریب شہر پہونچی تو داخل شہر ہوئی اور دربار مین آئی وہان آکر معلوم ہوا کہ سمندر جادو دربار برخاست کر کے ابھی ابھی داخل محل ہوا ہی یہ سنتے ہی یہ بھی فوراً محل مین گئی اور مقام آرامگاہ تک پہونچی اور وہان پہونچ کے سمندر جادو کو مجرا و سلام بجا لائی اور کہا کہ مجکو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی یہ بات

سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ بیان کرو تمکو کیا کہنا ہی یہ سُنکر ماہیان طوفان کش اس طرح گویا ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور آج نامہ میری بہن سحران سیہ پوش کا میرے پاس آیا تھا اُسمین وہ مضمون جو کہ قبل مین بیان ہو چکا ہی تحریر تھا بیان کیا اور اپنا مدعا اب کہنا بھی عرض کردیا یہ حال سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ ای ماہیان طوفان کش تم جاؤ اور مین بعد تمہارے جانے کی کسی نہ کسی جادوگر کو واسطے کمک کے روانہ کرتا ہون وہ جاکر سحران سیہ پوش کی مدد کریگا اور اُس شخص کو جو کہ اپنے کو صاحبقران تصور کرتا ہی گرفتار کر لائیگا اور اُسکی ہمراہیون صنوبر شاہ وغیرہ کو جو کہ قید ہوکر آیا ہی روانہ کردونگا تم اُن سب قیدیون کو سحران سیہ پوش کے حوالے کر دینا اور اُس سے کہدینا کہ اِن سب کو کوئی جاے امن ومحفوظ تجویز کرکے دریاے سبز رنگ مین گرفتار رکھے جب ہم اُنکو طلب کرین اُسوقت ہمارے پاس روانہ کردے یہ سُنکر ماہیان طوفان کش نے کہا کہ حضور کیا صنوبر شاہ وغیرہ کو آپ نے گرفتار کرا لیا ہی اُسکی کیا خطا تھی سمندر جادو نے کہا کہ تمکو نہین معلوم مقام تعجب ہی کیونکہ یہ سب فساد اُسی کا تو برپا کیا ہوا ہی اگر وہ بدیع الملک کو براے ملاقات کنارے دریاے سبز رنگ کے نہ طلب کرتا نہ وہ آتا نہ یہ انجام ہوتا کہ حباب جادو ملازم سحران سیہ پوش قتل ہوتا جب مین نے یہ خبر سنی کہ حباب جادو قتل ہو گیا تو مجھکو بڑا اندیشہ ہوا اور ایک فکر و تردد پیدا ہوا اُس انتشار مین مین نے کتاب ساحری دیکھی اُسکے دیکھنے سے یہ خبر معلوم ہوئی جو کہ مین نے ابھی تمہارے سامنے بیان کی اُسی وقت فوراً مین نے سنج جادو اور سحاب جادو کو بھیجکر صنوبر شاہ وغیرہ کو گرفتار کرا منگایا اور شہر کو برباد کروا ڈالا اُنھون نے جاکر تمام باشندگان شہر کو درخت بنا دیا اور صنوبر شاہ کو مع اُسکے سردارون و وزیر و ناموس وغیرہ کے قید کر لیا اب میرا ارادہ یہ تھا کہ کل مین اُسکو قتل کرون کیونکہ وہ مرتد ہو گیا ہی اپنا مذہب آبائی بھی ترک کر ڈالا ہی مگر یہ خیال آیا کہ شاید جب اُسپر سختی قید ہوا اور مصیبت پڑے تو یقین ہی کہ پھر وہ توبہ کرے اور اپنا مذہب قدیم اختیار کرے بدین وجہ مین اُسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہ قصد کیا تھا کہ کسی کے ہمراہ تمہارے پاس روانہ کردون کہ تم سب بندوبست کر لو مگر خوب ہوا کہ اتفاق سے تم خود یہان آگئین اب مین نے جس طرح تمسے کہا ہی اُسی طرح تم میرے کہنے پر عمل کرنا ماہیان طوفان کش نے کہا کہ جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہی ویسا ہی کیا جائیگا اور آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی یہ کہکر رخصت ہوکر طرف اپنے مقام کے روانہ ہوئی اور اپنے مقام مین داخل ہوئی اور آکر بیٹھی اور وہ سحر جو کہ تیار کیا تھا بعد وہان سے آنے کے مثاً الاقحم دھر بعد جانے ماہیان طوفان کش کے سمندر جادو باہر آیا اور حکم دیا کہ کوئی جاکر بلا لاؤ آفتاب جادو کو بموجب حکم چوبدار گھر پر آفتاب جادو کے گیا اور حکم شاہی سے آگاہ کیا وہ فوراً یہ حکم سنتے ہی خدمت مین سمندر جادو کے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ تم آج یا کل یہان سے طرف دریاے سبز رنگ کے جاؤ اور وہان جاکر دیکھنا کہ ایک شخص بدیع الملک نامے کنارے دریا کے فروکش ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر کثیر بیشمار ہی اُسکا یہ ارادہ ہی کہ وہ دریاے سبز رنگ کو فتح کرکے طرف شہر سمندر یہ کے آئے اور یہان آکر ہمسے مقابلہ کرے اور بعد ہمارے مقابلہ کے

یہان سے طرف ایوان تہ طاق کے جاوے لہذا تمکو لازم ہی کہ جاکر اُسکو گرفتار کرلاؤ یا کوئی ایسا سحر کرد کہ وہ مع لشکر تباہ ہو جاوے اور اپنے ہمراہ اُن قیدیون کو بھی لیتے جانا جو کہ صبح کو شجر جادو اور سحاب جادو گرفتار کرکے لائے ہین اور اُنکو جاکر ماہیان طوفان کش کے سپرد و حوالے کردینا کہ وہ اُنکو جاے محفوظ مین پاس سحران سیہ پوش کے قید کرا دیگی اور سحران سیہ پوش وہ ساحرہ ہی کہ جسکا جواب دینے والا اس اقلیم بحر مین نہین ہی اسی سبب سے مین نے اُسکو کل دریا کا اختیار دیا ہی اور اُسکی بہن ماہیان طوفان کش کو حاکم مقرر کیا ہی اور مالک کامل قرار دیا ہی کہ سحران سیہ پوش بسبب اپنی بہن کی حکومت کے اس مقام کا خوب ساتھ استحکام کے بندوبست کریگی اور تم جاکر اُسکی مدد کرو کیونکہ اُسکا قصد ہی کہ اب وہ جاکر بیرون دریا بدیع الملک سے مقابلہ کریگی لہذا مین تمکو اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرتا ہون یہ سُنکر آفتاب جادو نے کہا کہ مین آج ہی بلکہ ابھی ابھی جاتا ہون آپ خاطر جمع رکھیے اور جاکر اُسکی مدد کرتا ہون آپ دیکھیے گا کہ مین ایک ہی سحر مین تمام لشکر اسلام کو تباہ و برباد کردونگا اور اُنکا نیست و نابود مٹادونگا اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاسکتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ اگر تم جاکر یہ مرحلہ طی کروگے تو مین اُسکے انعام مین تمکو خلعت بے بہا اور جاگیر و منصب دونگا جو کہ تمھارے حوصلہ سے زیادہ ہوگا آفتاب جادو نے یہ سُنکر عرض کیا کہ اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ کیا ہوتا ہی یہ کہکر اُسی وقت وہان سے رخصت ہوکر اپنے مکان پر آیا اور اُسی وقت بندوبست سفر کرکے مع اُن قیدیون کے طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوا اسکو تو راہ مین مع اُن قیدیون کے چھوڑا جاتا ہی کہ یہ اُنکو لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان کیا جائیگا۔

لیکن اب دو کلمے داستان ملکہ سحران سیہ پوش خواہر ماہیان طوفان کش کے لکھے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے

کہ جب اِسکے پاس نامہ کا جواب ماہیان طوفان کش کے پاس سے آچکا تو اُس ملکہ نے اپنے ملازمین سے کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ کل مین خداپرستون سے مقابلہ کرونگی لہذا تم لوگ میرے واسطے بندوبست کرو کہ مین وہان بیٹھ کے سحر تیار کرون ملازمون نے سامان درست کردیا وہ وہان گئی جو کالا دیا بچہ خوک کو ذبح کیا اُسکا خون پانی مین ملاکر غسل کیا اور تھوڑا خون لیکر اپنی پیشانی پر ٹیکہ دیا اور کچھ ماش کے دانے و سرسون و رائی لیکر اُنپر اسم سحر دم کیا اور ایک تختہ کاغذ سبز پر ایک گنبد کا نقشہ خون خوک سے کھینچا اور اُسکو دریا مین کچھ اسم سحر پڑھکر ڈال دیا اور ماش و سرسون کے دانے جنپر کہ اسم سحر دم کئے تھے وہ بھی دریا مین ڈالے اور پھر اسم سحر پڑھنا شروع کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ بنایا اور اُسکی پیشانی کو سیندور سے رنگا اور کچھ اسم اُسپر دم کرکے پھونکا کہ وہ گویا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی جو کچھ حکم عالی صادر ہو اُسپر عمل کیا جاوے اور وہ بجالایا جاوے اُس قحبہ نے ایک ڈھول اُسکے گلے مین ڈالکر کہا کہ تو باہر دریاے سبز رنگ کے جاکر باواز بلند صدا دے کہ ای خداپرستون ہوشیار ہو جاؤ کہ کل تمسے اور ملکہ سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوگا اور اُسکے سحر سے تمھاری جانین بچنا

مشکل ہین اُسکا سحر نمونۂ سحر سامری و جمشید ہی اگر تم لوگ اپنی جان بری چاہتے ہو تو یہان سے چلے جاؤ ورنہ جب ملکہ مقابلہ کو آجاویگی تو پھر تمھارا یہان سے واپس جانا غیر ممکن ہوگا ابھی تو اُنھون نے تمپر رحم کیا کہ یہ بندوبست کیا کہ تمکو آگاہ کر دیا آیندہ تمکو اختیار ہی اگر اب تمکو یہ منظور نہین ہی کہ یہان سے چلے جاؤ تو سامان جنگ تم بھی درست کرو یہ کہکر دہل بجانا اور کہنا کہ یہی طبل جنگ ہی اور اب ہر روز اسی طرح طبل جنگ بجا کریگا یہ سُنکر وہ پتلہ فوراً وہ دہل لے کر اور پر پرواز پیدا کرکے اُڑ گیا اور بیرون دریا آکر جس طرح کہ سحران سیہ پوش نے کہا تھا صدا لگائی اور اس زور سے آواز دی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی اور چوب اُٹھا کر دہل پر ماری اُدھر صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے کہ صدائے دہل کانون مین آئی اور ایکبار بارگاہ بھی ہل گئی صاحبقران نے عیارون سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ نقارہ کیسا بجا ہی اہل لشکر نے کہا کہ یہ صدا آسمان پر سے نقارہ کی آئی ہی اور ایک آواز بھی ایسی آئی تھی کہ تمام زمین ہل گئی تھی یہ سُنکر عیار آگے روانہ ہوے جب وہ درمیان لشکر پہونچے تو یہ سُنا کہ کوئی آسمان پر سے یہ کہہ رہا ہی کہ ای خداپرستون آگاہ ہو کہ مین فرستادہ ہون ملکہ سحران سیہ پوش جادو کا اُسنے بھیجا ہی کہ تمکو آگاہ کر دون کہ اُنکا یہ حکم ہی کہ مین کل دریا سے نکل کر تم لوگون سے مقابلہ کرونگی اگر تم اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو یہان سے چلے جاؤ ورنہ سامان جنگ کرو کل صبح کو مقابلہ ہوگا اور جو کچھ کہ سحران سیہ پوش نے فہمایش کی تھی وہ سب بیان کر دیا اور پھر نقارے پر چوب لگائی یہ صدا سُنکر وہ عیار بارگاہ مین آئے اور یون آکر صاحبقران سے عرض کیا کہ حضور کوئی ملکہ سحران سیہ پوش جادو ہی اُسنے طبل جنگ بجوایا ہی اور جو کچھ کہ سُنا تھا وہ سب بیان کیا یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کیا حقیقت رکھتی ہی کہ جو ہمسے مقابلہ کریگی صبح کو آکر دیکھ لین گے کہ یہان سے کیونکر مقابلہ کیا جاتا ہی اگر وہ ساحرہ ہی تو ہوا کرے اُسکے سحر کا یہان بھی بندوبست کر لیا جائیگا کہدو کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ہم کل مقابلہ کرینگے عیارون نے فوراً حکم صاحبقرانی لشکر مین پہونچا دیا اور کوس رزمی بجوایا لشکر مین خبر ہوئی کہ کل مقابلہ ہی مگر اہل لشکر حیران تھے کہ لشکر حریف کا تو کہین نام و نشان بھی نہین ہی یہ مقابلہ کس سے ہوگا بعض نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ ساحرون سے مقابلہ ہے ہم جانتے ہین کہ کل صبح کو لشکر ساحران آئیگا کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہی یہان تو لشکر مین بندوبست جنگ ہونے لگا اُدھر صاحبقران و بادشاہ دربار برخاست کرکے محل مین تشریف لیگئے اُدھر وہ پتلۂ سحر نقارہ بجا کر اور سب کو آگاہ کرکے واپس گیا اور جاکر کہا کہ مین حکم عالی بجا لایا یہ سُنکر اُس لکاتہ نے اپنی ران پر نشتر مارا اور جو خون اُسمین سے نکلا اُسکو اُسکے منھ مین ٹپکایا اور کہا کہ ای عفریت نقارہ زن مین نے تیری خوراک تجکو دیدی ہی اب تو ہر روز میرے ساتھ میدان مین چلنا اور نقارہ بجانا یہ کہکر کہا کہ لے اب جاؤ کل صبح کو پھر آنا جب مین میدان کو جاؤنگی یہ سُنکر وہ پتلہ ایک چیخ مار کر غائب ہو گیا اُدھر اُسنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دریا پر دم کرنا شروع کیا کیونکہ اِسکا سحر بڑے غضب کا ہی اور بڑی زبردست ساحرہ ہی اسکا جواب دینے والا سوا اسکے اِسکی بہن کے اور کوئی نہین ہی بعض وقت وہ بھی اِسکے سحر سے دب جاتی ہی اِسنے تمام دوپہر رات اپنا خوب بندوبست کیا اور خوب خوب سحر تیار کیے کہ جنکا حال

صبح کو معلوم ہوگا جب ٹھیک بارہ بجے تو اُسنے ایکبارگیہ داننے ماش کے اُٹھاکر دریا مین ڈالے اور صدا دی کہ ای لشکر حبابان تم سب مسلح اور مستعد رہو کہ صبح کو میدان مین آنا کیونکہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ صدا دے کر آپ ہوم خانے سے نکل آئی اور اپنی جاے آرام پر جاکر سو رہی یہ تو یہان اندرون دریا خواب غفلت مین ہی اُدھر تمام رات لشکر اسلام کو درستی جنگ مین بسر ہوئی علے الصباح تمام افسران فوج اپنے اپنے رسالے پلٹنین لیکر طرف میدان جنگ کے گئے اور میدان جنگ سے وسط دے کر صفین آراستہ کین اُدھر صاحبقران بھی مع بادشاہ کے بیدار ہوکر فرائض ضروری سے فارغ ہوکر میدان جنگ مین تشریف لائے اور منتظر آمد لشکر کفار کے ہوے قریب پہر بھر دن کے آگیا مگر کچھ علامت لشکر کفار کی ظاہر نہوئی اُسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور کچھ نہ ثابت ہوا کہ یہ کیا واقعہ تھا کہ اس طرح آواز نقارہ آئی یہ تقریر آسمان پر سے کسی نے بیان کی اور ہمکو برائے مقابلہ تیار ہونے کو کہا جو کہ عیارون نے سنکر ہمسے بیان کیا ہم بموجب اُنکے کہنے کے آمادہ ہوکر میدان جنگ مین آئے مگر اسقدر دن چڑھ آیا ابھی تک کوئی برائے مقابلہ نہین آیا یہ کیا سبب ہی سحر کا بھی عجب کارخانہ ہی عقل کام نہین کرتی ہی اگر ہم آمادہ ہوکر نہ آتے اور وہ آجاتے تو یہ کہتے کہ سحر سے ڈر گئے اور پھر زیادتی کرتے ہین اب کیا کرنا چاہیے ہی بادشاہ نے جواب مین فرمایا کہ عیارون کو بلاکر دریافت فرمائیے کہ آج ہی کو برائے مقابلہ طلب کیا ہی یا اور کسی دن کے واسطے یہ سنکر صاحبقران نے حکم دیا کہ وہ عیار حاضر ہون جنھون نے کل وہ صدا سُنی تھی فوراً بموجب حکم سب عیار جو کہ وہان موجود تھے اور وہ صدا سنے ہوے تھے حاضر ہوے صاحبقران نے اُنسے دریافت فرمایا کہ یہ کیسی تمنے خبر بیان کی کہ کل جنگ سحران سے ہوگی اور طبل جنگ بجا ہی ہم بموجب تمھارے خبر دینے کے آج صبح سے آمادہ ہوکر طرف میدان قتال کے آئے مگر کوئی علامت جنگ کی ظاہر نہوئی اسکا کیا باعث آیا وہ نقارہ آج کے واسطے بجا تھا یا اور کسی روز کے لیے عیارون نے عرض کیا کہ حضور ہمنے نقارہ نواز کی صورت نہین دیکھی صرف صدا سنی تھی اور جسقدر ہمنے عرض کیا اُسمین ایک بات بھی فراموش نہین کی ہمنے اپنے کانون سے سُنا کہ آج کے واسطے وہ نقارہ بجا تھا وہ بھی ہمنے عرض کر دیا ہمکو کیا معلوم کہ یہ کیا واقعہ ہی ہماری اتنی مجال نہین ہی کہ ہم حضور کی خدمت مین دروغ عرض کرین صاحبقران یہ سنکر خاموش ہو رہے اور فکر کرنے لگے اِنکو تو فکر و تردد مین مبتلا رکھیے اور اب اُدھر کا حال سنیے کہ وہ لکاتہ بیدار ہوئی جب سب کامون سے فراغ حاصل کر چکی تو ہوم خانے مین آئی اور چوکا دیکر نہائی اور اسم سحر پڑھنے لگی کہ یکایک ایک گنبد سبز رنگ پیدا ہوا اور اُسپر شامیانہ سبز رنگ کارچوبی آراستہ تھا اور زیر شامیانہ ایک تخت طلائی چار شیران طلائی پر رکھا ہوا تھا وہ لکاتہ یہ دیکھکر اُسی ہیئت سے اُس تخت پر جاکر بیٹھی اور اُس گنبد کو اشارہ کیا کہ ایکبار وہ گنبد بلند ہونے لگا اور دریا سے نکلنے لگا اُدھر سب نے بیرون دریا دیکھا کہ یکایک آب دریا کو حرکت ہوئی اور ایک جوش پیدا ہوا اور پانی نیزون بلند ہونے لگا اور ایک مرتبہ شگافتہ ہوا اور اُسمین سے ایک گنبد سبز پیدا ہوا کہ جسکے چارون طرف چار کھڑکیان تھین اور چار برج تھے اور ایک برج وسط گنبد مین بہت بڑا تھا اور سبز شامیانہ زردوزی کام کیا ہوا آراستہ تھا زیر نگیرہ

ایک نازنین مہ جبین سحر تمکین دردر گوش مرصع پوش دریا سے جواہرین غوطہ زن بقول شاعر شعر برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ٭ جوانی کی راتین مرادون کے دن ٭ تخت طلائی مرصع کار پر متمکن ہی اور گرد اُسکے اسباب سحر رکھا ہوا ہی اور وہ کچھ پڑھکر طرف دریا کے دم کرتی ہی جو جو وہ دم کرتی ہی اُسیقدر وہ گنبد نمونۂ قلعہ بلند ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ درمیان دریا بالا ے آب آکر قائم ہوا یہ دیکھکر سب اہل اسلام حیران ہوے اور صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ حضور ملاحظہ کرین یہ نیا واقعہ ہو کہ درمیان دریا سے ایک گنبد پیدا ہوا ہی اور اُسمین ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہی کہ یکایک اُس گنبد سے آواز آئی کہ ای اہل اسلام آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش برا ے مقابلہ تشریف لائی ہین ابھی کچھ نہین گیا ہی بہت غنیمت جانو اور اپنی راہ لو ورنہ جب اُنکو غصہ آجائیگا تو پھر اُنکے سحر سے کسیکو پناہ نہ ملیگی وہ تم سب پر رحم کھاتی ہین اور ہمسے کہا ہی کہ تم سب کو آگاہ کردینا ورنہ جب اُنکی سپاہ آجاویگی تو پھر تم سب کو پناہ ملنا دشوار ہوگی کیون اپنی جانین برباد کرتے ہو یہ مقام دریا ے سبز رنگ ہی کوئی اور مقام نہین ہی یہان کی مالک و مختار ملکہ سحران سیہ پوش ہین اور اُنکی بہن ماہیان طوفان کش ہین کہ جنکے سحر کا جواب دینے والا کوئی نہین ہی یہانسے تمھارا چلا جانا اور جان سلامت لیجانا غیر ممکن ہی بڑے بڑے ساحر یہان آکر بیکار ہو جاتے ہین تو غیر ساحر کی کیا حقیقت ہی بعد اسکے جو عذر کروگے تو پھر کوئی عذر قبول و منظور نہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ صدا سنکر تمام اہل اسلام نے جواب دیا کہ کیا بیہودہ گفتگو کرتی ہی کیسی ملکہ سحران سیہ پوش اور کیسی ماہیان طوفان کش اور کیسی سحر و ساحری ہم کچھ حقیقت نہین جانتے ہین سب کو ایکدم مین مٹا دینگے جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہی اور جناب صاحبقران نے فرمایا کہ بندہ ہم سب موجود ہین دیکھین کہ تو ہمارا کیا کرتی ہی جب یہ سب تقریر اُسنے سنی تو ایکبارگی غصہ آگیا اور ایک دستک نہایت غیظ و غضب مین آکر دی اور آواز دی کہ ای عفریت تو کہان ہی جلد حاضر ہو اور میری فوج کو خبر کر کہ وہ برا ے مقابلہ آئے یہ صدا دینا تھی کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک عفریت قوی ہیکل اُس گنبد کے پہلو سے پیدا ہوا اور ایک ڈھول اُسکے گلے مین تھا اُسنے چوب ڈھول پر ماری کہ جسکی صدا سے تمام میدان ہلگیا وہ عفریت چوب مارکر ایک مرتبہ دریا مین کود پڑا اُسکے گرتے ہی دریا مین ایک تلاطم برپا ہوا اور جوش پیدا ہوا اور آواز دہل دریا مین سے آنے لگی بعد تھوڑے عرصہ کے سب نے دیکھا کہ گرد گنبد کے بہت سے حباب پیدا ہوے کہ ہزارون حباب تھے کہ برابر صفین باندھنے لگے اور قریب کنارہ صف بستہ ہوکر آ گئے اب سب نے دیکھا کہ اندر حبابون کے بالشت بھر کے پتلے ہین چھوٹی چھوٹی تلوارین اُنکے ہاتھون مین سپرین اُنکی پشتون پر کمانین دوش پر لگی ہوئی ہین مگر یہ سب آلات عجب طرح کے ہین ڈھالین تو کاغذ کی ہین تلوارین ٹین کی کمانین تنکون کی جب یہ سب کنارے دریا کے آگئے تو اُس نازنین نے بڑھکر کچھ اشارہ کیا کہ ایک مرتبہ کچھ حباب دریا سے اُچھل کر خشکی مین آ گئے اور ٹوٹ گئے اُنمین سے پتلے نکلے اور پکارے کہ ای اہل لشکر ملکہ ای اہل اسلام تم سب آگاہ ہو کہ آج دن لڑائی کا ہی کوشش نام و ننگ کرو شعر ای نام وران وہ نام کرنا ٭ رستم سے نہو وہ کام کرنا ٭ اور بہت سی تقریر بطریق نقابت بیان کی بعدہ ایک زور سے چیخ ماری کہ تمام میدان ہلگیا اور وہ پتلے پانی ہوکر زمین پر بہ گئے اور زمین خشک ہوگئی کہین پر تری کا نام تک نہ رہا سب نے دیکھا کہ اُنکے مقام پر حباب پیدا ہوے اور اُنمین پھر وہی پتلے نظر آئے لوگون کو تعجب ہوا کہ یہ تو پانی

ہوکر جذب زمین ہوگئے تھے پھر کہان سے پیدا ہوگئے کیا کارخانہ ہی ہر مرتبہ نیا طریقہ ہوتا ہی یہ رنگ دیکھکر لشکر اسلام سے بھی نقیب نکلے اور نقابت کرنے لگے جب وہ نقابت کر چکے تو یکایک اُن حبابون مین سے ایک حباب ایک مرتبہ اچھل کر خشکی مین آیا اور ٹوٹ گیا اور اُسمین سے بھی بالشت بھر کا پتلہ پیدا ہوا اور آواز دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے یہ کہکر کودنے لگا عجب عجب حرکتین نئی نئی طرح کی کرنے لگا کہ جسکو دیکھکر تمام اہل اسلام کی مارے ہنسی کے حالت تباہ و دگرگون ہوئی جاتی تھی اور شکم مین سانس نہ سماتی تھی بل پڑے جاتے تھے پھر اُسنے صدا دی کہ ابھی تک کوئی میرے مقابلے کو نہین آیا یہ ہنسی کیسی ہی کیا تم لوگ ہنسنے کو آئے ہو یا مقابلہ کرنے کو اگر ہنسنے کو آئے ہو تو جاؤ ہنسو مین خود آتا ہون یہ سُنکر بعض سردارون نے صاحبقران سے کہا کہ حضور یہ بالشت بھر کا پتلہ کیا بکتا ہی کیا اسکی قضا آئی ہی اگر آپ حکم دین تو ہم مین سے کوئی جاکر اِسکو گرفتار کر لائے کیا حقیقت ہی ایک جھٹکے مین اُٹھا لین گے یا سپر کے نیچے بند کرکے مار ڈالین گے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کے جانے کی کوئی حقیقت نہین ہی کوئی اور پہلوان چلا جائیگا وہ جاکر گرفتار کر لائیگا یہ فرماکر ایک ادنی پہلوان سے کہا کہ تو جاکر اِس پتلہ کو گرفتار کر لا وہ فوراً گھوڑا اُٹھاکر اُسکے مقابلہ مین آیا اور چاہا کہ اِسکو گھوڑون کی ٹاپون سے روند ڈالون یہ سوچکر گھوڑا اُٹھا دیا وہ پتلہ گھوڑے کے شکم کے نیچے آگیا اور نکل گیا اور کہا کہ دیکھ یون بچتے ہین اِسکو غصہ آگیا اور پھر گھوڑے کو دوڑایا اور چاہا کہ ایک ہی پیر مین اِسکو پیس ڈالون وہ پھر گھوڑون کی ٹاپون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہوگیا یہ دیکھکر یہ گھوڑے پر سے کود پڑا اور سپر اُٹھاکر چاہا کہ اِسکو زیر سپر چھپا لون جیسے ہی سپر اُسپر رکھی یہ کودکر الگ ہوگیا سپر خالی گئی یہ پھر دوڑکر اُسکے قریب گیا اور پھر چاہا کہ زیر ڈھال پوشیدہ کرکے گرفتار کر لون بس فوراً سپر اُسپر رکھی اُسنے پھر وہی حرکت کی کہ الگ ہوگیا اور دور جاکر کھڑا ہو رہا یہ حرکتین اُسکی دیکھکر اہل اسلام ہنستے تھے اور اُسکو غصہ آتا تھا کہ مین ایک پتلے کو پکڑ نہین سکتا ہون بس اُسنے غصہ مین آکر سپر کو ٹپک دیا اور ہاتھ بڑھاکر قصد کیا کہ پکڑ لون وہ فوراً اُسکی ٹانگون سے نکل گیا اور سامنے آکر کھڑا ہوگیا ابکی اِسنے جھلاکر چاہا تھا کہ اِسکے اوپر تلوار مارون اُسنے جیسے ہی یہ قصد اُسکا دیکھا فوراً اُچھلا اور بلند ہوا اور اِسکے دونون شانون پر اپنے پاؤن جمائے اور بلند ہوا اب سب نے دیکھا کہ جون جون وہ بلند ہوتا ہی وون وون یہ پہلوان بھی نیچے سے بلند ہوتا جاتا ہی اور وہ اِسکے شانون پر سوار ہی اب یہ لاکھ لاکھ لنگر مارتا ہی مگر اِسکا لنگر نہین قائم ہوتا ہی یہ مجبور ہوگیا اور پکارا کہ یا صاحبقران اِس غلام کی خبر لیجیے یہ پتلہ مجکو لیے جاتا ہی یہ صدا سُنکر چند سردار دوڑے جبتک جائین جائین وہ پتلہ لیکر اُسکو بلند ہوگیا اور ایک مرتبہ وہ پتلہ مع اُس پہلوان کے کودکر غرق دریا ہوگیا یہ دیکھکر سب کو حیرت ہوئی اور کہا کہ بڑا مقام تعجب ہی کہ ایک بالشت بھر کا پتلہ اتنے بڑے پہلوان کو یون اُٹھاکر لیگیا اور وہ اُسکا کچھ نہ کرسکا دیکھو کیا کارخانۂ سحر ہی کہ یون بالشت بھر کے پتلے اتنے اتنے بڑے پہلوانون کو اُٹھا لیجائین اور وہ کچھ نہ کرسکین یہان تو یہ تقریر ہو رہی ہی کہ یکایک اور ایک حباب دریا سے باہر آیا اور وہ حباب اپنی جگہ پر مع اُس پتلے کے قائم ہوا مگر اُس پہلوان کا کہین پتہ نہ تھا یہ دوسرا حباب جو باہر آیا تھا تو وہ ٹوٹا اور پتلہ نکلا اُسنے بھی مبارز طلب کیا یہان سے ایک پہلوان اُسکے مقابلے

کو گیا اُدھر اُسنے پھر وہی حرکتین کرنا شروع کین جو کہ قبل مین اُس پتلہ نے کین تھین اُدھر اُس پہلوان نے لاکھ لاکھ تدبیرین اور کوشش کی کہ کسی طرح مین اِس پتلہ کو گرفتار کرلون مگر بسبب اُسکی حرکتون کے گرفتار نہ کرسکا اور اُسی طرح یہ بھی گرفتار ہو گیا اور وہ اُسی طرح دونون شانون پر اُسکے بیٹھکر بلند ہوا اور لیکر داخل دریا ہوا اور خود حباب مین بند ہوکر اپنے مقام پر آگیا تیسرا حباب اور نکلا اور خشکی مین آکر پکارا کہ کوئی مقابلہ کو آئے اور میرا مقابلہ کرے مین موجود ہون یہ سُنکر اور ایک پہلوان لشکر اسلام سے نکلا اور اُسکے سامنے آکر نیزہ اُسپر مارا چونکہ وہ بالشت بھر کا آدمی تھا نیزے کی زد سے الگ ہو گیا اور اُسکے پہلو کی جانب آکر پکارا کہ واہ کیا خوب نیزہ بازی کرتے ہو کیا خوب فن سپہ گری یاد ہین باوصف کہ پتلہ تو بالشت بھر کا ہی مگر آواز اِسقدر مہیب ہی کہ جسکے سننے سے دل ہل جاتا ہی اور بند بند کانپ جاتا ہی جب اُسنے یہ کہا کہ کیا خوب نیزہ بازی یاد ہی تو اور زیادہ خفیف ہوا اور گھوڑے سے بہت جلد کود پڑا اور اُسپر دوڑا اور کہا کہ مین تجھکو ابھی ابھی دباکر مار ڈالونگا تو جاتا کہاں ہی یہ کہکر ہاتھ دوڑایا وہ مثل گوے لے کے لنڈھک کر دوسری جانب ہو گیا یہ اُدھر کو دوڑے اور ہاتھ دراز کیا اُسنے پھر وہی حرکت کی وہ پھر اِس پہلو پر آگیا جیسے ہی کود کر وہ پتلہ اِس جانب آیا یہ پہلوان اُدھر کو متوجہ ہوا بس جب اُسنے دیکھا کہ یہ خوب پریشان ہوے تو فوراً اُچکا اور اُنکے شانون پر آیا اور بلند ہونے لگا یہ رنگ دیکھکر اور چند سردار دوڑے اور اُس پہلوان کی ٹانگون مین لپٹے مگر وہ بھی بلند ہونے لگے یہانتک کہ کوئی دس پہلوان ایک دوسرے مین لپٹ کر اور لٹکتے ہوے بلند ہوگئے اور سب داخل دریا ہوے بعد تھوڑی دیر کے وہ حباب اپنی جگہ پر آگیا یہانتک کہ شام ہوگئی اور بیس سردار اُسی طرح گرفتار بلا ہوے اور قریب شام وہی نقارہ زن دریا سے پیدا ہوا اور نقارہ بجایا اور کہا کہ اب کل مقابلہ ہوگا آج شام ہوگئی ہی اب سب اپنی اپنی قیامگاہ کو واپس جائین یہ صدا سُنتے ہی وہ گنبد تو غرق دریا ہونے لگا اور وہ نازنین یہ کہتی ہوئی گئی کہ خیر آج تو شام ہوگئی کل دیکھا جائیگا کل اگر مین نے تم سب کو نہ گرفتار کیا تو اپنا نام نہ رکھا بس یہ صدا دے کر مع گنبد غرق دریا ہوئی اُسکا غرق ہونا تھا کہ یکایک وہ حباب سب کے سب ایک مرتبہ غائب ہوگئے صاحبقران ملول اور مغموم اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ اُسمین چند سردار تو نامی گرفتار ہوے تھے مگر غیر نامی قریب پندرہ پہلوانون کے گرفتار ہوے اسکا صاحبقران کو بہت صدمہ تھا کہ یہ نئی جنگ ہی کہ ہمارے سردار تو اسیر ہو گئے مگر اُسکے سردارون مین سے کوئی نہ اسیر ہوا بڑا مقام تعجب ہی کیونکہ وہ ایسی کوئی زبردست نہ تھے بالشت بھر کے پتلہ تھے یہ نئی طرح کی جنگ ہی کہ حبابون سے پتلے پیدا ہون اور وہ مقابلہ کرین اور ہمارے سردار اُنکا کچھ نہ کرسکین خیر خدا مالک ہی وہ ہر امر مین ہمارا حامی و مددگار ہی کل دیکھا جائیگا اگر وہ برائے مقابلہ آئیگی تو کل کوئی نہ کوئی تدبیر کیجائیگی یہ فرماکر داخل بارگاہ ہوے تھوڑی دیر دربار کیا بعدہ دربار برخاست کرکے مقام آرام کو تشریف لیگئے اُدھر سحران سیہ پوش جو واپس گئی گنبد سے اُترکر اپنے مقام پر گئی اور داخل مکان ہوئی اور اُس گنبد پر بیٹھکر دم کیا کہ وہ غائب ہو گیا یہان آکر اُسنے اُن سردارون کو طلب کیا کچھ ساحر اُنکو زنجیر سے کسے ہوے اُسکے روبرو لائے کیونکہ یہ حباب جب اِنکو گرفتار کرکے لیجاتے تھے اور

غرق دریا ہوتے تھے تو وہان چند ساحر مقرر تھے وہ گرفتار کرکے لیجاتے تھے جب
وہ سامنے آئے تو اسنے حکم دیا کہ انکو لیجاکر قید خانہ مین قید کرو جب ان سب کو گرفتار کرلاؤگی
تو اسوقت انکو اور ان سب کو بلاکر ایک ہی مرتبہ قتل کرونگی یہ حکم دے کر انکو تو قید خانے
مین بھیجا آپ کچھ زہر مار کیا اور جاکر ہوم خانے مین کچھ سحر تیار کیا اُدھر سہراب جادو اپنے
باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ اسکو خیال آیا کہ چلکر ذرا خبر تو لو کہ ملکہ سحران سیہ پوش جادو کس فکر مین ہر
یہ سوچکر وہان سے چلا اور اسکے مکان پر آیا اور داخل مکان ہوا جب سحران سیہ پوش کو
نہ پایا تو خواصون سے دریافت کیا کہ ملکہ کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ ملکہ صبح سے
تھکی ہوئی تھین ابھی ابھی ہوم خانے مین تشریف لیگئی ہین اسنے دریافت کیا کہ کیون تھکی
ہین انھون نے کہا کہ آج اہل اسلام سے جنگ ہوئی تھی اور قریب بیس سردارون کے
گرفتار بھی کیے ہین ابھی اُن سب کو قید خانے مین بھیجکر آپ سحر تیار کرنے ہوم خانے
مین گئی ہین یہ سنکر سہراب جادو بیٹھ گیا اور انتظار کرنے لگا کہ ملکہ فراغت کرکے نکلین
تو دریافت کرون کہ کیا سبب ہوا جو جنگ شروع ہوگئی یہ تو ابھی یہی خیال کررہا تھا کہ وہ
سحر تیار کرکے باہر آئی اپنے معشوق کو جو دیکھا تو ہنسنے لگی اور اسکے قریب آکر کہنے لگی کہ ای
سہراب جادو تم آج کہان تھے اگر آج تم ہوتے تو ہمارے سحر کا تماشا دیکھتے کہ ہمنے
کیا عمدہ سحر کیا تھا اور کیونکر سرداران لشکر اسلام کو گرفتار کیا سہراب جادو نے پوچھا
کہ اسکا سبب کیا ہی کہ تمنے جنگ شروع کردی سحران سیہ پوش نے کہا کہ مین نے
اس سبب سے جنگ شروع کردی کہ کوئی شخص صاحبقران نامے دریا کے کنارے
آکر فروکش ہوا ہی اور مجکو سحر سے دریافت ہوا کہ اُسنے حباب جادو کو قتل کیا اور تمکو
بھی گرفتار کیا تھا اور اب وہی شخص یعنے صاحبقران مع لشکر کثیر یہان فروکش ہوا ہے
اور جو کچھ کہ واقعہ تھا یعنے آنا صاحبقران کا مع چند آدمیون کے اور قصد پانی اُٹھانیکا
کرنا اور یہانکے نگہبانون کا منع کرنا اور صاحبقران کا اپنا لشکر طلب کرنا اور کل لشکر بیشمار
کا آنا خبردار کا اُسکو خبر دینا اور دوسرے صاحبقران کا ایک گنہگار کو براے امتحان
دریا مین داخل ہونے کا حکم دینا اُسکا دریا مین کشتی پر سوار ہوکر آنا اور حبابون کا پیدا ہونا
اُسکو گرفتار کرکے حاضر کرنا اور یہ حالت دیکھکر اپنا نامہ تحریر کرنا ماہیان طوفان کش کو
اور اُسمین یہ لکھنا کہ میرا قصد جنگ ہی اُسکا جواب آنا اور اپنا سامان جنگ کرنا اور صبح کو براے
مقابلہ جانا اور سردارون کا گرفتار کرکے لانا بیان کیا یہ سنکر سہراب جادو نے بظاہر تو بہت
تعریف کی مگر دل مین کہا کہ خدا اس لکاتہ کو غارت کرے کہ جسکے سبب سے اہل اسلام کو تکلیف
ہوئی معلوم ہوتا ہی کہ صاحبقران شہر صنوبر یہ سے واپس آئے جو یہان آکر مقیم ہوئے ہین
افسوس ہی کہ ابھی تک مجکو راہ دریا دریافت نہین ہوئی جو مین اطلاع دون وہ خیال کرتے ہونگے کہ
سہراب جادو مکر کرکے چلا گیا اپنی جان بچاکر بیٹھ رہا مین کیا کرون کہ راہ کا کچھ سراغ نہ لگا وہ تو
اپنی جگہ پر یہ خیال کرتے ہونگے اور مین یہان اس فکر مین ہون کہ کہین راہ کا سراغ ملے تو مین جاکر
آگاہ کرون کہ اتنے مین سحران سیہ پوش نے سہراب جادو سے کہا کہ ای سہراب جادو تم بھی
کل صبح کو آکر تماشا جنگ کا دیکھو سہراب جادو نے کہا کہ بہت اچھا یہ خیال کیا کہ شاید راہ کا سراغ ملجائے امنے

اُسنے کہاکہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم آج یہان سے نہ جاؤ آج یہین سو رہو شاید صبح کو نہ آنا ہو سہراب جادو
نے کہاکہ نہین مین ضرور ضرور آؤنگا تم اطمینان رکھو یہ کہکر رخصت ہوکر چلا اُسنے کہاکہ ای سہراب تو آجتک
میرے دل کی مراد نہ بر لایا اور مجھکو اپنے وصل سے محروم رکھا سہراب نے کہاکہ آپ اِس امر سے اطمینان
رکھیے اب جسوقت آپ اِس جنگ سے فراغت پائین گی اور فتحیاب ہونگی تو اُس روز مسرت اندوز مین
آپسے ہم بستر ہونگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے مکان پر آکر سو رہا یہانتک کہ صبح ہوگئی اُدھر لشکر صاحبقران
میدان جنگ مین آیا صاحبقران بھی بیدار ہوکر بعد فراغت نماز و دعا سوار ہوکر مع بادشاہ و سپاہ جرار کے
میدان مصاف مین آکر جلوہ فرما ہوئے اُدھر وہ ملکہ جب بیدار ہوئی تو اُٹھ ہوکر حمام خانے مین گئی کچھ اسم سحر
پڑھکر دم کیا کہ وہ مثل گنبد یعنے قلعہ خورد کے نمودار ہوا اُسمین جاکر تخت پر جلوہ گر ہوئی آج اسنے وہ شان اور
وہ حسن پیدا کیا ہی کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو بیقرار ہو جائے انسان کی کیا حقیقت ہی ابھی تخت پر بیٹھنے
نہ پائی تھی کہ سہراب جادو آگیا اور کہاکہ ملکہ کیا تم جاتی ہو اُسنے جواب دیا کہ ہان آؤ تم بھی چلو یہ کہکر اشارہ
کیاکہ ایک دروازہ زیر گنبد برابر سہراب جادو کے کہ جہان وہ کھڑا تھا پیدا ہوا سحر ان سیہ پوش نے
کہاکہ ای سہراب اِس در سے تم بالاے گنبد چلے آؤ یہ سنکر سہراب اُدھر کو چلا اُدھر اُسنے برابر تخت کے ایک
کرسی مرصع کار سحر سے تیار کی کہ اتنے مین سہراب جادو آگیا اُسنے کہاکہ اِس کرسی پر بیٹھ جاؤ سہراب
بیٹھ گیا جب سہراب بیٹھ چکا تو اِسنے اِشارہ کیا وہ گنبد بلند ہونے لگا اور تھوڑے عرصہ مین باہر دریا کے
پانی پر آکے قائم ہوا سہراب جادو نے دیکھاکہ دور تک لشکر صاحبقران میدان جنگ مین صف بستہ
ہی اور براے جنگ اِستادہ ہی اِسنے خیال کیاکہ تو جس امر کے واسطے آیا تھا وہ تو نہوا یعنے راز نہ دریافت ہوئی
اگر صاحبقران تجکو اِسکے ہمراہ دیکھین گے تو انکو یقین ہوجائیگا کہ یہ بھی اسکا شریک ہی اِسنے مکر کرکے اپنی
جان بچائی بس یہ خیال کرکے اِسنے اپنی شکل تبدیل کر ڈالی اور خاموش ہوکر بیٹھ رہا جب گنبد بالاے آب
قائم ہوگیا اُسوقت اِسنے دستک دی کہ وہی عفریت پیدا ہوا اور نقارہ بجایا جب صداے نقارہ بلند ہوئی
تو اُسوقت اہل اِسلام نے دیکھاکہ آج پھر وہی گنبد پانی پر قائم ہی اور وہی نازنین بالاے تخت بیٹھی ہی اور
برابر اُسکے کرسی پر ایک مرد بیٹھا ہی مگر ساحر معلوم ہوتا ہی ادہر وہ عفریت نقارہ بجاکر داخل دریا ہوا ابھی اُسکو
دریا مین گئے ہوئے عرصہ نہوا تھا کہ پھر وہی حباب ایک سمت سے پیدا ہونے لگے اور کنارے آکر صف بستہ
ہوئے آج کل سے زیادہ تھے یہانتک اُسنے دیکھاکہ جب سب حباب آگئے تو اشارہ کیا چند حباب خشکی مین
جست کرکے آئے اور ٹوٹ گئے اور وہی پتلی حسب معمول قدیم اُنمین سے پیدا ہوئی اور نقابت کرنے لگی
اِدھر لشکر اِسلام سے بھی نقیب نکلے اُنھون نے بھی نقابت شروع کی یہانتک کہ وہ پتلی چیخ مارکر پانی پانی ہوگئی
اور جذب زمین ہوکر پھر اپنی جگہہ پر جاکر قائم ہوگئی اُسی طرح آج بھی ایک حباب دریا سے باہر آیا اور ٹوٹا اُسمین سے
پتلہ پیدا ہوا اور مبارز طلب کیا پھر ایک سردار لشکر سے نکلا اور اجازت میدان لیکر اُسکے سامنے آیا اُسنے اُسیطرح
سے مقابلہ کیا آج بھی وہی حالت ہوئی کہ پتلہ اُسکے شانون پر سوار ہوکر اُسکو دریا مین لیگیا بعد اُسکے دوسرا حباب
خشکی پر آیا وہ بھی ٹوٹا پتلہ پیدا ہوا اُدھر سے دوسرا سردار مقابلہ کو گیا اِسیطرح وہ بھی گرفتار ہوا پھر سہ پہر تک کئی
حباب دریا سے آتے گئے اور ٹوٹتے گئے اُدھر سے سردار جاتے گئے اور گرفتار ہوتے گئے شام تک اسی طرح سے سردار گرفتار ہوگئے
شام کو پھر اُسی طرح نقارہ بجا سب واپس گئے صاحبقران بھی اپنے مقام پر واپس گئے مگر مغموم تھے وہ رات

بھی بسر ہوئی صبح کو پھر میدان مین آئے اُسیطرح گنبد بھی آیا اور حباب پیدا ہوئے آج بھی سہراب آیا اُسی طرح
صورت تبدیل کیے ہوئے بیٹھا تھا جب یہانسے واپس گیا تو رخصت ہوکر اپنے مکان کو گیا صبح کو پھر چلا آیا
کیونکہ وعدہ آنے کا کرگیا تھا آج بھی اُسی طور سے جنگ ہوئی اور قریب سو سرداران اہل اسلام کے گرفتار
بلا ہوئے شام کو سب واپس گئے یہانتک کہ پانچ دن متواتر میدان داری رہی پانچوین دن وہ نازنین یہ
کہکر واپس گئی کہ مین کل کی تمکو مہلت دیتی ہون کہ تم یہانسے چلے جاؤ ورنہ مین پرسون تم سب کو جنگ مغلوب کرکے
گرفتار کرلونگی اِس پانچ دن کی جنگ مین قریب دس ہزار سرداران لشکر اسلام کے گرفتار ہوچلے
صاحبقران نے جب یہ سُنا کہ اُسنے مہلت دی ہی تو فرمایا کہ افسوس ہم ایسے مجبور ہوگئے ہین کہ ہمکو ساحر مہلت
دین اور ہم اُنکا کچھ نہ کرسکین چند سرداران معزز نے عرض کیا کہ حضور پرسون جب وہ مقابلہ کو آئیگی تو ہم سب ملکر
دریا مین کشتیان ڈال کر اور قریب گنبد جاکر اُس گنبد کو توڑ ڈالین گے اور اُس نازنین کو گرفتار کرکے قتل
کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کو اختیار ہے مگر میری تو عقل گم ہی کہ کیا کرون میری سمجھ مین یہ طریقہ
جنگ نہین آتا ہی کہ کیونکر اُس سے مقابلہ کرون یہ جواب لوگون نے کہا کہ ہم دریا مین کشتیان ڈال کر زیر گنبد جاکر
اور گنبد کو توڑ کر اُسکو گرفتار کرلین گے اچھا بہتر ہی یہ مین نے مانا کہ آپ لوگ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے
ہین مگر یہ کارخانہ سحر و ساحری کا ہی یہان جو کام کیا جاوے وہ سونچ سمجھکر کرنا چاہیے بغیر سمجھے بوجھے ایک امر
کرلینا مناسب نہین ہی مین نادانی ہی آپ لوگ یہ خیال فرمائیے کہ ایک تو وہ ساحرہ ہی اور آپ لوگ غیر ساحر
ہین کیونکر وہان جاکر مقابلہ کرسکتے ہین دوسرے اُس روز کا واقعہ یاد ہوگا کہ جس روز مین نے برائے
امتحان ایک شخص واجب القتل کو کشتی پر سوار کرکے روانہ کیا تھا وہ جیسے ہی دریا مین کشتی لیکر پہونچا اور وسط
دریا مین کشتی گئی فوراً حباب پیدا ہوئے اور اُس کشتی کو توڑ ڈالا اُس شخص کو گرفتار کرلیا اور لیگئے بعد تھوڑے
عرصے کے اُسکی لاش بالائے آب ظاہر ہوئی اور وہ بھی پانی ہوکر دریا مین ملگئی جبکہ یہ معلوم ہی کہ یہ واقعہ ہوگا
تو پھر کیون وہ کام کیا جاوے جسمین اپنا ضرر ہو اور دیدہ دانستہ اپنے کو بلا مین مبتلا کیا جاوے یہ امر بالکل خلاف
عقل ہی اور فطرت انسانی کے خلاف ہی مین کیونکر آپ لوگون کو صلاح اور مشورہ دون کہ آپ لوگ وہان
جائین جہان جانا ہی ان کو جانتے ہین سراسر نقصان اور ضرر جان ہی تیسرے یہ کہ دریا مین جاکر مقابلہ
کرنا اور اُس سے بچکر دشمن پر دسترس ہو کیونکر ہوسکتا ہی کیونکہ وہ تو ہر جگہ بسبب سحر کے اپنی حفاظت
کرسکتا ہی آپ لوگ کس طرح اپنی حفاظت کرینگے گو کہ خدا سب جگہ معین و مددگار و حافظ ہی مگر انسان خود بھی
سونچے کہ اگر یہ کام ہم کرینگے تو اسکا انجام کیا ہوگا جان بوجھکر وہ ہین اژدرہین گر پڑنا زیبا نہین ہی چوتھے
یہ کہ یہ بات یہ ہی کہ وہان تو سوائے ساحر کے اور کسی کا کام نہین ہی یا وہ شخص جو کہ مالک اسمائے الٰہی ہو
اگر مین ایسا سمجھتا کہ وہان تو کیا مضائقہ ہی ہان مجکو زیبا اور سزاوار ہی کیونکہ مین مالک اسم اعظم ہون مجھپر
سحر نہ اثر کریگا ورنہ یا اُن لوگون نے یہ سُنکر جواب دیا کہ جبتک ہم زندہ ہین اُسوقت تک تو حضور کو ہم کبھی
نہ جانے دینگے خیر پرسون دیکھا جائیگا جو منظور ہوگا وہ ہوگا یہی تقریر کرتے ہوئے صاحبقران و سردار
مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر آئے اُس روز صاحبقران نے سردارون کے غم سے شب کا دربار
نہ فرمایا اور دن بھر سے کچھ بھی نہ آرام کیا انکو تو یہان چھوڑیے اور آپ کچھ حال مہران سیہ پوش کا سنیے کہ وہ
جو میدان جنگ سے واپس ہوکر گئی اُسنے گنبد کو تو غرق آب کیا اور خود اپنے مقام پر آئی یہ حال دیکھکے

سہراب جادو اُس سے رخصت ہوکر مغموم و ملول اپنے مقام کو واپس گیا اور دل مین کہتا تھا کہ افسوس یون یہ تجبہ ان سرداروں کو گرفتار کر لائی اب دیکھیے کہ پرسون کیا ہوتا ہی حیف کی جا ہی کہ مجھ سے کچھ نہو سکا اور یہ اُس سے وعدہ بھی کر آیا تھا کہ مین صبح کو آؤنگا کیونکہ اُسنے کہا تھا کہ مجکو کچھ صلاح کرنا ہی ای سہراب تم صبح کو ضرور آنا یہ اقرار کرکے چلا آیا اور دل مین خیال کیا کہ ضرور صبح کو چلنا چاہیے دیکھیے کہ کیا صلاح کرتی ہی یہ اِس فکر و تردد مین مکان پر آیا نہ کچھ کھایا نہ پیا اپنے مقام پر جا کر سو رہا ادھر وہ ساحرہ بھی ان سب کامون سے فرصت کرکے سو رہی اِسکو تو خواب مرگ مین رکھیے

لیکن اب کچھ حال آفتاب جادو کا سنیے جو سمندر جادو سے رخصت ہوکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا تھا بیان ہوتا ہی

کہ یہ بعد قطع راہ مع قیدیون کے پاس ماہیان طوفان کش کے پہونچا ماہیان اپنے دربار مین تخت حکومت پر بیٹھی تھی اور بہت سے ساحر حاضر خدمت تھے کہ چوبدار نے آکر خبر دی کہ ای ملکہ آفتاب جادو سمندر جادو کے پاس سے واسطے مدد آپکی ہمشیرہ کے آئے ہین اور پاس دریا کے پہونچ چکے ہین اُنکے ہمراہ کچھ قیدی بھی ہین ہم اُنکو دیکھکر براے خبر حاضر خدمت ہوئے ہین تاکہ حضور کو آگاہ کر دین یہ سُنکر اُسنے چند ساحرون کو براے پیشوائی روانہ کیا اور کہا کہ تم سب جاؤ اور استقبال کرکے اپنے ہمراہ لے آؤ وہ ساحر ادھر سے چلے اُدھر اُن قیدیون کو جو کہ آفتاب جادو کے ہمراہ تھے آفتاب جادو نے اُن ساحرون کے حوالے اور سپرد کیا جو کہ قریب ساٹھ ستر کے تھے اور وہ خود بھی ساحران زبردست سے ہی اور آپ خود مع ملازمون کے طرف دریا کے آیا اور یہان پہونچکر چاہتا تھا کہ اپنے آنے کی خبر ماہیان کو کرائے یہان وہ ساحر جو کہ براے استقبال قبل سے خبر پاکر ماہیان نے روانہ کیے تھے وہ پہونچ گئے اور صاحب سلامت کی اور کہا کہ تشریف لیچلیے آپکی تشریف آوری کی خبر ملکہ کو ہو چکی ہی وہ آپکی منتظر ہین ناظرین والا تمکین پر واضح ہو کہ یہ ساحر نہایت نامی اور بزرگ عہدہ پر ممتاز ہی اِسوجہ سے ماہیان نے اُسکا استقبال کیا خود بھی تا لب فرش لینے کو آئی اِدھر وہ ساحر اُسکو لیکر داخل بارگاہ ہوئے اِسنے داخل بارگاہ ہوکر دیکھا کہ ملکہ بر لب فرش موجود ہین جیسے ہی ملکہ نے آفتاب جادو کو دیکھا اور آفتاب نے ملکہ ماہیان کو دیکھا سلام کیا ملکہ نے جواب سلام دیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لائی اور برابر اپنے تخت کے ایک کرسی پر بٹھایا اور مزاج پوچھا بعد مزاج پرسی کے دریافت کیا کہ آپکا آنا کیونکر ہوا آفتاب جادو نے کہا کہ مجکو سمندر جادو نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر ملکہ سحران سیہ پوش کی مدد کر کیونکہ وہ اہل اِسلام سے مقابلے کا ارادہ رکھتی ہین اور اِن قیدیون کو بھی لیتا جا پہلے ملکہ ماہیان کے پاس جانا اور اُنسے مقام ملکہ سحران سیہ پوش دریافت کرکے اُنکے پاس جانا اور اُنکے سپرد اِن قیدیون کو کر دینا کہ وہ اپنی راے سے کسی مقام پر دریاے سبز رنگ مین اُنکو قید کر دینگی ماہیان نے کہا کہ وہ قیدی کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ ای ملکہ وہ بیرون بارگاہ ہین مین اپنے ساحرون کے سپرد کرکے آیا ہون لہذا آپ مجکو ملکہ سحران سیہ پوش کے پاس پہونچا دیجیے ملکہ ماہیان نے جواب دیا کہ اچھا مین تمکو ایک پرچہ دیتی ہون کہ تم اِسکو لیجاؤ اور دریاے سبز رنگ مین ڈالدینا وہان راستہ ہو جائیگا تم اُس راہ سے چلے جانا پاس سحران کے پہونچ جاؤگے یہ سُنکر آفتاب جادو نے کہا کہ پھر اب دیر نہ فرمائیے مجکو پرچہ دیجیے ملکہ نے

کاغذ کے پرچہ پر کچھ لکیرین سی بناکر اُسکو دیا اور کہا کہ تم اِسکو لیجاؤ آفتاب جادو نے وہ پرچہ اُس سے لیلیا اور کہا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون ماہیان نے کہا کہ جاؤ ہماری طرف سے بھی سحران کو دعا کہدینا اور کہنا کہ جہانتک ممکن ہو کوشش کرکے لشکر اسلام کو بہت جلد مٹادو اور کنارے کو دریا کے خالی کرالو لیکن اے آفتاب جادو تم بھی ایسی کوشش کرنا کہ یہ قصہ ایک دم مین منفصل ہوجائے آفتاب جادو نے عرض کیا کہ آپ دیکھیے گا اور سن بھی لیجیے گا کہ مین کیونکر مقابلہ کرتا ہون یہ کہکر باہر آیا اور اپنے ہمراہیون کو اپنے ساتھ لیکر کنارے دریاے سبز رنگ کے آیا اور وہ پرچہ کاغذ دریا مین ڈالدیا معاً پرچہ پڑنے کے راستہ دریا مین پیدا ہوگیا یہ مع اُن قیدیون کے طرف سحران سیہ پوش کے چلا یہان بوقت صبح سحران سیہ پوش بیدار ہوکر بیٹھی تھی اور سہراب جادو اُسیوقت آیا تھا اُس سے کچھ گفتگو کررہی تھی کہ یکایک ایک مرتبہ آب دریا نے کچھ جوش کیا اور تماشا پیدا ہوا اور ایک لکیر پڑگئی سحران نے کہا کہ شاید کوئی ہمشیرہ کے پاس سے آتا ہے سہراب نے کہا کہ تمکو کیونکر دریافت ہوا کہ کوئی آتا ہے سحران نے کہا کہ یہ مجکو ایک علامت سے معلوم ہوگیا سہراب نے کہا کہ وہ کیا علامت ہے اُسنے کہا کہ دیکھو یہ جو لکیر آب دریا پر پڑی ہے یہی علامت ہے سہراب نے کہا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ ہمشیرہ کے پاس سے کوئی آتا ہے جو کوئی اور کہین سے آتا ہو سحران نے کہا کہ یہ اِس سبب سے ثابت ہوگیا ہے کہ جب سے سمندر جادو نے ہمشیرہ کو دریاے سبز رنگ کا اختیار دیا ہے اُسوقت سے ہمشیرہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ کوئی بغیر اُنکی اجازت کے داخل دریا نہین ہوسکتا ہے اُنھون نے یہ علامت مقرر کی ہے کہ جب وہ کسیکو داخل دریا کرینگی اور میرے پاس روانہ کرینگی تو یہ لکیر دریا مین پیدا ہوگی اس سے ثابت ہوجائیگا کہ کوئی آتا ہے ہمشیرہ نے مجکو بھی اختیار دیا ہے کہ مین بھی جسکو چاہون باہر دریا کے اِس پار یا اُس پار جانے کی اور آنے کی اجازت دون جیساکہ مین نے تمھارے واسطے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ تم بغیر خوف و خطر اِس بار آمد و رفت کرتے ہو اور اگر تم یہ چاہو کہ مین اُس پار جاؤن یعنے جدھر لشکر اسلام فروکش ہے تو بغیر میری مرضی نہین جاسکتے ہو اور نہ یہانسے تمھارا سحر کام کرسکتا ہے ہان اگر تم دریا سے نکلکر اور اپنے باغ مین جاکر سحر کروگے تو وہ پُر اثر ہوگا اور اُسوقت جہان چاہوگے وہان پہونچ جاؤگے چاہے اِس پار جاؤ چاہے اُس پار جاؤ سہراب نے کہا کہ جسطرح تم ساحرہ ہو اُسی طرح ہم بھی ساحر ہین پھر ہمارا سحر کیون نہ کام کریگا سحران نے کہا کہ یہان کا قاعدہ ہے کہ جو سحر جسکا ہے وہ بغیر اُسکے قتل کے برطرف نہین ہوتا ہے اور نہ دوسرے ساحر کا سحر اُسمین اثر کرتا ہے ورنہ کیا مشکل تھا اگر یہ دریائی ہوتا تو ساحر یہان آسکتا مگر یہ وہ سحر نہین ہے کہ جہان ہر ساحر کا سحر کام کرسکے سواے اُس ساحر کے کہ جسکا وہ سحر ہے یہ سنکر سہراب نے کہا کہ خیر معلوم ہوگیا کہ یہان ہم ابھی تک قید ہین ہمارے شہر سمندر یہ مین تو یہ قاعدہ نہین ہے کہ جو ساحر جس ساحر کا چاہے سحر دفع کردے یہ طریقہ نہین ہے کہ بغیر اُسکی اجازت اور مرضی کے اُسکے سحر مین نہین آسکتا ہے سحران نے کہا کہ یہان کا یہ طریقہ نہین ہے یہی گفتگو ہورہی تھی کہ سامنے سے جہان پر لکیر پڑی تھی ایک مرتبہ کچھ لوگون کی صورت دکھائی دی کیونکہ یہ دونون مکان کے دریچون مین بیٹھی ہوئی طرف دریا کے دیکھ رہی تھین اور دریا اِسکی بارہ دری کے گرد موج زن ہے اب جو اُسنے دیکھا کہ کچھ لوگ آتے ہین فوراً [illegible] یہ کون لوگ ہین وہ فوراً باہر آئی اور دریافت کیا کہ آپ کون لوگ ہین انھون نے کہا کہ ہم لوگ ملکہ ماہیان کیطرف سے آئے ہین اور ملکہ سحران کے پاس جائینگے

اُس ملازمہ نے اُنکو بیرون بارہ دری کھڑا کیا اور خود پاس سحران کے گئی اور کہا کہ یہ لوگ آپ کی ہمشیرہ کے
پاس سے آئے ہین اُسنے کہا کہ اِنکو ہمراہ لے آؤ جب یہ لوگ داخل بارہ دری ہوے پھر وہ دریا اُسی طرح روان
ہو گیا اور بہنے لگا اور وہ لکیر بھی مٹ گئی اور وہ راستہ جس سے کہ یہ لوگ آئے تھے بند ہو گیا اُدھر اُس ملازمہ
نے آکر کہا کہ چلو تمکو ملکہ بلاتی ہین آفتاب جادو اُن قیدیون اور اپنے ہمراہیون کو وہان چھوڑ کر خود اُسکے
ہمراہ پاس سحران کے آیا چونکہ یہ اسکو خوب پہچانتا تھا اور وہ اِسکو جانتی تھی دیکھکر سحران نے کہا کہ
آئیے آئیے ای آفتاب جادو بعدہ مدت آپکی ملاقات میسر ہوئی اِسوقت کدھر آنا ہوا اکثر دربار سمندر جادو
مین آپ سے ملاقات ہوتی تھی ایک مدت سے مین سمندر جادو کے دربار مین نہین گئی جو ملاقات ہوتی آفتاب جادو
نے کہا کہ ملکہ مین بھی آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا مگر مجبور تھا کیونکر آتا یہان ہر روز نیا بندوبست ہوتا ہی کہ
اب دریا کا انتظام ملکہ اہیان کے سپرد ہوا ہی گو وہ پہلے ہی مقیم دریا تھین مگر اب بالکل اختیار حاصل ہی
سیاہ و سفید کا جاہے اُسکو وہ خود دفع کر دین ملکہ نے یہ طریقہ نیا ایجاد کیا ہی کہ بغیر اُنکی اجازت کے کوئی داخل
دریا نہین ہو سکتا ہی مین کیونکر آتا یہان اب مجکو سمندر جادو نے آپ کی مدد کے واسطے روانہ فرمایا ہی کہ تم
جاکر اُنکی مدد کرو کیونکہ اُنکو خبر ملی ہی کہ کوئی صاحبقران ثانی کنارے دریا کے آکر فروکش ہوا ہی اور آپ کا
قصد ہی کہ اُس سے مقابلہ کرین یہ خبر سنکر سمندر جادو نے مجکو طلب فرماکر حکم دیا کہ تم پاس سحران سیہ پوش
کے جاؤ اور اُسکی مدد کرو اور اِن قیدیون کو بھی اُسکے سپرد کر دینا کہ وہ اُنکو دریاے سبز رنگ مین قید کرے
اور یہ فرمایا تھا کہ تم پہلے پاس ملکہ اہیان طوفان کش کے جانا اور اُنسے اجازت لیکر ملکہ سحران کے پاس
لہذا مین پہلے آپکی ہمشیرہ کے پاس گیا اُنسے کل حال بیان کیا اُنھون نے جب اجازت دی تو مین موافق
اُنکی رائے اور حکم کے آپکے پاس آیا ہون یہ قیدی موجود ہین اِنکو جہان آپکا جی چاہے قید کیجیے سحران نے
اُس سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین آفتاب جادو نے جواب دیا کہ صنوبر شاہ اور اُنکے ناموس و
سردار وغیرہ ہین جسوقت کہ سمندر جادو کو بذریعہ کتاب سحر کے دریافت ہوا کہ صنوبر شاہ مسلمان ہو گیا
اور اُسکے سبب سے آپ کا ملازم حباب جادو قتل ہوا تو اُنھون نے شجر جادو اور حباب جادو
کو بھیجکر اِن سب کو گرفتار کرالیا اور قید کرکے آپ کے پاس روانہ کیا اِسنے یہ جو سنا کہ صنوبر شاہ
قید ہوکر آیا ہی تو سحران بہت خوش ہوئی اور اُسیوقت داروغۂ زندان کو بلاکر حکم دیا کہ یہ جو قیدی ہمارے
آفتاب جادو لائے ہین اِنکو بھی وہین قید کرو جہان اور اہل اسلام مقید ہین جنکو کہ ہمنے گرفتار کیا ہی اور
آفتاب جادو سے کہا کہ تم اِنکے حوالے اِن قیدیون کو کر دو یہ اُنھین لیجاکر قید کر دینگے آفتاب جادو
اُسیوقت باہر آیا اور اُن قیدیون کو داروغۂ زندان کے حوالے کیا داروغۂ زندانخانہ اُن اسیران ظلم و ستم
کو لیکر جیسا کہ قریب آٹھ پہر کے گئے مع وہ دونون کے زندانخانہ مین لیجاکر جہان اور قیدی اہل اسلام کے قید تھے
جنکو کہ سحران نے میدان جنگ مین قید و گرفتار کیا تھا قید کیا اور سختی بہت زیادہ کر دی اِدھر آفتاب جادو
اپنے ہمراہیون کو لیکر پاس سحران کے آیا سب نے سلام کیا سحران نے سب کو بیٹھنے کو حکم دیا جب سب
بیٹھ گئے تب سحران نے کہا کہ ای آفتاب جادو آج پانچ دن سے ہمسے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہو رہا ہی
ہمنے بہت سے اُنکے سردار گرفتار کیے ہین وہ دریاے سبز رنگ مین قید ہین آفتاب جادو نے کہا کہ
کیونکر جنگ ہوئی سحران نے کل واقعہ بیان کیا اب جو آفتاب جادو نے یہ سنا تو کہا کہ ای سحران تمتو

اُدھر مقابلہ کرو مین بھی اپنا سحر آفتاب تیار کرتا ہون جب وہ سحر تیار ہو جائیگا تو مین بھی مقابلہ کرونگا کیونکہ یہ سحر
میرا جو کہ تیار کرتا ہون اِسپر مجکو بڑا بھروسا ہی اور غضب کا سحر ہی اسکا رد بغیر ساحر کے کوئی نہین کر سکتا ہی جب
وہ آفتاب تیار ہو جائیگا تو مین اُس آفتاب کا تمام اہل اِسلام پر عکس ڈال دونگا اُس سے سب جلکر خاک ہو جائینگے
اِدھر آپ اِس عرصہ مین گرفتار کرکے قید کیجیے گا جو باقی رہین گے اُنکو مین سحر آفتاب سے جلا جلا کر مٹا دونگا
سحران نے کہا کہ اچھا تم اپنا سحر تیار کرو آفتاب جادو نے کہا کہ مین یہان اپنا سحر تیار نہین کر سکتا ہون
اگر اجازت ہو تو دریا پار جاکر سحر تیار کرون سحران نے کہا کہ کس پار آفتاب جادو نے کہا اُس طرف
جسطرف کہ لشکر اسلام فروکش ہی سحران نے کہا کہ نہین بلکہ اِس پار اچھا ہی جب سحر تیار ہو جائے تو اُسوقت
دفعتہً اہل اِسلام پر جاکر سحر کرنا اور اُنکو قتل کرنا اگر اُدھر جاکر سحر تیار کروگے تو یہ خوف ہی کہ لشکر اسلام مین
عیار غضب کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ تمکو اِسکی خبر پاکر قتل کر ڈالین تو مین کیا کرون آفتاب جادو نے
کہا کہ جو آپ کی مرضی خیر مین اِسی پار سحر تیار کرونگا آپ اجازت دین سحران نے کہا کہ اچھا تم جاؤ تمکو
کوئی نہین روکے گا اور جسوقت تمہارا جی چاہے میرے پاس آنا کوئی مانع نہوگا بعد اِس تجویز کے
آفتاب جادو نے قصد کیا کہ چلدون اور سحر کی تیاری کرون کہ یکایک اُسکی نظر سہراب جادو پر پڑی
اِسکو حیرت ہوئی کہ سہراب جادو کی تو خبر سنی تھی کہ وہ پاس ملکہ ماہیان کے بحکم سمندر جادو قید ہی
یہ یہان کہان سے آیا حیران ہو کر دریافت کیا کہ اَی سہراب جادو تم یہان کہان تمھین تو سُنا گیا ہی کہ
تم قید ہو مگر یہ نہین معلوم ہوا تھا کہ کس جرم پر یہ سزا تمکو ملی باوجودیکہ تم سپہ سالار سمندر جادو کے تھے
اور بڑے معزز تھے سہراب جادو نے کہا کہ بھائی مین بھی بسبب اُنکی عنایت کے قید سے رہا ہوا ورنہ
مرجاتا کوئی پرسان حال بھی نہوتا خداوند تصویر اِنکو سلامت رکھے کہ انھون نے مجھپر رحم کھاکر قید سے
رہائی دی یہ جو تمنے کہا کہ تم سپہ سالار تھے اور بڑے معزز تھے تو بھائی جب آدمی کے بُرے دن آتے
ہین تو کہکر نہین آتے ہین اور نہ یہ ممکن ہوتا ہی کہ معزز شخص ہو یا غیر معزز اور وہ محفوظ رہے مگر مجکو آج تک
یہ نہ معلوم ہوا کہ سمندر جادو نے کیون یہ سزا مجکو دی خیر وہ مالک تھے جو کیا وہ بہتر کیا اب مین اُنکی شکل
عمر بھر نہ دیکھونگا اِنکے زیر سایہ بسر کرونگا یہ سنکر آفتاب جادو نے کہا کہ اچھا تو ہی ایسے قدر دان
کہان ممکن ہوتے ہین بھائی اُس سپہ سالاری سے تو یہ بہتر ہی سہراب نے جواب دیا کہ اب تم جلد جاکر
اپنا سحر تیار کرو تاکہ اِس مخمصہ سے ملکہ کی جان بچے اور نجات پائے انھون نے خود بیٹھے بٹھائے
اپنی جان پر یہ بلا لی اور مفت مین پریشانی اُٹھائی ورنہ کیا تھا یہ یہان بیٹھی رہتین وہ لوگ باہر فروکش
رہتے آخر کو ایک نہ ایک روز آپ ہی پریشان و عاجز ہو کر چلے جاتے مگر انھون نے خود یہ جھگڑا مول لیا
آفتاب جادو نے کہا کہ خیر خواہ ایسے ہی ہوتے ہین اور اپنے مالک کی ہمیشہ خیر خواہی کرتے ہین انھون نے
یہ خیال کیا کہ جب یہ لوگ یہان آئے ہین تو شاید ایسا نہو کہ کسی وجہ سے یہ لوگ داخل دریا بھی ہون اور
یہان جنگ کی نوبت آئے اِس سے بہتر یہ ہی کہ اِنکو وہین سزا دینا ضرور ہی اور یہ بھی خیال ہوا ہوگا کہ اگر
اِسکی خبر سمندر جادو کو ہوگئی اور اُنھین یہ خیال ہوا کہ سحران ایسی ساحرہ وہان موجود تھی مگر اُسنے کچھ
تدارک نہ کیا اور اِن لوگون کو کنارے فروکش رہنے دیا کہ جسکے سبب سے یہ فساد ہوا تو اُسوقت مین آئی
ہوگی جیساکہ حباب جادو ذرا سی غفلت مین قتل ہوا اِس سبب سے انھون نے یہ گوارا کیا اور جنگ

شروع کردی خیر کیا نقصان ہی تھوڑی سی زحمت ہی اب ایک دو روز مین فیصلہ ہو جائیگا اور یہ جنگ سر ہو جائیگی یہ کہکر آفتاب جادو سحران سیہ پوش سے رخصت ہو کر چلا ادھر سحران نے بعد جانے آفتاب جادو کے سہراب جادو کیطرف مخاطب ہو کر کچھ قصد کرنے کا کیا کہ سہراب جادو بھی رخصت ہوا اور اپنے باغ کی طرف روانہ ہوا جب آفتاب جادو سہراب جادو دونون چلے گئے تو سحران سیہ پوش نے کہا کہ ای دریاے سبزرنگ آفتاب جادو کو جگہ دیجے کہ یہ نکلکر پار چلا جاوے اور جب یہ آیا کرے تو اسکو نہ روکنا تم نے دینا کیونکہ یہ ہمارا دوست ہی اور اپنا سحر تیار کرنے جاتا ہی ادھر آفتاب جادو بخوبی خیر دریا سے نکل کر اس پار آیا مع اپنے ہمراہیون کے اور دریا سے تین چار کوس ہٹکر خیمہ برپا کیا اور ایک خیمہ براے درستی سحر آراستہ کیا اور اسیوقت سے سحر کی تیاری مین مصروف ہوا یہ طریقہ اختیار کیا کہ دن بھر تو شکار مین مشغول رہتا ہی اور دو پہر رات سر شام سے تیاری سحر کرتا ہی بعد دو پہر کے آرام کرتا ہی اسکو تو درستی سحر مین چھوڑا جاتا ہی کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب حال سہراب جادو کا سنیے

کہ یہ جو سحران کے پاس سے اُٹھ کے اپنے باغ مین گیا تو وہان بیٹھکر فکر کرنے لگا کہ افسوس یہ حرامزادہ سحر آفتاب تیار کرکے تمام اہل اسلام کو قتل کر ڈالیگا اور ادھر یہ لکا تہ میدان داری کریگی ہاے افسوس اب مین کیا کرون اور کیا نہ کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی فکر کرتے کرتے خیال آیا کہ اسکی خبر صاحبقران کو کرون شاید وہ کوئی تدبیر کرین بس اُسنے فوراً ایک عرضی بدین مضمون تحریر کی کہ یا صاحبقران آپ کو معلوم ہو کہ مین جب سے یہان آپ سے رخصت ہو کر آیا ہون اس فکر مین ہون کہ کسی صورت سے راہ دریافت کرون اور دریافت کرکے حضور کو اطلاع دون گا مگر بعد بہت فکر و جستجو کے دریافت ہوا کہ کوئی شخص بدون اجازت ماہیان طوفان کش و سحران کے نہین آسکتا ہی لیکن آپ اطمینان رکھیے مین یہانسے بغیر دریافت کیے ہوئے کبھی نہ آؤنگا مگر آجکل سمندر جادو کے پاس سے ایک جادوگر آیا ہی اور اسکو سمندر جادو نے روانہ کیا ہی کہ تو جا کر سحران کی مدد کر اور اسکے ہمراہ صنوبر شاہ کو بھی کر دیا ہی جو کہ ملک صنوبر یہ سے قید ہو کر بذریعہ سحر شجر جادو و سحاب جادو کے بموجب حکم سمندر جادو کے آئے تھے انکو بھی اسواسطے بھیجا ہی کہ انکو دریاے سبزرنگ مین قید رکھو چونکہ مین آج سحران جادو کے پاس موجود تھا اور اسکو یہ نہین معلوم ہی کہ مین اہل اسلام کا مطیع ہون وہ ہر روز مجھکو اپنے پاس بلاتی ہی اور جو کام کرتی ہی مجھ سے صلاح کر لیتی ہی لہذا آج بھی مین وہین موجود تھا کہ وہ ساحر آیا اور قیدیون کو اسکے سپرد کیا اُسنے اُنکو بھی اُسی مقام پر قید کیا کہ جہان اور آپکے سردار تھے جنکو کہ وہ ساحرہ میدان جنگ سے گرفتار کر لائی تھی اور انکو قید کر لیا تھا اور اُسنے سحران سے اقرار کیا ہی کہ مین آفتاب سحر تیار کرتا ہون اور اس آفتاب سے تمام اہل اسلام کو جلا دونگا اب یہ راے قرار پائی ہی کہ جبتک آفتاب سحر تیار ہو جبتک سحران مقابلہ کرے جب سب بندوبست ہو جائیگا تو اسوقت مع ان قیدیون کے اور اُن لوگون کے سب کو ایک مرتبہ جلا کر خاک کر دینگے لہذا حضور وہ مکار اس پار جہان میرا باغ ہی دریا سے تین چار کوس پر علحدہ جا کر مقیم ہوا ہی جبکہ اسکو سحران نے اجازت دی تب دریا نے اُسکو جانے دیا حضور مین نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ اسکو قتل کرون مگر موقع نہ ملا کیونکہ اگر مین قتل کر ڈالتا تو میرا آنا حضور تک غیر ممکن تھا اسوجہ سے مالک دریا ماہیان طوفان کش ہی جبتک

وہ قتل نہوگی اُسوقت تک یہ دریا نہ مٹے گا اسلیے کہ یہ آب سحر اُسی کا ہی صرف سحران کو اسقدر اختیار ہی کہ جسکو
چاہے بلالے اور جسکو چاہے دریا سے نکال دے اور دوسرے یہ ساحرہ زبردست ہی اگر مین قتل بھی کر ڈالتا
تو بھی مین گرفتار ہو جاتا اس سے بہتر یہ ہی کہ مین یہان کے حالات سے تو واقف رہونگا اور آپکو اطلاع
دیتا رہونگا اور مجکو بھی اس پار آنے کی اجازت ہی اِدھر میرا باغ ہی اور وہ باغ جبکہ مین قید سے چھوٹا تھا تو اسوقت
مین نے بنایا تھا جب سے مین اُسمین رہتا ہون جب مین نے دیکھا کہ آج یہان یہ تدبیر ہو رہی تھی تو مین بیتاب
ہو گیا اور مین نے عرضی تحریر کی ہی لہذا آپ اپنا بندوبست فرمالین کیونکہ یہ سحر اُسکا غضب کا ہی جب کوئی
ایسی مہم سمندر جادو کو درپیش ہوتی ہی اور وہ کسی طرح دفع نہین ہوتی ہی تو یہ ساحرہ آفتاب جادو
روانہ کیا جاتا ہی اور یہ جاکر اُس مہم کو سر کرتا ہی اب بھی وہی ساحر نامی وگرامی آفتاب جادو آیا ہی
مین نے آپکو اطلاع دیدی ہی آیندہ آپکو اختیار ہی یہ عرضی لکھکر ملفوف کی اور ایک جانور موم کا
بنایا اُسپر سیندور سے ٹیکے دیے اور کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ جاندار ہوا اور گویا ہوا اور پر جھاڑے اور
عرض کی کہ کیا حکم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ یہ نامہ لیکر تو صاحبقران زمان کے پاس جا اور اُنکو
دینا اُس جانور نے عرض کیا کہ بہت خوب اور عرضی کو منقار مین دباکر قصد اُڑنے کا کیا کہ یکایک
سہراب جادو کو خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ عرضی دیکر خدمت صاحبقران سے واپس آتا ہو اور
کوئی شخص غیر اُسکو دیکھ لے اور بلاکر اپنے پاس سحر سے دریافت کرے تو یہ سب حال کہدیگا اور میرا حال
کھل جائیگا تو بڑا غضب ہو جائیگا لہذا اُسکے واسطے ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ اُدھر سے واپس نہ آئے بس
فوراً اُسنے وہ عرضی اُسکی منقار سے لیلی اور اُسمین یہ تحریر کر دیا کہ حضور اس عرضی کو بعد ملاحظہ فرمانے کے
چاک کر ڈالیے گا اور ایک اسم سحر ایسا پڑھا کہ ادھر وہ عرضی چاک ہو اُدھر وہ جانور جلکر خاک سیاہ
ہو جاوے چنانچہ وہ اسمائے سحر عرضی کے ساتھ وابستہ کر دیے بعد اُسکے منقار مین دیدی اور اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ وہ جانور
اُڑکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا اور دریا کو عبور کر کے اُس پار پہونچا اُدھر کا حال سنیے کہ یہان
صاحبقران بوقت سہ پہر بیرون بارگاہ آکر کرسی جواہر نگار پر سامنے دریا کے تشریف فرما ہین اور
سب سردار گرد واطراف مین کرسیون پر متمکن ہین سیر دریا کر رہے ہین سبزہ روبرو لہک رہا ہی دریا
سبزہ رنگ موج زن ہی پانی اُچھل رہا ہی اور مچھلیان دریا کی پانی سے سر نکالتی ہین کوئی مُنہ سے شعلہ آتش
چھوڑتی ہی کوئی حباب چھوڑتی ہی حباب اُنکے مُنہ سے طرح طرح کے نکلتے ہین اور اُنمین پتلے بنے ہوتے ہین
جب بہت سے حباب جمع ہو جاتے ہین اُسوقت وہ غرق دریا ہوتی ہین کہین پر نہنگ پشت سے سر نکال کر
شعلہ چھوڑتے ہین کہین گرداب پڑ رہے ہین کہین خودبخود دریا سے شعلے نکلتے ہین کہین کا پانی شعلہ ہو کر
اُڑ جاتا ہی اور پھر وہان پر دفعتاً پانی آجاتا ہی یہ تماشا صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اپنے سردارون
سے فرما رہے تھے کہ عجب کارخانہ سحر کا بھی ہوتا ہی کہ ہمہ وقت نئے نئے تماشے ہوتے ہین یہی گفتگو
ہو رہی تھی کہ ایک سناٹا بالائے آسمان معلوم ہوا سب نے دیکھا کہ ایک جانور برابر کنجشک کے اُڑتا ہوا
دریائے سبز رنگ کی طرف سے چلا آتا ہی اور آتے آتے دونون کندھے جوڑکر صاحبقران کی گود
مین گرا اور ایک صدائے دلچسپ دی اور طرف چہرہ صاحبقران کے بغور دیکھا سب کو تو یقین ہوا
کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہو گیا مگر ابھی تک کسی نے کچھ کہا نہ تھا کہ صاحبقران کی نظر اُسکی منقار پر پڑی

دیکھا کہ ایک لفافہ اُسکی منقار مین ہی صاحبقران نے خیال کیا کہ یہ نامہ بر ہی کسی کا نامہ لیکر آیا ہی بس فوراً اُسکی منقار سے وہ نامہ لیلیا اور اُسکو دیکھا اپنے نام کا پایا فوراً لفافہ کو چاک کیا عرضی نکالکر پڑھی اُسکے مضمون سے آگاہ ہوے فوراً مضمون عرضی پڑھکر خبردار ہوے اور بعد آگاہی مضمون عرضی کو چاک کر ڈالا اِدھر عرضی چاک ہوئی اُدھر وہ جانور جلکر خاک ہو گیا صاحبقران کو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ تھا مگر اُسیوقت بارگاہ مین وہان سے اُٹھکر تشریف لائے اور دربار آراستہ ہوا سب اُمرا دربار مین موجود ہوے صاحبقران نے فرمایا کہ جاؤ خبر کر دو کہ تمام عیار بھی دربار مین حاضر ہون جسقدر عیار حاضر دربار نہ تھے وہ بھی حاضر دربار ہوے خواجہ خضران بن عمرو بھی آئے اور اپنے مقام پر متمکن ہوے کہ صاحبقران نے بآواز بلند فرمایا کہ ای حاضرین دربار و ای عیاران نامدار ابھی ابھی میرے پاس ایک میرے دوست کی عرضی آئی تھی جسکا مضمون یہ تھا کہ کوئی آفتاب جادو یہان آیا ہی اور وہ سحر تیار کر رہا ہی اور اُسکا یہ سحر بڑے غضب کا ہی اور وہ اِس پار ہی لہذا اب آپ بھی کوئی تدبیر فرمائیے اب مین تم سب عیارون سے کہتا ہون کہ یہ کام تم لوگون کا ہی کوئی تدبیر کرو خواجہ ثالث بیٹے خضران نے کہا کہ یا صاحبقران مین یہ عرض کرتا ہون کہ ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین کیونکہ ہم وہان تک جا نہین سکتے ہین کہ دریاے سبز رنگ بیچ مین حائل ہی اُسکا حال آپ کو معلوم ہی کہ کوئی شخص اُسکے پار جا نہین سکتا ہی پھر کیونکر جائین اور کیا تدبیر کرین صاحبقران نے کہا کہ مین آپ سے نہین کہ سکتا ہون اور عیارون سے میرا سوال ہی خواجہ نے کہا کہ ہان یہ لوگ تدبیر کرینگے اِنکو اپنی جان دوبھر ہی میری جان ایسی دوبھر نہین ہی کہ مین ایسے مقام پر جاؤن اور اپنی جان دون ہان اُن لوگون سے فرمائیے مین اب خاموش رہونگا یہ سُنکر صاحبقران نے اور عیارون سے فرمایا کہ تم لوگ تدبیر کرو انھون نے بھی عرض کیا کہ حضور ہم لوگ کیونکر تدبیر کرین اور کیا کرین جب خواجہ ایسے عیار نے انکار کیا تو ہماری کیا اصل و حقیقت ہی جب یہ صاحبقران نے سُنا تو فوراً خیال کیا کہ یہ کام بغیر زر و جواہر خرچ کیے ہوے نہ انتظام کو پہونچے گا یہ خیال کرکے فوراً ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھکر صحن بارگاہ مین ڈالا اور کہا کہ یہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا پڑا ہی جو یہ کام کر لائے وہ یہ رقعہ اُٹھالے بعد اِس کام کے روپیہ ہمسے لیلے یہ سُنکر چند عیاران نامدار مثل چالاک ثانی و برق ثانی و جانسوز ثانی و قران ثالث و ضرغام ثانی و سمک ثانی اپنی اپنی خشت ہاے زرین سے اُٹھے اور بشوق زر دستیاب ہونے کے دوڑے جسوقت کہ یہ خضران بن عمرو نے دیکھا کہ ایک لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھا ہوا صحن بارگاہ مین پڑا ہی انکے بھی مُنھ مین پانی بھر آیا اور بڑبڑاتے ہوے اور یہ کہتے ہوے اپنی کرسی سے اُٹھے کہ ای ناشدنیون کیون اپنی جانین روپیہ کے واسطے گنواتے ہو بیٹھو بیٹھو یہ کام تمسے نہین ہوگا دریاے سحر تو درمیان مین موجود ہی مگر ہان اگر صاحبقران نصف روپیہ دین تو شاید یہ کام کچھ خرچ کرکے ہو جاسکے ورنہ اِسکا انجام پانا بہت دشوار ہی جب صاحبقران نے یہ سُنا کہ خواجہ کہتے ہین کہ اگر نصف روپیہ ملجاسے تو مین یہ کام کرون اُسیوقت صاحبقران نے نصف روپیہ کے دینے کا اقرار خواجہ سے کیا اور کہا کہ ای خواجہ مین تمکو ابھی ابھی نصف روپیہ دیتا ہون یہ فرماکر داروغۂ خزانہ کو بلاکر پچاس ہزار روپیہ خواجہ کو دینے کا حکم دیا جب یہ خواجہ نے سُنا تو عرض کیا کہ یا صاحبقران یہ جو روپیہ آپ نے دیا تو یہ صرف ہو جائیگا سب مجھے کچھ نہین بچے گا لہذا مجھے بھی کچھ انعام ملنا چاہیے اگر مین آفتاب جادو کو قتل کرون کیونکہ وہ ساحر زبردست ہی یہ سُنکر صاحبقران نے فرمایا کہ بس اب مین کچھ نہین دونگا چاہے تمکو ملے اور چاہے نہ ملے خواجہ یہ سُنکر مایوس ہوے اور مُنھ پھیلاکر کہا کہ ہان آپ کسکے پوتے ہین اور مین بھی کسکا پوتا ہون آپ امیر ہی کے تو پوتے ہین جو کہ ہمیشہ میرے دادا کے قرضدار رہے وہ اُنکو مجاور زادہ کہتے تھے اور مین شاہزادہ ولایت ادل کا پوتا

کیساغنی ہون آپ کو اُسکا اثر ہی آپ کیونکر مجکو روپیہ دیجیے گا آپ بھی مثل اُنکے خست کیجیے گا میرے آپکے مثل اُنکے برتاؤ ہوگا جس طرح وہ اُنکو دیتے تھے مین بھی آپ کو دیا کرونگا خیر یہ قرضہ میرا آپ پر رہا جب مین کام کر آؤنگا اُسوقت آپ سے لیلونگا صاحبقران نے فرمایا کہ مین اس سے زیادہ دونگا اُسوقت بادشاہ و دیگر سرداروں نے اقرار کیا کہ جب آفتاب جادو کو قتل کرکے آئیے گا تو ہم لوگ آپ کو دینگے خواجہ نے کہا کہ اچھا ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اُن چھوٹوں عیاروں نے صلاح کی کہ ہم کو پہلے سے اُس پار جاکر آفتاب جادو کو قتل کرین یہ صلاح کرکے وہ سب عیار خواجہ کی آنکھ بچاکر بارگاہ سے نکل گئے قران ثالث تو ایک سمت اور برق وچالاک وجانسوز وضرغام نسناس ایک طرف کو برائے تلاش راہ روانہ ہوئے ادھر خواجہ نے اس گفتگو سے فراغت پائی تو اب جو خیال کرتے ہین تو وہ عیار نہین ہین غصہ کھاکر کہا کہ یہ عیار نہ جانین نوجوان جرأت کر بیٹھتے ہین مفت مین جانین جائینگی مین کیا کرون جو اُنکی تقدیر مین ہوگا وہ ظہور مین آئیگا ہکو بھی دیکھنا ہی کہ کیونکر یہ کام کو جاکر سرانجام دیتے ہین خیر مین کچھ نہ کچھ تدبیر کرکے کام کرتا یہ لوگ جاکر کام بگاڑ دینگے ایک تو راہ نہ ملے گی اگر مل بھی گئی تو کام خراب ہوگا مین تو اِنکے ہاتھون سے عاجز ہون یہ کہکر کہا کہ مین آپ لوگون سے رخصت ہوتا ہون اگر خدا زندہ لائیگا تو پھر آکر ملونگا آپ لوگ میرے واسطے دعا کرتے رہین کہ مین اپنے مقصد دلی پر کامیابی حاصل کرون یہ کہکر بڑبڑاتے ہوئے اور عیارون کو برا بھلا کہتے ہوئے ایک طرف کو بارگاہ سے نکلکر راہ مین روانہ ہوئے اِن سب کو راہ مین چھوڑیے اب حال اُدھر کا سنیے کہ وہ دن تمام ہوکر شام ہوئی اور وہ رات صاحبقران نے بسر کی صبح کو موافق دستور کے میدان مین جاکر صف آرا ہوئے اور سحران سیہ پوش کی آمد کے منتظر ہوئے کہ بعد تھوڑی دیر کے اُسی طرح وہ گنبد ظاہر ہوا اور بالائے آب آکر قائم ہوا اور وہ عفریت دریا سے نکلا اور نقارہ بجاکر غرق دریا ہوگیا اور وہی حباب ہزارون پیدا ہونے لگے اُدھر وہ سردار جنھون نے کہ صاحبقران سے عرض کیا تھا کہ ہم جاکر زیر گنبد گنبد کو توڑکر اُس نازنین کو گرفتار کر لائینگے جیسے ہی اُنھون نے دیکھا کہ وہ گنبد ظاہر ہوا اور حباب پیدا ہونے لگے فوراً یہ دیکھکر صاحبقران سے عرض کیا کہ یہ غلام تو جاتے ہین اور اپنے قصد کو پورا کرتے ہین لاکھ جناب صاحبقران نے منع کیا مگر اِن لوگون نے نہ مانا اور کنارے دریا کے آکر اور کشتیان منگا کر قریب دو تین سو سردارون کے جو کہ نامی تھے سوار ہوئے اور کشتیون کو روانہ کیا جب وسط دریا مین کشتیان پہونچین تو یکایک آب دریا مین جوش پیدا ہوا اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا اور طوفان شدید اُٹھا اور وہ گنبد گردش مین آیا اور ہزارون حباب طرف کشتیون کے چلے اور آکر کشتیون سے لپٹ گئے اور کشتیون کو توڑ ڈالا اور اُن سردارون کو گرفتار کرکے غرق دریا کر دیا یہ حال دیکھکر صاحبقران نے بہت افسوس کیا اور فرمایا کہ مین پہلے ہی جانتا تھا کہ یہ لوگ مفت مین اپنی جانین دینگے خیر اُنکو خدا کے سپرد کیا وہ اُنکا حامی و مددگار ہی اُدھر جب وہ سب سردار گرفتار ہوگئے اور غرق دریا ہوچکے تو اُسوقت اُس نازنین نے بالائے گنبد سے صدا دی کہ ای اہل اسلام آج مین جنگ مغلوبہ کرونگی تم سب خبردار رہنا یہ کہکر اشارہ کیا سب حباب جو کہ قریب ساٹھ ستر ہزار کے تھے ایک مرتبہ خشکی پر آئے اور ٹوٹ گئے ساٹھ ستر ہزار پتلے پیدا ہوئے اور ایک مرتبہ طرف لشکر اسلام کے چلے اُدھر سے بھی تمام لشکر صاحبقران مع بادشاہ کے بڑھا اب تو یہ حال ہوگیا کہ ایک مرتبہ سب کے سب اُن پتلون پر ٹوٹ پڑے اور تلوارین مارنا شروع کیا مگر اُن پتلون کا یہ حال تھا کہ ایک ایک سے لپٹ جاتا تھا اور اُسکو کھینچکر دریا مین ڈال دیتا تھا مگر جو پتلہ کہ صاحبقران کے سامنے آتا تھا صاحبقران اُسپر اسم اعظم دم کر دیتے تھے وہ پانی ہوکر بہ جاتا تھا اور جذب زمین ہوجاتا تھا اور جو پتلہ کہ بادشاہ یا عزیزان صاحبقران کے ہاتھ

لگ جاتا تھا تو وہ لوگ اُسکو پکڑ کر قصد چیر ڈالنے کا کرتے تھے وہ بھی پانی ہوکر جذب زمین ہوجاتا تھا یہی حال تا شام رہا اُس جنگ مغلوبہ مین قریب دس بارہ ہزار اہل اسلام کے گرفتار ہوئے اور قریب تین ہزار تیلون کے صاحبقران کے اور دیگر عزیزون کے ہاتھ سے مٹے اور ناپدید ہوئے جب شام ہوگئی تو سحران سیہ پوش نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ میرے تیلے بھی مارے گئے اِسکا کیا سبب ہی اسکو شام کو آج دریافت کرلون تو کل اِسکا بھی بندوبست کرون کہ کیونکر میرے تیلے ہلاک ہوئے کیونکہ اِنکا ہلاک ہونا غیر ممکن تھا جبتک مین زندہ تھی اب اِس سے تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اِنکا جو سردار ہی وہ نہایت زبردست ہی اور سحر و ساحری مین کمال رکھتا ہی اُسنے میرے تیلون کو مار ڈالا جو تیلہ مارا گیا اُسی کے ہاتھ سے قتل ہوا اِدھر صاحبقران نے یہ تدبیر کی تھی کہ ہر ایک سردار جو کہ نامی تھے اور جو عزیز تھے مع بادشاہ کے سب پر اسم اعظم دم کردیا تھا اِس سبب سے یہ لوگ اُن تیلون کے ہاتھ سے نہین گرفتار ہوئے اب یہ قصد صاحبقران کا ہوا تھا کہ مین تمام لشکر پر اسم اعظم دم کردون کہ اتنے مین جنگ مغلوبہ شروع ہوگئی اِسی سبب سے اور بہ برکت اسم اعظم وہ سردار اور عزیز و بادشاہ اُن تیلہ ہاے سحر سے نہ گرفتار ہوئے اور سب نے اُن تیلہ ہاے سحر کو قتل کیا جب سحران نے دیکھا کہ اب میرے تیلے زیادہ قتل ہوتے ہین اور اہل اسلام کم گرفتار ہوتے ہین تو اُسنے دستک دی کہ وہی عفریت پیدا ہوا اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی اُسنے کہا کہ نقارہ بجادے اور کہدے کہ اب کل پھر مقابلہ ہوگا کیونکہ آج شام ہوگئی ہی جب اُسنے نقارہ بجایا اور یہ کہا تو جسقدر تیلے تھے وہ سب کے سب لشکر سے علیحدہ ہوکر دریا مین کود پڑے اور غرق دریا ہوگئے اُدھر وہ گنبد بھی غائب ہوگیا وہ سب تو اُدھر واپس گئے اِدھر صاحبقران بھی واپس ہوئے اب جو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ آج کی جنگ مین قریب پندرہ ہزار سردارون کے گرفتار ہوئے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بڑے عجب کی بات ہی کہ مین نے ہزارہا تیلے قتل کیے مگر ایک کا بھی نشان نہین ہی یہ سنکر بادشاہ نے بھی فرمایا کہ مین نے بھی بہت سے تیلے پکڑے مگر معلوم نہین ہوتا کہ وہ کیا ہوئے اِسی طرح ہر سردار اور عزیز نے بھی بیان کیا یہ سنکر قیصر صاف باطن نے کہا کہ مین نے خود دیکھا کہ جسنے تیلہ گرفتار کیا اور قصد کیا کہ مین چیر کر پھینکدون تو وہ پانی ہوکر بہ گیا مجکو بڑا عجب ہوا پھر مین نے براے امتحان گرفتار کیا اُسوقت بھی وہی واقعہ درپیش ہوا اب تو مجکو یقین ہوگیا کہ یہ تیلے سحر کے ہین یہ اِسی طرح پانی ہو ہوکر بہ جایا کرینگے کوئی مقام عجب نہین ہی صاحبقران نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی جنکو مین نے اور اِن سب صاحبون نے قتل کیا وہ ظاہر مین تو قتل ہوئے مگر باطن مین پانی ہوکر بہ گئے خیر یہ کارخانہ یہان عجیب و نادر ہی یہی باتین کرتے ہوئے بارگاہ مین تشریف لائے عیارون سے فرمایا کہ تملوگ ابھی ابھی تھوڑا سا پانی لاؤ مین اُسپر اسم اعظم دم کردون تم اُسکا گرد لشکر کے دائرہ کردو اور حصار باندھ دو تاکہ شاید وہ تجبہ لشکر پر آکر رات کو سحر کرے اور تمام لشکر کو تباہ کردے تو بڑی خرابی ہوگی یہ حکم سنکر عیار فوراً گئے اور پانی لے کر واپس آئے صاحبقران نے اُسپر اسم اعظم دم کردیا اور اُنکو دیا کہ گرد لشکر کے حصار کرادو اُنھون نے اُسیوقت یہ بندوبست کردیا بادشاہ نے فرمایا کہ یا صاحبقران اِسکی کیا ضرورت تھی جواب دیا کہ میرے خیال مین پہلے ہی آیا تھا کہ مین ایسا انتظام کرون پھر یہ خیال ہوا کہ یہان کون آئیگا یہ سحر صرف دریا کے اندر کام کرتا ہی مگر اب معلوم ہوا کہ اِسکا اختیار ہر جگہ ہی جب چاہیگی یہان آکر اور غافل پاکر ہملوگون کو عاجز کریگی تو اِس سبب سے مین نے یہ بندوبست کیا بادشاہ یہ سنکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے صاحبقران نے دربار برخاست کیا اور جاکر آرام فرمایا اِدھر انکو تو آرام مین مشغول رکھا جاتا ہی اور سحران سیہ پوش کا حال

تحریر کیا جاتا ہی کہ یہ جو واپس ہو گئی تو اُن سرداروں کو زندانخانہ مین روانہ کیا اور آپ ہوم خانے مین گئی اور
اسم سحر پڑھکر ایک پتلہ بنایا جب وہ گویا ہوا تو اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا وجہ ہی کہ جو پتلا اُس سردار کے
سامنے جاتا ہی جو کہ سب کا افسر ہی تو وہ پانی ہو کر بہ جاتا ہی اور جو لوگ کہ اُسکے گرد تھے اُنکی بھی یہی حالت تھی
کہ پتلون کو پکڑ کر چاہتے تھے کہ چیر ڈالیے مگر وہ پانی ہو کر بہ جاتے تھے اور جو اُسکا بادشاہ ہی وہ بھی یہی
کرتا تھا یہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ کیا وجہ ہی تو مجکو بتا دے اُس پتلے نے جواب دیا کہ تمکو نہین معلوم ہی کہ وہ
مالک اسم اعظم ہی اور اُسکے پاس تبرکات بزرگان ہین جسکے سبب سے تمہارا سحر اُسپر کام نہین کرتا ہی
اور نہ اپنا اثر دکھلاتا ہی اور وہ لوگ کہ جو اُسکے گرد تھے مع بادشاہ کے تو اُسنے اُنپر اسم اعظم دم کر دیا تھا
اُسکے سبب سے اُنپر سحر نہین اثر کرتا تھا اور تمہارے پتلے پانی ہو کر بہ جایا کرتے تھے یہ سُنکر سحران نے
اُس سے سوال کیا کہ پھر اسکی کیا تدبیر کرون اور کیونکر اُسپر فتح پاؤن اُسنے جواب دیا کہ جبتک اُسکا اسم اعظم
بند نہوگا اُسوقت تک تم اُسپر فتحیاب نہوگی اور تمہارا قابو اُسپر اور اُسکے اُن سردارون پر نہ چلیگا جنپر
کہ وہ اسم اعظم دم کر دیگا پہلے اسم اعظم کے بند کرنے کی تدبیر کرو بعد اُسکے اُس سے جنگ کرو ورنہ تمکو
اپنے فعل کا اختیار ہی یہ سُنکر اُسنے اُس پتلے کو اُسکی خوراک دیکر مٹا دیا اور آپ ہوم خانے سے باہر آئی اور
ایک نامہ اِس مضمون کا اپنی بہن ملکہ ماہیان طوفان کش کو تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ مین نے پانچ
روز تک اہل اسلام سے میدانداری کی اور بہت بڑی جنگ و جدال کی اُس جنگ و جدال سے بہت سے
لوگ گرفتار ہوے کل مین نے اُنکو مہلت دی اور اُس زمانہ مہلت مین مین نے سحر تیار کیا کہ اس عرصے
مین سمندر جادو کے پاس سے آپکی خدمت مین آفتاب جادو میری مدد کے واسطے آئے اور اُنکو
آپنے میرے پاس روانہ کیا وہ یہان مع اُن قیدیون کے پہونچے جنکو کہ سمندر جادو نے برلے
قید میرے پاس روانہ کیا تھا مین نے اُنکو قید خانے مین دریائے سبز رنگ کے قید کیا بعد اُسکے
آفتاب جادو واسطے تیار کرنے اپنے سحر کے بیرون دریا گئے مین نے آج صبح کو پھر میدانداری کی
اِس میدانداری مین یہ ہوا کہ پہلے تو چند سردار مع کچھ لوگون کے قریب دو تین سو کے کشتیان دریا مین
ڈال کر آئے اور یہ قصد کیا کہ زیر گنبد آکر گنبد کو توڑ کر مجکو گرفتار کر لین مین نے سحر کر کے اُن سب کو گرفتار
کیا اور بعد اُسکے جنگ مغلوبہ کر دی اُس جنگ مغلوبہ مین بہت سے اہل اسلام گرفتار ہوے مگر جب سامنا
صاحبقران کا ہوا جو کہ اُنکا افسر ہی تو اُسوقت مین میرے پتلے بہت سے قتل ہوے اور اُسنے میرے
پتلون کو تباہ و برباد کیا اور اُسکے چند سردارون اور بادشاہ کے بھی ہاتھ سے تباہ ہوے جب مین نے
یہ رنگ دیکھا تو جنگ موقوف کر کے واپس آئی یہان آکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مالک اسم اعظم
ہی اور تبرکات وغیرہ بھی اُسکے پاس ہین اِس سبب سے اُسپر سحر اثر نہین کرتا ہی اور نہ اُن سردارون پر اثر کریگا
کہ جنپر اُسنے اسم اعظم دم کر دیا ہی جبتک اسم اعظم بند نہوگا اُسپر فتح پانا غیر ممکن ہی لہذا مین تو اِس سحر کے
بندوبست مین ہون اور آفتاب جادو اپنا سحر تیار کر رہے ہین جبتک اُنکا سحر تیار ہو اور مین بھی اپنا
بندوبست کرون تو آپ اِس زمانہ مین اُسکا اسم اعظم بند کر دین اگر مین اُسکا بندوبست کرونگی تو یہ کام
رہجائیگا اور اگر اسم اعظم اُسکا نہ بند ہوگا تو آفتاب جادو کا بھی سحر کام نہ کریگا لہذا آپ بہت جلد اِس کا
بندوبست فرما دین یہ نامہ لکھکر اور ایک پتلہ سحر تیار کر کے اُسکے ہاتھ پاس ماہیان طوفان کش کے
وہ نامہ روانہ کیا اور آپ منتظر جواب رہی اِدھر وہ پتلہ نامہ لیکر چلا اور پاس ماہیان کے پہونچا اُسکو
نامہ دیا وہ واسطے سونے کے جاتی تھی کہ یہ پہونچا وہ ٹھہر گئی اور نامہ چاک کیا اور اُسکو پڑھا جب اُسکے مضمون ۱۱

سے آگاہ ہوئی تو یہ جواب لکھا کہ مین یہان اسم اعظم کے بند کرنے کا بندوبست کرتی ہون تم میدان وزرش موقوف نہ کرنا آج ہی شب تک مین اُسکا بندوبست کرلونگی تم صبح کو جانا اور مقابلہ کرنا بعد تھوڑی دیر کے خود واپس چلی آنا اور کسی کو برائے مقابلہ روانہ کردینا صرف صف آرائی کر کے تھوڑی دیر ٹھہرنا بعدہ چلی آنا پھر جب مین تمکو تحریر کرون اُسوقت مقابلہ کو جانا تمھارا سحر اُسپر اثر کریگا اسقدر تحریر کو بہت جانو یہ لکھکر اُس پتلی کو دیا وہ جواب لیکے پاس اسکے آیا اسنے جواب کو پڑھا اور پتلی کو اُسکی خوراک دیکر رخصت کیا وہ تو اُدھر کو گیا اِدھر یہ سو رہی اُدھر اُس ملکہ نے اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کی کہ جسکا حال بوقت صبح مقابلہ مین ظاہر ہوگا اُن سب کو تو اس بندوبست مین رکھا جاتا ہی

اور اب حال اُن عیارون کا بیان ہوتا ہی جو کہ براے گرفتاری آفتاب جادو کے گئے تھے

جبکہ یہ عیار بارگاہ سے نکل کر چلے تو پانچ عیار تو ایک طرف کو چلے اور قران تالث اِن سب سے علٰحدہ روانہ ہوے پہلے اُن پانچون عیارون کا حال سنیئے کہ اُنپر کیا گذری یہ سب رہ نوردی کرتے ہوے چلے جاتے تھے کوسون تک کنارے کنارے دریا کے گئے مگر کہین راہ اُس پار جانے کی نہ ملی لاکھ لاکھ تدبیرین کین کوئی تدبیر کام نہ آئی وہ رات اور باقی دن اسی فکر مین تمام ہوا علی الصبح یہ پانچون عیار اُٹھکر ایک طرف کو کنارے دریا کے روانہ ہوے کوئی کوس دو کوس راہ طے کی ہوگی کہ ایک مقام پر اُس پار جو نظر اُٹھا کے دیکھا تو کیا دیکھا کہ بہت سے آدمی جمع ہین اُنھون نے آپس مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ لوگ اُس پار کیون جمع ہین دیکھنا چاہیئے کہ کیا ہوتا ہی یہ پانچون عیار اِس پار کھڑے ہو گئے اور اُس سمت کو دیکھنے لگے اُنھون نے دیکھا کہ یکایک ہوا چلی ابر ایک ساحر اُس پار آیا اور کچھ پڑھکر اُسنے دریا پر دم کیا اُسکا دم کرنا تھا کہ ایک مرتبہ دونون طرف سے دریا کے ایک ابر اُٹھا اور وہ بیچ مین آکر قائم ہو گیا مثل پل کے اب وہ لوگ جو کہ کنارے استادہ تھے وہ اُس پل پر آئے اور راہ طے کر کے اِس پار اُترے جب سب لوگ اُتر گئے تو اُس ساحر نے پھر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ پل مٹ گیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ جو لوگ اِس پار آئے تھے وہ سب گھسیارے تھے گھانس لینے آئے تھے ہر روز یون ہی آیا کرتے تھے اور گھانس لیجایا کرتے تھے یہ دیکھکر اِن عیارون نے بھی یہ خیال کیا کہ جب سب یہ جائینگے تو ہم بھی اِنکے ہمراہ اُس طرف کو چلے جائینگے بس یہ صلاح آپس مین کرکے یہ بھی اُنھین گھسیارون مین مل گئے اور گھانس چھیلنے لگے یہانتک کہ شام تک اُن سب نے گھانس چھیلی اور گٹھے باندھکر سر پر رکھے انھون نے بھی اپنے سرون پر گھانس کے گٹھے رکھے اور اُنکے ہمراہ طرف دریا کے چلے جب کنارے دریا کے آگئے تو اُسی طرح وہ ساحر آیا اُسنے سحر کرکے پل بنایا یہ گھسیارے مع اُن عیارون کے اُس پل پر سے گذر کر اُس پار گئے بعد اُنکے جانے کے وہ پل شکست ہو گیا اور وہ ساحر چلا گیا یہ قاعدہ ہی جو کہ دریا کے اندر سے بذریعہ کشتی سوار ہوکر آنا چاہے اور جانا چاہے تو وہ بغیر اجازت کے نہین آجا سکتا ہی اور جو اِس پل پر سے گذر کرے اُسکو اجازت کی ضرورت نہین ہی اِس سبب سے اِن عیارون کو کسی نے نہ پوچھا کہ تم کون ہو یہ خیال کیا کہ یہ بھی گھسیارے ہین وہ ساحر اپنی راہ گیا اور یہ گھسیارے اپنی راہ گئے اِن سب نے آگے بڑھکر گھانس تو پھینکدی اور آپ ایک سمت کو روانہ ہوے چونکہ شب ماہ تھی یہ بلا خوف و خطر چلے گئے کوئی دو تین کوس دریا کے کنارے کنارے گئے ہونگے کہ دور سے دیکھا کہ ایک مقام پر کچھ لوگ بول رہے ہین یہ آگے بڑھے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اور مسند اُسپر آراستہ ہی اور اُسپر ایک شخص بڑے کر و فر سے بیٹھا ہی اور گرد اُسکے ساحر بیٹھے ہین جام شراب گردش مین ہی

ملازمون نے سُنا اور ایک طرف کو برائے جستجوے طائفہ روانہ ہوئے جب دو لوگ کچھ دور چلے گئے تو یہ عیار
بھی اُنکے عقب مین چلے اور ایک مقام پر جاکر پشت پر سے کمندین مار کر اُن آدمیون کو گرفتار کر لیا اور زمین
مین زندہ دفن کر دیا اور ایک عیار اُن لوگون مین سے ایک کی صورت بنا اور باقی سازندے بنے اور برق بانی
ایک مطربہ خوبصورت کی شکل پر آراستہ ہوا اور سب ساز و سامان لیکر طرف جلسہ کے روانہ ہوا جب قریب جلسہ پہونچا
تو اُس ملازم نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور طائفہ حاضر ہے حکم ہوا کہ باریاب حاضر خدمت کرو یہ سُنکر وہ ملازم آیا اور کہا کہ چلو
جب طائفہ چلا تو آپ بھی ایک سازندے کی شکل بنکر شامل ہو گیا طائفہ سامنے آیا حکم ہوا کہ گانا شروع کرو مطربہ نے
پشواز پہنکر گانا شروع کیا سپردائیون نے ساز ملایا اِس حرامزادے نے یہ بندوبست پہلے سے کیا تھا کہ جو کوئی
غیر شخص یہان آئے تو معلوم ہو جائے بس جیسے ہی اِن سب نے ساز ملائے ہر ساز سے آواز آنے لگی کہ ہم
ہین جانسوز و ضرغام و چالاک و سمک اور اُس مطربہ کے گلے سے یہ آواز آنے لگی کہ مین ہون برق
عیار لشکر اسلام کا ہم لوگ آفتاب جادو کے قتل کرنے کو آئے ہین جیسے ہی اُس مسند نشین نے یہ سُنا تو
گھبرا کر کہا کہ ای مطربہ یہ تو کیا گا رہی ہے ارے ذرا خیال کر کے گا اور ای سازندون یہ تم کیا بجا رہے ہو ارے
ذرا خیال کر کے بجاؤ اتنا بدحواس ہو گئے دون نے عرض کیا کہ ہم ساز بجا رہے ہین حضور ہم تو بڑے بڑے
جلسون مین بڑے بڑے بادشاہون کے یہان نوکر رہے ہین اور ساز بجایا کیے ہین اور ہمارا گانا اُنکو پسند آیا ہے
شاید آپ کو نہین پسند آیا اُسنے کہا کہ ذرا کان لگا کر سُنو تو تمھارے اِس ساز سے کیا آواز آتی ہے اب جو انھون نے
سُنا تو سارنگی سے یہ صدا آتی ہے کہ مین ہون چالاک عیار اور طبلون سے یہ صدا آ رہی ہے کہ مین ہون ضرغام
اور مجیرون سے یہ آواز آتی ہے کہ مین ہون جانسوز اور دوسری سارنگی سے یہ صدا ہے کہ مین ہون سمک
عیار لشکر اسلام اور آواز مطربہ کے گلے سے یہ آتی ہے کہ مین ہون برق بس یہ سُننا تھا کہ سب کے سب
دم بخود ہو گئے اُدھر اُسنے حکم دیا کہ اِن سب عیارون کو گرفتار کر لو کہ مین یہ جانتا تھا کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہے
مگر اُسپر بھی مین نے اپنا بندوبست کر لیا تھا اب تم لوگ سچ سچ بیان کرو کہ تم لوگ کون ہو اُن سب نے کہا کہ
واقعی ہم لوگ عیار ہین اور آفتاب جادو کو قتل کرنے آئے ہین ہمکو نہین معلوم تھا کہ آفتاب جادو
آپ ہی ہین اور نہ اِس واقعہ کی خبر تھی ورنہ ہمکو آپ گرفتار کر لیتے خیر عیاری بگڑ گئی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ یہ کوئی
غیر ساحر ہے آفتاب جادو کہین اور مقیم ہونگے یہان سے کچھ پتہ اگر لو تو اُنکی فکر کرنا مگر یہ کام نہ چلا خیر آپ ہم
لوگون کے ہاتھ سے کہان بچ کے جا سکتے ہین کوئی نہ کوئی آپ کو ضرور قتل کریگا اب تو ہم لوگون کو معلوم ہو گیا کہ تم یہان
مقیم ہو یہ سُنکر وہ بہت غضبناک ہوا اور کہا کہ اِنکو قید کرو اتفاق سے قران بھی ٹہلتا ہوا اور راہ تلاش کرتا ہوا
وہان پہونچا تھا اور اُن گھسیارون مین ملکر اِس پار آیا تھا وہ بھی وہان پر ایک ملازم کی شکل بنا ہوا کھڑا تھا اُسنے
یہ رنگ جو دیکھا تو کہا کہ کیا خوب یہ لوگ یہان بھی آ گئے خوب ہوا جو مین نے کوئی عیاری نہین کی بعد تھوڑی دیر
کے کھانا تقسیم ہوا قران کو بھی کھانا ملا انھون نے کھانا کھایا اور اِس فکر مین رہے کہ اگر یہ غافل ہو تو عیاری
کر دن یہانتک کہ وہ جلسہ برخاست ہوا اُسوقت پھر ناچ گانا نہوا بدین خوف موقوف رہا کہ شاید کوئی اور عیار
نہ آ جاوے یا آ گئے ہون تو خرابی ہوگی اور ایسا نہو کہ پھر وہ کوئی عیاری کرین آفتاب جادو اُسوقت جاکر
سو رہا اور قران بھی زمرۂ ملازمان مین لیٹ رہا کہ اتنے مین ایک جادوگر آیا اور اُسنے پکار کر کہا کہ تمنے کتنی روٹیان کھائی
ہین ایک کے پیٹ سے صدا آئی کہ ہمنے پانچ روٹیان کھائین ہین اور اپنا نام بتایا یہانتک کہ وہ دریافت کرتا
ہوا اِسکے پاس بھی آیا اور اِس سے بھی پوچھا اِسکے بھی شکم سے آواز آئی کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام
اور مینے چار روٹیان کھائین ہین قران نے جب یہ سُنا تو اپنے دل مین کہا کہ اگر مجکو معلوم ہوتا کہ یہان کی

ملازمان

روٹیان بھی یہ سب مین بولتی ہین تو مین کبھی نہ کہتا تالو غضب ہوا اب تم بھی گرفتار ہوگئے ادھر اپنے کو ندامت کرتا تھے کہ اُسنے اُنکو آکر گرفتار کر لیا اور کہا کہ سچ بتاؤ تم کون ہو ہمکو معلوم ہو گیا اگر جھوٹ بولوگے تو مین کبھی نہ مانونگا کیونکہ تمھارے پیٹ کی روٹیان کہہ چکی ہین کہ مین ہون قران عیار لشکر اسلام مین اُنکے پیٹ مین ہون اب تم لاکھ انکار کروگے تو کیا ہوگا مین ہرگز نہ مانونگا یہ کہکر قران کو بھی گرفتار کر لیا اور اُن عیارون کے پاس قید کیا جو کہ پہلے گرفتار ہوے تھے آفتاب جادو کو بعد گرفتار کرنے کے خبر ہی کہ ایک اور عیار گرفتار ہوا ہم اُسکو بھی اُنھین قیدیون کے پاس ہمنے قید کیا ہی یہ سُنکر وہ متعجب ہوا اور گھبرا کر کہنے لگا کہ یہ تو بڑا ہی غضب ہی کہ عیارون کا تانتا بندھ گیا اگر مین پہلے سے انتظام نہ کرتا تو کب کا مین قتل ہو جاتا اب صبح کو مین پھر اسکا بندوبست کردونگا کہ یہ بھی معلوم ہو جاے کہ یہ عیار کیونکر آتے ہین اور کہان سے آتے ہین یہ کہکر سو رہا صبح کو جب بیدار ہوا تو پہلے اُسنے یہ انتظام کیا کہ ایک ساحرہ کہ جسکا نام مہرخ تھا اُسکو طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ کیا کہ تو جاکر جہان کہ پل تیار ہوتا ہی اور لوگ آتے جاتے ہین اور پھر شام کو بھی واپس آتے ہین اپنا بندوبست کر کہ کوئی عیار نہ آنے پاوے اور نہ کوئی غیر شخص اُدھر سے آنے پاوے جو لوگ کہ اُدھر سے جاوین اُنکو جانچ سلے اور جب اُدھر سے آوین تو اُنکو دیکھ لینا کہ اُنمین کوئی عیار تو نہین ہی بس یہ تیرا کام ہی یہ سُنکر وہ ساحرہ اُس طرف کو چلی اُدھر آفتاب جادو نے کہا کہ تیرا کھانا یہان سے آیا کریگا ہم کھانا روانہ کیا کرینگے تو بجوف وخطر وہان مقیم رہنا وہ ساحرہ کچھ اسباب سحر وسامان خورد ونوش اپنے ہمراہ لیکر بمزید احتیاط طرف دریاے سبز رنگ کے مقام پر پل سحر کے روانہ ہوئی اور اُس مقام پر سامنے دریاے سبز رنگ کے ایک چھولداری استادہ کرکے اُسمین مقیم ہوئی یہ تو ادھر روانہ ہوئی ادھر آفتاب جادو لباس پہن کر براے ملاقات سحران روانہ ہوا اسکو تو راہ مین رکھتا ہی کہ احوال اسکا پھر تحریر ہوگا

لیکن اب حال آفتاب جادو اور سحران سیہ پوش کا تحریر ہوتا ہی کہ اِن دونون مین بعد ملاقات کے کیا واقعہ ہوا

کہ یہ بعد آنے جواب نامہ کے اپنے بستر خواب پر سو رہی اور صبح کو بیدار ہوکر اُس گنبد کو بزور سحر دریا سے پھر باہر نکالا اور موافق دستور سابق کے آپ تخت سحر پر سوار ہوئی اور گنبد کو اشارہ کیا کہ وہ اُس اشارہ سحر سے بلند ہونے لگا اُدھر صاحبقران زمان مع لشکر فیروزی اثر کے میدان کارزار مین تشریف لاے اور منتظر اُسکے رہے کہ یکایک وہ گنبد ظاہر ہوا اور آکر بالاے آب قائم ہوا کہ پھر وہی نفریت موافق قاعدہ ہر روزہ کے نکلا اور نقارہ بجاکر غرق دریاے سبز رنگ ہوا اور سپاہ سحر یعنے حباب ظاہر ہوے کنارے دریا کے آکر صف بستہ ہوکر منتظر حکم سحران سیہ پوش کے رہے ادھر ابھی دونون جانب سے کوئی نہ نکلا تھا اور نہ نقیبان نے نقابت کی تھی کہ یکایک ایک جانب سے ایک بونڈا گرد کا نمودار ہوا اور بہت تیزی کے ساتھ طرف لشکر صاحبقران کے آتے ہوے معلوم ہوا سب اُس طرف دیکھنے لگے جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو دیکھا کہ اُسمین سے ایک سانڈنی سوار بطرز نامہ دار ظاہر ہوا اور لشکر مین آکر دریافت کیا کہ صاحبقران کہان تشریف فرما ہین مین ایک دوست کا اُنکے نامہ اُنکے پاس لیکر آیا ہون یہ سُنکر اہل لشکر نے کہا کہ وہ جو سب سے آگے اسپ سبز رنگ تیز رفتار پر سوار اور تشریف فرما ہین وہی ہم سب کے سردار اور مالک اور صاحبقران ہین اُنکو جاکر یہ نامہ دیدے وہ نامہ سوار ناقہ سے اترکر قریب صاحبقران کے آیا اور تسلیم بجالا کر نامہ پگڑی سے نکالا اور دونون ہاتھون پر رکھکر صاحبقران کی نذر گذرانا اور خدمت بابرکت مین پیشکش کیا اور عرض کیا کہ یہ نامہ آپ کے ایک دوست کا ہی حضور اسکو ملاحظہ فرمالین صاحبقران نے خیال فرمایا کہ جس طرح سہراب جادو

سے نے بذریعۂ طائر سحر کے نامہ روانہ کیا تھا تو شاید پھر اُسنے یہ نامہ بذریعۂ اِس نامہ دار سانڈنی سوار کے روانہ کیا ہو نامہ اُسکے ہاتھ سے لیکر سرنامہ پڑھا اُس پر اپنا نام لکھا ہوا دیکھا اور کاتب کا نام نہ پایا خیال فرمایا کہ شاید سرنامہ پر نام اِسوجہ سے نہین لکھا ہو کہ شاید کوئی نامہ دیکھ لے تو حال کھل جائیگا یہ خیال کرکے لفافہ چاک کیا اب جو دیکھا تو بالکل سادہ کاغذ اندر سے لپٹا ہوا نکلا اُسکو اُلٹ پلٹ کر دیکھا کچھ بھی تحریر نہ پایا ناقہ سوار کے جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ یہ نامہ کیسا ہو کہ سرنامہ پر تو میرا نام تحریر کیا ہو اور اندر کے کاغذ پر کچھ نہین تحریر ہو صرف سادہ ورق لپٹا ہوا ہو کیا یہ کسی دیوانہ نے تجکو دیکر روانہ کیا ہو یہ امر میرے خیال مین نہین آیا کہ یہ کیا امر ہو یہ کسنے مجھ سے خوش طبعی کی ہو یہ کام کسی دوست کا ہو کہ اُسنے دل لگی کی ہو اُس ناقہ سوار نے کہا کہ اچھا لائیے مجکو واپس کر دیجیے شاید وہ لکھا ہوا کاغذ رکھنا بھول گئے ہون اور یہ سادہ کاغذ رکھ دیا ہو مین اُنکو جاکر یہ کاغذ دکھادونگا اور کہہ دونگا کہ صاحبقران بہت ناخوش ہوے کہ یہ کیسی دل لگی اور مذاق ہو یہ سُنکر صاحبقران نے وہ نامہ مع لفافہ اُسکے ہاتھ مین دیا اُس ناقہ سوار نے وہ کاغذ لپیٹ کر اُس لفافہ مین رکھا اور قصد چلنے کا کیا اِدھر تو اُس نامہ بر نے صاحبقران سے وہ کاغذ لیکر اور لپیٹ کر لفافہ مین رکھا کہ اُدھر صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا گویا کہ وہ نامہ نہ تھا کتاب نسیان تھی ثابت ہوا کہ زبان بند ہو گئی اور اُس کاغذ کے دیکھتے ہی جو کچھ کہ اسم اعظم یاد تھا وہ سب فراموش ہو گیا وہ حرف کہ جو لفافہ پر تحریر تھے وہ سحر بند تھے اور اندر جو کاغذ کہ سادہ لپٹا ہوا رکھا تھا وہ بھی سحر بند تھا بس اُسکے دیکھتے ہی صاحبقران کی زبان بندی ہوئی اور لوح سینہ سے اسم اعظم کے الفاظ نکلنا دشوار ہوے بس اِدھر جیسے ہی اُس ناقہ سوار نے اُس لفافہ کو بند کیا ویسے ہی یہان بھی زبان بند ہوئی اور صاحبقران کو وہ ناقہ سوار سلام کرکے ایک طرف کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور باآواز بلند پکار کر کہا کہ یا صاحبقران آپ ذرا اسم اعظم تو یاد فرمائیے کہ آپکو یاد ہو یا نہین اسم اعظم آپکو فراموش ہو گیا اب صاحبقران نے خیال کیا اور اسم اعظم کو یاد فرمایا تو بالکل فراموش تھا کوئی لفظ اُسکی زبان پر نہ جاری ہوا اور ایک حرف بھی نہ یاد آیا یہ جب صاحبقران نے دیکھا فوراً چہرہ زرد ہو گیا اور مُنہ پر ہوائیان اُڑنے لگین اِدھر اہل لشکر نے جو صاحبقران کی یہ حالت دیکھی تو اطمینان کے واسطے کہا کہ یہ جو ناقہ سوار نے کہا ہو بالکل غلط ہو صاحبقران نے بھی مصلحت وقت سمجھ کے جواب دیا کہ ہان آپ لوگ سچ کہتے ہین مجکو اسم اعظم یاد ہو فراموش نہین ہوا ہو یہ کام اُس ساحرہ کا ہو جو کہ گنبد مین بیٹھی ہوئی ہو کل اُسنے دیکھا کہ میرے بہت سے چیلے قتل ہوے اور میرے سحر نے بھی اثر نہ کیا تو یقین ہو کہ اُسنے جا کر بزور سحر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر اثر نہین کرتا ہو اُسنے یہ تدبیر کیا اور بندوبست کیا کہ اسم اعظم بند کر لیا اب خدا خیر کرے معلوم ہوتا ہو کہ اب ہماری زندگی کے دن پورے ہو گئے کیونکہ نہ تو اُس تک رسائی ہو نہ خواجہ لشکر مین ہین جو تدبیر کرین دوسرے دریاے سحر درمیان مین حائل ہو کہ اُس پار کوئی جا نہین سکتا ہو کیا ہوگا یہین ہماری موت تھی خیر جو مرضی خداے کریم کی رضینا بالقضا اُمرہ ہم بھی اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی رضا وہ مالک و مختار ہو ہر امر مین بندہ مجبور و ناچار ہو اُسمین کد و کاوش بیکار ہو ہر امر مین اُسکو اختیار ہو دیکھو تو کہ بیٹھے بٹھائے یہ واقعہ نیا درپیش ہوا کہ اسم اعظم بھی بند ہو گیا اب کوئی دم مین وہ ساحرہ سحر کرکے حبابون کو خشکی مین پھینکے گی وہ یہان آکر ٹوٹ جائینگے اُسمین سے چیلے پیدا ہونگے اور وہ ہم سب کو گرفتار کرکے لیجائینگے اِدھر صاحبقران تو اپنے دل سے یہ کلام یاس کر رہے تھے اُدھر وہ ناقہ سوار پر پرواز پیدا کرکے ناقہ کو اُڑا کر طرف گنبد سبز کے جو کہ دریاے سبز رنگ مین بالاے آب قائم تھا گیا اور پکار کر کہا کہ اے ملکہ سحران سیہ پوش آپکی ہمشیرہ کا حکم ہو کہ آج جنگ نہ کرو جبتک ہم اجازت نہ دین مقابلہ نکرنا اور اسم اعظم تو مین نے بند کر لیا ہو اُنکو تو بیکار کر دیا ہو میرا مطلب ہو کہ آفتاب جادو بھی

آفتاب سحر تیار کرکے آلے تو تم دونون ملکر مقابلہ کرنا اور اہل اسلام کو ایک دم مین مٹا دینا اب کچھ دنون تم بھی دم لیلو یہ کہتا ہوا وہ ناقہ سوار چلا گیا جب یہ صدا اُسنے سُنی تو اُسنے پکار کر لشکر اسلام سے کہا کہ خیر آج تم لوگ جاؤ کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہی اور دوسرے مین کل کی تھکی بھی ہون اب بعد دو ایک روز کے مقابلہ ہوگا جب میرا قصد مقابلے کا ہوگا تو مین بذریعۂ نقارے کے اطلاع دونگی یہ کہکر اشارہ کیا کہ وہ سب حباب ایکبار دریا مین غرق ہوگئے اور گنبد بھی غرق ہونا شروع ہوا یہانتک کہ بالکل غرق ہوگیا نام و نشان تک باقی نہ رہا یہ دیکھکر **صاحبقران** مع بادشاہ اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے اور سجدۂ شکر بجا لائے اور بادشاہ سے فرمایا کہ خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آج کی بلا تو یون دفع کی وہ بڑا کریم الرحیم ہی اپنے بندون کا وہ بچانے والا ہی کیونکہ نہ بچاتا ہم اُسکے بھروسے پر میدان جنگ مین ایستادہ تھے اُسنے اپنا فضل کیا اور یہ بات اسلیے دل مین ڈالی کہ وہ واپس گئی اسی طرح کی گفتگو کرتے ہوئے داخل بارگاہ ہوئے مگر خواجہ **خضران** کے واسطے بڑا افسوس کیا اور فرمایا کہ اگر وہ ہوتے تو کچھ نہ کچھ تدبیر اسم اعظم کے رہائی کی ضرور کرتے بعد اس معرکہ کے دربار برخاست کیا اور فرمایا کہ ابھی کچھ دلون کی زندگی باقی ہی جو اس آفت سے بچے یہ فرماکر مقام استراحت پر تشریف لیگئے انکو تو یہان اس رنج و فکر مین رہنے دیجیے اور اب دیکھیے کہ اسم اعظم کیونکر یاد آتا ہی لیکن اب حال **سحران** سنیے کہ یہ جو ادھر سے واپس ہوکر اپنے مکان پر آئی اور آکر بیٹھی تھی کہ **آفتاب جادو** جو اُسکی ملاقات کو چلا تھا وہ آیا اسکو خبر ہوئی کہ **آفتاب جادو** آئے ہین اسنے کہا کہ بلالو آفتاب جادو پاس **سحران** کے آیا بعد سلام و بندگی و مزاج پرسی کے **سحران** نے دریافت کیا کہ ای آفتاب جادو کہو تمہارا سحر تیار ہوگیا اُسنے کہا کہ ہان تیار تو ہوگیا ہی صرف دو تین روز کی کسر باقی ہی مین وہ دو دن مین محنت و مشقت کرکے تیار کیے لیتا ہون مگر بڑا غضب ہوگیا کہ کسی راہ سے عیار آگئے ہین اُنھون نے نہایت پریشان کیا ہی مین نے کل شام کو پانچ عیارون کو گرفتار کیے ہین اور ایک عیار کو ہمارے ملازم پکڑ کے لائے ہین **سحران** نے دریافت کیا کہ کیونکر **آفتاب جادو** نے کہا کہ مجکو کچھ خوف نہ تھا مگر پھر بھی مین نے اپنا بندوبست کرلیا تھا پانچ عیار تو مطربہ بنکر آئے تھے اُنکے سازندون نے آواز دی کہ مین فلان عیار ہون اور مین فلان عیار ہون مین نے اُنکو گرفتار کیا اور ایک عیار نوکر بنا تھا اُسکو کھانا جو ملا تو مین نے یہ سحر کیا تھا کہ جو روٹیان جو کھائے اور جو جسکا نام ہو اُسکے شکم سے آواز آئے کہ فلان عیار ہون یا فلان شخص ہون بس ہر روز یہ قاعدہ مقرر تھا آج بھی رات کو مین نے ملازم بھیجکر دریافت کیا بس اُسکے شکم سے آواز آئی کہ مین ہون **قران** عیار اور مین نے پانچ روٹیان کھائی ہین بس اُسنے گرفتار کرلیا رات کو تو مین سو رہا صبح کو **مہرخ جادو** اپنی ایک ملازمہ کو جو ساحرۂ زبردست ہی مین نے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر پل کا انتظام کر کہ جب صبح کو لوگ جائین اور جب شام کو آئین اُنکو دیکھ لینا کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ ہر روز دونون وقت دو ساحر آتے ہین ایک صبح کو اور ایک شام کو وہ آکر پل سحر تیار کرتے ہین جو صبح کو آتا ہی وہ پھر شام کو نہین آتا ہی اور جو صبح کو اُس پار جانے والے ہوتے ہین اُنکو اُس پار پہونچا کر پل توڑ ڈالتا ہی اور شام کو دوسرا ساحر آکر پل بناتا ہی اُنکو اُس پار اُتار کر پل توڑ ڈالتا ہی بس مین نے اُس مقام کے بندوبست کے لیے اُسکو روانہ کیا ہی اور مین آپ کے پاس اس حال کی خبر کرنے کو آیا ہون **سحران** نے کہا کہ اُن عیارون کو کیون نہ لیتے آئے مین اُنکو بھی قید کرتی جہان سب قید تھے **آفتاب جادو** نے کہا کہ اچھا مین کل بھجوا دونگا مگر آپ تو بیان فرمائیے کہ آپ نے کیا کیا **سحران سیہ پوش** نے جنگ مغلوبہ کا ہونا اور تیلون کا قتل ہونا اور اپنا شام کو جنگ موقوف کرکے آنا اور حال دریافت کرنا معلوم ہونا کہ بسبب اسم اعظم کے سحر تاثیر نہین کرتا ہی اور اپنا رقعہ لکھنا اپنی بہن **ماہیان طوفان کش** کو اور اُسکے جواب کا آنا اور اپنا آج صبح کو موافق دستور کے برلب مقابلہ جانا اور ناقہ سوار کا آنا اور اپنا گنبد پر سے دیکھنا اُسکا **صاحبقران** کو نامہ دینا **صاحبقران**

کا نامہ پڑھنا پھر اُسکو واپس کر دینا اور اُس ناقہ سوار کا بیان کر دینا کہ یا صاحبقران کہ یا صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند ہو گیا ہی اور اُس ناقہ سوار کا اُڑکر طرف گنبد کے آنا اور وہ تقریر بیان کرنا جو کہ سابق مین تحریر ہوئی ہی موافق اُسکی تقریر کے اپنا واپس آنا سب بیان کیا اور کہا کہ اب جبتک تم سحر آفتاب نہ تیار کر لو گے اُسوقت تک مین مقابلہ نہ کر ونگی اِسنے کہا کہ بہت اچھا اور اُسوقت رخصت ہو کر واپس گیا اور یہان آکر کھانا کھا کر مصروف صید و شکار ہوا کہ احوال اِسکا وقت پر تحریر ہوگا

اب حال خواجہ خضران بن عمرو کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو دربار صاحبقران سے رخصت ہو کر برائے تلاش راہ دریاے سبز رنگ چلے تھے تو یہ راہ نا تلاش کرتے ہوئے بعد اُن عیارون کے دوسرے دن اُس مقام پر پہونچے جہان کہ وہ پل سحر تیار ہوتا تھا انھون نے بھی دیکھا کہ کچھ لوگ اس طرف جمع ہین یہ بھی دیکھنے لگے کہ دیکھین یہ لوگ کیون جمع ہین اُسی طرح ساحرہ آیا اور پل بنا کر اِن سب کو اِس پار اُتارا انھون نے خیال کیا کہ جب یہ سب جائین گے مین بھی اِنکے ہمراہ چلا جاؤنگا اُسوقت تک وہ ساحرہ فرستادۂ آفتاب جادو نہین آئی تھی کہ یہ لوگ اِسطرف چلے آئے وہ کیونکر جانچ کرتی کہ کون لوگ اُس پار گئے ہین کیونکہ وہ تو یہان نہ تھی غرضکہ وہ لوگ دن بھر اپنے کام مین مصروف رہے بوقت شام کنارے دریا کے جمع ہوئے ساحرہ آیا اور سب کو پل بنا کر اُس پار اُتار آئین خواجہ بھی ملکر اُتر گئے اُسوقت اُس ساحرہ نے سب کو دیکھا مگر خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ دیکھتی ہوئی چلی آتی ہی فوراً گلیم اوڑھ لی اور آپ غائب ہو گئے اور ایک طرف صحرا کا راستہ لیا اُدھر اُسنے سب کو دیکھکر کہا کہ جاؤ یہ سب اپنی راہ چلے گئے مگر خضران بن عمرو نے خیال کیا کہ یہ تو بڑا غضب ہی کہ یہ ساحرہ سب کو دیکھتی ہی شاید کوئی عیار اُن عیارون مین سے آئے اور گرفتار ہو جائے اِس سے بہتر یہ ہی کہ اِسکو قتل کر ڈالنا چاہیے بعد اِسکے اور کی فکر کرنا چاہیے مگر اِسکا بندوبست صبح کو ہوگا کیونکہ ہم راہ سے تو واقف نہین ہین یہ رات تو یہان بسر کرو صبح کو دیکھا جائیگا یہ خیال کر کے خواجہ وہین سو رہے جب صبح ہوئی اور وہ رات بسر ہوئی تو خواجہ اُٹھکر طرف اُس ساحرہ کے روانہ ہوئے اُدھر اُسکا حال سنیے کہ وہ جو بیدار ہوئی تو یہان لوگون کو جمع پایا سب کو اُسنے آکر دیکھا کہ اِتنے مین وہ ساحرہ آیا اور سب کو اُس پار اُتار کر چلا گیا یہ آکر اپنے مقام پر بیٹھ گئی چونکہ یہ قاعدہ مقرر تھا کہ کھانا اُسکے واسطے آفتاب جادو کے پاس سے آیا کرتا تھا آج بھی وہ منتظر تھی کہ کھانا آئے تو مین کھا کر کچھ سحر تیار کرون کہ اتنے مین وہ جو ملازم کھانا لایا کرتا تھا سامنے سے نظر آیا اُسنے کہا کہ کیون او نمک حرام آج تو نے کہان دیر لگائی کہ میرا حال مارے بھوک کے تباہ ہو گیا اُسنے کہا کہ حضور مین نے دیر نہین کی آج کھانا ملنے مین دیر ہو گئی جب کھانا ملا تو مین فوراً لیکر حاضر خدمت ہوا اُسنے کہا کہ اچھا لاؤ اب دیر کیون لگائی اِسنے خوان سامنے رکھا اور آپ اُسکے روبرو بیٹھ گیا اُسنے خوان پوش اُٹھا کر چاہا تھا کہ ہاتھ ڈال کر کچھ کھائے کہ فوراً کھانے مین سے آواز آئی کہ ای ملکہ یہ کھانا نہ کھانا اِسمین زہر ملا ہوا ہی اور یہ شخص جو کہ آپ کے روبرو بیٹھا ہی یہ زاغجر بن عمرو ہی یہ سُنکر اُسنے فوراً کھانے کی طرف سے ہاتھ کھینچا اور چاہا اسے گیر لیکر زمین پر ہاتھ مارا انھون نے قصد کیا تھا کہ مین اُٹھکر بھاگون کہ زمین نے پاؤن پکڑ لیا یہ مجبور ہو گئے اُسنے وہ کھانا تو اُٹھا کر پھینکدیا اور اِنسے کہا کہ آپ تو اپنا کام کر چکے تھے اگر مین اپنا انتظام نہ کرتی تو آپ نے قتل ہی کر ڈالا تھا مین تو پہلے ہی سُن چکی تھی کہ یہان عیار آئے ہوئے ہین اور مجکو آفتاب جادو نے تو آپ ہی لوگون کے واسطے یہان رہنے کو کہا ہی مین تو تلاش مین خواجہ عمرو ثالث کے آئی ہون کیونکہ مین نے جو سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہو گیا کہ وہ بھی یہان آئے ہین خیر وہ نہین آپ تو ہاتھ لگے یہ کہکر اُسکو ایک درخت سے باندھ دیا اور اپنے پاس سے کچھ کھچڑی ماش کی نکالکر پکانے لگے کیونکہ یہ اپنے ہمراہ وقت بیوقت

کے لیے کچھ سامان خورد و نوش لیتی آئی تھی کھچڑی کو چڑھا کر آپ جا کر بیٹھ رہی کہ اب کھچڑی تیار ہوئے تو مین
کھاؤن یہ تو اِس انتظار مین تھی کہ یکایک صحرا سے ایک ساحر فقیر وضع پیدا ہوا اور اُسکے پاس آکر سوال کیا
کے بابا کچھ مجھکو دے تیرے اوپر ہمیشہ سایہ رہے سامری و جمشید کا تیرا مرتبہ بلند ہو مین تین دن کا بھوکھا
ہون اُسنے کہا کہ شاہ صاحب آئیے تشریف رکھیے یہان جو کچھ موجود ہی مین حاضر کرونگی خداوند سامری
برا کرین ان عیارون کا کہ جنھون نے یہان آکر میرا کھانا پینا خراب کیا دیکھیے یہ جو درخت سے بندھا ہوا ہی یہ
کوئی زاغچہ عیار ہی اِسنے میرے ملازم کو مار کر میرے کھانے مین زہر ملا دیا تھا مین نے پہلے سے انتظام کر لیا
تھا ورنہ میرا کام تمام تھا شاہ صاحب نے سر اُٹھا کر کہا کہ خداوند سامری اِن عیارون کو غارت کرین انھون کے
تو سنتے ہین کہ بڑے بڑے شہر جادوگرون کے تباہ کر دیے ہین اور زاغچہ بن عمرو کیطرف دیکھکر کہا کہ یہ کون ہی
اُس ساحرہ نے کہا کہ اِس عیار کا نام زاغچہ بن عمرو ہی اِسی نے تو میرا کام تمام کیا تھا مگر بچ گئی جیسے ہی
اُن شاہ صاحب نے یہ سُنا کہ عیار ہی فوراً دانت پیسکر اور غصہ کی شکل بنا کر دوڑے کہ انھین لوگون کے سبب سے
ہم لوگون کی یہ حالت ہوئی ہی کہ ایک ایک دانے کو محتاج ہو گئے دورہ دور اہل اِسلام کا ہوا اس زمانہ مین اب کوئی
جادوگر کو پوچھتا نہین ہی عیارون سے تو روٹی جاتی رہی کیا کرین اور کیا نہ کرین اِن لوگون کے سبب سے
ہمپر تین تین دن گذر جاتے ہین مین تو اسے ضرور قتل کرونگا اُس ساحرہ نے کہا کہ شاہ صاحب آپ غصہ نہ کرین تھوڑی
دیر تامل کرین مین کچھ کھا لون تو اِسکو قتل کرون اب یہ بچکر میرے ہاتھ سے کہان جا سکتا ہی یہ کہکر اور شاہ صاحب
کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا اور کہا کہ اب آپ میرے پاس سے نہ جائیے گا یہین تشریف رکھیے گا جو مجھکو
ممکن ہوگا مین آپ کو دیا کرونگی شاہ صاحب نے کہا کہ ہان اگر تم ایسے لوگ نہو تو ہم لوگون کی کیونکر زندگی ہو
مسلمان تو ہمکو ایک خرمہرہ بھی نہین دیتے ہین یہ کہکر اُسکو دعائین دینے لگے اِدھر وہ کھچڑی بھی تیار ہو گئی اُسنے دو
رکابیون مین نکالی خوب سا گھی اُسمین ڈالا ایک رکابی تو اپنے آگے رکھی اور ایک شاہ صاحب کو دی جیسے ہی
شاہ صاحب نے وہ رکابی کھچڑی کی پائی فوراً اُٹھے اور ایک آبخورہ پانی کا جو کہ چوکی پر رکھا ہوا تھا اُٹھا لائے
اور ایک تھالی مین آگ اُس تھنیاب مین سے لائے جسپر کہ کھچڑی پک رہی تھی وہ کھچڑی اور آبخورہ پانی کا سامنے
رکھا اور اُس پیالے کو اُسکے پاس رکھا اور رونے لگے اور کہا کہ افسوس یہ زمانہ آگیا کہ فاتحہ تک نہ میسر ہوا ہملوگون
کا جہاز تباہی مین تھا معاف فرمائیے گا مجھکو کچھ میسر نہوا تھا ورنہ مین ضرور آپکی فاتحہ دلاتا اب سامری اِنکا بھلا کرین
کہ اِنھون نے آج تیسرے دن جب مین نے یہان آکر سوال کیا تو یہ کھچڑی عنایت کی ہی پہلے مین فاتحہ آپکی
دیتا ہون بعد اُسکے خود کھاؤنگا یہ جو اُس ساحرہ نے دیکھا اور یہ تقریر سنی تو کہا کہ اے شاہ صاحب یہ کیا واقعہ ہی
شاہ صاحب نے رو کر کہا کہ اے ملکہ آج چار مہینے کا زمانہ ہوا ہی کہ اُس شخص کے باپ نے انتقال کیا جس طرح ہوا
ہانگ مونگ کے جلا بھونک تو آیا مگر آجتک یہ نہ ممکن ہوا کہ فاتحہ دیتا آج جو تمنے یہ کھچڑی دی تو خیال آیا کہ پہلے
فاتحہ تو دلیون پھر کھاؤنگا تو دہی مین فاتحہ دیتا ہون بعد اُسکے کھاؤنگا یہ تو مقدور ہی نہین کہ کسی کو دو دن نام تو تا تحہ
کا ہو جائیگا روح تو اُنکی بےچین نہوگی یہ کہکر کچھ لوبان کنسوت سے نکالا اور آگ پر ڈالنا شروع کیا دھوان بلند ہونے
لگا اُسنے کہا کہ اے شاہ صاحب یہ لوبان آپ کہان سے لائے شاہ صاحب نے کہا کہ یہ لوبان میرے پاس رہتا
ہی مرشد کا دیا ہوا ہی بڑی خوشبو پیدا ہوتی ہی یہ کہکر پھر ڈالا یہان تک کہ دھوان بلند ہوا اور تمام جھونپڑی مین پھیل
گیا اور ایسی خوشبو نکلی کہ تمام جھونپڑی مہک گئی وہ ساحرہ ناک پھیلا پھیلا کر سونگھنے لگی ایسی خوشبو تھی کہ دماغ
اُسکا بس گیا یہانتک کہ اُسکو بیہوشی نے اثر کیا اور چکر آیا شاہ صاحب سے کہا کہ یہ کیسا لوبان تھا کہ جسکے سونگھنے
سے مجھکو چکر آنے لگا شاہ صاحب نے کہا کہ جی ہان یہ لوبان ایسا ہی ہی کہ جہان اِسکو زیادہ سونگھا چکر آنے لگا

ذرا اُٹھکر اب ٹہلیے یہ بات دفع ہوجائیگی یہ سُنکر وہ اُٹھی اور قصد کیا کہ ٹہلون اِدھر بیہوشی تو اپنا اثر کر چکی تھی طمانچہ پڑا دھم سے گر پڑی بالو شاہ صاحب بیٹھے ہوے تھے یا دوڑے اور اُسکے قریب جاکر اُسکا گلا دبادیا دم اُسکا دوسرے راستے سے نکل گیا ہیر غل مچا سنے لگے کُشتی مرا نام من مہرخ جادو لود افسوس مردیم و جان دادیم و مطلب خود نرسیدیم یہ غل و شور کرکے ہیر اُسکے چلے گئے کوئی جادوگرنی معزز نہ تھی جو لاش اُسکی اُٹھاجاتی لاش اُسکی وہین پڑی رہی اِدھر خضران نے بڑھکر اُسکا سر کاٹ لیا اور اپنے پاس رکھا اور کہا کہ عمو جان یون عیاری کرتے ہین عیاری اِسکا نام ہی زاغچہ بن عمرو نے کہا کہ کیا خوب عیاری کی ہی بڑے نام کیے ذرا مجکو کھول دیجیے کہ مین آپ کے ہاتھ چومون خضران نے کہا کہ جی ہان مجکو آپ سے خوف معلوم ہوتا ہی کہ کہین آپ مجھپر عیاری نہ کرین زاغچہ نے کہا کہ کہین ایسا ہوسکتا ہی کہ مین اپنے محسن اور فرزند پر عیاری کرون اور تمنے تو میری جان بچائی ہی خضران بن عمرو نے کہا کہ مین کبھی نہ مانونگا جبتک آپ قسم نہ کھائینگے زاغچہ نے قسم کھائی اور کہا کہ لو اب کھولدو گو کہ سحر تو دفع ہوگیا تھا مگر اُس لکا نے ایسا کسکر درخت سے باندھا تھا کہ ہل نہ سکے یہ وجہ تھی ورنہ کیا مشکل تھا جب زاغچہ نے قسم کھائی تو خضران نے کہا کہ عمو جان اب مجکو یقین ہوگیا کہ آپ عیاری تو نہین کرینگے مگر مین آپ کا خورد ہون کچھ مجکو عنایت فرمائیے کہ مین خوش ہون زاغچہ نے کہا کہ ای میرے فرزند یہان میرے پاس کیا ہی جو مین تمکو دون ہان جب رہا ہونگا تب جو مجکو میسر ہوگا وہ مین تمکو دونگا خضران نے کہا کہ اچھا مین ایک شرط سے آپ کو کھولتا ہون کہ مین آپ کو تو اپنی شکل بناؤنگا اور خود ایک جادوگر کی شکل بنونگا اور تمکو گرفتار کرکے اور اِس ساحرہ کا سر لیکر پاس آفتاب جادو کے جاؤنگا اگر مین پڑا تو مین نے اُسکو قتل کیا زاغچہ نے کہا کہ جو تم کہوگے وہ مین کرونگا جب اِسپر بھی قسم کھالی تو خضران بن عمرو نے کھولدیا اور کہا کہ عمو جان آئیے ہم آپ کھانا تو کھالین پھر دیکھا جائیگا زاغچہ نے کہا اچھا دونون نے بیٹھکر کھانا کھایا خواجہ خضران نے دریافت کیا کہ ای عمو جان آپ کیونکہ یہان تشریف لائے زاغچہ نے کہا کہ مین کل سہ پہر کو ہمراہ گھسیارون کے آیا ہون جب یہان پہونچا تو عیارون کی فکر کی چھ عیار اور آئے ہوے تھے وہ میرے سامنے کل شام کو گرفتار کیے گئے خواجہ نے کہا کہ وہ کیونکر گرفتار ہوے زاغچہ نے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ایک عیار رات کو زمرۂ ملازمان سے گرفتار ہوا جب مین نے یہ رنگ دیکھا تو میرا حوصلہ نہوا کہ عیاری کرون خاموش ہو رہا صبح کو یہان یہ عیارہ روانہ کی گئی مین اِسکے عقب مین آیا اُس روز تو عیاری بن نہ پڑی آج مین نے صبح کو یہ عیاری کی کہ اِسکا ملازم جو کھانا لیکر آیا تھا اُسکو قتل کرکے اُسکی صورت بنکر آیا مگر یہ حرامزادی اپنا انتظام پہلے سے کر چکی تھی مین گرفتار ہوگیا ورنہ مین نے تو قتل کر ڈالا تھا خضران نے کہا کہ آپ تو لشکر مین نہین تھے آپ کو کیونکر معلوم ہوا زاغچہ نے جواب دیا کہ مین ہمیشہ لشکر سے علٰحدہ رہتا ہون کیونکہ جب سے والد بزرگوار خانۂ کعبہ تشریف لیگئے ہین مین بھی جب سے لشکر سے علٰحدہ ہوا مگر ہمراہ لشکر دور دور چلا آتا ہون جہان جو کام میرے کرنے کا ہوتا ہی وہ کرتا ہون اِسی طرح یہان بھی آیا اتفاق سے مین بھی اِدھر آنکلا جب یہ دیکھا کہ کچھ لوگ اُس طرف کو جاتے ہین مین بھی اِسواسطے اِدھر آیا کہ دیکھون اُدھر کیا ہی جب یہان پہونچا تو یہ حال دیکھا عیاری کا خیال آیا جب وہ عیار گرفتار ہوگئے تو خاموش ہو رہا خواجہ نے کہا کہ ای عمو جان اب آپ میری عیاری کو دیکھیے کہ مین کیونکر اُسکو قتل کرتا ہون کیونکہ سُنا گیا ہی کہ وہ سحر تیار کر رہا ہی جسکو کہ یہ گراکر تمام اہل اِسلام کو جلاکر خاک سیاہ کردیگا کیونکہ یہ سحر اُسکا بڑے بھروسے کا ہی سُنا ہی کہ جب وہ آفتاب سحر بناکر گراتا ہی تو وہ آفتاب سب کو جلاکر

خاک کر دیتا ہی اگر لاکھون آدمی ہون تو کچھ بھی نہین کر سکتے ہین صاحبقران ثانی نے مجکو روانہ فرمایا ہی کہ
تم جاکر اُسکو قتل کرو مین اُنسے وعدہ کرکے آیا ہون ای عمو جان چلو دیر نہ کرو زاغچہ نے کہا کہ چلو بس خواجہ
خضران نے فوراً اپنی شکل پر زاغچہ کو بنایا اور آپ ایک جادوگر کی صورت بنا اور اُس ساحرہ کا سر ہاتھ مین
لیا اور زاغچہ کو گرفتار کرکے اپنی پشت پر لادا اور طرف خیمۂ آفتاب جادو کے چلا اُدھر کا حال سنیے
کہ آفتاب جادو بیدار ہوکر اپنے خیمے مین آیا وہ لوگ جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے اور ملازم تھے سب کو
طلب کیا اب کوئی شخص باہر نہین رہا آفتاب جادو نے کہا کہ ذرا اُن عیارون کو تو لاؤ کہ مین اُنکو قتل کرونگا
گو کہ مین ملکہ سحران سے وعدہ کر آیا ہون کہ مین اُنکو آپ کے پاس روانہ کر دونگا مگر میرا دل یہ چاہتا ہی
کہ مین خود اُنکو قتل کرون اور اُنکے گوشت کے کباب بناکر کھاؤن اور تم سب کو کھلاؤن اُن سب نے
کہا کہ یہ رائے آپکی بہت اچھی ہی ہمین بھی پسند ہی بڑا ثواب ہوگا ہم بھی شریک ثواب ہونگے یہ سنکر وہ
کہنے لگا کہ اچھا اُن عیارون کو لاؤ اور جو لوگ کہ باہر رہگئے ہین اُنکو بھی بلا لو لوگ دوڑ گئے اور اُن عیارون
کو لائے اُنکو اُسنے ستون خیمہ سے باندھ دیا اب سب ملازم اندر آگئے ہین کوئی بھی باہر نہین رہا ہی کو اُسنے
اُن عیارون سے کہا کہ کیا تمکو یہ دن نہ یاد تھا کہ تم ہمپر عیاری کرنے کو آئے تھے دیکھو کیونکر گرفتار ہوگئے
ہو اب بلاؤ اپنے مددگار کو کہ وہ آکر تمھاری مدد کرے ہم بھی تو دیکھین کہ کیونکر تم ہمارے قبضہ سے رہا
ہوتے ہو عیارون نے کہا کہ اگر ہماری قضا آگئی ہی تو ہمکو کوئی بچا نہین سکتا ہی اور اگر قضا نہین آئی ہی
تو تیری کیا اصل و حقیقت ہی کہ تو ہمکو تکلیف دے سکے ایک رویان بھی تو ہمارا کم نہین کر سکتا ہی قتل کرنا تو
دیگر شی ہی یہ سنکر اُسکو غصہ آیا اور حکم دیا کہ بلاؤ جلادون کو اور نمک و مرچ و سیخ لاؤ ہم کباب لگاکر کھاہین سے
لوگ گئے اور سب سامان لیکر حاضر ہوے جلاد بھی آکر حاضر ہوے آفتاب جادو نے حکم دیا
کہ اِنکو قتل کرو یہ عیار لائق قتل کرنے کے ہین جلاد چلے تھے کہ اِنکو پکڑ کر گردن مارین کہ اُن عیارون
نے برجوع قلب سے دعا کی تیر اجابت ہدف مراد پر بیٹھا اور اُنکی دعا قبول ہوئی کہ یکایک در خیمہ سے ایک
جادوگر بوضع قلندرانہ ظاہر ہوا مگر اُسکی پشت پر کچھ لدا ہوا تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک سر تھا یہ رنگ دیکھکر
جلاد اور حاضرین خیمہ حیران ہوگئے متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ وہ ساحر سامنے آفتاب جادو کے آیا اور سلام
کیا آفتاب جادو نے کہا کہ تم کون ہو اُس ساحر نے کہا کہ مین آپ کے آنے کی خبر سُنکر حاضر ہوا ہون
اور ایک تحفہ آپ کے واسطے لایا ہون اگر آپ دیکھین گے تو بہت خوش ہونگے آفتاب جادو نے
کہا کہ لاؤ کرسی آپ کے واسطے ملازم کرسی لائے اب سب قتل کرنا اُن عیارون کا بھول گئے سب اِن
درویش کے جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے کیا تحفہ ہمارے واسطے اور ہمارے مالک کے واسطے لائے
ہین کہ جسکا سب کو اشتیاق ہی اُس ساحر نے وہ پشتارہ پشت سے اُتار کر سامنے زمین پر رکھا اور وہ سر
بھی اور آپ کرسی پر متمکن ہوا جب بیٹھ چکا تو آفتاب جادو نے کہا کہ ای شاہ صاحب وہ تحفہ لائیے اُس
فقیر نے جواب دیا کہ پہلے واقعہ تو سن لیجیے پھر تحفہ لیجیے گا مین آپ کے لیے تو لایا ہی ہون یقین ہی کہ آج بہت
کچھ انعام ملے گا آفتاب جادو نے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہی مجکو اور زیادہ اشتیاق ہو گیا ہی اُس درویش
نے کہا کہ خداوند سامری آپ کو زندہ اور سلامت رکھین یہ فقیر صحرا کا رہنے والا ہے ہمیشہ صحرا مین ہشیار رہتا
ہون اور گدائی کرکے بسر کرتا ہون آج کا ذکر ہی کہ مین گدائی کیے ہوے واپس آتا تھا کہ یکایک میرے کان مین آواز آئی
کہ کشتی مرا نام من مہرخ جادو بود مین یہ صدا سنکر اُدھر کو بڑھا آگے بڑھکر یہ سنا کہ کوئی کہتا ہی کہ یون قتل کرتے
ہین اور وہ مارا اور نعرہ کیا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو عیار صاحبقران حضور جب مین نے یہ صدا سُنی

تو مین نے خیال کیا کہ شاید کسی جادوگر کو کسی عیار نے قتل کیا معلوم ہوتا ہی اِدھر بھی عیارون کا گذر ہوگیا ہی
بڑا غضب ہوا بس مین آگے بڑھا اور اسے جو جا کر دیکھا تو ایک عیار کو کھڑا ہوا پایا اور دیکھا کہ ایک ساحرہ
کا سر کاٹ رہا ہی مگر غافل ہی بس مین نے غافل پاکر اسپر حملہ کیا اور گرفتار کر لیا تب اُس عیار کو مع اُس سر
کے لیکر حاضر خدمت ہوا ہون اور امیدوار انعام کا ہون کیونکہ مین نے بہت بڑے عیار کو گرفتار کیا ہی
اور سب ساحرون کی جان بچائی ہی آفتاب جادو نے کہا کہ یہ تو بڑا اندھیر ہوگیا کہ تمام صحرا عیارون سے
بھر گیا ہی اب ادیکھین کیونکر جان بچتی ہی لا دو اسے مجکو دیدو مین اُسکو بھی اُسکے ہمراہیون کے ساتھ قتل کرونگا
اُس فقیر نے کہا کہ اُسکے ہمراہی کہان ہین اور کون ہین آفتاب جادو نے کہا کہ وہ جو تمہارے روبرو
چوب خیمہ سے بندھے ہوئے ہین یہ بھی وہ سب عیار ہین اُس فقیر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ واہ واہ
یہ لوگ یہانتک پہونچ گئے خوب ہوا کہ آپ نے گرفتار کر لیا اِنکو یہان کیون باندھا ہی آفتاب جادو
نے کہا کہ میرا قصد یہ ہی کہ اِنکو قتل کر کے اور اِنکے کباب لگا کر سب کو تقسیم کرونگا یہ دیکھو سب سامان موجود
ہی اور جلاد بھی حاضر ہین مین جلادون کو حکم دے چکا تھا کہ قتل کرو وہ بڑھے تھے کہ تم آگئے تمھارے آنے
کے سبب سے سب رک گئے خوب ہوا کہ اِنکا سردار بھی آگیا اب سب کو قتل کرینگے اور کباب لگا کر
مع تمھارے سب کو تقسیم کرینگے اُس فقیر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین بھی اِس ثواب مین شریک ہوا اچھے
وقت پر پہونچا اب حضور انعام تو مجکو عنایت فرمایئے اور خواجہ کو مجھ سے لیجیے یہ سُنکر آفتاب جادو نے
کہا کہ جب تم جاؤ گے تو انعام تمکو دیدیا جائیگا اُسنے کہا کہ پہلے مین انعام لونگا بعد اِسکے آپ کو اُسکے سپرد
کرونگا یہ سُنکر آفتاب جادو نے اپنے داروغہ کو حکم دیا کہ ایک لاکھ روپیہ آپ کو ہمارے خزانہ سے
لا دو فوراً ملازم گئے اور لاکھ روپیہ لاکر روبرو اُس فقیر کے انبار کر دیا ابھی شاہ صاحب نے روپیہ نہ اُٹھایا
تھا اور نہ پشتارہ کھولکر اُسکو دیا تھا کہ یکایک سب نے دیکھا کہ ایک بالشت بھر کی ناگن برنگ سیاہ تر جسکے
اوپر نگاہ نہین قائم ہوتی ہی زیر کرسی شاہ صاحب نظر پڑی سب نے کہا کہ ای شاہ صاحب آپ اپنے پیر اُٹھا
لیجیے آپکی کرسی کے نیچے ناگن بیٹھی ہی یہ سُنکر شاہ صاحب نے نیچے جھک کر دیکھا اور پیر اُسکی طرف بڑھایا
وہ ناگن پیر کی حرکت سے ایک مرتبہ لہرا کر چلی اور کرسی کے نیچے سے نکل کر طرف آفتاب جادو کے تخت
کے گئی لوگ غل مچانے لگے کہ کیا غضب کی ناگن ہی سامری و جمشید اِسکے شر سے بچائین کچھ لوگ اُٹھے
تھے کہ مارلین ابھی وہ لوگ اُسکے قریب نہ آئے تھے کہ شاہ صاحب نے دوڑکر ایک ڈنڈا جو اُنکے ہاتھ مین
تھا مارا کہ وہ ناگن زمین پر لوٹنے لگی انھون نے دوسرا ڈنڈا مارا کہ ایک تڑاقہ ہوا اور کچھ کچھ دھوان سا پیدا
ہوا اور تمام خیمہ مین پھیل گیا اِدھر اُن شاہ صاحب نے اپنے مُنھ اور ناک مین روئی دے لی تھی کہ دماغ
مین نہ جائے اِدھر جسکے دماغ مین وہ غبار پہونچا اُسکو چھینک آئی اور وہ دھم سے گرا یہانتک کہ آفتاب
جادو بھی بیہوش ہوگیا اور وہ بھی دھم سے گر پڑا بس خضران نے دوڑکر اُن عیارون کو کھولدیا اور
کہا کہ دیکھا عیاری اِسکا نام ہی اور عیاری یون کرتے ہین تم لوگ ہمیشہ اگر جوتیان کھاتے ہو اور پھر عیاری
کا دم بھرتے ہو افسوس کا مقام ہی کہ یہان آکر اوندھے یون گرفتار ہو اب خبردار پھر ابھی نہ مقابلہ کرنا ورنہ بہت
پچھتاؤ گے یہ کہکر کھولدیا اور کہا کہ اِن سب کے کپڑے اُتارو اور قتل کرو مگر خون نہ بہنے پائے اور زائچہ
کو بھی رہا کیا اور کہا کہ عمو جان آپ یہی کام کیجیے اِدھر عیارون نے قتل کرنا شروع کیا اور کپڑے اُتار لیے
اب تو یہ حالت ہوگئی کہ چارون طرف جدا کشتی مرا کشتی مرا آنے لگی خضران نے بڑھکر آفتاب جادو
کو نیمچہ عیاری سے قتل کیا اور اُسکا سر نجس بدن سے جدا کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ اِس زور سے آندھی

آئی کہ تمام صحرا تیرہ و تاریک ہوگیا اور جسقدر خیمہ وغیرہ برپا تھے سب اُڑکر دور جاکر گرے بعد اسکے سنگباری ہوئی آوازین آنے لگین کبھی صداے زاغ آتی تھی کبھی صداے خوک کبھی شیر کی صدا تھی اور فیل کی آواز تھی بعد دو گھڑی کے سب آفت دفع ہوئی اور آواز آئی کُشتی مرا نام من آفتاب جادو بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم حیف ہی کہ مجکو قتل کیا ابھی پورا جوان بھی نہوا تھا اُدھر وہ سحر آفتاب بھی تیار کیا تھا اور صرف آج کل کی کسر باقی تھی اگر وہ سب محنت آج کرتا تو کل بالکل تیار تھا پھر کچھ باقی نہ تھا جسپر وہ اشارہ کرتا وہ اُسکو جلاکر خاک کر دیتا اِدھر وہ قتل ہوا اِدھر اُس آفتاب مین آگ لگ گئی اور ایسی صدائے ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے سبب سے تمام صحرا ہل گیا جب وہ سب تاریکی دفع ہوئی سب عیارون نے دیکھا کہ ہزارہا شیشے کے ٹکڑے پڑے ہوے ہین اور کوئی ساٹھ ستر ہزار ساحر قتل کیے گئے ہین اور تمام خیمے وغیرہ جلکر خاک ہوگئے ہین خواجہ نے بڑھکر وہ سب اسباب اور روپیہ اور کپڑے نذر زنبیل کر لیے اُدھر ایک بگولا اُٹھا اور آفتاب جادو کی لاش سے لپٹا اور اُس سے ایسی صداے ہولناک آتی تھی اور آواز گریہ بلند تھی کہ جیسے کوئی اپنے جوان فرزند کو روتا ہی وہ بگولہ وہ لاش لیکر طرف دریاے سبز رنگ کے چلا گیا اِدھر خواجہ نے عیارون سے کہا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُنھون نے کہا کہ جو آپکی راے ہو خواجہ خضران نے کہا کہ مین تو اپنی راہ لیتا ہون تمھین جو بن پڑے وہ کرو کیونکہ جب یہ لاش وہان پہونچیگی تو ضرور کوئی نہ کوئی جادوگر ہماری تلاش مین نکلے گا اس سے کیا فائدہ کہ سب ایک جگہ ہون اور گرفتار ہو جائین اور کوئی تدبیر اور راے نہ کر سکین میان اب بات یہ ہی کہ آپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ جو جس سے ہو سکے وہ کرے اور میان اپنے کھانے کی تو فکر کرو اُنھون نے کہا کہ کیا آپ کھانا ہمکو نہ دیجیے گا خواجہ نے کہا کہ واہ مین کہان سے لاؤن کوئی پیسہ کوڑی تو کمایا نہین اور راہ مین اپنے پاس سے خرچ کیا اُنھون نے تو ایک لاکھ روپیہ دینے کا اقرار کیا تھا جسمین پچاس ہزار روپیہ دیا اور پچاس ہزار ابھی باقی ہی اور یہان قریب سوا لاکھ کے صرف ہو چکا ہی پچیس ہزار قرض ہوگئے اب مہاجنون کا تقاضا ہوگا اور دقت ہوگی خیر خدا نے تو میرا کام کر دیا کبھی کسی اور کام مین ملجائیگا بس باؤ اپنی راہ لو زیادہ باتین نہ بناؤ یہ کہکر اور خود مُنھ پھیر کر ایک طرف کو روانہ ہوے یہ لوگ لاکھ لاکھ پکارا لیے انھون نے ایک نہ سُنی پلٹ کر دیکھا بھی نہین کہ کون چلاتا ہی سیدھے چلے گئے جب ان ساتون عیارون نے دیکھا کہ خواجہ نہین سنتے ہین تو ان ایک طرف چلے اور چھ عیار ایک جانب کو روانہ ہوے کہ اسکا حال آیندہ تحریر ہوگا پہلے حال سحران کا سُنیے کہ یہ کیا کر رہی ہی اور اُس لاش کا حال سُنیے کہ سحران سیہ پوش اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی کہ آفتاب جادو وعدہ کر گئے تھے کہ مین کل عیارون کو تمھارے پاس لیکر آؤنگا دن بھر گذر گیا وہ نہین آئے آج میری طبیعت کچھ پریشان ہی اور سہراب جادو بھی اُسکے پاس موجود تھا یہ بھی بیٹھا ہوا تھا باتین کر رہا تھا کہ یکایک سمت صحرا سے کچھ غبار بلند ہوا اور کچھ غل و شور کی صدا آنے لگی اور اُس آفتاب کے ٹوٹنے کی صدا یہانتک آئی کہ اِسکا مکان تک ہل گیا اِسکا تمام جسم کانپ گیا اور یہ سہراب جادو کی طرف متوجہ ہوئی اور کہا کہ سہا مری خیر کرین یہ کیا واقعہ ہی آج صحرا مین جس مقام پر کہ آفتاب جادو سحر تیار کر رہے تھے وہان یہ غل و شور کیسا ہی اور کیسا غبار اُڑ رہا ہی کوئی جادوگر جاکر خبر تو لاے کہ کیا واقعہ ہی ابھی کوئی گیا نہ تھا کہ یکایک رونے کی آواز آنے لگی یہ گھبرا کر اُٹھی تھی کہ لاش آفتاب جادو کی اِسکے سامنے آکر گری اور اُسکے پیر دن نے کہا کہ قتل کیا اِنکو خواجہ خضران بن عمرو نے جیسے ہی اِسنے سُنا کہ آفتاب جادو قتل ہوگیا اِسکے حواس جاتے رہے اور حیران ہوکر رہگئی اِدھر وہ پیر اُسکی لاش

اُٹھا کر یعنے غبار مین لپیٹ کر طرف ماہیان کے روانہ ہوئے اِدھر یہ واسطے آفتاب جادو کی خوب روئی
اور افسوس کرنے لگی کہ بڑا ساحر زبردست مارا گیا ہاے اِن عیارون نے بڑا غضب کیا مین پہلے ہی سمجھی
تھی جب کل آفتاب جادو نے کہا تھا کہ مین نے چھ عیار گرفتار کیے ہین مجکو فوراً خیال آیا کہ اب اِن
عیارون کے ہاتھ سے آفتاب جادو کا بچنا دشوار ہی مگر مین کچھ کہہ نہ سکی اِس خیال سے کہ شاید وہ برا
مانے چنانچہ مجکو خود وہی کھٹکا تھا وہی ہوا سامری اُسکے خون کا عوض اِن عیارون سے لین اگر وہ یہ خیال کرین
کہ ہم صحرا اِن تک بھی پہونچ جائین گے تو یہ خیال کرنا اُنکا بیکار ہی یہان اُنکا گذر دشوار ہی یہ کہکر سہراب
جادو سے کہا کہ اب تم بھی جا سکتے ہو اور اپنے باغ کو چھوڑ دو کہین ایسا نہو کہ عیار وہان پہونچکر تمکو قتل کر ڈالین
تو میری زندگی بیکار ہو اور جینا دشوار ہو سہراب نے کہا کہ تم اطمینان رکھو مجکو کوئی قتل نہین کر سکتا ہی لو مین اب
جاتا ہون یہ کہکر اُٹھا صحران سیہ پوش نے کہا کہ اچھا ہی سویرے سے چلے جاؤ کیونکہ تمام صحرا مین عیار
پھر رہے ہین سہراب جادو اُٹھکر چلا دریا طے کرکے اپنے باغ کی راہ لی تھوڑی دور چلا تھا کہ راہ مین ایک
مقام پر ایک پہاڑ تھا اُدھر سے ہر روز آیا جایا کرتا تھا جب اُسکے درہ کے اندر پہونچا اور اُسکے اندر جو درخت لگے تھے اُسکے قریب
آیا تو ایک بجلی سی اُسکے سامنے چمک گئی یہ متحیر ہو کر کھڑا ہو گیا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت
ایک تھال مین سونے کی ایک چوکی روشن کیے ہوے اور اُسمین کچھ ہار پھول رکھے ہوے اور کچھ حلواہت
تر و تازہ جسکی خوشبو تمام درہ کوہ مین پھیلی ہوئی تھی سر سے پاؤن تک جواہر مین غوطہ مارے ہوے چھم چھم
کرتی ہوئی چلی جاتی ہی جیسے اِسکی نظر اُسپر پڑی کیونکہ یہ عاشق تن ہی اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہی ہائے
کہکر بیٹھ گیا اور پکارا کہ اے جانے والی ذرا اِدھر بھی دیکھ لے کہ ہم تیری چال کے کشتہ ہین بقول شاعر شعر
اداسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا + بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا + تجکو قسم ہی اپنے سر عزیز کی ذرا
ٹھہر جا میری دو دو باتین سن لے کیا غضب کی چال ہی کہ ہر قدم پر دل کو پامال کرتی ہی جو قدم اُٹھتا ہی وہ
ایک ادا کے ساتھ اُٹھتا ہی مگر اُسنے ایک نہ سنا اور جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگی تب تو یہ بیتاب ہو گیا اور
دوڑا جی مین کہنے لگا کہ ہاے کیا غضب ہی کہ یہ نازنین یون چلی جاتی ہی قسمین دینا شروع کین جب لاکھون
قسمین دین تو اُسوقت وہ مجبور ہو گئی اور منھ پھیر کر کہا کہ کیون قضا بلاتا ہی پرائی بہو بیٹی سے ایسے کلام کرتا ہی
یہ نہین جانتا ہی کہ نہ معلوم یہ کون ہی اور کون نہین ہی کوئی مرد ساتھ نہو شاید تجکو اپنی زندگی کی حاجت نہین ہی سہراب دل
معلوم ہوتا ہی جو کلام ایسی ادا کے ساتھ کیا کہ سہراب جادو اور بسمل ہو گیا اور کہا کہ جو تمھارا جی چاہے وہ کہہ لو
ہمتو تمھاری نگاہ دزدیدہ سے زخمی ہین اور دل پر چوٹ کھائے ہوے ہین تمکو قسم ہی اپنی جان کی کہ بغیر ہمسے
کلام کیے ہوے آگے نہ بڑھنا جب اِس طرح قسمین دین تو وہ ٹھہر گئی یہ دوڑکر اُسکے پاس پہونچا اب جو
قریب سے دیکھا تو ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا عجب حسن پایا کہ اگر عابد بھی دیکھے تو سجادہ
عبادت کو ترک کرکے اُسکی غلامی قبول کرے اور اِس پیر فلک کے ہاتھ مین ٹھہرا نہ جائے ایسا حسن و جمال
خدا نے دیا تھا ... وہ حسن تھا کہ زاہد و عابد کو فریب دیکر مانند بت کے کر دے وہ گلنار جوڑا اُسکے گلے
... معلوم ہوتا تھا گویا شفق مین آفتاب نکل آیا ہی اور طلوع کر رہا ہی یہ حسن کا عالم ہی ہر ایک عاشق تن
... تھال ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا حور جنان طبق بہشت لیے استادہ ہی پیشانی پر درمیان
... سے ... کا ٹیکہ دیا ہوا ہی تو اُس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ محراب حرم مین کسی باخدا نے
چراغ ... دیا ہی بقول شاعر شعر نہین ... کا ٹیکہ عیان محراب ابرو مین + چراغ اُس شمع رو نے ہین
کعبہ ... ہی + یون پردہ پان کا عالم عجب روپ دیتا تھا حسن و جمال اور وہ جامہ زیبی اور پھرتی و

وچالاکی دیکھکر سہراب جادو کے توحواس جاتے رہے ششدر ہوکر دیکھنے لگا مثل تصویر اُسکی صورت زیبا دیکھکر خاموش ہو رہا حس وحرکت بالکل رعب حسن کے سبب سے جاتی رہی بات کرنے کی جرأت نہوئی حیرت زدہ ہوکر دیکھتا تھا اور خاموش تھا سب عشق سمند رجادو کی دختر نیک اختر کا فراموش ہوگیا تھا اب اِسکے عشق کا جوش ہوا دل یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح اِسکو گلے سے لگالون مگر بسبب اِس خوف کے کہ کہین ایسا نہو کہ یہ صاحب شوہر ہو تو بڑا غضب ہوگا کیونکہ اہل اِسلام مین زن شوہر دار کی جانب متوجہ ہونا اور خیال فاسد کرنا بالکل ناجائز ہی اور گناہ بے لذت ہی ایسے ایسے خیال دل مین کرکے سکوت کے عالم مین کھڑا تھا اُدھر اُس نازنین نے جو دیکھا کہ اِسنے بلانے کو تو بلایا مگر کچھ کلام نہ کیا معلوم یہ ہوتا ہی کہ یہ بسبب خوف کے کچھ کہہ نہین سکتا ہی ایسا نہو کہ یہ ناراض ہو جائے خاموش ہی بس مسکرا کر خود کہا کہ کیون ای حضرت آپ نے مجکو پکارا تھا کچھ فرمایئے کیونکہ مجکو تو دیر ہوتی ہی آپ کو تو گویا سکتہ سا ہو گیا ہی کہ نہ منہ سے بولتے ہو نہ سر سے کھیلتے ہو میری راہ کھوٹی کی اگر یہی بات تھی تو پھر پکارا ناحق بس لے بس اب مین جاتی ہون یہ دل لگی اچھی نہین کہ کسی راہ گیر کو دیکھکر پکارا اور پھر بات نہ کی مین کیون اپنی راہ کھوٹی کرون معلوم ہوا کہ کوئی دیوانہ ہی اِس سے مین خاموش ہو رہی اگر ایسی حرکت اور کبھی راہ گیر کے ساتھ کروگے تو بُرا ہوگا آیندہ تمکو اختیار ہی یہ کہکر قصد کیا کہ چلون جب سہراب جادو نے دیکھا کہ واقعی یہ غزال رمیدہ رم کیے جاتی ہی تو آہستہ سے کہا کہ او بت شعلہ خو ذرا ٹھہر جا کہ مین اپنے دل کو قابو مین کرلون تو کچھ کلام کرون کیونکہ میرے دل مین اِسوقت ایک درد سا ہو رہا ہی وہ ٹھہرے تو کچھ گفتگو ہو اُسنے کہا کہ مجکو ٹھہرنے کی مہلت کہان ہی مین اپنے کام سے آئی ہون تھوڑی دور جاکر ابھی واپس آتی ہون یہ حلوا ایک جوگی کو دے آؤن کہ وہ میرا منتظر ہوگا تم یہین ٹھہرے رہو جب مین وہان سے واپس آؤنگی تو تمھاری بات سنونگی سہراب جادو نے خیال کیا کہ نہ معلوم یہ واپس آئے یا نہ آئے اِسکا کیا اعتبار فقرہ دیتی ہو جو کچھ کہنا ہو دل مضبوط کرکے کہ ڈالو بس یہ خیال کرکے سہراب نے دریافت کیا کہ ای سرمایۂ خوبی تو کس گلستان کی پھول ہی اور سرو کس گلشن حسن کی ہی اور چاند کس آسمان شوکت کی ہی اور کہان تیرا مسکن اور معدن ہی اور اِسوقت اِس صحرا مین دونون وقت ملتے کہان جاتی ہی بقول شاعر شعر اگر ماہی ترا منزل کدام است ؛ اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ؛ یہ تقریر سنکر اُسنے جواب دیا کہ آخر آپ کو اِس دریافت کرنے سے کیا حاصل ہی مین کوئی ہون آپ اپنا مطلب بیان فرمایئے کہ مجکو کیون روکا ہی یہ تو آپ بیکار کی تقریر کرتے ہین اصل مقصد اپنا نہین کہتے یا سامری مین کیون اِسوقت اِدھر سے آئی اگر مین یہ جانتی کہ اِدھر کے آنے مین یہ فساد ہوگا تو مین کبھی اِدھر کو نہ آتی اور کسی راہ سے چلی جاتی یہ سُنکر سہراب نے کہا کہ جبتک یہ نہ بتایئے گا مین آپ کو جانے نہ دونگا بغیر دریافت حال کیے ہوے اُسنے تیوری پر بل ڈال کر کہا کہ یہ بھی کوئی دستور ہی کہ جس عورت کو چاہا راہ مین روک لیا اور عاجز کرنا شروع کیا اِس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی راستہ کیون اِدھر سے چلنے لگا اب تو عورتون کا نکلنا دشوار ہوا کوئی کاہے کو پوجا پاٹ کرنے کو جانے لگی اگر آپ ایسے بدمعاش راہ مین یون روکین گے تو بڑی خرابی ہوگی کیونکہ اگر کوئی بہو بیٹی ہو تو اُسکے لیے بڑی خرابی ہو یا اُسکا شوہر دیکھ لے تو اُسکو تو جان سے مار ڈالے آپ کی تو دل لگی ہوگئی اور اُس بیچاری کی جان گئی آپ یہ حرکتین ترک کیجیے نہین تو ایک نہ ایک دن ضرور خرابی پیدا ہوگی اور مفت مین ذلت ہوگی آبرو جاتی رہیگی سہراب جادو نے کہا کہ ای بادشاہ حسن و خوبی جو تیرا جی چاہے وہ کہہ لے مین تو بغیر دریافت حال آگے نہ جانے دونگا اسلیے کہ مین تو اپنی جان سے ہاتھ

دھو چکا ہون نہ آبرو کا خیال ہی نہ عزت کا پاس ہی دولت کیا چیز ہی جان مقدم ہی جب جان ہی کا خیال نہو تو کیا ہوگا یہ سننا تھا کہ وہ بہت غضبناک ہوئی اور کہا کہ کیا خوب آپ تو بڑے ہیکڑ معلوم ہوتے ہین بس اپنے بس اپنی راہ لیجیے یا کچھ سننے کو جی چاہتا ہی تو ویسا فرمائیے اُسکا بھی علاج ہو ہین تو یہ جانتی ہون کہ آپ کو جنون ہی آپ ابھی جا کر اپنے چارون ہاتھ پیرون کی فصد کھلوائیے تاکہ یہ سودا کم ہو معلوم ہوتا ہی کہ آجکل خون کی شدت ہی یہ سننا تھا کہ سہراب جادو نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ مجھپر رحم کھا کر اپنے نام و نشان سے آگاہ فرمائیے مین آپ کا غلام حلقہ بگوش ہون اُسنے کہا کہ مجکو غلام کی ضرورت نہین ہی میرے یہان بہت سے غلام ہین تمھین غلام بنا کر کیا کرونگی آپ تو فقیر کی طرح میرے چمٹ گئے اور وہ فقیر کہ جسکو لاکھ لاکھ کہو برکت ہی مگر وہ کسی طرح پیچھا نہین چھوڑتا ہی یہی اُنکی بھی حالت ہوئی وہ غصہ بھی کرتی ہی اور برا بھی کہتی ہی مگر یہ اپنی کہے جاتے ہین جب اِسنے دیکھا کہ یہ بغیر دریافت کیے حال کے نہ مانیگا تو کہا کہ اچھا سنو تم تو اِس طرح چمٹ گئے کہ جس طرح فقیر ہوتا ہی کہ بغیر لیے نہین ٹلتا ہی اگر مجکو جانا نہوتا تو مین کبھی نہ بتاتی مین بھی دیکھتی کہ تم کہانتک یہان کھڑے رہتے ہو مگر کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر کہا کہ یہانسے تھوڑی دور پر ایک قافلہ اُترا ہی اُس قافلہ سالار کی مین بیٹی ہون وہ قافلہ ایک مرتبہ اِدھر آیا تھا تو مین نے یہان ایک منت مانی تھی یہانسے تھوڑے فاصلے پر ایک راستی کا مقبرہ ہی اُسمین ایک جوگی صاحب رہتے ہین اُنسے مین نے وعدہ کیا تھا کہ اگر میرا کام جو کہ میرے دل مین ہی وہ ہو جائیگا تو اُسوقت مین جب اِدھر کو واپس ہو کر آؤنگی تو آپکو حلوا تازہ تازہ لا کر کھلاؤنگی حسب اتفاق پھر میرے باپ کا اِدھر کو آنا ہوا اور وہ کام بھی میرا ہو گیا جب قافلہ میرا یہان پہونچا تو باپ سے مین نے کہا کہ آپ آج یہین قیام فرمائیے کیونکہ مجکو یہان منت پوری کرنا ہی یہان ایک بڑے کامل جوگی رہتے ہین وہ نہایت کامل شخص ہین باپ نے میرے حکم قافلے کے اُترنے کا دیا وہ جو جنگل دریائے سبز رنگ کے کنارے ہی اُسمین قافلہ اُترا ہی جب قافلہ فروکش ہو لیا تو مین نے اپنے کوکا کے ہاتھ خدمت مین اُن جوگی کے عرض کرا بھیجا کہ آج آپ کچھ نہ کھائیے گا مین آپکے واسطے حلوا لیکر آؤنگی اور حاضر خدمت ہونگی اور اپنا پتہ کہلا بھیجا لہذا مین وہی حلوا لیکر جاتی تھی کہ تمنے راہ مین روک لیا لے اب تو جانے دو کہ دیر ہوتی ہی سارا حال اب تو معلوم ہو گیا اب سہراب جادو نے کہا کہ واہ واہ یہ تو تمنے بتایا نہین کہ یہ میرا نام ہی اور میرے باپ کا یہ نام ہی اور مین فلان ملک کی رہنے والی ہون اور یہ پیشہ میرے باپ کا ہی اور نہ وہ مطلب بیان کیا کہ جسکے واسطے یہ مشقت گوارا کر کے تنہا یہان اتنے بڑے جنگل مین اِس درۂ کوہ تک اُس جوگی کے پاس جاتی ہو اُسنے کہا کہ کیا خوب آپ تو میرے بڑے رازدار ہو گئے کہ مین آپ کو اپنا راز دلی بتادون اور نام کے بابت جو دریافت کیا تو میرا نام ماہ سیما ہی اور میرے والد کا اسم مبارک خواجہ خورشید ہی اور ہم رہنے والے ملک زرانگیز کے ہین جو کہ ایوان نہ طاق کے متعلق ہی اب ہم لوگ مال تجارت لیکر برائے فروخت کرنے کے شہر سمندریہ کو جاتے ہین چونکہ والد مجھسے مانوس بہت ہین اِس سبب سے مجکو ہمراہ رکھتے ہین اور کوئی اور اولاد از قسم ذکور اُنکے نہین ہی اور بہت محبت سے پیش آتے ہین یہانتک کہ میری شادی بھی نہین کی ہی کہ اگر اِسکی شادی کر دونگا تو اِسکا شوہر اِسکو اپنے گھر لیجائیگا مین تنہا ہو جاؤنگا اور میری والدہ نے انتقال کیا ہی تمام گھر بار کا کام بھی مین ہی کرتی ہون لے اب تو جانے دیجیے سب کچھ تو بیان کر دیا سہراب نے کہا کہ یہ تو سب کچھ سن لیا مگر یہ ۱۰

نہ معلوم ہوا کہ وہ مطلب کیا تھا اب جبتک نہ بیان کروگی تب تک مین نہ جانے دونگا اُسنے کہا کہ اب بہت
نہ عاجز کر دو لے اب جانے دو سہراب نے کہا کہ اب تم تکرار نہ کرو جس طرح یہ حال بیان کیا ہو اُسیطرح
یہ بھی بیان کر دو پھر چلی جاؤ آخر عاجز ہو کر اُسنے کہا کہ سُنو وہ مطلب یہ تھا کہ مین اپنے چچا کے بیٹے پر عاشق
ہون اور باپ میر اکسی طرح شادی کرنے پر راضی نہین ہوتا ہی جب کوئی رقعہ وغیرہ آتا تھا تو یہ کہتا تھا
کہ جو کوئی میرے گھر مین آئیگا اور لڑکی کو نہ لیجائیگا مین اُسکے ساتھ شادی کرونگا اسپر کوئی نہین راضی
ہوتا تھا یہانتک کہ میرے چچا نے بھی پیغام دیا اُنکو بھی وہی جواب دیا گیا چونکہ وہ اپنے گھر سے
دولتمند ہین اِس سبب سے نہین منظور کیا وہ گفتگو قطع ہو گئی مگر چونکہ مین عاشق ہون میرے اُسکے
سلسلۂ گفتگو جاری ہوا اور وہ بھی مجھپر عاشق ہو گیا اب تو یہ ہوا کہ وہ پھرون میرے زیر دیوار آکر کھڑا رہنے
لگا مین بھی کھڑکی مین آکر بیٹھنے لگی یہانتک کہ یہ نوبت پہونچی کہ اب اِسکے چرچے ہونے لگے شدہ شدہ
یہ خبر والد بزرگوار کو بھی ہو گئی پہلے تو اُنھون نے یہ خیال کیا کہ بھائی نے شاید اِسواسطے یہ مشہور کرا دیا
ہی کہ میرے لڑکے سے کے ساتھ شادی کر دین اب اِنکو اِسکی تلاش ہوئی اور اتفاق سے اُنھون نے بھی
دیکھ لیا کیونکہ ہم دونون تو ہر روز موافق دستور کے بیٹھے ہوے نظارہ کرتے تھے بس یہ دیکھکر آگ
ہو گئے مگر اُسوقت تو غصہ کو ٹال کر چلے آئے اور اُسیوقت حالت غیظ و غضب مین ایک رقعہ بہت سخت
اور ملامت آمیز اپنے بھائی کو تحریر کیا اور اُسمین اپنے بھتیجے کی شکایت لکھی اور سب کچھ سخت و سُست
تحریر کر کے روانہ کیا اور حکم قطعی دیا کہ یہ گیسو بریدہ ننگ خاندان یعنے ماہ سیما میرے روبرو نہ آنے
پائے ورنہ مین قتل کر ڈالونگا اُس زمانہ مین والدہ حیات تھین اُنھون نے سبب پوچھا والد نے تمام
روداد بیان کی وہ بھی نہایت ناخوش ہوئین مین نظر بند کی گئی اور والدہ کو اُس روز سے اِسقدر رنج ہوا
کہ اب کسی کا وہ کبھی سامنا نہین کرتی تھین یہانتک کہ اِسی کوفت مین علیل ہوئین لوگون نے لاکھ لاکھ
کہا کہ اُسکو بلا کر دیکھ لیجیے تاکہ دل کو تسکین ہو یہی جواب دیا کہ اب جیتے جی اُسکا منہ نہ دیکھونگی اور بعد مرنے
کے بھی اُسکو میری لاش پر نہ آنے دینا ورنہ مین حشر مین تم لوگون کی دامنگیر ہونگی اُسنے ایسی حرکت
نہین کی ہی کہ وہ میرے سامنے آئے اب مین کہانتک بیان کرون وہ اِسی رنج و صدمے مین مرگئین
اور انتقال کیا ہمکو اُنکی لاش بھی نہ دیکھنا تھی کیونکہ والد اُنکے مرنے سے اور زیادہ ناخوش ہوے کہ نہ یہ
ایسی حرکت کرتی نہ وہ غیرتدار اِس صدمے سے مرجاتی اُدھر اُنکے باپ نے اُنکو وہ رقعہ
دکھایا اور بہت ناخوش ہوے وہ بھی ہماری طرح نظر بند ہوے اب یہ نوبت آئی کہ مین باپ کے
واسطے بیتاب ہونے لگی مگر کوئی صورت عفو تقصیر کی بن نہ پڑی یہانتک کہ اُسی زمانے مین اِدھر کا
سفر ہوا مین نے یہان آکر یہ سُنا کہ یہان بستی کے متصل ایک جوگی رہتے ہین جو وہ کہتے ہین وہی ہوتا
ہی پوشیدہ ہو کر اُنکے پاس گئی اور اُنسے اپنے دونون مطلبون کی خواہش کی پہلا تو یہ مطلب تھا کہ میرا
چچا راضی ہو جائے کہ ہان مین گھر داماد قبول کرتا ہون اور والد بھی اِس امر کو اب قبول کر لین کیونکہ
یہ امور ہوا اِس درمیان مین ہوے اِس سبب سے خوف تھا کہ شاید اب نہ منظور کرین دوسرے
اور میرے باپ کے طالب ہو جائے اُنکا غصہ کم ہو وہ صورت میری دیکھین اور اُدھر میرے چچا بھی اپنے
لڑکے کی خطا معاف کر دین یہ جو مین نے جوگی سے بیان کیا تو اُنھون نے زبان سے فرمایا کہ جا تیرے
سب مطالب پورے ہونگے اور فرمایا کہ جب تیری مرادین بر آوین اور تیرا آنا اِدھر ہو تو ہمارے نزدیک ضرور آنا اور
ہمارے واسطے سونے کے تھال مین لیکر اور پاپوش رکھکر اور سونے کی چیز ہمارے پیش کرنا

اپنے ہاتھ پر رکھکر بڑی احتیاط سے لیکر آنا سواے تیرے اور کوئی تیرے ہمراہ نہو مین کیا بیان کرون کہ کیا اُنکے کلام مین تاثیر تھی کہ کچھ ہی دنون کے بعد میرے باپ نے میری خطا معاف کردی جب مجھے حکم سامنے آنیکا ہوا انکو اسقدر الفت ہو گئی کہ بغیر میرے انکو چین نہین آتا ہو ادھر میرے چچا نے بھی اپنے لڑکے کی خطابخشی اور یہ پیغام دیا یہانسے پھر وہی جواب ملا اُنھون نے منظور کیا یہانتک کہ نسبت قرار پاگئی سامان شادی ہو رہا تھا کہ چچا دفعتاً علیل ہوے اور اُسی علالت مین انتقال کیا اب بسبب اُنکے انتقال کرنے کے شادی موقوف رہی جب والد نے دیکھا کہ ابھی شادی مین عرصہ ہو تو اُنھون نے خیال کیا کہ جبتک چلکر کچھ سوداگری کرو کیونکہ یہان جبتک انکو بھی فاتحہ وغیرہ سے فراغت ہو جائیگی بس اُسی روز سے سامان سفر درست ہونے لگا اور بعد کئی دن کے والد نے مع میرے سفر کیا گو کہ میری خواہش بھی تھی اگر وہ اپنے ہمراہ نہ لے چلتے تو مین خود خواہش کرتی کیونکہ میرا مطلب تو بر آیا تھا اُسکی نذر پوری کرنا ضرور تھی اور وعدہ بھی کر گئی تھی بدین سبب جب قافلہ یہان پہونچا تو مین نے والد سے عرض کیا کہ ایک روز یہان قیام فرمائیے والد سے اجازت کی خواستگار ہوئی اور اُنسے حکم لیا اب مین وہی حلوا لیے جاتی ہون جب سہراب نے یہ سُنا کہ یہ نا کتخدا ہو اسکے تو اسکے مُنھ مین اور پانی بھر آیا اور زیادہ دل بیتاب ہو گیا اس گفتگو مین یہ اُسکے قریب بھی آ گئے تھے اور اب اِسکا خوف بھی کم ہو گیا تھا اُنھون نے فوراً ہاتھ بڑھاکر اُسکا دست نازنین پکڑ لیا اور کہا کہ اب کہان جاؤگی کیسا جوگی اور کیسا حلوا آؤ ہم تم دونون ملکر یہ حلوا کھائین اور عیش کرین اور اب تم اپنے چچا کے لڑکے کی محبت دل سے دور کرو اور میرے ہمراہ میرے گھر چلو دیکھو تو مین تمھاری کیسی خاطر کرتا ہون اور کیونکہ تمکو رکھتا ہون کہ تم تمام راحتین جو کہ گھر مین ممکن تھین بھول جاؤگی از براے ساہری مجھپر رحم کھاؤ یہ قسم اُسنے اِسواسطے کھائی کہ شاید یہ بھی ساحرہ ہو تو میرا راز تو نہ افشا ہوگا جب یہ میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوگی اور میرے گھر مین جاکر رہیگی تو اُسوقت پر دیکھا جائیگا ابھی سے اِسکو یہ ظاہر کرنا مناسب نہین ہو کہ مین خدا پرست ہون اگر راضی بھی ہوتی ہوگی تو یہ سُنکر اور بھی نہ راضی ہوگی جب اُسنے یہ سُنا تو کہا واہ کیا خوب آپ جلد اترا گئے کہ مجکو زوجہ بنانے لگے اور عیش و آرام کیسا اب ایسا کلام کبھی نہ کرنا ورنہ بہت پچتاؤگے یہ حلوا ایسا ویسا نہین ہو کہ ہر ایک کھا لے ہان تم تو اپنا نام بتاؤ کہ تم کون ہو مجکو تو تم بڑے بدمعاش معلوم ہوتے ہو کیونکہ پرائی بہو بیٹی کو راہ مین ستاتے ہو اور کہان کے رہنے والے ہو سہراب جادو نے کہا کہ مین رہنے والا تو شہر سمندریہ کا ہون مگر اب چند دن سے اِسی صحرا مین مین نے ایک باغ بنایا ہو اور اُسی مین رہتا ہون کیونکہ سمندر جادو جسکا مین سپہ سالار تھا اُسکا کچھ مجھپر عتاب ہوا اور مجکو یہان سحران سیہ پوش کے پاس دریاے سبز رنگ مین بھیجدیا اور فرمایا کہ اب تم جاکر دریا کی حفاظت کرو مین جب سے یہان آیا ہون یہ باغ بناکر رہنا اختیار کیا ہو اور میرا نام سہراب جادو ہو مین اِسوقت بھی اپنے باغ کو جاتا تھا کہ راہ مین تم ملگئین آؤ چلو میرے باغ مین وہان ہمہ نعمت موجود ہو لطف صحبت ہوگا شراب و کباب کا شغل ہوگا بوس و کنار کی نوبت آئیگی ہم تمسے خوش ہونگے تم ہمسے پردہ حجاب درمیان سے دور کرنا قلب دونون کے مسرور ہونگے یہ کہتا جاتا ہو اور قریب آتا جاتا ہو یہ سُنکر اُسنے کہا کہ بہت جلد آپ مزے مین آگئے کوئی زن بازاری یا فاحشہ مجکو مقرر کیا ہو کہ جو ایسے کلام کرتے ہو لے جاؤ اپنا مُنھ تو بنواؤ مین تو کبھی ایسی صورت کا جانور بھی نہین پالتی ہون تمھاری اِن باتون سے دل کو نفرت ہو گئی اب ایسی گفتگو نہ کرنا یہ کہکر

اور منھ پھیر کر مسکرا دی سہراب پہلے تو یہ سمجھا کہ ناراض ہو گئی جب یہ دیکھا کہ منھ پھرا کر مسکرا دی بس یقین ہو گیا
کہ یہ چلنے پر راضی ہو جائیگی چلو نیچلو آج رات بھر عیش کرو صبح کو دیکھا جائیگا جیسا کچھ ہوگا ویسا کیا جائیگا ایک
رات تو عیش سے گذرے یہ خیال کر کے بہ منت کہا کہ ای یار جانی تمکو قسم ہی خداوند سامری کی میری
آرزوے دلی بر لاؤ اور مجکو اپنی غلامی مین قبول کرو مین ادنی خادم ہون تم میری مالک ہو یہ کہکر چاہا کہ
کہ گلے سے لپٹ جاؤن اور سینہ پر ہاتھ ڈالدون یہ جو اُسنے قصد دیکھا تو ایک مرتبہ ہاتھ چھڑا کر دوڑی
اور ہٹ گئی اور کہنے لگی کہ جلد آپ مزے مین آجاتے ہین اگر آپ پر ایسی مستی سوار ہی تو کہین اور جا کر
نکالیے مجکو معاف فرمائیے مین آپ کے قابل نہین ہون بس نے بس معلوم ہو گیا کہ آپ شہوت پرست
ہین آپ کو کچھ اچھے مجرے سے مطلب نہین ہی یہ جو چالاکی سہراب نے دیکھی اور تقریر سنی تو اور زیادہ
بیقرار ہو گیا اور دوڑ کر لپٹ ہی گیا مگر ساتھ ہی اسکے دست گستاخ کو چاہا کہ دراز کرون مگر کچھ خیال جو
آیا تو روک لیا اُدھر اُس پری نے مسکرا کر کہا کہ یہ کیا ہی ذرا اپنے ہوش مین آؤ دیکھو کوئی آتا ہو تو تم بھی
بدنام ہو اور مین بھی رسوا ہون ایسا کوئی بھی کرتا ہی زن شوہردار کے ساتھ ایسا امر کرنا زیبا نہین ہے
سہراب جادو نے کہا تم ابھی شوہردار کب ہو اور دوسرے یہ کہ مذہب سامری مین شوہردار
اور غیر شوہردار دونون جائز ہین اُسنے کہا کہ سامری میرے شوہر کو سلامت رکھے میرے چچا کا لڑکا
جسکے ساتھ میری نسبت قرار پائی ہی وہی تو میرا شوہر ہی لے ذرا اب آپ اپنی خرمستی کو جانے دیجیے
مجکو چھوڑ دیجیے کہ اب میرے جانے مین دیر ہوتی ہی مین حلوا جوگی کو دیکر اور کھلا کر واپس جاؤن کہین
ایسا نہو کہ والد تک خبر ہو جائے کہ وہ تنہا کہین چلی گئی ہی تو ابھی پھر عتاب نازل ہو اور مین پھر مجرم قرار
پاؤن ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہی کہ میری خطا معاف ہوئی ہی اور اب پھر وہی حرکت ہو کہ جس سے اتنے
دنون گنہگار رہی اور یہ سزا ملی کہ اس غم مین والدہ صاحبہ نے انتقال کیا وہ تو یہ باتین کر رہی ہی یہ ہر مرتبہ
یہ قصد کرتا ہی کہ اب اِسکے لب نازک کے بوسے لیلون اور دست درازی کرون جب یہ منھ اپنا اِس
قصد سے اُسکے لب نازک کے روبرو لاتا ہی اور برابر لیجاتا ہی تو وہ بائین کہکر منھ ہٹا لیتی ہی یہ مجبور ہو جاتا ہی
مگر اسقدر زور سے لپٹتا ہی کہ وہ لاکھ لاکھ کوشش کرتی ہی کہ مین اپنے کو چھڑا کر بھاگون مگر ممکن نہین ہوتا ہی
یہان تو یہ حالت ہو رہی ہی کہ ایک جانب سے تو اصرار ہی اور ایک جانب سے انکار ہی عجب قصہ پڑا ہوا
ہی کسی طرح فیصل نہین ہوتا ہی کہ یکایک وہ جو درخت اُس درے مین لگے ہوے تھے اُنمین کچھ حرکت
ہوئی اور کھڑکھڑاہٹ کی صدا آنے لگی اُس پری نے کہا کہ لو ہٹ جاؤ دیکھو کوئی اِن درختون مین سے
آتا ہی دیکھو دیکھو مین پکارتی ہون سہراب نے بھی جو خیال کر کے سنا تو معلوم ہوا کہ واقعی کوئی ضرور
آتا ہی بس یہ فوراً علحدہ ہو گیا اور اپنے دل مین اپنی قسمت کی اور فلک ناہنجار کی شکایت کرنے لگا
بعد تھوڑے عرصے کے دیکھا کہ اُن درختون مین سے ایک جوگی لنگ باندھے ہوے اور ایک
غرقی تا کمر پہنے ہوے ایک سونٹا ہاتھ مین لیے ہوے اور بال لنبے لنبے سر کے شانون پر پڑے
ہوے بھبھوت منھ پر ملے ہوے ٹیکا سیندور کا پیشانی پر لگائے کوڑیالے جسم سے لپٹے ہوے
جھولی شانے پر پڑی پیدا ہوا اور پکار اُٹھا او گیسو بریدہ ننگ خاندان یہ کیا حرکت ہی جوان مرد جو دیکھا
اپنے عاشق کو بھی بھول گئی اُس سے اختلاط کرنے لگی مجکو سب خبر تھی تعلیم مین سب تقریر سن چکا ہون
تو ابھی اِسکے گلے سے لپٹی ہوئی باتین کر رہی تھی کچھ ہمارا بھی خیال تھا یا کہ وہ وہان بھوکے بیٹھے
ہین موٹا مسٹنڈا مرد جو دیکھا تو خیال کیا کہ اِس سے زیادہ مطلب برآری ہوگی وہ چچا کا لڑکا تو دبلا پتلا

نازک بدن ہو اُس سے سیری نہو گی بس اُسکا بھی خیال نہ رہا اور اِس سے مختلط ہو گئی ارے کسی کا
اعتبار نہین یا تو وہ زہد و تقوے یا یہ بیغیرتی ایک غیر مرد سے یون بیباک طور سے یہ صحبت اری لا
وہ میرا حلوہ اور دور ہو میرے سامنے سے جی مین آتا ہو کہ مارون ایک سونٹا کہ تیرا سر پاش پاش
ہو جائے اور تو ہرجائی ہو گئی تیرے باپ دادا کا نام نہ خراب ہو اور وہ تیرے سبب سے بدنام نہون
کیا خوب اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کیا ہمتو وہان انتظار کر رہے ہین کہ ماہ سیما دختر سوداگر نے
وعدہ کیا ہو کہ ہم آپ کو حلوا تازہ تازہ تیار کر کے کھلائین گے آپ کھانا نوش فرمائیے گا ہمتو منتظر ہین کہ
اب آتی ہو اب آتی ہو مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہو وہ یہان دو گڑون سے درہ کوہ مین عیش کر رہی
ہو اور نوبت بوس و کنار کی ہو بعد اسکے وہ کام بھی ہوتا جب مجکو زیادہ بھوک نے ستایا تو فوراً یہ بھی
خیال آیا کہ چلکر دیکھون کہ کیون دیر ہوئی کیا سبب ہو کیا کچھ علیل ہو گئی یہان جو پہونچا تو یہ سنا کہ کوئی باتین
کر رہا ہو پوشیدہ ہو کر جو دیکھا تو یہ رنگ دیکھا مجکو یہ خیال ہوا کہ ذرا پورا پورا حال تو دیکھ لون یہانتک
کہ یہ نوبت ہوئی کہ لپٹا لپٹی ہونے لگی تو مین نے خیال کیا کہ تھوڑی دیر مین وہ کام بھی ہو گا تیرا حلوا
خراب ہو گا اور یہ دونون ضرور فعل بد کرینگے لاؤ انکو اس سے بھی بچاؤ اور تنبیہ بھی کرو کہ پھر ایسی حرکت
نہ کرین یہ کہکر اور سونٹا اُٹھا کر دوڑے کہ ابھی تجکو مارے سونٹون کے ہلاک کر ڈالونگا یا تو اُدھر جاتے
تھے یا پھر پڑے اور کہا کہ کیون میان سہراب جادو یہی طریقہ شرفا کا ہو کہ پرائی بہو بیٹی کو راہ مین دیکھکر
اُسکے ساتھ ایسی حرکت کرنا کیا خوب آپ نے فعل نیک اختیار کیے ہین نہین آپ کی جان بھی جائیگی
اور آبرو بھی آیندہ آپکو اختیار ہو سہراب جادو جب سے جوگی صاحب آئے ہین سر جھکائے
ہوئے مارے شرمندگی کے کھڑا ہو اور دل مین کہتا ہو کہ خدا ہی اس سے بچائے اور دل کا جلنے یہ کلام سنتا
ورنہ یہ کسکی مجال تھی کہ مجکو کچھ کہسکے دل نے یہ باتین سنوائین کہ پھر جوگی نے کہا کہ کسی کی ناکتخدا کے ساتھ
ایسی گفتگو کرنا اور اِس طرح اُس سے لپٹنا کب زیبا تھا یہ کہکر کہا تو بہ شرط کہ اِسکی سزا دون اور وہی سونٹا
لیکر اُنپر چلا ابھی اِسکے قریب نہ پہونچا تھا کہ سہراب جادو کی پشت پر سے سہراب کی گردن مین حلقہ
کمند پڑنے اور حباب بیہوشی منھ پر پڑا کہ جسکے سبب سے وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اُدھر اُس نازنین نے
بڑھکر اُسکے دونون ہاتھ باندھے اور دونون پاؤن اور ایک درخت سے نہایت خوب مضبوط
کر کے باندھ دیا اور سوزن اُسکی زبان مین دیا جب یہ سب انتظام کر چکی تو آواز دی کہ آؤ بھائیون
اب آؤ بس یہ سنکر درختون کی جھرمٹ سے عیار نکلنے لگے عمر عیار جانسوز جالاک زاہد وہ نازنین
برق ثانی تھا اور جوگی قران جب سب عیار جمع ہوئے اُسوقت عطلہ رفع بیہوشی دیا سہراب
جادو کو اُسکے سبب سے چھینک آئی اور دو تین بوندین زرد زرد ناک سے گرین اب یہ تو ہوش آیا
آنکھ کھولکر جو دیکھتا ہو تو اپنے کو بندھا ہوا پایا اور چند شخص عیار وضع سامنے کچھ عیاری لیے ہوئے
اپنے اپنے ہاتھون مین استادہ ہین اپنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون اُس روز جو دربار
صاحبقران مین واقعہ ہوا تھا اُسکا سمان ہو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہو نہ وہ نازنین ہو نہ وہ جوگی
سوائے اُن عیارون کے اور کوئی نظر نہین آتا ہو یا وہ درہ کوہ ہو اور مین بندھا ہوا استادہ ہون
یہ تو خیال کر رہا تھا کہ یہ خواب کیا یہ تو بیداری ہو کیونکہ وہی درہ ہو اور وہی درخت ہین صرف میری
حالت دوسری ہو بجائے نازنین یہ عیار ہین اُدھر قران نے بڑھکر کہا کہ کیون سہراب جادو کیون
یہ کیسی حالت ہو مین جانتا ہون کہ تم خیال کر رہے ہو کہ مین خواب دیکھ رہا ہون میان یہ خواب نہین ہو

عین بیداری ہی ذرا آنکھین کھول کر دیکھو کہ یہ کیا حالت ہی تم کس حال مین گرفتار ہو ارے میان ہم عیار ہین لشکر اسلام کے ہم مین ایک برق ہی جو کہ نازنین بنا ہوا تھا اور قران جوگی بنکر آئے تھے یہ جانثور نہ ہین یہ چالاک وضرغام وزاغچہ ہین ہم سب نے تمکو گرفتار کیا ہی ہر شرط کہ اُس وعدہ خلافی کی سزا دین جو کہ تم صاحبقران سے وعدہ کرکے آئے تھے اور مکر سے مطیع اسلام ہوے یہان آکر بھول گئے جانتے تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہی ارے ہملوگ بلا کے ہین دیکھو کس طرح آگئے اور فرخ جادو اور آفتاب جادو کو بھی قتل کر ڈالا اب تمھاری نوبت آئی ہی آفتاب جادو کو تو قتل کر کے آفتاب سحر کا خاتمہ کیا ورنہ اگر ہملوگ ایک دن اور نہ آتے تو بڑا غضب ہو گیا تھا اُستاد نے ہمارے کیا کام کیا ہی کہ اُسکا مثل ونظیر نہین ہی کبھی خواجۂ اول وثانی نے بھی نہ کیے ہونگے جو اُنھون نے کیے لے اب کچھ اپنے سحر سے کام لو اور ہمارے قید سے چھوٹ جاؤ کہ جسکے بھروسے پر تم مکر کرکے یہان چلے آئے ہو یہ نہین خیال کیا کہ اِس مکر کا کیا نتیجہ ہوگا ارے بھائی اُسوقت تو جان بچ گئی اِس دن کی خبر نہ تھی جب سہراب جادو نے یہ سُنا کہ یہ سب عیار ہین لشکر اسلام کے تو دل کو قوت ہوئی اور وہ خوف جاتا رہا کہ نہ معلوم یہ کون لوگ ہین جو تمکو گرفتار کر لائے ہین اور میرے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین جب یہ ثابت ہو گیا کہ عیار ہین اشارے سے کہا کہ سوزن نکال لو تو مین حال بیان کرون کہ کیا مجھپر گذری قران نے کہا کہ جی ہان ہم سوزن نکال لین آپ سحر کر کے ہمکو گرفتار کر لین تو ہم آپ کا کیا کرین اُسنے اشارے سے کہا کہ آپ خوف نہ کرین مین دغا نہ کرونگا مین تو مطیع اسلام ہون آپ لوگ اطمینان رکھین قران نے برق سے کہا کہ بھائی نکال بھی لو سوزن کو اِسکی زبان سے ہمارا خدا مالک ہی ہم چھ آدمی ہین جبتک یہ لب ہلائیگا ہم دوڑ کر پھر سوزن دیدینگے برق نے کہا کہ یہ تو ممکن نہین مگر غور کرتا ہی دیکھو اگر ہماری زندگی ہی تو کوئی ہمارا کچھ نہین کر سکتا ہی دیکھو آفتاب جادو کے قید سے کیونکر رہا ہوے اور وہ کیونکر قتل ہوا اگرچہ ہم گرفتار بھی ہو جائینگے تو اُستاد آکر رہا کر لیجائینگے اِسکے بھی دل مین حسرت نہ رہے کہ ہمنے عیارون سے عجز کیا اور اِنھون نے مارے خوف کے ہمکو رہا نہ کیا مجبور کر کے قتل کیا بس یہ کہکر برق نے بڑھکر اُسکی زبان سے سوزن کھینچ لیا اِدھر رہیا ہوشیار ہو کر کھڑا ہوا اِس ارادے سے کہ اِدھر اُسنے منھ ہلایا اِدھر ہمنے تیغ مارا کہ اِسکا سر اُڑ گیا جب سہراب جادو کی زبان سے سوزن نکلے اور زبان اُسکی قابو مین آئی تو کہا کہ السلام علیک ای عیاران لشکر اسلام واہ کیا خوب عیاری کی ارے بھائیون مین تو تمھارا تابع فرمان ہون مجکو کیون باندھا ہی مین تو پہلے ہی سے مسلمان ہون جس دن سے صاحبقران کے دربار مین وذلت پائی اُسدن سے کبھی اِس طرف کو رجوع بھی نہین کی مین تو خود تمھاری تلاش مین تھا کہ تمکو اگر کہین دیکھ لون تو تم سب کو اپنے باغ مین لیجاؤن اور تمھاری خاطر کرون شکر ہی خدا کا کہ تم لوگ مجکو مل گئے تمنے خوب کیا کہ عیاری کی تمھین کیا معلوم تھا کہ مین یہان اگر تمھارا دوست رہا یا دشمن ہو گیا دانائی کا یہی تقاضا تھا کہ جو تمنے کیا لے اب مجکو کھول دو مین مطیع اسلام ہون تمکو اپنے باغ مین لیچلون وہان تمھاری دعوت کرون اور کل واقعہ جو تمنے بیان کرون خیر خیریت اشتمال صاحبقران جہان پناہ ودیگر سرداران نامی وگرامی دریافت کرون اور یہ بھی معلوم ہو کہ تمھارا ادھر آنا کیونکر ہوا اور خواجہ صاحب کہان ہین جب عیارون نے یہ سُنا اور اُسکی پیشانی پر نور اسلام بھی جلوہ گر دیکھا تو اُسکی قید کاٹ دی کہ وہ اُٹھ آیا اور وہ ونکر سب کے گلے سے لپٹ گیا اور کہا کہ بعد مدت مسلمانون کی صورت دیکھنے مین آئی ہے آئیے بیٹھیے

اب آپ لوگ میرے باغ کو چلیے یہان نہ ٹھہریے کیونکہ ایک تو رات کا وقت ہی دوسرے شاید یہان
کوئی آجاوے اور ہمکو اور آپکو گفتگو کرتے دیکھے تو بڑا غضب ہوگا ہرچند کہ مین کسی سے سوائے سحر آتن
کے کم نہین ہون مگر مجکو ابھی بگاڑنا منظور نہین ہی کیونکہ ابھی تک راہ دریائے سبز رنگ کی جدھر
صاحبقران فروکش ہین معلوم نہین ہوئی ہی مین یہ چاہتا ہون کہ جبتک راہ نہ دریافت ہولے
اُسوقت تک مین اُسکو اپنے سے براہ نہ کرون اور مین نے اُسکی زبانی یہ بھی سُنا تھا کہ اسم اعظم
صاحبقران بند ہوگیا ہی عیارون نے کہا کہ خدا نہ کرے خدا اُسکے مُنھ کو غارت کرے کہ وہ ایسا
کلام کرتی ہی اُسکی کیا اصل ہی کہ جو اسم اعظم بند کریگی سہراب نے کہا کہ جلدی چلیے اب وہان چلکر
باتین کرلینگے یہ کہکر طرف اپنے باغ کے اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا جب قریب باغ کے
پہونچا تو مع عیارون کے داخل باغ ہوا اور اپنے ملازمون کو بلاکر کہا کہ یہ چند ہمارے دوست آئے
ہین ہمنے انکی دعوت کی ہی لہٰذا تم سب ملکر سامان دعوت کرو اور جو کچھ اسوقت موجود ہو وہ حاضر کرو
ملازمون نے شراب و کباب حاضر کیا اور دعوت کے کھانے کا بندوبست کیا تھوڑے عرصے مین
سب سامان دعوت تیار کرکے مہیا کر دیا کیونکہ کوئی شی ایسی نہ تھی کہ باغ مین موجود نہو جب سامان
ہوگیا تو آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہی سہراب جادو نے کہا کہ دسترخوان بچھاؤ ملازمون نے
دسترخوان تیار کیا اور موافق حکم سہراب جادو کے قاعدے سے چنا سہراب جادو
مع اُن عیارون کے دسترخوان پر آیا اور ہمراہ اُن سب عیارون کے کھانا کھایا اور پھر آکر
شراب پی جب خوب شراب پی چکے اور رات بھی قریب دوپہر کے آگئی تھی اُسوقت عیارون سے
کہا کہ بھائیون اب چلکر آرام کرو صبح کو اپنا اپنا حال بیان کرینگے یہ کہکر اور ان عیارون کو ہمراہ لیکر
بارہ دری مین آیا اور سو رہا صبح کو بیدار ہوا ہاتھ مُنھ دھوکر ہر ایک آکر بیٹھا اور گفتگو آپس مین ہونے لگی
سہراب جادو نے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ بھائی یہ سبب ہی جو مین ابتک خدمت صاحبقران
مین نہ حاضر ہوا مجکو تو بڑا اشتیاق ہی قدمبوسی صاحبقران کا اور مین نے تو عرضی مین کل کیفیت تحریر کردی
تھی جبسے آفتاب جادو آیا اور یہ رائے قرار پائی کہ آفتاب سحر تیار کرکے سب کو جلادین میرے
حواس جاتے رہے مین فوراً اپنے باغ مین آیا اور عرضی لکھکر روانہ کی اور ہر روز کی جنگ مین
مجکو سرداروں کا گرفتار ہونا بہت گران گذرتا تھا مگر مجبور تھا کہ مین اُسکے مقابل نہ تھا وہ بلاے
بد آفت کی پرکالہ ہی اُسکے سحر کا جواب سوائے سمندر جادو کے یا اُسکی بہن ماہیان کے اور کوئی
دوسرا ساحر نہین دے سکتا ہی میری تو کیا اصل وحقیقت ہی وہ ایک منتر پڑھکے پھونک دیتی ہی مین اُسکا
کچھ نہین کرسکتا ہون مین اُسکے روبرو طفل مکتب ہون سوائے اُسکے اور ماہیان و سمندر جادو کے
اور کوئی میرا ہم مرتبہ اور مقابلہ کرنے والا نہین ہی اور نہ کوئی مجھسے مقابلہ کرسکتا ہی سب طفل مکتب
ہین مثنفس ایک سحر پر قابض ہی جس طرح آفتاب جادو آفتاب سحر تیار کرتا تھا کہ یہ سحر اُسکا بہر ستے
سکتا تھا اور کبھی خالی نہین جاتا تھا مگر آپ لوگون نے خوب مٹا یا اس سبب سے مین ناچار تھا کچھ کر
نہ سکتا تھا بیٹھا ہوا تماشہ دیکھا کرتا تھا دل مین دعائین مانگتا تھا فتح صاحبقران کی دو روز تک مین
بھی اُسکے ہمراہ برائے سیر جنگ گیا جب مجھسے اسیری اہل اسلام نہ دیکھی گئی تو مین پھر نہ گیا اور
دعائین کرتا تھا کہ خدا کرے یہ کافر کسی طرح مارے جائینگے اور وہ اہل اسلام قید سے نجات پاوین
جنابِ حضور شاہ کے حال پر افسوس ہوتا ہی کہ وہ بیچارہ مفت نامو ہی سرداروں کے گرفتار ہو چکے

صنوبر سے آیا ہی اور اِس قحبہ کے حوالے اُسکی بھی قید ہوئی ہی یہ اُسکو طرح طرح کی تکلیفین دیتی ہی اور حکم ہی کہ انکو سوائے ایک آبخورۂ آب کے دن بھر مین دوسرا آبخورہ نہ ملے اور ایک وقت جو کی روٹی لاکر دے اُسمین بھی نمک برابر کا ہو یہ تکلیف اُس پروردۂ ناز و نعم پر ہی جو کہ ایسے کھانون سے کبھی واقف ہی نہ تھا یہ سختیان ہین جائے افسوس ہی عیارون نے جواب دیا کہ اگر خدا نے چاہا تو وہ بھی مثل آفتاب جادو کے قتل ہوگی تم دیکھو تو کہ خدا کیا کرتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ اب تم اپنے آنے کی کیفیت بیان کرو عیارون نے ابتدا سے انتہا تک کل حال کہ سنایا کہ پہلے جانا صاحبقران کا مع خواجہ کے شہر صنوبریہ کو اور اُسکو آفت سحر سے بچاکر سب کو درخت سے آدمی بنانا اور اُسکو آباد کرکے واپس آنا کنارے دریاے سبز رنگ کے ٹھہرنا اور لشکر کا آنا یہانتک کہ جنگ کا ہونا اور عرضی کا پہونچنا صاحبقران کا دربار کرنا اور اپنی خواہش ظاہر کرنا سب عیارون کا انکار کرنا صاحبقران کا ایک لاکھ روپیہ کا وعدہ کرنا اِن چھ عیارون کا قصد کرنا اور دوڑنا خواجہ کا جھڑکنا اور دوڑ کر وہ رقعہ اُٹھالینا خواجہ و صاحبقران مین گفتگو ہونا اپنا بارگاہ سے نکل کر تلاش راہ کرنا راہ کا ملنا اپنا گرفتار ہونا خواجہ کا آکر عیاری کرنا آفتاب جادو کا قتل ہونا بعد غارت کرنے کل مال کے خواجہ کا ایک جانب کو چلے جانا اور اپنا اِدھر کو آنا اور سہراب جادو کو پکارکر یہ عیاری کرنا سب واقعہ مفصل طور سے بیان کیا سہراب جادو یہ سُنکر نہایت خوش ہوا یہانتک کہ پھر کھانے کا وقت آگیا کھانا کھایا گیا اب یہان تو یہ دعوت مین عیارون کی مصروف ہی اور سحران سیہ پوش کے پاس جانا بھی ترک کردیا ہی کیونکہ یہ خیال کرتا ہی کہ اگر مین جاؤنگا تو یہ لوگ پریشان ہونگے اور گھبرائین گے مین اِنکو کیونکر چھوڑکر جاؤن اِنکو تو یہان مصروف

عیاران رکھیے کہ احوال اِنکا وقت پر تحریر ہوگا

اور اب کچھ حال ملکہ سحران سیہ پوش کا سنیے اور باقی حال متعلق داستان ہذا ہی

اب سنیے کہ اِدھر سحران سیہ پوش نے بعد جانے سہراب جادو کے غم مین آفتاب جادو کے خوب گریہ و بکا کی اور نہایت افسوس کیا اور کہا کہ ہائے آج آفتاب سحر و ساحری غروب ہوگیا کیونکہ یہ وہ ساحر تھا کہ جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا تھا اِسکی لاش ہمشیرہ صاحبہ کے پاس جائیگی وہ بہت افسوس کرینگی اور جب سمندر جادو کو خبر ہوگی تو وہ بھی بہت بڑا رنج کریگا مین کیا کرون کیونکر اُسکے قاتلون کو گرفتار کرا منگاؤن ایسے ایسے خیال کرکے جاکے سو رہی یہانتک کہ صبح ہوگئی اِسی طرح اِسکو دو تین روز غم مین آفتاب جادو کے گذر رہے کچھ خیال سہراب جادو کا بھی نہ آیا آج کوئی چوتھا دن تھا کہ وہ غم کم ہوا خیال آیا کہ آج کئی دن سے سہراب جادو نہین آیا کیا سبب ہی کہین ایسا نہو کہ اُسکو بھی عیارون نے قتل کیا ہو پھر خیال آیا کہ اگر وہ قتل ہوجاتا تو اُسکی بھی لاش میرے پاس آتی مگر اُسکی خبر منگانا ضرور ہی کیونکہ دشمن تو یہان آگئے ہین اُسکو بھی آگاہ کردینا ضرور ہی کہ وہ غافل نہ رہے یہ کہکر اُسوقت نہنگ جادو کو طلب کیا اور کہا کہ اے نہنگ جادو تم اِسوقت باغ مین سہراب جادو کے جاؤ اور اُنکی خبر لاؤ کہ وہ کیسے ہین اگر اچھے ہون تو کہنا کہ آپکو ملکہ نے یاد کیا ہی آپ کئی روز سے کیون نہ آئے اُنکی طبیعت کیسی ہی اور یہ بھی کہدینا کہ اب آپکو لازم ہی کہ بہت ہوشیار رہین کیونکہ عیار یہان بھی آگئے ہین اور اُنھون نے آفتاب جادو کو قتل کرڈالا ہی میرا دل آپ مین لگا ہوا ہی جبتک یہان عیار ہین اپنے مزاج کی خبر سے ہر روز مجھکو اطلاع دیتے رہیے گا

اور کہدینا کہ آج ضرور آئیے گا مجکو آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہی اور چند تصویرین کہ جنکو سحر سے تیار کیا تھا
بعد جانے سہراب جادو کے بذریعہ سحر عیارون کی صورتین دریافت کرنے کے واسطے وہ تصویرین
اُسکو دین اور کہا کہ ان صورتون کے جہان تجکو آدمی ملین اُنکو فوراً گرفتار کر لینا کیونکہ یہی سب لوگ قاتل ہین
آفتاب جادو کے نہنگ جادو وہ تصویرین لیکر باہر آیا اور ماہی سحر تیار کر کے اُسپر سوار ہوا
اور پھر اُسپر اسم سحر جو دم کیا تو اُسنے پر پیدا کیے اور فوراً صحرا کے جانب اُڑکر روانہ ہوئی یہ تو برائے
خبر سہراب جادو کے جاتا ہی اُدھر سہراب جادو مع عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ گفتگو قتل
آفتاب جادو و فکر قتل سحران سیہ پوش کے کر رہا ہی اور بہت خوش ہی اور نہر کے پانی سے کھیل
رہا ہی ہر ایک عیار اُسکی باتون کا جواب دے رہا ہی یکایک نہنگ جادو ماہی سحر کو اُڑاتا ہوا وہان
پہونچا بالاے ہوا سے دیکھا کہ سہراب جادو مع چند آدمیون کے لب نہر بیٹھا ہوا ہی اور کچھ باتین
کر رہا ہی یہ اور قریب آیا اب جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ یہ وہی لوگ ہین کہ جنکی تصویرین ملکہ نے دی ہین
اب جو تصویرون کو اُنکے مقابل کرتا ہی تو ایک پر کیا موقوف ہی سب ایک ہی ہین اِسنے اپنے دلمین
خیال کیا کہ شاید سہراب جادو نے اِنکو گرفتار کیا ہی مگر پھر خیال کیا کہ اگر گرفتار کرتا تو یون کیون
اپنے ہمراہ لیکر کنارے نہر پہ بیٹھتا اور یون کیون کھل ملکر باتین کرتا اسمین کچھ نہ کچھ بھید ضرور ہی ذرا اس سے
پوشیدہ ہوکر دریافت تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی بس ایک درخت کی آڑ مین مچھلی سے اُترکر پوشیدہ ہو گیا اور
گفتگو سننے لگا یہان تو بخوف و خطر وہی گفتگو ہو رہی تھی اور اِسی وجہ سے عیار بھی اپنی اپنی صورتون
سے موجود تھے کہ یہان کوئی نہین آسکتا ہی پھر کیا ضرورت ہی کہ ہم خوامخواہ صورت تبدیل کرکے گفتگو
آہستہ آہستہ کرین نہنگ جادو نے وہ سب تقریر سُنی اور اِسی وجہ سے اِنکو پہچان بھی لیا کہ وہ لوگ
اپنی اصلی صورتون سے موجود تھے جب سب گفتگو سن چکا اور اُس مردود کے کان اِس حال سے
آشنا ہوئے اور یہ بخوبی معلوم ہو گیا کہ سہراب جادو مسلمان ہو گیا ہی اور عیارون کو پناہ دی ہی تو
آگ ہو گیا اور مارے غصہ کے کانپنے لگا فوراً ماہی سحر پہ سوار ہوکر بلند ہوا اور نعرہ کیا کہ منم نہنگ جادو
فرستادۂ سحران سیہ پوش ارے سہراب جادو تیرا حال کھل گیا ارے تو ہی نے ملکہ معلوم ہوتا ہی
کہ آفتاب جادو کو قتل کرایا ہی اور تو ہی اِن عیارون کو معلوم ہوتا ہی کہ یہان لایا ہی رہ تو جا اب تو
میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین تجکو مع اِن عیارون کو گرفتار کرکے ملکہ کے پاس لیے جاتا ہون
اور جو تو باتین کر رہا تھا وہ سب ملکہ سے بیان کرونگا یہ جو صدا سہراب جادو نے سُنی تو سر اُٹھاکر
دیکھا اور کہا کہ بھائیون دیکھا آپنے کہ نہنگ جادو ماہی سحر پہ سوار ہی اور رنگ اُس مچھلی کا سبز ہی
عیارون نے جیسے ہی یہ صدا سُنی اور اُس جادوگر کو دیکھا فوراً قصد کیا کہ کہین پوشیدہ ہو جائین سہراب
جادو نے منع کیا اور کہا کہ آپ لوگ گھبرائین نہین اِسکی بھی یہ حقیقت ہی کہ یہ میرا مقابلہ کرسکے دو ایک
حربون مین جی چھوٹ جائین گے آپ ہی بھاگے گا مگر مین کب جانے دونگا کہ یہ یہان سے جاکر فساد برپا
کرے مین اِسکو ضرور قتل کرونگا سہراب جادو یہ باتین کرتا جاتا ہی اور اُسکی طرف بھی دیکھتا جاتا ہے
مگر کچھ خوف نہین ہی کہ یکایک نہنگ جادو برس پڑا اور مار رہا حربے سحر کے کرنے لگا اِسنے ہر حربے کو
نہنگ جادو کے دفع کیا کسی کو اشارۂ انگشت سے رد کیا کسی کو صداے اف سے پھونک دیا جب
سب اُسکے حربے خالی گئے تو وہ زمین پر آیا اور نیچہ سحر نیام سے لیکر اِسپر آپڑا سہراب جادو نے
اُسکو بھی رد کیا نہنگ جادو نے جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک گولا نکالا اور اُسپر کچھ پڑھکر دم کیا اور

سہراب جادو کی طرف کھینچ مارا سہراب جادو نے اُسکو بھی ساتھ خوشی کے ہنس کر دفع کیا پھر اُسنے نارنج سحر مارا وہ بھی رد ہو گیا اب تو وہ حربے پر حربے کرتا جاتا ہے اور یہ رد کر رہا ہی ایک مقام پر سہراب جادو نے نیچہ سحر اُٹھا کر مارا کہ اگر وہ ہٹ نہ جاتا تو دو ٹکڑے ہو جاتا وہ غرق زمین ہو گیا پھر نکلا سہراب جادو نے پھر نیچہ مارا وہ پھر غرق زمین ہو گیا ابکی وہ پشت پر نکلا اِسکو خبر ہو گئی اِسنے پلٹ کر ضرب کی وہ پھر غرق ہو گیا اب نہنگ جادو نے خیال کیا کہ تو اِس سے سر بر نہو گا کیونکہ یہ ساحر زبردست ہی اور سمندر جادو کی صحبت کا بیٹھنے والا ہی اور ایسا زبردست جادوگر ہے کہ آفتاب جادو سے بڑھا ہوا ہی کیونکہ سپہ سالار سمندر جادو کا ہی اِسکا کون مقابلہ کر سکتا ہی بس کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ گرفتار ہو جائے خیال کرتے کرتے یہ بات خیال مین آئی کہ خاک قبر جمشیدی اِسپر کھینچ مارو یہ بیہوش ہو جائیگا اُسوقت اِسکو گرفتار کر لینا اور عیارون کو بھی اسیر کرنا بس یہ خیال کرکے اور جھولی مین سے ہاتھ ڈال کر خاک بہت سی نکالی اور اُسکو مٹھی مین لیکر زمین سے نکلا اِدھر سہراب جادو یہ خیال کر رہا تھا کہ دیر ہو گئی ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ چلا گیا خیر جانے دو کچھ پروا نہین ہی اِدھر یہ کسی قدر غافل ہوا تھا کہ وہ پھر نکلا اور نعرہ کیا جبتک یہ خبردار ہو اُسنے وہ خاک اُٹھا کر اُسکے مُنھ پر ماری اور خاک کا اثر یہ ہی کہ جب کوئی جادوگر پر مارے اِدھر اُسپر پڑی اور وہ بیہوش ہو گیا بس جیسے ہی خاک سہراب جادو پر پڑی تو وہ بھی بیہوش ہو گیا بس اِسنے بڑھکر سحر کیا کہ تمام جسم پر سہراب جادو کے قید سحر آ گئی اور ایک سحر کرکے عیارون کو بھی گرفتار کر لیا اور ایک سوزن زبان مین سہراب جادو کے دی اور ایک تخت سحر تیار کرکے طرف دریای سبز رنگ کے پاس سحران سیہ پوش کے اِن سب کو لیکر روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین چھوڑیے کہ احوال اِسکا وقت پر تحریر ہو گا

اور اب حال لاش آفتاب جادو کا سنیے کہ اُسپر کیا گذری اور کہان پہونچی

جسوقت کہ لاش آفتاب جادو کی پاس سے سحران سیہ پوش کی اُڑ کر بلند ہوئی اور بلند ہو کر طرف ماہیان طوفان کش کے اُسکے پیر لیکر روانہ ہوے اور تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچے یہان ماہیان طوفان کش بیٹھی ہوئی تھی اور شیشہ بند تھا اسم اعظم صاحبقران کا انتظام کر رہی تھی اِس قحبہ نے یہ تدبیر کی تھی کہ جب نامہ سحران سیہ پوش کا اِسکے پاس آیا اور اُسمین یہ تحریر تھا کہ کسیطرح اسم اعظم صاحبقران بند کر لو اور جواب اُسنے لکھدیا تھا کہ مین اسم اعظم بند کرنے کی تدبیر کرتی ہون تم صبح کو میدان جنگ مین جانا اور تھوڑی دیر کے بعد واپس چلی آنا پھر جبتک مین نہ کہون تم مقابلہ کو نہ جانا یہ لکھکر روانہ کیا تھا اور برای تدبیر بند کرنے اسم اعظم کے مصروف ہوئی تھی یہ تدبیر اِس حرامزادی نے کی تھی کہ ایک لفافہ سحر تیار کیا تھا اور ایک کاغذ سادہ جسپر کہ یہ سحر کیا تھا کہ جو کوئی اُسکو دیکھے اور جو اسماے الٰہی یاد ہون وہ فراموش ہو جائین اور اُسکے سینۂ دل سے محو ہو جائے جبتک اُسکا بند کرنے والا قتل نہو گا اُسوقت تک وہ نہ کھلیگا اِسی طرح اُسنے وہ کاغذ صاحبقران کے نام سے سحر بند کیا اور ایک ماش کے آٹے کا پتلہ قد آدم بنایا اور ایک ناقہ اُسی پتلہ و ناقہ پر اسم سحر پڑھکر دم کرنا شروع کیا یہانتک کہ اُسمین جان پڑی وہ ناقہ تو ایک طرف کو ایستادہ ہو گیا اور وہ آدمی یون پکارا کہ کیا حکم ہوتا ہی ملکہ ماہیان نے کہا کہ ای پتلہ سامری یہ نامہ لے کر اور اِس ناقہ پر سوار ہو کر جا اور یہ نامہ میرا صاحبقران کو دیدینا اور کہنا کہ آپکے ایک دوست نے یہ نامہ روانہ کیا ہی

وہ نامہ لیکر اُسکو کھولین گے اسمین سے سادہ کاغذ نکلے گا وہ یہ کہین گے کہ اسمین کچھ تحریر نہین ہی صرف سادہ کاغذ ہی تو کہنا کہ شاید وہ لکھا ہوا رکھنا بھول گئے یہ رکھ دیا لائیے مجکو دیجیے مین جاکر اُنسے کہدونگا یہ سُنکر وہ تمکو واپس کر دینگے بس تم لپیٹ کر لفافہ مین رکھنا اور کہنا کہ اے صاحبقران آپ کا اسم اعظم بند ہوگیا اور پھر یہ پڑھکر اپنے شانے پر دم کرنا اور اِس ناقے پر بھی بجرد دم کرنے کے اُسکے پر پیدا ہونگے اور وہ تمکو لیکر اُڑیگا تو پہلے دریاے سبز رنگ کے درمیان مین جو گنبد ہی اُسکے قریب جاکر کہنا کہ اے ملکہ سحران سیہ پوش آپ کی ہمشیرہ نے کہا ہی کہ آج جنگ موقوف کر دو اب جب ہم تمسے کہین گے جب تم مقابلہ کرنا اور یہ نامہ لے کر میرے پاس چلا آنا وہی اُس ناقہ سوار نے کیا موافق اُسکی فرمایش کے حکم اُسکا بجا لایا اور نامہ لے کر اُسکے پاس آیا اُسنے وہ نامہ اُس سے فوراً لے کر ایک شیشہ مین بند کیا اور اُسکا منھ آٹے سے بند کیا اور اُسپر کچھ اسم سحر پڑھکر دم کیا اور ایک طاق پر رکھ دیا اور اُسی طاق پر سب اسم سحر دم کیا کہ جسکے سبب سے وہ طاق غائب ہو گیا اُس ناقے اور سوار کو اپنی ران کا خون پلایا کہ پھر وہی ماش کا آٹا ہو گیا اب اُس روز سے اِس قطامہ کا یہ دستور ہو گیا ہی کہ ہر روز وہ اُس شیشے پر سحر تازہ کرتی ہی اور یہ اسم اعظم اس طرح بند ہوا ہی کہ جبتک وہ ساحرہ نہ قتل ہو یا اپنی قضا سے نہ مرے اُس وقت تک اسم اعظم نہ کھلے اگرچہ شیشہ اسم اعظم ہاتھ بھی لگ جائے اور توڑ بھی ڈالا جائے تب بھی نہ کھلیگا اِس قحبہ نے اُن ساحرون کی طرح اسم اعظم نہین بند کیا ہی جیسا کہ اگلے ساحر بند کرتے تھے کہ جہان شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران کو یاد آگیا یہ بڑی علامہ ہی اُسنے خیال کیا کہ اگر مین مثل اُن ساحرون کے اسم اعظم بند کرتی ہون تو شاید مثل اُس زمانہ کے کہ جس طرح اور ساحرون نے اسم اعظم بند کر لیا تھا تو جب عیارون نے شیشہ توڑا وہ کھل گیا اس سے بہتر یہ ہی کہ تو ایسا بند کر کہ تا حیات تیری نہ کھل سکے لاکھ لاکھ کوئی تدبیر کرے اسم اعظم نہ کھلے آج بھی وہ قطامہ موافق معمول کے بیٹھی ہوئی اسم اعظم کے شیشے پر اسم سحر دم کر رہی تھی کیونکہ ہر روز سحر کو تازہ کرکے زور دیتی تھی ابھی سحر کو تازہ کر رہی تھی کہ یکایک آواز گریہ طرف سے دریاے سبز رنگ کے آنے لگی اور یہ بھی خیال کر رہی ہے کہ آفتاب جادو کا بھی سحر تیار ہو گیا ہوگا اب سحران سیہ پوش کو تحریر کردون کہ وہ اور آفتاب جادو ملکر مقابلہ کرین اور اہل اسلام کا خاتمہ کرین یہ سوچ رہی تھی اور اسم سحر دم کر کے شیشہ طاق پر رکھا تھا کہ وہ آواز قریب آگئی اب اِسکو حیرت ہوئی کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ صداے گریہ کیسی ہی یہ تو دریاے سبز رنگ کی جانب سے آتی ہی سامری خیر کرے اور میری بہن کی مدد کرین کیونکہ اُسکے بہت سے دشمن دریا کنارے موجود ہین اور یہ بھی سُنا گیا ہی کہ چند عیار کسی طرح سے دریا کے پار آگئے ہین وہ لوگ جو کہ اُسکے قریب تھے اُنھون نے کہا کہ خداوند اُنکا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی اگر لاکھ عیار ہونگے تو اُنکا کیا کرینگے وہ تو سحر و ساحری مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہین سامری وقت جمشید عصر ہین اگر وہ بھی ہوتے تو اُنسے سبق لیتے بھلا اُنکو کون دھوکا دے سکتا ہی آپ اطمینان رکھیے اُسنے جواب دیا کہ میرا دل بہت گھبراتا ہی کوئی جاکر اُسکی خبر لائے ابھی کوئی گیا نہ تھا صرف ایک ساحرہ نے جانے کا قصد کیا تھا اور ماہیان طوفان کش سے عرض کیا تھا کہ اگر مجکو بہ جبر اجازت ملے تو یہ لونڈی جاکر ملکہ سحران کی خبر لائے وہ بہ جبر اجازت لکھ رہی تھی کہ یکایک ایک لاش اُسکے روبرو آکر گری اور آواز آئی کہ وہی ہی ملکہ ماہیان طوفان کش کی کہ آفتاب جادو کو خضران بن عمرو نے و دیگر عیاران لشکر اسلام نے مع اُسکے ملازمان و ہمراہیان کے قتل کر ڈالا یہ لاش ہی اُسکی اب جو ماہیان نے دیکھا تو سر

آفتاب جادو کا کٹا ہوا پایا ایک نعرۂ آہ کیا اور کہا کہ یہی سبب تھا جو میرا دل گھبراتا تھا آج بڑا ساحر زبردست مارا گیا یہ عیار بڑے غضب کے معلوم ہوتے ہیں یقین ہی کہ سحران کو بھی خبر ہوئی ہوگی تو وہ ضرور اُنکی تدبیر کریگی جو سامری کو منظور ہوگا وہ ہوگا یہ کہکر ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ وہ لاش ایک مرتبہ بلند ہوکر طرف شہر سمندر یہ کے چلی اُدھر سمندر جادو بعد روانہ کرنے آفتاب جادو اور قیدیون کے باطمینان تمام بیٹھا ہوا سلطنت کر رہا ہی کوئی خوف وخطر نہین ہی بلا دغدغہ حکومت کرتا ہی کبھی جو خیال آگیا تو اپنے مصاحبون سے کہا کہ ابتک کچھ خبر آفتاب جادو کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ جو برائے مدد سحران سیہ پوش گیا تھا اور اُسکے ہمراہ قیدی بھی گئے تھے تو نہین معلوم اُسپر کیا گذری اُنھون نے جواب دیا کہ حضور وہ گئے ہونگے دعوتین ہورہی ہونگی اِس سبب سے کچھ حال آپ کو نہین معلوم ہوا یقین ہی کہ وہ لڑائی فتح کرکے آئین اور قیدی تو ملکہ سحران سیہ پوش نے قید کیے ہونگے اب وہ تا قیامت نہ رہا ہونگے آفتاب جادو کوئی ایسے ویسے ساحر نہین ہین یہی دو ایک تو شہر سمندر یہ مین ساحر ہین بعد اِنکے ایک سہراب جادو جسکو حضور نے سپہ سالار کیا تھا اور اب وہ بسبب کسی امر کے پاس ماہیان طوفان کش کے روانہ کیا گیا ہی کہ آج تک اُسکی خبر نہ معلوم ہوئی کہ وہ زندہ ہے یا مرگیا اُسکے جانے سے ہماری قوت کم ہوگئی دوسرے وہ جادوگر ہین کہ جنکا سحر آفتاب مشہور ہے اُنکو بھی حضور نے برائے مدد روانہ کیا ہی دیکھیے وہ کب آتے ہین اُنسے تو اطمینان ہی وہ جاکر ضرور فتح کر آئینگے کیونکہ جب وہ گئے تو بغیر فتح کیے واپس نہ آئے بڑی بڑی لڑائیان اُنھون نے سر کی ہین مگر ہم مقابل سہراب نہین ہین سہراب جادو اُنسے کم نہین ہی مگر اِس عمر مین وہ ایسے زبردست ساحر ہین کہ اُنکا کوئی ہمسر نہ تھا اور نہ ہی بعد اُنکے یہ آفتاب جادو ہین مگر باوجود اِس پیرانہ سالی کے اِسقدر لڑائیان نہین فتح کی ہین جسقدر کہ سہراب جادو نے کی ہین سمندر جادو نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا کہ سہراب جادو زبردست ساحر ہی مگر اُسکو اب غرور ہو گیا تھا اِس سبب سے مین نے اُسکو پاس ماہیان جادو کے بھیجدیا کہ اُسکو بھی معلوم ہو کہ ہان ہمسے بھی بڑھکر کوئی جادوگر ہی وہ یہ خیال کرنے لگے ہین کہ مین اب برابر سمندر جادو کے ہون مین نے اکثر سُنا اس سبب سے مین نے اُنکو وہان بھیجدیا کہ کہین وہ مجھ سے ہمسری نہ کرین اگر ایسا ہوا تو اُسوقت مجکو اُنسے مقابلہ کرنا ضرور ہوتا اور اُس مقابلہ مین وہ ضرور میرے ہاتھ سے قتل ہوتے تو اتنا بڑا ساحر بیکار مارا جاتا بس مین نے یون ٹالا یہ بات آفتاب جادو مین نہین ہی وہ مغرور نہین ہوا ہی ہان سہراب جادو سے کم ہین مگر مجکو آج کچھ اُسکی طرف سے خفقان ہورہا ہی سامری خیر کرین یہی باتین ہورہی تھین کہ کیا دیکھا ایک لاش صحن دربار مین آسمان سے گری آواز دھماکے کی سُنی سب متحیر ہوکر دیکھنے لگے کہ یہ دھماکا کیسا ہوا ہی یہ کیا واقعہ ہی دیکھو تو یہ سُنکر چند ملازم دوڑ گئے اور اُس لاش کو اُٹھا لائے اور آکر عرض کیا کہ حضور یہ لاش صحن بارگاہ مین پڑی ہوئی تھی ہم اُٹھا لائے ہین دیکھیے یہ لاش کیسی ہی اور کسکی ہی سمندر جادو نے کہا کہ لاؤ مین دیکھون ملازمون نے وہ لاش لاکر سامنے رکھدی اب جو سمندر جادو نے غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ یہ لاش آفتاب جادو کی ہی ایکبار سر پر ہاتھ مارکر کہا کہ ہائے افسوس اے آفتاب جادو تم ہمسے چھوٹ گئے تمھارے مرنے سے ہماری کمر ٹوٹ گئی افسوس میری سلطنت کا آفتاب غروب ہوگیا میری فوج تباہ ہوگئی تمنے یہ کیا ملکو کیا ہمکو جیتے جی قتل کیا سہراب

یون جدا ہوے تم یون جدا ہوے اب مین کیا کرون جو لوگ دربار مین اُسوقت موجود تھے وہ حیران ہو گئے کہ یہ کیا سانحہ ہی یہ لاش کسکی ہی جو یون سمندر جادو رورہے ہین سمندر جادو کی یہ کیفیت ہی کہ آنسوؤن کا تار بندھا ہوا ہی اور یہ کہکر روتا جاتا ہی کہ ابھی ای آفتاب جادو تمھاری ذکر ہو رہا تھا ہاے تمکو کس ستمگر نے قتل کیا یہ کیا ہوا جب لوگون نے سُنا کہ سمندر جادو ہر مرتبہ آفتاب جادو کا نام لیکر روتا ہی تو معلوم ہوا کہ آفتاب جادو مارا گیا یہ لاش اِسی کی ہی تب تو سب رونے لگے ابتو ہاے آفتاب جادو ہاے آفتاب جادو کی پکار پڑ گئی ہر ایک لاشے سے لپٹا ہوا رو رہا تھا جو اُسکے عزیز تھے اُنکی تو یہ حالت تھی کہ اُنپنے کو ہلاک کیے ڈالتے تھے بڑی دیر تک ایک تلاطم دربار مین برپا رہا ہر ایک روتا تھا کہ سمندر جادو کی یکایک رقت کم ہوئی خیال آیا کہ یہ کیا واقعہ ہی جبکہ رقت کا جوش کم ہوا تو اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ صاحبو اب کچھ اِنکے جلانے کی تدبیر کرو کیونکہ اب کہانتک لاش پڑی رہے اور لوگون نے عرض کیا کہ عزیزون سے اُسکے فرمایئے جو عزیز کہ وہان موجود تھے اُنسے سمندر جادو نے کہا کہ ای صاحبو اب اِنکی اول منزل کی فکر فرمایئے اُنھون نے عرض کیا کہ جو مرضی مبارک یہ کہکر اُٹھے اور لاش اُسکی لیکر مکان پر آئے اور سب سامان کرکے اُسکو جلا یا پھونکا بعد کو واپس آئے یہان کا دستور تھا کہ جب کوئی شہر سمندریہ مین مرجاتا ہی تو وہان کا بادشاہ اپنی طرف سے تمام اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیتا ہی بادشاہ سمندر جادو نے بھی اُسکے عزیزون کو خلعت ماتم دیا آفتاب جادو کی ایک لڑکی تھی کہ جسکے حسن و جمال کا تمام شہر سمندریہ مین شہرہ تھا اُسکے حسن کا یہ عالم تھا کہ لوگ شہر سمندریہ کے اُسکو زلیخاے سمندریہ کہتے تھے اور اُسکی شادی اُس حرامزادے نے نہین کی تھی کچھ خیال بد رکھتا تھا جب اُسکو خلعت ماتم پہونچا تو دریافت کیا کہ یہ کیسا خلعت ہی کیونکہ اُسکو خبر اُسکے قتل ہونے کی نہین کی تھی لوگون نے کہا کہ تمھارے باپ نے دریاے سبز رنگ پر جاکر انتقال کیا اُسکے مرنے کی خبر آئی ہی بادشاہ نے یہ خلعت ماتم تمکو دیا اور تمھارے باپ کی روح کو شاد کیا اُسنے جو سُنا تو اپنا حال بہت ابتر کیا اور بسبب گریہ وزاری کے غش آگیا لوگون نے گلاب کیوڑہ چھڑکا اور اُسکو ہوش مین لائے جب اُسکو ہوش آیا تو پھر اپنی حالت ابتر کی اب تو کھانا وغیرہ ترک کر دیا لوگون نے سمجھایا بجھا کر کچھ کھلایا پلایا یہ ساحرہ زبردست ہی اِسکو جب ماتم پرسی سے فرصت ہوئی تو خیال کیا کہ اپنے باپ کے قاتلون کو دریافت کرنا چاہیے کہ کون لوگ ہین یا یہ خود اپنی قضا سے مرے اور سمندر جادو نے بعد روانہ کرنے خلعت ماتم و لاش کے سحر تیار کرکے دریافت کیا کہ آفتاب جادو کیونکر مارا گیا دریافت ہوا کہ اِنکو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا اور چند عیار اِسپار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین یہ دریافت کرکے اپنے اہل جلسہ سے کہا کہ غضب ہو گیا کہ عیارون نے ہمارے دوست آفتاب جادو کو قتل کیا اور اب اُنکا عمل اِس پار دریا کے ہو گیا ہی دیکھیے اب کیا ہوتا ہی کیونکہ یہ لوگ جہان گئے وہان کے لوگون کو تباہ و برباد کر ڈالا مثل شہر زبرجد نگار و چاہ الماس وغیرہ کے اور ساحر مشتمش و دمامہ جادو کو قتل کر ڈالا اِن لوگون سے سامری اپنی پناہ مین رکھے اُن سب نے کہا کہ حضور اُنکا یہانتک آنا غیر ممکن ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا جو آفتاب جادو مارے گئے اُنکی یہ لیاقت نہ تھی کہ اُنکو عیار قتل کرتے وہ بہت بڑے ہوشیار آدمی تھے خیر اب وہ لوگ کہان جائین گے ملکہ سحران ہمشیرہ ملکہ

ماہیان جادو اُنکی تدبیر کرلینگی کیونکہ اُن تک تو اُنکا گذر غیر ممکن ہی جبتک اجازت ماہیان کی یا خود اُنکی نہوگی کیونکہ سُنا گیا ہی کہ جب سے آپ نے ماہیان طوفان کش کو کل اختیار دریا دیا ہی جب سے اُنھون نے یہ طریقہ مقرر کیا ہی کہ کوئی ساحر و غیر ساحر عزیز و بیگانہ بغیر اُنکی مرضی کے داخل دریا نہین ہوسکتا ہی پھر عیار کیونکر جاکر قتل کرینگے اگر وہان جائینگے تو گرفتار ہو جائینگے کیونکہ یہ معلوم نہین ہی کہ یہان کا یہ قاعدہ ہی سمندر جادو نے کہا کہ سامری ایسا کرین کہ وہ لوگ گرفتار ہوکر قتل کیے جائین کہ یہ رنج و غم مٹے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر اُسکی لڑکی ملکہ غزالان آہو چشم نے بھی دریافت کیا کہ آفتاب جادو باپ اُس بندی کا کیونکر مارا گیا بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ عیارون نے اُنکو عیاری کرکے قتل کیا یہ دیکھتے ہی اُسکو غصہ آیا اور اُسیوقت وہان سے اُٹھی اور اپنے مصاحبون وہان سے کہا کہ مین ضرور جاکر اپنے باپ کے قاتلون کو قتل کرونگی کیونکہ مجکو معلوم ہوگیا ہی کہ وہ اپنی قضا سے نہین مرے بلکہ اُنکو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ہی مین ضرور جاکر اُنکو قتل کرونگی وہ ابھی تک اِس پار دریا کے موجود ہین ماں نے کہا کہ بیٹا یہ کیا خیال ہی جب تمہارا باپ ایسا ساحر عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمہاری کیا اصل ہی وہ ایک دم مین عیاری کرکے تجکو قتل کر ڈالینگے اب تیرے سوا میرا کوئی سہارا نہین ہی ہاے وہ مرنے والے اکثر کہتے تھے کہ مین اُسکی شادی نہ کرونگا کیونکہ مجکو اِس سے الفت ہی جب یہ بیاہ جائیگی تو کیونکر میری زندگی ہوگی وہ خود ہی نہ رہے اب مین کیونکر تجکو اجازت دون کہ تو جاکر اُنکے قاتلون کو قتل کرے اور قاتل بھی وہ جو کہ عیار ہین اُسنے کہا کہ اماں جان یہ تو ممکن نہین ہی کہ مین مانون بغیر جائے ہوے مجکو قرار نہین ہی لاکھ لاکھ روکا مگر نہ مانا فوراً تخت سحر تیار کرکے براے تلاش عیاران روانہ ہوئی دیکھیے یہ اب کہان جاتی ہی اِدھر سمندر جادو نے بھی چند ساحر براے تلاش عیاران روانہ کیے ہین اِن سب کو تو راہ مین چھوڑیے اور اب اُدھر کا حال سُنیے کہ بعد جانے لاش کے ماہیان نے بہت افسوس کیا اور اُسوقت ایک نامہ بنام سحران سیہ پوش تحریر کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا کہ اے سحران تمکو معلوم ہو کہ اب تم اہل اسلام سے جنگ نہ کرنا گو کہ مین نے اسم اعظم تو بند کر لیا ہی مگر اُنکے چند عیار یہان آگئے ہین اُنکی خبر رکھنا اور اپنے کو اُنسے بچانا کیونکہ وہ بڑے غضب کے لوگ ہین اب جبتک کہ کوئی ساحر سمندر جادو کے پاس سے نہ آلے اُسوقت تک جنگ موقوف رکھو پھر دیکھا جائیگا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ اتنا بڑا جادوگر یون قتل ہوا اور ہمکو خبر نہوئی اگر خبر ہوتی بھی تو کیا ہوتا جبتک ہم یہان سے پہونچتے وہان خاتمہ ہو جاتا اب ذرا بڑی ہوشیاری سے کام کرنا یہ لکھکر ایک طائر سحر کے ہاتھ جو کہ اُسکے روبرو ہمیشہ تیار رہتے تھے اور اُنسے کام لیتی تھی روانہ کیا وہ طائر ان سحر پاس سحران کے پہونچے نامہ اُسکو دیا اُسنے پڑھا تمام مضمون سے آگاہ ہوئی جواب مین تحریر کیا کہ اے ہمشیرہ صاحبہ آپ پریشان نہون مین اب بدون آپ کے حکم کے مقابلہ نکرونگی اور عیارون کی تو مین نے تدبیر کرلی ہی وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین کیا اُنھون نے یہ بھی شہر زبرجد نگار یا کشمیر یا چاہ الماس تصور کیا ہی یہان کے ساحر اُنکے دھوکون اور مکر مین نہ آئینگے نہین معلوم کیا ہوا جو آفتاب جادو قتل ہوگیا ورنہ وہ ایسا ساحر نہ تھا کہ کوئی شخص اُسکو قتل کرسکتا وہ بڑا مرد ہوشیار اور عقلمند تھا مگر قضا کے آگے کچھ عقلمندی کام نہین آتی ہی یہ سبب ہوا کہ اُسکی قضا آگئی تھی آپ اطمینان رکھین کہ مجھ تک کوئی ساحر عیار یا غیر عیار نہین آسکتا ہی ایک تو پہلے

آپکی اجازت درکار ہی دوسرے جبتک مین اجازت نہ دون کوئی میرے مکان تک یا دربار مین قدم نہین رکھ سکتا ہی ایسی حالت مین عیار میرا کیا کر سکتے ہین مین دو ایک دن مین اُنکو گرفتار کرکے قتل کیے ڈالتی ہون یہان اِنکی قضا لائی ہی اور اگر آج سے اجازت ہو تو اُس پار کی راہ بند کردون یعنے وہ پل نہ بنایا جایا کرے یہ عیار معلوم ہوتا ہی کہ اُسی راہ سے آئے ہین جب راہ بند ہو جائیگی تو یہ عیار نہ جاسکینگے ہم لوگ اِنکو گھیر کر یہین مار لینگے یہ جواب لکھکر اُسی طائر سحر کو دیا یہ واقعہ اُس دن کا ہی کہ جسدن اسنے نہنگ جادو کو برائے خبر سہراب جادو کے روانہ کیا تھا بعد لکھنے جواب نامہ کے دم جو گھبرایا اور کچھ خیال جو سہراب جادو کا آیا بر آمدے پر کرسی بچھاکر بیٹھ گئی اور تمام دریائے سبز رنگ اب اِسکے روبرو ہی یہ دریا کی سیر کر رہی ہی اور اپنا دم بہلا رہی ہی یہ تو یہان اِس فکر و تردد مین ہے اُدھر وہ طائر نامہ کا جواب لیکر جاتا ہی اِسکو بھی راہ مین رہنے دیجیے آیندہ اِسکا حال معلوم ہوگا کہ یہ جو سہراب جادو اور عیارون کو اہل اسلام کے تخت سحر پر ڈال کر لیچلا تھا اور مچھلی سحر پر جو کہ سحر سے تیار کی تھی خود سوار تھا تخت کے برابر چلا جاتا تھا چارون جانب نگاہ کرکے دیکھتا تھا کہ شاید کوئی عیار اور مل جائے کیونکہ دو تصویرین اُسکے پاس اور باقی تھین کہ جنکی شکل آدمی سے نہ ملتی تھی ایک تصویر خضران بن عمرو کی اور دوسری سمک ثانی کی باقی تھی کیونکہ خواجہ تو بعد قتل کرنے آفتاب جادو کے تمام مال و متاع لوٹ کر ایک جانب کو چلے گئے تھے لاکھ لاکھ عیارون نے روکا مگر یہ نہ رکی اور کہا کہ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ارے بھائی آپ کماؤ اور کھاؤ کوئی میرے ہمراہ نہ آئے ورنہ مین ناراض ہونگا یہ کہکر چلے گئے تھے یہ عیار باقی رہے تھے جنمین ایک زاغچہ بن عمرو تھا وہ زیادہ ہو گیا تھا اُنمین سے چھ عیار ایک طرف کو روانہ ہوئے تھے سمک ایک جانب روانہ ہوا اور وہ چھ عیار تو باغ مین سہراب جادو کے پہونچے اور وہان تین دن تک خوب دعوتین کھائین چوتھے روز نہنگ جادو مع سہراب جادو کے گرفتار کرکے لیچلا تھا اور اِدھر اُدھر اُن عیارون کی تلاش مین بلندی پر دیکھتا جاتا ہی کہ یکایک اُسکی نظر ایک جانب صحرا مین پڑی کیا دیکھتا ہی کہ ایک پارۂ سنگ پر ایک جوگی بہت ضعیف بیٹھے ہین اور کچھ اسباب سحر اُنکے روبرو رکھا ہوا ہی اور اِسقدر ضعیف ہی کہ کمر دوہری ہو گئی ہی پلکین تک سفید ہین بالون کا کیا ذکر ہی یہ دیکھکر نہنگ جادو نے خیال کیا کہ اکثر ایسے لوگ دعا دیتے ہین تو سامری قبول کرتے ہین شاید یہ بھی مجکو دعا دین تیری مرادین بر آئین مین خود اُنسے خواہش کرونگا کہ آپ میرے واسطے دعا کرین کہ میرے مطلب دلی بر آوین یہ لوگ اکثر سامری کے سامنے جاتے ہین اور باخدا کہلاتے ہین سامری و جمشید اِنکی خاطر کرتے ہین یہ لوگ بہت کم بولتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے ترک دنیا کیا ہی جب تو یہ صحرا نشین ہوئے ہین اہل دنیا سے نفرت ہو گئی ہی اِنسے ضرور ملاقات کرنا چاہیے اور ملکہ سحران سیہ پوش مجھپر اِسقدر مہربان ہین کہ مجکو اپنی غلامی مین قبول کرلین کہ مین اُنکے بہت بڑے دشمن کو گرفتار کرکے لیے جاتا ہون جو کہ ہمیشہ سے اِسی فکر مین تھا کہ کسیطرح ایسا ممکن ہو کہ مین اُسکو قتل کرون اور اُسکے دشمنون سے ملگیا اگر مین نہ جاتا تو ضرور کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے اُنکو قتل کرتا بہت اچھا ہوا جو مین پہونچ گیا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا طرف زمین کے متوجہ ہوا اور جب قریب پہونچا تو دیکھا کہ وہ جوگی صاحب ایسے لاغر ہین کہ گوشت کا تو نام نہین ہی صرف کھال و استخوان باقی ہین ریش دراز ہی ایک تہمت باندھے ہوئے ہین جسمین لاکھون رنگ کے

پیوند لگے ہوئے ہین سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین کچھ پڑھ رہے ہین کہ یہ ابھی قریب نہ آیا تھا کچھ بلند
زمین سے تھا کہ جوگی صاحب نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک جادوگر ایک مچھلی پر سوار ہی اور ایک تخت
پر کچھ لوگ پڑے ہین یہ جو دیکھا تو فوراً غائب ہو گئے وہ زمین پر آیا اور قریب اُس پارۂ سنگ
کے پہونچا اب جو دیکھتا ہی تو جوگی صاحب غائب ہین لاکھ لاکھ آنکھین پھاڑ کر دیکھتا ہی نظر نہین آتا ہی
حیران ہو کر دیکھنے لگا متحیر ہو گیا کہ یہ کیا سبب ہی کہ بلندی پر سے جوگی صاحب نظر آئے اور جب
قریب پہونچا اور زمین پر آیا تو اُنکو نہ پایا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بڑے صاحب کمال ہین اور بہت خدمت
مین سامری کے پہونچے ہوئے ہین اسوقت بھی خدمت مین حاضری کے لیے گئے ہین یہ کہکر
ٹھہر گیا اِدھر اُدھر متحیر ہو کر دیکھنے لگا ابکی جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ جوگی صاحب ایک پتھر پر موجود ہین
اب اسکو اعتقاد اور زیادہ ہو گیا یہ دوڑ کر اُنکے پاس آیا اور کہا کہ ای جوگی صاحب کرم فرمائیے
جوگی نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای بابا سلامت رہ جا سامری تیرے دل کی مراد بر لائے یہ کہکر پھر سر جھکا لیا
اور کچھ پڑھنے لگے کہ یہ سامنے آکر استادہ ہو گیا کہ جوگی صاحب نے پھر سر اُٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ
تخت پر ایک جادوگر ہی اور چھ عیار ہین لشکر اسلام کے جوگی صاحب نے دل مین خیال کیا کہ یہ
کیا واقعہ ہی یہ لوگ کیونکر گرفتار ہو گئے اِسکو اِس سے دریافت کرنا چاہیے یہ تو یہ خیال کر رہا ہی
کہ اُس ساحر نے بڑھکر اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ای جوگی صاحب آپ یہان کب سے تشریف رکھتے
ہین مین اکثر یہان آیا ہون مگر مین نے آپ کو یہان نہ دیکھا آج اتفاق سے آپ کو یہان دیکھ لیا جوگی
صاحب نے کہا کہ بابا اپنی راہ لے کیون فقیرون کو پریشان کرتا ہی یہان عبادت مین فرق آتا ہی
تو دنیا کا کتا ہی تجھ سے بات ہی کرنا نازیبا ہی ہم لوگ اہل دنیا سے نہین ملتے ہین ہمیشہ اُنکی نظرون سے
پوشیدہ رہتے ہین تمکو کیونکر نظر آتے ہمارا تو ہمیشہ کا یہ صحرا مسکن ہی تو اکثر یہان آیا ہی ہمنے تجکو دیکھا ہی
تو نے بسبب اہل دنیا ہونے کے ہمکو نہ دیکھا ہوگا یہ کہہ رہے تھے کہ غائب ہو گئے بعد تھوڑی دیر
کے پھر پیدا ہوئے ابکی تو نئی حالت ہی کہ جسم مین بہت نفیس ایک جامہ تھا کہ جو ہر مرتبہ رنگ بدلتا تھا
اور نہ وہ پیرانہ سالی تھی ایک جوان رعنا کی شکل تھی یہ دیکھکر وہ اور زیادہ حیران ہوا اور کہنے لگا کہ واہ
کیا کمال آپ مین ہی کسی مین نہوگا آپ بہت پہونچے ہوئے معلوم ہوتے ہین آپ کو قسم ہی سامری
و جمشید کی کہ آپ میرے واسطے دعا کرین جوگی صاحب نے کہا کہ بابا یہ کیا کہا ہملوگ تارک دنیا ہین
دنیا ایک مقام خراب ہی یہان ٹھہرنا بیکار ہی اِس دنیا سے ملنا اپنی اوقات کا ضائع کرنا ہی اہل دنیا
کو ہمیشہ خواہش دولت کی ہی دولت ایک خراب چیز ہی اس سے محبت کرنا اُن لوگون کا کام ہی
کہ جو اہل دنیا ہین ہم لوگ اِسی سبب سے دنیا کو ترک کر کے صحرا مین گوشہ نشین ہوئے ہین اہل دنیا
سے نفرت ہی دنیا کو ترک کیا اہل دنیا کو چھوڑ دیا ہملوگ تو سامری کے در کے کتے ہین ہم کیون اہل
دنیا سے ملین ہمکو غیب سے رزق ملتا ہی ہم یہان اہل دنیا سے پوشیدہ ہو کر اُنکی عبادت کرتے ہین
وہ ہمسے خوش ہین ہم ہمیشہ اُنکی خدمت مین حاضر رہتے ہین ابھی ابھی دو مرتبہ تیرے بھی سامنے گئے ہین
پہلی مرتبہ تو سامری نے فرمایا کہ میرا بندۂ خاص تیرے پاس آیا ہی یہ بندہ میرا بہت خاص ہی اور مجھسے
بہت محبت رکھتا ہے اُس سے یہ کہدینا کہ تیرے دل مین جو ہی وہ پورا ہوگا تو نے بڑا کام کیا ہی اور
ہمارے دشمنون کو گرفتار کیا ہی دوسری مرتبہ جو گیا تو فرمایا کہ جا اُس سے کہدینا کہ تیرا منتظر ہوں ... جو
جو تو کہیگا وہ ہوگا اور فرمایا کہ کہدینا کہ اِن عیارون کو اور سہراب جادوگر کو جو تو نے گرفتار کیا ہے

تو ہم تجھ سے بہت ناخوش ہوے ہین کہ تو نے دشمنون کو ہمارے گرفتار کیا ہی ہم اب وہ تیرا مرتبہ کرینگے
کہ تو یاد کریگا کیا کہنا تیرا ایسی باتین تو نے کی ہین کہ ہم اور جمشید دونون خوش ہین جب یہ اُسنے سُنا
کہ سامری نے یون کہا ہی اور بہت خوش ہین ان لوگون کے گرفتار کرنے سے تو اُسنے کہا
کہ ای جوگی صاحب اگر اُنکی مرتبہ آپ خدمت مین سامری کے جایئے گا تو میری طرف سے اُنکی
خدمت مین عرض کیجے گا کہ میری خواہش یہ ہی کہ مجکو سحران سیہ پوش قبول کرلے اور میرا اتنا
مرتبہ کرے جوگی صاحب نے کہا کہ بہت اچھا مین جب جاونگا تو کہدونگا یہ کہکر غائب ہوگئے اور
اُسکی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے کہ پھر ایک مرتبہ ظاہر ہوے اور کہا کہ مین گیا تھا اُنھون نے
جواب دیا ہی کہ جا جو تیری خواہش ہی وہ پوری ہوگی تجکو سحران سیہ پوش قبول کریگی اور یہ سب
دشمن ہمارے اُسکے اور تیرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیونکہ اُنکی موت ہمنے اُسکے اور تیرے ہاتھ مین دی ہی
اور آفتاب جادو کو ہمنے اسلیے قتل کرڈالا کہ وہ مغرور ہوگیا تھا اُسکا غرور ہمکو ناگوار ہوا اُسکو ہمنے
عیارون کو بھیجکر قتل کرا ڈالا میرا تو یہ ارادہ ہی کہ تمام اہل اسلام کی موت تیرے اور سحران کے قبضہ
مین دیدون تو اُنپر فتحیاب ہوگا اور ہماری طرف سے کہدینا کہ ای سحران سیہ پوش تو مری بندی
خاص الخاص ہی ہم تجکو ہزار برس تک زندہ رکھین گے یہ سُنکر نہنگ جادو نے کہا کہ ای جوگی صاحب
آپ میرے واسطے دعا کرین کہ میری بھی عمر ہزار برس کی ہوجاوے اور سامری میری بھی عمر بڑھادے
یہ کہکر واسطے قدمبوسی کے بڑھا اور دونون پیرون پر بوسہ دیا جوگی صاحب نے اُسکا سر سینے
سے لگایا اور کہا کہ بابا جا اچھا ارے ہمتو سامری کے بندے ہین مگر اُسکے در کے کتے سے بھی
بدتر ہین ہم کیا جانین کہ ترک دنیا کیسی ہوتی ہی ہمتو ہمیشہ دنیا کے خواستگار ہین تو یہ جانتا تھا کہ ہم
تارک دنیا ہین اور اہل دنیا سے نفرت رکھتے ہین ارے کون ایسا ہی جو ترک دنیا کرکے بیٹھے گا مگر
یہ اہل دنیا کے دھوکا دینے کی باتین تھین اور کچھ جھوٹ سچ بول کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہی یہ سب باتین
صرف اسواسطے ہین بھلا کون ایسا شخص ہی کہ جو سامری کی خدمت مین جاسکے مین نے یہ سب جھوٹ
کہا اور تجکو دھوکا دیا کہ مین سامری کے پاس جاتا ہون یہ صرف کچھ لینے کی باتین تھین جا اپنی
راہ لے مین بھی گدائی کرنے جاتا ہون یہ دلق مکاری ہی بھلا مردان خدا کہین اہل دنیا کے روبرو بھی
ہوتے ہین ہمیشہ اُنسے پوشیدہ رہتے ہین اور بھاگتے ہین یون جس طرح مین تمھارے سامنے بیٹھا
ہون یہ طریقہ کہین اُنکا ہی یہ طریقہ مکارون اور دغابازون کا ہی کہ شعبدہ دکھا کر کچھ نہ کچھ حاصل کرلیا ان تھا
تو صاحب غرض ہوتے ہین وہ اُنکے فقرون مین آجاتے ہین یہ جو کہا تو نہنگ جادو اور زیادہ حیران
ہوا اور کہا کہ واہ پہلے تو حضور نے وہ تقریر فرمائی کہ جسکے سبب سے میرے دل کو تسکین ہوئی اب
یہ کیا فرماتے ہین مین کبھی نہ مانونگا آپ ضرور مرد بزرگ اور برگزیدۂ سامری ہین اب اس پوشیدہ
ہونے سے کیا حاصل ہی مین نے پہلے ہی وہ کرامتین دیکھی ہین کہ اب مین کبھی اُسکے خلاف نہ مانونگا
یہ بھی کوئی نہ کوئی بات ہی اُنھون نے کہا کہ بابا وہ بھی شعبدے تھے کچھ تجھ سے حاصل کرنے کی غرض
سے تیرے مقام پر اور کوئی ہوتا تو اُس سے کچھ ملجاتا چونکہ تیری تقریر نے میرے دل پر اثر کیا
اس سبب سے میرا حوادث نہ پڑا کہ مین تجھ سے کچھ سوال کرون اور تیری محبت بھی میرے دل مین اتنے
عرصہ مین ایسی پیدا ہوگئی اسوجہ سے مین نے اور بھی خیال کیا کہ بھلا تجھ ایسے دوست سے کیا مانگون
اور کیا لون اگر کوئی اور ہوتا تو مین ضرور سوال کرتا اور اُسکو کوئی نہ کوئی بات بتا کر کچھ فکر قوت کر لیتا

یہی میری بسراوقات کی صورت ہی اسنے جواب دیا کہ اِن باتون سے کیا حاصل مین سمجھ گیا ہون کیونکہ آپ نے
ابھی ابھی پہلے جو کچھ کہ مجھپر گذرا تھا بیان کر دیا یہ آپ کو کیا معلوم کہ یہ سہراب جادو ہی اور یہ عیار ہین
ابھی آپ نے فرمایا کہ مجکو یہ خبر سامری نے دی ہی اور تیری بہت تعریف کی ہی اور اپنا بندہ خاص کہا ہی
بھلا یہ بتائیے کہ آپ کو کیونکہ معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو گرفتار ہین یہ عیار ہین اور یہ سہراب جادو ہین جوگی
نے جواب دیا کہ بابا سہراب جادو کو مین نے لاکھون مرتبہ دیکھا تھا اِس سبب سے پہچان لیا اور
اِن عیارون کو یون شناخت کیا کہ شہرہ ہی کہ عیارون نے آفتاب جادو کو قتل کیا اِنکی وضع جو دیکھی
تو عیارون کی پائی اِس سے کہدیا کہ یہ عیار ہین بھلا مین کیا جانون سامری پاس جانا وہ لوگ اور ہین
یہ جو تو نے کہا کہ آپ نے ابھی کہا کہ مین دو مرتبہ سامری پاس گیا اور اُنھون نے تیری تعریف کی
تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ یہ فقرے بازی تھی تیری سمجھ مین نہین آتا ہی نہنگ جادو نے جواب
دیا کہ جوگی صاحب اگر آپ لاکھ لاکھ میرے دل سے اِس امر کو نکالیے گا اور اِس خیال کو میری طرف سے دور
کیجیے گا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون صرف دھوکا دیتا ہون اور کچھ حاصل کرنیکو یہان بیٹھا ہون مگر مجکو یقین نہ آئیگا
اور زیادہ اعتقاد ہوتا جائیگا یہ جو سُنا تو اب اِنکو یقین ہو گیا کہ تیرا فقرہ کام کر گیا اِسی سبب سے پہلے تو وہ
کرشمہ دکھایا پھر بعد اُسکے صرف آزمائش کے لیے یہ تقریر کی تھی جب یقین ہو گیا کہ تیرے
فقرے نے اپنا اثر کامل کیا اور پورے طور سے یہ معتقد ہو گیا اب جو تو کہے گا وہ یہ کرے گا
وہ یہ کہنے لگا اب اِسکو فقرہ دیکر مارنا چاہیے بس ایک مرتبہ یا تو بیٹھے ہوے تھے یا کچھ غنودگی سی ہوئی اور ایکبار
جھکے اور پھر سیدھے ہوے اب جو نہنگ جادو نے دیکھا تو دونون آنکھین مثل خون کبوتر کے
سرخ ہو گیئن ہین اور مُنھ سے کف جاری ہی ریش کے بال جو مثل نقرے کے سفید تھے کھڑے ہین
اِسکی طرف دیکھکر کہنے لگے کہ ارے تو کون ہی اور یہان کیون کھڑا ہی جا دور ہو یہان تیرا کیا کام ہی تو اہل
دنیا سے ہی تیرا کام مصاحبان سامری پاس کیا ہی جا ہمکو دھوکا دینے آتا ہی اگر تجکو کچھ کہنا ہی تو کسی ایسے
کے پاس جا جو تیری سُننے ہمسے کیا غرض جس طرح تو آلائش دنیا مین مبتلا ہی چاہتا ہی کہ مجکو بھی مبتلا کرے
ارے مین نے اِسی سبب سے دنیا کو ترک کیا کہ دنیا ایک مقام خراب ہی یہ ایک ناچیز ہی اِسکی کوئی اصل
نہین ہی جو اِس سے محبت کرتا ہی وہ ہمیشہ خراب رہتا ہی اُسکی کوئی قدر مثل سامری و جمشید نہین ہوتی
ہی وہ اُسکو اپنے قریب آنے سے ہمیشہ منع کرتے ہین تو یہ چاہتا ہی کہ مین بھی ایسا ہون مین اِسی سبب
سے یہان سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو کر اور دنیا کو ترک کرکے بیٹھا مگر نہین معلوم تو نے کیونکر دیکھ لیا
جا اپنی راہ لے کیون میری عبادت مین فرق لاتا ہی یہ کہکر اور سر جھکا کر کچھ پڑھنے لگے بعد تھوڑے
عرصہ کے پھر سر اُٹھایا اب وہ غصہ کم ہوا اور وہ حالت بھی جاتی رہی اِسکی طرف دیکھکر کہا کہ کیون بابا
تو ابھی نہین گیا تو ابھی موجود ہی اُسنے کہا کہ جبتک آپ میرے لیے دعا نہ کرینگے مین یہانسے اُسوقت
تک نہ جاؤنگا مین تو یہ چاہتا ہون کہ کوئی چیز مجکو ایسی عنایت فرمائیے کہ وہ میرے پاس ہمہ وقت رہے
اور مین اُسکے سبب سے ہمیشہ فراغت سے بسر کرون اور بلاخوف رہون جوگی صاحب نے کہا کہ
بابا مین کہانسے لاؤن ہان اگر ابکی جو سامری کی خدمت مین جاؤنگا تو اُنسے تیری جانب سے عرض کرونگا
اگر وہ دینگے تو لے آؤنگا یہ کہکر جنگل کی طرف دیکھا اُدھر کا حال سُنیے کہ سمک ثانی تین روز سے تباہ
اور برباد اُن عیارون سے جدا ہو کر تلاش مین راہ دریا کی پھر رہا تھا کہ اُسکا گذر اِدھر بھی ہوا اُسوقت
پہونچا کہ جب جوگی اور نہنگ جادو سے گفتگو ہو رہی تھی کہ یہ برائے تلاش راہ اور اپنے ہمراہیون کو

تلاش کرتا ہوا پہونچا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک جوگی ایک پارۂ سنگ پر بیٹھا ہی اور ایک جادوگر اُسکے روبرو دست بستہ اُستادہ ہی اور ایک تخت پر کچھ لوگ پڑے ہین مگر بیہوش ہین اور ایک مچھلی سبز رنگ خاک پر پڑی ہوئی تڑپ رہی ہی یہ آگے بڑھا کہ دیکھون یہ کیا واقعہ ہی اب جو قریب آکر دیکھا تو کیا پایا کہ تمام عیار بچارے تخت پر گرفتار پڑے ہین اور ایک جادوگر ہی اب جو بغور دیکھا تو پہچانا کہ یہ سہراب جادو ہی جو کہ مطیع اسلام ہو کر برائے دریافت راہ دریاے سبز رنگ گیا تھا وہ ہی تب یہ جو دیکھا کہ یہ لوگ ہین فوراً خیال آیا کہ اِس جادوگر کو اور جوگی کو گرفتار کرو اور دونون کو قتل کرکے اِن سب کو رہا کر دو یہ تو اِس قصد سے کچھ عیاری کی فکر کرتا ہوا بڑھا اُدھر وہ جوگی جو جنگل کی طرف دیکھ رہا تھا اُسکی نظر اسپر پڑی ایک مرتبہ پکارا کہ کہان جاتا ہی مین سمجھ گیا کہ تو عیاری کی فکر مین آتا ہی ای نہنگ جادو تم بڑے خوش نصیب ہو دیکھو یہ عیار ہی لشکر اسلام کا جو کہ تمھارے عقب مین چلا آتا ہی اور اُسکا ارادہ فاسد ہی یہ تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تم یہان موجود تھے ورنہ وہ عیاری کرکے ضرور تمکو قتل کرتا اور اِن لوگون کو رہا کر لیجاتا اسکو گرفتار کرلو ساحری اور سے زیادہ خوش ہونگے یہ سنتا تھا کہ نہنگ جادو نے پلٹ کر گھیر کہا کہ سمک تو غافل فکر عیاری مین چلا آتا تھا کہ زمین نے دونون پیر پکڑ لیے جنبش وحرکت ہو گیا بس دوڑ کر نہنگ نے اُسکو بھی گرفتار سحر کیا اور قید سحر اسپر قائم کی اور روبرو جوگی صاحب کے لایا اُس سے دریافت کیا کہ تو کون ہی اُسنے جواب دیا کہ مین ایک دہقان آدمی ہون اسوقت اپنی ضرورت سے جاتا تھا کہ مجھے میرے آج تین دن سے مارے بھوک کے بیتاب ہین دانہ میسر نہین ہوا ہی جو وہ کھاتے مین اِس فکر مین نکلا تھا کہ کہین سے مانگ کر اُنکو کچھ روٹی کھلاؤن کہ اِس طرف آنکلا یہان آپ لوگون کو دیکھا خیال مین آیا کہ کچھ اِنسے مانگ لون آپ نے یہ سلوک کیا کہ بیگناہ گرفتار کرلیا یہ جو جوگی صاحب نے سُنا تو کہا کہ ہان آپ دہقان ہین یہ نہین کہتے کہ مین عیار ہون اور سمک میرا نام ہی مین ہی نے آفتاب جادو کو قتل کیا دیکھ تیرے ہمراہی یہ گرفتار ہین تیرا اُستاد خضران بن عمرو بھی آیا ہوا ہی یہ تو معلوم ہی کہ وہ یہان موجود ہی وہ بھی ایک نہ ایک دن ضرور گرفتار ہو جائیگا ای نہنگ جادو اسکو بھی انکے ہمراہ لیتا جا اب کوئی خوف نہین ہی وہ دزد بارہا بھی گرفتار ہو جائیگا اب وہ بھی مثل اپنے باپ دادا کے ہو گیا ہی مگر یہان اِن سب کی قضا آئی ہی یہان اِن لوگون سے کچھ نہو سکے گا یہ وہ مقام نہین ہی انھون نے مثل اُن ملکون کے تصور کیا تھا اور یہی خیال کرکے آئے تھے سحران سیہ پوش سے کہدینا کہ وہ پل جو کہ دریاے سبز رنگ کے ادھر ہر صبح شام بنا کرتا ہی اب موقوف کر دو کہ اب نہ بنا کرے کیونکہ یہ سب عیار اُسی راہ سے آتے ہین پھر کہین ایسا نہو کہ اور کوئی عیار آجاوے اور چلا جاوے نہنگ جادو نے جو یہ سُنا کہ واسطے بند کرنے پل کے کہتا ہے کہا کہ مین آپکے فرمانے کے بموجب ضرور عرض کر دونگا مگر دل مین کہا کہ یہ بڑے کامل ہین کہ انھون نے بغیر تصویر دیکھے پہچان لیا کہ یہ عیار ہی لشکر اسلام کا سمک نام ہی اور اِنکا اُستاد بھی آیا ہی یہ صرف اِنکے کامل ہونے کی وجہ ہی کہ یون پہچان لیا بڑا کامل ہاتھ آگیا ہی اِس سے سب کام اجرا ہونگے اِسکی خدمت کرنا باعث برکت کا ہی کیونکہ یہ مقرب سامری ہی یہ سوچکر کہا کہ ای جوگی صاحب آپ نے خوب پہچان لیا کہ یہ عیار ہی گو میرے پاس تصویر موجود تھی مگر مین نہ پہچان سکتا یہ بھی اتفاق سے لوگ ہاتھ لگ گئے ہین مین اِنکو نہ پہچانتا تھا مجھکو میری ماں سحران سیہ پوش نے کہا کہ تو جا کر خبر لے آکہ سہراب جادو کیسا ہی کیون نہین آیا اور یہ تصویرین

لیتا جا کہ جہان تجکو اس تہکی کے آدمی ملین اُنکو گرفتار کرلینا یونہ انھین لوگون سے تو آفتاب جادو کو قتل
کیا ہی مین بموجب حکم اُنکے گیا جب باغ مین پہونچا تو کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع ان عیارون
کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ باتین کررہا ہی مین نے جو تصویرین لائین تو سرمو فرق نہ تھا مین نے خیال
کیا کہ شاید سہراب جادو نے آپکو گرفتار کیا ہی مین صرف برائے دریافت حال پوشیدہ ہو گیا
مین نے سب گفتگو سنی اُنکو یقین کامل ہو گیا کہ یہ عیار ہین مین نے نعرہ کیا تمام واقعہ اُس جوگی سے بیان
کیا جب سب سن لیا تو جوگی نے کہا کہ بیکار رکا کیون سر پھراتا ہی تجھ سے کون دریافت کرتا ہی کہ تو نے
کیونکر گرفتار کیا کیا ہمکو نہین معلوم تھا کہ تو نے یون گرفتار کیا ہمکو سب خبر تھی تو نے پوچھا ہوتا جب ہم
نہ بیان کرسکتے تو تو بیان کرتا یہ بالکل ہماری خلاف مرضی کیا اب ایسی گستاخی نہ کرنا یہ کہکر ایک مرتبہ غائب
ہو گئے پھر ظاہر ہوئے ابکی جو ظاہر ہوئے تو دونون ہاتھون کی مٹھیان بند تھین نہنگ جادو کو
دیکھکر کہا کہ سامری تجھ سے نہایت خوش ہوئے ہین اس عیار کے گرفتار کرنے پر فرمایا کہ ہم
خضران کو بھی اب اسکے ہاتھون گرفتار کرائین گے اور یہ خرمے اپنے باغ کے بھیجے ہین کہ اُسکو
دینا اور کہنا کہ اسکو کھالے کہ تیری عمر زیادہ ہوگی کوئی تجکو قتل نہ کرسکے گا یہ کہکر بائین ہاتھ کی مٹھی اُسکے
جانب بڑھائی اُسنے دوڑ کر لیلیا اب جو دیکھا تو ایک خرما ہی اُسنے کچھ خیال بھی نہ کیا جھٹ چاٹ کر کھا گیا
ابھی وہ کھا ہی رہا تھا کہ ایک مرتبہ جوگی نے کہا کہ ای بابا یہ بھی تو لے سامری نے تجکو ایک لعل بھی
دیا ہی کہ اسکو اپنے پاس رکھنا جبتک یہ تیرے پاس رہیگا کوئی حربہ اُس وقت تک تیرے اوپر کام نہ
کرسکے گا اور ہر ایک کے دل مین تیری محبت پیدا ہوگی اور سحران سیہ پوش تیری عاشق زار ہو جائینگی
یہ کہکر دوسری مٹھی بھی بڑھائی اُسنے وہ بھی دوڑ کر لیلیا اب جو دیکھتا ہی تو ایک لعل ہی بیضہ مرغ کے
برابر مگر اسقدر چمک ہی کہ نظر کام نہین کرتی خیرگی معلوم ہوتی ہی اور اُسمین سے ایک قسم کی خوشبو آتی ہی
کہ دماغ معطر ہوا جاتا ہی اُسنے کہا کہ ای جوگی صاحب یہ تو فرمائیے کہ اسمین خوشبو کیسی ہی جوگی نے جواب دیا
کہ بابا یہ لعل ہمیشہ دست سامری مین رہتا تھا انھون نے تجکو دیا اور تیرا بڑا پاس کیا کہ یہ اُنھون نے
اپنے ہاتھ کا بھیجا یا یہ اُنھین کے ہاتھ کی خوشبو ہی ذرا اسکو سونگھ تو سہی دیکھ کہ کیسی خوشبو آتی ہی جب تو اسے
سونگھے گا عجب تجکو معلوم ہوگا یہ سنتا تھا کہ اُسنے وہ لعل دماغ کے پاس لیجا کر سونگھا وہ لعل ذرا جو دبتا ہی
ایک تڑاقہ ہوا اُسمین سے غبار اُڑا اُدھر وہ خرمہ کام کرچکا تھا اور ادھر یہ غبار ناک مین پہونچا اور اُسکے
دماغ مین اثر کیا فوراً چھینک آئی اور بیہوش ہو کر گرا یا تو جوگی صاحب بیٹھے ہوئے تھے یا دوڑے
اور اُسکی مشکین باندھین اور زبان مین سوزن دی اور پھر دوڑ کر اُس تخت کے پاس آئے تو دیکھا کہ
سب عیار بیہوش ہین مگر وہ ساحر بیہوش نہین ہی جب نہنگ جادو بیہوش ہو کر گرا تھا تو اِنھون نے
نعرہ کیا تھا کہ منم خواجہ خضران بن عمرو یعنے عمر ثالث عیاری اسکا نام ہی اُسوقت سہراب نے اسکی
صدا سنی اور دل مین کہا اور خیال کیا کہ یہ وہی ذات بابرکات ہین جنھون نے پہلے تجکو گرفتار کیا تھا
جس روز مین خرس بنکر صنوبر شاہ کو لیچلا تھا کیا یہ بھی یہان موجود ہین بڑے غضب کی عیاری کی یہ
کام انھین لوگون کا ہی یہ تو یہ خیال کررہا تھا کہ آپ اُسکے قریب ہو گئے اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن میری
زبان سے نکال لو تو مین بات کرون انھون نے کہا کہ تو مجکو دھوکا دیتا ہی جس روز سے یہان آیا ہی
پھر خبر بھی نہ لی مکر و فریب کرکے چلا آیا میرے عیارون نے جو گرفتار کیا تو معلوم ہوتا ہی کہ وہ تجکو قتل
نہ کرسکے یہ جادوگر جو تیرا دوست تھا پہونچگیا اُنکو اور تجکو دونون کو اسی طرح لیے ہوئے جاتا تھا کہ راہ مین

مین نے عیاری کی اب تجکو اور اُسکو دونون کو قتل کرتا ہون یہ جو سہراب نے سُنا دم نکل گیا اِشارہ
کیا کہ مین مطیع اسلام ہون جب آپ سوزن نکال لیجئے گا تو آپ کو معلوم ہوجائیگا کہ مین دوست ہون
یا دشمن ہون خواجہ نے خیال کیا کہ سوزن نکال لو مگر پھر یہ خیال کیا کہ شاید قید مین گرفتار نہو سوزن
نکالتے ہی فوراً سحر کر کے اپنا سحر دفع کر ڈالے اور تجکو بھی گرفتار کرلے اِس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے اِسکو خوب
مضبوط باندھ لو بعدہ سوزن نکالو اور گلیم ہاتھ مین لیکر بیٹھو اگر یہ ذرا بھی لب ہلائے تو فوراً گلیم اوڑھ لو اُسوقت مین
یہ تمھارا کیا کر سکتا ہے بس یہ تجویز کر کے اُسکو کمند آصفا اور باصفا سے باندھ دیا اور آپ گلیم کو دہنے ہاتھ
مین لے کر بیٹھے اور بائین ہاتھ سے سوزن اُسکی زبان سے نکالی جب سوزن سہراب کی زبان سے
نکلی تو بعد ایک لمحہ کے سہراب نے کہا کہ خواجہ تم مجھ سے خوف نہ کرو مین تمھارا دوست ہون اور
کل واقعہ بیان کیا گو کہ نہنگ جادو بھی بیان کرچکا تھا مگر اُسپر بھی اِنکو یقین نہ تھا اور نہنگ جادو
نے کل حال بیان بھی کر دیا تھا کہ یہ سہراب جادو اہل اِسلام کا شریک ہوگیا ہے گو اِنکو اُسکے قول
کی راست ہونے کا یقین نہ تھا اِسی سبب سے اِنھون نے اِسقدر اپنا بندوبست کرلیا اب جو
سہراب جادو نے کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک یعنے داخل دربار ہونا اور یہانتک کہ گرفتار ہونا
اور کل حال سب بیان کیا اُسوقت اِنکو یقین آیا اور نور اِسلام بھی اُسکی پیشانی پر موجود دیکھا مگر اُسپر بھی
بمزید احتیاط کہا کہ پہلے تم میرے شاگردون کو دفع سحر کر کے ہوشیار کردو تو مین اُسکے دریافت کرلون
تو پھر تمکو رہا کرونگا سہراب جادو نے اسم سحر پڑھکر عیارون کے جانب دم کیا فوراً قید سے رہا ہوگئے
سب کو ہوش آگیا اب سب نے دیکھا کہ سہراب جادو تو بندھا ہوا پڑا ہے اور ایک جوگی بھی سامنے پڑا
ہے عیارون نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہے ہم لوگ تو کنارے نہر کے بیٹھے ہوے سہراب جادو سے باتین
کرتے تھے اتنا تو معلوم ہے کہ ایک جادوگر آیا تھا اُس سے اور سہراب سے مقابلہ ہونے والا تھا پھر
نہین معلوم کہ کیا ہوا اب جو آنکھ کھلی تو اپنے کو یہان پاتے ہین اور سہراب جادو کو گرفتار دیکھتے
ہین اور وہ جادوگر بھی بیہوش پڑا ہے جس نے سہراب سے مقابلہ ہوا تھا یہ تو نیا ماجرا ہے کہ نہ وہ باغ
ہے نہ وہ سامان ہے نہ وہ نہر ہے ایک صحراے لق و دق ہے اور یہ جوگی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یہان آیا تھا
یہ جوگی اُسکو دیکھکر ہملوگون کا خواستگار ہوا اُسنے دینے مین اِنکار کیا ہے اِسکو غصہ آگیا ہے مقابلہ ہوا تو وہ یہ
ہوگیا اِسنے اُسکو گرفتار کرلیا اب ہمکو ہوشیار کیا ہے یہ اِشارے مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اِتنے
مین اُس جوگی نے کہا کہ کیون تمکو اِس دن کی خبر نہ تھی کہ یون گرفتار ہوجاؤ گے آفتاب جادو کو
مار کر بہت شاد ہوے تھے اپنے ساتھ سہراب جادو کو بھی خراب کیا خوب ہوا کہ یہ جادوگر تمکو گرفتار
کرکے لیجاتا تھا اگر مجھ سے نہ تکرار کرتا تو مین کبھی اِسکو نہ گرفتار کرتا اِسنے بڑی نافرمانی کی اِس سبب سے
یہ واقعہ ہوا ورنہ تمکو لیجاکر قتل کر ڈالتا اب اگر تم سچ سچ بیان کرو کہ یہ کیا واقعہ ہوا اور یہ تمکو کیون لیے
جاتا ہے تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ بیان کرو کہ اِس سہراب جادو کو کیون اسیر کیا تھا اُن عیارون نے
کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ پہلے ہی تم کہہ چکے ہو کہ آفتاب جادو کو مار کر بہت خوش تھے ہمنے آفتاب
جادو کو نہین قتل کیا ہے تو اُسکے بیان آکر گرفتار ہوگئے تھے مگر ہمارے اُستاد نے آکر عیاری کر کے اُسکو
قتل کیا ہملوگ تو قید تھے اُنکے ہمراہ تھے وہ ہمکو یہان چھوڑکر نہین معلوم کہان چلے گئے ہین ہملوگ یہان
آوارہ تھے کہ سہراب جادو نے ہمپر رحم کھاکر اپنے باغ مین جگہ دی کہ یہ جادوگر پہونچا اور سہراب
جادو سے مقابلہ ہوا چونکہ یہ اُس سے زبردست تھا وہ غالب نہ آیا مگر نہ معلوم پھر کیونکر غالب آیا اب

ہمکو خبر نہین کہ کیا ہوا اب تمنے ہوشیار کیا تو ہمکو بھی ہوش آیا جوگی نے کہا یہ تو بتاؤ کہ سہراب جادو سے اور تمسے کیا سروکار کیونکہ وہ تصویر پرست ہو اور تملوگ خداپرست ہو عیارون نے جواب دیا کہ یہ مطیع اسلام ہین اور ہمارے دوست ہین یہ سُنکر وہ جوگی بہت برہم ہوا اور کہا کہ اب معلوم ہوا کہ میان سہراب بھی مسلمان ہو گئے ہین خیر خوب کیا جو یہ جادوگر گرفتار کرکے لیجلا تھا مین نے برا کیا کہ اُسکو اپنے سے آزردہ کیا یہ کلام جو جو سہراب جادو سنتا ہو مارے ہنسی کے لوٹا جاتا ہو اور کہتا ہو کہ خواجہ بھی کیا آدمی ہین اور کیا مزے کی باتین ہین کہ باوجودیکہ یہ سب عیار ہین مگر بالکل پہچان نہین سکتے ہین ہاے انھون نے مجکو باندھ دیا ہو آپ بیکار کی تقریر کر رہے ہین ادھر بعد اِس گفتگو کے اُن جوگی نے کہا کہ خیر جو ہونا تھا وہ ہوا اب تم لوگ اِسکا اقرار کرو کہ کبھی خواجہ خضران بن عمرو کی عیاری کا نام تک نلین گے اور نہ پھر کسی قسم کا دعوی کرینگے تو مین تمکو چھوڑ دون اور یہ بھی اقرار کرو کہ جبتک یہان ہین جو کچھ کہ پیدا کرینگے اُسمین کسے نصف اُسکا خواجہ خضران کو دینگے اور اِسوقت جو تمھارے پاس ہو وہ اُنکی نذر کے واسطے دو کہ وہ میرے بڑے دوست ہین اسی سبب سے تو مین نے اُس جادوگر کو گرفتار کیا اور تمکو ہوشیار کیا میرے اُنکے تو پرانی ملاقات ہو بخیال ملاقات مین نے یہ حرکت کی ہو اُن عیارون نے کہا کہ ہمارے پاس یہان تو کچھ بھی نہین ہو ہم خود سہراب جادو کی روٹیون پر پڑے ہوے تھے مگر ہان جو کچھ یہان پیدا کرینگے نصف اُسکا ضرور خواجہ صاحب کو دینگے مگر خواجہ صاحب ہمکو کہان ملین گے جب سب سے اقرار کرا لیا تو کہا کہ یون کوئی غافل ہو کر بیٹھتا ہو کہ جہان لاکھون دشمن ہون اور ایک بھی دوست نہو تم لوگ یون ہی ہمیشہ دھوکا کھایا کروگے اور عیاری کا نام بدنام کیا کروگے آتا جاتا تو کچھ خاک نہین ہو مگر عیاری کرنے پر دم جاتا ہو عیار ہو کر اور اپنی شکلین نہ تبدیل کین آپ بھی گرفتار ہوے اور سہراب جادو کو بھی مفت مین بدنام کیا خیر اب ایسا نہ کرنا یہ کہکر پہلے اپنی صورت تبدیل کی بعد اُسکے سہراب جادو اور عیارون کو رہا کیا اب جو عیارون نے دیکھا تو اُستاد کو پایا عیار دوڑ کر قدمون پر گرے انھون نے گلے سے لگایا کل حال دریافت کیا عیارون نے کل ماجرا یعنے عیاری کرنا سہراب جادو پر اور اُسکو گرفتار کرنا یہانتک کہ اُسکے باغ مین جانا اور دعوتین کھانا اور جادوگر کا آنا مقابلہ ہونا سب بیان کیا اُدھر سہراب جادو نے بھی خواجہ کے ہاتھ چومے اور کہا کہ یہ عیاری نہین ہو اعجاز ہو خواجہ نے کل اپنی عیاری بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ جب مین تم لوگون سے جدا ہوا تو اِدھر کو روانہ ہوا اور یہ شکل جوگی کی بنائی یہان پہونچکر قیام کیا آج مجکو تیسرا دن تھا کہ جادوگر یہان سے تخت اُڑائے ہوے جاتا تھا کہ اُسکی نظر مجھپر پڑ گئی نیچے اُتر آیا مین نے تم سب کو گرفتار دیکھا اُسپر عیاری کی یہانتک کہ اُسکو اِسقدر اعتقاد ہوا کہ جسکی حد نہین ہو مین نے یہ عیاری کرکے تم سب کی جان بچائی اب بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے عیارون نے کہا کہ جو آپکی راے خواجہ نے کہا کہ میری راے تو یہ ہو کہ سہراب جادو اِسپر اپنا سحر قائم کرین اور مین اِسکے گلے مین گیند عیاری اُتار دون کہ یہ کلام نہ کر سکے اور یہ خود اِسکی شکل بنین اور اِسکو اپنی صورت بنائین اور تم سب کو اُسی طرح گرفتار کرکے طرف دریاے سبز رنگ کے مکان پر بہران سیہ پوش کے لیچلین اور مین گلیم عیاری اوڑھے ہوے تخت پر بیٹھا ہوا چلون جب وہان پہونچونگا تو علیحدہ ہو جاؤنگا تم لوگ جب وہان پہونچ جاؤگے اور تمھارے قتل کی تدبیر ہو گی تو اُسوقت مین عیاری کرکے اُسکو بھی قتل کرونگا اور تمکو رہا کر لونگا یہی تدبیر ہو اُسکے

قتل کی عیارون نے کہا کہ جو آپکی مرضی بس خواجہ نے فوراً گیند عیاری اُنکے گلے مین ٹھونس دیا کہ وہ بول نہ سکے اور سوزن زبان مین دیدی اور خود گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے سہراب جادو نے پہلے سب عیارون کو قید سحر مین گرفتار کیا اور آپ اُسکی شکل بنا اور اُسکو اپنی شکل کا بنایا سب کو تخت پر ڈالکر روانہ ہوا اُسی طرح مچھلی سبز پر سوار ہوکر اور خواجہ گلیم اوڑھے ہوے ایک گوشہ تخت پر بیٹھ گئے یہ تخت کو سحر سے اُڑاتا ہوا چلا جاتا ہے اُدھر ملکہ سحران سیہ پوش بر آمدے پر کرسی بچھائے ہوے بیٹھی ہے اور سیر دریا کر رہی ہے کیونکہ اسکا دم گھبراتا ہے اور سہراب جادو کی طرف سے بہت پریشان ہے اور یہ کہتی ہے اپنے دل مین کیا سبب ہے کہ آج تین روز سے سہراب جادو نہین آیا اور نہ ابتک نہنگ جادو واپس ہوکر آیا سامری خیر کرین یہ تو دل سے ایسی باتین کہہ رہی ہے اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو ماہی سحر پر سوار اور عقب مین تخت سحر پر عیاران لشکر اسلام اس طرح سے نہنگ جادو داخل دریا ہوا چونکہ سات آٹھ آدمی غیر تھے گو کہ بیہوش تھے دریا نے جوش مارا اور چلا کہ ڈبو دون اور حباب پیدا ہوے وہ بھی چلے کہ تخت سے لپٹ جائین سحران سیہ پوش نے جو جوش دریا دیکھا تو حیران ہوئی دوربین سحر اُٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ نہنگ جادو عیاران لشکر اسلام کو گرفتار کیے لاتا ہے اسوجہ سے دریا مین تلاطم ہے اسنے آواز دی کہ اے دریاے سبز رنگ آنے دے نہنگ جادو کو آواز آئی کہ اُسکے ساتھ عیار ہین سحران نے کہا کہ اُن سب کو بھی آنے دے مین نے گرفتار کراکے منگایا ہے میری اجازت سے لاتا ہے جب یہ صدا دریا نے سُنی فوراً وہ جوش وخروش اور تلاطم کم ہوا حباب بھی اپنی اپنی جگہ پر جا کر قائم ہوے اُدھر سہراب جادو بشکل نہنگ جادو بہت جلد دریا طے کرکے محل پر سحران کے پہونچا اب جو سحران نے دیکھا تو کیا دیکھا کہ سات عیار قید سحر مین گرفتار ہین اور سہراب جادو بھی بیہوش قید سحر مین اسیر تخت سحر پر برابر اُن عیارون کے پڑا ہے یہ دیکھکر حیران ہوئی دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہے جو سہراب جادو یون اسیر ہے گھبرا کر بر آمدے پر سے بارہ دری مین آئی مسند پر بیٹھی کہ اتنے مین نہنگ جادو مچھلی سحر پر سے اُتر کر داخل بارہ دری ہوا سحران کو سلام کیا سحران نے کہا کہ بیٹھ جاؤ اتنی دیر تم نے کہان لگائی اور یہ سہراب جادو کو کیون قید کیا خیر وہ تو عیار ہے اور وہ تو میرا شریک تھا اور خداوند تصویر کی پرستش کرتا تھا نہنگ نقلی نے کہا کہ ذرا ٹھہر جائیے میرے حواس درست ہولین تو عرض کرتا ہون جو کچھ کہ ماجرا ہے یہ کہکر بیٹھ گیا اور یون بیان کیا کہ ملکہ مین آپ کے حکم کے بموجب یہان سے ماہی سحر پر سوار ہوکر براے خبر سہراب جادو روانہ ہوا جب اُسکے باغ کے قریب پہونچا تو بلندی سے نیچے اُترا اب کیا دیکھتا ہون کہ سہراب جادو مع اِن چھون عیارون کے لب نہر بیٹھا ہوا کچھ باتین کر رہا ہے پہلے مجھکو گمان ہوا کہ سہراب نے انکو گرفتار کیا ہے کیونکہ یہ ساحر زبردست ہے بذریعہ سحر کے پہچان لیا ہوگا مگر مین نے یہ تدبیر کی کہ ایک درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہوکر سب گفتگو سُنی اب کیا سنتا ہون کہ ان عیارون سے سہراب جادو کہہ رہے ہین کہ اے برادران ایمانی مین تمہارا شریک ہوا ہون اور مین تو مسلمان اُسدن سے ہون کہ جب سے گرفتار ہوکر دربار صاحبقرانی مین گیا تھا اور وہان مجھکو مسلمان ہونے کی ہدایت کی گئی تھی مین نے پہلے انکار کیا تھا بعد گفتگو بسیار کے حکم قتل ملا تھا مگر کچھ دل مین جو آیا اور زندگی بھی تھی تو قتل سے بچا اور خود صاحبقران سے عرض کرا بھیجا کہ مجھکو اپنے روبرو طلب فرمائیے مین مسلمان ہونگا جب وہان گیا تو مسلمان ہوا یہ تمکو معلوم ہے کہ

مین مطیع اسلام ہو کر براے دریافت راہ دریاے سبز رنگ صاحبقران سے رخصت ہوکے اور یہ
اقرار کرکے آیا تھا کہ بعد دریافت راہ آپکی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپ کو مع لشکر کے لیچلونگا آپ
دریاے سبز رنگ کو فتح کرتے ہوے اور سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل
کرتے ہوے شہر سمندریہ پر لشکر کشی کیجیے گا سمندر جادو کو قتل کرکے اور اُسکے ملک پر قبضہ
کرکے طلسم ایوان نہ طاق کو مسمار کرکے ایوان تاجدار و اکوان تاجدار کو قتل
فرمائیے گا مین یہان آکر اس فکر مین تھا لیکن یہان آکر عجب آفتون مین گرفتار ہو گیا ایک تو وہ
لکاتہ سحران سیہ پوش میری محبت کا دم بھرنے لگی اور وصل کی خواستگار ہوئی چونکہ مین مطیع اسلام
ہو چکا تھا اسوجہ سے مین نے نامنظور کیا مگر حیلہ حوالہ کرکے اُسکو ٹالا اور اس فکر مین رہا کہ کسی طرح
تو مین راہ دریافت کرلون مگر ممکن نہوا یہان آکر یہ دریافت ہوا کہ اب دوسرا بندوبست ہو گیا ہے
کیونکہ اب کل اختیار سمندر جادو نے دریاے سبز رنگ کا ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا
ہے اگر وہ قتل کیجائے تو دریا فتح ہو جائے اور یہ بھی سُنا ہے کہ اس پار ہو یا اُس پار کوئی بغیر اجازت
ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کے نہ آسکتا ہے نہ جاسکتا ہے چنانچہ مین نے کئی بار قصد
کیا مگر ممکن نہوا مجبور ہو کر رہگیا خیر اتنا تو ہوا کہ اس پار آنے کی تو اجازت اُنسنے مجکو دیدی ہے لہذا
مین اس پار لوٹ آتا جاتا ہون اور یہ بھی مجکو حکم ہے کہ جسوقت تمہارا جی چاہے میرے پاس آؤ لیکن
اب مین اس فکر مین ہون کہ سحران سیہ پوش کو کسی طرح قتل کرکے یہان سے جس طرح ہو سکے
نکل جاؤن مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہے دوسرے یہ بڑی خرابی ہے کہ وہ ساحرہ زبردست ہے اس
سبب سے مین اور مجبور تھا مگر اب جب سے کہ تم لوگون سے ملاقات ہو گئی ہے میرا دل بہت قوی
ہو گیا ہے لہذا اب مین تمکو وہان کسی نہ کسی طرح لیچلونگا تم وہان عیاری کرکے اُسکو قتل کرنا اور اس عذاب
سے میری جان بچانا کیونکہ جب مین اُسکے پاس جاتا ہون وہ مجھ سے خواہش وصل کرتی ہے اور نہایت
بیحیائی کے ساتھ پیش آتی ہے اُسکی باتون سے مین نہایت عاجز اور پریشان ہوتا ہون یہ وجہ میرے
پریشان ہونے کی زیادہ تر ہے کہ ایک تو وہ سیاہ فام اسقدر ہے کہ اُسکو دیکھ کے ڈر معلوم ہوتا ہے اور دوسرے
کافر ہے اور نہ معلوم کس کس کے مصرف مین آچکی ہے اور اُسپر یہ طرہ ہے کہ اپنے کو ناکتخدا کہتی ہے بھلا اس
امر کو مین کیونکر گوارا کرون تمھین بتاؤ یہ کہین ہو سکتا ہے ایک نہ ایک فقرہ کر دیتا ہون اور اپنے کو اُس سے
بچاتا ہون اور ابھی تک اُسکے وصل سے محفوظ ہون یہانتک حیلہ و حوالہ کی نوبت پہونچی کہ جنگ شروع ہوئی
اور سرداران اسلام گرفتار ہونے لگے مین بھی دو روز تک اسکے ہمراہ گیا اس مصلحت سے کہ شاید کوئی
تدبیر بن پڑ جائے اور مین اُس سے خبردار ہو کر صاحبقران کو اطلاع دیدون اور آگاہ کردون
کہ اسم اعظم سے کام لیجیے تو یہ بلا دفع ہو مگر کوئی تدبیر نہ بن پڑی یہانتک کہ آفتاب جادو آیا اور
صنوبر شاہ اور اُسکے ناموس بستہ داران ناقی کی قید اپنے ہمراہ لایا اور کہا کہ سمندر جادو
نے یہ قیدی بھیجے تھے انکو دریاے سبز رنگ مین قید کیجیے اور مجکو آپکی مدد کو روانہ کیا ہے کہ مین آپکی مدد
کرون ای برادران سحران سیہ پوش نے اُن سب کو قید کیا اور نہایت سختی سے آجتک پیش آتی ہے
مجکو اُنکے حال پر بڑا افسوس معلوم ہوتا ہے مگر کیا کرون مجبور و ناچار ہون اور بعد قید کرنے اُن سب
کے ذکر جنگ آیا سحران نے کل حال کہ سُنایا اُس حرامزادے نے اقرار کیا کہ تم تو یون انکو عاجز
کردو کہ ہر روز جنگ کیا کرو اور انکے سردارون کو اسیر کرو اور مین اُس پار جاکر آفتاب سحر تیار کرتا ہون

اُسکو اِن اہل اسلام پر گرا کر تمام اہل لشکر و خدا پرستون کو مع صاحبقران کے جلاکر خاک کر دونگا یہ رائے جب قرار پا چکی تو مین رخصت ہوکر اپنے باغ کو واپس آیا اور وہ برائے درستی سحر آفتاب گیا مجکو اسکی وجہ سے قرار نہ آیا مین نے اُسیوقت ایک عرضی لکھکر ایک طائر سحر کے ذریعہ سے خدمت مین صاحبقران کے روانہ کی اور کل کیفیت اُسمین لکھدی جب وہ صاحبقران کو ملا تو معلوم ہوتا ہی کہ اُنھون نے آپ لوگون کو روانہ فرمایا کہ آپ نے آکر آفتاب جادو کو قتل کیا شکر ہی خدا کا کہ ایک کافر تو داخل نار سقر ہوا اب خداوند کریم ایسا کرے کہ یہ دونون بھی داخل جہنم ہون بعد اسکے حضور اُن عیارون نے اپنے آنے کی کیفیت بیان کی اور آفتاب جادو کے قتل ہونے کی اور کل حال جو کہ گذرا تھا اِسکو تو معلوم تھا سب کہدیا اور کہا کہ یہ اب آپکی اور آپکی ہمشیرہ کے قتل کی فکر کر رہے تھے کہ مین پہونچا جب مین نے یہ گفتگو کی تو سنکر مجکو غصہ آگیا مین نے فوراً سہراب جادو کو ٹوکا اور کہا کہ او نمک حرام احسان فراموش یہ کیا حرکت ہی ایک تو اہل اسلام سے مل گیا اور دوسرے اپنی ملکہ اور محسنہ یعنی سحران سیہ پوش جادو کی اور اُنکی ہمشیرہ کے قتل کی فکر کرتا ہی اُنکے دشمنون کا شریک ہو گیا ہی اِس خاندان کے بربادی کی فکر مین ہی خوب کیا تھا جو تجکو سمندر جادو نے یہان قید کرایا تھا دعائین دے ملکہ سحران سیہ پوش کو کہ جنکے سبب سے ابتک زندہ ہی ورنہ مر بھی گیا ہوتا اور اب اُنکو بدنام کرتا ہی کہ وہ میری عاشق ہین اور مجھ سے طالب وصل ہین مین اُنکو نفرے دے کر ٹالتا ہون اور اب تو اُنکی مذمت کرتا ہی اور اب معلوم ہوا کہ باعث قتل آفتاب جادو تو ہی ہی اور تیرے ہی وجہ سے یہان عیارون کا دخل ہوا حضور یہ جو مین نے کہا تو اُسنے لاکھون اور کروڑون گالیان دین کہ میری طاقت نہین ہی اور نہ زبان مین گویائی ہی کہ اُنکو بیان کرسکون اور بعد اِسکے مجھ سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گیا چونکہ وہ ساحر زبردست تھا مین نے پہلے تو کچھ دیر مقابلہ کیا بعد ہ خاک قبر جمشیدی ڈال کر اُسکو گرفتار کر لیا بعد اُسکے اُن عیارون کو بھی گرفتار کیا جو کہ برابر اُسکے تخت سحر پر بیہوش پڑے ہین سحران نے جب یہ سُنا تو ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کے پار ہو گیا اور دل و جگر کو توڑ کر نکل گیا اور تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے اور کف مُنہ سے جاری ہو گیا ایک تو کالی تھی دوسرے بسبب غصہ کے اور رنگ سیاہ مانند قبر کے ہو گیا اور کہا کہ ہان لاؤ اُس نمک حرام و احسان فراموش کو اور لاکھون گالیان دینے لگی جب یہ غصہ اور کیفیت سہراب جادو یعنے نہنگ نقلی نے دیکھی تو عرض کیا کہ حضور اِسوقت معاف کرین کل اُسکو نمائش کیجائے اگر وہ مان جائے تو خیر ورنہ کل قتل کیجیے گا کیونکہ آپ فرماتی ہین کہ مجکو سہراب جادو سے محبت بھی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیسی محبت اور کیسی عاشقی مین ایسی محبت کو گوارا نہین کرتی ہون کہ جسکے سبب سے جان جائے ایک یہ نہین لاکھون ہزارون ہین مین نہ مانونگی اِسکو ابھی قتل کرونگی نہنگ نقلی نے اُسکو خوب گرما دیا بس اِسنے جب یہ دیکھا کہ جادو اثر کر گیا تو فوراً تخت سحر سے اُتار کر اُسکے سامنے لاکر ڈالدیا اور کہا کہ یہ حاضر ہی اِسکو ہوشیار کر کے کچھ دریافت فرمایے اُسنے کہا کہ کچھ دریافت کرنے کی حاجت نہین ہی اور نہ ہوشیار کرنے کی ضرورت ہی شاید وہ ہوشیار ہوکر کچھ عذر پیش کرے اور مجکو رحم آجائے تو بڑی خرابی ہوگی پھر مجکو چھوڑ دینا پڑیگا اور اُسکے سبب سے جان جائے پھٹ پڑے وہ سونا کہ جس سے ٹوٹین کان مین ایسی عاشقی سے باز آئی یہ سنکر اِسنے کہا کہ اچھا اِسقدر تو کیجیے گا کہ اُسکو ہوشیار کر کے قتل فرمایئے گا کہ وہ بھی تو اپنی حالت دیکھے اور جانے

کہ اپنے مالک سے برائی کرنا اُسکی سزا یہ ہی سحران نے کہا کہ اچھا اسقدر ضرور ہوگا بس کہا کہ تم اپنا سحر اِسپر سے دور کرو نہنگ نقلی نے سحر دور کیا فوراً اُسکو ہوش آگیا نہنگ نقلی نے بڑھکر سوزن زبان سے نکال لیا اور کہا کہ ای سہراب جادو دیکھ نمک حرامی کی یہ سزا ہی اُدھر نہنگ اصلی نے جو دیکھا کہ مین بندھا ہوا ہون اور میری صورت کا ایک آدمی برابر ملکہ کے استادہ ہی اور مجکو سہراب جادو کہکر خطاب کر رہا ہی یہ حیران ہوکر دیکھنے لگا لاکھ لاکھ چاہا کہ بات کرون مگر بسبب گیند عیاری کے بولا نہ گیا جھنجھلا کر رہگیا مگر اِشارون سے کچھ کہا کسی کی سمجھ مین نہ آیا سحران سیہ پوش نے کہا کہ لو اور سنو اِشارے بازی کرتے ہین یہان کوئی آپ کا عاشق نہین ہی کہ جسکو آپ اِشارہ کرتے ہین سب آپ کے خون کے پیاسے ہین ایک مرتبہ آپ کے ساتھ نیکی کرکے کیا ہوا جواب ہوگا بلکہ اُسکا انجام یہ ہوا کہ آپ میرے دشمن جان ہوگئے ہین کب اب آپ کے اِن فقرون مین آتی ہون اُسنے لاکھ لاکھ اشارے کیے کہ مین نہنگ جادو ہون مگر کوئی نہ سمجھا اور اُسکی بات نہ کرنے پر سحران اور زیادہ برہم ہوئی اور غضبناک ہوکر فوراً ایک اسم سحر پڑھکر ہاتھ جھکا دیا کہ سر اُسکا تن سے جدا ہوکر دور جا گرا اور ایک صدا ے گیر ودار بلند ہوئی کچھ دیر تک تاریکی رہی کیونکہ یہ بھی ساحر زبردست نہ تھا برفباری وسنگباری نہوئی صرف تاریکی ہوکر رہگئی بعد اُسکے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو ملازم سحران سیہ پوش بود افسوس مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نہ رسیدیم اُسکے بریہ غل مچانے لگے اور گلدستہ جو کہ اُسکے نام کا سحران سیہ پوش نے تیار کرکے رکھا تھا اُسمین آگ لگ گئی اور وہ جلکر خاک ہوگیا یہان سحران نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ جتنے اِسکے ملازم ہین خواہ عورت خواہ مرد سب کے نام کے گلدستے بنا کر طاقون پر چن دیے ہین کہ جب کوئی مرجائے یا قتل ہوجائے تو اُسکے نام کا گلدستہ جلکر خاک ہوجائے اور اِسیطرح نہنگ جادو کا بھی گلدستہ جل کر خاک ہوگیا اِسنے جو یہ صدا سُنی کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود یہ حیران ہوئی اور طرف اُس طاق کے دیکھا کہ جسپر گلدستہ رکھا تھا اُسکے نام کا دیکھا کہ گلدستہ جلکر خاک ہوگیا اور زیادہ حیرت ہوئی اور دل مین کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی مین نے تو سہراب جادو کو قتل کیا اور یہان صدا نہنگ کے قتل کی آئی میرے خیال مین یہ واقعہ نہین آتا ہی کیونکہ اُسکے نام کا گلدستہ بھی جل گیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی بس یہ سوچکر طرف نہنگ نقلی کے متوجہ ہوئی اور کہا کہ یہ کیا راز ہی کہ قتل تو کیا سہراب جادو کو اور صدا آئی تمھارے قتل کی اور تمھارے نام کا گلدستہ بھی جلکر خاک ہوگیا سہراب کے نام کا گلدستہ باقی ہی اور تم میرے روبرو موجود ہو میری سمجھ مین یہ امر نہین آتا ہی یہ کیا واقعہ ہی نہنگ نقلی نے کہا کہ آپ کے سُننے مین فرق ہوگا اور مقام گلدستہ بھی بدل گیا ہوگا یہ سُنکر سحران نے کہا کہ مین نے اکیلے نہین سُنا ہی بلکہ یہان جسقدر لوگ موجود ہین اُن سب نے سُنا ہی اُنسے بھی دریافت کرلو کہ انھون نے کیا سُنا شاید ایسا ہی ہوا اور لوگون سے جو دریافت کیا تو اُنھون نے بھی یہی کہا کہ ہمنے بھی یہی سُنا کہ کشتی مرا نام من نہنگ جادو بود ہمکو خود فکر ہی کہ نہنگ جادو تو زندہ موجود ہین اور اُنکے قتل کی صدا بلند ہی یہ کیا ماجرا ہی تب یہ سُنکر سب اور زیادہ حیرت زدہ ہوے اور کہنے لگے کہ بڑے تعجب کی بات ہی اُسوقت اُسنے کہا کہ مین ابھی دریافت کیے لیتی ہون مجکو ابھی معلوم ہوجائیگا جو ماجرا ہی مجکو کچھ معاملہ خراب معلوم ہوتا ہی یہ جو اُسنے کہا تو سہراب جادو کے تو حواس جاتے رہے گو کہ یہ بھی ساحر زبردست ہی مگر اِسکے

مقابل نہین ہی اِس سے کم ہی اِسکا سامنا نہین کر سکتا ہی خیال کیا کہ اِدھر اِسنے دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ نہنگ جادو مارا گیا اور یہ سہراب جادو ہی فوراً گرفتار کرلیگی دم لینے کی مہلت نہ دیگی فوراً قتل کرڈالیگی خواجہ صاحب نے کیا اچھی تدبیر جان لینے کی ہی میری بھی جان گئی اور اِن عیارون کی بھی جان مفت گئی کیونکہ اِسکو یقین ہوجائیگا کہ یہ تیرے قتل کی تدبیر مین آئے ہین اور نہنگ جادو چونکہ اِس سے کم تھا نہ مقابلہ کرسکا گرفتار ہوگیا یہ اُسکی صورت بنکر تیرے قتل کو آیا ہی اور اِن عیارون کو بھی لایا ہی اور اُسکو اپنی صورت بناکر تیرے ہاتھ سے قتل کرا ڈالا یہ بڑا غضب ہوگیا اب جان نہ بچے گی اگر مین مکر بھی کرونگا مگر وہ کبھی نہ مانیگی یہ اِدھر اِس فکر و تردد مین مبتلا ہی اُدھر اُسنے کچھ پڑھکر دستک دی فوراً اُسکے پاس سے زمین شق ہوئی اور ایک بالشت بھر کی سونے کی پتلی پیدا ہوئی اُس پتلی نے اُسکو سلام کیا اور دست بستہ روبرو کھڑی ہوگئی اُسنے اُس پتلی پر کچھ پڑھکر دم کیا اور کہا کہ بیان کر یہ کیا ماجرا ہی مین نے قتل کیا سہراب جادو کو اور یہان صدا نہنگ جادو کے قتل کی آئی اور وہ گلدستہ جو کہ اُسکے نام کا تھا وہ جلکر خاک ہوگیا وہ پتلی ہنسی اور کہا کہ افسوس آپ کام دیکھ بھال کر نہین کرتی ہین بے گناہ نہنگ جادو قتل ہوا اور سہراب جادو جو کہ مجرم تھا اور لائق گردن زدنی تھا وہ آپکے پہلو مین بیٹھا ہی اور آپکے قتل کی فکر کر رہا ہی یہ سُنکر ایک مرتبہ سحران نے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ کہان ہی یہ تو نہنگ جادو ہی تو بھی مجکو دھوکا دیتی ہی اُس پتلی نے کہا کہ غلط آپکا خیال ہی یہی سہراب جادو ہین انھون نے اپنی صورت بناکر اُسکو قتل کرا ڈالا اور آپ بچ گئے افسوس یہان سب عیار آگئے سامری خیر کرین اِسکو جلد گرفتار فرمائیے ورنہ پچھتائیے گا جسقدر اُسنے دریافت کیا اُس پتلی نے بیان کردیا اگر وہ کل حالات دریافت کرتی تو وہ پتلی ابتدا سے انتہا تک کل ماجرا بیان کردیتی اور یہ بھی کہدیتی کہ خواجہ خضران گلیم اوڑھکر فکر عیاری کر رہے ہین مگر قاعدہ اِسکے سحر کا یہ ہی کہ جسقدر اِس سے دریافت کرو اُسیقدر وہ بیان کرتی ہی زیادہ نہین کہتی بس جب یہ معلوم ہوگیا تو سحران نے پہلے پلٹ کر سحر کیا کہ سہراب جادو بیحس و حرکت ہوگیا سہراب نے لاکھ لاکھ چاہا کہ سحر کرون مگر سحر یاد نہ آیا کیونکہ یہ پہلے ہی بیان ہوچکا ہی کہ دریاے سبز رنگ مین کسی کو سحر یاد نہین آتا ہی اور نہ اُسکا سحر اثر کرتا ہی بالکل بیکار ہی جبتک کہ ماہیان طوفان کش یا سحران نہ اجازت دے ہان اگر کوئی مسحور کسی ساحر کا دریا مین آجائے تو وہ اُسی طرح برقرار رہیگا اُسکو کسی قسم کا ضرر نہوگا مگر ساحر کو سحر فراموش ہوجائیگا ایک تو یہ سبب تھا جو سہراب مسحور ہوگیا دوسرے سحران نے یہ بھی بندوبست کیا تھا کہ شاید یہی ساحر زبردست ہی اگر اِسکو یہان سحر نہ فراموش ہوا اور یاد رہا تو بڑی خرابی ہوگی ایسا سحر کیا کہ سحر فراموش ہوگیا تیسرے سہراب جادو پر اُسکا خوف ہی غالب ہوگیا تھا بدین سبب وہ گرفتار ہوگیا بعد مسحور کرنے سہراب جادو کے سحران سیہ پوش نے سحر کیا کہ وہ پتلی غرق زمین ہوگئی اور کچھ حال نہ اُس سے دریافت کیا اور نہ اُسنے بیان کیا جسقدر دریافت کیا اُتنا وہ بیان کرکے خاموش ہورہی جب اُسنے سحر کیا وہ غرق زمین ہوگئی بعد غرق ہوے پتلی کے وہ متوجہ ہوئی طرف سہراب جادو کے اور کہا کہ کیون سہراب جادو یہ کیا حرکت ہی ایک تو ہمارے دشمنون سے ملا دوسرے ہمارے قتل کی فکر کرنے لگا تیسرے ہمارے سر پر آکر ہمارے ملازم کو ہمارے ہاتھ سے قتل کرایا کیا خوب آپکی باتین ہین ایک تو چوری دوسرے سر زوری کیا کوئی کسی کا اعتبار کرے کیا یہ نہین معلوم تھا کہ جب یہ قتل ہوگا تو حال کھل جائیگا اُسوقت

کیا انجام ہوگا ہی شرط کہ تجکو بھی مثل اُسکے قتل کرون سہراب جادو نے جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے
وہ کر مین تو کبھی اب اپنے قول سے نہ پھرونگا کیا کرون کہ میرا بس نہ چلا ورنہ مین تو اُس کمبخت کا تجکو
واصل جہنم کر چکا ہوتا اور تو یہ کیا بار بار نمک حرام کہتی ہی مین نے جو تجکو نہین پوچھا تو کیا مین نمک حرامی کر
مین اپنے مالک کے ساتھ ایسا فعل نہین کر سکتا تھا میرے مذہب مین ناجائز تھا مین یہان کبھی نہ آتا
مگر تیرے قتل کے لیے اور دریافت راہ دریا کے لیے آیا یہان یہ رنگ دیکھا اپنا مطلب تھا جو تو نے
دیکھا اور کہا اُسکو مین نے طوعاً و کرہاً گوارا کیا اگر تو کتنا ہی اصرار کرتی کہ مین کبھی ایسے فعل کا مرتکب
نہوتا مین اپنی عاقبت خراب کرتا اسنے دونون تو راہ ضلالت مین خراب ہوا اب تیرا اُسکی پیروی کرتا
یہ سُنکر اُسکو اور زیادہ طیش آیا اور کہا کہ یہ نمک حرامی ہی کہ اپنے مالک کی جوان بیٹی پر اُسنے اپنی نگاہ بد ڈالی
اور اُسکی عاشقی کا دم بھرا جب اُسکے باپ سے سوال کیا تو اُسنے آزردہ ہو کر نکال دیا اور ہمشیرہ اپنی
میری روانہ کیا کہ اُسکو قید کردے انھون نے یہان قید کیا مین نے ترس کھا کر رہا کردیا اُسپر تو تجکو اُن سب کے
روبرو بدنام کرتا ہی یہ سُنکر سہراب جادو کو غصہ آگیا اور گالیان دینے لگا اور ہر ایک کے بیٹے جو جو کہ
اُسنے اسکے ساتھ حرکتین کی تھین سب بیان کیے جب خوب بیٹی کی سُنی تو اسوقت اُسکو اور زیادہ غصہ آیا اور
کہا کہ تو اب یون نہ مانے گا تیری قضا آگئی ہی مین کیا کرون مجبور ہون یہ کہکر خوب مضبوط ستون بارہ دری
سے جکڑکر باندھ دیا اور خود اُٹھکر باہر آئی یہان دیکھا کہ تخت سحر پر ہشیار ہو کر بیٹھے ہین گو کہ یہ تخت
سحر تیار کیا ہوا مہتنگ جادو کا تھا مگر جب چلنے لگا تھا تو سہراب جادو نے بھی اپنا سحر اُسپر کردیا
تھا اس سبب سے وہ تخت سحر قائم رہا برباد نہین ہوا جتنے ہی عیارون کو دیکھا بدرجۂ غیظ و غضب
طاری ہوا انکو بھی لاکر برابر اُسکے باندھ دیا اور حکم کیا کہ صنوبر شاہ و سرداران صنوبر شاہ
کو اور سرداران اہل اسلام کو مین ان سب کو اسیوقت قتل کرونگی اور باقی کو بعد اُسکے سحر کر کے
قتل کر ڈالونگی یہ حکم دینا تھا کہ چند ساحر گئے اور داروغۂ زندانخانہ سے کہکر اُن سب کو جنکو کہ سحران
نے طلب کیا تھا لے آئے اُس لکاتہ نے اُنکو بھی برابر اُن سب کے باندھ دیا عیارون پر سے
سحر سہراب دفع کیا اب جو انکی آنکھ کھلتی ہی تو اپنے تئین مع سہراب و دیگر سرداران نامی کے جو کہ
لشکر مین ہمیشہ رہتے تھے ستون بارہ دری سے بندھا ہوا پایا اسنے پہلے ہی سحر کرکے سہراب جادو
کی اصلی صورت کردی تھی جب عیارون نے یہ دیکھا کہ چند ساحر بیٹھے ہین اور ایک ساحرہ
سیاہ فام بڑے بڑے دانت موٹے موٹے ہونٹھ بڑی بڑی ناک پھولے ہوئے گال فیل کے ایسے کان
بڑے غیظ و غضب مین مسند زرنگار پر بیٹھی ہے اور سب اُسکے روبرو بندھے ہوئے استادہ
ہین حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی اور کون مقام ہی خیال آیا کہ معلوم ہوتا ہی کہ بموجب کہنے اُستاد کے
سہراب جادو نے عیاری کی فکر کی یہان آکر کھل گیا اور ہم سب گرفتار ہو گئے یہ دریا سبزرنگ کا
ہی اب جو سر جھکا کر دیکھتے ہین تو تمام سقف بارہ دری آب سبز سے بنی ہی اور سب در و دیوار بھی سبز ہین
مگر وہ پانی اسقدر قائم ہی کہ ایک قطرہ نہین گرتا ہر مسقف بنی ہوئی تو اوپر پانی بہتا ہوا ہی اور ایک
نئی بات یہ ہی کہ پانی روان معلوم ہوتا ہی اور جس جب اُنھون نے دیکھا تو وہ بھی معلوم ہوتی ہین اور
تمام دیوار و در سواے زمین کے آب سبز کے منجمد ہوے ہین کوئی عمارت خشتی نہین ہی چارون
طرف آب سبزرنگ روان ہی مگر عجب یہ ہی کہ کوئی قطرہ نہین گرتا ہی اسقدر چمکتا ہی کہ یہ محسوس ہوتا ہی
کہ گویا یہ عمارت تمام زمرد کی تراشی ہوئی ہی یہ دیکھکر عیار حیران ہوے اور دل مین کہنے لگے کہ سحر کا

بھی عجب کارخانہ ہی اُدھر سحران نے بآواز بلند کہا کہ تم لوگ کیا حیران ہوکر دیکھتے ہو میری طرف متوجہ ہو اور جو مین کہتی ہون وہ سنو سب عیارہ یہ صدا سُنکر اُسکی جانب متوجہ ہوے اُسنے کہا کہ کیا تمنے یہ بھی وہ مقام خیال کیے ہین جو کہ تمنے اور تمھارے مالکون نے فتح کیے ہین وہ لوگ جو کہ قتل ہوے یعنے شیما مئہ جادو و دمامئہ جادو و سیاحر و شمشمش یہ سب بڑے بیوقوف تھے اور اُنکو ان باتون کا کچھ خیال نہ تھا اگر ذرا بھی توجہ کرتے تو کبھی نہ قتل ہوتے خیر یہان تو یہ سب خبر تھی اور معلوم تھا اور ہمیشہ سے اِسکا خیال تھا کہ یہان تو کوئی نہ آسکے اُسکی تدبیر قبل سے کر لی تھی یہان تم لوگون کی قضا لیکر آئی ہو اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاؤ گے یہ کہکر حکم دیا کہ بلا لو جلادون کو پھر یہ خیال آیا کہ جلادون کی کیا حاجت ہی سحر کا فی ہی منع کر دیا اور کہا کہ مین تمکو بذریعہ سحر کے قتل کرونگی یہ کہکر سحر کی فکر کرنے لگی ابھی کچھ پڑھا نہ تھا صرف تدبیر کر رہی تھی کہ اُدھر عیارون کو یقین ہو گیا کہ اب جان نہ بچے گی دعا کرنے لگے اور یون اپنے دل مین کہنے لگے کہ ای خالق کون ومکان و ای مالک زمین و زمان تو خالق حقیقی اور رب تحقیقی ہی تو ہی سب کا بچانیوالا ہی تو ہی ہم گنہگارون کا امان دینے والا ہی اگر ہماری زندگی ہی تو ہمکو اس ظالمہ کے پنجہ سے نجات دے اور بچا لے ورنہ اگر ہماری موت ہی قریب آئی ہی اور وعدہ ہی ہمارا پورا ہو چکا ہی تو ایسے مقام پر موت آئے کہ جہان گور و کفن بھی ممکن ہو ایسے مقام پر نہ مرین کہ جہان سوا کافر کے مرد مسلمان کی صورت نہ دکھائی دے ہم تیری راہ مین جہاد کرنے آئے ہین ہمارا یہ مطلب ہی کہ یہ لوگ کہ بجز خدا اُن کو مانتے ہین اور کافر ہین وہ بھی دائرہ اِسلام مین آئین کیونکہ دنیا مین سواے مذہب اِسلام کے اور دوسرا مذہب نہو اور بت پرستی وغیرہ بالکل جاتی رہے اور یہ سب اُس سے باز رہین اے کریم تو ہمکو اِس بلا سے نجات دے اِن لوگون نے اِسقدر بلک کر دعا مانگی کہ تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر بیٹھا اُدھر اُسنے سب سامان درست کر لیا صرف اُٹھا کر کھینچ مارنے کی دیر تھی اُسکا یہ قصد تھا کہ عیارون پر ہاتھ بڑھایا تھا کہ ایک مرتبہ صحن باغ مین روشنی سی پیدا ہوئی باوجودیکہ دن تھا مگر سب کی آنکھین خیرہ گی کرنے لگین روشنی آفتاب ماند ہوگئی اِسکی نظر جو اُس طرف پڑی تو حیران ہوگئی اور خوشبوے مشک وغیرہ و گلاب و کیوڑہ اسقدر آئی کہ سب کے دماغ بس گئے اور ایک خوشبو ایسی تھی کہ کبھی اُن لوگون سے کسی نے اپنی عمر بھر مین کبھی نہ سونگھی تھی ہر ایک نے سر اُٹھا کر طرف صحن کے دیکھا سحران نے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی اور یہ روشنی صحن مین کیسی ہی اور یہ خوشبو کیسی آتی ہی کیا کسی مرد بزرگ کا یہان گذر ہوا ہی یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھا ایک مرد بزرگ تمام بال سر کے سفید ریش بہت دراز سر پر ایک تاج عجب طرح کا رکھے ہوے اور ایک جامہ پہنے ہوے کہ وہ ہر مرتبہ نیا رنگ بدلتا ہی یا سفید ہی یا جمشید کہتے ہوے ایک تخت پر بیٹھے چلے آتے ہین اور وہ تخت کچھ زمین سے بلند ہی جون جون وہ قریب آتے ہین اُسیقدر خوشبو زیادہ ہوتی جاتی ہی اور اُنکے چہرہ سے ایسی لو نور کی پیدا ہی کہ تمام مکان روشن ہو گیا ہی اور وہ جو صحن مین روشنی معلوم ہوئی تھی وہ اِنکے چہرہ کی تھی کہ یکایک وہ مرد بزرگ بارہ دری مین تشریف لائے جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے سحران سیہ پوش بھی براے تعظیم اُٹھی اور دست بستہ ہوکر استادہ ہوگئی اور مارے رعب کے سب کا یہ حال تھا کہ بند بند کانپ رہا تھا مُنہ سے بات نہ نکلتی تھی عجب حالت تھی سحران نے جرأت کرکے اور ہاتھ بڑھا کر عرض کیا کہ آئیے تشریف لائیے ہاتھ پکڑ کر اُنکو تخت سے اُتارا اتنی راہ بھی دشوار تھی ہر قدم پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرے پڑتے ہین جون توں لا کر مسند پر بٹھایا اور

خود روبرو دست بستہ کھڑی ہو گئی اب یہ حالت ہی کہ سب خاموش مؤدب کھڑے ہین کسی مین ذرا بھی حرکت نہین ہی گویا تصویر گلی ہین ایک مرتبہ اُن مرد بزرگ نے سر اُٹھا کر کہا کہ ای بچی تو کیون کھڑی ہی آ بیٹھ جا تیرا تو بڑا مرتبہ ہی پیش سامری و جمشید کیون مجکو گنہگار کرتی ہی سامری مجھپر خفا ہونگے کہ تو نے میری بندی کو اپنے روبرو کھڑے رہنے دیا اور بٹھایا نہین آ میرے برابر بیٹھ جا سحران بہیر پوش نے انکار کیا اُنھون نے پھر کہا اِسنے پھر انکار کیا اُنھون نے جو غیظ کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ اُٹھ جا اِسکی تو یہ نوبت ہوئی کہ مارے خوف کے لرز گئی اور ایسا خوف آگیا کہ اگر بیٹھ نہ جائے تو گر پڑے اور لوگون کی تو بری کیفیت ہو گئی کچھ تو مارے خوف کے گر پڑے کچھ بیہوش ہو گئے ایسا رعب طاری ہوا کہ سحران اُن سب کا قتل کرنا بالکل بھول گئی اُسکو خود اپنی جان کی فکر ہو گئی کہ دیکھیے کیونکر جان بچتی ہی اور یہ کون مرد بزرگ ہین کوئی کامل ضرور ہین کہ ایسے مقام پر یون چلے آئے یہان کوئی بغیر میری اجازت کے نہین آسکتا ہے اگر یہ ایسے کامل نہوتے تو یون نہ آتے یہ تو اپنے دل مین یہ خیال کر رہی ہی کہ اُن مرد بزرگ نے کہا کہ ای سحران تو یہ خیال کر رہی ہوگی کہ یہ یہان کیونکر آئے یہان کا تو یہ قاعدہ ہی کہ کوئی بغیر میری اجازت کے نہین آسکتا ہی مین نے تو اجازت دی نہین پھر یہ کیونکر آئے اری بچی ہمکو کچھ اجازت کی ضرورت نہین ہی ہم جہان چاہتے ہین چلے جاتے ہین ہمیشہ سامری و جمشید کی خدمت مین رہتے ہین ہمارے پاس ایک ایسی شی ہی کہ اُسکے سبب سے ہمپر کوئی چیز اثر نہین کرتی ہی نہ پانی تر کرے نہ آگ جلاوے اور نہ ہمکو کوئی شی روک سکے اگر دیوار آہن بھی حائل ہو تو ہمکو نہ روک سکے ہم بلا خوف و خطر جہان چاہین چلے جائین تو کیون اتنا عجب کرتی ہی یہ سُنکر اُسکو اور زیادہ استعجاب ہوا دل مین کہنے لگی کہ یہ تو سب کے دل کا حال بھی بتا دیتے ہین بعد تھوڑی دیر کے جب کچھ حواس درست ہوے اور خوف بھی کم ہوا تو دست بستہ عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین کہ آپ کون ہین اور کیا اسم مبارک ہی اور کہان سے تشریف لائے ہین اور باعث تشریف آوری کیا ہی کیون اِس غریب خانے مین قدم رنجہ فرمایا ہی یہ سُنکر وہ مسکرائے اور کہا کہ مین کیا بیان کرون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون اور کیا نام ہی اور کیا کام ہی اری بچی کیا تجکو نہین معلوم مین ملک الموت سامری ہون اُنکے حکم سے روح قبض کرنے ہر ایک بشر کی جاتا ہون جہان اُنکا حکم ہوتا ہی وہان پہونچ جاتا ہون جسکی قبض روح کا حکم ہوا وہ بجا لایا ابھی ابھی سامری نے فرمایا کہ ای ملک الموت تو ابھی دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران جادو کے جا اور وہان سے سہراب جادو و عیاران لشکر اسلام و دیگر سرداران نامی اہل اسلام و صنوبر شاہ وغیرہ کو سحران قتل کرتی ہی تو جا کر اُنکی روح قبض کر لا مین نے عرض کیا کہ بہت بہتر ہی اور مین چلنے پر آمادہ ہوا اُسوقت سامری نے فرمایا کہ ای ملک الموت تو سحران سے پوشیدہ نہ جانا اور تم اُسکے سامنے ظاہر ہو کر جانا اور ہماری طرف سے اُسکو دعا کہنا اور کہنا کہ تو نے وہ کام کیا ہی کہ ہم تجھ سے نہایت درجہ خوش ہو گئے اور اِس کام کے عوض مین ہمنے تیری خاطر سے اپنے فرشتۂ قدرت کو تیرے روبرو کر دیا یہ وہ فرشتۂ قدرت ہی کہ اِسکی صورت آجتک سواے ہمارے اور کسی نے نہین دیکھی اور اب سواے تیرے اور کوئی نہ دیکھے گا کیونکہ تو نے ہمارے دشمنون کے قتل کی تدبیر کی ہی اور ہمنے جان کر نہنگ جادو کو تیرے ہاتھ سے قتل کرایا سبب اِسکا یہ تھا کہ وہ نہایت درجہ مغرور ہو گیا تھا اور تیری نسبت خیال فاسد رکھتا تھا ایک تو تو مالک تھی اُسکی اور وہ تیرا ملازم تھا دوسرے تو ہماری مدنظر ہی ہم اکثر

تیرے پاس خواب مین آیا کرتے ہین ہمین تجھ سے بچپنے سے الفت ہوگئی ہی ہم اکثر نور قدرت تیرے شکم مین پھونکا کرتے ہین یہی سبب ہی کہ تو جو کام کرتی ہی وہ فوراً ہوجاتا ہی تیری عقل کہین خطا نہین کرتی ہی تو دیکھنا کہ ہم کسقدر تیرا مرتبہ بلند کیے دیتے ہین کہ ایوان تاجدار و دیوان تاجدار و مالکان ایوان نہ طاق رشک کرین اور سب لوگ تیری پرستش کرین اور تجھکو خدا جانین ہم اپنی کل خدائی کا اختیار تجھکو دیدینگے ایک تو تو ہماری معشوقہ ہی دوسرے تو نے ہمارے اُن دشمنون کے قتل کرنے کی فکر کی ہی کہ جنکے لیے ہمیشہ ہم جادوگرون کو نصیحت کرتے چلے آئے ہین اور کتابین اُنکے قتل کے باب مین لکھدی ہین اور بڑے بڑے ساحر اُنکے ہاتھ سے مارے گئے جنکے مرنے سے ہمکو بڑا صدمہ ہوا گو کہ وہ سب کے سب ہماری خدمت مین موجود ہین اور بہشت کی سیر کرتے ہین مگر اُنکے مرنے کے صدمون سے جو کہ سختیان اُنپر ان لوگون نے کی ہین اور وہ سختیان اُٹھا کر مرے ہین اُسکا صدمہ ہی کہ نہ ہم ان لوگون کو پیدا کرتے اور نہ یہ لوگ یون ہمارے بندگان خاص پر ستم کرتے چونکہ جب پیدا کیا تھا تو عمرین طویل دی تھین اور ہمارا قاعدہ ہی کہ جو چیز جسکو دیدی پھر نہین واپس کرتے اِس سبب سے آجتک یہ لوگ زندہ رہے اور یہ بھی تقدیر کردی تھی کہ دریاے سبز رنگ مین مکان پر سحران سیہ پوش کے انکی قضا ہی وہی ہوا جو کہ ہمنے تقدیر کی تھی اب ہماری خوشی یہ ہی کہ تو خود انکو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا کہ ہماری روح شاد ہو اور ہم اقرار کرتے ہین کہ آج تو مثل عروس شب اول کے شام کو تیار رہنا کہ ہمارا قصد ہی کہ آکر تیرے نور قدرت ڈالدین ہم تیرے لیے بہشت سے یہان آئین گے اور جب ہم نور قدرت ڈالین گے تو دیکھنا کہ تیری صورت کیسی ہوجاتی ہی اور سب تیری کیسی عزت و آبرو کرتے ہین آج صبح سے سب لوگ تیری پرستش کرنے لگین گے آجتک ہمنے نور قدرت کسی کے نہین ڈالا ہی یہ صرف تیری خاطر ہی کہ تو نے ایسا ہی کام کیا ہی کہ ہمکو تجھ سے دوچند بہ نسبت قبل کے الفت و محبت ہوگئی ہی تیری بہن کو بھی ہمنے یہ عزت دی تھی اُسوقت مین جبکہ وہ جوان تھی ہم اُسکے پاس بھی خواب مین جایا کرتے تھے مگر اُسکے شکم مین کبھی نور قدرت نہین ڈالا تھا صرف اُسکے پاس ہو آتے تھے اور صورت اُسکی دیکھ لیتے تھے جب وہ ضعیفہ ہوگئی اور تو جوان ہوئی تو ہمنے اُسکے پاس جانا ترک کیا اور تیرے پاس آنے لگے دیکھا تو نے صرف یہ ہمارے آنے کی تاثیر ہی کہ اُسکا اِسوقت وہ مرتبہ ہی کہ سمعد رجادونے کل اپنے کاروبار کا اختیار دیدیا ہی اور دریاے سبز رنگ اُسکے نام کردیا ہی ابھی دیکھنا تو کہ ہم تیرا ابھی کیا مرتبہ اعلی کرتے ہین کہ سب تجھ سے رشک ہو اور یہ بھی فرمایا ہی کہ تو ہر روز دُلھن بنکر سویا کر اب ہم تیرے پاس روز آیا کرینگے اور لو یہ سیب قدرت تمکو دیا ہے کہ اسکو کھالو اور اپنے سب لوگون کو بھی دو اور کہو کہ وہ بھی کھاجادین اور فرمایا ہی کہ کوئی شخص باقی نہ رہے اور خاص اپنے نوش فرمانے کی شراب بھی عنایت فرمائی ہی اور تمھارے پاس براے نوش روانہ کی ہی یہ کہکر وہ سیب اور شراب کی بوتل نکال کر بغل سے دی اور کہا کہ فرمایا تھا کہ تم پہلے اپنے سامنے اُسکو اِس سیب کو کھلا دینا اور بعد اُسکے کھانے کے سب کو تقسیم کرادینا بعد اُسکے اُن سب کی جو کہ گنہگار اور اسیر ہین قبض روح کرکے دوزخ مین ڈالدینا لہذا اب تم جلدی کرو اور بلاؤ اپنے سب ملازمون کو یہ سنتا تھا کہ سحران سیہ پوش بہت خوش ہوگئی کہ ساہری مجھپر عاشق ہین آج رات کو نور قدرت میرے شکم مین ڈالین گے اور سب لوگ میری پرستش کرینگے اور تمام خدائی کا ساہری مجھکو اختیار دینگے میری بہن سے میرا مرتبہ زیادہ کرینگے یہ خیال کرکے وہ تو آپ سے بیخود ہو رہی اور پھولی نہ سمائی تھی فوراً اُٹھکر دیا کہ بلاؤ سب لوگ کہ سب اگر

شراب قدرت کو پئین اور سیب قدرت کو کھالین کہ مین جلدی سے اِن دشمنان سامری و جمشید کا
خاتمہ کرون اور قتل کرکے جہنم واصل کرون جسمین سامری مجھ سے زیادہ خوش ہون اور فرشتہ قدرت
بھی یہان سے جائین کہ سامری اکیلے گھبراتے ہونگے اور مین سویرے سے دولھن بنکر تیار رہون کہ
سامری یہان میرے پاس آئین گے فرشتۂ قدرت نے کہا کہ مجکو بھی جلدی اسی امر کی ہی کہ تم سویرے
سے دولھن بنکر اور آراستہ ہوکر بیٹھو ورنہ سامری اکیلے نہین ہین حوران بہشتی ہمہ وقت اُنکے پاس موجود
رہتی ہین اور خدمت بجالاتی ہین مگر جب مین یہان سے جلدی فرصت کرکے جاؤنگا اور عرض کرونگا
کہ آپ کی بندی نے بموجب حکم آپ کے سب کو سیب قدرت کھلادیا اور شراب قدرت پلادی اور آپ کے
دشمنون کو قتل کیا مین اُنکی روحین دوزخ مین ڈال آیا ہون تو یقین ہی کہ وہ یہ سُنکر بہت خوش ہونگے مجھ سے
بھی اور تجھسے بھی دونون سے سحران کو اِن باتون کا اِسقدر یقین ہوگیا کہ سحر سے دریافت تک کرنا بھول
گئی فوراً سیب لیکر کاٹا اور پہلے ایک قاش آپ کھائی اتنے عرصے مین تمام ملازم اُسکے آگئے تھے یہانتک
کہ وارد غۂ زندانخانہ بھی آگیا تھا اب تو سب کو بطور تبرک دینا شروع کیا جب سب ختم ہوگیا پہلے خود وہ شراب خالص
جو کہ فرشتۂ قدرت نے دی تھی پی بعدہٗ اُسی شراب کو اور شراب مین ملاکر سب کو تقسیم کردی اِدھر فرشتہ
قدرت نے خوشبو اُڑانا شروع کی اور یہ بھی فقرہ کیا کہ اب تم سب لوگون کی عمرین دو دو ہزار برس کی ہوگئین
اور سحران سیہ پوش سے یہ کہا کہ تیری عمر کی تو کچھ حد نہین ہی اور تو ہمیشہ یون ہی جوان رہیگی کبھی ضعیف
نہو گی اِدھر سب کی یہ حالت ہوئی کہ مارے خوشی کے جھومنے لگے اُدھر بیہوشی نے اپنا اثر کیا اُدھر خوشبو
جو بیہوشی آمیز اُڑ رہی تھی اُسنے بھی اپنا اثر کیا سحران کی تو بہت حالت خراب تھی کیونکہ اُسنے تو صرف
شراب خالص پی تھی اب اِسکا سر گھومنے لگا اور چکر آنے لگے ایک مرتبہ کہنے لگی کہ ای فرشتۂ قدرت یہ
شراب پی کر تو مجکو دوران سر ہونے لگا ہی فرشتۂ قدرت نے جواب دیا کہ یہ شراب بہشتی ہی اور
سامری کے نوش کرنے کی ہی بڑی تیز ہی لہذا تم ذرا اُٹھکر ٹہلو کہ یہ دوران سر جاتا رہے یہ سُنکر وہ
اُٹھی جیسے ہی اُٹھی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ سر تلے اور ٹانگے اوپر ہوکر گری جو لوگ کہ وہان موجود تھے
وہ اُسکو اُٹھانے کو چلے تھے کہ اُنکو بھی دوران شروع ہوا اب تو یہ کیفیت ہوگئی کہ جو اُٹھا وہ جہان سے
اُٹھا اور دھما دھم گرنے لگے یہانتک کہ سب بیہوش ہوگئے اُدھر عیار اور سہراب جادو اور
صنوبر شاہ و دیگر سرداران نامی سب اپنے اپنے دلون مین خیال کر رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی
اور یہ فرشتۂ قدرت کون ہی بعض وقت اُسکی باتون پر ہنس دیتے تھے جبتک انھون نے سیب دیا
اور شراب پلائی اور اُسنے سب کو سیب تقسیم کیا اور شراب بھی تقسیم کی اُسوقت تک کوئی بیہوش نہ تھا
اِدھر انھون نے غبار خوشبوے بیہوشی آمیز اُڑایا اُدھر وہ عیار اور سہراب جادو و صنوبر شاہ اور
سردار سب کے سب یون ہی بندھے ہوے بیہوش ہوگئے اور خود تو اپنی ناک مین روئی رفع بیہوشی
کی دے لی تھی جب دیکھا کہ سب بیہوش ہوگئے تو یہ اُٹھے اور پہلے عیارون کو کھولا اور ہوشیار کیا
بعد اُسکے سہراب جادو کو رہا کیا پھر صنوبر شاہ و سردارون کو رہا کیا اور سب سے کہا کہ منم خواجہ
خضران بن عمرو یون عیاری کرتے ہین دیکھا تم سب نے کہ کیونکر دھوکا دیا ورنہ کوئی بھی اِسکو قتل
کرسکتا تھا میری باتون مین اُسکو سحر سے دریافت کرنا ہی یاد نہ رہا ورنہ مجکو ہر وقت یہی خوف تھا کہ کہین
یہ سحر سے دریافت نہ کرلے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین جان جائے مگر خدا نے اپنا فضل کیا
کہ ہماری عیاری پوری ہوگئی لے اب آپ سب صاحب یہ کام کرین کہ ان لوگون کو قتل کر دیوین مگر خیال

رہے کہ کپڑے خون مین نہ آلودہ ہون ورنہ ایک پیسے کی چیز کا ایک روپیہ لونگا دیکھو اسکا خیال رہے یہ کہکر آپ خنجر لیکر طرف سحران سیہ پوش کے چلے اور عیار اور ساحرون کی طرف روانہ ہوے پہلے جاکر کپڑے اُتارے بعد خنجر مارا کہ سر تن سے جدا ہو گیا صرف زیر جامہ پہنے دیا یہانتک کہ سب ساحرون کو قتل کیا اُدھر سحران سیہ پوش کو خضران نے قتل کیا اُسکے سر کا جدا ہونا تھا کہ ایک تلاطم عظیم برپا ہوگیا تمام اشیاء جو اُسکے سحر سے بنے ہوے تھے کرچین کرچین ہوکر اُڑ گئے اور جس مکان مین یہ سب لوگ تھے وہ پانی ہوکر بہ گیا اِدھر خواجہ نے تمام اسباب جو کہ اُٹھا سکتا تھا وہ لوٹ لیا جوکہ اشیاء ساختہ سحر تھے وہ سب برباد ہوگئے اِسقدر برفباری و سنگباری ہوئی کہ جسکی کچھ حد و انتہا نہ تھی ایک آندھی سیاہ اُٹھی ہوا کی شدت ہوئی تاریکی دفع ہو گئی ایک تو ساحرون کے قتل کے باعث سے یہ آفت تھی دوسرے اتنی بڑی ساحرہ کہ جسکا قتل سواے ماہیان کے دوسرا نہ تھا قتل ہو گئی اُسکے بھی مرنے کی علامت بلند تھی تمام دریا جوش مار رہا تھا حباب اُسکے جا بجا پھوٹ پھوٹ کر گریہ کرتے تھے ماہیان دریا براے سحران نالان تھین نہنگان دریا اس جوش سے رو رہے تھے کہ دریا مین تلاطم تھا جو اشیاء کہ دریا مین اِسکے سحر کے تھے برباد ہونے لگے وہ حباب سحر جو کہ اُسکے ساختہ تھے اور قریب ساٹھ ستر ہزار کے تھے سب مٹ گئے اور وہ تاثیر دریا باقی رہی کہ ساحر کو سحر فراموش ہو جاے کیونکہ یہ اسکا سحر تھا کہ اسنے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ یہان کوئی ساحر آکر سحر نہ کر سکے اُسکو سحر فراموش ہو جاے اسکے مرنے کے بعد وہ بھی قاعدہ جاتا رہا صرف اب دریاے سبز رنگ باقی رہ گیا نہ وہ عمارت رہی نہ وہ آب و تاب رہی حباب تو بالکل نابود ہو گئے جو مچھلیان کہ اسکے سحر کی تھین وہ سب جلکر خاک ہو گئین اِدھر کا حال سنیے کہ وہ تاریکی قریب ایک گھنٹہ کے رہی جبکہ سب آفت و بلا دفع ہوئی اور برفباری وغیرہ بھی برطرف ہوئی مگر صداے گریہ نہ موقوف ہوئی صدا آئی کہ کشتی مرا نام من سحران جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ صدا آکر ایک بونڈر گرد کا اُس دریا مین سے پیدا ہوا اور لاش کو اُسکی اُٹھا کر لیچلا اِدھر اور ساحرون کے بھی مرنے کی صدا بلند ہوئی کہ کشتی مرا نام من نیرنگ جادو بود و قہران جادو بود و گلرنگ جادو ہر ایک کی لاش کو گرد و غبار اُٹھا اُٹھا کر لیچلا باوصف کہ دریا تھا وہان گرد و غبار کا اُٹھنا یہ بھی خالی از عجب نہ تھا مگر یہ کارخانہ سحر کا ہے اِدھر تو اُنکی لاشین گئین سب آفتین دفع ہو گئین سب کے حواس درست ہوے قریب تین چار سو سردارون و عیارون کے تھے سب کے حواس اِس بلا سے پراگندہ ہو گئے تھے اب حواس آئے اُسوقت سہراب جادو نے کہا کہ آپ لوگ بہت جلد نکل چلیے کیونکہ ابھی تک دریا مین تلاطم و طوفان عظیم ہے اور کوئی انتظام نہین ہوا ہے حباب تو اُسکے سحر کے تھے وہ تو جاتے رہے اب صرف دریا باقی ہے وہ ماہیان کے سحر کا ہے جب وہ قتل ہو گی تو مٹ جائیگا اِس سے یہ بہتر ہے کہ ایسی حالت مین نکل چلیے کہ پھر کہین ایسا نہو کہ ہم لوگ یہین رہجائین کیونکہ جب یہ طوفان برطرف ہوگا تو ہملوگ جسکی اجازت سے کہ یہان آئے ہین وہ تو قتل ہو گئی ہم کوئی ماہیان کی اجازت سے نہین آئے ہین دریا ہمکو نہ نکلنے دیگا کیونکہ اُسکو ماہیان کی اجازت نہین ہے دریا ہمکو گرفتار کرکے اُسکے پاس لیجائیگا یہان میرا سحر بھی کچھ کام نہ کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہے یہ جو سہراب نے کہا تو فوراً حضور شاہ و عیارون اور سردارون نے کہا کہ ہمکو تو راہ نہین معلوم ہے آگے تم چلو عقب مین ہملوگ آئین گے یہ سننا تھا کہ سہراب جادو نے بہت جلد قدم اُٹھایا اور روانہ ہوا عقب مین اور سب اُسکے روانہ ہوے

چونکہ طوفان برپا تھا کوئی بندوبست نہ تھا سحر ان برطرف ہو چکا تھا صرف سحر ماہیان باقی تھا یہ لوگ قریب تین حصہ راہ کے طی کر آئے تھے کہ وہ طوفان برطرف ہوا دریا نے دیکھا کہ یہ سب سحران سیہ پوش کو قتل کر کے صحیح وسلامت نکلے جاتے ہیں انکو لینا چاہیے بس جوش مار کر بڑھا کیونکہ جو ساحر اسکے منتظم ہیں وہ طرف سے ماہیان طوفان کش کے ہیں وہ تو قتل نہیں ہوے جو کہ سحران کی جانب سے تھے وہ قتل ہو گئے تھے اُنھون نے سحر کو زور دیا کیونکہ خبر ہو گئی تھی کہ عیار سحران سیہ پوش کو قتل کر کے جاتے ہیں کیونکہ اُنھون نے طوفان دریا اور وہ برباد کی جو عمارت کی دیکھی تو خیال کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے اب جو دریافت کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ سحران سیہ پوش قتل ہو گئے چونکہ اُن ساحرون کو وہانسے اُٹھنے کا حکم نہیں ہے وہ وہین بیٹھے رہے اور سحر کو زور دیا کہ دریا جوش مار کر چلا یہ سحران یہ ساحر جنکا ہے جو وہان ماہیان کی طرف سے مقرر ہین اور وہ دریا جوش مارتا ہے انھون نے خیال کیا کہ اگر یہ لوگ نکل گئے اور جان اپنی سلامت لیگئے تو ماہیان طوفان کش ناراض ہونگی یہ لوگ سانپ تھے ماہیان طوفان کش تھے بس دریا نے اِن سب کو آکر گھیر لیا ہے اب کوئی راہ نکلنے کی نہیں ہے بس مجبور ہو کر اسنے سحر کیا گو کہ اسکو خیال تھا کہ سحر کام نہ کریگا اور سحر فراموش ہوگا مگر مرتا کیا نہ کرتا اب جو خیال کرتا ہے تو سحر یاد ہے فوراً سحر کیا چونکہ بعد قتل سحران یہ بات جاتی رہی تھی کہ ساحر کو سحر فراموش ہو جائے اب اُسکے قتل کے بعد یہ نہ رہا یہ جو سہراب نے دیکھا کہ سحر یاد ہے ایک سحر کیا کہ دریا رُکا مگر قدرے ٹھیرا تھا کہ پھر چلا اب جو سہراب جادو نے دیکھا کہ دریا نہیں رُکتا ہے فوراً اپنے دہنے ہاتھ کے کلمہ کی اُنگلی مین نشتر دیا اور وہ خون لیکر اپنے گرد مع اُن سرداروں کے چھڑکا بس فوراً ایک دیوار آہنی تین طرف قائم ہو گئی اور سامنے کی راہ کھل گئی یہ مع اُن عیارون و سردارون کے کو بخیر و سلامت اپنے سحر سے بناتا ہوا اور سامنے سے آب دریا کو دور کرتا ہوا اور دفع کرتا ہوا چلا یہانتک کہ دریا کو طی اور پار کر کے باہر نکل آئے سہراب نے یہ سحر اپنے کمالات مین سے کیا تھا اور اپنا کمال صرف کیا تھا جب بیرون دریا سب کو لیکر آیا سجدہ شکر کیا اور کہا کہ خداوند کریم نے اپنا بہت بڑا فضل کیا ورنہ اِس دریا سے نکلنا بہت دشوار تھا سارا سبب یہ تھا کہ مرنے سے سحران کے دریا کا زور نصف ہو گیا تھا اور تمام کام ابتر ہو گیا تھا ورنہ ممکن تھا کہ یون بغیر اجازت ماہیان یا سحران کے کوئی نکل جا سکتا ماہیان کے آگے سحر کرنا مشکل تھا اب جب پھر ماہیان یہان کا بندوبست کریگی تو پھر وہی حال ہوگا سب نے سہراب سے کہا کہ تمنے بھی اِسوقت بڑا کام کیا کہ یون سحر کر کے نکل آئے اور ہم سب کو لے آئے یہ کہکر سب نے سہراب کی تعریفین کین اُسوقت خضران بن عمرو نے کہا کہ واہ واہ کیا خوب سب کام تو ہمنے کیے اور نام دوسرے کا ہوا کسی نے ہماری تعریف نہ کی اگر ہم سحران کو نہ قتل کرتے تو آپ لوگ کیونکر بچتے اور نہ یہ زور اُسکا کم ہوتا نہ میان سہراب سب کو لیکر نکل آتے اُسنے تو کام تمام کر ڈالا تھا سب کا خاتمہ تھا کوئی نہ بچتا یہ ہمارے قدمون کی برکت تھی اور پھر کوئی ہماری تعریف نہیں کرتا اور اِس عیاری مین میرا بڑا نقصان ہوا ہیرے کی انگشتریان گر گئین یہ کون دیگا کیونکہ صاحبقران تو ایک لاکھ سے زیادہ نہ دینگے یہان سوا لاکھ اشرفی صرف ہو چکا ہے اُسپر یہ نقصان ہوا کہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی انگوٹھیان گر گئین آپ لوگ گواہ رہیے گا مین نے یہان آپ لوگون سے کہدیا ہے یہ کہنے کو نہ کہ فقرہ کرتے ہین مین اِسکی قیمت تو ضرور صاحبقران سے لونگا اور آپ لوگ گواہ رہین کہ مجھکو آجتک ایک خرمہرہ یہان نہیں ملا سب میرا ہی صرف ہو رہا ہے خیر دیکھا

جائیگا اگر مین یہ جانتا کہ یہان آکر میرا نقصان ہوگا تو مین کبھی نہ آتا چاہے صاحبقران ناراض ہوتے چاہے خوش ہوتے یہان آکر سراسر میرا نقصان ہوا مین صاحبون کا تو اثاثہ قرضدار ہوا مرآفون کا الگ اور تاجرون کا ایک طرف اب تاجر لوگ مجھسے اپنا مال طلب کرینگے تو مین کیا دونگا مفت مین بے ایمان قرار پاؤنگا ہائے یہ کیا ہوا میرے پاس تو اسقدر روپیہ بھی نہین ہی کہ اُنکو دیکر اپنی جان بچاؤنگا برق تانی نے کہا کہ آپ کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہین وہ مال بیچکر روپیہ ادا کر دیجیے گا جو کہ ابھی ابھی آپ نے سحران کے یہانسے لوٹ لیا ہی وہ تو لاکھون روپیہ کا ہی آپ کیون اِسقدر غم کرتے ہین اگر واقعی آپکی انگوٹھیان گر گئین ہین تو یون قیمت اُن تاجرونکو ادا کر دیجیے گا مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ انگوٹھیان آپکے پاس موجود ہونگی صرف آپ صاحبقران سے قیمت لینے کے واسطے یہ فقرہ کرتے ہین بھلا تاجر آپکو کیا جانین اور وہ کیون بغیر اسقدر روپیہ لیے ہوئے اتنا مال دیتے اور آپ اسکو لیکر یہان چلے آتے یہ عقل گوارا نہین کرتی ہی مین کیونکر مانون یہ سنکر خواجہ بہت خفا ہوئے اور کہا کہ کیون اتنا شوخی کیا تیری قضا آئی ہی کیا تیرا اجارہ ہی ہم فقرہ کرکے صاحبقران سے روپیہ لینگے تو کون ہی کیا ہمارا اتالیق ہوا ہے ہمیشہ ہم فقرہ کرکے لیتے ہین تو کیون جلا جاتا ہوا رے ہمنے کب سحران کے وہانسے مال و روپیہ پایا جو کچھ پایا ہی وہ تو ہی نے لیلیا ہی یہ کہکر بہ نگاہ غیظ برق کو دیکھا چونکہ اُنکا سب ادب مثل خواجہ اول کے فرماتے تھے برق خاموش ہو رہا اور سہراب جادو نے کہا کہ خواجہ صاحب یہ تو فرمائیے کہ آپ کہان تشریف فرما تھے آپ تو غائب ہو گئے تھے پھر وہان کیونکر ہوتے کیونکہ جبتک تو سحران زندہ موجود تھی بغیر اُسکی اجازت کے کیونکر آنا ہوا اور دربانون نے بھی نہ روکا خواجہ خضران نے کہا کہ جب تم نہنگ جادو کی صورت بنکر اور سب کو بموجب میری ہدایت کے بیہوش کرکے طرف دریا سے سبز رنگ کے چلے تھے تو مین بھی گلیم اوڑھکر تخت کے ایک گوشہ پر بیٹھ گیا تھا جب تمکو دربانون نے روکا اور سحران نے کہا کہ آنے دو کیے صدا آئی کہ عیار بھی ساتھ مین کہا آنے دو تو تم دریا طے کرکے اُسکے محل کے دروازے پر گئے اور تخت کو باہر ٹھہرا کر اندر گئے تھے مین بھی اُسوقت تمھارے ہمراہ اندر گیا گو کہ مجکو خوف تھا کہ جس طرح دریا نے روکا کہین اُسیطرح مکان مین بھی فتور نہو مگر جان پر کھیل کر اندر داخل ہوا لیکن یہ غنیمت تھا کہ کوئی بات نہ پیدا ہوئی سہراب نے کہا کہ صرف دریا کے اندر داخل ہونے کے وقت اِسیار سے ہر یار روکتا ہی اور باہر جانے کے وقت جب داخل دریا ہو گئے تو کوئی نہین روکتا ہی اور نہ منع کرتا ہی جہان جی چاہے جاؤ اور اُس پار سے جہان صاحبقران فروکش ہین کشتی یا پیراک نہین آسکتا ہی حباب کشتی کو توڑ ڈالتے ہین اور سواران کشتی کو اگر ہزار ہون تو گرفتار کر لیتے ہین پیراک کو بھی یون ہی اسیر کر دیتے ہین یہ سحر سحران کا تھا اب وہ جاتا رہا صرف اب ماہیان کی اجازت درکار رہگئی ہی یہ کہکر سہراب نے کہا کہ ہان خواجہ پھر کیا ہوا خواجہ نے کہا کہ جب تمنے تقریر کرکے نہنگ اصلی کو قتل کرایا تو سحران حیران ہوئی پہلے تمسے دریافت کیا بعد اُسکے پتلۂ سحر کو بلاکر دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ یہ سہراب جادو ہی اور نہنگ جادو قتل ہوا تو سحران سیہ پوش نے تمپر سحر کرکے گرفتار کیا اور عیارون کو تخت سحر پر سے لاکر باندھا اور اسیران اسلام کو زندانخانے سے بلاکر برابر تم لوگون کے اسیر کیا اور پہلے جلادون کو طلب کیا پھر کہا کہ مین حربۂ سحر سے قتل کرونگی اُسوقت مجکو تاب نہ رہی فکر کرکے عیاری کی پھر تو تمکو معلوم ہی کہ جو واقعہ گذرا یہ سنکر سہراب جادو نے بہت تعریف کی اور کہا کہ یہ کام آپ ہی کا تھا دوسرا عیار نہین کر سکتا تھا یہ دونون عیاریان آپ نے بہت عمدہ قابل تعریف کے کین اب کوئی عیار ایسی عیاری نہ کریگا صنوبر شاہ و دیگر سردارون

نے بھی تعریف کی خواجہ بہت خوش ہوے سہراب نے کہا کہ اے خواجہ آج تم چلکر میرے باغ مین دعوت کھاؤ کل سے مین فکر ماہیان کرونگا خواجہ نے کہا کہ اے سہراب جادو مین کبھی تمہارے باغ مین نہ جاؤنگا میرا جدھر جی چاہیگا چلا جاؤنگا ہان تم ان سب سردارون اور عیارون و صنوبر شاہ کو لیجاؤ مین گرفتار کرکے ماہیان کو بھی قتل کرون اور جو لوگ کہ باقی ہین اور اسیر ہین اُنکو بھی رہا کرون باوجودیکہ سحران قتل ہوگئی اور وہ سرداران اسیر رہا نہوے سہراب نے کہا کہ وہ زندانخانۂ دریا مین قید ہین جب دریا فتح ہوگا تب وہ بھی قید سے نجات پاوینگے پھر خواجہ نے کہا کہ مین یہ چاہتا ہون کہ دریا فتح ہوجائے تو مین صاحبقران کے پاس جاکر اپنا روپیہ تولیلون اور اُنکو بھی ادھر لے آؤن کہ وہ شہر سمندریہ کو فتح کرین اور تمہارا عقد ہمراہ دختر سمندر جادو کردین اور پھر یہانسے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ کرین سہراب نے کہا کہ ایک شب مین کیا ہوجائیگا جو آپ میری دعوت کھالین گے خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اور یہ کہکر ایک جانب کو روانہ ہوگئے دیکھیے کہ اُنکا ذکر کہان ہوتا ہے بعد جانے خواجہ خضر ان ثالث کے قران ثالث بھی سہراب و عیارون و صنوبر شاہ وغیرہ سے رخصت ہوکر چلے گئے چالاک ثانی و برق ثانی بھی مختلف راہون پر روانہ ہوے کہ اُنکا ذکر بھی وقت پر بیان ہوگا اب پہلے حال سہراب جادو کا بیان ہوتا ہے کہ یہ مع اُن باقی ماندہ عیارون اور سردارون کے طرف اپنے باغ کے روانہ ہوا اور داخل باغ ہوکر اُنکی دعوت کی بڑی عزت سے پیش آیا بہت خاطر و مدارات کی وہ رات تو اُن سب نے بعیش بسر کی مگر سہراب جادو بعد آرام کرنے سردارون کے قریب دوپہر رات کے باغ سے باہر آیا اور کچھ زمین لیپ پوت کر چونکا دیا ایک بچہ خوک کو ذبح کیا اور اُسکا خون قدرے پانی مین ملایا اور باقی خون رہنے دیا بعد اُسکے سو کہ پتلے ماش کے آٹے کے بنائے اُنپر وہ خون چھڑکا سیندور کے ٹیکے دیے بعدہ اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ اُن مین جان پڑ گئی جب وہ اُٹھکر کھڑے ہوگئے تو اُنسے کہا کہ اے پاسبانان سامری مین نے تمکو ایک کار ضروری کے واسطے تکلیف دی ہے واسطے چندروز کے یہ کہکر اپنی پیشانی پر نشتر مارا اور خون لیکر اُنکے مُنھ مین ٹپکایا اور کہا کہ مین نے آپ کا حصہ دیدیا اب آپ میرا کام دل لگا کر کیجیے گا یہ کہکر ہر ایک کے ہاتھ مین تیر کمان تنکے کی بنا کر دی اور بانس کی تلوارین اور کاغذ کی سپرین اُنپر کچھ اسم سحر پڑھا کہ وہ سب اصلی ہوگئین بعد اس سب بندوبست کے کچھ اسم سحر پڑھکر اُس پانی پر دم کیا جسمین کہ خون خوک ملا ہوا تھا جب اِس سے بھی فرصت ہوگئی تو چوکے سے باہر آیا پہلے اُن پتلون کو یون تقسیم کیا کہ چار پتلے در باغ پر بٹھائے اور کہدیا کہ کوئی بدون ہمارے حکم کے اندر باغ کے نہ آسکے اور چار کو جانب شمال باغ اُنسے بھی یہی کہدیا اور چار کو جانب جنوب اور چار کو پشت باغ پر قائم کیا وہی تقریر مذکور سب سے کہدی بعد اُسکے اُس پانی کا حصار کردیا گرد تمام باغ کے اور ایک اسم سحر پڑھکر دم کیا کہ جسکا یہ اثر تھا کہ جب کوئی ساحر یا غیر ساحر آنے کا قصد کرے تو گرد باغ حصار آہن ہوجائے اگر وہ ارادہ بلند ہوکر جانیکا کرے تو جسقدر وہ بلند ہو اُسیقدر وہ دیوار آہن بھی بلند ہو یہانتک کہ وہ نہ جاسکے یہ سحر سہراب کا بڑا زبردست ہے اسکا جواب سواے ماہیان طوفان آتش یا سمندر جادو کے کوئی دوسرا دے نہین سکتا ہے وہ بھی دفعتاً نہین ساتھ تردد و فکر کے مگر یہ بات بھی کہ اگر کوئی ساحر سحر کرکے گرد اس حصار کے آئے اور اپنا سحر قائم کرے تو یہ حصار دافع ہوگا کسیکو اندر نہ آنے دیگا یہ بندوبست کرکے سہراب جادو باغ مین آیا اور باطمینان تمام جاکر آرام کیا کیونکہ جیسے سردارون و عیارون کو لیکر باغ مین آیا تھا اسکو یہ دغدغہ تھا کہ جب سحران کے قتل ہونے کی خبر ماہیان طوفان آتش کو پہونچیگی تو وہ بہت

صدمہ کریگی یقین ہی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالے جب اِسکو خیال آئیگا کہ ذرا قاتلان سحران کو دریافت کرو کہ وہ
کون لوگ ہین تم اُسوقت اُسکو سب حال معلوم ہوجائیگا کتاب سحر بتا دیگی وہ ضرور براے قتل سرداران
و عیاران یہان آئیگی مین اُسکا مقابلہ نہ کرسکونگا انجام یہ ہوگا کہ سب قتل ہونگے لہذا کوئی تدبیر کرنا ضرور
ہی کہ اتنے اہل اسلام کی جانین بچ جائین بس یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی اور یقین ہوگیا کہ یہ حصار بغیر
دو دن کی محنت کے دفع نہوگا اگر ماہیان یہان آئیگی تو جب دو دن یہان بیٹھکر محنت کریگی تب دفع
ہوگا دفعتہً اِسکا وہ کچھ نہین کرسکتی ہی اِس عرصہ مین اِن سب کو لیکر کسی جانب زیر زمین ہوکر پوشیدہ طور
سے نکل جاؤنگا نقب سحر تیار کرتا ہوا بس یہ آکر باطمینان سور ہا اِسکو تو خواب راحت مین چھوڑیے
اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیے کہ یہ بعد روانہ کرنے نامے کے پاس سحران کے آئی
مقام آرامگاہ پر گئی تھوڑی دیر آرام کرکے پھر باہر آئی اُسکی خواصین مصاحبین خادم و خدمتگار سب حاضر
تھے کہ وہ بتلہ جواب نامہ لیکر آیا اُسکو جواب نامہ دیا اور اپنی جگہہ پر جاکر قائم ہوگیا اِسنے نامے کا جواب پڑھا
اور بہت خوش ہوئی کہ سحران اب بہت عقلمند ہوگئی ہی خوب دریافت کیا کہ عیار پل سحر سے آئے ہین
اِسکا بندوبست کرنا ضرور ہی موافق اُسکی راے کے یہ طریقہ چند یون کے واسطے موقوف کردیا جائے
کہ پل نہ بنا کرے جب یہ غوغا موقوف ہوجائے اور اہل اسلام خواہ قتل ہون خواہ اسیر خواہ چلے جائین
اُسوقت پھر ایسا کیا جاوے اور پل بنانے کا بندوبست ہو کیونکہ یہ بخوبی معلوم ہوتا ہی اور ثابت بھی ہی
کہ عیار ضرور موافق راے سحران سیہ پوش کے اُسی پل سحر سے آئے ہین ضرور ہی کہ ایسے پل کا بننا موقوف
کردیا جاے اور اُن عیارون کو تلاش کرکے قتل یا گرفتار کیا جاے اتنے مین یہی جواب تحریر کیے دیتی
ہون کہ مین نے تمھاری راے کی موافقت اور تصدیق کی اور اُسی پر عمل کیا کیونکہ بغیر اِسکے عیارون کا
بندوبست نہوگا یہ کہکر اُسیوقت جواب تحریر کیا کہ اے سحران جو تمھاری راے ہی وہ بہت ٹھیک ہی اور
مناسب ہی لہذا جو تمھارے نزدیک مناسب ہو وہ کرو یہ لکھکر رکھ چھوڑا اور خیال کیا کہ کل بوقت سحر خواہ سپہر
روانہ کردونگی کیونکہ ابتو رات کا وقت قریب ہی بتلہ سحر کو جانے مین زحمت و تکلیف ہوگی اور کل صبح کو یہ بھی
انتظام کرونگی کہ ایک ساحر کو خدمت مین سمندر جادو کے روانہ کرکے اُنسے بھی اِسکی اجازت لیلونگی
گو کہ اُنھون نے اپنی عنایت و مہربانی سے کل اختیار دریا کا مجکو دیدیا ہی مگر پھر بھی اُنکی اجازت لینا
ضرور ہی بدین سبب یہ نامہ روانہ نہین کیا ہی بعد تحریر کرنے جواب نامہ کے خود اپنی خواصون اور
مصاحبون سے اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگی کہ یکایک بیٹھے بیٹھے اِسکا دل گھبرایا اور پریشان ہونے
لگی اور اِس پریشانی کے سبب سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ٹہلنے لگی مصاحبون نے دریافت کیا کہ حضور
کدھر چلین کہا کہ کہین نہین مین کیا کہون کچھ اِسوقت خود بخود میرا دل پریشان ہوا جاتا ہی اور گھبراتا ہی
اور خیالات فاسد سحران کی جانب سے میرے دل مین پیدا ہوتے ہین سامری و جمشید خیر کرین
مگر کیا کہون خیر نہین معلوم ہوتی یہ سُنکر اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ایسے ایسے خیال نہ فرمایے دل کو
بہلایے اِن خیالون سے باز آیے اور جو کچھ کہ وسوسہ دل مین ہین اُنکو دور فرمایے اور آپ تو یہ خیال
فرمایے کہ ملکہ سحران کا کوئی بال نہین بیکا کرسکتا ہی ایک تو وہ ساحرہ زبردست ہین دوسرے اُنکے
مکان کے گرد دریاے سحر رواں ہی تیسرے اُنھون نے وہ بندوبست کیا ہی کہ کوئی شخص بغیر اُنکی
اجازت کے اُنکے پاس جا نہین سکتا ہی ایسی حالت مین اُنکا کوئی کیا کرسکتا ہی یہ صرف آپکے خیالات ہین
ماہیان نے کہا کہ یہ جو تمنے کہا تو یہ تو سب سچ ہی مگر عیار وہ بلا کے ہین کہ اُنکے کاٹے کا منتر نہین ہی وہ

جسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتے ہین بغیر اُسکے قتل کیے ہوے نہین چھوڑتے ہین ہزار ہزار تدبیرون سے تبدیل شکل کرکے جس طرح ممکن ہوتا ہی وہ اپنا کام کرلیتے ہین جب ایسے لوگ یہان آگئے ہین تو ہر وقت مقام فکر و تردد ہی تم یہ بھی خیال کرو کہ سواے تمھارے اور کوئی اِن امرون سے واقف نہ تھا کہ دریاے سبز رنگ پر فلان مقام پر پل تیار ہوتا ہی مگر وہ ایسے لوگ ہین کہ اُنھون نے ڈھونڈھ نکالا اور یہان آگئے پھر ایسے لوگون سے کیا بعید ہی کہ وہ تدبیر کرکے کسی نہ کسیطرح وہان بھی پہونچ جائین انھین خیالات سے میرا دل بہت پریشان ہوتا ہی مین تو اِسوقت سحران کے پاس جاتی ہون تم لوگ یہین ٹھہرو یہ کہکر تخت سحر کی تیاری کرنے لگی مگر دل رہ رہکر پریشان ہوتا جاتا ہی یہ لاکھ لاکھ دل کو بہلانے کی تدبیر کرتی ہی اور خیالات فاسد کو اپنے دل سے دور کرتی ہی مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی یہانتک کہ تخت سحر تیار ہوا اور قصد کیا کہ سوار ہوکر چلون کہ ناگاہ دریاے سبز رنگ کیطرف سے آواز گریہ وزاری بلند ہوئی اور غل و شور برپا ہوا یہ صدا سُنکر یہ اور بھی گھبرائی اور اُن عورتون سے اِسنے استفسار کیا کہ تمنے بھی سُنا یہ صدا رونے کی کدھر سے آتی ہی اور یہ کیا واقعہ معلوم ہوتا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے تو نہین سُنا آپکی طبیعت جو پریشان ہی اور خیالات خراب دل مین جو ہین تو وہی تصور ہی اِس سبب سے آپکو یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی رو رہا ہی اُسنے جواب دیا کہ نہین بلکہ وہ آواز ابھی تک آرہی ہی اور زور سے آتی ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی کہ بہت سے آدمی رو رہے ہین اور اِدھر کو چلے آتے ہین اور یہ صدا دریا کی جانب سے آتی ہی لو مین تو اب جاتی ہون یہ صدا سُنکر مین اور زیادہ پریشان ہوگئی ہون یہ کہکر تخت سحر پر پانْون رکھا تھا کہ وہ صدا بہت قریب آگئی گھبراکر پانْون اُتار لیا اور کہا کہ اب تو تم سب نے سن لیا یا نہین اب تو وہ صدا بہت قریب آگئی ہی جب یہ کہا تو اُن سب نے بھی اپنے اپنے کان لگائے اُسوقت وہ صداے گریہ سُنی عرض کیا کہ ملکہ واقعی یہ صدا تو اسیطرف کو آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی اب آپ ابھی نہ جائین یہ واقعہ دیکھ لین ماہیان طوفان کش حیران و ششدر مثل تصویر گلی سکوت کے عالم مین کھڑی ہو رہی اور اِدھر اُدھر متحیر ہوکر دیکھنے لگی ابھی حیران ہوکر دیکھ ہی رہی تھی کہ وہ صدا بالکل قریب آگئی اور صحن مین ایک دھماکا ہوا بعد اُسکے اتنو دھم دھم کی آواز آنے لگی اور ایک تانتا بندھ گیا چونکہ وقت شام کا قریب تھا کچھ دکھائی نہ دیا کہ ماہیان نے گھبراکر کہا کہ ارے لوگو ذرا دیکھو تو کہ کیا واقعہ ہی یہ سُنکر کچھ عورتین دوڑین اور صحن مین آکر جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ چند لاشین پڑی ہوئی ہین اور بالاے آسمان سے یہ صدائین آرہی ہین کہ ہاے ملکہ سحران اور واے ملکہ سحران تمکو اُن ظالمون نے پورا جوان بھی نہونے دیا کہ تمکو قتل کر ڈالا تمھاری جوانی پر رحم نہ آیا یہ کیا کیا ہاے افسوس صد افسوس یہ صدائین سُنکر وہ سب کی سب عورتین گھبرا گئین اور دوڑی ہوئی پاس ماہیان کے آئین اور کہا کہ ملکہ ذرا چلکر دیکھیے تو کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ کیسی لاشین ہین اور کسکی ہین اور کہان سے آئی ہین یہ سننا تھا کہ ایک دلپر چوٹ سی لگی اور کمر مین درد پیدا ہوگیا کلیجہ پکڑکر بیٹھ گئی اور کہا کہ سامری خیر کرین یہ کیا ہی یہ سُننا تھا کہ دل ٹوٹ گیا اور جگر مین درد ہونے لگا کون ایسا صدمہ ہونیوالا ہی یہ کہکر اُٹھی اور طرف صحن کے چلی اور بہت سی عورتین مع روشنی کے اُسکے ہمراہ ہوئین جیسے ہی صحن مین پہونچی اور قریب اُن لاشون کے آئی پہلے نظر اسکی گلرنگ جادو کی لاش پر پڑی جو کہ خواصون مین سحران کی بہت مُنھ چڑھی ہوئی تھی اور اُسے کوکا کی بیٹی بھی تھی یہ دیکھنا تھا کہ ماہیان نے کہا کہ لو صاحب غضب ہوا بی گلرنگ جادو قتل ہوگئین ذرا روشنی میرے قریب تو لاؤ مین دیکھون تو کہ یہ لاشین کس کسکی ہین سامری میری بہن کی خیر کرین کہ لوگ اُسکے ملازمون مین سے ہین یہ سننا تھا کہ ایک خواص کنول لیکر قریب آگئی اب جو

اسنے بغور جھک کر دیکھا تو برابر لاش گلرنگ جادو کے لاش سحران کی خون مین غرق خاک مین آلودہ
پڑی ہوئی ہی اور سر اُسکا جدا کیا ہوا سینہ پر اُسی لاش کے رکھا ہی اور دونون آنکھین کھلی ہوئی ہین اور ایک
حسرت اُنسے پیدا ہی معلوم ہوتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی کہ کسی کے اشتیاق دید مین وا ہین یہ دیکھنا تھا کہ ایک نعرۂ آہ
اسنے اس زور سے اپنے دل پر درد سے کھینچا کہ تمام مکان ہلگیا اور غش آگیا گر پڑی مصاحبین دوڑین قریب
آکر اسکو اُٹھایا اب سب نے دیکھا کہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی پڑی ہوئی ہی اسوقت یہ عالم ہوا کہ ایک شور
گریہ وزاری و آہ و بیقراری سب کے دلون سے بلند ہوا کہ جسکے سبب سے کان پڑی آواز تک نہ سنائی
دیتی تھی اور نہ کوئی بات سمجھ مین آتی تھی سوائے ہائے سحران و وائے سحران کے دوسری صدا نہ تھی
ہر ایک خواص و مصاحب رو رہی تھی اُدھر ہیر اُسکے اُسکے واسطے غل و شور کر رہے تھے اور یہ صدائین دے
دیکر بھاگے جاتے تھے کہ ای ماہیان یہ لاش تجکو مبارک ہو ہم تیرے عذاب سے چھوٹے اور اسکی قید
شدید سے نجات پائی قریب تین چار ہزار ہیرون کے اسکی قید مین گرفتار تھے سب ایک مرتبہ اسکی لاش
یہان پہونچا کر اور یہ صدائین دیکر چلے گئے ادھر بعد اسکے اُسکی بہن ماہیان کو مصاحبون اور خواصون نے
بعد کوشش بسیار کی اور بہت مشکل و تدبیر سے ہوشیار کیا جب اسکو ہوش آیا تو فوراً یہ صدا دی کہ ہائے سحران
تم مجکو جیتے جی مار گئین میری آس توڑ گئین ہائے میری اس پیرانہ سالی پر تمنے رحم نہ کیا کمر کو توڑ گئین اور مجکو زندہ
در گور کر گئین ای سحران یہ تمنے کیا کیا کہ تم اکیلی عازم سفر ملک عدم ہوئین اپنی اس دایہ یعنے اپنی لونڈی ماہیان
کو نہ ہمراہ لیا اور نہ یہ خیال کیا کہ اتنا بڑا سفر ہم کیونکر تن تنہا تمام کر سکین گے اور کون ہماری خبر گیری کریگا جب
ضرورت کوئی در پیش ہوگی تو کون خدمت کریگا ہائے ہائے اب مین کیا کرون مین تو یہ خیال کرتی تھی کہ تم مجکو
رو ؤگی اور میرے کل کام کر دوگی مین یہ نہ جانتی تھی کہ مین زندہ رہونگی اور تم مر جاؤگی اور مین تمھین رو ؤنگی یہ تو
میرے کل خیالون کے برعکس ہوا کہ مین تمکو روئی اور تمھارے رونے کیواسطے زندہ رہ گئی ہائے
اب بھی مجھے موت نہین آئی مین کیا کرون ہائی میری بچی کو کسکی نظر کھا گئی ہائے ابھی تو اسکے دودھ کے دانت
تک نہین ٹوٹے تھے یہ کیا آسمان مصیبت مجھپر ٹوٹ پڑا وہ کون ایسا ستمگر تھا کہ جسنے ایسا پودھا کہ جو
ابھی جما بھی نہ تھا اُکھیڑ ڈالا ہائے وہ کون ظالم تھا کہ جسنے ایسا گل باغ جوانی کا توڑ لیا ہائے وہ جلاد بڑا
بیدرد تھا کہ جسنے میرے گلستان خوبی کے نونہال نوخاستہ کو تیغ ظلم و ستم سے قلم کیا اُسکو تیری جوانی پر
رحم نہ آیا یون ظلم و جور کیا ہائے میرے گھر کے چراغ کو ہوائے تیز و تند بدبخت نے گل کر دیا میرے کاشانے
کو بے چراغ کر دیا ہائے آج آفتاب دریائے سبز رنگ غروب ہوگیا اور گہن مین آگیا ہائے مین کیا کرون میری
تو کمر ٹوٹ گئی میرا دل تیری زندگی سے بہت قوی تھا اور بڑی بڑی امیدین تھین آج وہ سب امیدین قطع
ہوگئین ہائے اب کون میری لاش اُٹھائیگا اور کون مجکو رو ویگا یہ تو مجکو نہ معلوم تھا کہ تو عین جوانی مین یون
قتل ہوگی اور نہ یہ معلوم تھا کہ یون نامراد اس دنیائے فانی سے سفر کریگی ارے ہائے نخل جوانی تیرا بارور
نہونے پایا کہ تیغ ظلم و بدعت نے قلم کر ڈالا ہائے مین یہ نہ جانتی تھی کہ تم یون ناشاد و نامراد اس جہان فانی سے
سفر کروگی اور مین تمکو یون کشتہ دیکھونگی یہ آنکھین میری پہلے ہی کور نہ ہوگئین کہ مین تیرا یہ حال نہ دیکھتی یہ کہکر
لاش سے لپٹ گئی اور اپنے منھ پر طمانچے مارنے لگی سر کے بالون کو نوچ ڈالا گریبان چاک کر ڈالا سر کو اُٹھا کر
زمین پر دے مارا کہ پھٹ گیا خون بہنے لگا یہ حال دیکھکر مصاحبین اور خواصین دوڑین اور قریب پہونچکر
اُسکو پکڑ لیا نہین تو اُسکا قصد تھا کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالون جب لوگون نے پکڑ لیا تو یون رو کر کہا کہ ارے
لوگون مجکو چھوڑ دو کیونکہ اب مین زندہ رہکر کیا کرونگی جسکے بھروسے پر زندہ تھی وہی نہ رہی میری زندگی بیکار

ہے اب تو سحران میں پوش سحر مین مجھسے بڑھگئی تھی بڑی ساحرہ زبردست ہوگئی تھی اب اُسکا سحر کمال کو پہونچگیا
تھا ہاے جب زمانہ کمال کا آیا اور ماہ سامری ہلال سحر سے عروج پکڑ کر بدر کامل ہوا تو ایکبار غروب ہوگیا کہ
جسکے نکلنے کی اب پھر امید نہین ہے ہاے افسوس ایسا زوال آیا کہ آسمان سحر و ساحری پر آج ابر غم چھاگیا اور
ہاے آج سے خانۂ سحر و ساحری بےچراغ ہوگیا اور تاریکی چھاگئی میری سب امیدین قطع ہوگئین مرادین و ارمان
سب خاک مین ملگئے اب کوئی میرا آسرا نہین رہا اور نہ کوئی میرا پوچھنے والا رہا ہاے اب مین کسکے بھروسے
پر اپنی زندگی بسر کرونگی مجھے اس سے بڑی قوت تھی کہ برابر کی بہن موجود تھی میرا بازو قوی تھا سامری
نے یہ کیا کیا اور اِس فلک ناہنجار نے یہ کیا تفرقہ ڈالا کہ ایک شجر مزین میرے باغ امید کو پائمال کر ڈالا
اب کوئی میرا پوچھنے والا نہین رہا اِس گردون دون نے یہ رنگ دکھایا کہ یک گردش تجھ ایسی جوان رعنا
کو یون خاک مین ملا دیا اور یون مجھ سے جدا کیا کہ اب تا قیام دنیا کبھی امید ملنے کی نہین ہے اگر مین یہ جانتی کہ تم
وہان جاکر یون عین جوانی مین اِس باغ عالم سے نامراد و ناشاد جاوگی تو مین کبھی نہ اپنے سے جدا کرتی اور نہ
کبھی تمکو دریاے سبز رنگ پر براے بندوبست روانہ کرتی ہاے جب دن تمھاری راحت کے آئے اور
سامری نے اپنے فضل سے اختیار دیا کہ حاکم دریاے سبز رنگ کیا تو اُسوقت مین یون تم چلی گئین اب
کون دریاے سبز رنگ کا بندوبست کریگا مجھ سے تنہا تو کبھی نہوسکے گا مین اِس پیرانہ سالی مین کیا کرونگی
کاش تمھاری عوض مجکو موت آتی اور مین مرجاتی تم زندہ رہتین کیونکہ ابھی تمھارے دن زندہ رہنے کے تھے
اور مین تو گور مین پیر لٹکائے ہوے تھی یہ اِس فلک کجرفتار نے کیا گردش کی اور کیا سلوک میرے ساتھ کیا کہ
جسکے جینے کے دن تھے وہ تو یون مرجائے اور جو قریب بمرگ ہو وہ یون زندہ رہے ارے ای بیٹا سحران
اُٹھو تو میرے دلکو قرار آئے ارے تمکو یہ کیسی نیند غفلت کی ہے کہ ہم اتنی دیر سے پکارتے ہین اور تم جواب بھی نہین
دیتی ہو ارے کروٹ ہی لیلو کہ اِس دل بیقرار کو کچھ تو قرار آجائے اور امید زندگی کی ہو اب کوئی امید میری زندگی کی
نہین ہے ہاے مین نے تو تمکو اپنی اولاد کیطرح پرورش کیا تھا ہاے میری محنت یون بیکار و ضائع ہوگئی ہاے اب
مین کیا کرون اور یہ بتاؤ کہ اب کیا ہوگا ہاے یہ تمھاری کیسی غفلت کی نیند ہے تمھاری تو یہ عادت کبھی نہ تھی آج تمکو
کیا ہوگیا ہے کہ اُٹھتی نہین ہو اُٹھو ہوشیار رہو دیکھو کہ ہمنے اپنی کیا حالت تمھارے واسطے بنائی ہے اور کیسی ہمکو بیقراری
ہے دیکھو تو کہ تمھارے واسطے یہان کیسا کہرام مچا ہوا ہے تمھارے واسطے سب رو رہے ہین اور پیٹ رہے ہین
ہماری حالت پر رحم کھاؤ ہمارے دلکو سمجھاؤ یہ بین دلخراش جو وہ کرکے روئی تو اور سب کی یہ حالت ہوئی کہ
غش آگئے ماہیان لاش سے لپٹی ہوئی بین کر رہی تھی تمام کپڑے خون مین آلودہ تھے بال سر کے بکھرے ہوے
تھے اور پیشانی مین بڑے بڑے گومڑے پڑگئے تھے اور آنکھون سے دریاے اشک جاری تھا بہت بیقراری تھی
ہر مرتبہ یہی قصد کرتی تھی کہ اپنے کو ہلاک کر ڈالون مگر خواصون و دیگر زنان محل نے روک لیا یہ حالت تھی ماہیان
کی کہ اپنے کو زمین پر دے دے مارتی تھی اور لاش کو سینہ سے جدا نہین کرتی تھی پچھاڑین کھا رہی تھی ہر مرتبہ
یہی بین تھے جو کہ مذکور ہوے یہی کلام زبان پر جاری تھے کہ سحران تم ہمکو تباہ و برباد کر گئین ہاے کسیطرف کا
نہین رکھا مین تمکو کہان سے ڈھونڈھ کے لاؤن اور کن کن گلیون مین ڈھونڈھون اور کہان جاؤن مین اپنی جانسی
بہن کو کہان پاؤنگی خواصین سمجھا رہی تھین کہ ملکہ آپ صبر کرین اور انکی اول منزل کی فکر و تدبیر کرین اور لاش کو
پڑا رہنے دین لاش کے پڑے رہنے سے انکی بڑی خرابی ہے اور ہوگی کہین بھی زمانے مین ایسا ہوا ہے اور سلف
سے آجتک سنا ہے کہ کسیکی لاش نہ جلائی جاوے یا دفن نہو نا دیدہ خدا کے بندون کے یہان یہ دستور ہے کہ وہ لاش
کو دفن کرتے ہین ہم لوگون مین جلاتے ہین اب آپ انکی تدبیر کرین ماہیان نے جواب دیا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین

اپنے سامنے اسکو جلاؤن اور مین اسکو جلتے ہوے دیکھون ہاے جسکو مین نے گود یون مین پالا تھا اُسکی مین
یہ حالت اپنی آنکھون سے دیکھون کیون فلک تو نے مجکو اس سے پہلے کیون نہ پیوند زمین کیا ہاے اب مین
کیا کرون کچھ بن نہین پڑتا ہی زمین سخت ہی آسمان دور ہی کچھ بس نہین چلتا ہی کہ مین اپنے کو ہلاک کرون ہاے
یہ لوگ مجکو ہلاک بھی نہین ہونے دیتے ہین مین تو یہ چاہتی تھی کہ مین اور یہ دونون ساتھ جلتی میرا اور اُسکا ساتھ
دم نکلتا مگر فلک کو یہ بھی ناگوار ہوا کیا مجکو ناچار کیا کہ مین نے اُسکا مرنا بھی اپنی آنکھ سے نہین دیکھا ہاے نہ معلوم
کیونکر دم نکلا ہوگا یہ کہکر اسقدر روئی کہ تمام جیب و دامن تر ہوگئے دیکھنے والون کو تو سکتہ سا ہوگیا عجب حالت
تھی کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو اشکبار نہو اور غم سحران مین غمناک و دردناک نہو اُس حالت مین بھی سب اُسکو
لاش سے جدا کرتے تھے مگر وہ کسی صورت سے لاش سے جدا نہوتی تھی اور نہ صبر کرتی تھی جب سب کہتے تھے
کہ ملکہ اب صبر کرو تو وہ یہ جواب دیتی تھی کہ مین کیونکر صبر کرون ہاے جسکے برابر کی بہن یون جوان یکہ و تنہا
قتل ہوجائے وہ کیونکر صبر کرے تمھین بتاؤ کہ مین کیونکر صبر کرون آیا یہ ہوسکتا ہی اور کیونکر اُسکے دلکو قرار آئے
تم سب مجکو چھوڑ دو کہ مین اپنے کو ہلاک کر ڈالون تاکہ یہ بکھیڑا دور ہو اور سب جھگڑے دفع ہون تم لوگ دونون کو جلا دو
یہانتک بین کیے کہ وہ رات اسی حالت مین گذر گئی اور صبح طلوع ہوئی اور آفتاب عالمتاب آسمان پر چمکتا ہوا پردۂ
مشرق سے ظاہر ہوا اور افق چرخ پر رہروی کرنے لگا ادھر ہر ایک ذی روح اپنے خالق عز و جل کی عبادت
کرنے لگا جب بہت اُسکی خواصون اور مصاحبون نے سمجھایا تو آخر کو عاجز ہوکر کہا کہ اچھا مجھسے تو یہ نہوگا کہ مین
خود انکا بندوبست کرون مگر ہان تم لوگ اسکی لاش مع اسکے ہمراہیون کے لاشون کے پاس سمندر جادو
کے شہر سمندریہ مین لیجاؤ اور اُنسے میری طرف سے عرض کرنا کہ سحران سیہ پوش تو آپ کے حق نمک
سے ادا ہوئی اور فراغت حاصل کرکے خدمت مین خداوند سامری و جمشید کے پہونچی اور مین جوانی مین اپنی
جان آپ کے قدمون پر نثار کی مجھپر تو وہ فلک مصیبت توڑ کر یہ گئی ہین لہذا اب آپ کو لازم ہی کہ آپ بھی اُسکی روح
کو شاد فرمائیے کہ اُسکی آخرت کے کام کو انجام دیجیے کیونکہ مین تو اُسکے غم و رنج مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو مجھے
ہوش و حواس نہین ہین یہ لاش موجود ہی جو کچھ مذہب سامری مین ہوتا ہی وہ تدبیر اور بندوبست فرمائیے
اور کسی کو یہان روانہ فرمائیے کہ وہ آکر دریا کا بندوبست کرے کیونکہ مین اس غم مین ایسی مبتلا ہون کہ مجکو اپنے
تن بدن کا مطلق ہوش نہین ہی اور دوسرے اب مجھسے یہ کام بغیر سحران کے نہوسکے گا اس سبب سے کہ مین تو صرف براے
نام منتظم تھی جو کچھ کام کرتی تھی وہی کرتی تھی میرا تو صرف نام تھا جب وہی نہین ہی تو مین یہ کام اپنے بارے نام کرکے
کیا کرونگی دوسرے یہ کہ مین اُسکے رنج و غم مین فقیر ہوکر کسی جانب کو نکل جاؤنگی اب میری زندگی کا بھروسہ کچھ
نہین ہی کیونکہ جب ایسی لائق بہن یون اپنی آنکھون کے سامنے اس دنیاے فانی سے اُٹھ جائے اور گذر
جائے اور ہم زندہ رہین خیر اب جو زمانہ زندگی کا میری باقی ہی اُسکو مین عبادت سامری مین گذارونگی اور باقی
زندگی بسر کرونگی اور فقیرانہ لباس مین اُسکے رنج و غم کو اپنے دل سے ٹالونگی اور یہ کہدینا کہ مین آجکل مین ضرور یہان سے
کسی طرف کو فقیر ہوکر غم مین سحران کے چلی جاؤنگی اور کسی جنگل کو آباد کرونگی اگر آپ کسیکو بھیجین تو بہت جلد یہ کہکر لاش
کو اُس حرامزادی کی اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ لو آؤ اے بی بی سحران رخصت ہو تمکو سامری کے سپرد کیا اگر
وہ چاہتے ہین تو ہم بھی دو ایک دن مین تمھارے پاس دوڑ کر اُنکی خدمت مین آتے ہین یہ کہکر اُسکے منھ کے خوب
بوسے لیے اور لاش کو اُسکی سینہ سے لگایا اور کہا کہ لو بیبیو لیجاؤ میری ناشاد و نامراد اور کم سخن بہن کو اور میری
غنچہ دہن اور گلبدن کو ہاے مجکو یہ ارمان رہا کہ مین اسکا سہرہ دیکھتی اور اسکے دولہ کو دیکھتی فلک کو یہ ناگوار
ہوا کہ مجھسے یون جدا کیا اسکی لاش تو ارمان بھری ہی میرے نزدیک تو یہ بہتر ہی کہ اسکی لاش پر سہرہ بھی باندھ کر

کہ مین بھی دیکھ لون یہ کہکر ایک سہرا اُس بریدہ سر پہ باندھ دیا اور یہ بین کرکے رونے لگی کہ لو صاحبو اگر دُلھن سے مل لو کہ اب یہ نوشاہ مرگ کے گھر بیاہ کر جاتی ہین اب اِنکو کوئی نہ دیکھے گا اور نہ اب تا بہ قیامت اِنسے کبھی کسی جا پر ملاقات ہوگی یہ کہکر اِسقدر روئی کہ لاش پر گرکر غش کر گئی جب یہ لوگون نے دیکھا کہ یہ تو اپنے کو ہلاک کر ڈالیگی تو سب نے یہ تدبیر کی کہ ہم سب ملکر اِسکی لاش کو طرف سمندر جادو کے لیچلین جو لوگ یہان باقی رہین وہ سب اِنکے ہوش مین لانے کی فکر کرین یہ صلاح کرکے سب نے ماہیان کو اُٹھا کر پلنگ پر ڈالا اور سحران کی لاش کو مع اُسکے ہمراہیون کے لاش کے تختون پر رکھا اور قصد چلنے کا کیا کہ ایکبار پھر اُسکو ہوش آگیا اب جو اِسنے دیکھا کہ مین لاش سے جدا ہون تو اپنے کو زمین پہ گرا دیا اور کہا کہ تم لوگون نے اچھا سلوک میرے ساتھ کیا کہ مجکو میری بہن سے جدا کیا اور یہ کہکر رونے لگی روتے روتے خیال آیا کہ اِسی مضمون کی ایک عرضی بھی سمندر جادو کو تحریر کر دون بس اُسیوقت عرضی تحریر کرنا شروع کی جو تقریر کہ زبانی اُن لوگون کے کہلا بھیجی تھی وہی عرضی مین تحریر کر دی اُس عرضی کی یہ حالت تھی کہ بسبب گرنے اشکون کے حرف جابجا سے مٹ گئے تھے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ نامہ غم جو ہے تو قلم ہی سیاہی کے اشکون سے ڈبویا ہے بس اُسنے اُس عرضی کو لفافے مین رکھکر بند کیا اور اُن لوگون کو دیا کہ لو یہ عرضی سمندر جادو کو ہماری طرف سے دیدینا اور جو کچھ کہ زبانی مین نے کہا ہے وہ اُنسے بیان کر دینا یہ سُنکر وہ لوگ لاش اُسکی اُٹھا کر لیچلے یہ بھی روتی ہوئی اور سر و سینہ اپنا پیٹتی ہوئی اور دوہتڑ مارتی ہوئی پیچھے پیچھے اُسکی لاش کے چلی جاتی تھی اور وہ بین دلخراش کرتی جاتی تھی کہ دیکھنے والون کے اور سُننے والون کے اور راستہ چلنے والون کے بھی کلیجے شق ہوے جاتے تھے اور آنسو برابر اُنکی بھی آنکھون سے جاری تھے تھوڑی دور تک اِسی حالت بیقراری مین اُسکے ہمراہ گئی بعد اُسکے کچھ خواصین اُسکو پکڑکر طرف محل کے واپس لائین بوقت واپسی لاش سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ لو اے بہن سحران جاؤ تمکو سپرد سامری کیا دوزخ مین اب چین سے تا قیامت آرام کرو ہم تمکو اتنی دور اور پہونچا گئے اور حاملان لاش سے کہا کہ اب تم بہت حفاظت سے اِنکو لیجانا اور راہ مین کسیطرح کی تکلیف اِنکو نہ دینا یہ کہکر ہمراہ اُن خواصون کے اپنے مقام کیطرف پلٹی فوراً پلٹتے ہی پھر بیقرار ہوئی اور دوڑکر پھر اُن لوگون کو اپنے پاس بلایا اور اُنسے کہا کہ ذرا اِسکے مُنھ پر سے کپڑا تو ہٹاؤ کہ مین پھر دیدار آخری دیکھ لون یہ سُنکر اُن لوگون نے مجبور ہوکر چادر اُسکے مُنھ پر سے ہٹا دی یہ اُسکی صورت دیکھکر پھر یون گویا ہوئی کہ اے سحران سیہ پوش اب تم جاؤ کیونکہ ہم بھی اب جاتے ہین یہ کہکر واپس ہوکر چلی مگر اِسکے دلکو قرار نہ آتا تھا پھر پھر طرف لاش کے دیکھتی جاتی تھی اُسوقت وہ لوگ لاش کو لیکر بہت جلد اُسکے سامنے سے چلے گئے جب اُسکو نہ دکھائی دی تو روتی ہوئی اور اپنے سر کو پیٹتی ہوئی طرف اپنے مکان کے واپس آئی اُدھر وہ لوگ لاش لیکر طرف شہر سمندر یہ کے پاس سمندر جادو کے روانہ ہوے اِسکا ذکر آیندہ کیا جاویگا

لیکن اب حال ماہیان طوفان کش کا ملاحظہ فرمائیے کہ اِسنے واپس ہوکر کیا کیا

اب یہ جو وہانسے واپس ہوکر آئی پہلے تو اِسنے بہت برا حال کیا بعد اُسکے خواصون سے کہا کہ لاؤ پوشاک میری اب مین ترک دنیا کرونگی کیونکہ اب مجکو دنیا سے کچھ سروکار نہین ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور سمندر جادو کے پاس سے کسیکو آتو لینے دیجیے تاکہ وہ یہان کا بندوبست کرے جواب دیا کہ مجکو اب کچھ دکھائی نہین دیتا ہے دنیا میری آنکھون مین سیاہ ہے اور ایک اندھیرا سا معلوم ہوتا ہے برابر کی بہن کا ماتم ہے دل کا عجب عالم ہے اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کا جو جی چاہے گا وہ کیجیے گا مگر اُنکے امور آخرت سے تو فراغت حاصل کر لیجیے کہ اُنکی روح نہ بھٹکے ماہیان نے اُسوقت غیظ مین آکر کہا کہ جو مین تمسے کہتی ہون

وہ تم لوگ کیون نہین کرتے زیادہ باتین کیون بناتے ہو جو میرا جی چاہے گا وہ کرونگی تم کوئی میرے مختار اور اتالیق نہین ہو یہ جواب سنکر وہ سب لوگ خاموش ہو گئے اور جو جو چیزین کہ اُسنے بتائین تھین وہ سب لاکر حاضر خدمت کین اُسنے پہلے تمت باندھی بعدہ ایک سیراگی ہاتھ مین لیکر قصد کیا کہ اب کسیطرف نکل چلو اور کسی جنگل مین جا کر بیٹھ رہو اور وہان اپنی زندگی بسر کرو اور تمام مال و اسباب خواصون کو تقسیم کردیا روتی جاتی ہی اور یہ کہتی جاتی ہی کہ اے سحران یہ حالت میری تم کاہیکو دیکھتی ہوگی تمتو پاس سامری کے چین سے بیٹھی ہوگی ہمپر جو گذرتی ہی اُسکی تمھین کیا خبر اور وہ تم کیا جانو ہم تمھاری جدائی مین فقیر ہوکر گھر بار کو تباہ کرکے جنگل کو بساتے ہین جو چند دن کی زندگی ہی وہ اب جنگل ہی مین بسر کرینگے یہ کہکر قصد کیا کہ چلون کہ یکایک خیال آیا کہ اے ماہیان طوفان کش یہ کیا کرتی ہی ارے پہلے اُسکے قاتلون سے تو اُسکے خون ناحق کا عوض لیلے پھر جو تیرا جی چاہیگا وہ کرنا یہ کیا بات ہی کہ وہ اُسکو قتل کرکے چین کرین اور ہم یون آوارہ تباہ ہون اُنکو بھی اب تو چین نہ لینے دے پہلے اُنکو قتل کرلے پھر تجکو اختیار ہی بس یہ خیال کرتے ہی اُسکی وہ حالت جاتی رہی اور اپنے مصاحبون سے کہا کہ اب مجکو یہ خیال آیا ہی کہ مین پہلے اُسکے دشمنون کو تلاش کرکے قتل کرلون اور اُسکے خون کا عوض اُن لوگون سے لیلون تو پھر ترک دنیا کرون کیونکہ بعد میرے کوئی بھی اسکا تدارک نہ کریگا سمندر جادو کو کیا غرض ہی جو وہ اُسمین کوشش کرینگے یہ خیال میرا اسوجہ سے ہی کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ تو چین کرین اور ہم یون تباہ ہون یہ تو کبھی نہوگا بعد اس انتظام اور فکر کے مین ترک دنیا کرونگی اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہم آپ کے خوف کے مارے کچھ کہ نسکے جو آپکو سمجھایا تو آپ کو غصہ آگیا ہم بوجہ عتاب آپ کے خاموش ہو رہے ورنہ ہم خود عرض کرنے والے تھے اُسنے کہا کہ اچھا اب تم دیکھو کہ ساحری کیا کرتے ہین یہ کہکر اُسنے اُسیوقت اپنے ہاتھ سے چوکا لگایا اور خون خوک سے غسل کیا اور ایک اسم پڑھکر دم کیا کہ ایک پتلی پیدا ہوئی اور ہاتھ باندھکر سامنے اُسکے کھڑی ہوگئی ماہیان نے کہا کہ کیون او خادمہ ساحری یہ کیا ہوا اور تو نے مجکو آکر اطلاع بھی نہ کی جلد بتلا یہ کیا ماجرا گذرا اور کسنے سحران کو قتل کیا اور اُسکے قتل کا کون باعث ہوا اور وہ کسکی شرکت سے قتل ہوئی سب حالات مفصل بیان کر کوئی بات باقی نہ رہے یہ سنکر اُسنے پہلے تو یہ بیان کیا کہ مین آپکو کیا خبر کرتی تھین تو اُنکے پاس پہلے ہی حسب الطلب اُنکے گئی تھی اور جو اُنھون نے دریافت کیا وہ مین نے اُنسے بیان کردیا زیادہ تفصیل بیان کرنے کا حکم نہین ہی یہ حکم ہی کہ جسقدر تجھ سے دریافت کیا جاوے اُسیقدر بیان کرنا گو کہ مجکو کل حال معلوم تھا خیر اب آپ نے دریافت کرنے کیواسطے مجکو طلب فرمایا ہی تو مین بیان کرتی ہون سنیے اُس پتلی نے ابتدا سے حال بیان کرنا شروع کیا یعنے آنا صاحبقران کا دشت بہار افزا مین اور جشن تخت نشینی کرنا اور جانا نامہ کا صنوبر شاہ کے اور آنا جواب نامہ کا حسب خواہش صنوبر شاہ صاحبقران کا کنارے دریاے سبز رنگ کے برابر ملاقات کو آنا اور ملاقات ہونا صنوبر شاہ اور صاحبقران سے آنا دیوانون کا اور مقابلہ ہونا صاحبقران سے زیر ہونا اُن دونون دیوانون کا اسکی خبر ہونا سحران سیہ پوش کو اسکا روانہ کرنا حباب جادو کو اور سہراب جادو کو براے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ اور مارا جانا حباب جادو کا صاحبقران کے ہاتھ سے اور اسیر ہونا سہراب جادو کا بمکر عیاری سے خضران بن عمرو کی بعدہ رخصت ہوکر جانا صنوبر شاہ اور دیوانون کا اپنے اپنے مقام کو اور رکنا صاحبقران کا اپنے لشکر مین اور سہراب جادو کو مطیع اسلام کرنا اُدھر برباد ہونا شہر صنوبر یہ کا بحکم

سمندر جادو و اسکی خبر آنا پاس صاحبقران کے صاحبقران کا اُدھر کو جانا اور سہراب جادو کا رخصت ہوکر ادھر کو آنا یہ وعدہ کرکے کہ مین دریاے سبز رنگ کا راستہ دریافت کرکے حاضر خدمت ہونگا اور اُسکا داخل دریا ہونا اور جو کہ واقعہ درمیان سحران و سہراب جادو کے عشق و عاشقی کا گذرا تھا سب بیان کیا یہ سنکر اُسنے کہا کہ افسوس سحران نے مجکو بالکل ان امورات کی خبر نہ کی اور بالکل آگاہ نہ کیا ورنہ یہ بھی اُسکی مجال تھی کہ وہ انکار کرتا پھر تلی سنے جنگ کا کرنا اور نامہ لکھنا سحران کا ماہیان کو اور جواب نامہ آنا اور آفتاب جادو کا آنا اور آفتاب سحر تیار کرنا اور عرضی لکھنا سہراب جادو کا صاحبقران کو اور یہ بھی سب بیان کیا عیارون کا آنا اور گرفتار ہونا خضران بن عمرو کا فرخ جادو کو قتل کرنا بعد اُسکے عیاری ناگن کی کرکے آفتاب جادو کو مارنا اور جوگی بنکر جنگل مین مقیم ہونا سحران کا نہنگ جادو کو گھبرا کر براے خبر سہراب روانہ کرنا اُدھر سہراب پر عیارون کا عیاری کرنا اُسکا اُنکو اپنے گھر لیکر باغ مین لیجانا نہنگ جادو کا پہونچنا سب کیفیت دریافت کرکے سہراب جادو کو بذریعۂ خاک جمشیدی اسیر کرنا سبکو لیکر اپنے ہمراہ چلنا راہ مین جوگی کا ملنا بعد گفتگوے بسیار عیاری سے بیہوش ہونا اور سب کا بمشورۂ خضران براے قتل سحران جانا خواجہ کا گلیم اوڑھکر اُنکے ہمراہ جانا نہنگ جادو کا قتل ہونا سحران کا پتلی کو طلب کرنا اور اس سے جو کچھ کہ اُسنے دریافت کیا وہ سب بیان کرنا سحران کا بعد آگاہی سہراب جادو کو اسیر کرنا اور عیارون کو ہوش مین لانا سب کا دعا کرنا اور اُسکا اُن سب قیدیون کیواسطے تدبیر قتل کرنا بعد اُسکے آنا فرشتۂ قدرت کا بنکر خضران بن عمرو اور جو کچھ کہ واقعہ اسوقت گذرا وہ سب کہ سنایا یہانتک کہ قتل ہونا سحران کا اور اسکی لاش کا اس طرف آنا اُدھر سہراب کا سب کو لیکر دریا کے اُس پار نکل جانا خواجہ و چند عیارون کا جدا جدا ہوکر طرف جنگل کے روانہ ہونا باقی صنوبر شاہ و سرداران و غیرہ عیارون کا باغ مین سہراب جادو کے جاکر مقیم ہونا اور دعوت کرنا سہراب جادو کا اور بسبب خوف کے حصار سحر کرنا گرد باغ کے اور اُسکا اُسمین جاکر بیٹھنا سب بیان کیا کوئی بات پوشیدہ نہ کی کیونکہ اُسنے پہلے ہی سوال کر لیا تھا کہ کل حال بیان کرنا کوئی امر پوشیدہ نہ کرنا ورنہ جسطرح سحران نے چند باتین دریافت کین اور اُسنے بیان کردین بعدہ وہ چلی گئی اُسیطرح یہان بھی ہوتا مگر یہ عاقلہ تھی پہلے ہی اسکا بندوبست کر لیا تھا کہ کوئی بات رہ نہ جاے جب یہ سب حال اسکو معلوم ہو تو ایک دو دو غلیظ تھا کہ اسکے کاخ دماغ سے پار ہو گیا مارے غصہ کے کانپنے لگی اور رنج و غم سحران زیادہ ہو گیا اپنی مصاحبون سے کہنے لگی کہ لو اب معلوم ہوا کہ یہ سارا البس بو یا ہوا میان سہراب جادو کا ہو کیون نہو جسنے اپنے مالک کے ساتھ ایسی نمک حرامی کی تو وہ انکے ساتھ کیا کرتا یہ اب معلوم ہوا کہ میان سہراب نے اُسکو ملکر قتل کرایا انھون نے سابق کی دشمنی کا بدلہ لیا جو کہ مین نے اُنکو بحکم سمندر جادو قید کیا تھا کیونکہ وہ سمندر جادو کی بیٹی پر عاشق ہوا تھا اور اُسکی خواہش مین سمندر جادو سے واسطے اُسکے سوال کیا تھا سمندر جادو نے اُسکو یہان فقرے سے روانہ کیا تھا اور عقب سے مجکو تحریر کیا تھا کہ اسکو قید کر لے مین نے ویسا ہی کیا تھا کچھ دنون یہ قید رہے تھے اُس بھشت انسیب کے سبب رہا ہوئے اور اُسکے پاس ہے آخر کو اُسکی جان لی خیر اب بچکر میرے ہاتھ سے کہان جاتے ہین اگر حصار سحر کرکے باغ مین بیٹھے ہین تو کیا مین اُس حصار سے رک جاؤنگی اور وہ میرے ہاتھ سے بچ جاینگے اگر مین نے اُنکے لشکر سے مع اُنکے ہمراہیون کے و صنوبر شاہ و غیرہ کے نہ کیا تو اپنا نام ماہیان نہ رکھا اُنکو قتل کرکے کچھ تو مین اپنے دلکو ٹھنڈا کرونگی وہ نہ معلوم مجکو لاکس بات پر مین ایسے ایسے سحر بہت سے

کیا کرتی ہون ایسے طفل مکتب مین نے بہت سے دیکھے ہین تو وہ ہمارے سامنے سحر کا دعوی کرتے ہین ساحری کی قدرت ہمارے ہی خاندان سے علم سحر حاصل کیا اور پھر ہمین پر اُسکا وار کیا کیا خوب وہ جو سحر ان تصور کرتے ہین مین کوئی لڑکی نہین ہون وہ تو آسپر عاشق ہوکر قتل ہوئین مین اُنکی کوئی شیدا نہین ہون ایک سحر مین جو کمال ہوگیا ہو تو یہ خیال کرتے ہین کہ ہم بھی ساحر ہین ساحری کا دعوی کرنے لگے اب ہم دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر میرا مقابلہ کرتے ہین یہ کہکر اُس پتلی کو تو اُسکی خود راک دیکر رخصت کیا اور کچھ روئی جو کہ جو کہ مین اُسکے پاس رکھی ہوئی تھی اور کسی ضرورت کیواسطے موجود تھی اُسکو اُٹھا کر خون خوک مین تر کیا بعد اُسکے اُسپر چند قطرے پانی کے ڈالے اور اُسکو توم کر مثل ابر کے بنایا اور ہوا کا رخ دیکھکر چھوڑ دیا کہ وہ بلند ہونے لگا اپنے اسم سحر پڑھ پڑھکر دم کرنا شروع کیا کہ وہ مثل ابر کے تیار ہونے لگا تھوڑے ہی عرصہ مین ایک ابر دھوان دھار بنکر تیار ہوگیا کہ جسکا کوئی عرض و طول بیان نہین کرسکتا ہو وہ ابر ایسا تھا کہ کسی نے ایسا ابر کبھی تیرہ و تاریک زمانہ برسات مین بھی نہ دیکھا ہوگا ساون بھادون کی گھٹا بھی اُسکی تاریکی کے آگے کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتی تھی اگر شاید اتفاق سے اُسکا اور اسکا سامنا بھی ہوجاتا تو وہ مارے شرم کے پانی پانی ہوکر بہ جاتی اُس ابر کا یہ حال تھا کہ جو جو وہ سحر پڑھکر دم کرتی تھی اُسکی سیاہی اور طوالت ترقی پکڑتی جاتی تھی اور تمام عالم مین ابر پھیلتا جاتا تھا اور اُسکا زور و جوش بڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ اب اُسمین رعد کی گرج اور برق کی چمک پیدا ہوئی اور ایسی صدائین ہولناک آنے لگین اور اس زور سے چمک ہونے لگی کہ اگر رستم وقت بھی ہوتا تو اُسکو دیکھکر اُسکا بھی دل قابو مین نہ رہتا اگر بدلے گرج سن پاتا تو مارے خوف کے ساتوین طبقہ زمین مین جاکر پوشیدہ ہوجاتا اسواسطے کہ اب مین یہ ہمراسکے رعد سنون اور نہ اس چمک کو اپنی آنکھون سے دیکھون اگر دیو بھی سن پاتا تو اپنے کانون مین اُنگلیان دیکر مارے دہشت کے مقام امن و امان تلاش کرتا انسان کی تو کیا حقیقت ہو جب اس ابر مین اسطرح کی گرج اور چمک پیدا ہوئی تو اُسنے دوسرا اسم سحر دم کیا کہ جس سے یہ ہوا کہ ایک طوفان عظیم ہوا کا پیدا ہوا اور بعد اُسکے اُسمین سے بوندیان پڑنے لگین بعد اُسکے پھر ایک صداے گرج ایسی اُس ابر مین سے پیدا ہوئی کہ جسکے باعث سے یہ معلوم ہوا کہ اب آسمان پھٹ پڑیگا بعد اُس آواز کے بارش سانپ و کژدم وغیرہ کی ہونے لگی سنگباری و خشتباری بھی ہوئی تیر و تیغ و سنان و تبر و خنجر وغیرہ بھی برسنے لگے جب اُسنے یہ دیکھا کہ اب میرا سحر بخوبی تیار ہوگیا بس اُسیوقت اُسنے فوراً طرف باغ سہراب کے اُس سحر کو اشارہ کیا اور باغ سہراب کو پہلے اپنے دوسرے سحر سے دریافت کرلیا تھا وہ ابر سحر حرکت مین آیا اور طرف باغ سہراب جادو کے روانہ ہوا بعد اُسکے یہ بھی تخت سحر تیار کرکے اور اُسپر بیٹھکر عقب مین ابر سحر کے چلی اور اپنی خواہرون اور بھتیجون سے کہا کہ تم لوگ پریشان ہونا مین ابھی آتی ہون اسواسطے جاتی ہون کہ قاتلان سحران کو گرفتار کرکے لے آؤن یا اُنکو قتل کرلون تو میرے دل مین ٹھنڈک پڑے جاتی ہون اور ابھی اُنکو اس فعل ناشایستہ کی سزا دیکر آتی ہون یہ کہکر تخت سحر کو اُڑا کر چلی اُدھر کا حال سنیے کہ سہراب جادو مع اُن عیارون و سردارون کے بوقت سہ پہر براے سیر گلشن بر روش پٹری پر گلگشت کر رہا تھا اور ہر ایک سے خوش ہو ہوکر باتین کرتا جاتا تھا مگر ہر وقت یہ خیال تھا کہ ایسا نہو کہین ماہیان کو یہ خیال آئے کہ چلکر سحران کے قاتلون سے عوض خون لون کیونکہ اُسکو اسکا غم و رنج بہت ہوگا بس جب یہ خیال آتا تھا فوراً چہرہ متغیر ہوجاتا تھا اور ایک قسم کا ملال پیدا ہوتا تھا مگر بسبب اس امر کے کہ کہین یہ لوگ نہ پریشان ہون اُس خیال کو ظاہر نہ کرتا تھا سب کے ہمراہ سیر گلشن مین مصروف تھا اور خوشی خوشی پھرتا تھا

چونکہ وقت سہ پہر کا تھا اِس سبب سے ایک مقام پر بباعث گلہاے رنگارنگ چمن کا عجب حال تھا ہر ایک جگہہ پر پھول کھلے ہوے تھے عجب سمان تھا وہ باغ ثانی فردوس برین معلوم ہوتا تھا ہر ایک خوشنود تھا اور دل شاد تھا غم سے آزاد تھا دل مین کوئی خوف نہ تھا سب کے سب بیخوف و خطر سیر چمن کر رہے تھے کہ یکایک ایک صداے ہولناک آئی کہ جس سے تمام باغ کیسا عمارت تک ہل گئی زمین کو ایک تزلزل ہوگیا درخت چمن بسبب ہل جانے زمین کے گر پڑے یہ حال دیکھکر سہراب جادو نے سر اُٹھاکہ طرف آسمان کے دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہو اور کیا ماجرا ہو کیا دیکھتا ہو کہ ایک ابر سیاہ جانب شمال سے اُٹھتا ہوا چلا آتا ہو کہ جیسے رو برو گھٹا ساون بھادون کی بے اصل ہو اُسمین رعد کی گرج اور برق کی چمک اسقدر تھی کہ دل ہلے جاتے تھے وہ ابر بڑے زور شور سے اسی جانب چلا آتا ہو یہ دیکھکر سہراب جادو نے یہ خیال کیا کہ یہ بے فصل کی بارش اور ابر کیسا اُٹھا ہو یہ تو کوئی ساحر کی آمد معلوم ہوتی ہو بس یہ خیال کرکے کچھ اسم سحر پڑھکر اپنے دونون ہاتھون پر دم کیا اور اُنکو دیکھا کہ اُسمین کیا تحریر ہو اُسمین لکھا ہوا تھا کہ یہ ابر سحر ماہیان کے سحر سے تیار ہوکر آتا ہو اِس سے ہوشیار و خبردار ہو جاؤ ماہیان بڑے غیظ و غضب مین براے گرفتاری تم سب لوگون کے غم مین سحران سیہ پوش کے آتی ہو اِسلئے اِس سحر سے بڑے بڑے جادوگر نہین بچ سکتے ہین نہایت جاے خوف و خطر و مقام اندیشہ ہو یہ دیکھکر سہراب کی تو یہ حالت ہوگئی کہ سکتہ کی سی نوبت ہوگئی مثل تصویر خاموش ہو گیا اور ایک جوش و خروش حسرت و یاس کا ہوا خوف و خطر کی طغیانی ہوئی مردنی چہرہ پر چھاگئی اور تمام تن بدن مارے دہشت کے زرد اور سرد ہو گیا اگر کاٹو تو جسم مین خون کا قطرہ نہ تھا منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین ہاتھ پاؤن مارے خوف کے مانند بید کے کانپنے لگے یہ دیکھکر صنوبر شاہ و سمک وغیرہ نے دریافت کیا کہ اے سہراب جادو تم ابھی تو بہت خوش و خرم گلگشت کر رہے تھے اور سیر باغ مین ہمہ تن مشغول تھے یکایک یہ تمھاری کیا کیفیت ہوگئی ہو کچھ بیان تو کرو ہم تمھاری حالت دگرگون پاتے ہین چہرہ اُداس عالم یاس بند بند کانپ رہا ہو جسم مین خون کا نام نہین ہو یہ کیا واقعہ ہو سہراب جادو نے کہا کہ کچھ نہین صرف مجکو اسوقت صاحبقران کا خیال آیا کہ نہ معلوم وہ کیا کرتے ہونگے اور اُنکی کیا کیفیت ہوگی دوسرے اِسوقت مجکو اپنی معشوقہ دختر سمندر جادو کی یاد آگئی اور اُسکے جوش عشق نے دل کو پریشان کردیا دیکھیے کب اُس سے وصل میسر ہو اور کب اُسکا دیدار نصیب ہو اور کیا معاملہ ہو اور کیونکر ہو مجکو تو اُسکے ملنے سے بالکل یاس ہو یہ جو سہراب نے کہا تو سردارون اور عیارون نے جوابدیا کہ یہ امر تو نہین معلوم ہوتا کوئی اور بات ہو کہ جسکا تمکو نہایت درجہ خوف ہو اور ہمکو تو تمھاری یہ حالت بسبب خوف کے معلوم ہوتی ہو اُسنے جوابدیا کہ نہین آپ لوگ پریشان نہون جو مین عرض کرتا ہون یہی بات ہو مگر اُن لوگون کو کسیطرح یقین نہ آیا پھر دریافت کیا اُبکی مرتبہ قسمین دین اور نہایت مجبور کیا جب تو سہراب نے آنکھون مین اشک بھر کر طرف آسمان کے اشارہ کیا اور کہا کہ سب صاحب دیکھ لین مین آپ سے کیا بیان کرون جو ماجرا ہو آپ خود ملاحظہ فرمالین میرے تو ہوش اِس ابر کو دیکھکر اُڑ گئے ہین کیونکہ اِس ابر مین کوئی نہ کوئی آفت ہو اور یہ ابر ماہیان طوفان کش کا بھیجا ہوا ہو ضرور یہ ابر سحر ہو میرا دل اس ابر کو دیکھکر پریشان ہوگیا ہو اور اِسوقت یہ مصرعہ پڑھنا زیبا ہو مصرعہ کوئی معشوق ہو اِس پردۂ زنگاری مین ٭ خداوند کریم آپ سب صاحبون کو اِسکے شر سے محفوظ رکھے اور سامنے صاحبقران زمان کے مجکو سرخرو رکھے اب میری یہ دعا ہو کہ جو بلا آنے والی ہو وہ پہلے میرے اوپر آوے اور مین آپ لوگون پر تصدق ہو جاؤن

میرے بعد جو کچھ کہ ہونیوالا ہو وہ ہو مصرعہ بعد از سر من کن فیکون شد شدہ باشد ÷ سرداروں نے اُسوقت کہا کہ تم پریشان نہو ایسے ایسے واقعے بہتاسے ہوے ہین مگر فضل خداوند کریم جل جلالہ سے سب باسانی دفع ہو گئے ہین یہ کہکر سب نے جانب آسمان دیکھا کہ واقعی مدت العمر مین ان سب نے ایسا ابر تیرہ و تار نہ دیکھا تھا نہ سُنا تھا یہ حالت تھی کہ جو جو وہ ابر قریب آتا تھا وہ وہ تاریکی زیادہ ہوتی جاتی تھی اور زاغ و زغن و طائران صحرائی مثل گد وغیرہ کے آگے آگے اُس ابر کے اُڑتے ہوے چلے آتے تھے یہ دیکھکر سب نے کہا کہ ای سہراب جادو یہ ابر سحر نہین ہو بابا یہ ابر اصلی معلوم ہوتا ہو کیونکہ بارش کی تو فصل نہین ہو اور وقت بھی سہ پہر کا ہو اس سبب سے یہ اسقدر تاریک معلوم ہوتا ہو کیونکہ آفتاب بھی قریب غروب ہو یہ سبب اور بھی ہو ورنہ اب کوئی مقام خوف نہین ہو تم پریشان نہو گو کہ اُن سبکو بھی یقین ہو گیا تھا کہ یہ ابر سحر ہو مگر بدین سبب کہ کہین ایسا نہو کہ سہراب جادو مارے خوف و پریشانی کے اپنے کو ہلاک کر ڈالے اور اس سے اسکا دفعیہ نہو سکے سہراب نے یہ سُنکر جواب دیا کہ آپ لوگ مجکو نادان خیال کرتے ہین اور بسبب میرے خوف کے یہ فرماتے ہین مین پہلے ہی اسکا انتظام کر چکا ہون اور دریافت بھی کر لیا ہو مجکو کچھ اپنی جان کا خوف نہین ہو ایک جان ہو جاہے خدا لے جاے وہ لکاتہ ماہیان طوفان کش لے ہان اگر خیال ہو تو آپ سب صاحبون کا ہو کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا ورنہ جسطور سے خواجہ سلامت اور دیگر عیار چلے گئے ہین اُسیطرح آپ لوگ بھی چلے جاتے مین تنہا یہان رہجاتا جو کچھ ہوتا دیکھ لیا جاتا میرے ہمراہ آپ لوگون کی بھی جانین مفت برباد ہوئین یہ مجھ کمبخت کی غلطی تھی کہ مین آپ لوگون کو یہان لایا جو مقدر مین تحریر ہوتا ہو وہ ضرور پیش آتا ہو بندہ مجبور ہو فلک تفرقہ انداز اپنا ہر وقت نیا رنگ دکھاتا ہو کسیکو چین سے نہین رہنے دیتا ہو اسکے جور و ظلم سے ہر ایک شخص عاجز و مجبور ہو بندہ کچھ خیال کرتا ہو مگر اُسکے برعکس ہوتا ہو جو وہ مالک عز و جل چاہتا ہو وہی ہوتا ہو بقول شاعر شعر من درچہ خیالم فلک درچہ خیال ÷ کاریکہ خدا کند بشر را چہ مجال ÷ کیسی خوشی کی حالت مین بیٹھے ہوے سیر چمن کر رہے تھے کہ ناگاہ اس فلک ناہنجار نے یہ تفرقہ ڈالا اور یہ آفت عظیم سر پر نازل کی دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہو سب نے جواب دیا کہ آپ کو کیونکر دریافت ہو گیا ہو کہ یہ ابر سحر ہو سہراب نے کہا کہ قبل اسکے صداے ہولناک ایسی آئی تھی کہ جسکے سبب سے تمام عمارت ہلگئی تھی اور دیکھیے کہ بسبب تزلزل زمین کے کتنے درخت جڑ سے اُکھڑ کر گر پڑے ہین مین نے جو یہ دیکھا تو گھبرا کر طرف آسمان کے نظر کی تو یہ ابر مجکو معلوم ہوا پہلے مین نے بھی خیال کیا تھا کہ یہ ابر اصلی ہو مگر جب مین نے اسمین چمک اور گرج حد سے زیادہ پائی جو کہ معمولی ابر مین ہوتی ہو وہ نہ تھی تو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ اسقدر شدت گرج کا ہونا کیا سبب ہو کہ جس سے دل ہلے جاتے ہین تو اُسوقت مجکو معلوم ہوا کہ ابر سحر ماہیان طوفان کش کا ہو براے گرفتاری اور قتل کرنے آپ لوگون کے آیا ہے اور اس ابر کے عقب مین وہ خود بھی آتی ہو بس مجھپر ایسا خوف طاری ہوا کہ یہ میری یہ حالت ہو گئی جو کہ آپ لوگون نے ملاحظہ فرمائی مگر نظر بخدا کے خاموش ہو رہا اور یہ مصرعہ ورد زبان کیا مصرعہ ہر سر اولاد آدم ہرچہ آید بگذرد ÷ اور میرا بھروسہ اس شعر پر ہو شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ÷ مرد باید کہ ہراسان نشود ÷ وہ کریم الرحیم ہو خالق کون و مکان ہو اپنے بندے کو آپ ہر آفت و بلا سے اپنی حفاظت مین رکھتا ہو عادل و منصف ہو غریبون کا دادرس اور فریادرس ہو وہ ضرور اپنے بندون کی حفاظت کریگا اور کوئی نہ کوئی فکر ہمارے بچانے کی کریگا کیونکہ ہمارا مددگار سواے اُسکے

اس دنیا مین اب کون ہی ہمنے اُسکا دین قبول کیا ہی اور اُسکو بخدائی مانا ہی وہ قہار و جبار ہی اُسکے آگے کسیکی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی وہی ہم سب کا مالک و آقا ہی اور اُسکو ہماری فکر ہی اور رزق پہونچاتا ہی ہماری فکر کرنے سے کیا ہوگا اور اگر ہماری قضا ہی آگئی ہی تو مجبوری ہی ورنہ ہمارا کوئی بال بھی نہین توڑ سکتا ہی تو ماہیان طوفان کش حرام زادی کیا حقیقت رکھتی ہی اور کیا چیز ہی کہ ہمکو آزار پہونچا سکے وہ بہر طور ہماری حفاظت کریگا اور اگر تمام روے زمین کے ساحر بھی جمع ہو جائین گے تو ہمارا کچھ نہین کر سکتے ہین بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جای ✤ نہ برد رگے تا نخواہد خدائی ✤ گو ایسے ایسے خیالات دل مین پیدا ہوتے ہین جو کہ بالکل خلاف عقل ہین مگر بھروسا ہمارا اُسی کی ذات ستودہ صفات کا ہی اور یہ سب باعث اور تقاضاے بشریت کا ہی جو ہماری یہ حالت ہو گئی یہان تو یہ کلام ہر اس و یاس زبان پر سہراب جادو کے جاری تھے اور فکر و تردد ہو رہا تھا کہ یکایک وہ ابر سحر قریب باغ آکر ٹھہرا اور اُسکے سبب سے تمام باغ مین تاریکی ہو گئی اور ایک تلاطم عظیم برپا ہوا اُدھر یہ لوگ ابر کے جانب متحیر ہو کر دیکھنے لگے اور اُدھر اُس ابر سے شعلہ آتش نکلنے لگے اور طرف باغ کے آنے لگے کہ یکایک ابر بھی جنبش کھا کر چلا گرج اور برق کی تڑپ کی نہایت شدت ہوئی سبکو یقین ہو گیا کہ اب ہم سب پر یہ برق کوندھکر گریگی اور ہم سب جلکر خاک سیاہ ہو جائینگے مگر بسبب حصار سحر سہراب جادو کے وہ شعلے اندر باغ کے نہ آسکے اور نہ وہ برق لیکن ابر حرکت کرکے چلا جب بالکل باغ کے قریب پہونچا تو حصار سحر مانع ہوا یہ ابر رک گیا صداے رعد پے درپے ہونے لگی برق چمکنے لگی اور شعلے نکلنے لگے سنگباری اور برفباری ہونے لگی تیر و تیغ و سنان و تبر و نیزہ و خنجر و جمدہر وغیرہ برسنے لگے مگر یہ سب بیرون باغ حالت تھی اندر باغ کے اِسکا کچھ بھی اثر نہ تھا صرف کسیقدر برودت سی ہر ایک کو محسوس ہوتی تھی ہوا بھی نہایت شدت سے چل رہی تھی بارش بکثرت تھی موسلا دھار پانی پڑ رہا تھا مگر باغ کو کسی قسم کا ضرر نہ تھا نہ باشندگان باغ کو مگر اُسپر بھی سب کے حواس باختہ تھے اِدھر سہراب جادو نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ کوئی بلا اندر باغ کے نہین آتی ہی خیال کیا کہ یہ تیرے حصار کا باعث ہی جو تونے اپنی جان پر کھیل کر کیا ہی مگر اُسکے روبرو اِسکی کچھ وقعت نہین ہی ایک جنبش لب مین اِس سحر کو دفع کر دیگی اب تو جان جاتی ہی تو بھی اپنا کمال دکھادے آخر یہ سحر تیرے کسدن کام آئیگا کیا جب تو قبر مین جائیگا جب اِس سے کام لیگا انسان جو چیز کہ حاصل کرتا ہی تو جب اُسپر کوئی دقت پڑتا ہی تب اُس سے کام لیتا ہی یہ ضرور ہی کہ وہ مجھ سے نہایت زبردست ساحرہ ہی تو ہونے دے اِسکا خیال نہ کر انسان کو لازم ہی کہ ہاتھ پاؤن ہلا کر اپنی جان دے عورتون کیطرح چوڑیان پہن کر نہ بیٹھے بس یہ خیال کرکے سہراب نے اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اُدھر سے جو چیز کہ باغ کے اندر آنا چاہتی تھی اُسکو حصار سحر بلند ہو کر روکتا تھا اور وہ قریب حصار آکر برطرف ہو جاتی تھی اُدھر سہراب جادو نے ایک ناریل نکالا اور اُسکو سیندور سے سرخ کرکے اپنی زبان مین نشتر دیکر چند قطرے خون کے لیے اور اُسپر ٹپکا دیے اُس ناریل کو اُٹھا کر اور اُسپر کچھ پڑھکر بیرون باغ پھینکا جسکے سبب سے یہ ہوا کہ تُندی ہوا کی اور وہ گرج و چمک کم ہو گئی یہ جو سحر اُسنے کیا تو یہ رنگ ہوا کہ سحر ماہیان مین کمی ہوئی یہ جو ماہیان نے دیکھا تو اپنے سحر کو زور دینا شروع کیا اب یہ کیفیت ہی کہ اُدھر تو ماہیان زور دیتی ہی مگر کچھ فائدہ نہین ہوتا ہی یہ جھلا جھلا کر اور زور دیتی ہی جب اُسنے دیکھا کہ اب میرے سحر نے کمی کرنا شروع کی اور کسی طرح زور نہین پکڑتا ہی اور نہ کوئی آفت اندر باغ کے جاتی ہی کئی مرتبہ برق سحر چمک کر باغ پر گری مگر کچھ اثر نہ کیا اِسقدر برف کی بارش ہوئی کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی مگر باغ اُسی طرح بدستور قائم ہی نہ شعلہ ہاے سحر نہ حربہ ہاے

سحر نے اثر کیا جو کہ ابر سحر سے برس رہے ہین اور کچھ اہل باغ کو اثر نہین کرتے اور نہ گزند پہونچاتے ہین جب اسنے یہ دیکھا تو خیال آیا کہ اسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے گو کہ پتلی سحر نے بر وقت دریافت کرکے کہ دیا تھا اور اسنے بھی اسے دریافت بھی کر لیا تھا کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے حصار سحر کر دیا ہی مگر اسنے بہت ہی شک کے خیال نہ رہا اور یون کبھی بغیر بندوبست کیے ہوے نہ آتی ضرور کچھ نہ کچھ اسکا بندوبست کرتی جب یہان یہ واقعہ گزرا تو دریافت کرنے کی حاجت ہوئی بس اسنے اسیوقت اپنی پشت دست پر کچھ پڑھکر دم کیا کہ اسکی پشت دست پر یہ تحریر ہوا کہ ای ماہیان آگاہ ہو کہ بسبب حصار سحر کے جو کہ سہراب جادو نے گرد باغ کے نہایت اطمینان کے ساتھ کر دیا ہی اور اسکو زور دیکر نہایت پختہ کیا ہی کہ جو بغیر تین دن کی محنت کے نہ دفع ہوگا کیونکہ یہ سحر اسنے اپنے کمال کا کیا ہی اسمین اسنے بڑی سخت محنت کی ہی جبتک یہ حصار سحر نہ دفع ہوگا اسوقت تک اندر باغ کے کوئی چیز نہ اثر کریگی اور اسوقت بھی وہ سحر کو زور دے رہا ہی یعنی ابھی اسنے ناریل سحر دم کرکے مارا ہی کہ جسکی وجہ سے وہ زور شور ہوا اور گرج و چمک کا کم ہو گیا ہی تمنے بڑی غلطی کی کہ بغیر بندوبست کیے ہوے یہان چلی آئین اب اسکا دفع ہونا بغیر محنت سخت کے غیر ممکن ہی یہ جو تحریر پایا تو اسکو نہایت غصہ آیا اور اپنے دل مین کہا کہ اس سہراب جادو نابکار حرام کی قضا میرے ہاتھ سے آئی ہی مین یہ خیال کرتے آئی تھی کہ اسکو قید کرکے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دونگی مگر اب وہ میرے منھ پر چڑھا ہی اب اسکی سزا اسکو ضرور دونگی دیکھون کہ اب وہ کیونکر زندہ اور سلامت میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی بغیر قتل کیے ہوے نہ چھوڑونگی وہ اپنے دل مین نہ معلوم کیا تصور کرتا ہے کیا مجکو کوئی ادنے ساحرہ خیال کرتا ہی مین نے ایسے ایسے بہت سے لونڈے بنا کر چھوڑ دیے ہین تو اسکی کیا اصل و حقیقت ہی یہ کہکر اپنے دل سے مشورہ کرکے بس اسیوقت تخت سحر کو زمین پہ لائی اور یہ خیال کیا کہ اندر زمین کے جاکر طبقہ باغ کو اٹھا کر الٹ دون کہ یہ سب لوگ ہلاک ہو جاوین بس فوراً دونون پیر مار کر غرق زمین ہوئی اور قصد کیا کہ مین باغ کو مع کل سامان کے دونون ہاتھون پر اٹھا لون جب ادھر جانے کا قصد کیا تو ایک دیوار آہن اسکے سامنے قائم ہو گئی اسنے لاکھ لاکھ تدبیر کی کہ ہٹ جائے مگر وہ دیوار دفع نہوئی اسنے اپنی ران پر خنجر مار کر خون اپنا اسپر چھڑکا مگر اسوقت بھی کوئی فائدہ نہوا کیونکہ اسکا پورا زور انتظام کے ساتھ ہو چکا تھا اور خداوند کریم کو ان سب کی زندگی بھی رکھنا منظور تھی کیونکہ اگر وہ اپنے ارادے پر کامیاب ہوتی تو بڑی خرابی ہوتی اور اسکو اس غرور کی سزا ابھی دینا تھی جو کہ اسنے کہا تھا اپنے روبرو کسیکو موجود نہ جانتی تھی بس اسوجہ سے کچھ نہو سکا جھلا کر زمین سے نکل آئی اور تخت سحر پر سوار ہوکر بلند ہوئی ارادہ کیا کہ بالاے ہوا جاکر باغ مین جاؤن اور سہراب جادو کو قتل کرون مگر جسقدر یہ بلند ہوتی تھی اسیقدر وہ دیوار آہن جو کہ اندر زمین کے حائل ہوئی تھی یہان بھی روکتی تھی جب یہ قصد اپنے سحر کا کرتی تھی تو فوراً اسکو خیال آتا تھا کہ ابھی معلوم ہو چکا ہی کہ بغیر سخت محنت کے یہ سحر دفع نہوگا تو اب سحر کرنا بالکل عبث ہی مگر بسبب غیظ کے پھر قصد کیا اور یہ خیال آیا کہ پشت باغ سے چل وہان بھی تخت سحر اڑا کر گئی وہان بھی دیوار آہن کو پایا پہلوے باغ پہ عاجز ہوکر آئی ادھر بھی وہی دیوار تھی دوسرے پہلو کی خبر لی مگر کسی جانب سے اندر باغ کے جانا ممکن نہوا آخر عاجز ہوکر پھر اسیطرف آئی اور ابر سحر کو زور دیا وہ پھر گرج کر چلا مگر جب قریب باغ پہونچا تو ساکت ہو گیا اور واپس آیا یہ جو ماہیان نے دیکھا کہ تیرا سحر اسوقت کی کرتا ہی تو سوچی کہ کوئی ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ لوگ یہان سے باہر نہ جا سکین یہین قید رہین کہ مین اس عرصہ مین اپنا بندوبست کرکے آجاؤن اور اس سحر کو

دفع کردون تاکہ سہراب جادو کو بھی معلوم ہو کہ ہان کسی ساحرہ سے اتفاق پڑا تھا ورنہ اُسکے نزدیک
حقیر اور کم وقعت ٹھہرونگی یہ سوچکر فکر کرنے لگی بعد تھوڑی دیر کے خیال مین آیا کہ اِس ابر سحر کو اِس
باغ پر اسطرح قائم کر دے کہ یہ مثل سرپوش ڈھک جائے اور تاریکی باغ مین ہو جائے اگر اِس عرصہ مین
یہ لوگ بسبب تاریکی کے مر گئے تو خیر ورنہ پھر تو تو اسکو دفع کر دیگی مگر پہلے سہراب جادو کو آگاہ کرنا لازم ہی
بس یہ خیال کر کے تخت سحر کو بلند کیا اور آواز دی کہ او سہراب جادو نمک حرام تو پوشیدہ ہو کر عورتون
کیطرح سے بیٹھا ہی ارے مرد ہو کر پردہ نشین ہوا ہی کیا تو یہ خیال کرتا ہی کہ مین اندر باغ کے نہین
آسکتی ہون ارے او نمک حرام کوئی مجکو روک بھی سکتا ہی ارے تیرا یہ حصار سحر میرے نزدیک کوئی اصلیت نہین
رکھتا ہی مین نے اکثر ایسے ایسے گھروندے عہد طفلی مین بہت سے بنا کر مٹا ڈالے ہین تو یہ کیا ہی اگر مرد ہی
اور کچھ حرارت رکھتا ہی تو باہر نکلکر مقابلہ کر لے کیون پوشیدہ ہوا ہی اور کیون منھ کو چھپاتا ہی کس سبب سے میرے
مقابلے کو نہین آتا ہی او نمک حرام تو نے پہلے وہ حرکت ناشائستہ کی کہ اپنے مالک کی دختر پر عاشق [illegible]
تجکو سمندر جادو نے میرے پاس براے قید روانہ کیا تھا کہ مین نے بموجب اُنکے حکم کے تجکو قید کیا تھا
مگر سحران نے تجھپر رحم کیا اور قید سے رہائی دی تجھپر یہ احسان کیا اُسکا تو نے یہ سلوک کیا کہ اُسکی جان
لی ہاے کیسی وہ نامرادہ ناشاد و پرارمان اِس دنیاے فانی سے کوچ کر گئی کیا تو مثل سحران کے مجکو بھی
تصور کرتا ہی ارے وہ چھوکری تھی تیرے دھوکے مین آ گئی بسبب نادانی کے اپنی جان دیدی تیرے
عشق مین یہ انجام اپنا کیا اور تو نے رحم نہ کھایا ایسا پھول تازہ باغ جوانی کا اپنے دست ظلم سے توڑا کہ
جو ابھی پورا شگفتہ نہوا تھا ارے او سہراب تجھ ایسے چھوکرے مین نے بہت سے بنا بنا کر چھوڑ دیے
ہین تو میرا سحر مین کیا مقابلہ کریگا ایک جنبش لب مین یہ تیرا حصار سحر دفع ہو جائیگا مگر مین یہ خیال کرتی ہون
کہ تجھ ایسے کے آگے کیا اپنا کمال دکھاؤن ہان اگر کوئی ساحر ہوتا تو لطف تھا تیرے مانند تو میرے
یہان کے ملازم ہین بلکہ تجھ سے سحر مین کمال زیادہ رکھتے ہین تو یہ سحر کر کے ناز کرتا ہی کہ ہم بھی ساحر ہین
ارے او نادان یہ تیرا خیال خام ہی اور بالکل تیری عقل ناقص کا قصور ہی اور یہ تصور نا تمام ہی تو کبھی میرا
مقابلہ نہ کر سکے گا ہمیشہ طفل مکتب رہے گا اگر کچھ دعوی سحر ہوتا تو اِسطرح حصار سحر کر کے باغ مین نہ بیٹھتا
صرف تجکو یہی ایک سحر یاد تھا جو کہ تو نے کیا خیر ابھی کسیقدر تیری زندگی باقی ہے جو یہ سحر کر کے اپنی
جان بچائی مین تجکو کبھی نہ قتل کرتی صرف گرفتار کر کے لیجاتی کیونکہ میری سحران کو تجھ سے محبت ہو گئی
تھی اور وہ تجھ سے محبت کرتی تھی اگر مین تجھپر ظلم کرتی تو اُسکی روح بیچین ہوتی مگر ہان اُن مفسدون کو
ضرور قتل کرتی کہ جنکے سبب سے تو نے میری سحران کو بیگناہ قتل کیا ارے تجکو اُسکی جوانی پر رحم نہ آیا
اب بھی کچھ نہین گیا ہی اگر میرے روبرو حاضر ہو اور اُن سب کو گرفتار کر کے حاضر کر ورنہ یاد رکھنا کہ
تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگی سب کے ٹکڑے کر دونگی اور زاغ و زغن کو دیدونگی اور مجکو کبھی تم لوگون
پر رحم نہ آئیگا کیونکہ میری حالت غم مین سحران سیہ پوش کے نہایت ابتر ہی بغیر اُسکے دنیا مجکو اجاڑ معلوم
ہوتی ہی ارے میرے ہم مقابلہ اور ہم مرتبہ کوئی ساحر یا ساحرہ اِس پردۂ دنیا مین نہین ہی یہان سمندر جادو
باوجودیکہ حاکم شہر سمندر یہ ہین مگر میرا مقابلہ نہین کر سکتے ہین تو نے دیکھا ہی کہ اُنھون نے تمام دریاے سبز رنگ
کا اختیار میرے سپرد کر دیا ہی اور یہان کی حکومت میرے نام کر دی ہی اگر کچھ بھی اُنکو کمال ہوتا تو وہ
کیون ایسا کرتے تو تو اُنکی سرکار کا ادنے ملازم ہی تو میرے نزدیک تیری کیا حقیقت ہی جب مین اُنکو کچھ خیال
مین نہین لاتی ہون تو یہ کیا چیز ہی دوسرے یہ نئی بات ہی کہ ہمارے خاندان سے علم سحر و ساحری حاصل و

اختیار کیا اور پھر آخر کو مین پر اُسکا حملہ کیا بقول شاعر شعر کس نیاموخت علم تیر از من + کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد
جیسے تیرے ساحری باری اور ہمارے ہی مقابلے کو آیا ہے تو وہ مثل ہوئی بازی بازی باریش بابا ہم بازی
جسکے پیالے مین کہ یا اُسی مین چھید کیا یا جس ڈال کے سایے کے نیچے بیٹھے اُسی کو کاٹا تو نے یہ نہ
خیال کیا کہ ہم تیرے مقابلہ کرتے ہین کہ جو اسوقت ہمسر ساحری و جمشید ہے اگر وہ بھی ہوتے تو
میری قدر ساحری کے قائل و معترف ہو جاتے بھلا مین کب یہ سحر جو کہ تو نے کیا ہے مانتی ہون اور اپنے خیال
مین لاتی ہون [illegible] بچپنے مین یہ کھیل کھیلے ہین اور ایسے سحر بہت سے کیے ہین اور اب میرے لونڈی
اور غلام [illegible] معلوم ہوا کہ تو نے ہمکو اپنا کمال دکھایا ہے مین یہ جانتی ہون کہ یہ تیری خودسری
تیری جان [illegible] کی مہلت دیتی ہون کہ تو اپنی جگہ پر اپنے دل مین خیال کرکے میرے پاس
چلا آ کہ اسمین تیری [illegible] بہتر ہوگا ورنہ مین بعد تین دن کے اگر تیرے اس حصار سحر کو ایک اشارۂ انگشت
مین پست و نابود کر ڈالونگی اور پھر اُسوقت کوئی بات تیری نہ مانونگی یہ جو اُسنے پکار کر کہا تو پیانے سہراب
جادو نے جواب دیا کہ بس بیہودہ بکتی ہے جو تیرے بنائے بن سکے اُسمین قصور و کوتاہی نہ کر چونکہ میرا سحر زبردست
ہے اور تیرے دفع کیے سے نہ دفع ہوگا تو تو نے یہ بات بتائی کہ مین تجھکو تین دن کی مہلت دیتی ہون اسمین
تو اگر میری اطاعت کرے مین خود تجھسے کہتا ہون کہ تو اس کفر و کافری کو ترک کر اور مثل میرے مطیع اسلام
ہو اور اطاعت صاحبقران کر کہ جو اسوقت تمام جہان کے بہادرون اور بادشاہون سے افضل اور
بہتر ہین اُنکی کنیزی اور فرمانبرداری قبول کر اور یہ جو تو نے کہا کہ پہلے تو تو نے یہ نمکحرامی کی کہ اپنے مالک کی دختر
پر عاشق ہوا تو مین نے کوئی دنیا سے علحدہ کام نہین کیا ہے سب ایسا کرتے ہین دل پر کسیکا زور نہین ہے
اگر مین عاشق ہوا تو کوئی ذلیل خاندان سے نہ تھا بلکہ میرے خاندان کے موافق تو سمندر جادو کا بھی
خاندان نہین ہے کیونکہ وہ غلام ہے ایوان تاجدار جادو کا اگرچہ اسکو حکومت شہر سمندریہ کی نہوتی
تو یہ عزت و آبرو ممکن نہوتی یہی غلام رہتا میرے ساتھ تو اُسکا اپنی لڑکی منسوب کر دینا گویا اُسکے فخر و افتخار
کا سبب تھا بلکہ میری بے عزتی اور بے آبروئی تھی مگر مین دل سے ناچار ہوگیا تھا اگر دل پر قابو ہوتا تو
مین یہ امر کبھی گوارا نہ کرتا دل سے مجبور ہو کر مین نے سوال کیا اُسپر سمندر جادو نے یہ سلوک کیا کہ مجھکو فقرے
سے تیرے پاس روانہ کیا اور عقب سے تجکو یہ حکم دیا کہ اسکو گرفتار کر لو مین ناواقف تھا ورنہ میرا آنا وہان سے
دشوار تھا ہزارون کی جانین تلف ہوتین مین بغیر قتل کیے سمندر جادو کے نہ آتا یا اپنی جان دیتا یا
اُس حورلقا کو یعنے دختر سمندر جادو کو اپنے قبضہ مین کرتا مگر کیا کرون کہ اُس غلام کے دھوکے مین
آگیا اُسنے اپنی اصالت کی جیسی اُسکی اصل تھی ویسا ہی کام اُس سے ظہور مین آیا کہ اُسنے دغا کی یہ مثل
بہت درست کسی نے کہی ہے مثل کم اصل سے وفا نہین اور اصل سے کبھی خطا نہوگی اور یہ شعر اُسوقت
کا کیسا اسوقت بہت صادق آیا اور اُسکے حسب حال ہے شعر پسر ستارزادہ نیاید بکار + اگرچہ بود زادۂ
شہریار + تیری کیا حقیقت تھی کہ تو مجکو گرفتار کر سکتی تو بھی تو اُسی کم اصل غلام کی نوکر تھی اور ہی تجھ سے
بھی کیونکر یہ خطا نہ سرزد ہوتی جو جیسا ہوتا ہے ویسا ہی اُس سے کام سرزد ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ
اپنی حقیقت کو نہ بھولے جو اُسکی اصل ہو اُسکو ہمیشہ خیال رکھے اور کبھی اپنے سے اچھے کے منہ نہ لگے اور
یہ جو تو نے کہا کہ تو سحر ان کے سبب سے بچگیا کہ وہ تجھپر عاشق تھی اور جان نثار کرتی تھی اور تجکو اُسنے رہا
کر دیا تھا تو اے ناداں میری قضا نہ تھی مین کیونکر تیری قید مین رہکر مرتا میرے خدا نے اُسکے دل
مین یہ بات ڈالی کہ وہ مجھپر عاشق و فریفتہ و مہربان ہو کر میری رہائی کا باعث ہوئی مین تمام عمر اُسکے

احسان سے سر نہ اُٹھاتا مگر اُسکی حرکتون نے یہ امر کیا کہ اُسنے مجھ سے بیجا خواہش اپنی ظاہر کی اور مجکو چاہا کہ گنہگار
کرے مین اُسکو کیون پوچھتا کیونکہ نہ تو اُسکی کچھ صورت تھی اور نہ کچھ شکل تھی اور نہ کوئی ہیئت اُسکی درست تھی
کیفیت یہ تھی کہ رنگ سیاہ دانت بڑے بڑے مُنہ سے بوے بد آتی ہوئی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا تھا گو کہ
پہلے مین بھی کافر تھا مگر مین اُسکی صورت دیکھکر ڈر گیا کیونکر رغبت ہوتی جب سے مین نے اسلام اختیار کیا تو اہل اسلام
مین ساحرہ سے گفتگو تک کرنا حرام ہے نہ کہ عقد و مناکحت پھر مین کیونکر اس امر بد کا اُسکے ساتھ مرتکب ہوتا اسی
سبب سے مین اُسکے قتل کا درپے ہوا اور اُسکو قتل کر دیا کہ وہ کافرہ تھی دوسرے میرے نزدیک اُسکی حقیقت کیا تھی
وہ ایک چھوکری تھی مین دن رات مین ہزارون ایسی چھوکریان بنایا کرتا ہون اور یہ جو تیرا قول ہی کہ تو میرے
خادمون کی برابری سحر مین نہین کر سکتا ہی تو یہ خیال تیرا بالکل خام ہی اور تیری عقل کا قصور ہی جبکہ ایک سحر میرا تجھ سے
رد نہو سکا تو تیرے خادم و خدمتگار میرا سحر کیا دفع کر سکین گے اور کیا مجھ سے مقابلہ کرینگے بس خیر اسی مین ہی کہ جا اپنی
راہ لے نہین تو تو بھی مثل اُس حرامزادی لکاتہ سحران کے قتل ہوگی اور ماری جائیگی اتنا غرور نہ کر مین
ایک جنبش لب مین اس سحر کو دفع کر دونگی اری او لکاتہ حرامزادی جب اب تجھ سے کچھ نہو سکا تو بعد تین دن
کے تو کیا کر سکیگی اسی طرح اپنا سا منھ لیکر اُسدن بھی واپس جائیگی اور ہم سب یون ہی یہان چین سے بیٹھے رہینگے
ہمارا تو ایک بال بھی نہ کم کر سکے گی جبتک ہماری زندگی ہی ہم زندہ رہینگے تو کچھ بھی ہمارا نہ بنا سکیگی جا
کیون یہان بیہودہ بک رہی ہی ارے معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی اور تیری قضا تجکو یہان
لائی ہی یہ جو تو کہتی ہی کہ باغ سے باہر آکر مقابلہ کر کیا تو عورتون کیطرح بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اگر خدا کو منظور ہوگا تو
انشاء اللہ اب شہر سمندر یہ مین میرا مقابلہ سمندر جادو سے ہوگا مین تجھ ایسے کم ظرفون سے مقابلہ کیون برابر
ہو کر کرون اور اپنی اوقات بیکار و بے محل برباد و ضائع کرون اور اپنی عزت و آبرو مین فرق لاؤن اور اپنے
سحر کی بے قدری کھوؤن ادنی ادنی ہی اعلی اعلی ہی تجھ ایسے ادنی سے مقابلہ کرنا میرے نزدیک فضول ہی اور بہت
بیجا ہی ہان البتہ اب میرے سحر کا لطف بمقابلہ سمندر جادو کے کھلے گا اور وہان لطف سحر و ساحری آئیگا
جب تو میرا کچھ نہ کر سکی تو وہ حرامخور سمندر جادو میرا کیا کر سکے گا اور علاوہ اسکے ہزارہا باتین سنائین اور
گالیان دین کہ جسکے سبب سے اُسکو نہایت غصہ آیا اور اُسنے اپنے سحر کو زور دیا کہ اگر بن پڑے تو آج ہی
اسکے سحر کو دفع کرکے اسکی اس سخت کلامی کی اسکو سزا دون چونکہ سہراب جادو یہ ضرور جانتا تھا کہ بغیر
محنت و مشقت کے یہ سحر دفع نہوگا اور نہین ہو سکتا ہی اور نہ یہ آسکتی ہی ایسا کرو اور یہ کلام اسوقت اپنی
زبان پر جاری کرو کہ یہ اسوقت طیش مین آکر اسقدر کوشش کرے کہ آج ہی یہ دفع ہو اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ
غیرت مین آکر اپنی جان دیدیگی تیرا مطلب ہو جائیگا نہین تو یقیناً اب جو یہ بعد تین دن کے آئیگی تو بڑا غضب
ہوگا اور قیامت کبری اور تلاطم عظیم برپا کریگی واقعی ایک جنبش لب مین سب کا خاتمہ ہو جائیگا یہ سحر اُسکے نزدیک
کچھ اصل و حقیقت نہین رکھتا ہی یہ خیال کرکے اُسنے اُسکو غیظ دلایا تھا مگر اُسنے جب سحر کو زور دیا اور یہ قصد کیا
کہ من آنی ہی جو کچھ ہو اسکے سحر کو دفع کرکے ان سبکا خاتمہ کر ڈالون تو جسقدر یہ زور دیتی تھی اُسیقدر سحر اسکا کمی کرتا
تھا اُسنے اپنے تمام بدن کو جھاکر چھلنی چھلنی اور زخمی کر ڈالا مگر کچھ بھی نہوا کیونکہ خدا تعالی جل جلالہ کو ان سب کی
زندگی رکھنا منظور تھی ورنہ اُسنے تو کوئی کمی نہین کی تھی جب اُسنے دیکھا کہ کوئی چیز باغ کے اندر نہین جاتی ہی تیر تبر
وغیرہ جھکتی ہین اور باہر باغ کے گر کر رہجاتی ہین تو عاجز و مجبور ہوکر یہ خیال کیا کہ تو بھی کوئی ایسی کارروائی کر کہ یہ
لوگ باہر باغ کے نہ جاسکین اور نہ سہراب جادو انکو لیکر نکل جاسکے خیال کرتے کرتے یہ امر دل مین قرار پذیر ہوا کہ
اسی ابر سحر کو مثل سرپوش کے اس باغ پر قائم کر دے یقین ہی کہ یہ لوگ اس عرصہ مین کہ جبتک مین اسکا

بند وبست کرکے آؤن اور اسکو دفع کرون بسبب تاریکی کے تمام ہوجائینگے کیونکہ ایک تو کچھ دکھائی نہ دیگا دوسرے مارے تاریکی وگرمی کے تمام ہوجائینگے تو کچھ عجب نہین ہر مگر حصار سحر سہراب جادو کا مانع ہوگا اسکا کچھ بندوبست کرنا ضرور ہر بس یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی چونکہ ساحرہ زبردست تھی ایسا ہی سحر سہراب نے کیا تھا کہ کچھ اُسکا بس اُسوقت نہ چل سکا دوسرے یہ بھی وجہ تھی کہ وہ غم مین سحران کے ایسی مدہوش ہورہی تھی کہ کچھ اُسکو اچھا نہ معلوم ہوتا تھا ورنہ وہ اس سحر کو تین گھنٹہ مین دفع کردیتی بلکہ تین گھنٹہ کیسے تین ساعت مین دفع کرتی اُسپر بھی اُس حالت مین یہ انتظام کیا اور اتنا کیا کہ تو اندر تو اُسکے نہ جاسکے گی مگر گرد باغ کے اور اُس حصار کے ایک اور حصار سحر قائم کردے یہ خیال کرکے اُسنے یہ تدبیر کی کہ اپنی زبان کا خون لیکر اُس حصار پر جو ڈالا تو اُسکا اسقدر زور کم ہوا کہ وہ ہر چیز یا کسی شخص کو اندر باغ کے تو جانیکو مانع ہوتا مگر جو حصار یا سحر اسکے قریب یا اوپر ہوتا یا اِدھر اُدھر ہوتا تو اُسکو نہ روک سکتا پس جب یہ اِسکو معلوم ہوگیا تو اُسنے فورا ابر سحر کو اشارہ کیا کہ وہ حرکت مین آیا اور پھیلنے لگا اسقدر پھیلا کہ گرد باغ کے اور اوپر باغ کے چھا گیا مگر حصار سحر سہراب اُسکے اندر تھا اور یہ اُسکے اوپر اُسوقت اور واقعہ ہوا کہ جب یہ ابر پھیلا اور اِسنے اپنا قبضہ کیا تو صحن باغ پر حصار سحر سہراب سے ایک سقف آہنی قائم ہوگئی کہ جسکے سبب سے جو چیز اگر مثل تبر و تیغ و برق و برف و سنگ وغیرہ کے گرتی تھی وہ اُسپر رکتی تھی اُسکو اندر باغ کے آنے سے مانع ہوتی تھی مگر یہ بات تھی کہ اسقدر تاریکی ہوگئی کہ ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی خبر نہ تھی اور کسیکو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا تاریکی کے دو سبب تھے ایک ابر سحر ماہیان طوفان گستر تمام باغ پر مثل سرپوش کے چھایا ہوا تھا دوسرے حصار سحر سہراب نے بھی سقف اپنے تمام باغ پر قائم کی تھی اُدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ تیرا ابر سحر مثل سرپوش کے تمام باغ پر قائم ہوگیا ہر تو یہ صدا دی کہ کیون میان سہراب اِسوقت کچھ تمھارے حصار سحر نے اپنا اثر نہ دکھایا صرف تھوڑے سے تدارک مین وہ میرے سحر سے پسپا ہوگیا اب بتلاؤ کہ تمھاری کیا سزا ہی شرط کہ تمکو مع تمھارے ہمراہیون کے یون ہی قید رہنے دون اور گھونٹ گھونٹ کر مار ڈالون اب کچھ آپ کا کمال کام نہین آتا ہی یہ سنکے سہراب نے جواب دیا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر ہمارا خدا مددگار ہی وہ ہمکو ہر آفت سے بچائیگا تیری کیا اصل ہی اُسکے روبرو وہ سب کا مالک و مختار ہی ہمکو اُسیکا بھروسا ہی اور بہت سے کلام درشت کیے یہ باتین سُنکر وہ لکاتہ اپنے مقام کو چلی گئی کہ اچھا ہم دیکھتے ہین کہ تمھارا خدا تمکو کیونکر بچاتا ہی یقین ہی کہ اِس تاریکی مین تین دن کے عرصہ مین تم سب گھٹ گھٹ کر مرجاؤگے اگر سخت جان نہین ہو تو کہانتک تکلیف بھوک پیاس کی گوارا کروگے آخر تڑپ تڑپکر تمام ہوجاؤگے اور اگر سخت جان ہو تو زندہ رہوگے مین بعد تین دن کے تمکو آکر قتل کرڈالونگی میرے ہاتھ سے نہ بچوگے یہ کہکر تخت سحر پر سوار ہوکر طرف اپنے محل کے روانہ ہوئی مگر حالت اُسکی خراب تھی آیندہ تحریر ہوگی

اب کچھ حال اُن گرفتاران آفت وبلا کا تحریر ہوتا ہی کہ جو باغ مین سہراب جادو کے بسبب تاریکی سحر ماہیان طوفان گستر کے گھٹ گھٹ کر ہلاک ہورہے ہین

ان گرفتاران رنج ومصیبت کو بسبب تاریکی اُس ابر سحر کے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا یہانتک کہ اِن سب کے دل بسبب تاریکی کے گھبرانے لگے کسیکو کچھ نہ معلوم ہوتا تھا گویا بینا تھے مگر نابینا کا خیال اُنپر ثابت ہوتا تھا اور نابینا سے بھی بدتر ہوگئے تھے ایک ایک کو مثل کور مادرزاد کے گھبرا گھبرا کر ہاتھون سے ٹٹولتا تھا اور کوئی کسیکو نہ ملتا تھا اور نہ کوئی چیز نظر آتی تھی اِس کیفیت مین اکثر ٹکراتے تھے بعض آپس مین اور بعض دیوار باغ سے اور اِس زور سے سر مین چوٹ آتی تھی کہ سر سے خون نکلنے لگتا تھا مگر کیا چارہ تھا مجبوری تھی جب

ایک دوسرے کو صدا دیتا تھا تب معلوم ہوتا تھا کہ فلان شخص فلان مقام پر ہی اور بیشک کچھ آدمی یہان موجود ہین مگر سوجھتا کچھ نہ تھا سہراب کا یہ حال تھا کہ لاکھ لاکھ مشعل سحر روشن کرتا تھا مگر اُسکی بھی روشنی اُس تاریکی مین کچھ کام نہ کرتی تھی ایسی تاریکی تو قبر مین بھی نہوگی پردہ ظلمات تو مشہور ہی مگر یہ اُس سے بھی بڑھکر ہوگیا تھا تعجب کا مقام یہ اور تھا کہ مشعل سحر بھی روشنی نہ دیتی تھی یہانتک کہ سہراب جادو نے عاجز و مجبور ہو کر اب طرف سحر کے رجوع کی اور نہایت کوشش کے ساتھ اُسکا رد کرنا چاہا مگر اُسکے سحر سے بھی کچھ نہوا جب یہ کسیطرح سے مجبور و ناچار ہوگیا تو آخر کو خاموش ہو رہا اور نظر بخدا کر کے بیٹھ رہا یہانتک کہ اب مارے تاریکی کے کلیجہ منہ کو آنے لگا اور تاریکی قبر مزا دینے لگی روح جسم خاکی مین تڑپنے لگی اور یہ چاہتی تھی کہ مین اِس قفس تن کو چھوڑ کر نکل جاؤن مگر اُسکو بھی بسبب تاریکی کے راہ نکلنے کی نہ دستیاب ہوتی تھی وہ بھی گھبرا گھبرا کر قفس جسم مین رہجاتی تھی ایسی تاریکی تو اسکندر نے بھی نہ دیکھی ہوگی ہوا جو بند تھی گرمی کا یہ عالم تھا کہ نمونہ حشر معلوم ہوتا تھا تمام جسم غرق عرق ہوگئے تھے اور اُس عرق کی شدت سے بہے جاتے تھے اور بسبب شدت گرمی کے جو آنسو کہ آنکھون مین تھے وہ بھی خشک ہوگئے تھے یہ لوگ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ادھر اُدھر دیکھتے تھے مگر کچھ دکھائی نہ دیتا تھا سوا سے تاریکی کے کوئی شئے معلوم نہ ہوتی تھی جب اِسی حالت مین عرصہ ایک گھنٹہ کا گذرا تو اب سب کی مارے تشنگی کے حالت تباہ ہونے لگی اور گرسنگی نے ایک طرف کو عاجز کیا مگر سب سے زیادہ صدمہ پیاس کا تھا چونکہ اگر خیال کیا جاوے تو قاعدے سے بشر سب تکلیفون کا متحمل ہوسکتا ہی مگر پیاس کی تکلیف کی برداشت نہین کر سکتا ہی اور علی الخصوص ایسا مقام کہ جہان پر پانی ممکن ہو اور کسی وجہ سے نہ مل سکے تو حد کی تکلیف ہوتی ہی چونکہ یہان پانی افراط سے تھا مگر بوجہ تاریکی کے وہ مقام نہ معلوم ہوتا تھا کہ کس مقام پر پانی ہی اب تو بسبب شدت پیاس کے سب کی یہ حالت ہوئی کہ غش آنے کی نوبت ہوگئی اور بعض کو غش بھی آگیا اُسوقت تو سب نے پکار کر کہا کہ ای برادران ایمانی اب یہ وقت مناجات کا ہی درگاہ قاضی الحاجات مین برجوع قلب بالحاح و زاری بصد بیقراری دعا کرو کہ وہ خالق کون و مکان رزاق مطلق پروردگار عالم یہ بلا ہملوگون پر سے دفع کرے اور یا ہمکو اِس عذاب الیم سے نجات دے یا ملک الموت کو حکم دے کہ وہ آکر ہماری روحین قبض کرلین اب ہمسے یہ تکلیف گوارا نہین ہوسکتی کہ ہم لوگ اِس کشاکش سے نجات پاوین یہ جو سب نے سُنا تو فوراً اپنے سرون سے ٹوپیان اُتار کر اور سر برہنہ ہو کر یون دعا کرنے لگے کہ ای رب کریم و ای رحیم و کارساز و ای خالق برحق و رزاق مطلق و ای قاضی الحاجات و ای سامع الاصوات و ای دافع البلیات تو ہی ہر وقت اپنے بندون کا مددگار ہی تو ہی ہمیشہ سب کا حافظ ہی تو ہی ہر بلا کو دفع کرتا ہی اور ہر مصیبت کو کاٹتا ہی اور وقت بیکسی مین ہر فرد بشر کی مدد کرتا ہی تو ہی تو طفل نو کی شکم مادر مین پرورش کرتا ہی قبل ولادت کے پستان مادر مین شیر لذیذ پیدا کرتا ہی تو ہی نے حضرت یونس کو شکم حوت مین پناہ دی اور تو ہی نے اپنے خلیل پر آتش کو گلزار کر دیا اور شر نمرود راندۂ درگاہ سے بچایا اور حضرت موسیٰ کو فساد فرعون سے محفوظ رکھا سلیمان کو شیر سے اُس عالم یاس و ہراس مین نجات دی عیسیٰ کا کون معین و مددگار اُس وقت مشکل مین رہا سوا سے تیرے ہر نبی کی تو نے مشکل سخت مین مدد کی تیرے نزدیک کوئی مشکل نہین ہی واسطے تجکو اپنی عزت و جلال کا ہمکو بہت جلد اِس عذاب سخت و مصیبت عظیم سے نکال اور ہماری مراد دلی بر لا اِس لکاتہ ماہیان کو اُسکے گناہون کی سزا دے کہ یہ بھی جانے کہ ہمنے کسی پر یہ ظلم کیا تھا اور کسیکو ناحق ستایا تھا اُسکا یہ انجام ہی اور شعر مناجات اِسطرح ہر ایک جو جسکو یاد تھا پڑھنے لگا

چنانچہ کوئی یہ شعر پڑھتا تھا شعر	تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج و تاب	دعا مے کنند من کنم مستجاب
ہے عاجز رہا نندہ دائم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا	اور کوئی شخص یہ کہتا تھا شعر

ای آنکہ بملک خویشتن پایندہ توئی　　وز دامن شب صبح نمایندہ توئی
کار من بیچارہ نوی بستہ شدہ　　بکشاے خدایا کہ کشایندہ توئی

کوئی یون اپنے خالق کو بصد بیقراری پکارتا تھا کہ ای خالق اکبر تو بڑا رحیم ہی کریم ہی فریاد رس مظلومان ہی ہماری دادرسی کر فریاد کو پہونچ اور یہ شعر کسی شاعر کے وردزبان تھے شعر

الٰہی تری سلطنت ہی وسیع
سیہ رو جو آیا ہوا رو سفید
برابر نظر دشمن و دوست پر
ترا ایک بندہ ہو نہین بے ہنر
خدایا خدایا ہو دفع بلا

الٰہی تری منزلت ہی رفیع
کب اس در سے سائل پھرا نا امید
نہین منحصر مغز پر پوست پر
ترے عبد احقر کا ہو نہین یسیر
خدایا خدایا ہون غم سے رہا

نہین کوئی ایسا جو ناکام ہو
گدا جو ترے در کا ای رب ہوا
خدایا مین بندہ گنہگار ہون
شکستہ سفینہ ہون گرداب مین

زمانے پہ بخشش تری عام ہی
بر آئی مراد اسکی مطلب ہوا
عقوبت کو سے جو سزاوار ہون
کہ کشتی نشین عالم خواب مین

کوئی کہتا تھا کہ ای خالق و ای معبود اپنے بندون پر رحم کر اس تاریکی سے نجات دے تو ہی نے ہر مشکل مین سب کی مدد کی ہی تیرے نزدیک یہ کیا مشکل ہی ایسی ایسی بلائین تو نے کتنی دفع کی ہین یہ لوگ تو اس مناجات مین مصروف ہین اور دعائین کر رہے ہین کہ خدا نے اگر ہے کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی ان سبکو تو گریہ وزاری و آہ و بیقراری مین مصروف رکھا جاتا ہی اور راس ماہیان طوفان کش کو طرف اپنے مکان کے روانہ کیا جاتا ہے کہ اسکا ذکر آیندہ ہوگا کہ اسنے وہان پہونچکر کیا کیا اور کس انتظام مین مشغول ہوئی

لیکن اب چند کلمے داستان کے حال مین استاد ماہیان طوفان کش کے بیان ہوتے ہین اور قلم بند کیے جاتے ہین کہ جسکا نام نامی عشاق حجرہ نشین ہی اور صحراے عشاقیہ مین رہتا ہی

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو یون بیان کرتے ہین کہ عشاق حجرہ نشین اسکا استاد ہی صحراے عشاقیہ مین ایک حجرہ ہی کہ یہ اسمین رہتا ہی اور اسقدر ضعیف ہوگیا ہی کہ مارے ضعف کے بستر پر سے اُٹھنا دشوار ہی کسیطرح نہین اُٹھ سکتا ہی اور اُس حجرے مین پڑا رہتا ہی اُس حجرہ کو چشم مردم سے پوشیدہ کر دیا ہی جب کبھی ماہیان یا سحران یا سمندر جادو اسکے پاس جاتے ہیے تو اُنکو اپنے پاس آنے کی تدبیر بتادی تھی یہ وہ شخص ہی کہ ان تینون نے اس سے سحر حاصل کیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اور ساحری کے وقت کا ہی ہمسر سامری ہی اسکے سحر ایسے ہین کہ جنکی بناہ نہین ہی جنبش لب مین اگر چاہے تو دوسرا زمین و آسمان پیدا کر دے اور بنالے یہ بسبب ضعف و نقاہت کے ہر وقت پلنگ پر لیٹا رہتا ہی اور اسباب سحر تمام پہلو مین موجود رہتا ہی کوئی خادم و خدمتگار نہین ہی مگر سب کام اُسکا ہوجاتا ہی تیار ہاے سحر پیدا ہوتے ہین وہ اُسکی خدمت کرتے ہین جس چیز کی ضرورت ہوتی ہی وہ اگر فوراً موجود ہوجاتی ہی لوگ اُسکو بخدائی مانتے ہین ایسے ایسے شعبدے اور کرشمے دکھاتا ہی کہ سب خدا جانتے ہین اور اُسکے گنبد کو اکثر آکر سجدہ کرتے ہین وہ پوشیدہ طور سے سحر کے ذریعہ سے اُنکے مطلب کو برلاتا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ وہان پر تمام کارخانہ سحر کا ہی لوگون کو عجب ہوتا ہی کہ یہ سامان کہانسے آجاتا ہی اور پھر غائب ہوجاتا ہی ہمہ وقت وہ تنہا رہتا ہی اسنے تمام سحر ماہیان اور سحران کو تعلیم کیے ہین مثل اپنے کر دیا ہی یہ ساحر نہایت زبردست ہی اسی کے بھروسے پر یہ سب سحر کرتے ہین جو کوئی مشکل پیش آئی ہی تو اس سے مدد لیتے ہین یہ وہین سے بیٹھے بیٹھے ایسا سحر کرتا ہی کہ وہ مشکل حل ہوجاتی ہی چونکہ اسکو سحران و ماہیان سے محبت ہی تو اسنے کہدیا ہی کہ تم دونون نہین دوسرے تیسرے دن میرے پاس ضرور ہوجایا کرو انکا بھی یہ قاعدہ ہی کہ وہ موافق اُسکی خواہش کے دوسرے تیسرے دن لمحہ بھر کیواسطے ضرور آجاتی ہین اسنے وہ وہ سحر سکھے ہین کہ جسکا جواب نہین ہی سواے سامری کے اسکا کوئی ہمسر نہین ہی اور نہ تھا صحبت سامری مین اکثر رہا ہی مین اسکا کوئی پانچسو برس کا ہی وہ سحر اسکو آتے ہین کہ جو سامری کے فرشتونکو بھی یاد نہونگے بڑے بڑے

ساحرون کو اسنے ایک دم مین قتل کر ڈالا ہی جہان اشارہ کیا جو خواہش ہوئی پوری ہو گئی چونکہ ماہیان و سحران اسکے پاس آتی ہین اور کچھ نہ کچھ حاصل کرکے جاتی ہین یہانتک کہ عرصۂ پندرہ روز سے نہ سحران آئی نہ ماہیان چونکہ یہان سحران نے جنگ شروع کر دی تھی اور عیارون کی آمدگی ہوئی تھی اور آفتاب جادو وغیرہ قتل ہو چکے تھے اِس سبب سے اِسکو مہلت نہوئی تھی اور وہ نہین گئی تھی اور ماہیان بھی بسبب ان امورات کے جو کہ قبل مین تحریر ہو چکے ہین کہ اسم اعظم وغیرہ کے بند کرنے مین مشغول و مصروف تھی اسوجہ سے نہ جا سکی یہان اُسکو بیٹھے بیٹھے یکایک خیال آیا کہ عرصہ پندرہ دن کا ہوا کہ یہ دونون یعنے سحران و ماہیان نہین آئین اسکا کیا سبب ہی ذرا دریافت تو کرنا چاہیے کہ خیریت سے تو ہین بس اسنے فوراً دستک دی کہ دستک دیتے کے ساتھ ہی سقف گنبد شق ہوئی اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اُسمین ایک کتاب تھی وہ کتاب اُس ہاتھ نے عشاق کے روبرو پیش کی عشاق نے وہ کتاب لے لی اور اُسکو کچھ پڑھکر کھولا اُسمین جو نگاہ کی تو یہ تحریر پایا کہ سحران تو آج دوسرا دن ہی کہ قتل ہو گئی ہی اور ماہیان اُسکے غم مین مبتلا ہی اور ترک دنیا کا ارادہ ہی بسبب صدمۂ ہجر سحران کے فقیر بنکر صحرا نشین ہونیکا قصد رکھتی ہی اسوقت براے گرفتاری قاتلان سحران باغ پر سہراب جادو کے ابر سحر تیار کرکے گئی ہی اور وہان اندر باغ کے جانیکی کوشش کر رہی ہی مگر بسبب حصار سحر سہراب کے اندر جا نہین سکتی ہی کیونکہ سہراب نے باطمینان تمام اپنا بندوبست کر لیا ہی بغیر کوشش سخت کے داخل باغ ہونا دشوار ہی تب اِسنے یہ خیال کیا کہ سحران کیونکر ماری گئی اور اُسکے قتل کا کون باعث ہوا بس یہ دریافت کرنا تھا کہ کل واقعہ ابتدا سے انتہا تک اُسکی نظر کے روبرو پیش ہو گیا اور سب حال اُسپر منکشف ہو گیا یہ دیکھکر اُسنے زانو پر ہاتھ مارا اور بہت افسوس کیا اور اشک حسرت چشم حیرت سے براے سحران جاری کیے اسقدر صدمہ ہوا کہ قریب تھا کہ کلیجہ منھ کو آ جائے اور روح قفس جسم نجس سے تڑپکر پرواز کر جائے چونکہ ابھی اسکی قضا نہ تھی اِس سبب سے یہ حرامزادہ نہ مرا افسوس کرنے لگا حال پر سحران کے دل سے کہا کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی یہ کیا غضب ہوا کہ اسنے مجکو بھی آگاہ نہ کیا کیون جنگ شروع کر دی اُسکا یہ نتیجہ ہوا کہ اپنی جان دی ارے اِن عیارون کا یہان بھی گذر ہو گیا یہ مسلمان لوگ بڑے خوش نصیب معلوم ہوتے ہین کہ جہان ساحرون کا آتے جاتے دم نکلتا ہی اور روح کانپتی ہی اور کوئی اُس مقام کو نہین جانتا ہی ایک عرصۂ بعید سے یہ شہر یعنے ایوان نطاق آباد ہی اور دریاے سبز رنگ جاری ہی یہان بڑے بڑے ساحر آکر سحر بھول جاتے ہین مگر مسلمان ایسے ہین کہ یہان آکر وہ بھی کامیاب ہوے اور یہان کے ساحرون کو قتل کیا اِسکی تدبیر کرنا ضرور ہی بس اسنے یہ خیال کیا کہ ذرا ماہیان کے دن تو دیکھون اگر ستارے اچھے ہون تو کچھ اُسکو دون کہ وہ اُسکی مدد سے اِن سب سے مقابلہ کرے اور اپنی بہن کے خون کا عوض لے میان سہراب کی بھی یہ طاقت ہی کہ وہ ماہیان سے مقابلہ کرینگے اُنکے بنائے کچھ نہ بن سکے گا ماہیان اسم اعظم بھی بند کر چکی ہی بس اب اِن سب کو گرفتار کرکے اور بیرون دریا جا کر صاحبقران سے مقابلہ کرے اور اُسکو بھی یا اسیر کر لے یا قتل کرے اور یہان لے آئے معلوم ہوتا ہی کہ اب اِنکی دولت کی تباہی آئی ہی اقبال ادبار سے بدل گیا جو لوگ یہان آئے اور یہان کے ساحرون سے جنگ شروع کر دی یہ وہ مقامات نہین ہین جنھون نے اِنکو فتح کر لیا ہی یہ بہت سخت مقام ہین پھر خیال کرکے جو دیکھا تو یہ ظاہر ہوا کہ تین دن اُسپر بہت بھاری اور سخت ہین اور ایسے گران ہین کہ جسمین اُسکی جان کا بچنا دشوار ہی اور نہایت مقام خوف اُسکے واسطے ہی اگر یہ تین دن گذر جائین گے تو کوئی اُسکو قتل نہین کر سکتا ہی وہ پھر ہزار برس تک زندہ رہیگی اور جو کام کریگی وہ پورا ہوگا یہ دیکھکر عشاق کے ہوش جاتے رہے فوراً ایک پرچہ کاغذ اُٹھاکر اُسپر بہت افسوس کے لفظون سے رنج و غم سحران کا تحریر

کیا اور یہ بھی تحریر کیا کہ بیٹا صبر کرو وہ اسیقدر زندگی اپنے ساتھ سامری کے پاس سے لیکر آئی تھی اب وہ سامری کی خدمت مین ہوگی اس خیال سے درگذرو دیکھو ایسا نہ کرنا کہ فقیر ہوکر کسی جانب چلی جانا اگر ایسا کروگی تو پھر سحران کے خون کا عوض اُسکے قاتلون سے کون لیگا یہ کارخانہ صرف تمھارے دم سے ہی سمندر جادو مین اتنی طاقت نہین ہی کہ اس سب کا بندوبست کرسکے اُسکو سحر بھی اتنا نہین آتا ہی اُسکو تمھارا ہی بھروسا ہی وہ اکثر مجھسے کہہ چکا ہی کہ یہ سب بندوبست ماہیان اور سحران کے دم سے ہی ورنہ مین تو کسی کام کا نہین ہون افسوس سحران یون قتل ہوجائے اور ہمکو خبر نہو پھر تو آسمان مصیبت ٹوٹ پڑا اُسپر یہ غضب ہی کہ تم بھی اُسکے رنج مین اپنی حالت تباہ کرتی ہو ہمکو تمھارا سہارا ہی کیونکہ مین مردۂ صد سالہ سے بدتر ہون سوائے لیٹے رہنے کے کوئی کام نہین ہر جو کچھ ہوسکتا ہی وہ کرتا ہون مجھکو تو محض بیکار خیال کرو جو مایہ بساط میری تھی وہ مین نے تم دونون بہنون کو تا دی مثل اپنے کردیا تھا مگر ایک تو مرگئی میرا ایک بازو ٹوٹ گیا اب تمسے میرے دونون بازو قدمی ہین تم میری یادگار ہو کیونکہ ہر ایک کو یہ معلوم ہی کہ عشاق نے ماہیان و سحران کو اپنے مثل کردیا ہی لہذا اب تمکو لازم ہی کہ میرے نام کو روشن کرو اور ان خدا پرستون سے سحران کے خون کا عوض لو کہ یہ بھی جانین کہ ہان کسی ساحر سے مقابلہ ہوا تھا اس سے کیا فائدہ ہوگا کہ تم فقیر بنکر کسی جانب چلی جاؤ وہ بخوشی وخرمی یہان آکر اس کارخانہ کو تباہ وبرباد کردین بیٹا یہ بھی مجکو بخوبی ظاہر ہوگیا ہی کہ تجکو سحران کا صدمہ بہت ہی مگر کوئی مرنے والے کے ساتھ مر نہین جاتا ہی جو اُسکی تقدیر مین تھا وہ ہوا اب تمکو لازم ہی کہ اُسکی روح کو شاد کرو اور اس رنج وغم کو دور کرو میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ تم یہ کرو کہ دریاے سبز رنگ کا بندوبست کرکے قصد مقابلہ مسلمانان کرو چونکہ تمنے اسم اعظم بھی بند کرلیا ہی اور ایسا بند کیا ہی کہ تا حیات تمھاری وہ رہا نہوگا پھر اب کسیطرح کا خدشہ نہین ہی مگر بعد تین دن کے چونکہ مین نے تمھارا زائچہ کیا تھا تو معلوم ہوا کہ تین دن تمھارے اوپر بہت سخت ہین انکو تم کسی گوشۂ عافیت مین بسر کرو اگر یہ دن گذر جائینگے تو پھر تمھارا کوئی کچھ نہین بنا سکتا ہی اگر پھر تمام عالم ایک جگہ جمع ہوجائیگا تو تیرا کچھ نہین کرسکتا ہی اور مین بھی تیری مدد کرونگا اور ایک چیز تمکو ایسی دونگا کہ یہ جو حصار سحر سہراب ہی وہ ایک چشم زدن مین دفع ہوجائیگا تین دن گذر جانے دے بس یہ تحریر کرکے اُسپر اپنی مہر کی اور بہت کچھ کلام نصیحت آمیز اُسمین تحریر کیے اور بہت کچھ فہمائش کی بعد اُسکے ایک طائر سحر بنایا اور اُسکی گردن مین وہ ڈالکر دستک دی کہ وہی ہاتھ پیدا ہوا وہ کتاب اُسکے ہاتھ مین دیدی وہ ہاتھ مع کتاب کے غائب ہوگیا پھر دستک دی کہ وہ سقف شگافتہ ہوئی اُسنے اسم سحر پڑھکر اُس طائر پر دم کیا کہ وہ طائر پرواز پیدا کرکے اور اُس شگاف نصف سے نکلکر روانہ ہوا بروقت جانے کے عشاق نے کہدیا تھا کہ یہ نامہ ماہیان کو دیدینا وہ اِسوقت باغ سہراب پر سحر کرآئی ہی اگر وہ وہان ملی تو خیر نہین تو اُسکے مکان پر جاکر دینا وہ طائر اُڑکر روانہ ہوا اسقف بعد جانے اُس طائر کے برابر ہوگئی یہ تو انتظار جواب نامہ

مین اُدھر مصروف ہی اِسکو تو انتظار مین چھوڑیے

لیکن اب کچھ حال ماہیان طوفان کش کا سنیے

کہ یہ تو ابر سحر کو تمام باغ پر محیط کرکے اور دالیس ہوکر اپنے مکان کو تخت سحر پر سوار ہوکر چلی گئی مگر اسقدر بدحواس تھی کہ اُسکو کچھ اپنی خبر نہ تھی کہ مین کہان جاتی ہون اور کہان ہون بال پریشان ڈوپٹہ سر سے گرا ہوا اور تمام جسم سے خون بہتا ہوا آنکھین سرخ منھ مین مارے غصہ کے کف بھرا ہوا چہرہ نہایت اُداس پائچے رانون تک چڑھے ہوئے جابجا رانون مین نشتر لگے ہوے اُنسے خون جاری نہایت عالم بیقراری سے تخت اُڑاتی ہوئی چلی جاتی تھی بہت جلد جاکر اپنے مکان پر پہونچی اور تخت سے اُترکر قریب مسند جاکر گر پڑی اور بیہوش ہوگئی اور تن بدن کا ہوش نہ رہا بڑی دیر تک بیہوش پڑی رہی جب اُسکی خواصون اور مصاحبون نے یہ دیکھا کہ ملکہ کا نہایت غیر حال ہی

اور کسیطرح ہوش نہین آتا ہی یہ سب کی سب بھی یہ حالت دیکھکر بدحواس ہوگئین اور دوڑ ین اور گلاب کیوڑا لاکر اُسکے منھ پر چھڑکا کہ اُسکو بہت دشواری سے ہوش آیا آنکھ کھولی پانی مانگا خواصون نے دوڑکر گلاس آب سرد معطر کا حاضر کیا اُسنے پانی پیا حواس درست ہوئے اُسوقت خواصون کو حکم دیا کہ دوسری پوشاک لاؤ سامری غارت کرین اِن سب کو کہ جنھون نے میری یہ حالت کی خواصون نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا وہ لوگ گرفتار بھی ہوئے یا نہین یا آپ نے اُنکو وہین قتل کرڈالا ہمکو بھی اُنکے قتل مین شریک نہ کیا اُسنے کہا کہ بیبیو مین کیا بیان کرون ذرا بیٹھ جاؤ دم لینے دو تو پورا قصہ تمسے کہونگی یہ کہکر کچھ خاک جھولی سے نکالی اور اُسکو تمام جسم پر ملا فوراً اُس خاک کے ملتے وہ سب زخم دفعتاً اچھے ہوگئے اب پر اِس قصد سے بیٹھی کہ مین اِن سب سے کل حال بیان کرون کہ یکایک سناٹا ہوا یہ گھبراکر طرف آسمان کے دیکھنے لگی کہ اتنے مین ایک طائر سرخ رنگ آکر اُسکے ہاتھ پر بیٹھ گیا خواصون نے اُس طائر کو دیکھکر کہا کہ یہ طائر کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی شاید کسی شکاری جانور کے خوف سے بھاگ کر یہان آیا ہی اور اپنے مالک کے دھوکے سے آپکے پاس چلا آیا ہی اُسنے جو دیکھا تو کہا کہ نہین یہ طائر سحر ہی کسی کا بھیجا ہوا یہان آیا ہی اب جو غور کرکے دیکھتی ہی تو اُسکے گلے مین ایک نامہ ہی فوراً اُس نامہ کو اُسکی گردن سے کھولا اب جو دیکھا تو یہ پایا کہ اُسپر مہر ہی اُستاد کی دیکھتے ہی خواصون سے کہا کہ میرے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے یہ نامہ مجکو روانہ کیا ہی چونکہ مین پندرہ روز سے اُنکی خدمت مین نہین گئی تھی اُنکو خیال ہوا ہوگا کہ ماہیان کے نہ آنیکا کیا سبب ہی دریافت فرمایا ہوگا کہ تو کیون نہ آئی یہ کہکر اُس نامہ کو کھولا اور تمام مضمون اُسکا پڑھا جب سحران کے نام پر نگاہ پڑی تو فوراً آنسو مثل دریا کے آنکھون سے جاری ہوئے نامہ کو تمام و کمال پڑھا مضمون نامہ سے آگاہ ہوئی اُسیوقت کاغذ اُٹھاکر یون جواب تحریر کیا کہ ای اُستاد والا بنیاد یہ کنیز جو پندرہ روز سے نہ حاضر خدمت ہوئی تھی تو انھین کامون مین پھنسی ہوئی تھی جو کہ آپکو بزور علم ظاہر ہوگئے ہین اور آپ نے دریافت کرلیا ہی بی بی سحران نے تو اِس پیرانہ سالی مین ہمکو چھوڑا اور ہمکو کسیطرف کا نہ رکھا کمر ہماری توڑ گئین اور ہمکو تنہا چھوڑ گئین میری تو یہ نوبت ہی کہ مین جہانتک خیال کرتی ہون اور اپنی حالت کو تصور کرتی ہون تو ایسی پاتی ہون کہ مجکو اب جنون ہوجائیگا مگر خلاف حکم حضور والا نہین کرسکتی ہون جسقدر زیر قیم ہوا ہی اُسمین فرق نہوگا اور نہ کمی ہوگی البتہ اگر حضور کو اِس لونڈی کا خیال نہوگا تو پھر کون ہی جو اِس لونڈی کا خیال کریگا مین تو حضور کی ایک ادنی کنیز ہون اگر آپ مدد نہ کرینگے تو کیا کوئی غیر آکر مدد کریگا یہ لونڈی تو آپکی ہمیشہ آپ کا نام روشن کرتی رہی ہی یہ جو کچھ کہ مجکو ملا ہی اور معلوم ہی یہ سب آپ ہی کا تصدق ہی اور آپکی جوتیون کا صدقہ ہی مین آپکی عنایت و مہربانی کا کہانتک شکریہ ادا کرون سامری آپکو ہم لوگون کے سر پر زندہ اور سلامت رکھین کہ آپ نے مجکو آگاہ کردیا کہ تیرے ادبر تین دن سخت ہین ورنہ مجکو تو اِسکا بالکل خیال بھی نہ تھا مین ضرور کوشش کرکے سحر سہراب دفع کرتی اور اب بعد گذرنے اِن ایام نحس کے اِسکا انتظام کرکے اِسکو دفع کرونگی آپکی لونڈی کے آگے اُسکی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی صرف سحران کے غم نے بدحواس کردیا ہی جو مین وہان جاکر خفیف ہوئی ورنہ اُسکی کیا لیاقت تھی جو وہ سحر کرسکتا اُسنے حالت اطمینان مین اپنا بندوبست کرلیا تھا اور مین یہانسے بیدست و پا مع بے سر و سامان کے گئی تھی اُسپر بھی یہ اطمینان اور بندوبست کرآئی ہون کہ یقین کامل ہی وہ سب کے سب گھٹ گھٹ کر تمام ہوجائینگے اُنکی کیا قوت و طاقت ہی کہ وہانسے نکل سکین اب مین بھی دیکھتی ہون کہ میان سہراب جادو کیونکر میرے سحر کو دفع کرکے نکل جاتے ہین آپ اطمینان رکھین اِس امر مین آپکی مدد کی کوئی حاجت نہین ہی مین خود کافی ہون مین صرف آپکا نام لیکر سحر کرونگی تو سب کام ہوجائینگے یہ تحریر کرکے وہ نامہ اُسکے گلے مین ڈالدیا وہ طائر اُڑکر جدھر سے آیا تھا اُدھر کو چلا گیا کہ اب اِسکا ذکر پھر ہوگا اب ناظرین والا تمکین کو معلوم ہو اور ظاہر ہو کہ بعد جانے

اُس طائر کے خواصون نے اُس سے استفسار کیا کہ حضور کے اُستاد نے کیا تحریر فرمایا ہو ماہیان نے سب
مضمون نامہ اپنے مصاحبون اور خواصون کو سُنا دیا اُنھون نے عرض کیا کہ پھر آپ نے کیا تدبیر کی ہو عشاق
نے نامہ مین یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ چند عیار تمھاری فکر قتل مین ہین اور تمکو چہار جانب ڈھونڈھتے پھرتے ہین
اُنسے اپنے کو بہت بچانا ماہیان نے جواب دیا کہ جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور ہوگا مین تدبیر کرتی ہون یہ
کہکر خود بھی زائچہ کیا کہ مین بھی تو دیکھون کہ یہ جو اُستاد نے فرمایا ہو کہ تین دن مجھپر بہت سخت ہین آیا اُنھون نے
سچ تحریر فرمایا ہو یا صرف میرے ڈرانے کو تحریر کیا ہو جب اُسنے زائچہ کیا تو اُسمین بھی وہی مضمون نکلا جو کہ
عشاق نے تحریر کیا تھا بس فوراً اُسنے خواصون سے کہا کہ تم لوگ جاکر دریاے اصل پر جہان ہم ہمیشہ شکار
کھیلتے ہین وہان پر سامان شکار ماہی کرو ہم تین دن یہ اپنے شغل و شکار مین بسر کرینگے اگر یہان رہونگی تو ہمہ وقت
خیال سحران سیہ پوش کا رہیگا اور مجھ سے بیٹھا نہ جائیگا مین ضرور کہین نہ کہین دل بہلانے کو جاؤنگی کیونکہ یہان
میرا دل بہت گھبرائیگا اور وہان شغل شکار مین دل بھی بہلا رہیگا اور رنج و غم بھی سحران کا غلط ہوگا خواصون
نے عرض کیا کہ حضور کے اُستاد نے تحریر فرمایا ہو کہ یہ دن جو کہ سخت ہین انمین تم اپنی جان کی حفاظت کرو
اور کسی مقام پر کہین گوشۂ عافیت مین پوشیدہ ہو کر بیٹھو نہ کہ کھلے میدان مین بیٹھو کہ جہان کوئی ساتھ تک نہو
ماہیان نے کہا کہ اُنکی تحریر پر کیا فرض ہو مین خود دریافت کر چکی ہون کہ تین دن مجھپر سخت ہین مگر مین اُسکا
بندوبست کر لونگی مین جتنا اُسنے کہتی ہون تم لوگ اُتنا کرو تمھین اِس سے کیا غرض ہو ہم کچھ تو اپنے حق مین
بہتر جانتے ہین جو ایسا حکم کرتے ہین اور جو کچھ کہ بہتر ہوگا وہ کرینگے تم لوگ ہمارے ملازم ہو یا اتالیق ہو خواصین
یہ سُنکر خاموش ہوگئین اپنے دل مین کہا کہ یہ اب بہت مغرور ہوگئی ہین ضرور کوئی نہ کوئی اِنپر آفت نازل ہوگی
ہمکو کیا کیونکہ جب انکے اُستاد تحریر کر چکے ہین کہ تین دن سخت ہین اور یہ خود بھی دیکھ چکی ہین تو اُسپر یہ حال ہو کہ
میدان مین جاکر شکار کھیلین گی ہمکو کیا جو کچھ ہوگا دیکھ ہی لینگے یہ کہکر اُسوقت تمام سامان شکار لیکر روانہ ہوئین
چونکہ دریاے سبز رنگ سے متصل ایک دریاے اصل تھا کہ جو کہ اُس سے ملا ہوا تھا اور یہ اکثر اوقات جاکر وہان
شکار کھیلا کرتی تھی اور سمندر بجادو بھی وہین شکار کو آیا کرتا تھا اور ایک چبوترہ سنگ مرمر کا دور بیس گز سے
بیس گز کنارے دریا کے بنا ہوا تھا اُسپر آکر شکار کو بیٹھتی تھی یہ سب خواصین سامان شکار لیکر وہان آئین سب
بندوبست کیا اور نمگیرہ زربفتی اُسپر استادہ کیا گیا فرش مخمل سبز کا چبوترے پر ہوا اُسپر مسند زرنگار جسمین جھالر موا
لگی ہوئی تھی بچھائی گئی ایک جانب سامان آبدارخانہ ایک طرف سامان خورد و نوش مہیا تھا خواصین اپنے اپنے عہدہ
لیکر استادہ ہوئین اِدھر یہ روانہ ہوئے خواصون کے ماہیان نے پوشاک بدلی اور اپنے کو آراستہ کیا تخت سحر
تیار کر کے سوار ہوئی اور طرف دریا کے براے شکار روانہ ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہان پہونچی جاکر کل سامان
وہان درست پایا بہت خوش ہوئی کہا تخت سحر کو برابر چبوترے کے حصار کر دو اُنھون نے ایسا ہی کیا صرف
دریا کے جانب کو رہنے دیا کیونکہ اُدھر سے کوئی نہین آسکتا تھا بیچ مین دریا حائل تھا جب حصار کر چکی تو چند
ساحرون کو بلایا اُنسے کہا کہ مین تمکو یہ تصویرین دیتی ہون تمکو اگر اِن صورتون کے آدمی کہین ملین تو
تم اُنکو گرفتار کر لانا کیونکہ میرے اُستاد نے تحریر فرمایا ہو کہ چند عیار میرے قتل کی فکر مین ہین مین نے یہ تصویرین
بذریعہ سحر اُنکی تیار کی ہین اور تمھاری نوکری بھی مقرر کی ہو کہ تم دن رات اُنکی تلاش کرو اگر گرفتار کر لاؤ گے
تو مین تمکو بہت کچھ انعام دونگی کہ تمھاری عمر بھر کافی ہوگا وہ ساحر یہ سُنکر براے تلاش عیاران اُن تصویرون کو
لیکر روانہ ہوے انکو تو اِدھر چھوڑیے اُدھر بعد جانے اُن ساحرون کے ماہیان چبوترے پر آئی اور
مسند پر بڑے غرور و تکبر سے بیٹھی تمام خواصین اپنے اپنے قاعدے سے استادہ ہوگئین مصاحبین پہلو مین

آگر بیٹھین جسقدر رکہ اُسکو خواصون اور مصاحبون کو اپنے پاس رکھنا منظور تھا اُنکو تو رہنے دیا باقی کو رخصت کردیا اب جتنی خواصین اِسکے پاس ہین وہ سب اِسکی محرم راز ہین اور معتبر ہین اور جنکو کہ رخصت کر دیا ہی اُنسے یہ کہدیا ہی کہ تم سب جاکر گھر کا بندوبست کرو مین بعد تین دن کے آؤنگی وہ سب کی سب رخصت ہوکر چلی گئین اور پھر بھی اُسکے پاس قریب دو تین سو عورتون کے کہ جنمین ساحرہ وغیر ساحرہ دونون تھین موجود رہین بعد اِس سب انتظام کے ماہیان نے حکم دیا کہ ہان شکار کھیلو سب نے شستین اُٹھاکر دریا مین ڈالین شکار ماہی ہونے لگا ہر ایک مچھلی پکڑنے لگی اِدھر اُس ماہی سحر یعنے ماہیان نے بھی ڈور اُٹھاکر پھینکی اور زرقاول پر لگا دی بعد تھوڑی دیر کے معلوم ہوا کہ مچھلی اُسمین پھنسی ہی فوراً گھینچا مچھلی نکلی اُسکے کباب تیار ہونے کا حکم دیا ایک جانب کو میخانہ بھی آراستہ تھا کچھ طائفے بھی ہمراہ آئے تھے ناچ کا حکم ہوا ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے یہ شعر گایا شعر گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے ٭ زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین ٭ دور شراب چلنے لگا اور کباب ماہی تیار ہو کر آنے لگے سرور ہو گیا یہ تو عالم سرور مین شکار ماہی مین مشغول ہی اسکو تو یہین چھوڑیے کیونکہ ڈور دریا مین پڑی ہی زرقاول پہ لگی ہوئی ہی سب خواصین ومصاحبین ناچ بھی دیکھتی ہین اور شراب بھی پیتی ہین اور شکار بھی ہو رہا ہے یہی عالم ماہیان کا ہی اسکا ذکر اب پھر ہوگا

لیکن اب کچھ حال خواجہ حضران بن عمرو کا سنیے

کہ یہ جو مہراب جادو سے رخصت ہوکر ایک سمت صحرا کو روانہ ہوئے تھے تھوڑی دور جاکر صورت اپنی بدلکر ایک جادوگر کی شکل پر تیار ہوئے جھولی سحر کی کاندھے پر ڈالی قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھنور چندن کے دونون بازوؤن پر اور مُنھ پر بھبھوت ملے ہوئے سانپ کالے کوڑیالے گلے مین لپٹے ہوئے صحرا کی سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہین ایک رات اور ایک دن اُنکو تو اِسی عالم مین گذرا بوقت سہ پہر یہ قریب ایک دریا کے پہونچے اِسقدر جلد راہ طے کی کہ ایک منٹ کی راہ کو ایک چشم زدن مین طے کرتے ہین اور ایک دن کے راستے کو ایک منٹ مین مثل خواجۂ اول وثانی کے رہروی کرتے ہین چونکہ دریاے سبز رنگ سے وہ دریا جو کہ اصلی ہی سات یوم کی راہ ہی مگر انھون نے ایک شبانہ روز مین اُسکو طے کیا باوجودیکہ رات کو جنگل مین قیام بھی کیا مگر بوقت سہ پہر اُس دریا پر پہونچ گئے مارے خوف کے انھون نے اُس رات و دن مین کہین ایک قطرہ پانی کا نہین پیا تھا کچھ نان خشک ومیوۂ خشک کھالیا تھا کوئی چیز ایسی نہ کھائی تھی کہ جس سے اِنکو پیاس معلوم ہو اور اُن چیزون پر اُنکو یہ بھی گمان تھا کہ یہ سحر کی نہین ہین براے کمی اشتہا کے کھالیا تھا نان خشک تو اپنے پاس سے نکالی تھین اور میوہ صحرا سے توڑا تھا مگر تشنگی کی کوئی صورت نہ تھی کہ وہ کم ہووے ایک رات و دن گذرا ہی ایک قطرہ پانی کا نہین ملا ہی اب مارے تشنگی کے اِنکی یہ نوبت ہی کہ زبان مین کانٹے پڑے جاتے ہین ہونٹھ خشک ہوگئے ہین تالو چٹخا جاتا ہی آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین اب مارے پیاس کی شدت کے راستہ نہین چلا جاتا ہی انھون نے جو دور سے دریا کو دیکھا تو جان مین جان آئی مگر یہ خیال کیا کہ ایسا نہو کہین یہ سراب ہو کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہی اور ہوجاتا ہی کہ جب کسی شی کی تلاش اور خواہش ہوتی ہی اور تصور ہوتا ہی تو وہ پیش نظر آتا ہی مگر بخیال امید کہ شاید دریا ہو چلیے کیونکہ امید پر انسان کی زندگی ہی جب قریب دریا پہونچے تو وہ شک جاتا رہا دریا کو سامنے رواں پایا بے تحاشہ دوڑ کے کنارے آئے بدحواس ہوگئے تھے مگر حواس درست کرکے خیال کیا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ دریا بھی سحر کا ہو تم تو بدحواس ہو رہے ہو عطش کی شدت ہی اگر تم اِس بدحواسی مین پانی پی لو اور کسی بلا مین مبتلا ہو تو کیا ہو انسان کو لازم ہی کہ عقل سے کام لے کسی امر مین عجلت نہ کرے ہر ایک بات کو سمجھ بوجھ کر کرے تو کبھی زک نہ پائیگا تم تو عیار ہو اور عیار کے بیٹے ہو اور

ہوتے ہو تمکو اسقدر بدحواس ہونا زیبا نہین ہی پہلے یہ دریافت کرلو کہ یہ دریا اصل ہی یا مثل دریاے سبز رنگ سحر کا
بس یہ خیال کرکے کنارے دریا کے بیٹھ گئے اور چلو مین پانی دریا کا لیکر سونگھنے لگے اُسکو پھینکدیا دوسرا چلو
لیا اُسکو بھی سونگھا اور پھر دریا مین ڈالدیا یہ تو یہان ادھر کنارے پر بیٹھے ہوے یہ کرشمہ کر رہے ہین یہ ہین
خیال کہ کسی طرح یہ دریافت ہو جاے کہ یہ دریا اصل ہی یا خود بھی سحر کے پانی نہین پیتے ہین کہ یہان کی کل چیزین سحر
سحر کی پالی ہین کہین یہ دریا بھی سحر کا نہو یہ تو یہان یہ شغل کر رہے ہین اُدھر وہ ایکجادوگر جو کہ عیارون کی
تلاش کو نکلا تھا کہ جسکو ماہیان نے بھیجا تھا وہ بھی مارے پیاس کے بیتاب ہو کر تلاش پانی کی کرتا
ہوا ادھر کو آنکلا کیا دیکھتا ہو کہ ایکجادوگر کنارے دریا کے بیٹھا ہوا کچھ کھیل رہا ہی یہ حیران ہو کر دیکھنے
لگا خیال کیا کہ شاید یہ دیوانہ ہی جو گھڑی گھڑی چلو سے پانی اُٹھاتا ہی اور اُسکو سونگھکر پھر پانی مین ڈال
دیتا ہی یہ آگے بڑھکر آیا اور اُسکے پاس پہنچکر متحیر ہو کر اُسکو دیکھنے لگا اپنی پیاس کو بھی بھول گیا حیرت زدہ
اُسکی طرف دیکھ رہا ہی اور وہ اُسیطرح سے اپنا کام کر رہا ہی بڑی دیر تک یہ دیکھا کیا کہ یکایک اُس جادوگر
نے جو کہ دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور یہ کرشمہ کر رہا تھا سر اُٹھاکر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا کوئی تماشا
ہی جو تم یون متحیر ہو کر دیکھ رہے ہو جسطرح تم آدمی ہو اُسیطرح مین بھی ہون مین کوئی حیوان نہین ہون اور
نہ مجھ مین کوئی عیب ہی کہ جس سے تم اسقدر خائف ہو یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ ای بھائی مین یہ دیکھتا ہون
کہ تم چلو مین پانی دریا سے لیتے ہو اور اُسکو سونگھکر پھینکدیتے ہو اسکا کیا سبب ہو میرے خیال اور عقل مین
یہ بات نہین آتی ہی مین نے یہ بات آپکی دیکھکر خیال کیا کہ شاید آپکو کچھ جنون ہی اُس جادوگر یعنے خواجہ نے
جواب دیا کہ ارے میان جنون تمکو ہوگا مین اپنا دل بہلاتا ہون آؤ بیٹھو کچھ باتین کرین بھائی اِسوقت تم
یہان پر خوب آگئے آج آٹھ دن کا زمانہ ہوا ہی کہ مین نے کسی انسان کی شکل نہین دیکھی ہی سواے تمھارے
آٹھ دن سے مین اسی جنگل مین حیران و پریشان اور تباہ و برباد پھر رہا ہون سماھر جی اِس پیٹ کا
برا کرین کہ جسکے سبب سے یہ زحمت گوارا کرنا پڑتی ہی نہ نوکر ہوتے نہ یہ زحمت ہوتی کہ اپنے بال بچون
سے جدا ہین مارے مارے صحرا بصحرا پھر رہے ہین درندون کی خوراک ہین زندگی ہی جو ابھی تک زندہ
ہین ورنہ کب سے لقمۂ اجل ہو گئے ہوتے کیونکہ جس صحرا مین درندون کے سوا انسان کا نام و نشان تک
نہین ہی یہ میرا ہی کام تھا جو مین یہان آٹھ دن سے ہون اور عجب مصیبت مین مبتلا ہون اب تم بتاؤ کہ تم یہان
ایسے جنگل مین کہان سے آئے ہو اور کیا کام ہی ایسے صحرا مین کہ جہان انسان کا نام و نشان تک نہین ہی اُس
جادوگر نے کہا کہ بھائی مین بھی تمھاری طرح ایکبلا مین مبتلا ہون اور مثل تمھارے مین بھی نوکر ہون اپنے
مالک کے کام کو نکلا ہون صحرا بصحرا تباہ و برباد حیران و پریشان مین بھی پھر رہا ہون اِسوقت بہت شدت
سے پیاس لگی تھی مین تلاش پانی مین اِدھر کو آیا خیال کیا کہ یہ دریا اصل ہی اسمین چلکر پانی پیون اور اپنی
پیاس بجھاؤن یہان آکر تمکو دیکھا کہ تم یہ کھیل کر رہے ہو حیرت ہوئی کہ یہ کیا کرشمہ ہی قریب آکر دیکھنے لگا
اور اپنی پیاس بھی بھول گیا خواجہ نے کہا کہ اچھا بھائی یہ تو بیان کرو کہ تمپر وہ کونسی ایسی مصیبت ہی کہ
جسکے سبب سے تم اسقدر پریشان ہو مین بھی تو سنون اُسنے کہا کہ کیا بیان کرون عجب آفت ہی جو کہ لائق بیان
کے نہین ہی اُسکے بیان کرنے کو ایک زمانہ درکار ہی اگر کوئی تحریر کرنیوالا ہو تو ایک دفتر ہو جاے خواجہ نے
کہا کہ زیادہ تقریر کو طول نہ دو بیان کرو ہم بہت مشتاق ہین اُس جادوگر نے کہا کہ تمنے سُنا ہوگا کہ دریاے
سبز رنگ کے کنارے لشکر اسلام آکر فروکش ہوا ہی اُسمین سے چند عیار اِس جانب بھی نہ معلوم کیونکر چلے
آئے ہین کہ اُنھون نے یہان آکر ایک آفت عظیم برپا کردی ہی پہلے آفتاب جادو پر عیاری کی اگر گرفتار

ہوگئے اُنکا اُستاد بڑا آفت کا پرکالہ ہی اُسنے آکر پہلے مہرخ جادو کو جو کہ آفتاب جادو کی جانب سے برلب بند وبست پل سحر کے گئی تھی قتل کیا بعد اُسکے آفتاب جادو پر عیاری کر کے اُسکو بھی قتل کیا بعد اُسکے یہ واقعہ ہوا کہ سہراب نامی ایک ساحر ہی کہ وہ سپہ سالار ہی ہمارے بادشاہ سمندر جادو کا وہ یہان گرفتار ہوکر سمندر جادو کے پاس سے ہماری مالک ملکہ ماہیان کے آیا اتفاق سے اُنکی بہن ملکہ سحران نے اُسکو دیکھ لیا اُنھون نے اپنی بہن سے سفارش کر کے اُسے قید سے رہا کرا دیا تھا اور اپنے ساتھ لیتی گئی تھین جب سے وہ اُنکے پاس رہتا تھا اب وہ نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ خدا پرست ہوگیا اور عیارون سے ملکر ملکہ سحران کو بھی قتل کیا جسکے سبب سے ہماری ملکہ ماہیان کی کمر ٹوٹ گئی جوان بہن آنکھون کے سامنے دنیا سے اُٹھ گئی ہماری ملکہ اُسکے غم مین تارک دنیا ہوا چاہتی ہین اور بہت صدمہ کیا مگر پھر کچھ خیال آیا تو سحر سے دریافت کیا کہ قاتلان سحران کہان ہین اُنکو قتل کرلون تو پھر تارک دنیا ہون جب یہ خیال کیا تو معلوم ہوا کہ چند عیار و سردار سہراب جادو کے باغ مین ہین بخوشی وخرمی بیٹھے ہوے ہین بس فوراً ابر سحر تیار کر کے براے گرفتاری اُنکے باغ سہراب پر گئین مگر سہراب جادو نے قبل سے کچھ اپنا انتظام کرلیا تھا بے نیل مرام واپس آئین مگر یہ انتظام کیا کہ اُس ابر سحر کو بالاے باغ قائم کر آئین اور خود واپس ہوکر چلی آئین یقین ہی کہ وہ لوگ اُس باغ مین گھٹ گھٹ کر مرجائینگے یا مر گئے ہونگے تین دن کی مہلت دے آئین تھین جب یہان اپنے مکان پر آکر پہونچین تو اُنکے اُستاد عشاق حجرہ نشین نے ایک نامہ اُنکو تحریر کیا کہ اُسکا مضمون یہ تھا کہ تمپر تین دن بہت بھاری ہین تم اِن دنون کو ابھی کہین پوشیدہ ہوکر کاٹو اور بسر کرو اگر یہ تین دن تمھارے گذر گئے تو پھر تمکو کوئی نہ قتل کرسکے گا اور یہ بھی اُسمین تحریر تھا کہ چند عیار تمھارے قتل کی فکر مین ہین اُنسے اپنے کو بچانا یہ دیکھکر ملکہ نے خود بھی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی یہ امر صحیح ہی بس ملکہ نے اُسیوقت حکم دیا کہ ہم شکار ماہی کو جائینگے لاکھ لاکھ لوگون نے روکا مگر اُنھون نے نہ مانا اِس دریا کے کنارے چبوترہ ہی سنگ مرمر کا کہ جو لب دریا واقع ہوا ہی وہان شکار کا بند وبست ہی ملکہ ماہیان وہان شکار کھیل رہی ہین چونکہ یہ دریا اصلی ہی یہان ہمیشہ شکار کو آیا کرتی ہین اور سمندر جادو بھی یہان آکر شکار کھیلا کرتے ہین ملکہ بھی یہان شکار کو آتی ہین شکار کھیل رہی ہین تین دن تک یہان عیارون سے پوشیدہ ہوکر رہین گی اور شغل شکار کرینگی جب یہان آئین تو براے حفاظت گرد چبوترے کے حصار سحر کردیا ہی صرف دریا کیطرف کو خالی ہی بعد اُسکے ہم چند ساحرون کو تصویرین دیکر روانہ کیا ہی کہ جہان اِن شکلون کے آدمی تمکو ملین اُنکو گرفتار کرلانا چھوڑنا نہین خبردار خبردار بہت ہوشیاری سے کام کرنا یہ تاکید ہملوگون پر ہی ہم سب ساحر صبح سے تلاش عیاران مین سرگردان اور حیران پھر رہے ہین کہین اُنکا پتہ ابھی تک نہین ملا ہی اِسوقت جو مجکو پیاس زیادہ لگی تو مین یہان پانی پینے کو چلا آیا یہان تمکو دیکھا اطمینان ہوا کہ ہان اِس صحرا مین بھی لوگ ہین اب تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کس آفت مین مبتلا ہو خواجہ نے کہا کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ ملکہ سحران ہمشیرہ ماہیان قتل ہوگئین یہ تو بڑا غضب ہوا بہت بڑی ساحرہ ماری گئی ہاے یہ عیار کیونکر یہان آگئے واقعی ماہیان کو تو بڑا صدمہ ہوا ہوگا یقین ہی کہ وہ اُس صدمہ مین تمام ہوجائین کیون نہو ایسی بہن جو کہ برابر سے سحر جانتی ہو اور اپنی ہم عصر ہو اُسکا صدمہ کیونکر نہو بھائی دریاے سبز رنگ و شہر سمندریہ کا کل بند وبست انھین دونون کے دم سے تھا کیونکہ سمندر جادو تو صرف نام کیواسطے ہین اُنکے سارے کام انھین دونون کے دم سے اور ذریعہ سے نکلتے تھے اُنکے دونون بازو قوی تھے وہ اِن دونون کو اپنا قوت بازو تصور اور خیال کرتے تھے ہاے جسوقت اُنکو خبر ہوگی تو وہ تو اپنی حالت بہت تباہ کرینگے یقین ہی کہ جان دیدین کیونکہ اکثر وہ یہ فرماتے تھے کہ مین جو حکومت کرتا ہون تو اِن دونون بہنون کے سبب سے کرتا ہون دیکھو کسقدر مستعدی کے ساتھ کام کرتی ہین مین نے دریاے سبز رنگ کا کل بند وبست

اور انتظام اُنکے سپرد کر دیا ہی اُنھون نے اُسکا بھی بندوبست کر لیا ہی مجکو کچھ محنت نہین کرنا پڑتی ہی جب یہ واقعہ ہوا ہی تو ماہیان اُنکے صدمے مین مبتلا ہونگی دوسرے سحران ایسی ساحرہ ماری گئی اب کاہیکو یہ دریا اور سب کارخانہ قائم رہیگا افسوس یہ شہر بھی تباہ ہوا سامری ان عیارون کو غارت کرین جنھون نے یہان آکر یہ تہلکہ ڈالا ہی اُس ساحر نے کہا کہ ہان یہی ہماری بھی دعا ہی کہ وہ عیار کہین جلد قتل ہون تو ہملوگ بھی اس ہر روز کی گردش سے نجات پاوین اب تم کچھ اپنی حالت بیان کرو کہ تمکو سمندر جادو سے کیا غرض ہی خواجہ نے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم مین سمندر جادو کا ملازم ہون جب آفتاب جادو کی لاش پاس سمندر جادو کے پہونچی تو اُنھون نے چند ساحرون کو براے تلاش عیاران روانہ کیا ہی اور چند تصویرین بھی دی ہین کیونکہ یہ دریافت ہوا ہی کہ عیار یہ فکر کر رہے ہین کہ شہر سمندریہ کو تباہ کرین بھائی اُنھین مین سے مین بھی ہون کہ آج آٹھ روز سے اِس صحرا مین بتلاش عیاران پھر رہا ہون مگر اُنکا پتہ نہین لگتا ہی رات کو درندون کے خوف سے حصار سحر کر کے سحر کرتا ہون اور دن بتلاش عیاران بسر کرتا ہون ابھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ میرا بہت دم گھبرایا مین اِدھر چلا آیا یہان پانی سے کھیلنے لگا کہ اتنے مین تم آگئے ذرا دل بہل گیا ورنہ مین یہان سے کسی اور جانب چلا جاتا اور اپنے دلکو بہلاتا اُسنے کہا کہ آؤ چلو اب ہم تم ملکر تلاش کرین خواجہ نے کہا کہ بھائی یہ بتاؤ کہ قتل سحران کی سمندر جادو کو خبر ہوئی یا نہین اور اگر ہوئی تو اُنھون نے اُسکا کیا بندوبست کیا اُس ساحر نے کہا کہ ہان خبر ہو گئی ہوگی کیونکہ لاش سحران کی مع اُنکے مصاحبون کی لاش کے ملکہ نے پاس سمندر جادو کے روانہ کر دی ہی یقین ہی کہ پہونچ گئی ہوگی خواجہ نے کہا کہ وہ تصویرین دکھین کہ کیسی ہین اُسنے جیب سے نکالکر دکھائین انھون نے جو دیکھا تو اپنی تصویر و دیگر عیارون کی تصویرین پائین دل مین خیال کیا کہ عیاری کر کے اِسکو بیہوش کرو اور اپنی شکل اِسکو بناؤ اور آپ اِسکی شکل بنکر چلو اور ماہیان پر عیاری کرو اور اُسکو قتل کرو کہین ایسا نہو کہ یہ تین دن گذر جائین تو بڑا غضب ہوگا یہ خیال کر کے قصد عیاری کیا تھا پھر خیال آیا کہ یہ تو عیاری کچھ اچھی نہین ہی دوسرے اُسنے حصار سحر بھی کر دیا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ پہچان لے یا حصار سحر تمھین نہ آنے دے تو پھر کیا ہو کوئی نئی عیاری کرو یہ سوچکر خاموش ہو رہے اور وہ تصویرین اُسکو واپس کر دین اُسنے لیلین اور اِنسے کہا کہ آؤ بھائی چلو اب ہم تم دونون ملکر تلاش کرین انھون نے جواب دیا کہ تم جاؤ میرا تمھارا ساتھ نہو گا مین یہان ابھی اور تھوڑی دیر ٹھہرونگا بعد اُسکے جاؤنگا اور نہ یہ وقت میرے تلاش کرنے کا ہی یہ سُنکر وہ ساحر ایک طرف کو روانہ ہوا اُنکا تو یہ مطلب ہی تھا جب وہ دور نکل گیا اور نظرون سے پنہان ہو گیا تو انھون نے مُنھ ہاتھ دھویا کیونکہ یقین ہو گیا کہ یہ دریا اصلی ہی اُس ساحر سے بھی دریافت ہو گیا اُسنے خود بھی پانی پیا اور بعد جانے اُسکے انھون نے بھی اپنی تشنگی کو بجھایا خوب سیراب ہو کر بیٹھے حواس درست ہوے اُسوقت فکر کی کہ نئی عیاری کرنا چاہیے ہاتھ کو دیکھا ہاتھ کی پشت کو دیکھا تین سو ساٹھ مکر اُنکے سامنے آئے اب پسند کرنے لگے ایک مرتبہ کہا کہ یا دادا عمرو یا بابا عمرو کوئی تو عیاری مجکو ایسی یاد آوے کہ جو بالکل نئی ہو بس یہ سوچتے سوچتے خیال آیا کہ جسطرح دادا عمرو نے گھیر کر دریا مین ساحر مشتمش کو نہنگ کی عیاری کر کے قتل کیا تھا تم بھی وہ نئی عیاری کرو اور اِس قطامہ کو قتل کرو اپنا نام پیدا کرو کہ یہ لوگ جانین کہ یہ بھی مثل اُنھین کے ہین تمھاری عزت کرین یہ خیال کرنا تھا کہ اُچھل پڑے کہ واہ دادا کیا خوب بات یاد آئی اگر مین تمکو نہ یاد کرتا تو کاہیکو یہ بات یاد آتی کیا کہنا آپ کے نام کا اور آپ کے نام مین بڑا اثر ہی اگر مین اِس عیاری مین کامیاب ہوا تو آپ کے نام کی سوا دمڑی کی مٹھائی خانۂ کعبہ پر آپکی خدمت مین آپ کا مُنھ میٹھا کرنیکو روانہ کرونگا اور آپ سے اِسکا انعام لونگا ایسے ایسے خیالات کر کے فوراً سُنگھنے کے پڑ

جو کہ ڈھلے ہوے تھے اور بشکل مچھلی تھے زنبیل سے نکالے اُنکو درست کرکے شیشے کی مچھلی بنائی اور اپنی شکل ایک بڑے
موذ ساحر کی بنائی بڑی سی ریش سفید بنائی سر پر ایک تاج یاقوت نگار رکھا جسم مین قباے قلم کار پانؤن مین دو
مشروع کا پائجامہ گلے مین گلوبند بندھا ہوا اور وہ جامہ جو کہ قبا پر پہنا تھا وہ ہزار ہزار قسم کے رنگ بدلتا تھا زیب جسم کیا اور ایک
مجمر طلائی زنبیل سے نکالی اور ایک عصاے نقرئی بھی نکالا اور کچھ عود و عنبر جسمین کہ بیہوشی ملی ہوئی تھی وہ بھی نکالا
اور ایک مچھلی جسکو کہ اُسیوقت گرفتار کرکے بذریعۂ ڈور دریا سے نکالا تھا اپنے طور پر درست کیا نمک سرکاری
اور خوشبویات سے معطر کیا تھا لیکر اُس مچھلی کو شیشہ مین بیٹھے اور وہ مجمر طلائی روبرو رکھی اور وہ ماہی اور
عصاے نقرئی ہاتھ مین لیکر بیٹھے اور خوشبویات آگ پر ڈالنے لگے اُس سے دھوان اُٹھنے لگا اپنی ناک
مین روئی دے لی تھی کہ بیہوشی کا اثر اپنے دماغ مین نہ پہونچے اُس شیشہ کی مچھلی کو دریا مین پانی پر روان کیا اور
اندر بیٹھکر اُس کل کو مینچ دیا کہ وہ مچھلی جسطرف کہ اُس ساحر نے پتہ دیا تھا اور اُنکو اُس سے معلوم ہوا کہ اُسطرف
ماہیان شکار کھیل رہی ہی روان کیا وہ مچھلی مثل ماہی اصلی کے شناوری کرتی ہوئی چلی ایک لحہ بھر مین قریب
اُس مقام کے پہونچی کہ جہان ماہیان شکار کھیل رہی تھی جب اِنھون نے دور سے دیکھا کہ سب بیٹھی
ہوئی شکار کھیل رہی ہین تو انھون نے ماہیان کی ڈور کو خیال کرکے اور شناخت کرکے اب جو مچھلی کی
کل کو مینچ دیتے ہین تو وہ غرق دریا ہوئی اب تہ پر اُسکو بذریعہ کل کے روان کیا یہانتک کہ ماہیان کے
ڈور کے قریب پہونچ گئی دوڑ کر ڈور کو پکڑا اور خوب مضبوط تھام کر جھٹکا دیا یہان باہر دریا کے قرول کی گھنٹی
نے صدا دی ماہیان نے جو صدا گھنٹی کی سُنی تو فوراً ڈور کو ہاتھ مین لیکر جھٹکا دیا اُدھر خواجہ نے اپنی
طرف اُسکو کھینچا ماہیان نے دوڑ کر ڈھیل دی خواجہ مثل مچھلی کے اُسکو لیکر ایک طرف کو گئے تھوڑی دور جاکر
ٹھہر گئے اِدھر جب ماہیان نے دیکھا کہ مچھلی ڈور نہین پٹتی ہے تو فوراً اپنی جانب کو کھینچا بس خواجہ اُسکی طرف
مچھلی کی کل کو موڑ کر چلے اب یہ خوشی خوشی کھینچ رہی ہے اور اپنی مصاحبون سے کہہ رہی ہے کہ مین نے بہت بڑی
مچھلی گرفتار کی ہے دیکھو کسقدر زور ہے اُنھون نے بھی ڈور کو اُسکے ہاتھ سے لیکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ واقعی بہت
بڑی مچھلی ہے آخرکو یہ انجام ہوا کہ سب نے ملکر کھینچا جب خواجہ نے دیکھا کہ قریب کنارے کے آگئی فوراً کل کو
موڑا کہ وہ مچھلی اوپر آئی اور پانی پر قائم ہوگئی اب اُن عورتون نے یہ واقعہ دیکھا تو سب کی سب مارے
خوف کے ڈور چھوڑ کر اور اوہی اوہی کہکر دور ہٹ گئین ماہیان بھی متحیر ہوئی کہ یہ کیا ماجرا ہے یہ تو نئی بات
ہے اب جو غور سے دیکھا تو یہ دیکھا کہ ایک مرد بزرگ باریش سفید عجب قسم کا لباس پہنے ہوے اور تاج سر پر رکھے
ہوے اُس مچھلی پر بیٹھے ہین اُنکے روبرو ایک ماہی اصلی رکھی ہے اور ایک مجمر طلائی جسمین کہ عود و عنبر سلگ رہا ہے
رکھے ہین اور وہ بیخوف و خطر اُس ماہی شیشہ مین تشریف فرما ہین لباس تک تر نہین ہے اسکو اور زیادہ حیرت ہوئی
خواصین اور مصاحبین تو یہ حال دیکھکر مارے خوف کے دور جاکر پہلے ہی سے کھڑی ہو رہی تھین باقی ماندہ
جو کہ ایک آدھ قریب بھی تھی وہ بھی اب یہ کیفیت دیکھکر بھاگی مگر ماہیان حیرت زدہ دیکھا کی کہ یکایک اُن
مرد بزرگ نے بآواز بلند پکار کر کہا کہ او ماہیان کیا حیرت مین ہے کیا حیران ہوکر دیکھتی ہے ارے ہم مقرب
بارگاہ سامری ہین ہمکو سامری کا جو حکم ہوتا ہے ہم وہ بجالاتے ہین اور اُنکے حکم کی تعمیل کرتے ہین اری
ہم تیرے پاس بحکم سامری آئے ہین تیرے ساتھ کی عورتین ہمسے خوف کھاتی ہین لے اب ہم جاتے ہین
اور جاکر سامری سے کہدینگے کہ ہم بموجب حکم آپ کے آپکی بندی ماہیان کے پاس ماہی بہشت لیکر
گئے تھے مگر وہ اسقدر مغرور و متکبر تھی کہ اُسنے کچھ پروا نہین کی اور نہ ہماری عزت کی ملکہ حیران ہوکر دیکھا کی اُسکے
ساتھ کی عورتین ہمسے ڈر گئین اور دور جاکر کھڑی ہوگئین اور اُسنے بھی اُنکے کہنے سے میرا کچھ پاس و لحاظ

نہین کیا دیکھو تو کیسا عتاب سامری نازل ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ ماہیان نے عرض کیا کہ آئیے آئیے تشریف لائیے ناراض نہو جیسے مجکو یہ نہین معلوم تھا کہ آپ فرستادۂ خداوند ہین ورنہ مین کبھی آپکو حیرت سے نہ دیکھتی چونکہ مین نے کبھی ایسا واقعہ نہ دیکھا تھا اور نہ میرے ہمراہیون نے اس سبب سے خوف کیا اب معلوم ہوگیا مین دست بستہ عرض کرتی ہون آپ میرے قصور کو معاف فرمائین اور اس غریب خانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے روشن اور سرفراز فرمائین اور میری عزت و آبرو بڑھائین مین آنکی بھی لونڈی ہون اور آپکی بھی خادمہ ہون اُنکی ایک بندی گنہگار ہون اور ہر وقت و ہر ساعت قصوروار ہون مجکو معاف فرمائیے اور تشریف لائیے یہ سننا تھا کہ وہ مرد بزرگ فوراً اُس ماہی شیشہ سے مع اُس مجمر طلائی کے اور ماہی اصل کے نکلکر باہر آئے ماہیان نے دوڑکر اُنکے قدم چومے خواصون نے وہ مجمر طلائی اور ماہی کی کشتی اُنکے ہاتھون سے لے لی اُنھون نے ماہی شیشہ کو بالاے آب کنارے پر بغیر کسی چیز کے باندھے ہوے یہ کہکر چھوڑ دیا کہ ای مچھلی جبتک مین یہان ہون اُسوقت تک تو مثل ماہی اصلی کے پانی پر قائم رہنا یہ کہکر اُسکی کل اِن لوگون کی آنکھ بچاکر کسی طرح موڑ دی کہ وہ مچھلی اُسیطرح پانی پر قائم رہی آپ ہمراہ ماہیان کے آکر اُس مسند پر کہ جسپر ماہیان خود بیٹھی تھی بیٹھ گئے اب تو ہر ایک عورت اِنکے ہاتھ چومتی ہی تلوون کو آنکھون سے لگاتی ہی اور منھ قدمون پر ملتی ہی عذر و معذرت کرتی ہی یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین اور وہ مجمر طلا سامنے رکھی ہوئی ہے جب سب عورتین قدم بوسی و دست بوسی سے فارغ ہوچکین تو اُسوقت اُن مرد بزرگ نے کہا کہ سنو صاحبو اور ای ماہیان اِسوقت سامری باغ بہشت مین بیٹھے ہوے لب جو تمھاری بہن سحران سے باتین کر رہے تھے کہ یکایک اُنکو تمھارا خیال آیا فوراً مجھ سے فرمایا کہ ای فرشتۂ قدرت تم اِسوقت یہ مچھلی ہمارے کھانے کی لیکر پردۂ دنیا پر جاؤ اور ہماری خاص بندی ماہیان کو جاکر دے آؤ کیونکہ اِسوقت غم مین اپنی بہن کے براے شکار ماہی دریاے اصل پر آئی ہی اور شکار ماہی کر رہی ہی اور اُسپر تین دن بھی سخت ہین اُس سے کہدینا کہ تم گھبرانا نہین یہ تین دن تمپر سے بآسانی کٹ جائینگے اور ایکی نوروزمین ہم تمھاری بہن کو بھی زندہ کر دینگے کیونکہ آجکل کوئی ہمارا جی بہلانے والا نہ تھا اِس سبب سے ہمنے سحران کو یہان بلا لیا ورنہ عیارون کی بھی یہ طاقت تھی کہ سحران کو قتل کر سکتے جسپر کہ ہماری نظر رحمت ہو اُسپر کوئی دوسرا کیونکر دست انداز ہو سکتا ہی اور کہا اُس سے کہ یہ مچھلی ہمارے کھانے کی ہی اِسکو ہمنے یون ہی پیدا کیا ہی اِسکے کباب لگانے کی کچھ حاجت نہین ہی اِسمین سب چیزین ملی ہوئی ہین صرف تراش کر کھانے کی ضرورت ہی اور جو کوئی اِس مچھلی کا ایک ذرا بھی پارچہ کھائیگا تو اُسپر تمام دنیا کا حال منکشف ہو جائیگا جو جو خزانے کہ زمین مین دفن ہین وہ اُسپر ظاہر ہو جائینگے کوسون کا حال اُسکی پیش نظر ہوگا مین نے تمکو یہ مچھلی اپنی خاص بندی تصور کرکے بھیجی ہی ورنہ سمندر جادو بھی تو ہی اُسکو نہ بھیجتا مین تمسے بہت خوش ہون جب اُنھون نے یہ فرمایا تو مین نے عرض کیا کہ یا سامری مین کیونکر اُسکے پاس جاؤن اُنھون نے اُسوقت یہ ماہی شیشہ کی مجکو مرحمت فرمائی کہ تم اسمین بیٹھکر جاؤ اور اُسکی ڈور مین تم اپنے کو پنہان جب وہ کھینچے تو تم نکل آنا اور سب حال اُس سے کہدینا یہ کہکر وہ مچھلی ماہیان کو دی وہ بڑی ساحرہ تھی مگر اُس مچھلی کی ماہیت کو نہ پہونچی یہ سُنکر اُسکی عقل گرداب حیرت مین آئی خود دریاے حیرت مین غوطہ زن ہوئی کیونکہ ایسی تقریر کبھی اُسنے نہ سنی تھی اور نہ ایسا واقعہ کبھی گذرا تھا لاکھ لاکھ مثل حباب کے سر اُٹھاکر فکر کرتی تھی کہ یہ کیا امر ہی مگر کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا اور نہ اُس گرداب حیرت سے کسیطرح رہائی ہوتی تھی عقل ہزارون غوطے کھاتی تھی مگر کچھ اِسکے بابت اُسکے خیال مین نہ آتا تھا بس فوراً وہ مچھلی اُس مرد بزرگ کے ہاتھ سے لیلی یہ جو اُن عورتون نے سُنا کہ یہ

مچھلی فرستادۂ سامری ہی اور اِسکا اثر یہ ہی تو سب کی سب دوڑ پڑین اور کہنے لگین کہ ملکہ ذری سی ہمکو بھی دیجیے گا کوئی کہتی ہی کہ بی بی مین بھی امیدوار ہون مدتون آپکی خدمت کی ہی ماہیان کہتی ہی کہ صاحبو ٹھہرو تو سہی تیری تلے دم تو لو کیون مجھے سب ملکہ طغیانی کرتی ہو مین بغیر تمھارے نہین کھاؤنگی مگر وہ عورتین کسیطرح علیحدہ نہین ہوتی ہین اُس مرد بزرگ نے اُس مجمر پر عود و عنبر و مشک وغیرہ بکٹے کے بکٹے ڈالنا شروع کیے اُسکی خوشبو جو پھیلی تو سب کے سب سونگھنے لگے اِدھر ماہیان نے کارد طلائی دستے کی اُٹھا کر اُس مچھلی کے شکم پر ماری کہ اُس ماہی کا شکم چاک ہوا اُسمین سے غبار خوشبو اُڑا کہ تمام وہ مقام معطر ہو گیا اور ہر ایک کے دماغ مین پہونچا اُدھر دود بیہوشی نے تو اِنکے دماغون مین الگ اثر کیا اب جو وہ خوشبو پھیلی تو سب کو نہایت بھلی معلوم ہوئی ہر ایک نے نتھنے پھلا پھلا کر سونگھنا شروع کیا یہانتک کہ اُس مچھلی کا کھانا بھی سب بھول گیئن اُس خوشبو کے سونگھنے مین مشغول ہوئین یہی حال ماہیان کا بھی ہوا یہانتک کہ اُس خوشبو نے اپنا پورا اثر کیا کہ اب سب کو عجب رنگ نظر آنے لگا یہ حالت سب کی ہو گئی کہ جیسے کسی کے سر پر کوئی آتا ہی سب کی سب اپنے سر ہلانے لگین اور جھومنے لگین اُدھر ماہیان بھی یہی حرکتین کرنے لگی نیلے تو بلحاظ مرد بزرگ اپنے کو بہت روکا مگر جب ضبط نہو سکا تو مثل اُن عورتون کے یہ بھی جھومنے لگی کہ یکایک وہ عورتین اُٹھکر بولین کہ اے ملکہ اِسوقت تو ہمکو سامری نظر آتے ہین دیکھیے وہ آپکی بہن اُنکے پہلو مین بیٹھی ہوئین ہین ایک بولی کہ دیکھیے یہ زمین تمام اشرفیون اور روپیون سے بھری ہی اسیطرح ہر ایک واہی تباہی بکنے لگی ماہیان بھی اُنکے کلام کی تصدیق کرتی تھی ایک مرتبہ یہ کہکہ ماہیان اُٹھی کہ مجکو سامری بلاتے ہین جیسے ہی اُٹھی ویسے ہی بیہوشی نے طمانچہ مارا کہ لڑکھڑا کر گری اُسکے اُٹھانے کو اور عورتین اُٹھین کہ وہ بھی گرین پھر تو تانتا بندھ گیا جو اُٹھا جہان سے اُٹھا چونکہ بیہوشی اپنا پورا اثر کر چکی تھی صرف اُٹھنے کی دیر تھی تھوڑی دیر مین سب کی سب بیہوش ہو گیئن پس انھون نے فوراً اُس ماہی شیشہ کو تو نذر زنبیل کیا اور مجمر وغیرہ کو بھی بعد ازان جو اسباب کہ وہان تھا اُسکو بھی اُٹھا کر نذر زنبیل کرنے لگے یکایک خیال آیا کہ تم تو اِس اسباب کے لینے مین مشغول و مصروف رہوگے اُدھر کہین ایسا نہو کہ اِن سبکو ہوش آجائے تو بنا بنایا کام بگڑ جائے اور مفت مین ساری محنت برباد ہو بس یہ خیال کر کے فوراً انھون نے نعرہ کیا کہ منم خواجۂ ثالث و ثانی و عمرو اول منم خضران بن عمرو ثانی یہ نعرہ کر کے برابر ماہیان کے پہونچے اور خنجر مارا کہ قتل ہو مگر اُچٹ گیا خیال کیا کہ یہ روئین تن ہی بس فوراً سیسہ نکالکر گرم کیا اور زبردستی مُنھ کھولکر چمچہ آہنی سے اُسکے مُنھ مین ڈالدیا کہ اُسکے دل و جگر دونون بریان ہو گئے اور بعد اِسکے خنجر لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا ابتو ایک تہلکہ پڑ گیا آوازین آنے لگین برفباری و سنگباری ہونے لگی تاریکی چھا گئی تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا ایک تلاطم عظیم برپا ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش ہتنظم دریاے سبز رنگ بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم ابتو کشتی مرا کشتی مرا کی صدائین آنے لگین جو چیزین کہ اُسکے سحر کی تھین وہ مٹنے لگین اُدھر دریاے سبز رنگ دھوان بنکر اُڑ گیا زمین بالکل خشک ہو گئی پانی سب نیست و نابود ہو گیا وہ جو سردار قید تھے وہ بھی سب رہا ہو کے اپنے کو آزاد پا کر کہنے لگے کہ نہ معلوم کسنے ہمکو رہا کیا یہ کہکے سب کے سب ایک طرف کو روانہ ہوئے اُدھر جس مکان مین ماہیان رہتی تھی اُسمین ایک مرتبہ آواز تڑاقے کی پیدا ہوئی اور وہ مکان کہ چین کرتا چین ہو کر گر پڑا کیونکہ وہ سب اُسکے سحر کا تھا سب میدان ہو گیا شیشۂ اسم اعظم جو طاق مین رکھا ہوا تھا اُسمین دھوان سا پیدا ہوا اور ایک مرتبہ وہ تڑاق سے ٹوٹا اور وہ کاغذ جلکر خاک ہو گیا اسم اعظم چھوٹ گیا اُدھر وہ

ابر سحر جو کہ باغ پر سہراب جادو کے محیط تھا اور اندر اُسکے اہل اسلام قید تھے اور استغاثہ بدرگاہ قاضی الحاجات
کر رہے تھے اور اپنی رہائی کی دعا مانگ رہے تھے کہ اُنکی دعا کا تیر ہدف اجابت پر پہونچا اُدھر ماہیان
مری اُدھر وہ ابر سحر ہٹا اور اُسمین آگ لگی اور بڑے زور و شور سے گرج ہوئی اور تڑاقا ہوا تمام باغ ہلگیا سہراب
نے کہا کہ یہ کیا ہوا شاید تین دن پورے ہوگئے ماہیان آگئی کہ یکایک کسیقدر روشنی پیدا ہوئی اور وہ سقف
آہنی جو کہ سحر سے سہراب کے قائم تھی بسبب دفع ہونے ابر سحر کے ہٹ گئی سب کو روشنی نظر آئی سبہا نے
سجدۂ شکر کیا مگر سہراب کو یہ یقین ہوا کہ ماہیان نے آکر اپنے ابر سحر کو دفع کیا اور میرے حصار سحر کو بذریعہ
اپنے علم کے دفع کیا ہو اب آکر ہم سب کو قتل کریگی کہ یکایک اسکے بھی کان مین آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
ماہیان طوفان کش جادو بود اور صدائے گریہ و زاری طرف دریائے اصل کے پیدا ہوئی اور دریا
سبز رنگ کیطرف غبار اُڑتے ہوئے معلوم ہوا اور عمارت ماہیان کی جانب ایک تلک سنائی دیا سہراب نے
کہا معلوم ہوتا ہی کہ ماہیان کو بھی کسی نے قتل کیا یہ سب آثار اُسکے قتل کے ہین یقین ہی کہ دریائے سبز رنگ
فتح ہوگیا عیارون و سرداروں نے کہا کہ خدا ایسا کرے کیونکہ ہمکو تو یقین نہین آتا ہی سہراب نے کہا کہ اگر
وہ قتل نہوتی تو یہ ابر سحر نہ دفع ہوتا اُسکے قتل ہونے کی صدا میرے کان مین آئی ہی آؤ چلو دیکھین تو یہ کہکر سبکو
اپنے ہمراہ لیکر طرف دریائے سبز رنگ کے چلا اُدھر بعد مرنے ماہیان کے اور دفع ہونے تاریکی و
برفباری و سنگباری کے وہ سب عمارات سحر کی دفع ہوئین اور دریائے سبز رنگ بھی اُڑ گیا اب
جو روشنی ہوئی تو خواجہ نے دیکھا کہ ایک بگولہ گرد کا پیدا ہوا لاش ماہیان کو مع کل لاشون کے وہ
بگولہ گرد مین لپیٹ کر ایک جانب کو لیچلا بعد جانے لاشون کے خواجہ نے وہ جو اسباب وہان تھا جیکہ سب
اصل تھا نذر زنبیل کیا اور ایک طرف کو تبلاش سرداران و باغ سہراب روانہ ہوئے یہ تو تلاش مین اُن
سب کی بصورت اصلی جاتے ہین اُدھر سے چالاک و قران و برق یہ صدا سنکر صحرا مین چونکہ عیاری کی
فکر مین پھر رہے تھے کہ کسیطرح ماہیان کو قتل کرین تاکہ راہ کھلے دریا فتح ہو جائے کہ چلکر دیکھین کہ کسنے
ماہیان کو قتل کیا جیسے ہی تھوڑی راہ طے کی خواجہ کو آتے ہوئے دیکھا سب کے سب دوڑ کر قریب آئے
اور کہا کہ اُستاد آپ نے بھی سُنا کہ ماہیان قتل ہوئی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ نے تو خوب دعوتین
میان سہراب کے باغ مین مہمان ہوکر نوش فرمائین مصیبت جسپر پڑی اُسپر پڑی آپ تو چین سے
عیش کیا کیے جب ان سب نے جانا کہ اب یہ آفت کٹ گئی اور بلا دفع ہوگئی اب چلو لوٹو مارو یہ خیال کر کے
وہانسے چلے پہلے کسی نے خبر نہ لی جب جانتے کہ اُسکو قتل کرتے جائیے جائیے بیٹھے بہت خوشامد نہ کیجیے بھون
عرض کیا کہ اُستاد ہمسے قسم لیجیے جو ہم سہراب کے وہان گئے بھی ہون ہم سب بعد آپ کے جانے کے
سہراب سے رخصت ہوکر فکر قتل ماہیان مین چلے گئے ابھی ابھی بھائی قران و برق ایک طرف
سے آتے تھے ہمسے راہ مین ملاقات ہوئی ہم تینون آدمی فکر کرنے لگے کہ کیونکر اُسکو قتل کرین اور کہان
اُسکو تلاش کر کے لائین کہ یہ صدا سنائی دی ہم برائے خبر چلے کہ آپ سے ملاقات ہوئی اب آپ کل حال
بیان فرمائیے خواجہ نے کہا کہ اچھا اور کل حال از ابتدا تا انتہا بیان کیا اور بفخر یہ کہا کہ کیا عمر اول و ثانی
عیاری جانین عیاری اسکا نام ہی اگر وہ لوگ خانۂ کعبہ کو جاکر نہ بیٹھ رہتے تو آج میری عیاری کی داد دیتے
اُن عیارون نے بھی بڑی تعریف کی اور بہت خوش ہوئے خواجہ نے کہا کہ آؤ چلو سہراب کے باغ
سے اُن سب عیارون و سردارون کو مع صنوبر شاہ کے لیکر اور اُن سردارون کو تلاش کر کے جو کہ
دریائے سبز رنگ مین قید تھے اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین چلین کیونکہ دریائے سبز رنگ اب تو

سٹ گیا ہوگا اور راہ لشکر اسلام کی کھل گئی ہوگی صاحبقران کو خبر دین تاکہ وہ شہر سمندریہ پر چلکر سمندر جادو سے مقابلہ کرین اور اُسکو فتح کرین اور پھر وہانسے ایوان نہ طاق پر لشکرکشی ہو اُن سب نے کہا کہ بہت خوب اور خواجہ کے ہمراہ طرف باغ سہراب کے روانہ ہوئے ادھر سے سہراب مع اُن عیارون وسرداروں و صنوبر شاہ کے براے خبر آتا تھا کہ راہ مین ان سب سے ملاقات ہوئی خواجہ کو دیکھکر سب دوڑکے اور خواجہ سے بغلگیر ہوے کیفیت دریافت کی پہلے خواجہ نے وہی تقریر بیان کی جو اُن عیارون سے کہی تھی اُن سب نے اپنی مصیبت بیان کی اور دفع ہونا ابر سحر کا بیان کیا اُسوقت خواجہ نے کل حال اُنسے کہ سنایا وہ سب بھی بہت خوش ہوے خواجہ نے وہی تقریر جو بعد کو اُن عیارون سے کہی تھی سب سے کہی سب نے راے خواجہ کی پسند کی اُسوقت سہراب جادو نے کہا کہ جلدی فرمائیے کہین ایسا نہو کہ سمندر جادو کو خبر قتل ماہیان پہونچ جاوے اور وہ کوئی فکر تازہ کرے یا ماہیان کے ملازمین اپنی مالک کے خون کا عوض لینے کو آئین تو بڑی مشکل ہوگی جو ہمارا خیال ہے وہ موقوف رہجائیگا یہ جو سہراب نے کہا تو سبکو اُسکی راے پسند آئی اُسیوقت طرف دریاے سبز رنگ کے روانہ ہوے چونکہ دریا فتح ہوگیا تھا اور سب سردار قید سے چھوٹ گئے تھے اور ایک جانب کو چلے تھے کہ ادھر سے یہ لوگ پہونچے ایک نے دوسرے کو دیکھا اور پہچانا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور مزاج پرسی ہوئی بعد اُسکے کل حال جو کہ جسپر گذرا تھا بیان کیا اور اُسیوقت موافق راے خواجہ کے خدمت صاحبقران مین ہمراہ خواجہ روانہ ہوے انکو تو اُدھر روانہ کیا جاتا ہے اب آیندہ انکا حال بیان ہوگا اور ماہیان و سحران کے قتل کی کیفیت جبکہ سمندر جادو کو معلوم ہوگی اور وہ اُسوقت جو کہ تدبیر کریگا آیندہ بیان ہوگی کہ آیندہ اُسنے کیا تدبیر کی اور اُسمین کیا واقعہ گذرا اور کسقدر اُسنے انکا رنج و غم کیا دیکھیے اب یہ داستانین کب بیان ہوتی ہین اور صاحبقران کب شہر سمندریہ کو جاتے ہین اور کب لشکرکشی کرتے ہین اور کیسے کیسے مقابلہ اور مجادلہ درمیان صاحبقران و سمندر جادو کے ہوتے ہین اور کیا واقعہ گذرتا ہے یہ داستانین بڑے رنگ کی ہونگی سامعین جب ملاحظہ فرمائینگے تو حظ کافی پائینگے اب دیکھیے یہ داستانین کب بیان ہوں شعر از ین قصہ یکدم فراموش کن ÷ زجاے دگر داستان گوش کن

اب کچھ حال تہمتن جادو حاکم طلسم فیروزیہ و طوفان کرگدن پیشانی کے جنگ وجدل کا بیان ہوتا ہے اور عین گرمی جنگ مغلوب ہین پہونچنا مریخ آفتاب علم کا یعنے شاہزادہ طلسم کا مع لشکر ساحران کے تحریر ہوتا ہے ساقی نامہ

کدھر ہے تو اے ساقی تندخو ÷ پلا ساغر بادہ مشک بو
قسم تجکو اس چشم خونبار کی ÷ قسم تجکو میرے دل زار کی
قسم تجکو میرے رخ زرد کی ÷ قسم تجکو اپنے دل سرد کی
قسم ہے تجھے میری فریاد کی ÷ قسم تجکو مجھ ایسے ناشاد کی

رکھیگا تو کبتک مجھے پر الم ÷ مناسب ہے رندونپر لطف و کرم
تجھے آج میرے لہو کی قسم ÷ تجھے اب مری آرزو کی قسم
تجھے میرے داغ جگر کی قسم ÷ تجھے اپنے ترچھی نظر کی قسم

شعر بہ بزم سخن طوطی خوش نوا ÷ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ÷ راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان جنگ وجدل کو میدان قرطاس مین یون قلم زن کرتے ہین کہ ناظرین والاہمم کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک بیان ہوئی تھی کہ طوفان کرگدن پیشانی بحکم ارژنگ بن زمرد ثانی براے تسخیر ممالک مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار و ساحران آزمودہ کار کے رخصت ہوکر چلا تھا طلسم فیروزیہ پر آکر تہمتن جادو کو جو کہ مریخ آفتاب علم کی جانب سے حاکم تھا نامہ تحریر کیا تھا جو نامہ کہ قبل کی داستانون مین بیان ہوچکا ہے اُسکا جواب بھی تحریر ہے طوفان کرگدن پیشانی بعد اُسنے جواب نامہ کے براے مقابلہ بیرون طلسم فروکش ہوا تھا اور اُدھر تہمتن جادو نے بھی خدمت

صاحبقران مین عرضی تحریر کی تھی اور خود سامان جنگ مین مصروف و مشغول ہوا تھا جبکہ سب سامان
جنگ درست ہو گیا تو تہمتن جادو مع دو لاکھ سواران جرار و ساحران غدار کے طلسم سے باہر آیا اور خیمہ و
خرگاہ وغیرہ برپا ہو چکے تو لشکر اُترا ہر ایک اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوا اسباب آسودہ ہوئے اور بعد اُسکے
بمقابلہ طوفان کرگدن پیشانی خیمہ زن ہوا اب حال تحریر ہوتا ہی کہ جبکہ لشکر تہمتن جادو بیرون طلسم آیا تو
اُسوقت تہمتن جادو نے ایک نامہ لکھا اور ایک عیار کی زبانی بھی یہ کہلا بھیجا پاس طوفان کرگدن پیشانی
کے کہ اب مین بیرون طلسم تمھارے مقابلہ کو آیا ہون جو تمھارے بنائے بنتے قصور نہ کرو خداے نابزرگ
است مین آمادۂ جنگ ہون عیار وہ پیام لیکر لشکر طوفان کرگدن پیشانی مین گیا اطلاع کرنے لشکر کے بارگاہ
طوفان مین سامنے اُسکے گیا اور جو پیام کہ تہمتن جادو نے دیا تھا کہدیا اُسنے سنکر جواب دیا کہ بہت خوب
آپ جائین مین طبل جنگ کا حکم دیتا ہون تم جاکر اپنے مالک سے کہدو وہ عیار یہ جواب پیام سنکر فوراً واپس
آیا اور اپنے لشکر مین پہونچکر خدمت مین تہمتن جادو اپنے مالک کے حاضر ہوا یہان تہمتن جادو بعد
روانہ کرنے عیار کے اپنی بارگاہ مین آیا اور اہل دربار کو جمع پایا یہ بھی برابر تخت شاہی کے وہ تخت کہ جسپر ہمیشہ جب
کہ مریخ آفتاب علم ہمراہ صاحبقران کے گیا ہی غاشیہ پڑا رہتا ہی اور اُسکے برابر نیم تخت بچھا ہوا ہی آکر
بیٹھ گیا بیٹھتے ہی کچھ دیر نہوئی تھی کہ وہ عیار پیام لیکر آیا اور جو جواب کہ اُسنے دیا تھا بیان کر دیا تہمتن جادو
وہ جواب سنکر خاموش ہو گیا اُدھر طوفان کرگدن پیشانی نے بعد بھیجنے جواب پیام کے حکم کیا کہ طبل جنگ
بجے ہمکو بھی دیکھنا ہی کیونکر تہمتن جادو ہمارا مقابلہ صبح کو کرتا ہی گو کہ فوج اُسکے پاس ہماری فوج سے زیادہ
ہی مگر میری فوج کا مقابلہ نہین کرسکتا ہی یہان پر ہر ایک جری و بہادر ہی اور سحر و ساحری مین اپنا مثل و نظیر نہین
رکھتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ کوس رزمی لشکر طوفان مین بجا آواز اُسکی گونجی اور گوش گردون تک پہونچی یہان
تہمتن جادو دربار مین بیٹھا ہوا باتین کر رہا تھا کہ ناگاہ صداے طبل جنگ گوش زد ہوئی جاسوسان لشکر
سے اشارہ کیا کہ خبر تو لاؤ کہ طبل جنگ لشکر حریف مین کیسا بجا ہی یہ سنکر جاسوس بموجب حکم گئے اور فوراً واپس
آئے عرض کی کہ حضور لشکر حریف مین طبل رزمی بجا ہی اُسکا ارادہ ہی کہ صبح کو میدان جنگ مین آکر خادمان والا
سے مقابلہ کرے یہ کہکر جاسوس تو کنارے ہو گئے مگر تہمتن جادو نے فوراً اُسیوقت نہایت غیظ و غضب
سے حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بمدد ربانی طبل جنگ بیدرنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ
مین جاکر بتائید یزدانی لشکر کفار سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتا تھا کہ ہرکارون نے خبر نقارخانۂ شاہی مین پہونچادی
اُسیوقت نقارہ نوازون نے نقارون کو سینک سانک کر درست کیا اور چوب اُٹھا کر کوس رزمی پر ماری
کہ صداے اُسکی گوش گردون کر ہو گیا تمام لشکر مین خبر منتشر ہو گئی کہ کل صبح کو لشکر حریف سے مقابلہ ہی ہر ایک
اپنا اپنا سامان درست کرنے لگا اُدھر تہمتن نے دربار برخاست کیا اور اپنی جاے آرام کو گیا ہر اہل دربار
اُٹھ اُٹھ کے اپنے اپنے مقام پر آیا اور بندوبست جنگ کرنے لگا یہانتک کہ تمام شب دونون لشکرون مین
طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ وغیرہ پھرا کیا پہلوانان لشکر و ساحران سپاہ کا یہ حال تھا کہ کوئی تو اپنے سحر کو جگا رہا تھا
اور کوئی سحر تازہ کر رہا تھا کوئی نیا سحر ایجاد کرتا تھا کوئی چھکا دے رہا تھا ہر کہین سے سپند اور چھپولداری سے گوگل
اور کافور اور رائی کی خوشبو آرہی تھی تہمتن بھی اپنا سحر درست کر رہا تھا اور جو کہ غیر ساحر تھے وہ بھی اپنے اپنے آلات
حرب و ضرب درست کر رہے تھے کوئی تلوار کو نکالکر اُسکی باڑھ دیکھتا تھا اور اُسپر صیقل کرتا تھا کوئی خنجر کو صاف کرتا تھا
کوئی کمان کو سینک سانک کر درست کرتا تھا اس خیال سے کہ اگر کہین سے خانہ کر گئی ہو تو درست ہو جائے
کوئی ترکش سے تیر نکالکر دیکھتا تھا اور اچھے اچھے تیر چنکے اپنے پاس رکھتا تھا اور خراب خراب نکالکر جدا کر ڈالے تھے

اور کوئی اپنی زرہ صاف کرتا تھا اور جو کہ بزدل تھے وہ بھاگنے کی فکر مین تھے اپنا اپنا اسباب باندھ رہے تھے اور اپنے جاکر سے کہتے تھے کہ صبح کو ہمارا گھوڑا فلان مقام پر کسکر لے آنا ہم ایک ضرورت سے کہین جائینگے اُس کمبخت کے مُنھ سے کہین نکل گیا کہ میان کل دن لڑائی کا ہی فوج دشمن سے مقابلہ ہی آپ کہان تشریف لیجائیے گا کیا شریک جنگ نہو جیے گا اور مقابلہ نہ کیجیے گا اگر ایسا کیجیے گا تو آپکو لوگ کیا کہین گے بس جاکر سے یہ سننا تھا کہ اُسکو ہزارون گالیان دین اور باتین سنائین اور بہت برا بھلا کہا کہ وہ بیچارہ چپ ہوگیا پھر کچھ نہ کہہ سکا یہی رنگ تمام رات دونون لشکرون مین رہا یہانتک کہ ستارۂ سحری گردون پر نمودار ہوا اور آثار سحر ظاہر ہوے اُدھر موذن نے لشکر اسلام مین صداے اللہ اکبر بلند کی ہر ایک اپنے بستر راحت سے اُٹھا لشکرون مین صبح کی وردی بجی فوج کفار مین موافق اُنکے مذہب کے عبادت ہوئی اور سنکھ و ناقوس پھکنے لگے اور گھڑیال بجنے لگے ہر ایک پوجا پاٹ کرنے لگا اِدھر لشکر اسلام مین ہر ایک اپنے سجادۂ عبادت سے اپنی فتح و فیروزی کی دعا مانگ کر بدرگاہ قاضی الحاجات اُٹھا اور آلات جنگ و جدل سے درست ہونے لگا اتنے عرصہ مین تہمتن بھی اپنے خیمہ سے بقصد جنگ برآمد ہوا اسب کا مجرا اور سلام ہوا بعد لینے مجرا اور سلام کے تمام فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا اُدھر سے طوفان بھی مع اپنی سپاہ کے عازم میدان نبرد ہوا وہ وقت صبح کا اور وہ طائران خوش الحان کا درختون پر بجوش الحانی حمد باری کرنا وہ نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کر چلنا اور وہ سبزے پر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے چمکنا ہر ایک اہل نظر کو اچھا معلوم ہوتا تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو لگی تو سب نے مارے خوشی کے بند قبا کھولدیے چہرون کا فرط خوشی سے یہ حال تھا کہ سرخ ہو رہے تھے کہ آج بعد مدت کے یہ دن میسر ہوا ہی کہ جنگ کی تیاری ہوئی اور امید دلی ہماری بر آئی اُدھر افق مشرق سے شاہ خاور کا برآمد ہونا اور دھوپ کا نکلنا عجب سمان دکھاتا تھا سلطان مشرق نیزۂ شعاعی ہاتھ مین لیکر میدان نبرد مین براے تماشاے جنگ بہادران برآمد ہوا تھا گردون دون پر براے تمناے جنگ اِن دلیرون کے مشتاق تھا کہ اِس عرصہ مین دونون لشکر میدان جنگ مین بصد کر و فر پہونچے ساحرون نے سحر کرکے جو درخت کہ حائل نظر مردم تھے اُنکو گرا دیا ایک ساحر نے پانی برسایا کہ غبار زمین بیٹھ گیا اور پست و بلند زمین کو برابر کردیا بعد اُسکے صفین آراستہ ہوئین قلب جناح ساقہ اور کمین گاہ میمنہ اور میسرہ چھٹون صفین دونون لشکرون کی درست ہوگئین قلب سپاہ مین تخت تہمتن و تخت طوفان قائم ہوے جب یہ سب انتظام ہو چکا اور صفین بھی درست ہوچکین تو نقیب دونون جانب سے نکلے مذمت دنیا مین چند شعر پڑھے دلاورون کے دلون کو طرف جنگ کے آمادہ کیا خوب جوش دلایا جس سے بہادرون کی یہ نوبت ہوئی کہ فرط شجاعت سے جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے چہرے بسبب جوش شجاعت کے گلنار ہوگئے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ مین پہلے نکلون اور بہادرون مین نام پیدا کرون داد مردی و مردانگی دون ساحرون کی تو یہ حالت تھی کہ سحر زبانون پر مثل نقش کندہ تھے اور بجلیان چمکا رہے تھے برقین گرا رہے تھے ابر سحر ہر ایک کے سر پر سایہ فگن تھا اُسمین سے مینھ مینھ بوندیان پڑ رہی تھین کہین پر بارش مروارید ہو رہی تھی کوئی ابر سرخ کے سایہ مین بیٹھا ہوا تھا کسی کے سر پر سبز ابر سایہ کیے ہوے تھا کسی کے سر پر باز سبز رنگ اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھا کوئی باز پر سوار تھا کسی کے زیر ران اژدہاے آتش نشان تھا کوئی شیر ببر پر سوار تھا کوئی طاؤس پر بیٹھا ہوا تھا کوئی تخت پر جلوہ گر تھا کوئی پشت اسپ پران پر تھا جب نقیب نقابت کر کے چلے گئے تو اُسوقت دونون لشکرون کی صفون پر مثل صف ہاے مژگان کے سناٹا سا ہوگیا ہر ایک بہادر محو حیرت تھا جوش جرأت تھا ہر ایک بہادر کے مُنھ سے کف جاری تھا آنکھین برنگ خون کبوتر سرخ تھین مزاج سب کا برہم تھا ہر ایک

اس انتظار مین تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون براے مقابلہ میدان قتال مین آتا ہے کفار کے لشکر کے
لوگون کی عجب صورتین تھین کہ جنکو انسان دیکھ کے خوف کھاے شیر کی کیا حقیقت ہی دیو و پری و جن بھی
دیکھ لے تو ڈر جاے سیاہ سیاہ صورتین شل قیر کے اُن ساحرون کی تھین نہایت زشت اور کریہ منظر شکلین بڑے
بڑے دانت دراز قد موٹے موٹے ہونٹھ چھوٹی چھوٹی آنکھین جھولیان سحر کی شانون پر بجاے سیندور خون خوک
کا ٹیکہ پیشانیون پر کالے کوڑیالے گلے مین لپٹے ہوے اژدرمان پر سوار کوئی کرگدن پر بیٹھا ہوا کسی کے خوک
صحرائی تہ ران اُسکی ایسی شان و شوکت تھی کہ جو احاطۂ تحریر سے باہر ہی اہل اسلام تو اس قصد سے آگے نہین
بڑھتے ہین کہ اُنکے یہان مذہب مین طریقہ پیشدستی نہین ہی اور نہ جائز ہی کہ وہ پہلے پیشدستی کرین مگر لشکر کفار کی
جب صفین درست ہوگئین اور اُنکی جانب سے نقیب نقابت کر کے چلے گئے تو بائین جانب سے لشکر کے
ایک ساحر کہ نام اُسکا طوفان جادو تھا اور عجیب الخلقت صورت رکھتا تھا بدشکل سیاہ رنگ نہایت کریہ منظر
دراز دندان ازرق چشم گندہ دہن براے مقابلہ اہل اسلام اپنی صف سے نکلا اور میدان جنگ مین آکر
مبارز طلب کیا اُدھر سے ملکہ گلرنگ جادو دختر ملکہ سلطان جادو سپہ سالار لشکر ساحران اپنے باپ و
تہمتن جادو سے اجازت میدان لیکر نکلی اور اپنے طاؤس سحر کو اُڑا کر اُسکے مقابل ہوئی طوفان
نے کہا کہ او چھوکری کیون تیری قضا آئی ہی اپنی جگہ پر جا اور کسی ساحر زبردست کو براے مقابلہ میرے بھیج کیونکہ
مین تجھ ایسی چھوکریان راستہ ودن مین بہت سی تیار کیا کرتا ہون تو کیا میرا مقابلہ کریگی مفت مین میرے
ہاتھ سے قتل ہوگی اور اپنی جان دیگی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ او زبان دراز اپنی زبان سنبھال
زیادہ یاوہ گوئی اچھی نہین ہی اور نہ بہت کبر و غرور خدا کو پسند ہی کیون قضا آئی ہی مین خود تجھ ایسے
بہت سے لونڈے دن بھر مین تیار کیا کرتی ہون اور اُنکو مثل غلامون کے آزاد کر دیتی ہون ہم ساحران نامی
طلسم قیروزیہ سے ہین کہ جنکے سحر کا آجتک کوئی جواب نہین دے سکا تو تو میرا مقابلہ کیا کر سکے گا پہلے تو
اپنے سردار کو بھیج دے کہ وہ تو مجھ سے مقابلہ کر لے نہین تو تو اور وہ دونون ملکر مجھ سے مقابلہ کرین اور
مجکو قتل کر لین تو مین جانون نہین تو تیری کیا اصل ہی یہ سنکر اُسنے جواب دیا کہ او چھوکری تو بڑی گستاخ معلوم ہوتی
ہی لاجواب کہ حربہ رکھتی ہی گلرنگ جادو نے جواب دیا کہ ہم جب سے مطیع اسلام ہوے ہین ہمارے یہان پیشدستی
جائز نہین ہی جب تیرے حربے سے ہمکو خدا بچائیگا تو اُسوقت مین ہم اپنا حربہ کرینگے یہ سنکر اُسنے ایک ناریل سحر
جھولی سے نکالا اور اُسپر اسم سحر دم کر کے طرف گلرنگ جادو کے پھینکا اور وہ قہقہہ کرتا ہوا چلا جب گلرنگ
جادو نے یہ دیکھا کہ اُسنے اپنا حربہ کر لیا اُسوقت مسکرا کر اشارہ کیا کہ وہ ناریل واپس گیا اور اُسکے سینہ پر جا
پڑا کہ مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گذر گیا کہ وہ مر کر گرا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان جادو بود اُسکے مرتے
ہی بعد بھائی اُسکا سیہ شار جادو بڑے غیظ و غضب مین اپنے بھائی کی لاش کو دیکھکر اور اُسکو مردہ پاکر
اپنی صف سے نکلا اور آتے ہی ناریج سحر کا وار کیا گلرنگ جادو نے اُسکو بھی باشارۂ ابرو دفع کیا کہ وہ بھی ناریج
اُسیطرح اُسکے سینہ پر پڑا وہ بھی مر کر گرا اب اُسنے پھر مبارز طلب کیا ساحر کے مرنیکی صدا بلند ہوئی گلرنگ
نے پھر مبارز طلب کیا ایک فرخار جادو بہن تومان جادو کی اجازت طوفان جادو سے لیکر میدان
حرب مین آئی اور کہا کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ دو بھائیونکو میرے قتل کیا اب تو میرے ہاتھ
سے بچکر کہان جاتی ہی یہ کہکر ادبر ابر آکر کچھ داہنا ہاتھ بڑھا کر طرف آسمان کے پھینکا کہ ایک برق چمککر
سر پر گلرنگ جادو کے گری اگر وہ ہوشیار نہوتی تو کام تمام تھا مگر اُسنے سپر سحر سر پر قائم کی اور اُس برق کو
اپنے سحر سے دفع کیا پر جو اُسنے دیکھا کہ اُسنے میرا سحر رد کیا تو بہت غصہ آیا اور فوراً اپنی ران پر خنجر مارا اور

چند قطرے خون کے لیکر ایک نارنج پر ٹپکے دیے اور اُس نارنج کو اُٹھا کر کچھ اسم وغیرہ پڑھکر طرف آسمان کے پھینکا کہ وہ بلند ہو کر شق ہوا اور اُسمین سے شعلہ ہاے آتش نکلے اور وہ چارون طرف گلرنگ جادو کے آگئے اور اُسکو گھیر لیا گلرنگ جادو اُسمین پوشیدہ ہو گئی مگر اسپر بھی اُسنے کچھ خوف نہ کیا ایک روئی کا گالا نکالکر اور اُسپر کچھ دم کر کے پانی مین تر کیا اور اُسکو طرف آسمان کے اُڑایا کہ وہ ابر بنکر قائم ہوا اور اُسمین سے اسقدر پانی برسا کہ وہ شعلہ ہاے آتشین بجھ گئے یہ جو فرخار جادو نے دیکھا تو نہایت غصہ آیا اور نیمچہ سحر کا پکڑ کر اُسپر جا پڑی برابر سے چوٹین چلنے لگین خوب ردوبدل رہی آخر کو ایک مقام پر گلرنگ نے کمر کو بچا کر بیاض گردن پر جو وار کیا اور ہاتھ مارا تو سر مثل اُسکا تن سے جدا ہو گیا دور جا کر گرا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فرخار جادو بود اب تو یہ حال ہوا کہ کوئی اسکے مقابلہ کو نہین آتا ہے تین ہی ساحرون کے قتل ہونے سے پرابند ہو گیا یہ بڑی دیر مبارز طلب کر رہی ہے مگر کوئی نہین نکلتا ہے جب بڑی دیر ہوئی تو گلرنگ جادو نے صدا دیکر کہا کہ اب کیا کوئی نہ نکلے گا مین خود آؤن یہ سننا تھا کہ ارژنگ جادو جو کہ ساحران زرد ہشت سے تھا نکلا اور آکر ہم نبرد ہوا مگر وہ بھی گلرنگ کے ہاتھ سے زخمی ہو کر واپس گیا شام تک دو تین جادو گر اور نکلے کچھ زخمی ہوے کچھ مارے گئے شام کو طبل بازگشت دونون لشکرون مین بجا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس گئے مگر جاتے ہی طوفان نے پھر طبل جنگ بجوا دیا اور کہا کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے غیر ساحر کی لڑائی ہوگی یہ حکم دیکر اپنی آرام گاہ کو گیا اور جا کر خواب مرگ مین مبتلا ہوا مارے صدمہ کے دربار تک نہ گیا اُدھر تہمتن جادو خوشی خوشی اپنی مقام فرودگاہ پر آیا خیمہ دربار مین جا کر دربار کیا اور ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا جام شراب گردش مین آیا ابھی دربار برخاست نہوا تھا ناچ ہو رہا تھا کہ صداے طبل جنگ کان مین آئی تہمتن نے حکم دیا کہ کوئی جاوے اور خبر لاوے کہ یہ طبل جنگ ہے یا نہین ابھی کوئی جانے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو لشکر کفار مین موجود تھے خبر طبل جنگ لیکر حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو لشکر حریف مین شہر طبل جنگ بجا ہے کہ کل صبح کو کوئی ساحر مقابلہ کو نہ نکلے کل غیر ساحرون کا مقابلہ ہوگا یہ سنکر تہمتن نے کہا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے اگر اُسکا یہ قصد ہے تو ہم بھی موجود ہین ہمکو کچھ خوف نہین ہے ہمارے لشکر مین ساحر و غیر ساحر دونون ہنر سپہ گری سے خوب واقف ہین دیکھین اُسمین وہ کیا ہمارا بنا سکتا ہے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جا کر آرام کیا مگر ساحرون نے بھی اپنا سحر جگایا بدین خیال کہ شاید مکر و فریب کرے اور ہمکو غافل پا کر جنگ سحر شروع کر دے ایک جانب پہلوانان گردن کش اپنے اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے تھے اور رسالہ پھر رہا تھا صدائین حاضر باش و ناظر باش کی بلند تھین یہانتک کہ وہ شب خوف جنگ دلیران مین کٹی اور صبح تمناے دید جنگ بہادران مین پردہ شب سے باہر آئی خورشید اعظم نیزہ شعاعی لیکر میدان جنگ مین جلوہ گر ہوا دونون لشکر اپنے قاعدے اور طریقے سے آکر صف آرا ہوے ساحر ایک طرف کو اور غیر ساحر ایک طرف کو یہانتک کہ نقیب نکلنے لگے اور نقابت کر کے جانے لگے لشکر کفار مین سے بعد نقابت سرخوش اژدر گیر بر سر مقابلہ نکلا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ مبارز طلب کیا اُدھر سے سہراب ترک براے مقابلہ اجازت اپنے سردار لشکر سے لیکر میدان جنگ و جدال مین آیا پہلے ہم کلامی ہوئی سہراب نے اُسکو جواب معقول دیکر بند کر دیا وہ نہایت غیظ و غضب مین آکر حملہ ور ہوا سہراب نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اُسنے جھلا کر تیغہ مارا سہراب نے خالی دیکر اپنا وار کیا تو مع راکب و مرکب کے چار ٹکڑے ہوے سہراب نے پھر دوبارہ مبارز طلب کیا خرچنگ دراز گوش آیا پہلے بہت کچھ لاف و گزاف کیا آخر کو ہم نبرد ہوا بعد ردوبدل کے ہاتھ سے سہراب ترک کے قتل ہوا اُسدن یہی پندرہ پہلوان بعض زخمی ہوے اور بعض قتل ہوے شام کو پھر طبل بازگشت

پر چوب پڑی دونون لشکر واپس گئے موافق قاعدے کے پھر طبل جنگ بجا رات بھر تیاری رہی صبح کو پھر دونون لشکر میدان مین آئے آج پھر ساحر مقابلے کو نکلے خوب خوب جنگ سحر ہوئی شام تک لشکر حریف کے ساحران نامی ہاتھ سے ساحران اہل اسلام کے بہت سے قتل ہوے بعدہ طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے چند دن کی میدان داری مین یہ ہوا کہ اکثر ساحر لشکر اسلام کے اور اکثر جادوگر لشکر حریف کے زخمی و قتل ہوے یہانتک کہ کسیقدر زور لشکر حریف کا کم ہوا تھا کہ طوفان کو اہل لشکر نے راے دی کہ آج لشکر حریف پر شبخون مارین اور اُنکو یون عاجز کرین کیونکہ ہم اُنسے سر کھپ کر مقابلہ نہین کر سکتے ہین اور آپ ایک عرضی خداوند کو تحریر فرمائیے اور اُنکی خدمت مین بہت جلد روانہ کیجیے کہ وہ برلے مدد کچھ لشکر روانہ فرمائین یہ راے طوفان کو بہت پسند آئی اُسیوقت ایک عرضی بدین مضمون ارژنگ بن زمرد ثانی کو تحریر کی کہ ای خداوند آپ کو معلوم ہو کہ مین یہان بموجب حکم طلسم فیروزیہ مین آکر فروکش ہوا اور اُسکے حاکم کو نامہ لکھکر طلب کیا وہ بڑے مغرور لوگ ہین میرے نامہ کو چاک کر ڈالا اور جواب جنگ تحریر کیا یہانتک کہ جنگ شروع ہو گئی آجتک مقابلہ ہوا مگر میری بد تقدیری سے یہ ہوا کہ ہمیشہ مین شکست کھایا کیا اب یہ نوبت ہی کہ اگر آپ مدد نہ روانہ فرمائیے گا تو مین شکست کھاکر رو بفرار ہونگا لہذا امیدوار ہون کہ مدد روانہ فرمائیے یہ عرضی لکھکر ایک ساحر کے ہاتھ روانہ کی اور کہدیا کہ جہان خداوند ہون اُنکو تلاش کرکے یہ عرضی دیدینا اور زبانی بھی کل حال کہدینا وہ ساحر تو عرضی لیکر اُسطرف کو روانہ ہوا کہ اُسکا حال پھر تحریر ہو گا مگر یہان اِس نامرد نے موافق راے اہل لشکر کے بند و بست شبخون کا کیا چونکہ یہ لوگ اِس حال سے غافل تھے مطلق اُنکو کچھ خبر نہ تھی اور کچھ معلوم نہ تھا کہ یہان یہ واقعہ ہونیوالا ہی سب سو رہے تھے بہرام جادو چند ساحرون و پہلوانون سے طلایہ پھر رہا تھا کہ یکایک دو پہر رات کو یہ لوگ ایک مرتبہ آکر گرے اور تمام لشکر کو درہم و برہم کر دیا جب بہرام کو خبر ہوئی تو وہ اُس تھوڑی سی فوج سے آکر اُنکا سد راہ ہوا مگر کہانتک مقابلہ کرتا اُسکے ہمراہی سب قتل ہوے اور وہ بھی زخمی ہوا کہ اُدھر لشکر مین اُسکے شبخون آنیکی خبر ہو گئی سب آنکھین ملتے ہوے اُٹھے اور اپنے حربے اُٹھا اُٹھا کر حالت نیند مین براے مقابلہ روانہ ہوے وہ لوگ ہوشیار تھے اور چست و چالاک تھے یہ لوگ مارے نیند کے مجبور تھے جبتک ہوشیار ہون ہون اُسوقت تک حریف اپنا کام کرتا رہا اور سبکو قتل کرنا شروع کیا یہ خبر تہمتن جادو کو ہوئی وہ بھی اپنے خواب راحت سے بیدار ہوکر باہر آیا چور رہتا ہین روشن ہوئین اب سب جمکر لڑنے لگے مگر کہانتک اُس حالت مین مقابلہ کرین قتل ہونے لگے مگر ثابت قدمی مین فرق نہین آتا ہی یہانتک کہ صبح ہو گئی جب حریف نے دیکھا کہ آثار صبح پیدا ہوے فوراً ایک طرف کو قتل کرتے ہوے چلے گئے اور اپنے مقام پر جاکر دم لیا یہان بعد جانے حریف کے اب جو شمار کیا تو قریب دس ہزار لشکر کے لوگ کام آئے تھے اور دو ہزار اہل کفار تہمتن نے بڑا افسوس کیا کہ ہم غافل تھے اُنھون نے مکر کیا ورنہ یہ بھی اُنکی مجال و طاقت تھی کہ ہمارا مقابلہ کرتے خیر دیکھا جائیگا لاشون کو اپنے لشکریون کی دفن کرایا اور خود دربار کیا یہانتک کہ لشکر حریف نے پھر دوسرے دن بھی وہی راے کی کہ آج پھر شبخون کرین انکو تو اس فکر مین رکھیے اور اب حال اُس ساحر کا ملاحظہ فرمایے جو کہ عرضی لیکر خدمت مین ارژنگ کے گیا تھا یہ اُڑتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اِسکا گذر ایک شہر کیطرف سے ہوا کہ حاکم وہان کا تمناے جادو تھا نہایت ساحران زبردست سے ہی قریب تین لاکھ ساحرون کے اُسکے مطیع ہین مگر سب کے سب زمرد پرست ہین تمناے جادو بالاے بام بیٹھا ہوا سیر دریا کر رہا تھا کہ اِسکو ساحر کے جانے کے آثار معلوم ہوے اُسنے اپنے ایک ملازم کو حکم دیا کہ دیکھ کوئی جاتا ہی خبر تو لا کہ کون ہی بلکہ اُسکو بلا لا وہ ملازم اُسکا پر پرواز پیدا کرکے اُڑا اور آواز دی کہ ای جانیوالے ذرا ٹھہر جا مجھکو کچھ کہنا ہی وہ ساحر

چونکہ اپنی جلدی مین تھا کچھ خیال بھی نہ کیا کہ کون پکارتا ہی اُڑا ہوا چلا جاتا ہی اسنے جب دیکھا کہ وہ نہین سنتا ہی تو فوراً سحر کیا کہ ایک دیوار آہنی اُسکے روبرو حائل ہوگئی اب وہ جسطرف جانے کا قصد کرتا ہی وہ دیوار آہنی مانع ہوتی ہی یہ رنگ دیکھکر وہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی اسی حیرت مین تھا کہ ملازم تمنائے جادو اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ آپکو بڑی جلدی معلوم ہوتی ہی ہم آپکو پکارتے ہین اور آپ جواب نہین دیتے ہین چلے جاتے ہین کچھ جلدی کا حال تو بیان فرمائیے اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ ہی نے یہ کرشمہ کیا ہی مجکو جانے دیجیے کیونکہ مین ضرورت سے جاتا ہون اُسنے کہا کہ آپ دو منٹ کے واسطے میرے مالک کے پاس چلیے تو وہ آپ سے دریافت فرمائین پھر مین آپکو نہ روکونگا اُسنے کہا کہ تمھارے مالک کون صاحب ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین اُس ملازم نے جواب دیا کہ تمنائے جادو حاکم شہر تمنا مذہب زمرد پرستی رکھتے ہین یہ سنکر اُسنے خیال کیا کہ شاید اس سے کچھ اپنا مطلب نکلے تو پھر مین کیون پاس ارژنگ بن زمرد کے جاؤن کہا اچھا چلو مین چلتا ہون یہ کہکر اُسکے ہمراہ چلا اور وہ اُسکو پاس تمنائے جادو کے لایا اسنے دیکھا کہ ایک جادوگر نہایت قوی ہیکل تاج شاہی سر پر رکھے کرسی مرصع کار پر بیٹھا ہی بہت سے جادوگر اُسکے روبرو دست بستہ استادہ ہین مگر ساحر زبردست ظاہر مین معلوم ہوتا ہی کیونکہ ضعیف ہی اسنے خیال کیا کہ ضرور یہ مدد کریگا بس یہ خیال کرکے نہایت ادب سے جھک کر سلام کیا اور دست بستہ روبرو استادہ ہوگیا اُسنے سر اُٹھا کر اُس ملازم سے دریافت کیا کہ وہ ساحر آیا اُسنے عرض کیا کہ حاضر ہین پوچھا کہ کہان ہین اُسنے عرض کیا کہ روبروے حضور استادہ ہی اب جو اُسنے اسکی طرف دیکھا تو بجندہ پیشانی پوچھا کہ تو کون ہی اور کہان جاتا تھا بیان کر اُسنے عرض کیا کہ حضور مین طلسم فیروزیہ سے آتا ہون اور پاس خداوند ارژنگ بن زمرد ثانی کے جاتا ہون اُسنے پوچھا کہ عرضی کسکی ہی عرض کیا کہ طوفان کرگدن پیشانی نے تحریر کی ہی جو کہ بحکم خداوند براے تسخیر ممالک مع لشکر جرار کے چلا تھا اور طلسم فیروزیہ پر آکر تہمتن جادو قائم مقام مریخ آفتاب علم سے جو کہ حاکم شہر فیروزیہ ہی مقابلہ پڑا چونکہ اُسکے پاس لشکر بہت ہی اور ساحر زبردست بھی ہی طوفان نے شکست کھائی کئی لڑائیان ہوئی سب مین وہ فتحیاب ہوا آخر عاجز ہوکر طوفان نے خدمت مین خداوند کی براے طلبی مدد عرضی لکھی ہی مین وہی عرضی لیکر جاتا ہون تمنائے جادو نے کہا کہ خداوند کون کیا زمرد ثانی جنکے کہ ہم بندے ہین اُسنے کہا کہ جی نہین اُنکے فرزند ارجمند اُنکو تو خدا پرستون نے قتل کیا اب اُنکے فرزند گرامی خداوند ہین ہم سب اُنکی پرستش و بندگی کرتے ہین یہ سنکر اُسنے کہا کہ وہ تو میرے خداوندزادے ہین اب تم خداوند کے پاس نہ جاؤ مین اُنکے پہلوان کی مدد کرونگا یہ کہکر حکم کیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو جب اُسنے اسکو آمادہ پایا تو عرض کیا کہ اگر آپکو مدد کرتا ہی تو بہت جلد تشریف لیچلین کیونکہ اُنپر وقت تنگ ہی اگر بعد کو تشریف لیگئے تو کیا فائدہ ہوگا اُسنے جواب دیا کہ نہین مین آج ہی مع لشکر کے روانہ ہوتا ہون بس اُسیوقت حکم دیا کہ تمام فوج تیار ہو ہم خداوند کے پہلوان کی مدد کو جاینگے یہ حکم دینا تھا کہ اُسیوقت تمام لشکر ساحران تیار ہوگیا ہر ایک تازہ و قرقرے پر سوار ہوکر آمادہ سفر ہوا اُدھر تمنائے جادو بھی مع اپنے سرداروں کے تخت پر سوار ہوا اپنے وزیر کو شہر تمنا کا نائب کیا اور آپ مع تین لاکھ ساحران غدار کے براے مدد طوفان چلا ابرہاے سحر سے آگے آگے بارش مروارید کرتا ہوا چلا جاتا تھا ہر ایک جادوگر کے سر پر ابر سحر سایہ فگن تھا کسی مین سے بارش شعلہ ہاے آتش ہوتی تھی اسی طرح کے ساحر کرشمے کرتے ہوے عقب مین تمنائے جادو کے چلے آتے تھے دیکھیے اب یہ کب پہونچتے ہین

اب کچھ حال اُسطرف کا سنیے کہ طوفان کرگدن پیشانی نے کیا کیا

کہ اسنے موافق رائے اپنے افسران سپاہ کے اُس رات کو شبخون مارا کیونکہ اُدھر کے لوگ کل کے واقعہ سے

ہوشیار رہتے تھے کتنی بڑی جنگ ہوئی تھی آج کی جنگ مین صبح تک بہت سے اہل لشکر کفار قتل ہوے صبح کو انھون نے قصد نکل جانے کا کیا مگر یہ نکل نہ سکے گھر گئے اسقدر جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ لشکر کفار نے شکست کھائی اور فرار پر کمر باندھی انھون نے تعاقب کیا جب وہ پڑاو پر پہونچے تو بدین خیال اِن لوگون نے چھوڑ دیا کہ بھاگتے کا پیچھا نہین کرتے ہین یقین ہی کہ آج ایسی اُنھون نے ذلت اُٹھائی ہی کہ اب یہ کبھی ایسی حرکت نہ کرینگے یقین ہی کہ اب یہ واپس چلے جائین یہ خیال کرکے یہ لوگ واپس آئے اُنکو بھی یہ امر غنیمت ہوگیا جب وہ لوگ واپس چلے گئے تو یہ لوگ اپنے مقام پر آسودہ ہوے مگر اب اِس فکر مین ہین کہ جب مدد ملے تو مقابلہ کرین یہ تو اِس ذکر مین ہین اُدھر وہ ساحر تمناے جادو حاکم شہر تمنا کو لیکر قریب طلسم فیروزیہ کے پہونچا اُس سے عرض کیا کہ آپ مع لشکر یہان تشریف فرما ہون مین جاکر اپنے سردار طوفان کو خبر کرتا ہون کہ وہ آپ کا استقبال کرکے لیجائین اُسنے منظور کیا اور خود مع لشکر وہان اُترپڑا یہ ساحر وہانسے واپس ہوکر پاس طوفان کے آیا طوفان نے جو اُسکو دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا تم خداوند کو عرضی دے آیا اُنھون نے کیا اُسکا جواب دیا اُسنے کل حال بیان کیا اور عرض کیا کہ وہ فلان مقام پر فروکش ہین یہ سنکر طوفان اُسیوقت مع سردارون کے براے استقبال روانہ ہوا اُدھر اُس جادوگر نے اُسکو جاکر خبر دی کہ طوفان آپکے استقبال کو آتے ہین اُسنے بھی چند سردار براے استقبال روانہ کیے اِنکے اُنکے راہ مین ملاقات ہوئی یہ لوگ طوفان کو اپنے ہمراہ لیکر خیمۂ تمناے جادو مین آئے تمناے جادو نے طوفان کو دیکھا طوفان نے سلام کیا اُسنے جواب سلام دیا اور کرسی برابر اپنے تخت کے بیٹھنے کو عنایت کی یہ کرسی پر بیٹھ گیا اور جو اُسکے ہمراہ تھے وہ بھی اپنے اپنے قاعدے سے بیٹھ گئے بعد بیٹھنے کے مزاج پرسی کی نوبت آئی تمناے جادو نے کیفیت جنگ پوچھی اور دریافت کیا کہ کیا واقعہ گذرا اُسنے بیان کیا کہ کیفیت یہ ہی کہ مین پہلے دن لڑا شکست ہوئی اسیطرح متواتر کئی دن گذر گئے اور یہی کیفیت رہی آخر کو مجبور ہوکر عرضی لکھی بعد اُسکے اپنا بیان شبخون کا کرنا اور اہل اسلام و لشکر اسلام کا قتل کرنا اور صبح کو واپس آنا دوسرے دن پھر جانا اور شبخون کا کرنا اُسکا خبردار ہونا اور اپنا شکست کھاکر فرار کرنا سب بیان کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا یہ سنکر تمناے جادو نے کہا کہ اب تم اطمینان اور خاطر جمع رکھو اگر خداوند نے چاہا تو مین چلکر جنگ کا فیصلہ کیے دیتا ہون تم کچھ خوف نہ کرو بس اُس رات کو تو طوفان کو وہان مہمان رکھا دوسرے دن مع لشکر اُسکے ہمراہ داخل لشکر ہوا طوفان نے حکم دیا کہ نقارۂ شادمانی بجے بموجب حکم نقارۂ خوشی پر چوب پڑی یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی کہ آج لشکر حریف مین نقارۂ خوشی بج رہا ہی تھوڑے عرصہ مین ہرکارے خبر لیکر آئے کہ حضور کوئی تمناے جادو حاکم شہر تمنا براے مدد طوفان آیا ہی اُسکے آنے کی خوشی مین طوفان نے نقارۂ خوشی بجوایا ہی تہمتن جادو نے کہا کہ آیا ہی تو کیا بنائیگا اپنا سر کھائیگا آنے دو مثل اُسکے وہ بھی ذلیل ہوگا یہان تو یہ گفتگو تھی اُدھر طوفان نے اُس روز اُسکی دعوت کی تمام رات صحبت ناچ و رنگ رہی صبح کو جلسہ برخاست ہوا ہر ایک جاکر سورہا بوقت سہ پہر سب اُٹھے دربار ہوا اُسوقت تمناے جادو نے باشارۂ طوفان حکم طبل جنگ کا دیا کیونکہ جب سے تمناے جادو آیا ہی طوفان نے کل اختیار اُسکو دیدیا ہی آپ خود بطور نائب کے ہوگیا ہی اِس سے تمناے جادو اور زیادہ خوش ہی جیسے ہی اُسنے حکم طبل جنگ دیا فوراً نقارۂ جنگی پر چوب پڑی نقارۂ رزمی گڑگڑایا یہ خبر لشکر تہمتن جادو مین بھی پہونچی وہان بھی طبل جنگ بجا دونون لشکرون مین رات بھر تیاری جنگ رہی ہر ایک اپنے سحر کی تیاری کرنے لگا اور سحر جگانے لگا حربہاے سحر درست ہونے لگے چونکہ سُنا گیا ہی کہ لشکر ساحران آیا ہی طلایہ پھر رہا ہی صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی ہر ایک فکر جنگ مین

نہین ہی یہ خیال ہی کہ کل سامنا ساحرون کا ہی کہین ایسا نہو کہ ہمارا سحر نہ کام کرے تو اُسوقت مین بڑی دقت ہو اور
مفت مین ذلت ہو اور خفیف ہونا پڑے جگہ مرجانے اور جان دیدینے کی ہی کہ دونون لشکرون مین اپنے ہمسرون
کے سامنے ایسی خفت ہو اور دشمن خوش ہون غرضکہ دونون لشکرون کے ساحرون نے تمام رات اپنا سحر
جگایا یہانتک کہ صبح ہوگئی آثار سحر گردون پر نمایان ہوے ہر ایک اُٹھا اور عبادت خالق عزوجل بصد خضوع و
خشوع موافق اپنے اپنے مذہب کے بجالایا بعد الفراغ عبادت مسلح اور مکمل ہوکر میدان جنگ کو روانہ ہوے
یہانتک کہ دونون لشکر آکر میدان مصاف مین صف آرا ہوے صفین وغیرہ درست ہوئین نقیبان لشکر نے
بلند آواز سے نقابت کی جب نقیب ورکڑکیت کڑکا کہکر چلے گئے تو لشکر حریف سے فولاد جادو برائے مقابلہ
نکلا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے گلرنگ جادو جو پہلے روز برائے مقابلہ نکلی تھی اجازت جنگ لیکر میدان
مین آئی جیسے ہی یہ اُسکے روبرو پہونچی اُسنے کچھ کہا نہ سُنا اُٹھا کر ایک ناریل زمین پر دے مارا کہ ایک غبار
زمین سے بلند ہوا اور مثل گنبد ہوکر قریب گلرنگ جادو کے آیا اُسمین سے ایک جانور برابر باز کے پیدا ہوا
اور سر پر گلرنگ جادو کے آکر چیخ مارا اور ایک صدائے مہیب دی کہ ای گلرنگ جادو ادھر دیکھ ادھر
کیا دیکھ رہی ہی بس اُسکا اُدھر دیکھنا تھا کہ اُسکو سحر بالکل فراموش ہوگیا بس ایک زنجیر اُس گنبد سے پیدا
ہوئی اُسکے گلے اور کمر مین آکر لپٹ گئی اور اُسکو اُس گنبد کے اندر لیگئی یہ رنگ دیکھ بہرام جادو برائے مقابلہ
اجازت لیکر آیا ابھی یہ میدان مین پہونچا نہ تھا کہ وہی طائر پیدا ہوا اور اُسکے گرد سر چیخ مار کر وہی صدا دی اُسکی
بھی وہی نوبت ہوئی اور وہی زنجیر اسکو بھی گرفتار کرکے لیگئی اب تو جو ساحر نکلا گرفتار ہوگیا یہانتک کہ شام
ہوگئی دونون لشکر واپس گئے تمام رات پھر نقارۂ رزمی بجا کیے صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے بعد درستی صفوف
ونقابت نقبا لشکر حریف سے آج پھر فولاد جادو نکلا گنبد سحر اُسکا تو موجود تھا مبارز طلب کیا اُدھر سے چند
ساحر نکلے گرفتار ہوے یہ حال دیکھکر سلطان جادو کو تاب نہ رہی تمتن جادو سے اجازت لیکر میدان مین
آیا اُسیطرح طائر پیدا ہوا جیسے ہی طائر قریب آیا قصد کیا کہ گردش کرے فوراً سلطان جادو نے اشارہ کیا کہ
ایک کارد سحر پیدا ہوئی اور اُسکے گلے پر خود بخود دیڑی کہ گردن اُسکی جدا ہوگئی اب وہ حالت سلطان جادو کی
نہوئی فولاد نے جو دیکھا کہ اسنے بڑے سحر کو دفع کیا اب کوئی دم مین یہ اس گنبد کو بھی مٹادیگا نارنج اُٹھا کر اُسکے
سینۂ بے کینہ کو تاک کر مارا کہ سلطان ایسا ساحر زبردست تھرایا اگر سحر مین سلطان جادو کامل نہوتا تو قصہ پاک تھا
اُسکی ضرب سحر سے تمام تھا مگر اُسکا حربہ روک کر اپنا وار کیا کہ کارد سحر پر کچھ اسم وغیرہ دم کرکے طرف آسمان کے پھینکا
کہ وہ برق بنکر چلی لاکھ لاکھ اُسنے تدبیر کی مگر کوئی تدبیر کارگر نہوئی اُسنے سپر سحر بھی اپنے سر پر قائم کی مگر وہ کارد
سپر سحر کو کاٹ کر اُسکے کاسۂ سر مین در آئی اُسکی خبر لیتی ہوئی صندوق سینہ کو کھولا وہان سے شکم مین آئی بعد اُسکے
دو ٹکڑے گرے زمین کو بوسہ دیا یہ دو ہوکر گرا صدا آئی کہ کشتی مرا نام من فولاد جادو بود بس اُسکا مرنا تھا کہ وہ گنبد خاک
ہوکر اُڑگیا اور وہ ساحر جو کہ اُس مین قید تھے رہا ہوے یہ جو حال تمناے جادو نے دیکھا تو ہمیر جادو
سے کہا کہ تو جا کر اُسکا مقابلہ کر اور اُسکو اُسکی سزا دے بس یہ سُنکر ہمیر جادو اُسکے مقابلہ کو آیا آتے ہی سلطان
جادو پر کارد سحر کا وار کیا سلطان جادو نے وہ حربہ اُسکا رد کیا اور اپنا وار کیا یعنی ایک مرتبہ جو ہاتھ کو
گردش دیتا ہی تو پانچ برقین چمک کر پانچون انگلیون سے اُسپر گرین کہ اُسکے جسم کے دس ٹکڑے ہوگئے
اور وہ تڑپ کر مرگیا یہ دیکھکر سنگدل جادو باشارہ تمناے جادو آیا وہ بھی قتل ہوا اُدھر وہ جادوگر جو کہ رہا ہوے
تھے وہ سب داخل لشکر ہوے دوپہر سے شام تک بیس جادوگر لشکر تمناے جادو کے ہاتھ سے سلطان
جادو کے مارے گئے تمناے جادو نے طبل بازگشت بجوادیا اور اپنے لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر واپس گیا مگر

بہت مغموم تھا جاکر دربار کیا اپنے لوگون سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ سحر خوب جانتے ہین اور بڑے کامل
ہین اُنسے کوئی ایک ایک لڑکر جیت نہ پائیگا لہذا طبل جنگ بجے مین کل جنگ مغلوبہ کرونگا بغیر اسکے اُنسے
عہدہ برآ ہونا مشکل ہی سب نے عرض کیا کہ یہ رائے آپکی بہت نیک اور صائب ہی بموجب حکم اُسکے طبل جنگ
بجا جوہر کارے لشکر اسلام کیطرف سے بامر جاسوسی لشکر کفار مین تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر مین آئے یہان
دربار جمع تھا سلطان جادو کی تعریف ہورہی تھی وہ سب کو جھک جھک کر سلام کر رہا تھا سب کے سب
نہایت خوش وخرم اور بشاش تھے کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کیا کہ خداوند نعمت تمناے جادو
نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل بندگان عالی سے جنگ مغلوبہ کرے یہ سنکر تہمتن جادو نے حکم دیا
کہ ہمارے یہان بھی کوس حربی بجے اگر وہ جنگ مغلوبہ کریگا تو ہمکو بھی کچھ خوف نہین ہی ہم ہر طرح موجود ہین
جسطرح اُسکا جی چاہے مقابلہ کرے یہ حکم دے کر ناچ شروع ہونے کا حکم دیا ادھر تو ناچ ہونے لگا اُدھر
نقارۂ حربی پر چوب پڑی دو پہر رات تک سب نے ناچ دیکھا بعدہ دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمے
مین گیا سامان جنگ درست کرنے لگا رات بھر دونون فوجون مین طبل بجا کیا کوئی نہین سویا بوقت صبح
تمناے جادو مع اپنی سپاہ ولشکر کے میدان جنگ مین آیا اُدھر سے تہمتن جادو مع اپنی فوج
ظفر موج کے وارد میدان کارزار ہوا صفوف جدال وقتال آراستہ ہوئین نقیب نکلے نقابت کرکے چلے گئے
لشکر حریف سے جلاد جادو نکلا اُدھر سے جہاد جادو جو کہ پسر تھا فیروز جادو کا بحکم سردار لشکر اُسکے مقابلہ
کو گیا اور جاکر اُسکا مقابلہ کیا جلاد نے ناریل سحر کا وار کیا اُسنے خالی دیکر یک ضرب پنجہ سحر سے اُسکا کام
تمام کیا بس جلاد کا قتل ہونا تھا کہ تمناے جادو نے حکم جنگ مغلوبہ کا دیا بس قریب چار لاکھ کے ساحر
وغیر ساحر ایک مرتبہ یورش کرکے اہل اسلام پر چلے اُدھر سے بھی بموجب اشارۂ تہمتن جادو لشکر اسلام جو کہ
قریب دو لاکھ کے تھا جنمین ساحر وغیر ساحر دونون تھے اُسکے مقابلہ کو بڑھا دونون لشکر ملگئے جنگ مغلوبہ ہونے لگی
تیغ وناوک وپیکانون کے گچھے چلنے لگے برقہاے سحر چمکنے لگین ساحر قتل ہونے لگے ایک جانب غیر ساحرون مین
شمشیر ونیزون کے وار ہونے لگے ایک طرف سے تمناے جادو سحر کرکے بڑھا ایک جانب سے تہمتن جادو
چلا دونون نے سحر کی آفت برپا کردی یہ حالت تھی کہ کوئی کسیکو نہین پہچانتا تھا باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو
بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا بازار موت گرم تھا ہزارون لاشین میدان جنگ مین پڑی ہوئین تھین ساحرون
کے قتل ہونے کی صدائین بلند تھین پرغل مچاتے پھرتے تھے نقیب پہلوانون کے دل بڑھاتے تھے
مابین لشکر صدائین دیتے پھرتے تھے ملک الموت بیکار نرخ جان ارزان کہانتک روحین قبض کرین ایک
روح قبض نہ کرنے پاتے تھے کہ سو مرکر گرتے تھے یہ رنگ تھا کہ ملک الموت دوڑتے پھرتے تھے سنان نیزہ جو دھوپ مین
چمک رہی تھین تو اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ مارہاے سیاہ زبانین اپنی نکالے ہوے لڑ رہے ہین ایک سمت
تلوارون کی جھنکار اور چمک تھی اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ برقین کوندرہی ہین اور تڑپ تڑپ کر گرتی ہین
دیکھنے والون کی آنکھون مین ایک چکاچوندھ معلوم ہوتی تھی دریاے خون رواں تھا لاشین اُسمین یون
تیرتی ہوئی معلوم ہوتی تھین کہ گویا نگر دریاے خون مین تیرتے پھرتے ہین حبابون کے مثل جابجا سر نظر
آتے تھے بازو پیل تنون کے جو دریاے خون مین پڑے تھے تو اُنسے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مچھلیان دریاے خون
مین شناوری کررہی ہین زرہون کے جال جابجا پھیلے ہوے نظر آتے تھے داستانون وخود کا انبار تھا ہر ایک
عروس مرگ کے گلے کا ہار تھا عجب قسم کی جنگ مغلوبہ تھی اُس جنگ مین تمناے جادو وتہمتن جادو کا
مقابلہ ہوگیا خوب خوب سحر چلے آخر کو تہمتن جادو زخمی ہوا لوگ درمیان مین آگئے پھر یہ دونون الگ ہوکر

لڑنے لگے ساحرون کے سحر سے دشت جنگ کرۂ نار معلوم ہوتا تھا ہر ایک کے جگر مین آگ لگی تھی جدھر آنکھ اُٹھاکر دیکھا سوائے نارنج و ترنج کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا تین پہر جنگ کو گذرے تھے کہ لشکر اسلام پسپا ہونے لگا کیونکہ لشکر حریف زیادہ تھا اور یہ کم تھے مگر جا مین لڑائے ہوئے لڑ رہے تھے ثابت قدمی دکھا رہے تھے کہانتک لڑین کیونکہ فوج حریف کے حملے روکین یہ کم وہ زیادہ یہ بہت لڑائیان لڑے ہوئے دو شبخونون کی زحمت اُٹھائے ہوئے سردار فوج بھی زخمی اب کوئی لشکر مین ایسا نہین ہی کہ جو زخمی نہو وہ لوگ تازہ وارد آخر کار انجام یہ ہوا کہ نوبت شکست کی آئی اور پیچھے ہٹنے لگے نقیب لشکر مین صدائین لگا لگا کر لشکر کو لڑا رہے ہین مگر قدم نہین جمتے ہین اُکھڑے جاتے ہین فوج حریف بڑھتی چلی آتی ہی یہ لوگ جگہہ جگہہ پر ٹھہر جاتے ہین اُس حالت مین بھی کمی نہین کرتے ہین ہزارون کو جہان ٹھہر گئے قتل کر ڈالا یہ جو رنگ تہمتن جادو نے دیکھا کہ لشکر نے شکست کھائی بات مین فرق آتا ہی تاج اپنے سر سے اُتار کر محتاج بدرگاہ خدا ہوا اور یون دعا کرنے لگا کہ اے قاضی الحاجات و اے مجیب الدعوات تو ہی نے یہ عزت دی ہی تو ہی مجھ بیکس و مجبور کی آبرو رکھنے والا ہی تو ہی شر سے اِن ظالمون کی بچانیوالا ہی تو نے ہر ایک کی مدد کی ہی سب کی بلا رد کی ہی میری بھی اِسوقت بد مین مدد کر میرے سر سے یہ بلا رد کر واسطے تجکو اپنے بندگان خاص کا تو نے آگ کو اپنے خلیل پر گلزار کر دیا ہی اسیطرح سے مجکو بھی اِس آتش جنگ و جدال سے نجات دے کہ مین اِن دشمنون اور کافرون پر غالب ہون تیری مدد کا طالب ہون بارے کر جو دعا مانگی تو تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر بیٹھا اور نشانۂ مراد پر کامیاب ہوا چونکہ در اجابت وا تھا اور ایسے وقت مین دعا کی تھی کہ نہایت رجوع قلب سے تھی فوراً قبول ہوئی کہ یکایک ایک مرتبہ ایک طرف سے تمام آسمان گلنار ہو گیا اور کچھ ابرہاے سحر کے آنے کے آثار پیدا ہوے کہ یکایک وہ سرخی قریب میدان جنگ کے آکر قائم ہوئی سب نے دیکھا کہ ایک شاہزادہ تاج مروارید نگار سر پر رکھے ہوئے تخت سحر پر سوار اُس ابر سرخ سے نکلا اور اُس ابر سرخ سے ہزارہا برقین چمکین کہ سبکی آنکھین خیرگی کرنے لگین کہ وہ صاحب تخت اپنے تخت سحر کو زمین پر لایا اور بہ نگاہ تیز و تند دیکھنے لگا اُسکا زمین پر آنا تھا کہ اب تو ساحرون کا تانتا بندھ گیا ہزارون تخت سحر آنے لگے اور برقین چمکنے لگین جب اُسکا لشکر بالکل آگیا تو اُسنے بذریعۂ ایک ساحر کے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی دریافت تو کرو کہ کس سے جنگ ہو رہی ہی وہ ساحر اُس جنگ مغلوبہ مین آیا اور اہل لشکر سے دریافت کیا اُنھون نے بیان کیا کہ تمناے جادو حاکم شہر تمنا و تہمتن جادو حاکم شہر فیروزیہ سے جنگ ہو رہی ہی تہمتن جادو نے شکست کھائی ہی قریب ہی کہ فرار کرے بس وہ ساحر یہ سنکر فوراً اُس صاحب تخت کے پاس آیا اور کہا کہ حضور بڑا غضب ہوا تہمتن جادو نے شکست کھائی ہی دیکھیے وہ قریب فرار ہی اور یہ لشکر کفار ہی کہ جو بڑھتا چلا جاتا ہی یہ سننا تھا کہ حکم کیا کہ ہماری فوج جا کر تہمتن جادو کی مدد کرے ہم خوب وقت پر پہونچے ورنہ بڑا غضب ہوا تھا صاحبقران سے بڑی ندامت ہوتی یہ سننا تھا کہ تمام فوج ساحران جو اُسکے ہمراہ تھی جا پڑی اور لشکر کفار کو قتل کرنا شروع کیا یہ شاہزادہ مریخ آفتاب علم ہی جو کہ بموجب حکم صاحبقران مع لشکر ساحران براے مدد تہمتن جادو روانہ ہوا تھا برابر رہروی کرتا ہوا چلا آتا تھا عین وقت پر پہونچا لشکر کو حکم دیکر خود بھی حربۂ سحر پکڑ کر لشکر مین در آیا سحر کرنا شروع کیا جدھر کو ہاتھ جھکا دیا ہزارون کے سر کٹ کٹ کے گر پڑے لشکر حریف قتل و تباہ ہونے لگا لشکر مریخ نے تہلکہ ڈالدیا پھر جنگ نئے سرے سے شروع ہو گئی پھر سحر کے حربے چلنے لگے پھر نارنج وغیرہ کی صدائین آنے لگین پھر سر مثل اولون کے برسنے لگے پھر لشکر کفار قتل ہونے لگا اب جو لشکر اسلام نے یہ رنگ دیکھا کہ یا تو وہ لوگ بڑھتے چلے آتے تھے یا ایک مقام پر ٹھہر گئے اور صداے گیرودار پھر بلند ہوئی یہ کیا ماجرا ہی یا تو یہ لوگ پیچھے ہٹے جاتے تھے یا اب ایک جگہہ پر جم کر لڑنے لگے اُدھر

مریخ آفتاب علم نے آفتاب سحر تماکر جو چمکایا تو فوج مخالف کی مارے گرمی کے یہ حالت ہوئی کہ از سرتاپا
سب کے سب عرق عرق ہوگئے یہ حال دیکھکر تمناے جادو نے اپنے اہل لشکر سے کہا کہ یہ کیا ماجرا ہی کیا تو
تم لوگ لشکر مخالف کو پسپا کرتے چلے جاتے تھے یا خود بخود تھم گئے اور اُنکا زور ہوگیا اُنھون نے عرض کیا
کہ حضور اُنکا زور نہین ہی اُنکی مدد کہین سے آگئی ہی کیا آپ نے نہین ملاحظہ فرمایا کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ تمام
آسمان سرخ ہوگیا تھا اور اُسمین سے تختہاے سحر پیدا ہوے تھے اُس فوج نے آکر ہماری لڑائی بگاڑ
دی اب ہمکو کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی اسقدر گرمی ہوگئی ہی کہ ہم لوگون کے اب مارے پیاس کے دم نکلے جاتے
ہین دیکھیے کسقدر پسینہ آیا ہی یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ اسکا کیا سبب ہی تمناے جادو نے کہا کہ دریافت تو
کرو کہ یہ کون ساحر آیا ہی کہ جسکے آنے سے میری فوج کے قدم اُٹھنے لگے چند ساحر دوڑ کر گئے کسی نہ کسی طرح
سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مریخ آفتاب علم حاکم و مالک طلسم فیروزیہ پاس سے صاحبقران کی براے
مدد تہمتن جادو کے آیا ہی اُسکے آنے سے یہ نہالہ پڑگیا ہی تمناے جادو نے جس ساحر سے دریافت کرا دیا
تھا اُسنے آکر یہ بیان کردیا یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور کہا کہ لو یہ اُن حضرت کی آمد کا شور ہی خیر آج میرے
ہاتھ سے وہ بچکر کہان جاتے ہین مین تو اُنکی جنگ کا مشتاق تھا میرے دل کی مراد برآئی دیکھون تو کہ وہ کیسے
ساحر ہین یا تو یہ جنگ سے دست بردار ہوگیا تھا یا اب پھر لڑنے لگا اُدھر فوج مریخ نے اسقدر تھا کہ ڈالدیا
کہ اب فوج مخالف ہٹنے لگی یہ جو سپاہ مخالف کی تہمتن جادو نے کیفیت دیکھی اور اپنی فوج کو زور پکڑتے دیکھا
تو خیال کیا کہ یا تو یہ آمادۂ فرار تھے یا حربہاے سحر لیکر پھر آپڑے اسکا کیا سبب ہی اتنے مین اُدھر تہمتن جادو
کو بھی خبر ہوگئی کہ آپ کے مالک و آقا یعنے مریخ آفتاب علم آپکی مدد کو آئے ہین اُنکے آنے سے جنگ کی
دوسری حالت ہوگئی ہی اب اُنکو جان بچانا دشوار ہی یہ سننا تھا کہ چہرہ تہمتن جادو کا مارے خوشی کے سرخ ہوگیا
یہ ابھی تک دعا مانگ رہا تھا اُسیوقت سجدۂ شکر کیا اور لوگون سے دریافت کیا کہ میرا مالک و آقا کدھر ہی مین
جاکر اُسکی قدمبوسی کرون اُنھون نے عرض کیا کہ ہمنے ابھی تک اُنکو دیکھا نہین ہی صرف اسقدر اُسکے لشکر
کے لوگون سے دریافت ہوا ہی جو کہ عرض حضور کیا یہ سننا تھا کہ تہمتن جادو تلاش شاہزادہ جنگ کرتا ہوا
چلا تھوڑی دور گیا تھا اب کیا دیکھتا ہی کہ مریخ آفتاب علم ایک مقام پر کھڑا ہوا سحر کر رہا ہی جسکے سحر سے فوج
حریف کی یہ حالت ہی کہ تباہ ہی یہ دیکھنا تھا کہ بیتاب ہوکر دوڑا اور جاکر قدمون پر گر پڑا مریخ نے سر اُسکا اُٹھاکر
چھاتی سے لگایا اور کہا کہ یہ وقت فرصت نہین ہی جب خدا اپنا فضل کریگا تو اُسوقت ملنا اب تم بھی جاکر اپنی
فوج کو آمادۂ نبرد کرو دیکھو کہ کسقدر لشکر حریف کا زغہ ہی بس تہمتن جادو یہ صدا دیتا ہوا چلا کہ اے جوانون آمادۂ
جنگ ہوجاؤ تمھارا آقا آگیا اب کچھ خوف نہ کرو لشکر حریف کو مار کر بھگا دو گو تم سب کے سب تھکے ماندے ہو مگر
جانین لڑادو یہ فوج کیا مال ہی ایسا حملہ کرو کہ انکے پانون اُٹھ جائین اور تاب مقابلہ نہ لائین اس صدا کا سننا
تھا کہ تمام فوج اسلام ایک مرتبہ حملہ ور ہوئی اُدھر سے فوج مریخ نے حملہ کیا جب یہ دونون لشکرون نے
حملہ کیا اور دونون جانب سے دباؤ پڑا اور سحر مریخ نے اپنا اثر کیا تو اب اُنکی یہ نوبت ہوئی کہ راہ گریز تلاش
کرنے لگے ایک ہی حملہ مین پانون اُٹھ گئے اُنکا زور تھا یا پسپا ہونے لگے لاکھ لاکھ افسران فوج چلاتے
ہین کہ ارے کیون نام کھوتے ہو اور کیون اپنی اور اپنے بزرگون کی آبرو ڈبوتے ہو تمتو بہت ہو اور وہ کم
ہین مگر کوئی نہین سنتا ہی سب کو اپنی جانون کی پڑی ہی ابھی مرتبہ ایسی جنگ ہوئی کہ پہلے کیا ہوئی تھی اسقدر
لشکر حریف قتل ہوا کہ شمار بھی مشکل ہوگیا تمناے جادو نے جو دیکھا کہ اب لشکر کے پانون نہین تھمتے ہین
اپنی جان پر کھیل کر سحر کرتا ہوا بڑھا لینے تیجی آفت برپا کردی اگر کیا ہوتا ہی یہانتک کہ اسکا سامنا مریخ سے

ہو گیا جیسے ہی اسکی نظر مریخ پر پڑی آواز دی کہ او چھوکرے یہ کیا طریقہ ہی کہ پوشیدہ ہو کر مقابلہ کرتا ہے اگر مرد میدان ہی تو بہادروں سے سامنا کر تو تجھے لطف جنگ ہو ہم بھی دیکھین کہ تو کیسا ساحر ہی کیا اپنی جان بچاتا ہی تو تو آفتاب فیروز یہ مشہور ہی ذرا اپنا سحر ہمکو بھی دکھا اپنا سحر ظاہر کر کہ یہ اہل لشکر بھی جانین کہ ہان یہ مقابلہ ہی مریخ نے جواب دیا کہ مین کب پوشیدہ ہو کر لڑتا ہون مین تو باعلان آیا ہون بلکہ تو نے میری غیبت مین میرے نائب پر لشکر کشی کی مین نامرد ہون یا تو اگر تجھکو کچھ دعوی ہی تو یہی گویہی میدان معلوم ہو جائیگا کہ کون زبردست ہو اور کون زیردست ہی مین تو تیری تلاش مین تھا خیر آنکھوں بھی دیکھ لین یہ سننا تھا کہ تمنا نے جادو بڑی تیزی سے آپڑا اور آتے ہی تاریخ سحر کا بخنجر دار کیے ہوے وار کیا مریخ نے کچھ بھی خیال نہ کیا اسکو اشارے سے دفع کیا اور ہنسکر کہا کہ اسی پر دعوی سحر ہی کوئی نیا سحر کرو تو لطف بھی اٹھے یہ تو آجکل کے لڑکے کرتے ہین ایسے شعبدے بہت دیکھے ہین ہمتو ساحر زبردست وکہنہ ہوا ایک عمر تمہاری اسی کام مین بسر ہوئی ہی مین تو تمہارے روبرو بقول تمہارے لڑکا ہون مگر مین ان سحرون کو نہین کرتا ہون یہ سنکر وہ بہت شرمندہ ہوا مگر برہم ہو کر کہا کہ کیا مین سحر کرون اگر کوئی میرا ہمسر ہوتا تو معلوم ہوتا خیر اگر تمکو سحر نو کی کچھ خواہش ہی تو لے میرا یہ حربہ دفع کر مین بھی تو دیکھون کہ تو کسقدر سحر مین دستگاہ رکھتا ہی یہ کہکر ایک بیضہ مرغ اپنے جوڑے سے نکالا اور اسپر کچھ سحر پڑھکر دم کیا وہ بیضہ اصلی نہ تھا بلکہ ہاتھی دانت کا تھا مگر نظر مردم مین اصلی معلوم ہوتا تھا بس اپنی ران مین نشتر مارکر خون لیا اور اسپر ٹیکے دیے خبردار کہکر مریخ کے جانب پھینکا اور کہا کہ دیکھون یہ سحر کیونکر دفع کرتے ہو اور پیدا کرتے ہو یہ سنکر اور دیکھکر مریخ مسکرایا جب دیکھا کہ وہ قریب آیا تو ہاتھ مین لیلیا اور کہا کہ اسی سحر پر آپکو بڑا دعوی تھا لیجیے مین نے یہ بھی دفع کیا اسکو یقین تھا کہ یہ جب اسکے سینہ پر لگا تو پشت کو توڑکر نکل جائے گا یہان خلاف اسکے خیال کے ہوا وہ یہ جانتا تھا کہ یہ اس سحر کو دفع نہ کر سکیگا یہان سحر یہ بھی دفع ہوا مریخ نے کہا کہ تمنے دو حربے کیے مین نے رد کیے اب مین حربہ کرتا ہون خبردار رہنا یہ کہکر وہی بیضہ اسپر کچھ پڑھکر اسکی طرف پھینکا اسنے بھی اسکو دفع کیا بغیر کار سحر کے اسکو کاٹ کر دو کیا پھر تمناے جادو نے کہا کہ تو یون نہ مانے گا خیر اب خبردار ہو جا یہ کہکر ایک ترنج جھولی سے نکالا کہ اسمین سوزن ہزارون لگے ہوے تھے اسکو طرف آسمان کے پھینکا فورا بارش سوزن ہونے لگی مریخ نے سپر سحر تیار کرکے سر پر قائم کی اور اپنا سحر کیا اسکے سحر سے ابر پیدا ہوا بارش سوزن موقوف ہوئی اور اسمین سے پیکان گرنے لگے تمناے جادو نے بھی دفع کیا اسکی جو تمناے جادو نے سحر کیا تو ایک برج بنکر تیار ہوا اسمین سے ایک سوار پیدا ہوا اور تلوار علم کرکے مریخ پر چلا مریخ نے اب جو اشارہ کیا کہ یا تو وہ ادھر کو آتا تھا یا وہ خود اسپر جا پڑا اسنے خود اپنے سحر کو دفع کیا لیکے اس سوار کو قتل کیا اسنے پھر برج کی جانب اشارہ کیا کہ دفعتا باز پیدا ہوا اُن سب طائرون کو کھانا شروع کیا یہ بھی سحر اسکا دفع ہوا اسنے بال توڑکر پھینکا کہ وہ اژدر بنکر چلا مریخ نے اسکو تلوار سے قتل کیا یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکے اور مریخ کے بڑے بڑے سحر ہوے مگر مریخ نے سب دفع کیے آخر کو تلوار پکڑکر آپڑا تلوار چلنے لگی تا دیر تلوار چلی آخر کار مریخ نے جو تلوار کا وار کیا تو اسنے سپر سحر کو روکا مگر وہ تلوار نہ رکی برابر کلے وجبڑے کو کاٹتی ہوئی صندوق سینہ مین درآئی وہان سے کھنچتی ہوئی شکم مین آکر ٹانگون کی راہ سے نکل گئی تمناے جادو کے دو ٹکڑے ہو گئے وہ تمثیل تھا اب اسکے مانند کے دو ہوگئے وہ اپنی تمنائین اور جان حزین لیکر اس دنیاے فانی سے طرف جہنم کے روانہ ہوا صداے گیرودار بلند ہوئی تاریکی ہو گئی برفباری اور سنگباری ہونے لگی بعد اسکے بے تدبیر چلانے لگے آواز آئی کہ کشتی مرا نام من تمناے جادو بود ادھر اہل لشکر جان لڑا رہے تھے جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی مگر قریب گریز تھے کہ یہ صدا بلند ہوئی سب نے سنی حواس جاتے رہے اب قدم

نہ جمے ایک مرتبہ اُٹھ گئے اور کون ہی جو روکے سردار تو قتل ہو گیا طوفان لاکھ لاکھ چلایا مگر کون سنتا ہی مثل مشہور ہی لشکر بے میر ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر بیکار ہی جو فوج تمناسے جادو کی تھی کچھ قتل ہوئی کچھ اسیر کچھ فرار کر گئی اب صرف فوج طوفان رہگئی ہی اُسکے بھی قدم نہین جمتے ہین یہانتک کہ طوفان بھی ہاتھ سے تہمتن جادو کے قتل ہوا تہمتن جادو صرف ساحر نہ تھا پہلوان زبردست بھی تھا طوفان کا قتل ہونا تھا کہ اُسکی فوج بھی بھاگی اور فرار برقرار لیا انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا جب وہ باقی ماندہ لشکر منتشر ہو گیا اور جابجا صحراؤن پوشیدہ ہوا تو اُسوقت یہ لوگ بھی واپس آئے پڑاؤ کو لوٹا طبل شادمانی پر چوب پڑی بڑی خوشی ہوئی تہمتن جادو مریخ آفتاب علم کے سر پر زر نثار کرتا ہوا داخل بارگاہ ہوا اہل کارون کو حکم دیا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہین اُنکو غسل وکفن دیکر دفن کرواؤ اور کشتہاے کفار کو رہنے دو اُنکا گوشت زاغ وزغن کھائین اور شمار کرو کہ کسقدر اہل اسلام شہید ہوے ہین اور کتنے کفار مارے گئے اہل کار یہ حکم پاکر فوراً حکم بجا لائے یعنے کشتہاے اہل اسلام کو دفن کیا اور کفارون کو چھوڑ دیا اب جو شمار کیا تو اس جنگ مین اہل اسلام قریب بیس ہزار کے اور کفار قریب ایک لاکھ کے قتل ہوے تھے اور قریب تیس ہزار کے اہل اسلام زخمی ہوے اور کفار کے زخمیون کا کچھ شمار نہین کیونکہ جو اسیر ہوے تھے وہ تو قریب ایک لاکھ کے تھے باقی فرار ہو گئے تھے اُنکا کیا حال معلوم جب مریخ داخل بارگاہ ہوا اور اہل دربار آکر جمع ہوے تو فتح کی نذرین گذرنے لگین مبارکباد کی صدائین بلند تھین کہ اس عرصہ مین اُن لوگون نے آکر عرض کیا کہ ہم حضور کا حکم بجا لائے سب کو دفن کیا کفار کو چھوڑ دیا بیس ہزار ہمارے کشتے ہین اور ایک لاکھ کفار ہین اور جو کہ اہل اسلام زخمی ہین اُنکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی جیسا حکم عالی ہو وہ بجا لائین اور اُسکی تعمیل کرین حکم ہوا کہ اُنکو شفاخانۂ شاہی مین داخل کرو پھر عرض کیا کہ بابتہ اسیران کفار کے کیا حکم ہی اور کیا ارشاد ہوتا ہی فرمایا کہ کل اُن لوگون کا دیوان سمجھا جائیگا چونکہ رات قریب تھی اور سب تین شبانہ روز کے تھکے ماندے تھے مریخ نے دربار برخاست کیا جو کہ خیمے وغیرہ اُسکے ہمراہ آئے تھے فراشون نے برپا کر دیے تھے یہ اپنے خیمۂ خاص مین آیا اور آرام کیا ہر ایک جا جا کر راحت پذیر ہوا کسل راہ اور تھکن بیداری دفع ہوئی یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی اور صبح پردۂ شب سے برآمد ہوئی مریخ نماز وغیرہ سے فراغت حاصل کر کے دربار مین آیا اور اہل دربار آنے لگے تخت پر سے غاشیہ دور ہوا مریخ تخت پر جلوہ فرما ہوا اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے تخت شاہی کو زینت بخشی تہمتن جادو برابر تخت کے کرسی پر آکر بیٹھا دربار جمع ہو گیا اُسوقت حکم ہوا کہ لاؤ قیدیون کو داروغۂ زندانخانہ اُنکو لیکر حاضر خدمت ہوا سب کا دیوان کیا گیا اور سمجھا گیا جو کہ سیاہ قلب تھے وہ باوجود نصیحت وفہمائش کے نہ پھرے اُنکو تو قتل کیا اور جو کہ سیاہ قلب نہ تھے اُنھون نے اطاعت کی اُنکے بابت حکم ہوا کہ اُنکو بھی شفاخانۂ شاہی مین لیجاؤ اُنکا بھی علاج کرو بموجب حکم عالی سب کے سب داخل شفاخانۂ شاہی ہوے اور اُن سبکا علاج ہونے لگا فوج کو انعام کثیر مرحمت ہوا تہمتن کو خلعت بے بہا نہایت بیش قیمت دیا گیا جشن خوشی ہونیکا حکم دیا گیا مریخ نے فرمایا کہ آج جشن خوشی ہو کل مین یہانسے طرف دشت بہار افزا کے خدمت مین صاحبقران کے کوچ کرونگا کیونکہ مجکو اُنکی جدائی بہت شاق ہی لحہ بھر کا فراق ناگوار ہی تہمتن جادو نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور یہ میری امید وآرزو ہی کہ آپ شہر مین تشریف لیچلین وہین جشن کرین مریخ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی اُسیوقت مع اپنے سردارون وفوج کے داخل شہر ہوے لشکر تہمتن بھی اُسیوقت شہر مین آیا جشن کی تیاری ہوئی بڑی دھوم سے جشن خوشی برپا ہوا تمام شہر آئینہ بند کیا گیا ایوان شاہی خوب سجا گیا اگر سامان جشن بیان کیا جائے تو ایک دو سر ادفتر تیار ہو جائے لہذا اسوجہ سے مین نے سامان جشن کا بیان کرنا ترک کیا یہانتک کہ وہ رات بعیش وعشرت بسر

ہوئی خوب خوب ناچ و رنگ رہا ہر ایک خورسند تھا جام شراب بھی گردش مین تھا وہ شب تو یون بسر ہوئی صبح کو سب کو رخصت کیا اور خود مریخ باشتیاق قدمبوسی صاحبقران مع اپنے لشکر کے تہمتن جادو کو اپنی جگہ پر بدستور بٹھا کر اور اپنا قائم مقام کر کے موافق قاعدۂ گذشتہ کے پند و نصیحت کر کے طرف دشت بہار افزا کے بقصد عجلت روانہ ہوا اسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہے کہ اب اسکا احوال آئندہ بیان کیا جاے گا

اب کچھ حال اُن دیوانون کا تحریر ہوتا ہے جو کہ خیمۂ صنوبر شاہ سے مسلمان ہو کر مع اپنے ہمراہیون کے واسطے بنانے مساجد و تعلیم مذہبی کے اپنے بیشہ کو بغرض مسلمان کرنے اہل بیشہ اور ساکنان بیشہ کے روانہ ہوے تھے مع دیگر حالات متعلقہ کے

پلا ساقیا وہ شراب لطیف
بتا رند گم گشتہ کی تو خبر
یہ میخوار ہے ساقیا بدمزا
مزار غوان کی نہین کچھ خبر

دکھائے جوانی کا عالم ضعیف
وہ بیہوش جبتک نہ آئیگا ہان
ہر اک رند ہے فکر مین جابجا

کدھر ہی تو ای ساقی بے خبر
چلے گا نہ میخانہ کا کچھ نشان
مناسب ہے پہلو تہی تو نہ کر

بیت نویسندۂ دفتر لاجواب + رقم کرد این داستان انتخاب + راوی

اِس داستان کو صفحہ قرطاس صداقت اساس پر قلم عنبر رقم سے یون گوہر فشان کرتا ہی کہ جب دیوانہ ہوت و مہوت خیمۂ صنوبر شاہ مین صاحبقران کے ہاتھ سے زیر ہو کر مطیع و غلام صاحبقران ہوے اور بعد اُس معرکہ کے جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی صاحبقران سے رخصت ہو کر مع نقشۂ مسجد اپنے بیشہ کو گئے تھے اب اُنکا کچھ حال ملاحظہ فرمایئے کہ یہ دونون مع اپنے لشکر دیوانون کے قطع راہ کر کے اپنے بیشہ مین داخل ہوے لشکر تو اپنے مقام پر جا کر اُترا یہ دونون اپنے محل مین گئے چونکہ تھکے ہوے تھے اُس روز تو دربار نہین کیا رات بھر آرام کیا بوقت سحر اپنے دربار مین آئے اہل دربار بھی اِنکی تشریف آوری کی خبر سنکر آنے لگے دربار جمع ہوا وہ دربار نہ تھا گویا دیوانون کا مجمع تھا اب جو سُنا ہی کہ دیوانے آئے ہین سب کے سب حاضر ہوئے ہین لیکن بہمن اژدر گیر کو جو خبر ہوئی کہ دیوانے آئے ہین وہ بھی اِس خیال سے کہ چلکر ذرا کیفیت سنین کہ کیا گذری اور کسطرح جنگ ہوئی وہ شخص بھاگ گیا یا قتل ہوا بدین خیال یہ درباری پوشاک پہن کر اپنے مکان سے دربار مین آیا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ دونون دیوانے بیٹھے ہوے ہین اور سب دیوانے جمع ہین یہ آکر ایک مقام پر جو کہ برابر اُن دیوانون کے خالی تھا سلام کر کے بیٹھ گیا دیوانون نے اِسکی طرف دیکھکر کہا کہ ای بہمن اچھے تو رہے تم تو خوب آئے ہماری جنگ کا تماشہ نہ دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور بسبب کاروبار کے مہلت نہ ملی اِس سبب سے حاضر نہوا معافی کا امیدوار ہون یہ سُننا تھا کہ دیوانون نے کہا کہ او نمک حرام تو بڑا مفسد ہی تو نے بڑا افساد کیا تھا خیر گذری تجھ سے کیا امید ہو جہان تو نے اور تیرے باپ دادا نے پرورش پائی اور نمک خواری کی اُنکے ساتھ تو تو نے یہ حرکت کی کہ اُنکے قتل پر ہمکو آمادہ کر کے بھیجا اب کسکو تجھ سے اُمید ہی یہ کلام سُنکر بہمن کانپ گیا دست بستہ عرض کیا کہ قصور ہوا معاف فرمایئے دیوانے یہ سُنکر ہنس پڑے اور خاموش ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے اِسنے جرأت کر کے عرض کیا کہ حضور کچھ وہان کا واقعہ تو بیان فرمائین مین امیدوار ہون کہ سنون یقین ہی کہ وہ جو صاحبقران مشہور ہی آپکی آمد کی خبر سُنکر بھاگ گیا ہوگا بھلا کہان شیرون کے مُنھ پر ٹھہر سکتا ہی یہ سننا تھا کہ وہ دیوانے ایک مرتبہ غیظ مین آکر گویا ہوے کہ بس اپنی زبان کو روک یون ہمارے آقا کا نام ساتھ بے ادبی کے

نہ لے ورنہ سزا پائیگا اسنے جو یہ رنگ دیکھا کہ وہ دفتر ہی گاؤخورد ہی یہان تو کچھ اور ہی رنگ ہی یہ تو وہ دیوانے بھی
نہ رہنے یہ کیا ہوا مارے خوف کے خاموش ہوگیا اب کچھ نہ بات کیا مگر دیوالزون نے اہل دربار کیطرف
متوجہ ہوکر تمام واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم تم سب کو مسلمان کرنے کو آئے ہین ورنہ ہمارا جی نہین چاہتا تھا
کہ ہم ایسے بہادر کو چھوڑین اور اُسکے قدمون سے جدا ہون اب تمین تمھاری کیا رائے ہی جسکو مسلمان ہونا
ہو وہ اِس امر کو منظور کرے اور ہمارے ہمیشہ رہے ورنہ یہان سے چلا جائے ہمکو کوئی اُس سے غرض
نہین ہی یہ سنکر وہ سب کے سب گویا ہوے کہ ہمنے بھی اُسکا مذہب قبول کیا تب تو دیوالزون نے چند کلمے
جوکہ زبان سے صاحبقران کے سنے تھے تعلیمًا بیان کیے وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق
مسلمان ہوے اور عرض کیا کہ جب آپ ایسے بہادر اُسکے غلام ہوے اور زیر ہوگئے تو ہماری کیا لیاقت
ہی کہ ہم اُس سے مقابلہ کرسکین جب آپ نے اُسکا مذہب قبول کیا تو ہم کیون نہ قبول کرین یہ سنکر وہ دیوانے
بہت خوش ہوے بعدہ بہمن کی جانب متوجہ ہوے اور کہا کہ تیرا کیا ارادہ ہی ارے تیرا آقا بھی تو مسلمان
ہوا اُسکے تمام ملازم تھے اُسنے خیال کیا کہ واقعی یہ لوگ بڑے خوش قسمت ہین اُنکا کوئی کچھ نہین کرسکتا ہی
پھر تو کیا بنا لیگا جب اُسنے اِن دیوالزون کو زیر کرلیا تو تیری کیا حقیقت ہی کون اپنی جان دے تو بھی مسلمان
ہوجا اور اسلام قبول کر یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے مذہب صاحبقرانی قبول کیا اور اُسیوقت از سر صدق
مسلمان ہوا اب دیوانے اور زیادہ خوش ہوے اُسیوقت تمام شہر مین منادی کرادی کہ آج سے کوئی
تصویر پرستی نہ کرے مذہب اسلام قبول کرے اِس خبر کا منتشر ہونا تھا کہ اُسدن سے تصویر پرستی موقوف
ہوگئی دین اسلام کا ڈنکا بجنے لگا دیوالزون نے وہ کتاب جو کہ صاحبقران سے ملی تھی اُسکی نقل کراکے
سب کو تقسیم کرادی بنا مساجد کی ڈالی گئی مسجدین تیار ہونے لگین مدرسے بننے لگے بہمن اپنے مکان
پر آیا اپنے سب اہل وعیال کو مسلمان کیا جب یہان خوب بندوبست ہوگیا اور تمام بیشہ اسلام آباد ہوگیا
مسجدین تیار ہوئین موذن ہر ایک مسجد مین ملازم ہوے مدرسہ مین تعلیم دین اسلام جاری ہوگئی لوگ اسلام
کے پابند ہوگئے ہر ایک جگہ مذہب اسلام کا چرچا ہونے لگا اب دیوالزون نے خیال کیا کہ خدمت
صاحبقران مین چلنا ضرور ہی اُسیوقت سے سامان سفر درست کرنے لگے چند دنون مین سب سامان
درست ہوگیا جب بہمن کو خبر ہوئی کہ دیوالزون کا قصد ہی کہ خدمت صاحبقران مین جائین یہ اُنکی خدمت
مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مین نے سنا ہی کہ حضور کا ارادہ ہی کہ یہان سے کوچ کرکے خدمت صاحبقران
مین تشریف لیجائین تو یہ غلام بھی امیدوار ہی کہ اپنے ہمراہ مجھکو بھی لیجیے تاکہ مین بھی دیدار ہمایون سے مشرف
ہون اور قدمبوسی حاصل کرون اور اپنے مالک سے اپنی خطا معاف کراؤن اُنھون نے فرمایا کہ اچھا
تم بھی اپنا سامان کرو جب ہم یہان سے کوچ کرینگے تمکو بھی ہمراہ لے لین گے ہمارا کیا نقصان ہی وہ یہ
سنکر بہت خوش ہوا اور تسلیم بجالایا رخصت ہوا اور اپنے مکان پر آکر سامان سفر کرنے لگا یہانتک کہ
اُن دیوالزون نے اپنی طرف سے اُس بیشہ مین اپنی قوم مین سے ایک کو اپنا قائم مقام وحاکم مقرر کیا اور
اُسکو بابت رواج دینے مذہب اسلام کے تاکید شدید کی اور بابت عدل وانصاف کے بہت کچھ فہمائش
کی بعد اسکے مع لشکر دیوانان جوکہ قریب ایک لاکھ پچاس ہزار کے تھا اور بہمن اژدر گیر کو اپنے ہمراہ
لیکر طرف دشت بہار افزا کے خدمت مین صاحبقران کے روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر ہوگا اب
دیکھیے یہ دونون داستانین کب بیان ہوتی ہین اب یہانسے عنان خامہ کو طرف شہر زرین حصار اور
حال شہریار عالیوقار کی منعطف کرتا ہون کہ یہ داستان بھی عجب لطف کی ہی پہلے حال شہریار عالیوقار

ہوتا ہے بعدہ حال شہر زرین حصار

اب کچھ حال شہریار عالیوقار بن ایرج نامدار رین خامہ فرسائی کیجاتی ہے ساقی نامہ

پلا ساقیا وہ مے لاجواب
وہ مے کہ رندون کے ہون ہوش و تاب
جو ساقی مری دستگیری کرے
کسی رند کی ہے مجھے جستجو
مجھے مے لبالب دکھانے لگا

نظر مین جو آئے نہ پھر آفتاب
وہ ساقی پلا جام گلرنگ آج
دل زار ترک امیری کرے
فلک تو عجب شعبدہ باز ہے
رہ کجروی بس بتانے لگا

ضعیفی مین آئے جوانی کا رنگ
ہے بیرنگ میخانہ کا رنگ آج
ذرا جلد پلوا کوئی جام تو
کہ ناساز قلقل کی آواز ہے

بیت نویسندۂ دفتر خوش بیان

رقم کردا این تازہ تر داستان * راویان آوارۂ دشت بلا و حاکیان سرگشتہ صحرائے رنج و عنا اس داستان مصیبت عنوان کو میدان قرطاس پر پائے خامۂ مصیبت انگیز سے یون تحریر کرتے ہین کہ جب شاہزادہ شہریار عالیوقار بعد فتح کرنے جنگ دجال کے اور مقیم کرنے ناموس رستم ثانی کو قلعۂ تمرنجش مین بتلاش اپنے برادر عالیقدر کے فقیر ہوکر آوارۂ دشت بلا ہوئے شب تاریک مین نکلکر ایک جانب کو چلے رہروی کرتے ہوئے چلے جاتے ہین کوئی سوائے گھوڑے کے انکا ہمدم و دمساز و ساتھی نہین ہے یکہ و تنہا ہین نہ یار ہے نہ مددگار ہے کبھی اکیلے نہین نکلے تھے راہ سے بالکل نابلد تھے مصیبت بھائی کے غم مین گوارہ کی ہے کہ جسکا اُٹھنا دشوار ہے بشر جس سے عاجز و لاچار ہے مگر کیا کرین دلکو گوارا نہوا کہ بھائی فقیر ہو کر نکلجائے اور ہم عیش کرین یہ خلاف حمیت و لیاقت ہے بدین سبب یہ مصیبت گوارا کی وہ رات تو جسطرح ہوسکا کاٹی صبح ہوتے ہوتے بڑی دور نکل گئے تھے انکا گذر ایک صحرائے سبزہ زار مین ہوا وہان انھون نے دم لیا کچھ ثمر صحرائی کھائے آب سرد پیا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ایک طرف کو روانہ ہوئے راہ طے کرتے کرتے وہ دن تمام ہوا شام ہوگئی اُسی صحرا مین زیر درخت جاکر بیٹھ رہے کہ رات کو کیونکر رہروی کرینگے چونکہ شب ماہ تھی تمام صحرا مین چاندنی پھیلی ہوئی تھی دور سے ہر چیز نظر آتی تھی انھون نے دیکھا کہ غول صحرائی میری طرف آتا ہے یہ اُسکو دیکھکر خاموش ہو رہے کہ اگر یہ قریب آئیگا اور قصد تکلیف دینے کا کریگا تو اُسوقت دیکھا جائیگا وہ غول جب قریب آیا تو اُسنے خیال کیا کہ یہ شخص سو رہا ہے قصد کیا کہ اُٹھا کر لیجاؤن بس جیسے ہی ہاتھ بڑھایا فوراً شاہزادے نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل آرہا انھون نے قصد کیا کہ اسکو پکڑ کر چیر ڈالون یہ خیال کر کے ہاتھ اُسکا چھوڑ دیا اور کہا کہ جبتک یہ اُٹھے گا مین اسکو دبالونگا جیسے ہی ہاتھ چھوٹا وہ غائب ہوگیا انھون نے خیال کیا کہ وہ چلا گیا اب نہ آئیگا بیخبر ہوکر تنہ درخت سے لگ کر سو رہے جب اُسنے دیکھا کہ یہ بیخبر ہوگئے پھر نکلا اور انکو مع گھوڑے کے اُٹھا کر لے بھاگا اور بیشۂ غولان مین لاکر ایک مقام پر چھوڑ دیا اور آپ چلا گیا انکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرائے ہولناک مین پایا مگر گھوڑے کو بھی اپنے برابر کھڑا دیکھا یہ شکر کیا کہ گھوڑا موجود ہے خدا خیال آیا کہ یہ حرکت اُس غول کی ہے کہ یہان پریشان کرنے کو چھوڑ گیا نظر بخدا کر کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور چل کھڑے ہوئے مگر سوائے اُس صحرا کے دوسرا مقام نظر نہین آتا ہے کوسون تک کہین درخت کا نام نہین ہے سوائے چشمۂ آفتاب کے کوئی چشمہ و چاہ نظر نہین آتا ہے مارے پیاس کے غیر حالت ہے آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین لب خشک ہین زبان چٹخی جاتی ہے تالو مین مارے تشنگی کے کانٹے پڑے ہوئے ہین گرمی اسقدر ہے کہ تمام جسم جلا جاتا ہے دھوپ مین اسقدر حدت ہے کہ زمین مثل کرۂ نار کے جل رہی ہے جون جون دن چڑھتا ہے

اُسپرجو گرمی و حدت آفتاب زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ تلاش سایہ مین گھوڑے کو ڈالے ہوے چلے جاتے ہین
اُس صحرا مین درخت کا تو کہین نام و نشان تک نہین ہے اگر کسی مقام پر کوئی ٹھنٹھ یا درخت وغیرہ ہے بھی تو وہ
بھی خشک ٹُنڈ کھڑا ہوا ہے کوئی جانور از قسم چرند و پرند نظر نہین آتا ہے اگر آتا بھی ہے تو زاغ یا زغن وہ بھی مارے
گرمی کے منھ کھولے ہوے ہے ریگ بیابان برابر اُڑ رہی ہے اور ہوا اسقدر چلتی ہے کہ طبیعت پریشان ہوئی جاتی
ہے جو ریگ کا ذرہ اُڑکر ہوا سے کہین چشم وغیرہ مین پڑ گیا تو یہ ثابت ہوا کہ ایک شعلۂ آتش تھا کہ چشم مین در آیا
صحرا مین جابجا اسقدر غار و اژدر ہین کہ کہین پر ٹھہرنے کو جی نہین چاہتا ہے کسی جگہ غار سے افعی دراز قد
منھ نکالے ہوے بیٹھے ہین کسی غار سے شعلۂ آتش نکل رہے ہین کہین صداے غوک آتی ہے مگر یہ چلے جاتے
ہین رفتہ رفتہ یہ ایک مقام پر پہونچے کہ جہان ایک درۂ پہاڑ تھا یہ اُسکے قریب گئے قصد کیا کہ تھوڑی دیر
اُسمین قیام کریے پھر راہ طے کرینگے ابھی یہ خیال کر رہے تھے کہ اُسمین سے ایک مادہ غول نکلی وہ انکو
دیکھتے ہی عاشق ہوگئی اپنی زبان مین طالب وصل ہوئی یہ کچھ بھی نہ سمجھے جب تو اُسنے اشارے سے کہا
انھون نے انکار کیا اُسنے بہت منت و سماجت کی جب انھون نے نہ مانا تو وہ برہم ہوئی اور چلائی
اُسکا چلانا تھا کہ ہزارون غول اُس درہ کوہ سے نکلے نہ معلوم اُسنے اپنی زبان مین اُنسے کیا کہا کہ وہ سب کے
سب ایک مرتبہ انپر حملہ ور ہوے یہ اپنی جان سے تو عاجز تھے اُنپر جا پڑے اور پکڑ پکڑ کر چیر چیر کر پھینکنا شروع
کیا مگر وہ نہین کم ہوتے ہین یہ قصد کرتے ہین کہ انکو پکڑ کر کھا جائین مگر دسترس نہین چلتا ہے جانے نہین
پاتے ہین انھون نے کئی سو کو چیر کر پھینکدیا جب اُن سب نے یہ حال دیکھا تو سب کے سب بھاگ گئے
مگر دور سے حربہ کرتے ہین اور جب یہ قصد کرتے چلنے کا کرتے ہین تو وہ سد راہ ہوتے ہین یہ اور زیادہ عاجز
ہین جان سے تنگ ہین پیاس کی الگ شدت ہے گرمی الگ مارے ڈالتی ہے یہ بلا جدا ہے کیا کرین کیا نہ کرین
وہ دن اسی حالت مین تمام ہوگیا شام ہونے لگی انھون نے خیال کیا کہ اب اور غضب ہوا یہ غول اور زیادہ
پریشان کرینگے کیا تدبیر کرون کچھ خیال مین نہین آتا ہے یہ تو اس فکر مین ہین کہ وہ غول جبکہ شام ہوگئی تو سب کے
سب داخل درہ ہوگئے یہ وہان تھوڑی دور ہٹ کر ایک مقام پر گھوڑے سے اُترے نفل بخدا کرکے بیٹھ
رہے چونکہ تھکے ہوے تھے دن بھر کی تکلیفین اُٹھائے ہوے تھے ذرا سی راحت جو پائی گو کہ وہان راحت
کہان پیاس ہے (تکلیف دہ رہی تھی) مگر رات کی خنکی سے راحت ہوئی تھی کہ یہ سو گئے وہ مادہ غول انکی تاک
مین تھی انکو اُٹھا کر ایک جانب کو روانہ ہوئی گھوڑے نے جو یہ دیکھا تو وہ بھی انکے عقب مین چلا یہان تک
کہ وہ اُس صحرا سے نکل گئی اور ایک صحرا سے سیراب و گیاہ دیں قریب ایک چشمۂ آب کے ٹھہری اور
انکو اُتارا آپ بن سنور کر بیٹھی تب انکو بیدار کیا انکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین جہان گیاہ و بکثرت
گل بوٹی تھی پایا اور ایک چشمہ انکو وہان دکھائی دیا انھون نے خیال کیا کہ شاید تم مر گئے ہو تمسے تشنگی کی
برداشت نہوسکی جان شیرین تلف ہوئی تمنے جو راہ خدا مین جہاد کیے ہین اُسکے عوض مین تمکو یہ مقام ملا خیر خوب
ہوا آلام دنیوی سے تو نجات پائی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ مادہ غول اِنسے ایک مرتبہ لپٹ گئی اور طالب
وصل ہوئی انھون نے جو خیال کرکے دیکھا تو اُسی بلا کو پایا جو باعث ہلاکت ہوئی تھی مگر خداوند کریم نے
بچایا بس یہ اُسکو دیکھکر اُٹھ بیٹھے اور اُس سے اشارے سے کہا کہ ٹھہر جا مین تھوڑا پانی پی لون تو تیرا مطلب
بر لاؤن وہ یہ سنکر اور اشارہ سمجھکر خاموش ہو رہی یہ اُٹھے اور اُس چشمۂ آب پر آئے چونکہ شب ماہ تھی چاند نکلا
ہوا تھا عالم نور ہو رہا تھا ذرہ ذرہ ایک معلوم ہوتا تھا انھون نے پہلے منھ ہاتھ دھویا بعد کو خوب پیاس بجھاکر پانی
پیا جب خوب سیراب ہو چکے چونکہ گھوڑا تو پھر رہا تھا اور وہ پہلے ہی سیراب ہو چکا تھا بعد پانی پینے کے

انھون نے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو ایسی ہو کہ یہ قتل ہو اور جان بچے فوراً خیال مین آیا کہ تو بقصد مباشرت اسکے پاس جا اور اسکو دبا کر مار ڈال اسکا خیال آنا تھا کہ وہانسے اُٹھے اور اُسکے پہلو مین آبیٹھے اور اختلاط کرنے لگے یہانتک کہ وہ مست ہو گئی یہ اُس سے لپٹ گئے وہ یہ سمجھی کہ مباشرت کرتا ہے انھون نے اسقدر زور سے دبایا کہ اُسکا دم کسی اور جانب سے نکل گیا جب وہ مردہ ہو گئی تو اسکو اُٹھا کر دور پھینکدیا آپ غسل کیا وہ رات اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو وہانسے روانہ ہوے اب جسقدر راہ طی کرتے ہین سوا اِس صحرا سبزہ زار کے کوئی دوسرا صحرا نظر نہین آتا ہے یہ بعیش و عشرت رات دن وہان بسر کرتے ہین یعنے شب کو وہان قیام کرتے ہین اور صبح کو راہ طی کرتے ہین انکو اسی رہروی مین ایک عرصہ گذر گیا مگر وہ صحرا تمام نہین ہوتا ہے انتہا یہ پریشان ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہے کہ کسیطرح یہ صحرا تمام نہین ہوتا ہے کیا کسی طلسم مین گرفتار ہو گئے ہو ایک دن اسی فکر و تشویش مین سو رہے کہ یکایک ایک مرد بزرگ خواب مین تشریف لائے یہ انکو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوے ہاتھ چومے قدمون کو بوسہ دیا انھون نے فرمایا کہ اے شہریار تو پریشان نہو یہ کوئی طلسم نہین ہے اگلے زمانہ مین ایک بادشاہ قباد نام یہان کا حاکم تھا اُسنے یہ صحرا اپنی سیر کیواسطے بنوائے تھے ایک ہی قسم کے یہ پچاس جنگل ہین جنکو کہ تو نے دیکھا اب کچھ دنون مین یہ تمام ہو جائینگے تو بلا خوف و خطر بیابان کی راہ طی کر تیری تکلیف دور ہو گئی یہ کہکر وہ مرد بزرگ آنکھون کے سامنے سے غائب ہو گئے یہ انکا نام بھی نہ دریافت کرنے پائے انکی آنکھ جو کھلی تو دیکھا کہ وقت نماز صبح کا قریب ہے اُٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اپنے جسم کو معطر کیا خواب کی صداقت پر یقین ہوا اُٹھے گھوڑے پر سوار ہوے اور ایک جانب کو روانہ ہوے اب دیکھئے یہ کہان نکلتے ہین اور کب انکا حال تحریر ہوتا ہے انکو تو اس رہروی مین چھوڑا جاتا ہے الحال یہ داستان اب اور کچھ حال تحریر ہوتا ہے وہ یہ ہے

اب چند کلمے داستان حال مین شہر زرین حصار کے تحریر ہوتے ہین یعنے لشکر کشی کرکے آنا زرنگار شاہ یعنے حاکم شہر زرنگار یہ کا ملک پر اپنے بھائی زردہان شاہ کے مسلمان ہونے کی خبر سُنکر شہر زرین حصار کی طرف اور بعد نامہ و پیام کے جنگ کا ہونا حاکم شہر زرین حصار کا شکست کھا کر قلعہ بند ہونا زرنگار شاہ کا قلعہ پر یورش کرنا آنا اسد دیوانے کا عین وقت یورش پر اور اُسکا مقابلہ کرنا اور بعد مقابلہ صحرا کو نکل جانا پھر اُسکے زرنگار شاہ کا عیار کو بھیجکر گرفتار کرانا اسد دیوانے کا اور پھر یورش کرنا قلعہ پر اور آنا درویش کا اور قتل کرنا اُسکے پہلوان کو اور مسلمان ہونا زرنگار شاہ کا و دیگر حالات متعلق

داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا تو زلال فرنگ
کہ رندون کو ہے جنگ کی پھر امنگ
اُٹھا چاہتا ہے پھر اب غلغلا
یقین ہے کہ چمکین گی پھر بجلیان
ارے ہوش مین آ ذرا ساقیا
ہوا چاہتا ہے تلاطم بپا
جامۂ تن گھٹ گیا ایسا کہ نیچا ہو گیا
پی گئے آنسو جو خالی جام صہبا ہو گیا
خوب محشر کرکے بر پا یار کو دکھلا دیا
کج اور رفتار جانان کا رفردا ہو گیا

غزل

ہوا چاہتا ہے پھر اب جمگھٹا
یہان ہوگا پھر خون کا دریا روان
جسم کیسا یہان لباس جسم آدھا ہو گیا
اب تو ساقی تمام دریا نوش اپنا ہو گیا
وائے محرومی نہ دیکھا خواب مین بھی یار کو

بیت | بیرانکے درمیان غفلت کا پردا ہوگیا

بہر فتنہ سازندگان فساد ❊ نگارندہ مضمون جنگ وجہاد ❊ سخنوران میدان کارزار و نبرد آزمایان ہنگامۂ گیر و دار جمعیت لشکر مضامین اعلی وگوہر طبع آرائی ذہن رسا و نوک سنان قلم تیز رقم سے صفوف جنگاہ مین یون صف آرائی کرتے ہین کہ جب زرنگار شاہ بادشاہ زرنگار یہ کو زبانی عیار کے معلوم ہوا کہ زردمان تاجدار مسلمان ہوگیا ہی یہ سنکر نہایت برہم ہوا اور اُسوقت اپنا قصد جو کہ برائے مقابلۂ رستم ثانی رکھتا تھا فسخ کیا اور مع لشکر جو کہ قریب ساڑھے تین لاکھ کے تھا بہمراہی سپہ سالار خود جو کہ اپنے کو رستم وقت و اسفندیار زمان جانتا تھا اور تمام شہر زرنگار مین رستم زرنگا مشہور رہتا اُسکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا بعد قطع راہ و طی مراحل کے قریب شہر زرین حصار کے پہونچا جب اُسکو دریافت ہوا کہ شہر زرین حصار یہانسے دس کوس کے فاصلہ پر ہی تو حکم دیا کہ کوئی مقام عمدہ پر از آب و گیاہ دیکھکر قیام کرو خیمہ و خرگاہ برپا ہون یہ حکم جب دیا تو کارپردازان لشکر نے ایک مقام معقول تجویز کر کے بارگاہ شاہی و خیمۂ سرداران نامی برپا کیے کوسون تک تمام صحرا خیمون و بارگاہون سے بھر گیا لشکر کا پڑاؤ ہوا بازارین کھل گئین چوکی پہرے مقرر ہو گئے زرنگار شاہ اپنے خیمۂ خاص مین اُترا اُسدن دربار نہ کیا چونکہ تکلیف راہ سے بہت پریشان تھا جاکر سو رہا دوسرے روز بوقت صبح دربار آراستہ ہوا زرنگار شاہ دربار مین آیا تخت پر جلوہ گر ہوا وزیر خوش تدبیر نیک خصال خوش گفتار خجستہ کردار مسمی بنام دریا دل آکر اپنے قاعدے سے عقب شاہ استادہ ہوا سپہ سالار قنطور عقرب چشم شیر زور فیل پیشانی اپنے ڈنگل سپہ سالاری پر بیٹھا ہوا ہی کہ ایک مرتبہ بادشاہ نے وزیر سے فرمایا کہ ہم اب قریب زرین حصار آ گئے ہین لہذا اب ایک نامہ ہماری طرف سے زردمان شاہ کو تحریر کرنا ضرور ہی اور اپنے آنے کی اطلاع کرنا لازم اور واجب ہی اسمین تمھاری کیا راے ہی یہ سُنکر وزیر نے عرض کیا کہ بہت مناسب ہی دبیر کو حکم فرمایئے کہ نامہ تحریر کرے ابھی بادشاہ نے کچھ حکم نہین دیا تھا کہ سپہ سالار نے عرض کیا کہ میرے نزدیک نامہ تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی میری تو یہ راے ہی کہ آپ بلا اطلاع شہر مین چلین اور شہر کو تاخت و تاراج کر دین زردمان تاجدار کو مع اُسکے ناموس کے گرفتار کر لین کیونکہ جب اُسکو آپ آگاہ فرمائین گے تو ضرور وہ برائے مقابلہ لشکر لیکر آئیگا اور جنگ مین طول ہوگا اُسوقت نہ معلوم کہ کیا ہو اگر آپ کا یہ خیال ہی کہ زردمان تاجدار میرے آنے کی خبر سُنکر اپنا مذہب قدیم اختیار کر لے اور اطاعت پر قدم مارے اور کمر باندھے تو یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہی کبھی ایسا نہوگا اب وہ مذہب اسلام سے نہ پھریگا ضرور مقابلہ کریگا کیونکہ اکثر سُنا گیا ہی کہ جو کوئی دین اسلام قبول کرتا ہی پھر چاہے گردن کٹ جائے مگر اُس سے پھرتا نہین ہی یہ لوگ بڑے مذہب کے پورے اور پختہ ہوتے ہین آپ نے سُنا ہوگا کہ جنگ دو سردارہ معلوم کیا ہو گیا نہو آیندہ آپ کو اختیار ہی وزیر نے یہ سنکر کہا کہ آپکی راے بالکل خلاف ہی حضور کی راے بہت عمدہ ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تو سچ ہی کہ جنگ دو سردارہ مگر یہ امر بالکل شجاعت کے خلاف ہی کہ ایک کو آگاہ نہ کرین اور اُسپر یورش کر دین اُس سے یہ بات پیدا ہو اور زمانہ یہ کہے کہ انکو اُس سے کچھ خوف تھا یہان سے تو بڑے بہادر ہو کر گئے تھے جب اُسکو غافل پایا بدین خیال کہ وہ بہادر ہوگا بغیر اطلاع اُسکے شہر مین چلے گئے اگر وہ آگاہ ہوتا تو ضرور شکست کھا کر بھاگتے تو مین یہ ننگ کبھی گوارا نہ کرونگا ہان بلاؤ دبیر کو کہ وہ نامہ تحریر کرے فوراً دبیر حاضر ہوا جو مضمون کہ بادشاہ نے بیان کیا اُسنے اُسیوقت پرچۂ قرطاس پر تحریر کیا جب نامہ تیار ہو گیا تو لفافہ مین بند کیا اور اُسپر مہر شاہی لگائی اور بادشاہ کے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے جب نامہ تیار پایا تو طرف فتراک عیار کے دیکھا وہ دست بستہ حاضر ہوا کہا کہ یہ نامہ لیجا کر زردمان تاجدار کو

دے آ اور اُسکا جواب اُس سے لے آوے آداب بجالایا اور نامہ سر سے باندھکر طرف شہر زرین حصار کے روانہ
ہوا یہ تو نامہ لیکر جاتا ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ جو عیار قبل مین نامہ لایا تھا اور بحیلہ اُسکو ٹال دیا تھا مگر اُسوقت
سے یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ جب اُسکو یہ معلوم ہوگا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون تو وہ فوراً لشکر کشی کریگا بس اُسیدن
سے اُسکو ایک فکر پیدا ہوئی اور سامان جنگ کرنے لگا یہانتک کہ اُسکے پاس بھی بالکل سامان درست ہوگیا
تب اُسنے ایک روز یعنے زردمان تاجدار نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین خود لشکر کشی
کر کے شہر زرنگار پر جاؤن اگر خدا اپنا فضل کرے تو اُسکو فتح کر کے زرنگار شاہ کو یعنے اپنے بھائی کو
مسلمان کرون اسمین آپ لوگون کی کیا راے ہی اُن سب نے عرض کیا کہ راے تو حضور کی بہت خوب ہی
مگر ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ ابھی آپ کیون اِسقدر تکلیف کرین اور زحمت اُٹھاوین اور نقصان گوارا
کرین جسوقت وہ یہان یہ خبر سُنکر آئینگے اُسوقت دیکھا جائیگا بادشاہ نے فرمایا کہ یہ امر تو درست ہی مگر اِس سے
یہ بہتر ہوگا کہ وہ یہان آکر مقابلہ کرین اِس سے تو یہ امر خوب ہی کہ مین خود ہی لشکر کشی کرون میرے پاس بھی
بفضل ایزدی کچھ لشکر کم نہین ہی اُنکو بھی یہ معلوم ہوگا کہ ہان زردمان نے بھی قوت پیدا کی راہ خدا مین تو جہاد
کرنا بہت عمدہ امر ہی یہ سُنکر اُسکے بیٹے تومان تاجدار و سپہ سالار ثقیل دیو صورت نے کہا کہ ہم بھی اِس
راے کو پسند کرتے ہین ابھی یہ راے ہورہی تھی اور کچھ قرار نہ پایا تھا اور دربار بھی خوب آراستہ تھا اب
دربار کا رنگ بھی اور ہی تمام دربار بیشہ شیران معلوم ہوتا ہی زنگاؤن کرسیون سے دربار آراستہ ہی اور اُسپر پہلوان
قوی تن قوی من دست و بازوے تہمتن زور و طاقت مین ہر ایک اپنے اپنے وقت کا رستم و سہراب
و اسفندیار زمانہ بنا ہوا ہی دیو کو بھی مور ضعیف سے کم خیال مین لاتا ہی اور حقیر تصور کرتا ہی دربار کا تو یہ حال
ہی گفتگو یہ ہورہی ہی اِسکو تو یہین چھوڑیے اب حال فتراک کا سُنیے کہ یہ راہ طی کر کے داخل شہر ہوا اب جو شہر کے
جانب دیکھتا ہی تو پہلے سے زیادہ آباد پاتا ہی ہر مقام پر گٹھور بج رہا ہی خرید و فروخت جاری ہی سوداگر اُترے
ہوے ہین چوک تو نمونہ بہشت ہی ہر شہر و دیار کے لوگ پھر رہے ہین ہر حویلی پر مسجدین بنی ہوئی ہین
لوگ خوش حال ہین رعایا شادکام ہی شہر بہت آباد ہی ہر ایک مرفہ حال ہی یہ شہر کو دیکھتا ہوا دردولت پر پہونچا
وہان دیکھا کہ ہزارون سواریان سرداران فوج و افسران لشکر کی کھڑی ہوئی دیکھین اِسکو بڑا تعجب ہوا
کہ ابھی چند دن کا ذکر ہی کہ مین نامہ لیکر آیا تھا تو یہ سامان نہ تھا اتنے زمانہ مین زردمان تاجدار نے
کیونکر مہیا کر لیا اب تو بادشاہان جلیل کے ہم پلہ ہو گیا ہی بہت جلد ترقی کی اِسنے یہ خیال کر کے قصد اندر
جانے کا کیا کہ درگہ سالار نے منع کیا کہ بغیر اطلاع ہمکو حکم نہین ہی کہ کوئی داخل دربار ہو جو کام ہو بیان کر
ہم جاکر عرض کرتے ہین اگر حکم شاہ صادر ہوگا تو ہم تمکو جانے دینگے ورنہ واپس جانا اُسنے کہا کہ پہلے تو یہ طریقہ
نہ تھا اب یہ نیا قاعدہ جاری ہوا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تمھین اِس بحث سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل
کرو ورنہ چلے جاؤ فتراک نے کہا کہ اچھا جاکر کہدو اور عرض کردو کہ فتراک عیار نامہ زرنگار شاہ کا
لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی درگہ سالار یہ سُنکر اُٹھا اور اندر گیا مجرا بجالایا عرض کیا کہ فتراک عیار
زرنگار شاہ کا نامہ لیکر حاضر ہوا ہی باریابی چاہتا ہی یہان وہی صلاح ہورہی تھی کوئی راے قرار نہین
پائی تھی کہ درمیان گفتگو کے درگہ سالار نے عرض کیا حکم ہوا کہ بلالو درگہ سالار باہر آیا اور اُسکو اپنے ہمراہ لیکر
داخل بارگاہ ہوا اُسنے جو اندر جاکر دربار کو دیکھا تو حواس جاتے رہے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہی دربار ہے
جسمین کہ تو اکثر آیا کرتا تھا اتنے اِسکا ورق پلٹ گیا وہ حالت ہی جاتی رہی دوسرا رنگ ہوگیا اِس دربار مین
جو ہی وہ اپنے وقت کا رستم معلوم ہوتا ہی دربار کیا ہی بیشہ شیران ہی زردمان تاجدار کو دیکھا کہ تخت پر

جلوہ فرما ہی پہلوے تخت مین دہنی جانب اُسکا لڑکا تومان تاجدار بصد عز و وقار مثل شیر غران کے متمکن ہی اور دوسری طرف سپہ سالار ثقیل دیو صورت اپنے دنگل سپہ سالاری پر مثل دیو دراز قد کے تیغہ پرتاب لیے ہوے جھوم رہا ہی اسقدر اِسکو حیرت ہوئی کہ سلام کرنا بھول گیا بڑی دیر تک دربار کو دیکھا کیا اور کچھ کلام نہ کیا ایک اہل دربار نے کہا کہ کیا دیکھتا ہی اِدھر دیکھ جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر اور روانہ ہو کیون حیرت زدہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی کیا تو نے کسی بادشاہ کا دربار نہین دیکھا ہی یا تو آداب شاہی سے بے بہرہ ہی یا دیوانہ ہی یہ صدا سنکر اُسکو ہوش آیا اور کہا کہ جی نہین مین دیوانہ نہین ہون بلکہ مجکو یہ حیرت ہی کہ کبھی مین نے یہ رعب و داب اِس دربار کا نہین دیکھا تھا جو کہ اب دیکھ رہا ہون اُس سردار نے کہا کہ اچھا اب تو دیکھ چکا جس کام کو آیا ہی وہ اپنا کام کر تب اُسنے عرض کیا کہ مین نامہ لایا ہون زرنگار شاہ کا زردمان تاجدار نے فرمایا کہ پھر دیر کاہیکی ہی لا نامہ حاضر کر اُسنے وہ نامہ جو کہ لایا تھا حضور مین بادشاہ کے پیش کیا اب تو زردمان تاجدار نے نامہ لیکر میر منشی کو دیا اور کہا کہ با آواز بلند پڑھو اُسنے لفافہ کو چاک کرکے پڑھنا شروع کیا اُسمین بعد تعریف خداوند تصویر کے یہ تحریر تھا کہ ای زردمان تمکو معلوم ہو کہ مین نے یہ خبر سُنی ہی کہ تم مسلمان ہو گئے ہو اور ایک فقیر نے یہان آکر تمھارا مذہب جو کہ آبائی تھا ترک کرایا اور خداے نادیدہ کی پرستش پر تمکو راضی کیا افسوس کا مقام ہی کہ ایک فقیر گمنام کہ جسکے نہ مقام کا پتہ نہ مذہب کا ٹھیک تم اُسکے بہکانے پر آگئے اور اپنا مذہب قدیم جو کہ پشتہا پشت سے چلا آتا ہی اُسکو ترک کیا اور دوسرا مذہب قبول کیا جب مین نے یہ سُنا تو نہایت افسوس کیا اور اُسیوقت عزم بیشہ شیران موقوف کرکے یہ قصد کیا کہ اب پہلے تمکو پند و نصیحت کرکے پھر مذہب قدیم پر لاؤن بعدہ اُس ناشدنی یعنے سلمان سے سمجھون جو کہ میرا نطفہ ہوکر اور حمزہ کا جو کہ خانہ کعبہ کے مجاور کا بیٹا ہی اُسکے پوتے کی شرکت کرے اور اپنا مذہب قدیم ترک کرے لہذا تمکو لکھا ہوتا ہی کہ تم بہت جلد حاضر خدمت ہوکر پھر اپنا مذہب قدیم اختیار کرو یہان آکر کچھ گوبر وغیرہ کھاؤ تاکہ تمھارے گناہ خداوند تصویر بحل کر دین ورنہ یہ جان لو کہ سم بادپایان سے خاک تک شہر زرین حصار کی اُڑادونگا ایک کو باشندگان شہر سے زندہ نہ چھوڑونگا کیا زن و کیا مرد کیا صغیر و کبیر کیا برنا و پیر کیا طفل و کودک سب کو ایک دم سے قتل کرونگا خون سے تمام شہر کو گلرنگ کردونگا ایک کو بھی باقی نہ رکھونگا تم جانتے ہو کہ جو مین قصد کرتا ہون وہ بغیر کیے ہوے واپس نہین آتا ہون یہ نہ تصور کرنا کہ مین قلعہ مین ہون میرے ہمراہ وہ لشکر کثیر ہی اور وہ پہلوان بے نظیر ہین کہ جو قلعہ کو گھروندہ خیال کرتے ہین اور سکندرون سے نہین ڈرتے ہین یہ جو تمکو تحریر کیا ہی تو صرف بسبب قرابت قریبہ کے چونکہ تم میرے بھائی ہو اور میرا تمھارا ایک خون ہی تاکہ اُسوقت کوئی یہ نہ کہے کہ پہلے کیون نہ آگاہ کر دیا اگر اُسوقت وہ نہ قبول کرتے تو اختیار تھا تاکہ مجکو خلق طعنہ نہ دے یہ سب پند و نصائح اِسوجہ سے ہین اور یہ کوئی نہ کہے کہ یہ کیسے بھائی تھے کہ ایک بھائی نے ایک بھائی کو قتل کر ڈالا اور نہ یہ مجکو گوارا ہی کہ مین یہ سنون کہ زرنگار شاہ کا بھائی مسلمان ہوگیا اور اپنا مذہب قدیم ترک کر ڈالا بس اگر تم اپنی بہتری و بہبودی چاہتے ہو تو فوراً میرے پاس چلے آؤ ورنہ آمادہ قضا و مہیاے موت ہوکر میرا مقابلہ کرو مین مع سپاہ و لشکر کے بیرون شہر برائے مقابلہ فروکش ہون اور تمھاری آمد کا منتظر ہون اگر اب تم نہ آوگے تو مین خود یلغار کرکے شہر مین در آونگا اور سب کو قتل کر ڈالونگا آیندہ تمکو اختیار ہی جو حق برادری تھا وہ مین نے ادا کر دیا اب کوئی مجکو کچھ کہہ نہین سکتا ہی مین نے حجت تمام کر دی زمام اختیار تمھارے دست قدرت مین دی جسمین تم اپنی بہتری جانو وہ کرو چونکہ مین تمھارا برادر بزرگ تھا مجھپر فرض تھا کہ مین تمکو پند و نصیحت کرون تو وہ فرض مین نے ادا کر دیا باقی والسلام جب یہ نامہ تمام ہوا زردمان شاہ نے طرف عیار کے

دیکھا اور اُس سے متوجہ ہوکر فرمایا کہ اُنسے کہدینا کہ جبکہ میرے اور تمھارے درمیان مین فرق مذہب ہوگیا تو پھر عزیزداری اور برادری کہان رہی مین مرد مسلمان تم کافر کہین بھی کافر و مسلمان مین عزیزداری ہوتی ہی اُسمین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہی بھلا وہ کیونکر یہ گوارا کریگا کہ مین ایک مرد کافر سے قرابت کا اقرار کرون عزیزداری کا تو آج سے نام بھی نہ لینا رہی دوستی و ملاقات وہ بھی ترک ہوگئی ہی کیونکہ جب تم مجھپر لشکرکشی کرکے آئے تو پھر کیا باقی رہا اب ان باتون کو تو ترک کرو کہ صلح درمیان مین ہو یہ امر بہت دشوار ہی باقی اسمین تکرار بیکار ہی رہا یہ امر کہ تمنے تحریر کیا ہی کہ تم یہان آکر اپنا مذہب قدیم قبول کرو تو یہ ممکن نہین ہی یہ کوئی بات فساد کی نہین ہی جبتک مجکو فضیلت مذہب اسلام کی نہین معلوم تھی مین نے اُسکو نہین قبول کیا جب مجکو فضیلت اُسکی ثابت ہوگئی اُسوقت مین نے اُسکو قبول کر لیا اور اپنا مذہب قدیم ترک کیا یہ کوئی فرض نہین ہی کہ جو مذہب آبا و اجداد کا ہو وہی ہمیشہ اختیار کرے اُنکو نہین اسکا لغو ہونا ثابت ہوا اُنھون نے نہین ترک کیا مجکو ثابت ہوگیا مین نے ترک کیا اور چھوڑا بلکہ میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ تم خود یہان آکر مذہب اسلام قبول کرو ورنہ مین وہ شمشیر زنی کرونگا کہ تم تمام عمر یاد کروگے اور میرے نام سے تمکو تپ و لرزہ آئیگا یہانسے قتل کرتا ہوا اور تمکو بھگاتا ہوا تا ملک زرنگار جاؤنگا وہان بھی تمکو دم نہ لینے دونگا درانہ شہر مین گھسکر تمام شہر کو قتل کرونگا جیسا کہ تمنے تحریر کیا ہی جبتک تم و باشندگان زرنگار مذہب اسلام نہ قبول کرینگے اب یہ نہین ممکن ہی کہ خاموش رہون میرا خود قصد تھا کہ مین تمپر لشکرکشی کرون خیر تم خود ہی یہان آگئے مجکو تکلیف نہ کرنا پڑی میری مراد دلی برآئی تم مجکو کیا پند و نصیحت کروگے پہلے اپنے فرزند ارجمند کی تو خبر لو جو کہ تمھارے مُنھ مین کالک لگا کہ مسلمان ہوگیا ہی تمکو شرم نہین آتی ہی بقول تمھارے کہ مین خورد ہون کیا اُنکے منھ چڑھون انسان کو زیبا ہی کہ اتنا غرور نہ کرے اسقدر غرور و تکبر خدا کو پسند نہین ہی سواے اُسکی ذات کے کسیکو زیبا نہین ہی گو یہ تمکو سمجھانا بالکل فضول ہی بقول شاعر شعر گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ + بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد + تمھارا قلب بہت سیاہ ہی اور بسبب تاریکی کفر کے نہایت درجہ تاریک ہو رہا ہی وہ کبھی نور اسلام نہ قبول کریگا ایسی حالت مین مین مجبور ہون جو نیک ہوتے ہین وہ کبھی نہ کبھی اپنی نیکی سے راہ راست پر آجاتے ہین دیکھو تمھارا فرزند سعید تھا وہ مسلمان ہوگیا تمکو یہ خیال نہ آیا اُسپر طرہ یہ کہ لشکرکشی کرکے چلے تھے کہ میرے مسلمان ہونے کی خبر پہونچ گئی اِدھر چلے آئے یہ تو تمھاری تحریر کے بالکل خلاف ہوا کہ جو مین قصد کرتا ہون وہ بغیر پورا کیے ہوے واپس نہین آتا ہون مگر آپکے قول سے ثابت ہوا کہ آپ نے اپنا قصد فسخ کرکے میری طرف کا عزم کیا مین کیونکر باور کرون کہ آپ اپنے قول کے پورے ہین یہ پہلے نامردی آئی ہی تھی کہ آپ نے بیشۂ شیران کے قصد کو معطل کر دیا چونکہ معلوم ہوتا ہی کہ آپکو یہ خیال آیا کہ وہ لوگ بڑے جری و بہادر ہین اُنپر کون جائے اور کون لشکرکشی کرے نہ معلوم کیا انجام ہو ایسے لوگون سے مقابلہ کرنا بالکل خلاف عقل ہی بس تمنے وہ غصہ مجھپر اُتارا اور ادھر کا قصد کیا مگر یہ خیال کرلو کہ مین بھی کوئی حلوا نہین ہون کہ تم مجکو نگل جاؤگے جہانتک ممکن ہوگا مین کوشش کرونگا اگر میرے خدا نے میری مدد کی تو پھر دیکھنا کہ کیا مزا ہوتا ہی اور یہ جو تحریر کیا ہی کہ میرے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو یہان بھی کچھ لشکر کم نہین ہی اگر تمھارے پاس بیحد سپاہ ہی تو میری فوج کی بھی کچھ انتہا نہین ہی اور تم یہ نہ خیال کرنا کہ مین قلعہ بند ہوکر لڑونگا ایک تو یہ کہ جس بیشہ کے تم شیر ہو اُسی نیستان کا مین بھی شیر ببر ہون جس جری و بہادر کے تم فرزند ہو اُسی کا مین بھی جگر بند ہون دوسرے مذہب اسلام مین یہ ننگ و عار ہے کہ قلعہ بند ہوکر پیکار کرنا یہ نامردون کا دستور رہی یہ امر بہت دشوار ہی کہ مین قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون اگر تمھارے یہان سے پہلوان منیطر

ہین اور قلعہ کو گھروندہ تصور کرتے ہین تو میرے لشکر مین بھی وہ جری و مرد میدان نبرد ہین کہ ایک ضرب مشت سے فیل مست کو پیوند زمین کردیتے ہین اور قلعہ کا فتح کرنا تو وہ کھیل جانتے ہین ایک ایک اُنمین ایک ہزار کو ایک کے برابر جانتا ہو ایک لاکھ کو ایک خیال کرتا ہو جبتک ایک ہزار سوار نہین ہوتے ہین تو اُنمین سے کوئی تلوار میان سے نہین لیتا ہی تمکو کس امر کا گھمنڈ ہو اگر تمکو سپاہ کا بھروسا ہو تو بسم اللہ مین برابر سے مقابلہ آتا ہون تم کیون یلغار کرکے میرے شہر مین آؤ اور کیون اہل شہر کو پریشان کرو مین جب تمسے مقابلہ کو نہ آؤن اُسوقت تمکو اختیار ہی مین مرد جری ہون نامرد نہین ہون ہان جو مین کہدونگا وہی کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے اپنے قول سے نہ پھرونگا جو کہ مرد میدان ہین وہ جو زبان سے کہتے ہین وہی کرتے ہین مین خود دہوکر تمکو نصیحت کرتا ہون کہ تمکو لازم ہی کہ تم آکر میری خدمت مین مذہب اسلام قبول کرو مین یہ اِس سبب سے کہتا ہون اور تحریر کرتا ہون کہ خلق یہ نہ کہے کہ اپنے بزرگی کا خیال نہ کیا آیندہ تمکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی یہ زبانی کہا کہ تو اُسنے کہدیا اور یہی مضمون نامے مین بھی تحریر کر دیا دبیر نے نامہ تحریر کرکے پیشکش کیا بادشاہ نے وہ نامہ ملاحظہ کرکے وزیر کو دیا وزیر نے اُسپر مہر شاہی کردی لفافہ مین بند ہوا اُسپر بھی مہر شاہی ثبت کردی گئی نامہ عیار کو دیا گیا اور خلعت زرتار عنایت ہوا وہ اُس خلعت اور نامے کو لیکر طرف اپنے لشکر کے چلا ادھر بعد جانے اُس عیار کے بادشاہ نے اہل دربار سے فرمایا کہ جو ہمارا خیال تھا وہی ہوا یا نہین اگر ہم پیش قدمی کرکے قصد کرتے تو یہ نوبت کاہیکو آتی مگر اب کیا ہو تا ہو بقول کسے مثنوی کہ بعد از جنگ یاد آید ہر کلہ خود را باید زد + اب افسوس کرنے سے کیا حاصل ہی اب آپ لوگون کی کیا راے ہی آیا جنگ کیجاے یا صلح اور اگر جنگ کیجاے تو قلعہ سے نکلکر یا قلعہ بند ہوکر گو مین نے جو اُسکو تحریر کیا ہو اور جو میرے دل مین ہو وہی کرونگا مگر مین آپ لوگون سے اِس سبب سے راے لیتا ہون کہ شاید میرا خیال غلطی پر ہو اور آپکی راے نیک اور صائب ہو اُسکو میرا دل بھی قبول کرے تو شاید مین اُسپر عمل کرون جبکہ آپ سب صاحب اپنی راے دے لین گے اُسوقت مین بھی اپنی راے ظاہر کرونگا جب بادشاہ کا یہ کلام تمام ہوا سب سے پہلے ثقیل دیو صورت نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو قلعہ سے جنگ بہتر ہی اُسنے سرکہ ہو یا قلعہ بند ہوکر اُسمین آپکو اختیار ہی کیونکہ ہملوگ کوئی غرور کی وجہ سے نہین کہتے ہین بلکہ ساتھ فروتنی و عاجزی کے وہ کوئی دوسری بلا نہین آسمان سے نہین آئے ہین اور نہ وہ لوگ دیو ہین کہ کھا جائینگے بلکہ ہم دیو سے بھی نہین ڈرتے ہین اگر دیو سے بھی سامنا ہوجائے تو ہماری جان نثاری کا حال کھل جائے اور حضور کو معلوم ہوجائے کہ ہم اژدہاے دمان و فیل مست و شیر غران کو مور ضعیف سے بدتر خیال کرتے ہین یہ سب اُسی کی عنایت ہی جسنے ہمکو یہ قوت و طاقت اپنے فضل و کرم سے عنایت کی ہی ورنہ ہماری یہ لیاقت تھی کہ ہم یون کلام کرتے آیندہ جو راے حضور کی یہ کلام سُنکر تمام اہل دربار نے شاہزادہ تومان تاجدار اور ثقیل دیو صورت کی تقریر کی تائید کی اور ہر ایک نے یہی تقریر بیان کی جو کہ ثقیل نے کی تھی زردمان تاجدار نے جب اہل دربار کو یون جنگ پر مستعد و آمادہ پایا تو فرمایا کہ مین نے صرف آپ لوگون کے دل لینے کو یہ راے ظاہر کردی اور دریافت کیا تھا ورنہ مین کب جنگ سے دست بردار ہون اب مین اسکو بغیر مسلمان کیے ہوے کب چھوڑتا ہون یا تو مین نے اسکو مسلمان کیا یا خود درجہ شہادت پایا یہ سُنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور انشاء اللہ فتحیاب ہونگے اور دشمن حضور خراب ہونگے اُنکے لشکر مین بھی ایک امیر جری ہی شجاعت اُسکے رگ و پے مین بھری ہی اگر وہ اژدہا ہی تو یہ شیر غران ہین اگر وہ دیو ہین تو یہ شیر ژیان ہین ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی ادھر اُسکے پیر اہل دانشمندان و پہلوانان کو مستعد جنگ پاکر

نہایت مسرور ہوا رنج و کلفت قلب پُر اندوہ گرگین سے دور ہوا اُسوقت حکم دیا کہ کل ہمارا پیش خیمہ گرگین بن ثقیل دیو صورت لیکر ہمراہی پچاس ہزار سواران جرار کے شہر سے نکلکر بمقابلہ سپاہ زرنگار کے برپا کرے پرسون ہم بھی مع کل لشکر کے آ پہنچتے اور مقابلہ کرینگے یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا اہل دربار اپنے اپنے مکانون کو گئے گرگین سنتے دربار سے آکر سامان سفر درست کرنا شروع کیا اور اُدھر حکم چھاؤنی مین پہونچایا گیا سپاہ وہان بھی تیار ہونے لگی اہل کاران شاہی نے بارگاہین و خیمہ وغیرہ فراش خانے سے نکلوائے اور ارابون پر لدوائے رات بھر یہ سب سامان ہوا کیا صبح کو گرگین اپنے باپ سے رخصت ہو کر مع پیش خیمہ کے طرف صحرا کے روانہ ہوا یہانتک کہ شہر سے نکلکر لشکر حریف کا رُخ کیا اِسکو تو راہ مین چھوڑیئے

اور حال اُس عیار کا سنیئے جو کہ جواب نامہ لیکر گیا ہی

کہ یہ جواب نامہ لیے ہوے اور خلعت پہنے ہوے راہ طی کر کے اپنے لشکر مین آیا چونکہ وقت سہ پہر کا تھا اور زرنگار شاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا دربار جمع تھا کہ یہ پہونچا مجرا کر کے نامہ دیا اور جو کچھ کہ دیکھا تھا وہ سب حال بیان کیا اور دربار کی بیحد تعریف کی اور وہ حال جو کہ زردمان تاجدار نے کہا تھا سب مفصل کہ سُنایا اور پھر دبیر نے بھی نامہ پڑھا جواب نامہ و تقریر عیار سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ واقعی اُسکی قضا آگئی ہی بغیر سزاے معقول کے وہ اپنی حرکتون سے باز نہ آئیگا خیر اگر براے جنگ آتا ہی تو آنے دو اپنی قضا اپنے کنارے مین پائیگا ہمارا کیا بگڑ لیگا ہمارے قبضہ مین ایک اور شہر آئیگا حکومت ترقی پکڑیگی اور اُنکو ہماری تلوار کی دہشت ہوئی کوئی مجھسے مقابلہ نہ کریگا اہل دربار نے عرض کیا کہ آپ نے حق اپنا اُنکے ساتھ ادا کر دیا اب آپ کیا کرین کہ اُنکی قضا ہی آگئی ہی بقول شخصے کہ جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اُسکے پر نکلتے ہین اور جب آدمی کی قضا آتی ہی تو اُسکی زبان دراز ہو جاتی ہی اور یہ بھی بات ہی کہ جب دن برے آتے ہین تو اُسکے سب دشمن ہو جاتے ہین عقل جاتی رہتی ہی وہ باتین خیال مین آتی ہین جسمین کہ ضرر ہوتا ہی مگر وہ اُنکو اپنے حق مین بہتر جانتا ہی مگر تعجب تو یہ ہوتا ہی کہ اُنکے مشیر سلطنت کیسے ہین کہ جنھون نے جنگ کی راے دی یہ نہ خیال کیا کہ ہم جو ایسے جلیل بادشاہ سے مقابلے کی راے دیتے ہین تو اِسکا انجام آیا کیا ہوگا اپنے ہاتھون خود اپنا خون کرتا ہی زرنگار نے کہا کہ وہ بیچارے کیا کرین جو بادشاہ کی راے وہی اُن سب کی راے وہ سب بیقصور ہین اُنکو الزام دینا بیجا ہی سب اہل دربار یہ سُنکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ کو گیا یہانتک کہ وہ شب تمام ہوئی اور رخانہ شب سے صبح برآمد ہوئی پھر دربار جمع ہوا ہر ایک آکر اپنے مقام پر بیٹھا زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ پردۂ بارگاہ اُٹھا دو ہم سیر صحرا کرینگے پردے اُٹھ گئے تماشاے صحرا ہونے لگا نہ یکایک زرین حصار کی جانب سے گرد اُڑی اور اُسی گرد مین سے اٹالہ بارگاہ کا نمودار ہوا اُسکے عقب مین سواران جرار چلتہ پوش دوش بدوش آگے آگے اُنکے ایک پہلوان قوی ہیکل دیو صورت کرگدن مست پر سوار از سر تا پا دریاے آہن مین غرق چلے آتا ہی یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ پہلوان پیش خیمہ لیکر آیا ہی یہ سپاہ ضرور زردمان تاجدار کی ہی شہر زرین حصار سے اٹالہ بارگاہ کا لیکر آئی ہی کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہانسے آیا ہی میرے تو خیال مین یہ لشکر زرین حصار کا ہی اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور اُنکو اسقدر لشکر کہان میسر ہی کہ وہ ہمراہی اسقدر لشکر کے پیش خیمہ روانہ کرین اور پھر اپنے ہمراہ بھی فوج لاوین اور ایسے پہلوان کہان نصیب ویکھیے حضور یہ آدمی ہی کہ دیو کا بچہ ہی یہ کسی اور کا لشکر ہی مگر مسلمان ہین کیونکہ اُنکے طرز آمد سے یہ بات ثابت ہوتی ہی زرنگار شاہ نے

کہا کہ بلاؤ تو فتراک عیار کو وہ اُسکے دربار کی بہت تعریف کرتا تھا اگر یہ پہلوان اُسکے دربار کے پہلوانون مین سے ہوگا تو اُسنے ضرور دیکھا ہوگا لوگ جاکر فتراک کو لائے زرنگار شاہ نے فتراک سے دریافت کیا کہ ذرا غور کرکے دیکھو تو یہ جو پہلوان مع سپاہ و اثاثۂ بارگاہ ہمارے لشکر کے روبرو استادہ ہی یہ کہان کا پہلوان ہی فتراک نے بہ نگاہ غور دیکھکر عرض کیا کہ حضور یہ پہلوان زردمان تاجدار کے پہلوانان دربار مین سے ہی اور مقرب بارگاہ ہی اور اثاثۂ بارگاہ زردمان تاجدار کا ہی یہ اپنے ہمراہ لیکر آپکے مقابلہ کو آیا ہی یقین ہی کہ زردمان تاجدار بھی آئے یہ سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ کیون جو مین کہتا تھا وہی نکلا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہو یہ عیار اپنے کلام کی تائید کرتا ہی چونکہ یہ کل تعریف کر چکا ہی آج اُسکی تصدیق کرتا ہی چاہے ایسا ہی ہو مگر ہمکو باور نہین آتا ہی چاہیے حضور ہرکارون کو روانہ فرماکر دریافت فرمائین زرنگار شاہ نے فوراً حکم دیا کہ چند ہرکارے جاکر دریافت تو کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کہان سے آیا ہی یہ حکم پاتے ہی چند ہرکارے روانہ ہوئے اُدھر گرگین نے مقام معقول پر از آب و گیاہ و میدان وسیع دیکھکر خیمے و بارگاہین برپا کردین اور قیام کرنیکا حکم دیا اور فوج کے پڑاؤ کے مقام کو تجویز کرکے اُنکے اُترنے کا حکم دیا آپ خود ایک کرسی پر زیر سایۂ درخت متمکن ہوا اُدھر فراشون نے بہت جلد بارگاہین و خیمے اپنی سکین دو چوبے چوچوبے قلندرے چھولداریان وغیرہ برپا کین گویا سوائے ان اشیا کے کوئی اور چیز نظر نہ آتی تھی تمام فوج بھی اُتری اور اُس لشکر کے بھی قیام کی جگہ تجویز کرلی جب سب بندوبست ہوچکا تو گرگین اپنے خیمے مین گیا جاکر خاصہ نوش فرمایا آرام کیا اُدھر وہ ہرکارے داخل لشکر ہوئے ایک اہالیان لشکر مین سے دریافت کرکے چلے گئے اور زرنگار شاہ سے جاکر عرض کیا کہ حضور یہ لشکر شہر زرین حصار سے مع اثاثہ و پہلوان گرگین حضور کے مقابلہ کو آیا ہی اور سنا جاتا ہی کہ کل شام تک خود زردمان تاجدار مع لشکر بیشمار کے بیرون قلعہ آکر فروکش ہونگے پرسون سے سامان جنگ شروع ہوگا یہ خبر ہرکارون سے سنکر زرنگار شاہ نے اہل دربار کی جانب دیکھا اور کہا کہ سُنا آپ لوگون نے جو کچھ میرا گمان تھا اور بیان فتراک عیار کا تھا اچھا آپ صاحبون کو باور ہوا یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ حضور کچھ یہ امر سمجھ مین نہین آتا ہی کہ اسقدر جاہ و حشم لیکر آنا بہم ہوگیا بادشاہ نے کہا کہ مین خود اس فکر و تردد مین ہون جب سے کہ نامہ کا جواب آیا ہی اور عیار نے دربار کی وہ شان و شوکت بیان کی ہی کہ یہ کہان سے اُسکو عزم و شان میسر ہوئی ابھی چند روز کا ذکر ہی کہ وہ بغیر میرے اور میری کمک کے کسی پر لشکرکشی نہ کرتا تھا ہمیشہ اسلح دوست تھا جب کوئی غنیم چڑھکر آیا مجکو برائے مدد طلب کیا مین نے جاکر باہم فیصلہ کردیا یا تو شکست دی یا باہم تصفیہ اور صلح کرادی اگر یہ کہا جائے کہ آپ کیون اُنکو طلب کرتے تھے جب کسی پر لشکرکشی کرتے تھے تو اُسکی وجہ یہ تھی کہ مین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید مین زخمی یا علیل ہوجاؤن تو لشکر مین ایک بادشاہ تو موجود رہے گا نہ کہ برائے کمک آپ لوگون کو خیال ہوگا جب سے والد نے قضا کی اور یہ ملک اُسکے قبضہ مین گیا کبھی اُسنے ترقی کی طرف توجہ نہ کی ہمیشہ اپنے ملک کی حفاظت کیطرف مصروف رہا اطراف و جوانب کے حاکمون و شاہون سے صلح کرلی خراج دینا منظور کیا مگر لشکرکشی نہ کی ابھی سال کا مذکور ہی کہ صمصام شاہ جنگ آزما سپہ سالار حاکم صمصامیہ لشکرکشی کرکے آیا تھا اُسنے مجبور ہوکر برائے کمک طلب کیا تھا مین نے جاکر اُسکو شکست دی تھی صمصام کو زیر کرکے اسکا تابعدار کیا تھا اور لشکرکشی کرکے صمصامیہ پر گیا قمقام شاہ کو قتل کرکے وہ ملک بھی اسکے قبضہ مین کرادیا ہوا اُس ملک کے عرصہ بارہ برس کا ہوا ہی کوئی ملک اور اسکے تحت و تصرف مین نہین آیا اور یہ بھی میری بدولت میسر ہوا اور نہ خود اسکا ملک اُسکے قبضہ مین ہوتا ابھی اُس ملک کو قبضہ مین آئے ہوئے کتنا عرصہ

ہوا ہے صرف ایکسا ہی سال تو ہوا ہے اُسکی رعایا ابھی تک اسکا حکم نہ مانتی ہوگی عجب کا مقام ہے کہ جو ایسا شخص ہو وہ یون جواب سخت تحریر کریسے اور یہ شان و شوکت مثل بادشاہان جلیل کے پیدا کرے ایک اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند تصویر کو مرتبہ بڑھانے اور ترقی دینے مین کچھ دیر ہوتی ہے دوسرے سُنا گیا ہے کہ جب سے تقیل دیو صورت سپہ سالار ہوا ہے جب سے فوج مین ترقی ہوئی ہے اور اس عرصہ مین کئی ملک بھی قبضہ مین آسکے ہین دوسرے تومان اُسکے فرزند کو فوج کیطرف بہت توجہ ہے اور یہ خیال ہے کہ مین ملک گیری کرون بدین سبب یہ سب شان و شوکت مثل شاہان جلیل القدر کے پیدا کی گئی ہے کوئی مقام فکر و تردد نہین ہے اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ وہ فقیر جو کہ آیا تھا اور صیقل کو زیر کرکے قتل کیا تھا اور تقیل کو بھی زیر کیا تھا جو کہ اسوقت رستم زرین حصار مشہور ہے اور ان سب کو مسلمان کیا تو شاہزادے کو اپنا شاگرد کیا تھا اور کل ہنر سپہ گری تعلیم کیے تھے اُسدن سے اُسنے اسقدر ترقی کی اور طاقت پیدا کی کہ اب تقیل کی شاہزادے کے آگے کوئی حقیقت نہین ہے یہ سُنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ خیر جو کچھ ہو مگر میرا مقابلہ نہین کر سکتا ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک جو مین مین ہی ہون وہ وہ ہی ہے لاکھ سپاہ و لشکر جمع کریگا مگر نام سے شہنشاہ کے نہ مشہور ہوگا اُسکا لڑکا کیا ملک گیری کریگا جسکا باپ ہمیشہ دبا کیا اور کبھی جنگ نہ کی اُسکا فرزند کیا لڑیگا اب مجکو دیکھنا ہے کہ وہ میرے لشکر قیامت اثر سے کیونکر مقابلہ کرتے ہین اگر لشکر جمع بھی کیا ہوگا تو لاکھ ڈیڑھ لاکھ کوئی دو تین لاکھ تو نہوگا پھر یہان اُسکی کیا حقیقت ہے آتے ہین تو کیا ہے ایک حملے مین سب تباہ و برباد ہونگے اب اس ذکر کو جانے دو اور کچھ تذکرہ کرو یہ سُنکر سب اہل دربار خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا سب اُٹھ اُٹھکر اپنے مقامون پر گئے بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ وقت سہ پہر کا ہوا بادشاہ بیدار ہوکر پھر باہر آیا دربار جمع ہوا اُسوقت بھی پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے تھے سب سیر مین مع بادشاہ مشغول تھے کہ ایکایک ایک جانب سے صحرا کے گرد اُڑی اور اُسمین سے دو ہزار پانسو علم کہ جنکے پھریرے زنگاری تھے پیدا ہوے اُن پھریرون کے اوپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر تھی فیلبانان زرنگاری وردیان پہنے ہوے ایک جانب کو آکر کھڑے ہوے بعد اُنکے دیکھا کہ تنتہاے نیل پر طلائی ڈنکا ہاتھون مین لیے ہوے گجبار بیٹھے ہوے ہین ہاتھیون کی سونڈون مین طلائی زنجیرین لپٹی ہوئی ہین وہ سب ایک جانب کو آکر کھڑے ہوے بعد ہاتھیون کے سقے مشروع کے پاجامے پہنے ہوے بادلے کی لنگیان باندھے ہوے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین دہانون پر مشکون کے طلائی فوارے لگے ہوے ہین یہ بھی ایک سمت آکر ٹھہرے بعد اُنکے غول خاص برداروں کے کارچوبی وردیان پہنے ہوے صاعقیان ہاتھون مین لیے کئی ہزار آے بعد اُنکے گھوڑے عربی و عراقی سبز و سرنگ کمیت تھے اوپر زر دو جاگر جوریان طلائی ڈنڈیون کی لیے ہوے گذرے بعد اُسکے اور سامان سواری آیا ان سب کے بعد سوار و پیدل کے غول کے غول غٹ کے غٹ نمودار ہوے جنگی باجے بجتے ہوے ڈنکے پر چوب پڑتی ہوئی نقیب صدا دیتے ہوے ادب سے قاعدے سے جوانو چلو ہر ایک سوار و پیدل اوپچی بنا ہوا زرہین تنون مین خود سرون پر چار آئینہ برون پر اسپ تیز رفتار زیر ران تلوارین کمرون سے لگی ہوئی کمانین دوش پر بیچ مین ایک تخت جسپر ایک جوان رعنا بھرے بھرے بازو عنفص گردن سینہ چوڑا تاج شاہی سر پر قباے زرنگار زیب تن شمشیر الماس نگار روبرو رکھی ہوئی چہرہ مانند آفتاب کے درخشان تخت پر بیٹھا ہوا چلا آتا ہے دہنی جانب تخت کے ایک مرد مسن رسیدہ جہاندیدہ کارآزمودہ مندیل وزارت سر پر رکھے ہوے تلوار لگائے ہوے برابر اُسکے ایک جوان ہمصورت اُس مرد پیر کے اسپ عربی پر سوار از سر تا پا غرق آہن وہ مرد مسن پاے تخت پر ہاتھ رکھے ہوے بائین جانب تخت کے ایک

پہلوان دراز قد سینہ مثل پہاڑ کے چوڑا بازو ہرا ایک ڈالہ برگد رنگ چہرے کا مثل شب تاریک کے سیاہ بہ صورت
خوک ایک شاخ پیشانی پر نکلی ہوئی دونون آنکھین مثل تنور کے روشن اسقدر سرخ تھین کہ یہ معلوم ہوتا
تھا کہ شعلے نکل رہے ہین منہ مثل غار اژدر کے کشادہ خود فولادی سر پر چار آئینہ بر مین زرہ اسقدر ٹھیک
تھی کہ تمام جسم اُسکے جالون سے نکل آیا تھا جا بجا یہ معلوم ہوتا تھا کہ عقرب سیاہ منھ نکالے ہوئے بیٹھے ہین تیغہ
چوڑا کمر سے لگا ہوا سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر جوڑی خنجر کی کمر مین گینڈے پر سوار برابر اُسکے
تخت کے مثل اُسکے دوسرا پہلوان مگر کچھ تن و توش مین کم اُنکی پشت پر ارابون پر گرزہاے آہن پر چڑ کود
لدے ہوے اُسکے بعد لشکر قریب ڈہائی لاکھ کے سوار جلتہ پوش دوش بدوش چلے آتے ہین عقب مین اثال
بارگاہ کا چھکڑون پر لدا ہوا جب یہ سب کے سب اُس میدان مین پہونچے انھون نے دیکھا کہ دو جانب دو
لشکر اُترے ہوے ہین ایک طرف لشکر کثیر ہی کوسون تک پڑاؤ ہی اور ایک طرف فوج قلیل ہی مگر خیمے و بارگاہین
بہت استادہ ہین یہ دیکھکر اُس تخت نشین نے حکم دیا کہ ایک جانب اُس صحرا کے ہمارا بھی لشکر اُترے اُدھر
ہرکارے جاکر خبر لائین کہ یہ فوجین کیسی صحرا مین فروکش ہین کیا جنگ ہو چکی یا قصد جنگ ہی اور اب کسکے منتظر
ہین اِس حکم کا ہونا تھا کہ چند ہرکارے براے خبر چلے اُدھر گرگین بلند کمان بھی اپنے خیمہ سے آمد اِس فوج کی
دیکھ رہا تھا اُسنے بھی چند ہرکارون کو حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کیسا ہی اور کہانسے آیا ہی اور اُسکا افسر کون ہی اور
کہاں اُنکا ارادہ ہی یہان قیام کرنے سے کیا غرض ہی یہ تو دریافت کرنا بیکار ہی کہ کیا مذہب ہی کیونکہ مذہب تو اُنکے
فوج کے علمون کے پھریرون سے ثابت ہو گیا ہی کہ اُسپر تعریف خداوند تصویر کی تحریر ہی یہ سنکر وہ ہرکارے
روانہ ہوے اُدھر زرنگار شاہ نے صاحب تخت و پہلوان فوج اور سپاہ کی بہت تعریف کی اُدھر ہرکارے
براے خبر روانہ کیے وہی تقریر جو کہ گرگین نے اپنے عیارون کو بتائی تھی اُسی کے قریب اِسنے بھی
خبر منگائی یہ ہرکارے بھی روانہ ہوے اُدھر وہ ایک مقام پر جو کہ درمیان اِن دونون لشکرون کے تھا
دیکھکر فراشون نے خیمے و بارگاہین وغیرہ برپا کرنا شروع کین لشکر بھی اُترنے لگا پڑاؤ پڑ گیا بازار مین آراستہ
ہوگئین ایک تمام زرنگار استادہ ہوکر آراستہ ہوا اُسکے نیچے وہ صاحب تخت ایک کرسی زرنگار پر متمکن ہوا اور
صحرا کی جانب دیکھنے لگا اور لشکر اُترنے لگا اہل کار اپنا کاروبار کرنے لگے سب لشکر اُترا وہ پہلوان دونون
برابر اُس جوان کے بائین جانب کرسیون پر بیٹھے جب سب سامان درست ہو گیا اور وہ ہرکارے اِن
دونون لشکرون مین آئے اور اہل لشکر سے حال دریافت کرکے واپس گئے اُسکے روبرو جاکر عرض کیا کہ
حضور ہم دریافت کرلائے حکم ہوا کہ کیا دریافت کیا بیان کرو پہلے اُن ہرکارون نے بیان کرنا شروع کیا
تھا جو کہ لشکر گرگین بلند کمان مین گئے تھے کہ حضور ہم جس لشکر مین گئے تھے وہ لشکر شہر زرین حصار
کے بادشاہ کا ہی اُسکا ایک پہلوان پنچ خیمہ لیکر آیا ہی کہ جسکا نام گرگین بلند کمان ہی اور قریب پچاس ہزار
کے لشکر ہی اب اُسکا بادشاہ مع لشکر آئیگا یہ لشکر براے مقابلہ زرنگار شاہ جو کہ اُسکے روبرو پڑا ہوا ہی آیا ہی
یہ دونون بھائی ہین جو آپس مین باہم جنگ و پیکار کرتے ہین اور بناے فساد یہ ہی کہ زردمان تاجدار جو کہ
حاکم شہر زرین حصار ہی زردمان ہی اور مذہب اسلام قبول کیا ہی اُسکا بھائی زرنگار شاہ اُسکے مسلمان ہونیکی
خبر سنکر اُسپر لشکر کشی کرکے آیا ہی یہ دریافت ہوا ہی سردار لشکر نے کہا کہ معلوم ہو گیا کہ یہ جو لشکر قلیل ہی یہ
اہل اسلام ہین اب اِنسے مقابلہ کرنا ضرور ہی یہ کہکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تم کیا خبر لائے چنانچہ وہ ہرکارے
جو لشکر زرنگار شاہ مین گئے تھے بیان کرنے لگے کہ ہم بموجب حکم عالی اُس لشکر مین گئے جو کہ حضور کے
بائین جانب اُترا ہوا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر زرنگار شاہ کا ہی قریب تین لاکھ کے ہی زردمان

پر چڑھائی کر کے آیا ہی جو کہ بھائی ہی صاحب لشکر کا وہ مسلمان ہو گیا ہی برائے مقابلہ آیا ہی اور منتظر اُسکی آمد کا ہی اور
اُسکا مذہب تصویر پرستی ہی شاہان جلیل سے ہی یہ سنکر اُسنے کہا کہ خوب ہوا دو بادشاہ ایک مقام پر مجکو مل گئے
پہلے مین ان دونون سے سمجھ لون پھر آگے روانہ ہون یہ دونون ملک میرے قبضہ مین آجائین تو پھر قصد آگے
جانے کا کرون اور اگر زرنگار شاہ مجھسے صلح کریگا تو مین بھی اُس سے صلح کر لونگا اُسکا شریک ہو کر زردمان
سے مقابلہ کرونگا یہ گفتگو دونون لشکرون کے ہرکارے سن رہے تھے سب حال دریافت کر کے اپنے اپنے
لشکر کو چلے گئے اُدھر وہ سردار لشکر اُٹھکر داخل بارگاہ ہوا ہر ایک سردار اپنے اپنے خیمون کو روانہ ہوا اور
جاکر آسودہ ہوا کیونکہ کئی دن کے تھکے ہوئے تھے سو رہے اُدھر وہ ہرکارے اپنے اپنے بادشاہ و سردار
کے پاس گئے اور خدمت مین جاکر عرض کرنے لگے پہلے حال اُن ہرکارون کا لکھا جاتا ہی جو کہ زرنگار شاہ
کے لشکر سے گئے تھے اور دریافت کر کے اُسکے پاس آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ حضور ہم دریافت کر آئے
زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان کرو وہ اسطرح بیان کرنے لگے کہ حضور یہ لشکر شہر منوچہر سے آیا ہی اور حاکم لشکر
خورشید تاجگیر فرزند منوچہر شاہ ہی اور قریب ڈھائی لاکھ کے سپاہ ہی خورشید بڑا مرد جری ہی شجاعت رگ و ریشہ
مین بھری ہی اطراف و جوانب کے ملکون سے خراج لیتا ہی بہت شاہ و شہریار اُسکی ہیبت شمشیر سے اُسکے
دائرۂ اطاعت مین آگئے ہین اب اُسنے اس جانب کا قصد کیا ہی کہ ادھر کے ملکون پر لشکر کشی کر کے ادھر کے
شاہون سے خراج لون چنانچہ اب یہان آکر پہونچا ہی پہلا ملک اُسکو زرین حصار ملا ہی جو دہنی جانب تخت
کے مردستن ہی اور اُسکے برابر جوان ہی یہ دونون باپ بیٹے ہین مردستن خورشید کے باپ کا وزیر ہی نام اُسکا
اختر روشن دل ہی باپ نے فرزند کے ہمراہ کر دیا ہی اور وہ جوان وزیر کا فرزند ہی اُسکا نام فرخ سرخ پوش
ہی بڑا مرد بہادر ہی وہ جو بائین طرف ہین وہ دونون سپہ سالار ہین ایک کا نام شمکال خونک پیلہ ہی اور دوسرا
اُسکا لڑکا ہی اُسکا نام لنقال گرز زن ہی آٹھ سو من کا گرز باندھتا ہی خورشید انھین دونون سپہ سالارون و فرزند وزیر
اور اپنی قوت بازو سے اور اسقدر لشکر سے خراج لیتا پھرتا ہی سنا گیا ہی کہ آجتک اُن جوانون کی پشت کسی نے
زمین سے نہین لگائی ہی جہان گئے فتح حاصل کر کے واپس آئے حضور ہمنے خود سنا کہ صاحب لشکر نے وزیر
سے کہا کہ اگر زرنگار شاہ منظور کرین تو مین اُنکی مدد کرون زردمان تاجدار سے مین اور وہ شریک ہو کر
مقابلہ کرین کیونکہ میرا اور اُنکا مذہب ایک ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا وہ بھی تصویر پرست ہین ہرکارون
نے کہا جی ہان وہ بھی تصویر پرست ہین یہ سنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا ہرکارے یہ سنکر
اور رخصت ہو کر چلے گئے اُدھر زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین ایک نامہ
خورشید کو تحریر کرون اُسمین یہ مضمون ہو کہ اگر تم مناسب جانو تو ہمارے پاس آؤ کہ ہمکو تمسے کچھ کہنا ہی اُسکو
طلب کر لو کیونکہ جب سے ہمنے تمکو دیکھا ہی تمہاری محبت ہمارے دل مین پیدا ہو گئی ہی اور جو کچھ ہمکو آرزو
میسر ہی وہ یہان آکر نوش کرو اہل دربار نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی اسمین یہ ہوگا کہ خوب اچھی طرح
مقابلہ ہوگا دوسرے یہ بھی ہوگا کہ ایک دشمن کم ہو جائیگا کیونکہ جب اُسکا ارادہ آپکے ملک گیری کا ہی تو وہ ضرور آپ
سے بھی مقابلہ کریگا اُسوقت نہ معلوم کیا ہو اس سے بہتر یہ ہوگا کہ باہم صلح ہو جائیگی تو خوب بات ہی اور پھر
زردمان تاجدار سے بھی مقابلہ بڑے لطف کے ساتھ ہوگا اور اسکے پہلوانون کا بھی حال معلوم ہو جائیگا
اگر بعد کو یہ کچھ فساد پر کمر باندھےگا تو دیکھا جائیگا یہ سنکر زرنگار شاہ نے کہا کہ مین نامہ تحریر کرتا ہون
اسیوقت اور فوراً دبیر کو طلب کر کے کہا کہ اس مضمون کا نامہ لکھو کہ نامور خورشید تاجگیر آگاہ و معلوم ہو کہ مین نے
جبسے آپکو دیکھا ہی میرے دل مین آپکی محبت پیدا ہو گئی ہی لہذا مین یہ امید رکھتا ہون کہ آپ اور ہم ایک

ہو جائیں اور زر دمان تاجدار سے مقابلہ کرین لہذا آپ میرے غریب خانے پر دم بھر کیواسطے تشریف لائیے اور
اپنے قدم ہمایون سے رونق بخشیے کہ مین اور آپ دونون باہم ملکر کچھ صلاح اور مشورہ کرین یا مجکو اپنی خدمت
مین طلب فرمایئے اگر اپنا آنا یہان نہ مناسب جانین تو مین وہین آکر جو کچھ مجکو عرض کرنا ہی عرض کرون
دبیر نے اسی مضمون کا نامہ تحریر کیا اور جو کچھ زرنگار شاہ نے فرمایا وہ بھی تحریر کر دیا لفافہ کرکے مہر کی
بادشاہ نے وہ نامہ فتراک کے ہاتھ روانہ کیا فتراک نامہ لیکر چلا اسکو تو راہ مین رکھیے اُدھر ہرکارے
لشکر گرگین کے دریافت حال کرکے خدمت گرگین مین گئے اور عرض کیا کہ ہم خبر دریافت کر آئے جو کچھ
کہ ہرکارون نے زرنگار شاہ سے بیان کیا تھا انھون نے بھی وہی سب بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ حضور
وہ یہ بھی کہتا ہو کہ مین پہلے زردمان تاجدار سے مقابلہ کرونگا چاہیے زرنگار شاہ میرا شریک ہوجائے
یہ سنکر گرگین نے کہا کہ اگر آیا ہی تو آنے دو دیکھا جائیگا کیا کریگا چاہیے زرنگار شاہ کا شریک ہو جائے چاہیے
تنہا مقابلہ کرے یہان کچھ پروا نہین ہی جو آئیگا اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھے گا سب طعمۂ شمشیر اجل ہونگے
خیال کرو ہجوم پروانے سے شمع کا کیا ضرر ہوتا ہے خود ہی جلکر خاک ہو جاتے ہین اپنی جان دینے مین کچھ
خوف نہین ہی جاؤ دیکھو تو کہ زرنگار شاہ کیا کرتا ہی وہ ہرکارے یہ حکم سنکر لشکر زرنگار شاہ مین پہونچے
اُسوقت پہونچے کہ جب فتراک نامہ لیکر چلا تھا یہ بھی اُسکے ہمراہ ہو لیے یہانتک کہ فتراک داخل لشکر خورشید
ہوا لوگون نے پوچھا کہ تم کہانسے آئے ہو اُسنے کہا کہ مین عیار ہون اور زرنگار شاہ کا نامہ لیکر تمہارے
حاکم کے پاس آیا ہون بارگاہ شاہی بتا دو وہ لوگ اُسکو ہمراہ لیکر در بارگاہ پر آئے اور چوبدار سے کہا کہ جاکر
عرض کر دو کہ عیار زرنگار شاہ کا نامہ لیکر آیا ہی چوبدار نے جا کر عرض کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ بلا لو چوبدار
اُسکو لے گیا ہرکارے بھی شکل بدلکر داخل بارگاہ ہوے خورشید کا دربار خوب آراستہ تھا خورشید تخت پر متمکن
تھا وزیر پہلوے تخت مین اور سب سردار بھی اپنے ڈنگلون اور کرسیون پر متمکن تھے کہ یہ عیار پہونچا
خورشید کو سلام کیا خورشید تاجگیر نے کہا کہ کہانسے آیا ہی اُسنے عرض کیا کہ نامہ زرنگار شاہ کا لایا ہون
خورشید نے کہا کہ لاؤ نامہ دو فتراک نے نامہ نکالکر دست خورشید مین دیا خورشید نے وہ نامہ وزیر کو
دیا وزیر نے لیکر اُس نامہ کو پڑھنا شروع کیا اور ختم کیا خورشید مضمون نامہ سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ
کہدینا مین کل ضرور حاضر ہونگا اور یہ آپ کا کفش خانہ ہی جسوقت جی چاہے آپ یہان تشریف لائیے مین
آپکا خورد ہون اور آپ میرے بزرگ ہین مین آپ سے کسی طرح باہر نہین ہون ہم اور آپ ایک خداوند
کے بندے ہین خداوند کے دشمنون سے مقابلہ ضرور کرینگے آپکی تشریف آوری سے میری عزت زیادہ
ہوگی اور باعث افتخار ہوگا آپ کیون تکلیف کرین مین خود حاضر ہونگا یون جب آپکا جی چاہے تشریف
لایئے قدم رنجہ فرمایئے کوئی بلانے کی حاجت نہین ہی میرا لشکر آپکا ہی ہمیشہ بزرگون کی عنایت خوردون پر ہوتی
رہتی ہی یہ مضمون لکھوا کر عیار کو دیا اور کچھ زبانی بھی کہدیا کہ اتنے مین وہ عیار نامہ لیکر اور سلام کرکے طرف اپنے
لشکر کے روانہ ہوا اور وہ ہرکارے بھی یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو چلے گئے بعد جانے اُن ہرکارون
اور عیار کے یعنی فتراک تیز پا کے خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین نے اچھا جواب دیا یا نہین تم لوگ
یہ نہ خیال کرنا کہ مین نے دبکر یا کسی اور وجہ سے یہ جواب دیا ہی بلکہ مین نے بمصلحت یہ جواب دیا ہی اگر وہ
میرے شریک ہو گئے یا مین اُنکا شریک ہوا تو اُسوقت مین بھی بعد فیصلۂ جنگ زردمان تاجدار میری
اُنکے ضرور مقابلہ ہوگا کیونکہ میرا قصد ملک گیری کا ہی مین ضرور اُنسے کہونگا کہ آپ بھی مجکو خراج دین وہ اُسکو
منظور نہ کرینگے یہی امر باعث فساد ہوگا وزیر نے کہا کہ یہ رائے آپکی بہت خوب ہی کہ پہلے آپ اور وہ ملکر زردمان ۸

سے مقابلہ کرین بعدہ پھر آپ اور وہ سمجھ لینگے ہان یہ بات بہت نیک ہی آپ کہان دو دشمنون سے ایک وقت
مین مقابلہ کیجیے گا اور اگر ایسا ہوا تو اُسمین بہت عرصہ ہوگا اسیطرح خوب فیصلہ ہو جائیگا یہ سُنکر خورشید
خاموش ہو رہا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپکی راے ہی کہ مین کل اُنکے پاس جاؤن وزیر نے کہا کہ کیا ہرج ہی
بعد اس گفتگو کے دربار برخاست ہوا سب اپنی اپنی جگہ پر گئے اُدھر فتراک نے جاکر نامہ کا جواب دیا
زرنگار شاہ نے دبیر سے پڑھوا کر سُنا بہت خوش ہوا اور کہا کہ آدمی تو بہت بامروت معلوم ہوتا ہی خداوند
تصویر میرے اُنکے یون ہی یار ہمراہ نباہ رکھے یہ کہکر دربار برخاست کیا سب جاکر اپنے مقام پر راحت پذیر
ہوئے اُدھر ہرکارون نے جاکر گرگین سے بیان کیا کہ زرنگار شاہ کا نامہ پاس خورشید تاجگیر کے آیا تھا
اور مضمون اُس نامہ کا یہ تھا اور جو جواب اُسنے لکھا وہ بھی کہدیا یہ سُنکر گرگین نے کہا کہ ہمکو کیا ہی
خیر دیکھا جائیگا کہان جاتے ہین یہ کہکر اسنے بھی دربار برخاست کیا اسکے ہمراہی بھی اپنے اپنے خیمون کو
گئے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو تینون لشکرون کے سردار بیدار ہوے اپنے اپنے مذہب کے موافق
عبادت پروردگار کرکے دربار مین آئے اُدھر خورشید نے اپنے وزیر سے کہا کہ مین زرنگار شاہ کے
پاس جاتا ہون آپ یہین رہین مین مریخ کو اپنے ہمراہ لیے جاتا ہون اور بھی چند سردارون کو ہمراہ لیتا
جاؤنگا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا ان سب کو ہمراہ لیکر طرف لشکر زرنگار شاہ کے اسپ بادرفتار پر سوار ہوا اور
چلا اُدھر زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تاجگیر آپکی ملاقات کو آتے ہین یہ سُنکر زرنگار شاہ نے اپنے
وزیر اور چند سردارون سے اور معززین اہل دربار سے کہا کہ آپ لوگ براے استقبال جائین اور استقبال
کرکے اپنے ہمراہ اُنکو یہان لے آئین یہ حکم اُن سبکو دیکر اُدھر آپ پھر دربار آراستہ کرنیکا حکم دیا اِدھر بہت
جلد کارپردازون نے دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ سردار جب قریب خورشید کے پہونچے تو صاحب
سلامت ہوئی مزاج پرسی کرکے ہمراہ لیکر چلے راہ مین گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ دربارگاہ پر پہونچے جبکہ
زرنگار شاہ کو خبر ہوئی کہ خورشید تشریف لاتے ہین زرنگار شاہ بھی تادربارگاہ استقبال کو آیا اور
استقبال کرکے اپنے ہمراہ لیگیا آپسمین صاحب سلامت ہوئی اور اُس مقام سے لیجاکر اپنے تخت پر بٹھایا
اُسکے سردارون کو بھی قدر مراتب ونگل و کرسیان بیٹھنے کو عنایت کین جب سب سردار اُسکے بیٹھ چکے تو
زرنگار شاہ متوجہ ہوا طرف خورشید کے اور کہا کہ مزاج تو آپ کا اچھا ہی خورشید نے کہا کہ جی ہان دعا
کرتا ہون اور خیریت آپکی چاہتا ہون مذ زرنگار شاہ نے کہا کہ عنایت آپکی زرنگار شاہ نے کہا کہ آپکو
بڑی زحمت ہوئی خورشید نے کہا کہ میری عزت ہوئی کہ مین یہان حاضر ہوا آپ نے مجھکو یاد فرمایا مین ہرطرح
آپ کے حکم کا پابند ہون سبب مجھے نہین معلوم تھا کہ آپ یہان تشریف فرما ہین اگر معلوم ہوتا تو مین ضرور بغیر طلب
کیے ہوے حاضر خدمت عالی ہوتا ایسی باتین کین کہ زرنگار شاہ کو یقین ہو گیا کہ یہ مجھسے دب گیا زرنگار
شاہ نے کہا کہ جو لوگ لائق ہوتے ہین وہ ایسا ہی سمجھتے ہین مین نے تمکو اسواسطے زحمت دی ہی کہ میرے
نزدیک یہ امر مناسب ہوگا کہ مین اور آپ دونون ملکر خرزومان تاجدار سے مقابلہ کرین کیونکہ ہمارا
اور آپ کا مذہب بھی ایک ہی اور یہ سبب اور بھی ہی کہ وہ اور آپ اور ہم علیحدہ علیحدہ رہین تو اس سے کیا فائدہ کیونکہ
یہ امر اس سے بہت بہتر ہی کہ مین اور آپ ایکجا ہین دوسرا اسوجہ سے ہم اور آپ دونون شخصون سے ایک ہی
مرتبہ تو مقابلہ کر نہین سکتا اور نہ کریگا پیچھے بعد دیر سے مقابلہ اور جنگ وجدال ہوگی تو اسمین جنگ کو بھی طول
ہوگا اور عرصہ کھنچیگا آپکے قصد مین ہرج واقع ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی دوسرے مجھکو آپسے واقعی
ایک انس اور محبت ایسی ہو گئی ہی کہ جسکی حد نہین ہی جب مین اور آپ ایکجا ہونگے تو ہمہ وقت کی صحبت

رہنگی وجہ محبت کی یہ ہے کہ میرا ایک فرزند تھا نہایت جری اور بہادر صف شکن اور تیغ زن اور ابھی کچھ سن بھی
اُسکا نہ تھا سولھوان برس تھا جسقدر پہلوان میرے لشکر مین ہین اُن سب کو زیر کیا تھا سوا سپہ سالار
قنطور عقرب چشم کے کہ وہ اُسکے اُستاد تھے مگر اب وہ اُنسے بھی زبر ہوتا تھا یہ بھی عاجز ہو جاتے تھے
اُسکے سبب رستم زرنگار یہ کہتے تھے اُسکی صورت آپسے بہت مشابہ تھی مین اُسکو بہت دوست رکھتا تھا
جسوقت مین نے آپکو دیکھا ہے اُسکی تصویر آنکھون مین پھر گئی ہے مگر دشمن کی طرح سے سخت مجبور ہون اور مجھ
کیا مختصر یہ سب مجبور و ناچار ہین وہ مجھسے اس فلک لعز قد پرداز کی بے مروتی اور ناہنجاری سے جدا
ہو گیا جسدم جدائی اپنا میرے دل ناشکیب کو دکھایا اور میرے قلب پر زخم مین اُسکی جدائی کی وجہ سے ناسور
پڑ گیا کیونکر حال اُسکا قابل بیان نہین ہے صورت اُسکی ایسی تھی کہ خلائق اُسکو یوسف زرنگار کہتے تھے
خوبی سیرت مروت بیحد غیرت کا پاس آبرو کا لحاظ چشم مین حیا مرد جری کبر و نخوت سے بری جب خیال آتا ہے
دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے خورشید نے کہا کہ آپکا قطع کلام ہوتا ہے کیا سبب ہوا جو لیسے وہ جدا ہوئے کچھ تو
بیان فرمائیے آیا حیات ہین یا قضا کی زرنگار شاہ نے کہا کہ زندہ تو ہین مگر میرے نزدیک مردے سے
بدتر ہین مرجاتے تو بہتر تھا بدنامی تو نہوتی وہ مجھکو تمام عالم مین بدنام کر گئے خورشید نے کہا کہ یہ امر میری
سمجھ مین نہین آتا تفصیل سے بیان فرمائیے زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون مین تو پہلے ہی کہہ چکا
ہون کہ حال اُسکا قابل بیان نہین ہے صفت کی بدنامی ہے اب آپ دریافت کرتے ہین تو مین بیان کرتا ہون
واقعہ یہ ہوا کہ ایک دن وہ مجھسے اجازت لیکر مع سواران جسبر ارد و سپاہ آتش پارسکے جہ کے
قریب ایک لڑکے تھی مع چند اپنے مصاحبان خاص کے واسطے شکار کے بیشہ شیران میرے ملک سے تو
ہے وہان شکار کھیل رہے تھے وہان پر کسی رستم ثانی نبیرہ حمزہ کوئی شخص ہے شکار کو آیا ہوا تھا اُسکے ایک
مقابلہ ہوا اُسنے کئی آدمیون کو اپنا مطیع کر لیا اور گرفتار کر لیا اور کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ اُسکے تئین
سے مسلمان ہو گئے ہمکو چھوڑ دیا مذہب آبائی ترک کیا اُسکا ساتھ دیا وہ بالشہ واپس بھی نہ آئے تمام لشکر کو لیا
کیا چند سوار بھاگ کر میرے پاس آئے مجھکو آگاہ کیا مین یہ کیفیت سنکر برہم ہوا مین نے قصد لشکر کشی کا طرف
بیشہ شیران کے کیا کہ جاکر اُس نبیرہ حمزہ کو سزا دون اور اپنے فرزند کو نصیحت کرکے اپنے ہمراہ
لے آؤن یہ بھی خیال ہے مین نے اپنے بھائی زردمان تاجدار کو نامہ برائے طلب لکھا اِس خیال سے کہ
اُنکو اپنے ہمراہ لیکر لشکر کشی کرون جواب نامہ سے تو کچھ نہ ظاہر ہوا اُنہون نے فقط یہ کہدیا مگر خارجا معلوم ہوا
کہ وہ بھی مسلمان ہو گیا ہے یہ سنکر مجھکو نہایت غصہ آیا مین نے قصد بیشہ شیران کا موقوف کیا اور اُسطرف
کا ارادہ کر دیا ہے اب آپ دیکھتے ہین یہ سنکر خورشید نے کہا کہ آپکے بھائی اور فرزند دونون مسلمان
ہو گئے ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان اِن دونون نے بدنام کیا ہے میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین
مین اِن دونون کو اُسکی سزا ضرور دونگا خورشید نے پوچھا کہ بھائی آپکے کیونکر مسلمان ہوئے زرنگار شاہ
نے پورا قصہ نقیر کا بیان کیا خورشید نے کہا کہ وہ موجود ہوئے زرنگار شاہ نے کہا کہ ہان سُنا گیا ہے کہ کیا ایک
غائب ہو گئے یہ سنکر خورشید نے کہا کہ اب آپ اِس قصہ کو موقوف فرمائیے اور میری دو دو باتین سماعت
فرمائیے زرنگار شاہ نے کہا کہ بیان فرمائیے خورشید نے کہا کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ مین اور تم دونون
لشکر دار باہم شریک ہو کر مقابلہ زردمان تاجدار سے کرین تو ہم موجود ہین مگر ایک طرح سے کہ جب فتح ہو
تو نصف ملک آپ لین اور نصف مین لون اور میرے اور آپکے سردارون مین بطور امتحان قبل اسکے
مقابلہ ہو جائے کہ پھر بعد کو کوئی امر شکایت کا باقی نہ رہے معلوم ہو جائے گا کون زبردست ہے اور کون زیردست

مابرابر ہین ایسی حالت مین نہ مین کچھ کہہ سکتا ہون اور نہ آپ پھر باہم نصف نصف پر تصفیہ بھی ہو جائیگا خلاف اِسکے اگر کوئی امر ظہور مین آیا اور برعکس اِسکے ہوا تو اُسوقت فساد ہوگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ پہلے ہی سب مدارج طی ہو جائین ورنہ ہر ایک جدا جدا مقابلہ کرے جسکو خداوند دین ماسلے مین لڑلون یا آپ زرنگار شاہ نے کہا کہ جب ہمارے آپکے شرکت مین ایک امر طی ہو گیا تو اُسوقت مین باہم فساد کیسا جو کچھ رضامندی فریقین کی ہوگی وہی ہوگا کوئی امر خلاف نہوگا نصف نصف کیسا سب تم ہی لے لینا مین کیا کرونگا مجکو یہی ملک کافی ہی خورشید نے کہا کہ جی نہین وجہ اِسکی یہ ہی کہ مین نے ملک گیری پر کمر باندھی ہی اُسوقت مین مجکو خیال ہوگا کہ یہ ملک مین نے فتح کیا ہی اور آپ یہ خیال کرینگے کہ مین اِسپر قابض ہون کیونکہ میرے بھائی کا ملک ہی بس یہی امر بنائے فساد کا ہوگا اور جب اِسوقت باہم طی ہو جائیگا اور ایک تحریر بھی باہم بطور اقرارنامہ ہو جائیگی تو پھر کسیکو مارے دم زدن نہوگا زرنگار شاہ نے کہا کہ جیسی آپکی راے اُسیوقت دبیر کو بلا کر اقرارنامہ نصف نصف کا تحریر ہو گیا بعد اِسکے خورشید نے کہا کہ اب مین آپ کا شریک ہون بدل وجان یہ کہکر کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون مع لشکر آکر شریک حضور رہونگا زرنگار شاہ نے کہا کہ آج تمہاری دعوت ہی کل صبح کو جا کر اپنا لشکر لے آنا میرے نزدیک کچھ تمہارے جانیکی بھی حاجت نہین ہی پروانہ بھیجکر طلب کرلو کوئی نہ کوئی معزز سردار وہان ضرور ہوگا خورشید نے کہا کہ یون تو میرے باپ کا وزیر ہی وہان موجود ہی اور دو سپہ سالار ہین مگر میری راے یہ ہی کہ اب آپ مجکو جانے دین زرنگار شاہ نے کہا کہ مجکو رنج ہوگا اگر مین جبر نہین کر سکتا ہون خورشید نے کہا کہ مجکو آپکی خوشی منظور ہی خیر مین نہین جاؤنگا لشکر کو یہین بلائے لیتا ہون زرنگار شاہ نے اِس قسم کی باتین کین کہ خورشید مجبور ہو گیا اور اُسکو بھی اِس سے ایک قسم کی محبت ہو گئی اور بغیر شریک ہوئے کوئی صورت بن نہ پڑے بس اُسیوقت ایک رقعہ بنام اپنے وزیر کے تحریر کیا اُسکا مضمون یہ تھا کہ مین نے زرنگار شاہ کی شرکت اختیار کی ہی میرے اُنکے باہم اقرار ہو گیا ہے لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ فی الفور دیکھتے ہی اِس رقعہ کے تم مع لشکر وہان سے کوچ کرکے اِسیوقت چلے آؤ کہ ہمارا اور زرنگار شاہ کا لشکر ایک ہو جائے یہ رقعہ لکھکر فراک عیار زرنگار شاہ کو دیا کہ ہمارے وزیر کے ہاتھ مین دیدینا فراک وہ رقعہ لیکر اُسیوقت روانہ ہوا اُدھر زرنگار شاہ نے حکم انتظام دعوت کا دیا سامان دعوت ہونے لگا اُدھر وہ عیار لشکر خورشید مین پہونچا خیمہ وزیر دریافت کرکے اُسکے خیمہ مین گیا رقعہ اُسکے ہاتھ مین دیا وزیر نے رقعہ کو پڑھا فراک سے کہا کہ اچھا تم جاؤ ہم لشکر لیکر آتے ہین ہماری طرف سے عرض کر دینا کہ اُسنے کہا ہی کہ حضور نے فوراً حکم والا بجا لاؤنگا فراک تو اُدھر کو روانہ ہوا اُدھر وزیر نے بیرون خیمہ آکر حکم دیا کہ سب خیمہ وغیرہ اُکھاڑو کیونکہ حکم شاہزادہ ہی کہ تمام لشکر کو لیکر چلے آؤ لہذا مین تم سبکو آگاہ کرتا ہون کہ سب جلد تیار ہوکر آمادہ ہو جاؤ لشکر یہ حکم سنتا تھا کہ اُسیوقت تمام بارگاہین وغیرہ اُکھڑ والی گئین اور چھکڑون پر لادی گئین اور تمام لشکر چلنے پر آمادہ ہو گیا وزیر مع لشکر طرف لشکر زرنگار شاہ کے چلا یہانتک کہ داخل لشکر زرنگار شاہ ہوا ہرکارون نے خورشید و زرنگار شاہ کو خبر دی کہ حضور لشکر شاہزادہ خورشید داخل لشکر حضور ہوا ہی خورشید یہ سنکر مع اپنے سردارون کے اُٹھ کھڑا ہوا اور زرنگار شاہ بھی برائے دید لشکر خورشید بیرون بارگاہ آیا باہر آکر کیا دیکھا کہ لشکر چلا آتا ہی آگے آگے وزیر عقب مین دونون سپہ سالار اُنکی پشت پر لشکر یہ دیکھکر زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ جائے مناسب دیکھکر لشکر کو اُتروائیے خورشید نے جواب دیا کہ جی ہان وزیر کو حکم دیتا ہون وہ موافق مرضی کے لشکر کا پڑاؤ کردیگا یہ کہکر اپنے وزیر کو طلب کیا وہ روبرو حاضر ہوا اُس سے کہا کہ جائے معقول دیکھکر لشکر کو فرودکش کرو وزیر سلام کرکے چلا گیا بارگاہ خورشید تو برابر

بارگاہ زرنگار شاہ کے برپا کی خورشید کے پاس وہ بارگاہ ہی جو کبھی چشم فلک نے بھی باین پیرانہ سالی نہ دیکھی ہوگی یہ وہ بارگاہ ہی جو کہ منوچہر بادشاہ اول نے بوقت حکومت ایران بعہد خود بنوائی تھی اور نام اِس بارگاہ کا بارگاہ منوچہریہ رکھا تھا یہ بارگاہ اِسکے آبا و اجداد کے پاس بطور ترکہ چلی آتی ہی اور جو شخص حکومت شہر منوچہریہ پر قابض اور متصرف ہوتا ہی وہی اِسکا مالک اور قابض قرار پاتا ہی چنانچہ اِسکا باپ آجکل شہر مین نہین ہی اِسوجہ سے یہ اِس بارگاہ کا مالک ہی اور اِسکے قبضہ مین ہی اِس بارگاہ مین پانچسو ستون صندل زمردی ہین اور باقی یاقوت نگار و الماس نگار ہین اور نیلم کے ہین اور پانچ ہزار اسمین ذنگل و کرسیان مرصع ہمہ وقت موجود رہتی ہین وسط بارگاہ مین ایک تخت سات زینون کا بچھا ہوا ہی جو کہ تمام الماس کے نگینون سے جڑا ہوا ہی وہ تخت بالکل طلائی ہی اُسپر ایک چتر لگا ہوا ہی کہ جو کہ ایک سال کے خراج مین ملک ایران کے تیار ہوا تھا وہ بارگاہ مخمل سبز کاشانی کی ہی اُسپر کام زردوزی بنا ہوا ہی کاریگران چابک دست دہقانان نادر جہان نے اُسپر بڑی بڑی صنعتین صرف کین ہین تمام سقف بارگاہ مین پہلوانان ماسبق کی تصویرین بنائی ہین مگر سب زردوزی ہین اور اُسکے نقشہاے جنگ و جدال و تصویر صید و شکار و نقشۂ باغ و صحرا بنایا ہی مگر یہ صنعت ہی کہ معلوم ہوتا ہی اصل ہی اور تمام بارگاہ مین فرش مخمل سرخ کا کیا ہوا ہی حاشیہ اُسکا کارچوبی کلس بارگاہ طلائی سرخ کا ہی دور سے مثل خورشید درخشان کے ضو دیتا ہی بلندی اُس بارگاہ کی اسقدر ہی کہ چرخ مینائی اُسکے روبرو پست ہی عجب رفعت ہی الغرض وہ بارگاہ برابر زرنگار شاہ کے برپا کی گئی گو کہ بارگاہ زرنگار شاہ سے بھی اُس سے بلندی اور زینت مین کسیطرح کم نہ تھی مگر اسکے روبرو دیکھ حقیقت نہ رکھتی تھی بارگاہ زرنگار شاہ بھی وہ بارگاہ ہی کہ جسکو سہراب یل نے اپنے واسطے بنوایا تھا اور زر کثیر صرف کیا تھا خیر بارگاہ وغیرہ جب برپا ہو چکی اور خیمے وغیرہ بھی برپا ہوے لشکر اُترنے لگا اتنا اسقدر وسعت ہوگئی ہی کہ کوئی دس بارہ کوس کے فاصلہ مین لشکر اُترا ہی ان دونون بارگاہون سے وہ زینت ہی کہ جو کوئی دیکھتا ہی سکتہ کا سا عالم ہو جاتا ہی جب تمام لشکر اُتر چکا تو خورشید زرنگار شاہ سے اجازت لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اور دربار کیا جو واقعہ اور گفتگو درمیان مین ہوئی تھی وہ سب اپنے وزیر نیک تدبیر سے بیان کی وزیر نے اُسکو بہت پسند کیا اُدھر ملازمون نے زرنگار شاہ کے سب سامان دعوت مہیا کر دیا تھا بارگاہ کو خوب آراستہ کیا روشنی بحد ہوئی آکر عرض کیا کہ سامان ضیافت مہیا و موجود ہی زرنگار شاہ نے اپنے وزیر کو بھیجکر خورشید کو بلایا وزیر نے جاکر عرض کیا کہ تمھارے بادشاہ نے فرمایا ہی کہ تشریف لائیے مین آپکا منتظر ہون خورشید یہ سنکر مع اپنے وزیر و سپہ سالارون و سرداران معزز کی بارگاہ زرنگار شاہ مین آیا بادشاہ نے استقبال کیا برابر اپنے جگہ دی ہر ایک سردار علی قدر مراتب بیٹھا زرنگار شاہ نے ناچ کا حکم دیا طائفہ حاضر ہوا اور میخانہ کو حکم پہونچا وہ ساقی و صراحی و ساغر لیکر حاضر ہوا دور شراب ہونے لگا جام مے ارغوان گردش مین آیا ہر ایک کو سرور ہوا رنج و غم دلون سے دور ہوا اُدھر اُس مطربہ نے خوب خوب اہل محفل کو خوش کیا ہر ایک اُسکے ناچ اور گانے کی ادا پر غش ہوا وہ طائفہ رخصت کیا گیا دوسرا حاضر ہوا اُسنے اِس سے زیادہ اہل جلسہ کو مسرور کیا بہت انعام پایا کہ قریب دوپہر رات آئی ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی نوش فرمائیے زرنگار شاہ یہ سنکر مع خورشید و سرداران معزز کے نعمت خانے مین آیا خاصہ نوش کیا جب کھانے سے فارغ ہو چکے تو خورشید نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون صبح کو پھر حاضر ہونگا زرنگار شاہ نے جواب دیا گو کہ جی تو نہین چاہتا ہی کہ تم جدا ہو مگر تکلیف کا خیال ہی اچھا جاؤ زیادہ زحمت ہوگی یہ سنکر خورشید سلام کرکے رخصت ہوا اُسکے سردار بھی اُسکے ہمراہ گئے زرنگار شاہ نے بھی جلسہ برخاست ہونیکا حکم دیا اور آپ اُٹھکر اپنے آرام کے خیمہ مین گیا اُدھر خورشید بھی جاکر

سورہا یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح تک سب خواب غفلت مین رہے یہانتک کہ ہر ایک شخص بیدار ہوا
سب نے اپنے اپنے کامون سے فراغت کی اُدھر خورشید طرف خیمۂ زرنگار شاہ کے چلا اُدھر زرنگار شاہ
بھی اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا اور اپنے کامون سے فراغت کرکے اپنے مقام دربار مین آچکا تھا اور تمام دربار جمع
ہوچکا تھا کہ خورشید مع اپنے سردارون کے پہونچا اور صاحب سلامت اور مزاج پرسی کرکے برابر زرنگار شاہ
کے بیٹھ گیا اِدھر اُدھر کے ذکر و تذکرہ اور باتین چیتین ہونے لگین کہ خورشید نے کہا ابھی تک زرومان شاہ نہین آیا
دیکھیے کب آتا ہے کیونکہ ابتو مقابلہ کو بہت جی چاہتا ہے مگر کہانتک انتظار کرین اگر آج وہ نہ آئیگا تو کل ہم ضرور ایک نامہ
اُسکو روانہ کرینگے مضمون اُسکا یہ ہوگا کہ اگر تم نہ آؤ گے تو ہم ضرور شہر پر نرغہ اور یورش کرینگے اور خیال کرینگے کہ تم ہمارا
ڈر ہو جو صرف ہمارے دھوکا دینے کیواسطے یہ تھوڑا سا لشکر بھیجدیا کہ ہم یہان اِس انتظار مین مقیم رہین کہ
تم ہمارے مقابلہ آتے ہو اور ہمنے معلوم ہوتا ہے یہ تدبیر کی ہے کہ دوسرے دروازہ شہر سے فرار کر جاؤ لہذا
اگر تمکو جنگ منظور ہے تو خیر ورنہ شہر خالی کردو کیون فرار کرکے اپنے سر بدنامی لو زرنگار شاہ نے جواب دیا
کہ جو آپکا جی چاہے وہ کیجیے مین تو آپ کی رائے پر ہون خورشید نے کہا کہ رائے آپکی مقدم ہے مین کیا ہون
آپ مرد بزرگ اور کار آزمودہ ہین جو آپکی رائے ہوگی وہ بہت عمدہ اور مستحکم ہوگی یہ سنکر زرنگار شاہ
نے کہا کہ اچھا کل جسوقت نامہ تحریر ہوگا اُسوقت دیکھا جائیگا آجکی رات و دن تو گذرنے دیجیے بعد اسکے
زرنگار شاہ نے کہا کہ ذرا پردہ بارگاہ کا اٹھادو کہ ہم سیر صحرا کرینگے اور دیکھین گے کہ لشکر گرگین مین کیا ہوتا
ہے کچھ سامان آمد زرومان تاجدار کا ہے یا نہین اہلکارون نے پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے ابتو تمام
میدان لشکر گرگین سامنے سے دکھائی دینے لگا لوگ بیٹھے ہوئے تماشا دیکھ رہے تھے کہ یکایک طرف
زرین حصار سے گرد اُڑی اور اسقدر گرد و غبار اُٹھا کہ زمانہ تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد و غبار اُسی صحرا کے
سمت تھا کہ جہان لشکر گرگین اُترا ہوا تھا اُس گرد و غبار سے صدائے نوبت و طبل نقارہ آرہی تھی اور آواز
دمامہ کی ایسی بلند تھی کہ جسکی صدا سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے یہ سب لوگ اُس طرف کو متوجہ ہوئے
کہ دیکھین یہ کیا معاملہ ہے اور کون آتا ہے یہ سب دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد و غبار بیٹھا اُسمین سے تین ہزار پانسو علم
زرنگاری نمودار ہوئے کہ جنکے پھریرون پر تعریف خداوند کریم جل جلالہ کی تحریر تھی فیلبان زرنگاری وردیان پہنے
ہوئے نشان ہاتھون مین لیے ہوئے اور ہاتھیون کی مستکون پر آئینہ لگے ہوئے تھے یہ سب سامان جب آچکا تو
ماہی مراتب طلائی و دیگر جلوس شاہی بآئین شائستہ آیا عقب مین آسکے سقے گلبدنون اور مشروعون کے پائجامے
پہنے ہوئے اور زرنگار کرتے گلون مین مشکین دوش پر رکھے ہوئے اُن مین گلاب کیوڑہ بھرا ہوا دہانون
پر مشکون کے طلائی فوارے لگے ہوئے اور چھڑکاؤ کرتے ہوئے چلے آتے ہین اور عقب مین
اُنکے خاص بردار طلائی خاصگیان لیے ہوئے اُنپر غلاف کارچوبی مخمل سبز کے چڑھے ہوئے
بعد اُنکے سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوئے باگ ڈورین گھوڑون کی ایک ہاتھ مین اور
کارچوبی مخمل سبز اور سرخ کی وردیان گلون مین اور بدلون مین گھوڑے کیسے کیسے نادر اور عمدہ عربی نژاد
تمام ساز و سامان سے آراستہ قریب تین ہزار اسکے نظر آئے غرضکہ یہ سب سامان اور جلوس ایک طرف
کو آکر قاعدہ سے روکا گیا اُدھر گرگین نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ظل اللہ تشریف لاتے ہین یہ بھی
بلشکر فوراً مسلح اور مکمل ہوکر طریقہ سے ایک جانب استادہ ہوگئے اِدھر زرنگار شاہ سے خورشید نے
کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ زرومان تاجدار برائے مقابلہ شہر سے باہر آتا ہے زرنگار شاہ نے جواب دیا
نہین یہ شان و شوکت اُسکو کہان میسر ہے کسی بادشاہ جلیل کی آمد ہے مین یہ خیال کرتا ہون کہ زرومان

نے اُسکو براے مدد طلب کیا ہی اُسکو اسی کا انتظار تھا اب وہ بھی مع اپنی فوج قلیل کے آئیگا خورشید نے کہا کہ اچھا ہرکارون کو براے دریافت حال روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لائین کہ کیسکی آمد کا سامان ہی دیکھیے گرگین بھی ایک جانب کو مع اپنی فوج کے اِستادہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے اُسیوقت چند ہرکارے براے خبر روانہ کیے اُدھر سے ہرکارے چلے اُدھر پھر گرد اُڑی اُسکی جو گرد شق ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ایک پہلوان قومی تن دریاے آہن مین غوطہ زن سر پر خود فولادی زرہ تنگ تنگ بدن مین دستانین دونون ہاتھون مین چار آئینہ لگائے ہوئے موزے پانون مین تیغہ آبدار کمر مین سپر فراخ دامن پشت پر کمان کیانی دوش پر نیزہ خطی گوش فرس پر لگا ہوا اُسکی سنان مثل الماس کے چمکتی ہوئی اسپ عربی نژاد نہایت چست و چالاک زیر ران عقب مین اُسکے پچاس ہزار زرہ پوش دوش بدوش چلے آتے ہین سب کے نیزے اور اسلحہ اسطرح چمکتے اور نشان دیتے ہین کہ گویا ہزارون برقین کوندرہی ہین یہ پہلوان بھی آکر اُس صحرا مین ایک جانب اپنے لشکر کا پڑاو جماکر کھڑا ہو رہا گرگین نے بڑھکر سلام کیا اُسنے بکشادہ پیشانی جواب سلام دیا اور دریافت کیا کہ فوج حریف کس جانب ہی گرگین نے اشارے سے بتایا کہ وہ ہی اُسنے بنظر تیز و تند اُس جانب کو دیکھا اور خاموش ہو رہا اُدھر خورشید نے کہا کہ کیون آپ اِس پہلوان کو پہچانتے ہین یہ کس سلطنت کا سپہ سالار ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہان مین خوب پہچانتا ہون یہ صمصامیہ کا سپہ سالار تھا اور بہت زبردست ہی قبل مین یہ زرین حصار پر لشکر کشی کرکے آیا تھا مین نے آکر اسکو زیر کیا تھا اور صمصامیہ کو بھی مسخر کرکے زیر حکومت زرومان کر دیا تھا جب سے زرومان کے پاس تھا اب نہین معلوم یہ وہین ہی یا اور کہین چلا گیا ہی اسکا نام صمصام جنگ آزما ہی مگر بہت کروفر سے آیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی سلطنت اسلام کا سپہ سالار ہو گیا ہی ملازمت زرومان ترک کی ہی بھلا زرومان کہان یہ قدر و منزلت رکھتا ہی اور کہان اُسکی یہ شان و شوکت ہی کہ وہ ایسے پہلوانون کو اسطرح رونق دے اور کب اُسکی یہ توقیر تھی ابھی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر گرد بلند ہوئی اور وہ بھی قریب اسی صحراے آکر شق ہوئی اب سب نے ملاحظہ کیا کہ آگے آگے ایک پہلوان زبردست پہلوان اول سے زیادہ قوی دیو صورت آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ اسپ ترکی نژاد زیر ران اسکے بہت نفیس مثل پہلوان سابق کے خود وغیرہ سے آراستہ مگر اُس سے وہ چند زیب و زینت رکھتا ہی عقب مین اُسکے قریب اسی ہزار سواران جرار آزمودہ کار سب دوش بدوش چار آئینہ وغیرہ سے آراستہ سنان ہاے نیزہ چمکتے ہوے سب کے زیر ران اسپان عربی و ترکی خود فولادی سرون پر کمانین بالاے دوش سب کے سب حلقہ پوش چلے آتے ہین یہ پہلوان بھی آکر وہین جانب کو اپنے لشکر کی صفین جماکر استادہ ہو گیا جیسے ہی اسکو گرگین نے دیکھا بہت جھککر نہایت ادب سے سلام کیا اُسکے قریب پہونچا اُسنے سر کو سینہ سے لگایا اُسنے بھی دریافت کیا فوج حریف کو گرگین نے اسکو بھی مثل سابق کے اشارے سے نشان بتایا اُسنے مسکرا کر لشکر زرنگار شاہ کی جانب دیکھا بعد کو پھر صحرا کے جانب دیکھنے لگا گرگین اُسکے پاس سے اپنی صف مین چلا آیا خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ یہ کون پہلوان ہی کیونکہ مین اسطرف کے نہ بادشاہون سے واقف ہون اور نہ اُنکے نام جانتا ہون اور نہ اُنکے سپہ سالارون کو پہچانتا ہون یہ پہلوان سب پہلوانون سے زبردست اور معزز معلوم ہوتا ہی اِس پہلوان کا گرگین عزیز ہی جب تو اُسنے بڑے اعزاز سے سلام کیا زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون مجکو بڑا تعجب ہی کہ زرومان کو اسقدر دولت کہان سے ملگئی ہی جو اُسنے یہ سامان مہیا کیا اس مختصر ملک پر کہ جسکی آمدنی قلیل ہو یہ سامان تو غیر ممکن ہی اے خورشید یہ پہلوان زرومان کا سپہ سالار ہی اور بڑا قوی ہی اسکا نام مقبل دیو صورت ہی اُسکے فرزند کا اُستاد بھی ہی گرگین اِسکا فرزند ہی اے خورشید اب مجکو یقین ہو گیا کہ یہ سب مقبل زرومان کا ہی اگر مرتبہ وہ خود آئیگا مگر بڑا لشکر جمع کر لیا ہی کل کا

ذکر ہی کہ ایک لاکھ سے کچھ زیادہ فوج اسکے ہمراہ نہ تھی اب اِسکے پاس اِسقدر سپاہ ہوگئی خورشید نے کہا کہ کیا خوف ہی مردان بہادر فوج سے نہین ڈرتے ہین اِسکی اصل کیا ہی یہان یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ ایک گرد دونون مرتبہ سے زیادہ اُڑی کہ سپہر دوار تیرہ و تار ہوگیا وہ گرد بھی ہمین آکر شق ہوئی اب جو دیکھا تو یہ دکھائی دیا کہ سب کے آگے آگے ایک جوان برس اُٹھارہ اُنیس کا سن وسال سبزہ چاند سے چہرہ پر اور رخسارون پر نمودار پیشانی مثل بدر رنگے روشن تاج سر پر قبائے زرنگار زیب تن اور اُسپر زرہ طلائی کڑیون کی پہنے ہوئے دستانے ہاتھون مین موزے پانوٗن مین شمشیر برقتاب زیب کمر سپر فراخ دامن الائے پشت کمان کیانی دوش پر نیزہ خطی لگا ہوا اسپ پریزاد زیر ران برابر اُسکے دوسرا جوان ہم سن اسکے اور کئی جوان عقب مین ایک لاکھ کا لشکر یہ بھی آکر اُسی میدان مین صف بستہ ہوئے جسقدر کہ فوج آئی تھی سب نے اِنکو سلام کیا مگر یہ شاہزادہ بہت جری اور قوی تن ہی وہ دونون پہلوان بھی اِسکے برابر آکر دہنے اور بائین اِستادہ ہوگئے اور سب نے اِنسے کچھ دریافت کیا اُنھون نے لشکر حریف کے پڑاؤ کو دریافت کیا تھا اُس شاہزادے نے بنظر غور دیکھا اور مسکرایا کہ اِس عرصہ مین گرگین نے آکر سلام کیا اُس جوان نے مسکراکر جواب سلام دیا اور گرگین سے کچھ دریافت کرنے لگا گرگین نے اپنی فوج کے پڑاؤ کا مقام بتایا وہ یہ سنکر خاموش ہو رہا اور طرف اُس صحرا کے دیکھنے لگا جدھر سے کہ آپ آیا تھا یہان خورشید نے زرنگار شاہ سے دریافت کیا کہ کیا یہی زردمان تاجدار ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ نہین یہ اُسکا فرزند تومان تاجدار ہی مگر بھائی سُنا جاتا ہی کہ بڑا جری و بہادر ہی بلا کا تیلہ ہی سُنا گیا ہی کہ یہ جسقدر شان و شوکت ہی یہ سب اِسنے اِس سن مین بہم کی ہی کئی چھوٹے چھوٹے ملک بھی فتح کیے ہین سُنتے ہین کہ اِسکو اُس فقیر نے کچھ فنون سپہ گری بھی تعلیم کیے ہین جب سے تو یہ اور زیادہ جری ہوگیا ہی رستم کو بھی طفل مکتب خیال کرتا ہی رستم زرین حصار خود مشہور ہی میرے فرزند سے بہت خورد ہی مگر مجکو اُس سے جری معلوم ہوتا ہی اگر وہ ہوتا تو اُسکے اِسکے مقابلہ ہوتا مگر افسوس کہ وہ مسلمان ہوگیا ہی کیا کرون اُسپر یہ طرہ ہی کہ ہمسے جدا بھی ہی خورشید نے کہا کہ اب اِس ذکر کو جانے دیجیے یہ بتلائیے کہ اب یہ لوگ کھڑے کیون ہین لشکر کا پڑاؤ کیون نہین ہوتا ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہی زردمان بھی آنیوالا ہی یہ سب اُسکے منتظر ہین یہ بات ابھی تمام نہوئی تھی کہ تتق گرد و غبار بلند ہوا جسنے کرخ گردون دون کو تیرہ و تار مثل شب دیجور کے کر دیا گرد ہائے سابق کی کیا اصل تھی کہ رفتہ رفتہ اُسمین کمی واقع ہونے لگی اور اُسمین سے ٹھنکے کی صدا آنے لگی اور آواز اسلحہ اور آوازہ صدائے سم اسپان سے میدان گونجنے لگا یہ رنگ دیکھکر جسقدر کہ فوج اُسوقت آئی تھی اور جو قبل کی تھی سب کی سب اپنے طریقے اور قاعدے سے ہوگئی کہ یکایک وہ گرد قریب آکر شق ہوئی دل گرد سے تخت طلائی کہ جسکو کہاران قوی من و قوی تن مثل پہلوانان جنگ آزما کے سبز مخمل کی کارچوبی وردیان پہنے ہوئے دوش پر لیے تھے اور وہ بھی ہتھیار لگائے ہوئے تھے پیشا پیش اُس تخت کے نقیب صدائین دیتے ہوئے ڈنکہ بجتا ہوا چلا آتا تھا گرد تخت سرداران نامی و گرامی و پہلوانان قوی ہیکل مثل بہرام کرگدن سوار و فولاد قوی بازو و فنطور سخت پنجہ و صیقل گرزن وغیرہ کے زرہ چار آئینہ خود فولادی وغیرہ سے از سرتا پا دریائے فولاد مین غوطہ زن شمشیر ہائے برہنہ ہاتھون مین وزیر نیک تدبیر پایۂ تخت کو دست زبردست سے پکڑے ہوئے مگر مرد مسن جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ مندیل وزارت سر پر شمشیر برق نظر زیب کمر کیے ہوئے صاحب تخت کے ساتھ چلا آتا ہی اور بادشاہ خود تخت پر سوار تاج الماس نگار سر پر کج دیئے ہوئے اور فرق مبارک پر چتر پھرتا ہوا قبائے زرنگار زیب تن اِیکہ ہائے زمرد و یاقوت و الماس بازوؤن پر مالۂ مروارید سرخ گلے مین شمشیر جوہر دار الماس نگار روبرو تخت پر

رکھے ہوئے عقب مین سرداران وسواران زرہ پوش آئینہ پوش چلتہ پوش جوق جوق گروہ گروہ پیچھے کے پیچھے دستے کے دستے غٹ کے غٹ غول کے غول پیدل بیشمار لشکر قریب ڈیڑہ لاکھ کے سب جری و بہادر کلغیان خودون کی چمکتی ہوئی سنانہائے نیزہ بلند تلوار کی جھنکار پیدلون کی قطار سپاہ آتش بار صدائے اسپان دل مین ڈوبی جاتی بھی یہ عالم تھا کہ تمام میدان تاریک ہو گیا تھا اِسقدر گرد اُڑی تھی اُسپر قبل مین چھڑکاؤ ہو چکا تھا کہ وہ تخت آکر اُس میدان مین قائم ہوا سب کا مجرا اور سلام ہوا شاہزادہ بڑھکر تخت کے پاس گیا سلام کیا اور طرف لشکر زرنگار شاہ کے اشارہ کیا یکایک وہ صاحب تخت مسکرایا کہ گرگین کا مجرا ہوا تو صاحب تخت سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی بارگاہ سے جو کہ ایک روز قبل آئی تھی اور بپا بھی ہو چکی تھی نہایت شان سے آراستہ تھی اُسمین تشریف لیگیا تخت سے اُترکر داخل بارگاہ ہوا ہر سردار بھی اپنے اپنے مرکب سے اُترکر طرف بارگاہ کے گیا اُدھر گرگین نے تمام فوج کو پڑاؤ پر فروکش کیا فوج اُترنے لگی بازار مین آراستہ ہوئین حد لشکر قائم کی گئی چارون طرف پہرہ چوکی مقرر کیا گیا طلایہ کا بندوبست کیا گیا چونکہ آمد لشکر مین شام ہو گئی تھی تمام فوج مین روشنی ہو گئی یہ سب بندوبست کرکے گرگین بھی داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہوا بادشاہ نے قریب اپنے طلب کیا حال لشکر حریف کا بیان کرنے کو حکم فرمایا گرگین نے آنا اپنا اور بارگاہین برپا کرنا بیان کیا اور اُسیدن آنا خورشید تاجگیر کا دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ سے بعد اُسکے نامہ و پیام ہو کر شریک زرنگار شاہ ہونا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کیا پرواہی ہمارا خدا مالک ہی ہمکو اُسکو بھروسا ہی اگر وہ اُسکا شریک ہو گیا ہی تو کیا خوف ہی ہماری مدد غیب سے ہو گی بقول شاہ صاحب شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب

ہر چہ آید بر سر من یا نصیب

اکثر یہ شعر ہمارے مرشد رہنما ہادی طریق راہ ہدایت کے رہبر طریقۂ ضلالت سے نکالنے والے شاہ صاحب پڑھا کرتے تھے جنکی بدولت ہمکو راہ اسلام طریقۂ آسمان سے نصیب ہوئی اور آتش دوزخ سے ہم لوگون کی رہائی ہوئی خداوند کریم کہین جلد اُنکی صورت دکھائے اُنکے قدمون کی برکت سے ہمکو یہ دن نصیب ہوئے ورنہ ہمکو کیا نصیب تھا ہمیشہ جب کوئی وقت مشکل ہمپر پڑتا تھا تو ہم زرنگار شاہ کو برائے مدد طلب کرتے تھے وہ آکر ہماری اعانت کرتے تھے یا اب ہم خود آئے نسے برسر پرخاش ہین یہ سب اُنھین کے قدمون کی تاثیر ہی اور اُنکے آنے کی برکت ہی کہ یہ شان و شوکت ہمکو میسر ہوئی یہ سب بنظر اسلام اور مذہب اسلام کا سبب ہی کہ اسقدر جلد ترقی ہو گئی ورنہ کوئی بادشاہ ہمکو خیال مین بھی نہ لاتا تھا زرنگار شاہ بھی وہی حالت خیال کرکے ہم سے لشکر کشی کرکے آیا ہی یہ نہین خیال کیا کہ خداوند کریم نے اُسکو مرتبۂ اعلی اپنی درگاہ سے مرحمت کیا ہی اُسکے پاس بھی سپاہ کثیر ہی مجکو اِس سپاہ اور پہلوانون پر کچھ بھروسا نہین ہی میری نظر اُسکے فضل و کرم پر ہی اگر وہ چاہے گا تو فتح دیگا ورنہ یہ سپاہ کیا کر سکے گی یہ صرف آرائش دنیوی ہی اُسکے روبرو کچھ مال نہین ہی ایک دم مین نیست و نابود ہو جائیگی اگر اُسکو منظور رہی کہ میرا بندہ نام آور رہے تو وہ سپاہ حریف کو ایسی شکست عنایت کریگا کہ پھر وہ کبھی اِدھر کا رخ بھی نہ کریگی سب کارخانہ اُسکے قبضۂ قدرت مین ہین سب نے یہ سنکر جواب دیا کہ حضور بجا ارشاد فرماتے ہین اِس سے کون منحرف ہو سکتا ہی وہ سب کا مالک و پروردگار ہی ہم سب تو گنہگار ہین اگر وہ بخشے گا تو نار سقر سے نجات پائینگے ورنہ جو اُسکی مرضی بندے کا کیا زور یہ کہکر سب خاموش ہو رہے کہ اِدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ دربار برخاست کرو کیونکہ آج بہت تھک گئے ہین صبح سے آنے کے بندوبست مین تھے آرام تک نہین کیا کل ایک نامہ زرنگار شاہ کو تحریر کرینگے کہ اب ہم یہان آگئے ہین جو تمھارا جی چاہے وہ کرو خواہ صلح خواہ جنگ دیکھین وہ کیا جواب تحریر کرتے ہین یہ تو یقین ہی کہ سوائے جواب جنگ کے دوسرا پیام و جواب نہین ہی کیونکہ جن شرطون سے وہ صلح کرینگے اُسکو مین نہ منظور کرونگا اور

جن شرائط و ضوابط سے مین صلح کرونگا اُسکو وہ نہ منظور کرینگے پھر درمیان مین صلح کا ہونا دشوار ہی اُنکو اپنے لشکر
پر غرور ہی وہ خیال کرتے ہین کہ میرا لشکر ایک دم مین جہان کو فتح کر لیگا اور ابتو اور زیادہ قوت ہو گئی ہوگی کہ ایک
شخص اور زیادہ ہو گیا ہی اور اُسنے اُنکی شرکت کر لی ہی کہ جسکے ہمراہ بھی قریب دو لاکھ پچاس ہزار کے لشکر ہی اور
پہلوان قوی بازو بھی ہمراہ رکھتا ہی اب وہ کیون صلح کریگا اور دونون ہم مذہب بھی ہین دوسرے اُسکا قصد
خود بھی ملک گیری کا ہی ایسی حالتون مین صلح غیر ممکن ہی خیر دیکھا جائیگا صبح تو ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا اور
اپنے خیمے مین آرام کو گیا ہر سردار بھی دربار سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا یہ سب تو خواب راحت مین مصروف
ہوے اور گرگین نے طلایہ وغیرہ مقرر کرکے جاکر سونیکا بندوبست کیا اُدھر وہ ہرکارے یہ سب حال دریافت
کرکے اپنے لشکر کو چلے جو کہ زرنگار شاہ نے برائے خبر روانہ کیے تھے یہ یہان آکر شریک لشکر ہو کر سب
کیفیت دیکھ رہے تھے اور سن بھی رہے تھے ہمراہ ملازمون کے بارگاہ مین بھی چلے گئے تھے سب حال
دریافت کرکے اپنے لشکر مین آئے یہان زرنگار شاہ نے بھی دربار ابھی برخاست نہین کیا تھا اور
زردمان کا خورشید سے ذکر کر رہا تھا خورشید نے جب آمد زردمان تاجدار کی دیکھی تو دریافت کیا
کہ کیا یہی زردمان ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ جی ہان یہی ہین مجکو بڑا التعجب ہوتا ہی کہ یہ اسقدر کہان سے
اپنے سامان درست کر لیا اُسکے ہمراہ بھی قریب چار لاکھ کے لشکر ہو گیا ہی مین یہ نہ جانتا تھا ورنہ اپنی کل
سپاہ ہمراہ لاتا برائے حفاظت قدرے قلیل چھوڑ آتا مین اسقدر بیکار تصور کرتا تھا خورشید نے پوچھا کہ
آپکے ہمراہ کسقدر فوج ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ تین لاکھ ہی اور دو لاکھ شہر مین ہی اور ایک
سپہ سالار کو چھوڑ آیا ہون اب میرا ارادہ یہ ہی کہ کل ایک نامہ لکھکر بذریعہ عیار کے روانہ کرون اور اُس
فوج کو بھی طلب کر لون مع اُس سپہ سالار کے دس بارہ ہزار فوج برائے حفاظت چھوڑ دونگا خورشید نے
کہا کہ کیا ضرورت ہی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ گو ضرورت نہین ہی مگر میرے نزدیک اُس فوج کا
بھی یہان ہونا بہ ضرور ہی خورشید نے کہا کہ آپکو اختیار ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ ہرکارے حاضر ہوے
اور عرض کیا کہ حضور ہم دریافت کر آئے یہ لشکر جو آیا ہی تو زردمان تاجدار حاکم زرین حصار کا ہی
پہلے صمصام جنگ آئے تھا مع پچاس ہزار سوار کے آیا بعد اُسکے ثقیل دیو صورت اسی ہزار سے آگئے اور
زردمان تاجدار ایک لاکھ سے خود، زردمان تاجدار ایک لاکھ پچاس ہزار سے اور پچاس ہزار سے گرگین قبل مین اُٹھا لے
بارگاہ لیکر آیا تھا اب کل سپاہ چار لاکھ تینتیس ہزار ہو گئی ہی ہملوگ بارگاہ زردمان کے قریب بلکہ اندرون بارگاہ
گئے تھے حضور اُنکا دربار آپکے لائق دیدہ ہی سب کچھ سامان ہی بہت پہلوان زبردست ہین بڑی رعب و جلالت ہی
بڑی شان و شوکت ہی عجب رعب و جلال ہی یہ ہمنے خود سُنا تھا کہ زردمان نے گرگین سے کل کیفیت
دریافت کی تھی گرگین نے کل حال آپکی آمد کا اور شریک ہونا آپکا بیان کیا اُن ہرکارون نے کل تقریر جو
زردمان نے اہل دربار سے کی تھی بیان کی زرنگار شاہ نے کہا کہ کیا ہوگا اُنکو اپنے خدا پرست ہونے
پر بھروسا ہی دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا اُنکی مدد کیونکر کرتا ہی اور ہماری شمشیر تیز سے کیونکر اُنکی اور اُنکے اہل لشکر کی
جان بچاتا ہی یہ کہکر دربار برخاست کیا یہانتک کہ وہ شام تمام ہوئی ہر ایک بیدار ہوا زرنگار شاہ نے
دربار کیا خورشید بھی آیا جب سے خورشید آیا ہی جب سے بارگاہ منوچہریہ مین یعنے بارگاہ خورشید مین دربار
ہوتا ہی جب سب آچکے تو اسوقت زرنگار شاہ نے دبیر سے کہا کہ ایک نامہ بنام قہران اژدر چشم بار خوار
کے تحریر کر دکہ فی الفور دیکھتے ہی اس فرمان واجب التعظیم کے مع کل سپاہ و فولاد مار خوار و بہزاد مار خوار
دسرخاب کرگدن سوار غوک دراز بینی اراک فیل پیشانی و جسیم سنگ صورت و نسیم بلند شاخ

وقمر قوم دراز گوش و تفریق چرم پوش کے کوچ کر کے بہت جلد ہمارے پاس آؤ قریب دس ہزار کے فوج برائے حفاظت شہر کے چھوڑ دینا اور کسی ہو کو امیران شہر سے نائب کر دینا تم مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ و سرداران مذکور کے چلے آؤ تاکید جانو یہ نامہ لکھوا کر بدست فتراک عیار روانہ کیا فتراک وہ نامہ لیکر طرف ملک زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے فتراک کے خورشید نے کہا کہ اگر زردمان آمادۂ جنگ ہو تو کیا جواب دیجئے گا زرنگار شاہ نے کہا کہ مقابلہ کرینگے اس عرصہ مین یہ لشکر بھی ہمارا آجائیگا کوئی پہلے دن تو جنگ مغلوبہ ہوتی نہین اور اگر ہوگی بھی تو ہمارے پاس لشکر اُسکی فوج سے تب بھی زائد ہی ہین ڈر رہین گے خورشید نے کہا کہ یہی تو میرا مطلب ہی کہ سپاہ کا طلب کرنا بالکل بیکار تھا مگر مین آپکے فرمانے کے خلاف رائے نہین دے سکتا تھا چونکہ آپ مرد بزرگ و کار آزمودہ ہین مین سمجھا کہ کچھ تو مصلحت ہوگی زرنگار شاہ نے کہا کہ ہمارا حرج ہی کیا ہی کچھ نقصان تو نہین ہی بعد فتح سب فوج چلی جائیگی خورشید خاموش ہو رہا ادھر اور کچھ ذکر ہونے لگا اب یہان بارگاہ زردمان تاجدار کا ذکر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہ جو بیدار ہو کر دربار مین آیا سب پہلوان اور سردار آچکے تھے اُسیوقت دبیر طلب کیا گیا دبیر بضیار قم عطارد قلم حاضر ہوا حکم ہوا کہ ہماری جانب سے ایک نامہ بنام زرنگار شاہ اس مضمون کا تحریر کرو کہ ای زرنگار شاہ مین بموجب تمھاری تحریر کے بیرون شہر آیا ہون اور مین تمسے کوئی پایہ کمی کا کسیطرح نہین رکھتا ہون میرا تمھارا ایک خون ہی مین اور تم ایک درخت کے ثمر ہین میری تمھاری آبرو و عزت مین کچھ فرق نہین ہی صرف خوردی و بزرگی کا تو فرق ہی بدین سبب مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ مین خورد ہون اگر تمکو منظور ہو تو مین بدین شرط صلح پر آمادہ ہون جو کہ اس نامہ مین آگے تحریر ہے کیونکہ مین تمسے کوئی دب کر صلح نہین کرتا ہون صرف اس خیال سے اسقدر تحریر بھی کرتا ہون کہ یہ کوئی نہ کہے کہ خورد نے کچھ بڑے کا پاس نہ کیا برابر سے مقابلہ کیا کیا دنیا کا خون سفید ہو گیا ہی کہ بھائی کا بھائی نے قتل ہونا گوارا کیا یہ طمع زر تھی معلوم ہو کہ دولت کسی کے پاس ہمیشہ نہین رہتی ہی کبھی میرے پاس کبھی دوسرے کے پاس جو کہ ہمیشہ حکومت کرتے ہین اب وہ نان شبینہ کو محتاج ہین جنھون نے ہمیشہ فاقے کیے وہ اب برسر حکومت ہین جنکی سواری کے ہمراہ لاکھون کا مجمع ہوتا تھا اب وہ یکہ و تنہا خدا جانے کہان مارے مارے پھرتے ہین کوئی اُنکا نام و نشان بھی نہین جانتا ہی نہ معلوم مر گئے یا زندہ ہین جو کہ ہمیشہ گدائی کرتے تھے اب فیل نشین ہین جنکو بوریا تک بیٹھنے کو میسر نہ تھا اب وہ مسند نشین ہین جو کہ بادشاہ ہفت کشور تھے مثل دارا و سکندر و جمشید و منوچہر کے اب اُنکا کوئی نام بھی نہین لیتا قبرون کا پتہ بھی نہین ہی کہ یہ لوگ کہان دفن ہین کوئی دو پھول بھی مرقد پر جا کر نہین رکھتا ہی فاتحہ پڑھنا تو درکنار ہی شعر عجب وہ لوگ ہین جنکو ہی عجب تاج سلطانی ❊ فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہی مگس رانی ❊ خداوند کریم نے اُنکو کسقدر دولت و حشمت عطا فرمائی تھی کہ جنکے تابع دیو و پری و جن تھے باوجودیکہ بدین شان و شوکت کبر و نخوت سے بری تھے جو چاہتے وہ سامان کر جاتے مگر دنیا کو بے ثبات جانا جب موت آئی چلے گئے نہ حکومت کام آئی نہ دولت سوائے دو گز زمین اور تھوڑے کپڑے کے اب اُنکے مرقد کا نشان تک باقی نہین رہا ایک طمانچۂ موت سے مجبور ہو گئے بعد اُنکے دوسرے قابض ہوئے وہ بھی بعد کچھ عرصہ کے اجل کا نشانہ ہوئے پھر ایسی بے ثبات چیز پر بھروسا کر کے غرور کرنا عبث ہی انسان کو لازم ہی کہ اپنی اصلی حالت کو دیکھے اور یہ خیال کرے کہ دنیا چند روزہ ہی جو عمل خیر ہمسے ہو جائے وہ غنیمت ہی ورنہ پھر ہم کہان اور یہ سامان دنیوی کہان پھر وہی اپنی قبر تاریک ہی اور ہم ہین ہی گوشۂ تنہائی ہی کوئی مونس نہ یاور ہی عجب مصیبت کا عالم ہی نہ کوئی مددگار نہ ہمدم ہے اپنے اعمال ہین اور آپ ہین کیا برا وقت ہوتا ہی ہر ایک ساتھ چھوڑتا ہی نہ اولاد کام آتی ہی نہ دولت و حکومت سوائے اعمال نیک کے اگر اعمال نیک ہین تو سیر بہشت عنبر سرشت ہی ورنہ گرز ہائے آتشین و قعر دوزخ مسکن

ہی ایسی صورت مین بشر کو یہ زیبا ہی کہ دنیا مین ساتھ نیکی کے بسر کرے مال و متاع کو ہیچ تصور کرے کسی پر ظلم نکرے کسی کو حقیر نہ خیال کرے کسیکو حق و ناحق نہ پریشان کرے جسقدر خدا دے اُسی پر اکتفا کرے اپنون کی عزت کرے گوشہ نشینون کو نہ ستاے اُسکا شکر کرے ہمیشہ عبادت الٰہی مین بسر کرے یہ نہ خیال کرے کہ ہمکو خدا نے حکومت دی ہی ہم جو کچھ کرینگے وہ ہمکو لائق و سزاوار اور زیبندہ ہی ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لے رعایا کو شاد رکھے ورنہ مثل ضحاک وغیرہ و فرعون و بخت نصر و شداد وغیرہ کے اس دنیا سے برا رہان جائیگا اکثر تواریخ کی کتابون مین اِن لوگون کا حال دیکھا ہوگا کہ یہ لوگ دعوی خدائی کرتے تھے گلگیا ہوے استخوان تک گل کر خاک ہوگئے وہ خالق بڑا جبار و قہار ہی اور غفار ہی بڑا رحیم و کریم و حلیم ہی اُس سے کسی کا زور نہین چلتا ہی لہذا تمکو لازم ہی کہ اِس راہ ضلالت کو ترک کرو مثل اپنے فرزند ارجمند کے شاہ راہ ہدایت پر قدم رکھو یعنی دین اسلام و ملت بیضا اختیار کرو خداوند کریم کو اپنا خالق برحق و معبود حقیقی مطلق جانو اِس تصویر پرستی سے باز آؤ مجھپر ظلم نکرو میرے کہنے کو بدل و جان سُنو تمنے میری پہلے بھی حالت دیکھی تھی اور اب بھی میری حالت دیکھو گے اُس کریم نے مجکو جلد مرتبہ اعلی مرحمت کیا کہ بڑے بڑے شاہون کو رشک و حسد ہی یہ سب اُس خداوند کریم کی نظر رحمت و عنایت اور بندہ پروری کا سبب ہی بھلا سواے اُسکے کون یہ مرتبہ دے سکتا ہی وہ خداوند تصویر جنکو تم اپنا معاذاللہ خدا اور پیدا کرنیوالا اور مدد کرنیوالا جانتے ہو اُسے یہ کہان قدرت ہی افسوس کا مقام ہی کہ جنکو ہم اپنے ہاتھون سے بنائین اور ہم اُنکے خود خالق ہون پھر انکو ہین سجدہ کرین بڑی نادانی اور بیوقوفی ہی مقام غور و فکر ہی تم خود خیال کرلو کہ کہین یہبھی ہوا ہی کہ جنکے ہم خود بنانیوالے ہون اور پھر اُسکو اپنا خالق بنائین بالکل خلاف عقل ہی لہذا مین تمکو تحریر کرتا ہون کہ تم اِس مذہب باطل کو ترک کردو وہ جو لوگ کہ اِس مذہب کو ایجاد کرگئے ہین بالکل عقل سے بے بہرہ تھے اُنکو اِسقدر یاد نہ تھا کہ وہ اپنے خدا کو دریافت کرتے جو جسنے کہدیا اُسی پر اُنھون نے عمل کیا اور وہی اُنھون نے قبول کیا عقل خاک نہ تھی جانور سے بدتر تھے اُسمین کوئی ہو خواہ بزرگ خواہ خورد اگر ہم یہ خیال کرین کہ ہمارے آبا و اجداد کا جو مذہب تھا وہ اچھا تھا وہی ہمکو بھی اختیار کرنا چاہیے تو یہ امر بالکل عقل کے خلاف ہی اگر وہ مثل نابینا کے چاہ ضلالت مین گرے تو ہمکو بھی مثل اُنکے ہونا زیبا نہین ہی باوصف ہونے چشم بصیرت اور عقل سلیم کے گرنا چاہیے نہین بلکہ دیکھ بھال کر قدم رکھنا چاہیے مین کہانتک تمکو اس بابت تحریر کرون خلاصہ اِس تقریر کا یہ ہی کہ اگر تم اور خورشید مذہب اسلام قبول کروگے تو مین صلح کرلونگا ورنہ کبھی نہین چاہے سر تن سے کٹ جاے مگر قدم اپنا راہ اسلام سے نہ پھیرونگا اِس راہ مین اگر درجہ شہادت کا پاونگا اگر صرف تمہین مذہب اسلام قبول کرو اور خورشید تاجگیر نہ قبول کرے تو تم مع فوج کے مذہب اسلام اختیار کرکے اپنے ملک کو چلے جاؤ مین خورشید سے سمجھ لونگا لیکن یہ نہین کہتا ہون کہ تم مدد کرو نہ تم میری شرکت کرو نہ خورشید کی کیونکہ خورشید کو بھی تو دعوی ملک گیری ہی اور وہ اِسی قدرت سے اِس جانب کو آیا ہی اگر یہ دونون امر نہین منظور ہین تو بندہ مجبور ہی یہ خیال کرلو کہ دبنے پر چیونٹی بھی کاٹ کھاتی ہی اور گربہ بھی حملہ کرتی ہی بقول شیخ سعدی بیت نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ٭ برآرد بچنگال چشم پلنگ ٭ جہانتک مجھسے کوشش ہوگی مین بھی سعی کرونگا فتح دینے نہ دینے کا خدا کو اختیار ہی بندہ اُسکے روبرو مجبور و ناچار ہی وہ مالک و مختار ہی ہر امر مین اُسکو اختیار ہی مین یہ نہین دعوی کرتا ہون کہ ضرور فتح حاصل کرونگا اگر وہ چاہے گا تو اُسکے نزدیک کوئی امر مشکل نہین ہی ایک مور ضعیف فیل مست کو کیونکر ہلاک کر ڈالتی ہی فرعون کے دست ظلم سے کیونکر جناب موسی کو نجات ملی جناب خلیل پر کیون آگ گلزار کردی بس بشر کو یہی خیال کرنا چاہیے مین تمسے خوف کرکے التجا نہین کرتا ہون بلکہ اہل دنیا کی طعن سے بچنے کے

لیے اور دوسرے محبت برادری سے مجبور ہون آیندہ تمکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی جو کچھ کہ مجھکو کہنا تھا مین نے کہدیا اب کوئی مجھکو الزام نہین دے سکتا ہی مین نے اپنا حق عزیزی ادا کردیا اس شعر پر نامہ کو تمام کیا شعر

اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ + اگر جنگ جوئی ندارم درنگ +

بس نامہ تمام ہوا جب یہ مضمون لکھوا چکا تو نامہ کو لفافہ کرکے اوسپر اپنی مہر کرائی مہتر رفیق اپنے عیار کو طلب کیا اور اس سے کہا کہ یہ نامہ زرنگار شاہ کو پہونچادے رفیق وہ نامہ لیکر فوراً طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا بعد جانے عیار کے بادشاہ نے اہل دربار سے کہا کہ گو یہ نامہ سراسر پند و نصیحت سے مملو ہی مگر وہ لوگ کبھی اسکے اوپر نہ خیال کرینگے بالکل اسکو ہیچ و پوچ تصور کرینگے اور جواب جنگ دینگے کیونکہ اونکے دلون مین محبت خداوند لقا کی بھری ہوئی ہی وہ کیونکر اوس محبت کو ترک کرسکتے ہین خیر دیکھا جائیگا کہان جاوینگے یہ کہکر اور ذکر کرنے لگا اودھر رفیق وہ نامہ لیکر لشکر مین پہونچا دربارگاہ پر پہونچکر اندر جانے کا ارادہ کیا درگہ سالار نے روکا مگر یہ کب مانتا ہی جست کرکے داخل بارگاہ ہوا بطریق اہل اسلام سلام کیا تمام اہل دربار برہم ہوے زرنگار شاہ نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو کہا کہ مین نامہ لیکر آیا ہون دریافت کیا کہ کسکا نامہ لائے ہو کہا کہ شاہ شاہان فریدون حشمت دارا شوکت سکندر مرتبت منوچہر عزت جمشید صولت رستم ہیبت صاحب جاہ و حشم مالک تخت و تاج و علم بلند اقتدار فلک وقار یعنی شہنشاہ زردمان تاجدار مالک و حاکم زرین حصار کا نامہ لیکر آیا ہون اور کسکا نامہ لاؤنگا کون ہی جو مجھ ایسے عیار کو نامہ دیکر روانہ کرسکتا ہی یہ مرتبہ اوسی شہریار کا ہی کہ جسکا مجھ ایسا عیار طرار ملازم ہو یہ جو تقریر و طراری خورشید و زرنگار شاہ نے سنی ہوش پرواز کرگئے دلمین کہا کہ کیون دریافت کیا وہ خود بیان کرتا مگر اب سوچ کرنے سے کیا حاصل کہا کہ لاؤ نامہ رفیق نے کہا کہ کچھ زر نثار کرو تو نامہ ملے بغیر زر نثار کیے ہوے نامہ کا ملنا غیر ممکن ہی یہ سنکر خورشید نے چند کشتیان زر سرخ کی طلب کرکے نامہ پر سے نثار کین اوسوقت مہتر رفیق نے کہا کہ اور بہت سی شرطین ہین جو کہ مین اسوقت تم لوگون سے ادا کرتا مگر خیر اب مین نے صرف نثار پر اکتفا کی لو یہ نامہ موجود ہی مگر ذرا اسپر غصہ نہ فرمائیگا یہ پرچہ کاغذ ہی جو کچھ جواب دینا ہو وہ کسی کے ہاتھ تحریر کرکے روانہ کرنا کہ وہ میرے ہمراہ چلے نامہ اسکے پاس رہے جب وہ وہان پہونچے گا مین نامہ لیکر بارگاہ مین جاؤنگا حضور شاہ مین پیش کرونگا خورشید نے کہا کہ کیا تم جواب نامہ نہ لیجاؤگے رفیق نے ترش ہوکر جواب دیا کہ نہین خورشید نے کہا کہ کیا سبب رفیق عیار نے کہا کہ دو سبب ہین اول یہ کہ تم لوگ کافر ہو اور کافر کا نامہ مین نہ لیجاؤنگا دوسرے اسمین تمہارے خداوندون کے نام تحریر ہونگے اور اونکی تعریف پس مین کیونکر اونکی تعریف کی تحریر کو لیجاؤن جنکو مین خدا سے باطل خیال کرتا ہون اور ساحر اور بت سنگ ایک ہی تصور کرتا ہون اور اونکی یہی اصلیت ہی یہ جواب سنکر خورشید خاموش ہو رہا مگر دل مین شرمندہ ہوا اور کہا کہ افسوس ایک عیار نے یون سر دربار تقریر کی اور ہمارے خداوندون تک کو کہا اپنی ندامت دور کرنے کو یہ جواب دیا کہ کیا کرون تو نامہ لیکر آیا ہی کسی مذہب و مشرب مین ایلچی پر جور و جفا جائز نہین ہی اگر نامہ بر نہوتا تو اس تقریر کی وہ سزا ایسے سخت دیتا کہ تمام عمر یاد کرتا مگر مجبور ہون یہ سنکر مہتر رفیق نے جواب دیا کہ یہ نہ خیال کرو جو کچھ تمسے ہوسکے وہ کرو جبکہ تمہارا کچھ مذہب نہین ہی تو ایلچی کو ستم کیے ہوے تمہین کیا ہوا مین موجود ہون یہ نہ خیال کرو کہ مین نامہ بر ہون اودھر نامہ زرنگار شاہ نے دبیر کو دیا کہ اسکو ذرا پڑھو تو اسمین کیا تحریر ہی اور رفیق سے کہا کہ اچھا اب خاموش رہو ہم نامہ بر کو کچھ نہین کہسکتے ہین ہمارے طریقہ حکومت کے خلاف ہی اودھر دبیر نے بصداے بلند نامہ پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ کل نامہ از ابتدا تا انتہا لفظ بلفظ پڑھا جب تمام مضمون نامہ سے آگاہی ہوئی تو زرنگار شاہ و خورشید نے مہتر رفیق سے کہا

کہ ہماری طرف سے کہدینا کہ ہمنے تمہارا نامہ پڑھا مضمون سے آگاہ ہوے یہ جو تمنے تحریر کیا ہی تو یہ گفتگو اور تحریر تو بچون کے قابل ہی یہ اُنکے سمجھانے کو کافی ہی جو فہم لیتے دانا کے آگے بالکل ہیچ اور پوچ ہی یا جو کہ مسلمان ہو یہ اُسکو کافی ہی اِن سب باتون کا یہ جواب ہی کہ ہم کبھی دین اسلام نہ قبول کرینگے بلکہ تمکو لازم ہی کہ ہماری خدمت مین حاضر ہو کر اپنا مذہب قدیم قبول کرو ورنہ آمادہ جنگ ہو ہمین ایسی بے قاعدہ تحریر سے کیا حاصل ہی باطل لغو اور بیکار ہی یہ امر دشوار ہی کہ صلح ہو جاوے اور اب تم جاؤ اُسکا جواب ہم سواے اِسکے اور کچھ نہین دینگے اِسکے جواب مین اب طبل جنگ بجے گا یہی جواب ہی رفیق عیار یہ سنکر خوش وہانسے چلا آیا اور اپنے لشکر مین پہنچکر داخل بارگاہ ہوا بادشاہ سے کل تقریر بیان کی اُدھر بعد جانے اُسکے خورشید نے بمشورہ زرنگار شاہ کوس حربی کے بجنے کا حکم دیا بموجب حکم نقارے پر چوب پڑی صداے کوس حربی تمام لشکر مین پھیل گئی وہ جو ہرکارے یہان لشکر زرہ دمان کے موجود تھے وہ یہ خبر لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوے اُدھر یہ صدا جبکہ گوش زرہ دمان تاجدار مین پہنچی تو اہل دربار سے کہا کہ یہ نقارہ کہان بجا ہی کوئی خبر تو لاوے ابھی کوئی نہین گیا تھا کہ وہ جوڑی ہرکارے کی حاضر دربار ہوئی ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثناے بادشاہی بجا لا کے عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ترقی جاہ و جلال ہو دشمن سرکار پایمال ہو لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل صبح کو نکل کر میدان جنگ مین آتش شر و فساد کو روشن کرے باقی خیریت ہی یہ کہکر وہ ہرکارے مجرا کر کے رخصت ہوے بادشاہ نے مختصر رفیق سے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بتائید ایزدی کوس رزمی بجے ہم بھی کل نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتے ہی رفیق نے نقارخانہ مین جا کر حکم دیا کہ نقارے پر چوب پڑے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا صداے طبل رزمی سے تمام میدان قتل گونج گیا سامان جنگ ہونے لگا ہر سوار و پیدل اپنے اپنے ہر ہر ہتیار درست اور صاف کرنے لگا کوئی خنجر تیز کرتا تھا کوئی تلوار پر صیقل کرتا تھا کوئی نیزہ بدست لیے درست کر رہا تھا کوئی کمان سینک کر برابر کر رہا تھا کسی نے ترکش سے خراب خراب تیر نکال کر پھینک دیے اور عمدہ عمدہ چُنکر دیے اور اُنکو الگ رکھا اور بعضون کو نکال کر اُنکے پیکان درست کیے کوئی سنان نیزہ صاف کرنے لگا کوئی گرز کو ہوا مین تولنے لگا اور اپنے یارون سے کہنے لگا کہ کل اِس سے حریف کو پیوند زمین کرونگا کوئی تو دو چار آئینہ اپنا دیکھنے لگا کسیکو فکر دشمن کشی تھی جو کہ بہادر اور جری ہین وہ تو اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کر رہے ہین اور مارے خوشی کے لباس بدلون مین تنگ ہو گئے ہین پھولون نہین سماتے ہین آپس مین گلے مل رہے ہین کہتے ہین کہ بھائی آج روز عید ہی کہ خدا نے بعد مدت یہ دن نصیب کیا کہ لڑائی کا دن آیا کل خون دشمن سے رنگ کھیلینگے لباس گلرنگ ہونگے زمین معرکہ خون دشمن سے گلنار ہوگی نہ معلوم کسکی اجل آئے کون اِس دار فانی سے کوچ کر جاوے بھائی جو ہمنے کہا سُنا ہو معاف کرنا کیونکہ سامنا بڑے جبار و قہار کا ہی اُسنے کہا کہ برادر تم بھی معاف کرنا جو انجام تمہارا ہوگا وہی ہمارا بھی ہوگا یہ وقت بہت برا ہوتا ہی سامنا بڑے دشمن سے ہی جسکی سہلے چل جائے وہی بہادر ہی بھائی دعا کرو کہ قدم نہ ہٹین ثابت قدم رہین کوئی یہ نہ کہے کہ فلان بہادر کے قدم ہٹ گئے کھیت مین نہ ٹھہر سکا تلوار کی آنچ نہ سہ سکا یہ آگ وہی برداشت کرتا ہی کہ جسکا دل فولاد کا ہوتا ہی تلوار باندھنے سے بہادر نہین ہو جاتا ہی خدا اپنا فضل کرے کہ اگر آئے بھی تو ایک کو مارکے مرین ہماری لاش کے برابر دشمن کی بھی لاش ہو جہان اور بہادرون کا کھیت ہو وہان ہم بھی پڑے ہون کہ لوگ یہ دیکھین کہ ہان یہ بھی بہادر تھا بھائی کل کے مرنے مین تو درجہ شہادت ہی اور ملیگا ابد الآباد کی زندگی پاینگے سیر بہشت نصیب ہوگی حق نمک مالک سے ادا ہونگے نمک حلال کہلائینگے خیر خواہ عمر کار مشہور ہونگے دشمن بھی جانینگے کہ ایسے خیر خواہ ہوتے ہین اُسنے

جواب دیا کہ بھائی میری بھی یہی ہر وقت دعا ہے کل عروس مرگ کا سامنا ہے ہمنے تو اُسوقت سے زن و فرزند کی محبت ترک کی اُنکا خدا حامی و مددگار ہے اور پرورش کرنیوالا ہے وہ کوئی نہ کوئی فکر رزق کر دیگا ہم اِن سبکو اُسیپر چھوڑے جاتے ہیں جو سب کا مالک ہے آجتک کیونکر بسر ہوئی اگر وہ یہ فکر نہ کر دیتا تو کیونکر بسر ہوتی مدتوں گھر میں بیٹھکر نمک شاہی کھایا ہے اب جو وقت آیا تو کیا نہ ادا کرینگے یہ تو مردی و بہادری کے بالکل خلاف ہے بہادروں میں تو آپسمیں یہ مشورے ہو رہے ہیں جو کہ بزدل و نامرد ہیں وہ اِس فکر میں ہیں کہ کسیطرح شام ہو تو ہم اپنا سامان سفر درست کر کے کسی اور شہر میں چلے جائیں اگر جان ہے تو جہان ہے اگر ہم نہونگے تو ہمارے زن و فرزند کی کون پرورش کریگا وہ ہمارے مارے جانیسے مرجاینگے اور بسبب فاقہ کشی کے ہلاک ہو جاینگے اگر ہم ہونگے تو کہیں اور نوکری کر کے بسر کرینگے اگر نوکری نہ ملیگی تو ٹوکری ڈھوکر اپنے بال بچونکو کھلائینگے اور اُنکی پرورش کرینگے کیونکہ سوا ہمارے کوئی اُنکا نہیں ہے ہم تو نوکری نہیں کرتے تھے مگر خالہ صاحبہ نے یہ عذاب ہمپر نازل کیا اِن جان تو کہتی تھیں کہ میں نوکری نہ کرنے دونگی مگر اُنھوں نے در خلاف کر نوکر رکھا دیا ارے بھائی ہمنے تو کبھی چڑیا تک نہیں ذبح کی اگر کسی کی فصد کھلتی دیکھ لیتے تھے تو خون جوش میں آجاتا تھا اور غش کھا کر گر پڑتے تھے بھائی ہمارا تو خون ہلکا ہے پتلا ہے لاکھوں کا خون کیونکر دیکھا جائیگا بھائی اگر کوئی جنازہ راہ میں مل گیا تو کلیجہ ہاتھوں اُچھلنے لگا گھر میں آکر بخار چڑھ آیا ایک مدت تک ماندے رہے یہ تو حال ہے بھائی ہم تو باز آئے ہم تو آج شب کو یہاں سے نکل جاینگے اُسنے جواب دیا کہ بھائی تم کیا کہتے ہو میرا بھی یہی ارادہ ہے جو تمھاری حالت ہے وہی ہماری بھی حالت ہے خدا ہماری بھی خالہ کا بھلا کرے یہ کہکر سائیس کو پکارا کہ میاں کریم بخش اِدھر تو آؤ نوکر دوڑا کر دعا میں میاں کو کیا ایسی ضرورت ہے کہ بلایا ہے نوکر دوڑ کر حاضر ہوا کہ میاں کیا کام ہے نوکر سے کہا کہ آج دوپہر رات گئے گھوڑا ہمارا کسکر فلان مقام پر لے آنا ہم وہاں ٹہلتے ملینگے ہمیں ایک ضرورت ہے ہم ذرا جاینگے صبح ہوتے ہوتے چلے آینگے نوکر نے کہا کہ میاں کل روز جنگ ہے کہاں جائیے گا اگر اتفاق سے دیر ہو گئی تو سب کہیں گے کہ نامرد تھے دم چرا کر نکل گئے سب بدنام کرینگے اور چونکہ شاہی برسوں کھایا ہے وہ بھی ادا کرنا ضرور ہے یہ سنکر ایکمرتبہ برہم ہو کر جواب دیا کہ تمکو کیا جو ہم کہتے ہیں وہ تم کرو کیا تم ہمارے مالک ہو یا ہم اچھا ہم تیرے کہنے سے اپنی جان تلف کر دیں نوکر نے دل میں کہا کہ یہ بڑے بزدل ہیں کہا بہت خوب گھوڑا موجود رہیگا نوکر یہ کہکے چلا گیا یہاں لشکر میں تو یہ بندوبست ہو رہا ہے بہادر فکر جنگ کر رہے ہیں بزدل تلاش فرار میں ہیں یہی حال لشکر حریف کا ہے یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی طبل اِسیطرح بجا کیا دونوں لشکروں میں طلایہ پھرنے لگا جا بجا پہرے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی جن بزدلوں نے سامان فرار کیا تھا وہ خود مع اسباب دوپہر رات کو جبکہ تاریکی ہو گئی فرار کر گئے اور جو کہ باقی رہ گئے تھے اُنھوں نے بہانے سوچے لڑکھاتے دست آنے لگے پلنگ پر پڑ رہے اگر کوئی آیا اور کہا کہ بھائی کل کیا ارادہ ہے یا میدان جنگ کو چلیے گا یا نہیں کہا کہ بھائی مجکو تو شام سے دست آرہے ہیں ضعف اسقدر ہو گیا ہے کہ ہلا نہیں جاتا ہے اگر دست نہ آتے تو میں ضرور چلتا بعد تھوڑے کے پیدل آیا اگر مجبور ہوں اُسنے کہا کہ اچھا چلکر تماشاہی دیکھنا ہے دیا اگر ضعف کم ہو گیا یہ سنکر وہ تو خوش چلا گیا دل میں کہا کہ کیا بزدل آدمی ہے اسقدر زمانے تک نمک کھایا جب وقت آیا تو فقرہ گڑھ کے پڑ رہے ہیں وہ نمک حرام ہیں یہانتک کہ وہ رات اِسی سامان اور بندوبست میں بسر ہوئی دونوں طرف حالت بیم و ہراس رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھر آگیا کہ یکایک مرغ سحر نے اپنے آشیانہ سے پرواز کی صدائے اذان دینے لگی لشکر اسلام میں سب بیدار ہوئے وضو کر کے سجادوں پر آ کے عبادت الٰہی کرنے لگے بعد فراغت نماز دعا میں اپنی ثابت قدمی اور نصرت کی بصد التجا و گریہ و زاری د

بصد خشوع و خضوع خدا سے طلب کرنا شروع کیں بعد فراغ دعا سجدۂ شکر کرکے اپنے سامان جنگ مین مصروف ہوئے زردمان شاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغت کرکے سلاح تن پر لگاکر برآمد ہوا اُدھر سپاہ اپنے خیمون سے سردار آنے لگے سپاہ تیار ہوگئی لشکر کفار مین بھی سب اُٹھے موافق اپنے مذہب کے پوجا پاٹ کیا بعد فراغ کے وہ بھی سب مسلح ہوکر دربارگاہ پر آکر موجود ہوئے زرنگار شاہ و خورشید شہ سوار مکمل ہوکر آ بیٹھے یہ دونو سوار ہوکر مع پانچ لاکھ پچاس ہزار سپاہ و مع پہلوانان نامی و سرداران گرامی کے طرف میدان کارزار کے چلے اُدھر سے زردمان تاجدار بھی سوار ہوکر عقب مین لشکر جوکہ قریب چار لاکھ تیس ہزار کے تھا مع سرداران اولوالعزم و پہلوانان پرجگر کے طرف میدان ہنگامہ کے چلے وہ لشکرون کے علمون کے پھریرے سرخ و زرد و زرنگار کھلے ہوئے اور گھوڑون کے ٹاپون کی صدائین اور اسلحہ کی چمک چمکار عجب طرح کا سمان دکھاتی تھی وہ گوسفند سبزے کا بوقت فجر لہلہانا اُس پر قطرۂ شبنم کے قطرون کا مثل گوہر کے چمکنا اور طائران خوش الحان کا باالحان خوش ورشنو اپنی زبان مین حمد الٰہی کرنا اور گلہاے خودرو کا کھلنا اور نسیم سحری کا اٹھلا اٹھلا کے چلنا آفتاب عالمتاب کا دریچۂ مشرق سے سر نکالنا یعنی انجم کا تمام میدان مین پھیلنا اور تھوڑی تھوڑی دھوپ کا نکلنا وہ خنکی کا وقت عجب لطف دیتا تھا خوشبو سے گلہاے خودرو کی تمام صحرا مہکا ہوا تھا دھوپ کے سبب سے قطرہ ہاے شبنم مثل گوہر آبدار کے چمک رہے تھے عاشق مزاجون کے دماغ معطر ہو رہے تھے اُدھر شاہ مشرق تخت نیلی پر بصد جلوہ گری نیزہ خطوط شعاعی لیکر براے تماشاے رزم دلیران میدان جنگ مین برآمد ہوا کہ یہ دونون لشکر بھی میدان جنگ مین پہونچے صفوف جدال و قتال کی آراستہ ہونے لگین صف آرا لگے صفین درست کرنے لگے چھوٹی صفین دونون لشکرون کی درست ہونے لگین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ قلب فوج مین تخت شاہی بصد زیب و زینت قائم کیا گیا برابر اُسکے اسپ خوش رفتار پر تومان تاجدار و دیگر سرداران نامدار استادہ ہوئے جانب میمنہ صمصام و جانب میسرہ ثقیل دیوصورت بعہدہ سپہ سالاری قائم ہوئے اُدھر تخت زرنگار شاہ و خورشید دونون قلب لشکر مین برابر اُسکے اور پہلوان نامی میسرہ پر سپہ سالار زرنگار شاہ و میمنہ پر سپہ سالاران خورشید و فرزند وزیر خورشید استادہ ہوئے نیزے بلند ہوگئے ابرہاے سپر چھاگئے اُسمین برقہاے شمشیر کوندنے لگی علم فوج کھل گئے پھریرے اُڑنے لگے باجے جنگی بجنے لگے پہلوانان رعد آواز گرجنے لگے صداے پہلوانون اور جھنکار سے تلوارون اور آواز سے باجون کی تمام صحرا گونج رہا تھا سنان و خود کی چمک آنکھون مین چکاچوند کیے دیتی تھی کسی جانب ڈھالون کا ابر اُٹھا ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ گھٹا چھائی ہے کہین برچھیون کے پھل چمک رہے تھے کہین کمندین کھچی ہوئی تھین کسی طرف کمانین کڑک رہی تھین صف آرا صفین درست کر رہے تھے کہ اگر کوئی سوار یا پیدل صف سے بڑھا تو اُسکو برابر صف کے کردیا سم سے سم ٹھوکتی تھی گوش سے گوش بنی سے بنی پٹھ سے پٹھ دم سے دم ملی ہوئی تھی اسقدر اُس صحرا مین دونون لشکرون کی کثرت تھی کہ طائر نظر کا گذرنا دشوار تھا ہوا کا گذر غیرممکن تھا سواے میدان جنگ کے جوکہ براے مقابلہ دلیران قرار دیا گیا تھا کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ کوئی قدم جہان رکھ سکے تل رکھنے کی جگہ نہ تھی بڑی کشاکش تھی جب صفین دونون جانب کی آراستہ ہوچکین تو کڑکیت لکلکے کڑکا کہا نقیبون نے نکلکر نقابت کی یہ صدا دی کہ جوانو آج روز جنگ ہے یوم نام و ننگ ہے آج تم صفحۂ ہستی سے نام سہراب و رستم کو مٹادو آج عروس مرگ کا سامنا ہے دیکھین کسکا قدم آگے کو بڑھتا ہے اور کون دہشت سے تلوار کی پیچھے ہٹتا ہے کون بڑھکر سینہ تلوارون پر دھرتا ہے اور کون نیزہ و تبر کے سے سینہ کو ملادیتا ہے کون اپنے دشمن کو قتل کرتا ہے کون عروس مرگ کو بخوشی و خورمی بیاہ کر

لیجاتا ہی اے ناموروں وہ کام کرو کہ صفحۂ ہستی پر تمہارا نام تا قیام قیامت روشن رہے تمکو لازم ہی کہ اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو نام آوری دکھاؤ اور وہ نام کرو جیسا تم لوگون کو چاہیے کیونکہ آج تم لوگون کی برات کا دن ہی شعر اے ناموروہ نام کرنا ٭ رستم سے نہو وہ کام کرنا ٭ دیگر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہگیا ٭ مردون کا آسمان کے تلے نام رہگیا ٭ کہان ہی رستم کہان ہی سہراب کہان ہی اسفندیار یہ بہادر تو دنیا سے اُٹھ گئے مگر اُنکا بسبب بہادری و شجاعت کے نام اب تک صفحۂ روزگار پر قائم ہی اور تا قیام دنیا قائم رہیگا جب نقیب نقابت کر چکے تو تبرداروں نے لشکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھادیا اُدھر دونون لشکرون کے بہادرون کا صداے نقبا سے یہ حال تھا کہ جوش شجاعت و فرط جرأت سے چہرے سرخ ہو رہے تھے قبضون پہ ہاتھ پڑے ہوے تھے کوئی قبضۂ شمشیر کو چوم رہا تھا کوئی نشۂ جرأت و دلیری سے جھوم رہا تھا کوئی نیزے کو تکان دے رہا تھا کوئی گرز کو ہلاتا تھا کوئی صف سے گھوڑا نکالے دیتا تھا صف آرا آکر پھر برابر کر دیتا تھا اگر کوئی کنوتی سے کنوتی جدا ہو گئی تو وہ پھر صف آرا نے برابر کر دی صف آرا پھر رہے تھے سب کو یہ انتظار تھا کہ دیکھیے لشکر حریف سے کون برائے مقابلہ نکلتا ہی کہ یکایک لشکر حریف کے علم سیاہ رنگ جلوہ گری پر آئے اور ایک پہلوان کہ نام اُسکا عقرب گرگ پیشانی تھا زرنگار شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا سراپا میدان کا دکھایا جب آپ بھی اور وہ گھوڑا بھی عرق عرق ہو گیا تو نیزے کو زمین مین گاڑ کر دم لیا جب دم استوار ہو گیا تو لشکر اسلام کا رخ کیا اور بہ نظر تیز و تند دیکھا اور آواز دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے یہ صدا دینا تھا کہ یہان سے بہرام کرگدن سوار بادشاہ سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو آیا میدان مین پہونچکر اُسکا سامنا کیا اور صدا دی کہ مین تیرے مقابلے کو آیا ہون عقرب نے بنظر حقارت اُسکی جانب دیکھا اور کہا کہ کیون قضا دامنگیر ہی کیا کوئی اور نہ تھا کہ تجھ ایسے کمزور کو میرے مقابلے کو روانہ کیا جو کہ میری ایک ضرب کا بھی متحمل نہو گا افسوس کچھ لطف نہوا مین خیال کرتا تھا کہ کوئی بڑا بہادر میرے مقابلے کو آئیگا معلوم ہوتا ہی کہ لشکر زردمان مین سواے تیرے اور کوئی بہادر نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کرے یہ سنکر بہرام نے جواب دیا کہ کیون اسقدر لاف و گزاف اور بیہودہ تقریر کرتا ہی جو تیرا جی چاہے وہ کر مین موجود ہون میرے بادشاہ کی سپاہ مین تو اسقدر پہلوان ہین کہ جنکے روبرو رستم و سہراب کی جرأت کی کچھ حقیقت نہین ہی مثل تیرے اُنکے چاکر ہین بھلا وہ کیا تیرے مقابلے کو آتے ہان اگر کوئی پہلوان زبردست آتا تو وہ بھی آتے میری نگاہ مین تو تیرے لشکر مین کوئی اُنکا ہم پلہ نہین معلوم ہوتا ہی کہ وہ مقابلہ کو آئین مین ہی تیرے لیے کافی ہون کیون اسقدر غرور کرتا ہی یہ سنکر اُسنے کہا معلوم ہوتا ہی تیری قضا آگئی ہی لا جو حربہ رکھتا ہی اُسنے کہا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے یہان پیشقدمی جائز نہین ہی ہم پیش دستی نہین کرینگے تو پہلے اپنا حوصلہ نکال لے جب ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا تو مین بھی اپنا حربہ کرونگا یہ سنکر عقرب نے کہا کہ اگر تیرے یہان پیشدستی نہین ہی تو ہمارے یہان تو ہی خبردار رہنا یہ کہکر نیزے کو نکال دیکر بہرام کے سینہ کو تاک کر وار کیا بہرام نے بھی نیزہ سنبھالا لگی نیزہ بازی ہونے طعن بر طعن چلنے لگی سنان سے سنان اور بنان سے بنان لڑنے لگی کوئی ستر اسی طعن کی نوبت آئی تھی کہ بہرام نے اُسکے نیزے کی سنان اپنے نیزے سے نکال دی پھل مثل ستارے کے چمک کر زمین پر گرا خالی ڈانڈ اُسکے ہاتھ مین رہگئی لشکر اسلام سے ایک شور آفرین بلند ہوا یہ مارے خجالت کے عرق عرق ہو گیا جھنجھلا کر ڈانڈ کھینچ ماری اِسنے خالی دی وہ زمین پر پڑی عقرب کو اور زیادہ غصہ آیا تیغۂ برق تاب نیام سے کھینچکر خبردار کہکر مارا اُسنے تلوار کو خیال مین رکھا جیسے ہی تلوار قریب سر آئی بجلی دراز کر کے تلوار کی دھار بچاکر ہاتھ ڈالدیا قبضہ کو اپنے

قبضے مین کیا عقرب نے چاہا کہ زور کرکے تلوار چھین لون مگر ممکن نہوا بہرام نے ہاتھ مروڑکر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر صدر زین سے اُٹھالیا اور سر سے بلند کرکے دے مارا اور صدا دی کہ دیکھا تو نے ہمارے زور کو تو ہمکو حقیر وکمتر تصور کرتا تھا یہ کہکر گھوڑے پر سے کود پڑا اور اُسکے سینہ پر سوار ہوا اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا گہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا بہرام نے سینہ پر سے اُترکر بیک ضرب شمشیر اُسکے دو پرکالے کیے چونکہ شاہ صاحب یہ سب طریقے تعلیم کر گئے تھے جب سے یہ لوگ اُسی طریقہ اور قاعدے پر چلتے ہین بہرام نے اُسکو قتل کرکے صدا دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون اُدھر اہل اسلام نے صداے تحسین وآفرین بلند کی اہل لشکر حریف جل گئے یہ حال دیکھکر عقرب کا بھائی نشو اطمار خوار زرنگار شاہ سے اجازت لیکر براے مقابلہ میدان قتال مین آیا اور قریب پہونچکر تلوار کا وار کیا بہرام نے خالی دیکر اب جو اپنا وار کیا تو مع مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے اِسکو بھی قتل کرکے صدا دی کہ آئے اور کوئی یہ صدا سنکر فرتوت مردم در بغیر اجازت شاہ مقابلے کو آیا آتے ہی پہلے اُسنے گرز کا وار کیا بہرام نے گرز کو خالی دیا اور لپک کر خنجر جو مارا تو توڑکر سینہ کے پار گذر گیا وہ بھی مرکر گرا پھر قرطوم دراز بینی براے مقابلہ آیا پہلے خوب نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب ومغلوب نہوا مگر ایک مقام پر بہرام نے نیزے کو گانٹھ کر جو جھٹکا دیا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا وہ سوا نیزے آب خجالت مین غرق ہوگیا بعد کو بہرام نے نیزہ اُسکے سینہ پر مارا کہ پشت کو توڑکر پار گذر گیا زور کرکے اُسکو پشت اسپ سے نیزہ کی نوک پر اُٹھالیا اور اونچا کرکے زمین پر دے مارا کہ استخوان تک ریزہ ریزہ ہوگئے اور دو پہلوان مقابلے کو نکلے وہ بھی زخمی ہوے یہانتک کہ شام ہوگئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجا اُسدن کی میدان داری مین چار پہلوان ہاتھ سے بہرام کے قتل ہوے اور دو زخمی ہوے زردمان شاہ بہرام کو اپنے ہمراہ لیکر بخوشی وخورمی طرف اپنی بارگاہ کے مع کل لشکر کے روانہ ہوا اور پڑاؤ پر آکر قیام کیا اُدھر زرنگار شاہ وخورشید رنجور ومغموم طرف اپنی فرودگاہ کے واپس گئے زردمان نے داخل بارگاہ ہوکر حکم دیا کہ بزم عشرت منعقد ہو ناچ کا سامان ہونے لگا لشکر اپنے مقام پر اُترا ہر سردار اپنے خیمے مین گیا لباس رزم اُتارا پوشاک بزم پہنی اور دربار مین آنا شروع کیا یہانتک کہ تھوڑی دیر مین تمام دربار سرداروں سے مملو ہوگیا اُدھر خورشید وزرنگار شاہ رنجور داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترا زرنگار شاہ نے فوراً جاتے ہی حکم نواخت طبل جنگ کا دیا نقارے پر چوب پڑی نواخت کوس حربی کی خبر سُنکر ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوے یہان طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی ایک مطربہ غزل گا رہی تھی اُس غزل سے عجب سمان بندھا ہوا تھا ہر ایک محو اور مست تھا عالم وجد تھا ہر ایک سردار خوش ومسرور تھا کہ یہ ہرکارے داخل بارگاہ ہوے انھون نے اتنا توقف کیا کہ مطربہ غزل تمام کرلے تو ہم عرض کرین جب وہ گاچکی تو اُسوقت انھون نے مجرا کیا اور عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ نے بسبب رنج وغم پھر طبل جنگ بجوایا ہی ارادہ ہی کہ کل میدان مین نکلکر پھر معرکہ آرا ہو بادشاہ نے اُنکو خلعت دیکر رخصت کیا اور حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل رزمی بجے بتائید خداوند کریم ہمکو اُسکی ذات کا بھروسا ہی بموجب ارشاد شاہ والا نہاد نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی رات بھر دونون لشکرون کے سردار جا بجا کیے طلایہ پھر آلیا نقارے بجا کیے وہ رات اہل لشکر کو امید وبیم مین گذری اُدھر زردمان تاجدار نے دوپہر رات تک ناچ دیکھا بعدہ دربار برخاست کرکے آرام کیا اُدھر زرنگار شاہ حکم طبل جنگ دیکر بسبب رنج کے جاکر خواب غفلت مین مبتلا ہوا تھا کہ وہ رات بسر ہوئی صبح کو موافق دستور دونون بادشاہ بیدار ہوئے اپنے اپنے مذہبون کے طریقہ سے

عبادت ادا کی اہل لشکر دونون جانب کے اُٹھے نماز و فرائض مذہبی سے فراغت کر کے مسلح اور مکمل ہو کر مستعد ہوے کہ اِس عرصہ مین اُدھر زرد مان تاجدار اور اُدھر زرنگار شاہ مع خورشید کے خیمہ سے برآمد ہوا سب سردارون و پہلوانون کا مجرا ہوا سب کا مجرا لیتے ہوے بادشاہ یعنی زرد مان کل فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف میدان نبرد کے چلے اُدھر سے زرنگار شاہ چلا وہ صبح کا سمان وہ نسیم سحری کا چلنا اور وہ گلہاے دشت کا مہکنا اور خورشید کا آسمان پر نکلنا عجب سمان دکھاتا تھا یہانتک کہ دونون لشکر میدان جنگ مین پہونچے صف آراے نکلا صفین درست کین علم کھل گئے باجے بجنے لگے سنانین چمکنے لگین کمانین کڑکنے لگین پہلوان گرجنے لگے نقیب نکلے نقابت کر کے چلے گئے صفون پر سناٹا سا چھا گیا چہرے مارے شجاعت کے سرخ ہو گئے ہر ایک دشمنون کو بنظر حرب و مقابلہ دیکھنے لگا تلوارین تولنے لگے گرز اُٹھ گئے نیزے بلند ہونے لگے جب نقیب نقابت کر کے ہٹ گئے لشکر زرنگار شاہ سے پھر ایک پہلوان کہ نام اُسکا تمریق آدم خوار تھا بڑا زبردست اور بہادر تھا وہ اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا اِدھر سے بہرام جو کہ کل میدان مین براے مقابلہ آیا تھا حسب الحکم زرد مان تاجدار میدان مین آیا بعد گفتگوے بسیار نوبت حرب و ضرب کی آئی تمریق ہاتھ سے بہرام کے مارا گیا خرو داؤد رد مقابلہ کو آیا وہ بھی ہاتھ سے بہرام کے زخمی ہوا شہداد ترک مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا دوپہر کے عرصے مین پانچ پہلوانون کو قتل اور چار کو زخمی کیا کہ یکایک لشکر زرنگار شاہ کے بائین جانب کے علم جلوہ گر ہوے جسطرف کہ لشکر خورشید تھا اُسکی سپاہ سے میمون سگ صورت مقابلہ کو آیا یہ بہت زبردست پہلوان ہے بہرام سے آکر مقابلہ کیا بعد ردو بدل بسیار بہرام میمون کے ہاتھ سے زخمی ہوا اُس نطفہ حرام نے چاہا کہ قتل کر ڈالون کہ باشارہ بادشاہ فولاد قوی بازو للکارتا ہوا آیا اور پکارا کہ دست خود رانگہ دار مین تیرا حریف آپہونچا خبردار اب ہاتھ نہ لگانا اور نہ اُسپر جر بہ کرنا وہ یہ سنکر تھما کہ یہ قریب اُسکے پہونچ گیا بہرام کو لوگ اُٹھا لیگئے فولاد اُسکے مقابل ہوا اور دوبدل ہوئی فولاد بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا قنطور سخت پنجہ نکلا فولاد کو پھیر دیا خود مقابلہ کیا میمون کو قنطور نے زخمی کیا کہ عوج دراز گردن آیا وہ بھی ہاتھ سے قنطور کے زخمی ہوا اور دو پہلوان آئے وہ قتل ہوے یہانتک کہ شام ہو گئی دونون لشکر واپس گئے پھر زرنگار شاہ نے طبل بجوایا صبح کو میدان مین آیا پہلوان مقابلہ کو نکلے اُس روز کی میدانداری مین قنطور کے ہاتھ سے چند پہلوان زخمی ہوے اور دو جان سے مارے گئے قریب شام قنطور ہاتھ سے مولاج دریانشین کے زخمی ہوا اِسی پر زرنگار شاہ نے اکتفا کی طبل بازگشت بجوا کے واپس گیا جا کر پھر طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان داری ہوئی آج مولاج کے ہاتھ سے صیقل گرز زن و بہمن تیغ زن و سمار سخت کمان زخمی ہوے اِسی میدان داری مین شام ہو گئی دونون لشکر واپس گئے یہانتک کہ زرنگار شاہ نے آج پھر مارے خوشی کے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین آیا دونون لشکرون کی صفین آراستہ ہوئین مولاج دریانشین آج پھر میدان مین آیا مبارز طلب کیا گرگین بلند کمان اُسکے مقابلے کو آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے زخمی ہوا سمر شار کشتی گیر آیا وہ بھی زخمی ہوا اُسدن کی میدان داری مین گرگین نے کئی پہلوان زخمی کیے اور کئی جان سے مارے یہانتک کہ شام ہو گئی دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے جا کر آرام کیا اُس روز طبل نہ بجا کیونکہ کئی میدان داریان برابر ہوئین تھین بدین سبب اُس روز زرنگار شاہ نے طبل جنگ نہ بجوایا کیونکہ لشکر تھک گیا تھا اور بہت سے پہلوان مجروح بھی ہو گئے تھے دوسرے اُس لشکر کا بھی انتظار تھا جسکو کہ زرنگار شاہ نے بذریعۂ اپنے عیار فتراک کے شہر زرنگار سے طلب کیا تھا کہ وہ آلے تو اب مقابلہ ہو یہ خبر زرد مان تاجدار کو ہوئی کہ آج لشکر حریف مین کوس رزمی نہین

بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ تین چار دن مقابلہ موقوف رہے کہ اُسکا لشکر شہر زرنگار سے آجاسے اور جو پہلوان کہ زخمی ہوگئے ہین وہ بھی صحت پاجائین اور لشکر بھی آسودہ ہوجائے زردمان تاجدار نے کہا کہ کیا حرج ہی اچھا ہی ہمارا بھی لشکر راحت پاجائیگا ہمارے بھی پہلوان جو کہ مجروح ہین وہ بھی صحت پاجائینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام کیا اِن لوگونکو اور دونون لشکرون کو یہان بند و بست مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اسکا پھر بیان ہوگا

اب حال فتراک عیار زرنگار شاہ کا تحریر ہوتا ہی جو کہ نامہ لیکر براے طلب لشکر شہر زرنگار یہ کو گیا تھا

کہ وہ عیار بعد طے مراحل و قطع منازل کے شہر زرنگار مین پہونچا پہلے محلسرا کے دروازے پر آیا اور اندر خبر کرائی کہ مین بادشاہ کے پاس سے آیا ہون خبر خیریت لایا ہون مخلدار سے خبر کل دریافت کرکے وہ نامہ لیکر پاس فتران اژدر چشم مار خوار سپہ سالار کے آیا اور اُسکو نامہ دیا وہ مضمون نامہ پڑھکر آگاہ ہوا اُس سے کہا کہ آج تم توقف کرو کل مین مع لشکر بجانب طرف بادشاہ کے کوچ کردونگا وہ عیار یہ سنکر اپنے مکان پر آیا رات اپنے گھر مین بسر کی صبح کو اُٹھکر پاس سپہ سالار کے آیا اور کہا کہ اب آپ انتظام اپنے چلنے کا فرمائیے اُسنے کہا کہ اچھا بس اُسیوقت اُسنے حکم دیا کہ کل لشکر تیار ہو بموجب حکم کل لشکر اُسیوقت تیار ہوگیا چونکہ زرنگار شاہ بوقت جانے کے وہ لشکر اُسکے ماتحت کر گیا تھا اُسکی زیر حکومت دے گیا تھا جب سے یہ لشکر اُسکے پاس کے تھا جیسے ہی اُسنے حکم دیا فوراً وہ لشکر تیار ہوگیا اُسنے ایک شخص کو امراے شہر مین سے کہ نام اُسکا تیران تصویر تھا اور بڑا مرد جری تھا اُسکو وہان کا حاکم کیا اور آپ مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ کے اور دس ہزار کو براے بند و بست شہر بموجب تحریر بادشاہ وہان چھوڑا مع اُن پہلوانون کے کہ جنکے نام نامہ مین تحریر تھے طرف لشکر زرنگار شاہ کے روانہ ہوا فتراک عیار پیشاپیش رہبری کرتا ہوا لیئے جاتا ہی یہانتک کہ قریب ایک صحرا کے پہونچا وہان فروکش ہوا وہ رات وہان بسر کی صبح کو وہان سے کوچ کیا اِنکو تو راہ مین چھوڑیے

اب حال لشکر زرنگار شاہ اور لشکر زردمان شاہ کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ زمانہ ختم ہوا کہ جتنے دنون کا زرنگار شاہ نے حکم دیا تھا کہ اتنے دنون طبل جنگ نہ بجے کیونکہ ہم اب مقابلہ نہ کرینگے اُسوقت تک کہ جبتک ہمارا لشکر شہر سے نہ آلے تو ایک دن اسکو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اب کہانتک لشکر کا انتظار کیا جاوے ابھی تک تو وہ لشکر نہین آیا یہ خیال کرکے خورشید سے کہا کہ اب مین کبتک لشکر کا منتظر رہون زردمان خیال کریگا کہ لشکر زرنگار شاہ مین نہ اب کوئی پہلوان ہی اور نہ قوت اسقدر ہی کہ وہ مقابلہ کرے اب جب لشکر تازہ آئیگا جب مقابلہ کریگا کہین اس خیال سے وہ خود نہ مقابلے پر آمادہ ہوجائے اور پھر ہمکو اُسوقت مین خفت ہوگی خورشید نے کہا کہ پھر کاہیکی دیر ہی طبل جنگ بجوائیے آپ نے خود طبل جنگ نہ بجوایا گو کہ مجکو یہ امر بہت ناگوار تھا مگر مین آپ سے کچھ کہہ نہ سکا کیونکہ میرا قاعدہ ہی کہ مین جنکا شریک ہوتا ہون اور وہ مرد بزرگ ہوتا ہی تو پھر مین کل کام اپنا اُسکی رائے پر چھوڑ دیتا ہون کہ جو اُسکے نزدیک بہتر ہوگا وہ کریگا بدین سبب مین خاموش ہو رہا کچھ نہ کہا اب جب آپ نے یہ بیان کیا تو مین نے بھی راے دی یہ سُنکر زرنگار شاہ نے حکم نواخت طبل جنگ کا دیا یہ خبر لشکر زردمان تاجدار مین پہونچی کہ آج پھر زرنگار شاہ نے طبل جنگ بجوایا ہی زردمان نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی اُسکا لشکر آگیا ہی کوئی جاکر خبر تو لائے یہ سنکر چند ہرکارے گئے فوراً حال دریافت کرکے واپس آکر عرض کیا کہ ابھی تک تو لشکر نہین آیا ہی مگر پہلوان اُسکے لشکر کے قریب صحت ہوگئے ہین بدین سبب اُسنے طبل جنگ بجوایا ہی کہ ہمین حضور نہ فرصت پاکر حملہ کرین یا خود خواہش جنگ کرین اُسوقت میری کرکری ہوگی باوجودیکہ لشکر کثیر تھا اُسپر زرنگار شاہ نے جنگ شروع کرکے آپ ہی موقوف کردی زردمان سے دب گیا آخر کو عاجز ہوکر زردمان نے

خود مقابلہ کی خواہش کی بس ایسے ایسے خیال کر کے طبل جنگ بجوا دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم بھی کل میدان مین جاکر مقابلہ کرینگے اور یہ تو بتاؤ کہ جو پہلوان ہمارے لشکر کے تھے اور زخمی ہو گئے تھے وہ بھی اچھے ہو گئے یا نہین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی تک اُنکے زخم اچھے نہین ہوے ہین اُسیطرح آئے ہین نہ معلوم کیا وجہ ہے یہ سنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ صبح کو اُنکو شہر مین بھیجدو کہ وہان اُنکا علاج سرکاری شفاخانہ مین کیا جاوے اور بہت کوشش کیجاوے کہ وہ بہت جلد شفا پاوین اور صحت پذیر ہون وزیر نے عرض کیا کہ کل بموجب حکم کاربند ہونگا بادشاہ یہ حکم دیکر داخل خیمۂ آرامگاہ ہوا اور دربار برخاست ہوا ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا سامان جنگ ہونے لگا طبل جنگ رات بھر دونون لشکرون مین بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا سرداروں نے وہ رات جاگ کر مثل شب برات کے بخوشی و خورمی شوق جنگ مین بسر کی ہر ایک کو یہ اشتیاق تھا کہ کہین جلد صبح طلوع ہو تو میدان جنگ مین جاکر مقابلہ کرین خون دشمن سے میدان جنگ کو گلرنگ کرین اس فکر و خوشی مین وہ شب بسر ہوئی اور صبح پردۂ شب سے ظاہر ہوئی ہر ایک سردار دونون لشکرون کے امور ضروری سے فراغت کر کے اسلحہ تن پر لگا کے مسلح اور مکمل ہوئے اور دربار گاہ پر آکر حاضر ہوے اُدھر لشکر زرنگار شاہ کے سردار حاضر دربارگاہ ہوے اُدھر زردمان کے لشکر کے سردار جو کہ زخمی نہ تھے حاضر دربارگاہ ہوے یہانتک کہ زرنگار شاہ اپنے خیمہ سے برآمد ہوا اور مع کل لشکر کے طرف میدان رزم کے چلا اُدھر زردمان نے بیدار ہو کر نماز وغیرہ سے فراغ حاصل کر کے اپنی فتح کیلیے دعا کی بعدہ اسلحہ جنگ تن پر لگا کر خیمۂ بارگاہ سے برآمد ہوا وزیر نے بڑھکر مجرا کیا بعد اُسکے ہر سردار کا مجرا ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ اُن سردارون کو شہر مین روانہ کردیا یا نہین وزیر نے عرض کیا کہ ابھی نہین مگر مین اُسکا بندوبست کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ اُنکو روانہ کر کے میدان جنگ مین آئیے مین جاتا ہون کیونکہ زرنگار شاہ میدان مین آگیا ہوگا میرے لشکر کا منتظر ہوگا وزیر نے عرض کیا کہ حضور تشریف لیجائین مین ابھی اُنکو روانہ کر کے حاضر خدمت ہونگا یہ سنکر بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوا تخت شاہی طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین کل لشکر چلا وہ صبح کا سمان اور مرغان صحرا کا درختون پر حمد الٰہی کرنا اور وہ درختون کا نسیم سحری کے سبب سے جھومنا گیاہ سبز کا وہ لہلہانا اور اُسپر قطرہ ہاے شبنم کا مثل گوہر آبدار کے بسبب شعاع آفتاب کے چمکنا باجون کا بجنا دلہاے شکر کو پائمال کیے دیتا تھا علم فوج کھلے ہوے تھے خورشید عالمگیر تاج روشن سر پر رکھے ہوے تخت زبرجدی پر مع فوج شعاعی کے عالم کو روشن اور منور کیے ہوے تھا اور براے تماشاے جنگ دلیران بصد جاہ و حشم میدان جنگ مین جلوہ گر تھا جسکے سبب سے تمام عالم منور تھا تاریکی کا تو ذکر نہین ہے یہانتک کہ یہ بھی لشکر میدان مین پہونچا مقابل لشکر حریف ہوا علم لشکر ہر دو طرف کے کھل گئے صف آرا نکے صفین درست کرنے لگے سوداران جلتہ پوش دوش بدوش رکاب برکاب تھوتھنی بہ تھوتھنی کنوتی بہ کنوتی دم سے دم سم سے سم ملائے ہوئے تھے بیرقین کھل گئین باجے بجنے لگے نقیب نقابت کر کے چلے گئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا فرط شجاعت سے ہر ایک جھومنے لگا اور مثل رعد کے پہلوانان لشکر گرجنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے کہ یکایک لشکر زرنگار شاہ سے ایک پہلوان کہ نام اُسکا شیر کلہ زن تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا چونکہ لشکر اسلام کے بہت پہلوان زخمی ہو چکے تھے مثل بہرام و فولاد وغیرہ کے آج گرگین بلند کمان زردمان تاجدار سے اجازت لیکر اُسکے مقابلے کو آیا پہلے نگاہ در زن ہوا اُسکے بعد نیزہ بازی ہوئی دونون کے نیزے بیکار ہو گئے اُسوقت شیر نے نیزے کو ہاتھ سے پھینکدیا اور تلوار نیام سے لیکر جھپٹ کر وار

کیا گرگین نے سپر کو سر کی پناہ کیا ضرب تیغ کو آسیب سپر سے رد کیا اور یہ شعر ورد زبان کیا شعر تو ضرب
زدی ضرب من نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ یہ شعر پڑھکر کہا کہ اب میری نوبت آئی ہو
یہ کہکر تیغ بے قتاب کو نیام سے لیکر سر پر اُس نابکار کے لگائی اُسنے بھی چاہا کہ سپر پر روکون مگر نہ رکی
سپر کو کاٹ کر خود اور دو بلغہ کو قلم کیا کانسہ سر مین در آئی سراسر کا جبڑے کو کاٹتی ہوئی صراحی گردن سے
گذر کر صندوق سینہ مین آئی وہانسے گذر کر شکم کی خبر لیتی ہوئی شرمگاہ کے پھاٹک سے گذر گئی نع راکب و مرکب
اُسکے چار ٹکڑے ہوئے مرکر گر پڑا ایک آواز تحسین و آفرین کی دونون لشکرون سے بلند ہوئی گرگین
نے جھوم کر صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلے کو آئے یہ صدا سُنکر مثقال گرزن سپہ سالار
خورشید تاجگیر یعنے شنگل خوک صورت کے لڑکے نے جو کہ وزیر تھا اُسکا اُسنے اپنے باپ اور خورشید
سے اجازت لیکر اپنے مرکب کو صف سے برائے مقابلہ بڑھایا اور سامنے گرگین کے آکر نعرہ زن ہوا
اور رتگاور پر آمادہ ہوا اور ہم تگاور رہوا یہانتک کہ دونون مرکب برابر سے ہٹ گئے دونون مرکبون کو رانون
مین مسلکر باہم مقابلہ کیا نیزے سنبھالے نیزہ بازی ہونے لگی بڑی دیر تک نیزہ بازی رہی کوئی غالب
و مغلوب نہوا آخر کو نیزے پھینک کر دونون نے عمود ہاتھون مین سنبھالے دو دو چار چار ضرب کی نوبت
آئی گرز بھی بیکار ہو گئے اُنکو بھی ہاتھون سے پھینک کر تلوارین نیام سے لین ضربین چلنے لگین تا دیر
رد و بدل رہی آخر کو اُسنے گرگین کو دھوکا دیکر اب جو سر پہ ہاتھ لگایا تو لاکھ اُسنے سپر سر پر اُٹھاکے روکی
مگر وہ ضرب نہ رکی تلوار سپر کو کاٹ کر خود پر آئی خود دو بلغہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی کانسہ سر مین پہونچی تا دو ابرو
اُتر گئی گرگین نے دستانین مارے دستانین قلم ہو کر کلائیان مجروح ہوئین تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر چادر خون کی
بہ کر چہرے پہ آئی گرگین کو چکر آیا مگر جرأت کرکے تندہ تحت الحنک سے زخم سر کو کسکر باندھا مگر بسبب
زخم کاری کے سنبھلا نہ گیا غش طاری ہوا گھوڑے کی گردن مین ہاتھ ڈالدیئے اُسوقت اُسنے چاہا کہ ایک
اور ہاتھ لگاؤن کہ کام تمام ہو جاوے یہ حال دیکھا صمصام جنگ آزمائے زمان تاجدار سے اجازت
لیکر دوڑا اور کہا کہ دست خود رانگہدار کہ مین تیرا حریف آپہونچا یہ کہکر گرگین کو اور لوگون کے ہمراہ کرکے لشکر
مین بھیجدیا اور خود اُسکا مقابلہ کیا اُسنے بڑھکر وہ خون آلودہ تلوار یہ کہکر لگائی کہ یہ اہل اسلام کا خون چاٹے
ہوئے ہی لے یہی ضرب ہی یہ کہکر سر پر لگائی صمصام نے تلوار کو آتے ہوئے خیال مین کرکے بند دستہ
پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مروڑ کر تلوار چھین لی اور پھر وہی تلوار سر پر لگائی کہ چار اُنگل کانسہ سر مین در آئی اُسنے
اپنا سر پیچھے کو کھینچا تلوار تو نکل گئی مگر وہانسے نکل کر گردن پہ مرکب کے آئی سر مرکب کا قلم ہو گیا راکب
نیچے گھوڑا اور پر ایک تو زخمی تھا دوسرے گھوڑے سے جو گرا تو گھوڑا اوپر گرا بایان ہاتھ بھی گھوڑے
کے نیچے دب کر جوڑ پر سے اُکھڑ گیا یہ دو صدمے جو پہونچے تو غش آگیا صمصام نے ہاتھ روک لیا
اور کہا کہ اُسکو اُٹھالیجاؤ ہم زخمی پر ہاتھ نہین ڈالتے ہین ہمارا یہ دستور نہین ہی اور کوئی مقابلے کو آئے مین
موجود ہون یہ سنکر چند عیار دوڑے اور اُسکو اُٹھا کر لیگئے یہ دیکھکر خود تشندکال خوک صورت باپ
اُسکا خورشید سے اجازت لیکر مقابلہ کو نکلا آکر ہم تگاور رہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوئے رانون مین
مسل کر ایک دوسرے کے مقابل ہوا کہ تشندکال نے نیزہ اُٹھا کر وار کیا صمصام نے اُسکے وار کو
اپنے نیزے پہ روکا نیزہ بازی ہونے چند طعن مین صمصام نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اُسنے غصہ مین آکر
بغیر خبر دار کئے تیغ آبدار اُسکا سر پر وار کیا صمصام جبتک ہوشیار ہو ضرب تیغ پوری پوری خود فولادی پہ
پڑی اور خود کو کاٹ گئی تا دو ابرو اُتر آئی صمصام نے ... نہ مارا کہ تلوار تو جھنا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون

کی سر سے نکلی مگر صمصام نے زخم سر کو چٹکی سے پکڑ کر جرأت کر کے وار کیا مگر وہ خالی گیا اُسکے جھونک مین جو جھکا تو اُسنے دوسری اور ضرب لگائی کہ زخم سر چو پارہ ہوگیا چند سردار اور عیار دوڑ پڑے صمصام کو اُٹھا کر لیگئے اور ایک سردار نے مقابلہ کیا وہ بھی اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دوسرے نے لنگر مقابلہ کیا وہ مارا گیا اُسدن کی میدان داری مین دو سردار زرنگار شاہ کے لشکر کے زخمی ہوئے کوئی جان سے نہین مارا گیا اور ایک قتل ہوا اور زردمان کے یہان کے تین سردار زخمی ہوے اور ایک جان سے مارا گیا یہانتک کہ اب شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور مع فوج اپنی فرودگاہ پر واپس کیا آب اپنے قنکال پر سے زرنثار کیا بہت خوش تھا زردمان صمصام و گرگین کے زخمی ہونے سے مغموم و رنجور واپس گیا جا کر اپنی بارگاہ مین قیام کیا لشکر فرودگاہ پر اُترا سرداران لشکر جو کہ زخمی ہوے تھے وہ شفاخانہ بھیجے گئے اور جو کہ زخمی نہ تھے مثل اثقیل دیو صورت وغیرہ کے رہگئے تھے اور حاضر خدمت تھے وہ سب آکر حاضر ہوے کہ اتنے عرصہ مین وزیر بھی آکر حاضر ہوا بادشاہ نے کہا کہ کیون وزیر تم میدان جنگ مین نہین آئے آج تو میدان حریف کے ہاتھ رہا وزیر نے عرض کیا کہ حضور رہین بموجب ارشاد عالی سرداران مجروح کے شہر کو روانہ کرنے مین رہا گو کہ ارشاد ہوا تھا کہ تو میدان مین حاضر ہونا مگر معذور رہا امیدوار معافی ہون بادشاہ نے فرمایا کہ کیا حرج ہے ہمارے ہی کام مین تو تھے مگر آج یہ واقعہ ہوا کہ گرگین جو آج میدان مین گیا تو ایک پہلوان کو قتل کیا اور ایک کو زخمی کیا کہ اُدھر سے اور ایک پہلوان نکلا اُسنے گرگین کو مجروح کیا صمصام نے جا کر اُسکو زخمی کیا اور ایک پہلوان کو جان سے مارا دوسرے کو زخمی کیا چونکہ شام ہوگئی تھی طبل بازگشت بجوا کر وہ واپس گیا یہ واقعہ گذرا جو کہ بیان کیا مگر اب دیکھیے کہ کیا ہوتا ہے وزیر نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہون خدا اچھا کریگا کیا پہلوان آپ کے لشکر مین کم ہین آپ کیون فکر کرتے ہین کوئی مقام تردد نہین ہے بادشاہ نے سردارون کیطرف دیکھکر فرمایا کہ اگر آپ لوگ کوشش کرینگے تو سب کچھ ہوگا اُن لوگون نے عرض کیا کہ اب دیکھیے گا کہ ہم لوگ کسقدر کوشش کرتے ہین اپنی جانین آپ پر نثار کرینگے کہ دشمن بھی یاد کرینگے اور کہنے لگے کہ ہان کسی لشکر سے اور شاہ سے مقابلہ پڑا تھا یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر زرنگار شاہ نے داخل بارگاہ ہوتے ہی طبل جنگ بجوایا اور حکم دیا کہ ابھی طبل جنگ بجے بموجب حکم کوس رزمی بجا یہ صداے کوس و حرب جب گوش حق نیوش بادشاہ لشکر اسلام مین پہونچی تو زردمان نے بھی حکم دیا کہ نقارہ رزمی بجے ہم کل مقابلہ کرینگے لشکر زردمان تاجدار مین بھی نقارہ حربی بجا دونون لشکرون مین تمام شب بھر نقارہ بجا کیا زرنگار شاہ دربار برخاست کرکے جا کر سو رہا اُدھر زردمان نے بھی دربار برخاست کیا اور جا کر آرام کیا رات بھر دونون لشکرون کے سردار اور پہلوان جاگا کیے اور سامان جنگ و جدال مین مصروف رہے طلایہ پھرا کیا یہانتک کہ سحر ہوئی دونون لشکر میدان مصاف مین آکر صف آرا ہوے جب صفین درست ہوگئین نقیب نکلے نقابت کر کے چلے گئے اشنکال خوک صورت میدان مین آیا مبارز طلب کیا کہ لشکر زردمان تاجدار سے آج ابریق تیغ زن براے مقابلہ آیا وہ بھی زخمی ہوا جب یہ دونون پہلوان زخمی ہوے تو ہوشنگ دراز کمان نے مقابلہ کیا وہ بھی بعد رد و بدل بسیار کے ہاتھ سے اُسکے مجروح ہوا اُسکے بعد لشنگ تیر زن نکلا وہ بھی زخمی ہوا تا شام دس پہلوان اُسنے زخمی کیے طبل بازگشت بجا دونون لشکر واپس گئے پھر طبل جنگ بجا رات کو زردمان شاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ اے وزیر تم ان پہلوانون کو اسیوقت طرف شہر کے روانہ کردو کہ اب جنگ کا طریقہ دگرگون معلوم ہوتا ہے دوسرے انکا علاج بھی وہان کیا جاوے وزیر نے عرض کی کہ خدا آپکو فتح عنایت فرمائیگا آپ پریشان نہون مین بموجب حکم ان

پہلوانان مجروح کو طرف شہر کے روانہ کرتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ یون تو وہ مالک ہی مگر اب تو کوئی طریقہ ظفر کا معلوم نہین ہوتا ہی سوا ے تقیل دیو مان کے کوئی دوسرا پہلوان نہین ہی کہ جو مقابلہ کرے گا تو مان بھی بچہ ہی رہا تقیل وہ اکیلا تن تنہا کہانتک مقابلہ کریگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہ لوگ جو کہ زخمی ہین داخل شہر ہون اس سبب سے کہ اگر کہین شاید خدا نکردہ لشکر شکست کھاکر بھاگے تو اُسوقت یہ لوگ کہین یہان رہ نہ جائین کیونکہ یہ لوگ میری جان و روح این ان سب نے میرے لیے اپنی جانین عزیز نہین کین پھر مین کیونکر اُنکی خبر نہ لون مین اپنے فرزند سے اِنکو زیادہ عزیز رکھتا ہون وزیر نے عرض کیا کہ حضور اسقدر کیون متفکر ہین اُسکے فضل و کرم پر نظر رکھین دیکھین تو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی یہ سپہ سالار حضور کا کافی ہی گو کہ صمصام کل مجروح ہوچکا ہی اُسکے ہاتھ سے وہ بھی اُس سے بہت بہادر تھا گر نہ معلوم کیا ہوا جو وہ زخمی ہوا اگر یہ ضرور اُسکو قتل یا زخمی کرینگے یہ بہت زبردست ہین بادشاہ نے طرف تقیل کے دیکھا تقیل نے عرض کی کہ حضور جبتک میری دم مین دم باقی ہی اُسوقت تک تو مین ضرور کوشش کرونگا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ تو مجکو تمسے امید قوی ہی مگر میری راے یہ ہی کہ کل تو مان جاکر مقابلہ کرے کیونکہ تمھارا شاگرد ہی اور تم سپہ سالار ہو اور تمسے میرے لشکر کا دل قوی ہی اگر خدا نخواستہ یہ مجروح ہوجاوے تو اُسوقت تمکو اختیار ہی تقیل نے عرض کیا کہ حضور نے یہ کیا ارشاد فرمایا حضور یہ میرے پیر و مرشد ہین بھلا وہ میرے ہوتے کیون جائین وہ شاہزادے ہین مین ملازم حضور ہون خدا وہ دن نہ کرے کہ مین موجود ہون اور میرا شاہزادہ مقابلہ کو جائے بادشاہ نے جواب دیا کہ تمسے میرے دل کو قوت ہی تقیل نے عرض کیا کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین خدا حضور کو اور شاہزادے کو سلامت رکھے مجھ ایسے لاکھون ہوجاوینگے حضور مین کل صبح کو اِسکا مقابلہ کرونگا یا تو مین نے اِسکو قتل کیا یا زخمی یا اپنی جان حضور کے قدمون پر نثار کی اُسکے بعد حضور کو اختیار ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خیر دیکھا جائیگا وزیر سے کہا کہ اِس پردۂ شب مین سرداران زخمی کو شہر مین پہونچادو وزیر یہ سُنکر اُسیوقت باہر آیا دربار زر دمان سے اور سرداران زخمی کو جو کہ اُسدن کی میدان داری مین زخمی ہوے تھے اُنکو اُسیوقت بہمراہی چند سرداران لشکر طرف شہر کے روانہ کردیا اُدھر بادشاہ نے جاکر آرام کیا یہانتک کہ صبح ہوگئی دونون بادشاہ مع سپاہ و لشکر میدان مصاف مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کرکے واپس گئے آج پھر شتنکال میدان مین آیا مبارز طلب کیا فوراً تقیل نے اپنا مرکب دہنی صف سے نکالا کیونکہ یہ سپہ سالار دست راست ہی اور صمصام جو کہ زخمی ہوگیا ہی وہ دست چپ کا سپہ سالار ہی مرکب کو بڑھاکر روبرو تخت شاہی کے آیا اور عرض کی کہ حضور اجازت میدان عنایت ہو اب غلام سے اِسکی لان ترانی نہین سنی جاتی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ تو مان کو جانے دو تم نہ جاؤ اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ اب تو غلام نے قصد کرلیا ہی غلام ذلیل ہوگا یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ گو میرا جی نہین چاہتا ہی مگر مجبور ہون جاؤ خداوند کریم کے تمکو سپرد کیا یہ سُنکر تقیل نے مجرا کیا تنگ مرکب کو موافق اپنی مرضی کے درست کرکے چست کیا اور مرکب پر سوار ہوکر رخ میدان نبرد کا کیا گھوڑا تو تین طرارون مین رزمگاہ مین پہونچگیا شتنکال نے جیسے ہی حریف کو آتے ہوے دیکھا فوراً گرز داہپر کا لیکر گھوڑے کو بقصد تگاور بڑھایا جیسے ہی یہ متمرد اُسکا تقیل نے دیکھا اُسنے بھی سپر کو دوش سے لیا اور برابر پہونچ کے ہم تگاور رہوا ادھر سپر کی بڑی سپر دن سے شرارے آتش کے نکل کر بالاے آسمان گئے دونون کے مرکب برابر سے ہٹ گئے مگر دو دو قدم مرکب شتنکال کا زیادہ پسپا ہوا مرکب تقیل دو قدم کم رہا ان دونون نے مرکبون کو پھیر کر سامنا کیا شتنکال نے نیزہ اُٹھاکر تقیل کے سینہ کو تاک کر مارا لیکن تقیل نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی چند طعن

مین ثقیل نے اُسکا نیزہ ہوائی کیا اِسکو غصہ آگیا اور اپنے پر سے گرز اُٹھا کر خبردار کہکر ثقیل پر مارا ثقیل نے
گرز کو گرد پر روکا تڑاقا ہوا آتش گرد بلند ہوا ثقیل دل گرد مین پوشیدہ ہوگیا اِسنے صدا دی کہ زردم و بیست گردم
مہتر رفیق دوڑکر آیا گرد گرد سے چرخ مارا پانی کا چھینٹا دیا اندر گرد کے در آیا اور آواز دی کہ اے پہلوان
دوران و گرشاسپ جہان کیا حالت ہے حریف لڑائی کر رہا ہے ثقیل نے کہا کہ اچھا ہون شکر ہے خدا کا بچایا
مجکو خداوند کریم نے یہ کہکر دل گرد سے آواز دی کہ کسکو مارا تونے اور کسکو پست کیا مین تیرا حریف موجود
ہون یہ کہکر اپنے گرز کا وار کیا اُسنے بھی گرز پر روکا اُسکی بھی وہی نوبت ہوئی وہ بھی گرد و غبار مین نہان
ہوگیا اُسکے بھی عیار نے دوڑکر گرد کو بدستور بٹھایا مگر اتنا فرق تھا کہ یہ عرق مین غرق ہوگیا تھا اور بیہوش
تھا جب عیار نے کئی آوازین دین جب اِسکو ہوش آیا گرد سے نکلا غصہ بہت تھا آتے ہی تلوار کا وار کیا
ثقیل نے تلوار کو سپر پر روکا لگے وار چلنے تا دیر رد و بدل رہی آخر کو ثقیل نے غصہ مین آکر اب جو وار کیا
تو اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر ضرب قیامت کی تھی کب رکتی ہے سپر و خود کو کاٹ کر تا دو ابرو اُتر آئی
اِسنے داستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی ثقیل نے
آواز دی کہ لیجاؤ اِسکو اور کسیکو میرے مقابلہ کو بھیجو یہ صدا سنکر چند عیار دوڑ پڑے اور بہت جلد اُسکے قریب
آکر اُسکو اُٹھا کر لیگئے اور ایک پہلوان بر اسپ مقابلہ آیا ایک چشم زدن مین اُسکو ثقیل نے قتل کیا اُسکے بعد
اور ایک پہلوان آیا وہ بھی زخمی ہوا تا شام ثقیل کے ہاتھ سے کئی پہلوان مجروح ہوے اور کئی جان سے
مارے گئے یہانتک کہ شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے زرنگار شاہ
نے جاتے ہی فوراً طبل جنگ بجوا دیا اور کچھ دیر دربار کیا بعدہ جاکر سو رہا کہ اس اثنا مین اُسطرف زردمان
خوش خوش داخل بارگاہ ہوا اُس روز اُسنے بڑی دیر تک دربار کیا کہ یکایک صداے طبل جنگ آئی اُسنے
بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی نقارہ بجے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور جاکر آرام پذیر ہوا کہ اس عرصہ
مین صبح ہوگئی دونون لشکر میدان نبرد مین آکر صف آرا ہوے اور باہم ایک دوسرے کے مقابل استادہ
ہوے آج پھر لشکر خورشید سے مریخ سر جوش پسر وزیر خورشید بڑا بہادر اور جری تھا بر اسپ مقابلہ
آیا اور مبارز طلب کیا اُدھر سے پھر ثقیل اجازت میدان لیکر مقام قتال پر آیا پہلے نگاور چلے مریخ کا مرکب
پسپا ہوا اسلکر رانون مین آکر مقابلہ کیا نیزہ چلا مریخ کا نیزہ بھی ثقیل نے ہوائی کیا مریخ نے نہایت جوش
سے غیظ و غضب مین آکر تلوار ماری مگر ثقیل پہلوان زبردست اور آزمودہ کار ہے اسنے باڑھ بچا کر کلائی
پر ہاتھ ڈالدیا پنجہ مڑوڑکر زور کیا اور تلوار چھین لی چونکہ وہ بھی بڑا جری و بہادر تھا اور صغیر سن بھی تھا
کوئی پندرہ سولہ برس کا سن ہوگا عالم جوانی مین نہایت غیظ و غضب اور جوش طاری ہوا اور تلوار
چھین جانے سے نہایت برہم ہوا دوسری تلوار جو کہ کمر مین لگی ہوئی تھی فوراً کھینچکر نہایت چستی اور چالاکی
سے ثقیل پر وار کیا مگر یہ جہاندیدہ اور آزمودہ کار تھا بہت ہوشیار پہلوان ہے وہی تو بڑا تجربہ کار ہے فوراً
اسنے بامانت سپر وار کو اُسکے روکا اور وہ تلوار جو کہ چھینی تھی اُس ہاتھ سے اُسپر وار کیا سپر اُسنے بھی اُٹھائی اور
چہرے پر روکی مگر یہ وار اور ضرب دست زبردست کی تھی کب رکتی ہے سپر کو کاٹ کر خود پہ آئی اور خود و بلغہ
عرق چین کو کاٹتی ہوئی کاسۂ سر مین در آئی تا دو ابرو اُتر گئی مریخ نے داستانہ مارا کہ دونون کلائیان زخمی
ہوئین تلوار تو جھٹکا کر نکل گئی مگر ایک چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی طاری ہوئی ثقیل نے یہ حالت
دیکھکر آواز دی کہ اِسکو بھی لیجاؤ اور کوئی مقابلہ کو آئے کہ یکایک تمام عالم لشکر خورشید کے جلوہ گری پر آئے
خورشید خود اپنے مرکب کو بڑھا کر روبروے تخت زرنگار شاہ کے آیا اور کہا کہ اب مین خود اسکے مقابلہ کو جاتا

ہون

یہ پہلوان مجکو بڑا زبردست اور ہوشیار معلوم ہوتا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ آپ کے جانیکی کوئی ضرورت نہین
ہی ابھی میرا سپہ سالار قنطور عقرب چشم موجود ہی علاوہ اِسکے ابھی آپ کے اور میرے لشکر مین بہت سے
سردار ہین وہ جاکے مقابلہ کرینگے آپ کیون جائین خورشید نے کہا کہ نہین میرا جی چاہتا ہی کہ اب اِس سے
مین ہی مقابلہ کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ جائیے سپرد خداوند تھو پر آپکو کیا یہ سنکر خورشید مرکب چھیڑ کر
بمقابلہ ثقیل آیا اور ہم تگاور رہا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوے مرکبون کو پھیر کر مقابلہ کیا نیزہ بازی
ہونے لگی تھوڑے عرصہ تک نیزہ بازی ہوئی کوئی کسی پر غالب نہوا نیزے ہاتھون سے پھینکدیے گرز چلے
اُسمین بھی برابر رہے گرز بھی رکھدیے نوبت تلوار کی پہونچی بڑی دیر تک ردوبدل رہی ایک مقام پر خورشید
نے ضرب لگائی ثقیل نے چاہا کہ مرکب کو بڑھاکر قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈالدون اور بند دست پکڑکر تلوار کو
چھین لون کہ یکایک اُسوقت مرکب کے بڑھانے مین مرکب نے اِسکے سکندری کھائی خود اِسکے جھٹکے مین
سر سے ہٹگیا ابھی سنبھلنے نہ پایا تھا کہ تلوار سر پر پڑی زخم کاری لگا تا دوابرو تلوار اُتر گئی ثقیل نے دستانہ
مارا دستانے مین قلم کلائیان مجروح تلوار تو جھناکر نکل گئی مگر خون اِسقدر نکلا کہ مرکب پر سنبھلا نہ گیا عیال مرکب
پکڑ کر گردن سے مرکب کے لپٹ گیا اُدھر خورشید نے خود سر کج کرکے صدا دی کہ جسکو تمنائے مرگ ہو
وہ میرے مقابلے کو آئے مین موجود ہون یہ صدا سنکے تومان تاجدار نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلہ کو جاؤن
مگر منصور زرین حصاری کہ اِسکو دعوی بہادری تھا زردمان سے اجازت لیکر وہ میدان مین آیا مقابلہ
کیا تھوڑے عرصہ مین زخمی ہوکر واپس گیا چونکہ ستارہ اہل اِسلام کا گردش مین تھا جو گیا واسطے مقابلے
کے وہ زخمی ہوا یہانتک کہ شام ہوگئی زرنگار شاہ نے طبل بازگشت بجوادیا دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس
گئے زخمیون کے ٹانکے دیے گئے اُدھر موافق حکم زرنگار شاہ کے پھر طبل جنگ بجا لشکر اِسلام مین بھی
نقارہ بجا جو کہ زخمی تھے اُنکو وزیر نے بموجب حکم زردمان شاہ اُسیوقت شہر مین روانہ کردیا وہ رات
بھی بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صف آرا ہوے بعد صف آرائی کے نقیب نکلے جب
نقیب نقابت کر چکے تو خورشید میدان مین آیا مبارز طلب کیا تومان باپ سے اجازت لیکر مقابلے کو گیا
تگاور چلی برابر رہے نیزہ بازی ہوئی کوئی غالب و مغلوب نہوا گرز چلے اُنمین بھی برابر رہے تلوارین کھنچ
گئین ردوبدل ہونے لگی کوئی غالب و مغلوب معلوم نہوتا تھا دو بجلیان تھین کہ کوند رہی تھین تومان تعلیم یافتہ
اُس شخص کا تھا کہ جو دنیا مین اپنا مثل و نظیر نرکھتا تھا یعنے رستم ثانی نبیرۂ صاحبقران جس خاندان
سے کہ ہنر سپہ گری لوگ تعلیم پاتے تھے یہ کب چوکتا ہی مگر خورشید بھی خوب کامل ہی کہین پر کمی نہین کرتا ہے
برابر ہی کیونکہ دعوی بہادری رکھتا ہی دوپہر تک تلوار چلی ایک مقام پر خورشید نے دھوکا دیکر جو تلوار ماری
تو مرکب تومان نے سکندری کھائی تلوار بھرپور پڑی چار اُنگل سر مین در آئی تومان نے جرأت کرکے استانہ
مارا تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی جاری ہوئی تومان نے اُس چادر خون کو آستین سے پاک کیا اور
زخم سر کو چٹکی سے مضبوط تھام کر اپنا وار کیا اُس زخمداری مین اِسکی بھی تلوار سر پر خورشید کے پڑی اور
چار اُنگل وہ بھی در آئی خورشید نے سر کو پیچھے کھینچا تلوار نکل کر سر پر مرکب کے آئی گردن مرکب کی قلم ہوئی
خورشید مع مرکب زمین پر گرا اُدھر لشکر زردمان نے جو دیکھا کہ ہمارا شاہزادہ زخمی ہوا ایک مرتبہ تمام لشکر
حملہ آور ہوا اُدھر لشکر خورشید نے بھی یہ خیال کیا کہ ہمارا سردار زخمی ہوا وہ بھی حملہ آور ہوا زرنگار شاہ نے
حکم دیا کہ تمام لشکر جائے مدد کرے لشکر خورشید کی یہ سنکر لشکر زرنگار شاہ بھی حملہ آور ہوا تینون لشکر باہم مل گئے
چند عیار تومان کو تو لیگئے مگر خورشید کو لوگون نے اُٹھا کر دوسرے مرکب پر سوار کیا اُسنے زخم سر کو باندھکر

اور تلوار لیکر حملہ کیا زرد مان بھی مرکب پر سوار ہوکر تلوار میان سے لیکر لشکر حریف مین در آیا اب تو گھمسان کی
تلوار چلنے لگی تینون لشکر ملگئے باجے جنگی بجنے لگے بجلیان تیغون کی کوندنے لگین نیزون کی سنانین چمکنے لگین
پہلوان ہر صف مین رعد آسا گرجنے لگے مرغ تیر اُڑ اُڑ کر اس صف سے اُس صف مین جانے لگے صداے
عمودان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا یکبک آہن گران ہی صفین درہم وبرہم ہوگئین میمنہ طرف میسرہ کے
میسرہ طرف جناح کے ساقہ کمین گاہ درہم وبرہم ہوگیا زرنگار شاہ بھی تخت سے اُترکر مرکب پر سوار
ہوکر اور تلوار پکڑکر لشکر مین در آیا اُدھر سے زردمان اور اُدھر سے خورشید و زرنگار شاہ صفون کو درہم
برہم کرتے ہوے چلے صفین تلے اوپر ہوگئین یہ حالت تھی کہ بھائی بھائی کو باپ بیٹے کو اور بیٹا باپ کو نہ
پہچانتا تھا برابر تلوار چل رہی تھی دریاے خون جاری تھا گرد وغبار بلند تھا نعرۂ دلیران سے زمین زمان
گونج رہی تھی صداے دلیران سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے ایسی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی کہ جسکا
ذکر نہین ہوسکتا ہی تلوار چل رہی ہی مرکب کوتل پھر رہے ہین سوار پیدلون مین اور پیدل سوارون مین پوشیدہ
ہورہے ہین یہ حالت ہی کہ نہ باپ کو بیٹے کی خبر ہی نہ بیٹے کو باپ کی پروا بھائی کو بھائی قتل کرتا ہی عجب نقشہ ہی
ایک تلاطم عظیم برپا ہی اور دریاے خون رواں ہی لاشون سے میدان جنگ پٹگیا ہی بازو جو پیل تنون کے
کٹکر گرے ہین تو دریاے خون مین تیر رہے ہین اُن سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا ماہیان دریا شناوری کر رہی
ہین سر مثل حبابون کے تیر رہے ہین نیزے جو گرے ہین تو وہ افعی دراز معلوم ہوتے ہین کہ خون پر تیر رہے
ہین سپرون کا یہ حال ہی کہ مثل پشت نہنگ کے نمایان ہین دریاے خون طغیانی پر ہی بازار موت گرم ہے
ملک الموت ایک کی روح قبض نہ کرنے پاے تھے کہ دس مرکر گرے شرح جانون کی ارزان ملک الموت پکار کہتا
روحین قبض کرین کوئی تڑپ رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کسیکا سکتہ ہی کوئی پڑا سسکتا ہی کوئی پھل برچھی کا کھاے ہی
کوئی کسیکو نیزے پر اُٹھاے ہی کوئی تلوار کا وار کر رہا ہی کوئی عقب سے آکر کسیکو تلوار مارتا ہی کہ اُسکی گردن اُڑجاتی
ہی اور حسرت ضرب اُسکے دل مین رہجاتی ہی دریاے لہو بڑھکر دریاے آب مین ملگیا تمام پانی سرخ رنگ ہوگیا
مردمان آبی کا یہ رنگ دیکھکر یہ حالت ہوئی کہ مارے خوف کے تہ مین پوشیدہ ہوگئے ماہیان دریا بیتاب
ہین کہ آج کنارے دریا کے یہ کیا رنگ ہی اور یہ کیا دریا کا حال ہی کہ کوسون تک پانی گلابی ہورہا ہی یہان
میدان مین سرون کا مینھ برس رہا ہی تلوارون کی برقین کوند رہی ہین سپرون کے ابر اُٹھے ہوے ہین
پہلوانان رعد آواز گرج رہے ہین شعلۂ برق تیغ ہر ایک کو جلاکر خاک کر رہا ہی سر مثل اولون کے گر رہے ہین
دریاے خون طغیانی پر ہی زورق حیات طوفانی ہی سرون کا جابجا انبار ہی گھوڑے کوتل پھر رہے ہین اور
باگ ڈورین کٹی ہوئی زین ڈھلے ہوے پیدلون سے صفون کی صفین خالی سوارون کی عجب حال کچھ موت کا
خیال نہین صداے خنجر و تیغ بلند تھی اس غضب کی تلوار چل رہی تھی اور جنگ مغلوبہ واقع تھی کہ کبھی پیر فلک
نے بھی باوجود اِس پیرانہ سالی کے نہ دیکھی ہوگی گھمسان کی تلوار چل رہی تھی قیامت کی جنگ تھی اُس
جنگ مغلوبہ مین زرنگار شاہ سے اور زردمان سے سامنا ہوگیا آپسمین تلوار چلی چونکہ ستارہ اہل اسلام
کا گردش مین تھا زردمان زخمی ہوا چار سردار بیچ مین آگئے علیحدہ کردیا ورنہ کوئی نہ کوئی قتل ہو جاتا
زردمان زخم کو باندھکر پھر لڑنے لگا یکایک فوج نے زردمان کے شکست کھائی بھاگنے کا قصد کیا تھا
کہ وزیر نے یہ رنگ دیکھکر فوج کو صدا دی کہ ہان جانبازو یہ وقت جان لڑانیکا ہی جانبازی کرو دشمن
کی تلوار سے نڈر ہوجاؤ نین لڑادو کیونکہ یہ ہنگامہ یادگار رہے تا بہ قیامت صفحۂ ہستی پر تمھارا نام رہے
فوج حریف کی قتل کرو اُسکی کثرت سے نڈر رہو مقام عزت و آبرو ہی رستم و اسفندیار کے نام کو مٹادو اُدھر

نقیبان لشکر نے بھی صدائین بلند کین اور کہا کہ جانین لڑا دو یہ صدا تھی کہ اے جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید کیون اپنے باپ اور دادا کے نام کو مٹاتے ہو یہ صدائین سُنکر لشکر نے پھر حملہ کیا اور ایک جوش بہادری پیدا ہوا اور ایسا حملہ کیا کہ فوج حریف کے قدم اُکھڑ گئے قریب تھا کہ بھاگے کہ یکایک صحرا سے گرد اُڑی اور وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اُسمین سے سپہ سالار دوم زرنگار شاہ یعنے قہران مارخوار مع ایک لاکھ نوے ہزار سپاہ جرار کے پہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر فتراک سے کہا کہ جا تو دریافت تو کر یہ جنگ مغلوبہ کیسی ہی اور کس سے ہو رہی ہی فتراک نے بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ زرنگار شاہ سے اور زردمان سے ہو رہی ہی پہلے لشکر زردمان شاہ نے شکست کھائی تھی مگر سردارون کے دل بڑھانے سے پھر حملہ کیا چونکہ تین شبانہ روز سے جنگ ہو رہی تھی اور لشکر تھک گیا تھا پیر اُٹھے جاتے تھے فتراک یہ سُنکر فوراً واپس گیا اور جاکر سپہ سالار سے کہا کہ بادشاہ کی فوج سے مقابلہ ہی سپاہ زردمان تاجدار سے آج تین دن سے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی یہ سنتے ہی سپہ سالار مع کل پہلوانان نامی کے جنگ مین شریک ہوا جنکو کہ زرنگار شاہ نے اپنے ملک سے دوبارہ طلب کیا تھا فتراک کے ذریعہ سے یہ وہ لوگ اور سپاہ ہی یہ فوج تازہ دم جو آکر گری اور لڑنے لگی تو پھر جنگ از سر نو ہونے لگی پھر وہی حالت ہوگئی پھر اُسیطرح تلوار چلنے لگی پھر سر دن کا مینھ برسنے لگا پھر برق تلوار چمکنے لگی پھر پہلوان نعرے لگانے لگے وہ جو نئے پہلوان تازہ دم آئے تھے لڑنے لگے فوج زردمان کو بیچ مین لیلیا اور قتل کرنا شروع کیا اب تو یہ حالت ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ جو زخمی ہو سپاہ زردمان نے بھی جان لڑادی ایسے ایسے حملے کیے کہ فوج زرنگار شاہ کے جی چھوٹ گئے مگر کیا کرین کہ اِنکا ستارہ گردش مین تھا کچھ فائدہ نہوا اور فوج حریف کا زور کم نہوا یہانتکہ قنطور عقرب چشم نے بڑھکر علم فوج زردمان کو قلم کیا علمدار قتل ہوا یہ رنگ جو وزیر زردمان نے دیکھا کہ علم لشکر سرنگون ہوا قریب ہی کہ فوج بھاگے فوراً طبل بازگشت بجوا دیا فوج حریف نے جب دیکھا کہ فوج شکست کھاکر قریب فرار ہی کچھ طبل بازگشت کا بھی خیال نکیا اور چاہا کہ حملہ کرے کہ خورشید نے زرنگار شاہ سے کہا کہ حریف نے عاجز ہوکر طبل بازگشت بجوایا ہی ہمکو بھی لازم ہی کہ اُنکو دم نہ لینے دین اور ہماری فوج کو بھی تین دن متواتر لڑتے گذر گئے ہین اور مقابلہ کر رہی ہی گو فوج تازہ آئی ہی مگر پھر بھی قبل کی فوج کو دم لینا بھی واجب و لازم ہی اور اب یہ لوگ بھاگ کر جاتے کہان ہین اِنکا زور بیحد کم ہو گیا ہی کل اِنکو گھیر کر مار لین گے اب شام بھی ہوگئی ہی آج اِنکی اور رات بھر زندگی باقی ہی بسر کرنے دیجیے اُنھین کی راے پر چھوڑ دیے کہین ایسا نہو کہ وہ عاجز ہوکر پھر حملہ کرین چونکہ ہمارا بھی لشکر تھکا ہوا ہی عاجز ہوکر اُنکا حملہ نہ روکے تو پھر جنگ ہو جائے لشکر تھکے ہوے ہین ضرور خرابی واقع ہوگی زرنگار شاہ نے جواب دیا کہ یہی حال تو اُنکے لشکر کا بھی ہی ہمارا لشکر تو تازہ وارد ہی اور دوسرے یہ خیال ہی کہ کہین ایسا نہو کہ اُنکو تو ثابت ہو گیا ہی کہ لشکر شکست کھا چکا ہی وہ قلعہ بند ہو جائین ابھی تو یہ ممکن ہی کہ اُنکو گھیر کر قتل کرین شہر مین نہ جانے دین اگر شہر مین داخل ہوگئے تو پھر بڑی دقت ہوگی نہ معلوم پھر کبتک شہر فتح ہو خورشید نے کہا کہ یہ خیال آپکا درست ہی مگر میری راے اِسکے خلاف ہی اب طبل بازگشت بجوائیے ہم ضرور قلعہ فتح کرلین گے آپ اطمینان رکھین ہمسے اب مقابلہ نہین کیا جاتا ہی کیونکہ ہم بہت تھک گئے ہین اور تشنہ و گرسنہ بھی ہین دوسرے میرا دستور ہی کہ جب لشکر حریف شکست کھاکر طبل بازگشت بجاتا ہی تو پھر مین اُسکا تعاقب نہین کرتا ہون اگر آپ نہ مانیے گا تو مین اپنے لشکر کو منع کر دونگا اور مقابلہ سے روک لونگا یہ جو زرنگار شاہ نے سُنا اور خیال بھی کیا کہ واقعی لشکر مقابلہ سے عاجز ہی گو کہ بسبب میرے دباؤ کے دم نہین لیتا ہی تعاقب کر رہا ہی خیر خورشید کا کہنا ہی یہ خیال کرکے طبل بازگشت بجوا دیا لشکر

سنے جو طبل بازگشت کی صدا سنی تو جان مین جان آئی ہاتھ مقابلہ سے روکا اُدھر لشکر زرد مان نے جو دیکھا کہ حریف کے لشکر مین بھی طبل بازگشت بجا اور ہمارے یہان بھی بجا ہی فوراً جہانتک کہ بھاگے تھے وہین پر قیام کیا چونکہ فرودگاہ کے قریب پہونچ گئے تھے داخل فرودگاہ ہوے اُدھر لشکر زرنگار شاہ اپنی قیامگاہ پر واپس گیا اور جاکر اُترا اور وہ سپاہ جو کہ تازہ آئی تھی وہ بھی شریک ہوئی اور اُتری سردار اُسکے اپنے خیمے برپا کرکے فروکش ہوے اُدھر زرنگار شاہ نے دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے سپہ سالار سے کل کیفیت شہر کی پوچھی دو پہر رات تک دربار گرم رہا بعد کو دربار برخاست کرکے جاکے سو رہا اُدھر جو لشکر زرد مان اپنی فرودگاہ پر پہونچا تو وزیر نے جو سردار کہ زخمی نہو سکے تھے انکو جمع کیا اور زرد مان چونکہ زخمی بہت تھا اُسکی آرامگاہ مین آئے عرض کیا کہ حضور آج تو میری عقل اور آپکے اقبال سے اور فضل خداوند کریم سے یہ ہوا کہ لشکر قریب شکست کھانے کے تھا کہ مین نے طبل بازگشت بجوادیا مگر اب لشکر مین ہمت نہین ہی کہ پھر جنگ کرے لہذا میرے نزدیک یہ امر مناسب ہی کہ حضور کی بھی اگر راے ہو تو اسی وقت شب مین کل لشکر کو لیکر داخل شہر ہو جائین اور وہین جاکر زخمیون کا علاج کرین اور دروازہ شہر بند کرلین یہ قلعہ وہ نہین ہی کہ بآسانی فتح ہو برسون مین کہین فتح ہوگا حضور کے اقبال سے برسون کا غلہ جمع ہے جب ہمارے لشکر کے زخمی تندرست ہو جائینگے اور حضور بھی غسل صحت فرمائینگے تو پھر قلعہ سے نکل کر مقابلہ کرینگے خدا ہمارا مددگار ہوگا ضرور فتح حاصل ہوگی یہ بھی ستارون کی گردش تھی جو یہ امر واقع ہوا بادشاہ نے ایک آہ سرد بھر کر فرمایا کہ افسوس جس امر سے مجبور تھے وہی امر درپیش ہوا کہ قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑا اور مقابلہ کرنا پڑا یہ نامردون کا کام ہی لیکن کیا کرون اگر مین بھی زخمی نہوتا تو کبھی قلعہ بند نہوتا میرے تو حواس درست نہین ہین جو کچھ تمھاری راے مین آوے وہ کردین تو مجبور ہون یہ کلام سنکر وزیر نے عرض کیا کہ خدا آپکو تا صد و بیست سال سلامت رکھے اور خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آپکو فتح عنایت فرماے حضور ہمکو بڑی بڑی امیدین ہین اب ہم جاکر سامان کرتے ہین شہر مین جانے کا وزیر یہ کہکر اور بادشاہ سے رخصت ہوکر لشکر مین آیا تمام سپاہ کو اُسیوقت تھوڑا تھوڑا کرکے طرف شہر کے روانہ کیا اور کل خیمہ و خرگاہ بھی روانہ کردیا بعد اُسکے بادشاہ کو مع کل زخمیون کے لیکر اُسیوقت صبح ہوتے ہوتے داخل شہر ہوگیا در شہر بند کرلیا پل تختہ اُٹھوادیا خندق کو پانی سے پر کردیا تمام قلعہ کو آلات حرب و ضرب سے خوب آراستہ کیا برج قلعہ کو خوب توپون سے درست کیا جہان جہان توپین تھین چڑھوا دین نگہبان مقرر کیے سرداران قوی تن و پہلوانان قوی بازو کا طلایہ مقرر کیا اور انکو انعام کثیر کا امیدوار کیا یہ بندوبست اتنی رات مین کرلیا صبح ہوتے ہوتے قلعہ درست ہوگیا سامان جنگ قلعہ پر مہیا ہوگیا صبح ہوئی زرنگار شاہ بیرون قلعہ بیدار ہوکر دربار مین آیا دربار جمع ہوا وزیر نے عرض کی کہ حضور لشکر کے زخمیون کے بابت کیا حکم ہوتا ہی حکم دیا کہ انکا علاج کرو وزیر نے یہ حکم اہلکارون کو دیا کہ اس عرصہ مین خورشید بھی سر مین پٹی زرتارکی باندھے ہوے آیا آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا دربار جمع ہونے لگا جب سب دربار جمع ہوگیا تو اُسوقت زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ کوئی جاکر خبر لشکر حریف کی لاے کہ کیا حال ہی اور کس فکر مین ہی چند ہرکارے بموجب حکم کے گئے اب جو جاکر دیکھا تو کہین لشکر کا نشان تک نہین ہی جہان لشکر فروکش تھا وہان ہو کا مقام معلوم ہوتا ہی ایک سناٹا پڑا ہوا ہی یہ حال دیکھکر ہرکارے واپس آئے عرض کیا کہ وہان تو لشکر کا نشان تک نہین ہی وہ مقام ہو مارہا ہی ایک آدمی بھی نہین ہی سب کے سب شبا شب داخل قلعہ ہوگئے اور قلعہ بھی خوب آراستہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ دیکھا آپ نے کیا دھوکا اُن لوگون نے دیا مین پہلے ہی یہ امر جان چکا تھا

اور خیال تھا مگر آپ کے سبب سے مجبور ہو گیا ہوں تو کبھی نہ طبل بازگشت بجواتا اگر آپکی راے کے خلاف
کرتا تو آپ کو صدمہ ہوتا وہ لوگ تو قلعہ میں جاکر چین سے ہو گئے ہمکو وقت ہوئی اب جب قلعہ فتح ہو تب
داخل شہر ہوں بڑی کوشش کرنا پڑی بڑی خرابی ہوئی خورشید نے کہا آپ تردد نہ کریں میں ایک دم میں
قلعہ لیلونگا یہ قلعہ کیا چیز ہے میں بڑے بڑے قلعوں کی تو حقیقت نہیں سمجھتا ہوں آپ اطمینان رکھیں اُدھر
قنطور عقرب چشم نے بھی عرض کیا کہ حضور پریشان نہوں میں اس قلعہ کو ایک آن میں فتح کرونگا حضور
حکم دیں کہ تمام لشکر قلعہ کا محاصرہ کر لے پرسوں میں ضرور یورش کرونگا دیکھوں کہ وہ کیونکر قلعہ بچاتے ہیں ایک کو
تو زندہ نہ رکھونگا وہ لوگ کس خیال میں ہیں میرے نزدیک اتنا تو اُنکے لشکر میں کوئی سردار ایسا نہیں ہے جو قلعہ
کا بندوبست کریگا قلعہ بند ہو کر لڑنا بڑے عقلمندوں کا کام ہے اُنکے یہاں کوئی عقلمند نہیں ہے بھلا یہ لوگ کیا
قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے ایک پل میں تو قلعہ ہاتھ آئیگا یہاں تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اندرون قلعہ بوقت سحر وزیر
نے تمام زخمیوں کی زخم دوزی کرائی شفاخانہ میں بھیجا جراح حاضر ہوئے زردمان تاجدار و لقمان کا
علاج ہونے لگا قلعہ کو خوب آراستہ کیا جہاں جہاں توپیں لگی تھیں وہاں وہاں دونی کر دیں موافق اپنے
اطمینان کے قلعہ درست کر لیا باطمینان تمام بیٹھے اُدھر زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ فوج کوچ کر کے قلعہ
کو گھیر لے اُسوقت تمام فوج و لشکر مع خورشید کوچ کر کے اُس مقام پر آیا جہاں لشکر اسلام فرودکش تھا
اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا مثل نگین انگشتری کے گھیر لیا بارگاہ منوچہر و بارگاہ زرنگار شاہ سامنے قلعہ کے
برپا ہوئی لشکر اُترا قلعہ پر سے دیدبانوں نے دیکھا وزیر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف اُس مقام پر آکر
فرودکش ہوا ہے جہاں پر لشکر شہریار فرودکش تھا وزیر نے کہا کہ آنے دو کیا بنائینگے جب یورش کرینگے تو قلعہ کا
حال معلوم ہوگا کہ یہ قلعہ کیسا ہے وہ توپیں مارونگا کہ تمام عمر یاد کرینگے کہ ہاں کسی قلعہ پر یورش کیا تھا یہ کہکر پاس
بادشاہ کے آیا جو کچھ کہ بندوبست کیا تھا بیان کیا لشکر کا آنا بھی کہا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہے جو مناسب
ہو وہ کرو میں زخمی ہوں کیا کر سکتا ہوں خدا تمھاری ہمت میں برکت دے یہ کہکر وزیر کو اُس خدمت کی
صلے میں خلعت عنایت کیا وزیر رخصت ہو کر آیا اپنے کام میں مصروف ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اختتام
ہوئی یہاں بیرون قلعہ لشکر حریف فرودکش ہے اور محاصرہ کیے ہوئے ہے رسد بند کر دی ہے اُنکے نزدیک قلعہ
میں غلہ نہیں ہے خیال کرتے ہیں کہ اِس سے عاجز ہو کر قلعہ سے باہر نکلیں گے یہانتک کہ محاصرہ کو ایک ہفتہ گذرا
تب زرنگار شاہ نے خورشید سے کہا کہ اب تک محاصرہ کیے ہوئے پڑے رہوگے تم تو کہتے تھے کہ
ایک دم میں قلعہ لیلونگا یہ کیا ہوا میرے نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ کل یورش کرو خورشید نے کہا کہ کل تو نہیں
پرسوں ضرور یورش کرونگا زرنگار شاہ خاموش ہو رہا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا اختتام ہوئی اُدھر
پہلوانان زردمان نے بھی کسیقدر صحت پائی یعنی اب اس قابل ہوئے کہ اُٹھنے لگے زردمان و لقمان و
ثقیل و صمصام و بہرام کے تو بالکل زخم اچھے ہو گئے صرف غسل صحت کی حاجت تھی یہ امر اس بات پر موقوف
تھا کہ جب حریف سے ظفر پائینگے اور شہر فتحیاب ہونگے تو غسل صحت کرینگے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ اگر تمھاری
راے ہو تو بیرون قلعہ چلکر مقابلہ کریں وزیر نے عرض کیا کہ حضور ابھی اتنا تامل کریں کہ کل سردار تمام و کمال اچھے
ہو جائیں اُسوقت آپکو اختیار ہے پھر میں منع نہیں کرونگا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو گیا وہ رات اور دن یونہیں
تمام ہوا خورشید نے بسبب زیادہ خوشنودی زرنگار شاہ کے اور یہ بھی خیال کیا کہ کہاں تک انتظار کیا جاوے
کہ وہ عاجز ہو کر خود بیرون قلعہ آویں تو مقابلہ کیا جاوے طبل یورش بجوا دیا یہ خبر قلعہ میں پونچی کہ لشکر حریف میں طبل یورش
بجا ہے کل ضرور قلعہ پر یورش کیا جائیگا یہ خبر وزیر کو معلوم ہوئی اُسنے اُسیوقت انتظام جنگ شروع کیا بلکہ

خود بادشاہ و فرزند بادشاہ و دونون سپہ سالار مصروف سامان جنگ ہوئے قلعہ کو آراستہ کیا رات بھر تیاری مین
بسر ہوئی یہانتک کہ آثار صبح چرخ مینا پر ظاہر ہوئے یہان صحرا مین مرغان صحرائی درختون پر حمد الٰہی بالحان
خوش کرنے لگے صدائے اللہ اکبر مسجدون سے آنے لگی نسیم سحری کے جھونکے جو باغون مین ہوکر آتے تھے
دماغ جان کو معطر کرتے تھے چرخ زبرجدی پردہ خورشید خاور کا نکلنا وہ لشکر زرنگار شاہ مین وردی کا بجنا
عجب سمان دکھاتا تھا اُدھر قلعے کے فیلبند دروازے پہ زرد مان شاہ کا تخت قائم کیا گیا دہنی جانب
تومان اور بائین جانب ثقیل اور قلب لشکر مین صمصام و بہرام آکر کرسیون پر بیٹھے وزیر سلطنت عقب شاہ
استادہ ہوا گول انداز وغیرہ مستعد جنگ ہوکر منتظر حکم ہوئے لشکر در قلعہ پر مسلح اور مکمل ہوکر آیا اُدھر زرنگار شاہ
بیدار ہوکر باہر آیا فوج سب مسلح ہوکر آئی بادشاہ تخت پر سوار ہوا پہلوے تخت مین خورشید اُسکے بعد
فنطور عقرب چشم ایک جانب دوسرا سپہ سالار عقب مین تمام سپاہ قریب سات آٹھ لاکھ کے میدان مین آئے
توپ کی زد سے ہٹ کر صفین لشکر کی درست کین جب صفین درست ہوچکین اُسوقت زرنگار شاہ نے طرف
خورشید کے دیکھا اور کہا کہ کیا قصد ہی خورشید نے کہا کہ فوج کو حکم دیجیے یورش کرے اگر فوج سے قلعہ فتح
نہوگا تو پھر مین مقابلہ کرونگا قلعہ کو ایک دم مین لیلونگا مین دیکھتو لون کہ اُنکی جنگ کا کیا طریقہ ہی یہ سنکر زرنگار شاہ
نے فوج کو حکم دیا کہ قلعہ پر یورش کرو اگر قلعہ فتح کرلوگے تو مین بہت کچھ انعام دونگا یہ سنکر تمام لشکر ایک مرتبہ طرف
قلعہ کے یورش کرکے اور غوغہ کرکے چلا باجے بجنے لگے علم لہرانے لگے تلوارون کی جھنکار مرکبون کے ٹاپون کی
آواز پیدلون کے دوڑنے کی صدا سے تمام میدان ہل رہا تھا اور خود سے فولادی کا چمکنا سنانہاے نیزہ سے
کی چمک وہ دھوپ مین سوارون کے زرہون کا ضو دینا عجب رنگ دکھا رہا تھا اور نیا سمان معلوم ہوتا تھا
اُدھر قلعہ پر سے دیدبانون نے دیکھکر پہلے عرض کیا کہ حضور زرنگار شاہ مع لشکر میدان مین روبروے
قلعہ آکر مع سپاہ کے استادہ ہوا ہی زرد مان تاجدار نے فرمایا کہ دیکھو اب کیا ہورہا ہی کہ دیدبانون نے
دوربین سے دیکھکر عرض کیا کہ حضور اب لشکر یورش کرکے آتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آنے دو خدا مالک
ہی اگر یورش کرکے آتا ہی تو کیا کریگا یہانسے وہ گولے پڑینگے کہ یاد کرینگے زد پر آنے دو کہ پھر دیدبان
نے عرض کیا کہ حضور آدھا میدان زد کا طی کرکے بہت قریب آگئے ہین تمام لشکر میدان زد مین آگیا ہی
یہ سنکر زرد مان تاجدار نے ہوائی داغی سر اٹھا بلند ہوا گویا حکم ہوا کہ فیر کردو بس گول اندازون نے توپون
کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھا اور ہفت فلیتہ مین آگ دی ایک مرتبہ جو ہزار چار سو توپین فیر ہوئین قلعہ لرز گیا زمین
رزمگاہ تہ و بالا ہوگئی آسمان دھوان دھار ہوگیا گرد و غبار بلند ہوا دھوئین کا ایک اور آسمان بنکر تیار
ہوا قلعہ مین مکانہاے مستحکم کی زنجیرین کھل گئین حاملہ عورتون کے حمل گر پڑے ایک تہلکہ پڑ گیا بیرون
قلعہ سپاہ کا یہ حال ہوا کہ جسقدر بڑھکر آئی تھی ایک مرتبہ سب کی سب اُڑ گئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پر
چیلین منڈلا رہی ہین اور اُڑکر دو ہرسے اُدھر جاتی ہین ہاتھ وغیرہ ہوا اُڑکر آسمان پر لگے تھے تو یہ معلوم
ہوتا تھا کہ ابر ہائے تیرسے سانپ برس رہے ہین اگلی صف کے سوارون اور پیدلون کے سر اور
مغز اُڑ اُڑکر پچھلی صف کے لوگون پر گرے یہی حال دوسری صف کا بھی ہوا دور دور تک لاشون سے میدان
پٹ گیا جسقدر زد رزمگاہ کام کرتی تھی سواے لاشون کے کچھ نظر نہ آتا تھا دریا سے خون رواں تھا کسی کا
سر نہ تھا کسی کے ہاتھ اُڑ گئے تھے کوئی پڑا ہوا دم توڑ رہا تھا گھوڑے سوار پر مرے ہوئے پڑے ہوئے تھے
پیدلون کا تو نشان بھی نہ تھا اسلحہ تمام صحرا مین پڑے تھے کہین پر زرہین و چار آئینہ تھے کہین پر خود و بکتر و جوشن
تھے جابجا انبار ہر چیز کے تھے صفین کی صفین خالی ہوگئین یہ جو رنگ ہوا اور دیکھا تو جسقدر فوج بڑھی تھی

اور وہ جو کہ اُڑ گئے باقی ماندہ اپنی جان لیکر واپس گئے اور سر پہ پانون رکھکر ایسے بھاگے کہ پڑاؤ پر دم لیا پلٹ کر پھر نہ دیکھا کہا اکثر سرداران لشکر پکارا کیے کسی نے سماعت بھی نہ کی جب بہت کہا تو جواب دیا کہ ہمسے مقابلہ نہین کیا جائیگا کیونکہ اُسکا حربہ ہمپر اثر کرتا ہے اور ہمارا حربہ اُنپر کارگر نہین ہوتا ہے پھر ہم کیونکر اُنسے مقابلہ کرین ہم باز آئے اگر ہمارا قتل ہی اُنکو منظور ہے تو ہم موجود ہین بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرے ہمکو کوئی عذر نہوگا ہمسے یون بیوجہ ہم کو جانین نہین دیجائینگی اگر وہ سامنے آکر مقابلہ کرینا تو ہم موجود ہین کہ ہم بھی اُنپر حربہ کرین اور وہ ہمپر ہماری بھی دل کی تو حسرتین نکلین بادشاہ کو بھی معلوم ہو کہ ہان ہماری سپاہ نے کچھ کام کیا اُنھون نے قلعہ پر سے گولہ مارا ہم اُنکا کچھ نہ بنا سکے یہ جو لشکر نے کہا تو زرنگار شاہ نے خورشید کیطرف دیکھا اور کہا کہ آپ نے لشکر کی تقریر سنی عجب بزدل لوگ ہین کہ ایک فیر ہی جی چھوٹ گئے بھاگ کھڑے ہوئے اِنسے کیا قلعہ لیا جائیگا یہ کیا مقابلہ کرینگے خورشید نے جواب دیا کہ میری فوج نے تو اکثر قلعہ لیے ہین کبھی نہین بھاگے ہین آپکی سپاہ کے ہمراہ میری بھی فوج نے جی چھوڑ دیے آپ ٹھہر جائیے مین صرف اپنے لشکر کو یورش کا حکم دیتا ہون یہ کہکر طرف اپنی سپاہ کے رخ کرکے صدا دی کہ اے دلیرو آج تمکو کیا ہو گیا ہے کہ یون بے تحاشہ بھاگے کہ کبھی نہ بھاگے تھے اپنی نام آوری و آبرو خاک مین ملا دی تملوگ تو دریائے آتش کے پیرنے والے ہو اکثر قلعے لے چکے ہو یہ قلعہ کیا ہے حملہ کرکے لیلو حریف قلعہ پر خوشیان کر رہے ہین اور شاد ہو رہے ہین اسکا بھی خیال نہین یہ جو خورشید نے بآواز بلند پکار کر کہا تو اہل لشکر نے ہم زبان ہو کر صدا دی کہ حضور ہم کیا کرین ہمسے نہ رُکا گیا فوج زرنگار شاہ بھاگی ہمارے بھی قدم اُٹھ گئے ہر مرتبہ تو یہ ہوتا تھا کہ خود بدولت بھی ہمارے ہمراہ ہوتے تھے ہماری پشت قوی ہوتی تھی ہم جانین لڑا دیتے تھے ابکی بار بدولت ہمراہ نہ تھے یہ رنگ ہوا ہملوگ حضور کے اقبال سے قلعہ فتح کر لیتے تھے یہ سنکر خورشید نے کہا کہ اچھا تملوگ آمادہ ہو مین بھی تمھارے ہمراہ چلتا ہون سننا تھا کہ جسقدر فوج خورشید کی تھی وہ سپاہ زرنگار شاہ سے الگ ہوئی اور فوج زرنگار شاہ صفین جگہ الگ کھڑی ہو گئی اور استادہ ہوئی لشکر خورشید مین یورش کا بندوبست ہونے لگا سامان قلعہ گیری بہم ہونے لگا سیڑھیان وغیرہ آنے لگین خورشید سامان قلعہ گیری تن پر درست کرنے لگا اُدھر قلعہ پر کا حال سنیے جب فیر ہو چکے تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ اب ہاتھ روکو اور دیکھو کیا حال ہوا آیا لشکر مین کوئی ضرب سے توپ کی اُڑا بھی یا نہین یہ سنکر گولندازون نے توپون کے اوپر ہاتھ رکھا دھوان برطرف ہوا میدان صاف نظر آیا سب نے دیکھا تو دور تک لاشون کا بچھونا بچھا ہے لشکر کو جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ بھاگا جاتا ہے یہ دیکھکر سب بہت خوش ہوئے اور نعرے خوشی کے قلعہ پر بجنے لگے گولندازون کو بادشاہ نے انعام دیا اور بہت کچھ دینے کا وعدہ فتح کے امیدوار کیا ہر ایک خوش ہوا کہ دیدبان نے پھر عرض کیا کہ حضور ابکی مرتبہ خود خورشید تاجگیر لشکر لیکر آتا ہے بادشاہ نے کہا کہ آنے دو خدا مالک ہے وہ بھی مثل لشکر کے زک اُٹھائیگا عرض کیا کہ اُسکے ہمراہ سپاہ بھی بہت ہے کہا کچھ پروا نہین ہے اگر ہماری قضا آئی ہے تو کیا چارہ ہے اُدھر خورشید سب سامان قلعہ گیری تن پر درست کیے ہوئے ڈنڈا ہان سنگ ہشت پہلو پر چہ کوہ ہاتھ مین لیکر سپر فراخ دامن کا سر پہ سایہ کرکے غشبا پیشتر لشکر کے چلا منتصب مین اُسکے قریب دو لاکھ سوار و پیادے سجے ہوئے ایک مرتبہ سب کے سب حملہ کرکے لینا لینا کہتے ہوئے سیڑھیان ہمراہ کمندین لیے ہوئے ہاتھون مین باگین لیے ہوئے مرکبون کو ڈالے ہوئے اور آلات جنگ سجے ہوئے علم کے پھریرے اُڑتے ہوئے طرف قلعہ کے چلے دیدبانون نے دیکھا کہ لشکر پھر یورش کرکے آتا ہے عرض کیا کہ حضور پھر لشکر آتا ہے کہا آنے دو جب لشکر قریب میدان جنگ کے آیا اور زد پر پہنچا اُسوقت بھی اُدھر سے گولہ وغیرہ کچھ نہ پڑا گھوڑے اُٹھائے ہوئے باطمینان تمام چلے

یہانتک کہ نصف میدان زد بھی اُنھون نے طی کیا اُدھر زرنگار شاہ کی فوج نے جو یہ حال دیکھا کہ لشکر خورشید
نصف میدان زد طی کر گیا ہی اور ادھر سے گولا وغیرہ کچھ نہین پڑا یہ لوگ بھی ایک مرتبہ یورش کرکے چلے دونون
سپہسالار زرنگار شاہ بھی اُنکے ہمراہ ہوے ابھی یہ لوگ شامل لشکر خورشید نہوے تھے کہ دیدہ بانون نے
عرض کیا کہ حضور خورشید مع لشکر کے نصف میدان زد طی کر چکا اور لشکر زرنگار شاہ بھی یورش کر کے
اُسکی مدد کو آتا ہی کیا حکم ہوتا ہی یہ سننا تھا کہ زرد مان نے ہوائی داغی صدا سے سراٹا بلند ہوئی معلوم گولندازون
نے توپون کے کان مین جھک جھک کر کیا کہدیا کہ وہ ایک مرتبہ آگ اُگلنے لگین بس یہی بنا سے جنگ تھی
اُدھر گولندازون نے توپون کے فتیلون مین آگ لگائی کہ ایک مرتبہ پہلے سے زیادہ صدا سے ہیبتناک بلند
ہوئی اور گولا اشتعال لون کے فوج پر برسنے لگا سر اُڑنے لگے زمانہ تیرہ و تار ہوگیا اور ایک آسمان دھوئین
کا تیار ہوگیا لشکر دن سے سر اُڑ گئے سیکڑون سے پاؤن کا پتہ بھی نہ لگا سیکڑون مرکر گر پڑے سیکڑون
کے سر پاش پاش ہوگئے سیکڑون مثل طائرون کے ہوا پر اُڑتے ہوے معلوم ہوے ایک ہی مرتبہ مین
ہزارون کا الحیت ہوا ایسا گرد و غبار اُڑا کہ روے آفتاب پنہان ہوگیا قلعہ ہلنے لگا زمین رزمگاہ کو تزلزل ہوگیا
خندق کا پانی بسبب حرکت زمین کے نیزون بلند ہوا مگر وہ لوگ اُسیطرح مرکب اُٹھائے چلے آتے ہین خورشید
آگے آگے سر کے سپر کی پناہ کیے ہوے اور گرزسے گولون کو رد کرتا ہوا چلا آتا ہی مگر فوج زرنگار نے جیسے ہی
صدا سے توپ سنی یا تو بڑھے تھے یا جہانتک آ گئے تھے وہین پر ٹھہر گئے آگے قدم نہ بڑھایا اُسنے ایسی زک
نہ اُٹھائی تھی کہ وہ پھر قصد کریں مگر خورشید نے کچھ بھی خیال نہ کیا کہ کون اُڑ گیا اور کون باقی ہی جو پہلے فیر مین
اُڑ گیا وہ اُڑ گیا باقی ماندہ لشکر اُسکے ہمراہ تھا برابر چلا جاتا تھا اُدھر قلعہ پر بادشاہ نے حکم دیا کہ دیکھو کیا ہوا اب
گولندازون نے فیر کرنا موقوف کیا دھوان جو برطرف ہوا تو دیکھا کہ خورشید آگے آگے عقب مین لشکر گھوڑا
ڈالے چلا آتا ہے ہزارون لاشین میدان مین پڑی ہوئی ہین مگر لشکر خورشید لیے ہوے اچلا آتا ہی کچھ پروا نہین
ہی یہ دیکھکر قلعہ مین کھلبلی پڑ گئی اہل قلعہ پریشان ہوگئے کہ یہ تو بڑا غضب ہوا اب کیا کرین کیونکر روکین جو شخص اِس
دریاے آتش کو پار کر چلا آتا ہی تو وہ اِس قلعہ کو کیا سمجھے گا ایک دم مین لے لیگا سرداروں نے عرض کیا حضور
پریشان نہون ہم اپنی جانین لڑا دینگے قلعہ مین نہ آنے دینگے حضور دیکھ لین اُدھر خورشید نے صدا
دی کہ اے اہل قلعہ اب کیون مال مصالحہ تباہ کرتے ہو یہ مال سرکار ہوگیا ہی اب قلعہ خالی کر دو ورنہ مفت مین جان
تلف ہونگی ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا قلعہ کو کھود کر تالاب کر دونگا یہ صدا دیتا تھا اور مرکب کو بڑھاتا تھا لشکر
بھی عقب مین چلا آتا تھا یہ حال جو لشکر زرنگار شاہ نے دیکھا کہ خورشید و لشکر خورشید نے قلعہ لے لیا اب
کیا باقی ہی پھر بے خندق پہونچا اور داخل قلعہ ہوا بس وہ لشکر بھی چلا جب اہل قلعہ نے یہ حال دیکھا کہ خورشید نے
قلعے لینے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اب کوئی دم مین داخل قلعہ ہوتا ہی بس بیتاب ہو کر دعا کرنا شروع
کی بادشاہ نے تاج سر سے اُتار کر دونون ہاتھون پر رکھا اور محتاج بدرگاہ قاضی الحاجات ہوا اور سب سے
کہا کہ تم بھی دعا کرو وہ کریم اور رحیم ہی شاید اپنا فضل کرے کچھ مدد غیب سے پیدا ہو اور یہ بلا رد ہو اب سوا
اُسکے کسکی التجا کرین یہ تو ہمسے نہو گا کہ ہم مذہب اسلام قبول کرکے پھر کافر ہون چاہے جان جائے چاہے رہے
مگر اتنا ہو گا کہ مذہب باطل نہ قبول کیجیے جانین اپنی دیجیے اور آپ لوگون سے بھی مین یہی کہتا ہون کہ آپ
لوگ میرے ساتھ کیون اپنی جان ضائع کرین مجھکو تنہا چھوڑ دین اور آپ لوگ زرنگار شاہ کی اطاعت
کر لین اُسکو صرف میری ذات سے غرض ہی آپ لوگون سے کچھ سروکار نہین ہی آپکو وہ کچھ نہ کہے گا بلکہ خاطر
کریگا یہ سنکر وہ لوگ رونے لگے اور عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہم مسلمان ہو کر پھر کافر کی اطاعت

اور اپنے کو پھر دوزخ سے نکل کر داخل جہنم کرین اور آپ کو چھوڑ دین حضور جو آپ کا حال وہ ہمارا حال ہمکو اب ایسا قدردان کہان ملے گا وہ ہماری کیا خاطر کریگا ہمکو بڑا عجب ہی کہ حضور نے یہ کیا کلام زبان مبارک سے ہم غلامون کے حق مین نکالے اور ارشاد فرمائے ہمسے آپ یہ امید کبھی نہ رکھیے گا کہ ہم آپکے قدمون کو چھوڑ کر کہین چلے جائین جہان حضور کا پسینہ گریگا ہم جان نثار اپنا خون وہان پر گرائینگے یہ کہکر سب نے اپنے سرون سے ٹوپیان اُتارین اور یون درگاہ خدا مین التجا کرنے لگے کہ ای مالک کارساز ہمارے مالک کے سر سے اس بلا کو ٹال اور ہمکو اس ورطۂ آفت سے بچا ہماری کشتی مراد کو ورطۂ غم سے کنارے دریاے امید کے پہونچا اس بلا کو دفع کر واسطہ تجکو اپنے بندگان خاص کا اور واسطہ انبیاے کرام کا تو ہی سب کا حامی و مددگار ہی تو بڑا غفور الرحیم ہی ہم سب تیری پرستش کرنیوالے ہین ایک کافر کے دست ظلم سے نہایت پریشان ہین جانین تلف ہوتی ہین وہ مذہب باطل رکھتا ہی تیری عنایت سے ہم صحراے ضلالت سے نکل کر ایک تیرے بندۂ خاص کے سبب سے چشمۂ ہدایت پر پہونچے ہین اب کیونکر پھر اُسی راہ ضلالت کو اختیار کرین ای غفار تو نے آگ کو اپنے خلیل پر گلزار کر دیا ہی اور شر نمرود سے نجات دے حضرت موسیٰ کو فرعون کے شر سے بچایا یونس کو شکم ماہی مین پناہ دی تو اپنے ہر بندے کا ہر بلا مین کفیل رہا جسنے تجسے التجا کی تو نے اُسکی مراد پوری کی تیرے نزدیک یہ بھی بلا کوئی چیز نہین ہی بھیج اپنے کسی بندۂ خاص کو کہ وہ آکر ہماری مدد کرے اور ہمپر سے یہ بلا رد کرے ہم سوا تیرے کس سے التجا کرین کوئی ہمارا اور سہارا نہین ہی اِدھر یہ لوگ دعا کر رہے ہین اُدھر بادشاہ خود تاج اُتارے ہوے آنکھون سے اشک رواں بصد آہ و فغان پر از نالہ و زاری بصد بیقراری بدرگاہ جناب باری یون التجا کر رہا تھا کہ ای کریم الرحیم اس طوفان بلا سے ہم سب کو نجات دے کہ مین تیرا ایک ادنا بندہ ہون تیری عنایت سے یہ مرتبہ مجکو ملا ہی اگر تو نہ شاہی دیتا تو یہ کسکو اختیار تھا کہ بادشاہ کر سکتا تیری بدولت یہ سب مرتبہ نصیب ہوا اسقدر تیرے بندے میرے ہمراہ ہلاک ہوتے ہین تو انپر رحم کر میری آبرو بچا شعر یا الٰہی تو رحم کر مجھپر + مرے افعال پر نظر مت کر + دیگر تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان فلک + بر آستان تو دارند میل دربانی + دیگر ای آنکہ بملک خویش پایندہ توئی + وز دامن شب صبح نمایندہ توئی + کار من بیچارہ قوی لبستہ شدہ + بکشا خدایا کہ کشایندہ توئی + مناجات

زمانے پہ بخشش تری عام ہے
نہین منحصر مغز پر پوست پر
ترے عبد احقر کا ہو مین اسیر

الٰہی تری منزلت ہی رفیع
گدا جو ترے در کا یا رب ہوا
خدایا مین بندہ گنہگار ہون

الٰہی تری سلطنت ہی وسیع
بر آئی مراد اُسکا مطلب ہوا
عقوبت کرے جو سزاوار ہون

نہین کوئی ایسا جو ناکام ہی
برابر نظر دشمن و دوست پر
ترا ایک بندہ مین ہون بے ہنر

یہ مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات کرتا تھا اور روتا تھا کہ تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا دعا اسکی قبول ہوئی اُسکی آہ و زاری پر جناب باری کو رحم آیا دریاے عطوفت موج زن ہوا اور چشمہ رحمت جوش زن ہوا چونکہ در آسمان وا تھے خدا کو اُسکی گریہ و زاری پسند آئی اپنی قدرت کاملہ سے اُن سب کی جانین بچانے کی یہ تدبیر کی کہ ابھی خورشید مع لشکر قریب خندق نہ پہونچا تھا اور ان سب کی آہ و زاری پر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ ان لوگون کو کیا ہوا ہی جو یہ یون روتے ہین کیون اپنی جانین کھوتے ہین میرے پاس چلے آئین مین اُنکی خطائین معاف کر دون وہ کیون نہین آتے ہین مین اسکا بھی خیال نہ کرونگا کہ اسقدر میرا لشکر تلف ہوا ہی اور زرنگار شاہ سے بھی اُنکی خطا معاف کرا دونگا یہ تو گفتگو کر رہا تھا کہ یکایک ایک طرف سے صحرا کے گرد اُڑی اور وہ قریب اِس میدان کے آکر شق ہوئی دل گرد سے چالیس علم پیدا ہوے عقب مین علمون کے سب نے دیکھا کہ ایک جوان مرکب پری پیکر پر سوار چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی اور پندرہ یا کہ سولہ برس کا سن ہی مگر گریبان چاک بالون پر صحرا کی خاک آستین زرہ تا مرفق کشادہ سینہ چوڑا بازو بھرے بھرے

عفص گردن قوی تن پیشانی کشادہ آنکھون مین لال لال ڈورے بھورے بھورے بال خود سے باہر
نکلے ہوے ہوا سے اُڑتے ہوے وحشت کی نشانی چہرے پر وحشت مثل دیوانون کے منہ مین کف مزاج
برہم گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا عقب مین اُسکے چالیس ہزار دیوانون کا لشکر اُنکے بال اُڑتے ہوے دُبلے دُبلے
مرکب تہران چھوٹی چھوٹی تلوارین کمر سے لگی ہوئی خود و زرہ پہنے ہوے مگر آستین چاک گریبان پھٹے ہوے
دیوانے پن کے آثار عیان گھوڑے دوڑاتے ہوے چلے آتے ہین اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر عظیم
میدان مین صف آرا ہی اور ایک جوان بہت سی فوج سے قلعہ پر یورش کر رہا ہی اور ایک بادشاہ تخت پر سوار ہی
اور ایک قلعہ پر ایک بادشاہ مع بہت سے سردارون کے طرف آسمان کے تاج اُتارے کچھ دعا کر رہا ہی
اور وہ جوان بر لب خندق پہونچا چاہتا ہی اور لشکر کثیر اُسکے ساتھ ہی اور وہ لوگ بہت بلک بلک کر دعا
کر رہے ہین دل مین خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہی اہل قلعہ مسلمان ہین اور یہ لوگ جو کہ قلعہ پر یورش کر رہے ہین
کافر و بت پرست ہین اِنکی ایسے وقت مین مدد کرنا بہت ضرور ہی کیونکہ وہ برادر ایمانی ہین کافرون کو قتل کرنا
ہمارا شیوہ ہی یہ خیال کرکے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ آیا بنا ے جنگ و جدال کیا ہی مرد مسلمان دیکھکر آنکھون مین
خون اُتر آیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ دیکھو بڑا غضب ہوا تھا اگر مین اِدھر کو نہ آتا اور جانب چلا جاتا تو اِسقدر
بندگان خدا اُنکا خون بیکار محض اِن کافرون کے ہاتھ سے ہوتا اور یہ کافر ضرور مع لشکر بر لب خندق پہونچکر
قلعہ کو فتح کرتا اور اِن سب کو قتل کرتا یہ سب کے سب مومن او دیندار ہین اور ہمارے برادر ایمانی ہین
انکی مدد پر ضرور ہی ہمکو تو اب یہی منظور ہی اے بھائیو لینا سب کو جانے نہ دینا یہ کہکر ایک مرتبہ اپنی تلوار میان
سے لی اور مثل بلاے ناگہانی کے اُس لشکر پر گرا گرتے ہی برابر سے چالیس ہزار تلوارین علم ہوگئین چالیس
ہزار مرکب دوڑے میدان مین گرد و غبار اُٹھا روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا وہ دیوانہ مع سپاہ پہلے لشکر
زرنگار شاہ پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا برابر سے چالیس ہزار کفار مر کر گرے ایک تلاطم فوج مین پڑگیا
غل ہوا کہ یہ دیوانہ آفت جہان کہان سے آگیا ہی اِسنے تو تلاطم برپا کر دیا ہی ایک ہی حملہ مین لشکر ابتر ہوگیا
صفین درہم و برہم ہوگئین کیونکہ ایک مرتبہ چالیس ہزار فوج مر کر گری وہ دیوانہ مثل بلاے آسمانی و آفت
ناگہانی کے قتل کرتا ہوا اِس لشکر سے طرف لشکر خورشید کے گذرا اور قتل کرتا ہوا چلا گیا یہ ثابت ہوا کہ ایک
سایہ تھا کہ نظر سے گذر گیا یا ہوا تھی کہ سن سے چلی گئی ایک جھونکا سا آیا پھر تھم گیا پیک نظر بھی عاجز ہو کر رہگیا
کہان تلاش کرے کوئی آدمی ہو تو ملے وہ جنون کا اُستاد ہی دیوزاد اُسکے خوف سے پردۂ قاف مین
پوشیدہ ہین پریون کے پر جلتے ہین کوئی اُسکا ساتھ دے نہین سکتا ہی پیک خیال بھی اِسقدر جار راہ نہین
ڈکر سکتا ہی بشر کیا ہی وہ دیوانہ اور لشکر اُسکا نہ معلوم کس قسم کا تھا کہ آیا اور چلا گیا چھلاوہ تھا یا تیر تھا تیر بھی پہونچنے مین
تاخیر کریگا گولی بندوق کی بھی اِسقدر جلد نہ پہونچے گی جسقدر جلد وہ اِس صف سے اُس صف پر اور اُس صف
سے دوسری صف پر پہونچا اور قتل کرتا ہوا لشکر خورشید پر جا گرا یہان لوگ اُسکو تلاش کرتے رہے اِس
صف کے سوارون نے قصد کیا کہ مقابلہ کرین وہ اُسی صف کے باہر تھے یون قتل کرتے ہوے لشکر خورشید پر
جا کر گرے اُدھر خورشید یورش کر رہا تھا اور قصد تھا کہ بر لب خندق جا کر داخل قلعہ ہون کہ وہ گرد اُڑی یہ بھی اُس
گرد کو دیکھنے لگا کہ یہ کیا واقعہ ہی کون آتا ہی کیسی گرد بلند ہوئی ہی کہ لشکر دیوانان پیدا ہوا اور لشکر زرنگار شاہ
پر گرا اور وہان سے لشکر خورشید پر آیا لشکر زرنگار شاہ مین تلاطم پڑگیا مثل برق جہندہ کے لشکر خورشید پر
آکر ایسا حملہ کیا کہ صفین درہم و برہم ہوگئین ایک ہی حملہ مین چالیس ہزار سوار مر کر گرے لشکر خورشید مین بھی
ہلچل پڑگئی صفین ابتر ہوگئین خورشید گھبرا گیا کہ یہ بلاے ناگہانی یکایک کہان سے آگئی ارے یہ تو ابھی

زرنگار شاہ میں تھا یہاں کہاں سے آگیا یورش کرنا بھول گیا حیران حیران اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت ہی اُدھر سالار لشکر بھی حیران تھے اُس جوان نے صدا دی کہ ای بہادران بزیند این کفار را یہ کہکر تلوار بلند کی برابر سے چالیس ہزار تلوارین بلند ہوئین اور ہر ایک ہاتھ پڑے ایک مرتبہ چالیس ہزار مرکر گرے خورشید یورش کرنا بھول گیا اب اِدھر کو متوجہ ہوا لشکر لڑنے لگا مگر یہ لوگ کب ہاتھ آتے ہین قتل کیا اور آگے روانہ ہوے اُس صف سے اِس صف پر اِس صف والے آپس مین ل گئے خورشید پریشان تھا کہ کیا کرون عجب بلا ہین ایک مقام پر جمکر نہین لڑتے ہین سیماب کی خاصیت رکھتے ہین شرارہ ہین یا برق کردار ہین یہ دیکھکر خورشید نے لشکر کو صدا دی کہ ای دلیران لشکر ان سب کو گھیر کر قتل کرو تم بہت ہو یہ کم ہین لشکر یہ صدا سنکر ایکبار زغہ کرکے چلا جب اُس جوان یعنی سردار لشکر نے دیکھا کہ لشکر اب جمع ہو کر اِس طرف کو آتا ہی قلعہ کا رخ ترک کیا اور اپنے لشکر کو آواز دی کہ ای بہادران بدر روید یہ کہکر اپنا گھوڑا ایک سمت کو اُٹھا دیا یہ دیکھکر چالیس ہزار سوارون نے اپنے اپنے مرکب ایک ہی بار اُٹھائے اور ہاتھ تلوار کا لگاتے ہوے طرف صحرا کے چلے گئے یہان لشکر مین تلاطم برپا ہوا آپس مین جنگ ہونے لگی جب خورشید نے صدا دی کہ حریف تو قتل کرتا ہوا نکل گیا تم کیون باہم لڑتے ہو اُدھر اہل قلعہ نے قلعہ سے یہ سب معرکہ دیکھا سجدۂ شکر کیا کہ خدا نے ہماری دعا قبول کی کہ ایسا مددگار یہ دہ غیب سے بھیجا کہ جسنے آتے ہی دونون لشکرون مین تلاطم ڈالدیا کیسا چالاک تھا لشکر حریف کے ہوش اُڑا دیے کہ عاجز ہو کر واپس گئے خدا اُسکو ظفر دے سب بہادر سے کوئی مرد دیندار معلوم ہوتے ہین نہ معلوم اُنکو ہماری مدد سے کیا فائدہ تھا یہ لوگ کیونکر آئے نہ معلوم کس جگہ کے رہنے والے ہین مگر بڑے جری ہین دیکھو کیونکر قتل کرتے ہین یہ لوگ بالاے قلعہ خوش ہو رہے ہین یہانتک کہ نقارے فتح کے بجانے لگے ایکبارگی زرد بان نے حکم دیا کہ توپین مارو اُدھر دو جوان مع لشکر جاکر صحرا مین غائب ہوا یا اِدھر قلعہ سے گولے پڑنے لگا چونکہ لشکر مین تو تلاطم پڑا ہوا تھا اور لشکر خورشید دوسری جانب متوجہ تھا اُدھر سے جو گولے قلعہ پر سے اُتر لیے کے برسنے لگا ایک مرتبہ توپخانہ بآواز گرجنے لگا اِدھر لشکر اِس جوان کے ہاتھ سے تباہ تھا اُدھر سے گولے پڑا اسباب کے پیر اُٹھ گئے بھاگ کھڑے ہوے خورشید بھی اُنکے ہمراہ اپنی جان بچاکر چلا آیا اُدھر لشکر زرنگار شاہ مین ہاتھ سے اُس لشکر دیوانہ کے ایک تلاطم پڑا ہوا تھا کہ خورشید بھی آکر شریک ہوا لشکر خورشید پریشان جب سردارون نے پکار پکار کر کہا کہ کیون پریشان ہوتے ہو حریف تو قتل کرکے چلا گیا اب نہ گھبراؤ اسوقت سردارون نے پکار پکار کر کہا تب لشکر کی ابتری موقوف ہوئی یہ سب کے سب اپنے مقام پر آئے اُس عرصہ مین شام بھی قریب ہو گئی تھی زرنگار شاہ لشکر لیکر طرف فرودگاہ کے واپس آیا لشکر آسودہ ہوا اب جو شمار کیا تو قریب ایک لاکھ کے سپاہ اُس روز کام آئی جتنے زخمی قریب پچاس ہزار کے تھے اور پچاس ہزار مارے گئے دونون لشکرون مین بڑا کھیت پڑا زرنگار شاہ نے آکر دربار کیا خورشید بھی آیا مگر شرمندہ سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا اُسوقت زرنگار شاہ نے کہا کیون خورشید آپ کا مزاج کیسا ہی آپ سست کیون ہین خورشید نے کہا کہ جی نہین مین سست تو نہین ہون مگر وہ خفت اُٹھائی ہی کہ تمام عمر کسی نے نہ اُٹھائی ہوگی افسوس قلعہ ہاتھ آیا ہوا قبضہ سے جاتا رہا معلوم نہین وہ کمبخت کہان سے آپڑا آپ کے لشکر نے بھی نہ روکا وہ ایسا دفعۃً آپڑا کہ میرا لشکر اُس سے مقابلہ کرنے لگا اُدھر قلعہ پر سے گولے پڑنے لگا لشکر کے پیر اُٹھ گئے اور وہ دیوانہ قتل کرتا ہوا مثل برق جہندہ کے چلا گیا نہ معلوم اِس دیوانے کو ان اہل قلعہ سے کیا علاقہ تھا اور ہمسے کیا عداوت تھی ورنہ قلعہ سر ہوا تھا خیر آج بچ گئے اب کل تو نہین بچینگے شرمندہ قلعہ لیلیتا کیونکر اب وہ دیوانہ آگیا وہ چلا گیا زرنگار شاہ نے کہا کہ اب بڑی مشکل ہو دیکھیے قلعہ کیونکر ہاتھ آئے

خورشید سے کہا کہ پرسون مین ضرور قلعہ لیلونگا مین تو کل ہی یورش کرتا مگر لشکر آج کا تھکا ہوا ہی دن بھر کی زحمت اُٹھائے ہوئے ہی اُس دیوانے کے ہاتھ سے عاجز ہوا ہی کل آسودہ ہو لے تو پرسون دیکھا جائیگا اب جو اگر وہ دیوانہ پھر آئیگا تو اُسکا بھی بندوبست کر لیا جائیگا زرنگار شاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا جا کر لیٹ رہا اور اپنے مقام پر سو رہا کوئی خوف تو نہ تھا کیونکہ لشکر حریف تو قلعہ مین تھا اُدھر اہل قلعہ نے بعد جانے زرنگار شاہ و خورشید کے سجدۂ شکر بدرگاہ خداوند کریم ادا کیا اور نہایت عجز و انکسار کیا اور آپس مین یہ گفتگو کرتے ہوئے اور گلے ملتے ہوئے قلعے سے اُترے کہ خدا اُس جوان کی عمر دراز کرے کہ جسکے سبب سے ہم سب کی آج جانین بچ گئین ورنہ وہ گبر ضرور آج قلعہ لے لیتا مفت مین ہم لوگون کی آبرو جاتی یہ کہکر اپنے اپنے مقام کو سب واپس گئے بادشاہ مع شاہزادے کے داخل محل ہوا باطمینان تمام جا کر آرام پذیر ہوا ان سب کو تو یہان چھوڑ دیجیے اور اب حال اُس جوان کا تحریر ہوتا ہی کہ یہ جو قتل کر کے مع اپنے لشکر کے ایک صحرا مین پہونچا وہان جا کر حکم دیا کہ سب مرکبون پر سے اُترین اور کچھ کھا پی لین کیونکہ صبح سے کچھ کھایا نہین ہی ابھی مجکو ایک کام ہی یہ حکم سُننا تھا کہ سب سردار مرکبون پر سے اُترے زین پوش بچھا کے اُسپر بیٹھے اُدھر وہ جوان بھی مرکب پر سے اُترا خادم نے زین پوش بچھا دیا وہ اُسپر جلوہ گر ہوا مرکبون کو چھوڑ دیا وہ گیاہ صحرا چرنے لگے یہ لوگ اپنے کام مین مصروف ہوئے طعام وغیرہ کا بندوبست کیا ہر ایک کھانا کھانے لگا وہ جوان بھی مصروف طعام ہوا یہانتک کہ شام ہو گئی جب رات کوئی نصف شب کے قریب آئی تو اُس جوان نے ایک مرتبہ بوق بجایا تمام لشکر مین کمربندی ہونے لگی دوسری بوق مین سب تیار ہو گئے اور مرکبون پر کاٹھیان رکھین کہ تیسری بوق کی صدا مین سب پشت مرکب پر سوار ہوئے اُدھر وہ جوان اپنے مرکب پر سوار ہوا جب سب لشکر تیار ہو گیا اُسوقت اُس جوان نے اہل لشکر سے کہا کہ چلو لشکر کفار پر شبخون مارین سپاہ کو تباہ کرین کیونکہ اِنکے ہاتھ سے اہل قلعہ تباہ ہین اور عاجز ہین اِنکا زور یون کم کرین دوسرے ایک بارگاہ ہین نے اُس لشکر مین دیکھی ہی کہ جسکو دیکھکر میرا دل لوٹ ہو گیا ہی مین ضرور اُس بارگاہ کو لاؤنگا کیونکہ مین بے سروسامان بھی ہون نہ معلوم یہ کون لوگ ہین اور کیا مذہب رکھتے ہین نہ معلوم اہل قلعے اِنکو کیا عداوت ہی خیر آج تو مین خوب وقت پر پہونچا ورنہ اہل قلعہ کا کام تمام تھا وہ سب لوگ مسلمان معلوم ہوتے ہین اُن سب نے کہا کہ چلیے ہم موجود ہین اگر آگ سے دریا مین حکم ہو تو کود پڑین لشکر دیو ہو تو مقابلہ کرین یہ لشکر کیا مال ہی اگر بارگاہ وہ آپکی پسند خاطر ہی تو تشریف لیچلیے لے آئین وہ مال آپ ہی کا ہی ہان وہ بارگاہ واقعی آپ ہی کے لائق ہی وہ گبر کیا اُسکی قدر کریگا یہ سُنکر اُس جوان نے مرکب کو مہمیز کیا چالیس ہزار مرکب برابر سے اُٹھے یہانتک کہ وہ لشکر قریب لشکر زرنگار شاہ آیا یہان سب لوگ بخبر سو رہے تھے کسیکو کیا خبر تھی کہ رات کو شبخون کریگا صرف متقال گرگ صورت پانسو سوارون سے طلایہ کی گشت پھر رہا تھا جیسے ہی اُسنے صدائے سم مرکبان سُنی اور دیکھا کہ کچھ لشکر اِدھر آتا ہی بڑھکر صدا دی کہ کون آتا ہی خبردار اِدھر نہ آنا یہ لشکر ہی زرنگار شاہ و خورشید تاج گیر کا یہان کون سُنتا ہی وہ لوگ مثل بلائے آسمانی کے آ پڑے اُسکے ہمراہیون سے تلوار چلنے لگی کہ متقال اور اُس جوان سے سامنا ہو گیا اُسنے بڑھکر ہاتھ لگایا اُس جوان نے وار خالی دیا اور اپنا وار کیا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے اُدھر اُسکے ہمراہیون کو ہمراہیان جوان نے قتل کر ڈالا اُنکو قتل کر کے وہ جوان ایک مرتبہ لشکر پر جا پڑا یہان سب سو رہے تھے انھون نے جا کر قتل کرنا شروع کیا جو کوئی سوتا جاگتا ملا قتل کیا خیمون کی طنابین کاٹ دین کہین آگ لگا دی تمام لشکر مین ایک تلاطم پڑ گیا کیونکہ یہ سب سو رہے تھے یہانتک کہ کل لشکر تہ و بالا ہو گیا اب جو سب سوتے سے اُٹھے تو سامان جنگ کرنے لگے ہتھیار لگانے

لگے یہ حال ہے کہ کوئی تو بجاے زیر جامے کے انگرکھا بدن پہنے لگا کوئی بجاے انگرکھے کے زیر جامہ پہنے لگا
کوئی آنکھیں ملتا ہوا اٹھا ترکش اٹھاکر کمر میں لگانے لگا گھبراہٹ میں اُلٹا ترکش تھا تیر سب نکل پڑے اور
کسی نے بجاے تلوار کے ترکش کو لگایا کسی نے بجاے خود کے سپر سر پر رکھ لی جو بہت تہذیب کے
آدمی تھے وہ تیار ہوکر اصطبل میں آئے گھوڑے پر سوار ہوے جاکر لڑنے لگے اور بعض نے تو ایسا کیا
کہ وہ جب اصطبل میں آئے تو جاکر پہلے اگاڑی کھولدی پچھاڑی کھولنا جو بھول گیا ایڑ جو کرتے ہیں گھوڑا
جو چلا میخ اکھڑ کر سر پر پڑی خیال کیا کہ حریف نے آکر تلوار ماری یہ ہاے کہکر گر پڑے بعض کا یہ حال ہوا
کہ گھبراکر جو اُٹھے تو کچھ دکھائی نہ دیا کوڑا خیال کرکے رنڈی کی چوٹی پکڑکر کھینچ لی وہ ہاے کہکر چیخ اُٹھی اِدھر
حریف نے آکر تلوار ماری کہ کام تمام ہوگیا بعض نوکر پر خفا ہو رہے ہیں کہ میرے ہتھیار لا میں جاکر مقابلہ کرونگا
ایسا نہو کہیں حریف آکر مجکو قتل کرڈالے کوئی نیند کی حالت میں کھڑا ہوا خیمے کی طناب پکڑکر گھسیٹ رہا ہے
کہ عقب سے آکر حریف نے قتل کرڈالا جو تیار ہوکر میدان بھی پہونچے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ اُلٹی تلوار سے
وار کر رہے ہیں بعض بجاے تیر کے تلوار کمان میں جوڑ رہے ہیں بعض بجاے نیزے کے تلوار کا وار کر رہے
ہیں کوئی خالی میان سے لڑ رہا ہے گھوڑے لشکر کے چھُٹ گئے ہیں وہ لشکر میں پھر رہے ہیں لوگوں کو کچلتے
پھرتے ہیں کوئی ہاے کر رہا ہے کوئی واے حریف قتل کرتے پھرتے ہیں اب جو غل ہوا کہ حریف شبخون آکر
گرا ہے زرنگار شاہ و خورشید دو سپہ سالار زرنگار شاہ اپنے اپنے خیموں میں سو رہے تھے یہ غل سنکر جاگ
اُٹھے اور کہا کہ یہ غل کیسا ہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آکر شبخون گرا ہے یہ سنکر سب کے سب
گھبرا گئے جلدی جلدی ہتھیار لگاکر خیموں سے باہر آئے آکر وہاں پر یہ واقعہ دیکھا کہ تمام لشکر تہ و بالا ہے تلوار
چل رہی ہے شور دار و گیر بلند ہے یہ حال ہے کہ جو کوئی اپنے خیمے سے نکلا اور جو کوئی روبرو آگیا حریف خیال
کرکے وار کیا اب جو بادشاہ نکلا روشنی ہوئی رن ہوتا ہیں و چتر رہتا ہیں و مشعلیں وغیرہ بھوسکنے لگیں اب
کسیقدر جو روشنی ہوئی تو لوگ اپنوں کو پہچاننے لگے اُدھر حریف نے جو دیکھا کہ اب تمام لشکر بیدار ہوگیا ہے
اور صبح بھی قریب ہے بس فوراً اُس جوان نے بوق اُٹھاکر بجائی اور اُسمیں صدا دی کہ اے بہادران بدر روید
حریف ہوشیار ہوگیا ہے اب کل دیکھا جائیگا اُسکا بوق بجانا تھا کہ ایک مرتبہ چالیس ہزار بوقیں برابر سے
دو در کے پھونکیں بوقوں کی صدا سب کے کان میں پہونچی بوق کے سنتے ہی تمام دیوانے ہوشیار ہوے
اور ایک مرتبہ حملہ کرتے ہوے ایک طرف کو نکل گئے کسی کے ہاتھ نہ آئے لشکر زرنگار شاہ میں بڑی دیر
تک بجاے حریف آپسمیں تلوار چلا کی ایک دوسرے کو حریف تصور کرتا تھا اسی خیال سے سب لڑا کیے
اب جدھر جدھر بادشاہ جاتا ہے اسطرف جنگ موقوف ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ ان چاروں شخصوں نے
یعنی زرنگار شاہ و خورشید دونوں سپہ سالاروں نے تمام لشکر کا گشت کیا لڑائی موقوف ہوئی اِسی
انتظام میں صبح ہوگئی معلوم ہوا کہ مشتعال آگ حضور رات کو طلایہ پر مار گیا صبح کو جو تلاش کیا تو سوا
اپنے لشکر کے کشتوں کے حریف کا کوئی لاشہ نہ تھا اب جو شمار کیا تو دس ہزار کے قریب سپاہ کام آئی تھی بہت
سے خیموں کے تلے دب کر مر گئے تھے بہت سے جل گئے تھے دیوانوں نے جو آگ لگا دی تھی اب تو یہ حال
ہے کہ کوئی بھائی کو رو رہا ہے کوئی بیٹے کو رو رہا ہے اور بیٹا باپ کو یاد کر رہا ہے زرنگار شاہ نے سب کو تسلی
دی لشکر کے خیمے وغیرہ جو کہ گر پڑے تھے استادہ کرائے گئے لاشیں اُٹھوائی گئیں بازاریں صاف کی گئیں
زرنگار شاہ دربار میں آکر بیٹھا افسران لشکر آکر جمع ہوے زرنگار شاہ نے کہا کہ نہ معلوم یہ کون شبخون
آکر گرا آیا اہل قلعہ میں سے ہے یا یہ کوئی تیسرا حریف پیدا ہوا ہے اہل قلعہ تو کاہے کو قلعے سے نکلے ہونگے وہ

جوان دیوانہ جو آیا تھا چلا گیا یہ کون ہی جو شبخون کر گیا یہ تو بڑا غضب ہوا کہ ہم غافل تھے لشکر ہمارا تباہ ہوا فتراک کہاں ہی ذرا جاکر تلاش تو کرے کہ یہ لوگ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے خورشید نے کہا کہ افسوس ہم جو یہاں آکر بڑی خرابی مین پڑ گیا اب مین کل قلعہ فتح کرلون تو یہان سے کوچ کرکے چلا جاؤن اپنے شہر مین جاکر اور لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر اور ملکون پر جاؤن یہان میرا لشکر بہت کام آیا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اور اُدھر فتراک بہ ارادۂ تلاش روانہ ہوا ہی اُدھر وہ جوان شبخون مارکر اور بوق بجاکر ایک جانب کو چلا گیا ایک صحرا مین جہان ایک دریا کو وہ تھا علی الصباح وہان پہونچا قریب بیس ہزار سپاہ کے ہمراہ تھی باقی منتشر ہو گئی تھی اُسنے حکم دیا کہ یہان کمرین کھولو اور نمازین پڑھو افسوس ہی کہ آج بارگاہ ہاتھ نہین آئی خیر چلو آج دن کو چلکر دیکھ لین کہ وہ بارگاہ کہان پر استادہ ہی پھر رات کو جاکر لے آئین گے اور حریف کو آگاہ کرکے لائینگے یہ کہکر مرکب سے اُترا وضو کیا نماز پڑھی سب لشکر اُترا اتنے عرصہ مین وہ سوار جو کہ منتشر ہو گئے تھے آنے لگے سب کے سب وہین اُترے کمل تان لیے اُسکے نیچے بیٹھے ایک جھولداری استادہ ہوئی اُسکے نیچے جا کر وہ جوان بیٹھ گیا کھانا کھانے لگے سب کے سب باطمینان وہان فروکش ہوے کسی کا خوف نہین آپس مین باتین ہو رہی ہین گھوڑے صحرا مین چھوٹے ہوے ہین چرا کر رہے ہین لوگ کھانا پکا پکا کر کھا رہے ہین مزے سے کوئی گا رہا ہی کوئی اپنے گھر کا حال بیان کر رہا ہی وہ جوان اپنی جھولداری مین بیٹھا ہوا فکر کر رہا ہی کہ اب کیا کرون کیونکر بارگاہ ہاتھ آئے کہ اتنے مین ایک بات خیال مین آئی سر اُٹھا کر دیکھا کہ کوئی قریب دوپہر دن کے آیا ہوگا خیال کیا کہ چلکر روز خون کرون بارگاہ کو بھی دیکھ آؤن کہ کہان پر برپا ہی خوب پہچان لون بس یہ سوچکر اُٹھا سلاح تن پر آراستہ کیے اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا اُس صحرا مین بھی آنکلا یہان آکر کیا دیکھتا ہی کہ ایک لشکر اُترا ہوا ہی مگر نہ خیمہ ہی نہ خرگاہ کمل بنے ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ زین پوش بچھائے ہوے بیٹھے ہین ایک جوان ایک جھولداری مین بیٹھا ہی مگر چہرے سے رعب وداب پیدا ہی مسلح اور مکمل اب جو غور سے دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی دیوانہ ہی اور یہ اُسی کا لشکر ہی یہ دیکھکر اُلٹے پاؤن پلٹا کہ جاکر خبر کرون یہ تو اِدھر کو روانہ ہوا اُدھر اُس جوان نے بوق بجایا آواز دی کہ ای قزاقان تیار شوید بس یہ صدا سنتے ہی سب نے بوق بجائی سب کے گھوڑے آگئے صحرا سے موجود ہو گئے اِدھر اِن لوگون نے سلاح تن پر آراستہ کیے کہ اتنے مین اُسنے دوسرا بوق بجایا انھون نے مرکبون پر زین پوش ڈالے تیسرے بوق مین سب مرکبون پر سوار ہو گئے وہ جوان بھی مرکب پر سوار ہوا اور کہا کہ ای بہادرو چلو لشکر حریف پر روز خون کرین اور اُنکو تباہ کرین کیونکہ اُنکو بھی معلوم ہو کہ ہان ہمارا کوئی حریف ہی یہ خیال کرین کہ مثل چورون کے آکر مقابلہ کیا اور لڑنے مین تو اُنکا بفضل یزدانی ناک مین دم کر دونگا اب تو میرا اور اُنکا مقابلہ ہوا ہی یہ کہکر اپنے مرکب کو اُٹھایا اور طرف حریف کے چلا سب کے سب اُسکے ہمراہ ہوے یہ تو اِدھر سے چلے اور اُدھر فتراک عیار نے جاکر خبر دی کہ مین تلاش کرآیا کہین حریف کا پتہ نہین ملا مگر ہان وہ دیوانہ جو کہ کل آکر بوقت یورش لشکر کو قتل کرکے چلا گیا تھا صحرا مین فروکش ہی مگر عجب لوگ ہین نہ خیمہ ہی نہ بارگاہ ہین کمل تنے ہوے ہین اُسمین سب کے سب بیٹھے ہین ہان وہ جوان اُن سبکا افسر ہے ایک جھولداری مین بیٹھا ہوا ہی مسلح اور مکمل ہی یہ سنکر خورشید تاجگیر نے کہا کہ ہوگا ہمین اُس سے کیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ وہی شبخون آکر کر گیا تھا اگر آج آئیگا تو دیکھ لیا جائیگا کہان جائیگا ابھی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر مین غل ہوا کہ وہ دیوانہ یہان آکر روز خون لشکر پر کر گیا ہی اور قتل کرنا شروع کیا ہی لشکر تباہ ہو رہا ہی یہ سنکر خورشید تاجگیر اور زرنگار شاہ اُٹھ کھڑے ہوے خورشید نے

اور نکل ہو کر باہر آئے لشکر مین شہنا بجی لشکر فوراً تیار ہوا ادھر اُس جوان نے جبتک لشکر تیار ہو تب تک شہراد کر دیا اور تمام فوج کو درہم برہم کر دیا اور سب کو مار کر ڈال دیا لشکر مین تہلکہ پڑ گیا کہ دیوانون نے آفت برپا کر دی جسپر تلوار ماری مع راکب و مرکب کے چار ٹکڑے ہوئے مگر کوئی دیوانہ نہین چوٹ کھاتا ہی برابر سب قتل کر رہے ہین یہان تک کہ خورشید کا اور اُس جوان کا سامنا ہو گیا خورشید نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا اور ایک ہاتھ نہایت چستی اور چالاکی سے مارا مگر اُس جوان نے اُسکو خالی دیا اور جھپٹ کہ اپنا جو وار کیا تو تلوار سر پر خورشید کے پڑی خود و دبلغہ عرقچین کو کاٹ کر کاسۂ سر مین در آئی زخم کاری لگا خورشید نے دستانہ مار کر تلوار کو تو سر سے نکال دیا مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی دیوانہ نے پھر قصد کیا کہ وار کرون اسکو جان سے بالکل قتل کر ڈالون یہ خیال دل مین کر کے بڑھا تھا کہ دو چار سردار بیچ مین آ گئے دیوانہ ہونٹھ چبا کر رہ گیا دوسری جانب جا پڑا تلوار چلنے لگی قتل کرنا شروع کیا کہ یکایک کل لشکر تیار ہو کر مستعد جنگ ہو گیا اب دیوانہ نے دیکھا کہ اگر لڑتا ہون تو اُلجھ کر رہ جاؤنگا اور پھر نکلنا مشکل ہوگا بارگاہ وغیرہ کو تو دیکھ لیا ہی کہ جہان پر استادہ ہی یہ خیال کر کے فوراً بوق بجائی اور صدا دی کہ ای قزاقان بدرو ید اب شام کو دیکھا جائے گا یہ صدا دیتے ہی کل لشکر دیوانہ منتشر ہو گیا اور ہر ایک اپنا اپنا وار کرتا ہوا جدھر کو اُسکا جی چاہا صاف نکلا ہوا چلا گیا وہ جوان بھی ایک جانب کو روانہ ہوا مگر اب کی مرتبہ اُس صحرا مین نہین گیا دوسرے جنگل مین چلا گیا بعد جانے دیوانے کے یہان امن ہوا ہر ایک کہنے لگا کہ یہ دیوانہ ہی یا برق ہی کہ چمک کر نکل گیا اور اسی طرح کے اُسکے ہمراہی بھی ہین جبتک ہم ہوشیار ہون وہ اپنا کام کر کے چلا جاتا ہی اگر اب کبھی آئے گا تو ہم چارون طرف سے گھیر لینگے دیکھین پھر کیونکر نکل جاتا ہی یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے مین اُدھر لوگ خورشید کو اُٹھا کر لے گئے زخمون مین ٹانکے دیے خورشید کو ہوش آیا زرنگار شاہ نے حال دریافت کیا کہ کیا کیفیت ہی تم کیونکر زخمی ہوئے خورشید نے جواب دیا کہ کیا بیان کرون میرا اور اُس دیوانے کا سامنا ہو گیا مین نے اپنا وار کیا اُسنے خالی دیا اور اپنا وار کیا مین جبتک ہوشیار ہون تب تک اُسکا وار کام کر گیا اور سپر بھی اُٹھانے کی نوبت نہ آئی مین زخمی ہو گیا اگر لوگ درمیان مین نہ آجاتے تو وہ ضرور مجکو قتل کر ڈالتا میری زندگی تھی کہ مین بچ گیا ورنہ وہ کام تمام کر چکا تھا خیر اگر زندگی باقی ہی تو مین دیکھونگا زرنگار نے کہا کہ اب کل یورش کیونکر ہوگا آپ تو مجروح ہو گئے ہین خورشید نے کہا کہ اب مجبوری ہی اب جبتک مین تندرست نہین ہوتا ہون لاچار ہون ٹھہر جائیے کل نہین پھر کسی دن یہ قلعہ بغیر فتح کیے ہوئے مین یہان سے نجاؤنگا اور نہ کبھی واپسی کا قصد کرونگا زرنگار شاہ نے کہا کہ اگر آپ کی راے ہو تو کل مین اپنے سپہ سالار سے دھاوا کرا کے قلعہ کو فتح کرا لون آپ کیون زحمت کرین خورشید نے کہا کہ مین کب مانع ہون مجکو تو غرض اُسکے فتح ہونے سے ہی یہ سنکر زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگی کل صبح کو ہم قلعہ پر یورش کرینگے بموجب حکم لشکر مین نقارہ یورش بجا اہل قلعہ کے ہرکارے جو یہان لشکر مین موجود تھے اور وہ ہرکارے جو کہ دیوانون کے لشکر کے تھے وہ بھی خبر لے کر اپنی اپنی طرف کو روانہ ہوئے جاسوسان قلعہ نے جا کر خبر دی کہ آج پھر لشکر زرنگار شاہ مین طبل یورش بجا ہی کل سپہ سالار زرنگار شاہ مع لشکر کے یورش کرے گا بادشاہ نے دریافت کیا کہ کیون خورشید کہان گیا ہی ہرکارون نے کہا کہ کہین نہین گیا ہی لشکر مین موجود ہی بادشاہ نے پوچھا کہ پھر وہ کیون نہ یورش کرے گا ہرکارون نے کہا کہ حضور وہ زخمی ہی یہ سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ وہ کیونکر زخمی ہوا انھون نے عرض کیا کہ حضور رات کو تو یہ ہوا کہ کوئی آ کر شبخون کرا تمام لشکر کو تہ و بالا کیا بہت سے لوگون کو قتل کر کے چلا گیا آج دوپہر کو وہ جوان جو کہ کل بوقت یورش آ کر لشکر پر گرا تھا اور آپ کی مدد کی تھی آ کر روز خون گرا خوب خوب لڑا ابتک

لشکر تیار ہوا ہے قتل کرنا شروع کر دیا یہان تک کہ خورشید زرنگار شاہ مع اپنے سپہ سالارون کے بارگاہ سے باہر
آئے اتفاق سے خورشید کا سامنا اُس جوان کا ہو گیا مقابلہ مین خورشید اُس جوان کے ہاتھ سے مجروح ہوا
اگر کچھ سردار درمیان مین نہ آجاتے تو خورشید کا کام اُس جوان کے ہاتھ سے تمام تھا بڑا بے غیرت تھا جو بچ گیا حضور
جب اُس جوان نے دیکھا کہ کل لشکر تیار ہو گیا فوراً قتل کرتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا مگر حضور کیا جرات ہی جرات تو اُسکے
حصہ کی ہی سات آٹھ لاکھ آدمی کے لشکر پر چالیس ہزار آدمی سے مقابلہ کرنا اُسی کا کام ہی تین مقابلے ہو چکے ہین
ابھی تک کوئی جوان اُسکے لشکر کا نہین زخمی ہوا ہی اور نہ مارا گیا ہی جیسا وہ جوان ہی ویسے اُسکے ہمراہی بھی ہین بڑا
تعجب تو یہ ہی کہ وہ لوگ اُسکے حکم کے کیسے تابع ہین جیسے ہی اُس جوان نے بوق بجایا اُسی طرح چالیس ہزار بوق
ایک مرتبہ بجے تمام لشکر پراگندہ ہو گیا جدھر کو جسکا رُخ ہوا اُدھر کو روانہ ہوا حریف کو بھگا دیتا تھا مگر پھر جمع ہو جاتے تھے
بادشاہ نے فرمایا کہ خدا اُسکو اس کام کی جزائے خیر دے کہ ایسے وقت مین ہم بیکسون کی مدد کی یہ کہکر تقفیل اور
بہرام و صمصام و وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ کل پھر یورش ہو گا قلعہ کا بندوبست کرو سامان جنگ مہیا کرو اُنھون نے
عرض کیا کہ ہمارے یہان سب انتظام درست ہی جسکا جی چاہے یورش کرے ہمارا خدا مالک ہی وہی ہماری مدد
کرے گا پھر یہ بلا رد کرے گا کوئی نہ کوئی مددگار پردۂ غیب سے ظاہر ہو کر مدد کرے گا آپ فکر نہ فرمائین بادشاہ یہ
سُنکر خاموش ہو رہا اور اُدھر وہ ہرکارے رخصت ہو کر بیرون قلعہ خبر کے واسطے آئے اُدھر اُن ہرکارون نے
جا کر اُس جوان کو خبر دی کہ حضور لشکر حریف مین طبل یورش بجا ہی کل پھر قلعہ پر یورش ہو گا اُس جوان نے کہا کہ
اُنکی کیا مجال کہ وہ اہل قلعہ کو پریشان کر سکین جبتک میرے جسم مین جان ہی اور ہاتھ مین تلوار ہی تب تک تو وہ
اہل قلعہ کا کچھ نہین کر سکتے ہین بعد میرے خدا اُنکا مالک ہی کوئی اور مددگار اُنکا آجاوے گا جس طرح مین آگیا ہون
اور اگر اُنکی قضا ہی آگئی ہی اور زمانہ حیات اُنکا پورا ہو گیا ہی تو مجبوری ہی خدا سے کوئی نہین لڑ سکتا ہی وہ سبکا
مالک ہی تم لوگ جاؤ اور دیکھو کہ کیا بندوبست ہوتا ہی جب وہ لوگ قلعہ پر یورش کرین تو تم آکر ہم کو خبر دینا کہ ہم اہل
قلعہ کی مدد کرینگے اول تو تم کو خبر دینے کی بھی ضرورت نہو گی کہ مین خود وہان آجاؤنگا دوسرے یہ کہ اگر شاید مجکو دیر ہو جاے
تو تم خبر دینا بس یہ کہکر اُن ہرکارون کو رخصت کیا اور اُسی وقت چند افسران سپاہ کو بلا کر حکم دیا کہ جو نہایت جری اور
بہادر تھے کہ بہادرو آج شب کو ضرور ضرور بارگاہ کو لے آؤ اُسوقت تو دیکھ چکے ہو اب کوئی تلاش کرنے کی ضرورت
نہو گی جاتے ہی اُسکو اپنے قبضہ مین کرو مین نے ایک فکر کی ہی وہ فکر یہ ہی کہ مین اپنے لشکر کے چار حصہ کرون ایک کا
افسر فولاد صحرا نشین کو کرون اور اُسکو حکم دون کہ تم جانب شمال سے نعرہ کر کے لشکر پر گرد اور سات ہزار سوار اُنکے
ہمراہ ہون کہ جا کر لشکر پر حملہ کرین اور قتل کرنا شروع کرین اور سات ہزار سے شداد قوی بازو جانب جنوب سے جا کے
اور وہ بھی لڑنا شروع کر دے اور آٹھ ہزار سے بہرام تیغزن جانب مشرق سے حملہ کرے اور آٹھ ہزار سے بہمن قوی تن
مغرب کی جانب سے حملہ کرے جب چارون جانب سے لشکر پر زغہ ہو گا تو لشکر اُس طرف کو متوجہ ہو گا پھر مین بارہ ہزار سے
جا کر بارگاہ پر حملہ کرونگا اور محافظان بارگاہ کو قتل کر کے بارگاہ کو ایوان پر بار کرا کے لے بھاگونگا جب بارگاہ میرے
قبضہ مین آجاوے گی اور مین روانہ ہونگا تو اُسوقت بوق بجا دونگا تم لوگ بھی قتل کرتے ہوے جو شمال سے آتا ہو
وہ جنوب کو اور جو جنوب سے آتا ہو وہ شمال کو اور جو مشرق سے آیا ہو وہ مغرب کو اور جو مغرب سے آیا ہو وہ مشرق
کو چلا جاوے توقف نہ کرے مین اسی صحرا مین ملونگا صبح کو پھر اہل قلعہ کی مدد کرنا ہی کیونکہ وہ لوگ اہل اسلام سے ہین
وہ لوگ یہ سُنکر بہت خوش ہوے اور کہنے لگے کہ آپ کی یہ رائے بہت خوب ہی ہم کو بھی مرغوب ہی یون ہی بارگاہ

ہاتھ آنے گی اور کوئی تدبیر بارگاہ کے ہاتھ آنے کی نہین ہی اس تدبیر کے موافق جیسا کہ آپ نے فرمایا ہی ہم لوگ ویسا ہی
کرینگے اسی گفتگو مین رات ہو گئی سب نے کھانے کا بندوبست کیا یہان لشکر مین زرنگار شاہ نے بعد بجوانے طبل
یورش کے حکم دیا کہ تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ کی گشت کرے شاید حریف آکر شبخون گرے
تو اُسکو روکے اور خود جا کر آرام کیا خورشید اپنے خیمہ مین گیا بارگاہ منوچہر یہ خالی ہو گئی صرف پاسبان رہ گئے
تمریق مارخوار مع پانچ ہزار سوارون کے طلایہ پھرنے لگا یہانتک کہ قریب پہر رات گئے تک کوئی نہین آیا اُسنے
خیال کیا کہ کوئی کیا دیوانہ ہی جو اتنے بڑے لشکر پر شبخون گرے گا کل تو وہ جانتا تھا کہ سب غافل ہین بدین سبب
حریف شبخون گرا آج تو وہ جانتا ہی کہ سب ہوشیار ہین اور مجھ ایسا بہادر طلایہ پر ہی بھلا اب کیا شبخون گرے گا
یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا کہ چلو کہین بیٹھکر اتنی رات بسر کرین اُسکے ہمراہیون نے جواب دیا کہ کہین ایسا نہو
کہ حریف آکر شبخون گرے تو پھر بڑی مشکل ہو اُسنے کہا کہ تم کو کیا جو مین کہتا ہون اُسپر تم لوگ عمل کرو وہ لوگ یہ
سُنکر خاموش ہو رہے تمریق مارخوار مع اپنے ہمراہیون کے قریب لشکر کے جا کر ایک صحرا مین مقیم ہوا اور سیر
صحرا کرنے لگا چونکہ شب ماہ تھی اور چاندنی چھٹکی ہوئی تھی لشکر کی جانب مُنھ کر لیا تھا مگر مسلح اور مکمل تھا یہ تو یہان
باطمینان بیٹھا ہوا ہی کہ اُدھر اُسی جوان نے اپنے لشکر کے چار ٹکڑے کیے سات ہزار سے فولاد کو روانہ کیا اور
کہا کہ جا کر حملہ کرو فولاد شمال کی جانب روانہ ہوا شداد مع سات ہزار کے جنوب کی جانب روانہ ہوا اور بہرام
مع آٹھ ہزار کے مشرق کی طرف اور بہمن آٹھ ہزار سے مغرب کی سمت روانہ ہوے جب یہ چارون سردار روانہ
ہو چلے پھر آپ بھی مع دس ہزار فوج کے جانب بارگاہ روانہ ہوا کہ یکایک فولاد شمال سے اور شداد جنوب
سے بہرام مشرق سے بہمن مغرب سے لشکر پر آگرے اور قتل کرنا شروع کیا چونکہ لشکر بے خبر تھا اسوجہ سے
کہ حریف ابھی تو روز خون کر چکا ہی آج شبخون نہ آئے گا اور دوسرے تمریق طلایہ پر ہے اُس سے مقابلہ ہوگا
اُسوقت تک ہم کو خبر ہو جاوے گی ہم تیار ہو کر مقابلہ کرینگے یہ تو اس خیال سے بے خبر تھے کہ یہان حریف
آگرا اور قتل کرنا شروع کیا اُدھر وہ جوان ایک مرتبہ بارگاہ پر مع دس ہزار سوارون سے پہونچا جاتے ہی
پاسبانان بارگاہ کو زیر تیغ رکھ لیا اور دم بھر مین کاٹ کر ڈال دیا اور بارگاہ کی طنابین کاٹ دین اُدھر
اُن سردارون نے قیامت برپا کر دی لشکر مین تلاطم ڈال دیا تمام سپاہ کو زیر تیغ رکھ لیا جب تک وہ باخبر
ہون تب تک لشکر کا شہرا کو کر دیا یہ لوگ سو رہے تھے اور وہ لوگ مسلح اور مکمل تھے دوسرے قزاق پیشہ گھات
کے مقابلہ سے خوب ماہر بھلا اُنکا کون مقابلہ کر سکتا ہی تھوڑے عرصے مین لشکر بالکل تتر بتر ہو گیا جو اُس
سب کے جاتے رہے اُدھر وہ جوان بارگاہ کو لدوا کر ارابون پر اپنے صحرا کی طرف روانہ ہوا چونکہ ارابے
وغیرہ وہان لشکر مین موجود تھے کوئی تلاش کرنے کی ضرورت نہ ہوئی یہان لشکر مین جو غل ہوا تو زرنگار شاہ
گھبرا کر اُٹھا بہت جلد ہتھیار لگا کر برآمد ہوا اُدھر دوسرے خیمون سے دونون سپہ سالار بھی مسلح ہو کر نکلے اب تو
کل لشکر ہوشیار ہوا مگر صف بندی ہونے لگی مگر بد حواس تھے تلوار کی جگہ پر سپر تھی اور سپر کی جگہ پر تلوار لگائی تھی اُدھر
فولاد نے جھکر خیمون کی طنابین کاٹ کر ڈال دین سب اُسکے تلے دب گئے شداد نے آگ لگا دی لشکر کے
خیمے جلنے لگے بہرام نے قتل کرنا شروع کیا اور بھاگنے لگے جو کوئی گروہ اپنے لشکر کا نظر آیا حریف جان کر مقابلہ
کرنے لگے یہ غوغا جو مچا تو کان تک تمریق کے صدا پہونچی وہین یہ صدا سُنکر چلا اُدھر سے وہ افسر جو بارگاہ
لیے ہوے چلا آتا تھا اُسکا اُسکا مقابلہ ہو گیا تمریق نے اُسکو آتے دیکھکر صدا دی کہ او مکار مین نے تجھکو

دیکھ لیا اب کہان میرے ہاتھ سے بچ کر جائے گا مین تیرا حریف آپہونچا اُس جوان نے یہ سُنکر صدا دی کہ کیون تیری
قضا آئی ہے جا اپنی راہ لے ورنہ بڑی خرابی ہوگی اُسنے کہا کہ مین کب چھوڑتا ہون یہ سُنکر اس جوان کے ہمراہ
بیژن تیغ زن نام ایک سردار تھا اُس سے کہا کہ تو پانچ ہزار سوارون سے بارگاہ لے کر طرف صحرا کے جا مین اسکو
قتل کرکے آتا ہون بیژن تو مع بارگاہ کے صحرا کی طرف روانہ ہوا اُدھر وہ جوان تمرلق کے روبرو آیا اور کہا کہ
کیا بیہودہ بکتا ہے لے مین موجود ہون جو تیرے بنائے بن سکے وہ کر یہ سُنکر تمرلق نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان
سب کو گھیر کر قتل کر دو یہ سُننا تھا کہ تمام لشکر تمرلق کا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھا ایک مرتبہ حملہ کرکے چلا ادھر ہمراہیان
جوان نے اُنکے حملے کو روکا اُدھر اُس جوان نے تمرلق کا مقابلہ کیا تمرلق نے تلوار کا وار کیا اُس جوان قوی تن
نے خالی دے کر جو ہاتھ مارا یا تو تلوار بالائے سر چلی تھی یا زیر تنگ جا کر زمین کو بوسہ دیا مع مرکب تمرلق چار
ٹکڑے ہوکر گرا اُس جوان نے نعرہ کیا کہ دہ مارا یون قتل کرتے ہین اُدھر اُس جوان کے ہمراہیون نے لشکر
تمرلق کو ایک دم مین قتل کر ڈالا جو چند کس بچ گئے وہ بھاگ کے لشکر مین چلے گئے جب اُس جوان نے دیکھا کہ
تمرلق اور اُسکے ہمراہی سب قتل ہوئے فوراً بوق کو بجایا اور صدا دی کہ اے برادران بدرد و بد صدائے بوق
بلند ہوئی اُدھر کل لشکر زرنگار شاہ کو یہ معلوم ہوا کہ ہزارون بوقین بج رہی ہین چونکہ اُن لوگون نے بھی بوق
بجائے تھے جو کہ لشکر مین لڑ رہے تھے فوراً بوق بجا کر جس طرح سردار نے ہدایت کی تھی اُسی طرح عمل کیا یعنی جانب
شمال والے جنوب کو اور جنوب والے شمال کو مشرق والے مغرب کو مغرب والے مشرق کو روانہ ہوئے اُنکے
عقب مین جو لشکر زرنگار شاہ تھا اور اس عرصہ مین وہ تیار ہو گیا تھا علاوہ اپنے لشکر کے لوگون کو حریف خیال کرکے
لڑنے لگا یہ مقابلہ کرکے صاف نکلے ہوئے چلے گئے کسی کی نکسیر تک نہ پھوٹی چپیٹ تک نہ آئی زخمی ہونا کیسا
یہ تو سب کے سب نکلے ہوئے چلے گئے وہان رات بھر تلوار چلا کی جدھر جدھر زرنگار شاہ یا سپہ سالار جاتے تھے ادھر ادھر
لڑائی موقوف ہوتی تھی لشکر مین مشعلین و شبتابے ہزارے رن مہتابین چور مہتابین روشن ہوگئین رات کا
دن ہو گیا اب جو روشنی ہوئی تو حریف کا پتہ بھی کہین نہین پایا یہ دیکھا کہ لشکر آپس مین مقابلہ کر رہا ہے سردار
چلانے لگے کہ ارے حریف تو نکل گیا باہم مقابلہ کر رہے ہو یہ کیا غضب ہے کیسے بے خبر ہو اپنے لشکر کو آپ ہی قتل
کرتے ہو اُسی ہاتھی کی تمھاری مثل ہوگئی یعنی کیسا ہاتھی اپنی فوج کو مارے حریف تو لڑ بھڑ کر نکل گیا اُسکا تو کچھ
نہ بنا سکے آپس مین قتل ہوئے جاتے ہو یہ جو سردارون نے بصدائے بلند کہا تو اب لشکر کو ہوش آیا اس عرصہ
مین صبح بھی ہوگئی اب سب نادم ہوئے آپس سے جدا ہوئے مقابلہ موقوف ہوا لشکر مین امن ہوا اتنے مین
زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ لشکر تیار رہے مین قلعہ پر یورش کرونگا یہ حکم پاتے ہی لشکر مین کمر بندی ہونے لگی
تھوڑے عرصہ مین کل لشکر تیار ہوکر مستعد کارزار ہوا زرنگار شاہ سوار ہوکر طرف قلعہ کے چلا خورشید بھی حالت
زرخمداری مین ایک تخت پر سوار ہوکر ہمراہ زرنگار شاہ کے میدان مین آیا صفین درست ہوئین اُدھر بالائے
قلعہ زر دہان و توماق و تقبیل و بہرام و صمصام دو وزیر مع بادشاہ کے آکر فیل بند دروازے پر آ بیٹھے
گولہ اندازون نے توپین درست کین سپاہ اندرون قلعہ تیار ہوکر آمادہ کارزار ہوئی کہ شاید حریف
قلعہ لیلے تو ہم لڑ بھڑ کر اپنی جانین دے دین اور اُنکو اندر قلعہ کے نہ آنے دین یہان تو یہ بند و بست ہوا اُدھر
میدان مین زرنگار شاہ آیا جب سب لشکر درست ہو گیا تو زرنگار شاہ نے جانب دست چپ دیکھا سپہ سالار
دست چپ نے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے ارشاد فرمایئے حکم دیا کہ تم لشکر اپنے ہمراہ لے کر قلعہ پر یورش کرو

اور قلعہ کو فتح کرو مین تمھاری مدد کو اور لشکر روانہ کرونگا اُسنے سلام کیا اور از سرتا پا دریاے آہن مین نہان ہوا اور اسباب قلعہ گیری تن پر درست کیا گرز گران سنگ سات سو من کا ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن پشت پر جسمین اسپ و مرکب دونون پوشیدہ ہو جائین دامن زرہ گردنے مرکب پر سوار ہوکر دو لاکھ سپاہ ہمراہ لے کر سرہان تیر وغیرہ سب سامان قلعہ گیری کا ہمراہ لیا اور طرف قلعہ کے چلا یہ تو قلعہ کی جانب جاتا ہی

اب حال اُس جوان کا تحریر ہوتا ہی کہ جو شبخون کرکر اور بارگاہ لیکر واپس گیا

محرران خوش آئین اس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جب وہ جوان تمرملق کو قتل کر چکا تو اُسنے جوق بجائی اور طرف اُس جنگل کے گیا جہان کا پتہ سب کو دیا تھا اور کہدیا تھا کہ یہین آنا وہان قبل سے بیژن تیغزن مع بارگاہ کے پہونچ گیا تھا انکا منتظر تھا کہ یہ بھی مسکراتے ہوے مع پانچ ہزار سوارون کے پہونچے بیژن نے عرض کیا کہ حضور کیا ہوا جواب دیا کہ مارا اُس سگ ناپاک کو میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جاتا اور اُسکے ہمراہیون کو بھی قتل کیا ای بھائی یہ بارگاہ ایستادہ کرو ہم اسی مین ارام کرینگے جسقدر رات باقی ہی سو رہین صبح کو قلعہ پر یورش ہوگا انکی مدد کو جانا ہی انکی مدد ہم پر فرض ہی فراقون نے اُسی وقت بارگاہ استادہ کی وہ جا کر اسمین آرام پذیر ہوا اُس عرصہ مین وہ بھی لوگ آگئے جو کہ لشکر مین لڑ رہے تھے اپنے اپنے گروہ سے آکر شامل ہوگئے یہان تک کہ صبح ہوگئی نماز صبح کے وقت وہ جوان بیدار ہوا نماز سحر ادا کی اہل لشکر نے بھی نماز پڑھی جب نماز وغیرہ سے فراغت ہوئی تو اُس جوان نے حکم دیا کہ سب تیار ہون ہم اہل قلعہ کی مدد کو چلتے ہین یہ حکم دینا تھا کہ لشکر مین کمر بندی ہونے لگی تھوڑے سے عرصہ مین سب تیار ہوگئے وہ جوان بھی مرکب پر سوار ہوا افتاح کج کلاہ کو کہ وہ زبردست سردار تھا اُسکو چار ہزار سے بارگاہ کی حفاظت کیواسطے وہین چھوڑا اور باقی سپاہ سے آپ اہل قلعہ کی مدد کے لیے طرف زرنگار شاہ کے لشکر کے چلا اُدھر وہ سپہ سالار ابھی میدان جنگ مین نہین پہونچا تھا کہ اتنے مین جو دو ایک پاسبان قتل ہونے سے بچ رہے تھے وہ روتے ہوے خورشید کی خدمت مین آئے اور عین میدان جنگ مین پہونچ کر فریاد کرنے لگے اور عرض کیا کہ حضور رات کو حریف آکر اور ہم سب کو غافل پا کر قتل کر کے بارگاہ کو لے گیا ہم غلام بسبب خوف کے بھاگ گئے تھے تو بچے ورنہ وہ ہم کو بھی قتل کر ڈالتا زندہ نہ چھوڑتا خورشید نے کہا کہ کونسی بارگاہ اُنھون نے جواب دیا کہ بارگاہ منوچہر یہ سنکر خورشید نے ایک آہ کی اور کہا کہ افسوس بڑا صدمہ ہوا اگر مین مجروح نہوتا تو جہان وہ ہوتا اُسکو تلاش کر کے قتل کرتا اور اپنی بارگاہ چھین لاتا مگر مجبور ہون خیر کہان جائیگا کبھی تو مین اچھا ہونگا یہ کہکر خاموش ہو رہا کہ زرنگار شاہ نے خورشید کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ کا چہرہ کیون متغیر ہی نصیب اعدا مزاج کیسا ہی اور اُن ملازمون نے آکر عرض کیا کہ یہ حالت ہوئی خورشید نے کہا کہ کیا بیان کرون آپ خوب لشکر کی خبر رکھتے ہین حریف تو رات کو آکر شبخون کرا میری بارگاہ میرے ملازمون کو قتل کر کے لے گیا آپ کو خبر بھی نہ ہوئی کیا غفلت ہی مین تو زخمی تھا ورنہ یہ بھی مجال تھی کہ وہ بارگاہ لے جاتا اور اور آپ کو ابتک خبر نہین ہی کہ بارگاہ لشکر مین نہین ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ قسم ہی مجکو خداوندی کی کہ میرے حواس درست نہین رہے مین کیا خبر رکھون یکایک وہ آگرتا ہی اور قتل کر کے چلا جاتا ہی گو کہ آج ملیسے ہی وہ شبخون کرا مین جاگ رہا تھا تمام لشکر مین پہرا کیا مگر مین نے نہین دیکھا کہ بارگاہ نہین ہی جب صبح ہوئی تو مین مع لشکر میدان جنگ مین یورش کے لیے چلا آیا اب آپ سے معلوم ہوا کہ بارگاہ حریف لے گیا افسوس کیا بارگاہ تھی کیسی ہاتھ سے جاتی رہی خورشید نے کہا کہ کہان جا سکتی ہی اگر مین اچھا ہوگیا یا میرا سپہ سالار تندرست ہوگیا یا اُسکا فرزند

باطرح سرخ پوش جو کوئی اچھا ہوگیا وہ جاکر تلاش کرکے بارگاہ اُس سے لے آئیگا کیا بارگاہ اُسکے پاس رہے گی ان سبنے تو زخم قریب اچھے ہونے کے ہین مجھے کچھ غم نہین ہی اتنے دنون وہ بھی چین کرلین پھر تو بارگاہ آہی جائیگی پس سنکر زرنگار شاہ بھی خاموش ہو رہا اور خورشید سے کہا کہ دیکھیے یورش کا تماشا میر سپہ سالار یورش کرتا ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ہان حملہ کرو یہ سُنتے ہی قہران اژدر چشم مارخوار سپہ سالار دست حبیب مع فولاد مارخوار و بہزاد مارخوار و سرخاب کرگدن سوار و متوکل دراز دہن و آزاک فیل پیشانی و جسیم سگ صورت و نسیم بلند شاخ و فرقوم دراز گوش و تفریق چرم پوش مع دو لاکھ سپاہ کے ایک مرتبہ حملہ کرکے طرف قلعہ کے چلا ادھر دیدبانون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور سپہ سالار زرنگار شاہ براے یورش آتا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ آنے دو زد پر تو آلین نصف میدان زدمین آنے دو دیدبان دیکھنے لگے اُدھر قہران مع لشکر کے میدان زد مین پہونچا نصف میدان طی کیا ہوگا کہ دیدبانون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور اب تو حریف بہت قریب آگیا ہی نصف سے زیادہ میدان طی کیا ہی اُسوقت زرد مان شاہ نے ہوائی داغی ہوائی کا دغنا تھا کہ گولندازون نے نشانہ باندھکر توپون کو جھکاجھکا کر اب جو آگ بتائی و صداے ہول خیز ایسی بلند ہوئی کہ تمام زمین صحرا ہل گئی توپ خانہ رعد شکوہ ایسا گرجا کہ تمام قلعہ ہل گیا گولہ مثل اولے کے لشکر حریف پر برسنے لگا دھوئین کا تتق بلند ہوگیا اور زمانہ تیرہ و تار ہوگیا دھوان مثل گھٹا کے میدان مین چھاگیا کچھ دکھائی نہین دیتا تھا ہاتھ جو پہلوانون کے اُڑے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چیلین منڈلا رہی ہین صفین کی صفین لوٹ گئین تفریق چرم پوش زخمی ہوگیا مگر قہران اُسی طرح گولون کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہی پہلی فیر مین جو لوگ اُڑ گئے وہ اُڑ گئے اب تو سب کے سب حملہ کرکے چلے جاتے ہین کچھ پروا نہین کرتے ہین ادھر بادشاہ نے قلعہ پر گولندازون سے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو کہ کیا حال فوج کا ہی اُسی طرح چلی آتی ہی یا کام آگئی ہی مین تو یہ خیال کرتا ہون کہ وہ چلے آتے ہین دیکھو یہ کیسی صدائین آرہی ہین گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے دھوئین کو برطرف کیا میدان صاف ہوا اب جو دیکھا تو دور تک لاشین پڑی ہوئی ہین مگر وہ پہلوان مع اُن پہلوانون کے اور باقی ماندہ سپاہ کے چلا آتا ہی اُسکو کچھ خوف نہین ہی یہ دیکھکر اہل قلعہ مین ہل چل پڑ گئی دعائین مانگنے لگے اُدھر وہ پہلوان برابر مع لشکر کے چلا آتا ہی ابھی قریب خندق نہین پہونچا تھا کہ بیابان سے گرد اُڑی اور وہ جوان مثل قضاے مبرم کے مع اپنی سپاہ کے لشکر پر آپڑا چونکہ وہ چل چکا تھا جیسے ہی صداے توپ کان مین پہونچی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جلد چلو قلعہ پر زرغہ ہوگیا کہ اس عرصے مین ہرکارے بھی پہونچے عرض کیا آپ تشریف لے چلین قہران اژدر چشم سپہ سالار مع دو لاکھ سپاہ کے یورش کرکے قلعہ پر گیا ہی وہان سے توپ چل رہی ہی دیکھیے یہ صداے توپ آرہی ہی یہ سُنتے ہی اُس جوان نے فوراً مرکب اُٹھا دیا تھا یہان تک کہ کل لشکر کے گھوڑے اُٹھا دیے تھے ایک ہی مرتبہ لشکر پر آکر گرا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر مین ہل چل پڑ گئی اُدھر قہران نے جو اُسکو آتے ہوے دیکھا گھبرا گیا ششدر ہوکر دیکھنے لگا کہ یہ کیا آفت لشکر پر آئی ہی کہین مثل خورشید کے میرے لشکر پر بھی آفت نہ آئے یہ خیال کرکے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ بہت جلد ہوشیار ہو جاؤ دیکھو وہ بادشاہ کے لشکر پر دیوانہ آکر گرا ہی اور قتل کر رہا ہی کہین ادھر نہ آئے تم لوگ قبل سے ہوشیار رہو جاؤ ابھی قلعہ کی طرف نجاؤ اُسکو جا لینے دو بلکہ چل کر شریک لشکر شاہ ہو اور سردارون نے عرض کیا کہ اے سپہ سالار کس مشکل سے تو اسقدر میدان طی ہوا ہی اور کسقدر سپاہ کام آگئی ہی تفریق بھی زخمی ہوے اب یہان سے پھر کر جانا محض بیکار ہی پھر اُسی قدر

رخصت اُٹھا کر یہان تک آنا ہو گا جب وہ یہان آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا ہم مقابلہ کرلین گے اب
یہان سے واپس تو نجائین گے ورنہ پھر بہت مشکل ہوگی یہ کہکر سبھون نے صفین باندھین اُس وقت
قہران نے کہا کہ اگر حریف قلعہ پر سے گولہ مارنے لگے تو کیا کروگے اس سے بہتر یہ ہی کہ واپس چلو پھر
دیکھا جائے گا ابھی مین اکیلا یورش کرونگا تم لوگون کو ہمراہ نہ لونگا یہ کہکر قصد کیا تھا کہ واپس چلون اُدھر
اہل قلعہ نے جو اُس جوان کو مع لشکر آتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئے مارے خوشی کے نقارے بجانے لگے
اور یہ بھی دیکھا کہ وہ آکر دفعتہً لشکر پر گرا اور قتل کرنا شروع کیا ان لوگون نے بھی بحکم زردمان توپون کو درست
کیا زردمان نے حکم دیا کہ مارو توپین حریف کو ادھر سے تم توپین مارو اور اُدھر وہ جوان آکر انکو قتل کرے گا
یہ اب بچ کر جانے نہ پائین یہ حکم پانا تھا کہ گولندازون نے فیر کرنا شروع کیا قہران نے ابھی قصد ہی کیا تھا
کہ توپ پڑنے لگی لشکر تباہ ہونے لگا یہ حال جو ہوا فوراً سپاہ کے پیر اُٹھ گئے بھاگے اہل قلعہ نے مارے
توپون کے سپاہ کو گھبرا دیا انکو اُس میدان مین ٹھہرنا دشوار ہو گیا بھاگے اُدھر سے وہ جوان لشکر زرنگار
شاہ کو قتل کرتا ہوا مع لشکر کے طرف قہران کے چلا کہ قہران سے اور اُس سے راہ مین مقابلہ ہو گیا لشکر
قہران اُسکے لشکر پر آپڑا دونون لشکر مل گئے تلوار چلنے لگی زرنگار شاہ نے حکم دیا کہ ان سب کو مارلو جانے
نہ پائین باقی ماندہ لشکر جو اُس جوان کے ہاتھ سے تباہ ہوا تھا اور ابھی ابھی وہ اُس لشکر سے نکل کر لشکر قہران پر گیا تھا
وہ لشکر بھی نرغہ کرکے چلا اب وہ جوان بیچ مین آگیا مگر کچھ خوف نہ تھا صدا دی کہ برادران بزنید این
کافران را جیسے یہ صدا دی تمام لشکر اُس جوان کا منتشر ہو گیا نصف نے رخ طرف لشکر زرنگار شاہ
کے کیا اور نصف نے طرف قہران کے اُدھر سے اہل قلعہ نے توپین مارنا شروع کیا جسقدر لشکر کہ توپون
کی زد پر تھا وہ اُڑ گیا اب جو دباؤ پڑا تو لشکر قہران کے ہوش جاتے رہے اُس جوان اور قہران کا مقابلہ
ہو گیا قہران نے بڑھکر تلوار ماری اُس جوان نے جو خالی دے کر اپنا وار کیا چونکہ اُسکی قضا آگئی تھی تلوار سر پر پڑی
تنگ مرکب سے نکل گئی فولاد نے بڑھکر مقابلہ کیا وہ بھی اُس جوان کے ہاتھ سے مارا گیا بہزاد نے روکا وہ بھی
قتل ہوا سرخاب بھی زخمی ہوا اب تو جو اُسکے سامنے آیا مارا گیا یا زخمی ہوا جب سردار لشکر کام آیا اور دو سردار
لشکر کے پیر اُٹھ گئے اُدھر اُس نصف لشکر نے زرنگار شاہ کو تہ و بالا کر دیا اور نصف سپاہ نے اُس فوج کو جو یورش
کرکے قلعہ پر گئی تھی درہم برہم کر دیا اُدھر اہل قلعہ نے مارے توپون کے مسمار کر دیا سوائے فرار کے اور کوئی
راستہ نہ ملا جب اُس جوان نے دیکھا کہ راہ کھل گئی ایک طرف سے لشکر ہٹ گیا فوراً یورش مین صدا دی
کہ ای قزاقان بدر روید واین کافران را بزنید یہ کہکر مرکب کو پھیر کیا یہ صدا دیتے ہی کل لشکر اُس جوان کا
ایک مرتبہ ایک جگہ پر جمع ہو کر حملہ کرتا ہوا چلا لشکر زرنگار شاہ نے بھی نہ روکا خیال کیا کہ جانے دو اسسے
کون مقابلہ کرے یہ بلا جاتی ہی جانے دو یہ لوگ قتل کرتے ہوئے صاف نکلے ہوئے چلے گئے جس طرح
کمان مین سے تیر اور عنیاب مین سے نگاہ نکل جاتی ہی اُس حملہ مین بھی قریب پچاس ہزار کے لشکر کام آیا اور
جو توپون سے اُڑ گیا اُسکا کچھ شمار نہین ہی لشکر زرنگار شاہ ہاتھ مل کر رہ گیا اب جو حریف قتل کرکے چلا گیا
کوئی نہین رہا تو معلوم ہوا کہ قہران و فولاد و بہزاد مارے گئے اور باقی سردار سوائے جسیم سنگ صورت
اور نسیم بلند شاخ کے باقی نہین ہین سب زخمی ہین تفریق تو ضرب توپ سے پہلے ہی زخمی ہو چکا ہی اور
اُسکی حالت غیر ہی کوئی دم کا مہمان ہی یہ سب ہاتھ سے اُس جوان کے مجروح اور زخمی ہوئے ہین اور قتل

ہوے ہین بڑا اسفاک معلوم ہوتا ہی خدا بچائے زرنگار شاہ یہ سُنکر افسوس کرتا ہوا واپس ہوا دل مین کہتا تھا
کہ دیکھیے کیونکر یہ قلعہ ہاتھ آتا ہی یہان میرے بہت سے پہلوان کام آئے ایسی تو کبھی جنگ نہین ہوئی تھی جیسی
اب کی مرتبہ ہوئی ہمیشہ مین جس لڑائی پر گیا فتح کرکے آیا نہ معلوم یہان کیا ہوا ہی جب کوئی یورش کرکے
قلعہ پر جاتا ہی اور توپون کو رد کرکے قریب خندق پہونچتا ہی یہ دیوانہ آکر لشکر کا ٹھہراؤ کر دیتا ہی پرسون خورشید
نے قلعہ لے لیا تھا کہ وہ واقعہ ہوا خیر اُس دن تو اسقدر پہلوان نہین قتل ہوے نہ لشکر کام آیا دو شبخون
یہ دیوانہ گرا اُسمین سپاہ تباہ ہوئی ایک روز خون گیا آج تو اُسنے غضب ہی کر دیا سپہ سالار قہران ایسے بہادر
کو قتل کیا جب قہران قتل ہو گیا تو فولاد اور بہزاد کی کیا اصل تھی کل خورشید زخمی ہوے آج تو بہت سپاہ
کام آئی اور وہ اور اُسکی سپاہ کا ایک متنفس بھی زخمی نہ ہوا نہ قتل ہوا یہ لوگ بڑے غضب کے ہین خدا اُنسے
بچائے تو جانین بچینگی ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اور دل سے باتین کرتا ہوا مع لشکر فرودگاہ پر واپس گیا لشکر
اُترا یہ بارگاہ مین گیا مجروحان سپاہ کا علاج ہونے لگا ٹانکے دیے گئے چونکہ قریب تین پہر دن تک
یہ لڑائی رہی پہر بھر دن باقی تھا کہ لشکر واپس آیا وہ باقی دن لشکر کے اُترنے مین تمام ہو گیا جب رات ہوئی
زرنگار شاہ نے دربار کیا سب سردار جو کہ زخمی نہوے تھے حاضر دربار ہوے خورشید بھی اسی حالت زخمداری
مین آکر اُس مقام پر بیٹھ گیا زرنگار شاہ نے اہل دربار کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا مقام افسوس ہی کہ تم کو یہان
آئے ہوے ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہی پہلے باہم مقابلہ ہوا اُسمین پہلے ہماری شکست رہی جب ظفر ہوئی اور
حریف قلعہ بند ہوا تو مجکو اس قلعہ کا بھی محاصرہ کیے ہوے چھ سات دن کا عرصہ ہوا کہ قلعہ فتح نہوا اُس روز
خورشید نے یورش کیا تو وہ واقعہ ہوا دو روز تک شبخون گرا آج یہ رنگ ہوا اس دیوانے نے تو سخت عاجز
کیا ہی جان ضیق مین ہو گئی ہی جب یورش کیا وہ آپڑا قتل کیا نکل گیا کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی کیا کیا جائے
اس دیوانہ کا کیا تدارک ہو کیونکر اس سے جان بچے اور قلعہ ہاتھ آئے اب جب پھر یورش کیا جائے گا وہ پھر
لشکر پر آگرے گا پھر لشکر یورش سے واپس آئے گا یہ سُنکر خورشید نے کہا کہ واقعی اس دیوانے نے بہت پریشان
کیا ہی بڑا غضب تو یہ ہی کہ رات کو بارگاہ بھی لے گیا کیا کرون اگر مجروح نہوتا تو مین ضرور جاکر بارگاہ لاتا یا میرا سپہ سالار
اچھا ہوتا تو وہ جاتا چونکہ اسوقت سنگل بھی دربار مین موجود تھا اُسنے کہا کہ میرا زخم تو اچھا ہو گیا ہی یقین ہی کہ
کل پھاٹک کھل جائے گا پرسون مین ضرور اُسکو تلاش کرکے آپ کی بارگاہ لے آؤنگا آپ اطمینان رکھین خورشید
نے کہا اچھا زرنگار شاہ نے کہا کہ اب قلعہ کی کیا تدبیر کرون کیونکر یہ فتح ہو جسیم سنگ صورت و نسیم بلند شاخ
نے کہا کہ حضور اب ہمارے نام پر طبل بجوائیے کل ہم دونون یورش کرینگے آپ کل دیوانے کا لشکر سے مقابلہ فرمائیگا
جب وہ آئے اور ہم دونون جاکر قلعہ فتح کر لینگے ہم اکیلے قلعہ پر یورش کرینگے ہم کو کچھ لشکر کی اپنے ہمراہ لیجانے
کی ضرورت نہین ہی ہم دونون کافی ہین یہ قلعہ ہی کیا چیز قہران و بہزاد و فولاد تو ایک وجہ سے قتل ہوے کیونکہ
اُدھر سے تو دیوانہ چلا اور ادھر قلعہ پر سے گولہ پڑنے لگا وہ گھبرا گئے اُس گھبراہٹ مین اُس سے مقابلہ ہوا یہ
گھبرائے ہوے تھے وار کیا خالی گیا اُسنے جو وار کیا اُسکا وار کارگر ہوا قتل ہو گئے ہم جب لشکر لے کر نجائینگے
تو وہ یہان آئے گا پھر تو لشکر مین پھنس کر رہ جائے گا کیونکہ ہمارے پاس لشکر تو ہوگا نہین وہ یہ خیال کرے گا کہ اگر
اُنھون نے قلعہ لے بھی لیا تو دو شخص کیا اہل قلعہ کا کرینگے وہ ہزارون یہ دو زرنگار شاہ نے کہا کہ یہ تدبیر تو
اچھی ہی اگرچہ بن پڑے بس اُسی وقت زرنگار شاہ نے طبل جسیم اور نسیم کے نام پر بجوایا یہ خبر ہرکارے

نے کہ قلعہ مین گئے وہان قلعہ والے خوش خوش تھے اُس جوان کی تعریفین کر رہے تھے دعائین دے رہے تھے اور یہ کہتے تھے کہ کیا بہادر ہی شیر کا دل رکھتا ہی نہ معلوم کس خاندان سے ہی کہ ہرکارون نے جاکر خبر دی کہ آج زرنگار شاہ نے جسیم اور نسیم کے نام پر طبل جنگ بجوایا ہی کل وہ دونون یورش کرینگے لشکر صرف میدان مین برائے مقابلہ اُس جوان کے کھڑا رہیگا یہ دونون تنہا یورش کرینگے جب وہ قلعہ کو فتح کر لینگے اُسوقت لشکر بھی زغنہ کرکے قلعہ مین آئیگا اور جو تقریر کہ دربار مین ہوئی تھی سب بیان کی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ خدا مالک ہی دو مرتبہ انھون نے یورش کیا تو کیا بنا لیا خدا نے بچالیا غیب سے مدد کی یہ بلا رزکی پھر وہ مدد کریگا اُسکے نزدیک یہ کیا ہین وہ اسقدر غرور نہ کرین تم جاؤ لشکر مین رہو دیکھو اور کیا صلاحین ہوتی ہین دوسرے یہ دریافت کرو کہ وہ جوان کون ہی جسنے اُس وقت بدترین ہماری مدد کی ہماری جانین بچائین یہ کوئی بڑا مرد مومن ہی کہ بلا واسطہ غیرون کی کمک کرتا ہی پرائی بلا اپنے سر لیتا ہی ہرکارے سلام کرکے قلعہ سے باہر آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ قلعہ کا بند و بست کرو وزیر اور نقیل سے کہا کہ آپ لوگون نے سُنا جو کچھ کہ ہرکارون نے بیان کیا اب آپ لوگ ایسی تدبیر کرین کہ کل وہ اپنے ارادے پر فائز نہون بے نیل مرام واپس جائین انھون نے عرض کیا کہ خدا مالک ہی وزیر کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ وہ جو سردار ہمارے لشکر کے مجروح ہوگئے تھے اب کیسے ہین وزیر نے عرض کیا کہ حضور ایک ایک پھاہے کی اور ضرورت ہی یقین ہی کہ کل پرسون تک بالکل اچھے ہوجائینگے مگر گرگین کا تو آج پھاہا چھوٹ گیا ہوگا بادشاہ یہ سُنکر نہایت خوش ہوا اور دربار برخاست کرکے آرام فرمایا چونکہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب قلعہ پر سے مقابلہ کرنے آتے تھے تو مشورہ کے واسطے دربار ہوتا تھا یہان وزیر وغیرہ بعد برخاست ہونے دربار کے اپنے مقام پر آئے اور درستی سامان قلعہ مین مصروف ہوے انکو تو یہان چھوڑیے اور اُدھر زرنگار شاہ نے طبل بجواکر دربار برخاست کیا آج خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تمام لشکر بھی اسی خیال سے جاگا کیا کہ شاید حریف آکر شبخون کرے تو بے بس ہوکر تو نہ قتل ہون نصف سپاہ مسلح اور مکمل رہے اور نصف اپنے بسترون پر جاکر آرام پذیر رہے۔ اور یہ حکم زرنگار شاہ نے دیا کہ یہ نصف سپاہ جو جاگ رہی ہی اور مسلح ہی بارہ بجے رات تک جاگے بعد اُسکے وہ نصف لشکر مسلح ہوکر بیدار رہے اور یہ سو رہے اب اس طریقہ سے رات بسر بھر انتظام ہوا کرے کہ حریف آکر اپنا کام تو غفلت مین نہ کرے اور ہتوک دراز ہیجی اور آرا کے خیل پیلسبانی کو مع ساٹھ ہزار سپاہ کے طلایہ پر مقرر کیا اور کہا کہ تم طلایہ کی گشت کرو یہان تو یہ بند و بست ہی گو کہ یہ دونون بھی زخمی ہین مگر اچھے زخم کھائے ہین انکو تو اس انتظام مین چھوڑیے اُدھر وہ جوان اُن پہلوانون کو قتل اور باقی کو زخمی کرکے تمام لشکر کا ستراؤ کرکے اپنے مقام پر گیا جاکر کیا دیکھا کہ فتاح کج کلاہ مع اپنے ہمراہیون کے مسلح اور مکمل گرد بارگاہ کے پھر رہا ہی جیسے ہی اُسنے دور سے گرد اڑتے ہوے دیکھی ویسے ہی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ شاید حریف آتا ہی سب کے سب ہوشیار ہوگئے کہ اتنے مین کیا دیکھا کہ افسر ہمارا اپنے ہمراہیون بمعیت خوش خوش چلا آتا ہی یہ دیکھکر سب کے سب خوش ہوگئے فتاح نے دوڑکر سلام کیا اور قدمون کو بوسہ دیا عرض کیا کہ آقا کیا ہوا فرمایا کہ بچایا اہل قلعہ کو خداوند کریم نے جو یورش کرکے گیا تھا مین نے اُسکو مع اُسکے ہمراہیون کے قتل کیا اور لشکر کو بھگا دیا لشکر زرنگار شاہ کو تہ و بالا کردیا یہ کہکر مرکب پر سے اُترکر داخل بارگاہ ہوے سب لوگ اپنے اپنے کمل تان کر لیٹے تھے اسلحہ تن پر سے دور کیے تھے مگر قریب دس ہزار کے مسلح رہے کہ شاید حریف آگرے یا اُسکو خبر ہوجائے تو وہ ایک مرتبہ آکر گھیر لے تو یہ دس ہزار جبتک مقابلہ کرین اُتنے عرصہ مین سب لشکر تیار ہوجائیگا

نہ اُس جوان نے فکر کی کہ اب کیا کرنا چاہیے ابھی یہ فکر کر رہا تھا کہ ہرکارے آئے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ حضور کل پہر قلعہ پر یورش ہوگا اور جو تدبیرین ہوئی تھین وہ سب بیان کین اور جسکے نام پر بلی تھا اُسی کا تھا اور جو تقریرین ہوئی تھی وہ سب بیان کی اور جو بند و بست شبخون برائے شب ہوا ہی وہ بیان کیا اُس نے کہا کہ آج مین ضرور جاؤنگا اور شبخون کرونگا دیکھون یہ بند و بست میرا کیا کرتا ہی یہ سب بند و بست یون ہی رہ جائیگا مین قتل کرکے چلا آؤنگا آج ضرور اُن دونون کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہی جو کہ طلایہ پر ہین اسوقت وہ میرے ہاتھ سے بچ گئے ہین شب کو ضرور قتل کرونگا پہلے اُنھین سے سمجھونگا جاتے کہان ہین گو کہ آج میرا قصد شبخون جانے کا نہ تھا مگر اب ضرور ضرور جاؤنگا یہ کہکر کہا کہ وہ لوگ یہ نہ خیال کرین کہ آج ہم نے جو انتقام کیا ہی تو مارے خوف کے آج شبخون نہ آئے کہ مین گرفتار ہو جاؤنگا مین دنیا مین سواے خدا کے کسی سے نہین ڈرتا ہون میرے باپ نے لشکر ایرج نوجوان پر جبکہ وہ آفتاب پرست تھے اور صاحبقران اول تعاقب مین لقا کی طرف زبرجد نگار کے تشریف لے گئے تھے اور یہان اُنکی غیبت مین ایرج اپنی مان پر عاشق ہو کر آیا اور آمادہ جنگ ہوا تھا گو کہ نورالدہر سا شخص موجود تھا مگر وہ بھی علیل تھے اور ایرج نوجوان نے ملک گیری پر کمر باندھی تھی اصل اُسکا منشا یہ تھا کہ مین لڑتا ہوا وہان جاؤن جہان ناموس صاحبقران ہی اور اپنی معشوقہ کو لون یہ اُنکو نہین معلوم تھا کہ یہ میری مان ہین اُس حالت مین اسقدر شبخون اُنکے لشکر پر مارے کہ ایرج نوجوان اپنی جان سے عاری ہو گیا تھا اور کچھ بس نہین چلتا تھا گو کہ بہت زبردست تھا اکثر وہ اُنکو گرفتار بھی کر لیے گئے مگر کچھ نہ کر سکے یہ صاف نکلے چلے آئے اور پھر شبخون مارا کچھ خوف نہ کیا مین بھی اُسی شخص کا فرزند ہون مین اس گروہ سے کیا خوف کرونگا آج ہی شبخون مارونگا یہ کہکر ہرکارون سے کہا کہ تم جاؤ مین دوپہر رات کو شبخون کرونگا ہرکارے تو اُدھر رخصت ہوئے یہان اُنھون نے کسی قدر دیر آرام کیا جب قریب دوپہر کے رات آئی تو لشکر کو تیاری کا حکم ہونے لگا جب لشکر تیار ہو گیا فتاح کو وہین چھوڑ کر آپ پچیس ہزار آدمی سے بقصد شبخون چلے اور پانچہزار سپاہ کو پاس فتاح کے براے حفاظت بارگاہ رہنے دیا یہ تو ادھر سے بقصد شبخون روانہ ہوئے وہان کا حال سُنیے کہ تمام لشکر مین روشنی ہو رہی ہی نصف لشکر مسلح اور مکمل موجود ہی خوب جاگ ہو رہی ہی تموک و آزاک طلایہ پھر رہے ہین صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہی کہ یہ آکر پہونچے ابھی لشکر واسطے سونے کے نہین گیا تھا اور نہ وہ لشکر جو کہ سو رہا تھا اُٹھا تھا کہ یہ جاتے کے ساتھ ہی برس پڑے اور قتل کرنا شروع کیا ایک تہلکہ ڈال دیا جو لشکر کہ مسلح تھا وہ لڑنے لگا تموک و آزاک دونون غل سُنکر مع اپنے ہمراہیون کے آگئے تلوار چلنے لگی وہ جوان اپنے لشکر کو لے کر لڑنے لگا جب بہت غل ہوا تو زرنگار شاہ بھی اُٹھا خیمے سے باہر آیا دیکھا تلوار چل رہی ہی لشکر قتل ہو رہا ہی یہ دیکھ کر یہ بھی سوار ہوا اس عرصہ مین خورشید و قنطورہ عقرب چشم بھی اپنے اپنے خیمون سے نکلے اور وہ لشکر بھی بیدار ہو کر مسلح اور مکمل ہو کر آمادہ جنگ ہوا جب یہ دیکھا اُس جوان نے کہ سب لشکر ہوشیار ہو گیا تو ایک طرف کو قتل کرتا ہوا چلا اُدھر سے تموک چلا آتا تھا حریف کو دبانے ہوئے دیکھکر صدا دی کہ کدھر جاتا ہی مین آن پہونچا یہ سُنکر وہ جوان استادہ ہو گیا اُسوقت تموک نے کہا کہ یہ کیا قزاقون کا طریقہ اختیار کیا ہی کہ رات کو غافل پا کر مقابلہ کرتا ہی اگر مرد ہی تو دن کو سب کے سامنے آکر مقابلہ کر یہ چورون کی طرح لڑنا خلاف جوانمردی و بہادری ہی اس نامردی پر سنا جاتا ہی کہ تو دعوی بہادری کا کرتا ہی اُس جوان نے جواب دیا کہ او نامعقول نامرد تو اور تیرا باپ ہوگا تو کیا بھلا ہم سے مقابلہ کرے گا لے ہم موجود ہین جو تیرا جی چاہے وہ ہمارا کرلے دیکھین تو کیسا جوان مرد ہی اور دراز بینی

تو آج صبح کو میرے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی اور پھر آگیا ہی یہ کلام کرتا ہی یہ سُنکر وہ نہایت غضبناک ہوا اور تلوار کا وار کیا اُس جوان نے تلوار کو خالی دیا اور فوراً اُسپر وار کیا کہ بیاض گردن پر پڑا سر اُڑ گیا لاشہ دھڑ سے زمین پر گرا انھون نے گھوڑا دوڑا دیا لاش کو پامال کیا اُسکے ہمراہیون پر جا پڑا اُنکو قتل کرنا شروع کیا قتل کرتا ہوا آگے بڑھا تھا کہ اُدھر سے آراک فیل غضبانی مع اپنے ہمراہیون کے چلا آتا تھا اُسنے دیکھا کہ یہ وہی جوان ہی جسنے صبح کو بوقت یورش آکر لشکر کو تہ و بالا کیا تھا صدا دی کہ ای جوان کہان جاتا ہی مین تیرا حریف آپہونچا یہ صدا سُنکر اُس جوان نے کہا کہ کیون تیری قضا آئی ہی ابھی مین تموک کو قتل کر چکا ہون تجکو بھی مثل اُسکے قتل کرونگا یہ کہکر آراک پر ابر باران کی طرح برس پڑا اور کہا کہ تو کیا مجکو قتل کرے گا مین مثل اُسکے بودا نہین ہون یہ کہکر تلوارین مارنے لگا اُس جوان نے سب اُسکے وار رد کیے اور ایک جھبو کا لیا وار کیا کہ وہ فی النار ہوگیا ایک صدا سے آہ تو آئی پھر دم بھی نہ لیا یہ اُنکو بھی قتل کرکے اور برق سا گرد صاف نکلے ہوے چلے گئے انکا لشکر بھی جدھر جسکو راہ ملی روانہ ہوا یہان لشکر مین آپس مین تلوار چلنے لگی اور جدھر کی جو کوئی گروہ آیا یہ لوگ سمجھے کہ حریف آیا ہی لڑنے لگے قنطور اپنے خیمے سے نکل کر آتا تھا لشکر نے خیال کیا کہ یہ بھی حریف ہی اُسپر جا پڑے وہ یہ سمجھا کہ حریف کے لشکر کے لوگ ہین وہ بھی لڑنے لگا صبح تک آپس مین تلوار چلا کی جب خورشید روز روشن ہوا تب ایک نے دوسرے کو پہچانا لڑائی موقوف ہوئی لشکر مین امن و امان ہوئی ایک دوسرے سے جدا ہوا اب جو تلاش کیا تو حریف کا کہین نشان تک نہ تھا سب اپنے ہی سپاہ کے لاشے پڑے ہوے تھے اُس جوان کا یہی تو دستور تھا کہ فوج کو آپس مین لڑا کر نکل جاتا تھا جب دیکھا کہ باہم مقابلہ ہونے لگا خود صاف وشفاف نکل گیا جب زرنگار شاہ نے دیکھا کہ صبح ہوگئی حریف کا کہین نشان تک نہین ہی مایوس ہوگیا اب جو شمار کیا تو معلوم ہوگیا کہ آج بھی قریب دس ہزار کے سپاہ کام آئی اتنے عرصہ مین ہمراہیان تموک و آراک بھی روتے ہوے آئے کہ ہمارے افسر اُس جوان دیوانے کے ہاتھ سے قتل ہوے یہ سُنکر زرنگار شاہ کو اور صدمہ ہوا اور کہا کہ افسوس مین کیا کرون میرا تو ناک مین دم ہی اس دیوانے کے ہاتھ سے سخت پریشان ہون تمام پہلوانان زبردست اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے یہ تو کھڑا ہوا افسوس کر رہا تھا کہ اُدھر سے خورشید آیا اور کہا کہ کیون کیا ہوا جو آپ اسقدر رنجیدہ ہین زرنگار شاہ نے کہا کہ وہ دیوانہ تموک و آراک کو قتل کرکے چلا گیا کوئی اُسکا کچھ نہ کرسکا خورشید نے کہا کہ کیا بیان کرون وہ ایسا کچھ بلا ہی کہ جسکو اُسنے تاکا اور اُسنے بجاے خود اُسکے طرف قصد کیا اس طرح اُن نے اُسے بقتل پہنچوایا خیر جہان تک اُسکا جی چاہے سر اُٹھالے مین جب تندرست ہونگا تو اُسکی جوانمردی اور بہادری کا حال اُسکو معلوم ہوگا اور دکھا دونگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جسیم اور نسیم دونون سامان قلعہ گیری سے درست ہوکر آلات قلعہ گیری تن پر درست کرکے آئے اور کہا کہ حضور میدان کو تشریف لے چلین ہماری جنگ کا تماشا دیکھین زرنگار شاہ نے ایک آہ بھر کر کہا کہ کیا چلین کچھ بھی نہوگا بے نیل مرام واپس آنا ہوگا مجکو یقین ہی کہ وہ دیوانہ آکر پھر لشکر کو قتل کرے گا اُنھون نے عرض کیا کہ حضور تشریف تو لے چلین اب وہ دیوانہ کیا آئے گا ابھی تو گیا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ چلو یہ کہکر سپاہ کو کمربندی کا حکم دیا آپ بارگاہ مین گیا لباس رزم پہن کر باہر آیا اسی عرصہ مین فوج بھی تیار ہوگئی تھی سب کو ہمراہ لے کر آگے آگے تو وہ دونون اکبر منور گنبد دن پر سوار عقب مین زرنگار شاہ مع لشکر بیشمار کے طرف میدان جنگ کے چلے اُدھر قلعہ پر زردمان تاجدار آکر بیٹھا تمام افسر گرد و پیش جمع ہوے سپاہ اندرون قلعہ مسلح اور مکمل ہوکر

صفین باندھ کر مستعد جنگ ہو گئی کہ جب حریف قلعہ لے لے گا تو ہم مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دینگے یہان بالا سے
قلعہ یہ لوگ دیکھ رہے ہین کہ ابھی تک لشکر نہین آیا کہ یکایک گرد اڑی زرنگار شاہ مع اُن دونون پہلوانون اور
سپاہ کے آکر پہونچا صفین درست ہونے لگین یہان تو صف بندی ہو رہی ہی اُدھر وہ جوان شبخون مار کر اور
دونون پہلوانون کو قتل کر کے اپنے مقام پر آیا کہ اتنے عرصہ مین کل لشکر بھی اُسکا آگیا تھوڑی دیر آرام کیا کہ
نماز سحر کا وقت آگیا سب نے نمازین ادا کین کہ اُس جوان نے کہا کہ اے بھائیو چلو اہل قلعہ کی مدد کرین وہ دونون
گبر ضرور قلعہ پر یورش کرنے گئے ہونگے اے بھائیو تم لشکر سے مقابلہ کرنا مین جا کر اُن دونون کو قتل کرونگا آج
اُنکی بھی قضا میرے ہاتھ سے ہی جاتے کہان ہین مثل توک و آراک کے وہ بھی میرے ہاتھ سے قتل ہونگے تو میرا
نام اسد ثانی ہی آج جہان تک ممکن ہو گا بادشاہ کو مع لشکر کے مین قتل یا مجروح کرونگا وہ بہت بلبلاتا ہی جبتک
وہ سزا نہ پائے گا اُسوقت تک ٹھیک نہ ہو گا اور یورش قلعہ سے باز نہ آئے گا اہل لشکر نے کہا کہ حضور ہم موجود ہین
ہم کو کیا عذر ہی ہم تو آپ کے تابع فرمان ہین اُس جوان نے کہا کہ چلو کہین ایسا نہو کہ وہ قلعہ پر یورش کر کے قلعہ لے لین
پھر ساری محنت بیکار ہو یہ سنکر تمام لشکر اُسی وقت تیار ہو گیا وہ جوان بھی اُسی وقت مع اپنی سپاہ کے طرف
قلعہ کے اہل قلعہ کی مدد کے لیے روانہ ہوا یہان جب صفین درست ہو چکین تو زرنگار شاہ نے اُن دونون سے کہا کہ جائیے قلعہ
فتح کیجیے جب وہ دیوانہ آئے گا تو مین روکونگا تم لوگ واپس نہ ہونا یہان جو کچھ ہم پر گذرے گذرنے دینا وہ دونون
گبر سلام کر کے گینڈون کو کجاک مار کر طرف قلعہ کے روانہ ہوے وہان دیدبانون نے عرض کیا کہ حضور دو پہلوان
طرف قلعہ کے آتے ہین زرد مان نے فرمایا کہ آنے دو جب زد پر آجائین تو کہنا یہان تک کہ اُن دونون نے
نصف میدان زد طے کیا دیدبانون نے عرض کیا کہ اب اسقدر وہ قریب آگئے ہین اُسوقت بادشاہ نے فیر
کا حکم دیا گولاندازون نے توپون کو سیدھا کر کے آگ دی کہ ایک مرتبہ تمام توپین فیر ہو گئین زمین کو زلزلہ
آگیا زمین میدان جنگ ہلنے لگی قلعہ تھرا کے رہ گیا گولہ مثل اولے کے برسنے لگا توپین آگ اُگلنے لگین مگر وہ
دونون گبر گولون کو رد کرتے ہوے برابر چلے جاتے تھے جو گولہ کہ سامنے سے آتا تھا اُسکو وہ گرز سے رد کرتے تھے
جو گولے کہ پہلوؤن سے گذر جاتے تھے اُنکو جانے دیتے تھے کہین گولے کو گرز سے بخشش کر دیتے تھے کبھی سپر کی اوجھڑ
دیتے تھے اپنے کو اور گینڈے کو اُس سے بچاتے تھے کبھی گینڈون کو داہنے جانب دوڑا دیا کبھی بائین جانب
کبھی دونون مل گئے مگر قلعہ پر سے برابر گولہ برس رہا ہی زمانہ تیرہ و تار ہو رہا ہی گرد و غبار بلند ہی مگر یہ دونون گولے
رد کرتے ہوے چلے جاتے ہین جب ہفت فتیلہ داغ چکے تو عرض کیا کہ حضور ہفت فتیلہ داغ چکے ہین اب
کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ اب ہاتھ روک لو اور دیکھو کہ کوئی گولہ قضا کا اُنکے لگا بھی یا نہین یہ حکم سنکر
گولندازون نے ہاتھ روکا ہوا نے دھوان بند کر دیا اب جو دیکھا تو دونون پہلوان بہ آرام گینڈے ڈالے ہوے
چلے آتے ہین گرز دونون ہاتھون مین لیے ہوا سے باتین کرتے ہوے آتے ہین یہ دیکھکر اہل قلعہ مین ہل چل
پڑ گئی سب دعائین کرنے لگے ابھی یہ لوگ دعا کر رہے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی اور وہ جوان مع سپاہ کے
نظر آیا جیسے ہی اُسنے دیکھا کہ لشکر صف آرا ہی اور دو پہلوان قریب خندق پہونچ گئے ہین ایک مرتبہ اُسنے
بوق کو نکال کر بجایا ساتھ ہی سب اہل لشکر نے بوق بجائے اور بہت سے بوق بلند ہوئی بس وہ بوق بجا کر
تلوار میان سے لے کر لشکر پر آیا وہ لشکر بھی تلوار کھینچ کر جا پڑا تلوار لشکر سے چلنے لگی وہ جوان لشکر کو لڑوا کر خود
طرف اُن دونون کے چلا یہان سپاہ دیو اُنون نے ہل چل ڈالی وہی غل پڑ گیا مگر وہ دونون

اُسی طرح طرف قلعہ کے چلے جاتے ہین کچھ خیال بھی نہین کرتے ہین کہ کیا بلا لشکر پر آئی ہی کہ وہ جوان لشکر سے نکل کر اُس
میدان مین آیا اور صدا دی کہ او نابکارو کہان چلے جاتے ہو خبردار آگے قدم نہ بڑھانا اگر آگے قدم بڑھاؤگے تو سر
تن پر نہ ہوگا دھڑ میدان مین لوٹتے نظر آوینگے پہلے مجھ سے مقابلہ کرلو تو پھر قلعہ پر جانا مین تمھارا حریف موجود ہون
یہ صدا سُنکر اُن دونون نے پلٹ کر دیکھا کہ وہی جوان مرکب کو اُٹھائے ہوئے نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی جسیم نے
نسیم سے کہا کہ بھائی تم تو قلعہ پر جاؤ اور مین اس سے مقابلہ کرتا ہون آج اسکی قضا ہی آگئی ہی جو یہ یون بے باکانہ
نعرے کرتا ہوا چلا آتا ہی وہان اہل قلعہ نے یہ دیکھا کہ وہ جوان آکر مع لشکر کے فوج پر گرا اور فوجون کو قتل کرنا شروع
کیا اب یہ سب اُس جوان کے واسطے دعائین کرنے لگے پھر دیکھا کہ وہ جوان اکیلا اُن دونون کے مقابلہ کے لیے
میدان مین آتا ہی اور اُنکو ٹوک رہا ہی اُنمین سے ایک نے قلعہ کا رُخ کیا ہی اور دوسرے نے جوان دیوانے کو روکا ہی
اہل قلعہ بیتاب ہوکر دعائین کرنے لگے یہان جسیم نے پلٹ کر اُس جوان سے کہا کہ کیون اسقدر تو مغرور ہوگیا ہی
بہت شبخون مار مار کر پرکا ہی کسی بہادر کا تیرا مقابلہ نہین ہوا ورنہ اسکی سزا پاتا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائیگا
مجکو مثل اُن لوگون کے نہ خیال کرنا مین ایک ہی ضرب گرز مین تیرا کام تمام کرونگا اُس جوان نے صدا دی کہ بس
بے بس زیادہ بیہودہ نہ بک اپنے کام مین مصروف ہو تو کیا مجکو قتل کرے گا اپنی جان کی خیر منا کہین تو خود نہ واصل
جہنم ہو اور نہ اُنھین کا ساتھ دے وہ تیرا انتظار کرتے ہونگے جا اُن سے مل اگر اب کی کچھ کہا تو تیری زبان گدی سے کھینچ
لونگا یہ سُننا تھا کہ اُسنے بڑھکر گرز کا وار کیا چونکہ گرز اُسکے ہاتھ مین موجود تھا انھون نے گرز کو آتے ہوئے دیکھا خالی
دیا اور اس چالاکی سے اپنا وار کیا کہ اُدھر کا مُنہ لا مع گرز کے اُڑکر دور جاگرا نصف تن پھڑک کر رہ گیا اُسکو بھی انھون
نے ایک وار مین مع مرکب چار ٹکڑے کیا صدا جو دھماکے کی ہوئی نسیم نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی ہوئی کیا دیکھا
کہ جسیم کا تو یہ حال ہوا کہ سر و بازو کہین ہی اور نصف تن مع مرکب دو ٹکڑے کیا ہوا پڑا ہی یہ دیکھکر اسکے حواس جاتے
رہے دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا جسیم قتل ہوگیا یہ اپنے دل مین خیال کر رہا تھا کہ اُس جوان نے صدا دی کہ او کافر
پلٹ جا نہین تو تیرا بھی یہی حال ہوگا جو اسکا ہوا ہی اگر اپنی خیر چاہتا ہی تو واپس جا اور اب کبھی رُخ قلعہ کی طرف
کرکے نہ آنا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ معلوم ہوتا ہی تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی پہلے تجھکو قتل کرلون تو پھر قلعہ پر جاؤن معلوم ہوتا ہی
کہ تو بڑا بہادر ہی مین اپنے خیال مین کسی کو نہین لاتا ہون یہی گرز ہی جس سے مین در قلعہ توڑنے چلا تھا اب مین اس سے
تیرا سر توڑلون تو پھر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گینڈے کو بڑھا کر برابر آیا آتے ہی گرز کا وار کیا انھون نے بھی اس پھرتی
سے اپنی تلوار کا وار کیا کہ گرز مع کلائی کے کٹ کر الگ ایک تیر کے فاصلہ پر گرا جب اُسکا ہاتھ اُڑ گیا تو انھون نے
کہا کہ دیکھا تو نے ہماری ضرب کو اب بھی کچھ نہین گیا ہی ہٹ جا پلٹ جا اُسنے کہا کہ کیا بکتا ہی مین اب بھی تیرے واسطے
کافی ہون یہ کہکر بائین ہاتھ سے تلوار کا وار کیا انھون نے خالی دے کر کہا کہ جب مینے تیرے سیدھے ہاتھ کی ضرب
نہ کھائی تو بائین ہاتھ کی کب کھاتا ہون یہ کہکر اپنا وار کیا جو سر اُسکا کٹ کر دور جاگرا تن بے سر گینڈے پر رہ گیا
انھون نے ایک اور ضرب لگائی کہ اُسکے جسم کے دو ٹکڑے ہوئے اور ایک ضرب مین گینڈے کو بھی واصل جہنم کیا
یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی اور کہا کہ قربان اس دست مبارک کے اور اس پھرتی
کے خدا آپ کو نگاہ بد سے بچائے کیا ہاتھ ہی کیا چالاکی ہی یہان زرنگار شاہ لشکر سے مقابلہ کر رہا تھا اُسکو خبر
بھی نہ تھی کہ وہان اُن دونون پر کیا گذری کہ یکایک اُسکے کان مین صدائے تحسین و آفرین جو پہونچی گھبرا کر طرف قلعہ
کے دیکھا تو یہ واقعہ نظر آیا کہ جسیم و نسیم دونون کی لاشین میدان مین پڑی ہین اور وہ جوان اُنکو قتل کرکے

ورکب کو اڑاتے ہوئے ادھر کو آتا ہی یہ حال دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے بدحواس ہوگیا اُدھر لشکر نے اُس جوان کے
لشکر زرنگار شاہ کو تہ وبالا کر دیا کہ اسی عرصہ مین وہ جوان آکر لشکر پر حملہ آور ہوا اُسوقت زرنگار شاہ نے اہل لشکر
کو صدا دی کہ ای دلاوران سپاہ ان سب کو گھیر کر قتل کرو اب جانے نہ دو یہ سُننا تھا کہ تمام لشکر اُنکے دیوانگان
سے مل گیا اور تلوار چلنے لگی وہ بھی تلوار مارتا ہوا برابر چلا جاتا ہی کہ یکایک برابر زرنگار شاہ کے پہونچ گیا زرنگار شاہ
نے تلوار کا وار کیا اس جوان نے وار کو سپر پر روکا اپنا جو وار کیا تو ہلکا سا زخم زرنگار شاہ کی ران پر آیا اُسس
جوان نے قصد کیا کہ پھر ایسا وار کرون کہ کام اسکا تمام کردون بس ایک وار کیا کہ شانہ بھی زخمی ہوا کہ اسی
عرصہ مین کئی سردار درمیان مین آپڑے اور زرنگار شاہ کو بچا لیا اور اپنی جان نثار کی وہ جوان زرنگار شاہ
کو زخمی کرکے دوسری جانب جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا پھر تلوار بند کرکے بندوق بچا کر اپنے لشکر سمیت صحرا کی طرف
بلاخوف واندیشہ قتل کرتا ہوا چلا گیا اُسوقت خورشید نے ششکال خوک پیکر اپنے سپہ سالار سے کہا کہ تم تو اچھے
ہوگئے ہو اور زخم بھی تمہارا اچھا ہوگیا ہی مین ابھی زخمی ہون ورنہ مین اسکے تعاقب مین خود جاتا اور اپنی بارگاہ لاتا
یہ وقت بہت خوب ہی کیونکہ تلاش بھی نہ کرنا ہوگا لہذا تم اسکے عقب مین جاؤ اور میری بارگاہ لے آؤ اور
دوسرے یہ کہ زرنگار شاہ کو بھی زخمی کرکے چلا ہی اسنے مجکو بھی مجروح کیا ہی آج اسنے بہت سر اُٹھایا ہی اسکی
سزا دینا بہت ضرور ہی ششکال نے عرض کیا کہ بہت اچھا یہ کہکر پچاس ہزار سوار اپنے ہمراہ لے کر عقب
مین اُس جوان کے ہرچند تیزگامی روانہ ہوا یہان بعد جانے سپاہ اور ششکال کے خورشید و زرنگار شاہ مع
لشکر طرف قیامگاہ کے واپس آئے لشکر اُترا زرنگار شاہ داخل خیمہ ہوا جراح طلب کیے گئے زخمون مین ٹانکے
دیے گئے مرہم کے پھالے چڑھائے گئے جب زرنگار شاہ کو راحت ہوئی اُسوقت زرنگار شاہ نے خورشید سے
کہا کہ اس دیوانے نے سخت پریشان کیا ہی اب یہان تک نوبت ہوئی کہ جو کوئی یورش کرکے قلعہ پر جاتا ہی وہ اُسکو
قتل کرڈالتا ہی آج میری جان خداوندون نے اُسکے ہاتھ سے بچائی اگر یہ لوگ نہ آجاتے تو وہ قتل کر چکا تھا اب
میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ جبتک اُس دیوانے کا بندوبست نہ کر لیا جائے تب تک قلعہ پر یورش نہ کیا جائے اس
عرصہ مین آپ بھی تندرست ہو جائینگے اور مین بھی خورشید نے کہا کہ آپ پریشان نہ ہون مین نے ششکال کو
اُسکے عقب مین روانہ کیا ہی یقین ہی کہ وہ اُسکو قتل کرکے اُسکا سر اور بارگاہ لاتا ہوگا پھر آپ شوق سے قلعہ پر یورش
کرین زرنگار شاہ نے کہا کہ مین نے تو یہ خیال کیا تھا کہ فتراک کو روانہ کرکے عیاری سے قید کرا لونگا جب مین یورش
کرونگا خورشید نے کہا کہ یہ راے تو آپ کی بہت مناسب ہی مگر اسمین ایک بات کا خوف ہی کہ جب اُسکا لشکر دیکھیگا
کہ ہمارا مالک گرفتار ہوگیا ہی تو وہ اڑینگے جنگ مغلوبہ ہوگی پھر ہمون اُنسے ڈر کا سہ ہوگا کہین ایسا نہو کہ وہ رہا
کرالے جائین زرنگار شاہ نے کہا کہ جب سردار نہ ہوگا تو لشکر کیا کریگا بے سردار کے فوج کیا کریگی اگر اُسکی
تو ہمارا لشکر اُن سب کو قتل کرڈالیگا خورشید نے کہا کہ یہ راے تو آپ کی بہت اچھی ہی مگر آپ ابھی اتنا تامل کیجیے کہ
ششکال واپس آجاے پھر آپکو اختیار ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ ششکال یا تو زخمی ہوکر
آئیگا یا اُسکے قتل کی خبر آئیگی خورشید نے کہا کہ ایسا تو نہ فرمائیے زرنگار شاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑی
دیر کے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے یہان اہل قلعہ بعد جانے زرنگار شاہ کے قلعہ سے اُتر کر اپنے
اپنے مقام کو گئے زردبان نے متہر رفیق کو طلب کیا اور کہا کہ آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ جوان جو مدد کرتا ہی کون ہی اور
ہم سے اُسکو کیا غرض ہی اگر تم سے ہوسکے تو دریافت کرلاؤ خدا اُسکو سلامت رکھے کہ اسوقت بلا مین اُسنے ہم

لوگون کی مدد کی یہ امر انسانیت سے بعید ہی کہ جو اس طرح ہماری کمک کرے ہم اُسکی خبر نہ لین بُرا اندھیر ہی رفیق نے کہا کہ حضور نے کب فرمایا تھا اب ارشاد ہوا ہی مین ابھی جاکر دریافت کیے لاتا ہون آپ اطمینان رکھین بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم دریافت کر لاؤ گے مین تم کو بہت کچھ انعام دونگا رفیق اُسی وقت رخصت ہو کر باہر آیا اور پاسنے شاطری مارتا ہوا اُس جوان گمنام کی تلاش مین صحرا کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر سے تلاش مین جاتا ہی اب ادھر کا حال سماعت فرمائیے کہ وہ جوان جو زرنگار شاہ کو زخمی کرکے اور اُن دونون پہلوانون کو قتل کرکے مع اپنی لشکر ظفر اثر کے اپنے مقام یعنی فرودگاہ کو روانہ ہوا تھا اور تھوڑی دور گیا تھا کہ عقب سے کچھ سوارون کے مرکبون کے ٹاپون کی آواز آئی اُس جوان عالی شان نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ آج یہ گھوڑون کے ٹاپون کی صدا کہان سے آتی ہی انھون نے دست بستہ عرض کیا کہ شاید کچھ سپاہ زرنگار شاہ نے ہمارے عقب مین روانہ کی ہی تا کہ جاکر مقام اُس جوان کا دیکھ آئے کہ کہان رہتا ہی پھر ہم شب کو جاکر مقابلہ کرینگے یہ سُنکر جوان نے کہا کہ ذرا ٹھہر جاؤ دیکھ لین کہ کون آتا ہی یہ حکم پاتے ہی تمامی لشکر ایک سمت اُس صحراے پُر فضا مین صف بصف استادہ ہوگیا کہ اتنے مین وہ آواز نزدیک معلوم ہونے لگی اب جو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شغال مع لشکر ضلالت اثر کے روا روی کرتا ہوا چلا آتا ہی جب اُسکی نظر اُس جوان پر پڑی وہین سے نعرہ کیا کہ او دیوانہ مجہول الاحوال کہان جاتا ہی مین تیرے عقب مین تیرے قتل کو آ پہونچا اب بتا کہ میرے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا آج تجھے بغیر قتل کیے نہ چھوڑونگا بہت بارگاہ لے جاکر اترا ہی اب مین تجھ سے بارگاہ بھی لونگا اُسکے ہمراہ تیرا سر بھی لیتا جاؤنگا یہ نعرہ کرکے قریب لشکر کے پہونچا اور ایک مرتبہ مع لشکر کے اُس جوان کے لشکر پر جا پڑا سپاہ جوان بھی تلوارین کھینچ کر اُسکے لشکر سے مثل شیر و شکر کے مل گئی اور بڑھ کر تلوار چلنے لگی اثناے جنگ مین شغال سے اور اُس جوان سے مقابلہ ہوگیا لشکر اُدھر لڑنے لگا ادھر وہ جوان اور شغال باہم ہم نبرد ہوے دونون طرف تلوارین کھینچ گئین وار چلنے لگے دو بجلیان باہم کوندنے لگین کئی وار جوان نے رد کیے شغال نے بڑھکر پھر وار کیا اُس جوان نے خالی دے کر اپنا وار کیا اب تو مثل ابر باران کے شغال پر برس پڑا اُسکو وار روکنا دشوار ہوگیا عاجز ہو کر دل مین کہنے لگا کہ بلا کی پھرتی اور غضب کی چالاکی اسنے پائی ہی کوئی کہان تک وار روکے اب تو یہ حال ہوا کہ یہ وار روکتے روکتے تنگ گیا مگر اُس جوان کا ہاتھ نہ رُکا یہان تک کہ سپر مثل غربال کے ہوگئی اب سینہ و جسم پر زخم آنے لگے اور وہ جوان یہ بھی کہتا جاتا تھا کہ میری وار تو روک دیکھون کہ تو کیسا فن سپہ گیری مین کامل ہی آخر کو تو میرا شکار ہی مین تجھکو کھلا رہا ہون جب چاہون ایک وار مین تیرا کام تمام کردون وہ یہ کلام سُنکر اور زیادہ خفیف ہوتا تھا آخر کو عاجز ہوکر اور بہت زخم کھاکر جھنجھلاکر اُسنے پھر وار کیا اور کہا کہ او دیوانے جب مین جانون کہ تو میرا یہ وار روک لے مین نے تیرے اسقدر وار روکے کہ زخم بھی کھائے صرف اس خیال سے کہ تو دیوانہ ہی اور کم سن ہی کیا وار کرون تیرے دل کی حسرت نکال دون یہ سُنکر اُس دیوانہ نے کہا کہ تو کیا وار کرے گا اور کیا میرے دل کی حسرت نکالے گا تو خود مثل مردہ صد سالہ کے ہو رہا ہی خیر جو تیرے دل مین حسرت ہی نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت نہ نکلنے پائی مین موجود ہون یہ سُنکر شغال نے اپنا وار کیا اگر وہ وار کوہ پر گرتا تو اُسکو بھی قلم کرتا مگر اُس جوان کے کچھ خیال مین بھی نہ آیا اور بآسانی اُسکی ضرب ردّ کی اور کہا کہ لے اب میری باری آئی ہی اب دیکھون کہ تو کیونکر بچتا ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو لے اس ضرب سے تو کبھی نہ بچے گا ہوشیار ہو جا یہ نہ کہنا کہ دھوکا دیا اُسنے کہا مین ہوشیار ہون تو وار کر بس فوراً اُس جوان نے اپنا

دار کیا تلوار سر پر جا کے مثل برق کے چمکی اسنے وہ سپر بوسیدہ اُٹھا کر سر کی پناہ کی مگر تلوار نے اُسکی مثل سپر کے قلم کیا
اور خود و دبلغہ کو کاٹتی ہوئی تا دو ابرو اُتر آئی اُسنے دستانہ مارا تلوار تو سر سے نکل گئی جادر خون کی جاری ہوئی
غشی طاری ہوئی اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا انھون نے مسکرا کر کہا کہ ایک ہی ضرب مین یہ حال ہوا
کہ مرکب پر سنبھلنا محال ہوا اور دل مین خیال کیا کہ بغیر قتل کیے اسکو چھوڑنا خلاف عقل ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہی
کہ شیر ژیان صید زبون کو بھی شکار کرتا ہی یہ خیال کرکے جو وار اپنا اُسکی کمر گاہ پر کیا مثل خیار تر کے اُسکے دو ٹکڑے
ہوے اِدھر اُس جوان کی سپاہ نے ہمراہیان ششنگال کی سپاہ کو قتل کرنا شروع کیا ہزار ہا کشتون کا انبار
ہوگیا سپاہ لڑ رہی تھی اس عرصہ مین صدا آئی کہ وہ مارا یون شیر ژیان روباہ خصالون کو قتل کرتے ہین آگر
خبر لو کہ تمھارا سردار مارا گیا یہ صدا جو سپاہ ششنگال نے سُنی سب نے حیران ہو کر دیکھا کہ یہ کیا صدا ہی اور
کیا واقعہ درپیش ہوا اُنکو یہ واقعہ نظر آیا کہ سردار لشکر قتل کیا ہوا پڑا ہی اور وہ جوان اُسکے برابر کھڑا ہی اور
تلوار سے خون ٹپک رہا ہی یہ دیکھکر سب کے ہوش جاتے رہے مقابلہ کرنا بالکل بھول گئے ادھر سپاہ نے اُس جوان
کے قتل و غارت پر کمر باندھی ششنگال کی سپاہ مثل طائران پر بریدہ کے عالم حیرت مین بدحواس کھڑے تھے د
کرنا بالکل فراموش تھا قتل ہو رہے تھے خیال کرتے تھے کہ یہ کیا ہوا کیونکر سردار ہمارا قتل ہوا ہم تو بے دست
و پا ہوگئے اب جو ادھر بے دباؤ کے فوج کے پیر اُٹھ گئے کیونکہ بے سردار کے فوج نہین لڑ سکتی ہی اب
کیونکر اُسکے قدم جمین بس فوراً لاش اُسکی اُٹھا کر لے بھاگے پیچھے پھر کر بھی نہین دیکھا کہ کس سے ہم لڑ رہے تھے
روتے پیٹتے خاک اُڑاتے ہوے چلے وہ جوان بھی تھوڑی دور اُنکے تعقب مین قتل کرتا ہوا آیا جب لشکر
ششنگال مقتول کا بہت دور نکل گیا اپنے اہل لشکر سے کہا کہ اب کیون حریف کا تعاقب کرتے ہو کیونکہ وہ تو
اپنی جان بچا کر بھاگے ہین اُن سب نے جواب دیا کہ جو آپ کی راے ہو ہم آپکے تابع حکم ہین اُس جوان نے
کہا کہ واپس چلو یہان تک تو بھگا دیا اب تعاقب کرنے سے کیا فائدہ اب اور زیادہ تعاقب کرنا خلاف
جوانمردی و بہادری ہی اب پھر چلو آگے نہ بڑھو یہ سُنکر تمام لشکر پھرا تعاقب کرنا ترک کیا اُدھر وہ لوگ روتے
ہوے خاک سرون پر ڈالتے ہوے لاش ششنگال کی لیے ہوے طرف لشکر کے چلے یہان زرنگار شاہ نے رات کا دربار
کیا ہی سب حاضرین دربار موجود ہین خورشید بھی اپنے مقام پر بیٹھا ہی کہ اس عرصہ مین صداے گریہ و زاری
بلند ہوئی زرنگار شاہ نے اہل دربار سے کہا کہ صداے گریہ کہین سے آرہی ہی ذرا دریافت تو کرو کہ کون
لوگ روتے ہین یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ سب ایکمرتبہ روتے ہوے داخل بارگاہ ہوے اور یون فریاد کرنے لگے
کہ اے بادشاہ ہماری فریاد کو پہونچ اور ہماری داد دے زرنگار شاہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور کہا کہ تم کون لوگ ہو
اور تم پر کیا آفت آئی ہی کیا مصیبت ٹوٹی ہی انھون نے کہا کہ اے بادشاہ ہم کیا بیان کرین کہ ہم پر کیا آفت آئی ہی
ہمارا سردار قتل ہوگیا ہم لوگ ہمراہیان ششنگال سے ہین ششنگال ہمارا سردار اُس دیوانہ کے ہاتھ سے قتل
ہوگیا یہ سُننا تھا کہ خورشید نے گھبرا کے پوچھا کہ کیا ششنگال قتل ہوگیا ارے اُسکو کس نے مارا کون ایسا
زبردست تھا انھون نے عرض کیا کہ حضور ششنگال کو اُس دیوانہ نے قتل کیا اور ہم کو لڑکے بھگا دیا جب ہمارا
سردار قتل ہوگیا ہم سے بھی نہین ٹھہرا گیا ہم لوگ بھی بھاگے یہان آکے دم لیا خورشید یہ سُنکر سرد ہوگیا زرنگار
شاہ نے خورشید سے کہا کہ تم نے سُنا کہ کیا واقعہ گذرا مین پہلے ہی خیال کر چکا تھا کہ ششنگال بھی قتل ہوگا
کیونکہ وہ بڑا زبردست و چالاک ہی اُسکے روبرو جو جائے گا وہ قتل ہوگا اب بتاؤ کہ کیا ہو خورشید نے کہا کہ

ین کیا بیان کر دون جو تدبیر کی اُسکے خلاف ہوئی زرنگار شاہ نے کہا کہ فتراک کو بلاؤ یہ حکم دینا تھا کہ فوراً فتراک حاضر ہوا زرنگار نے فتراک سے کہا کہ کوئی تدبیر ایسی کر کہ یہ دیوانہ قبضہ مین آئے تو بھی کچھ نمک کا حق ادا کر تیری عیاری کس کام آئیگی فتراک نے کہا کہ حضور نے کب ارشاد کیا تھا اب حکم ہوا ہے جاتا ہون جہان تک ممکن ہوتا ہے اُس دیوانہ کو گرفتار کرکے لاتا ہون زرنگار نے کہا کہ اگر اُس دیوانہ کو تو گرفتار کرکے لائیگا تو مین تجھکو اُسکے برابر روپیہ دونگا فتراک یہ سُنکے اُسی وقت لشکر مین آیا اور وہ شب بسر کی صبح کو طرف لشکر دیوانہ کے روانہ ہوا انکو تو ادھر روان رکھیے اب کچھ اُس جوان کا حال سُنیے کہ یہ جو شغال کو قتل کرکے اپنے قیام گاہ پر آیا تب لشکر اترا سب نے اپنے اپنے کمل تانے اُسکے نیچے آ آکر آرام پذیر ہوے آب و طعام کا تدارک ہونے لگا چونکہ یہ لوگ بیدلت ہین صحرا بصحرا پھرا کرتے ہین انکے پاس نہ خیمے ہین نہ بارگاہین ہین کمل تان لیے رات بسر کی صبح کو اور طرف کو روانہ ہوگئے وہی طریقہ یہان بھی جاری ہے مگر وہ جوان اُس بارگاہ مین جو چھین کر لایا تھا جا کر بیٹھا چونکہ بہت تھکا ہوا تھا آب و طعام سے فراغت کرکے سو رہا اب سُنیے کہ رفیق عیار زردمان تاجدار برائے دریافت حال چلا تھا یہان تلاش کرتا ہوا یہ پہنچا آکر کیا دیکھتا ہے کہ کمل تنے ہوے ہین لشکر اترا ہوا ہے گھوڑے چھوٹے ہوے صحرا کی گھاس چر رہے ہین لشکر آرام پذیر ہے کچھ تھوڑا لشکر برائے نگہبانی بیدار ہے رفیق نے خیال کیا کہ اب رات ہوگئی ہے صبح کو اس لشکر کا حال دریافت کرکے قلعہ کو جائینگے یہ بھی اک طرف کو اُسی صحرا مین کمل تان کر سو رہا یہان تک کہ وہ شب بسر ہوئی لشکر مین اذان ہوئی آثار سحر گردون پہ نمایان ہونے لگے نسیم سحری چلنے لگی جانوران صحرائی اپنے آشیانون سے اُڑے اور شاخہاے اشجار مین اپنی اپنی زبانون مین حمد خالق یکتا کرنے لگے اب یہ لوگ بیدار ہوکر وضو کرنے لگے اُدھر وہ جوان اپنی بارگاہ مین بیدار ہوا وضو کرکے نماز سحر ادا کی بعد فراغ نماز دربارگاہ پر کرسی بچھا کر بیٹھا سیر صحرا کرنے لگا ادھر رفیق بھی بوقت صبح صداے اذان سُنکر بیدار ہوا نماز پڑھ کے دل مین کہا کہ چلو حال دریافت کرین تھوڑی دور چلا تھا کہ دیکھا وہی سب سامان موجود ہے ہر ایک اپنے کمل کے نیچے سایہ مین بیٹھا ہے گھوڑے چر رہے ہین اور وہ جوان دربارگاہ پر جلوہ گر ہے یہ دیکھکر رفیق عیار روبرو اُس جوان کے آیا اور سلام کیا اُس جوان نے کہا کہ تم کون ہو رفیق نے عرض کیا کہ مین اہل قلعہ کا فرستادہ ہون انھون نے سرکار کے پاس بھیجا ہے اور آپ کی مہربانیون کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ نے ہم پر بہت زیادہ احسان کیے ہین کہ جن کا شکریہ ادا کرنے کی ہم اپنے دل کو لیاقت نہین خداوند عالم اسکی جزاے خیر عطا کرے کہ آپ نے ہم لوگون کی جانین بچائین نہین تو اب تک ہمارا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا گوشت کو ہم لوگون کے زاغ و زغن کھا جاتے ہم کہان تک شکریہ ادا کرین اور کہا ہے کہ ہم اسقدر امیدوار ہین کہ حضور اپنے اسم گرامی اور خاندان عالی سے آگاہ کرین تاکہ ہم کو معلوم ہو کہ ہمارا محسن کس خاندان سے ہے اور یہ اسم مبارک رکھتا ہے اُس جوان نے کہا کہ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمھارا کیا نام ہے اور کیا مذہب رکھتے ہو اور اہل قلعہ کا کیا مذہب ہے اور کون مالک ہے اور اُسکا کیا نام ہے اُس عیار نے یہ سُنکر عرض کیا کہ حضور اس حقیر کو مہتر رفیق کہتے ہین اور مذہب ہم سب کا اہل اسلام ہے اور مالک اس قلعہ کا زردمان تاجدار ہے وہ حاکم زرین حصار ہے اُس عیار نے ابتداے کل حال بیان کرنا شروع کیا آنا درویش کا اور جو کچھ کہ گذرا وہ سب من وعن سامنے اُس جوان کے مہتر رفیق نے بیان کیا اُس جوان نے کہا کہ زردمان سے کہدینا کہ باطمینان تمام قلعہ مین رہو کوئی تم کو قلعہ سے نکال نہین سکتا اور نہ قتل کر سکتا ہے اور نہ قلعہ تمسے لے سکتا ہے اور کہدینا کہ جو تمھارا مذہب ہے وہی میرا بھی مذہب ہے اور نام میرا اسد ثانی ہے اور مین فرزند ہون اسد دلاور نبیرہ صاحبقران دل کا مین اتفاق سے ادھر کو آنکلا تھا مین نے جو دیکھا کہ اہل قلعہ بیتاب ہین اور دعائین مانگ رہے ہین اور خداپرست معلوم ہوتے ہین اور یہ سب کافر ہین مجھے صبر نہ ہوسکا مینے حملہ کیا

خدا نے اُن سب کو بچا لیا کچھ ایسی تدبیرین بن پڑین اب وہ لوگ بھی میری تلوار کا لوہا مان گئے بلحاظ اُس کے کل پہلوانون کو قتل کر ڈالا ہی یہان تک کہ خورشید کو بھی زخمی کیا اور زرنگار شاہ بھی جب تک اچھے نہین ہوتے تب تک قلعہ پر یورش نہین کرتے زر دمان سے کہنا کہ اپنا بند و بست کر لو اور قلعہ سے باہر آکر مقابلہ کرو مین تمھاری مدد کرونگا یہ خوب جانتا ہون کہ تمھارے کل سردار مجروح ہین اس عرصہ مین کہ جب تک زرنگار و خورشید اچھے ہون وہ لوگ بھی تندرست ہو جائینگے قلعہ سے نکل کر ایک جنگ مغلوبہ کرین دیکھین تو خدا کیا کرتا ہی مین مدد کرنے کو موجود ہون یہ سُنکر رفیق نے کہا کہ بہت خوب مین عرض کر دونگا یہ کہکر سلام کیا اور رخصت ہو کر قلعہ کے روانہ ہوا بعد جانے اُس عیار کے جوان نے کہا کہ بہت دنون سے گانا نہین سنا ہی بلاؤ ہمارے گانے والون کو جب سے اس صحرا مین آئے ہین سوا جنگ جدال کے دوسرا کام نہ تھا اب کچھ دنون کے واسطے اطمینان ہو گیا ہی اس عرصہ مین اپنا دل بہلا لین ناچ گانا سُن لین پھر وہی جنگ و جدال کا سامنا ہوگا یہ سُننا تھا کہ لوگ ادھر اُدھر تلاش کرنے لگے چونکہ یہ لشکر ایسا نہین تھا کہ جسمین ہر وقت گانے والے موجود رہین کیونکہ یہ لوگ کبھی یہان ہین کبھی وہان ہین وہ کہان کہان انکے ہمراہ رہین اسواسطے کوئی طائفہ ان مین سے وہان موجود نہ تھا چونکہ مالک نے یہ حکم دیا کیونکر نہ بجا لاتے تلاش کرنے لگے اتفاقاً ایک طائفہ نٹنی کا ملا کہ وہ لوگ لشکر زرنگار شاہ مین واسطے کمانے کے اس ارادے سے جاتے تھے کہ اہل لشکر کو گانا سنا کر کچھ پیدا کرین کہ یہ لوگ مل گئے انھون نے کہا کہ تم کہان جاتے ہو چلو ہمارے ہمراہ ہمارے مالک کے پاس اُسکو چلکر گانا سناؤ تم کو بہت انعام دے گا اگر اور کوئی طائفہ ہو تو اُسکو بھی ہمراہ لے لو کیونکہ اُسنے جلسہ کیا ہی یہ سُنکر اُنکے سازندون نے کہا کہ کہان چلین کس مقام پر اُن لوگون نے جواب دیا کہ اُس صحرا مین لشکر اترا ہوا ہی وہین چلو یہ سُنکر پہلے تو وہ لوگ کچھ ڈرے کہ ہم نہ چلینگے ہمین کیا معلوم کہ تم لوگ ہم کو کہان لے جاؤ اور کیا سلوک کرو انھون نے کہا کہ تم کچھ خوف نہ کرو ہم لوگ قزاق نہین ہین ہمارا سردار بہت سخی ہی تم لوگ بہت خوش ہو گے جب یہ کہا تو وہ لوگ چلنے پر راضی ہو گئے دو آدمی تو اُنکے ہمراہ ہوے اور باقی طائفون کی تلاش مین روانہ ہوے یہان تک تلاش کی کہ دو تین طائفون کو اپنے ہمراہ لے کے طرف اپنی لشکر کے روانہ ہوے وہ لوگ جو کہ اُس طائفہ کو لیگئے تھے انھون نے لشکر مین اُس جوان یعنی اسد ثانی سے آکر عرض کیا حضور طائفہ حاضر ہی اسد نے حکم دیا کہ حاضر کرو وہ طائفہ بحکم اسد ثانی حاضر کیا گیا اسد ثانی نے حکم گانے کا دیا اُن لوگون نے گانا شروع کیا اور گت ناچی غزل گائی اسکے بعد یہ ہولی گانا شروع کی ہولی

ہولی کھیلون مین آنکھین ہے سنگ
جھلکے بال ہین گھونگر والے سانولا ہے رنگ
تم تو کہتے ہو بات کے پورے
پر اب دیکھون کیسو کدر سے ہین

یہ ہولی وہ گا رہی تھی کہ دو اور طائفہ لے کر حاضر ہوے ایک طرف اُنکو اُتارا ایسا ن تو وہ بڑی دیر سے ناچ رہی ہی اور گانا ہو رہا ہی سب خوش ہین اسد بخوشی و خرمی بارگاہ مین بیٹھے ہوے ہین اُدھر فتراک تلاش کرتا ہوا آ پہونچا اتفاق سے وہ بھی ادھر جا نکلا دیکھا کہ لشکر اُترا ہوا ہی کل خیمے ہوے ہین اُسکے نیچے لوگ بیٹھے ہوے ہین اب جو غور کر کے دیکھا کہ لشکر اُسی جوان کا ہی کہ جو ہر روز شب خون کرتا ہی یہ دیکھکر فتراک بہت خوش ہوا اور دل مین کہا کہ تو صبح سے جسکی تلاش مین پھر رہا ہی وہ کس راحت و آرام سے مزے کر رہے ہین اب اُس جوان کو تلاش کرنا چاہیے یہ خیال کر کے آگے بڑھا ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اُسنے کہا کہ کیا تجھکو نہین معلوم یہ لشکر اسد ثانی کا ہی جسنے زرنگار کی سپاہ کو مارے شب خونون کے تباہ و برباد کر دیا ہی معلوم ہوتا ہی تو اُس لشکر کا رہنے والا نہین ہی اس حرامزادے نے مکر کیا کہ ہان مین تو یقینی یہان کا رہنے والا نہین ہون مسافر غریب الوطن ہون شہر زرین حصار مین رہتا ہون نوکر یہان سے دس کوس پر ہی نوکری پر تھا کہ میرے مکان سے ایک خط آیا کہ تمھاری نانی نے انتقال کیا اور ایک خیر آدمی

نے انکی جائداد پر بھائی بند کے قبضہ کر لیا ہے اور لڑکا بھی تمہارا بہت علیل ہے لہذا تم دیکھتے ہی اس خط کے چلے آؤ مین نے رخصت لی اور قصد مکان جانے کا کیا یہان آکر یہ دیکھا کہ کوئی زر نگار شاہ زرین حصار کے بادشاہ کا بھائی شہر کو گھیرے ہوئے پڑا ہے اور یورش کر رہا ہے مگر قلعہ فتح نہین ہوتا ہے کوئی شہر مین جانے نہین پاتا بسبب حریف کے خوف کے اور مین نے لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ داخل شہر ہون مگر کچھ نہین چلتی افسوس کہ مین نے جس وجہ سے رخصت لی کہ بانی کی مردنی مین شریک ہوا نہ سوم مین تو چالیسوین ہی مین شریک ہو جاؤن اور لڑکے کو بھی دیکھ آؤن مگر بے نیل مقصود واپس جاتا ہون سال بھر کی نوکری تو بڑی مشکل سے رخصت ملی تھی مگر مقدر کی خوبی سے نہ جا سکا آخر کو مجبور ہو کر اسی لشکر مین گیا وہان جا کر یہ دیکھا کہ کافرون مسلمان کے نام کے دشمن ہین وہان قیام کرنا مناسب نہ سمجھا وہان سے اس خیال سے چلا کہ چلون پھر نوکری پر کیونکہ جب تک یہ لشکر یہان رہے گا شہر مین جانا ممکن نہین بدین خیال مایوس ہو کر چلا تھا کہ اس صحرا مین گذر ہوا یہ لشکر یہان فرودگش دیکھا خیال کیا کہ آج کی شب یہان بسر کر لون صبح کو جہان قصد ہے روانہ ہونگا اگر یہ لوگ مسلمان ہین تو خیر ورنہ یہان سے کنارہ کرنا خیر معلوم ہوا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہے اب رات یہان بسر کر لونگا صبح کو دیکھا جائیگا یہ تقریر سنکر اس آدمی نے کہا کہ ای بھائی آج یہان تم میرے مہمان ہو اسنے کہا کہ اچھا وہ انکو اپنے ہمراہ اپنے محل مین لے آیا اور کھانا اسکو زہر مار کرایا تھوڑی دیر ٹھہر کر کہنے لگا کہ اگر تم اجازت دو تو مین لشکر کی سیر کر لون کیونکہ کل تو مین چلا جاؤنگا اسنے کہا کہ کیا ہرج ہے اچھا جاؤ مگر اتنا خیال رکھنا کہ اب اور کسی اہل لشکر کے مہمان نہ ہونا اسنے کہا کہ نہین بھائی یہ کبھی نہ ہوگا یہ کہکر چلا وہ باہر ایک طرف کو دل سے یہ گفتگو کرتا ہوا کہ تقدیر نے یہان تک تو پہونچا دیا اب کوئی ایسی تدبیر سوچو کہ وہ جوان ہاتھ آ جائے ایسے ایسے خیال کرتا اور اسد ثانی کو تلاش کرتا ہوا چلا جاتا تھا کہ یکایک سامنے سے وہ بارگاہ منوچہر یہ نظر آئی جو کہ اسد ثانی لشکر زر نگار سے چھین لائے تھے اسنے بارگاہ کو پہچانا دل مین کہا کہ کیا خوب یہ بارگاہ اور یہ جوان اب آگے جو جاتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ جوان اس بارگاہ مین بہت خوشی خوشی بیٹھا ہوا ہے اور سامنے نٹنی ناچ رہی ہے کہا کیا خوب یہ بارگاہ یہ ناچ یہ بھی ایک جانب جا کر کھڑا ہو گیا کہ اتنے مین اس جوان نے کہا کہ اسکو بڑی دیر ناچتے ہوئے ہوئی اگر دوسرا طائفہ اور ہو اسکو حاضر کرو یہ سنکر ایک ملازم اٹھا اور ایک جانب کو چلا فتراک تو وہان موجود تھا جیسے ہی وہ چلا یہ بھی اسکے عقب مین روانہ ہوا تھوڑی دور گیا ہوگا کیا دیکھتا ہے کہ ایک مقام پر چند طائفے خیمون کے بیٹھے ہوئے ہین کہ اس ملازم نے وہان پہونچ کر کہا کہ ایک طائفہ تیار ہو فوراً ایک طائفہ تیار ہوا وہ ملازم اس طائفہ کو ہمراہ لے کر وہان سے چلا آیا بارگاہ پہونچ کر طائفہ بدلا گیا یہ ناچنے لگی ایک آدھ غزل گائی یہان ناچ ہو رہا ہے ادھر فتراک اسی مقام پر کھڑا رہا اور یہ خیال کیا کہ بعد اس طائفہ کے ضرور دوسرا طائفہ طلب ہوگا بس اسی مین کوئی عیاری کرنا چاہیے یہ تو یہ سوچ رہا تھا اور فکر عیاری مین غرق تھا کہ اس طائفہ مین سے ایک نازنین مہ جبین کم سن بقول شاعر شعر

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ۔۔ مرادون کی راتین جوانی کے دن

شوخی چالاکی مقتضی سن کا ۔۔ ادیکر ناک مین نیم کا فقط تنکا

چھم چھم کرتی ہوئی اٹھی ایک طرف کو لوٹا لئے ہوئے رفع حاجت کے واسطے اس صحرا مین چلی تو یہ بھی اسکے عقب مین ہو لیا جب وہ دور نکل گئی اور اسنے دیکھا کہ اب بالکل اکیلی ہے اور تنہائی ہے ایک مقام پر بیٹھ کر اسنے پیشاب کیا طہارت کرکے قصد کیا تھا کہ اٹھون اس حرامزادے نے جاب بیہوشی مار کر اس نازنین کو بیہوش کیا اور آپ اسکی صورت بنکر اور اسکو ایک غار مین برہنہ کرکے ڈال دیا خود اسکے کپڑے پہن کر لوٹا ہاتھ مین لیے بے تکلف گاتا ہوا چلا اور اپنے لوگون کے پہونچا اسکی ماں نے کہا کہ ادھر بیٹی تو کہاں گئی تھی اسنے کہا کہ ایک بڑا سانپ نکلا تھا مین ڈر گئی تھی بیہوش ہوئی تو اسنے غش کیا اور مین اسکی شکل بنکر آیا ہون

اُسکا نام سیوتی ہی کہا کہ پیشاب کرنے گئی تھی یہ سُنکر اُسکی ماں نے کہا کہ کسی کو ساتھ نہ لیا اکیلی چلی گئی اب کبھی اکیلی نجانا جواب دیا کہ بہت اچھا یہان تو یہ ترا زادہ سیوتی کی شکل بنا ہوا بیٹھا ہی اُدھر وہ طائفہ جو بارگاہ مین ناچنے کو گیا تھا خوب ناچا خوب گایا اسد نے حکم دیا کہ اب اور کوئی طائفہ لاؤ ملازم بموجب حکم اسد تابانی گیا اور سیوتی کی ماں سے کہا کہ چلو اب تمھارے باری آئی ہی رات بھی قریب دوپہر کے آئی ہوگی یہ سنکر سیوتی نقلی بنتیواز یہ سنکر کنگھی چوٹی کرکے زیور سے آراستہ ہوئی سازندون نے ساز اُٹھا لیا اور ساتھ ہولیے آگے آگے ملازم اور پیچھے سیوتی نقلی مع اپنے سازندون کے چھم چھم کرتی ہوئی عجب ناز و انداز سے چلی کہ دیکھنے والون کے دل لیے گئے بیتاب ہوے جاتے تھے اُدھر اُسکا یہ حال تھا کہ کسی کا منہ چڑھا دیا کسی کو پیر کا انگوٹھا دکھا دیا کسی کو ٹھینگا دکھا دیا کسی کو ترچھی نگاہ سے دیکھا کہ دل اُسکا سینہ مین بیتاب ہو گیا کبھی سینہ اُبھار دیا کبھی دوپٹہ سینہ پر سے سرکا دیا اس طرح سے اہل لشکر کو پامال کرتی ہوئی بارگاہ مین پہنچی یہان وہ طائفہ ناچ رہا تھا جیسے آتا یہ پہنچی اُسکو برخاست کا حکم ہوا وہ سلام کرکے اور جو کچھ انعام ملا تھا لے کر اپنے مقام پر آئی اور اب یہ ناچنے کو کھڑی ہوئی سازندون نے ساز ملایا اسنے گت ناچنا شروع کی ایسی ایسی گت ناچی کہ دل بیتاب ہو گیا اول تو جب سے اُسکو دیکھا ہی یون ہی دل بیقرار ہی یہی دل چاہتا ہی کہ اسکو بلا کر اپنے پاس بٹھا لون اور خوب گلے سے لگاؤن پیار کرون اور کچھ دیر بوس وکنار ہو کچھ تو دل بیقرار کو قرار ہو مگر پھر دل کو یون سمجھاتے ہین کہ یہ کیا تیرا خیال ہی ہوش مین آ یہ امر باعث خلاف شان و خیال ہی ایسی بے تابی اچھی نہین ہی یہ کہکر اسی طرح دل کو سمجھاتے تھے اور ٹکٹکی باندھے ہوے اُسکو دیکھ رہے تھے اب جو یہ اس طرح ناچی اور عاشقانہ غزل گائی

غزل

گل اُسکا گریبان دست صبا تھا
جو اس طرح غیرون سے ملتا پھرے ہر
کہا تب اچھا سا مین کچھ سُنا تھا
تم آکر جو پہلے ہی مجھ سے ملے تھے
ملے تو ابتدا سے اس سے بھلا تھا

تمنا رخصت ہوئی نا امید ہی
کبھی تو ہمارا بھی وہ آشنا تھا
برآئی تری کچھ نہین بات کیا ہی
نگاہون مین جادو سا کچھ کر دیا تھا

بظاہر کہین غنچہ دل سے ملا تھا
یہ کیا ہو گیا اور مرے دل مین کیا تھا
کہا مین مرا حال تم تک بھی پہونچا
مرا دل ہی یہ میرے حق مین برا تھا
بلا مین جو کچھ اُسکے ملنے سے دیکھا

یہ غزل اس طرح بتا بتا کر گائی کہ اسد اور زیادہ بیتاب ہو گیا دل کو پکڑ لیا اور کہا کہ بس ہے کیونکہ اب یہ دل کو ملا جلکین اور اب گا چکین آؤ میرے پاس بیٹھو اُسنے ناک بھون چڑھا کر کہا کہ اپنے ہوش مین آؤ کیا خوب بہت جلد مزے مین آئے ظاہر مین تو یہ کہا اور سب کی آنکھ بچا کے اشارہ کیا کہ ان لوگون سے کہو اگر یہ راضی ہو جاوین تو مین تمھارے پاس آکر ابھی بیٹھ جاؤن یہ کہکر اور کچھ ایسی ادا سے دیکھا کہ دل اسد کا اور زیادہ بیقرار ہو گیا دونون ہاتھون سے کلیجہ پکڑ لیا کیونکہ یہ وحشی فراج ہین جہان کوئی اچھی صورت دیکھی بیتاب ہو گئے یہ خیال کیا کہ بغیر اسکے زندگی محال ہی بس فوراً ان مین سے ایک آدمی کو بلا کر کہا جو کہ اُسکے ساتھ آئے تھے کہ اگر تمھاری رضی ہی اور تمھارے خلاف نہ ہو تو ہم اس نازنین نوکر رکھین اُسنے سُنکر جواب دیا کہ حضور ہمارا آپ ہی بہتر ہی مگر ہم اُسکی ماں کے نوکر ہین ہمکو کیا اختیار ہی اُسکی ماں سے دریافت فرمائیے اگر وہ راضی ہو تو اپنے مضائقہ نہی اسد نے کہا کہ اسکی ماں کہان ہی اُسنے جواب دیا کہ اپنے بستر پر ہی کہا کہ اچھا تم جا کر اُسکو راضی کر لاؤ تو ہم تم کو بھی کچھ دینگے اُسنے کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہو گا کیونکہ وہ ایک رئیس کی نوکر ہی اور مین اُس رئیس کی طرف سے رکھئے اور نوکر ہون کہ سواے رخصت کے یہ کہین اور نہ جانے پائے بھلا پھر کس طرح ممکن ہی کہ وہ آپ کی نوکری کرے پر راضی ہو اسد نے یہ سُنکر ایک آہ سرد بھری اور کہا افسوس اب کیا تدبیر کرون یہ کہکر دل مین سوچنے لگے ایک امر کو قرار دے کے اُس شخص سے پوچھا کہ اسکو وہ رئیس کیا تنخواہ دیتا ہی اُسنے جواب دیا کہ دو سو روپیہ ماہوار ہی دیتا ہی اسد نے یہ سنکر کہا کہ اگر تم اُسکو راضی کر لاؤ گے تو تم کو اسقدر یعنی دو سو روپیہ

دونگا اور اُسکو پانچسو روپیہ ماہواری دونگا یہ تو اُسکا مطلب ہی تھا کہ یہ مجکو دینے کا اقرار کرین صرف یہ فقرہ تھا کہ ایک رئیس کی ملازم ہی جب کہ اسد نے دوسو روپیہ دینے کا اقرار کیا اُسنے کہا کہ جاتا ہون کہنا اور سمجھانا میرا کام ہی راضی ہونا نہ ہونا اُسکی مان کا کام ہی اُنھون نے چپکے سے اسکو دس روپیے دیے وہ روپیہ پاکر بہت خوش ہوا اور اُسی وقت اُسکی مان کو الگ بُلا کر کہا کہ جو سردار اور مالک اس لشکر کا ہی وہ تمھاری لڑکی کو نوکر رکھتا ہی جوان خوبصورت ہی مرد جری معلوم ہوتا ہی اور انداز سے یہ بھی پایا جاتا ہی کہ اُسکا دل بھی اسیر آگیا ہی جبسے یہ گئی ہی اور ناچنا شروع کیا ہی برابر اسی کی طرف دیکھ رہا ہی اور کسی جانب نہین نظر کرتا اگر تمھاری مرضی ہو تو اُسکی نوکری قبول کرلو اسی گلی گلی کی ٹھوکر کھانے سے اور یونہین پریشان پھرنے سے اچھی رہوگی ایسے آدمی اور ایسے رئیس کہین میسر آتے ہین کہ جو خود خواہش کرکے نوکر رکھین اگر تمھاری لڑکی نوکر ہوگئی تو بخدا عمر بھر چین مین رہے گی اور تم سب لوگون کے دلدر پار ہوجائینگے بڑی عزت اور حرمت سے رہے گی تم بھی چین مین رہوگی تمھارا رتبہ بھی برابر شہزادیون کے ہوگا کیونکہ یہ شاہزادہ عالی وقار فرزند اسد نامدار ہین اور یہ بھی ممکن نہین ہی کہ تم یہان سے مجرد کرکے زندہ وسلامت جاؤ کیونکہ یہاں شہریار کے ہزارہا دوست اور ہزارون دشمن ہین جانا تمھارا ممکن نہ ہوگا اس سے بہتر یہی ہی کہ اس امر کو قبول کرو ورنہ پچھتاؤگی اُسنے تیوریان بدل کر کہا کہ کچھ تمھارے حواس جاتے رہے ہین ابھی اسکا سن کیا ہی صدقے جاؤن ذرا غور تو کرو جو مین اسکو اُنکا نوکر رکھا دون یہ جو تم دیکھتے ہو اُسکی شوخی وطراری طبیعت داری کا سبب ہی جاتی ہون اور اُسکو سمجھاتی ہون یہ کہکے ناچ کو برخاست کرایا اور اپنے بستر پر آگئی اور ساری گفتگو اسد ثانی کے رفیق کی زبانی بیان کی اسنے ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہا کہ اماں یہ بھی ہماری تقدیر کا لکھا ہی کہ اگر نہین کرتے ہین تو بھی جان نہین بچتی ہی اور اگر قبول کرتے ہین تو ایسی منزل سخت کو کیونکر طے کرینگے ہم کو ہر طرح سے مشکل ہی بقول شاعر شعر غم صیاد وفکر باغبان ہی + دو عملہ مین ہمارا آشیان ہی + یہ کہکر مان سے کہا کہ اب آپ شگفتہ ہوجیے بقول شاعر شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود + مرد باید کہ ہراسان نشود + یہ کہکر مان سے کہا کہ آپ جاکر کہ آئیے کہ وہ اُجڑے نصیبون والی آتی ہی اپنا خیمہ الگ برپا کیجیے کہ ہم وحشی صحرا کے رہنے والے آبادی سے گھبراتے ہین بلکہ انسانون کی بول چال سے جانورون کی آوازین بھلی معلوم ہوتی ہین یہ پیام سُنکر مغنی سیدوتی کی مان اُٹھی دل مین کہتی ہوئی کہ بیٹی تیرے دیدے سے خدا بچائے مین تجکو ایسا نہ جانتی تھی سنتے ہی کیا جھٹ پٹ راضی ہوگئی غرض یہ کہتی ہوئی قریب رفیق اسد کے آئی اور سارا حال من وعن بیان کیا اُسی وقت ایک درخت چنار کے قریب خیمہ برپا کرکے اسد کو آن کے خبر دی کہ اے شہریار باوقار درخت چنار کے قریب تشریف لے چلیے غلام نے حضور کے شب باش ہونے کے لیے خیمہ برپا کرادیا اور تمام سامان عیش اس تابعدار نے مہیا کیا مع روشنی و جملہ سامان طرب کے مہیا کردیا ہی اسد ثانی بہت خوش ہوے اور ہمراہ اُسی رفیق کے روانہ ہوے وہان پہونچ کر تمام سامان مہیا پایا صرف اُسی کے آنے مین عرصہ تھا وہ مغنیہ بھی آ موجود ہوئی اُس مغنی کی مان کو یہ پتہ دیا کہ وہ جو سامنے مشعلین روشن ہین اُسی مین وہ روشن دل شہریار بہار رونق افزا ہین مغنی کی مان نے اُس شمع ویعنی اپنی دختر سے بیان کیا یہ بھی پوشاک بدلے ہوے آمادہ ہی بیٹھی تھی مان نے جب پتہ دیا کہنے لگی وہ روشنی وہ روشنی جو سامنے معلوم ہوتی ہی وہان مین چلی جاؤنگی مان نے کہا بیٹی تو شاید کہین ڈر سے مین تیرے

ساتھ چلون یہ تھلیا ناڑی کی رکھی ہے آپ پانی مین ناڑ گئی وہ نشان خیمہ ہے یہ کہکر گاتی مار کر وہ جو پانون
مین جھانجھن پڑی ہوئی تھی اُسکو پانون پر چڑھا لیا اور اتو ٹھپے کو سنبھال لیا ماتھے کی جو بندیا تھی وہ
یہ ثابت کرتی تھی کہ محراب ابرو مین چراغ روشن ہے بقول شاعر شعر نہین سپند در کا ہیکا عیان محراب
ابرو مین ٭ چراغ اُس شوخ نے عین کعبہ مین جلایا ہے ٭ غرض اس سج دھج سے طرف خیمہ اسد ثانی
کے روانہ ہوئی راہ کو طے کرکے قریب خیمہ کے پہونچی اور آہستہ سے آواز دی کہ ہم بھی آئین کوئی اس خیمہ مین
ہے یہ تو مشتاق ہی تھا اس صدا کے سنتے ہی فرمایا شعر رواق منظر چشم من آشیانہ تست ٭ کرم نما و
فرود آ کہ خانہ خانہ تست ٭ یہ سنکر داخل خیمہ ہوئی اب جو اسد ثانی کی نگاہ پڑی تو دیکھا شعر غضب
جوڑے کی بندش اور قیامت قد و بالا ہے ٭ ستم چتون پری گھڑا بدن سانچے مین ڈھالا ہے ٭ شکل
بے باک کو دیکھکر فرمایا دوہا ایک تو مینا رس بھرے دوجے انجن سار ٭ اری باوری کو دیت ہے متوارن
ہتھیار ٭ جی یہ چاہتا ہے شعر اُٹھتے خوان عدمون سے لیس کے سرمہ ہو جائین اگر ٭ تیری نظرون مین کسی
ڈھب سے سمایا چاہیے ٭ یہ کہکر ہاتھ اُس نازنین کا پکڑکر مسہری پر بٹھال دیا یہ مسند کے اوپر وہان سے کود کر
جا بیٹھی اور یہ عرض کیا کہ حضور ہم مسہری کے بیٹھنے والے نہین ہین ہم لوگ خاک نشین ہین ہمین مسہری سے کیا کام
اسد ثانی بھی اسکے پاس آ بیٹھا اور یہ فرمایا کہ خاطر جمع رکھنا کہ تجھے اپنی عمر بھر جدا نہ کرونگا لیکن ایک شرط
ہے کہ پہلے تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہو جا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لے پھر تو اپنا مرتبہ دیکھنا اُسنے ایک آہ
سرد دل پُر درد سے کھینچی پوچھا اسد ثانی نے کہ آہ کرنے کا کیا سبب ہے بقول شاعر شعر آہ کیون بار بار
کرتا ہے ٭ سچ بتا کسکو یاد کرتا ہے ٭ یہ کلام اس نیک انجام سے سنکر ایک پیتل کا چراغ نکالا اور یہ کہا
کہ پیار کرنے کا سبب تمھین ابھی کھلا جاتا ہے پہلے اسکو زیر کر لو یہ کہکر ایک بتی روغن ڈال کر جلا دی اور
کہا کہ آپ اسکو زیر کر لین پھر مین کنیز آپکی ہون نہین تو یہ تفرقہ انداز میرا گھر تہ و بالا ہونے دے گا اور یہ کہکر اُس
چراغ کو روشن کر دیا پوچھا اسد ثانی نے کیا ہوگا کہا کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے ایک پہلوان پیدا
ہوگا اور وہ میرا ہاتھ پکڑے گا آپ اُسے کشتی لڑکر زیر کر لیجیے گا پھر مین تابعدار ہون اور مذہب
اسلام بھی قبول کر لونگی یہ سنکر اسد ثانی جھٹ پٹ چٹ لنگوٹ باندھ گیارہ ڈنڈ علی کے نام کے
پیل کر خم پر خم مار کر کہنے لگے ابے او مشتی کے ستانے والے جلد آ ہم تیری سرکوبی کو موجود ہین ارے
تو نہین جانتا شعر بلائے جان ہین یہ خاک کے پیدا کرتے ہین ٭ پری کو بند شیشے مین یہ آدم زاد
کرتے ہین ٭ یہ پڑھکر آپ جھومنے لگے بتی نقلی یہ دیکھکر دل مین ہنسنے لگی اُدھر جو بے ہوشی پر روشنی
پہونچی اُس بتی مین سے چند پھول مثل پھلجھڑی کے گرنے لگے آپ پکارے تو نے ارے خانہ آتش سے قدم
نکالا آ اور جلدی مقابلہ کر یہان اُس دود بے ہوشی نے تاثیر کی اور اپنی پرچھائین پر جھپٹے ٹھوکر لگی
گر پڑے بے ہوش ہو گئے اُس نازنین نے اپنی صورت تبدیل کی اور کہا نتھو فقیر اک چادر عیارین لپیٹ
کرتے کے راہی ہوا اور اپنے لشکر کی جانب روانہ ہوا اور صبح ہوتے اپنے لشکر مین پہونچا سُنا کہ زرنگار
شاہ اور خورشید شاہ ابھی بارگاہ مین آئے ہین یہ مع لشتارہ کے حاضر ہوا زرنگار نے پوچھا شیر یا
بھیڑ کہا آپ کے اقبال سے شیر حضور اگر مین اس ویرانہ کی داستان بیان کرون تو ایک داستان عظیم
ہو جائے یہ کہکر اپنی عیاری اور اسد کا کشتی لڑنا حالت نشہ مین بیان کیا بادشاہ بہت ہنسا اور

بلا کر آہن گیروں کو قید میں مسلسل کیا اور ایک قفس آہنی میں بند کرکے فرمایا کہ نقیلہ رفع بیہوشی دیکر
اس نادان کو ہوشیار کرو فوراً ہوشیار کیا گیا اسد ثانی نے انگڑائی لی اور فرمایا کہ تم سب کے سب پریت
ہو کہ آدمی ہو بادشاہ نے منہ پر رومال رکھا اور کہا کس سبب سے تم نے ہم کو پریت مقرر کیا دیکھا آپ نے
کہا کہ ایک نٹنی میرے پاس فریادی گئی تھی اور اسنے کہا کہ میرے اوپر ایک پریت عاشق ہے اور اسنے ایک
چراغ جلایا ایک بھتنا مجھ سے کشتی خم ٹھوک کر لڑنے آیا میں نے انسپر ایک دستی زبردستی جوڑی پھر مجھے نہیں
معلوم ہوا کیا ہوا بادشاہ نے زندان خانہ میں بھیج دیا اور بادشاہ مہتر فتراک نے خلعت دینے میں مصروف
ہوئے لیکن حال یہاں دیوانوں کا سنیے صبح جو ہوئی اور آنکھ ان سب کی کھلی تو دیکھا خیمہ اسد ثانی کا
خالی ہے اور ادھر سے نٹنی کی ماں شب کے واہمات یاد کرکے چلی تھی سب نے جو دیکھا تو اسکو پکڑ لیا مع اسکے
سازندوں کے اور کہا کہ بتا تو نے ہمارے مالک کو کیا کیا یہ کہتی تھی زار زار اٹھے جو رکوتوال کو ڈانٹتے میری بیٹی
کا خود پتہ نہیں معلوم ہوتا ہم لوگ عیاری کیا جانیں ایک بار [illegible] حال ہوا دیکھا کہ ایک غار سے
اسکی بیٹی خاک آلودہ برہنہ ننگے سر ننگے پاؤں ایک ہاتھ آگے ایک پیچھے پیدا ہوئی ماں نے دوڑ کر چادر
اوڑھا دی اور پوچھا کہ تیرے اوپر کیا گذری بیٹی نے کہا کہ میں بیٹھی تھی [illegible] مرد [illegible] کہا شعر [illegible] ہو نفس
فرس سے وہ دلدار دیکھنا * کہ نشتر دشنہ و تیر کی دستکاری دیکھنا * یہ اسنے جو کہا تو میں ڈر گئی اسنے پھر ہاتھ
میرے ناک پر کھینچ مارا میں بیہوش ہو گئی پھر مجھکو نہیں معلوم کیا ہوا اسوقت فتاح تیغ کلاہ نے تقریر نٹنی
اور نٹنی کی بیٹی کی سنکر حکم دیا کہ انکا کوئی قصور نہیں معلوم ہوتا ہے کہ لشکر کفار کا کوئی عیار آکر ہمارے
شہریار بلند اقبال کو گرفتار کرکے لے گیا ہے یہ کہکر اس نٹنی کو کچھ روپیہ دیکر رخصت کیا اور کہا کہ تم جاؤ
کیونکہ اب ہمارا لشکر یہاں ٹھہر نہیں سکتا ہے ہم اپنے آقا کی تلاش کو لشکر کفار میں جائینگے وہ نٹنی روپیہ
لیکر اور ہزار ہا دعائیں دیتی ہوئی مع اپنے سازندوں کے ایک طرف کو روانہ ہوئی بعد اسکے جانے کے
فتاح نے صدا دی کہ اے بھائیو ہوشیار ہو اور چل کر لشکر کفار پر گرو کیونکہ ہمارے آقا کو انکا عیار گرفتار کرکے
لے گیا ہے ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنی جانیں لڑا دیں اور اپنے آقا کو رہا کریں کیونکہ یہی وقت نام کا ہے اگر
اسوقت میں ہم نے ہمت نہ کی اور اپنے آقا کی مدد نہ کی تو یہ نمک حرامی [illegible] ہے اور کس کام آئیگی
اے جوان مرد [illegible] دن نام کا ہے اور بہادروں کے لیے لڑ بھڑ کر جانا باعث نام آوری ہے دیکھو بقول شاعر
شعر رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا * مردوں کا آسمان [illegible] نام رہ گیا * [illegible] فتاح نے
دی یا تو سب سکوت کے عالم میں کھڑے ہوئے تھے اور آقا کی گرفتاری کا [illegible] یا ایک مرتبہ
صد اسنکر جھومے اور کہا کہ اے فتاح تیغ کلاہ ہم اپنی جانیں لڑا دینگے اور لشکر کفار سے لڑکر اپنے آقا کو
رہا کرینگے یا آج ہم نہیں یا دشمن نہیں فتاح نے کہا [illegible] تیار رہو یہ سننا تھا کہ سبھوں
نے مرکبوں پر زین رکھے اور خود مسلح و مکمل ہو کر سوار ہوئے [illegible] فتاح [illegible] حرب و ضرب سے درست
ہوا اور ان سب کو ہمراہ لے طرف لشکر زرنگار کے چلا [illegible] اب حال لشکر زرنگار
کا سنیے کہ جب اسد ثانی کو لیکر طرف زندان خانہ [illegible] نزدیک
بہتر ہوگا کہ آج ہی جبل [illegible] قلعہ [illegible] ابھی اڑیں
اور اسکو رہا کرلے جائیں تو پھر بڑی مشکل ہوگی اور [illegible] نے کہا کہ یہ

رائے تو بہتر ہی مگر میرے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ اُس دیوانہ کو بھی ہمراہ لیتے چلین تاکہ وہ بھی اہل قلعہ کو قتل ہوتے ہوئے دیکھے زرنگار نے کہا کیا حرج ہی بس اُسی وقت حکم دیا کہ طبل جنگ بجے ہم اسی وقت جاکر قلعہ پر یورش کرینگے اور آج ہی قلعہ کو فتح کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ طبل جنگ بجا اُسی وقت تمام لشکر مین کمر بندی ہونے لگی یہان سے وہ ہرکارہ جو لشکر اسد کا براے خبر موجود تھا یہ خیال کرکے روانہ ہوا کہ ابھی سردارون کو جاکر خبر دون کہ آقا تو یہان قید ہین اور وہ نابکار قلعہ پر یورش کرنے چلے ہین تاکہ اہل قلعہ کو قتل کرین یہ اُسوقت اپنے لشکر مین پہونچا جبکہ فتاح کل لشکر کو لیکر بعزم رہائی اسد روانہ ہوا تھا کہ اسنے راہ مین جاکر فتاح کو خبر دی کہ آقا کو فتراک عیار زرنگار کا عیاری سے گرفتار کرکے لیگیا ہی زرنگار نے اُنکو قید سخت مین گرفتار کرکے ایک قفس آہنی مین قید کیا ہی اب اُسکا ارادہ ہی کہ قلعہ پر یورش کرے اور اہل قلعہ کو تکلیف دے لہذا یہ وقت مدد ہی چل کر اپنے آقا کو رہا کرو اور اہل قلعہ کو بچاؤ فتاح یہ سنکر فوراً روانہ ہوا اُدھر کا حال سُنیے کہ عمر رفیق جو براے خبر اسد ثانی قلعہ سے آگئے تھے پہلے لشکر اسد مین گئے وہان سب حال دریافت کرکے قلعہ کو واپس چلے تھے کہ جاکر کل حال اسد کا اہل قلعہ سے کہین یہ پھرتے ہوے اور سیر صحرا کرتے ہوے لشکر زرنگار شاہ کی طرف آنکلے یہان جو پہونچے خیال کیا کہ اس لشکر کا بھی حال دیکھ لین بس اُس شب وہین رہے صبح کو اُٹھکے دربار مین جو آئے یہ حال دیکھا کہ اسد ثانی کو فتراک گرفتار کرکے لایا ہی بڑا افسوس کیا کہا کہ اب دیکھیے اسکا انجام کیا ہوتا ہی بدین خیال کہ جو کچھ نتیجہ ہو دیکھ لین وہان ٹھہرے رہے یہان تک کہ انکے سامنے زرنگار نے اسد کو قفس آہنی مین گرفتار کرکے زندان خانہ کو روانہ کیا اور حکم طبل جنگ دیا انھون نے دیکھا کہ طبل جنگ بجا سپاہ مین کمر بندی ہونے لگی عمر رفیق نے خیال کیا کہ چل کر اہل قلعہ کو تو اس واقعہ سے آگاہ کرو کہ وہ لوگ تو غافل ہونگے اور یہان سے یورش ہوگا ایسا نہو کہ غفلت مین قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے بغیر سواے خفت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا واقعی زرنگار نے یہی تدبیر کی تھی کہ اہل قلعہ تو بے خبر ہین ایسی حالت مین قلعہ پر خوب دست رس ہوگا جب تک وہ لوگ ہوشیار ہو کر بندوبست کرینگے تب تک ہم قلعہ فتح کر لینگے کیونکہ شب کی زور سے بجا نہین ہی جو انکو خیال ہوا ایسے عمدہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا زرنگار نے یہ اپنے دل مین خیال کرکے اور خورشید سے مشورہ کرکے طبل جنگ بجوایا تھا عمر رفیق اُسکے خیالات کو سمجھ گئے اور اُسی وقت طرف قلعہ کے روانہ ہوے یہان جب کمر بندی ہو چکی اور لشکر تیار ہو چکا اُسوقت زرنگار و خورشید نے قفس اسد کو ایک مرکب پر کسوا کر ہمراہ لشکر کے لے کر مع کل سپاہ اور سردارون کے طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے اب حال اہل قلعہ کا بیان ہوتا ہی اور اُن ہرکارون کا کہ جو قلعہ سے باہر براے خبر لشکر زرنگار مین موجود تھے اور جب اسد قید ہو گئے آگئے تھے تو یہ ہرکارے قلعہ کو روانہ ہو سکے تھے کہ بادشاہ کو اس حال کی خبر دین یہ تو ادھر روانہ ہو سکے تھے یہان قلعہ مین اور دربار مین زردمان جلوہ گر ہی دربار شاہی مرقعہ تصویر کے آراستہ ہی سب سردار صحیح و تندرست ہو گئے ہین حاضر دربار مین دست راست کی طرف تومان تاجدار فرزند ارجمند زردمان متمکن ہی اور برابر اسکے تقیل دیو صورت بہرام کرگدن سوار اور فولاد سخت پنجہ اور دیگر سرداران نامدار اپنے دنگل و کرسیون پر اپنے رتبہ کے موافق جلوہ فگن ہین اور دست چپ کی جانب صمصام جنگ آزما دگرگین بلند کمان شداد گرزن بہزاد دشتی گیر وغیرہ اپنے مرتبہ سے علیحدہ علیحدہ کرسیون پر جلوہ افروز ہین وزیر سلطنت عقب شاہ استادہ ہی کہ زردمان ٨٠

نے تقیل کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ کچھ لشکر حریف کا حال نہین معلوم ہوا کہ وہ یورش قلعہ سے کیون دست بردار
ہوے ہین دو روز کا عرصہ ہوا کہ نہ جنبش بجا نہ یورش ہوا نہ معلوم کس فکر مین ہین تقیل نے عرض کیا کہ حضور کیون
فکر کرتے ہین اب بفضل خدا اتنے حضور کے غلامون نے بھی صحت پائی ہی اچھا ہی اگر وہ یورش کوین ہم اس
عرصہ مین اور تندرست ہوجاوینگے اور اپنا بندوبست کرکے قلعہ سے باہر نکلین گے اور ایک جنگ عظیم اُنسے
کرینگے پھر خدا فتح دے دیگر سردارون نے بھی کہا کہ حضور دو یوم اور انتظار کرین اگر اس عرصہ مین انھون نے
طبل یورش کا بجوایا تو خیر ورنہ خود قلعہ سے نکل کر مقابلہ فرمائیےگا اب کہان تک تماشہ بندر بنینگے حریف نے تو بدین
خیال طبل نہین بجوایا ہی اور نہ یورش کیا ہی کہ جو غلہ اہل قلعہ کے پاس ہی وہ صرف ہوجائے تو ہم یورش کرین
اور دوسرے یہ کہ زور لشکر حریف کا کم ہوگیا ہی اُس جوان نے چُن چُن کر نامی پہلوانون کو قتل کیا ہی سپاہ کو
مارے شبخونون کے آدھا کردیا ہی معلوم ہوتا ہی حریف اس فکر مین ہی کہ کچھ مدد آلے تو یورش کرین یعنی زرنگار
نے زرنگاریہ سے فوج برائے مدد طلب کی ہوگی اور خورشید نے منوچہریہ سے اپنے باپ کے پاس سے مدد
منگائی ہوگی ان دو جگہ سے جہان سے لشکر آجائیگا وہ یورش کرینگے پھر اُسکو ہم مہلت کیون دین خود کیون نہ
مقابلہ کرین موافق رائے تقیل کے دو روز اور انتظار فرمائیے اس عرصہ مین لشکر حریف کی کیفیت بھی معلوم ہوجاویگی
کہ اُسکا کیا قصد ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ آپ لوگون کی رائے بہت خوب ہی مین خود اسی فکر مین تھا کہ کیا کرون
اگر آپ کی یہ رائے ہی تو بعد دو روز کے مین ضرور قلعہ سے باہر نکلونگا اور مقابلہ کرونگا اس عرصہ مین رفیق بھی اُس
جوان کی خبر دریافت کرکے آجائیگا بعد اُسکے دیکھا جائیگا مجھے خود منظور ہی کہ مقابلہ ایسا کرون کہ جس سے
حریف بھی خیال کرے کہ ہان ہم سے کسی سے سامنا ہوا تھا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر وہ ہرکارے جو کہ خبر
گرفتاری اسد ـــ کر جانب قلعہ کی جانب روانہ ہوسے تھے داخل دربار ہوے دعا و ثنائے شاہی بجا لاکر
عرض کیا کہ خداوند نعمت بڑا غضب ہوگیا اُس جوان کو قراک عیار حبشی نے شب کو عیاری کرکے گرفتار
کر لایا ہی اور بہت انعام پایا ہی حضور ہم وہان موجود تھے جب اُسکے قتل کرنے کی فکر تھی مگر قتل کرنے سے
باز رہے قید شدید مین مبتلا کیا حضور وہ مرد مسلمان ہین خاندان صاحبقران سے ہین اسد بیرہ حمزہ
کے فرزند ہین اسد ثانی نام ہے بڑے مرد جرار ہین جو گفتگو انھون نے دربار زرنگار مین کی ہی ہم کیا عرض
کرین احاطۂ تقریر سے باہر ہی یہ سُنکر بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یقینی قضا ہی
آگئی ہی وہ نابکار اُنکو قید کرکے قلعہ پر یورش کرے گا یہان ابھی تک اسقدر طاقت ان سردارون مین نہین
آئی ہی کہ وہ مقابلہ کرین یہ صرف اُنکی جرأت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ قلعہ سے نکل کر مقابلہ فرمائیے مین نے صرف
اُنکی دلدہی کے لیے کہدیا تھا کہ مین ضرور مقابلہ کرونگا تاکہ اُنکی خاطر شکنی نہ ہو مگر اب کیا کرون کہ حریف
یورش کرکے ضرور آئےگا اور یہان اینمین اسقدر قوت نہین ہی کہ تلوارین بھی اُٹھا سکین اب اسکا انجام
کیا ہوگا جب حریف در قلعہ پر یورش کرکے آئے گا تو کون روکے گا فوج مین اتنی جرأت نہین ہی کہ وہ حریف
کے حملون کو رد کرے اور فوج کے سردار یا افسر سپاہ برائے مقابلہ آمادہ کرتے ہین یہان انمین طاقت نہین ہی
یقینی قلعہ فتح ہوگا ہماری آبرو خاک مین ملے گی یہ سُنکر سردارون نے عرض کیا کہ حضور پریشان نہ ہون ہم
اُسکو در قلعہ تک نہ آنے دینگے مارے توپون کے اُڑا دینگے اگر ہم مین طاقت نہین ہی تو نہو ہم مرد جری
ہین آبرو کا خیال رکھتے ہین بات پر جان دے دیتے ہین ہمیشہ نمک سرکاری کھایا ہی ہم غلام حق نمک ادا

کرینگے حضور کا جہان پسینہ گرے گا اپنا خون اُس مقام پر گرا دینگے حضور پر آنچ خدا نہ آنے پاوے گی اگر آگ کا
دریا ہوگا تو بھی یہ جان نثار اُسکو جھیلین گے حضور ہم سے اطمینان رکھین اور ہم کو حکم دین کہ ہم اپنا بند و بست
کرین بادشاہ نے فرمایا کہ مجکو یقین ہے کہ آپ لوگ ایسے ہی وفادار جان نثار ہین خیر مجکو سواے باری تعالیٰ اور
علی مرتضیٰ کے تمھین لوگون کا سہارا ہے اگر خداوند کریم اپنا فضل شامل حال کرے گا تو ہم اس جنگ کو فتح کرینگے
ورنہ جو مقدر مین تحریر ہے وہ پیش آئے گا اب آپ لوگ جا کر قلعہ کا بند و بست کرین کہ وہ کوئی دم مین یورش
کرنے کو آتا ہے انھون نے عرض کیا کہ حضور یہان سب سامان درست ہے قلعہ آراستہ و پیراستہ ہے ابھی بادشاہ
فرما رہے تھے کہ اتنے مین مہتر رفیق بھی داخل دربار ہوا پہلے سلام کیا اور عرض کیا کہ غلام اُس جوان کا
حال دریافت کر لایا اور جو کچھ دریافت کیا تھا عرض کیا کہ حضور زرنگار قلعہ پر یورش کرنے آتا ہے مین
حضور کو آگاہ کرنے اور خبر دینے حاضر ہوا یہ سُنکر بادشاہ نے سردارون سے فرمایا کہ جو ہم کو خیال تھا
وہی پیش آیا کہ وہ نابکار بدکردار اسد ثانی کو گرفتار کر کے قلعہ پر یورش کرنے آتا ہے خبر آنے دو مگر ایک
قسم کی خوشی بھی حاصل ہوئی کہ وہ جوان قید ہے مجکو یہ خوف تھا کہ کہین وہ اُسکو قتل نہ کر ڈالین اگر قید ہے
اور زندگی ہے تو رہا بھی ہو جائے گا جب اُسکے لشکر کے لوگون کو معلوم ہوگا تو فوراً آکر رہا کر لے جا دینگے اب
کوئی مقام خوف نہین ہے رفیق کو اسکے عوض مین بہت کچھ انعام دیا اور سردارون کو براے بند و بست
قلعہ روانہ کیا اور آپ بھی اُسی وقت بالاے قلعہ مع وزیر و فرزند و سپہ سالار کے انتظام جنگ کرنے لگا قلعہ
کے فصائل و برج کو توپون سے خوب آراستہ کیا جا بجا توپین چھڑا دین فوج کو مورچگاہون پر مقرر کیا جب
سب بند و بست ہو گیا اطمینان تمام بادشاہ فصیل شہر دروازے پر آکر متمکن ہوا اور طرف میدان جنگ
کے دیکھنے لگا کہ یکایک صحرا سے گرد اُٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا اُس گرد سے زرنگار و خورشید مع لشکر
آگئے آگے ایک مرکب کی پشت پر ایک قفس مین وہ جوان قید آہن مین گرفتار چلا آتا ہے یہ دیکھکر سب
نے افسوس کیا وہ لشکر قریب میدان جنگ پہونچا انکا قصد تھا کہ ایک مرتبہ چلکر قلعہ پر یورش کرین
کیونکہ وہ لوگ بے خبر ہین یہان اہل قلعہ نے جو ہین دیکھا کہ لشکر آرہا ہے قلعہ پر سے ایک دو گولہ مارا کہ ایک
دو سوار زخمی ہوئے یہ حالت دیکھکر زرنگار شاہ نے لشکر کو توپ کی زد سے الگ صف بندی کرنے کا حکم
دیا تمام لشکر مین صف بندی ہو گئی گرد قفس اسد کے دو سو سوار برہنہ تلوارین لیے ہوئے کھڑے ہوئے
اُنکو حکم دے دیا کہ جیسے ہی ہم قلعہ پر یورش کرنے جائین تم اس جوان کو فوراً قفس سے نکال کر مار ڈالنا
خوف نہ کرنا جب صف بندی ہو چکی زرنگار نے خورشید سے کہا ہم کو یقین تھا کہ اہل قلعہ بے خبر ہونگے
ہم ایک مرتبہ مع اہل لشکر در قلعہ پر پہونچ جائینگے اور قلعہ لے لینگے یہان اُسکے خلاف ہوا وہ لوگ تو مستعد
ہین مگر کیا ہوتا ہے جس سے انکو مدد کی اُمید تھی ہم نے اُسکو پہلے ہی سے گرفتار کر لیا ہے جب وہ لوگ
اسکو گرفتار دیکھینگے تو انکے دل ٹوٹ جائینگے بے آس ہو جائینگے دوسرے کئی مرتبہ ہم نے قلعہ فتح کر لیا تھا
مگر کیا کرین کوئی نہ کوئی اُسکا مددگار آہی جاتا تھا اب کون آئے گا اسکو تو ہم نے گرفتار ہی کر لیا ہے وہ
دن گئے وہ بات گئی اب کیا ہوگا خورشید نے کہا کہ اب لشکر کو حکم دیجیے کہ وہ قلعہ پر یورش کرے
زرنگار نے کہا کہ لشکر کے حکم دینے کی کیا ضرورت ہے مہتر قنطور عقرب چشم اکیلا قلعہ پر یورش کرنے کو
جائے گا خورشید نے کہا کہ پھر اُسی کو حکم دیجیے کہ وہ جا کر اپنا کام کرے زرنگار نے قنطور سے کہا کہ

اور قنطور اب قلعہ پر یورش کرنے جاؤ اور قلعہ کو فتح کرو یہ سُنکر قنطور نے آلات حرب وضرب اپنے جسم پر سجنا شروع کیے اور نیز آلات قلعہ گیری بھی لگا لیے دامن زرہ کے گردانے ہاتھ مین گرز گران سنگ سر پر خود فولادی ہاتھون مین دستانے ایک سپر فراخ دامن لے کر گدن کو طرف قلعہ کے مہمیز کیا زرنگار سے کہا کہ جب مین میدان زد طی کر کے لب خندق پہونچون تو آپ یہان سے مع لشکر دھاوا کر دیجیے گا مین خندق کے پار جا کر در قلعہ کو توڑ ڈالونگا کہ آپ اس عرصہ مین مع لشکر پہونچ جائینگے بس تمام لشکر داخل قلعہ ہو جائے گا زرنگار شاہ نے کہا کہ اچھا تم جاؤ لب خندق تو پہونچو یہ سُنکر قنطور طرف قلعہ کے روانہ ہوا برابر گدن اُڑائے ہوئے چلا جاتا ہی قلعہ پر کے دیدبان نے دیکھکر عرض کیا کہ حضور ایک پہلوان طرف قلعہ کے مثل شتر بے مہار کے چلا آتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ زد پر آنے دو پھر دیدبان نے عرض کیا کہ اب نصف میدان زد طی کر چکا ہی اب بالکل قریب ہی بادشاہ نے حکم فیر دیا گولندازون نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھ کر توپین مارنا شروع کین کہ گولا مثل اولے کے برسنے لگا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا گرد و غبار بلند ہوا ایک دریاے آتش تھا کہ بالاے قلعہ سے موج زن تھا زمین میدان ہلنے لگی قلعہ کانپ کر رہ گیا دو سو توپین برابر جو فیر ہوئین زمین جنگ گاہ ہلنے لگی گولہ رد کرتا ہوا برابر چلا جاتا ہی کسی گولے کو سپر سے کسی کو گرز سے جو ادھر اُدھر جاتا ہی اُسکو جانے دیتا ہی خود اور گدن کو سپر کے سایہ مین چھپا لیا ہی مثل [illegible] کے ہو گیا ہی کہین پر موقع دیکھا اور گولے سے اُس مقام کو خالی پایا اُدھر گدن کو دوڑا دیا کبھی داہنے پر ڈال دیا کبھی بائین پر یا جو گولی گولہ سامنے آیا اُسکو گرز سے ہٹا دیا دریاے آتش کو پار کرتا ہوا اور یہ صدا دیتا ہوا چلا جاتا تھا کہ اے اہل قلعہ کیون مال مصالح کو برباد کرتے ہو اب مین نے قلعہ لے لیا تم مین سے ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو قلعہ خالی کر دو کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو کیون قضا آئی ہی اگر مین نے قلعہ بزور شمشیر لے لیا تو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کر ڈالونگا اور قلعہ کو کھود کے تاراج کر دونگا مین ایسے ویسے قلعہ بہت سے لے چکا ہون ایسے گرگ [illegible] بہت سے مین نے مٹا دیے ہین اسکی کیا اصل ہی مین ایسے ایسے دریاے آتش بہت سے جھیل چکا ہون اب یہ مال میرا ہو گیا ہی کیون اسکو برباد کرتے ہو سب لوگ ہاتھ باندھ کے حاضر ہو مین زرنگار سے اور خورشید سے تمہاری خطائین معاف کرا دونگا تم کو جس جوان کا بھروسہ ہی دیکھو وہ بھی ہمارے پاس موجود ہی وہ تمہاری مدد نہ کرے گا ہم نے اُسکو دستگیر کر لیا ہی اب اُسکا سہارا جانے دو اپنی جانون کا خیال نہین کرتے ہو کیون مفت مین خراب ہوتے ہو اُسوقت مین تمہارا خدا مدد نہین کرتا ہی مین نے سُنا ہی کہ تم لوگ یہ کہتے ہو کہ جب کوئی آفت آتی ہی تو خدا اُسکو رد کرتا ہی اب کیون نہین وہ آفت رد کرتا ہی یہ صدا دیتا تھا اور برابر گدن کو مہمیز کرتا تھا یہان تک کہ تمام گولون کو رد کر کے لب خندق جا پہونچا یہان جب تمام توپین فیر کر چکے اُسوقت گولندازون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور ہفت فتیلہ داغ چکے ہین اب کیا حکم صادر ہوتا ہی آیا اور فیر کرین یا ہاتھ کو روک لین بادشاہ نے فرمایا کہ ہاتھ کو روک کر دیکھو کہ شاید کوئی گولہ قضا کا اُسکے لگا ہو اور کام اُس نابکار کا تمام ہوا ہو اُنھون نے بموجب حکم شاہی اپنے ہاتھ کو روکا ہو نے دھوئین اور گرد و غبار کو برطرف کیا زمانہ روشن ہوا اب جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ پہلوان لب خندق استادہ ہی تمام دریاے آتش کو سیر کر کے یہان تک پہونچا کوئی گولہ نہین لگا یہ مع گدن کے صحیح سلامت یہان تک پہونچ آئی ہی کام تمام ہونا کیسا اور پکار رہا ہی کہ کیون ہم سے

قلعے لے لیا یون جو بہادر و قلعہ شکن ہوتے ہین وہ قلعہ لے لیتے ہین اور یون جنگ سر کرتے ہین اب یہان سرکاری ہو چکا ہی کیون ضائع کرتے ہو بیفائدہ خراب و صرف کرتے ہو یہ کلام سنکر اہل قلعہ نے جو دیکھا تو قلعہ مین تہلکہ پڑگئی تلاطم مچ گیا سب کے ہوش جاتے رہے مگر تقیل نے بڑھکر قصد کیا کہ جاکر در قلعہ کھولکر مقابلہ کر اور ادھر گو لندر از فرن نے ارادہ کیا کہ تا متوالاتیل کا گرھا و بارود کی ہانڈیان کڑک کے بدے قلعہ پر سے ڈالیں پہلے تو بادشاہ نے تقیل کو منع کیا کہ ابھی ایسا نہ کرو کہ در قلعہ کھولکر مقابلہ کو جاؤ کیا غضب کرتے ہو اور اُن لوگون سے کہا کہ بڑا غضب ہو گیا کہ یہ حرامزادہ گولون کو رد کرکے یہان تک آگیا ہی اب اسکے نزدیک خندق کے پار آنا کیا مشکل ہی خندق کے پار آیا اور قلعہ توڑکر اندر چلا آیا جسکا گولون سے کچھ نہین ہوا اسکے نزدیک اور آلات حرب کیا مال ہین سب کو رد کرکے اندر داخل ہوگا یہ سنکر سردارون نے کہا کہ حضور آپ پریشان کیون ہوتے ہین آیا ہی تو آنے دیجیے ہم سب مل کر مقابلہ کرینگے اور اپنی جانین دے دینگے جاتا کہان ہی کیا قلعہ کا لینا آسان ہی بادشاہ نے کہا یہ سب درست ہی مگر دل کو کیا کرون وہ بہت پریشان ہی سردارون نے عرض کیا کہ حضور وہ ابھی وہ خندق کے اُس پار ہی آپ خدا سے دعا کرین شاید وہ مدد غیب سے کرے اور یہ بلا رد ہو یہ سنکر بادشاہ نے تاج سر سے اُتار اور محتاج ہو کر یون دعا کرنے لگا کہ ای کریم کارساز ہم لوگون کی جان بچالے کیونکہ یہ سب تیرے بندے ہین اور تجھپر ایمان لائے ہین اس گبر کے ہاتھ سے بیوجہ اور بےسبب بیگناہ قتل ہوتے ہین تو ہی مددگار ہی تو رحم کرے گا تو ہم سبکی جانین سلامت رہینگی رباعی

بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفے دستے
چرا دست نگیری یا علی بہر خدا دستے
یا امیر المومنین سن لو مری فریاد کو
تم مددگاری کرو تو پل مین بیڑا پار ہی
ظلم ہی اندھیری گردون سے برپا ہی شور
یا علی یا ایلیا یا ابو الحسن یا ابو تراب

دیگر

بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضے دستے
یا علی مرتضی ہو جیو مری امداد کو
کون مشکل مین سوا حضرت کے آئے داد کو
ای امیر با کرامت خاصہ رب غفور
آفتاب اہل آتا ہو کیجیے ظلمت کو دور

دیگر

تو حلالت شب معراج دستی ید الہی
اتنا دیکھیے یا علی میرے دل ناتوان کو
غم کے دریا سے نکلنا یا علی دشوار ہی
مظہر ذات خدا ہی ذات کا تیرے ظہور
ساحل امید پر کشتی مری پہونچے شتاب

یہ شعر پڑھکر یون دعا کرنے لگا یا مظہر العجائب یا غالب کل غالب یا اسد کردگار میری مدد کیجیے اور یہ بلا مجھپر سے رد کیجیے اب میرا ہاتھ ہی اور آپکا دامن ہی یا شیر خدا آپ نے جنگل مین سلمان کو شیر سے بچایا اور نار سے خلیل کو نجات دی بطن حوت مین یونس کے کفیل رہے تمام مرسلان باسبق کی ہر مشکل مین مدد کی اور آفت سے بلا رد کی اب میری بھی مدد فرمائیے اور خدا سے کہکر یہ بلا رد فرمائیے آپ کے سوا کس سے فریاد کرون آپ سرکار خدا کے مختار ہین بعد مصطفے آپ کو سب اوردن کا اختیار ہی جسکو جو چاہیے عنایت فرمائیے جلد آئیے اور یہ آفت ہم پر سے ٹالیے یہ دعا کرکے زور و قطار رونے لگا بادشاہ کے رونے سے تمام سردارون مین صدا ے گریہ بلند ہوئی بادشاہ پھر یون درگاہ خدا مین التجا کرکے رونے لگا کہ ای کریم کارساز یہ وقت مدد ہی کسی اپنے بندہ خاص الخاص کو بھیج کہ وہ آکر ہم لوگون کی مدد کرے اور یہ بلا ہم پر سے رد کرے جسطرح کہ پہلے اُس جوان کو بھیجا تھا کہ اُسنے آکر ہم سب کی جانین اہل سے بچائین اور وہ بلا دفع کی اب تو وہ بھی اسیر بلا ہی اور ہم سب نہایت مجبور ہین اگر ہماری قضا ہی تو کوئی چارہ نہین ناچار ہم سب بندے ہین تیرے حکم سے باہر نہین ہین جو تیری مرضی ہی ہم سب اُسی مین خوش ہین تیرے حکم مین کسی کا دخل نہین ہی ہم سب تیرے گنہگار بندے ہین تو ہمارا خالق ہی

سب کا مالک ہی کیا اختیار ہی بندہ مجبور فنا جاتا ہی اور اگر ہماری اجل نہیں آگئی ہی تو کیا کوئی ہمارا کر سکتا ہی بقول شاعر شعر روزے کہ قضا باشد در روزے کہ قضا نیست * روزے کہ قضا نیست در مرگ روا نیست * اے خالق ارض و سما اے مالک زمین و آسمان جلدی مدد کر یہان تو یہ گریہ و زاری ہو رہی ہی اور وہ گبر لب خندق کس کہ و غرور سے کھڑا ہوا کہہ رہا ہی کہ اے اہل قلعہ اب تم کیون روتے ہو مین تمھاری اس گریہ و بکا سے پلٹ نہ جاؤنگا اور نہ اب تمھاری خطا معاف کرونگا تم لوگون نے بہت عاجز کیا ہی یہ گریہ و زاری بیکار ہی اسوقت تمھارا خدا تمھاری مدد نہین کرتا ہی بلاؤ اُس دیوانے کو کہ جسکے بھروسے پر تم آکر قلعہ پر مستعد جنگ ہوے ہو اب تو وہ بھی ہمارے قبضہ مین ہی اسکو بھی ہم قتل کرینگے اسنے بھی ہم کو بہت پریشان کیا ہی کہان جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم کو اسدن کی خبر نہ تھی تم یہ جانتے تھے کہ ہم گوشہ عافیت مین ہین اب بتاؤ کہ تم لوگ کیا کروگے اور کیونکر میرے پنجہ اجل سے بچوگے یہ صدا سنکر بہرام نے قلعہ پر سے کہا کہ یہ کیا بیہودہ بکتا ہی جا پلٹ جا اور دانیار اسے نے نہین تو ایسا گولہ مارونگا کہ تیرا نشان تک نہ باقی رہے گا ہمارا خدا ہماری مدد نہ کرے گا تو کیا تیرا خدا تیری مدد کرے گا تو کیون اسقدر غرور کرتا ہی ہم کب تیری التجا کرتے ہین اب ہماری بلا تیری التجا کرے تو ہی کیا چیز اگر خدا کو منظور ہی اور ہماری قضا نہین ہی تو وہ کوئی نہ کوئی مددگار ہمارا ضرور بھیجے گا کہ جو آکر تجکو اس کبر و غرور کی سزا دے گا اور تیرا سر توڑے گا یہ سنکر اُسنے ہنس کر جواب دیا کہ جی ہان آپ تو ایسے ہی ہین کہ گولہ مارکر میرا نام و نشان مٹا دینگے اسقدر گولے مارے تو میرا کیا ہوا جواب میرا اپنا لیجیگا لے اب مجکو روکیے یہ کہکر قصد کیا کہ گرز کو اُس پار پھینکون ادھر اہل قلعہ نے بلبلا کر جو دعا کی تو تیر دعا ہدف اجابت پر جا کر پڑا چونکہ در آسمان باز تھے اور وقت اجابت دعا کا تھا اور اب یہان انپر بھی بہت سخت مصیبت کا وقت تھا اب جوان لوگون نے رجوع قلب سے دعا کی تو خدا نے قبول کی کہ یکایک صحرا کی جانب سے ایک درویش نیک اختر پاک صورت و خصلت گیروی تہمد باندھے ہوے اور کرتہ پہنے ہوے بیراگی دوشن پر رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن و درخشان گول گول بازو سینہ چوڑا بلند قد گردن قوی زلفین دوش پر پڑی ہوئین صحرا کی خاک منھ پر پڑی ہوئی مگر اُسپر بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ جو تاباں افق مشرق سے ہویدا اور طلوع ہوتا ہے چہرے سے رعب و داب شاہی نمودار ایک مرکب پری پیکر پر سوار مثل فصل بہار خرامان خرامان جھومتا ہوا عالم وجد مین چلا آتا ہی رخ سے آثار شجاعت ہویدا ہین وہ درویش جو اُس میدان مین پہونچا تو دیکھا کہ ایک لشکر کثیر اور جم غفیر سپاہ ان بایان سے آئی ہی اور ایک گبر بدکردار کرگدن پشت پر سوار طرف قلعہ کے بڑھا جاتا ہی اور لب خندق پہونچ گیا ہی اور کچھ لوگ مسلمان صورت قلعہ پر دعائین کر رہے ہین اور اُنپر غضب کا وقت ہی اور تیغ زنی ہی اور ایک جوان ایک قفس تنگ مین چند سرداران لشکر کے پاس قید ہی اور ہمراہیان لشکر تلوارین کھینچے گرد کھڑے ہین اور وہ جوان سر جھکائے ہوے بیٹھا ہی اور بالائے قلعہ ایک مرد حسن تاج سر سے اتارے ہوے بجز فلک کی جانب دیکھکر دعائین کر رہا ہی یہ دیکھکر اُس درویش کو تاب نہ رہی اہل قلعہ اور اُس جوان کی نا توانی اور گریہ و زاری پر رحم آگیا اور دل مین کہا کہ ان لوگون کی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل قلعہ اور یہ جوان اہل اسلام معلوم ہوتے ہین گو کہ ہم نے ترک دنیا کیا ہی مگر اہل اسلام کی مدد کرنا فرض ہی اور [illegible]
[illegible]

کرے پھر اہل قلعہ کو تکلیف دینا جب میرے ہاتھ سے بچے گا تو اُنپر وار کرنا یہ سُنکر اُس گبر نے پلٹ کر دیکھا اور دل
مین کہا کہ یہ درویش کہان سے آگیا بھلا یہ کیا میرا مقابلہ کرے گا یہ در در کی گدائی جانے یا مقابلہ کرنا جانے
یہ سوچ کر صدا دی کہ اے درویش کیون تیری شامت آئی ہے اور اپنی قضا اپنے ہاتھ سے بلاتا ہے کیون ہم
ایسے بہادرون کے مُنھ پر چڑھتا ہے کیون قضا آئی ہے ایک ضرب مین تیرا کام تمام کر دونگا تو ہے کیا چیز تو در در
کی گدائی جانے یا بہادرون سے مقابلہ کرنا جانے جا تو اپنا کام کر اور گدائی مین مشغول ہو کیون میرا مقابلہ
کرتا ہے تو بڑا بہادر معلوم ہوتا ہے یہ کہکر پھر قصد کیا کہ خندق کے پار جاؤن اُس درویش کو یون ہی بکنے دون
بھلا یہ کیا کرے گا اُدھر اُس درویش نے جو اُسکا یہ قصد دیکھا تو ڈانٹ کر صدا دی کہ ہم تجھ سے کہتے ہین تو نہین
سُنتا ہے اپنی کیسا جاتا ہے کیون قضا آئی ہے اُسی مقام پر آکر تیرا کام تمام کیے دیتا ہون کیون اسقدر مغرور ہے
کیون تکبر کرتا ہے کیون غریبون پر ظلم و بدعت کرتا ہے کیون اُنکو ستاتا ہے وہ بیچارے قلعہ بند ہوے ہین اُسپر
بھی اُنکو چین نہین لینے دیتا ہے یہ کیا طریقہ ہے جو اپنے سے عاجز ہو کر قلعہ بند ہو تو بہادرون کا یہ شیوہ ہے کہ
اُسکو نہین پریشان کرتے ہین یا جو بھاگے تو پھر اُسکا تعاقب نہین کرتے ہین نہ یہ کہ وہ لوگ تو گریہ و زاری
کرین اور تو اُنپر بدعت کرے تو بڑا نامرد معلوم ہوتا ہے اور پھر اُسپر دعوی بہادری کا کرتا ہے اگر ایک قدم
آگے رکھا تو یہ جان لینا کہ مین وہین آکر تیرا کام تمام کر دونگا اور مع گردن تجکو خندق مین پھینک دونگا یہ سُنکر
اُسنے جواب دیا کہ اے دریوزہ گر یہ کیا بیہودہ بکتا ہے تو بڑا اہل قلعہ کا حمایتی بنا ہے کیون اپنی جان کے پیچھے
پڑا ہے بڑے بڑے بہادر تو میرے خوف سے قلعہ بند ہوے ہین اُنکے تو مارے ڈر کے بند بند کانپ رہے ہین
تو فقیر ہو کر مجکو ڈراتا ہے این گل دیگر شگفت جا اپنی راہ لے اُس درویش نے کہا کہ تو پہلے مجھ سے مقابلہ
کر لے تو پھر دریوزہ گری کا حال کھل جائے مین تجکو قلعہ پر نہین جانے دونگا ادھر آتا ہے یا نہین مین اُسی
مقام پر آتا ہون دیکھ کیون تیرے سر پر قضا کھیل رہی ہے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ اچھا پہلے تیرا کام تمام کر لون
تو پھر قلعہ پر جاؤن مین یہ چاہتا تھا کہ تو کیون میرے ہاتھ سے قتل ہو کیون تیرے خون سے زمین لالہ
رنگ ہو کیون مین خون ناحق مین گرفتار ہون کیون فقیرون کو ستاؤن مگر جبکہ تو ہی اپنے پاؤن سے
میدان نبرد مین گرتا ہے تو مجبوری ہے یہ کہکر لب خندق استادہ ہو گیا اور کہا کہ یہان آ تو ادھر تو یہ گفتگو
ہو رہی ہے اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ صدا سُنی تو گریہ و زاری موقوف کی اور طرف صحرا کے دیکھا تو کیا نظر پڑا
کہ ایک درویش اُس پہلوان کے مقابلہ کو آتا ہے اب جو غور کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ تو وہی درویش
ہین جو کہ میدان قبل مین تشریف لائے تھے اور جس پہلوان کو قتل کیا تھا اور فصیل دیو صورت کو زیر کیا تھا
اور خود اُس صحرا مین جا کر بیٹھا تھا اور ایک مرتبہ غائب ہو گیا تھا تو آج پھر ظاہر ہوا ہے اب تو خوب موٹا
تازہ ہو کر آیا ہے اور عجب کیا زبردست خوب ہے نہایت خوبصورت اور یہ پہلوان بھی اور بہادر ہے یقین ہے کہ
اب یہ پہلوان نہ بچے گا ضرور قتل ہو گا اب اسکی قضا آگئی ہے بادشاہ نے نومان سے کہا کہ اے نومان
تمہارے اُستاد آگئے دیکھو تو یہ وہی درویش ہین یا اور کوئی درویش ہین نومان نے دیکھ کر کہا کہ جی
ہان یہ تو وہی درویش ہین مگر اب خوب قوی ہو کر آئے ہین اب تو بڑے تن و توش پیدا کیے ہین یہ
سب تو اسی خیال مین ہین اور یہ یقین کر رہے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ رستم ثانی اور یہ درویش ہمشکل تھے
گویا کہ ایک صورت رکھتے تھے کیون نہو یہ بھی [illegible] ہین جبکہ وہ تم تھے ایک ہی سیب کے دو ٹکڑے ہین

ایک ہی درج کے دونون گوہر آبدار ہین ایک آسمان جرأت کے دونون آفتاب ہین کچھ فرق نہین ہی ایک
گلستان کے پھول نایاب ہین ایک بیشہ شجاعت کے شیر ہین اسوجہ سے سب نے خیال کیا کہ یہ وہی درویش
ہین اہل قلعہ خوش ہوگئے مارے خوشی کے سجدۂ شکر کرنے لگے اور قلعہ پر سے صدا دی کہ ای شاہ صاحب ان
لوگون نے آپ کی مریدون کو بہت پریشان کیا ہی انکو سزا دیجیے ادہر زرنگار شاہ اور خورشید نے
جو دیکھا کہ ایک درویش صحرا سے پیدا ہوا ہی اور برائے مقابلہ قنطور عقرب چشم جاتا ہی آپس مین کہا کہ مفت
اس فقیر کی جان گئی بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا کہان فقیر کہان پہلوان فقیر کو فنون سپہ گری سے کیا کام ہی سچ
کسی نے کہا ہی کہ جب قضا آتی ہی تو آدمی اپنے پانون سے دہان اژدر مین جاتا ہی اور گرتا ہی بقول شخصے کہ
جب چیونٹی کی قضا آتی ہی تو اسکے پر نکلتے ہین یہ رموز درویشی جانے فن سپہ گری سے اسکو کیا کام لو اور دیکھیے
کہ اہل قلعہ اس درویش کو دیکھکر بہت خوش ہوے ہین جانتے ہین کہ یہ درویش اس جوان کو قتل کر ڈالے گا
یہ خوشی بیکار ہی انکا یہ خیال خام ہی بالکل تصور ناتمام ہی ابھی تو رو رہے تھے ابھی ایسے خوش ہوے کہ رونا
بھول گئے یہ نہین جانتے کہ اسکی اور انکی دونون کی قضا آئی ہی اپنی موت پر خوش ہوتے ہین خورشید
نے کہا کہ اچھا دیکھیے یہ درویش کیا کرتا ہی نہ تو اسکے پاس تلوار ہی نہ گرز نہ نیزہ پھر یہ کیونکر مقابلہ کرے گا صرف
مرکب پر سوار ہی مگر جو اسمہ درمعلوم ہوتا ہی مرد جری ہی اور کبھی اسنے کچھ فن سپہ گری سیکھا ہی جب ہی یہ اسطرح
بلا خوف و خطر چلا جاتا ہی اب کسی نہ کسی وجہ سے درویشی اختیار کی ہی چہرہ سے نشان دلاوری پیدا ہی اور
رُخ سے آثار جرأت ہویدا ہی کسی خاندان عالی سے ہی کوئی شاہزادہ یا وزیرزادہ یا سپاہی زادہ ہی اس سے
اہل قلعہ کا رونا نہین دیکھا گیا مقابلہ کو موجود ہوگیا یہ امر سوائے مرد باغیرت اور بہادر کے کوئی نہین کرسکتا ہی
یہ درویش کا کام نہین ہی اسکو کیا غرض جو غیرون کے واسطے اپنی جان دے یہ سوائے مرد سپاہی کے اور
کسی کا کام نہین ہی ذرا دیکھنا چاہیے کہ یہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ بھلا یہ کیا مقابلہ کرے گا
ایک دم مین قتل ہوگا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدہر وہ درویش قریب اس پہلوان کے پہونچ گیا
اور کہا کہ او گبر کیا بکتا ہی لے مین تیرے برابر آگیا ہون جو تیرا جی چاہے وہ کرلے مین موجود ہون اُسنے
کہا کہ ای درویش تو کیون غیرون کے واسطے اپنی مفت مین جان دیتا ہی جا اپنی راہ لے مجکو قلعہ پر جانے
کی دیر ہوتی ہی اول تو لوگ یہ کہینگے کہ تو پہلوان تھا اور وہ درویش اسنے اُس سے کیون مقابلہ کیا بھلا کہین
درویش اور سپاہی کا مقابلہ سُنا ہی دوسرے تیرے پاس نہ تلوار ہی نہ نیزہ پھر بھلا کیونکر مقابلہ کرے گا کیون
مجھے بدنام کرنے گا یہ سُنکر درویش نے کہا کہ تجکو اس سے کیا غرض ہی کہ میرے پاس تلوار نہین ہی تجھ ایسے
نامردون کے لیے تلوار بیکار ہی صرف ایک چھری کافی ہی مین کیون تلوار کو خون مین آلودہ کرون تجھ ایسے
بزدل کے لیے اتنی زحمت کرون صرف اشارۂ انگشت کافی ہی ہان اگر کوئی بہادر ہوتا تو کیا مضائقہ تھا
یہ کلام سُنکر اُس پہلوان نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو بڑا بہادر ہی لے مین تیرے روبرو موجود ہون جو تیرا جی
چاہے وہ میرا کر یہ سُنکر اُس درویش نے کہا کہ تو پہلے اپنا وار کرلے جب مین تیرے حربے بچونگا تو تیرا
مقابلہ کرونگا اور جواب دونگا ادہر زرنگار شاہ و خورشید اور وہ جوان جو کہ مقید ہی اور تمام اہل لشکر
اس طرف کو دیکھ رہے تھے ہمہ تن چشم بنے ہوے تھے کیونکہ نیا مقابلہ ہی آج تک کبھی درویش اور پہلوان
سے مقابلہ نہین ہوا تھا آج ہی یہ مقابلہ دیکھنے مین آیا ہی اُدہر اہل قلعہ بھی دیکھ رہے ہین اور درویش

کے ظفریاب ہونے کی دعا کر رہے ہیں اور یہ صلاح ہوگئی ہی کہ اگر درویش نے اسکو قتل کیا تو ہم ضرور قلعہ کھول کر درویش کی مدد کرینگے اور اگر خدانخواستہ درویش قتل ہوگیا تو اُس حالت میں بھی در قلعہ کھول کر لشکر پر جا پڑینگے اور لڑکر اپنی جانیں دے دینگے اور خون درویش کا عوض لینگے اول تو یہ درویش آپ بڑے بہادر ہیں ضرور غالب ہونگے اُس روز دیکھا تھا کہ پہر بھر کے عرصہ میں صیقل کشتی گیر کو قتل کیا اور تقبیل کو زیر کیا یہ اُن دونوں سے قوی نہیں ہی اور جب تو یہ درویش لاغر تھے اب تو قوی ہوکر آئے ہیں مگر ہم دونوں حالتوں میں ضرور ضرور قلعہ سے باہر نکلینگے اور ضرور مقابلہ کرینگے یہاں اہل قلعہ میں یہ گفتگو ہو رہی ہی کہ اُدھر اُس پہلوان نے فقیر سے کہا کہ کیوں دیر لگائی ہی جو تجھکو کرنا ہو وہ کر درویش نے پھر وہی جواب دیا اور کہا کہ ہم فقیر ہیں ہمارا دستور نہیں ہی کہ ہم پیش قدمی کریں تو اپنا حوصلہ نکال لے یہ سُنکر پہلوان نے کہا کہ واقعی تیری قضا ہی آگئی ہی یہی گرز ہی جس سے میں در قلعہ توڑنے جاتا تھا پہلے تیرا سر توڑ لوں تو پھر قلعہ پر جاکر در قلعہ توڑونگا یہ کہکر گرز کو گرد سر چرخ دے کر درویش پر وار کیا اہل قلعہ و زرنگار شاہ نے کہا افسوس ہی کہ مفت اُس فقیر کی جان گئی یہ ضرب گرز سے کیونکر بچیگا زرنگار شاہ نے تو دل پر ہاتھ رکھ لیا اور اُدھر اُس درویش نے گرز کو آتے دیکھا جھپٹا ان پیش رکھ کر نگاہ عمود پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا دے کر عمود کو چھین لیا اگر وہ پہلوان چھوڑتا تو پنجہ دست گٹے پر سے اُکھڑ جاتے بلکہ ٹوٹ جاتے بیتاب ہوکر گرز کو ہاتھ سے چھوڑ دیا فقیر نے وہ اُٹھاکر دور پھینک دیا ایک دھماکا ہوا اگر دُور ہی گرز ہزار من کا تھا جہاں پر جاکر گرا ایک غار عمیق ہوگیا اہل قلعہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور لشکر زرنگار شاہ میں خورشید و زرنگار شاہ کی زبان سے بیساختہ صدائے تحسین و آفرین نکل گئی ایک مرتبہ جو اہل لشکر نے صدائے تحسین بلند کی اور ایک غل مچایا تو اسد ثانی سر جھکائے ہوئے اہل قلعہ کے واسطے دعائیں کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے کریم ان سب کو بچالے مجھے اپنی جان کا کچھ خیال نہیں ہی مفت میں اسقدر تیرے بندوں کا خون ناحق ہوتا ہی یہ غل جو سُنا تو خیال کیا کہ کسی گبر نے شاید قلعہ لے لیا جب سنا تو یہ شور و غل ہوا سر اُٹھاکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک درویش بمقابلہ اُس پہلوان کے استادہ ہی اور گرز اسکا دور پڑا ہوا ہی اور اہل قلعہ خوش ہو رہے ہیں دل میں کہا کہ یہ درویش کون ہی کہ جسنے اس پہلوان سے گرز چھین لیا آج تک ہم نے درویش کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا یہ کیا واقعہ دکھائی دیا اب جو غور کرکے اسکو دیکھا تو کچھ شکل اس فقیر کی شناسا معلوم ہوئی خیال کیا کہ اس فقیر کو تو میں نے کہیں دیکھا ہی چونکہ یہ ہر کوئی مقام سے دور تھا اس سبب بالکل نہ شناخت کرسکا کہ کون ہی اور کہاں مجھکو دکھائی معرفت اسقدر شناخت کر لیا کہ میں نے اسکی صورت دیکھی تھی ہوں ان لوگوں سے دریافت کیا جو کہ اسکے گرد جلو دار لیے استادہ تھے کہ یہ غل کیسا ہوا کیا قلعہ فتح ہوگیا اُنھوں نے کہا کہ اے قیدی تجھکو کیا چاہیے قلعہ فتح ہو جائے یا نہ ہو اب تو تیری قضا آگئی ہی اسد نے کہا کہ یہ تو مجھکو خود یقین ہی کہ میری قضا سر پر آگئی ہی مگر مہربانی کرکے یہ بتادو کہ یہ غل کیسا ہی اور کیا ہوا ہی اُنھوں نے جواب دیا کہ اے قیدی قلعہ کی جانب دیکھ کہ ایک درویش نے آکر عقیلور عقرب چشم کا مقابلہ کیا ہی اور وہ قلعہ لے چکا تھا مگر اُسنے آکر اسکو ٹوک کر مقابلہ کیا ہی بہادر نہایت کہ اُسپر درویش پر جب پہلوان نے وار کیا تو درویش نے گرز اُسکا چھین کر پھینک دیا دیکھو وہ پڑا ہوا ہی اب وہ دوسرا حربہ کریگا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی جن انس فقیر کے قبضہ میں ہی وہ اُسکی مدد کرتا ہی خبر اسکی حربہ ... ہوگا یہ لوگ ابھی یہ کہہ رہے تھے کہ اُدھر

اُس فقیر نے کہا کہ کیون اسی حربہ پر تجکو ناز اور غرور تھا اسی وجہ سے تو کہتا تھا کہ ای فقیر تیری قضا آئی ہی یہ دعوی تیرا غلط ہو گیا ادھر اُس فقیر نے طعن کیا اُدھر اہل قلعہ نے خوشی کی اسکو غصہ آگیا پھر فقیر نے کہا کہ اسی مُنھ پر دعوے بہادری تھا جا اپنی راہ لے تو کیا مقابلہ کریگا وہ اور لوگ ہوتے ہین جو بہادرون کو قتل کرتے ہین تیری کیا مجال ہی کہ تو مجکو قتل کریگا یا قلعہ فتح کریگا اور جو کچھ حربہ کی جرات اگر رکھتا ہی تو کرلے یہ سُنکر گبر کو غصہ آگیا اور تلوار کا وار کیا اب اُس درویش نے تلوار کی باڑھ کو خیال کرکے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور کہا کہ لے یہ بھی تیرا حربہ خالی گیا اب مین تیرا وار روک چکا ہون اب مین حملہ کرتا ہون اِس مرتبہ بھی خوب صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی یہان وہ فقیر مرکب پر سے کودا اور کہا کہ مین اپنا حربہ کرتا ہون ہوشیار ہو جا اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو اپنا حربہ کر فقیر نے کہا کہ نہین یہ تلوار تیری موجود ہی اب کی پھر تو مجھپر وار کرلے اپنے دل کی حسرت نکال لے یہ نہ کہنا کہ مین وار نہ کرنے پایا اور میرے دل کی حسرت نہ نکلی لے یہ تلوار موجود ہی یہ سُنکر اُسنے تلوار لے لی اور پھر تلوار کا وار کیا اُس فقیر نے وار کو خالی دیا اور کرگدن کے تنگ کے نیچے جاکر ایک ہاتھ سے دونون پیر آگے کے اور دوسرے ہاتھ سے دونون پیر پیچھے کے پکڑ کر جگر سے نعرۂ اللہ اکبر طنطنہ سے کھینچکر جو زور کیا تو مع کرگدن اُسکو زمین سے اُٹھا لیا اور لے کر طرف خندق کے چلا اور کہا کہ لے اب بچا لے اپنے کو مین تجکو نشیب و فراز دنیا کا دکھاتا ہون اُسنے جو اپنے کو مع کرگدن کے زمین سے بلند پایا تو قصد کیا کہ کود کر بھاگون مگر اُس جوان یعنی درویش نے اُسکو لے جاکر مع کرگدن خندق مین ڈال دیا وہ تلے اور کرگدن اوپر غلطان و پیچان دونون خندق مین چلے یہان تک کہ دونون غرق ہو گئے مگر تلوار اُس فقیر نے اُسکے ہاتھ سے چھین لی تھی اور اُسکو خندق مین ڈال کر فوراً اپنے مرکب کے پاس آیا اور مرکب پر سوار ہو کر قصد کیا کہ لشکر پر جا پڑون کہ اُدھر اہل قلعہ نے جو یہ زور و طاقت دیکھی تو بہت خوش ہوے حریف کو جو قتل پایا تو بہت شاد ہوے ادھر زرنگار نے جو یہ معرکہ دیکھا تو سب کے ہوش جاتے رہے خورشید سے کہا کہ تم نے دیکھا یہ زور و طاقت یہ انسان ہی یا قالب انسان مین دیو ہی یا خود از قسم دیو سے ہی یہ کام بشر کا تو نہین معلوم ہوتا ہی کیونکہ انسان کی تو یہ قدرت نہین ہی کہ ایسے جوان قوی تن کو یون آسانی اُٹھا کر خندق مین ڈال دے خورشید نے کہا کہ مجکو بھی بڑی حیرت ہی زرنگار شاہ نے کہا کہ اب لشکر کو حکم دو کہ سب مل کر اُس فقیر کو قتل کر ڈالین اسکو زندہ نہ جانے دین اِسنے بڑا غضب کیا ہی کہ یون ایسے پہلوان کو قتل کیا ہی اور دیکھو اُسکا قصد ادھر کا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ لشکر پر آگرے اور قتل کرنا شروع کرے تو پھر دقت ہو گی یہ سُنکر خورشید نے لشکر کو صدا دی کہ مار لو اِس فقیر دریوزہ گر کو اسنے بڑا غضب کیا کہ ایسے پہلوان کو یون قتل کر ڈالا قلعہ ہاتھ سے آیا ہوا کھو دیا اب جانے نہ پائے جیسے ہی لشکر نے یہ سُنا ایک مرتبہ تمام لشکر یورش کرکے چلا اُدھر اُس جوان نے صدا دی جو کہ قفس مین قید تھا کہ ای فقیر ہوشیار ہو جا تمام لشکر تیرے اوپر یورش کرکے آتا ہی سب فوج کا زغہ ہی دوسرے میری بھی خبر لے کہ مین قید مین ان ظالمون کے ہون مجکو رہا کر یہ جو صدا کان مین اُس فقیر کے پہونچی تو اُسنے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کون دوست ہی جو یون خبردار کرتا ہی پھر کر جو دیکھا تو واقعی تمام لشکر زغہ کیے ہوے آتا ہی اور یہ وہی جوان ہی جو کہ قفس مین قید ہی پکار کر کہ رہا ہی اب جو خیال کرکے سُنا تو یہ صدا کان آشنا معلوم ہوئی کہا کہ یہ کون شخص ہی جسکو کہ تو جانتا ہی اُس جوان نے اُس حسرت سے کہا کہ فقیر کو اُسکے حال پر رحم آگیا اور خون عزیزی نے جوش کھایا اور بس بیتاب ہو کر طرف قفس کے چلا ادھر سے لشکر نے اُس فقیر پر زغہ کیا جب اہل قلعہ نے دیکھا کہ اُس درویش پر تمام فوج زرنگار شاہ نے زغہ کیا ہی تو بادشاہ نے کہا کہ ای تومان دمدما

وبہرام اس فقیر کی مدد کرنا ضرور ہی کیونکہ اُسنے ہم سب کی واسطے اپنے سر پر یہ بلا لی ہی نہین تو اُسکو کیا غرض تھی
جو وہ مقابلہ کرتا اُن سب نے کہا کہ حضور لازم ہی بلکہ بہت جلد چلیے اور مقابلہ کیجیے کہین ایسا نہو کہ وہ نرغہ کفار مین گھر
جائے ایسے محسن کی مدد ضرور ہی پس اُسی وقت زردمان مع سپاہ و سردارون کے در قلعہ کھول کر اور پل آہنی خندق
ڈال کر درویش کی مدد کے واسطے ادھر سے روانہ ہوا اُدھر فقیر تلوار پکڑ کر اور رخ اُس قفس کی جانب کر کے لشکر
پر جا پڑا اور فوج کو قتل کرنا شروع کیا سپاہ زرنگار شاہ نے چارون طرف سے نرغہ کر لیا تلوار چلنے لگی اُس فقیر
نے جو بڑھکر تلوار ماری تو مع مرکب کے اُسکے چار ٹکڑے ہوے وہ فقیر لشکر کو قتل کرتا ہوا طرف اُس جوان کے چلا کہ
اُسکو رہا کردون کہ اس عرصہ مین زردمان مع لشکر کے آکر فوج پر زرنگار شاہ کے گرا اب تو دونون لشکر مل گئے
بازار مرگ گرم ہو گیا نیزہ و تلوار و خنجر و گرز وغیرہ چلنے لگے پہلوان نعرے کرنے لگے برقین تیغون کی چمکنے لگین بھل
برچھیون کی، یون دھوپ مین جھلکتے تھے کہ گویا ستارے چمک رہے ہین سرون کی گھٹا چھائی ہوئی تھی سرون کا مینھ
برس رہا تھا ہنگامہ جدال و قتال گرم تھا لاشین جل تنون کی شکل بسمل پھڑک رہی تھین کوئی زخمی تھا کوئی بے سر
تھا کسی کے ہاتھ ندارد کسی کے سینے پر برچھی لگی ہوئی تھی کوئی ہائے ہائے کر رہا تھا مرکب سوارون کے لاشونکو پامال
کرتے پھرتے تھے جب کہ یہ دونون لشکر مل گئے اور باہم تلوار چلنے لگی درویش کو مہلت ملی وہ شمشیر زنی کرتا برابر قفس کے پہونچا و
جو پہلوان گرد قفس کے تلوارین لیے ہوے استادہ تھے اُنسے مقابلہ کیا تلوار چلنے لگی اُس فقیر نے اُنکو ایک دم
مین قتل کر ڈالا جو باقی رہے وہ قفس کو چھوڑ کر بھاگے اور لشکر مین جا کر مل گئے یہان قفس اور وہ فقیر رہ گیا اب
جو فقیر نے غور کر کے دیکھا تو پہچانا کہ یہ قیدی تو اسد ثانی فرزند اسد دلاور ہی اُدھر اُس جوان نے پہچانا کہ یہ
درویش تو شہریار بلند وقار برادرزادہ رستم ثانی ذی وقار فرزند ایرج نامدار ہین مگر خاموش رہ گیا خیال
کیا کہ نہ معلوم کیا سبب ہی کہ جو یہان آیا دوسرے اس بات کا بہت رنج ہوا کہ دست چپ والون نے اگر
میری مدد کی اور مجھے قید سے رہا کیا انہون نے افسوس کا مقام ہی کہ دست راست کی مدد دست چپ کرین جو کہ
ہمیشہ دست راست کی کمک کے خواستگار رہے اور کہان کہان ان لوگون کی مدد ہم لوگون نے کی مگر یہ لوگ
بڑے بے غیرت ہین کچھ پاس و لحاظ نہین کرتے ہین کیا اب یہ فخریہ بیان کرینگے کہ ہم نے اسد ثانی کو قید سے
رہا کیا اگر ہم رہا نہ کرتے تو وہ قتل ہو جاتے ہمکو بحقارت دیکھینگے ہمیشہ ہمارے احسان اسیر رہے مگر ہم لوگون نے
کبھی بیان نہین کیا مگر یہ لوگ ضرور بیان کرینگے یہ تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر اُس درویش نے یہ خیال کیا
کہ یہ دست راستی ہین اپنے احسان کرنا ضرور ہی اور یہ لوگ ہمیشہ آزاد کردہ دست چپ ہین مگر احسان فراموش
ہین خیر جو کچھ ہو ہم اپنی نیکی سے باز نہ آوینگے یہ احسان اسیر کرو اور انکی جان بچاؤ درویش یہ خیال کر کے قریب قفس
کے آئے اور کہا کہ اے اسد ثانی تیرا کیا حال ہی مزاج کیسا ہی کس آفت مین مبتلا ہو یہ سنکر اسد نے
سر جھکا لیا شرمندہ ہوے کچھ جواب نہ دیا دل مین کہا کہ انھون نے از روے طعن کے مزاج پرسی کی ہی جو
کبھی ہمارا بھی موقع ہوگا ہم بھی یون مزاج پرسی کرینگے ادھر اُس درویش نے بڑھکر قفس کی کنڈے پر
تلوار ماری کہ کنڈا کٹ کر گر پڑا اور قفس وا ہوا درویش نے ہاتھ بڑھا کر اسد کو باہر نکالا قصد کیا کہ قید
کو توڑون مگر اسد نے کہا کہ اسی قدر احسان آپ کا کافی ہی مین قید کو توڑ ڈالونگا دل مین کہا کہ تم سے
خود غلطی ہوئی کہ خود تم نے اس درویش کو اپنی جانب بلایا اس رہا ہو جانے سے تو قتل ہو جانا بہتر تھا اگر مین
جانتا کہ یہ درویش شہریار ہی تو کبھی آواز نہ دیتا اگر کوئی قید سے رہا کر دیتا تو خیر ورنہ کیا ہوتا یہ کہہ ہی رہے
تھے کہ مین قید توڑ ڈالونگا مگر درویش نے یہ سنا قید کو جسم سے اسد ثانی کے دور کر ڈالا جب اسد
چھوٹے تو اُس فقیر نے وہ تلوار جو کہ ہاتھ مین تھی اسد کو دی اور اپنا مرکب دے کر کہا کہ تم اس مرکب پر سوار

ہو کر مقابلہ کرو انھون نے انکار کیا مگر اُس درویش نے انکا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسد کو مرکب پر سوار کیا اور
آپ پیدل ہوا اسد مرکب پر سوار ہو کر اور تلوار پکڑ کر لشکر پر جا پڑا اور قتل کرنا شروع کیا ہہند نے ایک سوار
کو قتل کر کے اُسکے ہتھیار لیے اور اُسکے مرکب پر سوار ہوا اور وہ مرکب اور تلوار جو کہ درویش نے دی تھی لے کر
درویش کے پاس آیا یہان درویش نے آفت برپا کر دی تھی جو قریب آیا اُسکو اُٹھا کر دے مارا کہ استخوان
تک سرمہ ہو گئے یون ہی وہ قتل کر رہا ہی کہ اسد نے جا کر مرکب اور تلوار درویش کو دی اور کہا کہ
اپنی امانت لیجیے یہ موجود ہی جب اُس درویش نے دیکھا کہ اسد مرکب پر سوار ہی اور تلوار بھی پاس
ہی بس درویش بھی مرکب پر سوار ہوا اور لڑنا شروع کیا یہان جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی کہ یکایک لشکر اسد
بھی آ پہونچا جنگ مغلوبہ دیکھکر بوق بجا کر لشکر زرنگار شاہ پر آ گرا فتاح کج کلاہ اپنے آقا کو تلاش کرنے لگا
کہ یکایک اُسکے گوش زد نعرہ اسد کی صدا ہوئی اُسی صدا پر لڑتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب اسد
پہونچ گیا دیکھا کہ شمشیر زنی کر رہے تھے یہ بھی اُنکے ہمراہ لڑنے لگا لشکر اسد نے آ کر تہلکہ ڈال دیا
فوج زرنگار شاہ کو درہم برہم کر دیا تینون لشکر مل گئے تلوارین چلنے لگی سر تن سے جدا ہونے لگے بازار
موت گرم ہو گیا ملک الموت عاجز کہ کس کس کی قبض روح کرے ایک تو ہی نہین یہان ہزارون کا شمار ہی دلال
اجل در کار ملک الموت بیکار نرخ جان ارزان مال زندگی گران کوئی سسکتا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کوئی
نیم بسمل ہی کوئی گھایل ہی کوئی مثل مرغ سر بریدہ کے رنگ پر تپان ہی کسی پر آثار مرگ عیان ہی کوئی مجروح
کوئی کراہ رہا ہی کوئی صداے آہ و واہ دے رہا ہی کسی کے سینے پر زخم نیزہ ہی کوئی خنجر کا مجروح ہی کسی کا
سر ضرب عمود سے پاش پاش ہی کوئی زخم تلوار اُٹھائے ہوئے ہی کوئی تیرون سے غربال ہی کوئی نڈھال
ہی مرکب پر جھوم رہا ہی غش آنے کو ہی ڈھالین نڈھال پھول اُنکے خوف سے بہادرون کے مثل بوے
گل پریشان نیزہ و خنجر مثل برگ خزان دیدہ کے سموم تیغ سے منتشر نیزے مانند شجر مرگ کے زمین پر
اُفتادہ وہ لشکر جو مثل باغ کے آراستہ و سرسبز تھا اُسکو ہواے مرگ نے اُجاڑ کر دیا ہر صف پر عالم یاس
ہی سواے ہراس کے کوئی نہین پاس ہی علم مانند مردہ ہاے بے کفن یافتہ گئے زمین پر پڑے ہوئے ہین
اب تو جنگ کے باجون کی بھی صدا کان مین نہین آتی ہی ڈھول مارے خوف کے صدا نہین دیتا ہی
قرنا دم بخود حیران ہی جلاجل اپنی سیاہ بر کف افسوس مل رہا ہی لاکھ لاکھ دہل زن دہل پر چوب
لگاتا ہی مگر صدا نہین نکلتی ہی عجب حالت ہی ہر ایک کو خجالت ہی نقیبان لشکر صدائین دے رہے ہین
دل اہل فوج کے بڑھا رہے ہین جوان مرد بڑھ بڑھ کر تلوارین سینون پر کھا رہے ہین دونون لشکر باہم
ملے ہوئے لڑ رہے ہین سر مثل اولون کے برس رہے ہین سنانین مثل ستارون کے چمک رہی ہین
دریاے خون میدان رزم گاہ مین موج زن ہی صداے تکبیر و زن زن مین چہار سمت بلند ہی سر یون
دریاے خون مین تیر رہے ہین گویا حباب ہین خود سر بھی مانند حبابون کے ترتے ہین نیزے جو گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ اژدہے
دراز دریا مین شناوری کر رہے ہین ہاتھ جو پیل تنون کے کٹ کٹ کر گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مچھلیان دام اجل مین
گرفتار ہین چار آئینہ مثل ستارون کے دریاے خون مین تیر رہے ہین مردے مانند نہنگ کے غلطان و
پیچان ہین غوطے کھا رہے ہین دریاے خون موج زن ہی کشتی فوج کی طوفانی ہی آب تیغ کی طغیانی ہی
زورق حیات دلیران ورطۂ ہلاکت مین ہی شیرازہ سپاہ ابتر ہی دفتر سپاہ پریشان ہی ورق تر بتر ہین
ہواے شمشیر سے کشتی سپاہ پریشان اور حیران ہین کہان تک شمار کرین مارے خوف کے تنون مین دم
نہین ہی تمام لشکر زرنگار شاہ برہم ہی علم فوج کہین ہی تخت شاہی کہین ہی حریف کا زور ہی کوئی

نہین سُنتا ہی کہ نقیب کیا کہ رہے ہین اپنی جانون کی پڑی ہی فوج مین ابتری ہی صفین ٹوٹ گئی ہین مورچے
خالی ہین یہ رنگ سیاہ ہی کہ جیسے دفتر پریشان ہو یا گلزار ویران ہو جہان پر ہزارون کا مجمع تھا وہان اب
خاک اُڑ رہی ہی مورچے کے مورچے صفین کی صفین پہلوانون سے خالی ہین سپاہ کی نہایت بدحالی ہی
افسران فوج کی جانون پر بنی ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی آفتاب لشکر غروب ہوا جاتا ہی وہ دن اسی جنگ
و جدل مین تمام ہوا شاہ خاور برنگ زرد کاشانۂ مغرب مین بخوف جنگ مغلوبہ لرزان و ترسان پوشیدہ
ہوا شہنشاہ ستارگان مع اپنی سپاہ ثوابت و سیارگان کی برائے دید جنگ دلیران تخت نیلوفری پر
جلوہ گر ہوا اور تماشائے جنگ مغلوبہ کرنے لگا تمام میدان جنگ کو اپنے نور سے روشن اور منور کیا ادھر
قندیل مہتاب جہانتاب کی روشنی تھی اور دوسرے روشنی چراغان و مشعل سے تمام صحرا روشن تھا ذرہ ریگ
تک روشن معلوم ہوتا تھا تمام رات جنگ مغلوبہ رہی یہان تک کہ رات بھی خوف سے شمشیر دلیرون کے
تمام ہوگئی اور خسرو خاور افق مشرق سے پرتو فگن ہوا جہان کو اپنے نور جمال سے روشن و منور کیا طائرون نے اپنی اپنی
زبانون مین عبادت خالق برحق ادا کی اشجار صحرا نے سر دین کو سجدے مین خم کیا نسیم سحری چلنے لگی مگر
یہان اُسی طرح جنگ ہو رہی ہی کسی کی ظفر ہوئی معلوم نہ ہوتی تھی یہ رنگ تھا کہ برابر سے تلوار چل رہی تھی
صدائے جھنکار تلوار بلند تھی اسلحہ کی صدائین آرہی تھین بقول فردوسی شعر چقاچاق خنجر بگردون رسید
زمین خون شد و خون بجیحون رسید ✦ ایک جانب سے اسد ثانی مع اپنے لشکر کے سپاہ زرنگار شاہ
کو قتل کرتا ہوا چلا آتا ہی ایک طرف سے زر دمان تاجدار و تومان تاجدار مع تفصیل دیو صورت و
بہرام کرگدن سوار و صمصام جنگ آزما و کل سپاہ کے لشکر زرنگار شاہ کو زیر تیغ رکھے ہوے ہی اور
کشتون کے پشتے لگا دیے ہین اسلحہ کا جا بجا انبار ہی اور قلب لشکر مین درویش با صفا شمشیر زنی کر رہا ہی
اُسکے ضرب دست سے تمام سپاہ عاجز ہی برابر قتل کرتا ہوا چلا جاتا ہی دم نہین لیتا ہی علم فوج کی جانب
رخ کیا یہان تک کہ شمشیر زنی کرتا ہوا برابر علمدار کے پہونچ گیا اُسنے تلوار ماری اُسنے خالی دی کر دونون
رکابون پر قدم جما کر اب جو وار کیا تو پالو تلوار سر علمدار پر چمکی تھی یا زیر شکم فیل آکر زمین کو بوسہ دیا اور
علمدار مع فیل کے دو ہو کر گرا علم فوج قلم ہوا لشکر نے جو دیکھا کہ علمدار مارا گیا اور زیادہ ابتری پڑی اُس
وقت زرنگار شاہ و خورشید نے لشکر کا دل بڑھانے کے لیے نقیبون کو حکم دیا کہ صدائین لگائین نقیب
صدائین دینے لگے دل اہل لشکر کے بڑھانے لگے پھر لشکر باہم مل گئے پھر تلوار چلنے لگی پھر بازار موت
از سر نو گرم ہوا اشعار

ز سم چقاچق که آمد ز سیسه
ز پاے و ز قبا بر آورده تیغ
ز جوشیدگی سر بسر شام تیز
دلاور شده گور بر جنگ شیر
ستیز دو لشکر چو از حد گذشت

سپاه از دو سو تیغ بس ریخته
کفن گشت در زیر جوشن حریر
ستوره ز تقسیدن آفتاب
جهان کرده از روشنائی گریز
یکے گفت هو دیگرے گفت هان
زمانه یکے را ورق در نوشت

شب و روز با هم در آمیخته
ز رنگا رنگ درخشنده تیغ
بسوزندگی چون هنودی متاب
ز دل دادن جاوشان دلیر
بر آورد سرها سے هو از جهان

تمام لشکر مین تہلکہ پڑ گیا بڑی
قیامت کی تلوار چلی اُدھر وہ درویش علمدار لشکر کو قتل کر کے طرف زرنگار شاہ کے چلا
برابر کشتون کے پشتے لگا دیے اور سپاہ کو قتل کرتا ہوا جو روبرو آیا علف شمشیر ہوا تلوار سے خون
بہا تھا ہوا تمام جسم خون کی چھینٹون سے رنگین کہنیون سے خون کی بوندین ٹپکتی قبضہ ہاتھ مین
گہ مبیتا ہی قبضہ شمشیر پر قبضہ کیے ہوے ہاتھ مین بسبب خون کے جما ہوا منہ مین کف آنکھین سُرخ ۱۹

غرض غیظ وغضب سے چہرہ مارے غصہ اور جوش شجاعت کے گلنار تھا دست زبردست مین خون آلودہ تلوار
بصد چالاکی مرکب کو مہمیز کرتا ہوا برابر تخت زرنگار شاہ کے پہونچا اُسنے جو حریف کو پایا تلوار کا وار کیا
اسنے وار کو خالی دیکر اور پنجۂ یلی دراز کرکے کلائی مروڑکر تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر تخت پر
سے اُٹھا لیا گردش چرخ دیکر بلند کیا نشیب وفراز عالم دکھایا یہ حال جو خورشید نے دیکھا کہ زرنگار شاہ
کو فقیر نے سر سے بلند کیا زمانہ دونون آنکھون مین تاریک ہوگیا جھپٹ کر آیا تلوار ماری درویش نے تلوار
کو تلوار پر روکا چالاکی سے اپنے تلوار زیر ران رکھکر اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور ہاتھ مروڑکر تلوار
چھین لی اُسکے بھی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو بھی مرکب سے اُٹھا لیا اور دوسرے ہاتھ پر اُسکو بلند کر لیا
اور گردش چرخ دیا دونون ہاتھون پر دونون کو بلند کیا یہ حال دیکھکر جسقدر سردار قریب تھے سب سنکے
سب آپڑے تلوارون کا وار کرنے لگے جو تلوار آتی اُسکو اُنھون نے اُنھین دونون پر روکا جب سردارون
نے دیکھا کہ ہمارا وار بادشاہ پر پڑتا ہی ہاتھ روک لیا یہان شاہ صاحب یون ہی اُن دونون کو بلند کیے ہوے
تمام لشکر مین پھر رہے تھے جب تومان تاجدار نے دیکھا کہ شاہ صاحب نے دونون بادشاہون کو اُٹھا
لیا اور وہ دونون تڑپ رہے ہین کہین ایسا نہو کہ چھوٹ جائین ثقیل سے کہا کہ آؤ چلو قریب شاہ صاحب
کے چلین اور اُنکے ہاتھ سے انکو لے لین یہ سُنکر ثقیل و بہرام و تومان مع مہتر رفیق کے طرف شاہ صاحب
کے شمشیر زنی کرتے ہوے چلے اُدھر سے شاہ صاحب اُن دونون کو اُٹھائے ہوے چلے آتے تھے کہ یہ
لوگ قریب پہونچ گئے اور شاہ صاحب سے کہا کہ لائیے انکو مجکو عنایت فرمائیے شاہ صاحب نے بغور تومان
کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ کون ہین جو مین اپنے حریف کو آپ کو دون اور بہت سے لڑائی مول
لون تومان نے کہا کہ کیا آپ نے مجکو نہین پہچانا مین آپ کا شاگرد تومان ہون شاہ صاحب نے اس
جوان کو قلعہ پر سے یعنی بالائے قلعہ سر برہنہ دیکھا تھا اور وقت جنگ مغلوبہ زرنگار شاہ سے لڑتے ہوے
دیکھا تھا خورشید کو گردش دیکر زمین پر دے مارا رفیق نے بڑھکر اُسکو باندھ لیا بعد اُسکے زرنگار
شاہ کو بھی اُسی طرح زمین پر دے مارا اُسکو بھی رفیق نے باندھ لیا دونون کو باندھ کر اور اپنے
ہمراہ ثقیل کو لیکر طرف قلعہ کے روانہ ہوا ثقیل لشکر حریف کو قتل کرتا ہوا اور طبل بجاتا ہوا چلا جاتا ہی
ادھر زرنگار شاہ و خورشید کے گرفتار کرنے کے بعد درویش نے پھر لڑنا شروع کیا اور ادھر
اسد ثانی نے اسقدر سپاہ کو قتل کیا کہ نعش کے انبار لگ گئے زردمان اور سپاہ اسد نے
خوب شمشیر زنی کی برابر تلوار برساتی لاشون کا انبار ہوگیا کوسون تک میدان لاشون سے پٹ گیا
دریاے خون بہنے لگا جب وزیر زرنگار شاہ و وزیر خورشید و مثقال گرززن نے دیکھا کہ دونون
بادشاہ اسیر ہوگئے خیال کیا کہ ایک جنگ ایسی کرو کہ یہ بھی جانین کہ ہان کوئی لڑا تھا اگر اس جنگ سے فتح
ہوگئی تو خیر ورنہ جو مرضی خداوند تصویر وزیر خورشید نے اپنے فرزند مریخ سرخ پوش و مثقال
گرززن سے کہا کہ ابکی ایک حملہ ایسا کرو کہ دشمن کے دانت کھٹے ہو جائین بس یہ دونون وزیر ایک طرف
کل سپاہ کو لیکر اور دونون پہلوان ایک جانب سے لشکر پر حملہ ور ہوے ابکی جو حملہ کیا تو پھر جنگ مغلوبہ
ہونے لگی سر تنون سے جدا ہونے لگے لاشے زمین پر تڑپنے لگے مثل بسمل لوٹنے لگے سنانین چمکنے لگین
تلوارین بلند ہوئین ڈھالون کی گھٹا چھا گئی برق تیغ چمکی سر مثل اولون کے گرنے لگے پھر دریاے خون
جاری ہوا ادھر سے اسد ثانی اپنے لشکر کو جنگ پر آمادہ کرتا چلا آتا ہی ایکجانب سے زردمان تاجدار
اپنی سپاہ کو براے جنگ آمادہ کر رہا ہی جب دونون جانب سے دباؤ پڑا اور بیچ مین لشکر زرنگار شاہ

دخورشید کو سب نے زیر تیغ بے دریغ رکھ لیا یہاں تک کہ متقال سے اور اسد سے مقابلہ ہو گیا متقال نے کہا کہ او قیدی تو کیونکر رہا ہو گیا اب میرے ہاتھ سے بچ کر کہاں جا بے گا یہ کہکر تلوار کا ہاتھ لگایا اسد نے خالی دیا اور اپنا جو وار کیا تو تلوار سپر پر پڑی تا دو ا ... پڑا اتر آئی اسد نے جھٹکا دے کر تلوار کو نکالا کہ جگرگاہ تک اتر آئی دوسرا جھٹکا دیا کہ تلوار کاٹ کر زمین پر آئی اور مرکب کو کاٹتی ہوئی زمین پر پہونچی متقال کے دو ٹکڑے ہو گئے ادھر درویش سے اور مرزنج سے مقابلہ ہو گیا مرزنج نے تلوار کا وار کیا درویش نے خالی دیا اور کمربند پکڑ کر اسکو اٹھا لیا اور گرد سر پیچ دے کر اس زور سے زمین پر اسکو دے مارا کہ استخوان ریزہ ریزہ ہو گئے نقش زمین ہو گیا ادھر صمصام و بہرام نے دونوں وزیروں کو اسیر کر لیا اب لشکر بالکل بے سردار ہو گیا اور مثل مشہور ہے کہ لشکر بے میر و سرکش بے تیر تکیہ بے فقیر کہاں تک فوج بے سردار کے مقابلہ کرے پھر آخر کے فرار پر قرار کیا پڑاؤ تک بھاگے دیا یہ لوگ قریب پڑاؤ پہونچے تھے کہ وہ لوگ جا پڑے وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا وہان سے بھی بھگا دیا پڑاؤ کو لوٹ لیا تھوڑی دور اور تعاقب کیا جب سپاہ زرنگار شاہ دخورشید نے دیکھا کہ حریف تعاقب نہیں ترک کرتا ہے تو عاجز ہو کے پراگندہ ہو گئے کوہ و صحرا میں پوشیدہ ہونے لگے جب درویش نے دیکھا کہ اب سپاہ حریف عاجز ہے تو پکار کر کہا کہ ای سپاہ اسلام یہ جرأت و بہادری کے خلاف ہے کہ فراریوں کا تعاقب کریں بنیت ... اور اب تعاقب نہ کرو یہ جو درویش نے کہا تو سپاہ نے تعاقب ترک کیا اور زردمان نے اپنی فوج کو منع کیا اسد کی فوج تو قواعد اسلام سے واقف ہی تھی وہ پہلے ہی علیحدہ ہو گئی جب درویش نے دیکھا کہ فوج نے تعاقب ترک کیا اور سب ایک مقام پر جمع ہو گئے بس اسی وقت اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور طرف صحرا کے باگ اٹھا کر چلا زردمان نے جو درویش کو جاتے دیکھا فوراً مع توان کے اسکی طرف چلا اور لشکر کو بہرام اور صمصام کے سپرد کیا اب جب قریب پہونچے تو صدا دی کہ ای شاہ صاحب ہم سے کیا خطا ہوئی جو آپ ہم کو چھوڑ کر جاتے ہیں ہم تو آپ کے غلام دیرینہ اور خادم جان نثار ہیں آپ ہم سے کیوں بیزار ہیں ہم پر کرم فرمائیے اور ہمارے ہمراہ قلعہ میں تشریف لے چلئے وہان قدم رنجہ فرمائیے ہم مثل سابق کے آپ کی خدمت کرینگے آپ کا وہ مقام الگ اسی طور سے درست ہے جہاں چاہیے وہیں تشریف رکھیے گا چاہیے قلعہ میں ہم کو آپ نے خبر بھی نہ کی اور آپ ہم کو چھوڑ کر بغیر اطلاع چلے گئے ہم لوگ بہت پریشان ہوئے آپ کی غیبت میں ہم پر یہ بلا نازل ہوئی اگر آپ تشریف نہ لاتے تو ہم لوگ قتل ہو چکے تھے آپ نے آکر ہماری جانیں بچائیں پہلے وہ احسان کیا کہ ہم کو راہ ضلالت سے نکال کر چشمہ ہدایت پر پہونچایا دوسرے ہمارے کل شہر کو اسلام آباد کیا نار دوزخ سے بچایا آتش جہنم سے نجات دی ہم یہ احسانات آپ کے تمام عمر فراموش نہ کرینگے تیسرا یہ احسان تو سب سے زیادہ کیا کہ جان بخشی کی اور ہمقدر بندگان خدا کی جانیں بچائیں یہ صرف آپ کے قدموں کی برکت ہے اور پھر یوں تنہا آپ ہم کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں از برای خدا ہماری منت سنیے یہ جو ان سب نے کہا تو شہریار نے خیال کیا معلوم ہوتا ہے برادر صاحب یہاں فقیر ہو کر آتے تھے یہ شہر انھوں نے اسلام آباد کیا ہے یہ انھیں کے قدموں کی برکت ہے اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان لوگوں سے پوشیدہ ہو کر بغیر اطلاع چلے گئے ہیں یہ لوگ تجھکو دیکھکر انھیں کا گمان کرتے ہیں چونکہ ہم اور وہ بالکل ہم صورت اور ہم شکل ہیں ان کو یہ خیال گذرا ہے کہ یہ وہی درویش ہیں خیر تمہارا کیا حرج ہے کچھ دن رہ کر مثل اوروں کے تم بھی یہاں سے چلے جانا یہ خیال کر کے کہا کہ ای بادشاہ ہم لوگ فقیر ہیں ایک مقام پر نہیں رہتے ہیں آج یہاں کل وہاں میرا دل جو گھبرایا تو میں یہاں سے چلا گیا اتفاق سے گھومتا ہوا ادھر پھر آ نکلا کہ میرے کان میں صدا توپ کی آئی چونکہ میں رات سے اس صحرا میں مقیم تھا جب صدا توپ کی سنی میں نے خیال کیا کہ یہ صدا اسے توپ

کیسی ہی اور کہان فیر ہوئی ہی کیا کوئی قلعہ اس صحرا کے قریب ہی ذرا چل کر دیکھون تو جب مین یہان
آیا تو دیکھا کہ تم لوگ قلعہ بند ہو اور یہ سپاہ کثیر صف بستہ ہی اور ایک گرد خندق بھی کھنچا ہی چونکہ تم
مذہب اسلام قبول کر چکے تھے مجکو تاب نہ آئی مین نے اُسکو قتل کیا سپاہ کو شکست دی تمھارے
حریفون کو گرفتار کر کے تمھارے حوالے کیا اب جہان میرا جی چاہتا ہی وہان جاتا ہون تم کیون روکتے ہو فقیرون
کو کیون عاجز کرتے ہو تم اہل دنیا ہو میرے تمھارے میل کیونکر ہو مین اسی سبب سے چلا گیا تھا یہ سنکر زردمان
نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے اب تو مجھپر رحم فرمائیے مین تو آپ کو نجانے دونگا یہ کہکر اور دوڑ کر
باگ پکڑ لی وہ درویش مجبور ہوگیا کہا اچھا بابا چل تیرا بھی کہنا کرنا چاہیے زردمان اُس درویش کو اپنے ہمراہ
لیکر اپنے لشکر مین آیا درویش نے کہا کہ وہ جوان کہان ہی جو کہ قید تھا اُدھر اسد ثانی بعد فتح ہونے
جنگ اور گرفتار ہونے دونون بادشاہون اور بھاگنے لشکر کے اپنی فوج کو ہمراہ لیکر ایک جانب کو روانہ
ہوا تھا کہ درویش نے لشکر مین آکر دریافت کیا اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ وہ چلے جاتے تھے لوگون نے عرض کی
کہ شاہ صاحب وہ تو مع لشکر طرف صحرا کے جاتے ہین یہ سنکر درویش نے زردمان سے کہا کہ اُس جوان
کو بھی لے آؤ وہ بڑا بہادر ہی اور عالی خاندان ہی اُسکو اپنا مہمان کرو یہ کلام درویش سنکر زردمان
اُسی وقت طرف جوان کے روانہ ہوا مع چند سردارون کے جاکر اُسکے مرکب کی باگ پکڑ لی کہ اے محسن میرے
آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین ہم غریبون پر رحم فرمائیے قلعہ مین تشریف لے چلیے جو کچھ ماحضر ہی اُسے
نوش فرمائیے آپ نے تو ہم پر بڑے بڑے احسان کیے ہین ہم احسان فراموش نہین ہین آپ کے سبب
سے تو ہم اب تک زندہ رہے ورنہ پہلے ہی وہ حریف کام تمام کر چکا تھا اور قلعہ بھی لے چکا تھا اگر آپ نہ آتے
تو اُس روز ہم کبھی نہ بچتے پھر تو آپ نے خوب خوب شبخون مارے لشکر تباہ کیا پہلوانون کو قتل و غارت کیا
جب قلعہ پر یورش کرنے آیا تب اُسکی سرکوبی کی آخر عاجز ہوکر اُسنے بذریعہ عیار مکر و فریب سے آپ کو گرفتار
کرا لیا پھر قلعہ پر یورش کیا تو شاہ صاحب نے آکر بچایا پہلے تو محسن ہمارے آپ ہی ہین ہم آپ کو کس
طور سے جانے دین ہم آپ کو کبھی نہ جانے دینگے چاہئے آپ بخوشی تشریف لے چلیے اور چاہیے ناراضی سے
چلیے ہم تو آپ کے غلام ہین یہ جو زردمان نے باتیں کہا تو اسد ثانی نے خیال کیا کہ اب کیا کرون یہ تو
مجبور کرتا ہی اور مین بسبب اُس درویش کے بخوف شہریار کے پہلے سے لشکر سے جدا ہوکر مع اپنے لشکر کے
ادھر کو روانہ ہوا کہ جہان دستیاب ہون اُس جگہ میرا کیا کام ہی ایک تو یہ کتنی بڑی ذلت ہوئی کہ دست
جبین نے آکر قید سے مجکو رہا کیا مین نے قبل مین لاکھ لاکھ فکر کی اور تدبیر سوچی کہ یہ فتح نہ کرین اور مین اُس
لشکر کو شکست دون شبخون بھی مارے بارگاہ بھی لے گیا مگر کچھ نہ ہوسکا خدا بُرا کرے اُس عیار کا کہ جو
مجکو گرفتار کر لے گیا اور یہ دن نصیب ہوا اخیر جو تقدیر مین لکھا تھا وہ ہوا اب اسکو کیا جواب دون یہ نہین
ہوسکتا ہی کہ اسکے ہمراہ نجاؤن جو کہ منت و سماجت کی اور ہم قبول نہ کرین اور دل یہ گوارا نہین کرتا ہی
کہ مین روبرو اُس درویش کے جاؤن ایسے ایسے خیال کر کے جواب دیا کہ اے بادشاہ اسوقت مجکو بہت
ضرورت ہی ہان پھر جب کبھی ادھر آؤنگا تو تمھارا مہمان ہونگا اسوقت معاف کرو زردمان نے کہا کہ آپ
بھی مذہب اسلام رکھتے ہین اور مین بھی اہل اسلام ہون اور دین اسلام مین رد دعوت کسی طرح روا نہین ہی
پھر آپ کیون میرے سوال کو رد کرتے ہین مین تو آپ کو ہرگز ہرگز نجانے دونگا ضرور ضرور اپنے غریبخانے
پر لے چلونگا یہ سنکر اسد مجبور ہوے اور کہا کہ اچھا چلتا ہون مگر لشکر میرا اسی مقام پر رہیگا زردمان
نے جواب دیا کہ جی نہین مع لشکر تشریف لے چلیے آخر کو اسد ثانی مع لشکر ہمراہ زردمان کے طرف

لشکر کے روانہ ہوا اسد نے زردمان سے کہا کہ جو بارگاہ مین لشکر خورشید سے لے گیا تھا وہ فلان صحرا مین استادہ ہی اُسکو بھی منگا لو تاکہ فراق آکر نہ لیجائین یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر زردمان نے بہرام کردن سوار سے کہا کہ تم چند لوگون کو ہمراہ لیجاکر بارگاہ لے آؤ بہرام اُسی وقت بحکم زردمان چند لوگون کو ہمراہ لیکر طرف اُس صحرا کے روانہ ہوا اُدھر زردمان اسد ثانی کو ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین آیا لشکر اسد شامل لشکر زردمان ہوا اب زردمان درویش اور اسد ثانی کو لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا ادھر عہتر رفیق و تقیل دونون نے خورشید و زرنگار شاہ کو شہر مین جاکر قید کیا اور قیدخانے پر پہرہ او چوکی مقرر کرکے واپس آئے اور اہل شہر کو یہ مژدہ خوش دے آئے کہ اہل شہر خوش ہو کہ جنگ فتح ہو گئی دونون بادشاہ اسیر ہو گئے یہ سُنکر خوشی ہونے لگی گھر گھر نوبت خوشی کی بجنے لگی سامان عیش ہونے لگا ہر ایک گلے ملنے لگا عہتر رفیق و تقیل دونون شہر سے واپس آتے تھے دیکھا کہ بادشاہ مع درویش و اسد ثانی و کل لشکر و اسیران سپاہ زرنگار شاہ و خورشید کو لیے ہوے تشریف لاتے ہین ان دونون نے بڑھکر فتح کی مبارکباد دی بادشاہ بہت خوش ہوا یہ دونون بھی ہمراہ لشکر کے ہوکر طرف شہر کے چلے یہانتک کہ داخل شہر ہوے شہر کے ہر گلی کوچے مین خوشی پائی گئی اہل شہر کو شاد دیکھا سب نے بادشاہ کو مبارکباد دی سب کی مبارکباد سے شگفتہ ہوا اور بخندہ پیشانی جواب دیتا ہوا داخل ایوان شاہی ہوا اسیرون کو تو زندان خانے روانہ کیا زخمیان سپاہ کے علاج ہونے کا حکم ہوا فوج کو اپنے مقام پر جانیکا حکم ہوا سپاہ اسد ثانی کے قیام کے لیے ایک مقام الگ مقرر ہوا یہ سب بندوبست کرکے بادشاہ مع درویش و اسد ثانی کے داخل ایوان شاہی خاص ہو تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا گیا زردمان نے شاہ صاحب کا ہاتھ پکڑکر کہا کہ آپ تخت پر قدم رنجہ فرمایئے کیونکہ تاج و تخت آپ کو زیبا ہی فقیر نے کہا کہ ای بابا یہ تاج و تخت تمھارا تم کو مبارک رہے ہم فقیر ہین ہم کو اس سے کیا کام ہی ہم کو بوریہ درگاہی یہ تاج و حشم تم لوگون کو سزاوار ہی بہت بہت زردمان نے کہا کہ آپ تخت پر تشریف فرما ہوجیے مگر درویش نے نہ قبول کیا اُسکے بعد بادشاہ نے اسد سے کہا کہ آپ تخت پر تشریف رکھیے اسد نے بھی یہی کہا کہ یہ تخت و تاج آپ کو مبارک رہے ہم لوگ تاج بخش ہین تاج گیر نہین ہین یہ سُنکر زردمان خاموش ہو رہا اور حکم دیا کہ کرسی حاضر کرو کرسی فوراً حاضر کی گئی بادشاہ نے قصد کیا کہ مین بھی کرسی پر بیٹھون اُسوقت درویش نے ہاتھ پکڑکر بادشاہ کو تخت پر بٹھایا اور کہا کہ یہ تخت آپ کو مبارک ہو زردمان نے فقیر کے کہنے سے تخت پر قدم رکھا سلامی کی توپین فیر ہوئین سرداروں نے حاضر ہوکر نذرین دین بادشاہ نے سب کو انعام و اکرام دیا دہنے جانب کرسی زرنگار پر درویش اور بائین جانب کرسی مرصع پر اسد ثانی متمکن ہوے برابر اسد ثانی کے اُنکے سردار نامدار اور برابر درویش کے زردمان و تقیل و صمصام اور دیگر سرداران نیکنام بیٹھے خوب دربار آراستہ دیر آراستہ ہوا بادشاہ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی رقاصہ مہ جبین خوش گلو خوش اندام بقول شاعر ؎ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ✤ جوانی کی راتین مرادون کے دن ✤ حاضر کی جائے تاکہ تھوڑی دیر ناچ دکھائے کا رنگ جمے تکلیف و مصائب سفر سرد ہو طبیعت محظوظ ہو پھر تو کل سامان جشن جیسا کہ چاہیے مہیا کیا جائے گا یہ حکم ہونا تھا کہ فوراً طائفہ خوش گلو خوبصورت موافق آداب دربار شاہی حاضر ہوا اور سازندون نے ساز کو درست کیا اُس مطربہ خوش جمال پری چہرہ نے کھڑے ہوکر پہلے مبارکباد گائی بعد اُسکے گت ناچی اہل محفل کو نہایت درجہ خوش و

اور مسرور کیا بادشاہ نے فرمایا کہ کوئی غزل گاؤ حاضرین محفل کو سناؤ رقاصہ نے یہ غزل گائی حکم بجا لائی غزل

تم سوا آنکھون مین میرے جلوہ گر کوئی نہ تھا　　ایک مین تھا دوسرا اہل نظر کوئی نہ تھا
یون تو دیکھے ہین حسینان جہان مین نے بہت　　خوبصورت نازنین نازک کمر کوئی نہ تھا
دخت رز کی تاک نے بیہوش ایسا کر دیا　　مجھ سوا محفل مین اُسکے بے خبر کوئی نہ تھا
بزم مین وہ بت کرے خاطر ہماری کس طرح　　نالۂ غم کے سوا مجھ مین ہنر کوئی نہ تھا
عشق مین تیرے گنوائی ہین سے یہ جان عزیز　　چاہنے والا تمھارا بیشتر کوئی نہ تھا
بے سبب جور و ستم مین نے سہے ہین اسلیے　　آج تک تیرے سوا مد نظر کوئی نہ تھا
منہ چھپایا کس لیے وصلت مین ای جان جہان　　باعث شرم و حیا وقت سحر کوئی نہ تھا
مدتون سے تھا مجھے شوق شہادت اسلیے　　قتل گہ مین دوسرا سینہ سپر کوئی نہ تھا
بن بلائے آگئے پہلو مین میرے ای ریاض　　نالہ و فریاد میرا بے اثر کوئی نہ تھا

بعد غزل گانے کے کوئی دوپہر رات آئی ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی اُدھر وزیر خوش تدبیر نے تمام لشکر اسلام کو آب و طعام سے سیر و سیراب کیا یہان جسوقت یہ بکاول نے عرض کیا بادشاہ اُٹھا شاہ صاحب و اسد کا ہاتھ پکڑ کر نعمت خانے مین مع کل سردارا اور اہل دربار کے رونق افروز ہوا اور دسترخوان بچھایا گیا بعد فراغت طعام بادشاہ کل حاضرین سے رخصت ہوا اور شاہ صاحب اور اسد سے اجازت لے کر مع فرزند دلبند کے داخل محل ہوا یہان اندرون محل سرا تمام مستورات مین محل مین خوشی منا رہی تھین کسی نے کونڈے مانے تھے وہ کونڈے بھر رہی تھی کسی نے پیر بکایک کا دونا کیا کسی نے کھڑے پیر کا دونا کیا کسی نے بی بی کی صحنک کی کہین رتجگے کا سامان ہو رہا تھا غرض جس نے جو منتین مانی تھین وہ سب نے ادا کین اور ہر ایک عورت بائین شائستہ بادشاہ بیگم کو آکر مبارکباد دیتی تھی اور وہ اُسکو انعام و اکرام سے سرفراز کرتی تھی کہ اسی عرصہ مین بادشاہ مع فرزند ارجمند کے داخل محل ہوا جس روز سے بادشاہ واسطے جنگ زرنگار شاہ کے شہر سے باہر تشریف لے گئے تھے اُس دن سے داخل محل نہ ہوے تھے باوجودیکہ قلعہ بند ہوے تھے مگر اُسمین بھی محل مین نہین گئے لاکھ لاکھ لوگون نے چاہا کہ محل مین تشریف لے جائین مگر بادشاہ نے محل مین جانے سے انکار محض کیا اور فرمایا کہ جب تک لڑائی فتح نہ ہولے گی اُسوقت تک مین محل خاص مین نجاؤنگا اس سبب سے تمام خواصین بادشاہ کی تشریف آوری کی خبر اندرون محل سُنکر آداب و مجرے کے لیے حاضر ہوئین اور ہر ایک موافق قاعدے کے حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے آداب و مجرا بجا لائی اور مبارکباد فتح و فیروزی سنائی بادشاہ نے سب کو علے قدر مراتب انعام دیا اور بہت عنایت و مہربانی سے پیش آیا اور تھوڑی دیر کے بعد آرام فرمایا یہان وزیر نے شاہ صاحب اور اسد ثانی کے لیے ایک ایک کمرہ نہایت عمدہ اور پُرتکلف آراستہ کیا اور دو مسہریان اُسمین لگائین یہ دونون صاحب جا کر مسہریون پر لیٹے وزیر اپنے مکان کو گیا پہرہ چوکی مقرر کر کے ہر سردار و امیر اپنے اپنے مکان کو گیا یہان جب تنہائی ہوئی تو اُسوقت اسد ثانی نے شہریار سے کہا کہ کیون بھائی صاحب آپ نے کیون فقیری اختیار کی اسکا کیا سبب ہی کیون سپاہ و لشکر کو ترک کیا اور کیون ملک و مال کو چھوڑا اور سفر غربت اختیار فرمایا اسکا کیا سبب ہوا ارشاد فرمائیے شہریار نے فرمایا کہ بھائی اسکو نہ دریافت کرو فلک کی یونہی گردش ہوتی ہی اُسکو یہی منظور ہوا کہ مین یون آوارہ ہون اس فلک تفرقہ انداز سے کسی کو چین نہین ملتا ہی یہ یونہی سب کو تباہ و برباد کرتا ہی بقول شاعر شعر

کچھ ایک مین نہین ہون اکیلا شکستہ دل :: گردش سے ہی فلک کے زمانا

شکستہ دل ہو مین کیا بیان کرون میری جو واردات ہی وہ تم سن ہی لوگے پہلے تم اپنا واقعہ بیان کرو کہ تم یہان کیونکر آئے اور کس سبب سے یہان گرفتار ہوگئے مجھے تمھاری گرفتاری سے بڑا تعجب ہی کیونکہ سنا گیا تھا کہ تم ہمراہ صاحبقران ثانی کے طرف خانہ کعبہ کے گئے ہو پھر اُنسے کیونکر جدا ہوے اور کیا واقعات پیش آئے پھر مین بھی اپنا واقعہ بیان کرونگا یہ سُنکر اسد ثانی نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ مین کیا بیان کرون آپ نے سُنا ہوگا کہ صاحبقران ثانی مع ایک سو چالیس سردارون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف لے گئے اور امیر بانو قیصر بدیع الملک نوجوان کو کہ جو لائق ہوگئے تھے صاحبقرانی سپرد کرگئے اور اُنکو لقب صاحبقران ثالث کا عنایت فرمایا برادر رستم ثانی قبل سے شکار کو گئے تھے مین بھی مع اپنے ناموس و لشکر کے ہمراہ صاحبقران کے زیارت کعبہ کے واسطے روانہ ہوا اُسوقت کی کیفیت کیا بیان کرون لشکر مین ایک کہرام تھا اور تلاطم برپا تھا ہر سوار و پیادہ نالان و گریان تھا ہر ایک کو حیرت تھی سب کے چہرون سے حسرت ٹپکتی تھی مگر امر مجبوری تھا کوئی دم نہ مار سکتا تھا حکم صاحبقران مین کیا کسی کا زور تھا رخصت کے وقت صاحبقران نے بدیع الملک کو چند وصیتین کین اور فرمایا کہ تم بھی آئنہ اندام جادو کو قتل کرکے اور ایوان نہ طاق کو فتح کرکے میرے پاس چلے آنا بدیع الملک نے منظور کیا ہم سب کو گریان و نالان چھوڑکر ہمراہ صاحبقران روانہ ہوے صاحبقران طے مراحل و قطع منازل فرماتے ہوے چلے جاتے تھے سب کی جدائی کا صدمہ تھا جہان فراج مبارک چاہتا تھا فروکش ہوتے تھے اور خیمہ وغیرہ نصب ہوتے تھے اور صاحبقران کے واسطے بارگاہ سلیمانی برپا ہوتی تھی کیونکہ وہ اسکو اپنے ہمراہ لے گئے ہین اسی طرح سے سب منزلین طے ہوئین ایک دن ایک صحرا مین جاکر مقام کیا اور قریب شام وہان پر صاحبقران فروکش ہوے اُس روز اُسی صحرا مین جاکر قیام فرمایا شب کو ہم سب سردارون نے ایک خواب دیکھا کہ اسد ثانی نے وہ خواب جوکہ سردارون صاحبقران نے دیکھا تھا اور پہلا ذکر جلد دوم لعل نامہ مین ہوچکا ہی تمام دکمالی بیان کیا اور کہا کہ وہ صحرا ایسا پُرفضا تھا کہ فوراً صاحبقران ثانی نے فرمایا کہ ہم ابھی یہان کئی دن قیام کرینگے بموجب حکم عالی سفر موقوف رہا اُس روز بھی وہان قیام کیا گیا بھائی صاحب نہ معلوم کون دشمن تھا کہ جسنے بوقت شب جبکہ ہم سب غافل پڑے سو رہے تھے تو تمام صحرا مین آگ لگادی تمام اشجار صحرا مثل ہیزم خشک کے جلنے لگے خیمون وغیرہ مین بھی آگ لگ گئی سب سردار گھبرا گھبرا کر اُٹھے اور جدھر جسکا منھ پڑا روانہ ہوا مین بھی بحالت پریشانی بھاگا مین نے اُس کرہ نار سے جوکہ مثل دوزخ کے ہو رہا تھا ایک جانب کو رُخ کیا اب مجھکو نہین معلوم کہ اُنپر کیا گذری آیا وہ لوگ جل گئے یا مثل میرے اُس آگ سے بچے مین اُس تاریکی شب مین تو دل سخت پریشان تھا اُس وقت ایک تو تنہائی کا خیال دوسرے اپنے یگانون کی جدائی کا ملال مصیبت اور وحشت دونون کا حال کیا بیان کرون کہ جو کیفیت تھی جسوقت اُسکا خیال آتا ہی ابھی تک یہ حال ہی کہ دل پریشان ہوجاتا ہی مگر حالت مجبوری مین کیا چارہ بھائی صاحب ہر طرح یہ خیال آتا کہ نہ معلوم صاحبقران پر کیا گذری ایسے ایسے خیال کرتا ہوا اُس شب تاریک مین مُنہ اُٹھائے ہوے چلا جاتا تھا نہ کوئی یار نہ مددگار تھا نہ عزیزون کی جدائی نے بے موت مار رکھا تھا صبح ہوتے ہوتے مین قریب ایک صحرا کے پہونچا اُس صحرا مین ایک چشمہ بھی تھا مین نے اُس چشمہ پر جاکر وضو کیا اور نماز صبح ادا کی اور ایک جانب کو روانہ ہوا تھوڑی ہی دور راہ طے کی تھی کہ ایک قلعہ نظر آیا مین بلا خوف و خطر چلا جاتا تھا کہ اُس قلعہ پر سے اُتر کر ایک سوار میرے روبرو آیا اور کہا کہ ای جوان یہ لباس ہم کو دیدے کہ ہمارے سردار کو پسند آیا ہی اور اُس نے طلب کیا ہی اور مجکو اسکے لینے کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تو جاکر لے آ یہ سُنکر مین نے کہا کہ ای شخص تو یہ کیا کہتا ہی کیا

لباس ہو کیسا سردار ذرا سمجھا کر کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ تو کیا کہتا ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای جوان اس بات سے کچھ حاصل نہ ہوگا لباس ضرور ضرور دینا ہوگا کیونکہ عملداری ہمارے سردار کی ہی یہان سے بڑے بڑے قافلے تباہ ہوکر جاتے ہین تم تو یکہ و تنہا ہو ہمارا کیا بنا لوگے یہان شیرون کے جگر خون ہوتے ہین شاہی خزانے لٹ جاتے ہین جب مین نے یہ سُنا تو مین نے کہا کہ ای بھائی یہ بتاؤ کہ تمہارے سردار کا کیا نام ہی اور اس قلعہ کا کون مالک ہی یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ ای جوان ہمارے مالک کا نام فتاح کج کلاہ ہی وہی اس قلعہ اور صحرا کا مالک ہی اور اس قلعہ کو قلعہ فتاحیہ کہتے ہین اُسکے ہمراہ چالیس ہزار سردار قزاق پیشہ ہین جو کوئی قافلہ ادھر سے گذرتا ہی ہم لوگ لوٹ لیتے ہین کئی مرتبہ بادشاہ نے لشکر ہمارے سردار کی گرفتاری کے واسطے روانہ کیا مگر بے نیل مقصود واپس گیا اُس سے یہ سُنکر مین نے کہا کہ ای شخص اپنے مالک سے جاکر کہدے کہ یہ لباس نہین ملے گا کیون غریبون کو ستاتا ہی اس سے کیا حاصل ہی مین تو یہ لباس ہرگز نہ دونگا یہ سُنکر اُس سوار نے کہا کہ کیون اپنی قضا بلاتا ہی اب تو بغیر لباس دیے یہان سے تیری رہائی غیر ممکن ہی مین جاکر کہے دیتا ہون بھائی صاحب یہ کہکر وہ سوار طرف قلعہ کے گیا اور زیر قلعہ جاکر اُسنے پکار کر کہا کہ ای سردار وہ جوان لباس نہین دیتا ہی اور کہتا ہی کہ کیون غریبون کو ستاتے ہو اُسکے بارے مین کیا حکم ہوتا ہی یہ صدا سُنکر بالاے قلعہ سے آواز آئی کہ اگر نہین دیتا ہی تو لڑکر چھین لو اور یا گرفتار کرلو اور ہمارے پاس لے آؤ یہ سُنکر وہ سوار میرے قریب آیا اور کہا کہ اگر لباس باسانی دینا منظور ہی تو دے دو ورنہ مین زبردستی سے لونگا یہان سے جان بچا کر جانا بہت دشوار ہی یہ بستی قزاقان ہی کیون اپنی جوانی بیکار ضائع کرتا ہی لباس دیدے یہ سُنکر مین نے کہا کہ لباس کا ملنا غیر ممکن ہی جب تک میرے دم مین دم ہی اُسوقت تک تو لباس نہین ملتا ہی جوان مرد بغیر جان دیے اپنی چیز نہین دیتے ہین پھر مین کیونکر دے دون اگر تجھ مین کچھ دم ہی تو لیلے نہین تو اپنے سردار کو بلالے کہ وہ خود آکر لے لے یہ سُنکر اُس جوان نے کہا کہ ہمارے سردار کے آنے کی کچھ ضرورت نہین ہی مین ہی تیرے واسطے کافی ہون لے بس خیریت اسی مین ہی کہ لباس دیدے کیون جھگڑتا ہی مین نے کہا کہ ہر شخص مین آپ سے حواس درست کر تو کیا دل لگی سمجھا ہی مین کبھی نہ لباس دونگا فوراً وہ سوار یہ سُنکر برہم ہوا اور اُسنے میرے اوپر وار کیا چونکہ وقت آگ لگنے اور خبردار ہونے کے مین نے تلوار اُٹھا لی تھی جیسے ہی اُس سوار نے وار کیا مین نے خالی دے کر اپنا وار کیا کہ وہ زخمی ہوکر طرف قلعہ کے بھاگا اور زیر قلعہ جاکر پکارا کہ ای آقا یہ جوان بغیر سزاے معقول کے لباس نہ دے گا مجھکو تو زخمی کیا ہی اور کسی دوسرے کو روانہ فرمایئے کہ وہ اگر اُس سے لباس لے لے ورنہ وہ چلا جائے گا یا آپ خود تشریف لایئے یہ سُنکر مین نے دیکھا کہ بالاے قلعہ سے ہزارون سوار چلے آتے ہین اور بہت سے سوار بالاے قلعہ آئے اور آواز دی کہ ای جوان کیون اپنی جان عزیز تلف کرتا ہی لباس دیدے خیر اگر تو نے ہمارے ایک سوار کو زخمی بھی کیا تو کچھ مضائقہ نہین ہی ہم اُسکی تلافی کے خواستگار نہین ہین صرف لباس دے دو ورنہ بہت پچھتاؤ گے آیندہ تم کو اختیار رہی یہ صدا سُنکر مین نے اہل قلعہ کو جواب دیا کہ کیون اپنی قضا بلاتے ہو اگر مرد میدان ہو تو میرے مقابلہ کو آؤ اور لباس لیجاؤ یہ سُننا تھا کہ سب اہل قلعہ ایک ہی مرتبہ قلعہ پر سے اتر آئے [illegible] تھا وہ سب کے سب میرے روبرو آئے اور کہا کہ خیر اسی مین ہی کہ لباس دیدے اُسوقت مجھکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ کیون پریشان کرتے ہو مین لباس کبھی نہ دونگا یہ سُننا تھا

سوار حملہ کرکے چلے اُسوقت اُنکے افسر نے کہا کہ ای بھائیو اس جوان کو زندہ گرفتار کرلو یہ مرد بہادر اور
جری معلوم ہوتا ہی اسکو بھی ہم اپنے ساتھ رکھینگے اگر یہ ہماری اطاعت قبول کرلے گا تو بڑا ہم کو زور
ہوجائیگا کیونکہ اسکے چہرے سے آثار شجاعت پیدا ہین ہمارے لشکر مین کوئی سردار ایسا نہین ہی کہ جو
ایسی شان وشوکت رکھتا ہو یہ سُنکر وہ سب کے سب سوار آپڑے مین بھی لڑنے لگا یہانتک
کہ مین لڑتا ہوا برابر سردار کے پہونچا اور اُسکا مقابلہ کیا اُسنے وار کیا مین نے خالی دیکر اُسکی تلوار
چھین لی اور اُسکی کمر زنجیر پکڑ کر اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر دے مارا اور سینہ پر سوار ہوگیا اُسکے ہمراہیون
نے قصد کیا کہ مجکو قتل کرین مگر اُسنے منع کیا کہ تم لوگ ٹھہر جاؤ کیون اپنی جان دیتے ہو اب تو مین گرفتار
ہوگیا ہون اگر تم حملہ کردیگے تو یہ جوان مجکو قتل کر ڈالیگا یہ سُنکر وہ لوگ تھم گئے تب مین نے اُس سے
کہا کہ میرا لباس لیگا اُسنے کہا کہ ای جوان تو مجکو چھوڑ دے مین تیرا غلام ہون اور تیری اطاعت
کرونگا اور جو کچھ تو فرمائیگا بجا لاونگا اُسوقت مین نے کہا کہ پہلے تو یہ بیان کر کہ تیرا مذہب کیا ہی
اُسنے کہا کہ تصویر پرست ہون اور یہ سب لوگ بھی تصویر پرست ہین مین نے اُس سے کہا کہ پہلے تو اس مذہب
باطل کو ترک کر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ اب تو مین تجھے ضرور قتل کر ڈالونگا وہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ ای جوان اچھا تو ہی بتا
کہ مین کون مذہب اختیار کرون تب مین نے کہا کہ مذہب اسلام اختیار کر اور اُسکو عقائد اسلام بتائے اور
چند کلمہ وحدانیت پروردگار مین اُسکے روبرو بیان کیے وہ صدق دل سے مسلمان ہوا مین اُسکے سینہ پر سے
اُترا وہ اُٹھکر میرے قدمون پر گرا مین نے اُسکو چھاتی سے لگایا اور اُسنے سب اپنے ہمراہیون کو مسلمان
کیا اور مجکو لیکر قلعہ مین آیا اپنی قزاقی کی کل کیفیت بیان کی تب مین نے کہا کہ اب تم لوگ یہ پیشہ ترک کرو اور
ہمارے ہمراہ چلو جہان ہم جائین اُسنے کہا مجھے آپکے ساتھ چلنا منظور ہی مین ایک دن وہان رہا اُسنے میری
دعوت کی دوسرے دن مین وہان سے مع چالیس ہزار قزاقون کے روانہ ہوا صحرا بصحرا پھرنے لگا دو ایک
ملک بھی فتح کیے اور یہ لوگ بھی ہمراہ ہین اب مین لشکر بدیع الملک کی تلاش مین پھرنے لگا اور کوشش
کرتا ہوا چلا آتا تھا کہ جلد جاکر اُن سے ملون اور کل کیفیت بیان کرون اتفاق سے ادھر آنکلا یہان ان لوگون کو قلعہ بند
پایا اہل اسلام جانکر انکی مدد کی اور جو کچھ کہ واقعہ اسکے علاوہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا یہ سب حال سُنکر شہریار
یعنی درویش نے بہت افسوس کیا اور کہا کہ یہ نہایت مقام افسوس ہی نہین معلوم کہ وہ لوگ اُس آتش سے بچے یا
نہین افسوس اس فلک ناہنجار نے کیسا تفرقہ ڈالا کہ یون لشکر تباہ ہوا نہ معلوم کہ بدیع الملک اب
کہان ہین یہ سُنکر اسد ثانی نے کہا کہ اب آپ کچھ اپنا حال بیان فرمائیے شہریار نے کل اپنی کیفیت اسطرح
بیان کی کہ آنا عرضی کا فیروز بخت کے پاس سے اور جانا اپنا قلعہ تیر بخش پر اور فتح کرنا جنگ کا اور آنا سہراب
بن لندھور کا مع لشکر رستم ثانی کے اور معلوم ہونا کہ وہ بسبب رنج وصدمہ کے کہ صاحبقران نے
بدیع الملک کو صاحبقران کیا ہی فقیر ہوکر باہر نکل گئے جب مین نے یہ سُنا مجکو بھی تاب نہ رہی مین بھی
فقیر ہوکر برائے تلاش برادر لشکر سے نکل آیا اور جو جو تکلیفین کہ مصائب سفر سے راہ مین گذرین وہ سب
بیان کین اور کہا کہ اتفاق سے مین بھی ادھر آنکلا یہان یہ واقعہ دیکھا ان سب کو اہل اسلام خیال کرکے
اُس کافر کو قتل کیا اور لشکر کو شکست دی اسکے سوا اور جو کچھ واقعہ گذرا وہ سب تم پر روشن ہی اب
یہ بیان کرو کہ تمہارا کیا ارادہ ہی اسد ثانی نے کہا کہ کل مین زرد مان شاہ سے رخصت ہوکر تلاش
لشکر بدیع الملک کے واسطے روانہ ہونگا شہریار نے کہا کہ بھائی اسد تم کو قسم ہی خداوند کریم کے
عزت وجلال کی کہ تم میرے راز سے کسی کو آگاہ نہ کرنا اگر خدا کو منظور ہوگا تو ہم لباس درویشی

ترک کرینگے ورنہ جو اُسکی مرضی اسد نے کہا کہ پہلے تو میرا قصد تھا کہ سب پر مین ظاہر کردون چونکہ اب آپ نے قسم دی ہی مین کبھی ظاہر نہ کرونگا آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر یہ بات آپ کو کرنا ہوگی کہ کل مجکو بادشاہ سے اجازت دلوا دیجیے تاکہ مین اپنی راہ لون کیونکہ وہ آپ کا کہنا بہت مانتے ہین آپ تو فرماتے ہین کہ مین پہلے پہل یہان آیا ہون اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہی شاہ صاحب پہلے بھی یہان تشریف لائے تھے اور ایک پہلوان کو اکھاڑے مین اُتر کر قتل کیا تھا اور ثقیل دیوصورت کو کہ پہلوان ہی اُسکو زیر کیا تھا اور شہر کے باہر ایک مقام پر مسکن اختیار کیا تھا اور تمام شہر کو مسلمان کیا تھا فرزند بادشاہ کو اپنا شاگرد کیا تھا اور بعد کچھ دنون کے غائب ہوگئے تھے اب پھر تشریف لائے ہین یہ کیا واقعہ ہی شہریار نے کہا کہ بھائی مین سچ کہتا ہون دروغ بولنے سے کیا حاصل جو واقعہ تھا وہ بیان کر دیا مگر مین یہ جانتا ہون کہ یہان برادر رستم ثانی فقیر بنکر آئے ہونگے اُنھون نے اِس شہر کو اسلام آباد کیا ہی چونکہ مین اُنکا ہمشکل ہون یہ لوگ سمجھے کہ یہ وہی درویش ہین جو کہ قبل مین آئے تھے اسد نے کہا کہ آپ نے سچ کہا واقعی یہی امر ہی خیر آرام فرمائیے صبح کو دیکھا جائیگا یہ کہکر دونون صاحب سو رہے اور وقت طلوع آفتاب بیدار ہوے کہ موذن مسجدون مین اذان دے رہے تھے اللہ اکبر کی صدا ہر چہار جانب بلند تھی یہ دونون صاحب خواب سے بیدار ہوے اور جو لوگ کہ پہرے پر مقرر تھے آواز سُنتے ہی حاضر ہوے کہا کہ پانی وضو کرنے کو حاضر کرو ہم وضو کرینگے اور نماز صبح پڑھینگے یہ سنکے وہ لوگ پانی لائے اُنھون نے وضو کیا اور نماز سحر ادا کی اِس عرصہ مین زرد مان بھی بیدار ہوا بعد فراغت نماز محل سے باہر آیا اور یہان ایوان شاہی مین سب سردار آکر جمع ہوے تھے کہ زرد مان مع اپنے فرزند تومان کے تشریف لایا تخت پر قدم رکھا دربار جمع ہوا ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آکر بیٹھا دربار مثل سابق کے آراستہ ہوا اُسوقت بادشاہ نے وزیر کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی تک نہ شاہ صاحب تشریف لائے نہ وہ جوان دیوانہ یعنی جو کہ اسد ثانی کرکے مشہور ہی نہ معلوم مزاج اُن دونون صاحبون کا کیسا ہی وزیر نے عرض کیا کہ حضور دو شبانہ روز کے جاگے ہوے ہین بسبب کسل کے آرام کرتے ہونگے اِس سبب سے تشریف لانے مین عرصہ ہوگیا ہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ سب نے دیکھا کہ درویش و اسد ثانی چلے آتے ہین دیر مین آنے کا یہ سبب ہوا کہ یہ دونون صاحب بعد ادا کرنے نماز صبح کے اپنے مقام سے اُٹھکر شریک دربار ہوے جیسے ہی زرد مان کی نگاہ شاہ صاحب پر پڑی اپنے تخت سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ تشریف لائیے شاہ صاحب مع اسد ثانی کے تخت کے برابر آئے دہنے جانب شاہ صاحب و سرداران زرد مان و تومان تاجدار متمکن ہوے اور بائین جانب اسد ثانی و ثقیل دیوصورت و سرداران اسد بیٹھے اُسوقت زرد مان نے شاہ صاحب سے کہا کہ ای ہادی طریق ہدایت و اے مرشد کامل شریعت یہ بیان فرمائیے کہ وہ لوگ جو کہ اسیر ہوے ہین اُنکا کیا تدارک کیا جاے شاہ صاحب نے جواب دیا کہ ای بادشاہ ذیجاہ اُنکو طلب فرمائیے اور پہلے اُنکے بادشاہون سے بابت ترک کرنے دین باطل کے ہدایت کیجیے اگر وہ دین باطل ترک کرین تو اُنکو قید سے رہا کر دیجیے وہ خود اپنے ہمراہیون اور سپاہ کو مسلمان کر لینگے اور اگر نہ منظور کرین تو پھر اُن کو قتل کیجیے اور اسی طرح یہ اور قیدیون سے ہدایت کیجیے اگر وہ لوگ دین اسلام قبول کرین رہا کیے جائین اور جو لوگ نہ قبول کرین قتل ہون یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ پہلے زرنگار شاہ و خورشید کو دربار مین حاضر کرو یہ حکم ہونا تھا کہ چوبدار دوڑ کر داروغہ زندان خانہ کے پاس گیا اور کہا کہ بادشاہ نے حکم دیا ہی کہ قیدیون کو حاضر کرو مگر پہلے زرنگار شاہ و خورشید کی طلبی ہی یہ سُنکر فوراً داروغہ زندان خانہ نے قفل در زندان خانہ کھولا اور اُن دونون کو لے کر طرف دربار کے روانہ ہوا اگرد دو ہزار سوار ہاتھون مین

شمشیرہای برہنہ لیے چلے آتے تھے یہان دربار مین سب لوگ اُنکے منتظر تھے یہ دونون قید آہن مین ازسرتاپا گرفتار تھے ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین طوق بازؤن اور رانون پر چڑھے فولاد کی زنجیر گران مین سلسل داروغہ زنجیر کا سرا پکڑے ہوے حاضر دربار ہوا انھون نے دیکھا کہ دربار خوب آراستہ ہی وہ درویش بھی ایک جانب کو متمکن ہی اور وہ جوان یعنی اسد بھی دربار مین ایک طرف مع اپنے سردارون کے جلوہ گر ہی دربار مرقع تصویر معلوم ہوتا ہی دلہن کی طرح سجا ہوا ہی یہ حال دیکھکر اُن دونون کا عجب حال ہوا دل مین کہنے لگے کہ باوجودیکہ ہم بھی شاہان اولوالعزم سے ہین اور بڑے بڑے دربار بھی نظر سے گذرے ہین مگر یہ رعب اور داب کسی دربار کا نہین دیکھا خصوصاً جو رعب اس فقیر کے چہرے سے عیان ہی وہ کسی بادشاہ کے چہرے پر بھی نظر نہین پڑا باوجودیکہ یہ فقیر ہی مگر یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر زرینہ بیٹھا ہوا ہی زرنگار شاہ نے خورشید کی طرف دیکھکر کہا کہ بھائی خورشید تم نے اس فقیر کا رعب اور جلال دیکھا کہ دل مثل بید کانپا جاتا ہی خورشید نے کہا کہ مین کیا بیان کرون جو میرا حال ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی یہ دونون اشارون مین باتین کرتے ہوے اور دربار اور اہل دربار کو دیکھتے ہوے چلے آتے تھے کہ روبروے تخت شاہی حاضر کیے گئے عرض بیگی نے بڑھکر عرض کیا کہ خداوند قیدی حاضر ہین بادشاہ نے نگاہ اُٹھاکر دیکھا ادھر زرنگار شاہ و خورشید نے مارے شرمندگی کے سر جھکا لیا اور آنکھین چار نہ کین اور دل مین خیال کیا کہ کل کا ذکر ہی کہ ہمارے یہان کیسے کیسے دربار آراستہ رہتے تھے اور ہم کیا کیا زیادہ بیان کرتے تھے اور قلعہ پر کس شد و مد سے یورش کرکے آتے تھے یا آج ہم یون اسیر پابہ زنجیر استادہ ہین اور وہ شخص کہ جسکی ہم کچھ حقیقت نہ جانتے تھے وہ ہمارے روبرو تخت پر بیٹھا ہی کیا گردش فلکی ہی کہ ایک روز وہ ہمارا اغوستان تھا یا آج ہم یون اسیر ہین سچ ہی کہ ہمیشہ زمانہ کسی کا یکسان نہین رہتا ہی بقول شخصے شعر بیک ساعت بیک لحظہ بیک دم ٭ دگرگون می شود احوال عالم ٭ ابھی کل ہی کا مذکور ہی کہ یہ جوان اسد ثانی ہماری قید مین گرفتار تھا اور ہم نے اسکے قتل کا حکم دیا تھا اور اسکو قفس مین قید کرکے اپنے ہمراہ لے کر یورش قلعہ کے واسطے آئے تھے کہ ہم قلعہ پر یورش کرینگے اور یہ دیکھے گا کیونکہ یہ اہل قلعہ کا دوست ہی جب اُنکو قتل کر لینگے تو اسکو بھی قتل کرینگے یا اُنکے قتل سے اسکو اُنکے حال پر رحم آوے گا یہ تڑپ تڑپ کر قفس مین رہ جاےگا یہ نہ خبر تھی کہ ہم خود قید ہوکر اُسکے روبرو جاوینگے اور یون لڑائی فتح ہوگی اور یون وہ جوان دربار مین زردمان کے متمکن ہوگا خداوند اس فقیر کا بُرا کرین اور اسکو سنگ سیاہ کر دین کہ جسنے آکر ہم کو یہ روز بد دکھایا ورنہ زردمان کی بھی یہ مجال تھی کہ وہ ہم کو شکست دیتا میان یہ بن پڑنے کی بات ہی اب دیکھیے ہم سے وہ کیا سوال کرتا ہی اگر اطاعت کے بارے مین وہ ہم سے کہے گا تو ہم ہرگز نہ قبول کرینگے زرنگار نے خورشید سے باشارہ اس امر کو کہا خورشید نے جواب دیا کہ آپ کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو مجھ سے بن پڑے گا وہ مین کرونگا یہان تو اشارے اور دل مین یہ باتین ہو رہی ہین کہ یکایک زردمان نے کہا کہ کیون ای زرنگار شاہ آپ کو یقین تھا کہ زردمان ہم سے کیا مقابلہ کرے گا کیونکہ نہ تو اُسکے پاس اسقدر خزانہ ہی نہ لشکر ہی نہ ملک ہی نہ پہلوان وہ ایک ادنی بادشاہ ہی مین جاکر اور اُسکو دباکر اُسکا ملک لے لونگا اگر اُسنے مذہب اسلام ترک کیا تو خیر ورنہ قتل کر ڈالونگا یہان میرے خدا نے مجکو وہ عزت و مرتبہ بخشا کہ جسکو تم لوگ دیکھکر حیران ہوگئے اور یہ سب ان شاہ صاحب کے قدمون کا صدقہ ہی نہ یہ تشریف لاتے نہ مجکو مذہب اسلام تعلیم کرتے نہ مین مسلمان ہوتا نہ یہ مرتبہ و جاہ و حشم مجکو نصیب ہوتا اب تم خیال کرو کہ مین وہی ہون اور تم وہی ہو تم نے مجھپر کیا کیا ظلم اس عرصہ مین کیے ہین مین نے پہلے بہت عذر کیے تم نے ایک نہ سماعت کیے آخر کو عاجز ہوکر مین نے

تمھارا مقابلہ کیا چونکہ میرے ستارے خراب تھے مین نے شکست کھائی قلعہ بند ہوا اسیر بھی تم نے ظلم سے ہاتھ
نہ اٹھایا اگر یہ لوگ نہ آتے تو تم نے میرا کام تمام کر دیا تھا اور قلعہ لے لیا تھا مگر خدا نے اپنا فضل کیا کہ مجھکو
تمھارے دست ظلم سے بچایا مگر اسیر بھی تم نے میرے محسن و آقا کو مکر کر کے بذریعہ عیار کے گرفتار کر لیا
اور پھر قلعہ پر یورش کیا اگر ہمارے مرشد و ہادی شاہ صاحب تشریف نہ لاتے تو تم نے اپنا کام کر لیا تھا
خیر یہ سب تو گذشتنی قصے ہین اگر تم لوگ اب بھی مذہب اسلام قبول کرو اور یہ دین باطل ترک کرو تو مین تم کو
رہا کر دون ورنہ رہائی غیر ممکن ہے آیندہ تم کو اپنے فعل کا اختیار ہے ہم نے حجت ختم کر دی یہ کلام بادشاہ
کا سنکر زرنگار شاہ اور خورشید نے سر اٹھا کر کہا کہ ای زردمان یہ گردش فلکی ہے ورنہ یہ بھی ممکن
تھا کہ تو یون ہمارے روبرو گفتگو کرتا اور ہم یون اسیر بلا ہو کر تیرے روبرو استادہ ہوتے یہ جو تیری خواہش
ہے کہ ہم دین اسلام قبول کرین تو یہ کبھی نہ ہوگا اگر یہی منظور ہوتا تو ہم کیون اس طرح چڑھ کر آتے اور لشکر کشی
کرتے اور اسقدر بندگان خداوند تصویر کی جانین ضائع و برباد کراتے ہم تو ہرگز ہرگز دین اسلام قبول نہ کرینگے
چاہے جان جائے چاہے رہے یہ کلام سنکر زردمان نے کہا کہ کیون اپنی جانین مفت مین ضائع کرتے ہو
اور کیون بیکار اپنا خون اپنے سر پر لیتے ہو اس سے کیا حاصل ہے ای زرنگار و خورشید سواے دین اسلام
کے جسقدر مذہب دنیا مین ہین اور رائج ہین وہ سب باطل ہین اور یہ مذہب قوی حق ہے اور جو لوگ
اُنکی پرستش کرتے ہین وہ سب کافر ہین اور داخل جہنم ہونگے جب تک مین نے یہ مذہب اصلی اختیار
نہ کیا تھا اور مین بھی مثل تم لوگون کے تصویر پرست تھا اور جو کوئی تبدیل مذہب کی بابت مجھ سے کہتا تھا مین
اُسکو قتل کرتا تھا خداوند کریم ان شاہ صاحب کو قیامت تک پردۂ دنیا پر قائم و برقرار رکھے کہ جنکے سبب
سے مین نے یہ نعمت غیر مترقبہ پائی جسکا شکریہ میری زبان سے ادا نہین ہو سکتا ہے یہ سنکر زرنگار شاہ
و خورشید نے کہا کہ یہ تو تم سچ کہتے ہو مگر ہم کو اب تک کوئی معجزہ مذہب اسلام کا ظاہر نہین ہوا ہے کہ ہم
اپنا مذہب قدیم اُسکے سبب سے ترک کرین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ کیا کم معجزہ ہے کہ ایک درویش
نے تم دونون کو اٹھا لیا اور لشکر کو بھگا دیا یہ سنکر زرنگار شاہ و خورشید نے پھر جواب دیا کہ اُسوقت
تو ہم بدحواس تھے اگر اسوقت یہ ایک مرتبہ ہم دونون کو جسطرح کھڑے ہین اُٹھا لین تو ہم ابھی مذہب اسلام
قبول کرتے ہین اور اپنا مذہب قدیم ترک کرتے ہین یہ سنکر زردمان نے کہا کہ یہ شرط تمھاری بالکل مہمل ہے
اب کیون وہ اسقدر تکلیف کرین اُنھون نے کہا کہ ہم تو یون ہی مسلمان ہونگے جبتک کہ یہ ہماری شرط
پوری نہ ہوگی یہ سنکر اُس درویش نے کہا کہ اچھا اگر یہی شرط ہے تو مین ابھی موجود ہون یہ فرما کر اپنی کرسی
پر سے اُٹھے اور برابر آنکے آکر دست چپ تو کمربند زرنگار شاہ مین ڈالا اور دست راست کمربند
خورشید مین ڈالا اور زور کیا تو ایک ہی مرتبہ دونون کو مع قید سلاسل کے اُٹھا لیا اور جگر سے نعرہ
اللہ اکبر کھینچا اور اُٹھا کر سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر زمین پر رکھ دیا اب جو اُن دونون نے یہ زور و
طاقت دیکھی تو دل مین کہا کہ اللہ اللہ یہ زور و قوت ہے کہ ایک تو ہم دو جوان دوسرے چار چار سو من کی قید
ہمارے جسمون پر اور یون باسانی اسنے اُٹھا لیا زہے طاقت و زہے قوت ضرور انکا مذہب برحق ہے اور
دین صادق ہے یہ خیال کر کے کہا کہ زردمان شاہ ہم دونون نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور مذہب اسلام
اختیار کیا ہم کو رہا کر دو یہ سنکر اُس درویش نے زردمان سے کہا کہ اب انکو چھوڑ دو انھون نے مذہب
باطل اپنا ترک کرنے کا اقرار کیا اب ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم انکو رہا کر دین زردمان نے بموجب حکم درویش
حکم دیا کہ ان دونون کو رہا کر دو جیسے ہی یہ حکم ہوا فوراً آہنگرون نے اُن دونون کے جسم سے کاٹ کر قید دور

کر دیے رہا ہوتے ہی وہ دونون دوڑ کر اُس درویش کے قدمون پر گرے اور کہا کہ جو آپ کے مذہب کے قواعد ہون وہ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایئے اُس درویش نے اُن دونون کو قدمون سے اُٹھا کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ لاؤ دو کرسیان فوراً ملازمون نے کرسیان حاضر کین حکم دیا کہ کرسیون پر بیٹھ جاؤ وہ دونون مجرا کر کے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ گئے تو اُس درویش نے اُسوقت چند کلمہ وحدانیت پروردگار بیان کیے کہ وہ دونون اُسی وقت صدق دل سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے جب یہ مسلمان ہو چکے تو اُس درویش نے کہا کہ اب اُن لوگون کو بلاؤ جو کہ انکے لشکر کے قید ہو کر آئے ہین کہ وہ بھی اپنا مذہب باطل ترک کرین اور اپنے آقا کے ساتھ مسلمان ہون بس فوراً زرد مان نے حکم دیا کہ ہان حاضر کرو اُن قیدیون کو کہ وہ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کرین یہ حکم سُننا تھا کہ فوراً ملازم گئے اور سب قیدیون کو لاکر حاضر دربار کیا اُن سب نے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی اور ہمارے بادشاہ بھی کرسیون پر جلوہ گر ہین کہ اس عرصہ مین اُن لوگون سے زرد مان نے کہا کہ تم لوگون نے خیال کیا کہ تمھارے بادشاہون نے اپنا مذہب قدیم ترک کیا ہی اور مذہب اسلام قبول کیا ہی لہذا اب تم لوگ بھی اپنا مذہب قدیم ترک کرو یہ سُنکر اُن لوگون نے بھی بموجب حکم زرد مان اپنا مذہب قدیم ترک کیا اور سب کے سب مسلمان ہوے قید سے رہا کیے گئے زرد مان نے حکم دیا کہ سامان جشن مہیا کرو کہ آج ہم ان سب کی دعوت کرینگے بموجب حکم اُسی وقت سامان جشن مہیا کیا گیا جب سامان جشن مہیا ہو گیا تو ملازمون نے آکر عرض کیا کہ حضور محفل عشرت درست ہی تشریف لے چلین یہ سُنکر زرد مان مع زرنگار شاہ و خورشید و درویش و اسد ثانی و سرداران اسد و سرداران زرنگار شاہ و خورشید و سرداران سلطنت کو ہمراہ لیکر بزم عشرت مین تشریف لائے اور سب اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے تینون بادشاہ پہلو بہ پہلو مسند زرنگار پر متمکن ہوے زرد مان نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر کیا جاے درویش و اسد ثانی بھی برابر زرد مان کے متمکن تھے بہرام کرگدن سوار بھی اس عرصہ مین بارگاہ سے کر آگیا تھا وہ بھی شریک جشن ہوا طائفہ حاضر ہوا اور بموجب حکم بادشاہ کے سازندون نے ساز ملایا وہ مطربہ ناز و ادا کے ساتھ اُٹھی اور گت ناچنا شروع کی خوب ناچی کہ زہرہ فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر غش کر گئی بعد گت ناچنے کے یہ غزل لب و لہجہ کے ساتھ شروع کی غزل

ار چلے سینکڑون ٹکڑے جگر کے
دکھائین زخم ہم اُنکو جگر کے
جنھین کہتے ہو تم لعل بدخشان
ادھر ٹکڑے ہوے قلب و جگر کے
کوئی ناسور دل مین پڑ گیا ہی
اشارے قہر ہین ترچھی نظر کے
کسی کی ترچھی نظرون نے کیا قہر
کلیجہ تھام لو گئے آہ بھر کے

چلین گے تیر اگر ترچھی نظر کے
مثال برق دل تڑپے گا ہر دم
وہ قطرے ہین مرے خون جگر کے
چلے آئے مرے گھر بے طلب وہ
نہین تھمتے ہین آنسو چشم تر کے
دل حسرت زدہ اور قلب مضطر
کہ نکلے اشکون مین ٹکڑے جگر کے

دغا کہتی ہی یہ ہرگز نہ ہو گا
چلین گے وار اگر ترچھی نظر کے
ادھر پہلو سے وہ اُٹھے جو ناشاد
مین صدقے اپنی آہ پُر اثر کے
ہوئی جاتی ہین دل کے پار چھریان
نشانہ ہو گئے تیر نظر کے
اجازت دے تو دو نالے کی محکم

جب یہ غزل خوب بتا بتا کر گا چکی اور اہل بزم کو خوب خوش کیا یہان تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ دوسرا طائفہ حاضر ہو اور اُسکو انعام دے کر رخصت کیا دوسری مطربہ خوب بھاؤ بتا کر گت ناچی کہ حاضرین محفل کے دل پائمال ہو گئے بعدہٗ اُسکے یہ غزل گانا شروع کی غزل

باخبر مجھ حال سے آپنے نہ جانا نہ ہوا — سو گیا وہ جب مرا آغاز افسانہ ہوا
آپ کے جانے سے ای جان ایسا ویرانہ ہوا — کنج مرقد کا خرابہ اپنا کاشانہ ہوا

مائل گیسوے جانان ہوکے دیوانہ ہوا
جب سے ساقی نے نگاہ مست اپنی پھیرلی
روح نے جب سے کہ چھوڑا اس تن خاکی کا ساتھ
جب سے بد دل ہوکے توڑے شیخ نے جام و سبو
یاس ہوکر وصل سے دل مین خرابہ ہوگیا
قید ہستی سے سوے کنج لحد راہی ہوے
صاف ہوتا ہے یہ ظاہر مرگیا عاشق غریب
ہوگئی لو روتے روتے شمع محفل بھی تمام
دیکھکر یوسف کو دشت نجد مین کہتے ہین لوگ

قیس سے بڑھکر مرا آباد ویرانہ ہوا
مرگئے مے کش نہ پھر آباد مے خانہ ہوا
پھر کوئی اپنا نہ تھا ہر ایک بیگانہ ہوا
اُف رے بدبختی نہ پھر آباد مے خانہ ہوا
جب رہا کوئی نہ گھر مین صاف ویرانہ ہوا
دل جو اپنا مائل گیسوے جانانہ ہوا
انکا جانا تھا کہ گھر میرا عزاخانہ ہوا
سوز غم سے خاک جل جل کے جو پروانہ ہوا
دیکھیے پھر زلیخا سے یہ دیوانہ ہوا

جب وہ بھی یہ غزل گاچکی تو انعام لیکر چلی گئی اسکے جانے کے بعد اور طائفہ آیا اسی طرح چند طائفے
آئے اور ناچ گاکے اہل محفل کے دل کو خوش و محظوظ کرکے چلے گئے اور بہت کچھ انعام و اکرام پایا اسی
عرصہ مین بکاول نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان شاہی تیار ہے تشریف لے چلیے بادشاہ یہ سُنکر
اُٹھا اور سب اہل بزم کو ہمراہ لے کر نعمت خانے مین تشریف لایا اور خاصہ نوش فرمایا تمام لشکریون کو
مطبخ شاہی سے طعام پہونچا ہر ایک نے سیر ہوکر کھایا بادشاہ کو دعائین دین بادشاہ نے اسقدر زر کثیر
اہل فوج کو تقسیم کیا کہ سب مالامال ہوگئے غنیمت بھی معاف کردی وہ دن اور وہ رات اسی عیش و
عشرت مین بسر ہوئی سحر کے وقت اسد نے بادشاہ سے کہا کہ اب مین رخصت ہونا چاہتا ہون مجکو بہت
سے ضروری کام ہین اب مین ٹھہر نہین سکتا ہون درویش نے بھی موافق وعدے کے سفارش کی بادشاہ نے
اسد ثانی کو بعد گفتگوے بسیار و تکرار بسیار کے رخصت کیا اسد مع اپنی سپاہ کے لشکر بدیع الملک
کی تلاش مین شہر زرین حصار سے نکل کر روانہ ہوا اب دیکھیے انکا ذکر کہان پر ہوتا ہے اور اب یہ کہان
پر پہونچتے ہین ادھر بعد جانے اسد ثانی کے زرنگار شاہ نے کہا کہ ای زرد مان اب مین بھی اپنے
ملک کو جاتا ہون اہل شہر کو مسلمان کرکے پھر آؤنگا جب تم کو کوئی غنیم ستائے تو اسوقت مجکو ضرور
خبر دینا مین ضرور مدد کرونگا دوسرے میرا لشکر تمام شکست کھاکر تباہ ہوگیا ہے اور کوہ و صحرا مین برباد
پڑا ہے اسکو جمع کرون زرد مان نے زرنگار کو رخصت کیا اور زرنگار مع اپنے سرداروں کے جو اسیر
ہوکر مسلمان ہوے تھے لے کر اپنے ملک کو روانہ ہوا کہ انکا بھی ذکر آئندہ ہوگا زرنگار شاہ کے جانے
کے بعد خورشید بھی زرد مان سے رخصت ہوکر مع اپنے سرداروں کے اپنے شہر منوچہر یہ کو روانہ
ہوا اب سودائے ملک گیری دماغ سے نکل گیا ایسی شکست کھائی کہ اب دم نہین ہے ان سب کے جانے
بعد درویش نے کہا کہ ای بادشاہ اب مین بھی جانا چاہتا ہون بادشاہ نے یہ سُنکر عرض کیا کہ یا مرشد کامل
آپ نہ تشریف لے جائین اپنے مقام پر تشریف رکھین کہ جہان سے حضور غائب ہوگئے تھے پھر حضور وہین
تشریف فرما ہون کیونکہ حضور کے قدمون کی برکت سے ہم کو یہ دن میسر ہوے ہین ہم آپ کو کیونکر جانے
دین یہ سُنکر شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجکو مجبور نہ کرو جانے دو پھر آئینگے بادشاہ نے دست بستہ عرض کیا
کہ مین تو آپ کو نہ جانے دونگا چاہے کچھ ہو یہ سُنکر درویش نے مجبور ہوکر کہا کہ اچھا اور منظور کیا اسی
اُسی وقت بادشاہ درویش کو لے کر تکیہ پر آیا پھر وہی سب سامان مہیا ہوگیا مجمع لوگون کا مثل میلہ کے
ہونے لگا یہ یہان فقیر بنے ہوے بیٹھے ہین انکو تو یہان چھوڑیے اور زرد مان شاہ کا حال دیدار ... سنیے

همه تن مصروف و مشغول ہی دیکھیے اب انکا بھی ذکر کب ہو

اب یہان سے دو کلمہ داستان حیرت بیان مشعر حال مہتر سیارہ ثانی کے معرض تحریر و تقریر مین آتے ہین کہ وہ بھی بعد فقیر ہوکر نکل جانے شہریار عالی وقار کے خود بھی فقیر ہوکر تبلاش رستم ثانی و شہریار عالی وقار کے چلا تھا اب اسکا کچھ ذکر منظور ہی بعد اسکے او رحالات متعلق داستان ہذا

بیان کیا جاتا ہی کہ سیارہ جو فقیر ہوکر چلا تو نہایت پریشان ہوا مہینون کوہ و صحرا کی خاک چھانی مگر نہ تو رستم کا پتہ ملا اور نہ شہریار کا آخر کو عاجز ہوکر ایک صحرا مین زیر درخت خیار فلک بحر فتار کی اور اپنے رنج و غم کی شکایت خداوند کریم سے اپنے دل مین کرنے لگا یہان تک کہ اسی حالت مین آنکھ لگ گئی خواب مین کیا دیکھتا ہی کہ ایک مرد بزرگ تشریف لائے ہین اور فرماتے ہین کہ ای سیارہ تو کیون اسقدر پریشان ہی ارے وہ دونون جوان زندہ اور سلامت ہین اور وہ بعد ایک عرصہ بعید کے ظاہر ہونگے بلکہ دعوی صاحبقرانی کرینگے انکے ہمراہ ایک سپاہ کثیر ہوگی نصف ملک وہ فتح کرینگے اور نصف ملک بدیع الملک اور اب رستم ثانی بدیع الملک سے کسی طرح کم نہین ہوگا خدا اسنے اسکی مدد کی ہی یہ جسقدر ملک کہ اسلام آباد ہین یہ سب پھر کفرستان ہونگے اور پھر انھین دونون صاحبون کی شمشیر عدو کش سے اسلام آباد ہونگے ایک لڑکا بدیع الملک کا ہوگا اسکا نام رفیع البخت ہی وہ طلسم نورآگین کو فتح کریگا ارے تو غم نہ کر تیرا آقا زادہ قاف مین بہت راحت سے ہی اور تجھ سے اور تیرے آقا سے بعد ایک عرصہ کے ملاقات ہوگی اور شہریار سے تو بہت جلد ملاقات ہونیوالی ہی مگر اسکا خیال رہے کہ جبتک کہ تیرا زمانہ تجھ سے موافق نہ ہو اسوقت تک لباس درویشی کو ترک نہ کرنا اور نہ اپنا راز کسی پر ظاہر کرنا سیارہ نے اسی عالم خواب مین دریافت کیا کہ یا حضرت یہ تو فرمائیے کہ پھر کیون کفرستان ہو جائے گا کیونکہ یہ سب ملک تو بزور تلوار اسلام آباد ہوے تھے انھون نے فرمایا کہ ازرناگ بن زہر دے خروج کیا ہی اور اسکے ہمراہ دو لڑکے تورج کے ہین ایک فن سپاہ گری مین کامل ہی دوسرا ساحر ہی ایک لڑکا بختگان کا سنجنگان بھی انکے ہمراہ ہی اب اسنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی وہ برابر ملک فتح کرتا ہوا اور اہل اسلام کو قتل و قمع کرتا ہوا اور قید کرتا ہوا چلا آتا ہی صرف اسی سبب سے کفرستان ہو جائے گا ابھی سیارہ کچھ اور دریافت کرنا چاہتا تھا کہ وہ مرد بزرگ نظرون سے غائب ہوگئے یہ خواب دیکھکر اسکی آنکھ کھل گئی اُٹھا تو وقت صبح قریب تھا نماز سحر ادا کی اور وہان سے اٹھکر ایک طرف لوردا ہوا وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ درختون پر طائران خوش الحان کا حمد باری اپنی زبانون مین ادا کرنا اور وہ سبزے کا زمین پر لہکنا وہ قطرہ ہاے شبنم کا سبزے پر چمکنا عجب سمان دکھاتا تھا ہر درخت بار شبنم سے جھومتا ہوا ثابت ہوتا تھا کہ سجدہ معبود ادا کررہے ہین جو جھونکا نسیم عطر بیز کا آتا تھا دماغ جان کو معطر و شاداب کر دیتا تھا وہ گل خودرو کا جابجا صحرا مین کھلے ہوے نظر آتا سیارہ سیر کرتا ہوا قدم اٹھائے ہوے چلا جاتا تھا تھوڑی سی راہ طی کی تھی کہ ایک لشکر دور سے نظر پڑا اور دیکھا کہ اس طرف وہ چلا آتا ہی اسنے خیال کیا کہ اس لشکر مین چلکر دیکھنا چاہیے کہ یہ لشکر کسکا ہی جب وہ لشکر قریب آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ سردار لشکر کا اسد ثانی ہی یہ اسد کو دیکھکر ایک درخت کی آڑ مین اس سبب سے کھڑا ہوگیا کہ اسد اسکو پہچانتے ہین اگر دیکھینگے تو حال دریافت کرینگے اور مجکو حکم افشاے راز کا نہین ہی پھر مین کیونکر سامنا کرون اسکا سبب یہ تھا کہ اسد زرد مان سے رخصت ہوکر اس روز تو شہر کے باہر آکر ٹھہرا اور وہان قیام کیا دوسرے روز

جاتا

وہان سے کوچ کیا اور اُس صحرا مین گذر ہوا یہ تو راہ طی کرتے ہوے چلے گئے جب یہ دور نکل گئے تو سیارہ وہان سے اُس سمت کو راہی ہوا جدھر سے لشکر آیا تھا یہ قریب دوپہر کے اُس مقام پر پہونچا جہان شہریار جس کے بنگلہ مین فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے اسنے دور سے اُس بنگلہ کو جو دیکھا تو خیال کیا کہ یہ بنگلہ کیسا ہی چل کر دریافت تو کرو جب اُسکے قریب آیا تو دیکھا کہ گرد اُس بنگلہ کے درخت لگے ہوے ہین اُن درختون پر پنجرے جانورون کے لٹکے ہوے ہین جانور بول رہے ہین اور ایک درویش اندر بنگلہ کے گیروا بستر بچھے ہوے بیٹھا ہی اور سامنے ایک بیراگی رکھی ہوئی ہی اسنے جو ہین اُس درویش کو دیکھا خیال کیا کہ چل کر اس سے دریافت کرین کہ تم کون ہو شاید کوئی کامل ہو تو کچھ مطلب ہی اس سے حاصل ہوگا بس یہ فوراً بشکل قلندر بالاے چبوترہ آیا اور داخل بنگلہ ہو کر کہا کہ السلام علیک یا ہادی اُس درویش نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ علیکم السلام یا مرشد اب جو اسنے سر اُٹھایا اور آنکھ چار ہوئی سیارہ نے پہچان لیا کہ یہ تو شہریار عالی وقار ہین اُدھر شہریار نے بھی پہچانا کہ یہ تو سیارہ ثانی ہی بس فوراً سر جھکا لیا اُدھر سیارہ دوڑ کر قدمون پر گرا اور کہا کہ ای آقا آپ نے کیون فقیری اختیار کی اسکا کیا سبب ہوا آپ کا لشکر آپ کے واسطے بہت پریشان ہی آخر کو عاجز ہو کر زنگستان کو چلا گیا آپ کی بھاوج آپ کے واسطے بہت پریشان ہین یہ کہتی ہین کہ مین تو بھائی کے پاس آگئی تھی وہ بھی فقیر ہو کر کسی طرف کو چلے گئے کیسی مین منحوس و کم بخت ہون کہ اپنے سرتاج کو یون آوارہ کیا انکا سہارا کرکے آئی تھی سو انکو یون برباد کیا خداوندا جلد میرے اوپر رحم کر یہ سُنکر اُس درویش نے سر اُٹھایا اور بنگاہ غیظ و غضب سیارہ کو دیکھا اور کہا کہ او نابکار تو لباس فقیری مین بندگان خدا کو پریشان کرتا ہی کیسا آقا کیسا لشکر اور کیسی بھاوج تو کسی کو پہچانتا بھی ہی ہم فقیر ہین ہم کو لشکر و سپاہ سے کیا کام ہی جا ہمارے پاس سے اُٹھ جا ہم سمجھتے تھے کہ ہم اکیلے تھے ایک ہمارے طریقہ کا آدمی آگیا مگر تو بڑا مکار نکلا سیارہ نے یہ کلام سُنکر عرض کیا کہ ای آقاے نامدار مین آپ کا راز افشا نہ کرونگا مگر مجھ سے پوشیدہ نہ کیجیے مین آپ کو پہچان گیا غلامون سے پوشیدہ ہونا کیا ضرور ہی مین آپ کی خدمت کرونگا کیونکہ مجکو ایک بزرگ باکمال کا حکم ہی کہ راز افشا نہ کرنا یہ کہکر رونے لگا اسوقت شہریار نے اُسکو گلے سے لگایا اور کہا کہ دیکھو اسکا خیال رہے کہ راز ظاہر نہ ہونے پاے کیونکہ جب تک مین اپنے بھائیون کو تلاش نہ کرلونگا تب تک یہ لباس فقیری نہ اُتارونگا اگر اُنھون نے ترک لباس فقیری کیا تو خیر ورنہ مین اور وہ دونون گدائی کرینگے یہ سُنکر سیارہ نے کل کیفیت اپنی بیان کی اور تمام حال خواب کا بھی مفصل عرض اور بیان کیا اُدھر شہریار نے بھی اپنا کل حال اس سے بیان کیا یہان تک کہ یہان آکر لڑائی کو فتح کرنا اور اسد ثانی کو زرنگار شاہ کے قیدخانہ سے رہا کرنا اور اپنا اس مقام پر اصرار سے زرومان شاہ کے مقیم ہونا بھی بیان کیا سیارہ نے کہا کہ جی ہان مجکو آج صبح کے وقت لشکر اسد ثانی ملا تھا جب مین نے اُنکو دیکھا تو مین پوشیدہ ہو گیا جب وہ چلے گئے تو مین ادھر کو روانہ ہوا یہان تک آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچا شہریار نے کہا کہ ہان وہ کل یہان سے رخصت ہو کر گئے ہین اب سیارہ بھی اُسی مقام پر بلباس فقیری مقیم ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ تیرا خواب سچا ہی کہ ایک آقا سے تو ملاقات ہوئی اور اُن بزرگ نے یہ بھی اپنی زبان سے فرمایا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین ایک صاحب سے تو ضرور ملیگا چنانچہ ویسا ہی ہوا سیارہ بھی یہان رہنے لگا اب انکو تو یہان چھوڑیے

لیکن اب حال اُس لشکر فرار شدہ اور قلعہ سیاہ تاب کا تحریر ہوتا ہے جو شہریار کے ہاتھ سے شکست کھا کر اور لاش قہران و وزیر قہران کی لیکر اُسکے ملک کو روانہ ہوئے تھے اور باقی حالات متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامہ

ساقی مئے لالہ گون پلا دے
تھوڑی سی شراب دے اگر ہو
لازم تو یہ ہے کہ بھر کے دے جام
جسمین کہ ہے خون کا رنگ ساقی
دکھلاؤن قلم کا رنگ اپنے
چنین کرد رقم کوہ با امتیاز

مستون کا ذرا نشہ جما دے
کیون کرتا ہے اتنی دیر ساقی
مضمون کی ہے فکر صبح اور شام
پھر جوش ہو دل خمار ہو جائے
مضمون کا ہو رنگ ڈھنگ ایسے

رنگ ورون سے نہ اپنے بے خبر ہو
لا جلد جو کچھ ہو باقی ساقی
اُس بادے کی ہے ترنگ ساقی
گلشن کی عیان بہار ہو جائے
شناسندہ راز خاطر نیاز

فراریان دشتہ نبرد وره گیران میدان جنگ دگر یز کنندگان و شکست خوردگان عرصہ رزم صفحہ قرطاس پر قلم تیز رقم سے یون حال تحریر کرتے ہین کہ جب لشکر قہران سیہ پوش کج گردن شکست کھا کر اور لاش قہران و وزیر کی لیکر بلا تحاشہ میدان جنگ سے بھاگے اور رُخ قلعہ سیاہ تاب کا کیا ان لوگون نے کہین دم نہ لیا برابر چلے جاتے ہین پھر کر نہین دیکھتے ہین یہ حال ہے کہ پتہ کھڑ کا اور بندہ سرکا یہ خوف ہے کہ حریف عقب مین چلا آتا ہے تھوڑی دور پہونچ کر لشکر مخمور کا الگ ہو گیا اور وہ لاش اپنے سردار کی لیکر طرف ارزنگ کے روانہ ہوا کہ اسکا ذکر پھر ہوگا اب لشکر قہران بعد خوف و خطر کہ حریف عقب مین چلا آتا ہے بھاگا ہوا چلا جاتا ہے کہین پر دم نہین لیتا ہے رُخ شہر کی طرف کیے چلے جاتے ہین راہ مین کہین قیام نہین کرتے تشنہ و گرسنہ برابر چلے جاتے ہین یہان تک کہ قریب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچے شہر کے باہر دم لیا اب حواس درست ہوئے دل مین خیال کیا کہ بھاگتے ہوئے ایک عرصہ ہوا اگر حریف آتا تو کب کا پہونچ جاتا بس اب کوئی خوف نہین ہے آج کی شب یہان بسر کرین علی الصباح کو شہر مین داخل ہونگے اور اپنے شاہزادے سے کل حال بیان کرینگے یہ خیال کرکے افسران سپاہ نے حکم دیا کہ رات شہر کے باہر بسر کرکے صبح کو شہر مین داخل ہونگے اب کوئی خوف نہین ہے جو لشکر کہ جنگ سے بچ کر آیا تھا سب تھکا ہوا تھا یہ حکم پاتے ہی اُسی مقام پر اُتر پڑا وہ رات وہان بسر کی صبح کو افسران سپاہ وہ لشکر ہزیمت خوردہ اپنے ہمراہ لیکر مع اُن دونون نعشون کے طرف شہر کے روانہ ہوا اب یہان شہر مین مہران کج گردن تخت حکومت پر متمکن ہے قہار فیل زور کرگدن پیشانی بعہدہ سپہ سالاری اپنے دنگل پر بیٹھا ہے اور کل سرداران نامی و گرامی اپنی اپنی کرسیون پر قرینہ سے متمکن ہین دربار جمع ہے اُسنے اسقدر عدل و داد کیا ہے کہ تمام رعایا خوش ہے اُسکے عدل کی مداح خوان ہے کوئی شخص از ادنی تا اعلے اُسکی حکومت سے ناخوش نہین ہے سب شاد ہین غم سے آزاد ہین مہران نے سپہ سالار کی طرف دیکھ کر کہا کہ باباجان کو تشریف لے گئے ہوئے مخمور فیل پیکر کے ہمراہ عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ کوئی خبر ابھی تک نہین آئی نہ معلوم کیا واقعہ درپیش آیا کوئی جنگ بھی ہوئی یا نہین وہ فرما گئے تھے کہ مین ہر روز کی خبر تم کو بھیجونگا اور اگر مدد کی ضرورت ہوئی تو تم کو طلب کرونگا نہ تو خبر آئی نہ طلبی آئی اسکا کیا سبب ہے آج پندرہ دن سے میرا دل بہت پریشان ہے خداوند زہرہ خیر کرین کہ اُنکی خیر خیریت آئے یہ سنکر سپہ سالار نے کہا کہ حضور کوئی مقام تردد نہین ہے یقین ہے کہ اُنکو مدد کی ضرورت نہو گی جنگ کے سامان مین مصروف ہونگے مہلت نہ ہوئی ہو گی کہ جو خبر روانہ کرتے وہ ایسے نہین ہین کہ اُنکو کوئی شکست دے سکے وہ جہان گئے فتح کرکے آتے ہین اور نشان ظفر

اُنکے ہمراہ کثیر ہی وہ مدد طلب کرکے کیا کرتے آپ پریشان نہون خداوند اُنکے حافظ و مددگار ہین مہران نے کہا کہ یہ تو سب درست ہی کہ وہ تو ہمیشہ فتح فاضل کر کے واپس آئے ہین مگر اس مرتبہ ایسے شخص سے مقابلہ کو گئے ہین کہ جسکے ہیبت شمشیر سے تمام روے زمین کے بہادر کانپتے ہین پردہ قاف مین بھی اُنکی تلوار کا سکہ بیٹھا ہوا ہی اگر خوف ہی تو صرف اسی کا ہی کہ جنگ و دہر دار دو نہ معلوم کیسا اتفاق پڑا ہو تب سپہ سالار نے کہا کہ یہ وہ لوگ نہین ہین کہ جنپر اُنکا سکہ بیٹھ گیا ہو یہ سب قلعہ سیاہ تاب کے باشندے ہین ہمیشہ ظفریاب رہے ہین وہ انکا کیا کر لینگے سُن لیجیے گا کہ یا تو حریف قتل ہوے یا اسیر مہران نے کہا کہ یہ تو تم کو یقین ہوگا مین تو اس قول پر عمل رکھتا ہون مصرع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد + سپہ سالار نے کہا کہ یہ بھی تو کسی کا قول ہی بیت دو دل یک شود بشکند کوہ را + پراگندگی آرد انبوہ را + مہران نے کہا کہ ان باتون سے میرا دل نہین بہلتا ہی بلکہ طبیعت اور زیادہ پریشان ہوتی ہی دیکھیے خداوند کیا دکھاتے ہین نہ معلوم اسوقت اور زیادہ دل کیون پریشان ہو رہا ہی یہان ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ یکایک در ایوان پر سے صداے گریہ و زاری بلند ہوئی کیونکہ افسران سپاہ لاشین لیے کر داخل شہر ہوئے تھے لشکر کو تو شہر مین چھوڑا اور آپ لاشین لے کر طرف دربار کے آئے اور روتے ہوے داخل دربار ہوے جب کہ صداے گریہ و زاری مہران کے گوش زد ہوئی اسنے حیران ہو کر اہل دربار کی جانب دیکھا کہ یہ رونے کی آواز کیسی آرہی ہی کون فریادی آیا ہی کس پر ظلم ہوا ہی ابھی یہ کلام تمام ہوا تھا کہ وہ سب کے سب روبرو ایوان شاہی کے آئے اور بآواز بلند یون فریاد کرنے لگے کہ اے شاہزادہ عالم ہم تباہ ہو گئے اور لٹ گئے ہماری داد دیجیے اور فریادرسی کیجیے اب جو اہل دربار نے دیکھا کہ ہمراہیان بادشاہ برہنہ سر چہرون پر خاک گریبان چاک باحال پریشان بصد نالہ و افغان روتے پیٹتے سر دھنتے چلے آتے ہین سخت متحیر ہوے اور مہران کا تو یہ حال سپاہ دیکھکر رنگ رو متغیر ہو گیا دل مین کہا کہ خدا خیر کرے یہ تو سب سپاہ باباجان کی ہمراہی کے ہین ایسا کیا افتاد پڑی جو یہ یون پریشان حال ہین یہ تو دل مین یہ خیال کر رہے تھے کہ وہ لوگ روبرو تخت شاہی کے آئے اور کہا کہ آپ تو تخت پر تشریف رکھتے ہین اور یہ ہم مصیبت مین گرفتار ہین اٹھیے اور چل کر داد دیجیے اور ہماری مدد کیجیے یہ حیرت کی عالم مین بیٹھا ہوا انکی صورت دیکھ رہا تھا اور ایک حالت اور عالم سکوت اُنکے چہرے پر طاری تھا حیران آئینہ وار ادھر اُدھر دیکھتا تھا کہ یہ کیا واقعہ ہی اور وہ لوگ اُسی طرح سے شور و فریاد اور آہ و زاری بلند کیے ہوے تھے کہ یکایک مہران کے ہوش و حواس درست ہوے اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا مدد چاہتے ہو اپنا حال صاف طور سے بیان کرو ہماری سمجھ مین تمھاری گریہ و زاری کا سبب نہین آتا ہی اُسوقت اُنھین سے ایک شخص آگے آیا اور یون عرض کرنے لگا کہ حضور نے ہم کو پہچانا کہ ہم کون ہین ہم حضور کے والد ماجد کے ہمراہیون مین سے ہین جو کہ اُنکے ہمراہ رکاب براے جنگ و جہد اہل خانہ کعبہ کو گئے تھے ہم اپنا کیا حال بیان کرین کہ فلک مصیبت ہم لوگون پر ٹوٹ پڑا وہان تک پہونچنے بھی نہ پائے تھے کہ راہ مین ایک قلعہ نظر پڑا وہان قیام کر کے اُسکو دریافت کیا تو معلوم کہ اہل اسلام کا قلعہ ہی اُنسے نامہ و پیام ہوا بعد اُسکے جنگ شروع ہوئی ہم لوگون کی فتح ہوئی وہ لوگ قلعہ بند ہوے یورش کیا جنگ مغلوبہ ہوئی دفعۃً نہ معلوم اُن لوگون کی کمک کہان سے آگئی کہ ہمارا بادشاہ اور وزیر دونون اُس جنگ مین قتل ہوے یہ لاشین موجود ہین سپہ سالار مہران شیر زور گرفتار ہو گئے ہم نے شکست کھائی لاشین اپنے مالکون کی اُٹھا کر بھاگے اگر نہ بھاگتے تو قتل ہو جاتے یا گرفتار کیے جاتے یہان

آکر دم لیا ہی یہ واقعہ وہان پیش آیا جو حضور کی خدمت مین بیان کیا ہی مہران نے یہ سُنکر ایک آہ سرد بر درد بھری اور کہا کہ کیا بابا جان قتل ہو گئے اُن لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان یہ لاشین اُنھین کی ہین مہران نے کہا کہ اور فوج کہان ہی اُنھون نے کہا کہ فوج کیسی سب کام آئی جو باقی رہی ہی وہ بھاگ کر شہر مین آئی ہی ہم لوگ آپ کے پاس حاضر ہوے ہین کہ اس واقعہ جانگزا کی آپ کو خبر کرین شاید فوج مخالف شہر مین بھی آئی ہو یہ سُنکر مہران نے کہا کہ کل حال مفصل بیان کرو تب اُنھون نے پھر کل واقعہ بتفصیل بیان کیا یہ سُنکر مہران نے ایک نعرۂ جگر خراش کھینچا اور اشک حسرت دونون آنکھون سے جاری ہوے سپہ سالار کی جانب دیکھکر کہا کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ ہمارا دل بہت پریشان ہی خداوند خیر کرین مگر خیر نہین آئی ہی اُسکا حال اور سبب اب ظاہر ہوا کہ وہ پریشانی میری خالی از علت نہ تھی اُسکا ظہور اب ہوا تم تو کہتے تھے کہ وہ فتح کرکے آئینگے یہ تو اب اُسکے خلاف ہوا اب کیا تدبیر کرون یہ سُنکر سپہ سالار نے کہا کہ اسکی مجھے کیا خبر تھی پھر تو دوہرا غم وصدمہ ہوا اور سخت بلا نازل ہوئی کہ ایک تو بادشاہ جم جاہ کی وفات کا صدمہ اور دوسرے والد بزرگوار کے قتل ہونے کا غم اور بھائی کی مفارقت نے تو کسی کام کا نہ رکھا بلکہ کمر ٹوٹ گئی خیر اب جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا ان مقتولون کے تجہیز و تکفین کی فکر فرمایئے کہ یہ اپنے منزل مقصود کو پہونچین رونا تو تمام عمر ہوگا یہ سُنکر مہران روتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ارتھیان تیار ہون فوراً ارتھیان تیار ہوئین اُن لوگون کو تو رخصت کیا اور آپ بصد گریہ وزاری و نالہ و بیقراری اُن لاشون کو اُٹھاکر بیرون شہر آیا اور جلا یا اور پھونکا بعد اُسکے وہان سے واپس آکر حکم دیا کہ تمام شہر سیہ پوش ہو اور ایک نامہ اس مضمون کا اپنے چچا کو لکھا کہ ای عم نامدار والد بزرگوار نے تو اس دنیاے ناپائدار کو ترک کیا اور ہم کو تنہا چھوڑ دیا مین تو اُنکے غم مین مبتلا ہون لہذا آپ آکر یہان کا بندوبست کرین مین جبتک اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض نہ لے لونگا مجکو کسی طرح چین نہ آئیگا مجکو کھانا پینا سب حرام ہی گو کہ اس امر کی مہران کو کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ تمام ملک جو کہ اُسکے باپ کے قبضہ مین تھا وہ سب اُسکے قبضہ مین آیا مگر رسم دنیا ادا کرنا فرض منصبی تھا اسواسطے کل حال قتل مہران کا اُس نامہ مین تحریر کردیا وہ نامہ ایک سانڈنی سوار کے ہاتھ اپنے عم بزرگوار کے پاس روانہ کیا اور یہان شہر مین حکم دیا کہ چالیس دن تک کسی کے گھر مین شادی وغیرہ کا سامان نہو اور کوئی لباس سیہ نہ اُتارے اور آپ بیٹھ گئے غم مین کل کاروبار سلطنت ترک کرکے گوشہ نشین ہوا ادھر محل شاہی مین ماتم برپا تھا اُدھر خانہ وزیر مین کہرام تھا انکو تو اس غم والم مین مبتلا رکھا رکھا جاتا ہی اب کچھ حال اُس نامہ بر کا تحریر ہوتا ہی

حال اُس نامہ بر کا جو نامہ لیکر روانہ ہوا

سانڈنی سوار نامہ لیکر سرخ پوش کج گردن کے پاس بعد حصول رخصت روانہ ہوا اور چند دنون کے بعد طی مراحل وقطع منازل کرکے اسکے شہر مین پہونچا اور اندرون شہر داخل ہوا وہان جاکر یہ سامان دیکھا کہ تمام شہر آئینہ بند ہی جابجا توپ خانے لگے ہوے ہین شہر مین شادیانے خوشی کے بج رہے ہین رعایا شہر شاد وشادیہ رہی ہی ہر ایک خوش وخرم ہی یہ حال دیکھتا ہوا طرف ایوان شاہی کے روانہ ہوا جب قریب ایوان شاہی کے پہونچا تو دیکھا کہ خلق خدا کا اژدحام ہی سپاہ کو نئی نئی وردیان تقسیم ہوئی ہین ہر ایک خادم وخدمتگار نئے نئے جوڑے پہنے ہوے ہی اور اپنے اپنے کامون پر خوش وخرم مستعد ہی اسنے ایک ملازم شاہی سے دریافت کیا کہ یہان کیا کوئی تقریب شادی ہی اُسنے جواب دیا کہ ہان

بادشاہ کے فرزند ارجمند کی برات ہی ابھی ابھی برات دُلھن کے مکان سے واپس آئی ہی یہ اُسکی خوشی ہی اُسنے کہا کہ بادشاہ کہان تشریف رکھتا ہی اُس ملازم نے کہا کہ محفل عشرت مین تشریف فرما ہین کیون تمھارا اِس دریافت حال سے کیا مطلب ہی تم تو مجکو اِس شہر کے باشندے نہین معلوم ہوتے ہو یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ مین اِس شہر کا باشندہ نہین ہون بلکہ قلعہ سیاہ تاب کا باشندہ ہون اُنکے بھتیجے کا یعنی مہران کا نامہ لایا ہون اُس ملازم نے کہا کہ جب کل دربار ہوگا تو بادشاہ سے ملاقات ہوگی اُسوقت نامہ دینا نامہ بر نے جواب دیا کہ بہت ضروری نامہ ہی مجکو تو محفل عشرت کا نشان اور پتہ بتا دے مین وہین جا کر نامہ دونگا اُس ملازم نے نامہ بر کو محفل عشرت کا پتہ بتا دیا یہ نامہ بر اُس طرف کو روانہ ہوا جب اُسکی محفل کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ ایک بارگاہ مخمل کاشانی کی کہ جسپر زردوزی کا کام بنا ہوا ہی استادہ ہی اُسکی گرد اور بہت سے خیمہ برپا ہین دربارگاہ پر سواریان سرداروں کی کھڑی ہوئی ہین اور بارگاہ کے اندر سے آواز گانے کی آرہی ہی طبلہ بج رہا ہی ایک شخص بعہدہ درگہ سالاری دربارگاہ پر کارچوبی جوڑا پہنے ہوے دنگل طلائی پر بیٹھا ہوا ہی نامہ بر نے اُس سے بڑھکر کہا کہ میری جانب سے بادشاہ سے عرض کر دو کہ مہران آپ کے بھتیجے ساکن قلعہ سیاہ تاب نے ایک نامہ آپ کے پاس روانہ کیا ہی اور بہت ضروری ہی نامہ بر دربارگاہ پر مع نامہ کے حاضر ہی اور باریابی حضور چاہتا ہی درگہ سالار اُٹھکر اندر آیا اور اُسی طرح آکر بادشاہ سے عرض کیا یہان ایک مطربہ یہ غزل گا رہی تھی غزل

بڑھ گیا جوش جنون فرقت کے سامان دیکھکر — اور دونی ہو گئی وحشت بیابان دیکھ کر
کیا کروگے حالت قلب پریشان دیکھ کر — روتے ہین دشمن بھی شکل اہل حرمان دیکھکر
ہاتھ سینے پر رکھے کہتا ہون او ابرو کمان — دیکھو دل بھی چھد گیا اب تیر مژگان دیکھکر
کوئی روکے گا نہین آگے چلے جانا ابھی — اضطراب دل مرا ہی راحت جان دیکھکر
دیکھیے فصل خزان مین انقلاب رنگ باغ — بلبلین بھی اُڑ گئین اُجڑا گلستان دیکھکر
کوچۂ گیسو مین دل کا دم خفا ہونے لگا — روح مجنون گھٹ گئی تاریک زندان دیکھکر
جاتا ہی دامن چھٹا اگر وہ جو یوسف صبح وصل — رو رہا ہی قلب پر حسرت یہ سامان دیکھکر

جب اُسنے غزل تمام کی اور دوسری غزل شروع کرنے کا قصد کیا تو درگہ سالار نے بڑھکر عرض کیا کہ حضور آپ کے بھتیجے کے پاس سے ایک نامہ بر نامہ لایا ہی نامہ بر دربارگاہ پر حاضر ہی کہتا ہی کہ ضروری نامہ ہی اُسکی بابت کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے کہا کہ بلا لو نہ معلوم اُسنے کیا تحریر کیا ہی یہ کیا سبب ہی کہ بھائی نے تو نامہ تحریر نہین کیا مہران نے کیون تحریر کیا مقام تشویش ہی حکم پاتے ہی وہ فوراً نامہ بر کو اپنے ہمراہ لے کر محفل مین آیا اندر آکر اُس نامہ بر نے کیا دیکھا کہ بادشاہ مسند زرنگار پر جلوہ گر ہی گرد پیش سردار بیٹھے ہوے ہین بارگاہ خوب آراستہ و پیراستہ ہی فرش مخمل سُرخ کا بچھا ہوا ہی ایک مطربہ سامنے بادشاہ کے گا رہی ہی بہت کچھ انعام پایا ہی بادشاہ بہت خوش ہین کہ اُس نامہ بر نے آکر سلام کیا اُدھر اُس مطربہ نے غزل شروع کی بادشاہ نے منع کیا کہ ابھی ٹھہر جاؤ اِس نامہ بر سے باتین کر لون تو پھر گانا شروع کرنا بادشاہ نے اُس نامہ بر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ کہو مہران تو اچھے ہین اور بھائی صاحب کا مزاج کیسا ہی مین نے اُنکو شادی مین اس سبب سے نہین بلایا کہ اُنکو تکلیف ہوگی دوسرے مین نے سُنا تھا کہ وہ کسی جنگ پر گئے ہین مہران حکومت کرتے ہین مین نے خیال کیا کہ ایسی حالت مین کوئی نہین آئے گا اور شادی بڑھ بھی نہین سکتی تھی خیر اس سے کچھ مطلب نہین ہی

جب وہ شکایت فرمائینگے تو مین عذر کر لونگا ہان تم یہ بیان کرو کہ سب چھوٹے بڑے اچھے تو ہین یہ سُنکر اُس
نامہ بر نے کہا کہ آپ کو اس نامہ کے مضمون سے سب حال معلوم ہو جائیگا مجھے عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی
یہ نامہ حاضر ہی یہ کہکر وہ نامہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے خود اُس نامہ کے لفافے کو چاک کر کے
پڑھنا شروع کیا جب القاب و آداب کے بعد بادشاہ کی نظر مضمون نامہ پر پڑی اور جب یہ لفظ دیکھی کہ
والد قتل ہو گئے ہوش جاتے رہے نامہ کو ہاتھ سے رکھ دیا اور حکم دیا کہ محفل عیش و نشاط برخاست ہو
اور بزم ماتم کا سامان ہو ہائے غضب ہوا کہ بھائی صاحب نے انتقال کیا میرا دل اُسی وقت پریشان
ہو گیا تھا جب درگہ سالار نے کہا تھا کہ آپ کے بھتیجے مہران کا نامہ بر آیا ہی مین نے خیال کیا تھا کہ اسکا
کیا سبب ہی کہ بھائی صاحب نے نامہ کیون نہ تحریر کیا مہران نے کیون تحریر کیا اُسکا سبب اب کھلا ہائے
ہم یہان شادی مین مصروف ہون اور وہان بھائی صاحب مر جائین یہ حکم سُنتے ہی تمام حضار محفل درہم و
برہم ہو گئے محفل عیش و عشرت فوراً بزم ماتم ہو گئی سب کو حیرت تھی کہ یا الٰہی یہ کیا ہو گیا گردش گردون
دون نے بزم عشرت کو کیون بزم ماتم بنا دیا سب کے سب کف افسوس ملنے لگے بادشاہ پھر نامہ پڑھنے لگا
اور جب تمام و کمال نامہ پڑھ چکا تو اپنے وزیر با تدبیر سے کہا کہ تم یہان شہر کا بند و بست کرو مین اپنے بھتیجے
مہران کے پاس جاتا ہون کیونکہ اُسنے مجکو بُلایا ہی مین اب ٹھہر نہین سکتا ہون کہین ایسا غضب
نہو کہ وہ باپ کے غم مین اپنی جان دے دے پھر سوائے افسوس کے اور کیا ہاتھ آئیگا بس اُسی وقت
سامان سفر کا حکم دیا اور خود داخل محل ہو کر بادشاہ بیگم سے کہا کہ اب محفل عیش کو برخاست کرو اُسنے
جو دیکھا کہ بادشاہ کے منھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہین اور آنکھون سے مثل فوارہ خون کے آنسو جاری ہین
رو مال تر ہی حیران ہو گئی کہ کیا معاملہ ہی اسکو حیرت مین دیکھکر تمام اہل محفل و اہل محل ششدر ہو گئے ملکہ
نے پوچھا کہ خیر تو ہی کیون یہ آپ کی کیا حالت ہی یہ آنسو نصیب دشمنان کیون جاری ہین چہرے پر غم
کے آثار کیون ہویدا ہین بادشاہ نے کہا کہ کیا بیان کرون قہران نے ہم کو چھوڑ دیا اور خود طرف ملک
عدم کے راہی ہو گئے ہماری کمر توڑ گئے ہم یہان شادی مین مصروف رہے وہ وہان قتل ہو گئے اُنکے
فرزند نے مجکو اُنکے انتقال کا نامہ تحریر کیا ہی ابھی وہ نامہ آیا ہی مین محفل مین بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا
کہ وہ نامہ مجکو ملا اُسنے مجکو بلایا ہی مین تو اُسکے پاس جاتا ہون اور وزیر کو یہان چھوڑے جاتا ہون وہ
انتظام سلطنت کرے گا دوسرے سرخاب کج گردن فرزند میرا یہان موجود ہی یہ سُننا تھا کہ ملکہ نے تمام محفل
کو برخاست کیا سرخیوش کج گردن نے اپنے فرزند دلبند کو طلب کر کے کہا کہ بیٹا تمھارے چچا
نے انتقال کیا ہی تمھارے بھائی نے مجکو اپنے پاس بلایا ہی اُسکا یہ قصد ہی کہ وہ اپنے باپ کے
قاتلون سے جا کر خون کا عوض لے دوسرے مجکو یہ خوف ہی کہ وہ کہین اپنے کو باپ کے غم مین ہلاک
نہ کرے یہی ایک بھائی کی نشانی ہی وہ مٹ جائیگے تو بڑی خرابی ہوگی اگر مین نجاؤنگا تو اُسکو از حد
مجھسے شکایت ہوگی اور ترک قرابت اور عزیز داری ہو جائے گی یہ سُنکر سرخاب نے کہا کہ آپ تشریف
لیجائین مین بند و بست سلطنت کر لونگا بادشاہ نے کہا کہ مین وزیر کو بھی چھوڑے جاتا ہون صرف
تھوڑا سا لشکر ہمراہ لے لونگا کیونکہ اُنکے بڑے بڑے احسان مجھپر ہین دوسرے وہ میرا بھائی تھا دل بیقرار
ہی خون برادری جوش زن ہی زمانہ آنکھون مین تیرہ و تار ہی یہی دُھن سمائی ہی کہ کسی طرح اپنے بھتیجے
تک بیتاب مین مہران کے پاس پہونچ جاؤن یہ کہکر اُسی وقت باہر برآمد ہوا اس عرصہ مین یہان ملازمون
نے سامان سفر درست کر رکھا تھا

جانا سرخ پوش کا طرف قلعہ سیاہ تاب کے مہران کے پاس

سرخ پوش کج گردن پچاس ہزار سوار ہمراہ لے کر طرف قلعہ سیاہ تاب کے روانہ ہوا دو منزلہ سہ منزلہ طی کرتا ہوا پندرہ روز کے عرصہ مین ترتیب قلعہ سیاہ تاب کے پہونچا اُس دن شہر کے باہر قیام کیا صبح کو مع لشکر کے شہر کی طرف روانہ ہوا قریب دوپہر کے شہر پناہ پر پہونچا اور داخل شہر ہوا کسی نے نہ روکا یہ بے باکانہ داخل شہر ہوکر ہر گلی کوچے کو طی کرتا ہوا چلا جاتا ہی جہان پر پہونچتا ہی ویران پاتا ہی ہر مرد و زن سیاہ پوش نظر آتا ہی اس نے بڑا افسوس کیا اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کیون یہ وہی شہر ہی کہ جسمین ہم اکثر آئے ہین یہ شہر کیسا آباد تھا ہر گلی کوچہ رشک دہ باغ شداد تھا یا اب وہی شہر ویران ہی ایک مہران کے مرنے سے یہ حال ہی ارے کوئی یہ بھی نہین دریافت کرتا ہی کہ تم کون لوگ ہو اور کہان سے آئے ہو باوجودیکہ ہم اکیلے نہین ہین ہمارے ہمراہ لشکر بھی ہی بلکہ سامان جنگ سے مسلح اور مکمل ہی یون ہی کوئی غنیم چڑھ آتا ہی اور لے لیتا ہی کوئی پرسان حال نہوتا مہران تو اپنے باپ کے غم مین مبتلا ہی نہ معلوم وزیر کس خواب غفلت مین ہی کہ ملکہ کی کچھ خبر نہین ہر پھر خیال کرکے آپ ہی کہا کہ وزیر بیچارہ بھی تو قتل ہو گیا ہی شہر اسکی تباہی ہی گفتگو کرتا ہوا لشکر کو ایک میدان مین جو کہ وسط شہر مین تھا مقیم کیا اور آپ مع چند سردارون کے طرف ایوان شاہی کے چلا اب جو یہ ادھر کو روانہ ہوا ادھر اہل شہر نے جو لشکر کو دیکھا تو ایک شور مچا کہ کوئی غنیم شہر مین چلا آیا ہم لوگون کو خبر نہ ہوئی شہر مین ایک تلاطم مچ گیا کھلبلی پڑ گئی چند لوگ امیران شہر مین سے جمع ہوکر اُس لشکر مین آئے اور اُن افسرون سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کیون تشریف لائے ہین آپ کا سردار کہان ہی ہم لوگ تو اپنے بادشاہ کے غم مین مبتلا ہین شاہزادہ ہمارا لباس ماتم پہن کر گوشہ نشین ہو گیا ہی ہم سب بیخبر تھے کہ آپ چلے آئے ورنہ کیا مقدور تھا کہ آسکتے خیر اگر آپ لوگ آئے ہین تو واپس چلے جایے کہ یہ شہر کسی کے قبضہ مین نہین آسکتا ہی ہمارا شاہزادہ ابھی زندہ و سلامت ہی اگرچہ اُسکو باپ کے غم مین ہوش نہین ہی تو ہم لوگ جان دینے کو موجود ہین اپنی جان عزیز نثار کرینگے حریف کو شہر سے نکال دینگے اُن لوگون نے کہا کہ آپ لوگ پریشان خاطر نہون ہم لوگ حریف نہین ہین سرخ پوش کج گردن کے ہمراہیون سے ہین وہ اپنے بھائی کے قتل ہونے کی خبر سنکر حسب الطلب مہران کے تعزیت کے واسطے تشریف لائے ہین صرف پچاس ہزار سوار اُنکے ہمراہ ہین وہ ہم لوگون کو یہان ٹھہرا کر طرف ایوان شاہی کے مع چند سردارون کے گئے ہین مگر آپ لوگون کو ایسی غفلت لازم نہ تھی کہ یون شہر سے بیخبر ہو گئے اگر اسی طور سے کوئی حریف آتا تو وہ بھی یون ہی مثل ہم لوگون کے بلا تردد داخل شہر ہو جاتا اُسوقت بڑی مشکل ہو جاتی اب آپ آیندہ ایسی غفلت کبھی نہ کرین وہ لوگ یہ کلمات پند آمیز سنکر سربگریبان ہوے اور شرمندہ ہوکر خاموش ہو رہے پھر کچھ جواب نہ دیا اور گھر کی راہ لی ادھر بادشاہ قریب ایوان شاہی کے پہونچا دیکھا کہ ایک چوبدار در محل پر سیاہ پوش بیٹھا ہی نہ پہرہ ہی نہ چوکی ہی دروازے پر خاک اُڑ رہی ہی بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے کہا کہ اس چوبدار سے دریافت کر کہ مہران کہان ہی ہم اُسکے پاس آئے ہین اُسکو ہمارے آنے کی خبر کر دو وہ ملازم بڑھکر اُس چوبدار کے پاس آیا دیکھا کہ وہ سر جھکائے ہوے مغموم بیٹھا ہی اسنے کہا کہ ارے میان چوبدار مہران صاحب جو کہ شہزادے اس شہر کے ہین کہان تشریف رکھتے ہین اور یہ شہر کیون اسقدر ویران ہی اُس چوبدار نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھا رہا اُسنے پھر مکرر دریافت کیا مگر اُسنے کچھ جواب نہ دیا تیسری مرتبہ جب اُسنے دریافت کیا تو اسقدر کہا کہ کیا بیان کرین یہ شہر کیون

ویران ہی بادشاہ نے اس شہر کے انتقال کیا دشمنون نے اُنکو قتل کیا شاہزادہ جو ہی وہ اپنے باپ
کے غم مین ترک حکومت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی سلطنت سے دست بردار ہی اسکو اسقدر باپ کے مرنے
کا غم دائم ہی کہ دنیا و مافیہا سے بےخبر ہی پھر کیون نہ شہر برباد ہو جو کہ مالک شہر تھے ایک تو بقضا ے آلہی
فوت ہوا دوسرا اُنکے سوگ مین گوشہ نشین ہو پھر کیونکر شہر آباد رہے یہ کہکر زار زار رونے لگا اُس ملازم
نے کہا کہ بھائی ذرا سر اُٹھا کر ہماری طرف تو دیکھو کہ ہم کون لوگ ہین آیا دشمن ہین یا دوست جب اُس ملازم
نے یہ کہا تو اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا کہ سرخ پوش کج گردن مع اپنے سردارون کے روبرو کھڑا ہوا ہی
اور ایک ملازم اُسکا مجھ سے گفتگو کر رہا ہی وہ دیکھکر نہایت حیران ہوا اور اُسی وقت اُنکو اداب بجا لایا اور
دست بستہ عرض کیا کہ حضور ہمارا قصور معاف کرین ہم لوگ اپنے بادشاہ کی وفات کے غم مین ایسے مبتلا
ہین کہ دنیا کی کچھ خبر نہین ہی کھانا پینا بالکل حرام ہی اس غم نے اور بھی مار ڈالا ہی کہ جو چراغ سلطنت تھا
وہ بھی اپنے باپ کے غم مین تمام ہوا جاتا ہی آج تین روز کا عرصہ ہوا ہی کہ نہ کچھ کھایا ہی نہ پیا ہی سوا ے گوشہ
تنہائی کے کسی سے کچھ کام نہین ہی ہر وقت روتا ہی اور آہ سرد بھرتا ہی بادشاہ نے یہ سُنکر کہا کہ وہ کہان
ہین مجکو اُنکے پاس لے چلو اُس چوبدار نے کہا کہ مین جاکر خبر کرتا ہون اور دیکھون کہ وہ کس حالت مین
ہین بادشاہ نے کہا کہ جاؤ وہ چوبدار اُس مقام پر آیا جہان مہران باپ کے غم مین صف ماتم پر بیٹھا ہوا تھا
کیونکہ باپ کو اپنے ازحد دوست رکھتا تھا اور حد کی الفت اُسکو بھی اُسکے ساتھ تھی اور وہ بھی اُسکو برابر
جان کے رکھتا تھا پھر کیون ایسا غم نہ کرتا اُس چوبدار نے آکر دیکھا کہ شاہزادہ غم مین بیٹھا ہوا جھوم رہا ہی
اور آہ سرد دل پُر درد سے بھر رہا ہی مگر مارے فاقون کے یہ حالت ہی کہ پوست و اُستخوان باقی رہ گیا ہی یا وہ تن و توش
تھا کہ فیل مست کو اُٹھا کر سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارتا تھا کہ اُستخوان اُسکے چورہ چورہ ہو جاتے تھے
یا اب یہ حالت ہی کہ اُٹھنا بیٹھنا دشوار ہی چوبدار نے عرض کیا کہ شاہزادہ عالم آپکے عمو جان تشریف
لائے ہین اور آپ کے پاس آنا چاہتے ہین جلیسے ہی چوبدار نے کہا ویسے ہی یہ بات سُنکر چونک پڑا اور کہا کہ
کیا کہا اُسنے پھر کہا کہ آپکے عمو جان تشریف لائے ہین یہ سُنکر مہران نے کہا کہ اُنکو فوراً میرے پاس لے آ
کیونکہ مجھ مین طاقت چلنے کی نہین ہی وہ چوبدار باہر آیا اور بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور تشریف لے چلین
شہزادے نے عرض کیا ہی کہ مجھ مین طاقت اسقدر نہین ہی کہ مین خود حاضر ہون ورنہ مجال نہ تھی کہ خود خدمت
عالی مین حاضر ہوتا آپ مہربانی فرما کر تشریف لے آئیے یہ سنکر بادشاہ مع اپنے رفیقون کے اُس چوبدار
کے ہمراہ مہران کے پاس آیا یہان آکر جو اُسکو دیکھا تو اُسکا باپ کے ماتم مین عجب حال پایا جیسے کوئی
برسون کا بیمار ہوتا ہی جیسے ہی مہران نے چچا کو دیکھا بہزار مشکل اُٹھکر گلے مین ہاتھ ڈال دیا اور باپ
کو یاد کرکے رونے لگا اسقدر رویا کہ غشی طاری ہوگئی چچا نے گلاب کیوڑا چھڑک کر اُسکو ہوشیار کیا
جب اُسکو ہوش آیا تو چچا سے کہا کہ اب تو مین سلطنت سے دست بردار ہون آپ یہان کی بھی حکومت
کرین اب مین کچھ دنون کا مہمان ہون یہ غم مجکو مار ڈالے گا زندہ نچھوڑے گا باپ کے قتل ہونے کا تو کچھ
غم نہین ہی مگر یہ غم مارے ڈالتا ہی کہ وہ اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین اور وہ لوگ کچھ لیاقت نہین رکھتے
ہین اگر حمزہ بھی ہوتا تو کچھ مضائقہ نہ تھا کیونکہ بہادرون کا شیوہ یہی ہی کہ لڑ بھڑ کر مرین اسی مین نام ہی اور
جوانمردون کا یہی کام ہی مگر افسوس اسکا ہی کہ وہ بہادرون کے ہاتھ سے قتل نہین ہوے ایک چھوٹا
سا قلعہ تھا اُسپر لڑائی ہوئی اور وہان مارے گئے اسی غم مین مین نے ترک سلطنت کی دوسرے
باپ کا بھی غم ہی کہ وہ مجھ سے بہت الفت کرتے تھے پہلے میرا قصد تھا کہ مین جاکر اُنکے قاتلون سے

عوض خون لون مگر جب مین نے سلطنت ترک کی تو کیا ضرور ہی کہ انتقام لون اب آپ حکومت کرین مین نے
تو گوشہ نشینی اختیار کی یہ سُنکر سرخ پوش کج گردن نے کہا کہ اے مہران یہ کیا خیالات تمھارے ہین ان
خیالون کو اپنے دل سے دور کرو اور اب لباس ماتمی اپنے جسم نازک سے اُتارو یہ حکومت تم کو مبارک رہے
تمھارے سبب سے تمھارے باپ کا نام ہی یہ تمھارا بالکل خیال خام ہی اُٹھو کھانا کھاؤ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا
ان باتون سے وہ زندہ نہ ہو جائینگے اُنکے قاتلون سے اُنکے خون کا عوض لینا تم پر فرض ہی وہ کیون چین و
آرام سے رہین یہ جنگ و جدل ہی اسمین قتل ہونا اور قتل کرنا بڑے مردون کا کام ہی اُنکی قضا یون ہی تھی اگر
اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے تو کیا غم ہی ہم اسکا عوض اُنسے لینگے وہ جاتے کہان ہین خواہ جمہ
ہون خواہ اُسکی اولاد ہو خواہ اُسکے سردار یہ اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ تاب والون سے دشمنی
مول لی ہم لوگ وہ ہین کہ کبھی آج تک کہین سے شکست کھا کر نہین آے ہمیشہ ظفریاب رہے نہ معلوم
کیا واقعہ درپیش ہوا اور کیا بجوگ پڑا کہ بھائی صاحب قتل ہو گئے یہ امر تو سچ ہی کہ وہ تمھارے باپ تھے
تم کو کیونکر غم نہ ہوگا مگر ہم کو دیکھو کہ ہمارے تو بھائی تھے کیا ہم کو صدمہ نہوگا مگر بجز صبر اور کیا کرین یہ سُنکر
مہران نے کہا کہ آپ سچ ارشاد کرتے ہین مگر مین دل کو کیا کرون وہ نہین مانتا ہی اور یہ جو آپ نے فرمایا
کہ اہل اسلام نے بُرا کیا کہ قلعہ سیاہ تاب والون سے بگاڑی اُنکا حق بجانب ہی کہ وہ لوگ یہان نہین آئے
یہ خود اُنپر چڑھکر گئے تھے پھر ہر ایک اپنے گھر کو بچاتا ہی اور اُسکی حفاظت کرتا ہی خداوند زر و مخمور کا بُرا کرین
جو اپنی مدد کے واسطے لے گیا سُنا جاتا ہی کہ جو اُنکو اپنی مدد و کمک کے واسطے لے گیا وہ بھی تو
قتل ہوا ہیران شہرزور کو اسیر کر لیا ورنہ وہ بھی قتل ہوتا بادشاہ نے کہا کہ کیا ہیران بھی ہمراہ
گیا تھا قہار اُسکا بڑا بھائی نہین گیا تھا مہران نے کہ والد بزرگوار اُسکو نہین لے گئے اُسکو میرے
پاس چھوڑ گئے تھے ہیران کو لے گئے تھے سو وہ اسیر ہوا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ بیٹا یہ کیا تم نے
خرابی ڈالی ہی کہ تمام شہر ویران پڑا ہی خاک اُڑ رہی ہی ہر گلی کوچہ جو کہ گلشن شداد معلوم ہوتا تھا اب وہ
مثل باغ خزان دیدہ کے پامال ہی مین درانہ شہر مین چلا آیا کسی نے روکا تک نہین مین نے کسی مقام پر
کسی کو اہل شہر سے نہین دیکھا اب اپنے ملک کو دیکھو ان باتون کو جانے دو اور بہت کچھ سمجھایا نا چار مہران
مجبور ہو گیا اُسوقت سرخ پوش نے حکم دیا کہ جلد خاصہ لاؤ یہ سُنا تھا کہ ملازم دوڑ گئے اور خاصہ
لے کر حاضر ہوے بادشاہ نے اپنے روبرو خاصہ کھلایا پانی پلایا سمجھا بجھا کر حمام کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ تم
جا کر قہار کو بلا لاؤ لوگ فوراً دوڑتے ہوے گئے اور قہار کو آواز دی وہ اپنے محل سے باہر آیا کہا کہ
چلیے آپ کو سرخ پوش کج گردن نے بلایا ہی وہ اُسی وقت لباس پہن کر اُن لوگون کے ہمراہ
ہو لیا گو کہ اُسکو بھی اپنے باپ کے مرنے کا غم تھا نہ اسقدر جیسا کہ شہزادے کو تھا جب بادشاہ محل مین
گیا زوجہ قہران نے جیسے ہی دیور کو آتے ہوے دیکھا بہت گریہ و زاری کی مگر سرخ پوش نے محل کی بھی
حالت خراب پائی بہت افسوس کیا بھاوج کو سلام کیا اُسکے پاس جا کر بیٹھا بہت کچھ تسلی دی آخر
مہران کی شکایت کی کہ جسدن سے باپ کے قتل ہونے کی خبر سُنی ہی محل مین نہین آتا ہی باہر ہی رہتا ہی
سُنا جاتا ہی کہ کھانا وغیرہ ترک کر دیا ہی بھائی اُسکو کسی طرح سمجھاؤ کہ تم بزرگ ہو بس سرخ پوش کج گردن [illegible]
کہ مین نے سمجھا کر کھانا وغیرہ کھلایا ہی اب تو حمام گئے ہین لباس ماتمی بدلوایا ہی آپ بھی [illegible]
اُتاریے کھانا نوش فرمائیے مین اُنکو لے کر آتا ہون دیکھیے پھر اُسی طور سے شہر آباد ہوتا ہی [illegible]
غم کھاتی ہین زوجہ قہران نے اُسکو بہت دعائین دین اُسکے کہنے سے لباس ماتمی ترک کیا

وغم اپنے دل سے دور کیا دوسرے کپڑے بدلے بادشاہ بھاوج کو سمجھا کر باہر آیا کہ اس عرصہ مین قہار فیل زور بھی حاضر ہوا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ تم نے بھی شاہزادے کو نہ سمجھایا تم کیسے دانا آدمی ہو اُسنے عرض کیا کہ مین خود اپنے باپ اور بھائی کے غم مین مبتلا ہون مگر اُسپربھی مین نے کئی مرتبہ عرض کرا بھیجا کہ مین حاضر خدمت ہونگا مگر حکم نہوا مین مجبور وناچار ہوگیا اب فرمائیے کہ شہزادے کا کیا حال ہی بادشاہ نے کہا کہ مین نے سمجھا کر راضی تو کیا ہی کھانا وغیرہ بھی کھلایا ہی اب حمام کو تبدیل لباس کے واسطے گئے ہین مگر مجھے تم سے ایک امر کا تعجب معلوم ہوتا ہی کہ تم شہر سے ایسے غافل ہوگئے کہ وہ یون برباد ہوگیا کہ جسکا کچھ حساب نہین ہی جس طرح مین یہان چلا آیا اُسی طرح اگر کوئی حریف چلا آتا تو کیا ہوتا تم کو خبر بھی نہ ہوتی وہ اپنا قبضہ تمام شہر پر کر لیتا اُسنے کہا کہ ہان بیشک یہ خطا تو ضرور ہوئی بڑی بلا ٹلی سرخ پوش نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کرا دو کہ سب لباس سیاہ ترک کرین اور اپنے اپنے گھرون مین جشن کرین کہ آج شہزادہ مہران تخت شاہی پر قدم رکھیگا اور تم لوگ تخت نشینی کا سامان کرو اُسی وقت بموجب حکم بادشاہ سب نے لباس ماتمی اُتار ڈالا اور سب اپنے اپنے یہان جشن کی تیاری کرنے لگے اور خود بادشاہ تخت نشینی کا سامان درست کرنے لگا تمام ایوانون کو درست کروایا پھر نئے سرے سے شہر آراستہ ہوا کہ اس عرصہ مین مہران حمام سے لباس تبدیل کرکے باہر آیا بادشاہ اپنے ہمراہ اُسکو محل مین لے گیا مان سے ملایا بعد تھوڑی دیر کے اسکو ہمراہ لے کر باہر آیا یہان سب سامان درست ہوگیا تھا لا کر تخت پر بٹھایا پہلے آپ نذر دی پھر اور سب سردارون نے نذرین دین چونکہ یہ خراج گذار تھا مگر بسبب بزرگ ہونے کے اُسنے سب سامان مہیا کیا ہی سلامی داغی گئی نوبت خانون مین نوبتین بجنے لگین ہر ایک سردار اسکی تخت نشینی سے خوش اور مسرور ہوا کہ اب پھر شہر آباد ہوا اُدھر بادشاہ نے حکم دیا کہ ارباب نشاط حاضر ہون طائفہ حاضر کیا گیا پہلے اُسنے مبارکباد گائی پھر گت ناچی اُسکے بعد یہ غزل گائی اور نہایت شوخی اور خوش طبعی کے ساتھ گانا شروع کیا غزل

یہ چہرے پر جو زردی کا نشان ہی
کہ کوئی مرغ بسمل نیم جان ہی
لحد ہی اپنے امیدون کی گویا
مین جب کہتا ہون کہتے ہین کہان ہی
ہزارون حسرتین اسمین ہین یوسف
وفور درد دل جس سے عیان ہی
کسی کی زلف ورخ پر یہ گمان ہی
دل حسرت زدہ پر یہ گمان ہی
تجھ ایسا رحم دل کیونکر سُنیگا
دل ناشاد غم کا کاروان ہی
ہمارا یہ دل محزون تپان ہی
کہ قرب آتش سوزان دھوان ہی
کلیجہ مین اُٹھا ہی درد مہلک
ارے ظالم یہ میری داستان ہی
خوب ناچی اور گائی اور خوب

جام شراب ارغوانی گردش مین آیا وہ دن اور تمام شب جلسہ عیش ونشاط برپا رہا بادشاہ سرخ پوش نے جو کہ وزیر قدیم تھا اور اُسکی اولاد مین ایک شخص مضراب نامے تھا اُسکو وزیر کیا کیونکہ یہ حق اُسکا تھا اور مہران کے سبب سے یہ شخص وزیر مقرر کیا گیا تھا اور یہ اُس زمانے مین سپہ سالار تھا جب یہ سب بند وبست ہو چکا اور پورے طور سے مہران کے نام سلطنت کا تسلط ہوگیا اُسوقت سرخ پوش نے کہا کہ اے مہران اب مین جاتا ہون کیونکہ ایک ماہ کا عرصہ ہوا ہی کہ کچھ حال مجکو اپنے شہر کا نہین معلوم ہی اُسکی بھی خبر لینا ضرور ہی کیونکہ مین اپنے وزیر اور تمھارے بھائی سرخاب کو چھوڑ آیا تھا یہ سُنکر مہران نے کہا کہ اے عمو جان آپ اپنی راے سے یہان کسی کو نائب کر دیجیے کیونکہ میرا قصد مصمم ہی کہ مین اپنے باپ کے خون کا عوض اُنکے قاتلون سے لون بغیر اسکے مجکو چین نہین آئیگا یہ سُنکر سرخ پوش نے اُسکی راے کے موافق منظور کیا اور اُسکی اس راے کو نہایت پسند کیا اور اُسی دن شمیران سیہ پوش کو کہ ایک شخص امراے شہر مین سے تھا اور نہایت مسن اور سن رسیدہ اور تجربہ کار بلکہ جری و بہادر

مہران کی جانب سے نائب کیا اور ادھر مہران نے مع تین لاکھ اسی ہزار سپاہ جرار کے سامان سفر درست کیا اور قہار فیل زور سپہ سالار کو اپنے ہمراہ لیکر طرف قلعہ قمر بخش کے کوچ کیا اور ایک لاکھ فوج براے حفاظت شہر چھوڑدی اور سب کو شیران کی اطاعت کرنے اور حکم بجا لانے پر راضی کیا اور اُسکی فرمانبرداری کا حکم دیا اسکا ذکر پھر کسی وقت پر ہوگا اور اب دیکھیے کہ یہ کب قلعہ قمر بخش پر پہونچتا ہے اور کیا معرکہ پیش آتا ہے بعد جانے مہران کے بادشاہ سرخ پوش بھی اپنے شہر کو روانہ ہوا اسکا بھی حال آئندہ معرض تحریر میں آوے گا

اب یہان سے دو کلمہ داستان حیرت عنوان اور حال پردۂ قاف کا تحریر ہوتا ہے کہ رستم ثانی ہمراہ مضراب پری کے طرف چشمۂ نہنگان کے گئے تھے اور مامون دیو ہامان کا اُنکی قتل کی فکر میں چلا ہے اور تلاش کرتا ہوا چلا جاتا ہے باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

کدھر ہے تو اے ساقی شوخ و شنگ
کہ میخانہ کو منقلب کر دیا
قدح بھی شکستا ورا فتادہ ہین جام
یہ دریا ہے مے کا کہ ہے خون کی نہر
وہ دور اُٹھ گیا دوسرا دور ہے
کوئی دم مین ہے زور زور زور کا
ستارے کو ہر دم ہے اُسکے عروج
وہ ہے طالع خسروین اساس
وہ کھینچے گا اب تیغہ انتقام
بلا سے گرہ ہو نوالا دہان مار مین دل
نکل نہ جائے دم مضطراب سینے سے
اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
اُڑے گا مثل شرر ہو کے ٹکڑے سنگ فرد
نہ دیکھا اپنا شگفتہ کسی بہار مین دل
برنگ بیضۂ نورز ٹوٹے دل اُسنے
جو پوچھون کون ہے شوہ مین کہون [illegible]
یہ جسم زار ہے یا میرے پیرہن مین دل

ترے میکدے مین یہ کیسی ہے خاک
رہے شیشہ مے نہ خم نہ سبو
تلاطم ہے بگڑا ہے سب انتظام
مے کہنہ اچھا ہوا بہ گئی
ہے خنگ و جدل اب تو اطوار ہے
اب ہے آمد ساقی باکرم
ہین زیر نگہ اُسکے بار بر وج
نہ تیر ہے نہ ڈھانے کی تسبیر ہے
یہان کا ہے اب اُسکے ہاتھ انتظام
بغل مین جب سے مرا دل الفل کا دشمن ہے
برنگ شعلہ نہین آہ شعلہ بار مین دل
نہ اشکاری گئی ہے وہ بلا کہ جائے گھر
اگر یونہین رہا گرم طپش فرار مین دل
فلک کے زنگ سے ظاہر ہین یا تمی اتنا
ہزارون ایک ہمارا ہے کس قطعہ مین دل
سوتین خلد مین حورین ہے رہتا خلد مین گوان
گرہ مین تار ہے یا میرے جسم زار مین دل

ارے دور گردون سے یہ کیا کیا
اکیلا بہ تخت ہے تو ہی تو
تڑپتے ہین سب خون مین نذران دل
ذرا سی نہ ساغر مین بھی رہ گئی
ہے گرد دشت مین اب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
خوش [illegible]
ہزارون [illegible]
[illegible]
نگار [illegible]

نمو وہ چمن داستان رارقم دیگر مین وہ خلاق سخن ہوان گلشن ایجادین [illegible] فولادین + گل چینان گلشن معنا بین وسیر کنندگان دشت رنگین وتشنا دریان [illegible] بادیہ عبارت تازہ وغوطہ خوران دریاے مضمون قلم عنبر سرشت سے یون گل چینی کرتے ہین کہ [illegible] وصاحب بصیرت کو یاد ہوگا کیونکہ قبل مین تحریر ہوچکا ہے کہ مضراب پری رستم ثانی کو ہمراہ [illegible] چشمۂ نہنگان کے روانہ ہوئی تھی وہان قبل سے پری زادان در دو گوشہ مرصع پوش [illegible]

انھون نے جاکر کل سامان جشن مہیا کیا ادھر یہان سے ملکہ تخت پر بیٹھی ہوئی اور تخت کو دیو اٹھائے ہوے
طرف چشمہ نہنگان کے بصد تیزی چلے جاتے ہین عقب مین ہزارون تخت پریزادون کے ہین اور پہلوے
شاہزادہ مین مضراب پری سرتاپا در لباس جواہر مین غرق بہزار ناز و کرشمہ و بصد غمزہ و ادا متمکن ہی
رستم ثانی بھی لباس رنگین بصد زیب پہنے ہوے پہلوے ماہرو مین جلوہ گر ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ ایک
برج مین دو آفتاب تابان یا مہر درخشان جلوہ گر ہی یا قران زہرہ اور مشتری کا ایک برج مین ہوا ہی یا دو گوہر
آبدار و لولوے شاہوار ہین کہ بصد آب و تاب شکم صدف مین نشیمن دریاے جرات و ماہی دریاے
حسن پر از خوبی و خوشی سیر صحراے قاف کرتے ہوے بصد اشتیاق چلے جاتے ہین عجیب عجیب طرح کے
نقش و نگار نظر آتے ہین کوئی صحرا گلہاے زنگار رنگ سے بھرا ہوا ہی عجب صناعی صانع حقیقی کی ہی کہین
اس طرح گل کٹے ہین کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ کوئی حسین مہ جبین بہزار کرشمہ مسند مخمل پر آرام کر رہا ہی کسی
جگہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ باہم عاشق و معشوق مین راز و نیاز ہو رہا ہی کسی جگہ ریختہ گل شبو مثل گل چاندنی
کے پھیلے ہوے ہین کسی مقام پر صحرا گلہاے خودرو سے بھرا ہوا ہی اسکی مہک آرہی ہی کہ دماغ جہان
معطر ہوا جاتا ہی یہ صنائع خالق کی توصیف کرتے ہوے روان ہین کہ دور سے ایک چمک نظر آئی کہ کوئی شی
مثل آفتاب کے درخشان ہی نگاہ اُسپر کام نہین کرتی ہی آنکھون کو اُسکی طرف دیکھنے سے چکاچوندہ ہوتی ہے
انھون نے مضراب پری سے کہا کہ اے ملکہ یہ مقام آفتاب کے طلوع ہونے کا نہین ہی پھر یہ کیسا آفتاب
نکلتا ہی ملکہ نے کہا کہ اے شاہزادے یہ عمارت بلورین جو کہ کنارے چشمہ نہنگان کے بنی ہوئی ہی وہ چمک
رہی ہی کیونکہ اُسپر جب عکس آفتاب پڑتا ہی وہ یون ہی چمک دیتی ہی اب چشمہ نہنگان بہت قریب آگیا ہی
ذرا ملاحظہ فرمایئے گا رستم ثانی خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصے کے جو دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک دشت
پر بہار ہی اُسمین ایک چشمہ مثل کوثر و سلسبیل کے نہایت درجہ صاف و شفاف جاری ہی کہ جانوران آبی جو
کہ تہ چشمہ کے ہین نظر آتے ہین پانی مثل گوہر آبدار کے چمک رہا ہی شعاع آفتاب جو پڑتی ہی اور ہوا کے
سبب سے جو اُسمین لہرین آتی ہین تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ہزارہا برقین اندر پانی کے چمک رہی ہین
کنارے کنارے چشمہ کے ہزارہا درخت سرو و شمشاد کے لگے ہوے ہین یہ اُس چشمہ کو دیکھتے ہوے چلے آتے ہین
ابھی تخت بالاے ہوا تھا کہ یکایک وہ عمارت نظر آئی جسکی چمک آنکھون کو خیرہ کیے دیتی تھی کہ تخت بالائی
ہوا سے طرف زمین کے مائل ہوا اور برابر اُس عمارت کے اُترا اب جو بہ نظر غور شاہزادے نے دیکھا کہ سامنے
اُس عمارت کے چشمہ نہنگان روان ہی تمام در و دیوار نگینہ ہاے جواہر سے پچی کاری کی ہوئی ہی رنگ
برنگ کے پھول بنے ہوے ہین کوئی بیل زمرد کی ہی کوئی بیل یاقوت کی اُسمین پھول پکھراج کے بنے ہوے ہین
آگے بارہ دری کے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا مدور اُسکے چارون گوشون پر فوارے لگے ہوے تھے اُنپر بھی
پچی کاری جواہرات کی ہوئی تھی اُنمین سے بوندیان ساون بھادون کے مینھ کی طرح برس رہی تھین اُنمین
سے گلاب کی خوشبو آتی تھی اُس چبوترے پر ایک نگیرہ زربفت کا کہ جسمین موتیون کی جھالر لگی ہوئی تھی
گنگا جمنی ستون پر استادہ تھا گرد چبوترے کے ایک سمت کو گل نرگس مثل معشوقان طناز کے دیدہ بازی
مین مصروف ایک طرف کو سنبل مثل مہوشان خوش کردار نے گیسوے مشکبو کو کھولے ہوے استادہ
تھے ایک جانب سرو مانند حسینان خوش رفتار کے بصد آب و تاب لگے ہوے تھے سیڑیان چبوترے کی
بلور صاف کی تھین ایک طرف کو تختہ بیلے کا تھا ایک جانب موتیا کھلا ہوا تھا ایک جانب موگرا کہین پر
کیوڑا کسی جا گلاب کسی مقام پر گل شبو کے پھول کھلے ہوے تھے کہین پر گل چاندنی کہین پر گل دوپہریہ

کہین گل کیتکی کہین پر اشجار ہزارہ کہین پر اشجار سیوتی کہین نسرین و نسترن کہین چنبیلی اور کہین جوہی کہین پر اشجار باثمر کہین پر شمشاد ایک تختہ لالہ کا مثل عاشقان رنجور کے داغ بر دل کسی جگہ پر درخت بہوسے کے فصلی و غیر فصلی پھل و پھول لگے ہوئے ڈالیان ثمر کے بار سے زمین کو بوسہ دے رہی ہین سبزہ زمین پر روئیدہ ہی گویا فرش مخمل بچھا ہوا ہی ایک طرف کو گل خود رو لگے ہوئے ہین انکی عجیب بہار ہی کسی درخت مین چہرہ انسان کا بنا ہوا ہی کہین پر گیاہ مردم روئیدہ ہی اُس صحرا کا یہ حال ہی کہ کہین بہار ہی کہین موسم خزان کا ہی چشم زدن مین ہزارون طرح کے رنگ بدلتا ہی ہر وقت وہان صبح کا ترکا ہی سہانا سہانا وقت رہتا ہی کبھی کیوڑا کھلا پھر جو دیکھا تو اُسی مقام پر موتیا کھلا ہوا ہی عجب طلسمی کارخانہ ہی نیا رنگ زمانہ ہی ابر چھایا ہوا ہی کبھی بوندیان پڑتی ہین کبھی گڑگڑاہٹ ہو کے بارش ہوتی ہی درختون پر طائران خوش رنگ طرح طرح کے بیٹھے ہوئے اپنی زبانون مین حمد خالق ادا کر رہے ہین کچھ طائران خوش رنگ باالحان داؤدی درختون پر بیٹھے ہوئے زمزمہ سرائی کر رہے ہین کہ اُنکے نغمون سے یہ حال ہی کہ دل سامعین بیتاب ہوئے جاتے ہین کبھی صدائے قمری آتی ہی کہین آواز فاختہ سے صحرا گونجتا ہی بلبل ہزار داستان گلہائے شگفتہ دیکھکر بہت خوش ہی کبھی اِس شاخ پر ہی کبھی اُس شاخ پر گلون سے راز و نیاز کرتی ہے کبھی دوسری شاخ پر جاتی ہی وہان خوش ہوتی ہی طاؤسان دشت ایک جانب کو انبار رقص معشوقان باغ کو دکھا رہے ہین صدا اُنکی سے تمام دشت گونج رہا ہی کہین پر پپیہا پی پی کو پکارتا ہی اُسکی صدا مست کیے دیتی ہی وہ جنگل نہ تھا گویا نمونہ خلد برین تھا بقول شاعر بیت

اگر فردوس بر روئے زمین ست ✠ ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست ✠ یہ حال ہی کہ جس چیز کی خواہش ہوئی وہ خود آکر موجود ہوگئی کوئی توڑنے کی ضرورت نہین ہی عجب دشت پُر فضا تھا جنگی شان صفت مین یہ چند اشعار آبدار کسی شاعر نے بہت خوب لکھے ہین اشعار ہوا از سبزہ اش گوہر گشتہ

زمرد را ابر وار ید بستہ	بہر جنبش ریاحین بر دمیدہ	بساط خرمی ہر سو کشیدہ
بنفشہ تازہ زلف افگندہ بر دوش	کشادہ باد نسترین را بنا گوش	دگر رعد کا شور ہو مورون کی

صدا سے پیدا ✠ جھومنا ابر بہاری کا ہوا سے پیدا ✠ تخت پریون کے اُڑا لائے جو دیوانون کا مینہ یارب ایسی کوئی آندھی ہو ہوا سے پیدا ✠ پانی کے قطرے جو فوارون سے زمین پر گرتے تھے اور سبزہ کو شاداب کرتے تھے تو اُس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ فرش مروارید گستردہ ہی شاہزادہ و ملکہ تخت پر سے اُتر کر اُس چبوترے پر آئے ہاتھ مین ہاتھ ملکہ اور شہزادہ کا خواصان در در گوش عقب مین چلتے لیے ہوئے خدمت کو موجود ملکہ زیر نگیرہ آکر ایک کرسی زرنگار پر جلوہ گر ہوئی اور شاہزادہ دوسری کرسی پر ملکہ کے برابر متمکن ہوا اب جو شاہزادے نے دیکھا کہ چشمہ نہنگان پر گمان بلور شفاف کا بنا ہوا ہی اُسکی سیڑیان بلور کی ہین دونون جانب اُسکے دو پلنگ بنے ہوئے ہین ایسے بنائے ہین کہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ اصلی ہین اور اُنمین جو ناندے رکھے ہوئے ہین اُنمین چھوٹے چھوٹے درخت پھولون کے لگے ہوئے ہین تھوڑی دیر ملکہ زیر نگیرہ بیٹھی رہی بعد اُسکے شاہزادے کو لے کر بارہ دری مین آئی بارہ دری کے درون پر پردے پتابتی کے پڑے ہوئے ہین اور اُنمین دوڑیان مقیش کی مع پھندنے مقیش کے تارون کے لگی ہوئی اُنمین مروارید اصلی گندھے ہوئے ہین یکایک وہ پردے خود بخود بندھ گئے دونون اندر بارہ دری کے جلوہ فرما ہوئے یہان فرش مخمل کاشانی بچھا ہوا تھا مگر ہزار ہا سہ دریان تھین اُسکے ستون پر ریزہ ہائے یاقوت و زمرد نصب تھے بڑے بڑے آئینے قد آدم لگے ہوئے تھے سقف بارہ دری

پر جواہر کی گل کاری تھی کھمبوں پر بیل انگور کی اس صفت سے بنائی تھی کہ خوشہ ہائے انگور اسمیں آویزاں تھے گویا اصلی ہیں کہیں جانب عشق پیچے کی بیل تھی اسمیں اسکے پھول سرخ سرخ کھلے ہوئے تھے اور ہزار ہا قسم کی صنعت سازی کی ہوئی تھی کہ جسکے بیان کی کیا ضرورت ہے یہ وہ قاف ہے وہاں تو کارخانہ طلسم کا ہے دو چھپر کھٹ گنگا جمنی بچھے ہوئے تھے اسپر اوقیہ کار چوبی پڑے تھے چادرین پلنگ کی شبنم کی تھیں تکیہ مثل دستہائے گل کے نرم ولائم تھے درمیان اُن دونوں چھپر کھٹوں کے ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی تھی طاقوں پر اچار یاں المااس وزمرد کی رکھی ہوئی تھیں اور بہت سی تشتریوں میں میوہ ہر قسم کا طاقوں پر چنا ہوا تھا ساغر و صراحی بصد زیب و زینت طاقوں پر لگے ہوئے تھے آئینہ مے خوشگوار بھری ہوئی تھی اور طاقوں پر کھلونہائے الماس جدا رکھے ہوئے تھے اور زمرد نگار و یاقوت نگار کاریگران نادر کے ہاتھ کے بنے ہوئے چنے ہوئے تھے برابر اسکے کھمبوں پر گھڑیاں لگی ہوئی تھیں تمام بارہ دری شیشہ آلات سے آراستہ جھاڑ کنول ہانڈیاں جھالے قلابہ ہائے طلائی و زنجیرہائے طلائی میں آویزاں آئینین شمع ہائے کافوری چڑھی ہوئی روبرو مسند کے ایک کشتی پر کشتی پوش کارچوبی پڑا ہوا اسمیں صراحی و ساغر الماس نگار رکھا ہوا مے خوشگوار سے مملو برابر اسکے کشتی میں قابیں کباب ماہی کے کہ جسمیں سے خوشبو مشک وغیرہ کی آتی تھی رکھی ہوئی مجمرہائے طلائی میں عود و عنبر سلگ رہا ہے چنگیر دانوں میں گلدستے طرح طرح کے پھولوں کے رکھے ہوئے تھے اسمیں پھولوں کا گلدستہ رکھا ہے اور پھولوں کا عطر اسمیں بھرا ہوا ہے خوشبو چلی آتی ہے انگیٹھیاں سلگ رہی ہیں خوشبو نے تمام بارہ دری مہکی ہوئی ہے ملکہ اکر مسند پر جلوہ گر ہوئی شاہزادہ برابر مسند کے بیٹھا حکم دیا پری زادان قاف حاضر ہوں اور شاہزادے کو اپنا گانا سنائیں یہ حکم دینا تھا کہ ایک پری بصد دلبری تیع اپنے سازندوں کے سبز جوڑا پہنے ہوئے از سرتا پا زیور زرنگار میں غرق ہے آکر حاضر ہوئی سازندوں نے ساز ملایا اُسنے گت ناچنا شروع کی بعد ناچنے کے یہ غزل میر درد کی گائی غزل تجھی کو جو یاں جلوہ فرما نہ دیکھا

برابر ہے دنیا کو دیکھا نہ دیکھا	مرا غنچۂ دل ہے وہ دل گرفتہ	اُسے جسکو کسی نے کبھی وا نہ دیکھا
یگانہ ہے تو آہ بیگانگی میں	کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا	اذیت مصیبت ملامت بلائیں
ترے عشق میں ہم نے کیا کیا نہ دیکھا	کیا مجھکو داغوں نے سرو چراغاں	کبھو تو نے آکر تماشا نہ دیکھا
تغافل نے تیرے یہ کچھ دن دکھائے	ادھر تو نے ہرگز نہ دیکھا نہ دیکھا	جمال رخ یار میں اب بھی ہم
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا	نقیب در وا ہے در در ہی ہوں	کسو نے جسے یاں نہ سمجھا نہ دیکھا

یہ غزل یوں وہ پری گائی کہ رستم ثانی کے آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے ہر ایک شعر کو دو دو مرتبہ بتا بتا کر گائی رستم ثانی نے بہت کچھ انعام دیا کہ اسی عرصہ میں ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ حضور خاصہ تیار ہے چلکر نوش فرمائیے پھر چشمہ نہنگاں کی سیر فرمائیے کہ جس غرض سے یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں شاہزادے کو بھی سیر دکھائیے یہ سنکر ملکہ اٹھی اور رستم ثانی کو لیکر دسترخوان پر آئی دونوں نے خاصہ نوش فرمایا ہاتھ منہ دھوکر نعمت خانے سے باہر آئے بس اُسی وقت ہمراہ خواصوں کے طرف چشمہ کے روانہ ہوئے یہاں پری زادوں کا مجمع تھا کوئی گاتی باندھے ہوئے اتری ہوئی نہا رہی تھی کوئی پانی کا چھینٹا دے رہی تھی کوئی شاخ درخت کی پکڑے ہوئے کھڑی تھی شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھی غزل

فقیرانہ آئے صدا کر چلے	میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے	جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو وعدے کو اپنے وفا کر چلے	جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی	حق بندگی ہم ادا کر چلے

کوئی جھولا جھول رہی تھی کوئی چشمے مین اُتری ہوئی غوطے لگا رہی تھی کوئی کنارے پر بیٹھی ہوئی ہاتھ منھ دھو رہی تھی کہ ملکہ اور شاہزادہ دونون کنارے پر آئے جیسے ملکہ اور شاہزادے کو دیکھا سب مؤدب ہو گئین دو کرسیان لاکر لب چشمہ بچھا دی گئین دونون گوہر دریائے حسن و جمال اُنپر جلوہ گر ہوئے ملکہ نے کہا کہ شاہزادے چشمہ مین غسل کرو رستم ثانی نے کہا اچھا جبتک شاہزادہ اُٹھے اُٹھے ملکہ نے اُٹھکر دوپٹہ کی گاتی باندھی اور بلاتحاشہ چشمہ مین کود پڑی اور کہا کہ ای شاہزادے مین ڈوبتی ہون مجکو نکالو یہ کہکر شاہزادے کے سنانے کو کمر کمر پانی مین جاکر غوطہ لگا لیا یہ ثابت ہوا کہ چشمہ نہنگان مین خورشید حسن ڈوب گیا تمام پانی کے اندر روشنی ہو گئی مردمان آبی گھبرا کے بالائے آب تیر آئے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیسا آفتاب غرق دریا ہو گیا قیامت آ گئی یا برج آبی مین خورشید فلک آ گیا اور ادھر شاہزادے نے جو دیکھا کہ ملکہ نے غوطہ کھایا گھبرا کر اور پریشان ہو کر مع لباس کے چشمہ مین کود پڑے اب جو جاکر دیکھتے ہین تو ملکہ کمر کمر پانی مین بیٹھی ہوئی ہے انھون نے کہا کہ ملکہ تم نے بڑا غضب کیا مین تو یہ سمجھا تھا کہ فی الواقع تم نے غوطہ کھایا یا ایسا بھی کوئی کرتا ہے ملکہ نے مسکرا کر جواب دیا کہ تم نے چشمے کے اُترنے مین دیر کی مین نے یہ تدبیر کی کہ اب تو تم اُترو گے اور نہاؤ گے دیکھو کیسا شفاف اور خوشگوار پانی ہے کیسی خنکی ہے شاہزادہ یہ سنکر مسکرا دیا اور بیچین ہو گیا دل مین کہا کہ بڑی شوخ و شنگ بلا کی چالاک ہے اُسکے مسکرانے پر دل بیتاب ہو گیا دل سے کہا کہ اب معلوم ہوتا ہے تو شکست عہد کرائے گا یہ تو اُسکی صورت حیرت زدہ ہو کر دیکھ رہے ہین اور وہ یہ چاہتی ہے کہ یہ نہائین جب اُسنے دیکھا کہ یہ ساکت پانی مین استادہ ہین چلو مین پانی لے کر ان پر. اور چھینٹا دیا کہ وہ پانی انکے منھ پر پڑا تو یہ اور زیادہ بیقرار ہو گئے اور یہ بھی چلو مین پانی لے کر اُسکی جانب چلے جیسے ہی انھون نے قصد کیا کہ چھینٹا دون وہ غوطہ لگا کر الگ ہو گئی اور پھر پانی سے باہر نکال کر انپر چھینٹا دیا اُسوقت عجب سمان تھا کہ عاشق و معشوق دونون ایک جا تھے باہم راز و نیاز ہو رہا تھا کہ ایک دفعہ ملکہ نے کہا کہ ای شاہزادے ہم نے سُنا ہے کہ آدمزاد خوب شناوری کرتے ہین پانی مین خوب پھرتے ہین تم بھی پھرو تاکہ ہم دیکھین شاہزادے نے انکار کیا وہ دوڑ کر انسے لپٹ گئی اور قسمین دینے لگی اُسکا لپٹنا تھا کہ شاہزادہ اور بیقرار ہوا اور کہا کہ اچھا ملکہ مین پانی مین پیرتا ہون یہ کہکر اور اُسکو جدا کر کے پیرنا شروع کیا وہ اُنکو پیرتے دیکھکر بہت خوش ہوئی جب یہ پیر چکے تو ملکہ نے کہا کہ ای شاہزادے جب ہم جانین کہ تم ہم کو پیرنا سکھا دو ہم بھی مثل تمھارے پیرنے لگین یون ہی ہاتھ پانون لگائین یہ سُنکر رستم ثانی ہنس دیے اور کہا کہ ای ملکہ تمھاری بھی کیا باتین ہین بھلا کہین عورتین بھی تیرتی ہین یہ سُنکر ملکہ نے اپنے سر کی قسم دی تب شاہزادہ مجبور ہو گیا اور کہا کہ اچھا یہ کہکر ملکہ کو اپنے دونون ہاتھون پر چت لٹایا اور کہا کہ ہان جس طرح مین ہاتھ پانون لگاتا تھا اُسی طور سے تم بھی ہاتھ پانون لگاؤ یہ سُنکر ملکہ ہاتھ پانون مارنے لگی اُس حالت مین وہ جو دوپٹہ کی گاتی بندھی ہوئی تھی اور سینہ پوشیدہ تھا کھل گئی دونون حباب نور جلوہ گر ہوئے شاہزادہ بیچین ہو گیا دل بیتاب نے قصد کیا کہ دست گستاخی دراز کرون مگر کچھ خیال کر کے دل کو سمجھایا کہ کیون اسقدر بیتاب ہوتا ہے ٹھہر جا ہوش مین آ ادھر اُسنے ایک چھینٹا پانی کا شاہزادے کے منھ پر دیا کہ رستم ثانی کا منھ اُسکے سینہ کی طرف سے پھر گیا اب پھر وہ ہاتھ پانون لگانے لگی مثل طفل خوردسال کے کہ جس طرح وہ مچلتا ہے رستم ثانی کے ہاتھون پر مچلنے لگی یہان تو یہ سامان ہو رہا ہے اور یہ اُسکے ان حالات پر نہایت بیچین ہین اور مبہوت ہو رہے ہین اور ہر مرتبہ دل پکڑ لیتے ہین اور بیقرار ہو جاتے ہین یہان تک نوبت پہونچے کہ یہ بھی اب اُس سے

لپٹنے لگے اور اُسکو اپنے دونون ہاتھون پر لیے کر شناوری کرنے لگے کہ یکایک ایک نیا واقعہ ملاحظہ ہوا اور
نظر آیا کہ مثقال دراز شاخ ماموں دیو ہامان کا مع چند دیوون کے براے گرفتاری رستم ثانی جو چشمہ
نہنگان کی طرف خبر پاکر چلا تھا اور بعد جانے دیو مثقال کے اُسکا بیٹا شمنقال خوک پیکر بھی مع دس
دیوون کے باپ کی مدد کو روانہ ہوا یہ تو عقب سے چلا ہی اسکو تو راہ مین رکھیے پہلے حال دیو مثقال کا ملاحظ
فرمائیے کہ یہ تیز پری کرتا ہوا چلا آتا ہی اُسوقت یہان آکر پہونچا کہ رستم ثانی چشمہ مین اُترے ہوے تھے
اور ملکہ کو دونون ہاتھون پر لیے ہوے شناوری کر رہے تھے اور ملکہ بصد ناز و ادا ہنس بول کر رہی تھی مگر یہ
گردون غدار تفرقہ پرداز عاشق و معشوق کو ایک جا نہین دیکھ سکتا ہی اسکو کسی کا وصل نہین بھاتا ہی بقول
شاعر شعر کسی کا اسے وصل بھاتا نہین ✿ یہ دو دل کو اک جا بٹھاتا نہین ✿ بس فرصت مین اسنے آکر تفرقہ ڈالا یعنی
جیسے دیو مثقال نے دور سے دیکھا وہین سے صدا دی کہ او آدمزاد تونے بڑا غضب کیا کہ میرے بھانجے
کی معشوقہ کو لیے کر فرصت کر رہا ہی مین کب تجکو چھوڑتا ہون تو فرصت کرے اور وہ اُسکی جدائی مین تڑپ پہاڑ
تو پھرون اُسکے ساتھ نہائے اور عیش کرے من کی مُراد ہم کہ از دست مین زندہ و بیلا مستعد بدر روی یہ کہکر اور
جھپٹ کر آیا یہان رستم ثانی نے جو اُسکی صدا سُنی یہ تو کچھ خبر بھی نہ ہوے فوراً سر اُٹھاکر دیکھ لیا کہ ایک
دیو نعرے کرتا ہوا آتا ہی پھر ملکہ کو شناوری کرانے لگے مگر اور پریزادون نے جو دیکھا کہ ایک دیو نعرے
کرتا ہوا آتا ہی اور اُسکے عقب مین اور دیو ہین سب کے دم نکل گئے سب کی سب دوڑین اور پکارین کہ اے
ملکہ دیکھو وہ آتے ہین خبردار ہو جاؤ یہ کہکر سب کی سب درختون کی آڑ مین پوشیدہ ہو گئین وہ چھپلین سب
کی جاتی رہین اب تو جانون کے لالے پڑ گئے یہ صدا اُن پریزادون کی جو مضراب پری نے سُنی
تو گھبراکر ادھر اُدھر دیکھنے لگی رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ تم پھر کوئی نہین آتا ہی وہ سب کی سب دیوانیان
ہو گئی ہین کوئی دیو تمھارے ہمراہیون سے کہین گیا ہوگا وہ آتا ہوگا یہ ڈر گئین کہ کوئی اور دیو آتا ہی تم
کیون ڈرتی ہو مگر مضراب پری کو یقین نہ آیا اور سر اُٹھاکر دیکھا تو واقعی ایک دیو ہی کہ سر اُسکا مثل برج
کے ہی اور ہاتھ مثل شاخ چنار کے اور سینہ مثل تختہ پہاڑ کے قد دراز ایک شاخ سر پر بڑی تیزی سے
اِدھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر ملکہ کی تو روح نکل گئی چہرہ متغیر ہو گیا ہاتھ پاؤن کانپنے لگے رخ پر ہوائیان اُڑنے
لگین چہرہ زرد ہو گیا ہوش اُڑ جاتے رہے ہونٹھ خشک ہو گئے گھبراکر کہا کہ اے شاہزادے اب کیا ہوگا کیونکر اسکے ہاتھ سے
بچوگے وہ حرامزادہ دیکھو ادھر ہی کو آتا ہی کیا کرین کیا کرے رستم ثانی نے اُس سے کہا کہ ملکہ گھبراتی کیون
ہو آتا ہی تو آنے دو کیا کرے گا اپنا سر آپ کنارے مین دیکھے گا اسکی قضا لے کر آئی ہی تم پیرو قریب تو
آنے دو ملکہ کو لاکھ لاکھ تسکین دی مگر اُسکے دل نے نہ مانا اور تڑپ کر ہاتھون پر سے پانی مین گری اور
غوطہ لگاکر پوشیدہ ہو گئی رستم ثانی نے قصد کیا کہ مین اسکو غوطہ لگاکر نکالون کہ وہ دیو اتنے مین قریب
چشمہ کے آگیا اور نعرہ کیا کہ او آدمزاد چشمہ سے نکل نہین مین بھی پانی مین آتا ہون اور تیرا کام تمام کرتا ہون
تو مجکو بڑا مغرور معلوم ہوتا ہی کہ مین نے تجکو کتنی دور سے صدا دی کہ تو یہ کیا غضب کرتا ہی مگر تونے کچھ نہ
خیال کیا دیکھ اب تجھے ابھی نہین خبر ہی کہ مضراب پری کو تجسے لیکر دیدے مین سے جاکر دیو ہامان اپنے بھانجے
کو دیدون کہ وہ اسکے فراق مین اپنا حال غیر کرتا ہی مجھسے اُسکی حالت دیکھی نہین جاتی ہی یہ سُنکر
رستم ثانی نے کہا کہ او نابکار یہ کیا بیہودہ بکتا ہی کیون باربار نام ملکہ کا لیتا ہی اگر ابکی پھر نام لیا تو تیری
زبان کھینچ کر پھینک دونگا کیون قضا آئی ہی کیون اجل سر پر کھیل رہی ہی یہ کہکر اور جست کرکے بیرون چشمہ
آئے اُدھر ملکہ اندر پانی کے پوشیدہ تھی مگر بند بند کانپ رہا تھا مارے خوف کے سر باہر نہین نکالتی تھی دم

پانی مین گھسّا جاتا ہی جب زیادہ دم گھبرانے لگتا تھا تو کچھ سر بلند کر لیتی تھی اور جسقدر پریان اُس مقام پر تھین وہ سب کی سب مارے خوف کے اس طرح پوشیدہ ہوئی تھین کہ کہین نام و نشان بھی نہین ادھر شاہزادہ خشکی مین آیا تو اُس دیو سے کہا کہ بتا کیا کلام بیہودہ زبان پر لایا تھا لے مین موجود ہون جو تیرے بنائے بنے وہ کر یہ سُنکر اُس دیو نے آرہ نشت نہنگ کا وار کیا انھون نے خالی دے کر اور جست کر کے اُسکے ر..ہ سے لپٹ گئے اور زور کر کے فوراً آرہ اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور دور پھینک دیا اُسکے ہمراہی کے دیو یہ حال دیکھکر ٹھہر گئے کہ آدمیزادے اور ہمارے مالک سے مقابلہ ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی اور وہ دیو کہ جو تخت ملکہ اور رستم ثانی کا لائے تھے یہ حال دیکھکر براے خبر اخضر پری زاد کی خدمت مین روانہ ہوے کہ جا کر خبر کرین ادھر شاہزادہ اُس سے لپٹ گیا وہ دیو بھی لپٹ گیا اور کشتی لڑنے لگا زور کشا کشی کے ہونے لگے پری زادون نے جو یہ حال دیکھا چشمہ کے قریب آئین اور کہا کہ ای ملکہ باہر آؤ ملکہ یہ صدا سُنکر باہر آئی اور مجمع پریون مین چھپ گئی ادھر زور ہو رہے ہین یہان تک زور ہوے کہ دیو منتقال ہانپنے لگا دم چڑھنے لگا بس ایک مقام پر جو دیو نے زور کیا تو شاہزادے نے اُسکے زور کو روک کر ایک جھٹکا دیا کہ وہ سر کے بل زمین پر آیا انھون نے شاخ پکڑ کر جو زور کیا تو اُسکو اُٹھا لیا مگر وہ جو تڑپا تو شاخ ٹوٹ گئی وہ گرا اور اُٹھکر بھاگا جو خون اُسکے سر سے بہتا جاتا تھا اُسکو چلو مین لے کر پی لیتا تھا رستم ثانی نے خیال کیا کہ اگر یہ نکل گیا تو بڑا غضب ہوگا دوڑ کر اُسکے لپٹ گیا وہ کشتی لڑنے لگا پھر زور ہونے لگا پھر رستم ثانی نے جو زور کیا تو اُسکو کئی قدم پر لا کر جھٹکا دیا اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر زور کیا پہلے ہی زور مین سر سے بلند کر لیا گرد سر چرخ دے کر زمین پر دے مارا کہ وہ جبار دونون شانے چت گرا یہ جست کر کے اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ شناخت مین پروردگار عالم کے کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا انکو غصہ آگیا بس فوراً ایک ہاتھ ٹھوڑی مین اور ایک گردن مین دے کر جو زور کیا تو سر کو مع نرخرے کے کھینچ کر پھینک دیا اور اُٹھکر ایک پیر کو دونون پیرون سے اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینک دیا وہ دیو جو کہ اُسکے ہمراہ تھے ایک مرتبہ دوڑ پڑے رستم ثانی نے تلوار لے کر لڑنا شروع کیا کیونکہ یہ جو یہان آئے تھے تو ہتھیار لگائے ہوے تھے اور لب چشمہ کھول کر رکھ دیے تھے جب اُسکو قتل کر چکے تو دوڑ کر تلوار اُٹھائی اور اُن دیوون مین در آئے قتل کرنا شروع کیا جو دیو روبرو آیا اُسکو قتل کیا اور مثل خیار ترکی دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا اب تو تلوار ابر سیہ کی طرح برسنے لگی اور نشت نہنگ چلنے لگا اس عرصہ مین منتقال فرزند منتقال بھی مع دیوون کے آپہونچا باپ کو کشتہ دیکھکر اور ہاے پدر بزرگوار کہکر اور آرہ نشت نہنگ لے کر رستم ثانی پر چلا اور قریب آکر وار کیا انھون نے خالی دیا اور اب جو اپنا وار کیا تو اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوے اُدھر اُن دیوون نے جو کہ براے خبر روانہ ہوے تھے اور خدمت اخضر پری زاد مین پہونچے اور عرض کیا کہ حضور بڑا غضب ہوا آپ جلد تشریف لے چلین ماموں دیو ہامان کا دیو منتقال چشمہ نہنگان پر خبر پا کر آیا ہی کہین ایسا غضب نہ ہو کہ شاہزادہ قتل ہو جائے یہ سُنکر اخضر پری زاد گھبرا گیا اور فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ جلد لشکر تیار ہو اور چشمہ نہنگان کی طرف آئے ہم جاتے ہین یہ کہکر مع ان سردارون دیو ہوا(ن) اپنے سپہ سالار کے طرف چشمہ نہنگان کے روانہ ہوا اور بعجلت چلا یہان آکر اسوقت پہونچا جب کہ رستم ثانی نے دیو منتقال کو زخمی کیا تھا اور قتل کیا تھا اور لشکر سے لڑ رہے تھے دیوون کو برابر قتل کر رہے تھے کہ اخضر پری زاد آکر گرا اور ہمراہیان دیو منتقال و منتقال

کو قتل کرنا شروع کیا اب جو مضراب پری نے دیکھا کہ باپ آگیا ہی دوڑ کر بارہ دری مین آئی جا کر کہا ہے
بہنے جان مین جان آئی اپنی خواصون سے کہا کہ خدا نے بڑا فضل کیا کہ والد بزرگوار کو خبر ہو گئی وہ آ گئے اب
کچھ خوف نہین ہی اور انھون نے ان دونون کو قتل کر ڈالا ہی بڑے بہادر ہین یہان ملکہ تو یہ باتین کر رہی
ہی اُدھر اخضر پری زاد نے دیوون کا ستھراؤ کر دیا کہ اس عرصہ مین لشکر اخضر پری زاد بھی آگیا اب جو
سب نے مل کر حملہ کیا تو لشکر دیو متقال و شنقال کو قتل کر ڈالا ایک مرتبہ اُنکا قدم اُٹھ گیا اور وہ لاشین
اُن دونون کی اُٹھا کر طرف دیو ہامان کے لے بھاگے یہ تو اُدھر کو روانہ ہوے اور بعد شکست کھانے
لشکر دیو ہامان و متقال کے جب یہ وہ گزر گیا تو اخضر پری زاد نے دوڑ کر رستم ثانی کو گلے سے لگا لیا اور کہا
کہ مین کیا آپ کی تعریف کرون کیا جرات ہی کیا طاقت ہی آپ کی لونڈی مضراب پری کہان ہی رستم ثانی
مضراب پری کا نام سنکے کہنے لگے کہ مین تو چشمہ نہنگان مین نہا رہا تھا کہ یہ حرامزادہ آپڑا مین نے اسکو
چشمہ سے نکل کر قتل کیا اور جو واقعہ کہ گذرا تھا وہ سب بیان کیا کہ اس عرصہ مین مضراب پری بارہ دری
سے سر جھکائے ہوے آئی مگر چہرے پر آثار خوشی و خرمی ظاہر باپ کے قریب آئی اور کہا کہ ابا جان یہ شاہ
صاحب بڑے بہادر ہین انھون نے بغیر اسلحہ کے دیو متقال و شنقال کو قتل کیا بعد اُسکے تلوار سے
اُن سب کو قتل کرنا شروع کیا مین نے تو خیال کیا تھا کہ آج جان بھی گئی اور آبرو بھی گئی نہ معلوم اُس
حرامزادے کو کیونکر خبر ہو گئی جو وہ یہان برائے جنگ آیا میرے ابا جان ان شاہ صاحب کو بچانے دیجیے گا
اخضر پری زاد نے کہا کہ مین تجھ سے لاکھ مرتبہ منع کر چکا ہون کہ انکو شاہ صاحب نہ کہنا یہ ہمارے محسن ہین
شاہزادہ عالی قدر ہین مگر تو نہین مانتی ہی مضراب پری نے عرض کیا کہ یہ تو ہمارے یہان فقیر ہو کر آئے تھے
انکو آپ نے یہ مرتبہ دیا کہ انھون نے اپنے کو شاہزادہ بلند مرتبہ ظاہر کیا نہ معلوم کون ہین مین تو کبھی نہین شاہزادہ
کہونگی اخضر پری زاد یہ سنکر ہنس دیا اُدھر شاہزادہ بھی اُسکی باتون پر مسکرانے لگا اخضر پری زاد نے
کہا کہ اے شاہزادہ عالی مرتبہ اب آپ تشریف لے چلیے بس اب سیر چشمہ کی ہو چکی خدا نے اپنا بڑا فضل
کیا کہ وہ حرامزادہ قتل ہو گیا وہ اچھا وقت سوچ کر آیا تھا کہ آپ یہان تنہا تھے اور چند پری زادون
کے ہمراہ تھے وہ دیو جو کہ تخت اُٹھا کر لائے تھے وہ میرے پاس گئے انھون نے مجکو خبر دی مین فوراً اُسی
وقت مع لشکر اُدھر کو روانہ ہوا اچھے وقت پر پہونچا اب آپ کا یہان قیام کرنا اچھا نہین ہی اور میرے نزدیک
بھی کسی طرح مناسب نہین ہی کہ کہین ایسا نہو وہ پھر آجاوے یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ کیا خوف ہی اگر
آویگا تو مثل ان دونون کے قتل ہو گا جب بہت اصرار کیا تو شاہزادہ چلنے پر راضی ہوا اُسی وقت اخضر
پری زاد مع شاہزادہ و مضراب پری کے طرف اپنے ملک کے روانہ ہوا بعد جانے شاہزادے کے
وہ کل سامان خواصان ملکہ لے کر طرف شہر کے روانہ ہوئین کیونکہ یہان کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی چشمہ نہنگان
کی سیر کو آتا ہی وہ قبل سے کل سامان روانہ کر دیتا ہی چونکہ ملکہ کا قصد تھا کہ مین ایک دو دن وہان رہونگی
یہان یہ واقعہ ہوا اخضر پری زاد ان سب کو لے کر چلا گیا اب وہ سامان کس کے لیے رہتا وہ خواصین لے کر
چلی گئین انکو تو طرف شہر کے روانہ رکھیے اب حال کچھ دیو ہامان کا سماعت فرمائیے کہ بعد روانہ ہونے دیو متقال
و دیو شنقال کے اسنے دربار برخاست کیا بہت خوش تھا کہ ماموں صاحب ضرور ضرور میری معشوقہ کو
اُس آدمزاد کو قتل کر کے لائینگے کیونکہ اُسکے ہمراہ نہ لشکر ہی نہ سپاہ وہ تنہا برائے سیر چشمہ نہنگان گیا ہی
[illegible] پری زادین ساتھ ہین وہ کیا مقابلہ کرینگی جب انکی صورت دیکھینگی ڈر جائینگی دو مہرے یہ بڑے
[illegible] ایسے ایسے خیالات کر رہا تھا اور دل مین خوش ہوتا تھا وہ رات اُسنے اس انتظار مین

بسر کی صبح ہوگئی دربار مین آیا دربار آراستہ ہوا سب سردار آکر حاضر ہوے اسنے اہل دربار کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ نہ معلوم ماموں صاحب کو کیون دیر ہوئی چشمۂ نہنگان کچھ اسقدر دور نہین ہی اور نہ یہ بات ہی کہ اسقدر جوان سنگ ہمراہ لشکر ہی کہ مقابلہ مین عرصہ ہوا ہی وہ تنہا ہین تعجب ہی کہ اس قدر عرصہ کیون ہوا اہل دربار نے کہا کہ کوئی تو ایسی وجہ ہی جو دیر ہوئی یقین ہی کہ وہ ضرور آپ کی معشوقہ کو لے کر آئینگے آپ پریشان نہ ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اور دیو ہامان بہت خوش ہی کہ معشوقہ آتی ہوگی مین خوب گلے سے لگاؤنگا اور پیار کرونگا دل کے ارمان نکالونگا یہ تو دل سے یہ گفتگو کر رہا ہی اُدھر کا حال سُنیے جبکہ ہمراہیان مشتقال شکست کھاکر اور لاشین اُن دونون کی اُٹھاکر لے بھاگے تو انکو راہ مین شام ہوگئی انھون نے خیال کیا کہ یہ رات اسی صحرا مین بسر کر صبح کو لشکر مین چلینگے اور دیو ہامان کو انکے قتل سے آگاہ کرینگے اور خبر دینگے اب تو رات ہی وہ سو بھی گیا ہوگا دربار بھی برخاست ہوگیا ہوگا یہ خیال کرکے وہ رات بغیر خیمہ و خرگاہ اور بغیر آب و طعام اُسی صحرا مین بسر کی صبح کو اُٹھکر طرف لشکر کے روانہ ہوے روتے پیٹتے خاک اُڑاتے گریبان چاک لاشین لیے ہوے داخل لشکر ہوے یہان ہامان بیٹھا ہوا یہی ذکر کر رہا تھا کہ ابتک ماموں جان نہین آئے ایک رات بھی گذر گئی کہ صداے گریہ جو بلند ہوئی تو اہل دربار سے کہا کہ یہ کون روتا ہی کیسا غل ہی یہ تو میرے لشکر مین سے رونے کی آواز آتی ہی نہ معلوم یہ کیا حادثہ ہوا ہی اس صداے گریہ سے دل بیٹھا جاتا ہی کلیجہ منھ کو آتا ہی کوئی دریافت تو کرے ایک دیو اُٹھا اور باہر بارگاہ کے آیا آکر کیا دیکھتا ہی کہ ہمراہیان دیو مشتقال و شمنقال لاشین لیے ہوے چلے آتے ہین اُس دیو نے اُنسے دریافت کیا کہ کیون روتے ہو کیا تم پر آفت آئی ہی یہ لاشین کسکی ہین انھون نے کہا کہ ہم دیو ہامان کے روبرو بیان کرینگے وہ دیو انکو لے کر ہامان کے روبرو آیا ہامان نے کہا کہ یہ کون لوگ ہین اُس دیو نے کہا کہ یہ سب ہمراہیان دیو مشتقال ہین یہ سنکر ہامان نے کہا کہ ماموں جان کہان ہین انھون نے رو کر کہا کہ آپ کے ماموں قتل ہوگئے اور آپ کے ماموں زاد بھائی بھی اُس آدمزاد کے ہاتھ سے قتل ہوے ہم لوگ بھی شکست کھاکر بھاگے رات ہم نے ایک صحرا مین بسر کی صبح کو ادھر آے یہ دونون لاشین موجود ہین ملاحظہ فرمائیے دیو ہامان نے کہا کہ اُنکے قتل ہونے کی کیفیت بیان کرو کہ وہ کیونکر قتل ہوے آدمزاد کے ہمراہ تو لشکر نہ تھا تم نے کیونکر شکست کھائی تم پر کیا آفت آئی انھون نے کہا کہ آپ کے ماموں جب یہان سے روانہ ہوے تو سیدھے چشمۂ نہنگان پر گئے وہان وہ آدمزاد مع مضراب پری کے چشمۂ نہنگان مین نہا رہا تھا انھون نے للکارا وہ چشمہ سے نکل آیا مقابلہ ہوا انکی ضرب اُسنے روکی اور کشتی لڑنے لگا بڑی دیر تک کشتی ہوکی آدمزاد نے اُنکی شاخ توڑ ڈالی یہ بھاگے مگر اُسنے پیچھا نہ چھوڑا کشتی لڑکر زیر کیا سینہ پر چڑھکر گردن اُکھیڑ ڈالی بعد اُسکے اُنکو چیر کر پھینک دیا ہم لوگ تلوارین سونتے کر جا پڑے وہ بھی لڑنے لگا نبنت سے دیوزادون کو قتل کیا کہ شمنقال پہونچے یہ بھی لڑنے لگے آرہ لے کر اُس آدمزاد پر جا پڑے مقابلہ ہوا اُسنے انکو بھی قتل کیا ہم لوگ اور ہمراہیان شمنقال اُسپر جا پڑے وہ یکہ و تنہا ہم لاکھون مگر اُسکو کچھ خوف نہ تھا برابر قتل کر رہا تھا کہ یکایک اخضر پری زاد آپڑا اب تو خوف مغلوبہ ہونے لگی ہم بے سردار تھے کیونکر لڑتے اتنے وہ لوگ لاکھون ہوگئے تھے لڑ نہ سکے آخر کو شکست کھاکر اور لاشین لے کر بھاگے یہ واقعہ گذرا جو کہ ہم نے بیان کیا یہ سنکر ہامان نے ایک نعرہ مارا اور تخت سے اپنے کو زمین پر گرا دیا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا تمام دربار مین ایک کہرام مچ گیا ہر ایک دیو رونے لگا ہامان نے کہا کہ معلوم ہوگیا کہ خداوند ابلیس کو ہمارا بھی فتح منظور نہین ہی جب تو کوئی تدبیر کی وہ برباد

ہوئی ماموں صاحب بھی قتل ہو گئے ہیں زخمی ہوں کیا کروں کیا نہ کروں کوئی تدبیر نہیں آتی ہے اب تو اخضر پری زاد بہت خوش ہوگا یقین ہے کہ اُس آدمزاد کے ساتھ اُسکا عقد کر دے ہامان وزیر نے کہا کہ آپ کیوں غم کرتے ہیں اگر عقد کر بھی دے گا تو جب آپ کا زخم اچھا ہو جائے گا آپ اُس سے لڑ کر لے لیجیے گا اب انکی تدبیر کیجیے انکو جلائیے ہامان نے رو کر کہا کہ اچھا اُسوقت ہیزم منگوا کر اُس صحرا میں اُن دونوں جنیوں کو پھونکا ہامان نے اُسکا کریا کرم کیا اب یہ راے ہوئی کہ اسی عرصہ میں زخم بھی اچھا ہو جائے گا پھر ایک مقابلہ اخضر پری زاد سے ایسا کرونگا کہ وہ بھی یاد کرے گا یا اُس آدمزاد کو قتل کیا اور اپنی معشوقہ کو لیا یا اپنی جان دی یہ راے سب کو پسند آئی ہامان تو اپنے ماموں کے غم میں مبتلا ہے اُسکو تو یہاں چھوڑا جاتا ہے اب حال اخضر پری زاد کا تحریر ہوتا ہے کہ وہ جو رستم ثانی اور مضراب پری کو لے کر اپنے شہر میں آیا شاہزادے کے جان بچنے کی نہایت خوشی کی اور ایک صحبت جشن شاہانہ قرار دی اور اُنہیں حکم دیا کہ تمام پری زادان قاف حاضر ہوں تمام شہر آئینہ بند کیا گیا نوبت خانے آراستہ کیے گئے ہر ایک کے مکان پر رقص و سرود کی صحبت برپا ہوئی بارگاہ خوب آراستہ کی گئی اور شیشہ آلات وغیرہ سے سجی گئی بادشاہ عیش محل میں آکر متمکن ہوا ایک جانب رستم ثانی و تمام پری زادان قاف دوسری جانب دیوان قاف کا مجمع ہوا برابر مسند کے مضراب پری بعد و بری شاہانہ صحبت ہوئی رقص پریوں کا شروع ہوا خوب خوب ناچیں گائیں ایک پری بہت حسین و خوبرو بزم میں آئی پہلے گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل گائی غزل

وہ قائل ہیں نہیں جور و جفا پر	ہوئے برہم سوال وصل پر وہ
دل ناشاد ہوگا شاد اک دن	وہ یہ کہتے ہیں میری التجا پر
تصدق ہیں فدا ہوں اُن کی وفا پر	اثر یہ تھا کہ وہ بھی خوب رو دئے
محبت میں اُٹھائے ظلم جو کچھ	نہیں وہ منفعل ہیں یہ بھی جفا پر
کسی بیدرد کے ہر نقش پا پر	قیامت ہے ہر اک انداز اُسکا
سنا یا ٹھوکروں سے تم نے احسان	لشتان قبر یوسف کسی خطا پر

ہیں نازاں حال ہوں اپنی وفا پر
کہ بل پڑنے لگے زلف رسا پر
تسلی دے گئے ہیں آکے شب وصل
کسی مظلوم کی آہ و بکا پر
لیا جاتا ہے اپنا قلب مضطر
تڑپ یہ جاتی ہے بجلی ہر ادا پر

جب یہ غزل گا چکی تو بعد غزل گانے کے اُسکو انعام علاوہ ہیسی خوشی رخصت ہوئی دوسری پری آئی ناچی اور اُسنے یہ غزل گائی غزل

اب تڑپنے کے سوا کچھ نہیں درمان اپنا	تجھے شوق سے حاضر ہے دل و جان اپنا
اور دل کر گئے وہ آکے پریشان اپنا	آج بھی ہائے نہ نکلا کوئی ارمان اپنا
دل بلبل سے یہ پھولوں کی صدا آتی تھی	ہائے کیوں چاک کیا تو نے گریبان اپنا
جوش وحشت کا اثر بڑھ گیا رفتہ رفتہ	لے گیا کھینچ کے دل سوے بیابان اپنا
بستر غم پہ تڑپتے ہیں شب فرقت میں	ہائے پرسان نہیں ہوتا کبھی جانان اپنا
وہ سدھارے دل محزون پہ اُداسی چھائی	مر گئے دیکھ کے ہم خانہ ویران اپنا
بہ گیا آنسوؤں کے ساتھ شب فرقت میں	ڈھونڈھ کر لائیں کہاں سے دل نالان اپنا

جب وہ بھی گا چکی تو اُسکو بھی انعام کثیر ملا رستم ثانی نے خوب پریوں کا ناچ دیکھا اور گانا سنا دل بہت خوش ہوا یہاں تک کہ سحر ہو گئی جلسہ برخاست ہوا سرور جنی نے جو بادشاہ کو خوش پایا تو دستبستہ عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو میں کچھ عرض کروں بادشاہ نے فرمایا کہو سرور جنی نے عرض کیا گستاخی معاف میرے نزدیک تو مناسب یہ ہے کہ اس آدمزاد کے ساتھ ملکہ کا عقد فرمایئے کہ ایسا

شاہزادہ عالی خاندان ہیں آپ کو نصیب نہ ہوگا آپ کا جائے فخر و افتخار ہی یہ مرتبہ سوائے شہیال کے یا اور چند
شاہان قاف کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوا آپ کو اپنے مرتبہ پر فخر کرنا لازم ہی کہ آپ نبیرہ حمزہ کے بزرگ
ہوتے ہیں اُنسے سلسلۂ قرابت کرتے ہیں اخضر پری زاد نے کہا کہ میں خود اس امر کو کہنے والا تھا کہ
آپ شاہزادے کا استمزاج لیں اگر وہ منظور کریں تو میں اسکا بند و بست کروں جس دن سے وہ
پردۂ قاف میں تشریف لائے ہیں میرے دل میں اُنکی الفت پیدا ہو گئی ہی اور یہ امر میں نے اُسی روز
سے تجویز کر لیا تھا مگر بسبب اسکے کہ شاید وہ انکار کریں تو میرا سخن رائگان ہوگا خاموش تھا سرور جنی
کہا کہ میں نے پہلے اُنکا استمزاج لے لیا ہی اب آنسے موقع پا کر ذکر کرونگا اگر وہ راضی بھی نہونگے تو میں
اُنکو راضی کرونگا آپ سامان شادی کریں اس امر سے بیخوف رہیں میں اُنکو ہر طرح رضامند کر دونگا یہ سُنکر
بادشاہ خاموش ہو رہا جلسہ برخاست ہو گیا اخضر پری زاد داخل محل ہوا اپنی زوجہ سحاب پری
سے کہا کہ آج یہ گفتگو سرور جنی نے کی ہی میں نے اُنکو یہ جواب دیا ہی اُسنے کہا کہ آپ نے بہت خوب
جواب دیا میں خود آپ سے عرض کرنے والی تھی خدا کرے وہ آدمزاد راضی ہو جائے کیوں شہریار وہ بڑا
بہادر ہی دیو ہامان کو کیسی شکست دی اگر وہ نہ آتا تو یہ جنگ کبھی نہ فتح ہوتی بادشاہ نے کہا کہ اُسکا
کیا ذکر ہی کل جو اُس آدمزاد نے جرات کی ہی وہ قابل بیان نہیں ہی احاطہ بشری سے خارج ہی کہ جو دیو
سے کبھی نہوتی انسان کی کیا حقیقت ہی بادشاہ نے وہ کل حال اپنی زوجہ سے بیان کیا وہ یہ حال سُنکر
بہت خوش ہوئی بادشاہ نے کہا کہ یہ جشن میں نے اُسی کی خوشی کا کیا تھا ملکہ یہ سُنکر اور زیادہ
خوش ہوئی بادشاہ نے جا کر آرام کیا چونکہ رات بھر کا جاگا ہوا تھا اس امر کو جب کئی دن گذرے تو ایک
دن سرور جنی نے رستم ثانی کو تخلیہ میں پا کر عرض کیا کہ اے شاہزادۂ عالی مرتبت میری ایک عرض ہی اگر
قبول ہو تو خالی از بندہ نوازی نہوگا مصرع گر قبول افتد زہے عز و شرف ٭ رستم ثانی نے کہا کہ فرمائیے
وہ کیا امر ہی اگر میرا سر آپکے کام آ سکے تو وہ بھی حاضر ہی یا بادشاہ کے کام آئے سرور جنی نے کہا کہ آپ
کا سر آپکو مبارک رہے اور خداوند کریم آپکو زندہ و سلامت دبا اقبال دنیا پر تا دور قیامت قائم
رکھے ہم لوگوں پر آپنے وہ احسان کئے ہیں کہ تمام عمر ہم سر نہیں اُٹھا سکتے ہیں آپہی کے ہماری
جانیں اور آبرو بچائی ورنہ آبرو و عزت و جان سب جا چکی تھی اگر آپ یہ جنگ نہ فتح کرتے تو یہ دن ہم کو
نہ میسر ہوتا شاہزادے نے کہا کہ یہ کیا احسان ہی انسان انسان کے کام آتا ہی خواہ آدمزاد ہو خواہ
پری زاد ہو میں ایک بندہ ذلیل اُس خداوند کریم کا ہوں کہ جسنے تمام مخلوقات کو ایک لفظ کن سے
پیدا کیا آپ لوگوں نے مجکو پردہ دنیا سے یہاں بلا کر یہ مرتبہ دیا اور یہ عزت دی اور لباس فقیری
اُتروایا میں نے کیا کام کیا یہ سب اُسکا فضل و کرم ہی اُسکی مدد سے یہ لڑائی فتح ہوئی ورنہ میری کیا
مجال تھی جو میں فتح کرتا اب آپ اُس امر کو ارشاد فرمائیے تا کہ میں اُسکو سنوں اور بسر و چشم بجا لاؤں
سرور جنی نے کہا کہ میری یہ عرض ہی کہ ملکہ مضراب پری کو اخضر پری زاد آپکی کنیزی میں دینا چاہتا ہی
اگر آپ قبول فرمائیں اور شاہان قاف میں سر اُسکا آسمان افتخار تک بلند فرمائیں مثل اپنے دادا کے
جس طرح کہ انھوں نے شہیال کو تمام شاہان قاف پر عزت دی تھی اُسی طرح آپ بھی عزت افزائی
فرمائیے یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ میں جو یہاں آیا ہوں تو اپنے ڈھب سے نہیں آیا ہوں آپ ہی
لوگوں نے اُٹھا منگایا ہی میں تو ترک دنیا کر چکا تھا درویشی کی حالت میں تھا بھلا مجھ فقیر درویش کو مناکحت سے
کیا کام اور کیا مطلب وہ تو امور دنیوی سے دست بردار ہو چکے تھے اور یہ جو فرماتے ہو کہ آپ ہی سے

یہاں آکر اور ہم لوگوں کے اصرار سے لباس درویشی ترک کیا اور پھر اہل دنیا میں شامل ہوئے یہ صرف
یہاں تک ہی ادھر پردۂ دنیا کا قصد کیا پھر وہی حالت ہی دوسرے آپ لوگوں کے سبب سے میں نے
خیال کیا کہ جس طور سے میزبان پر مہمان کی خاطر کرنا ضرور ہی اُسی طرح مہمان پر میزبان کی خوشی فرض ہی جس امر کی
بابت آپ نے تقریر فرمائی ہی اگر مجکو اہل دنیا میں شامل ہو کر رہنا منظور ہوتا تو میں منظور و قبول کرتا ہرگز
عذر نہ کرتا سرور جنی نے جواب دیا کہ یہ تو آپ بجا ارشاد فرماتے ہیں مگر یہ ممکن نہیں ہی کہ آپ پھر لباس
درویشی اختیار کر سکیں یا ہم غلاموں کو چھوڑ کر پردۂ دنیا پر تشریف لے جائیں اگر آپ تشریف لیجائینگے
تو ہمارا ہم کو پریشان کرے گا میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بادشاہ کے کہنے کو قبول فرمائیے
اسکے سوا اور بہت کچھ سمجھایا گو کہ رستم ثانی کا دل اُس حور لقا پر آیا ہوا تھا مگر بظاہر دنیا داری کے
سبب سے انکار کیا دل تو یہ چاہتا تھا کہ جس طرح ہو اُس دلربا کا وصل نصیب ہو اسلئے سبب سے
ترک فقیری کی ورنہ کیا ضرورت تھی جب سے اُسکو دیکھا ہی دل بیتاب ہی بعد بیقراری ہجر کی راتیں
کٹتی تھیں سوائے شغل آہ و زاری کے رات دن کچھ کام نہ تھا جسوقت کہ بادشاہ کا پیغام سرور جنی
نے دیا تھا رستم ثانی دل میں بہت خوش ہوئے تھے کہ اب مراد دلی بر آئے گی مگر انکار کرنا مصلحت
وقت تھا اسوجہ سے انکار کیا انکار کرنے کو تو کیا مگر خیال کیا کہ کہیں ایسا نہو کہ یہ میرے انکار کرنے سے
خاموش ہو رہے تو بڑا غضب ہوگا پھر کیونکر اپنے دل بیتاب کو سمجھاؤنگا اور پھر کیا علاج ہوگا ادھر یہ
یہ خیال کر رہے تھے کہ سرور جنی نے پھر کہا کہ اے شاہزادہ عالی قدر میرے کہنے کو قبول فرمائیے
اب اس اصرار سے انکے دل کو تسکین ہوئی اور یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے صرف اس قدر
کہا کہ خیر جو آپ کی مرضی میں تو انکار کرتا ہوں مگر آپ مجبور کرتے ہیں تو خیر یہ امر میں نے بدیں سبب منظور
کیا کہ آپ ناراض نہوں یہ سُنکر سرور جنی وہاں سے اُٹھکر اپنے مکان پر آیا یہاں رستم ثانی بہت
خوش ہوئے وہ رات بخوشی و خرمی بسر کی اور سرور جنی اپنے مکان پر آیا بہت شاد تھا دل بشاش
تھا وہ شب بخوشی بسر کی یہاں تک کہ خوشی کے ساتھ وہ شب بسر ہو کر صبح ہوگئی یہاں اختر پری زاد
دربار میں آیا دربار آراستہ ہوا ہر ایک سردار آکر کرسی و دنگل پر بیٹھا کہ اسی عرصہ میں رستم ثانی آکر اپنے
دنگل شوکت پر متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہوگیا تو اُسوقت کچھ جھک کر سرور جنی نے بادشاہ
کے گوش مبارک میں کہا کہ بادشاہ نے سر جھکا لیا اور سرور جنی نے اُٹھکر ترنج خوشبو سینہ پر رستم ثانی
کے مارا کہ تمام اہل دربار کو ثابت ہوگیا کہ رستم ثانی کو بادشاہ نے بدامادی قبول کیا ہی اہل دربار
نے رستم ثانی کو مبارکباد دی اور سرور جنی نے بادشاہ کو مبارکباد دی اور عرض کیا کہ حضور سامان
کتخدائی درست فرمائیں تاریخیں مقرر ہوں بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا کچھ جواب نہیں دیا یہاں
تک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے بادشاہ داخل محل شعلی ہوا اپنی زوجہ سے
کہا کہ اُس جوان آدمزاد نے میرے کہنے کو قبول کیا سرور جنی نے ترنج خوشبو بھی اُسکے سینہ پر
مارا سب کو معلوم ہوگیا کہ شادی دختر شاہ کی ہمراہ اس آدمزاد کے ہوگی اور اس سے قرار پائی ہی اب
تم کو لازم ہی کہ سامان کتخدائی کرو سحاب پری نے عرض کیا کہ حضور کو اختیار ہی جو رائے عالی ہو وہ
سامان فرمائیے بادشاہ نے اُسی وقت باہر آکر سرور جنی کو طلب فرمایا اور کہا کہ آپ تاریخ ہائے
نیک ملاحظہ فرمائیے تاکہ میں اس امر خیر سے فراغت کر دن دیر نہ فرمائیے سرور جنی نے عرض کیا کہ
رستم ثانی کی جانب میں ہونگا کیونکہ اُنکے عزیز و اقارب سے یہاں کوئی اُنکے ہمراہ نہیں ہی وہ یکہ و تنہا

ہین اُنکی جانب سے کون بندوبست کرے گا بادشاہ نے کہا کہ اس امر کو مین خود آپ سے کہنے والا تھا کہ آپ نوشاہ کی جانب سے سامان کرین سرورجنی یہ سُنکر اُسی وقت اپنے مکان پر آگئے اور تاریخہاے نیک دیکھکر اور ایک پرچہ کاغذ پر تحریر کرکے خدمت شاہ مین روانہ کین اور اپنے مکان پر سے خدمت رستم ثانی مین آگئے اور عرض کیا کہ مبارک ہو تاریخین بھی مقرر ہو گئی ہین آپ بھی اپنا سامان کرین رستم ثانی نے کہا کہ یہان میرا کون ہے جو سامان کرے مین یکہ و تنہا ہون سرورجنی نے کہا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین آپ کی جانب سے سامان کرون رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین کیونکر آپ کو تکلیف دون آپ مرد بزرگ ہین سرورجنی نے عرض کیا کہ اسمین تکلیف کیا ہے اپنے مالک اور سرپرست کے کام مین کسی کو بھی تکلیف ہوتی ہے جو گفتگو ہوگی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ آپ کی بزرگی اور بندہ نوازی ہے جو جو یہان سامان ہوتا ہے اُسکا بندوبست کیجیے یہ سُنکر سرورجنی نے انتظام شادی کرنا شروع کیا یہان تک کہ دن مانجھے کا آیا بڑے جاہ و حشم سے مانجھا آیا یہان بھی بڑا انتظام تھا تمام شہر کے امیرونکے مکانون پر صحبت رقص و سرود گرم تھی سب کو اہلکاران شاہی نے زر و جوڑے تقسیم ہوے تھے در خزانہ وا تھا حکم تھا کہ جسکو جسقدر روپے کی ضرورت ہو وہ خزانے سے لیجائے شادی کے آخر تک تمام شہر بادشاہ کا مہمان ہے تمام شہر آئینہ بند کیا گیا تھا ہر گلی کوچہ صاف و شفاف تھا یہان سے گنگا جمنی خوانون مین پنیریان سوا پانچ پانچ سیر کی الگ پانچ خوانون مین روانہ کی گئین کارچوبی جوڑے کہاریان پہنے ہوے اُنکے سرون پر خوان اُنپر چاندی سونے کے تارون کے جمابے ڈھکے ہوے اُنپر کمخواب کے خوان پوش پڑے ہوے تمام سپاہ ہمراہ باجے بجتے ہوے افسران فوج انتظام کرتے ہوے چوکی طلائی اُسپر لوٹہ و کٹورہ طلائی رکھا ہوا اُسمین اُبٹنا سات کشتیون مین نوشاہ کا جوڑا کارچوبی ایک تاج مکلل بجواہر مروارید لگے ہوے ہزارون سکھپال نفیس اُنکے ہمراہ کہاریان اُنپر کارچوبی بنگلے پڑے ہوے طلائی و نقرئی پنجشاخے روشن اس سامان سے مانجھا نوشاہ کے مکان پر پہونچا سمدھنین اُترنے لگین گالیان دینے لگین نوشاہ محل مین آیا یہان بھی بڑا انتظام سرورجنی نے کیا تھا پریزادان قاف کا مجمع تھا جب نوشاہ محل مین آیا چوکی پر بیٹھکر جوڑا پہنا رشتے کی سالیون نے مصری کھلائی نوشاہ جوڑا پہن کر باہر آیا لوگون نے مبارکباد دی اُنکو انعام ملا اندر باہر کشتیان سمدھنون اور سمدھیون کو تقسیم کی گئین سب رخصت ہو کر دولھن کے مکان پر آئے تاریخ سانچق کی مقرر ہوئی دن سانچق کا آیا یہان سے گنگا جمنی گھڑون کی سانچق گئی تمام سپاہ شاہی ہمراہ تھی آرائش کے تختے آتشبازی چھوٹتی ہوئی باجے بجتے ہوے دولھن کا جوڑا بہت بھاری جسپر کام زردوزی کیا ہوا نہایت نفیس و نادر تھا غرضکہ سانچق بڑے دھوم سے دولھن کے مکان پر پہونچی سب رسم ادا ہوے لوگ واپس آئے دوسرے دن وہان سے مہندی بڑے انتظام سے آئی صبح کو یہان جلسہ کا سامان ہوا تمام رئیسان شہر و افسران فوج کی دعوت کی گئی تمام رات صحبت رقص و سرود گرم ہوئی صبح کو برات بڑے دھوم سے یہان سے روانہ ہوئی اور دولھن کے مکان پر پہونچی برات بٹھائے گئے ناچ شروع ہوا ایک پری نے یہ غزل روبروے اہل محفل کے گائی سامعین مسرور و محظوظ ہوئے

غزل

تڑپا کیا مرا دل مضطر تمام رات
پہلو مین جو نہ تھا وہ ستمگر تمام رات
کٹتی ہی کروٹین ہی بدل کر تمام رات
اے جان تمھاری یاد مین اکثر تمام رات
افسانۂ فراق سُنا کر تمام رات
بہلایا ہم نے یار کو [illegible] تمام رات
بوسے لیے جو ہم نے لپٹ کر تمام رات
سینے سے منہ سے پھول کی آتی ہے اب بھی بو
گذری ہی شب فراق عجب انتشار مین

آیا نہ اس طرف وہ ستمگر تمام رات
اُس بیوفا کی یاد میں اختر شمر تمام رات
تڑپے نہ کس طرح دلِ مضطر تمام رات
تیر نظر بصورتِ نشتر تمام رات
خنجر بکف رہا وہ ستمگر تمام رات

کاٹی تڑپ تڑپ کے ہے مشتاقِ دید نے
پہلو میں جب کہ یار سا آرام جان نہ ہو
کھٹکا کیا کلیجہ میں فرقت نصیب کے
یوسف اسیر گیسو و ابرو کے ذبح کو

یہاں تک کہ نوشاہ کی محفل میں طلبی ہوئی نوشاہ محل میں گیا رسمیں ادا ہوئیں پھر نوشاہ باہر آیا مہر ورحتی نے عقد پڑھا انکو خلعت ہوا طائفوں نے مبارکباد گائی شربت پلائی ہوئی پھر نوشاہ محل میں گیا زینت رسم ہوئی جب آرسی مصحف ہوا اور دولہن نے آنکھیں کھولیں تو نوشاہ نے یہ شعر پڑھا شعر مصحفِ عارض کو تیرے دیکھ کر کہتے ہیں سب * دوسرا لوقات میں نازل یہ قرآن ہو گیا * جب آرسی مصحف سے فراغت ہوئی تو جہیز باہر نکالا گیا تمام سامان نہایت عمدگی کے ساتھ تھا نوشاہ نے سب کو سلام کیا سب نے سلام کرائی دی قطعہ یاقوت نگار اختر پری زاد نے سلام کرائی میں نوشاہ کو دیا برات رخصت ہوئی اسقدر جہیز ملا کہ اگر کل چیز کی تفصیل لکھی جائے یا سامان شادی تحریر ہو تو ایک اور دفتر مثل دفتر بوستان خیال کے تیار ہو صرف مختصر طور سے تحریر کر دیا گیا کوئی طول کسی مقام پر نہیں دیا معمولی عبارت تحریر ہوئی کچھ جدت بھی نہیں کی گئی یہاں تک کہ برات بھی مکان پر نوشاہ کے پہونچی سب عملہ رخصت ہوا نوشاہ نے دُلھن کو اُتارا جو رسوم کہ یہاں ہونی تھیں وہ ادا کی گئیں بعد اسکے تخلیہ ہوا دونوں عاشق و معشوق ایک جا ہوئے دولھا نے دُلھن کے رخ پر سے گھونگھٹ اُٹھا کر روئے انور کو دیکھا دل بیتاب کو تسکین ہوئی دل نے اضطراب کیا روئے نازنین کے بوسے لیے دست درازی شروع کی بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا تھا گیا بیان ہو جو راز و نیاز کی باتیں باہم ہوئیں آ گئے جائے ادب ہے یہاں تک کہ کلید آرزو سے قفل مراد کو کھولا ایک گوہر آبدار صدف آرزو میں سپرد کیا یعنی ملکہ اُسی شب کو حاملہ ہوئی اسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ جسکا نام سہراب ثانی ہوگا بڑا بہادر اور زبردستان روزگار سے ہوگا تمام کفار آن قاف کو تہ تیغ بیدریغ کرے گا سات آٹھ برس کے سن میں مثل اپنے دادا کے طلسم فتح کرے گا جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو اسکے جنگ و جدل کی کیفیت سے نہایت محظوظ ہونگے اور لطف اُٹھائینگے یہ لڑکا بھی مثل اپنے دادا غلام شاہ کے پیل تن ہوگا بڑے بڑے بہادران روئے زمین اسکی ہیبت شمشیر سے پناہ مانگیں گے الغرض کہ وہ رات بعیش و عشرت بسر کی بوقت صبح دونوں اُٹھ حمام کو گئے ایک شب ماندہ دوسرا اخیر شب صبح کو کہ دُلھن کا بھائی آیا دُلھن کو برائے چوتھی اپنے ہمراہ لے گیا شام کو دولھا یہاں سے گیا چوتھی ہوئی دُلھن کو لے کر اپنے مکان پر آیا یہاں رات جشن جلسہ کی چالے ہونے لگے چالے بھی ختم ہوئے اب بعیش و عشرت بسر کرتے ہیں رات شب برات اور روز یوم عید ہے انکو تو یہاں عیش میں مشغول رکھا جاتا ہے اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہے کہ اسکو جب اپنے ماموں کے کریا کرم سے مہلت ہوئی تو اس عرصہ میں اسکا زخم سر بھی اچھا ہو گیا اسنے اپنے اہلکاروں سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ جو مددگار تھے وہ بھی مر گئے اگر آپ لوگ مستعد ہوں تو میں ایک ایسی جنگ کروں کہ انکو بھی معلوم ہو اُس آدمزاد کو قتل کر دوں یا گرفتار کروں میں اُسکے ہاتھوں سے بہت پریشان ہوں سرداروں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمراہ ہیں چلیے مقابلہ کیجیے یہ سن کر دیو ہامان نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار رہو ہم کل یہاں سے طرف اختر پری زاد کے کوچ کرینگے یہ حکم

دے کر اپنی آرام گاہ کو چلا گیا یہاں سامان سفر درست ہونے لگا وہ رات اہل لشکر کو سامان سفر کے
درست کرنے میں بسر ہوئی صبح کو دیو ہامان بر آمد ہوا تمام لشکر تیار تھا اُسکو ہمراہ لیکر طرف شہر اخضر
پری زاد کے روانہ ہوا اور خیمہ و خرگاہ وغیرہ بھی بار کیا گیا عقب میں سپاہ کے اثالہ بارگاہ کا تھا
یہانتک کہ دو منزلہ اور سہ منزلہ کرتا ہوا برابر شہر کے پہونچا قریب شہر پہونچکر فاصلہ میدان جنگ کا
دیکر خیمہ و خرگاہ و بارگاہ برپا ہونے کا حکم دیا خیمے وغیرہ برپا ہوئے لشکر اُترا دیو ہامان داخل
بارگاہ ہوا اُس روز تو اُسنے توقف کیا کیونکہ بسبب کسل راہ کے تھکا ہوا تھا وہ رات تو براحت
خواب غفلت میں گذرانی صبح کو دربار کیا اُسی وقت ایک نامہ بنام اخضر پری زاد بدین مضمون تحریر
کیا کہ ای بادشاہ تم کو معلوم ہو کہ جو جو ظلم تم نے مجھپر کیے ہیں مجکو یاد ہیں میرے ماموں کو تم نے اُس
آدمزاد کے ہاتھ سے قتل کرایا مجکو اُسنے زخمی کیا میرا مال و اسباب لوٹ لیا دربدر ہوکر آوارہ پھرا خیر
مجکو اسکی تم سے کچھ شکایت نہیں ہی ہاں مگر یہ شکایت ہی کہ تم نے میری معشوقہ کو مجکو نہیں دیا لہذا اب
میں ان باتوں سے درگذرا اور نہ ان امور کا تم سے عوض لونگا بس تم کو لازم ہی کہ مضراب پری
اپنی دختر کو دلھن بناکر اور اُس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھکر میرے پاس روانہ کردو تاکہ میں
اُس آدمزاد کو پردہ دنیا سے بھیجدوں اور اگر ایسا نہ کروگے تو یہ جان لو کہ تمھاری قضا تمھارے
سر پر آئی ہی اب کی ایسی جنگ کرونگا کہ تمام بہادران قاف جانینگے کہ ہاں کسی سے مقابلہ ہوا تھا
اگر میری ظفر ہوئی تو یاد رکھنا کہ اس طرح تم کو قتل کرونگا کہ فرعان ہوا اور ماہیان دریا تم پر رحم کھاینگے
اور مجکو رحم نہ آویگا اور اُس آدمزاد کے تو گوشت کے کباب بنوا کر اپنے اہل لشکر کو بطور تبرک تقسیم
کرونگا کہ انکو بھی ثواب ہو اور تمام شہر کو تاخت و تاراج کر ڈالونگا ایک کو اہل شہر میں سے زندہ نہ
چھوڑونگا یہ نامہ لکھواکر ایک دیو کے ہاتھ اخضر پری زاد کے پاس روانہ کیا اور کہدیا کہ جہانتک ممکن
ہو اُس آدمزاد کو قتل کر ڈالنا کیونکہ وہ دربار میں ضرور ہوگا اور میرے نامے کی عزت نہ جاننے پائے یا اُسکو گرفتار
کر لانا وہ دیو نامہ لیکر طرف شہر کے روانہ ہوا یہانتک کہ داخل شہر ہوا یہاں دربار آراستہ ہی اخضر پری زاد
دربار میں تخت پر جلوہ گر ہی سرور جنی بعہدہ وزارت استادہ ہی اور سرداران نامی وگرامی اپنے دنگلوں اور
کرسیوں پر بیٹھے ہیں دربار پہلوانوں سے مملو ہی رستم ثانی اپنے دنگل شوکت پر بصد رعب و دبدبہ متمکن
ہیں کہ وہ دیو نامہ بر در دولت پر آیا اور قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا دریافت کیا کہ تو کہاں
سے آیا ہی اُسنے کہا کہ میں نامہ لایا ہوں شاہ دیوان قاف یعنی دیو ہامان کا اُسنے ایک نامہ بنام اخضر
پری زاد کے تحریر کیا ہی درگہ سالار نے کہا کہ ذرا تم ٹھہر جاؤ میں خبر کرلوں تو تم جانا اُس دیو نے کہا کہ میں ضرور
جاؤنگا دیکھوں کہ مجکو کون روکتا ہی درگہ سالار نے کہا کہ تیری کیا مجال ہی جو تو قدم بھی آگے رکھ سکے
اُسکے اور درگہ سالار کے تکرار ہونے لگی گفتگو کو طول ہوا ان دونوں کی گفتگو کی آواز اندر بارگاہ کے گئی
اخضر پری زاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ یہ کیسی آواز آرہی ہی کون دربارگاہ پر آیا ہی کس سے تکرار
ہو رہی ہی ذرا خبر تو منگاؤ سرور جنی نے ایک دیو کو روانہ کیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ کیسی در دولت پر
تکرار ہو رہی ہی کون بے ادب در دولت پر آیا ہی وہ دیو ادھر کو روانہ ہوا یہاں اس قدر تکرار بڑھی کہ
نوبت شمشیر زنی کی پہونچ گئی دونوں نے تلواریں کھینچ لیں رد و بدل ہونے لگے کہ وہ دیو یہاں آکر
پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار سے اور ایک دیو سے جو کہ بظاہر یہاں کا باشندہ نہیں ہی تکرار ہو رہی ہی وہ
دیو جو کہ خبر کو آیا تھا حیران ہوکر دیکھنے لگا اور پہرہ والوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہی انھوں نے

بیان کیا کہ یہ دیو نامہ لے کر دیو ہامان کا آیا ہے اندر بغیر اطلاع کے جانا چاہتا تھا ہمارے افسر نے
منع کیا اور کہا کہ ہم اطلاع کر لیں تو جانا اسنے کہا کہ ہم بغیر اطلاع کے جائینگے دیکھیں کہ ہم کو کون منع کرتا ہے
یہ سُنکر ہمارے افسر نے جواب دیا کہ ہم نہیں جانے دینگے انکے اُنکے تکرار ہونے لگی اب نوبت بہ
شمشیر زنی پہونچی ہے یہ سُنکر وہ دیو فوراً دربار کے اندر واپس گیا اور جا کر سرورجنی سے کل واقعہ بیان
کیا سرورجنی نے یہ سنکر بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس نامہ بر کو اندر بارگاہ کے
طلب کرو ہم دیکھیں کہ کیا نامہ لایا ہے یہ سنکر بس اُسی وقت سرورجنی نے ایک چوبدار کو روانہ کیا
اور کہا کہ جا کر درگہ سالار سے کہدو کہ اُس نامہ بر کو آنے دے بادشاہ نے طلب فرمایا ہے بس وہ چوبدار
باہر آیا درگہ سالار سے کہا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ اُس نامہ بر کو اندر آنے دو بادشاہ نے طلب فرمایا ہے
درگہ سالار نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اب جاؤ خود بادشاہ نے طلب کیا ہے تمکو خبر ہو گئی اب میں نہ روکونگا
جبتک حکم تمہاری طلبی کا نہ آتا میں تم کو نہ جانے دیتا خواہ اسمیں میں قتل ہوتا خواہ تم وہ دیو یہ سُنتا ہوا ہمراہ
چوبدار کے دربار میں آیا یہاں آکر دیکھا کہ کیسے کیسے دیوان قوی ہیکل دنگلوں اور کرسیوں پر متمکن ہیں بیچ
تخت میں وہ آدمزاد دنگل طلائی پر بصد شان و شوکت جلوہ فرما ہے تخت پر اختر پریزاد رونق افروز ہے
اسکا ہاتھ بلاتحاشہ سلام کو اُٹھ گیا رعب شاہی سے بند بند کانپنے لگا مجرا کر کے خاموش ایستادہ ہو گیا
خادموں نے باشارہ وزیر کرسی لا کر روبروئے تخت کے بچھا دی وہ اُسپر سلام کر کے بیٹھ گیا ساقی نے بحکم
بادشاہ جام شراب لبریز کر کے نامہ بر کو دیا اُسنے وہ جام سلام کر کے لے لیا اور پی گیا جب اُسکا دماغ بادہ
ناب سے گرم ہوا تو پکارا کہ منہم نامہ دارم منہم نامہ دار سرورجنی نے کہا کہ کسکا نامہ لائے ہو کہا دیو ہامان
بادشاہ دیوان قاف کا یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ نامہ اُس نامہ بر نے نامہ سر سے کھول کر بادشاہ
کے دست مبارک میں دیا بادشاہ نے خود لفافہ چاک کر کے نامہ پڑھا جب بادشاہ نامہ پڑھ چکا تو
رستم ثانی نے عرض کیا کہ مجکو بھی نامہ عنایت ہو تا کہ میں بھی دیکھوں کہ اُسنے کیا تحریر کیا ہے بادشاہ نے
وہ نامہ ہاتھ میں رستم ثانی کے دے دیا انھوں نے تمام و کمال نامے کو پڑھا جب پڑھ چکے تو اُسکو
چاک کر کے اُس دیو سے کہا کہ تو جا کر دیو ہامان سے کہدینا کہ یہ کیا بیہودہ تحریر ہے اگر اب کی مرتبہ کوئی ایسی
تحریر آئیگی یا نام ملکہ کا تیری زبان پر جاری ہوگا تو یاد رکھنا کہ وہیں آکر تیری زبان گدی سے کھینچ لونگا
تو اپنے دل میں سمجھا کیا ہے تیری بھی یہ لیاقت ہوئی کہ تو پھر لشکر جمع کر کے یہاں آیا ہے یاد رکھنا کہ ایکی
مرتبہ وہ سزا دونگا کہ تمام عمر نہ بھولے گا اُس دن میرے ہاتھ سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اب کی نہ چھوڑونگا
مثل تیرے ماموں کے تجکو بھی قتل کرونگا یقین ہے کہ وہ دوزخ میں تیرا منتظر ہوگا بغیر تیرے داخل
جہنم نہو گا اللہ اللہ اب اسقدر مغرور ہو گیا ہے کہ یہ تحریر کرتا ہے کہ اُس آدمزاد کے ہاتھ رومال سے باندھکر
ہمارے پاس بھیجدو اور ملکہ کو دلھن بنا کر روانہ کر دو ارے تو اسی حسرت و ارمان میں مرے گا نہ تجھے ملکہ کی
صورت دیکھنا نصیب نہ ہوگی اسکے عوض میں عروس مرگ سے ہمکنار ہوگا اور وصل مرگ میسر ہوگا تو کیا
اہل شہر کو قتل کریگا تیری خود قضا تیرے سر پر آئی ہے اور موت دامنگیر ہے جو تو پھر ہمارے مقابلے کو
آیا ہے اسی میں خیر ہے واپس چلا جا کیوں اپنی شامتیں بلاتا ہے اور یہ بھی کہدینا کہ ہم ہر وقت تیرے
مقابلہ کو موجود ہیں ہم کسی وقت پر باہر نہیں ہیں یہ تقریر جو اُس دیو نے سُنی اور نامے کو چاک دیکھا
تو زمانہ آنکھوں میں تیرہ و تار ہو گیا ایک مرتبہ بل کھا کر پکارا کہ او آدمزاد تو نے بڑا غضب کیا کہ نامہ
کو شاہ قاف کے چاک کر ڈالا اور اُسکی شان میں ایسے کلمات سخت و ناسزا زبان پر جاری کیے

مین کب تجھکو چھوڑتا ہون کہ تو زندہ میرے ہاتھوں سے بچے تجھکو اس بے ادبی کی سزا دیتا ہون یہ کہکر کرسی
پر سے اُٹھا اور طرف رستم ثانی کے چلا اہل دربار نے دیکھا کہ رستم ثانی اُسی طرح بے خوف اپنے
دنگل پر بیٹھے رہے کچھ خوف نہ کیا کہ اُس دیو نے قریب پہونچ کر اپنا وار کیا اور ہاتھ دراز کیا کہ انکو اٹھاکر
گرفتار کر لون جب انھون نے دیکھا کہ اُسکا ہاتھ قریب آیا فوراً انھون نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک طمانچہ مارا
کہ منھ اُسکا پھر گیا مگر پورا طمانچہ نہین پڑا اگر پڑتا تو سر جنبر گردن پر سے اُڑ جاتا ہلکا سا پڑا مگر اُسیپر بھی اُسکو
غش آگیا اور غش پر گرا تھی دیر تک پڑا رہا جنبش انگھوں کی تو دیکھا کہ وہ آدمزاد دنگل پر بیٹھا ہی پھر آنکھ
بند کر لی کہ ایک دیو سے رستم ثانی نے فرمایا کہ اِسکو ہوشیار کرو اور کہو کہ جائے اپنے لشکر کو نیا اسکو اِس
بے ادبی کی ایسی قدر سزا دینا لازم ہے کہ اُسکا آدھا منھ کالا کرنا اور آدھا لال اور دونون اُسکے کان کاٹ کر
اسکے ہاتھ مین دینا اور گلے مین جوتیون کا ہار ڈالدینا بس یہی سزا ہی اگر ایلچی نہ ہوتا تو قتل کا حکم دیا جاتا
نامہ بر کو قتل کرنا کسی مذہب مین روا نہین ہے یہ حکم سُنکر وہ دیو اُٹھا اور اُسکے قریب آیا اور کہا کہ اب تو
کیون ڈرتا ہی کوئی تجھکو اذیت نہ دے گا اپنے لشکر کو جا وہ یہ سُنکر کانپتا ہوا اُٹھا اور سیدھا طرف دربار کا
کے چلا پھر پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ آدمزاد ہی یا نہین کانپتا لرزتا باہر آیا یہان دیوون نے اُسکو پکڑ کر اُسکا نصف
منھ سیاہ کیا اور نصف سُرخ اور دونون کان کاٹ کر اُسکے ہاتھ مین دیے اور جوتیون کا ہار گلے مین
ڈالا اور اُس سے کہا کہ تو اب سیدھا اپنے لشکر کو چلا جا اگر اب یہان ٹھہرے گا تو قتل ہو جائے گا
یہ سُنکر وہ سیدھا اپنے لشکر کو روانہ ہوا اطفال شہر اُسکے عقب مین تالیان دیتے تھے مگر وہ سر جھکائے
ہوئے دونون کانون سے خون بہتا ہوا چلا جاتا تھا یہان دیو ہامان نامہ بر کے انتظار مین تھا کہ دیکھیے
کیا جواب نامہ لے کر آتا ہی اور کیسا جواب لاتا ہی یقین ہی کہ اخضر پری زاد نے اُس آدمزاد
کو گرفتار کر کے اور مضراب پری کو دلھن بناکر اُسکے ہمراہ کر دیا ہوگا وہ لے کر آتا ہوگا یہان یہ انتظار
کر رہا تھا کہ اُدھر وہ دیو نامہ بر کس ہئیت کذائی سے داخل لشکر ہوا اہل لشکر اُسکی صورت دیکھکر
ہنستے تھے اور باہم مذاق کرتے تھے مگر وہ کسی سے کچھ نہین کہتا تھا سر جھکائے ہوئے چلا جاتا تھا اور نہ کچھ
جواب دیتا تھا یہان تک کہ داخل بارگاہ ہوا اور دیو ہامان کے روبرو استادہ ہو گیا مگر خاموش
دیو ہامان نے جو اُسکو دیکھا تو دل مین کہا کہ یہ کون بلا ہی کہ جو یون بلا خوف و خطر میرے روبرو آکر استادہ
ہی بس یہ خیال کر کے آواز دی کہ تو کون ہی جلد بتا اُسنے کچھ جواب نہ دیا تب تو دیو ہامان نے حکم دیا
کہ اسکو مار کر نکال دو نہ معلوم یہ کون بلا بارگاہ مین گھس آئی ہی اب تو دیو اُٹھے کہ ماریں جب اُسنے
دیکھا کہ سب دیو مل کر مارنے کو موجود ہین کہا کہ مین ہون نامہ بر جو کہ پاس اخضر پری زاد کے نامہ لے کر
گیا تھا دیو ہامان نے کہا کہ یہ کیا تیری حالت ہی اُسنے کل حال بیان کیا جب کہ یہ حال دیو ہامان
نے سنا تو نہایت غصے مین ہوا اور مانند بید کے کانپنے لگا بال تمام بدن کے مثل تکلہ آہنی کے استادہ
ہو گئے اُسی حالت غیظ مین ایک دیو سے کہا کہ تو اسی وقت اخضر پری زاد کے پاس جا اور زبانی کہنا
کہ تم نے بہت بُرا کیا کہ میرے نامہ بر کے ساتھ ایسی حرکت کی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہی اور نہ ہو سکتا ہی
لہذا تم کو اگر اپنی خیریت منظور ہی اور اہل شہر کا خون ناحق ہونا منظور نہین ہی تو فوراً برائے جنگ و جدال
بیرون شہر آؤ تاکہ مین مقابلہ کرون اور اگر نہ آؤ گے تو مین بلغر کر کے داخل شہر ہونگا اور اہل شہر کو قتل کر ڈالونگا
آئندہ تم کو اختیار ہی تم نے یہ خطا ایسی نہین کی ہی کہ جو لائق عفو ہو وہ دیو یہ پیغام سُنکر اُسی وقت
طرف شہر کے روانہ ہوا اور داخل شہر ہو کر در بارگاہ پر آیا دربگہ سالار نے روکا اُسنے کہا کہ مین دیو ہامان

کے پاس سے پیغام اخضر پری زاد بادشاہ قاف کے پاس لایا ہون اُسنے کہا کہ مین اطلاع کرتا ہون
اگر حکم جانے کا ہوگا تو مین جانے دونگا ورنہ واپس جانا اُسی دیو نے کہا کہ جا کر عرض کرو کچھ ضروری
پیغام ہی مگر زبانی عرض کرنا ہی درگہ سالار اُٹھکر اندر گیا جا کر عرض کیا حکم ہوا کہ بُلا لو درگہ سالار باہر آیا اُسکو
ہمراہ لیکر اندر آیا اُسنے مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور پیام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے جواب دیا کہ
دیو ہامان سے کہدینا کہ ہم آتے ہین تو کیون اسقدر اضطراب کرتا ہی کل ہمارا پیش خیمہ وہان پہونچ جائیگا وہ دیو یہ سنکر
سلام کرکے رخصت ہوا اور اپنے لشکر مین داخل ہوا جواب پیام دیو ہامان سے کہدیا کہ وہ سنکر خاموش
ہو رہا یہان بعد جانے سیاہ کے اخضر پری زاد نے سرور بخت سے حکم کیا کہ ہمارا پیش خیمہ طرف لشکر دیو ہامان
کے روانہ کرو ہم کل یہان سے کوچ کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا اور خود داخل محل ہوا ادھر وزیر نے
پیش خیمہ مع ایک لاکھ زرہ دیو کے طرف لشکر دیو ہامان کے روانہ کیا اور لشکر مین حکم بھیج دیا کہ سب تیار
رہین کل صبح کو بادشاہ طرف لشکر دیو ہامان کے کوچ کریگا یہ حکم بھیج کر خود اپنے محل مین گیا یہان
لشکر مین تیاری ہونے لگی اُدھر دیو شیرنگ پیش خیمہ لیکر بیرون شہر آیا اور طرف لشکر دیو ہامان
کے کوچ کیا دوسرے دن بہت تڑکے مقابل لشکر دیو ہامان کے پہونچ گیا دیو ہامان بوقت صبح مع
اپنے مصاحبون کے سیر کر رہا تھا کہ دیو شیرنگ پیش خیمہ شاہی لیکر پہونچا بمقابلہ لشکر دیو ہامان کے بارگاہین
وغیرہ برپا کین یہ تو یہان فروکش ہوا بوقت صبح بادشاہ بعد فراغ نماز صبح برآمد ہوا وزیر بھی اپنے مقام پر آیا
جب سردار جمع ہوگئے تو بادشاہ نے مع رستم ثانی و آٹھہ لاکھ زرہ ہاے دیو و پری زادان پر خطر کے براے
مقابلہ دیو ہامان کوچ فرمایا لشکر تیار رکھا ہمراہ ہو لیا اُسی وقت بیرون شہر آے وہان سے بہت تیز گامی کرتے
ہوے قریب سہ پہر کے متصل لشکر دیو ہامان پہونچ گئے یہان دیو شیرنگ نے خیمہ و بارگاہین وغیرہ برپا
کر رکھی تھین بادشاہ و شاہزادہ و دیگر سرداران اپنی بارگاہون مین اُترے لشکر الگ اُترا بازارین آراستہ
ہوگئین علم لشکر کھل گئے کٹورا بجنے لگا سودا بکنے لگا یہان تک کہ مسافر روز نے اپنی منزل پر پہونچ کر رخت
سفر کھولا اور دیو شب کی آمد ہوئی شاہ سیارگان مع اپنی سپاہ انجم کے میدان زبرجدی مین جلوہ گر ہوا وہ
تمام صحرا مین چاندنی کا پھیلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے نور موج زن ہی وہ ہواے سرد کا چلنا وہ بسبب
خنکی غنچون کا چٹکنا کرتہک دیتا عجب سمان دکھاتا تھا یہان تک کہ رات ہوگئی طبلا یہ دونون
لشکرون مین بجنے لگا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی حتی کہ دیو شب نے شکست کھائی اور
رات آخر ہوئی آثار سحر چہرہ گرد دون پر ظاہر ہوے دونون لشکرون مین وردیان بجنے لگین سپاہ اخضر
پری زاد مین اذان ہونے لگی وہ صحرا کے درختون پر طائران خوش الحان کا اپنی زبانون مین حمد و
ثناے الٰہی ادا کرنا درختون کا بسبب نسیم سحری کے جھونکے سے زمین کے بوسے لینا وہ سبزے کا زمین پر
برنگ مخمل نظر آنا اُسپر اوس کے قطرون کا چمکنا عجب لطف تھا اخضر پری زاد بیدار ہوا رستم ثانی بھی
خواب راحت سے بیدار ہوے دونون نے نماز سحر ادا کی طبل رات کو بج ہی چکا تھا دونون بہادر مسلح
اور مکمل ہوکر خیمون سے برآمد ہوے ادھر لشکر تیار ہو کر آگیا تھا دونون افسر مرکبون پر سوار ہوے لشکر کو
عقب مین لیکر میدان جنگ مین آئے اُدھر سے دیو ہامان بھی اپنے قواعد مذہبی سے فراغت کرکے
اور لشکر ہمراہ لیکر رزم گاہ مین آیا صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین بیلدارون نے نشیب و بلند زمین
کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کرکے گرد و غبار کو بٹھایا صفوف جدال و قتال یون آراستہ ہوئین کہ
میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ قلب لشکر مین مرکب اخضر پری زاد کا آگیا پہلے مرکب

پر شاہزادہ رستم ثانی قائم ہوے اسی طرح قلب سیاہ مین دیو ہامان نے اپنا تخت قائم کیا یہان تک کہ بعد صف آرائی کے دونون جانب سے نقیب نکلے نقابت کی، چند اشعار مذمت دنیا مین پڑھے اشعار

رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا
آج دیکھا تو خار بالکل تھے
کل تھا جس جا پہ بلبلون کا ہجوم
نہ کبھو دھوپ مین نکلتے تھے
جو کہ تھے بادشاہ ہفت اقلیم
نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتا
صبح دم طائران خوش الحان

گردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
آج اُس جا ہی آشیانۂ بوم
گردش چرخ سے ہلاک ہوے
ہوے جا جاکے زیر خاک مقیم
اب نہ رستم نہ سام باقی ہے
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
عطر مٹی کا جو نہ ملتے تھے
اُستخوان تک بھی اُنکے خاک ہوے
ہے گا شیرین نہ کوہکن کا پتا
فقط اک نام ہی نام باقی ہے
ای بہادرو یہ دنیا عجب سرا ہے

فانی ہی یہان کسی کو قیام نہین ہی اگر آج باپ مرا تو کل فرزند کی باری ہی اسمین جسکو نام اپنے باپ دادا کا روشن کرنا ہی روشن کرے، دیکھو نہ رستم رہا نہ سہراب صرف انکی بہادری کا چرچا ہر ایک کی زبان پر جاری ہی ای جوانو کوشش کرو نام آوری کی دنیا مقام سفر ہی کسی کو یہان راحت نہین بلکہ جاے رنج و غم ہی ملک عدم کا راستہ کھلا ہوا ہی کوئی آج سفر کرے گا کوئی کل بقول شاعر اشعار

چلا جاتا ہی کوئی چل چکا ہی
دکھاتا ہی سب کو نیا طور عالم

وہان ہی سب ہی کچھ یہان لطف کیا ہی
یہ کچھ اور عالم ہی وہ اور عالم

یہ دنیاے فانی تاسف کی جا ہی
یہ وارفتہ ہی اور وہ ملک بقا ہی

غرض حیات مستعار کا کچھ اعتبار نہین ہی جو کام کہ نیکی کا ہو جائے وہ بہت خوب ہی سواے نیک نامی کے دنیا مین کچھ باقی نہین رہتا ہی اس طرح جو نقیبون نے مذمت دنیا مین چند اشعار پڑھے اور یون صدا دینے لگا مین صفوف جدال و قتال پر مانند صف مژگان کے سناٹا چھا گیا دل جوانان لشکر کے بشاش ہو گئے چہرون پر سرخی آگئی فرط شجاعت سے چہرے سرخ ہو گئے جوان و بہادر قبضۂ شمشیر چومنے لگے تشنۂ بہادری سے جھومنے لگے نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ ایک مرتبہ لشکر کفار کے علم جلوہ گری پر آئے دیو خرچنگ دیو ہامان سے اجازت لے کر میدان مین آیا مبارز طلب کیا ادھر سے دیو شبرنگ اسکے مقابلہ کو گیا دونون باہم ہم نبرد ہوے آرہ پشت نہنگ چلنے لگے ایک مقام پر جو شبرنگ نے ارہ کا وار کیا تو سر پر دیو خرچنگ کے پڑا تا جگرگاہ اُتر آیا وہ کافر کر گرا اسنے صدا دی کہ آئے اور کوئی مقابلہ کو فوراً دیوار خنگ برادر خرچنگ بھائی کو کشتہ دیکھکر مقابلہ کو آیا وار شمشاد کا وار کیا شبرنگ نے اُسکو خالی دے کر جو اپنا وار کیا تو اسکی کمرگاہ پر پڑ گیا اسکے دو ٹکڑے ہوے پھر دیو سنگ صورت نکلا وہ بھی شبرنگ کے ہاتھ سے داخل جہنم ہوا تا شام شبرنگ نے دس دیو جان سے مارے اور پانچ دیوون کو زخمی کیا کہ شام ہو گئی ہامان نے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر پھر کر اپنے مقام قیام گاہ پر واپس آئے اخضر پری زاد داخل بارگاہ ہوا اُدھر دیو ہامان مغموم و رنجور اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا حکم نواخت طبل جنگ دیا نقارے پر چوب پڑی یہ خبر لشکر اخضر پری زاد مین پہونچی وہان بھی کوس حربی بفضل ایزدی بجا یہان تو بعد بجنے طبل جنگ کے اخضر پری زاد نے حکم دیا کہ طائفہ حاضر کیا جائے ہم ناچ دیکھین گے تاکہ کلفت دور ہو دل مسرور ہو فوراً طائفہ حاضر ہوا پہلے گت ناچی پھر غزل گائی غزل

ہو گیا شوق ہی خضر رہ منزل ہم کو
آج پھر خاک مین ملنے کے ہوے ہین سامان

لے گیا کھینچ کے دل ہی سوے قاتل ہم کو
کوچۂ یار مین پھر لے کے چلا دل ہم کو

بھولی بھولی تری صورت کا خیال آتا ہی ❊ دیکھکر ہجر کی شب مین مہ کامل ہم کو
آرزو دل مین تڑپنے کی رہی جاتی ہے ❊ تو نے زانو سے دیایاہی جو قاتل ہم کو
دل تڑپ کر یہی پہلو مین صدا دیتا ہی یار ❊ ترچھی نظرون نے کیا ہی تری بسمل ہم کو
دفن کرکے لحد تنگ مین رخصت ہوے سب ❊ پار پہونچا گئے آکر سر منزل ہمکو ٭
ہاے دل ہاے کلیجہ یہ کیا کرتے ہین ❊ عشق دلبر مین بس اتنا ہوا حاصل ہم کو
واہ واہ واہ نگاہون سے گرا کر تم نے ❊ سب کی نظرون سے گرایا سر محفل ہم کو
اُٹھ گئے آپ تو پہلو سے اُدھر صبح وصال ❊ درد فرقت نے ادھر کر دیا بسمل ہم کو
سخت آوارگی بخت سے حیرانی تھی ❊ شکر صد شکر ملی قبر کی منزل ہم کو
سب یہ ہی حضرت زیبا کا تصدق یوسف ❊ شعر کہنے کا جو فن ہو گیا حاصل ہم کو

؎ پہر رات تک یہان ناچ گانا رہا جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی تو بادشاہ اُٹھکر اپنے خیمہ آرام گاہ مین گیا رستم ثانی بھی جاکر آرام پذیر ہوے اُدھر دیو ہامان بعد ہجو اپنے طبل کے تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا بعد اسکے اُٹھکر چلا گیا اور غافل ہوکر سو رہا رات بھر دونون لشکرون مین طبلا یہ پھر اگیا تیاری جنگ ہوا کی کہ رات گذر کر سحر ہوئی دونون لشکر میدان مین صف آرا ہوے نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر کفار سے دیو میمون ہامان سے اجازت لیکر مقتل مین آیا مبارز طلب کیا ادھر سے آج پھر دیو شمبر ناگ اُسکے مقابلہ کو گیا بعد رد و بدل کے اُسکو بھی قتل کیا دیو پلنگ سر ثانی میدان مین آیا اور شمبر ناگ کا مقابل ہوا اُسکو بھی شمبر ناگ نے ار ہے قتل کیا کہ دیو عقرب چشم مقابلہ کو آیا اُسکو بھی زخمی کیا پھر دیو مار خوار مردم در کہ تڑا زبردست ہی مقابلہ کو آیا اسکے اُسکے تڑی دیر تک وار بچے ایک مقام پر جو شمبر ناگ وار کرتا ہی تو وہان پر موش خانہ تھا اسکا پانون اُسمین جا تار ہا یہ گرنے لگا اُسنے خیال کیا کہ مین اپنے کو سنبھال لون تو وار کرون یہ تو اُدھر متوجہ ہوا اور اُسنے فرصت کو غنیمت جان کر اپنا وار دار شمشاد کا کیا کہ اسکے سر پر پڑی تا دو ابرو اُتر گئی اسنے دو استانہ مارا کہ وار تو نکل گئی مگر سر سے اسقدر خون جاری ہوا کہ غش آگیا وہ حرام خور جو خون کہ شمبر ناگ کے زخم سے نکل کر زمین پر گرا تھا اُسکو اُٹھا کر پینے لگا یہ حال دیکھکر بادشاہ نے حکم دیا کہ کوئی جاکر اسکو قتل کرے اور شمبر ناگ کو میدان سے واپس لائے یہ سنکر دیو گلز ناگ برادر شمبر ناگ بحکم بادشاہ براے مقابلہ آیا شمبر ناگ کو اُسی حالت غش مین پایا اور دیوون کے ہمراہ کرکے لشکر مین روانہ کیا آپ اُسکے مقابل ہوا اور کہا کہ او حرام خور تو لڑنے آیا ہی یا خون پینے ہوشیار ہو میرا مقابلہ کر یہ سنکر اُسنے وہی خون آلود وار اسپر مارے اور کہا کہ لے اسی سے مین نے اُسکو بھی زخمی کیا ہی تجکو بھی زخمی کرونگا بس گلز ناگ نے اُسکے وار کو خیال مین لاکر جیسے ہی قریب سر پہونچی ہاتھ بڑھا کر پکڑ لی اور ہاتھ مروڑ کر چھین لی اور اُسکے کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو اُٹھا لیا اور زمین سے بالاے سر بلند کیا زور گردش چرخ دے کر اس زور سے زمین پر مارا کہ تمام صحرا ہل گیا اور استخوان تک اُسکے ریزہ ریزہ ہو گئے ایک تہلکہ ہو کر رہ گیا دیو گلز ناگ نے صدا دی کہ اور کوئی آئے جسکو آرزوے مرگ کی ہو وہ میرا مقابلہ کرے ٭ صدا سنکر دیو شلخ دراز کہ تڑا زبردست ہی مقابلہ کو آیا آتے ہی زاغ غول کا وار کیا گلز ناگ نے خالی دیا باہم کئی وار کی نوبت آئی ایک مقام پر گلز ناگ نے خالی پا کر جو وار کیا تو سر اُس دیو کا تن سے کٹ کر دور جا گرا پھر صدا دی کہ او دیو ہامان اور کسی کو میرے مقابلہ کے لیے روانہ کر بس فوراً دیو رعد صدا

کہ جسکی صدا سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ رعد گرج رہا ہی مقابلہ کو نکلا گلرنگ نے کہا کہ کیون قضا نے گھیرا ہی تونے دیکھا نہین کہ مین نے کبود نگران دونون کو قتل کیا مثل انکے تجکو بھی قتل کرونگا یہ سنکر اسنے کہا کہ تو کیا بیہودہ بکتا ہی مین خود تیرے قتل کرنے کو آیا ہون دیو گلرنگ نے کہا کہ لا کیا حربہ رکھتا ہی اسنے چاور چقماق کا وار کیا گلرنگ نے خالی دیکر جو دار شمشاد کا وار کیا تو اسکے دو ٹکڑے ہوئے وہ بھی مرکر گرا کہ اس عرصہ مین شام ہو گئی دونون لشکرون مین طبل بازگشت بجے دونون لشکر اپنے مقام فرودگاہ پر واپس آئے دیو ہامان رنجور آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا تھوڑی دیر تک مغموم بیٹھا رہا بعد اسکے حکم دیا کہ بجے کوس حربی کل پھر مقابلہ ہوگا بس فوراً نقارے پر چوب پڑی صدائے طبل جنگ لشکر اخضر مین پہونچی وہان بھی بموجب حکم بادشاہ کوس رزمی بجا دیو ہامان تو غمزدہ اپنی بارگاہ مین آرام کرنے کے لیے گیا یہان لشکر اخضر پری زاد مین موافق روز گذشتہ کے آج پھر صحبت ناچ شروع ہوئی ایک پری نے آکر یہ غزل گائی غزل

چاند سے منہ کو ترے یاد کیا کرتے ہین　　شب مہتاب مین فریاد کیا کرتے ہین
صورت خواب فراموش ہی یان عشق صنم　　اپنے اللہ کو ہم یاد کیا کرتے ہین
شہر مسکن کبھی اپنا کبھی جنگل ماوا　　سیر ویرانہ و آباد کیا کرتے ہین
ایک سا ظاہر و باطن نہین معشوقون کا　　پردۂ ناز مین بیداد کیا کرتے ہین
شاعرون نے قد موزون کو ترے دیکھا ہی　　مصرعۂ سرو پہ ایراد کیا کرتے ہین
صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہی تجھے　　جرأت بندگی آزاد کیا کرتے ہین
حال دیکھا ہی جنھون نے کہ ہمارا تجھ سے　　حذر ای ظلم کی بنیاد کیا کرتے ہین
لالہ و گل کا نشان رکھتی نہین گل چینی　　باغبان باغ کو برباد کیا کرتے ہین
کیا کہون یار سے کہتے ہوئے شرم آتی ہی　　حضرت دل جو کچھ ارشاد کیا کرتے ہین
دیکھیے کٹتے ہین کب رات کا اپنے یہ پہاڑ　　درد سے صورت فرہاد کیا کرتے ہین
بلبلون کے جو گلے گھونٹتے ہین لاکر تہ دام　　چہچہے باغ مین صیاد کیا کرتے ہین
غم شب ہجر مین اپنے نہین در پیش آتا　　ذکر سے وصل کے دل شاد کیا کرتے ہین
آتشین نالون کی اللہ ری گرمی شب ہجر　　نرم تر موم سے فولاد کیا کرتے ہین
سنتے ہین شوق شہادت کا جو میرے شہرہ　　یاد اتنا مجھے جلاد کیا کرتے ہین

یہان تک کہ قریب دوپہر رات کے یہ جلسہ رہا بعدہ اخضر پری زاد و رستم ثانی دونون اٹھکر اپنی اپنی خوابگاہ کو گئے یہان لشکر مین تمام رات طلایہ پھرا کیا اور نقارہ بجا کیا سامان جنگ رہا یہانتک کہ وہ شب تمام ہوئی در مشرق سے آمد شاہ خاور کی ہوئی اعلام نور ظہور پکڑنے لگے تاریکی شب برطرف ہوئی ہر ایک انگڑائیان لے کر آنکھین ملتا ہوا اٹھا ادھر موذنون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی لشکر ہامان مین پوجا پاٹ ہونے لگا کہ ادھر بادشاہ بیدار ہوا وضو کیا نماز سحر پڑھی بعد فراغ نماز اسلحہ تن پر آراستہ کیے خیمہ سے برآمد ہوا اپنے خیمہ سے رستم ثانی بھی مسلح اور مکمل ہوکر باہر تشریف لائے اس عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوکر آمادہ نبرد گاہ ہوا بادشاہ مع لشکر آکر میدان جنگ مین رونق افروز ہوئے صفین درست ہوئین ادھر سے دیو ہامان مع اپنی سپاہ کے آیا صف بندی ہوئی نقیبون نے نقابت کی بعد فراغت نقابت لشکر ہامان سے آج دیو فیلان برائے مقابلہ آیا میدان مین آکر رزم جو ہوا ادھر سے گلرنگ اسکے مقابلہ کو گیا گفتگو کے بعد نوبت جنگ و جدل کی آئی گلرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اسکا بھائی

دیو شمرار مقابلہ کو آیا وہ بھی مارا گیا پھر دیو منکر نے آکر مقابلہ کیا وہ زخمی ہوا یہ حال دیکھکر دیو ادراک کہ
بڑا بیباک تھا میدان مین آیا گلرنگ سے ہم نبرد ہوا وار چلنے لگے نوبت رد و بدل ہوئی آخر کو
گلرنگ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا یہان سے دیو سمناک اُسکے مقابلہ کو گیا وہ بھی زخمی ہوا یہ حال دیکھ کر
ہومان نے اجازت لی اور جاکر اُسکو قتل کیا اور پھر مبارز طلب کیا ہومان کے مقابلہ کو دیو غواک آیا وہ بھی
ہاتھ سے ہومان کے قتل ہوا دیو خطر نکلا وہ بے خطر قتل ہوا کہ دیو مدہوش نے نکل کر مقابلہ کیا وہ تو
مدہوش تھا کیا لڑتا ایک ہی وار مین اُسکو ہوش آگیا ساری مدہوشی بھول گیا شام تک دیو ہومان نے
سترہ دیو مارے کہ شام ہوگئی اور پرا بند ہوگیا طبل بازگشت پر چوب پڑی فوجین واپس گئین دیو ہامان
اپنی بارگاہ مین آیا دربار آراستہ ہوا اہل دربار سے کہنے لگا کہ اس چار دن کی میدان داری مین کوئی دن
ایسا نہوا کہ ہماری ظفر ہوتی سوائے شکست کے کل مین جاکر خود مقابلہ کرونگا پہلے دیو ہومان کو قتل کرونگا
بعد اُسکے آدمزاد کو اپنے مقابلہ مین طلب کرونگا تاکہ فیصلہ جلد ہو جائے کیون دیر ہو مقدمہ جنگ یکسو
ہو کیونکہ اخضر کو بہت بھروسا اس آدمزاد کا ہی اگر یہ نہوتا تو وہ کبھی نہ لڑتا بیٹھے ہی قلعہ یاقوت نگار
مین جاکر قلعہ بند ہوا تھا جب مین قلعہ پر یورش کرتا اور قلعہ لے لیتا بس فیصلہ تھا مگر اس آدمزاد نے آکر
اسقدر جنگ کو روکا کہ مین زخمی ہوا وہ قلعہ سے باہر آئے مین نے شکست کھائی وہ ظفریاب ہوکر اپنے
شہر مین آئے میرے ماموں مارے گئے اب انکو اسقدر قوت ہوگئی ہی کہ وہ میرے مقابل ہوکر مقابلہ کرتے ہین
بس مین کل اُسی کو قتل کرتا ہون پھر دیکھون کہ اخضر میرا کیا بنا لیتے ہین یہ سنکر اہل دربار نے کہا کہ یہ رای
آپ کی بہت خوب ہی ہم کو بھی پسند ہی جب تک وہ آدمزاد نہ قتل ہوگا کچھ دست رس نہ ہوگا مگر ہم کو
اُسکے میدان مین آنے کی بابت شک ہی کیونکہ سُنا ہی کہ اخضر پری زاد نے مضراب پری کا عقد اسکے
ساتھ کر دیا ہی بڑے دھوم سے شادی ہوئی ہی ہامان نے کہا کہ یہ کب انمین سے ایک دیو نے کہا کہ جب
وہ آدمزاد چشمہ نہنگان پر گیا تھا اور وہان اُسنے آپ کے ماموں کو قتل کیا تھا یہ خبر سُنکر اخضر پری زاد بھی
اُسکی مدد کو گئے تھے اور آپ کے ماموں کی فوج کو شکست دے کر بھگا دیا تھا اُس آدمزاد کو لے کر واپس
آئے تھے یہان جشن کیا تھا اُس جشن کے بعد بمشورہ سرور جنی اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کر دی
بہت دنون تک شہر مین جلسہ برپا رہا تمام اہل شہر کو بادشاہ کے یہان سے کھانے ملتے تھے ہزارہا روپیہ
صرف کیا میرا بھائی اُس زمانے مین وہین موجود تھا یہ خبر اُسنے آکر مجھسے کل بیان کی ہی آپ اپنے
ماموں کے کریا کرم مین مصروف تھے اور دوسرے زخمی بھی تھے سنا جاتا ہی کہ ملکہ حاملہ بھی ہی یہ سُنکر ہامان کو
اور غصہ آیا اور نہایت برہم اور غضبناک ہوا دل مین کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ میری معشوقہ اُسکے قبضہ مین
چلی گئی اُسنے وفے کیے اب اُسکا ہاتھ آنا بہت دشوار ہی ایک تو یون ہی مشکل تھا نہ کہ جب اُسکا ناموس
ہوگیا تو اور زیادہ مشکل ہوگی یہ خیال کرکے دل مین کہنے لگا کہ یہ خبر بالکل غلط ہی اگر ایسا ہوتا تو وہ آدمزاد
اپنے ہمراہ لے کر پردہ دنیا پر چلا جاتا اُس دیو نے کہا کہ جی نہین یہ خیال آپ کا بالکل بیکار ہی آسمان پری
کو کب حمزہ اپنے ہمراہ لے گیا جو یہ لے جاتا اور اب آپ کا مقابلہ کرنا بالکل عبث ہی کیونکہ جسکے واسطے آپ
اس قدر کوشش کرتے ہین وہ دوسرے کے قبضہ مین گئی ہی اُسنے اُسپر اپنا قبضہ بھی ظاہر کیا اب کیا لطف
ہی دیو ہامان نے کہا کہ مجکو اس امر کا بالکل یقین نہین آتا ہی کہ اخضر پری زاد آدمزاد کے ساتھ شادی
کر دے گا کہان وہ خاکی کہان یہ آتشی انکا انکا کیونکر اتفاق ہوسکتا ہی اُس دیو نے کہا کہ آسمان پری
کا اور حمزہ کا کیونکر اتفاق ہوا اور قبل اسکے بہت سی پریان خدمت مین اولاد حمزہ کے آئی ہین کیا

وہ خاکی نہ تھے یا یہ آتشی نہ تھے یہ سنکر دیو ہامان کو پہلے ہی یقین آگیا تھا صرف اہل دربار کے سنانے کے لیے یہ امر بیان کیا تھا کہ انکو یقین آئے کہ یہ امر غلط ہی مگر اُس دیو نے جب اس طرح بیان کیا تو یہ خاموش ہو رہا اور کبیدہ خاطر ہوکر دربار سے اُٹھ گیا جاکر خواب مرگ مین مبتلا ہوا مگر طبل زرمی بجنے کا حکم دے گیا تھا بعد اسکے جانے کے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے اپنے خیمون کو گیا یہان نقارے پر چوب پڑی لشکر مین خبر ہوئی کہ کل پھر مقابلہ ہی لشکر مین سامان جنگ ہونے لگا طلایہ پھرنے لگا یہان لشکر اسلام مین بھی خبر ہوئی کہ دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی یہان اخضر پری زاد تخت پر جلوہ گر ہی اہل دربار حاضر ہین سب اپنے اپنے دنگلون پر متمکن ہین ذکر میدان ہو رہا ہی ہر ایک دیو ہومان کی تعریف کر رہا ہی وہ سب تو خوش ہو ہوکر سلام کر رہا ہی سب خوش ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ کچھ دیر جلسۂ رقص و سرود ہو کیونکہ کل پھر صبح کو میدان جنگ مین جانا ہوگا کچھ دیر ناچ دیکھ لین تو جاکر آرام کرین تاکہ کسل کم ہو ابھی طائفہ نہین آیا تھا کہ ایک سردار نے عرض کیا کہ حضور آج تو ابھی تک طبل نہین بجا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کل اسکا قصد مقابلہ کرنے کا نہین ہی بادشاہ نے فرمایا کہ یہ کبھی خیال نہ کیجیے گا کہ وہ مقابلہ نہین کرے گا وہ ضرور مقابلہ کرے گا اُسکے تو دل کو لگی ہوئی ہی وہ کیون ٹھہرنے لگا یہی تقریر ہو رہی تھی کہ ایک جوڑی ہرکارون کی حاضر ہوئی عرض کیا کہ حضور ہم لشکر ہامان بلکہ اُسکی بارگاہ مین موجود تھے جب کہ اُسنے حکم نواخت طبل جنگ دیا تھا اور کل تقریر اُسکی اور اُسکے اہل دربار کی سب بیان کی اور عرض کیا کہ اُسکے لشکر مین نقارہ بج چکا ہی حضور بھی حکم دین یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ بفضل ایزدی وبتائید ربانی ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ہم کل اُس سے نکل کر مقابلہ کرینگے یہ حکم سُنکر ہرکارے تو اپنے مقام پر آئے کوس حربی کی آواز نے اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہی تیاری ہونے لگی طلایہ پھرنے لگا ادھر بادشاہ نے اُس سردار سے کہا کہ دیکھا تم نے وہ بڑا بے غیرت ہی اُسکو کچھ شرم وحیا نہین ہی اُسکا کیا حرج ہوتا ہی جانین جسکی جاتی ہین جاتی ہین اُسکی بلا سے مگر سُنا ہی کہ آج بہت غصہ آیا ہی کل خود مقابلہ کو آئے گا اپنی سزا پائے گا رستم ثانی نے کہا کہ اگر وہ میدان مین آئے گا تو مین اُسکے مقابلہ کو جاؤنگا ہومان نے عرض کیا کہ یون تو آپ مالک ہین مگر میری ایک عرض یہ ہی کہ کل مین پہلے اُس سے مقابلہ کر لون تو پھر حضور کو اختیار ہی کیونکہ مین ایک مرتبہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہون مجھے اُسکا عوض اُس سے لینا ہی آیندہ آپ کو اختیار ہی مرضی مولی از ہمہ اولے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا کل تم ہی پہلے مقابلہ کرنا میرا کیا نقصان ہی بعد اس گفتگو کے تھوڑی ہی دیر مین طائفہ بھی آگیا وہ ناچنے لگا اور یہان بھی یہ گفتگو تمام ہوئی بادشاہ نے اُسکو حکم دیا وہ گت ناچی بعد اُسکے اُسنے یہ غزل گائی غزل

دکھاکر مجھے بزم مین کہتے ہین وہ	جسے لوگ کہتے ہین قاتل یہی ہے	مگر چاہنے کے بھی قابل یہی ہے
اٹھا یان سے لے جا ترا دل یہی ہے	ذرا دیکھو میرے مقابل یہی ہے	وہ مل کر مرے دل کو یا نون سے بولے
صفیر انکا آنا تو مشکل نہ تھا کچھ	وہ کہتا ہے آغوش مین لے کے مجھ مین	محبت کے دریا کا ساحل یہی ہے
	اگر غیر سمجھے ہین مشکل یہی ہے	

جب یہ غزل گا چکی تو اُسکو انعام دیا وہ طائفہ رخصت ہوا بادشاہ اُٹھ گئے خوابگاہ کو گیا دربار برخاست ہوا سب کے سب جاکر سو رہے یہان تک کہ صبح ہوگئی ہر ایک بیدار ہوا بعد فراغت حوائج ضروری دونون لشکر میدان جنگ مین آئے کہ لشکر کفار سے تمام علم خوک پیکر جنپر تعریف شیطان لعین کی تحریر تھی جلوہ گر ہی پر آئے سب نے دیکھا کہ ہامان خود در اسے مقابلہ میدان جنگ مین آیا بڑی دیر تک لشکر اسلام کو دیکھا کیا بعد اسکے یون مبارز طلب کیا کہ جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اور یہ شعر پڑھا شعر منم ہامان سنگ انداز صحرائی

که در میدان ✦ ندارد طاقت یک حمله مثل رستم دستان ✦ یہ جملہ سنکر ہومان نے بادشاہ کو سلام کیا
اور اجازت لے کر اُسکے مقابلہ کو آیا جیسے ہی ہامان نے ہومان کو دیکھا کہا کہ او ہومان تیری بھی یہ لیاقت
ہی کہ تو میرے مقابلہ کو آیا ہی کیا تجھکو یاد نہین ہی کہ اُس مرتبہ تو میرے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی یہ نہین شکریہ
ادا کرتا ہی کہ جان سے بچ گیا ورنہ قتل کر ڈالتا اور اب تو پھر میرے مقابلہ کو آیا کیون قضا آگئی ہی جا پھر جا
اُس آدمزاد کو بھیج دے جو کہ میرا رقیب ہی میرے اُسکے مقابلہ ہوگا آج میرے اُسکے فیصلہ ہو جائے یا وہ
نہین یا مین نہین یہ قصہ یکسو ہو جائے یہ سنکر اُسنے کہا کہ او ہامان تو اپنے دل مین خیال کیا کرتا ہی کیا مین
تجھ سے کسی طرح کم ہون یا ڈر گیا ہون یا تیرا غلام ہون کہ مین تیرے مقابلہ کو نہ آؤن ارے او نادان مین
تیری طرح نمک حرام اور بزدل نہین ہون کہ چوری سے مقابلہ کرون یا اپنے ولی نعمت کے ساتھ کوئی حرکت
بیجا کرون اُس دن تو نے مجکو دھوکے سے مجروح کیا اور اگر مین زخمی بھی ہوا تو کیا نقصان واقع ہوا
دلیرون کا یہی کام ہی زخمی بھی ہوتے ہین اور زخمی بھی کرتے ہین جو کہ اسپ پر سوار ہوگا وہ ضرور گرے گا
زخمی ہونے سے کوئی بہادری مین فرق نہین آتا ہی ہان دھوکے سے قتل کرنے یا زخمی کرنے سے ضرور بزدل
تصور کیا جاتا ہی یا جب کہ حریف کے روبرو سے زخمی ہو کر بھاگے تو جوانمردی مین فرق آتا ہی تو یہ امر مین نے
آج تک تو نہین کیا ہی کہ مین حریف کے سامنے سے بھاگا ہون دیو ہامان نے کہا کہ مین کب بھاگا ہون
بھلا بتا تو دو ہومان نے جواب دیا جبکہ رستم ثانی کے ہاتھ سے قلعہ یاقوت نگار پر شاخ ٹوٹی تھی جب کون
بھاگا تھا لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دے کر اُس دن کا بھاگا ہوا آج پھر میدان مین آیا ہی ارے تو کیون اُس
آدمزاد کو بلاتا ہی تو بھی تو اُس بہادر کے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی اب مین بے غیرت ہون یا تو دیو ہامان
نے جو اس طرح تیہے کی سُنی تو نہایت خفیف ہوا اور کہا کہ اچھا اس سے تو کچھ فائدہ نہین ہی لا جو کچھ حربہ
رکھتا ہی ہومان نے کہا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش دستی کرین جب تیرے حربہ سے بچینگے تو ہم بھی
اپنا وار کرینگے ہمارا خدا مالک ہی یہ کہکر ہامان نے آرۂ نسبت نہنگ کو سنبھالا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا
ہومان نے سپر کو سر کے پناہ کیا اور شمشیر اُسکا وار روکا پھر اپنا وار کیا اُسنے بھی روکیا برابر سے ضربین چلنے
لگین دونون ہم پلہ ہین نہ یہ غالب ہی نہ وہ مغلوب ہی نہ وہ غالب ہی نہ یہ مغلوب ہی مگر ہان کسی قدر
ہومان بسبب مسلمان ہونے کے چرب ہی اسنے اکثر جگہ خالی پاکر چرکا دیا ہی کہ وہ یاد کرتا ہی تین پہر کامل اسکے
اُسکے رد و بدل رہی آخر کو ایک مقام پر ہومان نے خالی پاکر جو وار کیا اُسکے زخم کاری لگا ہائے کہکر پیچھے
ہٹ گیا کہ آرہ نکل گیا خون بہنے لگا یہ زخم اُسکے سر پر لگتے ہی اسقدر خون بہا کہ اُسکو غش آگیا دیو اُسکو
اُٹھا کر لے گئے چونکہ دن تمام ہو چکا تھا طبل بازگشت بجا اور دونون لشکر اپنے اپنے مقام پر واپس گئے یہان سردار
ہامان کو بارگاہ مین لائے جراح کو بلایا زخم مین ٹانکے دلوائے جب خون بند ہوا تو اُسکو ہوش آیا آنکھ
کھولی اپنے کو اپنی بارگاہ مین پایا سردارون سے دریافت کیا کہ مین تو ہومان سے لڑ رہا تھا یہان کیونکر آیا
اُنھون نے عرض کیا کہ آپ ہومان کے ہاتھ سے زخمی ہوئے آپ کو غش آیا ہم سب کے سب آپ کو لے کر
واپس آئے دونون لشکر واپس گئے چونکہ شام ہو گئی تھی ورنہ ہم جنگ مغلوبہ کرتے یہان آکر آپ کے زخم مین
ٹانکے دلوائے کہ آپ کو ہوش آیا ہامان نے ایک آہ سرد کھینچی اور کہا کہ جو میرا قصد تھا وہ نہوا جنگ کو
پھر طول ہوا اب جبتک اچھا نہین ہوتا ہون تب تک جنگ ملتوی رہے اچھا کوئی جا کر ابھی وقت اخضر
پری زاد سے کہے کہ تا اچھے ہونے زخم کے مین مقابلہ نہین کر سکتا ہون لہذا تم مجکو اسقدر مہلت دو کہ
مین کہ اپنا علاج کر لون تو پھر اُس آدمزاد سے مقابلہ کر کے جنگ کو یکسو کر دونگا یہ ثابت ہو گیا

کہ میرے اور تمھارے اہل لشکر برابر ہین پھر کیون جنگ کو طول ہو اور بیکار اہل لشکر قتل ہون اس سے کچھ فائدہ نہین ہی یہ سُنکر ایک دیو اُسی وقت طرف لشکر اخضر پری زاد کے روانہ ہوا بعد جانے اُس دیو کے ہامان نے سرداروں سے کہا کہ بڑا تعجب ہی کہ مین ہاتھ سے ہومان کے زخمی ہوا وہ کسی طرح میرا مقابلہ نہین کر سکتا ہی سرداروں نے عرض کیا کہ آج تو وہ برابر ضرب پر ضرب لگاتا گیا کہین چوکا نہین سبب یہ ہی کہ کھا کھا کر موٹا تازہ ہو گیا ہی اور اب ہر طرح اُسکو اطمینان بھی ہی صاحب قوت ہو گیا ہی یہ کتنی بڑی بات ہی کہ ایک بادشاہ بزرگ کا جو ایک پر دُہ قاف کا حاکم ہی سپہ سالار ہوا ہی یا یہ کہ ایک گوشہ مین پڑا رہتا تھا کوئی جانتا بھی تھا کہ کون ہی کون نہین ہی مگر صاحب قوت ضرور تھا جب تو اتنا بڑا عہدہ ملا ہامان نے کہا کہ یہ تو درست ہی مگر تم سب نے دیکھا تھا کہ پہلے مقابلہ مین میرے ہاتھ سے کیسا زخمی ہوا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ تو جنگ و جدال ہی اور کہا جاتا ہی کہ جنگ دو سر دارد جسکا وار چل گیا کوئی مقام عجب نہین ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی وہان وہ دیو پیغام اُسکا لیے کر لشکر مین اخضر پری زاد کے پہونچا یہان اخضر پری زاد جب جنگ سے واپس آیا اپنی بارگاہ مین گیا دربار آراستہ ہوا ہومان کے ضرب دست کی سب تعریفین کر رہے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ ہان اب کچھ دنون جنگ موقوف ہوئی اگر ہامان مہلت طلب کرے گا تو مین مہلت نہ دونگا رستم ثانی نے کہا کہ یہ آئین شجاعت کے خلاف ہی اور جرات و بہادری سے بعید ہی کہ حریف مہلت طلب کرے اور فریق ثانی مہلت نہ دے یہ امر بالکل خلاف ہی اسی امر سے جوانمرد نزدل ہو جاتے ہین قابو پرست کہلاتے ہین بھلا یہ تو بتائیے کہ سپاہ بے سردار کیونکر مقابلہ کر سکتی ہی اگر مہلت طلب کرے تو مہلت ضرور دیجیے اگر نہ بھی طلب کرے تو خود مہلت دیجیے ورنہ میرے خلاف ہوگا یہ جو رستم ثانی نے کہا تو بادشاہ نے جواب دیا کہ اگر آپ کی مرضی مہلت دینے کی ہی تو مین ضرور مہلت دونگا آپ کے خلاف کبھی نہ کرونگا یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ دیو پیغام بر دربارگاہ پر آیا درگہ سالار سے کہا کہ جاکر خبر دو کہ ایک دیو دیو ہامان کا کچھ پیغام زبانی لایا ہی اور خاص حضور ہوا چاہتا ہی درگہ سالار نے اُسکو وہان ٹھہرایا آپ اندر بارگاہ کے گیا اُسی دیو پیغامبر کا پیغام عرض کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ بھیج دو درگہ سالار نے اُس سے کہا کہ جاؤ طلب فرمایا ہی وہ اندر بارگاہ کے آیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا پیغام دیو ہامان کا بیان کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ہم نے اُسکو مہلت دی جب اُسکا زخم اچھا ہولے تب مقابلہ کرے اچھا ہی کہ اسی عرصہ مین لشکر بھی آسودہ ہو جائے گا اور کہدینا کہ اگر تمھارا جی چاہے تو تم خود مقابلہ کرو چاہے لشکر کرے ہم اور آدمزاد دونون طرح موجود ہین ہم کو کسی طرح کا خوف نہین ہی اور نہ ہم تم سے مقابلہ کرنے سے باہر ہین وہ دیو یہ پیغام کا جواب سنکر مجرا کر کے رخصت ہوا اور اپنے لشکر کی راہ لی یہان بعد جانے دیو پیغامبر کے بادشاہ نے حکم دیا کہ صحبت ناچ و رنگ ہو جب حکم پری زادین آئین ناچ شروع ہوا خوب خوب گائین خوب خوب ناچین ایک پری زاد نے یہ غزل گائی غزل

بانکپن تیر اسنی اور ستم گر مین نہین
جب کہا صبر الہی دل مضطر مین نہین
بیخودی تو ہی بتا یہ بھی ہی کوئی انصاف
حشر سے پہلے بہت جلد چلا وہ ظالم
لله الحمد کہ جسکی کوئی بھیجہ نہیں لیتا ہی
کرتی ہی سیکڑون خون ایک خنائی شوخی

تجھ مین جو لوچ ہی قاتل ترے خنجر مین نہین
آئی آواز کہ عاشق کے مقدر مین نہین
کہ شب وعدہ ہی وہ آکے ہین گھر مین نہین
کیا یہ سمجھا تھا کہ مین عرصہ محشر مین نہین
ہم تو یہ جانتے تھے تم دل مضطر مین نہین
ظاہرا اور تو کچھ دست ستم گر مین نہین

کہتے ہین دیکھ کے آئینہ مین وہ عکس اپنا
پھر بھی شوخی ہی جو مجھ مین مرے ہمسر مین نہین
نگہ مست سے تیرے وہ ٹپکتی ہی شراب
جو سبو مین نہین خم مین نہین ساغر مین نہین
سخت جانون سے گلے یار گئین یا نہ گئین
موڑ لے منھ کو یہ عادت ترے خنجر مین نہین
یہی مشتاق کسی چال کا تھا فتنۂ حشر
تب یہ کہنے لگا ایک ہی ٹھوکر مین نہین
دردِ فرقت سے بھی مہلت ہوئی جاتی ہی جلال
یا ہمین آج نہین یا یہی شب بھر مین نہین

دوپہر رات تک صحبت ناچ ورنگ برپا رہی بعد اُسکے بادشاہ و رستم ثانی جاکر آرام پذیر ہوے یہان دیو ہامان نے کہا کہ وہ دیو جسکو مین نے پیغام کہکر بھیجا ہی وہ جواب پیغام لے آوے تو اطمینان ہو کہ اسی عرصہ مین وہ دیو آیا اور جواب پیغام دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ ہم تو کبھی مہلت نہ دیتے یہی تو وقت حریف سے مقابلہ کرنے کا تھا اخضر نے بڑا دھوکا کھایا اُسکو یقین ہی کہ ہر دفعہ مین زخمی ہونگا یہ بھی اتفاق تھا کہ مین زخمی ہوگیا ورنہ کون نابدولت کا مقابلہ کرسکتا ہی خیر اچھا ہو لون تو اُنکو معلوم ہوگا یہ کہکر وہ نمک حرام خواب غفلت مین جاکر پڑ رہا تمام دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے مقام پر گیا لشکر کو بھی اطمینان ہوا کہ کچھ دلون تو جنگ موقوف ہی اہل لشکر ہر دو جانب بھی آسودہ ہو ہو کر سوئے طلایہ پھرا کیا یہان تک کہ صبح ہوگئی دونون لشکر کے لوگ اُٹھے اپنے مذہب کے طریقے سے عبادت کرنے لگے بعد فراغ امور ضروری ادھر اخضر پری زاد نے دربار کیا اُدھر دیو ہامان نے رستم ثانی بھی دربار مین آئے بادشاہ سے آکر کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین تھوڑی دور جاکر کچھ شغل شکار کرون کیونکہ ابھی کچھ دنون جنگ وجدل موقوف ہی اسی عرصہ مین دل بھی گھبرائے گا یہی شغل ہو تو بہتر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ کیا ضرورت ہی لشکر حریف زردکش ہی آپ کا ایک زمانہ دشمن ہی ابھی چشمہ نہنگان کا واقعہ نہین بھولا ہی خداوند کریم نے اپنا بڑا فضل کیا ورنہ دشمن تو اپنا کام کرچکے تھے ایسی حالت مین سیر و شکار کو جانا میرے نزدیک بالکل عبث ہی رستم ثانی نے جواب دیا کہ اگر زمانہ دشمن ہی تو میرا کیا کرلے گا حضور نے دیکھا کہ چشمہ نہنگان پر کیا واقعہ گذرا فضل خدا شامل حال چاہیے اگر وہ دشمن نہین ہی تو کچھ پروا نہین ہی ہر وقت مدد کرتا ہی دوسرے موت خود حافظ ہوتی ہی اور اگر وہ دشمن ہی تو پھر کسی طرح نہین بچ سکتا ہی اگر قلعہ آہنی مین پنہان ہوگا تب بھی موت نہین چھوڑے گی وہان جاکر اپنا کام کرے گی اُسکی مہربانی اور چشم عنایت ہمہ وقت درکار چاہیے ہم کو تو اُسکی ذات پر بھروسا ہی ہم تو سوا اُسکے اور کسی سے نہین خوف کرتے ہین بقول شاعر شعر اگر تیغ عالم بجنبد ز جاے ✤ نہ برد رگ تا نخواہد خداے ✤ دیگر روزے کہ قضا نیست ✤ در دو رگ روا نیست ✤ آپ کچھ خوف نہ کرین مین شکار کھیل کر دو ایک روز مین واپس آتا ہون کہین دور نجاؤنگا بادشاہ نے فرمایا کہ آپکو اختیار ہی مین زیادہ منع بھی نہین کرسکتا ہون شاید خلاف مزاج ہو یہ سنکر رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار تیار رہو ہم شکار کھیلین گے یہان کے جانورون کو صید کرینگے یہ حکم سُنکر اُسی وقت سامان شکار درست ہونے لگا تھوڑی دیر مین تیار ہوگیا لوگون نے آکر عرض کیا کہ سامان صید افگنی تیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی اپنے دنگل پر سے اُٹھے اور بادشاہ کو سلام کیا اُنھون نے کہا کہ سپرد بخدا کیا یہ بارگاہ سے باہر آئے سب سامان ہمراہ لے کر ایک صحرا مین جو لشکر سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا اُترے خیمے وغیرہ برپا ہوے مشغول صید افگنی ہوئی طائران پرند و چرند کا شکار کرنے لگے انکو تو صید و شکار مین مشغول رکھا جاتا ہی اور بادشاہ کو بمقابلہ لشکر دیو ہامان اور اُسکو یعنے ہامان کو علاج زخم مین چھوڑا جاتا ہی

دو کلمہ داستان حال زنگارہ عفریتہ زوجہ دیو ہامان کے معرض تحریر میں آتے ہیں اور بیان کیے جاتے ہیں

ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ اسکو ہامان نے طرف اپنے جزیرے کے بسبب خوف دیو شغال کے روانہ کر دیا تھا اور دوسرے یہ حاملہ بھی تھی گو کہ اسکو اسکی جدائی ناگوار تھی اور اسکو اسکی فرقت گوارا نہ تھی مگر کیا کرتی مجبور تھی یہ بعد طے کرنے راہ کے اپنے جزیرے میں پہونچی وہان جاکر اسکا بند و بست کیا اور اپنا لشکر درست کیا کچھ دیو اور ملازم رکھے چونکہ اسی جنگ میں اسکا لشکر بھی کام آیا تھا مگر اسکو ہر وقت خیال اپنے شوہر دیو ہامان کا رہتا ہے کوئی وقت دل سے اسکی جدائی کا صدمہ علیحدہ نہیں ہوتا ہے یہان تک کہ نو ماہ منقضی ہوے زمانہ وضع حمل کا آیا یہ وہ زمانہ ہے کہ دیو ہامان یہان بمقابلہ لشکر اخضر پری زاد اترا ہوا ہے اور نامہ تحریر کیا ہے یہان تک کہ درد زہ شروع ہوا بعد تھوڑی دیر کے لڑکا پیدا ہوا یعنی بچہ دیو عجیب ہیبت ناک اسکی صورت تھی ایک شاخ علاوہ اُن شاخون کے جو کہ دیوون کے ہوتی تھی اور تھی ہامان نے اسکا نام دیو تومان رکھا اور دراز شاخ سے ملقب کیا یہ بچہ دیو اپنے باپ کے ہم صورت تھا زنگارہ اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوئی اسکے پیدا ہونے کی بہت خوشی کی اور بہت روپیہ صرف کیا ہر اخزانہ لٹایا بڑے دھوم سے چھٹی کی اور رمالون اور نجومون کو بلا کر اسکا زائچہ کرایا انھون نے کہا کہ یہ بڑا بہادر اور خوش نصیب ہوگا انکو انعام دیا وہ رخصت ہوے اپنی تمام فوج کو نئے نئے جوڑے تقسیم کیے یہان تک کہ چلے وغیرہ سے فرصت ہوئی اب اسکو خیال آیا کہ دیو ہامان کے پاس چلنا چاہیے اور اب وہان جانا بھی ضروری ہے کیونکہ وہ بھی تو اسکو دیکھ کر خوش ہو یقین ہے کہ اسکا زخم بھی اچھا ہو گیا ہوگا اور اسکا ماموں بھی چلا گیا ہوگا چل کر دیکھیں کہ وہ کس کام میں ہے جو ابھی تک نہیں آیا کیا جنگ فتح ہو گئی وہ آدمزاد مارا گیا ہامان کو مضراب پری مل گئی وہ اسکے ساتھ کیا عیش کرنے لگا اخضر پری زاد نے شکست کھائی کیا اسکی دلی مراد بر آئی اگر ایسا ہو تو چل کر مضراب پری کو قتل کرون کہ وہ میری سوت ہے بس ایسے ایسے خیالات کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو ہم طرف لشکر ہامان اپنے شوہر کے سفر کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ اسی دن سے سامان سفر درست ہونے لگا وہ بکا تہ مع پچاس ہزار نرہ دیو کے اپنے بھانجے کو اپنے جزیرے کا حاکم کرکے طرف لشکر دیو ہامان اپنے شوہر کے روانہ ہوئی توہامان اپنے فرزند کو بھی ہمراہ لیا کہ اسکو اسکے باپ کو دکھاؤن یہ قطع راہ و طے مراحل کرتی ہوئی پہلے اُس مقام پر آئی کہ جہان لشکر دیو ہامان کا آکر ٹھہرا تھا اور اسکا ماموں اسکو ملا تھا اور دیو شغال نے وہ حرکت کی تھی جسکے سبب سے اسکو اسکے شوہر نے اسکے جزیرے کو روانہ کر دیا تھا جب وہان پہونچا تو دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ دیو ہامان لشکر کشی کرکے اخضر پری زاد پر گیا ہے یہ سنکر اسنے ایک روز وہان قیام کیا دوسرے دن بوقت سحر طرف لشکر ہامان کے کوچ کیا یہ اُس زمانے میں وہان پہونچی جبکہ دیو ہامان ہاتھ سے دیو ہومان کے زخمی ہو چکا تھا اور اپنا علاج کر رہا تھا اور زمانہ مہلت تھا رستم ثانی شکار کو گئے ہوے تھے کہ یہ جاکر پہونچی اسنے دیکھا کہ دو لشکر فروکش ہیں ہم مقابلہ مگر کچھ جنگ و جدال کا سامان نہیں ہے اسنے اپنے لشکر کے ایک دیو سے کہا کہ جاکر دریافت تو کرو کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہے اور کس جانب مقیم ہے وہ دیو پہلے لشکر دیو ہامان میں آیا ایک دیو سے دریافت کیا کہ لشکر دیو ہامان کونسا ہے اسنے کہا کہ تو کون ہے اور اس دریافت کرنے سے تجکو کیا غرض ہے چونکہ وہ دیو نیا ملازم اسکا تھا اس سبب سے اسنے لشکر کے دیو کو نہیں پہچانا جب اسنے یہ دریافت کیا کہ تو

کون ہے تو اُسنے کہا کہ مین ملازم ہون ملکہ زنگارہ زوجہ دیو ہامان کا انھون نے مجکو دریافت کرنے کو روانہ کیا ہے کہ تو جاکر دریافت کر کہ ہمارے شوہر کا لشکر کونسا ہے تو ہم چلکر شریک ہون اور اپنے شوہر سے ملاقات کرین اُس دیو نے پوچھا کہ وہ کہان ہین اُسنے کہا کہ وہ سامنے جو جنگل ہے وہان مع لشکر فروکش ہین تب اُس دیو نے کہا کہ یہی لشکر ہے جاکر اُنسے کہدے اور وہ سامنے لشکر حریف یعنی لشکر اخضر پری زاد کا ہے آجکل بسبب زخمی ہونے ہمارے مالک کے جنگ وجدل موقوف ہے یہ سُنکر وہ دیو اُنکے پاس آیا اور کہا کہ یہ جو آپ دیکھتی ہین کہ زرد و سرخ علم گڑے ہوے ہین اور پھریرے اُنکے لہرا رہے ہین یہ لشکر حریف کے ہین اور وہ جو سیاہ علم ہین وہ لشکر آپکے شوہر دیو ہامان کا ہے یہ سُنکر وہ اُسی وقت مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوئی اور داخل لشکر ہوگئی جب داخل لشکر ہوچکی تو اُسوقت دیو ہامان کو خبر ہوئی کہ تیری زوجہ آئی ہے یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور کسی قدر زخم اچھا ہوچکا تھا جب اُسنے یہ سُنا تو فوراً چند سردارون کو برائے استقبال روانہ کیا وہ اُسکا استقبال کرکے بارگاہ مین لائے اُسکا لشکر بھی شامل ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہوے جیسے ہی دیو ہامان نے اُسکو دیکھا فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور دوڑ کر گلے سے لگا لیا اور بوسے لینے لگا کچھ شرم وحیا اہل دربار سے نہ کی لاکر برابر اپنے بٹھایا وہ بھی اپنے شوہر کو دیکھکر خوش ہوئی مگر اُسنے یہ دیکھا کہ سر مین پٹی بندھی ہوئی ہے کہا کہ کیا زخم ابھی اچھا نہین ہوا اور پھر کیون لشکر کشی کرنے آئے اُسنے کہا کہ اے ملکہ مین کیا بیان کرون کہ مجھپر تمھارے جانے کے بعد کیا آفت آئی اور کیا کیا صدمے پہونچے پہلے تو یہ سُنو کہ بہت بڑا صدمہ یہ ہوا کہ ماموں جان قتل ہوے بھائی صاحب مارے گئے اُسنے کہا کہ کیا دیو سنقال قتل ہوے جبھی وہ دربار مین نہین ہین حیران تھی کہ وہ کہان ہین اب معلوم ہوا کہ وہ بھی آپ پر نثار ہوے اچھا اُنکے فرزند جو کہ میرے خواستگار تھے وہ کہان ہین کیا اپنے ملک کو چلے گئے دیو ہامان نے کہا کہ وہ بھی مارے گئے اور بھائی صاحب بھی مارے گئے یہ سُنکر اُس مکار نے کہا کہ دیو سنقال کے قتل ہونے کی مجکو بھی خوشی ہوئی اُسنے میرے ساتھ حرکت بیجا کی تھی یہ اُسکے فعل بد نے اُسکو سزا دی مگر ہان ماموں صاحب کے قتل ہونے کا رنج ہوا یہ تو بیان کرو کہ وہ دونو کیونکر قتل ہوے اُسنے کل کیفیت بیان کی یہانتک کہ اپنا پھر لشکر کشی کرنا اور نامہ و پیام کا ہونا اور بادشاہ کا برائے مقابلہ آنا جنگ وجدل ہونا اُنکی فتح ہونا اپنا مقابلہ کو نکلنا دیو ہومان کے ہاتھ سے اپنا زخمی ہونا اپنا مہلت کا طلب کرنا بادشاہ کا مہلت دینا اور رستم ثانی کا شکار کو جانا سب بیان کیا یہ سُنکر وہ بہت مغموم ہوئی اور کہا کہ پھر تم کیون جنگ سے نہین دست بردار ہوتے ہو اب سمنبر پری تمھارے ہاتھ نہین آنے کی اُسکی شادی اُسی آدمزاد کے ساتھ ہوگی اب بیکار کی زحمت اپنے اوپر گوارا کرتے ہو یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیا تمکو خبر نہین اُسکی شادی تو آدمزاد کے ساتھ ہوگئی ہے بلکہ وہ حاملہ بھی ہے زنگارہ نے کہا کہ تو مجکو بڑا بے غیرت معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ سُن چکا کہ اُسکی شادی ہوگئی ہے تو اُسکی خواہش بیکار ہے اب وہ کس کام کی ہے جبکہ وہ مرد کے پاس رہ چکی ارے اُس سے اب دست بردار ہو میرے ساتھ عیش کر اپنی جوانی کو نہ برباد کر دیکھ مجھ سی خوبصورت بی بی تجکو نہین نصیب ہوگی آیندہ تجکو اختیار ہے ہم نے جہانتک تجکو سمجھانا تھا سمجھا دیا یہ سُنکر دیو ہامان نے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا کہ مین کہان تک تمھاری عنایتون کا شکریہ ادا کرون تم سے تو مادر مہربان کی بو آتی ہے تم مثل اپنے میرے اوپر عنایت کرتی ہو جو میری مان اگر وہ زندہ ہوتین تو وہ بھی اسی قدر مہربانی کرتین اور یون ہی نصیحت کرتین مگر مین دل کو کیا کرون کہ وہ نہین مانتا ہے لاکھ لاکھ

اُسکو مین سمجھاتا ہون مگر نہین مانتا ہی مین اُسکے ساتھ کوئی تعلق نہین کرونگا صرف ایک نظر دیکھ لیا کرونگا جو لطف اور جو عیش کہ مجکو تم سے ملے گا وہ اُس سے کہان ممکن ہی صرف ایک صبح کو اُسکی صورت دیکھ لینا دل کو تسکین دے گا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ مجکو یقین ہی کہ میرے تیرے اس امر پر بگڑے گی اگر تیری فتح ہوئی تو خیر اور اگر تیری شکست ہوئی اور تو مارا گیا تو مجکو اپنی زندگی دشوار ہوگی یہ کہکر آنسو آنکھون مین بھر لائی یہ جو بامان نے دیکھا تو بیتاب ہو گیا اُسی وقت گلے سے لگا لیا بوسے لیے آنسو دامن سے پاک کیے اور کہا کہ تم کیون رنج کرتی ہو تمھارے بلا سے مج کرے مین صرف لڑائی فتح کرکے اور اُس آدمزاد کو قتل کرکے اور اپنا سکہ یہان جاری کرکے چلا جاؤنگا اور تمھارے روبرو مضراب کو اور اُسکے باپ کو دونون کو ساتھ ہی قتل کر ڈالونگا اب مجھے تمھارا رنج دینا گوارا نہین ہی لے اب تو تم خوش ہوئین اُسنے کہا کہ جب ایسا ہوگا تو مین بھی خوش ہونگی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ہان اپنی تو کیفیت آپ بیان کرین تم جو حاملہ تھین تو کیا پیدا ہوا دیو یا دیونی اُسنے اپنی کل کیفیت بیان کی اور بلا کر دیو تو مان کو دکھا دیا دیکھا کہ بچہ فیل کو ایک دیو گود مین لیے ہوے ہی اب جو قریب سے دیکھا تو کیا دیکھا کہ یہ بچہ میری ہم صورت ہی اپنی زوجہ سے کہا کہ یہ تو بالکل میری صورت ہی تم نے اسکا نام کیا رکھا ہی اُسنے کہا کہ دیو تو مان نام رکھا ہی یہ سُنکر وہ بہت خوش ہوا اُسکو گلے سے لگایا پیار کیا بس اُسی وقت دربار برخاست کیا اور مع زنگارہ کے اپنے خیمہ آرام گاہ کو گیا چونکہ زخم بھی اُسکا اچھا ہو چلا تھا تھوڑے دنون کی کسر باقی تھی کہ صحت ہووے اب تو عیش و عشرت مین مصروف و مشغول ہوا

اب یہان سے کچھ رستم ثانی کا حال بیان ہوتا ہی کہ وہ شکار کو گئے تھے اُنپر وہان کیا گذری

یہ جو آنحضر پری زاد سے اجازت لے کر شکار کو گئے تھے تو انھون نے ایک صحرا مین جو کہ لشکر سے بیس کوس کے فاصلہ پر تھا خیمہ وغیرہ برپا کرا کے صید افگنی مین مصروف تھے اُس روز تو انھون نے صرف جانوران پرند کا شکار کیا بعدہ خیمہ کو واپس آئے اُسکے کباب وغیرہ ملازمون نے تیار کیے یہان تک کہ شام ہو گئی انھون نے حکم دیا کہ ہم کل شکار جانوران چرند کا کرینگے یہ حکم دے کر آرام کیا کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو چند مصاحبون کو جو کہ قوم پری زاد سے تھے ہمراہ لے کر برائے شکار روانہ ہوے کہ چند ہرن انکو نظر آئے انھون نے مرکب اُنکے عقب مین اُٹھائے وہ قرارے بھر کر ایک طرف کو روانہ ہوے ہر ایک نے مرکب ایک ایک ہرن کے عقب مین اُٹھایا اور چلے وہ صبح کا وقت وہ نسیم سحری کا چلنا وہ دورہ مشرق سے خورشید کا نکلنا وہ ہلکی دھوپ کا جا بجا صحرا مین نظر آنا وہ اوس کے قطرون کا بسبب دھوپ کے مثل گوہر کے چمکنا وہ طائرون کا درختون پر چہکنا اور مورون کا ہنگام سحر بولنا گاہ گاہ خود رو کا مہکنا عجب وقت تھا کہ دل باغ باغ ہوا جاتا تھا چہرے سبک کے ہوائے سرد کھا کھا کے بشاش ہو گئے تھے بلبل ہزار داستان کی صدا الگ مست کیے دیتی تھی فاختہ صدا ے یا ہو یا ہو قمریان کوکو کر رہی تھین سب ستھرے رہے تھے مگر مرکب ان آہوون کے عقب مین ڈالے ہوے چلے جاتے تھے مگر بند قباؤن کے کھول دیے تھے ہر ایک کا یہ قصد تھا کہ ہرن کو زندہ گرفتار کر لین تھوڑی دور تک تو سب ہرن ملے ہوے چلے جب میدان وسیع پایا تو ہر ایک ایک جانب کو روانہ ہو گیا اب باہم تفرقہ پڑ گیا کسی کو کسی کی خبر نہ رہی کہ کدھر کو چلے گئے رستم ثانی اپنے ہرن کے عقب مین مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین کوسون نکل گئے ہین سب خادم و خدمتگار چھوٹ گئے ہین صرف آپ ہین اور وہ مرکب ہی اور وہ ہرن ہی مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہین پر موقع نہین پاتے ہین کہ اُسکو گرفتار کرین یا تیر سے شکار کرین جب دو کوس پر دم لیتا ہی تو یہ قصد کرتے ہین

کو نشانہ تاک کر تیر مارون وہ جست کرکے نکل جاتا ہی یا کمند سے گرفتار کرون تو وہ مثل شہرار سے کے حلقہ کمند سے نکل جاتا ہی یہ بہت عاجز ہین آخر کو قصد کرلیا ہی کہ اب اسکو تیر سے شکار کرونگا زندہ نہ گرفتار کرونگا اسنے بہت پریشان کیا ہی دوپہر تک یہ اُسکے پیچھے پریشان رہے خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینہ مین غرق اُسلئے بسبب تمازت آفتاب کے خشم برشتنے لگے اب یہ پریشان ہین مگر تعاقب نہین چھوڑتے ہین کہ وہ ہرن ایک چشمہ آب پر جاکر پانی پینے لگا کیونکہ وہ بھی تھکا ہوا تھا اور ہلکان ہوگیا تھا اُسکو بھی تشنگی کا غلبہ تھا ہوک الگ پریشان کررہی تھی اب جو انھون نے دیکھا کہ ہرن پانی پر گرا ہوا پانی پی رہا ہی بس انھون نے بہت جلد قربان سے کمان اور ترکش مین سے تیر یا زدہ مثیتہ زرنگار خار سفتہ سوفار [illegible] پیکان نکالا اور پھر کمان مین پیوستہ کیا اور سبحان اللہ کے اشارہ وار کیا قضا چلائی کہ جلد ہوشیار ہو کہین گوشۂ امان تلاش کر مگر چشم تانی نے نشانہ تاک کر ذرا چٹکی کو ڈھیلا کیا تو تیر مثل عقاب کے پر کھول کر بہت تیز روی سے چلا صدائے سن سن بلند ہوئی دہشت سے پر جاکر نشانہ بیٹھا یا سینہ کو توڑ کر گذر گیا اگر یہ اور تھوڑی دیر توقف کرتے تو وہ ہرن پانی تو پی چکا تھا طرارہ بھر کر چلا جاتا یہ منہ دیکھکر رہ جاتے اور زیادہ پریشان ہوتے مگر اُسکی قضا آگئی تھی کیونکر بچتا جیسے ہی نشانہ پر تیر بیٹھا ہرن نے بھڑک کھاکر جست کی مگر دونون آگے کے پیر بیکار ہوچکے تھے کیونکہ بھاگ سکتا تھا چکر کھاکر کنارے اُس چشمہ آب کے گرا یہ مرکب پر سے کود سے اسکو تکبیر کہکر بقربانی پہونچایا کنارے پر اُس چشمہ کے ایک چبوترہ پختہ تھا اُسکے گرد درخت لگے ہوئے تھے بسبب درختون کے چبوترے پر سایہ تھا یہ اُس ہرن کو کھینچ کر چبوترے پر لائے زین پوش بچھایا فتراک زین سے سیخین نکالین نمک مرچ نکالا جنگل سے برگ خشک لاکر جمع کیے چونکہ گرسنہ از حد تھے یہ سب سامان کیا ہرن کا تھوڑا گوشت لیکر اُسکے کباب لگائے چقماق پتھری سے آگ نکالی کباب بریان کیے کھائے دم مین دم آیا چشمہ سے جاکر پانی پیا ہوش بجا ہوئے مرکب کو چھوڑ دیا کہ یہ گھاس چر آئے کیونکہ یہ بھی صبح سے ہلکان ہی اور بے آب وگیاہ ہی بے زبان ہی آپ اس خیال سے وہان بیٹھے رہے کہ جب یہ سیر ہوگا اور تمازت آفتاب کم ہوگی تو مین اپنے لشکر کو روانہ ہونگا شاید اسی عرصہ مین میرے ہمراہی بھی آجاوین یہ تو یہان اسی انتظار مین بیٹھے ہین لیکن اب ناظرین ایک نیا واقعہ ملاحظہ فرمائین کہ یہ تو بیٹھے ہوے سیر کر رہے تھے کہ سامنے سے ایک بگولہ گرد کا نمودار ہوا مگر چھوٹا سا اور اُس بگولے مین سے ایک ہرن جست کرتا ہوا نظر آیا انھون نے خیال کیا کہ لاؤ اسکو بھی شکار کرلین بس فوراً کمان اُٹھا کر تیر کو جوڑ کر اب جو مارا تو اُسکے شانے پر پڑا وہ سیدھا ہو کر گرا انھون نے دوڑ کر اسکو ذبح کیا اور لاکر برابر اُس ہرن کے اسکو بھی ڈال دیا اب جو غور کرکے دیکھا تو اُسکے سینے پر ایک تیر کو پیوستہ پایا خیال کیا کہ میرے ہمراہیون مین اسکو کسی نے تیر مارا ہی مگر نشانہ پورا نہین بیٹھا ہی کہ توڑ کر پار گذر جاتا تیر پیوست ہوکر رہ گیا ہی یہ جست کرکے بھاگا ہی ذرا تیر نکال کر دیکھو تو یہ خیال کرکے اُٹھے تھے اور طرف اُس ہرن کے تیر نکالنے کو چلے تھے کہ ایک مرتبہ دوسرا بگولا بلند ہوا اور اُسمین سے صدائے سم مرکب آئی یہ مرکب کے سم کی صدا سنکر خیال کرنے لگے کہ تیر کے دیکھنے کی کیا حاجت ہی صاحب تیر خود ہی آتا ہی اُسی کو دیکھ لینا یہ اُدھر کو دیکھنے لگے کہ وہ ہوا مین گرد شق ہوا اور اُسمین سے یکہ سوار سرخ پوش رخ پر نقاب پڑی ہوئی مرکب پری پیکر پر سوار کمان ہاتھ مین اُسمین تیر چڑھا ہوا گھوڑے کو اُڑائے ہوئے ادھر اُدھر دیکھتا ہوا چلا آتا ہی حال یہ ہی کہ خود بھی عرق عرق مرکب بھی پسینے مین غرق رخ پر آثار غیظ نمایان جوان حسین سینہ قد گول گول بازو سینہ چوڑا کمر پتلی صراحی دار گردن حسین ایسا کہ نقاب کے اندر سے عکس روئے زیبا و نور جمال

رخسار باہر نکلا آتا ہی کوئی برس سولہ یا سترہ کا سن شباب کے دن ؏ برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن ہو
جوانی کی راتین مرادون کے دن ہو ؏ عالم جوانی قبائے سرخ رنگ تن مین تاج شہریاری سر پر زلفین دوش
پر پڑی ہوئین نقاب کے اندر سے جو قطرہ ہائے عرق نکل کر گردن پر آتے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ صدف
آبدار سے موتی نکل رہے ہین شعاع حسن سے آنکھ خیرگی کرتی ہی رعب حسن ایسا ہی کہ کوئی آنکھ نہین
ملا سکتا ہی یہ تو دیکھکر حیران ہوگئے کہ اس دوپہر مین یہ کون حیران و تباہ و برباد مثل تیرے ادھر
آ نکلا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ ہرن اُسی کا ہی اور یہ اُسی کی تلاش مین ادھر آنکلا ہی کہ یہ بھی اسکے سبب سے
پریشان و سرگردان ہی ادھر وہ جوان کنارے اُس چشمہ کے آیا مرکب کو روکا ادھر اُدھر حیران ہوکر
دیکھنے لگا دل مین خیال کیا کہ وہ ہرن تیر کھاکر اسی سمت کو بھاگا تھا یہان آکر غائب ہوگیا یہ کیا واقعہ ہی
مین صبح سے اسکے پیچھے حیران ہون نہ کچھ خود کھایا ہی نہ مرکب کو دیا ہی ہمراہی سب چھوٹ گئے اور وہ ہرن
بھی غائب ہوگیا نہ تو یہ کھڑا ہوا خیال کر رہا ہی بہت حیران ہی جب انھون نے دیکھا کہ یہ تو یہان آکر ششدر
سا ہوکر رہ گیا ہی اسکو آواز دینا چاہیے بس یہ خیال کرکے آواز دی کہ ای بہادر کیا وہان کھڑا ہوا حیران
حیران دیکھ رہا ہی یہان آکر سایے مین ٹھہر تھوڑی دیر دم لے کیونکہ یہ وقت دوپہر ہی اسوقت کہان
جاؤگے آؤ ہم تم باہم باتین کرین کیونکہ مین بھی یہان اکیلا ہون ایک ہرن کے عقب مین مرکب ڈالے
ہوئے یہان پہونچ گیا ہون یہان آکر شکار کیا چونکہ وقت دوپہر کا تھا اور تمازت آفتاب بشدت تھی
بدین سبب مین ٹھہر گیا کہ تمازت آفتاب کم ہولے تو مین جاؤن یہ آواز جو اُسکے کان مین پہونچی تو
اُسنے گھبراکر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی ہی اس جنگل مین کون ایسا شخص ہی جو یہان یکہ و تنہا مقیم ہی
یہ خیال کرکے دیکھا کہ ایک آدمزاد مثل آفتاب کے چہرہ روشن جوان حسین خوبرو طرحدار سینہ چوڑا
عنفص گردن بھرے بھرے بازو تاج جواہرنگار سر پر رکھے ہوئے زرہ یاقوت کے کڑیون کی پہنے ہوئے
آلات حرب و ضرب سے مسلح اور مخمل زرین پوشن بچھائے ہوئے زیر سایہ درخت چبوترے پر بیٹھا ہی مرکب
بہت خوبصورت سامنے گھانس چر رہا ہی اور ایک آہو سامنے ذبح کیا ہوا پڑا ہی اسکے برابر وہ ہرن
مذبوح پڑا ہی کہ جسکو مین نے تیر سے زخمی کیا تھا یہ دیکھکر اسکے آنکھون مین خون اُتر آیا اور اُسی وقت
بقصد جنگ و پیکار آگے بڑھا اور کہا کہ او جوان تونے بڑا غضب کیا کہ میرے شکار کو شکار کیا مین صبح سے
اسکے پیچھے تباہ ہون نہ کھانے سے واقف نہ پانی سے لب آشنا میرے مزے مین تونے خرابی ڈالی
میرے صید کو اپنا صید کیا بالکل خلاف عقل کیا اگر تو شکار نہ کرتا تو مین اسکو یہان پر ضرور ضرور آکر صید کرتا
خیر اب تو تجھ سے خطا ایک ہوگئی ہی بس اُسکی سزا یہ ہی کہ تو اس ہرن کو اُٹھاکر میرے لشکر مین پہونچا دے
ورنہ تیری جان کا اسمین ضرر ہی یہ کہتا ہوا قریب چبوترے کے آیا اور بغور دیکھنے لگا ادھر رستم ثانی نے
جو یہ تقریر سُنی اور اُس جوان کو قریب چبوترہ پایا تو کہا کہ آؤ اور غصہ کو جانے دو میان بیشک مجھ سے خطا
ہوگئی ہی کہ مین نے آپکا ہرن شکار کرلیا ہی جو کچھ ارشاد ہو اُسکی بادافش مین کرون اور یہ جو ارشاد
ہوتا ہی کہ اس ہرن کو اُٹھاکر میرے لشکر تک پہونچا دو تو یہ کبھی نہ ہوگا یہ کام مزدورون کا ہی ہم لوگون کا
نہین ہی اگر کسی بہادر نے ایسا کیا ہو تو مین بھی کرون ہان یہ ہوسکتا ہی کہ اُسکے عوض مین یہ دوسرا ہرن
موجود ہی یہ بھی آپ لے لین مجھے کوئی غصہ نہ ہوگا اُس جوان نے یہ سُنکر کہا کہ یہ صدقہ آپ اور کسی کو
عنایت فرمائیے مین صدقے کا لینے والا نہین ہون ایک تو یہ خطا کی کہ پرائے شکار کو اپنا صید کیا دوسرے
اوپر سے یہ تقریر یہ ہرن تجھکو اُٹھاکر لے جانا ہوگا رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ تو کسی کی مجال نہین ہی

کہ ہم سے یہ ہرن اُٹھوا لے بڑے بڑے بہادرون کا یہ جگر نہین ہی اور نہوا اُس جوان نے کہا کہ ای آدمزاد
یہ پردۂ قاف ہی پردۂ دنیا نہین ہی مگر یہان کے باشندے ایسے بودے ہین کہ پردہ دنیا سے آدمزادون
کو طلب کرتے ہین اور اُنسے مدد چاہتے ہین اُنکو غفلت مین پاکر اور دیو روانہ کرکے اُٹھوا منگاتے ہین اور
اُنسے مدد کے خواستگار ہوتے ہین آدمزاد ایسے بہادر ہین کہ اُنکی مدد کرتے ہین اور دیوون کو قتل کرتے ہین
اگر آدمزاد نہ ہوتے تو پردۂ قاف سے حکومت پریزادون کی اُٹھ جاتی تمام پردہ قاف پر دیو قابض
ہو جاتے تم لوگون کا تو نام ونشان بھی نہ ہوتا یہ ہم لوگون کے قدمون کی برکت ہی یہ سُنکر اُس جوان نے کہا
کہ وہ پریزاد نہ ہونگے کہ جنکی مدد آدمزاد کرتے ہین وہ کوئی اور قوم کے ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ شاید
آسمان پری و شہبال قوم پریزادون سے نہ تھے کہ جنھون نے پردہ دنیا سے حمزہ کو طلب کرکے دیو
عفریت سے اپنی جان بچائی اور حمزہ کے نہیب شمشیر سے آج تک پردہ قاف مین لوگون کو تپ آتی ہی
اور اُنکی اولاد نے یہان آکر کیسی کیسی شمشیرزنی کی ہی کیسے کیسے طلسم توڑے ہین اور پھر تم آدمزاد کو ایسا
صغیر خیال کرتے ہو اُس جوان نے کہا کہ اس تقریر سے تو کچھ فائدہ نہوگا اگر تم کو یہ ہرن لے چلنا منظور
نہین تو خیر ورنہ اُٹھیے اور مقابلہ کیجیے ہونگے کوئی شہبال اور آسمان پری اور حمزہ ہم کو اُن سے کیا
غرض وہ وقت اور تھا اب زمانہ اور ہی وہ لوگ اور تھے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو مقابلہ
منظور ہی تو خیر مین بھی موجود ہون مگر جب سے آواز سُنی ہی تو یہ خیال کرتے ہین کہ یہ آواز تو عورت کی
معلوم ہوتی ہی اسقدر نرمی مرد کی آواز مین کہان اور یہ انداز تقریر بھی مردانہ نہین ہی زنانہ ہی اور جب
سے دیکھا ہی گو مرد کا خیال ہی مگر ایک قسم کی محبت دل مین پیدا ہو گئی ہی کہتے ہین کہ دیکھیے یہ گل کیا
رنگ لاتا ہی مجکو یہ عورت معلوم ہوتی ہی کہ تبدیل صورت کیے ہوے صید افگنی کرتی ہی کوئی پریزاد
ہی مگر بہت حسینہ ہی اور صاحب جمال بھی ہی اُدھر اُس جوان نے جب سے انھین دیکھا ہی اُسکے بھی دل
مین بھی انکی محبت پیدا ہو گئی ہی اور یہ گفتگو تو اسواسطے کی کہ محبت نہ ظاہر ہو اور انکے زور و طاقت کا
بھی امتحان ہو جائے بس اسی سبب سے اس قدر تقریر کی تھی کہ اُدھر یہ اپنے دل مین خیال کر رہے تھے
کہ یہ کوئی عورت یعنی پریزاد ہی جب اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ اگر ہرن نہین دیتے ہو تو میرے
مقابلہ کو آؤ بس فوراً یہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ تلوار وغیرہ سے تو مقابلہ کرنے مین غصہ ہوگا اور تلوار
کا کام کاٹنا ہی میرے نزدیک بہتر یہ ہوگا کہ ہم اور تم دونون کشتی لڑین جسکو خدا ظفر دے وہ بہادر ہی اگر
خدا مجکو تم پر غالب کرے تو تم میری غلامی اختیار کرنا اور اگر مین مغلوب ہو گیا تو مین تمھاری اطاعت
قبول کرونگا اور یہ ہرن تمھارے لشکر تک پہنچا دونگا اس سے انکا یہ منشا تھا کہ اگر عورت ہی تو معلوم ہو جائیگا
اور اگر وہ ہی تو ثابت ہو جائے گا اور اگر تلوار سے مقابلہ ہوا اور شاید یہ میرے ہاتھ سے قتل ہو گیا تو مجکو بڑا
صدمہ ہوگا خواہ عورت ہو خواہ مرد بس اس سے کشتی بہتر ہی اُدھر اُسنے بھی خیال کیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا
کہ اچھا آؤ امتحان ہو جائے جیسا کہ تم کہتے ہو بس فوراً رستم ثانی قریب اُس جوان کے آئے اور کہا
کہ آؤ امتحان ہو اُسنے کہا کہ پہلے تم پنجہ دستی کرو انھون نے کہا کہ ہمارا دستور نہین ہی یہ سُنکر وہ مرکب
پر سے اُترا اور انکے روبرو آکر اُنسے دست بغل ہو گیا باہم زور ہونے لگے بند بندھنے لگے دستبان ساعد
زبردستی کے چلنے لگین تھوڑی دیر تک وہ لڑا کیا آخر کو اُسکا دم پھول گیا سانس چڑھنے لگی ہانپنے لگا
یہ رنگ دیکھ کر رستم ثانی نے کہا کہ بس زور کر چکے اتنی دیر مین تمھارا تو بُرا حال ہو گیا ہی ذرا دم لے لو
اُس جوان نے کہا کہ آپ لڑے جائین مین عاجز نہین ہون دیکھیے اب مین یہ زور آخری کرتا ہون یہ کہکر

اور دونون شانے پکڑ کرے چلا کوئی تین قدم پر لاکر دم لیا اور دھکا مارا کہ بایان گھٹنہ کسی قدر جھک گیا کہ انھون
نے لنگر قائم کیا اُسکے بنائے پھر کچھ نہ بن سکا اُسنے خوب خوب زور کیا انکے لنگر نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو
اُسنے کہا کہ مین اب زور کر چکا اب تم اپنا زور کرو بس فوراً انھون نے دونون شانے اُسکے پکڑے اور
لے دوڑے کوئی بیس قدم پر لاکر جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے اُسکے آشنا زمین ہوئے مگر اُنھون نے لنگر تاب
نہ قائم کرنے دیا کہ اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچ کر سر سے بلند کر لیا جھٹکا جو پہونچا تو بند
نقاب ٹوٹ گیا ایک برق سی چمک گئی رستم ثانی کی آنکھ مین چکاچوند سی ہوگئی اب جو انھون نے
دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک پری زاد ہی بس انھون نے فوراً آہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ علیحدہ ہوگئے
اُدھر اُسکے منھ پر پسینہ مارے شرمندگی کے آگیا مگر فوراً نقاب درست کیا ادھر یہ اُسکی محبت کا تیر اپنے
سینہ پر کھا بیٹھے عجب سے کہ اُسکی نقاب ٹوٹ گئی ہی اور انھون نے اُسکو دیکھا ہی انکے ہوش بجا نہین ہین
دل مین کہتے ہین کہ ہم پہلے ہی خیال کرتے تھے کہ یہ کوئی پری ہی مرد نہین ہی ہمارا بھی خیال درست نکلا
اُدھر اُسنے جب سے کہ انکو دیکھا ہی انکی فریفتہ ہوگئی ہی صرف یہ تقریر اور کشتی بھی ایک طرح کا بہانہ تھا
جو کہ ان لوگون کا شیوہ ہوتا ہی جب وہ بند نقاب درست کر چکی تو اٹھی اور طرف اپنے مرکب کے چلی کہ
سوار ہو کر چلی جاؤن گو کہ خود اسکا دل نہین چاہتا تھا مگر شرم و حیا دامن گیر تھی اور دوسرے یہ بھی مدنظر
تھا کہ دیکھون یہ جوان روکتا ہی یا نہین بیٹھے ہی یہ مرکب کے قریب پہونچی اور انھون نے دیکھا کہ یہ غزال
رمیدہ قبضہ سے جاتا ہی نہ معلوم اب ہاتھ آئے یا نہ آئے اور نہ معلوم اسکا مسکن کہان ہی اور کیا نام و
نشان ہی اور تم اسکی محبت مین مبتلا ہوچکے ہو اگر یہ چلی گئی تو تم دلکو کیا کہکر سمجھاؤگے اور اگر یہ زیادہ
بیتاب ہوگیا تو کدھر اسکو تلاش کرنے جاؤگے اس سے بہتر یہ ہی کہ اسکو اسوقت جانے نہ دو روک لو
نام و نشان دریافت کرو مذہب و مشرب تحقیق کرو اگر خود مختار ہی تو اسکو اپنے لشکر مین لے چلو اُس
سے عقد کرو کیونکہ وہ دردلیشی تو تمھاری مضراب پری نے ترک کرا دی اب تم پھر اُسی حالت پر ہوگئے ہو
اور اگر اسکے مان باپ ہون تو اُنسے خواہش کرو وہ اپنا فخر جانکر تمھارے ساتھ عقد کر دینگے جب یہ
سنینگے کہ مین اولاد حمزہ صاحبقران مین سے ہون تو بہت خوش ہونگے ایسے ایسے خیال کرکے
اُسکے قریب آئے اور کہا کہ ای محبوب جانی وہے یار جاودانی وای بلبل باغ محبوبی وہے گل باغ رعنائی
وای عندلیب گلشن جوانی تم کہان اپنے عاشق کو تیر نگاہ ناز سے قتل کرکے جاتی ہو اور کیون مجکو بے
بے چھری کے قتل کرتی ہو کیون اپنے عاشق پر جور و ظلم کرتی ہو ذرا ٹھہر جاؤ بخدا جب سے مین نے تمھارے
روے زیبا کو دیکھا ہی دل پر قابو نہین رہا ہی اگر جاتی ہو تو اس نیم بسمل کو ایک ہاتھ تیغ آبدار کا لگاتی جاؤ
کہ کام تمام ہو جائے تڑپتا نہ چھوڑو قتل کر ڈالو ایک تو تمھاری تیغ ابرو نے دل کو یون ہی گھائل کر ڈالا ہی
دوسرے تم یہ ستم کرتی ہو کہ اُسکو اور بسمل کیے جاتی ہو ذرا تو رحم کرو کچھ تو ڈرو اور خیال کرو کہ یہ کیا
کرتے ہین اتنا ستم اپنے عاشق پر گوارا نہین ہی یہ جو تقریر رستم ثانی کی سُنی تو وہ ٹھہر گئی اور [illegible] کہا
کہ کیا خوب آپ تو خوب رنگ لائے یہ کیسی بیہودہ تقریر کرتے ہو کیا کوئی بے وارث سمجھا ہی ذرا ہوش
مین آؤ حواس اپنے درست کرو اپنے ہاتھ پانون کی فصدین لو کیا تم کو جنون ہوگیا ہی سودائی بن گئے ہو یہ
کیا طریقہ اور نقشہ ہی یہ طور اچھا نہین ہی کہین ایسی باتون پر آبرو نہ جاتی رہے کیا تم نے کسی کو لوگی فاحشہ
خیال کیا ہی جو ایسی تقریر کرتے ہو بس بس اپنی راہ لو یہ جو اُسنے کہا اور برہم ہو کر اور غصہ کرکے طرف
اپنے مرکب کے چلی صرف اُسکو انکا عاجز کرنا منظور تھا کیونکہ خود بھی انکی محبت [illegible] دل [illegible] سینہ پر

کہا چلی تھی کہ وہ کب یہ گوارا کرتی ہی کہ چلی جاؤن مگر ہاتھ کرنا منظور ہی رستم ثانی نے دیکھا کہ اسنے میری
تقریر کا یہ جواب دیا اور رخ اپنا پھر کر کب کی جانب کیا تو انھون نے بڑھکر اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور دل مین
خیال کیا کہ جو ہو سو ہو اب تو اسکو نہ جانے دونگا دیکھا کہ اگر یہ چلی گئی تو پھر نہ ہاتھ آئیگی اور ہم بہت
پریشان ہونگے جب انھون نے ہاتھ پکڑ لیا تو اُسنے نہایت در غیظ و غضب ہوکر اور تیوری پر بل ڈال کر کہا
کہ یہ کیا حرکت بیجا ہی بس ہٹو انھون نے کہا کہ ایک دم ٹھہر جاؤ دو باتین میری سن لو پھر چلی جانا یہ جو انھون
نے کہا تو اُسکو بھی منظور تھا اُسنے جواب دیا کہ فرمائیے کیا آپ فرماتے ہین مین موجود ہون انھون نے
کہا کہ یہان آکر بیٹھو تو مین بیان کرون یہ سنکر وہ آکر انکے قریب زمین پر فرش پر بیٹھ گئی یہ اُسکی جانب
ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہے ہین گو وہ نقاب ڈالے ہی مگر شعاع نور رخ سے تمام چبوترہ روشن ہی
تھوڑی دیر کے بعد اُسنے کہا کہ آپ کیا فرماتے ہین فرمائیے مین موجود ہون یا صرف صورت دیکھا کیجیے گا یہ
سنکر رستم ثانی نے کہا کہ مجکو یہ دریافت کرنا ہی کہ اے ملکہ نرگس گلستان خوبی کی گل ہو اور کس بوستان
نودمیدہ کی سرو ہو اور تمھارا نام کیا ہی اور مسکن کہان ہی اور مذہب کیا ہی شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام ست
اگر ماہی ترا منزل کدام ست ؛؛ یہ سنکر اس عربدہ جو یعنی اُس پری نے جواب دیا کہ اے جوان تجکو میرے
نام سے کیا کام ہی اور میرے نشان سے کیا مطلب ہی مین کوئی ہون رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر
دریافت حال نہ جانے دونگا کیونکہ مین اسی پتہ سے تمھارے مکان پر آؤنگا اُسنے کہا کہ سنو پہلے تم
اپنا حال بیان کرو تو پھر مین اپنے نام و نشان سے تم کو آگاہ کرونگی یہ سنکر رستم ثانی نے کہا کہ مین بھی
اپنا حال بیان کرونگا مگر پہلے تم اپنی کیفیت سے مجکو آگاہ کرو یہ سنکر اُسنے کہا کہ سنیے میرا نام محراب
پری ہی مین دختر ہون احمر پریزاد کی جو کہ بھائی ہین اخضر پریزاد کے اور بادشاہ قلعہ یاقوت نگار
کا ہی جنکا دیو ہامان سپہ سالار تھا اور میرا باپ بادشاہ ہی قلعہ زمرد نگار کا میرا باغ یہان سے قریب
ہی اور ایک میرا بھائی ہی کہ نام اُسکا گوہر پریزاد ہی اور نام میری مان کا شاداب پری ہی اور وہ
چھوٹی بہن سحاب پری کی ہی جو کہ زوجہ اخضر پریزاد کی ہی اخضر پریزاد میرے خالو بھی ہین اور چچا
بھی ہین اب تم اپنے نام و نشان سے آگاہ کرو کہ کیونکر تمھارا یہان آنا ہوا یہ سنکر رستم ثانی نے کہا
کہ مین خاندان سے حمزہ صاحبقران کے ہون اور شاہزادہ ایرج نوجوان کا بیٹا ہون میرا نام
رستم ثانی ہی تم تو بخوبی حمزہ صاحبقران سے واقف ہوگی میرا یہ واقعہ ہی کہ میرا ایک ہمچشم ہی کہ
نام اُسکا بدیع الملک ہی چونکہ آجکل وہ صاحبقران ہوا ہی مجکو یہ امر ناگوار معلوم ہوا مین فقیر بن کر
اپنے لشکر سے نکل گیا اتفاق سے مین حالت فقیری مین شہر زرین حصار مین پہونچا وہان دو پہلوان باہم
کشتی لڑ رہے تھے مین بھی اکھاڑے پر گیا اُن دو پہلوانون مین ابھی کشتی نہ ہوئی تھی کہ ایک پہلوان نام
اُسکا صیقل کشتی گیر تھا اکھاڑے مین آکر اچھلا اور گزاف کہا اور میرے باپ دادا کا نام لیا اور انکو
برا کہا مجکو غصہ آگیا مین نے اُسکو لڑکر زیر کیا اور چیر کر پھینک دیا وہان کا بادشاہ زر دندان تاجدار ہی
اُسنے یہ حال دیکھکر اپنے پہلوان کو کہ نام اُسکا فتیل فیلو صورت ہی اُسکو میرے مقابلہ کو اکھاڑے مین
اُتارا مین نے اُسکو بھی زیر کیا تب تو بادشاہ نے میری بڑی خاطر و مدارات کی اور مجکو اپنے شہر مین
لیگیا میری دعوت کی بعد ازان اُسنے مجکو بیرون شہر ایک مقام رہنے کو دیا مین وہان رہنے لگا آٹھوین دن
وہان میلہ ہوتا تھا چونکہ وہ تصویر پرست تھا مین نے اُسکو مسلمان کیا اُسکا ایک فرزند ہی کہ نام اُسکا
نوماں تاجدار ہی مین نے اُسکو اپنا شاگرد کیا اُسکو فنون سپہ گری تعلیم کیے مین وہان رہتا تھا ایک روز

ایک پنجہ گرا اور مجھکو اُٹھا کر آسمان پر لے گیا جب مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو ہے پر وہ قاف کو لیے
جاتا ہے زمین تمونجا ہوا سے بیہوش ہو گیا جب آنکھ کھلی تو اپنے کو ایک صحرا مین ایک پہاڑ پر پایا وہان
چند دیو آئے اُنسے مقابلہ ہوا اُنکو زیر کیا اور بعض کو قتل کر ڈالا کہ وہ دیو تلاش کرتا ہوا آیا اور مجھکو لے کر
شاہ باثروت نگار مین پہونچا مین نے وہان پہونچ کر دیکھا کہ اخضر پری زاد تخت پر متمکن ہے اور برابر
اُسکے کرسی پر اُسکی دختر مضراب پری اور اُسکے وزیر سرور جنی کو اور چند سرداران معزز کو بیٹھا پایا
مین بھی جا کر بیٹھ گیا سب نے بہت خاطر کی خصوصاً بادشاہ نے بہت التفات کیا مین بہت خوش ہوا
مجھکو بادشاہ نے بمشورہ سرور جنی برائے مقابلہ دیوہامان پر وہ دنیا سے دیو کو روانہ کر کے اُٹھوا
منگایا ہے کیونکہ دیوہامان اُنکی دختر مضراب پری پر عاشق ہو گیا تھا اُس سے مقابلہ ہو گیا تھا اُنھون
نے شکست کھائی ہے یہان آ کر قلعہ بند ہوئے ہین اب آپ مدد کرین مین نے پہلے بہت انکار کیا آخر کو
مجبور ہو کر مقابلہ کیا اور جو کچھ کہ واقعہ تھا سب بیان کیا یہان تک کہ چشمہ نہنگان پر بعد فتح ہونے
جنگ کے جانا وہان دیوہامان کے ماموں کا آنا اُسکو قتل کرنا اور بادشاہ کی مدد پہونچنا جنگ فتح کر کے
آنا شادی مضراب پری کے ساتھ ہونا پھر ہامان کا مقابلہ کو آنا جنگ ہونا اُسکے کئی دن کے بعد اُسکا
زخمی ہونا اپنا شکار کو آنا جب کہ اُسنے مہلت مانگی ایک دن اپنے خیمہ مین رہنا آج صبح کو مع چند
سردارون اور پری زادون کے شکار کو آنا اُس ہرن کے عقب مین مرکب ڈالنا یہان پر پہونچنا
اُسکو شکار کرنا ہمراہیون کا عقب مین رہ جانا اُس ہرن کے کباب لگا کر کھانا دوسرے ہرن کا آنا
اُسکو شکار کرنا اور اُس پری کا آنا سب بیان کیا وہ یہ سُنکر کہنے لگی کہ آپ میرے عم بزرگوار کے داماد
ہین اب معلوم ہوا مجھکو فرض ہوا کہ مین آپ کی دعوت کرون دل مین کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ تو تو
اُسپر عاشق ہو گئی ہے اور یہ بہن مضراب پری کا شوہر ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین اُسپر سوتا یہ
دون وہ یہ نہ کہے گی کہ کیا تجھکو کوئی شوہر نہ ملتا تھا کہ تم نے میرے شوہر سے آشنائی کی یہ کہکر دل کو
سمجھایا اگر وہ کب مانتا ہے کہین پر جب حضرت دل صدر پر آتے ہین تو مانتے نہین بدون رسوا کیے
باز نہین آتے ہین جو جو انکو سمجھاؤ وہ وہ یہ اور زیادہ بیقرار کرتے ہین بڑے مرشد ہین جب اسنے
اسطرح اپنے دل مین خیال کیا تو کہا کہ یہ امر محال ہے انکو دعوت کے بہانے سے اپنے باغ مین
لے چلیں وہان چل کر دیکھا جائے گا یہ کہکر کہا اے رستم ثانی آپ میرے باغ مین تشریف لے چلیے مین
آپکی دعوت کرونگی چونکہ وہ باغ یہان سے قریب ہے دو ایک روز وہان قیام فرمائیے گا بعد اُسکے
واپس جائیے گا یہ سنکر رستم ثانی نے بظاہر انکار کیا اور کہا کہ وہان میرے ہمراہی پریشان ہونگے
دوسرے لشکر ہامان مقابل لشکر اخضر پری زاد کے فروکش ہے بسبب زخمداری کے اسقدر مہلت
ملی کہ مین شکار کو آیا اگر مین تمہارے باغ مین جا کر دعوت کھاؤن اور دو ایک دن مقیم رہون تو وہان
کہین ایسا نہ ہو کہ وہ حرامزادہ صحت پا کر بادشاہ پر زیادتی کرے تو بڑی خرابی ہوگی یہ سنکر اُسنے
کہا کہ آپ چلیے تو مین چند دیو واسطے خبر کے روانہ کر دونگی کہ وہ آپ کو خبر دیتے رہینگے جب آپ کو
معلوم ہوگا کہ اُسنے صحت پائی ہے اور برائے مقابلہ آمادہ ہوا ہے آپ فوراً پشت دیو پر سوار ہو کر تشریف
لے جائیے گا چونکہ انکو خود بھی منظور تھا کہ مین اسکے ہمراہ رہون کوئی دم جدا نہون کہا کہ اچھا چلو دیکھا جائیگا
یہ سُنکر محراب پری اُٹھی اور رستم ثانی کو ہمراہ لے کر طرف اپنے باغ کے آئی تھوڑی دور چلی تھی کہ دروازہ
باغ کا نمودار ہوا جو کہ بالکل طلائی تھا یہ مع شاہزادے کے داخل باغ ہوئی انھون نے باغ کو خوب

روش پٹری سے درست پایا خوب لالہ و گل سے آراستہ و پیراستہ تھا ہر قسم کے گل بوٹے اور میوے وغیرہ کے بھی اشجار تھے قفس طائروں کے درختوں میں آویزان تھے نہرین سلسبیل سا جاری تھین بلبل خوش گفتار کے قفس شاخہاے درخت مین آویزان تھے سرو اپنے اپنے قاعدے سے لگے ہوے تھے شمشاد ایک جانب کو اکڑ رہے تھے یہ سیر باغ کرتے ہوے ہمراہ اُس پری کے بارہ دری میں آئے بارہ دری کو شیشہ آلات اور فرش فروش سے مزین پایا سب اسباب قرینے سے میز اور کرسیوں پر لگا ہوا تھا طاقون پر اچار ریون مین ہر قسم کا مربہ اور اچار طشتریون مین میوہ وغیرہ چنا ہوا تھا الماریون مین شیشے کے مٹ لگے ہوے اُسمین صراحی و ساغر شراب ناب سے مملو کیے ہوے رکھے تھے اور چھپر کھٹ لگے ہوتے تھے پھول اُنپر پڑے ہوے تھے مسند زرنگار وسط بارہ دری مین گستردہ تھی درہاے بارہ دری مین پردہ ہاے زردوزی پڑے ہوے تھے روبرو بارہ دری کے ایک چبوترہ تھا اُسپر نگیرہ زردوزی کھنچا ہوا تھا بہت سی پریزادین ادہر ادہر پھر رہی تھین باہم چہلین کر رہی تھین جیسے ہی اُن سب نے اپنی ملکہ کو دیکھا سب نے دوڑ کر سلام کیا دیکھا تو کیا دیکھا کہ ہمراہ ملکہ کے ایک آدمزاد ہی یہ بہت حیران ہوئین کہ یہ کہان سے ہمراہ آتا ہی اگر ملکہ کے باپ سن پائینگے تو ہم سب کی ناک چوٹی کاٹ لینگے ارے انھون نے بڑا غضب کیا ہم سب کو اپنے ساتھ عذاب مین مبتلا کیا اور بدنام بھی کیا انکی آنکھون کا پانی مرگیا کیسی بے حیائی اس قوم سے اختیار کیا کہان یہ آتشی اور کہان وہ خاکی باپ اُنکے پائینگے تو کیا خیال کرینگے قتل کر ڈالے زندہ نہ رکھے ایک نے کہا کہ یہ کیا باہم گفتگو ہو رہی ہی ہم کو کیا جو آگ کھائے گا وہ انگارے اُگلے گا اگر ہم سے بادشاہ دریافت کرے گا تو ہم صاف صاف کہدینگے اُن سب مین ایک ملکہ کی بہت منہ چڑھی تھی اُسنے ملکہ سے دریافت کیا کہ ملکہ یہ کون صاحب ہین انکو آپ کہان سے لائی ہین ملکہ نے کہا کہ تم کو کیا کوئی صاحب ہین اُسنے کہا کہ ملکہ ہم سے کیون پوشیدہ کرتی ہو ہم تو سب آپ کے ہمراز ہین ملکہ نے کہا کہ اسمین راز کی کیا بات ہی کیا مین کسی کو آشنائی کر کے لائی ہون ارے کمبختون یہ میرے چچا کے دربار مین میری بہن مہر افزا پری کے شوہر ہین یہ شکار کو نکلے تھے ایک ہرن کے تعاقب مین ادھر نکل آئے فلان صحرا مین بیٹھے ہوے تھے مین شکار کھیلتی ہوئی اُدھر جا نکلی مین نے مسافر جان کر انکا حال استفسار کیا جب معلوم ہوا مین انکو اپنے ہمراہ لے آئی اب انکی دعوت کا سامان کرنا چاہیے کیونکہ مجھپر انکی دعوت کرنا لازم ہی یہ سنکر وہ خاموش ہو رہین مگر آپس مین چشمک زنی کی ملکہ نے حکم دیا کہ سامان دعوت کرو ہم انکی دعوت کرینگے یہ سنکر سب نے دعوت کا سامان کیا صحبت شراب و کباب گرم ہوئی ناچ کا حکم دیا ناچ ہونے لگا ایک پری نے یہ غزل شروع کی

غزل

زمانے مین وہ سہرہ کا دہانہ پوچھ کر
دل کے جہاز کا اُسے لنگر بنائینگے

اپنا قرار مشغل در بنائینگے
ہمنشیہ کو توڑ کے خنجر بنائینگے

فرماتے ہین وہ یون دل نازک کو توڑ کر
گھر بھی تمھارے گھر کے برابر بنائینگے

چھلا جو اپنے ہاتھ کا دیدین ہمین حضور
دیکھین تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائینگے

جب یہ غزل گا چکی تو رستم ثانی نے کہا کہ کوئی اور غزل گاؤ اُسنے دوسری غزل گانا شروع کی غزل

میکدے سے بزم رندان مین شراب آنے کو ہی
بے سبب یہ عشق پیری مین نہین ہی جوش پر
بخت برگشتہ ہی اپنا یار کی پھرتے ہی آنکھ
جب تبسم کرتا تو کہدے اے اجل
قصۂ غم تصفیہ سن کے جیلہ جو نے یہ کہا

فوق پر تحت افق سے آفتاب آنے کو ہی
پھر زلیخا کی طرح شاید شباب آنے کو ہی
رنگ دیتا ہی دگرگون انقلاب آنے کو ہی
دیر ہی آنے مین تجکو بالشتہ تاب آنے کو ہی
رات آدھی آچکی اسوقت خواب آنے کو ہی

لاغری میں پوچھتے کیا ہو عزیزو حال دل / ضعف سے محتاج ہو ہونٹوں تک جواب آنے کو ہی
بے سبب آسان نہیں ہو دل میں بہت تسکین / پھر امداد آج شاید ہو تراب آنے کو ہی

یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی کھانے والی نے آکر عرض کیا کہ حضور دسترخوان تیار ہی ملکہ و شاہزادہ دونوں اٹھکر دسترخوان پر جا بیٹھے کھانا نوش کیا بعد اسکے پھر آکر صحبت میں بیرون بارہ دری چبوترے پر آئے اور خواصون نے فرش کر رکھا تھا وہان آکر بیٹھے یہاں بھی ناچ ہونے لگا دوسری پری آکی کبھی غزلیں گائیں کبھی ٹھمریاں یہانتک کہ دو پہر رات کے قریب وقت آگیا اسوقت اس پری نے غزل کمال ادا سے بیرون میں گانا شروع کی غزل

ہم سے کچھ ہو نہیں سکتا وہ دعا کرتے ہیں / ہم تو فریاد و فغان آہ و بکا کرتے ہیں
بہت اس طرح کے ہنگامے ہوا کرتے ہیں / خوف محشر سے وہ کب ترک جفا کرتے ہیں
ہم مگر کبھی مسند نرم بچھا کرتے ہیں + / وہ مناتے ہی نہیں جسکو خفا کرتے ہیں
جو برائی نہیں کرتے ہیں برا کرتے ہیں / بےوفاؤں سے وفا کرتے ہیں کیا کرتے ہیں
منہ سے اتنا ہی نکلتا ہی دعا کرتے ہیں / پوچھتا ہی جو مزاج اپنا کوئی فرقت میں
کون ہی کس سے ملاقات کیا کرتے ہیں / یا الٰہی مرے دربان سے وہ پوچھے آ گر
ہم تو چھوڑوں کے لیے روز دعا کرتے ہیں / ہم کو بیمار محبت سے بھی عار آتی ہی
ہی لکھتا ہی یہ بہانہ کہ حیا کرتے ہیں / مار ڈالا ہی تغافل سے خبر اگر آنکھیں
آپ جس طرح سے یہاں وفا کرتے ہیں / عیب کرنے کا ہمارے بھی یہی ہی انداز
اک تماشے کے لیے چھیڑ دیا کرتے ہیں / سچ کہا تذکرہ غیر سے کیا حاصل ہی
آگ فرقت میں جو جلنا ہی جلا کرتے ہیں / داغ کا رشک سنا غیر سے اسنے تو کہا

یہاں تک کہ دونوں کو نیند کا خمار ہوا صحبت برخاست ہوئی دونوں جاکر مخمل پر آرام پذیر ہوئے صبح کو انھون نے اٹھکر نماز پڑھی اب اسقدر انکا دل یہاں لگا کہ سب حال فراموش ہوگیا اب تو یہ فکر ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اس پری کے ساتھ عقد ہو جائے اور وہ بھی اسی فکر میں ہی اسی سبب سے اپنے ماں باپ کے پاس جانا ترک کر دیا ہی ہمہ وقت انکے پاس موجود رہتی ہی خاطرداری کرتی ہی انکو یہاں آئے ہوئے کوئی بیس روز کا عرصہ ہوا ہوگا کہ ایک دن یہ بوقت صبح بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پری دوڑی ہوئی آئی اور ملکہ کے کان میں کچھ کہا ملکہ کا رنگ اڑ گیا چہرہ زرد ہوگیا ہوائیاں اڑنے لگیں حواس جاتے رہے رستم ثانی نے جو یہ رنگ دیکھا تو ملکہ سے کہا کہ کیوں کیا ہوا کچھ بیان تو کرو کیا تم کو ہمارا یہاں رہنا ناگوار ہی ہم تو پہلے ہی نہیں آتے تھے تم زبردستی لائیں اب جو یہاں ہم تین دن تک رہے تو تم کو گران گذرا تو ہم جاتے ہیں ملکہ یہ سنکر کہنے لگی کہ بخدا ہم کو آپ کا یہاں آنا بار نہیں اور نہ ناگوار ہی آپ شوق سے تشریف رکھیں کوئی اور بات ہی آپ کا ذکر نہیں ہی رستم ثانی نے کہا کہ اگر آپ کو ہماری خاطر و خوشی منظور و مدنظر ہی تو وہ امر بھی بیان فرمایئے ورنہ ہم کو رنج ہوگا ملکہ نے پہلے تو انکار کیا مگر شاہزادے نے بہت مجبور کیا قسمیں دیں اسوقت ملکہ نے آنسو بھر کر کہا کہ ترا غضب ہوگیا اس پری نے ابھی ابھی آن کر کہا کہ دیو قہقہار سنگ زن مع چار لاکھ دیوون کے میرے باپ پر لشکر کشی کرنے آیا ہی چونکہ وہ ابلیس پرست ہی اور بہت زبردست ہی یہاں اسکے مقابلہ کا کوئی دیو نہیں ہی اسنے پہلے نامہ لکھا تھا کہ میں دیو ہامان کی مدد کو جاتا ہوں اسنے مجکو طلب کیا ہی کیونکہ اس سے اور اخضر پری زاد سے مقابلہ

ہے اور بگڑ گئی ہے لہذا تم تیار رہنا کہ مین تم کو ہمراہ لے کر جاؤنگا چونکہ ہم لوگ مسلمان تھے ہم نے انکار
کیا اور دوسرے یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ بھائی کے مقابلہ کو بھائی جاتے اس سبب سے انکار کیا اُسکو ناگوار
ہوا وہ لشکر کشی کر کے ہامان کی مدد کو چلا یہان آ کر پہونچا بس اُسنے پھر پیغام بھیجا کہ میرے شریک ہو نہین
تو تم سب کو قتل کرونگا یہان یہ بندوبست ہو رہا تھا کہ اخضر پری زاد کی مدد کو جائین گو اُنھون نے طلب
نہین کیا ہے مگر بزرگ ہین میرے باپ کا یہ قصد تھا اب سنا گیا ہے کہ جب وہ پیغام میرے باپ نے سُنا
تو جواب دیا کہ اُس سے کہدینا کہ جو تیرا جی چاہے وہ کر چونکہ اُسکا مقابلہ کوئی نہین کر سکتا تھا بدین سبب
سب جا کر قلعہ بند ہوئے جب اُسنے یہ پیغام سُنا آگ ہو گیا اُسی وقت لشکر لے کر آیا اور یہان سب کو
قلعہ بند پایا خیال کر کے آیا تھا کہ سب غافل ہونگے مین جاتے ہی سب کو قتل کرونگا اور احمر پری زاد کو
مع اُسکے ناموس و فرزند کے گرفتار کر لاؤنگا یہان اُسکے خلاف پایا اُسنے قلعہ زمردنگار کا محاصرہ کر لیا ہے
یہ سب واقعہ اسی آٹھ روز کے عرصہ مین ہوا پہلا نامہ آئے ہوئے ایک پندرہ دن ہوئے ہین کہ وہ خود
آ گیا ایک دو دن اگر اور نہ آتا تو والد چلے جاتے بھائی یہان رہتے وہ اُنپر زیادتی کرتا اُسطرح تو بندوبست
بھی نہ کیا جاتا اُس پری نے یہ کہا کہ آپ یہان کیا خوش بیٹھی ہین وہان یہ واقعہ گذرا ہے وہ کل قلعہ
پر یورش کرے گا یعنی قلعہ لے گا اور اہل قلعہ کو قتل کرے گا اہل قلعہ آج شب کے اور مہمان ہین یہ سُنکر
میری یہ حالت ہو گئی اب مین فکر مین ہون کہ کیا کرون کیا نہ کرون اگر جاتی ہون تو آپ یہان تنہا رہتے ہین
کیونکہ جسقدر پری زاد میرے ہمراہ ہین سب ہی کے تو عزیز و اقربا قلعہ مین ہین یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ
یہ سب کی سب ایسے وقت مین اُنکی شریک نہ ہون اگر نہین جاتی ہون تو باپ پر یہ وقت پڑا ہے
خدا نخواستہ وہ نہ ہوئے تو میری زندگی بیکار ہے مان باپ کا تو مجکو ہر دم رہا ہے دوسرے اہل دنیا طعنہ
کرینگے کہ آشنا کی پہلو مین بیٹھی رہی مان باپ بھائی قتل ہو گئے خبر لی صرف یہ فقرہ تھا کہ کہنے کی ہے
میری جان بڑی مصیبت مین ہے رستم ثانی نے کہا کہ تم کچھ فکر نہ کرو شوق سے جاؤ اور سب کو ہمراہ لیتی
جاؤ مگر یہ مجھے بتاتی جاؤ کہ قلعہ زمردنگار یہان سے کتنی دور ہے اُسنے کہا کہ بہت دور ہے اگر مین
اسوقت یہان سے جاؤنگی تو قریب صبح کے وہان پہونچونگی کیون آپ کو قلعہ زمردنگار کے
دریافت کرنے سے کیا کام ہے رستم ثانی نے کہا کہ میرا قصد ہے کہ مین اُس دیو سے مقابلہ کرون اور
اُسکو بھی مثل دیو ہامان کے زخمی کرون یا مثل دیو مثقال دشنہ کال کے قتل کرون ملکہ نے کہا کہ
یہ بہت زبردست ہے مثل اُن دیوون کے نہین ہے عفریت پردۂ قاف مشہور ہے آپ کبھی ایسا قصد
نفرمائیے گا کوئی آپ کی جان لینا منظور نہین ہے کہ عمر بھر جناب چچا جان اور بہن سے ندامت رہے
کہ وہ لوگ فرمائین کہ احمر اور اُسکی بیٹی محراب نے ہمارے داماد کو جان کر قتل کرا ڈالا گو جانتے تھے
کہ یہ دیو بہت بڑا زبردست ہے اور پھر منع نہ کیا کیون سپہ رد کرائیے گا رستم ثانی نے کہا کہ اب تو
یہ ممکن نہین ہے کہ بغیر مقابلہ کیے ہوئے مانون اور یہان سے چلا جاؤن ہم لوگ دیوکش ہین ہم لوگ جب
کسی کے اوپر مشکل دیکھتے ہین تو جہان تک ممکن ہوتا ہے اُسکی مدد کرتے ہین اب تم لاکھ لاکھ منع کرو گی
مین نہ مانونگا اگر میرا وہان تک نہ جانا ہوا اور تم نے کوئی تدبیر نہ کی تو مین تمھارے روبرو اپنے کو ہلاک
کرونگا اُسوقت اور زیادہ بدنامی ہوگی آئندہ تم کو اختیار ہے یہ سُنکر محراب نے کہا کہ یہ کیا آپ
فرماتے ہین میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ آپ دیو کی پشت پر سوار ہو کر اپنے مکان یعنی قلعہ یاقوت نگار
اپنے لشکر مین تشریف لے جائین اسمین ضد نفرمائین رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو غیر ممکن ہے تم کو میری

جان لینا منظور ہی یہ سُنکر وہ پری خاموش ہو رہی اور دل مین کہا کہ کیا عجب ہی جو یہ اُسکو قتل کرین تو
ہی تقدیر مین تحریر ہوا ہی اور اِسی سلسلے سے کیا عجب ہی کہ اِنکے ساتھ عقد بھی ہو جائے اگر خدا نخواستہ
یہ قتل ہوگئے تو ہم سب کب زندہ ہونگے جو اہل دنیا کے طعنے سُنینگے علیشا یہ نہتے ہین اُسی پر عمل کرو یہ
سوچ کر کہا کہ اچھا مین موافق آپ کے ارشاد کے کرونگی یہ تو فرمائیے کہ آپ وہان کیونکر تشریف
لیجائینگے جب تک آپ تشریف لائینگے تب تک وہ حرامزادہ قلعہ فتح کرنے گا کیونکہ جب ہم لوگ
ایک رات مین وہان تک پہونچینگے تو آپ کیونکر ہم سے وہان قبل ہروی کرکے پہونچ سکتے ہین
رستم ثانی نے کہا کہ تم جس دیو کے ذریعہ سے مجکو لشکر اخضر پری زاد مین روانہ کرتی تھین اُسکو
حکم دو کہ وہ مجکو اُدھر لیجائے قلعہ زمردنگار پر لیجا کے وہ صبح تک مجکو وہان پہونچا دے گا پھر مین
اُس سے مقابلہ کرونگا تم قلعے سے دیکھنا کہ مین نے کیونکر اُسکو قتل کیا یہ سُنکر اُس پری نے کہا تو کہ
میرا دل گوارا نہین کرتا ہی مگر آپ کے سبب سے مجبور ہون یہ کہکر ایک دیو کو بلایا کہ نام اُسکا دیو
خناق تھا کہا کہ تم انکو اپنی پشت پر سوار کرکے قلعہ زمردنگار کے میدان مین پہونچا دو ہم تم کو بہت
کچھ انعام دینگے اُسنے کہا کہ بہت خوب بعد اُسکے رستم ثانی سے کہا کہ اب آپ اُسکے دوش پر
سوار ہو کر تشریف لائیے گا مین رخصت ہوتی ہون اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ملکہ یہ خبر جو ہم کو
ہوئی ہی کسی معتبر نے کہی ہی اور بیان کی ہی یا غیر معتبر نے ملکہ نے کہا کہ جس پری نے بیان کی ہی وہ اپنی
آنکھون سے خود دیکھ آئی ہی مجھ سے پوشیدہ ہو کر وہ میرے باپ کی خبر کو گئی تھی کہ وہان اُسنے یہ
واقعہ دیکھا پھر قلعہ مین نہین گئی فوراً واپس آئی مجھ سے آپ کے روبرو بیان کیا وہ کبھی کوئی بات
جھوٹ نہ کہے گی مجکو اُس سے اطمینان ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جاؤ خدا حافظ ہی ملکہ روتی
ہوئی تخت پر سوار ہوئی اور تخت طرف قلعے کے روانہ ہوا بعد جانے ملکہ کے رستم ثانی نے اُس دیو
سے کہا کہ تم مجکو کتنے عرصہ مین قلعہ پر پہونچا دوگے اُسنے کہا کہ تین پہر مین پہونچا دونگا انھون
نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ جب وہ قلعہ پر یورش کرکے بر لب خندق پہونچے اُسوقت مین وہان پہونچ
جاؤن دیو نے کہا کہ آپ کو مین اُسوقت پہونچا دونگا آپ بارہ بجے یہان سے تشریف لے چلین انھون
نے کہا کہ جب مین دو پہر رات گئے یہان سے جاؤنگا تو وہان پہر دن چڑھے پہونچونگا اسقدر عرصہ مین
وہ قلعہ لے لیگا پھر جانا بیکار ہوگا اُسنے عرض کیا کہ آپ خاطر جمع رکھین مین عین وقت پر پہونچا دونگا
رستم ثانی نے کہا کہ اگر تم مجکو اُسی وقت پر پہونچا دوگے تو مین تم کو اسقدر انعام دونگا کہ تم سے
اُٹھ نہ سکیگا بلکہ تمہارے دونون شاخہاے سر طلائی کر دونگا یہ سُنکر وہ دیو بہت خوش ہوا اور
اُسنے کہا کہ آپ آرام کرین مین حضور کو بیدار کرونگا جب وقت چلنے کا آئیگا یہ اس بات کو سُنکر اور
خاموش ہو کر مسند پر جا کر لیٹ رہے کیونکہ وہ باغ بالکل اکیلا ہی کوئی نہین ہی یہ ہین اور وہ دیو ہی اتنا
دن تو انھون نے جون تون کرکے کاٹا مگر اُسکی جدائی شاق تھی دل بیتاب تھا ہر بار یہ شعر ورد زبان تھا
شعر مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد + وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد + دیگر یار عیار
ہوگئے الحمد + کیا زمانے کا انقلاب ہوا + یہ پڑھتے ہین اور بار بار آسمان کو دیکھتے ہین یہان تک کہ
شام ہوگئی رُخ پر انکے بشاشی آئی کچھ کھایا دو پہر رات انھون نے ٹہل ٹہل کر بسر کی جیسے ہی زلف
لیلاے شب تا کمر آئی انھون نے آواز دی وہ خود اسی قصد سے اُٹھا تھا کہ انکو بیدار کرکے دوش پر
سوار کرون اور روانہ ہون جیسے ہی اُنکی صدا سُنی وہ فوراً حاضر ہوا یہ پہلے ہی سے مسلح اور مکمل

ہو چلے تھے اُسکی نسبت بہت جلد سوار ہوے وہ انکو لیکر اُڑا اور طرف قلعہ کے روانہ ہوا یہ تو اودھر کو جاتے ہین

اب کچھ حال مہراب پری کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو رخصت ہو کر قلعہ کی طرف روانہ ہوئی بہت جلد رہ نوردی کرتی ہوئی قریب تین بجے رات کے قلعہ پر پہونچی اور چور کھڑکی سے داخل قلعہ ہوئی مگر بہت مشکل سے جب نگہبانون نے خوب دریافت کر لیا تب دروازہ کھولا یہ انکی تعریف کرتی ہوئی مع اپنے ہمراہیون کے داخل محل ہوئی یہان آکر دیکھا کہ سب کے سب پریشان ہین چہرے اداس عالم یاس بدحواس رنگ رو متغیر رخ زرد جلسے ہی مان نے دیکھا کہا کہ اے بیٹا مہراب تو اسوقت کہان آئی خیر تو ہی تجھکو کس کم بخت نے خبر دی ارے ہم تو یہان آفت مین مبتلا ہین تو کیون مبتلا ہونے کو آئی ہم نے جان کر تجھکو خبر نہین کی کہ تو ہی بچ جائے کوئی تو ہمارا رونے والا ہو کوئی تو مٹی دینے والا رہے کسی سے تو ہمارا نام باقی رہے یہ سنکر اُسنے کہا کہ کیون امان جان ہم کو کیون نہ خبر دی ہم کو غیر آپ نے تصور فرمایا یہ تو فرمائیے کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ اس قلعہ کا محاصرہ کیے ہوے پڑا ہی مجھکو تو گلشن پری نے اطلاع دی تھی وہ یہان خبر کے واسطے آئی تھی افسوس اگر وہ نہ آتی تو ہم کو اطلاع بھی نہ ہوتی یہان سب قتل ہو جاتے مین ناشاد و نامراد رہ جاتی یہ آپ کیا فرماتی ہین کہ ہم نے جان کر تجھکو خبر نہین کی افسوس ہم ایسے غیر ہو گئے مان نے بلائین لیکر کہا کہ بیٹا تجھکو کیا خبر کرتے ہم ایک شب کے مہمان ہین بیٹی ہم نے تو کہا تھا کہ مہراب کو اطلاع کرو اور بلا لو تاکہ وہ بھی شریک ہو تیرے باپ نے کہا کہ وہ لڑکی ابھی کم سن ہی کیون اُسکی جوانی برباد ہو کوئی تو باقی رہے ہم سب تو قتل ہو گئے وہ ہی بچ جائے جب اُسکو خبر ہوگی رو پیٹ لے گی جب یہان آئے گی غیر کی عملداری پائے گی اپنے چچا پاس چلی جائے گی مگر سچ ہے جب قضا آتی ہے تو لاکھ لاکھ تدبیر کرو کچھ نہین ہوتا ہے یہ سنکر مہراب مان سے گلے لگ کر رونے لگی ہچکیان بندھ گئین پوچھا کہ والد بزرگوار کہان ہین مان نے کہا کہ وہ آج دو دن سے محل مین نہین آئے ہین فوج کا بندوبست کر رہے ہین مہراب نے ایک پری سے کہا کہ جاکر باہر لہذا کہ کوئی جاکر بادشاہ کو خبر کر دے کہ آپکی دختر مہراب آپ کے زیارت کی مشتاق ہی اُسکو اپنا دیدار دکھا دیجیے یہ سنکر وہ پری محل سے ڈیوڑھی پر آئی اور چوبدارون سے کہا کہ جاکر بادشاہ سے کہ دو کہ آپکی دختر نیک اختر آپ کے دیدار کے واسطے بہت بیقرار ہین ذرا اُنکے پاس تشریف لائیے یہ سنکر وہ چوبدار خدمت بادشاہ مین حاضر ہوا یہان بادشاہ حکم درستی قلعہ کا دے رہا تھا برج و فصیل کل آلات حرب و ضرب سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے تھے سب سردار حاضر تھے بادشاہ سے عرض کر رہے تھے خداوند پریشان نہ ہون خداے کریم کو یاد کرین کل ہم اُس نابکار کو قتل کرینگے یورش کرکے قلعہ پر تو آگے ہمارے ہاتھ سے بچ کر کہان جائے گا بادشاہ فرماتے تھے کہ وہ بہت زبردست ہی خداے کی ذات ہے سوا اُسکے اور کسکا سہارا ہی کہ چوبدار نے آکر عرض کیا یہ سنکر بادشاہ سن ہو کر رہ گیا گو ارادہ محل مین جانے کا نہ تھا مگر جب سنا کہ مہراب پری آئی ہی اور واسطے دیکھنے کے بیقرار ہی یہ بھی بیتاب ہو گیا خون نے جوش کھایا خیال کیا کہ چل کر دیکھ لین اگر وہ مانے تو اُسکے چچا پاس اُسکو اسی وقت روانہ کر دین کیونکہ اب کوئی دم مین سحر ہوگی ہمارا خاتمہ ہو جائے گا بس یہ خیال کرکے اُٹھا اور سب سردارون سے کہا کہ آپ انتظام کرین مین ذرا محل مین ہو آؤن سب کو دیکھ آؤن یہ فرما کر مع اپنے فرزند گوہر پری زاد کے اُٹھکر چلا اور داخل محل ہوا خادمون نے صدا دی کہ بسم اللہ محل مین خبر ہوئی کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین

سب خادمان محل برائے استقبال حاضر ہوئین بادشاہ نے اپنی زوجہ کے پاس آکر دیکھا کہ بیٹی بیٹھی ہوئی رو رہی ہے جیسے ہی محراب جان نے باپ کو دیکھا دوڑ کر گلے سے لپٹ کے رونے لگی بادشاہ نے پیشانی کو بوسہ دیا گلے سے لگایا کہا کہ بیٹا تم کیون روتی ہو تم کو کس نے خبر دی جو تقریر اُسنے مان سے کی تھی وہی باپ سے بھی بیان کی بادشاہ نے بھی وہی گفتگو کی جو کہ اُسکی مان نے کی تھی مگر اسقدر زائد بیان کیا کہ تم اپنے بھائی کو لے کر اپنے چچا کے پاس چلی جاؤ تم دونون سے ہمارا نام باقی رہے گا مین کل سے گوہر سے کہہ رہا ہون کہ تم مع اپنی بہن کے قلعہ یاقوت نگار کو اپنے چچا کے پاس چلے جاؤ مگر یہ نہین سنتے ہین اب تم انکو لے کر چلی جاؤ محراب نے کہا کہ یہ کیا آپ فرماتے ہین خدا وہ دن نہ لائے کہ آپ نہ ہون اور ہم لوگ زندہ رہین کسی کی بھی پھر زندگی نہ چاہیے جسکے دم کی آبادی ہے جب وہی نہ ہون تو ہم کنیز نکر جئین اور بھلا چچا اور چچی کسکے ہوتے ہین یہ کہنے کو ہوگا کہ ایسے بے غیرت تھے کہ ماں اور باپ اور سب عزیز قتل ہوئے اور خود اپنی جانین بچا کر چلے آئے ملا ہین تو کام آئین اور اولاد چلی جائے یہ ہم کو ننگ گوارا نہ ہوگا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ تمہاری اور تمہارے بھائی کی ایک ہی تقریر ہے خیر تم کو اختیار ہے اب یقین ہو گیا کہ کوئی نہ بچے گا ہماری نسل قطع ہوگی خیر خدا حافظ محراب جان نے کہا کہ حضور خدا کو یاد فرمائین مگر میری ایک عرض ہے اگر حکم ہو تو بیان کرون کہ مین ایک برج قلعہ پر پردے ڈال کر جنگ کا تماشا دیکھون اور خدا سے دعا کرون یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے تم برج ہی پر سے سیر جنگ کرو یہ کہکر بیٹی کو گلے سے لگایا بہت پیار کیا خود روتے ہوئے اُسکو رخصت کیا بعد اسکے اور اہل محل سے رخصت ہوا پھر محراب پری بھائی کے گلے سے لگی وہ بھی رویا بعد اسکے اُسکو رخصت کر کے ہمراہ اپنے باپ کے محل سے برآمد ہوا ادھر محراب پری نے بعد جانے اپنے باپ کے مع اپنی خواصون کے ایک برج قلعہ پر جو کہ روبرو میدان جنگ کے تھا کرسیان بچھوا کر چلمنین ڈلوائین قبل صبح کے آکے اُس برج مین مع اپنی خواصون کے بیٹھی یہان تک کہ سفیدۂ سحری آسمان پر پیدا ہوا نور مہتاب کم ہوا وہ تارون کا جھلملانا وہ چراغون کا بجھنا تمام شمعین فانوسون مین بے نور تھین وہ برگ شجر پر اوس کے قطرے پڑے کہ مثل گوہر کے چمکتے تھے طائر حمد و ثنائے خالق حقیقی درختون پر بیٹھے ہوئے کرتے تھے ہوا سے جو برگ درخت ہلتے تھے تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ حال پر اُن گرفتارون کے درخت کف افسوس ملتے ہین چاند بھی انھین کے غم مین گریبان چاک ہے آسمان پر اداسی ہے گو نور سحر پھیلا ہے مگر اُسپر تمام صحرا تاریک معلوم ہوتا ہے بلبلین دم بخود ہین یہان تک کہ مؤذن اُٹھے اور اُنھون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی احمر پری زاد نے وضو کیا نماز پڑھی بعد گریہ و زاری اپنے ظفر مند اور فتحیاب ہونے کی دعا کی بعد اُسکے مسلح اور مکمل ہو کر مع اپنے فرزند و دیگر سردارون کے فیل بند دروازے پر آیا تمام فوج تیار ہو کر اپنے اپنے قاعدے سے ہر مقام پر مستعد کارزار ہوئی پر تو یہان آکر مستعد قضا اور مہیائے اجل ہو کر بیٹھے اور بدین خیال سب نے غسل کر لیا تھا اور لباس کو مثل کفن کے پہنا تھا کہ کون ہم کو غسل و کفن دے گا یہ خیال خام تھا کہ ہم اسیر فتح مند ہو سکینگے زمانہ کافرون کا ہے وہ کیون غسل و کفن دینے لگے قلعہ مین ایک کہرام تھا گھر گھر صدائے فریاد بلند تھی رعایائے قلعہ دردمند تھی سب اپنے پیدا کرنے والے کو یاد کر رہے تھے اُسی کی درگاہ مین فریاد کر رہے تھے یہی حال محل شاہی کا تھا کوئی دوگانہ پڑھتی تھی کوئی کونڈا کوئی صحنک کوئی رتجگہ کوئی مولی مشکل کشا کو پکار رہی تھی یہان اندرون قلعہ تو یہ حال تھا سب کے رخون پر مردنی چھائی ہوئی تھی وہان بیرون قلعہ وہ نابکار دیو قہقہار سنگ زن خواب مرگ سے اُٹھا گویا فتنۂ قیامت اُٹھا یا حشر برپا ہوگیا اُٹھتے ہی تمام سردارون پر برہم ہوا کہ تم لشکر لیکر کیون نہ میدان مین گئے میرا کیون انتظار کیا ایک بڑا خفا ہوا بعد اُسکے

ہو گیا اور مسلح اور مکمل ہو کر مع سرداروں اور چار لاکھ نرہ دیو کے میدان جنگ میں آیا قلعہ کو خوب آراستہ پایا یہ دیکھکر ایک قہقہہ مارا کہ تمام جنگل ہل گیا قلعہ لرز کر رہ گیا سب اہل قلعہ کو یقین ہو گیا کہ زلزلہ آگیا صدا ایسی کہ گویا صور اسرافیل تھی یا صدائے رعد تھی یہ صرف قہقہہ تھا ٹھہر کر فوج کی صفیں روبرو قلعہ کے آراستہ کیں اہل قلعہ سب کیفیت دیکھ رہے تھے سب کو یقین تھا کہ موت آپہونچی عجب وہ وقت تھا اور یہاں جسقدر لوگ تھے وہ قریب دو لاکھ کے تھے انکو یقین مرگ کیونکر نہو جبکہ یہ حال ہو یہ حوصلہ اور حواس انھیں لوگوں کے تھے کہ یوں جنگ کو مستعد تھے جب وہ صفیں درست کر چکا تو اُسنے ایک ہاتھ میں تو گرز لیا اور ایک ہاتھ میں سپر اور کمان دوش پر لگائی وہ گرز نہ تھا ایک پارہ کوہ تھا سب سامان کر کے قلعہ کی جانب رُخ کیا اور پکار کر کہا کہ ابھی تک کچھ نہیں گیا ہے اگر میرے روبرو غدر کرو اور مذہب ابلیس پرستی قبول کرو اپنی جانیں نہ دو اگر میرے کہنے پر عمل نہ کرو گے تو پشیمان ہو گے اور جسوقت میں قلعہ فتح کر لونگا تو پھر رحم نہ کرونگا ایک زن و مرد کو تم میں سے زندہ نہ چھوڑونگا سب کو تہ تیغ کرونگا یہ سُنکر اہل قلعہ نے کہا کہ جو تیرے بنائے بن پڑے وہ کر کچھ قصور دکوتاہی نہ کر ہم لوگ تو اپنے نزدیک جانوں سے ہاتھ دھوئے ہوئے بیٹھے ہیں ہمارا خدا پاک ہے اگر ہماری قضا نہیں ہے تو ہمارا تو کچھ نہیں بنا سکے گا یہ سُنکر اُسکو غصہ آیا اور ایک مرتبہ مثل سیاہ آندھی کے چلا جب نصف میدان طے کر چکا تو قلعہ پر سے سنگ اندازی ہونے لگی یہ اُن پتھروں کو رد کرتا ہوا چلا جاتا ہے اور گرز سے پخش کرتا ہوا اور اُس بارش سنگ کو بجوانمردی طے کرتا ہوا اور سب پتھروں کو رد کرتا ہوا برلب خندق پہونچا اور آواز دی کہ او احمر پری زاد تو نے دیکھی ہماری جوانمردی اور بہادری کہ قلعہ کو کیونکر لے لیا اب بھی تو میری اطاعت کر اب جو اہل قلعہ نے دیکھا کہ وہ برلب خندق کھڑا ہے اور جھوم رہا ہے اور بہ آواز بلند نعرے کر رہا ہے یہ دیکھ کر سب کے سب کھڑے ہو گئے اور یوں التجا کرنے لگے کہ اے خداوند بواسطہ اپنے مرسل سلیمان پیغمبر کا ہم کو اس دیو کے ظلم سے بچا اور بصد شیون و شین ٹوپیاں سروں پر سے اُتار کر ہاتھوں پر رکھیں اور اُدھر احمر پری زاد نے تاج سر سے اُتارا اور یوں التجا کی کہ اے کریم و اے رحیم جلد رحم کر اشعار ز گناہ گار ہوں روز شمار کیا ہوگا یہ ڈر ہے اے میرے پروردگار کیا ہوگا ✤ تری تو رحمت بحد کا کچھ حساب نہیں ✤ کریم میرے گنہ کا شمار کیا ہوگا ✤ اور چند شعر مناجات کے پڑھے شعر چہ عاجز رہا نندہ دائم ترا ✤ درین عاجزی چون نہ خوانم ترا ✤ اس طرح جو سبھوں نے دعا کی تو در اجابت وا تھے وقت صبح تھا کہ یکایک آسمان پر ایک سناٹا سا پیدا ہوا سب نے دیکھا کہ ایک دیو ہے اُسکی پشت پر ایک چاند چمکتا ہوا چلا آتا ہے پہلے اہل قلعہ اُس سناٹے کو سُنکر حیران ہوئے تھے اب جو یہ دیکھا تو اور حیران ہوئے کہ یہ کیا ماجرا ہے اب سب دعا کرنا بھول گئے اُدھر وہ یا تو بلند تھا یا طرف زمین کے مائل ہوا اور اُس میدان میں اُترا جہاں لشکر صف آرا تھا اب جو غور کر کے دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک آدمزاد اُس دیو کی پشت پر سے اُترا مگر مسلح اور مکمل تھا دیو کی پشت پر سے اُتر کر اُسنے طرف لشکر کے دیکھا اور بعد اُسکے قلعہ کی طرف اہل قلعہ کو مشغول گریہ و زاری پایا اور ایک دیو کو برلب خندق استادہ دیکھا یہ دیکھکر آواز دی کہ او نابکار کیوں اہل قلعہ کو پریشان کرتا ہے میں تیرا حریف ہوں آ میرا مقابلہ کر یہ جو اُسنے صدا سُنی اور ایک آدمزاد کو میدان میں کھڑے ہوئے پایا بہت خوش ہوا اور کہا کہ او آدمزاد ٹھہر جا میں قلعہ لے لوں تو تیرا مقابلہ کروں کیونکہ میں یہاں تک بڑی زحمت سے آیا ہوں اگر تیرے مقابلہ کو آؤنگا تو قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے گا پھر زحمت سے ہاتھ آئے گا یہ سُنکر اس آدمزاد نے صدا دی کہ او نابکار پہلے تو میرا مقابلہ کر لے پھر

قلعہ پر جانا اگر اب آگے قدم بڑھائے گا تو مین اُسی مقام پر آکر تیرا کام تمام کرونگا تجھکو زندہ نہ رکھونگا مین اہل قلعہ کی مدد کو آیا ہون ورنہ مجکو کیا ضرورت تھی مین تجھکو قلعہ پر نہ جانے دونگا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کہتے کیا ہین اُسنے قصد کیا کہ اُس پار خندق کے جاؤن انھون نے ڈانٹ کر کہا کہ او حرامزادہ تو نہین سُنتا ہی لے مین وہین آتا ہون اگر قدم تو نے اُس پار رکھا تو مین نے وہین آکر تیری قبض روح اُسی مقام پر کی مین تیری جان کا ملک الموت ہون یہ کہکر اور بہت جلد قدم اُٹھا کر طرف خندق کے چلے ادھر قلعہ پر سے احمر پری زاد نے جو انکو دیکھا اور یہ تقریر سُنی اپنے سردارون سے کہا کہ نہ معلوم یہ آدمزاد کہان سے یہان آگیا افسوس اسکی قضا یہان لائی کہین انسان اور دیو کا مقابلہ بھی ہوا ہی اور وہ دیو قوی تن کہ جس سے خود دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کرین اُسکے مقابلہ کو تنہا مین اُس سے انسان مقابلہ کرے اور یہ تو دیکھو کہ کس قدر حسین اور خوبصورت ہی اسکی جوانی پر مجکو رحم آتا ہی سردارون نے کہا کہ ای بادشاہ آپ نے سنا ہوگا کہ حمزہ نے یہان آکر ملکہ آسمان پری کے باپ کی مدد کر کے عفریت سا ایسے دیو سے مقابلہ کیا اور اُسکو قتل کیا زلزلہ قاف لقب پایا آخر کو وہ بھی تو انسان تھے کیا ہوا اور ایسا دیو جو کہ عفریت تھا آج تک تو اس پردہ قاف مین نہ پیدا ہوا ہی نہ ہوگا اسکی اُسکے روبرو کیا اصل ہی اگر وہ ہوتا تو یہ اُسکے سامنے کا لڑکا معلوم ہوتا وہ اسکو بغل مین دبا لیتا اور آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ یہ آدمزاد دیو کی پشت پر سوار ہو کر آیا ہی اگر دلکش نہ ہوتا تو دیو کیون اسکے تابع ہوتے کہ یہ بڑا زبردست ہی سرور جنی کا بھائی مسرور جنی اسکا وزیر ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی رمل مین دیکھا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ اسکی قضا آدمزاد کے ہاتھ سے ہی مین نے بدین سبب عرض نہین کیا کہ لوگ ہنسینگے کہ بھلا یہان آدمزاد کہان اور کجا آدمزاد اور کجا دیو یہ بالکل خلاف عقل بات ہی مگر مین اسوقت عرض کرتا ہون کہ یہی آدمزاد اسکا قاتل ہی اور اسکو قتل کرے گا اور خاندان بزرگ سے ہی جب اس سے ملاقات ہوگی تو آپ لوگون پر ظاہر ہو جائے گا یہ سُنکر بادشاہ نے چپکے سے وزیر کے کان مین کہا کہ اگر اُس آدمزاد نے اسکو قتل کیا تو مین اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کرونگا اور اُسکو اسکی کنیزی دونگا مین خدا سے یہ وعدہ کرتا ہون یہ کہکر جانب میدان جنگ دیکھنے لگا اُدھر برج پر سے ملکہ محراب پری نے دیکھا خواصون سے کہا کہ دیکھو وہ آدمزاد آگیا جبتک کہ یہ یہان آئے تھے اور نہ کچھ نامہ و پیام بھیجا تھا تو ملکہ کو بہت سا رنج تھا اُسی صدمہ رنج و الم مین یہ غزل پڑھ رہی تھی

غزل

درد غم فراق سے لکھنے نہ پائے خط — حسرت سے اشتیاق غم نے تباہ کر سنائے خط

شوق جواب یار مین ہنگام نزع بھی — مین نے تڑپ تڑپ کے کہا ہائے ہائے خط

حسرت دل حزین کی نہ نکلی کسی طرح — اُس بیوفا کو ہم کبھی لکھنے نہ پائے خط

حالت نہین جو دیکھ سکون چشم شوق سے — کیون آپ نے حضور یہ مجکو دکھائے خط

سو بار سنکے حال بت بیوفا کا یہ — کہتا ہی شوق پھر کوئی پڑھکر سنائے خط

ہوتا ہی ختم حال دل زار خود بخود — کس شوق سے پہونچ گیا دیکھو وفائے خط

مضطر ہی بیقرار ہی دل کو نہین ہی کل — کہتا ہی شوق وصل کہین جلد آئے خط

جھگڑا تمام ہو کہین اس سرفروش کا — وہ وقت جلد آئے کہ قاتل کو جائے خط

دل مین خیال آیا کہ وہ آدمزاد معلوم ہوتا ہی نقرہ دے کر چلا گیا صرف میرے بہلانے کو یہ کہا تھا کہ مین اُسکا مقابلہ کرونگا اُسکا یہ منظور تھا کہ مین اُسکے پاس سے چلی جاؤن ایسے ایسے خیال کر رہی تھی کہ یہ آکر

پہونچے دل مین بہت خوش ہوئی انکو دیکھکر انکے فتح کی دعائین کرنے لگی قلعہ پر اور برج قلعہ پر تو یہ حال ہو
کہ سب انکے واسطے دست بدعا ہین اُدھر یہ جھپٹ کر اُسکے قریب آئے اور کہا کہ تو نہین سُنتا ہی اور مجھکو
نہین جانتا ہی ارے مین ہون قاتل دیو میری نہیب شمشیر سے دیو ہامان الپنا دیو پناہ مانگتا ہی بس خیریت
اسی مین ہی کہ اہل قلعہ سے دست بردار ہو اور مذہب اسلام اختیار کر ابلیس پرستی ترک کر ورنہ تیری
قضا آگئی ہی یہ سُنکر اُس دیو نے آواز دی کہ او انسان سر سیاہ و دندان سفید تیری بھی یہ لیاقت ہی
کہ تیرے نہیب شمشیر سے دیو ہامان الپنا پناہ مانگے آتو میرا ایک لقمہ ہی پہلے تیرا لقمہ کرلون تو پھر اہل قلعہ
پر جاؤن خوب ہوا جو تو یہان چلا آیا ورنہ مجھکو خود وہان تکلیف کرنا پڑتی تیرے پاس آنا پڑتا لے آ میرے
دہن مین کود مین منہہ کھولے دیتا ہون تجھے ڈپلیپلا کر کھالونگا دانت نہین لگاؤنگا زحمت نہ دونگا تو کچھ
خوف نہ کر یہ سُنکر انھون نے کہا کہ کیا بکتا ہی خود تیری قضا آئی ہی تو میرے ہاتھ سے نہ بچیگا جب تک
ان دونون شرطون کو نہ قبول کریگا دین اسلام و ترک مذہب ابلیس و دست برداری قلعہ ورنہ بڑی
مشکل ہی کہ تیری جان بچے مین دیوون کی جان کا عزرائیل ہون یہ سُنکر اُسنے کہا کہ تو یون نہین مانیگا
مین جب تک تجھکو سزا نہ دونگا یہ کہکر وہ گرز سنگ جو کہ قلعہ کے توڑنے کو لے کر چلا تھا انپر مارا انھون نے
خالی دیا گرز زمین پر پڑا غبار بلند ہوا یہ اُس غبار مین نہان ہو گئے اُدھر اہل قلعہ نے کہا کہ افسوس مفت
اِس جوان کی جان گئی ملکہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ لیا اُدھر اُس دیو نے صدا دی کہ افسوس او انسان تیرا
گوشت بھی گر گرا ہو گیا خاک مین مل گیا مین کیونکر کھاؤنگا انھون نے یہ صدا سُنکر کہا کہ کسکا گوشت گر گرا
ہو گیا کون خاک مین مل گیا مین تیری جان کا ملک الموت موجود ہون یہ کہکر اُس غبار سے نکلے اب جو سب
نے دیکھا کہ وہ جوان تندرست سامنے اُسکے استادہ ہی اہل قلعہ کی جان مین جان آئی ملکہ بہت خوش ہوئی
وہ دیو حیران ہو گیا اُس جگہ پر جہان گرز پڑا تھا ایک غار ہو گیا انکو دیکھکر وہ دیو کہنے لگا کہ تو بڑا سخت
جان ہی تو یون نہ مرے گا مین تجھکو اُٹھا کر منہہ مین رکھے لیتا ہون یہ کہکر ہاتھ بڑھایا کہ اُٹھا کر منہہ مین
رکھلون جیسے اُسکا ہاتھ انکے قریب آیا انھون نے پکڑ کر جھٹکا دیا کہ وہ منہہ کے بل زمین کی طرف چلا
انھون نے دوڑ کر ایک گھونسہ اُسکے سر پر مارا کہ مغز اُسکا پریشان ہو گیا چکر آگیا مگر اپنے کو سنبھال کر کہا کہ
او انسان تو بڑا زبردست ہی یہ کہکر اور گرز وغیرہ کو پھینک کر لپٹ گیا یہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی خوب زور
ہوے وہ جب انکو پکڑ لاتا ہی یہ مثل شرارۂ آتش کے نکل جاتے ہین یہ جب اُسکو پکڑ لاتے ہین وہ ذرا
مشکل سے نکلتا ہی یہ خوب اُسکو زمین پر رگڑتے ہین اُسکی سانس پھولی ہوئی ہی دم نہین سماتا ہی ہانپ
رہا ہی یہان تک کہ ایک پہر بھر کامل انکے اُسکے زور ہوا کیے آخر کو ایک مقام پر انھون نے اُسکو پکڑ کر خو
جھٹکا دیا تو وہ زمین کی طرف جھکا انھون نے کمر زنجیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے زور مین تا بہ زانو
دوسرے زور مین تا بکمر تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون شانون کا زور دے کر بلند کیا اور گرد
سر چرخ دیا اور گردش دے کر زمین پر دے مارا کہ زمین میدان معرکہ ہل گئی اہل قلعہ یہ حال دیکھ کر
دنگ ہو گئے ملکہ یہ حال و رنگ دیکھکر خوش ہوئی بادشاہ پری زادان یعنی احمر پری زاد نے سجدۂ
شکر ادا کیا اور مسرور جنی سے کہا کہ کیا قوت و طاقت خداوند تعالے نے اس انسان کو دی ہی کہ ایسے
دیو کو یون کشتی لڑ کر زیر کیا جس سے کہ دیو مقابلہ کرتے ہوے خوف کرتے تھے خدا انکو نظر بد سے بچائے
یہ تو ہمارے لیے مسیح ہوے اتنی جانین انکی بدولت بچین یہ بشر نہین ہین فرشتہ آسمانی ہین خداوند
تعالے نے فرشتے کو ہماری گریہ و زاری پر رحم کھا کے بھیجا ہی اور برائے مدد ہم سبھون کے روانہ

فرمایا ہی یہان بالاے قلعہ یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یہ دوڑ کر اُسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا کہ دین اسلام قبول کرنے مین کیا کہتا ہی اُسنے کچھ کلام سخت کہا انکو غصہ آگیا یہ سینہ پر سے اُترے اور ایک پیر کو اپنے پیر سے دبایا اور دوسرے کو دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی مرتبہ ناف تک چر گیا دوسری مرتبہ سینہ تک تیسری مرتبہ مین دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے بلند کیا اور مثل شیر غضبناک کے جھومنے لگے اور منھ سے کف جاری ہو گیا دونون آنکھین مثل چشمہاے اسد کے سُرخ ہو گئین دیوان لشکر قہقہار سنگ زان نے جو اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب کے سب مرتبہ لے کر دوڑ پڑے یہ بھی تلوار کو نیام سے کھینچکر اُنپر جا پڑے اور قتل کرنا شروع کیا لشکر مین تلاطم ڈال دیا یہ حال جو احمر پری زاد نے دیکھا اپنے لشکر کو حکم دیا کہ سب جا کر اس جوان کی مدد کرین اور خود بھی مع اپنے سردارون اور گوہر پری زاد کے اُٹھکر در قلعہ پر آیا در قلعہ کھول کر اور پل تختہ خندق پر ڈال کر مع لشکر حریف پر آ گرا یہان بالاے قلعہ ملکہ نے سجدہ شکر کیا دل مین کہا کہ جتنا انھون نے کہا تھا اُسی قدر انھون نے کیا کیا طاقت ہی ماشاء اللہ یہ قوت تو کسی دیو مین بھی نہ ہوگی کیون نہو کس خاندان سے ہین جو لوگ کہ دیوکش مشہور ہین دیو کا قتل کرنا انھین لوگون کا کام ہی ملکہ تو یہ دل مین کہہ رہی ہی اُدھر لشکر احمر پری زاد مثل شیر و شکر کے لشکر حریف مین مل گیا ہی حربی چلنے لگی وار شمشاد و دہرہ زاغنول و چار قچماق چلنے لگین دیو ہر دو جانب کے قتل ہونے لگے تھوڑی دیر جنگ مغلوبہ ہوتی رہی کہ لشکر حریف نے شکست کھائی فوج بے سردار کہان تک مقابلہ کرے بھاگی بڑاؤ تک چھوڑ دیا سب نے رخ لشکر ہامان کی طرف کیا کہ جا کر اُسکو خبر کرین کہ آقا ہمارا آپ کی مدد کو آتا تھا قلعہ زمرد نگار پر ہاتھ سے ایک آدمزاد کے مارا گیا انکو تو اُدھر جانے دیجیے اُدھر کا حال سماعت فرمایئے کہ جب لشکر حریف بھاگا اور میدان صاف ہوا احمر پری زاد دوڑ کر رستم ثانی کے لپٹ گیا اور کہا کہ آپ نے بڑا احسان کیا کہ ہم سب کی جانین بچائین ایسی بلا کو دفعہ کیا کہ جسکے مقابلہ سے ہم عاجز تھے اور بغیر مقابلہ قلعہ بند ہو رہے تھے اب ہم آپ کو اپنے قلعہ مین لے چلین گے وہان آپ کی دعوت کرینگے آپ کے قدمون کی بدولت تو ہم کو یہ دن نصیب ہوا کہ ہم قلعہ سے نکلے اگر تھوڑی دیر آپ اور تشریف نہ لاتے تو وہ حرام زادہ خندق کو طے کر کے در قلعہ پر آتا اُسکو توڑ کر قلعہ مین آتا ہم سب کو قتل کرتا کون اُسکا مقابلہ کرتا گو کہ میرے لشکر مین بڑے بڑے دیو ہین بڑے بڑے پہلوان ہین مگر اُسکے روبرو اُنکی کچھ حقیقت نہ تھی یہ مثل تھی کہ جیسے شیر روبرو ے فیل بھلا آپ فرمایئے کہ شیر کیونکر فیل کا مقابلہ کر سکتا ہی بغت مین جانین برباد ہوتین رستم ثانی نے کہا کہ مجکو چلنے مین کچھ عذر نہین ہی مگر ایک کار ضروری درپیش ہی کہ جسکے سبب سے مین چل نہین سکتا ہون اُسنے کہا کہ بیان فرمایئے شاید کہ ہم سے کچھ اُسکا تدارک ہو سکے اور نہین تو بغیر آپ کی دعوت کیے ہوے آپ کو نہ جانے دونگا چاہیے آپ خوش ہون چاہے ناخوش خواہ آپ کا کام ہرج ہو دوسرے آپ لوگون مین رد دعوت حرام ہی پھر آپ کیون میرا سوال رد کرتے ہین یہ تقریر سُنکر رستم ثانی نے دل مین کہا کہ تمھارا خود قصد تھا کہ قلعہ مین چل کر احمر پری زاد کو زیر کرد اور اُس سے اُسکی لڑکی کے ساتھ عقد کرنے کا سوال کرو نہ کہ وہ خود تم کو لیے چلتا ہی پھر کیون انکار کرتے ہو شاید اسی سلسلہ مین یہ بھی کام نکل آئے بس یہ خیال کر کے کہا کہ اچھا مین چلتا ہون صرف ایک روز مین تمھارا مہمان ہونگا دوسرے دن چلا جاؤنگا کیونکہ کام کا ہرج ہوگا احمر پری زاد نے کہا کہ آپ تشریف تو لے چلین پھر دیکھا جائیگا اور یہ مثل آپ کو تو بخوبی یاد ہوگی کہ آمدن بارادت و رفتن باجازت یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے وہ انکو ہمراہ

سے کر بخوشی و خرمی انکے سر پر سے زر سرخ و سفید نثار کرتا ہوا داخل قلعہ ہوا رعایا سے قلعہ انکے دیکھنے کو جمع ہوئی سب انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہنے لگے کہ ہماری جانین انھین کے سبب سے بچین یہی ہمارے مسیحا ہین یہی ہمارے محسن ہین دیکھو کیا خدا کی شان انسان دیو کو قتل کرے رستم ثانی مثل ہلال عید کے انگشت نما ہوگئے تھے تمام شہر اور اطراف شہر پر پری زادون کا اژدحام تھا گلی کوچے مین راستہ نہ ملتا تھا راہ بند تھی رعایا خورسند تھی سب کے سب دعائین دیتے تھے شہر مین گھر گھر نوبتین بج رہی تھین کہ بادشاہ انکو لیے ہوے داخل ایوان شاہی ہوے انھون نے دیکھا کہ کل عمارت زمرد نگار ہے سقف دیوار و در سب یک ڈال زمرد کے ہین جیسا کہ قلعہ یاقوت نگار یک ڈال یاقوت کا ہے ویسے ہی یہ زمرد کا ہے بادشاہ نے لاکر انکو تخت پر بٹھانا چاہا انھون نے انکار کیا اور خود اُسکا ہاتھ پکڑ کر تخت پر بٹھایا اور آپ ایک کرسی مرصع پر جلوہ گر ہوے سب سردار دیو و پری زاد اپنے اپنے دنگلون پر آکر بیٹھے دربار جمع ہوا ہر ایک انکے قوت کی تعریف کر رہا ہے یہ خاموش بیٹھے ہوے ہین کچھ جواب نہین دیتے ہین سامان عیش و طرب مہیا ہے خوشی کے شادیانے بج رہے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ طائفے ناچنے اور گانے کے لیے حاضر ہون تاکہ رفع کدورت ہو دل بشاش ہو فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل بآواز بلند گائی غزل

چھپا ہے خوب لیا زلف پیچدار میں دل ۔۔۔ نوالہ جا کے ہوا ہے دہان مار میں دل
نہ سینہ میں ہے نہ پہلو میں ہے کہاں ڈھونڈوں ۔۔۔ پتہ نہیں ہے گیا جب سے کوئے یار میں دل
تمہاری آتش فرقت سے مثل پروانہ ۔۔۔ شمع جلانے کا ہے منتظر مزار میں دل
ہیں انکے کوچے میں جانے سے کس طرح روکوں ۔۔۔ غضب یہ ہے کہ نہیں ہے مرے اختیار میں دل
نہ دن کو چین نہ راتوں کو نیند آتی ہے ۔۔۔ ضرور ہے کسی مہوش کے انتظار میں دل
برنگ غنچہ ہے سر بستہ عشق گل رو میں ۔۔۔ شگفتہ ہوتا نہیں ہے کسی بہار میں دل
بتوں کے عشق میں ایسا نحیف و لاغر ہوں ۔۔۔ کہ ڈھونڈھے سے نہیں ملتا ہے جسم زار میں دل
تم اپنی تیغ مژہ کے دکھاؤ تو جوہر ۔۔۔ ابھی تو ہوتا ہے سو ٹکڑے ایک وار میں دل
ریاض آٹھ پہر رہتی ہے مجھے الجھن ۔۔۔ پھنسا ہے حلقۂ گیسوئے تابدار میں دل

رستم ثانی سنکر نہایت خوش ہوے اور انعام دے کر رخصت کیا اسکے بعد بادشاہ انکی طرف مخاطب ہوا اور کہا کہ حضور اب کچھ اپنا واقعہ بیان فرمائین کہ حضور کا ادھر کیونکر تشریف لانا ہوا کہ ہم غلامون کی جانین بچین ہم آپکا واقعہ سننے کے بہت مشتاق ہین اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائیے رستم ثانی نے کل واقعہ اپنا سواے ملکہ کے ساتھ باغ مین جانے اور وہان سے یہ خبر سنکے ادھر کے آنے کے کل بیان کر دیا کہ مین آج صبح کو براے سیر ایک دیو کی پشت پر سوار ہو کر ادھر کو آیا تھا کہ اہل قلعہ کے فریاد کی صدا میرے کان مین آئی مین نے دیو سے کہا کہ چل کر دیکھو تو ان لوگون پر کیا بلا نازل ہوئی جو رو رہے ہین یہان جو آیا تو یہ واقعہ دیکھا دل کو تاب نہ رہی اُسکو لڑ کر قتل کیا اور اب مجکو فکر یہ ہے کہ کہین ایسا نہو کہ دیو ہامان اخضر پری زاد کو پریشان کرے اور وہ عاجز ہون اور اگر مین ہونگا تو اُسکا کچھ بس نہ چلے گا یہ سنکر احمر پری زاد نے کہا کہ آپ پریشان نہون مین چند دیوون کو واسطے خبر کے روانہ کرتا ہون کہ وہ جاکر خبر رکھین کہ جب وہ اچھا ہو اور غسل صحت کرے تو ہم کو آکر خبر دین ہم یہان سے مع لشکر براے مدد روانہ ہون مین بھی تو چلونگا میرا قصد پہلے سے انکی مدد کو جانے کا تھا مین سب سامان کر چکا تھا اگر یہ حرامزادہ قلعہ پر نہ چڑھ آتا تو مین کب کا چلا گیا ہوتا آپ اطمینان رکھین وہ انکو پریشان نہ کر سکیگا ۵

وہ دیو فوراً آکر خبر دے گا آپ یہان مطمئن ہو کر تشریف رکھین رستم ثانی نے کہا کہ جب تک یہان سے لشکر لیکر جاوینگے اور پہونچین گے وہ وہان قیامت برپا کر دے گا کیونکہ کچھ تو عرصہ راہ مین گذرے گا یا نہین احمر پریزاد نے جواب دیا کہ صرف ایک شب بھر مین وہان پہونچین گے آپ خاطر جمع رکھیے یہ سنکر وہ خاموش ہو رہے بادشاہ نے حکم دیا کہ پریان حاضر ہون اور صحبت ناچ رنگ ہو حسب الحکم فوراً ایک پری آئی ناچی اور یہ غزل گائی غزل

کیا کردے حالت قلب پریشان دیکھ کر
غیر روتے ہین مرا حال پریشان دیکھ کر
عندلیبین اڑ گئین اجڑا گلستان دیکھ کر
دم الجھتا ہے مرا تار رگ زندان دیکھ کر
کھینچ لاتی ہے کشش خار مغیلان دیکھ کر
قتل گہ مین زخم ہائے دل کے ارمان دیکھ کر
بعد مردن بھی ہمارے دل کے ارمان دیکھ کر
دامن کہسار مین خار مغیلان دیکھ کر
خوش نہ ہونا چاہیے دنیا کے سامان دیکھ کر

بڑھ گیا درد جگر فرقت کے سامان دیکھ کر
تجھکو او ظالم نہ آیا رحم وقت نزع بھی
آتے ہی فصل خزان کے رنگ بدلا باغ کا
جب سے سودا سر مین ہے زلف سیاہ یار کا
دامن صحرا مین دیوانہ سمجھکر بار رہا
آگئی شمشیر قاتل مین بھی خوش آبی بہت
میری پابوسی کو آتی ہین بہت سی خنجرتین
آبلے دل کے نکل جاتے ہین لڑکون کی طرح
فکر عقبیٰ چاہیے ہر وقت سب کو اے ریاض

اسکے بعد بادشاہ نے چند دیوون کو طلب کر کے کہا کہ تم اسوقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے چلے جاؤ وہان لشکر میرے بھائی کا بمقابلہ لشکر دیو ہامان فروکش ہے آج کل دیو ہامان زخمی ہے جب اسکا زخم اچھا ہو جائے اور وہ غسل کرے تو تم یہ خبر لیکر فوراً یہان آنا اور ہم کو خبر دینا ہم اپنے بھائی کی مدد کو جائینگے خبردار دیر نہ کرنا ورنہ سزا پاؤ گے اور نہ اپنے کو کسی پر ظاہر کرنا وہ دیو یہ حکم سنکر مجرا بجا لائے اور اسی وقت طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے بعد جانے اُن دیوون کے یہان پھر ناچ شروع ہوا پریان ناچنے لگین ایک نے یہ غزل گائی غزل

غیر نے گیسو سنوارے آپ کے
مفت کانٹون مین مجھے الجھا گیا
شغل مے ہو ساقی گل پیرہن
ہنس کے بولے آج سے شکوہ گیا
بعد مردن عشق کا دیکھا اثر
روز اک تازہ الم بڑھتا گیا

پاس سے دلبر کے نامہ گیا
ابر غم دل پر ہمارے چھا گیا
جب نہ الفت کا یقین اسکو ہوا
بیٹھے بیٹھے دل مرا گھبرا گیا
بولا وہ غصہ سے نامہ کیا کرون
ساتھ لاشے کے وہ بت رو گیا

نامہ بر کے سر سے سب جھگڑا گیا
خط عارض کو دکھا کے شعلہ رو
مصحف رخ کی قسم مین کھا گیا
وصل مین جب ہو چکا بوس و کنار
نامہ بر لے کر جو خط میرا گیا
عشق گلرویان مین اے ہمسر سدا

یہان تک کہ وہ دن تو اسی صحبت مین تمام ہوا جب شام ہوئی تو ناچ برخاست ہوا سب نے نمازین ادا کین کھانے وغیرہ سے فراغت کر کے پھر دربار آراستہ ہوا ناچ گانا شروع ہوا ایک نازنین مہ جبین نے یہ غزل بہ لحن داؤدی گانا شروع کی غزل

اب وہ تنہا مکان مین آنے لگے
ڈرتے ڈرتے وہ مسکرانے لگے
در مے خانہ تک چیا و زاہد
قتل سے ہاتھ وہ اٹھانے لگے
ناامیدی امید سے بہتر

کیا بری طرح آزمانے لگے
ہائے الفت کی ناشکیبائی
تم تو رستہ سے لڑکھڑانے لگے
وصل کی عرض پر وہ شرما کر
یہی تھوڑا کہ تم ستانے لگے

میری تنہائی پر شب وصلت
روٹھ کر خود مجھین منانے لگے
سخت جانی نے توڑ ڈالا ہے
میرے دامن سے منہ چھپانے لگے
تصدق اتنی ہی بڑھ گئے دل کے

کسقدر وہ مجھے ستانے لگے ہے مبارک یہ بزم ای عاشق اقربا دوست آنے جانے لگے

جب وہ پری یہ غزل گا چکی انعام پا چکی تب دوسری پری مہر تمثال آئی اور یہ غزل بآواز بلند گائی غزل

ناتوان وہ ہون جو ہون آنکھ سے باہر آنسو
کشتی عمر کو لے جائین بہا کر آنسو

دُر دندان کے تصور مین مرا ہر آنسو
اب تو قیمت مین ہے گوہر کے برابر آنسو

نامہ بر نامہ سے کیفیت گریہ ہے نمود
دائرہ چشم تو نقطہ ہے مرا ہر آنسو

مین جو روتا ہون تو گردن سے لپٹ کر میرے
چشم جوہر سے بہا دیتا ہے خنجر آنسو

رکھ دیا منھ دم گریہ جو ترے ابرو پر
بن گئے تیغ قضا یار کے جوہر آنسو

سامنے آگئی کیفیت سوز جگر کی
آبلے ہو گئے دامن پہ ٹپک کر آنسو

یاد آئے جو ترے لطف و کرم ای ساقی
چشم ساغر کی طرح رہ گئے بھر کر آنسو

دل نہ مائل تھا کسی پر تو سمجھتے تھے یہ ہم
غم کسے کہتے ہین بھر آتے ہین کیونکر آنسو

جانب دامن محبوب شب وصل مین حیف
چشم سے پاے نگہ بن کے چلا ہر آنسو

آبرو رہ گئی وصلت مین دل غمگین کی
پی گئے ضبط سے ہم آنکھ مین بھر کر آنسو

دم گریہ ترے گیسو کا تصور جو بندھا
گر پڑے آنکھ سے ہو کر مرے ابتر آنسو

کیون رُلاتے ہو مجھے کس لیے ہٹ کرتے ہو
اپنے دامن سے اُٹھا دون تمھین کیونکر آنسو

آب ہونے پہ ندامت جو رہے گی باقی
دامن یار مین چھپ جاوُنگا بنکر آنسو

دست رنگین سے جو پونچھے مرے اشک اُس گل نے
بن گئے شاخ گل تر مین گل تر آنسو

گر یہی خار بیابان کی خلش ہے تو کیا
آبلے پانون کے جا بیٹھے بن کر آنسو

رُک رہے وہ جو مین قدمون سے لپٹ کر رویا
پاے نازک کے لیے بن گئے لنگر آنسو

آبرو ضبط کی ہو جائے گی پانی پانی
منھ پہ آئین گے جو پیش رُخ دلبر آنسو

بھر دیا دامن دلدار گہر سے شب وصل
ہم ہین مفلس تو ہمارے ہین توانگر آنسو

چشم دکھلاتی ہے جس وقت تقاضا پیہم
آپ سے آپ چلے آتے ہین منھ پر آنسو

مین جو روتا ہون تو گہوارہ دامن پہ مرے
طفل کی طرح سے سو جاتے ہین آکر آنسو

جب ترے روے عرق ناک کی یاد آتی ہے
موتیون کا مجھے پہناتے ہین زیور آنسو

شعلۂ آتش فرقت کے بجھانے کے لیے
صورت دامن تر رہتے ہین منھ پر آنسو

بزم ساقی مین اجازت جو ملے رونے کی
سیکڑون بار بھرین شیشہ و ساغر آنسو

رو دیا مین نے تو فرمانے لگے وہ ہنس کر
کیون پسینے کی طرح آ گئے منھ پر آنسو

صفت یار پری زاد طفیل غم سے
میرے پہلو مین کیا چاہتے ہین گھر آنسو

سخت طینت کو ترحم سے تعلق کیسا
نام کو رکھتی نہین چشم ستمگر آنسو

گر یہی جوشش گریہ ہے تو کیا ڈر اسکا
طرف گور چلے جائینگے لے کر آنسو

خشک وعدے سے ترے ماہی بے آب کی طرح
مضطرب چشم کی آغوش مین ہے ہر آنسو

ای شگفتہ دُر دندان کے تصور مین مدام
بن کے نکلے صدف چشم سے گوہر آنسو

یہان تو یہ صحبت عیش برپا ہے اب کچھ اندرون محل کا حال سُنیے کہ یہان کہرام بپا تھا ہر شخص گریبان چاک برسر عریان تھا کہ اس عرصہ مین محراب پری بعد قتل ہونے دیو تھہار کے اور شکست

کھانے اُسکے لشکر کے اور بادشاہ کا رستم ثانی کو اپنے ہمراہ لے کر داخل قلعہ ہونے کے برج سے
اُٹھکر مع اپنی خواصون کے خرم وشادان داخل محل ہوئی اور کہا کہ لو صاحبو مبارک ہو دیو قہقہار
قتل ہوا اور اُسکا لشکر شکست کھا کر بھاگ گیا اُسکی مان نے کہا کہ او لڑکی کیون بیہودہ بکتی ہی
کہین ایسا ہو سکتا ہی کہ دیو قہقہار قتل ہو بیکار کو ہمارا دل دکھاتی ہی کیون خوشی کرتی ہی ارے
خیر ہی یا اپنے مرنے کی خوشی کرتی ہی باپ پر تو غمی ہی بیٹی خوشی کرتی ہی ابھی تھوڑی دیر کا عرصہ
ہوا ہی کہ رو رہی تھی معلوم ہوا کہ وہ فقط دنیا سازی تھی تجکو اہل قلعہ کے قتل ہونے کی
خوشی ہی کیا دنیا کا لہو سفید ہو گیا ہی یہ سُنکر محراب پری نے عرض کیا کہ آپ خفا کیون ہوتی ہین
آپ کسی کو بھیج کر دریافت کرالین کہ والد بزرگوار بیرون قلعہ لشکر لے کر گئے ہین اور وہان
سے بہ فتح وفیروزی تشریف لاتے ہین یا نہین پہلے تو آپ یہ دریافت فرمایئے اور پھر
مجھ سے پورا قصہ سماعت فرمایئے گا کہ دروغ ہی یا راست یہ سُنکر اُسکی مان نے کہا کہ بیان
کر مجکو تیری صورت سے نفرت ہو گئی ہی محراب نے پورا قصہ بیان کیا کل پریان محل کی آکے
ایک جگہ اُسکے گرد جمع ہو گئین تھین یہ قصہ سن کے کہنے لگین کہ ہم کو تو یقین نہین آتا خدا ایسا
کرے یہ سُنکر محراب نے برہم ہو کر کہا کہ مجکو دروغ کہنے سے کیا حاصل تم سب کو آپ ہی معلوم
ہو جائے گا اُنھون نے عرض کیا کہ ہماری کیا طاقت ہی کہ ہم یہ عرض کرین کہ آپ دروغ کہتی ہین
ہماری تو خود یہ آرزو ہی کہ وہ حرامزادہ قتل ہو ہمارا [illegible] سے نجات پائے
یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک خواص دوڑی ہوئی بال پریشان ہانپتی ہوئی [illegible]
خوشی کے کھلی ہوئی تابناک [illegible] چلی آتی ہی اور یہ کہتی ہی کہ [illegible] مبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو
خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ وہ حرامزادہ مارا گیا ملکہ سلامت انعام دیجئے میرا منھ موتیون سے
بھر دیجیے کہ خداوند کریم نے بڑی بلا دفع کی آپ کے بادشاہ کی جان بچائی ملکہ نے کہا کہ ذرا ہی کچھ
بیان تو کر کہ کیا سُن آئی ہی اُسنے عرض کیا کہ ذرا دم ٹھہرے تو عرض کرون مارے خوشی کے
سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی جب اُسنے دم لے لیا تو یون عرض کیا کہ یہ لونڈی [illegible]
خبر در قلعہ پر گئی تھی وہان جاکر یہ دیکھا کہ در قلعہ وا ہی حضور عالم مع سپاہ ولشکر بیرون قلعہ سے تشریف
لائے ہین تمام مال واسباب لوٹ کا ہمراہ ہی ایک آدمیزاد [illegible] تخت پر [illegible] بہت حسین
خوبصورت بیٹھا ہی اُسکے سر سے زر نثار ہوتا ہی ہر ایک اُسکی تعریفین کر رہا ہی چہرہ اُسکا مثل
آفتاب کے روشن ہی باجے خوشی کے بجتے ہوئے اہل شہر کا ہجوم ہی راستہ نہین ملتا ہی مین نے
ایک دیو سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس انسان نے اُس دیو کو قتل کیا جب اُسکا لشکر
اس جوان سے لڑنے لگا تو بادشاہ یہان سے مع لشکر اُسکی مدد کو تشریف لے گئے لڑائی
فتح ہوئی تمام مال واسباب اُسکا لوٹ لیا یہ ساتھ ہی اب بادشاہ اُس جوان کو [illegible] ہمراہ
شہر مین دعوت کرنے کو لائے ہین وہ نہین آتے تھے زبردستی لائے ہین یہ سُنکر ملکہ خوش
تماشا دیکھنے لگی مین نے خود سُنا کہ یہی تقریر اہل لشکر بھی کرتے جاتے تھے جب سواری طرف
ایوان شاہی کے گئی تو یہ لونڈی حضور کو خبر کرنے کے واسطے [illegible]
ازروے طعن کے کہا کہ تو غلط کہتی ہی اُسنے جواب دیا کہ کیا [illegible]
یہ لفظ کہتا تو مین جواب دیتی حضور کا نمک کھایا ہی کیا جواب دون ملکہ نے کہا [illegible]

مین خود دیکھ آئی ہون صرف ان لوگون کے قول کی تائید کی جب میرے کہنے کا یقین نہین ہی تو تیری بات کب باور ہوگی یہ سُنکر وہ ہنسی اور کہا کہ جن لوگون کو یقین نہ ہو وہ خود جاکر بالاے محل سے دیکھ لین کہ شہر مین کیسی خوشی ہی اور کیا انتظام ہو رہا ہی اب کوئی دم مین صداے رقص وسرود آنے لگی اب تو ملکہ تھا در اب پری کو یقین آیا اُسی وقت بیٹی کو گلے سے لگایا منھ چوما کہا کہ مین اِس منھ کے صدقے ہون جس نے یہ خبر خوشی کی سُنی اور اُس پری کے مُنھ کو موتیون سے بھر دیا اب تو متواتر خبرین آنے لگین محل بھر مین خوشی پڑ گئی کونڈے ہونے لگے کہین دودنے ہونے لگے کہین صحنک ہونے لگی ملکہ انعام سب کو دینے لگی جو کوئی یہ خبر لاتا ہی اُسکا مُنھ موتیون سے بھرتی ہی محل بھر مین خوشی ہی اُسوقت ملکہ نے بھی پریون کو طلب کرکے بزم عشرت برپا کی پہلے تو سب نے مبارکباد گائی پھر ناچ شروع ہوا ہر ایک پری نے کیسی کیسی عمدہ غزلین گائین الغرض ایک پری نے یہ غزل شروع کی غزل

یہ نہ کہہ درد سے کہتے ہین کیا ہوتا ہی — دیکھ ظالم مرے سینے مین سوا ہوتا ہی
وہ کمر کسکی جھکی جھک کے تیغ کسے چلی — دیکھنے والو چلو حشر بپا ہوتا ہی
کیون ستاتے ہو ادھر دیکھ لاؤ مین لیلون — تم یہ سمجھے ہو مرا اسمین بھلا ہوتا ہی
اُٹھ کے ستنے کو قدر اور اُٹھا اور اُٹھا — دیکھ نقشہ ابھی عشاق کا کیا ہوتا ہی
ہم بھی کہتے تھے جو قابو تھا کبھی وہی یہ ہین — کہین معشوق بھی عاشق سے جدا ہوتا ہی
آپ ڈرتے بھی رہین جور پہ نازان بھی ہون — جان پر کھیلنے والا بھی بُرا ہوتا ہی
میرے شکوون پہ یہ مُنھ پھیر کے ملتا ہی جواب — کون سُنتا ہی ترا کس سے گلا ہوتا ہی
اِس مقدر کا بُرا ہو کہ ہمین نامہ رسان — وہی ملتا ہی جو دشمن سے ملا ہوتا ہی
اہی شرف لوٹ لیا لوٹ لیا دل اُسنے — اب مری جان اِس افسوس سے کیا ہوتا ہی

جب یہ غزل گا چکی تو بہت کچھ انعام ملا غرض کہ دو پہر رات آئی اُسوقت ملکہ نے سب کو انعام دے کر رخصت کیا اور آپ انتظار شاہ مین بیٹھی رہی مہر اب بھی مان کے پاس موجود رہی کہ دیکھون بادشاہ آکے کیا بیان کرتے ہین کہ اِس عرصہ مین باہر بھی دربار برخاست ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ کل سامان جشن مہیا کیا جاے آج تو صرف خوشی کر لی ہی کل سے ہم تین دن کا جشن کرینگے یہ فرماکر رستم ثانی سے رخصت ہوے اور دل مین کہا کہ مین آج کئی روز سے محل مین نہین گیا ہون ذرا جاکر سب اہل محل سے مل آؤن تو پھر حاضر دربار رہون یہ سب سے فرماکر مع اپنے فرزند کے داخل محل ہوے یہان رستم ثانی اُس کمرے مین آئے جو کہ انکے آرام کے واسطے مقرر ہوا تھا مسہری پر لیٹ کر آرام پذیر ہوے ادھر بادشاہ جیسے ہی داخل محل ہوا خادمان محل نے صداے بسم اللہ بلند کی اسکے بعد سب مبارکباد دینے لگین بادشاہ کا ایوان تک جانا مشکل ہوگیا بادشاہ ایک ایک کو خوش ہو ہو کر جواب دیتا ہی یہان تک کہ اپنی زوجہ بادشاہ محل کے پاس پہونچا دیکھا کہ مہر اب بھی بیٹھی ہی دونون مان بیٹیان بادشاہ کی تعظیم کو اُٹھین بادشاہ مسند پر آکر برابر اپنی زوجہ کے بیٹھا اب تو نذرین گذرنے لگین بادشاہ نے ہر ایک کو انعام دے کر رخصت کرنا شروع کیا جب سب اہل محل کی نذرین گذر چکین اور سب کو انعام مل چکا تو بادشاہ نے کہا کہ اب تو کوئی باقی نہین ہی ملکہ نے کہا کہ تمہارے سوا سے چند خواہشمند ہون کے اور کوئی نہین بادشاہ ہی یا ملکہ یا گوہر [illegible] مہر اب پری ہی اُسوقت بادشاہ نے کل قصہ بیان کیا یہان تک کہ رستم ثانی کا

پر دہ قاف مین آنا اور جو کچھ کہ اُنسے سُنا تھا سب بیان کیا اور بہت سی تعریفین کین دعائین دین مہراب
پری جو جو تعریفین سُنتی تھی دل مین خوش ہوتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا ایسا کرے کہ انکے دل مین یہ
آئے کہ میرا عقد اُسکے ہمراہ کر دین جب یہ گفتگو ختم ہو چکی تو مہراب دگوہر دونون مان باپ سے
رخصت ہوکر اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اب یہان بالکل تخلیہ ہو گیا اُسوقت بادشاہ نے کہا
کہ مین کیا بیان کرون کہ وہ کیسا حسین ہی اگر تمھاری مرضی ہو تو مہراب پری کا عقد اُسکے ساتھ کر دون
کیونکہ ایسا داماد پھر نہ ملے گا اور اُسنے اتنا بڑا احسان ہم پر کیا ہی اُسکا عوض کچھ کرنا چاہیے دیکھو تو کہ
کس خاندان کا ہی ہمارے اور آسمان پری کے برابر کی رشتہ داری ہوگی کیونکہ وہ ہماری
سمدھن ہونگی دوسرے جری کیسا ہی ملکہ نے کہا جو آپ کی راے مگر ایک خرابی ہی بادشاہ نے
کہا کہ بیان کرو کیا خرابی ہی مین بھی تو سُنون ملکہ نے کہا کہ جب آپکے بھائی صاحب کو معلوم ہوگا کہ
انھون نے میرے داماد کے ساتھ اپنی لڑکی کا عقد کیا ہی انکو رنج ہوگا وہ ہمیشہ کینہ رکھین گے
اسکا کیا علاج ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مجھکو خود اسکی فکر ہی اور مین خود اسی تردد مین ہون کہ مین نے
قسم کھائی ہی اور کہہ چکا ہون کہ اگر یہ آدمزاد اُس دیو کو قتل کرے گا اور یہ لڑائی فتح ہوگی تو مین اپنی
لڑکی کا عقد اسکے ساتھ کر دونگا پہلے مجھکو اسکا علم نہ تھا ورنہ مین یہ قسم نہ کھاتا اب مین کیا کرون ملکہ
نے کہا کہ آپ نے اسمین کسی سے مشورہ بھی کیا یا نہین مسرور جنّی ایسا وزیر موجود ہی اُس سے راے لیجیے
جیسی وہ راے دے اُسپر عمل کیجیے گو کہ آپکو سکھانا لقمان کو حکمت بتانا ہی مین عورت ہون مین
آپکو کیا بتاؤنگی بادشاہ نے فرمایا کہ میرا خود قصد ہی کہ کل مین مسرور جنّی سے اُس امر مین راے
لون دیکھون وہ کیا راے دیتے ہین خیر صبح کو دیکھا جاے گا یہ فرماکر مسہری پر جاکر آرام کیا غرض کہ
صبح ہوئی سب بیدار ہوے بادشاہ محل سے برآمد ہوا اُسوقت تک دربار مین اہل دربار سے
کوئی نہین آیا تھا سواے مسرور جنّی کے بادشاہ نے جو تخلیہ پایا تو مسرور جنّی سے فرمایا کہ مجھکو
تم سے ایک امر خاص مین راے لینا ہی تم ذرا میرے قریب آؤ وہ قریب آکے بادشاہ کے قریب حاضر
ہوا وہی تقریر بادشاہ نے مسرور جنّی سے بھی کی جو اپنی زوجہ سے کی تھی اُسنے جواب دیا کہ یہ راے
تو بہتر ہی جب وہ راے دے چکا تو بادشاہ نے کہا کہ ایک خرابی بھی ہی اُسنے عرض کیا کہ ارشاد
ہو بادشاہ نے فرمایا کہ تم نے خود اُنکی زبانی سُنا ہی کہ وہ داماد میرے بھائی کے جب بھائی
صاحب کو معلوم ہوگا تو وہ آزردہ ہونگے خصوصاً وہ لڑکی اور زیادہ رنج کرے گی کہ چچا نے اپنی لڑکی
کو میری سوت بنایا ادھر اسکو رنج ہوگا کہ بابا نے جان بوجھکر مجھکو عذاب مین مبتلا کیا دوسرا
امر یہ ہی کہ اگر ان سب خیالون پر نظر کرکے ترک کرتا ہون تو مین قسم کھا چکا ہون اُسکے خلاف
ہوتا ہی اب تم اسمین راے دو کہ مین کیا کرون مسرور جنّی نے یہ سُنکر تھوڑی دیر تامل کیا اور فکر
کرکے کہا کہ آپ عقد کر دین اپنی قسم کی پابندی کرین خدا کے گنہگار نہ ہون اور یہ تو دنیا کے
کارخانے ہین اگر بھائی ناراض ہونگے تو انکو سمجھا دیا جائے گا اگر وہ مان گئے تو خیر ورنہ کوئی آپ
انکی رعیت نہین ہین کوئی اُنکا دیا کھاتے نہین ہین جو وہ موقوف کر دینگے آپ دوسرے ملک کے
حاکم ہین وہ دوسرے ملک کے مگر ہان اس امر مین صاحب عالم ملکہ کا راضی ہونا ضرور ہی ادھر
ملکہ کا اُدھر اُس جوان کا بادشاہ نے کہا کہ ملکہ کا راضی ہونا کیا ہی جو ہماری مرضی ہی وہ اُسکو
منظور ہی ناکتخدا لڑکی کو کیا اختیار ہی مگر ہان انکو راضی تمھارا ہی کہ اگر وہ راضی نہ ہون تو پھر

مجبور ہی ہو لڑکی کا کیا ماں باپ کو اختیار ہے جسکے ساتھ چاہا عقد کر دیا وہ کچھ نہیں کہہ سکتی ہے مسرور جنی
نے کہا کہ ہوا فساد ہوتا ہے مگر پھر بھی نباہ ہو جاتا ہے پھر بادشاہ نے یہی کہا کہ ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں
ہم کو اپنا [illegible] وصیت کیا چاہئے مسرور جنی نے عرض کیا کہ بہت خوب میں آج
ہی [illegible] اس [illegible] گفتگو کرونگا یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اہل دربار آنے لگے دربار
جمع ہونے لگا سب سردار آ کر حاضر ہوئے اپنے اپنے مقام پر آ بیٹھے کہ اس اثنا میں رستم ثانی
بھی اپنے مقام پر آ بیٹھے دربار خوب آراستہ ہوا جو دیو لشکر دیو سفید کے گرفتار ہو کر آئے تھے انکا
دیوان کیا گیا جو مسلمان ہوئے انکو چھوڑ دیا جنہوں نے انکار کیا انکو قتل کیا تھوڑی دیر تک حکم اور
احکام جاری ہوتے رہے بعد اسکے نشست ناچ و رنگ شروع ہوئی جام شراب گردش میں آیا اور ایک
پری خوب گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

ساقیا دے جوش الفت سے جو چلو بھر شراب
مست ہو جاؤں [illegible] شراب — عندلیب [illegible] جیسے ہیں باغ میں
موسم گل میں نہ کیونکر مست [illegible] شراب — سامنے [illegible] کے ہیں وہ ماہرو
اپنے ہاتھوں سے پلا تا ایک دو ساغر شراب — [illegible] دل کی نکل جائیں فری وصلت کی شب
میرے ہاتھوں سے جو پی لو ایک دو ساغر شراب — [illegible] سے میں ساقی کوثر کے ای ناصح شفیق
[illegible] بخشش کے جاؤں حشر میں [illegible] شراب — دختر رز کی تاک نے برباد مجھکو کر دیا
ہاتھ سے اب تیرے ساقی کیا کروں [illegible] شراب — موسم گل میں نہیں جاتی چمن کی سیر ہے
جام میں دیتا نہیں ہے آج وہ دلبر شراب — خوف محشر کیوں نہ مجھے ہونے لگا اب ناصحا
[illegible] پڑھتا ہوں بخشش کے [illegible] شراب — ای [illegible] خوف حشر سے کیا کام ہے
[illegible] میرے جام میں [illegible] شراب — انعام پایا رخصت ہوئی دوسری آ کی گائی انعام
لے کر چلی گئی تیسری پری [illegible] آ کر یہ غزل [illegible] شروع کی غزل
[illegible] جو پھر دم نکلتا ہے — [illegible] ہمارے دل کا کچھ غم نکلتا ہے
ہزاروں کے [illegible] آنکھوں [illegible] — جو تم [illegible] ایسا جو [illegible] نکلتا ہے
تمہارے [illegible] نہیں [illegible] — کسی دن بھی نہ [illegible] نکلتا ہے
نہ کیونکر ایک عالم تجھپہ جان و دل سے قربان ہو — تمہارے حسن میں صاحب عجب عالم نکلتا ہے
زمانہ [illegible] کہ ہم گرفتار مصیبت ہیں — جسے ہم دیکھتے ہیں وہ خوش و خرم نکلتا ہے
یہ بے پروائیاں اچھی نہیں ای [illegible] — [illegible] اگر ہمارا دم نکلتا ہے
[illegible] ہوں [illegible] مقدر ہے — [illegible] سے باہر جو کوئی آدم نکلتا ہے
اگر [illegible] نہیں اس [illegible] — [illegible] گر اسم اعظم نکلتا ہے

الغرض دربار [illegible] بادشاہ نے فرمایا کہ آج رات
سے جشن شروع ہو گا سب لوگ [illegible] اہل دربار اپنے اپنے
مقام کو [illegible] رستم ثانی اپنے مقام [illegible] فرمایا جا کر مسہری
پر لیٹے [illegible] بلکہ [illegible] گیا [illegible] یہ غزل عاشقانہ پڑھنے لگے غزل

ادھر ہم آ گئے [illegible] میں — ادھر وہ [illegible] کیا اپنی طرف لاکھوں ملالوں میں
ہمارے عشق کا گر عاشقوں میں آج چرچا ہے — جو اب اپنا نہیں رکھتے ہو تم بھی خوش جمالوں میں

کسی کے حسن کا عالم جو رونق پاتا جاتا ہی
فرشتے سے عشق کے واقف نہین ہی وہ گل رعنا
لیا بوسہ طلب اُنسے تو فرمایا یہ ہنس ہنس کے
وہ ہنستے ہین جو غیرون سے مرے دل کے جلانے کو
مرا خون دیکھکر فرماتے ہین کس یاس و حسرت سے
نگاہ ناز سے دیکھو نہ تم ای جان اسے ہر دم
کبھی بگڑے کبھی روٹھے کبھی اُٹھکر الگ بیٹھے
لیسے جاتے ہین دل سب کے تم آفت بن کے آتے ہو

جلن رہ رہ کے بڑھتی ہی ہمارے دل کے چھالون مین
کہ کم سن ہی ابھی باغ جہان کے نونہالون مین
یہ باتین جانے دو دل سے نہ آؤ ان خیالون مین
تو بڑھ جاتی ہی پھر سوزش دل مخزون کے چھالون مین
ابھی تک بوے عشق آتی ہی تیرے خون کے تھالون مین
دل حسرت زدہ چھد جائے گا کانون کے بالون مین
کٹی وہ شب سحر آخر ہوئی ہم کو ملالون مین
قیامت کے تمام انداز ہین ظالم کی چالون مین

ادھر مسرور جنی اپنے مکان پر آیا کھانا وغیرہ کھاکر اُسی وقت سوار ہوکر پھر ایوان شاہی مین آیا اور رستم ثانی کی خدمت مین عرض کر بھیجا کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہونا چاہتا ہون ایک پری زاد نے جاکر رستم ثانی سے عرض کیا اُنھون نے جواب دیا کہ جاکر کہدو کہ آپ کو منع کسنے کیا ہی تشریف لائیے مین اکیلا بھی ہون اُسنے آکر کہا کہ جائیے بلاتے ہین مسرور جنی اُسی وقت وہان آیا یہ براے تعظیم اُٹھے اور اُسکو اپنے برابر بٹھایا مزاج پرسی کی بعد اُسکے کہا کہ اسوقت آپ کہان تشریف لائے مسرور جنی نے عرض کیا کہ میرا دل گھبرایا مین نے خیال کیا کہ آپ کی خدمت مین چلکر کچھ کیفیت اپنے بھائی صاحب کی دریافت کرون یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ جو کچھ دریافت فرمائیے مین بیان کرون یہ سُنکر مسرور جنی نے چند باتین دریافت کین اُسکا جواب بخوبی رستم ثانی نے دیا بعد اس گفتگو کے مسرور جنی نے کہا کہ مین آپ سے ایک امر دریافت کرون اگر آپ کی طبع کے خلاف نہ ہو اور آپ بُرا نہ مانین رستم ثانی نے کہا کہ آپ شوق سے دریافت فرمائین میرے خلاف نہ ہوگا جو امر آپ دریافت فرمائین گے وہ ایسا ہوگا کہ میرے خلاف ہو کیونکہ آپ مرد بزرگ ہین یہ سُنکر مسرور جنی نے عرض کیا کہ اگر آپ کی مرضی ہو تو مین بادشاہ سے عرض کرون کہ وہ آپ کے ساتھ اپنی دختر نیک اختر کا عقد کردین کیونکہ اُنکو ایسا داماد میسر نہوگا اُنکا فخر ہی گو کہ اُنکا مین نے ابھی استمزاج نہین لیا ہی اور آپ یہ خیال نہ فرمائیے گا کہ اُنھون نے پیغام دیا ہی مین اپنی طرف سے ایک امر آپ سے عرض کرتا ہون کیونکہ مین اس خاندان کا خیر خواہ ہون مثل اپنے بھائی کے کہ وہ اپنے مالک اخضر پری زاد کے خیر خواہ ہین تو مین یہ چاہتا ہون کہ یہ گوہر نایاب آپ کی خدمت مین آئے کیونکہ یہ آپ کے قابل ہی اور بہت سی باتین سمجھائین انکے خیر خواہ بن گئے اُسوقت یہ سب تقریر سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا سچ ہی مگر اسمین چند امر مانع ہین اور وہ یہ ہین کہ ایک تو مین عقد نہین کرسکتا ہون کہ انکے بھائی کے لڑکی کے ساتھ میرا عقد ہوچکا ہی اس امر سے درمیان دونون بھائیون کے رنج ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ میرے سبب سے آپس مین رنج ہو دوسرے سب یہ کہنے لگے کہ انھون نے خود خواہش کی ہوگی اور میرے اور اخضر پری زاد کے باہم فساد ہوگا گو مین اس فساد سے ڈرتا نہین ہون مگر اسکا خیال ہی کہ پردہ دنیا سے اُنھون نے مجکو طلب کیا ہی پھر مین اُنکو رنج نہین دے سکتا ہون یہ تقریر سُنکر مسرور جنی نے کہا کہ آپ اسکی تو فکر نہ کرین کہ بھائیون مین رنج ہوگا ہان اگر اور کوئی امر مانع ہو تو آپ بیان فرمائین یہ کہکر اور بہت سی باتین ایسی بیان کین کہ جسکے سبب سے رستم ثانی بالکل مجبور ہوے اور دل بھی اسی امر کو چاہتا تھا کیونکہ عاشق ہوچکے تھے اُسکی محبت مین یہان آکر لڑے تھے اور یہی ذریعہ اسکے ملنے کا

خیال کیا تھا موافق اُنکے حال کے تھوڑی ہی ہوا گو بظاہر انکار کیا کہ ایسا نہ ہوگا اور یہ خیال کیا کہ اگر تم فوراً اقرار
کر دوگے تو یہ لوگ کہینگے کہ یہی انکی خواہش تھی یہ یونہی ہر ایک کی لڑکی کے ساتھ عقد کر کے اُسکو چھوڑ
دیتے ہین جیسا کہ پہلے عقد اخضر پری زاد کی دختر کے ساتھ کیا جہان بیان کیا گیا راضی ہو گئے بدین سبب
انکار کیا جب مسرور جنی نے بہت کچھ سمجھایا تو یہ جواب دیا کہ اچھا آپکو اختیار ہے آپ اُنسے استمزاج لیجئے
مین جسطرح آپکے بھائی مسرور جنی کا خورد ہون اور وہ میرے بزرگ ہین اور مین انکا کہنا مانتا ہون مین
اُنھین کے برابر آپکو بھی خیال کرتا ہون گو مجھکو یہان آئے ہوے دور دراز ہوے ہین مگر مین آپکے مزاج
سے بخوبی واقف ہو گیا ہون جیسے وہ میرے حق مین جو امر بہتر ہوتا ہے مجھکو سمجھا دیتے ہین اُسی طور سے
آپ بھی جو امر کہ میرے حق مین بہتر ہوگا کرینگے یہ سُنکر مسرور جنی نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین کبھی کوئی امر آپ
کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا اگر آپ یہ فرماتے کہ دنیا یہ کہیگی کہ انھون نے خلاف کیا تو کیا ایک مرد
کے دو بیبیان نہین ہوتی ہین شرع مین چار عقد جائز ہین اور متاع تو جہان تک ہون سب جائز ہین
آپ اسکا کچھ خیال نہ کرین یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ مین نے تو عرض کر دیا کہ آپکو اختیار ہے
یہ سُنکر مسرور جنی تھوڑی دیر اور وہان ٹھہرے بعد اُسکے اُٹھکر دیوان خانے مین آ گئے اور بذریعہ محلدار
کے کہلا بھیجا کہ مین حاضر ہون مجھکو کچھ عرض کرنا ہے اگر حضور عالم کو تکلیف نہ ہو تو تھوڑی دیر کے واسطے یہان
تشریف لائیے فرماتا ہون مجھکو ایک امر خاص مین کچھ عرض کرنا ہے یا خود مجھکو خدمت مین طلب فرمائین محلدار نے
جا کر پیغام وزیر کا عرض کیا بادشاہ نے کہا کہ کہدو ٹھہر جاؤ مین آتا ہون اُسنے آکر وزیر سے کہا فرمایا ہے
کہ ٹھہر جاؤ مین آتا ہون چونکہ یہ دونون بھائی خیر خواہ ہین جو حکم شاہی ہوتا ہے بجا لاتے ہین اپنے مالک
کی شکستگی نہین چاہتے ہین اور اپنے بادشاہون سے اُنس بھی رکھتے ہین اور وہ بھی انکو اپنا بزرگ
جانتے ہین خیر خواہ دولت تصور کرتے ہین انکے کہنے پر عمل کرتے ہین اور اسقدر انکی بات کو مانتے
ہین کہ اگر یہ کہین کہ آپ آگ مین کود پڑئیے تو دونون بادشاہ ان دونون کے کہنے سے کود پڑینگے اخضر
پری زاد مسرور جنی کو اپنا بزرگ اور خیر خواہ اور احمر پری زاد مسرور جنی کو تصور کرتے ہین یہ لوگ جسوقت
بادشاہ کو طلب کرین اُسی وقت باہر چلے آتے ہین ایسا کوئی پابند نہ ہوگا جیسے یہ دونون بادشاہ ان
دونون بھائیون کے پابند ہین بس جیسے ہی یہ پیغام کہلا بھیجا اور یہ جواب دیا کہ مین آتا ہون یہان
مسرور جنی انتظار مین بادشاہ کے کرسی پر بیٹھ گیا کہ اسی عرصہ مین پردہ اُٹھا بادشاہ برآمد ہوا وزیر
نے تعظیم کر کے بٹھایا آپ مودب ہو کر بیٹھا بعد تھوڑی دیر کے جو کچھ کہ تقریر رستم ثانی سے ہوئی تھی بیان
کی بادشاہ سُنکر خاموش ہو رہا اور سر جھکا لیا کیونکہ معلوم ہو گیا کہ اُس جوان نے اقرار کر لیا ہے اب
بادشاہ نے مسرور جنی سے کہا کہ سامان عقد کیجیے اسی بزم نشستن مین اس کام سے بھی فرصت کر لون
مسرور جنی نے عرض کیا کہ بہت خوب یہان تک کہ وہ دن تمام ہوا سامان جشن شروع ہوا ادھر
بادشاہ نے سامان عقد کیا چونکہ یہ فرض ادا کرنا تھا اسی بزم عشرت مین سامان شادی کرنا شروع
کیا کارپردازان شاہی نے کل شادی کا سامان مہیا کیا یہان بادشاہ کی صحبت مین بیٹھا رستم ثانی بھی آ گئے
مسرور جنی نے باشارہ بادشاہ ترنج خوشبو چھالی پر رستم ثانی کے مارا سبھون کو معلوم ہو گیا کہ
بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ انکا عقد قرار پایا ہے اب شادی ہوگی وہ رات تو بزم عشرت مین بیٹھے رہے
صبح کو سب نے سامان شادی کرنا شروع کیا یہان تک کہ شام ہو گئی مانجھا کیا تمام شہر مین جشن
کرنے کا حکم دیا گیا کل شہر بھر مین جشن ہونے لگا سب کو جوڑے تقسیم کیے گئے ساچق ہوئی مہندی ہوئی

غرض کہ برات بڑے دھوم دھام سے آئی تمام رسمین ادا ہوئین عقد ہوا ناچ و رنگ شروع ہوا
ایک پری نے یہ غزل گائی **غزل**

بہا ہی چشم دریا بار سے دریا ولا طم کا
پسند آئے نہین کیا خاک اذدل فرش قاقم کا
در دندان سے شرماتا ہی اکثر نور انجم کا
ہوا طوق گریبان لعل رخش یار کے شبنم کا
نہین اچھا دکھانا دبدبہ دم تیغ تبسم کا
کہ تنگ ہوتا ہی میرے ہاتھ پر طاوس کی دم کا
بپا کرتا ہی طوفان زار ہونا چشم مردم کا
کہ اپنا سر بنا ہی اندنون کاسہ سر خم کا
میسر آئے بے مانگے جو ٹکڑا نان گندم کا
کہ ہوا بتر نہ دفتر اے منشم چرخ چہارم کا

نظر آیا ہی جب سے اس پری رخسار کا. جھمکا
ازل سے جو زمین یار کو بستر سمجھتے ہین
رخ روشن بر رنگ مہ ہی تو قوس قزح ابرو
ہوا جب مٹکے مین ریگ بیابان فرط کاہش سے
شگفتہ ہر دہان زخم دل ہوتا ہی پہلو مین
خیال دست رنگین مین یہان تک مین نے گل کھائے
نہ رکھ غمگین اسے ای سنگدل ایذائے فرقت سے
یہان تک خواہش بنت العنب کا سر مین سودا ہی
بشر کو پیش منعم التجا کرنا نہین روا جب
پریشان ہو کے نالے یا دکاکل مین نہین کرتا

غرض کہ دولہا دلھن کو بیاہ کرکے لے گیا تخلیہ ہوا رستم ثانی نے جام وصل پیا وصل اُس سے حاصل کیا دونون خوش ہوئے صبح ہوئی حمام کیا دربار مین آئے اب یہ لوگ یہان بعیش و عشرت بسر کرتے ہین اور بزم عشرت برپا ہوتی ہی پریان غزل گاتی ہین ہر روز ایک ایک پری نئی نئی غزل گاتی ہی آخر مین ایک پری نے اونچے سرون مین یہ غزل گائی **غزل**

کہہ دو اُن سے اب دم رخصت تو آکر دیکھ لین
صبر کر بہر خدا او وحشت دل سوئے دشت
آرزو ہی شمع کے مانند ہیم سر کٹین
تیری دز دیدہ نگاہون نے کیا ہم کو شہید
دل ڈھرکتا ہی فراق یار مین آٹھون پہر
سر دھری ہم سے اور اغیار سے یہ گرمیان
عاشق جانباز کا گر امتحان منظور رہی
خط کے لانے کی خطا کیا تھی جو ذبح اسکو کیا
منہ نہ پھیرو میری جانب سے خدا کے واسطے
غیر جل جائین حسد کی آگ مین مجھکو اگر
کیون نہ پہلو مین چھپاؤن اپنے زخم دل کو مین
ریزہ چین ہون نسخہ مین خوان سخن کا اے ریاض

ہم بھی اُنکو اپنی آنکھون سے نظر بھر دیکھ لین
اب تو چلتے ہین ذرا ہم گھر کو پھر کر دیکھ لین
امتحانا قتل گہ مین آپ آکر دیکھ لین
اب تو وقت نزع ہی آؤ نظر بھر دیکھ لین
ہاتھ اپنا میرے سینہ پر دہ ڈھر کر دیکھ لین
ظاہری مہر و وفا کیا خاک پھر دیکھ لین
ہاتھ مین خنجر اُٹھا کر بندہ پرور دیکھ لین
آپ ناحق بے سبب خون کبوتر دیکھ لین
نا امیدی کی نگہ سے تم کو دم بھر دیکھ لین
وصل کی شب نقل گل جامہ سے باہر دیکھ لین
لوگ شمشیر نگہ کے تیرے جوہر دیکھ لین
میری بھی اُس یاوہ گوئی کو سخنور دیکھ لین

حضار محفل اس غزل کو سنکر نہایت مسرور و محظوظ ہوئے انعام پایا رخصت ہوئی بس
انکو تو یہان چھوڑ دیئے

اب کچھ حال اُن لوگون کا سُنیے کہ جو رستم ثانی کے ہمراہ برائے شکار گئے تھے اور اثناے
راہ مین ایسے علیحدہ ہو گئے تھے

جب وہ لوگ انکی ہمراہی سے جدا ہو گئے تھے اور یہ ہرن کے تعاقب مین مرکب ڈال کر چلے آئے

یعنی دیو نکل گئے تھے یہ تو وہان آکر اُس پری کے ہمراہ باغ مین گئے اور وہان سے بعد تین دن کے برائے مقابلہ قہقہار کے قلعہ زمردنگار کو گئے تھے انکا کہان پتہ لگتا جب وہ لوگ اپنے اپنے ہرن شکار کر کے واپس آئے تو یہان شاہزادے کو نہ پایا دیو اور پری زادون کو برائے تلاش روانہ کیا تین دن تک تلاش کیا لیکن پتہ نہ لگا وہ واپس آئے اور آکر عرض کیا کہ ہم کو نہین ملے وہ لوگ بہت پریشان ہوئے خیال کیا کہ اب چلکر بادشاہ سے خبر کرین کہ یہ واقعہ گذرا اور بیان کرین بس اُسی وقت وہ سب کے سب خدمت مین اخضر پری زاد کے برائے خبر روانہ ہوئے تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین یہ تو اُدھر کو چلے ہین یہان کا ذکر سُنیے کہ اخضر پری زاد دربار مین تخت پر جلوہ گر ہی تمام سردار و امرا حاضر دربار ہین کہ بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ آج چھ سات دن ہوئے ہین کہ رستم ثانی کی خبر نہین معلوم ہوئی کہ وہ شکار کو گئے تھے ابتک نہین آئے ہین سرور جنی نے کہا کہ شکار مین مشغول ہو نگے اب تشریف لائینگے جب شکار وغیرہ سے فراغت ہو گی یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ مجکو اسکا خیال ہی کہ لشکر جریبتا قریب ہی اور ہر ایک اُنکا دشمن جان ہی کوئی اُفتاد نہ پڑے ورنہ بڑی خرابی پڑے گی سرور جنی نے کہا کہ آپ اندیشہ نہ کرین کوئی مقام غور نہین ہی اُنکو آپ جانتے ہین کہ اُنھون نے کیسے کیسے زبردست دیوون کو قتل کیا ہی یہ لوگ صاحب اقبال ہین جہان جاتے ہین انکے اطاعت گزار اور محبت کرنے والے پیدا ہو جاتے ہین یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بہت بجا ارشاد کیا مگر دل نہین مانتا ہی گھبراتا ہی سرور جنی نے کہا کہ اچھا کچھ دیو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے کہ وہ جاکر خبر لے آئین یہ سنکر بادشاہ نے فوراً موافق رائے وزیر کے چند دیو برائے خبر روانہ کیے کہ وہ خبر لائین ابھی وہ لوگ نہین گئے تھے کہ ہمراہیان رستم ثانی داخل شہر ہوئے اور دربار مین آئے بادشاہ نے جو اُن سب کو دیکھا تو اُن دیوون کو حکم دیا کہ اب تم نہ جاؤ یہ سب تو آگئے ہین یقین ہی کہ شاہزادہ بھی آیا ہوگا یہ سُنکر وہ دیو ٹھہر گئے اب بادشاہ اُن سب کی جانب متوجہ ہوا اور دیکھا کہ رنگ زرد اُنکے متغیر ہین چہرون پر اُداسی ہی پریشانی ظاہر ہوتی ہی جیسے کوئی رنجور و مغموم ہوتا ہی بادشاہ یہ حال دیکھکر پریشان ہوا اور اُنسے دریافت کیا کہ تمھارا یہ کیا حال ہی اس قدر پریشان کیون ہو خیر تو ہی شاہزادے کا مزاج تو اچھا ہی وہ کہان ہین کیا بسبب کسل راہ کے دربار مین نہین آئے وہ سب کے سب یہ سُنکر کہنے لگے کہ ہم کیا بیان کرین بڑا غضب ہوگیا شاہزادہ گم ہو گیا یہ کہکر تمام واقعہ بیان کیا یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ صاحبون نے اُنکو کیون چھوڑا جدھر کو وہ مرکب ہرن کے عقب مین ڈال کر گئے تھے آپ بھی گئے ہوتے تو کاہے کو یہ زحمت ہوتی آپ لوگون نے بڑی غلطی کی کہین تلاش بھی کیا تھا یا نہین اُنھون نے کہا کہ ہم نے تین روز تک تلاش کیا جب کہین پتہ نہ لگا تو ہم لوگ آپ کو خبر کرنے کے لیے چلے آئے کہ آپ اسکا بندوبست کرین یہ سُنکر بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ میرا دل جو پریشان تھا تو اسکا یہی سبب تھا نہ معلوم وہ کہان چلے گئے ہین کون ایسا دشمن تھا کہ اُنکو لے گیا ذرا آپ رمل مین تو ملاحظہ فرمائیے اور زائچہ کھینچیے کہ کہان ہین اور مزاج کیسا ہی آیا کسی دشمن کے قبضے مین ہین یا کوئی دوست لے گیا ہی یہ سُنکر سرور جنی نے اُسی وقت زائچہ کیا اور بعد فکر بسیار کے عرض کیا کہ آپ اطمینان رکھین کیونکہ خانہ حیات مین کوئی خلل نہین ہی دوست کے مکان پر ہین وہ بھی مثل آپ کے اُنکی خاطر اور تواضع کرتے ہین اور ہر وقت اُنکے پاس موجود رہتے ہین وہ بھی مثل آپ کے

ہین دو چار دن مین بخیر و خوبی ملاقات ہوگی آپ پریشان نہ ہون وہ بہت اچھی طرح سے ہین یہ
سنکر بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا اس خبر کو لشکر مین نہ بیان کرنا اُن دیوون کو بھی منع کیا کہ تم بھی نہ کہنا
اگر کہین اُس حرامزادے کو خبر ہوگی تو وہ بہت خوش ہوگا اور یقین ہی کہ طبل جنگ بجوا دے گو کہ ابھی
وہ زخمی ہی مہر ورجبنی نے کہا کہ آپ اسکا اطمینان رکھیے کہ جبتک وہ اچھا نہ ہونے گا تب تک وہ طبل
جنگ نہ بجوا سکے گا کیونکہ مہلت لے چکا ہی آپ نے اُسکو مہلت دی ہی اُسکو بھی کچھ اسکا خیال ہوگا
یا نہین اگر آپ اُسکو اس زمانے مین مہلت نہ دیتے تو وہ آپکا کیا کرتا یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ میری
راے یہ ہی کہ چند دیو براے تلاش روانہ کیے جائین کہ وہ شاہزادے کو تلاش کرین یہ سنکر مہر ورجبنی
نے عرض کیا کہ آپکی راے بہت خوب ہی پس اُسی وقت بادشاہ نے چند دیو روانہ کیے اور اُنکو
حکم دیا کہ ہر صحرا و کوہ و شہر مین تلاش کرو تمام پردۂ قاف ڈھونڈو کہ شاہزادے کو کون لے گیا ہی
ہم کو آن کر خبر دو یہ حکم پا کر وہ دیو روانہ ہوے تمام تو دیوون کو براے تلاش شاہزادہ روانہ کیا جاتا ہی
یہان اخضر پری زاد نے بعد جانے اُن دیوون کے دربار برخاست کیا اور اپنے مقام آرام گاہ کو گیا
انکو تو اس فکر و تردد مین رکھیے کہ شاہزادہ کہان ہی اور کون لے گیا ہی

اب کچھ حال لشکر دیو قہقہار سنگ زن کا سماعت فرمائیے

کہ وہ لشکر جو شکست کھا کر قلعہ زمردنگار سے بھاگا تو سیدھا وہان سے دیو ہامان کے لشکر کا راستہ
لیا اپنے ملک کو بھی نہین بھاگا چونکہ ہامان نے دیو قہقہار کو براے مدد طلب کیا تھا اس لشکر کے
سردارون نے خیال کیا کہ اپنے ملک کو بغیر اپنے سردار کے جانا عبث ہی کیونکہ سردار تو ہمارا قتل
ہو گیا کوئی ہماری قدر نہ کرے گا بلکہ کہینگے کہ نامرد تھے جو اپنے سردار کو قتل کرا کے چلے آئے اپنی
جانین نہ دین اس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر ہامان کو چلین اور اُس سے کل واقعہ بیان کرین اگر وہ
ہم کو مدد دے تو ہم پھر یہان آ کر لڑین یہ خیال کر کے اور لاش دیو قہقہار کی لے کر روانہ ہوے
اُسکے دوسرے دن یہان پہونچے کہ ایک دن قبل ہمراہیان رستم ثانی لشکر اخضر پری زاد مین
آئے تھے یہ آج یہان پہونچے ایک دن کا انکے اُنکے فرق رہا جب وہ لشکر شکست خوردہ قریب
لشکر دیو ہامان کے پہونچا تو ایک صحرا مین ٹھہرا اپنا حال درست کیا سب سامان درست کر کے
لاش کو ارتھی پر ڈال کر اور سب کے سب بوقت صبح چلے لشکر ہامان نے جو دیکھا کہ ایک لشکر
ادھر کو چلا آتا ہی مگر کچھ سامان وغیرہ نہین ہی دو چار خیمہ ہین وہ بھی کہنہ ہین ادھر کا رخ کیے ہوے ہین
اپنے سردارون سے جا کر کہا یہان دربار جمع ہی دیو ہامان دربار مین بیٹھا ہوا ہی اب اُسکا زخم سر
بالکل اندمال کر چکا ہی صرف پاٹا جدا ہونے کی دیر ہی اُسکا قصد ہی کہ پاٹا چھوٹ لے تو مین غسل
کر دون اور اُسکا ایک جشن کر دون بعد اُسکے طبل جنگ بجوا دون مقابلہ کر کے جنگ کو یکسو کر دون
بغیر اسکے کچھ فائدہ نہو گا یون ہی ہمیشہ جنگ و پیکار رہے گی یہ بیٹھا ہوا یہ خیال کر رہا ہی کہ جیتے
دیوون نے آ کر عرض کیا کہ حضور ایک لشکر شکست خوردہ کہین سے ادھر کو آتا ہی اُسکا قصد ہمارے
لشکر مین آنے کا ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسکو روکین یا آنے دین انداز سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ لاش
بھی سردار لشکر کی لیے ہوے ہین یہ سنکر ہامان نے حکم دیا کہ پہلے اُنکو بیرون لشکر روکو اور تم نے
دریافت کرو کہ وہ کون ہین اور کہان شکست کھائی ہی اور کسکے ہاتھ سے انکا سردار قتل ہوا ہی ہرا

اُنکے سردار لشکر کا کیا نام ہی جب یہ سب دریافت ہو لے تو آکر ہم کو خبر کرنا اُسوقت جیسا ہم مناسب جانینگے ویسا حکم دینگے پس وہ دیو اُسی وقت دربار سے باہر آئے اور طرف اُس لشکر کے چلے یہان وہ لشکر اسلام تو قلعہ مین داخل ہوا اور قریب لشکر ہامان پہونچ گیا تھا مگر یہ مقام اعتراض ہی کہ اُنکو کیونکر ثابت ہوا کہ یہ لشکر دیو ہامان کا ہی اسکا سبب یہ تھا کہ علمہائے لشکر کفار پر تصویر ابلیس کی موجود ہی اور علمہائے لشکر اسلام پر نقش نام خدا اور کریم و نعت پیغمبر خدا ہوتی ہی اور نقشہ اسد یا آفتاب یا ماہتاب بنا ہوتا ہی اسی نشان سے شناخت ہو سکتی ہی کہ یہ لشکر اسلام ہی اور یہ لشکر کفار ہی بس اسی نشان سے اُس لشکر نے برنج طرف لشکر ہامان کے کیا اور ادھر کو آیا جب قریب پہونچا تو ادھر سے یہ دیو قریب اُسکے گیا اور پکار کر کہا کہ ٹھہرو آپ سب صاحب آگے نہ آئین کیونکہ ہمارے سردار کا حکم نہین ہی پہلے جو ہم آپ سے دریافت کرین وہ آپ لوگ بیان کرین اور اسکی خبر ہم اپنے سردار کو کرین اور اُنکو اطلاع دین تو پھر جیسا وہ حکم دینگے ہم اُسپر عمل کرینگے یہ سُنکر اُس لشکر کے افسرون نے کہا کہ پہلے آپ یہ بیان کرین کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اُس لشکر کے سردار کا کیا نام ہی تو پھر جو آپ دریافت کرینگے وہ ہم بیان کرینگے کیونکہ کوئی علامت کفر دیکھ چکے تھے مگر یہ تو نہین معلوم تھا کہ یہی لشکر دیو ہامان ہی ہو سکتا ہی شاید کوئی اور لشکر کفار ہو گو کہ اسی خیال سے ادھر کو آئے تھے کہ یہ لشکر کفار ہی یہان کچھ دنون مقیم رہینگے جب خبر لشکر کفار یعنی دیو ہامان کی معلوم ہوگی اور دریافت ہو جائیگا کہ فلان مقام پر لشکر دیو ہامان کا ہی تو پھر ہم وہان چلے جائینگے اور اگر یہ لشکر دیو ہامان کا ہی تو پھر کیا تردد ہی جو مراد تھی وہ پوری ہو لی اس سبب سے اُنھون نے پہلے یہ سوال کیا اپنا حال نہین بیان کیا جب دیو ہامان کے لشکر کے دیوون نے یہ سُنا کہ یہ دریافت کرتے ہین تو اُسی وقت فوراً پکار کر کہا کہ ہم سب دیو ہامان کے لشکر کے دیو ہین اور یہ لشکر دیو ہامان کا ہی اور ہمارے افسر کا نام دیو ہامان ہی اب تم بیان کرو یہ سُنکر اُن سبھون نے کہا کہ جا کر اپنے افسر سے کہدو کہ ہم سب دیو لشکر دیو قہقہار کے ہین ہمارے افسر کا نام دیو قہقہار تھا وہ بسبب اضطراب تمھارے افسر کی مدد کو آتا تھا راہ مین قلعہ زمردنگار ملا وہان آدمیزاد سے مقابلہ ہوا جو اہل قلعہ بند ہوا یہ یورش کرکے قلعہ پر گئے تھے اور برلب خندق پہونچ گئے تھے کہ آسمان پر سے ایک آدمیزاد اُترا اُس سے اور ہمارے افسر سے مقابلہ ہوا ہمارا افسر اُسکے ہاتھ سے قتل ہوا سب نے مل کر اُسپر نرغہ کیا اُسکی مدد اہل قلعہ نے کی ہم نے شکست کھائی ہم لاش اپنے سردار کی لیکر اپنے ملک کو نہین گئے اسوجہ سے کہ آپ کو خبر دے دین کہ وہ آپ کی مدد کو آتے تھے راہ مین یہ واقعہ ہوا اور اسواسطے ادھر بھی چلے آئے کہ جا کر دیو ہامان کو خبر کرین اگر وہ ہماری مدد کرے تو ہم اُنکو لیکر قلعہ پر آئین اور اُس آدمیزاد کو قتل کرین اور اُس قلعہ کو لے لین یہ سُنکر وہ دیو جو کہ لشکر ہامان سے آئے تھے اُنھون نے کہا کہ اچھا تم یہان ٹھہرو ہم جاکر اپنے افسر سے کہتے ہین جیسا وہ حکم دینگے ویسا ہم کرینگے یہ سُنکر وہ لشکر اُسی مقام پر ٹھہرا یہ سب دیو دربار مین آئے جو کچھ کہ اُنھون نے بیان کیا تھا وہ آکر دیو ہامان سے کہا یہ سُنکر دیو ہامان نے حکم دیا کہ اُس لشکر کو اپنے لشکر مین شامل کر لو اور افسرون کو اُنکے دربار مین لاؤ ہم اُنسے حال دریافت کرینگے اور اُس آدمیزاد کی کیفیت پوچھینگے بڑا غضب ہوا کہ دیو قہقہار قتل ہو گیا میرا ایک بازو ٹوٹ گیا کمر شکست ہو گئی وہ بڑا زبردست تھا اُسکو سب پردہ قاف مین عفریت ثانی کہتے تھے اُس سے سب دیو پردہ قاف کے ڈرتے تھے یہ کیا مصیبت اور آفت اُسپر پڑی جو وہ مارا گیا افسوس کی بات ہی کہ ایک آدمیزاد

کے ہاتھ سے قتل ہوا ایک آدمزاد نے تو مجکو نہایت پریشان حال کر رکھا تھا یہ دوسرا آدمزاد اب کہان سے آگیا تمام قاف بھر مین آدمزادون کا قبضہ ہوگیا یہ تو بڑی خرابی ہی وہ دیو تو یہ سُنکر بیرون بارگاہ آئے اور اُس لشکر مین آکر تمام لشکر کو اپنے لشکر مین شامل کیا اور اُتارا اور افسرون کو لیکر بارگاہ مین آئے اور وہ اُسکی لاش بھی اپنے ساتھ لیتے آئے تھے اُنھون نے لاکر لاش دیو قہقہار کی روبرو دیو ہامان کے رکھدی اور کہا کہ اے شاہنشاہ دیوان قاف ہماری مدد کو پہونچ اور فریاد رسی کر اور ہماری داد دے کہ ہم قلعہ زمردنگار پر لٹ گئے ہمارے افسر کو احمر پری زاد نے قتل کرا ڈالا یہ سُنکر دیو ہامان نے اُسکی لاش کو دیکھا تو برابر سے دو حصے پایا دیکھا کہ از سرین تا سر دو ٹکڑے کاٹے ہین کسی زبردست نے قتل کر پاس کہنہ کے چیر ڈالا ہی یہ دیکھکر اُنکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ بیان کرو اُنھون نے کل واقعہ از ابتدا تا انتہا بیان کیا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ اُس آدمزاد کی صورت اور شبیہ تو بیان کرو کہ کیا شکل شمائل ہی اور کیا قد و قامت ہی اُنھون نے تمام شکل و شمائل اور قد و قامت بیان کیا اُس سے بالکل ثابت ہوگیا کہ یہ وہی آدمزاد یعنی رستم ثانی ہی دیو ہامان یہ سُنکر کہنے لگا کہ یہ جو تم شکل و شمائل بیان کرتے ہو بالکل اُسی آدمزاد کا ہی جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین پردہ دنیا سے آیا ہی اور اُسکو اخضر نے بُلایا ہی کیا وہ وہان پہونچ گیا ارے مین نے اُسی کے سبب سے شکست کھائی اور اُسی کے ہاتھ سے زخمی ہوا میرا ماموں اُسکے ہاتھ سے چشمہ نہنگان پر قتل ہوا اور اُسی کے ہمراہ اخضر پری زاد نے اپنی لڑکی کا عقد کر دیا ہی جسکے سبب سے میرے اور اخضر کے بگڑی اور مین اُسکا دشمن ہوگیا اگر اخضر پری زاد اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کر دیتا تو یہ لڑائی اور فساد نہ ہوتا اُن دیوون نے کہا کہ یہ وہ آدمزاد نہین ہی یہ دوسرا معلوم ہوتا ہی بھلا اخضر پری زاد اُسکو کیونکر وہان بھیج دیتا جب کہ آپ اُسکے مقابل اترے ہوے ہین ہامان نے کہا کہ نہین یہ وہی معلوم ہوتا ہی جب کہ تمھارا افسر قلعہ پر یورش کر کے آیا ہی تو احمر نے اپنے بھائی کے پاس کسی کو روانہ کیا ہی اسکے آنے کی خبر کی ہی اخضر نے اُس آدمزاد کو اُسکی مدد کے لیے روانہ کر دیا ہی اُسنے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکو قتل کیا کوئی جاکر خبر تو لائے کہ وہ آدمزاد سپاہ اخضر مین موجود ہی یا نہین یہ سُنکر چند دیو اُسی وقت لشکر اخضر کو روانہ ہوے کہ جاکر خبر لائین دیو اُدھر کو روانہ ہوے ہامان نے افسران سپاہ دیو قہقہار سے کہا کہ تمھارے ہمراہ خیمے وغیرہ ہین یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہمارا تمام مال و اسباب لشکر احمر پری زاد نے لوٹ لیا اور جو کچھ کہ باقی رہا وہ ہم وہین جلدی مین چھوڑ آئے اور چلے آئے اب کچھ باقی نہین رہا سب لٹ گیا یہ سُنکر ہامان نے حکم دیا کہ اُنکو خیمے وغیرہ دیے جائین اور اُنسے کہا کہ آپ سب اپنے لشکر کو اُتارین اور اپنے لشکر کے زخمیون کا علاج کرین اور اپنے افسر کی لاش کو جلائین اب آج سے آپ سب ہمارے ملازم ہین ہمارے خزانے سے تنخواہ ملے گی اب مین تندرست ہو لون تو مقابلہ کرون خداوند ابلیس ایسا کرین کہ وہ آدمزاد لشکر مین نہ ہو تو مین ایک روز مین تمام لشکر کو تہ و بالا کر دون اور اخضر پری زاد کو گرفتار کر لون وہ دیو یہ سُنکر اور مجرا کر کے بیرون بارگاہ آئے ملازمین دیو ہامان نے خیمے وغیرہ دیے اُنھون نے برپا کیے سب خیمون مین اُترے لاش کو دیو قہقہار کی جلایا ادھر دیو ہامان دربار برخاست کر کے اپنے خیمہ مین گیا اور آرام کیا

اب کچھ حال اُن دیوون کا تحریر ہوتا ہی جو کہ قلعہ زمردنگار سے براے خبر لشکر ہامان مین آئے تھے ساقی نامہ

کدھر ہی تو اے ساقی لالہ فام | پیا پے پلا مجکو گلرنگ جام

لبالب پلا جام ہو خم کی نیسر

کردون لکشا مین باغ مضمون کی سیر ہو غرض وہ دیو بھی وہان پہونچے جو قلعہ زمرد نگار سے برائے خبر روانہ
ہوئے تھے انھون نے جو دیکھا کہ لشکر قہقہار یہان شکست کھا کر آیا ہی اپنے دل مین کہا کہ انھون نے
ضرور خبر ہوگی ذرا دریافت کرنا چاہیے کہ یہان کیا کیفیت ہی وہ دیو اپنی شکل تبدیل کر کے لشکر مین آگئے اہل
لشکر سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی انھون نے کہا کہ دیو ہامان کا ہی انھون نے انسے کہا کہ تم کہان سے
آئے ہو انھون نے کہا کہ ہم لشکر قہقہار کے ہین جب کہ لشکر شکست کھا کر بھاگا ہی تو ہم بھی بھاگے تھے
لشکر ادھر کو چلا آیا ہم رہ گئے اب دریافت کرتے ہوے آئے ہین انھون نے کہا کہ وہ لشکر تمھارا
اترا ہی جا کر افسرون سے ملو انھون نے پوچھا کہ اب کب جنگ ہوگی انھون نے جواب دیا کہ ہمارے
افسر کا زخم اچھا ہو چکا ہی اب صرف غسل کا انتظار ہی غسل کر لین تو جنگ کا اشتہار دیا جائے انھون نے
کہا کہ خیر دیکھا جائے گا یہ کہکر لشکر قہقہار مین آئے افسرون سے ملے انھون نے کہا کہ تم کون ہو انھون نے
کہا کہ کیا آپ کو یاد نہین ہی کہ جب ہمارے مالک یعنی دیو قہقہار لشکر لیکر ادھر کو آنے لگے تھے تو
ہم کو نوکر رکھا تھا ہمارا جو افسر تھا وہ اُس جنگ مین قتل ہوا ہم لوگ بھاگ گئے جب آپ لوگ ادھر
کو آئے تو ہم پھر دریافت کرتے کرتے ادھر کو آئے اب جیسا حکم ہو انھون نے کہا کہ کیا ملازمت کروگے
انھون نے جواب دیا کہ اگر ملازمت نہ کرنا ہوتی تو آتے کیون انھون نے کہ اچھا تمھارا بھی نام لکھ لیا
جائے گا اب تم سب آج سے دیو ہامان کے ملازم ہو سب کے سب یہ سنکر خاموش ہو رہے انکو تو یہان
ہر چند دن بسر کرنا ہین کیونکہ یہ تو برائے خبر آئے تھے جب انکو پوری کیفیت معلوم ہو جائے گی تو یہ اپنے
مقام کو روانہ ہو جائینگے اُدھر وہ دیو لشکر ہامان کے اخضر پری زاد کے لشکر مین گئے اہل لشکر کے چند
دیوون سے ملاقات پیدا کی اپنے کو مسافر بتایا انھون نے انپر رحم کھایا اب یہ رہنے لگے ایک دن
گذرا دوسرے دن دریافت کیا کہ اب مقابلہ کیون نہین ہوتا ہی انھون نے کہا کہ حریف زخمی ہو گیا ہی
اُسنے مہلت طلب کی ہی اب جب زخم اُسکا اچھا ہولے گا تب مقابلہ ہوگا انھون نے کہا کہ ہم نے
سُنا ہی کہ اخضر پری زاد نے دنیا پر سے آدمزاد کو طلب کیا ہی وہ آیا یا نہین ہم تو اُسی آدمزاد کو دیکھنے
قلعہ زمرد نگار سے یہان آئے ہین ہم ملازم اخضر پری زاد کے ہین جو کہ برادر خورد ہین تمھارے بادشاہ
کے اُن دیوون نے کہا کہ بھائی وہ آدمزاد آیا اور مقابلہ بھی ہوا دیو ہامان زخمی ہی بادشاہ اسکے خوف
سے قلعہ بند ہو رہا تھا اُس آدمزاد نے آکر اسکو زخمی کیا بھگا دیا بادشاہ پھر شہر مین آیا وہ آدمزاد برائے
سیر چشمہ نہنگان پر گیا وہان دیو ہامان کا ماموں یہ خبر سنکر مع لشکر پہونچا مقابلہ ہوا اُسکو اور اُسکی
لڑکی کو اُس آدمزاد نے قتل کیا وہان سے بادشاہ اُسکو لایا اپنی لڑکی کی شادی اُسکے ساتھ کی
اب دیو ہامان سے پھر دوبارہ مقابلہ ہوا بلکہ کئی مقابلے ہوے بہت سے افسر دیو ہامان کے مارے گئے
آخر کو خود ہامان میدان مین آیا ہمارے سپہ سالار سے مقابلہ ہوا وہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا دیو
ہامان نے بادشاہ سے مہلت طلب کی کہ پھر زخم اچھا ہولے تو مین مقابلہ کرونگا بادشاہ نے مہلت
دی جب مہلت دیو ہامان نے طلب کی اور مقابلہ موقوف ہوا تو وہ آدمزاد بادشاہ سے اجازت
لیکر شکار کو گیا نہ معلوم کدھر کو چلا گیا کل اُسکے ہمراہی آئے ہین بادشاہ کو خبر کی ہی کل سے بادشاہ
بہت فکرمند ہین ان دیوون نے اس سبب سے بیان کر دیا کہ یہ دیو قلعہ زمرد نگار سے آیا ہی انسے پوشیدہ
کرنے سے کیا فائدہ یہ نہین جانتے تھے کہ لشکر حریف کے مخبر ہین ان باتون کے بعد پھر کہا کہ اگر وہ آدمزاد
ہوتا تو ہم تم کو دکھا دیتے مگر کیا کرین کہ وہ آج کل کہین چلا گیا ہی بڑی فکر ہی یہ سنکر وہ دیو خاموش

ہو رہے دل مین کہا کہ اپنا مطلب تو حاصل ہو گیا اب کوئی ایسی تدبیر کرو کہ یہان سے اسی وقت نکل
جاوین اُن دیوون سے کہا کہ بھائی ہم ذرا سیر کر آوین اور شکار وغیرہ کھیل آوین تو پھر آوینگے اُنھون نے
کہا کہ تم کو اختیار ہی جاؤ ہم تم کو منع نہین کرتے ہین یہ سُنکر وہ دیو اُسی وقت شکار کے بہانے سے
لشکر اخضر پری زاد مین سے نکل کر طرف اپنے لشکر کے آئے اور داخل شہر ہوے یہان وہ وقت
ہی کہ دیو ہامان نے سپہر کا دربار کیا ہی اور جراح نے آکر اُسی وقت پھاہا چڑھایا ہی اب اُسکا زخم
بالکل اچھا ہو گیا ہی جراح کو انعام دیا گیا ہی دیو ہامان اپنے سردارون سے کہہ رہا ہی کہ اب کل جشن
کرونگا تین دن تک جشن رہیگا اُسکے بعد طبل جنگ بجواونگا اخضر سے مقابلہ کرونگا تاکہ اِس قصہ کا فیصلہ
ہو اور مین پھر لشکر لیکر طرف قلعہ زمردنگار کے جاؤن اور جاکر دیکھون کہ وہ کون آدمزاد ہی احمر پری زاد
اور اُس آدمزاد سے عوض خون دیو قہقہار لون بغیر اُسکے خون کے عوض لیے ہوے مجکو چین نہین آتا ہی
کیونکہ اُسنے میرے ہی لیے اپنی جان دی اگر مین برائے مدد نہ طلب کرتا تو وہ کاہے کو اس طرف آتا اور
قتل ہوتا اور نہ اُس سے اور احمر پری زاد سے مقابلہ ہوتا اور مین نے دیو بھی لشکر اخضر پری زاد مین
روانہ کیے ہین میرا دل گواہی دیتا ہی کہ وہ آدمزاد لشکر اخضر پری زاد مین نہین ہی ضرور احمر پری زاد
کے قلعہ پر جاکر اُسنے اُسکی مدد کی ہی اگر وہ آدمزاد نہین ہی تو مین غسل صحت کرکے جشن بھی نہ کرونگا
طبل جنگ بجواونگا اور مقابلہ کرکے لشکر اخضر پری زاد کو شکست دونگا کیونکہ اُس آدمزاد سے
مین مقابلہ نہین کر سکتا ہون یہ سُنکر افسران فوج نے کہا کہ آپکو اسقدر خوف اُس آدمزاد کا
کیون ہی وہ تو ایسا کوئی زبردست بھی نہین معلوم ہوتا ہی آپ خوف نہ کرین یہ سُنکر ہامان نے کہا
کہ اگر تم سے مقابلہ ہوتا تو تم کو اُسکی قوت کا حال معلوم ہوتا اور تم جانتے کہ ہان آدمزاد ایسے قوی
ہوتے ہین جسنے دیو مثقال ایسے دیو کو ایک دم مین قتل کیا جہان پر کہ اُسکے ہمراہ سوائے پریون کے
کوئی دیو نہ تھا وہی صرف تنہا تھا اور مثقال بھی اُسکے ہاتھ سے وہین مارا گیا جس روز کہ میرے اُسکے
مقابلہ ہوا تھا اگر مین اپنی جان بچاکر نہ بھاگتا تو وہ میرا خاتمہ کر دیتا مین نے اسی کو غنیمت جانا کہ صرف
زخمی ہو کر جان بچ گئی ورنہ وہ ضرور قتل کر ڈالتا یہ سُنکر سردارون نے کہا کہ اُس روز کوئی نہ کوئی
بجوگ ہو گیا یہ معلوم ہوتا ہی کہ سرورجنی نے کوئی تعویذ اُسکو دیا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آپ پر اور
آپکے ماموں پر ظفریاب ہوا ورنہ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ فتح پاتا آپ اطمینان رکھین اور کچھ خوف
نہ کرین ابکی آپ اُسپر فتح پائینگے یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ خداوند ایسا ہی کرین یہ کہکر دیو ہامان
نے حکم دیا کہ نوبت بشارت پر چوب پڑے اور تمام لشکر مین جارچی جار دے کہ دیو ہامان نے
زخم سے صحت پائی اب وہ غسل صحت کرینگے سب اہل لشکر بھی خوشی کرین کہ ہم نے صحت کلی پائی ہی
اور ہم بھی جشن کرینگے یہ حکم دے کر دیو ہامان خاموش ہوا تھا کہ وہ دیو جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین
برائے خبر گئے تھے کہ وہ آدمزاد لشکر مین موجود ہی یا نہین حاضر ہوے اور کل حال جو وہان سے سُنکر
آئے تھے مفصل بیان کیا یہ سُنکر دیو ہامان کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی کہ تخت پر سے اُٹھکر ناچنے لگا
اور کہنے لگا کہ خداوند ابلیس نے اپنا بڑا فضل و کرم کیا کہ اُس آدمزاد کو لشکر اخضر پری زاد سے گم
کر دیا اب دیکھتا ہون کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی ابکی مین اُسکو اسقدر مہلت نہ دونگا کہ وہ
بھاگ سکے چارون طرف سے گھیر لونگا اب جشن بھی نہ کرونگا بعد فتح کے دونون جشن برابر کرونگا افسرون
نے کہا کہ اب آپ اسقدر تعجیل نہ کرین اپنے اچھے ہونے کا جشن کرلین اسی عرصہ مین آپ مین قوت

بھی آجاوینگی اُسنے کہاکہ اگر اس عرصہ مین وہ آدمزاد آجاویگا تو بڑی خرابی ہوگی اُنھون نے عرض کیا کہ جب اُسکا پتہ نہین ہی تو پھر وہ کیونکر آویگا اگر آنے والا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ شکار کو جو گیا تو کسی دیو سے مقابلہ ہو گیا وہ اُسکے ہاتھ سے قتل ہو گیا اب آپ اطمینان رکھین کسی طرح کا اندیشہ نہ کریئے اب وہ نہ آویگا دیو ہامان نے کہا کہ جیسی اب سب کی رای ہو اور جو آپ سب کہتے ہین وہی کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ سامان جشن کیا جاوے کل ہم غسل صحت کرینگے یہ حکم دیکر اور دربار برخاست کرکے زنگارہ کے خیمے مین آیا اور جو دفعہ سُنا تھا وہ سب بیان کیا اور اپنی تقریر اور افسرون کی گفتار بیان کی زرنگارہ نے بھی افسران کے رای کی تائید کی یہ سُنکر ہامان نے کہا کہ مین نے جشن کا حکم دیدیا ہی کل سے جشن ہوگا تین دن تک جشن کرونگا بعد اُسکے پھر طبل رزمی بجواکر مقابلہ کرونگا دیو ہومان اور حمزہ کو قتل کرکے اپنی معشوقہ کو حاصل کرکے مزہ وصل کا لونگا یہ سُنکر زنگارہ کو فوراً غصہ آگیا اور کہاکہ کیون رے تو میرے روبرو میری سوت کا نام لیتا ہی خداوند اُسکو بخت نصر کو غارت کرے اب جو تو میرے روبرو نام لیگا تو تیری جان اور اپنی جان ایک کرونگی اب مجکو معلوم ہوا کہ تو نے یہ سارے فساد اُسی واسطے کئے ہین جا اب مین تیری باتون سے خفا ہو گئی یہ تو اُسیر جان دیتا ہے اور وہ اسیر نگر سوت کے نام سے جل گئی اور جھنکرا ایک دھول اُسکے سر پر ماری کہ وہ درخشتہ نگاہی ہو کر رہ گیا اور اپنے لگا کہ اے ملکہ تم خفا نہ ہو جو تمہارا راز ہی وہ تمہارے سامنے ہی اگر وہ آویگی بھی تو تمہاری خدمت کریگی دوسرے اب وہ میرے کام کی کب ہی اُسکا عقد تو آدمزاد کے ساتھ ہو چکا ہی سُنتا ہون کہ حاملہ بھی ہی اب مین صرف اُسکی صورت دیکھا کرونگا کوئی واسطہ اُس سے نہ رکھونگا تم مجھ سے جیسی چاہو قسم لے لو یہ سُنکر وہ کہنے لگی کہ جا او موڑی کاٹے مجھے تو فقرہ دیتا ہی خیر دیکھونگی مین بھی کیا اوقات پر جاخبر کرتی ہون یہ سُنکر وہ ہنس دیا اور دوڑکر اُسکے گلے سے لپٹ گیا اور اُسکے کالے مُنہ کے بوسے لینے لگا اور پیار کرنے لگا اُسنے کہا کہ بس اپنی رہنے دیجیئے اور کسی پر آنا رہیئے مین تیری ان باتون سے ہی خوش نہون گی بڑی دیر تک ایسی گفتگو ہوتی رہی پھر دیو ہامان نے کہا کہ اے جان جہان مین جان و دل سے تم پر عاشق و شیدا ہون تمہارا کدھر خیال ہی بعد اُسکے یہ غزل گا کر اُسکو سُنائی غزل

اس آنکھ کی جدائی یہ ادا اور ہی کچھ ہے — اے بت میرا قسم نام خدا اور ہی کچھ ہے
اے جان جہان مہر و وفا اور ہی کچھ ہے — اور آپ کا یہ جور و جفا اور ہی کچھ ہے
کس طرح نہ گھائل ہون بھلا عاشق رنجور — اُس بت کی ادا نام خدا اور ہی کچھ ہے
اے گل تجھے چاہینگے بہت چاہنے والے — عاشق مین ترے بوئے وفا اور ہی کچھ ہے
پہونچے نہ ترے مغز سخن کو نہ دست برہم — مین نے بخدا تم سے کہا اور ہی کچھ ہے
ہم کو نہ ملا کوثر و تسنیم کا کچھ لطف — بس اُس مئے الفت کا مزہ اور ہی کچھ ہے
دل پر مرے لہراتی ہی ناگن کی طرح سے — کہتے ہین کہ یہ زلف دوتا اور ہی کچھ ہے
دل کہتا ہی وصلت مین کہ جلدی سے بڑھا ہاتھ — مانع یہ مری شرم و حیا اور ہی کچھ ہے
سمجھے نہ ریاضی خرین مطلب کو ہمارے — خالق سے مری اب تو دعا اور ہی کچھ ہے

بعدہ یہ وہان سے اُٹھکے اپنے خیمہ مین آیا ادھر لشکر مین طبل بشارت پر چوب پڑی چارچی نے چار رچ دیا کہ کل لشکر سامان جشن کرے اور شاہ دیوان قاقہا کی صحت کی خوشی کرے ہر ایک کے خیمہ مین ناچ و رنگ ہو کل شاہ دیوان غسل صحت کرینگے اُنکا حکم ہی کہ سب لشکر خوشی کرے ہمارے خزانے سے روپیہ

نے تمام لشکر جاہ و جلال ہی ہمارے باورچی خانے سے خدام سب کو ملے گا یہ خبر جو لشکر مین منتشر ہوئی تو تمام لشکر مین جشن ہونے لگا ادھر اُسکے ملازمون نے بند و بست جشن کرنا شروع کیا وہ دیو جو کہ قلعہ زمردنگار کے اسی خبر کے واسطے موجود تھے یہ سامان دیکھکر اور یہ خبر لیکر اُسی وقت سب سے پوشیدہ ہو کر وہان قلعہ زمردنگار کے اپنے بادشاہ کو خبر دینے کے لیے روانہ ہوے کہ انکا ذکر وقت پر کیا جاے گا یہان اپنے لشکر مین اخضر پری زاد بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا سب سردار حاضر تھے ایک دیو زمستم نامی کی شکل بنا ہوا اُسکے دنگل پر بیٹھا تھا کہ یکایک صدا ے طبل خوشی بادشاہ کے کان مین آئی اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم آج یہ طبل کیسا لشکر حریف مین بجا ہی کوئی جاکر خبر تو لاے یہ سُنکر چند دیو اُسی وقت روانہ ہوے اور اپنے لشکر سے نکل کر لشکر ہامان مین پہونچے یہان آکر کیا دیکھا کہ تمام لشکر مین خوشی ہو رہی ہی ہر جگہ یہی چرچا ہی کہ کل جشن ہوگا شاہزادہ قاف غسل صحت کرینگے بعد اُسکے طبل جنگ بجواکر اخضر پری زاد سے مقابلہ کرینگے سُنا گیا ہی کہ وہ آدمزاد لشکر مین اخضر پری زاد کے نہین ہی زمردنگار کو گیا گم ہو گیا یہ دیو یہ خبر سُنتے ہوے تمام لشکر مین پھرتے ہوے گشت لگاتے ہوے ہر جگہ ٹھہرتے ہوے سنتے جاتے تھے جہان پر ٹھہرے وہان یہی چرچا سُنا اور دیکھا کہ تمام خیمے اور بارگاہین درست ہو رہی ہین دیو نیان برائے ناچ آرہی ہین بہت بڑی خوشی ہی بہت بڑا جشن ہوگا دیو ہامان نے اس خیال سے جشن کیا ہی کہ مین نے عمر دوبارہ پائی ہی ایسے زخم سخت سے صحت پائی ہی یہ دیو سنتے ہوے اور یہ تشکر کا نقشہ لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہوے اور یہان آکر حاضر دربار ہوے اور کل واقعہ بیان کیا بادشاہ یہ سُنکر کہنے لگا کہ افسوس ہی آج کل شاہزادہ لشکر مین نہین ہی ورنہ اُس حرامزادے کی یہ مجال کبھی نہ ہوتی جو یون جشن کرتا اُسکے تو نام سے اُسکا دم نکلتا ہی تو اُسکو بھی خبر ہو گئی کہ شاہزادہ لشکر مین نہین ہی اگر وہ جشن ہی نہ کرتا اگر اس خوشی کے ساتھ نہ کرتا خیر ہار ابھی خدا مالک ہی اُسکا فضل شامل حال چاہیے وہ اسے ایسا بھی آسان کرے گا بقول شاعر مصرع دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی ترست۔ اب کیا اُسکی اس خوشی سے مین ڈر جاؤنگا اور اُسکے آگے التجا لے جاؤنگا یہ تو کبھی نہ ہوگا کہ ایسی بے غیرتی کرون اور اگر التجا لیکے بھی جاؤن تو وہ یہی سوال کرے گا کہ ملکہ کا عقد میرے ساتھ کردو اور مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا کہ مین بخوف جان مرتد ہون اور ایک عالی خاندان کے شاہزادے کی ناموس کو اُسکے سپرد کرون جسکی بابت آج تک مین لڑتا آیا ہون اگر مجکو یہی منظور ہوتا تو مین پہلے کیون مقابلہ کرتا اور اسقدر زحمت گوارا کرتا اور ایک آدمزاد کو پردہ دنیا سے یہان طلب کرتا اور جبکہ مجکو سمر ورجنی کے قول سے ثابت ہو گیا ہی کہ وہ شاہزادہ زندہ ہی اور ضرور ضرور تشریف لائے گا تو پھر مین کیون ایسا امر کرون کہ تمام پردہ قاف مین بدنام ہون اور اُس صاحب اقبال سے بھی شرمندہ ہون جب کہ وہ تشریف لائے چند سردارون نے عرض کیا کہ ہماری راے یہ ہی کہ آپ اُس سے مہلت طلب کرین وہ ضرور آپ کو مہلت دے گا جب کہ اُستے آپ سے مہلت طلب کی یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا کہ اپنے ایک ملازم کے روبرو جو کہ ایک وقت مین میرا ملازم تھا اُس سے مین التجا کرون اور یہ جب یقین ہی کہ وہ مجکو کبھی مہلت نہ دے گا کیونکہ وہ خابو پرست ہی ہمیشہ کا اُسکی آنکھ مین بالکل مروت نہین ہی اور نہ اُسکو حیا ہی اگر حیا ہوتی تو وہ اپنے ولی نعمت کے ساتھ ایسی نمک حرامی کرتا یا مذہب اسلام کو ترک کرتا ہان اگر اسکا یقین ہوتا کہ وہ میرے کہنے سے مہلت دے گا تو یہ بھی کرتا اب کہکر اپنا سخن ضائع کرتا ہی میرا تو یہ قول ہی شعر سر نہ پیچم ز شمشیر تجیب ❊ ہر چہ بادا آ خدا

سر من با نصیب * دیگر شکایتی نیست که ایشان نشود * هر دو باید که هر بسان نشود * وہ حافظ حقیقی حفاظت کرنے والا ہی وہی سب کا مددگار ہی یہ سنکر دیو ہامان نے کہا کہ آپ کیون پریشان ہوتے ہین مین اسکو قتل کرونگا اسکی کیا لیاقت ہی مین اسکو زخمی کر چکا ہون آپ اطمینان رکھین وہ کیا کر سکتا ہی اور چند سردارون نے سپہ سالار کے قول کی تائید کی یہان تک کہ وقت دربار کے برخاست ہونے کا آیا اخضر پری زاد اٹھکر اپنے خیمہ مین تشریف لے گیا ہر سردار اپنے اپنے مقام کو گیا مگر بادشاہ کو بہت فکر تھی کہ شاہزادہ کدھر چلا گیا تدارک کیا جاے وہ دیو جو کہ براے تلاش گئے تھے وہ بھی واپس نہین آئے کہ معلوم ہوتا کہ کہان ہین یہ تو یہان اس تردد مین ہی ادھر دیو ہامان کے لشکر مین جشن کا سامان ہی اب ان سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی

اب کچھ حال احمر پری زاد اور رستم ثانی کا بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر کوچ کر کے قلعہ زمرد نگار سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے بعد خبر پانے اس امر کے کہ اب دیو ہامان نے صحت پائی ہی اور غسل صحت کرنے کا قصد ہی اور جشن صحت بھی برپا کرے گا بعد اسکے اخضر پریزاد سے مقابلہ ہوگا فوراً روانہ ہوے باقی حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ مشکناب
بڑھے تیری بڑھتی چلے تیرا کام
پلا بادۂ بن ترانی سے مجھے
کرون باغ وحدت کا پھر مین سفر

جسے دیکھکر ہو خجل آفتاب
وہ مے جسکا نشہ کبھی ہو نہ کم
بہت دل سے مرغوب ہی جو مجھے
لگی ہی مجھے عشق صادق کی بو

دیے جا مجھے جام پر بھر کے جام
بڑھے جائے نشہ اور بھی دمبدم
چھکا دے مجھے ساقیا بے خطر
مرے دل مین ہی نور وحدت کی ضو * غزل

سوچ سے تیری جدائی کا نتیجہ کیا ہی
رد کرتا ہون جو انھین راہ مین آتے جاتے
دوستون ہی مین گلا ہوتا ہی آؤ بیٹھو
روح کی طرح مرے دل مین جگہ ہی تیری
اچھا کرتے ہین یہ کیا کہتے ہو ہر وقت شفیق

میرا مطلب ترے مقصد سے زیادہ کیا ہی
کہتے ہین خیر ہی تم نے مجھے سمجھا کیا ہی
تم بھی کیا شخص ہو اس بات کا شکوا کیا ہی
تیری تصویر کا سایہ ہی سویدا کیا ہی
مفت بدنام ہوے جاتے ہو اچھا کیا ہی

یہان تو رستم ثانی محراب پری کے ساتھ بعیش و عشرت بسر کرتے ہین مگر فکر قلعہ یاقوت نگار کی ہر وقت دامن گیر ہی کوئی وقت خیال نہ تو اخضر پری زاد کا دل سے جدا ہوتا ہی اور نہ مضراب پری کا یہی خیال ہی کہ نہ معلوم وہان کیا گذری اگر دیو ہامان نے صحت پائی ہوگی تو ضرور مقابلہ کیا ہوگا نہ معلوم وہ دیو جو خبر لینے گئے تھے ابھی تک کیون نہین آئے اسکا کیا سبب ہی آج جو دربار مین جاونگا تو ضرور بادشاہ سے کہونگا کہ اب مجھکو طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ فرمائیے کہ میرا دل بہت پریشان ہی نہ معلوم کہ وہان کیا واقعہ گذرا اور میرے ہمراہیون پر کیا مصیبت آئی اور جب کہ بادشاہ کو میرے گم ہو جانے کی خبر معلوم ہوئی ہوگی تو انھون نے نہ معلوم اپنا کیا حال کیا ہوگا مین تو بہت پریشان ہون ملکہ محراب پری سے کہا کہ اے ملکہ اب ہمارا دل چاہتا ہی کہ ہم قلعہ یاقوت نگار کو جائین وہان جاکر ملکہ مضراب پری کی خبر لین نہ معلوم اسنے میرے غائب ہونے کی خبر سنکر اپنا کیا حال کیا ہوگا اور نہ معلوم کس کس کو میری تلاش مین روانہ کیا ہوگا یہ سنکر محراب پری نے کہا کہ آپ اسقدر کیون

پریشان

پریشان کیون ہوتے ہین والد بزرگوار نے تو دیو روانہ فرمائے ہین اُنکو آلینے دیجیے تو پھر تشریف لیجائیے گا آپ نے کیا مجکو اسی واسطے اپنی دام محبت مین گرفتار کیا تھا کہ بعد تھوڑے دنون کے داغ جدائی دے کر چلا جاؤن بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین تو تڑپون اور آپ وہان چین کرین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اسکا رشک کرنا تم کو بیکار رہی کیونکہ مین نے پہلے ہی اپنا سب واقعہ بیان کر دیا تھا کوئی امر پوشیدہ نہین کیا تھا اور نہ مین نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ میری محبت کرین اور نہ مین نے آپ کے آگے ہاتھ جوڑے تھے کہ آپ میرا عشق اپنے دل مین پیدا کرین یہ آپ کا اسوقت میرے ساتھ تقریر کرنا بیفائدہ ہی بلکہ مین تو آپ کے باغ مین آتا ہی نہ تھا آپ زبردستی مجکو لائین تین دن تک وہان روکا تیسرے دن آپ کے والد پر دیو قہقہار چڑھ آیا آپ کو اسکی خبر معلوم ہوئی اب بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک مرد مسلمان آفت مین مبتلا ہو اُسکو ہم چھوڑکر چلے جاتے یہ ہمارے خاندان سے بعید تھا اور ہماری مروت کے خلاف تھا ہم ہر ایک کے مشکل کے وقت کام آتے ہین اپنے کام پر غیر کے کام کو مقدم جانتے ہین ہر ایک کی مشکل مین کام آتے ہین بدین سبب ہم سے یہ نہ ہو سکا کہ ہم اُنکو چھوڑکر یون چلے جاتے تم اُنکی مدد نہ کرتے آخر کو جا کر اُنکی مدد کی اُس دیو کو قتل کیا اُسکے بعد مین تو جاتا تھا مگر آپ کے والد نے نہ مانا اور لیجا کر اپنے ہمراہ مجکو مہمان کیا اُسی عرصہ مین یہ سلسلہ بذریعہ مسرور جنی کے کیا اور اب تک مجکو لیت و لعل مین رکھا کہ خبر آلے تو مع لشکر چلون مگر وہ دیو اب تک واپس نہ آئے یہ تقریر سُنکر مہراب پری خاموش ہو رہی دل مین خیال کیا کہ اسوقت انکو اُن لوگون کا خیال ہی اگر اسوقت اور کچھ کہونگی تو اور زیادہ تقریر ہوگی اس سے بہتر یہ ہی کہ خاموش ہو رہو مگر رستم ثانی کو اُسوقت سے اسقدر تکدر ہوا کہ کسی سے بات تک نہ کی اپنے مقام پر جا کر سو رہے یہان تک کہ وہ رات انکو اسی فکر و تردد مین بسر ہوئی صبح کو اُٹھے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر احمر پری نژاد مسواک و غیرہ سے فراغت کرکے بیرون محل آئے تخت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار جمع ہوئے رستم ثانی بھی آئے مگر کچھ مکدر چہرہ اُداس پریشان رُخ زرد یہ خیال دیکھکر احمر پری نژاد نے جو شاہزادے کو اداس دیکھا تو پریشان ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ آج شاہزادہ مغموم ہی دریافت کرنا ضرور ہی جب رستم ثانی اپنے دنگل پر آکر متمکن ہوئے تو اُسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ آج آپ کا چہرہ کیون متغیر ہی مزاج کیسا ہی کیا کچھ نصیب دشمنان علالت ہی یا کوئی امر ناگوار تشبیع ہوا ہی بیان فرمایئے کہ اُسکا تدارک کیا جاے رستم ثانی نے فرمایا کہ جی کچھ نہین ہان مگر رات کو کچھ حرارت تھی اسوقت درد سر بھی ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا سبب ہی یہ تو کوئی بات بظاہر آپ کے مزاج کی پریشانی کی نہین ہی یہ سُنکر رستم ثانی نے جواب دیا کہ کیا سبب بیان کرون بادشاہ نے کہا کہ باعث اُداسی چہرے کا یہ نہین ہی بلکہ کوئی اور سبب ہی یہ کہکر بادشاہ نے قسمین دین اور اصرار کیا اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ کیا بیان کرون مجکو رات سے قلعہ یاقوت نگار کا خیال ہی کہ نہ معلوم وہان کیا واقعہ ہوا جب کہ میرے غائب ہونے کی خبر ہوئی ہوگی تو وہان سب نہایت پریشان ہوے ہونگے کیونکہ لشکر حریف قریب و مقابل لشکر بادشاہ کے اُترا ہوا ہی اُسنے اگر صحبت پائی ہوگی تو ضرور مقابلہ کیا ہوگا میرا ناموس وہان ہی اور وہ حرامزادہ اُسکا دشمن ہی اگر خدانخواستہ ناموس پر آبنی تو میری آبرو جاتی رہے گی کوئی وہان ایسا نہین ہی کہ اُسکا مقابلہ کرے سواے دیو ہو مان کے اور وہ جو دیو آپ نے روانہ فرمائے تھے وہ ابھی تک واپس نہین آئے اب اُنکا کہان تک انتظار کیا جائے اگر آپ کو چلنا ہی تو سامان سفر درست فرمایئے اور آج طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کیجیے

اور اگر آپ کو اُن دیوون کا انتظار ہو تو مجکو اجازت دیجیے کہ مین خود جاؤن کیونکہ اب مجھ سے صبر نہین
ہو سکتا ہی یہ تقریر سُنکر احمر پری زاد نے کہا کہ اگر آپ کو اِس امر کا رنج ہی تو مین آپ سے قسم کھا کر
کہتا ہون کہ مین کل ضرور یہان سے طرف قلعہ یاقوت نگار کے کوچ کر دونگا چاہے وہ دیو آئین اور چاہے
نہ آئین یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ اچھا آپ کے کہنے سے مین آج اور یہان قیام کرتا ہون مگر کل نہ ٹھہرونگا
ضرور ضرور روانہ ہونگا اگر آپ دیو ہمراہ نہ کرینگے تو مین پیدل چلا جاؤنگا چاہے جب پہونچون اور جو کچھ
کہ تکلیف راہ ہو وہ ہو جو میرے مقدر مین ہوگا وہ ضرور پیش آئیگا یہ سُنکر بادشاہ نے جواب دیا کہ اچھا
کل مین مع لشکر کے نہ چلون تو اُسوقت آپ کو اختیار ہی یہ سُنکر رستم ثانی خاموش ہو رہے اور کچھ
ذکر ہونے لگا کچھ حکم و احکام بھی جاری ہوے ابھی دربار برخاست نہ ہوا تھا کہ وہ دیو آکر پہونچے جو کہ واسطے
دریافت کیفیت حال لشکر دیو ہامان کے گئے تھے لشکر مین داخل ہوے اور اُسی وقت دربار مین داخل ہوے
اور بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے جو اُنکو دیکھا تو فرمایا کہو کیا خبر لائے اُنھون نے دست بستہ ہو کر
عرض کیا کہ جہان پناہ کی عمر دراز ہو ہم یہان سے لشکر دیو ہامان مین گئے وہان جاکر دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ
یہان سے شکست کھا کر بھاگا تھا اُسی لشکر مین موجود ہی ہم نے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ دیو ہامان
نے اُنکو نوکر رکھا ہی جب کہ اُنھون نے آکر فریاد کی تو اُسنے حکم دیا کہ اچھا تم یہان رہو جب ہم اپنی جنگ
سے فرصت پائینگے تو تمھاری مدد میں کرینگے تمھارے مالک کے خون کا عوض لینگے اور اُس آدمزاد کو
قتل کرینگے مگر جب سے اُسنے یہ سُنا تھا کہ ایک آدمزاد نے جاکر دیو قہقہار کو قتل کیا ہی اُسکو یہ فکر تھی
کہ کون آدمزاد ہی کہین وہی تو آدمزاد نہین ہی کہ جسنے مجکو زخمی کیا تھا اور مجکو شکست دی تھی مگر اُسکو
دریافت کرنے سے ثابت ہو گیا کہ وہی آدمزاد ہی پہلے تو اُسکو یقین تھا کہ کوئی دوسرا آدمزاد اور ہی وہ دنیا
پر سے آگیا جب یہ معلوم ہو گیا کہ یہ وہی ہی تو بہت خوش ہوا کہ بلا کٹی آفت دفع ہوگئی مین اُس سے
بہت خائف تھا مگر اب مین اخضر پری زاد کو دیکھ لونگا کہ دیکھون وہ کیونکر مقابلہ کرتا ہی اور کون مجھ سے
ہم نبرد ہوتا ہی دہ دن گذر گئے کہ مین زخمی ہوا تھا اتنے دلون اُنھون نے خوب خوشیان کرلین اتفاق
سے اِسی زمانہ مین اُسکا زخم سر اچھا ہو گیا بھاہا چھڑایا گیا ہی اُسکا قصد تھا کہ مین غسل صحت نہ کرون اور
نہ جشن کرون جب لڑائی فتح کر لون تو دونون خوشیان ایک مرتبہ کرونگا مگر اُسکے سردارون نے بہت
سمجھایا کہ پہلے یہ خوشی کر لیجیے کیونکہ اِس عرصہ مین آپ مین قوت بھی آجاے گی اور وہ آدمزاد اب
نہین آئیگا وہ شکار پر جاکر غائب ہو گیا ہی کسی نہ کسی دیو کے ہاتھ سے قتل ہو گیا یہ سُنکر اُسنے
اُنکی راے کو پسند کیا اور اُسی وقت لشکر مین چابرج دیا گیا کہ سب لشکر مین خوشی کیجاے ہم جشن صحت
کرینگے اور بعد اُسکے اخضر پری زاد سے مقابلہ کرکے حضور ہمارے لڑینگے یہ حکم لشکر مین سُنایا گیا ہم وہین
موجود تھے جب ہم نے یہ سُن لیا اور وہان سامان جشن ہونے لگا تو ہم ادھر کو روانہ ہوے کہ آپ کو
خبر کرین یہ حال وہان کا ہی جو کہ ہم نے عرض کیا یہ حال سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ جس بات کا مجکو خوف
تھا وہی پیش آیا دیکھیے یہ دیو کیا کہتے ہین میرے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آج ہی آپ سامان سفر کرین اور آج
ہی یہان سے کوچ فرمائین کیونکہ کچھ زمانہ اُنکے یہان آنے کا ہوا ہی نہین اُنھون نے عرض کیا کہ ہم پرسون
سہ پہر کو روانہ ہوے تھے جو آج ہم یہان اسوقت پہونچے پرسون حکم جشن دیا گیا تھا کل جشن شروع
ہوا ہوگا آج جشن کو دوسرا دن ہی اور اگر حضور آج قصد کرین تو پرسون سہ پہر تک پہونچینگے یہ سُنکر
رستم ثانی نے کہا کہ وہان جشن کے روز ہوگا اُنھون نے عرض کیا کہ تین دن کا حکم ہم نے سُنا تھا جسکو

آج دوسرا دن تھا کل ختم ہو جائے گا یقین ہے کہ پرسون ٹل جائے پھر آجکل اور اُنکی صبح کو لڑائی ہو یہ سُنکر رستم ثانی نے فرمایا کہ میری تو رائے ہے کہ آج ہی کوچ کیا جائے باقی آپ سب صاحبون کی رائے یہ سُنکر بادشاہ نے کہا کہ میرے نزدیک کل کوچ کرنا مناسب ہے آپ پرانشیان تھوڑن میں آپ کو بروز مقابلہ وہان ضرور پہونچا دونگا آپ اُسوقت وہان پہونچینگے کہ جب میدان مین صف آرائی ہوگی رستم ثانی نے کہا کہ خیر جو آپکی رائے مین ایک روز اور بسر کرونگا یہ سُنکر احمر پری زاد نے حکم دیا کہ جلسہ ناچ و رنگ شروع کیا جائے تاکہ کیفیت ہو فوراً حکم پر بان حاضر ہوئین ناچین اور یہ غزل گائین غزل

ایک بوسہ ترے خنجر کا جو قاتل ملتا
مسکراتے کو دہن زخم سے قابل ملتا

بے خلش شوق شہادت کی شہادت ہوتی
گر تمنا سے گلے خنجر قاتل ملتا +

تو جو بن بن کے سما جاتا صنعت نقش قدم
مرتون کو کفن گر دمن نازل ملتا +

گر اسیری جو مقدر مین ازل سے ہوتی
بلبل روح کو کیونکر قفس دل ملتا

مہربان طالع بے مہر جو ہوتا میرا
مہرت آکے جو وہ مہ شمائل ملتا

کیون نہ بے رحمی تقدیر کے ہاتھون سے مجھے
نقش جب صورت نقش کف سائل ملتا

روح کو صحبت باہم کے فریب ل جاتے
میرے زانو سے اگر زانوے قاتل ملتا

سونح لیتی ترے پانون کے خوشی سے بوسے
تو دم غسل جو قسمت سے لب ساحل ملتا

ترے خلخال کی جھنکار سے اے زہرہ جمال
مجکو بیتاب فرہ شور جلاجل ملتا

کھینچ لاتی مرے پہلو مین اگر تو اسکو
حسین تو جذب نفس اے کشش دل ملتا

ناچ گانے کا جلسہ جب برخاست ہوا سرداروں کو بادشاہ نے اُسی وقت حکم دیا کہ آج ہی سے سامان سفر کرو کل ہم ضرور کوچ کرینگے ہمارا کل لشکر تیار رہے یہ حکم دیکر بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر آئے سامان سفر کرنے لگے لشکر مین بھی حکم پہونچ گیا وہان بھی تیاری ہونی اور درستی ہونے لگی رستم ثانی بھی محل مین آئے محراب پری سے کہا کہ کل ہم کوچ کرینگے اب دیکھیے کب ملاقات ہو اُسنے دریافت کیا کہ کیا آپ اکیلے جائینگے یا والد بزرگوار بھی مع لشکر ہمراہ ہونگے رستم ثانی نے کہا کہ نہیں وہ بھی آتش لائیک نے چلینگے کیونکہ وہان سے دیو خبر لیکر آگئے ہین محراب نے کہا کہ کیا خبر لائے ہین رستم ثانی نے جو خبر لائے تھے وہ سب بیان کیا اور کہا کہ جو مجکو اندیشہ تھا وہی ہوا مگر میری خدا سے یہ دعا ہے کہ خدا مجکو وہان عین وقت پر پہونچا دے کہ اُسکو بھی معلوم ہو کہ ہان یہ ہوتا ہے اور یون خدا مدد کرتا ہے ملکہ نے کہا کہ اچھا پھر مجکو بھی ہمراہ لیتے چلیے مین اور مضراب پری ایک جگہ رہینگے رستم ثانی نے کہا کہ ابھی سے تو آپ کو رشک ہے باوجودیکہ آپ کا عقد اُنکے عقد کے بعد ہوا ہے اُسپر آپ کو رشک ہے اگر وہ رشک کرے تو اُسکا حق بجانب ہے یہ سُنکر ملکہ نے جواب دیا کہ آپ کو اس امر مین کیا دخل ہے ہم جانین اور وہ ہمارے اُنکے کبھی لڑائی نہ ہوگی رشک و حسد کیسا وہ صرف آپ کے سنانے کو کل سے گفتگو تھی اور مین دیکھتی تھی کہ آپ کو اُن سب کی کسقدر الفت ہے معلوم ہوا کہ آپ کو ہر ایک کا خیال ہے یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ آپ اپنا سامان سفر کرین کل ضرور یہان سے سفر ہوگا یہ سُنکر ملکہ نے حکم دیا کہ سب پریان اپنا اپنا سامان سفر درست کرین جن جن کو میرے ہمراہ چلنا ہو یہ حکم سُنکر اُسی وقت سے سامان سفر درست ہونے لگا ملکہ نے اپنا سامان کیا غرض کہ رات بھر مین سب سامان ہو گیا سحر ہوتے ہوتے سب تیار ہو گئے یہان بیرون محل تمام

سردار و افسر اپنی اپنی پلٹنون اور سپاہ کو لے کر حاضر در دولت ہوے سرور جنی مع اپنے فرزند رحم جنی کے حاضر ہوا کہ یہان احمر پری زاد بیدار ہوا نماز سحر سے فراغت کی اور سب سے رخصت ہو کر بیرون محل آیا اپنے فرزند گوہر پری زاد کو اپنی جگہ تخت پر بٹھایا سب کو اُسکی اطاعت کا حکم دیا رحم جنی کو اُسکا نائب کیا کہ اُس عرصہ مین رستم ثانی بھی بیدار ہو کر برآمد ہوے بادشاہ کو مجرا کیا کہا کہ زنانی سواری بھی ہمراہ ہوگی اُسی وقت سواریان در دولت پر لگائی گئین محراب پری سوار ہوئی اور گل پریان جو کہ اُسکے ہمراہ جانے کو مستعد تھین وہ بھی اپنے اپنے تختون پر سوار ہو کر تیار ہوئین اُدھر بادشاہ سوار ہوا ادہر اُسکے رستم ثانی و سرور جنی و دیگر سرداران گرامی اپنے اپنے تختون پر سوار ہوے عقب مین انکے لشکر دیو و پری قریب تین لاکھ کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے بصد شان و شوکت کے روانہ ہوے انکو تو ابراہ مین رکھا جاتا ہی لیکن اب یہان سے حال فرخندہ فال لشکر اخضر پری زاد کا تحریر ہوتا ہی

یعنی جشن کرنا دیو ہامان کا اور بعد تین دن کے طبل جنگ بجوانا پھر براے مقابلہ میدان جنگ مین آنا اور مبارز طلب کرنا لشکر مین انتشار ہونا اور خود دیو ہامان کا آنا اور دیو ہوہان سپہ سالار اخضر پری زاد کا اُسکے ہاتھ سے مجروح ہونا دیو ہامان کا پھر مبارز طلب کرنا لشکر مین تلاطم ہونا کہ اب کیا کیا جاے اور فکر کرنا اخضر پری زاد کا کہ کسکو براے مقابلہ روانہ کرون کہ یکایک آسمان پر سے تخت ہاے پریون کا پیدا ہونا اور لشکر دیو کا آنا اور اُنھین سے رستم ثانی اور احمر پری زاد کا ظاہر ہونا رستم ثانی کا دیو ہامان کو دیکھکر میدان جنگ مین آنا اور اُسکو کشتی لڑکر زیر کرنا اُسوقت اُسکا بکر مسلمان ہونا پیدا ہونا سہراب ثانی کا اور جشن کرنا رستم ثانی کا اسکے تولد کی خوشی مین پھر بعد جشن بزم عشرت کرنا بروز بسم اللہ پھر شکار کو جانا رستم ثانی کا اور مکر سے دیو ہامان کے گرفتار ہونا طلسم مین اور پھر اُسکے نامہ لکھنا دیو ہامان کا اخضر پری زاد کو کہ میرا عقد ملکہ کے ساتھ کر دو ورنہ مین لشکر لے کر آتا ہون مستعد جنگ ہو یہ نامہ پڑھکر متردد ہونا اخضر پری زاد کا اور سرور جنی سے کہنا کہ اب کیا تدبیر ہو اُسکا زائچہ کھینچنا اور احکام دریافت کر کے عرض کرنا کہ ایک درویش اُسی مقام پر بیٹھے ہین اُنکو دیو روانہ کر کے طلب فرمائیے وہ آپ کی مدد کرینگے اور یہ لڑائی اُنھین کے ہاتھ سے فتح ہوگی یہ سُنکر اخضر پری زاد کا ایک دیو کو روانہ کرنا طرف پردہ دنیا کے بمشورہ سرور جنی کے و دیگر حالات متعلق داستان

ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

گردش زمانہ تو تیرا اسیر ہی
وہ طفل شوخ چشم قیامت شریر ہی
جو باندھ دی ہی ردنے جو لگتا ہی صبح کو

سلطان عصر تیری گلی کا فقیر ہی
تنکا سا ہو رہا ہی تن آگے ہی سوکھ کر
ہی چشم تر کہ غیرت ابر مطیر ہی

چشمک کرے ہی میری طرف کو نگاہ کر
اب ننگ کیا فقیر جو سب مین حقیر ہی
ایک دو دل رسیدہ جو صید آئے گا کبھی گا

پیچ پیچ جال گیسوؤں کا جو گرہ گیر ہے
ہر جوہر اسکی تیغ ہی نامہ برائے قتل
وہ آفتاب چہرۂ روشن ضمیر ہے
بیت یہ بزم سخن طوطی خوش نوا

اس خوبصورتی سے نہ صورت نظیر ہے
پیغام مرگ عاشقوں کو اُسکا تیر ہے
فریاد شب کی حُسن کے کہاں بے دماغ ہو
بدین زمزمہ شد ترنم سرا

صورت ملک تو سیرت کی وہ بے نظیر ہے
پوچھو اسی سے مضطرب ایجاں دل کی کچھ
دیکھو تو اس بلا کو یہ شاید کہ میر ہے

کاتبان اخبار و بہادران مضامین میدان کارزار مسافران دشت معانی و بزم آراستہ کنندگان جلسہ رنگین بیانی گرفتاران طلسم محبت اس داستان کو یوں تحریر کرتے ہیں کہ بموجب حکم دیو ہامان سامان جشن مہیا ہوا تمام لشکر میں روشنی کی گئی ہر جگہ ناچ کا سامان ہوا اُس لشکر کے چاروں طرف ٹھاٹھر بندی کی گئی تمام خیمے و بارگاہیں آراستہ کی گئیں وہ دن اور رات اسی سامان اور انتظام میں بسر ہوئی صبح کو دیو ہامان نے غسل صحت کیا باجے خوشی کے سنے لباس پُر تکلف پہن کر اُس بارگاہ میں گیا جو اُسکے عیش کے واسطے قرار دی گئی تھی اور برائے جشن و ناچ و رنگ آراستہ کی گئی تھی آکر بیٹھا اور تمام سردار بھی آئے جب سب آچکے تو اُسوقت دور شراب ہوا ہر ایک بادۂ ناب کوئی کر مست و بیتاب ہوا اور جھوم جھوم کر یہ غزل پڑھنے لگے غزل

ساقی قدح شراب دیدے
باقی ساقی شراب دیدے
لیلی میں نے تجھے بنایا
جو چاہے وہ بےحساب دیدے

مہتاب میں آفتاب دیدے
اُس بت سے نہیں سوال کچھ اور
مجنوں مجکو خطاب دیدے

ساقی باقی جو کچھ ہووے لے
اپنے منھ سے جواب دیدے
اُس گل سے نسیم زر نہیں مانگ

اسکے بعد دیو ہامان نے ناچ شروع ہونے کا حکم دیا طائفہ دیو لی کا آیا ناچ شروع ہوا وہ خوب ناچی گائی اور طائفے آئے ناچے گائے اور چلے گئے بعد اُسکے کھانا کھایا گیا تمام لشکر کو طعام تقسیم کیا گیا پھر صحبت آراستہ ہوئی اُسوقت حکم ہوا کہ طائفے پریوں کے حاضر ہوں فوراً طائفے حاضر ہوئے ایک پری بصد ناز و ادا آئی گت ناچی اور یہ غزل گائی غزل

اے شمع رو میں تیرا جو پروانہ نہ ہوتا
ہوتا نہ تری زلف کا سودا جو پری رو
ساقی جو مئے وصل پلاتا اسے آکر
میں کہتا نہ عنبر کی انسے ہو جو کبھی بھی
سینے میں مہماں ہوتا نہ گر عشق بتوں کا
اے رشک قمر گھر سے نہ تم میرے جو جاتے
ہوتی نہ خوشی اظہر محزوں کو تجھ بن غم

مشہور ترے حسن کا افسانہ نہ ہوتا
سودائی نہ ہوتا کبھی دیوانہ نہ ہوتا
کس طرح خوشی دل میں یہ مستانہ نہ ہوتا
صندل کا تری زلف میں گر شانہ نہ ہوتا
یہ خانۂ دل اپنا صنم خانہ نہ ہوتا
دیر اسکی کی صورت مرا کاشانہ نہ ہوتا
عقل میں اگر سامنے جانانہ نہ ہوتا

قریب شام پھر صحبت برخاست ہوئی روشنی کی گئی آتشبازی چھوٹی بعد فراغ طعام وغیرہ پھر سب بزم عشرت میں آئے جام شراب گردش میں آیا دورہ شروع ہوا بعد شغل شراب کے ناچ ہونے لگا وہ شب اسی طرح بعیش و عشرت بسر ہوئی یہاں تک کہ وہ دوسرا دن بھی اسی طرح تمام ہوا رات ہوئی پھر روشنی ہوئی آتشبازی چھوڑی گئی رات بھر ناچ ہوا کیا دن بھر ناچ رہا وہ دن بھی تمام ہوا اُس شب کو آخری صحبت تھی تمام لشکر میں ہر جگہ پر دیو تیار نایاں میں ایک دیونی نے یہ غزل گائی غزل

نہیں جاتی کسی صورت سے شوخی اُس ستمگر کی
ذرا دیکھو تو پھر جی میرے ترک ستمگر کی
تڑپ اُٹھتا نہ کیوں خنجر کہ ناہموار کو جیہ تھا

مرے نامے کو پڑھکر کاٹ لی گردن کبوتر کی
جواب خط میں بھیجی کاٹ کر گردن کبوتر کی
زمیں کو سے قاتل لوٹ کر میں نے برابر کی

کروں میں کیوں گلہ اب غیر کی صحبت نشینی کا
شب وصلت میں گستاخی جو کی تو ہنس کے فرمایا
اُٹھا یا بزم سے مجکو جگہ دی غیر کو دل میں
جفا کرتے ہیں جھوٹی قسمیں میرے سر کی کھاتے ہیں
نہیں ہی اعتبار زیست اس گردون کی گردش سے
الٰہی خیر کیجو جل نہ جائے باغ دل میرا
نہیں رہتے وہ اپنی شوخیوں سے ایک صورت پر
اُڑا کر لے چلوں گلشن کو سوے آسمان اے دم
شمع سے کہدو اب خاموش ہو جائے سر محفل
ریاض زار علم و فن کا رتبہ سب سے بالا ہی

الٰہی بس شکایت ہی مجھے اپنے مقدر کی
طبیعت کیون ہماری ہو جو تم نے تکدر کی ÷
مری خاطر بھلا اے جان جہان کیا خاک پتھر کی
چھڑانے سے نہیں چھوٹے گی عادت اُس ستمگر کی
غنیمت ہی ہمارے آپ کے صحبت یہ دم بھر کی
مرے سینہ میں سوز غم کی آتش خود بخود بھڑکی
کھنچے تصویر کیونکر کیا خطا اسمیں مصور کی
دکھا دوں تو میں صیاد اپنے بال اور پر کی
دکھاؤں میں گہر افشانی اپنے دیدۂ تر کی
اسی باعث جہان میں قدر ہوتی ہی ہنرور کی

برابر شہراب اُڑا کی بزم کا تو کچھ حال لائق بیان نہیں ہی عجب شان وشوکت سے دیو ہامان تخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ ہر ایک کو دیکھکر ہنسی آتی تھی سرخ جوڑا تو گلے میں تھا ایک تاج سر پر وہ سیاہ سیاہ صورت اور وہ سرخ لباس عجب رنگ دکھاتا تھا پہلو میں زنگارہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ زاغ و زغن کا جوڑا بیٹھا ہوا ہی اور گرد و پیش عجب ہیبت ناک مہیب دیوان ناپاک بیٹھے ہوے تھے کہ جسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہو کوئی سگ صورت تھا وہ اپنے سگون کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کوئی گرگ باران دیدہ گرگ پیشانی تھا کوئی نیش عقرب عقرب چشم تھا ہر ایک سے نیش زنی کرتا تھا کوئی فیل دندان تھا کسی کی پیشانی پر ایک شاخ تھی کسی کے گوش دراز تھے کوئی پلنگ کی صورت رکھتا تھا اسی شکل اور صورت کے دیو اسکے گرد واطراف جمع تھے اور بیٹھے ہوئے تھے ناچ دیکھ رہے تھے رات بھر خوب خوب ناچ دیکھا اور گانا سُنا سب کو انعام ملا صبح ہوئی ایک پری بصد شان دلبری آئی اور نہایت لب ولہجہ میں یہ غزل گائی غزل

تم سا کوئی دنیا میں طرحدار کہاں ہی
یوسف سا حسینون میں طرحدار کہاں ہی
معشوق ہیں سب عہد شکن وعدہ فراموش
ہی جسکے لیے ایک زمانہ تہ و بالا
بلبل یہی صیاد سے کہتی ہی قفس میں
کس منھ سے کل آنے کو کہا تھا مرے گھر میں
اُس مست کی آنکھون کو جو دیکھا نہیں اہل
جس دل کو نوں پس آپ سمجھتے تھے بہت دوست

یوسف کی وہ اب گرمی بازار کہاں ہی
ہر شہر میں وہ مصر کا بازار کہاں ہی
اس عہد میں اب صادق الاقرار کہاں ہی
معلوم نہیں وہ بُت عیار کہاں ہی
للہ بتا دے مرا گلزار کہاں ہی
اے عہد شکن آج وہ اقرار کہاں ہی
کیون پوچھتا ہی خانۂ خمار کہاں ہی
اب ہجر میں وہ آپ کا غمخوار کہاں ہی

غرض کہ وہ رات بھی ختم ہوئی آج صحبت برخاست ہوئی ہر ایک اُٹھکر اپنے اپنے خیمون کو گیا دیو ہامان بھی اپنے خیمے کو گیا تین شبانہ روز کا جاگا ہوا تھا جاکر سو رہا دن بھر سویا یہان تک کہ سہ پہر کو خواب مرگ سے بیدار ہوا منھ ہاتھ دھو کر بارگاہ میں آیا سب سردار بھی آئے دربار بھی آراستہ ہوا اُسی وقت دیو ہامان نے حکم دیا کہ بجے طبل جنگ ہم کل میدان جنگ میں جاکر مقابلہ کرینگے اور دیوان اخضر پری زاد سے سامنا کرینگے دیکھیں کہ کون مقابلہ کرتا ہی اور کونسا دیو میرا سامنا کرتا ہی دیو ہومان میرے روبرو کیا اصلیت رکھتا ہی میں اُسکو ایک ضرب دار شمشاد میں زمین کا پیوند کردونگا

اُس دن مین اتفاق سے زخمی ہو گیا تھا ورنہ مین زخمی نہ ہوتا اور جسکا مجکو خوف تھا وہ تو لشکر مین موجود نہین ہر اُسکو خداوند ابلیس نے غارت کر دیا یہ تقریر سُنکر سردارون نے کہا کہ کل کیا آپ خود مقابلہ کرینگے ہامان نے کہا کہ ہان مین جا کر ہومان کو طلب کرونگا اگر وہ آیا تو اُسکو قتل کر کے اور مبارز طلب کرونگا یقین ہر کہ کوئی مقابلہ کو نہ آئے گا مین جنگ مغلوبہ کر دونگا تمام لشکر کو تباہ و برباد کر دونگا اخضر کو گرفتار کر کے داخل شہر ہونگا ناموس پر قبضہ کرونگا یہ سُنکر سردار خاموش ہو رہے کہ بموجب حکم ہامان لشکر مین طبل جنگ بجا صدا طبل کی تمام لشکر مین پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سب سامان جنگ کرنے لگے یہ خبر ہرکارے لشکر اخضر کے دریافت کرنے اپنے لشکر سے آئے یہان اخضر پری زاد بیرون بارگاہ مع چند سردارون کے بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا مگر فکرمند تھا کہ نہ معلوم رستم ثانی کہان چلے گئے ہین اور کہان شکارگاہ سے غائب ہو گئے کون لے گیا کدھر کو چلے گئے سرور جنی نے کہنے لگا یا تھا کہ دو چار دن مین آئینگے ابھی تک تو کوئی سامان نہین ہر دیکھیے آج جشن ختم ہوا ہی وہ حرامزادہ کیا کرتا ہی آیا طبل جنگ بجواتا ہر یا ابھی تامل کرتا ہی اگر طبل جنگ بجوائے گا تو مین خود مقابلہ کو جاؤنگا اور کسی کو نہ جانے دونگا ہومان نے کہا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ حضور ہمارے ہوتے مقابلہ کو تشریف لے جائین اگر وہ طبل جنگ بجوائے گا تو ہم غلام کس دن کے واسطے ہین مین جا کر مقابلہ کرونگا اور کسی کو نہ جانے دونگا کل ہی فیصلہ کر دونگا اگر اُس روز اور دم بھر وہ میرا مقابلہ کرتا اور اُسکو غش نہ آجاتا تو مین اُسکو قتل کرتا اور یہ خلاف بہادری تھا کہ مین اُسکو حالت غشی مین قتل کرتا دنیا مجکو نامرد کہتی یہ سُنکر اخضر نے کہا کہ ہان آپ سب صاحب ایسی ہی ہین آپ سب جان نثار ہین مگر مجکو یہ کب منظور ہی کہ آپ ایسے جان نثار اپنی جانین دے دین اور مین موجود رہون نہ معلوم خداوند کریم کو کیا منظور تھا کہ رستم ثانی ایسے جوان مرد کو ہمارے پاس سے جدا کیا اگر وہ ہوتے تو کاہے کو یہ پریشانی ہوتی اگر لاکھ ہامان ہوتے تو کوئی خوف نہ تھا بادشاہ ابھی یہ گفتگو بیان کر رہا تھا اور برائے رستم ثانی افسوس کرتا تھا کہ یکایک صدا ے طبل لشکر ہامان سے گوش بادشاہ یہان پہونچی سردارون سے کہا کہ تم نے سُنا دیو ہامان نے ضرور طبل جنگ بجوایا ہی ابھی ابھی میرے کان مین صدا آئی ہر کوئی جا کر خبر لائے یہ سُنکر چند دیو جو کہ بامر جاسوسی مقرر تھے وہ برائے خبر چلنے پر آمادہ ہوے تھے کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر ہامان مین موجود تھے حاضر ہوے آداب شاہی بجا لائے عرض کیا کہ خداوند دیو ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا ارادہ یہ ہر کہ غالباً ان ہرکارے سے مقابلہ کرے باقی خیریت ہی یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس حربی بجے ہم اُن سے مقابلہ کرینگے یہ حکم پاتا تھا کہ یہان بھی نقارے پر چوب پڑی تمام میدان صداے نقارہ سے ہل گیا شعر زنقارہ آواز آمد بردن + کہ دون ست و دون ست گردون دون + بجا طبل جنگ بیدرنگ لشکر اسلام و لشکر کفار مین دونون لشکرون مین تیاری جنگ ہونے لگی پہلوان اپنے ہتھیارون کو درست کرنے لگے سنانین صاف ہونے لگین تلوارین چرخ پر چڑھائی گئین خنجرون کو زہر مین بجھایا تیر درست کیے گئے ہر ایک اپنے سلاح درست کرنے لگا نامردون کا صداے طبل جنگ سُنکر کلیجہ دو دو ہاتھ سینے مین اُچھلنے لگا کوئی سامان فرار کرنے لگا کوئی بہانہ درد سر کا کر کے اپنے خیمے مین جا کر لیٹ رہا کسی کو مارے خوف کے بخار آگیا کسی کو تپ لرزہ آنے لگی بزدلون کا تو یہ حال تھا اور جو کہ بہادر تھے اور مرنے کو حیات تصور کرتے تھے اُنکا یہ حال تھا کہ جوش شجاعت سے چہرے سرخ تھے ہنسی چلی آتی تھی باہم گلے ملتے تھے روز عید اُنکے واسطے روز جنگ تھا اُنکو خیال نام و ننگ تھا

لشکر ما مان مین تو ہر ایک خوش تھا کہ وہ آدمزاد نہین ہی کہ جسکے سبب سے ہمارا سردار خائف تھا کل تو بہ جنگ مغلوبہ ہوگی مال و اسباب لشکر اخضر پری زاد کا ہاتھ آئیگا ناموس پر قبضہ ہوگا پریان تصرف مین آئینگی ایک سے ایک کہتا تھا کہ بھائی مجکو تو کچھ پروا ور یہ اشرفی کی نہین ہی مین تو پریون کا خواستگار ہون بس جلسے ہی شکست اخضر پری زاد کھا کر بھاگے گا مین تو فوراً محل مین داخل ہونگا اور وہان جو پری خوبصورت ہوگی اسپر قبضہ کرونگا ایک کہتا تھا کہ مین تو خزانے پر جاکر قبضہ کرونگا لشکر کفار مین یہ چرچے ہو رہے تھے کوئی بارے خوشی کے سوا نہین ہی لشکر اخضر مین آپس مین دیو یہ کہ رہے تھے کہ بھائیون کل وہ دن ہی کہ لشکر کفار ضرور جنگ مغلوبہ کریگا اپنی جانین لڑادو کفار کو مار کر بھگا دو انکے دل کی حسرت انکے دل مین رہے کھیت سے باہر قدم نہ ہو ن ثابت قدمی کفار کو دکھا دو کہ انکو بھی ثابت ہو کہ لشکر اخضر پری زاد مین بھی بڑے بڑے بہادر ہین دوسرا کہتا ہی کہ وہ وقت تو آئے دیکھین کیونکر کفار جنگ مغلوبہ کرکے فتح پاتے ہین ہم اپنی جانین لڑا دینگے ایسے بادشاہ پر آنچ نہ آنے دینگے کس مدت سے نمک سرکاری کھاتے ہین حق نمک ادا کرین پامال کرین کفار کو یہ خوشی ہی کہ رستم ثانی لشکر مین نہین ہین گردہ نہین ہین تو کیا ہوا خدا مالک ہی پہلے کون تھا کہ جسکے بھروسے پر ہم اکثر لڑے کیسے کیسے ملک فتح کیے ہین کیسی کیسی لڑائیان سرکی ہین اور خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے اُسنے ہماری خوب قدر و منزلت کی ہر مرتبہ انعام کثیر عنایت فرمایا لوٹ غنیم کی معاف کردی پھر ہم کیونکر نہ اسکے اوپر جانین فدا کرین جو کہ ایسا قدردان ہو اور اسکا نمک کھائین یہان آپس مین اہل لشکر اسلام یہ باتین کر رہے ہین ادھر اپنے اپنے خیمون مین کل سردار جاگ رہے ہین سلاح درست کر رہے ہین اشتیاق عروس مرگ مین کسی کو نیند نہین آتی ہی یہی خوشی ہی کہ صبح کو کفار سے مقابلہ ہوگا کفار کے خون سے ہاتھ رنگین ہونگے میدان جنگ مین کشتون کے انبار ہو جائینگے دیکھین کسکا قدم ڈگ جاتا ہی اور کون ثابت قدم رہتا ہی ادھر دونون لشکرون مین طلایہ پھر رہا ہی صدائے خبردار باش ہوشیار باش بلند ہی اشعار

فراہم شدند آن یل بردبار
ز ہر ایات او دین فضائے جہان
ہمہ آمدند خوش آئینہ بال پر
عصفیف زمین چون فلک اوج بود
نہان شد بگرد آسمان و زمین
رسیم سقورای دران مین رفتند
دو رنگ و رنگ و دو رنگ و رنگ

چو سر کشان شدند ز رمضان آراستند
نمایان چو طاؤس باغ جنان
بر آمد فغان از لشکر بیقیاس
سپیدہ فوج بر فوج بود
ز گرد و غبار سیاہ شد بر سپہر
زمین گشت شد و آسمان گشت ہفت

بمیدان رسیدند مردان کار
ز پیکار گشتند دعا خواستند
علمہائے سر کشیدہ چو سرو
زمین در تزلزل فلک در ہراس
زمین آمد از نعل تازی بہ تنگ
رہ رفتن خویش گم کرد مہر
صداہا برون آمد از طبل جنگ

چاندنی کا تمام صحرا مین پھیلی ہوئی ہی عالم نور ہی جنگل مین ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہین شبنم پڑ رہی ہی یہ ثابت ہوتا ہی کہ فوارے چھوٹ رہے ہین تارے تمام آسمان پر چھٹکے ہوئے ہین گلون کی خوشبو سے صحرا مہک رہا ہی دونون لشکرون مین اسقدر روشنی ہی کہ ذرہ ذرہ نظر آتے ہین ایک تو چاندنی دوسرے روشنی جابجا صحرا مین جو دیو کہ جوان ہین اور مخرور بزانو بیٹھے چاندنی مین بیٹھے ہوئے شراب خوری کر رہے ہین چاندنی کی کیفیت دیکھ رہے ہین ہوا سرد جو آتی ہی تو دل انبساط ہو جاتا ہی ہوا ایسی معلوم ہوتی ہی خنکی جنگل کی جسم کو گران نہین ہی پھولون کی خوشبو سے دماغ معطر ہی اسی صورت سے آثار سحر نمایان ہوئے سفیدی صبح چہرہ گردون پر پیدا ہوئی جھونکے نسیم سحر کے آنے لگے طائر باغون مین درختون پر چہچہہ زنی کرنے لگے تارے دریائے فلک

مین ڈوبنے لگے مہتاب کے چہرے کا نور کم ہونے لگا چراغ ہر ایک محفل کے جھلملانے لگے شمعین فانوس مین گل ہونے لگین پروانون کا اُنکے گرد انبار لگا ہوا ہی ہوا کے جھوکون سے چراغ لشکر گل ہو رہے ہین کہ جیسے ہی آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے مؤذن اُٹھے وضو کیا اذان دی لشکر مین وردی سحر کی بجی طائر اپنے آشیانون سے اُڑے بلبلین گلون کو کھلا ہوا دیکھکر بہت خوش ہوئین چہچہے کرنے لگین سرداران لشکر اپنے اپنے بسترون سے انگڑائیان لیکر آنکھین ملتے ہوے اُٹھے بسترون پر جو شکن پڑی تھی وہ یہ ثابت کرتی تھی کہ ابھی ابھی کوئی عاشق مزاج ہجران بہادر اُٹھ کے گیا ہی ملازمون نے بستر اُٹھائے اُنھون نے ہاتھ مُنھ دھویا وضو کیا نماز پڑھی کہ خادم نے کشتی اسلحہ کی روبرو لاکر رکھدی انھون نے سلاح تن پر آراستہ کیے اسی طرح ہر سردار اُٹھ اُٹھکر مسلح او رمکمل ہوکر اپنے اپنے خیمے سے نکلا لشکر بھی آمادہ اور آراستہ ہوکر میدان نبردمین آیا اور آمادہ جنگ وجدال ہوا کہ اتنے مین بادشاہ بھی بیدار ہوا خادم نے پانی حاضر کیا وضو کیا نماز پڑھی بخشوع وخضوع بالحاح وزاری اپنے فتحیاب ہونے کی دعا کی خالق اکبر کی درگاہ مین اتنے مین دوسرے خادم نے صندوقچہ اسلحہ وکشتی لباس فاخرہ حاضر کی بادشاہ نے پوشاک پہنکر سلاح تن پر آراستہ کیے اُدھر سرور جنی اپنے خیمے سے مسلح ومکمل ہوکر آئے اور ہومان بھی اپنے خیمے سے آراستہ ہوکر باہر آیا در خیمہ شاہی پر آکر منتظر آمد بادشاہ ہوے کہ اتنے مین صدا بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوئی پردہ اُٹھا شاہ جم جاہ فلک بارگاہ برآمد ہوے سرور جنی نے مجرا کیا عرض بیگی نے بڑھکر عرض کیا کہ وزیر اعظم نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہی کہ ہومان کا مجرا ہوا پھر تو سب سرداروں کا مجرا ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام ومجرا لیتے ہوے برابر تخت کے آئے ہومان بعہدۂ سپہ بہاری اپنی جگہ پر روبرو لشکر کے آیا تخت شاہی بڑھا نقیبون نے صدا لگائی روشن چوکی بجنے لگی بیچ بیچ سرون مین کیسی بھینی بھینی دھن مین یہ شعر گاتی چلے جاتے تھے شعر الہی تخت تو بیدار باد ✤ ترا دولت ہمیشہ یار باد ✤ اور یہ اشعار مدح شاہی کے پڑھتے ہوے سواری کے ہمراہ تھے اشعار

خسروا جلوہ ترا وہ طرب افزائے جہان ⁂ کہ تجھے دیکھ کے ہو عید بھی قربان قربان

نیر جاہ شب ورور ترا جلوہ فروز ⁂ مہر تابان کبھی ظاہر ہی کبھی ہی پنہان

قطرہ افشان ہو اگر تیرسحاب رحمت ⁂ لیکے نیچہ مین گہر بحر سے نکلے مرجان

اور اگر بھی ہون وہ خوش آب جنھین دیکھتے ہی ⁂ خرفۃ العین مین ہو کا ہربا کو یرقان

اسقدر تابع فرمان ہی زمانہ تیرا ⁂ ہی نہ گلشن مین بھی روئیدہ گل نافرمان

ہوکے سرسبز بہاران کرم سے تیرے ⁂ شاخ گل ہر چمن دہر مین ہو شاخ کمان

وہ ترا زور حمایت ہی کہ جسکے باعث ⁂ ناتوانون کو بھی ہی دہر مین اک تاب وتوان

ہل سکین پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندہ رکھین ⁂ ایک تار نگہ حور مین سو سیل دمان

ای فلک جاہ ترے در کے ہین وہ ذرہ نما ⁂ جنکے خورشید نے اپنی جبین کیا افشان

قہر نازل ہو فلک سے جو ترے اعدا پر ⁂ چشمۂ مہر ہو مانند تنور طوفان

اس طرح سے تری آگے ہی مہم آتش وآب ⁂ جسطرح آئنہ مین عکس رُخ شعلہ فشان

تیرے احسان سے ہر انسان ہی غلامی مین ترے ⁂ سچ کہا ہی کہ الانسان عبید الاحسان

یہ اشعار شاہیہ کس کس خوش الحانی سے ہمراہیان سواری ہیر ڈین کی دھن مین گاتے جاتے تھے اور تیل بادبہاری کے طرف میدان جنگ کے چلے جاتے تھے عقب مین لاکھون دیو دپری زاد کا لشکر اُنمین با سبحے جنگی

بجتے ہوئے علم لشکر لہراتے ہوئے اسلحہ جسمون پر چمکتے ہوئے وہ صبح کا سُہانا سُہانا وقت وہ ہوا کی خنکی وہ سبزے کی دھانی پوشاک وہ طائرون کی صدائے دلکش وہ گلون کی خوشبو وہ اشجار کا جھومنا وہ مرغان خوش الحان کا شاخ گل کو وجد مین آکر چومنا عجب سمان دکھاتا تھا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا صدائے قمریون سے صحرا گونج رہا تھا صدائے فاختہ کہین پر بلند تھی مور ایک جانب کو ناچ رہے تھے صدائے بلبل ہزار داستان سے دل کے ٹکڑے ہوئے جاتے تھے وہ آفتاب عالمتاب کا برآمد ہونا وہ جا بجا دھوپ کا نمودار ہونا عجب وقت اور عجب سمان تھا یہانتک کہ میدان جنگ مین سواری پہونچی بادشاہ نے صف بندی کا حکم دیا صف آرا نے نکل کر صفوف جدال و قتال قائم کین میسرہ میمنہ قلب جناح ساقہ کمینگاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم کیا کہ پشت لشکر پر ہومان اپنے عہدہ سپہ سالاری پر استادہ ہوا ابھی یہان صف بندی نہ ہو چکی تھی کہ آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ باجے بجتے ہوئے کالے کالے پھریرون کے علم کھلے ہوئے اُنپر تصویرین ابلیس و تابعین ابلیس کی بنی ہوئی وہ مہیب صورتین کہ اگر حور دیکھے تو ڈر جائے اُنکے ہاتھون مین وہ حربہاے جنگ کہ جنکی گرانباری کو دل پشت نہ اُٹھا سکے کمر اُسکی ٹوٹ جائے ہاتھون مین لیے ہوئے آکر ایک جانب بمقابلہ لشکر اسلام قائم ہوئے ابھی دیو ہامان نہین آیا ہی وہان دیو ہامان خواب مرگ سے بیدار ہوا اسلحہ تن پر لگا کر بصد کبر و نخوت تخت پر سوار ہوا اور برابر اپنے زنگارہ کو بٹھایا اور سردارون کو لیکر بصد غرور و تکبر طرف میدان کے چلا یہانتک کہ رزمگاہ مین پہونچا مگر بہت خوش چہرے پر فرط خوشی سے ایسی چمک تھی کہ یہ ثابت ہوتا تھا گویا سنگ اسود کی مورت تخت پر رکھی ہی تمام لشکر خوش تھا کہ آج مال و اسباب اہل اسلام کا لوٹینگے جب دیو ہامان میدان مین آکر پہونچا تو صفین آراستہ ہوئین جب صفین آراستہ ہو چکین تو سقے نکلے اُنھون نے آب پاشی کی بیلدارون نے جھاڑی جھنڈی کو کاٹا اور سب پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے اُنکو بھی کاٹ کر ڈال دیا نقیب نکلے اُنھون نے نقابت کی جب وہ نقابت کر کے چلے گئے تو دونون لشکرون کی صفون پر سناٹا چھا گیا بہادرون کو جوش شجاعت آگیا چہرے سُرخ ہوگئے بال بدن کے کھڑے ہوگئے فرط شجاعت سے جھومنے لگے کہ ایک مرتبہ دیو ہامان تخت پر سے اُٹھا اور سب اہل لشکر سے رخصت ہو کر میدان نبرد مین آیا پہلے خوب سلحشوری کی بعد اسکے آواز دی کہ ای فرقہ مسلمانان وائے اخضر پری زاد سے مین خیر ہی کہ میرا عقد ملکہ کے ساتھ کر دو جو ہونا تھا وہ ہوگیا ورنہ بڑی خرابی ہوگی مین نہ مانونگا آج بغیر ایک سو کیے اب میدان سے نجاؤنگا اگر یہ نہین منظور ہی اور جنگ ہی منظور ہی تو اپنے سپہ سالار دیو ہومان کو بھیج کہ اُسکو دعوے شجاعت ہی وہ آکر میرا مقابلہ کرے اُس دن مین اتفاق سے زخمی ہوگیا دیکھون وہ آج کیونکر مجکو زخمی کرتا ہی اور اُس آدمزاد کا اب بھروسا نہ کرو کہ اُسکو کسی نہ کسی دیو نے قتل کر ڈالا یہ صدا سُنکر دیو ہومان نے بادشاہ سے اجازت لی اور کہا کہ وہ حرامزادہ مجکو براے مقابلہ طلب کرتا ہی مین ضرور جا کر مقابلہ کرونگا بادشاہ نے اُسکو اجازت دی وہ سلام کر کے دیو ہامان کے روبرو آیا اور اُس سے کہا کہ لے مین موجود ہون جو تیرا جی چاہے وہ کر لے تو نے مجکو طلب کیا تھا مین آیا آج پھر تجکو مثل اُس دن کے زخمی کرونگا یا قتل یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ وہ دن گذر گئے آپ کا اقبال جاتا رہا اب آپ میرے ہاتھ سے قتل ہونگے کیون اسقدر اپنے کو بہادر خیال کرتے ہو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو اپنی جان کو غنیمت جانو آؤ میرے پاس چلے آؤ مین تمھاری بڑی عزت کرونگا دیو ہومان نے کہا کہ

آپ میرے اوپر رحم نہ کرین آپ مقابلہ کرین اگر میری قضا آئی ہی تو آپ کہان تک مجکو بچائیے گا اور مین
آپ کی طرح نمک حرام نہین ہون کہ اپنے ولی نعمت سے پھرون اور نمک حرامی کرون یا مرتد ہون یہ مقام
جنگ ہی نہ جاے پند و نصیحت ہی بلکہ میری راے یہ ہی کہ تم خود دردمان سے ہاتھ باندھکر میرے ہمراہ ہو مین تمھاری
خطا بادشاہ سے معاف کرا دونگا اور تم کو تمھارا منصب دلا دونگا اپنے مذہب پر آؤ اس نمک حرامی سے
ہاتھ اُٹھاؤ کیون اپنے کو برباد کرتے ہو کیون اپنی آبرو دیتے ہو آخر اُس دفعہ بھی تم نے زیادتی کی تھی
بادشاہ قلعہ بند ہوتے تھے مگر خدا نے کیسی مدد کی کہ تم زخمی ہوکر بھاگے تمھارے ہاتھون مارے گئے یہ
نوبت آئی اسی مین خیر ہی یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ کیون اسقدر لاف و گزاف کرتا ہی اور کیون اسقدر
نصیحت کرتا ہی کوئی آپ میرے اُستاد نہین ہین جو میرے مزاج مین آیا وہ کیا بس ہے بس مقابلہ فرمائیے
حربہ اُٹھائیے یہ سُنکر دیو ہومان نے کہا کہ ہمارا یہ دستور نہین ہی کہ ہم پیش قدمی کرین جب تمھارے
حربہ سے بچونگا تو مین بھی حربہ کرونگا تم اپنا حوصلہ نکال لو یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ تیری قضا ہی آگئی ہی
بس یہ کہکر اور فوراً دار شمشاد اُٹھاکر وار کیا دیو ہومان نے اُسکو اپنے سپر پر روکا اور اپنا وار کیا اور
اب باہم وار چلنے لگے رد و بدل ہونے لگی برابر دونون کے وار چلتے تھے جب اُسکا وار چلتا ہی تو
اہل اسلام جانتے ہین کہ دیو ہومان قتل ہو گیا یہ اُسکے وار سے بچ گیا تو لوگ خوش ہو گئے جب ہومان
کا وار چلتا ہی تو اُسکے اہل لشکر خیال کرتے ہین کہ ہامان قتل ہو گیا جب وہ اُسکے وار سے بچ جاتا ہی
تو کفار خوش ہوتے ہین دونون لشکرون کی نگاہین لڑی ہوئی ہین ہمہ تن چشم بنے ہوے دیکھ رہے ہین
برابر دونون لشکرون سے صداے تعریف بلند ہوتی ہی بڑی دیر تک دونون مین وار چلا کیے نہ اسکو اُسکے
وار سے ضرر ہوا نہ اُسکو اسکے وار سے یہ حالت ہی نہ اور اظفر نہ این را خطر نہ آن را خطر نہ اور اظفر غالب و
مغلوب نہین ثابت ہوتے ہین کہ کون غالب ہی اور کون مغلوب ہی کیونکہ برابر کے دونون بہادر ہین
بلکہ ہومان ہی کہین پر زیادتی کر جاتا ہی مگر اسکا ستارا آج کل گردش مین تھا تقدیر سے کسی کا زور
نہین چلتا ہی ایک مقام پر جو اُسنے حربہ یعنی دار شمشاد اُٹھایا اور آواز دے کر کہا کہ او ہومان بیچ یہ
وار میرا خالی نہ جائے گا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا ہومان نے کہا کہ مین ہوشیار رہون تو اپنا وار کر
بس اُسنے یہ سُنکر اور دار شمشاد اُٹھاکر اور دونون ہاتھون مین استوار پکڑ کر وار کیا یہ اس خیال سے
آگے گیا کہ اسکے بند دست کو پکڑ کر اور مروڑ کر ہاتھ کو حربہ چھین لون یہ جو چلا تو پیر اسکا ایک موش خانہ مین
جا پڑا کہ زمین شق ہو گئی پیر اُسکا اندر جا رہا یہ اُدھر کو متوجہ ہوا اُدھر اُسنے وار کیا کہ ضرب اُسکی پوری
سر پر بیٹھی تا دوابرو اُتر آئی اُسنے دستانہ مار کر اُسکو تو سر سے نکالا مگر جا در خون سر سے جاری ہوئی اور
اسقدر خون نکلا کہ تمام زمین رنگین ہو گئی یہ جھومنے لگا اُسنے قصد کیا کہ ایک وار اور کرون مگر اُدھر
سے چند دیو باشارہ بادشاہ دوڑ آئے اور اپنے تئین درمیان مین ڈال دیا اور قتل کرایا اور ہومان
کو کچھ اُٹھا کر لے گئے اور لشکر مین لاکر تخت پر ڈالا اور وہ دیو جو کہ اُسکے مقابلہ پر رہے تھے وہ سب کے
سب اُسکے ہاتھ سے مارے گئے یہ اُنکو قتل کر کے بہت خوش ہوا اور جھوما اور صدا دی کہ او
اخضر پری زاد تو نے دیکھا کہ کیونکر مین نے زخمی کیا تیرے سپہ سالار کو اگر یہ دیو نہ آجاتے جو کہ
اُسپر تصدق ہوے ہین تو مین اُسکو آج بغیر قتل کیے ہوے نہ چھوڑتا مگر کیا کرون ابھی اُسکی
کچھ زندگی باقی تھی جو وہ یون بچ گیا اب اور کسی دیو کو بھیج کہ میرے مقابلہ کو آکے یہ صدا اُسنکر
اخضر پری زاد نے ادھر اُدھر دیکھا کسی کو نہ پایا دیو شبرنگ نے قصد نکلنے کا کیا مگر بادشاہ

نے منع کیا اور کہا کہ تم اُسکے مقابلے کے قابل نہین ہو وہ بہت زبردست ہی یہ سُنکر دیو شبرنگ نے کہا کہ پھر کیا
اُسکو لاف وگزاف کرنے دون یہ تو مجھ سے کبھی نہ ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ اس سے کیا حاصل کہ جاکر اپنی جان
دین جب ہومان اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا تو اور کی اُسکے آگے کیا حقیقت ہی وہ سب کو زخمی یا قتل کرے گا
شبرنگ نے کہا کہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ وہ جنگ مغلوبہ کردے تو بہتر ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ جو کچھ
ہی دیدہ و دانستہ تو مجھ سے یہ نہو گا کہ مین تم ایسے جان نثارون کو وہان اژدر مین بھیج دون یہان تو
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ ہامان نے پھر صدا دی کہ ای اخضر پری زاد کسی دیو کو روانہ کرو وہ آکر مقابلہ کرے کیون
اسقدر دیر لگائی ہی ایک ہومان کے زخمی ہونے سے پراشندہ ہو گیا یہ نولاکھ کا لشکر صرف مُنھ دیکھنے کا ہی
معلوم ہوتا ہی کہ انمین کوئی دیو بہادر نہین ہی صرف ہومان کے بھروسے پر تو نے مقابلہ کیا تھا یا اُس
آدمزاد کے سہارے پر وہ تو میرے خوف سے فرار ہو گیا اگر ہوتا تو وہ بھی میرے ہاتھ سے آج زخمی ہوتا
یا قتل اگر اب کوئی نہین آتا ہی تو مین خود آتا ہون اور وہین آکر تجکو قتل کرتا ہون یہ جو کلام اُسنے کیا
تو ایک مرتبہ تمام لشکر اخضر پری زاد کو جوش آیا اور غوغا ہوا اُسوقت بادشاہ نے منع فرمایا کہ ایک
مرتبہ حملہ نہ کرو بلکہ ایک ایک دو دو جاکر مقابلہ کرو کیونکہ اگر ایک مرتبہ حملہ کردو گے تو اُسکا لشکر بھی آکر شامل
ہوگا جنگ مغلوبہ ہو جائے گی اُسوقت بڑی دقت ہوگی شکست و ظفر خدا کے ہاتھ ہی نہ معلوم کیا بنے
اور کیسی ہو جنگ دو پہر دار دیہلے مجھے ناموس کا انتظام کر لینے دو آج تو فرداً فرداً مقابلہ کرو مین آج
شب کو ناموس کو قلعہ یاقوت نگار مین روانہ کر دون تاکہ اُسکا دسترس ناموس پر نہ ہو سکے جسکے واسطے
اُسنے یہ فساد کیا ہی وہ مراد اُسکی بر نہ آئے پھر آپ سب کو اختیار ہی چاہے جنگ مغلوبہ کرین چاہے فرداً فرداً
لڑین افسران فوج نے یہ راے بادشاہ کی پسند کی ادھر بادشاہ نے خیال کیا کہ کسکو براے مقابلہ روانہ
کرون ابھی بادشاہ فکر کر رہا تھا اور کوئی براے مقابلہ نہین گیا تھا کہ یکایک آسمان پر ایک لکہ ابر سا معلوم
ہوا اور ہوا اڑی زور سے آئی کہ تمام میدان بسبب گرد و غبار کے تیرہ و تار ہو گیا اور اُس گرد و غبار
سے آواز اسلحہ آنے لگی جب وہ گرد برطرف ہوئی تو سب نے دیکھا کہ بالاے ہوا بہت سے تخت
چلے آتے ہین اور اُنپر پری زاد مسلح اور مکمل بیٹھے ہوئے ہین اور عقب مین اُنکے سیاہ دیوان ہی علم
کے پھریرے اُڑ رہے ہین باجے جنگی بجتے ہین یہان تک کہ وہ تخت اُس میدان مین آکر بالاے ہوا
قائم ہوئے ادھر تو دیو ہامان یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا اور خیال کیا کہ شاید کوئی میرا مددگار آیا ہی یہ
اُسکی آمد ہی اُدھر اخضر پری زاد بھی متحیر ہی کہ یہ کون ہی اور کسکا مددگار رہی مین نے تو کسی کو براے مدد طلب
بھی نہین کیا یہ لشکر کیسا آتا ہی اگر ہامان کے طلب کیے ہوئے آئے ہین تو اُسکو اور زیادہ قوت ہوگی
یہان تو دونون طرف یہ خیال ہی اور دونون جانب کے دیو و اہل لشکر و خود دیو ہامان و اخضر پری زاد
اُسی جانب دیکھ رہے ہین کہ دیکھیے انمین کون ہی اور کسکی مدد کو آئے ہین اور اس پردہ ابر سے کون
پیدا ہوتا ہی کہ یکایک وہ تخت زمین کی طرف ہوا سے متوجہ ہوئے اور تخت اُترنے لگے اب جو دیکھا تو
ایک جانب ہزارون تخت پری زادون کے اُس میدان مین اُترے اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک تخت
دیکھا کہ اُسکے گرد و پیش بہت سے تخت ہین اور اُس تخت پر ایک بادشاہ بیٹھا ہوا ہی اور برابر اُسکے بادشاہ
کے ایک جوان آدمزاد بصد شوکت و شان جلوہ گر ہی اور عقب مین اُسکے لشکر دیوان ہی کہ وہ تخت بھی
آکر درمیان مین اُن تختون کے قائم ہوا اب جو اخضر پری زاد نے دیکھا تو اپنے بھائی احمر پری زاد کو
آیا اور برابر اُسکے رستم ثانی کو بیٹھے دیکھا یہ دیکھ کر اخضر پری زاد کا چہرہ فرط خوشی سے سُرخ ہو گیا سر و رخنی

سے کہا کہ احمر پری زاد کو کیونکر خبر ہو گئی اور رستم ثانی اُسکے پاس کیونکر پہونچ گئے مین خیال کرتا ہون کہ
ہرن کے تعاقب مین انکو بھی ... یہان پہونچ گئے یہ سُنکر سرور جنی نے عرض کیا کہ ضرور یہی واقعہ ہوگا وہ ذلیل
ہو جانے گا ادھر بابان نے دیکھا کہ بھائی اخضر پری زاد کا مع سپاہ و لشکر دیوان آیا ہی اور اُسکے ہمراہ
وہ آدمزاد بھی ہی جو کہ لشکر اخضر پری زاد مین بردہ فروشانے آیا تھا اور اُسکے ساتھ اخضر پری زاد نے
اپنی دختر کا عقد کر دیا ہی اور شکار پر سے غائب ہو گیا تھا وہی ہی یہ دیکھکر اسکا تو دم نکل گیا اور دل مین
کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا جو وہ آدمزاد آگیا جسکا کہ مجھکو خوف تھا مین تو جانتا تھا کہ وہ کسی نہ کسی دیو کے
ہاتھ سے قتل ہو گیا مگر وہ زندہ ہی افسوس اگر مین تجسس نہ کرتا اور طبل جنگ بجوا کر مقابلہ کرتا تو لشکر کو
بھگا دیتا اور اپنا قبضہ کر لیتا افسوس کہ اپنے قبضہ مین کرتا کیونکہ مین نے ... کہنے پر عمل کیا وہ
سب کے سبب ... بگڑ رہی ہی انکو کیا معلوم ہو گیا ... فساد کا ہی کبھی دشمن کو مہلت
نہ دے مگر مین اُس وقت ... زاد کے کہنے پر ... آیا ہوتا ہی وہ مثل ہی کہ تیر از دہان
رفتہ و تیر از کمان جستہ باز ... یہ مثل ہی کہ ... دل مین پھر کہا
کہ اگر آیا ہی تو آئے میرا کرے گا کیا ... معلوم ہو جائیگا یہ کہکر دیکھنے لگا کہ
دیکھون کیا ہوتا ہی ... دیکھا کہ جسقدر تخت ... آئے ... بہت سی پریان سوار
تھین اور تخت اخضر پری زاد کا اُسپر زرنگار رکھا ہوا طرف لشکر اخضر پری زاد کے آئے جب قریب
اخضر پری زاد کے پہونچے تو احمر پری زاد اور اُس جوان نے سلام کیا اخضر پری زاد کو اُس عرصہ
مین تخت اخضر پری زاد کا بھی برابر تخت احمر کے پہونچ گیا تھا اخضر نے جواب سلام دیکر رستم ثانی کو
گلے سے لگایا اور کہا کہ آپ کہان تشریف لے گئے تھے رستم ثانی نے جواب دیا کہ جب میدان جنگ سے
فرودگاہ پر تشریف لے چلئے گا تو بیان کرونگا اخضر یہ سُنکر خاموش ہو رہا رستم ثانی نے سرور جنی کو
سلام کیا سرور جنی اپنے بھائی سے ملا دیو بابان یہان میدان مین کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا ہی جب کہ
تخت احمر پری زاد کا برابر تخت اخضر کے قائم ہوا اور تخت ہائے پریان کی قلب لشکر مین قائم ہوسکے
کیونکہ اُس وقت یہ ممکن نہ تھا کہ انکو شہر کو روانہ کرتے صرف اسقدر کیا کہ جسقدر پریان تھین انکو خیمون
مین اُتارا اور تمام لشکر اخضر شاہ کی لشکر اخضر ہو گیا کہ یکایک نظر رستم ثانی کے دیو بابان پر پڑی کہ وہ
میدان جنگ مین کھڑا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا ہی اور کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بادشاہ سے دریافت
کیا کہ یہ کیون میدان مین کھڑا ہی کیا کوئی اسکے مقابلہ کو نہین گیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ آج صبح سے
صف آرائی ہی دیو بابان نے اسنے طلب کیا تھا وہ اسکی مقابلہ کو گیا بڑی دیر تک مقابلہ رہا آخر کو
ہومان اسکے ہاتھ سے زخمی ہوا اسنے قصد کیا تھا کہ مین اُسکو قتل کر دون مین نے چند دیو روانہ کرکے
اُسکو اٹھوا لیا وہ دیو اسکے ہاتھ سے مارے گئے جب سے بہت لاف و گزاف کر رہا ہی کئی مرتبہ مبارز
طلب کیا شیر جنگ نے قصد بھی کیا مگر مین نے نہین جانے دیا اُسنے طعن بھی کی اُسپر میرے لشکر نے
ارادہ کیا کہ جنگ مغلوبہ کرین مگر مین نے بمصلحت روکا اب میرا قصد تھا کہ کسی کو روانہ کرون کہ وہ
جا کر مقابلہ کرے کہ اس عرصہ مین آپ تشریف لائے ورنہ مین بہت فکرمند تھا یہ سُنکر رستم ثانی نے
کہا کہ اب مین اسکے مقابلہ کو جاتا ہون یہ کہکر تخت پر سے اُترے اور ایک مرکب پر سوار ہو کر دونون
بادشاہون کو سلام کرکے رخ میدان جنگ کا کیا یہان دیو بابان نے اپنے دل مین قصد کر لیا تھا کہ
آج اس آدمزاد سے مقابلہ کرکے جنگ کو یکسو کر دون کہ اتنے عرصہ مین رستم ثانی برابر دیو بابان

کے پہونچے اور وہان جاکر یہ صدا دی کہ ادہامان کیا حیران حیران ادہر اُدہر دیکہ رہا ہی مین تیرا حریف موجود ہون اگر کچہ حوصلہ ہو تو آ میرا مقابلہ کرلے آج مین دیکہون کہ تو کیونکر میرے ہاتہ سے بچتا ہی آج تو آگر اور مین ہون اور یہ میدان ہی یہ صدا سُنکر دیو ہامان نے کہا کہ او آدمزاد تو کہان تہا اتنے دنون سے اور آج صبح سے مین میدان مین استادہ ہون دیو ہوہان کو زخمی کر چکا ہون بڑی دیر سے مبارز طلب کر رہا ہون کوئی میرے مقابلہ کو نہین آیا اور نہ تو نظر آیا اسوقت تو کہان سے پیدا ہو گیا مین نے تو یہی خیال کیا تہا کہ تو کسی دیو کے ہاتہ سے مارا گیا یا پردہ دنیا کو چلا گیا مگر معلوم ہوتا ہی کہ تیری قضا آئی ہی ضرور تو میرے ہاتہ سے قتل ہوگا کیون اپنی جوانی کو برباد کرتا ہی ارے آدمزاد مین دیو ہامان ہون اُس دن جو تیرے ہاتہ سے زخمی ہو گیا تہا تو تو اب وہ خیال نہ کرنا وہ زمانہ گذر گیا اب تیری قضا بہی آگئی ہی قضا تجکو گہیر کر میرے روبرو لائی ہی لا جو حربہ رکہتا ہی کیونکہ میرا حربہ غضب خداوندی ہی ابہی اسی حربے سے مین دیو ہوہان کو زخمی کر چکا ہون تو پہلے اپنے دل کی حسرت نکال لے یہ نہ کہنا کہ میری حسرت نہ نکلی یہ سُنکر رستم ثانی نے کہا کہ یہ تو ہمارا دستور نہین ہی جو ہم پہلے ضرب کرین تو اپنا حربہ لا اگر ہمارا خدا ہم کو تیری ضرب سے بچائے گا تو پہر ہم اپنا وار کرینگے تو خوب اپنے دل کا حوصلہ نکال لے کیونکہ تو میرے ہاتہ سے ضرور قتل ہوگا یہ سُنکر دیو ہامان نے کہا مین کیا کرون کہ تو نہین مانتا ہی خیر یہ وار شمشاد جو کہ ہوہان کا خون چاٹے ہوئے ہی وہی تیرا ابہی خون چاٹے گی جب کہ یہ حربہ دیو دیو کارگر ہوتا ہی اور اُنکو زخمی کرتا ہی تو آدمزاد کی کیا اصل و حقیقت ہی اگر مین پوری قوت سے کوہ پر ضرب کرون تو اُسکو ایک ہی ضرب مین از چوٹی تا بیخ دو کر دون مین وہ قوی ہون کہ ایک بلکہ چند فیل مست کو اپنے چنگال مین دبا کر پردہ دنیا سے اکثر یہان سے ناپید کر دیا ہون اژدرون کو مین نے چٹکی سے مل دیا ہی شعر
تنم ہامان سنگ انداز صحرائی کہ در میدان + ہزاران و طاقت یک حملہ من رستم دستان + رستم ثانی نے کہا کہ بس بس اسقدر اپنی تعریف نہ کر دیکہو کہین ایسا نہ ہو کہ یہ تیرا غرور و تکبر تجکو پست کر دے اسقدر سر نہ اُٹہا کیا تو نے نہین سُنا ہی مصرع انہون نے کہائی ہی ٹہوکر جو سر اُٹہا کے چلے + ارے ظالم کبر و نخوت اچہا نہین ہوتا ہی یہ سوائے خداوند کریم کے دوسرے کو زیبا نہین ہی اسی کبر و نخوت کے سبب سے ابلیس جسکی تو پرستش کرتا ہی اور خدائی مانتا ہی راندہ درگاہ ایزدی ہوا نہین تو کیسا مقرب فرشتہ تہا ذرا سے غرور کرنے سے ہمیشہ کے لیے اسکو لعنت کا طوق گردن مین ہوا کہ ہم لوگ اُسپر روز و شب اور اُسکے پرستارون پر لعن کیا کرتے ہین اور تا قیام قیامت یون ہی رہے گی اور جب دن قیامت کا برپا ہوگا تو اسے اُس نافرمانی کی سزا دیجاوے گی اور اُسکے پرستش کرنے والے داخل دوزخ ہونگے اور یہ تجہے بہی یقین ہی کہ تو نے سُنا ہوگا شعر
تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد + یہ کلام سُنکر آتش غضب اُسکا سر و دم پیدہ پیچ و تاب کہایا اور کہا کہ کیون اسقدر زبان درازی کرتا ہی تو تجہ ازبان دراز معلوم ہوتا ہی بس اپنی زبان کو روک اسقدر نہ بڑہ میرے خداوند کی شان مین گستاخی کے کلمے دیکہ کہین رنگ سیاہ نہ ہو جائے اُنمین بڑی قدرت ہی یہ سُنکر انہون نے کہا کہ او موذی کیون اسقدر پیچ و تاب کہاتا ہی کہین مثل افعی کے سر نہ کچلا جائے اسقدر نہ بل کہا سنبہل جو کچہ تجہے حربہ کرنا ہو کرلے یہ سُنکر اُسنے کہا کہ لے اور یہ سنکر وہی وار شمشاد اُٹہا کر ماری کہ جس سے دیو ہوہان زخمی ہوا تہا انہون نے اُسکو کس پہرتی سے خالی دیا کہ وہ زمین پر آئی غبار بلند ہوا اور زمین مین در آئی رستم ثانی اُس غبار مین چہپ گئے اُسنے صدا

دی کہ زدم وبستم کردم افسوس ہی آدمزاد تو نے مفت مین اپنی جان دی تیرا گوشت بھی خراب ہو گیا
اور خاک مین مل گیا اگر مین یہ جانتا تو تجھکو اُٹھا کر کھا جاتا ادھر اہل لشکر حمزہ پر بھی زاری و خود خضر و حمزہ کو
یقین ہو گیا کہ رستم ثانی قتل ہو گیا انکو فکر و تردد ہوا کہ یکایک اُس غبار مین سے صدا آئی کہ کرازدی
دکر الیست کر دی مین تیرا سرکوب موجود ہون کیون اسقدر بلبلاتا ہی اب سب نے دیکھا کہ شاہزادہ
اُس گرد سے پیدا ہوا یہ ثابت ہوا کہ ابر سیاہ سے چاند نکل آیا اُسنے جو یہ صدا سُنی اور انکو تندرست
پایا اپنے دل مین بہت حیران ہوا اور کہا کہ او آدمزاد تو بہت بڑا سخت جان ہی اگر یہ ضرب مین کوہ پر
لگاتا تو وہ بیخ سے کٹ کر گر پڑتا خیر یہ ضرب تو خالی گئی اب تو ضرب کر لے تو پھر مین ضرب کرونگا رستم ثانی
نے کہا کہ نہین تو پھر ضرب کر جہان تک تیرا حوصلہ ہو پورا کر لے اور اپنے دل کی حسرت نکال لے جب
تو اپنا حوصلہ پورا کر چکے گا تو پھر مین اپنا وار کرونگا یہ سُنکر اُسنے دوسرا وار کیا انھون نے وہ بھی
خالی دیا ابکی اُس سے زیادہ گرد اڑی کہ پھر اُسنے صدا دی کہ زدم وبستم کردم انھون نے بھی ساتھ
ہی اُسکے پہلو سے آواز دی کہ کرازدی دکر الیست کر دی مین تو تیرا حریف موجود ہون اور جھک کر
اُسکے سامنے آ گئے وہ متحیر ہو کر رہ گیا انھون نے کہا کہ تو اسقدر حیران کیون ہوتا ہی میرا خالق مجھکو
تیری ضرب سے بچاتا ہی تو اور ضرب کر اگر مین ابکی مرتبہ تیری ضرب سے بچ جاونگا اور میرا خدا بچانے گا تو پھر
مین اپنا حربہ کرونگا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ او آدمزاد خبردار ہوشیار ہو جا اب مین یہ آخری ضرب لگاتا ہون
انھون نے کہا کہ مین ہوشیار ہون تو وار کر یہ سُنکر اُسنے پھر دارشمشاد اُٹھا کر وار کیا ابکی مرتبہ یہ اُسی مقام
پر کھڑے رہے جیسے ہی دار قریب سر آئی انھون نے جھپٹ کر اُسکے بند دست پر اپنا ہاتھ ڈال دیا اور
قبضہ مروا کے اپنا قبضہ کیا اور مٹھی کو فشردہ کیا کہ وہ بیتاب ہو گیا انھون نے مروڑ کر کلائی کو دار
اُسکے ہاتھ سے چھین لی اگر وہ چھوڑ نہ دیتا تو کلائی اُسکی ٹوٹ جاتی انھون نے دارشمشاد چھین کر اور
اُسکو دکھا کر کہا کہ یون جوان مرد حربہ چھین لیتے ہین یون دوسرے کے حربہ پر قبضہ کر لیتے ہین دیکھ تیرا
حربہ میرا قبضہ مین ہی یہ کلام سُنکر وہ بہت شرمندہ ہوا انھون نے دارشمشاد کو اُٹھا کر ایک جانب کو
پھینک دیا یہ دیکھکر دونون لشکرون سے ایک نعرۂ تحسین و آفرین کا بلند ہوا دیو ہامان بہت نادم
ہوا اُدھر لشکر قہقہار نے لشکر ہامان سے کہا کہ یہی آدمزاد تھا کہ جسنے ہمارے سردار کو قتل کیا یون ہی
اُسکا بھی حربہ چھین لیا تھا بڑا بہادر ہی ادھر دیو ہامان نے جو دونون لشکرون کو تعریف کرتے ہوے
دیکھا دل مین کہا کہ بڑا غضب ہو گیا یہ آدمزاد مجھپر سبقت لے گیا آج تک میرے ہاتھ سے کسی نے
حربہ نہین چھینا نہ کوئی مجھپر غالب ہوا آج آبرو تیری دونون لشکرون کے سامنے جاتی رہی اور کل
باتین تیری بہادری اور جرات کی خاک مین مل گئی اور کرکری ہو گئی مفت کی ذلت ہوئی کچھ ہاتھ نہین
آیا اتنی بڑی خفت اُٹھائی اس سے بہتر یہ ہی کہ اس آدمزاد سے لپٹ جاؤن اور اسکو زور سے کشتی
اڑ کر پست کرون اور اپنی یہ خفت مٹاؤن سوا اسکے اور کوئی تدبیر اس سے بہتر نہین ہی بس
یہ خیال کر کے دوڑ کر رستم ثانی سے لپٹ گیا وہ بھی لپٹ گئے کشتی ہونے لگی وہ دیو یہ انسان مگر
یہ کب چھوڑتے ہین دونون لپٹ گئے ہین زور کشمکش کے ہو رہے ہین وہ اگر ریل کر انکو دس
قدم ہٹا لیجاتا ہی تو یہ اُسکو بیدار رہ قدم اور بیس قدم ہٹا لیجاتے ہین یہ اُسکے زور کو مثل پھول کے رد کرتے
ہین مگر وہ شمار زور نہین اُٹھاتا ہی جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین اور جو بند یہ باندھتے ہین
وہ نہین کھول سکتا ہی مگر وقت سے خوب خوب داؤن پیچ ہو رہے ہین جب وہ انکو ریلا لے جاتا ہی

تو یہ مثل مشہور ہے کہ نکل جاتے ہیں مگر جب انکے قابو میں آجاتا ہے تو بڑی مشکل سے نکلتا ہے یہ آدمی ہے
مثل برق جہندہ کے ہاتھ جھٹک کر اڑ رہے ہیں مگر وہ حیران ہے کہ کسقدر یہ انسان چالاک ہے اسکے رگ و پے
میں مکر و فن بھری ہوئی ہے کہیں پکڑ میں نہیں آتا ہے بار بار لڑے جاتا ہے دونوں لشکر ہمہ تن چشم بنے ہوے
دیکھ رہے ہیں ہر ایک یہ کہتا ہے کہ ہم نے آج تک دیو اور انسان میں ایسی جنگ نہیں دیکھی چاہیے یہ
دونوں اسوقت لڑ رہے ہیں لیکن اور نیز امید ہمت کا مقابلہ ہے دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے یہ مقابلہ بھی یادگار
زمانہ ہے عجیب دنیا کا کارخانہ ہے کہ آدمی دیو سے کشتی لڑتے یہ کام اسی انسان کا ہے اخضر پری زاد و
اخضر پری زاد دونوں دیکھ رہے ہیں تخت دونوں شاہوں نے زمین پر رکھوا دیے ہیں تماشاے کشتی دیکھ
رہے ہیں برابر کشتی ہو رہی ہے غالب و مغلوب ثابت نہیں ہوتا ہے یہ حالت ہے کہ کسی کو
یقین نہیں ہے کہ یہ کشتی تمام ہوگی جب سے کشتی کا بند ہوا ہے لشکر دیو ہامان کے دیکھ رہے ہیں کہ
یہ آدمزاد کوئی دم میں زیر ہو گا ہمارا افسر دیکھو کس سبکی سے مقابلہ کر رہا ہے اگر قصد کرے تو ابھی زیر
کر لے لشکر قہقہار کے دیو کہتے ہیں کہ یوں ہی ہمارے افسر سے بھی کشتی ہوئی تھی مگر اس آدمزاد نے
زیر کر لیا تھا اور چیر کر پھینک دیا تھا ہم کو تو وہی طور معلوم ہوتا ہے یہ آدمزاد بڑے غضب کا ہے دیو کی کچھ
اصل نہیں جانتا ہے انجام اسکا ہم کو تو اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے دونوں لشکروں کے دیو بھی دیکھ رہے ہیں
غرض کہ وہ دن تمام ہوا آفتاب بارنگ زرد ترسان و لرزان کانشانہ مغرب کو ان دونوں پہلوانوں کے
خوف سے روانہ ہوا اور آمد آمد پہلوان شب کی شروع ہوئی یعنی قمر جہان گرد مع اپنے پہلوانوں اور
شاگردوں کے براے تماشاے جنگ رستم ثانی و دیو ہامان کے مشرق سے برآمد ہوا اور جب شاہ مشرق
یعنی خورشید کا برطرف ہوا زمانہ شب کا آیا تمام دنیا پر عمل خسرو شب کا ہوا جب کہ ہامان نے دیکھا
کہ آفتاب غروب ہو گیا اور رات ہو گئی اسوقت اسنے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ اے آدمزاد تو نے
خوب میرا مقابلہ کیا کوئی دیو آج تک مجھ سے یوں نہیں لڑ سکا کہ تو لڑا تو بہادر ہے مگر اب رات
ہو گئی ہے میرے تیرے اب کل مقابلہ ہو گا رات کو کون دیکھے گا جو ہم اور تم کشتی کرینگے اس سے
بہتر یہ ہے کہ اب کشتی موقوف رکھو کل پھر تم میدان میں آنا ہم بھی آئینگے پھر مقابلہ ہو گا ہر ایک
لشکر کے دیو و پری دیکھینگے رستم ثانی نے کہا کہ یہ ہمارا دستور نہیں ہے کہ بے فیصلہ جنگ
میدان سے واپس جائیں جب تک جنگ یکسو نہ ہو لے گی ہم نہ جائینگے بادشاہ ہوں تو کیا مشکل ہے
رات کا دن کرتے ہیں یہ سنکر اسنے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ رات کا دن ہو سکتا ہے مگر میں تو گرسنہ
ہوں اور دونوں لشکر کے دیو بھی گرسنہ ہونگے رات تو آرام کے لیے ہے نہ کہ براے جنگ و جدال
لشکر بھی تمام دن کا پریشان ہے وہ بھی براحت سے شب بسر کریں تم بھی کچھ کھا پی لو کیونکہ راہ کے
تھکے ہوے ہو جاکر آرام کرو دیو ہامان نے جو یہ تقریر کی تو رستم ثانی نے کہا کہ فضول بکار کا سہرے لیے
افسوس ہے نہ میں تھکا ہوا ہوں نہ لشکر گرسنہ ہے آپ اپنی فکر کریں میں تو بغیر یکسو ہوے جنگ کے نہ جاؤنگا
اگر تم گرسنہ ہو تو کچھ اپنے لشکر سے منگا لو کھا لو میں اتنی دیر ٹھہر جاؤنگا اسکے بعد پھر مقابلہ ہوگا لشکر کی
آپ فکر نہ کریں اگر آپ گرسنہ ہیں تو حکم کریں کہ کچھ کھانے کو لشکر سے آجائے میں تو جو کچھ کہہ چکا ہوں وہی
کرونگا ہامان نے جواب دیا کہ اگر آپ بغیر فیصلہ جنگ نہ جائیے گا تو میں بھی نہ جاؤنگا مگر تاں اس قدر
تاخیر ضرور ہو گی کہ میں کچھ نہ کچھ کھا لوں رستم ثانی نے کہا کہ میں نے تم کو کب منع کیا اپنے فعل کا ہر ایک
کو اختیار ہے یہ کہکر علیحدہ ہو گئے ہامان نے اپنے لشکر کے جانب دیکھا کہ ایک دیو ادھر سے اسکے

قریب آیا حکم کیا کہ کچھ شراب اور کباب میرے واسطے لاؤ اور تمام لشکر میں روشنی کرا دو لشکر آسودہ ہووے
آج جنگ کشتی نہیں ہو رہی ہے کی بغیر فیصلہ جنگ کوئی واپس نہیں جائے گا بس وہ دیو فوراً گیا اور جو کچھ
کہ تاقان نے کہا تھا زنگار رہتے کہا اُسنے اُسی وقت دو خم شراب کے اور دو قاب میں کباب کی کہ جسمین
پانچ پانچ من سے کم شراب نہ ہوگی اور ہر قاب میں ایک ایک اونٹ کے کباب تھے یہ دیو اونٹ پردہ دنیا
سے جاکر پکڑ لاتے تھے ورنہ قاف میں اونٹ کہاں اور دو کاسہ شیر ایک ایک من کی روانہ کیے اور حکم دیا کہ تمام لشکر
کمریں کھولے تماشائے کشتی دیکھے اور اُسی وقت اپنے لشکر میں روشنی کرائی اسقدر روشنی ہوئی کہ ذرہ ذرہ
ریگ آفتاب نظر آنے لگے اب دیو کمریں کھول کھول کر قریب میدان جنگ کے بیٹھے اور کشتی دیکھنے لگے اور
کچھ کھانے پینے لگے وسط لشکر میں ایک تخت پر زنگار رہتی اُسپر زربفتی شگیرہ لگایا گیا اور کرسیاں
حاضر کی گئیں اُسپر سب سردار لشکر گفتار متمکن ہوئے یہاں جب اخضر و احمر نے دیکھا کہ کشتی کو طول
ہوا انھوں نے حکم دیا کہ اکھاڑا تیار کیا جائے فوراً سرداروں نے اکھاڑا تیار کر دیا آب پاشوں نے
پانی چھڑکی یا کنارے اکھاڑے کے تخت اخضر پری زاد و احمر پری زاد کا بچھایا گیا اُسپر شگیرہ مخملی کہ
گرد اُسکے جھالر موتی و زمرد کی لگی ہوئی تھی ستونہاے مرصع کار لگائے گئے زیر شگیرہ دونوں بھائی آکر بیٹھے
گرد اطراف میں سرداران و بہادران تہور شعار و دلیران ذی وقار و پری زادان روزگار کرسیوں
پر بیٹھے اور تمام لشکر عقب میں کمریں کھول کر بحکم بادشاہ اُترا روشنی اسقدر ہوئی کہ روشنی ماہتاب گرد
ہو گئی ہزاروں فانوسیں و جھاڑ و پنج شاخے و ہزارے روشن کیے گئے دن کی اُسکے روبرو کیا حقیقت تھی
وہ شب روز روشن پر چشمک زنی کرتی تھی دو کاسہ شیر واسطے رستم ثانی روانہ کیے اُدھر فراش شب
نے چادر نور کو تمام عالم پر ڈالا ایک تو وہ روشنی دوسرے شب ماہ عجب عالم تھا یقین معلوم ہوتا تھا کہ دو
دریاے نور عالم میں موج زن ہیں اگر ایک دانہ خشخاش بھی زمین پر گر پڑے تو ایسی روشنی تھی کہ وہ بھی مل
جائے اگر نابینا تلاش کرے تو وہ پا جائے گردون باوجود اِس پیرانہ سالی کے جھکا ہوا عینک ماہ سے
دیکھ رہا تھا وہ تارے نہ تھے فرشتہاے آسمانی تماشاے جنگ دیکھنے کو روزن دنیا سے باحال خندان
دیکھ رہے تھے جنان نے شوق دید جنگ میں بصد اشتیاق کے دریچے کھول لیے تھے کاہکشان نہ تھی
ہر فلک تیغ جواہر نگار اپنے ہاتھ میں لیے ہوے تماشاے جنگ کو نکلا تھا وہ اسمین ستارے نہیں تھے
اُسکے جوہر چمکتے تھے عالم نور تھا اِدھر وہ صحرا کی فضا دشت کا سمان ہواے خوشگوار کا ہر دم اٹھکھیلیان
کر کے چلنا کیا بیان کیا جاے کیا سمان معلوم ہوتا تھا کہاں رات تھی دون عجب طرح کا رنگ اُس شب کو
تھا آسمان تھا ہر ایک مشتاق تماشاے کشتی تھا اِدھر اکھاڑے میں ملازم وہ کاسہ شیر لیے کر حاضر خدمت
رستم ثانی ہوے عرض کیا کہ حضور اسکو نوش فرمائیں اُدھر ملازم دیو طہمان کے خم شراب و قاب
کباب و کاسہ شیر لے کر آئے عرض کیا کہ اسکو نوش کیجیے اُس حرامزادہ نے اُٹھاکر دونوں خم یک جرعہ
پی لیے اور کباب کھانے بعد کو کاسہ شیر پی گیا اُدھر رستم ثانی نے تھوڑا سا شیر اسمین سے پیا تھوڑا باقی
فرمایا اور باقی ملازم کو عنایت فرمایا جب اُسکو کھانے پینے سے فراغت ہوئی تو اُس نے رستم ثانی سے
فرمایا کہ ابکیا بات کہتے ہو میرا پیٹ بھر گیا اشتہا کم ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ تم بندہ شکم ہو اگر مجھکو [illegible]
تو کچھ پروا نہیں ہے ہم بغیر فیصلہ جنگ کے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں کیونکہ کھانے وغیرہ سے بوجھ ہوتا ہے
اُسنے کہا کہ بغیر کھائے مجھکو قرار نہیں آتا ہے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا باتوں کو موقوف کرو [illegible] رستم [illegible]
کہا کہ میں موجود ہوں یہ کہکر [illegible] لپٹ گیا پیچ بند [illegible] لگے [illegible]

صدائے ترانۂ خم بلند ہوئی گنبدِ گردون ہل گیا فرشتے ڈر گئے مردے قبر دن مین دہل گئے رستم دستان
صدائے خم سے دہل گیا یہان کشتی ہونے لگی اب سب تماشہ خود دیکھ رہے ہین کہ ہامان و رستم ثانی
اُسی طور سے لڑ رہے تھے کشتی ہو رہی تھی یہان تک کہ وہ رات بھی اُسی طور سے گذری اور شب بخیر کشتی
ہوائی جب صبح ہوئی تو دیکھنے والون نے دیکھا کہ اُسی طرح دونون لڑ رہے تھے انجام کار یہ ہوا کہ ابھی تک
یہ کیفیت ہے کہ نہ ادہر خطر نہ اِدہر ظفر نہ اُدہر ظفر نہ اور آخر دونون مین کوئی غالب و مغلوب نہین
ثابت ہوتا ہے بسر دیکھ رہے ہین ہر ایک کے داؤن پیچ پر داد دیتے ہین دل دونون پہلوانون کے
بڑھاتے ہین ہامان دم توڑ توڑ کر لڑ رہا ہے یہان تک کہ دزد شب نے پہلوان روز سے شکست کھائی اور
مع اپنے سردارون کے فرار کیا یعنی سپیدۂ سحری اُفق مشرق سے بیدار ہوا عالم مین نور خورشید
پھیلنے لگا آفتاب عالمتاب برآمد ہوا اپنی ضیا سے عالم کو روشن کیا ہوا سرد کے جھونکے چلنے لگے
طائر درختون پر چہچہے کرنے لگے غنچۂ گل کھلنے لگے مہک آنے لگی خوشبو پھیل گئی مگر یہان کشتی اُسی طرح
ہو رہی ہے اب یہ حال ہے کہ جہان پر جم کر کھڑے ہو گئے اور کشتی ہونے لگی لوہے کے پتلے بن گئے کچھ
ہوتی جاتی تھی پہر دن چڑھے تک تو وہ اُسی طرح سے لڑا کیے مگر اب یہ حال ہے کہ جہان پر رستم ثانی
پکڑ لیتے ہین اُسکو نکلنا مشکل ہوتا ہے اور وہ جب اُنکو پکڑ کر کھینچتا ہے تو یہ مثل برق جہندہ کے صاف
نکل جاتے ہین اب وہ اُلجھ اُلجھ کے تھکنے لگا اُسکی سانس پھول گئی دم چڑھنے لگا مثل سگ ناپاک
کے ہانپنے لگا اب اُسکا یہ حال ہے کہ جب یہ پکڑ لاتے ہین تو وہ تھم گیا اُٹھنا اُسکو دشوار ہو گیا اسی
صورت سے دوپہر دن تک لڑا کیا تب ہی دوپہر دن آیا اُسوقت اُسنے رستم ثانی سے کہا کہ اے آدمزاد
خوب لڑا خوب زور کیا آج تک کوئی مجھ سے نہ لڑا ہوگا اب مین آخری زور ختم کرتا ہون میرے زور کو روک
اگر یہ زور بہادر برکر دنگا تو اسکو بھی بیچ سے اُکھاڑ لونگا یہ نہ کہنا کہ ہوشیار نہ کیا رستم ثانی نے
جواب دیا کہ تو زور کر آخر دو نزدیک کے واسطے ہی مین خبردار ہون پس اُسنے آن کر دونون شانے
پکڑ کر اور انکو لے دوڑا سات قدم پیدا کر ہٹا دیا کہ انکا پایان گھٹنا گھٹنا زمین ہوا انہون نے
سنبھل کر لنگر جو مارا تو دونون پانون تا بزانو زمین مین غرق ہو گئے لنگر قائم کیا انہون نے ادہر لنگر
قائم کیا ادہر اُسنے زور کیا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر خوب خوب زور کیا مگر انکا لنگر نہ اکھڑا وہ پسینے پسینے
ہو گیا دونون ہاتھون کی انگلیون سے خون ٹپکنے لگا آخر کو عاجز ہو کر دونون ہاتھ اُٹھائے اور کہا کہ اے
آدمزاد مین زور کر چکا اب جو تیرا جی چاہے وہ کر رستم ثانی نے فرمایا کہ تو سنبھل جا اب مین زور
کرتا ہون بقول شاعر شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن * ہمہ شادی از دل فراموش کن * یہ کہکر
اور اُٹھکر دونون شانے اُسکے مضبوط پکڑ کر اور سر کو اُسکے سینے سے لگا کر لے دوڑے پندرہ قدم پر
لا کر جھٹکا دیا دونون گھٹنے اُسکے ہم آشنا زمین ہو گئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون جو زمین زبردست
ہی بلا کسب قائم کرنے دیتا ہے کمر زنجیر مین جو ہاتھ ڈال کر زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بزانو دوسرے
زور مین تا بسینہ تیسرے زور مین جو دونون شانے کو دبا کر ہٹا دیا تو سر سے بلند کر لیا دونون لشکر دن
مین ایک غریو بلند ہوا کہ وہ فیل مست کوشنہ نے اٹھا لیا اور وہ سلیمان نے دیو پر قبضہ کیا وہ آدمزاد
نے ساتھ کو سر سے اونچا کر لیا وہ دیو ہامان کو رستم ثانی نے سر سے بلند کر لیا زمانہ اُس سے پھر گیا زمین نے
اُسکے قدم چھوڑ دیے کیا عجب زمانہ ہے کہ زمین پانون کے نیچے سے نکل گئی اب اسکو نشیب و فراز عالم معلوم
ہوا یہ حال دیکھکر اخضر پری زاد تخت پر اچھل پڑا مارے خوشی کے چہرہ سرخ ہو گیا اپنے بھائی سے کہا

که کیون بھائی آج تک یہ زور و قوت کسی دیو مین بھی دیکھا ہماری نظر سے آج تک ایسا بشر یاد ہو نہین گذرا یہ قدرت خدا ہی کہ پشہ کو فیل مست پر فوق دے وہ چاہے تو ناتوانون کو توانون پر غالب کرے مور کو سلیمان پر غلبہ دے کاہ کو کوہ پر رتبہ دے یہان تو یہ چرچا ہو رہا تھا کہ اُدھر رستم ثانی نے اُس بہادر کو گردسر چرخ دیا کہ مثل ہلا ویس آتشبازی کے اُسنے چرخ کھایا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب پیرار سیاہ چھایا ہوا ہی جب وہ پیر زمین سے لگاتا تھا تو یہ جھٹکا دے کر اُسکو گردش دیتے تھے خوب گردش گردش دی جب اُسکا دم چڑھنے لگا تو انھون نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا وہ دھماکا ہوا کہ زمین معرکہ ہل گئی اور سب کے دل دہل گئے وہ جو زمین پر گرا تو چاہا کہ مونڈھے کی کہا کر سنبھلون کہ انھون نے ٹھوکر مار کر گردبر دسر دیا دوڑ کر اُسکے سینے پر سوار ہوے اور فرمایا کہ حالا درشناختن پروردگار چہ می گوئی یہ جو انھون نے کہا کہ دین اسلام قبول کر بس فوراً اُسنے کہا کہ ای آدفراد مین نے مذہب اسلام قبول کیا اور تیری غلامی اختیار کی تا زندہ ایم بندہ ایم اب مجکو چھوڑ دے مین تجھ سے سرتابی نہ کرونگا اور نہ اخضر پری زاد کی غلامی سے باہر ہونگا جیسا مین نے کیا اُسکی سزا پائی خوب اپنی سزا کو پہونچا یہ کہکر سوچا کہ بغیر مکر کے اب کام نہ نکلے گا جب تک کہ اس سے مکر نہ کیا جائے گا اُسوقت تک کچھ نہ حاصل ہوگا کیونکہ یہ زبردست ہی اب تو مکر سے مسلمان ہو بعد کو موقع اور وقت کا منتظر رہ جب موقع ملے اس آدفراد کو قتل کر کے اخضر کو گرفتار کر لینا اور ملکہ مضراب پری پر اپنا قبضہ کرنا یہ خیال کر کے اُسنے مکر کیا رستم ثانی کی بظاہر اطاعت کی اور کہا کہ کلمہ اپنی زبان حق بیان سے ارشاد فرمائیے کہ مین اُسکو پڑھکر پھر مسلمان ہون کہ سابق مین مذہب اسلام رکھتا تھا رستم ثانی نے اُسکو مذہب اسلام اور کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ پڑھکر بظاہر مسلمان ہوا اور مثل طوطے کے دل مین کینہ رکھکر مذہب قبول کیا بس رستم ثانی فوراً اُسکے سینہ پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہا کہ لے اُٹھ وہ دوڑ کر انکے قدمون سے لپٹ گیا اُدھر اُسکے لشکر نے قصد کیا تھا کہ سب مل کر ایک مرتبہ حملہ کر کے اپنے مالک کو رہا کر لین کیونکہ کشتی ہو رہی تھی ایک دن گذر چکا تھا بدین سبب دونون لشکرون کے دیوون نے کمرین کھول ڈالی تھین بس فوراً لشکر ہامان مین کمربندی ہونے لگی اُدھر زنگارہ نے بھی کہا کہ جا کر اپنے مالک کی مدد کرو اس آدفراد کو قتل کرو نہین تو وہ تمھارے مالک کو قتل کر ڈالے گا بس یہ سنکر تمام لشکر چلا تھا دیکھا کہ ہمارا مالک اُس آدفراد کے قدم پر گر پڑا ہی یہ دیکھکر لشکر تھم گیا اُدھر رستم ثانی نے اُسکے سر کو سینے سے لگایا اُسکو بہت کچھ سمجھایا اُسکے دونون ہاتھ رومال سے باندھکر خدمت مین اخضر پری زاد کے لے چلے اخضر نے جو دیکھا کہ رستم ثانی نے جو اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہین مگر اُسکا لشکر آمادہ جنگ معلوم ہی کمربندی ہو رہی ہی انھون نے بھی اپنے لشکر کو حکم کمربندی دیا انکے یہان بھی کمربندی ہونے لگی فوراً لشکر تیار ہو گیا تخت شاہی کے اُٹھنے کا ارادہ تھا کہ چلین دیکھا کہ سامنے سے رستم ثانی مع دیو ہامان کے چلے آتے ہین اور یہ واقعہ بھی دیکھا کہ وہ انکے قدمون پر گرا انھون نے چھاتی سے لگایا مگر اخضر و احمر نے نہین دیکھا کہ وہ دوسرے کام اور تدبیر مین مصروف ہو گئے تھے دیو ہامان کے ہاتھ رومال سے بندھے ہوے ہین اور اُسکا لشکر اپنے مقام پر قائم ہی کیونکہ جب زنگارہ نے دیکھا کہ آدفراد نے ہامان کو چھوڑ دیا وہ اُسکے قدمون پر گرا اُسنے سینہ سے لگایا تو اُسنے حکم لشکر کو دیا کہ ابھی ٹھہر جاؤ دم لے لو اس واقعہ کو دیکھو تو کہ ہوتا کیا ہی یہ دوسرا واقعہ کیا ہو شاید تمھارے مالک نے اُسکی غلامی قبول کی خیر یہ تو امر

خلاف ہوا مگر مین اسکو برداشت کرلون تو پھر میرا جیسا جی چاہے گا وہ کرونگی مین تو کبھی اپنا مذہب آبائی ترک نہ کرونگی اگر مقابلہ کرونگی یہ کہکر لشکر کو حکم دیا کہ پڑاؤ پر واپس چلو اسوقت مقابلہ کرنا خلاف امر ہی اور خلاف مصلحت ہی کیونکہ تمھارے مالک کے یہ ناگوار گذرے گا اب اُسوقت دیکھا جاے گا کہ جب وہ ہم سے مذہب کے ترک کرنے کو کہین گے اُسوقت جسکا جی چاہے اُنکا ساتھ دے اور جسکا جی چاہے میرا ساتھ دے مین لڑکر اپنی جان دونگی مگر مذہب نہ ترک کرونگی یہ کلام کرتی ہوئی لشکر کو لے کر واپس گئی لشکر فرودگاہ پر اُترا اور دونو کا کھٹکا ہی تھا مگر کوئی اپنے اپنے مقام پر ہر ایک دیو بیٹھا یہان تو اب سب کو یہ فکر ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی اُدھر رستم ثانی نے ہامان کو لاکر بادشاہ کے قدمون پر گرایا اور عرض کیا کہ آپ اسکی خطا معاف کرین یہ اب اپنی حرکت پر نادم ہی جیسا اسنے کیا اُسکی سزا پائی آپ کریم ہین اسکے کسی امر کا خیال نہ کرین یہ غدار کرتا ہی بادشاہ نے بھی اُسکو اپنے گلے سے لگایا اور کہا کہ مین نے اسکی خطا معاف کی رستم ثانی نے کہا کہ میری یہ راے ہی کہ اسکا منصب اسکو عنایت فرمایئے گا اسکو عزت پھر دیجیے گا بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے ہوگی وہ کرونگا ہامان نے کہا کہ اب مین اُس منصب کا خواستگار نہین ہون میری یہ خواہش ہی کہ مین آپ کی خدمت مین ہر وقت مثل غلامون کے رہون کیونکہ آپنے مجکو وہ عزت دی ہی کہ جان بخشی کی کیا کوئی کرے گا پھر مین کیونکر آپکے قدمون سے جدا ہون یہ منصب اب ہوکان کو مبارک رہے رستم ثانی نے کہا کہ [illegible] عرض کیا کہ میرا دل اب اُس منصب کو [illegible] رستم ثانی نے کہا [illegible] جب وہ وقت آئے گا ابھی تو یہان [illegible] اسوقت [illegible] اُسی وقت بادشاہ نے [illegible] اور جشن ہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ تھوڑی دیر [illegible] رنگ ہو [illegible] آکر ناچی اور یہ غزل گائی غزل

خون الیسا گرم ہی جگر عاشق دلگیر کا	ہن گیا نشان شہر جو ہر تری شمشیر کا
دھیان ہی ہر دم مجھے اُس چاند سی تصویر کا	سامنا ہی بہ وزن برق طور کی تنویر کا
دیکھنا ہی [illegible]	تشنہ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
[illegible]	مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
[illegible]	[illegible] لگا دے تیر کا
[illegible]	اُدھر اُٹھی پر اسکو کا تو وہ ہی اک اسیر کا
سامنے [illegible] عمارت [illegible]	مضمون ہم کو ارادہ ہی عبث تعمیر کا
یار کو [illegible]	مجھ پہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
[illegible]	[illegible] یہ عالم ہی تری تقریر کا
وار کیا [illegible]	ہان جاتین کیون نہ ہم نو تری شمشیر کا
دل [illegible] آنکھون [illegible]	[illegible] تسخیر کا
[illegible]	ہی یہ عالم [illegible] یار کی تنویر کا

اسکے بعد بادشاہ نے حکم دیا کہ [illegible] واپس چلے کیونکہ دیو ہامان نے اطاعت قبول کی [illegible] اپنے اپنے قیام گاہ کی طرف روانہ ہوا دونون

بادشاہ رستم ثانی پر زر نثار کرتے ہوئے طرف بارگاہ کے چلے تمام لشکر خوش تھا دیو ہامان رکاب پر رستم ثانی کے ہاتھ رکھے ہوئے تھا یہانتک کہ تمام لشکر قیامگاہ پر پہونچا براے نذر احمر پریزاد بارگاہ وغیرہ برپا ہوئی اُسکا بھی لشکر اُترا براے ناموس وسط لشکر مین ایک بارگاہ برپا کی گئی یہ سب انتظام اُسوقت کیا گیا دونون بادشاہ آکر بارگاہ مین بیٹھے رستم ثانی اپنے دنگل پر متمکن ہوے اور سب سردار اپنی اپنی کرسیون اور دنگلون پر بیٹھے دربار آراستہ ہوا دیو ہامان عقب رستم ثانی مثل غلام حلقہ بگوش کے استادہ ہوا دیو ہامان بھی سر سے پٹی باندھے ہوے اپنے دنگل پر بیٹھا تھا گو کہ وہ ایسا زخمی نہ تھا کہ دربار مین نہ آسکے مگر فرط خوشی سے اُسکو تاب نہ ہی اُسی حالت مین چلا آیا اُسوقت رستم ثانی نے جو دیکھا کہ ہامان عقب پشت استادہ ہی فرمایا کہ ای ہامان تو کیون استادہ ہی یہان آکر بیٹھ کیون ہمکو ذلیل کرتا ہی ہامان نے عرض کیا کہ میرا اب یہی منصب ہی مجکو یہ بڑی عزت ہی کہ مین آپکی خدمت کرون مگر رستم ثانی نے قسمین دیکر اُسکو اپنے برابر کرسی پر بٹھایا جب وہ بیٹھ چکا تو اُسوقت رستم ثانی نے کہا کہ ای ہامان اب تم اپنے لشکر کے بارے مین کیا کہتے ہو آیا وہ بھی مسلمان ہوگا یا نہین کیونکہ تم اُسکے بادشاہ تھے جبکہ تم مسلمان ہوگئے تو اُسکو کیا عذر ہوگا ہامان نے دست بستہ عرض کیا کہ مین ابھی اُسکے بارے مین کچھ عرض نہین کرسکتا ہون کہ آیا وہ میری اطاعت کرینگے کسی جانب کو چلے جائین گے مگر اِسقدر امیدوار ہون کہ اگر اجازت ہو تو اپنے لشکر مین جاکر اُنکے افسرون کو جمع کرکے بابت تبدیل مذہب کے کہون اگر وہ قبول کرین تو اُنکو لاکر آپ کے قدمون پر گراؤن ورنہ اُنکو اپنی ملازمت سے چھڑا دون کیونکہ جب وہ میرے تابع حکم نہین ہین تو پھر کس کام کا اور اپنی زوجہ کو بھی مسلمان کرون اور سب کو لیکر حاضر خدمت ہون رستم ثانی نے کہا کہ جاؤ مگر چند دیو یہان سے ہمراہ لیے جاؤ کہ تم تنہا ہو وہ قریب چھ سات لاکھ کے ہین کہین ایسا نہو کہ وہ جب تبدیل مذہب کو کہو تو راضی نہون تمکو غصہ آجائے اور جنگ وجدل کی نوبت پہونچے تو اُسوقت یہ دیو تمھاری مدد کرین ایک دیو یہان آکر خبر کرے ہم مع لشکر وہان پہونچین ہامان نے عرض کیا کہ غلام کے ہمراہ کسی کے جانیکی کوئی ضرورت نہین ہی غلام کسی سے کم نہین ہی دوسرے میرا لشکر تابع حکم ہی جو مین کہونگا وہ قبول کریگا اور اگر نہ منظور کریگا تو مین اُسوقت واپس آؤنگا اور یہان سے لشکر لیکر جاؤنگا اور مقابلہ کرونگا ابھی سے کیون اپنے ہمراہ دیوؤن کو لیجاؤن اگر مجکو کچھ بھی خوف ہوتا تو مین خود عرض کرتا کہ میرے ہمراہ دیو کر دیجیے رستم ثانی نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی اگر اطمینان ہی تو خیر مگر اسکا خیال رہے کہ اگر وہ مذہب قبول کرنے مین انکار کرین تو غصہ نہ کرنا خاموش ہو رہنا اور چپکے چلے آنا یہان آکر اُسکا بند وبست کرنا دیو ہامان نے عرض کیا کہ جیسا حکم صادر ہوا ہی اُسی کی پابندی کرونگا آپ اطمینان رکھین اِسکو تو یہ منظور تھا کہ مین جاکر اپنی زوجہ سے کہ آؤن کہ تم یہ نہ خیال نہ کرنا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون مگر بمصلحت مین نے ایسا کیا جب موقع پاؤنگا حریف کو قتل کرکے چلا آؤنگا سوائے اِس تدبیر کے دوسری تدبیر نہین ہی کیونکہ حریف زبردست ہی اب تمکو لازم ہی کہ کسی جانب کو مع لشکر چلی جاؤ اور میری منتظر رہو کہ مین اِس آدم زاد کو قتل کرکے آؤنگا تو اخضر سے مقابلہ کرونگا ایسے ایسے خیال کرکے لشکر مین جانے کی خواہش کی تھی مگر جب رستم ثانی نے کہا کہ دیو لیتے جاؤ تو اِسکو خیال آیا اگر دیو میرے ہمراہ جائین گے تو مین اپنا کام سرانجام نہ دینے پاؤنگا اور راز ظاہر ہو جائیگا بنا بنایا کام بگڑ جائیگا اِس سبب سے دیوؤن کے ساتھ لیجانے سے انکار کیا جب رستم ثانی نے یہ کہا کہ تمکو اختیار ہی وہ بہت خوش ہوگیا اور دوڑکر قدمون پر گر پڑا کہ ای آقا مین تو آپ کو اسقدر رحمدل نہ جانتا تھا کہ آپ یون میرے ساتھ برتاؤ کرینگے اِسکا یہ ارادہ ہی کہ ایسا کچھ کرون اور ایسی خدمت کرون کہ سوائے

میرے یہ کسی کو اپنا دوست نہ خیال کرین اُسی پردے مین دشمنی کرون کیونکہ کسی نے ابتر فتح نہین پائی ہی
مگر ہان اُسنے کہ جسنے اِنکے ہمراہ مکر کیا دوستی کے پردے مین دشمنی کے خیال سے یہ ایسی ایسی حرکتین
کرتا ہی کہ جسمین میرا شوق زیادہ ہو بس جب یہ قدمون پر گرا تو رستم ثانی نے اِسکو گلے سے لگایا اور
کہا کہ کیون تو اِسقدر انکسار کرتا ہی مین صاف ہون اب جو دیکھا تو آنکھون سے اُسکی آنسو جاری ہین انھون نے
دریافت کیا کہ تم روتے کیون ہو اُسنے عرض کیا کہ کیا عرض کرون مجکو جسوقت کہ یہ خیال آتا ہی کہ تو نے
اپنے مالک کے ساتھ نمک حرامی کی اور اُسکے ناموس کو نگاہ بد سے دیکھا دنیا تجکو نمک حرام کہے گی
اور تجکو آخرت مین بھی اِسکی سزا ملیگی اُسوقت مجکو رونا آتا ہی میرا دل بیقرار ہو جاتا ہی رستم ثانی نے
فرمایا کہ تم رنج نکرو کوئی تمکو نمک حرام نہ کہے گا اور نہ اِسکا رنج کرو کہ نمک حرامی کی مجکو آخرت مین سزا
نہ ملیگی اور سب گناہ تمھارے خدا بخش دیگا ہامان نے عرض کیا کہ کیا عرض کرون کہ جب اِسکا خیال آتا
ہی کہ مین مرتد ہو گیا تھا اب سوائے دوزخ کے میرا کہین ٹھکانا نہین ہی تو اور زیادہ قلق ہوتا ہی خیال
آتا ہی کہ جب اُس قہار و جبار کا بروز قیامت سامنا ہوگا اور وہ سوال کریگا کہ تو نے اغواے شیطان
کے اپنا مذہب ترک کیا اور کافر ہو گیا ہمارا بھی خوف نہین کیا کیا تجکو آج کے دن کا خیال نہین تھا تو اُسوقت
مین مین کیا جواب دونگا دوسرے سُنا جاتا ہی کہ وہ دن کئی ہزار دنون کے برابر ہوگا آسمان و زمین
تانبے کی ہوگی آفتاب سوا نیزے پر ہوگا گرمی بشدت ہوگی کہ مارے پیاس کے زبانین باہر منھ
کے ہونگی تالو چٹخے جاتے ہونگے زبان پر کانٹے پڑے ہونگے دنیا اُسدن نفسی نفسی کہتی ہوگی ای
آقا مین اِسکا جواب کیا دونگا ہر اعضا میرے اِس کام بد کی گواہی دینگے اگر مین اِنکار بھی کرون تو کیا
ہوگا وہ عالم و دانا ہی عالم الغیب ہی اُس سے کوئی کام پوشیدہ نہین ہی ایسی حالت مین کیا ہو سکتا ہی
وہ حکم دے گا کہ اِسکو جہنم مین لیجاؤ فرشتگان عذاب مجکو دوزخ مین لیجائینگے کیا حالت ہوگی جب
یہ خیال آتا ہی تو تمام بدن کانپ جاتا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ تو کچھ خوف نہ کر اگر وہ قہار و جبار ہی
تو غفار و آمرزگار بھی تو ہی رحیم بھی ہی کریم بھی ہی تیرے گناہ بخش دیگا کیونکہ تو نے توبہ کی ہی تو روز
قیامت کا خوف نہ کر اپنے مالک کو یاد کر دیو ہامان یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور عرض کیا کہ ای آقا
آپ کے اِن کلامون سے دل کو کچھ تسلی ہوئی خداوند کریم آپ کو ہمیشہ تا قیام قیامت دنیا مین
ہمارے سرون پر قائم رکھے یہ کہکر عرض کیا کہ حضور اب غلام کو اجازت ملے کہ غلام اپنے لشکر
مین جائے اور اہل لشکر کو سمجھا کر لائے رستم ثانی نے فرمایا کہ جاؤ تمکو منع کسنے کیا ہی تمھارا جہان جی
چاہے جاؤ تمکو اختیار ہی ہامان نے رستم ثانی کو مجرا کیا اُسکے بعد دونون بادشاہون کو سلام کیا اور
رخصت ہو کر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اب یہان کا حال سنیے کہ جبکہ زنگارہ میدان سے
واپس آئی تھی اور دربار مین گئی تھی دربار کیا سردار سب آکر اپنے اپنے ڈنگلون اور کرسیون پر بیٹھے
اُسوقت زنگارہ نے حکم دیا کہ چند دیو جائین لشکر اخضر مین اور وہان کی خبر لائین کہ کیا ہوتا ہی کیونکہ وہ سب کے
سب ہامان سے کس طرح پیش آتے ہین جبتک تم خبر لے کر نہ آلوگے اُسوقت تک مین اپنے خیمۂ آرام کو نہ جاؤنگی
وہ دیو اُسوقت روانہ ہوے تھے اور لشکر اخضر مین آکر داخل دربار ہوے تھے سب تقریرین سنین جبکہ ہامان طرف
اپنے لشکر کے چلا وہ دیو اُس سے قبل بارگاہ سے نکل کر چلے اور داخل بارگاہ ہو کر عرض کیا کہ حضور
ہوشیار ہو جائین کہ آقا آپ سب کے مسلمان کرنے کو آتے ہین اب تو وہ بہت باایمان ہو گئے ہین اور
جو تقریر کہ بارگاہ مین سُنی تھی سب بیان کی زنگارہ نے کہا کہ ہان وہ ایسے ہی ہین کہ یہان آکر سب کو

کرینگے جسکو مسلمان ہونا ہوگا وہ ہوگا مین تو مقابلہ کرونگی اپنا مذہب آبائی نہ ترک کرونگی یہان یہ تقریر
ہو رہی تھی کہ ہامان درانہ بلا خوف وخطر داخل بارگاہ ہوا اور بطریق اہل اسلام سلام کیا کیونکہ اسنے
راہ مین خیال کر لیا تھا کہ پہلے جاکر سب کو دین اسلام کے قبول کرنے کو کہونگا دیکھون کہ کیا جواب دیتے
ہین دلون کا کیا حال ہی آیا دین اسلام کی جانب راغب تو نہین ہین اگر وہ اقرار کرینگے تو اُنکے دلون
کا حال کھل جائیگا مین اپنا راز اُنپر ظاہر نہ کرونگا اگر وہ انکار کرینگے تو پہلے مین اُنکو خوب دھمکاؤنگا
اگر وہ اس دھمکانے پر دین اسلام قبول کرنے پر راضی ہوے تو اس حالت مین بھی اپنا راز نہ افشا
کرونگا اگر وہ اس سختی پر بھی اپنے دین پر قائم رہے تو اُنکو اپنے راز سے آگاہ کرونگا اور چند دیوون
کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ساتھ اپنے کام مین مصروف ہونگا باقی لشکر کو زنگارہ کے سپرد
کرکے کسی شہر کو روانہ کر دونگا تاکہ وقت پر مشکل نہ پڑے بس اسنے اسی خیال سے سلام کیا مگر یہان
کسی نے اُسکے سلام کا جواب نہین دیا سب خاموش بیٹھے رہے اسنے کہا کہ ای اہل دربار مین تمسے
کیا سوال کرتا ہون کیا تم سب کے سب بہرے ہو یا تصویر گلی ہو کہ میرے سلام کا جواب نہین دیتے
ہو اُسوقت زنگارہ نے کہا کہ کوئی تمھارے سلام کا کیا جواب دے تمتو خداے نادیدہ کی پرستش
کرتے ہو ہمارے روبرو تعریف کرتے ہو تمتو مرتد ہو گئے ہو تمنے اپنے مذہب کو ترک کیا اب تمھارے
سلام کا کوئی جواب نہین دیگا ہامان یہ تقریر سُنکر خاموش ہو رہا اور برابر آکر زنگارہ کے بیٹھ گیا جب
بیٹھ چکا تو کہا کہ اہل دربار مین تمھارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ مین نے تو دین اسلام قبول کر لیا
ہی اور اُس آدم زاد کی اطاعت قبول کی ہی لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ تم بھی مثل میرے دین اسلام قبول
کرو اور میرے ہمراہ اُس آدم زاد کے یہان چلو ورنہ مجکو جواب صاف دو اہل دربار نے تو کچھ
جواب نہ دیا مگر زنگارہ نے کہا کہ ای ہامان تو تو دیوانہ ہو گیا ہی تو نے بخوف جان اپنے مذہب
کو ترک کیا ہی اُس بشر کی اطاعت کی یہان کوئی دیوانہ نہین ہی جو اپنے مذہب کو ترک کرے کیونکہ
ہماری جان تو نہین جاتی ہی اگر جان بھی جاسکے تو ہمکو گوارا ہی جان جانا بھی ایسے وقت مین روا ہے
مگر مذہب اپنا ترک کرنا نہین قبول ہی کیون ہم اپنا مذہب قدیم ترک کرین یہ تو ہمسے کبھی نہوگا اہل دربار
نے بھی زنگارہ کے کلام کی تائید کی جب زنگارہ نے ایسی تقریر کی تو اُنکو بھی جرأت ہوئی اُسوقت
اُنھون نے کہا کہ ہمکو بالکل منظور نہین ہی کہ اپنا مذہب ترک کرین جسوقت اہل دربار نے انکار کیا تو
ہامان نے کہا کہ اگر تم اپنا مذہب نہ ترک کروگے تو مین ایک کو بھی اپنا ملازم نہ رکھونگا چھڑا دونگا
اور زنگارہ سے کہا کہ تجکو چھوڑ دونگا جب یہ کلام ہامان نے کہے تو زنگارہ نے کہا کہ بہتر
ہوگا کہ مجکو چھوڑ دے تو مجکو کیا چھوڑیگا مین خود تجکو چھوڑ دونگی کیونکہ میرے تیرے اب تو مذہب کا
فرق ہو گیا ہی اب میرے تیرے نباہ ہونا مشکل ہی یہ بیکار دھمکی دیتا ہی کیا تیرے چھوڑ دینے سے
کوئی مر نہین جائیگا کوئی تیرا ایمان عاشق نہین ہی کہ تیرے لیے مین اپنا مذہب تبدیل کرون ایسے شوہر
سے مین بے شوہر کی اچھی ہون زنگارہ نے تو یہ جواب دیا اہل دربار نے کہا کہ ہمکو بھی یہی منظور
ہی کہ ہم بر اسے نوکری اپنا مذہب ترک کرین ہم ایسی نوکری سے باز آئے جسکو اپنی جان مین عزیز
نہین ہین تو نوکری کیا چیز ہی آپ کل ہمکو نوکری سے چھڑائیے گا ہمنے آج ہی سے استعفا دیا آپ لشکر مین
اور ملازم رکھ لین جو کہ مسلمان ہون ہمارے آپ کے مذہب کا بہت بڑا فرق ہی ہامان نے کہا کہ اگر
تم سب میرا کہنا نہ مانوگے اور نہ میرے کہنے پر عمل کروگے تو مین تم سب کو ابھی قتل کرونگا ایک کو

زندہ نہ چھوڑونگا سب میرے ہاتھ سے مارے جائینگے یہان دربار مین ابھی ابھی دریاے خون جاری ہوگا یہ بارگاہ تمام خون سے رنگین ہوگی مین دیو ہامان ہون کوئی اور نہین ہون زنگارہ نے کہا کہ اگر تم دیو ہامان ہو تو مین زنگارہ ہون یہان کوئی تیری اِس دھمکی مین نہ آئیگا یہان جان کسی کو پیاری نہین ہی جو خوف سے اپنے مذہب کو ترک کرے جیسا کہ تمنے ایک خاکی نژاد کے ڈر سے اپنے مذہب کو ترک کیا باوصفیکہ تو آتش نژاد تھا اگر اپکی کچھ کہا تو تیرے لیے خرابی ہوگی آیندہ تجکو اختیار ہی اہل دربار نے کہا کہ ہم آپ کو کیا اِسکا جواب دین ہمکو جان دینا گوارا ہی اگر کوئی اور ایسی تقریر کرتا تو ہم اُسکو اِسکا مزا چکھاتے پھر دیکھتے کہ کیونکر یہ بارگاہ خون سے رنگین ہوتی ہے ہمنے آپ کا نمک کھایا ہی اُسکا پاس ہی ورنہ ابھی حال کھل جاتا ایک تو یہ خطا ہمسے پہلے ہوئی کہ ہم آپ کے کہنے سے اپنے بادشاہ کو چھوڑکر چلے آئے اور آپ کے شریک ہوے نمک حرام کہلائے اپنا مذہب ترک کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اِسی خیال سے کہ بعد مدت ایک خیر خواہ مذہب ملا ہی اُسکی خدمت کرین اگر یہ جانتے تو کبھی ایسا نہ کرتے ابتو جو کچھ کرنا تھا کیا اب پھر اُسی مذہب مین جائین جسکو کہ برا خیال کرکے ترک کیا اپنے مذہب اصلی پر آئے اور ایک بادشاہ کی ملازمت ترک کی اُس سے مقابلہ کیا مہینون لڑے اب کب اُسکے نزدیک ہماری قدر ہوگی ہمکو اب سب نظر حقارت سے دیکھینگے ابتو ہم کبھی اِس مذہب کو نہ ترک کرینگے ہم مثل آپ کے نہین ہین جو قصد کیا وہ کیا آپ نے سُنا ہوگا کہ قول مردان جان دارد سخن مردان اعتبا ہم آپ کو ایسا تلون مزاج جانتے تو کبھی بادشاہ سے نہ بگاڑتے کیا کرین افسوس آپ کے نمک کا پاس ہی دیو ہامان نے کہا کہ واہ واہ میرے نمک کا تو یہ پاس اور بادشاہ کے نمک کا کچھ پاس نہین کیا کہ جسکا برسون نمک کھایا بس اِکی جو کچھ کہا تو ایک کے تن پر سر نہوگا اہل دربار نے کہا کہ بس لے بس اپنی زبان کو روکیے زیادہ گفتگو نہ فرمایے اب گستاخی معاف ہمسے بھی بے ادبی ہوگی ہم پھر کچھ لحاظ نمک نہ کرینگے اگر کوئی یہ کہتا کہ تن پر سر نہوگا تو اُسکو ابھی ہم سزا دیتے یہان سے زندہ نہ جا سکتا ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈال دیتے یون جو تقریر اہل دربار نے کی تو فوراً دیو ہامان نے ارے پر ہاتھ ڈالا اُدھر اہل دربار نے بھی اپنے اپنے حربے سنبھالے اور کہا کہ اب آپ یون نہ مانینگے بغیر کشت و خون ہوے کچھ کام نہ چلیگا صرف اِسکا پاس ہی کہ آپ کے ملازم ہین دوسرے آپ شاہ ہین ورنہ ہم اسکا مزا آپ کو چکھاتے اجی صاحب دبے پر تو چیونٹی کاٹتی ہی اب ہم کہانتک ٹالین ہمنے چاہا تھا کہ ہم آپ کی برابری نہ کرین مگر آپ کو خود مد نظر ہی کہ برابری ہو اب ہم کیا کرین یہ جو ہامان نے دیکھا کہ اہل دربار کسی طرح اپنا مذہب ترک نہ کرینگے نہ زنگارہ یہ سب کے سب اپنے مذہب پر پابند ہین بس اِسنے فوراً یہ کہا کہ کیا کرون مجکو حکم نہین ہی کہ مقابلہ کرنا ورنہ مین ابھی تمکو اِسکا مزا بتاتا مین اپنے آقا کی عدول حکمی نہین کر سکتا ہون یہ کہکر زنگارہ سے کہا کہ مجکو تمسے کچھ تخلیہ مین کہنا ہی جہان مین ہون اور چند معزز سردار بس اُسیوقت چند سردار معزز اُس صحبت سے انتخاب کیے گئے اور زنگارہ ایک خیمہ مین آئی اور در خیمہ پر چند دیوؤن کو بٹھا دیا اُنکو حکم دیا کہ جبتک ہم سب اندر رہین کوئی اِس خیمے مین نہ آسکے اِسکا خیال رہے ورنہ عدول حکمی کی سزا ملے گی اب یہان دیو ہامان ہی زنگارہ اور چند دیو معزز ہین جو کہ تمام فوج کے افسر اعلےٰ ہین اُسوقت ہامان نے کہا کہ واہ واہ تم سب کے سب خوب اپنے مذہب پر قائم ہو مین تمکو ایسا نہ خیال کرتا تھا مین جانتا تھا کہ تم سب کے سب اگر مین مسلمان ہونگا تو میرا ساتھ دوگے مگر ثابت

ہو گیا کہ تم اپنے مذہب پر قائم ہو جان کی تمکو پروا نہین ہو شاباش و مرحبا جوان مرد ایسے ہی ہوتے ہین سنے اب آگاہ ہو کہ مین سنے جو یہ تقریر کی تو صرف اِس خیال سے کی کہ دیکھون تم اپنے مذہب پر ثابت ہو یا نہین مگر تمکو مین سنے اپنے خیال کے خلاف پایا مین خیال کرتا تھا کہ تم میرے کہنے پر عمل کروگے مگر اُسکے خلاف نکلا اب تم سب مجکو مسلمان تصور کرتے ہوگے آگاہ ہو کہ مین مسلمان نہین ہوا ہون صرف مین سنے بمصلحت یہ کیا ہو کہ اُسکی اطاعت کی ہو کہین میرے دل سے محبت ابلیس کی نکل سکتی ہو اگر یہی ہوتا تو مین مذہب اِسلام کیون ترک کرتا ارے اب تو جو کہا وہ کہا مگر مصلحت یہ ہو کہ مین کچھ دنون اُسکا مذہب اختیار کرون اور اُسکی اطاعت کرون مین سنے بمکر دین اِسلام قبول کیا ہو وہ مصلحت یہ ہو کہ حریف زبردست ہو بغیر مکر کے یہ نہ قتل ہوگا اب تم سب دیکھنا کہ مین اِسکو یا تو قتل کرتا ہون یا کہین نہ کہین پھنسا کر آتا ہون اور اخضر سے اِسکا عوض لیتا ہون جیسا اُسنے مجکو عاجز کیا ہو اگر اُس سے سوا نہ پریشان کرون تو اپنا نام **ہامان** نہ پاؤن مگر اِسکو کچھ زمانہ درکار ہو خیر مین تدبیر کرونگا کیونکہ جبتک اُنپر بالکل یہ نہ ثابت ہو جائیگا کہ یہ مسلمان ہو تو میرا اعتبار نہ کرینگے مین بھی اُس آدم زاد کی اِسقدر خدمت کرونگا کہ اُسکو میرا اعتبار بخوبی ہو جائے اور میری دوستی کا یقین واثق ہو دشمنی کا خیال دل سے برطرف ہو جائے پھر اُسوقت مین دوستی کے پردے مین عداوت کرونگا میرا کام ہو جاویگا یہ مصلحت ہو جو مین سنے بیان کی یہ میرا ارادہ ہو اِسکو کسی پر ظاہر نہ کرنا مین سنے تمکو جب ایسا خیال کر لیا تو بیان کیا اب میری راے یہ ہو کہ زنگارہ تم سب کو ہمراہ لے کر قلعۂ قہقہار یہ کوہ کہ جو مسکن دیو قہقہار کا تھا چلی جائین میری وہان منتظر رہین مین یہان سے اپنا کام کر کے اُنکے پاس آؤنگا اور اُسوقت اخضر پر لشکرکشی کرونگا یہ انتظام اِسواسطے ہو کہ لشکر مجکو جمع کرنا نہ پڑے سامان جنگ تیار پاؤن چند دیو وہ بھی میری طرح مکر سے مسلمان ہون اور میرے پاس رہین اِسوقت تو مین دربار مین جا کر اُس جوان سے یہ کہونگا کہ مین سنے بہت اُنکو فہمائش کی مذہب اِسلام کی پہلے تو انکار کیا جب مین بگڑا اور نوبت فساد کی آئی تو اُسوقت میری بی بی سنے مجھ سے الگ جا کر یہ کہا کہ تم ہمکو ایک شب کی مہلت دو کہ ہم اپنے اہل لشکر کو راضی کر لین پہلے تو مین منظور نہین کرتا تھا جب اُسنے بہت کچھ کہا تو مین سنے مانا یقین ہو کہ وہ کل سب کے سب مسلمان ہون یہی کہونگا مین جو مسلمان ہو گیا تو اُسنے کل لشکر کو اپنی طرف کر لیا سب سنے سب میرے خون کے پیاسے ہو گئے ہین میرے حکم کو نہین مانا مگر وہ اُن سبکو راضی کریگی کیونکہ اب وہ سب کے سب اُسکے پابند ہین کیونکہ اُنکو ایک سردار ملگیا یقین ہو کہ وہ کل مذہب اِسلام قبول کرنے کا اقرار کرین اور اگر نہ مانین گے تو آمادۂ فساد ہونگے تو پھر مین اُنسے مقابلہ کرونگا اُنکی حقیقت کیا ہو اور یہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ ہین یہ مسلمان ہوئے ہین انھون سنے میری رفاقت نہ ترک کی اِنکو مین اپنے ہمراہ لایا ہون اور یہی تقریر مین باہر نکل کر بیان کرونگا جو کہ بیان کی اور مین یہان سے باہر چل کر پھر تمسے سوال اِسلام کرونگا تو تم انکار کرنا مین آمادۂ فساد ہونگا اُسوقت یہی تقریر کرنا مین نہبت انکار کرونگا کسی صورت سے نہ منظور کرونگا اُسوقت تم میری خوشامد کرنا آخر کو مین ان لونگا مگر وہ چند دیو جو کہ میرے ہمراہ جائینگے اُنکو تو اِس حال سے آگاہ کرنا ضرور ہو زنگارہ سنے کہا کہ وہ کیونکر آگاہ ہون **ہامان** سنے کہا کہ اُنکو یہان بلا لو بس اُسی وقت چند دیو جو کہ **ہامان** سنے پسند کیے اُنکے نام لے کر پکارا وہ سب

دیو وزیر خیمہ پر حاضر تھے اُسنے کہا کہ اُن دیوؤن کو بلالو ہمین اُنسے کچھ کام ہے اُن دیوؤن سے اُسنے دربار مین جاکر کہا کہ جلد تمکو ملکہ بلاتی ہین وہ سب سنکے سب چلے گئے اُسی وقت وہان سے چلے ہامان سے نے کہا کہ مین ان دیوؤن کو اِسواسطے ہمراہ رکھتا ہون تاکہ مین ہر روز کی خبر تمکو کرتا رہون اگر مین علیل ہون تو میرے علاج مین کوشش کرین دوسرے اپنے حال کا کوئی تو جاننے والا ہو کوئی تو اپنا رازدار و خیر خواہ ہو اُس لشکر کے دیوؤن سے تو مین اپنا راز نہین بیان کرونگا جو کوئی راسے لینا ہو تو کس سے لون اِسی سبب سے [illegible] ہمراہ لیا [illegible] ہو رہی تھی کہ وہ دیو آگئے اُنسے تمام کیفیت بیان کی [illegible] کہا کہ نہین آج شب کو تم سب لشکر کو [illegible] مین باندھ دیتا کہ ای دیو ہامان آگاہ ہو کہ تم میرے پاس [illegible] مذہب سے کہا ہم سب نے انکار کیا تھا [illegible] آباد و فساد ہوسکے تجھکو مذہب ترک کرنا منظور نہین [illegible] کوئی نہین راضی ہو لہذا ابتو مین جاتی ہون جب اپنا [illegible] کیونکہ مجھکو جان سے جانا گوارا ہے ترک مذہب گوارا نہین [illegible] درست نہین ہو بس یہ رقعہ مین نے تمکو تحریر کیا کہ تم [illegible] مذہب کی [illegible] دھوکا دیتی ہون تم مرد ہو کر دھوکا کھا گئے [illegible] کو قلعہ قہقہار مین جاکر میرے حال سے آگاہ کرنا [illegible] اسوقت دربار مین بگڑ دنگا تو اُسکا سبب یہ ہوگا [illegible] راز افشا ہو جائیگا سب کام بگڑ جائیگا کچھ ہاتھ نہ آئیگا [illegible] یہ تقریر جو دیو ہامان نے کی تو زرنگار دیو نے کہا کہ تمکو خوف کا ہیکا [illegible] کو چلا جائیگا اسوقت پھر لشکر کشی کرنا یہ تو ممکن نہین [illegible] نہوگی ہامان نے کہا بہتر تم عورت کی قسم سے ہو [illegible] بھی باتین کین اسمین تمہارا کیا نقصان ہو زرنگار دیو نے کہا اچھا تمکو اختیار ہے مگر یہ بتاؤ کہ اگر میرا جی چاہے کہ تمکو دیکھون تو کیونکر آؤن دیو ہامان نے کہا کہ پہلے سے آگاہ کرنا مین تشکار کے بہانے سے کسی صحرا مین مع اپنے ہمراہیون کے آؤنگا وہان تم بھی آنا ملاقات ہوجایاکریگی یہ طریقہ ملاقات کے ہونے کا ہو زرنگار دیو خاموش ہو رہی دیو ہامان نے اُن افسرون سے پوچھا کہ یہ تدبیر جو مین نے کی تو کچھ عمدہ ہو یا نہین اُنھون نے کہا کہ بہت خوب ہی ہمین بھی بہت پسند آئی ہو بس ہامان و زرنگار دیو اور وہ افسر یہ تقریر کرکے باہر چلے یہان دربار مین جو دیو بیٹھے تھے وہ باہم یہ تقریر کر رہے تھے کہ اگر زرنگار دیو اور افسر ہمارے ہامان کے کہنے کو منظور بھی کرینگے تو ہم نہین منظور کرینگے بلکہ یہان سے چلے جائینگے ہمکو اب ترک مذہب گوارا نہین ہو مذہب نہوا لڑکون کا کھیل ہوگیا کہ جب چاہا بنایا اور جب چاہا بگاڑ ڈالا گویا مٹی کا گھروندا ہوگیا کہ جب میل ہوا تو سب نے ملکر بنا یا اور جب بگاڑ ہوا تو توڑ ڈالا ہم اپنے مذہب سے باز آئے ہم سب صاف انکار کرینگے اگر ہم قبل سے جانتے کہ یہ ہوگا تو ہم پہلے ہی نہ ترک مذہب کرتے یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی کہ ہامان و زرنگار دیو و افسر دربار مین آئے اور سب اپنی جگہ پر قائم ہوے جب

سب بیٹھ چکے تو ہامان نے کہا کہ اے زنگارہ ہم نے تجھکو خلوت مین بھی نصیحت کی مگر تم نے نہ مانا لہذا اب
مین اپنی تقریر کو ختم کرتا ہون اگر تم کو ترک مذہب نہین منظور رہا تو اسوقت سامان جنگ کرو مین
بغیر تمکو مسلمان بنائے ہوئے یہان سے نہ جاؤنگا یا تمہارا سر بچا دونگا یا اپنی جان دونگا یہ کلام کرنا تھا
کہ سب اہل دربار جو کہ خلوت مین شریک نہ تھے گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بس زبان کو سنبھال کر باتین
کرو کیا اب یہان ظاہر ہوا کہ آپ سر لیجا سکینگے اور اس شہر مین بھی سب کے دکھانے کو برہم ہوئے
اور زنگارہ سے بھی تکرار ہونے کی نوبت پہنچ گئی اسوقت زنگارہ نے وہی تقریر کی
جو خلوت مین ہامان کی بات سے پہلے ہامان نے بہت سمجھایا مگر بعد انکا بسیار راضی ہوا اور زنگارہ کی جانب سے اقرار
ہوا کہ پھر اسکا جواب کل دینگے اپنے اہل لشکر سے اتفاق رائے کر لین اگر وہ تبدیل مذہب پر راضی
ہوئے تو خیر نہین تو مقابلہ کرینگے ہامان خاموش ہو رہا اور پھر اسی وقت وہان سے اٹھکے
طرف لشکر اخضر پریزاد کے روانہ ہوا یہان بعد جانے ہامان کے اہل دربار نے
زنگارہ سے کہا کہ آپ نے انکو کیون جانے دیا قتل کر ڈالا ہوتا کیونکہ اب وہ مرتد ہو گئے
ہین انکا کیا اعتبار ہو اگر آپ یہ خیال کرین کہ ہم مذہب اسلام قبول کرین تو یہ ممکن نہین ہی اگر
ہمکو قبول کرنا ہوتا تو ہم انکے کہنے سے پہلے ہی قبول کرتے زنگارہ نے کہا کہ آپ سب
صاحب کیون گھبراتے ہین مین جب آپ سے کہون کہ آپ دین اسلام قبول کرین تو آپ
یون کہین یہ سب اہل دربار اس تقریر پر خاموش ہو رہے زنگارہ نے دربار برخاست
کیا وہ دیو جو کہ پہلے سے راضی ہو گئے تھے وہ بھی دیو ہامان کے ہمراہ چلے گئے تھے یہ تو سب
طرف لشکر اخضر پریزاد کے چلے اب ادھر دربار اخضر پریزاد کا حال سنیے کہ وہان کیا
تقریر ہوئی جب دیو ہامان رستم ثانی سے اجازت لے کر اپنے لشکر کو گیا اسکے جانے کے
بعد اخضر پریزاد نے رستم ثانی سے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا کہ اسکو جانے دیا ابھی تو آپ
اسکو زیر کرکے لائے اگرچہ اسنے غلامی و اطاعت آپکی قبول کی اور مذہب اسلام بھی اختیار کیا
مگر کیا اعتبار جو وہان جا کر بیٹھ جائے اور پھر نہ آئے تو پھر مشکل پڑے پھر جنگ و جدل کی نوبت
آئے اسی مین پھر بسر ہو رستم ثانی نے جواب دیا کہ یہ خیال تو آپ کا درست ہی مگر میرا کیا بگڑیگا مین
اسکو پھر زیر کر لونگا یہ مثل آپ نے سماعت فرمائی ہوگی کہ زدہ را بتوان زد کا نقشہ ہوگا مگر اب وہ ایسا
نہین کریگا مزہ جنگ معقول پا چکا ہی مگر مجھکو ایسا خیال ہی کہ کہین ایسا نہو کہ وہان جنگ ہونے لگے کیونکہ
آپ نے اسکی تقریر ملاحظہ فرمائی ہوگی کسقدر وہ یوم قیامت سے ڈرتا ہی یہ کیونکر وہ اپنے کہنے
سے پھریگا اور یہ تو آپکو معلوم ہوگا کہ شرع تو ظاہر پرست ہی ظاہر تو اسکا اچھا ہی باطن کا حال
خدا کو معلوم ہوگا مگر بڑی دیر ہوئی ہی اب میرا دل چاہتا ہی کہ کسی کو اسکی خبر کو روانہ کرون کہ وہ
جا کر خبر لائے اگر لڑائی ہونے لگی ہو تو مین جا کر اسکی مدد کرون بس اسی وقت رستم ثانی نے
چند دیو طرف لشکر ہامان کے روانہ کیے اور انکو حکم دیا کہ تم جا کر خبر لاؤ کہ وہان ہامان
سے لڑائی تو نہین ہو رہی وہ دیو ادھر کو روانہ ہوئے یہان دربار اسی طرح آراستہ ہی کہ وہ دیو
چلے جاتے تھے کہ نصف راہ طے کی تھی کہ سامنے سے دیو ہامان کو مع چند دیوؤن کے آتے
ہوئے دیکھا یہ اسکے قریب پہونچے اسنے پوچھا کہ آپ سب کہان جاتے ہین انھون نے
کہا کہ ہم آپ کی خبر کو بحکم شاہزادہ جاتے تھے کہ انکو یہ خوف ہوا کہ شاید آپ سے وہان مقابلہ ہونے

لگا ہو تو مین بھی جاکر اُنکی مدد کرون یہ تو اب فرمائیے کہ کیا ہوا آپ کہان جاتے ہین ہامان نے کہا
کہ مین لشکر کو تمھارے چلتا ہون چلو مین کہانتک اُنکی مہربانیون اور عنایتون کا شکریہ ادا کرون
وہ تو میرے اوپر بڑے مہربان ہین اور عنایتین فرماتے ہین یہ کہکر اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ دیکھا تمنے کیسی مہربانی کرتے ہین پھر مین کیونکر نہ اُنکی غلامی کرون گو کہ مین اپنے لشکر کا بادشاہ
تھا مگر یہ عنایت کرنے والا کوئی نہین تھا جہان ایسی عنایتین ہون پھر مین کیونکر نہ اُنکے مذہب
کو قبول کرون ایسی ایسی گفتگو کرتا ہوا لشکر اخضر پریزاد مین آیا داخل بارگاہ ہوا رستم ثانی
کو سلام کیا اپنی کرسی پر جاکر بیٹھا اپنے دیوون کو بھی جاے مناسب پر بٹھایا رستم ثانی نے
دریافت کیا کہ کیون اسقدر تمکو کیون دیر ہوئی کیا وہ سب کے سب مسلمان ہوگئے یا کچھ فساد ہوا
ہامان نے کہا کہ کیا عرض کرون یہ چند دیو تو میرے ساتھ آئے ہین انھون نے تو مذہب اسلام
قبول کیا باقی نے انکار کیا اور جو تقریر کہ وہان قرار پائی تھی بیان کی اور کہا کہ کل کا وعدہ کیا
ہے کہ مین جواب دونگی اگر اُسکے سردار جو کہ قبل مین میرے سردار تھے وہ اُسکے تابع ہوگئے
ہین میرے حکم سے اُنھون نے سرتابی کی ہے خیر دیکھا جائیگا کہان جاتے ہین اگر مین نے اُن سبکو
تہ تیغ نہ کیا تو اپنا نام ہامان نہ رکھا ہوگا اسوقت تو مین اپنی زوجہ کے کہنے سے چلا آیا ہون مگر صبح
کو دیکھون کہ کیا جواب آتا ہے رستم ثانی نے کہا کہ خیر دیکھا جائیگا تم کیون اسقدر تشویش کرتے ہو
کیا ہوا کہ جو لشکر تمھارا مسلمان نہوا کوئی اُنکے دل پر تمھارا اختیار نہ تھا ہامان خاموش ہو رہا بعد
اسکے دربار برخاست ہوا ہر ایک اپنے خیمہ کی طرف گیا لیکن ایک خیمہ بہت بڑا براے ہامان
مقرر کیا گیا وہ برپا ہوا ہامان مع اپنے ہمراہیون کے اُسمین اُترا اور جاگزین ہوا جاکر سو رہا کیونکہ دوپہر
تک میدان جنگ مین رہے تھے بعد اُسکے دربار ہوا رات ہوگئی تھی اِس سبب سے دربار
برخاست ہوا سب جاکر آرام پذیر ہوے کہ وہ رات یہان تو اس حالت مین بسر ہوتی ہے سب
بعیش وعشرت آرام کر رہے ہین اُدھر جب قریب دوپہر رات کے پہونچی تو زنگارہ نے
سب افسرون کو طلب کیا اور کہا کہ سامان سفر کرو مین اِسی وقت یہان سے طرف قلعۂ قہقہاریہ کے
کوچ کرونگی یہ بات جو زنگارہ نے کہی تو افسرون نے کہا کہ آپ نے تو ہامان سے اقرار کیا
تھا یہ کیا آپ نے کہا اور کہا تھا کہ مین تمکو کل بابت تبدیل مذہب کے جواب دونگی یا اب یہان سے
کوچ کرتی ہین زنگارہ نے کہا کہ وہ اُسوقت صرف دفع بلا کے لیے کہا تھا کہ میرا سامان جنگ
جیسا کہ مجکو چاہیے تھا موجود نہ تھا گو کہ ہامان کے نزدیک سامان جنگ تھا کہ وہ مقابلہ کر رہا تھا
مگر میرے نزدیک بالکل بیکار تھا جب مین اپنی راے کے موافق سامان کر لونگی تو آکر مقابلہ کرونگی
یہ تقریر جو کہی تو جو افسر کہ شریک تخلیہ تھے وہ تو جانتے تھے کہ یہ سبب ہے اور جو شریک تخلیہ نہ تھے
وہ اِس امر کو یقین سمجھے اُسی وقت آکر سامان سفر کرنے لگے یہان زنگارہ نے اُسی مضمون
کا رقعہ لکھکر تیر مین باندھکر برابر لشکر اخضر پریزاد کے نصب کر دیا بعد اُسکے اُسی وقت بجلدی
تمام خیمے وغیرہ بار کراکر صبح ہوتے ہوتے وہان سے مع لشکر طرف قلعہ قہقہاریہ کے کوچ کر گئی
کہ اِسکا ذکر پھر ہوگا مگر اب یہان کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے کہ جب وہ رات تمام ہوئی اور صبح طالع
ہوئی سب اُٹھے اپنے کامون سے فراغت کرکے دربار مین آئے یہان اخضر و احمر دونون بادشاہ
متمکن ہین تخت پر رستم ثانی دنگل پر آکر بیٹھے کہ دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے آیا دربار خوب

آراستہ ہوا بادشاہ نے فرمایا کہ آج مین یہانسے کوچ کرکے داخل شہر ہونگا وہان جاکر اِس فتح کا جشن ہفت روزہ کرونگا کیونکہ اِسکی مجھے بہت بڑی خوشی ہی تمام شہر کو آئینہ بند کرونگا ہر جگہ ناچ و رنگ کرونگا اہل لشکر کو انعام تقسیم کرونگا رستم ثانی نے کہا کہ بہت خوب میری بھی یہی راے تھی مین خود اِسکا جشن کرنے والا تھا کہ اِتنے مین ایک دیو سے ہامان نے کہا کہ کوئی جاکر خبر تو لاے کہ میرے لشکر مین کیا ہو رہا ہی کیونکہ زنگارہ نے وعدہ کیا تھا کہ مین کل صبح کو جواب زبانی ایک دیو کے بھیجدونگی ابتک جواب کیون نہین آیا اِسکا کیا باعث ہی کیونکہ اِسقدر دن چڑھ آیا اگر اُسکو مذہب اسلام قبول کرنے سے انکار ہو تو مین اُسکا بندوبست کرون اگر انکار نہو تو وہ آکر میرے آقا کے قدمون پر گرے مسلمان ہووے تمام لشکر مذہب اسلام قبول کرے دیو ہامان ابھی یہ تقریر کر رہا تھا کہ ایک دیو دربار مین حاضر ہوا مجرا گاہ سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ غلام کچھ عرض کرنے کو حاضر ہوا ہی حکم ہوا کہ بیان کر اُسنے وہ رقعہ پیش کیا اور عرض کیا کہ غلام اِسوقت سیر کرتا ہوا بیرون لشکر نکل گیا اتفاق سے گذر غلام کا طرف لشکر ہامان کے ہوا وہان جاکر دیکھتا ہون کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا وہان پر خاک اُڑ رہی ہی میدان صاف ہی کسی دیو و پری کا نشان نہین ہی نہ کوئی خیمہ ہی نہ بارگاہ صرف کچھ ظروف گلی پڑے ہین یہ غلام بہت حیران ہوا کہ ابھی شام تک تو یہان لشکر تھا ہمارے نسے لشکر کیا ہوا وہان سے متفکر واپس ہوا کہ خدمت حضور مین عرض کرون جب قریب اپنے لشکر کی سرحد کے پہونچا تو دیکھا کہ ایک نیزہ نصب ہی اُسمین ایک کاغذ بندھا ہوا ہی مین نے خیال کیا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی اِسکو ضرور دیکھنا چاہیے مین نے اُس نیزے کو اُکھاڑا اور اُس کاغذ کو کھولا اُسکے سرنامے پر تحریر تھا کہ یہ رقعہ ہی طرف سے زنگارہ کے خدمت مین اخضر پریزاد و رستم ثانی و دیو ہامان کے مین اُس رقعہ کو لے کر حاضر خدمت ہوا وہ رقعہ یہی ہی جو حضور مین پیش کیا خداوندا اِسکو ملاحظہ فرمائین بادشاہ نے خود اپنے ہاتھ سے لفافہ چاک کیا اور اُسکو کھول کر معائنہ کیا اُوتمام مضمون مذکورہ بالا جو کہ قبل مین بیان ہو چکا ہی پڑھا رقعہ پڑھکر مسکرائے اور وہ رقعہ ہاتھ مین رستم ثانی کے دیا کیونکہ اُس رقعہ مین اُنکا بھی نام تھا اُنھون نے بھی پڑھا وہ بھی ہنسے اُنھون نے دیو ہامان کو دیا اُسنے بھی پڑھا رقعہ پڑھکر دل مین تو اُسکی عقلمندی پر خوش ہوا کہ یہ جو تو کہ آیا تھا کہ میرے نام تحریر کرنا اُسنے اخضر پریزاد و رستم ثانی کا نام اپنی طرف سے شریک کر دیا مگر بظاہر سب کے دکھانے کو اور اپنا رسوخ بڑھانے کو بہت غصہ کیا اور کہا کہ ابھی مین جاتا ہون جہان وہ قحبہ ملیگی اُسکو قتل کرونگا میرے ہاتھ سے بچ کے جائیگی کہان مجکو دھوکا دیا اور تحریر کرتی ہی کہ یون دھوکا دیتے ہین افسوس بڑا مکر کیا مین اُسوقت اِس مکر کو نہ سمجھا ورنہ اُسی وقت فیصلہ کر لیتا بڑی خرابی ہوئی آقا اپنے دل مین خیال کرینگے کہ اِسنے ہمسے فقرہ کیا میری بات رائگان ہوئی یہ کہکر سب کے دکھانے کو اپنے دنگل پر سے اُٹھا ہونٹھ بھی چباتا ہی دانت بھی پیستا ہی چہرہ بھی سرخ ہوا جاتا ہی مونچھون کو بھی تاؤ دیتا ہی ہر مرتبہ یہی کلام ہی کہ جاکر اُس فاحشہ کو قتل کرتا ہون جب رستم ثانی نے دیکھا کہ اِسکو بہت غصہ آیا ہی اور قصد جانے کا کیا ہی تو فرمایا کہ ای دیو ہامان تمکو لازم ہی کہ ہمارے کہنے پر عمل کرو جو ہم کہین اُسکو قبول کرو ہامان نے عرض کیا کہ مجکو حضور کے حکم کے بجالانے مین کوئی عذر نہین ہی مگر حضور اُس قطامہ کے بارے مین کچھ نہ ارشاد کرین وہ کہنا مین آپ کا شاید نہ مانون تو عدول حکمی ہوگی کیونکہ میرے تمام جسم مین آگ لگی ہوئی ہے کہ دیوانی ہو کر مجکو دھوکا دیا اور مین

دھوکے مین آگیا میری عقل کو اُسوقت کیا ہو گیا تھا کہ مین نے یہ نہ خیال کیا کہ اگر یہ فقرہ دے کر
چلی جائے تو کیا ہوگا افسوس صد افسوس کہ آپ سے مجکو شرمندہ کیا مین آپ کے روبرو اپنا
مُنہ نہین اُٹھا سکتا ہون اور آنکھین نہین چار کر سکتا ہون یہی جی مین آتا ہی کہ اگر اُسکو پا جاؤن تو اُسکے
گوشت کو کاٹ کر زاغ و زغن کو دون اور مجکو رحم نہ آئے رستم ثانی نے کہا کہ اچھا جو کچھ ہوا
ہوئے دو جو کوئی برائی کریگا اُسکی سزا پائیگا اگر وہ مکر کرکے یا دھوکا دے کر مع لشکر چلی گئی ہی
تو جائیگی کہان ایک دن اُسکا بھی زور تہ تیغ ہیدا ہی وہ خود ہی تحریر کرتی ہی کہ مین سامان جنگ
درست کر لون تو آکر مقابلہ کرونگی جبکہ وہ یہ تحریر کرتی ہی تو پھر جلدی کیون گوارا کرو جب وہ آئیگی
اُسوقت دیکھ لیا جائیگا یہ کیون کرو کہ اُسکے عقب مین لشکر کشی کرکے جاؤ جبکہ دشمن خود اقرار مقابلہ
کرے تو پھر رنج کاہے کا شرمندگی کاہے کی ارے اپنی اولاد پر تو قابو ہوتا نہین ہی یہ تو
پھر جورو ہی ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ اُسکو افسران لشکر نے اغوا کرکے یہ فعل کرایا ہی تو یہان کیا
خوف ہی جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ہر امر وقت پر منحصر ہی جب اُسکا وقت آئیگا اُسکے بہم ہونے کے
سامان غیب سے ہو جاوینگے اور خود بخود پیدا ہونگے تمھارے مسلمان ہونے کی کسکو
کب امید تھی ہر ایک یہی گمان کرتا تھا کہ دیو ہامان قتل ہوگا سب کے گمان کے خلاف ظہور
مین آیا ابھی اُن سب کو حوصلہ ہی اچھا اُنکا بھی حوصلہ نکل لے یہ مثل کسی شخص نے سچ کہی ہی کہ
اونٹ جبتک پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی جبتک جانتا ہی کہ مجھ سے کوئی اونچا نہین ہی اور جب پہاڑ
کے نیچے آتا ہی تب قدر کھلتی ہی ابھی اُنھون نے کچھ دیکھا نہین کہ کیا ہوا جب خود مقابلہ کرینگی تو
حال کھلے گا کہ ہان اپنے آقا کی عدول حکمی کی یہ سزا ہی وہ تو قسم عورت سے ہی عورت کو ناقص العقل
کہتے ہین اور ہی بھی یہی کہ جو جسنے کہا وہ اُسپر عمل کرنے لگی تم ایک تھے وہ اسقدر جو یک زبان
ہوئے تو اُسنے اُنکے کہنے کو قبول کیا با وصفیکہ تم خداے مجازی کا مرتبہ رکھتے ہو مگر تمھارے
کہنے کو نہ مانا عدول حکمی کی اُنکے کہنے پر عمل کیا جب وہ برلے مقابلہ آئینگے اُسوقت دیکھا
جائیگا تم اُسوقت نہ جاؤ دیکھو بادشاہ شہر مین چل کر جشن خوشی کرینگے اُسمین شریک ہو دیو ہامان
نے عرض کیا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر پھر وہی فساد باقی رہا سب یہی تو کہین گے کہ یہ سارا فساد
دیو ہامان کا کیا ہوا ہی جو ابتک نہین گیا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُسپر عمل کرو تمکو ہمارے
سر کی قسم اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی قسم یہ کلام جو رستم ثانی نے فرمایا تو دیو ہامان نے
کہا کہ ای آقا مین آپ کی قسم سے مجبور ہون ورنہ مین کبھی نہ مانتا بظاہر تو یہ کہا مگر دل مین کہا کہ کون جاتا
ہی اُسکو خود ہی منظور تھا کہ مین نہ جاؤن اور نکمے کو ٹہلنے کا بہانا ہو گیا وہ بکر تو مسلمان ہوا ہی تھا
اپنے کام کے انجام دینے کو یہان مقیم ہی بس کرسی پر بیٹھ گیا ہر بار غصہ کرتا ہی مونچھون پر تاؤ
دیتا ہی غصہ بہت ہی کہ اِس عرصہ مین بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان سفر تیار ہو مین شہر کو جاؤنگا
اُسوقت احمر پریزاد نے کہا کہ مین بھی یہین سے رخصت ہوتا ہون اخضر پریزاد نے کہا
کہ تماشاے جشن دیکھ لو شریک جشن ہو لو تو جانا جلدی کاہے کی ہی برسون کے بعد تو آئے ہو
احمر پریزاد خاموش ہو رہا یہان کارپردازون نے تھوڑے سے عرصہ مین سب سامان درست
کر لیا بارگاہین وغیرہ برپا ہوئین دربار برخاست ہوا سب کے سب تختون پر سوار ہو کر طرف
شہر کے روانہ ہوئے اب لشکر قریب بارہ تیرہ لاکھ کے ہمراہ ہی بلکہ محراب پری بھی ہمراہ ہی

بڑے جاہ وحشم سے اخضر پریزاد ان سب کو لے کر شہر کو چلا ہی برابر تخت پر اسکا بھائی ہے
سرور جنی اور سرور جنی دونوں اپنے اپنے بادشاہ کے عقب مین بیٹھے ہین دہنی جانب کو شہزادہ
رستم ثانی و دیو ہامان و دیگر سرداران اخضر پریزاد بائین جانب کو دیو ہوبان و سرداران
احمر پریزاد عقب مین تمام لشکر شہر کو جاتے ہین انکو تو جانے دیجیے اور اب حال زنگارہ
کا ملاحظہ فرمائیے کہ یہ جو موافق فہمائش دیو ہامان کے کوچ کرکے طرف قلعہ قہقہار یہ کے
روانہ ہوئی تو اُسنے اُس دن کہین قیام نہ کیا قریب شام ایک صحرا مین لشکر کو اُتارا وہ رات
تو اُس صحرا مین بسر کی صبح کو اُٹھکر طرف قلعہ کے روانہ ہوئی چونکہ لشکر دیو قہقہار کا بھی
ہمراہ تھا وہ برابر رہبری کرتا ہوا چلا آتا ہی تین دن تک تو اِسنے رہروی کی چوتھے دن یہ
قریب قلعہ کے پہونچی اہل لشکر نے کہا کہ یہ جو سامنے عمارت نظر آتی ہی یہی قلعہ قہقہار ہی زنگارہ
نے کہا کہ یہان کا حاکم کون ہی ایک افسر نے جواب دیا کہ قبل مین یہان کا حاکم دیو قہقہار
تھا جبکہ دیو ہامان نے انکو براے مدد طلب کیا تو وہ اپنے بھائی دیو قنطور کو حاکم کرکے
اور ایک لاکھ دیو اُسکے زیر حکومت کرکے اور تین لاکھ کا لشکر اپنے ہمراہ لے کر آپکے
شوہر کی مدد کو روانہ ہوئے تھے راہ مین وہ واقعہ درپیش ہوا اب بھی وہی حاکم ہین یہ سُنکر
زنگارہ نے کہا کہ کوئی جاکر انکو خبر کرے کہین ایسا نہو کہ وہ حریف خیال کرکے براے
مقابلہ کوچ کرین اور بیرون قلعہ آئین تو بیکار کی زحمت ہو اِس سے بہتر یہ ہی کہ کوئی افسر جاکر
میرے حال سے آگاہ کرے یہ تقریر جو زنگارہ نے کی تو ایک لشکر افسر قہقہار کا کہ جو کہ
قلعہ زمرد نگار سے فرار کرکے ہامان پاس گئے تھے اپنے قلعہ کو نہین واپس آئے تھے بدین خیال
کہ ہامان کو لاکر اپنے مالک کے خون کا عوض لینگے وہان ہامان خود زیر ہو گیا جب زنگارہ
اِدھر کو آئی تو یہ بھی سب کے سب اُسکے ہمراہ اِدھر کو چلے آئے کیونکہ یہ سب لوگ ملازم ہامان
کے ہو گئے تھے اُنھین مین سے ایک شخص طرف قلعہ کے چلا اور داخل قلعہ ہوا وہان قلعہ مین
قہقہار کا بھائی بیٹھا ہوا تخت پر حکمرانی کر رہا تھا دربار جمع تھا سردار حاضر دربار تھے ذکر قہقہار
کا ہو رہا تھا کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی نہین معلوم کیا ہوا آیا قلعہ فتح کرکے براے مدد دیو ہامان
روانہ ہوے یا نہین کہ یہ افسر داخل دربار ہوا دیو قنطور نے جو اِسکو دیکھا تو دریافت کیا
اِسنے سلام کیا اور کل حال یون بیان کیا کہ جانا قہقہار کا قلعہ زمرد پر اور قلعہ بند ہونا احمر کا
یورش کرنا قہقہار کا آنا رستم ثانی کا مقابلہ کرکے قہقہار کو قتل کرنا اپنا فرار کرنا اور جانا پاس
ہامان کے اُسکا اِنکو ملازم کرنا جشن صحت کرنا ہامان کا بعد اُسکے مقابلہ کرنا ہومان کا زخمی
ہونا ہامان کے ہاتھ سے اور آنا احمر پریزاد کا مع رستم ثانی کے اور کشتی لڑکے زیر
کرنا رستم ثانی کا ہامان کو اُسکا مسلمان ہونا بعد اُسکے لشکر مین آنا سب کو مسلمان کرنے کو
زنگارہ کا فقرہ کرکے اُسکو ٹالنا کیونکہ آمادہ تھا شب کو اُدھر کو روانہ ہونا بیان کرکے کہا
کہ وہ بیرون قلعہ فروکش ہین آپ جیسا کچھ اب ارشاد کرین قنطور نے پہلے تو بھائی کا حال سُنکر
بہت گریان ہوا اور کہا کہ افسوس بھائی صاحب قتل ہو گئے ہمکو خبر بھی نہ ہوئی پھر یہ خیال کرکے
کہ اُنکے مرنے سے ہمکو حکومت نصیب ہوئی خوش ہوا اُس افسر سے کہا کہ زنگارہ کو داخل قلعہ
کرکے مین اُسکو پناہ دونگا اگر وہ آدم زاد اِدھر کو آئیگا تو مقابلہ کرونگا اپنے افسرون کو حکم دیا کہ اُس کے

استقبال کرنے کے لیے آؤ وہ افسر ہمراہ اُسکے بیرون قلعہ آئے زنگارہ سے ملے استقبال کرکے اُسکو قلعہ مین لے گئے یہان قنطور اُسکا انتظار کر رہا تھا جو ہین وہ دربار مین پہونچی قنطور نے اُسکی تعظیم کی کیونکہ وہ بھی ایک جزیرے کی بادشاہ ہو دوسرے اتنے بڑے دیو کی زوجہ ہو کہ جسکا عوض کوئی اپردہ قاف مین ہمسر نہین ہو دیو قہقہار گو کہ بہت زبردست دیو تھا مگر وہ بھی اسکا تابع حکم تھا قنطور نے برابر اپنے تخت کے تخت زنگارہ کا بچھوایا تمام حال بیان کیا قنطور نے کہا کہ اگر مین آپکی مدد کرونگا تو کچھ نفع حاصل ہوگا جب آپکا جی چاہے قصد کرین زنگارہ نے کہا کہ مین سامان جنگ مہیا کرلون تو براے مقابلہ کوچ کرون بڑی دیر تک دربار مین بیٹھی رہی ادھر افسران قلعہ نے لشکر اسکا اُتارا مقام دیا جو لشکر کہ قہقہار کا تھا وہ تو اپنے مقام کو گیا لشکر اسکا بھی اُترا قریب چار لاکھ کے تھا اسکے رہنے کیواسطے ایک بہت بڑا محل آراستہ ہوا یہ دربار سے اُٹھکر اُس محل مین آئی اور سب اسکے سردار جو مقام کہ اُنکے رہنے کیواسطے مقرر تھا وہان گئے کیونکہ یہ لوگ تھکے ماندے تھے سب نے آرام کیا اُسقدر دن و رات تو بسر کی صبح سے اپنا بندوبست کرنے لگے زنگارہ مع اپنے سردارون کے دربار مین آئی یہان قنطور بھی دربار مین مع اپنے سردارون کے بیٹھا تھا دربار اُسکا آراستہ تھا کہ زنگارہ پہونچی یہ بھی جاکر برابر قنطور کے بیٹھی وہ افسر بھی آئے جو کہ قہقہار کے ساتھ تھے بعد اُسکے ملازم دیو ہامان جو تھے دربار مین آئے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے جب سب دربار آراستہ ہو چکا تو قنطور نے اُن افسرون سے کہا کہ آپ میری ملازمت کرین گے یا ملکہ زنگارہ کی اُنھون نے عرض کیا اور جواب دیا کہ ہم ہمیشہ سے اِس سرکار کے نمک خوار ہین سواے اِسکے کہان جائین اگر ہمارا مالک قتل ہوا تو ہم آپ کو اُسکے مقام پر تصور کرتے ہین ہم آپکو اپنا بادشاہ جانتے ہین کیونکہ وہ اپنی زندگی مین آپکو اِس قلعہ کا حاکم کر گئے ہین ہم تو اِس سلطنت کے نوکر ہین کوئی اِسپر حکومت کرے خواہ آپ ہون خواہ کوئی اور ہو جب کوئی اِس ملک کا حاکم ہوگا ہم اُسکے تابع ہین وہ ہمارا بادشاہ ہی اگر اب یہ فرمائین کہ ہامان کی کیون ملازمت کی اِسکا یہ سبب تھا کہ ہمنے خیال کیا کہ ہامان سے چلکر حال کہوانکو ہمراہ لاکر اپنے مالک کا عوض خون لو اِس سبب سے جو اُنھون نے کہا ہمنے منظور کیا اب ہم آپکے ملازم ہین قنطور نے کہا کہ تم میرے پاس کیون نہ چلے آئے کیا مین اُسکے خون کا عوض نہ لے سکتا تھا اُنھون نے جواب دیا کہ کیون نہین مگر اِسکا سبب یہ تھا کہ لشکر ہامان قریب تھا دوسرے ہمکو یہ بھی ظاہر کرنا منظور تھا کہ ہمارا مالک آپکی مدد کو آتا تھا راہ مین قتل ہو گیا اب آپ چلکر اُسکے خون کا عوض لین مگر وہ خود زیر ہوگئے کیا کرین وہ آدم زاد بڑا زبردست ہی وہ دیو کو پشہ سے بدتر خیال کرتا ہی دیو کو قتل کر ڈالنا اُسکے روبرو کوئی بات نہین ہی اُسنے ہمارے آقا کو پہر بھر مین زیر کر دیا اور چیر کر پھینکدیا ہامان ایسے دیو کو کشتی لڑکر ایک دن مین زیر کر لیا اور سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اُسنے جان کے خوف سے اُسکا مذہب قبول کیا اُسکی غلامی اختیار کی زنگارہ یہ کلام خاموش بیٹھی ہوئی سُنا کی قنطور نے کہا کہ خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اگر اب وہ ادھر کو آئیگا تو اُسکو حال معلوم ہوگا یا ملکہ زنگارہ براے جنگ اُدھر کو جائینگی تو مین بھی اُنکے ہمراہ جاکر اُس آدم زاد سے مقابلہ کرونگا بعد اِس گفتگو کے قنطور نے کہا اے ملکہ کچھ تکلیف تو نہین ہی زنگارہ نے کہا کہ نہین یہانتک کہ دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے زنگارہ نے اپنی سپاہ کو جمع کیا اور [illegible] دیو ہامان کے راز سے آگاہ کیا افسر یہ حال سُنکر بہت خوش ہوے

کہنے لگے کہ ہمنے خیال کیا تھا کہ ہمارا مالک مسلمان ہوگیا اب ہم آپکے ملازم ہین مگر اب معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک چال ہی اور فقرہ ہی خداوند ایسا کرین کہ ہمارے آقا اُس پر قابض ہون اور اُسکو قتل کرکے اپنا عوض لین زنگارہ نے کہا کہ دیکھا تمنے ان افسرون کا حال کہ یہان آکر سب کے سب نے اُسکے بھائی کی ملازمت کرلی ہامان نے کسقدر اُنکی خاطر و مدارات کی کچھ اُسکا بھی پاس نہین کیا اُنھون نے عرض کیا کہ کیا ہوتا ہی اب آپ تا آنے ہمارے آقا کے یہان بعیش و عشرت بسر کرین ہم آپکی غلامی سے باہر نہین ہین جو آپکا حکم ہوگا ہم بسر و چشم بجا لائینگے زنگارہ خوش ہوگئی اب یہان اُسدن سے یہ دستور ہوگیا کہ یہ ہر روز دربار مین جاتی ہی اُسکے افسر اُسکے ہمراہ رہتے ہین یہ تو اس انتظار مین ہی کہ دیکھیے کب ہامان اُس آدم زاد کو قتل کرکے آتا ہی اور لشکر کشی کرتا ہی اسکو تو یہان رہنے دیجیے

لیکن اب حال بادشاہ یعنے اخضر پریزاد کا سنیے کہ یہ سب کو لیکر داخل شہر ہوئے ہین

یہ جو شہر مین سب کو لیکر داخل ہوئے تو رستم ثانی پر زر نثار کرتے ہوئے دار العمارہ مین آئے تمام شہر مین مشہور ہوگیا کہ بادشاہ نے لڑائی فتح کی دیو ہامان کو اُس آدم زاد نے زیر کیا وہ پھر مسلمان ہوا ہی یہی چرچا تھا اور تمام شہر مین مشہور ہو رہا تھا یہان تک کہ بادشاہ نے داخل ایوان ہوکر دربار کیا دونون بادشاہ برابر تخت پر بیٹھے رستم ثانی اپنے دنگل پر متمکن ہوئے دربار خوب آراستہ ہوا یہان تک کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے چارجی تمام شہر مین چارج دے کہ سب اہل شہر جشن فتح کرین سات دن تک سبکے یہان جشن رہے جسکو روپیہ وغیرہ کی خواہش ہو وہ خزانہ شاہی سے لے سوائے خوشی کے رنج نہ کرے تمام لشکر کو انعام تقسیم ہوگا تمام لشکر سات دن تک ہمارا مہمان ہی تمام شہر آئینہ بند کیا جائے ہر گلی کوچہ صاف ہو تمام شہر مین روشنی کیجائے یہ حکم دیکر فرمایا کہ کل سے جشن ہوگا بعد جشن لشکر کو انعام تقسیم ہوگا بس اُسی وقت سے کارپردازون نے سامان کرنا شروع کیا تمام شہر کو آئینہ بند کیا ہر گلی کوچہ صاف کیا گیا چارجی نے چارج دیا اہل شہر کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے جشن فتح منعقد کیا ہی در خزانہ شاہی وا ہوا جسکو جو ضرورت ہوتی تھی وہ روپیہ خزانے سے آکر لیجاتا تھا کوئی روک ٹوک نہین تھی آتشبازون کو بلا کر حکم دیا گیا کہ آتشبازی تیار کرکے لاؤ تمام طائفون کو حکم دیا گیا کہ سرکار مین آکر کل سے حاضر رہو تمام بارگاہین و محل شیشہ آلات سے آراستہ ہوئے یہان تو سامان جشن ہو رہا ہی اُدھر زنانی سواریان بھی محل مین اُترین اور بادشاہ مع احمر پریزاد و رستم ثانی کے داخل محل ہوا سحاب پری نے سب کا استقبال کیا داماد کو گلے سے لگایا محراب پری کو بھی گلے سے لگایا بادشاہ اپنے ایوان مین گیا رستم ثانی مع محراب پری اپنے ایوان مین آئے زوجہ مضراب پری پاس گئے دونون کو گلے ملوایا اب سب کو معلوم ہوا کہ محراب پری کے بھی ساتھ عقد کیا ہی تمام واقعہ رستم ثانی نے بیان کیا اُدھر احمر نے کل حال بیان کیا اب اخضر پریزاد و سحاب پری کو بھی معلوم ہوگیا کوئی شکایت نہین کی اور خوش ہوئے یہان تک کہ احمر اپنے مقام پر آیا جو کہ اُسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا وہ رات تو یہان بسر ہوئی محل مین نذر و نیاز ہوئی یہان تک کہ صبح ہوئی بادشاہ نے دربار کیا حکم و احکام جاری کیے تمام اہل دربار سے فرمایا کہ آج شب سے آپ سب ہمارے مہمان ہین یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا وہ دن گذرا بزم عشرت برپا کی گئی بادشاہ آکر مسند زرنگار پر جلوہ گر ہوئے ایک پہلو مین احمر پریزاد دوسری جانب رستم ثانی بعد اُنکے اور سرداران نامی ایک طرف کو سرداران احمر بیٹھے بزم عشرت آراستہ ہوئی اُدھر تمام شہر مین روشنی ہوئی ہر مکان پر بزم عشرت برپا ہی وہ ایسی بزم تھی کہ آسمان بھی اُسکو دیکھکر حسد کرتا تھا کہ ہمنے آج تک ایسی بزم نہین دیکھی ایسی بزم تھی کہ جسکے روبرو بزم جمشید کی کوئی حقیقت نہ تھی اسقدر روشنی تھی کہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا دریائے نور جوش زن ہی ایک روشنی ماہ دوسری روشنی چراغان وہ رات روز روشن پر چشمک زن تھی اُدھر شاہ فلک بھی صحبت آرا تھا لو لوے فلک بھی

ارباب ویدبزم عشرت فلک پر جلوہ گر تھے کہ یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ شراب ناب کا دور ہو اور شغل ہو یہ حکم ہوتا تھا کہ ساقیان سیمین ساق جام و صراحی لیکر حاضر ہوئے مینائے گردون نے رشک کہایا ساقی نے جام لبریز کر کے پہلے بادشاہ کو دیا دوسرا جام احمر مہر نژاد کو تیسرا جام رستم ثانی کو بعد اسکے دور باندہ دیا سب کو جام لبریز کر کے دینا شروع کیا بعد دور شراب کے جب سب کو سرور ہوا بادشاہ نے حکم رقص کا دیا طائفہ پری کا آکر حاضر ہوا سازندون نے ساز ملایا اس مطربہ نے گت ناچی بعد اسکے ہولی گائی اسکے بعد کئی غزلین گائین اسکو اہل بزم نے بہت کچھ انعام دیا وہ رخصت ہو گئی دوسرا طائفہ آیا وہ بھی خوب ناچا گایا اسکو بھی انعام کثیر ملا یہان تک کہ کوئی پہر رات گذری ہوگی کہ بکاول نے آکر عرض کیا خاصہ تیار ہے دستر خوان چنا ہوا ہے بادشاہ مع اہل بزم کے دستر خوان پر تشریف لیگئے ادھر تمام لشکر کو کھانا تقسیم ہوا یہان بادشاہ نے خاصہ نوش فرمایا اور بالائے قصر آکر آتشبازی کے چھوٹنے کا حکم دیا آتشبازی چھوڑی گئی بعد تماشائے آتشبازی کے پھر بزم مین آکر جلوہ گر ہوئے پھر ناچ ہونے لگا جام شراب گردش مین آیا ایک پری نے بعد ناز و ادا یہ غزل گائی۔

غزل

تیرے جاتے ہی ہوا رنگ چمن ہو جائیگا
سب ستون پر نقش شیرین کوہکن ہو جائیگا
کیا عریانی نہین مجھ ناتوان عشق کو
بس وہی ہے منزل غربت اپنا وطن ہو جائیگا
گر وقت ساقی مین لگائیگا تو ہو جائے شراب
زخم بھی پھر نمک خواری دہن ہو جائیگا
اور بانب کو چلونگا حیب یار یار سے
دیکھ کر یہ بات کہ یہان پر کفن ہو جائیگا
مین وہ وحشی ہون اگر سونگھیگا میرا استخوان
کوہ ہر گوشہ اسی صنم میرا سخن ہو جائیگا

برگ گل جو ہے وہ برگ یاسمن ہو جائیگا
بام پر نکلو نہ آؤ تم شب مہتاب مین
دست ڈھیلا ہوگا تن پیرہن ہو جائیگا
ایسی چہرے پہ نہ اترو آنکھین مری صیاد خلق
اب وہان شیشہ زخمون کا تن ہو جائیگا
تن نہین عریان سلامت ہین اگر داغ جنون
شہر بھی ہلجائیگا تو راہزن ہو جائیگا
وہ دل سینے مین جلدی کا ابھی تازہ ہے عشق
مارے وحشت کے سنگ جانان ہرن ہو جائیگا
کیون اچنبھا ہے تجھے ناسخ فراق یار سے

کارفرما جب مرا تیر دہن ہو جائیگا
چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا
گر اٹھا کر شہر سے صحرا مین بھلا دوگے تم
دشت آہو صاف نرگس کا چمن ہو جائیگا
ہوکے رنجیدہ جو تو تلوار ماریگا مجھے
کھائے ان پر جب لگین گے پیرہن ہو جائیگا
میکدے تک محتسب کو میکشون نے تو دو
زخم یہ ناسور ہوگا جب کہن ہو جائیگا
حسن کی زینت اگر چاہے کلام عشق حسن
ایکدن نادان فراق جان و تن ہو جائیگا

جب اسنے یہ غزل ختم کی تو اہل بزم کا یہ حال ہوا کہ سبکی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے تمام بزم کو سکتہ ہو گیا او کوئی فلک اسکے رقص پر وجد کرنے لگے اسکی صدا نے ایسا اثر کیا کہ تمام طائر اپنے آشیانون کو چھوڑ کر اور گر کر اس قصر پر سایہ فگن ہوئے او وہ بیک بیقرار تھی مگر پہر بھی آشیانون کو ترک کیا سب اسکی صدا پر عاشق ہو گئے آواز تھی کہ دلون کو بے چھری کے ذبح کیئے ڈالتی تھی دل پائمال ہوئے جاتے تھے سبکی یہ حالت تھی کہ سکوت کا عالم تھا دریائے اشک روان تھے جو عاشق مزاج تھے وہ مجنونانہ حرکتین کرتے تھے ایسی پر تاثیر تو صدا کسیکی نہو گی کہ اسکو سب نے بحالت وجد مین اسقدر دیا کہ وہ مالا مال ہو گئی اسکو رخصت کیا بیکر چاند شہزادہ ہوا دوسرا طائفہ بلایا گیا وہ بھی خوب گائی اسکے گانے سے دل او بسمل ہوئے گویا زخم پر نمک پاشیدہ کا اثر تھا یہان تک کہ صبح سحر افق چرخ پر مشرق سے ظاہر ہوا شمعین فانوسوان مین جھلملانے لگین چراغ گل ہونے لگے شمع کے رخ پر زردی چھائی بزم فلک درہم و برہم ہوئی دو شاہ خاور کا ہوا عمل ماہتاب برطرف ہوا آمد آمد خسرو خاور کی ہوئی باغون مین گل کہلے نسیم سحری چلنے لگی دماغ معطر ہوئے بزم عشرت مین بادشاہ نے حکم دیا کہ رقص موقوف ہو یاد الٰہی مین سب خلق مصروف ہو ناچ برخاست ہوا سب نے وضو کیا دوگانہ خالق ادا کیا بعد فراغ نماز پھر آکر سب بزم مین بیٹھے پھر حکم آراستگی بزم کا دیا گیا پہلے جام شراب گردش مین آیا بعد اسکے ناچ شروع ہوا طائفے آنے لگے انعام پا کر ناچ گا کر جانے لگے وہ دن بھی تمام ہوا رات آئی شہر شاہ فلک نے اپنی بزم آراستہ کی یہان بھی پھر آتشبازی چھوٹی رات بھر ناچ گانا ہوا کیا اسیطرح وہ سات دن

گذرے آٹھوین روز جلسہ برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے لشکر کو اسقدر انعام تقسیم ہوا کہ مالامال ہوگیا
آٹھوین روز سب نے جا کر راحت لی کیونکہ سات شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے بادشاہ نے بھی محل مین جا کر
آرام کیا رستم ثانی اپنے ایوان مین تشریف لیگئے یہان محل مین سات دن تک خوشی رہی بزم عشرت آراستہ رہی
کوئی نہین سویا سب جاگا کیے اب یہان بھی سب آرام پذیر ہوے سات دن تک بادشاہ نے دربار نہین کیا
یہان تک کہ وہ دن و رات آرام مین بسر کی صبح کو دربار کیا سب آکر حاضر دربار ہوے سب احکام جو کہ سات روز تک
نہ جاری ہوے تھے وہ جاری کیے گئے اب پھر اُسی قاعدے سے دربار ہونے لگا احمر پرزادہ رخصت ہو کر مع اپنی
سپاہ کے قلعہ کو روانہ ہوا اب پھر بدستور امن و امان ہوا ادہر ہامان اس فکر مین ہی کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ مین
اپنا کام کرون ہر روز اپنے ہمراہیون سے صلاح کرتا ہی مگر کوئی تدبیر بن نہین پڑتی ہی کہ کیا کرے یہ تو اس
فکر مین ہی مگر اب یہ حال سُنیے کہ ایک دن دربار مین سب حاضر تھے کہ خواجہ سرا نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا بادشاہ کو
مبارک کرے کہ اسوقت تو مین حضور سے انعام کا امیدوار ہون وہ خبر خوش لایا ہون کہ حضور میرا مُنھ موتیون سے
بھر دین بادشاہ نے ہنسکر فرمایا کہ بیان کر جو تو کہتا ہی مین ویسا ہی کرونگا تیرا مُنھ موتیون سے بھر دونگا اُس نے
عرض کیا کہ حضور کو نواسا مبارک ہو بادشاہ نے جونہین یہ کلام مسرت آیات سُنا مارے خوشی کے چہرہ سُرخ ہوگیا
باچھین تابناگوش پہونچین فرط مسرت مین حکم دیا کہ در خزانہ وا کر دو محبس کو کھولدو قیدی آزاد کیے جائین اور
یہ حکم دیا کہ جسقدر لڑکے آج اس شہر مین پیدا ہوے ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین بھیجدین کہ وہ شاہزادے
کے ہمراہ پرورش پائینگے یہ حکم جو بادشاہ نے دیا اسیوقت جارچی نے جار دیا کہ جسقدر لڑکے آج شہر مین پیدا ہوے
ہون وہ سب اپنے لڑکون کو محل شاہی مین داخل کر دین بادشاہ اُنکی پرورش فرمائینگے ادہر خزانہ کھولدیا گیا
قیدی آزاد کیے گئے باہر تو یہ حال ہی اندرون محل کا حال سُنیے کہ جب نو ماہ گذرے تو اُس پری کو درد زہ شروع ہوے تمام محل
تلے اوپر ہوگیا یہان تک کہ برج حمل سے آفتاب شجاعت پیدا ہوا یعنے ایک طفل حسین مہ جبین مہر تمکین خوبرو
چہرہ مثل آفتاب کے درخشان چہرے سے آثار شجاعت عیان خال عنبر رنگ ہاشمی زلفین خلیلی سب موجود دبدبہ شاہی صولت
جہان پناہی بصورت علمشاہ پیدا ہوا بقول شاعر شتر بہ بر بن مقال **شعر** اُسے دیکھ طفلی مین کہتی تھی دایہ ‡
یہ لڑکا لمر حیدر پیدا ہوا ہی ‡ پیشانی کشادہ گالا صراحی دار سو توان ناک جٹی بھوین آنکھین مانند غزال
رمیدہ گل رخسار گل آفتاب کو شرمندہ کرتے تھے پیشانی کے روبرو چاند شرمندہ تھا لڑکا کاہیکو تھا ہمہ تن نور مجسم تھا
گویا نور کے سانچے مین ڈھالا تھا گول گول بازو بھری بھری ہتھیلیان سینہ چوڑا ساق ورانین گویا بلور کے ٹکڑے تھے مگر
رخ سے رعب و داب اسقدر ظاہر تھا کہ ہر ایک دیکھکر دم بخود ہو جاتا تھا طرحدار دمعدار جو کوئی دیکھتا تھا اُسکی آنکھین
رخ انور پر نہ ٹھہرتی تھین چکاچوند سی ہو جاتی تھی شبنم چیرہ گی کرنے لگتی تھی دایہ نے اُسکو غسل دیکر سحاب پری کی گود مین
دیا وہ دیکھکر بہت خوش ہوئی دونون ماہ رخون پر بوسے دیے پیشانی چومی گلے سے لگایا پیار کیا ماہ مان محل نے آکر مبارکباد
دی کہ ملکہ کو نواسا مبارک ہو دوسرے ایک پری نے مبارکباد گائی ملکہ نے سبکو انعام دیا قابلہ کو بہت بھاری جوڑا
عنایت فرمایا اسقدر اُسکو زر و جواہر دیا کہ اُس سے اُٹھ نہ سکا تمام محل بھر مین فرط خوشی سے کان پڑی صدا نہ سنائی
دیتی تھی ہر ایک ملازمہ خوش و خرم تھی بہشت بنی ہوئی تھی وہ محل نہ تھا گویا اسوقت بزم عشرت تھی کوئی ایسا
نہ تھا کہ خوش نہو اسکی باچھین تابناگوش نہ پہونچی ہون چہرے سبکے خوشی کے سبب سے سُرخ تھے کہ خدا نے
یہ دن نصیب کیا کہ ملکہ مہرافروز کے یہان فرزند پیدا ہوا سحاب پری کا تو یہ حال ہی کہ پھولون نہین سماتی ہی
پیراہن جسم مین تنگ ہوگیا ہی اندر محل کے یہ حال ہی بیرون محل ہر ایک آکر دربار مین بادشاہ کو مبارکباد دیتا ہی
بادشاہ سبکو انعام کثیر دے دیکر رخصت کرتے ہین مارے خوشی اُسکے در خزانہ وا کر دیا ہی دست کشادہ ہی کچھ [illegible] نہین

اسقدر زر و جواہر لٹایا ہی کہ فقیر غنی ہوگئے ہین حاتم طائی اُسی دن سے گوشۂ قبر مین مُنھ چھپا کر لیٹ رہا اُسکی سخاوت کو جو سُنتا تو کبھی نام سخاوت کا نہ لیتا کیا کوئی سخاوت کریگا جیسی کہ اُسدن اخضر پر بڑا دے نواسے کے پیدا ہونے کی خوشی مین سخاوت کی تھی کہ آج تک تمام درویش جوکہ اُسکے خزانے سے لائے تھے غنی ہین اُس زمانے مین کوئی فقیر اُسکی قلمرو مین نہ تھا بادشاہ نے اُسی وقت رمالون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ مجکو اس طفل کے حال سے اور زوال نیک سے آگاہ کرو کہ اسکے طالع کیسے ہین نجومی رمال حاضر ہوے بادشاہ نے اُن سے فرمایا کہ آپ زائچہ کرین بس اُنھون نے فوراً قرعہ پھینکا سولہ خانے بارہ برج ساتون ستارون کو مطابق کیا احکام نکالے بڑی دیر تک غور کیا بعد غور کے عرض کیا کہ خداوندیہ صاحبزادے بڑے جری ہونگے انکی ہیبت شمشیر سے تمام بہادران قاف کانپینگے بہادر انکے روبرو نام بہادری نہ لینگے اور بہت کچھ تعریف و توصیف کی ستارے جو جو اُسکے طالع مین تھے سبکے نام لیے بادشاہ بہت خوش ہوا اُنکو انعام دیکر رخصت کیا یہ سُنکر بادشاہ مثل گل شگفتہ ہوگیا ادہر یہ مژدۂ مسرت انبساط جو رستم ثانی نے سُنا تو مثل گل خندان ہوے غنچۂ دل کھل گیا باغ مراد مین بہار آئی نسیم فصل گل مژدۂ جان بخش لائی چشم مسرت وانبساط سے طرف سمر و جنی کے دیکھا اُنھون نے بھی خوش ہوکر رخ رستم ثانی پر نظر کی اور مارے خوشی کے مثل گل شگفتہ ہوکر یہ اشعار پڑھنے لگے اشعار

ای باغبان چمن مین یہ کہدے پکار کے
شب بھر سُنے چمن مین ترانے ہزار کے
بلبل کو ساز وار ہو موسم بہار کا
گلچین کے ہاتھ کے لیئے کہنا ہو خار کا

دیگر

او بلبلو چلو کہ دن آئے بہار کے
عجیب گل چمن دہر مین ہوا پیدا
عہد شباب ہمکو مبارک ہو یار کا

کیا گلشن مراد مین تازہ کھلا ہی گل
ترانہ سنج عنادل نسیم مطرب ہی
اللہ سے دعا ہی یہی عندلیب کی

یہ اشعار آبدار پڑھکر سمر و جنی نے اہل دربار کو شادو خرم کیا سبکے سب دعائین دینے لگے سمر و جنی نے رستم ثانی و بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند اس گل حدیقۂ جاہ و جلال و غنچۂ حسن و جمال صاحبزادۂ بلند اقبال شاہزادۂ خورد سال کا نام نامی و اسم گرامی سہراب ثانی ہو تو بہتر ہی کیونکہ یہ فرزند ہین رستم ثانی کے اور رستم ثانی ایسے جواہر دکے فرزند دلبند جگر پیوند ہین دوسرے ایسی فتح کے بعد پیدا ہوے ہین یہی نام زیبا ہی تیسرے آجکل کل سیارے برج ہائے نیک مین ہین اسد طالع وقت مشتری وقت آجکل شرف مین ہی ساتون ستارے اس شاہزادے کے طالع مین نیک ہین بڑا صاحب نصیب ہی تمام پردۂ قاف پر حکومت کریگا ہر ایک اسکا تابع فرمان ہوگا یہ کہکر یہ چند اشعار پڑھے اشعار

غلامی کرین اسکی خاقان و چین
عدالت نہ چرخ گردون کرے

مبارک ہوا ی شاہ گردون جناب
رہے ہفت کشور بھی زیر نگین
ستارا ہونا بندہ اقبال کا

یہ فرزند مسعود و والا خطاب
حکومت کا ملکون مین ڈنکا بجے
رہے غلغلہ جاہ و اجلال کا

بادشاہ اور رستم ثانی مثل گل کے مارے خوشی کے شگفتہ تھے باچھین کھل گئین کلیان نخل تمنا کی شگفتہ ہوگئین حکم کیا کہ سب اہل دربار سرخ پوش ہون خمخانۂ نشاط کے بادہ نوش ہون بادشاہ اور رستم ثانی پیدائش نور چشم سے مسرور و شادان تھے کہ خواجہ سرا نے آکر عرض کیا کہ حضور درِ دولت پر بارہ ہزار دیو پریزاد اپنے فرزندون کو لیے ہوے حاضر ہین جوکہ آج تولد ہوے تھے یہ سُنکر بادشاہ نے حکم دیا کہ داخل محل کرو اُسیوقت وہ سب لڑکے داخل محل کیے گئے اُن پر انائین نوکر رکھی گئین وہ سب ہمراہ شاہزادہ کے پرورش پانے لگے بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر مین منادی ندا کرے کہ آج سے تمام شہر تا یوم چھٹی شاہزادہ ہمارا مہمان ہی کیا صاحب دولت سب رعایا اہل حرفہ دوکاندار اہل بازار چہ امیر چہ فقیر چہ برنا و پیر سب خوشی کرین چھٹی تک ہر گھر مین ناچ ہو کھانا سرکار سے ملا کریگا جس چیز کی ضرورکار ہو سرکار شاہی سے لے لین بے تکلف حکم دیا کہ دارو غہ باورچی خانہ کو حکم دیا جائے کہ طعام لذیذ خوش ذائقہ خوان ہائے طلائی مین چنوا کر ہر صبح و شام ہر ایک کے گھر پر روانہ کیا کرے اور دارو غہ ارباب نشاط کو حکم دیا جائے کہ طائفے عمدہ عمدہ ہر ایک کے مکان پر روانہ کرے اسکا صرف سرکار سے ملے گا

تاکہ رعایا بزم عشرت برپا کرے ہر جگہ ناچ کا سامان ہو کسی کو کسی امر کی پریشانی نہو کسی امر کی کوئی شکایت نہ کرے فوج کو وردیان تقسیم ہون ملازمان شاہی کو جوڑے دیئے جائین تمام شہر مین ہر گلی کوچے مین نوبت خانے رکھے جائین آتشبازی کا انتظام ہو روشنی کا بندوبست ہو خوش ہر ایک خاص و عام ہو ہمارے یہان بزم عشرت کی تیاری ہو خیرات جاری ہو حسب الحکم بادشاہ کارپردازون نے بندوبست کیا ہر کارخانے مین حکم شاہی پہونچا منادی نے ندا کی ہر ایک نے بزم عشرت برپا کی طعام باورچی خانہ شاہی سے جانے لگا نوبتین بجنے لگین امراون کو جوڑے تقسیم ہوئے بارگاہین آراستہ ہوئین ہر مکان پر جشن کی صحبت پیراستہ ہوئی رعایا کے گھرون مین ناچ ہونے لگا ہر گلی کوچہ نمونہ بزم عشرت تھا جس کوچہ مین جا کر دیکھا ایک بزم تازہ تھی ہر کوچہ پرستان کا نمونہ تھا کہین اہالیان ناچتی تھی کہین کسی بائی کی نوچی کہین حیدر جان سی خوش گلو کہین سندر سی خوش گلو و خوبرو کہین کشمیری ناچ رہے ہین کہین بھانڈ نقلین کر رہے ہین کہین اندر سبھا ہو رہی ہی کہین سبیرا ہی کہین ستار بجتا ہی کوئی بادۂ ناب سے مست و مخمور بادۂ عشق ہو کر یہ غزل گا رہی ہی غزل

گل باغ مین کعبت بجائے چلے گئے
دم بھر کو میرے گھر مین وہ آئے چلے گئے
نقشہ کھنچا نہ اس گل رعنا کا ایک سے
دو پھول بھی نہ آہ چڑھائے چلے گئے
دریا دلی نے آپکی مسرور کر دیا
مضمون ہزارون ذہن مین آئے چلے گئے

مقتل مین تیغ لیکے وہ آئے چلے گئے
ہر گل کو خواب مین بھی ستائے چلے گئے
اللہ ری شرم راہ مین گر وہ کبھی ملے
نقاش ہین ہزارون ہی آئے چلے گئے
کہنا نہ مانا غیر کے پہلو مین وہ رہے
بھر بھر کے جام بادہ پلائے چلے گئے
اک بوسہ پر وہ ہو گئے مجھ سے خفا نظیر

جوہر نہ مردمی کے دکھائے چلے گئے
کسطرح اُنسے کہتا مین حال شب فراق
گردن جھکائے منہ کو چھپائے چلے گئے
اللہ رے کبر حسن جو آئے وہ قبر پہ
دولت جو حسن کی تھی لٹائے چلے گئے
وصف کمر نہو سکا فکر رسا سے آہ
منہ سے نہ بولے تیوری چڑھائے چلے گئے

کہین طبلے کی گمک سے گوش گردون کر ہو جاتے تھے کوئی خوش رو دلبر ناز و ادا یہ ٹھمری گا رہی تھی۔ ٹھمری بوجن کو آئے ہین ارتھی دیکھن آئے ہین سپند رچیزین لائے ہین شنگرف ارنی لونگ سپاری بوجن کو آئے ہین ❊ چالول گھی کافور گری جو یا صندل سیندور لے ❊ لیکے تجھپر لونگ سپاری بوجن کو آئے ہین ❊ کہین خیال گائے جا رہے ہین بید الکش سہراب ثانی سے تمام شہر مین دن عید رات شب برات ہی ہر گلی کوچہ مین ناچ و رنگ ہی ڈھول ڈھولک بایان دستار مورچنگ جلترنگ ستار طنبورے بج رہے ہین ہر رنگ کی تانین اوڑ رہی ہین نوبتین جھڑ رہی ہین۔ نظم

نکورین وہ نوبت کی اور آسکے ابعد
جنھین مشتری اور زہرہ سنین

گرجنا وہ ڈھولون کا مانند رعد
وہ جھانجون کے جھنانے قرنا کا شور

وہ شہنائیون کی شہنائی دہجین
وہ نقارون کا اور تری کا زور

وہ تمام شہر مانند پرستان کے تھا اور عیش و عشرت و نشاط کا عجب سامان ہر زن و مرد و خورد و کلان سرخوش و خوشحال بہ وش عجب عالم بہار تمام شہر لالہ زار نظر آتا ہی ہر ایک دعائے ترقی و اقبال و ازدیاد جاہ و جلال کرتا ہی جو مسافر ادھر سے گذرتا ہی دیکھکر مثل آئینہ دنگ رہ جاتا ہی ہر گلی کوچے کا تو یہ حال ہی ہر جگہ بزم عشرت آراستہ ہی محل شاہی مین عجب خوشی ہی جو دیکھی اور نہ سنی ہی ہر ایک پری پر جوش ہی بادۂ نشاط سے مدہوش ہی ہر مقام پر گانا ہو رہا ہی بیرون محل بزم عشرت مین بادشاہ مسند زرنگار پر جلوہ فرما ہی جام شراب گردش مین ہی اور آتشبازی چھوٹتی ہی ناچ ہو رہا ہی ہر ایک انعام کثیر پاتا ہی کوئی مطربہ یہ غزل گاتی ہی غزل

عاشق ہی کون خلق مین مجھ زار کیطرح
لاغر کیا ہی ایسا فراق حضور نے
کھٹکونگا چشم غیر مین مین خار کیطرح
کہتے ہین مجکو دیکھ کے وہ بزم غیر مین
بیٹھا وہ متوجہ آج ہی خونخوار کیطرح

بے اذن بوسہ لے لیا دو تم سزا مجھے
بستر پہ لیٹا رہتا ہون بیمار کیطرح
زانو پہ رکھ دے مصحف رخسار ای پری
ڈالی ہی کسنے پیار سے یہ پیار کیطرح

دلدار کون ہی مرے دلدار کیطرح
باندھے کھڑا ہون ہاتھ گنہگار کیطرح
وہ گلبدن جو ہو گا کبھی مجھ سے ہم بغل
کرون تلاوت اسکی مین دیندار کیطرح
اطہر مین اس سے حال بیان کیا کرون

غرضکہ اسیطرح وہ زمانہ خوشی کا گذرا یوم چھٹی آیا اسدن کا تو عجب سامان تھا

اگر بیان کیا جائے تو ایک دفتر اور تیار ہو مگر یہاں پر کچھ مختصر طور سے بیان ہوتا ہی کہ تمام ایوانات شاہی آراستہ کیے گئے شہر کی تمام بازارین از سر نو آراستہ ہوئین تمام رعایاے شہر کو علے قدر مراتب جوڑے تقسیم ہوے خلعت و جاگیرین و منصب عطا ہوے کسیرین و زمینین مرحمت ہوئین کسی کو مرکب کسی کو بوجا بخشا گیا شہر کے ہر گلی کوچے مین دو رویا مٹیان روشنی کی لگائی گئین دربار خوب آراستہ ہوا تمام شیشہ آلات لگایا گیا اندر محل مین زچا کے حمام کا سامان ہوا دایہ اور قابلہ نہلانے کو مستعد ہوئین ہزار ہا سقے تمامی کی لنگیان باندھے سرگرم کار و بار ہوے آب گرم کی تیاری ہوئی رسم چھٹی کی تیاری ہوئی و بادشاہ خوشی خوشی پھر رہے ہین کبھی اندر کبھی باہر جاتے ہین ہر ایک خواص پری چہرہ سے چہلین کرتے ہین ہر ایک کا دامن زر و جواہر سے بھرتے ہین آدھر سمرو حبشی اپنے کچھری کھیچنے کی تیاری کی ڈھنڈی دعوت ستنے بوشند سمہ بجرتی بادشاہ کے در دولت پر لیکر حاضر ہوئے ہزار ہا من عرق و چوزے مرغ کے اتے ای طلائی تھالون مین ہاتھیون پر کارچوبی جھولین پڑی ہوئین ان پر کچھی لدی ہوئی زرین گاڑیون مین چاندی سونے کی بھاری بھاری ہنسلیان گھڑے بڑے موتی جن مین بڑے بڑے لعل و یاقوت و نیلم کے نگینے جڑے ہوے لاکھون جوڑے ہلکے بھاری کارچوبی کشتیون مین لگے ہوے آگے نشان عقب مین تمام لوچ شاہی کی وردی زیب تن کیے ہوئے باجے بجتے ہوے ہزار ہا سنکھیان تفسین لوپتے نقیب آگے آگے غول کے غول مدائین مبارکباد و سلامت کی لگاتے ہوے سقے مشکون مین گلاب کیوڑہ بھرے ہوے چھڑکاو کرتے ہوے چلے آتے ہین یہان تک کہ در دولت شاہی پر پہونچے سب سواریان اترین زچا کو دلھن بنا یا تارے دکھلائے محل کو سب نے دیکھا جس نے دیکھا یہ شعر ورد زبان کیا شعر

الٰہی بخت تو بیدار بادا	اثر دولت ہمیشہ یار بادا

بعد اسکے سبکو کھانا کھلایا گیا آتشبازی چھوٹی اسکے بعد ناچ شروع ہوا اندرون محل ناچ ہو رہا ہی طائفے ناچ رہے ہین گا رہے ہین ایک زہرہ جمال یہ غزل گانے لگی۔ غزل

وصل دل مین جو تھے آج وہ نکلے میرے
خضر کی کوچۂ گیسو مین ضرورت کیا ہی
شور بازیب ہی پائنچے جھڑونکا ای دل
یہ جو چلتی پھرتی ہی جو تو آج قیامت کیا ہی
آپکے عارض پر نور ہین کافی شب وصل
پوچھتے مجھسے ہو پھر ہنسکے نزاکت کیا ہی

یہ ترا سرو سہی بوٹا سا قامت کیا ہی
جھیپتے کیون ہو مری جان خجالت کیا ہی
پوچھتے کیا ہو کھڑے فتنۂ محشر ہو کر
حشر سا آج مچا یہ سر تربت کیا ہی
دل بھی دیتا ہون جگر بھی نہین لیتے ہو حضور
ای صنم روشنی شمع کی حاجت کیا ہی
وصل کے بعد وہ کہتے ہین یہی ہنسکے ہلتیم

قہر ہی فتنہ ہی آفت ہی قیامت کیا ہی
ہون مین وہ رشک سکندر نہ پریشان ہونگا
دیکھو ٹھوکر سے مری قبر قیامت کیا ہی
کیا کسی فتنۂ محشر کی ہی آمد آمد
آپ ہی کہیے پھر اک بوسے کی قیمت کیا ہی
دو قدم چلنے مین دو سہرے ہوئے جاتی ہو غضب
آپکے دل مین یہ فرمایئے حسرت کیا ہی

اندرون محل ناچ گانا ہی یہان دربار مین سب حاضر ہین سبکو خوشی ہی بزم عشرت ہر یہ و زرہ سے وہ چند آراستہ ہی اور سب سرخ جوڑے پہنے ہوے بیٹھے ہین یہ ثابت ہوتا ہی کہ تختۂ لالہ زار کھلا ہوا ہی وہ بزم عشرت تھی کہ جسکے روبرو بزم جم شرمندہ تھی بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا آتشبازی کا تماشا دکھایا اسکے بعد بزم عشرت مین آکر بیٹھے جام شراب گردش مین آیا ناچ شروع ہوا پریان ناچنے لگین گانا ہونے لگا کہ یکایک ایک پری یہ غزل گائی۔ غزل

دل بیتاب پہ اک غم کی گھٹا چھائی ہی
پاس سے میرے بگڑ کر جو گیا ہی وہ گل
بعد مدت مری امید یہ بر آئی ہی
اہل اسلام سمجھتے ہین مجھے کافر کیش
جان دیتا ہون تو اس شوخ کی یکتائی ہی
سر کے بھل رو دو سلطان عرب پر چلیئے

وصل سے گر تمھین انکار ہی اچھا نہ سہی
آجکل خوب ہی اغیار کی بن آئی ہی
بوسۂ زلف دوتا مانگتا ہون مین جس دم
دل لگانے کی بتون سے یہ سزا پائی ہی
چھوڑ دے بلبل نالان کو خدا را صیاد
لوگ کہتے ہین ہندہ پر ذلت و رسوائی ہی

زلف شبگون پہ طبیعت جو مری آئی ہی
بوسہ دینے کی بھی کیا تمنے قسم کھائی ہی
بوسے اس گل نے دیئے سیب ذقن کے اے دل
ہنسکے فرماتے ہین دیوانہ ہی سودائی ہی
قصد جو کرتا ہون تو دل سینے مین گھبراتا ہی
گل شگفتہ ہین گلستان مین بہار آئی ہی

جب یہ غزل گا چکی لوگ اسکو بہت کچھ انعام دیا دوسری پری آئی وہ بھی خوب ناچی گائی انعام پاکر اپنے گھر آئی یہان تک کہ تیسری کی نوبت آئی آتے ہی

اپنا حوصلہ نکالا اسکو بھی انعام ملا وہ بہت شاد ہوئی جو تھا طائفہ آیا وہ بھی خوب گایا کئی غزلین گائین مگر یہ غزل خوب خوب گائی خصوصاً ایک شعر کو اسکے خوب بتا بتا کر نئے انداز سے گائی

غزل

جگر کو سینۂ سوزان کو قلب زار کو جان کو
رہا مایوس مین چھوڑ نے دیا اسنے نہ وصلت مین
قمر کو مہر کو آئینہ کو شمع فروزان کو
کیا شرمندہ تیر ابرو و مژگان نے ای ظالم
خضر کو یوسف کنعان کو موسی کو سلیمان کو
انظر اللہ نے صدقے [illegible] کیا پیدا

قد و رخسار و زلف یار نے خجلت دی گلشن مین
لب گلرنگ کو عارض کو ابرو کو زنخدان کو
کہین کیا عشق کے باعث جگہ رہنے کو دی ہمین
قرولی کو سنان کو تیر کو شمشیر بران کو
بنایا ماہ جبینان تمہارے مصحف رخ نے
[illegible] کو [illegible] ان کو

دکھا کے کر دیا مجروح تونے تیر مژگان کو
صنوبر کو سمن کو یاسمن کو عشق پیچان کو
کیا بے آب و حیران عارض پرنور نے تیرے
ادا کو ناز کو انداز کو رفتار جانان کو
دکھا کے جلوۂ رخسار آشفتہ کیا تونے
یہودی کو نصارا کو برہمن کو مسلمان کو

اسکو بھی انعام کثیر ملا تو یہ نوبت ہی کہ طائفہ آیا مبارکباد گائی انعام پایا ہمراہ گیا دو دن تک یہی حال رہا تیسرے دن عمدہ عمدہ طائفے آنے لگے اہل محفل کے دل پائمال کرنے لگے ہوا ئی [illegible] دل کو [illegible] سے چلی گئی یہان تک کہ ایک پری یہ غزل گائی

غزل

وصل کر لے وہ کسیطرح سے منظور نہین
سامنے انکے رکھا شربت انگور نہین
وعدۂ وصل ہی وہ آج یہان آئینگے
سامنے آنکھون کے ہی وہ قد پرنور نہین
شکر خالق کا کرو راز نہان ہی سارا
سمجھا چالاک کوئی ایسا بت مغرور نہین

شاد [illegible] یہ ہو تا دل رنجور نہین
ہی طبیعت مری نازک یہ سمجھ لے دلمین
غنچۂ دل مرا خندان ہو تو کچھ دور نہین
خون بھری تیغ ہی کس کسکا گلا کاٹے گی
بیوفائی مین ہوے تم ابھی مشہور نہین
ہجر کی رات بھی ہوتی ہی بلا کی ہمسر

راہ پر آئین مری حضرت واعظ کیونکر
تا نہ بہجا تو اٹھے گا کبھی ای حور نہین
سرو کو کیا مین نظر بھر کے چمن مین دیکھون
آپکی مانگ مین ایجان یہ سیندور نہین
صاف عشاق کے دل لیکے مکر جاتا ہی
وائے صد وائے کہ کلتی نتب دیجور نہین

یہان تک کہ وہ زمانہ بعیش و عشرت بسر ہوا بزم عشرت برخاست ہوئی مہمان رخصت ہوے سب اپنے اپنے گھر گئے اسقدر روپیہ اس شادی مین صرف ہوا کہ محاسب کو بھی اسکے شمار مین خرابی ہی یہان تک کہ جلسہ وغیرہ سے فرصت ہوئی اب وہ شاہزادہ پرورش پانے لگا مان باپ کی آنکھون کا تارا تھا نانا نانی کا پیارا تھا ہر ایک دن رات اسپر قربان ہوتا تھا وہ اسطرح بڑھتا تھا کہ جسقدر کوئی ایک سال مین بڑھے تو وہ ایک ماہ مین بڑھتا تھا اور چہرہ مثل آفتاب کے ضو دیتا تھا جدھر وہ رشک گل دایہ کی گود مین جاتا تھا وہ مکان منور ہو جاتا تھا ہر ایک دیکھکر اسکو پسند کرتا تھا ہر ایک اسکا فریفتہ تھا یہان تک کہ اسی عیش و عشرت مین وہ زمانہ گذر گیا زمانہ رضاعت ختم ہوا رستم ثانی و بادشاہ نے بڑی دھوم سے دودھ بڑھائی کی بزم جشن کی کیا اسکے روبرو اصل تھی بسبب طول کے اس بزم کا حال نہین تحریر کیا طول بیجا سے کیا حاصل دیو پامان کا یہ حال ہی کہ بظاہر شاہزادے کو دیکھ کر خوش ہوتا ہی کو دیوون مین کہلاتا ہی مگر دلمین جلا جاتا ہی اسکا یہ قاعدہ ہی کہ ایک ماہ کے بعد مہ لگارہ کو بلاتا ہی اس سے سب حال کہتا ہی خود بہانے سے شکار کے بمع ان دیوون کے جاتا ہی رات کو اسکے ساتھ شرابخواری کرتا ہی وہ بھی بہت پوشیدہ ہو کر آتی ہی حال سنکر کہتی ہی کہ اب کب اس بلا سے نجات پاؤگے کب ہمسے ملوگے وہ کہتا ہی کہ کیا بیان کرون لاکھ لاکھ تدبیر قتل کی کرتا ہون لیکن بس نہین چلتا قابو نہین پاتا کیا کرون مین بغیر اس کام کے انجام دیئے ہوے تمسے نہین مل سکتا ہون وہ یہ سنکر خاموش ہو جاتی ہی اور مایوس ہو کر چلی جاتی ہی یہ لاکھ جتن کرتا ہی کہ کہین پر قابو چلے تو مین رستم ثانی کو قتل کرون مگر بخوف غلطت سے ناچار ہی یہان تک کہ زمانہ پانچ برس کا گذرا رستم ثانی نے اپنے فرزند سہراب ثانی کی بسم اللہ کی تیاری کی پھر ایک بزم عشرت آراستہ کی بڑی دھوم دھام سے بسم اللہ کی اسکا بھی حال ساتھ اختصار کے تحریر ہوتا ہی کہ تمام شہر آئینہ بند ہوا رعایا کو حسب قدر مراتب جو تھے تقسیم ہوے جاگیرین بخشی گئین سیم و زر و جواہر سے [illegible] تمام شہر [illegible] ہوئی ششیان دو طرفہ لگائی گئین اسپر گلاس الماس نگار

لگائے گئے آنگنین سجائے تیل کے عطر ڈالا گیا تمام رعایا کے گھرون پر کھانے تقسیم ہوے نوبتین رکھی گئین ہر گلی کوچہ نمونہ گلزار ارم ہوا دہ زمانہ رشک بزم جم ہوا شادی بسم اللہ کی شروع ہوئی اندرون محل بڑی خوشی تھی مہمان جمع تھے ہجوم عام تھی ان دنون بڑی خوشی و مسرت تھی ہر ایک بادۂ عشرت سے مست تھا زاہد و بیست تھا بیرون محل بزم عشرت آراستہ تھی تمام اہل دربار جمع تھے جام شراب گردش مین تھا کہ معلم نے آکر سہراب ثانی کو بسم اللہ پڑھائی تختی الماس نگار پر قلم الماس سے حرف لکھائے بسم اللہ کے بعد سب نے مبارکباد دی انعام ملا بادشاہ نے سب کو کھانا کھلایا بعد کھانا کھانے کے آتشبازی دیکھی ناچ شروع ہوا بہت طائفے ناچے گائے انعام پایا ہر ایک شاد ہوا ایک پری بصد دلبری یہ غزل گائی غزل

دلکو بہا ہے کہ مین ناوک فگن ہوا
نکلے ہے آہ دھوان تاب سے ادھر سر ہن ہوا
آئینہ دیکھو یہ ترہ کے در جیب تک گا لیان
جب تک مری نظار پہ زینہاں وطن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین منہ سے تیکتی ہی خلق
سنتا ہون آج مین نہ توبہ شکن ہوا
وہ اور ہین جو بیٹھے ہین سو سیم کو دیکھکر
ای تیغ کیا ہوا جو مین توبہ شکن ہوا
لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین
نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا
اقرار وصل منہ سے نہ نکلا کسی طرح
تمکو بھی تو یقین ہو کہ پیدا دہن ہوا
ای عندلیب مجھسے تو یہ کبھی نہ ہو سکا
اٹھتی ہین انگلیان کہ وہ پیدا دہن ہوا
ہاتھون سے جو بچے تری باتون سے مرگئے
آتی رہے بہار ہین تو یہ شکن ہوا
چھیڑا جو ای جنون اسنے تو لے تو جان لے
لاکھون مین داغ ایک ہی تو پیرہن ہوا
جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
کوسون تک اُلٹے پاؤن چلا آہ مین غریب
دل داغ کھا کے کچھ ہوا تو چمن ہوا
جس لب کو حرف وعدہ نزاکت سے بار تھا
جنگلی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
ایمان کچھ وضو تو نہین ہی کہ ٹوٹ جائے
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا
یہان تک کہ وہ صحبت ختم ہوئی

جلسہ برخاست ہوا ہمراہ شاہزادہ کے بارہ ہزار لڑکون کی بھی بسم اللہ ہوئی وہ سب ہمراہ شاہزادے کے پرورش پاتے ہین پڑھتے ہین اسکے ہمراہ کھیلتے ہین ہر شہر و دیار سے کاملین فن طلب کیے گئے شاہزادے کو تعلیم کرنے لگے فن سپہ گری علم و ہنر نیزہ بازی چوگان بازی شہسواری سب فن مین اسکو کمال ہونے لگا ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے استاد فن آئے نظم

معلم اتالیق منشی ادیب
پڑھانے لگے اسکو ہر صبح و شام
معانی و منطق بیان و ادب
ہر اک فن کے استاد سب تھے قریب
اسے خوب علم و ہنر سب بتائے
پڑھا اسنے معقول و منقول سب
کیا قاعدے سے شروع کلام
سب آداب اور قاعدے اسکو آئے
شاہزادہ پڑھکر ہر علم مین کامل ہوا

ہر استاد اسکا اسکو بتانے لگا ہر فن سکھانے لگا جو شاہون کے لڑکون کو درکار ہین اسکے ساتھ وہ لڑکے بھی علم وغیرہ تعلیم پاتے ہین جو کوئی فن یا علم ایک برس مین حاصل کرے اسنے ایک ماہ مین حاصل کیا یہان تک کہ تھوڑے زمانے مین سب علم مین کامل ہوا ہر فن مین مشاق اور شہرۂ آفاق ہوا اب اسکا سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوا دربار مین بھی آنے لگا اسکے ہم سن اسکے ہمراہ ہوتے ہین مودب ہو کر بیٹھتے ہین قاعدے حکومت کے وہ شاہزادہ دیکھتا ہی باپ خوش ہین نانا شاد ہین اب رستم ثانی بعیش و عشرت بسر کرتے ہین اسیوقت مین اور اسی حالت مین رستم ثانی نے خود وہ بند صاحبقرانی جو متعلق سپہ گری اپنے خاندان کے تھے وہ بھی تعلیم کیے اب رات دن سواے عیش و عشرت کے کچھ کام نہین ہی ہمہ وقت بزم عشرت آراستہ ہی پریون کا مجمع ہی مضراب پری ایسی معشوقہ محراب پری ایسی محبوبہ پہلو مین ہی سب کا خیال دل سے دور ہی کبھی اپنے دوستون کا خیال بھی نہین آتا ہی جو کہ پردۂ دنیا پر تھے اور وہ انکے غم مین مبتلا ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ رستم ثانی ایک باغ مین بیٹھے ہوے تماشائے گل و ریحان کر رہے تھے اور دیو ہامان و چند سردار حاضر خدمت تھے دیو ہامان بہت متفکر تھا کہ رستم ثانی نے دریافت کیا کہ کیون ہامان مزاج کیسا ہی مین تمکو اسوقت مکدر پاتا ہون اسکا کیا سبب ہی ہامان نے عرض کیا کہ کل سے میرے سر مین درد ہی اس سبب سے طبیعت سست ہی رستم ثانی خاموش ہو رہے کہ اسنے ایک معقول جواب دیا انھون نے خیال کیا کہ ایسا ہی ہوگا مگر وہان

اسکو اسکی فکر ہی کہ کیونکر انکو قتل یا گرفتار کرون اور ایک زمانہ اسکو اپنے لشکر سے جدا ہوئے گذرا ہی
اب اسکو یہ خیال ہی کہ کیا کرون افسوس اس آدم زاد پر قابو نہین چلتا ہی یہ اسی فکر سے متردد تھا
یہ سبب تھا جو اسدن وہ بہت متردد تھا کہ جسکا سبب رستم ثانی نے دریافت کیا تھا اُسنے فقرہ کرکے
ٹال دیا تھا یہ تو متفکر بیٹھا ہوا تھا شاہزادہ لب نہر بیٹھا ہوا منہ ہاتھ پانی سے دھو رہا تھا اور کھیل رہا تھا
وقت صبح تھا اُسدن دربار مین نہین گیا تھا پھول کھلے ہوئے تھے بلبلین بول رہی تھین کہ یکایک ایک
سمت باغ سے ایک گھٹا کیسی دھون دھوکار اُٹھی کہ تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا اُسمین کچھ کچھ برق بھی
چمکتی تھی اور رعد کی بھی صدا تھی کچھ ترشح ہوتا ہوا باغ پر آگر قائم ہوا ترشح ہونے لگا ابر کو دیکھکر رستم ثانی نے
فرمایا کہ اسوقت دل شکار کو چاہتا ہی کیسی گھٹا چھائی ہی پھوار پڑ رہی ہی اسوقت صحرا مین کیا اچھا
لطف ہوگا مصاحبون نے کہا کہ حضور ہان مگر حضور جو لطف اسوقت یہان باغ مین ہی وہ کیا جنگل
مین ہوگا یہان طائر چہچہہ زنی کر رہے ہین بلبلین بول رہی ہین ہواے سرد کے جھونکے آ رہے ہین پھول
خوشبو مہک رہے ہین فوارے جاری ہین بھلا یہ بات صحرا مین کہان رستم ثانی نے کہا یہ تو سچ ہی مگر یہان
شکار کہان دل کی یہ خواہش ہی کہ شکار ہو مصاحبون نے عرض کیا کہ حضور پریون کو طلب فرماکر ناچ گانا سُنین
تماشاے رقص و سرود ملاحظہ فرمائین شکار مین سواے تکلیف کے کچھ فائدہ نہین ہی رستم ثانی نے
فرمایا ہملوگ شکار کو بہتر از رقص و سرود جانتے ہین ایک زمانہ ہوا کہ شکار نہین کھیلا یہ تقریر
جو کی تو مصاحب خاموش ہو رہے مگر دیو ہامان نے کہا کہ ای آقا میرا بھی دل چاہتا ہی کہ اسوقت
شکار ہو سیر صحرا و کوہسار ہو میرا بھی جی گھبراتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ سامان شکار مہیا ہو ہم شکار
کو جائینگے یہ حکم جو دیا تو اسیوقت یہ حکم داروغہ میر شکار کو لوگون نے پہونچایا کہ سامان شکار کرو
رستم ثانی شکار کو جائینگے یہان تو سامان شکار ہونے لگا ادھر رستم ثانی نے اپنے مصاحب و سردارون
کو مع دیو ہامان کے حکم دیا کہ آپ سب صاحب بھی سامان شکار کرین یہ کہکر دربار مین تشریف
لائے یہان بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہی فرزند رستم ثانی برابر بیٹھا ہوا ہی اور سب اہل دربار جمع ہین
جو ہین اہل دربار کی نظر ان پر پڑی سب براے تعظیم اُٹھے سواے بادشاہ اور سرور جننی کے
یہان تک کہ آکر اپنے ڈنگل پر متمکن ہوئے بادشاہ کو مجرا کیا فرزند کو دیکھکر بہت خوش ہوئے
تھوڑی دیر بیٹھکر عرض کیا کہ حضور اگر اجازت تو خادم براے شکار جائے دو ایک دن وہان رہکر
حاضر خدمت ہونگا بادشاہ نے فرمایا کہ تمکو اختیار ہی گو میرا دل نہین چاہتا ہی مگر منع بھی نہین کر سکتا ہون
کہ تم ناخوش نہو رستم ثانی نے عرض کیا کہ حضور ہم لوگون کا تو یہی دستور ہی کہ جب جنگ و جدل نہین
ہوتی ہی تو شکار مین بسر کرتے ہین اول تو بردہ دنیا پر ہمکو کارزار سے کب مہلت ہوتی ہی جو شکار کو جائین
یہان بیکار ہین جی گھبراتا ہی تو شکار کا خیال آیا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ بہتر ہی جاؤ مگر بہت جلد آنا
سامان شکار بھی درست ہونیکا حکم دیا ہی یا نہین سامان شکار تو ہو ہی لینے دو میر شکار کو حکم دو رستم ثانی
نے عرض کیا کہ مین نے پہلے ہی حکم درستی سامان کا دیدیا ہی یقین ہی کہ سب سامان تیار ہوگا بادشاہ
نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو لیکن بہت جلد تشریف لانا ہان یہ تو بتاؤ کہ ہمراہ کون کون ہی رستم ثانی نے
عرض کیا کہ میرے مصاحب ہین اور چند سردار لشکر اور دیو ہامان ہی کسی قدر سپاہ ہی بادشاہ نے
فرمایا کہ یہ سب تو خوب ہین مگر ہامان سے میرا دل کھٹکتا ہی اسکا [illegible] ہی کہ اسکو
پانچ چھ برس مسلمان ہوئے گو ہوئے ہین مگر کیا اعتبار وہ دشمن [illegible] ہی کیونکہ جب

اُسنے میرا پاس نہین کیا کہ اُسکے باپ دادا نے یہان کا نمک کھایا تھا خود بھی عہدہ جلیل پر سرفراز تھا مگر اُسنے
بالکل پاس نہین کیا آمادہ جنگ و جدل ہوگیا کوئی کوشش میرے ہلاک کرنے مین باقی نہین رکھی
وہ بخوبی تمہیر ظاہر ہی پھر ایسے کا اعتبار کرنا بالکل خلاف عقل ہی ابھی اُسکے دلمین آئے تو پھر بگڑ جائے
دوسرے وہ تمہارا تو دشمن جانی ہوگا کیونکہ تھا یہ ہی سبب سے اُسکے کل مقصد پورے ہوسے
وہ سب کام بگڑ گئے اور تم اُسکے نزدیک اُسکے رقیب ہو پھر ایسی حالت مین اُسکا ہمراہ لے جانا
بالکل خلاف عقل ہی اور کسی طرح سے صلاح وقت نہین ہی آئندہ تمکو اختیار ہی رستم ثانی نے عرض کیا
کہ وہ اب کبھی ایسی حرکت نہ کریگا اُسکو سزاے معقول مل گئی ہی اگر وہ کوئی حرکت کریگا تو پھر اپنے
کیے کی سزا پائیگا مجکو سواے خدا کے کسی کا ڈر نہین ہی مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست
آپ کچھ خوف نہ کرین بادشاہ خاموش ہوے یہ مجرا کرکے اپنے دنگل سے اُٹھکے محل مین آئے اپنی زوجہ
مضراب پری و محراب پری سے ملے کہا کہ مین بادشاہ سے اجازت لیکر شکار کو جاتا ہون پریشان
نہونا ایک ہفتے مین آؤنگا سہراب کی خاطر بہت کرنا یہ کہکر بیرون محل آئے یہان سب سامان تیار تھا
بس اُسیوقت سوار ہوکر مع سرداران و مصاحبون و دیو ہامان وکسی قدر سپاہ وغیرہ و سامان
شکار کے طرف صحرا کے روانہ ہوے راہ مین ہامان نے عرض کیا کہ حضور یہان سے دس کوس پر
ایک سبزہ زار ہی وہ شاہان ماقبل کی شکارگاہ ہی جو بادشاہ کہ قبل مین یہان کی حکومت کرتے تھے
اور ہمارے بادشاہ کے آباؤ اجداد سے تھے وہ اسی مقام پر شکار کھیلنے جاتے تھے وہان کل سامان
شکار موجود ہی شکار بھی بہت ہی چرند و پرند کے حوض وغیرہ بھی بنے ہوے ہین کیسے کیسے درخت
لگے ہوے ہین وہ مقام بہت اچھا ہی حضور بھی وہین تشریف لیچلین شکار کھیلین کسی امر کی وہان تکلیف
نہوگی رستم ثانی نے حکم دیا کہ جس صحرا کا ہامان نشان دیتا ہی وہین چلو ہم چلکر اُسی صحرا مین شکار
کھیلینگے اور صید افگنی کرینگے یہ حکم جو دیا تو سب سامان اُسی طرف کو روانہ ہوا باز شاہین بازدار
اُنکو ہاتھون پر بٹھلائے ہوے منقش کی ڈوریان بندھی ہوئی چیتے کیسے کیسے خوبصورت اُنکے محافظ اُنکے ہمراہ
تازی کتے ریشم کی ڈوریون مین بندھے ہوے ڈوریے اُنکو لیئے ہوے پیچھے قراول میر شکار ہمراہ سواری
چلے جاتے تھے یہان تک کہ بوقت سہ پہر اُس صحرا مین پہونچے کہ جسکا نشان دیو ہامان نے دیا تھا
ملازمون نے عرض کیا کہ خداوند وہ مقام آگیا کیا ارشاد ہوتا ہی رستم ثانی نے حکم دیا کہ خیمے وغیرہ
برپا کرو کل صبح کو شکار کو ہم جائینگے یہ حکم دیکر آپ مع مصاحب و سرداران کے جنگل کی سیر کو
چلے ہامان بھی ہمراہ تھا انھون نے صحرا کو گل و ریحان سے بھرا ہوا پایا ایسا صحرا تو انھون نے پردۂ
تانت مین بھی نہین دیکھا تھا جیسا کہ یہ صحرا پایا کہ سبزہ کوسون تک لگا ہوا ایک دریا اُس صحرا مین جاری ہی
لب دریا ایک چبوترہ بنا ہوا بہت وسیع قریب اُس چبوترے کے بہت درخت لگے ہوے وہ صحرا
نہ تھا نمونہ بہشت تھا اس صحرا کو دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا مثل گل کے خندان ہوا کہا کہ کیا عمدہ صحرا ہی
یہان شکار بھی خوب ہوگا یقین ہی کہ یہان خوب دل بہلیگا ہر طرف سیر کرنے لگے پھرنے لگے اب جو
دیکھتے ہین تو ہر جگہ شکار موجود ہی چرند و پرند کا شکار دیکھکر بہت خوش ہوے یہ سیر کررہے تھے اُدھر
کارپردازون نے خیمے وغیرہ برپا کیے وہان سب اُترے کہ اس عرصے مین آفتاب غروب ہوا نہ گل آفتاب کا
رنگ کہ گل گلاب اُسکے روبرو خجل تھا وہ صحرا مین غنچون کا کھلنا وہ طائرون کا اپنے اپنے آشیانون
مین جانا کہ اس عرصے مین گھٹا اُٹھی اور بوندیان پڑنے لگین رستم ثانی مع اپنے ہمراہیون کے واپس آئے

داخل خیمہ ہوئے چونکہ جب شکار کو چلے تھے تو کچھ طائفے بھی ہمراہ لے لیے تھے یہاں آ کر خاصہ نوش کیا بعد اسکے سب آ کر حاضر ہوئے حکم ناچ کا دیا فوراً ایک طائفہ حاضر ہوا سازندہ دون نے ساز ملا کر درست کیا وہ پری اگت ناچی ناچنا شروع کیا یہ غزل گائی ۔ غزل

جھمکائے سر پہ شمشیر ابدار ہو گئین
جہان پہ راز محبت الٰہی ہویدا ہو
تیرے وصل کا ایک سا امیدوار ہو گئین
جو لینے کہتا ہون ہو جاؤ صاف مجھسے تم
تو محبت سے اسیہ داو جالینے بار بار ہو گئین
ارمان جانیکی خواہش نکودن ہوائی اٹھ

صبا نے بعد فنا خاک بھی اوڑا دی ہی
غم جدائی مین گاہے جو اشکبار ہو گئین
وہ چھپ چھپ کے کسی آتا ہی یاد
تو ہنسکے کہتے ہین رکھتا نہین غبار ہو گئین
خبر دفات کی میرے وہ سنکے کہتے ہین
قرآن احمد مرسل مین نثار ہو گئین

فدائے ابروے خمدار ای نگار ہو گئین
وہ پھر فاتحہ کیا آئین سر مزار ہو گئین
خدا کے واسطے کر انتو شاد بان مجکو
نہ فاش پردہ کرو تم کہ پردہ دار ہو گئین
مجھے وہ دیکھ لے اکبار گر محبت سے
بلا سے مر گیا ہون غم مین سوگوار ہو گئین

دو پہر رات تک ناچ دیکھا بعد اسکے جا کے آرام کیا دیو ہامان اپنے خیمے مین گیا جا کر فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ اسکا ساتھ چھوٹے مراد بر آئے یہ سوچا کہ قتل کر ڈالون یہ سوچکر اٹھا پھر خیال آیا کہ کہین ایسا نہو وہ خبردار ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی دوسرے پہرہ بہت ہی پاسبانی خوب ہوتی ہی یہ خیال کر کے پھر لیٹ رہا پھر خیال کرنے لگا کہ کیا کرون کوئی بات سمجھ مین نہین آتی اسی فکر مین سو گیا یہان تک کہ صبح طالع ہوئی سب بیدار ہوئے دیو ہامان جو آیا تھا تو اسکے ہمراہ دیو جو کہ مسلمان تھے وہ بھی آئے تھے مثل سایہ کے اسکے ساتھ رہتے تھے کوئی وقت جدا نہین ہوتے تھے رستم ثانی بیدار ہو کر باہر آئے یہان سب سردار وغیرہ ہمراہ جانے شکار تیار تھے دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے موجود تھا سب سامان شکار بھی تیار تھا اتنے مین رستم ثانی برآمد ہوئے سب نے سلام کیا انھون نے سب کو جواب سلام دیکر مرکب پر سوار ہوئے مع سردارون کے طرف صحرا کے چلے وہ صبح کا وقت سہانا سہانا وہ گلون کی بھینی بھینی خوشبو وہ ہوائے خنک ساتھ جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کرتے تھے ہر ایک کے ہاتھ پر باز بیٹھے ہوئے تھے جب میدان مین پہونچے بازون کو شکار پر چھوڑا وہ شکار کو پنجے مین دبا کر لائے یہان تک کہ تا بہ دوپہر اسیدن پرندونکا شکار کیا چونکہ تمازت آفتاب بشدت تھی کچھ کھایا بھی نہ تھا پیاس بشدت لگی ہوئی تھی رستم ثانی نے اپنے ہمراہیون سے فرمایا کہ آج تو پرندون کا شکار کھیلا خوب دل بہلا اب چلو قیام گاہ پر اب کل چرندون کا شکار کرینگے پرندون کا تو آج شکار ہو چکا ہی یہ فرما کر مع سب کے واپس چلے قیام گاہ پر آئے خاصہ نوش فرمایا چونکہ دوپہر تھی آرام کیا اور صبح سے شکار کے پیچھے بھی تھک گئے تھے سہ پہر تک آرام کیا بیدار ہوئے وضو کیا نماز پڑھی کہ اس عرصے مین خادمون نے بیرون خیمہ سامان نشست کر دیا کہ سب مصاحب آ کر بیٹھے رستم ثانی بھی بعد فراغ نماز خیمے سے باہر آئے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین سب نے تعظیم کی یہ آ کر کرسی زمردنگار پر بیٹھے اور سیر کرنے لگے اتنا دن سیر و تماشے مین کاٹا یہان تک کہ شام ہو گئی خاصہ نوش فرما کر ناچ کا حکم دیا ناچ شروع ہوا خوب خوب وہ مطربہ ناچی اور گائی اور یہ غزل بصد خوش الحانی گائی ۔ غزل

نکلیا رشک سے تر جو ہر تری شمشیر کا
دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی منھ کھولے ہو
مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
خاک نے خاکسارون کی نہ کر برباد تو

در بیابان ہی ہر دم مجھے اس چاند سی تصویر کا
تشنۂ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
مجھسے ای صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو
ڈھیر انکی راکھ کا تودہ ہی اک اکسیر کا

خون ایسا گرم ہی مجھ عاشق دلگیر کا
سامنا ہی یہ نہ برق تو دو کی انتو بیر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر
طائر روح روان گوہر نگاہ تیر کا
ساتھ عمر قید مین عمارت اپنی لیجا دے کیا

شب مین ہمکو ارادہ ہی عبث تعمیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا آن کر گمگین ہوا
ان بہاؤن کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
منھ چھپا لیتا ہوا آباد اے آفتاب

یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام
پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے ان آنکھون کیطرف
ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تصویر کا

مجھ پہ ہی احسان جذبۂ دل تری تاثیر کا
وار کیا کیا تو نے اے قاتل لگائے وار دو
آنکھ کے سرمے مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا

جب قریب دو پہر رات کے آئی صحبت برخاست کی خیمے مین جاکر آرام کیا صبح کو بیدار ہوے ہمراہ مصاحبون کے شکار کو روانہ ہوے یہان تک کہ تیر سے مارے ہرن کا شکار کیا ایک ایک ہرن سب نے شکار کیا تین پہر دن تک شکار کیا اسوقت پھر قیامگاہ کو واپس آئے اثنا دن تمام ہوا شام ہوئی خاصہ نوش کیا پھر ناچ ہونے لگا ایک پری بصد مسرت و خوشی گانے لگی غزل

اس گلبدن کی مین تلاش کو جاؤن کہان کہان
کوچہ بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان
بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر
دھونی فقیر ہو کے رماؤن کہان کہان
ہر عضو تن سے شعلے نکلتے ہین متصل
بھڑکی ہوئی ہی آگ بجھاؤن کہان کہان
اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی
کسکو فسانہ غم کا سناؤن کہان کہان
سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جاے امن
ہاتھون سے تیغ غم کے بچاؤن کہان کہان
مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب
زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان
ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور بتکدے مین بھی
مثل صبا مین خاک اڑاؤن کہان کہان
بیتاب دل ہی ہجر مین کس سے کہون نظیر
بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

دو پہر رات گئے جاکر آرام کیا ادھر دیو ہامان سپہدار اپنے خیمے مین گیا اپنے ہمراہیون کو طلب کیا اور کہا کہ مین لاکھ لاکھ فکر کرتا ہون مگر کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی کیا کرون کیا نہ کرون اگر یہ قصد کرتا ہون کہ قتل کر ڈالون تو یہ خوف ہوتا ہی کہ شاید بیدار ہو جائے تو بڑی خرابی ہوگی اس خیال سے مین اپنے قصد کو فسخ کرتا ہون اب تم کوئی تدبیر بتاؤ انھون نے فکر کیا کہا کہ اگر بن پڑے تو ہماری راے مین ایک تدبیر آئی ہی وہ یہ ہی کہ اسی صحرا کے قریب ایک صحرا ہی اور سنا جاتا ہی کہ وہ ڈانڈا ہی طلسم چہل چراغ سلیمانی کا اگر بن پڑے تو اس آدمزاد کو وہان گرفتار کرائیے دیو ہامان یہ سنکر خوش ہوگیا کہا کہ کیا خوب بات بتائی ہی کل مین اسکو اسی صحرا کے قریب لیجاؤنگا اگر تدبیر بن پڑی تو گرفتار کراؤنگا اگر یہ تدبیر نہ چلی تو آج قسمت کو آزماؤنگا اول کوشش کرکے ایک حملہ رات کو اسپر کرونگا جو کچھ ہو اگر وار چل گیا تو خوب ہوا انھون نے کہا کہ اگر آپکا یہ قصد ہی تو ہمکو بھی شریک کر لیجئے گا تاکہ ہم سب ملکر حملہ کرین جب چارون طرف سے اسپر حملہ ہوگا تو وہ بہت پریشان ہوگا کسی نہ کسی کی چوٹ کھا جائیگا مگر یہ تدبیر ہو کہ ہم آپ سب منھ کو چھپائین تاکہ کوئی نہ پہچانے ہامان نے کہا کہ اچھا کل دن کو وہ تدبیر کرلین تو پھر شب کو دیکھا جائیگا جب یہ راے قرار پاگئی تو سب اپنے مقام کو گئے یہان تک کہ وہ رات گذری صبح ہوئی رستم ثانی بیدار ہوکر باہر خیمے کے آئے یہان سب سامان شکار موجود تھا سب کو ہمراہ لیکر براے شکار صحرا کو چلے سب ہمراہ تھے دیو ہامان نے کہا کہ اے آقا یہان سے قریب ایک صحرا ہی اسمین ہرن بہت ہین وہان تشریف لے چلیے وہان شکار خوب ہاتھ آئیگا رستم ثانی نے کہا کہ اچھا چلو ہامان اسیوقت طرف اس صحرا کے روانہ ہوا کہ جسکا پتہ سب کو اسکے ہمراہیون نے دیا تھا یہان تک کہ جاکر وہان پہونچے دیکھا کہ واقعی بہت سے ہرن چرا کرتے ہین یہ دیکھکر رستم ثانی بہت

خوش ہوے سب سے کہا کہ ایک ایک ہرن کو شکار کرو یا زندہ گرفتار کر لاؤ سب نے عرض کیا کہ بہت خوب
ابھی براے صید کسی نے مرکب نہ اُٹھایا تھا کہ ایک جانب سے ایک ہرن جھول اُسکے اوپر کارچوبی
پڑی ہوئی اُسکے گلے مین پتھر جڑاؤ پڑا ہوا اسمین نگینہ ہاے یاقوت و زمرد جڑے ہوے سنگوٹیان طلائی
اُسکے سینگون پر چڑھی ہوئی گلے مین طلائی گھنگرو پڑے ہوے ایک طرف سے جست وخیز کرتا چلا آتا ہی
جیسے ہی نظر رستم ثانی کی اُس آہو پر پڑی دل بیتاب ہو گیا کہا کسی شوقین کا یہ ہرن ہی پالو معلوم ہوتا ہی
اسکو زندہ گرفتار کرنا چاہیے یہ خیال کرکے ہامان سے کہا کہ اے ہامان ذرا دیکھو کیا خوبصورت ہرن ہی
اسکو زندہ گرفتار کرلو اسکو گھر لیے چلین گے سہراب اِس سے کھیلے گا وہ اسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا
ہامان نے کہا کہ بہت خوب چونکہ اُسکو تو معلوم تھا کہ یہ ہرن طلسمی ہی جب اسکے ہمراہیون نے اِس سے
کہا تھا کہ اُس صحرا مین لے چلین وہان جاکر گرفتار طلسم کر آئین بس اسکو بھی یاد آگیا تھا کہ وہان جاکر
ضرور گرفتار ہونگے کیونکہ وہ ہرن نکلے گا یہ اُسکے عقب مین مرکب ڈالینگے وہ انکو لگا کر سرحد طلسم
مین لیجائیگا ادھر یہ اُس سرحد مین پہونچے ادھر گرفتار ہوگئے بس جب ہی تو اُسنے کہا تھا وقت چلنے کے
کہ اُس صحرا مین آہو بہت ہین اُسکے خیال کے موافق ہوا جبکہ وہ ہرن ظاہر ہوا تو رستم ثانی نے اُسکو
دیکھا قصد اُسکے زندہ گرفتار کرنے کا کیا دیو ہامان سے یہ کہکر مرکب اُسکے عقب مین ڈالدیا جیسے ہی
اُس ہرن نے سم مرکب کی صدا سُنی فوراً کنوتیان کھڑی کین یا تو وہ اِدھر کو آتا تھا یا سلے سم مرکب
سُنکر حیران ہوا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب اُسنے دیکھا کہ بہت سے دیو وغیرہ وہان موجود ہین وہ فوراً
جست کرکے ایک جانب کو روانہ ہوا انھون نے اُسکے عقب مین مرکب ڈالا اور اپنے ہمراہیون سے کہا
کہ تم اِن غزالون کو شکار کرو مین اسکو گرفتار کرکے لاتا ہون اور پھا کمند کا ہاتھ مین لیا وہ ہرن
جست وخیز کرتا ہوا چلا انھون نے مرکب کو سرپٹ ڈالا دیو ہامان بھی مع اپنے ہمراہیون کے
عقب مین براے سیر چلا آتا ہی یہ مرکب ڈالے ہوے چلے جاتے ہین اِس خیال سے کہ کہین یہ ٹھہرے
تو مین کمند مارون اتفاق سے وہ ایک مقام پر تھما انھون نے کمند ماری اُسپر پڑی انھون نے
جھٹکا دیا وہ مثل برق کے حلقۂ کمند سے نکل گیا اور اسطرح نکلا کہ جسطرح کمان سے تیر یا عینک
سے نگاہ یا آتش سے شرارہ یہ حیران ہوکر رہ گئے دیو ہامان نے صدا دی کہ آقا آپ نے تو
گرفتار کر لیا تھا مگر بہت چالاک ہی کہ نکل گیا مگر ابھی کہان جائیگا اب کچھ تھک بھی گیا ہی ابکی جو کمند پڑیگی
تو نہ نکل سکیگا رستم ثانی نے کہا کہ مین بغیر اسکو اسیر کیے ہوے واپس نہ آؤنگا یہ میرے ہاتھ سے جائیگا
کہان یہ کہکر مرکب کو مہمیز کیا وہ اُسکے عقب مین روانہ ہوا اب یہ اُسکے تعاقب مین چلے جاتے ہین کہین دم
نہین لیتے ہین ہامان بھی دور دور ہمراہ چلا آتا ہی دوپہر تک یہ اُسکے پیچھے حیران رہے کہ ایک
مقام پر ایک صحرا مین وہ ہرن جاکر ٹھہرا کہ یہ بھی مرکب ڈالکر برابر پہونچے انھون نے جاکر کمند ماری
جو ہین کمند اُسکے قریب پہونچی کہ ہنوز اُسکے اوپر پڑی بھی نہ تھی کہ اُسنے زمین پر لوٹ لگائی اب یہ کیا دیکھتے ہین
کہ وہ ہرن دھوان ہو گیا یہ حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہی آج نئی بات دیکھی ہی کہ ہرن دھوان ہو گیا
یہ تو یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک پنجہ اُس دھوین سے نکلا اور زنگی کمر زنجیر مین آکر پڑا انکو مرکب پر سے
اُٹھایا انھون نے لاکھ لاکھ زور کیا مگر کچھ نہوا اتنے عرصے مین دیو ہامان بھی وہان پہونچ گیا تھا سرحد
طلسم سے واقف تھا خود دور کھڑا ہوا تماشا دیکھا کیا پاس نہین گیا خیال کر لیا کہ اب یہ گرفتار طلسم
ہوے اب کوئی دم مین یہ جاتے ہین کیونکہ اُنکی سرحد مین پہونچ گئے ہین کہ وہان یہ واقعہ ہوا کہ پنجہ انکو

اٹھا کر لیچلا ایک برق گری مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے وہ پنجہ انکو لیکر بلند ہوا صدا آئی کہ منڈہی ماندی
تادور قیامت ماندی یہ صدا آئی اور وہ پنجہ مع رستم ثانی کے غائب ہوگیا اس عرصہ مین چند سردار و
مصاحب بھی ایک ہرن کو گرفتار اور شکار کئے ہوئے ادہر کو آنکلے یہان آکر دیکھا کہ دیو ہامان تو ایک طرف کو
استادہ ہی اور شاہزادہ ایک ہرن کے عقب مین مرکب ڈالکر اسکے قریب پہونچا ہی اور گنبد ماری ہی کہ وہ
دھوان ہوگیا ہی پنجہ پیدا ہوکر کمر مین پڑا ہی رستم ثانی کو اٹھا کر لیچلا وہ صدا دیکر غائب ہوگیا اور ایک برق گری
کہ مرکب کے دو ٹکڑے ہوئے یہ لوگ یہ واقعہ دور سے دیکھتے ہوئے چلے آتے تھے یہان جو پہونچے تو
سبکے سب نے یہ چاہا اور دیکھکر قصد کیا کہ اپنے کو اس مقام پر پہونچائین کہ دیو ہامان نے کہا کہ یہ کیا غضب
کرتے ہو یہ سرحد ہی طلسم کی آقا تو وہان جاکر گرفتار طلسم ہوئے ہین کیون اپنی جانون کے پیچھے پڑے ہو
چلو بادشاہ کو خبر کرین ہائے آقا مین نے آپکو لاکھ لاکھ صدا دی کہ ای آقا وہ سرحد طلسم ہی آپ نہ جائین
مگر آپ نے نہ سنا اپنے کو ایک ہرن کے واسطے گرفتار بلا کیا ہائے اب ہم کسکے سہارے سے زندگی بسر کرینگے یہ
کہکر ہامان نے سبکے دکھانے کو اپنا گریبان چاک کر ڈالا اور زمین پر پچھاڑین کھانے لگا یہ حال دیکھکر جسقدر
سردار تھے سب رونے لگے اور سب نے گریبان چاک کئے سر پر خاک ڈالی ہامان سے کہا کہ اب
کیا ہوگا ہم بادشاہ کو کیا جواب دینگے انکو کیا اپنا روے سیاہ دکھائینگے کیا انکے رو برو بیان کرینگے
وہ ہمپر بہت خفا ہونگے کہ تم کہان رہ گئے تھے جو وہ طلسم مین جاکر اسیر ہوگئے ای بھائی ہامان یہ
کونسا طلسم ہی ہامان نے رونے کو ضبط کرکے کہا کہ یہ طلسم جہل چراغ سلیمانی ہی اسکا گرفتار قیامت تک
رہا نہین ہوتا ہی ظاہر مین تو روتا ہی مگر باطن مین خوش ہی کہ دشمن کو کھویا اب جین سے زندگی بسر کرینگے
ان سب نے کہا کہ بھائیون چلو اب چلکر بادشاہ کو خبر کرین یہ کہکر ان سب کو ہمراہ لیکر طرف اپنی
قیام گاہ کے واپس آئے وہ جو شکار کرکے لائے تھے اسی مقام پر چھوڑ دیئے روتے پیٹتے خاک اڑاتے
چلے راہ مین اور سردار جو ملے انھون نے جو انکی یہ حالت دیکھی تو حیران ہوئے کہ یہ کیا واقعہ گذرا
یہ کیون اسقدر گریان ہین انکے کیون چاک گریبان ہین اور کیون انکے سرون پر خاک ہی یہ حال دیکھکر
وہ سب قریب آئے اور انسے کہا کہ یہ کیون کیا حال تمھارا ہی کس سبب سے اور کسکے غم مین گریبان چاک ہی
خیر تو ہی انھون نے کہا کہ کیا بیان کرین ای بھائیون آقا ہمسے چھوٹ گئے ہمکو تباہ کر گئے انھون نے پوچھا
کہ کیا واقعہ گذرا ہامان نے کل حال بیان کیا وہ سبکے سب بھی یہ حال سنکر گریبان چاک ہوئے روتے
ہوئے قیام گاہ پر پہونچے چونکہ شام قریب تھی صلاح ہوئی کہ یہ رات تو یہان بسر کرین صبح کو خدمت
بادشاہ مین چلینگے اس صلاح کرنے کے بعد ہر ایک شخص مایوس ہوکر اپنے
اپنے مقام پر جاکر پڑ رہے نہ کچھ کھایا نہ پیا وہ سب کے سب مغموم و محزون ہین ادھر
دیو ہامان اپنے خیمے مین آیا اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تدبیر تو بن پڑی واہ کیا خوب صلاح تمنے
دی اب مین اخضر کے پاس جاکو کیا کرون قلعہ قہقیار یہ کو یہان سے سیدھے چلے چلین زرنگارہ
کے پاس وہ بہت پریشان ہوگی اسکو اسکی خبر کرین اور خوشخبری دین اور ایک نامہ اخضر پریزاد کو
تحریر کرین کہ اب اس آدم زاد سے ہاتھ اٹھاؤ اور دست بردار ہو وہ طلسم جہل چراغ سلیمانی مین
گرفتار ہوگیا ہی مین نے جاکر اسکو گرفتار کرایا اپنا بدلا لیا اب وہ قیامت تک تم سے نہ ملیگا اب یہی مین
بہتر ہی کہ مضراب پری کا عقد میرے ساتھ کردیجیے گو کہ وہ دوسرے کے قبضے مین جاچکی ہین
اگر تمکو منظور ہی تو اسے کو تم اپنے پاس رہنے دو چاہے مذہب اسلام ترک کرو چاہے نہ ترک کرو

اسطرح کے مضمون لکھکر روانہ کرونگا اگر اُسنے عقد کر دیا تو خیر ورنہ لشکر کشی کریکے مقابلہ کرونگا اب کوئی مبرا
وہان ہم نبرد نہین ہی مجکو جسکا خوف تھا وہ تو دنیا سے گیا اُسکے ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکا دل
چاہے وہ کیجیئے ہم آپکے ہمراہ ہین ہامان نے کہا کہ میرے نزدیک یہین سے چلنا بہتر ہو بلکہ اسیوقت
اُنھون نے جواب دیا کہ پھر انتظار کس بات کا ہی چلیئے یہ جو اُن دیوؤن نے کہا تو ہامان اسیوقت
اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ اچھا چلو تمام مال و اسباب اُٹھا لو بلکہ اُس آدم زاد کے خیمے مین چلکر اُسکا بھی
مال و اسباب لے لولیں وہ سب سنکے اس بات پر آمادہ ہوے اور تمام اسباب باقی ماندہ اُٹھایا
بعد اُسکے رستم ثانی کے خیمے مین آیے تمام اسباب اُسکا بھی لیا جو نگہبان تھے اُنکو قتل کیا بس اسیوقت
ہامان مع اُن سبکے طرف قلعہ تہتہار یہ کے روانہ ہوا اور ایک رقعہ اس مضمون کا لکھکر ایک
خیمے مین ایک سردار کے بالین پر رکھ دیا کہ تاکہ اُسکو معلوم ہو جائے اُسکا مضمون یہ تھا کہ آگاہ ہو
مین نے اپنے دشمن کو قتل کیا یعنے گرفتار طلسم کیا اپنے دلکی حسرت نکالی اور عوض لیا مین نے
تمپر رحم کیا کہ قتل نہین کیا بس تم چلے جاؤ اور بادشاہ کو خبر کر دو کہ مین اسباب و مال اپنے حریف کا
لیے جاتا ہون مین مدت سے اسی فکر مین تھا کہ جب قابو ملا اپنا کام کیا مین تم سبکے خیال مین
مسلمان تھا صرف عوض لینے اور جان بچانے کے لیے مکر کیا تھا سپاہی کے چھتیس ۳۶ فن ہوتے ہین
یہ بھی ایک فن تھا یہ رقعہ لکھ کر سرہانے رکھ کر چلا گیا اِسکو تو اُدھر روانہ کیا جاتا ہی کہ اسکا حال
پھر بیان ہوگا اب کچھ اُن لوگون کا حال بیان ہوتا ہی کہ جو کہ دیو ہامان کے جانے کے بعد
وہان رہ گئے تھے جبکہ صبح ہوئی سبکے سب اُٹھے وہ سردار بھی اُٹھا دیکھا کہ ایک کاغذ سرہانے رکھا ہوا ہی
اُسکو اُٹھا کر پڑھا اُسکے مضمون سے آگاہ ہوا اور ایک چیخ مار کر رونے لگا باہر آیا اُسکے رونے کی صدا سُنکر
سب سردار اُسکے پاس آئے اُنھون نے اُس سے دریافت کیا اُسنے وہ رقعہ اُنکے روبرو پیش کیا
اُن سب نے پڑھا رونے لگے اور کہا کہ افسوس ہمکو یہ حال نہ معلوم تھا کہ اس حرام زادے کی یہ کارروائی ہی
اِسنے دوستی کے بہانے عداوت ادا کی ہمارے آقا کو گرفتار کرایا اگر قبل سے یہ معلوم ہوتا تو
ہم اُسکو بھی زندہ نہ چھوڑتے اپنی جان اور اُسکی جان ایک کرتے زندہ نہ جانے دیتے وہ ہمکو
دھوکا دیگیا اور تمام مال و اسباب بھی لیکر چلا گیا اب جو سب نے جا کر دیکھا تو نہ اُسکا خیمہ پایا
اور نہ رستم ثانی کا اور وہ جو نگہبان تھے سبکے سب کشتہ پڑے ہین یہ دیکھکر اُن سب کو بڑا افسوس
ہوا کہا کہ اب چلو افسوس سے کیا حاصل ہوتا ہی بادشاہ کو خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدبیر کرین شاید
سرور جنی کسی تدبیر سے اُنکو رہا کرین زائچہ کیا جائے یہ تو معلوم ہو کہ زندہ ہین یا قتل ہو گئے
بس یہ صلاح کر کے تمام مال و اسباب لیکر جو کہ اُسکے لیجانے سے بچا تھا اپنے ہمراہ لیکر طرف
قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوے اُنکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی

لیکن اب کچھ حال بارگاہ بادشاہ کا تحریر ہوتا ہی کہ وہان کیا کیفیت ہی

یہان یہ حال ہی کہ جب سے رستم ثانی گئے ہین تو اُنکو گئے ہوے ایک ہفتہ گذرا ہی کہ کچھ خبر نہین آئی
ہی بادشاہ نے سرور جنی سے کہا کہ آج زمانہ ایک ہفتے کا ہوا کہ کچھ خبر رستم ثانی کی نہین معلوم ہوئی
کہ مزاج کیسا ہی جو ابتک نہین آئے ہین دو چار دن کا وعدہ کر گئے تھے جسکو ایک ہفتہ ہوگیا ہی
سرور جنی نے کہا کہ کوئی مقام فکر نہین ہی مگر ہان ایک امر کا خیال ہی کہ مجکو ہامان کا کچھ
اعتبار نہین ہی وہ قابو پرست ہی جب اُسنے مجھ ایسے محسن کے ساتھ یہ بدسلوکی کی تو اُنکا تو وہ

خون کا پیاسا ہی کہین ایسا نہو کہ وہ قابو پا کر آنکو قتل کرے یا کسی بلا مین گرفتار کرے سرو رجنی نے کہا کہ آپ فکر نہ کرین وہ آنکا کچھ نہین کرسکتا ہی آنکے نام سے اُسکا خون خشک ہوتا ہی دم نکلتا ہی اُسنے آنکی اطاعت قبول کی ہی ایسی سزا نہین پائی ہی کہ پھر وہ کسی قسم کی بدسلوکی کرے یہ مثل آپنے سُنی ہوگی کہ دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کر پیتا ہی بادشاہ نے کہا جو کہ غیرت دار ہوتے ہین آنکو اِس امر کا خیال ہوتا ہی بے غیرت کو کیا خیال ہوگا یہ مثل آپنے سُنی ہوگی کہ بے غیرت کی ناک کٹ گئی وہ یہ سمجھا کہ سوا ہاتھ اور بڑھ گئی اسی سے اگر کوئی حرکت ہو جائے تو کیا عجب ہی پھر اُسوقت سوائے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا سرو رجنی نے کہا کہ آپ کیون ایسے خیال کرتے ہین بادشاہ نے کہا کہ آج کچھ میرا دل پریشان ہی خراب خیالات دل مین آتے ہین دیکھیے کیا امر پیش نظر آتا ہی خدا خیر کرے اور خبر نیک سُنائے سرو رجنی نے کہا کہ کوئی امر تشویش کا نہین ہی بادشاہ خاموش ہو رہے اور کچھ ذکر ہونے لگا وہ دن تو بادشاہ کو تشویش مین گذرا کیونکہ یہ وہ دن تھا کہ جسدن رستم ثانی گرفتار طلسم ہوے تھے بادشاہ نے بدقت وہ دن بسر کیا مگر ہر وقت رنج زیادہ ہوتا جاتا تھا رات کو اور زیادہ پریشان رہے صبح کو پھر دربار مین آئے آج اور زیادہ فکرمند تھے سرو رجنی نے عرض کیا کہ آج کچھ خداوند کا چہرہ اُترا ہوا ہی کیون مزاج مبارک کیسا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ مزاج تو اچھا ہی مگر کل سے مجھکو شب بھر رستم ثانی کے خیال مین نیند نہین آئی اور انھین کا خیال رہا آج اور انتظار کرتا ہون کل کسی دیو کو براے خبر روانہ کرونگا سرو رجنی نے عرض کیا کہ خداوند کو کیون فکر ہی وہ کچھ ایسے ویسے نہین ہین کہ کوئی اُن پر دست درازی کرسکے دوسرے آنکے ہمراہ لشکر بھی ہی اور دیو بھی ہین سب آنکے خیر خواہ ہین ایسی حالت مین کوئی آنکا کچھ نہین کرسکتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کیا کرون مجھ دل خود بخود پریشان ہوا جاتا ہی سرو رجنی نے کہا کہ ناچ و رنگ حضور ملاحظہ فرمائین دل کو بہلائین خیالات فاسد کو دل سے دور کرین بادشاہ نے فرمایا کہ کسی بات کو جی نہین چاہتا ہی رستم ثانی کے واسطے دل بیقرار ہی یہی ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی کہ خود جاکر دیکھ آؤن سرو رجنی نے بادشاہ کے بہلانے کو اُسوقت حکم دیا کہ طائفے حاضر ہون فوراً طائفے حاضر کیئے گئے ناچ ہونے لگا پریان گانے لگین بہت خوش گلو تھین ایک خوش گلو یہ غزل گانے لگی غزل

خون ایسا گرم ہی مجھ عاشق دلگیر کا
سامنا ہی رو برو برق طور کی تنویر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر
طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاؤ گے کیا
مجھ پہ ہی احسان عجب دل تری تاثیر کا
وار کیا کیا تو نے ای قاتل لگائے واہ وا
آنکے سرمے مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا
بنگیا رشک شجر جوہر تری شمشیر کا
دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی شجر کھولے ہوئے
مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
خاک اپنے خاکساروں کی نہ کر برباد تو
منھ بون کا ارادہ ہی عبث تعمیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا انگبین ہوا
مان جائین کیون نہ ہم او ماہ تری شمشیر کا
منھ چھپا لیتا ہی ای آیا د اکثر آفتاب
دھیان ہی ہر دم مجھے اُس چاندسی تصویر کا
تشنۂ خون ہی مگر سوفار تیرے تیر کا
تجھسے ای صیاد رکھتا ہون مین اتنی آرزو
ڈھیر انکی راکھ کا تودہ ہی اک اکسیر کا
یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام
پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے اُن آنکھون کیطرف
ہی یہ عالم نقش پائے یار کی تنویر کا

مگر بادشاہ کی وہ کلفت نہ دور ہوئی اُسی طرح مکدر بیٹھے رہے کوئی خیال نہ کیا کہ کون گاتا ہی جب سرو رجنی نے دیکھا کہ بادشاہ کا مزاج اور زیادہ مکدر ہوتا ہی تو ناچ برخاست کیا بادشاہ اُٹھکر داخل محل ہوئے مگر مکدر تھے کسی سے کچھ کلام نہ کیا سحاب پری نے جو دریافت کیا کہ کیا سبب ہی آج جو مین دیکھتی ہون تو کچھ چہرہ آپکا اُترا ہوا ہی خیر تو ہی فرمایا کہ کیا بیان کرون کل سے کچھ خود بخود طبیعت

پریشان ہوگئی ہی کیونکہ یکایک کچھ رستم ثانی کا خیال آگیا ہی کہ ایک ہفتہ ہوا اُنکو نہین دیکھا بس جب سے طبیعت
پریشان ہی کہ کیا سبب ہی جو اُبتک وہ نہین آئے ہین سحاب نے عرض کیا کہ اِس امر مین فکر کاہیکی ہی
وہ خود بخود آئینگے بادشاہ نے کہا کہ مجھکو اِسکی فکر ہی کہ اُنکے ہمراہ ہامان بھی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ
اُن پر کوئی حملہ کرے یا اُنکے ساتھ دغا کرے کیونکہ وہ اُنکا دشمن ہی اُنکے سبب سے وہ زیر ہوا ہی
ورنہ وہ مجھکو قتل کرتا ان سب ملکون پر اپنا قبضہ کرتا اگر وہ نہ بردہ دنیا سے آتے تو ہماری فتح
نہوتی انھون نے اُسکے مامون کو قتل کیا اُسکے بھائی کو مارا اُسکا دل کیونکر صاف ہوگا اُسوقت
ملکہ نے عرض کیا کہ اگر وہ گیا ہی تو ضرور بمقام تردد ہی اور یہ بھی کوئی ہمراہ ہی کہا کہ ہان اُنکے اور سردار
وہ صاحب ہمراہ ہین کچھ لشکر بھی ہمراہ ہی مگر اندیشہ وہ قابو پرست ہی جب اُسکو موقع ملجائیگا وہ کام
کریگا جب وہ اپنا کام کریگا تو پھر اگر اُسکو سزا ملی تو کیا ہوگا اس تقریر سے ملکہ بھی فکرمند ہوئی کہنے لگی کہ ہان اگر یہ امر ہی تو ضرور
کسی نہ کسی کو براے خبر روانہ کرو کہ وہ جاکر خبر لے آئے بادشاہ نے کہا کہ آج مین اور انتظار کرتا
ہون اگر وہ آج آگئے تو خیر ورنہ کل کسی دیو کو ضرور براے خبر روانہ کرونگا یہ کہکر وہان سے اُٹھکر اپنے
کمرۂ آرام کو تشریف لیگئے جاکر مسہری پر لیٹے مگر مارے فکر کے نیند نہین آتی تھی وہ رات تو جسطرح ہوا
بسر کی صبح کو آکر دربار مین بیٹھے حکم فرمایا کہ دیو طیاران کہان ہین اُس سے کہو کہ حاضر ہو اِسیوقت
جو جب حکم بادشاہ دیو طیاران حاضر ہوا بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ اے طیاران تم اِسیوقت
صحرا کو جاؤ اور دیکھو کہ رستم ثانی کہان تشریف رکھتے ہین کس صحرا مین شکار کھیلتے ہین اُنکا مزاج کیسا ہی کیون
نہین تشریف لاتے ہین بہت جلد خبر لا اُسنے عرض کیا کہ بہت خوب یہ کہکر قصد کیا تھا کہ روانہ ہون
کہ دیکھا در دولت سے ہمراہیان رستم ثانی چلے آتے ہین مگر گریبان چاک بھرون پر خاک نہایت
اُداس آنکھون سے آنسو روان گریان و نالان ہین بادشاہ نے جو ہین اُنکو اِس حال سے دیکھا
اور زیادہ پریشان ہوے جب تک وہ قریب آئین آئین بادشاہ نے خود پکار کر فرمایا کہ کیون
خیر تو ہی یہ کیا حال ہی کیون اِسقدر خراب حال کیا ہی کیا تم سب پر آفت آئی اور کیا بلا نازل ہوئی
رستم ثانی کی تو خیر ہی انھون نے آگے آکر مجرا کیا اور رلوان عرض کیا کہ حضور ہم کیا بیان کرین
کہ ہمپر کیا بلا نازل ہوئی ہمپر آسمان مصیبت ایک مرتبہ ٹوٹ پڑا ہم تباہ ہوگئے اپنے آقا سے جسطرح
صحرا مین جاکر لٹ گئے شکار کو گئے تھے ہم خود رنج و غم کا شکار ہوے عجب مصیبت و بلا ہوے بادشاہ
نے فرمایا کہ بیان تو کرو کہ کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ ہم حضور کو منھ دکھانے کے قابل نہین ہین
ہمارے منھ سیاہ ہین ہم ہامان کے تباہ کردہ ہین اُس ناہنجار نے بہت بری حرکت کی ہم سب کو
مبتلاے رنج و غم کیا حضور اب ہم کل واقعہ بیان کرتے ہین کہ حضور یہان سے ہمارے آقا جو آپسے
رخصت ہوکر براے شکار تشریف لیگئے تو اُس نابکار نے جبکہ شہر سے تھوڑی دور گئے تو کہا کہ یہانسے
تھوڑی دور پر ایک صحرا ہی کہ جہان شاہان ماقبل شکار کھیلتے تھے اور صید افگنی کو جاتے تھے وہان
شکار بہت ہی صحرا بھی بہار ہی منھ ویسا ہی گلزار ہی اگر آپ وہان تشریف لیچلین تو بہتر ہوگا خوب شکار ہاتھ آئیگا
بادشاہ نے فرمایا کہ کیا سب گئے سلاطین ماسبق نے آپکو لے گیا تھا اور وہان سے قریب ایک
طلسم بھی ہی وہان کوئی شکار کو نہین جاتا ہی تم کیون نہ منع کیا انھون نے عرض کیا کہ حضور اُسکے
روبرو کوئی ہمارا مانع نہ تھا اُسنے اِسقدر اُنکے مزاج مین دخیل کیا تھا کہ جو وہ کہتا تھا وہ
منظور فرماتے تھے بادشاہ نے فرمایا کہ پھر کیا ہوا انھون نے عرض کیا کہ جب انھون نے یہ سنا تو

ہم سب نے حکم دیا کہ اسی جانب کو چلو ہم عند دل ہچکی نہ کرسکے ادھر کو روانہ ہوئے قریب شام وہان
پہونچے اُس روز تو انھون نے جنگل کی سیر کی خیمہ وغیرہ بپا ہوئے شام کو سیر کرکے واپس آئے
خاصہ نوش فرما کر ناچ دیکھا دوپہر رات تک ... بعد اسکے پھر جا کر آرام کیا صبح کو بیدار ہوکر
پرندون کا شکار کیا دوپہر تک شکار مین مصروف رہے اُسدن پرندون اُسکے شکار پر اکتفا کی
خاصہ نوش فرما کر آرام کیا ابھی تک کوئی خرابی نہین واقع ہوئی تھی کہ اُسدن پھر شب کو ناچ
دیکھا دوپہر رات کو آرام کیا صبح کو بیدار ہوئے سب کو ہمراہ لیجا کر تین پہر دن تک چرندون کا
شکار کیا وہان سے واپس آکر کباب وغیرہ نوش فرمائے پھر ناچ دیکھا پھر وہی حسب معمول
جا کر آرام کیا بوقت سحر بیدار ہوکر سب ہامان کے شکار کو روانہ ہوئے ہامان نے عرض کیا
کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک صحرا ہے وہان بہت ہرن ہین وہان تشریف لیچلیے آقا نے
منظور کیا اُس جنگل مین تشریف لے گئے وہان واقعی بہت ہرن تھے ابھی کسی کو شکار نہین کیا تھا
کہ ایک ہرن اور نمودار ہوا کہ جسکی یہ صورت تھی تمام اُسکی صورت بیان کی جو کہ قبل مین بیان ہوچکی
ہے بادشاہ نے کہا کہ وہ ہرن طلسمی ہے پھر کیا ہوا بیان کرو انھون نے کہا کہ حضور جب انھون نے
دیکھا اُس ہرن کو تو بہت پسند کیا یہ صلاح قرار پائی کہ اسکو زندہ اسیر کرین ہم سب سے کہا
کہ تم اور سب کا شکار کرو مین اسکو گرفتار کرتا ہون سہراب اسکو دیکھکر بہت خوش ہوگا یہ کہکر
اُسکے عقب مین ہر کسی ... ہم سب کے سب بموجب حکم بادشاہ و شاہزادہ اُن آہوؤن کے عقب
مین برائے شکار روانہ ہوئے ... ہامان اُنکے ہمراہ تھا اور اُسکے ساتھی اب ہمکو نہین معلوم
کہ کیا ہوا جب ہم شکار کر چکے تو اُن ہرنون کو لیکر آقا کو تلاش کرتے ہوئے چلے اتفاق سے ہم
ادھر جا پہونچے وہان جا کر یہ واقعہ دیکھا کہ اُنکو ایک پنجہ اٹھالے گیا اور وہ سب کیفیت بیان
کی جو کہ رستم ثانی پر گذری تھی اور قبل مین تحریر ہوچکی ہے اور اپنا قصد کرنا کہ ہم جا کر بچائین کہ ہامان
نے منع کیا کہ مت جاؤ اور جو تقریر کہ اُسنے کی تھی وہ سب بھی بیان کی اُسکے بعد اپنا واپس آنا اور
اُسی رات کو اُسکا مال واسباب لیکر فرار کرنا رقعہ لکھکر رکھ جانا پاسبانون کو قتل کرجانا صبح کو
اٹھکر یہ سب واقعہ دیکھنا ادھر کو روانہ ہونا بیان کیا بادشاہ یہ سنکر دم بخود ہوگیا انھون
نے وہ رقعہ بادشاہ کے ہاتھ مین دیا بادشاہ نے پڑھا ایک آہ جگر سے کھینچی آنسو آنکھون سے
جاری ہوئے سرور حبشی کی طرف دیکھکر فرمانے لگے کہ جس امر کا مجکو خوف تھا وہی درپیش
ہوا مین تو پہلے ہی اُسکے انداز دیکھکر سمجھ گیا تھا بارہا اُنکو سمجھایا مگر انھون نے کچھ خیال نہ کیا
اُسنے آخر کو دشمنی کی کہ طلسم مین گرفتار کرا دیا دشمن کا کبھی اعتبار نہ کرے کیونکہ اُسکا جب
قابو چلے گا وہ اپنا حربہ ضرور کریگا دیکھیے وہی ہوا اب کیا ہوتا ہے وہ اپنا کام کرکے چلا گیا
مین ایسے نمک حرامون کا کیا اعتبار کرون اب تو ہم تباہ ہوگئے اگر ہامان اُسکو قتل بھی کیا تب بھی
رستم ثانی ہمکو نہ ملینگے اب اُنکا رہا ہونا غیر ممکن ہے لاکھ کوئی تدبیر کرے جب تک طلسم نہ فتح ہوگا
تب تک اُنکا رہا ہونا خارج از امکان ہے سرور حبشی نے عرض کیا کہ بیشک حضور بجا ارشاد فرما دیا
واقعی آپکی رائے بہت ٹھیک تھی خیر اب تدبیر کیجیے اسوقت تو طبیعت اور دل بہت
پریشان ہے ذرا طبیعت حواس درست ہولین تو کچھ کرونگا یہ تقریر جو سرور حبشی نے کی تو
بادشاہ خاموش ہو رہا اہل دربار مین ایک غل گریہ و بکا کا اور شور نالہ و زاری کا بلند ہوا

ہر ایک دردمند ہوا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریاں نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ اس غم سے بریان نہو
ہر ایک پریشان تھا بہت سے جگر اس آتش غم سے بریاں تھے بادشاہ کا یہ حال تھا کہ مثل مردۂ
صد سالہ تھے کوئی بات اچھی نہیں معلوم ہوتی تھی آخر اسی سبب سے دربار برخاست ہوا
اسدن فرزند رستم ثانی دربار میں نہیں تھے بادشاہ محل میں تشریف لیگئے روتے ہوے
اور باہر دربار میں جو تھے وہ بھی گریاں تھے کسی کو خوشی سے کچھ کام نہیں تھا اس رنج میں
کسی کو آرام نہیں تھا سبکے سب روتے ہوے اپنے گھر ان کو گئے بادشاہ نے داخل محل ہو کر
اپنی زوجہ سحاب پری سے کل حال بیان کیا وہ بھی سنکر بہت پریشان ہوئی اور رونے لگی
اب تو محل بھر میں خبر ہو گئی کہ رستم ثانی طلسم چہل چراغ سلیمانی میں گرفتار ہو گئے دیو ہامان
نے دغا کی دوستی میں دشمنی کی اس شجاع دہر کو گرفتار طلسم کیا ایسا گوہر نایاب یون ہمارے
پاس سے کھو دیا کہ جسکو اگر ہم عمر بھر تلاش کریں تو نہ ملیگا کسی طرف کا نہ رکھا بادشاہ نے
فرمایا کہ اب میں اس غم میں ہلاک ہو جاونگا مجکو بغیر انکے چین نہ آئیگا میری نظر میں دنیا سیاہ ہے
تمام عالم تاریک ہے وہ شمع شبستان جرأت و دلیری و بہادری ہاے گل ہو گئی چراغ بہادری
بجھ گیا سحاب پری نے مضراب پری کو بلا کر گلے سے لگایا اس سے بھی کل ماجرا کہا
مضراب پری کو بھی گلے لگا کر کل کیفیت بیان کی یہ دونوں سنکر رونے لگیں پچھاڑیں کھانے
لگیں انکی حالت دیکھکر تمام محل میں تلاطم پڑ گیا اب تو کوئی ایسا نہ تھا کہ گریاں نہو انھوں نے
اسیوقت وہ شہانے کپڑے اوتارے اور کہا کہ جب تک ہمارا وارث ہم سے نہ ملیگا
ہم یہ کپڑے نہ پہنینگے سیاہ کپڑے ہمکو زیبا ہیں یہ کہکر دونوں نے سیاہ لباس تبدیل کیا ماتم داروں
کی صورت بنائی بادشاہ سے کہا کہ اگر آپکو ہماری خاطر منظور ہے تو شہر میں منادی ندا کر دے
کہ جب تک ہمارا وارث نہ آئیگا ور طلسم سے نجات نہ پائیگا کوئی اسوقت تک اپنے گھر
شادی نہ کرے اور بزم عشرت نہ برپا ہو کیا امیر کیا فقیر ورنہ عتاب شاہی نازل ہو گا بادشاہ
نے فرمایا کہ اچھا جیسا تم کہتی ہو ویسا ہی ہو گا کل منادی شہر میں ندا کر دیگا بادشاہ نے بھی
بپاس خاطر مضراب پری سیاہ لباس پہنا کیونکہ خود بھی مثل فرزند کے رستم ثانی کو سمجھتے تھے تمام
محل کی پریوں نے بھی سیاہ پوشی اختیار کی یہ دونوں وہان سے اٹھکر اپنے ایوان میں آئیں ایسا
گویا دم انکو آہ و زاری سے فرصت نہیں ہے نظر میں تمام جہان بلکہ تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہے یہ
دونوں بیٹھی ہوئی رو رہی ہیں اور رستم ثانی کی یاد ہے کہ سہراب ثانی کھیلتا ہوا ادھر آنکلا
اپنی والدہ کو جو سیاہ پوش دیکھا اور نالاں پایا اور تمام محل کی پریوں کو بھی سیاہ پوش پایا
تو ان کے پاس آکر بیٹھا اور یوں عرض کرنے لگا کہ اے والدۂ عالی مقام یہ تو فرمائیے کہ آپکی
سیاہ پوشی کا اور گریہ وزاری کا کیا سبب ہے میں جو دیکھتا ہوں تو تمام محل سیاہ پوش ہے
کوئی ایسا نہیں ہے جو روتا نہو ہر چشم گریان ہے از براے خدا مجھ سے تو یہ حال بیان فرمائیے
میرا دل یہ حال دیکھکر ٹکڑے ٹکڑے ہوا جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے کون ایسا غم ہے جو تمام
محل میں ماتم برپا ہے انھوں نے کہا کہ بیٹا کیا بیان کروں کہ کیا بلا ہم پر نازل ہوئی کسی کو اسکی
خبر نہیں بیٹا یہ بیان کرنا ہی تمہارے سامنے دل کو دکھانا ہے اپنے ساتھ تمکو بھی پریشان کریں
جاؤ تم کھیلو کودو تمکو ان باتوں سے کیا کام ہے ابھی تمہارا یہ سن نہیں جو تمکو یہ باتیں بتائی جائیں

سہراب ثانی نے کہا کہ اگر آپ ہمکو اس امر سے آگاہ نہ فرمائیگا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگا آپ
کیون نہین بیان فرماتی ہین جب سہراب ثانی کو اُسنے بہت مجبور کیا تو اُس نے کہا کہ بیٹا یہ
رنج و غم یہ ہی کہ تمہارے باپ کو دیو ہامان نے طلسم جہان چراغ سلیمانی مین پھنسادیا اور آپ
اُسپر قبضہ کر کے اُنکا سب مال و اسباب لیکر چلا گیا سہراب نے کہا کہ سبب عداوت کا کیا تھا
وہ تو اُنکا ملازم تھا مہراب پری نے ایک آہ سرد کھینچی اور کل قصہ ابتدا سے اُس گھڑی تک کا
مفصل بیان کیا بس یہ سنکر سہراب ثانی کو غصہ آگیا چھوٹا سا نیچہ ٹیک کر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ جا کر
اُس نمک حرام ہامان کو ابھی ابھی قتل کرتا ہون میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اُسکے ٹکڑے ٹکڑے
کرونگا ذرا نہ خوف کرونگا نہ ترس کھاؤنگا اُسکی کیا لیاقت ہی جو میرا مقابلہ کریگا اُس نابکار سے
اپنے والد بزرگوار کا عوض لونگا دوسرے اُس طلسم کو توڑ کر اُنکو رہا کرونگا اب جو سب نے دیکھا
تو چہرہ اُس طفل کا سُرخ تھا دونو چشمہائے نرگسیں بسبب غیظ و غضب کے چشمہائے اسد کا مقابلہ
کر رہی تھین اُسوقت اسقدر رعب و داب تھا کہ کسی کا حوصلہ نہ پڑتا تھا کہ کچھ کلام کر سکے یا اُس سے
کچھ کہتے یہ معلوم ہوتا تھا کہ شیر ژیان بپھرا ہوا کھڑا ہی ماں نے جو یہ رنگ دیکھا تو کہا کہ اے فرزند
ابھی تیرا سن نہین ہی کہ تو مقابلہ کریگا یا طلسم فتح کریگا بیٹا صبر کرو اگر خدا کو منظور ہوگا تو تمہارے
باپ خود اُس طلسم کو فتح کر کے آئینگے اور اُس نابکار کو قتل کرینگے ابھی تیرا یہ سن نہین ہی یہ کہکر گلے سے
لگا پیار کیا مگر وہ نہین مانتا ہی بار بار یہی کہتا ہی کہ مین اُس نابکار کو ضرور قتل کرونگا ایک وار مین
اُس تیغ آبدار سے دو ٹکڑے کرونگا آپ کیون ڈرتی ہین مین اُسکا فرزند ہون کہ جو رستم ثانی
کے نام سے مشہور ہی جنہون نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور ہامان کو زیر کیا تھا اُسنے مکر سے اُنکو
اسیر طلسم کیا ماں نے کہا کہ خدا تیری ہمت مین برکت دے بیٹا میرے کہنے کو مان لے جو مین کہتی ہون
دامن سے سہراب ثانی نے جواب دیا کہ اماں جان آپ کیون اسقدر پریشان ہوتی ہین اچھا آپ
جیسے فرمائینگی ویسا ہی مین جاؤنگا اور اُس نابکار کو قتل کرونگا ماں نے جب بہت سی قسمین دین تو
مانا اُسوقت ماں کو اطمینان ہوا کہ اب یہ نہ جائیگا اُنکو تو رنج و غم مین رستم ثانی کے مبتلا
رکھا جاتا ہی مگر

اب احوال دیو ہامان نابکار کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی

کہ جب دیو [illegible] رستم ثانی کو [illegible] طلسم کے اندر اُنکا مال و اسباب لیکر چلا تو سیدھا قلعہ قہرمار
کا [illegible] قلعہ [illegible] تین دن کے قریب قلعہ کے پہونچا اور وہان پہونچکر
پھر [illegible] قلعہ فردکش ہوا [illegible] نابکار نے روانہ کیا کہ جاکر خبر کرے یہانتک کہ وہ
دیو داخل قلعہ ہوا [illegible] دیکھا کہ زرنگار و منظور دونون بیٹھے ہوے
ہین [illegible] آراستہ [illegible] دیو نے دونون کو سلام کیا زرنگار نے پوچھا کہ تیرا آنا کیونکر ہوا اُسنے
عرض کیا کہ شاہ دیوان [illegible] تشریف لاتے ہین [illegible] قلعہ فردکش ہین مجھکو برائے اطلاع روانہ
فرمایا ہی کہ مین جاکر خبر کردون زرنگار نے دریافت کیا کہ کیا وہ اپنے کام سے فراغت کر کے
آئے ہین اُسنے عرض کی کہ جی ہان منظور نے جو سنا کہ ہامان آتا ہی حیران ہوکر دریافت کیا کہ وہ تو
[illegible] ہوگئے ہین [illegible] جنگ [illegible] آپ [illegible] عرض کیا کہ جی
ہین اُسنے کہا کہ [illegible] کام [illegible] زرنگار [illegible]

جب وہ آئینگے تو بیان کرینگے چلیے اُنکا استقبال کرکے لائین بس اُسیوقت زنگارہ و منظور دونوں
اُٹھے مع اپنے سرداروں کے براے استقبال روانہ ہوے اُس دیو نے آکر ہامان کو خبر دی کہ
زنگارہ و منظور آپکے استقبال کو آتے ہین یہ سنکر ہامان بھی تا در خیمہ آیا دونوں کو ہمراہ لیکر داخل
خیمہ ہوا بعد صاحب سلامت کے مزاج پرسی ہوئی دونوں بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے زنگارہ نے
کہا کہ قلعے مین تشریف لیچلیے ہامان نے کہا کہ اچھا اُسیوقت ہامان و زنگارہ و منظور آنکر مع
اپنے سرداروں کے طرف قلعے کے روانہ ہوے اور داخل قلعہ ہوے دربار مین آکر بیٹھے منظور نے
ہامان کی بڑی خاطر کی یہ اب یہان رہنے لگا زنگارہ و منظور سے کل حال ہامان نے بیان کیا
اب منظور کو معلوم ہوا کہ ہامان مکر سے مسلمان ہوا تھا اپنے دشمن کو گرفتار طلسم کرکے چلا آیا دوستی مین
دشمنی کی جب دو تین دن گذرے تو ہامان نے چند نامے اطراف و جوانب مین جو کہ دیو ابلیس پرست
تھے اُنکے پاس روانہ کئے کہ میری مدد کرو اگر کہین براے مقابلہ اخشر بریزاد جاؤنگا اور نامہ ان
عالمان جزیرہ کے اُسوقت تحریر ہوئے جبکہ اُنکے پاس نامے جائینگے تب وہ اُنکو جواب روانہ کرینگے
تو ایک نامہ اس مضمون کا تحریر کیا بادشاہ قاف یعنی اخشر بریزاد کے نام کہ ای اخشر بریزاد
تمکو معلوم ہو کہ مین نے اپنے دشمن جانی کو گرفتار طلسم کیا ہی اب وہ شہر کبھی اس بلا سے نجات
نہ پائیگا اب تمکو لازم ہی کہ میرے ساتھ ملکر مشفق اب میری اطاعت کرو اگر چہ عقد تمنے اُسکا آدمیزاد
کے ساتھ کر دیا تھا مگر کیا مضائقہ ہی خیر اب وہ گرفتار ہوا ہی اسمین تمکو اب کچھ عذر نہ کرنا چاہیے کیونکہ
اس امر کو مین خود منظور کرتا ہون اپنے نواسے کو اپنے پاس رہنے دو چاہے تم مذہب ابلیس
قبول کرو یا نہ قبول کرو مجھے اس سے کچھ اب سروکار نہین ہی تمکو تمہارا مذہب مبارک رہے
اور اپنے ملک مین حکومت کرو مجھکو اس سے کچھ غرض نہین ہی مجھے صرف ملک سے کام ہی [illegible]
حوالے کرو اگر خلاف اسکے کروگے تو پھر یہ جان لو کہ مین تمکو وہ سزا سخت دونگا کہ [illegible]
مرغان ہوا تمہارے حال پر ترس کھائینگے اور تمپر رحم نہ آئیگا مجھکو تم اپنی جگہ سمجھو اگر عقد کرنا
منظور ہو تو لکھو کہ میرے نامہ بر کے ہمراہ کردو کہ مین اُسکے ساتھ عقد کرلون اور اگر عقد منظور
نہین ہی تو آمادہ جنگ ہوکر بیٹھو مین آتا ہون ابھی وہ سخت مقابلہ ہوگا کہ نام تم یاد کروگے
اب تمکو اُس آدمزاد کا بھروسا نہ کرنا چاہیے وہ قصہ ہی کچھ ہی مین نے اُسکو گرفتار
طلسم کیا اب وہ نہ رہا ہوگا بس اب نصیحت کو مانو ورنہ بہت پچھتاؤگے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
سوا ذلت کے مین کبھی اب نہ مانونگا [illegible] اس بات سے خوف انکا جسطرح ممکن ہوگا
خواہ مخواہ [illegible] خوب جانتا ہون کہ تم اس بات کو منظور کروگے
ہزارون دیو [illegible] کی جانین جائینگی کشتون کے انبار ہونگے جبتک کہ تم
قبول نہ کروگے تب تک تم اپنی اس کردار سے باز نہ آؤگے دیکھو میں تمکو بطور نصیحت کے یہ امر
تحریر کرتا ہون [illegible] بہت خراب ہوگے آیندہ تمکو اختیار ہی تحریر کرکے ایک
دیو کو نامہ دیا کہ اسکو اخشر بریزاد کے پاس پہونچا دو اور اسکا جواب اُس سے لاؤ جب تم اسکا
جواب اُس سے لیکر آؤگے تو مین یہان سے کوچ کرونگا مین یہان سامان جنگ کرتا ہون
وہ دیو نامہ لیکر روانہ ہوا بعد روانہ کرنے کے ہامان نے کہا کہ اے منظور تم یہ امان جنگ کرو
کیونکہ مجکو یقین ہی کہ وہ کبھی نہ منظور کریگا بغیر جنگ و جدل کے [illegible]

خون اور مقابلہ عظیم ہوگا منظور نے کہا کہ مین بموجب آپکے فرمانے کے سامان جنگ کرتا ہون
آپ اطمینان رکھین انکو تو سامان جنگ مین مصروف رکھا جاتا ہی ادھر وہ دیو نامہ لیکر
خدمت مین اخضر پریزاد بادشاہ قاف کے چلا تھا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان آکر کیا
دیکھتا ہی کہ تمام شہر مین سامان ماتم داری مہیا ہی کسی گھر مین خوشی کا نام نہین ہی سب گریان ہین اپنے
خیال کیا کہ شاید اخضر پریزاد نے قضا کی یہ طرف دربار شاہی کے آیا یہان آکر پھر وہی سامان
دیکھا در دولت پر پہونچکر قصد اندر جانے کا کیا درگہ سالار نے روکا کہ اطلاع کر دین تو جانا وہ تھم گیا
یہ اٹھکر اندر دربار کے چلا وہان دربار آراستہ تھا سب اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے
تھے وہان دنگل سپہ سالاری پر سہراب ثانی فرزند رستم ثانی اپنے نانا کے برابر چھوٹے چھوٹے
ہتھیار لگائے ہوئے بیٹھے ہین ذکر رستم ثانی کا ہو رہا ہی سہراب ثانی ہر مرتبہ کہتا ہی کہ نانا جان اگر
آپ ارشاد کرین تو مین جاکر طلسم کو فتح کرون اور والد بزرگوار کو رہا کرون اور اس ہامان
بے ایمان کو قتل کرون اخضر پریزاد فرماتے ہین کہ بیٹا اسکو یہین آنے دے یہان یہ گفتگو ہو رہی
تھی کہ درگہ سالار نے آکر عرض کیا کہ دیو ہامان کے پاس سے نامہ بر آیا ہی اور اندر آنے کی اجازت
چاہتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ دریافت کرو کیا کام ہی درگہ سالار نے آکر دریافت کیا کہ بادشاہ
نے فرمایا ہی کیا مطلب ہی اس دیو نے کہا کہ نامہ لایا ہون ظل اللہ کو ہمارے آقا نے کچھ
اس نامے مین تحریر کیا ہی درگہ سالار یہ سنکر اندر آیا جو کچھ کہ دریافت کیا تھا عرض کیا بادشاہ نے
حکم دیا کہ بلا لو درگہ سالار جاکر اسکو اپنے ہمراہ لایا اسنے مجرا کیا اور نامہ بادشاہ کے روبرو پیش کیا
اسکو کرسی بیٹھنے کو مرحمت ہوئی وہ جاکر بیٹھ گیا بادشاہ نے نامہ دبیر کو دیا کہ اسنے اسکو چاک
کرکے پڑھنا شروع کیا جب سب نامہ پڑھ چکا تو دبیر خاموش ہوا بادشاہ نے جو مضمون نامہ سنا تو بہت
غصہ آیا اور فرمایا کہ اس نابکار نے کہنے کو مجھکو شرم نہین آتی ہی کہ تو نے نمک حرامی پر کمر باندھی ہی
ایک مرتبہ وہ حرکت کی کہ ابلیس پرست ہوکر ہمارا [illegible] خواستگار ہوا اسکی سزا انکو دی گئی بڑا
شکست و خون ہوا لاکھون دیو وغیرہ طرفین کے قتل ہوے بعد اسکے جو انجام ہوا وہ سب پر ظاہر
ہی تو پھر [illegible] دوستی کرکے دشمنی کی اس شیر زیان کو گرفتار کرکے اور طلسم مین پھنسا کے
اب پھر نمک حرامی پر کمر باندھی سچ ہی بقول شاعر شیرین مقال۔ شعر۔ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود [illegible] اصل بد خراب ہی تو اسی کے اثر کو ظاہر کرتا ہی گو کہ
تیرے باپ دادا نے کبھی ہمارے خاندان سے سرتابی نہین کی ہمیشہ پابند حکم رہے جو
انھون نے ہماری مرضی پائی وہ کیا کبھی حکم سے سرتابی نہین کی نمک حرامی کیسی ایک تو تو انھین کی
اولاد [illegible] نہین ہوتا ہی کہ انکا اثر [illegible] ہی تجھ مین اور تیرے نطفے مین کچھ نہ کچھ ضرور خرابی ہی ارے
او نمک حرام اپنے حواس درست کرلے چھوٹا منہ بڑی بات اپنی طرف دیکھ ہان یہ سچ کہا ہی
کہ خدا تو دیکھ کے جامہ قطع کرتا ہی اگر تجھکو کہین کی حکومت ہو جاتی تو تمام زمانے کو ہلاک کرتا
ارے او نمک حرام تو کیا رحم کریگا خدا کے غضب سے ڈر اپنے آقا کو کہ جسنے جان بخشی کی اسکے ساتھ
تو نے یہ سلوک کیا اسکا کبھی خیال نہ کی کہ انھون نے ہماری جان بچائی اگر وہ قتل کر ڈالتے تو کیا ہوتا
ابتک تو خاک بھی نہ رہی ہوتی تیرا نشان تک نہ باقی ہوتا انکو دعائین دے کہ جنھون نے تیرے
اوپر رحم کیا یا تیری جان بخشی کی بڑا تو محسن کش ہی کہ تو نے اسکا بھی کچھ پاس نہ کیا نمک حرامی

محسن کشی پر کمر باندھی افسوس ہی کہ رستم ثانی نے ہمارے کہنے پر نہ عمل کرکے ہمکو یہ روز بد دکھایا
اور ایسے کلام سنوائے اس سے کہہ دینا کہ تو کیا ہمپر رحم کریگا مین خود تجھپر رحم کرتا ہون ورنہ اس
حرکت کی وہ سزائے سخت دیتا کہ مرغان ہوا تیرے حال پر گریان ہوتے اور افسوس کرتے
اگر تجکو اپنی خیریت منظور ہی تو خاموش اپنے مقام پر بیٹھا رہ اسی امر کو غنیمت جان کہ ہمنے
طرح دی اب ہمکو یہ سننا ہم تو غم مین اس شہریار کے خود ہی مبتلا ہین تو یون تحریر کرتا ہی یہ
کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین اسکے ناموس کو تیرے سپرد کردون بھلا یہ کب مجکو گوارا ہی کہ مین تجھسے
ڈرکر اپنا مذہب قدیم ترک کرون اگر خدا لے جاتا تو وہ شہریار اس طلسم کو فتح کرکے ہمارے
پاس آئیگا کیونکہ اکثر طلسم اسنے فتح کیے ہین اُسکے روبرو طلسم کا فتح کرنا کوئی بات نہین ہی یہ نہ
خیال کرنا کہ مین اُنکو بلا مین پھنسا آیا ہون وہ تیری سرکوبی کو موجود ہین ضرور آئینگے اور
مین بھی موجود ہون جب تیرا جی چاہے آ مقابلہ کر مین کسی طور سے باہر نہین ہون جب تک
میرا دم مین دم ہی تو ملکہ کا سایا تک نہ دیکھ سکیگا اور بہت سے کلام غیظ و غضب بیان کیے
دبیر سے فرمایا کہ یہی تقریر نامہ مین تحریر کردو اور جواب صاف لکھ دو دبیر نے حسب فرمایش وہ
تقریر تحریر کردی اور نامہ تیار کرکے حضور مین پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ دیو کو دیا وہ سلام
کرکے رخصت ہوا اور اپنے قلعے مین روانہ ہوا کہ اسکا حال آئندہ تحریر ہوگا جب وہ دیو نامہ لیکر
چلا گیا تو اسوقت اخضر پریزاد نے سرور جنی سے فرمایا کہ دیکھا آپنے اس نمک حرام کی تحریر کو
کہ کس قسم کا نامہ تحریر کیا ہی اسنے خیال کیا کہ مین نے رستم ثانی اپنے دشمن کو یون بلا مین مبتلا
کیا اب ان پر دباؤ ڈالو اپنے کشتون کے خون کا عوض لو اور انکو عاجز کرو اب بتائیے کیا تدبیر کیجائے
جواب نامہ تو مین نے جو اسوقت کے مناسب تھا تحریر کردیا مگر اب یہ رائے بتائیے کہ کیا تدارک کرون
وہ ضرور جواب نامہ پڑھکر آئیگا ابکی بڑی جنگ ہوگی اُسکا کون مقابلہ کریگا میرے خیال مین تو یہان
کوئی ہم نبرد نہین ہی سوائے **ہومان** کے اب وہ بھی ضعیف ہو گیا ہی سرور جنی نے کہا کہ کیا عرض
کرون میری عقل حیران ہی کوئی بات خیال مین نہین آتی ہی بڑی مشکل ہوئی سہراب ثانی نے
کہا کہ نانا جان یہ دیو کہان سے آیا تھا کس کا نامہ لایا تھا کہ جسکو آپنے یون جواب تحریر فرمایا جب سے
نامے کا مضمون آپ نے سنا ہی آپکا رنگ متغیر ہی اسکا کیا سبب ہی اخضر پریزاد نے فرمایا کہ بیٹا کیا بیان کرون
کہ کس کا نامہ تھا یہ نامہ اسی نمک حرام بے ایمان **ہامان** نابکار کا تھا کہ جسنے تمہارے باپ کے ساتھ
وہ سلوک کیا کہ جسکے سبب سے ہم سب کے دل بریان ہین آنکھین جسکے غم مین گریان ہین اسنے
لکھا ہی کہ یا تو دین ابلیس پرستی قبول کرو یا آمادہ جنگ ہو مین آتا ہون یہ نہین کہا کہ اسنے تمہاری امان کی
خواستگاری مین نامہ لکھا ہی کیونکہ جانتے تھے کہ یہ لڑکا بڑا غیور ہی اور آتش جو ہی بات بات مین غصہ
آجاتا ہی تیورون پر ہر وقت بل پڑا رہتا ہی دونون ابرو مثل تیغون کے کھنچے ہوئے رہتے ہین
کبھی مزاج خوش نہین رہتا ہی خصوصاً جب سے یہ سنا ہی کہ میرے باپ کو ہامان نے طلسم مین گرفتار
کیا ہی اسدن سے بہت غصہ ہی بدین خیال یہ نہین بیان کیا کہ نامہ کا یہ مضمون تھا جب یہ سنا سہراب
نے کہ **ہامان** نے تحریر کیا ہی کہ یا تو ابلیس پرستی اختیار کرو یا آمادہ جنگ ہو بس فوراً غصہ آگیا
کہا کہ اسکی شامت آئی ہی اگر آپ فرمائین تو مین ابھی جاکر جہان وہ ہی اسی مقام پر قتل کردون
وہ کیا میرا مقابلہ کریگا مین کس باپ کا فرزند ہون کہ جسکے خوف سے وہ بھاگا بھاگا پھرا کیا اگر

مین نے نہ قتل کیا تو کچھ کام نہ کیا اُسوقت اخضر پریزاد نے کہا کہ بیٹا اسقدر صبر کرو کہ یہان وہ خود
آئے ہمارا یہ دستور نہین ہے کہ ایک ادنی پر لشکر کشی کر کے جائین اور اُسکا مقابلہ کرین جب وہ یہان
آئیگا تو اُسکا مقابلہ کرینگے سہراب ثانی نے کہا کہ جو آپکی رائے ہو میں تقریر کے دربار برخاست
ہوا ہر ایک اپنے اپنے گھر کو گیا مگر اُسوقت سے بادشاہ کو زیادہ تشویش پیدا ہو گئی دوسرے
دن جو دربار ہوا تو اُسدن بادشاہ نے سرور حبشی سے کہا کہ آپ نے کوئی تدبیر نہ بتائی ذرا زائچہ
تو فرمائیے کہ رستم ثانی کس کیفیت مین ہین اور ہامان جو ہمارے مقابلہ آئیگا تو اس لڑائی کو
کون فتح کریگا سرور حبشی نے اُسی وقت قرعہ ڈالا اور احکام نکال کر بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند نعمت
شاہزادے پر ابھی دن بہت سخت ہین مگر خانہ ثبات درست ہے اُنکی سب طرح خیر ہے طلسم کی
ابھی عمر باقی ہے مگر تھوڑے دن باقی ہین اُنکی اور زندان خانہ طلسمی مین ہین دوسرے سوال کا یہ جواب ہے
اور حساب کرنے سے نکلتا ہے کہ جہان سے آپ نے رستم ثانی کو اُٹھوا منگایا تھا اُسی مقام پر ایک درویش
اور تشریف رکھتے ہین اُنکے ہمراہ ایک فقیر اور بھی ٹھہرا ہے اُنکے سبب سے یہ لڑائی فتح ہوسکتی وہ اگر آئین
تو ہامان کو شکست ہو گو کہ قضا اُسکی اُنکے ہاتھ سے نہین ہے اب تو اُسکا قاتل کوئی اور ہے اُسکا نام
ظاہر نہین ہوتا ہے مگر اسی خاندان سے ہے اگر آپ اُنکو دیو روانہ کر کے اُٹھا منگائین تو یہ تشویش
آپکی دفع ہو جائے پھر جو دیو ہامان کے مقابلہ آئے تو سر جنگ معقول پائے اور نہ آسکے اُن درویش
سے کہے آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین کیونکہ آجکل آپکے ستارے خراب ہین فرزند
رستم ثانی کی جہانتک ممکن ہو نہایت نگہبانی فرمائی جاوے کہ وہ لڑکا صاحب اقبال ہے اُسکے
اقبال سے کوئی نہین مقابلہ کرسکتا ہے مگر آجکل اُسکے بھی ستارے دن گردش ہی سوائے اس تدبیر کے
کہ آپ قلعہ یاقوت نگار مین تشریف رکھین اور کوئی تدبیر بہتر نہین ہے اور دیو کو روانہ کر کے اُن درویش
کو طلب فرمائین جو میرے نجوم نے خبر دی وہ مین نے عرض کیا مین علم غیب سے نہین واقف ہون
آگے جو اُسکی مصلحت ہو موافق مضمون اس مصرعہ کے ع علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار
بادشاہ نے فرمایا جو آپکی رائے ہے آپ کے احکام کبھی غلط نہین ہوئے ہین جتنا آپنے فرمایا ہے سب وقوع
ہوا ہے آپکے احکام بھی مثل احکام عبد الرحمن حبشی کے ہوتے ہین خدا نے آپکو یہ کیا کمال
عنایت فرمایا ہے اور عطا کیا ہے بادشاہ کا چہرہ ان حکموں کو سنکر بشاش ہو گیا اُسی وقت
طیران دیو کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا تو فرمایا کہ یہان سے تو اُن درویش کو جنکے پاس رستم ثانی کو
پردۂ دنیا پر سے لایا تھا اُسی مقام پر ایک اور درویش ہی ساکن ہوے ہین اُنکو بھی جاکر اُٹھا لا کیونکہ اُنسے
ہمکو ضرورت ہے دیو طیران نے عرض کیا بہت خوب مین پردۂ دنیا پر جاتا ہون اُن درویش کو لاتا
ہون یہ کہکر مجرا کیا اور رخصت ہو کر اپنے مکان پر آیا ادھر بادشاہ نے سرور حبشی سے فرمایا
کہ اب آپ سامان قلعہ یاقوت نگار کے چلنے کا کیجیے سرور حبشی نے عرض کیا بہتر ہے مین سامان کرتا ہون
دربار برخاست ہوا سرور حبشی سامان سفر کی تیاری مین مصروف ہوے بادشاہ محل
مین گیا ادھر دیو طیران طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہوا اب دیکھیے اُنکا حال کہان پر آتا ہے

ازین قصہ ہیدم فسانہ فراموش کن	بجائے دگر داستان گوش کن

اب کچھ حال اثر رنگ بن مہرو اسلم بن نوح شہ دیلم بن نوح مین قائم و سیالی
کیسجائی ہے جنکو وجہ کر کے بقایا ملک ان کو جو کہ اسلام آباد ہین تاراج کرتا ہوا جلا

جاتا ہے طرف ایوان نہ طاق کے و دیگر حالات داستان ہذا ساقی نامہ

پلا ساقیا بادۂ لالہ فام
کہ در پیش ہر وقت ہے اشتیاق
بھرا ہی مے عشق سے جام دل
کہ باز آمدم بر سر داستان

لگا ہے یہان اتنو کوچ و مقام
بس اب عزمت کر شراب وصال
کہ ہون تشنۂ عشق سے مضمحل
غزل

کیا ہے عطا کیسا جام فراق
فراق صنم مشتاق ہے اب کمال
بیا بشنوای ہمدم راستان

نہ رہی وحشت میں خالی میری جا میرے بعد
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد
پہلے میں جاتا تھا در باد صبا میرے بعد
ساغر مے مری مٹی کا بنا میرے بعد
تا نہووے کوئی محبوس بلا میرے بعد
سچ کہو یار کا کیا حال ہوا میرے بعد
کون کھولے گا تیرے بند قبا میرے بعد
خون رولائیگا انھیں رنگ حنا میرے بعد
یاد آئی مرے عیسی کو دوا میرے بعد

آگے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
تیز رکھنا سر ہر خار کو ای وحشت جنون
نہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن میں ہر صبح
میں وہ میکش ہون بس مرگ بھی چھوٹی نہ شراب
لاش مجھ کشتہ کا کل کی لٹکوا دو کہیں
قبر میں ہو گا نکیرین سے پہلا یہ سوال
چاک رکھتا ہون اسی غم میں گریبان کفن
اٹھو ہنس ہنس کے لگاتا ہے وہ مہندی لیکن
بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ میر

محرران اخبار و کاتبان حال انقلاب چرخ گرفتار و دھاگیان تفرقہ انداز زمانہ غدار اس داستان کو اسطرح بیان کرتے ہین کہ جبکہ اثر رنگ بن زہرہ و محمود رنیل بیکر کو طرف خانہ کعبہ کے براے جنگ صاحبقران و طوفان گرگدن پیشانی کو طرف طلسمات کے روانہ کر چکا اور وہ خود بصلاح سختگان سات روز تک وہان مقیم رہا تو آٹھوین روز اپنی طرف سے بیژن سرخ پوش کو حاکم کر کے کوچ کیا اور آپ قطع منازل و طے مراحل کرتا ہوا مع لشکر کے چلا جاتا تھا کہ ایک صحرا مین لشکر کا پڑاؤ ہوا تمام لشکر اترا اثر رنگ نے دربار کیا اسوقت سختگان نے کہا کہ ای خداوند میری ایک اور صلاح ہی اگر حکم فرمائیے تو بیان کرون اثر رنگ نے کہا کہ بیان کر کیا راے ہی اسنے کہا کہ ایوان نہ طاق پر یون جانا تو میری صلاح نہین ہی بلکہ یہ راے ہی کہ جو ملک اسلام آباد ہین انکو تسخیر کرتے ہوے چلین اور انکے حاکم آپکی پرستش قبول کرین ورنہ انکو قتل یا گرفتار فرمائیے وہان اپنی جانب سے کسی کو حاکم فرمائین پھر آگے روانہ ہوجیئے کیونکہ یہ امر بہت عمدہ ہی اسمین لشکر بھی زیادہ ہو جائیگا کیونکہ جو لوگ بسبب خوف اہل اسلام کے مسلمان ہوے ہین وہ بھی آپکے شریک ہونگے اور آپکی مدد کرینگے اثر رنگ نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت خوب ہی ہمکو بھی پسند آئی اسلم و دیلم نے کہا کہ خداوند یہ بڑا عقیل ہی مثل اپنے باپ و دادا کے فہیم ہی یہ واقعی وزارت لائق ہی جو کہ منصب اسکو ملا اگر اسکی راے کے موافق کام کیا جائیگا تو خوب ملک ہاتھ آئینگے یہ کہکر سختگان سے کہا کہ تم بتاؤ یہان سے کون کون ملک قریب ہین اسنے کہا کہ پہلے خاور ملے گا اسکو فتح فرمائیے بعد اسکے جو کوئی اور ملک ملے اسپر روانہ ہوجیئے مثل ترکستان و اصفہان و مغرب وغیرہ کے ان سب کو اپنے قبضے مین کیجیے بعد اسکے زرائل و سمائل کو لیجیے گا اسکے بعد نہ طاق کو فتح فرمائیگا اور اسطرف عزیمت کیجیے گا اثر رنگ نے کہا کہ اچھا پہلے خاور کو تو اپنے قبضے مین کرلو پھر دیکھا جائیگا جب یہ صلاح ہو چکی تو اسدن تو اسی صحرا مین قیام کیا دوسرے دن وہان سے کوچ کیا برابر رہروی کرتے ہوئے آتے ہین کہ ایک دو راہا ملا ہراول لشکر نے آکر دریافت کیا کہ کس راستے

سے دشت کی برواتی سخنگان نے پوچھا کہ یہ کیا کس جانب کو لشکر روانہ ہو گیا کوئی دورا ہا ملا ہی اُسنے عرض
کیا کہ جی ہان سخنگان نے کہا کہ وہ دو راہین کدھر کدھر کو گئی ہین اُسنے کہا کہ ایک خاور کو ایک
ترکستان کو پھر حکم ہوا کدھر کو لشکر روانہ ہو سخنگان نے کہا کہ خاور کی راہ لو پہلے اُس طرف کو
جا یئنگے اور اُسکے ملک کو فتح کرینگے ہراول لشکر واپس آ کر خاور کو روانہ ہوا رہروی کر کے
ایک صحرا مین پہونچا کہ وہان سے خاور بیس کوس تھا ہراول لشکر نے وہان قیام کیا کہ اس عرصے
مین تینون ناکار مع لشکر کے پہونچے اُس سے دریافت کیا کہ خاور آ گیا اُسنے عرض کیا کہ بیس کوس
یہان سے ہی بصلاح سخنگان اُسی مقام پر خیمے وغیرہ برپا کیئے گئے کہ لشکر اُترا پڑاؤ ہوا سخنگان نے صلاح
دی کہ ایک نامہ حاکم خاور کو تحریر کیا جائے اُسکا مضمون یہ ہو کہ ای حاکم خاور تمکو معلوم ہو کہ مین اثر رنگ
ابن زمرد ثانی ہون اور تمکو آگاہ کرتا ہون کہ میرا قصد ملک گیری کا ہی جو ملک صاحبقران اول و
ثانی نے اسلام آباد کیے ہین اُن سب کو اپنے قبضے مین کرنا چاہتا ہون اُنمین پھر آئین زمرد پرستی کا رواج
دینا منظور ہو قدیم سے یہ ملک ہمارا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ تم بموجب دیکھنے اس فرمان واجب التعظیم کے غاشیہ
اطاعت کو دوش ہوش پر رکھکر حاضر خدمت باسعادت ہو اگر عدول حکمی کروگے تو یہ جان لو کہ سپاہ
جرار ہماری خاور کا نام و نشان تک باقی نہ رکھے گی ایک دم مین تمام ملک کو تاراج کر دیگی ایک زن و مرد
کو زندہ نہ رکھونگا میرے ہمراہ اسلم و دیلم دونون بھائی فرزند تورج کے بھی ہین کہ جنکا کوئی ثانی فن سپہ گری
و ساحری مین نہین ہی پس تمکو لازم ہی کہ مذہب اسلام ترک کرو اور زمرد پرستی اختیار کرو اگر نہین
منظور ہی تو آمادۂ پیکار ہو اب وہ زمانہ گیا کہ ہم تمہارے ہاتھ سے فرار کرتے تھے کیونکہ ہمارے ہمراہ بزدلے تھے
اب صاحبقران ہین نہ تابعین وہ آسمان پر چلے گئے صاحبقران اپنے معبدگاہ کو گئے اب تم ہمارے
کہنے کو سنو ہماری اطاعت کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی مین یون ہی ملک لیتا ہوا اور سب کو زمرد پرست کرتا
ہوا ایوان طاق جاؤنگا وہان سنا گیا ہی کہ بدیع الملک لشکر کشی کیے گئے ہین دعوی صاحبقرانی
کا کرتے ہین اُنسے مقابلہ کر کے اُنکو قتل کرونگا بعد اس مہم کے مین اپنے دادا کے ملک پر آؤنگا وہان اگر
سب کو زمرد پرست کرونگا قیطول پھر خدائی کا بندوبست کرونگا کیونکہ مین بھی تو خداوند ہون اور
خداوندزادہ ہون جب تک تم لوگ میری اطاعت نہ کروگے مین ہرگز ہرگز اپنی خدائی نہ ظاہر کرونگا
جو مجکو نصیحت کرنی تھی وہ کی اس تھوڑی تحریر کو بہت جانو آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی۔ شعر

مشت خیرہ تو لود گفتیم تمام	تو دانی دگر بعد ازین والسلام

مین اس نامے کو اس مضمون پر ختم کرتا ہون جو کچھ تحریر ہو چکا ہی تم خود عقلمند ہو اپنی دور اندیشی سے خیال کرلوگے انجام سوچ لوگے
زیادہ تحریر کرنے کی کوئی حاجت نہین ہی فقط یہ مضمون زبانی سخنگان نے سنایا لکھا گیا یہی مضمون
تحریر کر اسکے پر حسب ایک پہلوان کے پاس حاکم خاور کے روانہ کرد گو کہ وہ اس مضمون پر عمل نہین
کریگا نہ معلوم اہل اسلام کے دلون مین کس نے پھونک دیا ہی کہ تمھارا مذہب سچا ہی اور سب
مذہب باطل ہین ان لوگون سے لڑنا جہاد ہی جو کوئی قتل ہوگا درجہ شہادت پائیگا بہشت مین اُسکا
مقام ہوگا اس امر سے وہ اپنی جانین گنواتے ہین مرنے کو زندگی جانتے ہین دوسرے یہ امر بھی ہی کہ بہادر
بھی حد درجے کے ہین آپکو بھی خیال ہوگا کہ آج تک یہ نہین سنا گیا ہی کہ کوئی مسلمان زمرد پرست یا لات پرست
ہوا ہو سوائے ہم لوگون کے کہ اپنے مذہب آبائی ترک کر کے اُنکا مذہب قبول کیا مگر کیا بات ہی کہ جو کوئی
اُدھر کو گیا وہ پھر نہین پھرا گویا اُسکو کسی نے ایسا پڑھا دیا کہ اُسکو اُنکے کہنے کا یقین ہو گیا اب وہ نہ پھریگا

جان دے گا مگر مذہب نہ ترک کرے گا یقین ہے کہ وہ جواب صاف تحریر کرے کسی طرح آپ سے
نہ ڈرے لاکھ لاکھ آپ اُسکو خوف دلائین کہ میرے پاس لشکر ہے اور سپاہ ہے مین ملک تباہ کر دونگا
وہ یہ خیال کریگا کہ سب درجہ شہادت کا پائینگے نہ اُنکو ملک پر قبضہ دینگے نہ اپنا مذہب ترک
کرینگے آمادہ پیکار ہونگے اگر فتح پائی تو خیر ورنہ شہید کہلائینگے اور قتل ہونگے یہ تقریر سخنگان نے
یون بیان کی اُسوقت ارژنگ نے کہا کہ اسیوقت دبیر کو طلب کرنا تحریر کرا کر روانہ
کرو کہ وہان سے جواب آئے پس اُسی وقت دبیر طلب کیا گیا اُسنے آکر وہی
مضمون جو کہ سخنگان نے قبل مین بیان کیا تھا بہت عمدہ الفاظ مین تحریر کیا لفافہ
کر کے پیش کیا ارژنگ نے حکم دیا کہ اسپر ہماری مہر کرو اُسپر مہر ہوئی اُسوقت ارژنگ
نے سخنگان سے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے کس پہلوان کی ہو وہ نامہ لیکر جائے سخنگان نے کہا کہ جسکو
جی چاہے روانہ فرمائیے کیونکہ وہان کوئی نامی کی تو قدر کریگا نہیں کہ اُسوقت مین پہلوان زبردست
کی ضرورت تھی کہ وہ نامہ لیکر جاتا تاکہ نامہ لیتا نامہ پر نظر کراتا نامہ کو اُنکے مہر کراتا تب
نامہ دیتا اگر وہ لوگ طیش مین آکر نامے کو چاک کر ڈالتے تو وہ اُنکو سزا دیتا یا اپنی جان دیتا
ارژنگ نے کہا کہ پھر ایسا ہی کرو کہ کسی پہلوان زبردست کو روانہ کرو وہ یہ کام سب
کرے سخنگان نے کہا کہ آپکا خیال کدھر ہے جب اُنھون نے کبھی خداوند کے نامے کی قدر
کی تو آپکی کیا اصل ہے کیسے کیسے پہلوان زبردست نامے لیکر گئے مگر وہان سے ذلیل ہو کر
واپس آئے اس سے کیا حاصل کہ ایلچی ذلت اُٹھا کر آئے وہ کبھی نہ قدر کرینگے اگر ایلچی
کو قتل کرنا جائز ہوتا تو وہ لوگ قتل کر ڈالا کرتے یہ سنکر ارژنگ نے کہا کہ جو تمھاری
رائے ہو مین اب کچھ نہین کہہ سکتا ہون بس اُسیوقت سخنگان نے ایک پہلوان کہ نام جسکا
اہرمن ورشت چنگال تھا اُنکو حکم دیا اور نامہ دیا کہ تو یہ نامہ لیجا کر ہاتھ مین بادشاہ خاور کے
دینا اور زبانی بھی یہ کہہ دینا کہ تمکو لازم یہ ہے کہ ہمارے خداوند کے اطاعت کو مانو ورنہ
بہت پچتاؤگے آئندہ تمکو اختیار ہے اہرمن ورشت چنگال وہ نامہ لیکر طرف شہر خاور
کے روانہ ہوا اور چند سوار اور ایک خیمہ ہمراہ لیا چونکہ خاور اُس مقام سے دو منزل
یعنی بیس کوس تھا وہان سے کوچ کر کے دس کوس پر آکر قیام کیا یہ تو نامہ لیکر ادھر کو آتا ہے
اُدھر شہر کا حال سنئے کہ یہان دربار مین بہرام خاوری عزیزاد تو اُسی مقام مین شہر خاوری کا
جو کہ فی الحال حکمران تھا اور تخت پر متمکن تھا دربار جمیع تھا تمام سردار دربار مین حاضر تھے اُسوقت ذکر صاحبقران کا
ہو رہا تھا کہ پرچہ اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ صاحبقران کو کسی طرح خبر ہو گئی تو قتل کرینگے اور بدیع الملک
کو صاحبقران کر کے مع ایک سو چالیس سردارون و عزیزون کے طرف خانہ کعبہ کے تشریف
لیگئے ہین یا بدیع الملک اب صاحبقران ہین وہ بھی مع لشکر طرف طلسم ایوان زلمات کے
کوچ کر گئے ہین مگر رستم ثانی کا حال نہین معلوم ہوا کہ آیا وہ ہمراہی مین صاحبقران کے
گئے ہین یا لشکر مین بدیع الملک کے ہین اور شہریار ریالیوقار تو فرنگستان مین موجود ہین دیکھیے
کہ اب کب تک یہ لوگ ادھر کو تشریف لاتے ہین یہ ذکر دربار کا ہوا کرتا ہے اتفاق سے ایک روز
اُسی زمانے مین ایک سوداگر وہان وارد ہوا اُسکے وارد ہونے کی خبر حاکم شہر کو ہوئی اُسنے
اُس سوداگر کو طلب کیا وہ حاضر دربار ہوا اُسنے مجرا کیا کرسی بیٹھنے کو عنایت ہوئی وہ سلام

کر کے بیٹھ گیا بہرام نے اُس سے دریافت کیا کہ تم کدھر سے آتے ہو درمیان مین جو جو ملک
تمکو ملے ہین اُنکا کچھ حال بیان کرو اُس سوداگر نے عرض کیا کہ مین شہر آفتاب نما سے آتا
ہون بہرام نے پوچھا کہ وہان کا کیا حال ہی اور وہان کا کون حاکم ہی اُس سوداگر نے کہا
کہ ارژنگ بن زمرد نے خروج کیا ہی سختگان اُسکے ہمراہ ہین وہ پاس اسلم و ویلم بن
تورج کے گیا تھا اُنھون نے اُسکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیا اور سختگان کو وزیر یہ سب باتین
میرے سامنے ہوئین اور جشن بھی اسکا میرے سامنے ہوا تھا اور اُن دونون مین ایک
ساحر ہوا اور ایک پہلوان اب اُنکے پاس قریب آٹھ لاکھ کے لشکر جمع ہوگیا ہی دونون نے
بصلاح سختگان محمود فیل پیکر نامے ایک پہلوان تھا اُسکو اسّی ہزار فوج جرار سے طرف خانہ کعبہ
کے روانہ کیا ہی اور طوفان شیر گردن پیشانی کو مع ایک لاکھ بیس ہزار سواران جرار کے
طرف ملساہانت کے روانہ کیا ہی اور آپ بھی لاکھ فوج سے طرف ایوان نہ طاق کے کوچ
کر کے چلا ہی کیونکہ اُسکے پاس ایک نامہ بادشاہ نہ طاق کا آیا تھا اُنھون نے اُسکو اپنی مدد
کے واسطے طلب کیا تھا کیونکہ اُنکے اوپر بدیع الملک نے لشکر کشی کی ہی اور کوئی مقام
دشت بہار افزا ہی وہان قیام کیا ہی اور اُس مین یہ تحریر تھا کہ اگر ہماری مدد کرو تو بہت بہتر
ہوگا اس سبب سے وہ اُدھر کوچ کر کے چلا ہی اب نہین معلوم کہ اُدھر کو گیا ہی یا اور کسی طرف
کو روانہ ہوا ہی جب وہ کوچ کر کے چلا تھا تو ہم بھی اُسکے ہمراہ چلے تھے تھوڑی دور ہمارا اُسکا
ساتھ رہا ہم وہان سے اصفہان کو گئے اُدھر سے اس جانب کو آئے بہرام نے دریافت کیا کہ
تباہان اصفہان تو اچھے ہین اُسنے عرض کیا کہ جی ہان وہ ملک تو خوب آباد ہی اصفہان نصف
جہان تو مشہور ہی اُسکی آبادی کا کیا بیان ہو بہرام نے اُسکو خلعت دیکر رخصت کیا کچھ اشیاد
خرید کین وہ تاجر تو چلا گیا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر وہ نامہ بر دوسرے دن وہان سے روانہ
ہوا اور قریب خاور کے پہونچا بیرون شہر خیمہ وغیرہ برپا کر کے خود مع اپنے ہمراہیون کے داخل
شہر ہوا کہ یہان بہرام دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ ہرکارون نے آکر مجرا کیا اور یون دست بستہ
عرض کیا کہ خداوند کی عمر دراز ہو ایک نامہ بر ارژنگ بن زمرد کا نامہ لیکر آیا ہی ہم آج بیرون
شہر بالادری کو گئے تھے تو ہمنے دیکھا کہ ایک خیمہ بیرون شہر برپا ہی اب جو دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ یہ خیمہ نامہ دار کا ہی کہ وہ نامہ لیکر ارژنگ کا آیا ہی آج شہر مین جائیگا ہمنے خیال
کیا کہ حضور کو آگاہ کرین بہرام نے حکم دیا کہ دربار آراستہ ہو نامہ دار آتا ہی نہ معلوم اُسکے
نامہ لکھنے سے کیا غرض ہی اگر اُسکی یہ خواہش ہی کہ مین دین اُسکا قبول کرون اور ملک پر اُسکو
قبضہ دون تو یہ امر اُسکے خیال کے بالکل خلاف ہی کیونکہ مین آئین کا نہین کہ اپنے آقا کے
ساتھ نمک حرامی کرون دوسرے یہ ملک میرے آبا و اجداد کا ہی یہان میرے عزیزون کی
قبرین ہین مثل قاسم غالب و قارو عمر بن رستم نامدار وغیرہ کی اسیطرح سے بہت سی قبرین ہین یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ مین اُسکو قبضہ دون خیر دیکھون تو کہ کیا تحریر ہی اُدھر [illegible] کار پرداز دون نے
دربار کو خوب آراستہ کیا اُدھر وہ نامہ دار شہر کی سیر کرتا ہوا [illegible] وغیرہ کو دیکھتا ہوا چلا
آتا ہی شہر آباد ہی ہر جگہ مجمع مردم ہی کثرت سے بج رہا ہی گرم بازار [illegible] کے عدل و داد کا ہر
جگہ چرچا ہی رعایا اُس سے بہت خورم و شاد ہی ہر ایک کی زبان پر اُسکی تعریف ہی صرافہ بزازہ چاندنی بازار

کھلا ہوا ہی دلال بول رہے ہین خریدار خرید وفروخت کر رہے ہین کسبیان کمرون پر بیٹھی ہین تماش بین
پھر رہے ہین کہین سے گانے کی صدا آتی ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین طنبورہ چھڑ رہا ہی کوئی
خوبرو بناؤ کیے ہوئے کمرے پر بیٹھی ہی کسی کمرے پر جو سیر ہو رہی ہی دس دو پاباوہ کی صدا آرہی ہی
امیرون کے ملازم پھر رہے ہین تاجر دوکانون پر بیٹھے ہوئے ہین اور انکے سامنے اشیاے
نادر کار رکھی ہوئی ہین کوتوال شہر کوتوالی چبوترے پر بیٹھے ہوئے انتظام شہر کر رہے ہین
جورا پکے ڈاکے زین بندھے ہوئے کھڑے ہین کوتوالی کے پیادے لکڑیان باندھے ہوئے
پھر رہے ہین جوہری کیسے کیسے حسین وخوبرو بیٹھے ہوئے ہین جواہر کا رو برو انبار ہی پلنگین
چڑھی ہوئی ہین جواہر پرکھ رہے ہین ایک جانب کو ساقنین اپنے تختون پر بیٹھی ہوئی
ہین حقے آگے رکھے ہین ہار پھولون کے اُسپر لپٹے ہوئے ہین چلمین لگی ہوئی رکھی ہین
نشہ باز دم لگا رہے ہین ہر جگہ ایک چہل پہل ہی مردمان شہر خوش ہین ہر شریف و
رئیس خوش پوشاک ہی نہایت نفیس پوشاکین پہنے ہوئے خوش وخرم پھر رہے ہین کسی کو کچھ
غم نہین ہی شہر کیا ہی نمونہ بہشت برین ہی عجب پر رونق ونزہت آگین ہی شعر بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را باکسے کارے نباشد ٭ یہ ہر مقام اور ہر کوچہ کی سیر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہانتک
کہ یہ قریب در دولت شاہی کے پہونچا دیکھا کہ عمارت شاہی بہت نفیس ونادر نقش ونگارین
کی بنی ہوئی ہی بلندی سے اُسکی چرخ برین پست ہی قریب مین اُسکے چھوٹے چھوٹے افسر اپنے
اپنے بنگلون مین بیٹھے ہوئے ہین یہانتک کہ یہ ایوان شاہی کے قریب پہونچا دیکھا کہ در دولت پر
سردارون وامیرون کی سواریان موجود ہین گھوڑے نالکی پالکی تامدان بوچے وغیرہ اُنکے
خدمتگار لال پگڑیان باندھے ہوئے اپنے اپنے مالک کی سواری کے پاس کھڑے ہین یہ در دولت
پر پہونچا دیکھا کہ درگہ سالار سامنے در دولت کے دنگل پر ہتھیار لگائے ہوئے بیٹھا ہوا ہی
سامنے کرسی پر سپر تلوار رکھی ہی خادم وخدمتگار پس پشت استادہ ہین کہ اِسنے دیکھا کہ
لال پردہ مخمل کاشانی کا پڑا ہوا ہی اِسنے قصد کیا کہ مین اندر جاؤن درگہ سالار نے روکا
اور کہا کہ ای شخص تو کون ہی جو یون درانہ دربار شاہی مین جانیکا ارادہ رکھتا ہی کیا کسی شاہی
سرکار مین کبھی ملازمت نہین کی کہ تو قواعد دربار سے نہین واقف ہی بڑا بے ادب ہی ہر
دربار کا قاعدہ ہی کہ جو کوئی دربار مین جاتا ہی پہلے اطلاع کرا لیتا ہی تو جاتا ہی تو یون ہی
چلا ہی اہرمن درشت چنگال نے کہا کہ مین ملازم ہون خداوند کا اُنکا نامہ لیکر آیا ہون
مجکو کیا ضرورت ہی کہ اطلاع کراؤن اور یہ جو تمنے کہا کہ کیا تمنے کسی سرکار شاہی مین
ملازمت نہین کی تو میرے پشتین گذر گئین شاہی سرکارون مین ملازمت کرتے
ہوئے ہم سب قاعدون سے واقف ہین مگر مین اسوقت ایلچی ہون ایسے شخص کا کہ جو خداوند
زادہ ہی مین تو یون ہی جاؤنگا یہ جو اُسنے کہا درگہ سالار نے کہا کہ بغیر اطلاع کے مین تو نہ جانے
دونگا ورنہ جانا ہوگا اگر تم ایلچی ہو خداوند زادے کے تو مین بھی ملازم ہون بہرام شاہ کا
اِس سے کیا حاصل کہ بیکار کی تکرار ہو مین اطلاع کرلون تو تم جاؤ پھر کوئی نہین منع کرے گا
اور اگر میرا کہنا نہ مانوگے تو خرابی ہوگی مین اسی امر پر مقرر ہون کہ جو کوئی آئے اُسکی اطلاع
کردون کیا تمھارے لیے اپنی ملازمت پر الزام لگاؤنگا یہ سنکر اُسنے کہا کہ دیکھون تم مجکو

کیونکر نہین جانے دیتے ہو مین تو ضرور جاؤنگا درگہ سالار نے کہا کہ بیکار کی جہالت نکرو مین تمھارا بسبب ایلچی ہونے کے پاس کرتا ہون ورنہ یہ مجال تھی کہ کوئی یون تقریر کرتا اور مین خاموش رہتا اُسکو زبان تیغ سے جواب دیتا اور تمھارے بارے مین اسوجہ سے مجبور ہون کہ ایلچی پر زیادتی کرنا ناجائز ہی اور ہمارے یہان کا طریقہ یہ نہین ہی کہ ایلچی پر زیادتی کرین مین مجبور ہون اُسنے کہا کہ کیا آپ ہی تلوار باندھے ہین کوئی اور تلوار نہین باندھتا ہی اگر آپ زبان تیغ سے جواب دیتے تو دوسرا بھی جواب آپکو اُسی طرح دیتا خیر اب یہ ثابت ہوگیا کہ تم بغیر فساد کے نہ مانوگے تم اسکا پاس نکرو کہ مین ایلچی ہون جو تمھارے بنائے بن سکے وہ میرا بنا لو مین تمسے کسی طرح کم نہین ہون درگہ سالار نے کہا کہ اچھا اب مین دیکھتا ہون کہ آپ چلے تو جائینگے اُسنے قصد کیا کہ قدم آگے بڑھاؤن کہ یہ سپر و تلوار لیکر اُٹھا اور اُسکے برابر آکر کہا کہ اگر ابکی قدم آگے رکھا تو تن پر سر نہوگا اُسنے بھی تلوار میان سے کھینچی اُسکے ہمراہیون نے دیکھا کہ یہان دروازے پر نوبت جنگ و جدال کی آئی اندر جانے کی باری نہین آئی اس سے کیا حاصل کہ کام خراب ہو اگر یہ لوگ اطاعت پر راضی بھی ہوتے ہونگے تو اس حالت مین نہونگے یہ خیال کرکے وہ لوگ درمیان مین آگئے اور کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہین آپ بھی بخوبی واقف ہین کہ یہ قاعدہ دربار کا ہی پھر کیونکر وہ جانے دین اس تکرار سے کیا حاصل بیکار کی دیر ہوتی ہی سچ تو ہی وہ کیونکر جانے دین اپنے روزگار پر بنائین یہ کہکر اُسکا ہاتھ پکڑ کر الگ لے گئے اور کہا کہ یہ کیا جہالت ہی آپ جس کام کو آئے ہین اُسکو انجام دیجئے اور خداوند پاس واپس چلیے پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اس تکرار مین کام خراب ہوگا آپ ہمارے کہنے کو مانیے اطلاع کرلینے دیجیے دم بھر ٹھہر جائیے کوئی نقصان نہین ہی پہلے آپ کیون اپنی جانب سے زیادتی کرتے ہین کہ اُنکو کہنے کا موقع ہو کہ ہم تو ضرور اطاعت کرتے مگر آپ کے نامبر نے پہلے ہی یہان آکر ہمپر زیادتی کی اور فساد کیا اس سبب سے ہم بھی بگڑ گئے کوئی ہم کمزور نہ تھے جو آپکے دباؤ مین آکر اطاعت کرتے کوئی خراج گذار نہ تھے کہ آپکا پاس کرتے دیکھیے تو وہ نامے کا کیا جواب دیتے ہین اور کیونکر پیش آتے ہین یہ جو اُن سب نے کہا اُسکو بھی خیال آیا کہ یہ سچ کہتے ہین کہا کہ اچھا کہدو کہ اطلاع کرو مجکو کچھ اس امر کا خیال نہ رہا ورنہ مین اسقدر بھی تکرار نہ کرتا اُن لوگون نے درگہ سالار سے کہا کہ اچھا آپ اطلاع کرین ہم ٹھہرے ہین درگہ سالار اپنے ملازمون سے کہکر اندر گیا کہ شاید میرے جانیکے بعد یہ کچھ زیادتی کرین تو تم کچھ خوف نکرنا بغیر میرے آئے ہوئے اُنکو اندر جانے نہ دینا اپنے نوکرون کو سمجھا کر اندر گیا مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور دست بستہ عرض کیا کہ خداوندا ارژنگ کا ایلچی نامہ لیکر آیا ہی باریابی چاہتا ہی اُسکے بارے مین کیا حکم صادر ہوتا ہی بہرام نے کہا کہ آنے دو کوئی ہرج نہین ہی وہ مجرا کرکے واپس آیا اور کہا کہ جاؤ اتنی دیر کے لئے بیکار کی تکرار تھی وہ فوراً اندر بارگاہ کے آیا اپنے ہمراہیون کو اُسی مقام پر قیام کرنے کا حکم دیا وہ وہین ٹھہرے رہے یہ اندر گیا پہلے مجرا گاہ پر جا کر مجرا کیا اور یہ کہا کہ سلام میرا اُس شخص پر جو کہ زمرد کو بخدائی مانتا ہو یہ جو کہا تو اہل دربار نے اُسکی صورت دیکھی ایک سردار سے نہ ضبط ہوسکا اُسنے کہا کہ ای نادان تو نے یہان اس مقام پر کسکو زمرد پرست دیکھا جو سلام کیا کیا کہین کہ نامہ لیکر آئے ہو ورنہ

اس سلام کرنے کی حقیقت معلوم ہوتی یہان کوئی زہرد پرست نہین ہی یہان سب خدا پرست
ہین جس نے سب کو بیدا کیا ہی وہ زہرد جسکو کہ تم خدا تصور کرتے ہو کیا گیدی ہی اور بخدائی
مانتے ہو وہ تو ہمیشہ ہمارے نہیب شمشیر سے بھاگا کیا ہی شہرون شہرون پناہ لیتا پھرا مگر
اُسپر بھی نہ بچا آخر کو قتل ہوا ہم لوگون کے سامنے ایسی باتین اور کلام لازم نہین ہین بالکل
نازیبا ہین ہان جس کام کو آیا تھا وہ کہا ہوتا تو مناسب تھا ورنہ خاموشی سے اُسکا جواب
لیکر چلا جاتا اس سے کیا حاصل کہ اپنا رعب دکھایا یہان کوئی ان باتون سے ڈرنا نہین ہی
خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب ایسی حرکت نہ کرنا اور کسی اہل اسلام کے دربار مین یون سلام
نکرنا ورنہ خرابی ہوگی سوائے ذلت کے اور کچھ نہ حاصل ہوگا آئندہ تمکو اختیار ہی اُسنے جو یہ
کلام سُنے اور دربار کو دیکھا کہ مجمع سرداروں سے تل رکھنے کی جگہ نہین ہی سیکڑون
پہلوان بیٹھے ہین کبھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا صورت آئینہ حیران ہو کر دنگ ہو گیا اور
سکوت کے عالم مین مارے رعب و داب کے کچھ جواب نہ دے سکا جسکو دیکھا مثل شیر ببان
وائرہ ہاے دہان کے اپنے دنگل پر بیٹھا ہوا ہی اور بل کھا رہا ہی اور جھوم رہا ہی بہرام
بھی ایک نیم تخت پر جلوہ گر ہی تخت شاہی پر غاشیہ پڑا ہی کرسیون و دنگلون سے
دربار بھرا ہوا ہی یہ خاموش اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور خیال کیا کہ کوئی دنگل یا کرسی خالی
ہو تو مین اُسپر بیٹھون مگر کسی کو خالی نہ پایا حیران تھا کہ کیا کرون تھوڑی دیر تک کھڑا رہا
کہ بہرام نے اشارہ کیا طرف وزیر کے وزیر نے خادم کو حکم دیا اُسنے کرسی لاکر روبرو
تخت بہرام کے بچھا دی اور کہا کہ بیٹھیے یہ سلام کرکے بیٹھ گیا بہرام نے ساقی کو اشارہ کیا
کہ اُسنے جام بھر کر اسکو دیا اسنے لیکر سلام کیا اور بیک جرعہ پی گیا یہان پہلے ہی سے انتظام
ہو گیا تھا کہ کوئی کرسی یا دنگل خالی دربار مین نہ رہے کہ ایلچی آکر اُسپر بیٹھے تھوڑی دیر تک
استادہ رہے اُسکے بعد بیٹھے ویسا ہی ہوا جیسا کہ تحریر ہوا ہی اب تو ساقی نے اُسکو جام پر
جام دینا شروع کیے وہ بد انجام لیکر پی گیا جبکہ اُسکا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا
تو سرشار ہو کر پکارا کہ منم نامہ دار منم نامہ دار بہرام نے دریافت کیا کہ کس کا نامہ
لایا ہی گو کہ یہ معلوم تھا کہ نامہ ارژنگ کا لیکر آیا ہی مگر صرف اُسکے ذلیل کرنے کے
لیے دریافت کیا کہ دیکھین کیا جواب دیتا ہی کیونکہ زبانی ہرکارون و درگہ سالار
کے سُن چکے تھے کہ ایلچی ارژنگ کا آیا ہی اُس بدمست نے نشۂ شراب مین یہ جواب
دیا کہ مین نامہ اُس شخص کا لایا ہون کہ جو کہ خداوندزادہ ہی اور خود بھی خداوند ہی
اُسنے نامہ آپکو روانہ کیا ہی مین اُسکا فرستادہ آیا ہون زبانی بھی یہ کہا ہی کہ
کہ میری اطاعت قبول کرو اور مذہب اسلام ترک کرو مذہب زہرد پرستی
اختیار کرو یہ ملک میرے قبضہ مین دو اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو تمکو
یہان کا حاکم بدستور رہنے دونگا اور تمھاری بہت خاطر کرونگا اور اگر اسکے خلاف
کروگے تو میری تلوار ہی اور تمھارا سر ہی بہرام یہ سُنکر مُسکرایا صرف اُس بدمست
کی تقریر فضول سننے کو دریافت کیا کہ کون خداوندزادے اور کون خداوند ہین صاف
طور سے بیان کرو کہ سمجھ مین آئے نام و نشان دو خدا کی نہ کوئی اولاد ہی نہ زوجہ ہی

نہ بیٹا بیٹی ہی نہ مان باپ ہی نہ ہاتھ نہ مُنھ اور نہ وہ یون مارا مارا پھرتا ہی وہ تو ایک لمعۂ
نور ہی کہ کسی کو نظر نہین آتا ہی ایک مرتبہ جناب موسیٰ علی نبینا کی امت نے اُسکے
دیکھنے کی خواہش کی تھی تو اُنکو ایک جلوہ نظر آیا تھا کہ سب غش کر گئے تھے اور کوہ طور جلگیا
تھا کہ ابتک وہ سرمہ سا ہی مگر اُس جل جانے پر بھی اُسکی دنیا مین اِسقدر عزت ہی کہ
لوگ اُسکو آنکھون مین جگہ دیتے ہین جو کہ ایسا خدا ہو وہ ہمکو نامہ لکھے یہ کیا بیہودہ تقریر ہی
ذرا ہوش مین آؤ حواس درست کر کے گفتگو کرو معلوم ہوتا ہی کہ تم شراب بہت پی گئے ہو
جو بہکی بہکی باتین کرتے ہو یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ وہ خدا تمھارا ہی ہمارا نہین ہی ہمارے خدا
لقاے باختر ہین اُنکے بعد اُنکے فرزند جگر پیوند زمرد ثانی نے خدائی کی اب اُنکے بعد اُنکے
دلدار یعنے ارژنگ ابن زمرد خدائی کرینگے کہ جنکا مین نامہ لیکر آیا ہون یہ سب ہمارے خدا
ہین جسکی تم تعریف کرتے ہو وہ خدا سے نادیدہ تمھارا خدا ہی بہرام نے کہا کہ وہ لقا جو کہ
ہمارے صاحبقران کے ہاتھ سے بھاگتا پھرا ہی آخر کو عالم کفر مین قتل ہوا اور وہ زمرد
جو کہ صاحبقران ثانی کے خوف سے فرار کرتا رہا بعد ایک مدت کے تیغ ظفر موج
سے داخل نار جحیم ہوا وہ تمھارا خدا ہی افسوس ہی جو کہ ایسے خدا ہون کہ بندون سے
بھاگین اور اُنکا کچھ نہ کر سکین اُنکی تم یون تعریف کرو اور ہم سے کہو کہ تم بھی اُنکی
پرستش کرو حیف کی بات ہی کہ عقل مند ہو کر بے عقل کی تعریف کرو ارے خدا کے قہر
سے ڈرو یہ جو تمنے کہا کہ ارژنگ نے کہا ہی کہ اگر میرے کہنے کو نہ مانوگے تو میری تلوار
ہی اور تمھارا سر ہی تو ہم اِس سے ڈرتے نہین ہین ہمکو اِسکی کچھ پروا نہین ہی کہ جنگ
ہوگی تو کیا ہوگا اگر قتل ہوئے تو شہیدون مین داخل ہوئے اور اگر کفار کو قتل کیا تو غازی
کہلائے ہر طرح ہماری بہتری ہی ہمکو یقین ہی کہ ہمارے نہیب شمشیر سے یہ بھی مثل اُن لوگون
کے بھاگتا پھریگا اور شہرون شہرون مین پناہ ڈھونڈھے گا آخر کو ایک نہ ایک بہادر کے ہاتھ سے
قتل ہوگا اور قعر دوزخ دیکھے گا بہکار کی یہ تقریر ہی اُسکا اِس مقام پر سے زندہ واپس
جانا غیر ممکن ہی فرض کرو کہ اگر وہ یہان ظفریاب بھی ہوا تو کیا ہوگا دوسرے ملک پر
قتل ہوگا کیونکہ ایسے ایسے بہادرون سے مقابلہ ہوگا کہ جنکی تلوار سے دیو کانپتے ہین
انسان کی کیا اصل ہی شیرون کو تپ آتی ہی یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ ای بادشاہ تمنے میرے
خداوند کی اِسقدر مذمت کی ہی اگر مین نامہ لیکر نہ آتا تو اِسکا جواب دیتا خیر یہ نامہ
موجود ہی اِسکو پڑھکر اِسکا جواب تحریر کر دو جو کچھ کہ تمکو منظور ہو مین اِسکا جواب نہین
دونگا وقت پر دیکھا جائیگا معلوم ہوا کہ تم لوگ بغیر کشت و خون کیے راہ پر نہ آؤگے
تم کیا کرو تمھاری تقدیر مین قتل ہونا تحریر ہی بہرام نے کہا لاؤ نامہ لاؤ اور یہ تو بتاؤ
کہ جنکو تم خداوند کہتے وہ کہان ہین آنکو سُنا گیا تھا کہ وہ نہ طاق کو گئے تھے اِدھر
کہان سے آنکلے وہ تو اسلم بن توریج و دیلم بن توریج کو اپنے ہمراہ لیکر سناہان
نہ طاق کی مدد کو گئے تھے یہ کیا اُنکو ہوا کہ وہ اِدھر کو آئے بیکار کو زحمت اُٹھائی
وہ جس غرض سے یہان آئے ہین تو اُنکا مطلب یہان نہ حاصل ہوگا کیون بیکار
بندگان خدا کا خون ناحق اپنے سر پر لیتے ہین روز حشر خدا کو کیا منھ دکھائینگے

اور کیا جواب بروقت سوال کے دینگے خیر اُن سے کہنا کہ اور کسی طرف کو جائین میرے نزدیک تو یہ امر بہت مناسب ہی کہ ایوان نہ طاق پر جاکر اپنی قسمت آزمائی کرین وہان بدیع الملک ایسے بہادر موجود ہین اُن سے مقابلہ کرین اور کچھ جنگ وجدال کا لطف اُٹھائین ہم سے کیا مقابلہ کرینگے ہم تو اُن لوگون کے ادنے نوکر ہین انکو تو پہلے اُن سے مقابلہ کرنا تھا انکو اپنی خدائی کی قدرت نمائی دکھانا تھی کہ وہ قائل ہوتے تو ہم بھی قائل ہوتے جبکہ ہمارے سردار موجود ہین تو ہم کیونکر اُسکی اطاعت کر سکتے ہین یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای بادشاہ میری سمجھ مین یہ نہین آتا ہی کہ تم کیون اسقدر اُسکی مذمت کرتے ہو مجکو جواب نامہ دو مین جاؤن مجھ سے یہ تقریر تمھاری نہین سنی جاتی ہی بیکار کو اگر بیٹھا رہا کچھ جواب سخت دونگا تو تمکو گران گذریگا اُسوقت نوبت کشت وخون کی آئیگی مجھ سے خداوند ناراض ہونگے فرمائینگے کہ ہمنے تجکو نامہ دیکر بھیجا تھا یا کہ لڑنے کو بلکہ عتاب نازل کرین تو بڑی خرابی ہو ہان اس بات کا مین تمکو جواب دیتا ہون کہ وہ کیونکر ادھر آئے اِسکا سبب یہ ہی کہ ہمارے خداوند کے جو وزیر ہین انھون نے یہ صلاح دی کہ اگر آپ اِن ملکون کو مسخر کرتے ہوئے طرف ایوان نہ طاق کے تشریف لیچلین گے تو بہت بہتر اور مناسب ہوگا اور اسمین دو فائدے ہونگے اول تو سپاہ زیادہ ہوگی دوسرے تمام ملکون مین آپکے باپ دادا کا مذہب جاری ہوگا دین اسلام کا سکہ اُٹھ جائیگا یہ رائے اُنکو بھی پسند آئی کہ تمام ملکون پر قبضہ کرتے ہوئے اور علم ہائے دین اسلام کو سرنگون کرتے ہوئے علم مذہب زمرد یہ مینی کو بلند کرتے ہوئے چلین پہلے ملک تمھارا ملا انھون نے خیال کیا کہ پہلے اِسپر قبضہ کرلین تو آگے چلین بہرام نے کہا کہ تمھارے خداوند کا وزیر کون ہی جسنے یہ رائے دی ہی اُسنے جواب دیا کہ سختگان بن سختگان بن بختیارک کو وزیر کیا ہی وہ بڑے عقلمند ہین ایسی ایسی رائے دیتے ہین کہ بھلا حکماے یونان کیا عقل سے کام لینگے جیسے وہ بادشاہ ویسے ہی یہ وزیر ہین بہرام نے کہا کہ بہت اچھا کیا جو اُسکو وزیر کیا اگر اُسکی رائے پر عمل کرینگے تو بہت سے ملک ہاتھ آئینگے کیا خوب وزیر ہے جنین شہریار ہے جنان اب معلوم ہوا کہ یہ اُس نطفہ حرام کی فہمائش ہی اور اسی کا کام ہی کیونکر نہو کہ کوئی اُسکے خاندان مین ایسا نہین ہی کہ جسکے نطفے مین فرق نہو وہ بھی مثل اپنے باپ دادا کے ہی معلوم ہوا کہ اب ارزنگ بھی خراب خراب ہوگا مفت مین ہر مقام پر ذلیل ہوگا خیر مارا چہ ازین قصہ لاؤ نامہ لاؤ بیکار اسقدر تقریر کو طول ہوا یہ کہکر اُسکے ہاتھ سے نامہ لیا اور دبیر کو دیا کہ پڑھو اُسنے لفافہ چاک کرکے نامے کو پڑھا جب تمام وکمال نامہ پڑھ چکا تو بہرام مضمون نامہ سے آگاہ ہوا دبیر سے کہا کہ اِسکا جواب تحریر کردو معلوم ہوا کہ وہ میرے ملک کے قریب آگئے ہین یہان سے بیس کوس کے فاصلے پر مقیم ہین خیر دیکھا جائیگا یہی گو ہی یہی میدان ؂ دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست ؁ دیگر ؂ سر نمی پیچم از شمشیر حبیب ؁ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ؁ دیگر ؂ مشکلے نیست کہ آسان نہ نشود ؁ مرد باید کہ ہراسان نشود ؁ دیگر ؂ روزیکہ قضا باشد و روزی کہ قضا نیست ؁ روزیکہ قضا نیست درو مرگ روا نیست ؁ یہ کہکر کہا کہ ہماری طرف سے بعد حمد ونعت کے تحریر کردو کہ مجکو کسی صورت سے اور کسی وجہ اور سبب سے تمھاری اطاعت منظور نہین ہی اور نہ ترک مذہب اسلام منظور ہی جو کچھ تمھارے کیے ہو سکے اُس مین کسی قسم سے

قصور و کوتاہی نکرو قسم ہی تمکو اپنے دین و مذہب کی اور اپنے باپ و دادا کے خدائی کی
ہم ہر وقت موجود ہین مگر اسوقت خیال کرلو کہ ذبح پر جیونٹی بھی کاٹتی ہی بقول سعدی
نہ بینی کہ چون گربہ عاجز شود ؎ برآرد بچنگال چشم پلنگ ؎ تمنے خوب نہین کیا کہ ہمکو
چھیڑا تمھارے حق مین یہ امر بالکل برا ہوا کیونکہ تمنے اُن لوگون سے فساد کیا جو کہ کسی
امر سے نہین ڈرتے ہین مرنے کو حیات ابدی زندگی کو موت تصور کرتے ہین جنکے نزدیک
لڑکر مرجانا حیات ابدی ہی یہ تمکو کسنے صلاح دی وہ تمھارا بڑا دشمن تھا جس نے تمکو یہ
رائے بتائی اب تمکو اپنی عقبے گذارنی مشکل ہوگی مثل اُن لوگون کے تم بھی بھاگتے پھروگے
کہین پناہ نہ ملے گی آخر کو طعمۂ شمشیر اجل ہوگے اس سے بہتر یہ ہی کہ جدھر سے آئے ہو اُسی جانب کو
واپس جاؤ بے فائدہ نہ ستاؤ سوتے شیرون کو نہ جگاؤ ہملوگ تمھارے اس سپاہ و لشکر سے
ڈرنے والے نہین ہین ہا ہمنے اُن لوگون کی آنکھین دیکھی ہین جو کہ دیو کی حقیقت نہین جانتے ہین
انسان کیا شئی ہی مثل اپنے باپ و دادا کے تمھاری بھی مٹی خراب ہوگی کتّے کی موت مروگے
نہ تو خدائی کرتے کرتے اور بہاگتے بھاگتے واصل جہنم ہوئے اب تم اُنکے قائم مقام پیدا ہوئے ہو
اُنکے مذہب کو رواج دینے کے لیے تو یہ تمھارا خیال خام اور تصور ناتمام ہی کہ ہملوگ تمھاری فرمانبرداری
کرین یا مذہب اسلام کو ترک کرین اور مرتد ہوجائین مرنا ہم لوگون کو منظور ہی مگر یہ نہین منظور رہی
اگر آئے ہو تو سزاے معقول پاؤ گے اپنے منھ کی کھاؤگے شرمندہ ہوکر چلے جاؤگے اور نہین تو
قتل ہوگے جسکی رائے سے تم ادھر کو آئے ہو وہ وزیر تمھارا بڑا نطفۂ حرام ہی اور ولدالزنا ہی
وہ ایسے ایسے بہت سے فساد کریگا اُسکے پاس عقل فساد ہی اُسکے باپ دادا ہمیشہ یون ہی فساد کرتے رہے
کبھی اُنکو یہ توفیق نہوئی کہ وہ اپنی ان حرکتون سے باز آتے اپنے سا تم اور ون کو بھی خراب
کیا دیکھو اُسکے کہنے پر عمل نکرو اپنے انجام کو سوچو اپنے خدا کی بندگی کرو جسنے کہ تمکو پیدا کیا اور
اور ہاتھ منھ اور پاؤن دیئے آنکھ دی ناک دی کان دیئے اور اسی طرح کے اور اعضا
عنایت فرمائے کیسی کیسی نعمتین کھانے کو بخشین پھر تم اُسکی خدائی سے منکر ہوا اور اُسکے
بندے کی پرستش کرتے ہو یہ بالکل خلاف عقل ہی جو کہ مثل تمھارے کل فعل کرے بھلا
یہ خدا کے کب اوصاف ہین وہ نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی نہ بولتا ہی اور نہ اُسکے ہاتھ پاؤن ہین اور نہ
منھ ہی اور نہ اُسکے مان باپ ہین اور نہ بیٹی بیٹا ہی نہ جورو ہی وہ ایک لمعۂ نور ہی وہ ہر جگہ موجود ہی
وہ سب کو دیکھتا ہی اُسکو کوئی دیکھ نہین سکتا ہی اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی وہ لائق
بندگی ہی یا تمھارے باپ و دادا لائق بندگی تھے کہ جسکے تم ایسے ناخلف فرزند ہو سنا جاتا ہی
کہ تمکو خود بھی تو دعوی خدائی کا ہی بڑے بیوقوف ہو کہ دعوی خدائی کا کرتے ہو اُسکے غضب
سے نہین ڈرتے ہو اپنے حواس درست کرو ان باتون کو چھوڑدو کفر و کافری سے توبہ کرو
ورنہ بہت خراب ہوگے آئندہ تمکو اختیار رہی ہمکو جو کچھ تحریر کرنا تھا کردیا اس تھوڑی تحریر کو
بہت جانو ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم تمھارے کہنے پر عمل کرینگے ہم آمادۂ جنگ ہین آؤ
ہمکو تمسے کوئی خوف نہین ہی شیر ژیان کو مجمع روباہ سے کیا خوف ہی آؤگے تو اپنی قضا اور
سزا اپنی کنار مین پاؤگے کہان تک تحریر کرین بیکار کیون اپنے دماغ عالی کو پریشان کرین
اگر عقل رکھتے ہوگے تو اسیقدر تحریر کو بہت تصور کروگے اور اگر اسپر عمل کروگے تو خراب نہوگے

آئندہ تمکو اپنے فعل کا اختیار ہی زیادہ والسلام یہ مضمون تحریر کراکے اور لفافہ مین بند کراکے اُسپر اپنی مہر کی اور اُس نامہ بر کو دیا اور کہا کہ لیجاؤ یہ جواب نامہ ہی اسکو لیجاکر ارژنگ کو دیدینا اور جو ہمنے کہا ہی وہ اُس سے زبانی کہدینا اور کہنا کہ اپنے ہوش مین آؤ عقل سے کام لو وہ نامہ بر سلام کرکے دربار سے باہر آیا اپنے ہمراہیون کو اپنے ہمراہ لیکر طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا اسکا حال پھر تحریر ہوگا

اب کچھ حال دربار کا تحریر ہوتا ہی کہ بعد جانے اُس نامہ بر کے یہان کیا راے ہوئی اور کیا امر قرار پایا

جبکہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر جا چکا تو بہرام نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ اب آپ لوگون کی کیا راے ہی اور کیا تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ وہ نابکار قریب شہر آگیا ہی کچھ فاصلہ نہین ہی بیس کوس کا فاصلہ ہی اگر جو کوچ کریگا تو یہان پہونچ جائیگا اسمین آپکی کیا راے ہی کہ آیا اُس سے کیونکر مقابلہ کیا جائے آیا قلعہ بند ہوکر یا سرگھ سردارون نے کہا کہ ایک مقابلہ تو سرگھ کرنا چاہیے کیونکہ یہ نہ کہنے کو ہو کہ ہم سے ڈر کر قلعہ بند ہوئے کیسے صاحبقران کے سردار ہین اہل اسلام تو کبھی قلعہ بند ہوکر نہین لڑتے ہین یہ کیا کہ بادشاہ خاور قلعہ بند ہوا جب اُن سردارون کو معلوم ہوگا کہ بہرام نے قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا تو وہ کیا اپنے دل مین کہینگے یہی خیال کرینگے کہ بہرام ایک کافر کے خوف سے قلعہ بند ہوا اُنکی نگاہون مین بھی آپکی حقارت ہوگی اِس سے کیا حاصل اور کیا ضرور جو وہ لوگ بچشم حقارت حضور کو دیکھین دوسرے آپ دست جیبیون کے خیر خواہ ہین یہ ملک شاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم کے نام سے مشہور ہی کہ اُنکے نانا کا ملک تھا اور آپ بھی اُنکے عزیزون سے ہین آپکو یہ زیبا نہین ہی کہ آپ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرین بہرام نے کہا کہ پھر اگر آپکی یہ راے ہی کہ میدان مین سرگھ مقابلہ ہو تو تیاری جنگ کروا در بیرون قلعہ مع لشکر چلو سردارون نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر یہ دریافت کرلینا ضرور ہی کہ اُسکے ہمراہ کسقدر سپاہ ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ کل تو سوداگر کی زبانی معلوم ہوچکا ہی کہ اُسکے پاس قریب آٹھ لاکھ کے لشکر تھا جسمین سے دو لاکھ سے اُسنے دو پہلوانون کو طرف خانہ کعبہ و طلسم فیروزیہ کے روانہ کیا اب اُسکے ہمراہ قریب چھ لاکھ کے سپاہ ہوگی ہمارے پاس صرف دو لاکھ فوج ہی بھلا دو لاکھ سے چھ لاکھ کا کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہی سردارون نے کہا کہ یہ تو بجا ارشاد ہوا مگر سواے اسطرح کے اور ایک جنگ کے مقابلہ کی کوئی اور صورت نہین ہی بہرام خاموش ہوگیا بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ خیر جو آپکی راے مگر دیکھیے کہ خدا کیا کرتا ہی ستارا ہمارا آج کل خراب معلوم ہوتا ہی جو ایسے وقت مین یہ امر درپیش ہوا ہی کیونکہ نہ تو بدیع الملک کا لشکر قریب ہی اور نہ رستم ثانی ہین کہ جنکو اِس واقعہ کی خبر کرین کہ وہ آکر مدد کرین یا کسی سردار زبردست کو براے مدد روانہ کرین یقین ہی کہ ہم لوگون کو قضا نے آکر گھیرا ہی کیو یہ تو نہوگا کہ ہم اُسکا مذہب قبول کرین یا اُسکی اطاعت کرین بقول شاعر ؎ ہاتھ سے تلخی ہی تیرے گرچہ اوفات قضا زندگی سے سیر ہین ہا ہم بھی رضینا بالقضا - دیگر ؎ سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ٭ ہر چہ آید بر سر من یا نصیب

مگر اسکا افسوس ہی کہ دیکھیے گور وکفن بھی نصیب ہوتا ہی یا نہین سردارون نے کہا کہ آپکو
اسقدر کیون فکر وتردد اور تشویش ہی ہملوگ بھی ایک جنگ مردانہ ایسی کرینگے کہ وہ
بھی یاد کرینگے ہم بھی وہ لوگ ہین کہ مریخ فلک سے بھی نہین ڈرتے ہین اس گنبدی کی کیا
اصل وحقیقت ہی کیونکہ ہم صاحبقران ایسے بہادر کی آنکھین دیکھے ہوئے ہین آپ دیکھیے گا
کہ کیسی شمشیر زنی کرتے ہین کہ حریف کو بھی معلوم ہوگا کہ کسی سے سابقہ پڑا ہوگا آپ فکر نکرین
بقول آپکے اگر قضا آئی ہی تو پھر یون کیون مرین دشمن کو مار کر نہ مرین اور اپنا نام کرین تاکہ
یہ لوگ کہین کہ فلان زمانے مین فلان لشکر لڑا تھا کیون قلعہ بند ہوکر اپنے کو بدنام کرین
جبکہ دونون طرح قضا آئی ہی تو دشمن کو مارکر مرنا اچھا اور اپنا صفحۂ ہستی پر نام کرنا اچھا
یا یہ کہ بدنام ہونا کہ فلان بادشاہ بخوف کافران قلعہ بند ہوا اور آسیر بھی جان نہ بچی
آخر کو مارا گیا بادشاہ نے کہا کہ مین کب کہتا ہون کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرو لشکر کو
بیرون قلعہ روانہ کرو پس یہ سنکر سب سردار خوش ہوئے بادشاہ نے دربار برخاست
کیا اور داخل محل ہوا تمام سردار اپنے اپنے مقام پر گئے اور سامان جنگ کرنے لگے
اُدھر سپاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ اپنا انتظام کرے کیونکہ کل بوقت سحر لشکر کا بیرون قلعہ
کوچ ہوگا جب یہ خبر لشکر مین پہونچی تو اسیوقت سے بند وبست ہونے لگا وہ دن تمام ہوا
رات آئی یہان انتظام مین وہ شب بھی بسر ہوئی بادشاہ سب سے رخصت ہوکر اور
سب اہل محل کو رخصت کرکے بیرون محل آیا یہان در دولت پر سب سردار اپنے
اپنے گھرون سے آکر حاضر ہوے تھے اور سپاہ بھی تیار تھی کہ بادشاہ برآمد ہوا بادشاہ
نے سب کا مجرا لیا اور حکم دیا کہ ضرغام خاوری پیش خیمہ لیکر باہر جائے ہم بھی آتے ہین
بموجب حکم ضرغام اسیوقت اثاثۂ بارگاہ لیکر پچیس ہزار سواران جرار سے روانہ ہوا
اور بیرون قلعہ آکر قلعہ کو عقب مین پناہ کرکے خیمہ وغیرہ برپا کیے یہان بعد روانہ ہونے
ضرغام کے بہرام شاہ نے سب کو حکم کوچ کا دیا پس فوراً اسیوقت وہ تمام لشکر
نقارہ کوچ بجاتا ہوا چلا اُدھر بادشاہ سوار ہوا بعد سوار ہونے بادشاہ کے سب سردار
اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے سواری شاہی مثل بادبہاری کے روانہ ہوئی
دونون جانب سرداران نامدار وپہلوانان تہور شعار وتہمتن خصال وغازیان دیندار
اور عقب مین سپاہ جرار وآتشبار جو کہ ہمراہ صاحبقران وشاہزادہ خاور سپاہ ملک قاسم
نامدار کی لڑائیان لڑتے ہوئے اور دریاے جنگ کو جھیلے ہوے اور آب تیغ کے مزے
چکھے ہوے چہرون پر جابجا نشان تیغ وتیر وسنان وخنجر کے لگے ہوئے مثل شیران
غضبناک کے روانہ ہوے بیرون قلعہ آکر بادشاہ مع اُس لشکر کے اُس مقام پر پہونچا
کہ جہان پر قبل سے پیش خیمہ آچکا تھا اور تمام لشکر کے پڑاؤ کا مقام تھا اور بندوبست
کیا تھا وہان پر لشکر اُترا بازارین آراستہ ہوئین بادشاہ اُترکے بارگاہ مین گیا سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے لشکر آسودہ ہوا چندے مین خیمہ وغیرہ استادہ ہوگئے اور آمد لشکر
شروع ہوئی وہ علمون کے پھریرے کہ جن پر تعریف اور حمد ونعت خدا ورسول کی مرقوم تھی
اُڑنے لگے یہان تو یہ لشکر بیرون شہر آکر برائے مقابلہ فروکش ہوا اور منتظر آمد لشکر کفار کا ہوا

اسکو تو اُس لشکر کے انتظار مین چھوڑا جاتا ہی

لیکن اب حال لشکر کفار کا تحریر ہوتا ہی کہ بروقت پہونچنے جواب نامہ کے کیا ہوا

یہان تک کہ وہ نامہ بر جسوقت نامہ لیکر آیا تھا اور یہان سے جواب نامہ حاصل کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوا تھا تو خلاصہ یہ کہ وہ داخل لشکر ہوا اور اُتنی راہ کو بہت جلد اُسنے طی کیا ارژنگ دربار آراستہ کیے ہوئے بیٹھا تھا یہ سب سردار جمع ہین مثل اسلم بن تورج دیلم بن تورج سختگان بن سختگان و قنطار پلنگ بیشانی و ہمتن جرجم پوش وغیرہ کے اور ذکر لشکر اسلام کا ہو رہا ہی کہ نامہ بر گیا ہی دیکھیے کیا جواب نامہ لاتا ہی آیا وہ اطاعت قبول کرتے ہین یا آمادۂ جنگ ہوتے ہین اگر انھون نے مذہب زہرہ پرستی اختیار کیا تو خیر ورنہ مین ایک کو زندہ نہ رکھونگا سب کو مثل گوسفندون کے ذبح کرونگا شہر کی اینٹ سے اینٹ بجاؤنگا تمام شہر و زمین ہل جلاؤنگا یہ لوگ اب میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین سختگان نے کہا کہ یہ آپکا خیال خام ہی کہ وہ لوگ آپکا مذہب قبول کرین وہ مرنے کو حیات ابدی اور زندگی کو موت خیال کرتے ہین لڑکر مرجانا اُنکے نزدیک کوئی بات نہین ہی گویا کہ ایک کھیل ہی اب آپ یہان سے کوچ کرین جواب نامہ جنگ خیال کرین اُنھون نے ایسے ایسے جواب اور کلام آپکے نامہ کے درجواب تحریر کیے ہونگے کہ جس سے آپکو نہایت غیظ و غضب طاری ہوگا اور سواے جنگ کے کوئی چارہ نہوگا وہ لوگ بہت زبان دراز ہین جب آپ یہان سے وہ نامہ دیکھکر کوچ کرینگے اور اُسوقت تک کہ آپکا لشکر وہان پہونچے وہ اپنا پورا بند و بست کر لینگے ایسی حالت مین پھر آپکو بہت مشکل ہوگی اور جنگ کے انتظام اور فتح مین عرصہ ہوگا اس سے بہتر یہ امر ہی کہ آپ روانہ ہون نامہ بر کو راہ مین لے لینگے یا جو جواب کہ اُنھون نے تحریر کیا ہو آپ اُسپر اگر آپکو عمل کرنا ہو تو توقف فرمائیے مگر قبل سے یہان سے روانہ ہوئے مین یہ نفع ہوگا کہ آپ فوراً اُنکے سرون پر پہونچ جائینگے وہ اپنا کامل بند و بست نہ کر سکینگے کہ جنگ آغاز ہو جائیگی میرے نزدیک جو امر کہ مناسب تھا وہ مین نے عرض کر دیا اب آئندہ آپکو اختیار ہی ارژنگ نے یہ سُنکر کہا کہ اچھا یہ راے تو تمہاری خوب ہی مگر آج اور نامہ بر کا انتظار کرلین کل یہان سے کوچ کرینگے راہ مین نامہ بر سے ملینگے آج اور لشکر راحت پالے کیونکہ نہ معلوم کیا اتفاق ہو سختگان نے جواب دیا کہ بہت خوب یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ نامہ بر جواب نامہ لیکر حاضر دربار ہوا اور مجراگاہ سے مجرا کیا جواب نامہ پیش کیا اور یہ جو کچھ کہ زبانی بہرام نے کہا تھا وہ بھی بیان کیا اور کل کیفیت دربار کی کہی سختگان نے ارژنگ سے کہا کہ مین نہ عرض کرتا تھا کہ یہ لوگ کبھی نہ آپکی اطاعت قبول و منظور کرینگے اور نہ مذہب اسلام ترک کرینگے نہ معلوم کون ایسا امر ہی کہ یہ لوگ اُسکے سبب سے مذہب اسلام ترک نہین کرتے ہین مرنے کو ترک مذہب پر فوق دیتے ہین جانین اپنی دے دیتے ہین مگر مذہب نہین ترک کرتے ہین مین تو اُنکی حالات سے خوب واقف ہون اچھا نامہ ملاحظہ فرمائیے کہ کیا جواب مین تحریر کیا ہی ارژنگ نے نامہ لیکر دبیر کو دیا دبیر نے باآواز بلند نامہ پڑھا اُسمین بہت کچھ خلاف شان ارژنگ تحریر تھا کہ جسکے سبب سے ارژنگ کو نہایت

غصہ آیا اُسنے جواب نامہ کو دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا خلاصہ یہ کہ جواب جنگ تھا اتر زنگ
جواب نامہ سُنکر کہنے لگا بقول شخصے چون قضا آمد طبیب ابلہ شود جب قضا آتی ہی تو کسیکی پند و
نصیحت کارگر نہین ہوتی ہی مین کیا کرون مین نے اپنے امکان بھر انکو نصیحت کر لی اب یہانسے
کل کوچ کرونگا فوراً جاکر مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو تعجیل ہی کہ مین کسی طرح بہت جلد پاس شہاہان
شفاقی کے پہونچ جاؤن اب مین یون ہی ملک لیتا ہوا جاؤنگا اب کسی کو نامہ وغیرہ نہین
تحریر کرونگا معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ بغیر جنگ اطاعت نہین کرینگے پھر کیون مین اپنا وقت
نامہ و پیام مین ضایع کرون اور برباد کرون معلوم ہو گیا کہ اہل اسلام بہت سرکش
ہین اپنے نزدیک اور زعم مین کسی کو موجود نہین سمجھتے ہین جانتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ
ہم بڑے بہادر ہین اب انکو ہماری بہادری کا حال معلوم ہوگا یہ تقریر کرکے دربار برخاست
کیا اور حکم دیا کہ کل تمام لشکر تیار رہے ہم یہان سے اندرون شہر کوچ کرینگے یہ حکم
سرداروں نے اہل لشکر کو سُنا دیا کہ کل یہان سے خداوند کا کوچ ہوگا سب تیار رہین
اہل لشکر کو معلوم ہوتا تھا کہ اسیوقت سے لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا سب اپنا اپنا اسباب سفر
درست کرنے لگے بارگاہین و خیمے اراووں پر بار ہونے لگے صرف دو تین خیمے جو کہ بڑے بڑے
معزز سرداروں کے تھے وہ تو باقی رہے ایک خیمہ برائے اتر زنگ داسلیم و ولیم کے برپا رہا
باقی سب خیمے بار ہو گئے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی مسافر صبح یعنی نیر اعظم اپنا اسباب سفر
لیکر اپنے ہمراہ مشرق سے برآمد ہوا اور رخ اپنا طرف میدان مغرب کے کرکے کوچ کرنے لگا
اور راہ دور و دراز کو باسانی بہت جلد طی کرنے لگا یعنے آفتاب جہانتاب بعد کروفر آسمان
چہارم پر نکلا اور زمانہ شب کا برطرف ہوا نور سحر پھیلا طائران صحرا زمزمہ سرائی حمد خدا
مین کرنے لگے ہوا سرد جیسی دم مسیح نفس چلنے لگی غنچہ ہائے گل بسبب ہوائے سرد کے
کھل گئے بلبلین نغمہ سنجی کرنے لگین قطرہ ہائے شبنم گیاہ ہائے سبز پر یون پڑے ہوئے تھے
کہ گویا یہ گمان ہوتا تھا کہ فرش زمرد نگار پر دُرّ افشان ہوا ہین عجب سہانا وقت تھا ادھر
اپنے خیمے مین اتر زنگ بیدار ہوا ضرورت سے فراغت کرکے بیرون خیمہ آیا داسلیم
و ولیم بھی آئے سواری کی طلب ہوئی تخت حاضر کیا گیا حکم لشکر کو کوچ کا ملا
کوس سفر پر چوب پڑی صدائے جرس بلند ہوئی سواران سپاہ اپنے اپنے مرکبون پر سوار ہوئے
وہ جو خیمے باقی رہ گئے تھے وہ بھی بار ہوئے پیادون نے اپنا اپنا اسباب اٹھایا اور کاندھون
پر رکھا علم ضلالت شیم پڑے ادھر تخت پر اتر زنگ سوار ہوا اور سب سردار بھی اپنے اپنے
مرکبون پر سوار ہوئے تخت شاہی روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر چلا گھنٹے و ناقوس بجنے لگے
چونکہ خاور اشن مقام پر سے بیس کوس کے فاصلے پر تھا ادھر بہرام خاوری کا بھی لشکر
شہر سے پانچ کوس پر ہٹ کر اترا تھا یہ اسقدر جلد آئے کہ اُسی دن کوئی دو گھڑی دن رہے
مقابل لشکر اسلام کے پہونچ گئے پندرہ کوس کو تین پہر دن مین تمام کیا کہین دم نہ لیا
برابر چلے آئے جبکہ وہان پہونچے تو دیکھا کہ ایک لشکر فروکش ہی بازارین آراستہ ہین علمون کے
پھریرے لہرا رہے ہین اتر زنگ نے یہ دیکھکر سختگان سے کہا کہ کسکا لشکر سد راہ ہوا ہی
کون یہان اترا ہی اس لشکر کا کون سردار ہی آیا زرد پرست ہی یا مسلمان ہی سختگان

نے عرض کیا کہ یہ لشکر اہل اسلام کا ہے معلوم یہ ہوتا ہے کہ حاکم خاور نے فوج اسلام کو جو کہ
اُسکے ملک کے قریب تھی بلایا ہے یہ وہی لشکر ہے میرے نزدیک اچھا آپ اپنے لشکر کے مقابلے
مین خیمہ اپنا برپا کرین اور لشکر کو اُتارین اب قریب شہر جانا مشکل ہے ارژنگ نے اسیوقت
مطابق رائے سنختگان کے حکم دیا کہ لشکر یا بدولت اسی مقام پر اُترے ہم یہین مقام کرینگے
چونکہ لشکر حریف راہ روکے ہوئے شہر کی آڑا ہے اگر ہم قصد آگے بڑھنے کا کرینگے تو وہ
مانع ہوگا اسیوقت لڑائی شروع ہو جائیگی اور ہم لوگ تھکے ہوئے ہین خرابی ہوگی
کیونکہ پندرہ کوس تین پہر مین آئے ہین وہ آسودہ ہین کہین ایسا نہو کہ شکست کھائین
آج آسودہ ہولو تو کل کوس رزمی بجوا کر پرسون مقابلہ کرینگے سرداران لشکر و اہل لشکر
یہ حکم پاتے ہی فوراً مرکبون پرسے اُترے پیادون نے اپنا اسباب اُتارا فراشون سے خیمے
اترنے لگے بارگاہین استادہ ہونے لگین لشکر کا پڑاؤ ہوا کیونکہ لشکر تکلیف رہروی سے بہت
تنگ گیا تھا حالت یہ تھی کہ کسی کے دم مین دم نہ تھا گھوڑے عرق مین غرق تھے سبکے
دم پھولے ہوئے تھے اس حکم سے دم مین دم آگیا حواس درست ہوئے سب اُترے
اور آسودہ ہوئے چاکرون نے مرکبون کو ٹہلانا شروع کیا ادھر تھوڑے عرصے مین خیمے
برپا ہوگئے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین کھل گئین پڑاؤ لشکر کا ہوا دو تین کوس
کے گردے مین لشکر اُترا جھنڈے بازارون کے کھل گئے کہ جن پر لقا و زمرد ثانی کی تعریف
لکھی تھی اور تصویر خوک بنی ہوئی تھی کالے کالے پھریرے اوڑ رہے تھے ہر ایک سوار
و پیادے نے سامان کھانے کا کیا کیونکہ صبح سے تشنہ و گرسنہ تھے ادھر تو لشکر اُترا آسودہ
ہوا ارژنگ اپنے خیمے مین گیا سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے ادھر کا حال سُنیے کہ بہرام
خاوری بوقت سہ پہر برائے سیر صحرا بیرون خیمہ کرسی جواہر نگار پر زیر نمگیرہ مع سرداران
نامدار کے جلوہ گر تھا تماشائے گل و ریحان و نغمہائے جانوران صحرائی سُن رہا تھا کہ یکایک
گرد و غبار عظیم بلند ہوا کہ جس سے تمام زمانہ تیرہ و تار ہو گیا تھا یہانتک کہ وہ گرد قریب
آکر شق ہوئی اُس مین سے سات سو علم نشان سات لاکھ سپاہ کا نمودار ہوا کہ جنکے پھریرے سیاہ
تھے اُسپر تعریف لقا و زمرد ثانی تحریر تھی کہ وہ نشان جیسا کہ مین نے قبل مین تحریر کیا ہے
موافق رائے سنختگان کے مقابلے لشکر اسلام کے ٹھہرے یہ دیکھکر بہرام نے سردارون سے
کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ارژنگ جواب نامہ پڑھکر برائے مقابلہ آیا ہے یہ لشکر اُسی کا ہے
لہذا برائے احتیاط اپنے لشکر کو حکم دو کہ کمرین کس لین کہین ایسا نہو کہ حریف موقع پاکر
نرغہ نہ کر دے یہ خیال کرے کہ یہ لوگ تو غافل ہین انکو قتل کرکے داخل ہو اپنا بندوبست
کر لینا ضرور ہے دشمن کو کسی وقت حقیر اور کمزور نہ خیال کرے یہ جو حکم بہرام خاوری نے
دیا فوراً لشکر مین کمربندی ہونے لگی ادھر بہرام خاوری نے چند ہرکارے برائے خبر
روانہ کیے کہ جا کر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا آیا ہے ارژنگ ہے یا کوئی اور کافر ہے ہرکارے
ادھر کو روانہ ہوئے ادھر کمربندی ہونے لگی جیسا کہ تحریر ہوا ہے کہ وہ لشکر اُترنے لگا
سب اپنے اپنے خیمون مین داخل ہوئے جبکہ بہرام خاوری نے دیکھا کہ وہ لشکر جو کہ
آیا تھا میرے مقابل ہوکر ٹھہر گیا اور خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے خیال کیا کہ اب لشکر اُترے گا

اور کوئی دن براے مقابلہ مقرر ہوگا پس اپنے لشکر کو حکم دیا کہ کمرین کھول ڈالو سب نے موافق
حکم کے کمرین کھولین سب جاکر اپنے بسترون پر بیٹھے اودھر وہ ہرکارے اسیوقت اُس لشکر
مین پہونچے جبکہ بارگاہین و خیمے وغیرہ برپا ہو چکے اور سب لشکر اُتر چکا اور ہر ایک اپنے مقام
پر جا چکا سامان خورد و نوش مین مشغول ہوا بازارین کھل گئین تھین کہ یہ ہرکارے
داخل لشکر ہوئے اہل لشکر سے دریافت کرکے فوراً خدمت مین اپنے بادشاہ بہرام خاوری
کے حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ جان نثار دریافت کر آئے حکم ہوا کہ بیان کرو کیا دریافت
کیا انھون نے یون عرض کیا کہ حضور کی عمر دراز ہو اور ستارۂ اقبال و بہادری ترقی پر
رہے یہ لشکر اثر رنگ ابن زہرد ثانی کا ہی کہ جسنے شہر خورشید نگار سے کوچ کیا ہی اور خروج
کیا ہی اور حضور کو نامہ بھی تحریر کیا تھا جبکہ اُسکے پاس جواب نامہ پہونچا بہت غضبناک
ہوا اُسیوقت حکم کوچ دیا چونکہ اُسوقت بسبب دن کم ہونے کے کوچ نہو سکا آج صبح کو
کوچ کیا اسقدر جلد آیا اور راہ طی کی کہ تین پہر مین پنارہ کوس کا فاصلہ اُس مقام سے
یہان تک طی کیا یہان آکر پہونچا چونکہ آپکو یہان فروکش پایا بدین سبب آپکے مقابل مین
لشکر کو اُتارا ورنہ اُس حرام زادے کا قصد تھا کہ گھڑی سواری خاور لیلون یہ خبر پاکر بہرام
نے کہا کہ کچھ پروا نہین ہی ہمارا بھی خدا مالک ہی یہ کہکر اپنے خیمے کو چلا گیا اودھر اثر رنگ نے
بعد داخل ہونے خیمہ کے حکم دیا کہ ہرکارے جاکر خبر لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی آیا بہرام کا ہی یا
اُسکے کسی مددگار کا ہی پس بموجب حکم ہرکارے براے خبر لشکر بہرام خاوری مین آئے
اور خبر دریافت کرکے واپس گئے جاکر عرض کیا کہ یا خداوند یہ لشکر خود بہرام خاوری کا ہی
کسی مددگار کا نہین ہی بعد لکھنے جواب نامہ کے بہرام نے بصلاح سرداران تہور شعار مع لشکر کے
شہر سے کوچ کیا اور بیرون شہر آکر پڑاؤ کیا آپکی آمد کا منتظر رہا اثر رنگ یہ خبر پاکر بہت
برہم ہوا اور کہا کہ ان لوگون کو بھی اسقدر قوت بہم ہوئی اور حوصلہ بڑھا کہ یہ یون بلا خوف
و خطر ہمارے مقابلے کو چلے آئے کیا قدرت ہی خداوند لقا کی کہ اہل اسلام بھی اسقدر جری
ہو گئے ہین مین یہ خیال کرتا ہون کہ اب انکی قضا ضرور آگئی ہی مین کیا کرون یہ لوگ نہین مانتے
ہین اپنی جرات ما بدولت کو دکھاتے ہین خیر آج اور کل دو دن اور چین کرلین پرسون
انکو اسکا حال معلوم ہوگا یہ کہکر اُس نمک حرام نطفۂ شیطان نے کھانا کھایا چونکہ دن بھرکا
تھکا ہوا تھا جاکر خواب مرگ مین مشغول ہوا اِدھر بہرام خاوری نے بھی اپنے خیمے
مین جاکر آرام کیا وہ شب دونون لشکرون نے بآرام بسر کی سحر طلوع ہوئی اِدھر بہرام
خاوری خواب راحت سے بیدار ہوا نماز سحر پڑھکر بارگاہ مین آیا سب سردار حاضر
دربار ہوئے جب دربار آراستہ ہولیا اور کل سردار مثل قیماس خان ثانی و تہمتن
خان ثانی و فولاد خاوری و ہرچ خان خاوری و قمقام خان خاوری وغیرہ کے
حاضر دربار ہوئے تو اُسوقت بہرام نے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای اہل دربار مین
آپ لوگون سے کہتا ہون کہ جن صاحب کا جی چاہے اثر رنگ کی جاکر اطاعت کرلین کیونکہ
مین تو اپنی جان دونگا اور اُس کافر کی اطاعت نکرونگا یہ تو مین بخوبی جانتا ہون کہ اُسکے
ہمراہ لشکر کثیر اور جم غفیر ہی ایسے لشکر سے اسقدر قلیل لشکر مقابلہ نہین کرسکتا ہی پھر آپ

لوگ کیون اپنے کو ہلاکت مین ڈالین اور نہ یہ ہو سکتا ہی کہ اس عرصے مین کہین سے مدد طلب کیجا وے اور آجا وے یہ بھی غیر ممکن ہی اور نہ یہ بھی معلوم اور ظاہر ہی کہ بدیع الملک کہان تشریف فرما ہین کہ اُنکو اس حال سے آگاہ کرون اور ہمارے شاہزادے رستم ثانی کا تو کہین پتا بھی نہین ہی کیونکہ اکثر پرچۂ اخبار سے حال بدیع الملک کا ثابت ہوتا ہی مگر کوئی پرچہ نویس حال رستم ثانی نہین تحریر کرتا ہی قبل مین ایک اخبار مین صرف اسقدر حال تحریر تھا کہ جبکہ صاحبقران ثانی نے بدیع الملک کو صاحبقران کیا تھا تو وہ اُس زمانے مین مع اپنے لشکر کے شکار کو تشریف لے گئے تھے جب سے لشکر مین تشریف نہین لائے عقل یہ کہتی ہی کہ اُنکو یہ امر صاحبقران ثانی کا گران گذرا بدین جہت اُنھون نے لشکر کو ترک کیا وہ خود صاحب تاج و علم ہین وہ کیون کسیکی اطاعت اور تابع داری کرین خصوصًا دست راستیون سے اُنکے باپ دادا ہمیشہ گوے سبقت لیگئے ہین اور تمام دست راستیون پر اُنکے احسان ہین کہین نہ کہین جنگ و جدل مین مصروف ہونگے اگر اُنکا پتا معلوم ہوتا تو اُنکی خدمت مین عرضی تحریر کرتا وہ ضرور مدد روانہ فرماتے یا خود آتے ایسی حالت مین کیا کرون اگر بدیع الملک کو عرضی تحریر کرتا ہون تو یہ خیال ہی کہ اول تو وہ سرحد ایوان نہ طاق مین ہین اور وہان کسی مقام پر فروکش ہین جب تک اُنکے پاس عرضی جائے جائے یہان خاتمہ ہو جائیگا اگر یہ امر فرض کر لیا جائے کہ شتر سوار بہت جلد اُنکے پاس عرضی پہونچا دیگا تو اُسکا انجام یہ ہوگا کہ وہ صاحبقران ہین خیال بھی نہ کرینگے کیونکہ ہملوگ دست چپیون کے خیر خواہ ہین اُنکے اور دست چپیون کے ہمیشہ سے جنگ چلی آتی ہی یہ خیال کرینگے کہ جنکے وہ ہوا خواہ ہین وہ خود مدد کرینگے اگر بسبب مذہب اسلام و برادر ایمانی ہونے کے خیال کر کے کمک بھی روانہ کی تو کمک آتے تک یہان فیصلہ ہو جائیگا ایسی حالت مین مین کیا کرون جو لوگ کہ وہان موجود تھے وہ یہ تقریر سنکر عرض کرنے لگے کہ آپ یہ کیا فرماتے ہین اگر ہمکو یہ منظور ہوتا کہ ہم اُسکی اطاعت کرین اور مذہب اسلام ترک کر کے مذہب زہرہ پرستی اختیار کرین تو ہم آپکو کیون آمادہ کر کے بیرون شہر لاتے اُسی مقام پر آپکا ساتھ چھوڑ دیتے صاف صاف انکار کرتے بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ راہ بہشت کو ترک کر کے اپنے پاؤن سے دیدہ و دانستہ قعر جہنم مین کود پڑین اور چلے جائین اور اپنے اس دین حق کو ترک کرین اور مذہب باطل کی پیروی کرین یہ تو ہم سے ہرگز نہوگا چاہے اسمین ہماری جانین تلف ہون خواہ مال خواہ اولاد ہم سب لوگ اپنے خدا کی راہ رضا مین ثابت قدم ہین اور رہینگے آپ ہماری نسبت ایسا خیال نہ کرین ہم سب اپنے سرون کو دین اسلام پر اور راہ رضاے رب حق مین نثار کرینگے اور محافظت اپنے دین اور اہل و عیال کی کرینگے اور وہ شمشیر زنی کرینگے کہ صفحۂ ہستی پر ہمارا نام مثل رستم و اسفندیار کے باقی رہے گا اگر ہمنے اُسپر ظفر پائی تو غازیون اور بہادرون مین شمار کیئے گئے اور اگر اُنکے ہاتھ سے قتل ہوئے تو شہید راہ خدا کہلائینگے مرتبہ شہادت کا حاصل ہوگا ہم لوگ غلامان صاحبقران ہین اُنکے فرمان بردار ہین اور وہ ایسے شخص ہین کہ جو کہ ہمیشہ جنگ کو شب عیش سے زیادہ جانتے ہین افسوس اس امر کا ہی کہ ہمارا وہ سردار یعنے خاور سیاہ شاہزادہ عالیوقار ملک قاسم نامدار زندہ نہین ہی ورنہ کسیکی بھی یہ لیاقت

تھی کہ اس طرف کا رُخ کرتا اگر اس جانب کو کوئی نگاہ کج سے دیکھتا تو وہ سزاے معقول پاتا کہ جب کبھی خواب مین بھی خیال آتا تو چونک پڑتا افسوس ہی کہ ایسے بہادر زمانہ اور مالک شمشیر اور شیر ژیان سے زمانہ خالی ہوگیا اور گردش فلک نے اُسکو پامال کیا ایرج نوجوان و رستم ثانی کو بھی خود ہی اپنے ملکون کے بند و بست اور جنگ و جدل سے فرصت نہین ہی وہ اسکا کیا خیال کرین دوسرے اُن دونون حضرات کو جہاد سے کب فراغت ہی جو وہ ادھر کو توجہ کرین اگر وہ بہادر لشکر اسلام مین نہوتے تو اسقدر کبھی مذہب اسلام ترقی نہ کرتا اور نہ اسقدر طلسم فتح ہوتے یہ اُنھین دونون صاحبون کے قدم کی برکت اور شمشیرزنی کی شہرت نے مذہب اسلام کو ترقی دی ہی بعد اپنے باپ و دادا کے اُنھون نے بڑے نام کیے اور نام آور اور زور آور مشہور ہوئے اور تھے اور بے انتہا ملک فتح کیے خیر اس تقریر سے تو کچھ حاصل نہین ہی مگر ہان یہ امر ضرور خاطر عالی مین رہے کہ ہم سب کے سب اپنی جانین دیدینگے مگر اُس کافر کی اطاعت نہ کرینگے اگر اُسکے ہمراہ لشکر کثیر ہی تو ہم بھی کم نہین ہین بروقت مقابلہ اُسکے لشکر کا حال معلوم ہوگا اور بابت عرضی تحریر فرمانے کے جو فرمایا تو مناسب وقت یہ ہی کہ کہ ضرور آپ ایک عرضی خدمت مین شاہزادۂ بدیع الملک کی تحریر فرمائیے کیونکہ وہ بھی ہمارے مالک و آقا ہین ہمکو اُنکی بھی اطاعت فرض ہی وہ ضرور ہماری مدد کرینگے کیونکہ وہ جب اہل اسلام پر وقت تنگ دیکھینگے تو ضرور بخیال مذہب و پاس عزیزداری کرینگے اور ایک لحاظ مانع ہوگا یہی خیال ہوگا کہ ایک ہمجنس کے اوپر احسان ہوتا ہی دوسرے اگر مدد روانہ نہ کی تو ہمکو اُنسے جائے شکایت باقی رہیگی اطلاع نہ کرنے سے یہ امر ہوگا کہ جب اُنسے رستم ثانی کسی موقع پر شکایت کرینگے تو وہ کہینگے کہ ہمکو مطلق اطلاع اور خبر نہ تھی ورنہ ہم ضرور مدد کرتے جبکہ وہ اس اطلاع پر مدد نکرینگے تو ہمارے آقا بھی اُنکے کسی ہواخواہ کی مدد نہ کرینگے اور یہی نظیر ہوجائیگی اگرچہ چشمک ہی تو آپس مین ہی مگر ایک دوسرے کی ذلت کا خواستگار نہین ہی یہ خانگی امور ہین انپر ہمکو خیال نہ کرنا چاہیے اور اپنے ذمے الزام نرکھنا چاہیے کہ جبکہ رستم ثانی کو خبر ہو ہم اُنسے ایسی امر کر عرض کرین اور یہ وجہ بیان کرین تو وہ ہمکو قائل کرین کہ تمنے کیون نہ بدیع الملک کو اطلاع دی اور خبر کی اگرچہ تمکو یہ انشان نہ معلوم تھا تو اُنکو خبر کی ہوتی وہ ضرور مدد کرتے اُسوقت سواے خاموشی کے دوسرا جواب ہمارے پاس نہوگا اور ایسی حالت مین عرض کرسکتے ہین کہ ہمنے اطلاع دی تھی مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا اُسوقت جو کچھ الزام ہوگا وہ اُنھین پر ہوگا ہمارا سر نیچا نہوگا اور اس مین ہماری سرکشی ثابت ہوگی سب لوگ ہمکو طعن کرینگے اور کہینگے کہ اگر چشمک تھی تو اُنکے اُنکے تھی تم لوگ کون ہو جو یون اُنکو تصور کرتے ہو جیسے وہ ویسے وہ ہماری طرف سے کیون ایسا امر کرنا چاہیے کہ جسمین تمام الزام ہمارے سر ہو یہ تقریر جو سردارون نے کی تو مہر اصم بہت خوش ہوا اور اُنکی جوانمردی اور لیاقت اور دانائی کی بہت تعریف کی موافق اُنکی رائے کے اُسیوقت دبیر کو طلب کرکے ایک عرضی اس مضمون کی خدمت بدیع الملک مین بذریعہ ایک شترسوار کے تحریر کرکے روانہ کی مضمون بعد حمد و نعت و القاب و آداب کے یہ تھا کہ مین بندۂ عاجز غلام حضور ہون بخدمت بندگان دردولت وطا و مان سرکار والاشان کے

دست بستہ یون عرض پرداز ہون کہ فی زمانہ ارژنگ بن زمرد ثانی واسلم بن توریج ودیلم بن توریج نے شہر آفتاب نما سے خروج کرکے خاور پر لشکرکشی کی ہی اور سپاہ اُسکے ہمراہ قریب سات لاکھ کے ہی لہذا مین عرضی ہذا خدمت حضور مین گذران کر امیدوار ہون اور حضور کو آگاہ کرتا ہون کہ یہ وقت مدد ہی کیونکہ میرے پاس صرف دو لاکھ سپاہ ہی اور یہ نہ خیال فرمائیے گا کہ مین نے اُس سے ڈر کے آپ سے مدد طلب کی ہی بلکہ مین مع اپنی سپاہ کے اُسکے مقابلے کو شہر سے باہر آیا ہون یقین ہی کہ کل سے جنگ شروع ہو جائے مین اپنی جان پر کھیل جاؤنگا اپنی زندگی مین تو مین اُسکو خاور پر قبضہ نہ دونگا اور نہ اہل شہر پر کسی قسم کی بلا آنے دونگا اور نہ اُسکا مذہب قبول کرونگا بعد میرے اہل شہر کو اختیار ہی کہ چاہے اُسکی اطاعت کرین اور خواہ اُسکا مذہب قبول کرین ع ؎ بعد از سرمن کن فیکون شد شدہ باشد مین آپ ایسے بہادرون کی صحبت اُٹھائے ہوئے ہون یوم رزم کو یوم بزم خیال کرتا ہون اجل کو عروس شب اول تصور کرتا ہون صرف اطلاعاً گذارش کیا کہ شاید مین اُسکے ہاتھ سے قتل ہو جاؤن تو اہل اسلام تباہ ہون کوئی آکر انکی مدد کرے اور اس امر کا بھی خیال ہی کہ یہان میرے آقا اور مولا شاہزادۂ عالی تبار جنت مکان ملک قاسم نامدار کا مقبرہ ہی اور آنکی قبر بھی ہی ایسا نہو کہ یہ مردود دشمن خدا کہین اُسپر دست اندازی نہ کرے اور وہ آپکے بھی بزرگ تھے لہذا اب آپکو اختیار ہی مین نے اپنا منصب نمکخواری اور خدمت گذاری ادا کر دیا اور حضور کو آگاہ کر دیا اور بہت سے کلمۂ یاس اور بہادری کے تحریر کیے اور اُسکے نامے کی حالت تحریر کی اور اپنا جواب بھی تحریر کیا اور اپنا بیرون شہر برائے مقابلہ آنا بھی لکھ دیا بعد ان سب تحریرات کے عرضی کو ختم کیا اپنا نام لکھا لفافے کو بند کرا کے اُسپر اپنی مہر کرا کے ایک شتر سوار کو دیا اور حکم دیا کہ یہ عرضی خدمت مین بدیع الملک کے پہونچا دو وہ آج کل حوالی ایوان نہ طاق یعنے دشت بہار افزا مین فروکش ہین جو کہ علاقہ ہی نہ طاق کا اگر وہ وہان نہ تشریف فرما ہون تو وہان کے باشندون سے دریافت کر لینا جہان لشکر اسلام گیا ہو وہان جا کر یہ عرضی دینا مگر بہت جلد اسکا جواب لیکر آنا وہ شتر سوار وہ عرضی لیکر اور مجرا کرکے اُسیوقت سانڈنی پر سوار ہو کر طرف دشت بہار افزا کے روانہ ہوا کہ اب اسکا حال دیکھیے کب تحریر ہوتا ہی اور یہ کب خدمت مین بدیع الملک کے پہونچتا ہی

لیکن اب دو کلمہ داستان شوکت بیان لشکر بہرام خاوری و لشکر ارژنگ بن زمرد ثانی کے بیان کیے جاتے ہین کہ کس کس خیال و تردد داشت مین ہین اور یہان کیا واقعات پیش آئے ہین

راوی کا بیان ہی کہ یہان بعد جانے شتر سوار کے بہرام خاوری نے دربار برخاست کیا اور جا کر خیمہ مین آرام کیا اُدھر بوقت سحر ارژنگ بن زمرد نے بھی دربار کیا اور سب اُسکے سردار دربار مین آئے ارژنگ بہت مسرور ہی کہ نوج حریف بہت کم ہی اگر حملہ کرینگی جنگی

تھا کہ اینٹ ڈالدینگے تو وہ لوگ دب جائینگے اور انکا پتا بھی نہ معلوم ہوگا ایسے ایسے خیال کرکے اپنے سرداروں سے کہنے لگا کہ نہ معلوم بہرام خاوری کس خیال مین ہی کیونکہ اسقدر تو لشکر قلیل اُسکے پاس ہی اور اتنی بڑی فوج سے مقابلہ اس پر قلعہ بند ہوکر نہ مقابلہ کیا سرنگو لڑنے آیا ہی کیا وہ یہ خیال کرتے ہونگے کہ ہماری فتح ہوگی کہین بھی آج تک ایسا ہوا ہی اور سنا ہی کہ دو لاکھ فوج سات لاکھ پر ظفریاب ہوا اور فتح پائے بالکل خلاف عقل ہی اگر ہملوگ ایک حملہ کرینگے تو سب کو قتل کرکے طعمۂ اجل کر دینگے وہ مجھکو بھی کوئی کمزور بادشاہ تصور کرتے ہین یہ سنکر اہل دربار نے عرض کیا کہ ہمارے نزدیک تو یہ امر بہتر ہوگا کہ وقت سحر تمام لشکر سے حریف پر حملہ کرین اور کل ہی جنگ فتح کرکے شہر پر قبضہ کر لیجئے وہ کیا آپ سے مقابلہ کر سکینگے ہم اسقدر ہین کہ اگر ایک ایک کنکری اُٹھا کر اُنپر مارینگے تو وہ اُسکو نہ رد کر سکینگے اس سپاہ کی کیا حقیقت ہی یونہی تو ہین کہ جیسے آٹے مین نمک نہ معلوم بہرام کے کیسے مشیر ہین کہ جنھون نے ایسی راے دی کہ جو بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بالکل طریق جنگ سے نہین واقف ہین ایک طفل ناکردہ کار بھی تو ایسی بیوقوفی نہ کریگا کیونکہ جب یہ معلوم ہی کہ ہماری سپاہ کم ہی اور لشکر حریف زیادہ ہی تو پھر کیون سرنگو ہوکر مقابلہ کرین قلعہ بند کیون نہون کہ کچھ دنون تو لڑائی رہے بالکل ناواقف ہین امور جنگ سے یہ کلام اہل دربار کا سنجگمان سنکے بہت ہنسا اور کہنے لگا کہ اگر آپ لوگون کے خلاف نہو تو مین کچھ اُن لوگون کا قول بیان کرون کہ اُنکے کیا قول ہین اہل دربار نے کہا کہ بیان کرو کیونکہ تم تو اُنسے بخوبی واقف ہو کہ اُنکا کیا قول ہی اُسنے کہا کہ سنئے وہ آپکو بے وقوف تصور کرتے ہین اُنکی راے ٹھیک ہی کہ آپ بے عقل اور ناتجربہ کار ہین وہ آپ ایسے سیکڑون کو فن جنگ تعلیم کر دین اُنمین ایک ایک رستم وقت اور سہراب زمانہ ہی اُنکے بزرگون کی ہیبت شمشیر سے لوگ کانپتے ہین جنکے وہ پیرو ہین وہ آج تک کبھی قلعہ بند ہو کر لڑے نہین وہ قلعہ بند ہو کر لڑنے کو عیب جانتے ہین کہتے ہین کہ یہ امر بہادری اور جوانمردی کے خلاف ہی نامرد قلعہ بند ہو کر لڑتے ہین جنکو کہ اپنی جان پیاری ہوتی ہی وہ مرنے کو حیات ابدی تصور کرتے ہین جو کہ بہادر ہین اور جان دینا ایک کھیل جانتے ہین اور کس خوشی سے میدان جنگ مین آتے ہین جسطرح کہ دولھا عروس کے مکان پر خوش خوش جاتا ہی میدان جنگ کو خانہ عروس جانتے ہین اجل کو عروس شب اول تصور کرتے ہین یہ لوگ مرنے سے نہین ڈرتے ہین کہتے ہین کہ جب تک قضا نہین آتی ہی تب تک کوئی کچھ نہین کر سکتا ہی ہم جوانمرد ہین تلوارین کھا کر مرنا ہمارا نام ہی زخم نیزہ و تیر و تیغ کھانا ہمارا زیور ہی ہم مثل عورتون کے خانہ نشین ہو کر نہین مقابلہ کرتے ہین ایک دن مرنا ہی پھر نام کرکے کیون نہ مرین کہ نام تو ہمارا باقی رہے کوئی یہ تو یاد کرے کہ ہان کسی سے مقابلہ ہوا تھا وہ لوگ فوج کثیر کو قلیل اور قلیل کو کثیر تصور کرتے ہین کہتے ہین کہ جب ہمکو اپنی جان پیاری نہین ہی ہم مذہب اسلام پر اُسکو نثار کرتے ہین تو لشکر حریف کا کیا مال ہی تلوارین کھا کر مرنا بہتر ہی اُس امر سے کہ ایک کافر کی اطاعت کرین کہ جسکے مذہب کا ٹھیک نہین کیونکہ انسان ہو کر اپنے کو خدا تصور کرے اور خلقت خدا کو گمراہ کرے جو لوگ کہ مرنے کو

زندگی جانین اُنسے کون مقابلہ کرسکتا ہی آپ لوگون نے دیکھا ہوگا کہ جب صاحبقران اول حسب طلب نوشیروان مدائن مین آئے ہین تو اُنکے پاس کسقدر لشکر قلیل تھا بہت دنون تک نوشیروان سے لڑائی نہین ہوئی آپس مین میل رہا کیسی کیسی تدبیرین بختک نے کین کہ یہ قتل ہوجائین مگر اُنکا کوئی کچھ نہ کرسکا یہان تک کہ زہر تک دیا مگر وہ بچ گئے آخر کو یہ انجام ہوا کہ نوشیروان کی دختر پر عاشق ہوکر اُسکو نکال لے گئے پھر بڑے بڑے مقابلے ہوئے نوشیروان ایسا بادشاہ ایک کرور سوار کا افسر اور حاکم جسکے دربار مین چھ سو حکیم اور بارہ سو ندیم اور اٹھارہ سو کرسی نشین و دعوی داران سلطنت و افسران و سرداران نامی ہمہ وقت موجود رہتے تھے مگر اُنکا کچھ نہ کرسکے اُنکے ہاتھ سے تباہ ہوکر ایک ایک کی پناہ لیتا پھرتا تھا اور کوئی پناہ نہ دیتا تھا مقام افسوس ہی کہ جو ایسا بادشاہ ہفت کشور ہو وہ ایک مجاور زادے کے ہاتھ سے یون تباہ ہو کسی کا چارہ نہین ہی ہمیشہ قلیل کثیر پر ظفر پاتا ہی اُسی حمزہ کا بیٹا علمشاہ یکہ و تنہا فرنگستان کو گیا اور جاکر کپتان فرنگی کو قتل کیا جو کہ سات لاکھ کا افسر تھا اور سات سو من کا تیغہ کمر مین لگاتا تھا ایک ضرب تیغ مین دو ہوگیا تمام فرنگستان کو درہم و برہم کردیا جو لوگ کہ ایسے ہون کہ یکہ و تنہا جاکر ملک فتح کرین وہ کیا ڈرینگے یہ لوگ بھی اُنھین کے پیرو ہین اُنکا قول یہ ہی کہ ہمارا خدا ہماری حفاظت کرتا ہی اُسکی عنایت و کرم سے ہم ظفر پاتے ہین پھر ہم موت سے کیون ڈرین اگر ہماری موت ہی آئی ہی تو ہم لاکھ تدبیر کرینگے تو بھی نہ بچینگے پھر کیون اپنے کو نامردون اور بزدلون مین شمار کرین اور لوگون کے کہنے کے واسطے ندامت اُٹھائین یہ قول اُن لوگون کے ہین جو کہ مین نے بیان کیے آپ لوگ اُنکو ناتجربہ کار اور بیوقوف خیال کرتے ہین میرے نزدیک وہ بڑے عقلمند ہین یہ تقریر سُنکر ارژنگ نے کہا کہ اچھا اب ہم دیکھتے ہین کہ اُنکا خدا کیونکر اُنکی مدد کرتا ہی اور دیکھتے ہین کہ وہ کیونکر ہم سے مقابلہ کرتے ہین بجے کوس رزمی یہ حکم پانا تھا کہ اُسی وقت ہرکارون نے جاکر نقارخانۂ شاہی مین حکم شاہی پہونچایا کہ نقارے پر چوب پڑی صداے طبل جنگ تمام لشکر مین پھیلی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا اُدھر وہ ہرکارے لشکر اہل اسلام کے جو کہ بامر جاسوسی یہان مقرر تھے خبر نواختن طبل جنگ لیکر اپنے بادشاہ کی خدمت مین روانہ ہوئے اُنکو تو راہ مین رہنے دیجیے اِدھر کا واقعہ سُنیے کہ یہان دربار مین جبکہ ارژنگ نے طبل جنگ بجنے کا حکم دیا اور لشکر مین طبل بجا تو سردارون نے عرض کیا کہ یا خداوند آپ کل تمام لشکر سے لشکر حریف پر حملہ کردین کل ہی فیصلہ ہو جائے ارژنگ نے کہا ہان یون ہی ہوگا مگر ہان دو ایک مقابلون کے بعد مین اُنکا ذرا طریقۂ جنگ تو دیکھ لون کہ وہ کیونکر مقابلہ کرتے ہین اب وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتے ہین ایک پل کی تو مہلت نہ دونگا جب روز خیال کرلیا کہ آج فیصلہ ہوجائے اُسی دن خاتمہ ہی یہ سُنکر سردار خاموش ہو رہے صرف بہقدر کہا کہ جیسی آپکی راے ہم سب کے سب آپکے تابع حکم ہین یہ حرام زادہ یہ حکم دیکر دربار برخاست کرکے اپنے خیمے مین آرام کو گیا اور جاکر خواب مرگ مین مصروف ہوا یہان سے پھر کو

بہرام نے بیدار ہو کر نماز پڑھی بعد اُسکے بارگاہ مین آکر تخت پر جلوہ گر ہوا سب سردار آئے
دربار سپہر کا آراستہ ہوا جب سب آچکے اُسوقت ایک سردار نے عرض کیا کہ آج لشکر مخالف
سے صداے کوس حرب بلند ہوئی ہی نہ معلوم صحیح ہی یا اور کسی امر کا نقارہ بجا ہی اگر حکم ہو تو
کسی ہرکارے کو براے خبر روانہ کرون بہرام نے کہا کہ کیا مضائقہ ہی ابھی یہ گفتگو تمام نہوئی
تھی کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین خبر کے واسطے موجود تھے دربار مین حاضر ہوئے اور
بعد دعا و ثناے بادشاہی کے بجا لانے کے مجراگاہ پر سے مجرا کرکے یون عرض کرنے لگے شعر
الٰہی بخت تو بیدار بادا ✤ ترا دولت ہمیشہ یار بادا ✤ حضور کی عمر دراز ہو ہم
غلام لشکر حریف مین موجود تھے کہ اُسنے نقارہ حربی بجوایا جب نقارہ بج لیا تو ہم خبر
نواختن طبل جنگ لیکر خدمت عالی مین حاضر ہوئے اُسکا قصد ہی کہ کل صبح کو حضور کے
غلامون سے مقابلہ کرے اور آتش کبر و فساد کو زور بالا کرے باقی خیریت ہی بہرام شاہ
خاوری نے یہ سنکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے
کوس رزمی کیونکہ ہمارا تکیہ پروردگار پر ہی وہ سب کا حامی و مددگار ہی اگر اُسنے طبل
بجوایا ہی تو کیا خوف ہی جسطرح اُسکا جی چاہے مقابلہ کرے ہم موجود ہین یہ کہکر ہرکارون
کو رخصت کیا اور خلعت دیا اُدھر چوبدار نے خبر نقارخانہ شاہی مین پہونچائی کہ کوس حربی
پر چوب پڑے کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا یہ حکم جو ملازمان نقارخانہ نے سنا فورًا
دہل پر چوب لگائی شعر ✤ ز نقارہ آواز آمد برون ✤ کہ دشت و دشت گردون دون
صداے طبل سے زمین معرکہ ہل گئی اور گوش گردون کر ہوگئے اُدھر بھی تمام لشکر مین خبر ہوگئی
کہ کل لشکر کفار سے مقابلہ ہی ہر ایک بہادر و دیندار فرط خوشی سے پھولون نہ سماتا تھا پیراہن
جسم مین تنگ ہوگئے تھے چہرے افراط خوشی سے گلرنگ تھے آپس مین یہ تقریرین کرتے تھے
کہ عرصۂ بعید کے بعد خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ کفار سے مقابلہ ہوا بہت عرصے سے جنگ و جدل
کو دل چاہتا تھا خون رگون مین جوش مارتا تھا کانون کی خواہش تھی کہ صداے چقاچاق
خنجر و صداے تیر و آواز جھنکار تلوار سنین صداے سم اسپان سے زمین معرکہ ہلے خون کے
دریا رواں ہون لاشون کے پشتے سر و بازو کے انبار نظر آئین بسمل خاک پر لوٹتے ہوئے
دیکھین خون پر گل زخم شگفتہ ہون ہنس ہنسکر سینون پر تلوارین کھائین کوئی ضرب گرز سے
پیوند زمین ہو کوئی نوک نیزہ سے سربلند ہو کسی کا کاسۂ سر چور چور ہو کسیکے سینے پر نیزہ لگے
کوئی تلوار کھا کر اپنا وار کرے موت کا بازار گرم ہو فوج کفار ہزیمت کھا کر بھاگے غنیمت
ہاتھ لگے کہین پر صداے نعرۂ دلیران بلند ہو کہین پر نعرۂ تکبیر سے میدان جنگ گونجے
کل کا دن عید سے بہتر و افضل ہی سب آپس مین گلے ملتے ہین کوئی کہتا ہی کہ بھائی ہماری
خطا کو معاف کرنا اگر ہم سے کوئی قصور ہوا ہو تو درگذر کرو کل موت کا سامنا ہی وہ اُسکے
جواب مین کہتا ہی کہ برادر تم خود میرا قصور معاف کرو کیا معلوم کیا ہو اور کیا نہو یہ کہتے ہین
اور ہنستے ہین ان سب کا تو یہ حال ہی اور جو بزدل ہین وہ مارے خوف کے کانپ رہے ہین
بخار آگیا رضائی پر رضائی لحاف پر لحاف اوڑھ رہے ہین مگر لرزہ کم نہین ہوتا ہی کسی کو
بسبب خوف کے دست آرہے ہین کوئی اپنی بیوقوفی پر گریان ہی کہ مین نے کیون سپاہ ہین

نوکری کی یہ تو ثابت تھا کہ یہان سواے جنگ وجدل کے کوئی کام نہین ہی کیون ایسی جگہ
ملازمت کی جان بوجھ کر جان دی کوئی اپنے بزرگون کو برا بھلا کہہ رہا تھا کہ اُنھون نے
ہمکو جان بوجھ کر اس عذاب مین مبتلا کیا جانتے تھے کہ ہمکو خون دیکھکر غش آتا ہی پھر ہمکو
ایسے مقام پر نوکر رکھا یا کہ جہان ہمہ وقت لڑائی کا سامنا ہی اور خونریزی ایک کھیل ہی
بزدل تو اس قسم کی تقریرین کر رہے ہین کوئی کہتا ہی کہ ہمارے لڑکے بالے اگر ہم قتل ہوئے
تو کسکے سہارے زندگی بسر کرینگے کوئی اُنکا خبر لینے والا نہین ہی وہ بالکل بے سر و پا ہین ایک
دختر ناکتخدا گھر مین موجود ہی کون اُسکی شادی کریگا کچھ لوگ یہ خیال کر رہے ہین کہ دیکھین کل
خدا کس کو ظفر دیتا ہی اور کس کو خاک مذلت پر گراتا ہی کس کو تختہ تابوت نصیب ہوتا ہی اور
کون بہ فتح و فیروزی خوش و خرم اپنی فرودگاہ پر زندہ آتا ہی اور کون اپنے خون مین غسل
کرتا ہی کون سرخرو ہوتا ہی اکثر بہادر اپنے آلات حرب و ضرب کو درست کر رہے ہین کوئی تلوار
کو صیقل کرتا ہی کوئی زہر مین بجھاتا ہی کوئی وزنی تو بیٹھا ہوا تلوار کے جوہر دیکھ رہا ہی کوئی گرز کو تھامے
ہوئے اُسکی ضرب کو آزما رہا ہی کوئی ترکش سے خراب خراب تیر نکالکر پھینک رہا ہی عمدہ عمدہ
اپنے پاس رکھ رہا ہی کمان جو خانہ کر گئی ہی اُسکو سینگ سانٹ کر درست کیا ہی کوئی زرہ
کو درست کرتا ہی کوئی مغفر کو صیقل کرتا ہی کسی نے تودہ خاک کا بنایا ہی اُسپر نشانہ لگا رہا ہی
اسیطرح سے لشکر کفار مین بھی بند و بست جنگ و جدل کا ہو رہا ہی دونون لشکرون مین
کوس حربی بج رہا ہی یہان تک کہ آتنا دن تمام ہوا تاریکی شب پھیلی لشکرون مین روشنی
ہوئی تلایہ کا بند و بست ہوا تلایہ پھرنے لگا ہر سردار و افسر اپنے اپنے خیمے کو لشکر کفار مین
مقیم تھا اور موافق اُنکے مذہب کے پوجا پاٹ ہونے لگا نرسنگے پھکنے لگے ناقوس و گھڑیال
بجنے لگے اِدھر لشکر اسلام مین صداے اذان یعنے بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی شام کی وردی
لشکر مین بجی ہر ایک دیندار نے نماز خالق برحق و رزاق مطلق ادا کی بخشوع و خضوع اپنے
خدا سے اپنے ثابت قدم ہونے کے واسطے دعا کی بعد فراغ نماز ہر کس و ناکس درستی آلات
حرب و ضرب مین مصروف ہوا یہان جب زلف لیلاے شب تا کمر پہونچی ہر ایک نے فراغت
کرکے اپنے اپنے بسترون پر آرام کیا اِدھر لشکرون مین تمام شب تلایہ پھرا کیا صداے
حاضر باشن و ناظر باشن بلند رہی کوس حربی بجا کیا جسکو زیادہ اشتیاق جنگ تھا وہ
مارے خوشی کے سویا نہین ساری رات جاگ کر بسر کی یہان تک کہ صداے خروس فلک
آنے لگی چہار طرف صداے اذان بلند ہوئی وہ نور صبح کاذب وہ ستارون کا جھلملانا
وہ شمع کے رخ پر زردی کا چھاتا وہ رنگ مہتاب کا فق ہونا وہ کنولون کا نور سحر سے
شرمندہ ہوکر گل ہونا لوگون کا بسترون پہ انگڑائیان لیکر اُٹھنا جبین فرش سے یہ ثابت ہوتا تھا
کہ ابھی ابھی کوئی جوان رعنا اسپر سے اُٹھ کر گیا ہی اُدھر ہر ایک سردار کے روبرو خادمون نے
پانی براے وضو حاضر کیا اُنھون نے وضو کیا نماز ادا کی دعا مانگی کہ اس عرصے مین اُسنے
کشتی پوشاک رزم کی حاضر کی اُنھون نے لباس پہنا ہتیار لگائے مسلح اور مکمل ہوکر برآمد ہوئے
ہر ایک اپنے خیمے سے برآمد ہوا کہ خورشید خاوری دریچۂ مشرق سے نکلا اسیطرح سے کہ جسطرح
سے کوئی شیر ژیان اپنے بیشہ سے براے تفریح نکلتا ہی بوقت سحر اُدھر لشکر بھی تمام مسلح اور

مکمل ہوکر ہمراہ اپنے افسرون کے پرے جما کر جلوہ شاہی کا منتظر ہوا سردارون کا یہ حال ہی
کہ کوئی نشانہ تودہ خاک پر لگا رہا ہی کوئی برچھے سے اسکو نکال رہا ہی کوئی گرز سے تودہ خاک پر
ضرب لگا رہا ہی کوئی مرکب کو دوڑا رہا ہی کوئی تلوار کو نیام سے نکالکر اسکے جوہر بنظر غور
دیکھ رہا ہی کوئی جوانی کی اُمنگ مین شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی کوئی اپنے مالک سے رجوع
کیے ہوئے ہی کوئی صداے مرغان سحر پر گوش لگائے ہوئے ہی یہان تو یہ حال ہی وہان
اندرون خیمہ بہرام خاوری بیدار ہوئے خادم نے تسلا اور لوٹا لاکر حاضر کیا انھون
نے وضو کرکے نماز خالق اکبر کی بصد خضوع و خشوع تضرع و زاری ادا کی بعد نماز وظیفہ پڑھا
اور بعد وظیفہ خوانی کے دعا بصد نالہ و زاری اپنے خالق سے اپنے فتحیاب ہونے کی مانگی
کہ اتنی دیر مین داروغہ توشک خانہ نے کشتی لباس رزم کی حاضر کی اور داروغہ سلح خانہ
نے کشتی اسلحہ کی حاضر کی بادشاہ نے نماز سے فراغت کرکے لباس زیب تن کیا اور سلحہ
لگائے مسلح و مکمل ہوکر خیمہ عبادت سے برآمد ہوئے خادم نے در دولت پر تخت لاکر حاضر کیا
بادشاہ تخت پر سوار ہوا تخت شاہی جلو خانہ سے باہر آیا تمام سردارون کا مجرا ہوا بادشاہ
سب کا مجرا لیتا ہوا طرف میدان جنگ کے روانہ ہوا عقب مین تمام لشکر گرد و پیش تخت
کے تمام سردار چلے نقیب صدائین لگاتے ہوئے چلے جاتے تھے او کہتے جاتے تھے کہ جوانون
ادب سے قاعدے سے باگین اُٹھائے ہوئے چلے آؤ سواری مثل باد بہاری کے کوچہ
سلامت سے گذرتی ہوئی میدان جنگ مین پہونچی اُدھر خسرو خاور افق مشرق سے
تاج زرین سر پر رکھے ہوئے اور نیزہ خطوط شعاعی ہاتھ مین تیغ نور گردن مین حمائل کیے ہوئے
میدان جنگ مین آکر تماشاے جنگ و جدل اہل اسلام دیکھنے لگا یعنے آفتاب عالمتاب
بصد آب و تاب فلک چہارم پر طلوع ہوا دیو سیاہ شب نے شکست کھائی زمانہ شب
برطرف ہوا نسیم سحری چلنے لگی بلبلین چہچہہ زنی کرنے لگین سبزہ نودمیدہ بوقت سحر ایسا
دہانی تھا کہ اسکا رنگ آنکھون مین کھبا جاتا تھا اُسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے تو یہ
معلوم ہوتا تھا کہ گوہر آبدار غلطان ہین اور ایک طرف کو اپنی بہار دیکھ رہے ہین غنچے ایک جانب
کو مسکرا رہے تھے طائر درختون پر بیٹھے ہوئے ہین حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کر رہے تھے
کہ یہ لشکر میدان جنگ مین پہونچا جوانون نے جو ہواے سرد کھائی دل و دماغ بشاش
و فرحناک ہوگئے قلب محزون کو سرور بے اندازہ حاصل ہوا رنج و غم دل حزین سے دور ہوا
چہرے گل و بلبل کو دیکھکر گلنار ہوگئے ہواے عیسی دم مسیح نفس کے جھونکے آئے غنچہ دل
کھل گئے یہ لشکر ابھی پہونچا تھا اور صف آرائی نہین ہوئی تھی کہ اُدھر ارتنگ بن زمرد
بیدار ہوا خواب مرگ سے اور پوشاک پہنکر پوجا وغیرہ کرکے مسلح ہوکر اپنے خیمے سے نکلا
اس عرصے مین اسلم و ویلم و دیگر سردار و تمامی بہادر و پیادہ و سوار مسلح و مکمل ہوکر استادہ
ہوئے کہ ارتنگ تخت پر سوار ہوا تمام لشکر کے علم خوک پیکر کھل گئے لشکر طرف میدان معرکہ
کے چلا گرد و پیش سب سردار عقب مین سات لاکھ پیادہ و سوار مرکبون کو اُٹھائے
ہتھیار لگائے کالی کالی صورتین اور خود فولادی اپنے سرون پر رکھے ہوئے زرہین برین چار آئینہ
لگے ہوئے دستانین ہاتھون مین موزے پاؤن مین قد دراز گردنین کوتاہ تنگ پیشانیان قوی

بازو گرز گران ہاتھون مین تلوارین ڈاب مین کیے ہین دوش پر ترکش تیرون کے کمر مین گردہ بر پشت پر
نیزے بلند کیے ہوئے مرکب قوی زیر ران ایسی مہیب صورتین کہ اگر دیو دیکھے تو مارے خوف
کے کانپ جائے پیشانیون پر لال لال ٹیکے دیے ہوئے چلے آتے ہین اسقدر صحرا مین گرد و غبار
بلند ہوا کہ تمام میدان جنگ تیرہ و تاریک ہوگیا جب ہوا نے غبار کو برطرف کیا تو دیکھا کہ لشکر
کفار روبرو لشکر اسلام کے پہونچ گیا ہے تلوارون کی جھنکار اور صدائے سم مرکبان سے تمام
میدان جنگ وجدال ہل رہا ہے یہ حال ہے کہ تمام صحرا انکی صورتون کے رنگ سے تیرہ و تاریک
ہوگیا ہے شعر رسیدند لشکر بجائے مصاف ✤ دو پرکار بستند چون کوہ قاف ✤ جبکہ لشکر
کفار میدان معرکہ مین پہونچ چکا تو دونون لشکر باہم مقابل ہوئے صف آرا نکلے انھون نے
صفین آراستہ کین میسرہ اور میمنہ قلب و جناح ساقہ اور کمین گاہ سب درست ہوا اور
قلب لشکر مین تخت شاہی و سرداران نامی کے مقرر کیے گئے سم سے سم اور دم سے دم
رکاب سے رکاب اور پیٹھے سے پیٹھ دوش بدوش برابر سے درست کین بیلدارون نے نکلکر تمام
پست و بلند زمین کو برابر و ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو کاٹ ڈالا سقون نے نکلکر
آب پاشی کی گرد و غبار کو بٹھایا کرگیتون نے فوج سے نکلکر کڑکا کہا دل اہل لشکر کے بڑھائے
صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا سا چھا گیا جو کہ بزدل تھے انکے بھی دلون مین شوق
اور ولولہ جنگ پیدا ہوا باجے جنگی بجنے لگے صدائے دہل و نفیر سے میدان جنگ گونج رہا تھا
نقیبون نے میدان مین آکر یون صدائین لگائین کہ ای جوانون یہ دن نام و ننگ کا ہے وہ
کام کرو کہ صفحۂ دنیا پر تمھارا نام مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج کے دن جان کو جان نہ
تصور کرو آج کے دن کا مرنا اور دشمن کے ہاتھ سے قتل ہونا باعث نام آوری و عزت و آبرو
کا ہے خیال تو کرو کہ کیسے کیسے شاہان اولوالعزم پیوند زمین ہین کہ انکی قبرون کے نشان تک
نہین ملتے ہین کوئی سورۂ فاتحہ بھی انکی قبر پر نہین پڑھتا ہے جنکو کہ یہان تمام دولت دنیا
نصیب تھی انکی یہ حالت ہوئی کہ سوائے دو گز کفن اور زمین کے اس مال و دولت سے
کچھ نہ ملا جنھون نے اپنی زندگی مین کیسے کیسے زبردستون اور بہادرون کو زیر کرکے جاہ و حشم
بہم کیا تھا کچھ بھی انکے ہمراہ نہ گیا مثل دارا و سکندر و فریدون و جمشید کے کہ بادشاہ ہفت کشور
کہلاتے تھے وہ بھی بوقت موت مجبور ہوئے کچھ مال دنیا کام نہ آیا خالی ہاتھ چلے گئے
اگر تلاش کرو تو سوائے کاسۂ سر کے کچھ نہین ہے وہ بھی بوسیدہ اور کچھ نہ ملے گا یہ دنیا سرائے
فانی ہے اسمین کسی کو بجز ذات پروردگار کے بقا نہین ہے سوائے اسکے کوئی نہین باقی رہیگا
بموجب اس آیہ وافی ہدایہ کے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ سب کو
چاشنی موت چکھنا ہے پس کیون نہ وہ کام کرے کہ جس سے بقائے نام رہے خیال تو کرو کہ
وہ لوگ کیا ہوئے جو کہ ہمیشہ تاریکی سے گھبراتے تھے اب وہی ہین اور تاریکئی قبر ہے وہ لوگ
کہان گئے کہ جنکی خدمت مین ہمہ وقت ہزارون غلامان زرین کمر موجود رہتے تھے تخت و تاج نصیب
تھا چتر زرین سر پر گردش کرتا تھا کوئی دو پھول بھی نہین چڑھاتا ہے بقول شاعر قبرون پر انکی وحشت
برستی ہے ✤ جنھین تاج زری او تخت طاؤسی میسر تھا ✤ اب انکی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہے ✤ حیات
چند روزہ مین کرے اعمال نیک انسان ✤ یہ نقد بے بہا گر یون ہی ہاتھ آئے تو سستی ہے ✤ مدد اسے نیکی

سکے کوئی عمل کام نہین آتا ہی جو عمل نیک کرتا ہی اُسکی سب مدح کرتے ہین بادشاہ نوشیروان اگرچہ
کافر تھا مگر بسبب عدل و انصاف کے اتبک اُسکا نام پردۂ دنیا پر باقی ہی شعر زندہ ست
نام فرخ نوشیروان بعدل ہا گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند ؎ آن پیرلاشہ راکہ سپردند زیر خاک
خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند ؎ ای بہادرون حال بران مسافرون کے جائے افسوس ہی کہ جو کہ عالم
سفر مین اپنے اہل و عیال سے اور عزیز و اقربا و دوست و احباب سے چھوٹ کر انتقال کر گئے اور
کوئی اُنپر رونے والا بھی نہ تھا باوجودیکہ اہل و عیال رکھتے تھے حیف صد حیف اور افسوس کا مقام
اُنکے حال پر ہی جو کہ عالم غربت مین کسی جنگل مین مر گئے کہ اُنکو قبر تک نصیب نہوئی اُنکے استخوان
جانوران صحرائی کے لقمہ ہوئے اُنپر سوائے یاس و حسرت کے کوئی رونے والا نہ تھا دگر
کفن تک کسی نے نہ دیا پھر ایسے مقام مین کیا فائدہ جو زندگی کی مرنے کے سوا کسی کو چارا نہین ہی
پھر کیون نہ نام کر کے مرجائے شکر ہی کہ ہمکو تو کفن بھی ملے گا یہ جو نقیبون نے کہا تمام لشکر اسلام
مین ایک عالم یاس و حسرت طاری ہو گیا ہر ایک قبضۂ شمشیر چومنے لگا اور جوش شجاعت سے
جھومنے لگا یہی قصد ہوا کہ لشکر حریف پر جا پڑین وہ تلوار کرین کہ نام باقی رہے نا دیر یہ کلام کر کے
نقیب چلے گئے تھوڑے عرصے تک میدان مین سناٹا رہا بعدہ یکایک علم سیاہ کفار جلوہ گری پر
آئے اور ایک پہلوان لشکر کفار سے کہ نام اُسکا اہرمن درشت چنگال تھا جو کہ نامہ لیکر
آیا تھا ارژنگ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا اور مبارز طلب کیا اودھر سے مریخ
خان خاوری بہرام سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ کو آیا پہلے ہم تگاور ہوا اُسکا مرکب دو قدم پسپا
ہوا انکا مرکب ایک قدم برقائم ہوا دونون نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایکنے دوسرے کا مقابلہ
کیا اور سامنے کھڑے ہوئے اُسوقت اہرمن درشت چنگال نے کہا کہ تملوگ کیسی عقلمند ہو
کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ کیون مقابلہ کرتا ہی اتنے بڑے لشکر سے کیونکر سر برہوگا کہان
یہ لشکر غفیر کہان وہ سپاہ قلیل ہم لوگ وہ جری ہین کہ شیر ژیان کو تنہا گرفتار کرتے ہین اس
لشکر کی کیا اصل ہی ایک حملے مین فرار کر جائیگا کوئی بھی نظر نہ آئیگا اور ماورا اسکے تو جو میرے مقابلہ
کو آیا ہی تو کیا تجکو یہ خیال ہی کہ مین تیرے ہاتھ سے قتل ہونگا مین نے اکثر پہلوانون کو زیر کیا ہی
تیری کیا حقیقت ہی مریخ خان نے یہ سنکر کہا کہ او نابکار تو یہ کیا بیہودہ بکتا ہی تیری جرأت و دلیری
و بہادری اس امر کی خود گواہ ہی کہ تو بڑا بہادر ہی بیشک تونے بڑے بڑے پہلوانون کو زیر کیا
ہوگا اپنی تعریف آپ کرنا ہی بالکل حماقت ہی اور خلاف عقل ہی کبھی یہ نہین سُنا ہی کہ کسی بہادر
نے اپنی تعریف آپ کی ہو اس سے ثابت ہو گیا کہ تو بڑا بودا اور نامرد ہی کیونکہ جو بودے ہوتے
ہین وہ خود اپنی تعریف آپ کرتے ہین اس سبب سے کہ شاید حریف میری تعریف سنکر خوف
کرے اور نہ مقابلہ کرے یہ خیال تو اپنے دل سے دور رکھ مین اُنمین کا نہین ہون کہ تیرے
اس لاف و گزاف سے ڈر جاؤن یا تیرا مقابلہ نکرون اور یہ جو تونے کہا کہ تم لوگ کیسے عقلمند
ہو کہ اپنے بادشاہ کو سمجھاتے نہین ہو کہ وہ مقابلہ نکرین کہ لشکر قلیل لشکر کثیر کا کیا کریگا اور کسطرح
اسکے اُسکے مقابلہ ہوگا یہ تیرا خیال بالکل بیکار ہی ہمیشہ قلیل نے کثیر پر غلبہ پایا ہی اس لشکر کی
کیا حقیقت ہی ہملوگ اُسکے غلام ہین کہ جسنے بیخ کفر کو اُکھاڑ شجر اسلام کو تر و تازہ کیا یون کفر کو
صفحۂ ہستی سے مٹایا کہ جسطرح حرف غلط کو صفحۂ کاغذ سے قلم زد کرتے ہین ایسا شجر کفر کو شمشیر اسلام

سے قلم زد کیا کہ ہر برگ اُسکا ہواے اسلام سے پژمردہ ہوکر سوکھ گیا بھلا ہم کیون اُس کافر کی
پیروی کرین لاجو تو حربہ رکھتا ہو کیونکہ یہ جاے نبرد ہی نہ کہ جاے گفت وشنید یہ مقام نصیحت وپند کا نہین
ہی سو بیار انچہ داری ز مردی نشان * کمان کیانی وگرز گران ؛ یہ جو تقریر مریخ خان نے کی اُسکو
نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اب دیکھتے ہین کہ کیونکر تم لوگ نخل کفر کو قلم کرتے ہو اب مجکو یقین ہی کہ
زمانہ بہار کفر کا آیا اور گلشن اسلام پر خزان آئی ہی پہلے حربہ نکرونگا تو اپنا حوصلہ نکال لے کیونکہ
تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی تاکہ کوئی حسرت تیرے دل مین باقی نرہے اسکا جواب مریخ خان نے
یہ دیا کہ ہم اہل اسلام ہین ہمارے مذہب مین پیشدستی جائز نہین ہی جب مین تیرے حربہ سے
بچونگا تو اپنا وار کرونگا یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور کہا کہ لے میرے نیزے کے وار کو روک
یہ کہکر نیزے کو سنبھال کر انیان بتانے لگا انھون نے بھی نیزۂ خطی کو سنبھالا اُسکا وار اپنے نیزے
پر رد کا اب تو طعن پر طعن چلنے لگے جو بند وہ باندھتا ہی یہ اُسکو کھول دیتے ہین جو یہ باندھتے ہین
وہ کھول دیتا ہی ایک مقام پر انھون نے بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرا نیزہ نہ رکیگا ہوائی
ہو جائیگا ہوشیار ہو جا اُسنے جواب دیا مین خبردار ہون سننا تھا کہ انھون نے بند باندھکر مرکب
کو جو مہمیز کیا تو اگر وہ نیزہ ہاتھ سے چھوڑ نہ دے تو اُسکا ہاتھ بیکار ہو جائے نیزہ اُسکا مثل تیر کے
بالاے آسمان گیا وہان سے زمین پر گرا وہ کافر سوا نیزے بھر آب خجالت مین ڈوب گیا اور غرق
عرق ہو گیا دونون لشکرون سے صداے آفرین بلند ہوئی یہ حال دیکھکر وہ اور زیادہ شرمندہ
ہوا کہنے لگا کہ تو بڑا زبردست ہی کہ میرا برچھا تو نے سامنے دو دریاے لشکر کے ہوائی کیا اب
مین کب چھوڑتا ہون تجکو کہ تو زندہ اور سلامت میدان جنگ سے واپس جائے یہ کہکر
تلوار میان سے لی اور گھوڑے کو بڑھا کر وار کیا انھون نے کئی وار اُسکے سپر پر رد کے
اُسکے بعد صدا دی کہ اب مین کئی وار تیرے رد کر چکا ہون اب تو میرا وار روک یہ کہکر اپنی تلوار
میان سے لی اور ہوشیار کرکے دونون پاؤن رکابون پر جما کر وار کیا اُسنے سپر کو سر کی پناہ کیا
تلوار جا کر سپر پر چمکی اُسکو مثل قرص پنیر کے کاٹ کر خود پر آئی خود و دولبغہ عرق چین کو کاٹتی ہوئی
کاسۂ سر کے دو پرکالے کرتی ہوئی صراحی گردن کی خبر لیتی ہوئی اور صندوق سینہ کا قفل وا کرتی
ہوئی کمر پر پہونچی اُسکو کاٹتی ہوئی تنگ مرکب سے نکلکر زمین کو بوسہ دیا اُسکے مع مرکب چار ٹکڑے
ہوئے یا تو تلوار قبضہ سر پر چمکی تھی یا زیر زمین پہونچی ایک صداے تحسین و آفرین بلند ہوئی دونون
لشکرون کے سوار و پیادے اچھل پڑے اہل کفار کے تو ہوش اس کاٹ کو دیکھکر جاتے
رہے ویلم سپر تورچ نے کہا کہ مین اُسکے مقابلے کو جاتا ہون اسکو ابھی زیر کرکے لاتا ہون
یہ کہکر اپنا مرکب پرے سے نکالا آکر ہم تنگ رہوا دونون مرکب برابر سے پسپا ہوئے بعد
اُسکے نیزہ بازی ہوئی سنان نیزۂ مریخ و ویلم نے ہوائی کی بعد اُسکے گرز چلا مریخ کا مرکب
کام آیا یہ پیادہ ہوا ویلم بھی مرکب پر سے کود پڑا اور لپٹ گیا پھر کشتی مین اُسکو
زیر کیا باندھکر مریخ کو اپنے لشکر مین بھیجدیا پھر مبارز طلب کیا ابکی تہمتن خان خاوری
اپنی صف سے نکلا اور آکر ہم مقابل ہوا اُسکو بھی اُسنے کشتی مین زیر کیا شام تک دس پہلوان
ویلم نے کشتی مین زیر کیے چونکہ ستارہ اہل اسلام کا گردش مین تھا اس سبب سے انکی
شکست ہوئی جب رات ہو گئی تو ادھر سے طبل بازگشت بجوایا دونون لشکر

اپنی اپنی فرودگاہ کو واپس گئے بہرام خاوری مغموم و محزون اپنے خیمے مین آیا لباس رزم
اُتارا پوشاک بزم پہنی بارگاہ مین آیا جو سردار کہ باقی رہے تھے وہ سب آکر حاضر
دربار ہوئے بہرام خاوری نے اُنسے کہا کہ یہ تو بڑا غضب ہوا کہ آج جو میدان مین
گیا وہ اُس کافر کے ہاتھ سے زیر ہو گیا لڑائی کا رنگ دگرگون معلوم ہوتا ہی یہ گبر بڑا
زبردست ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی یقین ہی کہ میرا زمانہ حکومت تمام ہو گیا اب یہان بردور
دور اکفر کا اور صاحبان کفر کا ہوگا بندہ مجبور ہی جو خدا کی مرضی جو اُسکی مصلحت ہوگی وہ ہوگا
سردارون نے عرض کیا کہ آپ کیون تردد کرتے ہین ہمسے جہان تک کوشش ہوگی
ہم کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے ایسی جنگ کرینگے کہ وہ بھی یاد کرینگے اگر دو چار سردار زیر ہو گئے
تو اِس سے کیا ہوتا ہی کوئی ہمارا زور کم نہین ہوا خدا مالک ہی اگر اُسکی مرضی ہوگی تو سب
کام بنجائینگے ورنہ جو اُسکی مشیت یہ نہوگا کہ ہم اپنا مذہب ترک کر کے ایک گبر کی اطاعت کرین
چاہے اسمین اپنی جان جائے چاہے رہے بہرام شاہ خاوری یہ کلام سردارون کا
سنکر خاموش ہو رہا یہان تو یہ ذکر ہو رہے ہین اور سب غمگین و ملول ہین اُدھر ارژنگ
شاد و خرم اپنی فرودگاہ پر واپس گیا جا کر لباس رزم اُتار کر اپنے دربار مین دربار کی کپڑے
پہنکر آیا سب سردار آکر جمع ہوئے ویلم کی بہت تعریف کی وہ گبر مارے خوشی کے اکڑ
رہا ہی کلاہ کج کیے ہوئے اپنے دنگل پر بیٹھا ہی جو تعریف کرتا ہی وہ اُسکو سلام کرتا ہی ارژنگ
نے حکم دیا کہ صحبت شراب و کباب گرم ہو ساقی جام و صراحی لیکر حاضر ہوا جام شراب چلنے لگا
دورہ بند ہو گیا ہر ایک نشۂ شراب سے مست ہوا اُسی عالم نشہ مین ارژنگ نے حکم دیا
کہ بجے طبل جنگ کل مین جنگ مغلوبہ کرونگا فوراً بموجب حکم لشکر مین طبل جنگ بجا تمام لشکر کو معلوم
ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اُدھر ہرکارے لشکر اسلام کے خبر طبل
جنگ لیکر خدمت مین بہرام شاہ خاوری کے گئے اور دعا و ثنائے بادشاہی بجا لاکر
عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہی کل اُسکا پھر ارادہ ہی کہ دشمنان حضور سے مقابلہ
کرے یہ خبر پا کر بہرام خاوری نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل حربی بجے بفضل
ایزدی یہ حکم پاتے ہی فوراً یہان بھی نقارہ بجا یہان بھی تیاری جنگ ہونے لگی وہ
رات دونون لشکرون کو سامان حرب و ضرب مین گذری نقارے بجا کیے طلایہ پھرا کیا
یہان تک کہ صبح ہو گئی دونون لشکر میدان مین آئے ایک جانب لشکر اسلام صف آرا ہوا
اور ایک سمت لشکر کفار جب دونون جانب صفین آراستہ ہو گئین تو نقیب لگلکرا اور
نقابت کر کے چلے گئے لشکر کفار سے آج پھر ویلم بن تورج میدان مین آیا اور مبارز
طلب کیا اِدھر سے قیماس خان خاوری مقابلہ کو گیا بعد ردوبدل کی پہر بھر کے عرصہ مین
ویلم نے اُسکو بھی گرفتار کر لیا اُسکے بعد اور سردار نکلے وہ بھی سب زیر ہو گئے یہانتک
کہ دو پہر کے عرصے مین کل سردار گرفتار ہو گئے اب کوئی سردار لشکر اسلام مین باقی نہین رہا
کہ جو جا کے مقابلہ کرے پس یہ حال دیکھ کر بہرام کو بہت رنج ہوا خود مرکب پر سوار ہو کر
میدان مین آیا ویلم سے نگاورزن ہوا دونون مرکب برابر سے پیا ہوئے آخر کو دونون مین مسلکر
ایکدوسرے کا مقابلہ کیا ویلم نے نیزہ مارا بہرام نے نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی

ہوئے پھر پھر کامل نیزہ بازی ہوئی آخر کو سنانہاے نیزہ بیکار ہوگئین اب چھڑ چھڑ پڑنے لگی جب
چھڑین بھی ریزے ریزے ہوگئین تو اُنکو ہاتھون سے پھینک دیا تلوارین نیام سے لین اور
لڑنے لگے جب تلوارین بھی عاری ہوگئین تو دونون پشت مرکب پر سے زور کرنے لگے جب
یہ حال دونون اہل لشکر نے دیکھا کہ دونون مرکب ہلاک ہوئے جاتے ہین تو صدا دی کہ
بہادرو مرکب پر سے اُتر کر زور کرو اور قوت آزماؤ ان بے زبانون کا مفت خون ہوتا ہی
یہ سننا تھا کہ دونون مرکبون سے کودے اور زمین پر آکر زور کرنے لگے قریب شام کے
ویلم نے بہرام کو بھی زیر کیا اور باندھکر اپنے لشکر کو روانہ کیا اور خود تلوار لیکر اہل اسلام
پر جا پڑا یہ رنگ دیکھکر اہل اسلام بھی حملہ آور ہوئے سبکے سب ایک مرتبہ تلوارین میان سے
لیکر لڑنے لگے یہ دیکھکر ارژنگ نے اپنے لشکر کو حکم دیا کہ جاکر ویلم کی مدد کرے سات لاکھ
سپاہ ایکمرتبہ نرغہ کرکے اہل اسلام پر جا گری جنگ مغلوبہ ہونے لگی تلوار چلنے لگی مومن
و کافر باہم ملگئے کشتون کے پشتے سرون کے انبار ہونے لگے دریاے خون جاری ہوا بازار
مرگ گرم ہوا جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو سواے سنان نیزہ کے اور کوئی شئے نظر نہین آتی ہی
کانون مین تلوارون کی جھنکار کی صدا آتی ہی یا نعرۂ دلیران کی صدا ہی مگر اہل اسلام کا یہ حال تھا
کہ جان دیے ہوئے تھے قدم پیچھے نہین ہٹاتے تھے برابر سے مقابلہ کر رہے تھے ایک ایک مسلمان پر
دس دس کافر ٹوٹے ہوئے تھے بڑی غضب کی جنگ ہو رہی تھی کہ صورت میدان جنگ تو پشتہ
رنگین ہوگیا تھا سواے سرون کے زمین پر کچھ نظر نہ آتا تھا مرکب سوارون کے جو قتل ہوگئے
تھے میدان جنگ مین کوتل پھر رہے تھے اور لاشون کو کچل رہے تھے کاسۂ سر چور چور ہو
پڑے تھے ملک الموت پریشان کہان تک روحین قبض کرین ایک روح قبض کرنے نہ پاتے
تھے کہ دس نیم جان ہوکر گرے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی کوئی نعرۂ آہ کر رہا ہی کسی کا بازو
لٹ گیا ہی کسی کا سینہ چاک ہی کسی کے تن پر سر ندارد ہی کوئی دم توڑ رہا ہی کسی کا وقت
انتقال قریب ہی کوئی بدنصیب زخم شکم سے نالان ہی کسی کے لب پر صداے الامان ہی کوئی
بحالت نزع مین بسبب زخم کاری کے ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کو موت کی ہچکی لگی ہی پسینہ آرہا
ہی کوئی یہ صدا دے رہا ہی کہ ہی کوئی ایسا کہ مجکو اس حالت مین تھوڑا پانی پلائے کسی کو اپنے
مرنے کا غم نہین ہی مگر فکر اہل و عیال کی ہی اور اُنکی تباہی کا خیال کرکے گریان ہی لشکر مین ایک
تلاطم برپا ہو رہا ہی مگر قدم نہین ہٹاتے ہین ثابت قدمی سے لڑ رہے ہین کافرون کا زور زیادہ
زور پکڑتا جاتا ہی یہان تک کہ اہل اسلام کا زور کم ہونے لگا قاعدہ ہی کہ لشکر بے سردار کہان تک
مقابلہ کرے دوسرے وہ قریب سات لاکھ کے ہین اور یہ دو لاکھ اسقدر بھی ٹھہرے تو بہت
ٹھہرے ایک تو یہ امر بہت بڑا مانع ہی کہ کوئی روکنے والا نہین اور نہ کوئی ترغیب دینے والا
ہی کیونکہ لشکر کو سردار لشکر لڑاتا ہی تو لشکر لڑتا ہی جبکہ لشکر کی پشت پر کوئی پشت دہندہ ہوتا ہی تو
سپاہی کا بھی دل بڑھتا ہی نہ یہ کہ جبکہ کوئی روکنے والا نہو تو کیونکر لڑے مثل ہی کہ تین چیزین
بغیر تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ بے فقیر لشکر بے میر میر لشکر اور یہ سردار لشکر تو گرفتار
ہوگیا اب یہ لوگ کسکے دکھانے کو جان دین مگر اسپر بھی اسقدر شمشیر زنی ہو رہی تھی کہ لشکر کفار کے
جی چھوٹ گئے مگر دستگیر یہ قلیل نگہبان بلند آواز درمیان صفون کے پکارتے پھرتے ہین دیا ان

بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید ۵ | روز جنگ است جنگ باید کرد | کوشش نام و ننگ باید کرد

آج جو تم لوگ لڑکر مرجاؤگے تو درجۂ شہادت پاؤگے گو کہ تمھارا سردار گرفتار پنجہ کفار ہوگیا ہی
مگر وہ کوشش کرو کہ کفار کو بھی معلوم ہو کہ لشکر بے سردار یون لڑتا ہی گو کہ یہ بھی بخوبی روشن ہی کہ
تم لوگ بہت کم ہو اور بے سردار کے ہو اور وہ بہت ہین اور اُنکے سر پر اُنکا سردار بھی موجود
ہی مگر یہ وہی لوگ ہین کہ جو ہمیشہ تمھاری شمشیر سے ڈرا کیے ہین مثل روباہ کے بھاگا کیے
ہین گو آج یہ دلیری بسبب تمھارے کم ہونے کے کرتے ہین مگر تم بھی وہ کام کرو کہ یہ بھی عمر بھر
یاد کرین اگر تم سب کے سب قتل ہوجاؤگے تو اسکی کچھ پروا نکرو اسکا بڑا اجر ملیگا صفحۂ ہستی پر
بہادرون مین شمار کیے جاؤگے لوگون کی زبانون پر یہ جاری ہوگا کہ لشکر اسلام گو کہ اُس کا
سردار نہ تھا مگر ایسا لڑا کہ دشمن بھاگ گئے ناموس کو اپنے بادشاہ کے بچاؤ انکو شہر مین
نہ جانے دو انکی مرادین برنہ آنے دو دیکھو انکا زور نہ روکو اور جمکر حملہ کرو ثابت قدمی دکھاؤ
بہادر کا وہی فرزند ہی جو کہ کھیت مین مرجائے حریف کو پشت نہ دکھائے حریف کے روبرو
سے بھاگنا بزدلون کا کام ہی تمھارے گھرانے مین شجاعت کا چلن ہی بہادری تمھاری
میراث ہی اور وراثت مین آئی ہی ڈٹ کر سینو پر تلوارین کھاؤ نیزون کے جنگل مین مثل
شیرون کے در آؤ تیرون کے نیستان کو شمشیر سے قلم کرو سپرون کی گھٹا کو درہم برہم
کرو دریاے لشکر کی شناوری کرو تم لوگ وہ ہو جو کہ ہمیشہ دریاے آتش کو پیرا کیے اور
پیرتے ہو یہ سپاہ تمھارے نزدیک کیا حقیقت رکھتی ہی مجمع روباہ ہی کبھی سنا ہی کہ سامنے
اسد کے روباہ ٹھہرتے ہون یہ تمام لشکر اور ہمراہیان لشکر بزدل ہین یہ کیا تم سے مقابلہ کرینگے
اگر آج تمنے انپر ظفر پائی تو بڑا کام کیا بہادری کا نام کیا شجاعت کی قدر کی اگر آجکی لڑائی کا
حال صاحبقران یا اُنکی اولاد سنیگی کہ خاوریون نے بڑی جوانمردی کرکے لشکر کفار کو
بھگا دیا گو کہ وہ بہت سے تھے اور یہ کم تھے اور انکا سردار بھی زیر ہوکر گرفتار ہوگیا تھا مگر
اُنھون نے کچھ اسکا بھی خیال نہ کیا مثل شیر ژیان کے اُن روباہ خصالون سے مقابلہ کیا اور
قتل و پامال کرکے اُنکو بھگا دیا تو بڑی قدر و منزلت روبرو صاحبقران کے تمھاری ہوگی اور
تمھارا نام بھی بہادرون مین ہوگا بہادرون کی عزت رہ جائیگی اگر آج تمنے کمی کی تو یہ
لوگ غرور کرینگے کہ یون اہل اسلام کو بھگا دیتے ہین آج یہ میدان تمھارے ہاتھ رہے
اگر مرجاؤگے تو بھی لوگ تمھاری قدر کرینگے اور نام آور بہادر کہلاؤگے اور لوگ تمھارا
نام لیکر تلوار اُٹھائینگے اسطرح جو جاؤشون نے صف کے درمیان مین صدائین لگائین
جن سپاہیون کے قدم اُٹھ گئی تھے وہ بھی جم گئے یہ صدا سنکر دل اُنکے قوی ہوگئے خیال
کرنے لگے کہ واقعی امر یہ ہی کہ آج کے دن سے بہتر کوئی دن نہوگا سچ ہی ایسی شمشیر زنی کرو
کہ کفار بھی جانین کہ ہان کسی سے سابقہ ہوا تھا اسطرح کے مرنے سے کوئی مرنا بہتر نہین ہی
وہ مرنا کس کام کا کہ چرپائی پر پڑکر مرے مثل نامردون کے بہادر کا تابوت وہ ہی کہ
جو میدان مین تلوار سے مارا جائے ہمارے باپ دادا نے کبھی میدان سے قدم نہین ہٹائے
تھے ہمیشہ کھیت مین ثابت قدم رہے اور ہزارون کو قتل کیا اور شمشیر زنی اور نام کرکے
مرے بڑے نام کیے ہم بھی تو انھین کی اولاد سے ہین افسوس کی بات ہی اور بڑا عیب ہی کہ

پھر ون پر تلوارین نہ کھائین یہ بزدلون کا کام ہی کہ تلوار سے منھ چھپائین اور دشمن کو پشت دکھائین ایسے ایسے خیال کرکے گو کہ لشکر قریب فرار تھا مگر جب ایسے خیال اُنکے دل مین جاگزین ہوئے تو یا تو قصد بھاگنے کا کیا تھا یا ایک مرتبہ سبکے سب ملکر حملہ آور ہوئے اور لشکر مخالف کا ستھراو کرنے لگے خون کے دریا بہانے لگے بسمل خاک پر طپان نظر آنے لگے انھون نے ایسے حملے کیے کہ کفار کو دم لینا دشوار ہو گیا یہ برابر قتل کرتے ہوئے کبھی میمنۂ لشکر پر گرے کبھی میسرۂ لشکر پر جا پڑے صفین کی صفین خالی ہوگئین ہزارون سر قلم ہوگئے ہزارون بیجان ہوئے ہزارون قریب مرگ پہونچے گلشن بہار لشکر کو انھون نے مثل باد خزان کے برباد کر دیا مثل برگہاے خزان دیدہ کے تمام صفون کو درہم وبرہم کر دیا ہر جگہ خاک اوڑنے لگی ہر روش و پٹری برباد ہوئی یہان تک کہ دفتر لشکر کے ورق ورق کو جدا کیا کوس جو سرنگون پڑے تھے تو اُنسے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا خم شراب سرنگون پڑے ہین اور خمخانے پر تباہی آئی ہی عجب تہلکہ اہل اسلام نے ڈالدیا ایسی بے سردار کی فوج کبھی نہین لڑی یون کبھی جنگ نہین ہوئی دو تین جو حملے یون کیے تو تمام لشکر کفار تہ و بالا ہو گیا اہل لشکر کو انتشار ہو گیا پرے کے پرے خالی ہوگئے صفین کی صفین برباد ہوگئین مورچے ٹوٹ گئے کفار کے دل چھوٹ گئے یہ جو کیفیت ارژنگ نے دیکھی کہ لشکر کو انتشار ہی قریب ہی کہ فرار کرے سنجتگان سے کہا کہ غضب ہوا لڑائی بنی ہوئی بگڑ گئی دیکھو سپاہ کا کیا حال ہی اُسکو ٹھہرنا محال ہی عجب طرح کی اہل اسلام لڑائی لڑتے ہین ارے لشکر مین سردار نہین ہی اُسپر تو اُنکا یہ حال ہی کہ اتنے بڑے لشکر کو تباہ کیے دیتے ہین اس قلت پر تو یہ نوبت ہی اگر کثرت بھی ہوتی تو خیر اسوقت مین تو میرا یہان ٹھہرنا بھی دشوار ہوتا یا اُنکا سردار اُنکے سر پر موجود ہوتا تو میرا لشکر کب کا شکست کھا کر بھاگ چکا ہوتا اب مین کیا کرون ابھی ابھی کا ذکر ہی کہ اُنکے رخ پھر گئے تھے اور قریب فرار کے تھے یہ کیا ہوا کہ پھر جمکر لڑنے لگے کیا اُنکی مدد کہین سے آگئی ہی کہ اُنکو قوت ہو گئی اتنو مجکو رنگ دوسرا معلوم ہوتا ہی سنجتگان نے کہا جی نہین یہ لوگ یون ہی لڑتے ہین اور مرنے کو حیات تصور کرتے ہین میرے نزدیک تو اُنکی مدد نہین آئی بلکہ اُنکے دل نقیبان فوج نے بڑھائے ہین لہذا اب آپ بھی لشکر کو ترغیب دین کہ وہ جمکر حملہ کرین ایک حملے مین وہ فرار کر جائینگے یا یہ ہوگا کہ سبکے سب قتل ہو جائینگے یہ جو سنجتگان نے کہا تو ارژنگ نے نقیبون کو حکم دیا کہ تم درمیان مین لشکر کے جاکر صدا دو کہ اے اہل لشکر آگاہ ہو کہ یہ اہل اسلام تھوڑے سے ہین کیون اُنکے قتل سے روگردانی کرتے ہو سب ملکر حملہ کرو ایک حملے مین تم اُنپر ظفریاب ہوگے کیونکہ وہ لوگ یا تو قتل ہو جائینگے یا فرار کر جائینگے خاور تمھارے ہاتھ آجائیگا دیکھو دل کو قوی کرو ہمت کو نہ ہارو شیرانہ حملہ کرو ارے تم اسقدر ہو کہ اگر اُنپر ایک ایک مٹھی خاک بھی ڈالوگے تو وہ اسقدر کم ہین کہ چھپ جائینگے اور دب جائینگے یہ جو ارژنگ نے کہا تو نقیبون نے جاکر میدان مین صدائین دین یہ سُننا تھا کہ ایک مرتبہ سب لشکر کفار لشکر اسلام پر حملہ ور ہوا ایسی کوشش کی اور ایسا حملہ کیا کہ ایک ایک دیندار پر بیندرہ بیندرہ کافر ٹوٹ پڑے انھون نے بھی قتل کرنا شروع کیا بہت کافرون کو قتل کیا اور آپ بھی قتل ہوئے مگر کہان تک اُنکا زور روکین کہان تک حملہ رد کرین آخر قدم نہ تھم سکے تمام فوج کے منھ پھر گئے اب بھاگنے لگے مگر اُس حالت

فرار مین بھی ہزارون کو قتل کیا پڑاؤ پر پہونچے وہان بھی کفار نے دم نہ لینے دیا عقب مین پہونچکر قتل کرنا شروع کیا اس اثنا مین علم لشکر اسلام بھی سرنگون ہوا یعنے علمدار لشکر کو ولیم نے قتل کیا یہ لوگ پڑاؤ پر جا کر اور جمکر پھر لڑنے لگے تھے کہ علمدار کا قتل ہونا تھا کہ پھر انکی جی چھوٹ گئے دل ٹوٹ گئے وہان سے رخ شہر کا کیا مگر کفار نے اندر شہر کے جانے نہ دیا در شہر پر بڑے غضب کی تلوار چلی مگر یہ لوگ کہان تک مقابلہ کرین انکی جمعیت مین کمی ہوتی جاتی ہی ایک شب اور دو پہر دن لڑتے ہوئے گذرا ہی اب کیا مقابلہ کر سکتے ہین سردار بھی سر پر نہین انھین لوگون کا کام تھا کہ اتنے بھی اُلجھے اگر اور کوئی لشکر ہوتا تو کبھی اسقدر نہ لڑتا ایک ہی حملے مین فرار کر جاتا جب انھون نے دیکھا کہ کفار اندر شہر کے جانے نہین دیتے ہین تو انھون نے رخ صحرا کا کیا اور اُدھر کو بھاگے کفار انکا تعاقب کرتے ہوئے چلے جاتے ہین جہان پر اہل اسلام تمکر شمشیر زنی کرتے ہین ہزارون کو قتل کر ڈالتے ہین پھر بھاگ گئے ہین بھاگتے بھاگتے ہزارون کو مارا اور واصل جہنم کیا اب صحرا مین پہونچکر پراگندہ ہو گئے کوہ و بیابان مین پوشیدہ ہوئے اس لڑائی مین بہت سے اسیر بھی ہوئے جب کفار نے دیکھا کہ یہ لوگ یہان آکر منتشر ہو گئے تو انھون نے خیال کیا کہ اب تعاقب کرنا بیکار ہی واپس چلو اپنے لاشون کو اُٹھاتے ہوئے طرف شہر کے واپس آئے یہان جو لشکر کہ تعاقب مین نہین گیا تھا اُسنے تمام مال و اسباب و خیمہ و خرگاہ لوٹ لیا اور اسیر اپنا قبضہ کر لیا ارزنگ بھی آپہونچا وہ تمام فوج کو لیکر داخل شہر ہوا حکم قتل عام کا دیا لشکر کفار نے اہل اسلام کو قتل کرنا شروع کیا ہر گلی کوچے مین تلوار چلنے لگی رعایا قتل ہونے لگی ہر جگہ خون کے نالے بہنے لگے بازارین لٹنے لگین رعایا مین ہلچل پڑ گئی تمام شہر اُلٹ پلٹ ہو گیا ہر گلی کوچہ خون سے رنگین ہو گیا رعایا دوہائی دینے لگی یہ جو حال امرائے شہر نے دیکھا آپس مین صلاح کی کہ یہ گبر تو ہم سب کو قتل کر ڈالے گا بہتر یہ ہی کہ اسکے پاس چلین اور اس سے کہین کہ ہمپر کیون ظلم کرتے ہو اور رعیت کو کیون قتل کرتے ہو ہم سب آپکے تابع ہین جب وہ بادشاہ تھے ہم سب اُسکے فرمانبردار تھے اب آپ حاکم ہین ہم آپکے تابع حکم ہین اگر وہ بابت تبدیل مذہب سے کہے گا تو ہم اُسکا اسکو یہ جواب دینگے کہ مذہب بھی قبول کرتے ہین مگر ایک شرط ہے کہ اگر آپ ہمپر ظلم نہ کرین اگر بدعت کرینگے تو ہم مذہب نہ اختیار کرینگے دوسرے جو ہمارا بادشاہ تھا اگر وہ آپکا مذہب قبول کریگا تو ہم بھی بدل و جان آپکے مذہب کو اختیار کرینگے اگر اُسنے اس امر کو مان لیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے یون اپنی جانین بچائینگے اور موت سے پناہ کرینگے اور امن چاہینگے ورطہ ہلاکت سے نجات پائینگے کیونکہ انتو اُسکا ذور ہی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہین ہی یہ صلاح باہم کر کے رومال ہلاتے ہوئے ارزنگ کے قریب آئے اُسکو سلام کیا دیکھا کہ وہ گبر ناہنجار بڑے کبر و غرور و نخوت سے تخت پر بیٹھا ہوا ہی سختگان پہلو مین ہی خادم سر پر چتر لگائے ہوئے ہی تمام افسران فوج گرد و پیش تخت کے تھے سولہ کہار تخت کو دوش پر رکھے ہوئے ہین یہ بیچ چوک مین مع لشکر موجود ہی اہل لشکر رعایا کو قتل کر رہے ہین کچھ لوٹ رہے ہین یہ ہنس رہا ہی کہ یہ لوگ پہونچے جب انھون نے سلام کیا تو اُسنے بڑے غرور سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رعایائے شہر ہین آپکے پاس فریاد کرتے ہوئے آئے ہین ہماری فریاد کو پہونچیے ہم پر ظلم نہ فرمائیے ہمارے

ہمارے قتل سے ہاتھ اُٹھائیے ہمارا کیا قصور ہی جو آپ ہمکو بیکار قتل کرتے ہین ہم تو آپ سے لڑے بھی نہین یہ بدعت ہم پر کیون روا رکھی ہی ہم سب بے قصور ہین جب وہ بادشاہ تھے ہم اُنکی رعایا تھے اب آپ حاکم یہان کے ہوے بزور تلوار یہ ملک آپکے قبضے مین آیا اب ہم آپکی رعایا ہین ہمکو آپکی فرمانبرداری مین کوئی عذر نہین ہی اگر آپ ہمپر مہربانی کرین تو بعید از بندہ نوازی نہوگا ارژنگ نے یہ سُنکر کچھ جواب نہ دیا خاموش بیٹھا رہا تھوڑے عرصے تک انھون نے تامل کیا کہ شاید کچھ جواب ملے جب دیکھا کہ کچھ نہین ملتا ہی تو پھر یون کہنے لگے کہ ای ارژنگ ہم غریبون پر رحم کر ظلم سے ہاتھ اُٹھا ہمارے خون سے درگذر کر ہمارے حال پر نظر رحمت کر ہملوگ رعایا ہین بقول شاعرع رعیت چو بیخ است سلطان درخت اگر ہمکو قتل کر ڈالے گا تو پھر کون تیری اطاعت کریگا ارے حکومت بسبب رعیت کے ہوتی ہی ہملوگ بادشاہ کے اولاد کی جگہ ہوتے ہین اکثر سُنا گیا ہی کہ شاہان ماسبق فرماتے تھے کہ ہم جو حکومت کرتے تھے تو رعایا کے سبب سے اگر ہم اُنکو خوش نہ رکھتے تو کبھی حکومت نہین کر سکتے تھے ہمکو رعایا اپنی اولاد سے زیادہ ہی ای ارژنگ کچھ تو رحم کر جب اسطرح ان لوگون نے کہا تو ارژنگ تو کچھ نہین بولا مگر سختگان نے یہ جواب دیا کہ خداوند یہ فرماتے ہین کہ اگر تم لوگ یعنے کل اہل شہر ہمارے مذہب کو قبول کرو تو ہم تمکو امان دیتے ہین ورنہ ہم قتل و غارت سے نہ باز آئینگے اُن لوگون نے کہا کہ ہمکو منظور ہی کہ ہم آپکا مذہب قبول کرین مگر دو شرطون سے پہلی شرط یہ ہی کہ آپ ہم پر اسوقت سے نہ ظلم کرین کل ہم سبکے سب آپکی اطاعت کرینگے آج ہم اہل شہر کو جمع کرلین اور اُنکو عتاب شاہی سے ڈرالین جب تو وہ ہمارے کہنے کو مانینگے اگر ہم اُنکو اسوقت اس امر کی صلاح دینگے تو وہ یہ عذر کرینگے کہ وہ تو ہمکو اور ہماری اولاد کو قتل کرینگے اور قتل کر رہے ہین اور ہمارا مال و اسباب غارت کر رہے ہین ہم کیونکر اُنکی اطاعت کرین ہمکو قتل ہونا منظور ہی مگر ایسے ظالم کی اطاعت کرنا منظور نہین ہی جبکہ بادشاہ اُنکو امان دیگا تو اُنکو بھی خیال ہوگا کہ بادشاہ نے ہمارا پاس کیا اور ہمکو اپنی رعیت خیال کیا ہمارے قتل سے درگذر اب جو اُسکی خواہش ہو اُسکو پورا کرین اُسکی سرتابی نکرین دوسری شرط ہم لوگ کل بیان کرینگے آئندہ آپکو اختیار ہی یہ جو تقریر سختگان نے سُنی ارژنگ سے کہا کہ امان کا حکم جاری کر دیجئے بیشک یہ لوگ اطاعت کرینگے انکے قتل کرنے سے کچھ حاصل نہین ہی اگر یہ لوگ زندہ نہونگے تو پھر کس پر حکمرانی کروگے ارژنگ نے کہا کہ تمکو اختیار ہی بس اُسیوقت سختگان نے حکم دیا کہ اب اہل شہر کو نہ قتل کرو ہمنے اُنکو امان دی یہ حکم جاری ہونا تھا کہ رعایا قتل ہونے سے بچی لوٹ شہر کی موقوف ہوئی امن ہوا اُن لوگون سے سختگان نے کہا کہ آپ جائین کل صبح کو سب کو لیکر حاضر دربار ہون اور جو شرط کہ آپکو بیان کرنا ہو بیان کرین بعد اُسکے مذہب خداوند قبول کرین وہ لوگ سلام کرکے واپس گئے یہان شہر مین امن ہوا سب نے اپنے اپنے گھرون کے دروازے بند کر لیے تھے اُنھون نے دروازے کھولے جو لوگ قتل ہوگئے تھے اُنکے عزیز اُنکی لاشین اُٹھا لے گئے اُنکے دفن و کفن کی فکر کرنے لگے دوکانین سب نے اپنی اپنی بڑھائین تمام شہر مین ہر گھر سے صدائے گریہ بلند تھی کوئی مکان ایسا نہ تھا کہ جہانسے رونے کی آواز نہ آتی ہو کوئی بھائی کے لیے روتا تھا کوئی فرزند کے واسطے گریان تھا کوئی اپنے باپ کے واسطے بیقرار تھا کسی کا شوہر مارا گیا تھا

بڑا قتل عام ہوا تھا پہر بہر تک شہر مین خون برسا کیا اسمین بہت اہل شہر قتل ہوئے چونکہ وہ غافل تھے ورنہ وہ بھی اپنی فکر کرتے جب شہر مین امن ہو چکا رعایا کے دلون سے خوف قتل دور ہوا سب آسودہ ہوئے فکر کرنے لگے کہ کیونکر لاشین اٹھائین ایک دو ہون تو اٹھائین یہان تو رعایا یہ فکر کر رہی ہی ادھر ارژنگ بعد حکم امان دینے کے طرف ایوان شاہی اور دارالسلطنت کے چلا فوج کو حکم دیا کہ کچھ تو شہر مین رہے باقی بیرون شہر پناہ کے دروازے پر پڑاؤ کرے یہ حکم دیکر آپ مع افسران فوج کے اُسطرف کو روانہ ہوا ادھر فوج قریب دو لاکھ کے تو شہر مین رہی باقی بیرون شہر جا کر اُتری وہ دو لاکھ سپاہ جو شہر مین رہی تھی اُسنے چھاؤنی مین جا کر قیام کیا جہان فوج بہرام کی رہتی تھی انکو تو اپنی بند وبست مین رکھیے اور ارژنگ کو طرف ایوان شاہی کے جاتے ہوئے راہ مین چھوڑ دیلے

لیکن اب حال ناموس بہرام خان خاوری اور اہل شہر کا سُنیے کہ یہان بعد امن وامان اور واسطے آنے مقابلہ کے بہرام خان کا بیرون شہر اور جنگ وجدل ہو کر گرفتار ہونا اِن لوگون کا اِن سب امورون کے بعد کیا واقعہ ظہور مین آیا ملاحظہ فرمائیے

ناظرین والاتمکین پر واضح ہو کہ بہرام خان خاوری کا ایک بھائی ہی کہ نام اُسکا تومان خان خاوری ہی اور وہ ابھی کمسن بھی ہی یعنے کوئی قریب چودہ یا پندرہ برس کا سن ہوگا جسوقت کہ بہرام شاہ خاوری براے مقابلہ ارژنگ بن زمرد شہر سے باہر آیا اور مع سپاہ کے جانے لگا تھا تو اُسوقت اُسکو شہر مین براے حفاظت ناموس چھوڑ گیا تھا اور کچھ سپاہ بھی سپردگی مین دے گیا تھا اور اُس سے یہ کہہ گیا تھا کہ اگر خدانخواستہ میری شکست ہو اور حریف داخل شہر ہو تو تم ناموس کو مع اِس فوج کے لیکر دوسرے دروازۂ شہر سے ان سب کو اپنے ہمراہ لیکر کسی طرف کو نکل جانا خبردار خبردار حریف سے مقابلہ نکرنا ناموس کو بچانا اُنکی آبرو کا لحاظ رکھنا اِن زنان باعزت اور بے دست وپا کو اسیری لشکر کفار وقتل سے بچانا بلکہ مناسب وقت سمجھ کر ہوشیاری سے تم مع اِن سبکے ترکستان کو چلے جانا اور حاکم ترکستان کو اِس واقعی سے آگاہ کرنا اگر تم مقابلہ کروگے اور خدانخواستہ تم بھی قتل یا اسیر ہوگے تو یہ لوگ بالکل تباہ وبرباد ہو جائینگے اِنکی پھر کوئی سرپرستی نہ کرسکے گا اور نہ کوئی خبر لینے والا ہوگا یہ بھاگ کر کہان جائینگے اِنکی آبرو بھی بن جائیگی اور جہان تک ممکن ہو زر وجواہر بھی ہمراہ لے لینا خزانے مین ایک خرمہرہ نہ چھوڑنا اُسنے پہلے اِن امورون سے انکار کیا تھا اور آمادہ براے جنگ ہمراہ چلنے کو تھا مگر جب بہرام خان خاوری نے بہت کچھ اونچ نیچ نشیب وفراز دنیا اُسکو دکھایا اور سمجھایا تو وہ بچہ راضی ہوگیا اسمین بہرام شاہ کے دو مطلب تھے ایک تو یہ کہ ابھی یہ بچہ ہی جنگ وجدل کے حالات سے واقف نہین ہی نہ معلوم کیا ہو گیا ہو دوسرے اِسکے یہان رہنے سے یہ امر ضرور ہوگا کہ ناموس تباہی سے بچ جائینگے اس سبب سے بہرام شاہ نے اُسکو شہر مین چھوڑ دیا تھا تو مان خان خاوری نے بعد جانے بہرام شاہ کے یہ تدبیر کی تھی کہ کل مال واسباب وزر وجواہر آرایون پر بار کرا کے متصل در شہر کے کہ جدھر سے اُسکا قصد نکل جانیکا تھا

قبل سے بھجوا دیا تھا اور اُن دس ہزار سپاہ مین سے پانچ ہزار اُسکی حفاظت کے لیے وہان مقرر کی تھی اور اُنکو حکم دیا تھا کہ تم ہمہ وقت مسلح و مکمل وہان موجود رہنا اور پانچ ہزار اپنے پاس رکھی تھی اُنکو بھی یہی حکم تھا کہ ہمہ وقت مسلح اور مکمل رہنا اور مستعد سفر رہنا اور سواریان بھی ہر وقت در دولت پر موجود رہنے کا حکم دیا تھا اور تمام امیران شہر و رئیسان شہر کو بُلا کر کہا تھا کہ بھائی صاحب مجکو اسواسطے یہان چھوڑ گئے ہین جو کچھ کہ بہرام نے اُسکو تعلیم کیا تھا وہ سب اُنکے روبرو بیان کیا اور جو کچھ کہ آپ تدبیر کی تھی وہ بھی کہ دی اور کہا کہ مین آپ لوگون سے بھی کہتا ہون کہ آپ لوگ بھی اپنے مال و اسباب و ناموس کو میرے ہمراہ کر دین جب کوئی ایسا وقت پڑیگا تو مین اُنکو اپنے ہمراہ لیکر نکل جاؤنگا اور جن صاحب کا جی چاہے میری ہمراہی قبول کرین اور جنکا جی چاہے وہ یہین قیام کرین مین کسی پر زور و ظلم نہین کرتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ ضرور اپنے ناموس کو میرے ہمراہ کرین مین صرف اُنکی حفاظت و آبرو بچانے کے لیے کہتا ہون یہ سنکر سبنے اُسکی دعا و ثنا کی اور اُسکی عقلمندی و دانائی کی تعریف کی اور عرض کیا کہ خدا وہ دن نہ لائے کہ ہمارے بادشاہ کو شکست نصیب ہو ہماری یہ دعا ہی کہ وہ ظفریاب ہو کر آئین مگر ہان یہ امر جو آپنے فرمایا تو ہمکو بدل و جان قبول و منظور ہی ہم اپنے اہل و عیال و متاع و مال کو آپکے سپرد کیے دیتے ہین اگر خدانخواستہ ایسا وقت آئے تو آپ شوق سے اُنکو اپنے ہمراہ لیجائیگا اُسوقت ہم مین سے جسکا جی چاہے گا وہ آپکے ہمراہ چلے گا یہ سنکر اُس لڑکے نے ان سب کی اُسوقت بہت تعریف کی اور اُنکو رخصت کیا وہ لوگ اپنے گھرون پر گئے اور تمام مال و اسباب و زر و جواہر بار کرکے اور اپنے ناموس کو لیکر اُسکے پاس آئے اور اُسکے سپرد کرکے سب چلے گئے تھے مگر کچھ لوگ ایسے تھے کہ اُنھون نے اسپر عمل نہین کیا تھا وہ اُسیطرح شہر مین مقیم تھے جب وہ یہ سب بند و بست کر چکا تھا تو چند ہرکارے اُسنے واسطے خبر کے مقرر کیے تھے کہ وہ دم بدم کی خبر لائین یہان تک خبرین آنے لگین پہلے یہ خبر آئی کہ بادشاہ نے بیرون شہر قیام کیا بعد اُسکے خبر آئی کہ لشکر حریف آیا پھر خبر آئی کہ طبل جنگ بجا اور مقابلہ ہوا سرداران لشکر اسلام گرفتار ہوئے پھر دوسرے دن یہ خبر آئی کہ طبل جنگ بجوایا گیا کل پھر مقابلہ ہوگا دوسرے دنکے مقابلے کی خبر آئی کہ آج پھر مقابلہ ہوا اور تمام سرداران لشکر اسلام گرفتار ہوگئے ابھی تک یہ خاموش ہی خبرین سن رہا ہی ہرکارے دمبدم آکر خبر دیتے ہین ڈانک بیٹھی ہوئی ہی لمحہ لمحہ و پل پل کی خبر مل رہی ہی یہان تک کہ یہ خبر آئی کہ بہرام شاہ بھی گرفتار ہوگیا اب اُسکو فکر ہوئی اُسنے محل مین جاکر حکم دیا کہ سب تیار رہین تقدیر برگشتہ ہوگئی مقدر پلٹ گیا ہم تباہ ہوگئے اس گھر پر تباہی آئی بھائی صاحب اسیر ہوگئے اب کوئی دم مین حریف شہر مین آتا ہی سب بہت جلد تیار ہون تاکہ مین تم سب کو لیکر نکل جاؤن اُسی اثنا مین چند رئیسان شہر مین سے بھی حاضر ہوئے جنکو کہ چلنا تھا اُدھر یہ حکم تیاری سفر دیکر باہر آیا کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ اب جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی یہان تک کہ ہرکارون نے خبر دی کہ اہل اسلام نے شکست کھائی فرار پر قرار لیا اب حریف پڑاؤ لوٹ رہا ہی کوئی دم مین داخل شہر ہوتا ہی یہ خبر پاتا تھا کہ وہ گھبرا گیا تمام ناموس کو سوار کرا کے قبل داخل ہونے ارژنگ کے مع زر و جواہر و سپاہ و ناموس کے مع چند اہل شہر کے دوسرے دروازے سے نکلکر ترکستان کو روانہ ہوا اب اسکا بھی حال آئندہ بیان اور تحریر ہوگا یہان تمام عمارت و خزانہ شاہی

خالی ہی ذی روح کی قسم سے تو ایک چڑیا بھی نہین ہی اور وہ مقامات شاہانہ ہُو کا مقام معلوم ہوتے ہین اور از قسم زر و جواہر ایک خرمہرہ بھی نہین ہی اور نہ اُسنے چھوڑا ہی سب اپنے ہمراہ لے گیا ہی اسواسطے کہ حریف اکثر تمام محل و عمارت مین سناٹا بائے ہُو کا مقام ہو رہا ہی ایسی حالت ہی کہ انسان کو وہان جاتے ہوئے خوف معلوم ہو در دولت پر خاک اُڑ رہی ہی نہ کوئی حاجب ہی نہ دربان خزانے مین بجاے زر و جواہر کے کنکر پتھر ہین یہان کا تو یہ حال ہی اب سُنیئے کہ اس عرصے مین ازرنگ داخل شہر ہوا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا اور بیان ہو چکا ہی کہ حکم قتل عام دیا تھا اہل شہر کی فریاد و فغان سے امان دی اور آپ خود طرف عمارت شاہی کے چلا تھا یہان تک کہ وہان آکر پہونچا یہان آکر تماشا دیکھا کہ سناٹا پڑا ہوا ہی سواے یاس و حسرت کے وہان کوئی رہنے والا نہین معلوم ہوتا ہی کچھ زاغ و زغن دیوارون و درختون پر بیٹھے ہین انسان کا تو نام نہین ہی سب دروازے ایوان شاہی و محلات تختگاہ کے کشادہ ہین نہ کوئی چوبدار نہ محلدار نہ حاجب نہ دربان نہ خدمتگار نہ غلام ہی عجب عالم ہی تمام محل ویران ہی یہ اس واقعے کو دیکھکر تخت پر سے اُترا مع اپنے سردارون کے ایوان شاہی مین آیا اُسکو بھی ویران پایا اندرون محل گیا تمام محلون کو خرابہ پایا باغ کو تاراج یہ دیکھکر اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ یہ کیا سامان ہی یہان تو کوئی نہین ہی ناموس بہرام مین سے کیا بہرام قبل سے انکو کہین روانہ کر گیا تھا ارے کچھ مال و اسباب بھی چھوڑا بڑی عقلمندی کر گیا کوئی جا کر خزانہ تو تلاش کرے تاکہ معلوم ہو کہ خزانے مین بھی کچھ ہی یا نہین ہی سختگان نے کہا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہی کہ کچھ خزانے مین بھی نہوگا ازرنگ نے کہا کہ اچھا تلاش تو کر دیہ تو ہم بھی جانتے ہین دوسرے کوئی جا کر ہمارے لشکر سے فرش وغیرہ لائے کہ ہم یہان راحت سے بیٹھین کل سب انتظام و بند و بست ہوگا کچھ خادم وغیرہ تو فرش لینے کو گئے کچھ خزانہ تلاش کرنے لگے تو وہان یہ تدبیر کر گیا تھا کہ جب تمام روپیہ و اشرفی و زر و جواہر خزانے سے نکال کر بھیجا چکا تھا تو خزانہ خالی ہو گیا تھا اُسمین کنکر پتھر رکھوا کر قفل دے دیا تھا اور اُسپر ایک کاغذ لکھکر لگا دیا تھا کہ این خزانہ بہرام شاہ خاوری اُسپر بہرام شاہ کی مہر کر دی تھی جب ملازم تلاش کرتے اُدھر پہونچے تو دیکھا کہ ایک دروازہ بند ہی اُس مین بہت بڑا قفل لگا ہوا ہی اور اُس قفل پر کاغذ لگا ہی اُسپر وہی عبارت تحریر ہی جو کہ مذکور ہو چکی ہی ملازم دیکھکر ازرنگ کے پاس آئے تمام واقعہ بیان کیا یہ سُنکر ازرنگ وہان سے چلا اور اُسطرف سے آکر راہ مین سختگان سے کہا کہ یہ واقعہ میری سمجھ مین نہین آیا کہ یہ خزانہ یہان کیون رہنے دیا اسکا کیا سبب ہی جبکہ تمام مال و اسباب و ناموس کو روانہ کر دیا تو اسکو کیون نہ روانہ کیا میری عقل مین نہین آتا ہی سختگان نے کہا کہ میری راے مین یہ آتا ہی کہ شاید بہرام نے یہ خیال کیا ہو کہ اس خزانے کو رہنے دو جب ہم قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرینگے تو اسکو صرف کرینگے اس سبب سے یہ خزانہ یہان رہنے دیا ازرنگ نے کہا کہ تمھاری راے بہت ٹھیک ہی یہی منشا تھا دوسرے سردار نے کہا کہ میری راے یہ کہتی ہی کہ بہرام نے کسی کو یہان سے روانہ نہین کیا بلکہ سب کو چھوڑ گیا ہی جبکہ آپ داخل شہر ہوئے ہین اسوقت مین کوئی عزیز اُسکا یہان تھا وہ یہ سب مال و اسباب لیکر اور ناموس کو بھی اپنے ہمراہ لیکر یہان سے روانہ ہوا ہی جلدی مین یہ خزانہ چھوٹ گیا بہرام شاہ کبھی ایسا نکرتا نہ ناموس کو روانہ

کر دیتا قبل سے اسکو تو اپنی فتح کی امید تھی یہ خاص اقبال خداوند تھا جو اسپر ظفر پائی ورنہ کسی نے ان لوگون پر ظفر پائی ہی ارژرنگ نے کہا کہ یہ رائے بھی ٹھیک ہی بہر طور جو کچھ ہو یہ خزانہ میرا تھا میرے لیے چھوٹ گیا ہی اس سفر مین میرا روپیہ بھی بہت صرف ہوا ہی اسکا معاوضہ ملگیا یہ گفتگو کرتا ہوا اُس مقام پر آیا ایک خادم سے کہا کہ اس قفل کو توڑ ڈالو اُسنے قفل کو گرز سے توڑا دروازہ بھی اُسکے ساتھ ٹوٹ کر گر پڑا اب جو دیکھا تو ایک زینہ نظر آیا اور اُسکو بہت صاف و شفاف پایا اور تاریکی بہت پائی ارژرنگ نے حکم دیا کہ روشنی لاؤ خدمتگار دوڑ کر روشنی لایا ارژرنگ بہت خوش ہی کہ بہت بڑا خزانہ ہاتھ آیا جب روشنی آئی ارژرنگ و سختگان و چند سردار مثل اسلم و غیرہم کے اُس دروازے مین آئے اور بذریعہ اُن پھولون کے دوسرے دروازے پر پہونچے مگر یہ دیکھا کہ کیا کیا عمدہ اور نفیس نقش و نگار اُنکے در و دیوار پر بنے ہوئے ہین کہ جنکو دیکھکر انسان کی بھوک پیاس جاتی رہے یہ سب کے سب اُس نقش و نگار کو دیکھتے ہوئے دوسرے دروازے کے پاس آئے اب جو دیکھا تو اُسکو بھی مقفل پایا مگر گچھا کنجیون کا کھونٹی پر لٹکا ہوا دیکھا اُسکو اُتار کر جو دروازے کا قفل کھولا تو کیا نظر پڑا کہ ایک دالان بہت وسیع ہی اُسمین تمام صندوق آہنی چھت مین لٹکے ہوئے ہین یہ دیکھکر ارژرنگ اُچھل پڑا مارے خوشی کے پھولون نہ سماتا تھا فرط خوشی سے چہرہ لال تھا حکم دیا کہ ان صندوقون کو اُتارو لوگون نے صندوق اُتارے جب سب صندوق اُتر آئے تو اُنکو اُن کنجیون سے کھولنا شروع کیا یہ تو معلوم نہ تھا کہ یہ کنجیان انھین کی ہین مگر صرف امتحان کے واسطے کہ شاید یہی کنجیان اُنکی ہون موافق راے کے وہی کنجیان نکلین اب تو صندوق کھولنا شروع کیے جس صندوق کو کھولا اُسمین کنکر پتھر پرانے جوتے جانورون کے اُستخوان کھجلتا ہارے حیض دیکھے جسکو دیکھکر سبکے ہوش جاتے رہے سختگان نے کہا کہ دیکھا آپنے یہ خزانہ ہی جو کہ بہرام شاہ آپکے واسطے چھوڑ گیا تھا مین خود حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہ یون خزانہ چھوڑ دیا یہ سبب تھا واہ کیا خوب جوتے مارے ارژرنگ یہ دیکھکر بہت شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ ارژرنگ یہ کیا غضب ہوا اہل اسلام واقعی بڑے غضب کے ہوتے ہین کوئی بات اُنکی عقلمندی سے خالی نہین ہوتی ہی ہمنے کتنا بڑا دھوکا کھایا خیر یہان خزانہ نہین ہاتھ آیا تو اور کسی ملک مین ہاتھ آئیگا اب تو ہمنے ملک گیری پر کمر باندھی ہی ہمکو تو لوٹ مین بہت کچھ ملگیا یہ کہکر باہر آیا اس عرصے مین یہان خادمون نے فرش لاکر بچھا دیا تھا یہ آکر اُس فرش پر بیٹھا اسنے حکم دیا کہ تمام شہر کے گلی کوچے خون و لاشون سے صاف کیے جائین کل ہم شہر کی سیر کرینگے اور چارچی جاریج دے کہ کل ہم دربار کرینگے جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو آکر عرض کرے تین دن تک ہم سبکی سُنینگے بعد تین دن کے پھر جو کوئی عرض کریگا اُسکی سماعت نہوگی یہ حکم قطعی ہمنے جاری کیا ہی یہ حکم دیکر کہا کہ بلاؤ ساقیان سیمین ساق کو کہ آکر شراب پلائین اور بلاؤ مطربان خوش آواز کو کہ آکر گانا سُنائین کیونکہ آج دو شبانہ روز ہوئے ہین کہ نہ تو ہمنے شراب پی ہی اور نہ گانا سُنا ہی یہ حکم دینا تھا کہ فوراً ساقی کشتی شراب کی و قاب کباب کی لیکر حاضر ہوا جام بادۂ ناب سے لبریز کرکے حاضر کیا ارژرنگ اُسکو لیکر پی گیا اب تو ساقی نے دورا باندھ دیا جسقدر لوگ وہان موجود تھے سب کو ایک ایک دو دو جام دیے جب دماغ سب کا بادۂ ناب سے گرم ہوا تو ارژرنگ نے حکم رقص شروع ہونیکا

دیا ایک مطرب پیشہ دراز پہنکر روبرو سبکے استادہ ہوئی سازندون نے ساز ملایا وہ گت ناچی بعد اُسکے یہ غزل گائی غزل

راہ بر آئین دل حضرت واعظ کیونکر
ناز بیجا تو اُٹھے گا کبھی ای حور نہین
سرو کو کیا مین نظر بھر کے چمن مین دیکھون
آپکی مانگ مین ابجان یہ سیندور نہین
صاف عشاق کا دل لیکے مکر جاتا ہی
وای صد وای یہ کلٹی شب دیجور نہین

وصل کرنے وہ کسیطرح سے منظور نہین
سامنے اُنکے رکھا تربت انگور نہین
وعدۂ وصل ہی وہ آج یہان آئینگے
سامنے آنکھون کے ہی وہ قد پر نور نہین
شکر خالق کا کرو راز نہان ہی سارا
تجسا چالاک کوئی ای بت مغرور نہین

شاد و افسوس یہ ہوتا دل رنجور نہین
ہی طبیعت عربی نازکت سمجھ لے دلمین
غنچۂ دل مرا خندان ہو تو کچھ دور نہین
تون بھری تیغ ہی کس کسکا گلا کاٹیگی
بیوفائی مین ابھی تم ہوئے مشہور نہین
ہجر کی رات بھی ہوتی ہی بلا کی ہمسر

اِس غزل کو وہ مطرب خوب خوب بنا کر گائی اور ایسا بنایا کہ اہل محفل دنگ ہوگئے ہر ایک کے منہ سے صدائے آہ اور واہ نکلنے لگی سبکی نوبت بجنون ہوگئی خصوصاً ازرنگ کی تو یہ حالت ہوئی کہ آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے زبان پر یہ صدا تھی کہ ای حوروش تو کیا خوب یہ غزل گائی کیا کہنا دل کو پائیمال کر ڈالا یہ کہتا جاتا ہی اور انعام دیتا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ذرا پھر اس غزل کو کہنا اُسنے پھر وہی غزل شروع کی ابکی اور طرح سے گائی اِسکے گلے مین مالا جو کہ مروارید کا تھا اُسکو انعام مین دیا وہ بہت خوش ہوئی اور ایک غزل گائی وہ غزل یہ تھی غزل

دلکو سنبھالیے کہ ہیں ناوک فگن ہوا
نکڑے اُدھر نقاب اِدھر پیرہن ہوا
آئینہ دیکھ دیکھ کے دو مجھکو گالیان
جب تک مری نظر سے نہ پنہان وطن ہوا
جب وہ کلام کرتے ہین منہ دیکھتی ہی خلق
سنتا ہون آج ہین کہ وہ توبہ شکن ہوا
وہ اور ہین جو جیتے ہین سو ہم کو دیکھکر
تیرے گلے کا ہار مرا پیرہن ہوا

نالہ مرا رقیب کے منہ کا سخن ہوا
اقرار وصل منہ سے نہ نکلا کسیطرح
تمکو بھی تو یقین ہو کہ پیدا دہن ہوا
ای عندلیب تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا
اُٹھتی ہین اُنگلیان کہ وہ پیدا دہن ہوا
ہاتھو ننے جو نیچے تری باتون سے مر گئے
آتی رہی بہار رہین توبہ شکن ہوا
لکھا ہوا ہی پیر مغان کی کتاب مین

جوش جنون نے ساتھ دیا جوش حسن کا
اپنے دہن سے تنگ وہ غنچہ دہن ہوا
کوسون تک اُلٹے پاؤن چلا آہ تیغ ہیب
دل داغ کھا کے کچھ نہوا تو چمن ہوا
جس لب کو صرف وعدہ نزاکت سے بار تھا
جنگی مین تھا جو تیر وہ لب پر سخن ہوا
چھیڑا جو ای جنون اسے تو لے تو جان لے
لاکھون مین داغ ایک ہی توبہ شکن ہوا

جب وہ یہ غزل بھی گا چکی تو کوئی رات بھی قریب پہر بھر کے آئی تھی اُدھر خادمون نے برائے آرام سامان شب مہیا کیا تھا کیونکہ وہان تو کوئی چیز نہ تھی بالکل محل ویران تھا یہانتک کہ جب رات پہر بھر اِسی شغل مین اُسکو گذری اب اُسکو کچھ غنودگی سی معلوم ہوئی اسنے برخاست کا حکم دیا اور آپ جا کر جہان ملازمون نے فرش وغیرہ کیا تھا لیٹا چونکہ تھکا ہوا تھا سو رہا اُدھر ہر ایک اپنے اپنے بستر پر آیا سب کے سب خواب غفلت مین مبتلا ہوئے اُدھر جب اسنے حکم دیا تھا کہ چارچی تمام شہر مین چاریج دے کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ صبح کو آکر عرض کرے ہمکو جب اُنکے کہنے کے چارچی نے چاریج دیا یہان وہ جو امیر اُسکے پاس گئے تھے اور اِنسے کہکر قتل عام موقوف کرایا تھا اپنے گھرون پر آئے اور تمام امرائے شہر کو جمع کیا اور باہم صلاح کی کہ آپ کیا کرنا چاہیے کیونکر اِس سے جان بچے کیونکہ یہ گبر سوال ترک اسلام کا کرتا ہی اگر ہم قبول نہین کرتے ہین تو وہ سب کو قتل کر ڈالے گا اگر قبول کرتے ہین تو مرتد ہوتے ہین اِس مین آپ لوگون کی کیا راے ہی آج تو یہ کہکر ہمکو ایک شب کی مہلت ملی دو شرطین ہین پہلی شرط بیان کر دی کہ آپ ظلم نکرین قتل عام سے دست بردار ہون بموجب ہماری خواہش

کے اُسنے قبول کیا قتل عام موقوف کیا شہر مین امن ہوا دوسری شرط کی بابت ہمنے کہا کہ ہم کل دربار مین بیان کرینگے اگر آپ قبول فرمائینگے تو ہم بھی اپنا مذہب ترک کرینگے یہ صرف اُسوقت کی بلا کا دفع کرنا تھا مگر اب صبح کو کیا تدارک کرین جو جان بچے اور مذہب بھی نہ جائے اُن لوگون نے کہا کہ یہی راے ہی کہ کل صبح کو ہم سب ملکر دربار مین چلین اور اُس سے بیان کرین کہ دوسری شرط ہماری یہ ہی کہ ہم آپکا مذہب اُسوقت قبول کرینگے جبکہ آپ شاہزادہ بدیع الملک اور رستم ثانی کو گرفتار کر لین گے یا قتل کرینگے اور تمام ملکون پر اپنا قبضہ کر لین گے اور وہ سب آپکا مذہب قبول کرینگے ہمکو بھی اُس حالت مین کوئی عذر نہوگا اگر اُسنے منظور کر لیا تو خیر ورنہ تقیہ کرینگے مذہب تو نہ ترک کرینگے جب سبکی یہ راے قرار ہوگئی اور سب مین باہم قرار یہ ہوا کہ صبح کو چلینگے یہ کہکر ہر ایک اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوا اور جا کر سو رہا یہان وہ وقت آیا کہ نور سحر نے اپنا رخ حجاب شب سے باہر نکالا اور تمام عالم کو منور کیا مہر منور فلک چہارم پر جلوہ گر ہوا لیلی شب پردہ روز مین بسبب شرم و حیا کے پنہان ہوئی موذنون نے مساجد مین اذان دی ہر ایک دیندار بیدار ہوا وضو کرکے نماز پڑھی اب وہ لوگ جو کہ شب کو صلاح کر گئے تھے وہ اپنے اپنے گھرون سے فراغت کرکے اُس مقام پر آنے لگے جہان کا وعدہ ہوا تھا کہ یہان جمع ہوکر اُس دربار مین جائینگے اُدھر ارژنگ کے ملازمون نے بیدار ہوکر اُس دربار کو آراستہ کیا کہ جہان بہرام شاہ خاوری حکمرانی کرتا تھا سب اُسکے اہل دربار حاضر دربار ہوئے نقارہ دربار کا ہوا سختگان بھی آیا یہان تو یہ بندوبست ہی صرف ارژنگ کا انتظار ہی کہ بیدار ہوکر برآمد ہو اُدھر ارژنگ جو بیدار ہوا تو قصد کیا کہ خادم کو آواز دون اُسکی نگاہ ایک جانب جو جا پڑی تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک دروازہ مقفل ہی اور ایک گچھا کنجیونکا بھی لٹکا ہوا ہی یہ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھا اور برابر اُس دروازے کے آیا آدمی کو بھی آواز نہ دی خود جا کر کنجیان اُتارین اس سبب سے کسی کو خبر نہ کی کہ شاید یہان بھی مثل اُنھین صندوقون کے کچھ نہ نکلے تو بیکار کی شرمندگی ہوگی یہ خیال کرکے قفل کو کھولا دونون پٹ کھولکر اندر قدم رکھا جیسے ہی قدم اندر رکھا فوراً دونون پٹ خودبخود بند ہوگئے اور ایک تڑاقا ہوا اور غبار بلند ہوا گلے مین کوئی چیز پڑ گئی یہ گھبرا گھبرا کر دیکھنے لگا کہ جھٹکا پڑا یہ منھ کے بھل زمین پر آیا کہ کسی نے کچھ منھ پر مارا کہ پھر اسکو ہوش نہ رہا جب یہ بیہوش ہوگیا تو صدا آئی کہ منم طمطراق عیار یون گرفتار کرتے ہین او کافر کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے اب مین تجکو لیجا کر ترکستان مین اپنے آقا زادے کے پاس قتل کرونگا اور پھر آکر اپنے مالک کو چھڑا لے جاؤنگا کیونکہ تو نے بہت سر اُٹھایا ہی تیرا سراب مین ہی خوب کچلونگا او موذی تو بہت بل کھاتا تھا یہ کہکر دو حلقون سے دونون ہاتھ اور دو حلقون سے دونون پاؤن اور دو حلقون سے گردن و کمر اور ایک حلقۂ کمند سے گولا لاٹھی کرکے ڈیڑھ گرہ عیاری کی دیکر سینہ پر باندھا اور چادر عیاری مین لپیٹ کر پشتارہ تو الگ رکھا اور کسوت عیاری سے قلم دوات نکالکر ایک پرچہ کاغذ پر یہ تحریر کیا کہ ای کافرون آگاہ ہو کہ مین تمھارے بادشاہ کو گرفتار کرکے لیے جاتا ہون

اسکو اپنے آقازادے کے پاس پہونچادون تو پھر آکر اپنے مالک کی رہائی کی فکر کرون
ہوشیار رہنا اسکا بھی خیال رکھنا اگر تمنے میرے مالک کو کسی قسم کی تکلیف دی تو یاد رکھنا
کہ ازرنگ کو قتل کر ڈالونگا اور تم مین سے بھی ایک کو زندہ نہ رکھونگا ہر ایک کو
چن چن کر قتل کرونگا مین عیار ہون تم میرا کچھ نہین کر سکتے ہو اگر میرے مالک کا ایک
رویان بھی کم ہوا تو یقین کر لینا کہ تم مین سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا یہ لکھ کر وہ
پرچہ دروازہ کھولکر اُسکے سرہانے رکھدیا اور پھر اُس دروازے مین آکر اندر سے
دروازہ بند کر لیا اور مہرہ نقب پر آکر پشتارہ اُٹھایا اور دوش پر رکھکر اُسی نقب
کی راہ سے روانہ ہوا یہان تک کہ دوسرے مہرے پر پہونچا جو کہ صحرا مین تھا شہر سے
پانچ کوس کے فاصلہ پر تھا باہر آیا پشتارے کو تو ایک غار مین پوشیدہ کیا اور
خود پھر اُس نقب مین آیا پہونچکر اُس مہرہ کو بند کر دیا جو کہ اُس کمرے مین تھا جہان سے
یہ اُسکو گرفتار کر لایا تھا اُس مہرۂ نقب کو بند کر کے پھر باہر آیا اور اِس مہرے کو بھی بند
کر دیا اور آپ پشتارہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا اب دیکھیے انکا حال کب
تحریر ہوتا ہے اور یہ گبر ناہنجار و نابکار کیونکر رہا ہوتا ہے شایقین کو معلوم ہو کہ ایک
عیار بہرام شاہ خاوری کا طمطراق نام تھا جبکہ اُسنے دیکھا کہ میرا آقا گرفتار ہو گیا
اور جنگ مغلوبہ ہونے لگی تو وہ لشکر سے الگ ہو گیا تھا پہلے تو اُسنے بہرام شاہ کی
رہائی کی فکر کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی بس وہ اُس وقت وہان سے شہر مین آیا
یہان آکر اُسوقت پہونچا جبکہ تومان خان خاوری برادر بہرام شاہ خاوری
مع ناموس و خزانہ جا چکا تھا یہان آکر اُسکو اسکی خبر ہوئی بہت افسوس کیا فکر
کرنے لگا کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ یہ گبر ہاتھ آئے پس سوچتے سوچتے یہ تدبیر سوچا کہ اسکو
دھوکا دیکر گرفتار کرنا چاہیے جبکہ ازرنگ داخل شہر ہوا تھا یہ بھی اسی فکر مین
اُسکے ہمراہ تھا کہ کیونکر گرفتار کرون مگر موقع نہ بن پڑتا تھا کہ قتل عام شروع
ہوا یہ اہل شہر کی حالت پر بہت افسوس کرتا تھا یہان تک کہ سفارش سے
چند اہل شہر کی قتل عام موقوف ہوا تھا ازرنگ طرف ایوان سلطانی کے
گیا تھا تو یہ بھی تبدیل شکل کیے ہوئے اور اُسکے ملازمون کی صورت بنے ہوئے اُسکے
ہمراہ تھا یہان تک کہ وہ خزانہ وا ہوا تھا جب اسنے اُس خزانے کو دیکھا فوراً اسکے
ذہن مین ایک یہ تدبیر آئی تھی پھر اسنے رات کا انتظار کیا تھا یہان تک کہ جب
رات ہو گئی تو پھر اسنے کیا کیا کہ ایک اپنے شاگرد کو اُسکے مکان پر سے لایا چونکہ وہ
یہان رہ گیا تھا باقی کل عیار ہمراہ تومان خان خاوری کے چلے گئے تھے اسنے
اُس سے کہا تھا کہ مین عیاری کرتا ہون تو اسقدر کام کرنا کہ جو مین کہون وہ کرنا
بعد اُسکے تو بھی ترکستان کو آج ہی مع اپنے اہل و عیال کے چلا جانا کیونکہ اب
یہ شہر رہنے کے قابل نہین رہا ہے اُسنے کہا کہ اُستاد فرمائیے مین کیا کرون اسنے
کہا کہ تو میرے ہمراہ آ وہ اُسکے ہمراہ چلا یہان تک کہ وہ اُس کمرے مین پہونچا
اُسکو اپنے ہمراہ لیکر آیا یہان وہ وقت تھا کہ ناچ گانا ہو رہا تھا ملازم وغیرہ فرش

برائے آرام ارژنگ کے اُس کمرے مین کر رہے تھے یہ بھی انھین کے ہمراہ اُس کمرے مین چلے گئے
تھے اُسمین ایک کوٹھری تھی مگر وہ بند تھی پہلے ملازم ارژنگ اُسکو کھولکر دیکھ چکے تھے جبکہ فرش
کرنے آئے تھے یہان کوئی پہرہ چوکی مقرر نہین کیا گیا تھا بسبب اسکے کہ کوئی خوف تو تھا نہین
جب یہ دونون اُس کمرے مین پہونچے تو دیکھا کہ فرش کیا ہوا ہی اسنے اُس شاگرد سے
کہا کہ تو اس کوٹھری مین جاکر نقب کھود اور دہانہ نقب اُس صحرا مین نکال جو کہ جانب
شمال اس ملک کے واقع ہی اور مین اور تدبیر کرتا ہون وہ شاگرد بموجب اپنے اُستاد
کے حکم کے نقب کنی مین مشغول ہوا تھا بہت تیز دست دو پہر کے عرصے مین نقب تیار
کر دی تھی ادھر اسنے یہ تدبیر کی تھی کہ تمام کوٹھری مین کل دار و بیہوشی بچھا دی تھی
اس تدبیر اور فکر سے کہ جو کوئی دروازہ کھولکر اندر جائے جب اسکا پاؤن اُسپر پڑے
تو حباب ٹوٹ جائین غبار اُڑے اور ایک کمند اس تدبیر سے باندھی تھی کہ جیسے آنے والا
اندر آئے اور اُسکا پیر اس کمند پر پڑے فوراً دروازہ بند ہو جائے اور آپ کمند کے
حلقے لیکر ایک گوشہ مین بیٹھا تھا اور وقت کا منتظر تھا جب اُسکا شاگرد نقب درست
کر کے اُسکے پاس آیا تھا تو اُسنے اُس سے کہا کہ اب تو چلا جا اور اس دروازے کو مقفل
کر دے اگر میری تدبیر چل گئی تو مین اُسکو گرفتار کرتا ہون کیونکہ وہ پھر اسی کمرے
مین آکر خواب مرگ مین مبتلا ہوگا یقین ہی کہ اُسکو صبح کو گرفتار کر لونگا شاگرد یہ سُنکر
فوراً باہر آیا اُسوقت وہ باہر آیا تھا کہ جسوقت وہ نابکار ناچ دیکھکر اور آکر فرش
مرگ پر خواب مرگ مین مبتلا ہو چکا تھا اسنے آہستہ سے دروازہ بند کیا قفل دیا کنجیا
کنجیون کا لٹکا دیا اور آپ دبے پاؤن اُس کمرے مین سے باہر آیا تھا اور سبکی نگاہ سے بچکر
اپنے مکان کو روانہ ہو گیا تھا کیونکہ اُس دن وہان کوئی پہرے چوکی کا بند و بست نہ تھا
اس سبب سے یہ بلا خوف و خطر سبکے نگاہون سے بچتا ہوا نکل گیا تھا دوسرے سب سو رہے
تھے کون دیکھتا یہان وہی واقعہ ہی جو کہ طمطراق سے سوچکر سامان کیا تھا اور یہ سوچا
تھا کہ جبکہ وقت سحر یہ نابکار اُٹھے گا تو ضرور اس در کو مقفل دیکھکر کھولے گا اور اندر آئیگا
مین گرفتار کر لونگا وہی واقعہ ہوا اور موافق اُسکے خیال کے ظہور مین آیا بس اُسنے اُسکو
گرفتار کر لیا جیسا کہ قبل مین تحریر کر چکا ہون اور لیکر چلا گیا اب آئندہ اسکا حال معلوم
ہوگا اب یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ اُسکو دیر ہوئی تب تو سختگان گھبرایا اور نہایت طبیعت
کو اس نابکار کی انتشار ہوا اسلم بن توج سے کہا کہ کیا سبب ہی جو اب تک خداوند
بیدار ہو کر باہر تشریف نہین لائے مین تجکو فکر ہی کہ مزاج اُنکا کیسا ہی اسلم نے
کہا کہ کبھی روز سے تھکے ہوئے تھے رات کو بھی بڑی رات تک ناچ و رنگ دیکھا کیے
آنکھ نہ کھلی ہوگی اور کیا سبب ہی کیونکہ کسی قسم کا خوف تو ہی نہین جو زیادہ مقام
فکر ہو کسی کو حکم دو وہ جاکر بیدار کرے سختگان نے کہا کہ میرا دل خود بخود پریشان ہوتا
ہی کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہی کوئی جلدی جاکر خبر لائے یہ سنکر ایک چوبدار نے کہا کہ
بندا ارژنگ کا زیادہ خیر خواہ تھا وہ اُس سے محبت بھی کرتا تھا کہ تو جاکر بیدار
کر دے وہ چوبدار جو اُس کمرے کے قریب آیا دیکھا کہ خادم و خواص بیدار کمرے اپنے

اپنے عہدے پہ ہوئے استادہ ہین اور دروازے کمرے کے بند ہین اسنے اُنسے کہا کہ کیا خداوند ابھی تک آرام کرتے ہین بیدار نہین ہوئے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان ابھی تک آرام فرمارہے ہین بیدار ہوکر آواز دین تو ہم اُنکی خدمت مین جاوین ہملوگ اس سبب سے اندر نہین گئے کہ کہین ایسا نہو کہ خداوند ہمپر خفا ہون ہم جو اُنکو بیدار کرین تو ہمپر عتاب نازل ہو یہ سُنکر اُس چوبدار نے کہا کہ تم تو یون ہی ڈرا کروگے دیکھو مین جاکر جگاتا ہون وہان دربار جمع ہی کبتک سویا کرینگے دربار مین چلکر حکم واحکام جاری کرین اور بند وبست کرین نیا نیا ملک ہاتھ آیا ہی رعایا یہان سرکش ہی ابھی پورا پورا قبضہ نہین ہوا ہی اور رعایا نے مذہب اسلام ترک نہین کیا ہی کوئی فساد اُٹھ کھڑا ہو تو بڑا غضب ہوجائے گا اگر ایسی وہ حکومت کرینگے تو ملک گیری کرچکے آرام سے اور ملک سے اور بند وبست سے بڑا فرق ہی یہ کہکر دروازہ کھولکر اندر آیا یہان پلنگ کو خداوند کے خیال کرکے وہ دوسرا دروازہ بھی کھولا اب بخوبی روشنی ہوئی دیکھا تو وہان کوئی نہین ہی حیران ہوگیا کہ یہ کیا ماجرا ہی یہان بھیرون ناچ رہا ہی نہ خداوند ہین نہ اور کوئی ہی خالی پلنگ پڑا ہی حواس جاتے رہے اُن ادمیون کو آواز دی کہ ای نمک حرامو یہان آؤ دیکھو تو یہ کیا ماجرا ہی تمھارے باپ کو کون لے گیا وہ تو یہان نہین ہین کیا ہوئے اور کہان گئے یہ صدا سُنکر وہ ملازم یہ کہتے ہوئے اندر آئے کہ واہ چوبدار میان آپ ہمکو گالیا دیتے ہین خداوند نے جو زیادہ مُنھ لگایا ہی تو آپکو غرور ہوگیا ہی ہم ایسی نوکری سے باز آئے کہ آپکی گالیان سُنین ہاتھ بیچا ہی کوئی ذات نہین بیچی ہی اگر یہی حالت ہی تو ہم لوگ اور کہین نوکری کرلینگے ہم ہرا دنے واعلے کی گالیان نہین سُنینگے آپ اگر مُنھ چڑھے ہین تو خداوند کے ہین ہمارے روبرو آپ بھی ملازم ہین چونکہ ہم مین صرف اتنی بات ہی کہ آپ چوبدار ہین کیا ہو جو ہم بھی برابر سے آپ کو جواب دین اور بُرا کہین یہ صرف خداوند کے خیال سے ہم لوگ خاموش رہتے ہین اور خداوند کی مہربانی کا پاس کرتے ہین ورنہ اسکی سزا آپکو ابھی دیتے اور مُنھ بنا دیتے یہ کہتے ہوئے اندر کمرے کے آئے یہان آکر کیا دیکھا کہ میان چوبدار برابر پلنگ کے استادہ ہین اور خداوند پلنگ پر سے ندارد ہین پلنگ خالی پڑا ہی یہ دیکھکر اُنکو حیرت ہوئی ابتو حواس جاتے رہے وہ غصہ سب رفوچکر ہوکر نیچے کے مقام سے نکل گیا یہ سب کے سب دم بخود ہوکر رہ گئے سکتے کی نوبت ہوگئی دل مین کہنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی خداوند کہان گئے اگر سوار ہوکر کہین جاتے تو ہمکو ضرور معلوم ہوتا آواز دیتے جب سے اس کمرے مین آئے ہین باہر نہین نکلے اگر بیتاب وغیرہ کو جاتے تو ہم سے آفتابہ وغیرہ طلب کرتے یہ ماجرا کیا ہی یہ تو یہ خیال کر رہے تھے یہان تک کہ اُس چوبدار نے اُنکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای نالائقو جلد بتاؤ کہ خداوند کہان ہین اور کون اُنکو لے گیا اگر مین نہ آتا تو تم یون ہی باہر کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم نہ بیدار کرینگے وہ آزردہ ہونگے تم کیسے ملازم ہوکہ اپنے مالک کی خبر نہین رکھتے ہو باوجودیکہ واقف ہوکہ لاکھون دشمن ہین اُسپر ایسے غافل ہوئے کہ کوئی خداوند کو لے گیا اور تمکو خبر بھی نہوئی دیکھو

توسہی تمکو کیسا اسلم و ویلم سے کہکر سزا دلواتا ہون کہ تم بھی یاد کروگے اُنھون نے
اسکا کچھ جواب نہ دیا خاموش کھڑے رہے پھر اُسنے غضبناک ہوکر کہا تو اُس وقت
اُنھون نے اتنا کہا کہ ہم کیا جانین خداوند کہا ہوئے ہم تو یہ جانتے ہین کہ وہ اپنے
باپ و دادا کے پاس کسی کام کو گئے ہونگے کوئی امر اُنکو اُنسے دریافت کرنا ہوگا اور کیا
ہوئے کیونکہ کمرہ اکیلا نہین ہی جب سے وہ آرام کرنے گئے کوئی اندر کمرے کے نہین
گیا وہی تنہا اندر تھے اور ہم لوگ باہر تھے ہمکو خبر نہین کہ وہان جاکر پھر کیا واقعہ اُنپر گذرا
ہمکو اُنکے امور خداوندی مین کیا دخل ہی اسمین کوئی مصلحت ہوگی یہ جو تقریر اُنھون نے کی
تو جوبدار بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ یہ تقریر تم لوگ بیکار کی کرتے ہو ایک تو خطا ہوئی
اُسپر نادم نہین ہوتے ہو اور اُسپر زبان ملاتے ہو تم لوگ بڑے گستاخ ہوگئے ہو اب
یہ بتاؤ کہ خداوند کو کون لے گیا کہان تلاش کرین اُنھون نے جواب دیا کہ ہم کیا جانین
اب یہ وہی سوال کرتا ہی اور وہ یہی کہتے ہین کہ جس سے ہم واقف نہین ہین اُسکو کیا
بتائین جوبدار یہ سُنکر مغموم باہر کو چلا ایک ملازم نے تکیہ کو اُٹھاکر فرش کو درست کرنا
چاہا تو ایک پرچہ کاغذ کا سرہانے سے نکلا اُسنے آواز دی کہ میان جوبدار یہان
آئیے دیکھیے کہ یہ کیا خداوند کے سرہانے سے نکلا ہی ہم جانتے ہین کہ خداوند کہین
گئے ہین اور یہ کاغذ لکھکر اپنے سرہانے رکھ گئے ہین تاکہ آپ لوگ پریشان نہون
جہان وہ تشریف لے گئے ہونگے اِس پرچہ کاغذ مین وہان کا نام تحریر ہوگا اور رکھدیا
ہوگا آپ بیکار ہمپر خفا ہوتے ہین یہ سُنکر وہ جوبدار واپس آیا اور وہ کاغذ اُسکے ہاتھ
سے لیکر پڑھنے لگا وہی کل مضمون پڑھا جو کہ قبل مین تحریر ہوچکا ہی صرف اِسقدر
زیادہ تحریر تھا کہ اگر اہل شہر کو تکلیف دوگے یا اُنکو عاجز کروگے اگرچہ تم سات لاکھ
ہو مگر مجکو کچھ پروا نہین ہی مین تم سب کو قتل کرڈالونگا آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے
جتا دیا اور یہ نہ کہنا کہ ہمکو آگاہ نہین کیا تھا یہ جو اُسنے اُس پرچہ مین تحریر پایا دونون
ہاتھون سے سر پیٹ لیا اور ایک آہ کا نعرہ مارکر رونے لگا کہ کیا کرون بڑا غضب ہوگیا
ہائے خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار گرفتار کرلے گیا ہمکو بے آقا کا کرگیا ہم
اب کسکے سہارے جئینگے اُن ملازمون نے پوچھا کہ جوبدار صاحب اسمین خداوند نے
کیا تحریر کیا ہی جو آپ یون بیقرار ہوکر روتے ہین یہ جو اُس ملازم نے کہا تو جوبدار
نے برہم ہوکر جواب دیا کہ تم لوگ کیا کانون سے بہرے ہو کہ مین کہہ رہا ہون کہ
خداوند کو بہرام شاہ خاوری کا عیار چرا کر لے گیا اور تم نہین سُنتے ہو مین کیا کرون
یہ جو جوبدار نے کہا ابتو سبکے ہوش جاتے رہے سبکے سب چیخین مار کر رونے لگے جوبدار
وہان سے وہ پرچہ لیے ہوئے دربار مین آیا مگر یہ حالت تھی کہ اشکِ غم آنکھون سے
بہتے جاتے تھے زبان پر ہائے خداوند تھا وہ پرچہ ہاتھ مین تھا یہ جو حال سختگان
نے دیکھا آواز دی کہ کیون میان جوبدار کیا ہوا یہ کیون حالت بنائی ہی کیون
خیر تو ہی خداوند کا مزاج تو اچھا ہی اُنکو بیدار کر آئے کیا خداوند کچھ تمپر بیدار کرنے سے
خفا ہوئے تھے اُسنے یہ سُنکر برہم ہوکر جواب دیا کہ واہ ملک جی آپکی بھی کیا باتین ہین

آپ تو یہان بیخبر بیٹھے ہین وہان خداوند کو کوئی گرفتار کرلے گیا ہمکو خبر بھی نہوئی لیجیے یہ پرچہ دیکھیے یہ کہکر آگے بڑھکر پرچہ سختگان کے ہاتھ مین دیا اُسنے لیکر اُس پرچہ کو پڑھا جو مضمون کہ اُسمین تحریر تھا اُس سے آگاہ ہوا پرچہ پڑھکر رنگ چہرۂ سختگان کا متغیر ہوگیا اُسنے وہ پرچہ ہاتھ مین ویلیم کے دیا اُسنے بھی پڑھا اور اسلیم کو دیدیا وہ پڑھکر خاموش ہورہا اب تو یکے بعد دیگرے ہر شخص اُس پرچے کو پڑھتا ہی اور خاموش ہو جاتا ہی حیرت کا جوش ہو جاتا ہی عالم یاس و حسرت ہی ہر ایک کو فکر ہی کہ یہ کیا واقعہ ہی کیسا خوشی مین رنج ہوا اب کیا کرنا چاہیے کیونکہ یہ شہر نیا نیا قبضے مین آیا ہی اگر یہان کی رعایا کو معلوم ہوگا کہ ہمارا افسر گرفتار ہوگیا اور ہم بے سردار ہین تو وہ سرکشی کرینگے کبھی اطاعت نہ کرینگے سختگان نے ویلیم سے کہا کہ اب کیا تدبیر ہو کسی کو براے خبر خداوند ترکستان کو روانہ کرو اور خود یہان مقیم رہو بہرام شاہ خاوری وغیرہ کا دربار نہ سمجھا جائے جب خداوند آئینگے تو دیکھا جائے گا کہین ایسا نہو کہ ہم یہان بہرام شاہ و اہل شہر پر زیادتی کرین اور وہ وہان خداوند کو قتل کر ڈالین تو ہم بیکار ہوجائین پھر کسکے بھروسے پر لشکرکشی کرینگے اور کسکو اپنا سردار تصور کرینگے میری راے یہ ہی کہ گوجر سخت منظر چونکہ عیار ہی خداوند کا اُسکو براے رہائی خداوند روانہ کرین کہ وہ جا کر خداوند کو رہا کرلائے اور یہان ہم یہ مشہور کردین کہ خداوند سخت علیل ہوگئے ہین پندرہ بیس دن دربار نہ کرینگے جسطرح رعایا شہر کی مقیم تھی سابق مین اُسی طور سے آباد رہے ابھی کوئی حکم جدید نہ دیا جائے گا تاوقتیکہ خداوند تندرست نہ ہو لینگے اور جارجی بھی یہی جارج تمام شہر مین دیدے اور یہ بھی کہدے کہ ابھی ہمکو کسی کے مذہب وغیرہ سے سروکار نہین ہی تاوقتیکہ کوئی حکم خداوند نہ جاری کرین جہانتک ممکن ہو اس واقعہ کو اپنے لشکر سے بھی پوشیدہ کرو اور اہل شہر سے بھی اگر انکو یا اُنکو خبر ہو جائیگی تو تمام لشکر مین انتشار ہو جائیگا فوج بیدل ہوگی اہل شہر سرکشی کرینگے ویلیم و دیگر اہل دربار نے کہا کہ یہ راے تمھاری بہت خوب ہی اچھا گوجر کو طلب کرکے روانہ کرو شہر مین ڈھنڈورا پٹوا دو جب یہ راے قرار پا چکی اُسوقت سختگان نے حکم دیا کہ گوجر عیار کو بلا لاؤ چوبدار گوجر کو بلانے گیا اس عرصے مین چوبدار نے آکر عرض کیا کہ تمام امیران شہر در دولت پر حاضر ہین باریابی چاہتے ہین کہتے ہین کہ ہمکو کچھ عرض کرنا ہی سختگان نے یہ سنکر ویلیم کی جانب دیکھا اُسنے کہا کہ جو راے ہوئی ہی وہ اُنکو بلا کر کہدو سختگان نے چوبدار سے کہا کہ اُنکو دربار مین بھیجدو وہ باہر آیا اُن امیران شہر کو یہ کہکر اندر روانہ کیا کہ تشریف لے جائیے ملک جی یاد کرتے ہین وہ سب کے سب اندر آئے سب نے بطور اہل اسلام سلام کیا سب کو کرسیان بیٹھنے کو ملین یہ سب کے سب سلام کرکے بیٹھ گئے جب وہ بیٹھ لیے تو سختگان نے اُنسے کہا کہ آپ لوگون نے کیون زحمت فرمائی ہی بیان فرمائیے اُنھون نے جواب دیا کہ ایک تو ہمنے کل وعدہ کیا تھا کہ کل ہم دربار مین آکر اپنی دوسری شرط بیان کرینگے اور جو کچھ کہ عذر ہمکو بابت تبدیل مذہب کے ہوگا وہ عرض کرینگے دوسرے کل تمام شہر مین ارژنگ شاہ نے بذریعہ جارجی کے جارج دلوایا تھا کہ جسکو جو کچھ عرض کرنا ہو وہ آکر عرض کرلے

کہ ہم تین دن تک اُسکی فریاد سُنینگے بعد تین دن کے جو حکم جاری کیا جائیگا وہ منسوخ نہوگا بدین سبب ہم سب کے سب حاضر خدمت ہوئے ہین کہ جو ہمکو عرض کرنا ہی وہ ہم عرض کر لین ورنہ پھر سماعت نہوگی بادشاہ سلامت کہان تشریف رکھتے ہین کیا آج دربار نہ کرینگے اگر ارادہ دربار کرنے کا نہ تھا تو کیون تمام شہر کو تکلیف دی اور بیکار ہمکو بھی زحمت دی یہ جو اُن لوگون نے کہا گو سب کو بہت ناگوار ہوا مگر بمصلحت وقت اسکا جواب مناسب نہ سمجھا کہ دیا جائے سختگان نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کو زحمت ہوئی مگر عالم مجبوری ہی کیا کیا جائے خداوند شب کو بہت علیل ہوگئے ہین کہ اب تک اُنکو ہوش نہین اب جب تک تندرست نہ ہولین گے تب تک کوئی حکم و احکام نہ جاری ہوگا آپ لوگ باطمینان تمام اپنے اپنے گھرون مین تشریف رکھین جب اُنکو صحت ہو جائیگی تو اُسوقت آپکو اطلاع دیجائیگی ہم لوگ اُنکی علالت سے بہت پریشان ہوئے ہین ہم برائے اطمینان خلائق ڈھنڈھورا پٹوائے دیتے ہین کہ سب اطمینان سے اپنے گھرون مین رہین کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہوگی نہ کوئی اُنپر ظلم کریگا وہ لوگ یہ تقریر سُنکر مُسکرائے اُنمین ایک بڑا ظریف تھا ہنسکر کہنے لگا کہ یہ کیسے خداوند و خدا زادے ہین کہ جنکو اپنے پیچھے کی خبر نہین ہی کہ ہم کیا کرتے ہین اور کیا ہوگا یہ کیسی خدائی ہی کہین آج تک یہ بھی سُنا ہی کہ خدا علیل ہو گیا ہو اب اسکا علاج ہوگا وہ تو خود سب کو شفا دیتا ہی یہ کیسے خدا ہین جو خود اپنی تندرستی کا علاج نہین کر سکتے ہین واہ رے خدا کیا خوب خداوند ہین بموجب این مثل۔ مثل گر ہمین مکتب و این ملا ✦ کار طفلان تمام خواہد شد ✦ اگر ایسی حکومت و خدائی معاذ اللہ کرینگے تو بندے کیون زندہ رہنے لگے بندون کو کیونکر شفا ہوگی جو خدا اپنے حال سے خود واقف نہین ہی وہ بندون کی کیونکر خبر رکھے گا واہ آپ لوگ کیا اچھے خدا اُنکی پرستش کرتے ہین اُسپر مزہ یہ ہی کہ ہمکو بھی ترک مذہب کی ترغیب دیتے ہین یہ تقریر سُنکر اُسکے ہمراہی بہت ہنسے لیکن اہل دربار کو بہت بُرا معلوم ہوا مگر کیا کرتے مجبور تھے کیونکہ اُنکو دو امرون کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ خداوند کے چوری جانے سے آگاہ ہو کر ہمپر دباؤ ڈالین تو بڑی خرابی ہو کیونکہ ابھی کامل طور سے بندوبست نہین ہوا ہی ایسا نہو کہ لڑ کر اپنے سردار کو رہا کر لین دوسرے عیار بہرام شاہ کی تحریر کا خیال تھا کہ اگر ہم انپر کچھ سختی کرینگے تو وہ خداوند کو قتل کر ڈالے گا ان سب امرون سے وہ لوگ خون کے گھونٹ پیکر خاموش رہ گئے صرف اسقدر کہا کہ اب آپ لوگ تشریف لیجائین جب خداوند تندرست ہو لینگے تو آپ پھر یہ سوال اُنسے کر لیجئے گا ہم اسکا آپکو کیا جواب دین وہ لوگ فوراً یہ سُنکے ہنستے ہوئے اُٹھے اور باہر آکر اپنے اپنے گھرون کو چلے راہ مین ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر کوئی بھی خاندان بہرام شاہ سے یہان ہوتا تو ہم اُسکو بادشاہ کرکے اور ان سب کو مار کر نکال دیتے اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کل کیون نہ نکال دیا تو اسکا یہ جواب ہی کہ کل ہم غافل تھے حالت غفلت مین وہ لوگ داخل شہر ہوئے ورنہ یہ بھی محال تھی کہ یون شہر بلا جنگ عظیم اُنکے قبضے مین آتا جب تک ہزارون جانین نہ تلف ہوتین یہ گفتگو کرتے ہوئے ہر ایک آپنے اپنے مکان کو گئے

یہان بعد جانے اُن لوگون کے ویلیم نے کہا کہ ای سنختگان جلدی شہر مین اس خبر کو منتشر کرا دو کہین ایسا نہو کہ کوئی اور آ دے اور وہ بھی ایسی تقریر کرے اور ہمکو بھی غصہ آ جا وے ہم اُسکا کچھ جواب دین تو بیکار کا فساد ہو سنختگان نے اُسیوقت بلا کر جار چی کو حکم دیا کہ تمام شہر مین بذریعہ ڈہل کے خبر دے اور حکم پہونچا دے کہ سب لوگ اپنے اپنے گھر وںمین باطمینان بیٹھے رہین کوئی دربار مین نہ آئے خداوند دربار نہ کرینگے اُنکی طبیعت کچھ علیل ہو گئی ہی جب صحت ہو گی تو امیران شہر کو طلب کر کے جو اُنکو حکم دینا ہوگا وہ حکم دیدینگے اب اہل شہر پر کسی کا ظلم نہو گا اور نہ جبر و جور ہو گا سب اہل پیشہ اپنے کار و بار مین مصروف ہون دوکاندار دوکانین کھولین جار چی حکم پاکر باہر آیا اور ہر گلی کوچہ مین جاکر بذریعہ ڈہل کے حکم پہونچایا اہل شہر کو اطمینان ہوا سب اپنے کار و بار مین مصروف ہوئے اِدھر بموجب حکم ارژنگ کہ وہ کل حکم دے چکا تھا تمام شہر لاشون اور خون سے پاک کیا گیا یہان دربار مین بموجب طلب سنختگان گوجر حاضر ہوا اُسکو تنہائی مین لا کر ویلیم واسلم و سنختگان نے کہا کہ تو ترکستان کو جا وہان خداوند کو عیار بہرام شاہ خاوری گرفتار کر کے لے گیا ہی تو جا کر کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کر لا اب یہ کام تیرا ہی گوجر اُسیوقت سلام کر کے اُس طرف کو روانہ ہوا یہ تو اُدھر کو جاتا ہی کہ اِسکا حال پھر تحریر ہوگا اب یہان یہ لوگ اِس انتظار مین ہین کہ گوجر خداوند کو رہا کر کے لے آئے تو شہر کا بندوبست کیا جائے انکو تو اس حال مین چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو باطمینان اپنے اپنے کامون مین مصروف رکھا جاتا ہی

بیکن اب کچھ حال طمطراق عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو ارژنگ کو گرفتار کر کے لیکر چلا تھا تو جب بہت دور نکل گیا تو اِسکو راہ مین یکایک خیال آیا کہ ایسا نہو کہ وہ حرام زادے اِس غصہ مین آکر کہ ہمارا سردار تو گرفتار ہو گیا ہی لاؤ ہم بہرام شاہ کو قتل کر ڈالین تو بڑی خرابی ہوگی گو مین پرچہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر کیا ہوتا ہی بڑی نادانی ہوئی مجکو یہ لازم تھا کہ اپنے اُس شاگرد کو اپنے پاس رہنے دیتا اِسکا پشتارہ تو ترکستان کو اُسکے ہاتھ روانہ کرتا اور آپ اپنے آقا کی رہائی کی فکر کرتا یہ تو تو نے ای طمطراق بڑی غلطی کی اب کیا ہوتا ہی یہ اسی فکر مین تھا اور دل سے کہا کہ مین نے اپنے مالک کو خدا کی حفاظت مین دیا اگر اُنکی زندگی ہی تو مین ترکستان سے واپس آکر اُنکو رہا کر لیجاؤنگا ایسے ایسے خیال کرتا ہوا چلا جاتا ہی یہ تو اُدھر کو جاتا ہی اب کچھ حال اُن لوگونکا سُنیے کہ جو ہاتھ سے ارژنگ کے شکست کھا کر فرار ہوئے تھے اور کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے تھے جب اُنکو اطمینان ہوا کہ حریف واپس گیا سب کے سب اُن پہاڑون اور جھاڑیون او رصحرا سے نکلے اور ایک جگہ جمع ہوئے وہ لوگ قریب ڈیڑھ لاکھ کے تھے پچاس ہزار اہل اسلام اِس جنگ مغلوبہ مین کام آئے تھے باقی مفرور ہو گئے تھے جب سب جمع ہوئے تو افسرون نے کہا کہ گو کہ ہمارا مالک و آقا گرفتار ہو گیا ہی اور ہمنے بہت کوشش کی کہ کفار کے روبرو سے فرار نہ کرین مگر نہو سکا کیونکہ وہ بہت تھے اِس سبب سے

ہمارے قدم نہ جمے ہم لوگ بھاگ کھڑے ہوئے مگر اب ہمکو یہ لازم ہی کہ یہانسے ترکستان
چلین اور وہان کے حاکم سے ملین اور مدد لیکر آئین انسے مقابلہ کرین انکو چین سے
نہ بیٹھنے دین اور نہ آرام لینے دین کہ یہ لوگ باطمینان خاور پر قبضہ کرکے بیٹھین
اور ہمارا آتا اسیر رہے یہ جو افسرون نے کہا تو اہل لشکر نے بھی قبول کیا اُسیوقت
وہان سے کوچ کیا اپنے زخمون کا علاج کرتے ہوئے طرف ترکستان کے یہ بھی چلے
انکو بھی راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال تومان خان خاوری بن بہرام شاہ خاوری کا
سُنیے قبل مین غلطی سے بھائی لکھ دیا ہی کہ یہ جو مع ناموس و خزانہ و دس ہزار سپاہ
دوسرے دروازے سے نکلکر روانہ ہوا تھا اُسدن تمام دن و تمام شب کہین قیام نہ کیا
برابر چلا گیا جب کوئی بیس کوس خاور سے نکل گیا چونکہ اسقدر جو تیز آیا تو تمام لشکر
اور ہمراہی تھک گئے تھے اب اسنے خیال کیا کہ اگر مین یون ہی راہ طی کرونگا تو تمام
لشکر ترکستان پہونچتے پہونچتے ماندہ ہو جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ یہان قیام کرون کیونکہ
اب بہت دور شہر سے چلا آیا ہون یہان حریف اب نہین آسکتا ہی یہ خیال کرکے اسنے حکم دیا
کہ آج لشکر یہان اُترے آج ہم یہان دن بھر و شب بھر قیام کرینگے کل بوقت سحر یہانسے
کوچ کرینگے ایک رات ایک دن مین تمام لشکر آسودہ بھی ہو جائیگا اور کچھ کھا پی بھی
لے گا ناموس کو بھی راحت ہوگی یہ حکم پانا تھا کہ اُسیوقت خیمے برپا ہوئے سب لوگ خیمون
مین اُترے ناموس کو بھی اُتارا سب لوگ آسودہ ہوئے آب و طعام کی فکر کرنے لگے
کچھ لوگ کھا پی کر سونے لگے یہان خیمون مین ناموس بھی آسودہ ہوئے مگر ہر ایک
کو اپنے عزیزون سے جدا ہونے کا غم تھا کوئی بھائی کے لیے رو رہی تھی کوئی بیٹے کو
یاد کرکے روتی تھی کوئی شہر بھر کا ماتم کرتی تھی کسی کو باپ کا غم تھا غور جو کیا تو یہ عالم تھا
تومان خان خاوری ایک خیمہ مین علیحدہ مع افسران فوج و امیران شہر کے بیٹھا ہوا تھا
جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے بہرام شاہ خاوری کا ذکر کر رہا تھا ہر ایک افسوس و رنج
مین مبتلا تھا جون تون وہ دن تمام ہوا شام غریبان آئی لشکر مین روشنی کا سامان
ہوا سب نے نماز مغرب سے فراغت کی اپنے اپنے کاروبار مین مصروف ہوے
اِدھر طمطراق عیار جو ارژنگ کو گرفتار کیے ہوئے رہبری کرتا ہوا چلا جاتا تھا اور
وہ خیالات اُسکے دل مین تھے قریب شام یہ بھی اُس مقام پر پہونچا جتنی راہ ان سب نے
ایک رات اور دو پہر دن مین طی کی تھی اُتنی راہ اِسنے ایک دن مین طی کی اسکو اپنی
نادانی پر افسوس تھا کہ مین نے یہ کیا نادانی کی اپنے کو نفرین کرتا ہوا قریب اُس لشکر کے
پہونچا چونکہ رات ہو گئی تھی اِسنے خیال کیا کہ کوئی ایسا مقام تجویز کرو کہ جہان رات بسر ہو
اور درندون سے بھی بچو اگر کوئی قریہ یا دِہ یہان سے قریب ہو تو اُس مین چلکر شب
بسر کرو یہ خیال کرکے آگے بڑھا دور سے کچھ روشنی نظر آئی کہ بہت سے چراغ جل رہے
ہین اِسنے خیال کیا کہ کوئی پُروا آباد ہی چلو اس مین شب بسر کرینگے یہ خیال کرکے
آگے بڑھا وہان کچھ آدمیون کے بولنے کی آوازین آئین جب بہت قریب پہونچ گیا تو
دیکھا کہ ایک لشکر مختصر اُترا ہوا ہی کچھ خیمے وغیرہ برپا ہین اُس مین چراغ روشن ہین

اسنے خیال کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی نہ معلوم اہل اسلام کا ہی یا کفار کا اگر مین لشکر مین مع پشتارہ کے جاتا ہون تو نہ معلوم کیسی بنے کیسی نہ بنے اب اس لشکر مین جانا صلاح وقت نہین ہی شاید کوئی خبر خواہ ارژنگ کا ہو اور وہ آگاہ ہو کر مجھ سے لے لے اور مجکو بھی گرفتار کر لے اس سے بہتر یہ ہی کہ اس پشتارے کو کہین پوشیدہ کردو اور خود اکیلے جاکر پہلے دریافت کرو اگر کفار ہون تو یہان سے فرار کرو اور اگر مسلمان ہون اور اہل اسلام ہون تو اُنکے سردار سے ملو اور دریافت کرو کہ کدھر کو جاتے ہین اگر ہمارے آقا کی مدد کو جاتے ہین تو اُنکو اس حال سے آگاہ کرو کہ وہ گرفتار ہو گئے ہین اور شب یہان بسر کرو صبحکو یہان سے روانہ ہو بس یہ سوچکر پشتارے کو ایک غار مین رکھا اور برگ و بار سے اُسکو پوشیدہ کر دیا اس غضب کی بیہوشی کی پٹی اُسکی ناک پر چڑھائی تھی کہ جب تک کوئی ہوشیار نکرے ہوش نہ آئے اُسکو وہان پوشیدہ کرکے آپ اپنی صورت تبدیل کرکے اُس لشکر مختصر مین آیا یہان آکر یہ دیکھا کہ ایک چھوٹا سا لشکر ہی ایک جانب کو کچھ خیمے استادہ ہین اُس مین سے عورتون کے بولنے کی آوازین آرہی ہین اُسکے برابر کچھ خیمے برپا ہین اُنمین سے کچھ مرد نکلکر آتے ہین اور جاتے ہین اب جو اہل لشکر کو دیکھا تو اہل اسلام کا طریقہ پایا علم فوج کو بھی سرخ پایا اب اسکو یہ فکر ہوئی کہ یہ لوگ کون ہین اور کسکا لشکر ہی اب جو غور کرکے دیکھتا ہی تو اُن لوگون کی صورتین شناسا معلوم ہوئین خیال کیا کہ ان لوگون کو کہین دیکھا ہی صورت آشنا معلوم ہوتے ہین دریافت تو کرو کہ یہ کون لوگ ہین بس یہ خیال کرکے ایک مقام پر جہان کچھ لوگ بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اسنے آکر دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور اسکا سردار کون ہی وہ لوگ جو کہ باہم باتین کر رہے تھے سب کے سب خاموش ہو گئے اور اُسکی صورت دیکھنے لگے اور ایک مرتبہ سب کے سب اُسکے اوپر دوڑے اور لینا لینا کہکر اُسکو گرفتار کر لیا اور کہا کہ تو جاسوس ہی خبر دریافت کرنے آیا ہی اسنے کہا کہ بھائی مین مسلمان ہون اور تم بھی مسلمان ہو پھر مجکو کیون گرفتار کرتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہان ہمکو فقرہ دیتے ہو کہ مین بھی مسلمان ہون لشکر کفار کے جاسوس ہو خبر لینے آئے ہو ہم تمکو گرفتار کرکے اپنے سردار پاس لیے چلتے ہین جیسا وہ حکم دیگا ہم بجا لائینگے چونکہ یہ صورت اپنی تبدیل کیے ہوئے تھا اس سبب سے اسکو کسی نے نہ پہچانا مگر اسنے سب کو پہچان لیا خیال کیا کہ چلکر سردار لشکر کو تو دیکھو کہ کون ہی اُسی مقام پر اپنے کو ظاہر کرنا یہ سوچکر اُسنے کہا کہ اچھا تم مجکو اپنے مالک کے پاس اور سردار لشکر کے پاس لیچلو وہ لوگ یہ کہنے لگے کہ آپکے کہنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ہم خود آپکو اُنکے پاس لیچلینگے کیونکہ اُنکا حکم ہی کہ جو کوئی شخص خبر دریافت کرے یا حال لشکر پوچھے تو اُسکو گرفتار کرکے ہمارے پاس لے آنا ہم اُسکو سزا دینگے یہ سُنکر وہ خاموش ہو رہا چند آدمی تو وہان ٹھہرے رہے باقی اُسکے ہمراہ آئے اور اُسی خیمے مین گئے جہان سے آدمی آتے جاتے تھے اسنے وہان جاکر کیا دیکھا کہ میرا شاہزادہ یعنی نومان خاوری ایک مسند زرنگار پر بیٹھا ہوا ہی اور افسران فوج و سپاہ و رئیسان شہر گرد و پیش جمع ہین لوگون نے وہان پہونچکر اُسکو مجرا کیا اُسنے کہا کہ کیون اسوقت کیون

کیون آئے ہو خیر تو ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم ایک جاسوس کو گرفتار کر کے لائے ہین یہ موجود
ہی یہ ہمسے خبر لشکر دریافت کرتا تھا ہمنے اِسکو گرفتار و اسیر کر لیا اب جو اِسکے بارے مین حکم ہو ہم
بجا لائین تو مان نے کہا کہ اِسکو روبرو لاؤ مین اُس سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہون اُن لوگون
نے اُسکو اُسکے روبرو پیش کیا اُس عیار نے اُسکو بطریق اہل اِسلام سلام کیا اور کہا کہ آپکے
لشکر مین بڑا غضب ہی کہ اگر کوئی مسافر حال لشکر دریافت کرے تو اُسکو گرفتار کر لیتے ہین لاکھ وہ عجز و
انکسار کرے اُسپر بھی نہین چھوڑتے ہین اور اُسکو باندھکر لیجاتے ہین یہ تو بڑا ظلم ہی مین تو مرد مسافر
مسلمان ہون مین نے لاکھ لاکھ کہا کہ مین مسلمان ہون مگر اِن لوگون نے ایک نہ سُنا مجکو گرفتار
کر کے آپ کے پاس لے آئے اگر آپ مجکو رہا کر دین تو مین آپ کو اپنے کل حال سے آگاہ
کرون اور ایسی خبر خوش دون کہ آپ بہت خوش ہون چونکہ خیمہ مین روشنی بہت کثرت سے تھی
اِس سبب سے طمطراق نے توماں کو پہچان لیا تھا طمطراق نے کہا کہ مین بھی مسلمان ہون اور
آپ بھی مسلمان ہین مین آپسے کبھی دغا نہ کرونگا کہین مسلمان مسلمان سے دغا کرتے ہین یہ جو اُسنے
کہا توماں نے حکم دیا کہ اِسکو چھوڑ دو ہم اہل اسلام ہین ہمکو یہ لازم نہین ہی کہ ہمکو اُسکو اسیر کرین
جو کہ اپنے کو مسلمان کہے بس فوراً اُن لوگون نے اُسکو رہا کر دیا جون ہی وہ چھوٹا فوراً دوڑکر اُسکے
قدمون پر گر پڑا اور پیر چومنے لگا اور کہنے لگا کہ خدا نے یہ دن نصیب کیا کہ مین اپنے شاہزادے کے
پاس پہونچا حضور نے مجکو نہین پہچانا مین ہون آپ کا خادم آپ کے والد کا عیار طمطراق ای آقا
آپ کہان جاتے ہین یہ جو اُسنے کہا تو توماں نے کہا کہ ای طمطراق تم ہو ہم کیونکر جانین کہ تم ہو
اگر تم ہمارے والد کے عیار ہو تو اپنی اصلی صورت دکھاؤ یہ جو توماں نے کہا تو اُس عیار نے
علحدہ ہو کر اپنی صورت تبدیل کی گرم پانی سے مُنھ دھویا اب تو سب نے دیکھا کہ واقعی عیار رہی
یہ دیکھنا تھا کہ توماں دوڑکر لپٹ گیا اور کہنے لگا کہ ای طمطراق تم کہان تھے ہمکو تمنے بالکل ہی
فراموش کر دیا تھا ہم آخر کو عاجز ہو کر بموجب ارشاد والد بزرگوار مع ناموس و خزانہ ترکستان کو
جاتے تھے بسبب کسل راہ کے یہان ٹھہر گئے اب قصد یہ ہی کہ سحر کو کوچ کرونگا نہین معلوم
اُس گبر کے ہاتھ سے وہان اہل شہر پر کیا گذری اور اُسنے والد سے کیا سلوک کیا ہمتو اُسیوقت
وہان سے کوچ کر کے چلے آئے تھے جبکہ ہمنے سُنا تھا کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی ناموس ایسے
میرے سپرد تھے کہ اُسکے باعث سے مین مجبور تھا ورنہ مین بھی ضرور مقابلہ کرتا اور اپنی جان
اپنے باپ پر فدا کرتا مگر کیا کرون کہ وہ ایک ایسی بیڑی میرے پیر مین ڈال گئے تھے اور اگر
اُسکے خلاف کرتا تو یہ لوگ بالکل تباہ ہو جاتے اور وہ نابکار ان سب بیگناہون کو قتل
کر ڈالتا یہ سُنکر اُسنے کہا کہ ای شاہزادے مین کیا بیان کرون جو جو ظلم اُسنے کیے ہین جنکے خیال
کرنے سے آنکھون سے آنسو نکل آتے ہین خیر سُنیے پہلے اُس عیار نے بہرام کا گرفتار
ہونا بیان کیا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا اور بعد اُسکے اپنا فکر رہائی بہرام کرنا تدبیر کا بن نہ پڑنا آخر
کو لشکر کا شکست کھا کر فرار کرنا اور اپنا داخل شہر ہونا اُسکے بعد اُسکا شہر مین آنا حکم قتل عام دینا سبکا
قتل ہونا اہل شہر کا فریاد کرنا اُس فریاد پر اُسکا خیال کر کے حکم امان دینا بعد اُسکے ایوان شاہی
کی طرف کو جانا اپنا بھی اُسکے ہمراہ جانا اُسکا سب مکانون کو ویران دیکھکر خوش ہونا خزانے
کی طرف جانا خزانے کو کھولکر دیکھنا اُسکو خالی پانا وہان سے آکر صحبت ناچ و رنگ برپا کرنا اپنا

عیاری کرکے اُسکو گرفتار کرنا اور کل واقعہ اپنا سُننے اِدھر کو بارادۂ ترکستان آنا اور اُس لشکر کا ملنا بخوف کفار پشتارے کو ایک غار مین پوشیدہ کرنا اپنا لشکر مین آنا اور اُن لوگون سے دریافت کرنا اور اُنکا گرفتار کرکے یہان لانا سب بیان کیا **تومان** یہ واقعہ سُنکر کہ ارژنگ گرفتار ہوگیا بہت خوش ہوا اور اُسکو چھاتی سے لگایا اور کہا کہ تمنے بڑا کام کیا مگر ایسا نہو کہ وہ کفار اِس رنج و غصہ مین والد بزرگوار کو قتل کرڈالین اور اہل شہر پر ظلم کرین اُسنے جواب دیا کہ مین اِسکی بھی تدبیر کر آیا ہون ایک رقعہ لکھکر رکھ آیا ہون مگر مجکو بعد کو خیال آیا کہ وہ یہ خیال کرین کہ اِسوقت تو قتل کرڈالو بعد کو دیکھا جائیگا تو میرے ہوش جاتے رہے مین نے اپنے کو بہت نفرین کی مگر کیا ہوتا ہی ہان اب ایک تدبیر میرے ذہن مین آئی ہی مین اُنکا پشتارہ لے آؤن تو بیان کرون یہ کہکر اُٹھا اور خیمے کے باہر آیا لشکر کو طی کرکے اُس غار پر پہونچا پشتارہ اُٹھا کر لے آیا بہت جلد لشکر مین داخل ہوا یہان **تومان** کہ رہا ہی کہ **طمطراق** نے بڑا کام کیا بڑی خیر خواہی کی وہ نابکار ضرور والد بزرگوار سے مذہب اِسلام ترک کرنے کو کہتا وہ منظور نہ کرتے یہ قتل کرڈالتے اِسنے سب کی جانین بچائین کہ اِس عرصہ مین **طمطراق** آگیا پشتارہ لاکر زمین پر دے مارا اور کہا کہ لو یہ حاضر ہی جو چاہئے وہ کرو مگر اتنا خیال رکھنا کہ ابھی اِسکو قتل نہ کرنا جبتک کہ مین اپنے آقا کو و دیگر سرداران کو رہا کرکے لے نہ آؤن مین نے یہ تدبیر سوچی ہی کہ تمتو اِسکو لے کر مع ناموس و خزانہ طرف ترکستان کے جاؤ اور مین خاور کو جاتا ہون یہ تدبیر کرکے اپنے آقا کو رہا کرکے لاتا ہون تم ترکستان پہونچنے نہ پاؤگے کہ مین آجاؤنگا اور اِس لشکر کو بھی ترکستان کی طرف روانہ کرتا ہون جو کہ مفرور ہوکر تباہ ہوگیا ہی جب سب لوگ وہان جمع ہولین گے تو پھر تدبیر کرکے اِسکو قتل کرینگے **تومان** نے کہا کہ جو تمھاری راے مگر اِسکو ہوشیار تو کرو تاکہ یہ اپنے حال سے واقف تو ہو کہ مین کس حال مین گرفتار ہون اُسنے کہا کہ اچھا اِسکا کچھ مضائقہ نہین ہی مگر اِسکو قید سخت مین گرفتار کرو **تومان** نے اُسی وقت آہنگرون کو بلاکر اُسکو چار سو من کی قید مین گرفتار کرایا گلے مین طوق ہاتھون مین ہتھکڑیان پاؤن مین بیڑیان کمر مین زنجیر جب وہ مطوق اور مسلسل ہوچکا اُسوقت **طمطراق** نے فتیلۂ رفع بیہوشی دیا کہ اِسکو ایک چھینک آئی چند قطرے آب گندیدہ کے اُسکی ناک سے گرے اب اُسکو ہوش آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک خیمہ استادہ ہی اُسمین روشنی بہت ہی مگر وہ خیمہ بڑا پر تکلف ہی وسط خیمہ مین فرش کیا ہوا ہی اُسپر ایک مسند زرنگار بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک طفل پانزدہ سالہ کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی اُسکے نور جمال سے تمام خیمہ منور ہو رہا ہی جسقدر روشنی ہی وہ سب کی سب اُسکے جمال کے روبرو ماند ہی چہرہ اُسکا شب چہاردہ کا چاند ہی لباس زرین پہنے ہوے سپر تلوار روبرو رکھے ہوے بیٹھا ہی گرد و پیش اُسکے کچھ افسران سپاہ ہین کچھ اور لوگ بھی ہین سب کے سب مؤدب حاضر ہین ایک عیار اُسکے روبرو استادہ ہی اپنے کو جو خیال کیا تو اسیر طوق و زنجیر پایا یہ حال دیکھا بہت گھبرایا خیال کیا کہ تو خاور مین پلنگ پر سو رہا تھا یہ کیا واقعہ ہی یہ خیال آیا کہ مین بیدار ہوا تھا اور اُس دروازے کو ٹھوکر لگکر اندر اُسکے گیا تھا جو کہ میرے سونے کے کمرے مین تھا دل مین کہا کہ یہ تو تو خواب دیکھ رہا ہی یہ خیال کرکے آنکھین بند کرلین اُسوقت اُس عیار نے آواز دی کہ او نابکار مردود و حرام زادے آنکھین کیون بند کرتا ہی یہ خواب نہین ہی بلکہ بیداری ہی ایسے مین تجکو گرفتار

کرلایا ہون تو بڑا مغرور ہوگیا ہی اہل شہر پر تو نے بڑا ظلم کیا بہت لوگون کو تو نے گمراہ کیا تجکو اِس
روز بد کی خبر نہتھی کہ ایک دن مجکو بھی کوئی گرفتار کر لیجائیگا کیا تجکو یہ خیال نہین ہی کہ ایک دن مرنا ہی
ارے ظالم کیا قیامت تک زندہ رہیگا جو تو نے اِسقدر ظلم اہل شہر پر کیا کیا تجکو اُس خالق برحق
کے روبرو نہین جانا ہی جو سب کا مالک ہی جسنے زمین و آسمان ملک جن و انسان وحیوان وحش و
طیور دریا وصحرا کوہ وبیابان بہشت ودوزخ حور وغلمان فردوس ورضوان ستارہ وسیارہ
آفتاب ومہتاب شجر وحجر گل وثمر گوش وبینی چشم وابرو ہاتھ پاؤن پیدا کیے ہین کیا تو اُس خدا
کو نہین پہچانتا ہی جو سب کا خالق ہی یہ تمام عالم امکان از ثریا تا سمک اُسکی مخلوق ہی اگر بینائی رکھتا
ہی تو آنکھین کھولکر دیکھ کہ یہ تیری کیا حالت ہی اگر چشم کور وقلب سیاہ کا مالک ہی تو مین کیا کرون
یہ صدا سُنکر اُسنے آنکھین وا کین اور بنگاہ حسرت ویاس اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اب جو دیکھتا ہی تو
معلوم ہوا کہ سب اہل اِسلام ہین اور وہ طفل بہرام شاہ خاوری سے بہت مشابہت رکھتا ہی
اُسنے اُسوقت خیال کرکے اپنے دل مین کہا کہ یہ کیا ہوا اِدھر اُدھر دیکھکر ایک مرتبہ اُٹھا
کیونکہ رات تھی کسی کو پہچان نہ سکا دوسرے کسی کو انمین سے کبھی دیکھا بھی نہ تھا ایکبار ہوش
مین آکر بطریق زہرہ پرستان سلام کیا یہان کسی نے جواب سلام نہ دیا کہ کیا جواب سلام کافر
کو دین طمطراق نے کہا کہ او نابکار کیون تو اپنی قضا بلاتا ہی کیون شامت آئی ہی اپنی زبان بندکر
یہ دربار اہل اِسلام کا ہی کسی اور کا نہین ہی اور نہ یہان کوئی زہرہ پرست ہی اِسوجہ سے ہملوگ اُسکے اوپر
تھوکتے بھی نہین ہین روز وشب اُسپر لعن کرتے ہین کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ایک عالم کا تھا جسکے
سبب سے یہ ایک مذہب باطل جاری ہوا جسکی کہ تم سب پیروی کرتے ہو اور اُس نابکار کو خالق
تصور کرتے ہو وہ اپنے ہمراہ بہت سے لوگون کو لیکر داخل دوزخ ہوگا ایک جماعت کثیر کے
ہمراہ اُسکا حشر ہوگا جو کہ اُسکو بخدائی مانتے ہین ارے بیعقل اُنکو اور اپنے کو دیدہ ودانستہ کیون
جہنم مین ڈالتا ہی اور عذاب الیم مین مبتلا کرتا ہی یہان کوئی میرے کہنے پر عمل نہ کریگا یہ جو طمطراق
نے کہا تو اب اُسکو بالکل ہوش آیا اور کہنے لگا کہ مجکو یہان کون لایا ہی مین یہان کیونکر آیا ہون
مجکو کسنے اسیر کیا ہی یہ کسکا دربار ہی یہ کون طفل بے ادب ہی جو کہ میرے روبرو یون مسند پر بیٹھا
ہی اور مین یون اُسکے سامنے مطوق اور مسلسل کھڑا ہون اور اُسکو کچھ میرا خوف نہین ہی کہ مین اگر
اپنے باپ ودادا سے فریاد کرونگا تو وہ اِسکو سنگ سیاہ کر دینگے یا اگر مجکو غصہ آجائیگا تو ابھی
اِسکو خاک سیاہ کر دونگا میرے غضب سے ڈر مجکو رہا کر دے یہ جو کلام اُسنے بیہودہ کہے
تو طمطراق نے کہا کہ پھر بیہودہ بکنے لگا سچ کسی نے کہا ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے
دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین وہی تیری حالت ہی کہ اب کوئی دم مین تیری قضا آتی ہے
بس اپنی زبان بندکر اگر ابھی کچھ بیہودہ بکے گا تو تیری گدی کیطرف سے زبان کھینچ لونگا قضا تیرے
سر پر موجود ہی اُسپر تیری یہ گفتگو یہ جو طمطراق نے کہا کہ ارژنگ نے اُسکے جواب مین کہا
کہ دیکھ بیہودہ نہ بک ابھی ابھی سنگ سیاہ ہو جائیگا میری شان مین جو ایسے کلام کریگا طمطراق
نے تومان خاوری سے کہا کہ ای شاہزادے یہ یون ہی بکا کریگا اِسکو آپ قید کرائین صبح کو
دیکھا جائیگا بس اُسی وقت تومان خاوری نے حکم دیا کہ اِسکو لیجا کر قید کرو اور ای طمطراق
تم اِسکا بندوبست کردیہ جو کہا تو وہ عیار اُسکو اپنے ہمراہ لیکر اُسی وقت باہر خیمے کے آیا اور

ایک مقام محفوظ پر اُسکو قید کیا پانسو سواروں کا پہرہ مقرر کیا اور اُنکو تاکید کردی کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ پہرہ دینا یہ کہکر پھر خیمے مین آیا توماں سے کہا کہ ای شاہزادۂ والاتبار اب میری یہ راے ہی کہ آپ صبح کو یہان سے کوچ کرکے طرف ترکستان کے روانہ ہون اور مین آپکے والد کی رہائی کے واسطے جاتا ہون اگر خدا نے چاہا تو مین اُنکو رہا کرکے لاتا ہون صبح کو آپ اسطرف کو روانہ ہوجیے گا اور مین خاور کو جاؤنگا تدبیر رہائی شہریار کرونگا اور اُن کو جس طرح ممکن ہوگا رہا کرونگا اب آپ آرام کرین کیونکہ صبح کو سفر کرنا ہوگا مگر اِس گبر ناہنجار کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ لیجائیے گا وہان پہونچکر نہایت ہوشیاری سے قید کیجیے گا کہین ایسا نہو کہ وہ چھوٹ جائے تو بڑی خرابی ہوگی یہ سُنکر توماں خاوری نے جواب دیا کہ تم خاطر جمع رکھو جہانتک ممکن ہوگا اِسکی حفاظت مین کوتاہی نہ کرونگا آیندہ خدا کو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے خیمۂ آرام مین جاکر مقیم ہوا ہر ایک اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہا اور آرام پذیر ہوا کیونکہ ایک دن و رات کے جاگے ہوے تھے یہانتک کہ وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی توماں نے حکم سفر دیا بعد فراغ نماز کے بیرون خیمہ آیا سوار ہوکر مع ناموس و خزانہ و قید ارژنگ اپنے ہمراہ لیکر طرف ترکستان کے روانہ ہوا ایک ارابے پر ارژنگ کو قید کرکے درمیان لشکر رکھا اُسکے قریب ناموس کی سواریان گرد اُسکے سوار تلوارین برہنہ لیے ہوے روان ہین ایک جانب کو خزانہ ارابے پر لدا ہوا اُسکے قریب توماں بہت حفاظت سے روان تھا یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے اُدھر طمطراق توماں سے رخصت ہوکر طرف خاور کے روانہ ہوا اِن سب کا حال آیندہ تحریر ہوگا اِن دونون کو دونون جانب روانہ رکھا جاتا ہی توماں کو مع قید و خزانہ و ناموس کے طرف ترکستان کے اور عیار کو طرف خاور کے اور اُدھر گو جر سخت فتور عیار ارژنگ کو طرف ترکستان کے اور لشکر بہرام کو طرف ترکستان کے یہ سب حالات آیندہ تحریر ہونگے ازین قصہ یک دم فراموش کن + زجاے دگر داستان گوش کن +

اب کچھ حال ملکہ بدر سیمین تن کا بیان ہوتا ہی جو کہ دختر ہی مالک خورشید نگار کی و دیگر حالات متعلق قصۂ ہذا ساقی نامہ

ساقی جام جہان نما دے
منگوا دے پھول کی گلابی
جب نشہ مین دونون لبہلاؤن
بلبل کا ناطقہ کرون بند
ہو ملک سخن کی شہر یاری
پھر درد بھری مرے فغان سن
بہ بزم سخن طوطی خوش نوا

کیفیت دو جہان دکھا دے
وہ بادہ پلا جو مست کردے
مردہ مضمون کو جلاؤن
صیقل جو ہو بادہ سے مکرر
سکہ مرے نام کا ہو جاری
گلدستہ بناؤن شاعری کا
بدین زمزمہ شد ترنم سرا

گل ہو مرا خار غم شتابی
وہ مے جو سخن پرست کردے
کھولوں جو زبان مین ہنرمند
پھر تیغ زبان کے دیکھ جوہر
پھر سوز و گداز کا بیان سن
پھر سحر دکھاؤن بیان مری کا
راویان عشق و عاشقی و

ناقلان داستان محبت و الفت اِس مضمون کو صفحۂ قرطاس پر قلم عنبر سرشت سے یون تحریر کرتے ہین

ہین کہ ملک خورشید نگار مین ایک بادشاہ تھا کہ نام اُسکا مخمور آفتاب پرست تھا مگر بڑا ظالم
وجابر تھا اُسکی ایک دختر تھی کہ نام اُسکا ملکہ بدر سیمین تن نہایت حسین وخوبصورت تھی اور ایسی
شکیل تھی کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب تابان کے درخشان وتابان تھا اگر وہ کبھی تاریکی شب مین نکلتی
تھی تو تمام محل اُسکے نور رخ سے روشن ہو جاتا تھا گل رخسار پر اُسکے بلبل شیدا ہوتی تھی جب کبھی
سیر چمن کو جاتی تھی تو بلبلین پھول کو چھوڑ کر اُسکے گل عارض پر شیدا ہوتی تھین لب اُسکے اِسقدر
نازک تھے کہ گلاب کی کوئی اصل نہ تھی غنچہ دہن نازک بدن گلا صراحی دار بازو یہ معلوم ہوتا
تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلے ہین دونون آنکھین اُسکی مثل گل نرگس کی تھین الف آزادی کا پیشانی
نورانی پر سینے پر جوبن کا اُبھار کلائیان صندل کے مانند شانے مثل بلور کے خلاصہ یہ کہ وہ
از سر تا پا ہمہ تن عالم نور تھی اُسکے اوپر ایک جادوگر کم سنی سے فریفتہ تھا مگر موقع نہ ملتا تھا کہ
اُسکو اُٹھا لیجائے اب اُسکا سن کوئی تیرہ یا چودہ برس کا ہے سوائے اِسکے اور بہت سے
بادشاہان جلیل القدر نے اُسکے حسن وجمال کی تعریف سُنکے اُسکی خواہش کی جب اُسکے روبرو
اِسکا ذکر آیا تو اُسنے یہی جواب دیا کہ مین اِس امر مین کسی کو نہین قبول کرونگی کیونکہ مجھپر خداوند
آفتاب تابان فریفتہ ہین اور وہ میرے عاشق ہین بھلا مین اُنکی معشوقہ ہو کر اُنکے بندون
کے ساتھ مناکحت کرون اگر اُنکا عتاب نازل ہو تو مین کیا کرون ایسا نہو کہ وہ یہ سُنکر اور دیکھکر
مجکو اپنے نور سے اور اہل شہر کو جلا دین مین تو سوائے اُنکے اور کسی کو قبول نہ کرونگی جب
وہی آئین گے تو منظور کرونگی مین اُنکی عاشق ہون جب وہ خداوند ہوکر میرے عاشق ہوے
تو مین کیون نہ اُنکی محبت کا دعوی کرون جب اُنکا جی چاہیگا وہ مجکو اپنے پاس لیجائین گے
اُسکی خواصین ہمنشینین یہ کلام اُسکے سُنکر خوش ہوتی تھین اور اُسکے ماں باپ سے بھی
قول اُسکا بیان کرتی تھین وہ احمق بھی خوش ہوتے تھے دل مین کہتے تھے کہ زہے ہماری
عزت کہ خداوند آفتاب تابان ہماری دامادی کو قبول کرین اور ہماری دختر پر عاشق ہون اب
جو کوئی اُسکے بابت سوال کرتا تھا وہ صاف انکار کرتے تھے چونکہ بادشاہ جلیل تھا اور سپاہ
ولشکر کثیر رکھتا تھا بدین سبب کوئی سرکشی نہین کرسکتا تھا سب اپنا اپنا سا منہ لیکر رہ جاتے تھے
اِدھر اُس پری کا یہ حال تھا کہ پہرون سایے مین کھڑے ہو کر آنکھین آفتاب سے ملاتی تھی اور یہ
کہتی تھی کہ اگر آپ میرے عاشق ہین تو میرے پاس آئیے مجکو اسقدر اپنی جدائی سے نہ تڑپایئے
مین خود آپکی شیدا ہون مجکو آپکی جدائی بہت شاق ہے دل آپکے وصل کا بہت مشتاق ہے اور
کبھی ناز معشوقانہ کرتی تھی ہنسکر کبھی منہ چڑھا دیا کبھی انگوٹھا دکھا دیا کیسا کیسا بناؤ کرکے اور
پوشاک وزیور نفیس پہنکر دھوپ مین آکر کھڑی ہوتی تھی اور ناز وغمزے کرتی تھی اِس خیال
سے کہ آفتاب مجھپر عاشق ہے اُسکو اپنا جوبن دکھاؤن تاکہ وہ اور زیادہ مجھپر فریفتہ ہو جب دھوپ
کی حدت پریشان کرتی تھی اور عرق آنے لگتا تھا تو یہ کہکر سایے مین چلی آتی تھی کہ خداوند اپنے
معشوق پر اسقدر نہ اپنے نور کو تیز کرو کہ اُسکو تکلیف ہو اور جب کبھی بدلی آجاتی تھی تو نہایت بیتاب
وبیقرار ہو کر کہتی تھی کہ واہ کیا خوب باتین آپکی ہین ہمکو یہ باتین نہین پسند ہین کہ آپ منہ چھپاتے
ہین اِسکا عشق مین آفتاب سے یہ حال تھا کہ کسی کام کی فکر نہ تھی جب شام کو آفتاب غروب ہو جاتا
تھا تو وہ یہ خیال کرتی تھی کہ خداوند آرام کرنے گئے ہین اور جب کبھی آفتاب پر کوئی ٹکڑا ابر آجاتا

تھا تو یہ پہرون رو یا کرتی تھی اور یہ کہتی تھی کہ خداوند مجھ سے کسی بات پر خفا ہو گئے ہین جو اپنے
رخ زیبا کو پردۂ نقاب مین پوشیدہ کر لیا ہی کوئی نہ کوئی امر اُنکے خلاف ہوا ہی جو اپنے نور جمال
سے مجکو محروم کر لیا یہ کہتی تھی اور شعر عاشقانہ پڑھتی تھی وہ عشق مین مہر درخشان کے بہوت ہو رہی
تھی اُسکی حالت یہ تھی کہ اگر آفتاب پردۂ ابر مین آجاتا تھا تو پہرون اُسکی منتین اور خوشامدین کرتی
تھی اور یون کہتی تھی کہ کوئی اپنے عاشق سے آزردہ ہوتا ہی اسی طرح اِسکو دو تین برس
گذر گئے ایک دن کا ذکر ہی کہ وہ جادوگر جو کہ اسپر عاشق تھا اور اُسکا نام آفتاب جادو
تھا وہ اِسکے دیکھنے کو روز آتا تھا اور دیکھکر چلا جاتا تھا ایک دن جو آیا تو اُسنے اُسکو یہ کہتے
ہوے سُنا کہ یہ کسی سے کچھ باتین کر رہی ہی اِسنے کان لگا کر سُنا تو یہ سُنا کہ کہہ رہی ہی کہ ای خداوند
آفتاب میری جان آپ پر جاتی ہی اور یہ بھی مجکو معلوم ہی کہ آپ مجھپر عاشق ہین مگر آپ میری
مراد دلی بر نہین لاتے ہین کبتک اپنے عاشق کو ترسائینگے کب اُسکی مراد بر لائیگا یہ جو سُنا
تو اسنے دل مین کہا کہ یہ بڑی نادان ہی نہایت بھولی ہی بھلا کہین بھی آفتاب کسی پر عاشق ہوا ہی اب
اسکی ان باتون کے مین قربان ہون میرا دل اِسنے اپنی ان باتون سے پامال کر ڈالا اور اِسکو
اِسی کی محبت پیدا ہوئی اِسکی اِن بھولی بھولی باتون سے وہ اور زیادہ مرنے لگا دل مین کہا کہ کچھ
عجب نہین ہی کہ اِس پردے مین اپنا مطلب بر آئے اور کوئی تدبیر بن پڑے تو تیرے دل
کی مراد بر آئے ایسے ایسے خیال کر کے دلپر سنگ صبر رکھکر اپنے مقام کو روانہ ہوا اب یہ یہان
عشق مین آفتاب کے شعر عاشقانہ پڑھتی ہی دن رات اپنی ہمجنسون اور رازدارون سے کہتی ہی
کہ مین خداوند پہر فریفتہ ہون میرا بھی دل اُنپر آگیا ہی اب مجکو اُنکی جدائی شاق ہی اُنکے وصل کا ازحد
اشتیاق ہی اب میرا دل بھی نہین مانتا ہی کیا کرون یون ہی باہم گفتگو کرتی تھی وہ سب کی سب
یہ جواب دیتی تھین کہ ملکہ گھبراؤ نہین جب خداوند کو منظور ہوگا وہ تمھارے پاس آئینگے
اور تمھارے دل کو اپنے وصل سے شاد کرینگے آپ بھی خوش ہونگے وہ کہتی تھی کہ وہ
مالک ہین اور سب کے خداوند ہین کل کام اُنکے اختیار مین ہین مجکو یقین ہی کہ وہ یون ہی مجکو
تڑپا تڑپا کے مارینگے اور آپ بھی صبر کرینگے جب مین مر کر اُنکے پاس جاؤنگی تو وہ خوش
ہونگے اُن عورتون نے کہا کہ ملکہ حیات و موت اُنکے اختیار مین ہی بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ
آپکو دنیا پر رہنے دین ایسی ایسی باتین ہوتی تھین یہانتک کہ ایک دن کا مذکور ہی کہ وہ اپنے
محل مین بیٹھی ہوئی تھی اور آفتاب نکلا ہوا تھا وہ اُس سے راز و نیاز کر رہی تھی کہ یکایک ایک
ابر تیرہ و تار اُٹھا اور تمام عالم کو تیرہ و تاریک کر لیا اور اندھیرا ہو گیا کچھ ترشح سا ہونے لگا
جسوقت ملکہ نے یہ دیکھا کہ اب آفتاب ابر مین بالکل پوشیدہ ہو گیا تو اِسکو نہایت غم ہوا اور کہا کہ
افسوس خداوند کو یہ بھی نہ منظور ہوا کہ مین اُنکو دیکھا کرون ہاے کیا کرون خداوند کچھ ناراض
ہو گئے ہین جو یکایک یون پنہان ہو گئے اور میری نظرون سے اِس طرح دفعتاً غائب ہو گئے
یہ کہکر کچھ شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور آنکھون سے آنسو جاری کرنے لگی اور ایسی بیخود ہوئی کہ اپنے
تن بدن کا ہوش اُسکو باقی نہ رہا اور وہ آنسو اُسکے چشم نرگسی سے برنگ گل رخسار پر آنے لگے
اُسوقت یہ کیفیت دیکھکر خواصون نے کہا کہ ملکہ یہ کیا تمھارا حال ہی صبر کرو دلپر جبر کرو اور اگر وہ
چاہین تو سب کام بن جائین گے بندے کا زور چل نہین سکتا ہی وہ تو

خداوندہین نہین معلوم وہ کیا خیال کرتے ہین اُنکو تو ہمہ وقت اختیار ہی جب چاہین چلے آئین کوئی
اُنکو روک نہین سکتا ہی وہ ہر جگہ جا سکتے ہین اگر آپ کی طبیعت آج ایسی پریشان ہی تو چلیے باغ کی
سیر کرین وہان چلکر اپنے دل غمگین کو سیر گل و بوٹے و بلبل سے شاد و فرحناک کیجیے اور تماشاے
گل و بلبل اپنی چشم سے ملاحظہ فرمائیے طائرون کی چہچہانی سنیے کیونکہ ابر آیا ہوا ہی ترشح ہو رہا ہے
اسوقت باغ مین بڑا لطف ہوگا یہ جو خواصون نے کہا ملکہ نے جواب دیا کہ وہان جاکر اور زیادہ
طبیعت پریشان ہوگی گل و بلبل کو باہم راز و نیاز مین دیکھکر اور زیادہ دل بیتاب و بیقرار ہوگا اُن
سب نے کہا کہ ملکہ چلو تو دیکھو کہ وہان جاکر طبیعت بہل جائیگی یہ جو اُن لوگون نے کہا اور ملکہ کو بہت
پریشان کیا تو کہا کہ خیر چلو یہ سُنکر خواصون نے سامان چلنے کا کیا یہانتک کہ ملکہ مع خواصان خاص و
ہمرازان بالاختصاص کے ہمراہ داخل باغ ہوئی یہان جو آئی تو آفتاب کو نکلے پایا خواصون
نے کہا کہ ای ملکہ دیکھا آپ نے یہان نور جمال خداوند پھیلا ہوا ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ خداوند یہان
تشریف لے آئے تھے جو وہان اندھیرا ہوگیا یہ تو اسوقت خوب ہوا آپ یہان چلی آئین
یہان آکر تو آپ کی طبیعت بحال ہوگئی ہوگی یہان آکر آپکی مراد تو بر آئی جلوۂ خداوندی تو نظر آیا
ملکہ بھی آفتاب کو طالع دیکھکر خوش ہوگئی اِس عرصہ مین وہ ابر بھی ہٹ گیا تھا جو آفتاب نکل آیا
تھا اب ملکہ پھر راز و نیاز کی باتین کرنے لگی کہ ای خداوند آئیے آئیے یہ باغ میرا ہی یہان سواے
میری خواصون کے اور کوئی غیر نہین ہی اُنسے مجکو کچھ خوف نہین ہی اور آپ کو تو کسی سے
ڈرنا نہ چاہیے آپ سب کے مالک ہین جو چاہے وہ کیجیے کوئی آپکا روکنے والا نہین ہی
کوئی آپ کو کچھ نہ کہے گا یہ تو باغ مین بیٹھی ہوئی یہ باتین کر رہی ہی وہان آفتاب جادوگر جو
دل چورا سکے دیکھنے کو چاہا اور خواہش دل نے بیتاب کیا تو اُسنے یہ کہا کہ چلو اُسکو دیکھ آئین
اور اگر بن پڑے تو وصل بھی حاصل کرین یہ خیال کرکے اُسکے محل مین آیا یہان اُسکو نہ پایا اُسوقت
خیال کیا کہ لو ہمتو اُسکو دیکھنے آئے تھے یہان آکر اُسکو نہ پایا اگر پاتے بھی تو سواے دیکھنے کے
اور کیا ہوتا دیکھکر بے نیل مرام چلے جاتے وصل تو غیر ممکن ہی ارے ای آفتاب جادو کوئی
ایسی صورت تو نکالو کہ اُسکے وصل سے کامیاب ہو اور دل محزون کو اپنے شاد کرو یہ خیال
کرتے کرتے ذہن مین یہ بات آئی کہ ای آفتاب تو یہ تدبیر کر کہ وہ آفتاب پر تو عاشق ہی تو اپنی
صورت ایک مرد حسین و شکیل کی بناکر اُسکے پاس جا اور اُس سے وصل حاصل کر مگر یہ کیونکر ہوگا
کہ آفتاب تو نکلا رہے گا اُسکو یقین کیونکر آئیگا کہ یہ خداوند ہین اِسکی کیا تدبیر کرون خیال کرتے
کرتے ذہن مین آگئی کہ ایک لکۂ ابر سحر سے بناکر آفتاب پر قائم کر دے کہ اب وہ اُس سے
پوشیدہ ہو جائے اور جب وہ پوشیدہ ہو تو اُسکے پاس جا اور کہ کہ مین خداوند ہون تو ہمیشہ مجھکو
بلاتی تھی مین آیا ہون کہ کیا کہتی ہی مین خود تجھپر عاشق ہون یقین ہی کہ یہ کلام وہ سُنکر بہت خوش و مسرور
ہوگی اور تیری مراد دلی بھی بر آئیگی اور وصل بھی حاصل ہوگا اسی تدبیر سے ہمیشہ آیا کرنا اور اپنا دل
اُسکے وصل سے خوش کرنا مگر یہ تدبیر ہو کہ ابر ہر وقت تیار رہے جب مین اُسکے پاس جاؤن تو
تاریکی ہو جائے اور وہ ابر اُسکے مکان کے محاذی مین رہے تاکہ یہ ثابت رہے کہ جب خداوند
آتے ہین تو اُنکے آنے سے یہ بات ہو جاتی ہی کہ وہ روشنی جاتی رہتی ہی ایسے ایسے خیال
کرکے کہنے لگا کہ کیونکر اُسکو بتاؤن آج یہ تدبیر جو ذہن مین آئی ہی تو وہ اُسوقت یہان اپنے

مکان مین نہین ہی خیر آج نہین کل ایسا ہوگا یہ کہکر وہان سے اپنے مکان کو روانہ ہوا اتفاق
سے اِسکا گذر اُسکے باغ کی طرف سے ہوا کیا دیکھتا ہی کہ وہ زیر نگیرہ بیٹھی ہوئی ہی اور گرد اُسکے
خواصین اُسکی دست بستہ حاضر ہین اور سب باادب استادہ ہین اور کچھ کلام آفتاب کی طرف
مُنھ کرکے کہہ رہی ہی یہ دیکھتے ہی بیخود ہوگیا کیونکہ اُسوقت اُسپر عجب عالم تھا تن مین اُسکے لباس
سرخ بالون مین شانہ کیا ہوا عطر سہاگ لگا ہوا زیور گل پہنے ہوے وہ شوخ وطناز عجب آن بان
سے پہنے ہوے تھی یہ تو اُسپر عاشق تھا دیکھتے ہی بیتاب ہوگیا اور مرگیا فوراً ہوا سے بروے
زمین آیا اور پوشیدہ ہوکر اُسکے گلشن جمال کی گلچینی کرنے لگا یہان وہ وہی کلام کہہ رہی تھی آفتاب
سے مخاطب ہوکر کہہ رہی تھی کہ ای خداوند آپنے آپ اپنے شیدا کو نہ تڑپایئے میری مراد دلی برلایئے
یہ جو اِسنے سُنا تو اُسکو فوراً خیال آیا کہ اِسوقت سے بڑھکر کوئی وقت نہوگا یہی وقت بہت عمدہ
ہی بس فوراً اُسنے جھولی سے روئی کا گالا نکالا اُسکو توم کر کچھ اسم سحر اُسپر دم کیا اور تھوڑا سا
اُسپر پانی چھڑکا اور اُسکو اسم پڑھکر طرف آسمان کے اُڑایا کہ اُسنے بلند ہوکر آفتاب کو چھپایا
باغ مین تاریکی ہوگئی یہ کہنے لگی کہ لو خداوند پھر خفا ہوگئے نہ معلوم کیا ہوا ہی کہ جب مین زیادہ اُنسے
باتین کرتی ہون تو وہ اپنا مُنھ نقاب مین پوشیدہ کرلیتے ہین یہ تو یہ کہہ رہی تھی کہ اُدھر اُس جادوگر
نے اپنی صورت کو ایک جوان حسین تشکیل کی اور پرمشکل کیا اور بنایا اور ایک تخت سحر تیار کیا اُسپر
بیٹھکر اسم سحر پڑھکر دم کیا اور اُسکو بزور سحر بلند کیا اور تخت کو اُڑاتا ہوا آسمان کی طرف سے صحن کیطرف
مائل ہوا یہانتک کہ صحن باغ مین آکر اُترا اُسنے سحر سے اپنی صورت کو ایسا بنایا تھا کہ اگر تاریکی مین
جالئے تو وہ مقام منور ہوجائے یہ جو صحن باغ مین آکر اُترا تو اِسنے یہ تدبیر کی کہ ایک برق سحر
چمکائی کہ تمام آنکھین خیرگی کرنے لگین سب کی آنکھون مین چکاچوندھ ہوگئی اب جو سب نے آنکھین
ملکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک جوان حسین مہجبین کہ جسکے نور رخ سے تمام باغ روشن ہے صحن
باغ مین کھڑا ہی سیر گل یاسمن کررہا ہی خواصون نے ملکہ سے کہا کہ ملکہ ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ یہ کون
ہی کسقدر حسین ہی کہ جسکے حسن کے آگے کسی کی اصل و حقیقت نہین ہی ملکہ نے جو آنکھ اُٹھاکر
دیکھا تو یہ نظر آیا کہ ایک جوان رعنا چہرہ مثل خداوند آفتاب کے درخشان روش پر کھڑا ہے
نہر کے قریب گلون کو دیکھ رہا ہی ملکہ کے دل نے کچھ کشش کی اِسنے آواز دی کہ ای جوان تو کون
ہی جو یون پرائے ناموس مین چلا آیا کچھ تجکو خیال نہوا کہ نہ معلوم یہ کسکا باغ ہی اور کسکا نہین ہی مثل
اپنے گھر کے یہان چلا آیا تو بڑا جاہل معلوم ہوتا ہی اگر کوئی دیکھ لیگا تو مفت مین ذلیل ہوگا جان
بھی جائیگی اور آبرو بھی جائیگی اگر کسی خواص کے پاس آیا ہی تو تو یہ نہین جانتا تھا کہ یہ باغ شاہی ہی
یہان کوئی بغیر اطلاع نہین آسکتا ہی تو کیون یہان آیا اگر دربانون کو خبر ہوگی تو بہت بڑی خرابی ہوگی
جا چلا جا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی آیندہ تجکو اختیار ہی یہان کوئی عورت تیری خواستگار نہین
ہی اور نہ کوئی مستانی ہی یہ جو ملکہ نے کہا تو گویا اُسکی زبان سے پھول جھڑے آفتاب جادو اور
زیادہ بسمل ہوگیا بے چھری کے ذبح ہوگیا دل کو تھام کر اُسکے جانب رخ کرکے کہا کہ ہمکو بلایا ہی
تب ہم آئے ہین ورنہ ہم خود نہین آتے تھے اور ہماری نتین ہوتی تھین ہم کچھ پروا بھی نہین کرتے تھے
آخر ہم آج عاجز ہوکر آئے کہ چلو دیکھو تو کہ یہ لوگ کیون بلاتے ہین یا تو وہ باتین اور خوشامدین
یا یہ بے اعتنائیان گو ہمکو اختیار ہی کہ ہم جہان چاہین چلے جائین ہمکو کوئی روک نہین سکتا ہی ہمکو کوئی

کیا سزا دیگا ہم خود سب کو سزا دینگے کسکا ناموس کیسا باغ شاہی یہ کیا تو نے کہا کہ اگر کسی خواص نے بلایا ہی یا اُسکے پاس آیا ہی مین نہ خواص کا بلایا آیا ہون نہ اُسکے پاس اور نہ خود آیا ہون میری خواہش تو بڑے بڑے لوگ کرتے ہین اور مین نہین جاتا ہون لوگ رو دیتے ہین اور شعر عاشقانہ پڑھتے ہین اور بلاتے ہین جب آؤ تو نہین پہچانتے ہین بھلا میرا اور ہان کیا کر سکتے ہین وہ میرے نزدیک کیا حقیقت رکھتے ہین مین اُنکو اور اِن سب کو ایک چشم زدن مین تو سیاہ کر دونگا یہ جو ملکہ نے سُنا ڈر گئی کانپتی اُٹھی اور یون کہنے لگی کہ آپ یہان تشریف لائین اور یہ تو بیان فرمائین کہ آپ ہین کون جب ملکہ نے یہ کہا تو اُس جوان نے کہا کہ تو نہین جانتی جسکو ہر روز بلایا کرتی تھی مین وہی ہون جسکی ابھی ابھی تم منتین کر رہی تھین ہم بھلا کب کسی کے بلانے سے جاتے ہین ہم خداوند ہین ہم کب کسی کے پاس جاتے ہین جب تو نے بہت پریشان کیا تو ہمکو بھی خیال آیا کہ اِسکا بھی کہنا کرو اور اسکے پاس چلو اب جو ہم آئے تو یہ تقریر کرتی ہو مین ہون خداوند آفتاب جسکی تم عاشق ہو آخر کو تیرے جذبہ محبت نے کشش کر کے یہانتک پہونچا دیا اب تمھین بتاؤ کہ بھلا مجھکو کون روک سکتا ہی اور دربان میرا کیا کر سکتے ہین اگر مین خفا ہون تو تمام دنیا کو خاک سیاہ کر دون یہ جو اُس جوان نے کہا تو ملکہ نے آنکھ اُٹھا کر طرف آسمان کے دیکھا آفتاب کو طالع نہ پایا یقین ہو گیا کہ یہ ضرور حضور خداوند ہین آج میرے اوپر رحم کھا کر چلے آئے ہین آج تیری مراد بر آئی آج روز عید ہی کہ خداوند سے وصل ہوگا مدتون کی شکایتین بیان ہونگی اب خداوند کو میرا خیال ہوا کہ اُس سوختہ آتش فراق کی خبر لون یہ دن نصیب ہوا یہ خیال کر کے مگر کچھ شرمندہ کچھ حجاب زدہ وہان سے اُٹھی اور خوشی خوشی اُس جوان کے پاس آئی اور اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تشریف لیچلیے میرے کفش خانے کو اپنے قدم منور سے روشن فرمائیے بعد مدتون کے آپ کی زیارت میسر ہوئی جبکہ انتظار کرتے کرتے میرے پوست اور استخوان رہگئے اور آنکھین پتھرا گئین تو یہ دن آپکی بدولت نصیب ہوا اُدھر ملکہ نے اُسکا ہاتھ پکڑا آفتاب جادو تو عاشق تھا اُسکی اِس حرکت سے اور زیادہ بیتاب ہو گیا دل مین کہا کہ خداوند ابلیس نے یہ دن نصیب کیا کہ معشوق نے یون آکر ہاتھ پکڑ لیا اور یون کہا کہ قدم رنجہ کرو مین اگر یہ تدبیر نہ کرتا تو کبھی یہ دن نصیب نہوتا یہ خیال کر کے کہا کہ چلو جاؤ مین اپنے مکان کو جاتا ہون میری مخلوق میرے نور جمال سے محروم ہی تمام دنیا مین اندھیرا ہو رہا ہی اور تاریکی پھیلی ہوئی ہی دن کی رات ہو گئی ہی ملکہ نے کہا کہ یا خداوند مین آپ کے قدمون کی مشتاق تھی بعد مدت تو آپ تشریف لائے ہین کچھ دیر تو قیام فرمائیے اور ناچ و رنگ کی صحبت ملاحظہ فرمائیے اور اپنا دل خوش فرمائیے اور میرے بھی دل محزون کو شاد فرمائیے بعد مدت یہ دن آیا کہ آپ تشریف لائے یہ جو اُسنے کلام کیا تو آفتاب جادو نے جواب دیا کہ گو مین ٹھہر نہین سکتا ہون کیونکہ اگر ٹھہر نہ سکا تو تمام امور دنیا ابتر ہو جائینگے مگر تیری خاطر مجکو اسقدر مدنظر ہی کہ مین اُن کامون کے ابتر ہونے کو اچھا سمجھتا ہون مگر تیری خاطر شکنی مجکو ناگوار ہی چلو کہان چلتی ہو یہ جو ملکہ نے سُنا اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے بارہ دری مین آئی مسند پر بٹھایا آپ بھی پہلو مین اُسکے بیٹھی حکم دیا کہ ہمارے ارباب نشاط کو بلاؤ وہ آکر خداوند کو اپنا گانا سنائین اور خداوند کو خوش و مسرور کرین اُنکا دل بہلائین اِس طرح گائین کہ خداوند

جو کہ حوروں کا گانا سنتے ہین وہ بھول جائین اگر خداوند کا دل خوش ہوگا تو خداوند اُسکو ایسی آواز خوش عنایت و عطا فرمائینگے کہ اُسکا جواب دینے والا کوئی نہوگا اُسکو تمام زمانہ پسند کریگا اور خداوند بھی چاہینگے کہ پردۂ دنیا پر ہمنے ایسے ایسے خوش گلو پیدا کیے ہین کہ جنکے روبرو حوران بہشتی کی کوئی اصل نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا فوراً خواصون نے اُسکی گانے والیون کو خبر کی جو کہ اُسکے ہمراہ باغ مین آئی تھین یہ خبر پاتے ہی وہ فوراً پیشواز پہنکر روبرو ملکہ کے آئین کیونکہ ایک زمانہ سے وہ یون ہی بیکار تھین جبسے ملکہ آفتاب پر عاشق ہوئی تھی تو اُسدن سے اُسکو کوئی کام اچھا نہ معلوم ہوتا تھا آج جو طلب کیا تو وہ خوش ہوکر حاضر ہوئین ملکہ کو سلام کیا ملکہ نے برہم ہوکر اُنسے کہا کہ کیا تم نابینا ہو جو خداوند کو سلام نہین کرتی ہو ارے سجدہ کرو یہ کل مخلوقات کے خداوند ہین اگر یہ ناراض ہونگے تو تمھارا گانا کسیکو پسند نہ آئیگا اور اگر یہ خوش ہونگے تو ایسی آواز تمکو عنایت فرمائینگے کہ کوئی مثل تمھارے پردۂ دنیا پر نہوگا ارے کمبختون یہ وہی ہین کہ جنکی مین عاشق ہون آج بعد مدت کے میری خاطر سے آسمان پر سے زمین پر تشریف لائے ہین آج یہ دن میسر ہوا ہی اُنھون نے جو یہ سُنا تو دوڑکر اُن سبھون نے سجدہ کیا اُسکے قدم چومے ہاتھ آنکھون سے لگائے آفتاب جادو نے جو یہ دیکھا تو دل مین کہا کہ کیا اچھا فقرہ خداوند کا تھا خوب تدبیر بن پڑی میرے خوب خداوند تھے یہ رتبہ تو بہم ہوا کہ لوگ سجدہ تو کرنے لگے اب خوب مزے وصل کے حاصل ہونگے اُدھر اُن عورتون نے سجدے سے سر اُٹھا کر سلام کیا بعدہ اُسکے روبرو کھڑے ہوکر مبارکباد گائی بعد اُسکے گت ناچی کبھی توڑا لیا اور کبھی بیٹھکر یہ غزل باندازِ دلربائی گائی

غزل

فدائے ابروے حمد ار ای نگار ہون مین
جھکائے سر تہ شمشیر آبدار ہون مین

صبا نے بعد فنا خاک بھی اُڑا دی ہی
وہ بھر فاتحہ کیا آئین سنے مزار ہون مین

جہان پہ راز محبت ابھی ہوہدا ہو
غم جدائی مین گاہے جو اشکبار ہون مین

خدا کے واسطے کر اُتو شادمان مجکو
کہ تیرے وصل کا کب سے امیدوار ہون مین

وہ جھیپ جھیپ کے کہنا کسی کا آتا ہی یاد
نہ فاش پردہ کرو تم کہ پردہ دار ہون مین

جو اُنسے کہتا ہون ہوجاؤ صاف مجھسے تم
تو ہنس کے کہتے ہین رکھتا نہین غبار ہون مین

مجھے وہ دیکھ لے اکبار گر محبت سے
تو صدقے اُسپہ دل و جان سے بار بار ہون مین

خبر وفات کی میری وہ سُن کے کہتے مین
بلا سے مرگیا کیون غم مین سوگوار ہون مین

مدینے جانیکی خواہش نہ کیون ہوا ای اطہر
فراق احمد مرسل مین بیقرار ہون مین

جب وہ یہ غزل گا چکی تو اُسکو بہت کچھ انعام ملا وہ انعام پاکر خوش ہوئی پھر ناچنے لگی خوب خوب ٹھمریان خیال دھرپتین گائین اور ترانے بھی خوب گائے اِسقدر ناچی اور گائی کہ تمام عورتین اور ملکہ اور آفتاب جادو سب کے سب محو ہوگئے جب وہ بڑی دیر تک گایا کی ملکہ نے حکم دیا کہ دوسری کو بلاؤ اب یہ تھک گئی ہی اور آفتاب جادو کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ کیون خداوند آپ کو اِسکا گانا ناپسند آیا آفتاب جادو نے کہا کہ واقعی مین نے دنیا پر وہ لوگ پیدا کیے ہین کہ جو کہ میری صحبت مین نہین ہین مین رات دن حورون کا گانا سنتا ہون مگر وہ کیا اِسکے روبرو گائینگی وہ مطربہ یہ سُنکر بہت خوش ہوئی اور آفتاب جادو کو سجدہ کیا

اور سلام کرکے ملکہ کو اپنے مقام پر کو روانہ ہوئی دوسری مطربہ آئی اُسنے بھی پہلے سجدہ کیا کیونکہ وہ سن چکی تھی کہ ملکہ کے پہلو مین خداوند تشریف رکھتے ہین بعد سجدہ کرنے کے اپنے مقام پر آئی اُدھر سازندون نے ساز درست کیا اِسنے گنگنا کر چاہا تھا کہ کچھ شروع کرون کہ ایک خواص جوکہ ملکہ کی بہت مُنھ چڑھی تھی ملکہ سے کہنے لگی کہ ای ملکہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کیونکہ خداوند تو تشریف فرما ہون اور صحبت شراب و کباب گرم نہو یہ کیا بات ہی آپ بھی نوش کرو اور خداوند کو بھی پلاؤ کہ سرور ہو طبیعت مسرور ہو یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ بولی سچ تو ہی اِسوقت تو نے خوب بات کہی اچھا کشتیان شراب کی اور قابین کباب کی حاضر کر و کیونکہ خداوند کو شراب دنیا پلائین خداوند تو شراب بہشت ہاتھ سے حوران جنت کے پیتے ہونگے ہان یہان اب آج ہمارے بھی ہاتھ سے نوش کرین وہ خواص یہ سُنکر اُٹھی اور فوراً کشتیان شراب ناب کی اور وہ صراحیان کہ جنکے مُنھ پچکے سے بندھے ہوئے تھے حاضر کین اور کشتیون پر مخمل کے تورے پوش زردوزی پڑے ہوئے تھے قابین کباب کی سبچی چینی کی اُسپر گل بوٹے بیلین بنی ہوئی تھین لاکر روبرو ملکہ کے رکھین تورے پوش ہٹا نے کشتیون مین ساغر بلورین قرینے سے چنے ہوئے تھے ملکہ نے اِشارہ اُس خواص کو کیا کہ جام لبریز کرکے خداوند کو دے ابھی اُدھر وہ مطربہ حاضر ہی اُسنے گانا نہین شروع کیا ہی ملکہ کا یہ عالم ہی کہ اُس جوان کو دیکھتی جاتی ہی وہ بھی اِسکے جانب سے نگاہ نہین پھیرتا ہی نظارہ کر رہا ہی گلچینی گلشن جمال مین مصروف ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی ہر دم دل کا یہ تقاضا ہی کہ لپٹ جا اور سیب ذقن کے بوسے لے اسمین کوئی تیرے لیے آسیب نہین ہی مگر دل سے یون کہتا ہی کہ ذرا صبر کر اے کم بخت یہ دن تو ہوا پہلے یہ بات کہان تھی صرف دور سے دیکھکر آنکھین ٹھنڈی کر لیتا تھا اتبو اُسکا پہلو ملا ہی اِسقدر بیتاب نہو وہ بھی وقت آتا ہی کہ بوس و کنار ہو اور مطلب دل حاصل ہو یون بیقرار نہو اِس تیری بیتابی سے کام بگڑ جائیگا کچھ حاصل نہو گا یہ غزال رمیدہ دام تدویر سے نکل جائیگا اور تو مفت مین کف افسوس ملکر رہجائیگا اِسوقت تو اِسقدر بیقرار نہو کہ جب صرف دور سے نظارہ ہوتا تھا دل کو تو یون نصیحت کرتا تھا جبکہ اُدھر ملکہ نے خواص سے کہا تو جام لبریز کرکے خداوند کو دے اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ بھلا ای ملکہ میری بھی یہ طاقت ہی کہ مین خداوند کو شراب پلاؤن یہ امر آپ کو لازم ہی بس اب آپ شرم و حیا کو اُٹھائیے اور شراب سے ساغر مملو فرمائیے خداوند کو دیجیے وہ آپ کو دین کیونکہ بعد مدت بسیار اور از حد آرزوؤن کے بعد یہ دن نصیب ہوے ہین یہ جو اُس خواص نے کہا تو ملکہ کا خود دل چاہتا تھا فوراً کشتی روبرو اپنے کھینچی اور صراحی اُٹھا کر ساغر بلورین الماس نگار دست نازک مین لیا اور لبریز کرکے روبرو اُس جوان یعنے آفتاب جادو کے ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ یہ جام شراب پی لو اور مُنھ پھیرلیا اُسنے جام تو ہاتھ سے لیلیا مگر اِس ادا پر بسمل ہو گیا فوراً لاجرعہ اُسکو پی گیا اور خود بھر اُسی جام کو لبریز کرکے اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ بھی پی گئی اتبو جام شراب چلنے لگا دونون بادۂ ناب پینے لگے دورا بند ھگیا اُدھر وہ مطربہ یہ غزل عاشقانہ بلحن داؤدی گانے لگی

غزل

خون ایسا گرم ہے مجھ عاشق دلگیر کا
بنگیا رشک شرر جوہر سری شمشیر کا

دھیان ہی ہر دم مجھے اِس چاند سی تصویر کا
سامنا ہے روز برق طور کی تنویر کا

دیکھتا ہون جب نظر آتا ہی منھ کھولے ہوئے — تشنۂ خون ہے مگر سوفار تیرے تیر کا
عکس دریا مین پڑیگا تیری زلفون کا اگر — مچھلیون کو شبہ ہوگا دام ماہی گیر کا
تجھسے ای صبا رکھتا ہون مین اتنی آرزو — طائر روح روان کو پر لگا دے تیر کا
خاک اپنے خاکسارون کی نہ کر برباد تو — ڈھیر اُنکی راکھ کا تو دہ ہی اک اکسیر کا
ساتھ مرقد مین عمارت اپنی لیجاوُگے کیا — منہدم ان تکو ارادہ ہے عبث تقصیر کا
یار کو مجھ ناتوان تک کھینچ لاتا ہی مدام — جھپہ ہی احسان جذب دل تری تاثیر کا
جو تری صحبت مین بیٹھا آنکر گلچین ہوا — پھول جھڑتے ہین یہ عالم ہی تری تقریر کا
وار کیا کیا تونے ای قاتل لگاتے نہ او داد — مان جائین کیون نہ ہم لوہا تری شمشیر کا
دل کھنچا جاتا ہی سینے سے اُن آنکھون کیواسطے — اُسکے سرمہ مین اثر ہی سرمۂ تسخیر کا
منھ چھپا لیتا ہی اسے آباد اکثر آفتاب — ہی یہ عالم نقش پاے یار کی تنویر کا

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی اور یہان دو دو تین تین جام کی نوبت آئی تو دونون کو سرور ہوا رنج وکلفت دور ہوا دونون مست ہوگئے نشۂ محبت نے دل مین جوش مارا اور مست کیا آفتاب جادو کے دل نے بیتابی کی اُدھر اُس مطربہ نے جو غزل عاشقانہ گائی تمام محفل بیخود ہوگئی بس اتنے آفتاب جادو نے بے صبر ہوا دست گستاخ کو طرف ثمر باغ جوانی کے دراز کیا یہ رنگ دیکھکر خواصین ایک ایک دو دو کرکے دفعہ دفعہ کرکے چلی گئین وہ مطربہ بھی غزل گا کر اپنے مقام کو روانہ ہوئی یہان جو آفتاب نے تخلیہ پایا تو ملکہ سے لپٹ گیا بوسے اُسکے عارض رنگین کے لینے لگا دست درازی شروع کردی چھاتی سے اسکو لپٹا لیتا ہی بس نہین ہی کہ اُسکو اپنے دل مین بٹھا لے بعد مدت کے یہ دن نصیب ہوا ہی اب صبر کہان ہو سکتا ہی اور ایسے وقت مین کہ یار و معشوق اکیلا سامان عیش مہیا شراب کا نشہ شعر جو خانہ خالی و معشوق مست ناز بود ✤ توان گریست بر آنکس کہ پاکباز بود ✤ ملکہ کا گو کہ خود دل اس امر کا متمنی تھا مگر بسبب شرم و لحاظ کے جو کہ ناکتخدا عورتون کا شیوہ ہی دوسرے اُسکے عاجز کرنے کو بھی اور پیار از و نیاز دکھانے کو اُسکے پہلو سے اُٹھنے کا قصد کیا اور کہا کہ تم کسقدر بیباک ہو تمکو کچھ پاس و لحاظ نہین کیا کوئی مین زن بازاری ہون یہ بدمستی خوب نہین ہی یہ بدمستی اپنی تم اپنے پاس رکھو کیونکہ مین تمکو صحن باغ سے اسواسطے نہین لائی ہون تم کیسے خداوند ہو کہ ایک بندی کے ساتھ ایسی حرکت کرتے ہو مین تو نہ مانونگی بس بس مجکو چھوڑ دو میری کلائی ٹوٹی جاتی ہی ارے کچھ تمکو اسکا بھی پاس نہین ہی یہ امر بالکل خلاف کرتا ہی کوئی بھی حرام کرتا ہی بندون کو تو منع کیا اور تم خود خداوند ہوکے ایسا کرو اگر ایسی خواہش تھی تو پہلے سے موافق اپنے دستور کے کچھ عقد وغیرہ کر لیا ہوتا جس امر سے مین بھی پابند ہو جاتی یہ جو ملکہ نے کہا تو آفتاب جادو نے بیتاب ہوکر اور زیادہ دبوچ کر اپنے گلے سے لگا لیا اور تڑاق تڑاق بوسے لینے لگا صداے شفتالو بلند ہوئی ملکہ نے کہا کہ یہ کیا حرکت ہی پہلے کچھ عقد پڑھ تو لو مین موجود ہون بغیر اسکے محال ہی یہ آپ کا خیال بیجا ہی یہ جو اُسنے سُنا تو کہا کہ مجکو تو کوئی عقد کی ضرورت نہین ہی مجکو اختیار ہی کہ جسکے ساتھ جو چاہون وہ کرون تم بیکار انکار کرتی ہو مین تو نہ چھوڑونگا آج اپنے دل کی مراد پوری کرونگا مدت سے مین تجھپر عاشق ہون تیرے عشق مین تمام کام خدائی کے معطل پڑے ہین دن رات تیری ہی فکر تھی اور کوئی کام نتھا

ملکہ نے جواب مین کہا کہ بغیر اسکے تو ممکن نہین ہی یہ جو ملکہ نے کہا تو اُسکے جواب مین پھر آفتاب جادو نے کہا کہ پھر کیا ہو جو تم بتاؤ وہ ہو ملکہ نے کہا کہ عقد کرلو موافق ہمارے دستور کے یہ امر آپکو آسمان پر زیبا ہی یہان سب قاعدہ دنیا کرنا ہوگا آفتاب جادو نے جواب دیا کہ اسمین تو عرصہ ہوگا یہان دل کو قرار نہین ہی وہ بہت بیتاب ہی کوئی ایسی تدبیر بتاؤ کہ سہل طور سے فراغت ہو ملکہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کو بلاتی ہون اُنسے تم اس امر کو کہو وہ بہت جلد کوئی نہ کوئی تدبیر کر دینگے پھر تمکو اختیار رہی مین کہین چلی نہ جاؤنگی آفتاب جادو نے کہا کہ اُنکے بلانے کی کیا ضرورت ہی مین خود موافق تمھارے اور اہل دنیا کے عقد کیے لیتا ہون ملکہ نے کہا کہ ای خداوند اسمین دو فائدے ہین ایک تو یہ کہ اُنکو تمھاری زیارت بھی نصیب ہوگی دوسرے یہ کہ وہ بہت خوش ہونگے کہ میرا داماد خداوند ہی اور اُنکو معلوم بھی ہو جائیگا پھر جب آپکا جی چاہیگا اور جہان پر جی چاہیگا تشریف لائیے گا کوئی روکنے والا نہوگا ملکہ نے جو یہ کہا تو آفتاب جادو نے جواب دیا کہ اچھا بہت جلد بلاؤ ملکہ نے ایک خواص سے بلا کر کہا کہ تو اسوقت یہان سے میرے باپ کے پاس جا اور اُنسے کہہ کہ چلیے آپکو آپکی دختر کے باغ مین خداوند نے طلب فرمایا ہی وہ وہان تشریف رکھتے ہین بہت جلد تشریف لیچلیے اُنکو آپ سے کچھ ضرورت ہی یہ سُنکر وہ خواص اُسیوقت طرف محل شاہی کے روانہ ہوئی یہان آفتاب جادو ملکہ کے ساتھ بوس وکنار کررہا ہی ہر مرتبہ یہ قصد کرتا ہی کہ اسکو بکنے بھی دو اپنا کام دل مفتون اور مقصد قلب محزون حاصل کرو مگر پھر ٹھہر جاتا تھا اس کمبخت نے پہلے سے یہ تدبیر کر دی تھی کہ ایک اسم سحر پڑھکر ملکہ پر دم کر دیا تھا کہ اسکو اسکی محبت بھی ہو گئی تھی یہان راز و نیاز اور بوس وکنار ہو رہا ہی اُدھر اُس خواص نے جاکر مخمور آفتاب پرست سے کہا کہ ای بادشاہ آپ یہان کیا تشریف فرما ہین چلیے آپکو خداوند آفتاب نے جنکی کہ آپ پرستش کرتے ہین یاد فرمایا ہی وہ آپکی دختر نیک اختر کے باغ مین تشریف فرما ہین وہان اُنھون نے آپکو یاد کیا ہی کوئی بڑی ضرورت کا اُنکو آپ سے کام ہی مخمور شاہ نے کہا کہ تو یہ کیا کہتی ہی سچ کہہ کیا واقعہ ہی کیا واقعی خداوند تشریف لائے ہین زہے نصیب میرے کہ خداوند میری دختر کے باغ مین تشریف لائے ہین مین چلتا ہون یہ کہکر اسیوقت بہت سے تحفے لیکر طرف باغ کے چلا یہانتک کہ داخل باغ ہوا اُس خواص نے دوڑکر ملکہ سے کہا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین ملکہ علحدہ ہوکر سر جھکا کر بیٹھی خداوند یعنے آفتاب جادو بھی علحدہ بیٹھ گئے اور خاموش ہو رہے کہ اس عرصہ مین بادشاہ بارہ دری مین آیا دیکھا کہ ملکہ ایک گوشہ مسند پر سر جھکائے ہوئے خاموش بیٹھی ہی اور ایک جوان حسین وجمیل خوبصورت چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے درخشان مسند پر بیٹھا ہوا ہی بادشاہ نے خواص سے اشارے سے دریافت کیا کہ کیا یہی خداوند ہین اُسنے کہا کہ جی ہان یہی خداوند ہین بس یہ سُنکر بادشاہ دوڑکر اُس جوان کے قدمون پر گر پڑا اور اُسکو سجدہ کیا اور قدم چومے اور آنکھون سے لگائے اور وہ تخت کے پیش دست بستہ ہوکر کھڑا ہو گیا جیسے کوئی بڑے جلیل القدر بادشاہ کے روبرو غلام یا تابعدار استادہ ہوتا ہی کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ ای مخمور بیٹھ جا کیون کھڑا ہی مجھے تجھ سے کچھ کہنا ہی مخمور سلام کرکے بیٹھ گیا اُدھر آفتاب

سے نے اپنے دل مین کہا کہ کیا مرتبہ حاصل ہوا ہی کیونکہ جو آتا ہی وہ سجدہ کرتا ہی مفت سے خدا بنے ہو جب یہ باتین ہو چکین اور بادشاہ مخمور شاد بیٹھ چکا تو اُسوقت آفتاب جادو نے کہا کہ ای مخمور تمکو معلوم ہو کہ مین تمھاری دختر پر مدت سے عاشق ہون اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ مین تمھارا خدا ہون لہذا اب تمکو یہ لازم ہی کہ اُسکا عقد میرے ساتھ کردو بادشاہ نے یہ سُنکر جواب دیا کہ یا خداوند مجکو کب عذر ہی مین آپکا غلام ہون اور یہ کنیز ہی بھلا آپ سے کچھ عذر کر سکتا ہون آپ سے انکار کر کے کہان جاؤنگا پرستش تو آپکی کرون اور اِس امر سے انکار کرون کیونکہ یہ امر تو میری عزت کا سبب ہوگا کہ مین خداوند سے قرابت کرونگا میری لڑکی خداوند کی زوجہ کہلائیگی کارخانہ خدائی مین اُسکا بھی دخل ہوگا میرے نواسے خداوندزادے ہونگے ہر ایک میری عزت کریگا ایک حصہ خدائی کا میرے گھر مین بھی آجائیگا مین ایسے امر سے انکار کرونگا آپ جسوقت فرمائین مین موجود ہون آفتاب جادو نے کہا کہ ابھی کیونکہ اِسوقت مین یہان موجود ہون نہ معلوم پھر مجکو امور خدائی سے مہلت ہو یا نہو بعد مدت کے تو یہان آنا ہوا ہی مخمور نے کہا کہ مجکو کچھ عذر نہین ہی مین ابھی جاکر سامان کرتا ہون تھوڑے عرصہ مین حاضر خدمت ہوتا ہون اِس کنیز کو آپ کی کنیزی مین دیتا ہون یہ کہکر اُٹھا اور اُسکو سلام کر کے اپنے محل مین آیا یہان اُسکی مان سے کہا اُسنے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی یہ سُنکر بادشاہ نے وزیر کو بلا کر حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی کردو کہ آج گھر گھر خوشی ہو کیونکہ آج میری دختر کا عقد خداوند آفتاب کے ہمراہ ہوگا وزیر بھی یہ سُنکر بہت خوش ہوا حال دریافت کیا بادشاہ نے کل کیفیت بیان کی وزیر بہت شاد و خرم ہوا بادشاہ سے عرض کیا کہ اب تو آپ کو کیا کمی ہی تمام دنیا پر آپ کی حکومت ہو جائیگی عالم عالم آپ کا فرمانبردار ہوگا زمین و آسمان پر آپ کی حکومت ہوگی مجکو نہ فراموش فرمائیے گا میری خدمت کا خیال رکھیے گا مین آپ کا قدیمی نمک خوار ہون بادشاہ نے کہا کہ نہین ایسا نہوگا تم اطمینان رکھو مین تمکو کبھی نہ فراموش کرونگا اب تم جاکر تمام شہر مین منادی کردو کہ سب آج رات بھر خوشی کرین ناچ و رنگ دیکھین اور تم یہ کرنا کہ تمام شہر کو آئینہ بند کرنا یہ جو بادشاہ نے کہا وزیر اُسی وقت روانہ ہوا تمام شہر مین منادی کردی کہ آج رات بھر تمام شہر خوش و مسرور رہے اور ناچ و رنگ دیکھے کہ شاہزادی کا آج عقد ہی اور خداوند کے ساتھ ہوگا یہ جو منادی سے ندا کی ہر ایک صغیر و کبیر برنا و پیر و شیخ و شاب بہت خوش ہوا آپس مین چرچے ہونے لگے کہ اب بادشاہ کا بڑا مرتبہ ہوگا سب دنیا پر اُسکی حکومت ہوگی کیونکہ جب خداوند اُسکے داماد ہوے تو اب اُسکو کس بات کی کمی ہی اہل شہر مین تو یہ چرچے ہونے لگے اُدھر وزیر نے تمام شہر کو آئینہ بند کیا جبکہ روشنی کا وقت آیا تو اُسکا بند و بست ہوا اور ہر جگہ روشنی ہوئی اور ہر ایک مکان پر صحبت ناچ و رنگ کا سامان ہونے لگا یہان محل مین بادشاہ نے عقد کا سامان کیا جو چیزین کہ درکار تھین وہ لیکر اپنے ہمراہ مع اپنی زوجہ اور خواصون کے باغ مین گیا یہانتک کہ شام ہوگئی تمام شہر مین اور ہر گلی کوچے مین روشنی ہوئی اُس شب تمام شہر مین کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ جہان ناچ و رنگ نہو ہر غریب و رئیس امیر و شریف وزیر و تاجر کے یہان حسب لیاقت صحبت رقص گرم تھی یہان باغ مین ملکہ کو عورتون نے عروس بنایا پوشاک عروسی سے آراستہ کیا حسب دستور اُس ملک کے اُس جوان کے ساتھ ملکہ کا عقد ہوا بھوری بھری بعد اِسکے بادشاہ نے

نجے

بعد فراغت امور ضروری کے حکم ناچ و رنگ کا دیا ایک نازنین مہجبین نے یہ غزل گائی غزل

اُس گل کی مین تلاش مین جاؤن کہان کہان
کوے بتان مین ٹھوکرین کھاؤن کہان کہان

بستی مین گلشنون مین بیابان مین کوہ پر
دھونی فقیر بن کے رماؤن کہان کہان

ہر عضو تن سے شعلے نکلتے ہین متصل
بھڑکی ہوئی ہی آگ بجھاؤن کہان کہان

اغیار میرے حال پہ روتے ہین دوست بھی
کسکو فسانہ غم کا سناؤن کہان کہان

سینے مین دل کو حفظ نہ پہلو مین جاے امن
ہاتھون سے تیر غم کے بچاؤن کہان کہان

مجبور ہین علاج سے جراح اور طبیب
زخم جگر کو اپنے دکھاؤن کہان کہان

ڈھونڈھا حرم مین یار کو اور بتکدے مین بھی
مثل صبا مین خاک اُڑاؤن کہان کہان

بیتاب دل ہی ہجر مین کس سے کہون نظیر
بلبل کی طرح شور مچاؤن کہان کہان

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو پھر اور گانا شروع کیا یہانتک کہ دو پہر رات تک صحبت بزم عشرت آراستہ رہی بعد اسکے بادشاہ اور کل عورتین دولھن دولھ کو چھوڑکر تنہا اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوئین جب یہان بالکل تخلیہ ہو گیا تو اُسوقت آفتاب جادو نے صراحی شراب کی اُٹھائی اور جام لبریز کیا اور ملکہ کے ہونٹھون سے لگایا وہ بلا عذر و انکار اُس جام مرارغوان کو غٹ غٹا کر پی گئی اتنے مین دور ابندھ گیا کہ ملکہ اُس جوان کو پلاتی ہی اور وہ جوان ملکہ کو یہانتک کہ دونون مست ہو گئے اتنے مین آفتاب جادو کو تاب نہ رہی بیقرار ہو گیا اور دلپر اختیار نہ رہا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور اُسی بیتابی مین ملکہ سے لپٹ گیا اور بوسے لینے لگا اور گل آرزو بعد خوشی چننے لگا جب بہت بیقرار ہوا تو ملکہ کو گودی مین اُٹھا کر مسہری پر آیا یہان آکر اتنے مین دوسرا قصد کیا ہاتھا پائی ہونے لگی خوب خوب زور ہوے یہانتک کہ وہ اُسپہ قابض ہوا اور قفل پنہان کو کلید آرزو سے وا کیا وہ چیخ مارکر بیہوش ہو گئی اِسنے اپنا منھ کالا کیا آرزوے دلی بر آئی مطلب دلی حاصل ہوا جو آرزوئین دل مین تھین وہ سب پوری ہوئین بعد مدت اپنے معشوق سے وصل حاصل ہوا اور مقصد دل پورا ہوا کیونکہ یہ تو خورد سالی سے اُسپر عاشق تھا اور فریفتہ تھا جب اپنا کام دل حاصل کر لیا تو دل سے کہنے لگا کہ آج تو خوب مزے کیے مدتون کے بعد اِس معشوق فتنہ ساز سے وصل ہوا خیر اب جہانتک ہو اپنی آرزو نکال لے اتنے مین تو نے اِس شوخ چشم کو تنہا پایا ہی خوب خوب اِسنے مزے کیے یہانتک کہ بعد انفراغ دونون لپٹ کر باہم لیٹ رہے بعد اُسکے یہ اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ خوب اِن لوگون کو احمق بنایا اور اپنا مطلب کیا کیونکہ خدا نے اگر یہ تدبیر نہ کرتے تو کبھی وصل ممکن نہوتا اب کوئی تدبیر ایسی کرو کہ یہ راز اِن لوگون پہ نہ ظاہر ہو یہ لوگ ہمیشہ تجکو خدا ہی مانین بھلا یہ کہان ممکن تھا کہ مجھ ایسا ذلیل ایسے جلیل بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ پیوند ہو یہ خداوند ابلیس کی شان ہی کہ اُسنے مجکو قبول کیا کہ جسکی بڑے بادشاہ جلیل القدر خواہش کرتے تھے اور اُنکو یہان سے صاف جواب ملتا تھا یہ تو آفتاب جو کہ خداوند ابلیس کا پیدا کیا ہی اُسکی عاشق تھی اُسکی یہ لوگ پرستش کرتے ہین دل نے خوب تدبیر بتائی کہ تو اپنے کو خداوند آفتاب بنا کر اُسپر ظاہر ہو یون تیرا مطلب ہو گا وہی ہوا یون مدعاے دلی حاصل ہوا لوگون نے تجھ سے بھی سیکھے خدا بھی بنے وہ کام کرنا چاہیے کہ یون ہی خدائی بنی رہے یہ فکر کرتے کرتے ایک

بات خیال مین آئی کہ وہ ایک وقت پر ظاہر ہوگی ابھی اُسکا موقع نہین ہی لیکن اتنا سامعین کو خیال رہے اور واضح ہو کہ جب یہ ملکہ کے باغ مین آیا تھا تو اِسنے ایک ابر سحر آفتاب پر قائم کیا تھا تو اُسکے سبب سے یہ بات حاصل ہوگئی تھی کہ تمام شہر خورشید نگار اور اُسکے قرب و جوار سے روشنی و روے خورشید پنہان ہو گیا تھا یہ اِسکا سحر ایسا تھا کہ جبتک یہ قتل نہو گا اُسوقت تک یہ سحر اِسکا برطرف نہو گا اور نہ اِسپر کوئی زوال آئیگا یہ ساحر بھی نہایت زبردست ہی بڑے بڑے ساحر اس سے دبتے ہین اور اِسکے سحر کے آگے کانپتے ہین اور مُنھ چراتے ہین یہ اپنی سحر و ساحری کے آگے کسی کی حقیقت نہین سمجھتا ہی اور نہ کسی کو موجود جانتا ہی بڑے بڑے کامل اور اہل ہنر اِسکے شاگرد ہین ایک جنبش لب مین یہ اپنا کام کرتا ہی اشارۂ چشم سے یہ لاکھون کو جلاتا ہی اور برق بناکر گراتا ہی اور خاک سیاہ کر دیتا ہی پانی برسانا تو اِسکا ایک ادنی کرشمہ ہی یہ امر اور ایسے سحر تو اِسکے ادنی شاگرد جو کہ اِسکے پاس آکر ابتداءً حاصل کرتے ہین اُنکو بتا دیتا ہی اُسکے نزدیک ایسے ایسے سحرون کی کوئی اصل و حقیقت نہین ہی اور نہ کوئی امر اہم ہی اور نہ کوئی ایسی بات مشکل کی ہی یہ بڑا زبردست ساحر ہی یہ تو فکر کرتے کرتے سو گیا یہانتک کہ وہ رات گذری صبح طالع ہوئی آفتاب اُسی طرح نظر اہل شہر و مردمان شہر سے پنہان تھا کیونکہ اُسکا سحر تھا کوئی اُسنے اپنا سحر دفع نہین کیا تھا جو آفتاب نکلتا یہان وہ بھی باغ مین اُٹھا ملکہ بھی بیدار ہوئی دونون اُٹھے ایک شاد اور ایک شرمگین ایک کا چہرہ بشاش ایک کے چہرے پر سرخی مگر ساتھ شرم کے اُسی رات کو ملکہ اُس سے حاملہ ہوگئی تھی اور اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ بڑا کافر اکفر ہوگا لوگون کو سجدہ کرائیگا اور اپنے کو فرزند خداوند کہلائیگا تمام لوگ اِسکی پرستش کرینگے یہ مثل لقا کے اپنے کو خدا مشہور کریگا اور ہر ایک کو اپنا بندہ کہے گا اور یہ بیان کریگا کہ مین نے تمکو پیدا کیا ہی میرے باپ نے تمکو پیدا کیا ہی مین خداوند آفتاب کا فرزند ہون مین تمھارے خداوند کا دلبند ہون وہ ناہنجار ایسی ایسی باتین کریگا اور ایک عالم کو گمراہ کریگا بڑے بڑے مقابلے اُس زمانہ مین ہونگے اور بڑے بڑے مجادلے ہونگے اِسکی لڑائیان جب معرض بیان اور تحریر مین آوینگی تو اہل نظر اور سامعین والا تمکین کو بڑا لطف حاصل ہوگا اُسکا نام خورشید فرزند خداوند آفتاب ہوگا غرضکہ جب صبح ہوئی دونون بیدار ہوے آفتاب جادو نے کہا کہ ملکہ اب مین جاتا ہون پھر آؤنگا جسوقت کہ میرا دل چاہے گا ملکہ نے کہا کہ آج اور رہجاؤ آفتاب جادو نے خیال کیا کہ یہان رہنا اچھا نہین ہی ایسا نہو کہ کسی وجہ یا کسی امر سے یہ راز نہانی افشا ہو جائے تو پھر بڑی خرابی ہوگی حالانکہ تمھارا کوئی کچھ بگاڑ نہین سکتا ہی مگر احتیاط کرنا لازم ہی اب یہانسے چلو اور اپنی تدبیر کرو یہ خیال کرکے کہا کہ ملکہ میرے سب کام ابتر پڑے ہین بغیر میرے وہان سب بیکار ہونگے یہ جو آفتاب نے گرم ہوکے کہا تو ملکہ نے جواب دیا کہ اچھا تمکو اختیار ہی مگر نہایت مضمحل ہوگئی اور پریشان خاطر ہوئی اور آنکھون مین آنسو بھر لائی اور کہا کہ خیر مین تمکو روک نہین سکتی ہون اور نہ مین تمھارے کسی کام مین دخل دے سکتی ہون اچھا جاؤ مگر خیال رکھنا اور جلد آنا یہ سُنکر آفتاب جادو نے اُسیوقت تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہوکر طرف آسمان کے روانہ ہوا اور قریب ابر پہونچکر اُس ابر مین غائب ہو گیا جب خوب بلند ہو گیا

کہ نظر مردم کام نہ کر سکے تو اسوقت طرف اُس ابر کے ایک اشارہ کیا کہ وہ ابر غائب ہو گیا اور آفتاب نکل آیا انکے لئے دیکھا کہ خداوند اپنے مکان مین پہونچ گئے تمام اہل شہر مین رات بھر ناچ و رنگ رہا ہر ایک نے وہ رات بخوشی بسر کی جب صبح کو سب اُٹھے تو دیکھا کہ خداوند ظاہر نہین کیونکہ سب قریب صبح سو گئے تھے ناچ و رنگ برخاست ہو گیا تھا سب بیدار ہو کر اپنی اپنی اطاعت اور عبادت مین مصروف ہوے یعنے پوجا پاٹ کرنے لگے اُدھر بادشاہ بھی بیدار ہوا اور اپنے مذہب کے موافق پوجا کرنے لگا اُسکو بھی معلوم ہو گیا کہ خداوند بلغ سے اپنی بہشت یعنے مکان مین پہونچ گئے جب تو عالم عالم مین روشنی پھیل گئی اُدھر ملکہ زن باغ سے محل مین آئی اُسدن سے یہ دستور ہو گیا کہ آفتاب جادو دوسرے دن شب کو آتا تھا وہ رات بعیش و عشرت بسر کرتا تھا انکو تو عیش و راحت مین مشغول رکھا جاتا ہے اب انکا ذکر آیندہ پھر کسی موقع اور محل پر تحریر ہوگا اور بیان کیا جائیگا لیکن

اب کچھ حال سرو نودمیدہ بستان جرأت و شجاعت گل گلزار صاحبقرانی یعنے شاخسار شجر بدیع الزمانی شیر بیشہ ہیجا بدیع الملک نوجوان یعنی صاحبقران ثالث کا معرض بیان مین آتا ہے اور تحریر کیا جاتا ہے اور آنا خضران بن عمرو یعنے خواجہ خضران کا مع سہراب جادو و سہرداران نامی و گرامی کا جو کہ دریا سبز رنگ مین مقید تھے اور بمشورہ سہراب جادو بعد قتل کرنے ماہیان کے کوچ کرنا طرف شہر تمندریہ کے راہ مین مرحلہ دوم کا درپیش ہونا یعنے شہر لقین خود پرست مین پہونچنا اور وہان قیام کرنا اور مقابلہ ہونا اور ایلچی گری کرنا ملوک بن مالک کی اور اُسکا مسلمان ہونا اور دیگر حالات متعلق داستان ہذا

ساقی نامہ

پلا ساقیا مجکو اب وہ شراب
خبر لے کہ آیا ہے وقت خمار
پلا جلد تر بادۂ لالہ رنگ

ترے میکدے مین جو ہو لاجواب
مرا دل ہے اسدم نہایت ملول
لکھون تا مین اب نشہ مین حال جنگ
جو تو مجکو دیگا وہ بے مثال

مرا دل ہے اسوقت بیقرار
پلا مے تو ہووے مسرت حصول
کرون نگار رقم خوب حال جدال

غزل

دور سے منظور ہین ہم یون بزم جانان دیکھکر　ہے جو بلبل کا قفس مین حال بستان دیکھکر
سینے یون پھاڑ اگر یبان صبح ہجران دیکھکر　جیسے گل کھل جاتے ہین نور مہر رخشان دیکھکر
ابر باران منفعل ہو ہو کے اکثر تھم رہا　ہجر جانان مین ہمیشہ مجھکو گریان دیکھکر
دیکھو تو یہ کون ہے بیتاب ہے کس واسطے　پوچھتا ہے غیر مجھکو وہ نالان دیکھکر
شرم سے منھ پھیر کر گردون پہ ہوتا ہے طلوع　بے نقاب اُس شوخ کو مہر درخشان دیکھکر

اب رہائی اِسکے پھندے سے بہت دشوار ہی — دل یہ کہتا ہی مراد زلف پیچان دیکھکر
زلف شبگون کا جو اکثر دل کو رہتا ہی خیال — جو نکہت چونکت اُٹھتا ہون نین خواب پریشان دیکھکر
مرمٹو نکی خاک کہتی ہی زبان حال سے — یا نون رکھ ظالم ذرا گور غریبان دیکھکر
لیلی محمل نشین کبتک نہ لیگی تو خبر — قیس کہتا تھا یہی سوے بیابان دیکھکر
دل اسیر زلف کا ہر لحظہ جاتا ہی یون — دم گھٹا جاتا ہی تاریکی زندان دیکھکر
اسپنے دامن مین چھپا نا خاک دشت نجد مین — بیکسی مین قیس کی میت کو عریان دیکھکر
سور ہے ہین یان ہمارے کشتۂ تیغ ادا — کوئی کہتا ہی سوے گور غریبان دیکھکر
اِس سے بڑھکر ٹکڑے کیا ہوگا گریبان چاک کا — صبح کہتی ہی مرا چاک گریبان دیکھکر
ای ہدرقت مانند میرے رنگ فق کیونکر نہو — چرخ پر مہتاب اُنکا روے تابان دیکھکر

بیت بیا بشنو ای ہمدم راستان ✤ کہ باز آمدم بر سر داستان ✤ یہ بزم سخن طوطی خوش نوا ✤ بدین زمزمہ شد ترنم سرا ✤ راویان خوش بیان و بلبل ہزار داستان صحن گلشن مضامین مین یون چہچہ زن ہوتے ہین کہ سامعین عالی نسب و والا تمکین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہانتک تحریر ہوئی ہی کہ خواجہ ثالث یعنی خضران بن عمرو ثانی عیاری کرکے اور ماہیان طوفان کش کو قتل و غارت کرکے مع سردارون کے جو کہ بسبب سحران سیہ پوش کے گرفتار ہوگئے تھے اور دریاے سبز رنگ مین قید تھے اپنے ہمراہ لیکر طرف لشکر ظفر اثر صاحبقرانی کے چلے یہان جسوقت کہ سحران سیہ پوش اور ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ آئین قتل ہوئین تو جو جو سحر کہ اُنکے تھے سب مٹ گئے تھے دریاے سبز رنگ بھی خاک سیاہ اور تباہ و برباد ہوگیا تھا اور وہ ابر جو کہ مثل سرپوش کے باغ پر سہراب جادو کے چھایا ہوا تھا وہ بھی مٹگیا تھا اور جو سردار کہ اُس باغ مین قید تھے وہ بھی رہا ہوے تھے اب یہ سب ایک جگہ مجتمع ہوکر اور باہم ملاقات کرکے اُدھر کو جاتے ہین چونکہ راہ کھل گئی تھی لشکر صاحبقران کا راستہ لیا اب اُدھر کا حال سنیے کہ بدیع الملک نوجوان یعنے صاحبقران زمان کو جیسے کہ سحران سیہ پوش نے مہلت دے کر یہ کہا تھا کہ جب ہمکو مقابلہ کرنا ہوگا تو ہم آپکو اطلاع دینگے یہ کہکر اپنا سحر اور تالاب سحر مٹاکر اور گنبد کو غرق دریا کرکے چلی گئی تھی اُدھر صاحبقران مع بادشاہ لشکر اِسلام راہ مین وہی گفتگو کرتے ہوے جوشش شجاعت و بہادری کی جو کہ قبل کے جزون مین تحریر ہوچکے ہین اپنی فرودگاہ کو واپس گئے کیونکہ صاحبقران کا اسم اعظم ماہیان طوفان کش نے بند کر لیا تھا اور صاحبقران کو بسبب اُسکے بند ہوجانے کے بہت تشویش تھی اور یہ خیال تھا کہ آج تو وہ خود لڑائی موقوف کرکے چلی گئی ہی اب جب وہ براے مقابلہ آیگی تو کیا ہوگا اور کیونکر اُس سے مقابلہ کرینگے کیونکہ یہان تو سحر و ساحری کا سامان ہی اور اسم اعظم بند ہوچکا ہی دیکھیے خدا کیا دکھاتا ہی جو اُسکو منظور ہوگا اور ہمارے حق مین مناسب جانیگا وہ کریگا ایسے ایسے خیالات تھے اور اِسی فکر و تردد مین آکر دربار مین بیٹھے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا کیونکہ یہ سب لوگ بھی میدان سے واپس آئے تھے بادشاہ اِسلام دربار برخاست کرکے اپنی جاے آرام کو گئے صاحبقران اپنے خیمہ مین تشریف لائے وہ دن تمام

ہو ا رات ہوئی اب تمام لشکرِ اسلام کو تشویش ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی وہ قحبہ کب مقابلہ کرتی ہی کیا کرین کیونکر مقابلہ کرین کیونکہ وہ تو وسط دریا مین مقیم ہی اُس تک کوئی جا نہین سکتا ہی اگر کوئی جرأت کرکے گیا بھی تو اُسکو حباب دریا گرفتار کر لیتے ہین بڑی زبردست ساحرہ ہی اچھا طریقۂ جنگ نکالا ہی کیونکہ خشکی مین تپلہ ہاے سحر گرفتار کرتے ہین اور وہ مقابلہ کرتے ہین اگر کوئی جرأت کرکے دریا مین گیا تو وہ بھی گرفتار ہو گیا اُس تک رسائی غیر ممکن ہی ایسی حالت مین کیونکر مقابلہ کیا جائے دوسرے خواجہ بھی آجکل لشکر مین موجود نہین ہین کہ وہ کوئی تدبیر کرتے اور اِس قحبہ کو قتل کرتے کہ یہ بلا ہمارے سر پر سے ٹلتی تیسرے اسم اعظم صاحبقرانی بھی بند ہو گیا ہی کہ یہ بڑا بھروسا تھا کہ صاحبقران بذریعۂ اسم اعظم اِس دریاے سحر کو مٹا کر اُسکے پاس جائینگے اور اُسکو قتل کرینگے یہ امید بھی جاتی رہی آج تو وہ خود رحم کھا کر واپس گئی اُبکی جسدن اُسنے صف آرائی کی اُسی دن سب کا خاتمہ ہی یہ گفتگو باہم کرتے رہے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی صبح کو دربار ہوا اِسی طرح سے اِن لوگون کو کئی دن اِسی فکر و تردد مین گذرے خصوصاً صاحبقران و بادشاہ کو اور بادشاہ بہت فکرمند ہین یہ تو یہان اِس فکر مین مبتلا رہے وہان خواجہ نے اِس عرصہ مین آفتاب جادو و سحران سیہ پوش کا خاتمہ کر دیا ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار صبح کا آراستہ ہی سب لوگ حاضر دربار ہین بادشاہ تخت شاہی پر جلوہ فرما ہین اور صاحبقران دنگل شوکت پر جلوہ افروز ہین باقی تمام سردار و عزیز و اقربا و افسران گرامی اپنے اپنے دنگلون و کرسیون پر متمکن ہین جو کہ اسیر سحر ہونے سے بچ گئے ہین اور سحران سیہ پوش کے پنجے سے باقی رہے ہین بیٹھے ہین اور اُن سردارون کے دنگلون و کرسیون پر غاشیہ پڑے ہین جو کہ گرفتار سحر ہین دربار مثل مرقع تصویر کے اُن سردارون سے جو کہ باقی ہین آراستہ تھا کہ ایک مرتبہ صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کچھ حال خواجہ کا و دیگر عیارون کا نہ معلوم ہوا کہ سب کے سب فکر مین قتل سحران کے گئے تھے نہ معلوم کیا گذری کوئی خبر تک نہ آئی اُن سب نے عرض کیا کہ یا صاحبقران خبر کیا آئے وہ گئے ہین ایسے مقام پر کہ جہان سواے اُنکے دوسرے کا جانا غیر ممکن ہی کسی نہ کسی عیاری کی فکر مین ہونگے ضرور کوئی نہ کوئی وہ کام کرکے حاضر خدمت فیضدرجت ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو خیال آپ لوگون کا بجا و درست ہی مگر آج طبیعت کچھ بہت فکرمند ہی یہ کہکر ظل اللہ کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ قحبہ جو وعدہ کرکے گئی تھی اور کہہ گئی تھی کہ مین تمکو مہلت دیتی ہون کیونکہ میری ہمشیرہ کا حکم نہین ہی کہ مین ابھی دو ایک روز مقابلہ کرون جب اُنکا حکم ہوگا تو مین مقابلہ کرونگی اور تم لوگون کو اطلاع دیدونگی اُسدن سے کوئی خبر اُسنے نہ لی کیا قدرت خدا ہی کیونکر اُسکے شر سے خدا نے بچایا اُسدن تو یون مقابلہ سے خدا نے بچایا کہ وہ خود واپس گئی اور اب تک یون محفوظ رکھا یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی ضرور امر ایسا ہی کہ جسکے سبب سے وہ آجتک مقابلہ کو نہین آئی جہان پناہ نے جواب مین فرمایا کہ خدا جب اپنے بندون کی حفاظت کرتا ہی تو ہر طرح سے اُسکی حفاظت کرتا ہی جبتک اُسکی مرضی نہوگی اُسوقت تک کوئی امر نہوگا بقول شخصے سے ؎ بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت اور جیسا کہ اِس عبارت عربی سے بخوبی ثابت ہے۔ لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ بغیر اُسکے

حکم کے ایک ذرہ بھی اپنی جگہ سے حرکت نہین کر سکتا ہو اگر کوئی یہ اعتراض کرے
کہ ہر ایک فعل نیک و بد کا وہی مالک ہی اور حاکم ہی اور ہم اُسکے حکم سے ہر کام کرتے ہین تو یہ
نہین ہو سکتا ہو اگرچہ کوئی معترض ہو کیونکہ جو فعل نیک ہمسے سرزد ہوتا ہی وہ تو اُسکی جانب
سے ہی ہمکو اُسکی طرف سے ہدایت ہوتی ہی اور فعل بد کا مرتکب ہمارا نفس امارہ ہی اور اُسکا
ہدایت کرنے والا شیطان علیہ اللعن ہی معاذ اللہ اگر کوئی یہ کہے کہ ہمنے جو زنا یا سرقہ یا کفر اختیار
کیا یہ ہمنے بحکم خدا اختیار کیا کیونکہ بغیر اُسکی مرضی کے ایک بھی یہ حرکت نہین کرتا ہی تو یہ کفر ہے
کیونکہ اُسنے ہمکو راہ نیک و بد و فعل نیک و بد دونون بتا دیے ہین ہمکو اختیار ہی کہ ہم جس راہ
کو اختیار کرین اگر ہمنے راہ نیک اختیار کی تو اُسکی جانب سے ہماری مدد ہوئی ہمکو اُسنے اپنی
رحمت کا امیدوار کیا اور اگر ہمنے راہ ضلالت مین قدم رکھا تو وہ ناخوش ہوا اور جو سزا اُسکے
لیے اُسنے مقرر کی ہی ہم اُسکے مستحق اور سزاوار ہوے اب اُسکو اختیار ہی کہ چاہے وہ ہمکو
سزا دے اور چاہے بخش دے خیر اِس سے تو کچھ غرض نہین یہ تو دوسرا جملہ ہو گیا اصل امر
سے غرض ہی بر سبیل تذکرہ یہ بھی بیان ہوا ورنہ اِسکا کوئی موقع نہ تھا مگر ایک امر میری زبان سے
نکل گیا تھا کہ کوئی ذرہ بغیر اُسکے حکم کے حرکت نہین کر سکتا ہی مجکو شک ہوا کہ شاید لوگ یہ خیال
کرین کہ جو کام نیک یا جو فعل ہمسے ہوتا ہی کسی قسم کا وہ سب ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اِسکے
دفع کرنے کے لیے مین نے اتنی بڑی تقریر بیان کی آمدم بر سر مطلب یہ امر کیونکر وہ چاہیگا
کہ جو لوگ اُسکی راہ مین اپنی جانون کو برباد کرنے پر آمادہ ہون تو وہ یون کافرون کے ہاتھ
سے قتل ہوا کرین اور اُنکا بس نہ چلے دوسرے ہم لوگ تو اُسکے دین کے رواج دینے
کو جنگ کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ جو اُس سے منکر ہین وہ اُنکو راہ یقین پر لائین اور کفر و ضلالت کی
راہ کو چھوڑ کر راہ ہدایت پر قائم رہین اور ایک عالم کو جو گمراہ کر رہے ہین اُس سے باز رہین
ایسی حالت مین وہ کیونکر نہ ہماری مدد کریگا اور ہم پر سے یہ بلا دور کریگا وہ بڑا مسبب الاسباب
ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ یہ بلا دفع ہوگی ہم لوگ تو اُسکی مرضی پر راضی ہین جو اُسکی
رضا وہ ہماری رضا یہ جو بادشاہ نے فرمایا تو صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ جی ہان
یہ جو تقریر آپ نے فرمائی تو یہ تو بہت بجا ہی یہان اِس سے کون منکر ہی مگر میری یہ راے
ہی کہ کسی کو پر اُسکی خبر روانہ کرنا ضرور ہی کہ خبر تو لاے کہ اِسکا کیا سبب ہی کہ جو آجتک خواجہ نہین
آئے نہ اور عیار اور نہ کوئی سلسلۂ جنگ و پیکار کا اُس دن سے ہوا اور نہ کوئی بات کسی وجہ وجیہ
کی معلوم ہوئی اچھا ہمکو اِس سے اطمینان ہو جائے کہ ہم اور کوئی فکر کرین اور اپنے چلنے کا
سامان کرین کیونکہ یہان کبتک ہم لوگ پڑے رہین گے بادشاہ نے فرمایا کہ جسکو آپ چاہین
اور مزاج مبارک مین آئے اُسکو حکم دین مگر میرے نزدیک ابھی دو ایک روز اور تامل کرنا
چاہیے اِسکا سبب یہ ہی کہ ایک تو کوئی ایسا نہین ہی کہ جا کر خبر لائے البتہ یون تو ہزارون عیار ہین
مگر یہ لوگ ایسے نہین ہین اور نہ ایسے مقام پر جا سکتے ہین یہ دل و جگرا اُنھین لوگون کے ہین
جو کہ گئے ہین یقین ہی کہ اِس عرصہ مین کوئی نہ کوئی اُن لوگون مین سے واپس ضرور آئیگا اُس سے
کل حال معلوم ہو جائیگا آئندہ آپ کو اختیار ہی مین منع نہین کرتا ہون بادشاہ سے بدیع الملک
نے یہ سنکر فرمایا کہ بہت خوب مین آپکی راے کی پابندی کرتا ہون اچھا اُنکا اور دو ایک روز انتظار

کرونگا اُسکے بعد جو آپکی راے ہوگی وہ امر کیا جائیگا اور موافق اُسکے تعمیل ہوگی یہ کہکر جناب
صاحبقران خاموش ہورہے کہ اس عرصہ مین نورالزمان وعین الزمان وقیصر صاف باطن
نے خدمت بادشاہ وصاحبقران مین عرض کیا کہ اگر مزاج مبارک کے خلاف نہو تو ہم سب
لوگ بھی کچھ عرض کرین بادشاہ نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ تو ہمارے بزرگ ہین جو امر کہ آپ فرمائینگے
وہ ہمارے حق مین بہتر جانکر ارشاد کرینگے یہ سُنکر اُن تینون صاحبون نے کہا کہ اگر مرضی عالی
ہو تو یہ وقت سحر ہی اور عجب سماہی طائر اپنے اپنے آشیانون سے نکل کر درختون پر بیٹھے ہین زمزمہ سنجی
کررہے ہین پھول کھلے ہوے ہین سبزے پر شبنم کے قطرے پڑے ہوے ہین یہ ثابت
ہوتا ہی کہ فرش مخمل سبز پر گوہر آبدار غلطان ہین باغبان قدرت نے عجب عجب طرح کے گل و بوٹے
لگائے ہین جسکو دیکھکر اُسکی قدرت یاد آتی ہی عقل کو اُسکے کارخانون مین دخل نہین ہم لوگون
کا جی چاہتا ہی کہ اگر حضور وجہان پناہ تشریف لیچلین اور کنارے دریاے سبز رنگ کے
تشریف فرما ہون تو خوب اسوقت طبیعت بحال ہوگی اور اُسکی لطافت اور بہار سے دور
گرد ملال و کلفت ہوگی بادشاہ وصاحبقران نے فرمایا کہ کیا مضائقہ ہی کرسیان لب دریا
بچھنے کا حکم دیجیے مین بھی چلتا ہون نورالزمان وغیرہ نے بادشاہ کو دعاے ترقی جاہ و
جلال دے کر ملازمون وچوبدارون کو حکم فرمایا کہ کرسیان لب دریاے سبز رنگ بچھائی جائین
ظل اللہ وہان جلوہ فرما ہونگے خادم وخدمتگار یہ حکم پاتے ہی فوراً روانہ ہوے داروغہ
فراش خانہ کو حکم شاہی پہونچا اُسنے فوراً ہزارون کرسیان طلائی مرصع کار قرینے سے لب
دریا بچھوائین یہان یہ بندوبست ہورہا ہی اُدھر بادشاہ اُٹھے اُنکے بعد صاحبقران بہرتو
تمام دربار کا دربار استادہ ہوگیا بادشاہ مع سرداروں وعزیزون کے بیرون بارگاہ تشریف
لائے اور رخ دریاے سبز رنگ کا کیا خرامان خرامان تعریف صنعت پروردگار عالم
کی کرتے ہوے اور ہواے سرد کے جھونکے کھاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور جب
ہواے سرد جسم سے مس ہوتی تھی تو اُسکے سبب سے بیساختہ دل شگفتہ ہوجاتا تھا کہ جسکا حال
بیان سے باہر ہی اُدھر خوشبوے گلہاے صحرا الگ دماغ و دل کو فرحت دیتی تھی اور ایک
طرف صداے طائران خوش الحان علحدہ مست کیے دیتی تھی کنول دل پژمردہ کے کھلے
جاتے تھے چہرے سب کے بسبب خنکی ہوا وخوشبوے گل وریحان کے وزمزمہ سنجی طائران
کی سرخ ہوگئی تھی اور قبائین جسمون مین تنگ ہوگئین تھین ایک تو دریا کا کنارا اور دوسرے
صحراے سبزہ زار تیسرے ہنگام سحر اسوقت کے سمان کا کیا حال بیان ہو اگر اسوقت
کی پوری کیفیت بیان کرون تو ایک دفتر دوسرا اور تیار ہو لیس اسیقدر کافی ہی زیادہ طول
دینے مین مطلب فوت ہوگا اور ناظرین پریشان ہونگے الغرض بادشاہ وصاحبقران
سیر کنان اُس مقام پر پہونچے کہ جہان کرسیان بچھی ہوئی تھین بادشاہ جاکر ایک کرسی جواہرنگار
پر متمکن ہوے اور برابر اُنکے صاحبقران بہرتو اور سب عزیز و سردار بھی مجرا کرکے بیٹھ گئے
بادشاہ ہمراہ اُن سب کے تماشاے آب سبز رنگ کرنے لگے دل بہلنے لگا طبیعت
بشاش ہوگئی کلفت دور ہوئی طبیعت مسرور ہوئی اب یہ وہ وقت ہی کہ وہان خواجہ نے
کنارے دریاے اصلی کی عیاری کرکے ماہیان طوفان کش کو قتل کیا تھا اور یہان

سب لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک دریا مین ایک تلاطم ہوا اور پانی تیزون بلند ہونے لگا شعلہاے آتش اُٹھنے لگے ہزارہون نہنگ و مگر بھاگتے ہوئے نظر آئے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اندرون دریا ہزارون توپین فیر ہو رہی ہین طوفان عظیم و تلاطم قیامت افزا برپا ہی ہزارون چادرین و بھنور و گرداب پڑ رہے ہین اندر سے دریا کے تڑاق و پڑاق کی صدا آ رہی ہے گویا کہ کوئی قلعہ لڑ رہا ہی کہ یکایک یہ جو حال ہوا تو تمام لوگ جو کہ لب دریا بیٹھے ہوئے تھے حیران حیران ہو کر دیکھنے لگے کہ یہ کیا دفعۃً آفت آئی اور دریا کو کیا ہو گیا کسی ساحر کی آمد ہی اُسپار دریا کے صداے گریہ وزاری بلند تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہزارہا آدمی رو رہے ہین غبار بلند تھا سنگباری و برفباری اُس طرف ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آندھی سیاہ چل رہی تھی اِسقدر تاریکی پھیلی کہ اِسپار بھی تاریکی ہو گئی اُسمین سے صدا آتی تھی کہ ہاے ماہیان طوفانکش وای ماہیان طوفان کش یہ رنگ دیکھکر صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کیا آفت ہی یکایک یہ کیا بلا نازل ہوئی یہ کیسی صدا آ رہی ہی یہ سنگباری و برفباری و تاریکی و آندھی و گرد و غبار کیسا ہی دریا کیون اِسقدر متلاطم ہی خدا خیر کرے کوئی نہ کوئی ضرور بلا نازل ہو گی کوئی نہ کوئی ساحر آتا ہی اب تو مجکو اسم اعظم بھی یاد نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہمکو یہان ہماری قضا لیکر آئی تھی خیر کیا چارہ جو مرضی خدا یہ جو ساحر آتا ہی تو ہمکو آکر گرفتار سحر کرکے قتل کریگا ہم لوگ تو ہتھیار بھی نہین لگائے ہین ہماری تقدیرین یون ہی بیدست و پا ہو کر مرنا تھا افسوس موت بھی آئی تو کہان آئی کہ جہان اپنا کوئی نہین ہی مردے بھی خراب لقمۂ خوک و سگ ہوے قبرین بھی نہ ملین گی دو گز کپڑا بھی براے کفن نہ نصیب ہوا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہ رہا ہمتو یہ جانتے تھے کہ وہان پر اس دنیاے فانی سے کوچ کرینگے کہ جہان ہمارے عزیز ہونگے ہماری قبرون پر قرآن خوانی کرینگے اور خود بھی تلاوت قرآن کرینگے چادرین پھولون کی چڑھین گی عزیز و اقربا جنازے کے ساتھ ہونگے گریہ وزاری کرینگے وقت پر کوئی لیسین پڑھائیگا کوئی بالین پر کھڑا ہوگا اور گریہ کریگا کوئی کف افسوس ملیگا جب کبھی کسی کو خیال آئیگا تو کوئی نہ کوئی عزیز و دوست قبر پر آکر سورۂ الحمد پڑھیگا دو پھول چڑھائیگا مگر یہ نہ معلوم تھا کہ سب عزیزون سے دور ساتھ قافلے کے یہان سے سفر کرینگے اور ایسی حالت ہو گی کہ سواے دشمنون کے وہان کوئی نہو گا جنازہ بھی نہ اُٹھے گا بجاے کفن چادر ریگ و بجاے آب سرد خون جسم و بجاے قبر شکم گرگ و پلنگ اور بجاے عزیزان یاس و حسرت پاس ہو گی قرآن خوانی کیسی کوئی فاتحہ بھی نہ پڑھیگا صاحبقران یہ کہہ رہے تھے کہ یکایک اُسپار بڑے زور و شور سے آندھی چلی کہ تمام صحرا ہر دو جانب دریا تیرہ و تاریک ہو گیا اور ایسا گرد و غبار بلند ہوا کہ اب ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا تھا ہر طرف سنگباری اور برفباری ہو رہی تھی صداے بیر آ رہی تھی عمارت اُسپار گرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی کہ یہ مکان گر پڑا اور وہ مکان گر پڑا اور وہ ہوا سے اُڑ گیا سو سو دو دو سو من کے پتھر برابر گر رہے تھے اور صداے صدمہ کی آواز آتی تھی یکایک یہ ہوا کہ جہان پر صاحبقران بیٹھے ہوے تھے مع سرداروں و بادشاہ کے وہان بھی زمین کانپنے لگی گویا ایک زلزلہ سا آگیا اور جابجا سے شق ہونے لگی اُسمین سے آواز آئی ہاے ملکہ ماہیان طوفان کش تمکو عیارون نے قتل کیا یکایک کیا ہوا کہ یہ صدائین جو آ رہی تھین تمام سرداران لشکر و صاحبقران حیران و پریشان

تھے کہ یہ کیا امر ہی کبھی اُسپار کو دیکھتے تھے کبھی اپنی جانب کو دیکھتے تھے کہ اِس طرف سے اُسپار تک یہ کیا بلا اور تلاطم ہی کونسی ایسی آفت اِس سرزمین پر نازل ہوئی ہی اور کیا غضب الٰہی نازل ہوا ہی یہ خیال کر رہے تھے کہ ایک برق چمکی سب کی آنکھیں خیرگی کر گئین بعد چمک برق کے ایک ایسی صداے مہیب آئی باوجودیکہ اُس مقام پر کیسے کیسے بہادر اور سردار اور پردل اور جری تھے مگر اُنکا بھی یہ حال ہوا کہ کانپ گئے جسم کے روئین کھڑے ہو گئے دل سینون مین دہلنے لگے یہ حال تھا کہ کبھی نہ ہوا ہوگا اِن لوگون کی یہ حالت تھی کہ اُدھر بعد اُس صداے مہیب کے ایک جھونکا ہواے گرم کا ایسا آیا کہ سب کو یہ ثابت ہوا کہ یہ ہواے دوزخ ہی ہمکو پھونک دیگی اب جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جہان پر دریاے سبز رنگ جاری تھا وہان پر سے غبار سبز رنگ بلند ہوا کہ جسکے سبب سے تمام صحرا سبز ہو گیا اور وہ نہنگ و مگر و مچھلیان سب خاک ہو ہو کر نابود ہو گئین اِن جانورون مین سے وہان پر ایک کا بھی نام و نشان نہ تھا بعد اُس غبار اُڑنے کے وہ تلاطم اور زلزلہ و تاریکی و سنگباری اور برفباری و آندھیان و شور و غل و برق و گرج و عمارت کا گرنا و صداے دھما دھم کا آنا کم ہوا آسمان صاف ہونے لگا تھوڑے عرصہ مین سب آفتین برطرف ہو گئین کہ ایک صدا آئی گویا کوئی کہہ رہا ہی کہ کشتی مرا نام من ماہیان طوفان کش جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نہ رسیدیم اِس صدا کے آنے کے بعد وہ سب بلائین دفعۃً دفع ہو گئین اب اِن سب نے دیکھا کہ اُس جانب سے ایک بگولہ گرد کا اُٹھا اور ایک جانب کو روانہ ہوا یہ سب اِس تماشے کو دیکھ رہے ہین یہان جہان پر دریاے سبز رنگ تھا وہان پر سب نے دیکھا کہ کوسون تک گیاہ سبز روئیدہ ہی جس طرح دریا روان تھا اُسی طرح وہ بھی روان معلوم ہوتی ہی صاحبقران نے بادشاہ سے فرمایا کہ اے ظل اللہ آج تو نئے نئے واقعہ نظر سے گذرے پہلے وہ تلاطم اور شور و غل اور گرج اور چمک اور زلزلہ و طوفان عظیم اور دریا کا وہ جوش و خروش اور جانوران دریا کا گھبرا گھبرا کر ابھرنا اور شعلہاے آتش کا اور صداے ہیبتناک کا پیدا ہونا عجب طرح کا وقت تھا کہ یکایک وہ سب امر دفع ہو گئے دریا سے غبار کیا بلند ہوا کہ وہ سب کو دفع کر گیا آجتک سنتے دریا مین سے خاک اُڑتے نہین دیکھی تھی کہ آب دریا غبار ہو کر اُڑ جائے اور بجاے پانی کے اُس مقام پر اُسی حد سے سبزہ روئیدہ ہوا اور وہ بھی روان ہو بادشاہ نے یہ سُنکر جواب مین ارشاد فرمایا کہ کچھ آپ نے صدا بھی سُنی کہ کیا صدا آئی ہمارے کان مین تو یہ صدا آئی کہ کشتی مرا نام من طوفان کش جادو بود ذرا آپ اپنا اسم اعظم تو یاد فرمائیے شاید کھل گیا ہو اب جو صاحبقران خیال فرماتے ہین تو اسم اعظم حرف بحرف یاد ہی اور لفظ بلفظ صحیح ہی اسمین کوئی شک و شبہ نہین ہی اور نہ کوئی حرف فراموش ہے اب جو صاحبقران نے اسم اعظم پایا تو چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہو گیا قبا جسم مبارک مین تنگ ہو گئی بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ مارا اُس ساحرہ کو خواجہ نے جسنے کہ میرا اسم اعظم بند کیا تھا یہ اُسکے مرنے کی علامت تھی اور قتل کیا اُس ساحرہ کو جو کہ منتظم دریاے سبز رنگ تھی کیونکہ دریا خاک ہو کر اُڑ گیا بجاے پانی کے سبزہ اُس مقام پر روئیدہ ہی یقین ہی کہ یہ مرحلہ خواجہ نے صاف کیا اُنکو راہ دریا کی ملگئی اُنھون نے جا کر ماہیان طوفان کش کو اور

سحر ان سیہ پوش کو قتل کیا راستہ کھولا بڑا کام کیا بادشاہ نے فرمایا کہ گمان آپکا بہت درست
ہی یہ کہکر جو گھانس کی جانب دیکھا کہ جو بجاے پانی کے حد دریا مین اُگی ہوئی تھی
اور روان تھی اب اُسکو ساکت پایا زمین پر اِس طرح سے برابر وہ سبزہ ساتھ حدبندی
کے لگا ہوا تھا کہ کسی مقام پر کم نہ تھا نہ زیادہ اور گھانس کے قریب ایسے درخت تھے
کہ ہر برگ سے برگ ملا ہوا تھا اُسپار اُسکے مثل اِس صحرا کے اور ایک صحرا تھا بیچ مین
یہ دریاے سبز رنگ تھا اور عجب لطف اُسوقت دے رہا تھا جب صاحبقران و بادشاہ
اور جمیع سرداروں کو اطمینان ہو گیا کہ یہ سب آفتین ساحرون کے مرنے کی تھین اسم اعظم
بھی یاد آگیا اُسوقت صاحبقران نے ایک ملازم سے فرمایا کہ تو اِس سبزے پر قدم
رکھکر اُسپار تو جا وہ ملازم بحکم صاحبقران طرف اُس سبزے کے روانہ ہوا اور قریب اُسکے
پہونچکر قدم اُسپر رکھا صدا آئی کہ او نادان کیا کرتا ہی افسوس ہی کہ تم لوگون نے یہان بھی آکر اپنا
کام کر لیا ہاے اُن جادوگرون کو قتل کیا کہ جنکا مثل و نظیر نہ تھا جنکے روبرو سامری و جمشید
طفل مکتب تھے کیا کل جادوگر اِس مقام کے قتل ہو گئے اور دریاے سبز رنگ فتح ہو گیا
راستہ اُسکا کھل گیا شہر سمندر یہ کی راہ معلوم ہو گئی معلوم ہوتا ہی کہ عیارون نے یہان بھی
عیاری کی خیر ای شخص تو واپس جا اِس سبزے کا مین مالک ہون اور یہ دشت بہار افزا
میرے قبضہ مین ہی کوئی اِس سے نکل کر نہین جا سکتا ہی اور نہ مین اُسپار جانے دونگا جبتک
کہ مین زندہ ہون مین وہ شخص ہون کہ جسکے سبب سے یہ دشت سحر بند ہی آجتک کسی ساحر
وغیر ساحر کو یہ نہین معلوم تھا مین تین سو برس سے اِس صحرا مین مقیم ہون یہ صحرا میرا آباد کیا ہوا ہی
مین نے اِسکو سحر بند کیا ہی کوئی اِس صحرا سے بغیر میری اجازت کے نکل نہین سکتا ہی یہ دو سو
کوس کا صحرا میرے قبضہ مین ہی یہان میری راے سے سمندر جادو نے یہ دریا بنایا تھا
اُسکو پہلے میرے قبضہ مین کیا تھا بعد اُسکے پھر آپ اہتمام اور انتظام کرنے لگا اب کچھ عرصہ
سے ماہیان طوفان کش کے سپرد کیا تھا معلوم ہوتا ہی کہ وہ قتل ہو گئی خیر اسی مین تمھاری بہتری
ہی کہ اِس سبزے پر سے چلے جاؤ اب تو یہ ممکن نہین ہی کہ یہ لشکر یہان سے جا سکے جبتک تمھارے
پاس غلہ وغیرہ ہی اُسوقت تک تمھاری زندگی ہی بعد اُسکے تمام لشکر ہلاک ہو جائیگا یہ آواز
اُس ملازم اور تمام لوگون نے سُنی چونکہ قریب اُس سبزے کے سب کرسیون پر بیٹھے ہوے
تھے مگر وہ ملازم اُسی طرح سبزے پر چلا گیا یہان جو لوگ بیٹھے ہوے تھے وہ حیران
ہوے کہ یہ صدا کہان سے آئی جب وہ ملازم تھوڑی دور سبزے پر گیا ایک مرتبہ ہر ایک
برگ کاہ سد راہ ہو کر اُسکے لپٹ گئی اور شعلہ اُس گھانس سے نکلنے لگے اور شعلے اُسکو جلانے
لگے اور اُسکی طرف دوڑے وہ ملازم یہ حال دیکھکر بھاگا یہ جو حال صاحبقران نے دیکھا
فوراً کرسی پر سے اُٹھے اور خود قدم بڑھا کر اُسی سبزے پر تشریف لائے وہی حال اُنکے بھی
تشریف لانے سے ہوا کہ شعلے بلند ہونے لگے تمام صحرا مین صداے ہولناک آنے لگی چارون
طرف سے صاحبقران کو اُن شعلون نے گھیر لیا یہ جو صاحبقران نے دیکھا کہ شعلون نے
مجکو گھیر لیا ہی فوراً اسم اعظم پڑھکر اُن شعلون پر دم کیا کہ وہ برطرف ہو گئے اور دور جا کر بجھ گئے
جب وہ شعلے گرد سے صاحبقران کے دور ہو کے بجھ گئے تو صاحبقران فوراً اُسی

ملازم کے برابر آئے اُسپر بھی اسم اعظم دم کیا وہ جو شعلے اُسکے لپٹے ہوئے تھے دور ہو گئے
ابتو یہ حالت ہی کہ برگ کاہ سے چنگاریان نکلتی ہین مگر بسبب برکت اسم اعظم کے نہ صاحبقران
کو اور نہ اُس ملازم صاحبقران کو اذیت دے سکتے ہین مگر ہر رنگ مثل انار آتشبازی کے
چھوٹ رہا ہی اُدھر جب اُس ساحر نے دیکھا کہ میرے سحر نے پہلے تو اِس شخص پر اثر کیا
جو کہ قبل مین آیا تھا مگر جب سے یہ جوان آیا ہی گو مین نے سحر کیا اور سحر نے اپنا اثر دکھایا مگر
قریب جاکر برطرف ہو گیا اُسنے اُس شخص کو بھی بچا لیا یہ بڑا زبردست ساحر معلوم ہوتا ہی مگر میرے
روبرو طفل مکتب ہی سنتے تھے کہ مسلمان سحر نہین جانتے ہین وہ سحر کو کفر اور اُسکے جاننے والے
کو کافر جانتے تھے مگر یہ جوان تو ساحر معلوم ہوتا ہی اور بڑا کامل ہی جسنے مجھ ایسے ساحر کے
سحر کو یون دفع کیا خیر میرے ہاتھ سے بچکر کہان جاتا ہی مین سب اِسکا سحر اِسکو بھلائے دیتا ہون
دیکھون تو کیونکر میرے روبرو سحر کرتا ہی یہ خیال کر کے آواز دی کہ او جوان تو بڑا ساحر زبردست
ہی کہ مجھ ایسے ساحر کے سحر کو یون دفع کیا تو نہین جانتا ہی کہ یہان میرا مسکن ہی یہ صحرا دو سو کوس
تک میرے قبضہ مین ہی میرے حال سے سوائے سمندر جادو کے اور کوئی نہین واقف
ہی مین تین سو برس سے یہان پوشیدہ ہون بڑے بڑے ساحر میرے آگے کان پکڑتے
ہین اور میرا نام سُنکر سحر فراموش کر دیتے ہین میان سمندر جادو جو کہ غلام ہین جمشید اور
ایوان نہ طاق کے جنکی کہ مین پرستش کرتا ہون وہ یہان آئے مجھ سے مقابلہ کیا آخر کو یہ ہوا
کہ نہ مین زیر ہو سکا نہ قتل اور عاجز ہو کر مجھ سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین یہان ایک دریا بناؤن
کیونکہ مجھکو میرے مالک نے خفا ہو کر نکال دیا ہی مین نے شہر سمندریہ آباد کیا ہی اُسکی راہ بند
کر دون دوسرے یہ کہ یہی راستہ ایوان نہ طاق کا بھی ہی اِس وجہ سے اور زیادہ فکر ہی کہ اِس
راہ کو بند کر دون مین نے اِس امر کو منظور کیا تھا اُسنے اِس مقام پر دریائے سبز رنگ
بنایا ارے او جوان جب سمندر جادو سے مین نہ زیر ہوا تو تیری کیا اصل ہی ابھی مین خیریت
ہی کہ تو چلا جا ورنہ مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا ایک اچنبھ مین تیرا کام تمام ہوگا یہ کوئی
اور مقام نہین ہی میرے حال سے آجتک کوئی ساحر نہین واقف ہی کہ مین کون ہون اور کہان
رہتا ہون میرا کوئی نام تک نہین جانتا ہی میرا نام بہارستان جادو ہی دیکھ اپنی قضا ندا مفت
مین میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا یہ جو کلام صاحبقران نے سُنے تو آواز دی کہ او [illegible]
کندہ ناتراش بدمعاش کیا زنان پردہ نشین کی صورت پردے سے پوشیدہ ہو کر باتین کرتا
ہی اور بیکار ہمکو ڈراتا ہی ہم لوگ ڈرنے والے اور دبنے والے نہین ہین اگر تو مرد ہی تو
آسامنے اور میرا مقابلہ کر ارے ہم لوگ سحر و ساحری کو حرام جانتے ہین ہمارے مذہب
مین یہ کفر ہی جاننے والا اِسکا کافر ہی دوزخ اُسکا گھر ہی اور آتش جہنم اُسکا بچھونا ہی اگر کچھ دعوی
ہی تو میرا مقابلہ کر نہین تو مین جانونگا کہ تو بڑا نامرد و بزدل ہی یہ جو اُسنے سُنا تو غضبناک ہو کر کہنے
لگا کہ تو یون نہین مانے گا ٹھہر جا مین آتا ہون تیری گوشمالی کیے دیتا ہون بھاگنا نہین خبردار
رہنا صاحبقران نے صدا دی کہ او نامرد کہین شیر بھاگتے ہین ہان البتہ تجھ ایسے نامردون
کو بھاگتے ہوئے ہمنے بہت دیکھا ہی آ ہم خبردار ہین اور مستعد ہین جو تیرے جی مین آوے
قصور و کوتاہی نہ کر تیری سرکوبی کو موجود ہین او نامرد کیون اِسقدر بیہودہ بکتا ہی پردہ نشین سے باہر

صاحبقران ابھی یہ فرما رہے تھے کہ یکایک پردۂ زمین شق ہوا اور اُس پردۂ زمین مین سے ایک جادوگر ہیبت ناک کریہ منظر رنگت مثل قیر و شب دیجور کے سیاہ بڑے بڑے دانت سکا سے کوڑیا سے گلے مین پڑے ہوے بائین شانہ پر جھولی سحر کی شیر پیر نہ ران پیشانی پر ٹیکا سیندور کا قشقا کھنچا ہوا ہی بڑے بڑے دانت مثل شاخ چنار کے سینہ مثل تختہ دوکان کے پیر مثل کندۂ آبنوس کے تنگ پیشانی دونون آنکھین مثل دو طاس خون کے منھ سے کف جاری دہن و کان و ناک و آنکھون سے شعلے نکلتے ہوے دونون ہاتھون کی دسون اُنگلیان مثل پنجشاخے کے روشن سامنے صاحبقران کے آکر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ او جوان سے لے مین آیا دیکھون تو میرا کیا کرتا ہی صاحبقران نے کہا کہ خیر جو تیرا جی چاہے حربہ کر اُس ساحر نے کہا کہ او جوان تو اپنا حربہ پہلے کر لے تا کہ تجکو کوئی حسرت نہ رہنے اور یہ نہ کہنے کو ہو کہ اگر تو پہلے اپنا حربہ کرتا تو اُسکو قتل کرتا مجھ سے بڑے بڑے ساحر ڈرتے ہین مین نے سیکڑون جادوگرون کو اشارۂ ابرو سے قتل کر ڈالا ہی لاکھون کو جلا دیا ہی ہزارون شہرون کو تباہ کر دیا ہی مین تین سو برس سے اس جنگل مین پوشیدہ ہون کوئی جادوگر میرے حال سے واقف نہین ہی مین نے یہ صحرا اپنے رہنے کے واسطے درست کیا ہی یہان سے کوئی نہین نکل سکتا ہی یہ صحرا مین نے سحر بند کیا ہی جب تم یہان داخل ہوے تھے تو مجکو خبر مل گئی تھی کہ آج ایک لشکر اس دشت بہار افزا مین اُترا ہی اور جو کچھ کہ واقعات گذرے سب مجکو معلوم ہین اگر ماہیان یا سحران مجھ سے مدد طلب کرتین تو مین اُنکی مدد کرتا مگر اُنکو کیا معلوم کہ مین یہان موجود ہون یہ امر سمندر جادو کو زیبا تھا کہ وہ مجکو اطلاع دیتا اور کہلا بھیجتا کہ فلان شخص مع لشکر دشت بہار افزا مین اُترا ہی اور مع لشکر کے مقیم ہی اُس سے اور سحران سے پوچھ ہماری ملازم سے مقابلہ ہی تم اُسکی مدد کرو اُسوقت مین ضرور اُسکی مدد کرتا مگر اُنکی قضا ہی تھی کہ وہ ماری گئین سحر سمندر جادو تمام ہوا خیر اب تو میرے ہاتھ سے بچکر نہین جا سکتا ہی مین ضرور تجکو قتل کرونگا صاحبقران نے فرمایا کہ اس بیجا تقریر سے کیا حاصل جو تجکو کرنا ہو وہ کر مین موجود ہون تیرے حربے اُٹھانے کو یہ سنکر وہ بہت برہم ہوا اور جھولی سے اُس بد معاش نے ماش نکالے اور اُنپر کچھ پڑھکر دم کیا اور اپنے چارون طرف اُنکو پھینکدیا اور بعد اُسکے صحرا کی طرف اشارہ کیا اشارہ کے ساتھ کرنا تھا کہ ایک طرف صحرا سے ایک شیر ایک جانب سے پیدا ہوا اور ایک جانب سے ایک گینڈا اور ایک گوشے سے ایک سوار اسپ سیاہ پر سوار اور ایک جانب سے ایک اژدرہا دہان شعلے چھوڑتا ہوا چارون نے آکر ایک ہی مرتبہ صاحبقران پر حملہ کیا مگر صاحبقران نے اسم اعظم اپنی تلوار پر دم کرکے ایک ہاتھ جو مارا تو شیر کے دو ٹکڑے ہوے دوسری ضرب مین اژدر کو دو کیا تیسری ضرب مین گینڈے کو قلم کیا یہ رنگ دیکھکر وہ سوار تلوار لیکر آپڑا اور وار کیا صاحبقران نے اُسکا وار رد کرکے اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر اُسکو اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دے کر زمین پر مارا کہ تمام استخوان اُسکے ریزہ ریزہ ہو گئے وہ بھی داخل جہنم ہوا یہ جو حال اُس ساحر نے دیکھا دل مین کہا کہ اسنے ان چارون کو قتل کر ڈالا لیس فوراً وہ خود جس شیر پر سوار تھا اُس پر سے کودا اور اُسکو اشارہ کیا کہ وہ دونون پنجے اُٹھا کر صاحبقران پر حملہ ور ہوا صاحبقران نے

نے اُسکے حملے کو خالی دے کر اُسکی دونون کلائیان پکڑلین اور اس زور سے طمانچہ مارا کہ سر اُسکا چنبر گردن سے اُڑگیا اور دور جاکر گرا اور وہ ساتھ ہی اُسکے چکر کھاکر گرا یہان بادشاہ اور تمام سردار کنارے اُس سبزہ زار کے بیٹھے ہوے دیکھ رہے ہین کہ یہ کیا واقعہ ہے صاحبقران کو کیا ضرور تھا کہ وہ چلے گئے یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی جب اُس ساحر نے دیکھا کہ یہ شیر بھی مارا گیا تب اُسنے کچھ پڑھکر آسمان کی طرف دم کیا کہ آسمان برسنے تیر وعقرب ومار گرنے لگے مگر سب کے سب صاحبقران کے گرد جمع ہوتے تھے بس فوراً یہ دیکھکر صاحبقران نے جو اسم اعظم پڑھکر اُنپر دم کیا فوراً وہ حربے برسنا موقوف ہو گئے جب اُس ساحر نے دیکھا کہ اس جوان نے یہ سحر بھی میرا دفع کیا تو اُسوقت وہ بہت حیران ہوا فوراً اُسنے جھولی سے روئی نکالی اور اُسپر کچھ پانی چھڑکا اور اسم سحر دم کرکے طرف آسمان کے اُڑادیا وہ آسمان پر جاکر ابر بنگیا برفباری اُس ابر مین سے ہونے لگی اور مینھ برسنے لگا مگر تمام صحرا مین پانی برستا تھا کوئی بوند صاحبقران پر نہین پڑتی تھی گرد برف کا انبار ہو گیا تھا بس یہ دیکھکر صاحبقران نے اسم اعظم جو دم کیا تو وہ ابر وغیرہ سب دفع ہو گیا جب اُسنے دیکھا کہ اِسنے اِن سحرون کو یون دفع کر دیا بس فوراً اُسنے بڑھکر کچھ زمین پر دو تھپڑ مارا کہ تمام زمین مین زلزلہ پڑگیا جا بجا سے زمین شق ہونے لگی مثل جھوبے کے ہلنے لگی یہ دیکھکر صاحبقران نے جو اسم اعظم زمین کیطرف دم کیا تو وہ زلزلہ موقوف ہو گیا اُسنے دریا پیدا کیا صاحبقران نے اُسکو بھی مٹا دیا جب وہ سب سحر کرکے عاجز ہو گیا تو پھر اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا ایک مرتبہ ایک تڑاقا ہوا اور ایک گنبد زمین سے پیدا ہوا اُسمین چار دروازے تھے وہ گنبد میدان مین آکر قائم ہوا اور ایک دروازہ اُسمین سے کھلا اور اُسمین سے ایک سوار نکلا اُسنے آکر مقابلہ کیا صاحبقران نے اُسکو بھی قتل کیا دوسرا دروازہ کھلا اُسمین سے ایک زنگی خونخوار با تیغ آبدار دہن سے شعلے نکالتے ہوے تمام ہوسے بدن شمع کے مانند روشن آنکھین سرخ اگر مریخ فلک دیکھے تو مارے خوف کے کانپ جاسے شور کرتا ہوا برابر صاحبقران کے آیا ایک شعلہ دہن سے چھوڑا کہ جس سے تمام صحرا مین آگ لگ گئی صاحبقران نے فوراً اسم اعظم پڑھکر اُسکو دفع کیا اُس زنگی نے تلوار کا وار کیا صاحبقران نے اُسکے وار کو خالی دے کر جو اپنا وار کیا تو اُسکے دو پرکالے ہوسے بہت شور وغل ہوا کہ اس عرصہ مین تیسرا دروازہ کھلا اُسمین سے اژدر آتش فشان قلابہ آتش منھ سے چھوڑتا ہوا باہر آیا قریب صاحبقران پہونچکر دم کشی کی یہان صاحبقران نے اپنا لنگر قائم کیا اُسنے کئی مرتبہ دم کشی کی مگر اِنکو حرکت نہوئی اب جو صاحبقران نے بڑھکر وار کیا تو اِسکے بھی دو ٹکڑے ہوسے آندھی سیاہ چلی زمانہ تیرہ و تاریک ہو گیا بڑی دیر تک تاریکی رہی جب تاریکی دفع ہوئی تو روشنی ہوئی اُسوقت صاحبقران نے دیکھا کہ وہ جو چوتھا دروازہ ابھی بند ہے کہ یکایک وہ کھلا اور ایک شیر نر یان غراتا ہوا نکلا اُسنے آتے ہی دونون پنجے مارے اِنھون نے جو وار کیا تو اُسکے دونون ہاتھ کلائیون پر سے قلم ہو گئے وہ منھ کے بل زمین کی طرف چلا کہ صاحبقران نے ایک ہی ضرب تلوار مین اُسکے دو ٹکڑے کیے ابکی بار سب سے زیادہ شور وغل ہوا اور تاریکی ہوئی بڑی دیر تک یہی حالت رہی جب روشنی ہوئی اور میدان صاف ہوا تو نہ وہ گنبد تھا نہ وہ ساحر تھا صاحبقران

سے نے خیال کیا کہ بڑا غضب ہو گیا وہ نابکار ہاتھ سے نکل گیا اب بڑی خرابی ہوئی صاحبقران
یہ خیال کر ہی رہے تھے کہ وہ ساحر پھر زمین سے نکلا ابکی اُسنے نکلتے ہی صاحبقران پر
اپنا وار کیا یعنے تلوار ماری صاحبقران نے اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اُسنے جب
دیکھا کہ صاحبقران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا ہی کچھ پڑھکر جو اُسنے دم کیا تو صاحبقران کو
گرمی معلوم ہوئی کہ جیسے آتش کا شعلہ سیر سے ہاتھ مین آگیا ہی فوراً صاحبقران اُسکے ہاتھ کو
چھوڑکر علیحدہ ہوے اُسنے ہاتھ چھوٹتے ہی پھر تلوار ماری ابکی مرتبہ صاحبقران نے اسم اعظم
پڑھکر اپنا وار کیا وہ ساحر غرد ب ہو کے فوراً غرق زمین ہوا اور عقب مین صاحبقران کے نکلا اور
عقب سے وار کیا صاحبقران نے جو چاپ دیکھی ہوشیار ہو گئے اُسکا وار خالی دیا اُسوقت
اُسنے اپنے سر کے بال توڑکر اور اُنپر کچھ پڑھکر صاحبقران کے جانب پھینکے وہ مار سیاہ ہوکر
چلے صاحبقران نے اُسکو بھی رد کیا اُسکو یہ عاجز ہوکر زمین پر گرا اور پرپرواز پیدا کرکے قصد
اُڑکر نکل جانے کا کیا یہ قصد جو صاحبقران نے اُسکا دیکھا فوراً تلوار پر اسم اعظم دم کرکے
اُسپر وار کیا وہ ابھی قصد ہی کر رہا تھا کہ تلوار سر پر چمکی اُسنے سپر ہاے سحری سر پر پناہ کی مگر تلوار
اب کب رکتی ہی سپرون کو کاٹتی ہوئی سر پر آئی برابر کلے جبڑے کو کاٹتی ہوئی اور سر پر سے سینے
کی خبر لیتی ہوئی اور شکم کو چاک کرتی ہوئی جسم ناپاک مین پہونچی وہان سے گذرتی ہوئی اُسکی
ٹانگون سے نکل گئی زمین کو بوسہ دیا زمانہ تیرہ و تار ہو گیا آندھی سیاہ چلنے لگی زمین کو تزلزل ہونے
لگا سنگباری اور ریگ باری ہونے لگی اور آگ برسنے لگی شور و غل برپا ہوا صداے گریہ وزاری
آنے لگی اور ہواے تیز چلنے لگی اور اندھیاری چھاگئی اور پیر اُسکے سب تدبیر بھول گئے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک جماعت کثیر گریہ کر رہی ہی صدا آتی تھی کہ ہاے بہارستان جادو
تم قتل ہو گئے بعد تھوڑے عرصہ کے وہ تاریکی اور تلاطم وغیرہ دفع ہوا مگر صدائین اُسیطرح
آرہی ہین کہ حیف کشتی مرا نام من بہارستان جادو بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب
خود نرسیدیم کشتی مرا کہ من جوان بودم اب جو دیکھا کہ ایک لاشہ ساحر کا زمین پر پڑا ہی اور مثل کندہ
آبنوس کے سیاہ ہی دو ٹکڑے ہین اُسکے گرد سے رونے کی صدا آتی ہی اب جو صحرا کا
حال دیکھا تو وہ بہار و تازگی اُس صحرا مین نہ تھی وہ جو گھانس مقام پر دریاے سبز رنگ
کے اُگی ہوئی تھی وہ بھی نابود ہو گئی وہ صحرا ابھی مثل جنگلون کے تھا صرف اِسقدر اُسمین یہ زیادتی
تھی کہ چند درخت اُسمین انار وغیرہ کے لگے ہوے تھے جو جو چیزین اُس صحرا مین اصلی تھین
وہ تو سب رہگئین باقی سب نیست و نابود ہو گئین اب دریا و بہار وغیرہ کا اُس صحرا مین کہین
نام و نشان تک نہ رہا تمام صحرا ویران ہو گیا وہ فرحت و بہار صرف سحر کے سبب سے تھی اُس
ساحر کے مرنے سے وہ سب بہار جاتی رہی صاحبقران اُسکو قتل کرکے اپنے مقام پر
آئے بادشاہ نے اُٹھکر گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی اور کہا کہ واہ کیا خوب آپ نے
اِس ساحر کو قتل کیا خوب آپکو خدا نے بچایا یہ صحرا ہر آفت سے پاک ہو گیا مگر افسوس ہی کہ وہ
بہار نہین رہی کیا پر فضا صحرا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اب چلیے بارگاہ مین کیونکہ دن بہت
چڑھ آیا ہی یہ سُنکر بادشاہ اُٹھے سب سردار بھی کھڑے ہو گئے بادشاہ طرف بارگاہ کے چلے
کہ ایک جانب سے گرد اُڑی ایک سردار نے عرض کیا کہ یا صاحبقران کوئی آتا ہی یا تو لشکر

حریف ہی یا کوئی ساحر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آنے دو اگر آتا ہی تو سر اپنا اپنے کنارے میں پائیگا یہ کہکر آگے بڑھے اُسوقت جہان پناہ نے فرمایا کہ ٹھہر جایئے دیکھ لین کہ کون آتا ہی صاحبقران نے کہا کہ جیسی آپکی راے بادشاہ یہ سُنکر پھر اُسی مقام پر واپس آئے اور وہان تشریف فرما ہوے جہان پیشتر پہلے قیام پذیر تھے سب سردار و صاحبقران اپنی کرسیون پر متمکن ہوے اور طرف اُس گرد کے متوجہ ہوے اور دیکھنے لگے کہ یہ لوگ تو اُس گرد کی جانب دیکھ رہے تھے اُدھر کا حال سُنیے کہ جب خواجہ عمرو مع عیارون و سہراب جادو کے و سردارون کی طرف لشکر صاحبقران کے چلے تھے تو یہ سب راہ طی کرتے ہوے چلے آتے ہین نہ دریا ملتا ہی نہ راستہ نہ لشکر اِسکا سبب یہ تھا کہ جب دریا نیست و نابود ہو گیا تو اُس جادوگر نے یعنے بہارستان جادو نے جو کہ صاحبقران کے ہاتھ سے قتل ہوا یہ چاہا تھا کہ یہ لوگ جو کہ اُدھر کو گئے ہین اور اُن ساحرون کو قتل کیا ہی وہ اِدھر نہ آسکین اُسنے سحر کر کے راہ بند کر دی تھی اور یہ سب اِس واقعہ سے بیخبر تھے کیونکہ یہ ساحر بالکل پوشیدہ طور سے یہان مقیم تھا کسی کو اِسکے قیام کی حالت نہ معلوم تھی اِس سبب سے یہ لوگ لشکر تک نہین پہونچ سکتے تھے جب خواجہ عمرو و سردارون نے یہ کیفیت دیکھی تو سہراب جادو سے کہا کہ ہکو قریب ایک گھنٹہ کے ہوا ہی کہ رہروی کر رہے ہین مگر لشکر کا اور راستہ کا پتہ نہین ملتا ہی اِسکا کیا سبب ہی اُسوقت سہراب نے کہا کہ کیا لشکر یہا نسے قریب ہی کہین دو پہر تک پہونچین گے خواجہ نے کہا کہ بھائی سہراب یہ تو وہی جنگل ہی اور وہ مقام نہین معلوم ہوتا ہی کہ جہان دریاے سبز رنگ تھا اور یہ عجب بات ہی کہ دریاے سبز رنگ بھی نہین معلوم ہوتا ہی سہراب جادو نے کہا کہ خواجہ صاحب دریا تو ماہیان کے قتل ہونے سے نابود ہو گیا وہ اُسکا سحر تھا دفع ہو گیا اور جل گیا کیونکہ اُسکی منتظم ماہیان تھی جب وہ قتل ہوئی وہ بھی فتح ہو گیا چونکہ وہ دریاے سحر تھا کوئی اصلی دریا نہ تھا ہان جس دریا پر آپ نے اُسکو قتل کیا ہی وہ دریا اصلی ہی خیر چلیے اب کوئی دم مین صاحبقران سے ملاقات ہو گی یہ لوگ تو یہان یہ گفتگو کر رہے تھے اور اُنکو بسبب اُس ساحر کے سحر کے راہ نہ ملتی تھی اُسی جنگل مین سرگردان تھے سہراب جادو کو یہ نہ معلوم تھا کہ کسی نے صحرا کو سحر بند کر دیا ہی ورنہ وہ کچھ نہ کچھ تدارک کرتا گو کہ یہ اُسکا ہم پلہ نہ تھا مگر راہ تو کھول لیتا یہان یہ لوگ نہایت پریشان تھے کہ اُدھر صاحبقران نے اُس ساحر کو قتل کیا وہی آثار تاریکی و برفباری وغیرہ کے پیدا ہوے یہ لوگ اور زیادہ گھبرائے خواجہ نے تو یہ کیفیت دیکھکر گلیم اوڑھالی تھی جب وہ سب آفت و بلا دفع ہو گئی تو اب دیکھا کہ ہمنے اُسی صحرا مین جہان سے چلے تھے کچھ راہ طی کی ہی خواجہ نے سہراب جادو سے کہا کہ یہ تو وہی جنگل ہی کہ جہان سے ہم لشکر کو چلے تھے اسمین بھی کوئی بھید ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ صحرا سحر بند ہی سہراب جادو نے کہا کہ اے خواجہ یہان تو اب کوئی ساحر ہی نہ ساحرہ ہی اور نہ از قسم سحر کے کوئی شئے باقی ہے سب قتل ہو گئے اور اسباب اور علامات سحر بھی سب دفع ہو گئے ہین اور جو باقی بھی ہین وہ سب ان کے سب پاس سمندر جادو کے گئے ہونگے کہ اُسکو یہان کے حالات کی خبر دین پھر کون راستہ بند کرنے والا ہی خواجہ نے کہا کہ اچھا خیال تو کرو جب ہم تم چلے تھے تو جون جون قدم اُٹھاتے تھے ہر قدم

کے بعد کسل راہ اُٹھاتے تھے اور کلفتگی ثابت ہوتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ بہت دیر نکل آئے
ہین مگر بعد اُس تاریکی کے یہ بات جاتی رہی یقین ہر کہ وہ ساحر بھی مارا گیا کہ جسنے اِس صحرا کو سحر بند
کیا تھا اور ہماری راہ روکی تھی خیر اب چلو یہ بھی معلوم ہو جائیگا سہراب جادو نے کہا کہ مین
کیونکر یقین کرون کہ کسی ساحر نے راہ روکی اور یہان موجود تھا وہ قتل ہو گیا خواجہ نے
جواب دیا کہ تمکو نہ معلوم ہوگا کوئی یہان پوشیدہ طور سے موجود نہ ہوگا ہمکو تو لقبول تمہارے یہان
آئے ہوے تھوڑا زمانہ گذرا ہی پھر ہم کیونکر یہان کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے
اِسقدر بھی بسبب سہران کی محبت کے کہ وہ تمپر عاشق تھی اُس عشق کی حالت مین اُسنے تمسے
بیان کر دی ورنہ یہ بھی نہ جانتے سہراب جادو نے جواب دیا کہ خیر چلیے جو کچھ ہو یہ لوگ
گفتگو اِسی قسم کی کرتے ہوے چلے اُسوقت اُس مقام پر پہونچے کہ جبکہ صاحبقران اُس
ساحر کو قتل کر کے مع بادشاہ و سرداروں کے واپس ہوکر بارگاہ کو جاتے تھے اِن
لوگون نے دور سے نشان لشکر دیکھے سب کو خوشی ہوئی خواجہ نے سہراب جادو کی
طرف دیکھکر کہا کہ آپ لوگ دیکھیے اب کسقدر جلد پہونچ گئے یہان صاحبقران و بادشاہ
اُس گرد کو دیکھکر آئے اور اُسی مقام پر قیام کیا کہ جہان پہلے بیٹھے تھے کرسیون پر بیٹھے ہوے
گرد کی طرف دیکھ رہے تھے کہ وہ گرد قریب لشکر کے آئی ٹھہری ہوا نے اُس گرد کو برطرف
کیا اب سب نے دیکھا کہ آگے آگے خواجہ سہراب جادو کا ہاتھ پکڑے ہوے عقب
مین اُنکے سب عیار و سردار چلے آتے ہین یہ دیکھکر صاحبقران خوش ہو گئے بادشاہ
سے فرمایا کہ دیکھیے حضور خواجہ سلامت مع سرداروں کے آتے ہین یہ سب کام انھین کے
انجام دیے ہوے ہین اُنھون نے اِن سب ساحرون کو قتل کیا ہو اور راستہ نکالا ہو بڑا کام
کیا سب کی جانین بچائین صاحبقران یہ فرما رہے تھے کہ خواجہ کی نگاہ صاحبقران پر پڑی
دیکھا کہ صاحبقران مع بادشاہ و سرداروں کے صحرا مین تشریف فرما ہین اور میری طرف
دیکھ رہے ہین اِنکو تاب نہ رہی یہ سب کو چھوڑکر اور جلد قدم اُٹھا کر سامنے صاحبقران
کے آئے اور مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے دوڑکر قدم بادشاہ پر سر رکھدیا بادشاہ نے
سر اُٹھا کر سینے سے لگایا بہت شفقت فرمائی بعد اُسکے خواجہ قدمون پر صاحبقران کے
گرے صاحبقران نے بھی سر چھاتی سے لگایا خواجہ نے فرمایا کہ حضور کسی کو براے استقبال
روانہ کرین کیونکہ آپ کے سرداروں مین صنوبر شاہ بھی ہر مع اپنے وزیر و ناموس کے
اُسنے آپکی محبت مین بڑی زحمت اُٹھائی ہر اُسکی بڑی بے عزتی ہوئی ہر اُسکے ناموس تک
کو سمندر جادو نے اسیر کر لیا تھا یہ سُنکر بادشاہ و صاحبقران نے چند سرداروں کو براے
استقبال روانہ کیا وہ لوگ جا کر اُنسے ملے باہم صاحب سلامت ہوئی مزاج پرسی ہوئی اِن
سرداروں نے کہا کہ آپکو صاحبقران نے یاد فرمایا ہر اور ہمکو براے استقبال روانہ کیا ہر
آپ تشریف لیچلیے وہ سب کے سب یہ سُنکر خوش ہو گئے ہمراہ اُنکے خدمت شاہی مین چلے
اُن سرداروں نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ ناموس کو لیجا کر ایک خیمہ مین علحدہ اُتارو جو کہ
بہت وسیع ہر اور پردے کا بہت بندوبست کرو دیکھو کسی قسم کی شکایت نہو یہ کہکر اور آپ
اُن سب کو ہمراہ لیکر خدمت مین بادشاہ و صاحبقران کے حاضر ہوے سب نے بادشاہ

صاحبقران کو مجرا کیا سہراب جادو دوڑکر بادشاہ کے قدمون پر گرا چونکہ صنوبر شاہ بادشاہ کو جانتا تھا اور پہچانتا تھا یہ دوڑکر صاحبقران کے قدمون پر گرا صاحبقران نے صنوبر شاہ کو گلے سے لگایا اُدھر سہراب جادو کو بادشاہ نے قدمون سے اُٹھاکر تسلی دی صاحبقران نے صنوبر شاہ کو بادشاہ سے ملایا سہراب جادو صاحبقران کا قدمبوس ہوا پھر تو ہر سردار قدمبوسی حاصل کرنے لگا یہانتک کہ سب نے شرف قدمبوسی حاصل کیا صاحبقران اور بادشاہ ہر ایک سردار سے بخندہ پیشانی ملے اور خوش ہوئے جب سب مل چکے بعد اُسکے صنوبر شاہ کی جانب مخاطب ہوکر صاحبقران نے فرمایا کہ ای صنوبر شاہ مین نے سُنا تھا کہ تمھارے ہمراہ تمھارے ناموس بھی ہین کیونکہ وہ بھی اسیر سحر ہوکر آئے تھے اُنکو تمنے کہان اُتارا ہی صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ خداوند وہ بھی لشکر ظفر اثر مین ہین حضور کے سردارون نے اُنکے واسطے جاے معقول تجویز فرماکر اُنکو فروکش کیا ہی مین جناب عالی کی مہربانیون اور عنایتون کا کہانتک شکر یہ ادا کرون واقعی ایسے صاحب خلق و مروت لوگ دنیا مین خلق نہین ہوتے ہین مجھ ایسے ناچیز کا یہ اسقدر اعزاز و اکرام کرین جنکی خدمت مین کہ مجھ ایسے لاکھون غلام ہون صاحبقران نے فرمایا کہ یہ سب آپکی بزرگی ہی ورنہ مین ایک اُسکا بندہ ذلیل ہون اور ایک شخص نالائق و حقیر و ناچیز ہون یہ سب اُسکی پرورش ہی کہ اُسنے مجکو یہ عزت دی ہی یہ فرماکر بادشاہ سے عرض کیا کہ جہان پناہ تشریف لیچلیے بارگاہ مین کیونکہ اب یہان آپکو بہت تکلیف ہی اور دن بھی بہت آگیا ہی اور تمازت آفتاب بھی ہی بادشاہ یہ سُنکے فوراً اُٹھے پھر تو سب کے سب استادہ ہوگئے بادشاہ وہان سے مع سردارون کے بارگاہ مین تشریف لائے ایک نیم تخت براے صنوبر شاہ بارگاہ مین آراستہ کیا گیا دارا ابن جمشید تخت پر جلوہ گر ہوے دنگل شوکت پر صاحبقران اور نیم تخت پر صنوبر شاہ متمکن ہوا اور جو جو سردار اُسکے ہمراہ تھے اُنکو بھی علی قدر مراتب جگہ مرحمت ہوئی جب دربار آراستہ ہوچکا تو اُسوقت خواجہ خضران نے صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنا واقعہ بیان کرین یہ سُنکر صاحبقران نے بھی فرمایا کہ ہان آپ کچھ اپنی کیفیت بیان کیجیے کہ آپ پر کیا گذری صنوبر شاہ نے ابتدا سے انتہا تک اپنا واقعہ یون بیان کیا کہ حضور جب مین آپ سے رخصت ہوکر اپنے شہر کو گیا اور وہان جاکر تمام اہل شہر کو جمع کیا اُنکو تلقین دین اسلام کی وہ سب کے سب بموجب فہمائش اس حقیر کے مذہب اسلام مین آئے اور مذہب تصویر پرستی ترک کیا جب سب شہر مسلمان ہوچکا مجکو اطمینان ہوا اُسکے دوسرے روز مین نے دربار کیا اور حکم احکام جاری کیے بعدہ مین دربار مین بیٹھا تھا کہ آندھی سیاہ اُٹھی کہ تمام زمانہ تاریک ہوگیا بارش ہوئی پھر صنوبر شاہ نے آنا اُن ساحرون کا اور تمام شہر کا تباہ ہونا بیان کیا اور اپنا اور اپنے وزیر و سردارون کا اور ناموس کا قید ہوکر جانا جو کہ قبل کی خبرون اور داستانون مین بیان اور تحریر ہوچکا ہی سب بیان کیا بعد اُسکے اپنا دربار مین سمندر جادو کے پہونچنا اور اُسکا اِن سب کو پاس طوفان کے روانہ کرنا اور وہان پہونچنا اُسکا سحران کے پاس بھیجنا اُسکا دریاے سبز رنگ مین پاس اسیران اسلام کے قید کرنا اور بعد مدت اپنا رہا ہونا کہ جب خواجہ سلامت نے سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل کیا ہی تو غلام رہا ہوا اور دریا بھی فتح ہوا قید سے نجات پائی اور

وہان سے خدمت مین آپکی حاضر ہوا جب یہ سب حالات بیان کرچکا صاحبقران نے پہلے تو بہت افسوس
فرمایا بعد اُسکے حالات رہائی سُنکر بہت خوش ہوے صنوبر شاہ نے عرض کیا کہ حضور
اپنے بھی حال سے اِس غلام کو آگاہ فرمائین صاحبقران نے فرمایا کہ پہلے مین واقعہ خواجہ
و دیگر عیارون کا اُنسے دریافت کرلون تو پھر مین اپنا حال بیان کرونگا یہ فرماکر اُن سردارون
سے دریافت کیا جو کہ اسیر سحر ساحران سیہ پوش ہوے تھے کہ ای بھائیون تمپر کیا گذری
اُنھون نے عرض کیا کہ حضور ہمکو جو تیلہ ہاے سحر گرفتار کرکے لیے گئے روبرو ساحران
کے تو اُسنے ہمکو دریاے سبز رنگ مین قید کیا اِسی طور سے سب نے بیان کیا کیونکہ
اِنکا واقعہ ایک تھا جب اِن سب کا حال صاحبقران سُن چکے تو سہراب جادو سے
دریافت کیا کہ تمپر کیا گذری سہراب جادو نے اپنا کل حال بیان کیا بعد ازان عیارون نے
اپنا حال بیان کیا اور خواجہ نے بھی اپنی کل کیفیت بیان کی بعد اُسکے صاحبقران نے اپنا
کل حال بیان کیا جب ہر ایک اپنا اپنا واقعہ بیان کرچکا تو اہل دربار نے یہ سُنکر بہت تعجب کیا
اور سب نے خواجہ و دیگر عیارون کو بہت کچھ انعام دیا لیکن صاحبقران اور بادشاہ نے
تو اِسقدر دیا کہ اُنسے اُٹھ نہ سکا بعد اِسکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لشکر مین منادی کردو
کہ ہم فتح دریاے سبز رنگ و قتل ساحران و ماہیان کا جشن کرینگے تمام لشکر بھی خوشی
کرے کہ خدا نے بہت بڑے معرکہ سے نجات دی اُسکا فضل شامل حال ہوا دور رنج
و ملال ہوا اِسکی ہمکو بہت بڑی خوشی ہی کہ نہ کوئی عیار اسیر ہوا اور نہ کوئی دوست نہ سردار نہ
عیار اُسکے ہاتھ سے ہمارا قتل ہوا سب کو خدا نے بچایا اور جو جو بلائین راہ مین تھین وہ سب
دفع ہوگئین یہ جشن ہم سات روز تک کرینگے یہ حکم دیکر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور
بعد ختم جشن مشورہ کرکے یہان سے طرف شہر سمندرنہ یہ کے کوچ فرمائین تاکہ اِس معرکہ سے
بھی فرصت ہو اِسکے بعد ایوان نہ طاق پر لشکرکشی کیجائے اور آئینہ اندام جادو کو قتل
کرکے شاہان نہ طاق کو مسلمان کرین یا قتل کرین یہ سُنکر بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے
ہو وہ بہت خوب ہی میرے نزدیک بھی یہی بہتر ہی جو کہ آپ نے فرمایا یہ سُنکر صاحبقران
خاموش ہو رہے کچھ دیر تک سکوت کرکے اہل دربار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ہمکو کچھ حال
مریخ آفتاب علم کا نہ معلوم ہوا کہ وہ بموجب ہمارے حکم کے طلسم فیروزہ یہ کو براے
مدد حاکم فیروزہ یہ گیا تھا اور فیروزہ یہ پر ملازم ارژنگ لشکرکشی کرکے آیا تھا حاکم فیروزہ یہ نے بدست ایک ساحر
کی مجکو عرضی لکھی تھی مین نے اُسکے جواب مین یہان سے مریخ آفتاب علم کو براے
مدد روانہ کیا تھا مع کل ساحرون کو جب سے نہ کوئی عرضی حاکم فیروزہ یہ کی آئی اور نہ کچھ حال
مریخ نے تحریر کیا نہ معلوم جنگ کا کیا انجام ہوا آیا فتح ہوئی یا شکست مجکو بڑی فکر ہی سردارون
نے عرض کیا کہ خداوند فتح حاصل ہوئی کیونکہ اگرچہ خدانخواستہ شکست ہوتی تو دوسری عرضی
اور آتی مریخ آفتاب علم حضور مدد طلب کرتے غلام حضور ایسے نہین ہین کہ شکست کھائین یہ جہان
جائین گے فتح حاصل کرکے حاضر خدمت ہونگے خبر نہ آنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہی کہ لڑائی
فتح ہوئی مریخ آفتاب علم نے خیال کیا کہ اب لڑائی تو سر ہوگئی اب مین خود حاضر ہونگا بدین
سبب خبر کرنے کی کیا ضرورت ہی جب خدمت مین جاؤنگا تو کل حال عرض کردونگا کوئی مقام

وہ نہین ہی یہ صرف آپکی محبت کا باعث ہی کہ آپکو سب کی فکر ہی خدا آپکو ہم سب کے سرون پر تا قیامت سلامت رکھے کہ ہماری زیست کا لطف ہی آپ سے ہم ایسے نالایقون کو نہایت قوت ہی کیونکہ آپکو ہم لوگون کا خیال ہمہ وقت ہی ایسا قدردان آقا ہمکو کہان نصیب ہوگا اب صاحبقران نے یہ کلام جو اُنکے سنے تو فرمایا کہ شاید ایسا ہی ہو مگر اب اُنکی خبر آنا ضرور رہے کیونکہ ایک ماہ کے قریب ہوئے گویا بڑے تعجب کی بات یہ ہی کہ کسی پرچہ نویس نے بھی نہ تحریر کیا اب اگر کوئی سوداگر اُس طرف سے اِدھر کو آئیگا تو اُس سے حال معلوم ہوگا یا وہ خود آئین گے تو معلوم ہوگا یہ فرماکر حکم دیا کہ سامان جشن کیا جائے تاکہ جلد فراغت کرکے سمندریہ کو کوچ کرین یہ حکم فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے صنوبر شاہ بھی اپنے خیمے کو گیا اُس جگہ کہ جہان اُسکے ناموس تھے اُسکے سردارون کو بھی خیمے سرکار شاہی سے مرحمت ہوئے سب کو اطمینان ہوا خواجہ اپنے عہدہ پر مقام کوتوالی پر آئے جسکو کہ اپنی طرف سے مقرر کر گئے تھے اُس سے کل حساب اُس سے لیا بعد اُسکے تمام لشکر مین بحکم صاحبقران منادی کرادی کہ تمام لشکر جشن کرے فتح دریاے سبز رنگ کا حکم شاہی اور صاحبقرانی ہے اُدھر اہلکارون نے سامان جشن کیا بارگاہ کو شیشہ آلات و فرش وغیرہ سے مزین کیا اُدھر تمام لشکر مین خبر جشن پھیل گئی بندوبست ہونے لگا تمام بازارین آراستہ ہوگئین آئینہ بندی کی گئی ہر دوکاندار نے اپنی دوکانین آراستہ کین لشکر مین گہما گہمی ہوگئی ہر سردار نے اپنا خیمہ اور اسباب زینت آراستہ کیا ہر ایک نے ناچ و رنگ کا سامان کیا وہ دن اور وہ رات اِسی سامان مین سکو گذری صبح کو پھر دربار ہوا سب نے عرض کیا کہ حضور جملہ سامان جشن تیار اور مہیا ہوگیا اب جیسا حکم ہو محفل نشاط برپا کیجائے صاحبقران و بادشاہ نے فرمایا کہ سات روز تک ہر ایک شخص محفل ناچ و رنگ برپا کرے اور روپیہ براے صرف ہمارے خزانے سے لے اور تمام لشکر کو سات دن تک ہمارے باورچیخانے سے کھانا تقسیم ہو ہمارے یہان سب لشکر کی دعوت ہی آج شب سے بزم عشرت برپا ہو یہ کہکر دربار برخاست کیا بادشاہ وغیرہ تو جاکر آرام پذیر ہوئے سامان طبخ گرم ہوگیا ہر قسم کا طعام پکنے لگا ہر جگہ بہ بیسوہ ناچ و رنگ ہونے لگا میخانے آراستہ کیے گئے تمام دن اِسی مین بسر ہوا شام ہونے ہوتے ہی تمام لشکر مین روشنی ہوئی تمام بارگاہین آراستہ ہوئین ہر جگہ ناچ ہونے لگا باورچیخانہ سے ہر سردار کے خیمہ مین خوان کھانے کے جانے لگے تمام لشکر کو کھانا تقسیم کیا گیا ہر ادنیٰ اعلیٰ کو حسب لیاقت کھانا دیا گیا یہان بارگاہ مین بادشاہ تشریف فرما ہوئے اور صاحبقران بھی تشریف لائے ہر ایک سردار حاضر ہوا محفل آراستہ کی گئی اُس وقت حکم ناچ ہونے کا دیا ارباب نشاط حاضر ہوا فتح کی مبارکباد گائی بعدہ گت ناچی خوب ہی صباحت سے بیٹھیں جب گت ناچ چکی تو اُس نازنین مہ جبین نے باکمال ناز ادا یہ غزل شمع و پروانہ کی عرض کی

عزت دیوانگی بخشی سبھے تھا یہ سے	طوق سے نے کی ہنڈلی ہو سمجھ قدم زنجیر نے
دونون عاشق شمع کے اور دونون قسمت جدا	جان پروانے نے دی بوسے لیے گلگیر نے
مدتین گذرین کہ اطمینان اُنکا کر دیا	نالۂ بے سوز نے فریاد بے تاثیر نے

ہر زبان خاموش کر دیتا ہی راز دوستی
کچھ نہ حال دل کہا میرا زبان تیر سے نے

کھل سکین گی عاشق و معشوق کی سرگوشیان
کہہ دیا کچھ تیر نے کچھ سن لیا گلگیر نے

آبرو رکھ لی گنہگاری کی گو ہم مر گئے
منھ نہ کھلوایا سوال بخشش تقدیر نے

جب وہ نازنین یہ غزل گا چکی تو اُسکو انعام ملا دوسرے طائفہ کا حکم دیا گیا وہ بھی آکر ناچی گائی انعام پاکر رخصت ہوئی اِس عرصہ مین وقت خاصہ کا آیا داروغۂ مطبخ نے دسترخوان چنا اور آکر عرض کیا کہ خاصہ تیار ہی چلیے نوش فرمائیے بادشاہ مع صاحبقران و صنوبر شاہ و دیگر سردارون کے نعمت خانے مین تشریف لائے دسترخوان پر جلوہ گر ہوئے مع سب ہمراہیون کے خاصہ نوش کیا بعد فراغت طعام بارگاہ مین تشریف فرما ہوئے پھر ناچ ہونے لگا یہانتک کہ سحر ہو گئی ناچ برخاست ہوا سب نے نماز صبح ادا کرکے وظیفے پڑھے بعد فراغت نماز و وظیفہ سب پھر بارگاہ مین حاضر ہوئے بادشاہ و صاحبقران بھی عبادتخانہ سے تشریف لائے ناچ ہونے لگا ایک مطربہ نے باسکان داد دی یہ غزل شروع کی

غزل

اگر ہمدم ہمارے اِس نصیحت گر کو سمجھاتے
اگر فرصت پاتے کہ ہم بھی کچھ دل مضطر کو سمجھاتے

نہ مانا ہمکو تیری بزم مین رسوا کیا آخر
کہاں تک رہ سکتے اسکون کو چشم تر کو سمجھاتے

جگانا تو ہمین اُسوقت جب وہ حشر مین ڈھین
کہین ملتا تو اتنا فتنۂ محشر کو سمجھاتے

جو ہم ہوتے نہوتا رنج دل مین اور دلبر مین
کچھ اُس خود رائے سے کہتے کچھ اُس خودسر کو سمجھاتے

وہ خود ہی عالم حیرت مین تھے کیا حضرت موسیٰ
حقیقت اپنے جلوے کی ترے ششدر کو سمجھاتے

اگر دم بھر کو ٹلجاتا یہ پہلے ذبح ہونے سے
گلے سے یون لپٹنے مین ترے خنجر کو سمجھاتے

اِشارے ہوتے ہین کیا اپنے دلین چشم ساقی مین
یہ رمزین ہاے کیونکر شیشہ و ساغر کو سمجھاتے

ہرن کی آنکھ حلقون مین سلاسل کے بناتا تھا
اگر ہم ہوش مین ہوتے تو آہنگر کو سمجھاتے

نقاب اُٹھتی ہی بہتر تھی حقیقت کھل گئی سب کو
وہ کیا اب دھر روپوشی زمانے بھر کو سمجھاتے

نہ مانا بدگمانی نے کہ ساتھ احباب کے کر دون
خدا جانے الگ لیجاکے کیا دلبر کو سمجھاتے

خدا اُس بت کو یہ جب بھی کہہ جانا نہ باز آتا
اگر جبریل آکر میرے پیغمبر کو سمجھاتے

بتون کے عشق نے دل کو ہمارے دل نہین رکھا
نصیحت نفع کرتی خاک کیا پتھر کو سمجھاتے

جو مجھ تک بھید سینے مین جلال اُنکو تامل تھا
وہی کچھ میری جانب سے دل مضطر کو سمجھاتے

جب وہ نازنین گا چکی تو بہت کچھ انعام دیا گیا وہ بہت خوش ہوئی انعام لیکر رخصت ہوئی دوسرا طائفہ حاضر کیا گیا وہ بھی خوب ناچا گایا بہت کچھ انعام مین پایا یہانتک کہ وہ دن بھی تمام ہوا رات ہوئی رات بھر ناچ و رنگ رہا اِسی طور سے سات شبانہ روز تک محفل عیش و عشرت برپا رہی آٹھوین دن صحبت برخاست ہوئی سب اپنے اپنے مقام کو گئے سات دن جاگے ہوئے اور نہایت کسلمند تھے جاکر سب نے آرام کیا وہ دن اور وہ رات ہر ایک نے اپنے اپنے مقام پر بسر کی نوین دن صبح کو بادشاہ نے دربار کیا سب آکر حاضر ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر متمکن ہوئے جب دربار آراستہ ہو گیا اُسوقت صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اب حضور کی کیا رائے ہی آیا یہان سے طرف شہر سمندر یہ کے کوچ کیا جائے یا اِسی مقام پر لشکر مقیم رہے اور ایک نامہ سمندر جادو کو بابت اطاعت و ترک

مذہب کے تحریر کیا جائے اور جبتک کہ جواب نامہ نہ آئے اُسوقت تک یہین قیام کرین بادشاہ نے فرمایا کہ اسمین میری راے کیا جو آپکی راے وہی میری راے جو امر مناسب ہو وہ کیجیے صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے مقدم ہی کیونکہ ہم سب آپ کے تابع فرمان ہین اور مطیع ہین اور آپ سردار لشکر دلپشت و پناہ سپاہ ہین اب مین بدون آپکی راے کے کوئی کام نہین کر سکتا آپکی راے کو مقدم جانتا ہون اگر مجکو یہی امر منظور ہوتا تو مین آپکو اپنے لشکر کا بادشاہ کیون کرتا اور کیون آپکی اطاعت اپنے اوپر واجب جانتا اگر مجکو اپنی راے پر کام کرنا ہوتا تو کیون یہ امر گوارا کرتا آپ کے نزدیک جو امر مناسب ہو وہ آپ ارشاد فرمائین تاکہ اُسپر عمل کیا جائے بادشاہ نے فرمایا اگر یہی امر ہی تو میری راے یہ ہی کہ یہان سے کوچ کیا جائے اور قریب سمندر یہ پہونچکر مقام مناسب براے جنگ دیکھکر وہان قیام ہو اُسکے بعد اُسکو نامہ مشتمل بہ پند و نصیحت تحریر کیا جائے اگر وہ اُسپر عمل کرے تو خیر ورنہ اُسکو گوشمالی دی جائے یہان سے نامہ تحریر کرنے مین ایک بہت بڑا نقص یہ ہی کہ جب اُسکے پاس نامہ جائیگا تو وہ اِس حال سے آگاہ ہوگا کہ اب اہل اِسلام کا قصد اِس طرف کو ہی اِدھر کو آتے ہین بس وہ یہ خیال کریگا کہ آتے ہین تو آنے دو تحریر نامہ پر عمل نہ کریگا اور آمادۂ جنگ ہوگا گو کہ ہمکو اُس سے جنگ کرنے مین کوئی اندیشہ نہین ہی مگر یہ خیال ہی کہ جب جواب نامہ آئیگا تو ہمکو اُسکا حال معلوم ہوگا اُسوقت ہم یہان سے لشکر کشی کرینگے اِس عرصہ مین وہ اپنا بندوبست کریگا کیونکہ ایک زمانہ گذر جائیگا اور جب نامہ بر اُسکا جواب لائیگا تو جس عرصہ کہ اُسکو وہان سے آنے مین گذریگا اُس سے زیادہ عرصہ ہمکو یہان سے کوچ کے عرصہ مین گذریگا یہ لشکر کا کوچ کرنا ہی دیر ضرور ہوگی اتنے عرصہ مین وہ کامل طور سے اپنا بندوبست کرلیگا سحر وغیرہ سے اپنے شہر کے گرد حصار کرلیگا اور اُسکے فتح کرنے مین زمانہ گذریگا جسقدر کہ ہمکو جلدی منظور ہی اُسیقدر دیر ہوگی اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہان سے کوچ کرکے روانہ ہونا بہتر ہی جناب صاحبقران نے جواب مین کہا کہ آپکی راے بہت بہتر ہی کل یہان سے ضرور کوچ ہوگا لشکر مین خبر کردی جائے یہ کہکر سہراب جادو سے فرمایا کہ تم یہان کی راہ سے واقف ہو ہمارے ہمراہ چلو ہم سمندر جادو کو قتل کرکے تمھاری معشوقہ کو تمکو دلا دینگے اُسنے عرض کیا کہ مین آپکی غلامی مین ہمہ وقت حاضر ہون مین نے آپ کا دامن پکڑا ہی جو آپکی مرضی ہوگی اُسکے موافق کاربند ہونگا ضرور ضرور مین ہراولی لشکر کی کرونگا یہ سنکر صاحبقران نے اُسکی بہت تعریف کی اُسکے بعد صنوبر شاہ سے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کو تشریف لیجائیے وہان جاکر اُسکو آباد کیجیے کیونکہ وہ بہت خراب و برباد ہو رہا ہی کوئی وہان حاکم نہین ہی اُسنے عرض کیا کہ مین آپکے قدم نہ چھوڑونگا اب مین وہان جاکر کیا کرون اور کسی کو آپ وہان کا حاکم فرمائیے ایک مرتبہ مین آپ سے جدا ہوکر اِس عذاب مین مبتلا ہوا اب پھر جاکر اپنے کو آفت مین ڈالون یہ تو مجھسے نہوگا اب مین تازیست آپ کے قدمون سے جدا نہونگا اِسی مین میری بہتری ہی صاحبقران نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو بہتر یہ ہوگا کہ آپ وہان جاکر اپنی طرف سے کسی کو حاکم کر کے اور ناموس کو وہان مقیم کرکے میرے پاس سمندر یہ مین تشریف لائیے مین یہ نہین کہتا ہون کہ آپ میرے پاس سے جدا ہون بلکہ میری مرضی ہی کہ اپنے شہر کو آباد کرکے میرے پاس

تشریف لائین یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو صنوبر شاہ نے بہت کچھ عذر کیے مگر جناب صاحبقران نے سب کا یہی جواب دیا کہ شہر کو آباد کر کے میرے پاس آیئے آخر کو یہ امر قرار پایا کہ کل جب یہان سے صاحبقران کوچ کرینگے تو مین بھی اپنے شہر کو جاؤنگا بعد اسکے دربار برخاست ہوا لشکر مین اسوقت منادی نے ندا کی کہ کل صبح کو یہان سے طرف شہر سمندر یہ کے کوچ صاحبقران اور بادشاہ عالیجاہ فرمائین گے تمام لشکر تیار رہے جب منادی یہ ندا کر چکا تو لشکر مین ہلچل پڑ گئی سب سامان سفر درست کرنے لگے سردار و عزیز سب مستعد سفر ہوے سامان سفر ہر جگہ ہونے لگا اسباب کے بار بندھنے لگے خیمے وغیرہ بار ہونے لگے کوس سفری لشکر مین بجنے لگا ہر ادنی و اعلی کو معلوم ہو گیا کہ کل یہان سے کوچ ہوگا آمادۂ سفر ہر ایک شخص ہوا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا آمد ماہ کی فلک پر مع ستارون کے ہوئی حتے کہ اسنے میدان چرخ اطلسی پر ظہور کیا تمام عالم کو اپنے نور سے روشن کیا طائرون نے اپنے آشیانون مین بسیرا کیا یہان لشکر مین وہ رات بھی سامان سفر مین بسر ہوئی اور جب مسافر شب اپنی منزل پر پہونچا آثار آمد بیک سحر کے ہوے یعنے آمد آفتاب عالم افروز کی دریچۂ مغرب سے شروع ہوئی ماہتاب مع کواکب کے سامان سحر دیکھکر غروب ہو گیا سفیدی صبح کا ظہور ہوا خروس فلک نے صداے اذان بلند کی علامات شب دنیا سے برطرف ہوے نور صبح نے اپنا جلوہ دکھایا موذنون نے مسجدون مین صداے اللہ اکبر بلند کی لشکر مین نوبت بجنے لگی طائر اپنے آشیانون سے جلوۂ سحر دیکھکر پرواز مین آئے شاخہاے درخت پر بیٹھکر حمد معبود حقیقی کرنے لگے نسیم سحری چلنے لگی سبزے کا یہ حال کہ آنکھون مین گھر کرتا تھا اسپر اوس کے قطرے جو پڑے تھے گوہر آبدار کا فرش معلوم ہوتا تھا ادھر فلک چہارم پر خورشید برآمد ہوا اسکی شعاع جو برگ زمردی رنگ پر پڑی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زبرجدی پر درخت ہین اور جھلک دے رہے ہین ابھی کوئی گھڑی دو گھڑی دن آیا ہوگا کہ صاحبقران نے نماز سحر سے فراغت کر کے اسباب سفر خادم سے طلب فرمایا ادھر جہان پناہ نے بھی اسباب سفر کو بعد فراغ نماز و وظیفہ طلب کیا یہان لشکر مین ہر ایک سوار و پیادہ و سردار و افسر و عزیز و اقربا نے اپنا اپنا اسباب ارابون پر بار کرایا سب خیمہ و خرگاہ لد گئے ایک جانب ناموس کی سواریان آگئین اسمین ناموس سوار ہوے وہ بھی خیمے بار ہوے ایک سمت کو صنوبر شاہ مع اپنے عزیزون و افسرون و سردارون کے اور مع ناموس کے آمادۂ سفر استادہ تھا تمام لشکر اسلام مسلح اور مکمل تھا اور صاحبقران و شہریار کا ہر ایک کو انتظار تھا تمام سردار و افسر اعلے و عزیز و اقربا صف بستہ استادہ تھے کہ یکایک صاحبقران برآمد ہوے ادھر خادم نے دوڑکر ظل اللہ کو خبر دی کہ صاحبقران سامان سفر سے آراستہ ہوکر بیرون خیمہ تشریف لائے ہین یہان یہ سنکر روبروے شاہ خادم نے کشتی لباس سفری کی حاضر کی تھی بس اس خبر کو سنکر بادشاہ نے پوشاک زیب تن فرمائی اور اس خادم سے دریافت فرمایا کہ لشکر تیار ہے یا ابھی کچھ دیر ہے اسنے عرض کیا کہ حضور تمام لشکر بڑے عرصہ سے تیار ہے اور سب سامان سفر بار ہو چکا ہے صرف حضور کا انتظار ہے حضور تشریف لیچلین کوچ کا نقارہ بجے بادشاہ نے یہ سنکر بہت جلد تیاری کی اور ہتھیار وغیرہ لگا کر اسباب سفر سے درست ہوکر تشریف فرما ہوے

اُدھر جب صاحبقران برآمد ہوے تھے تو سب کا مجرا ہوا ہر سردار نے سلام کیا صاحبقران نے ملاحظہ فرمایا تھا کہ تمام لشکر سامان سفر سے درست ہی کچھ دیر نہین ہی صرف ظل اللہ کی دیر ہے افسر انتظار شاہ کرنے لگے کہ یکایک پردہ درِ دولت کا اُٹھا سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ جہان پناہ تخت پر سوار اور گرد و پیش خادم و خدمتگار عہدے ہاتھون مین سیلے ہوے خواجہ سرا انتظام سواری کرتے ہوے برآمد ہوے صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ رو برو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اِس سے اِشارہ یہ تھا کہ آپکی جگہ ہمارے دل مین ہی پھر تو سب کا مجرا ہونے لگا ہر ایک مجرا کرکے اور رخصت سفر حاصل کرکے مع اپنی سپاہ کے روانہ ہوا بعد اُسکے اور سردار مثل مملوک بن مالک و قیصر صاف باطن و گرگین درشت چنگال کے یکے بادیگرے اجازت سفر لیکر روانہ ہوے کوئی لاکھ سپاہ اور کوئی دو لاکھ و تین لاکھ و چار لاکھ سے جیسا کہ جسکا مرتبہ تھا اُسی کے موافق اُسکے پاس لشکر تھا روانہ ہوا ہر ایک کے ہمراہ سامان سفر مہیا اور موجود تھا دوپہر تک تمام سرداران دست راست و دست چپ اجازت لیکر بہت جلد روانہ ہوے بعد دوپہر کے عزیزون کی باری آئی مثل شہنشاہ گوہر کلاہ و سکندر فرخ لقا و لور الزمان و عین الزمان و دیگر عزیزان صاحبقران اجازت لیکر چھ چھ لاکھ اور پانچ پانچ لاکھ کے لشکر کی جمعیت سے کوچ کر گئے پھر وہ بادشاہ جو کہ باج گذار تھے اور ہمہ وقت ہمراہ رہتے تھے وہ بھی اجازت لیکر مع اپنے لشکر و سامان سفر کے روانہ ہوے جب یہ سب روانہ ہو چکے تو اُسوقت نوبت صنوبر شاہ کی آئی یہ بھی رو برو بادشاہ و صاحبقران حاضر ہوا عرض کیا کہ گو کہ حضور کے قدمون کو چھوڑنے کو جی نہین چاہتا ہی مگر حکم عالی سے لاچار ہون لہذا امیدوار ہون کہ اجازت ملے تاکہ یہ خاکسار اپنے ملک کو روانہ ہو اور وہان جاکر سب بندوبست کرکے حاضر خدمت والاشان ہو بادشاہ و صاحبقران نے بہ شکر اجازت دی وہ سلام کرکے اپنے لشکر مین آیا جو کہ اُسکے ہمراہ قید ہو گیا تھا وہ بھی قریب اسی ہزار کے تھا اُن سب کو ہمراہ لیکر نقارہ کوچ بجاکر طرف اپنے شہر صنوبریہ کے روانہ ہوا بعد اِن سب کے جانے کے اب دن کوئی قریب پہر بھر کے باقی تھا کہ یہان صرف بادشاہ عالیجاہ و صاحبقران زمان رہگئے ہین اور بادشاہ ہفت ملک جو کہ دم بھر جدا نہین ہوتے ہین مثل سایے کے ہمراہ رہتے ہین یہ لوگ باقی ہین کہ جناب صاحبقران نے مرکب طلب فرمایا خادم نے مرکب حاضر کیا صاحبقران نے پشت مرکب پر نزول اجلال فرمایا اب تو تمام لشکر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک نے اپنا اسباب اُٹھایا اور اب روانہ ہوے ٹخ ٹخ کی صدا بلند ہوئی گھوڑے بیلون پر پڑنے لگے لشکر مین صدای جرس کاروانی بلند ہوئی تمام شاہان ہفت ملک گرد تخت شاہی کے آگئے کوس سفری پر چوب پڑی اب صاحبقران روانہ ہوے وہ خیمے بھی بار ہو گئے جسمین کہ صاحبقران و بادشاہ آرام پذیر تھے وہ مقام ہو مارنے لگا کیونکہ نہ وہ مقام ویران ہو جاوے اور نہ ہولناک ہو کہ جہان اسی نوے لاکھ کا لشکر اُترا ہو وہ اِس طرح سے یکایک ویران ہو جاوے اُس مقام کے طائر تک گھبرانے لگے کہ یہ کیا ہوا اُدھر صاحبقران نے اپنے مرکب کو مہمیز کیا اُدھر تخت شاہی

روانہ ہوا اور عقب مین اُسکے قریب بیس لاکھ سوار و پیادے کی جمعیت تھی اسقدر گرد و غبار بلند ہوا کہ ایک اور آسمان گرد و غبار کا بنکر تیار ہو گیا نقارے پر چوب پڑی جسکی صدا سے زمین ہلتی تھی علم لشکر ظفر اثر کھلے ہوے بصد عجلت روانہ تھے اب ان سب کو تو طرف شہر سمندر یہ کے روانہ کیا جاتا ہی آگے ہر ایک کا حال تحریر ہوگا کہ یہ سب کہان جاکر پہونچے اور اُنپر کیا گذری اور کس سے جنگ و پیکار ہوئی آیندہ ناظرین پر کل واقعات ظاہر ہونگے یہ حال یہان پر ابھی موقوف رکھا جاتا ہی لیکن

اب کچھ حال اُس مرتد ازلی و ابدی یعنے سمندر جادو کا بیان کیا جاتا ہی کہ اسنے خبر مرگ سحران و طوفان سُنکر کیا حال کیا اور کیا بندوبست کیا اُدھر حال دختر آفتاب جادو کا سنیے کہ یہ خبر مرگ پدر سُنکر براے تلاش عیاران گئی تھی اور جو واقعہ اُسپر گذرا اور حال عشاق صحرانشین و گنبدنشین اُستاد ماہیان طوفان کش و سحران سیہ پوش کا پاس سمندر جادو کے جانا اور سمندر جادو کا اُسکی راے پر کاربند ہونا بیان ہوتا ہی اور نامے لکھنا سمندر جادو کا اپنے باج گذارون کو براے طلب مدد و دیگر حالات اور نامہ پہونچنا سمندر جادو کا پاس یقین خود پرست کے اور اُسکا موافق اُسکی تحریر کے کاربند ہونا اور پہونچنا صاحبقران کا ملک خود پرستان پر اور نامہ لکھنا اُسکو اور طلب کرنا اُسکو براے نصیحت اور ہدایت کرنا پند و نصیحت کیطرف بذریعۂ تحریر کے براے ترک خود پرستی اور ایلچی گری کرنا مملوک بن مالک کا جسکو کہ بدیع الملک نوجوان سے نے لعل نامہ مین زیر کیا تھا اور اپنے لشکر ظفر پیکر کا سپہ سالار کیا تھا اُسکا نامہ لیکر جانا دربار مین بادشاہ یعنے یقین خود پرست کے اور باہم گفتگو ہونا اُسکا ترک خود پرستی سے انکار کرنا اور جواب جنگ تحریر کرنا آنا چند شاہان اطراف کا مع سپاہ و لشکر براے مدد یقین خود پرست اور زیر ہونا بعض خود پرستون کا اور مسلمان ہونا مع اُن سب کے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

بیا ساقیا راحت انگیز روح	بمن دہ صبوحی کنم تا صبوح		کہان ہر تو ای ساقی مہ لقا

ارے سامنے جلد آ جلد آ
ذرا دیکھ تو آکے صورت مری
مجھے دیر سے نشۂ مل نہین
ارادہ ہی لکھون مین وہ داستان

مرے قلب مضطر کی تسکین کو قسم
ہی بے لطف از حد طبیعت مری
پلا ساغر بادۂ مشک بو
جسے پڑھ کے حیران ہین پیر و جوان

مرے دیدۂ تر کی تسکین کو قسم
ترے ہجر کا اب تحمل نہین
نہ کر دیر اے ساقی خوبرو
بلیت بیا بشنوای مدام داستان

کہ باز آیم بر سر داستان ٭ محرران شیرین گفتار و حاکیان فصاحت شعار و کاتبان سحر کردار اِس داستان سحر و ساحری و جنگ و پیکار کو یون خامۂ خوش تحریر سے صفحۂ قرطاس پر رقم کرتے ہین کہ ناظرین والاتمکین کو یاد ہوگا کہ جب لاش آفتاب جادو کی پاس سمندر جادو کے پہونچی تھی تو اُسنے جو کچھ رنج و غم اُسوقت کیا تھا وہ تحریر ہوچکا ہی اور جو بند و بست کیا وہ بھی بیان ہوا ہی اُسنے چند جادوگر برائے تلاش عیاران روانہ کیے تھے اور دختر آفتاب جادو بھی بعد رنج و ملال کے بخیال تلاش عیار روانہ ہوئی تھی اب تحریر ہوتا ہی کہ جب سمندر جادو نے ملکہ ماہیان طوفان کش کو نامہ لکھا تھا تو جو کچھ اُسکو تحریر کرنا تھا تحریر کر چکا بعد اِس سب بند و بست کے فکر کرنے لگا کہ یہ تو بڑا غضب ہوگیا کہ عیار اِس پار دریاے سبز رنگ کے آگئے ہین اور آفتاب جادو کو قتل بھی کر ڈالا گو کہ مین نے جادوگر اُنکی تلاش مین روانہ کیے ہین اگر وہ مل گئے تو ضرور اُنکو گرفتار کر کے لائین گے یا اُنکے سر لائین گے اور مین نے طوفان کو بھی بہت سمجھا دیا ہی جو کچھ کہ مجھکو تحریر کرنا تھا کر دیا ہی مگر مجکو بڑی فکر ہی کہ کیا کرون اکثر اپنے سردارون سے ایسی تقریر کرتا تھا وہ کچھ جواب اُسکو اُسکے اطمینان کے موافق دیتے تھے اور ایسے ایسے خیال اکثر دل مین آتے تھے کہ اگر وہ عیار اُن ساحرون کو ملکن نہوے تو بڑا غضب ہوگا وہ عیار بلا کے ہین جو یہانتک آگئے ہین اُنکے نزدیک اِس شہر مین آنا کیا مشکل ہی کہین ایسا نہو کہ وہ سحران کو اور ماہیان کو قتل کر ڈالین تو تمام کارخانہ خراب ہو جاوے اور دریاے سبز رنگ برباد ہو جاے راہ شہر سمندر یہ کی کھل جاے دیکھیے خداوند لقمو پھر کیا کرتے ہین بڑی بلا کا سامنا ہی انھین فکرون اور خیالون مین رات و دن مبتلا رہتا تھا کوئی وقت اُسکو راحت و آرام سے نہ گذرتا تھا آفتاب جادو کے قتل ہونے سے بہت پریشان تھا ہر وقت بربادی شہر کا گمان تھا دل سے یہی تقریر ہی ہر آن فکر گرفتاری عیارون کی تدبیر تھی ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اراکین دربار و ساحران غدار حاضر دربار کفر آثار تھے سمندر جادو اہل دربار سے یہ گفتگو کر رہا تھا کہ ابتک وہ ساحر واپس نہ آئے جو کہ براے تلاش عیاران اسلام گئے تھے اگرچہ وہ اُنکو نہین ملے تھے تو واپس آئے ہوتے تا کہ اور کوئی تدبیر کیجاتی اُنکو کئی دن کا زمانہ گئے ہوے ہوا اہل دربار نے کہا کہ وہ لوگ بغیر حصول مطلب نہ حاضر ہونگے آپکو جو تدبیر کرنا ہو وہ کیجیے آپ کیون اُنکے بھروسے پر غافل بیٹھے ہین اور یہ بھی سنا گیا ہی کہ دختر آفتاب جادو یعنی ملکہ غزالان آہو چشم بھی اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی ہی ساحرہ زبردست ہی کچھ نہ کچھ کام کر کے آئیگی سمندر جادو نے کہا کہ ہمکو اُسنے اِس امر سے آگاہ نہ کیا ورنہ ہم اُسکی مدد کرتے اور کوئی چیز اُسکو ایسی دیدیتے کہ وہ اُنکو گرفتار کر لاتی اُن سب نے عرض کیا کہ حضور ہمکو یہ خیال ہی کہ اُسنے یہ خیال کیا ہوگا کہ جب مین اُن سب کو گرفتار یا قتل کر لونگی تو اُسوقت آپ کے پاس آکر عرض کرونگی

اس سبب سے وہ بغیر اطلاع حضور کے چلی گئی سمندر جادو نے کہا کہ یہ گمان تم سب کا درست ہی مگر مجکو یہ اندیشہ ہی کہ ابھی وہ کمسن ہی ناتجربہ کار ہی کہین ایسا نہو کہ کوئی افتاد اُسپر پڑے کیونکہ وہ عیار ہین اُنکا ہر فعل مکاری ہی اور فریب و دغا سے خالی نہین ہی اور نہ کوئی امر اُنکا عیاری سے خلاف ہی اور یہ بچہ نافہم دوسرے عورت ناقص العقل ہی جبکہ عاقلان زمانہ اُنکے فریب و دوام مین آجاتے ہین تو یہ کہان اُنکے مکر سے بچ سکتی ہے سامری اُسکو اُنکے شر سے بچائے کوئی بلا اُسپر نہ آئے کیونکہ وہ بہت خوبصورت اور صاحب جمال ہے ابھی اُسکا کیا سن و سال ہی ہمارے ملک مین دو عورتین ہین کہ جنکے حسن وجمال کے روبرو کسی کی کچھ اصل وحقیقت نہین ہی تمام حسینان جہان اُنکے روبرو ناچیز ہین ایک دختر آفتاب جادو دوسرے میری دختر نیک اختر مجکو دختر آفتاب جادو سے نہایت درجہ انس ومحبت ہی میرا قصد تھا کہ ابکی جو لڑائی سے آفتاب جادو واپس آئیگا تو مین اُس سے کہونگا کہ تو اپنی دختر کا عقد میرے ساتھ کردے مگر وہ وقت بھی نہین آیا مجکو بڑا رنج ہی مین یہ خیال کرتا ہون کہ اُسکی مان نے کیونکر اُسکو ایسے مقام پر جانے دیا کہ جہان جان کا خوف ہی اگر وہ بچکر آگئی تو مین اُسکی مان سے اِس امر کی گفتگو کرونگا یقین ہی کہ وہ قبول ومنظور کریگی اُن سب نے کہا کہ اسمین کیا شک ہی وہ کیون نہ قبول کریگی کیونکہ جب آپ ایسا بادشاہ اور حاکم وقت اُسکی درخواست کرے تو اُنکو ایسا ذی مرتبہ صاحب ملک ومال داماد کب اور کہان میسر ہوگا حکومت اُسکے گھر مین ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ ابتو مجکو اُسکی جان کی پڑی ہی خداوند تصویر اُسکو بخیر وخوبی اُن عیارون کے ہاتھ سے بچاکر لے آئین اور وہ اپنے مطلب دلی پر کامیاب ہوکر آئے یہی ذکر ہو رہے تھے کہ وہ ساحر جو کہ برائے گرفتاری عیاران گئے تھے بعد کئی دن کے واپس آئے مجرا کرکے عرض کرنے لگے کہ خداوند نعمت ہمنے تمام ملک اور کوہ وصحرا وآبادی کوچہ و بازار و ویرانہ و باغ و دریا سب جگہ تلاش کیا مگر کہین اُن لوگون کا نام ونشان بھی نہ پایا یہ سب زمانہ ہمکو اُنکی تلاش اور فکر وتردد مین بسر ہوا ہمکو سوائے اُنکی تلاش کے اور کوئی فکر نہ تھی رات کو جاگ جاگ کر تلاش کیا نیند کو حرام کیا کھانا پینا ترک کردیا تھا یہ تین چار دن ہمکو بہت تکلیف کے ساتھ بسر کرنا پڑے ہم لوگ ماندے ہوگئے جب ہمنے دیکھا کہ وہ لوگ نہین ملتے ہین اور ہم بہت پریشان ہین تو خیال کیا کہ اب چلکر عرض کرین تا کہ خداوند کوئی اور تدبیر کرین ہم خیال کرتے ہین کہ وہ لوگ بعد قتل کرنے آفتاب جادو کے واپس گئے معلوم ہوتا ہی کہ دریائے سبز رنگ پر اُنکا کچھ قابو نہ چلا آخر کو عاجز ہوکر چلے گئے سمندر جادو یہ سُنکے کہنے لگا کہ خیر جیسا تم کہتے ہو ایسا ہی ہوگا جاؤ اپنے اپنے مقام کو ہم کچھ اور فکر کرلین گے یہ کہکر اُنکو کچھ انعام دیکر رخصت کیا وہ سب کے سب جب رخصت ہوکر اپنے گھرون پر آئے کئی دن کے تھکے ہوئے تھے وہ تو راحت مین مشغول ہوئے یہان جب وہ چلے گئے تو سمندر جادو نے اپنے سردارون سے کہا کہ یہ امر بڑا العجب خیز اور حیرت انگیز ہی کہ عیار یہان موجود ہین اور اُنکو نہ ملے یہ امر میرے خیال مین نہین آتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ انھون نے نہین تلاش کیا اِدھر اُدھر پھر کر چلے آئے یہان آکر فقرہ کردیا مین نے یہ مناسب نہ جانا کہ اُنکے روبرو کہون شاید کہ یہ

لوگ میرے اِس کہنے سے برخلاف ہوجائین اور مجھ سے منحرف ہوکر اُنکی شرکت کرین گو کہ اُنکے خلاف ہونے سے میرا کچھ نقصان نہین ہی مگر پھر بھی یہ لوگ راستون سے واقف ہین اُنکو بیابانتک ملے آئین تو اُنکا تو فائدہ ہی بدین سبب مین نے اُنکو انعام دے کر رخصت کیا تاکہ وہ لوگ خوش ہون اور خیال کرین کہ ہمارا بادشاہ قدردان ہی اہل دربار نے کہا کہ جو فعل حضور کا ہی وہ خالی از عقلمندی نہین ہی یہ تو بڑی حضور نے عقلمندی کی یہ امر بہت خوب خیال کیا ہمارے بھی خیال مین آتا ہی کہ شاید ایسا ہی ہو کہ وہ لوگ عاجز ہوکر واپس چلے گئے ہون کیونکہ یہان اُنکا دسترس ہونا غیر ممکن یہ مقام مثل چاہ الماس و زبرجد نگار کے نہین ہی وہان کے ساحر مغرور تھے بسبب غرور کے اُنکی یہ حالت ہوئی کہ وہ غیر ساحرون کے ہاتھ سے مثل سگ و خوک کے قتل ہوے یہان وہ بند و بست ہی کہ اگر لقمان وقت و ارسطوے زمانہ عمرو اول و ثانی بھی آئین تو بھی بے نیل مرام واپس جائین اُنکی کوئی عیاری اور مکاری نہ چلے اگر کچھ جرأت کرین تو گرفتار ہوجائین جان کا بچانا مشکل ہو سمندر جادو نے کہا کہ ایسا ہی ہوسکتا ہی گمان تو ہی خیر جو کچھ ہوگا وہ ظاہر ہوجائیگا یہ کہکر دربار برخاست کیا سب اہل دربار اپنے مقام کو چلے گئے یہ بھی محل مین گیا اور جاکر عیش مین مشغول ہوا وہ رات عیش مین بسر کی صبح کو پھر دربار جمع ہوا حسب معمول سب کافر و خاسر حاضر دربار کفر نفاق ہوے جب دربار آراستہ ہوچکا تو سمندر جادو نے چند سردارون کی طرف رخ کر کے کہا کہ آج میرا دل اِسوقت بہت پریشان ہی دربار مین دل نہین لگتا ہی اِسکا کیا سبب ہی خیالات بد دل مین آتے ہین افسوس ہی کہ کئی دن سے کوئی خبر دریاے سبز رنگ کی اور سحران و ماہیان کی نہین معلوم ہوئی کہ وہ سب کے سب کس فکر و تردد مین ہین کہ اُنھون نے کچھ کسیطرح کی کوئی خبر وغیرہ نہین بھیجی اِس سبب سے اور زیادہ دل پریشان ہی سردارون نے عرض کیا کہ کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی معلوم یہ ہوتا ہی کہ وہ عیار وغیرہ چلے گئے ہین وہ سب کے سب باطمینان ہین اُنھون نے خیال کیا کہ کیا کرین خبر کرکے اگر کوئی تازہ امر ہوتا تو وہ آگاہ کرتے سمندر جادو نے کہا کہ یہ سچ ہی مگر طبیعت رہ رہ کر پریشان ہوئی جاتی ہی اُن سب نے کہا کہ حضور اپنے دل کو بہلائین خیالات فاسد دل سے دور کرین ناچ و رنگ دیکھین جب ناچ و رنگ کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی تو سب خیال جاتے رہین گے دل بہل جائیگا سب فکر و تردد جاتا رہیگا اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طبیعت پریشان ہوتی ہی جب کسی اور شغل مین مشغول ہوے تو وہ بات جاتی رہتی ہی سمندر جادو نے کہا کہ اچھا بلاؤ ارباب نشاط کو شاید تمھارے خیال کے موافق ہو بس اُسی وقت داروغۂ ارباب نشاط کو حکم دیا گیا کہ طائفے حاضر کرے بادشاہ ناچ دیکھین گے فوراً اُسنے جون ہی حکم عالی سماعت کیا چند طائفے خاص لیکر حاضر خدمت ہوا اور دربار مین پہونچکر مجرا کیا سمندر جادو نے حکم ناچ شروع ہونے کا دیا ایک سردار نے عرض کیا کہ اگر گستاخی نہو تو مین بھی کچھ عرض کرون سمندر جادو نے کہا کہ بیان کرو اُسنے دست بستہ عرض کیا کہ حضور صحبت بے نمک تو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی اگر شغل شراب ہو تو کلفت دل دور ہو سرور ہو ناچ کا بھی لطف ہو ہر ایک امر اچھا معلوم ہو سمندر جادو نے کہا کہ یہ بات تو بہت قاعدے کی ہی واقعی ہمکو بھی اِس امر کا خیال نہ آیا بغیر شغل شراب حکم ناچ کا دیا اب خالی

اِس امر مین کیا لطف ہے کوئی حاضر ہے میخانے مین جاکر داروغہ میخانہ سے کہو کہ جام و صراحی لیکر حاضر دربار ہو فوراً ایک چوبدار اُسی وقت دوڑا ہوا گیا داروغہ سے جاکر حکم شاہی بیان کیا وہ اُسیوقت کشتیان شراب کی اور رکابین گزک اور کباب کی لیکر حاضر ہوا کشتیون پر کارچوبی تورے پوش پڑے ہوے صراحیون کے منھ تمامی سے بندھے ہوے ساغر الماس نگار قاعدے سے رکھے ہوے روبرو سمندر جادو کے لاکر حاضر کین اُسنے حکم کیا کہ اہل دربار کو شراب پلاؤ بموجب حکم اُسنے ساغر بھر کر اول سمندر جادو کے روبرو پیش کیا ساقی بھی حور وش تھا سرخ جوڑا پہنے ہوے بناؤ کیے ہوے عجب ناز و انداز سے ساغر شراب کا اُٹھایا جب ساغر کو لبریز کرتا تھا بسبب نزاکت کے اُسکا دست نازک کانپ جاتا تھا یہ نزاکت اور حسن اُسکا دیکھکر ہر ایک کو اُسکے ہاتھ سے شراب پینے کی خواہش ہوئی تھی جسکا قصد نہ بھی پینے کا تھا اُسکی بھی رال ٹپک پڑی اگر زاہد بھی دیکھ پائے تو اُس زہد و تقوی کو ترک کرے اور اِسکے دست نازک سے ضرور شراب پیے ایسا وہ ساقی حسین و خوبصورت و نازک تھا کہ اُسکا حسن زاہد کش عابد فریب تھا نہایت نازکی کے ساتھ جام لبریز کرکے سمندر جادو کو پہلے دیا سمندر جادو نے اُسکی صورت دیکھی اور یہ شعر پڑھا شعر گر یار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے + زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین + یہ کہکر جام اُسکے ہاتھ سے لیکر پی گیا اب تو اُسنے جام کو گردش دی شراب کا دورا باندھ دیا جام لبریز کرکے دینا شروع کیا ہر طرف سے لاؤ لاؤ کی پکار بلند ہوئی کوئی کہنے لگا بیت گل پھینکتے ہین اور ون کی طرف بلکہ ثمر بھی + ای خانہ برانداز چمن کچھ تو اِدھر بھی + کوئی بولا ہم بھی ایک تھوڑی سی نظر لطف کے امیدوار ہین تھوڑے عرصہ مین اُس ساقی سیمبر نے تمام اہل دربار کو چھکا دیا کسی کو باقی نہ رکھا ابتو اہل دربار کی یہ نوبت ہوئی کہ سب بادۂ ناب سے مست ہو گئے آنکھون مین نشہ سے لال لال ڈورے پڑ گئے ہر ایک مست ہو کر جھومنے لگا یہ رنگ دیکھکر ساقی نے ہاتھ روکا دورۂ شراب کم ہوا اب اُس مطربہ نے اپنا رنگ جمایا پہلے تو گت ناچی خوب خوب اہل دربار کے دلون کو پامال کیا جہان یہ توڑا لیا اہل محفل کے دلون کو توڑ ڈالا سکان فلک بھی اُسکے رقص کو دیکھکر وجد کرتے تھے یہ ظہور تھا کہ گویا طاؤس طناز بصد کرشمہ ادا و ناز چمن پر بہار مین بوقت سحر گرم رقص تھے جب وہ نازنین مہ جبین گت ناچ چکی تو وہ رقاصہ بیٹھکر یہ غزل گانے لگی

غزل

پیچ مین زلفون کے دل اپنا پھنسائین کیا غرض ۔ بیٹھے بٹھلائے یہ جھگڑا ہم اُٹھائین کیا غرض
اُس بُت بے پیر سے دلکو لگائین کیا غرض ۔ کھو کے ایمان صدمۂ فرقت اُٹھائین کیا غرض
جب نہ آنے کی شکایت مین نے کی تو بولے وہ ۔ پاؤن کو تکلیف دین گھر تیرے جائین کیا غرض
شمع رویان جہان کے عشق مین ای دل بتا ۔ صورت پروانہ جان اپنی گنوائین کیا غرض
بولے وہ جبنے دین تیرا رنگ کیونکہ باغ مین ۔ تیری ہم لائی ہوئی مہندی لگائین کیا غرض
ہم تمھاری طرح سے نادان نہین ای زاہدو ۔ مسجدون مین جاکے کیون منکر لگائین کیا غرض
سامنے اغیار کے ہوتا نہین مجکو فروغ ۔ بیٹھ کے محفل مین ہم باتین بنائین کیا غرض
وصل کی شب ناز سے کہتا ہے وہ غنچہ دہن ۔ اسپنے پہلو مین تمھین اِسدم بٹھائین کیا غرض
وہ سوال بوسہ پر ہنسکر یہ دیتے ہین جواب ۔ مفت مین یہ حسن کی دولت لٹائین کیا غرض

ای جنون سوداے کاکل اب نہین ہمکو رہا — پیرہن کی دھجیان ہر دم اُڑائین کیا غرض
نیک و بد سے جو خبر رکھتے نہین نہیں ذرا — اِس طرح کے جاہلون سے شر بڑھائین کیا غرض

اُس نازنین نے اِس غزل کو خوب بتا بتا کر گایا ایک ایک شعر کو دو دو تین تین مرتبہ کہا اور بتایا جب کہانی طور سے کہا بعد اِس غزل گانے کے اُسکو اہل دربار نے کچھ انعام دیا اور بہت تعریف کی وہ مجرا کر کے رخصت ہوئی دوسرا طائفہ آیا پھر جام شراب باشارۂ سمندر جادو گردش مین آیا اب کے دورے مین پھر سب کے سب مست ہو گئے یہانتک کہ اُس مطربہ نے بعد دور شراب کے ناچ شروع کیا خوب ناچی گائی انعام ملا رخصت ہوکر چلی گئی تیسرا طائفہ آیا وہ بھی ناچ گا کر چلا گیا اب تو تسلسل بندھ گیا جب طائفہ ناچ گا کر جاتا ہے اور طائفہ آتا ہی تو دور شراب ہوتا ہو اُسکے بعد ناچ شروع ہوتا ہی یہان ناچ ہو رہا ہے اور طائفہ پر طائفہ بدلا جا رہا ہی چنانچہ نازنین مہ جبین نے بکمال ناز و ادا یہ غزل گائی غزل

پہن کے بجلیان آیا ہی وہ دلدار پھولون کی — نہ خوشبو وصل کی شب آئے کیون ہر بار پھولون کی
برائے سیر گھر سے کوئی گلرو آج نکلا ہے — چلی آتی ہے خوشبو کیا سر بازار پھولون کی
فراق گلبدن مین موت آئی ہی سب مجھے یارو — مری تربت کی جا درہوئی تیار پھولون کی
کمر چلنے مین بل کھائیگی مانو میرے کہنے کو — نہ پہنو بدھیان زنہار ای دلدار پھولون کی
تمہارا عارض گلرنگ گر اُسکو نظر آئے — نہ دیکھے شکل گا ہی بلبل گلزار پھولون کی
انھین انعام دو خوشنود ہوکر عید کا دن ہی — یہ لائے باغبان ہین ڈالیان دلدار پھولون کی
خزان کا دور ہی گلشن مین کیا جائین خطر اب ہم — نہین صورت نظر آتی کہین زنہار پھولون کی

رنگ جما ہوا تھا اہل دربار بدل متوجہ تھے مگر سمندر جادو کا دل اُسی طرح سے بیقرار تھا کسی پہلو اُسکو قرار نہ آتا تھا رہ رہکر گھبراتا تھا لاکھ لاکھ دل کو ناچ کی طرف متوجہ کرتا تھا مگر کچھ نہ ہوتا تھا ہر گھڑی گھبراہٹ مین ترقی ہوتی جاتی تھی یاس و حسرت کی کشور دل پر چڑھائی تھی فوج غم و الم نے یورش کیا تھا دل ناصبور کو صبر نہ تھا خیالات فاسد و تفکرات ناقص ہر گھڑی دل مین زیادہ ہوتے تھے اور ترقی کرتے جاتے تھے نہ تو ناچ اچھا معلوم ہوتا تھا نہ شراب کچھ مزا دیتی تھی تب اہی شہر کی تصویر آنکھون کے نیچے پھرتی جاتی تھی لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتا تھا کہ بھلا کون میرے شہر تک آسکتا ہی دو ساحران زبردست کہ جنکے روبرو سامری و جمشید کی کچھ اصل و حقیقت نہین ہی نہ راہ روکے ہوئے ہین جب اُنکو کوئی قتل کرے تو میرے شہر تک آسکے دوسرے راہ مین بہت سے ملک ہین جو کہ سب میرے محکوم ہین جب وہ سب تمام ہولین گے تو میرے شہر کی نوبت آئیگی ای دل تو کیون اِسقدر گھبراتا ہی یہ کہتا ہی اور دل کو ناچ و رنگ کی طرف متوجہ کرتا ہی مگر کچھ اچھا نہین معلوم ہوتا ہی وہ لوگ کیسا کیسا دل توڑ توڑ کر گا رہی ہین یہ اُنکی صدا کو مثل صداے بوم و زاغ کے تصور کرتا ہی اِسکا تو یہ حال ہی اور اہل جلسہ کی یہ نوبت ہی کہ کوئی آہ کر رہا ہی اور کوئی صرف ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی کسی کی آنکھون سے آنسو جاری ہین کسی کے چشم مین قطرۂ اشک مثل گوہر آبدار کے جس طرح کہ صدف مین موتی بھرے ہین کوئی سر کو زانوے غم پر رکھے ہوئے اُسکی صدا کو سن رہا ہی کوئی ٹکٹکی باندھے ہوئے اُسکی صورت دیکھ رہا ہی کوئی تیر عشق کھائے ہی دل اُسکا گھائل ہی اُسنے جوش

عاشقانہ سنے ہین دل پر اُسنے اثر کیا ہی تصویر معشوق سامنے مثل تصور کے بندھی ہوئی ہی یہ کیفیت ہی کہ گویا معشوق سامنے موجود ہی اُسکو سنا سنا کے آہستہ آہستہ شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی اہل دربار کی یہ حالت ہی کہ ہر ایک اپنے رنگ مین مبتلا تھا کوئی عالم سکوت مین تھا کسی کو سکتہ تھا کوئی خاموش بیٹھا سر دھنتا تھا وہ مطربہ خوب گا رہی تھی کیونکہ اُسکا رنگ جما ہوا تھا محفل بھر کو پائمال کر چکی تھی کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ تھا اہل جلسہ مثل آئینہ حیران تھے مگر اُسکی جانب نگران تھے یہان تو یہ رنگ تھا کہ یکایک اُس جلسہ مین ایک طرف سے کچھ شور و غل کی صدا بلند ہوئی یہ معلوم ہوا کہ ہزارون آدمی رو رہے ہین کہ جنکے رونے سے زمین ہلتی ہی اہل دربار کو تو کچھ اِسکی خبر نہ تھی کیونکہ وہ بیخود تھے اپنے ہوش مین نہ تھے مگر یہ صداے شور و غل کسی نے نہ سُنی سواے سمندر جادو کے کیونکہ وہ تو پریشان تھا اُسکا دل کسی امر سے نہین بہلتا تھا صرف اِس غرض سے بیٹھا ہوا تھا کہ اگر محل مین جاؤنگا تو اور زیادہ پریشان ہونگا یہان کچھ آدمیون کی صورت تو نظر آتی ہی وہان تو بالکل تنہائی ہی کہین ایسا نہو کہ خفقان زیادہ ہو جائے بدین سبب یہان بیٹھا ہوا تھا مگر کان اِسکے چارون طرف لگے ہوے تھے اِسنے جو یہ شور و غل سُنا تو سر جھکائے ہوے بیٹھا تھا یکایک مرتبہ اِسنے سر اُٹھایا اور کان لگا کر سننے لگا صدا تو کان مین آئی مگر اچھی طور سے محسوس نہوئی کہ یہ شور و غل کیسا ہی یا صرف وہم ہی جب کامل طور سے نہ معلوم ہوئی تو اور زیادہ پریشان ہوا کیونکر ثابت ہوتا کیونکہ یہان تو ناچ ہو رہا تھا مطربہ گانا گا رہی تھی طبلہ کی گمک آسمان تک جاتی تھی مجیرے بج رہے تھے سارنگی کی صدا آسمان کے پار ہوئی تھی بھلا اُسمین وہ شور و غل کیا محسوس ہوتا ایسی ہی قیامت کی صدا تھی جو اِسقدر بھی سنائی دی اب یہ کان لگا لگا کر سننے لگا جب اچھی طور سے نہ معلوم ہوئی تو اِسنے گھبرا کر اُس مطربہ سے کہا کہ ذرا تھم جاؤ اور اُسکے سازندون کو منع کیا کہ ذرا ہاتھ روک لو سمندر جادو نے جو منع کیا تو سب کے سب تھم گئے سناٹا ہو گیا اب جو سمندر جادو نے کان لگا کر سُنا تو وہ شور و غل سُنائی دیا جب اُسکو یقین ہو گیا کہ واقعی یہ شور و غل شہر مین برپا ہی تو اُسنے اہل دربار سے کہا کہ نہ معلوم یہ شور و غل آج شہر مین کیسا ہی اور کیا واقعہ درپیش ہی اِسقدر شور مچا ہوا ہی اہل دربار سے یہ جو اُسنے کہا کسی نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ کون ہمسے باتین کر رہا ہی سب کے روبرو تو تصور ناچ و رنگ بندھا ہوا تھا ایسے بیخود تھے کہ اِنکو یہ بھی نہ خبر ہوئی کہ کب گانا موقوف ہوا کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا جب کسی نے کچھ جواب نہ دیا تو سمندر جادو نے ایک مرتبہ تیور بدل کر کہا کہ مین آپ لوگون سے سوال کرتا ہون آپ لوگ ایسے بیہوش ہین کہ کچھ جواب نہین دیتے ہین یہ بھی نہین خیال کہ کون ہمسے کلام کرتا ہے ایسا کوئی ناچ و رنگ دیکھکر بیخود نہین ہوتا ہی اپنے حواس درست کیجیے میرے سوال کا جواب عنایت فرمایئے یہ جو سمندر جادو نے کہا اور کچھ دیر بھی ناچ و رنگ کو موقوف ہوے گذری تو سب کو ہوش آیا وہ حالت برطرف ہوئی اب جو دیکھا تو وہ مطربہ خاموش کھڑی ہی ساز موقوف ہی کسی کی صدا نہین ہی اُن سب کو گران گذرا اُس مطربہ سے متوجہ ہو کر کہا کہ کیون بی تمنے گانا کیون موقوف کیا آج تو تم وہ گائی ہو کہ کبھی ہمنے ایسا گانا نہین سُنا ہمارے دلون کو تمنے پائمال کر ڈالا ہم مین کوئی حالت باقی نہین رہی تھی ہم اپنے ہوش مین نہ تھے اور اِبتک

ہمارے حواس درست نہیں ہوئے ہین آج کا گانا تمہارا اسحر تھا کیا سمان بندھا ہوا تھا اب تو
چارون طرف سے یہی صدائین آنے لگین کوئی ایسا نہ تھا جو تعریف نہ کرتا تھا یہ جو حال سمندر
جادو نے دیکھا کہ سب کو ہوش بھی آیا تو اسکی تعریف کر رہے ہین میری بات کا کوئی جواب
نہیں دیتا ہی جھلا کر کہا کہ آپ لوگ کسقدر بیہوش ہین کہ مین آپ سے باتین کرتا ہون اور آپ
[illegible] خیال نہیں کرتے ہین کہ کون کلام کرتا ہی ایسی بیخودی و بیہوشی ابھی نہیں ہوتی ہی آپ لوگ
[illegible] آداب شاہی سے بے بہرہ ہین اور معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو بالکل ادب نہیں ہی اور داب
[illegible] ہی نہیں ہی آپ لوگون کو یہ خیال نہیں کہ ہمارا بادشاہ ہمارے روبرو بیٹھا ہی ہم اسقدر
بیخود ہوتے کہ اسکی نگاہون مین ذلیل ہونگے نہ کہ وہ کلام کرے اور آپ لوگ کچھ جواب نہ
دیتے افسوس تہذیب آپ لوگون مین بالکل نہیں ہی پہلے تو بیہوش تھے اب ہوش بھی آیا تو
اسکی تعریف کر رہے ہین یہ خیال نہیں کہ بادشاہ موجود ہی آپکو ہر وقت اپنے دل پر قابو رکھنا زیبا ہی ایسا
بے قابو ہو جانا ہے آدمیت کو کام مین لائیے آیا مین بھی تو مثل آپ لوگون کے ہون مین ایسا خود رفتہ
نہو جاؤن اگر ایسا ہی آپ لوگون کا دل ہی تو اسکو اپنے قابو مین رکھیے تہذیب اختیار فرمائیے
تاکہ کوئی نام نہ رکھے اسوقت مین نے یہ خیال کرکے درگذر کی کہ یہ لوگ گانے کے بہت
مشتاق ہین انکو بسبب شوق کے خبر نہ رہی اگلی مرتبہ سمجھائے دیتا ہون اگر پھر ایسا ہوگا تو دیکھا
جائیگا کیونکہ یہ لوگ بہ سبب [illegible] کے [illegible] خواہ نادانستگی مین یہ امر انسے سرزد ہوا ہی مگر میرے
ایسے خیال ہین اور کوئی یہ قصور کریگا بلکہ سر دربار ذلیل کریگا آیندہ آپ کو اختیار ہی یہ جو سمندر
جادو نے چین بجبین ہو کر کہا اب اُن لوگون کو خیال ہوا کہ یہ کیا سمندر جادو بادشاہ اور راگ
[illegible] سے فرماتے ہین کیا امر ایسا سخت ہوا جو یہ یون غصہ فرماتے ہین سب نے اپنے حواس
درست کرکے ایک مرتبہ ہم زبان ہو کر عرض کیا کہ یا خداوند ہمارے قصور کو معاف فرمائیے
واقعی ہم لوگ اپنے آپ مین نہ تھے ہمکو کچھ خبر نہ تھی کہ آپ کیا فرماتے ہین ہمین قسم ہی آپ کے
[illegible] کی کہ ایسا گانا کبھی نہیں سنا اور نہ ایسی صدائے خوش گوش زد ہوئی تھی اب جو یہان سُنا
تو بیخود ہو گئے تاب نہ رہی دل ہاتھ سے جاتا رہا کچھ اختیار نہ رہا ہمکو یہ بھی خبر نہ تھی کہ کہان ہین
اور کس مقام پہ ہین کچھ آپ کا بھی خیال نہ رہا ہمکو ناچ بھی موقوف ہونے کی خبر نہ رہی ہماری
گستاخی معاف فرمائیے جب ناچ کو موقوف ہوئے ایک عرصہ گذرا تو ہمارے حواس
درست ہوئے اب جو ہوش مین آئے تو دیکھا کہ ہم سب کے سب دربار مین ہین اپنی ان
حرکتون پہ ہمکو خود ندامت ہوئی کہ روبرو بادشاہ کے ہم سے کیا حرکت سرزد ہوئی بادشاہ اپنے
دل مین خیال کرتے ہونگے اسقدر شرمندگی ہی کہ آنکھین نہیں چار ہو سکتی ہین اور نہ سر بسبب
خجالت کے بلند ہو سکتا ہی تمام عمر ہم سے ایسی حرکت نہیں ہوئی جو کہ آج ہوئی واقعی آپ نے
ہمارا بجا پاس کیا ورنہ ہم سب کے سب لائق دربار مین آنے کے نہیں ہین ایسی بدتہذیبون کا
دربار شاہی مین کیا کام یہ صرف آپکی عزت افزائی و قدردانی ہی جو آپ نے یون ہمکو سمجھایا ورنہ
دوسرا کبھی یون نہ فہمایش کرتا اسوقت سزا دیکر اور ذلیل کرا کر دربار سے نکال دیتا ہم لوگ
کہانتک آپکی عنایتون کا شکریہ ادا کرین یون جو اُن سب نے تقریر کی اور بہت عذرخواہ ہوئے
سمندر جادو نے کہا کہ آپ کو خود اس امر کا خیال رکھنا ضرور ہی یہ جو کچھ ہوا وہ ہوا آیندہ اس

امر کا بہت خیال رہے بقول شخصے گذشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط اُنھوں نے عرض کیا کہ اب
کبھی ایسی حرکت نہو گی اگر ہو تو جو آپ کے دل میں اور خیال میں آئے ہم اُسکے سزاوار ہیں
سمندر جادو نے کہا کہ اس تقریر کو موقوف کیجیے ذرا کان لگا کر سنیے کہ یہ شور و غل آج شہر
میں کیسا ہو رہا ہی کوئی میلہ یا جلسہ ہی کہ جسکی ہمکو خبر نہیں ہی نہ ہم سے اجازت لی گئی ہی کیونکہ ہمارے شہر
کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی میلہ ہوتا ہی یا کسی کے یہاں کوئی شادی ہوتی ہی یا کوئی
جلسہ ہوتا ہی تو ہمکو درخواست دیجاتی ہی جب یہاں سے اجازت ہوتی ہی تب وہ امر کیا جاتا
ہی اسکا کیا سبب کہ بغیر ہماری اطلاع کے یہ امر ہوا کیا کوئی نہیں اس حکم سے واقف ہی
جو سمندر جادو نے کہا اُن لوگون نے بھی جو کان لگا کر سنا تو اُنھین بھی وہ شور و غل سنائی
دیا بلکہ صدائے گریہ محسوس ہوئی اُنھون نے سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند یہ تو رونے
کی صدا ہی نہ میلے کا شور و غل نہ شادی نہ جلسہ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہی کہ کوئی اہل شہر سے معزز مر گیا
ہی کہ جسکے عزیز و اقربا بہت ہیں وہ سب اُسکو رو رہے ہیں بلکہ حضور کی دولت سرا سے
بہت قریب معلوم ہوتا ہی حضور ذرا غور کرکے سماعت فرمائیں کہ یہ امر غلامون کو معلوم ہوتا ہی
کہ دراصل صدائے گریہ ہی سمندر جادو نے جو کان لگا کر سنا تو اُسکو بھی کان میں رونے کی
صدا معلوم ہوئی اور اب جبکہ بہت قریب اور بشدت سنی کیونکہ اُسوقت یہاں گانا وغیرہ سب موقوف
تھا اور سب خاموش بھی تھے اُسی طرف کو متوجہ تھے یہ صدائے گریہ سنکے سمندر جادو
کے دل پر چوٹ سی لگی اور ہوش بالکل جاتے رہے دل گھبرانے لگا اور کلیجہ ہاتھون اُچھلنے لگا
دل پر قابو نہ رہا یہی خیال آیا کہ ہمین مار کر رو دُن وہ صدائے گریہ دلون کو ہلائے دیتی تھی
قالب بیجان ہوئے جاتے تھے جب صدا آتی تھی دل پر ایک چوٹ لگتی تھی سمندر جادو نے
دل کو قابو میں کر کے ان لوگون سے کہا کہ پہلے یہ صدا اسقدر قریب نہ تھی جسقدر کہ اب قریب
ہی اور معلوم ہوتی ہی دل کو ہمین سے کیے دیتی ہی نہ معلوم کون ایسا معزز مر گیا کہ جسکا اُسکے عزیزون
کو اسقدر غم ہی اور ایسے بیتاب ہو کر روتے ہین کہ سننے والون کے بھی دل پھٹے جاتے ہین
آنسو بھرے آتے ہین ایسے درد سے کوئی روتا ہی کوئی جاکر خبر لائے اُن لوگون نے عرض
کیا کہ حضور کیون پریشان ہوتے ہین اتنا بڑا شہر بغداد ہر روز ہزارون کی قضا آتی ہی مرتے ہین
اُنکے عزیز اقربا روتے ہین آپ کیون پریشان ہوتے ہین اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ پہلے اسقدر
یہ صدا قریب نہ تھی اسکا سبب یہ ہی کہ یہان اُسوقت گانا ہو رہا تھا طبلہ وغیرہ بج رہا تھا بسبب
اُسکی صدا کے شور و غل دور معلوم ہوتا تھا چونکہ اب وہ بات تو یہان نہین ہی اب بالکل صاف
صاف ظاہر ہوتی ہی اس سبب سے قریب ثابت ہوتی ہی سمندر جادو نے کہا کہ اچھا سنو تو
اب وہ صدا آتی ہی یا نہین سب نے پھر کان لگا کر جو سنا تو اُس سے زیادہ صدائے گریہ و زاری
کو پایا اور عمارات شاہی سے بہت قریب اُدھر سمندر جادو نے بھی سنا اُسنے کہا کہ دیکھو کسقدر
یہ صدا قریب ہی اور یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا اِدھر کو آتی ہی کوئی جاکر خبر تو لائے کہ یہ کیا واقعہ ہی مین نے
پہلے ہی حکم دیا تھا کوئی گیا ہی یا نہین اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور ابھی نوکر کوئی نہین گیا ہی ہان
اب چوبدار ہرکارے دریافت حال جاتے ہین اور فوراً خبر لیکر حاضر خدمت عالی ہوتے ہین
سمندر جادو تو یہ حکم دے کر خاموش ہو رہا اور وہ آواز سننے لگا اُدھر چوبدار ہرکارے

[illegible] سب لوگ اسی تشویش مین ہین کہ یہ صدا کیسی ہو اُدھر کا حال سنیئے کہ جانبازان
[illegible] لاش سحر ان لیکر شہر سمندریہ کے روانہ ہوے تھے راہ مین کہین
[illegible] تھے کیونکہ اُنکو یہ خوف ہوا اگر راہ مین کہین قیام کرین
[illegible] تو سمندر جادو پھر خفا ہونگے کو کہ ممکن تھا کہ ماہیان بذریعہ سحر
[illegible] سحر ان کے قتل ہونے سے ہوش وحواس درست نہ تھے وہ اپنے
[illegible] مین اُسنے لاش اِس طرف کو روانہ کردی تھی وہ لوگ جو کہ لاش کو لیکر
اپنے ساتھ روا روی کرتے داخل شہر سمندریہ ہوے چونکہ اہل شہر اِن سب سے واقف
[illegible] تمام چہرون پر خاک ہی سر کھلے ہوے بال پریشان
[illegible] ہاے سحر ان [illegible] بلند ہی ہر ایک کی زبان پر یہی کلام ہی اور اس
درد سے روتے ہین کہ سننے والون کے کلیجے منہ کو چلے آتے ہین اُنکے بھی آنسو نکل آئے
[illegible] جب اہل شہر نے اُنکو دیکھا تو پہچانا اور اُنسے دریافت کیا
یہ لاش [illegible] تم لوگ تو ملکہ ماہیان طوفان کش منتظم دریاے سبز رنگ
کے ملازم ہو ملکہ سحر ان ماہیان کی بہن ہین تم لوگ اُنکا کیون نام لیکر روتے ہو وہ بہت
بڑی دونون ساحرہ ہین سمندر جادو حاکم سمندریہ کی جان و روح ہین اُنکے سبب سے دریاے
سبز رنگ کی زیب و زینت ہی وہ دونون ہمارے بادشاہ کی قوت و بازو ہین اُنکے
سبب سے ہمارے بادشاہ کو بہت بڑی قوت ہی ایسی صدا سے نہ روؤ اگر سمندر جادو سُن
لیگا کہ یہ لوگ ملکہ سحر ان کا نام لیکر روتے ہین تو بہت ناراض ہوگا نہایت درجہ وہ اُنسے
محبت رکھتا ہی اُن لوگون نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو تمنے درست کہا کہ ہم ملازم ہین
ماہیان طوفان کش کے اور اُسکے حکم سے یہ لاش لیکر یہان آئے ہین ارے بھائیو
کیا دریافت کرتے ہو ملکہ ماہیان پر آسمان رنج و غم ٹوٹ پڑا بڑا غضب ہوگیا اُسکی کمر بار
مصیبت سے خم ہوگئی بازو اُسکا ٹوٹ گیا قضا نے اُسکے چراغ خانہ زینت کا شانہ کو مٹا دیا
اُسکو لوٹ لیا اُسکے گلشن امید کو باد خزان نے پائمال کیا دو سو برس کا ساتھ چھوٹ گیا صیاد
اجل اُسکے گھر کو لوٹ لیگیا آنکھون سے اشک حسرت بہاؤ ملکہ ماہیان کے حال پر جاے
افسوس ہی اور مقام حسرت ہی اُسپر مصائب کی کثرت ہی بلا پر بلا نازل ہوتی ہی سامری و خداوند
لقا اُسکو سلامت رکھین اب دہی ایک دم باقی ہی جسکا اُسکو بھروسا تھا وہ دنیا سے گذر گئین
ہم سب پر بار رنج و غم رکھ گئین جو ملکہ ماہیان کی حالت ہی وہ ہم کیا بیان کرین کہ اُسکو سواے
گریہ و زاری کے کوئی کام نہین ہی وہ ترک دنیا کرنے والی ہین یہ غم اُنکو ایسا لاحق ہوا کہ اب
وہ نہ زندہ رہینگی تم ہمسے کیا دریافت کرتے ہو کہ یہ لاش کسکی ہی یہ لاش اُس شخص کی ہی کہ جسکے
غم مین ہماری یہ حالت ہی ہم یہ لاش لیکر تمھارے بادشاہ کے پاس جاتے ہین یہ کہکر آگے
بڑھنے کا قصد کیا اہل شہر نے کہا کہ تمنے اسقدر بیان کیا مگر نام صاحب لاش کا نہ بیان کیا
اور نہ بتایا کہ یہ لاش فلان شخص کی ہی تاکہ ہمکو بھی معلوم ہو یہ تقریر تمھاری ہماری سمجھ مین نہ آئی ہم حیران
ہین کہ ملکہ کے تو کوئی اولاد بھی نہ تھی سواے بہن کے پھر ہم کیونکر خیال کرین کہ اُسکا چراغ خانہ
گل ہوگیا چراغ خانہ تو اولاد سے مراد ہوتی ہی ہمکو صاف طور سے بتاؤ یہ جو اُن لوگون نے کہا

تو وہ لوگ بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے کہ جیسی ہمیں جان غم خانہ نہیں ہوتی ہو جسکو کہ اولاد کی
طرح پرورش کیا ہو ارے بھائیو سنئے سب کچھ بیان کر دیا مگر تمہاری سمجھ میں نہ آیا اسے اب
صاف طور سے سنو کہ ملکہ مہران سبزپوش ہمشیرہ ملکہ ماہیان نے انتقال کیا یہ لاش انہیں
کی ہے جسکو کہ ہم لیے ہوئے ہیں یہ ہماری حالت انہیں کے غم میں ہے اتنا تو معلوم ہوا یہ جو اہل
شہر نے سنا ہوا تھا […] صدمہ ہوا شہر میں غلغلہ پڑ گیا جو سنتا ہے وہ روتا ہے تمام شہر میں یہ شور ہے
کہ ملکہ مہران سبزپوش نے انتقال کیا لوگ انکی لاش لیے آئے ہیں دیکھو یہ لاش جو جاتی ہے
یہ انہیں کی ہے افسوس بڑی ساحرہ زبردست نے انتقال کیا جسکا کہ مثل و نظیر نہ تھا سوائے
ماہیان کے دونوں بہنیں آسمان سحر و ساحری وجہ تحیر جرأت تھیں اور آدمی کی آفتاب و
ماہتاب تھیں افسوس کہ ماہتاب ساحری غروب ہو گیا تاریکی شب نے سب نے
روشنی ماہتاب کے ہم نظیر کو گھیر لیا اب دیکھو انتقام […] سے شہر پر تنگ کریگا کیونکہ ملکہ
ماہیان طوفان کش پیر ہو گئی ہیں پیرانہ سالی میں صدمہ یہ بڑا سخت ہے کب ہو سکتا ہے اس شہر میں تو
بند و بست اور پکار و چرچے ہو رہے تھے ہر ایک ملکہ مہران کے لیے کہتا افسوس
و حسرت و تاسف کر رہا تھا اور یہ لوگ لاش کو لیے ہوئے طرف دربار سمندر رعد جادو
کے چلے جاتے تھے جو کوئی دریافت کرتا تھا وہ کل حال بیان کر دیتے تھے یوں ہی
روتے پیٹتے ہوئے در دولت پر پہنچے ادھر […] جو دربار ہے اسے دریافت
حال دربار سے […] آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ گریبان چاک چہروں پر خاک
ڈالے […] پریشان گریہ و نالان بصد آہ و فغان بہ بیقراری نالہ و زاری کرتے ہوئے
طرف در دولت کے آتے ہیں اور کچھ اہل شہر بھی انکے ہمراہ ہیں وہ لوگ جو کہ چاک گریبان
ہیں اُنکے […] ایک لاش کسی کی ہے اُسکے گرد سب روتے ہیں اور خاک اُڑاتے
ہیں […] جب اُنکے قریب آیا سب بیان اُنکا یہ سنا کہ سب یہ صدا دیکر روتے ہیں کہ ہائے
ملکہ مہران […] سے ملکہ مہران […] نے جو ملکہ مہران کا نام سنا گھبرا گیا اُسنے دریافت
کیا […] بیان کرو اور کدھر منہ اُٹھائے ہوئے چلے جاتے ہو یہاں کوئی
[…] یہ در دولت ہے اور عمارات شاہی ہے کیا تمکو دکھائی نہیں دیتا ہے اسے
[…] بارمیں ہمارا بادشاہ جلوہ فرما تھا ناچ و رنگ دیکھ رہا تھا کہ اُسکے گوش
[…] رونے کی صدا پہونچی اُسکا دل پریشان ہو گیا ناچ و رنگ موقوف
کر کے […] جانب کو متوجہ ہوئے جب تمہارے رونے کی صدا کو قریب پایا تو ہمکو
بلا کے خبر […] کہ جا کر خبر لاؤ کہ یہ کیسی گریہ و زاری کی صدا آرہی ہے اور کون رو رہا ہے
جلد بیان کرو کہ ہم جا کر بادشاہ سے حال بیان کریں […] پریشان ہو تشویش برطرف ہو
اور یہ تو بیان کرو کہ ملکہ مہران کا نام لیکر کیوں روتے ہو […] در دولت پر کیوں آئے ہو
اُن سب نے کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ ہم اُنکے پاس […] آئے ہیں ہماری ملکہ
ماہیان طوفان کش ہمشیرہ ملکہ مہران نے ہمکو […] مہران سبزپوش کی وصیت کو
اس طرف روانہ کیا ہے اور کچھ زبانی بھی پیام دیا ہے […] کہ یہ لاش […] ہے اور
[…] در دولت پر آئے ہیں یہ سبب ہمارے آنے کا […] جو کچھ کرے

دیکھا تو شناخت کیا کہ ہم لوگ تو ملازم ہین ملکہ ماہیان طوفان کش کے اسکو بھی یقین ہو گیا اُنھین کے ساتھ شریک ہو کر رونے لگا کیونکہ اِسنے بھی سحران سیہ پوش کو گود یون مین کھلایا تھا بسبب پیرانہ سالی کے سمندر جادو کے پاس رہتا تھا اکثر سحران و ماہیان کے پاس جایا کرتا تھا کیونکہ اِن سب کا کھلایا تھا یہ سب کے سب اِسکی گود کے پرورش پائے ہوئے تھے سمندر جادو سے زیادہ الفت تھی اُس سے جدا نہو تا تھا اب جو سحران کے مرنے کی خبر سُنی تو ہوش نہ رہا کہ بادشاہ نے کس کام کو بھیجا تھا اُنھین سب مین ملکر رونے لگا اور ہائے ملکہ سحران کی صدا لگانے لگا یہ لوگ تو قریب در دولت کے پہونچے ہین اُدھر دربار کا حال سنیے کہ جب سمندر جادو چوبدار کو روانہ کر چکا تو پھر اُسی صدا کے جانب متوجہ ہوا تھا اور سن رہا تھا جون جون یہ لوگ آتے تھے وہ وہ وہ صدا قریب ہوتی جاتی تھی سمندر جادو گھبرا گھبرا کہ اہل دربار کے جانب دیکھکر کہتا تھا کہ دیکھو کسقدر وہ صدا قریب ہوگئی ہو نقیب تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو کہ رو رہے ہین اُدھر ہی کو آتے ہین اُن لوگون نے عرض کیا کہ یہ حضرت حضور کا خیال ہی ورنہ وہ لوگ اِدھر کو کیون آنے لگے یہان کی باتین ہو رہی تھین کہ وہ صدا قریب ہوتے ہوتے ایک مرتبہ معلوم ہوا کہ در دولت پر رونے کی صدا آتی ہو اُسوقت سب اہل دربار پریشان ہوگئے سمندر جادو بھی حیران ہو کر کہنے لگا کہ سُنا آپ لوگون نے کہ کسقدر یہ صدا قریب آگئی ہی ابتو بالکل محسوس ہوتی ہی کہ میرے دربار کے دروازے پر سے آتی ہو یہی ذکر ہو رہا تھا کہ وہ لوگ قریب در دولت تو آ چکے تھے ایک مرتبہ سب کے سب وہ لاش کو لیکر داخل دربار ہوئے جلو خانے کو طی کر کے یہ لوگ صحن دربار مین آیا چاہتے تھے اب جو اسقدر قریب صدا آئی تو سمندر جادو گھبرا گیا اور طرف صحن دربار کے دیکھنے لگا سب اہل دربار بھی اُسی طرف کو دیکھنے لگے کہ اِس عرصہ مین وہ لوگ اُسی حالت سے داخل دربار ہوئے اور صحن مین آکر رونے لگے اور غل و شور مچانے لگے دوہائی دینے لگے اور غل مچانے لگے کہ فریاد ہی سمندر جادو کی ہملوگ لٹ گئے ہماری آس ٹوٹ گئی ہماری امیدین خاک مین مل گئین ہم تباہ ہو گئے ہم کسی طرف کے نہ رہے جلد ہماری فریاد کو پہونچیے اور ہماری داد دیجیے ہمپر ظلم ہو گیا ہم کنارے دریاے سبز رنگ کے لوٹے گئے ہماری کشتی امید بحر غم مین غرق ہو گئی ہمارے سرون پر آب غم کی طغیانی ہی طوفان رنج و غم نے گھیرا ہی کشتی عیش کو بھی طغیانی ہی زورق امید گرداب رنج مین پھنسی ہی اب اُسکا نکلنا دشوار ہی جلد آئیے ای ناخداے ساحران ہماری خبر لیجیے ہم ایک خبر غم لیکر آئے ہین کیا بیان کرین جسکے تصور سے کلیجے مُنھ کو آتے ہین قلب بیٹھے جاتے ہین یون جو اُن سب نے فریاد کی تو سمندر جادو نے پریشان ہو کر اُنکی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام صحن بارگاہ زن و مرد سے مملو ہی کچھ اُسمین ہمارے شہر کے بھی لوگ ہین مگر قریب کوئی پانسو کے ساحر ہین جو کہ دریاے سبز رنگ کے رہنے والے ہین اُنکی حالت یہ ہی کہ گریبان چاک سرون پر خاک طمانچون سے منھ لال آنکھون سے مثل دریا کے آنسو جاری اور ردان لبون پر نالہ و افغان کاندھون پر ایک لاش تون مین رخت سیاہ سواے آہ آہ کے کوئی دوسری صدا نہ تھی ہر ایک کی حالت تباہ اب جو غور کر کے دیکھا تو اپنے چوبدار کو بھی اُسمین اُسی حال خراب سے پایا اور اُن لوگون

کی صورت بھی کچھ آشنا معلوم ہوئی یہ کیونکر ثابت ہوا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبز رنگ کے اِسکا سبب یہ تھا کہ یہان کا قاعدہ ہی کہ ہر شہر کے باشندون کا لباس جدا طریقے کا اور جدا رنگ کا ہوتا ہی جتنے ملک حوالی نہ طاق ہین ہین اُن سب کے لباس کا طرز علٰحدہ ہی مگر جو ملک کہ دریاے سبز رنگ کے اِسپار تھے اِنکا یہ طریقہ تھا اور جو کہ اُس پار ہین اُنمین یہ طریقہ نہین ہی بعد سمندر جادو نے یہ تو پہچان لیا کہ یہ لوگ باشندے ہین دریاے سبز رنگ کے مگر یہ نہین ثابت ہوتا ہی کہ کون لوگ ہین گو کہ کچھ شناسا بھی معلوم ہوتے ہین اور ایک امر یہ تعجب کا ہی کہ میرا چوبدار جسکو کہ مین نے براے دریافت حال روانہ کیا تھا وہ بھی اُنکے ہمراہ گریہ وزاری مین شریک ہو گیا اِسکا کیا سبب ہی اہل دربار نے غور کرکے دیکھا اور اُن سب کو پہچانا اور سمندر جادو سے عرض کیا کہ خداوند ہمکو تو یہ لوگ ملازم ماہیان طوفان کش کے معلوم ہوتے ہین دریافت سے ثابت ہوگا خداوند تصویر خیر کرین یہ لاش اِنکے پاس کسکی ہی اور کون مر گیا ہی کوئی ایسا شخص مرا ہی کہ جسکی لاش ملازم ملکہ ماہیان طوفان کش لے کر آئے ہین جب اہل دربار نے کہا تو سمندر جادو نے بھی غور کرکے دیکھا اُسوقت اُسنے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو واقعی یہ لوگ ملازم ماہیان ہین میرے حواس اُنکو دیکھکر جاتے رہے ہین اب تو مین اپنے قابو مین نہین ہون جبتک کہ یہ ثابت نہین ہوتا ہی کہ یہ لوگ کسکی لاش لے کر آئے ہین خداوند تصویر ملکہ ماہیان وسحران کی خیر خیریت سنائین میرا دل بہت پریشان ہو گیا ہی برے برے خیال اُن دونون کی طرف سے آتے ہین اہل دربار نے عرض کیا کہ خداوند پریشان نہون وہ بخیریت ہین یہ اُنکے کسی عزیز قریب کی لاش ہی آپکے پاس روانہ کی ہی کیونکہ وہان تو اُسکا بندوبست ہو نہین سکتا ہی دوسرے وہ اپنے کام مین مصروف ہونگے عیار آئے ہوے ہین وہ دونون بہنین اُنکی گرفتاری کی فکر مین ہونگی یہ خیال کیا ہوگا کہ اِس لاش کو بادشاہ کے پاس بھیجدو تاکہ وہ اِنکا سب بندوبست اپنے ملازمون سے کرالین گے سمندر جادو نے کہا کہ معلوم ہوا جاتا ہی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ چار شخص اُس لاش کو لیکر ایوان مین روبروے تخت سمندر جادو کے آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ اے بادشاہ ہماری ملکہ لٹ گئین اُنکے گھر کو قضا نے لوٹ لیا گلچین اجل نے گل تازہ باغ جوانی کا توڑ لیا ہماری ملکہ کی کمر اِس بار غم سے ٹوٹ گئی قوت دست و بازو بالکل جاتی رہی ہاے ہم کیا بیان کرین کہ کیا صدمہ اُنکو پہونچا وہ شخص مارا گیا جو کہ اُنکی زندگی کا سہارا تھا جس سے اُنکی کمر مضبوط تھی ہاے افسوس ہماری ملکہ بن بہن کی ہو گئین ہماری زبان سے نہین نکلتا ہی کہ ہم بیان کرین یہ کہکر وہ لوگ رونے لگے اُنکی تقریر سُنکے سمندر جادو و اہل دربار اور زیادہ پریشان ہوے سمندر جادو نے گھبراکر کہا کہ مفصل طور سے بیان کرو میری سمجھ مین یہ امر نہین آیا کہ کسنے انتقال کیا تمھارے رونے سے میرے حواس جاتے رہے ہین عقل زائل ہو گئی ہی کچھ خیال مین نہین آتا ہی جلد بیان کرو کیونکہ میرا دل بیٹھا جاتا ہی اور کلیجہ منھ کو آتا ہی جب یہ سمندر جادو نے کہا تو اُن لوگون نے اپنی رقت کو ضبط کرکے یون بیان کرنا شروع کیا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ ملکہ سحران سیہ پوش ہمشیرہ ملکہ ماہیان طوفان کش کو عیارون نے قتل کیا یہ لاش اُسی مقتولہ کی ہی ہماری ملکہ تو جیتے جی مر گئین برابر کی بہن قتل ہو گئی جو کہ قوت بازو تھی وہ دنیا سے پر ارمان چلی گئی ابھی تو

ملکہ سے اپنی بہن کا بیاہ بھی نہین کیا تھا کہ دفعتہً یہ واقعہ ہوا ہاے اجل سے نہ چھوڑا ابھی کیا سن
تھا پوری جوانی بھی نہو سے پائی تھی صرف دوسو برس کی عمر ہوئی کہ جلاّدون سے قتل کیا اُنکو اسکی
جوانی پر رحم بھی نہ آیا ہاے یہ نونہال باغ جوانی تبر ظلم سے قلم ہو گیا یہ جو اُن لوگون سے کہا
تو سمندر جادو کو معلوم ہوا کہ یہ لاش سحران سیہ پوش کی ہی ایک ہاے کا نعرہ مارا تاج اُٹھا کر
سر پر سے پھینکدیا اور چیخین مار کر رونے لگا اپنی جان کھوتے لگا اشکون کا تار بندھ گیا
کلیجہ مُنھ کو آنے لگا بحر اشک سے طغیانی کی دونون آنکھون سے مثل پرنالے کے اشک
جاری تھے لب پر یہی نعرے تھے کہ ہاے ملکہ سحران سیہ پوش تم اپنی بہن کو اکیلا کر گئین
اِس پیرانہ سالی مین اُسکو چھوڑ کر چلی گئین واقعی اُسکی کمر توڑ گئین اُسکا تو اِس غم مین جینا محال
ہی اِسکا ہمین بڑا ملال ہی کہ وہ کیونکر زندہ رہیگی کیونکہ اُسکے کوئی اولاد نہ تھی وہ تمکو مثل اپنی
بیٹی کے جانتی تھی مثل اپنی اولاد کے پرورش کیا تھا اکثر ہمنے اُسکی زبانی سُنا تھا کہ وہ کہتی
تھی کہ میری زندگی اِسکے سہارے ہی مین ہی میری زیست کی سحران باعث ہی مین سحران کو دیکھکر
زندہ رہتی ہون مجکو اِس سے از حد اُنس ہی مین اِسکو اپنی جان و روح جانتی ہون اگر یہ مرجائیگی
تو میری زیست محال ہی عبث اِسکا خیال ہی کہ بعد سحران کے ماہیان ایک پل بھی زندہ
رہے افسوس ہمکو تو یہ فکر پیدا ہو گئی کہ تمنے مر کر اُسکو بھی زندہ درگور کر دیا وہ بھی دو ایک
دن مین تمام ہی ای نونہال باغ ماہیان یہ کیا ظلم ہوا کہ تیرے نخل قامت کو باغیون سے تبر
ظلم سے قلم کیا ہمکو الم دیا کیا جیتے جیتے دنیا سے سفر کر گئین پاس سامری کے چلی گئین
افسوس زینت دریاے سبز رنگ برباد ہو گئی کیسی اُداسی ہو گئی ماہیان تو براے نام
تھی اُسکی تو منتظم تم تھین اب کون اُسکا انتظام کریگا حباب جادو یون قتل ہوا سہراب جادو
نے غرور کر کے اپنے کو گرفتار کرایا آفتاب جادو یون ہاتھ سے عیارون کے مارے
گئے آخر کو تجکو بھی قضا نے نہ چھوڑا ہم سب سے مُنھ موڑا حیف صد حیف تمنے کچھ لطف
جوانی کا نہ پایا ثمر زندگانی کا مزا نہ اُٹھایا کہ تمکو ظالمون سے قتل کیا اجل نے گھر ماہیان کا لوٹ
لیا یہ کہکر اور بیقرار ہو کر رونے لگا اہل دربار بھی گریہ کرنے لگے ایک شور و تلاطم پڑ گیا کوئی
ایسا نہ تھا کہ نہ روتا ہو اشکون سے مُنھ تر نہو تا ہو تمام حاضرین دربار گریان تھے اِس غم نے سبکے
دل آتش رنج و الم سے بریان تھے ہر ایک بیقرار تھا کوئی ایسا نہ تھا کہ نہ روتا ہو ہر ایک کے
دل پر غبار رنج و الم چھایا ہوا تھا تمام اہل دربار کی حالت ابتر تھی سمندر جادو تو جان دیے دیتا
تھا بڑی دیر تک تو اہل دربار مین شور گریہ بلند رہا آخر کو جوش رقت کم ہوا اب جو ساحر معزز
تھے وہ سمندر جادو کو سمجھانے لگے کہنے لگے کہ اب کیون آپ اِسدرجہ بیقرار ہوتے ہین
اور اپنی جان کھوتے ہین اِس گریہ و بکا سے سحران واپس تو آنے سے رہین اپنے کو
سنبھالیے حواس درست فرمائیے آپ یون ہی ہر ایک کے واسطے اپنے کو ہلاک فرمائیے گا
تو کون حکومت کریگا اُن لوگون سے حال دریافت فرمائیے کہ کیونکر یہ قتل ہوئین کسنے قتل
کیا ماہیان کا اِسکے غم مین کیا حال ہی کچھ فکر قتل قاتلان کا خیال ہی یا نہین دوسرے اِسکے
جلانے کی فکر کیجیے اور حکم فرمائیے کہاں تک لاش یون ہی رہیگی کہین ایسا نہو کہ خراب ہو جائے
نہ معلوم کے دن ہوئے ہین یون جو اُن سب نے سمجھایا تو کچھ سمندر جادو کو خیال آیا رقت کو

ردکا رومال سے آنسو پونچھے تاج اُٹھاکر سر پر رکھا اُن لوگون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ بیان توکرو کیا واقعہ گذرا کیونکر قتل ہوئین اور کسنے قتل کیا کب خبر آئی ماہیان کا کیا حال ہی کچھ اُنکے قاتلون کی بھی فکر کی یا ابھی نہین اُن لوگون سے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ کیا بیان کرین یہ تو کچھ نہین معلوم ہی کہ کیا واقعہ گذرا اسقدر جانتے ہین کہ جب ملکہ نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا یہان کے بھی لوگ اُنکے شریک ہوگئے ہین اُنھین کی سازش سے یہ قیامت برپا ہوئی وہ بھی مسلمان ہوگئے ہین یہ سبب پہلے ہمکو نہ معلوم تھا جب ملکہ سے پتلہ سحر نے بیان کیا تو ہمنے بھی سُنا یہ وہی عیار ہین جنھون نے آفتاب جادو کو قتل کیا تھا وہان بھی پہونچ گئے اِس سامری عصر و جمشید عہد کو قتل کیا ملکہ ماہیان کی کیا حالت بیان کرین واقعی یہ امر ہی کہ زندہ درگور ہین اُنکی حالت بیان کرنے کے قابل نہین ہی ہم تو یہان لاش لیکر چلے آئے تھے ہمکو کیا علم کہ ہمارے بعد اُنکی کیا حالت ہوئی ہمارے سامنے تو اُنکی غیر حالت تھی کئی مرتبہ روتے روتے بیہوش ہوگئین تھین بڑی مشکلون سے ہوش آیا تھا اپنے کو پیٹتے پیٹتے نیلا کر ڈالا ہی اگر ہملوگ نہ روکتے تو وہ اپنے کو ہلاک کرتین بارے ہمارے روکنے سے رک گئین ہمین کیا معلوم کہ اُنھون نے کچھ فکر قتل قاتلان ملکہ سحران کی کی یا نہین جب ہم یہان سے جائین گے تو اُنکی حالت معلوم ہوگی سمندر جادو نے یہ سُنکے کہا کہ یہ حال کیونکر ثابت ہوا کہ عیارون نے قتل کیا کیونکہ وہ تو ہمیشہ دریاے سبزرنگ مین رہتی تھی اُسنے اُس مقام پر وسط دریا مین اپنے رہنے کے واسطے بارہ دری بنائی تھی کہ جہان کوئی بغیر اجازت ماہیان و سحران کے نہین جاسکتا تھا عیار وہان کیونکر پہونچ گئے اور ماہیان کو کیونکر خبر ہوئی ماہیان تو بیرون دریاے سبزرنگ رہتی ہین اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے قبل مین عرض نہین کیا تھا کہ ہماری ملکہ نے بذریعہ سحر کے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا دوسرے پتلۂ سحر نے کل واقعہ بیان کیا اُنکے قتل کی خبر معلوم ہوئی کہ جب لاش آئی ہماری ملکہ اپنا سحر درست کر رہی تھین اور غیشا اسم اعظم پر سحر تازہ فرما رہی تھین کیونکہ اُنھون نے قاعدہ مقرر کیا تھا کہ جب سے اسم اعظم بند کیا ہی اُسپر ہر روز سحر کرتی تھین اُسمین مصروف تھین کہ ایک شور دفعتہ ہوا گریہ وزاری کی صدا بلند ہوئی اور دریاے سبزرنگ کی طرف سے معلوم ہوئی قبل اِس صدا آنے کے ملکہ نے پاس ملکہ سحران کے نامہ روانہ کیا تھا جواب مین نامہ ملکہ کے ایک نامہ اور آچکا تھا اُنکی طرف سے اُنکو اطمینان تھا کہ یہ صدا آئی کو طبیعت پریشان ہوئی گھبراکہ چند ساحرون کو مع لاسے خبر روانہ کرنے کو تھین کہ لاشین آکر گرین ملکہ نے اب جو دیکھا تو یہ سانحہ نظر پڑا پھر تو کیا بیان کرین جو کچھ کہ گذرا ہی ہمارا ہی دل خوب جانتا ہی اُن لوگون نے پھر تو ماہیان کا دریافت کرنا اور کل حال کا معلوم ہونا پتلۂ سحر کا کل واقعہ بیان کرنا سب بیان کیا یہانتک کہ جو کچھ کہ ماہیان نے سمندر جادو کو پیغام دیا تھا وہ سب لفظ بلفظ کہدیا یہ کل حال سُنکر سمندر جادو نے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ یہ لوگ بڑے ہانکے عیار ہین خداوندا اِنکے شر سے بچائین دیکھو تو کیونکر دریا مین پہونچے اور اپنا کام کیا لو اب معلوم ہوا کہ میان سہراب بھی اُنکے شریک ہوگئے سحران نے سہراب کی وجہ سے دھوکا کھایا خیر دیکھا جائیگا یہ کہکر بہت رویا بعد اُسکے حکم دیا کہ سحران کی لاش جلائی جائے اُسوقت بند و بست لاش کے

جلانے کا ہونے لگا جب سب انتظام ہو گیا تو بڑے انتظام سے لاش اُسکی مرگھٹے پر لائی گئی خود سمندر جادو ہمراہ تھا گریان و نالان تمام اہل دربار بھی شریک تھے کیون نہوتے جبکہ بادشاہ خود ساتھ ہی یہانتک کہ اُس لاش کو لاکر جلا یا پھونکا سب بہت روئے سمندر جادو کو غش آگیا ہمراہیان لاش نے اپنی حالت تباہ کی جبکہ اُسکے جلانے وغیرہ سے فرصت ہو چکی سمندر جادو و اہل دربار روتے ہوے شہر مین آئے جبکہ یہ سب کے سب قریب عمارت شاہی کے پہونچے تو ملازمان ماہیان نے جو کہ لاش لیکر آئے تھے عرض کیا کہ ہم لوگ رخصت ہوتے ہین پاس اپنی ملکہ کے جاتے ہین کیونکہ جاکر دیکھین کہ اُنکا کیا حال ہی ہمکو اُنکی طرف سے تشویش کمال ہی ہمہ وقت اُنھین کا خیال ہی سمندر جادو نے کہا کہ مین تمکو اِسوقت رخصت نہین کرسکتا ہون پرسون تمکو رخصت کرونگا اور اُنکے پیغام کا بھی جواب دونگا اور اُنکے واسطے خلعت ماتم پرسی بھی روانہ کرونگا اور کسی ساحر جلیل القدر کو جو کہ مثل اُنکے ہو اُنکی مدد کے واسطے روانہ کرونگا تاکہ وہ ساحر جاکر وہان اُنکی مدد کرے ایک تو وہ اکیلی ہو گئی ہین اور دوسرے نہایت ضعیف ہین تیسرے غم مین ملکہ سحران سیہ پوش کے مبتلا ہین بھلا اُنسے کیا ہوگا وہ صرف بیٹھی رہین جو ساحر اُنکے پاس اُنکی مدد کو جائے اُس سے کل کام لین دریا کا بندوبست کرین ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ جو سمندر جادو نے کہا چونکہ وہ لوگ بھی کئی روز کے تھکے ہوے تھے کہ جیسے لاش لیکر چلے تھے کہین دم نہین لیا تھا آج جو سمندر جادو نے روکا تو اُنکو بھی خیال آیا کہ دو دن آرام کرلین پھر دیکھا جائیگا عرض کیا کہ بہت بہتر جو آپکی مرضی یہ سُنکر سمندر جادو نے حکم دیا کہ اِنکے قیام کے واسطے مکان درست کیا جائے ہمارے خاصے مین سے اِنکے واسطے کھانا جایا کرے اِنکو کسی امر کی یہان تکلیف نہو یہ حکم دے کر فوراً داخل محل ہوا کیونکہ یہ بھی تو آج صبح سے محل مین نہین گیا ہی جب سے کہ دربار مین آیا ہی ناچ و رنگ دیکھا کیا بعد اُسکے یہ واقعہ پیش ہوا کہ جسکے سبب سے ناچ وغیرہ موقوف کردیا پھر اِس لاش کا بندوبست کیا اُسکے ہمراہ مرگھٹ تک گیا آج دن بھر مین پست ہو گیا محل مین جاکر کھانا کھاکر سو رہا کچھ دیر کے بعد سو گیا بعد تھوڑی دیر کے آنکھ کھل گئی اب اِسکو فکر پیدا ہوئی سحران کا جو خیال آیا اور دوسرے انجام پر جو نظر کی تو فوراً دل مین خیال گذرا کہ ضرور دریاے سبز رنگ فتح ہوگا اہل اسلام اِس پار آئینگے شہر سمندر یہ کو تاراج کرینگے کیونکہ ماہیان کو سحران کے غم مین کسی کی کچھ پروا نہین ہی فی الواقعی اُسپر بڑی مصیبت پڑی ہی ایسی کسی پر نہ پڑی ہوگی اور نہ پڑے گی کیونکہ اُسکے حواس درست ہونگے اُسی کا کام ہی جو ابھی تک زندہ ہی اگر موت قابو مین ہوتی تو ابتک کب کی مرگئی ہوتی ایسے ایسے جو خیال کیے تو نیند اُڑ گئی طبیعت پریشان ہو گئی وہ رات جاگ کر بسر کی صبح کو دربار مین جب سب اراکین دربار و مشیران سرکار و ساحران آزمودہ کار حاضر دربار ہو چکے تو اُسکے بعد ملازم ماہیان بھی آئے اب دربار بالکل جمع ہی سمندر جادو نے باواز بلند کہا کہ ای حاضرین وقت مین آپ لوگون سے ایک امر خاص مین مشورہ کرنا چاہتا ہون کیونکہ میری تو عقل کل سے درست نہین ہی اور کوئی بات خیال مین نہین آتی ہی کہ کیا کرون اور کیا نہ کرون وہ امر خاص یہ ہی کہ اول تو آپ لوگ یہ راسے

دین کہ مین خود جاؤن ماہیان کے پاس براے ماتم داری یا صرف خلعت ماتم پرسی روانہ کردون اُن لوگون سنے یعنے جو کہ اہل دربار تھے اِسکے جواب مین کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ کا تشریف لیجانا اچھا نہین ہی آپ کو لازم ہی کہ کسی معزز سردار کے ہمراہ خلعت ماتم پرسی روانہ فرمایئے بطور ماتم پرسی کچھ کہلا بھیجیے باقی کچھ کلام تسکین کیجیے آیندہ جو آپکی مرضی ہمندر جادو نے یہ سُنکر کہا کہ مین دو فائدے اپنے جانے مین خیال کرتا ہون ایک تو یہ کہ رسم تعزیت بھی ہو جائیگی دوسرے مین اُسکو سمجھا بجھا کر اِس امر سے باز رکھونگا کہ یہ جو قصد ہی کہ مین ترک دنیا کرون اور فقیر ہو کر کسی جانب کو نکل جاؤن آپ کسی کو روانہ کرین کہ وہ آکر بند و بست کرے دریاے سبز رنگ کا اگر مین جاؤنگا تو مین اُسکا رنگ دیکھونگا جہانتک ممکن ہوگا اُسکو اِس امر سے مانع آؤنگا آیندہ ماننے نہ ماننے کا اُسکو اختیار ہی اگر اُسنے میرے کہنے پر عمل کیا تو خیر ورنہ مین وہانکا حاکم کسی کو کرکے کل اختیار اپنے قبضہ مین کرلونگا صرف ظاہری امور کا اُسکے ساتھ بند و بست کرونگا باقی سب میرے اختیار مین ہوگا اگر مین نہ جاؤنگا اور وہ واقعی کہین چلی گئین تو پھر اسکا بند و بست کون کریگا نظر انصاف سے دیکھو کہ ماہیان کا بھی حق بجانب ہی اُسپر کس زمانے مین کوہ غم ٹوٹا ہی کہ جب اُسکا زمانہ پیرانہ سالی کا آیا جو کچھ نہ حال ہو تھوڑا ہی ایک تو برابر کی بہن ہر امر کی مشاق کم سن خلیق بہن کی تابعدار فرمانبردار حسین جوان اِس عمر کا تو جانور کا بھی بچہ نہ مرے یہ تو ظاہر ہی کہ موت سب کے لیے ہی مگر بقول شاعر شعر یون تو ہی از پے زمانہ مرگ ✤ نہ مرے پر کوئی جوانہ مرگ ✤ اِس عمر کا کوئی درخت بھی نہ کاٹے دوسرے صاحب کمال ایسی کہ جسکے نام سے ساحران جہان کانپتے تھے اپنا مثل و نظیر اِس دنیاے فانی مین سحر و ساحری مین نہین رکھتی تھی سامری و جمشید ہوتے تو وہ بھی اِسکے کمال کے قائل ہوتے کیا کیا کمال کے سحر اُسکو آتے تھے باوصفیکہ ماہیان سن رسیدہ ہی مگر یہ کمال اُسکو بھی نہین حاصل ہی اگرچہ مین اِسوقت ایک ملک کا جو کہ بہت بڑا ملک ہی اور اُسکے ماتحت ہزارون ملک ہین بادشاہ ہون مگر وہ کمال جو کہ اُسمین تھا مین نہین رکھتا ہون کیا ساحرہ زبردست مرگئی افسوس ہی آسمان سحر و ساحری کی خورشید تھی پھر کیونکر نہ ماہیان اُسکا غم کرے اور کیونکر نہ فقیر ہو کر ترک دنیا کرے اُسکے دل سے کوئی پوچھے تو معلوم ہو اگر یہ مصیبت پہاڑ پر پڑے تو وہ بھی پاش پاش ہو جائے مین یہ خیال کرتا ہون کہ اِس کم سنی مین اِس کمال کا بہم ہونا عجب تعجب خیز بات ہی ابتو یہ حال تھا اگر زندہ رہتی اور پیرانہ سالی آتی تو کیا حال ہوتا مین یقین کرتا ہون کہ پھر تو کوئی اُسکے روبرو سحر کا نام بھی نہ لیتا مگر قضا نے نہ مہلت دی جب ایسی ساحرہ یون مرگئی تو خاک اِس دنیا پر میرے جانے مین یہی امر ہین جو کہ مین نے بیان کیے اگر مین یہانسے کسی کو منتظم کرکے بھیجدونگا تو ماہیان کو یہ خیال ہوگا کہ بادشاہ کو یہ امر منظور ہوگا اور رکھا کہ کسی طرح اِس سے یہ انتظام نکال لون میرے کہنے سے دوسرے کو روانہ کر دیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ جب وہ ترک دنیا کرکے جاے تو بند و بست کرون اُسکو رنج ہوگا اور دوسرے جب سحران ایسی ساحرہ کو عیارون نے قتل کیا اور آپ لوگون نے سُنا کہ کیونکر اُس تک رسائی کی اور کیا عیاری کی تو پھر اور ساحر کی کیا حقیقت ہی جب اتنی بڑی ہوشیارہ کو یون دھوکا دیا تو ابتو کوئی نہین بچ سکتا ہی یہ خیال کرتی ہون کہ کسکو روانہ کرون کوئی ایسا

نہین خیال مین آتا ہی کہ خود نہ جاؤن اور اُسکو روانہ کرون جب کوئی نہین ملتا ہی تو پھر مین خود قصد کرنے کا ارادہ کرتا ہون ابتو مین نے آپ لوگون سے صاف صاف کہدیا اب آپ راے بتائین کہ مین کیا کرون اہل دربار نے کہا کہ ہم یہ تو کبھی راے نہ دینگے کہ آپ جائین مگر آپ کے جانے مین کئی امر ہین جو کہ خرابی کے باعث ہین اول تو یہ کہ آپ بادشاہ ہوکر ہر ایک کے گھر پر مارے مارے پھرین آج ماہیان کے یہان جائین تو کل اور سردارون کے یہان جانا ضرور رہی اگر نہ جایئے گا تو اُنکو خیال ہوگا کہ ماہیان مین کیا فوقیت ہی جو ادہمین نہین جو بادشاہ اُسکی بہن کی پرسے کو گئے اور ہمارے یہان نہ تشریف لائے اسمین ہر ایک کو ملال ہوگا وہ کام نہ فرمایئے جس سے آیندہ کو نقصان ہو دوسرے یہ کہ ملک کو چھوڑ کر جانا جبکہ دشمن موجود ہون اور دشمن بھی وہ دشمن کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہین آج یہان ہین کل وہان ایسی حالت مین تو ملک کو اپنے سے خالی کرنا نہ چاہیے نہ معلوم کیا ہو اور کسکا ایمان بدل جائے میان سہراب جادو سے یہ امید تھی کہ جو اُنھون نے آپ کے ساتھ کی آخر اُسکی سزا پائی پھر سحران نے قید سے رہا کیا کتنا بڑا احسان کیا اُسکے ساتھ اُنھون نے کیا کیا اُس احسان کا یہ عوض کیا کہ اُسکی جان لی اب کسکا اعتبار کیا جائے تیسرے دشمنون کا یہ حال کہ جسکو پایا قتل کر ڈالا جب بقول آپ کے سحران ایسی ساحرہ کو دربار مین جاکر قتل کیا تو اور کی کیا اصل ہی جہان کہ ساحر جاتے ہوے خوف کرتے ہین اگر کچھ نوع دگر ہوگیا تو ہم لوگ تو کسی طرف کے نہ رہے ملک بھی تباہ ہوا جانین بھی گئین اور ایمان بھی دشمن سے کسی وقت غافل نہ رہے حالت سفر مین نگہبانی غیر ممکن ہی اب آپکو لازم ہی کہ آپ اپنے ملک کی فکر کرین کیونکہ جب عیار چلے آئے تو ایک ایک دو کرکے وہ سردارون کو بھی لے آئین گے اُسوقت مین اُنکا کوئی کیا کر سکتا ہی ہمارے نزدیک بہتر یہ ہی کہ آپ اپنا بند وبست ملک کرین اگر عیار سردارون کو لیکر چلے آئے تو ہمارے نزدیک بڑی خرابی ہوگی اگر آپ نہوے تو کون مقابلہ کریگا بس اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ کسی ساحر زبردست کو یہان سے براے مدد ماہیان روانہ فرمایئے کہ وہ جاکر اُنکی مدد کرے ملکہ ماہیان عیارون کی تدبیر کرین اُنکو تحریر فرمایئے کہ ای ملکہ واقعی جو حال تمھارا ہو وہ کم ہی اور جو خیال تمکو ہو وہ بجا ہی مین خود تمھارے پاس براے تعزیت آتا مگر مجبور ہون کہ مجکو بھی خوف عیارون کا ہے دوسرے میرا قصد یہ ہی کہ لشکر جمع کرکے اہل اِسلام پر لشکر کشی کرون اور اُسیار د. یاسے سبز رنگ کے مقابلہ ہو جہان تمنے یہ احسان کیا ہی تو اِسقدر اور احسان کرو کہ تا فیصلۂ اہل اسلام تم ہمارا ساتھ نہ چھوڑو فقیری اختیار نہ کروگو کہ ہمکو یہ یقین ہی کہ تمھارا حال غم مین سحران سیہ پوش کے بہت خراب ہوگا مگر تقدیر سے کیا چارہ وہ اِسقدر سامری کے پاس سے عمر لے کر آئی ہونگی دنیا مین سب کے عزیز مرتے ہین کوئی اُنکے ہمراہ مر نہین جاتا ہی خیر ہمیر از حد تمھارا یہ احسان ہوگا کہ تم تا اختتام اہل اِسلام ہماری مدد کروگی مجکو سواے تم دونون بہنون کے اور کسی کا سہارا نہ تھا میرے دونون بازو قوی تھے مین چین سے رات کو بستر نرم پر آرام کرتا تھا اور مزے سے بہ راحت حکومت کرتا تھا کسی بات کا خوف نہ تھا بیفکری سے زندگی بسر ہوتی تھی صرف یہ تم دونون صاحبون کا باعث تھا کہ مین خیال کرتا تھا کہ گویا مین اپنے کام

مین مضطر دست ہون مگر مقدر نے یہ کیا کہ اُس ساحرہ کو مجھ سے جدا کیا کہ جسکا اِسوقت مثل و نظیر نہ تھا تم دونون بہنین گویا آفتاب و ماہتاب تھین تمھارے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہی سحران کے مرنے سے ایک بازو میرا ٹوٹ گیا مین بے قابو ہو گیا اب وہ بیفکری جاتی رہی اب وہ چین سے سونا کہان ایک تم باقی ہو تو ترک دنیا کرتی ہو دوسرا بازو بھی شکست ہوتا ہی مجھے یہ امید تھی کہ اگر سحران سیہ پوش کو دشمنون نے قتل کر ڈالا تو اب ماہیان آفتاب سحر و ساحری تو میرے پاس موجود ہی میرا دست مین تو استوار ہی تلوار آبدار تو ہاتھ مین ہی اگر سپر ٹوٹ گئی تو کیا چارہ ہی جو کوئی مُنھ پر آئیگا اُسکے دو پرکالے ہونگے کیونکہ شمشیر برہنہ میرے پاس ہی اور ابھی تک موجود ہی یعنے تم ایسی ساحرہ کہ جسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا نہین ہی وہ میری حامی و مددگار ہی لشکر اِسلام سے کیا خوف ہی اگر وہ لشکر کشی کر کے آیا ہی تو آئے ایک جنبش لب مین خاک سیاہ ہو گا ایک اشارہ ابرو مین سب کا کام تمام ہو گا مگر افسوس ہی کہ تم بھی ہمارا ساتھ چھوڑتی ہو ہمکو دشمنون مین تنہا چھوڑ کر ایسے وقت مین ہمسے مُنھ موڑتی ہو تمکو خیال کرنا ضرور ہی کہ ہمکو ایسے وقت مین نہ چھوڑو ہمسے مُنھ نہ موڑو ہماری مدد کرو ہم یہا نسے اُسپار جا کر مقابلہ کرین تم یہا نسے سحر تیار کر کے ہمکو مدد دو جب تم ہماری مددگار ہو گی تو مین لاکھون سے نہین ڈرونگا دوسرے مین نے سُنا ہی کہ تمنے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے اسم اعظم صاحبقران بند کر لیا ہی اِسکا بندوبست سوائے تمھارے کوئی دوسرا نہین کر سکتا ہی اگر تمنے ترک دنیا کی تو یہ خیال کر لو کہ پھر کوئی دریاے سبز رنگ کا بندوبست نہین کر سکیگا یہ انتظام سوائے تمھارے اور کوئی نہین کر سکتا ہی اِدھر تم گئین اور یہ کارخانہ تمام درہم و برہم ہو گیا دشمنون کا یورش ہو گا میرے بنائے کچھ نہ بن سکیگا اور اسم اعظم بھی چھوٹ جائیگا اِدھر اسم اعظم چھوٹا اُدھر اُنھون نے ہمپر چڑھائی کی تمھین بتاؤ کہ پھر کون اُنکو روکیگا جب تم نہو گی تو دریا کا بھی راستہ کھلا ہوا ہو گا جسکا جی چاہیگا چلا آئیگا اِس بندوبست پر تو عیار چلے آئے بڑے بڑے غضب ڈھائے چراغ سامری و جمشید گل کر دیا میرے اور تمھارے دل کو رنج و غم سے بھر دیا صبر کرو اور ہمارے حال پر رحم کرو ہم تمھارے بندۂ احسان ہونگے اہل سمندریہ کی جانین بچاؤ اور رحم فرماؤ جب آپ یون تحریر فرمائینگے تو اُنکو بھی خیال ہو گا کہ بادشاہ یون عجز کرتے ہین اُنکا کہنا مان لو اگر نہ مانو گی تو تمکو لوگ کیا کہین گے یقین ہی کہ ایسے ایسے خیال کر کے اپنے قصد سے باز آئین ترک دنیا بھی نہ کرین اصل تو یہ ہی کہ اگر وہ ترک دنیا کر کے چلی جائین گی تو کسی کے بنائے کچھ نہ بن پڑیگا دریا کا انتظام کسی سے نہو گا یہ خاص اُنھین کا کام ہی جو یون بندوبست کیا یہ تو کارروائی خیال فرمائیے کہ کیونکر اسم اعظم بند کر لیا ہی بھلا یہ کس سے ہو سکتا ہی کہ اسم اعظم بند ہوتا اُنھین کے اوپر منحصر ہی سوائے اُنکے کوئی اِسکا تدارک نہین کر سکتا جو شخص جو کام کرتا ہی اُسی سے اُسکا کامل طور سے سرانجام ہوتا ہی جب آپ یون تحریر کرینگے اور اُس ساحر کا بھی نام تحریر کرینگے کہ مین اُنکو تمھارے ماتحت کر کے روانہ کرتا ہون جو کام جی چاہے اِنسے لو تو وہ خاموش ہونگی اور خوش ہونگی اور نہ جائینگی آپ کا کام ہو جائیگا اصل یہ ہی کہ اسم اعظم بند ہی اگر آپ اِسوقت مین لشکر اِسلام سے

مقابلہ کرینگے تو اُنپر فتح پائین گے کیونکہ جو کچھ زور ہی اُنکو اسم اعظم پر ہی سب وہی اُسکے قابو مین نہین ہی تو وہ مقابلہ کیا کرینگے بس جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ ملکہ نے اپنا قصد ترک کیا تو اُسوقت یہان سے آپ اطراف و جوانب سے لشکر ساحران جمع کرکے یہان سے کوچ فرمائیے ملکہ ماہیان کے پاس سے ہوتے ہوے پار دریاے سبز رنگ سے پہونچکر مقابلہ فرمائیے ملکہ سے وعدہ مدد کا کر لیجیے جب وہ وعدہ کر لین گی تو ضرور مدد کرینگی یہ کلام سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ واقعی آپ لوگون کی راے بہت ٹھیک ہی آج مین تجویز کرکے کل اُس ساحر کو مع خلعت و نامہ کے روانہ کرونگا جب یہ راے قرار پا چکی تو بعد اِس مشورے کے سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب لوگ اپنے اپنے مقام کو گئے ملازمان ماہیان اُس مقام پر گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا جب دربار برخاست ہو چکا تو سمندر جادو داخل محل ہوا جاکر فکر کرنے لگا کہ کسکو روانہ کرون جو کہ جاکر ماہیان کے حسب خواہش میری مدد کرے وہ دن اور وہ رات اِسکو اِسی فکر مین تمام ہوئی یہانتک کہ سحر ہوئی سمندر جادو پھر دربار مین آیا سب حاضرین دربار حاضر ہوے دربار جمع ہوا اُسوقت سمندر جادو نے اہل دربار سے کہا کہ وہی راے ہی جو کہ کل قرار پا چکی ہی اب تو کوئی اُسمین نقص نہین ہی اگر ہو تو بیان کر دیا جائے تاکہ پھر بعد کو کوئی یہ نہ کہے کہ ہماری یہ راے تھی سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم سب کے نزدیک کل ہی کی رات بہتر ہی یہ سُنکر سمندر جادو نے کہا کہ دبیر کو طلب کرین تاکہ وہ آکر نامہ بنام ماہیان تحریر کرے فوراً دبیر حاضر دربار ہوا سمندر جادو نے اُسی مضمون کا نامہ تحریر کرا کے روانہ کرنے کی تدبیر کی اور بہت کچھ کلام حسرت و افسوس کے تحریر کیے بعد اُسکے اپنا مطلب تحریر کیا اور اُس ساحر کا نام بھی لکھوا دیا اُسکو کہ اُسکی مدد کے واسطے روانہ کرنا منظور تھا اپنے نزدیک تجویز کر لیا تھا جبکہ نامہ تحریر ہو چکا تو دبیر نے پیش کیا سمندر جادو نے اُسکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اِسکو لفافہ مین بند کرکے مہر کرو اب مین اُس ساحر کو طلب کرتا ہون جسکو کہ مین روانہ کرونگا داروغۂ توشک خانہ کو حکم دیا گیا کہ ایک خلعت سیاہ لاکر حاضر کرے مین اُسی ساحر کے ہمراہ روانہ کرونگا یہ حکم سُنکر داروغہ نے فوراً کشتی حاضر کی جب سب سامان درست ہو چکا تو اُسوقت پر سمندر جادو نے بڑھکر دستک دی اور کچھ پڑھا اور زمین کی جانب زیر تخت کے اشارہ کیا کہ ایک صدا پیدا ہوئی برق چمکی زمین صحن ایوان شق ہو گئی غبار بلند ہوا کچھ سنگباری ہوئی ہواے تیز و تند چلی جب یہ سب امر ہو چکے تو تھوڑی دیر کے بعد اُس زمین سے ایک درخت انار پیدا ہوا دم بھر مین بہت بڑا ہو گیا اُسکے برگ مثل انار کے برگ کے نہ تھے بلکہ چوڑے چوڑے مثل درخت برگد کے تھے مگر مثل زمرد کے درخشان تھے اور ثمر اُسمین مانند انار کلان کے ہزارون آویزان تھے سب سے اونچی شاخ پر ایک انار مثل کدوے دراز کے لگا ہوا تھا اُسمین سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے جب وہ درخت نکل چکا تو پھر ایک صداے مہیب آئی برق چمکی صداے رعد آئی ہوا چلی بعد برطرف ہونے اِن سب باتون کے وہ انار کلان شق ہوا اُسمین سے دھوان نکلا سب اہل دربار دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج بادشاہ نے کیسا سحر کیا ہی سب حیران ہین کہ یکایک اُس دھوئین مین برق چمکی سب کی آنکھین

بند ہوگئین اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ اُس دھوئین سے ایک ساحر کہ جسکی صورت دیکھکر ہوش جاتے رہین طرف دربار کے چلا آتا ہی اُسکی شکل یہ ہی کہ قد و قامت مین تو مثل درخت خرما کے تن و توش مثل دیو کے ہاتھ اُسکے مثل شاخ چنار کے سینہ مثل پہاڑ کے شکم اُسکا مانند خم شراب واژگون کے ٹانگین مثل ستون کے گردن کوتاہ منھ اُسکا غار بلا نتھنے مثل دو درہ کوہ کے آنکھین دو طاس خون تنگ پیشانی حرامزادے کی یہی نشانی گوش مثل گوش فیل کے بال مثل رسن کے اُنگلیان مثل شاخہاے بانس کے ناخن بڑھے ہوے بال دراز رنگ مثل شب تیرہ و تار کے سیاہ دانت بڑے بڑے زرد زرد لب بالا پر وہ بینی سے گزرا ہوا لب زیرین ٹھڈی سے گذرا ہوا رنگ اُنکا نیلا کف منھ سے بہتا ہوا ایک غرقی باندھے ہوے جس سے موے زہار نکلے ہوئے موے بغل اسقدر دراز تھے کہ یہ ممکن تھا کہ دونون جانب کے بالون کو ملا کر باندھ لے قشقہ پیشانی پر سیندور کا دیے ہوے گھنور چندن کے لگے ہوے بھبوت ملے ہوے ناک و آنکھ و دہن و کان سے شعلے آتش کے نکلتے ہوے جھولی اسباب سحر کی بائین شانہ پر پڑی ہوئی کالے کوڑیالے گلے مین بجاے ہار کے لپٹے ہوے سر پر ٹوپی ندار دسون اُنگلیان دونون ہاتھ کی جلتی ہوئین بڑے بڑے منھ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوے وہ ناری کندۂ دوزخ جز جز کرتا ہوا نکلا جنے اُسکی یہ حالت اور صورت دیکھی مارے خوف کے آنکھین بند کر لین اُس ناری کے ایک ہاتھ مین خم شراب تھا دوسرے ہاتھ مین کلۂ اژدر بجاے گزک کے کھاتا ہوا چلا آتا ہی اہل دربار کو تو یہ حال ہوا کہ کچھ تو مارے دہشت کے کرسیون پر سے گر پڑے اور کچھ اُسکی صورت دیکھکر سکتہ کے عالم مین مثل تصویر گل کے خاموش ہوکر رہگئے مگر آنکھین کھلی رہگئین بعض کا یہ حال ہوا کہ مارے خوف کے دم نکلنے کے قریب ہوگیا بعض نے اپنا منھ پھیر لیا بعض کی مارے ڈر کے حالت غیر ہوگئی نیچے کی سانس نیچے اوپر کی سانس اوپر رہگئی اہل دربار کا یہ حال ہوا باوصفیکہ وہ بھی ساحر تھے اور ویسی ہی شکل رکھتے تھے اور صورت بھی اُنکی کریہ تھی مگر اُسپر بھی اُنسے نہ دیکھا گیا ڈر گئے مگر سمندر جادو اُسی طور سے تخت پر بیٹھا رہا کچھ اُسکو خوف نہ معلوم ہوا جبکہ روبرو تخت سمندر جادو کے پہونچا تو اُسنے سمندر جادو کو سلام کیا اور بآواز بلند کہا کہ کیون آپنے مجکو یاد فرمایا اور میرے عیش مین خلل ڈالا میرا تو جی چاہتا تھا کہ مین نہ آؤن مگر پھر خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ایسی ضرورت ہی جو مجکو بادشاہ نے یاد کیا ہی یہ اِس آواز سے کہا کہ گویا بادل گرجا یا آسمان پھٹ پڑا یا اسرافیل نے صور قیامت پھونکا یہ جو اُسنے کہا تو سمندر جادو نے کہا کہ ای گلنار جادو مین نے تمکو اِسواسطے طلب کیا ہی کہ کچھ حق نمک ہمارا ادا کرو کیونکہ برسون ہوگئے ہین تمکو نمک کھاتے ہوے ابتک تمنے ہمارا کوئی کام نہین کیا اور نہ ہمکو تمھارے بلانے کی ضرورت ہوئی بدین سبب کہ ہمارے پاس ساحر زبردست موجود تھے اور نہ کوئی ایسی لڑائی پیش آئی کہ جسمین ہم تمکو طلب کرتے مگر ہان آجکل ہمسے اُن لوگون سے مقابلہ پڑا ہی کہ جنھون نے گھر کے گھر ساحرون کے مٹا دیے اُنکی بیخ و بنیاد تک باقی نہ رکھی اب وہ لوگ ہماری طرف آئے ہین لہذا مین نے تمکو اِسواسطے طلب کیا ہی کہ تم یہ نامہ لیکر اور کچھ لشکر ساحران سے کر ہمراہ اُن لوگون کے پاس

ماہیان طوفان کش سے کے جاؤ اور اُسکی مدد کرو جو وہ کہے اُسپر عمل کرنا اُسکی اطاعت سے باہر
نہونا ورنہ ہم ناراض ہونگے گلنار جادو نے کہا کہ ملکہ ماہیان کو کیا مدد کی ضرورت ہی کیونکہ وہ تو
خود ساحرہ زبردست ہین کہ جنکے روبرو مین طفل مکتب سے بھی بدتر ہون دوسرے اُنکی ہمشیرہ
ملکہ سحران سیہ پوش کہ جنکا اِسوقت اقلیمون مین مثل و نظیر اور جواب دینے والا کوئی سحر و ساحری
مین نہین ہی سامری و جمشید اُنکے روبرو ایک نادان شخص ہین وہ کیا سحر کرسکین گے جب ایسی
بہن اُنکے پاس موجود ہی تو کیا اُنکو کسی کی مدد کی ضرورت ہوگی یہ تو فرمایئے کہ کیا بلا اُنپر آئی جو
اُنھون نے آپ سے کمک طلب کی اِس عرصہ مین سب اہل دربار کے ہوش درست ہوگئے
تھے اور سب سُنکے سب اُسکی طرف دیکھ رہے تھے جب یہ اُسنے کہا کہ بیان تو فرمایئے
کیا بلا اُنپر آئی اُسکے بعد یہ بھی کہا کہ یہ تو فرمایئے کہ آپ سے اور کن لوگون سے مقابلہ ہی سمندر
جادو نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو مین بیان کرون کیونکہ یہ ایک بڑا طولانی اور طویل قصہ ہی کہ جسکے بیان
کرنے مین وقت کثیر صرف ہوگا تم کہانتک کھڑے رہو گے یہ سنتا تھا کہ اُسنے اِدھر اُدھر دیکھا
کہ کوئی کرسی خالی ہو تو مین بیٹھون اُدھر سمندر جادو نے خادم کو حکم دیا کہ ڈنگل روبرو تخت
کے لاکر بہت جلد بچھا دو بس فوراً خادم دوڑ کر گیا اور ایک ڈنگل فولادی بہت جلد لایا اِس
عرصہ مین اُسنے تمام دربار کو دیکھ لیا کوئی ڈنگل یا کرسی خالی نہ پائی اب قصد کیا تھا کہ بادشاہ سے
کہون کہ مین کس چیز پر بیٹھون کہ خادم نے لاکر ڈنگل بچھا دیا یہ بادشاہ کو سلام کرکے بیٹھ گیا اور
عرض کیا کہ بیان فرمایئے ذرا مین بھی تو سنون سمندر جادو نے اُسوقت یون بیان کرنا شروع
کیا یعنے آنا لشکر اِسلام کا دشت بہار افزا مین اور صنوبر شاہ کو خبر ہونا اُسکا صاحبقران
کی دعوت کرنا اور وہان صاحبقران کا جشن تخت نشینی داراب جمشید کرنا کنارے دریاے
سبز رنگ کے اِسکی خبر ہونا دیوانہ ہوت ومبہوت کا اُنکا آنا اور صاحبقران سے مقابلہ
کرنا صاحبقران کا اُنکو زیر کرنا اِسکی خبر سحران کو ہونا اُسکا حباب جادو اور سہراب جادو
کو براے گرفتاری صاحبقران و صنوبر شاہ روانہ کرنا حباب جادو کا ہاتھ سے جناب
صاحبقران کے قتل ہونا سہراب جادو کا گرفتار ہونا لاش کا حباب جادو کے آنا اپنا
شجر جادو و سحاب جادو کو یہ خبر سُنکر روانہ کرنا کہ صنوبر شاہ نے دین اِسلام قبول کرلیا اور
اپنا مذہب قدیم ترک کیا براے گرفتاری صنوبر شاہ روانہ کرنا اُسکا صنوبر شاہ کو مع اہل و
عیال کے اور سرداروں کے گرفتار کرکے لانا اور شہر کو بالکل تاراج کردینا اہل شہر کو سحر سے
درخت بنا دینا اسیرون کا آنا اپنا اُنکو پاس ماہیان کے ہمراہ آفتاب جادو کے روانہ کرنا
اور آفتاب جادو سے کہنا کہ سحران کی مدد بھی کرنا اگر اُسکو ضرورت ہو کیونکہ اُس سے اور
لشکر اِسلام سے مقابلہ ہی اُسکا پاس ماہیان کے جانا اور اپنا سحر آفتاب تیار کرنا عیارون
کا آنا عیاری کرکے اُسکو قتل کرنا اُسکی لاش کا آنا اپنا افسوس کرنا اب اِس فکر مین تھا کہ کسکو براے
مدد روانہ کرون کہ سحران کی لاش آئی ماہیان کا پیغام سب بیان کیا اور اپنا اُسکو نامہ لکھنا
ابتدا سے انتہا تک سب کہہ سُنایا گلنار جادو یہ سنکے کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا کہ یہ ضرورت
ہی مدد کی ملکہ ماہیان کو اب مین ضرور جاؤنگا دیکھون وہ عیار کیسے ہین سمندر جادو نے کہا کہ مین نے
کئی ساحر روانہ کیے مگر اُنکا پتہ نہ ملا وہ واپس آسکے اے گلنار میان سہراب جادو بھی تو انکے

شریک ہو گئے ہین وہ بھی تو اُنکو مدد دیتے ہین سحران اُنھین کی مدد سے قتل ہوئی گلنار نے کہا کہ سہراب آپ سے کیون باغی ہو گئے سمندر جادو نے سہراب جادو کی کل کیفیت بیان کی اب تو گلنار کو بڑا غصہ آیا اور کہا کہ مین اُنکو بھی دیکھ لونگا دیکھون کہ وہ کیسے ساحر ہین ذرا اُنکا بھی سحر دیکھون میرے اُنکے مقابلہ ہوگا اُنکو آپ نے مُنھ چڑھا کر اِس حد کو پہونچا دیا تھا کہ وہ غرور کرنے لگے وہ بڑا مغرور ہو گیا ہی شاہزادیون پر نظر ڈالنے لگا خیر اب مین اُنکو دیکھ لونگا آپ وہ نامہ دین مجکو اور جو کچھ زبانی فرمائیے وہ بھی مین اُنسے کہدون اور وہ خلعت ماتم دیجیے مین اُنکو دیدونگا وہ لوگ کہان ہین جو کہ اُنکے پاس سے آئے ہین اُنکو میرے ہمراہ کیجیے سمندر جادو نے کہا کہ اچھا دربار برخاست ہو لے تو مین تمکو رخصت کرون اور وہ لفافہ اور کشتی خلعت دون اُن لوگون سے کہا کہ بعد برخاست ہونے دربار کے تم اِنکو اپنے ہمراہ لیکر اپنی ملکہ کے پاس جانا اور گلنار جادو سے کہا کہ اہل دربار مین سے تمھارا جس افسر کو یا سردار کو جی چاہے اپنے ہمراہ لیلو اور جسقدر سپاہ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنے ہمراہ لیلو گلنار جادو نے عرض کیا کہ نہ مجھے کسی سردار کی ضرورت ہی اور نہ سپاہ کی میرے پاس خود لشکر موجود ہی جسقدر سپاہ کی مجکو ضرورت ہو اور جہان پر وہین پر موجود ہو جاوے اگر فرمائیے تو مین اپنی سپاہ آپ کو دکھا دون سمندر جادو نے کہا کہ اگر جی چاہے تو کیا مضائقہ ہی یہ سُنکر گلنار جادو نے اُس شجر کے جانب دیکھا سب نے دیکھا کہ ہزارون انار جو لگے تھے وہ اِسکے دیکھنے سے شق ہوے اُسمین سے دانے زمین پر گرے بعد تھوڑی دیر کے کئی سو ساحر پیدا ہوے گویا وہ دانے ساحر تھے گلنار جادو نے سمندر جادو سے عرض کیا کہ یون ہی تمام انارون سے ساحر پیدا ہونگے یہی میرا لشکر ہی نہ مجکو خیمے کی ضرورت ہی نہ کسی امر کی مین جہان جاتا ہون میرا لشکر میرے ہمراہ رہتا ہی یہ کہکر اُنکے جانب اشارہ کیا اور کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ زمین پر گر کر مثل دانے کے ہو گئے وہ دانے اُچھل اُچھل کے اُس انار مین گئے جسمین سے کہ نکلے تھے گو کہ اِسنے سب کی جانب دیکھا تھا اور سب انار شق ہوے تھے مگر دانے ایک سے گرے تھے باقی ابھی یون ہی تھے جبکہ اُسنے اُنکو بھی دانۂ انار بنا کر اُسی انار مین سحر کر کے قائم کیا تو اُن انارون کی جانب دیکھا جو کہ شق ہو کر رہ گئے تھے سب ایکبار برابر ہو گئے اُسی طرح درخت مین لٹکنے لگے یہ دیکھکر سب اہل دربار کے ہوش جاتے رہے دلون مین کہا کہ واقعی اِسنے کون مقابلہ کر سکتا ہی جو لوگ کہ یون پوشیدہ ہون کوئی کیا جانے کہ یہ درخت انار مین لشکر ہی سب یہی خیال کرینگے کہ درخت انار ہی اور وہان یہ نہین ہی بلکہ درخت لشکری ہی اِسی سے لشکر پیدا ہوتا ہی اہل دربار تو یہ خیالات کر رہے تھے کہ دفعۃً گلنار جادو نے سمندر جادو سے کہا کہ اب بتائیے بھلا مجکو سپاہ کی کیا ضرورت ہو سمندر جادو نے کہا کہ سچ ہی گلنار جادو نے کہا کہ جسوقت حکم ہو مین اُدھر کو جاؤن سمندر جادو نے کہا کہ جب مین دربار برخاست کر کے محل مین جاؤن تو تم اُدھر کو جانا جہانتک ممکن ہو ماہیان کو سمجھا کر ترک دنیا سے باز رکھنا تم اور وہ ملکر دریا کا بندوبست کرنا اور اہل اِسلام سے مقابلہ کرنا مین بھی لشکر جمع کر کے آتا ہون اُسنے عرض کیا کہ بہت بہتر یہ کہکر سب خاموش ہو رہے کہ سمندر جادو اور کاغذات وغیرہ دیکھنے لگا ہی ابھی دربار برخاست نہوا تھا

سب دربار مین موجود ہین گلنار جادو بھی روبرو تخت کے بیٹھا ہوا تھا اور کشتی خلعت ہاتم کی رکھی ہوئی تھی نامہ گلنار کے ہاتھ مین تھا تمام ساحران زبردست گردوپیش کرسیون و دنگلون پر گرد تخت کے بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک سمندر جادو کو اُلجھن ہوئی دل گھبرانے لگا اِدھر اُدھر سر اُٹھاکر دیکھنے لگا طبیعت پریشان ہوگئی دل بیقرار ہوگیا اختلاج ہونے لگا اہل دربار نے جو اُسکے رخ پر نظر کی تو کچھ آثار رنج و ملال پائے عرض کیا کہ کیون حضور مزاج کیسا ہے نصیب دشمنان کیا ہوا جو حالت پریشان چہرے سے پیدا ہی سمندر جادو نے کہا کہ کچھ نہین خود بخود دل پریشان ہوگیا اسوقت کچھ اختلاج کی شدت ہی دل پر رنج و غم کی کثرت ہی عجب کچھ میرے قلب کی حالت ہی کیا بیان کرون یہ سمندر جادو باتین کر ہی رہا تھا کہ یکایک صداے ہولناک پیدا ہوئی کہ جسکے صدمے سے تمام عمارت ہلگئی زمین کانپنے لگی زلزلہ آگیا زمین شہر سمندر یہ مثل پالنے کے جھوکے کھانے لگی ایک سیاہ اندھی سیاہ دریاے سبز رنگ کی طرف سے اُٹھی ہوئی معلوم ہوئی اور ہواے گرم اِس شدت سے آئی کہ سب کے چہرے جلنے لگے یہ معلوم ہوا کہ کسی نے آگ مین ڈال دیا سب نے گھبراکر رخون پر رومال رکھ لیے دریاے سبز رنگ کی طرف سے شور و غل اور نالہ و فغان کی صدا آنے لگی پیہم صداے ہولناک آرہی تھی کچھ رعد کی گرج اور برق کی چمک بھی ثابت ہوتی تھی کچھ آثار طوفان معلوم ہوتے تھے بسبب شدت ہوا کے اشجار بیخ سے اُکھڑے جاتے تھے زلزلہ کے سبب سے عمارت گر رہی تھی اہل دربار کی تو یہ نوبت تھی کہ جب صداے ہولناک آتی تھی تو کانون مین اُنگلیان دیتے تھے جو بہت ہیچ دل تھے وہ گرگر پڑے یہ جو واقعہ اہل دربار نے دیکھا تو سمندر جادو سے عرض کیا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور کیا سانحہ ہی آجتک تو کبھی ایسا نہین ہوا نہ ایسی صدا آئی نہ زلزلہ نہ آندھی دیکھیے آمد طوفان معلوم ہوتی ہی شدت و گرمی ہوا سے جسم جلے جاتے ہین ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کیسی کالی آندھی دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی ہی کہ تمام زمانہ تاریک معلوم ہوتا ہی آندھی کے عقب مین ابر غلیظ ہی اُسمین گرج اور چمک ہو رہی ہی اگر یہ کہین برس پڑا تو تمام دنیا کو غرق کر دیگا ہمکو تو کچھ آثار اچھے نہین معلوم ہوتے ہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ مین کیا دیکھون اور کیا سنون میرے خود حواس اِس واقعے کو دیکھکر پران ہوگئے ہین مین خود خیال کر رہا ہون کہ یہ کیا سانحہ ہی کونسی آفت آئی ہی خیال کرکے دیکھو کہ یہ سب بلا اِسی طرف آتی ہی اور کچھ شور و غل کی بھی صدا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ حضور یہ تو پانی کے برسنے کی آواز معلوم ہوتی ہی ابھی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک زمین برابر تخت کے شق ہوئی اور اُس سوراخ سے پانی مثل فوارے کے نکلا اور سامنے تخت سمندر جادو کے حلقہ بندھ گیا پانی جمع ہونے لگا آگے نہین بڑھتا ہی جب مثل ایک چہبچے کے ہوگیا سب نے دیکھا کہ اُس پانی مین موج آئی اور حباب تیرنے لگے اِسقدر حبابون کی کثرت ہوئی کہ تمام پانی مین پانی ہوکر مل گئے ایک شعلہ اُن حبابون سے نکلا کہ جسکی وجہ سے تمام پانی کھولنے لگا ایک آنًا فانًا تو یہ حالت رہی اب تو اہل دربار کے ہوش جاتے رہے اول تو زمین کا شق ہونا دوسرے پانی کا اُسمین سے نکلنا تیسرے اِسقدر حبابون کا پیدا ہونا اور برق کا چمکنا حبابون کا ٹوٹنا اور صداے

افسوس دینا شعلہ کا نکلنا بڑا امر تعجب خیز اور حیرت انگیز تھا اہل دربار تو بصورت آئینہ حیران ہوکر رہگئے اور اِس سانحہ کو دیکھ رہے تھے اُس آندھی وزلزلہ وطوفان کا کچھ بھی خیال نہ رہا سب کے سب اِس امر عجیب کو دیکھنے لگے سمندر جادو کی تو یہ نوبت تھی کہ سکتہ ہوگیا تھا خاموش ازخود فراموش عالم سکوت مین بیٹھا ہوا تھا چشم حیرت واتھی وہ بھی اِسی جانب دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ اُس پانی سے ایک ماہی نے سر نکالا اور اُبھر کر پانی کے اوپر آئی وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور عجیب الخلقت تھی یعنے اُسکے سر پر ایک شاخ تھی چار آنکھین اور دو دانت مثل گراز کے مُنھ کے باہر پیشانی مثل فیل دم مثل اسپ مُنھ مثل شیر کے رنگ سیاہ اُسپر لعل داغ تمام جسم مثل مچھلی کے اُسکے عقب مین ہزارون مچھلیان مثل اُسکے کالی نکلین وہ مچھلی پانی پر قائم ہوئی اُسکے تمام جسم اور آنکھون سے شعلے نکل رہے تھے پانی پر قائم ہوکر مُنھ طرف سمندر جادو کے کرکے مثل انسان کے گویا ہوئی ایسی ہولناک اُسکی آواز تھی کہ تمام عمارت ہلنے لگی یہ حال دیکھکر اور یہ صدا سُنکر سب اہل دربار کے ہوش وحواس جاتے رہے قریب تھا کہ اہل دربار کی روحین بدن سے نکل جائین مگر بڑے سخت جان تھے کہ ایک نہ مرا وہ مچھلی یون سمندر جادو کی جانب مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ زمانہ تیرے ادبار کا آیا اب کچھ دن مین یہان اہل اِسلام کا دورا ہوگا اور مذہب اِسلام کا ڈنکا بجے گا مشرب تصویر پرستی کا نام بھی نہوگا کوئی تصویر پرست باقی نہ رہے گا ایوان نہ طاق کی بھی تباہی کے دن آگئے جسطرح اور طلسم وشہر مثل طلسم فیروزیہ وغیرہ کے تباہ ہوے وہی حال اِسکا بھی ہونے والا ہے اے سمندر جادو ہوشیار ہوجاؤ اپنی فکر کرو ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کرڈالا دریاے سبز رنگ مٹگیا راستہ کھل گیا اور بہارستان جادو ونتظم دشت بہار افزا بھی ہاتھ سے صاحبقران زمان یعنے بدیع الملک کے قتل ہوا رونق دشت بہار افزا جاتی رہی اب کوئی روکنے والا اہل اِسلام کا نہ رہا جو اُنکو اِس جانب کے آنے سے روکے اب وہ بلاخوف وخطر چلے آئین کے ہاے ماہیان طوفان کش ہم سب کو تباہ کرگئن یہ کہکر اُس مچھلی نے ایک نعرہ مارا کہ جسکے بعد ایک حباب اُسکے مُنھ سے نکلا اور وہ ٹوٹا اُسکی چھینٹین اُڑین اور وہ چھینٹین اُسپر اور جو اُسکے گرد تھین پڑین ساتھ ہی سب کے تنون سے شعلے پیدا ہوے اور جلکر خاک ہوگئین وہ پانی بھی خشک ہوگیا سب زمین صاف ہوگئی یہ لوگ حیران تھے کہ یہ کیا واقعہ ہے کیا ہوا یہ مچھلی کیا خبر دے کر چلی گئی سمندر جادو کو تو اسقدر حیرت ہوئی کہ سکتہ کی نوبت ہوگئی ابھی یہ لوگ اِسی حیرت مین تھے کہ ناگاہ پھر زمین برابر تخت کے شق ہوئی اُسکے اندر سے بہت سے لعل نکلے اُنھون نے بھی خبر دی کہ جسکے سبب سے تمام دربار ہل گیا سب نے دیکھا کہ ایک لعل بہت بڑا تھا وہ سبھا کے آگے تھا اُسنے بھی سمندر جادو کی طرف مُنھ کرکے وہی کلام کیے جو اُس مچھلی نے کیے تھے بعد اِس تقریر کے ایک شعلہ اُسکے مُنھ سے نکلا کہ اُس شعلے نے اُسکو اور تمام لعلون کو جلا کر خاک سیاہ کردیا بعد اِسکے اِس زور سے ہوا کا جھونکا آیا کہ وہ خاک تمام اُڑگئی جب یہ واقعہ ہوچکا تو سب کے سب حیران تھے کہ یہ واقعہ تو اُس سے بھی تعجب خیز ہے یہ لوگ یہی خیال کر رہے تھے کہ وہ آندھی جو دریاے سبز رنگ کی جانب سے اُٹھی تھی وہ آکر تمام شہر سمندریہ پر محیط ہوگئی تمام زمانہ

و تاریک ہو گیا ہوا بشدت چلنے لگی اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ اب کسی کو نہین دکھائی دیتا ہو ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا ہو تھوڑے عرصہ کے بعد وہ تاریکی کم ہوئی اب تو سنگباری و برفباری ہونے لگی رعد کی صدا اور برق کی چمک کی شدت ہوئی تھوڑے عرصہ مین وہ تلاطم برطرف ہو گیا اب جو روشنی ہوئی تو سب نے دیکھا کہ ہزارون زاغ و زغن صحن مین بیٹھے ہوے ہین اور منقارون سے خاک اُڑا رہے ہین ایک زاغ بہت بڑا ہو وہ سب کے مقدم کھڑا ہو اُسنے سمندر جادو سے کہا کہ ملکہ ماہیان قتل ہو گئین ہین عیار صاحبقران خضران بن عمرو نے سینے خواجہ ثالث نے انگوٹھا کر کے قتل کیا ہم اُنکی قید سے چھوٹے آپ کو خبر دینے آئے ہین یہ کہکر وہ زاغ چیخ مار کر رویا اور اسکی منقار سے مثل موسیقار کے شعلے نکلے اور وہ زاغ مع اپنے ہمراہیون کے جل گیا اُسکے جلنے کے بعد سب نے دیکھا کہ کچھ شیر اور پلنگ اور کچھ خوک دیوار ایوان پھاند پھاند کر صحن مین آئے اُن سب مین ایک شیر برنگ سیاہ تھا اور سب مین بڑا تھا اُسنے بھی خبر قتل ماہیان دی اُس شیر کے تمام جسم اور مُنہ سے شعلے آگ کے نکل رہے تھے جب خبر دے چکا تو اُسکے مُنھ سے دھوان نکلا وہ دھوان جس جانور کے لگا اُسکے جسم سے دھوان نکلنے لگا یہانتک کہ وہ سب کے سب تمام ہو گئے اور دھوان ہو کر اُڑ گئے بعد اُن سب کے اُڑ جانے کے پھر آندھی سیاہ اُٹھی اُس مرتبہ سے زیادہ تاریکی ہو گئی اُس سے زیادہ زور سے گرم ہوا چلی اُسوقت سے زیادہ برفباری و سنگباری ہوئی اُبکی مرتبہ کچھ مار و عقرب بھی زمین پر گرے جب وہ طوفان کم ہوا تو سب نے دیکھا کہ کچھ لوگ جسمین کچھ مرد ہین اور کچھ عورتین کالی کالی صورتین بڑے بڑے دانت موٹے موٹے ہونٹھ لنبے لنبے بال مرد نیلے نیلے کرتے پہنے ہوے گریبان چاک سرون پر خاک غرقیان باندھے ہوے مُنھ سے شعلے نکلتے ہوے کالے کوڑیالے گلے مین پڑے ہوے سیندور کے ٹیکے پیشانی پر دیے ہوے عورتین کالے کالے لہنگے پہنے ہوے گھٹنون تک چادرین نیلی سرون پر ڈالے چھاتیان مثل بادنجان بریان کے لٹکتی ہوئین مُنھ سے نیلا نیلا پانی بہتا ہوا اگر ناگدا ہدی و کولا سوراخ کانون مین پڑا ہوا اور نیم کا تنکا ناکون مین اُنکے بھی مُنھ سے شعلے نکلتے ہوے صحن مین سب کی سب آ کر کھڑی ہوئین اور ہاے ماہیان واے ماہیان کہکر رونے لگین اِسقدر غل ہوا کہ سوا ہاے ماہیان اور واے ماہیان کے اور کچھ سُنائی نہ دیتا تھا تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ایک برق گری کہ وہ سب کے سب جل گئے اِنکے جلنے کے عرصہ کے بعد ایک ایسی صدا ہولناک آئی کہ تمام اہل دربار بیہوش ہو ہو کر گر پڑے سواے سمندر جادو کے اپنے اپنے دنگلون اور کرسیون سے گر پڑے مگر گلنار جادو یہ واقعہ دیکھکر اُسی وقت جس طرح کہ آیا تھا اُسی طور سے اپنے مقام پر چلا گیا اب دربار مین سواے سمندر جادو کے کوئی ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش ہو کر نہ گر پڑا ہو مگر سمندر جادو اپنے تخت پر عالم سکوت مین بیٹھا ہوا ہو آنکھون سے آنسو جاری ہین حیران ہو کر کبھی صحن کی طرف دیکھتا ہو کبھی اہل دربار کے جانب یہ یون ہی دیکھ ہی رہا تھا کہ ناگاہ دھما دھم کی صدا آنے لگی اب جو صحن کی طرف دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ سیکڑون لاشین آسمان پر سے زمین پر صحن مین گر رہی ہین یہ اُنھین کی صدا ہو بڑی دیر تک لاشین گرا کین تھوڑے

عرصہ کے بعد لاشون کا گرنا موقوف ہوگیا ہی نہ وہ آندھی اور نہ وہ زلزلہ اور نہ گرج اور چمک اور تاریکی و طوفان وہوا و صداے ہولناک اِن لاشون کے گرنے کے بعد برطرف ہوگئی اب کوئی بات نہین ہی نہ برفباری نہ سنگباری ہی نہ تلاطم ہی اُدھر ایکبارگی جیسے کوئی سمندر کو سوتے سے جگاتا ہی ہوش آیا آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا اب جو دیکھا تو تمام اہل دربار کو کرسیون پر سے بیہوش گرا ہوا پایا یہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ لاشین گر رہی ہین تخت پر سے اُٹھا یہ خیال کرکے کہ چلون دیکھون کہ یہ لاشین کسکی ہین اب جو صحن مین آیا تو عجب سامان آنکھون سے دیکھا کہ تمام صحن لاشون سے بھرا ہوا ہی مگر سب لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین کسی کے تن پر ایک تار بھی از قسم پارچہ نہین ہی تمام اعضا دکھائی دیتے ہین بعض اُن مین سن رسیدہ ہین بعض جوان ہین مگر سب عریان کچھ ایسی ایسی کالی کالی صورتین تھین کہ جنکے دیکھنے سے خوف معلوم ہوتا ہی اور کچھ صورتین اُنمین حسینان جہان کی تھین نہایت حسین وخوبصورت اور مہجبین سن اُنکے ابھی تھوڑے ہین کوئی پندرہ برس کی ہی کسیکی شادی نہین ہوئی ہی یہ جو دیکھا اور اُنکی طرف جو نگاہ پڑی گو کہ غم مین مبتلا تھا مگر طبیعت بچین ہوگئی دل مین کہنے لگا کہ اگر یہ سب کی سب زندہ ہوتین اور یون ہی عریان پڑی ہوتین تو مین ضرور اپنا مطلب دلی اِنسے حاصل کرتا ایک کو بھی نہ چھوڑتا مگر کیا کرون مجبور ہون یہ خیال کرکے اُنکی جانب سے منھ پھر الیا مگر جدھر نظر کرتا ہی وہی سمان نظر آتا ہی کیا کرے کوئی اہل دربار سے بھی ہوشیار نہین ہی کہ کسی کو بھیجکر کسی خواص وغیرہ کو بلائے اور اُس سے اِن سب لاشون پر کچھ ڈلوائے تاکہ اُنکی عریانی تو برطرف ہو یہی خیال دل مین کر رہا تھا اِسی کی اِسکو فکر تھی کہ یکایک اِسکی نگاہ لاش پر ماہیان طوفان کش کے جا پڑی کہ وہ بھی مثل انھین لاشون کے پڑی ہوئی تھی یہ دیکھنا تھا کہ اِسکو تاب نہ رہی بیقرار ہو کر چیخ مار کر رونے لگا اور گریبان چاک کر ڈالا سر پر خاک ڈالنے لگا ہاے ماہیان کہتا ہوا اُسکی لاش کے قریب آیا اب اِسکو کچھ خیال نہ رہا کہ یہ سب لاشین برہنہ ہین دوسرے عورتین ہین اُسکے حواس کب بجا تھے آنکھون سے پیہم آنسو روان تھے آتے ہی لاش پر گر پڑا اور لاش کو گلے سے لگا کر رونے لگا تاج سر سے اُتار کر پھینکدیا کہ اب تاج کیا کرنا ہی آج نہ اُترا کل اُتر جائیگا اب ضرور اہل اسلام یہان آکر اِس شہر کو تباہ و تاراج کرینگے اب کون اُنکو روکے گا دریاے سبز رنگ تو ٹلگیا ماہیان کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی یہ خیال کرکے تاج پھینکدیا اور رونے لگا لاش سے لپٹا ہوا رو رہا ہی یہ بھی خیال نہین کرتا ہی کہ یہ لاش برہنہ ہی تیری نظر اِسکے اوپر پڑیگی تو کیا ہوگا اُسکی تو حالت لاش دیکھکر خراب ہوگئی ہی یہ تو یہان بیقرار ہو ہو کر رو رہا ہی اُدھر اہل دربار کو ہوش آیا سب کے سب اُٹھے اپنے کو گرا ہوا کرسیون سے زمین پر پایا ایک ایک کو دیکھکر حیران ہوا اُٹھے یہ خیال ہوا کہ سمندر جادو کی حالت دیکھین کہ اُنپر کیا گذری وہ بھی بیہوش ہوگئے اب جو دیکھا تو بادشاہ کو تخت پر نہ پایا سب حیران ہوے کہ بادشاہ کہان چلے گئے کوئی ابھی صحن کی جانب نہین دیکھتا ہی جو سمندر جادو کو دیکھے آپس مین کہنے لگے کہ معلوم یہ ہوتا ہی کہ جب بادشاہ نے ہمکو بیہوش پایا تو اُٹھکر محل مین تشریف لیگئے ہمکو اُنسے کیسی شرمندگی ہوگی کیونکہ وہ اپنے دل مین یون کہین گے کہ یہ لوگ کیسے بزدل تھے کہ اِنسے ایسی صدا کی برداشت نہ ہوسکی بیہوش ہوکر گر پڑے اور ایسے بیہوش ہوے کہ جنکو یہ خبر نہ رہی کہ تم

گرے اور کب نہین دوسرے نے کہا کہ ہمارے خیال مین نہین آتا کہ ہمتو اُس صدا کو
سنکے بیہوش ہو گئے اور بادشاہ کیون نہ بیہوش ہوے اِسکا کیا سبب اُسکے جواب مین
ایک بولا کہ بادشاہ بھی بیہوش ہوے ہونگے ہمکو نہین معلوم کیونکہ ایک کو دوسرے کی خبر کب
تھی اُنکو ہمسے پہلے ہوش آگیا وہ محل مین چلے گئے گو یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ صدا کیسی تھی اور یہ جو
امر آج واقع ہوے ہے یہ کیا تھا ان باتون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ ماہیان طوفان کش کو بھی
عیارون نے قتل کیا اب ضرور اہل اسلام اِدھر کو لشکر کشی کرینگے اور سمندر یہ پہ آئین گے
یہان بھی مقابلہ ہوگا دیکھیے اِسکا انجام کیا ہو یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان جاتے
ہین بغیر اُس ملک کو لیے ہوے باز نہین آتے ہین یہ لوگ تو آپس مین یہ کہ رہے تھے کہ
اِس عرصہ مین ماہیان کے بھی ملازمون کو ہوش آیا اُنھون نے جو یہ گفتگو سُنی تو وہ بھی قریب
اُن لوگون کے آئے اور کہنے لگے کہ کیا سمندر جادو محل مین تشریف لیگئے ہین اور گلنار
جادو کہان ہین وہ ہمارے ساتھ چلین تاکہ ہم جاکر خبر دریافت کرین کہ وہان کیا گذری کیونکہ چند
واقعہ اِسوقت ایسے گذرے ہین کہ جس سے ہم لوگون کے دل پریشان ہین اہل دربار نے
اُنسے کہا کہ کیا تمکو نہین معلوم کہ بادشاہ محل مین تشریف لیگئے ہین یا نہین اور نہ گلنار کی ہمکو خبر ہی ہم خود
اپنے ہوش مین نہ تھے ہمکو اُنکی کیا خبر ارے میان تم کسکی خبر کو جاؤگے ماہیان تو ماری گئین یہ
اُٹھین کے تو مرنے کی علامت ہی ملازمان ماہیان نے کہا کہ یون تو نہ کہیے خداوند ایسا
نہ کرین یہ لوگ ابھی تک ایسے بدحواس ہین کہ اِنکو صحن کی خبر نہین کہ وہان کیا گذری اور کیا
ہو رہا ہی تھوڑی دیر کے بعد جب سب کے حواس درست ہوے تو ایک کے کان مین
رونے کی صدا آئی اُسنے آنکھ اُٹھا کر اُس آواز کے جانب دیکھا کیونکہ اُسکو یہ معلوم ہوا تھا کہ
کوئی شخص صحن مین رو رہا ہی اِسی سبب سے اُسنے اُس طرف کو دیکھا تھا اُسنے جو دیکھا تو یہ
نظر آیا کہ صحن مین کچھ لاشین پڑی ہین درمیان مین اُن لاشون کے ایک لاش سے کوئی لپٹا ہوا
رو رہا ہی یہ جو دیکھا تو اُسنے اورون سے کہا کہ دیکھو تو یہ کیا واقعہ ہی یہ لاشین کیسی ہین اور یہ کون
رو رہا ہی یہ تو دوسرا واقعہ تعجب خیز ہی خداوند خیر کرین جبتک ہم لوگ بیہوش ہوے تھے جبتک
یہ لاشین نہ تھین اِس عرصہ مین کہان سے آگئین خیر آؤ دیکھین کہ یہ لاشین کسکی ہین اور یہ رونیوالا
کون ہی تاکہ اِسکی خبر اپنے بادشاہ کو کرین یہ کہکر وہ سردار اُٹھ کھڑا ہوا اُسکے اُٹھنے سے اور
لوگ بھی اُٹھے اور یہ کہتے ہوے آگے بڑھے اب جو اور سب نے دیکھا تو وہ بھی
اُٹھے اور دالان سے صحن مین آئے اُنھون نے پھر لاشون کو برہنہ پایا سب نے اپنے مُنھ
پھیر لیے اور کہنے لگے کہ یہ کیا امر ہی کہ عورتون کی لاشین اور برہنہ پڑی ہین کیا بیہودہ وہ لوگ
اِنکے وارث تھے کہ جو یون لاشین لائے ہین کوئی جاکر کسی عورت کو لائے کہ وہ اِن لاشون
پر کچھ اُڑھا دے تاکہ ہم اُس شخص سے دریافت کرین کہ یہ لاشین کسکی ہین یہ لوگ ابھی ابھی
کہ رہے تھے کہ اُنمین سے ایک نے کہا کہ تم لوگ کدھر ہو جو شخص کہ رو رہا ہی یہ ہمارے
بادشاہ سمندر جادو ہین تم لوگ کسقدر بیخبر ہو یہ جو اُس شخص نے کہا تو اب تو سب نے اُسطرف
کو دیکھا تو پہچانا اور یہ دیکھا کہ واقعی بادشاہ ہین اُدھر ملازمان ماہیان نے اپنی ملکہ کی خواصون کو
پہچانا رو کر اُن لوگون سے کہنے لگے کہ آپ لوگ سچ کہتے ہین کہ تم کسکی خبر کو جاؤگے تمھاری

ملکہ کی تو قتل کی خبر آئی ہی ہمکو یقین نہوتا تھا مگر اب ہمکو بالکل یقین ہو گیا کہ واقعی ملکہ قتل ہو گئین یہ لاشین
اُسکی خواصون کی ہین اُنکی بھی لاش انھین لاشون مین ہو گی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جس لاش سے سمندر ر
جادو لپٹے ہوے رو رہے ہین وہی لاش ماہیان کی ہی اور معلوم ہوتی ہی جلد دیکھین یہ خیال
نہ کرو کہ یہ لاشین برہنہ ہین اِسوقت مین اِسکا خیال کرنا کہ جب کوئی اِنکو پوشیدہ کر سکے تو جائین
کچھ ضرور نہین ہی ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہی یہ کہکر ملازم اُسطرف کو روانہ ہوے جب قریب اُسکے
پہونچے تو دیکھا کہ واقعی سمندر رجادو ایک لاش سے لپٹے ہوے رو رہے ہین گریبان چاک
سر پر خاک ہی اور برہنہ سر ہین تاج بھی نہین ہی آنکھون سے دریاے خون جاری ہی از حد
بیقراری ہی یہ دیکھکر وہ سب سے سب رونے لگے اور اپنی جانین کھونے لگے اِدھر تو ملازم
ماہیان رو رہے تھے اُدھر ملازمان سمندر رجادو اپنی جان دینے لگے ابتو ایک کہرام
مچگیا ہر ایک سر پیٹنے لگا حال تباہ کرنے لگا یہ حال تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی بسبب
گریہ وزاری کے بڑی دیر تک یہی حالت رہی اور شدت رقت رہی ابتو یہ بھی کسی کو خیال
نہ تھا کہ یہ لاشین عورتون کی ہین اور برہنہ ہین بڑے عرصہ کے بعد جوش رقت کم ہوا اُدھر
سمندر رجادو کو بھی خیال آیا کہ یہ کیا حال ہی مرد ہو کر یون روتا ہی ارے یہ کوئی تیری عزیزہ
تھی ایک نوکر تھی مرگئی مرگئی اُٹھ اپنے حواس درست کر اِنکے جلانے کی فکر کر بہت بڑی
ساحرہ قتل ہوئی ہی خیر اِس رونے سے وہ زندہ نہو جائیگی انجام کی فکر کر کیونکہ دشمن کے
آنے کی راہ کھل گئی ہی کہین ایسا نہو کہ وہ لشکر کشی کر کے چلا آئے یہ خیال کر کے اُٹھا مگر اب
جو لاش برہنہ پر نگاہ پڑی تو وہ خیال جاتا رہا پھر رونے لگا جو سردار کہ قریب اُسکے پہونچ
گئے تھے اُنھون نے اُسکو روکا کیونکہ ابکی مرتبہ اِسقدر اُسنے اپنے کو تباہ کیا تھا کہ غش
آگیا وہ اپنے کو ہلاک کیے ڈالتا تھا جب اُسکو غش آگیا تو لوگ اُسکو اُٹھا کر دالان مین لائے
تخت پر لٹایا گلاب وغیرہ چھڑکا ہوش آیا مگر وہی حالت ہی کم نہین ہوتی ہی یہی کلام زبان پر ہین
کہ اے ماہیان طوفان کش تم ہماری کمر توڑ گئین سحران نے مر کر ایک بازو توڑا تمنے مر کر
دوسرا بازو و کمر توڑ ڈالی ہمکو جیتے جی مار گئین ہاے مین کیا کرون یہ غم تو مجکو ہلاک کریگا اُدھر
اُسکے ملازم حال اپنا تباہ کر رہے ہین یہان بادشاہ کو سردارون نے سمجھانا شروع کیا کہ آپ
کیون اِسقدر اپنی حالت تباہ کرتے ہین آپ کے رونے سے وہ زندہ نہو جائینگی مرنے والی
مرگئی اِس سے کیا حاصل اب اِنکی فکر فرمائیے جب بہت اُن سب نے سمجھایا تو بادشاہ کو
ہوش آیا گریہ کو ضبط کیا اپنے حواس درست کیے حکم کیا کہ جاو فکر کرو لاشین اُٹھانے کی تاکہ
اِن سب کے آخری کام سے فرصت کر لین یہ غم تو ہمیشہ رہے گا فوراً اُن لوگون نے سامان
لاش اُٹھانے کا کیا جو کچھ کہ اُنکے یہان سامان ہوتا ہی وہ سب مہیا کیا سب لاشین اُٹھا کر لیچلے
سمندر رجادو و سرداران سمندر رجادو و ماہیان طوفان کش کے ملازم سب روتے جاتے
تھے جو کوئی سنتا تھا کہ ماہیان طوفان کش قتل ہو گئی دریاے سبز رنگ مٹگیا وہ اپنی حالت
تباہ کرتا تھا یہ لوگ لاش کو لے کر مرگھٹے پر گئے وہان سب لاشون کو لیجا کر جلایا پھونکا سب نے
اپنی حالت تباہ کی جب سب کامون سے فرصت ہو گئی تو سب واپس آئے ملازمون نے
ماہیان کے سمندر رجادو سے کہا کہ اگر حکم ہو تو ہم لوگ آپکی خدمت مین حاضر رہین اب وہان

پر ہم لوگ کس شخص کے پاس جائین جسکا سہارا تھا وہ بی بی تو بیکنٹھ کو تشریف لے گئین اب
ہم لوگ کسکے ہو کر زندگی بسر کرین سمندر جادو نے کہا کہ تم لوگ پریشان نہو مین تمکو مثل تمہاری
ملکہ کے رکھونگا کہ تمہارے دل سے اُنکا غم جاتا رہے یہ کہکر حکم دیا کہ تمام شہر مین
منادی کرادو کہ کل شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی شخص اپنے گھر مین کسی قسم کی کوئی خوشی
نہ کرے اور ہمارے واسطے بھی پوشاک سیاہ لاؤ ساتھ ہی اِسکے حکم کے اُسیوقت
پوشاک سیاہ حاضر کی گئی سمندر جادو نے لباس سیاہ پہنا سب اہل دربار کو بھی حکم پوشاک
سیاہ پہننے کا دیا گیا اور کہا کہ تین دن تک مین دربار نہ کرونگا تمام شہر بموجب میرے حکم کے
کاربند ہو یہ غم مجکو بہت بڑا ہی یہ صدمۂ عظیم ہی یہ حکم دے کر سمندر جادو داخل محل ہوا ابھی
صحن مین تھا کہ ایک باز برنگ سیاہ آکر اِسکے سامنے ایک دیوار پر بیٹھ گیا یہ اُسکو دیکھکر
اپنے دل مین کہنے لگا کہ آجتک ہمنے سیاہ باز نہین دیکھا ہی آج جو واقعہ پیش آیا وہ عجیب اور
تعجب خیز نظر آیا یہ خیال کرتا ہوا آگے کو روانہ ہوا ابھی دو قدم آگے چلا تھا کہ اُس باز نے آواز
انسانی کہا کہ ای سمندر جادو آگاہ ہو کہ ماہیان تو قتل ہوئی اُسکو جلا بھی آیا افسوس اُسکے حال
پر کہ جو دشت بہار افزا مین قتل ہوا اُسکی لاش کو زاغ و زغن نے کھایا وہ تو تیرا بہت بڑا
دوست تھا تو نے اُسکی خبر نہ لی کوئی کیا دوستی کا بھروسا کرے تمکو خبر بھی ہوئی اُسپر بھی تمنے
اُسکی خبر نہ لی خیر آگاہ ہو کہ زمانہ تمہارے ادبار کا آیا شہر سمندر یہ پر اہل اِسلام کا قبضہ ہوگا طلسم
ایوان نہ طاق کی بھی عمر تمام ہوگئی وہ بھی قبضہ مین اہل اِسلام کے آجائیگا کہین تصویر پرستون کا
نام و نشان نہ باقی رہے گا یہ ساری نحس قدمی آئینہ اندام جادو کی ہی جسکو کہ ایوان جادو
نے اپنے طلسم مین پناہ دی ہی نہ وہ اِسکو پناہ دیتا نہ اہل اِسلام اِدھر کو آتے یہ لوگ بڑے
صاحب اقبال ہین اِنسے کوئی مقابلہ کر سکتا ہی دیکھو تو کہ سحران و ماہیان کو کیونکر قتل کیا یہ
کہکر وہ باز خوب رویا اور اُڑکر جانے کا قصد کیا کہ ایک برق چمک کر اُسپر گری وہ جلکر خاک
ہو گیا سمندر جادو کو اور زیادہ صدمہ ہوا مغموم ہوکر بارہ دری کے جانب چلا تھا کہ باز سبز
رنگ جو کہ مہینہ بھر کے بعد دریاے سبز رنگ سے نکلتا تھا اور میلہ جمع ہوتا تھا وہ باز
اہل میلہ کو منسبت مذہب تصویر پرستی کے ترغیب دیتا تھا بعد اُسکے اُڑکر اہل میلہ پر اپنے پرون
سے پانی چھڑکتا تھا جسکے سبب سے سب اہل میلہ بیہوش ہو جاتے تھے جب ہوش آتا تھا
تو دوسری تصویرین اپنے گلون مین پاتے تھے یہ سحر اِسی سمندر جادو کا تھا جب دریا
مٹ گیا اور وہ باز وہان سے اُسکے پاس آیا اور اِسکے بازو پر بیٹھ گیا اور وہی کلام کیے جو
کہ باز سیاہ نے کیے تھے صرف اِسقدر اور کہا کہ اب مجکو کیا حکم ہوتا ہی مین کہان جاؤن
سمندر جادو نے جو اُس باز کو دیکھا اور یہ کلام سُنا تو کہا کہ ای باز سبز رنگ مین کیا بتاؤن
کہ تو کہان رہ خیر اب تو تو جاکر اُس گنبد مین اپنا آشیانہ بنا جو کہ دریاے سبز رنگ کے اندر
تھا اُسمین قبر سامری ہی جو کوئی اُدھر سے آئے اُسکو منع کرنا اِدھر آنے نہ دینا وہ گنبد
برسون سے بند ہی اُسپر طلسم ہی یہ سُنکے وہ باز سبز رنگ پر واز کر گیا چونکہ یہ باز اور گنبد دونون
سحر ہین سمندر جادو کے اُنکا اختیار اُسنے ماہیان کو نہین دیا تھا جیسا کہ دریاے سبز رنگ
کا دیا تھا کہ اُسکے مرنے سے مٹ گیا اگر یہ بھی اُسکے اختیار مین ہوتے تو یہ بھی سحر تمام ہوتا

چونکہ ابھی سمندر جادو حیات ہی اس سبب سے یہ دونون سحر باقی ہین زمانۂ قتل سمندر جادو مین اسکا بھی حال معلوم ہوگا کہ اس گنبد سے کیا ظاہر ہوا اور اُس باز نے کیا کام کیا جب وہ باز چلا گیا تو سمندر جادو بارہ دری مین آیا مُنھ لپیٹ کر پڑ رہا نہ کچھ کھایا نہ پیا رنج وغم سے باز نہ رہا ماہیان طوفان کش کے اسکو تو مبتلاے رنج رکھا جاتا ہی اُدھر تمام شہر مین منادی سنے ندا کردی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہو تین دن تک کوئی اپنے گھر مین خوشی نہ کرے اور غم کرے ماہیان کا کیونکہ بادشاہ کا حکم ہی بادشاہ خود سیاہ پوش ہوا ہی ماہیان کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا ہی یہ خبر جو شہر مین پھیلی تو تمام شہر سیاہ پوش ہو گیا شادی ہونا موقوف ہو گئی اسوقت کوئی ایسا نہ تھا جو سیاہ پوش نہو کیا غریب کیا امیر کیا جوان کیا پیر جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو وہ کالے کپڑے پہنے ہوے ہی ہر جگہ یہی چرچے ہو رہے ہین کہ بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی کہ جسکا کوئی ہمسر نہ تھا اُدھر اس مہینہ مین تین صدمے بہت بڑے بادشاہ کو ہوے پہلا صدمہ آفتاب جادو کا اُس سے نجات پائی نہ تھی کہ دوسرا صدمہ اُس سے بڑھکر ملکہ سحران سیہ پوش کا اُٹھایا کہ جسکے سبب سے نصف زور رہگیا تھا وہ خود فرماتے تھے کہ میرا ایک بازو ٹوٹ گیا ابھی اُسکو کوئی ایسا عرصہ نہوا تھا شاید کوئی تین دن گذرے ہونگے پوری فراغت بھی نہونے پائی تھی کہ اس رنج کا سامنا ہوا اب تو یقین ہی کہ بادشاہ کی زندگی نہوا ہے کو خود ہلاک کرین یہ خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اُنھون نے تمام شہر کو سیاہ پوش ہونے کا حکم دیا ہی اور آپ بھی سیاہ پوش ہوے ہین ایک نے کہا کہ مین نے خود اُنکی زبانی سُنا ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ ای ماہیان تم میرا دوسرا بازو اور کمر توڑ گئین اب مین کیا کرون اہل شہر باہم یہ چرچے کرتے ہین اب یہان سمندر جادو کو تو رنج وغم مین ماہیان طوفان کش کے رکھا جاتا ہی آیندہ اسکا احوال بیان کیا جائیگا اب

کچھ حال دختر آفتاب جادو مین قلم فرسائی کیجاتی ہی کہ یہ واسطے گرفتاری اور تلاش عیاران لشکر اسلام کے گئی ہی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ دختر آفتاب جادو نے جب خبر قتل اپنے باپ کی سُنی تھی تو بعد ایک دن کے سحر سے دریافت کرنے کے براے تلاش عیاران لشکر اسلام روانہ ہوئی ہی ابھی تک اُسکا حال نہین تحریر ہوا تھا اب تحریر ہوتا ہی کیونکہ یہ ساحرہ نہایت زبردست ہی یہ بھی شاگرد اور تعلیم یافتہ اپنے باپ کی ہی آفتاب جادو نے خود اسکو سحر تعلیم کیے تھے دوسرے یہ ابھی کم سن بھی ہی اور حسین تو ایسی ہی کہ اسکا مثل و نظیر نہین ہی کوئی دوسرا شہر سمندریہ مین سواے سمندر جادو کی دختر کے جواب دینے والا نہین ہی حالانکہ زنان شہر سمندریہ کل حسین ہین وہ جہان حسن پرستان ہی مگر اسکا جواب دینے والا کوئی نہین ہی خدا نے اسکو وہ حسن و جمال دیا تھا کہ زہرۂ فلک کی اُسکے روبرو کچھ اصل و حقیقت نہ تھی اُسکا حسن زاہد فریب عابد کش تھا اگر فرشتہ آسمان کے اُسکی صورت دیکھ پائین تو مثل ہاروت و ماروت کے اُسکی چاہ مین تمام دنیا کے کنوئین جھانکتے پھرین اور اُسکے دام گیسو مین اسیر ہو کر تمام عمر نہ رہا ہون جب فرشتون کا یہ حال ہو کہ جنکے نفس نہین ہی تو بشر کا کیا حال ہوگا جو کہ نفس امارہ رکھتا ہی اور شیطان

ہمہ وقت اُسپر مسلط ہی وہ کیونکر نہ اُسکی محبت مین تمام جہان کی خاک چھانین اور عاشق نہین اور
گوسے سبقت کیونکر نہ لیجائین یہ جمال اور حسن اُسکا دیکھکر سب اُسکا دم بھرتے ہین اور اُسپر
مرتے ہین وہ اُسکی جُٹی بھوین وہ نرگسی آنکھین وہ ستوان ناک وہ چاندسی پیشانی وہ گل سے
عارض وہ غنچہ سا دہن پتلے پتلے ہونٹھ موتی کے مانند دانت صراحی دار گردن وہ چوڑا سینہ
اُسپر جوبن کا اُبھار جو کہ عاشق کے دل کو پامال کر ڈالے اگر پا جائے تو عمر بھر ہاتھ نہ اُٹھائے
یہ معلوم ہوتا تھا کہ دریاے حسن کے دو حباب ہین وہ بلوری ایسے بازو سڈول نور کے
سانچے مین ڈھلے ہوے وہ بھری ہوئی کلائیان وہ صاف صاف شکم وہ اُسمین ناف
یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا دریاے نور مین گرداب پڑا ہی اب آگے اِسکے جانے ادب ہی
بہت موشگافی اچھی نہین ہی قلم کی بھی طبیعت ہاتھ سے جاتی رہتی ہی مین اِس بات پر تمام کرتا
ہون کہ گویا آئینہ مین بال آگیا ہی یا بموجب مصرعہ دو انگشت از ید قدرت شدہ خم ٭ وہ صندل
سے زانو کہ جسکو دیکھ کے عشاق بیتاب ہون وہ سیمین ساق اُسکے سراپا کی کیا تعریف کیجائے
اور کیا بیان ہو سکے قلم کو اُسکے حسن کی تعریف کرنے مین غش آتا ہی دوات ہر مرتبہ بسبب
اُسکے حسن کے حیرت زدہ ہو کر روانی سے اُسکی سیاہی تھم جاتی ہی کیا اُسکا حسن ہی کہ اگر
کوئی خواب مین دیکھ لے تو ہزار جان و دل سے اُسپر فریفتہ ہو جائے اُسپر وہ دھانی پوشاک
گویا کہ آراستہ دُلھن ہی اُسپر وہ چھاتیون کا اُبھار غضب ڈھاتا تھا بس وہ بت رعنا بصد ناز و ادا
اپنی مان سے رخصت ہو کر گو لاکھ لاکھ مان منع کرتی رہی مگر بسبب جوش خون کے تخت سحر
تیار کر کے براے تلاش عیاران لشکر اسلام روانہ ہوئی تخت اُڑاتی ہوئی ایک صحرا مین
پہونچی چونکہ غصہ مین چلی تھی راہ بھول گئی اور کسی جانب نکل گئی اُسی حالت مین دوپہر تک تمازت
آفتاب مین راہ طی کی بسبب شدت دھوپ کے وہ پھول سا مکھڑا سرخ ہو گیا مثل گل
پژمردہ کے کمھلا گیا رخسارون پر جو قطرے عرق کے پڑے تھے تو اُس سے یہ
ثابت ہوتا تھا کہ گویا گل سرخ پر قطرہ شبنم کے پڑے ہین شدت دھوپ سے یہ حالت
ہوئی کہ ہانپنے لگی پیاس نے غلبہ کیا تمام جسم نازنین پسینے مین ڈوب گیا ایک تو شدت
دھوپ کی دوسرے غم و غصہ تیسرے سحر کو زور دیتی ہوئی جب یہ نوبت ہوئی تو یہ خیال کیا
کہ کسی جگہ تو دم لیکے پھر چلین گے یہ خیال کر کے صحرا مین اُتری اور ایک شجر سایہ دار
کے نیچے تخت اُتارا جب زمین پر پہونچی تو اُس جنگل کو بہت پر بہار پایا جا بجا اُسمین درخت
میوے کے لگے ہوے تھے اور سبزہ اُگا ہوا تھا کچھ حوض بنے ہوے تھے گرد اُن
حوضون کے ناندے رکھے ہوے تھے اُسمین درخت پھولون کے لگے ہوے تھے
اور وسط صحرا مین رکھے ہوے تھے اور وہان پر ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اُس
چبوترے پر ایک بہت بڑے درخت کا سایہ تھا یہ دیکھکر اپنے تخت پر سے اُتری اور ایک
درخت کے نیچے آکر کچھ میوہ توڑا اور کھایا بعد اُسکے حوض سے پانی پیا حواس درست
ہوا جو لگی پسینہ خشک ہو گیا طبیعت کو راحت ملی غنچۂ دل شگفتہ ہو گیا اِسنے قدم آگے بڑھایا
ایک بارہ دری نظر آئی یہ اِس خیال سے طرف اُس بارہ دری کے چلی کہ چلکر ذرا دم بھر اِس بارہ دری مین
آرام کر کے دن سہ پہر کو پھر اُنکی تلاش مین روانہ ہونگی بس یہ قریب اُسکے آئی اُسکو بھی سنگ مرمر کا پایا

پردے زربفتی اُسمین پڑے ہوے تھے مقیش کے پھندنے لگے ہوے تھے یہ پردہ
اُٹھاکر اُسکے اندر گئی جاکر کیا دیکھتی ہی کہ بارہ دری مثل عروس شب اول کے سجی ہوئی ہی
چھت پردے شیشہ آلات سے آراستہ ہی کنول اور جھاڑ وغیرہ لگے ہوے ہین ایک آئینہ
قد آدم کہ جسکو دیکھکر عقل انسان گم ہو اور حیران آئینہ دار رہجائے لگے ہوے ہین جابجا مرقع
نادر کار سحر نگار آویزان ہین فرش مخمل کاشانی کا کیا ہوا ہی کرسیان ذرنگل بچھے ہوے ہین
وسط بارہ دری مین ایک مسند زرنگار بصد آب و تاب بچھی ہوئی ہی اور ایک مسہری بھی بچھی
ہوئی ہی اُسپر نگیرہ تمامی کا کھچا ہوا ہی اُس مسند کے کنارے کشتی شراب کی اور قاب کباب
کی رکھی ہوئی ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہان کوئی بیٹھا ہوا شرابخواری کر رہا تھا ابھی ابھی کسی ضرورت
سے کہین گیا ہی یہ شراب کی تو عادی بہت تھی اِسنے کچھ بھی خیال نہ کیا صراحی اُٹھا کے جام
مین شراب اُنڈیلی اور قصد پینے کا کیا کہ آواز آئی او لڑکی کیا کرتی ہی اِسقدر گستاخ ہوئی کہ ہمارے
مالک کے جام مین شراب پیتی ہی تو تو بڑی چالاک معلوم ہوتی ہی ایک تو بغیر اجازت کے
یہان چلی آئی ہمنے خیال کیا کہ آسنے دو سیر کرکے چلی جائیگی اُسپر یہ بیباکی کہ بغیر کسی کے دریافت
کیے ہوے مثل اپنے گھر کے شراب پینے لگی دستخوش دنگھدار ورنہ خرابی ہوگی یہ مقام کسی لیسے
ویسے کا نہین ہی یہ بہت بڑے زبردست کا مکان ہی کہ جنکے نام سے بہت لوگ پریشان ہوتے
ہین دوسرے یہ مقام متبرک ہی یہان کسی کو شرابخواری کی اجازت نہین ہی سواے ہماری
ملکہ کے آئندہ تمکو اختیار ہی یہ جو صدا اُسنے سُنی تو جام کو ہاتھ سے رکھدیا اور ادھر اُدھر
دیکھنے لگی کہ یہ کون بول رہا ہی کسی کو جب نہ پایا تو دل مین کہا کہ یہ کیا واقعہ ہی نہ معلوم کون ایسا
دشمن ہی جو شراب پینے سے منع کرتا ہی ہوگا بھی تو اپنا کام کر یہ خیال دل مین کرکے پھر ساغر
اُٹھایا کہ شراب پیون کہ پھر وہی صدا آئی اِسنے فوراً آواز دی اور کہا کہ تو کون ہی جو نظر نہین آتا
اور مجکو شراب پینے سے مانع ہوتا ہی اب جو دیکھا غور کرکے تو یہ نظر پڑا کہ وہ جو تصویرین
اُس بارہ دری کے سقف مین اور در و دیوار پر لگی ہین اُسمین سے ایک تصویر منع کر رہی ہی
یہ دیکھکر اِسنے خیال کیا کہ یہ مکان کسی ساحر کا ہی جو یہ صحرا مین بھی کوئی اِسکا نگہبان نہین ہی اِسی
سبب سے اُسنے یہ تدبیر کی ہی کہ یہ سحر یہان قائم کیا کہ کوئی غیر شخص آکر کوئی چیز یہان سے سرقہ
نہ کرے اور نہ لیجائے کوئی ساحر زبردست ہی خیر کوئی ہو تو بھی تو ساحرہ ہی اور کسکی شاگرد
اور تعلیم یافتہ ہی کہ جسکا شہر سمندر یہ مین مثل و نظیر نہ تھا بعد ما سیان و مہران کے والد بزرگوار
تجھے تیرا کوئی کیا بنا لیگا یہ خیال کرکے وہ جام لب سے لگا کر پی گئی ابھی اُس جام کو ہاتھ
سے نہ رکھا تھا کہ یکایک ایک تڑاقہ ہوا ایک تصویر اُن تصویرون مین سے اُچھل کر زمین
پر آئی اور یون کہنے لگی کہ او لڑکی تو اپنے دل مین سمجھی کیا ہی کہ ہم منع کرتے رہے تو نے نہ
مانا ہماری ملکہ کے جام مین شراب پی لی اب تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگی یہ کہکر شعلہ منھ
سے نکالا اور اُسپر پھینکا چونکہ وہ ساحرہ زبردست تھی گو کہ ابھی اُسکا سن کچھ نہ تھا مگر بڑی کامل
تھی دوسرے شاگرد آفتاب جادو کی تھی شعلہ کو آتے دیکھکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ شعلہ
اُسی مقام پر سرد ہوکر رہگیا ملکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ او تصویر تو کیا بکتی ہی اور بیہودہ باتین
زبان پر لاتی ہی مین نے ایسی بہت سی تصویرین بنا کر مٹا ڈالی ہین جا اپنے مقام پر ورنہ مین تجکو

ابھی خاک سیاہ کر ڈالونگی اُس تصویر نے نہایت غضبناک ہو کر کہا اور جواب دیا کہ او چھوکری تو کیا بکتی ہی یہان کوئی تیرا سحر کام نہ دیگا جا خیر اسی مین ہی کہ اپنی جان سلامت لیکر چلی جا یہ مقام وہ ہی کہ جہان بڑے بڑے ساحر کام کرنے مین خوف کرتے ہین تیری کیا حقیقت ہی یہ کہکر پھر اُس تصویر نے شعلہ چھوڑا کہ وہ شعلہ لپکتا ہوا طرف ملکہ غزالان آہو چشم کے چلا اسنے اُسکو بھی سرد کیا جب وہ بھی شعلہ سرد ہو گیا تب اِسکو غصہ آگیا بہت زور سے وہ تصویر چلائی کہ جسکی صدا سے تمام بارہ دری ہل گئی اگر اسکے مقام پر کوئی اور ساحرہ ہوتی تو اُسکا کلیجہ پھٹ جاتا یہ ایسی ہی زبردست تھی کہ کچھ ضرر نہوا جب تصویر نے یہ دیکھا کہ یہ کسی طرح میرے حربے سے ہلاک نہین ہوتی ہی تو اُسوقت مین عاجز ہو کر مسہری کی جانب مُنھ کر کے پکاری کہ اے ملکہ اُٹھو دیکھو تو یہ کون لڑکی آئی ہی کہ جسنے بغیر اجازت آپ کے آپ کے جام مین شراب پی لی مین نے لاکھ لاکھ منع کیا مگر اِسنے نہ مانا اور نہ سماعت کی آخر کو مین نے عاجز ہو کر اُسکا مقابلہ کیا مگر میرا کوئی حربہ کارگر نہوا اب آپ اُٹھیے اور اِسکو سزا دیجیے ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ صحرا ایک ساحرہ کے قبضہ مین ہی وہ ہمہ وقت یہان رہتی ہی اُسنے یہ بارہ دری اور یہ صحرا سب سحر سے درست کیا ہی اور اِس بارہ دری مین یہ سحر کیا ہی کہ جو کوئی اندر بارہ دری کے آئے اور کوئی چیز چھوئے تو وہ جو تصویرین لگی ہوئی ہین وہ منع کرین اگر مان لے اور چلا جائے تو خیر ورنہ وہ تصویر اُسکو گرفتار کر لیتی ہی وہی ہوا جب اُسنے دیکھا کہ میرا حربہ کارگر نہین ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی ساحرہ ہی تو اُسنے اُسکو پکارا کہ جسکے وہ سحر سے تیار ہوئی ہی تھی جب اُسنے پکارا تو غزالان آہو چشم نے سُنا کہ اُسنے کسی کو میری طرف دیکھکر پکارا ہی اِسنے خیال کیا کہ دیکھون یہ کسکو پکارتی ہی اور مسہری پر کون ہی اِسنے یہ دیکھا کہ ایک ساحرہ مسہری پر لیٹی ہوئی ہی اور سو رہی ہی دو شالہ سیاہ اوڑھے ہی جیسے ہی اِسنے یہ صدا دی تو رَاگا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کون ہی کسنے مجکو پکارا ہی کون بارہ دری مین آیا ہی بغیر میری اجازت کے کسنے میری بارہ دری مین قدم رکھا کون ایسا بے ادب ہی باوجودیکہ میری کنیزون نے منع بھی کیا مگر نہ مانا کون اجل رسیدہ ہی میرے روبرو تو آئے مین اُسکو دیکھون یہ کہکر مثل بلائے آسمانی کے مسہری پر سے اُٹھی اور اُسپر سے اُترکے مسند کے قریب آئی اب جو اُسکی صورت ملکہ غزالان آہو چشم نے دیکھی تو عجب ہیئت پائی بال سر کے فتیلہ فتیلہ چھوٹے ہوئے اور مُنھ پر پڑے ہوئے اور بڑے بڑے دانت کالی صورت آنکھین دو طاس خون تنگ پیشانی گردن کوتاہ بڑے بڑے ہاتھ قد دراز پیشانی پر قشقہ دیا ہوا ناک و کان و مُنھ و آنکھین عجب ہیئت کی منھ سے شعلے نکلتے ہوئے بڑے بڑے افعی ہاتھون و گردن سے لپٹے ہوئے سیاہ عقرب ابروؤن پر بیٹھے ہوئے آکر سامنے کھڑی ہوئی ایسی وہ غصہ مین تھی کہ اُسکو کچھ نہ دکھائی دیا وہان آکر کہنے لگی کہ وہ کون ہی اور کہان ہی میرے روبرو تو آئے ذرا مین بھی تو دیکھون یہ جو اُسنے کہا تو اُس تصویر نے کہا کہ یہ آپ کے روبرو استادہ ہی دیکھیے اُسنے اب جو آنکھین پھاڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک لڑکی کم سن پندرہ سولہ برس کا سن جسکے حسن کے روبرو آفتاب کی ضو ماند ہی سبز جوڑا پہنے ہوئے کنارے مسند کے کھڑی ہوئی ہی اور ہنس رہی ہی جب ہنستی تھی تو ایسی خوشبو آتی تھی کہ تمام بارہ دری مہک جاتی تھی ایک جھولی بادلے

کی اُسکے شانے پر پڑی ہوئی ہی یہ دیکھکر وہ کہنے لگی کہ او چھوکری تو کون ہی اور کہان سے آئی
ہی تو یہ نہین جانتی ہی کہ مین یہان رہتی ہون یہ مقام تو میرے نام نامی سے پاسے نام ہی اور یہ صحرا
میرے تحت و تصرف مین ہی یہان کوئی سواے ساحر کے غیر ساحر نہین آسکتا ہی مگر ساحر
بھی وہ ساحر جو مثل میرے ہو اگر ایسا ویسا آئے تو فوراً جل جائے یا گرفتار ہو جائے یہ
صحرا تمام سحر بند ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو بھی سحر جانتی ہی تجکو اپنے سحر پر بڑا غرور رہی باوضفیکہ میری کنیزین
تجکو منع کرتی رہین کہ ملکہ کے جام مین شراب نہ پی مگر تو نے ایک کی نہ سُنی جب اُنھون نے
تجکو سزا دینی چاہی تو اُسوقت تو نے اُنکا مقابلہ کیا میرا بھی خوف نہ کیا ذرا مین بھی دیکھون کہ تو
کیسی ساحرہ ہی اور کس اُستاد نے تجکو تعلیم کیا ہی یہ سُنکر غزالان نے کہا کہ کیون اِسقدر گرم
ہوتی ہو اپنی طرف دیکھو جانے دو کوئی مین نے گناہ نہین کیا ہی اگر مین نے آپ کے جام
مین شراب پی لی تو کیا نقصان واقع ہوگیا ہی مجھ سے آپ جو کچھ کہ قیمت شراب کی اور جام کی
ہو وہ فرمائین مین حاضر کردون کوئی بات ایسی مشکل کی نہین ہی بقول کسی شخص کہ لکڑی کے چور
کی گردن نہین ماری جاتی ہی آپ کیون اِسقدر برہم ہوتی ہین مین بھی کوئی بد قومی نہین ہون
عالی خاندان ہون ایسے ایسے جام اور شراب کی صراحیان میرے ملازم تقسیم کر دیتے ہین
میرے نزدیک کیا اصل ہی نہ معلوم کیا سبب تھا جو مین نے پی بھی لی اگر مین ایسا جانتی تو کبھی
نہ پیتی اگرچہ بلا کسیکی ہو جاتی عجب کم ظرف آپ ہین یہ جو اِسنے کہا تو اُسکو اور زیادہ غصہ آیا
کہ اِسنے مجکو کم ظرف کہا اور مجکو نادار خیال کرکے قیمت دینے کو کہا یہ کل کی چھوکری یون
بڑھکر کہ جائے برہم ہوکر کہنے لگی کہ او چھوکری تو خود کم ظرف ہوگی جو تو مجکو کہتی ہی دوسرے
تو مجکو کیا قیمت دیگی پہلے خود تو اپنے سیے انتظام کر لے پھر اورون کو دینا اتو تو ایک ایک
کے گھر مین جاکر سرقہ کرکے شراب پیتی ہی تبلا تو کیا دام دیگی اگر عالی خاندان ہوتی تو یون ماری
ماری دوپہر کی چیل کی طرح پھرتی کوئی خادم و خدمتگار ہمراہ نہوتا یون کیون اکیلی پھرتی دوسرے
کچھ ادب قاعدے سے آگاہ ہوتی بھلا تیرے کیا ملازم ایسے ایسے جام و صراحیان تقسیم
کرینگے تجکو تو خود نصیب نہین ہین ملازم تقسیم کرتے ہین خود تو تو خیرات مین پیتی پھرتی ہی بس
لے بس خیر اِسی مین ہی کہ جدھر سے آئی ہو اُدھر کو چلی جاؤ مجکو تمھاری جوانی پر رحم آتا ہے
زیادہ زبان نہ ملاؤ ورنہ خرابی ہوگی مفت مین جان جائیگی اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا آیندہ تمکو اختیار ہی
مین نے سب کچھ سمجھا دیا ملکہ غزالان آہو چشم نے جواب دیا کہ آپ اپنی زبان اور تقریر کو
ملاحظہ فرمائیے اور میرے کہنے کو کہ مین کیونکر تقریر کرتی ہون اور آپ کیونکر بس اِسی سے
میری شرافت و عالی خاندانی ثابت اور ظاہر ہی اور آپ کی بھی اور یہ جو آپ فرماتی ہین کہ تیرے
ملازم کیا تقسیم کرتے ہونگے تو تو خود خیرات مین پیتی ہی اور تو کیا قیمت دیگی تجکو نصیب کیا ہے
اِسکا جواب مین آپکی خدمت مین عرض کرتی ہون کہ اگر آپ کو میری حالت کا امتحان کرنا مدنظر ہی تو
میرے غریب خانے پر تشریف لے چلیے مین آپکو دکھا دون اور اِسقدر آپ کے ہمراہ کر دون کہ آپکی
تمام عمر کو کافی ہو اور تنہائی کو جو آپ نے میرے افلاس کی دلیل مین فرمایا تو اِسکا سبب یہ ہی
کہ مین ایک کام کو نکلی ہون اُسمین جاہ و حشم کی حاجت نہین ہی آپکو تو یہ لازم تھا کہ مجکو مہمان خیال
کرکے میری خاطر داری کرتین نہ کہ کلام سخت زبان پر جاری فرمائین آپ مجھپر رحم نہ فرمائیے

جو آپ سے بناتے بن سکے اسمین کوتاہی نہ فرمایئے مین موجود ہون بغیر سزا پائے یہان سے
نہ جاؤگی مین بھی تو دیکھون کہ آپ مجھکو کیونکر سزا دیتی ہین اور کیا مین کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتی ہون
مین خود آپ کا پاس کرتی ہون کہ کیا آپ کو جواب دون ہان اگر کوئی میرے ہم پلہ ہوتا اور ہم عمر ہوتا
تو مین اُسکو اس تقریر کی سزا دیتی یہ جو سحر آپ نے بنا رکھے ہین میرے شہر کے لڑکے جو کہ پانچ
پانچ چھ چھ برس کے ہین وہ کرتے ہین اُس تصویر نے میرا کیا بنا لیا بہت گرم مزاجی دکھائی
مگر کچھ نہ ہو سکا سرد ہو کر رہگئی جب آپ کا سحر میرا کچھ نہ کر سکا تو آپ میرا کیا کرلینگی آپکے سحر کا
حال معلوم ہو گیا کہ آپکو اسقدر کمال ہی یہ جو اُسنے تقریر کی وہ لکا تہ آگ ہو گئی کہنے لگی کہ تو بڑی
چرب زبان ہی خیر تو بغیر سزا پائے یہان سے نہ جائیگی یہ کہکر ایک گولہ جھولی سے نکالکر
اُسپر کچھ دم کرکے اُسکی جانب پھینکا اُسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کرتی ہی خاموش کھڑی رہی
جب وہ گولہ اُسکے قریب آیا تو اُسنے مسکرا کر اور ہاتھ بڑھا کر اُسکو روک لیا وہ مثل گل سرخ
کے ہو گیا اب پھر اُسپر دم کرکے اور اُس گل کو اُسکی جانب اُچھال دیا کہ قریب اُسکے پہنچکر
وہ ٹوٹا اُسکی ہر پنکھڑی سے شرارے مثل اناراتشبازی کے نکلے اور چارون طرف سے
اُسکو گھیر لیا چونکہ یہ بھی ساحرہ زبردست تھی اِسنے اِسکو دفع کیا اور کہا کہ اب مجھکو ثابت ہوا
کہ تو کچھ جانتی ہی نہ کہ کامل ہو ہان کچھ دو چار انچھر کسی نے تجھکو بتائے ہین مگر قاعدے سے
تو کیا میرا مقابلہ کریگی ایک منتر مین تیرا کام تمام ہی یہ کہکر دستک دی کہ وہ جو دیوار پر تصویر سوار
کی بنی ہوئی تھی ایک مرتبہ دیوار سے الگ ہوئی اور اِسکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ کیا حکم
ہوتا ہی اُسنے کہا کہ یہ جو لڑکی سامنے کھڑی ہی اِسکو گرفتار کرلے وہ سوار یہ سنکر ملکہ غزالان
کی طرف چلا جیسے ہی وہ سوار اِسکے قریب آیا اور کمند اُٹھا کر اِسپر ماری فوراً غزالان ہنس
پڑی ایک برق چمکی کہ وہ کمند جلکر رہگئی اور وہ سوار کاغذ کی تصویر ہو گیا یہ دیکھکر غزالان نے
کہا کہ یہ کیا شعبدے آپ کرتی ہین کاغذ کے حربون سے لڑتی ہین ایسی لڑائیان بہت سی
مین نے روکی ہین یہ کھیل میری طفلی کے ہین آپ کوئی سحر عمدہ کیجیے کہ جسمین طبیعت لگے
اور کچھ کمال کھلے آپ تو مجھکو سزا دیتی تھین ہان وہی سحر فرمایئے کہ جس سے مین سزا کو پہونچون یہ کہنا
تھا کہ اُسکو غصہ آگیا کہنے لگی کہ خیر معلوم ہو گا یہ میرا سحر ہی روک لے تو مین جانون یہ کہکر اشارہ
کیا کہ ایک برق تڑپ کر اِسپر گری کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ وہ جلکر خاک ہو گئی ہو گی مگر
غزالان اُسی وقت سے جون ہی اُس برق کو آتے ہوئے دیکھا سپر سحر کو چہرے کی اور سر کی
پناہ کیا اور کچھ پڑھکر جو دم کیا تو وہ برق سرد ہو کر رہگئی اُسکا کچھ نہ کر سکی برق کا سرد ہونا تھا کہ اُسمین
تڑلے کی صدا آئی اور ایک لعل پیدا ہوا اُسنے غزالان کے سر پر آکر ضرب دی کہ جسکی صدا سے
وہ بیہوش ہو چلی تھی اُدھر سے اُسنے جو دیکھا کہ اِسنے برق کو توڑ دیا مگر میرے دوسرے سحر نے
کام کیا کہ اُس برق سے لعل نے نکلکر اُسکے سر پر صدا دی وہ بیہوش ہو کر گرنے کے قریب
ہو گئی وہ پیدا اور لیکر بڑھی کہ سر کاٹ لون پھر خیال آیا کہ کوئی ایسی اِسنے خطا نہین کی ہو اور نہ کوئی خون
کیا ہی کہ جسکے عوض مین اِسکو مین یہ سزا دون اور اِسکی جان لیلون صرف گرفتار کرلون بس یہ کمند بھر
لیکر چلی اُدھر یکایک زمین شق ہوئی اور ایک پتلی اُسمین سے پیدا ہوئی اُسکے ہاتھ مین ایک
پچکاری تھی اُسنے آنے کے ساتھ ہی وہ پچکاری اُسکے منہ پر ماری کہ چند قطرے اُسمین سے

اُسکے منھ پر پڑی کہ جسکے پڑنے سے اُسکو ہوش آیا اور اُس پتلے نے بھی کہا کہ ای ملکہ ہوشیار ہو یہ کیا کرتی ہو یہ جو اُس پتلی نے کہا تو ملکہ غزالان نے اُسکے جواب مین کہا کہ مین ہوشیار ہون تو جا بس پتلی اُسی شگاف مین چلی گئی یہان غزالان آہوچشم اُسی طرح سے کھڑی رہی دیکھا کہ وہ کمند سحر لیے ہوے چلی آتی ہی یہ دیکھکر کہا کہ آپ کیون زحمت کرتی ہین مین ہوشیار ہون یہ کمند سحر بیکار ہی اُدھر اُس لعل کو پھر اُسنے اِشارہ کیا کہ وہ چلا جب اُسنے دیکھا کہ یہ ہوشیار ہوگئی ہی پھر لعل کو بھیجا کہ جاکر صدا دے کر بیہوش کر دے بس جیسے ہی غزالان نے دیکھا کہ وہ لعل آتا ہی بس اُسنے کچھ پڑھکر دم کیا کہ ایک پتلہ زمین سے پیدا ہوا اُسکے دونون شانون پر دو سر تھے اور ایک چھوٹا سا جال اُسکے کندھے پر تھا بس غزالان کے روبرو آکر کہنے لگا کہ حکم ہوتا ہی غزالان نے کہا کہ اِس لعل کو پکڑ کر جلال کر ڈال یہ کہکر اور ایک چھوٹی سی کارد جیب سے نکالکر اُسکو دی وہ یہ سنتے ہی اُڑا اور جال مارکر اُس لعل کو پکڑ لیا اور حلال کرکے اُسکو لے کر پاس غزالان آہوچشم کے آیا غزالان نے کہا یہی تیری خوراک ہی کھاے اور جا بس فوراً وہ اُسکو کھاکر جس طرف سے آیا تھا اُسی طرف کو چلا گیا اُس لعل کے حلال ہونے سے بہت شور و غل مچا یا زمانہ تیرہ و تاریک ہوگیا آندھی چلنے لگی جب اُسنے دیکھا کہ جتنے حربے مین نے کیے وہ سب اِس لڑکی نے رد کیے تو اُسوقت اپنے دل مین کہنے لگی کہ کیسی کامل کی تعلیم دی ہوئی ہی یہ یون گرفتار نہوگی اور اِسکو اب نکل جانے دینا بالکل خلاف عقل ہی یہ جاکر اپنے لوگون مین میری مذمت کریگی بلکہ یہ خیال ہی کہ یہ اب بغیر میرے گرفتار کیے ہوے نہ جائیگی اِسکے ساتھ مکر کرنا چاہیے بس اُسنے یہ خیال کرکے ہنسکر کہا کہ واہ واہ کیا خوب میرے سحر کو رد کیا مجکو ثابت ہوگیا کہ تم کاملہ ہو کسی اچھے اُستاد کی شاگرد ہو خوب یاد کیا ہی مین صرف امتحان کرتی تھی کہ دیکھون کچھ تمکو آتا ہی یا نہین صرف نام کی ساحرہ ہو یا ایسے ویسے سحر آتے ہین مگر میرے قیاس کے خلاف نکلا بھلا کہین ایسا بھی ہوا ہی کہ کوئی اپنے یہان آوے اور وہ اُسکے ساتھ عداوت سے پیش آوے جب تمنے میرے اُس سحر کو رد کیا کہ جو کہ مین نے برا سے حفاظت مقرر کیا تھا اور جب مجکو میرے سحر نے جتایا تو مین نے خیال کیا کہ اِسکا امتحان ضرور ہی کہ یہ کچھ جانتی بھی ہین یا نہین اگر کچھ نہین جانتی ہین تو اِنکو کان ہونگے کہ پھر کسی ساحر کے سحر کو نہ روکیگی اِس سبب سے مین نے وہ تقریر کرکے تمکو آمادہ کیا واقعی تم سحر خوب جانتی ہو اُسوقت مین مجھے یہ خیال تھا کہ شاید کہین زک اُٹھاؤ لیکن اب سحر و ساحری مین تمھارا مثل نہین ہی مین نے جب سے تمھاری صورت دیکھی ہی مجکو تمسے ایک محبت ہوگئی ہی آؤ اور شراب پیو یہ شراب کیا اصل رکھتی ہی ایسی ایسی تمپر سے بہت سی نثار کرکے پھینکدون بھلا یہ بھی کوئی چیز ہی صرف بات کی بات ہی مین تمپر سے اپنی جان نثار کرنے کو موجود ہون ایسے کلام چاپلوسی کے کیے کہ غزالان کو یقین ہوگیا کہ یہ مجھسے محبت کرتی ہی کہنے لگی کہ مین موجود ہون جیسے آپ نے کلام کیے ویسے مین نے بھی جواب دیے اب آپ یہ فرماتی ہین مین موجود ہون آئیے اب مین آپسے ملجاؤن یہ جو اُسنے کہا تو وہ دوڑکر اُسکے گلے سے لپٹ گئی اور اُسکو لاکر مسند پر بٹھایا اور کہنے لگی کہ لو شراب پیو اور کباب کھاؤ ذرا مجھے اپنے حالات سے آگاہ کرو کہ تم کہان کی رہنے والی ہو اور کیا نام تمھارا ہی اور اِدھر کیونکر آنیکا اتفاق ہوا تمھارے ماں باپ نے کیونکر گوارا کیا کہ تم یون تن تنہا چلی جاؤ یہ سنکے غزالان آہوچشم

نے کہا کہ پہلے آپ تو فرمائیے کہ آپ کا اسم مبارک کیا ہی اور اِس مقام کا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ
پہلے تم بتاؤ اور اپنا حال بیان کرو تو پھر مین بھی اپنا حال بیان کرونگی یہ سُنکر غزالان نے کہا
کہ اے ملکہ مین رہنے والی ہون شہر سمندریہ کی جو کہ متعلق ہی ایوان نہ طاق سے اور مین بیٹی
ہون آفتاب جادو کی جو کہ سپہ سالار تھے سمندر جادو کے کہ جنکے سحر کا کوئی جواب دینے
والا نہ تھا سمندر جادو اُنکو بہت عزیز رکھتا تھا اور اُنکو اپنا قوت و بازو جانتا تھا مین نے سحر
اپنے باپ سے تعلیم پایا ہی مین اُس مقام کی رہنے والی ہون کہ جہان کے ساحرون کا
پردۂ دنیا پر مثل و نظیر نہین ہی سمندر جادو کسی زمانہ مین ایوان نہ طاق پر رہتے تھے
پاس خداوند کے ایک عرصہ تک اُنکی خدمت مین رہے اب کچھ عتاب ہوا تو اُنکو حکم ہوا
کہ تم یہان سے چلے جاؤ وہ وہان سے چلے آئے اُنھون نے یہ شہر سمندریہ اپنے نام
سے آباد کیا اور ایسے ایسے عجائب و غرائب اُسمین بنا لئے کہ کوئی نہین بنا سکتا ہی ایک
دریاے سبز رنگ ایسا بنایا ہی کہ جسمین کوئی ساحر نہین جا سکتا ہے اُسکا منتظم ملکہ
ماہیان طوفان کش و ملکہ سحران سیہ پوش کو کیا ہی کہ جنکے سحر کے رو برو سحر سامری و جمشید
کی اصل نہین ہی مین اُس مقام کی رہنے والی ہون اور بہت کچھ توصیف بیان کی اُسنے کہا
کہ تمھارا مذہب کیا ہی ملکہ غزالان آہو چشم نے کہا کہ ہم لوگ تصویر پرست ہین تصویر کی پرستش
کرتے ہین ایک ماہ کے بعد ایوان نہ طاق سے ایک تصویر آتی ہی اور وہ تصویر جو ہم لوگون
کے پاس ہوتی ہی وہ غائب ہو جاتی ہی ہم لوگون نے آجتک خداوند ایوان نہ طاق کی صورت
بھی نہین دیکھی ہی اور نہ اُن لوگون نے جو کہ وہان رہتے ہین سواے اکوان شاہ کے
کہ وہ اُنکی خدمت مین جاتے ہین جو کچھ حکم ہوتا ہی اُسپر عمل کرتے ہین یہ سُنکر اُسنے کہا کہ جسکو
تم خداوند کہتی ہو اور جسکی تصویر کی پرستش کرتی ہو وہ بھی مثل ہم لوگون کے ساحر ہے کیونکہ
ایوان نہ طاق ایک طلسم ہی خداوند سامری و جمشید تھے کہ جنکا مذہب آجتک ہو جو دہر
غزالان آہو چشم نے کہا کہ اچھا اس امر سے تو کچھ فائدہ نہین ہی اب آپ اپنی حالت
بیان فرمائیے کوئی یہان تصدیق مذہب کی ضرورت نہین ہی جو جسکا مذہب قدیم سے ہی وہی
اُسکا مذہب ہی یہ آپ نے سُنا ہوگا کہ موسیٰ بدین خود عیسیٰ بدین خود یہان کوئی مذہب کی
گفتگو نہین ہوتی ہی یہ سُنکر اُسنے کہا کہ آگاہ ہو کہ اِس مقام کو دشت جمشید یہ کہتے ہین یہان سے
شہر جمشیدیہ قریب ہی یہ دشت بھی اُسی کے متعلق ہی بدین سبب اِسکو بھی جمشیدیہ کہتے ہین
اِس شہر مین خداوند جمشید کی قبر ہی وہان آٹھوین دن میلا ہوتا ہی اور اُس قبر سے ایک ہاتھ پیدا ہوتا
ہی جو جو قبر کی زیارت کو آتے ہین اُنکو تبرک ملتا ہی بعد اُسکے پھر وہ ہاتھ قبر مین چلا جاتا ہی بعد
تھوڑی دیر کے پھر نکلتا ہی اُسمین ایک پرچہ کاغذ کا ہوتا ہی بادشاہ وقت کو وہ پرچہ ملتا ہی اُسمین
آٹھ روز کے واقعات جو کہ گذرنے والے ہوتے ہین تحریر ہوتے ہین اُسمین سر مو فرق
نہین ہوتا ہی یہان کا جو بادشاہ ہی وہ خاندان سے خداوند کے ہی سواے اُس خاندان کے
دوسرے خاندان کا کوئی یہان حکومت نہین کر سکتا ہی مین یہان حکم سے خداوند کے مقیم ہون
آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون تمام شہر اور دشت کا انتظام میرے حوالے ہی یہان کے جتنے
باشندے ہین سب ساحر ہین ایک ایک اُنمین سامری وقت و جمشید عصر ہی خصوصاً بادشاہ

وقت کہ جسکے سحر کا کوئی جواب نہین دے سکتا ہو میرا نام منتظم جادو ہو میرے باپ کا نام
نظام جادو ہو وہ زمانہ خداوند جمشید مین مثل میرے منتظم تھے انکو انکی سرکار کے کل اختیار
تھے حیات خداوند جمشید مین پیدا ہوئی تھی میری عمر قریب پندرہ سو برس کے ہوگی میرے
باپ کا کوئی لڑکا نہ تھا جب مین جوان ہوئی تو اُنھون نے مجھکو سحر تعلیم کیا مثل اپنے مجھکو کر دیا
تا حیات اُنکے مین سوائے تعلیم سحر کے اور کوئی کام نہ کرتی تھی جب اُنکا زمانہ انتقال کا آیا
اور وہ از حد علیل ہوے تو اُنسے خداوند نے کہا کہ میرا ارادہ ہو کہ مین تمکو بہشت مین پہنچادون
کیونکہ تم بہت منتظم ہو تسے ہم بہت خوش ہین وہان کا بھی تم خوب انتظام کر دوگے اُنھون نے
خداوند سے عرض کیا کہ جو آپکی مرضی مین آپ کے حکم کے خلاف نہین کر سکتا ہون اگر یہی آپکی
مرضی ہو تو مین باہر نہین ہون مگر اسقدر عذر ہو کہ کوئی شخص ایسا تجویز فرمائیے کہ جو یہان کا بندوبست
کرے کیونکہ خداوند نے مجھکو کوئی اولاد ازقسم ذکور نہین عنایت کی ہو ایک لڑکی رکھتا ہون بھلا
وہ کیا یہان کا انتظام کریگی اگر اُسی کو خداوند اسقدر اختیار دینگے تو بڑی خرابی ہوگی اُسوقت
خداوند نے فرمایا کہ نہین مین اسکا کل اختیار مثل تمھارے تمھاری لڑکی کو دونگا کیونکہ وہ مجھکو
بڑی عاقلہ معلوم ہوتی ہو تم اُسکو میرے پاس لاؤ بابا نے دربار سے آکر مجھسے ساری
کیفیت بیان کی مین یہ حال سُنکر رونے لگی کہ میرے اُنکے جدائی کا سامان تھا مگر مین کیا کرتی
حکم خداوند یون ہی جاری ہوا تھا دوسرے دن والد مجھکو لیکر خداوند کی خدمت مین گئے دربار
آراستہ تھا تمام ساحر دربار مین حاضر تھے قریب دس ہزار افسرون کے اُس دربار مین موجود
تھے مین تسلیم کر کے روبرو خداوند کے استادہ ہوگئی والد اپنے مقام پر بیٹھ گئے خداوند مجھکو
دیکھکر فرمانے لگے کہ اے لڑکی بیٹھ جا مین ایک کرسی پر بیٹھ گئی جو کہ روبرو خداوند کے تھی جب
مین بیٹھ چکی تو اُسوقت خداوند نے میرے والد سے فرمایا کہ یہی لڑکی تمھاری ہو اُنھون نے
عرض کیا کہ جی ہان یہی بندی آپکی ہو خداوند نے فرمایا کہ تمنے اسکو کچھ تعلیم بھی کیا ہو یہ کچھ تمھارا
فن بھی جانتی ہو اسکی عمر کیا ہو اور تمنے اسکا نام کیا رکھا ہو اُنھون نے عرض کیا کہ خداوند اسکو
مین نے بہت کچھ تعلیم کیا ہو یہ مثل میرے ہو بلکہ کسیقدر مجھسے زیادہ کمال رکھتی ہو ابھی یہ تو
صرف سو برس کی ہو بچہ ہو اسکا نام مین نے منظور جادو رکھا ہو خداوند نے چند سوال
مجھسے کیے مین نے اُنکا جواب دیا بعد اُسکے اُنھون نے چند شعبدے کیے مین نے
اُنکو رد کیا یہ دیکھکر خداوند بہت خوش ہوے میرے باپ سے کہا کہ تم رنج نہ کرو یہ خوب
بندوبست کریگی تمنے اسکو خوب تعلیم کیا ہو یہ فرماکر اُسیوقت مجھکو میرے باپ کا عہدہ عنایت
فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ جو دشت جمشید یہ ہو اور تم اکثر اُسمین برائے سیر و شکار کے جاتی
تھین ہمنے اُسکا تجکو اختیار دیا تو اپنا مکان اُسی دشت مین بنا اور اُسی جگہ قیام کر میرے دربار
مین آٹھوین دن آیا کرنا باقی راستہ شہر جمشید یہ کا یون مسدود کرنا کہ بظاہر تو یہ ثابت ہو کہ راہ ہو
مگر جب کوئی غیر ساحر آجائے وہ گرفتار ہو جائے اور ساحر کو گزند نہ پہونچے کیونکہ اگر ساحر
کے بھی واسطے یہی بندوبست ہوگا تو ہماری پرستش کرنے والے یہان کیونکر آئین سے
جب وہ آئے اور گرفتار ہو گئے تو پھر کبھی نہ آئینگے اور غیر ساحر کے لیے مین نے
اسواسطے کہا کہ میرے زمانہ مین ایک فرقہ پیدا ہوگا کہ وہ خدائے نادیدہ کی بندگی کرتا ہوگا

اُس مذہب کا نام مذہب اِسلام ہوگا وہ اِسقدر ترقی کرینگے کہ دنیا اُنکے مذہب کو پسند کریگی ایک شخص حمزہ نامے پیدا ہوگا اُسکی پرورش نوشیروان جو کہ اُسوقت مین بادشاہ ہوگا وہ کریگا اور مدائن کا حاکم ہوگا ہفت اقلیم اُسکے زیرحکم ہوگی یہانتک کہ جب اُسکو معلوم ہوگا کہ یہ مسلمان ہی تو اُسکا وزیر بختک نامے اُسکو اُسکی جانب سے بہکائیگا یہانتک کہ وہ اُسکو طلب کریگا جو جو واقعات کہ صاحبقران پر گذرے وہ سب اُس لکانہ نے بیان سیکیے کہ یہ خداوند نے بیان سیکیے یہانتک کہ صاحبقران کا نوشیروان سے مقابلہ کرنا اور نوشیروان کا شکست کھاکر بھاگنا شہر شہر پھرنا صاحبقران کا اُسکے عقب مین جانا جو جو مصائب کہ نوشیروان اور امیر حمزہ صاحبقران پر گذرین گے وہ بھی کہے اُسنے کہا کہ خداوند نے فرمایا ہی کہ وہ بڑے بڑے ساحرون کو جو اُس زمانے مین ہونگے قتل کریگا ملک کاشغر خنطلیہ آباد کشمیر جاہ الماس وزبرجد نگار اِن ملکون مین تمام ساحر ہونگے اور میری بندگی کرنے والے ہونگے اُنکو قتل کریگا بہت سے اُسکا مذہب قبول کرینگے اور بہت سے وہ طلسم فتح کریگا اُسکی اولاد ایسی صاحب نصیب ہوگی کہ وہ بھی مثل اُسکے صاحبقرانی کریگی اور خود پردۂ قاف مین جاکر بڑے بڑے دیوؤن کو قتل کریگا یہانتک کہ ایک زمانۂ کثیر تک وہ صاحبقرانی کریگا اُسکے بعد اُسکا لڑکا دوسرا صاحبقران ہوگا حمزہ کے زمانہ مین بہت سے مذہب ہونگے کوئی قوم لقا پرست ہوگی کوئی گوسالہ پرست کوئی آفتاب پرست اور کوئی ماہتاب پرست کوئی آب پرست کوئی ستارہ پرست حمزہ اُن سب مذہبون کو مٹا دیگا جب وہ کہن سال ہوگا تو اپنے لڑکے کو صاحبقران کرکے جو کہ اُسکی بندگی کی جگہ ہوگی کہ اُسکو اُسوقت مین کعبہ کہین گے وہان چلا جائیگا گو کہ وہ بھی بندہ میرا ہوگا مگر میری خدائی سے انحراف کرکے خداے آسمان کی بندگی کریگا مین اُسکو اور اُسکی اولاد کو اِسقدر طاقت دونگا کہ کوئی اُنکا مقابلہ نکرسکے گا بعد جانے اُس حمزہ کے اُسکا لڑکا صاحبقرانی کریگا اُسکے زمانے مین بھی بہت سے ملک جو کہ اُس حمزہ کے وقت مین رہگئے تھے فتح ہونگے اور بہت سے مذہب مٹجائین گے اور بہت سے طلسم فتح ہونگے اُسپر بھی مثل اُسکے باپ کے ظلم ہونگے وہ بھی ساحرون کو قتل کریگا اُسکے وقت مین وہ لوگ خروج کرینگے جنکے باپ و دادا کو اُسکے باپ و دادا نے قتل یا گرفتار کرکے اپنے مذہب مین لیلیا ہی وہ اُنکے خون کا دعوی کرینگے اور آپ بھی مثل اُنکے خدائی کرینگے وہ بھی اِن سب کو قتل کریگا اور ایک عرصہ تک صاحبقرانی کریگا بعد اُسکے ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ بھی خانۂ کعبہ کو چلا جائیگا وہ اپنی طرف سے اپنے برادرزادے کو یعنے بدیع الملک نوجوان کو صاحبقران کریگا اور وہ صاحبقران ایوان نہ طاق ایک طلسم ہوگا وہان کے دو بھائی بادشاہ ہونگے ایک اُنمین سے خدائی کا دعوی کریگا دوسرا اُسکا نائب ہوگا اور اُسی طلسم مین آئینہ اندام جادو حاکم طلسم آئینہ صاحبقران ثانی سے شکست کھاکر بھاگے گا اور وہان جاکر پناہ لیگا اُسکے عقب مین وہ نہ طاق پر لشکرکشی کریگا اور وہان جائیگا وہان اُسکے جانے پر بڑی بڑی لڑائیان ہونگی اُسکو بڑے بڑے مقام ملین گے دریاے سبز رنگ شہر سمندر یہ پر بڑے بڑے ساحرون سے مقابلہ ہوگا جو کہ اُسوقت مین سامری و جمشید ہونگے مگر سب کے سب اُسکے ہاتھ سے

قتل ہونگے اور یہ سب مقام فتح ہونگے اُسکا اُن سب مقامون پر قبضہ ہوگا اُسکے زمانے
مین بھی بہت سے مذہب ہونگے کوئی خود پرست ہوگا کوئی تصویر پرست کوئی آفتاب پرست
کوئی شجر پرست کوئی ابلیس پرست اور اُسکا لڑکا اور اُسکے عزیز ان سب مذہبون کو باطل کرینگے
دین اسلام کہ جسکو وہ دین اسلام جانتے ہین اور اپنے خیال مین مذہب حق تصور کرتے ہین
رواج دینگے بعد ان سب کے فتح کرنے کے وہ اِدھر کو آئیگا اور قصد کریگا کہ اِس
ملک کو بھی فتح کرون تب یہ راستہ بند کرنا تمکو کام دیگا اُس زمانے کی خبر تمکو آٹھوین دن ملا کریگی
جو کچھ گذریگا وہ تمکو معلوم ہوگا اور ظاہر ہوتا رہیگا تم اُسکے اوپر عمل کرنا اور ان سب کامون کا
کرنے والا ایک شخص عمرو عیار نامے ہوگا دوسرا اُسکا بیٹا جو عمرو ثانی کے نام سے مشہور
ہوگا تیسرا عمرو ثانی کا لڑکا خضران ہوگا جو کہ اِن سب ملکون اور ساحرون کو قتل و تباہ کریگا اور
بہت سے عیار حایا کرینگے اُنکا کوئی کچھ نہ کر سکیگا اسیطرح علاوہ اِسکے ایسی ایسی بہت سی باتین
بیان کین یہ راستہ یون بند کیا ہی یہانتک کہ خداوند نے انتقال کیا مین نے بموجب اُنکے حکم کے
ویسی ہی تدبیر کی کہ جب کوئی غیر ساحر آئے تو گرفتار ہو جائے اور ساحر آئے تو اُسکو کچھ آسیب
نہ پہونچے مین جب سے اِس صحرا مین رہتی ہون آٹھوین روز جبتک کہ خداوند زندہ رہے
اُسوقت تک تو مین اُنکی خدمت مین جایا کی اور اُنکو کوئی خبر دی مین موافق دستور کے وہ خدمت
بجا لائی یہانتک کہ وہ بہشت کو تشریف لیگئے ہم لوگون کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے اُسوقت
سے یہ دستور ہوگیا کہ جو کوئی اُنکی اولاد سے ہوتا ہی وہ یہان کی حکومت کرتا ہی وقت تشریف
لیجانے کے یہ فرما گئے تھے کہ سوائے میری اولاد کے اور کوئی یہان کی حکومت نہ کرے
اور میرے جسم کو ایک مکان بنا کر اُسمین دفن کر دینا اور وہان بہت کچھ انتظام رکھنا بہت سے
ملازم وغیرہ نوکر رکھنا آٹھوین دن میلا کرنا سب اہل شہر میری مرقد پر آیا کرین اُسمین سے ایک
ہاتھ نکلا کریگا وہ بہت کچھ تمکو تحفے بہشت کے دیا کریگا اور آٹھ روز کی تمکو تمام دنیا کی کیفیت
سے آگاہ کر دیا کریگا تم اُسپر عمل کرنا جب خداوند تشریف لیگئے تو ہم سب نے اُسی طور سے
کیا اُنکی اولاد مین حکومت رہی مین اُسی طرح اِس دشت و شہر کی منتظم رہی آٹھوین دن میلا
ہونے لگا ہم سب کے سب جانے لگے جو کچھ کہ خداوند کا جی چاہتا تھا وہ ہمکو اور اہل شہر کو
عنایت کرتے تھے اور حاکم شہر کو وہ پرچہ جو کہ حالات دنیا سے آگاہی رکھتا تھا دیا جاتا تھا
ایک عرصہ تک تو کچھ حال اُس واقعہ کا نہ معلوم ہوا جو کہ خداوند نے روبرو اہل دربار کے
بیان فرمایا تھا اب ایک زمانۂ بعید سے کوئی پرچہ ایسا نہین ہوتا ہی کہ جسمین وہ حال نہو جو کہ
خداوند نے فرمایا تھا وہ وہ امر ہوتا گیا اور ظہور مین آتا جاتا ہی جن سب کی خبر کہ خداوند دیتے گئے
ہین بذریعۂ اخبار کے بھی اُسکی خبر معلوم ہوتی گئی یہانتک کہ اب وہی زمانہ ہی کہ وہی شاہزادہ
بدیع الملک صاحبقران ہین اور دریائے سبز رنگ پر اُنکا لشکر اُترا ہوا ہی اُنکے عیار
اِسپار آگئے ہین اُن عیارون نے آفتاب جادو جو کہ سپہ سالار سمندر جادو کا تھا قتل
کر ڈالا ہی سحران سیہ پوش سے کئی مقابلہ ہوئے ہین ماہیان طوفان کش نے جناب
صاحبقران کا اسم اعظم بند کر دیا ہی صاحبقران کا جو کہ عیار ہی خضران بن عمرو اُسکا نام ہی
اور وہ بیٹا ہی عمرو ثانی کا اب وہ عیار لوگ اِس فکر مین ہین کہ ہم ماہیان اور سحران کو قتل

کرین اور آجکل لڑائی موقوف ہی اِس ہفتہ کے پرچہ مین جو کہ خداوند کے پاس سے آیا تھا
یہ حال تحریر تھا جو کہ مین نے کہا ابکی جو آئیگا تو جو کچھ اِس ہفتہ مین گذریگا اور گذرا ہوگا وہ تحریر ہوگا
اور جو کچھ اُس ہفتہ مین گذریگا وہ بھی درج ہوگا یہ سنکر ملکہ عز الان نے کہا کہ ای منتظم جادو آگاہ ہو کہ
جسکی بابتہ آپ نے فرمایا کہ آفتاب جادو کو عیارون نے قتل کیا وہی والد بزرگوار تھے
اور مجھ سے بہت محبت رکھتے تھے افسوس کہ وہ قتل ہو گئے جب مین نے اُنکے مرنے کی
خبر سُنی تو بہت غم کیا آخر کو مین نے سحر سے دریافت کیا کہ والد نے قضا سے انتقال کیا یا
کسی نے اُنکو قتل کیا کیونکہ مجھپر ظاہر کیا گیا تھا کہ تمھارے والد نے دریائے سبز رنگ
پر انتقال کیا مین نے جو یہ خیال کر کے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُنکو عیارون نے
قتل کیا مجکو تاب نہ رہی مین اُسی وقت برائے تلاش اپنے باپ کے قاتلون کے روانہ
ہوئی اتفاق سے راہ بھول کر اِدھر نکل آئی اب آپ یہ بیان فرمایئے کہ وہ میلا کب ہوگا
کے دن باقی ہین مین بھی کچھ حال دریافت کرونگی یہ بتایئے کہ جو کوئی کچھ سوال کرے تو اُسکا
جواب باصواب ملتا ہی یا نہین منتظم جادو نے کہا کہ کیون نہین ملتا ہی مین خود کہنے والی تھی کہ ایک
میلے کی سیر کرلو اور اِس ہفتہ کا حال بھی دیکھ لو تو جانا اور اپنے باپ کے قاتلون کا نام و
نشان خداوند سے دریافت کر لینا اب اُس میلے مین دو دن باقی ہین دو دن تک میرے
یہان مہمان رہو یہ گھر ہی تمھارا اور مجھے تمسے محبت بھی ہو گئی ہی عز الان نے کہا کہ اچھا
جو آپکی مرضی مین بعد دو دن کے جاؤنگی میرا کیا نقصان ہی بلکہ ایک امر کا فائدہ ہی کہ خداوند
سے اُنکا نشان معلوم ہو جائیگا پھر کوئی دقت نہوگی یہ تو اُسکا منشا تھا کہ یہ یہان رہے مین
فکر کر کے اِسکو گرفتار کرلون کیونکہ ساحرہ زبردست ہی اور اُن لوگون کی تباہی ہوئی ہی کہ جنکے
سحر کا آجکل بدل نہین ہی اگر اُن لوگون کو معلوم ہو گیا کہ شہر جمشید یہ کے رہنے والے کچھ
سحر نہین جانتے ہین ایک یہان کی لڑکی نے جاکر اُنکو عاجز کر دیا اور وہ اِسکا کچھ نہ کرسکے
تو یقین ہی کہ وہ لوگ اِدھر کو لشکر کشی کرین اور اِس ملک پر بھی قبضہ کرین یہ جاکر ضرور
یہان کی حالت بیان کریگی اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ اِسکو مکر سے گرفتار کرو دوسرے یہ
کہ یہ دوسرا مذہب بھی رکھتی ہی اِسکو گرفتار کر کے خداوند کے پاس لیجاؤ جیسا وہ حکم دین
اُسپر عمل کرو اِسی خیال سے اُسنے اُسکو روکا یہ وہان کے عجائب سُنکر خود بھی اُسکی دید کی
طالب ہوئی جب یہ منتظم جادو نے کہا اِسنے منظور کیا اور اُس ساحرہ نے حکم دیا کہ ہمارے
مہمان کے واسطے خاصہ تیار ہو کر آئے آواز آئی کہ بہت خوب مگر کوئی صدا دینے والا نظر
نہ آیا یہ حیران ہوئی مگر خاموش رہی خیال کیا کہ یہان جسقدر کارخانہ ہی سب سحر کا ہی اِسنے جو کچھ
کارخانہ اپنا درست کیا ہی سب پتلہ ہائے سحر سے کام لیتی ہی وہ پوشیدہ رہتے ہین اچھی ترکیب
کی ہی یہ خیال کر کے کہنے لگی کہ ای ملکہ منتظم جادو آپ نے یہ نہ بیان کیا کہ جب آپ اپنے
والد کے ہمراہ دربار مین خداوند کے تشریف لیگئی تھین تو اُس زمانے مین آپ کا سن کتنے
برس کا تھا آپ کے والد کی کیا عمر تھی اور اُنھون نے کس عمر مین انتقال کیا اور اُسکے
کتنے دن کے بعد اُنکو خداوند جمشید نے بہشت کو روانہ کیا آپکے کوئی اولاد بھی ہی
یا نہین اُس کافرہ نے کہا کہ ہان مین بھول گئی اب سنو جب میرے والد بحکم خداوند بہشت کو

تشریف لے گئے تو اُنکی دو ہزار برس کی عمر تھی جس روز کہ مجکو دربار مین لیگئے تھے اُسکے دس دن کے بعد دنیا سے بہشت کو تشریف لیگئے اُنکے چار سو برس کے بعد خداوند نے بھی دنیا کو ترک کیا اور آسمان پر چلے گئے جب سے کئی بادشاہ یہان ہو چکے ہین یہ واقعہ ہین والد کے بعد سب کامون کی منتظم ہوئی جیساکہ مین نے بیان کیا کہ بموجب حکم خداوند اِس دشت کو مین نے اپنا مسکن قرار دیا اور اِسکی حفاظت کی جیساکہ مین نے قبل مین بیان کیا اب مین چودہ برس سے یہان رہتی ہون آٹھوین دن شہر مین جاتی ہون جب خداوند موجود تھے جب بھی یون ہی قاعدہ تھا وہی طریقہ اب بھی ہر اولاد کے بارے مین جو تمنے دریافت کیا تو مین نے اپنی شادی نہین کی کسی زمانے مین میرے لوگ عاشق تھے اُنسے دل بہلاتی تھی اُسی زمانہ مین ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوا تھا چنانچہ وہ لڑکی تو یہان کے بادشاہ کے پاس رہتی ہر اور بہت بڑی ساحرہ ہر اور لڑکا شہر کا کوتوال ہر وہ بھی ساحر ہر صرف دو اولادین ہوئین اور کوئی نہین ہوئی اگر شادی کرتی تو اور اولادین ہوتین یہ سُنکر وہ خاموش ہو رہی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ یکایک کسی نے دسترخوان بچھا دیا مگر دسترخوان لانیوالا نہ معلوم ہوا نہ بچھانے والا اُسپر لاکے ہر قسم کا طعام کسی نے چُن دیا صراحی پانی کی اور گلاس بھی موجود ہو گیا جب یہ سب سامان موجود ہو گیا اُسوقت اُسنے کہا کہ میرے اور میرے مہمان کے ہاتھ دھلاؤ یہ کہنا تھا کہ آپ ہی آپ تسلہ اور لوٹا آکر موجود ہو گیا اُسنے کہا کہ لو ہاتھ دھوو ملکہ غزالان آہو چشم نے قصد کیا کہ لوٹا اُٹھاکر ہاتھ دھوؤن کہ کسی نے اُس سے کہا کہ تم صرف ہاتھ بڑھا دو پانی تمھارے ہاتھ پر پڑ جائیگا یہ جو اُسنے کہا تو غزالان نے ہاتھ دراز کیا ہاتھ پر پانی کسی نے ڈالا مگر پانی ڈالنے والا نظر نہ آیا جب ملکہ غزالان آہو چشم ہاتھ دھو چکی تو اُسکے بعد اُسنے ہاتھ دھویا دونون نے ملکر کھانا کھانا شروع کیا جب پانی کی ضرورت ہوئی تو اُسنے کہا کہ پانی پلادو کسی نے پانی پلا دیا مگر وہی کہ پانی پلانے والا نظر نہ آیا بعد فراغت آب و طعام دونون نے شراب پی چونکہ اِسی کیفیت مین دوپہر سے سہ پہر ہو گیا تھا صدا آئی کہ اے ملکہ باہر تشریف لیجائیے سب سامان درست ہر یہ سُنکر مع ملکہ غزالان آہو چشم کے بیرون بارہ دری آئی یہان آکر غزالان نے یہ دیکھا کہ اُس چبوترے پر سنگ مرمر کے فرش بچھا ہوا ہر اور ایک نگیرہ استادہ ہر مسند بچھی ہوئی ہر فوارے چھوٹ رہے ہین طائرون کے قفس درختون مین لٹکے ہوئے ہین پھول کھلے ہوئے ہین طائر بول رہے ہین بلبلین چہچہ زنی کر رہی ہین یہ آکر مع غزالان اُس مسند پر بیٹھی کشتی شراب کی کسی نے سامنے لاکر رکھدی اِسنے شراب پی اور غزالان کو بھی پلائی تھوڑی دیر کے بعد صدا گانے کی آنے لگی اُتنا دن اور دو پہر رات اِسی جلسہ مین گذرا سوا اُسکے اور غزالان کے کوئی دوسرا نہ تھا یعنی از قسم مرد و عورت کے اُس مقام پر نہ تھا مگر سامان سب موجود تھا دو پہر رات کو اُسنے کہا کہ اب مین جلسہ دیکھ چکی جاکر آرام کرتی ہون وہ سب سامان موقوف ہو گیا صدائے نغمہ جاتی رہی کھانا تو کھا چکی تھی اُٹھ کے بارہ دری مین آئی یہان آکر دیکھا کہ اُسی مسہری کے برابر ایک مسہری اور موجود ہر ایک مسہری پر وہ اور دوسری مسہری پر ملکہ غزالان آہو چشم لیٹ رہین دونون خواب مین مشغول ہوئین یہ صبح کو اُٹھی غزالان کو سوتے

دیکھکر خوش ہوئی خیال کیا کہ اسوقت سے عمدہ وقت اور کوئی نہین ہو یہ سو رہی ہو اِسکو گرفتار کرین فوراً سحر کرکے اُسکو اور غافل کیا جب وہ خوب غافل ہوگئی تو اُسکی زبان مین سوزن دے کر قید سحر مین اُسکو گرفتار کیا جب اُسکو اسیر کر چکی تو آواز دی کہ اِس قیدی کو لیجاؤ کل میلے مین حاضر کرنا جب مین خداوند کے مزار پر جاؤنگی تو اُسنسے دریافت کرونگی جیسا وہ حکم دینگے اُسپر عمل کرونگی یہ صدا اُسکا دینا تھا کہ دو ہاتھ پیدا ہوئے اُسکو مسہری پر سے اُٹھا لیگئے اور ایک مقام پر اُسکو قید کیا یہان بعد تھوڑی دیر کے اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو قید پایا ناظرین کو یہ بھی معلوم ہو کہ جمشید کا اُسکو حکم تھا کہ اگر تمھاری سرحد مین کوئی ساحر یا ساحرہ آئے تو اُسکو قتل نہ کرنا اگرچہ تم اُسپر غالب بھی آؤ خواہ نہ آؤ تو اُسکو مکر سے قید کر لینا اور اگر غالب نہ آؤ یا برابر رہو یا زیر ہو جاؤ تو اُس حالت مین بھی مکر کرنا اور گرفتار کرکے میرے پاس لے آنا جیسا مین حکم دون ویسا کرنا اُس زمانے سے آجتک کوئی واقعہ نہین ہوا سوا اِس واقعہ کے اِس ساحرہ کو جمشید کا حکم یاد آگیا تھا اور اُسکو اپنے برابر بھی پایا بدین سبب اُسکو قید کر لیا یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا رات آئی اور وہ رات بھی بسر ہوئی یہان سحر کو اُسنے تخت سحر تیار کیا اور اُسپر سوار ہو کے طرف شہر کے چلی وہان کا حال سنیے کہ یہان تمام اہل شہر لباس نفیس نفیس پہنکر طرف میلے کے چلے جاتے تھے بادشاہ وہانکا کہ جسکا نام قرطاس سبز پوش جادو تھا وہ بھی تخت پر سوار ہو کر سحر سے تخت کو اُڑاتا ہوا چلا تمام لشکر عقب مین تھا شہر بہت آباد تھا ہر گلی کوچہ گلزار تھا سب اہل شہر ساتھ تھے کوئی ہنس پر سوار کوئی تخت سحر پہ کوئی قاز پہ کوئی قرقرے پہ کوئی اژدر پر کوئی اسد پر سب کے سب میلے مین چلے تھے یہان میلہ آراستہ ہوا دوکاندار آکر دو رستہ دوکانین لگا کر بیٹھے حلوائی عطر ساز تنبولی گلفروش صراف بزاز جوہری ساقنین گلوری والے مالی کنجڑین ہر ایک قسم کے سودے والے موجود تھے خیمے چھولداریان استادہ تھین اُنمین نیم تختون کے چوکے بچھے ہوئے تھے کہین کسی خیمے مین کوئی طوائف بیٹھی ہوئی تھی پاندان کھلا ہوا تھا پان بنا رہی تھی عاشق تن بیٹھے ہوئے تھے کسی کے یہان گانا ہو رہا ہی کہین ستار بج رہا ہی کہین تنبورہ بج رہا ہی کہین بادشاہ چنگ ہو رہا ہی کسی جگہہ چپکی ہو رہی ہی عاشق تن تہل رہے ہین نقشہ باز چرس پر دم لگا رہے ہین امیرون کے خیمون مین اُنکے خدمتگار کھڑے ہین اپنے مالک کا انتظار کر رہے ہین ایک جانب کو بارگاہ شاہی استادہ ہی اُسکے پہلو مین سردارون اور افسرون کے خیمے ہین تھوڑا دن چڑھا ہوگا کہ امیر لوگ آنے لگے کیسے کیسے ابر خوشرنگ اُٹھے کہین موتی برسے کہین چکاچوند ہوئی کوئی تخت پہ کوئی ہنس پر کوئی قاز پہ کوئی قرقرے پر سوار آکر اپنے خیمے کے قریب اُترے اور داخل خیمہ ہو کر میلے کا تماشا دیکھنے لگے کہ منتظم جادو بھی پہونچی اِسکا خیمہ برابر بارگاہ کے تھا یہ اپنے تخت سے اُتر کر اپنے خیمے مین گئی ایک کرسی زرین در خیمہ پر بچھی ہوئی تھی اُسپر آکر بیٹھی میلے کو دیکھنے لگی کہ بادشاہ آیا وہ اپنی بارگاہ مین گیا ناظرین کو معلوم ہو کہ میلے کا حال اور بادشاہ و دیگر سرداران و کیفیت گنبد جہان قبر جمشید ہی اُسکی آراستگی و دیگر حالات جب یہان لشکر اسلام آئیگا تو بیان ہوگا ابھی کوئی ضرورت نہین ہی اور اُسکے ظاہر کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی ہی کچھ مجملاً یہان تحریر ہوتا ہی کہ جب بادشاہ آگیا اور میلہ آراستہ ہو گیا اُسوقت منادی نے ندا کی کہ جسکو زیارت کرنا ہو یا کچھ دریافت کرنا ہو یا کچھ اعجاز دیکھنا ہو وہ آئے در گنبد کھلتا ہی یا کچھ کسی کو نذر دینا

ہو یا مراد مانگتا ہو اور جسکو سوال سننا ہو وہ ہو کہ اس ہفتہ مین گزر گیا اور جو ہفتہ آئندہ مین ہوگا وہ آکر سنے کہ خداوند
بیان کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کو دینگے اُسمین جو کچھ تحریر ہو وہ اُسپر عمل کرینگے جب یہ منادی ہو چکی
منادی تو اہل میلہ مین موافق دستور کے عمل پڑگئی جسکو کچھ نذر دینا تھا یا مراد مانگنا تھا یا کچھ سوال
کرتا تھا طرف گنبد کے روانہ ہوا وہ گنبد تمام سنگ مرمر کا تھا اور پہاڑ کے اوپر واقع تھا نہایت
خوشنما بنا ہوا تھا سو گز سے سو گز دور تھا بیرون گنبد دروازے پر پنڈت لوگ بیٹھے ہوئے پوجا پاٹ
کر رہے تھے دو طرفہ ہار پھول والے شمع والے عود لوبان شیرینی لیے ہوئے بیٹھے
تھے گھنٹے ناقوس بج رہے تھے صدا یا ساحری یا جمشید کی آرہی تھی اُس گنبد پر جو ابر کی
بجلی کہ رہی کی ہوئی تھی جب یہ سب لوگ دروازے پر گنبد کے پہونچے تو اُسکے ایک پہلو
مین بہت بڑا حوض کہ گویا تالاب آب صاف سے لبریز تھا جو آئندہ ہوتا وہ مین گیا کیا امیر کیا
غریب کیا بادشاہ کیا فقیر سب کے سب پہلے اُس حوض مین کچھ پڑھتا مین بعد اُسکے نہا کر
داخل گنبد ہوا جو مراد یا سوال یا نذر ہو کچھ لائے تھے اُسی طرح لیتے سے وہ سب کے سب
لوگ داخل گنبد ہوئے بادشاہ سب کے آگے تھا منتظم جادو اُسکے برابر ایک پہلو مین
وزیر باقی اور افسر و سرداران عقب مین اہل شہر کے تھے یہ گنبد اندر سے بہت وسیع تھا بہت سے
درجے ہین وسط مین اُسکے قبر جمشید ہے اور اُسکے اوپر کٹہرہ کا چوبی استادہ ہے اُسکے ستون
نقرئی ہین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہے یہانتک کہ بادشاہ کا تخت قریب قبر جمشید کے آیا
اور وہ اُسپر سے اُترکر قبر پر پہونچا موافق دستور کے ہاتھ لگا جو کچھ کہ تحفہ وغیرہ دینا تھا وہ دیا
بعد اُسکے وہ ہاتھ اندر قبر کے چلا گیا آواز آئی کہ منتظم جادو ہین اُس سے کچھ دریافت
کرنا ہے وہ اب بہت مغرور ہوگئی ہے اُسکو کچھ خبر نہین ہے کیونکہ ہمپر سب حال روشن ہے ہمکو یہ خبرین
معلوم ہین وہ ساحرہ کہان ہے جسکو گرفتار کیا ہے ہم اُن سے اُسکے یہان موجود ہے وہ
بہت نامی ساحرہ ہے شہر ممندر کی رہنے والی ہے اُس سے کہو کہ جلد اُسکو حاضر کرے مین
اُس سے کچھ پوچھونگا اور کل یہان اُسکے بارے مین کرونگا اور جو کچھ سانحہ گزرا ہے وہ بھی بیان کرونگا
آجکل اُسکے شہر مین قیامت آئی ہوئی ہے تمام شہر سیاہ پوش ہے شہر ممندر کی تباہی ہونے والی
ہے یہ سنکر منتظم جادو کانپ گئی اور کہنے لگی کہ مین ابھی موجود ہون اور وہ قیدی بھی حاضر ہوتی ہے مین خود
عرض کرنے والی تھی کہ اس کنیز نے اُس ساحرہ کو گرفتار کیا ہے مگر خداوند کو خود معلوم ہو گیا
بھلا کوئی امر خداوند سے پوشیدہ رہ سکتا ہے مین اُسکو حاضر کرتی ہون یہ کہکر کہا کہ اُس قیدی کو لاؤ
یہ کہنا تھا کہ سب نے دیکھا ایک عورت ہے ابھی بہت کمسن کوئی پندرہ سولہ برس کی ہوگی اور چہرہ
اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہے لباس سبز پہنے ہوئے قید سحر مین گرفتار پاس آگئی تمام لوگ جو
اُس گنبد مین تھے وہ سب کے سب اُسکی صورت کو دیکھکر حیران صورت تصویر ہوکر رہ گئے
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا جو تھا وہ اُسی کو دیکھ رہا تھا کیونکہ ایسا حسن اُس ملک مین نہ تھا
اُسکا چہرہ اُس سبز پوشاک مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا سبز کھیت سے خورشید طالع ہو رہا ہے
خصوصاً بادشاہ وہان کا قرطاس سبزپوش تو اُسپر فریفتہ ہو گیا سب کا تو یہ حال تھا مگر اُس لکاتہ
نے اُسکا ہاتھ پکڑکے آگے بڑھکر عرض کیا کہ یا خداوند یہ قیدی حاضر ہے اسکے بابت کیا حکم ہوتا ہے
یہ تو یہ کہہ رہی تھی اُسکا حال سنیے کہ جب اُسکی قید خانے مین آنکھ کھلی تھی تو اُسنے اپنے کو قید پایا

تھا خیال کیا تھا کہ تجکو اُس ساحرہ نے مکر سے گرفتار کیا تو عذاب مین مبتلا ہوئی دھوکا کھایا اگر تو اُسکے فقرے مین نہ آتی تو تو اُسیر سحر مین غالب ہوتی معلوم یہ ہوتا ہی کہ جب اُسنے دیکھا کہ مین غالب نہونگی تو اُسنے یہ تدبیر کی کہ مکر کرکے مجکو سوتے مین گرفتار کر لیا خیر دیکھا جائیگا مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ تو جس کام کو نکلی تھی وہ نہوا دوسرے تو نے جو اپنی مان کا کہنا نہ مانا اُسکی سزا یہ ملی کہ یون اسیر ہوئی بڑی خرابی کی بات یہ ہی کہ تو جس امر کے واسطے یہان ٹھہری کہ میلا دیکھین گے اور خداوند جمشید سے کچھ حال دریافت کرینگے وہ بھی نہوا اب وہ کیون لیجانے لگی اگر مین یہان اِس خیال سے نہ قیام کرتی اور اپنے کام کو چلی جاتی تو کیون یہ امر درپیش آتا بڑی خرابی تو یہ ہی کہ مین کلام بھی تو نہین کر سکتی ہون کیونکہ زبان مین سوزن نہی ہوئی ہی اسنے ایسے خیال کرکے خاموش ہو کر بیٹھ رہی کیا کرتی وہ دن گذرا اور رات آئی دو روٹیان اور ایک آبخورہ پانی کا خودبخود آیا اِسنے مارے غصہ کے نہ کھایا وہ رات گذری اُسی طرح دو روٹیان اور ایک آبخورہ آیا جب اِسکو زیادہ بھوک لگی تو اِسنے مجبور ہو کر کچھ کھا لیا یہانتک کہ وہ دن آیا جو کہ اُسنے بیان کیا تھا کہ میلے کا دن ہی اِسنے خیال کیا کہ کیا کرون کیونکر میلہ دیکھون نہ جا سکتی ہون نہ کوئی آدمی ہی کہ اُسکی زبانی اُس سے کہلا بھیجون یہان تو کوئی نظر بھی نہین آتا ہی اگر کوئی ہوتا بھی تو کیونکر کہلا بھیجتی زبان مین تو سوزن ہی یہ خیال کر رہی تھی کہ اِسکو معلوم ہوا کہ کوئی مجکو اُٹھائے لیئے جاتا ہی یہ اور حیران ہوئی تھوڑی دیر کے بعد جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ مین ایک گنبد مین ہون نہ وہ قید خانہ ہی نہ وہ تاریکی ہی یہان ہزارون آدمی ہین اور گنبد خوب آراستہ ہی اور وہ ساحرہ ایک ساحر سبز پوش کے پہلو مین کھڑی ہی جو کہ ایک تاج سر پر رکھے ہی اور بہت سے آدمی ہین مگر سب تیری جانب دیکھ رہے ہین اِسنے خیال کیا کہ یہ کون مقام ہی یہ حیران دیکھ رہی تھی کلام تو کر نہین سکتی تھی کہ اُس ساحرہ نے وہی عرض کیا کہ قیدی حاضر ہی یہ جو اِسنے سُنا تو دل مین کہا کہ یہ تو وہی مقام ہی کہ جہان میلہ ہوتا ہی اور یہ سب اہل میلہ ہین یہ سبز پوش یہان کا بادشاہ ہی اِسی مقام پر قبر جمشید ہی خیر تو جس امر کی خواہش رکھتی تھی وہ پورا ہو گیا کہ تو یہان آ تو گئی دیکھ اب کیا ہوتا ہی یہ تو اِس خیال مین تھی کہ اُس قبر سے ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک تھالی مین میوہ تھا اور صدا آئی کہ ہماری اِس بندی کو دو جسکو تم لوگ قیدی کہتے ہو اور بیکار اِسکو منتظم جادو نے قید کیا ہی ہم اپنی اِس بندی سے بہت خوش ہین یہ بندی ہماری بہت لائق ہی یہ سنکر منتظم جادو نے وہ تھالی لیلی اور ملکہ غزالان آہو چشم کے روبرو لائی اور کہا کہ یہ تحفہ خداوند نے تمکو دیا ہی یہ میوہ بہشت ہی اِسکو کھاؤ اور اِسکے کھانے سے تمھاری عمر دراز ہوگی حسن مین ترقی ہوگی اُسنے کچھ میوہ اُسمین سے لیکر کھا لیا گو کہ سوزن دی ہوئی تھی مگر جس طرح ممکن ہوا کھایا اور اشارہ کیا کہ میری زبان سے سوزن نکال لو تو مین کچھ خداوند سے عرض کرون منتظم نے یہ اِشارہ اُسکا سمجھکر خیال کیا کہ یہ ایک ہی اور یہان ہزارون ساحر ہین دوسرے یہان قبر خداوند بھی ہی یہ کیا کر سکیگی بس اُسکی زبان سے سوزن نکال لی جب اُسکی زبان قابو مین آئی تو اُسنے چاہا کہ سحر کرکے اپنے جسم پر سے قید سحر دور کردن مگر ایک حرف سحر کا یاد نہ تھا یہ حیران ہوئی کہ یہ کیا سبب کہ مجکو سحر فراموش ہو گیا یہ امر کسی کو نہ معلوم تھا کہ جمشید نے اپنی زندگی مین یہ تدبیر کی تھی کہ اِس گنبد کو سحر بند کیا تھا کہ کسی ساحر کا سحر یہان کارگر نہو اور جبکہ وہ اِسکے اندر آئے تو اُسکو سحر یاد نہ رہے یہ امر وہان کے باشندون اور بادشاہ

کسیکو بھی نہ معلوم تھا کیونکر معلوم ہوتا کیونکہ کوئی ضرورت اُس مقام پر سحر کرنے کی تو ہوتی نہین جو سحر یاد کیے رہتے جب اُسکو فراموش ہوتا تو یہ حال معلوم ہوتا کیونکہ وہ اُس مقام کو متبرک خیال کرتے تھے اِس سبب سے وہان سحر سے نہین کام لیتے تھے کہ جب خداوند کے روبرو موجود ہین تو ہمکو کیا ضرورت ہی کہ ہم اپنا سحر کرین ناظرین کو یہ معلوم ہو کہ یہ پھر کیونکر ہوا کہ بذریعہ سحر کے عزالان آہو چشم داخل گنبد ہوئی کیونکہ منتظم جادو و کل کام بذریعہ سحر کے کرتی ہی نہ کوئی اُسکے پاس خادم ہی نہ خدمتگار رہی پتلہ ہاے سحر پوشیدہ اُسنے نہان تھے وہی اُسکا کام کرتے ہین اور یہ اُسکی قید مین ہی پھر کیونکہ اُسکو اُسکے سحر کے پتلے لائے اور اُسکے جسم پر اُسکی قید سحر قایم رہی اِسکا سبب یہ ہی کہ جو کوئی ساحر بیرون گنبد سحر کرتا ہی اور اُسی سحر کے ذریعہ سے اندر گنبد کے کوئی چیز منگاتا ہی یا کسی پر سحر کرکے اندر لائے تو وہ سحر اُسکا برطرف نہوگا ہان جدید سحر نہ کرسکے گا مثل اِسکے کہ وہ کوئی چیز سحر سے بناکر لائے اور وہ یہ چاہے کہ مین اُسکو اندر گنبد کے سحر سے مٹادون تو اب اُسمین اِسقدر قدرت نہوگی کہ وہ اُسکو سحر سے مٹا دے اُسکو سحر یاد بھی نہوگا دوسرے یہ بھی قاعدہ ہے کہ پتلہ ہاے سحر ہر ساحر کے وہان آسکتے ہین اُنپر کسی طرح کا ضرر نہین ہوسکتا ہی اِسی سبب سے منتظم کے پتلے اُسکو وہان پہونچا گئے اور قید سحر منتظم اُسپر قائم رہی ہان اب اگر منتظم بھی قصد کرے کہ مین یہ قید سحر اُسپر سے دور کردون تو ممکن نہین ہی کیونکہ اُسکو بھی سحر نہ یاد ہوگا جبتک کہ باہر نہ جائے تیسرے یہ امر ہی کہ جو اُس شہر کے رہنے والے ہین اُنکا تو سحر اِسقدر بھی کام دیتا ہی اور جو دوسرے شہر کے ہین اُنکو تو بالکل فراموش ہو جاتا ہی جیساکہ ایوان نطاق مین اُلمیدہ اندام پر گذرا تھا جبکہ اُسکو برس دن سحر تعلیم کیا گیا ہی تو وہ سحر سے کام کرنے لگا ہر وہان کل طلسم مین یہی اثر ہی یہان صرف اِس گنبد مین یہ قاعدہ جاری ہی خیر آیندہ اِسکا حال جب اِسکا موقع آئیگا تو تحریر ہوگا آمدم برسر مطلب جبکہ اُسنے قصد کیا کہ سحر کرکے قید سحر دور کردون اور سحر فراموش تھا تو وہ حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ یہ کیا سبب ہی کہ سحر فراموش ہوگیا یہ حیران تھی کہ قبر سے قہقہہ کی صدا آئی اور آواز آئی کہ اے عزالان پریشان نہو یہ وہ مقام ہی کہ یہان بڑے بڑے ساحر اپنا سحر فراموش کرتے ہین تو کیون حیران ہوتی ہی یہ مقام ہمارے رہنے کا ہی یہان کسکی طاقت ہی کہ سحر کرسکے تو اگر یہ چاہتی ہی کہ تیری قید دور ہو تو میری قبر کے پاس آ ابھی تیری قید دور ہو جائیگی یہان جتنے لوگ اِسوقت موجود ہین اُنکو کسی کو سحر یاد نہین ہی تیری کیا اصل ہی یہ صدا سنکر سب نے خیال کیا کسی کو سحر یاد نہ تھا اب سب کو معلوم ہوا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی یہ حال دیکھکر بادشاہ نے عرض کیا کہ یا خداوند یہ ہمکو نہ معلوم تھا کہ یہان سحر فراموش ہو جاتا ہی اب معلوم ہوا صدا آئی کہ یہ امر کیونکر ہوسکتا ہی کہ جہان ہم ہون وہان ہمارے بندے سحر کرسکین یہ مقام متبرک ہی یہان سحر کا کیا کام ہی ہان باہر گنبد کے پھر تمکو سحر یاد آجائیگا یہ یہان کا اثر ہی بادشاہ یہ سنکر خاموش ہوگیا اُدھر ملکہ عزالان آہو چشم برابر قبر کے پہونچی ایک ہاتھ نکلا اُس ہاتھ مین حلوا تھا آواز دی کہ یہ حلوا کھالے تیری قید دور ہو جائیگی عزالان نے وہ حلوا بدقت لے کر کھایا فوراً تمام قید دور ہوگئی یہ واقعہ دیکھکر تمام لوگون مین یا خداوند کا اور خداوند جمشید

کا غل ہوا سب کے سب ایک مرتبہ سجدے کو جھک گئے غزالان بھی سجدے کو جھک گئی سب نے جب سر سجدے سے اُٹھایا تو آواز آئی کہ ای غزالان سن تو جسکی پرستش کرتی ہی وہ بھی میرا بندہ ہی مگر بہت بڑا ساحر ہی اُسنے اپنے کو سحر سے پوشیدہ کیا ہی اُسکو کچھ حال دنیا کا نہین معلوم ہی اگر خدا ہوتا تو کل حال گذشتہ و آئندہ جانتا اُسکو یہ بھی نہین معلوم ہی کہ اُسکے شہرون اور طلسم پر کیا آفت آنی والی ہی اور کیا واقعے گذر گئے ہین بھلا تو ہی خیال کر کہ کہین بھی ایسا خدا ہوتا ہی وہ میری خدائی سے منکر ہو گیا ہی سحر مین جو اُسکو کمال ہوا تو خدائی کا دعوی کیا مثل اُن خداؤن کے کہ جنکی خدائی اہل اسلام نے مٹا دی مثل سگ و خوک کے اُنکو اہل اسلام نے قتل کیا اُسی طور سے اِسکی بھی خدائی برباد ہوگی اِسپر کیا منحصر ہی اور دو تین خدائیان برباد ہونگی اُنہین کا ایک شخص ارژنگ بن زمرد ہی کہ جو اپنے کو خدا کا بیٹا اور خدا کا پوتا تصور کرتا ہی اُسنے دعوی خدائی کا کیا دوسرے ایک مذہب جدید ہونے والا ہی کسی زمانہ مین ہوا تھا مگر اُسکو رواج نہوا تھوڑے ہی عرصہ تک وہ دنیا پر رہا مگر اُسکو بھی اہل اسلام نے برباد کیا وہ مذہب یہ ہی کہ ایک شہر ہی آفتاب نما وہان سے لوگ آفتاب کی پرستش کرتے ہین مگر اب یہ ہونے والا ہی کہ وہان ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ یہ دعوی کریگا کہ مین آفتاب کا لڑکا ہون مجکو خداوند نے اپنا نائب کیا ہی اُسکے اِس بیان سے بہت سے لوگ اُسکا مذہب اختیار کرینگے اور وہ ملک گیری کریگا جب اُسکے مذہب کا شہرہ دنیا مین ہوگا تو ارژنگ بن زمرد بھی اُس سے مقابلہ کریگا آخر کو وہ بھی اُسکا شریک ہوکر خدا سے نادیدہ کے ماننے والون کے ملکون پر لشکرکشی کریگا بہت سے ملک اُسکے قبضہ مین آئین گے آخر کو مسلمانون سے وہ لوگ بھی شکست کھاکر فرار کرینگے اُنکی خدائی کو مسلمان برباد کرینگے جسقدر کہ خدائیان باقی ہین سوائے میرے مذہب کے سب مذہب نابود ہونگے جب مسلمان یہان آئین گے تو شکست پائین گے یہان اُنکے اقبال پر ادبار آئیگا کیونکہ وہ میرے بندے ہین مگر مجھ سے انحراف کر گئے ہین مین صرف اُنکو سزا دونگا ابھی تو مین یہ خیال کر رہا ہون کہ شاید میری طرف اُنکو رغبت ہو دوسرے یہ کہ تمام خدائیان اُنکے ہاتھ سے برباد بھی کرانا منظور رہین ای غزالان تو آگاہ ہو کہ مین خدا ہون یا ایوان جادو جسکو نہ اپنے حال کی خبر ہی نہ اورون کے حال کی تمام ملک اُسکے تباہ ہو رہے ہین اِس ہفتہ مین جنکو تم لوگ بڑے ساحر کامل تصور کرتے تھے وہ عیارون کے ہاتھ سے قتل ہوے یعنی سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش ان دونون کو عیارون نے قتل کیا دونون کی لاشین پاس سمندر جادو کے پہونچین ہین اور شہر سمندر یہ مین ایک تلاطم ہی دیکھ مین بہشت مین ہون مگر دنیا کے حال سے غافل نہین ہون اور تیرا خدا دنیا پر ہی پھر اُسکو اِس حال کی خبر نہین پھر وہ کیسا خدا ہی یہ کہکر اُسنے کل واقعہ سحران و ماہیان طوفان کش کے قتل کا بیان کیا یہ سُنکر ملکہ غزالان آہو چشم کو حیرت ہوئی دل مین کہا کہ یہ تو نیا واقعہ ہی کہ جو امر گذرا اور گذرنے والا ہی سب بیان کر دیا ضرور کوئی نہ کوئی بھید اسمین ہی اِس سے یہ حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ آیا مین اُن عیارون پر فتح پاؤنگی یا نہین کہ جنکی تلاش مین مین نکلی ہون یہ خیال کرکے کہا کہ یا خداوند آپ سچے خدا ہین مین ایک امر کی امیدوار ہون کہ آپ یہ فرمائین کہ مین جس امر کے واسطے نکلی ہون وہ امر میری خواہش سے

موافق ہوگا یا نہین آواز آئی کہ وہ امر ابھی تو نہین ہوگا مگر تیرا منشاء یہ ہی کہ مین اُن عیارون کو قتل کرون جنھون سے کہ تیرے باپ کو قتل کیا ہی ابھی اُنکا زمانہ موت کا نہین آیا ہی مین سنے اُنکی عمر بہت بڑی مقرر کی ہی مجکو ابھی اُنسے بہت سے کام لینا ہین اگر تیری یہی خواہش ہی تو اُنکی قضا مین سنے تیرے ہاتھ سے مقرر کی ہی مگر مین جب اُنسے وہ سب کام لیلونگا جب وہ زمانہ ہوگا کہ جسوقت مسلمان میرے شہر پر آئینگے اور سب کو کہ جو میرے بندے اِس شہر مین رہتے ہین قتل کرینگے تو اُن عیارون کو تو قتل کرنا اب تو اپنے شہر کو جا وہان کی حالت دیکھ اُس شیطان سنے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ یون سحران سیہ پوش قتل ہوئی کہ اُسکو غرور ہو گیا تھا اُسکے قتل کی حالت بھی بیان کر دی ہی یہ بیان کر دیا تھا کہ جب اُسکی لاش ماہیان کے پاس پہونچی تو اُسنے بہت رنج کیا اور لاش کو سمندر جادو کے پاس روانہ کر دیا اور خود جاکر اُسکے قاتلون کو گرفتار کر لائی اُسکو بھی غرور ہوا کہ میرے برابر اب کوئی ساحر نہین ہی مجکو برا معلوم ہوا باوصفیکہ اُسکے اُستاد نے اُسکو آگاہ کر دیا تھا کہ تین دن تجھپر سخت ہین اور خود بھی اُسنے دریافت کر لیا تھا مگر اُسپر اُس سے کچھ نہو سکا باوجودیکہ براے حفاظت اپنے مکان سے دریاے اصلی پر جاکر پوشیدہ ہوئی اور شکار مین مصروف ہوئی مگر قضا نے نہ چھوڑا عیار نے جو کہ سب کا سردار ہی جاکر اُسکو قتل کیا آخر کو غرور کا انجام یہ ہوا اب آجکل شہر سمندر یہ مین سمندر جادو اُسکا رنج وغم کیے ہوے بیٹھا ہی اور تمام شہر سیاہ پوش ہی تین دن کے واسطے حکم ہی کہ کوئی خوشی نہ کرے سمندر جادو نے تین دن کے لیے سلطنت ترک کی ہی اِس سے کچھ نہوگا میری طرف سے اُس سے کہنا کہ اے سمندر جادو آگاہ ہو کہ تو اپنے شہر کی خبر لے کیونکہ تو جسکے بھروسے پر ہی اور تو جسکا غلام ہی اُسکے بنائے کچھ نہ بنیگا وہ بھی قتل ہوگا اور اُسکا طلسم بھی مٹیگا جب وہ اپنے لیے کچھ نہین کر سکتا ہی تو تیری وہ کیا مدد کریگا لہذا اب تجکو لازم ہی کہ تو اپنی فکر کر کیونکہ دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہی اب وہ لوگ اِدھر کے آنے کا قصد رکھتے ہین آیندہ تجکو اختیار ہی یہ میرا پیام سمندر جادو کو دیدینا یہ کہکر صدا آنی بند ہو گئی پھر لاکھ لاکھ غزالان آہو چشم نے سوال کیے مگر جواب نہ ملا بعد تھوڑی دیر کے ایک ہاتھ نکلا اُسمین ایک لفافہ تھا آواز آئی قرطاس کہان ہی یہ کاغذ لے کہ اسمین کچھ حال جو کہ اِس ہفتہ مین گذریگا اور جو کام کہ اُسکو کرنا چاہیے ہین وہ تحریر ہین اُسپر عمل کرے اب میلہ برخاست ہو پھر آج ہی کے دن میلہ ہو اور جو جسکو دریافت کرنا ہو وہ آیندہ ہفتہ کو دریافت کرے اب مین بہشت کو جاتا ہون اور ملکہ غزالان آہو چشم سے کوئی مزاحم نہو اُسکو اُسکے شہر کو جانے دے یہ کہکر قرطاس سنے وہ لفافہ بڑھکر لیا اور بوسہ دیا اور اُسکا سجدہ کرتا تھا کہ تمام لوگ سجدے کو جھک گئے گھنٹے وناقوس بجنے لگے صداے جرس سامری وجمشید کی بلند ہوئی جب سب سجدے سے اُٹھے تو یکایک ایک غبار اُس قبر سے اُٹھا اور برق چمکی کہ سب کی آنکھین جھپک گئین تھوڑے عرصہ مین وہ غبار برطرف ہو گیا اب سب لوگ ہار پھول روپیہ پیسہ زروجواہر اُس قبر پر رکھکر باہر چلے ملکہ غزالان آہو چشم بھی اُن سب کے ہمراہ باہر آئی دروازہ گنبد کا خودبخود بند ہو گیا یہان کل میلہ اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہوے اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم سنے جو باہر نکلکر خیال کیا تو اُسکو سحر یاد تھا اُسنے فوراً تخت سحر تیار

کیا اور اُسیوقت طرف شہر سمندر رہیہ کے روانہ ہوئی کہ جاکر دیکھون کہ جو جمشید نے بیان کیا ہی یہ سچ ہی اور جمشید کا پیام سمندر جادو کو دون یہ تو اُدھر کو روانہ ہوئی کہ اِسکا حال آیندہ تحریر ہوگا یہان سب اہل میلہ اپنے اپنے مقام کو گئے اب یہ قصہ یہان موقوف رکھا جاتا ہی اِسکا حال آیندہ جبکہ لشکر اِسلام یہان آئیگا تو تحریر ہوگا میلے کی حالت اور گنبد کی کیفیت اور جو جو عجائبات یہان ہین سب ناظرین کے روبرو پیش ہونگے جب ناظرین اُنکو ملاحظہ فرمائینگے تو میری عرق ریزی و جانفشانی کی داد دینگے کہ کیسے کیسے یہان عجائب ہین اگر زندگی ہی تو یہ حقیر اُنکو بھی بیان کریگا اگر جناب بابو صاحب قبلہ کی یون ہی میرے حال پر نوازش رہی تو جو جو طلسم اور جو جو ملک کہ صاحبقران اول و صاحبقران ثانی کے فتح کرنے سے دنیا پر و پردۂ قاف مین رہگئے ہین وہ اِن تینون صاحبون یعنے بدیع الملک جو کہ اِس دفتر مین صاحبقران ہین اور رفیع البخت کہ جنکے نام سے یہ دفتر ہی جو کہ فاتح ہین طلسم نور آگین کے اور رستم ثانی کے ہاتھ سے فتح ہونگے اور جو مذہب جدید یا کہنہ باقی رہگئے ہین وہ سب برباد ہونگے یہ لڑائیان قابل دید ہونگی ناظرین دفاتر اول و فاتر ہوشربا کو اِسکے آگے بھول جائینگے اگر خدا کی مدد ہوئی اور اُسنے میری مراد کو پورا کیا تو مین آپ لوگون کو اپنی جانفشانی دکھا دونگا آیندہ اُسکو اختیار ہی بشر خاکی ہر امر مین مجبور و ناچار ہی وہ داستانین جو کہ کمترین نے ابتک کبھی کسی صحبت مین بیان نہین کین ہین نہ اور دفترون مین تحریر کرائی ہین وہ سب اِس دفتر آفتاب شجاعت مین تحریر ہونگی بعونہ تعالیٰ جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو بہت لطف ملیگا بقول شخصے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید اپنی تعریف آپ کرنا خلاف ہی مین کیا ہون ایک جاہل علم سے نابلد کوچۂ شعر و شاعری سے ناواقف یہ بھی خدا کی شان ہی کہ یون مین آپ لوگون کا دل بہلاؤن آپکی قدردانی و ذرہ پروری ہی مجکو اپنے حال پر ناز ہی کہ جناب بابو صاحب منبع الطاف و کرم و معدن جود و سخا مخزن لطف و عطا یون مجھ ایسے ناچیز و ہیچمدان کی قدر کرین کہ جنکی خدمت مین ہمہ وقت اہل کمال کا مجمع رہتا ہی ہر فن کے کامل موجود رہتے ہین وہان یہ ناچیز بھی پوچھا جاتا ہی یہ صرف اُنکی قدردانی و شریف پروری و کرم گستری ہی وہ بندہ پروری ہی کہ ایسے ایسے صاحبان کمال کے روبرو میری بھی قدر کرین ورنہ مین کس لائق ہون مین کہانتک اُنکی قدردانی کی تعریف کرون میری زبان مین اِسقدر گویائی کہان اگر عمر بھر مین اُنکے اوصاف کی تعریف کرون تو مثل داستان امیر حمزہ کے دفترون کے مقابل مین اُنکے اوصاف کے بھی دفتر تیار ہون مگر مین اپنے مین اتنی قوت نہین پاتا ہون مین اِسقدر تعریف کو اپنا اعزاز سمجھتا ہون کہ وہ میری یون قدر کرتے ہین مین کیا ہون اب مین ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ میری اِس بیہودہ گوئی کی طرف نہ خیال کرین کہ اِسنے قصہ بیان کرتے کرتے یہ کیا فضول تقریر بیان کی جو جسکے سبب سے پرورش پاتا ہی تو وہ اُسکی تعریف ضرور کرتا ہی مین کیونکر نہ کرون میری تعریف کرنا بطور خوشامد نہین ہی بلکہ اصلی ہی مین اُن لوگون مین نہین ہون کہ گندم نمائی کرکے جو فروشی کرون بلکہ اُن لوگون مین ہون کہ جو جو نمائی کرکے گندم فروشی کرتے ہین مین اپنی تقریر کو اِس شعر پر ختم کرتا ہون شعر ثناے خود بخود گفتن ترا زیبد نہ ای صائب ؎ چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کی یا بد فی الواقع شاعر نے کیا سچا مضمون نظم فرمایا ہی بس بس

اے قلم رک بہت چرب زبانی اچھی نہین ہے بس ہو چکا آدم بر سر مطلب اگر ایسی بیخودی کریگا تو خرابی ہوگی تو کہان سے کہان چلا گیا بس اب اپنے مطلب پر آ تعریف و توصیف ہو چکی ناظرین قصہ کے مشتاق ہین اُنکے دل گھبراتے ہونگے اِس تقریر سے کیا حاصل جس سے کہ ناظرین بد دماغ ہون اب مین تیری عنان کو طرف قصہ کے پھیرتا ہون ناظرین متوجہ ہون اور ملاحظہ فرمائین کہ کیا واقعہ تحریر کرتا ہون میری تحریر کے جانب متوجہ ہون اب مین اصل مطلب کے جانب عنان سمند قلم کو موڑتا ہون اور اِس قصہ کو یون بیان کرتا ہون

اب کچھ حال عشاق حجرہ نشین اُستاد سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کا تحریر کرتا ہون جسکو کہ عشاق گنبد نشین بھی کہتے ہین اور باقی حالات متعلق داستان ہذا

راویان رنج و غم و مخبران درد و الم اِس داستان رنج و مصیبت کو یون بیان کرتے ہین کہ ناظرین نکتہ بین کو یاد ہوگا کہ عشاق حجرہ نشین اُستاد ماہیان کو جب یہ معلوم ہوا تھا کہ سحران کو عیاران اسلام نے قتل کیا عیاری کرکے تو اُسنے ایک تعزیت نامہ ماہیان کو تحریر کیا تھا اور سحر سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ تین دن ملکہ ماہیان پر سخت ہین تو یہ بھی تحریر کر دیا تھا کہ اگر تو نے اِن تین دن مین اپنی حفاظت کر لی اور تو نہ مری تو پھر تجکو کوئی نہین قتل کر سکتا ہے آئندہ تجکو اختیار ہے مین نے تجکو آگاہ کر دیا یہ نامہ ایک طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا تھا جیسا کہ قبل مین تحریر ہوا ہے کہ وہ نامہ ماہیان کے پاس پہونچا اُسنے اُسکا جواب جو کہ مناسب تھا اُسی طائر سحر کے ذریعہ سے روانہ کیا اور آپ جا کر دریاے اصلی پر مصروف شکار ہوئی اور ہاتھ سے خضران بن عمرو کے قتل ہوئی یہ واقعہ تو ناظرین دیکھ چکے ہونگے اور اُنکی نظرا شیرین سے گذر چکا ہوگا بیان پر براے یاد یہ مختصر طور سے تحریر کر دیا اور اب مین عشاق حجرہ نشین کی کیفیت بیان کرتا ہون کہ جب اِسنے نامہ روانہ کیا وہ طائر نامہ لیکر اُدھر کو روانہ ہوا بعد جانے اُس طائر سحر کے عشاق نے خیال کیا کہ گو مین نے ماہیان کو آگاہ کر دیا ہے کہ تین دن تجپر سخت ہین تو اپنی حفاظت کر وہ تو حفاظت کریگی مگر مجکو بھی لازم ہے کہ اُسکی خبر رکھون کیونکہ یہ عیار بڑے غضب کے ہوتے ہین بس یہ خیال کرکے اُسنے تھوڑا مائش کا آٹا اُس بدمعاش نے جھولی سے نکالا اُسکو گوندھکر ایک پتلی ہم شکل ماہیان تیار کی اُسکو کاغذ کے کپڑے پہناے اور اُسپر کچھ دم کیا اور پڑھا کہ اُسمین حرکت ہوئی فوراً اِسنے اپنی ران چیر کر خون نکالا اور اُسکے منہ مین ڈالا کہ وہ مثل انسان کے ہو گیا صرف گویائی کی کسر باقی تھی اُسپر یہ سحر کیا کہ جو وہان ماہیان پر گذریگا وہی اِس پتلے پر بھی یہان گذریگا اُسوقت اِسکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ امر ماہیان پر گذرا یہ اُسکا بندوبست کریگا یا جاکے اُسکی مدد کریگا اِسی خیال سے اُسنے یہ تدبیر کی تھی کہ مجکو معلوم ہو جاے کیونکہ یہ اُس سے بہت الفت رکھتا ہے یہ تدبیر کرکے اُس پتلے کو اپنے روبرو کھڑا کیا اور آپ سحر مین مصروف ہوا اور زائچہ سے جو حال کہ ماہیان کا معلوم ہوا تھا وہ سامنے رکھا اور دیکھنا شروع کیا اِسکو اِسی حالت مین دن

گذرا گھڑی گھڑی کا حال دریافت کرتا تھا جب وہ دریاے اصلی پر براے شکار ماہی آئی تو
اُسکو اطمینان ہوا کہ اب اِسقدر خوف نہین ہی کیونکہ یہ مقام کسی کو نہین معلوم ہی اگر کوئی اِسکی فکر
مین آئیگا تو پہلے اِسکے مکان پر آئیگا جب وہ نہ ملیگی تو تلاش کریگا تلاش کرنے مین دو ایک
روز گذر جائینگے اُس عرصہ مین اُسکے جو ایام سخت ستھے وہ گذر جائینگے پھر اُسکا کوئی کچھ نہین
کر سکتا ہی ایسے ایسے خیال کرتا ہی اور بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی اِسکو دو دن اور دو رات مین
گذرین کہ اِسنے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سویا تیسرے دن جو کہ وہی اُسکے سختی کے دنون مین باقی
تھا وہ بھی نصف تمام ہوگیا اب نصف دن باقی تھا کہ اِسنے خیال کیا کہ اب کیا ہوتا ہی نصف
دن تو تمام ہوگیا اور یہ نصف دن بھی تمام ہوجائیگا تو کئی دن سے سویا بھی نہین ہی اور تیری
طبیعت بھی بدمزہ ہو رہی ہی تو اب سو رہ کون آئیگا جو اُسکو قتل کریگا یہ خیال کرکے اُسی
مقام پر سو رہا یہان وہی امر ہوا کہ خضران بن عمرو نے اُسکو آکر قتل کیا جیسا کہ تحریر ہوچکا ہی
اُدھر خضران نے اُسکو قتل کیا یہان یہ خواب غفلت مین تھا اگر یہ بیدار ہوتا تو اِسکو عیاری
کی ضرور خبر ہوجاتی یہ یہین سے کچھ نہ کچھ تدبیر کرکے اُسکو آگاہ کردیتا وہ خبردار ہوجاتی تو غضب
ہوتا اُسکی قضا آگئی تھی یہ کیونکر ہوشیار رہتا جیسے ہی وہان خواجہ سنے اُسکو قتل کیا یہان پتلے
مین آگ لگ گئی دھوان اُٹھا اور ایک تڑاقہ ہوا کہ جسکی صدا سے عشاق کی آنکھ کھل گئی گھبراکر
دیکھا کہ یہ تڑاقہ کیسا ہوا زمین کو تزلزل پایا گنبد کو جو دیکھا تو کانپ رہا ہی یہ گھبرا گیا کہ یہ کیا واقعہ ہے
اُسیوقت خیال آیا کہ پہلے پتلے کو تو دیکھ لون اور ماہیان کا تو حال دریافت کرلون کہ کسقدر
سختی باقی ہی یہ خیال کرکے جو دیکھا تو یہ واقعہ نظر پڑا کہ پتلے کے تو سر مین آگ لگی ہوئی ہی
اور اُس سے شعلے نکل رہے ہین یہ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے کہ دفعتہً یہ کیا سانحہ گذرا
یہ خیال کرکے اُسنے اُس زائچہ کے جانب دیکھا کہ دیکھون کسقدر دن باقی ہی اب جو نظر کرتا
ہی تو یہ دیکھا کہ دو ساعت دن باقی ہی جب وہ قتل ہوئی تو اِسنے سحر سے دریافت کیا کہ کیونکر
یہ قتل ہوئی اور کسنے قتل کیا اب جو دریافت کیا تو جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ سب اِسکو معلوم
ہوگیا اِسنے مُنھ پیٹ لیا اور ایک آہ سرد کھینچی اور رونے لگا اُدھر وہ پتلی جلکر خاک ہوگئی
اور زلزلہ وغیرہ موقوف ہوگیا اِسنے اپنی حالت خراب کی روتے روتے یہ بیہوش
ہوگیا تھا ایک امر اور تحریر ہونے سے رہگیا ہی وہ یہ ہی اور اُسکو مین یہان پر تحریر کرتا ہون
کہ جب یہ پتلی وغیرہ تیار کرکے بیٹھا ہوا سحر کر رہا تھا تو یکایک سقف گنبد شق ہوئی اور وہی
طائر جو کہ نامہ لیکر گیا تھا اُسکے روبرو آکر بیٹھا اِسنے نامہ اُسکے گلے سے کھولا اور
پڑھا اپنے نامہ کا جواب پایا ماہیان کی طرف سے جواب پڑھکر بہت خوش ہوا اچھا
اُدھر جب وہ نامہ پڑھ چکا تھا تو وہ طائر اُڑکر اُسی سوراخ سے چلا گیا تھا اور سقف برابر ہوگئی
تھی اِس جواب نامہ آنے کے بعد اِسنے زائچہ روبرو رکھ لیا تھا یہانتک کہ وہ قتل ہوگئی
یہ بیہوش ہوگیا جب اِسکو ہوش آیا تو ہاے ماہیان واے ماہیان اُسکی زبان پر تھا
اور اپنے کو نفرین کرتا تھا کہ جہان تو دو دن جاگا کیا وہان اتنا دن اور جاگ کر بسر کیا ہوتا
کوئی تو مر نہ جاتا جو کچھ اُسپر گذرتا تجھکو خبر تو ہوتی تو اُسکا تدارک کرتا گویا دشمن اِسی کا منتظر تھا
کہ عشاق سوے تو مین اپنا کام کرون افسوس کہ جب قضا آتی ہی تو کوئی تدبیر نہین بن پڑتی ہی

باوصفیکہ اسقدر تو اُسنے ہوشیاری کی کہ مقام اصلی کو تو چھوڑ کر چلی گئی اور وہان جاکر غافل ہوگئی کہ دشمن اپنا
کام کر گئے کچھ ہوشیاری میری اور اُسکی کام نہ آئی بقول شخصے مصرعہ چون قضا آید طبیب ابلہ
شود ٭ ایسی ایسی باتین کرکے اور روپیٹ کر خاموش ہو رہا دل سے کہا کہ اِس سے کیا
حاصل اب رونے سے کوئی وہ زندہ نہو جائیگی اب وہ تدبیر کرو اور دیکھو کہ وہ عیار کہان
ہین اور اہل اِسلام کس فکر مین ہین چونکہ اِسکو رونے پیٹنے مین شام ہوگئی تھی اُسوقت تو موقوف
رکھا اور اُسی رنج مین سو رہا بوقت سحر جو اُٹھا تو سحر سے دریافت کیا کہ قاتل ماہیان سیہ پوش
کہان ہین معلوم ہوا کہ قتل کرکے مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کو چلا گیا یہ دریافت
کرکے اِسنے پھر سحر سے دریافت کیا کہ دریاے سبز رنگ بھی ہی یا نہین کیونکہ اُسکا مالک
تو سمندر جادو ہی اگر دریاے سبز رنگ ہی تو وہ لوگ کیونکر اپنے لشکر کو گئے یہ سحر میرا کیا
خبر دیتا ہی کیا سمندر جادو بھی مارا گیا جو راستہ کھل گیا یہ خیال کرکے جو دیکھا تو یہ سانحہ نظر پڑا
کہ دریاے سبز رنگ کا تو کہین نام و نشان بھی نہین ہی دشت بہار افزا مین ایک لشکر
کثیر اُترا ہوا ہی اُسمین کچھ خوشی کا سامان ہی جشن کی تدبیر ہو رہی ہی اِسنے دریافت جو کیا تو معلوم
ہوا کہ یہی لشکر اِسلام ہی اور یہ خوشی ماہیان طوفان کش اور سحر ان سیہ پوش کے قتل
کی ہوتی ہی اور شہر سمندریہ کے راستہ کھلنے کی یہ دیکھکر اِسکو بہت غصہ آیا کہ ہم تو رنج و غم
مین مبتلا ہون اور یہ لوگ خوشی کرین یہ خیال کرکے پھر دیکھا کہ دیکھون میان سہراب
کہان ہین اُسوقت یہ معلوم ہوا کہ سہراب بھی اہل اِسلام کا شریک ہو گیا ہی اب جو غور
کرکے وہ دیکھتا ہی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی بہارستان جادو دشت بہار افزا مین مقیم
رہتا تھا اور دشت بہار افزا کا منتظم تھا تین سو برس سے زیر زمین رہتا تھا آج وہ ظاہر
ہوا تھا وہ بھی ہاتھ سے شاہزادہ بدیع الملک کے قتل ہوا اب بعد جشن لشکر اِسلام طرف
شہر سمندریہ کے یہان سے کوچ کریگا جب یہ اِسکو دریافت ہو گیا تو اِسنے یہ خیال کیا
کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ ملکہ ماہیان سیہ پوش تو قتل ہوئی اور دریاے سبز رنگ مٹ گیا
اُسکا مالک سمندر جادو ہی کیا وہ بھی مارا گیا یہ خیال کرکے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سمندر
جادو زندہ ہی مگر آجکل غم مین ماہیان کے مبتلا ہی یہانتک کہ اُسنے تمام شہر کو سیاہ پوش
ہونے کا حکم دیا ہی اور آپ بھی سیاہ پوش ہوا ہی تین دن تک شہر مین خوشی کرنے کی اہل شہر
کو ممانعت کی ہی اور آپ بھی تین دن تک دربار نہ کریگا یہ دیکھکر اُسکو جو خیال تھا کہ شاید سمندر
جادو بھی قتل ہو گیا کہ دریاے سبز رنگ مٹ گیا وہ بات اُسکے دل سے جاتی رہی اور
اِسکی خوشی ہوئی کہ میرا خیال غلط تھا مگر تعجب تھا کہ صاحب سحر زندہ ہوا اور اُسکا سحر مٹ جاے
اِسکا کیا سبب ہی دریافت کرنا چاہیے یہ خیال کرکے آواز دی کہ اے کتاب ساحری یہ
کہنا تھا کہ تڑاقہ ہوا اور ایک ہاتھ پیدا ہوا اُس ہاتھ مین کتاب تھی اِسنے ہاتھ بڑھا کر کتاب
لی اُس کتاب کو لیکر کھولا اور یہ نیت کرکے ورق اُلٹے کہ یہ امر مجھپر ظاہر ہو جاے کہ یہ
دریاے سبز رنگ کیون برباد ہو گیا اُسمین یہ نکلا کہ دریا کا کل اختیار سمندر جادو نے
ملکہ ماہیان طوفان کش کو دیدیا تھا وہ قتل ہوئی دریا بھی برباد ہو گیا کیونکہ جسنے اُسکو اختیار
ملا تھا تو اُسپر اُسنے اپنا سحر کیا تھا سمندر جادو نے اپنا سحر اُٹھا لیا تھا یہ سبب ہی دریا کے

برباد ہونے کا یہ دیکھکر اِسکو اطمینان ہوا اب اِسنے خیال کیا کہ یہان بیٹھے رہنے سے کیا حاصل چلو سمندر جادو کی مدد کرو کہ اُسپر یہ وقت نہایت سخت ہی اگر مین ماہیان پاس چلا جاتا تو وہ کبھی نہ قتل ہوتی اب اِسکی مدد کر دتا کہ یہ شہر مثل اور شہرون اور طلسمون کے نہ برباد ہو یہ جو تونے سحر مین کمال پیدا کیا ہی تو یہ کسدن کے کام آئیگا یہی وقت ہی تو پہلو نشین سامری ہی سمندر جادو بھی تیرا شاگرد ہی اُسکی بھی مدد کرنا ضرور ہی اُنکو سوائے اِسکے اور کوئی تیرا شاگرد بھی نہین ہی جنپر تونے اپنی جان لگائی وہ یون قتل ہوئے یہ خیال کرکے اُسنے اُسی وقت چلنے کا قصد کیا اسب اسباب سحر تن پر آراستہ کیا جو ساحر کہ کابل ہوتے ہین اُنکے پاس صرف ایک جھولی ہوتی ہی اُنکا دار و مدار اُسی پر ہوتا ہی بس ایک تخت سحر تیار کرکے اُسپر بیٹھا چارون گوشون پر چار پتلے سحر کے بنا کر قائم کیے بعد اِسکے کچھ پڑھکر جو دم کیا تو ایک تڑاقہ ہوا ایک دروازہ اُس گنبد مین ظاہر ہوا یہ گنبد کے باہر آیا باہر آکر گنبد پر کچھ پڑھکر جو دم کیا تو گنبد نظرون سے مخفی ہوگیا یہ تخت پر سوار ہوکے طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہوا اِسکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اِسکا پھر بیان کیا جائیگا

اب کچھ حال سمندر جادو کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ غم مین ملکہ ماہیان طوفان کش کے سیاہ پوش ہی خوشی کا تو اِس شہر مین نام نہین ہی بالکل نابود ہی کوئی شادی وغیرہ نہین ہوتی ہی تمام شہر کے باشندے بموجب حکم بادشاہ سیاہ پوش ہین سمندر جادو کو کوئی وقت رونے سے فرصت نہین ہوتی ہی ہمہ وقت رویا کرتا ہی کھانا وغیرہ ترک کر دیا ہی کسی وقت جب زیادہ دل پریشان ہوتا ہی تو باہر بارہ دری سے آکر باغ مین لب حوض بیٹھ جاتا ہی دل بہلاتا ہی آج دوسرا دن ہی اِسکو سیہ پوش ہوئے گو کہ اِسنے کچھ نہ کھایا ہی نہ پیا ہی نہ باہر آیا ہی یہ باغ مین حوض کی پٹری پر بیٹھا ہوا دل بہلا رہا ہی اور ماہیان کا خیال بندھا ہوا ہی کہ یکایک برق چمکی اِسکی آنکھین جھپک گئین چکا چوندسی ہوئی کہ اِسنے گھبرا کر دیکھا کہ یہ کیا ہوا اور یہ کیا واقعہ تھا کہ عشاق جو اپنے گنبد سے چلا بہت جلد سحر کو تیز کرتا ہوا اور تخت سحر کو اُڑاتا ہوا چلا آتا تھا یہانتک کہ شہر سمندریہ مین پہونچا یہان آکر دریافت کیا سحر سے کہ سمندر جادو کہان ہی معلوم ہوا کہ باغ مین بیٹھا ہوا ہی لب حوض غم مین ماہیان کے رو رہا ہی یہ اُسیوقت وہانسے اُسکے باغ مین آیا یہ برق اُسی کے سحر کی تھی جو کہ چمکی تھی اب جو سمندر جادو نے سر اُٹھا کر دیکھا اور خیال کیا تو معلوم ہوا کہ یہ برق تو آمد ساحر کی تھی کون ساحر آتا ہی کیا دیکھا کہ ایک تخت سحر ہی اُسپر ایک ساحر بارلیش سفید گیروی تہمت باندھے ہوئے اُسی رنگ کا کرتا پہنے ہوئے چارون گوشون پر تخت کے چار پتلے سحر کے استادہ ہین بالا سے ہوا سے طرف آسمان کے آتا ہی یہ برق اُسی کے آمد کی ہی اُسکا رخ میرے باغ کی طرف ہی یہ حیران ہوا کہ یہ کون ساحر ہی کوئی سن رسیدہ معلوم ہوتا ہی بزرگ بھی ہی یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ تخت اُس باغ مین پہونچا اور وہان پہونچکر نیچے اُترا اب جو اِسنے غور کرکے دیکھا تو عشاق اپنے اُستاد و ماہیان و نہران کے اُستاد کو پایا یہ دیکھکر کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور خیال کیا کہ اُستاد کیون آئے ہین یہ تو گوشہ نشین ہوئے ہین جب سے کہ سامری دنیا سے طرف بیکنٹھ کے گئے

ہین جب سے یہ اُس گنبد مین بیٹھے ہین باہر نہین نکلے ہین ہم سب نے جاکر اُسی گنبد مین سحر سیکھا ہی
آج کیا ہوا جو یون چلے آتے ہین کوئی نہ کوئی امر ضرور ہی یہ دل سے باتین کرتا ہوا اور ہاتھون
کو جوڑے ہوے طرف اُس تخت کے چلا جیسے ہی عشاق صحرا نشین نے اُسکو دیکھا
وہ بھی تخت پر سے اُتر پڑا اور ہاتھ پھیلا کر اُسکی طرف چلا یہانتک کہ جب سمندر جادو اُسکے قریب
پہونچا تو سمندر جادو نے اُسکو سلام کیا اور جھک کر چاہا کہ اُسکے قدمون پر سر رکھون تو اُسوقت عشاق
نے اُسکو چھاتی سے لگا لیا اور کہا کہ یہ کیا کرتے ہو سمندر جادو اُسکے گلے لگ کر رونے لگا
اُسوقت اُسنے عشاق کو جو دیکھا تو ماہیان و سحران دونون یاد آگئین اُنکی صورتین اُسکی نگاہون کے
نیچے پھر گئین اور اِسقدر رویا کہ ہچکیان بندھ گئین صدا گلو گیر ہو گئی عشاق نے جو یہ حال دیکھا
تو کہا کہ ای سمندر جادو تو کیون اِسقدر روتا ہی کیا ہوا ہی یہ سیہ پوشی کسکے ماتم مین تو نے اختیار
کی ہی گو کہ عشاق جانتا تھا کہ ماہیان کے رنج و غم مین اِسکی یہ حالت ہی مگر ازراہ تجاہل اُسنے
دریافت کیا سمندر جادو نے جو یہ کلام سنے تو رقت کو ضبط کر کے کہنے لگا کہ اُستاد کیا
بیان کرون مین تو مٹ گیا میرا سارا کارخانہ برباد ہو گیا کیا آپکو خبر نہین ہی میرے دونون قوت بازو
مر گئے میری کمر توڑ گئے جنکے سبب سے مجکو بڑی قوت تھی مین نے تمام دریاے سبز رنگ
کا اُنھین کو اختیار دیا تھا اُنکے مرنے سے دریا بھی برباد ہوا راستہ بھی سمندر یہ کا کھل گیا دشمن
نے اپنا کام کیا اِس مہینہ مین یہ سانحے مجھپر بہت سخت گذرے اول تو قتل آفتاب جادو کہ جسکے
قتل ہونے سے میری فوج بے سردار ہو گئی خیر مین نے خیال کیا تھا کہ وہ سپہ سالار تھا جسکو
اِس منصب کے لائق دیکھونگا اُسکو یہ عہدہ دونگا مگر اِن دونون آفتون سے تو میری نصف
قوت رہگئی وہ یہ ہین کہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکر اِسلام نے قتل کیا
کہ جنکے قتل سے دریا الگ برباد ہوا اور ہمارا زور الگ کم ہوا مین کیا کرون یہ حالت میری اُنھین
لوگون کے رنج و غم مین ہی یہ سیہ پوشی اُنھین کے ماتم مین ہی عشاق تو واقف تھا کہنے لگا کہ کیون
اِسقدر غم کرتا ہی اب جو ہونا تھا وہ ہوا تیرے اِس رنج و غم سے وہ دونون زندہ تو نہونگے پھر
کیون تو اپنے کو ہلاک کرتا ہی تیرے ہلاک ہونے سے وہ زندہ ہون تو یہ بھی ہی اب تجکو
لازم ہی کہ تو اپنے انجام کی فکر کر اور اپنے شہر کی حالت کو درست کر اطراف و جوانب سے
لشکر کو جمع کر جو بادشاہ کہ تیرے خراج گذار ہین اُنکو اپنی مدد کے لیے طلب کر اب کل سے
دربار کر یہ سیہ پوشی ترک کر بادشاہ ہو کر تجکو یہ لازم نہین ہی کہ یون غم کرے بس ماتم ہو چکا اگر یون ہی
تین تین دن دربار نہ کریگا تو شہر کیونکر قائم رہیگا غدر ہو جائیگا شہر مین منادی کرا دے کہ سب سیاہ پوشی
ترک کرین ہمنے بھی لباس سیاہ ترک کیا کل سے ہم دربار کرینگے میرے کہنے پر عمل کر و
مین اِسواسطے آیا ہون کہ تمھاری مدد کرون اور تمکو خبر دون کہ حریف لشکر کشی کر کے اِسطرف
کو آتا ہی اِسکی تدبیر کر یہ کلام جو عشاق نے کیا تو سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد گو میرا دل
گوارا نہین کرتا ہی کہ مین حکومت کرون مگر آپ کے فرمانے کو بھی ٹال نہین سکتا ہون خیر
دل پر جبر کر کے کل سے دربار کرونگا عشاق صحرا نشین نے کہا کہ یہ سیاہ پوشی ابھی
اِسی وقت ترک کرو بس بس غم ہو چکا یہ سُنکر سمندر جادو نے آواز دی کہ کوئی حاضر ہے
کیونکہ جب یہ باغ مین آتا تھا تو کوئی اِسکے پاس ملازم وغیرہ سے نہین آتا تھا اور نہو تا تھا کیونکہ

جب سے اُسنے خبر قتل ماہیان سنی ہی اور رنج و غم مین مبتلا ہوا ہی تو اُسوقت سے حکم دیدیا ہی کہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے ہمکو تنہائی پسند ہی تو اُسدن سے کوئی خادم وغیرہ روبرو حاضر نہین رہتا ہی پوشیدہ موجود رہتے ہین جیسے ہی اُسنے کہا کہ کوئی حاضر ہی فوراً چند خواصین دوڑکر روبرو آئین اور سلام کرکے عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی سمندر جادو نے کہا کہ ہمارے اُستاد تشریف لائے ہین اُنکے واسطے خاصہ لاؤ اور میرے لیے دوسری پوشاک حاضر کرو کہ اُستاد کا حکم ہے کہ تو سیاہ پوشی ترک کر تو اُنکا حکم بجالانا فرض ہی اور ہمارے وزیر گرداب جادو کو خبر کرو کہ بادشاہ نے تمکو یاد کیا ہی وہ خواص یہ حکم سنکر فوراً بادشاہ کے پاس سے باورچی خانے مین گئی اور داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے خاصہ طلب کیا ہی بہت جلدی جاؤ وہ باغ مین تشریف رکھتے ہین یہ حکم پاتے ہی اُسنے خوان خاصہ کے درست کرکے اور اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا وہ لوگ وہان سے توشک خانہ مین گئے وہان کے داروغہ سے کہا کہ بادشاہ نے پوشاک طلب فرمائی ہی لباس سیاہ ترک فرمائین گے وہ بھی کشتیان پوشاک کی لیکر جلد چلا اُنھون نے پھر وہان سے جاکر وزیر کو خبر دی کہ بادشاہ نے آپکو یاد فرمایا ہی وہ خود اِس فکر مین مبتلا تھا کہ یہ بڑی خرابی ہی کہ بادشاہ نے تین دن سے دربار نہین کیا ہی اور نہ ترک لباس ماتمی کیا اب مین کیا تدبیر کرون کہ بادشاہ دربار کرین اور سیاہ پوشاک ترک کرین کیونکہ اگر وہ ترک سلطنت کرینگے تو کون حکومت کریگا اگر اِسکی خبر دوسرے ملکون مین جائیگی تو وہ لوگ لشکرکشی کرینگے یہ ملک قبضہ سے نکل جائیگا دوسرے لشکر اِسلام کے آنے کی خبر لگی ہوئی ہی اگر وہ لوگ آپڑے تو کون مقابلہ کریگا شہر کی تو حالت خراب ہو رہی ہی کوئی شخص تو ایسا آئے جو بادشاہ کو اِس امر سے باز رکھے اور حکومت کی جانب راغب کرے وہ کوئی غیریت نہ کرے جسکے ہمراہ بادشاہ ایسا کرینگے وہ بھی اپنی جان دینے کو موجود ہوگا رہا یہ امر کہ وہ سحر مین کامل نہین ہی تو کوئی یہ شہر اب ساحرون سے خالی نہین ہی اور نہ اُجاڑ ہوگیا ہی ایک سے ایک صاحب کمال یہان ہوگا جسکو اِسقدر اختیار دینگے وہ بھی اپنی نام آوری کے لیے اپنا کمال دکھائیگا ایسے ایسے خیال کر رہا تھا کہ اُس خواص نے آکر کہا کہ بادشاہ نے یاد فرمایا ہی یہ اِس خبر کو سنتے ہی خوش ہوگیا اور اُس سے کہا کہ کیون بادشاہ نے یاد کیا ہی کیا کوئی خطا مجھ سے ہوئی ہی کہ اُسکی سزا دینے کو طلب فرمایا ہی کیونکہ کوئی ملکی کام تو ہی نہین کیونکہ اُنھون نے تین دن سے دربار بھی نہین فرمایا ہی اُنکو شہر کی کیا خبر ہی اُس خواص نے کہا کہ نہین کوئی خطا تمسے نہین ہوئی ہی کوئی ملکی کام ہی بادشاہ کے اُستاد تشریف لائے ہین اُنھون نے اُنکو لباس سیاہ ترک کرنے پر راضی کیا ہی بادشاہ نے خاصہ بھی طلب فرمایا ہی یقین ہی کہ کل دربار فرمائین اُسی کے بندوبست کے لیے آپکو طلب فرمایا ہی بہت جلد تشریف لیچلیے یہ سنتے ہی وزیر خوش ہوگیا اور اُسی وقت اُٹھ کھڑا ہوا لباس پہنا ہمراہ اُس خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے روانہ ہوا یہان سمندر جادو بیٹھا ہوا عشاق سے باتین کر رہا تھا کہ اے اُستاد اب مین کیا کرون جو آپ فرمائین وہ مین تدبیر کرون یہ تو یقین ہی کہ راستہ کھل گیا ہی ضرور ضرور لشکر اِسلام اِدھر کو آئیگا اور مقابلہ ہوگا مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ لشکر اِسلام کے ساتھ ساحر نہونگے جبکہ اُنکے ہمراہ ساحر نہین ہین تو اُنسے لڑنا کیا مشکل ہی وہ کیا مقابلہ کرینگے ہم ساحر و غیر ساحر کو یکسان جانتے ہین عشاق نے کہا کہ اِس

امید پر نہ رہنا اُنکے ہمراہ بہت سے ساحر ہونگے کیونکہ ہزاروں ملک وطلسم فتح کیے ہین اُن
سب کے ساحر ہونگے یہ کسطرح ہوسکتا ہی کہ ساحر نہون سمندر جادو نے کہا کہ مین نے سُنا ہی
کہ جب سحران سیہ پوش سے مقابلہ ہوا ہی تو اُسوقت سوائے غیر ساحر کے لشکر مین کوئی ساحر
نہ تھا وہ لوگ سحر کو کفر اور ساحر کو کافر جانتے ہین پھر وہ کیون اپنے ہمراہ ساحرون کا لشکر رکھینگے
عشاق نے جواب دیا کہ بیٹا جب اُنکو ضرورت ہوتی ہوگی تو وہ لوگ خود آتے ہونگے اور
اُنکی مدد کرتے ہونگے اپنی خیر خواہی دکھاتے ہونگے اب جب مقابلہ ہوگا تو دیکھ لینا سمندر
جادو نے کہا کہ اچھا جو آپکی مرضی ہوگی وہ کرونگا مین اپنے ملک کا کل بندوبست آپ کے
سپرد کردونگا جب لشکر اسلام اِدھر کو آئیگا تو اُس سے مقابلہ بھی جس طور سے آپ فرمائینگے
مین کرونگا عشاق نے کہا کہ جیسا تمھارا جی چاہے مین تو اب اپنے گوشۂ عافیت کو تمھاری
محبت مین ترک کرکے چلا آیا ہون یہان اُستاد شاگردون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ خواص نے
آکر عرض کیا کہ حضور وزیر اعظم حاضر ہین سمندر جادو نے کہا کہ بلا لو اُس خواص نے وزیر سے
کہا کہ تشریف لے چلیے وزیر ہمراہ خواص کے خدمت مین سمندر جادو کے آیا یہان آکر یہ دیکھا
کہ بادشاہ لب حوض کرسی پر بیٹھا ہی اُسکے سامنے ایک ساحر سن رسیدہ قلندرانہ پوشاک پہنے
ہوئے بیٹھا ہی اور تخت سحر بھی موجود ہی چار دیو تلے اُسکے تخت کے چارون کونون پر دست
بستہ مثل خادمون کے استادہ ہین وزیر یہ دیکھکر پہلے اُس ساحر کے سلام کو خم ہوا اور خیال
کیا کہ یہی اُستاد بادشاہ ہین گو کہ اُسنے اِنکو نہین دیکھا ہی اور نہ دیکھا تھا مگر قرینہ سے سمجھ گیا
اُس ساحر نے جواب سلام دیا پھر وزیر نے بادشاہ کو سلام کیا اور دوڑکر بادشاہ کے
قدمون پر گر پڑا اور یون عرض کرنے لگا کہ خداوند نے آپکے قدم دکھائے مجکو تو نا امیدی
تھی خداوند آپ کو سلامت رکھین سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد کا شکریہ ادا کرو اور اُنکو دعا
دو کہ جنھون نے آکر میرے قصد کو فسخ کیا اور میرا لباس ماتمی ترک کرایا حکومت کی جانب
رغبت دلائی ورنہ مین تو ترک سلطنت کرچکا تھا صرف تم لوگون کے سبب سے یہ کہدیا تھا
کہ بعد تین دن کے دربار کرونگا مین اِس عرصہ مین پوشیدہ ہوکر چلا جاتا جب مین نہوتا تو تم لوگ
عاجز ہوکر کسی نہ کسی طرف کو نکل جاتے اور کسی شخص کو یہان کا بادشاہ کرتے کیونکہ ملک بغیر بادشاہ
کے برقرار نہین رہ سکتا ہی اگر ملک حاکم سے خالی ہو تو غدر مچ جائے یہ جو وزیر نے زبانی
سمندر جادو کے سُنا تو عرض کیا کہ خداوند نے ہمپر بڑا رحم کیا کہ آپ کے اُستاد کو عین
وقت پر بھیجا کہ جنکے سبب سے آپ مجبور ہوگئے خدا آپکو ہم لوگون کے سر پر ہمیشہ برقرار اور
سلامت رکھے کہ جنکی وجہ سے ہمکو آپکی خدمت میسر ہوئی یہ عرض کرکے وزیر خاموش ہو رہا کہ اِس
عرصہ مین داروغہ نے باورچی خانے کے آکر عرض کیا کہ خاصہ حاضر ہی سمندر جادو نے حکم دیا
کہ دسترخوان آراستہ کرو فوراً دسترخوان آراستہ ہوا اور چنا گیا اِسنے مع عشاق کے کھانا زہر مار
کیا بعد فراغت طعام ہاتھ منھ دھوکر بیٹھا کہ کشتیان پوشاک کی آئین اِسنے لباس ماتمی دور
کیا اور وزیر سے کہا کہ تم جاکر اپنے شہر مین منادی کرادو کہ سب لباس سیاہ دور کرین اور
خوشی کرین ہمنے لباس سیاہ ترک کیا اہل دربار کو خبر دو کہ کل ہم دربار کرینگے یہ حکم بادشاہ کا وزیر
سُنکر بہت خوش ہوا اُسیوقت بادشاہ سے رخصت ہوکر باہر آیا چوبدارون کو طلب کرکے ہر ایک

کو اہل دربار سے خبر دی کہ کل بادشاہ دربار فرمائین گے سب حاضر ہون اور وقت دربار کے پہونچین چوبدار تو اُدھر کو روانہ ہوے اُدھر وزیر نے دربار کی درستی کا حکم دیا اور جار چی کو طلب کر کے اُسکو حکم دیا کہ تو شہر مین جا کر ندا کر دے کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ سب لوگ ترک لباس ماتمی کرین ہمنے بھی ترک کیا ہی وہ یہ حکم پاکر شہر مین آیا ہر گلی کوچے مین خبر دیتا ہوا چلا گیا سب اہل شہر نے لباس ترک کیا شہر کی ہر گلی کوچے مین خوشی ہونے لگی یہانتک کہ وہ دن تمام ہوا وہ رات اُستاد شاگرد نے اُسی باغ مین بسر کی صبح کو سمندر جادو و عشاق گنبد نشین دونون دربار مین آئے سمندر جادو تخت پر بیٹھا برابر تخت کے کرسی پر عشاق صحرا نشین بھی بیٹھا اہل دربار حاضر ہونے لگے یہانتک کہ دربار آراستہ ہو گیا اُس دربار مین جو تھا وہ ساحر تھا اور اپنے اپنے سحر و فن مین کامل و اکمل تھا اُسوقت سمندر جادو نے کہا کہ آج ہمنے بعد کئی دن کے دربار کیا ہی لہذا ہمارا جی ناچ دیکھنے کو چاہتا ہی یہ حکم دینا تھا کہ اُسی وقت طائفے حاضر ہوے ناچ ہونے لگا جام شراب ناب گردش مین آیا ہر ایک اہل دربار بادۂ ناب سے مست ہوا اُس نازنین نے پہلے گت ناچی بعد گت ناچنے سے یہ لحن داؤدی اُسنے یہ غزل عاشقانہ گائی غزل

ابتو خوشی سے ہمنے دل تمکو دیا جو ہو سو ہو — رنج والم ہراس وغم مول لیا جو ہو سو ہو
ساقی نہ دیر کر ذرا شیشہ و جام کو اُٹھا — مجکو شراب تو پلا نشہ مین لا جو ہو سو ہو
سنکے ہماری بد خبر کہنے لگا وہ سیمبر — مرنا تھا جسکو مر گیا رونے سے کیا جو ہو سو ہو
ہجر کا غم نہین رہا چین مجھے عجب ملا — عشق مین دم نکل گیا خوب ہوا جو ہو سو ہو
اب تو خطیر یار کا سوتے مین بوسہ لیلیا — غم نہین گو ہوئی خطا پاؤن سزا جو ہو سو ہو

بعد اِس غزل کے وہ نازنین خوب ناچی تھوڑی دیر کے بعد وہ انعام لیکر رخصت ہوئی اُسدن سمندر جادو نے تھوڑی دیر دربار کیا جب دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام کو گئے دوسرے دن پھر دربار آراستہ ہوا اُسوقت سمندر جادو نے عشاق سے کہا کہ ای اُستاد اب آپکی کیا راے ہی اب مین کیا تدبیر کرون کیونکہ راہ کھل گئی اہل اسلام ضرور اِدھر کو لشکر کشی کرینگے اس امر مین آپکی کیا راے ہی آیا اُنکو اِدھر آنے دون یا خود اُنپر لشکر کشی کرون عشاق گنبد نشین نے جواب دیا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ اُنکو آنے دو اِس عرصہ مین جبتک وہ آئین مین یہان اپنا بندوبست کر لونگا اور اپنی راے کے موافق میدان کو درست کر لونگا جو جو مین تدبیر سوچا ہون وہ وہ تدارک کر لونگا دیکھون کہ یہ لوگ کیونکر میرا مقابلہ کرتے ہین اور کیونکر میرے سحر کو اُنکے ساحر دفع کرتے ہین مجکو بھی دیکھنا ہی مین وہ سحر سے کام لونگا کہ جو آجتک کسی ساحر نے نہ کیا ہو مین پہلو نشین ساحری ہون مین ساحری کی آنکھین دیکھے ہوے ہون میرے سحر کا کوئی ساحر جواب نہ دے سکیگا اب تم یہ بتاؤ کہ جدھر سے اہل اسلام لشکر کشی کرکے آتے ہین اُدھر کو کوئی ملک ہی یا نہین سمندر جادو نے جواب دیا کہ جی ہان ملک یقینیہ اُنکو ملیگا وہ راہ مین ہی اور وہان کا حاکم بڑا ساحر زبردست ہی یقین خود پرست اُسکا نام ہی اور اُسکے شہر مین بہت سے پہلوان نامی ہین اور بہت سے جزیرے و قصبہ و شہر اُسکے خراج گذار ہین اور اُسکے ملک سے بہت قریب ہین اہل اسلام کو پہلے وہی ملک ملیگا عشاق نے کہا کہ وہ خود لوگون سے باج لیتا ہوگا کیونکہ اُسکا

مذہب دوسرا ہی تمھارے اُسکے عداوت ہوگی سمندر جادو نے کہا کہ گو وہ مذہب دوسرا رکھتا
ہی مگر آپ کے تابع ہی خراج ہر سال روانہ کرتا ہی مین نے اس سبب سے اُسکے مذہب مین
تعرض نہین کیا کہ جب وہ خراج دینے کو موجود ہی تو کیا ضرورت ہی کہ بیکار کی عداوت لون ہان
اگر باج نہ دیتا تو ضرور مین اُسپر لشکر کشی کرتا جب وہ خود میری فرمانبرداری سے باہر نہوا تو ہمکو کیا
ضرور تھا کہ مذہب کے بارے مین خونریزی کرون وہ اسقدر میرا تابع حکم ہی کہ اگر مین اُسکو اسوقت
طلب کرون تو وہ فوراً حاضر ہوتا ہی عشاق گنبد نشین نے کہا کہ پھر کیا ہی اُسکو ایک فرمان تحریر
کرو کہ تمھارے ملک کی طرف سے لشکر اسلام آتا ہی اُسکو روکنا اور مانع ہونا کہ شہر سمندر یہ
کو نہ جاؤ اگر وہ نہ مانین تو اُنسے مقابلہ کرنا خواہ اُنکو زندہ گرفتار کرنا خواہ اُنکے سر قلم کرنا مگر اُنکو
سمندر یہ تک نہ آنے دینا اگر تمکو مدد کی ضرورت ہوگی تو ہمکو تحریر کرنا ہم تمکو کمک دینگے اور تمھاری
مدد کو یہان سے لشکر روانہ کرینگے اگر سیاہ ساحران کی ضرورت ہوگی تو وہ بھی روانہ کرینگے
خواہ غیر ساحر کی تمکو معلوم ہو کہ سحران و ماہیان کو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا اُنکے مرنے
سے دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہی راستہ کھل گیا ہی وہ لوگ دشت بہار افزا مین
اس انتظار مین اُترے ہوے ہین کہ راہ ملے تو لشکر کشی کرین اُنکے دل کی مراد بر آے
اُنکے عیارون نے اپنا کام کر دیا ہمکو خبر نہوئی اور نہ اُسکے تدارک کے لیے جانا ہوا اِدھر سحران
و ماہیان قتل ہوئین اور دریا برباد ہوا اُدھر بہارستان جادو ہاتھ سے بدیع الملک
کے قتل ہوا اب کوئی اُنکا روکنے والا نہین ہی جو اُنکو روکے جب تو دریاے سبز رنگ
اُنکو اِدھر آنے سے مانع تھا اب کون ہی جو روکے لہذا تمکو تحریر ہوتا ہی کہ جہانتک ممکن ہو
اِدھر نہ آنے دو اِس تھوڑی سی تحریر کو بہت جانو اِس مضمون کا نامہ تو یقین خود پرست
کو روانہ کر دو اور باقی اُنکو کہ جو بادشاہ تمھارے خراج گزار ہین اُنکو براے مدد طلب کرو
اور اپنا سامان جنگ درست کرو یہ سنکر اسیوقت سمندر جادو نے دبیر کو طلب کیا اور اسی مضمون
کا نامہ جو کہ عشاق نے کہا تھا تحریر کرا کے بدست نہنگ گرگ پیشانی پاس بادشاہ
یقین خود پرست کے روانہ کیا بعد اُسکے دبیر کو حکم کیا کہ چند نامے اِسی مضمون کے بنام
ملکہ زعفران جادو و ملکہ غبار انگیز جادو و ملکہ طوفان خیز جادو و یاسمن جادو و سرشار
جادو و مسمار جادو و خونریز جادو و بدمست فیل سوار و سرمست کرگدن سوار و
قلزم جادو و موج خیز جادو و بحر جادو و آتش خوار جادو کے نام تحریر کرو اور تاکید کر دو
کہ تمکو لازم ہی کہ بفور دیکھتے ہی اِن نامون کے مع اپنے لشکر کے ہمارے پاس آؤ کہ ہمپر
اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہی اور ہمارے اُنکے مقابلہ ہونے والا ہی لہذا تمکو تحریر ہوتا
ہی کہ آکر ہماری مدد کرو اور تمکو معلوم ہو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے شہر کے شہر ساحرون
کے تباہ کیے ہین اور برباد کر ڈالے ہین یہان بھی آکر اِنھون نے بڑے رنج ہمکو دیے
ہین اِن لوگون کے عیارون نے ہمارے سپہ سالار آفتاب جادو و ہماری قوت بازو
ملکہ سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش کو قتل کیا اور دریاے سبز رنگ کو برباد کیا
زینت دشت بہار افزا شادی بہارستان جادو کو جو کہ تین سو برس سے اُس دشت
مین اہل دنیا کی نظرون سے پوشیدہ تھا اُسکو قتل کیا ایسے لوگون سے اِن لوگون کے خون کا

عوض لینا ضرور ہی لہذا تم لوگ اگر ہماری مدد کرو تو ہم اُنپر لشکرکشی کرین تمکو مذہب و ملت کا ضرور پاس ہی دوسرے تم سب کے سب بخوبی واقف ہو کہ مین خداوند ایوان نہ طاق کا غلام حلقہ بگوش ہون اور اُنسے خصوصیت رکھتا ہون اور تم لوگ میرے خراج گزار ہو اگر میری مدد نہ کروگے اور مین اُنسے شکست کھاکر فرار کرونگا یا قتل ہونگا تو وہ لوگ بھی نہ طاق پر لشکرکشی کرینگے اور خداوند سے مقابلہ ہوگا اُسوقت خداوند تمسے دریافت کرینگے کہ تمنے سمندر جادو کی مدد کیون نہ کی تو اُسوقت مین اُنکو کیا جواب دوگے کیونکہ وہ اہل اسلام کو قتل کرتا اور اُنکو ادھر کو نہ آنے دیتا تم لوگ کیسی ہماری بندگی کرنے والے تھے اُسوقت کیا جواب دیا جائیگا اس سے بہتر یہ ہی کہ میری مدد کرو اور اس بلا کو ہٹا جلد مدد کرو تاکہ خداوند کو خبر ہو زیادہ اور کیا تحریر کرین فقط والسلام یہ نامہ ہر ایک کے نام تحریر ہوا دبیر نے اُسی وقت اُسی مضمون کے نامے تحریر کیے اُدھر عشاق نے جو نامے تھے وہ طائر سحر کے بنائے اور وہ نامے اُن طائرون کے گلے مین ڈالے اور اُنکو اُن لوگون کے جانب روانہ کیا جنکے نام کے وہ نامے تھے اُدھر کو وہ طائر لیکر روانہ ہوئے بعد جانے اُن طائرون کے عشاق نے کہا کہ اب مین کل سے اپنا بندوبست کرونگا ابھی دربار برخاست نہوا تھا کہ برق چمکی اہل دربار کی آنکھین جھپک گئین تھوڑی دیر کے بعد سب نے دیکھا کہ ایک تخت صحن مین آسمان پر سے اُترا اور اُسپر ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین دھانی جوڑا پہنے ہوئے بیٹھی تھی اُسکے عارض حسین سے تمام صحن روشن ہوگیا یہ وہ نازنین ہی جو کہ بیٹی ہی آفتاب جادو کی ملکہ غزالان آہوچشم جو کہ اپنے باپ کے قاتلون کی تلاش مین نکلی تھی راہ گم کرکے شہر جمشید یہ کو چلی گئی تھی اور وہان جاکر قید ہوگئی تھی جبکہ میلہ ہوا تھا تو صاحب قرن نے اُسکو رہا کیا تھا اور جو کچھ کہ کلام کیے تھے وہ سب ناظرین کو یاد ہونگے کیونکہ ابھی کا واقعہ ہی کوئی ایک داستان کا تفاوت ہوا ہی اور کچھ پیغام سمندر جادو کو بھی دیا تھا تو یہ اُس پیغام کے کہنے کو دربار مین آئی ہی ورنہ اسکا کیا کام تھا جو دربار مین آتی پہلے یہ جب مین آئی اسکو یہ بھی دیکھنا تھا کہ قبر سے آواز آئی تھی کہ سمندر جادو ترک سلطنت کرکے گوشہ نشین ہوا ہی اور سیہ پوشی تم مین ماہیان و سحران سے اختیار کی ہی اور تمام شہر کو حکم سیاہ پوشی کا دیا ہی دوسرے پیغام بھی دینا تھا ورنہ یہ اپنے گھر کو جاتی جب یہ شہر مین پہونچی تھی تو اسنے کسی کو سیاہ پوش نہ پایا بلکہ تمام شہر مین خوشی دیکھی اسنے دل مین کہا کہ یہ بات تو غلط ہوئی کہ تمام شہر سیاہ پوش ہی یہان کوئی بھی نہین سیاہ پوش ہی اسی طرح کل باتین غلط بیان کین بھلا وہ کوئی ساحر ہی بیکار خدائی کا دعوی کرتا ہی خدا خداوند ایوان نہ طاق ہین یہ اسی فکر مین آکر صحن مین اُتری یہان یہ واقعہ دیکھا کہ سمندر جادو بلباس سرخ تخت پر متمکن ہی اور گرد و پیش تمام اہل دربار جمع ہین جام شراب گردش مین ہی اور ایک ساحر بزرگ برابر تخت کے کرسی پر بیٹھا ہی سب اہل دربار صحن کی طرف دیکھ رہے ہین یہ تخت پر سے اُترکر ایوان مین آئی اب سب نے پہچانا کہ یہ دختر ہی آفتاب جادو کی پہلے سب حیران تھے کہ یہ کون نازنین ہی کسقدر حسین ہی جیسے ہی اہل دربار اور سمندر جادو نے اسکو دیکھا تو فوراً سمندر جادو نے حکم دیا کہ لاؤ کرسی ملکہ کے لیے انکے باپ کے مقام پر بچھاؤ کہ یہ اُسکی وارث ہین دوسرے کے سبب یہ تھا کہ سمندر جادو مدت سے اس نازنین پر فریفتہ ہی اکثر اسنے قصد کیا کہ مین آفتاب جادو

سے کہون مگر موقع نہ ملا کہ اس عرصہ مین آفتاب جادو قتل ہوگیا اُدھر آفتاب جادو خود اسکے
ساتھ قصد رکھتا تھا اور بہت چاہتا تھا اسی سبب سے اسنے اسکی شادی نہین کی تھی بہانہ اہل قوم سے
کیا تھا کہ مین اس سے محبت رکھتا ہون بدین سبب شادی نہین کرتا ہون کہ جب اسکی شادی ہوگی
تو یہ اپنے شوہر کے گھر چلی جائیگی تو پھر مجکو بغیر اسکے تکلیف ہوگی مین اسکی شادی ہی نہ کرونگا
وہ لوگ خاموش ہو رہے اور یہ خیال کیا کہ یہ ابھی کم سن بھی ہی جوان ہولے تو آفتاب جادو
پر جبر کرکے اسکی شادی کرا دینگے یہانتک کہ وہ ابھی پوری جوان بھی نہونے پائی تھی کہ آفتاب
جادو قتل ہوگیا اب وہ خود صاحب اختیار ہی جسکے ساتھ چاہے شادی کرے اُدھر سمندر
جادو نے یہ حکم دیا کہ کرسی لاؤ اُدھر اُس نازنین نے ملتے اُس سن رسیدہ ساحر کو سلام کیا
اُسکے قدم چومے اِسنے اپنا ہاتھ اُسکے سر پر رکھا کہ اتنے مین کرسی لاکر خادم نے بچھا دی
اُسی مقام پر کہ جہان پر اُسکا باپ بیٹھتا تھا جب کرسی بچھ چکی تو سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ بیٹھو یہ
سلام کرکے کرسی پر بیٹھ گئی اہل دربار کی تو یہ حالت ہی کہ سب کی نگاہین اُسی جانب ہین کسی کی
نگاہ اُدھر سے ہٹتی نہین ہی اُسکے گلشن جمال کی سب گل چینی کر رہے ہین یہ حال ہی کہ اسکو
دیکھکر سب کے ہاتھ پاؤن کے طوطے اُڑ گئے ہین مثل طائران بے بال و پر کے عالم
سکوت مین ہین اور اس طرح مایوس و مجبور ہین کہ جیسے وہ جانور مجبور ہوتا ہے اور نہ اُڑ نہین
سکتا ہی ناچار ہو کر رہجاتا ہی یا یہ حال ہی کہ گویا اُنکے سرون پر طائر بیٹھے ہین یہ لوگ اس خیال
سے ساکت ہین کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ طائر اُڑ جائیگا اس خوف سے مثل تصویر کے خاموش
ہین وہ دربار اُسوقت مرقع تصویر معلوم ہوتا تھا ہر ایک کا قصد تھا کہ اسکو اُٹھا کر لے بھاگون اگر
یہ مہ کامل میرے قابو مین ہو تو کیسی ساتھ عیش و عشرت کی راتین کٹین یہ کلائیان جو کہ مثل بلور کے
ہین اگر ہمارے گلے مین ہو تو کیا لطف حاصل ہو ہر ایک کی اُسکے حسن و جمال کو دیکھکر رال
ٹپکی پڑتی تھی اہل دربار کی تو یہ حالت ہی اب سمندر جادو کا حال سنیے کہ جب سے یہ نازنین
آئی ہی یہ بھی اُسی طرف کو دیکھ رہا ہی ٹکٹکی بندھی ہوئی ہی دل بیقرار ہی ہر مرتبہ یہی قصد کرتا ہی کہ اسکو
اُٹھا کر مثل مردمک چشم کے ساتھ پردہ دل مین پنہان کرون کہ اُسکے اوپر نگاہ ہوا کی بھی نہ پڑے
اگر یہ مجکو قبول کرے تو کیا مزا حاصل ہو کیسی عیش کے ساتھ راتین گذرین ہائے کسقدر نازک
اور رنگین اِسکے لب و رخسار ہین ابھی پورا جوبن بھی نہین نکلا ہی ہائے کیا اُٹھتی جوانی ہی یہ کہتا ہی
اور دل کو مسوس کر رہجاتا ہی قلب بیتابی جو کرتا ہی تو یون سمجھاتا ہی کہ کیون تو اسقدر بیقرار ہوتا ہی اگر
تیری قسمت مین اِسکے ساتھ وصل ہی تو ضرور ہوگا مگر دل نہین مانتا ہی بیقراری اُسکی گھڑی گھڑی اور
زیادہ ہوتی جاتی ہی اہل دربار اور سمندر جادو کا تو یہ حال ہی اُدھر وہ نازنین بھی اُن سب کا یہ حال
دیکھکر مسکراتی ہی اور خاموش بیٹھی ہوئی ہی عشاق نے تو کبھی اسکو دیکھا نہ تھا کیونکہ دیکھتا کہ یہ
کبھی دربار مین تو آیا نہ تھا جو دیکھتا اسنے جو اُسکو دیکھا تو یہ بھی پشیمان ہوا اور نہ اُس نازنین نے
اُسکو دیکھا تھا جو وہ پہچانتی اور کچھ کلام کرتی آخر کو عشاق نے سبقت کی اور کہا کہ ای نازنین مہ جبین
تو پھول کس باغ کی ہی اور سرو کس گلستان خوبی کی ہی کہ تیرے آنے سے سب اہل دربار اور
بادشاہ کے ہوش جاتے رہے کیا تو نے سحر کر دیا کہ جسکے سبب سے اِن سب کی یہ حالت
ہوگئی کیا تو کبھی دربار مین نہین آئی ہی آج تو نئی آئی ہی اُس نازنین نے کہا کہ ای مرد بزرگ مین

اسی شہر کی رہنے والی ہون بلکہ اسی سرکار کے نمک سے میری پرورش ہوئی ہی میرا گوشت
و پوست و استخوان اسی گھر کے ٹکڑون سے پلا ہو مین اکثر اپنے باپ کے ہمراہ اس دربار
مین آیا کرتی تھی میرا باپ اس سرکار کا خیرخواہ تھا اُسکو اس سرکار نے عہدۂ سپہ سالاری پر ممتاز
و سرفراز فرمایا تھا تھوڑا عرصہ ہوا کہ وہ حق نمک سے ادا ہو گیا مگر ہان اس کنیز نے کبھی
آپ کو اس دربار مین نہین دیکھا سواے آج کے شاید آپکو ابھی دو ہی ایک روز کا زمانہ تشریف
لائے ہوئے گذرا ہی آپ سے جو سُنا ہوگا کہ کوئی آفتاب جادو تھا یہ لونڈی اُسکی
لڑکی ہی جسکو بادشاہ نے براے مدد سحران کے دریاے سبز رنگ پر روانہ کیا تھا اُنکو تو
عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا جبکہ یہ خبر یہان پہونچی تو مجکو معلوم ہوا مین نے بہت صدمہ کیا
اور اُنکا ماتم کیا یہ کہکر وہ خاموش ہو رہی کچھ کلام نہ کیا اب جو اُسنے اِسقدر تقریر کی گویا یہ ثابت
ہوا کہ یہ پھول اُسکے منھ سے گر رہے تھے اِسقدر شیرینی اُسکے کلام مین تھی کہ جو کوئی سنتا تھا
محو ہو جاتا تھا اور یہی دل چاہتا تھا کہ یہ کلام کیے جائے خاموش نہو عشاق نے جو اُسکی تقریر سُنی
اور وہ یہ کہکر خاموش ہو رہی تو اسکو بھی اشتیاق ہوا کہ یہ کلام کرے کہنے لگا کہ اے ملکہ تم یہان
کیون نہ آئین اگر تمھارے باپ قتل ہو گئے تھے تو اُنکا عہدہ تمکو ملتا مین آج دو دن سے
یہان آیا ہون مین نے تمکو آج دیکھا ہی اسکا سبب کیا ہی اُسنے کہا کہ مین اسکا سبب کیا بیان
کرون اسکا سبب یہ تھا کہ جب مین نے سُنا کہ میرے باپ نے انتقال کیا دریاے سبز رنگ
پر پہلے تو مین نے صف ماتم بچھائی کیونکہ مین اُنسے الفت بہت رکھتی تھی اور وہ بھی مجکو بہت
چاہتے تھے غصے مین اُنکی صف پر بیٹھی کہ یکایک مجکو خیال آیا کہ یہ دریافت کرنا چاہیے کہ والد نے
کس مرض مین مبتلا ہو کر انتقال کیا یا کسی نے اُنکو قتل کیا کیونکہ جنگ پر تو گئے تھے مین نے
جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُنکو تو عیاران لشکر اسلام نے قتل کیا کس سے عیاری کی یہ حال ظاہر ہونے
کے بعد مجکو بڑا صدمہ ہوا مین نے یہی خیال کیا کہ مین اُنکی صف پر بیٹھی ہون اُسی وقت
تخت سحر تیار کرکے اُنکے قاتلون کی تلاش مین روانہ ہوئی اماں جان لاکھ منع کرتی رہین
مین نے نہ مانا یہ کہکر ہمند رجادو کے جانب متوجہ ہو کر اور مسکرا کر کہا کہ اے بادشاہ اب آپ بھی
میرا حال سماعت فرمائیے اور اُس پیغام کو بھی سنئے جو کہ آپ کو بہت بڑے شخص نے دیا ہی
اور یہ سماعت فرمائیے کہ مجھپر کیا گذری اور سب اہل دربار بھی سنین کہ مین جبسے آئی ہون تو
اہل دربار اور آپ لو عجب حالت مین پاتی ہون کہ سب کے سب میری طرف دیکھ رہے ہین
کسی کو اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہی یہ حالت ہی کہ مثل تصویر کے لگے ہین مجھ مین کیا کوئی لعل لگے
ہین یا کوئی سینگ نکلے ہین کہ جسکو لوگ حیرت سے دیکھ رہے ہین مین وہی ہون کہ اکثر دربار
مین آئی ہون کوئی نئی نہین ہون جب آتی تھی تو یہ حالت کسی کی نہین ہوتی تھی جو اسوقت ہی اِسکا
کیا سبب ہوگا مین تماشہ ہو گئی ہون کہ سب میری طرف دیکھ رہے ہین اپنا کاروبار ترک کر دیا
ہی اگر کوئی حریف آتا تو اُسکو بھی آپ لوگ یون ہی حیرت زدہ ہو کر دیکھنے لگتے وہ اپنا کام کرتا
سب کو قتل کرکے چلا جاتا اُسوقت سواے افسوس کے کچھ حاصل نہوتا اب لوگ اپنے
حواس درست کرین اور سنین کہ مین کیا بیان کرتی ہون یہ جو اُسنے کہا تو سب کو ہوش آیا خیال
کیا کہ سنین تو یہ کیا کہتی ہی اُدھر ہمند رجادو نے اُس نازنین سے کہا کہ بیان کرو کیا واقعہ ہی اُسن

نازنین سے نے ابتدا سے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا وہ حال یعنے اپنا راہ بھولکر دشت جمشید یہ
مین جانا اور منتظم جادو کے قصر مین پہونچنا وہان شراب پینا پتلی سحر کا منع کرنا اپنا نہ ماننا
اُس پتلی کا مقابلہ کرنا اپنا اُسکے سحر کو رد کرنا اُس پتلی کا عاجز ہوکر منتظم کو بلانا اُسکا اُٹھکر وہ
تقریر کرنا جو کہ بیان ہو چکی ہی آخر مین باہم مقابلہ ہونا اُسکا عاجز ہونا آخر کو مکر کرکے اُسکا گرفتار کرنا
اور قید خانے مین بھیجنا اُسکا کل حال حتی کہ جمشید مین میلے کا ہونا بیان کیا اور اپنا خواہش
کرنا کہ مین بھی میلہ دیکھونگی اور جو کچھ کہ جمشید سے نے بیان کیا تھا حال صاحبقران وہ بھی کہہ
سنایا بعد اُسکے میلے کا ہونا اور اپنا اُسی حالت قید مین اندر گنبد سے جانا اور قبر سے صدا
کا آنا اپنا سحر یاد کرنا برائے رفع قید سحر کا فراموش ہونا اُسکے بعد یہ معلوم ہونا کہ یہان سحر فراموش
ہوجاتا ہی صاحب قبر کا سحر کے قید کو دفع کرنا اُسکے بعد وہ کلام جو کہ قبر کے اندر سے اُس
ساحر نے کیے تھے سب بیان کیے اور وہ پیغام جو کہ سمندر جادو کو دیا تھا وہ کہہ سنایا
اُسکا اپنے خدائی کا راست ہونا اور کل خدائیون کا باطل ہونا جس طرح سے اُسنے بیان
کیا تھا سب کے روبرو بیان کر دیا بعد اُسکے اُس پرچہ کا بادشاہ کو ملنا اور میلے کا
درہم و برہم ہونا اپنا اِدھر کو آنا اور جو عجائب قصر مین منتظم جادو کے دیکھے تھے اور جو
اُسکی زبانی سنے تھے وہ سب کہہ سنائے یہ واقعات سنکر عشاق بہت برہم ہوا اور کہنے
لگا کہ وہ کیا خدائی کریگا ایک گبر کو بیکار خدا بنا رکھا ہی وہ کل کا لونڈا ہی مجھکو معلوم ہی کہ جو وہ ہی
بیکار کو جمشید کے نام کو بدنام کیا ہی کہین اُس ملک کے ساحر ہماری برابر سحر جان
سکتے ہین ہمارے روبرو وہ طفل مکتب ہین یہی خیال کرلو کہ جو کہ اپنے کو بہت بڑی ساحرہ
زبردست بیان کرتی تھی وہی تمھارے مقابلہ سے عاجز ہوئی آخر کو مکر کرکے تمکو گرفتار کیا
اگر کچھ بھی جانتی ہوتی تو مکر سے کیون گرفتار کرتی دوسرے یہ کہ وہ کیا حال آیندہ اور گذشتہ
بیان کریگا نہ وہ شہر جمشید کا ہی نہ وہ قبر جمشید کی ہی ایک زمانے مین جمشید اُس ملک مین
گئے تھے وہان ایک عورت بہت خوبصورت تھی اُسپر عاشق ہوے اُس سے
وصل حاصل کیا وہ حاملہ ہوئی اُسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا اُس لڑکے کا نام جمشید
رکھا گیا اُسی زمانے مین جمشید سے نے ایک کتاب درست کی تھی کہ جسکا حال مین کسی وقت بیان
کرونگا بھلا وہ کیا دعوی خدائی کا کریگا یہ کہکر کل اُسکی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب لشکر اسلام اُس
ملک مین پہونچے گا اور اُسکی خدائی کا تماشا دیکھے گا اور وہ خدائی برباد ہوگی اُسوقت بالکل
اُسکی حالت بیان ہوگی جبکہ مین تحریر کر چکا ہون کہ اِس دفتر کی داستانین سب نئی ہین اور نادرکار
ہین عجائبات سے بھری ہوئی ہین آیندہ ناظرین کو حال معلوم ہوگا جب وہ سب واقعہ بیان کریگا
اور یہ کہا کہ ہمارے روبرو کیا کوئی دون کی لے سکتا ہی اگر مین اُس مقام پر ہوتا تو اُسکو
اُسکے حال سے آگاہ کرتا اور ایک سوال کرتا کہ جسکا وہ جواب نہ دے سکتا اگر مسلمان اِدھر
نہ آئے اور اتفاق سے اُدھر کو چلے گئے تو اُنکا حال سب پر ظاہر ہو جائیگا کہ کون سچا خدا
تھا اور کون جھوٹا اگر اِدھر آئے تو بھی ظاہر ہو جائیگا لہذا بعد انفراغ مہم مسلمانان مین خود اُسپر
لشکر کشی کرونگا اور یہ سرزمین بھی سمندر جادو کے تحت حکومت کردونگا اُسوقت مین بھی اُنکی
خدائی کا حال دیکھونگا کہ وہ خدا ہوکر مبرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر اُنکی خدائی قائم رہتی ہی

اُنھون نے بہت برا کیا کہ جو ایوان بہ طاق کے ساحرون سے فساد پر کمر باندھی اور ہمارے خداوند کو برا کہا وہ بہت پریشان ہو گئے یہ کہکر عشاق خاموش ہو رہا سمندر جادو نے کہا کہ اُستاد یہ امر خیال مین نہین آیا کہ اُس گنبد مین سحر کیون فراموش ہوتا ہی اِسکا کیا سبب ہی یہ بھی تو بیان فرمائیے عشاق نے کہا کہ اِسکا سبب یہ ہی کہ اُسنے اپنا بند و بست کر لیا ہی بلا کسی خوف و خطر کے اور اُسکے اِس سحر کو ایک زمانہ کثیر ہو گیا اب پورا پورا اُسکا اثر ہوا جو کوئی ساحر اُس گنبد مین جاتا ہی اُسپر وہ سحر کرتا ہی وہ تو غافل ہوتا ہی اُسپر اُسکا سحر کارگر ہو جاتا ہی یہ سحر فراموش کرجاتا ہی مگر اُسکا وہ سحر اندر گنبد کے کام دیتا ہی بیرون گنبد اُسکا کچھ اثر نہین ہی اِسی سبب سے باہر ساحر کو سحر یاد آتا ہی جب تم چلوگے اور اُس سے مقابلہ ہوگا اور ہم فتح پائینگے تو اُس گنبد مین چلکر اُسکا سبب دکھا دینگے تم حیران نہو دوسرے اُس ساحر نے جو یہ بند و بست کیا ہی کہ کوئی ملازم از قسم زن و مرد اُسکے پاس نہین ہی اور جہان اُسنے صدا دی اور جو چیز طلب کی موجود ہو گئی وہ بیرون سے کام لیتا ہی وہی اُسکا کام کرتے ہین یہ بھی کوئی مقام عجب نہین ہی اگر تم دیکھنا چاہو تو مین اِسے ابھی تم سب کو دکھا دون سمندر جادو و اہل دربار نے کہا کہ جی ہان آپ بہت بجا ارشاد فرماتے ہین یہ کہکر سب اہل دربار خاموش ہو رہے اُس نازنین نے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ اب مین رخصت ہوتی ہون پھر حاضر ہونگی کیونکہ بہت دن ہوے کہ مین اپنی مان سے جدا ہوئی ہون وہ میرے واسطے بیتاب ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ کل پھر آؤگی اُسنے جواب دیا کہ حضور میرا دربار مین کیا کام ہی جب کوئی ضرورت لاحق ہوگی تو حاضر ہونگی یا جب حضور طلب کرینگے تب حاضر خدمت ہونگی سمندر جادو نے کہا کہ ملکہ مین تو کہتا ہون کہ تم روز دربار مین آیا کرو مین تمکو تمھارے باپ کی جگہ دونگا اُسنے کہا کہ یہ منصب لائق مردون کے ہی جو کہ جنگ و جدال سے واقف ہون اور فنون جنگ جانتے ہون نہ کہ عورت کہ جو کبھی بند و بست اور میدان جنگ سے واقف نہو اور صورت میدان نبرد کی نہ دیکھی ہو وہ کیا سپہ سالاری کریگی اگر ایسا آپ کو مدنظر ہی تو میرا بڑا بھائی ہی جو کہ اکثر دربار مین والد کے ہمراہ حاضر ہوا ہی اور اکثر لڑائیون پر بھی اُنکے ہمراہ گیا ہی فنون جنگ و سحر و ساحری مین مثل والد بزرگوار کے ہی اُسکو یہ منصب عنایت ہو تو بہتر ہی کیونکہ وہ اِسکے لائق ہی اور اِسکا مستحق ہی سمندر جادو نے کہا کہ مین تو اُسکی تلاش مین تھا اکثر اہل دربار سے مین نے کہا کہ آفتاب جادو کا ایک فرزند بھی تھا وہ کیا ہوا اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہمکو نہین معلوم وہ آفتاب جادو کی زندگی سے بہت دن ہوے کہ دربار مین نہین آیا نہ معلوم کیا ہوا اگر ہوتا تو ضرور آتا اُسنے عرض کیا کہ جی ہان یہ لوگون نے بجا کہا والد نے اُنکو اپنی زندگی مین چاہ بابل پر برائے تعلیم سحر روانہ کیا تھا کہ جو کچھ مجکو آتا تھا وہ تو مین نے اُسکو تعلیم کر دیا اب جبتک میری زندگی ہی مین نوکری نہین کرنے دونگا یہ اور کمال حاصل کر لے تو اُنکو وہان گئے ہوے کوئی ڈیڑھ برس کا عرصہ ہوا ہوگا وہ ابھی وہان سے تعلیم پاکر آئے نہین کہ والد نے قضا کی مین نے اُنکو خبر تو کرا دی تھی نہ معلوم وہ آئے یا نہین آئے مین خیال کرتی ہون کہ اگر آئے ہوتے تو ضرور دربار مین حاضر ہوتے اب جاکر دریافت کرتی ہون اگر آئے ہین تو کل ضرور دربار مین حاضر ہونگے ورنہ مین اُنکو طلب کر دونگی اور یہ اُنسے کہونگی کہ بادشاہ تمکو یاد کرتے ہین یہ کہکر کرسی سے اُٹھی

اور بادشاہ و عشاق کو سلام کر کے تخت سحر پر بیٹھکر اپنے مکان کو روانہ ہوئی بعد اسکے جانے کے اہل دربار کا یہ حال ہوا کہ سب کے دل پریشان ہو گئے دربار ویران نظر آنے لگا ہر ایک کو وہ دربار کاٹے کھانے لگا دربار مین بیٹھنا ناگوار ہوا سمندر جادو کی تو یہ حالت ہوئی کہ اُسکو تو وہ دربار بمثل باغ خزان دیدہ کے ہو گیا کوئی شئ اچھی نہ معلوم ہوتی تھی تھوڑی دیر تک تو عالم سکوت مین رہا بعد اُسکے عشاق سے کہنے لگا کہ ای اُستاد نامے تو سب طرف روانہ کیے مگر اب کیا تدبیر کیجاوے اُسنے کہا کہ اب کیا تدبیر کرنا ہی اب تم اطمینان سے بیٹھو اور چین کرو مین اب سب تدبیرین کرونگا اب تمکو کسی امر کی تکلیف نہوگی مین اِسی واسطے اپنے گوشۂ عافیت کو ترک کر کے آیا ہون تم اب کسی امر کا خیال نہ کرنا لشکر اسلام یہان آئیگا تو اُسکو یہان آنے کا مزا معلوم ہو جائیگا اگر ایک یہان سے زندہ بچکر جائے تو کیا مجال خواہ ساحر ہو خواہ غیر ساحر سب لوگ میرے سحر مین گرفتار ہونگے یہان ساحر کا بھی کچھ بس نہ چلیگا مین وہ تدبیر کرتا ہون یہ سنکر سمندر جادو نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے عشاق بھی اُس مقام پر آیا جو کہ اُسکے واسطے مقرر ہوا تھا وہان پر جا کر خیال کیا کہ اب کیا تدبیر کرون اور اِسی کی فکر کرنے لگا جو تدبیرین اِسنے کین ہین اور عجائب و غرائب سحر اُسنے درست کیے ہین وہ بوقت مقابلہ اہل اسلام بیان ہونگے جسوقت کہ لشکر اسلام یہان آئیگا دیکھیےگا کہ کیسی کیسی لڑائیان سحر کی بیان ہوتی ہین کہ جو کہ طلسم ہوشربا مین بھی نہونگی جب ناظرین ملاحظہ کرینگے تو لطف ہوگا اب عشاق تو اُس فکر مین مصروف ہی اور سمندر جادو جو دربار برخاست کر کے آیا تو اِسکو خیال اُس نازنین کا پیدا ہوا اور بندھا رہا اُسکی تصویر خیالی آنکھون کے سامنے پھر رہی تھی اِسکو نیند نہین آتی تھی شعر عاشقانہ پڑھتا ہی یہ تو اِس حالت مین بسر کر رہا ہی اسکو تو اِس حال مین رکھا جاتا ہی کہ احوال اِسکا پھر بیان کیا جائیگا

لیکن اب کچھ حال زوجۂ آفتاب جادو اور اُسکے فرزند کا یعنی گلاب جادو و ملکہ غزالان آہو چشم کا تحریر ہوتا ہی

کہ جب اِنکو خبر قتل آفتاب جادو آئی تھی تو یہان صف ماتم برپا ہوئی تھی اور اُسی وقت ایک ساحر کو طرف چاہ بابل کے اُسکے بیٹے کے پاس اِس غرض سے روانہ کیا تھا کہ اُسکو خبر دی تھی کہ تمھارے باپ نے انتقال کیا اُدھر ملکہ غزالان آہو چشم سحر سے دریافت کر کے برلے تلاش و گرفتاری عیاران روانہ ہوئی تھی اِسکی مان کا یہ حال ہوا کہ ایک تو خاوند نے انتقال کیا اور دوسرے لڑکی جسکو کہ دم ہوش چاہتی تھی وہ یون بے سروپا چلی گئی اِسپر تو پہاڑ رنج و غم کا ٹوٹ پڑا کیا کرے مجبور تھی نہین تو جان دیدیتی اگر جان بھی دیدیتی تو کیا ہوتا کوئی پوچھنے والا نہین ہر دن و رات رویا کرتی ہی تن بدن کا ہوش نہین ہی بال سر کے بکھرے ہین ناخن ایسے دراز ہو گئے ہین کہ جنکی حد و انتہا نہین ہی کپڑے کثیف ہو گئے ہین نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کی پروا سوائے رونے کے کوئی کام نہین ہی جب بہت زیادہ بھوک لگی اور نوکرون نے سمجھایا تو ایک دو نوالے پانی کے گھونٹ سے اُتار لیے پھر رونے لگی بستر پر پڑی رہتی ہی سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہی پہچانی نہین جاتی ہی آنکھون مین حلقے پڑ گئے ہین رخسار جو بمثل گل کے سرخ تھے وہ زرد

ہو کر نسترن ہو گئے ہین کمر مین خم آگیا ہی جو قد اُسکا مثل شمشاد کے تھا جھک کر کمان ہو گیا ہی ایسی لاغر ہو گئی ہی کہ شکن بستر یا تار بستر معلوم ہوتی ہی لوگون کو یہ گمان ہی کہ یہ کچھ دنون کی مہمان ہی ہائے کیسی اِس گھر پر تباہی آئی جو کہ مالک خانہ تھا وہ یون قتل ہوا جو کہ چراغ خانہ تھی وہ یون آوارہ و سرگردان بے سروسامان ہو کر کسی جانب کو روانہ ہوئی کہ آج کئی دن سے اُسکی کچھ خبر نہین معلوم کہ اُسپر کیا گذری اور یہ کہ جو زینت کاشانہ و رونق خانہ جسکے دم سے کہ یہ گھر آباد تھا وہ یون عازم سفر ہی جو دو دو دن نہ کھانا کھائے اُسکی زندگی کی کیا امید وہ کیونکر زندہ رہے مصاحبین خواصین ہمہ وقت پاس بیٹھی رہتی ہین اور سمجھایا کرتی ہین وہ کسی کا کہنا نہین مانتی ہی یہی کہتی ہی کہ صاحبو میرے دل کو کیونکر قرار آئے جبکہ میرے اوپر ایسے صدمے ہون اُسکے دل سے پوچھو کہ جسکے اوپر یہ مصائب ہون وارث سے یون پاس ہوئی لڑکا یون ڈیڑھ برس سے جدا ہی کہ جسکی کچھ خبر نہین معلوم کہ اُسپر کیا گذری ہی ایک لڑکی کا سہارا تھا وہ یون آنکھون کے سامنے سے دم بھر مین نہان ہو گئی کہ جسکی کچھ زندگی کی امید نہین ہی کیونکہ وہ ایسے دشمنون کی تلاش مین گئی ہی کہ جنکے دل مین ذرا رحم نہین ہی نہ جوان کو دیکھین نہ بوڑھے کو اُنکو اپنے کام سے کام ہی اور قتل کر ڈالنے سے مطلب ہی جو لوگ ساحرون کے نام کے عدو جن لوگون نے آفتاب جادو ایسے ساحر جہان دیدہ کار آزمودہ کو ایک دم مین قتل کر ڈالا تو اُنکے روبرو اُسکی کیا اصل ہی ایک پل مین قتل کر ڈالین گے چھوکری ہی وہ تو ذرا سے مین آجائیگی پھر تمھین بتاؤ کہ کیونکر میرے دل کو قرار آئے اور کیونکر جبر کرون ایسی ایسی باتین کرتی تھی وہ لوگ خاموش ہو جاتے تھے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ رو رہی تھی کہ یکایک شہر مین غوغا مچا رونے کی آواز آنے لگی اِسنے مصاحبون سے کہا کہ خبر تو منگاؤ کہ یہ شہر مین کیسا غل ہی کوئی رئیس مر گیا ہی کہ جس صدا سے میرا دل ہلا جاتا ہی مصاحبون نے محلدار سے بلا کر کہا کہ چوبدار سے کہو کہ ذرا خبر تو لائے کہ یہ شہر مین کیا غل ہی اور کیسا شور و تلاطم ہی یہ کیا واقعہ ہوا ہی محلدار نے جاکر چوبدار سے کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ کہ یہ کیا شہر مین غوغا ہی کیون اِسقدر گریہ و فغان کی صدا بلند ہی ملکہ کا دل بہت پریشان ہی چوبدار یہ سنکر اُسی وقت شہر کو روانہ ہوا جب چوک مین پہونچا تو دیکھا کہ لوگ ایک میت کو لیے ہوے گھاٹ کی طرف جاتے ہین سمندر جادو بادشاہ ملک بھی ہمراہ ہی لوگون سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لاش ملکہ سحران سیہ پوش کی ہی اِسکو بھی عیارون نے قتل کیا جو کہ دریاے سبز رنگ کی منتظم تھی چوبدار یہ دریافت کرکے دروازے پر آیا اور محلدار کو بلا کر تمام حال اُسنے اُس سے بیان کیا محلدار نے ملکہ سے آکر کل واقعہ کہا وہ یہ خبر سنکر دنگ ہو گئی اور کہنے لگی کہ لو یہ عیار بڑے غضب کے ہین اُنھون نے دریا کے اندر جاکر سحران سیہ پوش کو قتل کیا آج ایک رکن دریاے سبز رنگ گر پڑا چراغ سامری گل ہو گیا ماہیان طوفان کش جیتے جی مر گئین جوان ہین کا مرنا بڑا غضب ہی اُسپر بھی مثل میرے پہاڑ غم ٹوٹ پڑا آسمان مصیبت اُسپر ٹوٹ پڑا بہت بڑی ساحرہ قتل ہوئی نام سحر و ساحری مٹ گیا دربار کی رونق جاتی رہی اب مجھکو صبر آگیا اور اب مجھکو بالکل قطع امید ہو گئی اور ملکہ خزالان کی بچکر آنے کی امید نہین ہی ان لوگون مین اپنے دل کو کیونکر سنبھالون میری جان نکلی جاتی ہی ملازمون نے کہا کہ بی بی برے خیالون کو دل سے دور کرو خداوند اُسکی خبر خوش سنائیگا وہ آپ سے آکر ملیگی آپ اُسکو دیکھکر خوش ہونگی

آپ کے دل کو ٹھنڈھا کریگی وہ یہ سُنکر کہنے لگی کہ خداوند وہ دن تو لائین تمھارے مُنھ مین گھی شکر
جسدن وہ آئیگی اُسدن مین تم لوگون کو بہت انعام دونگی کہ تم لوگ بھی خوش ہو گے اُن لوگون نے
کہا کہ خداوند ہماری سن لین جاگتی جوت ہے خدا ہین ملکہ کے دل کی مراد بر آئے سب نے کہا
کہ آمین آمین ایسی ایسی باتین ہوا کرتی تھین کہ سحران کے مرنے کی خبر کو تیسرا دن گذرا تھا کہ یہ لوگ
بیٹھے ہوے ملکہ کو سمجھا رہے تھے وہ اُسدن بہت بیقرار تھی کسی پہلو قرار نہ تھا خواصین کہ رہی
تھین کہ ملکہ صبر کرو دل کو سنبھالو کوئی بات خرابی کی نہین ہے اچھی خبر آئیگی یہی ذکر ہو رہا تھا کہ یکایک
زمین ہلنے لگی اور آندھی سیاہ چلنے لگی زمانہ تاریک ہو گیا زلزلہ آنے لگا اِسنے گھبرا کر خواصون
سے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہے یہ زلزلہ کیسا آیا ہے آندھی کیسی اُٹھی ہے آج کوئی سانحہ عظیم ہوا ہے یہی ذکر ہو رہا
تھا کہ یکایک سنگباری و برفباری ہوئی اور صداے ہولناک آنے لگی برق چمکنے لگی رعد
گرجنے لگا بڑی دیر تک یہی آفت رہی بعد تھوڑی دیر کے یہ سب آثار برطرف ہوے اب
صداے گریہ وزاری آنے لگی ایک شور عظیم شہر مین برپا ہوا ملکہ نے خود محلدار کو طلب کرکے
کہا کہ ذرا خبر تو منگاؤ کہ یہ کیا امر ہے کیا ایسا سانحہ ہوا ہے کہ یہ آفت برپا ہے محلدار نے چوبدار کو براے
خبر روانہ کیا وہ جاکر خبر لایا اور آکر بیان کیا کہ ملکہ سے کہدو کہ بڑا غضب ہو گیا یہ ساری آفت
اِسکی ہے کہ ملکہ ماہیان طوفان کش حاکم دریاے سبز رنگ کو بھی عیاران لشکر اسلام نے قتل
کر ڈالا یہ اُسی کے مرنے کی علامت تھی جو کہ برپا ہے یہ غل اِسکا ہے کہ اُسکی لاش مرگھٹ پر جاتی
ہے مین کیا بیان کرون جو کہ حال سمندر جادو نے اُسکے غم مین اپنا بنایا ہے اگر کسی کا عزیز بھی مرجاتا
ہے تو یہ حال نہین کرتا ہے تمام شہر لاش کے ہمراہ ہے ہر ایک بادشاہ کے رونے سے روتا ہے
ایک تلاطم شہر مین برپا ہے محلدار نے جاکر سارا حال ملکہ سے کہا ملکہ سُنتے ہی سن ہو گئی حواس جاتے
رہے کف افسوس ملکر کہنے لگی کہ بڑا غضب ہو گیا دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا کوئی ساحر
نہ رہا کہ جو دریا کا انتظام کرے بڑی خرابی ہوئی ہے ہے کیسی شہر سمندریہ پر آفت آئی ماہیان
کا تو گھر کا گھر اِن عیارون نے تاراج کر دیا ہے ہے کیسے منحوس قدم ہین کہ آتے ہی ساحرون کا
ناس کرنے لگے ہاے راستہ شہر سمندریہ کا کھل گیا اب وہ لوگ لشکر کشی کر کے اِدھر
آئینگے اور لڑائیان ہونگی کشت و خون عظیم ہوگا دیکھیے کیا ہوتا ہے اُن لوگون سے مقابلہ ہے
جو کہ ہمیشہ لڑائیان سر کرتے رہے ہین جس ملک پر گئے اُس ملک کو تاراج کیا جس طلسم پر
گئے اُسکو فتح کیا اُن لوگون کا اقبال بلند ہے ستارہ اوج و اقبال کا ترقی پر ہے کیسے کیسے ساحران
زبردست کو قتل کیا یہ کہ رہی تھی کہ ناگاہ صداے دہل کان مین آئی خواصون سے کہا کہ دیکھو یہ
چار جی چارج کیسا دیتا ہے کیا حکم شاہی اہل شہر پر صادر ہوا ہے ایک خواص نے آکر بالاے بام
جو سُنا تو یہ صدا اُسنے دی کہ حکم ہے بادشاہ کا کہ تمام اہل شہر کیا مرد کیا عورت کیا طفل سب کے سب
سیاہ پوش ہون تین دن تک کوئی خوشی نہ کرے خواص نے آکر کل حال بیان کیا کہ یہ حکم ہے بادشاہ
کا ملکہ نسترن جادو نے کہا کہ ہمکو کیا ضرورت ہے ہم تو قبل سے سیاہ پوش ہین خوشی تو ہمارے
گھر سے اُٹھ گئی ہم دل مردہ غمزدہ کیا خوشی کرینگے خوشی تو ہمارے گھر سے مفقود ہو گئی سب
خواصون نے کہا کہ خداوند آپ کو وہ دن نصیب کرین کہ آپ خوش ہون اِسکو بھی کئی دن گذرے
کہ ملکہ نسترن جادو صحن خانہ مین بیٹھی ہوئی رو رہی تھی اپنی بیٹی اور بیٹے کو یاد کرتی تھی اور کبھی

آفتاب جادو کا نام لیتی تھی اپنی خواصون سے کہتی تھی کہ لوگون آج کتنے دن ہوے ہین کہ ہمنے گلاب جادو کو اُسکے مرنے کی خبر دی ہی نہ معلوم اُسپر کیا آفت آئی ہی کہ وہ اِس خبر کو بھی سُنکر نہین آ سکے نہ معلوم طبیعت کیسی ہی کچھ علیل تو نہین ہین ورنہ یہ کبھی نہوتا کہ وہ ایسی خبر پاتے اور نہ آتے اگر سحر کی تعلیم ہوتی تو اُستاد سے فرصت لے کر آتے باپ کے کاروبار سے فرصت کرتے اور اپنے کام کو پھر چلے جاتے اِسکا کیا سبب ہی خداوند اُنکی بھی اچھی خبر سنائین بڑے تعجب کی بات ہی کہ وہ ساحر جو کہ خبر کرنے گیا تھا وہ بھی واپس نہین آیا کہ اُس سے کچھ خبر معلوم ہوتی یہ تو یہان یہ باتین کر رہی ہی اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ ساحر جو کہ خبر لے کر اُسکے پاس گیا تھا اُسدن گلاب جادو بہت اُداس اور پریشان تھا کہ تین ماہ سے کچھ گھر کی خبر نہین ملی ہی نہین معلوم وہان سب کی طبیعت کیسی ہی والد اور والدہ کا مزاج کیسا ہی بلکہ غزالان آہو چشم کیسی ہی آج دل کیون پریشان ہی کہ اتنے مین یہ ساحر چاک گریبان خاک اُڑاتا ہوا آکر پہونچا گلاب جادو نے دور سے جو اُسکی یہ حالت دیکھی تو اور زیادہ پریشان ہوا دل مین کہا کہ یہ ساحر تو میرے یہان کا معلوم ہوتا ہی کیا ایسی آفت گھر پر آئی ہی جو یہ یون آتا ہی گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا پہچان کر آواز دی کہ ای بھائی مراق جادو مین اِدھر ہون جلدی میرے پاس آؤ حال بیان کرو کہ یہ تمھاری حالت کیون ہی سب خیر و عافیت تو ہی سب لوگ گھر مین اچھے تو ہین اُسنے جو اپنے آقازادے کی صدا سُنی تو وہ بھی اُسی طرف کو دوڑا اور آکر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور رونے لگا گلاب جادو نے کہا کچھ بیان تو کرو کہ کیا ہوا جو تم یون بیقرار ہو اُسنے رقت کو ضبط کر کے کہا کہ آقا آپ کے والد نے انتقال کیا اُنکے مرنے کی خبر آپ کو دینے آیا ہون آپکی ہمشیرہ اور والدہ نے اپنی بہت حالت خراب کی ہی جلد تشریف لیچلیے ورنہ وہ اپنے کو ہلاک کر ڈالین گی یہ خبر وحشت اثر سُنکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل سے کہنے لگا کہ تیری پریشانی کا سبب یہی تھا ارے بھائی صاف صاف حال بیان کرو اُسنے کل واقعہ بیان کیا وہ یہ حال دریافت کر کے اُسی وقت سے سامان سفر کرنے لگا اُس پیغام بر نے کہا کہ مین جاتا ہون آپ تشریف لائین اُسنے کہا کہ میرے ہمراہ چلنا مین خود بھی آنے والا تھا کیونکہ مین اپنے کامون سے فراغت کر چکا تھا اب کوئی کسر نہین باقی تھی صرف اُستاد کی اجازت کی دیر تھی اب مین اُنسے یہ حال بیان کر کے رخصت حاصل کرتا ہون کل یہان سے کوچ کر دونگا اُسنے کہا کہ جیسی آپکی مرضی مین آپ کے حکم سے باہر نہین ہون اچھا کل ہی سہی گلاب جادو اُسی وقت اپنے اُستاد کے پاس گیا اور آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اُسنے جو یہ حال دیکھا تو دریافت کیا کہ کیون مزاج کیسا ہی عرض کیا کہ جی مزاج تو اچھا ہی مگر ای اُستاد طبیعت پریشان ہی اُسنے کہا کہ کیا سبب اِسنے جواب دیا کہ جی ہان ایک سبب ہی اُسنے کہا کہ جب ہی یہ حالت ہی کہ کچھ چہرے پر گرد ملال بھی پائی جاتی ہی کچھ آنسو بھی چشم مین بھرے ہوے ہین معلوم ہوتا ہی کہ کچھ مان باپ کا خیال ہی گلاب جادو نے کہا کہ جی میرے مکان سے ایک آدمی آیا ہی وہ خبر مرگ والد بزرگوار لایا ہی جب سے مین نے سُنا ہی تب سے میری طبیعت بہت پریشان ہی کیونکہ گھر اُنھین کے دم سے آباد تھا اگر اُنھون نے انتقال کیا تو اب میرا جانا ضرور رہا اب آپ مجکو اجازت دین تو مین کل یہان سے طرف مکان کے کوچ کرون اُسنے یہ سُنکر کہا

کر جاؤ واقعی تمھارا جانا ضرور ہی اور اب کوئی تمکو ضرورت بھی نہین ہی تمکو سب علم آگئے ہین کوئی
فن باقی نہین رہا ہی گلاب جادو نے کہا تو اب مین رخصت ہوتا ہون معاف فرمایئے گا کل
صبح کو کوچ کرونگا اُستاد نے کہا کہ جاؤ خداوند کے سپرد کیا ہمکو بھول نہ جانا گلاب جادو
نے کہا کہ آپ یہ کیا باتین کرتے ہین بھلا مین آپ کو بھول جاؤنگا اُستاد نے کہا کہ اچھا تو یہ اسم
بھی یاد کرلو اب مین نے تمکو اپنے مثل کر دیا یہ کہکر ایک اسم سحر اُسکو تعلیم کیا کہ جسکے سبب سے وہ کامل
ہوگیا اُسکی سب تدبیرین اُسکو تعلیم کردین وہ سلام کرکے اپنے مقام پر آیا تمام اسباب اپنا اپنے
ملازمون سے بندھوایا اور وہ رات تڑپ تڑپ کر کاٹی صبح کو ایک تخت سحر تیار کرکے اپنا تمام
اسباب اُسپر رکھا جو اُسکے ہمدم تھے وہ مع اُس پیغام بر کے اُسپر سوار ہوے اور دوسرا تخت
سحر تیار کیا اور اُسپر خود سوار ہوا دونون تختون کو سحر سے روانہ کیا تین دن راہ مین گذرے چوتھے
دن وہ اپنے شہر مین پہونچا وہ دن وہ تھا کہ جس روز اُسکی ماں بیٹھی ہوئی صحن مین خواصون سے اپنے
گھر کی بربادی کا ذکر کر رہی تھی اور رو رہی تھی کہ یہ آکر پہونچا بلندی سے اِسنے ماں کو دیکھا کہ سیاہ
کپڑے پہنے ہوے بیٹھی ہی خواصین گرد ہین یہ دیکھکر اِسنے تخت کو طرف زمین کے مائل
کیا جب قریب پہونچا جلدی سے کود پڑا اور دوڑکر ماں کے گلے سے لپٹ گیا اور کہنے
لگا کہ یہ آپکی کیا حالت ہی اُسنے جو اپنے فرزند کو دیکھا تو بیتاب ہوگئی اور خوب اپنے خاوند
کو یاد کرکے رونے لگی یہ بھی رونے لگا دونون کی ہچکیان بندھ گئین اِسقدر روے کہ غش
آگیا خواصون نے گلاب وغیرہ چھڑکا کہ ہوش آیا یہان ماں بیٹے دونون اُٹھکر بارہ دری مین
آئے گلاب جادو نے ماں سے دریافت کیا کہ غزالان آہو چشم کہان ہی مین نے اُسکو
نہین دیکھا ماں نے کہا کہ بیٹا وہ بھی اُسی دن سے تمھارے باپ کے قاتلون کی تلاش مین
گئی ہی کہ مین اُنکو تلاش کرکے اُنسے عوض خون والد بزرگوار لونگی جب سے وہ گئی ہی کوئی اُسکی
خبر نہین آئی ہی گلاب جادو نے کہا کہ مفصل کل واقعہ بیان کیجیے اُسنے کل واقعہ بیان کیا
اُسوقت وہ کہنے لگا کہ آپ نے اُسکو جانے کیون دیا کیونکہ وہ ابھی لڑکی ہی وہ عیارون کے
مکر سے واقف نہین ہی کہین ایسا نہو کہ کچھ افتاد پڑے ماں نے کہا کہ بیٹا مین کیا کرون جو میری
تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئیگا گلاب جادو نے کہا کہ جسدن سے والد نے انتقال کیا اُسدن
سے بادشاہ نے بھی تمھاری خبر لی کوئی اُنکے پاس سے آیا یا نہین اُسنے کہا کوئی نہین آیا بادشاہ نے تو اُلٹ کر
کروٹ بھی نہین لی صرف خلعت ماتم بھیجدیا تھا گلاب نے کہا کہ اُنکو خبر لینا ضرور تھی نہ معلوم
والد کے مقام پر کوئی سپہ سالار مقرر ہوا یا نہین اُس جگہ کا مین مستحق ہون اُنکو یہ لازم تھا کہ وہ مجکو
بلاکر میرے باپ کی جگہ مجکو دیتے مین بھی مثل اُنھین کے ہوگیا ہون نہ یہ کہ خبر تک نہ لی گو میرا
قصد تھا کہ کل دربار مین جاؤنگا مگر اب نہین جاؤنگا میرے پاس خود اِسقدر مال و دولت ہی
مجھے نوکری کی کچھ پروا نہین ہی اگر ایسی نوکری کرنا ہی تو جس بادشاہ کی چاہونگا نوکری کرلونگا کچھ
اِسی شہر پر منحصر نہین ہی آدمی مین ہنر کا ہونا شرط ہی تو مین آپ لوگون کی بدولت سب سے بہتر
ہون اور بڑھ گیا ہون ماں نے جواب دیا کہ بیٹا یہ بھی تو نے نہ دریافت کیا کہ یہان کیا کیا
واقعہ گذر گئے ہین بادشاہ خود ایک آفت و بلا مین گرفتار تھے اِس شہر کی بربادی کا وقت آگیا
ہی گلاب جادو نے کہا کہ کیا ہوا تب اُسنے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا جب اُسنے

سُناکر سحران سیہ پوش و ماہیان طوفان کش دونون ساحرہ زبردست قتل ہوئین دریاے سبز رنگ برباد ہوا تب اُسنے کہا کہ بیشک بادشاہ پر بہت بڑی آفت نازل ہوئی ہی اب اُنکو اپنے شہر کی خبرداری کرنا لازم ہی کیونکہ اب وہ لوگ اِدھر کو لشکرکشی ضرور کرینگے بڑے بڑے مقابلہ ہونگے اُن لوگون سے کوئی سربرنہوگا مان نے کہا کہ بیٹا تمکو امور سلطنت مین کیا دخل دونون بادشاہ ہین جو پیش آئیگا دیکھ لین گے یہان مان بیٹے بیٹھے ہوے یہ باتین کررہے تھے کہ خواصون نے آکر مبارکباد دی اور کہا کہ ای ملکہ آپ کو گلاب جادو کا آنا مبارک ہو وہ یہ سُنکر خوش ہوگئی مگر لڑکی کا جو خیال آیا تو رونے لگی اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ یہ تو ہمپر ظاہر ہی کہ آپ کا دل بہت پریشان ہی مگر یہ وقت رونے کا نہین ہی کیونکہ ڈیڑھ برس کے بعد ہمارا آقازادہ آیا ہی اُسکے آنے کی خوشی فرمائیے اور اپنے دل کو بہلائیے جس طرح یہ آئے ہین اُسی طرح آپکی دختر نیک اختر بھی تشریف لاتی ہونگی آپ کو تو اِنسے بھی یاس تھی یہ کیونکر آگئے یہ سُنکر اُسنے جواب دیا کہ جب وہ آلیگی تو میرا اطمینان ہوگا اُسوقت مین خوش ہونگی وہ خواصین یہ سُنکر مایوس ہوکر چلی آئین یہان مان بیٹے بیٹھے ہوے یہی باتین اور ذکر کررہے تھے کہ نہ معلوم غزالان آہو چشم پر کیا گذری جو ابتک نہین آئی مان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی ابتک اُسکو وہ لوگ نہین ملے ہان وہ کیونکر ملتے وہ لوگ تو دوسری فکرین ہین اگر زندہ ہی تو آئیگی یہ دونون یہی باتین کررہے تھے کہ یکایک برق چمکی کہ دونون کی آنکھین خیرگی کرنے لگین اُدھر خواصین اپنے اپنے مقام سے باہر نکل آئین کہ دیکھین یہ برق کیسی چمکی ہی اِدھر یہ دونون بارہ دری کے در مین آکر کھڑے ہوے کہ خواصون نے دیکھا کہ ایک تخت بلندی پر سے صحن مین اُترا اور اُسپر ایک نازنین بیٹھی ہوئی ہی وہ دوڑکر اُسکے قریب آئین یہان آکر یہ دیکھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم ہین یہ دیکھتے ہی وہ خواصین دوڑی ہوئین بارہ دری کی طرف چلین قبل اِسکے آنے کے یہان آکر کیا دیکھا کہ مان بیٹے دونون کھڑے ہوے متعجب طرف آسمان کے دیکھ رہے ہین اور گلاب جادو کچھ پڑھکر اُنگلیون پر شمار کررہے ہین کہ انھون نے سامنے آکر عرض کیا کہ حضور کو مبارک ہو ہمکو انعام دلوائیے صاحبزادی آپکی تشریف لائی ہین یہ چیک اُنھین کے آنے کی تھی آج کیا اچھا دن تھا کہ دونون بھائی بہن تشریف لائے آپ کی دونون آنکھون کو روشن کیا ہمنے وہ خبر دی ہی کہ اگر ہمارا مُنھ موتیون سے بھر دیجیے تو زیبا ہی کیونکہ آپ کو تو اِن دونون صاحبون سے یاس تھی ملکہ یہ سن کے خوش ہوگئی کہنے لگی کہ کہان کہان اُنھون نے عرض کیا کہ ابھی ابھی ایک تخت صحن مین فلان جانب کو اُترا ہی اُسپر وہ تشریف رکھتی ہین یقین ہی کہ آتی ہون ہملوگ تو اُنکو دیکھکر آپ کے پاس آے کہ آپ سے انعام لین اُدھر گلاب جادو نے مان سے کہا کہ یہ سب کی سب سچ کہتی ہین جب برق چمکی تھی تو مجکو ثابت ہوا تھا کہ کوئی ساحر آتا ہی مین آپ کے ہمراہ بیرون بارہ دری آیا مجکو گمان تھا کہ شاید یہ برق اصلی ہو جب مین نے یہان آکر آسمان کو دیکھا تو صاف پایا اب یقین ہوگیا کہ ضرور ساحر ہی اسم سحر جو پڑھکر دریافت کیا تو ثابت ہوا کہ کوئی عزیز قریب آتا ہی اب مین نام کے دریافت کرنے کی فکر مین تھا کہ انھون نے یہ آکر عرض کیا تو اب معلوم ہوگیا یہ اُسی کے آنے کے آثار تھے چلیے دیکھیے یہ کہکر دونون طرف صحن کے چلے اُدھر سے غزالان

بھی طرف بارہ دری کے تخت سے اُترکر چلی راہ مین مان سے ملاقات ہوئی بھائی کو دیکھکر
مان سے دوڑکر لپٹ گئی مان اُس سے لپٹی دونون خوب سا روئے بھائی نے جدا کیا اُسنے
بھائی کو سلام کیا بھائی اُسنے گلے سے لگایا یہ سب کے سب بارہ دری مین آئے آپسمین
ملکر بیٹھے ملکہ غزالان آہو چشم نے بھائی سے حال دریافت کیا اُسنے کل کیفیت بیان کی
اُسنے کہا کہ کیا آپ آج ہی تشریف لائے ہین جواب دیا کہ ہان مین بھی آج ہی آیا ہون پھر
اُنھون نے کہا کہ تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ تم کہان رہین اور جس کام کو گئی تھین وہ ہوا یا نہین
دشمن ہاتھ لگے یا نہین اُسنے کل اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ جب مجکو معلوم ہوا کہ وہان یہ حالت
ہی تو مین گھبراکر اِدھر کو چلی آئی پہلے دربار مین گئی جو واقعہ وہان گذرا تھا وہ بھی بیان کیا اور کہا
کہ بادشاہ مجکو سپہ سالاری دیتا تھا مین نے نہین منظور کیا اپنے بھائی کے لیے کہا اُنھون نے
فرمایا کہ مین نے بہت لوگون سے دریافت کیا مگر سب نے کہا کہ اُنکا کہین پتا بھی نہین ہی اُسوقت
مین یہ سنکر خاموش ہو رہی لیکن اب مین وعدہ کر آئی ہون کہ اگر وہ چاہ بابل پر سے خبر مرگ پدر
بزرگوار سنکر آئے ہو نگے تو اُنکو مین کل اپنے ہمراہ لے کر حاضر خدمت ہونگی آپ اُنکو سپہ سالاری
عنایت فرمائیے گا اُنھون نے اقرار کیا ہی کہ مین ضرور اسکو اپنے لشکر کا سپہ سالار کرونگا اور اُسکے
باپ کی جگہ اُسکو دونگا کیونکہ مجکو تو تیرے باپ سے محبت تھی اُسکے مرنے کا مجکو بڑا صدمہ ہوا
میر النشکر لے سردار کا ہو گیا ایسا خیر خواہ تھا کہ جس لڑائی پر گیا اُسکو فتح کرکے آیا بڑی بڑی خیرخواہی
کی ایسے لوگ اب کہان پیدا ہونگے بہت افسوس کیا یہ جو غزالان آہو چشم نے کہا تو اُسکی
مان نے بیٹے سے کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ بادشاہ کو کچھ خیال نہین ہی اتو سن لیا مگر اسکو وہ کیا
کرین کہ اُنھون نے دریافت کیا اور لوگون نے ٹال دیا خیر اب تم کل ضرور دربار مین جانا اُسنے
کہا کہ ضرور جاؤنگا بعد اسکے لشترن جادو نے تمام محلہ مین اور ملازمون مین اندر اور باہر خوب
انعام تقسیم کیا سب بہت خوش ہوے وہ رات بعیش و عشرت بسر کی رات بھر مین اسقدر اُسکو
خوشی ہوئی تھی کہ وہ مثل سابق کے ہو گئی پھولون نہ سماتی تھی جب صبح ہوئی تو دربار آراستہ ہوا
سمندر جادو دربار مین آیا رات بھر اُسکو بیقراری مین کٹا یعنے ملکہ غزالان آہو چشم کے عشق
مین ایسا بیتاب رہا کہ عجب حالت ہو گئی چہرہ اُتر گیا تھا صبح کو دربار مین آیا جب سب دربار جمع ہو گیا
تو اُسوقت گلاب جادو آکر پہونچا بادشاہ کو سلام کیا اُسکو کرسی بیٹھنے کو ملی وہ کرسی پر بیٹھا بادشاہ
نے اُس سے حال دریافت کیا اُسنے کل حال کہدیا بادشاہ نے کہا کہ تم اِسی سبب سے
نہین آئے تم کب آئے اُسنے عرض کیا کہ یہ حقیر کل شام کو حاضر ہوا رات کو بسبب شب کے
نہ حاضر ہو سکا اِسوقت حاضر دربار ہوا بادشاہ نے وزرا سے فرمایا کہ اِسکو خلعت سپہ سالاری دو
کہ یہ اپنے باپ کا وارث ہی اُسکی جگہ کا حقدار ہی اور وہ ہماری سرکار مین ہمیشہ خیر خواہ رہا اور
خیر خواہی سے بسر کی ہماری خیر خواہی مین قتل ہوا وزیر نے اُسی وقت اُسکو خلعت سپہ سالاری
بموجب حکم بادشاہ دیا سب اہل دربار کو معلوم ہوا کہ گلاب جادو کو منصب سپہ سالاری مرحمت
ہوا جو لوگ کہ اُسکے دوست تھے وہ خوش ہوے دشمنون کو ناگوار ہوا مگر بادشاہ کے حکم
سے کیا چارہ تھا سب خاموش ہو رہے بادشاہ نے اِس خیال سے اُسکو سپہ سالار کیا کہ
ایک تو وہ حقدار تھا دوسرے اُسکی بہن پر بادشاہ عاشق ہوا تھا بدین سبب کہ جب یہ ہیرا ذکر

ہوگا تو اُسوقت مین جب اِس سے اُسکی خواستگاری کرونگا تو بسبب میری قدردانی کے اِسکو
بھی کچھ مروت آئیگی ضرور میرے ساتھ منعقد کردیگا دوسرے ساحر کامل معلوم ہوتا ہی چہرے
سے اُسکے ظاہر ہوتا ہی گو کہ ابھی لڑکا ہی مگر رعب کیسا ہی ایسے ایسے خیالون کے سبب سے
اُسکو سپہ سالار کیا تھوڑی دیر کے بعد دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مکانون کو گئے
گلاب جادو خلعت سپہ سالاری پہنے ہوے اپنے مکان پہ آیا اُنہوں سب اُسکو مبارکباد
دیتے ہین یہ خوش ہو ہو کر سب کو انعام دیتا ہوا اپنے مکان پر آیا یاران اور بہن بہت خوش
ہوئین یہان اِسکی سپہ سالاری کی خوشیان ہو رہی ہین اُدھر عشاق گنبد نشین اپنی تدبیرین
کر رہا ہی اور سمندر جادو کو غزالان آہو چشم کے عشق مین مبتلا رکھا جاتا ہی اب اِن سب کو
تو یہان اِس فکر مین چھوڑا جاتا ہی اُدھر وہ طائر جو کہ نامے لیکر روانہ ہوے ہین اُنکو بھی پرواز
مین رکھا جاتا ہی اور اِس نامہ بر کو جو کہ نامہ لے کر طرف یقین خود پرست کے گیا ہی راہ مین
رکھا جاتا ہی آیندہ اُسکا کچھ حال بیان کیا جائیگا

اب یہان سے کچھ حال شہر یقینیہ کا تحریر ہوتا ہی

راوی بیان کرتا ہی کہ شہر یقینیہ بہت بڑا شہر ہی پندرہ لاکھ آدمی اُس شہر مین آباد ہین یقین خود پرست
کے عدل و انصاف سے ہر ایک شاد ہی ہمہ وقت شہر مین گہما گہمی رہتی ہی اہل شہر سب خوش پوشاک
ہین سہ پہر کو تو یہ حالت ہوتی ہی کہ چوک مین کھوے سے کھوا چھلتا ہی جیسے کبھی لکھنؤ کا حال تھا
ہر جگہہ کٹورا بجا کرتا ہی کمرون پر طوائفون کے ہر وقت طبلے بجا کرتے ہین ہر گلی کوچے مین نہایت
چہل پہل رہتی ہی لوگ شاد شاد پھرا کرتے ہین مگر سوا مذہب خود پرستی کے دوسرا مذہب
وہان نہین ہی باشندے اُس شہر کے کیا مرد کیا عورت سب خوبصورت ہین حسن تو اُس
خطہ کا حصہ ہی جسکو دیکھو حسین کوئی صورت ایسی نہین ہی کہ جو بھلی نہ معلوم ہوتی ہو سہ پہر کو تو ہر جگہہ
عاشق لوگون کا مجمع ہوتا ہی معشوقان جہان آتی ہین اپنے کمرون پر بناؤ کر کے بیٹھتی ہین
اُنمین کوئی لیلی ادا ہی کوئی زلیخائے وقت کوئی شیرین زمانہ شام اودھ و صبح بنارس اُسکے
آگے گرد ہی کوئی زہرہ جبین ہی کوئی مشتری جمال وہ اُنکا بناؤ کر کے بیٹھنا اور عاشقون کو قتل کرنا
کوئی بے چھری حلال ہوتا ہی کوئی اُسکے تیر مژگان کا نشانہ ہوتی تیغ ابرو دل پر کھائے ہوے
بیٹھا ہی کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہی کوئی تیر ناز و ادا اُٹھائے ہوے کھڑا ہی کوئی کسی کا بناؤ دیکھ دیکھ کر اپنے
کو ہلاک کیے ڈالتا ہی کوئی شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہی یہی حال ہر روز اِس شہر مین رہتا ہی رات شبرات
دن عید بادشاہ وقت بڑا عادل اور منصف ہی اُسکے انصاف کا اِسقدر شہرہ ہی کہ اُس شہر کے
باشندے اُسکو نوشیروان وقت کہتے ہین باشندے اِس شہر کے اپنے بادشاہ سے بہت
خوش ہین سب کے سب اپنے بادشاہ پر جان نثار کرتے ہین اور ہر وقت جان دینے پر آمادہ
و موجود ہین ایک دن کا ذکر ہی کہ بادشاہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا اور دربار جمع تھا تمام افسران فوج
و سرداران نامی اپنے اپنے ذنگلون پہ بیٹھے تھے کہ چند سردار دوڑتے ہوے آئے
بادشاہ کو ہاتھ اُٹھا کر دعا دی اور عرض کرنے لگے کہ خداوند بڑا اندھیر اور غضب ہو گیا بادشاہ
نے کہا کیا سرداروں نے عرض کیا کہ ماہیان طوفان کش جو کہ ایک دریا سے سبز رنگ سے

کی تھی اُسکو عیاران لشکرِ اسلام نے قتل کر ڈالا دریا برباد ہو گیا راستہ کھل گیا اب اہل اسلام اِدھر کو لشکر کشی کر کے آئین گے یہ غلام دس دن سے اِس خبر کو گئے تھے اب دریافت کر کے حاضر ہوئے ہین کیونکہ ہملوگ ایک روز صحرا مین شکار کر رہے تھے کہ ایک ساحر سے جو کہ نوکر تھا ماہیان کا ہمکو ملا ہمنے اُس سے دریافت کیا کہ تم کہان جاتے ہو اُسنے کہا کہ ہم برائے اطلاع کی سمندر جادو کے جاتے ہین کہ لشکرِ اسلام لشکر کشی کر کے اِدھر کو آتا ہی ہمنے اُس سے حال دریافت کیا کہ لشکرِ اسلام اِدھر کیونکر آسکتا ہی دریاے سبز رنگ تو حائل ہے پھر وہ کیونکر آئیگا اُسنے کہا کہ کیا تم لوگون کو یہ نہین معلوم ہے کہ دریاے سبز رنگ برباد ہو گیا ہے ماہیان طوفان کش کو عیاران لشکرِ اسلام نے قتل کر ڈالا ہمنے کہا کہ یہ کیا تم کہتے ہو اُسنے قسم کھا کر کہا تب ہمنے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ درپیش ہوا تب اُسنے سارا حال بیان کیا یہ کہکر ابتدا سے اُن ہرکارون نے سب حال بیان کرنا شروع کیا جو کچھ کہ گذرا تھا ہر مرتبہ تحریر کرنیکی کوئی ضرورت نہین ہی ناظرین کو یاد ہوگا اُن ہرکارون نے یہ بیان کر کے کہا کہ جب ہمنے یہ حال سُنا تو ہم اُسی وقت دریا کے جانب گئے جب اُس مقام پر پہونچے تو وہان دریا کا نام ونشان بھی نہین پایا دیکھا کہ ایک لشکرِ عظیم فروکش ہی کچھ جشن کا سامان ہو رہا ہی ہملوگ صورت تبدیل کر کے اُس لشکر مین گئے وہان سات دن تک رہے وہ جشن بھی سات دن تک برپا رہا خوب خوب ناچ دیکھا آٹھوین دن وہ جشن برخاست ہوا اُسی دن وہان مشورہ ہوا بعد مشورہ کے آٹھوین دن سہراب جادو کو ہراول لشکر کر کے اِدھر کو روانہ کیا اُسکے بعد پھر تو رسد لگ گئی ہر سردار سپاہ کثیر سے روانہ ہونے لگا کوئی لاکھ سپاہ سے کوئی دو لاکھ سپاہ سے بعد اُن سب کے خود جو کہ صاحبقران کہلاتا ہی اور اُسکا بادشاہ کوئی سات آٹھ لاکھ سپاہ سے روانہ ہوا ہم لوگ یہ حال دیکھکر وہان سے فوراً روانہ ہوے کہ چلکر اپنے بادشاہ کو خبر کرین کیونکہ وہ بیخبر ہونگے یہ لشکر کثیر جو ایک مرتبہ وہان وارد ہوگا تو تمام شہر مین تہلکہ پڑجائے گا اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ جب بادشاہ کو اطلاع ہوگی تو وہ کوئی نہ کوئی تدارک ضرور کرینگے لہذا ہم آپکو اطلاع دینے آئے ہین دو ایک دن مین وہ لشکر آتا ہی یہ کلام اُن ہرکارون کا سُنکر بادشاہ یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے اہل دربار سے کہنے لگا کہ عیاران لشکرِ اسلام بڑے غضب کے ہین کہان جاکر سحران اور ماہیان کو قتل کیا اور کیونکر اِدھر کو آئے یہ خیال تو کرنا چاہیے کہ یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین جہان یہ جاتے ہین فتح حاصل کرتے ہین ہمیشہ پرچہ اخبار سے انھین لوگون کی فتح ثابت ہو رہی ہی جس ملک پر گئے اُسکا بادشاہ یا مسلمان ہو گیا یا قتل ہوا دونون طرح اُنھین کا مطلب ہوا ہر طرح کوئی اُنکا کچھ نہ کرسکا دریا کو بھی برباد کیا اُن ساحرون کو بھی قتل کیا جو کہ اپنے کو سامری وجمشید تصور کرتے تھے کوئی سحر اُنکا نہ کارگر ہوا اب وہ لوگ اِدھر کو آتے ہین دیکھیے کیا ہوتا ہی خداوند طبیعت مجردہ خیر کرین یہ کہکر اُن ہرکارون سے کہا کہ تمنے اُس مسافر سے یہ بھی دریافت کیا کہ اِسکی خبر سمندر جادو کو بھی ہوئی یا نہین ہرکارون نے عرض کیا کہ اُسنے بیان کیا تھا کہ لاش تو اُسکی جا چکی ہی اب یہ ساحر جاتا تھا کیونکہ جب ماہیان قتل ہوئی تھی تو ہر ساحر طرف لشکرِ اسلام کے چلا گیا یہ [illegible] ہوکر رہگیا اب وہ یہ خبر کرنے جاتا تھا کہ لشکرِ اسلام کا قصد اِدھر کے آنے کا ہی وہ یہ خبر لے کر چلا تھا کہ ہمسے ملاقات ہوئی ہے

سب حال بیان کرکے شہر ممتند ریہ کو چلا گیا ہم اُدھر لشکر اسلام کو گئے یہ کل حال دریافت کرکے یہان آئے
بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا بعد اُسکے
اہل دربار سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے کیونکہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی پہلے میراہی ملک اُنکو ملیگا
پہلا مقابلہ اسی مقام پر ہوگا دیکھیے خداوند طبیعت مجردہ کسکو فتح دیتے ہین اور کسکو مغلوب کرتے
ہین اور شکست فاش کسکو دیتے ہین آپ لوگ یہ فرمائین کہ مین اسکا انتظار کرون کہ وہ لشکر لیکر یہان
جب قریب شہر آلین تب مین شہر سے فوج لیکر برائے مقابلہ نکلون یا قبل سے بیرون شہر فروکش ہون اُنکے
لشکر کی آمد کا تماشا دیکھون سب نے کہا کہ یہ رائے اچھی ہے کہ قبل سے ہم اپنے لشکر کو لیکر بیرون
شہر اُترین اسمین یہ فائدہ ہوگا کہ اگر اُنکا لشکر آئیگا تو شہر سے دور بھی اُتریگا اور اگر آپ اُنکے
آنے کے بعد بیرون شہر جاکر مقابلہ کیو اسطے فروکش ہونگے تو وہ اس حالت مین بہت قریب
آجاوینگے اور اُنکو میدان وسیع ہاتھ آئیگا اُسوقت لشکر کے اُترنے کی دقت ہوگی یہ سُنکر
یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا یہ تدبیر کرو کہ لشکر کو آراستہ کرکے بیرون شہر نکالو میدان وسیع
دیکھکر پڑاؤ کرو کیونکہ لشکر اسلام بھی آتا ہوگا ایسا نہو کہ ہراول لشکر اسلام آجائے اور یلغر کرکے
شہر مین چلا آئے تو خرابی ہو اور مین اطراف و جوانب کے بادشاہون کو نامے لکھکر مدد کے
واسطے طلب کرتا ہون یہ کہکر دبیر کو طلب کیا جب دبیر عطارد رقم حاضر ہوا تو اُسکو حکم دیا کہ جلد چند
نامون کو تحریر کرو فیلان فیل زور و اشتران اشتر درہ و ببران ببر پوش و گرگین بکتر پوش
دبیر جبیس و بیژن و محتشین تیغزن کے نام ہون اُسکا مضمون یہ ہو کہ ہر بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم پر
لشکر اسلام نے لشکر کشی کی ہے ہمکو خبر دیجاتی ہے کہ تم بفور دیکھنے اس نامے کے ہمارے پاس
مع لشکر آؤ اور ہماری مدد کرو کیونکہ بہت بڑے شخص سے مقابلہ ہے کہ جسکے لشکر کی حد و انتہا نہین
ہے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکو کبھی کسی نے شکست نہین دی ہے ہمیشہ فتحیاب رہے ہین اور خداوند
طبیعت مجردہ ہمکو اُنپر فتح دے لہذا ہم تم سب سے امید قوی رکھتے ہین کہ تم لوگ فوراً
دیکھتے ہی نامے کے جلد چلے آؤ زیادہ والسلام دبیر نے اس مضمون کے نامے تحریر
کرکے بادشاہ کی خدمت مین پیش کیے بادشاہ نے اُنکو دیکھکر دبیر کو دیا کہ اسکو ملفوف
کرکے مہر کرو اور ہمارے پاس لاؤ تاکہ ہم اُنکو اسی وقت روانہ کرین دبیر نے لفافہ کرکے
اُنپر مہر کی بادشاہ کے حضور مین پیش کیے بادشاہ نے اپنے عیار افلاک خود پرست کو
طلب فرمایا اور اُس سے کہا کہ یہ نامے شہر مغربیہ و مشرقیہ و امرائیہ و صحرائیہ و خورشیدیہ
و افلاکیہ کو پہونچا دے وہان کے حاکمون کو یہ نامے دینا اُسنے سلام کرکے وہ نامے لیے
اور رخصت ہوکر روانہ ہوا بعد جانے اسکے یقین خود پرست نے دربار برخاست کیا اور
داخل محل ہوا اُدھر سردارون نے دربار سے آکر لشکر کو درست کرنا شروع کیا اور سفر کا حکم دیا یہان
تو یہ سامان ہو رہا ہے اب حال اُس عیار کا سماعت فرمایئے کہ وہ نامے لیکر جو روانہ ہوا تو بعد طے
کرنے راہ کے شہر مغربیہ مین پاس فیلان فیل زور کے پہونچا اُسکا دربار آراستہ تھا ایک
لاکھ سپاہ کے افسر اُسکے دربار مین دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اسنے جاکر اُسکو سلام
کیا اور سلام کرکے نامہ بادشاہ کا دیا اور زبانی بھی کہدیا کہ بادشاہ نے فرمایا ہے کہ بہت جلد مع
لشکر ہماری مدد کو آؤ فیلان نے وہ نامہ لیکر دبیر کو دیا اُسنے پڑھا جب بادشاہ کو معلوم ہوا تو اُسنے

عیار سے کہا کہ بادشاہ کو سلام میرا کہنا اور عرض کرنا کہ مین مع لشکر حاضر ہوتا ہون آپ اطمینان رکھین عیار نے عرض کیا کہ اچھا اب مین رخصت ہوتا ہون بادشاہ نے کہا کہ اب تم کل جانا اُسنے عرض کیا کہ مجھکو اور بھی نامے پہونچانا ہین اُسنے کہا کہ اچھا کل جانا آج تو یہان رہو اُسنے کہا کہ جو آپ کی مرضی خیر آخر کو اُسنے وہ شب اُسی شہر مین بسر کی دوسرے دن اُس سے رخصت ہوکر اشتران کو جا کر نامہ دیا اور زبانی بھی پیغام کہا سبب یہ تھا کہ یہ ساتون شہر قریب قریب آباد تھے ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک رات و دن کی راہ تھی اِسنے بہت جلد نامے پہونچائے اور وہی پیغام زبانی بھی کہا جو کہ قبل اُن سے بیان کیا تھا بعد اُسکے وہان سے واپس ہوکر اپنے شہر کو روانہ ہوا یہ تو شہر کو واپس آتا ہی اِدھر کا حال سنیے کہ جس بادشاہ کو نامہ دیا اور اُسکو پہونچا وہ اُسی وقت سے سامان جنگ کرنے لگا اور تیاری کرنا شروع کی اور بعد دو تین دن کے کوئی ایک لاکھ اور کوئی پچاس ہزار اور کوئی اسی ہزار سے برائے مدد یقین خود پرست روانہ ہوا کہ اِنکا ذکر آئندہ بیان ہوگا یہان بموجب حکم یقین خود پرست سامان جنگ ہو رہا ہی فوجین تیار ہو رہی ہین داروغہ فراش خانہ نے بارگاہ و خیمے وغیرہ کوٹھون سے نکالے ہین اُنکو درست کیا ہی دوسرے دن یقین خود پرست دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ وزیر نے عرض کیا کہ سب سامان جنگ تیار ہو گیا ہی کیا حکم ہوتا ہی بادشاہ نے حکم دیا کہ کل پیش خیمہ ہمارا بیرون شہر جائے مقام پر آب و گیاہ دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا جائے ہم بھی پرسون شہر سے مع فوج باہر آئینگے وزیر یہ سنکر خاموش ہو رہا دربار برخاست ہوا وزیر نے تموج گرززن کے حوالے پیش خیمہ کرکے مع پچاس ہزار سوار کے حکم شاہی سے آگاہ کیا اور روانہ کیا اور حکم دیا کہ مقام وسیع پر بارگاہ برپا کرنا تموج گرززن پیش خیمہ لیکر بیرون شہر آیا اور شہر کو پانچ کوس کے فاصلہ پر چھوڑکر لشکر کا پڑاؤ کیا کہ جہان پانی کا بہت بڑا دریا تھا اور گیاہ بھی بکثرت روئیدہ تھی اشجار کا جا بجا سایہ بھی تھا دریا کو پشت پر لیکر بارگاہ شاہی برپا کی اور ہزارون خیمے وغیرہ برپا کیے بازارون کے جھنڈے نصب کیے فوج کا پڑاؤ ہوا وہ پچاس ہزار سپاہ اُتری اُسکے دوسرے دن یہان بادشاہ نے حکم دیا کہ ہماری کل سپاہ تیار رہو آج ہم کوچ کرینگے اُسی وقت لشکر مین خبر پہونچی تمام لشکر مسلح اور مکمل ہوکر آیا اور آمادہ سفر ہوا بادشاہ وزیر کو شہر مین چھوڑکر مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے کوچ کرکے روانہ ہوا نقارے بجتے ہوئے نیلے پھریرے کہ جنپر یقین خود پرست یعنے بادشاہ کی تصویر بنی تھی اور پھریرے لہراتے ہوئے باجے بجتے ہوئے اور پہلوان مثل رعد کے گرجتے ہوئے مرکبون کے سمون کی صدا بلند تلوارون کی جھنکار نیزون کی بجلیان چمکتی ہوئی ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تخت شاہی بیچ مین چتر زر سر پر گردش کھاتا ہوا ماہی مراتب آگے آگے گرد تخت کے افسران سپاہ مرکبون پر سوار کمال دھوم دھام بڑے جاہ و حشم سے سواری شاہی چلی جاتی تھی عقب مین سپاہ فیلون کی مستکون پر آئینے لگے ہوئے زنجیرہاے طلائی سے جکڑے ہوئے اُسپر فیلبان زردوزی وردیان پہنے ہوئے گوٹے دار پگڑیان باندھے ہوئے عجب شان و شوکت سے سواری چلی جاتی تھی اُدھر تموج کو مخبر نے خبر دی کہ بادشاہ مع سپاہ کے تشریف لاتے ہین یہ سنکر اُسنے اپنی فوج کو کمر بندی کا حکم دیا فوراً لشکر مین کمر بندی ہونے لگی آگے سپاہ کے

تموج بعہدۂ افسری آکر کھڑا ہوا عقب مین پچاس ہزار سپاہ صف بستہ ہوئی کہ سامنے سے
نشانہاے فوج دکھائی دیے غبار بہت بلند ہوا دہ دامن گرد قریب آکر شق ہوا اُسمین سے
دو سو پچاس علم پیدا ہوے آگے آگے ہاتھیون پر لوگ، اور سامان جلوس عقب مین اُنکے اور
سامان شوا رہی کوتل مرکب سائیس چوریان نقرئی ڈنڈیون کی ہاتھون مین لیے ہوے مرکبون
کی مگس رانی کرتے ہوے چلے آتے تھے اُسکے بعد تخت شاہی عقب مین سپاہ جب تخت شاہی
قریب پہونچا تو تموج نے سلام کیا اور تمام فوج نے بادشاہ کو مجرا کیا بادشاہ قریب بارگاہ آکر
تخت پر سے اُترا داخل بارگاہ ہوا لشکر کو اُترنے کا حکم دیا افسران فوج اُتر کر مرکبون پر سے
بارگاہ مین گئے یہان لشکر اُترا بازارین کھل گئین وہ دن تو فوج کے اُترنے مین تمام ہوا رات
ہوگئی وہ رات بسر کی صبح ہوئی دربار آراستہ ہوا سب اہل دربار آکر حاضر ہوے دوپہر تک
دربار آراستہ رہا بعد اُسکے برخاست ہوا سب اپنے اپنے خیمون مین گئے دو دن بادشاہ
کو آئے ہوے گذرے تھے کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ یقین خود پرست اپنی بارگاہ مین
بیٹھا ہوا تھا اور دربار آراستہ تھا بارگاہ کے پردے اُٹھے ہوے تھے صبح کا وقت تھا سب
صحرا کی سیر کر رہے تھے وہ سہانا وقت وہ طائرون کا زمزمہ سنجی کرنا پھول مہک رہے تھے سبزہ
روئیدہ تھا اُسپر شبنم کے قطرے پڑے ہوے تھے تمام اشجار بسبب باراسبار کے زمین
کے بوسے لے رہے تھے یہ وقت تھا کہ یکایک صحرا سے گرد بلند ہوئی کہ تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا
اُس گرد سے آواز نقارہ آرہی تھی صداے کوس جنگ بلند تھی کہ وہ آکر اُس صحرا مین شق ہوئی
جب وہ گرد اُٹھی تھی تو بادشاہ نے خود اپنے یہان کے ہرکارون کو حکم دیا تھا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ
گرد کیسی بلند ہوئی ہے ہرکارے فوراً دوڑتے ہوے طرف اُس گرد کے گئے جب یہ قریب
اُس گرد کے پہونچے تو وہ گرد شق ہو چکی تھی اِن ہرکارون نے دیکھا کہ آگے آگے ہاتھیون پر
علم جنکے پھریرے سرخ و سبز تھے اور اُنپر تعریف و حمد خدا و نعت رسالت پناہ تحریر تھی فیلبان
سبز مخمل کی کارچوبی وردیان پہنے ہوے سرون پر پگڑیان اُنپر سنہری نچکے اور پٹھے ٹکے ہوے
علم کی چھڑین اُنکے ہاتھون مین اُنکے جانے کے بعد سامان سواری اور ماہی مراتب گذرا وہ ہاتھی
ایک طرف کو استادہ ہوئے ایک جانب کو یہ سب سامان اُسکے بعد کئی ہزار مرکب ترکی و عراقی
بازین و لجام نقرئی و طلائی دو دو سائیس اُنکی باگ ڈورین ہاتھون مین لیے ہوے اُسکے بعد
سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے بادلے کی لنگیان باندھے ہوے گلبدن کے پائجامے پہنے
ہوے گذرے اُسکے بعد ایک جوان وجیہ مرکب دورکابے پر سوار زرہ سونے کی کڑیون کی
پہنے ہوے تیغہ بر قتاب گلے مین حمائل سر پر خود فولادی برابر اُسکے دوسرا جوان دوسرے
مرکب پر اور چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہے عقب مین اُسکے سپاہ کثیر ارابون پر اٹالہ
بارگاہ لدا ہوا کئی سوارابے جنمین چار چار بیل لگے ہوے چلے آتے ہین اُن ہرکارون نے
ایک لشکری سے دریافت کیا کہ یہ لشکر کہان سے آتا ہے اور یہ کسکا ہے وہ ہرکارے نہین سنے
جو کہ لشکر اسلام مین گئے تھے اگر وہ ہوتے تو پہچان لیتے اُسنے کہا کہ یہ لشکر اسلام ہے دشت بہار افزا
سے آتا ہے اور طرف شہر سمندریہ کے جاتا ہے ہرکارون نے یہ سنکر کہا کہ کیا یہی افسر سپاہ ہین
جو کہ مرکبون پر سوار ہین اُسنے کہا کہ نہین بلکہ یہ ایک جوان جو کہ خود فولادی سر پر رکھے ہوے

ہی اور مرکب دورکاب پر سوار ہی وہ داروغۂ بارگاہ اہل اسلام ہی اور منصب درگہ ساری
پر قائم ہی اور وہ دوسرا جوان شہر سمندریہ کا رہنے والا ہی اُسکا نام سہراب جادو ہی وہ مطیع
اسلام ہوا ہی یہ دونون جوان پیش خیمہ شاہی لیکر اِدھر آئے ہین اِنکے ہمراہ تھوڑا سا لشکر ہے
ہان کل سے آمد سپاہ شروع ہوگی وہ ہرکارے یہ خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے
اُدھر اُس سپاہ کے ہرکارون نے آکر اُس جوان سے عرض کیا کہ آگے لشکر خود پرستان
راہ روکے ہوئے پڑا ہی یقین ہی کہ اُس سے مقابلہ ہوگا کیونکہ اُنکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہی اور
لشکر بھی کثیر ہی وہ جوان یہ سُنکر کہنے لگا کہ کچھ پروا نہین ہی اچھا مقام مناسب تجویز کرکے اِسی جگہ قیام
کرو کیونکہ کل سے آمد لشکر شاہی شروع ہو جاویگی ایسا مقام تجویز کرنا چاہیے کہ جو پر از آب وگیاہ
ہو اور مقام وسیع ہو کہ جہان تمام لشکر اُترے اُسکو تکلیف نہو یہ کہکر حکم دیا کہ اب آگے لشکر نہ بڑھے
وہان اُسکے حکم دینے کے قبل سے جسوقت کہ فیلبانون نے دیکھا تھا کہ ایک لشکر سامنے اُترا
ہوا ہی ٹھہر گئے تھے یہ حکم سُنکر تمام سپاہ ٹھہر گئی وہ جوان اور سہراب جادو دونون مرکب بڑھا کر
مقام پڑاؤ تجویز کرنے لگے یہانتک کہ ایک مقام وسیع پر از آب وگیاہ روبروے لشکر حریف
تجویز کیا اور وہ مقام ایسا تھا کہ جہان ایک کروڑ کا لشکر بآسانی پڑاؤ کرے جب مقام تجویز ہوگیا
تو اُسوقت حکم دیا کہ بارگاہ شاہی برپا ہو بس اُسی وقت فراشون نے بارگاہ کو ارابون پر سے
اُتارا اور وسط صحرا مین برپا کی گرد اُسکے اور تمام سردارون وافسرون کے خیمے وغیرہ برپا کیے
گئے چھ سات کوس کے گرد مین تمام خیمے و بارگاہین واسکین و چوبے وقلندریان چھولداریان
استادہ ہوئین جہانتک کہ نگاہ کام کرتی تھی سواے خیمون اور بارگاہون کے کوئی اور شی نظر نآتی
تھی کثرت سے خیمون اور بارگاہون کے زمین پر تل رکھنے کی جگہ نتھی طائرون کا جاکر نکل آنا
غیر ممکن تھا بارگاہ شاہی پر عجب رونق تھی مخمل سبز کی بارگاہ تھی اُسپر دست کارون نے بڑی
صنعت سے گلکاری کی تھی کلس اُسکا طلائی تھا روبرو اُسکی چمک کے ضیا خورشید عالم کی گرد
تھی کیونکہ آنکھ اُسپر نہین ٹھہرتی تھی خیرگی کرتی تھی اِسقدر بلند تھا کہ رفعت بارگاہ اطلسی اُسکے مقابل
مین ہیچ معلوم ہوتی تھی وسیع اِس درجہ تھی کہ جسمین آٹھ نو ہزار دنگل زرین و فولادی و کرسی ہاے
مرصع کار بچھتے تھے دو ہزار ستون یاقوت نگار تھے اور زمردنگار بھی اُنھین مین شامل تھے اِسقدر
وسیع بارگاہ تھی کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی بموجب شعر عجب بارگاہے عجب گیر دار ٭ تو گوئی
کہ یک عرش و کرسی ہزار ٭ جب سب بارگاہین وخیمے وغیرہ برپا ہوچکی تو لشکر کی چھاؤنی ہوئی
لشکر اُترا جھنڈے بازار کے اِستادہ ہوئے بازارین آراستہ ہوئین وہ دونون جوان اپنے
خیمون مین گئے سپاہ پڑاؤ پر اُتری یہان تو لشکر اُتر رہا ہی اُدھر اُن ہرکارون نے جاکر اپنے بادشاہ
یقین خود پرست سے عرض کیا کہ حضور یہ لشکر خداپرستون کا ہی وہ لشکرکشی کرکے سمندریہ کو جاتے
ہین دشت بہارافزا سے آئے ہین بادشاہ نے کہا کہ یہ بھی تمنے دریافت کیا تھا کہ انمین بادشاہ
کون ہی اور صاحبقران کون ہی اور اِسقدر لشکر ہی یا اور ہی کیونکہ ہمنے تو اکثر اخبارون مین دیکھا
ہی کہ خداپرستون کا بہت بڑا لشکر کثیر بے انتہا ہی کہ جسکی کچھ حد وانتہا نہین ہی اُس لشکر مین پانچ ہزار
پانچسو پچیس سردار ہین جبکہ اِسقدر سردار ہین تو سپاہ کسقدر ہوگی سُنا گیا ہی کہ اُس لشکر مین ہر سردار
کے پاس دو دو لاکھ تین تین لاکھ سپاہ ہی یہانتک کہ اُس لشکر کے سپہ سالار کے پاس اور

ہمراہ اُسکے نو لاکھ سپاہ کی جمعیت سُنی گئی ہے کیا اخبار نویس غلط تحریر کرتے ہین اب جو دیکھا تو کچھ
بھی لشکر نہین ہے اُن ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمنے دریافت کیا تھا تو معلوم ہوا تھا کہ یہ دونون
جوان پیش خیمہ شاہی لیکر آئے ہین ابھی لشکر کب آیا ہے یہ درگہ سالار و سہراب جادو قدیم سپہ سالار
سمندر جادو ہراول ہو کر آئے ہین سُنا گیا ہے کہ لشکر کی آمد کل یا پرسون سے شروع ہو گی اِنکے
بھی ہمراہ لشکر کثیر ہے قریب تین لاکھ کے ہوگا یہ سُنکر یقین خود پرست نے کہا کہ اگر یہان آئے
ہین تو سزا پائین گے مین دیکھتا ہون کہ وہ میرا کیا بنا لیتے ہین اور کیونکر مجکو شکست دیتے ہین
کیا مجکو بھی مثل اُن لوگون کے تصور کرتے ہین کہ جنکو اُنھون نے شکست دی ہے ہم لوگ
وہ نہین ہین یہان البتہ اُنکو حال بہادری اور جوانمردی کا معلوم ہوگا امین ایک ایک پہلوان
رستم وقت ہے جسوقت مقابلہ ہوگا تو اُنکو اُنکی جوانمردی معلوم ہو گی ایسی ایسی باتین کرکے اور
ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا اور بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کرکے
اپنے خیمے مین گیا وہ رات اور دن بسر ہوا دوسرے دن پھر دربار ہوا اور رات آئی اُسدن
رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا اِس خیال سے کہ شاید حریف شبخون کرے ایک
ڈر دونون طرف غالب تھا یہانتک کہ وہ رات گذری خسرو فلک سر پہ تاج شعاعی رکھکر تخت
نیلوفری پر جلوہ گر ہوا پھول کھلے ہوا سرد کے جھونکے آئے طائر چہچہ زنی کرنے لگے
اُوسکے قطرے سبزے پر مثل گوہر آبدار کے چمکنے لگے لشکر اِسلام مین اذان ہوئی ہر ایک نے
اُٹھکر وضو کیا نماز خالق یکتا ادا کی اُدھر لشکر خود پرستان مین ہر ایک نے آئینہ اپنے روبرو رکھا
اور اپنے کو آپ سجدہ کیا اُدھر بعد فراغ نماز سہراب جادو و قبیل بن عادی برادر درگہ سالار
بدیع الملک جسکو کہ درگہ سالار نے اپنا نائب کرکے ہمراہ سہراب جادو کے روانہ کیا تھا
خیمون سے باہر آئے خادمون نے کرسیان لاکر زیر نمگیرہ مخمل بچھا دین دونون جوان اُن کرسیون
پر متمکن ہوئے تماشائے گلہائے صحرائی کرنے لگے ہوا کے جو جھونکے آتے تھے تو موئے
بدن بسبب برودت ہوا کے اور خنکی صحرا کے کھڑے ہو جاتے تھے اور سب سردار فوج بھی
آآکر کرسیون پر بیٹھ گئے خادم روبرو ہر ایک کے دست بستہ اِستادہ ہین آپسمین مذاق ہو رہے
ہین کوئی گل خودرو کو دیکھکر مسکراتا ہے کوئی طائرون کے بولنے پر ہنستا ہے کوئی شبنم کے قطرون کی
تعریف و توصیف کر رہا ہے کسی کی زبان حمد خدائے عزوجل مین تر ہے کسی کے لبون پر نعت پیغمبر ہے
کوئی نماز پڑھکر چلا آتا ہے کوئی تسبیح پڑھ رہا ہے جو کہ عاشق مزاج ہین وہ شعر عاشقانہ ورد زبان کر رہے
ہین اور گلون کو دیکھکر جھوم رہے ہین کسی کو جوش شجاعت ہے قبضۂ شمشیر کو چوم رہا ہے اُسکے روبرو
خیال تصویر جنگ موجود ہے اُسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زخم کھائے ہوئے کوئی مثل بسمل تڑپ رہا ہے
کوئی گھائل ہے کسی مقام پر سر لوٹ رہے ہین کہین لاشے تڑپ رہے ہین خلاصہ یہ کہ ہر ایک
اپنی اپنی حالت مین محو ہے کسی قسم کا رنج و ملال نہین ہے اِدھر تو یہ حال ہے اُدھر یقین خود پرست
بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا ہے اہل دربار حاضر ہین پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے گئے ہین
اہل دربار سے کہہ رہا ہے کہ خدا پرست کیا کیا خوبصورت خوبصورت جوان ہین کیسے کیسے قوی ہیکل
پہلوان ہین کبھی اہل دربار سے گفتگو کرتا ہے کبھی صحرا کے جانب دیکھتا ہے کبھی لشکر اِسلام کی طرف
نگاہ تیز و تند سے مشاہدہ کرتا ہے کہ ناگاہ صحرا سے گرد اُٹھی اُس جانب سے کہ جدھر سے کل

اُٹھی تھی اُس گرد سے یہ حال ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہوگیا تمام صحرا تاریک ہوگیا اُس گرد
سے آوازسم اسپان وجھنکار سنانہا سے بران دکھائی دیتی تھین سنانین اِس طرح چمکتی تھین کہ جس طرح
دھوپ مین ذرے چمکتے ہین کہ وہ گرد قریب اُس صحرا سکے آکر شق ہوئی دامن گرد سے پانچ سو
علم پانچ لاکھ سپاہ کے نشان پیدا ہوے کہ جنپر تعریف خدا تحریر تھی نشان ہاتھیون پر علم عقب مین
اُنکے اور سب سامان سقے آب پاشی کرتے ہوے مرکب ترکی وعراقی ایسے قوی کہ جنکے
اوپر اگر مگس بیٹھ جاوے تو اُسکے پر بھی نقش ہو جائین اُنکے رنگ مثل نقرہ منقول کے چمکتے
ہوے باساز ویراق نقرئی سائیس اُنکی لجامین ہاتھ مین لیے ہوے اُسکے بعد خاص بردار
بیچ مین ایک جوان بہت قوی ہیکل مرکب سرنگ پر سوار بر مین زرہ یاقوت نگار سر پہ خود فولادی
ہاتھون مین دستانین پاؤن مین موزے دوش پر کمان کیانی ہزارتیرون کا ترکش لگا ہوا گردہ
سپر بالاے پشت شمشیر الماس نگار حمائل عیار اُسکا رکاب پر ہاتھ رکھے ہوے عقب مین
پانچ لاکھ کا لشکر سب سوار وپیادے جوان طرحدار کیسے کیسے مرکب تازی برچھے ہاتھون مین
تلوارین حمائل سپرین دوش پر زرہین بر مین خود فولادی سرون پر لیے چلے آتے ہین دوش
بدوش رکاب برکاب کہ جب لشکر قریب اُس صحرا کے پہونچا تو یقین خود پرست نے اُن
ہرکارون سے حکم دیا کہ جاکر خبر تو لاؤ کہ یہ لشکر کسکا ہی کیا یہی صاحبقران ہی ہرکارے اُدھر کو
روانہ ہوے اُدھر اُس جوان نے جو دیکھا کہ ایک طرف ایک لشکر اُترا ہوا ہی اور ایک جانب
دوسرا لشکر اُترا ہوا ہی اب جو غور کرکے دیکھا تو ایک طرف لشکر اسلام کو فروکش پایا اور ایک
جانب کو لشکر کفار کو دیکھا اِسنے اپنے لشکر کا رخ طرف لشکر اسلام کے کیا اُدھر قتیل نے جو
دیکھا کہ یہ لشکر کسکا ہی تو پہچانا کہ یہ لشکر گرگین درشت چنگال کا ہی سہراب جادو سے کہا کہ چلو
گرگین کا استقبال کرنے کے لیے آئین یہ صلاح کرکے دونون جوان تا حد لشکر آئے اِس عرصہ
مین لشکر قریب لشکر اسلام پہونچا سردار لشکر نے اپنا مرکب بڑھا کر اِن دونون جوانون سے بہت
اچھی طرح سے صاحب سلامت کی اور مرکب سے اُترکر بغلگیر ہوا اُنھون نے اُسکو ہمراہ لیا اور
داخل لشکر ہوے لشکر اُترنے لگا اِسکے بھی خیمے وغیرہ برپا ہونے لگے نشان کھل گئے
بازارین آراستہ ہوگئین یہ جوان بھی ہمراہ اُنکے آکر زیر نگیرہ کرسی پر بیٹھا اور دریافت کیا کہ یہ لشکر جو کہ
سامنے اُترا ہوا ہی کسکا ہی اور یہ کون مقام ہی سہراب نے کہا کہ یہ لشکر خود پرستون کا ہی بادشاہ
یقین خود پرست اِس لشکر کا بادشاہ ہی آگے اِسکے شہر ہی کہ اُسکو تقینیہ کہتے ہین وہان یہ حکومت
کرتا ہی ہمارے آنے سے قبل اِسنے بیرون شہر نکل کر راہ روکی ہی اگر یہ راہ نہ روکتا تو ہم آج
یہان سے کوچ کرکے سمندریہ کو چلے جاتے مگر اِسکے سبب سے مجبور ہوگئے گرگین
یہ سُنکر کہنے لگا کہ خیر دیکھا جائیگا اگر سد راہ ہوا ہی تو اِسکی سزا پائیگا یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین اُدھر
وہ ہرکارے دریافت کرکے اپنے لشکر مین گئے اور جاکر اپنے بادشاہ سے یون عرض
کرنے لگے کہ خداوندا یہ ایک سردار ہی سرداران معزز سے لشکر اِسلام کے اور اِسکا نام
گرگین درشت چنگال ہی یہ بہت زبردست پہلوان ہی اِسکو جو کہ آجکل صاحبقران زمان ہین
اُنھون نے زیر کیا ہی اِسکے ہمراہ پانچ لاکھ سپاہ ہی یقین خود پرست یہ سُنکر اہل دربار سے
کہنے لگا کہ اِسکی صورت دیکھکر خوف معلوم ہوتا ہی قد اِس پہلوان کا کسقدر دراز ہے اور کیسا

قوی ہیکل سردار ہی بہت ممتاز ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ جامۂ بشری مین دیو سمایا ہوا ہی نہ معلوم کیونکر زیر
ہوا ہی جبتک ایسے ایسے پہلوانون کو زیر کیا وہ خود کیسا جوان ہوگا ادھر وہ لشکر اُتر رہا تھا اتنا
ہی کہ دوپہر تک لشکر گرگین اُترا ادھر سہراب قتیل وگرگین تینون سردار اُٹھکر اپنے اپنے
خیمے مین سے گئے اُدھر یقین خودپرست نے بھی دربار برخاست کیا تھوڑی دیر جاکر آرام کیا کہ سہ پہر
کو پھر بارگاہ مین آیا وہان وہ تینون جوان بھی بیرون خیمہ آکر بیٹھے کہ یکایک گرد اُڑی اور وہ گرد
قریب لشکر یقین خودپرست آ کے شق ہوئی اُسمین سے پانچ سوار پیدا ہوے اور
ایک جوان سرداران لشکر سمندر جادو کا افسر اُنکا تھا یہ وہ نامہ بر ہی کہ جسکے ہاتھ
سمندر جادو نے بادشاہ یقین خودپرست کو نامہ روانہ کیا تھا یہ بعد طی مراحل
وقطع منازل کے آج یہان آکر پہونچا اُسنے جو دیکھا تو ایک لشکر تو جانب شہر اُترا ہوا ہی
اور ایک لشکر کثیر کہ جسکی کچھ حد نہین ہی اُسکے روبرو اُترا ہوا ہی اُسنے ایک سوار کو کہ جو لشکر جانب
شہر اُترا ہوا تھا روانہ کیا کہ جاکر خبر لاے کہ یہ لشکر کسکا ہی اور یون قریب شہر کیون اُترا ہوا ہی یہان
یقین خودپرست دربار مین بیٹھا ہوا ہی اور دربار جمع ہی وہ سوار لشکر مین آیا ایک سوار سے
دریافت کیا کہ یہ لشکر کسکا ہی اور کیون قریب شہر فروکش ہی اُس سوار نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو
کسی غیر فوج مین کا ہی کہ یون دریافت کرتا ہی مخبر معلوم ہوتا ہی اُس سوار نے کہا کہ مین لشکر
سمندر جادو مین سے ہون یہان میرا افسر آیا ہی اُسنے دریافت کیا ہی جب اُس سوار نے سمندر
جادو کا نام سُنا تو کہا کہ آگاہ ہو یہ لشکر یقین خودپرست کا ہی کہ وہ اہل اسلام کی لشکر کشی کی خبر سُنکر
اُنکے آنے کے قبل یہان فروکش ہوے ہین اور راہ روکی ہی اور وہ جو سامنے تمنے لشکر دیکھا
ہی یہ مسلمانون کا ہی ابھی اُنکا لشکر کل نہین آیا ہی صرف ایک ہراول لشکر آیا ہی اور ایک پہلوان یہ
سُنکر وہ سوار اپنی سپاہ مین گیا اور نہنگ گرگ پیشانی سے جاکر کل حال بیان کیا وہ یہ سُنکر
اُسی وقت داخل لشکر یقین خودپرست ہوا اور اپنی فوج کو ایک مقام پر ٹھہراکر دربارگاہ پر
آیا خبر کرائی یقین خودپرست نے اُسکو طلب کیا وہ دربار مین گیا یقین کو سلام کیا کرسی
بیٹھنے کو عنایت ہوئی یقین خودپرست نے مزاج پوچھا اُسنے جواب دیا اُسکے بعد
سمندر جادو کی خبر دریافت کی اور باقی سب کیفیت دریافت کرکے سوال کیا کہ آپ کا اِدھر
کیونکر آنا ہوا اُسنے کہا کہ آپکے نام ایک نامہ لیکر آیا ہون بادشاہ نے آپکو ایک
فرمان تحریر فرمایا ہی یقین خودپرست نے کہا کہ لائیے مین دیکھون اُسنے وہ نامہ نکال کر
یقین کو دیا یقین خودپرست نے اُسپر بوسہ دیا اور سر پر رکھا اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ اِسکا
لفافہ چاک کرکے پڑھو اُسنے اُسکو پڑھا یقین خودپرست مضمون نامہ سے آگاہ ہوا کہنے لگا
کہ مجکو خود اِسکا خیال تھا بادشاہ کو تحریر کرنے کی کچھ ضرورت نہتی مین اپنے امکان بھر تو اُدھر
اُنکو جانے نہ دونگا جبتک کہ میری جان مین جان ہی میرا خود قصد تھا کہ بادشاہ کو عرضی تحریر کرکے
مدد طلب کرون کیونکہ اُنکے ہمراہ لشکر کثیر ہی صرف اِسکا انتظار تھا کہ کل لشکر اسلام آجائے تو ساری
کیفیت تحریر کردون ای بھائی تم اِسقدر توقف کرو کہ لشکر اسلام تمام وکمال مع بادشاہ وصاحبقران
کے آجائے تو مین اِسکا جواب بادشاہ کی خدمت مین تحریر کردون اور لشکر مستعدی کا حال تو ہوئی
ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ابھی حریف آیا نہین ہی اور مین بیرون شہر برلب مقابلہ مع لشکر کثیر آیا اُسنے

جواب دیا کہ یہ تو تمنے بڑی عقلمندی کی خیر مین بھی جب ہی جاؤنگا جب کل لشکر اسلام آئیگا تو مین جاؤنگا اُسکی کیفیت مین بھی دیکھونگا مین نے آجتک لشکر اسلام کے بادشاہ کو نہین دیکھا نہ اُنکے طریقے سے واقف ہون وہ میرے راہ کا تھکا ہوا بھی ہون میرے ہمراہیون کو اُترنے کی جگہ دیجیے یقین خود پرست نے اُسی وقت اُسکے ہمراہ کے سوارون کے واسطے خیمے علٰحدہ استادہ کرا دئے اور اُسکے لیے الگ ایک خیمہ برپا کیا گیا اور اُسکو مہمان کیا دوسرے دن یقین خود پرست بوقت سحر دربار مین آیا بارگاہ کے پردے اُٹھوا دیے نہنگ بھی دربار مین تھا اُدھر گرگین وقلیل وسہراب جادو یہ تینون جوان اپنے خیمون سے نکلکر زیر نگیرہ بیٹھے اورکرسیون کو زینت بخشی اور سردار بھی آکر سلام کرکے اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے باہم گفتگو ہونے لگی کوئی پہر بھر دن چڑھا ہوگا کہ صحرا کی طرف سے غبار بلند ہوا کہ جسکے سبب سے روے آفتاب پنہان ہوگیا وہ غبار آکر قریب اُس دشت کے پھٹا دامن گرد سے سات سو علم سات لاکھ فوج کا نشان پیدا ہوا آگے آگے سقے چھڑکاؤ کرتے ہوے عقب مین اُنکے ہاتھیون پر علم نقارے بجتے ہوے بعد ہاتھیون کے جلوس سواری اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے عقب مین تخت اور اُسپر ایک مرد بزرگ باریش سفید برابر تخت کے ایک مرکب تازی پر ایک جوان عقب مین سات لاکھ سپاہ وہ لشکر قریب اُسی دشت کے آکر ٹھہرا اُس مرد بزرگ نے دیکھا کہ دو لشکر مقابل مین اُترے ہوے ہین غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ ہمارا لشکر ہی اُسی جانب کو سپاہ کو روانہ ہونے کا حکم دیا اُدھر اُن جوانون نے بھی پہچانا کہ یہ لشکر قیصر صاف باطن بادشاہ طلسم مرآت العدن کا ہے وہ تینون جوان تا سرحد لشکر اُسکے استقبال کو آئے اُدھر بادشاہ یقین خود پرست نے بھی ہرکارے روانہ کیے کہ جاکر خبر تو لائین کہ یہ لشکر کسکا ہی کیا بادشاہ اسلام آگیا ہی ہرکارے اُدھر کو روانہ ہوے بہت جلد خبر دریافت کرکے اپنے لشکر کو واپس گئے اُدھر وہ لشکر جب قریب لشکر اسلام پہونچا تو سب قاعدے سے استادہ ہوے وہ بزرگ اِن سب کو دیکھکر اپنے تخت سے اُترا اور وہ جوان بھی جو کہ مرکب پر سوار تھا وہ سب کے سب اُسکا استقبال کرکے لیگئے لشکر اُترنے لگا خیمے وغیرہ برپا ہوے کوشون پڑاؤ ہوا اُس بزرگ یعنے قیصر صاف باطن نے پوچھا کہ یہ لشکر جو کہ اِدھر کو اُترا ہوا ہی کسکا ہی سہراب جادو نے کہا کہ یقین خود پرست کا ہی ہراسے مقابلہ آیا ہی ابھی یہ لشکر اُترنے نہ پایا تھا کہ پھر گرد اُڑی اور ایک سردار مع دو لاکھ سپاہ کے آیا اُسکو بھی یہ لوگ استقبال کرکے لیگئے اُسکا بھی لشکر اُترنے لگا اُسدن تا بہ شام لشکر اسلام آیا کیا کوئی دو لاکھ سے کوئی تین لاکھ سے کوئی ایک لاکھ سے یہانتک کہ لشکر کے آنے مین شام ہوگئی یقین خود پرست بھی دن بھر دربار مین بیٹھا ہوا سیر آمد لشکر اسلام دیکھا کیا اہل دربار سے کہنے لگا کہ آج بکثرت سپاہ اسلام آئی ہی ہرکارے آآکر بیان کرتے ہین کہ فلان سردار آیا اِسکے ہمراہ اِسقدر فوج ہی اور فلان سردار ہی اُسکے ہمراہ اتنی سپاہ ہی جب شام ہوئی تو آمد سپاہ موقوف ہوئی یقین خود پرست دربار برخاست کرکے اپنے خیمے مین گیا اُدھر جو سردار آئے تھے وہ اپنے اپنے خیمون مین گئے رات بھر براحت بسر کی کیونکہ راہ کے تھکے ہوے تھے یہانتک کہ صبح ہوگئی ستارہ سحری آسمان پر

نمایان ہوا اور اپنی چمک دکھانے لگا نیر اعظم نے اپنے نور سے تمام دنیا کو روشن کر دیا لشکر
اسلام مین سب اہل اسلام نے نمازون اور وظائف وغیرہ سے فراغت حاصل کی بعدہ کل
سرداران معزز آکر بیرون خیمہ کرسیون پر متمکن ہوے ادہر لقین خود پرست بھی اپنی بارگاہ مین
آیا دربار جمع ہوا سب سردار اُسکے حاضر دربار لعنت آثار ہوے شہزادہ ایرج پشینہ بھی
حاضر دربار ہوا اور آکر اپنے مقام پر بیٹھا تھا کہ ناگاہ دہ راستے گرد اٹھی اور وہ گرد قریب دشت
آکر شق ہوئی اُسمین سے ایک لاکھ کا لشکر پیدا ہوا جسکی تعریف خدا تحریر تھی اُسکا سردار ایک
جوان کہ جسکا نام ہرمز بن فرامرز باد مغربی تھا یہ بھی مع اپنے لشکر کے داخل لشکر اسلام ہوا
سب سردار جو کہ آئے ہوے تھے اُنکا استقبال کرکے لیگئے ابتو متواتر گردین بلند ہونے
لگین اور لشکر آنے لگا کوئی ایک لاکھ سے کوئی نوے ہزار سے کوئی ڈیڑھ لاکھ سے کوئی
دو لاکھ سے جو آتا ہی سردار اُسکا استقبال کرکے لیجاتے ہین سرداران لشکر اسلام کے آنیکی
خبر ہرکارے لقین خود پرست کو دیتے تھے کہ یہ فلان سردار ہی اور یہ فلان سردار ہی قریب
دو پہر متواتر سردار آئے دوپہر کو ایک گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد قریب آکر شق ہوئی تو دیکھا
کہ ایک جوان خود فولادی سر پر رکھے ہوے اور زرہ بر مین پہنے ہوے داستانین ہاتھون مین
موزے پانؤن مین ایک بادپا پر سوار چہرہ مثل آفتاب درخشان کے روشن ہاتھ مین نیزہ خطی
عقب مین لشکر بیشمار دھوپ مین جوسنا نین چمکتی تھین تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ ستارے چمک
رہے ہین چست زرہین پہنے ہوے خود سرون پر مرکبون پر سوار ڈاڑھیان چڑھی ہوئین
ولائتیان تیلی تیلی حمائل مرکب برابر لیے ہوے چلے آتے ہین جسقدر سردار کہ وہان موجود تھے
سب برائے استقبال آئے اور اُس جوان کو آگے لیگئے لقین خود پرست نے ہرکارون
سے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سپہ سالار دست چپ ہی ملوک بن مالک اژدر اسکا
نام ہی بڑا جری و بہادر ہی اُس جوان کے آنے کے بعد پھر غبار بلند ہونے لگا پھر سردار آنے
لگے تا شام یون ہی سردار آئے جو جو لشکر آتا ہی لقین خود پرست کو حیرت ہوتی ہی کہ کسقدر لشکر
آتا ہی جو کوئی سردار آتا ہی اُسکے ہمراہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ سے لشکر کم نہین ہوتا ہی آج کئی روز سے
برابر لشکر چلا آتا ہی کسی طرح آمد سپاہ کم نہین ہوتی ہی دیکھئے کب فوج آچکتی ہی آج کا بھی دن آمد سپاہ
مین تمام ہوا یہ لکھکر اہل دربار سے کہا کہ دربار برخاست کرو اہل دربار دربار برخاست کرکے
سب اپنی اپنی جگہ پر گئے اُدھر سب سرداران اسلام جو کہ قبل سے آئے ہوے تھے اور
جو کہ آج آئے تھے وہ سب اپنے اپنے خیمون مین گئے آج یہ حالت ہی کہ تمام دشت فوجون سے
بھرا ہوا ہی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو سوائے علم ہائے فوج کے کچھ نظر نہین آتا ہی کوسون تک
لشکر کا پڑاؤ ہی طائر نگاہ کا نکلنا دشوار ہی پیک نگاہ بھی اگر جائے تو قید ہو جائے یہ حال ہی
کثرت سپاہ کا یہانتک کہ وہ رات بھی گذری صبح طالع ہوئی اُدھر سب سردار اُدھر بادشاہ
لقین خود پرست بیرون بارگاہ آکر بیٹھے کہ تھوڑے عرصہ مین گرد بلند ہوئی سب اُس گرد
کی طرف دیکھنے لگے یہانتک کہ وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اُسمین سے ایک سردار پیدا ہوا
مع ایک لاکھ سپاہ کے پھر مثل روز گذشتہ کے گردین بلند ہونے لگین اور سردار آنے لگے
سہ پہر تک متواتر سردار آیا کیے ہرکارے لقین خود پرست کو خبرین دیتے رہے کہ ایک

گرد عظیم بلند ہوئی وہ گرد جب شق ہوئی تو دیکھا کہ ایک جوان فیل بلند و قوی پر سوار ہاتھ مین گرز
خود سر پر عقب مین اُسکے لشکر کثیر چلا آتا ہی اُسکا بھی سردارون نے استقبال کیا وہ لشکر بھی
شامل لشکر اسلام ہوا ہرکارون نے یقین خود پرست سے بیان کیا کہ یہ فرزند ہی سپہ سالار
دست راست صاحبقران اول کا جسکا نام ہی بہزاد خان ہزار لند ھور اسکے ہمراہ سپاہ
ہندوستان ہی قریب آٹھ نو لاکھ کے اِس لشکر کی آمد مین دن تمام ہوگیا سب اپنے اپنے
خیمون کو واپس گئے وہ رات بھی بسر کی پھر صبح ہوئی پھر دونون طرف کے سردار آکر بیٹھے
کہ گرد اُڑی آمد لشکر کی علامت ظاہر ہوئی سب اُس جانب دیکھنے لگے دیکھا کہ گرد عظیم ہے
جب وہ گرد شق ہوئی تو دیکھا کہ آگے آگے ستے چھڑ کا ذکر کرتے ہوے اُسکے عقب مین
ہاتھیون پر نشان اُنکے بعد ماہی مراتب اُسکے بعد کئی ہزار مرکب اُسکے بعد دو مرکبون پر دو
جوان کہ چہرے اُنکے مثل آفتاب کے درخشان یاقوت کی زرہین پہنے ہوے تلوارین
حمائل بر مین جوشن چار آئینہ لگے ہوے عقب مین اُنکے قریب سات لاکھ کے سپاہ جب
قریب آکر پہونچے تو کل سردار براے استقبال آئے اور اُنکو اپنے ہمراہ لے کر لشکر مین
داخل ہوے اُنکے خیمے و بارگاہین برپا ہونے لگین ہرکارون نے خبر دی کہ ای بادشاہ یہ دونون
بھائی ہین اور پچا ہین بدیع الملک کے ایک کا نام نور الزمان ہی اور دوسرے کا نام
عین الزمان ہی بڑے شجاع ہین اولاد و خاندان صاحبقران سے ہین اِنکی شجاعت
کا کیا ذکر ہی ابھی یہ لشکر داخل نہوا تھا کہ پھر گرد اُڑی وہ بھی قریب آکر شق ہوئی اُسمین سے
بھی پہلے ستے چھڑ کا ذکر کرتے ہوے پیدا ہوے اُسکے بعد ہاتھیون پر نشان اُسکے بعد مرکب
اور سامان سواری اِن سب کے بعد ایک مرکب پر ایک جوان کہ چہرہ اُسکا مثل خورشید تابان
کے روشن اور منور زرہ زمرد نگار پہنے ہوے عقب مین سپاہ قریب دو لاکھ کے تمام سردارون
نے اُسکا استقبال کیا یہ لشکر مین داخل ہوا خیمے وغیرہ برپا ہوے جب یقین خود پرست
نے ہرکارون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین صاحبقران اول کے اِنکا نام
سکندر رفرخ لقا ہی اِنکے ! پھر گرد اُڑی جب وہ شق ہوئی تو بعد گذر نے سامان سواری
کے ایک جوان مرکب پر سوار اُسکے عقب مین لشکر بیشمار وہ بھی شامل لشکر ہوا سب سردار
اُسکا بھی استقبال کرنے لیگئے یقین خود پرست کو ہرکارون سے معلوم ہوا یہ بھی فرزند
ہین صاحبقران اول کے انھین تینون لشکرون کی آمد مین وہ دن تمام ہوگیا یہ رات بھی گذری
پھر صبح کو یقین خود پرست اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا پردے اُٹھا دیے گئے آج بھی دن بھر
آمد لشکر رہی آج سب عزیزان صاحبقران آئے پوتے بیٹے وہ دن بھی تمام ہوا سب اُٹھکر
اپنے اپنے خیمون کو گئے صبح کو پھر آکر بیٹھے آمد لشکر شروع ہوئی آج سہ پہر تک لشکر آیا کیا سہ پہر
کو گرد عظیم بلند ہوئی جب وہ گرد شق ہوئی تو سب کے آگے ستے چھڑ کا ذکر کرتے ہوے اور
ہاتھیون پر نشان ماہی مراتب و خاص بردار ساتھ کئی ہزار مرکب تازی اُسکے بعد ایک جوان
مرکب پر سوار عقب مین اُسکے لشکر بیشمار مرکبون پر سواران جرار سب سردار اِن کا بھی استقبال
کرنے کو لیگئے پھر آج اِن لشکرون کی آمد مین شام ہوگئی یہ سب اُٹھکر چلے گئے ہرکارون سے
جو یقین خود پرست نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ فرزند ہین بدیع الملک کے

اِنکا نام ہی شہنشاہ گوہر کلاہ آج لشکر کی آمد ختم ہو گئی اب کل خود شاہزادۂ بدیع الملک اور بادشاہ اِسلام کی آمد ہی یقین خود پرست نے سرداروں سے کہا کہ آج تو سب دن سے زیادہ لشکر آیا ہی یہ لشکر ہی کہ سمندر کی موجین ہین بہ کثرت سپاہ ہی کہ تمام زمین میدان مملو ہو گئی ہے اِس لشکر سے کون مقابلہ کر سکتا ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ حضور دریافت کرنے سے ثابت ہوا کہ یہ کل لشکر نہین آیا ہی بہت سے سردار اور عزیز اپنی اپنی طرف اپنے ملکون کو چلے گئے ہین یہ وہ لشکر ہی کہ جنمین پانچ ہزار پانچسو پچپن سردار ہین اور سوا عزیزون کے اور ہر سردار و عزیز لاکھون پر سردار ہی سپاہ بے شمار ہمراہ رکھتا ہی جو عزیز و سردار کہ لشکر مین نہین ہین اور نہ اِنکو اِس لڑائی کی خبر ہی وہ نہین آسکے ہین ورنہ جگہ نہ ملتی اہل اِسلام کا لشکر کئی کروڑ کا ہی ہر سردار دو دو سو چار چار سو ملکون کا بادشاہ ہی عزیزون کا کیا ذکر اِس لشکر کثیر سے کون مقابلہ کر سکتا ہی دوسرے یہ سُنا گیا ہی کہ جب صاحبقران ثانی خانۂ کعبہ کو گئے ہین جو کہ اِن سب کا معبدگاہ ہی تو بہت سے سردارون کو ملک تقسیم کر کے اور اُنکو اُن ملکون کی جانب مع اُنکی سپاہ کے روانہ کر دیا ہی ورنہ منزلون لشکر کا پڑاؤ ہوتا تھا دس دس دن کی راہ پر لشکر اُترتا تھا یہ بھی سنا ہی کہ اگر اُن سب کو خبر ہو گی تو وہ سب کے سب ضرور مع اپنے لشکر کے آئین گے یہ سُنکر یقین نے کہا کہ آئین یہان کیا پرواہ ہی آئین گے تو دیکھا جائیگا یہان بھی لشکر کثیر ہی ایک سردار نے کہا کہ یہ عجب واقعہ تھا کہ جسدن سے عزیز آنے لگے اُسدن سے یہ دیکھا گیا کہ جو عزیز آیا اور اُسکی پوشاک جس رنگ کی ہوئی اُسی رنگ کی اُسکے لشکر کی بھی پوشاک تھی اُسکی ضو سے تمام صحرا اُسی رنگ کا ہو جاتا تھا یہ عجب واقعہ تھا ہرکارون نے کہا کہ اِسکا سبب یہ ہی کہ ہر ایک نے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور یہ پوشاکین اُنھین طلسمون سے ہاتھ آئی ہین یہ وہی پوشاکین ہین یقین خود پرست یہ سُنکر خاموش ہو رہا ہرکارون سے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ جاکر ذرا دریافت تو کرنا کہ بادشاہ اِسلام کب آئین گے ہرکارون نے کہا کہ کل کے آنے کی خبر ہی یہ سُنکر یقین خود پرست اپنے خیمے کو چلا گیا اور سب سردار بھی اپنے اپنے مقام کو گئے اُدھر سرداران اِسلام و شاہزادون نے بھی اپنے اپنے خیمون کی راہ لی وہ بھی سب اپنے مقام پر گئے اور وہ رات بسر ہوئی صبح طالع ہوئی نور سحری و سفیدۂ سحری آسمان پر ظاہر ہوا لشکر اِسلام مین اذان ہوئی سب بیدار ہوئے وضو کیے نمازین پڑھین بلبلین بولنے لگین طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے بعد فراغ نماز سب سردارون نے اپنی اپنی پوشاکین پہنین ہتھیار لگائے مسلح اور مکمل ہو کر بیرون خیمہ آئے اُدھر اپنے اپنے خیمون سے عزیزان صاحبقران مسلح اور مکمل ہو کر برآمد ہوئے تمام لشکر بھی تیار ہوا ہر ایک اپنی سپاہ کی صف بندی کر کے اِستادہ ہوا اور انتظار آمد صاحبقران زمان و بادشاہ جمجاہ گیتی ستان کرنے لگا سب کی نگاہین طرف صحرا کے لگی ہوئی تھین سب اُسی جانب دیکھ رہے تھے اُدھر یقین خود پرست بھی اپنی بندگی سے فراغت کر کے بارگاہ مین آیا سب سردار جمع ہوئے نہنگ بھی آیا یہان یہ سامان دیکھا کہ تمام لشکر مسلح اور مکمل ہی صفین بندھی ہوئی ہین ہر سردار و شاہزادہ اپنے لشکر کو لیے ہوئے کھڑا ہی علم کے پھریرے کھلے ہوئے ہین سردون پر سردارون کے چتر پھر رہا ہی باجے سلامی کے فوجون مین بج رہے ہین کسی جانب

کو سبز پوشون کا لشکر ہی کسی طرف سرخ پوش کسی سمت کو فیروزہ پوش اسی طرح ہر رنگ کی سپاہ میدان مین صف بستہ ہی جس سردار یا شاہزادے کو طلسم سے جس رنگ کا براق ہاتھ آیا ہی اُسی رنگ کا لشکر بھی ہی اُسوقت میدان مین عجب سمان تھا ایک تو وقت سحر تھا آفتاب عالمتاب دریچۂ مشرق سے براے دید آمد بادشاہ اسلام سر نکالے ہوے دیکھ رہا تھا اُسکے نور سے تمام جہان روشن تھا طائر چہچہے کر رہے تھے بلبلین چہک رہی تھین غنچے چٹک رہے تھے گو وہ کوئی باغ نہ تھا مگر قدرت خدا سے ہر قسم کے پھولون کے درخت اُس مقام پر تھے گویا کہ وہ دشت نمونۂ بہشت شدادی تھا ایک جانب سے گل خودرو کی خوشبو آتی تھی جو دماغ جان کو بساتی تھی طاؤسان صحرائی کی وہ صدا قمریون کی وہ کوکو فاختہ کا وہ دم بھرنا دل کو وجد مین لاتا تھا پیر فلک بھی یہ صدا سُنکے جھوم جاتا تھا وہ ہر جوان کے چہرے کی نمود وہ شجاعت کا جوش وہ لشکر کا خروش وہ اُسوقت ضو سے آفتاب کی کلس ہاے بارگاہون کا چمکنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ہزارون خورشید طالع ہوے ہین وہ ہتھیارون کا چمکنا وہ خود فولادی کا بسبب شعاع مہر کے ضو دینا بہت اچھا معلوم ہوتا تھا سنانین اگ رہی تھین ڈھالون کی گھٹا اُٹھی ہوئی تھی تلوارون کی جھنکار مرکبون کے ٹاپون کی آواز یہ جو رنگ یقین خود پرست نے دیکھا تو اپنے سردارون سے کہا کہ آج یہ کیا واقعہ ہی کل لشکر اسلام کیون مسلح اور کمتی ہی صف بندی کیون ہوئی ہی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم نہین جان سکتے ہین کہ یہ کیا امر ہی ہرکارے گئے ہوے ہین وہ آئین گے تو سب حال معلوم ہو جائیگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ میری راے یہ ہی کہ مین اپنے لشکر کو بھی تیاری کا حکم دون کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ غافل پاکر نرغہ کر دین ہم لوگ جبتک ہوشیار رہون تب تک یہ قتل کر ڈالین اور ہمسے ہاتھ چھینتا لین یہ سُنکر ایک سردار نے کہا کہ یہ لوگ ایسے نہین ہین یہ لوگ سُنا گیا ہی کہ دغا سے نہین لڑتے ہین کہ حریف کو غافل پاکر مقابلہ کرین یا اُسپر شبخون کرین آپ نے اِنکے باپ دادا کی لڑائیان سنی ہونگی پرچۂ اخبار سے ثابت ہوتا ہی کہ جب اِنکے پاس لشکر قلیل تھا اور نوشیروان کا ایک کروڑ کا لشکر تھا اُسوقت تو ان لوگون نے شبخون مارا نہین اور نہ دغا سے مقابلہ کیا کہ حریف کو غافل پاکر جا پڑتے باوصفیکہ ایک کروڑ کا لشکر حریف کا تھا اور یہ لوگ قلیل تھے اگر اُسوقت ایسا کرتے تو زیبا تھا مگر خلاف مردانگی جان کر ایسا نہ کیا نہ کہ اب جسوقت کہ لشکر کثیر ہی اُسوقت مین ایسا کرین یہ بالکل خلاف ہی کسی نہ کسی سردار معزز یا عزیز صاحبقران کی آمد ہی اُسکے استقبال کو کل لشکر تیار رہا ہی اِس بات پر یقین خود پرست نے کہا کہ اسمین کیا ہرج ہی کہ ہمارا لشکر بھی اگر تیار رہے اُسنے کہا کہ کوئی نقصان نہین ہی بسم اللہ حکم دیجیے لشکر تیار ہو یقین خود پرست نے اُسی وقت اپنے لشکر کو کمر بندی کا حکم دیا لشکر مین کمر بندی ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین کمر بندی ہو گئی لشکر تیار ہو گیا اُسنے بھی اپنے تئین آراستہ کیا اور تخت پر سوار ہوا اپنے لشکر کو صف بندی کا حکم دیا لشکر مین صف بندی ہوئی اِسکا تخت قلب لشکر مین قائم ہوا ایک طرف کو نہنگ مع اپنے پانچسو سوارون کے مسلح ہوکر کھڑا ہوا جو کہ اُسکے ہمراہ آئے تھے شہر سمندر ریہ سے یہ نامہ بر ہی سمندر جادو کا ابھی اِسکو یقین خود پرست نے جواب نامہ نہین دیا ہی یہ کہا ہی کہ ٹھہر جاؤ جب لشکر اسلام آئیگا تو مین جواب نامہ دونگا یہ بھی براے تماشا سے آمد لشکر اسلام ٹھہر گیا ہی یہ کچھ فاصلے سے علٰحدہ کھڑا ہوا ہی اور یہ سب کے سب مع بادشاہ

یقین خود پرست کے اُسی طرف کو دیکھ رہے ہین جدھر کو لشکر اسلام دیکھ رہا ہو آج دسوان دن ہو لشکر آتے ہوے چار دن تک تو سردار آئے اور پانچ روز تک سب عزیزان جناب صاحبقران و بادشاہ آئے آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی دھوم ہو سب اِسی سبب سے تو مسلح کھڑے ہین یقین خود پرست ابھی اُدھر دیکھ رہا تھا کہ اُسکے پاس ہرکارون سے آکر عرض کیا کہ حضور نے کیون لشکر کو آراستہ کیا اِسکا کیا سبب ہو یقین خود پرست نے جواب دیا کہ مین نے اِس سبب سے لشکر کو درست کیا اور صف باندھکر مین کھڑا ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لوگ ہمکو غافل پاکر حملہ کرین کیونکہ اِنکا تمام لشکر مسلح ہو اُسوقت پھر کچھ بنائے نہ بن پڑیگا ہرکارے عرض کرنے لگے کہ حضور یہ لوگ براے مقابلہ نہین مسلح ہوے ہین صرف اپنے بادشاہ کے استقبال کیواسطے مسلح اور مکمل ہوکر کھڑے ہوے ہین کہ آج بادشاہ مع لشکر کثیر آنے والے ہین دوسرے یہ لوگ بغیر اپنے سردار کے حکم کے مقابلہ نہین کرسکتے اور اِن سب کا سردار بدیع الملک نوجوان جو کہ آجکل صاحبقران ہو جبتک وہ نہ آئیگا اُسوقت تک کوئی حملہ نہ کریگا ہان اُسوقت مین کہ جب اِدھر سے کوئی زیادتی یا جنگ شروع ہوگی تو پھر وہ بھی مقابلہ کرینگے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ بہتر ہو خیر مین بھی بادشاہ کے آنے کا تماشا دیکھونگا جاؤ تم دریافت کرکے آنا کہ انمین کون بدیع الملک ہو جبکہ لشکر آئے ہرکارے یہ حکم پاکر روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو روانہ ہوے یہان یقین خود پرست نے سردارون سے کہا کہ کیا لشکر ہو میرے ذہن مین آتا ہو کہ مین اِسی وقت اِس لشکر پر حملہ کرون کیونکہ یہ لوگ تو دوسری فکر مین ہین اگر اِنکا بادشاہ آجائیگا تو اور لشکر کثیر اُسکے ہمراہ ہوگا اُسوقت اور زیادہ دقت ہوگی ایسے مین اِنکا مٹا دینا بہت خوب ہو بقول سعدی شعر سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل ✤ سردارون نے عرض کیا کہ اگر گستاخی معاف ہو تو ہم کچھ عرض کرین یقین خود پرست نے کہا کہ بیان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ حضور اب وہ مضمون نہین ہو کہ جو کہ سعدی نے کہا ہان جب تھا کہ جب پیش خیمہ آیا تھا اُسوقت لشکر قلیل تھا اُسوقت اِنکا یہان سے ہٹا دینا آسان تھا اب تو سپاہ کثیر ہو منزلون لشکر اُترا ہوا ہو کثرت ہو کہ زمین نہین دکھائی دیتی ہو سواے علم یا سنان کے یا خیمون کے جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھو تو فوج ہی فوج ہو یہ معلوم ہوتا ہو کہ سمندر موج زن ہو اِنپر یکایک حملہ کرنا بالکل خلاف عقل ہو اگر یہ لشکر جنبش مین آگیا تو بڑی خرابی ہوئی دوسرے یہ کہ اِسکا بادشاہ مع سپاہ آتا ہو اُسکی آمد لگی ہوئی ہو اگر آپ مقابلہ کرتے ہوے اور وہ آپڑا تو کیا ہوا اِدھر سے یہ اور اُدھر سے وہ اِن سب نے ملکر آپ کو بیچ مین لے لیا تو کیا ہوا پھر آپ کو نکلنا دشوار ہوگا وہ کام کیون کیجیے کہ جسکے بعد پشیمانی حاصل ہو سردارون کے کہنے سے بادشاہ یقین خود پرست خاموش ہو رہا اور کہا کہ مین راے لیتا تھا اگر یہ راے نہین ہو تو کیا ضرورت ہو یہان یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ ناگاہ صحرا کی جانب سے اِسقدر غبار بلند ہوا اور یہ گرد اُڑی شعر از جانب کوہ و دشت از رنگ ✤ گردے برخاست طوطیار نگ ✤ نہین نہین کر سکے وہ غبار ایسا محیط عالم ہوا کہ روشنی روز روشن کی مبدل بتاریکی شب ہوئی آفتاب عالمتاب کثرت غبار سے پنہان ہو گیا یہ حالت ہوئی کہ ایک آسمان گرد کا بنگیا تمام دشت تاریک ہو گیا روے آفتاب پنہان ہو گیا طائر اُڑنے لگے اور اپنے اپنے آشیانون کو جانے لگے یہ خیال کرکے

کہ یہ سیاہ آندھی ہی یا شام ہوگئی ہی بالکل کہین دھوپ کا نشان تک نہ تھا بموجب قول شاعر شعر زگرد و غبار رے کہ شد بر سپہر + نہ رفتن خویش گم کردہ مہر + یا بموجب این شعر زسم ستوران دران پہن دشت + زمین شش شد و آسمان گشت ہشت + کیونکہ یہ ثابت ہوتا تھا کہ ایک اور آسمان خاکی زیر آسمان تیار ہوگیا ہی لوگون نے سیاہ آندھی خیال کرکے اذانین دینا شروع کین یہ حالت ہی کہ گرد تیرہ تیرہ و خیرہ خیرہ سر گرد با آسمان رسیدہ دریاے گرد با زمین دوزید دہ اُس گرد مین داستانون کی صیقل اور خود کی ضو سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ ستارے چمک رہے تھے صداے سم اسپان سے تمام صحرا ہل رہا تھا اور آواز نقارہ سے گوش گردون کر ہوے جاتے تھے تلوارون کی جھنکار سے دل ہلے جاتے تھے جب نقارے پر چوب پڑتی تھی زمین پر زلزلہ سا ہوجاتا تھا وہ گرد آتے آتے قریب اُس صحرا کے شق ہوئی اب دونون لشکرون نے دیکھا کہ دامن گرد سے کئی ہزار سقے کہ جو بادلے کی لنگیان باندھے ہوے گلبدن کے پائجامے پہنے ہوے اور وہ گھٹنون تک چڑھے ہوے جسم مین مخمل کاشانی کے کوٹ جسمین زردوزی کام بنا ہوا سرخ پگڑیان سرون پر اُنپر طلائی فیتہ لپٹا ہوا مشکین دوش پر اُسمین گلاب کیوڑا بھرا ہوا اور دہانون پر ہزارے چڑھے ہوے گلاب و کیوڑے کا چھڑکاؤ کرتے ہوے چلے آتے ہین اُنکے بعد کوس بھپیا پھرتا ہوا اٹر کسا کانپتی ہوئی اِن سب کے بعد کئی ہزار ہاتھیون پر نشان جنکے پھریرے سبز و سرخ جھولین گنگا جمنی ہاتھیون کے ماتھون پر چاند گنگا جمنی و سورج لگے ہوے جھولین کارچوبی پڑی ہوئی زنجیرہا طلائی اُنکی خرطومون مین پڑی ہوئی سنگوٹیان طلائی اُنکے دانتون پر چڑھی ہوئین فیلبان اُنکے مستکون پر بیٹھے ہوے لال پگڑیان سرون پر فیتہ سنہرا لپٹا ہوا مخمل سبز کی وردیان پہنے ہوے پائجامے کمخواب کے پانؤن مین ہاتھون مین گجباک طلائی لیے ہوے پشتون پر اُنکے علمدار وردیان کارچوبی پہنے ہوے چھڑین علمون کی بغل مین دبائے ہوے وہ ہاتھی اِس شان سے چلے آتے ہین اُنکی جھولون اور علمدارون و فیلبانون کی وردیون کے سبب سے تمام صحرا سنہرا ہوگیا تھا ہاتھیون کی یہ کثرت تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ بجلی بن امنڈ آیا ہی صحرا ہاتھیون سے بھر گیا ایک دیوار سیاہ قائم ہوگئی وہ سب کے سب ایک جانب آکر کھڑے ہوے اُنکے بعد شتر سوار اور اُنپر کارچوبی جھولین پڑی ہوئین نکسلین چھدی ہوئی اُسمین کلابتون کی ڈوریان پڑی ہوئین شتربان بیٹھے ہوے دمامے اُنکی پشتون پر رکھے ہوے لوگ بجاتے ہوے گنگا جمنی چوبین ہاتھون مین اُنکے بعد اور سامان سواری و جلوس شاہی مثل ماہی مراتب وغیرہ کے اُنکے بعد سانڈنی سوار سانڈنیون کے گلے مین طلائی گھنگھرو پڑے ہوے کارچوبی جھولین سوارون کی وردیان بھی کارچوبی اُنکے بعد کئی ہزار اسپ ترکی و عربی باساز و یراق مرصع کار سائیس چوریان ہاتھون مین لیے ہوے باگ ڈور تھامے ہوے ایک ایک پر دو دو چاکر یہ سب بھی گذر گئے اور علیحدہ ایک طرف کو کھڑے ہوے یہان لقین خود پرست نے اپنے سردارون سے کہا کہ نہ معلوم آج کون آتا ہی کہ جسکے ہمراہ اِسقدر سامان ہی کہ جو شاہان ہفت اقلیم کو نہ میسر ہوگا اگر ہفت اقلیم کے بادشاہ جمع ہوجائین تو اُنکا بھی یہ تزک و حشم نہوگا جو اِس لشکر کے بادشاہ کا ہی یہ ابھی اپنے سردارون ہی کہ رہا تھا کہ اتنے مین

دیکھا غٹ کے غٹ وغول کے غول خاص برداروں کے آئے وردیان زردوزی پہنے ہوئے اور عہدے اُنکے ہاتھون مین اُنکے بعد چوبدار یساول کارچوبی پوشاکین پہنے ہوئے عصاہاے الماس نگار ہاتھون مین لیے ہوئے بعد اُنکے اور جلوس سواری کہ جنکا بیان کرنا بیکار ہی کیونکہ طول بیجا ہوگا اب جو دیکھا تو ایک جوان وجیہ خوبصورت چہرہ مثل آفتاب کے چمکتا ہوا زیر سایۂ علم سلاح ویراق صاحبقران تن پر آراستہ کیے ہوئے مرکب پر سوار سرداران جلیل القدر وبہادران زمانہ ہمراہ رکاب راست وچپ شیر نژاد مرکبون پر سوار بصد ادب وجملہ سرداران تہور شعار مرکب ہاے ابلق وسرنگ وترکی پر سوار اور وہ جوان بمرتبۂ صاحبقرانی آگے آگے نقارے پر چوب پڑتی ہوئی جسکی صدا سے زمین کانپتی تھی اور آسمان لرزتا تھا طیور کی کیا اصل ہی شیران صحرائی صداے نقارہ سنکے خوف سے بھاگے جاتے تھے اُس جوان کے بعد کیا نظر پڑا کہ کئی فیلون کی پشت پر تخت کسا ہوا جو کہ طلائی تھا اور اُسپر الماس کا کام کیا ہوا تھا وہ فیل زنجیرہاے طلائی سے باہم جکڑے ہوئے تھے اُسپر ایک جوان تاج شاہی سر پر رکھے ہوئے سولہ کنگرہ کا تاج شاہی تھا اور قباے سلطانی زیب بدن کیے ہوئے موتیون کے مالے گلے مین تعویذ الماس نگار بازو پر شمشیر آبدار ہاتھ مین مرچھل بال ہما کا ہوتا ہوا چتر زرین سر پر گردش کھاتا ہوا خواصی مین معزز لوگ بیٹھے ہوئے سات سو ساہان جلیل القدر ہمراہ رکاب دولت انتساب مرکبون پر سوار سرون پر تاج مگر اُنمین کلغیان نہین قبائین نادر کار زیب تن تلوارین ہاتھون مین گرد تخت شاہی اُنکے عقب مین سپاہ بیشمار کہ جسکی کثرت کی حد نہین محاسب کی عقل بھی اُسکا شمار نہ کر سکے یہ کثرت فوج ہی کہ گاو زمین کے پانون تھراتے ہین زمین کثرت سپاہ سے لرزتی ہی آسمان کو حیرت ہی بصد حیرانی کمر کو خم کیے ہوئے دیکھ رہا ہی زمین کا مارے ہول کے جگر شق ہوا جاتا ہی آثار سپاہ سے دیکھنے والون کے ہوش اُڑے جاتے ہین ہر ایک جوان نہایت حسین ہی اور جرار ہی شجاعت جرأت وشوکت چہرے سے اور پیشانی سے آشکار ہی سلاح جنگ تن پر پابند زرہون وچار آئینون کے وبکتر پوش وچلتہ پوش خود سرون پر دیئے موزے پانون مین داستانین ہاتھون مین مرکب برق مثال تیزران ودوش بدوش غٹ کے غٹ غول کے غول بیرق بیرق سنجق سنجق رکاب برکاب صفین باندھے ہوئے باگین گھوڑون کی اُٹھائے ہوئے چلے آتے ہین ہر ایک سردار وسوار غیرت اسفندیار ورستم میدان کارزار وسہراب روزگار معلوم ہوتا ہی ہر ایک کے رخ سے آثار مردی ومردانگی ظاہر ہین پیدلون کی قطارین نقیبان خوش گلو کی زبان پر بصد آواز خوش صداے دورباش بلند ہی غرضکہ اسی طرح سے سواری بادشاہ اسلام کی چلی آتی تھی جیسے چمن مین بعد خزان فصل بہاری آتی ہی کہ بموجب ابیات

ساتھ بادِ بہاری آتی ہی
صبح کا وقت غل سواری کا

پیچھے پیچھے پرے سوارونکے
غٹ کے غٹ تھے پر سوارونکے

ساتھ جتنے پہونچ سکے نہ گمان
فتح ونصرت سدا رکاب کے ساتھ

بسکہ خلقت مین تھا فساد اُنکے
خانہ جنگی تھے خانہ زاد اُنکے

اُنکی تلوار کی پناہ نہ تھی
چوبدارون کی تھی صدا ہر دم

اس طرح سے سواری آتی ہی
حوصلہ سب کو جان نثاری کا
تیز رفتار وہ فرس تیزران
اسلحہ ہر کس آب وتاب کے ساتھ
دیکھتے کیا کہ وہ سپاہ نہ تھی
عمر ودولت بڑھے قدم بقدم

دست بستہ جلو مین فتح وظفر
باادب تھا جلو مین جاہ وجلال

نصرت کردگار بازو پر
ساعت نیک صبح کا وہ وقت

طرفہ تو اگو بختاور و بر و اقبال
زہرہ ومشتری کا تھا وہ وقت

یون جو سواری بادشاہ اسلام کی پہونچی تمام سردارون وعزیزون نے جو کہ صبح سے انتظار کر رہے تھے موجود سب ہو کر مجرا کیا تمام فوجون مین سلامی کے باجے بجے سب سردار پیدل ہو کر براے استقبال آگے بڑھے پہلے ظل اللہ کو مجرا کیا بعد اسکے صاحبقران کو سلام کیا کہ اتنے مین بادشاہ تخت پر سے اُترے صاحبقران بھی مرکب کے اوپر سے زمین پر تشریف لائے تمام لشکر اسلام مین سلامی کے باجے بجے اِسقدر سلامی کے باجون کا غل ہوا کہ طائر گھبرا گھبرا کر اُڑنے لگے دام و دد اپنے کان دبا کر صحرا سے بھاگے سب سردار بادشاہ وصاحبقران کا استقبال کر کے بارگاہ مین لیگئے بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا لشکر اُترنے لگا اتنی یہ کثرت ہوگئی کہ اُس صحرا مین سپاہ بہ دقت اُتری منزلون تک خیمے و بارگاہین اِستادہ ہوگئین بازارین کھل گئین کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ملتی تھی نگاہ کا گذر نا محال تھا یک ہوا جائے تو وہ بھی اسیر ہو جائے نکلنے نہ پائے عقب مین لشکر کے ایک تخت پر خضران بن عمرو سوار تھے تاج سر پر تھا قبا برمین بانہاے عیاری جسم پر آراستہ تھے ساتون مہتر اُنکے تخت کے برابر بانہاے عیاری سے آراستہ کلاہین سرون پر عقب مین لشکر عیاران جو کہ قریب اسی نوے ہزار کے تھا آپس مین باتین کرتے ہوے شلنگین لگاتے ہوے شعبدے دکھاتے ہوے حقہ آتشبازی داغتے ہوے آئے یہ لوگ بھی اُترے کو لڑائی کا بندوبست ہوا لشکر کے آنے اور اُترنے مین شام ہوگئی بادشاہ اسلام نے دربار برخاست کیا کیونکہ آتے ہی دربار جمع ہوگیا تھا اِس سبب سے کہ سردارون نے کئی دن سے اپنے بادشاہ اور جناب صاحبقران کو دیکھا نہ تھا اصرار کیا کہ حضور تھوڑی دیر دربار فرمائین تو داخل خیمہ ہون بموجب اُنکے کہنے کے بادشاہ نے دربار فرمایا جب شام ہوگئی تو دربار برخاست کر کے بادشاہ داخل خیمہ خاص ہوے اور صاحبقران بھی اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اُسدن کچھ دریافت نہ فرمایا پھر تو ہرایک سردار اپنے اپنے خیمہ کو گیا خواجہ ثالث و دیگر عیار اپنے مقام کو گئے جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا طلایہ کا بندوبست ہونے لگا یہانتک کہ طلایہ پھرنے لگا جو لشکر کہ آیا ہی وہ تو بسبب کسل راہ کے تھکا ماندہ ہی خوب راحت سے آرام کر رہا ہی یہان تو طلایہ پھر رہا ہی اب اُدھر کا حال ملاحظہ فرمائیے کہ جب یقین خودپرست نے یہ سامان سواری وسپاہ بیشمار آمد شہریار ذیوقار دیکھی تو اُسکو بڑی حیرت ہوئی اور عیارون کا تزک دیکھا تو اور زیادہ متعجب ہوا جب لشکر آچکا تو بادشاہ مع اپنے سردارون کے داخل بارگاہ ہوے لشکر اُترنے لگا سب نے اپنی اپنی کمرین کھولین اُسوقت یہ بھی اپنے لشکر کو والپس گیا اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی دن بھر بیکار مسلح اور مکمل رہے اپنے آکر دربار کیا سب سردار دربار مین آکر بیٹھے وہ ناسمہ بر یقینے یہ بھی آیا اور اُسکے لشکر نے بھی کمر کھولی جب سب آچکے تو اُسوقت یقین خودپرست نے اہل دربار سے کہا اور منجانب اُنکے مخاطب ہوا کہ دیکھا آپ نے آج بادشاہ اسلام وصاحبقران کو کہ کس جاہ وحشم سے آئے ہین اور کسقدر سپاہ ہمراہ ہی اُنھون نے عرض کیا کہ جی ہان مگر ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہی لشکر بادشاہ اسلام ہی شاید کل بھی آئے کیونکہ ہم پہچانتے تو نہین ہین مگر

جبتک ہرکارے آن کر نہ بیان کرین یقین خود پرست نے جواب دیا کہ طریقہ سے تو ثابت ہوتا ہی کیونکہ آج صبح سے تو تمام لشکر مسلح اور مکمل ہو کر استادہ ہوا تھا اگر کوئی سردار آتا تو لشکر کیون مسلح ہوتا مثل ایام گذشتہ کے سردار آئے دوسرے جب میدان مین گیا تھا تو ہرکارے اگر کہہ گئے تھے کہ آج آمد بادشاہ و صاحبقران کی لشکر اسلام مین دھوم ہی اسی سبب سے یہ لشکر تیار رہے اس طرح مجکو معلوم ہوا کہ آج بادشاہ اسلام آئے ہین کیا کیا جوان ہمراہ ہین کہ جنکا مثل و نظیر پردۂ دنیا پر نہین ہی اور نہ ممکن ہوگا خداوند طبیعت مجردہ نے کیا جاہ و حشم انکو دیا ہی کہ نہ آجتک کسیکو دیا ہی نہ دینگے ہمنے تو اپنی عمر بھر مین نہ ایسا لشکر دیکھا نہ سُنا اور نہ ایسے سردار دیکھے گو کہ پرچہ نویس انکی تعریف لکھا کرتے تھے مین یہ خیال کرتا تھا کہ شاید وہ غلو کرتے ہین مگر واقعی وہ لوگ بہت تخفیف تحریر کرتے تھے حال کھلتا ہی واقعی یہ امر ہی کہ کوئی اس لشکر سے مقابلہ نہین کر سکتا ہی سردارون نے عرض کیا کہ جی ہان نو دن تک سردار آئے آج دسوین دن بادشاہ آئے اُسپر ہرکارے یہ بیان کرتے ہین کہ کل لشکر نہین آیا ہی بہت سے عزیز و ہمرہیان اپنے ملکون کو گئے ہین اگر وہ بھی سب آتے تو نہ معلوم کسقدر زیادہ ہوتی یہ لشکر جہان جائے وہان قحط پڑجائے اُس مقام پر دانہ نہ میسر آئے اتنے بڑے لشکر کا رکھنا اور اُسپر حکومت کرنا انھین لوگون کا کام ہی سچ ہی جنکو خداوند طبیعت مجردہ عزت دیتے ہین یون ہی دیتے ہین اب ان لوگون کا اقبال ترقی پر ہی یہی باتین ہو رہی تھین کہ وہ ہرکارے جو کہ براے خبر گئے ہوے تھے دوڑے ہوے آئے اور یون مجرا کرکے عرض کرنے لگے کہ حضور رب نے ملاحظہ فرمایا آج کسقدر لشکر آیا کہ جسکی حد و انتہا نہین ہی آپ نے دیکھا کہ بادشاہ اسلام و صاحبقران عالی مقام کس شان و شوکت سے آئے ہین حضور وہ جو جوان مرکب پر سوار زیر سایۂ علم مسلح اور مکمل گرد و پیش سرداران نامی و گرامی کے مجمع مین تھا وہی شاہزادۂ بدیع الملک بن شاہزادۂ نور الدہر بن بدیع الزمان بن حمزۂ صاحبقران اجل صاحبقران لشکر ہی یہ سب لشکر اسی کے زیر حکم ہی اسی کو سُنا گیا ہی کہ صاحبقران ثانی اپنی طرف سے صاحبقران کر گئے ہین سُنا جاتا ہی کہ اسنے ہزارون طلسم فتح کیے ہین اور وہ جو جوان تخت پر متمکن تھا اور تاج شاہی سر پر رکھے تھا وہ بادشاہ اسلام دارا بن جمشید بن قباد بن صاحبقران و قباد و شہریار جو کہ نبیرے تھے نوشیروان کے تو دارا بن جمشید کو شہزادۂ بدیع الملک نے اپنے لشکر کا بادشاہ کیا ہی انھین کی تخت نشینی کا جلسہ دشت بہارافزا مین ہوا تھا جسکی خبر آپ کو پرچۂ اخبار سے ثابت ہوئی تھی حضور نے تو ملاحظہ کیا ہوگا کہ کیا کیا جوان لشکر مین ہین یقین خود پرست نے دریافت کیا کہ وہ کون تھا جو کہ بعد تخت شاہی کے تخت پر سوار تھا اور عیار وضع تھا عیارون کا لشکر اُسکے ہمراہ تھا اُنھون نے عرض کیا کہ یہ عیار ہی شاہزادۂ بدیع الملک کا اسکا نام خواجہ خضران بن عمرو ثانی ہی اور عمرو ثانی بیٹے ہین خواجہ عمرو عیار نامدار کے جو کہ صاحبقران اول کے عیار تھے اُسکے یہ نبیرے ہین انھون نے آفتاب جادو وسحران و ماہیان کو اِس پار دریاے سبز رنگ کے آکر قتل کیا انھین کے سبب سے دریاے سبز رنگ برباد ہوا یہی قاتلان ساحران ہین یہی برباد کن خاندان جادوگران ہین اور انھین کے باپ دادا نے ہزارون شہر جادوون کے تباہ و برباد کر دیے انکی عیارون کا کیا ذکر ہی بادشاہ یہ سُنکے خاموش ہو رہا بعد تھوڑے عرصہ کے ان ہرکارون کو انعام دے کر

رخصت کیا دربار برخاست ہوا یک گرگ پیشانی بھی اُٹھکر اپنے مقام قیام پر آیا دل مین خیال
کرتا تھا کہ اتنے بڑے لشکر سے کون مقابلہ کریگا یقین خود پرست کی تو یہ لیاقت نہین ہی کہ وہ
مقابلہ کر سکے اسکی کیا اصل ہی جو کہ یہان کے بہت بڑے بادشاہ کہلاتے ہین اور کئی سو ملک
اُنکے قبضہ مین ہین یعنے سمندر جادو وہ بھی نہین لڑ سکتے ہین سوا سے سحر کے ہان اگر سحر سے
مقابلہ کرینگے تو اتنے بڑے لشکر پر ظفر پائین گے ورنہ یہ امر محال ہی یہ کسکی مجال ہی جو انکو شکست
دے سکے اگر ہان کچھ خداوند مدد کرین تو شاید ایسا ہو ورنہ اتبو یہ ملک کسی صورت سے نہین
بچتے معلوم ہوتے ہین یہان بھی تباہی آئی یہ ملک بھی اہل اسلام کے قبضہ مین آئین گے ایسے
ایسے خیال کرتے کرتے سو رہا یہانتک کہ صبح ہوئی بادشاہ اسلام بیدار ہوکر بعد فراغ نماز
دربار مین تشریف لائے اور تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے قدم ہمایون سے زینت بخشی یعنے
تخت پر جلوہ گر ہوے صاحبقران نے آکر ڈنگل شوکت کو زینت بخشی سب اہل دربار حاضر
دربار ہوے پانچ ہزار پانچ سو چھپن سردار ون مین جو سردار کہ نہین تھے اُنکے ڈنگلون پر پاپوش
پڑے ہوے تھے باقی سب اپنے اپنے ڈنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے ہین دست راستی
دست راست کے جانب اور دست چپ دست چپ کی جانب دربار مثل مرقع کے آراستہ
تھا خواجہ عمرو ثانی کرسی ہدہد پر بیٹھے تھے اور قدم اُنکے خشتہاے زرین پر متمکن تھے کہ
صاحبقران نے سہراب جادو سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمنے یہان کیون پڑاو کیا آگے
کیون نہین کیا کیا یہان سے شہر سمندر یہ قریب ہی اور یہ لشکر جو کہ کل ہمارے لشکر کے مقابلہ
مین صف آرا تھا کیا سمندر جادو کا تھا کیا وہ ہمارے آنے سے قبل آگیا اُسنے عرض کیا
کہ یا صاحبقران ابھی شہر سمندر یہ تو بہت دور ہی مگر ہان یہ لشکر سمندر جادو ہی کا ہی کیونکہ یہ
ایک ملک اُسکے خراج گذارون مین سے ہی اور اس بادشاہ کا نام یقین خود پرست ہی میرے
یہان پڑاو کرنے کی یہی وجہ ہوئی کہ جب مین یہان پیش خیمہ لیکر آیا اور قصد آگے جانے کا کیا
تو اُسوقت ہرکارون نے آکر عرض کیا کہ اب آپ آگے کہان جاتے ہین کیونکہ راہ روکے
ہوے یقین خود پرست اُترا ہوا ہی اگر آگے بڑھے گا تو مقابلہ ہوگا مین نے یہ سنکر اسی مقام
پر بارگاہ عالی برپا کی یہ جو کل حضور نے لشکر ہمارے مقابل صف آرا ملاحظہ فرمایا تھا تو یہ لشکر اُسی
بدبخت یقین خود پرست کا تھا یہی باج گذار سمندر جادو کا ہی اور یہی سُنا گیا ہی کہ سمندر جادو
نے ایک نامہ بھی اسکو تحریر کیا ہی اُس نامے کو لیکر نہنگ گرگ پیشانی ایک پہلوان مع پانچسو
سوارون کے آیا ہی نامہ یقین خود پرست کو دیا ہی اُسنے ابھی جواب نامہ نہین تحریر کیا ہی نامہ بر
کو روک لیا ہی اس سبب سے کہ جب لشکر اسلام آئیگا تو مین جواب نامہ تحریر کرونگا دوسرے
یہ خیال سُنا گیا ہی کہ قبل ہمارے یہان آنے کے جبکہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام
آتا ہی تو اُسنے اطراف و جوانب کے حاکمون کو جو کہ اسکے ماتحت ہین نامے تحریر کیے ہین
اور اُنکو براے مدد طلب کیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ تو بیان کرو کہ یقین خود پرست
اور سمندر جادو کے مذہب مین کیا کچھ فرق ہی بظاہر تو فرق معلوم ہوتا ہی کیونکہ یقین خود پرست
ہی اور وہ تصویر پرست ہی پھر اسکے اور اُسکے کیونکر موافقت ہی یہ کیون اُسکو خراج دیتا ہی اور کیون
اُسکے زیر حکم ہی سہراب جادو نے کہا کہ اسکا سبب یہ ہی کہ اسکے اور سمندر جادو کے اقرار

ہو گیا ہی کہ ہم جسکی بندگی کرتے ہین کرینگے تم ہمارے مذہب سے کچھ سروکار نہ رکھو مگر ہم تمھارے تابع حکم ہین تمکو خراج دینگے سمندر جادو نے اِس امر کو اِس سبب سے منظور کیا کہ یہ اُسوقت مین نیا نیا ایوان نہ طاق سے آیا تھا اور مد نظر یہ امر تھا کہ ملک کو آباد کرون سواے سحر کے کوئی اور قوت نہین رکھتا تھا اور نہ کچھ لشکر تھا اور نہ سپاہ دوسرے ایوان جادو کا بھی اِسکو خوف تھا کہ وہ ناراض ہی برہم ہو کر مجکو نکالا ہی کہین ایسا نہو کہ مین ظلم کرون اور سحر سے لوگون کو اپنا تابع کرون اور وہ خداوند ہین اُنکو خبر ہو تو وہ اور زیادہ ناراض ہونگے کہ یہ ہمارے بندون پر ظلم کرتا ہی غصہ مین آکر کچھ عذاب نازل کردین تو بڑی خرابی ہو دوسرے کچھ ایسا سحر مین بھی کمال نہ تھا بدین سبب جو جسنے کہا اُسکو منظور کیا تب یہ شہر سمندریہ آباد ہوا رفتہ رفتہ کئی سو ملک اِسکے زیر حکم ہوے اِس عرصہ مین اِسنے اپنے سحر کو بھی کمال کو پہونچا دیا کئی اُستادون سے حاصل کیا جب یہ سحر مین کامل ہو گیا تو تھوڑے عرصہ کے بعد ایوان نہ طاق سے اِسکے پاس حکم آیا کہ کوئی تدبیر ایسی کرو کہ ہمارے شہر کا راستہ بند ہو جائے اور کوئی اِدھر نہ آسکے اور فلان مقام پر قبر سامری ہی اُس مقام پر ہر ماہ مین میلا ہوا کرے اور ایک بازار پیدا ہوا کرے کہ وہ لوگون کو مذہب تصویر پرستی کی ترغیب دیا کرے یہ جو حکم آیا تو سمندر جادو نے دریاے سبز رنگ سحر سے بنایا اور اُسکا منتظم ماہیان و سحران کو کیا اور میلہ مقرر کیا جیسا کہ مین نے قبل مین حضور سے بیان کیا تھا اُسی زمانے سے یقین خود پرست اور سمندر جادو کے اقرار ہو گیا تھا ابھی تک یہ دونون اُسی اقرار پر عمل کرتے ہین کوئی اپنے عہد سے پھرا نہین ہی یہ اُسکو خراج ہر ماہ مین برابر پہونچائے جاتا ہی اور ہر سال امور متعلقہ کو پورا کرتا ہی اور وہ اِسکے مذہب سے کوئی غرض نہین رکھتا ہی گو کہ اور بادشاہ اپنے مذہبون سے پھر گئے ہین اور سب تصویر پرست ہو گئے ہین ورنہ یہان سے لیکر زیر طلسم ایوان نہ طاق سب کے سب خود پرست تھے صنوبر شاہ بھی خود پرست تھا مگر اِسنے اُسپر کچھ ظلم نہین کیا اپنی طبیعت سے اِن سب نے مذہب خود پرستی ترک کرکے مذہب تصویر پرستی قبول کیا گوہ سے نکل کر موت مین پڑے مرتد کے مرتد رہے یہ سبب ہی کہ یہ خود پرست رہا اِسنے اپنا مذہب نہ تبدیل کیا صاحبقران نے فرمایا کہ خیر یا تو یہ مسلمان ہوا یا ہمنے اِسکو قتل کیا اِسکا ملک بھی ہمنے اِسلام آباد کیا یہ فرماکر حکم کیا کہ عطارد نام منشی دربار کو جو کہ سیف ذوالیدین کے قرابت دارون مین تھا بلاؤ جب وہ آیا تو فرمایا کہ ایک نامہ بنام یقین خود پرست تحریر کرو جو کہ مشتمل بہ پند و نصیحت ہو اُسمین کچھ تعریف خدا پرستی خود پرستی کی بھی ہو اور کچھ کلام عتاب آمیز اور کچھ سخن ملائم ہون جو کہ خوف بھی دلائین اور بہت گرم بھی نہ کرین دبیر نے اُسی وقت اُسیطور کا مسودہ تیار کرکے خدمت مین صاحبقران کے پیش کیا صاحبقران نے اُسکو دیکھکر جو کلام کہ بہت سخت تھے اُنکو کاٹ دیا اور اُنکے مقام پر اور الفاظ تحریر کر دیے اور حکم دیا کہ اِنکو صاف کرکے مہر کر دو اور میرے سامنے پیش کرو دبیر نے بموجب حکم صاف کرکے مہر شاہی و صاحبقرانی اُسپر ثبت کی اور آگے پیش کیا صاحبقران نے حکم دیا کہ چوکی و جام و شربت و بیڑا و سپر تلوار خلعت حاضر کیا جائے بموجب حکم صاحبقران سب چیزین حاضر کی گئین چوکی پر جام شربت و بیڑا پان کا رکھا گیا اُسکے برابر سپر و شمشیر و خلعت رکھا گیا جب سب سامان ہو چکا تو اُسوقت صاحبقران نے اہل دربار کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا

کہ مین ان شیرون مین سے ایک شیر ایسا چاہتا ہون کہ یہ جام شربت پی لے اور بیڑا کھالے
اور خلعت پہنکر یہ نامہ میرا پاس یقینی خود پرست کے پہونچا دے جون ہی یہ کلام جناب
صاحبقران کا ختم ہوا اُسی وقت اپنے دنگل شوکت پر سے مملوک بن مالک اژدر جسکو کہ
بدیع الملک نے لعل نامہ مین ذیر کیا تھا اور اپنا سپہ سالار مقرر کیا تھا کود اور وہ جام شربت
اٹھاکر پی لیا بیڑا کھا لیا خلعت پہن لیا سپر و تلوار دگالی نامہ اٹھاکر سر پر خود مین رکھا یہ حال دیکھکر
وست راستی آپس مین کہنے لگے کہ لو یہ نامہ لے کر جائینگے نامہ کی عزت گنوائینگے
ذلیل ہوکر آئینگے کیونکہ یہ یہان کے طریقے سے واقف نہین ہین کبھی ایلچی گری نہین کی ہو
بھلا یہ کیا نامہ بری کرینگے یہ لوگ تو باہم یہ گفتگو کر رہے ہین اُدھر صاحبقران زمان نے
مملوک کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور فرمایا کہ تمنے کبھی ایلچی گری نہین کی ہو تم کیون اپنے دنگل
پر سے اُٹھے اور کیون ایسے امر دشوار کو اپنے سر پر لیا کہ جسکو تم نہین جانتے ہو کوئی اور
سردار واقف کار اِس کام کو سرانجام دیتا کیونکہ اِس نامے کے ساتھ کئی شرائط ہین وہ
تمسے نہین ہوسکینگے اب بھی تم اِس امر سے دست بردار ہو اور کوئی سردار چلا جائیگا
مملوک نے یہ سنکر عرض کیا کہ حضور وہ شرائط بیان کرین اتو مین ضرور اِس نامے کو لے کر
جاؤنگا کیونکہ مین اُس شیر کا فرزند ہون جو کہ ہمیشہ لشکر صاحبقران اول مین سپہ سالار رہا اور
وہ کام کیے کہ جو احاطۂ بشری سے خارج ہین اور کبھی کسی سے پایہ کمی کا نہین ہوا سب کے برابر
رہے بلکہ کچھ سبقت کر گئے یہ ایلچی گری کیا ہو اگر آگ کا دریا ہو تو ہم نہین مانتے ہین وہ میرا
کیا کریگا جو آپ فرما دینگے مین اُسی کے موافق کرونگا اگر آپ مجبور کینگے تو مین اپنے
ہمچشمون مین ذلیل ہونگا اور ابھی اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا کیونکہ یہ لوگ آپسمین چشمک کرینگے
اُسوقت یہ سنکر صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تم ناراض نہو مین تمسے شرائط بیان کرتا ہون
اُسکو سن لو مملوک نے عرض کیا کہ حضور کیسے ہی شرائط سخت ہونگے تو بھی مین اپنے قصد سے
باز نہ آؤنگا یہ مین نہین سنونگا کہ نہ معلوم مملوک کیا سمجھکر اُٹھا تھا اور جام پی گیا پھر بھی ایلچی گری
نہو سکی یہ کام ہم دست راستیون کا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ سنیے شرطین یہ ہین کہ پہلے
یہان سے جاؤ نامے کو سات سلام کراؤ اور نامے پر سے زر نثار کراؤ اور نامے کی
تعظیم کراؤ تب نامے کو اُسکے ہاتھ مین دو اور نامے کو اِس امر سے بچاؤ کہ وہ غصہ مین آکر
چاک نہ کر ڈالے اُسکا جواب لیکر چلے آؤ اپنی حفاظت کرو جو وہ سوال کرے اُسکا اُسے
اُنسی الفاظ مین جواب دو اگر وہ سخت کلامی کرے تو ایلچی کو لازم ہو کہ وہ بھی ساتھ درشتی کے جواب
دے خوف نہ کرے کسی امر سے نہ ڈرے بلکہ ایلچی کو لازم ہو کہ پہلے ہی سے اپنا رعب بٹھالے
یہ کلام جو مملوک نے سنے تو عرض کیا اگر خدا نے چاہا تو اِس سے بڑھکر ہوگا آپ اطمینان
رکھین صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو عرض کیا کہ یہ غلام کل جائیگا آج اپنا بند و بست
کریگا صاحبقران نے فرمایا کہ بہتر ہو کل ہی جانا تھوڑی دیر تک اور دربار رہا بعدہ دربار برخاست
ہوا سب رخصت ہوکر گئے بادشاہ بھی اپنے خیمۂ خاص مین تشریف لیگئے صاحبقران اپنی بارگاہ
مین آ گئے یہان مملوک نے اپنے مقام پر آکر اپنا بند و بست کرنا شروع کیا اپنے لشکر سے
چار ہزار سوار منتخب کیے اُنکو نئی نئی وردیان دین اُس لشکر کا یہ بھی قاعدہ ہو کہ جب کوئی ایلچی گری کو

جاتا ہی تو ہر سردار کے لشکر سے پانچ سوار اُسکے ہمراہ ہوتے ہین یہ قاعدہ ہمیشہ کا ہی زمانۂ جناب حمزہ صاحبقران سے جاری ہی اُسی طریقے سے مملوک کے ساتھ بھی ہر سردار کے لشکر سے پانچ پانچ سوار منتخب ہوکر آئے مملوک نے رات بھر مین اپنا سامان درست کیا اِدھر یہ تو اپنے سامان مین معروف ہی اُدھر یقین نے بھی دربار کیا تھا لوگون سے کہنے لگا کہ کل لشکر اِسلام آگیا آج مین بادشاہ کو جواب نامہ تحریر کرون کیونکہ وہ جواب کے منتظر ہونگے دبیر کو طلب کرو کہ مین جواب اپنے بادشاہ کے نامہ کا تحریر کراؤن اور مدد طلب کرون نہنگ نے کہا کہ دو دن اور ٹھہر جایئے دیکھیے اہل اِسلام کی طرف سے کیا ہوتا ہی مین تو ابھی نہ جاؤنگا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اگر اُنھون نے جنگ کا پیغام دیا تو یہان تو اِسقدر فوج نہین ہی کہ اُنکا مقابلہ کرے جبتک کہ مدد نہ آئے اور تم کہتے ہو کہ مین ابھی جواب نامہ لیکر نہ جاؤنگا آخر پھر اِسکا کیا تدارک ہو نہنگ نے کہا کہ کسی اور کے ہاتھ جواب روانہ فرمایئے یقین خود پرست نے جواب دیا کہ اِسوقت مین تو میرا عیار بھی نہین ہی ورنہ مین اُسکے ہاتھ روانہ کرتا وہ اور مقامات کے نامے لیکر گیا ہی ابھی تک واپس نہین آیا ہی یقین یہ کہہ کر اب آتا ہوگا یہی باتین ہو رہی تھین کہ دربار کی جانب سے زنگ کی صدا آئی فوراً اُسنے سر اُٹھا کر دیکھا تو افلاک عیار کو آتے ہوے پایا یقین خود پرست خوش ہوگیا اُسنے آکر مجرا کیا بادشاہ نے دریافت کیا کہ نامے دے آئے اُسنے عرض کیا کہ حضور کے فرمان سب کو پہونچا دیے اُنھون نے حضور کو آداب عرض کیا ہی اور کہا ہی کہ ہم جان نثار مع لشکر حاضر ہوتے ہین آپ اطمینان رکھین ہر حاکم نے یہی عرض کیا ہی اور میرے سامنے سامان سفر درست ہونے کا حکم دیا ہی یقین ہی کہ دو ایک روز مین سب کے سب آجاوینگے بادشاہ نے کہا کہ تمکو اِسقدر عرصہ کیون ہوا اُسنے عرض کیا کہ حضور ہر ایک بادشاہ نے ایک ایک روز مجکو مہمان رکھا لاکھ لاکھ مین نے انکار کیا مگر کسی نے نہ مانا مین مجبور ہوگیا اُسکے بعد مین شہر مین گیا مجکو تو یہ معلوم نہ تھا کہ حضور بیرون شہر مع لشکر تشریف فرما ہین جب شہر مین گیا تو معلوم ہوا چونکہ تھکا ہوا تھا اور رات بہت آگئی تھی بدینوجہ رات شہر مین بسر کی صبح کو اُٹھکر خدمت عالی مین روانہ ہوا جب یہان پہونچا تو ایک لشکر عظیم دیکھا اِدھر کو اُسکے مقابل حضور کو فروکش پایا پہلے مین اُس لشکر مین گیا کہ جاکر دریافت کرون کہ یہ لشکر کسکا ہی جب لشکر مین گیا تو دیکھا کہ ایک سپاہ کثیر و جم غفیر ہی کہ جمع ہی بسبب خیمون کے کہین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی بازار مین آراستہ ہین سوار پھر رہے ہین کیسی کیسی بارگاہین برپا ہین کہ جسکو انسان دیکھا کرے مین نے جو وہان پہونچکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لشکر اِسلام ہی لشکر کشی کرکے سمندر ریہ کو جاتا ہی راہ مین یقین خود پرست کا شہر پڑا ہی اُسنے راہ روکی ہی اب اُسکو سزاے معقول دے لی جاے تو لشکر روانہ ہو یہ سنکر مین آگے کو بڑھا وہان جاکر دیکھا کہ ایک بہت بڑی بارگاہ برپا ہی اُسکے اندر سے لوگ آتے ہین اور جاتے ہین مین بھی اندر چلا گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک دربار آراستہ ہی اُسمین ہزارون سردار دنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہین تخت پر بادشاہ جلوس فرما ہین برابر تخت کے ایک صندلی بچھی ہوئی ہی اُسپر ایک جوان حسین کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے روشن ہی تمکن ہی اُسکو سب صاحبقران کہتے ہین اور کرسیون پر باقی عزیز ہین بعض کرسیون اور دنگلون پر غاشیہ پڑے ہوے ہین وہان بڑی دیر تک کھڑا رہا سوچتا کیا کہ دیکھون کیا گفتگو ہوتی ہی کہ اِس عرصہ مین دبیر نے کچھ صاحبقران کے روبرو پیش کیا اُسکو اُس جوان نے پڑھا بعد اُسکے دبیر کو واپس کردیا میرے جانے

کے قبل وہان کچھ گفتگو ہو رہی تھی کہ پھر دبیر نے کاغذ پیش کیا صاحبقران نے اُسکو دیکھا دبیر
نے لفافہ کر کے اُسی وقت دیا صاحبقران نے چوکی و جام و بیڑا و سپر و تلوار و خلعت طلب
کیا جب سب چیزین آکر موجود ہوئین تو صاحبقران نے آواز دی کہ کوئی ایسا ہی کہ یہ نامہ
میرا یقین خود پرست تک پہونچا دے یہ سنتے ہی ایک جوان جو کہ قریب صاحبقران
تھا اپنے ڈنگل پر سے کود پڑا اور جام پی گیا بیڑا اُٹھا لیا خلعت پہن لیا جب مین نے یہ دیکھا
کہ آپ کے نام نامہ ہے اور یہ جوان لے کر آپکی طرف آتا ہی تو مین اُسی وقت وہان سے
روانہ ہوا یہان آکر پہونچا یہ واقعہ تھا جو کہ مین نے دیکھا تھا بیان کیا یقین خود پرست نے
کہا کہ مین تمھاری فکر مین تھا کیونکہ مجکو جواب نامہ سمندر جادو کو تحریر کرنا ہی جو کہ نامہ لے کر آئے
ہین وہ ابھی نہین جائین گے ضروری نامہ ہی مجکو فوج برائے مدد طلب کرنا ہی افلاک نے
عرض کیا کہ لائیے مین لیجاؤن اُسوقت یقین خود پرست نے دبیر کو طلب کیا اہل دربار نے
عرض کیا کہ ایک رائے ہماری بھی ہی اگر پسند خاطر ہو تو بہتر ہی یقین خود پرست نے کہا کہ بیان
کرو کیا رائے ہی تم لوگون کی سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہماری یہ رائے ہی کہ اہل اسلام
کا نامہ بھی آ لینے دیجیے دیکھیے اُسکا مضمون کیا ہوتا ہی وہ لوگ کس امر کی درخواست کرتے ہین
اُسکے بعد جواب نامہ بادشاہ کو تحریر فرمائیے گا یقین خود پرست نے جواب دیا کہ یہ رائے
آپ لوگون کی بہت نیک اور صائب ہی خیر مین ابھی اور تامل کرتا ہون یہ کہکر بعد تھوڑی دیر
کے دربار برخاست کیا افلاک سے کہا کہ وہ نامہ ابھی تک نہین آیا یہ کیا سبب ہی اُسنے
عرض کیا کہ میرے سامنے اُسنے خلعت پہنا تھا روانہ نہین ہوا تھا آج نہین آیا کل آئیگا یہ نہین
ہونے کا کہ نہ آئے اور نہ مین نے آپ سے دروغ عرض کیا ہی یقین خود پرست نے
یہ سُنکے اُسکو رخصت کیا اور آپ داخل خیمہ خاص ہوا وہ دن اور وہ رات بسر کی صبح ہوئی بادشاہ
بیدار ہو کر بارگاہ مین آیا اپنا دربار آراستہ کیا اِس خیال سے کہ شاید آج ایلچی نامہ لے کر آئے
تو یہان یقین خود پرست نے دربار خوب آراستہ کیا اُدھر صبح کو مملوک بن مالک نے
اُٹھکر نماز سحر ادا کی اور اپنے خالق سے یون دعا کی کہ اے میرے مالک و خالق تو ہی میری آبرو
رکھنے والا ہی میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین یہ نامہ لے کر جاتا ہون تو مجھپر رحم کر کہ نامہ ذلیل نہو
کیونکہ مجھے اپنی جان کا کچھ خوف نہین ہی اگر نامہ پر سے نثار ہو جاؤن تو بہتر ہی مگر عزت نامہ
نہ جائے ورنہ میرے ہم چشم مجھپر طعن کرینگے تو رحیم ہی کریم ہی رحم کر یہ دعا مانگ کر سلاح تن پر
آراستہ کیے بیرون خیمہ آئے یہان تمام لشکر قبل سے تیار رکھا اُس لشکر کے افسرون نے سلام
کیا سب کا سلام لے کر مرکب پر سوار ہوے اور طرف دربار کے روانہ ہوے کہ بادشاہ
و صاحبقران سے رخصت لے کر آخری مجرا کر کے جاؤن اُدھر صاحبقران و ظل اللہ
بعد فراغ نماز بارگاہ مین تشریف لائے اہل دربار حاضر دربار تھے دربار آراستہ تھا بادشاہ
نے فرمایا کہ پردے بارگاہ کے اُٹھا دو ہم ایلچی کے جانے کا تماشا دیکھین گے پردے
بارگاہ کے اُٹھا گئے بادشاہ نے ملاحظہ فرمایا کہ سامنے سے ایلچی کے لشکر کے نشان
ظاہر ہوے بعد گزر جانے نشانون کے ملاحظہ فرمایا کہ آگے آگے مملوک بن مالک سر سے
پانون تک دریائے آہن مین غرق اور مادیان عربی پر سوار وہی خلعت زیب تن کیے ہوے

جو کہ کل ملا تھا چلا آتا ہی جون ہی مملوک نے بادشاہ و صاحبقران کو دیکھا فوراً مرکب سے کود کر قواعد شاہی بجا لایا اور بقصد دربار مین آنے کا کیا یہ ارادہ اُسکا دیکھکر صاحبقران نے زبانی چوبدار کے کہلا بھیجا کہ اب تم اپنے کام کو جاؤ کیون دیر کرو ہم تمھارے جانے کا تماشا دیکھتے ہین ہمنے اجازت دی بسم اللہ جاؤ خدا حافظ و ناصر یہ پیام چوبدار نے آکر مملوک بن مالک سے راہ مین کہا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا اور دوسرا اسلام کر کے مرکب کے قریب آیا اُسکے تنگ کو درست کر کے سوار ہوا اور مع لشکر طرف بادشاہ لشکر خود پرستان کے چلا عقب مین اُسکے قریب آٹھ نو ہزار کے لشکری تھے باجے بجتے ہوے وردیان پہنے ہوے ایسی وردیان کہ جھکا جھک کر رہی ہین کس شان و شوکت سے چلا جاتا ہی بڑی دور تک سامنا رہا بادشاہ و صاحبقران دیکھا کیے جب وہ سامنے سے چلے گئے اُسوقت صاحبقران نے خضران بن عمرو سے فرمایا کہ تم نہین گئے دیکھنے کو کہ مملوک کیسی ایلچی گری کرتا ہی کیونکہ خدمت پرچہ نویسی بھی تو تمھارے متعلق ہی دوسرے تمھارے باپ دادا کا طریقہ تھا کہ وہ ایلچی کے ہمراہ پوشیدہ طور سے ضرور جاتے تھے اور اُسکے کل کامون کی خبر صاحبقران کو خفیہ طور سے دیتے تھے اُسکے صلہ مین اُنکو انعام ملتا تھا تمکو بھی لازم ہی کہ تم بھی جاؤ جو اُنکا مقرر تھا وہ تمکو بھی ملیگا خواجہ نے کہا کہ پہلے مجکو عنایت فرمائیے کہ مین دیکھ لون کہ کسقدر مقدار ہی آیا اس خدمت کے قابل بھی ہی یا نہین کیونکہ وہ لوگ تو کچھ اسکا خیال کرتے نہ تھے کہ یہ رقم بہت ہی یا قلیل اُنکو لینے سے مطلب تھا اپنی قدر اُنھون نے کھو دی تھی کہان شاہزادۂ ولایت اول کہان خدمت خفیہ نویسی بھلا مین کیون تھوڑی سی رقم پر یہ زحمت کرون صاحبقران نے کہا کہ اگر آپ کو جانا ہی تو جائیے ورنہ جواب صاف دیجیے کسی اور کو یہ خدمت عنایت ہو گی وہ اِسکو سرانجام دیگا یہ کبھی نہین ہوا ہی کہ قبل سے انعام دیدیا جائے جب تم اپنے کام سے فراغت کر کے آؤ گے تو وہ رقم ملیگی خواجہ نے کہا کہ خیر وہ رقم جب ہی ملے مگر کچھ زادراہ تو ملے اور یہ ظاہر ہو کہ وہ کسقدر رہی جناب صاحبقران نے فرمایا کہ وہ کسیقدر رہی جو کچھ آپ کو براے زادراہ ملیگا وہ اُسمین سے وضع کر لیا جائیگا خواجہ نے کہا کہ یہ تو کبھی نہو گا بلکہ جو کچھ کہ مجکو ملیگا اور وہ میری شان کے خلاف نہو گا تو مین لونگا ورنہ آپ کو اُسمین اضافہ کر کے دینا ہو گا اِن دونون شرطون کو منظور فرمائیے کہ زادراہ مین اپنے پاس سے دونگا اور اگر وہ انعام جو کہ ہمیشہ سے ملتا ہی اگر تمھاری شان کے خلاف ہو گا تو مین اضافہ کر دونگا تو مین جاتا ہون ورنہ اور کسی کو یہ خدمت مرحمت ہو صاحبقران نے فرمایا کہ مقدار زادراہ تو آپ اپنی زبان سے فرمائیے مین سُنون خواجہ نے کہا کہ کچھ بہت نہین ہی صرف بیس ہزار روپیہ زادراہ عنایت فرمائیے ہوا تو چالیس ہزار مگر بیس ہزار مین اپنے پاس سے صرف کرونگا یہ بھی صرف آپکی خاطر ہی صاحبقران نے فرمایا کہ اِسقدر روپیہ کاہے مین صرف ہو گا خواجہ نے عرض کیا کہ آپ عنایت تو فرمائیے مین حساب آپکو دیدونگا اب دیر ہوتی ہی پھر یہ نہ فرمائیے گا کہ دیر ہو گئی تمنے پوری کیفیت نہ تحریر کی اور دوسری شرط کا اقرار فرمائیے یہ کلام سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ بیس ہزار روپیہ خواجہ کو لا دیا جائے اور کہا کہ ہم آپ کو اُس انعام مین اضافہ کر دینگے اگر آپ کی شان کے خلاف ہو گا خواجہ نے اُٹھ کے سلام کیا اِس عرصہ مین وہ بیس ہزار روپیہ بھی آگیا خواجہ نے بیسون توڑے اُٹھا کر نذر زنبیل کیے اور سلام کر کے طرف لشکر

یقین خود پرست سے روانہ ہوے اِسقدر تیز چلے کہ راہ مین جاکر مملوک بن مالک کو لیا اور
صورت تبدیل کر کے اُسکے لشکر مین مل گئے دل مین خیال کیا کہ مملوک سے پہلے پہونچکر وہان کی
کیفیت دیکھون بس پاے شاطری مارتے ہوے لشکر یقین خود پرست مین پہونچے دیکھا کہ
لشکر مین بازارین کھلی ہوئی ہین جابجا علم نصب ہین اُنکے پھر ہرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ
تحریر ہی یہ سیر کرتے ہوے بارگاہ مین آئے دیکھا کہ دربار آراستہ ہی تمام ذنگل و کرسیان سردارون
سے بھری ہوئی ہین کوئی خالی نہین ہی یہ دربار کے باہر آئے سیر لشکر کی کرنے لگے کہ اِس اثنا
مین ایلچی راہ طی کر کے داخل لشکر ہوا اُسی مقام پر سے بدعت کرنا شروع کی جو کوئی سامنے آگیا وہ
مرکب کی جھپیٹ مین آگیا گر پڑا جو کوئی کچھ بولا اُسکو ڈانٹ دیا جو کوئی درخت یا خیمہ راہ مین سامنے آگیا
وہ گرا دیا خیمے کی طنابین کاٹ دین وہ گر پڑا لوگ دب گئے علم قلم کر ڈالے برابر سیاست کرتا
چلا آتا ہی لشکر مین ہلچل پڑ گئی کہ ایلچی بڑا ظالم ہی اب کوئی سامنے نہین آتا یہ برابر گھوڑا اڑاے چلا آتا ہی
اُسکے عقب مین اُسکے ہمراہی بھی چلے آتے ہین خواجہ یہ حال دیکھکر دل مین کہنے لگے کہ واقعی مملوک
نے خوب نامہ بری کی برابر یقین خود پرست کو خبرین پہونچ رہی ہین کہ ایلچی نے وہ علم قلم کر ڈالا
اور وہ خیمہ گرا دیا پانچ آدمی اُسکے مرکب سے کچل کر مر گئے فلان بازار کا جھنڈا گرا دیا فلان
سردار کا خیمہ منہدم کر دیا جو چیز اُسکے سامنے آتی ہی اُسکو وہ پامال کر ڈالتا ہی عجب ظالم ایلچی ہی خداوند
اِسکے ظلم سے بچاے آجتک کوئی ایلچی ایسا نہین آیا یہان تو یہ خبرین گذر رہی ہین یقین خود پرست
کہتا ہی کہ جسطرح آتا ہی آنے دو کوئی روکے نہین ایلچی کو کسی مذہب مین مار نہین ڈالتے ہین
وہ جو کچھ کرے سب جائز ہی یہانتک کہ ایلچی قریب بارگاہ پہونچا قصد کیا کہ مع مرکب اندر جاؤن
اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم دو ٹھہر جاؤ مین جواب نامہ حاصل کر کے آتا ہون یہ کہکر ارادہ کیا
کہ مع مرکب اندر جاؤن ہمراہی اُسکے بیرون بارگاہ صف باندھکر کھڑے ہوے یہ قصد جو اُسکا
درگہ سالار نے دیکھا تو منع کیا کہ اے ایلچی کیا تو آداب شاہی سے واقف نہین ہی یہ بارگاہ بادشاہ
کی ہی یہان بادشاہ دربار فرما رہا ہی اور تو مع مرکب اندر جانے کا قصد رکھتا ہی اگر تجھکو جانا ہی
تو مرکب سے اُتر کر جا کیونکہ تیرے روکنے کا ہمکو حکم نہین ہی ورنہ ہم بغیر اطلاع کے نہ جانے دیتے
مگر ہان مع مرکب نہ جانے پائیگا مملوک بن مالک نے یہ سُنکے اور برہم ہو کے جواب دیا
کہ یہ بھی کسی کی مجال ہی کہ ہمکو مع مرکب نہ جانے دے ہم تو مع مرکب بارگاہ مین جائینگے
دیکھین تو ہمکو کون روکتا ہی جو کوئی روکیگا اُسکے تن پر سر نہوگا یہ کہکر قصد کیا کہ مرکب کو جولان
کرون اور ٹھکراؤن کہ درگہ سالار نے ایک سوار کو حکم دیا کہ اِسکے مرکب کی باگ پکڑ لو مع مرکب
اندر نہ جانے پائے ہم بھی دیکھین کہ کیونکر جاتا ہی جیسے ہی وہ سوار قریب آیا اور قصد کیا کہ باگ
پر ہاتھ ڈالے مملوک نے اُلٹا طمانچہ مارا کہ سر اُسکا چنبر گردن سے اُڑ گیا وہ زمین پر گرا اور
لوٹنے لگا کہ درگہ سالار نے دوسرے سوار کو اشارہ کیا وہ بھی جھپٹ کر آیا جیسے ہی یہ قریب
پہونچا مملوک نے تلوار کا قبضہ مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہو گیا وہ بھی گرا کہ تیسرا سوار اور آیا
اُسکو بھی قبضہ تلوار سے ہلاک کیا اور درگہ سالار کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون اِنکو اپنے اوپر سے
تیل پاش کرتا ہی او بدمعاش اگر تجھکو کچھ جرأت ہو تو خود آ کر روک مین اِنکے روکنے سے ہرگز نہ
رُکونگا یہ جو کہا تو اِسکو بھی غصہ آگیا تلوار پکڑ کر ذنگل سے اُٹھا اور آتے ہی تلوار کا وار کیا اُنھون نے

تلوار کو خیال مین رکھا جیسے ہی تلوار قریب آئی فوراً ہاتھ بڑھا کر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا تلوار اُسکی
چت اور پٹ پڑی چھین لی اور اُسی تلوار سے اُسپر وار کیا لاکھ اُسنے اپنے کو بچایا مگر تلوار سر پر
پڑی تا دو ابرو اُتر گئی اِسنے دستانہ مارا تلوار تو نکل گئی مگر چادر خون کی سر سے جاری ہوئی اور غشی بھی
طاری ہوئی اِسکے ملازم بیچ مین آ گئے اُسکو اُٹھا لیگئے مملوک بن مالک نے اور دو چار کو
قتل کیا اُسی تلوار سے دربارگاہ پر غل پڑ گیا کہ ایلچی بڑا زبردست ہی یہ غل جو یقین خود پرست نے
سُنا تو سر اُٹھا کر کہا کہ دیکھو دربارگاہ پر یہ غل کیسا ہی چوبدار جھپٹ کر آیا اور فوراً واپس گیا اور عرض کی
کہ ایلچی سے تلوار چل گئی کئی آدمیون کو اُسنے زخمی کیا اور دس بارہ کو جان سے مارا درگہ سالار
کو بھی زخمی کیا یہ اُسکا غل ہی چوبدار یہ کہ رہا تھا اور یقین خود پرست ابھی کچھ حکم نہ دینے پایا تھا
کہ اُدھر مملوک نے کئی آدمیون کو قتل کر کے مرکب کو جو مہمیز کیا تو مرکب طرارہ بھر کے سراپچہ
کو پھاند گیا غل ہوا کہ ایلچی کئی آدمیون کو جان سے مار کر مع مرکب داخل بارگاہ ہوا یہان بادشاہ
یقین خود پرست چوبدار سے باتین کر رہا تھا کہ دیکھا ایک جوان مع مرکب صحن بارگاہ
مین کھڑا ہی اور نگاہ تیز و تند سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی یہ دیکھکر یقین خود پرست نے تو سر
جھکا لیا اہل دربار نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی کہ کسی کو خیال مین نہین لاتا ہی مثل شیر نر
کے کھڑا ہے اُدھر خواجہ اُسکی جرأت دیکھ دیکھکر خوش ہو رہے تھے دل مین کہتے ہین کہ واقعی
خوب نامہ بری اِسنے کی جیسا کہ لازم تھا اُس سے زیادہ کیا کیون نہو کسکا فرزند ہی مجکو خیال تھا
کہ اِس سے کچھ نہو گا آج نامہ ذلیل ہو گا کیونکہ یہ ابھی کم سن ہی نامہ بری دیکھی نہین ہی مگر میرے
خیال کے خلاف ہوا خواجہ سلامت ابھی اپنے دل مین یہی خیال کر رہے ہین اہل دربار اُدھر
جدا دلون مین خیال کر رہے ہین یقین خود پرست خاموش سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی اُدھر
مملوک بن مالک نے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی آدمی ہو تو مین مرکب اُسکو دون دیکھا کہ ایک
چوبدار ستون بارگاہ سے لگا ہوا کھڑا ہی آواز دی کہ او چوبدار اِدھر آ اُسکا یہ صدا سُنکے دم نکل گیا
کان دبائے چپکا چلا آیا قریب پہونچکر عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہی مین حاضر ہون مملوک بن مالک
نے اُس سے فرمایا کہ تو میرے گھوڑے کی باگ پکڑے رہ تاکہ مین جا کر بادشاہ سے
کچھ کلام کر لون اُسنے کچھ عذر نہ کیا چپکے سے باگ تھام لی یہ مرکب پر سے اُترے اور
جھومتے ہوئے طرف دربار کے چلے جب دربار مین پہونچے تو دیکھا کہ نہ کوئی کرسی خالی ہی
اور نہ دنگل اِدھر اُدھر دیکھکر خیال کیا کہ کسی دنگل یا کرسی پر بیٹھنا ضرور ہی یہ خیال کر کے آگے بڑھے
دیکھا کہ ایک پہلوان برابر تخت بادشاہ کے دنگل فولادی پر بڑے غرور و نخوت سے بیٹھا
ہوا ہی بس یہ اُسکو دیکھکر اُسکے قریب اِس قصد سے آئے کہ اِسکو ہٹا کر اور اِسکے دنگل پر
بیٹھکر بادشاہ کو نامہ دون کیونکہ یہ دنگل قریب ہی بعدہ جواب لیکر اپنے لشکر کو راہی ہون بس
جب اُسکے قریب پہونچے تو اُس سے بزبان نرم یون کلام کیا کہ ای پہلوان جہان تمکو مین
تکلیف دیتا ہون تھوڑی دیر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام
کر لون اور مین تمھارا مہمان ہون مہمان کی خاطر ہر مذہب مین روا ہی بموجب ہمارے مذہب
کے کہ ہمارے یہان حکم ہی کہ اگر کافر بھی ہو تو اُسکی خاطر کرو اکرموا الضیف ولو کان کافرا اسیطور
سے ہر مذہب و ملت مین مہمان کی خاطر کرنا فرض ہی یہ کلام سُنکے اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب

اِس دربار مین آپ نے مجکو سب سے بدتر اور کمزور تصور کیا کہ آپ میرے ڈنگل پر سے مجکو اُٹھاکر بیٹھنا چاہتے ہین سیکڑون ڈنگل و کرسیان ہین کہ جنپر لوگ بیٹھے ہوے ہین اور کسی کو ہٹاکر بیٹھیے یا بادشاہ سے فرمائیے کہ وہ دوسرا ڈنگل منگادین جسپر آپ تشریف فرما ہون مین تو نہ اُٹھونگا یہ میرا اہتمام ہی کوئی مین ایسا نادان نہین ہون کہ بات کو سمجھتا نہین ہون صرف میرا ذلیل کرنا مد نظر ہی اگر نامہ لیکر نہ آئے ہوتے اور پھر یون کلام کرتے تو مین جانتا کہ تم بڑے بہادر اور جری ہو یہ جو کچھ کہ رہے ہو اور کوئی جواب نہین دیتا ہی تو یہی سبب ہی کہ لشکر کو بھی روند ڈالا ہی خیمہ گرا دیے علم قلم کر ڈالے دربارگاہ پر ہلڑ ڈالدیا کئی سپاہیون کو جان سے مار ڈالا درگہ سالار کو زخمی کیا مع مرکب بارگاہ مین چلے آئے کوئی نہین بولا یہ صرف نامہ بری کا سبب ہی ورنہ یہ بھی مجال تھی کہ کوئی یون ظلم و بدعت کرتا اور یہانسے اُسکا تدارک نہ کیا جاتا یہ بالکل خلاف عقل ہی کوئی یہان نامرد نہین ہی مگر پاس نامہ بری کا ہی بس اب زیادہ نہ اترائیے اور یہ نہ خیال کیجیے کہ ہمنے سب کو دبالیا جو ہمارے جی مین آئے وہ کرین یہ دربار ہی یہان انسان اگر خلاف قاعدہ کرتا ہی تو اپنے کردار کی سزا پاتا ہی بس اپنی طرف دیکھیے اور اِس سرکشی کو معاف فرمائیے ذرا صبر فرمائیے تاکہ کوئی ڈنگل یا کرسی آئے اُسپر بیٹھیے کوئی اتنی دیر مین آپکی آبرو نہ جاتی رہیگی جو آپ استادہ رہین گے اور اگر آپ کو کھڑا رہنا ناگوارا ہی تو فرش پر بیٹھ جائیے یا کسی کو ہٹاکر اُسکی کرسی یا ڈنگل پر بیٹھیے مین تو اپنا ڈنگل نہ دونگا یہ جو اُسنے کلام کیے تو **مملوک** نے اُسکے جواب مین کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا کہ مین اتنا انتظار کرون کہ کرسی آلے تو بیٹھون یا فرش پر بیٹھ جاؤن یا اور کسی کو جاکر اُٹھاؤن ابتو مین اِسی ڈنگل پر بیٹھونگا کیونکہ یہ قریب تخت ہی تم اُٹھ جاؤ جب وہ کرسی یا ڈنگل آئیگا تو اُسپر بیٹھ جانا زیادہ کلام کو طول نہ دو مین یہان بیٹھنے کو نہین آیا ہون بلکہ ایک کام کو آیا ہون اپنا کام کرلون تو چلا جاؤن بیکار کی تکرار کرنے سے کیا حاصل ہی تھوڑی سی دیر کے واسطے کیون بحث کرتے ہو مین تو تمکو ہٹاکے اِس ڈنگل پر بیٹھونگا اگر یون اُٹھے تو خیر ورنہ جس طرح سے تم اُٹھو گے مین تمکو اُٹھاؤنگا مین تمسے کوئی کم آبرو نہین ہون یہ جو کلام اُسنے سنا تو بہت برہم ہوا اور کہا کہ آپ تو مجکو بڑے ہیکڑ خان معلوم ہوتے ہین آپ ہی تو زبردست ہین آپ ہی کے تو ہاتھ پاؤن ہین اور کوئی لنجا اپاہج ہی یا طفل ہی کہ آپ اُسکو دمین اُٹھاکر الگ بٹھا دیجیے گا اور آپ ڈنگل پر بیٹھ جائیےگا یہ ڈنگل بڑے بڑے بہادر تو خالی کرا نہین سکتے ہین جنکو کہ تم لوگ اپنے زعم مین **صاحبقران** تصور کرتے ہو اگر وہ بھی آئین تو اِسوقت بھی یہ ڈنگل خالی نہوگا تمھاری کیا اصل و حقیقت ہی جہانتک کہ ہم پاس کرتے ہین تم منھ پر چڑھے آتے ہو ہم تو یہ خیال کرتے ہین کہ اِنسے بول کے کیا کرین کیونکہ یہ تو اپنے گھر پر آئے ہین دوسرے مہمان ہین تیسرے ایلچی ہین کیون اِنکو عاجز کرین اُسی قدر تم منھ پر چڑھے آتے ہو دیکھین تو تم کیونکر ڈنگل لے لیتے ہو ہمکو بھی دیکھنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ تم ہمکو مردہ اور نامرد تصور کرتے ہو یہ ڈنگل تو سر کے ساتھ ہی بس اب کوئی کلام زبان پر نہ لانا اگر اپنی آبرو و زندگی کے خواستگار ہو ورنہ یہ خیال کرلو کہ ہم کچھ اب اِسکا پاس نہ کرینگے کہ یہ نامہ بر ہین یا ہمارے مہمان ہین اب ہم بھی ساتھ سختی کے پیش آئین گے پھر یہان سے تمھارا زندہ جانا اپنے لشکر کی طرف مشکل ہوگا سر ٹھوکرین کھاتا پھریگا سوا افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا یہ جو اُسنے کہا تو اب **مملوک** کو بھی غصہ آگیا

اور برہم ہوکر تیوری بدل کر کہا کہ ایک نشد دو شد لیجیے آپ کو یہ دن لگے کہ آپ بھی اپنے کو
بہادرون مین خیال کرنے لگے میرے نزدیک تو آپ طفل مکتب سے بھی کم ہین صاحبقران
کو کیا غرض ہی کہ وہ وہان سے یہان تشریف لائین اُنکا تو درجہ بہت بڑا ہی اُنکے غلام تجہکو
کافی ہین تجھ ایسے شغالون کی اُنکے غلام کچھ اصل و حقیقت نہین سمجھتے ہین اگر اپنی جان کی خیریت
چاہتا ہی تو خاموش ہوکر دنگل پر سے اُٹھ جا ورنہ میرا سر تو ٹھوکرین نہین کھائیگا مگر ہان کہین یہ درجہ تیرے
سر کا نہو کہ اِس فرش پر ٹھوکرین کھاتا پھرے اور یہ فرش تیرے خون سے رنگین ہو جائے ابتو
ہم اِسی دنگل پر بیٹھین گے دیکھین تو کہ تو کیونکر نہین خالی کرتا ہی اگر تو بڑا مرد اور بہادر ہی تو اپنے
کلام پر قائم رہنا اب نہ اُٹھنا اور ہم اُٹھا دینگے اور اگر یہ بات منظور ہی کہ فساد نہو تو اُٹھ جاؤ
مین نے اِسلیے پہلے ہی آہستہ طور سے بہ نرم زبانی ساتھ عجز کے کہا اُسپر گرم ہوکر بولے تو ابتو
ہم خالی کرائے لیتے ہین یہ کہکر آگے قدم بڑھایا اور کہا کہ بس خیر اِسی مین ہی کہ اُٹھ جا اور دنگل
خالی کردے اہل دربار نے جو یہ رنگ دیکھا کہ اب اِنکے اور اُنکے تلوار چلا چاہتی ہی سب
دست بقبضہ ہوے یہ خیال کیا کہ اگر ہمارا پہلوان غالب آیا تو خیر ورنہ ہم سب مل گے اِسکے
ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین گے اور اِسکو یہان سے زندہ نہ جانے دینگے اُدھر یقین خود پرست
کا یہ حال ہی کہ خاموش سر جھکائے ہوے چپکا بیٹھا ہی دل مین خیال کرتا ہی کہ بڑی میری بدنامی ہوئی
اگر ایلچی اِسکے ہاتھ سے قتل ہوا تو تمام بادشاہون مین ایلچی کش مشہور ہونگا اور اگر یہ پہلوان اِس
نامبر کے ہاتھ سے مارا گیا یا ذلیل ہوا تو یہ میری بدنامی کا سبب ہی اور دوسرے یہ مشہور ہوگا
کہ یقین خود پرست کے دربار مین کوئی ایسا نہ تھا جو ایلچی کو روکتا ایلچی نے ایسی ایسی زیادتیان
کین دوسرے اہل دربار بہت برہم ہونگے عجب نہین جو سب کے سب ملکر ایلچی کو قتل کرین
اُسوقت بھی میری بدنامی ہی کیا کرون کیا نہ کرون نہ پاے ماندن نہ جاے رفتن میری تو وہ
حالت ہی کہ نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی مجکو ہر طرح کی مشکل ہی اگر گویم تو مشکل و گر نہ گویم تو
مشکل مجکو کوئی امر بن نہین پڑتا ہی کہ کیونکر اِس امر کو ٹالون اور کیونکر یہ فساد بر طرف کرون بادشاہ
تو اِدھر یہ خیال کر رہا ہی اہل دربار اُدھر اِس امر پہ اُدھار کھائے بیٹھے ہین کہ اگر ایلچی اِسکے ہاتھ
سے قتل ہوا تو خیر ہم لوگ اُسوقت مین نہ بولین گے اور اگر ایلچی نے اِسکو قتل کر ڈالا تو ضرور
ہملوگ اِسکو قتل کرینگے اِسکا کبھی پاس نہ کرینگے کہ یہ ایلچی ہی چاہے ایلچی ہو چاہے نہ اہل دربار
کا یہ خیال ہی اُدھر مملوک بن مالک قریب اُسکے دنگل کے پہونچ گیا اور کہا لو اب ہم خالی
کرائے لیتے ہین دیکھین آپ کیونکر نہین خالی کرتے ہین معلوم ہوا کہ سیدھی اُنگلیون گھی نہین نکلتا
ہی اب دیکھین کہ آپ کیسے زبردست ہین جو نہین دنگل پر سے اُٹھتے ہین یہ جو کلام اُسنے سنا
اور مملوک کو اپنی طرف آتے ہوے دیکھا بس فوراً دست بقبضہ ہوکر کہنے لگا کہ اگر قدم آگے
رکھا تو سر تن پر نہوگا مین اِسکا کچھ پاس نہ کرونگا کہ نامہ لے کر آئے ہو بس کیون اپنی جان عزیز کو
رائگان کرتے ہو مین کوئی ایسا ویسا نہین ہون یہ کلام سُنکر مملوک بن مالک نے تو اِسکا کچھ
جواب نہین دیا مگر آگے قدم کو رکھا اور یہ قصد کر لیا کہ اگر یہ وار کریگا تو اِسکا وار خالی دے کر
اپنے کو بچا لونگا اور اِسکو دنگل سے اُٹھا کر الگ کھڑا کر دونگا پھر دیکھا جائیگا بس جون ہی مملوک
نے قدم آگے رکھا یہ تو قبضہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا فوراً تلوار کو علم کرکے وار کیا کہ اگر وہ وار کو وہ پر

ہوتا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوتے یہان کچھ بھی اُسکا خیال نہ کیا تلوار کی دھار کو خیال مین رکھا جب وہ قریب سر آئی تو اُسکو چھکی دی کر وہ پٹ پڑی بس پنجہ یلی دراز کر کے فوراً کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ کو مڑوڑ کر تلوار چھین لی اگر وہ تلوار نہ چھوڑتا تو ہاتھ اُسکا کلائی کے پاس سے بیکار ہوجاتا بس مجبور ہوکر تلوار کو چھوڑ دیا انھون نے تلوار پر قبضہ کر کے ہاتھ بڑھا کر اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر زور کر کے اُسکو دنگل پر سے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے کہا کہ کیون ہی شرط کہ تجکو زمین پر مارون کہ فرش زمین ہوجائے اور استخوان ریزہ ریزہ ہوون فرش تیرے خون سے لالہ رنگ ہو کاسۂ سر چور چور ہوجائے اسی منھ پر دعوی تھا کہ کوئی مجکو دنگل پر سے اُٹھا نہین سکتا ہی یہ کیا ہوا اور وہ زور و طاقت کیا ہوا اتنی سخت کلامی کی سزا پائی اگر کچھ دعوی ہو تو اپنا حوصلہ نکال لو ورنہ اب کسی سے یون سخت کلامی نہ کرنا اگر کچھ بھی کہا تو یہ سمجھ لو کہ ایک گردش دست مین تمام ہو یہ جو اُسنے دیکھا کہ اِس لڑکے نے تو یون میرے وار کو خالی دیا اور یون آسانی مجکو اُٹھا کر سر سے بلند کر لیا پہلے تو قصد کیا کہ تڑپون تا کہ کمر زنجیر ٹوٹ جائے اور مین چھوٹ جاؤن اور اِسکو سزا دون جیسا کہ اِسنے مجکو اِس دربار مین ذلیل کیا ہی اسپنے ہمچشمون مین میری آبرو نہ رہی سب مجکو ذلیل تصور کرینگے کہ ایک لڑکے نے اِسکو سر دربار اُٹھا لیا اور یہ اُسکا کچھ نہ کر سکا ایسی زندگی سے تو مرجانا بہتر ہی ایسا خیال کر کے اِسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر موقع نہ پایا اِدھر مملوک نے یہ کلام جو کیے اِسکو خیال آیا کہ اِسکو دھوکا دینا چاہیے جب یہ چھوڑ دیگا تو اِسپر وار کرنا یہ خیال کر کے کہا کہ مین اپنی سزا کو پہونچا جیسے مین نے چرب زبانی کی اور آپ کے کہنے پر عمل نہ کیا ویسا ہی ذلیل ہوا اور اِن سب کی نگاہون مین حقیر ہوا اب آپ مجکو چھوڑ دین اب کسی کے ساتھ ایسی حرکت نہوگی مین سمجھ گیا غرور کرنے کی یہی سزا ہی جو مجکو ملی یہ جو بعجز اُسنے کلام کیے تو انکو رحم آگیا اور اُسکو باہستہ زمین پر رکھدیا اور آپ الگ ہوگئے اور کہا کہ او پہلوان اُٹھ وہ یہ صدا سنکے اُٹھا اِدھر اُدھر دیکھا تو تمام دربار کو سرنگون اور انگشت بدندان پایا اِسکو اور شرمندگی ہوئی دل مین کہنے لگا کہ بڑا غضب ہوا اِس سے تو یہ امر بہتر تھا کہ تو مرجاتا یہ خیال کر کے مملوک بن مالک کی جانب دیکھا اور کہا کہ او طفل یہ کیا حرکت تھی کہ مجکو غافل پا کر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھا لیا مین تو وار کرنے مین مشغول تھا تو نے جو فرصت پائی تو اپنا کام کر لیا چونکہ میرا اوپر اللنگر دنگل پر نہ تھا ورنہ تیری بھی اتنی لیاقت تھی کہ تو مجکو اُٹھا لیتا میرا زور فیل مست بھی تو توڑ نہین سکتا ہے تو میرے لنگر کو کیا اُکھاڑتا مگر تو نے موقع پا کر خوب اپنا وار کیا اب میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا یہ کہکر مملوک کیطرف پھر بڑھا اُدھر مملوک نے یہ قصد کیا تھا کہ اِسکے دنگل پر بیٹھکر بادشاہ کو نامہ دون اور شرائط نامہ ادا کرا دون کیونکہ اِسکو تو سزا اسکے کامل مل گئی اب کسی کو اہل دربار سے یہ جرأت نہوگی کہ مجکو روکے یا سخت کلامی کرے کیونکہ یہ سب سے بالا دست تھا اِسی کا سب کو بھروسا تھا جب انھون نے یہ صدا اسنی تو پلٹ کر دیکھا کہ وہ اُٹھکر میری طرف آتا ہی اور یہ کلام کرتا جاتا ہی اتنو اِنکو غصہ آگیا اور جواب دیا کہ تو بڑا بے غیرت ہی کہ ابھی اپنی سزا کو پہونچ چکا ہی اتنے بڑے دربار مین ذلیل ہو چکا ہی جہان کہ تو سب کا افسر تھا اپنے زیر دستون کے روبرو ذلیل ہوا کچھ تیری وقعت نہ رہی اور پھر وہی کلام کرتا ہی بڑا بیغیرت و بیحیا ہی بڑا تو کم حوصلہ ہی ابکی مین تجکو زندہ نہ چھوڑونگا اُدھر اہل دربار نے جو یہ دیکھا کہ اِس جوان نے قابو پا کر اور سر سے بلند کر کے یون چھوڑ دیا تو اپنے دل مین کہا کہ یہ لوگ

بہت لائق ہین ہمارے یہ خیال تھے کہ اگر اِسکو یہ قتل کرڈالیگا تو ہم سب کے سب اِسکو ٹکڑے ٹکڑے کرینگے مگر ایسے با انصاف تھے یہ جو پیش آنا مردون کا کام نہین ہو یہ طریق نامردون کا ہو ہمتواپنے قصد سے باز آسئے اُدھر جب اِسنے پھر یہ کلام کیے تو اب اہل دربار نے باہم یہ اِشارے کیے کہ اب ہم اِسکے شریک نہین ہین چاہے یہ جوان اِسکو قتل کرے کیونکہ یہ محسن کش و نامرد و قابو پرست ہو جبکہ اِسکے قبضہ مین تھا تو کیسے عجز کے کلام کرکے اپنے کو رہا کرایا اور اب پھر یون کلام کرتا ہو اِسکو شرم نہین آتی ہو کہ جسنے ایک مرتبہ زیر کر لیا تو کیا پھر وہ زیر نہین کرسکتا ہو ابکی وہ ضرور اِسکو قتل کرڈالیگا اُدھر بادشاہ نے بھی مملوک کی یہ جرأت دیکھکر خیال کیا کہ کیا جری اور بہادر یہ جوان ہو یون دشمن کو اُسکے کہنے پر چھوڑ دیا کچھ خوف نہ کیا اگر وہ بدی کرے تو کیا ہو بادشاہ یہ خیال کر رہا تھا کہ اُسنے وہ کلام کرکے قدم بڑھایا بادشاہ کا رنگ متغیر ہو گیا خیال کیا کہ اِسکی قضا ہی آئی ہو اگر اب اہل دربار اِس جوان سے بدی کے ساتھ پیش آنے کا قصد کرینگے تو مین اُنکو منع کرونگا کہ اِسکی خطا نہین ہو وہی بڑا نامرد تھا اُسنے حرکت بیجا کی ایک تو یہ کہ اگر اُسنے کہا کہ اپنا دنگل دم بھر کے واسطے خالی کردو کہ مین بادشاہ سے کچھ کلام کرلون تو کیا برا کیا ایک تو مہمان تھا دوسرے نام لے کر آیا تھا پھر اُس سے فساد کیا جب وہ غالب آیا تو عجز کرکے اپنی جان بچائی اُسکو دھوکا دیا جو نامردون کا کام ہو وہ کیا ایسے کا مرجانا ہی بہتر ہو جو کہ بدنام کرنے والا ہو بادشاہ ایسے خیال کر رہے ہین اُدھر اُسنے بڑھکر مملوک بن مالک پر پھر تلوار ماری اور نہایت چالاکی سے وار کیا کیونکہ جب مملوک نے اُسکو زمین پر رکھا تھا تو اُسکی تلوار بھی اُسکو دیدی تھی بس مملوک نے جیسے ہی تلوار کو آتے دیکھا فوراً پیترا بدل کر وار کو خالی دیا اور اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالکر تلوار چھین لی اور پھر کمر زنجیر تھام کر اُسکو سر سے بلند کیا اور چرخ دے کر اِس زور سے زمین پر مارا کہ نقش زمین ہو گیا تمام اُسکے استخوان چورہ چورہ ہو گئے اور کاسہ سر ریزہ ریزہ ہو گیا ایک خون کا تھلتھا ہوکر رہ گیا اہل دربار نے یہ طاقت دیکھکر صداے آفرین بلند کی بادشاہ کے بھی منہ سے تعریف نکل گئی مگر اُسکی اِس نامردی کی حرکت کے سبب سے کوئی نہ بولا سب کے سب خاموش ہو گئے مملوک نے اُسکو زمین پر مارکر صدا دی کہ جسکو اِسکے خون کا عوض لینا منظور ہو مین موجود ہون وہ مجھسے اِسکا عوض لے لے بعد کو یہ نہ کہے کہ ہمنے طرح دی مین کسی سے بند نہین ہون اِسقدر پہلوان دربار مین اِسوقت موجود ہین جسکا جی چاہے میرا مقابلہ کرلے مین اُسکو بھی اِسکے پاس قعر جہنم مین روانہ کردون غرور کا یہ انجام ہوتا ہو یون ہو ضعیف پیل مست کو زیر کرتا ہو یہ بھی سنا ہوگا کہ وہی سر نیچا ہوتا ہو جو کہ زیادہ بلند ہو جاتا ہو اور وہی شخص ٹھوکر کھاتا ہو جو کہ سر اُٹھاکر چلتا ہو بموجب مصرع اُنھون نے کھائی ہو ٹھوکر جو سر اُٹھا کے چلے + سر اُٹھانے کا نتیجہ یہ ہو جو اِس پہلوان کو پیش آیا یہ کلام سنکر کسی نے جواب تک نہ دیا مگر نہنگ گرگ پیشانی کو بہت غصہ آیا اور اہل دربار کی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ تم لوگ بڑے نامرد ہو کہ ایک جوان نے یون تمھارے افسر کو ذلیل کرکے قتل کیا اور تم اُسکا کچھ نہ کرسکے اگر ہمارے بادشاہ کے دربار مین ایسی کوئی حرکت کرتا تو بہت ذلیل ہوتا تم کیا کرو تمھارا بادشاہ خود بزدل ہو اُسکا خود مارے خوف کے یہ حال ہو کہ مثل بید کانپ رہا ہو جبکہ بادشاہ کا یہ حال ہو تو تمکو لازم ہو یہ جو کلام نہنگ نے کیے

تو اہل دربار کو نہایت گران گذرے اُسکی طرف رخ کرکے کہنے لگے کہ ہم لوگ تو نامرد ہین مگر آپ بڑے مرد ہین آپ اِسکو سزا دین جو کچھ کہ آپکی راے مین آئے ہم لوگ تو انصاف پسند ہین محسن کش و ایلچی کش نہین ہین جو اپنا مہمان ہو اُس سے ساتھ بدی کے پیش آئین اور برائی کرین اُسکی سزا یہی ہی جو کہ اِس پہلوان نے پائی جو کہ کبھی کسی سے زیر نہوا تھا یون کہنے کو تو بے موت قتل ہوا خداوند طبیعت مجردہ کو غرور پسند نہین ہی یون ہی صحیح کہ ہم لوگ نامرد ہین مگر یہین کوئی مرد نہین معلوم ہوتا ہی سوا اِسکے اور یہ جو آپ نے کہا کہ تم کیا کرو تمھارا بادشاہ خود ہی بزدل ہی تو ہمارا بادشاہ تو وہ جری اور بہادر ہی کہ جسکی بہادری کی ہم تعریف نہین کر سکتے ہین مگر ساتھ ہی اِسکے کہ باغیرت بھی ہی اِسکے کا سننے کا سبب یہ ہی کہ یہ امر نہایت غیرت کا ہی کہ ایک شخص اپنا مہمان ہوا اور اُس سے بدسلوکی بھی کیجا وے خیر یہانتک تو غنیمت تھا کہ ایک مرتبہ نادانستگی مین ہو گیا جو کچھ کہ ہونا تھا اور جبکہ یہ دیکھ لیا کہ ہم اُسکے ہم پلہ نہین ہین بیکار کو ذلیل ہو نگے تو پھر وہ حرکت دوسری مرتبہ کیون کرے کہ جسکے سبب سے جان جائے اِس جوان نے خوب کیا کہ اُسکو قتل کر ڈالا ہمارے دربار سے ایک نامرد کو نکالدیا اِس جوان نے کیا برا کہا تھا کہ دم بھر کے واسطے تم اپنا دنگل مجکو دیدو کہ مین اُسپر بیٹھکر بادشاہ سے کچھ کلام کر لون یہ نرم زبانی کہا تھا اگر کچھ سختی کرتا تو ہان اُسکا یہ جواب تھا جو اُس پہلوان نے دیا تھا جو شخص کہ اپنے سے نرمی کرے تو آپ کیا اُس سے سختی سے پیش آتے ہین یہ تمھارے دربار کا طریقہ ہوگا اور یہ امر تمھارے بادشاہ کو گوارا ہوگا ہمارا بادشاہ ایسا نہین ہی یہ جو اہل دربار نے کہا تو اُسکو اور زیادہ غصہ آیا اور کہنے لگا کہ تم لوگ مجکو طعن کرتے ہو تو مین مثل تمھارے نامرد نہین ہون تمھارے طعن کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین پہلے ہی اِسکو سزا دینے کا قصد کر چکا ہون تم لوگ دیکھو کہ مین کیونکر اِس گستاخی کی اِسکو سزا دیتا ہون کہ یہ بھی یاد کرے گا کہ کسی بادشاہ کے دربار مین جا کر گستاخی کرنے کی یہ سزا ہی جو مین نے پائی ہی یہ کہکر مملوک بن مالک سے کہا کہ او جوان اِسقدر غرور نہ کر مین تیری گوشمالی کو موجود ہون یہ اہل دربار و بادشاہ بالکل بزدل اور نامرد ہین اور تیرا رعب اِن سب پر چھا گیا ہی یہ اب تجھ سے مقابلہ نہین کر سکتے ہین مین بڑی دیر سے پیچ و تاب کھا رہا تھا جب سے مین نے سُنا تھا کہ تو ظلم کرتا ہوا آتا ہی دربارگاہ پر بھی تو نے ظلم کیا مگر مین خاموش تھا کہ مجکو کیا غرض جو مین بولون کیونکہ یہ میرے بادشاہ کا دربار نہین ہی دوسرے مین بھی یہان نامہ لیکر آیا ہون کیون کسی کے دربار مین فساد کرون اگر میرا شہر یا میرے بادشاہ کا دربار ہوتا تو ابتک تو کب کا سزا کو پہونچ چکا ہوتا مگر اب مجھ سے صبر نہین ہو سکتا ہی کہانتک صبر کرون اور دل پر جبر کرون کوئی حد بھی ہی یہان اگر تو مین بودا ہو گیا سچ مثل ہی کہ صحبت کا یہی اثر ہوتا ہی کبھی بودون کی صحبت مین نہ بیٹھے ہمیشہ بہادرون کی صحبت پسند کرے اُسکی صحبت مین بزدل بھی جری ہو جاتا ہی یہ جو اُسنے کہا تو مملوک نے کہا کہ یہ تو ثابت ہو گیا کہ اِس دربار مین دو پہلوان تھے اور بڑے بہادر تھے ایک تو یہ کہ جو زمین پر پڑے ہی ہین کہ جنکے استخوان کا بھی پتہ نہین ہی اور صورت بھی نہین پہچانی جاتی ہی معذف گوشت معلوم ہوتے ہین دوسرے آپ کہ جنکی صورت دیکھکر نفرت ہوتی ہی واقعی سچ کہا ہی کہ جو جسکی اصل ہوتی ہی وہ اپنی اصل کی طرف ضرور عود کرتا ہی بقول سعدی شیرازی شعر عاقبت گرگ زادہ گرگ شود ٭ گرچہ با آدمی بزرگ شود ٭ یہ حرکتین آپکی اُسکی ہین جو کہ آپ کی ہمصورت

ہین جنکی صورت سے آپ مشابہ ہین یہی حرکتین اس جانور کی بھی ہوتی ہین یہ آپ نے سچ کہا ہی
کہ صحبت کا اثر ہوتا ہی مگر صحبت کا تو اثر ضرور ہوتا ہی لیکن یہ شاذ ہوتا ہی ہمصورت ہونے کا تو
بالکل اثر ہوتا ہی اُسمین کوئی فرق نہین ہوتا ہی بھلا وہ لوگ کیا ہم لوگون کی برابری کرینگے کہ جو کہ
جانور کی صورت ہون وہ انسان سے کیا مقابلہ کرینگے ایک حملہ مین مثل حیوان خائف کے فرار
کر جائینگے آپ خود نظر انصاف سے ملاحظہ فرمایئے کہ کب یہ امر ہو سکتا ہی کہ حیوان انسان
سے ہمسری کرے مین نے تو نہ کبھی دیکھا نہ سُنا شاید آپ نے دیکھا ہو یا سُنا ہو مگر مین نے تو
سوا ے آپ کے اور کسی کو حیوان صورت نہین پایا معلوم یہ ہوتا ہی کہ جہان کے آپ باشندے
ہین اُس ملک کے کل لوگ اِسی قسم کے ہین یہ بھی ایک قدرت خدا ہی کہ حیوان جو کہ عقل نہ رکھتا ہو
وہ اشرف مخلوقات کا ہم پلہ ہونے کا دعوے کرے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
مجھے بڑا عجب ہی کہ آپ کی صحبت کو کیونکر انسان گوارا کرتے ہین ثابت ہوتا ہی کہ جو لوگ مثل
انسان صورت اور حیوان خصلت ہین اور صورت مین بھی مثل آپ کے ہین وہ آپکی صحبت مین
آتے ہونگے اکثر جنگل مین آپکی بزم آراستہ ہوتی ہوگی جہان کہ آپ کے ہمصورت ہوتے ہونگے
میرے اِس کہنے کا آپ برا نہ مانیےگا مین یہ امر واقعی عرض کرتا ہون نہ کہ طعن سے اب جو
مملوک بن مالک نے کہا تو اہل دربار مین ایک قہقہہ پڑا بادشاہ بھی مُنھ پر رومال رکھکر مسکرانے
لگا اُسوقت کسی کو یہ خیال نہ رہا کہ بادشاہ موجود ہی بس بیخود ہوگئے اور لاکھ لاکھ ضبط کیا مگر ضبط
نہو سکا اُدھر اُسکو مملوک کے اِن کلامون اور اہل دربار کے ہنسنے پر بہت غصہ آیا اور تلوار
علم کرکے اپنے مقام سے اُٹھا اور طرف مملوک کے چلا یہان مملوک اُس دنگل پر بیٹھ چکا
تھا خاموش بیٹھا رہا جب وہ قریب پہونچا تو اُسوقت مملوک نے کہا کہ او گرگ پیشانی ذرا
اِدھر سنبھل کر آنا کیونکہ اِس طرف شیر نر بیٹھا ہوا ہی کدھر آتا ہی دیکھ مُنھ کی کھائیگا یہ کور رہنا اچھا نہین ہی
تو بھی مثل اُسکے سر کے بھل دوزخ مین جائیگا تیرے اُسکے معلوم ہوتا ہی کہ بڑی دوستی تھی
کہ اُسکے مرتے ہی تجکو بھی غصہ آگیا ارے اُسوقت اُسکی مدد کیون نہ کی کہ دونون ساتھ جاتے
اِسقدر جدائی بھی نہوتی ساتھ دونون سفر کرتے ایک دوسرے کا دمساز و ہمراز ہوتا مگر افسوس
کا مقام ہی کہ یہان کے لوگ بالکل آداب و قاعدے سے ماہر نہین ہین بادشاہ کی کچھ اصل
نہین جانتے ہین دربار کو رزمگاہ مقرر کر لیا ہی کہ جسکا جی چاہا تلوار علم کی اور اپنے مقام پر سے
اُٹھا اور مقابلہ کرنے لگا مجکو کچھ خوف نہین ہی اور نہ مین مقابلہ سے عاجز ہون اگر لاکھون ایسے
حیوان صورت آئینگے تو میرا کیا بنالینگے انسان انسان ہی حیوان حیوان ہی یہ کوئی نہ خیال
کرے کہ مین نے مقابلہ سے عاجز ہو کر یہ کہا بلکہ مین نے جلکر کہا کہ بادشاہ کا کوئی پاس نہین کرتا
ہی جو جسکے دل مین آیا وہ آمادہ ہوگیا اور لڑنے لگا گویا کہ خود مختار ہین مین نے تو پہلے ہی جیسے
اُسکو قتل کیا تھا تو آواز دی تھی کہ جسکو مقابلہ کرنا ہو یا عوض خون لینا ہو وہ آکر میرا سامنا کرے اگر
مجکو اِس امر کا کچھ خوف ہوتا تو مین کیون یہ صدا دیتا یہ جو مملوک نے کہا تو بادشاہ کو بھی خیال
آیا کہ واقعی یہ جوان سچ کہتا ہی کہ دربار کاہے کو ہی جنگگاہ ہی کوئی میرا رعب نہین مانتا ہی مین کوئی
نہین ٹھہرا میری حکومت بیکار ہی مین بادشاہ نہین ہون جو کوئی کہ میرا رعب مانے یہ خیال کرکے
صدا دی کہ او نہنگ گرگ پیشانی یہ دربار ہی نہ مقام رزم و پیکار خبردار کیا کرتا ہی یہ دربار تیرے

بادشاہ کا ہوگا کہ اُسمین تلوار چلتی ہوگی دربار نہوا کوئی بازار ہوگیا کہ ذرا ذراسی بات پر تلوار چلنے لگی
خوب کیا جو اِس جوان نے میرے پہلوان کو قتل کر ڈالا آپ کو بیکار غصہ آیا مین نے تو کوئی
آپ سے مدد کی خواہش نہین کی ہی جو آپ یون مقابلہ کرتے ہین بس بیٹھیے اِدھر آئیے
اب اُس جوان کے قریب نہ جائیے گا ورنہ بہت پشیمانی اُٹھائیے گا بادشاہ تو یہ کہتا رہا مگر اُسکو
نہنگ گرگ پیشانی اُس جوان یعنے مملوک بن مالک کے قریب پہونچ گیا اور جاتے ہی
تلوار کا وار کیا مملوک بن مالک نے تلوار کو خیال کر کے ذنگل پر بیٹھے بیٹھے جو جھکی دی تو
تلوار پٹ پڑی تلوار کا پٹ پڑنا تھا کہ انھون نے فوراً اُسکے پنجہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا جو دیا
تو وہ مُنھہ کے بھل فرش پر گرا تلوار تو مملوک نے لے لی اور ٹھوکر مارکر اُسکو کہا کہ بس اِسی مُنھہ
پر یہ دعویٰ تھا کہ مین سزا دونگا بس سزا دے چکے جب وہ چت ہوا تو اُسکے سینہ پر مع موزے
پانؤن رکھدیا اور کہا کہ جب مین جانون کہ تو میرے پانؤن کو ہٹا کر نکل جا تجکو اِسیقدر سزا کافی ہی
کیا قتل کرون تجھ ایسے حیوان صورت کو اور کیون اپنی تلوار کو تیرے خون نجس سے بھرون اُدھر
اِسکا دم سینہ مین رکنے لگا یہ معلوم ہوا کہ گویا پہاڑ سینہ پر رکھا ہوا ہی سانس پھولی جاتی ہی دم اُکھڑا ہی
بات نہین کیجاتی ہی تھوڑے عرصہ تک یون پڑا رہا مملوک نے خیال کیا کہ اِسکو یون ہی تڑپا کے
قتل کرو یہ تو دونون پانؤن اُسپر رکھے ہوئے بیٹھا ہی وہ اِس قدر سے تڑپ رہا ہی کہ اگر کہین
چھوٹ جاؤن تو اُٹھکر اپنے مقام پر چلا جاؤن اب کبھی اِس جوان سے نہ مقابلہ کرونگا جیسا کہ
مین نے غرور کیا اُسکی سزا پائی سب بادشاہ نے دیکھا کہ یہ جوان نہنگ کو نہ تو قتل کرتا ہی
اور نہ رہا صرف پانؤن سے دبائے ہوئے بیٹھا ہی تو کہا کہ اے جوان اِسکو چھوڑ دے جیسی اِسنے
حرکت کی ویسی اُسکی سزا پائی کوئی تیرا مقابلہ نہین کرسکتا ہی تو جس کام کو آیا ہی اپنا کام کر بس یہ اب
اپنی سزا کو پہونچ گیا ہماری خاطر سے اِسکی خطا کو معاف کر یہ جو بادشاہ نے کہا تو مملوک
نے بھی خیال کیا کہ ایسے سگ بازاری کو قتل کرنے سے کیا حاصل کوئی نام آوری نہوگی اور
دوسرے ایک شخص پر تیرا احسان بھی ہوتا ہی چھوڑ بھی دے یہ خیال کر کے بادشاہ سے کہا
کہ آپ بیکار اِسکی سعی کرتے ہین اِسکو یون ہی مرجانے دیجیے یہ لوگ اپنے کو بڑا بہادر اور جری
تصور کرتے تھے اب وہ اِنکی جرأت کہان گئی اب یہ کیون نہین میرے پنجہ سے نکل جاتے
ہین صرف زبانی جرأت تھی بادشاہ نے جواب مین کہا کہ آپ میرے کہنے کو مانیے اور
میرے حال پر رحم فرمائیے اِسکے قتل سے درگذریے مملوک بن مالک نے ہنسکر کہا
کہ اگر آپ کی یہی مرضی ہی تو لیجیے مین نے اِسکو چھوڑدیا یہ کہکر پانؤن اُسکے منھ پر سے اُٹھالیے
اور کہا کہ جا دور ہو او حیوان صورت بادشاہ کو دعا دے اور احسان مان کہ جسکی بدولت تیری
جانبری ہوئی ورنہ یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری روح نکل جاتی اب کبھی کسی سے ایسے کلام
نہ کرنا وہ اِس امر کو غنیمت خیال کر کے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور سر جھکائے ہوئے اپنے مقام
پر آکر بیٹھ رہا جب فساد برطرف ہوگیا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اِس پہلوان کی لاش یہان سے
اُٹھائی جاوے اور دوسرا فرش کیا جاوے بموجب حکم اُسی وقت سب بند وبست ہوگیا
جب سب دربار مین بیٹھ چکے تو اُسوقت بادشاہ نے ساقی کو اشارہ کیا کہ شراب پلا اُسنے
جام لبریز کر کے پہلے روبرو بادشاہ کے پیش کیا وہ اِسکے ہاتھ سے جام لے کر پی گیا اُسکے بعد

ساقی نے دوسرا جام لبریز کیا اور سامنے مملوک کے لایا مملوک نے اُلٹا ہاتھ مارا کہ جام فرش پر گر کے چور چور ہو گیا تمام فرش شراب سے خراب ہو گیا اور یہ کہا کہ ہمارے مشرب مین کافر کے یہان کی چیز حرام ہی پھر ہم کیونکر شراب پیتے یہ جو مملوک نے کہا بادشاہ خاموش ہو گیا اور اہل دربار بھی دم بخود ہو کر رہ گئے کسی کو یہ جرأت نہوئی کہ جواب دیتا بعد تھوڑی دیر کے بادشاہ نے مملوک سے دریافت کیا کہ آپ نے یہان کیون قدم رنجہ فرمایا اور بڑی تکلیف اُٹھائی کچھ اسکا سبب نہ معلوم ہوا مملوک نے کہا کہ یہ امر سب کو معلوم ہی کہ مین نامہ لیکر آیا ہون اور نامہ بر ہون پھر دریافت کیا جاتا ہی کہ کیون قدم رنجہ فرمایا اس کافر کے قتل کرنے کو قدم رنجہ کیا تھا سو اُسکو قتل کیا اور نامہ لایا ہون بادشاہ نے کہا کہ کسکا نامہ لائے ہو لاؤ وہ نامہ کہان ہی مملوک نے کہا کہ مین نامہ اُس شخص کا لایا ہون کہ جو شاہنشاہ مالک ہفت کشور و شاہ بحر و بر ہی انجم سپاہ فلک بارگاہ ملک پاسبان حاتم رفعت سکندر صولت جمشید حشمت فریدون منزلت دارا شوکت اعنی دارا بن جمشید کیوان خدیو نوشیروان عادل و صاحبقران بن صاحبقران رستم دوران اسفندیار زمان ہلال رکاب فلک شجاعت کے آفتاب مالک تاج و تخت سلیمان بخت مریخ صولت اسد نیستان جرأت یعنی صاحبقران بدیع الملک نوجوان کا میرے پاس ہی مگر اُسمین چند شرطین ہین جب تم اُنکو قبول کر لوگے تو نامہ دیا جائیگا ورنہ واپس لیجاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ وہ شرطین بیان کرو تاکہ مین بھی سنون اگر مجھ سے ادا ہو سکین تو مین بجالاؤن مملوک بن مالک نے کہا کہ پہلی شرط یہ ہی کہ گیارہ قدم نامے کی تعظیم کرو اور سات قدم میرے دوسری شرط یہ ہی کہ گیارہ سلام نامے کو اور سات سلام مجھکو کرو تیسری شرط یہ ہی کہ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی نامہ پر سے اور سات میرے اوپر سے نثار کرو اُسکے بعد دست بستہ ہو کر مؤدب کھڑے ہو کر نامہ لو اور اُسکو سر پر رکھو اور اُسکو بوسہ دو اُسکے بعد پڑھو مگر اسکا خیال رہے کہ یہ نامہ ہی اسمین کلام نرم و سخت دونون ہوتے ہین اگر غصہ آئے تو نامہ پر نہ اُتار دیجئے گا اُسکو نہ چاک فرمائیے گا صرف اُسکا جواب جو آپکو منظور ہو خواہ جنگ خواہ صلح تحریر فرما دیجئے گا اگر آپ نے نامہ سے کچھ بدسلوکی کی تو یہ یاد رہے کہ پھر دربار مین وہ تلوار چلے گی کہ تمام دربار لالہ رنگ ہو جائیگا ایک تن پر سر نظر نہ آئیگا آپکی خیر نہوگی پہلے مین آپ کو اپنی جان پر کھیل کر قتل کر ڈالونگا اُسکے بعد میرا یہان سے زندہ جانا محال ہی کیونکہ یہان ہزارون پہلوان ہین جبتک میرے ہمراہیون کو خبر ہوگی اُسوقت تک یہان میرا خاتمہ ہو جائیگا آئندہ آپکو اختیار ہی بادشاہ نے یہ تقریر سُنکے تامل کیا اور خیال کیا کہ یہ شرطین تو بہت مشکل ہین کیونکر ادا کر سکتا ہون اگر نہین ادا کرتا ہون تو نامے کے حال سے آگاہ نہونگا کیا تدبیر کرون کیونکر نامہ لون اسی فکر مین مبتلا ہی کچھ بن نہین پڑتا ہی آخر کو کہا کہ آپ شرائط بیان کر چکے مملوک بن مالک نے کہا کہ جی ہان اگر آپکو قبول ہون تو ادا فرمائیے ورنہ جواب سے سرفراز فرمائیے مملوک نے یہ جو کہا تو بادشاہ نے اُسکے جواب مین پھر کہا کہ گو کہ یہ شرائط بہت دشوار ہین ہزارون نامے آئے کسی مین یہ شرائط نہ تھے ہم اسکو نہین جانتے ہین مگر ہمکو نامے کا اشتیاق ہی بدین سبب ہم ان شرطون کو قبول کر کے ادا کرتے ہین یہ کہکر حکم دیا کہ لاؤ گیارہ کشتیان زر و جواہر کی برائے نثار نامہ بموجب حکم خزانہ

سے سب کشتیان درست ہوکر آگئین بادشاہ نے پہلے تعظیم کی گیارہ قدم نامہ کے اور سات
قدم مملوک بن مالک کے اِسی طرح سلام بھی کیے بعد اِسکے زر و جواہر نثار کیا اُدھر
کشتیان اُٹھاکر جواہر اُچھالا لوگ لوٹنے کو چلے اُدھر خواجہ خضران نے جال مارکر سب مال
نذر زنبیل کیا ایک خرمہرہ کسی کے ہاتھ نہ آیا سب منھہ دیکھا رہگئے ایک نے دوسرے سے
کہا کہ تونے سب مال لیلیا مجکو کچھہ نہ ملا یہ کونسی بات تھی سب ملکر حصہ بانٹ کر لیتے نہ یہ کہ ایک
نے لیلیا یہ کیا دستور رہی اُسنے جواب دیا کہ کیا خوب اپنی ہائی دوسرے پر گنوائی کوئی مردے
پر طوفان کرتا ہی یہان تم جیتے جی میرے اوپر بہتان رکھتے ہوین تو ابھی تمھارے پاس
موجود ہون کہین گیا بھی نہین ہون کہ رکھہ آیا ہون گا اُسنے کہا کہ اِس سے کچھہ حاصل نہین ہی
خیر اِسی مین ہی کہ مجکو بھی حصہ دو ورنہ مین زبردستی لیلونگا اُسنے جواب دیا کہ واہ واہ کیا خوب
یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آؤ ہم لڑین اُسنے کہا لڑے میری بلا اُسنے کہا بلا لگے تیرے سر کو بس لڑائی ہونے
لگی بھلا یہ تو فرمایئے کہ مین نے کیا مقام مبرزین رکھہ لیا مین عذر کرتا ہون کہ مین نے ایک خرمہرہ
نہین پایا اور آپ کو یقین نہین آتا ہی اگر یہی خیال ہی تو نہین بھی پایا تو بھی پایا جو آپ سے بنائے
بن سکے میرا اپنا لیجیے گا مین موجود ہون یہ اُسکا کہنا تھا کہ وہ اُس سے لپٹ گیا باہم کشتی ہونے
لگی یہان تو آپس مین فساد ہو رہا ہی وہان دربار مین بعد نثار زر و جواہر کے یقین نخود درست
نے تخت پر کھڑے ہوکر جس طور سے کہ مملوک نے کہا نامہ لیا اور سر پر رکھا بوسہ دیا اور
آنکھون سے لگایا اُسکے بعد دبیر کو دیا کہ اِس نامے کو آواز بلند پڑھو تاکہ اہل دربار بھی سُنین یہان
مملوک اِس قصد سے دست بقبضہ ہو بیٹھا ہی کہ اگر مین نے تیور بد پائے تو مین اِسکی چھاتی پر چڑھتا
پہلے بادشاہ کو تو قتل کر ڈالونگا بعد اُسکے جو کچھہ ہوگا دیکھا جائیگا یہ میرے ہاتھ سے کہان
جاتا ہی اُدھر دبیر نے لفافہ کو چاک کرکے نامہ کو نکالا پہلے اُسکو ایک نظر دیکھا بعد اُسکے
پڑھنے لگا اُس نامے مین پہلے حمد خداوند کریم تحریر تھی اور یہ تحریر تھا کہ تعریف اُس خالق اکبر
کو سزاوار ہی کہ جسنے تمام عالم کو ایک لفظ کن مین خلق کیا اور سجدہ بھی اُس کریم و رحیم اور خالق
کو زیبا ہی کہ جسنے حور و غلمان و ملک و جن و بشر و شجر و حجر و شمس و قمر و زمین و آسمان و تحت و فوق کو
اور جنوب و شمال و مشرق و مغرب و ستارہ و سیارہ و دوزخ و بہشت و دیو و پری و دریا و وحش و طیور
چرند و پرند اِن سب کو جسنے کہ پیدا کیا وہ لائق بندگی و پرستندگی ہی وہ اِن سب کا خالق اور پیدا
کرنے والا ہی اُسنے ایک لفظ کن سے یہ تمام عالم پیدا کیا انبیاے برحق و مرسل مطلق اُسنے
ہم سب کی ہدایت کے واسطے خلق کیے کہ جنھون نے ہمکو راہ ضلالت سے نکالکر شاہراہ
ہدایت پر پہونچا دیا اگر وہ اُنکو خلق نہ کرتا تو تمام عالم مین تاریکی کفر رہتی مثل شب تاریک کے تمام
دنیا مین اندھیرا رہتا اگر وہ لوگ نہ آتے تو ہمیشہ تاریکی رہتی اُنکے قدم مبارک کی برکت سے
نور ایمان تمام جہان مین پھیل گیا اور چراغ ایمان کا تمام جہان مین اُجالا ہوگیا سراج ہدایت
سے تمام دنیا منور ہوگئی روشنی شمع نور ایمانی نے تمام خلقت کو روشن کر دیا جسکے دل مین نور
ایمانی نے جگہ پائی اُسنے راہ ضلالت کو ترک کرکے شاہراہ ہدایت قبول کی ورنہ تمام
مخلوق خدا کفر پرست تھی کوئی بت کی پرستش کرتا تھا کوئی گوسالہ پرست تھا جبکہ انبیا آئے تو
انھون نے سب کو کفر سے نکالکر سر چشمہ ہدایت پر پہونچایا یہ سب اُن لوگون کے قدم کے

طفیل

نور کا سبب تھا کہ عالم عالم خدا کی بندگی کرنے لگا ورنہ کبھی نہوتا تمام دنیا حالت کفر مین مبتلا رہتی
کسی کو یہ نہ نصیب ہوتا کہ ایمان کو پہچانتا سوا اُسکے کفر وضلالت کے اور کچھ نہوتا اُسنے پیغمبرون
کو بھیجکر دین حق کا رواج دلوایا روشنی سراج دین نے سب کے قلب سیاہ کو روشن کردیا جنکی
اصل خلقت مین کفر تھا اور بسبب تاریکی کفر کے قلب سیاہ ہوگئے تھے اُنھون نے
دین حق قبول نہ کیا آخر کو دوزخ اُنکا مقام ہوا جنھون نے دین حق قبول کیا تو اُنکے واسطے
بہشت عنبر سرشت مین جگہ قرار دی گئی لہذا یہ دین خود پرستی جو کہ تم رکھتے ہو بالکل مہمل و باطل ہی
بھلا بندے مین کب قدرت ہی کہ وہ اپنی بندگی کر سکے اُسکو اپنی پشت کی تو خبر نہین ہی کہ کیا
گذرتی ہی وہ کیا دنیا کی خبر رکھیگا سجدہ و بندگی اُسکے واسطے ہی کہ جسنے حضرت آدمؑ کو بغیر
ماں باپ کے خلق کیا اور اشرف مخلوقات کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور وہی لائق
بندگی ہی کہ جو سب کا پیدا کرنے والا ہی جسکی تعریف وحمد مین پیغمبر جو کہ اُسکے برگزیدہ تھے
عاجز رہے اور وہ اُسکی کنہ ماہیت تک نہ پہونچ سکے اور سوائے عجز کے کچھ نہ بیان
کرسکے حکمائے ماسبق نے اُسکی ماہیت کے دریافت مین کیسی کیسی عقل آرائی کی کہ اصل
ماہیت اُسکی دریافت کرین مگر اُنکی عقل تیز نے بالکل رسائی نہ کی جب حد سے بڑھنے کا
قصد کیا تو عاجز ہو کر رہگئے جبکہ عاجز ہوئے تو کسی نے تو عجز کو یون ظاہر کیا کہ خدائی کرنے
لگا مگر اِسکا انجام کیا ہوا کہ قعر جہنم اُسکا مسکن قرار دیا گیا اِس دنیا مین ذلیل ہوا کوئی مجذوب ہوکر
رہگیا وہ اُسکی ذات ہی کہ جہان عقل کل عاجز ہی زبان ناطقہ لال ہی قلم مین یہ قدرت کہان کہ کُچھ سکے
اوصاف تحریر کرسکے روشنائی بسبب اپنی تیزی کے عاجز ہی قلم با وصفیکہ دو زبان مشہور ہی
مگر اُسکی بھی زبان لال ہی بشر کی کیا مجال جو اُسکی صفت وثنا کر سکے بقول شاعر شعر تو ان در
بلاغت بسحبان رسید ٭ نہ در کنہ بیچون سبحان رسید ٭ لہذا مین کیا ہون جو اُسکی حمد وثنا بیان کرسکون
اب مین اصل مطلب کو بیان کرتا ہون اب لیقین خود پرست ذرا عقل سے کام لو اِس
باطل پرستی کو ترک کرو اور راہ راست کو اختیار کرو کیون اپنے کو دیدہ ودانستہ راہ
ضلالت مین سرگردان رکھتے ہو جبکہ اُس حاکم کے روبرو جو کہ سب کا مالک ہی بروز قیامت
اِستادہ ہوگے اور وہ سوال کریگا کہ تونے کیا مذہب اختیار کیا تھا اور اپنے کو سجدہ کراتا
تھا اور خدا جانتا تھا کیا تجکو اِس دن کی خبر نہ تھی کہ کوئی ہمارا مالک و پیدا کرنے والا ہی جب وہ
ہمسے سوال کریگا تو اِسکا جواب ہم کیا دینگے اور جبکہ وہ ہمسے یہ سوال کریگا کہ ہمنے ہدایت
کے لیے پیغمبر بھیجے تھے اُنسے بھی تم لوگون نے برائی کی جبکہ اُنھون نے تمکو ہدایت
کی تو تمنے اُنکو ساحر کہا اے لیقین خود پرست وہ دن بڑی قیامت کا ہوگا زمین و آسمان
مس و آہن کا ہوگا آفتاب سوا نیزے پر ہوگا اُسدن مُنھ آفتاب کا عرصۂ محشر کے جانب
ہوگا وہ ایسا وقت ہوگا کہ کل انبیا نفسی نفسی کہتے ہونگے اور سب عرق مین غرق ہونگے
ہر اعضا گواہی دینگے جو جس سے فعل کیا ہوگا وہ بیان کریگا اُسوقت سوائے اپنے
اعمال کے کوئی دوسرا نہوگا اُسوقت بتاؤ کہ تم کیا کروگے تمپر کیا منحصر ہی بہت سے ہونگے
کہ جنھون نے دعوی خدائی کے کیے ہین وہ اُسی حالت کفر مین دنیائے فانی سے گئے
ہین اُنکا مکان دوزخ ہی اے لیقین خود پرست خیال کرنے کا مقام ہی کہ کیسے کیسے لوگ

کہ جنھون نے خدائی کی اور ایک عالم کو گمراہ کیا مثل نمرود و شداد و فرعون و بخت النصر
کے کہ یہ لوگ بادشاہ تھے مگر دعوی خدائی کرتے تھے تمنے کتابون مین دیکھا ہوگا کہ کس
ذلت و خواری سے مارے گئے کوئی غرق دریا ہوا کسی پر افواج پشہ مسلط ہوئی کوئی حسرت
بہشت تعمیر کردہ خود دل مین لئے دنیا سے چلا گیا اُسکو اُسکی دید نصیب نہوئی صرف ایک قدم کا
تو گنہگار رہی عجب رنگ روزگار ہی کہ یہان جو ثروت ہوئی تو خدائی کرنے لگے مگر اِس دن
کی خبر نہتھی اِنکے علاوہ خیال کرو کہ لقا ایسا بادشاہ جو کہ ہیجدہ ہزار ملک پر بادشاہ ہوا اور
حکومت کرے اور جو ستھہ لاکھہ کا لشکر ہمہ وقت زیر قیطول پڑا رہے اور وہ مردود اپنے
کو خدا کہے اور لوگ اُسکو سجدہ کرین اور بخدائی اُسکو مانین ملکون ملکون اُسکی خدائی کے
ڈنکے بجین اُسکو صاحبقران ریل نے یون تباہ کیا کہ برسون مارا مارا پھرا اور کہین اُسکو پناہ نہ
ملی آخر کو کس ذلت و خواری سے قتل ہوا اُسکی خدائی نے کچھ کام نہ کیا ہمیشہ تقدیرین بنایا
اور بگاڑا کیا اور اپنے بندون سے کہا کہ جو جو قتل ہوگئے ہین اُنکو مین ابکی دور ورزمین زندہ
کرونگا وہ لوگ اُسکے کہنے کو یقین واثق تصور کرتے تھے اور یہ کہتا تھا کہ یہ بھی بندے
میرے ہین مین اِنکو پیدا کرکے بھول گیا یہ خوانی بندے ہین انکا زمانہ مرگ مجکو یاد نہین
رہا جب مجکو اِنپر غصہ آئیگا تو سب کو ایک مرتبہ خاک سیاہ کردونگا ایک کو بھی نہ رکھونگا
آخر کو آپ ہی خاک سیاہ ہوگیا اُنکا کچھ نہ کرسکا اِسی طور سے اور خدائیان ہمارے آبا
واجداد نے برباد کین مثل زبرجد شاہ و ثمرات سخن گو و بقیاے زرین تن کے
کسی سے ایک موے جسم ہمارہ اکم نہوسکا یہانتک کہ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ زمانہ صاحبقران
ثانی مین زمرد ثانی و فرعون ثانی و نمرود ثانی نے کیسے کیسے زور باندھے اور کیا
اُلوالعزمی کے ساتھ خدائی کی مگر کس ذلت کے ساتھ قتل ہوے تمہارے دیکھنے کا
مقام ہی اور خیال کرنے کی جگہ ہی اگر عقل سلیم اور ذہن فہیم رکھتے ہو تو خیال کرلوگے کہ
آئینہ اندام جادو جو کہ طلسم آئینہ مین خدائی کرتا تھا کیونکر ہم لوگون کے ہاتھ سے عاجز
ہوکر بھاگا ہی اور ایوان نہ طاق مین پناہ لی ہی ذرا نظر انصاف سے دیکھو کہ یہ کیسی خدائی ہی
اور کس قسم کا خدا ہی کہ بندون کے ہاتھ سے یون بھاگا بھاگا پھرے اور جاے پناہ
نہ ملے حیف ایسے خدا پر اور لعنت ایسے بندون پر جو کہ اُسکی یہ حالت دیکھین اور پھر اُسکو
اپنا خدا کہین یہ خیال کرلو کہ یہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی دونون مثل اُن مشرب سابق
کے برباد ہوجائینگے سواے مذہب اِسلام کے کوئی مذہب دوسرا باقی نرہیگا انصاف کی جگہ
ہی جو کہ ایک قطرۂ نجس سے پیدا ہو اور حالت جنین مین اسکی پرورش کس چیز سے ہو جو کہ
نجس ہو وہ اپنے کو خدا کہے خدا وہ ہی کہ جسکے نہ مان ہی نہ باپ لڑکا نہ لڑکی نہ ہاتھ نہ پانون
نہ شکم نہ پشت نہ سر نہ صدر و کمر نہ گوش و بینی نہ چشم نہ ابرو رکھتا ہو یا وہ خدا ہی کہ جسکو ہر قسم کی
ضرورت ہو نفس امارہ بھی پاس ہو شیطان اُسپر مسلط ہو اور بستہ ضرور یہ کا محتاج ہو کھانے پینے
بول و براز کرے کتابون سے تو ثابت ہی کہ خدا ایک بقعۂ نور ہی اسکو کسی نے آجتک دیکھا
نہین اور نہ کوئی دیکھے گا اُسکے دیکھنے کی کوئی تاب نہین لاسکتا ہی ایک مرتبہ زمانہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام مین اُنکی امت نے خواہش کی تھی تو ایک ایسی برق چمکی تھی کہ کوہ طور ایسا

پہاڑ جلکر سرمہ ہوگیا اور تمام لوگون کو غش آگیا یہ صرف ایک ادنی جلوہ تھا بھلا وہ کونسی آنکھین ہین جو اُسکے جلوے کو دیکھ سکین نہ یہ کہ خدا سب ننگے روبرو بیٹھا ہو لڑکی لڑکا رکھتا ہو جو رو بھی ہو مان باپ بھی ہون تمام اعضاے انسانی اُسکے جسم مین موجود ہون جو جو ضرورتین بندون کو ہوتی ہین وہ اُسکو بھی ہون اور سب کتابون مین یہ تحریر ہی کہ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہی اور نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہی وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا یہ سب کے سب اُسکی قدرت سے پیدا ہوے ہین جنمین یہ اوصاف ہون وہ خدا ہی یا جنمین مثل ہمارے تمھارے حرکتین ہون وہ خدا ہی یہ کیا باطل پرستی ہی تم کیون اپنے کو سجدہ کرتے ہو اِس کفر کو ترک کرو مذہب حق اور ملت بیضا اختیار کرو اپنی گمراہی کو چھوڑو مین تمکو نصیحت کرتا ہون ورنہ یہ خیال کرلو کہ یہ ملک مثل اُن ملکون کے تباہ ہوگا اِسپر بھی غضب حق نازل ہوگا مین اب بغیر اِسلام آباد کیے اِس ملک کو یہان سے نہ جاؤنگا تمکو لازم ہی کہ فی الفور دیکھتے ہی اِس نامہ کے غاشیۂ اطاعت دوش ہوش پر رکھکر میری خدمت مین حاضر ہو اور میری اطاعت اور فرمانبرداری کرو اور مذہب خود پرستی ترک کرو آیندہ اختیار رہی یہ خیال کرلو کہ اب مین یہان سے بغیر اِس شہر کے لیے ہوے قدم آگے نہ رکھونگا چاہے آسانی ملے چاہے بجنگ مجکو اِسکی کچھ پروا نہین ہی مین نے تو اُسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی بموجب مضمون شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید ٭ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ٭ مین یہ چاہتا ہون کہ کیون یہ ملک بھی مثل اُن ملکون کے تاخت وتاراج ہو مین تو شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے موجود ہون اگر تمکو یہ مد نظر ہی کہ تمھاری حکومت برقرار رہے تو میرے پاس آؤ مین تمکو کلمۂ توحید بتادون قعر ضلالت سے نکالکر چشمۂ ہدایت پر پہونچا دون اِس خودی کو ترک کرو اپنے خالق کو پہچانو وہ سب کا رزق دینے والا ہی اور وہ ایسا کریم ہی کہ شان مین جسکی شاعر کہتا ہی شعر چنان پہن خوان کرم گسترد ٭ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد ٭ وہ ایسا کریم ہی کہ اپنے دشمن و دوست سب کو رزق دیتا ہی اُسکے خوان نعمت سے کیا دوست کیا دشمن کوئی محروم نہین رہتا ہی جو اُسکو بخدائی مانتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اور جو اپنے کو خدا سمجھتا ہی وہ بھی رزق پاتا ہی اُسکے نزدیک دوست و دشمن یکسان ہین وہ کسی پر دنیا مین ظلم نہین کرتا ہی اِن سب امرون کا انتقام اُسنے قیامت کے دن پر محول رکھا ہی اُس روز وہ سب کو سزا اور جزا دیگا ظالم کا دشمن ہی ظلم کو گوارا نہین کرتا ہی عدل اُسکی ایک صفت ادنا ہی انصاف پسند ہی عادل کو بہت دوست رکھتا ہی مین کہانتک اُسکے اوصاف تحریر کرونگا جہانتک تحریر کرونگا کم ہونگے دفتر کے دفتر مملو ہوجاوینگے برسون نہ ختم ہونگے یہ مقام اُسکے تحریر کرنے کا نہین ہی جب میرے تمھارے باہم گفتگو ہوگی اُسوقت مین زبانی بیان کردونگا اب مین اپنے نامے کو ختم کرتا ہون اصل مطلب میرا یہ ہی کہ تم میری اطاعت کرو مذہب خود پرستی کو ترک کرو مذہب اِسلام قبول کرو اپنی زندگی و دولت کو میرے ہاتھ سے نہ برباد کراؤ آیندہ تمکو اختیار ہی مین سمجھا چکا اگر صلح منظور ہی تو ویسا جواب تحریر کرو اور اگر جنگ کی خواہش ہی تو آمادۂ جنگ ہو جسکو خدا فتح دے اور جسکو شکست دے جسکا مذہب حق ہو جسکا باطل حق و باطل کو مین جدا کرکے دکھا دونگا اِس کفر پرستی کو آب تیغ سے مین دھو دونگا یہان بھی

دین کا نشان نصب کرونگا اگر میرا مذہب حق ہوگا ورنہ تم بھی کرنا مین تمھاری اطاعت کرونگا کسی قسم کا عذر نہ کرونگا مین منصف ہون انصاف کو دوست رکھتا ہون مین تو اسی واسطے شہر بشہر دیار بدیار پھرتا ہون کہ کوئی تو مجکو اپنے مذہب کے حق ہونے کی دلیل بتادے اور مذہب حق ثابت کردے مگر کسی نے آجتک ایسا نہین کیا یا اطاعت کی یا جنگ کرکے اپنے مالک کو تباہ کیا لہذا اب مین کہانتک اپنے نامہ کو طول دون بس اِس شعر پہ نامہ ختم ہی شعر اگر جنگ اجوئی ندارم درنگ * وگر صلح خواہی نخواہیم جنگ * دیگر منت انچہ حق بود گفتم تمام * تو دانی دگر بعد ازین والسلام * یہ جو نامہ دبیر نے آواز بلند پڑھا تو اہل دربار ولقین خود پرست سب سنکے خاموش ہوگئے بڑی دیر تک حالت سکوت مین بیٹھے رہے بعد اُسکے یقین خود پرست نے مملوک بن مالک کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اِسکا جواب تو مین تحریر کرونگا مگر مین زبانی تمسے اِسقدر کہتا ہون کہ تمھارے مالک نے خداے نادیدہ کی بہت کچھ تعریف لکھی ہی اور سب مذہبون کی مذمت کی ہی یہ سچ ہی کہ جو شخص جو مذہب رکھتا ہی وہ اُسکی تعریف کرتا ہی نہ کہ اِسقدر جیسا کہ بدیع الملک نے کی ہی میرا تو یہ مختصر جواب ہی کہ مین کبھی اپنا مذہب نہ ترک کرونگا چاہے جان جائے چاہے رہے یہ تو کبھی نہوگا کہ مین اپنا مذہب قدیم ترک کرون مین جنگ وجدل سے نہین ڈرتا ہون اگر اُنکے پاس تلوار آبدار ہی تو مین بھی شمشیر شرربار باندھتا ہون کوئی نامرد نہین ہون کہ اُنکے اِس ڈرانے سے خوف کھا کر اُنکی اطاعت کرون مین نے سمندر جادو کی تو اطاعت کی نہین اُسکا تو مذہب قبول کیا نہین جو کہ اسوقت سب طرح کی قدرت رکھتا ہی ساحر بھی ہی جو چاہتا سحر سے مجھسے قبول کرا لیتا مگر نہین صرف اُسنے اِسقدر امر پر اکتفا کی کہ مجھسے خراج لینا گوارا کیا مگر یہ نہ کیا کہ مذہب کے بابت کسی امر مین دخل دیا * یہ تو کبھی نہوگا چاہے وہ جنگ کرین چاہے صلح یہان کچھ پروا نہین ہی اور نہ خوف ہی یہی گویی میدان ہی جنکو خداوند طبیعت مجبر دہ فتح دین وہ حکومت کرے یہ وہ خداوند ہین کہ ہر ایک کے پاس موجود ہین بھلا ایسے خدا کو کیونکر ترک کیا جائے جو کہ ہر ایک کے جسم مین موجود ہو ہر ایک اپنا خدا آپ ہی اگر اپنا خدا آپ نہو تو اپنی پرورش نہین ہوسکتی ہی کیونکہ جب ہم فکر معاش کرنے کی کوشش کرتے ہین تو جب ہم اپنی پرورش کرتے ہین تو ہم خود اپنی حیات کے باعث ہین ابھی ہم وہ اسباب جمع کرتے ہین کہ ہم زندہ رہین اور وہ اشیاے قوی کھاتے ہین کہ جس سے خون پیدا ہو قوت جسمانی مین ترقی ہو روح مین تازگی ہو یہ سب چیزین ہمنے عقل سے دریافت کین اپنے جسمون کو صاف رکھتے ہین کیونکہ صفائی باعث زندگی ہی جب ہم اپنے مین کوئی خرابی پاتے ہین تو وہ خوشبو یا وہ چیز جو کہ اُس خرابی کو دفع کرتی ہی استعمال کرتے ہین جہان ہمسے ذراسی غفلت ہوگئی ہم فنا ہوگئے کوئی نہ ہمارا پیدا کرنے والا ہی نہ ہم کسی کے پیدا کیے ہوے ہین ہماری طبیعت مجبر دہ ہماری خدا ہی جبتک ہم اپنی روح کی ترقی کرتے رہتے ہین اُسوقت تک ہم زندہ رہتے ہین جہان ہمنے اُسکی صفائی سے غفلت کی موت آگئی گلہاے رنگارنگ جنکو کہ حکماے سابق اپنی عقل سے دریافت کرکے چھوڑ گئے ہین وہ ہماری زندگی کا باعث ہی ہر بشر اپنا

خدا ہی ہم مین وہ قوتین جمع ہین جنسے ہم سب ان باتون کا امتحان کرسکتے ہین قوت شامہ قوت لامسہ قوت باصرہ قوت ذائقہ قوت سامعہ یہ ایک مادہ ایسا پیدا ہوتا ہی کہ جسکے سبب سے یہ قوتین پیدا ہوتی ہین ایک قوت وہ ہی کہ جب زن و مرد ایک جا ہوسے تو دوسری شکل بننے کی تدبیر ہوئی کہین ایسا ہوا ہی کہ بغیر مرد و عورت کے اکٹھا ہوے کوئی صورت ظاہر ہوتی ہی بس جب وہ مادہ جمع ہوا اور یہ امر ظہور مین آیا جب صورت بنگئی اُسوقت سے وہ اپنی زندگی کی فکر کرنے لگا یہ تو چیزین حکماے سابق کی ایجاد کی ہوئی ہین محاصل اِس کلام کا یہ ہی کہ ہر ایک اپنا آپ خدا ہی اُسکو اپنی بندگی کرنا زیبا ہی نہ کوئی خدا ہی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہی جب طبیعت نے جس طرف رغبت کی وہ چیز ہمکو پسند آئی بھلا کوئی ہمکو ایسا شخص بتادے کہ نہ کھاتا ہو نہ پیتا ہو نہ صفائی جسم کی ترکیب کرتا ہو اور زندہ ہو جبتک وہ یہ تدارک نہ کریگا کبھی اُسکی زندگی نہوگی بس اِسی امر سے ثابت ہی کہ انسان خود اپنا خدا ہی مین کہانتک اِسکی دلیل بیان کرون ہر دلیل سے ثابت ہو سکتا ہی بہت بڑی دلیل تو یہ ہی کہ جب انسان کی طبیعت علیل ہوتی ہی تو اُسوقت مین وہ وہ اجزا استعمال کرتا ہی جو اُس مرض کو دفع کرتے ہین بھلا کوئی تو ایسا کرے کہ وہ اجزا استعمال نہ کرے کبھی زندہ نہ رہیگا بس ثابت ہوا کہ اُسنے جو عقل سے دریافت کیا تو اُسکی طبیعت مجردہ نے اُسکو بتایا کہ تو یون کر تو تیری زندگی ہوگی بس اُسنے استعمال کیا وہ زندہ رہا جب اُسنے اُسکے خلاف کیا تو فنا ہو گیا ہی بس اِس دلیل سے بھی اثبات اِس امر کا ہو گیا کہ طبیعت مجردہ ہر شخص کی خدا ہی مملوک بن مالک نے کہا کہ آپ یہ تقریر کر چکے یا ابھی کچھ باقی ہی اگر باقی ہو تو بیان فرمائیے ورنہ مین بھی جواب دون یقین خود پرست نے کہا کہ میری تقریر تو بہت طولانی ہی اور بہت سی دلیلین ایسی ہین کہ جس سے مذہب خود پرستی ثابت ہی مگر کہانتک بیان کرون اُنکو خود معلوم ہونگی میرے نزدیک تو یہ مذہب حق ہی اُسکے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی مملوک نے کہا کہ اگر یہ مذہب حق ہوتا تو اُسکی دلیلین ایسی ہوتین کہ کبھی کوئی اُنکو نہین رد کر سکتا آدمی کو زیبا ہی کہ جو دلیل کرے یا دعوی کرے تو اُسکو باسند اور ایسی دلیلون سے ثابت کرے کہ دوسرا اُسکو رد نہ کر سکے یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا اِسکو ایک طفل بھی رد کر سکتا ہی پہلے تو آپ بیان فرمائیے کہ یہ جو کچھ آپ نے بیان کیا یہ کیونکر خلق ہوے اِنکا کوئی بنانے والا بھی تھا یا نہین بس آپ ہی کے قول سے یہ امر ثابت ہی کہ کوئی نہ کوئی اِسکا پیدا کرنے والا ہی کوئی اِنکا خالق ضرور ہی یقین خود پرست نے کہا کہ کیونکر میرے قول سے ثابت ہی مملوک نے کہا کہ آپنے بیان کیا کہ جبتک مرد و عورت اکٹھا نہین ہوتے ہین تبتک صورت انسانی نہین پیدا ہوتی ہی تو اب یہ امر ثابت ہو گیا کہ مرد و عورت کا اکٹھا ہونا ضروری ہی اب یہ امر لائق غور رہی کہ کیونکر شکل بنی ہی اُسکے بننے کا کیا سبب ہوتا ہی اِسکا ثبوت آپ نے کچھ نہین بیان کیا صرف اِسی قدر آپ بیان کرکے رہگئے آپ مجھ سے سنئیے کہ جب مرد و عورت مین باہم وصل ہوا اور وہ مادہ جسکو کہ خالق نے مرد و عورت مین پیدا کیا ہی اُسکو نطفہ کہتے ہین دونون کا اکٹھا ہو کر رحم عورت مین پہونچا اُسکو قوت ماسکہ جو کہ خدا نے رحم مین پیدا کی ہی اُسنے روکا بعد چالیس روز کے اُسنے ایک صورت پیدا کی کہ ایک مضغہ گوشت ہوکے رہگیا اب خدا نے اُسمین یہ قوت پیدا کی کہ اُسمین شکل انسانی خواہ مرد خواہ عورت کی پیدا کی پہلے سب سے کے تین نقطے پیدا ہوتے ہین ایک مقام

دل کے اور ایک بجائے دماغ کے اور ایک بجائے جگر کے اُسکے بعد وہ مُضغہ کہ جسکا
مین ذکر کر چکا ہون بعد وہ اُسنے ہاتھ پانون آنکھ ناک سر وغیرہ پیدا کیا اُسکی غذا اُس خون کو مقرر کیا
جو کہ خون حیض ہی بس اب وہ پرورش پانے لگا اور شکم مین بڑھنے لگا بھلا یہ خیال کرنے کی جگہ
ہی یا نہین کہ کیونکر اُسکو وہان غذا ملتی ہی اور کیونکر وہ زندہ رہتا ہی اسی سے ثبوت باری تعالےٰ
ہی یہانتک کہ نو ماہ تک اُسکو شکم مادر مین پرورش کیا بعد نو مہینے کے اُسکی ولادت سے قبل
پستان مادر مین دودھ کو پیدا کیا جو کہ بعد ولادت ایک زمانۂ کثیر تک اُسکی پرورش کا سبب ہوتا ہی
اور وہ بھی وہی خون ہی جو کہ مبدل بہ شیر ہو جاتا ہی جب ولادت ہوئی تو اُسکی الفت اُسکے والدین
کے دل مین پیدا کی تاکہ وہ اُسکی پرورش و پرداخت کرین ورنہ کون کرتا گو کہ سب کا پرورش کرنیوالا
وہی ہی مگر بدون وسیلے و سبب کے کوئی کام نہین ہوتا ہی بقول آپ کے کہ خود بخود لڑکا شکم
عورت مین نہین ہوتا ہی بسبب مرد و عورت کے ایکجا ہونے کے پیدا ہوتا ہی تو اُسکا کوئی سبب
بھی ہی یا نہین یہ سبب ہی جو کہ مین نے بیان کیا اگر ایسا نہو تو کبھی کوئی لڑکا پیدا نہو یہ اُسکی ایک ادنیٰ
صفت ہی **یقین خود پرست** نے کہا کہ یہ تو کوئی دلیل نہین ہی اُسکے خالق ہونے کی بلکہ ہم
اِسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ بقول آپ کے کہ جب مرد و عورت کا نطفہ باہم ملتا ہی تو تولید
کی صورت ہوتی ہی ہم یہ تدبیر کرتے ہین کہ دونون کو ملا کر ایک جگہ رکھے دیتے ہین دیکھین تو
کیونکر وہ شکل پیدا ہوتی ہی بس **مملوک** نے کہا کہ آپ کے سوال سے جواب اُسکا پیدا ہے
اور اُسکے خالق ہونے کی دلیل ہویدا ہی جبکہ آپ کا یہ قول ہی کہ **طبیعت** موجود وہ خود سب کی خالق
ہی تو پھر کیون نہین ایسی انسان تدبیر کرتا کہ شکل پیدا ہو مین نے تو بیان کیا کہ کوئی نطفہ ایکجا ہونے
سے نہین انسان کی شکل بنتی ہی بلکہ جو اسباب کہ مین نے بیان کیے ہین جبتک وہ نہونگے تو شکل
انسان بننا غیر ممکن ہی کیونکہ ہم اگر بقول آپ کے دونون نطفون کو ایکجا کرین تو شکل بنجائے مگر ہم
اُسکی غذا کہان سے لائین اور وہ قوت کیونکر پیدا کرین جو کہ اُسکے واسطے لازم ہی بس معلوم
ہو گیا کہ اِسکا کوئی دوسرا پیدا کرنے والا ہی کہ جو سب کا خالق ہی اور ہم اُسکے بندے ہین اور
اِسکے خلاف کوئی دلیل فرمائیے **یقین خود پرست** نے کہا کہ یہ کلیہ قاعدہ نہین ہی بلکہ آپ خود
خیال کر لین کہ ہم تھوڑی دیر کے واسطے اِسکو مانے لیتے ہین کہ جس طرح آپ فرماتے ہین
یون ہی ہی مگر ہم اِسکے خلاف ہی پاتے ہین وہ یہ امر ہی کہ بہت سے انسان ایسے ہین کہ وہ لاولد
ہین اور اُنکے اولاد نہین ہی باوصفیکہ وہ صاحب زوجہ ہین اور زوجہ صاحب شوہر ہی پھر کیون
نہین یہ قاعدہ ہی جو کہ ابھی بیان ہوتا ہی کیونکہ وہ بھی تو باہم وصل حاصل کرتے ہین اگر کوئی دوسرا
پیدا کرنے والا ہوتا تو اُنکو بھی صاحب اولاد کرتا بس یہ امر ثابت ہو گیا کہ یہ فعل اپنے اختیار مین
ہی کوئی اسکا پیدا کرنیوالا نہین ہی دوسرے یہ قاعدہ حیوان مین نہین ہی وہان دوسرا قاعدہ ہی چرندمین
اور طور سے تولید ہوتی ہی پرندمین دوسرا طریقہ مقرر ہی یہ کیون ہی بس ثابت کہ ہر ایک شی اپنی خالق ہی جو جسکے
جی مین آیا وہ طریقہ اختیار کیا دیکھیے نباتات کی پیدائش دوسرے طور سے جمادات کی اور
طریقے سے پیدا ہوتے ہین بس اپنے اپنے آپ خدا ہین چرند کے یہان مثل انسان کے
تولید ہوتی ہی پرند بیضہ دیتے ہین اُسکو سیتے ہین اگر وہ اِسکے خالق اور اپنے خدا ہوتے تو کبھی اپنی
نسل کی ترقی نہ کرتے اب خیال فرمائیے کہ انسان کی پیدائش بقول آپ کے یون ہوتی ہے

جس طرح کہ آپ نے بیان کی گو کہ یہ بالکل خلاف عقل ہی سوائے مسلمان کے ہم تو اسکو کبھی نہ باور کرینگے حیوان کے یہان کیون یون نہین پیدائش ہوتی ہی جبکہ سب کا پیدا کرنے والا ایک ہی تو وہ کیون یون پیدا ہوتے ہین موسیقار کو دیکھیے کہ اسکا سر نہین ہوتا ہی اور اسکے یہان بیضہ ہوتا ہی نہ وہ سیتا ہی بسبب حدت آفتاب کے جو کہ مادہ اسمین موجود ہی بچہ بنجاتا ہی بس یہ دلیل ہے ہر ایک کے خدا ہونے کی اور آپ پیدا ہونے کی گل و بوٹہ اشجار وکوہ و دریا زمین و آسمان سب اپنے خالق ہین یہ خود بخود پیدا ہوئے ہین جب انکے فنا ہونے کا زمانہ آئیگا تو فنا ہو جائینگے نہ قیامت کوئی چیز ہی نہ بہشت نہ دوزخ یہ کلام سنکے مملوک بن مالک نے کہا کہ آپ خود اپنی دلیلون سے قائل ہوتے ہین اگر یہ ہی ہوتا تو کیون حیوان ہوتے کیون انسان ہوتے تمام عالم ایکسے ہی طور کا ہوتا بس اس سے بھی ثابت ہی کہ ان سب کا کوئی خالق ہی کہ اُسنے نئے نئے طریقون اور صنعتون سے مخلوق کو خلق کیا انسان کی پیدائش کا جدا طریقہ مقرر کیا حیوان اور چرند کی پیدائش جدا طور سے قرار دی ہی طائرون کی پیدائش کا طرز علحدہ مقرر کیا ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا نباتات اور جمادات وکوہ و صحرا و شجر و ثمر نئے انداز سے خلق کیے ہین کہانتک اُسکے خالق ہونے کی دلیلین بیان کرون جبکہ آپ خود اُسکے خدا ہونے اور ہمارے مخلوق ہونے کو اپنی دلیلون سے ثابت کرتے ہین تو مین کیون نہ اُسکو سب کا خالق قرار دون اور اپنے مذہب کو حق جانون خیر اس سے تو کچھ حاصل نہین ہی آپ کو خود کچھ دلون مین ثابت ہو جائیگا ذرا عقل سے کام لیجیے اور اپنے مقام پر بیٹھکر غور فرمائیے عقلا سے مشورہ فرمائیے کہ یہ جو اہل اسلام بیان کرتے ہین تو یہ درست ہی یا جو ہمارے قول ہین اور اب جو آپ کو جواب تحریر کرنا ہو تحریر کیجیے کیونکہ آپ لوگون کو کوئی نہین سمجھا سکتا ہی جبکہ آپ لوگ خود اپنے قول سے اُسکی خدائی کے قائل ہین اور پھر انکار کرتے ہین اور اپنے کو خدا تصور کرتے ہین تو اسکا علاج لقمان پاس بھی نہین ہی میری کیا اصل ہی اگر کوئی نبی برحق بھی آپ کو سمجھائیگا تو آپ لوگ اُسکے کہنے پر بھی عمل نہ کرینگے مین کس شمار اور قطار مین ہون جو آپ کو منظور ہو خواہ صلح خواہ جنگ جواب مین تحریر کر دیجیے یہ جو تقریر مملوک نے کی بس اُسی وقت یقین خود پرست نے دبیر سے کہا کہ جواب نامہ جنگ تحریر کرو مگر سوا ان دو کلمون کے تیسرا کلمہ نہو کہ ہمکو اپنا مذہب ترک کرنا نہین ہی نہ ہم صلح کرینگے جو آپ سے ہنائے بن سکے وہ کیجئے ہم کسی امر سے خوف نہین کرتے ہین اگر خوف کرتے تو پھر سلطنت کیونکر کرتے بادشاہون کو تو ہمیشہ جنگ و جدل درپیش رہتی ہی اس سے خوف کیا شمشیر زنی تو ہمارا شیوہ ہی زخم تن پر کھانا ہمارا گہنا ہی یہ امر پردہ نشین عورتون کو سزاوار ہی جنگ و جدل سے خوف کرنا یہ نامردون کا کار ہی اس امر مین بیکار کی تکرار ہی ہم لوگ شیر بیشۂ جنگ و ہزبر میدان رزم ہین خلاصہ یہ کہ ہم برائے جنگ موجود ہین اگر آپ ہم پر ظفر پائیگا تو اُس وقت جو فرمائیگا تو اُسکی بابت آپ سے تقریر کی جائیگی اگر آپ ہمکو قائل کر دینگے تو ہم آپ کا مذہب قبول کر لینگے ابھی تو اس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی کیونکہ ابھی تو بہت مرحلہ جنگ و پیکار باقی ہے بدون اسکے یکسو ہوئے کچھ نہین ہوتا ہی ہمارے آپ کے درمیان مین ابھی تو تلوار رہنے جب وہ درمیان سے نکل جاے تو بابت مذہب کے گفتگو ہو جبکہ اتنی بڑی اعلی شئی حق و باطل

کی جدا کرنے والی موجود ہی تو پھر کیون زیادہ تقریر کو طول دیا جائے یہ تلوار میرے اور
آپ کے قضیہ کو فیصل کر دیگی یہ تو خوب فیصل کرتی ہی جسکو دے وہ حکومت کرے لہذا مین
مستعد جنگ ہون جسدن چاہے میدان مین تشریف لائیے مین بھی مع اپنی فوج کے آ دونگا
حال کھل جائیگا بس ختم کرو نامے کو زیادہ طول سے کچھ حاصل نہین ہی دبیر نے موافق حکم
بادشاہ کے نامہ تحریر کرکے مہر کرکے پیش کیا بادشاہ نے وہ نامہ مملوک کو دیا اور کہا
کہ یہ نامہ کا جواب ہی لیجائیے مملوک بن مالک نے بادشاہ کے ہاتھ سے جواب نامہ لیا
اور ذلگل سے اُٹھ کھڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ سلام علیک اُس شخص پر سلام ہو جو کہ خدا کو واحد جانتا
ہو اور بخدائی مانتا ہو یہ کہکر کہا کہ اے اہل دربار مین ابھی تک یہان موجود ہون جو جسکا جی چاہے میرے
ساتھ برتاؤ کرے بعد کو یہ نہ کہے کہ ہمنے طرح دی مین کسی سے باہر نہین ہون اور نہ عاجز ہون
یہ کہکر تھوڑی دیر تک قیام کیا بعد اُسکے یہ کہا کہ اب مین جاتا ہون اہل دربار نے کچھ جواب نہ
دیا مملوک وہان سے صحن بارگاہ مین آئے چوبدار سے مرکب لیکر اُسپر سوار ہوے اور
سیدھے وہان سے در بارگاہ پر آئے اور وہان سے اپنے ہمراہیون کو لیکر طرف اپنے
لشکر کے بخوشی و خورمی روانہ ہوے یہان خواجہ خضران بن عمرو نے پہلے ہی سے سب
کیفیت دیکھکر اُنکے پہونچنے کے قبل دربار مین پہونچے وہان صاحبقران مملوک کا ذکر
فرما رہے تھے کہ ابھی تک کوئی خبر نہین آئی کہ مملوک نے کیسی نامہ بری کی اور نہ خواجہ واپس
آئے کہ خواجہ آکر پہونچے مُنھ پھولائے ہوے پیشانی پر شکن غصہ کے آثار پیدا اپنی کرسی
پر آکر بیٹھ گئے کچھ کسی سے کلام تک نہین کیا یہ حال جو بادشاہ و صاحبقران نے دیکھا
فرمایا کہ کیون خواجہ مزاج کیسا ہی تمنے کچھ حال مملوک کی نامہ بری کا نہ بیان کیا کہ کیونکر نامہ بری
کی اور کیا حالت گذری تم تو اسوقت بہت منغص معلوم ہوتے ہو کچھ حال تو بیان کرو کہ کیا ہوا
کیون مزاج برہم ہی کیا ہوا معلوم تو ہو خواجہ نے برہم ہو کر جواب دیا کہ لڑکون کے ہاتھ جواب
بھیجکر نامہ کی بھی ذلت کرائی مذہب اسلام کی بھی وقعت نہ رہی جیسا کہ نامہ بر اہل اسلام آج ذلیل
ہوا ایسا کبھی نہ ذلیل ہوا ہوگا لڑکا تھا وہ کیا جانے کہ نامہ بری کیونکر ہوتی ہی مجکو بھی جا کر ذلت
ہوئی ہزار روپیہ بھی مفت مین صرف ہوا اگر یہ مین جانتا تو کبھی نہ جاتا سواے رنج کے کچھ
نہ حاصل ہوا لڑکا بھی وہ لڑکا کہ جو بالکل فن جنگ و علم سے ناواقف جسکو کہ ایک پہلوان نے
سر دربار ذلیل کیا اور نامہ زبردستی لیلیا جگہ تک بیٹھنے کو نہ دی کھڑا رہا اور کچھ نہ کر سکا نامہ بھی
چاک ہوا اور کیا بیان کرون یا صاحبقران نثار نامہ و سلام نامہ و تعظیم نامہ کے عوض مین
نامہ چاک ہوا نامہ بر ذلیل ہوا جب لڑکون کے ہاتھ سے کام لیا جائیگا تو اُسکا انجام ضرور
خراب ہوگا اُسنے بابت مذہب کے چند سوال کیے ہم مُنھ کھول کر رہ گئے ایک کا بھی تو
جواب نہ دے سکے آخر کو قائل ہو کر رہ گئے اُسنے رحم کھا کر زندہ چھوڑ دیا ورنہ آنکی ابرو
آتی میرا بھی نقصان ہوا کہ میرے ہزار روپیہ کے نوٹ جیب سے گر گئے صاحبقران
نے فرمایا کہ تمھارے پاس نوٹ کہان سے آئے اور کیونکر گرے تم تو مفلس آدمی ہو
افلاس کی حالت مین نوٹ کہا کوڑی کوڑی کو محتاج ہو خواجہ نے کہا کہ اسمین بھی کچھ شک ہو
راستی تو وہ ہی کہ مفلسی مین یہ ہوا اگر تو نگر ہوتے تو تجکے نوٹ تھے اُسکو دیدیتے اپنی بات

بھی بنی رہتی اب اگر اُس سے کہونگا کہ نوٹ ضائع ہوگئے تو وہ یہ خیال کریگا کہ خواجہ مفلس تھے اُنھون نے صرف کر ڈالے فقرہ کر دیا کہ نوٹ تلف ہوگئے افسوس اعتبار بھی گیا چور بھی ٹھہرے اب کوئی کیون اعتبار کرنے لگا اور مین اُسکو کہان سے تین ہزار روپیہ دونگا جب وہ طلب کریگا ای میرے خدا کس عذاب مین یون مجکو ڈالا اگر مین یہ جانتا تو کبھی نہ جاتا جاکر مفت مین پشیمانی اُٹھائی وہ تو درکنار چور کہاتے بین ہوے کیا اچھی خفیہ نویسی کی خدمت کی مین ایسی نوکری سے درگذرا جسدن سے اس سرزمین پر آیا ہون سواے نقصان کے کچھ فائدہ نہوا اپنی گرہ سے بیٹھکر کھایا قرضدارون کو دیا جو نقصان ہوا اُسکا حساب نہین ہماری تو وہ مثل ہوئی گئے تھے روزے کو گلے پڑی نماز یا یہ کہ پیدا کرنے سے رہے اور کچھ گرہ کا کھویا یہ تو وہ مثل ہوئی کہ آؤ بیرون کچھ گھر سے لیجاؤ ہمتو اس خیال سے گئے تھے کہ وہان جاتے ہین نثار نامہ ہوگا جو اُسمے لٹے گا ہمکو بھی دو ایک ٹکڑے ملجائینگے وہان سے آئینگے یہان خبر خوش سنائینگے ہر ایک خوش ہوکر کچھ انعام دیگا ملنا تو کیسا خود دے آئے گویا نثار نامہ ہمنے کیا یون جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ پوری کیفیت بیان کرو کہ یہ نوٹ کسکے تھے اور کیونکر گرے خواجہ نے کہا کہ آپ سُنکر کیا کیجیے گا بیکار مجھکو رنج ہوگا آپ دلسوزی کے عوض مین یہ بات فرمائیے گا کہ فقرہ کرتے ہو تو کیا حاصل ہی اور مجکو اور رنج ہوگا بادشاہ نے فرمایا کہ نہین ہمکو یقین آجائیگا ہم اُسکا روپیہ تمکو دیدینگے خواجہ نے کہا کہ حضور نے تو میرے دل کو قوی کر دیا دینا نہ دینا تو شئی دیگر ہی کوئی دلسوزی تو کرے اِنکے نزدیک تو مین فقرے باز اور دروغگو کاذب ہون اگر آپ دریافت فرماتے ہین تو مین بیان کرتا ہون مگر ایک امر کا خواستگار ہون کہ میرا واقعہ سماعت فرماکر اگر لائق انصاف ہو تو انصاف فرمائیے گا کیونکہ مجکو تین ہزار روپیہ عنایت فرمائیگا اور وہ روپیہ جو کہ اجرت خفیہ نویسی کی ہی وہ بھی عنایت ہو کیونکہ مین نے اپنا کام کیا چاہے ایلچی ذلیل ہو چاہے سرفراز مین جس امر پر مقرر تھا اُسکو بجالایا اور میرا پیشہ بھی یہی ہی کہ جو واقعہ گذرے وہ آکر عرض کردون وہ مین کر آیا چاہے واقعہ حسب دلخواہ ہو چاہے خلاف بادشاہ نے فرمایا کہ یہ کون کہتا ہی کہ آپکی اجرت آپ کو نہ ملیگی وہ تو ضرور ملتی ہان اگر آپ سچ سچ بیان کردینگے تو مین وہ بھی تین ہزار روپیہ دونگا خواجہ نے عرض کیا کہ مین نے بیان تو کیا آپ نے فرمایا یہ تو بالکل دروغ ہی خواجہ نے کہا کہ مین اُسکی صداقت کہان سے لاؤن اِسکا اقرار فرمائیے کہ مین تین ہزار روپیہ ضرور مرحمت کرونگا تو مین بیان کرون بادشاہ نے فرمایا کہ آپ بیان تو کرین مین دونگا یہ سُنکے خواجہ نے یون بیان کرنا شروع کیا کہ جب آپ سے رخصت ہوکر بیرون بارگاہ نکلا اور طرف لشکر یقین خود پرست کے چلا کہ چلکر نامہ بر کی کیفیت دیکھون خواجہ ہلال ایک سوداگر آپ کے لشکر مین ہین وہ اپنے مکان پر بیٹھے ہوے تھے اُسنکے پاس کچھ اور لوگ تھے اُنھون نے جو مجکو جاتے ہوے دیکھا تو آواز دی کہ ای خواجہ سلامت ذرا ادھر تشریف لائیے مین نے کہا کہ مین اِسوقت ضرورت سے جاتا ہون آنہین سکتا ہون اُنھون نے کہا کہ مجکو از حد ضرورت ہی تھوڑی دیر کے واسطے چلے آؤ بہت عرصہ نہوگا صرف دو باتین کرنا ہین مین یہ سُنکے اُنکے پاس چلا گیا اور یہ خیال کیا کہ ابھی ایلچی لشکر مین ہی حد لشکر سے بھی نہین نکلا ہی اُسکے ہمراہ سپاہ ہی اور تم تنہا ہو اُسکے قبل پہونچ جاؤگے اُنکی بھی سن لو اور یہ امر

مروت سے بھی بعید ہی کہ ایک شخص بلائے اور تم نہ جاؤ یہ خیال کر کے اُنکے پاس چلا گیا وہ اُٹھ کھڑے ہوئے کرسی پر بٹھایا مجھ سے پوچھا کہ آپ کہان جاتے ہین مین نے کہا کہ ایک شاہی کام کو جاتا ہون آپ جلد بیان کرین کہ کیا آپکو مجھ سے ضرورت ہی کہین ایسا نہو کہ شاہی کام کو دیر ہو اُنھون نے کہا کہ میرا کام بھی کر دیجیے آجکل میرے پاس کوئی آدمی معتبر نہین ہی جس سے مین یہ کام لون یہ تین ہزار روپیہ کے نوٹ میرے خواجہ کمال کو پہونچا دیجیے کیونکہ مین اُنسے کچھ مال خرید کرکے لایا ہون روپیہ باقی کر آیا تھا اور وعدہ کر آیا تھا کہ روپیہ بہت جلد بھیجدونگا جسکو زمانہ تین دن کا ہوا ہی وہ کہتے ہونگے کہ عجب جھوٹا آدمی ہی اور میرے پاس کوئی ایسا ملازم نہین ہی کہ جسکے ہاتھ یہ رقم کثیر بھیجون حضور کے اقبال سے ابھی تک یہ بات ہی کہ تاجرون و مہاجنون کو اِس حقیر کا بہت بڑا اعتبار ہی دو دو لاکھ روپیہ میرے سپرد کیا اور مین نے اُسکو اپنی جان کے برابر رکھا جب اُنھون نے طلب کیا تو بجنسہ اُنکے حوالے کردیا بس اِس خیال سے سب مجکو صاحب دیانت اور معتبر تصور کرتے ہین پہلے مین نے عذر کیا کہ اِسوقت مجکو مہلت نہین ہی کسی اور کے ہاتھ بھیجدو اُنھون نے کہا کہ اگر یہی ہوتا تو مین آپ کو کیون زحمت دیتا جب بہت اُنھون نے عاجز کیا تو مین نے اُنسے کہا کہ خیر جب مین سرکاری کام سے فرصت پاؤنگا تو اُسوقت مین پہونچا دونگا اُنھون نے کہا کہ جب آپکا جی چاہے یہ کہکر اُنھون نے تین ہزار کے تین قطعہ نوٹ مجکو دیے مین نے اُنسے لیکر جیب مین رکھے اور رخصت ہو کر بجلدی تمام عقب مین ایلچی کے روانہ ہوا یہانتک کہ لقین خود پرست کے لشکر مین پہونچا صورت تبدیل کی اِس عرصہ مین ایلچی داخل بارگاہ ہوا ابھی مین باہر آیا تھا کہ بارگاہ سے شور و غل کی آواز آئی مین جھپٹ کر اندر بارگاہ کے جانے لگا کہ جاکر دیکھون کہ کیا ہوا کہ پاؤن جو طناب مین اُلجھا تو مین گر پڑا ہاتھ مین چوٹ بھی آئی فوراً اُٹھکر بھاگا کچھ خیال بھی نہین کیا کہ کون گرا اور کسکے چوٹ آئی اُسی گرنے مین وہ نوٹ معلوم ہوتا ہی کہ جیب سے گر گئے اندر جو گیا تو یہ جاکر واقعہ دیکھا کہ مملوک بن مالک سے اور ایک پہلوان سے تکرار ہو رہی ہی اور نوبت تلوار کی پہونچی ہی مین دیکھنے لگا یہانتک کہ اُس پہلوان نے تلوار مملوک کی چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اور نامہ چھین کر بادشاہ کو دیا اور چاہا کہ قتل کرون اُسوقت بادشاہ نے منع کیا کہ قتل کرنے سے کیا حاصل یہ اپنی سزا کو پہونچ گیا جیسا کہ اِسنے کیا اُسکی سزا پائی نامہ بر کو قتل نہین کرتے ہین اُس پہلوان نے اپنے بادشاہ کے کہنے سے قتل سے ہاتھ اُٹھایا اور سینہ پر سے اُتر آیا مگر جگہ نہ دی کہ بیٹھے سامنے کھڑا رہا یہ جو حال مین نے دیکھا تو میرے ہوش جاتے رہے مجکو دنیا و ما فیہا کی خبر نہ رہی اور نہ یہ یاد رہا کہ میری جیب مین نوٹ تھے جب مملوک بن مالک جواب نامہ لے کر واپس چلا تو مین نے خیال کیا کہ چلکر مین پہلے خبر دون کہ یہ واقعہ گذرا مین وہان سے روانہ ہوا اتفاق سے اُدھر سے میرا گذر ہوا جدھر کو کہ خواجہ کمال کی دوکان ہی اُنکو جو دیکھا تو نوٹ یاد آئے خیال کیا کہ اِدھر آئے تو ہو نوٹ دے کر رسید لیلو اور جب خواجہ ہلال سے ملاقات ہوگی اُنکو دیدینا اب جو جیب مین ہاتھ ڈالتا ہون تو نوٹ ندارد کمر کو دیکھا نہین مین خیال کیا کہ نوٹ کیا ہوئے معلوم ہوتا ہی کہ گر گئے اُسی وقت واپس گیا تمام راستہ ڈھونڈھ ڈالا

تمام بارگاہ مین بھی تلاش کیا اور اُس راہ مین بھی تلاش کیے کہ جس راہ سے ایلچی کے ہمراہ گیا تھا کہین پتہ نہ لگا وہ کسی نے اُٹھا لیے یہ واقعہ گذرا جو مین نے بیان کیا بادشاہ نے حکم دیا کہ خواجہ کو آٹھ ہزار روپیہ دیا جاوے تین ہزار نقصان کا اور پانچ ہزار اجرت خفیہ نویسی کا صاحبقران نے فرمایا کہ آپ کیون اِس کاذب کے فقرون مین آتے ہین نہ نوٹ گرے نہ کچھ صرف فقرہ کر کے روپیہ لیلیا یہ تو سنیے کہ حملوک کو پہلوان نے اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر لیا جسکو کہ مین نے بڑی مشکل سے زیر کیا تھا اُسکو ایک پہلوان اُٹھا لے بالکل دروغ ہی ای خواجہ اِس جھوٹ بولنے سے کیا حاصل خواجہ نے برہم ہو کر کہا کہ مین تو جھوٹا ہون جب پرچہ نویس حال لکھے گا تو آپکو معلوم ہو جائیگا اچھا مین جھوٹ بولتا ہون آپ نے مجکو میرے جھوٹ بولنے سے مالا مال کر دیا آپکی تو وہ مثل ہوئی کہ داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھوٹے میان تم کیا دوگے تمھارے باپ دادا نے کبھی کسی کو دیا ہی جو تم دوگے تمھارے آبا و اجداد تو دینے کے نام دروازے مین کنڈی بھی نہین دیتے ہین دال واؤ دو نون تم لوگ پڑھے نہین ہو سواے لام واو یش لوکے اگر اگر کوئی دوسرا دیتا ہی تم اُسکو بھی منع کرتے ہو میان تمھارے آبا و اجداد مجاور ہین خانہ کعبہ کے بادشاہ کے نانا شہنشاہ تھے یہ نسل سے ہین نوشیروان کے جو کہ سخی تھا انمین اثر اُسکا ہی بلکہ یہ کیا سخاوت کرینگے جو کہ سُنا گیا ہی کہ قباد شہریار کرتے تھے اگر تم اُس زمانے مین ہوتے تو یقین تھا کہ اُنکو بھی منع کرتے افسوس ہی کہ تم لوگون کا کیا مزاج ہی کسی کو دیتے دیکھا برا معلوم ہوا میان دینے والے سے دلوانے والے کو زیادہ تر ثواب ہی اِسوقت مجکو ایک مثل یاد آئی ایک بلخی کو دیکھا کسی نے کہ کچھ رنجیدہ چلا آتا ہی اُس سے اُس شخص نے سوال کیا کہ بھائی رنجیدہ کیون ہو کیا تمھارا کچھ گر پڑا ہی یا کسی نے تمسے کچھ لیلیا ہی اُسنے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ نہ گانٹھی کا کچھ گر پڑا نہ کا ہو کو کچھ دین ÷ بھائی دیتے دیکھا اور کو تاسے بدن بلین ÷ تو وہ مثل آپکی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بس بس اپنی جو چخ بند رکھیے روپیہ جو بادشاہ نے دیا ہی اُسکو لیجیے اور خوش ہو جیے آپ کے جو جو جی مین آیا وہ مجکو کہ سنایا اگر آپ نے مجھسے کچھ نہ پایا ہو تو جو کچھ آپ کے پاس ہو وہ بھی گر جاوے مین اور کیا آپ کو کہون یہ میرا ہی صبر تھا جو نقصان ہوا میان جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہی ہی جو پیش آیا مگر مین کیا کرون مجکو کوئی امر اِسوقت کا باور نہین آتا ہی میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ نامہ بر ذلیل ہوا اور نامہ کی کچھ عزت نہین ہوئی نامہ چاک کر ڈالا گیا بالکل اِسکے خلاف معلوم ہوتا ہی اچھا یہ تو بتاؤ کہ حملوک کہان ہین خواجہ نے عرض کیا کہ آتے ہونگے راہ مین ہونگے مین پیشتر اُنسے چلا آیا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ اگر یہ امر ہوتا تو حملوک آدمی غیرت دار ہی بس زندہ مجکو آکر مُنھ نہ دکھاتا اُسکی لاش نامہ کے ساتھ آتی خواجہ نے کہا کہ جی ہان آپ کو ایسا ہی گمان ہی معلوم ہو جائیگا تھوڑی دیر مین حال کھل جائیگا جب وہ خود آکر کل حال بیان کرینگے اُسوقت تو آپ کو یقین آئیگا یا نہین میری دروغگوئی کی صداقت آپ کو ظاہر ہو جائیگی جب وہ نامہ کے پرزے آپ کو دینگے وہ مثل ہی کہا ناؤ نا ؤ بال گنتے ہین اُسنے جواب مین کہا کہ جج مان جی آگے آتے ہین دیکھ لیجے گا یہ جو خواجہ نے کہا تو اب تو صاحبقران کو بھی کچھ یقین سا ہوا اُدھر دست راستیون مین باہم اشارے ہونے لگے اور وہ اِشارون مین کہنے لگے کہ کیون ہم نہ کہتے تھے کہ آج نامہ ذلیل ہوگا بھلا

دست چپ کیا نامہ بری کرینگے وہ کیا جرأت دکھائین گے جاکر ذلیل ہوے یا نہین بہت
ہماہمی کرکے گئے تھے دقعت اسلام بھی کھوئی اب اُسکی نگاہ مین کیا یہ سیاہ آئیگی وہ خیال کریگا
کہ جیسا ایک ہی ویسے ہی سب ہونگے افسوس ہم بھی اِنکے ہمراہ بدنام ہوے بہزاد خان
بن لندھور کو تاب نہ رہی صاحبقران کی طرف متوجہ ہوکر عرض کی کہ حضور نے ہم پر دست چپون
کا حال کھلا کہ اُنمین جرأت خاک نہین ہی بیکار ہماری برابری کرتے ہین کجا ہم کجا وہ ایک
نامہ بری مین جرأت کا اندازہ ہوگیا اگر ہم اِس مقام پر ہوتے تو کبھی زندہ نہ آتے اپنی جان
دیتے دو چار کو مارکر مرتے کبھی آپ کو منھ نہ دکھاتے بڑی بیعزتی کی بہادری کے یہ معنے تھے
کہ اُسی دربار مین لڑکر مرجاتے بھلا اِن کون کو کیا غیرت ہوگی یہ ہمیشہ کے بیغیرت ہوتے ہین
مگر برابری پر بھی مرتے ہین ہم بیدلون کا کیا مقابلہ کرینگے ہمیشہ ہمارے آبا و اجداد اور اِنکے آبا و اجداد سے
گوے سبقت لیگئے کبھی نہین ہوا کہ یہ لوگ ایسا کام کر گئے ہون جو کہ نام آوری کا ہو ہمتو
سنتے تھے کہ عرب بڑے جری ہوتے ہین مگر معلوم ہوا کہ کل عرب جری نہین ہوتے ہین جنکو
کہ غیرت ہوتی ہی وہ جرأت بھی کرتے ہین سچ ہی کہ جو غیرتدار ہوگا وہ جری بھی ہوگا یہ قاعدہ
نہین ہی کہ کل عرب بہادر ہون معلوم ہوا کہ جو خاندانی ہوتے ہین وہ بہادر ہوتے ہین لاشی
پاشی کیا بہادر ہونگے صاحبقران اول کی جرأت و بہادری لائق تعریف کرنے کے ہی کہ کیا
کیا جرأت کی ہی آخر وہ بھی تو عرب تھے کہ جنکے سبب سے آجتک دین اِسلام جاری ہی جو کہ
پردۂ قاف مین جاکر زلزلۂ قاف مشہور ہوے اگر ایسے ہوتے تو کیون یہ نام پیدا کرتے
سچ کہا ہی کسی نے کہ کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے ہین تعجب اِس امر کا ہی کہ جب آدمی
اپنے مین کسی کام کی جرأت نہ پائے تو اُسکو کیون کرے چشمون مین ذلیل ہونیکو جسوقت
کہ یہ بہزاد خان نے کہا تو صاحبقران نے فرمایا کہ تم یہ کیا کلام کرتے ہو مملوک
ایسا شخص نہین ہی کہ یون ذلیل ہوکر چلا آئے اُسکو آ تو لینے دو پھر معلوم ہوگا اِدھر اِس تقریر
کو سُنکر دست چپون نے تاؤ تو بہت کھایا مگر اِس سبب سے خاموش ہو رہے کہ پہلے اصلی
واقعہ تو دریافت ہو جائے پھر اِسکا جواب دیا جائیگا ابھی سے ہم کیون باہم تکرار کرین شاید
ایسا ہی ہو تو اور خفت ہو ایک تو یون ہی ذلیل ہین افسوس اِسوقت ہمارے آقا و سردار
رستم ثانی شہریار عالیوقار نہین ہین نہ سہراب بن لندھور ہین جو کہ اِسکا جواب دین ہمکو
سواے خون جگر کھانے کے اور کیا چارہ ہے یہ مقدر ہمارا ہی کہ اُن صاحبون کا نشان
بھی نہین معلوم کہ وہ لوگ کہان تشریف رکھتے ہین اگر یہ امر درست ہی تو ہمتو یہان سے پاس
اپنے آقا شہریار کے چلے جائین گے اِس دربار مین اب نہ آئین گے ہمسے اِنکے یہ کلام
نہ سُنے جائین گے یہ اپنے دل مین کیا تصور کرتے ہین کوئی اُنھون نے ہمکو پرانا نامرد تصور
کیا ہی ہم وہ لوگ ہین کہ جنھون نے ہمیشہ دست راستیون کی مدد کی اُنکے اوپر سے بلا رد کی
دست چپی نہوتے تو کبھی دین اِسلام رواج نہ پاتا یہ اِسلام کے جھنڈے ہمارے ہی گاڑے
ہوے ہین نشان کفر ہمین نے اُکھاڑے ہین یہ کیا ہمارے روبرو کلام لا یعنے زبان پر لاتے
ہین مملوک بن مالک آلین تو ہم اِنسے اِس کلام کا عوض لین دیکھین کہ یہ کیسے بہادر ہین اِدھر
دست چپی تو یہ خیال کر رہے تھے اُدھر صاحبقران نے بہزاد خان کو یہ جواب دے کر

منع کیا اور دست چپ کی طرف دیکھا تو ان لوگون کو برہم پایا خیال کیا کہ بہزاد خان کا کلام انکو
برا معلوم ہوا بس اُسوقت خواجہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ای خواجہ اِسوقت تمنے بڑی نادانی
کی یون سر دربار تمنے مملوک کی حقارت بیان کی اگر واقعی ذلیل بھی ہوا تھا تو تمکو یون نہ بیان
کرنا تھا کہ جسکے سبب سے باہم نزاع کی نوبت آئی علحدہ بیان کرتا تھا یون کوئی کسی کی مذمت
کرتا ہی تمکو یہ نہ خیال ہوا کہ ہم یہ کیا بیان کرتے ہین اِسکا انجام کیا ہوگا اگر باہم فساد ہو گیا تو کیا
ہوا آپکی تو دل لگی ہوئی یہان کشت و خون ہوا دشمن کو زور ہوا حریف کی بن آئی اپنی قوت کم ہوئی
اگر یہ امر جھوٹ ہوا تو بڑی خرابی ہوگی خواجہ نے کہا کہ آپ اطمینان رکھین باہم فساد نہو گا
میرا ذمہ اگر باہم فساد ہو تو جو آپ کا جی چاہے مجکو سزا دیجیے گا ہم تو سب کو سمجھا لین گے کیا
مجال جو باہم کچھ کلام کی بھی نوبت آئے مملوک کو آنے تو دیجیے کیا مین ایسا نادان ہون کہ باہم
فساد کرا دونگا مگر مین ایک امر کا امیدوار ہون کہ مجکو اِسقدر اجازت ملے کہ جب مین سنون
کہ نامہ بر واپس آتا ہی تو جسکو میرا جی چاہے مین نامہ بر کے استقبال کو لیجاؤن صاحبقران
نے فرمایا کہ واہ ایک تو نامہ بر ذلیل ہو کر آئے اور یہان سے اُسکا استقبال کیا جائے
یہ نئی بات آپنے بیان کی یہ تو کبھی نہو گا خواجہ نے عرض کیا کہ اِس سے آپ کو کیا جو میرا
جی چاہتا ہی وہ کرتا ہون خواہ وہ ذلیل ہو کر آئے خواہ وہ سب کو ذلیل کر کے آئے نامہ بر
تو ہی آپ کا سپہ سالار تو ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ای حاضرین دربار یہ جو کچھ خواجہ نے بیان کیا بالکل غلط معلوم
ہوتا ہی صرف اِنکو اِس فقرے سے روپیہ حاصل کرنا تھا وہ مطلب اُنکا ہو گیا اب یہ تھوڑی دیر مین کل واقعہ
اصل اصل بیان کر دینگے ای بہادرو تمھاری دانائی سے یہ امر بالکل خلاف اور نہایت بعید تھا کہ بدون
مملوک کے آئے ہوے اور بغیر اصلی واقعہ کے سنے ہوے تمنے یہ تقریر جو کہ بنائے فساد تھی
بیان کی تمکو یہ نہ لازم تھا اگر یون وہ لوگ کلام کرتے تو ہمکو کسیقدر گران گذرتا یا وہ اِسکا جواب دیتے تو فساد
مگر اُن لوگون نے دانائی کا کام کیا اور ذہن مین رکھا اگر اِسوقت رستم ثانی وغیرہ ہوتے تو بڑا فساد ہوتا اور
نہایت جنگ عظیم آپسمین واقع ہوتی وہ لوگ آتشخو اور شعلہ مزاج ہین یہ نہ خیال کرنا کہ جو کچھ کام کیا وہ ہمنے
کیا اُن لوگون نے ایسے ایسے کام کیے ہین کہ جہان بشر کیا دیو بھی عاجز ہین وہ وہ ملک و طلسم
فتح کیے ہین کہ جنکی فتاحی غیر ممکن تھی وہ لوگ بھی تمسے کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتے ہین بلکہ برتری
کا پایہ رکھتے ہین وہ سب بھی میرے بھائی بند و عزیز ہین اب کبھی ایسے کلام زبان پر بغیر
سمجھے بوجھے نہ لائیے گا مجکو یہ منظور نہین ہی کہ میری زمانۂ صاحبقرانی مین باہم فساد ہو جو امر
کہ آجتک نہین ہوا ہمیشہ سے دست راستی و دست چپی اِس بارگاہ مین بیٹھتے چلے آئے ہین
اور باہم چشمک بھی ہی مگر ابھی تک نوبت فساد کی نہین آئی اگر ہوا بھی تو صاحبقران اول
نے اُسکو دفعہ کر دیا مگر مجکو یہ کبھی منظور نہین ہی کہ اُسقدر باہم گفتگو ہو کہ جسکے باعث سے رنجش کا سبب
ہو اِس امر کا اب دونون جانب کے صاحبون کو خیال رہے یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ اب تم
اصل واقعہ بیان کر دو تمکو ہمارے سر کی قسم خواجہ نے کہا کہ یا صاحبقران مین اصل واقعہ
اُسوقت بیان کرونگا کہ جب مملوک آلین گے آپ قسم نہ دین مگر اِسقدر مین ضرور بیان کرونگا
کہ جیسی نامہ بری مملوک بن مالک نے کی ہی آجتک کسی نے نہ کی ہوگی کہ یقین کو بھی معلوم
ہوا ہو گا کہ ہان اہل اِسلام ایسے جری ہوتے ہین مملوک نے تو نامہ بری کر کے جھنڈے

دلاوری سے کے نصب کرد دیئے جنیے گا کہ جو کہ مملوک نے کام کیا نامہ بری کر کے بڑا نام
کیا اتنا کافی ہو کہ یہ واقعہ میرا فقرہ تھا اب آپ اجازت دین کہ مین جس سردار کو چاہون استقبال
کو لیجاؤن کوئی عذر نہ کرے صاحبقران نے کہا کہ اے حاضرین دربار آپ سب کو میرے
سر کی قسم کہ جسکو خواجہ لیجائین وہ بلا عذر چلا جائے کچھ عذر نہ کرے سب نے عرض کیا کہ اگر
آپ کا یہ حکم ہو تو کسی کو کیا عذر رہوگا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جاسوس نے آکر خبر دی کہ یا جناب
صاحبقران مملوک بن مالک جواب نامہ لے کر آتے ہین یہ سنکر خواجہ نے کہا کہ یا
صاحبقران مملوک کے واسطے خلعت کی کشتی طلب فرمایئے اُسکو سرفراز فرمایئے خواجہ کا
یہ کلام سنکے صاحبقران نے حکم دیا کہ لاؤ خلعت برائے ایلچی فوراً اُسی وقت کشتی خلعت
کی حاضر کی گئی اُدھر خواجہ نے سرداران دست چپ سے اور دست راست سے کہا
کہ آپ سب ملکے میرے ہمراہ برائے استقبال ایلچی چلین اُسکا استقبال کر کے لائین
اور اے صاحبقران آپ بھی پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیجیے ایلچی کی آمد کا تماشہ ملاحظہ
فرمایئے صاحبقران نے بموجب خواجہ کے کہنے کے پردے بارگاہ کے اُٹھا دیے
اور حکم دیا کہ پردے فوراً اُٹھا دیے جائین اُدھر خواجہ سب سرداروں کو لے کر برائے
استقبال ایلچی چلے اُدھر سے ایلچی جواب نامہ لیے ہوئے چلا آتا ہو درمیان مین لشکر کے
ملاقات ہوئی سب سردار راست و چپ مملوک سے ملے اور بغلگیر ہوئے باہم مزاج پرسی
کی صاحب سلامت ہوئی سب کے سب استقبال کر کے مملوک کو دربار مین لائے مملوک
نے بادشاہ و صاحبقران کو مجرا کیا قواعد شاہی بجالایا حکم ہوا بیٹھنے کا وہ سلام کر کے اپنے
دنگل پر بیٹھ گیا سب سردار راست و چپ کے اپنی اپنی کرسیون پر متمکن ہوئے اُسوقت
صاحبقران نے مملوک بن مالک سے فرمایا کہ بیان کرو کیا گذرا اور کیا جواب لائے
مملوک نے قصد کیا کہ بیان کرون کہ خواجہ نے کہا مین بیان کرتا ہون جو کچھ کہ گذرا ہو ذرا سب
صاحب متوجہ ہوکر سنین مین بیان کرتا ہون صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو بس خواجہ نے
یہان سے جانا اور راہ کی کیفیت بیان کی اور دربار گاہ کی حالت اور جو کچھ کہ اندر بارگاہ کے
گذرا تھا یعنے اُس پہلوان کو قتل کرنا نہتنگ کو زیر کر کے رہا کر دینا سب کل کیفیت بیان
کی جو کچھ کہ گذری تھی یہان بالتشریح بیان کرنے کی اب کوئی ضرورت نہین ہو طول بیجا ہوگا
جب یہ سب کیفیت بادشاہ و صاحبقران نے سنی تو بہت خوش ہوئے اور بہت تعریف
کی اور وہ خلعت مرحمت فرمایا بادشاہ نے بھی خلعت دیا جب سب خلعت دے چکے تو
صاحبقران نے جواب نامہ مانگا مملوک نے نکالکر پیش کیا صاحبقران نے دبیر کو
عنایت فرمایا کہ پڑھو دبیر نے نامہ لے کر بآواز بلند پڑھا صاحبقران نے سب نامہ سنا
فرمایا کہ مین کیا کرون اُسکی قضا ہی آگئی ہو مین حجت تمام کر چکا یہ فرما کر خواجہ سے فرمایا کہ آج
تمنے وہ اسلام کی خدمت کی ہو کہ کبھی کوئی نہ کریگا تمنے تو آج شوکت اسلام کو بالکل برباد
کر دیا تھا مجھکو یہی تعجب تھا کہ مملوک نے ایسی ذلت اُٹھائی اور پھر میرے پاس زندہ
آتا ہو یہ امر بھی نہوگا بلکہ اسکے خلاف ہوگا وہی ہوا مگر اس سے ایک امر ہوا کہ دلون مین باہم
رنجش ہوگئی بسبب میرے پاس و لحاظ کے کوئی نہین بولا ورنہ فساد عظیم ہوتا خواجہ نے

کہا کہ آپ کو اِسکی فکر ہی فساد کیون ہوتا اسوقت اُنھون سے نے کہا کہ انھون سے نے درگذر کی کبھی وہ کہہ نہین سکتے یہ لوگ درگذر کرینگے آپس مین یہی ہوتا ہی اور اگر ایسے ہی تلوار میان سے نکلی ہی پڑتی ہی تو اب میدان داری ہوگی اُسمین قاتلون کو قتل کرین اور کافرون پر اپنے اپنے ہاتھون سے کے جوہر دکھائین اُنکے خون کی چھینٹین پڑین اُسمین مزا ہی اور میرا یہی قاعدہ ہی یہ لوگ قتل کرین اور مین اُنکے کپڑے اُتارون کوڑی دو کوڑی کا فائدہ ہو نقصان بھی ہوا ہی کبھی اِسکے سینہ پر سوار ہون کبھی اُس کشتے کے پاس ہون روپیہ پیسہ کپڑے بھی لیتا پھرون مگر افسوس ہی کہ جب زیر جامہ اُتارتا ہون تو غرقی باندھنا پڑتی ہی یہ کپڑا بھی بیکار ضائع ہوتا ہی یہ صرف بیجا ہی مگر مجبوری ہی کیا کرون برہنہ بھی نہین چھوڑا جاتا ہی یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران و اہل دربار ہنس پڑے بعد اِسکے بادشاہ نے صاحبقران سے دریافت کیا کہ اب یہ بتائیے کہ جواب نامہ تو جنگ آیا اب کیا تدارک ہوگا آیا کبتک جنگ کا بندوبست ہوگا صاحبقران نے فرمایا کہ آج تو نہین کل طبل جنگ بجایا جائیگا پرسون مقابلہ کرونگا کیونکہ مجکو خود منظور ہی کہ جلد فیصلہ ہو تو مین ہمندر پر چلون وہان سے ایوان نہ طاق مین پہونچکر آئینہ اندام جادو کو قتل کرون اِس طبقہ کو گمراہی سے پاک کرون اُسکے بعد اور طرف کو متوجہ ہون یا وہان سے طرف خانۂ کعبہ کے چلا جاؤن منشا میرا یہ ہی کہ تمام عالم مین ایک مذہب ہو کفر کا نام نہو دین کا ڈنکا بجے سوائے صدائے اذان کے صدائے ناقوس نہ آئے سب اہل اِسلام ہون کفر کی بستی برباد ہو جلد کہین یہان سے مجکو فرصت ہو یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کو اختیار ہی جب آپکا جی چاہے طبل جنگ بجوائیے مین تو آپکی رائے کا پابند ہون یہ فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے دربار برخاست کیا سب اُٹھکر اپنے اپنے مقام کو گئے جا کر آرام کیا اِنکو تو یہان آرام مین مشغول رکھا جاتا ہی کہ اِسکا ذکر پھر ہوگا

اب کچھ حال اور ذکر دربار یقین خود پرست کا کیا جا ہی

کہ بعد جانے مملوک کے یقین خود پرست نے اہل دربار سے کہا کہ اب مجکو بادشاہ سے مدد طلب کرنا ضرور ہی کیونکہ اہل اِسلام کی جرأت کا حال کھل گیا کہ اُنسے کوئی مقابلہ نہین کرسکتا ہی غضب کے بزدل ہین اِنکو خداوند طبیعت مجردہ نے بلا کی بہادری عطا فرمائی ہی کہ ایک جوان یہان آیا تھا اُسنے کچھ خوف نہ کیا کیونکر نامہ بری کی اور اپنے لیے کیونکر جگہ خالی کرائی مین نے جواب جنگ تحریر کیا ہی یقین ہی کہ کل سے مقابلہ شروع ہوجائے مین خود کل طبل جنگ بجواؤنگا اگر آج اُنھون نے نہ بجوایا مجکو یہ خیال ہی کہ وہ لوگ یہ خیال کرینگے کہ یہ لوگ ڈر گئے اگر ہمنے کوس رزمی نہین بجوایا تو اُنھون نے بھی نہین بجوایا تو مین کیون یہ امر گوارا کرونگا کہ لوگ یہ کہین کہ یقین خود پرست اہل اِسلام سے ڈر گیا کہ طبل جنگ نہین بجوایا خیر یہ کل دیکھا جائیگا یہ کہکر دبیر سے کہا کہ بنام بادشاہ جواب میری طرف سے تحریر کردو پہلے اُسمین کل حال ہرکارون کا خبر دینا اور میرا لشکر کشی اِسلام کی خبر پاکر مع لشکر بیرون شہر آنا اُسکے بعد آمد لشکر اِسلام کی کیفیت و حال آمدنامہ کہ آپ کا نامہ مجکو

جبکہ لشکر اسلام آرہا تھا صادر ہوا حال معلوم ہوا آپ کے تحریر کرنے کی کوئی ضرورت نہتھی مین خود
ادھر اہل اسلام کو کبھی آنے نہ دیتا جہانتک کہ ممکن ہوتا کتا مین خود آپکو براسے مدد تحریر کرنیوالا
تھا کہ میرے واسطے مدد روانہ فرمائیے جواب مین جو تاخیر ہوئی اُسکا سبب یہ تھا کہ مین نے خیال
کیا کہ مین کل لشکر اسلام کو دیکھ لون کہ کسقدر فوج اسلام ہی اور اُنکا قصد کیا ہی جبکہ وہ آلیا اور اُسکا
نامہ بر بھی آچکا تو مین نے جواب آپکی خدمت مین تحریر کیا لہذا امیدوار ہون کہ بہت جلد کمک
مع ایک یا دو پہلوان کے روانہ فرمائیے اور وہ پہلوان بہت زبردست ہون کیونکہ اب مین
کل طبل جنگ بجواکر مقابلہ کرونگا یقین ہی کہ جبتک آپ کے پاس سے کمک آجائے آپکی
دعا سے میرے پاس ابھی اسقدر لشکر ہی کہ مین تا آنے کمک کے لڑائی کو روکون مین نے
اطراف وجوانب سے بھی کمک طلب کی ہی وہ بھی آتی ہوگی بس فی الفور دیکھتے اس نامہ
کے سپاہ برائے مدد روانہ فرمائیے یہ تحریر کروا کر کل حال ایلچی کا تحریر کرکے دبیر نے اُسیوقت
جواب نامہ سمندر جادو تحریر کرکے پیش کیا یقین خود پرست نے دیکھکر پیک کو دیا اور
کہا کہ زبانی بھی کل حال کہدینا اور جو تمنے دیکھا ہی وہ بھی میری طرف سے کہنا کہ بہت جلد کمک
روانہ فرمائیے پیک نے کہا کہ آپ کے فرمانے کی کوئی ضرورت نہین ہی مین خود کہدونگا
یہ کہکر رخصت ہوا اور مع اپنے ہمراہیون کے سمندریہ کو روانہ ہوا بعد اسکے جانے کے
یقین خود پرست نے دربار برخاست کیا اور داخل خیمہ ہوا سب اپنے اپنے مقام کو
گئے اُدھر پیک جواب نامہ لے کر بہت جلد راہ طی کرکے سمندریہ مین پہونچا وہان سمندر
جادو دربار مین بیٹھا ہوا تھا اہل دربار حاضر تھے عشاق گنبد نشین اُستاد سمندر جادو بھی
موجود تھا ذکر اہل اسلام کا ہو رہا تھا گلاب جادو اپنے باپ کی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ پیک
پہونچا اور سمندر جادو کو سلام کیا اور جواب نامہ دیا سمندر جادو نے دبیر سے پڑھوایا
مضمون نامہ سنکے عشاق سے کہنے لگا کہ اُستاد آپ نے سُنا کہ یقین خود پرست نے کیا
تحریر کیا ہی کمک طلب کی ہی آپ کی کیا راے ہی آیا کمک روانہ کیجائے یا نہین عشاق نے
کہا کہ تمپر فرض ہی کہ ضرور کمک روانہ کرو اسمین یہ فائدہ ہی کہ اگر اہل اسلام کا اُسی مقام پر خاتمہ
ہو گیا تو تمکو زحمت نہ کرنا پڑیگی یقین سمجھ لیگا اور اگر وہ یہان آئے تو بڑی زحمت ہوگی نہین تو
جنگ دیکار رہیگی نہ معلوم کسکی ظفر ہو جنگ دو سردار دا اور اگر اُسی مقام پر فیصلہ ہو گیا تو خیر ورنہ
نور تو ضرور کم ہو جائیگا میری تو راے ہی کہ یقین خود پرست کی ضرور کمک کیجائے سمندر
نے کہا کہ اچھا یہ فرمائیے کہ سپاہ ساحرون کی روانہ کرون یا غیر ساحر کی سمندر جادو کی اس
بات کا عشاق نے یہ جواب دیا کہ ساحر کی سپاہ کی کیا ضرورت ہی غیر ساحر روانہ کرو
ساحرون کی فوج اپنے پاس رہنے دو جبکہ یہان مقابلہ پڑیگا تو اُس سے کام لینا اگر
ایسا ہی ہی تو پہلے غیر ساحر روانہ کرو اُسکے عقب مین کچھ ساحرہ کا بھی لشکر روانہ کردو سمندر
جادو نے یہ سُنکے اُسی وقت ایک پہلوان کہ نام اُسکا ہزبر دلوکش تھا اُسکو اپنے روبرو
بلایا اور دوسرا پہلوان کہ نام اُسکا حارث کرگدن سوار تھا اُنکو بلاکر تین لاکھ فوج کا افسر کیا
اور اُسیوقت اُنکو حکم سفر دیا وہ اُسی وقت چھاؤنی مین آئے بموجب حکم سمندر جادو تین لاکھ
غیر ساحر تجویز کرکے اُنکو حکم کمر بندی کا دیا آپ اپنے گھرون پر گئے اپنے عزیزون سے ملے

اِس عرصہ مین یہان لشکر تیار ہو گیا یہ گھر دن سے واپس ہو کر لشکر مین آئے دیکھا کہ لشکر تیار ہے
بادشاہ کے پاس رخصت کو آئے بادشاہ کو سلام کیا رخصت ہو کر فوراً مع لشکر طرف شہر
خود پرستون کے روانہ ہوے اِنکو تو راہ مین رکھا جاتا ہی اِنکا حال پھر تحریر ہوگا کہ یہ کب پہونچے
یہان سمندر جادو نے کیا کیا کہ بعد جانے اِن دونون پہلوانون کے دربار برخاست کیا
وہ دن اور وہ رات بخوشی بسر کی صبح کو پھر دربار کیا سب حاضر دربار ہوے سمندر جادو
نے حکم دیا کہ ایک ساحر مع دو ہزار سیاہ ساحران کے یقین خود پرست کی کمک کو جائے
بس اُسی وقت ملکہ غزالان آہو چشم دختر آفتاب جادو جو کہ کبھی کبھی دربار مین آیا کرتی تھی آج
حسب اتفاق دربار مین آئی ہوئی تھی یہ سنتے ہی فوراً اپنے مقام پر سے اُٹھی اور سمندر جادو
سے کہا کہ مین جاتی ہون یقین خود پرست کی کمک کو سمندر جادو نے کہا کہ تمھاری کیا ضرورت
ہی کوئی اور ساحر چلا جائیگا اُسنے عرض کی کہ مین نے سنا ہی کہ اُس لشکر مین وہ عیار بھی ہین جنھون نے
والد بزرگوار کو قتل کیا ہی مجکو اُنسے اُنکے خون کا عوض بھی لینا ہی کیا اچھی بات ہی کہ ایک
مرتبہ دونون کام پورے ہون بموجب مثل چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار
اور اگر آپ منع بھی کرینگے تو مین پوشیدہ ہو کر جاؤنگی کیونکہ مدت کے بعد مجکو نشان معلوم
ہوا ہی سمندر جادو نے گلاب جادو کی جانب دیکھا اُسنے عرض کیا کہ حضور جانے دین کوئی
خوف کا مقام نہین ہی بس سمندر جادو نے یہ سنکے اُسکو اجازت دی وہ اُسی وقت اپنی مان کے
پاس آئی اور عرض کیا کہ یہ کنیز آپ سے رخصت ہونے کو آئی ہی مین جاتی ہون برائے مقابلہ
اہل اسلام بادشاہ کے حکم سے اور کل حال بیان کیا مان نے کہا کہ بیٹی کیون مجکو اپنی جدائی مین
بیقرار کرتی ہی مین تو تجکو ہرگز نہ جانے دونگی مین تیری مفارقت مین ہلاک ہو جاؤنگی یہ جو مان نے
کہا تو اُسنے جواب دیا کہ اماجان یہ تو آپ خیال کرین کہ ایک تو مین اتنے بڑے دربار مین جانیکا
اقرار کر آئی ہون دوسرے جبکہ مین نے قصد کیا تھا تو بادشاہ نے منع کیا مین نے نہ مانا
اُنسے اجازت لی اب مین آپ کے منع کرنے سے نہ رکونگی اگر بخوشی آپ اجازت
نہ دینگی تو مین پوشیدہ ہو کر چلی جاؤنگی اب مین رک نہین سکتی ہون مان نے جو دیکھا کہ یہ ضرور
چلی جائیگی تو اِس سے بہتر یہ ہی کہ دل پر جبر کرکے اجازت دیدے یہ خیال کرکے کہا کہ اچھا جاؤ
بہت جلد واپس آنا اُسنے عرض کیا کہ مین گئی اور لڑائی کو فتح کیا اور چلی آئی غیر ساحرون سے تو
مقابلہ ہی کوئی ساحر نہین ہی کہ جس سے مقابلہ ہو اُنکا گرفتار کرنا یا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی
مان نے کہا کہ بہت بڑے جری ہین اول تو یہ سُنا ہی کہ اُنپر سحر اثر نہین کرتا ہی اُنکا افسر جو کہ
صاحبقران ہی وہ مالک باطل السحر ہی بھلا پھر کیونکر اُنپر سحر اثر کر سکتا ہی دوسرے عیارون کا سامنا
ہی اُسنے عرض کیا کہ اِسم اعظم کو تو مین بند کر لونگی جب وہ اُنکے پاس نہوگا تو وہ کیونکر کام لینگے
اور عیارون سے بچنے کی یہ تدبیر ہی کہ مین اپنے تئین ظاہر نہ کرونگی اُن سب کو غفلت مین پاکر
اپنا کام کرونگی آپ اطمینان رکھین میرے واسطے ظفر کی خداوند سے دعا مانگین کہ مین اِن لوگون
پر ظفر پاؤن مان نے کہا کہ تمھارے کہنے کی کیا حاجت ہی میرا دل دعا مانگتا ہی اچھا لو جاؤ دن
نہ چڑھا دو جب مان نے اجازت دی تو وہ مان کو سلام کرکے اُسی وقت تخت سحر تیار کرکے
مع اپنی چند مصاحبون و ہمنشینون کے دربار مین پھر آئی یہان سمندر جادو دربار مین بیٹھا ہوا

تھا اِس فکر مین تھا کہ یہ انگوٹھی کہان کہان چلی گئی ہو ابتک نہین آئی ہر اگر وہ اقرار نہ کرتی تو مین کسی امر سا کہ وہ ازنہ کرتا مگر اب وہ اقرار کر گئی ہر تو مین کسی کو کیونکر روانہ کرون کیونکہ اِسکو ناگوار ہوگا یہی خیال کر رہا تھا کہ ملکہ غزالان آہو چشم آکر پہونچی عرض کیا کہ مین رخصت ہوتی ہون وہ سپاہ کہان ہر جو میرے ہمراہ جائیگی سمندر جادو نے گلاب جادو سے کہا کہ ای گلاب جادو تم اپنی بہن کے ساتھ دو ہزار ساحر آزمودہ کار کردو یہ سُنکے گلاب جادو اسی وقت وہان سے اُٹھا اور لشکر مین آیا دو ہزار ساحر اور جادوگرنیان جو کہ کامل تھے اُنکو انتخاب کرکے غزالان کے ہمراہ کیا غزالان مع اُن ساحرون کے طرف لشکر یقین خود پرست کے برائے مدد روانہ ہوئی کوئی ساحر تخت پر سوار تھا کوئی اژدہے پر کوئی شیر پر کوئی بازو پر ابر گلنار اُٹھتے ہوئے اور موتی برستے ہوئے چلے آتے ہین کہ اِسکا ذکر وقت پر ہوگا اور پھر تحریر کیا جائیگا اِسکو بھی یاد مین رکھا جاتا ہے لیکن

اب کچھ حال یہان کا تحریر ہوتا ہی اور بیان کیا جاتا ہی کہ یہان دوسرے دن یقین خود پرست نے صاحبقران کا انتظار کرکے کہ وہ طبل جنگ بجوائین تو مین بجوا ؤن جب اُس دن صاحبقران نے طبل جنگ نہ بجوایا تو اُسکو معلوم ہوا کہ طبل جنگ نہین بجا ہی مجبور ہوکر خود بجوانے کا قصد کیا مگر یہان یہ خیال کیا گیا کہ سبقت اہل اسلام مین دستور نہین ہی بس اُسکے دوسرے دن یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوا دیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے مقابلہ ہوا کئی دن تک برابر جنگ وجدال ہوا کی یقین کے اکثر پہلوانون کا قتل وزخمی ہونا اُسکا مہلت طلب کرنا صاحبقران کا مہلت دینا یقین خود پرست کا اِس امید پر مہلت طلب کرنا کہ مدد آجائے اُدھر ایّام مہلت کا ختم ہونا دوسرے دن اُسکے دونون بھائیون کا صف آرا ہونا کہ یکایک گرد کا اُٹھنا اور اُن دونون پہلوانون کا پہونچنا یقین خود پرست کو اور اہل اسلام کو صف بستہ دیکھکر اُسکے شریک ہونا دو دن تک برابر مقابلہ ہونا آخر کو اُن دونون پہلوانون کا زیر ہونا جنگ مغلوبہ کا ہونا عین مغلوبہ مین اُن بادشاہون کا پہونچنا جنکو کہ یقین خود پرست نے برائے مدد طلب کیا تھا شریک جنگ ہونا آخر کو یقین خود پرست کا مع اُن سب کے

مسلمان ہونا صاحبقران کا جشن کرنا اُسکے بعد طرف شہر سمندریہ کے روانہ ہونا اور دیگر حالات داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ

آنکھون کی طرف گردش کی دربردہ نظارہ ہو
یہ راہ و روش سرو گلستان مین ہو گی
یہ بازیٔ عشق ہے البتہ اِدھر سے
وہ ناوک دلدوز نہ ہو لاگو مرے جی کا
کیا کھیل بڑے مدت ہجران کی نہ پوچھو
کیا جان کہ جسکے لیے منھ موڑ دے تمسے
تجھ سا تو سوا ایک بھی محبوب نہ نکلا
سب شور و فغان کرتے گئے مجکو تو اتنہ
سوجے تھے کہ سوداے محبت مین اثر کچھ ہو
شانے نے یہ رکھا ہار جو پھولون کا تو تجھ سے
کر کام کسی دل مین گئی گردش یہ تو کیا
پیغام بھی کیا کہیے کہ او باش ہی ظالم

کچھ یار کے آنے کی مگر گرم خبر رہی
اِس قامت دلچسپ کا انداز دگر ہو
پھر کر نکل اے سیل کہ یان شیر کا ڈر ہی
سامنے ہو ہمدم اگر تجکو خبر ہو
سو سال ہوا ہمکو گھڑی ایک پہر ہو
تم آؤ سے چلے داعیہ کچھ تمکو اگر ہو
جس دلبر خودکام کو دیکھا سو نظر ہو
دلکش ہو ٹک اے مرغ چمن وقت سحر ہی
اب دیکھنے مین اسمین تو جی ہی کا ضرر ہو
کیا ساتھ نزاکت کے رگ گل سی کمر ہو
اے آہ سحرگاہ اگر تجھ مین اثر ہے
ہر حرف میان دارد شمشیر و سپر ہی

بہ بزم سخن طوطی خوش لواہا بدین زمزمہ شد ترنم سرا کہ راویان جنگ و جدال و ناقلان میدان قتال اِس داستان عدیم المثال کو شمشیر قلم سے میدان قرطاس پر یدان معرکہ آرائی کرتے ہین کہ جبکہ وہ دن گذرا اور لشکر اسلام مین طبل جنگ نہین بجا کیونکہ سبقت انکا دستور نہین ہی اُس دن تو لقین خود پرست نے صبر کیا اور وہ رات بسر کی صبح کو دربار کیا سب حاضرین دربار عاجز ہوے اِسنے حکم دیا کہ کل لشکر مین کوس حربی نہین بجا باوجودیکہ مین نے جواب جنگ دیا تھا مگر اُسپر بھی اُنھون نے طبل جنگ نہین بجوایا ہی اِسکا سبب کیا ہی اگر اُنھون نے نہین بجوایا تو مین حکم دیتا ہون کہ طبل جنگ بجے کل مین ضرور اہل اسلام سے مقابلہ کرونگا اور اپنی تلوار کو اُنکے خون سے بھرونگا یہ حکم دینا تھا کہ فوراً چوبدار یہ حکم لیکر نوبت خانہ مین آیا نقارچیون سے کہا کہ حکم شاہی ہی طبل جنگ بجے نقارچیون نے نقارون کو درست کرکے چوب لگائی اہل شہر اور تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا یہ خبر تمام لشکر مین پھیل گئی ہر ایک کو معلوم ہوا کہ کل لڑائی آغاز ہوگی یہ خبر جو لشکر مین پھیلی تو تمام فوج خودپرستان اپنا سامان کرنے لگے یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہی اُدھر بوقت سحر بادشاہ اسلام بیدار ہوے نماز سحر پڑھکر لباس شاہی زیب جسم کیا اور مزین بہ تن فرماکر طرف دربار دُربار کے تشریف لیچلے یہان دربار مین سب سرداران عالی مرتبہ حاضر دربار ہو چکے ہین اور اپنے اپنے دنگلون پر بعد کرنش متمکن ہین آمد آمد ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی کا انتظار کر رہے ہین سب کی نگاہین طرف دربارگاہ کے لگی ہوئی ہین کہ ناگاہ پردہ اُٹھا سب نے خیال کیا کہ جہان پناہ فلک بارگاہ شاہ عالی جاہ تشریف لاتے ہین سب مؤدب ہو کر بیٹھے کہ دیکھا صاحبقران زمان گرشاسپ دوران نور چشم مومنان یعنے بدیع الملک

تشریف لاتے ہین سب سردار راست وچپ برائے تعظیم اُٹھ کھڑے ہوئے سب کا مجرا ہوا
صاحبقران نے سب کو بخندہ پیشانی جواب دیا اور اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ اور آپ بھی اپنے
دنگل صاحبقرانی پر جلوہ فرما ہوئے اپنے عم بزرگوار سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی تک
جہان پناہ نہین برآمد ہوئے نہین معلوم مزاج مبارک کیسا ہی نور الزمان نے جواب دیا
کہ مزاج عالی تو درست ہی تشریف لاتے ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ کسی کو براے
خبر روانہ کرنا چاہیے تاکہ وہ جاکر خبر خیریت لائے کیونکہ عرصہ ہونے کی کیا وجہ ہی طبیعت
پریشان ہوتی ہی نور الزمان نے جواب دیا کہ پھر جسکو حکم ہو وہ جاکر خبر لائے صاحبقران
نے برق ثانی کے جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ جاکر خبر بادشاہ عالیجاہ تو لاؤ کہ کیون عرصہ ہوا
ابھی تک برآمد نہین ہوئے اِسکا کیا باعث ہی میری طرف سے عرض کرنا کہ بدیع الملک
نے عرض کیا ہی اور پوچھا ہی کہ مزاج ہمایون کیسا ہی جو آپ ابھی تک تشریف نہین لائے
یہان سب اہل دربار کو زیارت قدم ہمایون کا انتظار ہی آنکھین حضور کے جمال پرنور کی مشتاق
ہین بغیر آپ کے دربار بے نور ہی برق ثانی نے عرض کیا کہ غلام ابھی جاتا ہی اور خبر بادشاہ
باوقار لاتا ہی یہ عرض کرکے قصد کیا کہ چلون کہ یکایک دربارگاہ سے آمد سواری کا غل ہوا
نقیبون کے بولنے کی صدا آئی سب کو معلوم ہوا کہ خداوند نعمت حاتم وقت بادشاہ عالی مرتبہ
تشریف لاتے ہین اِس عرصہ مین سواری مثل باد بہاری کے صحن مین پہونچی کہاردن نے
تخت دوش پر سے اُتارا اور وہ سلیمان بخت تخت پر سے اُترکے زمین پر اُترا آدمیون نے
صدا سے بسم اللہ بلند کی اُدھر سب سے پہلے صاحبقران نے مجرا کیا عرض بیگی نے عرض
کیا کہ جہان پناہ صاحبقران نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا کہ تمھاری جگہ دلمین
ہی بعد صاحبقران کے پھر اور سب کا مجرا و سلام ہونے لگا بادشاہ سب کا سلام لیتے
ہوئے قریب تخت شاہی تشریف لائے اور تخت کو اپنے قدم منور سے رونق بخشی
صاحبقران دنگل پر جلوہ گر ہوئے یہ سب سردار دست راستی جانب راست و دست چپی
جانب دست چپ اپنے اپنے مقام پر دنگلون و کرسیون پر متمکن ہوئے صاحبقران
نے بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور کا مزاج مبارک کیسا تھا جو آج تشریف آوری مین عرصہ
ہوا یہان سب آپ کے خیر خواہ پریشان تھے مین برق ثانی کو خدمت مین روانہ کرنیکو
تھا بلکہ اُس سے کہہ چکا تھا وہ جانے ہی کو تھا کہ آمد سواری کا غل ہوا اُسوقت وہ ٹھم گیا بادشاہ
نے فرمایا کہ مزاج تو آپکی عنایت سے اچھا تھا مگر وجہ یہ ہوئی کہ آج وظیفہ مین دیر ہو گئی
بدین سبب عرصہ ہوا صاحبقران نے عرض کیا کہ بجا ارشاد ہوا بادشاہ نے صاحبقران
سے فرمایا کہ کل سے کچھ خبر لشکر حریف بھی معلوم ہوئی یا نہین کہ بعد روانہ کرنے جواب نامہ
کے اُسکا کیا قصد ہوا آیا جنگ کا اُسنے مستحکم قصد کر لیا یا ابھی کچھ توقف ہی کیونکہ یہان سے تو
سبقت ہوگی نہین جبتک کہ وہ طبل جنگ نہ بجوائیگا یہان سے طبل جنگ نہین بجے گا جناب
صاحبقران نے عرض کیا کہ آج اور انتظار کیا جاتا ہی کل اِسکو پھر نامہ تحریر کیا جائیگا اور اُس
امر کا استفسار ہوگا جیسا کہ ارشاد ہو بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی راے مین نے اِس سبب
سے اِس امر مین کلام کیا کہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ ہمکو جلد ہی ہی ہم کل طبل جنگ خود بجوائین گے

تو مین نے خیال کیا کہ سُنا گیا ہی یعنے صاحبقران کے زمانہ سے آجتک لشکر اِسلام مین قبل سے طبل جنگ نہین بجا بلکہ دیکھا بھی نہین پھر کیون یہ کلام زبان صاحبقران سے صادر ہوا بس مین نے اُسوقت قصد کیا تھا کہ اِس امر کو دریافت کرون پھر خیال کیا کہ جب کل آپسمین گفتگو ہوگی تو اُسوقت دیکھا جائیگا شاید اِسمین کوئی انشارہ ہو بدین وجہ کل مین خاموش رہا اسوقت دریافت کیا صاحبقران زمان نے عرض کیا کہ بجا فرمایا آپ نے لیکن مین نے کل بسبب جلدی کے یہ امر کہا تھا اور زبان پر لایا تھا ورنہ مجکو خود اِس امر کا خیال تھا اب مین انتظار کرتا ہون کہ کل دوسرا نامہ تحریر کرونگا بادشاہ یہ سُنکر خاموش ہو رہے اور کچھ باتین اِدھر اُدھر کی ہونے لگین ابھی اِس تقریر کو عرصہ نہوا تھا کہ ناگاہ سب کے کان مین صدا ئے نقارہ آئی بادشاہ نے صاحبقران سے فرمایا کہ آپ نے بھی سُنا کہ یہ صدائے نقارہ کیسی ہی اور کہان سے آئی ہی مجکو تو لشکر حریف کی جانب سے آتی ہوئی معلوم ہوتی ہی یا تو اُسنے طبل جنگ بجوایا ہی یا اُسکی مدد کو کوئی آیا ہی اُسکی آمد کی خوشی مین نقارہ بجا ہو صاحبقران نے عرض کیا کہ جی ہان مین نے بھی صدا سنی ہی مگر خیال مین نہین آتا ہی کہ یہ کیسا نقارہ ہی جبتک کہ کوئی جاکر خبر نہ لائے اہل دربار نے عرض کیا کہ حضور یہ صدا تو نقارۂ خوشی کی نہین ہے جانے کوس حربی کی صدا ہی یا اور کسی وجہ سے بجا ہو حضور کسی کو حکم فرمائین کہ وہ جاکر خبر لائے بادشاہ نے فرمایا کہ ای چالاک ثانی کسی کو ہرکارے خبر روانہ کرو تاکہ وہ خبر لائے چالاک نے عرض کیا کہ بہت خوب مگر وہ ہرکارے جو کہ ہر وقت وہان لشکر حریف مین موجود رہتے تھے خبر لے کر حاضر ہوتے ہونگے مگر اب ارشاد حضور ہوا ہی مین اور جاسوس کو روانہ کرتا ہون اور خبر طبل جنگ منگواتا ہون یہ عرض کرکے چالاک ثانی نے قصد کیا تھا کہ ہرکارون کو برائے خبر روانہ کرے کیونکہ حکم شاہی صادر ہوا ہی ابھی کسی سے کچھ کہنے کی نوبت چالاک ثانی کو نہ آئی تھی اور وہ کہنے نہ پایا تھا کہ وہ ہرکارے جو کہ لشکر حریف مین تھے حاضر دربار ہوئے اور مخبر آگاہ سے مجرا بجا لائے اور بعد دعا و ثنائے شاہی کے یہ قطعہ پڑھا قطعہ الٰہی بخت تو بیدار بادا + ترا دولت ہمیشہ یار بادا + گل اقبال تو دائم شگفتہ + بچشم دشمنانت خار بادا + جہان پناہ و صاحبقران عالم کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اوج کمال و اقبال رہے دوست شاد اور دشمن ظل اللہ پائمال ہون یہ خانہ زاد کچھ عرض خدمت مین کیا چاہتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ بیان کرو کیا خبر لائے ہو انھون نے دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ غلام ابھی لشکر حریف مین تھے کہ اُسنے یکایک آج حکم طبل جنگ کا دیا چنانچہ طبل جنگ اُسکے لشکر مین بجا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل میدان جنگ مین آکر حضور کے غلامون سے آتش کینہ و فساد کو دوبالا کرے باقی خیریت ہی یہ خبر سُنکے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ اِنکو انعام دیا جائے اور فرمایا کہ خواجہ خضران بن عمرو ثانی کہان ہین ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگ بجے کل صبح کو ہم میدان جنگ مین جاکر اُسکو اُسکے کردار کی سزا دینگے چالاک ثانی نے عرض کیا کہ حضور وہ آج تشریف نہین لائے ہین نہین معلوم کہ مزاج کیسا ہی اِس کلام کے جواب مین صاحبقران نے فرمایا کہ کسی کو روانہ کرکے اُنکو طلب کرو کیونکہ ظل اللہ یاد فرماتے ہین چالاک نے برق

سے کہا کہ بھائی مرشد زادے کی خدمت مین جاؤ اُنسے کہو کہ جہان پناہ یاد فرماتے ہین تشریف
لیچلیے یہ سُنکے برق جھپٹ کے چلا یہان اُن ہرکارون کو انعام دیکر رخصت کیا برق اُدھر چمکتا
ہوا مثل شرارے کے خیمہ صاحبقران مین پہونچا دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوے ہین اور تنہا مین یہ
برق کو دیکھتے ہی پلنگ پر لیٹ رہے اور وہ دوشالہ کہ جسمین لاکھون جگہ رفو کیا ہوا تھا اور اکثر
جگہ کیڑون کے کھائے ہوے بڑے بڑے سوراخ تھے اُسمین رفو بھی نہین ہوا تھا حاشیہ
تو بالکل ندارد تھا صرف متن کی یہ حالت تھی وہ دوشالہ یہ بتاتا تھا کہ مین حضرت آدمؑ کے وقت
کا ہون اُدھر برق پلنگ کے پاس پہونچا آواز دی کہ ای اُستاد اُٹھیے آپکو بادشاہ نے
یاد فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ آج کیون نہین دربار مین آئے اِسکا کیا سبب ہی آپ نے کچھ
جواب نہین دیا جب برق نے دوبارا صدا دی تو آپ نے ایک مرتبہ انگڑائی لی اور دوشالہ
مُنھ پر سے ہٹاکر کہا کہ کون ہی برق نے کہا کہ مین ہون برق ثانی دربار بادشاہی سے آپکو
لینے آیا ہون بادشاہ نے یاد کیا ہی یہ سُنکے آپ بہت برہم ہوکے بولے کہ تم کیون آئے
بدون میری اجازت کے یہ نہ خیال کیا کہ مین خیمے مین اکیلا ہون یا کوئی دوسرا شخص میرے
پاس ہی اگر تخلیہ ہوتا تو بھی آپ یون ہی چلے آتے ناک مین دم ہی کسی وقت قرار نہین
اگر کسی سبب سے کبھی دربار مین نہ گئے تو آدمی کھڑا ہی کہ چلو یہ خیال نہین کہ کوئی تو سبب ایسا
ہی کہ نہین آئے یہ تو خبر لی نہین کہ کیسے ہو یہ تقاضا ہوا کہ نہ آنے کا کیا سبب ہی تین روپیہ
کے دینے مین کسی کو مول لیلیا ہی جاؤ کہدو کہ ہم اِسوقت نہین آئینگے رات سے ہم خود
علیل ہین رات بھر ہمکو تپ رہی ہی بسبب دردِ سر کے نیند نہین آئی ہی رات بھر جاگ کے
بسر کی ہی اِسوقت ذرا آنکھ لگی تھی کہ آکر جگا دیا عجب غضب مین جان ہی مین ایسی نوکری سے باز
آیا کوئی نفع نہین ہی سواے تین روپیہ کے وہ بھی بڑی دقت سے ملتے ہین اِسی سبب سے
دادا جان اور باباجان خانۂ کعبہ کو چلے گئے اُنکو بھی یون ہی دقت سے ملے وہ بھی ہمیشہ اِسی
امر کے شاکی رہے مین بھی عاجز ہوکر خانۂ کعبہ کو چلا جاؤنگا میان برق یہ مصرع تمنے ضرور سُنا
ہوگا مصرع کہ مزدور خوش دل کند کار بیش ؛؞ میان جب دل خوش ہوگا تو کام کیا ہوگا ابھی
کل ہی کا ذکر ہی کہ تین ہزار روپیہ کا نقصان ہوا کسی نے کوئی دمڑی بھی ہمکو نہ دی میان مملوک
کو خلعت ملا ہم یون ہی مُنھ دیکھکر رہگئے اِسی سبب سے تو میرا اِن لوگون کا کام کرنیکو جی نہین
چاہتا ہی کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے ہین اِسوقت غرض ہی تو خواجہ یاد آئے رات سے
کسی نے خبر تک نہ لی کہ مرتے ہو یا زندہ ہو میان دنیا اپنے مطلب کی ہی ہماری تو وہ مثل ہی
کہ مرغی اپنے جی سے گئی او رکھانیوالون کو سواد نہ ملا اُن لوگون کی نقل ہی کہ چاہے مردہ دوزخ
مین جائے اور چاہے بہشت مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی کوئی ضرورت ہوگی
تو میری یاد بھی آئیگی مین اِسوقت نہین جا سکتا ہون جاکے کہدو کہ وہ ماندے ہین برق نے
کہا کہ ای اُستاد وہ کام بغیر آپ کے جائے ہوے سرانجام نہین پائیگا بادشاہ نے طلب فرمایا
ہی خواجہ نے کہا کہ کسی نے طلب کیا ہو خواہ بادشاہ نے خواہ صاحبقران نے یہ سُنکے
برق نے عرض کیا کہ مین جاتا ہون اور جو آپ نے فرمایا ہی وہ عرض کیے دیتا ہون کہا
کہ ہان جاؤ کہدو بس برق اُٹھا اور چلا یہانتک کہ جب وہ قریب درِ خیمہ پہونچا تو خیال آیا کہ

ذرا دریافت تو کرو کہ کام کیا ہے بس آواز دی کہ اے برق ذرا ادھر تو آؤ ایک بات میری سنتے جاؤ برق واپس آیا کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کام کیا ہے برق نے جواب دیا کہ اسقدر تو مین جانتا ہون کہ ابھی ہرکارے آئے تھے وہ خبر دے گئے ہین کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے بادشاہ نے یہ سنکے حکم دیا تھا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے اسکے بعد آپکو یاد کیا کیونکہ طبل جنگ کا حکم تو آپ ہی کو دیا جاتا تھا یہ سننا تھا کہ کہا کیا کل سے لڑائی ہوگی برق نے کہا کہ جی ہان اب تو پانی منھ مین بھر آیا کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی حکم طبل جنگ لے کے نقارخانہ مین جاتا ہے تو اُسکو نقارخانہ کا داروغہ نذر دیتا ہے یہ طریقہ خواجہ عمرو اول کا مقرر کیا ہوا ہے بس انھون نے جب یہ سُنا کہ مین حکم طبل جنگ لیکر نقارخانہ مین جاؤنگا تو وہان نذر ملیگی برق ثانی سے کہا کہ اچھا چلتا ہون کیا کرون ان لوگون نے بہت عاجز کیا ہے یہ خیال آیا کہ اگر نہ جاؤنگا تو کہنے کو بات ہوگی کہ خواجہ کو بلایا اور وہ نہ آئے خیر جو حالت ہو جبتک یہان موجود ہون میرا یہ دل گوارا نہین کرتا ہے کہ مین بے مروتی کرون آنکھ مین مروت ہے یہ کہکر وہی دوشالہ اوڑھے ہوئے اُٹھے اور ہمراہ برق کے کچھ بڑبڑاتے ہوئے چلے یہانتک کہ داخل دربار ہوئے بادشاہ و صاحبقران کو سلام کیا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گئے مگر یہ حالت ہے کہ اُف اُف کر رہے ہین بادشاہ نے انکی طرف دیکھکر فرمایا کہ کیون خواجہ کیسے ہو اُف اُف کیون کر رہے ہو یہ دوشالہ کیون اوڑھا ہے کیا کچھ مزاج ناساز ہے اگر طبیعت اچھی نہ تھی تو کیون آئے کہلا بھیجا ہوتا کوئی اور جاکر حکم نواخت طبل جنگ پہونچا دیتا ایسی کیا ضرورت تھی بیکار کو زحمت کی یہ کلام سنتے ہی خواجہ نے کہا کہ جی ہان رات سے بشدت بخار ہے درد سر بہت ہے مین تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا کہ میان برق پہونچے انھون نے کہا کہ آپ کو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے کوئی ضرورت ہے مین نے خیال کیا کہ نہ معلوم کیا ضرورت ہے گو کہ مجھ مین یہ حالت نہ تھی کہ مین یہانتک آسکون مگر جبر کرکے چلا آیا یہ خیال ہوا کہ اگر نہ جاؤنگا تو بادشاہ ناخوش ہونگے مگر مجکو معلوم ہو گیا کہ سب اپنے مطلب کے ہین ہمتو یہ تکلیف اُٹھا کر آئے اور آپ نے فرمایا کہ بیکار آئے خیر ہمسا کوئی خیر خواہ و فرمانبردار ممکن نہوگا کہ جو اپنی جان کا خیال نہ کرے تین روپیہ پر یون جان نثار کرے خیر جبتک ہم یہان ہین جو ہمسے ہو سکتا ہے وہ ہم کرتے ہین جب ہم یہان سے خانۂ کعبہ کو چلے جائینگے جب ہماری قدر ہوگی آدمی کے مرنے پر قدر ہوتی ہے یا بعد چلے جانے کے اُسوقت معلوم ہوگا کہ خواجہ کیسا خیر خواہ و فرمانبردار تھا مجکو تو اس امر کی حیرت ہے کہ رات سے کسی نے خبر تک نہ لی اگر رات کی حالت کی خبر نہ تھی تو صبح سے یہ وقت آیا سب دربار مین آئے یہ کسی کو خیال نہوا کہ خواجہ کیون نہین آئے جو کہ ہر روز آتے تھے جب اپنی ضرورت ہوئی تو خیال آیا برق کو روانہ کیا واقعی امر یہ ہے کہ دنیا اپنے مطلب کی ہے اور مفلس کی کیا موت اور کیا زندگی ہو جب مصرع ع غریبون کی کیا موت کیا زندگی * یہ تو ہو نہین سکتا ہے کہ مین ہون اور آپ طلب کرین اور مین نہ آؤن خیر اس امر سے تو کچھ غرض نہین ہے فرمایئے کہ کیا کام ہے مین موجود ہون یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ کیون فقرہ کرتے ہو لو انکو تپ آئی ہے انکو بخار رہتا ہے اور یہ پہلے بھی آتے تو یہ ہمکو فقرہ دیتے ہین اور غصہ کرتے ہین یہان کوئی اب آپ کے فقرے مین نہین آئیگا خواجہ نے کہا کہ خیر فقرہ ہی سہی جو آپکا کام ہو وہ بیان

فرمائیے مین یہ نہین کہتا ہون کہ آپ میرا علاج کیجیے اگر زندگی ہی تو زندہ رہونگا ورنہ جو خدا کریگا وہ ہوگا بادشاہ نے کہا کہ کیون آپ اسقدر رنج کرتے ہین جو فرمایئے وہ آپ کو دیا جائے یہ کہکر حکم دیا کہ خواجہ کو دو ہزار روپیہ دیدو کہ یہ اپنا علاج کرین یہ سنتے ہی خواجہ کے منھ پر مارے خوشی کے سرخی آگئی اور کہنے لگے کہ خدا آپ کو سلامت رکھے میرا علاج یہی تھا کہ مجکو کچھ دیدیا مین اچھا ہو گیا اب جلد بیان فرمایئے کہ کیون طلب فرمایا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ لقیین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہی تو میرے لشکر مین بھی طبل رزمی کا حکم دو بس یہ کام ہی اور اسکا سبب یہ ہی کہ مین نے جو تمکو طلب کیا تو اسوجہ سے کہ یہ خدمت تمھارے متعلق ہی اُدھر چوبدار نے دو توڑے لاکر خواجہ کو دیے خواجہ نے سلام کرکے لے لیے اور عرض کیا کہ ابھی جاکر طبل جنگ بجواتا ہون صاحبقران نے کہا کہ اب بخار تو جاتا رہا ہوگا درد کا نام بھی نہوگا کہ درد ہی کیا چیز صرف اسی کا فقرہ تھا وہ مطلب ہو گیا خواجہ نے کہا کہ جی ہان جو آپ فرمائین وہ بجا ہی آپکو تو میری ہر بات فقرہ معلوم ہوتی ہی مین جب فقرہ کرتا ہون تو آپ مجکو مالا مال کر دیتے ہین مین کیون نہ فقرہ کرون اسمین آپ کا کیا خرچ ہوا جو کچھ دیا بادشاہ نے وہ اپنے پاس سے دیا صاحبقران نے فرمایا کہ حق غازیان مین سے تو کم ہو گیا خواجہ نے جواب دیا کہ آپ کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہی کہ حق غازی نہ جائے مگر یا صاحبقران جب وقت پڑتا ہی تو غازی تھان پر کھڑے ہنہنایا کرتے ہین جو کام کرتے ہین وہ ہم اُسوقت غازی کہان جاتے ہین وہ کیون نہین کام کرتے ہین اُسوقت تو خواجہ تلاش کیے جاتے ہین جب کوئی مشکل پڑتی ہی تو اُسوقت غازی نکل جاتے ہین خیر اب جب کوئی ایسا وقت آئیگا تو دیکھا جائیگا اُسوقت آپ کو اسکا جواب ہم دینگے یہ کہکر خواجہ اُٹھ کھڑے ہوے اور طرف نقارخانہ کے چلے اُدھر داروغۂ نقارخانہ نے برائے نذر خواجہ بندوبست کیا یہانتک کہ اُس عرصہ مین خواجہ پہونچے اُسنے نذر دی اُنھون نے کچھ کہا بھی نہین بجلدی قبول کرلی اتنا کہا کہ اگر مین عذر بھی کرونگا مگر تم نہ مانوگے اِس سے کیا حاصل اُسوقت لینا پڑیگی پھر کیون زیادہ دیر ہو اُدھر نقارچی نے دہل پر سے غاشیہ اُٹھایا کر خواجہ نے اپنے کام کو ختم کیا اور چوب اُٹھاکر دہل پر لگائی صدائے نقارہ سے زمین ہل گئی گوش گردوون کر ہوگئی مردے زیر زمین دہل گئے گاو زمین کے پیر کانپ گئے پرند صدائے نقارہ سُنکے اپنے آشیانون سے اُڑے شیر صحرا سے آواز کوس سُنکر بھاگے درۂ کوہ مین پوشیدہ ہوگئے مریخ فلک کانپنے لگا رستم زیر زمین کفن مین کانپ کر رہگیا مردے چونک اُٹھے خیال کرنے لگے کہ یہ کیا قیامت آگئی جو صور اسرافیل کی صدا آئی آواز دہل کیا تھی کہ گویا صور اسرافیل کی صدا تھی جو لوگ کہ غافل تھے وہ دو دو ہاتھ اُچھل اُچھل پڑے حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہوگئے مرکب اصطبل سے رسیان توڑاکر بھاگے فیل چلانے لگے بزدل لوگ جو کہ لشکر مین تھے اُنکو اختلاج ہونے لگا بعض کو غش آگیا لشکر حریف کے لوگون کی یہ کیفیت ہوگئی کہ ایکبارگی چونک اُٹھے خیال ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا یا زمین کا طبقہ پھٹ گیا یہ اُسکی صدا ہی سب گھبرا گھبرا کے خیمون سے باہر نکل آئے کہ دیکھین کیا سانحہ ہوا باہر آکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ تمام پرند اُڑے ہوے چلے جاتے ہین تمام آسمان سیاہ

ہو رہا ہے یہ لوگ بہت حیران ہوئے کہ ہر کارے دوڑے ہوئے آئے اور بارگاہ میں جا کر یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوند عالی لشکر اسلام میں طبل جنگ بجا ہے یہ اُسی کی صدا ہے جو کہ آتی ہے جسنے تمام عالم کو درہم و برہم کر دیا ہے یقین ہے کہ کل مقابلہ ہو ہر کارے یہ کہکر ہٹ گئے یقین نے کہا کہ نقارہ کا شکوہ ہے گویا صور اسرافیل ہے جسکی صدا سے تمام عالم تزلزل میں آگیا گویا قیامت برپا ہوگئی خیر دیکھا جائیگا کیا پروا ہے کل ہم اہل اسلام کے پہلوانوں کو دیکھ لینگے دیکھیں کہ وہ کیونکر ہمارا مقابلہ کرتے ہیں گو وہ بہت ہیں تو ہوں ہمارا کیا کر لینگے یہ کہکر دربار برخاست کیا اور اپنے خیمۂ آرام کو چلا گیا اُدھر کا حال سنیے شعر زنقارہ آواز آمد برون * کہ دون است دون ست گردن دون * دیگر دہل زن دہل زن بتحسین او * بہین دین او دین او دین او * خواجہ چوب لگا کر ہٹ گئے اُدھر نقارچیوں نے نقارے بجانا شروع کیے شہنا نوازوں نے شہنا کو درست کر کے کیسی کیسی دھنوں میں شہنا بجانا شروع کیا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا اب تو لشکر میں ہلچل پڑ گئی ہر ایک اپنا سامان جنگ درست کرنے لگا اُدھر لشکر حریف میں بھی درستی آلات جنگ ہونے لگی پہلے اُدھر کا حال سنیے کہ جبکہ لشکر یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ کل اہل اسلام سے مقابلہ ہوگا تو ہر ایک نے جو کہ بہادر تھے اپنے ہتھیاروں کی درستی کا سامان کیا کوئی زرہ کو درست کرنے لگا کوئی تیروں کو کوئی نیزوں کو کوئی نیزوں کی سنانیں صاف کرنے لگا کوئی خنجر کوئی تلوار کو صیقل کرنے لگا کوئی گرز کی ضرب کو آزمانے لگا کوئی اپنی سپر کو دیکھنے لگا کہیں پر دس بیس باہم ملے ہوئے یہ گفتگو کر رہے تھے کہ کل بہت بڑی لڑائی ہوگی اہل اسلام سے مقابلہ ہے جو لوگ کہ بہادر مشہور ہیں گو کہ کبھی کسی جگہ سے شکست کھا کے نہیں آئے ہیں ہمیشہ فتح حاصل کر کے آئے ہیں دیکھیے کسکے قدم میدان جنگ میں قائم رہتے ہیں کون ثابت قدمی دکھاتا ہے کون کھیت رہتا ہے کل روز امتحان ہے کل کون بڑھکر سینہ پر تیر تفنگ سنان وبھل تلوار آبدار کی کھاتا ہے کل کسکے تن پر گل زخم کھلتے ہیں وہ لوگ تو بہادر مشہور رہیں مگر ہمکو کل اپنی جرأت دکھانا ہے کہ انکو بھی معلوم ہو کہ ہاں کسی لشکر سے مقابلہ ہوا تھا کہیں کھیت پڑا تھا گو وہ بہت ہیں مگر انکو دانتوں پسینہ آجائے بھائیوں کل وہ تلوار کرنا کہیں یہ چرچا ہو رہا ہے کہیں یہ تذکرہ ہے کہ ہمارے بادشاہ کو صلح کرنا زیبا تھی گو ہم اُنسے دبتے نہیں ہمکو اُنکا خوف نہیں ہے اگر وہ بہت ہیں تو ہوں ہم اپنی جانوں پر کھیل جائینگے میدان سے قدم نہ ہٹائینگے مگر اسکا خیال ہے کہ اگر انکی فتح ہوئی تو یہ ملک تاراج ہو گیا صلح میں یہ بات نہوتی مگر کیا کریں جو رائے بادشاہ کی ہمنے تو نمک کھایا ہے حق نمک ضرور ادا کرینگے اُنکے پسینہ کی جگہ اپنا خون گرائینگے اگر یہ جنگ فتح کرلی اور اُن لوگوں کو شکست دیدی تو تمام دنیا میں نام ہوگیا ہماری بہادری کا سب ہماری تلوار سے خوف کرینگے ذرا لوگ بہت کم اُدھر کا رخ کرینگے جو بہادر اور عقلمند تھے وہ تو یہ گفتگو کر رہے تھے جو کہ بزدل و نامرد تھے اُنھوں نے جب سے صدائے طبل جنگ سُنی تھی اُسوقت سے اُنکے تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا تھا مارے خوف کے بات نہیں کیجاتی تھی فرط دہشت سے بخار آگیا تھا تمام جسم بسبب بخار کے جل رہا تھا دل ہاتھوں اُچھل رہا تھا جسوقت تصور کرتے تھے کہ کل میدان میں تلوار چلیگی باجے جنگی بجینگے کہ کھیل تلواروں

وسنانون سے چمکین گے اور پہلوان صفون مین مثل رعد گرجین گے اونکی حالت تباہ ہوئی جاتی
تھی یہ نوبت بہم پہونچی تھی کہ غش آجاتے تھے یا یہ جبکہ خیال آتا تھا کہ یون زخمی ہوکر تڑپین گے
جیسے مرغ بسمل خون کے دریا جاری ہونگے کوئی ہاے کرتا ہوگا کوئی بسبب صدمۂ زخم کے
تڑپتا ہوگا کسیکا سینہ فگار ہوگا کسی کے تن پر سر نہوگا کوئی بیدست ہوگا کوئی حالت نزع مین ہوگا
جب اِسکا تصور بندھا تو وہ سامان سامنے نظر کے پھرنے لگا گو کہ دن تھا مگر بسبب بخار کے
لیٹے ہوے تھے چونک پڑے اور ہاے کہکر رہگئے بعض کی تو یہ حالت تھی جو کہ بہت کچ دلے
تھے اور جنکے دل کسی قدر قوی تھے اُنھون نے جو سُنا کہ کل مقابلہ ہوگا خیال کیا کہ یہان سے
نکل جانا بہتر ہی آجتک یہان بسر کی اب یہان سے آب و دانہ اُٹھ گیا اب ہم یہان نہین ٹھہر
سکتے ہین کیونکہ یہان جنگ و جدال کا سامنا ہی ہمارے مان باپ نے ہمکو بڑے ناز و نعم سے
پالا ہی اور پرورش کیا اتنی بڑی عمر کو پہونچے اُنھون نے ہمکو اِسلیے نہین پرورش کیا ہی کہ ہم
غیرون کے واسطے اپنی جان دین اور اپنا خون بہائین نہ کچھ حاصل نہ وصول اگر اتنے دنون
نمک کھایا تو اپنے گھر بار کو بھی ترک کیا یہان رہے اگر اپنی جان ہی تو جہان ہی بقول شخصے آپ
زندم جہان زندم اگر ہم نہونگے تو کوئی کیا ہمارے بعد ہمارے اہل و عیال کی خبر بھی نہ لیگا یہ
بھی تو کوئی نہ کریگا کہ کچھ اُنکا ماہواری مقرر کردے تاکہ وہ اُسمین بسر کرین ہماری تو لعل سی
جان جائے اور لڑکے بالے تباہ ہون ہم ایسی نوکری سے باز آئے اگر زندہ ہین
تو نہین اور نوکری کرکے زندگی بسر کرلینگے ہماری اولاد تو تباہ نہوگی یہ خیال کرکے جاکر کو صدا
دی کہ میان طرہم ادھر تو آؤ اُسنے جو مالک کی صدا سُنی تو خیال کیا کہ کل لڑائی کا دن ہی آقا فرماینگے
کہ ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم سب سے پہلے اُنکو لیجائین گے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا وہ اپنے
آقا کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ غلام حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی اُسوقت اُنھون نے کہا کہ سُنا تمنے
آج دو پہر رات سے ہمارا مرکب تیار رکھنا ہم اُسپر سوار ہوکر جائینگے اُسنے جو یہ سُنا کہ دو پہر
رات گئے مرکب تیار رکھنا اُسنے خیال کیا کہ نہ معلوم میان کو کیا ہوا ہی اُسوقت عرض کیا کہ حضور
جنگ تو کل صبح کو ہوگی آپ دو پہر رات سے میدان جنگ مین جاکر کیا کرینگے فوجین بھی صبح
کو جائینگی تنہا میدان مین کیا کام ہی برہم ہوکر کہا کہ تجکو اِس سے کیا غرض جو ہم کہتے ہین اُسپر تم عمل
کرو ورنہ بڑی خرابی ہوگی یہ سُنکے اُسنے جواب دیا کہ بہت خوب مجکو معلوم ہوگیا کہ آپکا کچھ قصد اور
ہی مگر مین کیا عرض کرون اگر گستاخی معاف ہو تو عرض کرون کہا کہ کچھ عرض کرنیکی حاجت نہین ہی
خادم نے کہا کہ اے آقا کچھ تو نمک کا پاس فرمائیے اتنے زمانے تک نمک کھایا ہی اب جو وقت
پڑا تو آپ نکلے جاتے ہین یہ برہم ہوکر جواب دیا کہ تمکو ہمارے امور مین کیا دخل لوگ نمک حرام
ہمکو کہین گے تمکو تو نہین کہین گے اب نمک کا پاس کرین یا اپنی جان کو دیکھین کیونکہ میرے گھر مین
سواے میرے کوئی نہین ہی نہ معلوم مین یہان کیونکر پڑا ہون ابھی میری شادی کو کوئی دس
بیس برس بھی نہین ہوے ہین صرف دو برس کا عرصہ ہوا ہی اگر مین لڑائی پر جاؤن اور کسی کے
ہاتھ سے مارا جاؤن تو جورو رانڈ ہو جائیگی اُسکی جوانی کیونکر کٹے گی سُنا ہی کہ لڑکا ہوا ہی اُسکو بھی
نہین دیکھا ہی یہ بھی ارمان دل مین رہجائے مین ایسی نوکری سے باز آیا اگر زندہ ہین تو بھیک
مانگ کر کھالین گے جورو چکی پیس کر بچون کو پالیگی اپنے باغ کی بہار تو ہمکو دیکھنا نصیب ہوگی اگر

مر گئے تو کون خبر لیگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ اپنی جان ہی تو جہان ہی نوکر نے کہا کہ میان مرنا تو ضرور رہی پھر نام کر کے کیون نہ مرے کہ لوگ یہ تو کہین کہ فلان شخص کس بہادری سے مرا کہ دو چار کو مار کر اپنی جان دی یہ نہو کہ چارپائی سے لگ کر ایڑیان رگڑ کر مرے جس طرح عورتین مرتی ہین اِسمین نام ہی یا اِسمین میرے نزدیک اُس مرنے سے یہ مرنا بہتر ہی یہ جو نوکر نے کھری کھری کہی تو کہنے لگے کہ کوئی آپ میرے اُستاد نہین ہین نہ بزرگ ہین جو آپ مجکو نصیحت کرتے ہین ارے بھائی ہم تو وہ ہین کہ کبھی ہمارے سامنے فصد تک نہین کھلی اگر محلہ مین بھی کسی کی فصد کھلی اور ہمکو خبر ہو گئی تو ہم جا کر مان کے پہلو مین بیٹھ رہے اور اُنسے کہا کہ ہمکو چھپا لو کہ فلان شخص کی فصد کھلی ہی ہمکو خوف آتا ہی اُنھون نے میرا بچہ کہکر پوشیدہ کر لیا اور کہا کہ میرے بچہ کا کلیجہ ہاتھون اُچھل رہا ہی اگر اتفاق سے کسی جانور کو حلال ہوتے ہوے دیکھ لیا تو اُسی مقام پر گر پڑے اور غش آ گیا بڑی دقت سے ہوش آیا ہم کیا جانین کہ لڑائی جھگڑا کیسا ہوتا ہی اگر یہ کہین راستہ گلی مین سن لیا کہ فلان مقام پر تلوار چل رہی ہی تو ایسے بدحواس ہو کر بھاگے کہ تن بدن کا ہوش نہ رہا یہ تو اپنی حالت ہی اِس طریقہ سے زندگی بسر کی والد کے مرنے سے تباہی آئی نوکری کی تلاش ہوئی خداوند طبیعت مجردہ برا کرین اُن لوگون کا کہ جنھون نے اِس آفت مین مبتلا کیا مین تو پہلے ہی نہین راضی تھا اُنھون نے یہ کہکر راضی کیا کہ کیا کوئی روز کی لڑائی رکھی ہی کبھی ہو گی تو دیکھا جائیگا جیسا وقت پڑے ویسا کرنا ہمنے یہان آ کر تو تلوار اور نیزے و گرز و سپر کی صورت دیکھی ورنہ ہم اِنکے نام سے تو واقف بھی نہ تھے کہ کیا شکل ہی جب کسی سوار کو دیکھ لیتے تھے تو گوشہ مین پوشیدہ ہو جاتے تھے تلوار کا باندھنا کیسا دیکھی بھی نہین یہان آ کر باندھنا پڑی بھائی مرتا کیا نہ کرتا پیٹ بری شئی ہی اِسنے یہ بھی کرایا یہ جو اُنھون نے کہا تو نوکر نے خیال کیا کہ آقا بڑے نامرد ہین اِنکو روکنا خرابی کی بات ہی یہ اپنے ساتھ اورون کو بھی بودا کرینگے مفت مین میری اوقات برباد ہوئی کچھ ہاتھ نہ آیا اِنکا لشکر سے نکل جانا بہتر ہی یہ سوچکر کہا کہ آپ بجا ارشاد کرتے ہین جیسا حکم ہوا ویسا ہی بجا لاؤنگا آپ تیار رہین بعض نامردون کا تو یہ حال تھا بعض کا یہ حال ہوا کہ اُنھون نے جمال گوٹہ پیس کر کھا لیے مارے دستون کے یہ حالت ہوئی کہ پلنگ پر لیٹے رہتے اگر کوئی آیا تو اُس سے کہا کہ بھائی ہمارا کہا سنا معاف کرنا ہماری حالت غیر ہی ہمکو صبح سے دست آ رہے ہین پلنگ پر سے اُٹھنا محال ہی اِسوقت عجب حال ہی اِس حال سے تو جینا محال ہی بڑے دست آ رہے ہین بڑی خرابی ہی سُنا ہی کہ کل لڑائی ہونیوالی ہی اگر بھائی ہمکو افاقہ ہو گیا تو ضرور میدان جنگ مین آئین گے گو طاقت اِتنی نہین ہی مگر جرأت کرینگے کیونکہ برسون سے نمک کھاتے ہین لوگ یہ کہین گے کہ نمک حرامی کی خیر کیا کرین خداوند طبیعت مجردہ کی جو مرضی آجتک تو کبھی یہ نہین ہوا کہ ہمارے قدم کبھی میدان جنگ سے ہٹے ہون یا میدان جنگ مین نہ گئے ہون مگر مجبوری کی حالت مین ناچار ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ سچ ہی بھائی خداوند طبیعت مجردہ تمکو صحت دے یہ کہکر وہ اُسکے خیمے سے چلا گیا لشکر حریف کا تو یہ حال ہی اِسی کیفیت مین وہ دن تمام ہوا شام ہو گئی تمام دن طبل جنگ بجا کیا جب شام ہوئی طلایہ پھرنے کا بندوبست ہوا طلایہ پھرنے لگا جو کہ بہادر تھے اُنکو تو شوق جنگ مین نیند نہین آئی تھی بستروں پر لیٹے ہوے کروٹین بدل رہے تھے بعض بعض کے خیمون مین

بیٹھے ہوئے تذکرہ جنگ کر رہے تھے جو بزدل تھے وہ فکر فرار مین تھے سپاہ کفار کا یہ حال تھا جو کہ تحریر ہوا اب لشکر اسلام کا حال سنیے کہ جب طبل جنگ بجا تو اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل کفار سے مقابلہ ہوگا وہ لوگ بھی سامان جنگ کرنے لگے کسی نے زرہ کو صاف کیا خود کو اور داستانون کو صیقل کی تلوارون کو چرخ پر چڑھایا جسکے سبب سے عقل پیر فلک کی چرخ مین آئی کسی نے خنجرون کو صیقل کیا سنانین بنائین تیرون کی اور نیزون کی درست کین ترکش سے تیر نکالے اچھے اچھے تیر اپنے پاس رہنے دئے باقی چہ خانہ کر گئین کھین انکو سینا مت سانانک کر درست کیا اُن سب نے سامان جنگ و آلات حرب و ضرب درست کیے جو بہادر تھے وہ باہم یہ گفتگو کرنے لگے کہ کل وہ دن ہے کہ کفار سے مقابلہ ہوگا ہمیں سنانون کے چکین گے پہلوان رعد آسا گرجین گے زمین رزم خون سے لالہ رنگ ہوگی خون کے دریا روان ہونگے بسمل تڑپتے نظر آئینگے کشتون کے پشتے سرون کے انبار ہونگے دیکھین کون کون ثابت قدم رہتا ہی کون پشت کرکے بھاگتا ہی دیکھین کسکا قدم کھیت مین جما رہتا ہی کون ٹھکر سینہ پر تلوارین و نیزے کھاتا ہی کون ضرب گرز اٹھاکر اپنا وار کرتا ہی کون پہلوان کو چور رنگ کرتا ہی دیکھین کسکی تلوار مثل ہلال میدان جنگ مین چمکتی ہے کسکا سر دیکھین ٹھوکرون سے پائمال ہوتا ہی کون گل زخم بخندہ پیشانی نخل قامت پر کھاتا ہی بھائیون کل روز امتحان ہی کل کا وہ دن ہی کہ سب کے سب لشکر حریف پر جا پڑین وہ بودے ہین کیا کرینگے ایک حملہ مین سب کے قدم اُٹھ جائینگے ہماری تلوار کی آنچ کے آگے نہ ٹھہرینگے ہم لوگ وہ ہین جو کہ ہمیشہ لڑائی فتح کرکے آئے ہین ظفر ہمارے ہمرکاب رہتی ہی اقبال ہمارا غلام ہی دوسرے نے کہا کہ بھائی جنگ دو سردار دیکھیے کل کسکا تخت سلطنت تختہ تابوت سے مبدل ہوتا ہی کسکے سر پہ تاج شاہی ہوتا ہی اور کسکے بر مین رخت آخرت ہوتا ہی بقول شاعر شعر کرا تاج اقبال بر سر نہند + کرا مژدہ از خانہ بر در نہند + کون ظفریاب ہوتا ہی کون سرنگون کون دریاے خون مین غرق ہوتا ہی کسکی زورق حیات موج ہواے موت سے طوفانی ہوتی ہی کسکی کشتی عمر دریاے اجل مین ڈوبتی ہی کون بحر فنا مین غرق ہونیوالا ہی کون گرداب بلا مین اور فنا مین ڈوبنے والا ہی بھائیون کل وہ کام کرنا کہ دشمن بھی خیال کرے کہ ہان کسی سے سامنا ہوا تھا کوئی بہادر تھا بھائیون اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو کل وہ جنگ کرین کہ نام رستم و اسفندیار کا صفحہ ہستی سے مثل حرف غلط کے مٹا دو اسی گفتگو مین شام ہوگئی یہان کوس حربی نواخت مین رہا لشکری بھی اپنے سامان جنگ مین مصروف رہے جب رات ہوگئی طلایہ پھرنے لگا اشعار

چو از دود شد گنبد تیرہ گشت
طلایہ ز لشکر گہ ہر دو شاہ
نیاسود و راج از بانگ پاس
غنودہ تن مردم از رنج و تاب
کہ ای کاشکے بودی امشب دراز
سگالش چنان شد و کوشندہ را
پدید ار گرد و سفید ... سیاہ
بار رزم و خوشنودی ... کہ

شب از ماہ بربست پیرایہ
شدہ پاس دارندہ تا صبحگاہ
بسا خفتہ کز ہیبت پیل مست
نظر ہر زمان می برآمد ز خواب
نگرکان دراز ... در تنگ
کہ ریزند صفرا سے جوشندہ را
دژخیم و عنان در عنان آورند
... بر نتابد سر

کہ چون آتش روز روشن گذشت
شگفتی بود نور و رسایہ
بنا می برآمد شدن چون ہراس
ہراسیمہ ہر ساعت از خواب جست
ینالش کنان ہر دو لشکر بر از
بدیری پدید آمدی روز جنگ
چو خورشید روشن برآرد کلاہ
رہ دوستی در میان آورند
چو اندیشہاے چنین ہولناک

دو لشکر غنودند با ترس و باک
باتش بدل گشت مشت شرار
کزان جنبش آمد جہانے ستوہ

چو گیتی در روشنی باز کرد
بکیجہ شد آن سیم گاورس وار

جہان بازی دیگر آغاز کرد
در آمد بجنبش دو لشکر چو کوہ

یعنے رات بھر دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا کیا اور طلایہ پھرا کیا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند تھی سرداران ہر دو لشکر اپنے اپنے بسترون پر بیٹھے ہوئے اندیشے کر رہے تھے کہ دیکھیے کل کیا گذرے کل معرکۂ جنگ ہی بعض باہم بیٹھے ہوئے یہ باتین کر رہے تھے کہ دیکھیے کل کون نظرون سے پوشیدہ ہو باپ فرزند کے گلے ملتا تھا پسر پدر کے سینے سے لگتا تھا بھائی بھائی سے دوست دوست سے ہر ایک اپنا کہا سُنا معاف کراتا تھا بعض کی زبان پر یہ بیت شعر کہ داند کہ فردا چہ خواہد رسید ٭ زدیدار خواہد شدن ناپدید ٭ یہانتک کہ اِسی فکر و تردد مین سحر ہو گئی روشنی شمع مائل بہ زردی ہوئی ستارے جھلملانے لگے چراغون کی روشنی بسبب نور سحر کے کم ہو گئی ماہتاب کا رنگ فق ہو گیا وہ مع اپنے مصاحبون کے بسبب خوف شاہ چین کے اپنے کاشانے کو راہی ہوا وہ صبح کی نور کا ظاہر ہونا وہ ظلمت شب کا کافور ہونا وہ بحر فلک مین مثل کشتی طوفان خوردہ کے ستارون کا ڈوبنا اُسکا آسمان پر سے سبزے پر گرنا یہ ثابت کرتا تھا کہ نور کے فوارے چھوٹ رہے ہین ہوائے عیسی دم مسیح نفس کے جھونکون کا متواتر آنا اُسکے سبب سے وہ سبزے کا لہکنا بلبلون کی باغون مین چہچہہ زنی طائرون کی درختون پر نغمہ سرائی طاؤسون کا قہقہہ لگانا آمد سحر دیکھکر وہ مثل گل سرخ کے آفتاب کا فلک پر ظاہر ہونا اپنے نور سے جہان کو روشن اور منور کرنا کیا سمان ظاہر کرتا تھا یکایک اہل اِسلام نے جو آمد سحر دیکھی سب اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے خادمون نے پانی حاضر کیا سب نے منھ ہاتھ دھوکر وضو کیا اُدھر موذنون کی مسجدون مین بانگ اللہ اکبر بلند ہوئی لشکر کفار مین وردی صبح کی بجنے لگی سب نے اُٹھکر موافق اپنے مذہب کے آئینے آگے رکھے اپنے کو سجدہ کیا اور جو اُنکے مذہب مین رسم پرستش تھی اُسکو ادا کرنے لگے یہان اہل اِسلام نے وضو کرکے نماز سحر بصد رجوع قلب بخضوع و خشوع ادا کی بعد فراغ نماز و وظیفہ پوشاک رزم پہنی ہتھیار لگائے کہ اِس عرصہ مین سپاہ بھی ہر ایک سردار و عزیز شاہی کی مسلح و مکمل ہو کر اپنے اپنے افسر و سردار کے قریب خیمہ آکر استادہ ہوئی کہ اتنے مین وہ شیر دلاور بھی اپنے اپنے خیمون سے سلاح جنگ تنون پر لگائے ہوئے برآمد ہوئے سپاہ نے مجرا کیا مجرا لیکر سپاہ کو حکم طرف میدان جنگ کے جانے کا دیا آپ مع اپنے رفیقون کے طرف دردولت کے روانہ ہوئے یہان جلوخانہ مین آکر انتظار صاحبقران و ظل اللہ یعنے بادشاہ جمجاہ کیوان بارگاہ کا کرنے لگے سب سردار و عزیز آگئے اب تو جلوخانہ مین یہ حال ہی کہ جلوخانے مین جگہ نہین ہی کوئی تلوار ہلا رہا ہی کوئی چاند ماری بناکر اُسپر نشانہ لگا رہا ہی کوئی گرز کو ہلا کر ضرب لگاتا ہی کوئی نیزے کے ہاتھ نکال رہا ہی ہر ایک اپنا دل بہلا رہا ہی اُدھر صاحبقران زمان بیدار ہوئے خادم نے آب گرم حاضر کیا منھ دھویا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے نماز سحر بصد رجوع قلب بخضوع و خشوع ادا کی وظیفہ مین مشغول ہوئے اپنی ظفریابی کی دعا کی ہاتھ اپنے اُٹھاکر درگاہ خداوند کریم جل جلالہ مین عرض کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ای رب کریم تو رحیم ہی میرے حال پر رحم کر کیونکہ مین تیری راہ مین دین مبین کے لیے جہاد کرتا ہون تیرے ہی بھروسے پر مین نے جنگ پر کمر باندھی ہی تو ہی مدد کر نیوالا ہی میری امداد کر ای میرے مالک اگر میری اجل آئی ہی تو ساتھ نیک نامی کے

میدان جنگ مین مردن پشت کسیکو نہ دکھاؤن میرے خاندان مین آجتک کوئی بغیر تلوار کی موت کے
نہین مرا ہی مین اپنے باپ دادا کے نام کو برقرار رکھون خود پرستون سے سامنا ہی جو کہ تیری خدائی
کے منکر ہین اپنے کو آپ خدا تصور کرتے ہین یہ دعا مانگ کر سر کو سجدے مین خم کیا اور یون عرض کیا
کہ ای قاضی الحاجات میری آبرو تیرے ہاتھ ہی مین صاحبقران صرف تیرے ہی سہارے پر بنا
ہون مین اپنے باپ دادا کی برابری نہین کرسکتا ہون اُنکو بھی تو ہی نے یہ مرتبہ عنایت کیا تھا
تو ہی نے ہمیشہ اُنکی مدد کی جب اُنپر کوئی وقت سخت پڑا تو ہر مشکل اُنکی تو ہی نے حل کی ای کل کے
مددگار میری بھی مدد کر صاحبقران اپنے خالق سے برجوع قلب و بہ نیت خالص یہ دعا کر رہے
تھے کہ خضران بن عمرو نماز سحر پڑھکر مسجد مین آئے کہ صاحبقران کو خبر کرین کہ سب لشکر تیار
ہوکر میدان جنگ مین پہونچ گیا ہی صرف آپ کا و بادشاہ کا انتظار ہی تشریف لیچلیے یہان جو پہونچے
تو صاحبقران کو دعا مین مشغول پایا بیکلے تو خاموش تھوڑی دیر تک استادہ رہے بعدہ یون مسکراکر
کہنے لگے کہ بس سے لیے بس مثل عورتون کے رو چکے دعا مانگ چکے اُٹھو میدان کو چلو تمکو بھی مثل
اپنے دادا کے رو رو کر دعا مانگنے کی عادت ہوگئی ہی وہ تو ضعیف ہوگئے تھے تم تو ابھی ماشاءاللہ
سے جوان ہو اور قوی ہو کیون دعا کرتے ہو کیا بُری عادت ہوگئی ہی مجکو یہ امر نہایت برا معلوم ہوتا ہی
کہ مانند زنان بیچارہ کے رو کر دعا کرنا اگر آپ ایسے کمزور ہین تو کیون صاحبقرانی قبول کی چادر
اوڑھکر پردے مین بیٹھے ہوتے اُنکے ساتھ بسر کی ہوتی کیون تلوار باندھکر مردون مین آئے
افسوس ہی تمکو خدا نے کیون مرد کیا عورت کیا ہوتا تو بہتر تھا میان اگر حریف کو خبر ہوگی کہ تم اسقدر
حیران و پریشان ہو تو اُسکو اور زیادہ قوت ہوگی بس دعا کر چکے پوشاک رزم پہن کر کمر ہمت کو چست
کرو چلو مین تمھاری کمر تھامے رہونگا اگر کوئی مقام ہوگا تو تمکو اُٹھاکر ندر زنبیل کرلونگا اور خانہ کعبہ
مین پہونچادونگا تم کیون اتنا پریشان ہوتے ہو یہ جو خواجہ نے کہا تو صاحبقران نے دعا کو
ختم کیا اور سجدہ شکر کرکے سر اُٹھایا اور ہنسکر فرمایا کہ کیون او شیطان تو آگیا نماز مین بھی اپنی حرکتون
کے باز نہین آتا ہی مثل اپنے دادا کے تو بھی ظریف ہی ای خواجہ نماز مین نہ ستایا کرو مالک سے دعا
کرنے دیا کرو کیون فضول بکتے ہو اچھا اب تو مجکو دعا سے باز رکھا ہی جاؤ صندوق اسلحہ لاؤ مین ہتھیار
لگاکر میدان کو چلون کیا بادشاہ جمجاہ تشریف لائے خواجہ نے کہا کہ ابھی وہ بھی تشریف نہین لائے
ہین وہ بھی مثل عورتون کے رو رہے ہونگے تم لوگون نے تو ناک مین دم کیا ہی یہ کہکر صندوق
اسلحہ و کشتی پوشاک رزم حاضر کی صاحبقران نے پوشاک زیب تن فرمائی تبرکات انبیا پہنے
داستانین اور چار آئینہ و زرہ زیب جسم کی خود سر پر رکھا عقرب سلیمانی زیب کمر فرمائی ترکش ہزار تیرہ ن کا لگایا
سپر گرشاسپ پشت پر موزے پاؤن مین پہنے مسلح اور مکمل ہوکر مثل آفتاب کے مسجد سے برآمد
ہوئے اور باہر آئے یہان خادم مرکب خاص لیے ہوئے در مسجد پر استادہ تھے جون ہی جناب
صاحبقران برآمد ہوئے اُنھون نے سلام کیا سلام لیکر اسپ خوش رفتار پر سوار ہوئے خادم
نے باگ چھوڑدی خواجہ نے رکاب پر ہاتھ رکھا صاحبقران زمان نے خیز کی اور طرف
دردوستا کے تشریف لیچلے یہانتک کہ جلوخانہ مین پہونچے دیکھا کہ سب سردار موجود ہین جب سب نے
دیکھا کہ صاحبقران آتے ہین سب کے سب صف بستہ ہوکر مؤدب استادہ ہوئے جب جناب
صاحبقران قریب تشریف لائے سب نے مجرا کیا سب کا مجرا لیکر آپ بھی آکر اُنھین مین مل گئے

خادم نے زین پوش بچھا دیا صاحبقران اُسپر بیٹھ گئے سردارون کا تماشا دیکھنے لگے اور آمد شاہ کا انتظار کرنے لگے اِدھر تو یہان یہ خیال ہو اُدھر بادشاہ خواب راحت سے بیدار ہوے بعد فراغت ضرور یہ وضو کیا نماز سحر ادا کی وظیفہ شروع کیا سب خادم دست بستہ ایستادہ ہین کہ بادشاہ نے وظیفہ سے فراغت کرکے اِشارہ کیا کہ کشتی پوشاک کی حاضر کرو خادم نے کشتی حاضر کی گردپوش اُٹھایا بادشاہ نے پوشاک پہنی تاج سر پر رکھا ہتھیار لگا لیے جب سب کامون سے فراغت پا چکے تو خادم سے فرمایا کہ خبر تو لاؤ کہ صاحبقران تشریف لائے یا نہین اور کل سردار حاضر ہین لشکر تیار ہو خادم نے آکر چوبدار سے عرض کیا اور اُس سے دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ کل لشکر میدان کو جا چکا ہو سب سردار جلوخانہ مین موجود ہین صاحبقران بھی ابھی تشریف لائے ہین صرف جہان پناہ کی دیر ہو یہ سُنکے وہ خادم خدمت مین پہونچے اور جاکر عرض کیا جو کہ چوبدار سے سُنا تھا بس بادشاہ اُٹھے خادمون نے صداے بسم اللہ بلند کی بادشاہ نے تخت پر قدم رکھا کہاریون نے تخت اُس فیروزبخت کا اپنے دوش پر اُٹھایا اُس رشک سلیمان کو گویا پریان لیکر چلین وہ کارچوبی گنگا جمنی لہنگے پہنے ہوے کارچوبی دوپٹہ سرون پر سر سے پاؤن تک الماس نگار زیور پہنے ہوے گنگا جمنی مچھلیان لگی ہوئین سر پر بادشاہ کے چتر گردش کھاتا ہوا آگے آگے ہاتھون مین خواصون کے عہدے الماس نگار کنول جنمین شمع ہاے کافوری و مومی روشن طفلان حسین لوٹے لخلخے کے ہاتھون مین لیے ہوے اُسپر عود و عنبر پڑا تھا ہوا اُسکی مہک پھیلی ہوئی کہ جسکے سبب سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہزارون نافہ ہاے مشک وا ہو گئے ہین اِس سامان سے تخت شاہی قریب در پہونچا یہان سب کی آنکھین در دولت کی جانب تھین کہ ناگاہ لال پردہ چرخی پر کھنچا گڑگڑاہٹ کی صدا بلند ہوئی سب نے سر اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین بس سب کے سب مؤدب ہوگئے قاعدے سے کھڑے ہوگئے جب پردہ اُٹھ چکا تو دیکھا کہ آگے آگے وہی طفلان حسین اُنکے بعد سامان روشنی اُنکے عقب مین تخت شاہی کہارون نے کہاریون سے تخت کو لیا زنانہ عملہ واپس گیا مردانے عملہ نے تخت اُس سلیمان عصر کا اپنے کاندھون پر لیا نقیبون نے صدا لگائی کہ ادب سے قاعدے سے ہو جاؤ سواری جہان پناہ کی آتی ہو یہانتک کہ تخت شاہی جلوخانہ مین آیا صاحبقران نے بڑھکر مجرا کیا عرض بیگی نے عرض کی کہ جہان پناہ فلک بارگاہ سکندر جاہ صاحبقران فلک اشتباہ گیتی ستان عالیجاہ نگاہ روبرو بادشاہ نے ہاتھ اپنا اپنے سینہ پر رکھا کہ تمھاری جگہ ہمارے دل مین ہو صاحبقران مجرا کرکے برابر تخت شاہی کے آ گئے پھر تو سب سردارون کے مجرے ہونے لگے سب کا سلام ہوا بادشاہ سب کا سلام و مجرا لیتے ہوے آگے بڑھے جب سب کا مجرا ہو چکا تو اُسوقت بادشاہ نے صاحبقران کو حکم سوار ہونے کا دیا بس صاحبقران سلام کرکے مرکب پر سوار ہوے تخت شاہی آگے بڑھا پھر تو سب سردارون کو حکم سوار ہونیکا ملا ہر ایک اپنے اپنے مرکب بادرفتار پر سوار ہوا اور گرد تخت سات سو شاہان عالیقدر و سرداران راست جانب راست و چپ جانب چپ یہانتک کہ یہ سب بعد اِس انتظام سواری کے روانہ ہوے وہ صبح کا وقت وہ سواری کی دھوم نقیب و چوبدار آگے سواری کے صدائین لگاتے ہوے شہنا نواز پیچھے پیچھے بھیرون مین یہ غزل گاتے چلے آتے تھے غزل

اُدھر سے ہاتھ مین قاتل لیے شمشیر آتا ہے
جھکائے سر اِدھر سے عاشق دلگیر آتا ہو

غنب وصلت بھی لیٹا تا نہین سینے سے تو اپنے
الٰہی خیر ہو اِسکا نہین کچھ حال کھلتا ہی
تاسف میرے مرنیکا حسینون کو ہو ا ایسا
کمان ابرو بہت مہمان نوازی ہمتو کرتے ہین
کھنچی ہی صفحہ دل پر مرے تصویر لیلی کی
دکھاکر ابروے خمدار وہ بیباک کہتا ہی
تو بے تقصیر فوراً شمع کا سر کاٹ لیتا ہی
نوا سنج چمن نغمہ زنی سب بھول جاتے ہین

تجھے ترسانا تڑپانا بت سب بے پیر آتا ہی
وہ کیون دست حنائی مین لیے شمشیر آتا ہی
جنازے پر کوئی مضطر کوئی دلگیر آتا ہی
جگہ دیتے ہین سینہ مین جو تیرا تیر آتا ہی
دکھانے مجکو ای مجنون عبث تصویر آتا ہی
گلو تیرا کوئی دم مین تہ شمشیر آتا ہی
ستم کرنا تجھے بھی کس قدر گلگیر آتا ہی
جو سیر باغ کو نیّر وہ خوش تقریر آتا ہی

سواری مثل باد بہاری سے کے طرف میدان جنگ کے چلی جب صحرا کی ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی جسم کو جوانون کے لگی تو سبھون نے بند قبا کھول دیے محرور مزاجون کا تو یہ حال ہوا کہ وہ ہوا سے سرد کھائی کہ اُنکا غنچۂ دل کھل گیا قلب کو راحت روح کو تازگی ملی آنکھون مین سرور دل نہایت مسرور ہوا سینہ جو آیا ہوا تھا خستہ ہوگیا تو خنکی ہوا نے دل پژمردہ کو تازہ کر دیا یہانتک کہ قدم بقدم سواری میدان جنگ مین پہونچی یہان ہر رنگ کے علم کھلے ہوئے تھے بیرقین اُڑ رہی تھین باجے جنگی بج رہے تھے ہر ایک سردار کی فوج اپنے نشان کے پاس پرا جمائے ہوئے تھی اپنے سردار کے انتظار مین صف بستہ استادہ تھی باجے ہر قسم کے بجتے تھے علم ہر رنگ کے ہوا سے مثل بادبان کے اُس دریاے فوج مین لہرا رہے تھے کہ تخت شاہی پہونچا تمام سپاہ کا مجرا ہوا بادشاہ نے مجرا لیا تخت شاہی قائم ہوا سلامی کے باجے بجے آمد شاہ کا ڈنکا ہوا ہر سردار اپنی سپاہ مین گیا صداے دہل وکوس و دف و سنج و قرنا و بوق و شہپور و شہنا بلند ہونے لگی کہ جنگی صدا سے گوش گردون کر ہوئے جاتے تھے میدان رزم دہل رہا تھا ہر صف مین باجے بج رہے تھے کہ بادشاہ اسلام جب پہونچے تو صف آرا نکلے صف بندی ہونے لگی صف آرا نے بہت جلد صف بندی کر کے یون صفون کو درست کیا کہ میمنہ و میسرہ و قلب و جناح و ساقہ و کمین گاہ اگلا ہراول پچھلا چنداول چھ چھ صفون کو درست کیا یہ حال تھا کہ سم سے سم دم سے دم رکاب سے رکاب کنوتی سے کنوتی تھے سے پٹھا شانہ سے شانہ ملا ہوا تھا کسب دوش بدوش تھے اگر کوئی مرکب کی کنوتی ذرا بھی زیادہ نکل آئی تو اُسکو صف آرا نے بڑھکر برابر کر دیا مطلق کچھ فرق نہ رہا مرکبون کی کنوتیان برابر تھین بادشاہ کے آنے سے تمام لشکر کے علم کھل گئے نیزے بلند ہو گئے انیان سیتانے لگین تلوارین علم ہوئین ڈھالون کی گھٹا گھنگھور چھا گئی کمانین ہر صف مین کڑکنے لگین اور کمندین جا بجا پھینکی گئین پہلوان صفون مین گرجنے لگے تخت شاہی قلب سپاہ مین قائم ہوا سردارون نے تخت کے گرد و پیش حلقہ باندھ دیا صاحبقران بمرتبۂ صاحبقرانی چالیس قدم آگے زیر علم سعادت شیم سینہ علم اژدہا پیکر قائم اور راستہ آمادہ ہوئے یہان ابھی پوری صف بندی نہوئی تھی کہ اُدھر سے بھی آمد لشکر شروع ہوگئی اُس جانب یقین خود پرست بیدار ہوا خواب مرگ سے بعد فرصت کرنے امور مذہبی کے پوشاک پہنی ہتھیار لگائے اُدھر کل سردار اپنی سپاہ کو ہمراہ لیکر قریب بارگاہ یقین خود پرست آئے کر لشنے مین یقین خود پرست برآمد ہوا اسپ کا سلام لیکر تخت پر سوار ہوا سرداروں نے تخت گھیر لیا یقین نے تخت کے روانہ ہونے کا حکم طرف

میدان جنگ کے چلا دہ کالے علم کھلے ہوئے ہوا سے اُنکے پھریرے اُڑتے ہوئے سنانین بلند تلوارین علم سپرون کی کالی گھٹا اُٹھی ہوئی خودون کی کلغیان چمکتی ہوئین باجے بجتے ہوئے چلے کہ یکایک گرد اُڑی سب نے جانا کہ آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ گرد جب برطرف ہوئی تو دیکھا کہ آگے آگے تخت پر یقین خود پرست عقب مین لشکر سیاہ علم کھولے ہوئے جنپر تصویر یقین کی بنی ہوئی اور تعریف و توصیف خداوند طبیعت مجردہ کی تحریر تھی آکر میدان مین مقابل لشکر اسلام صف بستہ ہوا صف بندی ہونے لگی صفوف جدال و قتال درست ہوئین میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ قلب مین تخت یقین خود پرست قائم ہوا کہ بمقتضاے این اشعار

که چون صبح را شاه چین بار داد / عروس عدن در دینار داد / رسید ندا لشکر بجاے مصاف
دو پرکار بستند چون کوه قاف / خسک برگذرگاه کین ریختند / نقیبان خروشیدن انگیختند
یزک بر یزک سو بسو در شتاب / نه دل را سکونت نه در دیده خواب / ز بسیاری لشکر از هر دو جاے
فرو بست کوشنده را دست و پاے / دو رویه ستادند در جاے تنگ / نمودند در پیش دستی درنگ
نگه در میان صلح آید پدید / که شمشیر شان بر نیاید کشید / چو بود از جوانی دگر دن کشی
همان جانب آبی همین آتشے / پدید آمد از بردبار ستیز / دل کینه ور گشت بر کینه تیز
ازان پس که بر کینه ره یافتند / سر از جستن ضرب تا تافتند / در آمد بغریدن آواز کوس
فلک بر دهان دهل داده بوس / شبهاے آئینه پس مست / همین شانه بر پشت پیلان شکست
چنان آمد از نای ترکی خروش / که از نای ترکان برآورد جوش / برآورد خرمهره آواز شیر
دماغ از دم گاو دم گشت سیر / طراقے که از مقرعه خاسته / برون رفت زین طاق آراسته
روا رو بر آمد ز راه نبرد / هزاهزار آمد ز مردان مرد / زمین گفتی از یکدگر بردرید
سرافیل صور قیامت دمید / غبار زمین بر هوا راه بست / عنان سلامت برون شد ز دست
زبس کرد بر تارک ترک و زین / زمین آسمان آسمان شد زمین / فرو رفت و بر رفت راه نبرد
ز خون بماهی و بر ماه گرد / ز سم ستوران دران چمن دشت / زمین شش شد و آسمان گشت هشت
جگر تاب شد نعره هاے بلند / گره گیر شد حلقهاے کمند / ز تاب نفس بر هوا بست میغ
جهان سوخت از آتش برق تیغ / ز بس عطش تیغ بر خون و خاک / دماغ هوا پر شد از جان پاک

یعنی ایک جانب کو بادشاہ اسلام نے اپنے لشکر کو آراستہ کیا اشعار

نخستین صف میمنه ساز کرد / ز تیغ اژدها را دهن باز کرد
صف میسره هم برآراست چست / یکی کوه گفتی ز پولاد رست
جناح آنچنان بست در پیش گاه / که پوشیده شد روے خورشید و ماه
پناهنده را قلعه آباد بود / ز قلبی که چون کوه پولاد بود

دوسری جانب یقین خود پرست نے یون اپنے لشکر کو ترتیب دیا اشعار

سلاح و سلب داد خواهنده را / قوی کرد پشت پناهنده را
چپ و راست آراست از ترک و تیغ / چو آرائش گلشن از اشک میغ
پس و پیش را کرد چون خاره کوه / برانگیخت قلب ثریا شکوه

جب دونون جانب کی صفین درست ہو چکین تو آسر نتہ تبرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نظر تھے انکو قلم کر ڈالا میدان مصاف کو مثل کوہ قاف کے پستی و بلندی سے درست کر دیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی اور وہ گرد و غبار جو کہ بلند تھا اسکو بٹھا دیا جنگاہ کو آلائش غبار سے پاک و صاف مثل آئینہ سکندری کا

سے کر دیا اُسوقت دونون طرف کے نقیبا سے بلند آواز نکلے جوانون کو اپنی طرف متوجہ کرکے
یون کہنے لگے کہ ای جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید + یہ دن لڑائی کا ہی نام پیدا کرو اپنے
خاندان کے نام کو نہ مٹاؤ تم سپاہی کے پوست ہو تمکو لازم ہی کہ زخم نیزہ و شمشیر کھاکر اپنی جان دو
اور اپنے نام کو بلند کرو تا نام سہراب و اسفندیار کا صفحۂ روزگار سے مثل حرف غلط کے
مٹا دو ای جوانو یہ میدان رزم ہی نہ کہ جائے بزم ہی وہ کام کرو کہ تمھارا نام اِس دنیا سے
بے ثبات مین رہجائے یہ جہان خالی ہی اِسمین رہکر کیا کروگے جو کہ مرگئے وہ تمسے بہتر تھے اور
یہ خیال کرو کہ کیا کیا لوگ اِس سرائے فانی سے طرف ملک جاودانی کے چلے گئے اُنکے جاسے
افسوس ہی اُنکے حال پر کہ جنکا اِس جہان مین کوئی رونے والا نہ تھا اُنکو دو گز کفن تک نہ ملا قبر
کا کیا ذکر ہی اُنکا گوشت زاغ و زغن کا لقمہ ہوا اُس موت سے تو یہ موت بہتر ہی کہ یہان چار اپنے
ہمجنس تو ہین اُنکو جب خیال آجائیگا تو وہ جنازہ اُٹھاکر قبر مین دفن کر دینگے ای دلیرو ہم لوگون
کا فخر ہی تلوار سے قتل ہونا یہ خیال کرلو کہ یہ دنیا کسی کے ساتھ بھلائی نہین کرتی ہی یہ پیر زال سب سے دغابازی پیش
آتی ہی شعر غافلی مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز + کارہ می نشیند و محتالہ میرود + اُن لوگون کے حال کو دیکھو جو کہ بادشاہ
ہفت کشور تھے مثل نوشیروان و بخت النصر و شداد و نمرود و فرعون کے جو کہ دعوی خدائی کا کرتے تھے
مگر ایک گردش فلکی نے اُنکا کیا حال ہوا کہ اُنکے قبرون کا نشان تک نہین باقی ہی سوائے نام کے مگر وہ کہ بدی کا
نام لیا جاتا ہی سوائے نوشیروان کے کہ اُسنے عدل کو جو اپنا طریق کیا تھا اِس سبب سے یہ
امر تھا شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسے گذشت کہ نوشیروان نماند + آن پیراہن
را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند + اچھا یہ تو سب کے سب کافر تھے
اب سنو اُن بادشاہون کا حال جو کہ مسلم تھے مثل منوچہر و فریدون و سکندر و کیخسرو وغیرہ کے
اِنکو خدا نے کیا مرتبہ عنایت فرمایا فریدون کے حال کو خیال کرو کہ پہلے وہ کیا تھا اور پھر کیونکر اتنے
بڑے بادشاہ ضحاک ظالم کو قتل کیا دیکھو ظلم کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ایک آہنگر اُسکے ادبار کا سبب ہوا
آخر کس خرابی سے وہ مرتد داخل دوزخ ہوا باوجود اِس ثروت کے اُسکو کفن تک ممکن نہوا اور
فریدون و سکندر وغیرہ کا کیا حال ہی کہ جنکی قبرون کا ملنا محال ہی کہ کوئی اُنکی قبرون پر فاتحہ پڑھے
یا وہ پھول چڑھاجائے جنکو دھوپ مین نکلنا ایک منٹ ناگوار ہوتا تھا اُنکی قبر پر شامیانہ تک نہوگا
رات کی اوس دن کی دھوپ پڑتی ہوگی جنکو عطر مٹی کا ملنا ناگوار ہوتا تھا اُنکے اوپر لاکھون من
مٹی کا بار ہی عجب یہ دنیا ناپائدار ہی یہ تو بادشاہ ہین جنکا کہ یہ حال ہوا جبکہ اِس دنیا نے پیغمبرون کے
ساتھ وفا نہ کی کہ جنکی خلقت کے سبب سے دنیا کو پیدا کیا اِس عجوزہ نے اُنسے بھی دغا کی وہ لوگ
بھی اِسکے شاکی سے گئے کوئی مصلوب ہوا کوئی آگ مین جلایا گیا کوئی فرعون کے ہاتھ سے تکلیف پایا
کیا جبتک کہ اُسکا حکم نہوا وہ پریشان رہا یہ فلک ناہنجار بڑا مکار و غدار ہی یہ پیر فلک ہر ایک کو پیسکر
مار ڈالتا ہی اِسکے ہاتھ سے کوئی نہین بچا ہی نہ بچے گا یہ سب کو کھاجائیگا اور اُسکا پیٹ نہ بھریگا
حال پر اُن مسافرون کے افسوس ہی کہ جو کہ عالم غربت مین سفر آخرت کر گئے جو کہ دو گز کفن کو
بھی محتاج رہے کسی نے خبر تک نہ دی گوشت و استخوان تک خاک ہوگیا یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ
کون لوگ تھے اُنکو کون درندہ کھا گیا ای دلیرون اِس دنیا کو فنا تصور کرو اپنے کو حباب جانو
کہ جس طرح حباب تھا اور فوراً ہوا سے ٹوٹ گیا اُسنے دنیا کی ہوا ابھی نہ کھائی انسان بھی مثل حباب

سے کے ہیں کہ دم مین فنا ہو گیا بموجب **اشعار** عبرت خیز حیرت انگیز

یہ قصر دھوکے کی ٹٹی ہی پائدار نہین
وہ شہسوار زمانہ مین کون ہی ایسا
قیام زندگی و عمر مستعار نہین
جو آیا جانب ہستی اُسے فنا ہی فنا
جہاز عمر کو جسمین صدا روانی ہی
عبث ہی زندگی بے ثبات پر نازان
کہان ہے کی وہ کہان شوکت کیانی ہی

دم آیا آیا نہ آیا رہا رہا نہ رہا
کہ جسکے سر پہ سمند اجل سوار نہین
یکے ہمی رود و دیگری ہمے آید
بقا کسی کو بجز ذات کردگار نہین
جو دم گذرتا ہی ایجان اُسے غنیمت جان
کہ نقش آب ترا نقش زندگانی ہی
ہو تنگ نصیب انھین دو گز کفن بھی ہو کہ نہو

دیگر

بشر کے قالب خاکی کو کچھ قرار نہین
کہ پانی کا ہی یہ بلبلا کچھ اعتبار نہین
ولا حیات دو روزہ مین کر لئے نیک عمل
سرای فانی ہی دنیا یہ روزگار نہین
عجب یہ صورت دریا جہان فانی ہی
کہ ہر بشر کے لئے مرگ ناگہانی ہی
ہزارون ہو گئے پیوند خاک عرش نشین
یہان بہم جنھین پوشاک پرنیانی ہی

یہ جو شعر نقیبان بلند آواز نے پڑھے تو صفون پر سناٹا سا چھا گیا نقیب یہ کہکے چلے گئے کڑکیت نکلے اُنھون نے کڑکا کہا اُسکے بعد یہ شعر زبان پر لائے **شعر**

سبھون نے خاک مین آرام پایا
کہان ہین وہ مکان قصر و بستان
وہان انسان کو اب خوف آئے
فقط اللہ کو یار و بقا ہے
آج دیکھا تو خار بالکل تھے
گردش چرخ سے ہلاک ہوئے
ٹھوکرین کھاتے ہین وہ کاسۂ سر
ہی نہ شیرین نہ کوہکن کا پتا
کونسی گور مین گیا بہرام

ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
سر پہ آراستہ تھے جنمین شاہ و سلطان
جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
سوا اُسکے ہر اک شے کو فنا ہی
عطر مٹی کا جو نہ سے ملتے
استخوان تک بھی اُنکے خاک ہوئے
اب نہ رستم نہ سام باقی ہی
نہ کسی جا ہی نل دمن کا پتا
صبح دم طائران خوش الحان

دیگر

سکندر رہ گئے نہ لشکر کام آیا
کیا سر ٹھوکرون سے سب نے پامال
جہان پہ فرش زرین تھے بچھائے
وہان جانے مین اب ہوتا ہی وسواس
کل جہان پر شگوفہ و گل تھے
نہ کبھی دھوپ مین نکلتے تھے
تاج مین جنکے ٹکتے تھے گوہر
صرف اک نام ہی نام باقی ہی
کوئی لیتا نہین ہی قیس کا نام
پڑھتے ہین کل من علیہا فان

یون جو کڑکیتون نے کڑکا کہا اور بے ثباتی دنیا مین اشعار عبرت آثار پڑھے جو کہ نکلے تھے اُنھون نے تو صفون سے مرکبون کو بڑھا دیا مگر کچھ خیال جو آیا تھم گئے صفون پہ بصورت صف مژگان سناٹا سا چھا گیا دونون لشکرون کی یہ حالت ہوئی کہ بے ثباتی دنیا سے انکے سب کے دلون سے دنیا کا خیال بالکل جاتا رہا زن و فرزند کا بھی کچھ خیال نہ رہا یہی امنگ ہوئی کہ کہین جلد تلوار چلے کہ ہم اپنا نام روشن کرین اور دشمن کو بے سر کرین سینون پر پھل تلوارون و سنانون کے کھائین کوئی ہمپر وار کرے اور کسی پہ ہم وار کرین سوارون کا یہ حال ہوا کہ مرکبون پر جھومنے لگے اور قبضۂ شمشیر چومنے لگے چہرے فرط مسرت سے لال ہو گئے اُنکی یہ حالت تھی کہ گویا وہ کفن پہنے ہوئے مرنے پر طیار تھے تلوار اُنکی نظرون مین جلتی ہوئی معلوم ہونے لگی کشتون کے پشتے نظر آنے لگے ایسا خیال جنگ کا بندھا کہ دنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی یون جو دونون طرف کے لشکر آمادۂ کارزار ہوئے پہلوان صفون مین گرجنے لگے کمانین کڑکنے لگین تلوارین چمکنے لگین سنانین بلند ہو گئین مرنے والون کو چار آئینہ مین صورت اجل نظر آنے لگی جب دونون جانب کے لشکر آمادۂ کارزار ہوئے تو یہ حال ہوا کہ زمین معرکہ ہلنے لگی **اشعار**

سیاست در آمد بگردن زنی
چو گوگرد سرخ آتشین گشت خاک

چو از ہر دو سو لشکر آراستند
بہ چشم جہان دور شد روشنی
ز شمشیر برگشتہ جائے نبود

یلان سو بسو مردمی خواستند
ز بس خون کہ گرد آمد از مغاک
کہ در غار را اژدہاے نبود

نہنگ خدنگ از کمین کمان
دہن باز کردہ بتاراج گنج
پدر با پسر کین بر آراستہ

نیاسود بر یک زمین یکزمان
ز غریدن زندہ پیلان مست
محا باشدہ مہر بر خاستہ

کمند اژدہاے مسلسل شکنج
گرہ در گلوے ہزبران شکست

یہ حالت جو لشکر کی ہوئی تو ابھی کوئی میدان مین نہین نکلا تھا دونون طرف کے پہلوان بہ نظر تیز وتند ہر ایک کو آپس مین دیکھ رہے تھے کہ کون مقابلہ کو آتا ہی کہ یکایک لشکر خود پرستان سے ایک شور اُٹھا دیکھا کہ ایک پہلوان زبردست کرگدن کو صف سے نکال کر قریب تخت بادشاہ کے آیا اور عرض کیا کہ مین جاکر اگر اجازت ہو تو حریف کے لشکر سے مبارز طلب کرون بادشاہ نے اجازت دی وہ اپنے کرگدن کو جولان کرکے میدان مین آیا خوب برچھے کے ہاتھ نکالے بڑی دیر تک سلحشوری کی جب آپ بھی اور کرگدن بھی دونون پسینہ مین غرق ہوگئے تو اُسکو روک کر برچھے کو نصب کرکے اُسکی ڈانڈ مشت درشت سے پکڑ کے خوب مضبوط ایک پانون رکاب مین دوسرا پشت کرگدن پر قائم کرکے یہ اپنے جسم کے عرق کو خشک کرنے لگا اور بعد اِس ہوا کھانے کے کہنے لگا کہ ہی کوئی بہادر تم لوگون مین جو آکر میرا مقابلہ کرے مین وہ جوانمرد ہون کہ جسکے نام سے رستم نے جاکر قبر مین پناہ لی میری تلوار سے شیرون کا دم نکلتا ہی میرا نیزہ کئی وجب سنگ خارا مین در آتا ہی مین تیر سے دل کوہ کو برباد دیتا ہون ایک ضرب مشت سے میری فیل کو تاب نہین رہتی ہی کہ بل سکے میرے گرز کی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہی جسکو اپنی جان عزیز نہو وہ میرے مقابلہ کو آئے مجکو سب سہیلان کرگدن سوار کہتے ہین میرا مثل ونظیر اِس اقلیم مین کوئی پہلوان نہین ہی مین نے اکثر تنہا فوجون کو شکست دی ہی قافلے کے قافلہ لوٹ لیے ہین جب مین رن پر چڑھتا ہون تو میرے روبرو سے لشکر کے لشکر فرار کرگئے ہین ہزارون قصبہ وشہر مین نے لوٹ لیے ہین اور تاخت وتاراج کردے ہین کیا مجال کسیکی ہی کہ میری ہمسری کا دم بھرسکے کسکی ماں نے دھونسا کھایا ہی کہ میرا ہم نبرد ہوسکے کون فالتو ہی جو میری تیغ شرربار کی آنچ اُٹھا سکے کون بیدھا ہی جو میری سنان جگر دوز کے آگے سینہ سپر ہوسکے جبسے مین اِس لشکر مین آیا ہون کسی نے اِدھر کا رخ نہین کیا ہی دیو کی کیا حقیقت ہی جو میرا مقابلہ کرسکے یا میری زبردستی کو اُٹھا سکے آئے وہ کہ جسکو تمناے مرگ ہو مین اُسکو عروس مرگ سے دوچار کردون یون جو اُسنے لاف وگزاف کیا تو لشکر اِسلام کے جوانون کو جوش آیا ایک پہلوان کو کہ وہ سب سے کمزور تھا بدون اجازت بادشاہ میدان مین آیا کیونکہ اِسکو بہت برا معلوم ہوا تھا کہ یہ یون لاف زنی کررہا ہی صاحبقران نے جو اُسکو جاتے ہوے دیکھا دل مین کہا کہ یہ کیا اِسکا مقابلہ کریگا خداوند کریم اِسکو اُسکے شر سے بچائے اِدھر یہ اُسکے مقابل پہونچا اور کہا کہ یہ کیا بیہودہ بک رہا ہی ابے جوانون کے روبرو یہ لاف وگزاف جسنے اپنی تعریف کی ثابت ہوگیا کہ وہ کچھ نہین ہی تو اُسوقت کہان تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر تیرے لشکر مین نامہ لے کر گیا تھا دیکھ بہادر ایسے ہوتے ہین کہ دشمنون کا خیال نہ کیا جو کچھ کرنا تھا وہ کر آئے ارے بزدل تو کیا ہم لوگون کا مقابلہ کریگا ہم مین ایک ایک ہزبر عزان اور شیرزیان واژدہاے دہان ہی ہم لوگون کی شمشیر کی پناہ نہین ہی ہم لوگ ہمیشہ میدان جنگ سے مظفر ومنصور واپس گئے ہین ہمنے کبھی اپنی تعریف نہین کی ہی خدا نے ہمکو ہمیشہ سب پر ظفریاب کیا ہی تو کیا ہی اور تیری ضرب کیا ہی تو کیا شہردل کو ویران کریگا پہلے اپنی تو خبر لے یہ جو تو نے اپنی تعریف مین بیان کیا کہ

مین نے ہزارون قافلے لوٹ لیے اِس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ تو نامرد ہی کیونکہ اُن لوگون پر ظلم
کرتا ہی جو کہ بیچارے تاجر پیشہ ہین اُنپر ظلم کرنے سے کیا حاصل یہ امر تیری تقریر سے ظاہر ہی کہ تو
قزاق ہی سرقہ کا و چوری کا ہر وقت تیرے دل مین خیال ہی تو کیا مقابلہ کریگا مثل چورون کے
بھاگے گا کیون اِسقدر تو اپنی توقیر بڑھاتا ہی یہ تیرے کام اُن لوگون کے سامنے اصل رکھتے
ہونگے جو کہ مثل تیرے بزدل ہونگے یہ کہتا ہوا اُسکے برابر پہونچا اُسنے جو دیکھا کہ ایک پہلوان
میرے مقابلہ کو آیا ہی تو اکڑ کر گردن پر درست ہو کر بیٹھا اور کہا کہ کیون قضا تیری گھیر کر تجکو یہانتک لائی
ہی بس معلوم ہو گیا کہ تم لوگ بڑے چرب زبان ہو یہ جو تمنے طعنہ دیا کہ کیا تو اُسوقت لشکر مین
نہ تھا کہ جسوقت ہمارا نامہ بر گیا تھا مین اُسوقت دربار مین موجود تھا مگر ہمارے مذہب مین نامہ بر
پر زیادتی کرنا جائز نہین ہی اور جسنے زیادتی کی اُسنے اُسکی سزا پائی خداوند طبیعت مجردہ کا یہ
حکم نہین ہی کہ نامہ بر کو کسی طور سے تکلیف دو جو وہ کرے اُسکو منع نہ کرو بدین سبب ہم لوگ بھی
خاموش رہے ہمارے دربار کے پہلوان نے جو کہ اُسوقت قتل ہوا چاہا تھا کہ نامہ بر کو ذلیل
کرون مگر وہ خود نامہ بر کے ہاتھ سے ذلیل ہو کر قتل ہوا یہ اُسکو اُسکے کردار کی سزا ملی اُس مرد مومن
نے کہا کہ خیر اچھا جو قاعدہ ہی اُسکو تو اب جانے دو مگر اب آپ میدان مین تشریف لائے ہین کچھ جوہر
مردی و مردانگی دکھائیے یہ سنکر اُسنے کہا کہ لاؤ جو کچھ ضرب بہادری رکھتے ہو کہ یہ کوئی نہ کہے
کہ اُسنے ضرب نہ لگائی ورنہ وہ کبھی قتل نہوتا دوسرے تم اپنے دل کی حسرت نکال لو تاکہ کوئی حسرت
باقی نہ رہے یہ سنکے اُس مرد دیندار نے جواب دیا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی کہ ہم پہلے ضرب لگائین
یا جنگ مین سبقت کرین ہم لوگ اہل اسلام ہین حریف کی ضرب روک کر اپنا وار کرتے ہین اگر
ہمارا خدا ہمکو تیری ضرب سے بچائیگا تو پھر ہم اپنا وار کرینگے یہ سننا تھا کہ اُسکو غصہ آگیا اور برہم
ہو کر یہ کہنے لگا کہ لو یہ دوسرا حملہ ہوا یہ ہماری ضرب روک کر اپنا وار کرینگے خیر لیجیے آپ بھی
کیا نہ کہیے گا یہ کہکر نیزہ اُٹھاکر گردن پر سنبھل کر وار کیا ایک برچھے کے فاصلہ پر تھا کہ اِسکا سینہ تاک
کر نیزہ مارا اُسنے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے تھوڑے عرصہ
تک نیزہ بازی ہوا کی آخر کو اُسنے اِس مرد مومن کا نیزہ ہوائی کیا یہ رنگ دیکھکر اِسکو بہت غصہ آیا
تلوار میان سے لیکر کہا کہ یہ حلال مشکلات ہی یہ برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہی میرا تیرا قصہ
یہی فیصل کر دیگی اُسنے ہنسکر کہا کہ نیزہ بازی مین میرا کیا کر لیا جو تلوار لی ہی اِس سے میرا کیا ہوگا مین
بھی مین ہی ور رہونگا یہ کہکر تلوار میان سے لی لگی تلوار چلنے مرکب مثل کل کے پھرنے لگے یہانتک
کہ کچھ دیر اِنکے اُنکے رد و بدل رہی چونکہ اِنکی قضا اُسکے ہاتھ سے تھی اگر یہ بات نہوتی تو یہ کیون
بدون اجازت آتے قضا سے کس کو چارا ہی اِسے تو کوئی منع نہین کر سکتا ہی جو جسقدر زندگی لیکر
آیا ہی اُتنے عرصہ تک زندہ رہتا ہی اور رہے گا بس اِنکی قضا آن کر برابر ہوئی قضا اِنکو اُسکے
روبرو لائی تھی بس اِنھون نے جو وار کیا تو اُسنے خالی دے کر اپنے کو بچایا بعدہ اُسنے وار
کیا اِنھون نے مرکب کو بائین جانب اُڑایا کہ خالی دون وہان یہ مرکب نے سکندری کھائی
سپر سر پر سے ہٹ گئی یہ مرکب کے سنبھالنے مین مصروف ہوئے اُدھر وہ وار تو کر چکا تھا
تلوار آکر سر پر بیٹھی کہ تا جگرگاہ اُتر آئی اُس مرد مومن کی شہادت اُسی کافر کے ہاتھ سے تھی اور
یہ تو کسی کا قول ہی کہ چلیے روزی بہانہ موت کا بہانہ مرکب کی سکندری کھانا ہو گیا جب

اُسکی تلوار اِنکے جگر گاہ تک اُتر آئی تو اُس مرتد نے خوب زور کر کے اپنی طرف کھینچا کہ وہ تلوار دو کرتی ہوئی مرکب کی پشت پر پہونچی وہان سے مرکب کو بھی قلم کر کے زمین پر آئی اُسنے جو اُس مرد مومن کو یون قتل کیا تو صاحبقران دیکھ رہے تھے اور اُنکو پہلے ہی یقین ہو گیا تھا کہ اِنکی قضا اِنکو لیے جاتی ہی مگر میدان جنگ مین جانے سے منع نہین کر سکتے تھے کیونکہ یہ خلاف قاعدہ ہوتا ہی یہی قاعدہ ہی لشکر صاحبقرانی کا کہ جسنے قصد مقابلہ کیا وہی مقابلہ کو جائیگا چاہے وہ حریف کے ہم پلہ ہو چاہے نہو خواہ حریف کیسا ہی زبردست ہو اگرچہ وہ روکتے تو خلاف دستور تھا اور قاعدے کے برخلاف ہوتا جب صاحبقران زمان نے اُنکو شہید دیکھا تو بیساختہ زبان سے یہ بات نکل گئی کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اُدھر اُس گبر ناہنجار نے کلاہ کج کر کے صدا دی کہ یون قتل کرتے ہین بہادر ایسے ہوتے ہین یہ کہکر بروت نحس کو تاؤ دیا اور لشکر اسلام کی طرف دیکھکر اور قہقہہ لگا کر ہنسا اور پکار کر کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے اور کسی کو بھیجو کہ وہ آکر میرا مقابلہ کرے یہ تلوار خون مسلمانان کی پیاسی ہی اور یہ ابھی ابھی خون چاٹ بھی چکی ہی اسی سے جو آئیگا اُسکو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا تو دست چپ کی طرف سے مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کو مہمیز کیا اور قریب تخت بادشاہ کے آکر عرض کیا کہ حضور مجکو اجازت میدان ملے یہ گبر بہت لاف زنی کر رہا ہی ایک ادنی پہلوان کو قتل کر کے مغرور ہو گیا ہی اب مجھ سے اِسکی لاف زنی نہین سنی جاتی ہی مین جاکر اِسکو سزا دیتا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ سپرد خداے تعالی کیا تمکو خداے برتر اِس گبر پر ظفر عنایت فرمائے مملوک بن مالک نے سلام کیا جام کاء عفریت عنایت ہوا اِنھون نے اُسکو پیکر اپنے مرکب کی تنگ کو درست کیا اور سوار ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہوے جناب صاحبقران کو جھک کر مجرا کیا اور دست بستہ ہو کر عرض کیا کہ غلام اجازت کا خواستگار رہے ظل اللہ نے تو اجازت مرحمت فرمائی حضور بھی عطا فرمائین صاحبقران نے جواب سلام دے کر فرمایا کہ جاؤ خدا حافظ و نگہبان ہی تمھارا ذرا ہوشیاری سے مقابلہ کرنا حریف زبردست ہی مملوک بن مالک نے عرض کیا کہ اگر آپ کا اقبال میرے شامل حال ہی تو اِسکی کیا اصل ہی یہ غلام جاکر اِسکو ابھی ابھی سزا دیتا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ کرو مملوک سلام رخصت کر کے اُسکے مقابلہ کو روانہ ہوے مرکب کو اُڑا کر اُسکا مقابلہ کیا اور کہا کہ کیون ایک ایک ادنے پہلوان کو قتل کر کے اتنا غرور کرتا ہی مین تیرا ہم نبرد ہون دیکھون تو کہ تو کیونکر مجکو قتل کرتا ہی اب تیری قضا آگئی ہی یہ سب چرب زبانی تیری نکلی جاتی ہی مین تجکو دوزخ مین مالک کے پاس روانہ کرتا ہون کہ وہ تیرا منتظر ہی تیرے لیے بڑا سامان کیا ہوگا تو مجکو تو بخوبی پہچانتا ہی مین وہی ہون جو کہ نامہ بری کرنے تیرے بادشاہ کے دربار مین آیا تھا اور اُس تیرے برادر کو جو کہ تیرا ہم مشرب تھا اور مقیم دربار تھا قتل کیا تھا اب آج تیری باری ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مین تجکو ایک ضرب مین مثل خیار تر کے دو ٹکڑے کرونگا اور یہ لاف و گزاف سب تیرا نکال دونگا تو کس خیال مین ہی یہ جو تقریر اُس گبر نے سُنی جواب مین کہا کہ معلوم ہوتا ہی تجکو بھی تیری قضا گھیر کر لائی ہی تو بھی مثل اُسکے میرے ہاتھ سے قتل ہوگا دیکھ یہ وہی تلوار ہی جو کہ اُسکا خون کر چکی ہی اِسکو خون اہل اسلام پینے کی عادت ہی اِسنے پہلے پہل جو مسلمان کا خون پیا تو اب

اور زیادہ مشتاق ہوگئی ہو لا کیا حربہ رکھتا ہے تاکہ حسرت کوئی تیرے دل مین باقی نہ رہے یہ سُنکر مملوک بن مالک نے کہا کہ کیا تجکو نہین معلوم ہو کہ ہم اہل اِسلام ہین پیشدستی ہم نہین کرتے ہین تجکو اُس شہادت نصیب سے معلوم ہوگیا ہوگا اور پھر وہی سوال کرتا ہو اگر خدا تجکو تیرے حربے سے بچائیگا تو مین بھی اپنا وار کرونگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا کہ تم لوگ سب کے سب بڑے جاہل ہو خیر لو ابھی تو مین تلوار سے مقابلہ نہ کرونگا یہ کہکر اور کرگدن کو ایک نیزے کے فاصلہ پر لیگیا اور وہان سے نیزے کو طعن دیتا ہوا سینۂ بے کینۂ مملوک کو تاک کر وار کیا مملوک بن مالک نے اُسکے نیزے کو اپنے نیزے کی سنان پر روکا نیزہ بازی ہونے لگی سنانون سے شرارے اُڑکر طرف آسمان کے جانے لگے جو وہ بند باندھتا تھا یہ اُس بند کو کھول دیتے تھے اور جو یہ بند باندھتے تھے وہ ذرا مشکل سے کھولتا تھا کیونکہ یہ تو صاحبقران نیزہ تھے اِنکے باپ مالک اژدر کیسے نیزہ بازی مین کامل و اکمل تھے اِنسے کیا کوئی نیزہ بازی مین سر بر ہو سکتا ہو سواے صاحبقران زمان کے یہانتک کہ کئی طعن کی رد و بدل ہوئی کہ یکایک مملوک بن مالک نے ایک بند باندھکر صدا دی کہ اب تیرے ہاتھ مین نیزہ نہ قائم رہیگا خوب استوار پکڑ لے اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون آپ بند باندھیے بس اِنھون نے بند باندھکر جو جھٹکا دیا تو اگر وہ نیزہ چھوڑ نہ دے تو نیزہ اُسکا مع کلائی اُڑ جائے اُسنے مارے خوف کے ڈانڈ کو چھوڑ دیا نیزہ ہواے آسمان ہوگیا نظر مردم سے پنہان ہوگیا ایک شور صداے تحسین و آفرین دونون لشکرون مین بلند ہوا یہ نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا جب نیزہ ہوائی ہو چکا تو اُسنے کہا کہ اے مملوک بن مالک معلوم ہوتا ہو کہ تو نیزہ بازی مین بہت بڑا کامل و اکمل ہو مجکو تجھ سے مقابلہ کرنے کا اشتیاق بھی تھا جب سے تمنے دربار مین آکر وہ زبردستی کی تھی میرا قصد تھا کہ مین تمکو براے مقابلہ طلب کرون مگر میرے طلب کرنے کی بھی نوبت نہ آئی کہ تم خود چلے آئے ہان اب کچھ لطف مقابلہ ہوگا اگرچہ تم نیزہ بازی مین غالب آئے مگر اِس سے کیا ہوتا ہو جب مین جانون کہ تم میرے گرز کی ضرب کو روک لو یہ وہ گرز ہو کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جاتی ہو یہ سُنکر مملوک بن مالک نے کہا کہ لگاؤ ضرب مین موجود ہون یہ کہکر مملوک بن مالک نے اپنے مرکب کو روکا اِدھر اُسنے گرز کو ارابلے پر سے اُٹھایا اور خبردار خبردار کہکر وار کیا مملوک نے اُسکے گرز کی ضرب کو اپنے گرز پر روکا کہ دونون گرزون مین پھل پڑ گئے شرارے آتش کے نکلے آسمان پر گئے تتق گرد بلند ہوا مملوک بن مالک غبار مین پنہان ہوگیا اِسنے کلاہ کج کرکے صدا دی کہ زدم و پست کردم کوئی آکر خبر لے اگر غربال لے کر خاک بھی چھانو گے تو ریزۂ استخوان بھی نہ ملے گا اب تا قیامت اِنکا نشان بھی نہ پاؤ گے یہ کہکر اپنے کرگدن کو الگ کیا اُدھر صاحبقران زمان نے چالاک ثانی عیار سے کہا کہ جاکر مملوک کی خبر تو لو کہ کیا حال ہو چالاک ثانی عیار چھاگل پانی کی لے کر آیا گرد گیر چرخ لگایا پانی کا چھینٹا دے کر گرد کو بٹھایا دل گرد مین جاکر دیکھا کہ مملوک بن مالک کی یہ حالت ہو کہ دونون ہاتھ تو مثل ستون کے بلند ہین مگر صرف پیشانی پر پسینہ ہو اور آنکھین بند ہین کہ چالاک ثانی نے صدا دی کہ اے مملوک بن مالک کیا حال ہو حریف لاف زنی کر رہا ہو یہ صدا سُنکے

مملوک بن مالک نے کہا کہ بچایا مجکو میرے پروردگار عالم نے اِس گبرِ ناہنجار نے بلا کی
ضرب لگائی تھی یہ کہکر مرکب کو جو مہمیز کیا تو مرکب طبقۂ زمین کا لیکر نکلا اور دل گرد سے باہر
آیا وہان پر ایک غار پڑ گیا ممدوح نے رومال سے گرد رخ کی پاک کرکے یہ صدا دی کہ گرا
زدی رکرا پست کردی مین تیرا حریف موجود ہون تو کیون اِسقدر غرور کرتا ہی کیا تجھ
غرور کرنے کا نتیجہ نہین معلوم شعر تو ضرب زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از
دل فراموش کن + لے بس خبردار ہو جا اب مین اپنا وار کرتا ہون اُس گبرِ ناہنجار نے کہا
کہ مین خبردار ہون لاؤ وار کرو مملوک بن مالک نے بھی گرز کو اُٹھاکر ایک دستی گرز لگایا
اُسنے بھی گرز کو گرز پر روکا صدائے تڑاقہ آسمان کے پار ہو گئی لوگون کو یہ معلوم ہوا کہ آسمان
پھٹ پڑا اور یکایک ایک غبار ایسا تیرہ و تاریک بلند ہوا کہ تمام میدان گرد سے تیرہ ہو گیا
سب لوگون نے دو جانب کو اپنے کانون مین اُنگلیان دے لین اُسیر بھی بڑا صدمہ ہوا
اُنھون نے ضرب لگاکر مرکب کو الگ ہٹایا اور صدا دی کہ ای لیقین خود پرست اِسکی
خبر لو یہ صدا سُنکے لیقین خود پرست نے عیار سے کہا کہ جاکر خبر تو لو کہ اُسیر کیا گذری اِدھر
یہ ضرب دست دیکھکر سرداران دست چپ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی کہ یکایک
ایک مرتبہ تمام علم دست چپ فرطِ خوشی سے جلوہ گری پر آ گئے اُدھر چھاگل آب لیکر
عیار قریب گرد آیا اور دل گرد مین جاکر پانی کا چھینٹا دیا کہ وہ گرد بیٹھی دیکھا کہ دونون ہاتھ تو
بلند ہین مگر خم آ گیا ہی اگر اور جھک جاتے تو قریب سر پہونچتے بڑا صدمہ پہونچا آنکھین بند
ہین ہر بن مو سے پسینہ جاری ہی غش طاری ہی عیار نے قریب جاکر صدا دی کہ ای پہلوان
زمان کیا حال ہی مگر کچھ صدا نہ آئی پھر اِسنے آواز دی پھر صدا نہ آئی اب اِسنے پانی کا چھینٹا
دیا منہ کے اوپر مگر اُسیر بھی کچھ حس و حرکت نہوئی اِسنے گھبراکر بہت سا پانی لیکر اُسپر
ڈالا اور آواز دی کہ ای پہلوان دوران حریف زیادتی کر رہا ہی اور آپ کو کچھ خبر نہین ہوتی
ہی اب جو اِسنے پانی اُسپر چھڑکا تو اُسنے آنکھین کھولین اور حیران ہوکر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا
عیار نے کہا کہ کیون مزاج مبارک کیسا ہی کیا حال ہی اُسنے کہا کہ خداوند طبیعت مجردہ
کی مدد سے اچھا ہون مگر بلا کی ضرب تھی بچایا مجکو خداوند طبیعت مجردہ نے
اِس ضرب گرز سے گویا یہ ثابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا خیر چلو یہ کہکر گردن کو جو مہمیز کیا
تو اُسکو نہایت ہی بے دم پایا اُسپر سے کود پڑا اور اُسکے نیچے جو ہاتھ دیکر اُسکو
اُٹھایا تو اُسکی کمر ٹوٹی ہوئی پائی یہ دیکھکر اُسکو بہت غصہ آیا اور کہا کہ اِس جوان کا مرکب تو
سلامت ہی اِسکو قلم و پرکرو لگا جیسے اُسکی گرز کی ضرب سے میرا گردن ہلاک ہوا بس یہ
کہکر اِسنے تلوار کو میان سے لیا اور باہر گرد سے نکلا اور یہ کہا کہ کسکو مارا تو نے اور
کسکو پست کیا مین تیرا حریف زندہ و سلامت موجود ہون شکر ہی خداوند طبیعت مجردہ
کا کہ جسنے تیری ایسی ضرب سخت سے محفوظ رکھا یہ کہکر اور نہایت پیچ و تاب کھاکر اور
تلوار لیکر قصد کیا کہ حملہ کرے ن مملوک بن مالک نے جو اِسکے تیور بد پائے خیال کیا
کہ اِسکا قصد ہی کہ مرکب کو ہلاک کرے یہ سوچکر مملوک بن مالک فوراً مرکب پر سے کود پڑے
اور کہا کہ اِس بےزبان نے تیرا کیا کیا ہی جو تو اِسکی ہلاکت کا قصد کرتا ہی اور جو کچھ کہ تجکو

عیوض لینا ہوین موجود ہون تیری تو وہ مثل ہوئی جوکہ اکثر لوگ کہتے ہین کہ دھوبی سے بس نہ چلا گدھیا کے کان مروڑے میرا تو کچھ نہ بنا سکے سارا غصہ میرے مرکب پر نکالا چاہتے تھے مین تمہارے تیور سے سمجھ گیا اُسنے جواب دیا کہ یہ مثل آپکی ہوگی مین آپکو سزا دینے کو موجود ہون آپنے عقلمندی سے اپنے مرکب کو بچایا اور میرے کرگدن کو قتل کیا مجھے اُسکا بڑا صدمہ ہی مملوک نے کہا کہ کوئی مین نے جانکر نہین قتل کیا وہ میری ضرب کی تاب نہ لا سکا ہلاک ہوا اور تو دیدہ و دانستہ اس بےزبان کی ہلاکت کا درپے ہوتا ہی یہ جو مملوک نے کہا اُسنے جواب دیا کہ مرکب کو تو بچا لیا اب اپنی خیر مناؤ یہ کہکر سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور بقصد کشتی مملوک کی جانب چلا مملوک اُسکے ارادے کو سمجھ گئے انھون نے بھی فوراً سپر تلوار ہاتھ سے رکھ دی اور آمادہ کشتی ہوئے کہ اتنے مین وہ آکر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی سامنے کے داؤن پینچ بند ہونے لگے جو بند اُسنے باندھا مملوک نے کھولدیا اور جو بند مملوک نے باندھا اُسنے کھولا تو مگر بمشکل کوئی پہر بھر تک کشتی ہوئی ہوگی کہ ایک مقام پر وہ موقع پاکر مملوک کے دونون شانے پکڑکے لیچلا اور کوئی چھ سات قدم مملوک کو پسپا کیا مملوک بھی قدم کے شمار پر پیچھے ہٹتا چلا آیا ساتوین قدم پر مملوک نے اپنے کو قائم کیا کہ اُسنے جھٹکا مارا پایان گھٹنا انکا آشنا بزمین ہوا کہ انھون نے تڑپکر لنگر قائم کیا کہ ایک وجب پاؤن زمین مین در آئے اب لنگر قائم ہوگیا پھر اُسنے زور کیا مگر مملوک نے جنبش تک نہ کھائی آخر کو عاجز ہوکر الگ ہوگیا جب وہ علیحدہ ہوگیا تو مملوک نے دونون شانے اُسکے پکڑے اور لیکر اُسکو دوڑے پندرہ سولہ قدم پر لاکر جھٹکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ لنگر قائم کرون مگر ممکن نہوا کیونکہ حریف زبردست تھا لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی ہاتھ ڈالکر کمر زنجیر مین اور پنجۂ یلی دراز کرکے اور تڑپکر جو زور مارا یا یزدان پاک کہکر تو لنگر اُسکا توڑا اور نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر جو زور کیا تو پہلے ہی زور مین تا بہ زانو اُسکو اُٹھا لیا دوسرے زور مین تا بہ کمر تیسرے زور مین تا بہ سینہ لاکر اور یہان دونون بازو نکالکر درشامل کرکے اور پنجا لگا کر سر سے بلند کر لیا اور کہا کہ دیکھا غرور کا اور سر اُٹھانے کا یہ انجام ہوتا ہی یون زیر کرتے ہین یہ کہکر گرد سر چرخ دیا مثل طاؤس آتشبازی کے اُسنے گردش کھائی ہاتھ کے دستانے کہین پاؤن کے موزے کہین ترکش کا جو منہ کھل گیا تو تمام تیر زمین پر گر پڑے یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین سے رونگٹے مارے خوف کے کھڑے ہوگئے ہین سپر کہین تلوار کہین خود کہین اُسکو چار آئینہ مین صورت موت نظر آنے لگی ادھر یہ تو اُسکو گردش دے رہے ہین اُدھر دونون لشکرون مین انکی تعریف ہو رہی ہی دوست و دشمن سب کی زبان پر انکی صفت وثنا جاری ہی یہانتک کہ انھون نے گردش دیکر زمین پر مارا یون وہ مرتد زمین پر آیا کہ جیسے کوئی شجر تناور بسبب ہوا کے گرے یون اُسکے گرنے کی صدا آئی کہ سب کو ثابت ہوا پہاڑ پھٹ پڑا زمین معرکہ ہل گئی دشت دجیل نے صدا دی کہ جو بہادر ہوتے ہین وہ یون حریف کو سر میدان زیر کرتے ہین اُدھر اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھاکر پھر سنبھلون مگر یہ کب سنبھلنے دیتے ہین ٹھوکر ماری کہ وہ گرد برد ہوگیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوئے اور کہا کہ حالا در شناختن پروردگار عالم چہ میگوئی اُسنے کچھ کلام سخت کہا بس انکو غصہ آگیا اُسکے سینہ پر سے اُٹھے ایک پاؤن کو دونون پیرون سے دبایا دوسرے کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر یا علی مدد کہکر جو جھٹکا دیا تو پہلے ہی زور مین تا بسینہ

دو ہو گیا وہ سر سے تھنگے مین اُسکو مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا ایک ٹکڑا ادھر گرا
ایک اُدھر گرا وہ پھر نعرہ کیا اور باواز بلند پکار کر کہا کہ جسکو تمناے مرگ ہو وہ میرے
مقابلے کو آئے یہ جو مملوک نے کہا تو لشکر یقین خود پرست سے تمیم خود پرست یقین سے
اجازت لیکر مملوک کے مقابلہ کو آیا اور کہا کہ او فرد مسلمان تو پہلوان کو قتل کرکے
بہت لاف زنی کرتا ہی مین تمیم ہون تجکو تمام کرنے آیا ہون تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی
دیکھو کیون اسقدر غرور کرتا ہی مملوک نے کہا کہ مین کب غرور کرتا ہون غرور تو سواے خدا کے
کسی کو زیبا ہی نہین ہی تکبر نے عزازیل ایسے ملک مقرب کو ذلیل و خوار کیا اور طوق لعنت اُسکی
گردن مین ڈالا مین تو کبھی غرور نہین کرتا ہون غرور تم لوگون کا پیشہ ہی انجام غرور کا یہ ہوتا ہی
جو کہ ابھی تو نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو بھی اُسی طور سے غرور کرتا ہی تیرا بھی انجام وہی ہوگا جو
اُسکا ہوا تمیم نے کہا کہ بہت بہتر یا میرا انجام وہی ہوگا یا تیرا انجام ایک پہلوان کو قتل کرکے
آپکو بڑی نخوت ہو گئی ہی مملوک نے کہا کہ نخوت تو تیرے کلام سے ٹپکتی ہی اگر ہم لوگ نخوت
کرتے تو مثل تمہارے ہمیشہ ذلیل رہتے خیر اس گفتگو سے کچھ حاصل نہین شعر بیا انچہ داری
ز مردی نشان ٭ کمان کیانی و گرز گران ٭ یہ میدان رزم ہی جاے بزم نہین ہی جو آپکے
بنائے بن سکے دیر نکیجیے تمیم نے کہا کہ تم پہلے وار کرو تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ پہلوان زبردست
تھا اُسنے اُسکو قتل کیا اگر وہ پہلے وار کرتا تو وہی غالب آتا پھر یہ امر اور تھا کہ ابھی ایک
پہلوان زبردست سے ابھی چکا تھا تھکا ہوا ابھی تھا مملوک نے جواب دیا کہ جی نہین جو
آپ ضرب رکھتے ہین وہ کیجیے یہ کوئی نہین کہے گا ہمارے مذہب مین پیش دستی جائز نہین ہی
تو اپنا وار کر لے اگر خدا ہمکو تیرے وار سے بچائیگا تو پھر مین بھی اپنا وار کرونگا تمیم نے یہ سُنکے
کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا ہی آ چکی ہی یہ کہکر نیزہ سنبھالکر سینۂ مملوک پر مارا اور خبردار خبردار کہکر
وار کیا مملوک نے کہا کہ مین خبردار ہون یہ جواب دیکر اپنا برچھا اُٹھایا اور اُسکے نیزے کو
اپنے نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے اور قیامت کے بند بندھنے لگے وہ بھی غضب کا
نیزہ باز تھا بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی ایک مقام پر مملوک نے اُسکے نیزے کو گانٹھ کر کہا
کہ خبردار تیرا نیزہ ہوائی ہوتا ہی اُسنے کہا کہ خبردار ہون یہ سُنکے مملوک نے جو بند باندھکر کسب
کو پھرا تو نیزہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا یون بالاے ہوا آسمان پر گیا کہ جیسے کمان سے تیر یا
غلیلک سے نگاہ یا آتش سے شرارہ جاتا ہی ایک مرتبہ دونون لشکرون سے صداے
تحسین بلند ہوئی یہ نیزہ پھر آب خجالت مین غرق ہو گیا عرق شرم اُسکی جبین پر آ گیا مملوک
نے کہا کہ کیون اسقدر شرمندہ ہوتا ہی تیری کیا خطا ہی تیرے ہاتھ کی خطا ہی تو نے تو اپنے
امکان بھر اُسکو روکا مگر نہ رک سکا اور کوئی حربہ اُٹھا شرمندہ نہو یہ سُنکر اُسنے تلوار میان سے
لی اُدھر وہ نیزہ بلند ہو کر یقین خود پرست کے لشکر مین اس تیزی سے گرا کہ جسکے گرنے سے کئی
سپاہی ہلاک ہوئے لشکر مین غل پڑ گیا کہ یہ کیا ہوا کہ ایک بلاے آسمانی ہم پر تازہ نازل ہوئی
یہ کیا غضب ہی کہ وہ نیزہ یہان آ کر یہ گرا جسکے سبب سے تین سپاہیون کی جان گئی یقین
نے کہا کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا انکو اُٹھا کر پھینکدو یہ حکم دیکر طرف رزمگاہ کے دیکھنے لگا
اُدھر مملوک نے بھی اپنی ولایتی نیام سے لی اُسنے جب تیغ کھینچی تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا

کہ تختۂ دُکان عطار ہو اور تمام مثل وہان اژدر کے منھ کھول کر رہ گیا تھا انھون نے جو اپنی ولایتی کھینچی تو یہ معلوم ہوا کہ برق کوند کر رہ گئی اُسنے مرکب کو بڑھا کر وار کیا انھون نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اب اُسکے وار چلنے لگے سن سن تلوارون کی صدا آنے لگی مرکب مثل چاک کمہار کے گردش کرنے لگے کبھی یہ اُدھر اور کبھی وہ اِدھر جب اُسکی تلوار چلتی ہی تو سب کو یقین ہو جاتا ہی کہ مملوک کے دو بر کالے ہو گئے مگر مملوک یون اُسکی ضرب سے بچتے ہین کہ دیکھنے والون کے ہوش جاتے رہتے ہین جب وہ وار کرتا ہی تو اُسکے اہل لشکر تعریف کرکے اُسکے دل کو بڑھاتے ہین جب مملوک اُسکی ضرب کو خالی دیتے ہین تو اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہین جب مملوک وار کرتے ہین تو سب کو یقین ہو جاتا ہی کہ تمیم اب نہ بچیگا اُسکے دو بر کالے ہو گئے اہل اسلام مملوک کی ضرب کی ثنا کرتے ہین مگر وہ بھی خالی دیکر نکل جاتا ہی اُسکے لشکر کے بہت سے پہلوان گھوڑے بڑھا بڑھا کر میدان معرکہ کے قریب آ گئے ہین اُسکا دل قوی کر رہے ہین کبھی اُسکی تلوار انکے سر پر آتی ہی تو انکی تلوار اُسکے پہلو سے ملکر نکل آتی ہی جب وہ پہلو کا وار کرتا ہی تو یہ سر پر وار کرتے ہین اتنے مین یہ حالت ہوئی کہ اُسکا ہاتھ رک رک کر چلنے لگا انھون نے یہ کیا کہ جب دیکھا کہ اب اسکا ہاتھ سست پڑنے لگا تو انھون نے جہان پر خالی پایا جرکا دیدیا اور کہا کہ دیکھو یون قابو پاکر چھوڑ دیتے ہین اتنے جسم پر سیکڑون جگہ خط پڑ گئے ہین ایک مقام پر اُسنے خالی پاکر بغیر خبردار کیے وار کیا انھون نے جو تلوار کی چمک دیکھی تو یہ ہوشیار ہو گئے جیسے ہی تلوار قریب آئی ہاتھ مین سپر تھی اُسی مین تلوار کو بھی لیا اور پنجہ دراز کرکے اُسکی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا اور ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی اور چھین کر پھینک دی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اُٹھا لیا اور ہاتھ پر تولکر طرف آسمان کے اُچھال دیا کہ وہ اتنا بلند ہوا کہ سبکی نظرون سے پوشیدہ ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے طرف زمین کے مائل ہوا یہان یہ تلوار تولے کھڑے ہوئے تھے جب وہ قریب آیا تو بڑھکر تلوار کا ہاتھ مارا کمر پر پڑا کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوئے بعد اُسکے اُسکو چورنگ کیا اتنے تمام لشکر اسلام مین صداے اللہ اکبر بلند ہوئی یقین خود پرست کے ہوش جاتے رہے چہرے پر مردنی چھا گئی اہل لشکر کو سناٹا سا ہو گیا اِدھر مملوک نے اُسکو قتل کرکے مبارز طلب کیا کہ آئے کوئی میرے مقابلے کو یہ سنکر شمیم برادر تمیم نے اپنا مرکب پرے سے نکالا اور بادشاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ کی طرف بڑھا ابھی مرتد نے یہین سے عمود کو سیدھا کر لیا تھا قریب جاتے ہی خبردار کہکر وار کیا انھون نے ہاتھ دراز کرکے کلۂ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر عمود کو اُس سے چھین لیا اگر وہ چھوڑ نہ دے تو گٹے کے پاس سے ہاتھ اُکھڑ جائے انھون نے عمود کو لیکر دور پھینکدیا خواجہ نے دوڑ کر اُٹھا لیا خواجہ کا تو قاعدہ ہی کہ ہمیشہ برابر صاحبقران کے کھڑے رہتے ہین جب انھون نے عمود اُٹھا کر نذر زنبیل کیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ اِسکو کیا کروگے یہ تمھارے کس کام کا ہی یہ پہلوانون کے کام کا ہی خواجہ نے عرض کیا کہ یہ بڑے کام کا ہی کسی سردار کے ہاتھ فروخت کرونگا اگر کوئی نہ لیگا تو اِسکو لوہے جڑ دینے والے کو دیکر جڑ دے لونگا یہ اس کام کا ہی صاحبقران یہ سنکر مسکرائے اُدھر شمیم نے مملوک پر تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اور برہم ہو کر جو اپنی تلوار کا وار کیا لاکھ لاکھ اُسنے سپر کو چہرے کی پناہ کیا مگر موت سے کب پناہ ملتی ہی

سپر بھی کچھ کام نہ آئی تلوار ایسا تو سر پر جھکی تھی یا نیزہ تنگ جا کر زمین کو بوسہ دیا سپر کو کاٹا خود کو قلم کیا دو بلغہ اور عرق جبین کی خبر لی سراسر گلے جبڑے کو کاٹتی ہوئی صندوق سینہ مین در آئی شکم کی خبر لیتی ہوئی اُس مقام سے گذری یہان تک کہ پشت مرکب پر پہونچی مع مرکب چار پارہ کاٹ کیے اہل اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اسکے مرتے ہی جشیم بن شمیم کہ بہت زبردست سردار تھا بادشاہ سے اجازت لیکر آیا آتے ہی تلوار کا وار کیا مملوک نے خالی دیکر اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا پھر اُسنے وار کیا ابکی مملوک نے اُسکی تلوار پر ہاتھ ڈالدیا اور دوسرے ہاتھ سے کمر زنجیر پکڑ کر اُسکو اٹھا لیا اور زمین پر مارا کہ چالاک دوڑکر آیا مملوک نے کہا کہ اسکو باندھ لو اُسنے باندھ لیا اور لشکر مین لے گیا آجکی میدان داری مین تین پہلوان لشکر یقین کے ہاتھ سے مملوک کے قتل ہوئے اور ایک اسیر اہل لشکر کے دل چھوٹ گئے یقین نے جو یہ حال دیکھا تو فوراً طبل بازگشت بجوا دیا دن بھی تمام ہو چکا تھا آفتاب بارنگ زرد لرزان و ترسان طرف مغرب کے جا چکا شاہ خاور نے شکست کھائی آمد آمد سلطان شب کی شروع ہوئی روشنی روز مبدل بتاریکی شب سیاہ ہوئی تاریکی کی کثرت ہوئی خورشید اپنا لشکر نور لیکر طرف ملک مغرب کے راہی ہوا تمام عالم مین سیاہی شب پھیلنے لگی ظلمت کا عمل ہونے لگا جب یہ حال ہوا تو طائر اڑ اڑ کر اپنے آشیانون مین آنے لگے درندے اپنے اپنے مقام کو چلے گئے طائرون نے درختون پر بسیرا کیا ماہتاب کا نور پھیلا فراش شب نے چادر نور بچھائی یعنی رات ہو گئی اُدھر یقین نے جو طبل بازگشت بجوا دیا تو لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر طرف اپنی فرودگاہ کے واپس اسلئے یقین تو ملول و محزون واپس ہوا لشکر اسلام مملوک پر سے زر نثار کرتا ہوا اپنے پڑاؤ کی طرف چلا اشعار حسب حال قطعہ۔ چو گوہر برآمد ز زنگی تتاج ٭ شہ چین فرود آمد از تخت عاج ٭ چہ روشن از تیرہ شب تافتہ ٭ چو آئینہ روشنی یافتہ ٭ دو لشکر بیکجا گروہ آمدہ ٭ شدند از خصومت ستوہ آمدہ ٭ بآرام گاہ آمدند از نبرد ٭ ز تن زخم شستند و از روے گرد ٭ باندیشہ از گنبد تیرہ گشت ٭ کہ فردا بسر ہرچہ خواہد گذشت ٭ یہان لشکر اسلام اپنے پڑاؤ پر پہونچا سب نے کمر کھولی اپنے اپنے مقام پر گئے دارا ابن جمشید نے پوشاک رزم بدلی لباس بزم زیب جسم فرما کر دربار کیا ہر سردار اپنے اپنے خیمہ سے پوشاک بدلکر حاضر دربار ہوا صاحبقران بھی تشریف لائے اپنے دنگل شوکت پر متمکن ہوئے مملوک کی بہت تعریف فرمائی وہ اٹھ اٹھکر ہر ایک کو سلام کرتا ہے اہل اسلام مین تو خوشی ہے اُدھر یقین خود پرست جو مغموم اپنے فرودگاہ پر گیا تو بعد بدلنے پوشاک رزم کے دربار کیا سب اہل دربار حاضر ہوئے یقین نے کہا کہ کیا بہادر ہین اہل اسلام آج ایک سردار نے اُنکے ہمارے کئی سردارون کو قتل کیا میرا تو دل آج ہی اُنکے مقابلہ سے پریشان ہو گیا مین جہانتک خیال کرتا ہون اگر یون ہی مقابلہ ہوگا تو کون مقابلہ کریگا کیا کرون مہلت طلب کرون ابھی تک سمندر پہ سے نہ مدد آئی نہ وہ لوگ آئے ہین جنکو کہ مین نے نامے تحریر کیے تھے اور اُنکو مدد کے واسطے طلب کیا تھا اگر وہ لوگ بھی آجاتے تو کچھ امید ظفر ہوتی اُنکے ہمراہ بھی پہلوان ہوتے وہ مقابلہ کرتے اہل دربار نے جواب دیا کہ آپ طبل جنگ بجوائین اگر وہ لوگ نہین آئے ہین تو کیا ہوا کیا ہم لوگ اُنکے بھروسے پر مقابلہ کرتے ہین کیا کوئی ہم نامرد ہین اسکا خیال کرنا کہ اُنکی ظفر ہوئی یہ کوئی امر ضروری نہین ہے

یہ تو لڑائی ہی یون ہی ہوتا ہی ایک دن کوئی غالب رہا دوسرے دن دوسرا غالب ہوا یہ خیال کر لینا کہ ہر روز انکی ظفر ہو کیونکہ ہوسکتا ہی خدا و ندیسنا ہوگا کہ جنگ دو سردار دا تفاق سے آج وہ غالب رہتے کل ہم غالب ہونگے یہ خیال کرنیکہ اب انکی ظفر ہوگی جنگ سے دست بردار ہون تو بالکل خلاف عقل ہی لوگ یہ نہین کہینگے کہ کیا سمجھکر اہل اسلام کا مقابلہ کیا تھا جو ایک ہی میدان داری مین جی چھوٹ گئے پھر طاقت جنگ نہوئی کس منہ سے لڑے تھے تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جسکے سبب سے ہم حقیر ہون اور لوگ طعنہ زین آپ طبل جنگ بجنے کا حکم فرمائین کل ہم لوگ جانبازی کرینگے اور جان اپنی آپکے قدمون پر نثار کرینگے اہل اسلام کے خون سے اپنے ہاتھ بھرینگے یقین خود پرست یہ سنکے بہت خوش ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگ مرد مردانہ و شیر فرزانہ ہین آپ ہی لوگون کے بھروسے پر تو مین نے یہ جرأت کی مین پہلے ہی جانتا تھا کہ آپ لوگ نمک حلال ہین آپکو میری آبرو اور اپنی عزت کا خیال ہی مین طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ کیا مین آنکو خوش بیٹھنے دونگا کل پھر مقابلہ کرونگا یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر مقابلہ ہوگا اہل لشکر سامان جنگ کرنے لگے ادھر صاحبقران دربار مین بیٹھے ہوئے تھے اور مملوک کی تعریف فرما رہے تھے بعد اسکے بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی تک لشکر کفار مین طبل جنگ نہین بجا معلوم ہوتا ہی کہ وہ آج ہی کے مقابلہ سے پریشان ہوگئے اب مقابلہ نہین کرینگے جب ہی تو ابھی تک طبل جنگ نہین بجوایا صاحبقران نے عرض کیا کہ اگر وہ نہ مقابلہ کرینگے تو کیا مین آنسے دست بردار ہونگا جب تک کہ آنکو مسلمان نہین کر لیتا ہون یہان سے آگے نہین جاتا ہون یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ صدائے نقارہ آئی گرگین درست چنگال نے عرض کیا کہ یا صاحبقران لشکر کفار مین کوس رزمی بجا ہی کہ اتنے عرصے مین ہرکارے بھی خبر لو اخت طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوئے مجرا کرکے دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے اسکے بعد عرض کیا کہ حضور حریف نے طبل جنگ بجوایا ہی گو آسکا قصد نہ تھا مگر اہل دربار نے کہنے سے اسنے یہ جرأت کی اسکا آج ہی کی میدان داری مین جی چھوٹ گیا تھا مگر اسکو اہل دربار نے مرد کیا انکے جرأت دلانے سے اسنے نقارہ بجوایا باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ عرض کرکے کنارے ہوگئے بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے بھی لشکر مین بفضل ایزدی و بتائید ربانی بجے طبل جنگ ہم کل مقابلہ کرینگے بس یہ حکم سنکر اسیوقت خضران بن عمرو نقارخانہ مین گئے اور زندر لیکر نقارے پر چوب لگائی صدائے نقارہ تمام سپاہ مین پھیلی سب پر ظاہر ہوا کہ کل پھر لشکر کفار سے مقابلہ ہوگا ہر ایک اپنے اپنے آلات حرب و ضرب درست کرنے لگا جب زلف لیلائے شب تا کمر پہونچی تو بادشاہ نے دربار برخاست کیا ادھر یقین خود پرست نے بھی دربار برخاست کیا سب سردار دونون طرف کے اپنے مقام کو گئے صبح کے انتظار مین بستروں پر بہ آرام لیٹے ادھر اہل لشکر سامان جنگ مین مشغول ہوئے طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی رات بھر دونون جانب طبل جنگ بجا کیے سرداران لشکر جنکو کہ شوق جنگ تھا رات بھر جاگا کیے جیسے طور سے کہ اطفال خوشی عید مین جاگتے ہین یا نوشاہ بسبب ملنے عروس نو کے برات کی شب کو جاگ کر بسر کرتے ہین یون ہی ان لوگون نے بھی رات بسر کی یہان تک کہ آثار سحر فلک نیلی پر ظاہر ہوئے سفیدی سحری افق مشرق سے ظاہر ہوئی طائر اپنے آشیانون سے نور سحر دیکھکر اڑے بلبلین گلون کے پاس سے باشتیاق نور سحر اٹھکر اڑین طاؤس بصد شوق رقص کرنے لگے طائر چہچہ زن ہوئے

غنچے کھلے تمام باغ مہک گئے نہرون سے پانی جاری ہوا نسیم سحری کے جھونکے آنے لگے موذن آثار سحر
دیکھکر اُٹھے صدائے اللہ اکبر مسجدون مین بلند ہوئی لشکر اسلام مین سب نے اُٹھکر وضو کیا نماز سحر ادا کی
اُدھر لشکر کفار مین وردی بجی یہان صاحبقران بیدار ہوئے اور بادشاہ بھی محل خاص مین بستر
راحت سے اُٹھے خواصون نے پانی براے وضو حاضر کیا بادشاہ نے وضو کیا نماز سحر ادا کی اُدھر
صاحبقران نے مسجد خاص مین جاکر فریضہ سحری کو ادا کیا بعدہ سلاح تن پر آراستہ کیے اور
اُدھر سے مسلح اور مکمل ہوکر چلے محل سے بادشاہ اور مسجد سے صاحبقران یہان سب سردار
اپنے اپنے خیمون سے مسلح اور مکمل ہوکر باہر آئے سب سپاہ کو تیار پایا اُسکو طرف میدان جنگ
کے روانہ کیا آپ در دولت پر حاضر ہوئے انتظار بادشاہ و صاحبقران کرنے لگے تھوڑے عرصہ کے بعد
صاحبقران تشریف لائے سب نے مجرا کیا صاحبقران نے مجرا لیا ابھی صاحبقران ٹھہرے تھے
کہ سرخ بردہ چرخی پر کھنچا جلوس سواری باہر نکلا تخت شاہی آیا کہاریون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ
واپس گیا مردانے عملہ کا انتظام ہوا سواری جلوخانہ مین آئی صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے
عرض کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اُنکے بعد سب کا مجرا ہوا بادشاہ سب کا مجرا لیتے ہوئے
باہر تشریف لائے صاحبقران مرکب پر سوار ہوئے بعد صاحبقران کے سب سردار مرکبون پر
سوار ہوئے سواری بعد کروفر طرف میدان جنگ کے چلی ایک تو وہ وقت سحر اور وہ جنگی
باجون کی صدا آسمان کے پار ہوئی تھی وہ علمون کا ہوا سے لہرانا وہ جنگی باجون کا گرجنا اور ہتھیارون کا
چمکنا وہ گل آفتاب کا فلک اطلسی پر کھلنا کہان تک بیان ہو کہ سواری بادشاہ کی رزمگاہ مین
پہونچی صف بندی ہولی صفین موافق قاعدے کے درست کی گئین ابھی صف بندی نہ ہونے پائی تھی کہ اُدھر
سے آمد لشکر کفار شروع ہوئی یقین خود پرست اپنے خیمہ سے سلاح جنگ سجکر نکلا سب سپاہ کو
ہمراہ لیکر میدان مین آیا سیاہ علم کھلے باجے جنگی بجے صفین آراستہ ہوئین جب صفوف جدال
و قتال آراستہ ہوچکین تو سقون نے نکلکر آب پاشی کی نقیبون نے نکلکر نقابت کی بعد نقابت
نقیبان لشکر کفار سے محمول خود پرست کہ سرداران نامی سے تھا بادشاہ سے رخصت لیکر
میدان مین آیا خوب سلحشوری کی اور دکھائی بعدہ اپنا دم استوار کیا جب دم راست ہوگیا
تو لشکر اسلام کی طرف رخ کرکے مبارز طلب کیا اور کہا کہ جسکو تمنائے جنگ ہوا اور خواہش
مرگ ہو وہ میرے مقابلہ کو آئے یہ صدا دینا تھا کہ یہان سے دست راست کے تمام علم ایک مرتبہ
جلوہ گری مین آگئے دیکھا کہ اپنی صف سے بہزاد خان اپنے فیل کو گجباک مارکر نکلا اور روبرو تخت
شاہی کے آکر فیل سے کودا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ یہ غلام اجازت میدان کا خواستگار ہے
حریف بہت لاف زنی کررہا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ تمکو سپرد خدا کیا یہ فرماکر جام شربت عنایت
فرمایا بہزاد خان جام پیکر اور سلام رخصت کرکے اپنے فیل پر سوار ہوا صاحبقران کے روبرو آکر
پھر اُترا صاحبقران سے اجازت لیکر دوبارہ سوار ہوا اور گجباک مارکر فوراً طرف میدان کے
چلا فیل عجب انداز معشوقانہ سے قدم رکھتا ہوا چلا یہان تک کہ قریب اُسکے پہونچا اور فیل کو روکا
اور کہا کہ تیرا حریف آپہونچا تو کیون اسقدر لاف زنی کرتا ہے تیری تو وہ مثل ہے کہ سوائے اپنے
کسی کو خیال مین نہین لاتا ہے بقول شاعر شعر۔ نبرد دلیران کجا دیدہ ÷ ہمین خویشتن را پسندیدہ ÷
بس لاف و گزاف ہوچکی اپنا وار کر محمول نے کہا کہ تم پہلے اپنا وار کرو بہزاد نے جواب دیا

کہ تم ہمارے قاعدے سے نہین واقف ہو ہم سبقت نہین کرتے ہین اگر سبقت کرتے ہوتے تو ابتک کبھی نہ سیر بر ہوتے جب تمھاری ضرب سے خدا ہمکو بچائیگا تو ہم بھی اپنا وار کرینگے یہ سنکے حمول نے نیزہ اُٹھاکر سینہ پر بہزاد کے مارا بہزاد نے نیزہ کو نیزے پر روکا الغرض نیزہ بازی ہونے لگی طعن بر طعن نکان بر نکان چلنے لگی سنانون سے شرارے نکلکر آسمان پر جانے لگے ہوا سے جنگاریان اُڑنے لگین یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو بلبلین باہم گتھی ہوئی ہین تڑانڈ پڑانڈ پڑ رہی ہی کوئی پچاس ساٹھ طعن کی نوبت آئی ہوگی کہ بہزاد نے بند باندھکر جو نیزے کو نکان دی اور ہاتھی کو بڑھایا فوراً حمول کے ہاتھ سے نیزہ ہوائی ہوگیا ایک تیر کے فاصلے پر جاکر گرا اور زمین مین در آیا یہ مرتد نیزہ بھر آب خجالت مین غرق ہوگیا لشکر اسلام سے صدائے آفرین بلند ہوئی یہ اور خجل ہوا اہل اسلام نے صدا دی کہ کیا خوب نیزہ بازی ہی رہنے فن نیزہ بازی کیا سمجھیا لوگ ہین کہ نیزہ تو ہوائی ہوا اور یہ شرمندہ ہوئے ہر طرف سے جو آسیر طعن کے چھرے پڑے اُسکو غصہ آیا فوراً ار ابلے پر سے گرز اُٹھا کر خبردار خبردار کہکر بہزاد کو مارا بہزاد نے اُسکو اپنے گرز پر روکا تڑاقے کی صدا بلند ہوئی بموجب تحسین ترقا ! سے عمودان جنان خواستہ ! کہ بگذشت زین طاق آدستہ ! جس سے میدان معرکہ مین تتق گرد آٹڑا اُسمین بہزاد خان پوشیدہ ہوگیا ہاتھی تا بہ ران زمین مین غرق ہوگیا بہزاد کی آنکھین بند ہوگئین پسینہ پیشانی پر آگیا مگر ہاتھ اُسی طور سے بلند رہے اُسمین کچھ فرق نہوا یہ ضرب لگاکر ہٹا صدا دی کہ خبر لو زدم و ليست کردم یہ کہکر کلاہ کج کرکے مسکرایا اِدھر صاحبقران نے برق ثانی سے کہا کہ خبر تو لو بہزاد کا کیا حال ہی برق جھپٹکر آیا گرد پر جھینٹا مارکر اندر گرد کے آیا دیکھا کہ بہزاد کے دونون ہاتھ بلند ہین اور گرز علم ہی مگر آنکھین بند ہین پسینے کے قطرے پیشانی پر ہین برق نے آواز دی کہ اے پہلوان کیا حال ہی یہ صدا سُنکے بہزاد نے آنکھ کھولدی دیکھا کہ برق کھڑا ہوا ہی کہا کہ خیر تو ہی برق نے عرض کیا کہ مین آپکی خبر کو آیا ہون خیریت ہی آپ اپنا حال بیان فرمائیے کہ کیا حال ہی بہزاد نے کہا کہ بچایا خداوند کریم نے مگر بلا کی ضرب تھی برق نے کہا کہ چلیے حریف لاف زنی کر رہا ہی اور تمام لشکر پریشان ہی بہزاد نے ہاتھی کو جو ہولا دیا تو وہ طبقۂ زمین کا لیکر نکلا چار دن بلیان پھاڑکر چلا بہزاد محمودی کے رومال سے گرد منھ کی پاک کرتا ہوا نکلا صاحبقران بہزاد کو زندہ دیکھکر خوش ہوگئے بہزاد نے صدا دی کہ کیا بیہودہ بکتا ہی یہ کیا ضرب تھی ایسی ضرب تو لڑکے لگاتے ہین تو یہ ضرب لگاکر بہت خوش تھا اب میری ضرب کی نوبت آئی خبردار ہوجا یہ کہکر گرز کو بلند کرکے ہاتھی کو بڑھایا اُسنے بھی گرز کو چہرے کی پناہ کیا اور کہا کہ مین خبردار ہون لگاؤ ضرب بس بہزاد نے گرز کو گردش دیکر اب جو ضرب لگاتے ہین تو زیر گرز تڑاقے کی صدا پیدا ہوئی گرزون مین پھل پڑ گئے جگر زمین شق ہوگیا شرارے نکلکر آسمان پر گئے طائرہا نے خوف کے درختون پر سے اُڑ گئے درندے بھاگے سب نے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم یہ کیا بلا نازل ہوئی مرکب دونون لشکرون کے جراغ پا ہوئے سوارون نے روکا بعض مرکب الف ہوگئے اور سوارون کو پشت پر سے گرا دیا اور بھاگے یہ تو دونون لشکرون کے مرکبون کا حال ہوا سوارون نے کانون مین اُنگلیان دیلین اُسپر بھی یہ معلوم ہوا کہ کانون کے پردے پھٹ گئے گوش گردون صدائے گرز سے کر ہوگئے فرشتے یہ صدا سُنکے حیران ہوئے کہ نہ معلوم زمین پر کیا آفت آئی زمین ہلگئی زلزلہ آگیا دریا اُبل پڑے

پانی بسبب تزلزل زمین کے پیروں بلند ہو ہو کر گرا یہ حال ہوا صرف صدا سے جسپر یہ ضرب
پڑی ہوگی اُسکا کیا حال ہوا ہوگا جب بہزاد نے گرز لگایا اُسنے گرز کو گرز پر روکا یہ صدمہ پہنچا
کہ دونوں ہاتھ اُسکے خم ہو کر جھکے اور سر پر ہو پہنچے دونوں گرز سر پر پڑے خود سر کا سینہ سر زمین
سر گردن میں گردن سینہ میں سینہ شکم میں شکم کمر تک دھنس گئے یہ تمام اعضا اُسکے مرکب میں مرکب
زمین میں ایک تھل تھلہ ہو کر رہ گیا اور ایک غبار بلند ہوا بہزاد ضرب لگا کر الگ ہٹ گیا
آواز دی کہ او یقین خود پرست کسی کو بھیج کہ وہ آکر اسکی خبر لے کہ اسپر کیا گذری تجھکو تو یقین
ہے کہ اُس کا نام و نشان بھی نہو گا سوائے استخوان ریزہ ریزہ کے یقین نے عیار سے کہا کہ
جا کر خبر تو لا کہ کیا حال ہے حریف لاف زنی کر رہا ہے عیار چھاگل پانی کی لیکر دوڑا اور گرد میں
گھس گیا جا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یکایک اُسکا پاؤں تھل تھلہ خون پر پڑا کہ گھٹنوں تک دھنس
گیا اپنے گھبرا کر پاؤں اُٹھائے اُس جگہ سے الگ جا کر کھڑا ہوا اُس گرد میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا ہے
محمول کا نشان تک نہیں ہے اپنے عاجز ہو کر گرد کو پانی کا چھینٹا دیکر بٹھایا اب جو دیکھا تو نہ مرکب کا
پتہ ہے نہ محمول کا راکب و مرکب دونوں ایک جسم ہو کر خون کا لخنہ ہو کر رہ گیا ہے سوائے خون کے
اُس مقام پر اور کچھ نظر نہیں آتا ہے یہ حال دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے دل میں کہا کہ بلا کی
ضرب لگائی ہے کہ استخوان تک کا نشان نہیں ہے سوائے خون کے وہ عیار وہاں سے چلا یقین
خود پرست نے اُسکو جو آتے دیکھا اور میدان کو صاف پایا جہاں پر محمول کھڑا تھا اُس مقام پر
خون کا چھڑ نظر آیا عیار سے دریافت کیا کہ کیا حال ہے محمول کیسا ہے عیار نے کہا کہ آپ کیا
دریافت کرتے ہیں میاں محمول تو تھل ہو کر رہ گئے اُنکا کہیں نشان بھی نہیں ہے سوائے خون کے
اُس جگہ پر اور کچھ نہیں ہے میں کیا بیان کروں یہ جو سُنا اور دیکھا بھی تو یقین کو بڑا صدمہ ہوا اُدھر
بہزاد نے کہا کہ اِسکو ضرب کہتے ہیں اور کسی کو میرے مقابلہ کو بھیج کہ کچھ لطف ہو کیا بودوں کو بھیجتا
ہے کہ کچھ لطف بھی نہیں ہوتا ہے ایک ضرب کی بھی تاب نہیں لاتے ہیں کیا لڑیں کسی پہلوان زبردست
کو برائے مقابلہ روانہ کر کہ کچھ عرصہ تک تو تلوار چلے یہاں دم کا دل لگے یہ کیا کہ آئے اور ایک
ضرب میں خاک میں ملگئے صدا سے آہ بھی نہ دی اِسی لشکر کے بھروسے پر ہمسے مقابلہ کرنے آیا ہے
یہ صدا سُنکے مشمول خود پرست چچا محمول خود پرست کا پرے سے نکلا اُسکے خون عزیزی نے
جوش مارا بھتیجے کا جو یہ حال دیکھا دنیا آنکھوں میں تاریک ہوگئی مثل نابینا کے چلا کچھ دکھائی
نہیں دیتا تھا یقین کے پاس آیا عرض کیا کہ مجھکو اجازت ملے میں جا کر اِس مسلمان کو اُسکے کردار
کی سزا دوں اِسنے میرے قلب کا خون بہایا ہے اُسکے غم میں میرا دل کباب ہے یقین نے کہا
کہ جاؤ تمہارا خداوند طبیعت مجردہ نگہبان ہے مشمول مرکب کو چھیڑ کر میدان سے تلوار لیکر اور
وہیں سے علم کیے ہوئے چلا آواز دی کہ او مغرور میں آیا تو میرے ہاتھ سے بچکر کہاں جائے گا
تو نے میرے جگر کے ٹکڑے کو میری آنکھوں کے سامنے قتل کیا ہے میں تجھکو بھی زندہ کب چھوڑتا
ہوں بہزاد نے کہا کہ کیوں اِسقدر غصہ کرتا ہے اور بلبلاتا ہے آ میں تجھکو بھی اُسکے پاس پہونچا دوں
وہ تیرا انتظار کر رہا ہوگا اتنا دہ پریشان ہو یہاں آیا اور میں نے تجھکو اُسکے پاس روانہ کیا وہ یہ کلام
سُنکے اور برہم ہوا اور آتے ہی نہ تگا ور چلی نہ نیزہ بازی ہوئی تلوار کا وار کیا اُنھوں نے یہ کہکر کہ
تجھکو اُسکی جدائی شاق ہے کیوں دیر ہو بس تلوار کی باڑھ بچا کر بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور پنجہ مروڑ کر

تلوار چھین لی اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو تا نش زین سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر زمین پر مارا کہ نقش زمین ہوگیا اُستخوان تک چورا چورا ہوگئے کالشہ سر کا یہ حال ہوا کہ نشان تک نہ ہا بہزاد نے اِسکو قتل کرکے صدا دی کہ آئے جسکو تمنائے مرگ ہو یہ صدا سُنکے مقتول خود پرست یقین سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور ہمہم نگا در ہوا دو قدم فیل بہزاد کا اور پانچ قدم مرکب مقتول کا پسپا ہوا اِسنے مرکب کو رانون مین مسلکر نیزہ اُٹھا کر وار کیا بہزاد نے بھی نیزہ اُٹھایا نیزے کو نیزے پر روکا لگی نیزہ بازی ہونے ایک مقام پر بہزاد نے نیزے کو گانٹھ کر جو بند باندھا تو نیزہ مقتول کا ہوائی ہوا زمانہ اُسکی نظرون مین تیرہ و تاریک ہوگیا تلوار کھینچکر وار کیا اِنھون نے اُسکے وار کو خالی دیا اور اپنا وار کیا لگی تلوار چلنے تھوڑی دیر تک تلوار چلی آخر کار اِنھون نے کئی وار اُسکے رد کرکے کہا کہ اب خبردار ہو جا مین وار کرتا ہون اُسنے کہا کہ خبردار ہون بس اِنھون نے تلوار علم کرکے اب جو سر کا ہاتھ لگایا تو تلوار قبۂ سر پر جھکی تھی یا زیر تنگ جاکر زمین کو بوسہ دیا مع راکب و مرکب چار ٹکڑے ہوئے یہ تو پہلے ہی سے مقتول تھا اب تو اسم با مسمیٰ ہوگیا صرف اتنی ہی کسر باقی تھی مقتول کا قتل ہونا تھا اور ایک پہلوان آیا اُسکو بھی بہزاد نے قتل کیا اور ایک پہلوان آیا اُسکو گرفتار کرکے عیار کے حوالے کیا ایک پہلوان اور آیا یقین خود پرست سے اجازت میدان جنگ لیکر اُسکو بھی بہزاد نے گرفتار کرکے لشکر کو روانہ کیا اُسکے بعد ایک سردار طرید خود پرست نام کہ بڑا زبردست سردار تھا یقین خود پرست سے اجازت لیکر آیا اور کہا کہ او خدا پرست تو نے بڑے بڑے پہلوانون کو قتل کیا اب تیری قضا آگئی ہی تو میرے ہاتھ سے نہ بچے گا تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر گردہ سپر کا پشت پر سے لیا بہزاد سمجھ گئے کہ اِسکا قصد نگاور کا ہی اِنھون نے بھی سپر لی ہاتھی کو ہٹا کے ہم نگاور ہوئے سپر سے سپر لڑی آتش کے پھول دونون سپرون سے گرے کوئی دو قدم ہاتھی پیچھے ہٹا اور کوئی پانچ قدم اُسکا مرکب دونون نے مرکب و ہاتھی کو بڑھا کر مقابلہ کیا اُسنے کہا کہ نیزہ بازی خلال بازی گرز بازی حمال بازی تیغ بازی راست بازی یہ وہ چیز ہی جو برسون کا قصہ دم مین فیصل کر دیتی ہی میرے تمھارے اِسی سے مقابلہ ہو جسکو خداوند طبیعت مجردہ مظفر دین بہزاد نے کہا کہ اچھا یہ سُنکے اُسنے تلوار میان سے لی اِنھون نے سپر اُٹھائی اُسنے وار کیا اِنھون سپر پر روکا جب وہ وار کر چکا تو اِنھون نے بھی تلوار کھینچی اُسنے بھی سپر لی اور اِنکا وار رد کا لگے باہم وار چلنے اُسکا مرکب گردش کرنے لگا اِنکا ہاتھی بھی مثل کل کے پھرنے لگا جیسے نقطہ کے گرد پرکار پھرتا ہی مرکب و ہاتھی کی گشت سے غبار میدان مین اُڑنے لگا ایک تتق گرد بلند ہوگیا اُسمین تلوارین مثل برق کے چمکتی تھین دونون لشکرون کے سوار و پیادے کی آنکھین اُسی جانب لڑی ہوئی تھین یہ حالت تھی کہ اِدھر یہ این رالظفر نہ اُدھر رالظفر نہ این رالخطر برابر کے وار چل رہے تھے تھوڑے عرصہ تک تلوار چلا کی جب اُسکا ہاتھ سست ہونے لگا تو اُسنے کہا کہ ای خدا پرست مین ضرب آخری لگاتا ہون اِس سے بچنا بہزاد نے کہا کہ لگاؤ مین ہوشیار ہون بس اُسنے تلوار علم کرکے سر کو بتا کے کمر پر وار کیا یہ تو ہوشیار تھے بھلا کب چوٹ کھاتے ہین اُسکے وار کو خالی دیا اور کہا کہ اب مین وار کرتا ہون تم بھی ہوشیار رہنا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا اُسنے جواب دیا کہ مین ہوشیار ہون بس اِنھون نے تلوار علم کرکے جنیو کا ہاتھ لگایا کہ وہ تمام وار اِنکا پورا پڑا ایک طرف کا مندلے کا مندلا اُڑ گیا دھڑ سے زمین پر گرا گھوڑا جراغ پا ہوا اور بھاگا اُسکے بھاگنے سے وہ باقی جسم بھی گرا اور اُسکی ٹاپون سے پایمال ہوگیا بہزاد

سے صدا دی کہ اور کسی کو مقابلہ کو بھیج مین میدان مین موجود ہون یقین نے ادہر اُدہر دیکھا کہ دیکھین
کون مقابلہ کو جاتا ہی اب پرا بند ہوگیا کوئی نہین نکلتا ہی بہزاد نے پھر صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہین
آئیگا مین کب تک کھڑا رہون ہمنے ایسی نامرد سپاہ نہین دیکھی کہ سات آدمیون کے قتل اور گرفتار
ہونے سے پرا بند ہوگیا کیا میری اوقات خراب ہوئی میدان مین آکر بہزاد کے اس کلام کا کسی نے
جواب بھی نہ دیا سب خاموش سر جھکائے کھڑے رہے کسی نے سر بھی نہ بلند کیا جب یقین نے
دیکھا کہ کوئی براے مقابلہ نہین جاتا ہی سب خاموش کھڑے ہین دن بھی تمام ہونے کے قریب ہی اسنے
خیال کیا کہ کوئی اب براے مقابلہ نہ جائیگا خیر طبل بازگشت بجوا دین اسنے حکم نواختن طبل بازگشت دیا
طبل پر چوب پڑی صداے طبل بازگشت جو بلند ہوئی اور لشکر اسلام مین پہونچی بادشاہ نے
صدا سنکے حکم دیا کہ یہان بھی نقارہ پر چوب پڑے کیونکہ لشکر حریف مین کوس بازگشت بجا ہی یہان
بھی طبل بازگشت بجے یہ حکم دینا تھا کہ لشکر اسلام مین بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکرون کو معلوم
ہوا کہ طبل بازگشت بجا ہی دونون بادشاہ مع اپنے لشکرون کے طرف اپنی فرودگاہ کے چلے بہزاد
کے سر پر سے بحکم بادشاہ زر نثار ہوتا جاتا تھا تمام لشکر اسلام بہت خوش و خرم طرف پڑاؤ کے واپس
گیا پڑاؤ پر پہونچکر سب نے کمرین کھولین لشکر آسودہ ہوا سب اُترے بادشاہ پوشاک بدلکر بارگاہ
مین آئے آکر تخت پر متمکن ہوئے صاحبقران بھی آکر اپنے دنگل شوکت پر جلوہ گر ہوئے سب سردار
آکر حاضر ہوئے دربار آراستہ ہوا ڈنکا دربار کا ہوا یہان بارگاہ مین سب بیٹھے ہوئے بہزاد کی
جرأت کی تعریف کر رہے ہین وہ سب کو سلام کر رہا ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر لشکر یقین خود پرست
کا حال سنیے کہ یہ جو مغموم و رنجور رزمگاہ سے واپس آیا تو اہل لشکر نے کمر کھولی سب راحت سے
اپنے اپنے مقام پر گئے یقین خود پرست نے لباس رزم اُتارا اور پوشاک بزم پہنی دربار مین آیا
ڈنکا ہوا سب کو معلوم ہوا کہ بادشاہ دربار کریگا سب سردار حاضر دربار ہوئے دربار جمع ہوا
یقین نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب آپ لوگون کی کیا راے ہی آیا طبل جنگ
بجوایا جائے یا نہین اہل دربار نے کہا کہ طبل جنگ کیون نہ بجے ہم جان نثار جب تک موجود
ہین تب تک جنگ سے دست بردار نہونگے ہم اپنے امکان بھر اہل اسلام کو چین نہ لینے دینگے
آپ شوق سے طبل جنگ بجوائیے یقین نے کہا کہ مین کیا طبل جنگ بجواؤن آج تو وہ طرفہ ہوا کہ
میرا دل گھبرا گیا اسوقت تو آپ لوگ دعوی کرکے طبل جنگ بجواتے ہین اور وقت لڑائی کے
خاموش کھڑے رہتے ہین حریف طعن کرتا ہی کوئی جواب بھی نہین دیتا ہی سواے خون جگر پینے کے کچھ
بن نہین پڑتا ہی اُسوقت یہ حال ہوتا ہی کہ جہان دو ایک پہلوان قتل یا اسیر ہوئے سبکے حواس
جاتے رہے پرا بند ہوگیا اور اسوقت یہ لنبی لنبی تقریرین ہین اور دعوے ہین کہ آپ طبل جنگ
بجوائیے ہم مقابلہ کرینگے آپ لوگون کو یہ لازم ہی کہ جتنا زبان سے کہیے اُسیقدر کر دکھلائیے اہل دربار نے
کہا کہ خداوندا ہم سے خطا ہوئی اب آپ طبل جنگ بجوائیے کل ہم ضرور مقابلہ کرینگے یہ سنکے یقین نے حکم
طبل جنگ کے بجنے کا دیا طبل جنگ پر چوب پڑی خبر لشکر مین منتشر ہوگئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا تمام اہل سپاہ
سامان جنگ کرنے لگے یہان یقین خود پرست نے بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا طلایہ
پھرنے لگا ادھر تو سامان جنگ ہو رہا ہی طلایہ پھر رہا ہی اب اُدھر لشکر اسلام کا حال سنیے کہ دربار
آراستہ ہی سب اہل دربار حاضر دربار ہین بہزاد کی تعریف ہو رہی ہی سب خوش بیٹھے ہین کہ صاحبقران

۲۰

نے فرمایا معلوم ہوتا ہی کہ اب یقین خود پرست کبھی طبل جنگ نہ بجوائے گا کیونکہ آج اُسنے بہت بڑی ہزیمت اُٹھائی ہی کہ کبھی نہ اُٹھائی ہوگی تم لوگ دیکھتے تھے کہ تمام سرداران سپاہ خاموش استادہ تھے کوئی سر بھی نہین اُٹھاتا تھا یہ حالت تھی کہ گویا اُنکے سرون پر جانور پرند بیٹھے ہوئے ہین اُنکے خوف سے کہ اگر ہمنے حرکت کی تو یہ جانور اُڑ جائینگے سب کے سب تصویر گلی بنے ہوئے تھے اور خاموش ساکت کھڑے تھے کوئی جواب تک نہین دیتا تھا آخر کو یقین نے عاجز ہوکر طبل بازگشت بجوادیا ورنہ ابھی وقت ایک مقابلہ کا تھا مملوک نے کہا کہ جی نہین طبل جنگ ضرور بجے گا وہ لوگ ایسے غیرت دار نہین ہین کہ اتنی سی ہزیمت پر غیرت کرین اور بیٹھ رہین اور جنگ سے دست بردار ہون اگر ایسی ایسی ہزارون سرچنگ اُنکو پہونچین تو اُنکو کچھ پروا نہین ہی صرف اتنی دیر کے واسطے شرمندہ ہوتے ہین جب تک سامنے میدان مین حریف موجود رہتا ہی اِدھر رزمگاہ سے واپس گئے اور وہ شرمندگی میدان مین چھوڑ گئے پھر مقابلہ کی جرات ہوگئی طبل جنگ بجوادیا کیا کل اُنکو ہزیمت کم پہونچی تھی مجھکو کل بھی گمان تھا کہ اب وہ مقابلہ نہ کرینگے مگر اُنھون نے آج مقابلہ کیا یا نہین صاحبقران نے فرمایا کہ یہ کلام تمھارا درست ہی خیر دیکھا جائے گا ابھی کوئی اور کلام ہونے نہ پایا تھا کہ یکایک صدائے طبل جنگ آئی مملوک نے جو صدا سُنی تو صاحبقران سے عرض کیا کہ یا صاحبقران ملاحظہ وسماعت فرمائیے کہ وہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا اُسکی صدا آرہی ہی دیکھیے مین عرض نہ کرتا تھا کہ یہ لوگ غیرت دار نہین ہین ضرور طبل جنگ بجوائینگے صاحبقران نے فرمایا کہ واقعی تمھارا کلام ٹھیک ہوا خیر دیکھا جائے گا ابھی تقریر یہ ہو رہی تھی کہ ہرکارے خبر لیکر حاضر ہوئے بعد دعا وثنائے شاہی کے عرض کی کہ حضور یقین خود پرست نے طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد کل پھر مقابلہ کرنے کا ہی کل پھر صبح کو وہ میدان جنگ مین مع لشکر آئے گا یہ خبر کہکر ہرکارے چلے گئے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ یہان بھی طبل جنگ بجے طبل جنگ بجا اہل لشکر کو خبر ہوئی کہ کل پھر مقابلہ ہوگا یہان بھی سب اپنا سامان کرنے لگے یہان بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب درباری دربار سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مقام پر فکر جنگ مین مشغول ہوئے اور بعد فراغت امور ضروری بسترون پر لیٹے یہان بادشاہ محل مین تشریف لے گئے طلایہ پھرنے لگا رات بھر دونون لشکرون مین طلایہ پھرا کیا طبل جنگ بجا کیا سب اہل لشکر سامان جنگ مین مصروف رہے یہان تک کہ سحر ہوگئی دونون لشکرون نے فرائض مذہب سے فراغت کرکے راستہ میدان جنگ کا لیا بادشاہ بھی موافق دستور کے برآمد ہوکر مع صاحبقران کے میدان جنگ مین تشریف لائے اُدھر سے یقین خود پرست بھی مع اپنی سپاہ کی میدان جنگ مین آیا دونون طرف صفین آراستہ ہوئین نقیب نکلے نقابت کی گردکیتون نے گرد کا کہا بعد نقابت کے لشکر یقین خود پرست سے اتر دران خود پرست یقین سے اجازت لیکر آیا خوب سراپا میدان کا دکھایا بعدہ لشکر اسلام سے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے گرگین ورتست چنگال بادشاہ اسلام وصاحبقران سے رخصت لیکر اُسکے مقابلہ کو آئے پہلے ہمہ نگا ور ہوئے اِنکا مرکب دو قدم اور اُسکا پانچ قدم پیچھے ہٹا دونون نے رالون مین مسلکر باہم مقابلہ کیا تھوڑی دیر تک نیزہ بازی ہوئی آخر کو اُسکا نیزہ گرگین نے ہوائی کیا اُسنے گرز مارا اِسنے ضرب گرز کو بھی رد کیا بعدہ اُسنے تلوار میان سے لی باہم تلوار چلنے لگی آخر کو وہ گرگین کے ہاتھ سے قتل ہوا بعد اُسکے افعی خود پرست آیا وہ بھی ہاتھ سے گرگین کے قتل ہوا بعد اُسکے

کئی اور پہلوان آئے وہ بھی قتل ہوئے کچھ اسیر ہوگئے شام ہوگئی طبل بازگشت بجا دونون لشکر
واپس گئے اپنی اپنی فرودگاہ پر یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل جنگ بجا کیا دونون
سپاہ مین تیاری جنگ ہوا کی صبح ہوئی دونون لشکر میدان جنگ مین آئے آج بھی کئی پہلوان ہاتھ
سے نور الزمان کے قتل ہوے اور کئی اسیر ہوے یہان تک کہ شام ہوگئی یقین طبل بازگشت بجوا کر
واپس گیا پھر جا کر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون لشکرون مین
تیاری ہوا کی رات گذری صبح کو میدان مین آئے صفین درست ہوئین آج پھر لشکر کفار سے پہلوان
نکلا اُسکے مقابلہ کو قطب الزمان نکلے اُنھون نے اُسکو قتل کیا اُسکے بعد جو کوئی آیا وہ قتل ہوا
یا اسیر ہوا شام کو دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے صبح کو پھر میدان جنگ مین آئے صفین
آراستہ ہوئین نقیب نے نقابت کی لشکر حریف سے سماک خودپرست نکلا مبارز طلب
کیا اِدھر سے شہنشاہ نے نکلکر مقابلہ کیا اور ایک ہی ضرب مین اُسکے دو پرکالے کیے
اور کئی پہلوان آئے اُنکو بھی قتل اور اسیر کیا شام کو دونون لشکر مقام پڑاؤ پر واپس گئے
یقین نے طبل جنگ بجوایا رات بھر طبل بجے صبح کو دونون جانب کی فوجین میدان مین آئین
صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی بعد نقابت نقیبان بلند آواز لشکر یقین سے
ایک پہلوان کہ نام اُسکا فرفوج خودپرست تھا میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے
آصف ماہ طلعت نے نکلکر مقابلہ کیا پہلے تگادرجلی بعد اُسکے نیزہ بازی ہوئی فرقوج کا نیزہ
شاہزادے نے ہوائی کیا اُسنے برہم ہوکر گرز مارا اُنھون نے کلۂ عمود پر ہاتھ ڈالدیا اور
چھینکر پھینکدیا تلوار اُسنے میان سے لی اور جھپٹ کر وار کیا اُنھون خالی دیکر اپنا وار کیا تو وہ
مع راکب و مرکب چار پرکالے ہوکر گرا ایک اور پہلوان مقابلہ کو لشکر سے نکلا آکر اُسنے پہلے
تلوار کا وار کیا اُنھون نے وار کو سپر پر روکا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دیا اُسنے پھر وار کیا
اُنھون نے تلوار کی باڑھ کو خیال اور نگاہ مین رکھا جب تلوار قریب سر آئی تو فوراً اُچھکی دی
کہ تلوار بیٹ پڑی فوراً ہاتھ دراز کرکے اُسکے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑ کر تلوار
چھین لی اور اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر مرکب پر سے اُٹھا لیا اور گرد سر چرخ دیکر مرکب پر مارا
کہ مع راکب و مرکب گرد برابر ہوگیا دونون ساتھ واصل جہنم ہوئے اب تو یہ حال ہوا کہ برابند ہوگیا
کوئی لشکر مین یقین کے نرہا کہ مقابلہ کو نکلے سات دن کی میدان داری مین جسقدر پہلوان تھے
سبکے سب قتل اور اسیر ہوگئے کوئی نرہا کہ نکل کر مقابلہ کو آئے سوا اسے یقین کے آخر کو
یقین نے جب دیکھا کہ اب میرے لشکر مین کوئی پہلوان نہین ہی کہ جو میدان مین جائے
اور حریف مبارز خواہ ہی پہلے قصد کیا کہ مین طبل بازگشت بجوادون اور مہلت طلب کرون تاکہ مدد
آجائے یا وہ لوگ آئین جو کہ میری مدد کے واسطے بذریعہ میری طلب کے چل چکے ہین پھر
خیال کیا کہ یون حریف کے روبرو سے بغیر مقابلہ کیے ہوئے واپس جانا خلاف ہی ابھی کیا
وقت گذرا ہی کوئی پہر بھر دن آیا ہوگا سب یہ خیال کرینگے کہ جبکہ یہ معلوم تھا کہ ہمارے لشکر
مین اب کوئی مقابلہ کرنے والا نہین ہی تو پھر کیون پہر جنگ میدان مین آئے اور دو پہلوان کے
قتل ہونے سے طبل بازگشت بجوا کر واپس گئے اِس سے یہ بہتر تھا کہ نہ آئے ہوتے تو اِس
طعن سے یہ بہتر ہوگا کہ مین خود مقابلہ کو جاؤن اور رد کرا ہی جان دون یہ خیال کرکے مرکب

طلب کیا وہ پہلوان جو کہ باقی تھے صرف مقابلہ سے جی چھپاتے تھے بادشاہ کا یہ قصد دیکھکر قریب تخت آئے اور یون عرض کرنے لگے کہ کیون آپکا کیا قصد ہی کیا آپ خود مقابلہ کو تشریف لیجائیے گا ہم غلام کسدن کے واسطے ہین جاتے ہین اسکے مقابلہ کو یقین نے کہا کہ بڑی دیر سے حریف مبارز طلب کر رہا ہی اور کوئی اسکے مقابلہ کو نہین جاتا ہی جب مین نے دیکھا کہ اب لشکر سے کوئی نہین نکلتا ہی تو آخر کو پریشان ہوکر مین نے خود قصد کیا کیا کرون یہ ننگ گوارا کرون کہ حریف مبارز طلب کرے اور مین سنا کرون اُن لوگون نے عرض کیا کہ آپ تشریف رکھین ہم اسکے مقابلہ کو جائینگے گو کہ انکا دل نہ چاہتا تھا مگر کیا کرین غیرت آگئی دوسرے نمک کا پاس کیا وہ مثل ہوئی کہ قہر درویش بجان درویش جبرًا قہرًا بادشاہ کے لحاظ سے قصد نکلنے کا کیا ابھی کوئی پہلوان لشکر یقین سے نہین نکلا تھا کیونکہ یقین کو تو منع کر دیا تھا اب یہ حال ہی کہ ایک دوسرے کا مُنھ دیکھتا ہی کہ یہ جائے دوسرا تیسرے کا مُنھ تک رہا ہی کہ یہ جائے اور کوئی آگے دو قدم بھی نہین بڑھتا ہی اُدھر شاہزادہ کھڑا ہوا انتظار کر رہا ہی اسی طور سے تھوڑا عرصہ گذرا کہ شاہزادے نے صدا دی کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہین آئے گا مین واپس جاؤن کہانتک انتظار مین کھڑا رہون یہ جو صدا یقین نے سُنی اور دیکھا کہ ابھی تک کوئی نہین گیا ہی باہم ایک دوسرے کا مُنھ دیکھ رہے ہین اور سہارا ڈھونڈھتے ہین آواز دی کہ کوئی آپ لوگون پر جبر نہین کرتا ہی اگر یہی قصد ہی کہ ایک دوسرے کا انتظار کرے کہ مین نہ جاؤن یہ جائے تو کیون مجکو جانے سے روکا مین نے پہلے ہی اس خیال سے کسی سے نہین کہا کہ اگر جانا ہوتا تو میرے کہنے کی کیا حاجت ہی خود ہی سے نکل لیا مین نہین جانتا تھا کہ ابھی اسقدر پہلوان باقی ہین مگر سمجھ گیا تھا کہ اب سب جی چھپاتے ہین جنکو جانا منظور تھا وہ بغیر کہے مقابلہ کو چلے گئے خواہ قتل ہوئے خواہ اسیر میری جرأت دلانے سے کیا ہوگا جنکو خود اپنی عزت کا خیال نہین اس سے کیا حاصل کہ حریف تو مبارز طلب کرے اور آپ لوگ نہ جائین اور نہ مجکو جانے دین جبکہ مین آپ لوگون پر ظلم کرون تو اسوقت اگر یہ حال ہو تو بجا ہی جبکہ مین ظلم و جبر نہین کرتا ہون اور آپ خود ایسا قصد کرتے ہین تو پھر اسکی کیا ضرورت ہی کہ ایک دوسرے کا مُنھ دیکھے اگر آپ لوگون کو برائے مقابلہ جانا ہی تو جائیے ورنہ جواب صاف دیجیے کہ مین خود جاؤن مجھ سے یہ کلام نہین سُنے جاتے ہین یہ جو یقین نے کہا تو اُن لوگون نے کہا کہ جب تک ہم لشکر مین موجود ہین ہم آپکو تو نہین جانے دینگے خود برائے مقابلہ جائینگے آپ پریشان کیون ہوتے ہین ہم جاکر اسکو قتل کرتے ہین آپ جاکر لشکر مین تشریف رکھین آپ کے سبب سے تو لشکر کی کمر مضبوط ہی اگر آپ برائے مقابلہ تشریف لے جائینگے تو لشکر کو کون روکے گا لشکر تباہ ہو جائے گا بادشاہ کے ہونے سے سپاہ کا دل قوی ہوتا ہی اور اگر ہمکو جانا نہوتا تو ہم کیون آپکو روکتے ہمارے نہ جانے مین جتنی دیر کی زندگی اسکی ہی اتنی دیر کی ہی اِدھر ہم گئے اور ہمنے اُسکو قتل کیا اتنی دیر اور دنیا کی ہوا کھا لینے دیجیے جب تک کہ ہم میدان مین نہین جاتے ہین جب ہی تک کی دیر ہی پھر وہ کہان اور یہ دنیا کہا یقین نے یہ کلام سُنکے جواب دیا کہ بیشک آپ لوگ ایسے ہی بہادر ہین آپکا کون مقابلہ کرسکتا ہی خیر جو آپکی رائے جب یہ یقین نے اُنسے کہا تو اُنمین سے ایک پہلوان نے بڑھکر شاہزادے سے کہا کہ ای خدا پرست کیون اسقدر بیتاب ہوتا ہی کیون قضا آئی ہی ہم جہان تک طرح دیتے ہین تو اُتنا سر پر چڑھتا ہی

اسیواسطے ہم لوگ براے مقابلہ نہین آئے کہ کیا فائدہ یہ لوگ آپ راہ راست پر آجاینگے مگر
تم لوگون نے بہت سر اُٹھایا ہی لہذا عاجز ہوکر ہمنے خود قصد کیا اتنی دیر اور دم لے لے کہ ہم اگر تیرا
مقابلہ کرین یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ اب تیری قضا آگئی ہی صرف اتنی تیری عمر اور باقی ہی کہ جبتک
ہم میدان مین نہین آتے ہین ادھر ہم آئے نہین اور تجکو قتل کیا نہین تو کیا کرے تیری قضا پوری
کرلی ہی یہ سنکے شاہزادے نے جواب دیا کہ کیا خوب ابھی تو ایک دوسرے کا منھ دیکھتا تھا جی تو بلے
مقابلہ آنے کو چاہتا نہین ہی اور اسیر سے یہ کلام آپنے کیون طرح دی پہلے ہی دن کیون نہ نکلکر مقابلہ
کیا اسقدر کیون اپنے لشکر کے پہلوانون کو قتل واسیر ہونے دیا سچ ہی کہ دل برخاستہ عذرے بسیار دل تو
جنگ سے چھپاتے ہو اور جوانمردی کا دعوی کرتے ہو یہ کونسی جرأت ہی کہ مین کتنی دیر سے کھڑا ہون اور
کوئی مقابلہ کو نہین آتا ہی دور سے کھڑے ہوئے تقریرین کر رہے ہو اگر تقریر بھی کرنا ہی تو یہین آکر کرو دیکھو کہ
کسکی قضا آئی ہی میری اجل آئی ہی کہ تمھاری یہ جو تقریر شاہزادے نے کی اسکا کسی نے جواب نہ دیا سب
خاموش کھڑے رہے اور سناگیے اور نہ کوئی مقابلہ کو آیا ابھی یہان یہ باتین ہورہی تھین کہ ناگاہ صحرا
سے گرد اٹھی کہ جسکے سبب سے سپہر غدار چھپ گیا اور روے خورشید نہان ہوگیا دن کی رات ہوگئی
دونون لشکر اُس گرد کی طرف دیکھنے لگے اِدھر سے ہرکارے بحکم یقین خود پرست براے خبر
روانہ ہوئے کیونکہ یقین خود پرست نے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ کون آتا ہی اور
کسکی طرف آتا ہی یعنی کسکی آمد ہی اور یہ گرد کیون بلند ہوئی ہی آیا کوئی ہماری مدد کو آتا ہی یا کوئی
خداپرست اور آتا ہی ہرکارے چلے اُدھر سے بادشاہ اسلام نے ہرکارون کو حکم فرمایا کہ خبر
لاؤ یہ گرد کیسی بلند ہوئی ہی کیا کوئی کفار کی مدد کو آتا ہی ہرکارے لشکر اسلام کے روانہ ہوئے
یہان اِس عرصہ مین وہ گرد قریب میدان رزم آکر شق ہوئی دامن گرد سے کئی سو علم نشان
کئی لاکھ سپاہ کے پیدا ہوئے کالے کالے پھریرون پر تعریف خداوند طبیعت مجردہ تحریر تھی
علمدار نیلی بانات کی وردیان پہنے ہوئے اُنپر کارچوبی کام کیا ہوا ہاتھیون کی مستکون پر آئینہ لگے
ہوئے اُنکے عقب مین اور سامان سواری بعد اُنکے کئی سو مرکب بعد اس سب جلوس سواری
کے کئی سو غول خاص بردارون کے اُنکے بعد ایک تخت پر ایک جوان تاج سر پر رکھے ہوئے اور برابر
تخت کے ایک مرکب پر ایک جوان توانا ہیکل دیو صورت کئی سو من کا گرز کاندھے پر رکھے ہوئے
جھومتا ہوا چلا آتا ہی عقب مین اُسکے کئی لاکھ سپاہ جب وہ سبکے سب قریب اُس میدان
کے پہونچے تو اُس تخت نشین نے دیکھا کہ دونون جانب لشکر صف آرا ہین ایک جانب لشکر
کثیر ہی کہ جسکی کچھ حد وانتہا نہین ہی اُس لشکر کثیر مین رنگ برنگ کے پھریرون کے علم کھلے ہوئے
ہین ایک دریا ہی کہ موج زن ہی اُسکی صفون سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ موجین دریا کی لہرین مار رہی
ہین اور پھریرے مثل بادبانون کے اڑ رہے ہین کیسے کیسے جوان قوی ہیکل و قوی بازو و
خوبصورت صفون مین استادہ ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین ایک تخت الماس نگار پر
تشریف فرما ہی اور اُسکے سر پر چتر زمرد نگار لگا ہوا ہی اور گرد تخت بہت سے بادشاہ مثل
غلامون کے مرکبون پر سوار استادہ ہین اور ایک جوان رعنا کہ چہرہ اُسکا مثل آفتاب کے
روشن ہی آگے تمام لشکر کے مسلح اور مکمل بمرتبہ سرداری زیر سایہ علم مرکب برق وش
صبا رفتار پر سوار کھڑا ہوا ہی اور اُسکے برابر ایک جوان دبلا پتلا عیار وضع موجود ہی اور ایک

جوان میدان مین مرکب پر سوار تلوار علم کیے ہوئے رخ طرف اُس لشکر کے ہی جو کہ اُسکے مقابلہ مین صف آرا ہی کھڑا ہوا ہی اور وہ لاشین بھی میدان مین پڑی ہین اور دوسرا لشکر قلیل ہی مگر کچھ اُداسی اُس پر چھائی ہی جابجا صفین بھی خالی ہین ایک بادشاہ قلب لشکر مین تخت پر بیٹھا ہی مگر مغموم ہی کچھ لوگ درمیان میدان کے کھڑے ہوئے کچھ باتین کر رہے ہین مگر یہ لشکر خود پرستون کا معلوم ہوتا ہی اسکے کالے کالے پھریرون کے علم اسکی گواہی دیتے ہین کہ یہ لشکر خود پرستان ہی یہ دیکھکر اسنے اپنے لشکر کے ہرکارون سے کہا کہ خبر تو لاؤ کہ یہ دونون لشکر کیسے ہین اور انکی آپس کی وجہ مخاصمت کیا ہی اور یہ کون لوگ ہین جو ادھر کو صف بستہ ہین اور وہ کون لوگ ہین جو اُس جانب ہین اور یہ کون مقام ہی وہ ہرکارے یہ خبر پاکر روانہ ہوئے کچھ لشکر اسلام کی طرف کچھ لشکر یقین خود پرست کی طرف اسکے لشکر مین آن دونون لشکرون کے ہرکارے آئے یہان یہ ان لشکرون کو دیکھکر اسنے بھی اپنے لشکر کو صف آرا ہونے کا حکم دیا اسکا بھی لشکر صف آرا ہوا کہ وہ ہرکارے آکر ایک لشکری سے کل حال دریافت کر رہے تھے اور دریافت کرکے اپنے لشکر کو روانہ ہوئے اسی طور سے ہرکارے یقین کے بھی لشکر کی خبر دریافت کرکے چلے گئے اپنے لشکر کو اُدھر اسکے لشکر کے ہرکارے صورتین مبدل کرکے آن لشکرون مین آئے اہل لشکر سے حال دریافت کرکے اپنے لشکر کو گئے پہلے حال ہرکاران اہل اسلام کا سنیے کہ یہ جو خبر دریافت کرکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یون عرض کرنے لگے کہ حضور یہ لشکر خود پرستون کا ہی اسکا افسر اور سردار لشکر فرجام خود پرست ہی لڑکا یقین خود پرست کا ہی اور یہ جو پہلوان اُسکے تخت کے برابر ہی اسکا نام ارباب دیوکش ہی اسکو فرجام نے زیر کیا ہی یہ لڑکا دس برس کی عمر سے غائب ہوگیا تھا اب یہ پندرہ برس کے بعد آیا ہی کئی ملک اسنے فتح کیے ہین اپنے باپ کی ملاقات کے لیے اپنے ملک فرجامیہ سے مع تین لاکھ سپاہ کے آیا ہی اور بہت سے پہلوان اسکے ہمراہ ہین یہ اسکا سپہ سالار ہی جو برابر تخت کے ہی یہ سُنکے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر آیا ہی تو آنے دو کچھ پروا نہین ہی اسکی بھی قضا گھیر کر لائی ہی ہرکارون نے عرض کیا کہ ہمنے جو دریافت کیا کہ کیا اسکو یقین خود پرست نے برائے مدد طلب کیا تھا تو اُن لوگون نے بیان کیا کہ یقین خود پرست کو اسکا پتہ تک تو معلوم نہ تھا وہ طلب کیا کرتا اُسکو تو اسکے مرجانے کا یقین ہوگیا تھا وہ اسکی زندگی سے ناامید تھا کیونکہ یہ کوئی یون تو غائب نہوا تھا شکار کے بہانے سے گیا اور وہان سے غائب ہوگیا اب یہ اپنے باپ کے پاس جاتا ہی بادشاہ یہ سُنکے خاموش ہو رہے اُدھر یقین کے ہرکارون نے یقین سے کہا کہ حضور یہ لشکر تو خود پرستون کا ہی اور اسکے افسر کا نام جو ہمارے شاہزادے کا تھا وہی ہی بلکہ صورت بھی بہت ملتی ہی ہمنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انکا نام فرجام خود پرست ہی اور یہ سپہ سالار ہی جو کہ برابر تخت کے ہی ہمتو یقین کر گئے ہین کہ ہمارے شاہزادے ہین یقین نے کہا کہ تم لوگ دیوانے ہو اُسکو تو پندرہ برس ہوئے کہ وہ شکارگاہ پر سے غائب ہوگیا ہی پھر یہی کیا ہوگا اُسکا پتہ بھی نہوگا وہ کہان اور یہ کہان کیا ایک صورت کے انسان پیدا نہین ہوتے ہین ایک نام اور ایک صورت کے بہت سے انسان ہین صرف ولدیت کا فرق ہوتا ہی تمنے باپ کا بھی نام دریافت کیا تھا یا نہین انھون نے عرض کیا کہ جی نہین یہ تو ہمنے نہین دریافت کیا بھول گئے یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا معلوم ہو جائے گا پھر جاکر دریافت کرو کہ یہ لشکر کدھر سے آیا ہی اور صاحب لشکر کے باپ کا

ابھی نام دریافت کرو یہ ہرکارے پھر براے دریافت حال روانہ ہوئے اُدھر اُسکے ہرکارے جو دریافت کرکے گئے تھے پہلے اُن ہرکارون نے بیان کیا کہ جو لشکر اسلام کا حال دریافت کرکے آئے تھے عرض کیا اُس جوان سے کہ ای بادشاہ ہم اُس لشکر کثیر مین گئے تھے بموجب آپکے ارشاد کے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ لشکر خدا پرستون کا ہی جو کہ تمام مذہب خدا پرستی رواج دیتے پھرتے ہین اِنکا گذر اِدھر بھی ہوا ہی پہلے یہ لوگ وشت بہارا فزا مین اُترے بسبب دریاے سبز رنگ کے حائل ہونے کے یہ لوگ اِدھر نہ آسکے ملکہ سحران سے مقابلہ ہوا پہلے تو بہت سے خدا پرست گرفتار کیے اسکے بعد خدا پرستون کے عیارون نے سحران و ماہیان کو قتل کیا اُنکے مرنے کے بعد دریا برباد ہوگیا اور رستہ کھل گیا اب یہ لوگ لشکر کشی کرکے شہر سمندریہ پر جاتے تھے کہ راہ مین یقین خود پرست کا شہر پڑا اُنھون نے روکا جنگ وجدل کی نوبت آئی آج ساتوان دن ہی کہ برابر لڑائی ہو رہی ہی یہ جو آپ دیکھتے ہین کہ ایک جوان میدان مین کھڑا ہی یہ لشکر خدا پرستون کی طرف سے آیا ہی دو پہلوانون کو خدا پرستون کے قتل کرچکا ہی اب پھر مبارز خواہ ہی کوئی ایسا نہین ہی لشکر خدا پرست مین کہ جو نکلکر اِس سے مقابلہ کرے یہ جو اُس ہرکارے نے کہا فرجام نے کہا کہ یہ دوسرا لشکر خود پرستون کا ہی اُس ہرکارے نے کہا کہ جی ہان اتنے مین وہ ہرکارے جو کہ یقین خود پرست کے لشکر مین خبر کو گئے تھے اُنھون نے آکر عرض کیا کہ خداوند یہ غلام اُس لشکر مین خبر کو گئے تھے جو کہ آپکے سامنے استادہ ہی یہ لشکر خود پرستون کا ہی اِسکا افسر یقین خود پرست جو کہ حاکم ہی شہر یقینیہ کا اِس سے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی آج سات روز سے لڑائی ہو رہی ہی اِسکے بہت سے پہلوان خدا پرستون کے ہاتھ سے مارے گئے ہین آج بھی مقابلہ ہی صبح سے اِسوقت تک دو پہلوان قتل ہوئے ہین اب کوئی اُسکے مقابلہ کو نہین نکلتا ہی وہ خدا پرست مبارز خواہ ہی یہ سننا تھا کہ فرجام نے کہا کہ یقین خود پرست تو میرے والد بزرگوار ہین اب معلوم ہوا کہ یہ لشکر اُنکا ہی اُنسے اور خدا پرستون سے مقابلہ ہی مین اچھے وقت پر پہونچا ہون پندرہ برس کے بعد والد کے قدمون کی زیارت نصیب ہوئی مین تو اُنھین کی ملاقات کے اشتیاق مین اپنے شہر سے چلا تھا کیا وقت پر پہونچا خیر اب مین اِن خدا پرستون سے سمجھونگا اِنھون نے بہت سر اُٹھایا ہی پہلے مین والد سے ملونگا اور وجہ لڑائی کی دریافت کرلون تو مقابلہ کرون اگر والد کے لشکر کے پہلوان کام آئے تو کیا ہوا میرے لشکر مین تو ایک سے ایک جوان زبردست اور بہادر موجود ہی یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر طرف لشکر خود پرستون کے چلے ہم اپنے والد سے ملاقات کرینگے وہ ہرکارے جو کہ دوبارہ براے دریافت حال آئے تھے فرجام کے تخت کے قریب تھے یہ تقریر اُسکی اُن ہرکارون نے سُنی اور دیکھا کہ لشکر طرف ہمارے لشکر کے روانہ ہوا ہرکارے فوراً یہ خبر لیکر روانہ ہوئے اسقدر جلد آئے کہ سانس پھول گئی یقین کے قریب آکر یون عرض کرنے لگے کہ بادشاہ کو مبارک ہو یہ جو لشکر آیا ہی یہ حضور کے فرزند دلبند کا لشکر ہی ہمکو انعام دلوائیے دیکھیے وہ خود مع لشکر تشریف لاتے ہین یقین نے جو یہ سُنا تو کہا کہ سچ کہتے ہو اُنھون نے عرض کیا کہ آپ خود ملاحظہ فرمالین ہمارے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہی ملاحظہ فرمائیے وہ لشکر آتا ہی یقین خود پرست نے جو آنکھ اُٹھاکر دیکھا تو یہ نظر آیا کہ وہ جوان مرکب پر سوار برابر اُسکے اُسکے سردار عقب مین تمام لشکر و تخت چلا آتا ہی یقین نے جواب بغور دیکھا تو اپنے فرزند کو پایا وہان فرجام نے یہ کیا تھا کہ لشکر کو حکم

آنے کا دیا کہ لشکر آئے اور آپ تخت سے اُتر کر مرکب پر سوار ہو کر مع سرداران معزز کے خدمت
مین اپنے باپ کی چلا یقین خود پرست نے جو اُسکو آتے ہوئے دیکھا تو اُن سردارون کو حکم دیا جو
کہ باقی تھے کہ اسکا استقبال کرکے لاؤ سردار براے استقبال روانہ ہوئے راہ مین جا کر اس سے
ملے فرجام کو سلام کیا اُسنے سب کے سلام کا جواب دیا باپ کے مزاج کا حال پوچھا انھون
نے کہا کہ مزاج اچھا ہی مگر خدا پرستون کے ہاتھ سے بہت پریشان ہوئے ہین دوسرے آپکی
جدائی نے انکو بہت پریشان کیا تھا مگر اب تو انکو آپکی جانب سے یاس ہو گئی تھی یہ یقین ہوا تھا کہ
آپکے دشمن ہلاک ہو گئے ایک مدت کے بعد آپکی صورت دکھائی دی یہی باتین کرتے ہوئے
شاہزادے کے ہمراہ وہ سب کے سب آئے جب یقین نے دیکھا کہ بیٹا قریب آگیا ہی یہ بھی فوراً
تخت پر سے اُترا اور اشتیاق فرزند مین تا حد لشکر آیا اتنے مین فرجام ہمراہ اُن سردارون کے
داخل لشکر ہوا باپ کے قدمون پر دوڑ کر گرا باپ نے سر اُٹھا کر سینے سے لگایا پیشانی پر بوسے
دیے اپنے ہمراہ لیکر قلب لشکر مین آیا باپ بیٹے گلے لگ کر خوب روئے بعدہ اُسکا لشکر بھی آیا
اور شامل لشکر یقین خود پرست ہوا اُسکے خیمہ وغیرہ برپا ہونے لگے فرجام نے کیفیت دریافت کی
یقین نے کہا کہ جب بارگاہ مین بیٹھو گے تو کل حال بیان کرونگا اور تمھاری کیفیت سنونگا یہان کیا
سنون اور کیا بیان کرون یہ میدان جنگ ہی فرجام نے کہا کہ پھر کسی کو براے مقابلہ میرے
پہلوانون مین سے روانہ فرمائیے کیونکہ خدا پرست تو میدان مین کھڑا ہی یقین نے جواب دیا کہ آج
تو یہ سب تھکے ماندے ہین آج تو مین طبل بازگشت بجوائے دیتا ہون کل صبح کو میدان مین آکر
مقابلہ کرینگے آج رات بھر مین یہ لوگ آسودہ بھی ہو جائینگے فرجام نے کہا کہ آپکو اختیار ہی مین
بھی اور میرا لشکر بھی سب آپکا فرمانبردار ہی یہ سُنکے یقین نے طبل بازگشت بجوا دیا دوسرے اس
لشکر کی آمد مین بھی دن قریب ختم کے پہونچ گیا تھا نقارۂ بازگشت کی صدا سُنکے لشکر اسلام مین
بھی کوس بازگشت بجا دونون لشکر اپنی فرودگاہ کو واپس گئے یقین خود پرست اپنے
فرزند کو لیکر اپنی فرودگاہ پر آیا یہان اُسکے ملازمون نے فرجام کی بارگاہ اور سردارون کے
خیمے برپا کیے برابر بارگاہ یقین کے بارگاہ فرجام برپا کی دونون لشکرون نے کمرین کھولین باپ
بیٹے پوشاک بدلکر بارگاہ مین آئے دربار آراستہ ہوا برابر تخت یقین خود پرست کے
زنگل فرجام کا بچھا لاکھ لاکھ یقین نے کہا کہ فرزند تم بھی تخت پر بیٹھو اُسنے منظور نہ کیا ایک
طرف سردار فرجام کے دوسری جانب جو سردار کہ یقین کے تھے بیٹھے دربار جمع ہوا اُس وقت
یقین نے فرجام کی جانب رخ کرکے کہا کہ فرزند تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ پندرہ برس تک
تم کہان رہے اور تمپر کیا گذری ہمکو تو یقین ہو گیا تھا کہ تم مر گئے ہمسے تو شکار کا بہانا کیا اور
وہان سے غائب ہو گئے اتنے زمانے تک کہان رہے کیا کیا مصائب گذرے تمنے تو خوب میرے
ساتھ سلوک کیا فرجام نے عرض کیا کہ حضور مین اپنے قصد سے نہین گیا تھا بلکہ مجبور ہو گیا تھا
اگر مین جاتا تو آپکو ضرور خبر کرتا میرے اوپر سانحہ یہ گذرا کہ مین جو آپ سے شکار کی اجازت لیکر گیا تو
رات کو تو مین خیمہ مین رہا صبح کو سوار ہو کر شکار کو نکلا ایک ہرن آگے عقب مین مرکب کو روانہ
کیا وہ ہرن میرے دو بدو سے بھاگا مین نے اُسکے عقب مین مرکب ڈالا وہ ہرن جست و خیز
کرتا ہوا چلا گیا یہان تک کہ مین اپنے لشکر سے دور ہو گیا لشکر کا نشان بھی نہ رہا کوسون فاصلہ

سے نکل گیا وہ ہرن ایک باغ مین چلا گیا کیونکہ جب وہ دور نکل گیا تھا تو چار دیواری ایک باغ کی نظر آئی تھی مین بھی اُسکے عقب مین مع مرکب باغ مین گیا وہ باغ بہت شاداب و آراستہ تھا میرا دل اُس باغ کو دیکھکر بہت خوش ہوا چونکہ مین دوپہر تک اُس ہرن کے عقب مین پریشان رہا تھا اور مجکو پیاس بھی بشدت معلوم ہوتی تھی مین مرکب سے اُترا نہر سے پانی پیا اور باغ کی سیر کرنے لگا اُس باغ مین ایک بارہ دری تھی اُسمین گیا اور دیکھا تو اُس ہرن کا کہین نشان تک نہ تھا جب مین اُس بارہ دری مین گیا تو وہان مین نے ایک زن حسینہ کو دیکھا کہ وہ مسند پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے گرد خواصین بیٹھی ہوئی تھین مین نے جو اُسکو دیکھا تو یہ خیال کیا کہ یہ کسی کا ناموس ہی قصد کیا کہ واپس جاؤن اُس مسند نشین نے مجکو آواز دی کہ ای جوان ادھر آ کیون واپس جاتا ہی مین اُسکے کہنے سے اُسکے پاس گیا اُسنے مجکو اپنے برابر مسند پر بٹھایا باتین کرنے لگی مجکو شراب پلائی مین ایسا محو ہوا کہ سب کا خیال جاتا رہا اور بالکل فراموش ہوگیا نہ آپکا خیال رہا نہ لشکر کا اُسکی صورت ایسی پسند آئی کہ سب کو بھولا اُسیکے ساتھ رہنے لگا معلوم ہوا کہ یہ ساحرہ ہی یہی مجکو ہرن بنکر یہان لائی ہی اب وہ میری بڑی دلجوئی کرنے لگی بڑے عیش و آرام سے بسر ہونے لگی ایک دن اُسنے سوال کیا کہ کیا تم حکومت کروگے مین نے کہا کہ کس کو حکومت ابھی نہین معلوم ہوتی ہی اُسنے بذریعہ سحر کے ایک شہر مین پہونچا دیا اور کہا کہ تم یہان کے بادشاہ کو قتل کرکے یہان کی حکومت کرو اُسوقت مین نے کہا کہ مجھمین اسقدر قوت کہان ہی اُسنے کہا کہ تم مقابلہ تو کرو یہ کہکر اُسنے مجکو بادشاہ کے دربار مین پہونچا دیا مین نے اُس بادشاہ سے کہا کہ تو میرا مذہب قبول کر ورنہ مین تجکو قتل کرونگا اُس بادشاہ نے کہا کہ تیرا مذہب کیا ہی مین نے کہا کہ مین خود پرست ہون وہی مذہب تو بھی اختیار کر اُسنے کہا کہ او لڑکے کیا تو دیوانہ ہوا ہی جو ایسی باتین کرتا ہی تو تو ایسا جوان بھی نہین ہی کہ مجکو قتل کریگا ایک طمانچے مین تو تو رونے لگے گا یہ کہکر ایک آدمی سے کہا کہ اسکا کان پکڑ کے دربار کے باہر کردو وہ آدمی میری طرف چلا میرے کان مین کسی نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرنا جب یہ قریب آئے تو اسکی گردن پکڑ کے اسکو زمین پر گرا دینا اور دونون ہاتھون سے اسکا پیر پکڑنا اور دونون پیرون سے ایک پیر دبانا اور اسکو چیر کر پھینک دینا مین نے ایسا ہی کیا کہ اسکو چیر کر پھینک دیا یہ دیکھکر اُس بادشاہ نے حکم دیا کہ سب ملکر اسکو قتل کرو ایک مرتبہ سبکے سب اُٹھے اور میری طرف چلے ابھی وہ لوگ میرے قریب نہ آئے تھے کہ ایک ہوا چلی سب کے سب مع بادشاہ کے بیہوش ہوگئے تو میرے کان مین آواز آئی کہ بادشاہ کو قتل کر ڈال اور ان سب کو گرفتار کرلے مین نے ایسا ہی کیا کہ بادشاہ کو تو قتل کیا اور وزیر کو مع اُن سبکے گرفتار کیا جب قید کرچکا تو اُنکو خود بخود ہوش آگیا مین نے اُنسے کہا کہ میرا مذہب قبول کرو چونکہ بادشاہ مرچکا تھا اُن سب نے میری اطاعت قبول کی اور میرا مذہب اختیار کیا مین بادشاہ ہوا تمام لشکر پر میرا عمل اور حکومت ہوئی اور تمام شہر میرے قبضہ مین آیا اُسکا ایک لڑکا تھا اُسنے بھی میری اطاعت قبول کی وہ ساحرہ رات کو میرے پاس آئی اور مجھ سے کہا کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو بہت سے ملک تمھارے قبضے مین آئینگے تم بہت بڑے بادشاہ ہوگے مین نے کہا کہ مین کیون نہ عمل کرونگا اب مین نے یہ کیا کہ ورزش کرنے لگا صبح کو دربار کرتا تھا پانچ برس کے عرصے مین مین نے وہ قوت پیدا کی کہ میری قوت کو کوئی نہین پہونچ سکتا ہی جب میرا کامل طور سے

ملک پر قبضہ ہوگیا تو اُسنے مجھ سے کہا کہ اب تم ملک گیری پر کمر باندھو مین نے اُسکے کہنے سے ملک گیری پر
کمر باندھی قوت سپاہ بڑھائی کئی ملکون پر قبضہ کیا اِس پہلوان کو جو کہ یہ میرا سپہ سالار ہے مین نے
زیر کیا پانچ برس کے عرصہ مین بہت سے ملک میرے قبضہ مین آئے مین بادشاہ جلیل القدر ہوگیا
مین نے اپنے نام سے ایک ملک آباد کیا اور اُسکا نام ملک فرجامیہ رکھا مین نے اپنا دار السلطنت
اُسکو مقرر کیا اب مین حکومت کرنے لگا افسوس کا مقام یہ ہے کہ وہ ساحرہ مرگئی تیرہ برس میرا
اور اُسکا ساتھ رہا جب وہ مرگئی تو اب تو مین بخوبی قوی ہوگیا تھا مجکو اب کسی کا خوف نہ تھا مین نے
ایک بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ اپنی شادی کی اب مجکو آپکا خیال آیا آخر کو مین نے اِدھر کا قصد کیا مع
تین لاکھ سپاہ کے ادھر کو روانہ ہوا اپنی طرف سے ایک شخص کو وہان کا حاکم کیا اور خود اِدھر کو
روانہ ہوا مگر شکر کا مقام ہے کہ مین عین وقت پر پہونچا یہ واقعہ میرے اُوپر گذرا ہے جو مین نے بیان کیا
اب آپ اپنی کیفیت ارشاد فرمائیے کہ اِن خدا پرستون سے اور آپ سے کیون مقابلہ ہوا اِسکا کیا سبب ہے
یقین نے کل حال ابتدا سے بیان کرنا شروع کیا یہان تک کہ آنا نامے کا سمندر جادو کے اور اپنا
قبل آنے نامے کے خبر آمد لشکر اسلام سُننے بیرون شہر آنا اور اُسکے بعد لشکر اسلام کا آنا اور اُسکے بعد
نامہ بر کا آنا اور وہ تقریر جو کہ نامہ بر نے کی تھی بیان کی نامہ بر کی زیادتی اُسکے بعد اپنا طبل جنگ
بجوانا اور مقابلہ ہونا سات دن کی میدان داری بیان کی فرجام نے کہا کہ اب آپ طبل جنگ
بجوائیے کل میرے پہلوان خدا پرستون سے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے اُسیوقت یقین خود پرست
نے طبل جنگ بجوایا تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل پھر لشکر حریف سے مقابلہ ہوگا تمام لشکر مین
یہ خبر منتشر ہوگئی تھوڑی دیر کے بعد یقین نے دربار برخاست کیا فرجام اپنی بارگاہ کو
گیا یقین اپنے خیمہ مین داخل ہوا لشکر مین تیاری جنگ ہونے لگی اِسی عرصہ مین شام ہوگئی
یہان تو سامان جنگ ہو رہا ہے اب لشکر اسلام کا حال سُنیے کہ جب رزم گاہ سے بادشاہ
اسلام مع صاحبقران و لشکر کے واپس ہوکر اپنی فرودگاہ پر گئے چونکہ دن باقی تھا اُسدن
بسبب آمد لشکر فرجام و خود فرجام کے یقین خود پرست نے طبل بازگشت بجوادیا تھا اور
واپس گیا تھا لشکر اسلام بھی واپس گیا لشکر نے جاکر پڑاؤ پر کمر کھولی لشکر آسودہ ہوا بادشاہ
نے پوشاک بدلکر لباس بزم پہنا دربار مین تشریف لائے صاحبقران بھی رونق افروز
ہوئے دربار آراستہ ہوا آصف انجم طلعت کی بہت تعریف ہوئی صاحبقران نے
فرمایا کہ آج ضرور جنگ مغلوبہ ہوتی مگر اُسکے لڑکے کی آمد مین یہ دن تمام ہوا یقین ہے کہ کل
مقابلہ ہو اب جو لشکر آیا ہے تو کل اُسکے پہلوان برائے مقابلہ آئینگے کیونکہ اِس لشکر مین
اچھے اچھے پہلوان ہین دیکھیے طبل جنگ بجتا ہے یا نہین یا اُسکے آمد کی خوشی کا جشن ہوتا ہے یہی گفتگو
ہورہی تھی کہ ہرکارے حاضر دربار ہوئے اور قواعد شاہی بجا لائے بعد اُسکے عرض کیا کہ حضور
لشکر حریف مین طبل جنگ بجا ہے کل پھر مقابلہ ہوگا بادشاہ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین
بھی بفضل ایزدی کوس حربی پر چوب پڑے تمام لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا سامان
جنگ ہونے لگا اتنے مین شام ہوگئی بادشاہ نے دربار برخاست کیا سب سردار اپنے اپنے
خیمون کو گئے جاکر آرام کیا رات بھر دونون لشکر دان مین لہٰذا یہ پھر آگیا اور طبل جنگ
بجا کیا یہان تک کہ سحر ہوگئی لشکر اسلام بعد فراغ نماز وغیرہ اپنے سردارون سمیت میدان

جنگ مین آیا بادشاہ و صاحبقران بھی بعد انفراغ امور ضروری و نماز وغیرہ کے تشریف لائے لشکر میدان مین پہونچ چکا تھا یہان آکر صفین آراستہ ہوئین کہ اس عرصہ مین لشکر کفار بھی آیا دونون طرف صفین درست ہوئین نقیب نکلے نقابت کی ایک طرف کو یقین خود پرست نے اپنے لشکر کو قائم کیا اور ایک جانب فرجام خود پرست نے اپنے لشکر کو قائم کیا بعد فراغت لشکر فرجام خود پرست سے سرشار خود پرست فرجام شاہ سے اجازت لیکر میدان جنگ مین آیا پہلے خوب نیزا بازی میدان کا دکھایا بعد اُسکے مبارز طلب کیا لشکر اسلام سے سلیمان اعظم اُسکے مقابلہ کو آئے پہلے ہم تگاور ہوئے اُسکا مرکب چھ قدم اُنکا مرکب تین قدم پسپا ہوا دونون نے مرکبون کو رانون مین مسلکر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا اور باہم ہم نبرد ہوئے سرشار نے نیزہ مارا سلیمان نے بعد چند طعن کے ہوائی کیا بعد اُسکے اُسنے گرز مارا اِنھون نے اُسکے گرز کو اپنے گرز پر رد کیا بعد اُسکے اپنا وار کیا اُسنے بھی گرز پر رد کیا مگر کمر مرکب کی ٹوٹ گئی وہ یہ قصد کر کے چلا کہ مین اِنکے مرکب کو ہلاک کرون یہ اُسکا قصد دیکھکر مرکب پر سے کود پڑے وہ دوڑ کر لپٹ گیا کشتی ہونے لگی اِنھون نے اُسکو زیر کر کے اپنے عیار کے حوالے کیا اور مبارز طلب کیا اِنکی بدمست خود پرست مقابلہ کو آیا اِنھون نے تھوڑی دیر مین اُسکو بھی باندھکر لشکر مین روانہ کیا اُسکے بعد فیروز خود پرست آیا اُس سے بھی مقابلہ ہوا اُسکو بھی باندھکر اِنھون نے لشکر کو روانہ کیا اور کئی پہلوانون کو تا شام قتل کیا آج جسقدر پہلوان نکلے وہ سب لشکر فرجام کے تھے شام ہوگئی دونون لشکر طبل بازگشت بجواکر اپنی فرودگاہ پر واپس گئے یقین نے پھر جاکر طبل جنگ بجوایا لشکر اسلام مین بھی کوس حربی بجا رات بھر دونون لشکرون مین تیاری جنگ رہی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صف آرائی ہوئی نقیب نقابت کر کے چلے گئے لشکر کفار سے ارباب دیوکش مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے آج پھر سلیمان اعظم نے نکلکر اُسکا مقابلہ کیا دوپہر کی کشتی مین اُسکو زیر کیا یہ حال دیکھکر فرجام خود باپ سے اجازت لیکر میدان مین آیا سلیمان سے مقابلہ کیا سلیمان نے سب اُسکے حربے رد کئے اُس کشتی کی نوبت آئی شام تک اُسکو زیر کر لیا اور اپنے لشکر کو بھیجدیا یقین نے فرزند کے غم مین طبل بازگشت بجوادیا فرجام کے لشکر نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کرین مگر یقین نے طبل بازگشت بجوادیا لشکر مجبور ہوگیا دونون لشکر واپس گئے لشکر اسلام بھی واپس گیا یقین نے جاتے ہی طبل جنگ بجوادیا اس قصد سے کہ کل میدان مین جاکر جنگ مغلوبہ کرونگا کل جنگ کو فیصلہ کرونگا طبل جنگ بجواکر اپنے خیمہ کو چلا گیا دربار بھی نہین کیا لشکر اسلام مین بھی طبل جنگ بجا رات بھر دونون طرف طبل جنگ بجا کیا صبح ہوگئی دونون لشکر میدان مین آئے صفین مرتب ہو چکین تھین بھی نقیب نقابت کو نہ نکلے تھے کہ ملک سمندریہ کی طرف سے گرد اُٹھی اور وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اور اُس گرد سے شہبر دیوکش و حارث کرگدن سوار مع دو لاکھ سواران جرار کے پیدا ہوئے اُس لشکر کے ہمراہ وہ سردار بھی تھا جو کہ نامہ لیکر سمندریہ کے پاس سے یقین کے پاس آیا تھا اُسنے شہبر اور حارث کو نشان لشکر اسلام دیا اور بادشاہ کو بھی بتایا اور صاحبقران کو بھی دکھایا اور مملوک کو بتایا کہ یہی جوان نامہ لیکر آیا تھا اُسنے یقین خود پرست کے پہلوان کو قتل کیا اور وہ لشکر یقین خود پرست ہے

دونون مع لشکر اُس طرف کو چلے جدھر یقین خود پرست کا لشکر تھا جب گرد بلند ہوئی تھی تو دونون
لشکرون کے ہرکارے برائے خبر روانہ ہوئے تھے قبل پہونچنے لشکر کے خبر لیکر آئے یقین کے ہرکارون نے
جاکر یقین سے کہا کہ آپکی مدد کو سمندریہ سے لشکر آتا ہی اُسکے دو افسر ہین ایک کا نام ہزبر دلکش
ہی اور دوسرے کا نام حارث گرگدن سوار ہی دو لاکھ کا لشکر ہمراہ اُنکے موجود ہی یہ خبر سُنکے یقین
خوش ہوگیا پہلوانون کو اُسکے استقبال کے واسطے روانہ کیا اُدھر لشکر اسلام کے ہرکارون نے
بادشاہ سے عرض کیا کہ سمندریہ سے یقین خود پرست کی مدد کو دو سردار آئے ہین ہزبر و حارث
مع دو لاکھ سپاہ کے بادشاہ نے فرمایا کہ آئے ہین تو وہ بھی مثل فرجام کے اسیر ہونگے یہان تو یہ
ذکر ہو رہا تھا کہ اُدھر یقین خود پرست کے سردار اُنکا استقبال کرکے اُنکو یقین کے پاس لائے
اُنھون نے یقین خود پرست کو سلام کیا یقین نے اُنکا سلام لیا اور اُنکی فوج کو اُتارا اُنھون نے
کیفیت جنگ و جدال دریافت کی یقین خود پرست نے کل حال ابتدا سے انتہا تک بیان کیا
وہ یہ حال سُنکے کہنے لگے کہ آج ابھی تک کوئی مقابلہ کو نہین گیا ہی یقین نے کہا کہ اب جانے کو تھے
مگر تمھارے آنے کی جو خبر معلوم ہوئی تو کوئی نہین گیا یہ سُنکے ہزبر نے کہا کہ مجکو اجازت دیجیے کہ
مین برائے مقابلہ جاؤن یقین نے کہا کہ ابھی تو تم آئے ہو راہ کے تھکے ہوئے ہو کوئی اور یہان سے
آج مقابلہ کو جائے گا کل تم مقابلہ کرنا اُسنے کہا کہ نہین مین چاہتا ہون کہ جلدی فیصلہ ہو جائے
مجکو بادشاہ کا حکم ہی کہ بہت جلد فیصلہ کرکے آنا مین بہت جلد بموجب حکم بادشاہ کے اس لڑائی کو
فیصل کرکے جاتا ہون یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ تمکو اختیار ہی ہزبر یقین سے اجازت
لیکر میدان مین آیا اور سرا پا میدان کا دکھا یا جب آپ بھی غرق عرق ہوا اور گھوڑا بھی پسینے مین
غرق ہوا تو اُسنے مرکب کو روک کے مبارز طلب کیا اور اپنا دم اُستوار کیا جب پسینہ خشک
ہوگیا تو ہزبر نے آواز دی کہ مین اُس شخص کا طالب ہون جو کہ یقین کے دربار مین نامہ لیکر
آیا تھا سوائے اُسکے اور مین کسی سے مقابلہ کا خواستگار نہین ہون مین نے یہان آکر سُنا ہی
کہ اُسنے بہت زیادتی کی تھی مین اُسکو سزا دونگا یہ سُنکے مملوک نے اپنے مرکب کی باگ لی
اور مرکب کو چھیڑ کر بادشاہ کے تخت کے برابر آیا اور عرض کیا کہ مجکو اجازت میدان عنایت
فرمائیے کیونکہ وہ میرا نام لیکر طلب کرتا ہی بادشاہ نے اجازت دی کہ جاؤ سپرد خدا کیا
مملوک نے سلام کیا اور مرکب کا تنگ درست کرکے مرکب پر سوار ہوا اور باگ کا لیا مرکب
جا رطرارون مین میدان جنگ مین پہونچا ہزبر نے گرد اسپر کا درشش سے لیا مملوک اُسکے قصد کو
سمجھ گیا اُسنے بھی سپر پشت پر سے لی دونون باہم لگا در ہوئے سپرین باہم لڑین آگ کے
پھول سپرون سے جھڑے دو قدم مرکب مملوک کا اور کوئی تین چار قدم مرکب اُسکا پسپا ہوا
ہزبر نے مرکب کو رانون مین مسلکر مقابلہ کیا نیزہ اُٹھا کر مملوک کے سینہ پر مارا مملوک نے
نیزے پر نیزے کو روکا لگی نیزہ بازی ہونے بڑی دیر تک نیزہ بازی ہوا کی آخر کو مملوک نے
ہزبر کا نیزہ ہوائی کیا اُسنے برہم ہوکر گرز اُٹھایا خبردار کہتا ہوا مارا مملوک نے گرز پر گرز کو روکا
تڑاقہ ہوا مملوک تیغ گردین پوشیدہ اور نہان ہو گیا جب ہزبر نے آنکھ کا چھینٹا دیکر گردش کو ہٹایا
دل گردین جا کر دیکھا دونون ہاتھ تو مثل ستونون کے بادستہ قائم ہین آنکھین بند ہین عیار نے
آواز دی کہ حریف زیادتی کرتا ہی مملوک نے آنکھین کھولدین عیار نے کہا کہ کیا حال ہی مزاج کیسا ہی

مملوک نے کہا کہ بچا یا خداوند کریم نے بلا کی ضرب اُسنے لگائی تھی کہ آج تک ایسی ضرب کسی نے نہ لگائی تھی یہ کہکر
مرکب کو جو مہمیز کیا تو وہ طبقہ زمین کا لیکر باہر آیا یہ رومال سے منھ کی گرد صاف کرتے ہوئے باہر آگئے یہان ہنر بر
کلاہ کو کج کیے ہوئے کہہ رہا تھا کہ زدم و پست کردم کہ اِنھون نے گرد سے نکلکر صدا دی کہ گرا زدی وگرا
پست کردی مین تیرا حریف تو موجود ہون یہ کہکر اُسکے روبرو آیا اور یہ شعر زبان پر اپنی لایا شعر
تو ضرب زدی ضرب من نوش کن ✣ ہمہ شادی از دل فراموش کن ✣ یہ کہکر گرز کو اُٹھایا اور کہا کہ ہوشیار
ہو جا اب میری باری آئی ہی اُسنے جو انکو دیکھا تو اُسکے ہوش پرواز کر گئے دل مین کہنے لگا کہ یہ وہ گرز ہی
کہ جسکی ضرب سے آج تک کوئی جانبر نہین ہوا اکثر فیل پر جب مین نے ضرب لگائی ہی تو چیخ مارکر بیٹھ گیا پھر اُسکو
تاب نہ ہی کہ وہ اُٹھے تڑپ کر مر گیا کیا جری اور صاحب قوت یہ جوان ہی ایسے کی اطاعت کرنا مرد کو زیبا ہی
اگر مین اِسپر غالب آیا تو مین اِسکو قتل نہ کرونگا بلکہ اِسکو اپنے مذہب کی ہدایت کرونگا اور اگر یہ غالب
ہوا اور اِسنے مجکو قتل نہ کیا تو مین اِسکی اطاعت ضرور کرونگا یہ دل مین خیال کرکے کہا ای جوان تو
بہت بڑا بہادر اور جری ہی مجکو تیرے حال پر رحم آتا ہی کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اگر گرز سے
بچ گیا تو تلوار سے قتل ہوگا تیرا زندہ رہنا محال ہی کہ تو زندہ میدان قتال سے واپس جاسکے
اِس سے بہتر یہ ہی کہ تو میری اطاعت کر مین تیری ایسی قدر کرونگا کہ توگون کو تیرے حال پر رشک
ہوگا مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجھسا جوان یون ضایع ہو مملوک نے جواب دیا کہ عنایت آپکی
جو آپکو میرے حال پر رحم آیا اگر میری قضا آئی ہی تو کیا چارا ہی مین تو کبھی کافر کی اطاعت نہ کرونگا
کافر بھی وہ کافر جو کہ تصویر کی پرستش کرتا ہو کہ جسکو اپنے ہاتھ سے بنایا ہو اور جسکا آپ خالق ہو
اور صانع ہو اُسکو اپنا خالق تصور کرے اور اُسکو سجدہ کرے یہ کونسی عقلمندی و دانائی ہی
بالکل خلاف دانش ہی کوئی عاقل اِسکو گوارا نہ کرے گا مین کیا ہون ہان اگر تم مجکو زیر کرلو اور
ہر فن مین غالب آؤ تو اُسوقت مین ایسے کلام کرو تو زیبا ہی ورنہ یہ تقریر فضول ہی اور سراپا
عقل کا اِس تقریر مین قصور ہی ہنر بر نے کہا کہ خیر تم اپنی ضرب لگاؤ معلوم ہوگیا کہ تمھاری قضا
ہی آگئی ہی مین ہوشیار ہون مملوک نے گرز کو بلند کرکے دونون رکابون پر زور دیکر اللہ ستی
گرز لگایا ہنر بر نے گرز پر گرز کو روکا تو مگر چھٹی کا دودھ یاد آگیا اور زبان پر مزہ دے گیا
دانتون پسینہ آگیا ہر بن مو سے عرق جاری ہوا تمام جسم مانند بید کے کانپ کر رہ گیا مگر ہاتھ
اُسی طور سے بلند رہے اُنمین فرق نہوا آنکھین بند ہوگئین منھ لال ہوگیا غشی کی نوبت پہونچی
یہ ثابت ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا ایک تتق گرد بلند ہوا کہ اُسمین ہنر بر پوشیدہ ہوگیا ایسی ضرب
گرز پڑی کہ کمر مرکب ٹوٹ گئی تا شکم مرکب زمین مین دہنس گیا مملوک نے ضرب لگا کر کہا کہ اِس
تصویر پرست کی خبر لو یہ کہکر آپ اپنے مرکب کو پھیر کر جھومنے لگے اُدھر بقین خود پرست نے
عیار سے کہا کہ جاکر دیکھو کیا حال ہی عیار چھا گل پانی کی لیکر آیا دل گرد مین جاکر دیکھا کہ
دونون گھٹنے زمین سے لگے ہوئے ہین مرکب زمین مین گھسا ہوا ہی ہر بن مو سے پسینہ
جاری ہی زرہ کی کڑیان ٹوٹ کر آپس مین اُلجھ گئی ہین ایسی کڑی ضرب پڑی کہ زرہ بھی یہ
کڑی نہ اُٹھا سکی آنکھین بند ہین غشی طاری ہی عرق جبین پر جاری ہی مگر دونون ہاتھ مثل ستون
بلند ہین جسم لرز رہا ہی مگر ہاتھون کو حرکت نہین ہی یہ حال دیکھکر عیار کو گمان ہوا کہ یہ پہلوان ضرب
گرز سے تمام ہوگیا مگر اپنے یقین کرنیکے واسطے آواز دی کہ ای ہنر بر ہوشیار رہو حریف زیادتی کرتا ہی

کچھ آواز نہ آئی اسنے پھر صدا دی ابکی بھر آواز نہ آئی اسنے پانی کا چھینٹا منھ پر دیا کہ اُسکی جو خنکی پہونچی تو اُسنے گھبرا کر آنکھین کھولدین ادھر اُدھر دیکھنے لگا ابو عیار کو یقین ہوا کہ زندہ ہے اسکے حواس درست ہوئے اسنے اور پانی کا چھینٹا دیا کہ اُسکے بھی ہوش بجا ہوئے اُسنے اسکی طرف دیکھا عیار نے کہا کہ مزاج کیسا ہی کیا حال ہی طاقت جدال ہی یا نہین اُسنے کہا کہ بجا یا خداوند تصویر لیکن اے عیار بلا کی ضرب لگائی آج تک مین نے مدت العمر مین ایسی ضرب کسی کی نہین دیکھی یہ معلوم ہوا کہ آسمان پھٹ پڑا چھٹی کا دودھ مزہ دے گیا مین ہی ایسا تھا کہ جو اس ضرب کو اٹھا کر زندہ رہا کوئی دوسرا ہوتا تو نہ معلوم کیا حال ہوتا اُٹھنا محال ہوتا ضرب تھی یا بلائے آسمانی تھی اُسنے کہا کہ چلیے حریف زیادتی کر رہا ہی یہ سنکے وہ مرکب پر سے کود پڑا مرکب کے زیر تنگ ہاتھ دیکر چاہا کہ کھڑا کرون مگر اُس بے زبان کو اُسنے مردہ پایا بھلا وہ کیا یہ ضرب اٹھا سکتا تھا اسنے برہم ہو کر اسکو زمین پر پھینکدیا عیار سے کہا کہ میرے واسطے دوسرا مرکب لا تا کہ مین اُسپر سوار ہو کر اُس سے مقابلہ کرون یہ تو مرگیا عیار تو اُدھر مرکب کے لینے کو چلا یہ اودھر کو روانہ ہوا مملوک نے جو اسکو پیدل آتے دیکھا تو یہ بھی مرکب پر سے کود پڑے اس خیال سے کہ شاید یہ اپنے مرکب کا عوض لے تو بے زبان کی کیون مفت جان جائے ہنر بر نے جو انکو پیدل دیکھا تو کہا یہ کیا شاید تمکو یہ گمان ہوا کہ مین تمھارے مرکب کو ہلاک کرونگا مین بہادر ہون یہ کبھی نہوگا کہ مین بے زبان پر ظلم کرون یہ امر بالکل آئین شجاعت کے خلاف ہی اسمین بے زبان کا کیا قصور ہی تمنے ضرب لگائی وہ ضرب کی تاب نہ لاسکا مرگیا مملوک نے کہا کہ مین اس خیال سے مرکب پر سے کود پڑا کہ شاید تمکو غصہ آگیا ہو تم اس حیوان سے اسکا عوض لو دوسرے یہ امر تھا کہ مین نے تمکو پیدل پایا خیال کیا کہ یہ آئین بہادری کے خلاف ہی کہ مین تو مرکب پر سوار ہون اور تم پیدل ہو لوگ کیا کہینگے مجھ پر طعن کرینگے کہ وہ پیدل تھا اس سبب سے یہ اُسپر غالب آئے اگر وہ بھی مرکب پر ہوتا تو کبھی نہ غالب آتے تو پھر مین کیون وہ امر کرون کہ جس سے تمام خلائق کی طعن اُٹھاؤن ہنر بر نے دل مین کہا کہ یہ لوگ درحقیقت بڑے بہادر اور جری ہین اور با انصاف بھی ہین کیونکہ جنکو اتنی دیر مرکب پر سوار ہونا اور حریف سے مقابلہ کرنا ناگوار ہی یہی معنی بہادری کے ہین نہ یہ کہ جسطرح پایا حریف کو قتل کیا دل مین یہ کہکر مملوک سے کہا کہ آپ سوار ہون مین نے لشکر سے دوسرا مرکب طلب کیا ہی وہ آتا ہوگا آپ کیون تکلیف گوارا کرین مملوک نے جواب دیا کہ جب تمھارا مرکب آلےگا اور تم سوار ہولوگے تو بعد اُسکے مین بھی سوار ہونگا ورنہ یون ہی مین بھی کھڑا رہونگا اتنی دیر مین میرا کیا نقصان ہوگا یہان یہ تقریر ہو رہی تھی کہ عیار مرکب لیکر آپہونچا ہنر بر نے کہا کہ لے اب آپ سوار ہون میرا مرکب لشکر سے آگیا مملوک نے کہا کہ پہلے تم سوار ہو پھر مین سوار ہونگا یہ سُنکے وہ مرکب پر سوار ہوا مگر دل مین بہت تعریف کرتا جاتا ہی کہ ایسے لوگ ہمنے آج تک نہ دیکھے نہین جب وہ سوار ہوگیا تو مملوک بھی اپنے مرکب پر سوار ہوئے اُسنے کہا کہ میرے آپکے نیزہ بازی ہو چکی گرز بازی بھی تمام ہوئی اسمین میرا مرکب کام آیا اب تلوار چلنا باقی ہی سو وہ بھی چل چکے جسکو خداوند تصویر ظفر دین مملوک نے کہا کہ ایک امر مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ یہ خداوند تصویر کون ہین اور کیسے ہین جنکی کہ تم بندگی کرتے ہو اور خدائی مانتے ہو مین بہت حیران ہون کہ تم ایسا بہادر اور یون ایک تصویر کی پرستش کرے میرے

خیال مین یہ امر بالکل نہین آتا ہی دوسرے یہ امر کہ تم لوگ تو تصویر پرست ہوا ور یہ لوگ
کہ جنکی تم کمک کو آئے ہو یہ خود پرست ہین پھر اپنے تمکو کیا غرض ہنر بر نے کہا کہ اسکا قصہ بہت
طویل ہی یہ آپنے سنا ہوگا کہ ہمارے بادشاہ سے اور اپنے عہد ہی کہ تم ہمکو خراج دیئے جاؤ ہم
تمہارے مذہب سے کچھ غرض نرکھینگے اور جب ہمپر کوئی غنیم آئے تو تم ہماری مدد کرنا یا جسوقت
تم ہمکو برائے مدد طلب کروگے تو ہم مع فوج تمھاری کمک کرینگے اُس قرار پر آج تک دونون
چلے آتے ہین یقین خود پرست ہمارے بادشاہ کو ہرسال برابر خراج روانہ کرتا ہی اب جو
اسپر یہ وقت پڑا تو ہمارے بادشاہ نے ہم دو پہلوانون کو مع دو لاکھ سپاہ کے اُسکی مدد کو روانہ
کیا اور تصویر پرستی ہمارا مذہب برسون سے ہی یہی ہمارے باپ اور دادا کا بھی تھا ہم بھی اسی
مذہب کے پابند ہین کچھ ہم پر کیا منحصر ہی تمام اہل سمندریہ بلکہ اور ملک سوائے شہر یقینیہ کے
سب تصویر پرست ہین اور یہ امر تو بالکل ظاہر ہوگا کہ جو طریقہ یہان کے بادشاہ کا ہی یہان کی
کچھ ضرورت نہین ہی تمام عالم مین مشہور ہی مملوک نے کہا کہ اچھا اب آپ اپنا وار کرین ہنر برنے
تلوار میان سے نکالی اور مملوک نے سپر اٹھائی اُسنے وار کیا اِنھون نے سپر پر روکا پھر انھون نے
وار کیا اُسنے روکا اب باہم وار چلنے لگے کہین پر یہ خالی دیجاتے ہین کہین وہ کہین یہ اُسکو ہوشیار
کرکے وار کرتے ہین وہ انکو کیا ہوشیار کرے یہ تو غافل ہوتے ہی نہین جب اُسکا وار چلتا ہی اُسکے اہل
لشکر خیال کرتے ہین کہ حریف کے دو پرکالے ہوئے اُسکی تعریف کرتے ہین یہ جب اُس وار کو رد
کرتے ہین تو سبکے ہوش اُڑ جاتے ہین اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہین سن سن تلوارین چل رہی
ہین دو بجلیان کوند رہی ہین برق وار مرکب پھر رہے ہین مرکبون کی گشت سے غبار بلند ہی اسمین
تلوار کی چمک مثل برق کی چمک کے ضو دیتی ہی جیسے ابر تیرہ مین بجلی چمکتی ہی دونون اہل لشکر کی
آنکھین لگی ہوئی ہین جب تھوڑی دیر تک یون ہی تیغ بازی ہوئی تو مملوک نے خیال کیا
کہ ایسا کبھی نہین کہ تلوار لڑا کرے گا قصہ یکسو کردے تیرے ہمچشم کہتے ہونگے کہ مملوک سے ایک
پہلوان کو نہین زیر ہوسکتا ہی اتنی دیر ہوگئی بس یہ خیال کرکے ایکی جو اُسنے ضرب لگائی تو انھون نے
اُسکی باڑھ کو خیال مین رکھا اور جھٹکا جو دیا تو سپر پشت پر جا کر جھولی جون ہی تلوار قریب
سر آئی باڑھ بچا کر تھپکی جو دیتے ہین تو تلوار پٹ پڑی جھٹ پٹ انھون نے کلائی پر
ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لون اُسنے جو یہ حالت دیکھی تو اُسنے بھی انکی
کمر زنجیر مین دوسرا ہاتھ سپر پھینک کر ڈال دیا اور کہا کہ یہ ممکن نہین جو تلوار ہاتھ سے نکل جائے مین بھی
کوئی کمزور اور لڑکا نہین ہون معلوم ہوگیا کہ آپ بڑے بہادر ہین بس تلوار چھوڑ دیجیے
کلائی ٹوٹ جائیگی مگر تلوار نہ چھوٹے گی اگر آپکو یہی منظور ہی کہ میرے آپکے کشتی ہو تو آئیے مین موجود
ہون تلوار کے چھین لینے سے کیا حاصل یہ جو اُسنے کہا انکو غصہ آگیا اب جو زور کرتے ہین تو نصف
قبضہ اُسکے ہاتھ مین رہ گیا اور نصف قبضہ اور تلوار انکے ہاتھ چلی آئی انھون نے اُسکو میدان
مین زمین پر پھینک دیا اور کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر زور کرنے لگے اب تو کشمکش کے زور ہونے لگے
مرکب انکے زور کی تاب نہ لاکر زمین پر شکم کے بھل بیٹھ گئے یہ جو دونون اہل لشکر نے دیکھا تو
پکار کر صدا دی کہ اس سے کیا حاصل یہ بے زبان مفت مین ہلاک ہوئے جاتے ہین مرکبون
سے اُتر کر تقدیر آزمائی کرو یہ سنا تھا کہ دونون پہلوان جو تھے ہوئے مرکبون پر سے کود پڑے لگے

آتش کشمکش کے زور ہونے اور کشتی ہونے لگی جو پینچ وہ باندھتا ہی یہ کھولدیتے ہین اور جو یہ باندھتے
ہین وہ کھول دیتا ہی پہلے تو سامنے کے داؤن پینچ ہوئے اور ہو رہے ہین اہل لشکر تماشا کشتی کا دیکھ رہے
ہین کہ وہ بھی برابر سے لڑ رہا ہی یہ حالت ہی کہ نہ اور اظفر نہ این را خطر نہ این را ظفر نہ اورا خطر غالب و مغلوب
کی تمیز نہین ہوتی ہی برابر کے داؤن پینچ ہو رہے ہین کبھی یہ اوپر کبھی وہ نیچے جب وہ نکلکر انکو پکڑلاتا ہی
تو یہ توڑ کر کے یون نکل جاتے ہین جیسے کمان سے تیر یا عینک سے نگاہ یا آتش سے شرارہ جب یہ
اُسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بھی یون ہی نکل جاتا ہی پہر بھر تو یون کشتی رہی اب تو یہ نوبت اُسکی ہوئی
کہ اُسکا دم چڑھنے لگا اور تھم تھم کر لڑنے لگا یہ اُسی طرح چست و چالاک ہین وہ جب انکو نیچے
لاتا ہی تو یہ فوراً توڑ کر کے نکلتے ہین یہ جب اُسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہی یہ اُسکو زمین
مین رگڑ دیتے ہین وہ جو بند باندھتا ہی یہ فوراً اُسکا توڑ کرتے ہین وہ ذرا دیر مین انکے بند کا توڑ
کرتا ہی اب وہ اُلجھ اُلجھ کر لڑنے لگا کوئی پہر بھر اُسکی یہی حالت رہی اب زمانہ دو پہر کا کشتی کو
گذرا کہ اُسکا دم آگیا سانس پھولنے لگی ہانپنے لگا پسینے مین از سر تا پا ڈوب گیا جب یہ نوبت
ہوئی تو ایک مرتبہ اُسنے اِنکے دونون شانے پکڑ کر اور جان پر کھیل کر اِنکو لے دوڑا سات آٹھ
قدم پر لاکر جھٹکا مارا کہ اِنکا بایان گھٹنا آشنا بزمین ہوا مملوک نے قائم ہو کر لنگر مارا کہ پشت
پا تک غرق زمین ہو گئے اب اُسنے کمر زنجیر پکڑ کر اور نعرۂ یا خداوند تصویر کہکر جوز ور کیا تو ایک
تہلکہ پڑ گیا مگر اِنکے لنگر کو حرکت تک نہوئی دونون کنپٹیان اُسکی لپکنے لگین آنکھ سے خون جاری ہوا منھ
لال ہو گیا پسینہ آگیا دسون اُنگلیون سے خون کی بوندین گرنے لگین جب یہ نوبت پہونچی تو اُسنے
ہاتھ اُٹھا لیا اور کہا کہ مین زور کر چکا میرا حوصلہ نکل گیا اب آپ زور کرین مملوک نے کہا کہ
نہین ابھی جو حوصلہ ہو اُسکو نکال لو بعد کو یہ نہ کہنا کہ حریف نے جلدی کی مین موجود ہون یہ سُنکے
اُسنے کہا کہ مین زور کر چکا یہ نامردون کا کام ہی کہ جھوٹ بولین مجھ مین جسقدر قوت تھی مین نے
صرف کی اب آپ اپنا زور کرین یہ سُنکے مملوک نے اُسکے دونون شانے پکڑے اور لے دوڑے
یون وہ اِنکے زور سے چلا کہ جیسے پتا ہوا سے اُڑ جاتا ہی دس گیارہ قدم پر جو لاکر جھٹکا دیا تو
دونون گھٹنے اُسکے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ مین بھی مثل حریف اُٹھکے تڑپ کر لنگر قائم
کرون مگر حریف لنگر کب قائم کرنے دیتا ہی زبردست ہی ڈالکر کمر زنجیر مین ہاتھ اور نعرۂ
اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جوز ور کیا تو پہلے ہی زور مین رانون تک لے آئے دوسرے زور مین
تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کر لیا اور دونون ہاتھون پر تولکر گردش چرخ دیا کہ اُسنے
مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھایا ہاتھون کے دستانے کہین پاؤن کے موزے کہین
ترکش کہین تیر کہین اُسنے چاہا تھا کہ مین دونون ہاتھ زمین مین ٹیک کر اور ٹانگون مین ٹانگین
اڑا کر پینچ کرون بھلا یہ کب اِس گھات پر آنے دیتے ہین گردش دیکر فوراً زمین پر دے مارا
کہ نقش زمین ہو گیا اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھا کر اُٹھون اِنھون نے ٹھوکر مار کر گرا دیا اور رگید رگید
کر دیا اور کود کر اُسکے سینہ پر جا بیٹھے اور جھٹ پٹ کمر زنجیر کھولکر اُسکی مشکین باندھین اِس لڑائی مین
شام بھی ہو گئی تھی اُسکو اپنے عیار کے حوالے کیا آپ اپنے مرکب پر سوار ہو کر میدان جنگ مین کھڑے
ہوئے حارث نے قصد کیا تھا کہ مین جا کر مقابلہ کرون مگر یہان یقین نے جو یہ حال دیکھا فوراً
طبل بازگشت بجوا دیا حارث اپنی پشت دست کاٹ کر رہ گیا [illegible]

مگر کیا کرتا خلاف قاعدہ تھا دوسرے یہ بھی خیال کیا کہ اب شام بھی ہوگئی ہی کل دیکھا جائے گا مین بھی اسی کو اپنے مقابلے کے واسطے طلب کرونگا یہ جاتا کہان ہی مگر آج یہ بات تھی کہ یہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا بہت جلد زیر ہو جاتا کل دیر مین زیر ہوگا خوب ہوا کہ یقین نے طبل بازگشت بجوا دیا اگر اسوقت مین اسکو زیر کر لیتا تو لوگ کہتے کہ وہ دن بھر کا تھکا ہوا تھا اور ایک پہلوان سے لڑ چکا تھا اگر زیر کر لیا تو کیا کمال کیا میری بہادری مین فرق آتا ایسے ایسے خیال کر کے خاموش ہو رہا یقین خود پرست طبل بازگشت بجوا کر مع اپنے لشکر و فرجام کی سپاہ کے حارث کو اپنے ہمراہ لیکر مع اسکی سپاہ کے فرودگاہ پر آیا یہان لشکر نے آکر کمر کھولی یقین اپنے خیمے مین گیا کپڑے اتارے دوسرے کپڑے پہنے بارگاہ مین آیا یہان حارث بھی اپنے خیمے مین آیا جو کہ خیمہ اسکے ہمراہ آیا تھا ملازم اسکے برپا کر چکے تھے کپڑے اتار کر اور ہتھیار رکھ کر اور کپڑے پہنکر یقین کی بارگاہ مین آیا یہان آکر دیکھا کہ دربار آراستہ ہی جو کچھ سردار باقی ہین وہ اپنی اپنی کرسیون اور ڈنگلون پر بیٹھے ہوئے ہین باقی ڈنگلون و کرسیون پر غاشیہ پڑے ہین حارث بھی ایک ڈنگل پر بیٹھ گیا یقین خود پرست پہلے سر جھکائے ہوئے عالم سکوت مین بڑی دیر تک بیٹھا رہا بعد تھوڑی دیر کے حارث کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ ان خدا پرستون نے تو ناک مین دم کر دیا ہی جو کوئی انکے مقابلہ کو گیا یا تو زیر ہوا یا قتل یہی جنگ کا طریقہ ہی جو تمنے دیکھا بلا کے بہادر اور جری ہین کسی سے دبتے ہی نہین ہین سب کو مور ضعیف جانتے ہین مین تو پریشان ہوگیا کہان سے اسقدر پہلوان لاؤن جو ہر روز مقابلہ کرین میرا لشکر پہلوانون سے خالی ہوگیا میرے لشکر پر کیا منحصر میرا فرزند بڑے بڑے پہلوان لایا تھا وہ سب کے سب زیر ہوئے اور قتل ہوئے یہان تک کہ وہ خود بھی گرفتار ہوگیا آج تم لوگ آئے اسکا یہ انجام ہوا جو کہ تمنے اپنی آنکھ سے دیکھا حارث نے کہا کہ یہ تو جنگ و جدل ہی ایسا ہی ہوتا ہی کہ کوئی زیر دست ہی اور کوئی زبردست ہی اگر ایسا نہو تو ایک پر دوسرا غالب کیونکر آئے اب آپ میرے نام پر طبل جنگ بجوائین مین ان سب کو دیکھ لونگا دیکھون کہ یہ لوگ میرا کیونکر مقابلہ کرتے ہین میرا قصد تو اسی وقت تھا مگر سبب یہ تھا کہ ایک تو طبل بازگشت لشکر مین بج گیا دوسرے رات بھی ہوگئی تھی اس سبب سے مین نے اپنے قصد کو فسخ کیا یہ لوگ ہین کیا مین آج انکی جنگ کے طریقے کو سمجھ گیا اب مین دیکھون کہ یہ کیونکر میرا مقابلہ کرتے ہین یقین نے کہا کہ میری تو یہ رائے ہی کہ آج طبل جنگ موقوف رکھین دو ایک دن ٹھہر جاؤ کہ لشکر بھی ہر روز کی میدان داری سے پریشان ہوگیا ہی آج دس بارہ دن کا زمانہ ہوا کہ ہر روز میدان مین جانا اور دن بھر دھوپ مین کھڑے رہنا کہان تک برداشت کیا جائے لشکریون لوگون کا کام ہی اب انکو بھی راحت دینا چاہیے یہ لوگ بھی آسودہ ہولین اور تم بھی کئی دن کے تھکے ماندے آئے ہو تم بھی راحت پالو میرے کہنے پر عمل کرو مثل ہنر بر سگے جہالت نہ گردد وہ اپنی جہالت سے آج گرفتار ہوئے ورنہ وہ ایسے پہلوان نہ تھے کہ یون ایک دن مین زیر ہو جاتے صرف انکی اسوقت کی جلدی اور مزاج کی تیزی نے انکو یہ روز بد دکھایا تمنے منع بھی کیا مگر انھون نے نہ سنا کئی سبب ہوئے ایک تو راہ کے تھکے ہوئے تھے دوسرے تمازت آفتاب تیسرے دن بھر کی لڑائی پہلے تو جنگ ہتھیار مین نوبت کم ہوگئی آخر کشتی لڑنے لگے اسکا انجام یہ ہوا جو کہ تمنے دیکھا کہنا نہ سننے کا یہ انجام ہوا اور

تم لوگ جو آئے ہو میری مدد کو اور میرے پاس آئے ہو تو جو مین کہون اُسپر عمل کرو آئندہ تمکو اختیار ہی
حارث نے جواب دیا کہ بہت بجا ارشاد ہوا جو آپکی مرضی ہو مجکو کچھ بھی کسل نہین ہی مگر آپ فرماتے
ہین تو کیا مضائقہ ہی جب آپکا جی چاہے طبل جنگ بجوائیے چاہے آج خواہ دس دن کے بعد
ہم تو آپکی مدد کو آئے ہین ہمکو آپکی اطاعت کا حکم ہی جس مین آپکی خوشی ہوگی ہم وہ کام کرینگے
اگر ہم صاحب اختیار ہوتے تو ہمکو اُسوقت اپنے فعل کا اختیار تھا جبکہ ہم آپکے زیر حکم کرکے
روانہ کیے گئے ہین اور کہہ دیا گیا ہی کہ جو اُنکی رائے ہو اُسپر عمل کرنا تو پھر ہم کیون اپنی رائے پر کام کرین
آپکو بھی ناراض کرین یقین نے کہا کہ میری رائے تو یہی ہی کہ اب پانچ دن تک طبل جنگ نہ بجے
جب یہان سے طبل جنگ نہ بجے گا تو اُدھر بھی نہ بجے گا کیونکہ اُنکا قاعدہ ہی کہ وہ لوگ جنگ مین
اپنی طرف سے سبقت نہین کرتے ہین جب لشکر حریف مین طبل جنگ بجتا ہی تو وہ بھی طبل جنگ بجواتے
ہین اس پانچ دن کے عرصہ مین تمہاری بھی تکان راہ دور ہو جائیگی سپاہ بھی آسودہ ہوگی حارث
یہ سُنکے خاموش ہو رہا گو اُسکا جی نہ چاہتا تھا مگر کیا کرتا جبرًا و قہرًا منظور کیا یقین خودپرست
اور تھوڑی دیر تک دربار مین بیٹھا رہا بعد اُسکے دربار برخاست کرکے اپنے خیمہ خاص کو چلا گیا
ہر سردار اُٹھکر اپنے خیمہ کو گیا حارث اپنی بارگاہ کو گیا مگر ملول جاکر سو رہا یہان بنابر رائے
یقین خودپرست کے آج طبل جنگ نہین بجا اہل لشکر بھی خوش ہوئے اور دعائین کرتے تھے
کہ کیا خداوند طبیعت مجردہ نے رحم کیا ہم اب تو بہت عاجز ہو گئے تھے ہر روز کی جنگ و جدل
سے کوئی دن تو ایسا ہو کہ لڑائی نہو یہ جو اُنکو معلوم ہوا کہ اب پانچ دن تک لڑائی نہوگی بہت
خوش ہوئے اب چین سے اپنے اپنے بسترون پر جاکر لیٹے اور خوشیان کرنے لگے طلایہ
پھرنے لگا ہرکارے لشکر اسلام کے جو یہان موجود تھے وہ یہ خبر لیکر اپنے لشکر کو روانہ ہوئے
اب اُدھر کا حال سُنیے کہ لشکر اسلام جو رزمگاہ سے واپس گیا سب نے کمرین کھولین اپنے
اپنے مقام پر بیٹھے آب و طعام کا بندوبست کرنے لگے اُدھر عیارون نے ہربر کو لیجاکر اُسی قیدخانے
مین جہان اور سردار قید تھے جو کہ اس دس بارہ دن کی لڑائی مین گرفتار ہوئے
تھے قید کیا ملوک چونکہ تھکا ہوا تھا پہلے اپنے خیمہ مین آیا اور پوشاک اُتاری لباس درباری
پہنا تھوڑی دیر اپنے خیمہ مین قیام کیا بعدہ طرف دربار کے بعجلت روانہ ہوا کیونکہ اُسکو
کسیقدر دیر ہو گئی تھی یہان بادشاہ و صاحبقران جو میدان جنگ سے تشریف لائے تو پہلے
اپنے خیمہ خاص کو تشریف لے گئے وہان جاکر لباس رزم تن سے دور کیا پوشاک بزم پہنکر
دربار مین تشریف لائے گو کہ رات ہو گئی تھی مگر اس خیال سے کہ شاید لشکر حریف مین طبل جنگ
بجے تو پھر کون حکم نواخت طبل جنگ دیگا جب دربار آراستہ ہو چکا اور ملوک بن مالک
بھی آچکے اُسوقت صاحبقران نے ملوک سے فرمایا کہ جس سے آج تمسے مقابلہ ہوا ہی یہ
پہلوان زبردست معلوم ہوتا ہی ملوک نے عرض کیا کہ جی ہان پہلوان اچھا ہی جوانمرد ہی کوئی
بات اُسمین خلاف شجاعت نہین ہی اگر یہ مسلمان ہو جائے تو اچھا ہی مجکو یقین ہی کہ مسلمان
ہوگا اُسکی طرز گفتار سے ثابت ہوتا تھا صاحبقران نے فرمایا کہ اگر آج لشکر حریف مین طبل جنگ
نہ بجا تو کل اِن سب کا دربار سمجھا جائے گا مجکو یقین ہی یقین خودپرست سے کہ وہ آج طبل جنگ
نہ بجوائے گا کیونکہ اُسکے تیور سے پایا جاتا تھا اچھا ہوگا کہ دس بارہ دن سے دونون لشکر

پریشان ہوتے ہین کیونکہ ہر روز کا مقابلہ ہی جب سے یہان آئے ہین اُنکے لیے بھی روز میدان مین جانا اور دن بھر وہان کھڑے رہنا سوائے اِسکے اور کوئی کام نہین کاش جنگ مغلوبہ ہو تو اہل لشکر کا دل لگے صاحبقران ابھی یہین باتین فرما رہے تھے کہ یکایک ہرکارے حاضر دربار ہوئے مجراگاہ سے مجرا کیا اور قواعد شاہی بجا لائے دعا و ثنائے شاہی کرنے لگے اُسکے بعد عرض کیا کہ حضور ہم لشکر یقین مین موجود تھے کہ جب وہ میدان سے واپس ہوکر اپنی بارگاہ مین گیا وہان جاکر دربار کیا جب سبکے سب حاضر دربار ہو چکے تو اُسوقت یقین نے حارث سے کہا جو کہ صبح کو مع دو لاکھ سپاہ بہمراہی ہزبر دیوکش جسکو کہ مملوک بن مالک نے زیر کیا ہی آیا ہی اُس سے مخاطب ہوکر کہا کہ میرا قصد ہی کہ مین آج طبل جنگ نہ بجواؤن اور جو کچھ کہ گفتگو باہم ہوئی تھی اُن ہرکارون نے عرض کی جو کہ ابھی مین تحریر کر چکا ہون اور عرض کیا کہ پانچ دن کے واسطے طبل جنگ موقوف ہی بعد پانچ دن کے پھر لڑائی کا سامان ہوگا یہ لشکر حریف کی خبر ہی باقی خیریت ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی یقین کے تیور سے سمجھ گئے تھے جبکہ وہ میدان سے طبل بازگشت بجوا کر جانے لگا تھا خیر دیکھا جائے گا پانچ دن اور چین کر لین جانے کہان ہین یہ فرماکر خاموش ہو رہے بعد تھوڑے عرصہ کے بادشاہ نے دربار برخاست کیا سبکے سب اپنے اپنے مقام کو گئے جاکر آرام پذیر ہوئے یہان تک کہ وہ رات بسر ہوئی قیدی شب زندان خانہ مشرق سے برآمد ہوا اپنی روشنی جمال سے جہان کو منور کیا سلطان شب مع اپنے ثوابت و سیارون کے داخل محل خاص مغرب ہوا تمام طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے غنچہ جھک جھک کر صدای مبارکباد بلبلون کو دینے لگے نسیم سحری آئے وہ جھونکے گلون کے وہ خوشبو دماغ جان و قلب ناتوان کو راحت دیتے تھے ہر طرف سے لشکر مین صدائے اذان آنے لگی سب کے سب صدائے مرغ سحر و بانگ اللہ اکبر سُنکے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے اور فکر اطاعت باری مین مصروف ہوئے سبھون نے وضو کیے نماز سحر ادا کی درباری لباس پہنکر طرف دربار کے روانہ ہوئے داخل دربار ہوکر اپنے ڈنگلون و کرسیون پر متمکن ہوئے انتظار قدوم میمنت لزوم صاحبقرانی و جہان پناہی کرنے لگے کہ اِس عرصہ مین صاحبقران تشریف لائے سب برائے تعظیم کھڑے ہوئے مجرا کیا صاحبقران نے جواب سلام دیکر اپنے ڈنگل کو زینت بخشی ابھی صاحبقران تشریف لائے تھے کہ بادشاہ بھی تشریف فرما ہوئے اور تخت حکومت پر جلوہ فرمایا جب دربار آراستہ ہو چکا اور سب اہل دربار حاضر دربار ہو چکے تو اُسوقت صاحبقران نے فرمایا کہ اُن قیدیون کو حاضر دربار کرو کہ جنکو ہمارے عزیزون و سردارون نے بزور قوت بازو میدان جنگ سے بوقت مقابلہ گرفتار کیا ہی اُنکا دربار آج سمجھا جائے گا جو کہ دین اسلام قبول کرے تو خیر ورنہ اُسکو اُسکے اعمال زشت و کردار بد کی سزا دی جائے آج اُنکو کئی دن ہوئے ہین کہ وہ سبکے سب قید ہین یہ حکم جو صاحبقران نے دیا تو چوبدار فوراً داروغہ زندان خانہ پاس گیا اور حکم صاحبقران نے اُسکو آگاہ کیا داروغہ زندان اُسی وقت اُن قیدیون کو لیکر حاضر دربار ہوا صاحبقران نے سب کو کرسیان بیٹھنے کو مرحمت فرمائین بڑی عزت کی جو جسکی لیاقت تھی اُسکے ساتھ اُس الغرض سب بیٹھ آئے جب وہ سبکے سب بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے فرمایا ...

دریافت کیا کہ آپ یہ فرمائیے کہ میرے سردار نے آپکو کس طرح سے زیر کیا ہی آیا بقوت بازو یا بہ مکر فرجام نے عرض کیا کہ مین بہادر ہون کبھی خلاف نہ عرض کرونگا یا صاحبقران جسطرح بہادر بہادرون کو زیر کرتے ہین اسطرح آپکے سردار نے مجھکو زیر کیا بقوت بازو صاحبقران نے فرمایا کہ پھر تمکو میری اطاعت کرنے مین کیا عذر ہی اب مذہب خود پرستی ترک کرو یہ کوئی مذہب نہین ہی یہ فرما کر چند کلمہ ثبوت وحدانیت باری تعالے عز اسمہ کی تعریف مین اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائے فرجام نے عرض کیا کہ یا صاحبقران مین اسوقت آپکی اطاعت قبول کرونگا کہ جبکہ آپ مہم یقینیہ سے بالکل فراغت کرینگے یا تو یقین خود پرست والد بزرگوار مسلمان ہو لین یا جو در انجام ہو اسوقت تک مجھکو اس امر کی نہ زحمت دیجائے نہ بابت اطاعت کے کہا جائے نہ ترک مذہب کے بارے مین کیونکہ مین اسوقت تک اپنا مذہب کبھی نہ ترک کرونگا نہ اطاعت کرونگا یہ کلام سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تمھارا مسلمان ہونا اسوقت پر موقوف رکھا گیا اب صاحبقران ارہابیہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہی کلمے زبان سے ارشاد فرمائے جو کہ فرجام خود پرست سے فرمائے تھے اسنے عرض کیا کہ یہ جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا بجا ہی اور بہت درست ہی لیکن چونکہ مجھکو بھی آپکے سردار نے بقوت بازو زیر کیا ہی اور مجھکو بھی کوئی دین اسلام کے قبول کرنے مین عذر نہین ہی اور جو کلمے کہ آپنے اثبات خدا مین فرمائے سب درست ہین مگر مین بھی جب مسلمان ہونگا جبکہ میرے مالک وسردار فرجام خود پرست مسلمان ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا تو جس سردار سے دریافت کیا اسنے یہی جواب دیا جو کہ فرجام کے سردار نے کہا انھون نے بھی اپنے مالک کے مسلمان ہونے پر موقوف رکھا اور جو کہ یقین کے سردار تھے انھون نے یقین کے مسلمان ہونے پر اپنا مسلمان ہونا موقوف رکھا جب اِن سبکی باری ہوگئی تو اب صاحبقران متوجہ ہوے طرف ہزبر کے اور فرمایا کہ ای ہزبر تمکو مملوک نے کسطرح زیر کیا ہی اسنے عرض کیا کہ مجھکو مملوک بہادر نے بقوت بازو زیر کیا ہی اسوقت فرمایا کہ تم مذہب اسلام و میری اطاعت کے قبول کرنے مین کیا کہتے ہو یہ فرماکے چند کلمے وحدانیت خدا مین ارشاد فرمائے اور مذہب تصویر پرستی کی مذمت کی جسکے سبب سے زنگ کفر اسکے دل سے دھو گیا اور دل اسکا مثل آئینہ کے ہوگیا اور وہ از سر صدق کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا صاحبقران سے عرض کیا کہ جو آپکا مذہب قبول کرے وہ کیا سکھے صاحبقران نے اسکو کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ مسلمان ہوا صاحبقران نے اسکو دست چپ کی جانب متصل ڈنگل مملوک زبردست مملوک کرسی بیٹھنے کو عنایت فرمائی وہ سلام کرکے اس کرسی پر جاکر بیٹھا اسکو خلعت سرکار شاہی سے مرحمت ہوا اور ایک خیمہ براے بود وباش عنایت فرمایا گیا اور اُن سبکے بارے مین حکم ہوا کہ انکو لیجا کر قید کرو کوئی تکلیف نہو ہر دم اِنکی راحت کا خیال رہے کسی قسم کی شکایت نہ آئے اگر کسی طرح کی شکایت آئے گی تو تمکو سزا دیجائیگی داروغۂ زندان اُن سب کو لیکر زندان خانے مین آیا اور اُن سب کو قید کیا اور ہر طرح کا سامان راحت موجود کردیا یہ لوگ تو یہان قید ہوئے اِنکا حال پھر تحریر ہوگا اِدھر یہان صاحبقران نے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے راحت سے بسر کرنے لگے کیونکہ اب تو یہ معلوم ہی

کہ ابھی جنگ و جدل موقوف ہی ہنر بھی اپنے اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسکو مرحمت ہوا ہی یہ سبکے سب تو یہان اِس انتظار مین ہین اُدھر یقین نے بھی دربار کیا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار برخاست کیا اِن سب کو تو یہان چھوڑا جاتا ہی پھر اِسکا حال تحریر ہوگا عنقریب اس انتظار مین ہین کہ یقین خود پرست طبل جنگ بجوائے تو مقابلہ کیا جائے یہ تو اِس انتظار مین ہین

لیکن اب کچھ حال ملکہ غزالان آہو چشم کا تحریر ہوتا ہی اور معرض بیان مین آتا ہی کہ یہ جو دو ہزار ساحرون سے برائے مدد یقین خود پرست روانہ ہوئی تھی تو اِسپر کیا گذری اور کیا واقعہ اِسکو پیش آیا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ملکہ غزالان آہو چشم اپنی مان سے رخصت ہو کر بحکم سمندر جادو مع دو ہزار ساحرون کے طرف یقین خود پرست کے روانہ ہوئی تھی یہ تخت سحر پر سوار چلی جاتی ہی عقب مین ساحر اپنی اپنی سواریون پر چلے آتے ہین یہ اُسوقت تک تندرست تھی جبکہ یہ وہان سے روانہ ہوئی تھی جسوقت یہ سمندریہ سے کئی کوس نکل آئی تو ایک صحرا مین اِسنے قیام کیا کیونکہ دوپہر کا وقت آگیا تھا تمازت آفتاب بشدت تھی اِس سے راہ نہ چلی گئی ہمراہیون سے کہا کہ اب وقت دوپہر کا ہی دھوپ بھی بہت گرم ہی لہذا یہان تھوڑی دیر قیام کرو سہ پہر کو یہان سے روانہ ہونگی ہمراہیون نے کہا کہ جو آپکی راے ہم آپکے تابع حکم ہین بس یہ کہکر غزالان ایک جنگل مین جو کہ پر از آب و گیاہ تھا اور اشجار بھی بکثرت تھے وہان اُتری ہمراہی بھی اُترے کھانے پینے کا بند و بست کرنے لگے اِدھر غزالان اپنے تخت پر بیٹھی ہوئی صحرا کی سیر کر رہی تھی گو کہ وہ وقت دوپہر کا تھا سب طائر اپنے اپنے مقام پر تھے مگر اُسپر بھی وہ صحرا ایسا پر فضا تھا کہ جسکی تعریف نہین ہوسکتی ہی یہ اُس صحرا کی یہ کیفیت دیکھکر اُٹھی اور ایک طرف کو روانہ ہوئی ہمراہیون نے کہا کہ ملکہ کہان جاتی ہو دھوپ بہت ہی اِسی سبب سے تو یہان قیام کیا ہی اور تم دھوپ مین جاتی ہو غزالان نے کہا کہ جاؤنگی کہان تم اپنا بند و بست کرو مین صحرا کی سیر کرتی ہون مجھ سے بیٹھا نہین جاتا ہی کچھ حرارت سی معلوم ہوتی ہی اگر بیٹھی رہونگی تو زیادہ بخار آجائے گا پھر مجھ سے منزل مقصود کو نہ چلا جائے گا یہ کہکر ایک طرف کو روانہ ہوئی ٹہلتی ہوئی ایک سمت کو نکل گئی وہان جاکر دیکھا کہ ایک درۂ کوہ ہی مگر اُسمین ہر قسم کے پھول لگے ہوئے ہین اُسکے اندر سے یون خوشبو چلی آتی ہی جب جھونکا ہوا کا آتا ہی تو دماغ معطر ہو جاتا ہی روح کو تازگی ہوتی ہی یہ بلا خوف و خطر اُس درہ مین گئی اور جاکر اُس درہ کو گلہاے رنگا رنگ سے مملو پایا ایک چشمۂ آب بھی اُس درہ مین تھا اشجار میوہ دار بھی لگے ہوے تھے یہ اِدھر اُدھر اُس درہ کے پھرنے لگی گلون کی سیر کرنے لگی پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچی اِسنے دیکھا کہ ایک درخت انار کے نیچے ایک جوگی بیٹھا ہوا ہی اور اُسکے روبرو تھمک مین آگ روشن ہی کچھ پھول اُسکے روبرو ہر قسم کے تر و تازہ رکھے ہوے ہین ایک تنبورہ بھی اُسکے روبرو رکھا ہوا ہی وہ جوگی تہمت باندھے اور ایک کرتا پہنے ہی پیشانی پر قشقہ سیندور کا دیا ہوا ہی اور آگے کچھ اسباب سحر بھی رکھا ہوا ہی گھنور چندن کے لگے ہوے ہین مگر بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا ہی اور طرف آسمان کے دیکھتا ہی اور پھر پڑھنے لگتا ہی اِسنے جو اُس جوگی کو دیکھا تو یہ لوگ تو انکو بہت مانتے

ہین اور اُنکو اپنا مرشد جانتے ہین اِسکے خیال مین آیا کہ اِن جوگی کے پاس چلکر اِنسے کچھ اپنے حق مین دعا لے اور دریافت کر کہ تو جو براے مقابلہ مسلمانان جاتی ہی تو اُن پر ظفر پائیگی یا نہین اِنسے کوئی تعویذ وغیرہ لے تاکہ اُنپر فتح حاصل ہو بس یہ آہستہ آہستہ اُس جوگی کے قریب آئی اور ہاتھ باندھکر دست بستہ کھڑی ہوئی کہ اِس عرصہ مین اُس جوگی نے سر اُٹھاکر دیکھا اور اِسکو دیکھکر کہا کہ ای بچہ تو یہان کہان یہ مقام متبرک ہی یہان سامری وجمشید تشریف لاتے ہین اور سیر کرتے ہین یہ اُنکے سیر کا مقام ہی یہان سے جلدی چلی جا ورنہ وہ بہت ناراض ہونگے یہان کوئی آنے نہین پاتا ہی سواے میرے مین اُنکی طرف سے اِس مقام کا محافظ ہون مجکو حکم ہی کہ جو کوئی یہان آئے اُسکو ٹھہرنے نہ دینا اگر نہ مانے تو اُسکو سزا دینا مین یہان پانچ سو برس سے رہتا ہون سواے تیرے آج تک یہان کوئی نہین آیا بھاگ یہان سے ورنہ عذاب خداوندی مین مبتلا ہوگی آئندہ تجکو اختیار ہی مین نے سمجھا دیا یہ نہ کہنا کہ مجکو کسی نے منع نہین کیا غزالان یہ سُنکے دل مین خیال کرنے لگی کہ یہ بڑے برگزیدہ معلوم ہوتے ہین اِنکو روز سامری کی زیارت نصیب ہوتی ہی ہمنے تو نام سُنا ہی یہ تو اُنکی خدمت مین حاضر رہتے ہین اِنسے ضرور اپنی حاجت کو بیان کرنا چاہیے یہ خیال کرکے کہنے لگی کہ ای جوگی صاحب جو آپنے فرمایا بہت درست اور بجا ہی اِسمین کوئی شک نہین ہی مگر مین حاجتمند ہون مین آپ ایسے برگزیدہ کی تلاش مین تھی میرے مقدر سے آپ مجکو مل گئے ورنہ آپ کہان اور مین کہان نہ مین اِدھر آتی نہ اِس صحرا مین قیام کرتی نہ آپ سے ملاقات ہوتی یہ صرف کارخانۂ خداوندی ہی مین اب تو بغیر اپنا مطلب حاصل ہوے یہان سے نہ جاؤنگی مجکو اب کہان ایسا برگزیدہ شخص ملے گا جو کہ ہر روز سامری کی خدمت مین حاضر رہے اُسکو چھوڑ کر کہان جاؤن چاہے مجھپر عذاب خداوندی نازل ہو جاے کچھ ہو اگر آپ مجکو مار کر بھی نکالین گے تو مین نہ جاؤنگی مین اب کہان آپکو پاؤنگی ایسا شخص مجکو کہان نصیب ہوگا جو کہ سامری کی زیارت کرتا ہو مین نے صرف نام سُنا ہی اُنکا مذہب قبول کیا اُنکی کرامت سُنی آپ تو اُنکی کرامتین ہر روز دیکھتے ہونگے آپ جو جسکے واسطے کہہ دینگے وہ ہو جائے گا آپکو واسطہ اور قسم ہی خداوند جمشید کی اور صدقہ سامری کا میری آرزو بر لائیے جب اُس جوگی نے دیکھا کہ یہ تیری بہت مرید ہو گئی اب جو تو کہے گا یہ وہ کرے گی تو اُسوقت کہا کہ اچھا ای بچہ تو اپنا مطلب بیان کر جلدی کہین ایسا نہو کہ خداوند آجائین تو بڑی خرابی ہو مین سنون تو کہ تیری آرزو کیا ہی میرے امکان مین اُسکا پورا کرنا ہی بھی یا نہین غزالان نے عرض کیا کہ ای جوگی صاحب پہلے تو آرزو میری یہ ہی کہ خداوند کی خدمت مین عرض کر دیجیے گا کہ میری عمر مین ترقی کر دین مجکو وہ حسن عنایت فرمائین کہ کسی کو نہ دیا ہو دوسرے میری آرزو یہ ہی کہ آپ یہ فرمائیے کہ مین لشکر اسلام سے مقابلہ کو بحکم سمندر جادو جاتی ہون یہ فرمائیے کہ مین اُنپر ظفریاب ہونگی یا نہین اگر نہون تو آپ میری مدد کرین کوئی ایسی تدبیر بتائیے کہ مین اُن سبکے اوپر غالب آؤن وہ سبکے سب دشمن سامری وجمشید ہین اُنکے بندون کو قتل کرتے ہین مین اُنکے مقابلہ کو جاتی ہون یہ جو اُسنے کہا تو جوگی صاحب کا چہرہ لال ہو گیا اور برہم ہو کر کہنے لگے کہ او چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ یہان تو نے خداے نادیدہ

گی پرستش کرنے والون کا نام لیا ارے یہ وہ مقام ہی کہ جہان اُنکا نام نہین لیا جاتا ہی تو ایسی
گستاخ ہوئی کہ میرے روبرو اُن لوگون کا نام لیا ای چھوکری یہ تو نہین جانتی ہی کہ وہ سبکے سب خداوند
کے پیارے بندے ہین جو وہ کہتے ہین خداوند اُسکو گوارہ کرتے ہین پھر مین کیونکر اُنکے قتل کی
تدبیر بتاؤن مین بھی خداوند کے عذاب مین مبتلا ہون یہ تو مجھسے کبھی نہوگا ارے تو کبھی اُنکے
مقابلہ کو نہ جانا اُنپر ظفر نہ پائے گی سچ کہا تھا خداوند نے کہ کل یہان ایک لڑکی اس صورت کی آئے گی
وہ تجھسے ایسے سوال کرے گی تو اُس سے کہنا کہ تیری وہ آرزو پوری ہوگی کہ تیری عمر مین ترقی ہوگی
تیرا حسن و جمال زیادہ ہوگا مگر یہ جو تیرے دل مین خیال ہی کہ مین خدا پرستون پر ظفر پاؤن تو بالکل
بیکار ہی تو جس قصد سے ملک سمندر یہ سے چلی ہی وہ کبھی نہوگا تو واپس جا اور یہ پھول دے گئے
ہین کہ یہ اُسکو دیدینا کہ وہ اسکو کھالے اُسکی عمر اور حسن اسکے کھانے سے زیادہ ہوگا اور
وہ کبھی نہ مرے گی جبتک کہ ہم اُسکو یاد نہ کرینگے یہ سُنکے غزالان نے کہا کہ جوگی صاحب کوئی تو
ایسی تدبیر بتائیے کہ مین اُنپر غالب آؤن گو مین قتل نہ کرونگی صرف گرفتار کرکے اُنکو اسکی سزا
دونگی کہ اُنھون نے میرے باپ کو قتل کیا ہی اور مجکو یتیم کیا ہی اسی غصہ مین مین اُنکے
مقابلہ کو جاتی ہون ورنہ مین کبھی نہ جاتی جوگی صاحب نے کہا کہ ہان یہ بھی کہا تھا کہ وہ
یہ بھی کہے گی اور تمکو بہت عاجز کرے گی مجھے تیرا نام بھی بتایا تھا مین اسوقت تیری باتون
سے بھول گیا ہون تیرے باپ کا بھی نام اپنی زبان سے فرمایا تھا اُنکا بھی نام بھولا
ہوا ہون بیٹ مین ہی زبان پر نہین آتا ہی غزالان نے کہا کہ میرے باپ کو سب
آفتاب جادو کہتے ہین جیسے ہی آفت اُسکے مُنھ سے نکلا جوگی صاحب نے کہا کہ یاد آگیا
آفتاب جادو والی لڑکی وہ تو ہروقت خدمت مین سامری کے رہتے ہین اُنکی سامری
بڑی خاطر کرتے ہین ارے تو آفتاب جادو کی لڑکی ہی آ میرے پاس ارے میرے اور
اُنکے تو بڑی ملاقات ہی معلوم ہوا کہ وہ تیرا ہی ذکر کرتے ہین کہ پردۂ دنیا پر مین ایک
لڑکی کو چھوڑ آیا ہون وہ مجھسے بہت محبت کرتی تھی مین اُسکو چاہتا تھا مگر کیا کرون
کہ سامری نے یہان طلب کرلیا مین چلا آیا ورنہ میرا دل اُسکو چھوڑکر آنے کو نہین چاہتا
تھا حکم سے خداوند کے مجبور ہوگیا جب یہ سامری نے کہا کہ لڑکی تیرے پاس کل اس
درہ مین آئے گی تو تیرے باپ نے سامری سے دریافت کیا کہ وہ کون لڑکی ہی سامری
نے فرمایا وہ تیری لڑکی ہی سمندر جادو کے حکم سے خدا پرستون کے مقابلہ کو جاتی
ہی جنکے مقابلہ کو تو گیا تھا آخر کو مین نے عاجز ہوکر تجکو اپنے پاس بلا لیا یہ بھی اُنکے مقابلہ کو
جاتی ہی اس سے کچھ نہوگا بیکار ذلیل ہوگی کل وہ ادھر سے جائے گی کیونکہ دوپہر ہوگی وہ
اس صحرا مین اُترے گی اس درۂ کوہ مین آئے گی میرے ملازم سے یہ سوال کرے گی
تو مین نے اُسکے پہلے سوال کا تو جواب دیدیا کہ اُسکی عمر بھی بڑھادی حسن بھی زیادہ
کردیا پھلا مین کیونکر اُسکو خدا پرستون پر غالب کرون وہ بھی تو میرے بندے ہین گو اسوقت
مجھسے منحرف ہوگئے ہین مگر میرے عدل کے خلاف ہی جو مین اُسکو اُنپر غالب رہنے دون تو مین
اپنے بندون کی جان لون اس سے بہتر یہ ہی کہ وہ واپس چلی جائے جب تیرے باپ نے
بہت سفارش کی تو سامری نے مجھسے فرمایا کہ کل جب وہ لڑکی آئے گی تو پہلے تو بہت

ڈرانا اور جب وہ نہ مانے تو یہ پھول اور یہ کاغذ اُسکو دیدینا اور کہنا کہ جا سبب خدا پرستون کے
تو نہین غالب آئے گی ہان اُنپر جنھون نے تیرے باپ کو قتل کیا ہی غالب آئے گی مگر اُنکو قتل نکرنا اسکا
خیال رہے صرف اُنکو قید کر لینا اور کہنا کہ اس کاغذ مین اُنکے گرفتار کرنے کی ترکیب تحریر ہی بلکہ
تم اپنے سامنے اُس سے کہنا کہ وہ کاغذ کھولکر پڑھے جو کوئی بات اُسکی سمجھ مین نہ آئے تم اُسکو بتا دینا مین نے
وہ کاغذ اور پھول لے لیے اور دل مین خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا سامری فرماتے ہین یہان تو آج تک
کوئی نہین آیا وہ کیونکر آئے گی سامری تو چلے گئے مین رات بھر اس فکر مین سویا نہین یہانتک
کہ صبح ہو گئی صبح سے اس مقام پر بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا کہ تو آئی سب باتین تو مین نے اسی
لڑکی کی تجھ مین پائین مگر تو نے نام نہ بتایا اگر تو اپنا نام بھی بتا دے تو مجھکو یقین آجائے مین وہ
دونون چیزین تجھکو دیدون اور خیال کرلون کہ تو ہی ہی جو اُس جوگی نے کہا تو غزالان نے
کہا کہ مجھکو ملکہ غزالان آہوچشم کہتے ہین جوگی صاحب کہنے لگے کہ ہان یہی تو سامری نے
بھی فرمایا تھا لے اپنی امانت لے یہ کہکر وہ پھول جسکو کہ سامری کا دیا ہوا کہا تھا سینہ سے
نکالا اور ایک پرچہ کاغذ کا بھی اُس کرتے کی جیب مین کہ تھا وہ نکالا وہ پھول گلاب کا تھا ایسا پیارا
اُسکا رنگ تھا وہ غزالان کو دیا اور وہ پرچہ کاغذ کا غزالان ایسی محو ہوئی اور وہان
کی خوشبو نے اُسکو ایسا بیخود کر دیا کہ وہ یہ دریافت کرنا بھول گئی کہ یہ امر واقعی ہی یا کوئی مکر ہی
شاید کسی عیار نے مکر نہ کیا ہو اور اُس جوگی نے بھی ایسی باتین کہین کہ مکر کا گمان تک بھی
نہین ہو سکتا ہی فوراً وہ پھول جوگی سے لیکر کھا گئی اور وہ پرچہ کاغذ لیکر اُسکو کھولا اُدھر اُسکا
لفافہ چاک کیا کیونکہ وہ ملفوف تھا اُسمین سے دھوان یا غبار اُڑا اور اُسکے دماغ مین
پہونچا فوراً اُسنے اپنا اثر کیا اُدھر اُس پھول کا گل کھلا پھر نگوڑی اُسکی بھی زہر ہلاہل کے برابر ہوگئی
فوراً چھینک آئی یہ بیہوش ہو کر گری انھون نے تمام سامان جوگ الگ کیا اور اُٹھاکر اُسکو
دونون ہاتھون پر رکھا اور آہستہ لٹا دیا اور نعرہ کیا کہ منم مہتر قِران ثالث بوان عیاری
کرتے ہین ہان لکانہ تو لشکر اسلام سے مقابلہ کو جاتی تھی اور ہم سے اُسکی تدبیر پوچھتی تھی
دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون تو جاتی کہان ہی وہان جا کر سحر کرکے تمام لشکر کو پریشان
کرتی اب تجھکو لشکر اسلام سے مقابلہ کرنے کا مزا معلوم ہوا ہوگا یہ کہکر اُسکی زبان مین سوزن
دی اور قصد کیا کہ قتل کرون خنجر لیکر چلے تھے کہ خیال آیا یہ کیا غضب کرتے ہو اسکے
ہمراہی تو بیرون درہ اُترے ہوئے ہین سب ساحر ہین جب اسکے مرنے کی علامت بلند
ہوگی تو وہ سبکے سب اندر درہ کے آئینگے اُسوقت تم گرفتار ہو جاؤ گے اور سوائے
افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا اسکو لشکر مین لیچلو خواجہ کے سپرد کرو جو اُنکا جی چاہے وہ اسکے
ساتھ سلوک کرینگے دوسرے یہ امر بھی ہی کہ اگر مطیع اسلام ہو جائے تو اس سے بڑی مدد ملے گی
ساحرہ زبردست ہی واقف کار معلوم ہوتی ہی اسکا قتل کرنا صلاح نہین ہی یہ خیال کرکے
اُسکے قتل سے دستبردار ہوئے فکر کرنے لگے کیا تدبیر کرون ایک تدبیر خیال مین آئی اُسکو
ایک گوشہ مین پوشیدہ کر دیا آپ اور ایک درہ سے باہر اُس درہ کے آئے اُدھر کا حال
سُنیے کہ ایک ساحر اسکے ہمراہی کا کسی کام کو اُدھر گیا تھا اتفاق سے اُسکو پیشاب لگا وہ
بیٹھکر پیشاب کرنے لگا کہ یہ پہونچے انھون نے جو اُسکو دیکھا تو فوراً خیال مین آیا کہ اسکو

پکڑ لیجلو اسکو اُسکی صورت بنا کر قتل کر ڈالو پھر خیال آیا کہ اسکے مرنے کی بھی علامت ظاہر ہوگی
یہ بھی رائے اچھی نہین ہی یہ راہ کو کاٹ کر اور طرف کو نکل گئے اُدھر اک کسان بیٹھا ہوا
اپنا کھیت بچار رہا تھا اسکو انھون نے پسند کیا اُسکے عقب مین جا کر حباب مارکر اُسکو بیہوش کیا
اور اُسکو اُٹھا کر اُس درے مین لائے اور اُس کسان کو اُس ساحرہ کی صورت بنا کر سر کاٹ
ڈالا اُسکے کپڑے اسکو پہنا دیئے ایک پرچہ لکھکر اُسکے سر پر رکھ دیا اور یہ اسمین لکھا کہ ای ہمراہیان
غزالان اسکی لاش لیکر تم فوراً سمندریہ کو چلے جاؤ ورنہ تم بھی مثل اسکے قتل ہوگے سمندر جادو
سے کہہ دینا کہ کیون قضا آئی ہی بہتر یہ ہی کہ اہل اسلام کی اطاعت کرو ورنہ یہی حال تیرا بھی
ہوگا مین ہون قران ثالث عیار لشکر اسلام یہ پرچہ لکھکر رکھ دیا اور اُسکا پشتارہ باندھ کر
دوسری طرف سے لشکر اسلام کا راستہ لیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوئے کہ اب انکا حال پھر تحریر
ہوگا ناظرین کو معلوم ہو کہ مثل قران اول کے یہ بھی لشکر مین نہین رہتے ہین ہمیشہ صحرا مین رہا
کرتے ہین جب لشکر اسلام تقیینیہ پر آیا یہ اُسکے ہمراہ آئے تھے وہان تو مقابلہ ہوئے لگا یہ صحرا کو
چلے گئے رات کو آتے تھے خبر دریافت کرکے چلے جاتے تھے آج انکا گذر اس صحرا مین ہوا یہ یہان
بیٹھے ہوئے تھے کہ غزالان پہونچی انھون نے اُسکو دیکھا خیال کیا کہ عیاری کرو اور اسکو گرفتار
کرو یہ ضرور لشکر اسلام کے مقابلہ کو جاتی ہی یہ عیاری کی فکر مین اُس درہ مین چلے گئے
تھے کہ اس سے پوشیدہ ہوکر کوئی مکر کرو یہ ابھی فکر کر رہے تھے کہ وہ درے مین پہونچی بس یہ
عیاری انکے خیال مین آگئی جو کہ بیان ہوئی اُسکو گرفتار کرکے لے گئے کہ انکا حال آئندہ تحریر ہوگا

اب کچھ حال اُسکے ہمراہیونکا تحریر ہوتا ہی

کہ جب وہ سب کامون سے فرصت کر چکے اور یہ نہ آئی اور عرصہ ہوا تو انکو خیال آیا کہ چلکر
دیکھنا چاہیے کہ ملکہ درے مین کیا کر رہی ہین جو ابھی تک نہین آئی ہین چلکر دیکھنا چاہیے
کہ کیون دیر لگی وہ کہتی بھی تھین کہ مجکو حرارت سی معلوم ہوتی ہی کہین بخار تو نہین آگیا
ایسا نہو کہ اُسکے سبب سے کہین گر پڑی ہون بس یہ آپس مین گفتگو کرتے ہوئے چند ساحر
اُس درے کی طرف چلے اور داخل درہ ہوئے یہان آکر درے کو خوب گل وریاحین
سے آراستہ پایا یہ سیر کرنے لگے ملکہ کو بھی تلاش کرتے ہوئے اُدھر بھی جا نکلے کہ جہان پر اُس
کسان کی لاش پڑی تھی جو کہ ہمشکل غزالان تھا کہ ایک ساحر کی نگاہ اُس لاش پر پڑی دوڑ کر
قریب اُس لاش کے آیا کیا دیکھتا ہی کہ ملکہ کی لاش پڑی ہی سر الگ ہی تن الگ ہی خون
گلے سے جاری ہی آنکھین مارے حسرت کے کھلی ہین جیسے کسی کو دیکھ رہی ہین سینے پر ایک
پرچہ کاغذ کا رکھا ہی اسنے اُسکو اُٹھا کر پڑھا وہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی
جب اسنے پرچہ پڑھا اسکو معلوم ہوا کہ ملکہ کو عیار لشکر اسلام قران نامے اس درے
مین قتل کر گیا اسنے اُن سب کو آواز دی کہ بھائیون کس کو تلاش کرتے ہو ملکہ تو یہان
قتل کی ہوئی پڑی ہین عیار لشکر اسلام قتل کر گیا ہمکو خبر بھی نہوئی ہائے کیا حسرت لاش
پر برستی ہی کیسی حسرت زدہ آنکھین کھلی ہین اس صدا کا دینا تھا کہ جسقدر ساحر اس درے
مین تھے سبکے سب اُس لاش کے پاس آئے اور لاش کو دیکھکر رونے لگے اُس ساحر ۲۰

نے وہ پرچہ پڑھکر سب کو سُنایا یہ بھی کسی نے نہ خیال کیا کہ آیا ملکہ مرد ہی یا عورت ہی ایسے بد حواس ہوئے کہ اُسی لاش مصنوعی کو اُٹھا کر درے سے باہر آئے مگر یہ حال تھا کہ گریبان چاک مُنہ پر خاک روتے ہوئے ہائے ملکہ وائے ملکہ کرتے ہوئے وہ جو ساحر بیرون درہ تھے اُنھون نے جو رونے کی صدا سُنی گھبرا گئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے دیکھا کہ وہ جو ساحر ملکہ کو درے میں تلاش کرنے گئے تھے وہی سب روتے ہوئے اور ہائے ملکہ وائے ملکہ کے نعرے کرتے ہوئے چلے آتے ہین اب تو اُنکے بھی حواس جاتے رہے خیال کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی یہ اسی فکر مین تھے کہ وہ سب کے سب اُس لاش کو لیکر اُنکے قریب آئے اب جو اُنھون نے لاش دیکھی تو یہ بھی نہ دریافت کیا کہ یہ کیا واقعہ ہی کچھ بیان تو کرو وہ بھی اُنکے ساتھ رونے لگے بہت غیر حال کیا آخر کو صلاح کرنے لگے کہ کیا کرنا چاہیے آیا لشکر اسلام کی طرف چلین یا سمندریہ کو واپس چلین جو سبکی رائے ہو ایک نے کہا کہ لشکر اسلام کی طرف چلکر کیا کرین جسکے ہمراہ آئے تھے اُسکا تو یہ حال ہوا اب کسکے ساتھ لشکر اسلام کو جائین سمندریہ کو چلو بادشاہ کو اس حال کی خبر کرین تاکہ وہ کوئی تدارک کرین آخر سکو یہی صلاح قرار پائی کہ سمندریہ کو واپس چلو بس اُسوقت ایک ارتھی بنائی اُسپر اُس لاش کو رکھا چار ساحرون نے اُسکو اُٹھایا جب چلنے لگے تو ایک نے کہا کہ بھائی یہ امر ہمارے خیال مین نہین آتا ہی کہ اتنی بڑی ساحرہ قتل ہوئی اور اُسکے مرنے کی کوئی علامت نہ ظاہر ہوئی اِسکا کیا سبب ہی دوسرے نے جواب دیا کہ بھائی ہم لوگ اپنے کام مین مصروف تھے اور وہ درے کے اندر قتل ہوئین مرنے کی علامت اُسی مقام پر ظاہر ہوئی ہوگی ہمکو نہ معلوم ہوئی کیونکہ کچھ اِسکا خیال بھی نہ تھا ہم سبکے سب کام کر رہے تھے اور باتین کرتے جاتے تھے اِس سبب سے نہ معلوم ہوا اُسنے کہا سچ کہتے ہو اچھا چلو اُسکا تخت بھی اُسی مقام پر چھوڑا آپ خاک اُڑاتے ہوئے اور روتے پیٹتے ہوئے سمندریہ کو روانہ ہوئے کہ اسکا حال پھر تحریر ہوگا جبکہ وقت آئے گا

اب چند کلمے داستان صاحبقران کے حال مین بیان کیے جاتے ہین اور قلم مانی رقم سے ترقی دی جاتی ہی

یہان کا حال سُنیے کہ جبکہ وہ پانچ روز گذر گئے اور چھٹا دن آیا تو اُسوقت صاحبقران دربار مین تشریف فرما تھے سب اہل دربار جمع تھے صاحبقران نے فرمایا کہ یقین خود پرست نے طبل جنگ نہ بجوایا پانچ دن بھی گذر گئے اب کب تک اُسکا انتظار کیا جائے آج اور دیکھکر کل کسی کو اُسکے پاس روانہ کیا جائے کہ یا تو طبل جنگ بجواؤ یا آن کر اطاعت کرو ہمکو دیر ہوتی ہی ملک سمندریہ پر جانے کی یا ہمکو راہ دو بادشاہ نے فرمایا کہ جو آپکی مرضی مین منع نہین کرتا ہون یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر یقین خود پرست بھی اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہی تمام درباری آکر جمع ہوئے حارث بھی اپنے دنگل پر آکر بیٹھا جب سب دربار جمع ہو چکا تو اُسوقت حارث نے یقین خود پرست سے کہا کہ ای بادشاہ پانچ دن گذر گئے آج چھٹا دن ہوا کہ آپ نے طبل جنگ نہین بجوایا

جب سے مین نے سنا ہی کہ ہر برے نے مذہب تصویر پرستی ترک کرکے خداے نادیدہ کی بندگی اختیار کی ہی تو اُسوقت سے مجکو بہت غصہ ہی مین یہ چاہتا ہون کہ اِن خداپرستون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالون انکی ہمراہی مین اِس ہر برے کے بھی ارے یہ کیسا تصویر پرست تھا کہ یون مسلمان ہو گیا مجکو معلوم ہو گیا کہ اِسنے اپنے کو جانکر گرفتار کرا دیا اِسی جوان کی محبت مین معلوم ہوتا ہی کہ ہر برا اُس جوان پر عاشق ہو گیا تھا اُسکے عشق مین اپنے کو گرفتار کرا دیا خیر مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا اب آپ طبل جنگ بجوائین یقین نے کہا کہ اچھا مین نے خیال کیا تھا کہ دو ایک دن اور ٹھہر جاؤن مگر اب تم کہتے ہو تمکو جلدی ہی مین آج ہی طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل جنگ بجے کل ہم لشکر اہل اسلام سے مقابلہ کرینگے یہ حکم دینا تھا کہ فوراً لشکر مین طبل جنگ بجا معلوم ہوا کہ کل لشکر اسلام سے مقابلہ ہوگا سامان جنگ درست ہونے لگا تیاری جنگ ہونے لگی ہر ایک اپنے آلات حرب وضرب کو درست کرنے لگا کوئی سنان نیزہ زہر مین بجھاتا تھا کوئی خنجر کی باڑھ دیکھتا تھا کوئی اپنی کمان کو درست کرتا تھا کوئی تلوار کو صیقل کرنے لگا کوئی تیر چھانٹ کر اچھے اچھے اپنے ترکش مین رکھنے لگا بڑے بڑے لڑاکے جینکے پیشے کسی نے اپنی زرہ کو درست کیا کسی نے اپنے خود کی درستی کی کوئی موزے پہنکر دیکھنے لگا کوئی چار آئینہ کی صفائی کرنے لگا جو بزدل تھے وہ دن ہی سے فکر گریز کرنے لگے بعض نے اپنے کو دیدہ و دانستہ بیمار بنا لیا کسی کو سر دست دست آنے لگے کسی کو اسہال ہو گیا اُس سے یہ حال ہوا کہ پلنگ پر سے اُٹھنا دشوار ہو گیا کوئی تپ محرقہ مین دیدہ و دانستہ مبتلا ہو گیا یہ تو حال تھا اُنکا جو کہ بزدل تھے اور جو کہ بالکل نامرد تھے برائے نام سپر و تلوار باندھے تھے صرف زندگی کے لیے سوار دن مین نوکری کر لی تھی اُنھون نے صداے طبل جنگ سنتے ہی اپنا بستر باندھا اور سامان سفر درست کیا نوکر کو بلا کر کہا کہ مرکب تو کس لاؤ مین گھر کو جاؤنگا اُسنے میان کا منھ دیکھا اور خاموش ہو رہا چلا آیا یہ اپنے ایک دوست کے پاس آئے اور کہا کہ بھائی لو ہم جاتے ہین افسوس کا مقام ہی کہ جب لڑائی کا وقت آیا تو ہمکو سفر درپیش ہوا اُسنے کہا کہ کہان جاتے ہو کہا کہ گھر کو جاتے ہین ابھی ابھی گھر سے لڑکے کا خط آیا ہی کہ آپکی خوشدامن بہت علیل ہین یعنی قریب مرگ ہین تو کچھ دنون کی مہلت لیکر چلے آئیے اُنکو دیکھ لیجیے ورنہ حسرت دیدار رہ جائے گی سواے افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا پھر یہ شکایت نہ فرمائیے گا کہ ہمکو اطلاع نہ دی بھائی گو کہ ایسے وقت مین یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا ہی مگر کیا کرون کہ سسرال کا واسطہ ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب عزیز یہ کہینگے کہ ساس تھین اُنکی علالت کی خبر بھی سنی مگر دیکھنے کو نہ آئے زوجہ کی مان تھین اگر اپنی مان ہوتین تو دوڑے ہوے چلے آتے بھائی اُن لوگون سے تو ہمیشہ کا ساتھ ہی اور یہ اپنی نوکری ہی اگر بن پڑی تو کی نہین دوسرے مقام پر چلے گئے یہ کوئی ہمیشہ کی پابندی نہین ہی ایسی حالت مین میرا جانا ضرور ہی بھلا تمھین بتاؤ کہ مین کیونکر نہ جاؤن اگر مین ایسے وقت مین شرکت نہ کرونگا تو کوئی میرا کیون شریک ہونے لگا اُسنے کہا تم سچ کہتے ہو دل مین کہا کہ میان جنگ سے منھ چرا کر جاتے ہو خیر جاؤ یہ ملکر اُس سے چلنے لگے تو کہا کہ بھائی میرا اتنا کام کرنا کہ اگر رسالدار مجکو دریافت کرین تو میری مجبوری ظاہر کر دینا مجکو اسقدر فرصت نہین ہی کہ اُنسے ملکے جاؤن اور تمھارا بستر تو قریب تھا اِس سبب

سے تمہارے پاس چلا آیا خیال کیا کہ جب تک جاکر مرکب کسکر لائے مین تم سے مل آؤن اب وہ
مرکب ایکر آگیا ہوگا مین یہ چاہتا ہون کہ سویرے سے نکل جاؤن کہ آج ہی کہین منزل کرون تاکہ
کل شام تک مکان پر پہونچ جاؤن اُسنے کہا کہ جاؤ مین خوب اچھی طرح سمجھا اگر کہو دونگا تم اطمینان
رکھو یہ سُنکے وہ وہان سے اپنے مقام پر آئے یہان جاکر مرکب لیے کھڑا تھا آتے ہی مرکب پر
سوار ہوے اسباب اپنا دوسرے مرکب پر رکھا چاکر سے کہا کہ اگر تیرا جی چاہے تو میرے ساتھ آ
ورنہ جب مین آؤنگا تو پھر تجکو تلاش کر لونگا اُسنے خیال کیا کہ میان تو جنگ سے منہ چھپا کر
جاتے ہین مین ایسے نامرد کی نوکری نہین کرتا ہون اگر میری تقدیر مین نوکری ہی اور مل جائے گی جانے
بھی دو اُسنے کہا کہ میان جب آپ گھر سے آئیے گا تو پھر مین آپکے پاس چلا آؤنگا اب مین بھی مکان کو
جاتا ہون یہ کہکر نوکر اپنے مقام پر آیا میان گھوڑا اُٹھاکر ایک طرف کو پشت لشکر کی طرف سے
روانہ ہوے دل مین کہتے ہوے چلے کہ خوب جان بچی یہان تو ہر روز کی جنگ ہو گی ہمنے خیال
کیا تھا کہ کبھی برسوین چھٹے جنگ ہوا کرے گی نہ یہ کہ دن رات کی جنگ کون یہان رہکر اپنی
جان دے ایسی نوکری سے تو فاقے کرکے مرنا بہتر ہی اُس مرنے مین یہ تو ہوگا کہ سب عزیز تو اپنے اپنے
پاس ہونگے لوگ روئین گے تو مردہ تو روشن ہوگا کوئی بھائی کہکر روئے گا کوئی باپ کہکر کوئی فرزند
کہکر روئے گا تو اُسوقت یہ تو معلوم ہوگا کہ فلان شخص مرگیا ہی اہل محلہ بھی افسوس کرینگے اور
یہان کے مرنے سے کیا حاصل ہوگا گوشت درندے کھا جائینگے کوئی یہ بھی نہ خیال کریگا کہ کون
مرگیا اور کون نہ مرا ایسے ایسے خیال کرتے ہوے چلے جاتے تھے جو کہ نامرد اور بے غیرت
تھے اُنکا تو یہ حال تھا جو کہ تحریر ہوا اور جو کہ صرف نامرد تھے مگر قدرے غیرت رکھتے تھے اُنھون
نے یہ تدبیر کی تھی کہ سب اسباب تو کسکے رکھ دیا تھا اور اِس انتظار مین تھے کہ شام ہو جائے
اور دوپہر رات آئے تو یہان سے نکل چلین اور جو بہادر تھے وہ خوش ہو رہے تھے کہ کل
جنگ ہوگی خوشی خوشی لشکر مین پھر رہے تھے اُدھر طبل جنگ بج رہا تھا یہان تو یہ حال ہی
اُدھر لشکر اسلام کا یہ حال ہی کہ دربار آراستہ ہی وہی تقریر ہو رہی ہی جو کہ قبل مین بیان ہوئی
کہ اتنے مین ہرکارے خبر لوا اخت طبل جنگ لیکر حاضر دربار ہوے اور یون عرض کرنے لگے
کہ شہنشاہ عالیجاہ کی عمر دراز ہو دشمن پائمال ترقی پر ستارۂ اوج واقبال ہو لشکر حریف مین
آج طبل جنگ بجا ہی گو کہ ابھی بیقین خود پرست کا قصد نہ تھا مگر حارث کے کہنے سے اُسنے
طبل جنگ بجوایا ہی اُسکا قصد ہی کہ کل میدان مین آکر حضور کے غلامون سے مقابلہ کرے
اور کینۂ آتش فساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی ہرکارے تو یہ خبر دیکر ادب سے سلام
کرکے رخصت ہوکر چلے گیے بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل رزم
بجے یہان بھی بحکم شاہی کوس حربی پر چوب پڑی یا صداے طبل جنگ تمام لشکر مین
پھیلی آواز سے نقارے کی تمام میدان جنگ گونج گیا اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ
ہوگا سبکے سب درستی اسباب جدال وقتال کرنے لگے تلوارین صیقل ہونے لگین بہادرون
کی بوڑیان درست ہونے لگین بعض تلوار رچرخ چڑھائی جانے لگی کہ جن سے عقل پیر فلک چرخ مین
آئے سپرین صفا کی گیین خنجرون کی دھار دیکھی جانے لگی کوئی کمان سینکتا رہا ہی لشکر کی دونون
طرف سے سامان جنگ کر رہے ہین جیسا کہ تحریر ہوا ابھی دونون بادشاہون نے دربار نہین

برخاست کیا ہی دربار آستہ ہی کہ بقین خودپرست نے تھوڑے عرصہ کے بعد دربار برخاست کیا اپنے خیمہ کو گیا ہر سردار دربار سے اٹھکر اپنے خیمے کو آیا سامان جنگ کرنے لگا حارث بھی اپنی بارگاہ مین آیا درستی حرب وضرب مین مصروف ہوا اُدھر بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا اور خیمہ خاص کو تشریف لیگئے صاحبقران اپنے خیمہ کو تشریف لے گئے ہر سردار اپنے اپنے مقام پر آیا اپنے خیمون مین بیٹھکر سامان جنگ کرنے لگا اسی طرح سے وہ دن تمام ہوا آفتاب عالمتاب سامان جنگ دیکھکر بخوف جنگ وجدال بہت جلد راہ طی کرکے کاشانۂ مغرب مین پنہان ہوا آمد آمد سلطان شب کی فلک نیلی پر بصد کر و فر شروع ہوئی وہ دھوپ کا ڈھلنا وہ طائرونکا اپنے آشیانون کو جانا وہ شفق کا پھولنا وہ دولون وقتون کا ملنا شفق جو آسمان پر پھولی ہوئی تھی تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ چہرۂ گردون بھی خبر جنگ سُنکر فرط خوشی سے لال ہوگیا ہی یا یہ کہ کشتون کے غم مین خون کے آنسو رو رہا ہی وہ ہلکی ہلکی دھوپ وہ شفق کیا بہار دیتی تھی وہ سبز سبز دشت وہ میدان کی وسعت وہ سبزہ رو ئیدہ گویا فرش مخمل کیا ہوا ہی جسکے عکس سے تمام صحرا سبز معلوم ہوتا تھا جب شفق کا عکس سرخ اُس گھاس پر یا درختون پر پڑتا تھا تو عجیب لطف حاصل ہوتا تھا ہر سردار اپنے خیمہ سے باہر نکلا ہوا اور کرسی پر بیٹھا ہوا آسمان و صحرا کا تماشا دیکھ رہا تھا صنعت کردگار کی تعریف زبان پر تھی کہ یکایک شام ہوگئی وہ سب سمان آنکھون سے پنہان ہوگیا ظلمت کا عالم تمام صحرا مین پھیل گیا لشکر مین ہر طرف چراغ روشن ہوگئے اُدھر فراش فلک نے چادر نور زمین پر بچھائی موذنون نے صدائے اللہ اکبر بلند کی ہر مرد دیندار کو فکر نماز ہوئی ملازمون نے پانی حاضر کیا سب وضو کرکے مصروف نماز ہوے اُدھر لشکر کفار مین سامانی ورد کی بجی تارے فلک اطلسی پر ظاہر ہوے شعر

شاہ خاور چلا آسمان پر سے ❊ اور بھبھوت اُسکا اپنے منھ پہ ملا
در انجم کھسکا جو اندر سے ❊ ماہ نے موتیون کو رکھ کیا

وہ تاریکی شب وہ کسی قدر چاند کی روشنی وہ ماہ تابان کا نکلنا وہ ہر طرف چراغون کا روشن ہونا بسبب روشنی چراغان کے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گویا شب برات ہی تمام صحرا روشن تھا فلک بسبب انجم کے جگمگ کر رہا تھا زمین پر جو چاندنی پڑتی تھی تو ہر ذرہ نظر آتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر ستارے نکلے ہین اُس تاریکئی شب مین کلس بارگاہ جو چمکتا تھا اور اُسپر عکس ماہ جو پڑتا تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ دوسرا چاند پھر نکلا ہی زمین کو بھی چاند لگ گئے ہین کہ ایک پاس رات گذری طلایہ دونون لشکرون مین پھرنے لگا صدائے حاضر باش ناظر باش دونون جانب بلند ہوئی سردار اپنے اپنے خیمون مین جاکر بستر پر لیٹے آج دربار شب دونون بادشاہون نے نہین کیا اس خیال سے کہ کل صبح کو تو مقابلہ ہوگا سرداسب راحت سے یہ رات بسر کرلین صبح کو بہت تڑکے اٹھنا ہی کل دن بھر میدان جنگ مین بسر ہوگا یہان سردارون کا یہ حال ہی کہ شوق جنگ مین نیند نہین آتی ہی بستر پر کروٹین بدل رہے ہین یہ خوشی ہی کہ گویا شب عروسی ہی کیون نہو کہ کل عروس مرگ سے ہمکنار ہونگے اُسکی شادی ہی اُنکے نزدیک وہ شب شب برات سے زیادہ ہی یہ لوگ تو یون خوشی خوشی رات بسر کر رہے ہین اور جو بزدل ہین وہ فکر فرار کر رہے ہین اسی حالت مین وہ رات گذری سحر جنگ نے اپنا حجلۂ شب سے منھ نکالا بادشاہ خاور نقاب شب رُخ پر

سے دور کرکے حجلۂ مشرق سے برآمد ہوا اپنے نور عالم افروز سے جہان کو روشن کیا نسیم سحری نے
چلکر گلہاے سربستہ کو وا کیا اُنکی خوشبو سے تمام باغ معطر ہوگئے غنچے رخ سحر دیکھکر مسکرانے لگے
بلبلین گلون کے پہلو مین بیٹھکر قہقہہ زنی کرنے لگین باد صبا اٹھلا اٹھلا کر چلنے لگی بلون کو پائمال
کرنے لگی بلبلین گلون کے بوسے لینے لگین عالم وجد مین کبھی اس شاخ پر کبھی اُس شاخ درخت پر
پہلوے گل مین شگفتہ ہین کیونکہ گل جو بکثرت ہین تو انکو ایک جا قرار نہین ہی قمریان اپنے آشیانون
سے نکلی ہوئی شمشاد پر بیٹھی ہوئی یا ہو یا ہو کی صدا دے رہی ہین ایک جانب سرو پر فاختہ
بیٹھی ہوئی کو کو کر رہی ہی نہرون سے باغبان تھالۂ اشجار مین پانی دے رہے ہین زمین پر
جو روش پٹری بنی ہی تو آسپر یہ عالم ہی کہ گویا چھڑکاؤ کیا ہوا ہی رات کو جو اوس گری ہی اُسکے
سبب سے اشجار کے تھالون مین گلون کا انبار ہی کسی جا اثمار درخت پڑے ہین دیوار باغ پر
طاؤسان باغ کا مجمع ہی کوئی مست ہوکر رقص کر رہا ہی کوئی بلبل رہا ہی باغون کا تو یہ حال ہی
صحرا مین اس سے زیادہ کیفیت ہوگیاہ سبز بکثرت ہی دور تک سوا سبزہ کے کچھ نظر
نہین آتا ہی یہ قدرت خالق اکبر ہی کہ اُس سبزے پر ہوا بھی آہستہ قدم رکھتی ہی اس خیال سے
کہ کہین پائمال نہو اشجار صحرا پر طائران صحرا بیٹھے ہوے حمد خالق کون و مکان و صانع
زمین و زمان کر رہے ہین گلہاے خودرو مہک رہے ہین کسان گیہون مین پانی دے رہے
ہین اُوس کے قطرے جو سبزے پر پڑے ہین تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ گوہر آبدار فرش مخمل سبز پر
غلطان ہین ایک جانب دریا رواں ہی اُسکے کنارے قاز قرقرے بیٹھے ہوے ہین
لہرین اُسکی بسبب ہوا کے بلند ہو ہو کر گر رہی ہین جانوران آبی تماشاے صحرا دیکھنے کو بالاے
آب چلے آتے ہین اور شناوری کر رہے ہین ہنگام سحر جو ہر ذی روح و غیر ذی روح یاد
الٰہی کر رہا ہی اشجار ہر مرتبہ جھوم کر زمین پر سجدہ کرتے ہین وہ اپنے پیدا کرنے والے کو
پہچانتے ہین اُسکے ادائے شکر مین بسبب کثرت اثمار کے سر بسجود ہین اُدھر جو آثار سحر موذنون
نے فلک پر پائے اور سپیدی سحر ہی افق مشرق سے ظاہر ہوئی اور ماہ فلک
اپنے عبادت خانے کو مع اپنے ہمراہیون کے روانہ ہوا اور آمد آمد شاہ خاور
کی ہوئی تو موذنون نے اُٹھکر صوت اللہ اکبر بلند کی بالحان خوش اذان دینے
لگے تمام لشکر مین جو یہ صداے اذان پھیلی تو سب گھبرا گھبرا کر اپنے بستردن سے
اُٹھے اور امور ضروری سے فراغت کرکے نماز مین مشغول ہوے اُدھر صاحبقران کے
قدم مبارک پر خادم نے ہاتھ رکھا کہ آنکھ کھلی فرمایا کیا ہی خیر تو ہی عرض کیا کہ نماز کا
وقت قریب ہی بیدار ہوجیے دوگانۂ خالق ادا فرمائیے آج دن مقابلہ کا ہی لشکر حریف
مین طبل جنگ شب کو بج چکا ہی یہ سُنکے صاحبقران بیدار ہوے خادم نے آب براے
وضو حاضر کیا وضو کرکے مسجد خاص مین تشریف لائے اور بندگی خالق ادا کرنے لگے
اُدھر محل مین ظل اللہ یعنی جہان پناہ بادشاہ جمجاہ کو خواصون نے بیدار کیا وہ بھی
نماز مین مشغول ہوے یہان اہل لشکر نے نماز وغیرہ سے فرصت کرکے جنگ پر کمر کسی
ہر ایک اپنے سردار کے خیمہ کے در پر آکر حاضر ہوا سائیسون نے اصطبل سے مرکبان
بادرفتار کو زین و لجام سے درست کرکے حاضر در خیمہ کیا کہ اس عرصے مین وہ

مشتاق جنگ بصد امنگ اپنے خالق کی بندگی کرکے خیمہ کے باہر آئے ہر ایک کی سپاہ نے
اپنے اپنے سردار کو مجرا کیا وہ سردار سب کے سب مجرا لیکر مرکبون پر سوار ہوئے اور طرف
در دولت کے ہوا کھاتے ہوئے اور صحرا کی فضا اور بہار دیکھتے ہوئے چلے سپاہ کو طرف میدان
مصاف کے روانہ کیا آپ در دولت پر آکر مرکبون پر سے اُتر کر ٹہلنے لگے بند قبا کے ان کے
کھول دیئے سینے کشادہ کر دیے ہوائے جنگ کے مشتاق ہو کر پھرنے لگے بعض نے کمانون
مین تیر جوڑے تودے خاک کے بنائے تیر اندازی کرنے لگے کوئی گرز ہلانے لگا کوئی سیف
زبان سیف کے ہاتھ نکالنے لگا کوئی مسکرا مسکرا کر میدان جنگ کا ذکر کرنے لگا کوئی کہنے لگا کہ
خدا کرے آج جنگ مغلوبہ ہو تو کچھ ہاتھ کی صفائی کا حال کھلے بہت دن ہوئے کہ جنگ مغلوبہ
نہین ہوئی کوئی کہنے لگا کہ اگر جنگ مغلوبہ ہوگی تو مین آج کشتون کے انبار اور لاشون
کے ڈھیر لگا دونگا ہزارون کو ضرب گرز سے پیوند زمین کردونگا کوئی بولا کہ مین سو سو
دو دو سو کو ایک بار نیزے مین کونچ کونچ کر اُٹھا لونگا اور زمین پر مار کر نقش زمین
کردونگا یہان سردار باہم یہ گفتگو کر رہے ہین وہان بادشاہ و صاحبقران نماز مین
مصروف ہین اُدھر لشکر کفار مین بھی آثار سحر دیکھکر صبح کی نوبت بجنے لگی وہ صبح کا وقت وہ
سہانی سہانی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نوازون کا بھیرون مین اس غزل کا مست ہو کر گانا غزل

کیا بلا نازل ہوئی بیتاب کیونکر ہو گیا	دل مرا آشفتہ زلف معنبر ہو گیا	آئینہ رو نے لب بام آکے دکھلائی جو شکل
کوئی حیران ہوگیا اور کوئی ششدر ہو گیا	ایک بوسے کی طلب پر یہ سزا لازم نہین	کسلیے خنجر بکف ترک ستمگر ہو گیا
پہلے آثار محبت مطلقاً ظاہر نہ تھے	سخت حیرت ہے کہ یہ آزار کیونکر ہو گیا	فاتحہ خوانی کو تربت پر جو آیا گلبدن
سر بسر میرا مشام جان معطر ہو گیا	بیکسی پر یہ مروت کی ہے کیون شاکر ہون	نامہ لیجانے پہ آمادہ کبوتر ہو گیا
کسقدر چمکا ہوا اُس مہر طلعت کا حُسن ہے	عکس جسپر پڑ گیا وہ ذرہ اختر ہو گیا	عارض پر نور کا جلجائیگا بوسہ مجھے
دوستو جسدن مرا یا ور مقدر ہو گیا	کیون نہ مجمع عاشقون کا در پہ اُنکے ہو رہے	حُسن کا شہرہ تمہارے اب گھر گھر ہو گیا
دور شاہ عشق کا اسقدر آیا عالم مین یا	وقت دارا ہو گیا عہد سکندر ہو گیا	

وہ صدا کا صحرا مین گونجنا عجب
لطف حاصل کرتا تھا رنگین مزاج و عاشق تن تو بیقرار ہوے جاتے تھے انکو دنیا و مافیہا کی خبر
نہ تھی کہ ہم کس عالم مین ہین کفار بھی اُٹھے اپنے طریقون کے موافق اپنے خداوندون کی بندگی
کرنے لگے جو خود پرست تھے وہ آئینہ روبرو رکھکر خود بینی کرنے لگے نعرے یا خداوند طبیعت مجردہ
کے بلند کیے جو کہ تصویر پرست تھے اور اُن تصویرون کو اپنا خالق تصور کرتے تھے وہ اُنکی یاد
مین شکل تصویر ہو کر رہ گئے تھے اُدھر اپنے خیمہ مین یقین خود پرست بیدار ہوا اور اپنی
پرستش کرکے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو کر طرف میدان جنگ کے روانہ ہو ہم بھی آتے ہین یہ
حکم چوبدار نے سردارون سے کہا سردارون نے سپاہ کو طرف وعدہ گاہ مصاف کے روانہ
کیا آپ آکر دربارگاہ یقین خود پرست کا انتظار کرنے لگے اس عرصہ مین حارث بھی اپنے
خیمہ سے مسلح و مکمل ہو کر نکلا خادم نے گردن حاضر کیا اُسپر سوار ہو کر طرف بارگاہ یقین
خود پرست کے آیا یہان دیکھا کہ سب سردار موجود ہین اُسکی سپاہ بھی اِسکے عقب مین
تھی اِسنے سپاہ کو تو حکم میدان مین جانے کا دیا آپ انھین سردارون کے ہمراہ ہو کر باتین
کرنے لگا اور آمد یقین خود پرست کا منتظر ہوا اُدھر صاحبقران کو خواجہ نے جا کر سجادے

پر سے اُٹھایا خادم نے صندوق اسلحہ حاضر کیا صاحبقران نے سلاح تن پر آراستہ کیے مسلح اور
مکمل ہو کر ہمراہ خواجہ کے مسجد سے برآمد ہوئے یہان ملازم خاص مرکب خاص کو لیے ہوئے
در مسجد پر حاضر تھا صاحبقران کو پہلے مجرا کیا صاحبقران نے سلام لیکر مرکب کی گردن یعنی
عیال پر ہاتھ رکھا اور انگشت شہادت سے یا فتاح اُسکی گردن پر لکھکر بعدہ سوار ہوئے
خواجہ نے گوشہ زین پوش پکڑ لیا صاحبقران مرکب کو خرامان خرامان لے چلے طرف در دولت
کے اور وہان تشریف لاکر قیام کیا سردارون نے صاحبقران کو جو آتے ہوئے دیکھا
تو سب اپنے اپنے قاعدے سے استادہ ہوگئے صاحبقران کو سلام کیا صاحبقران نے
سبکے سلام کا جواب دیا آپ بھی انھین سردارون مین آکر شامل ہوگئے مرکب پر سے
کود پڑے جاکر لئے زین پوش بچھادیا آپ اُسپر تشریف فرما ہوئے جاکر مرکب ٹہلانے لگا
کیا اچھا معلوم ہوتا تھا دو ہر رنگ کی سردارون کی پوشاکین وہ وقت سحر اور دبدبہ دولت
پر سب کا جمع ہونا دو ایک سمت کو مرکبون کا ٹہلتے ہوئے نظر آنا یہ ثابت ہوتا تھا کہ ایک
باغ تر و تازہ ہر قسم کے گل و بوٹے سے آراستہ ہے کیون نہو وہ اُنکے گورے گورے چہرے
اُسپر ہتھیار لگائے ہوئے رخ اُنکے شوق جنگ سے لال لال خوشبو اُنکے کپڑون سے
بھینی بھینی چلی آتی تھی سبکے سب اشتیاق عروس مرگ مین دولہا بنے ہوئے کھڑے
تھے رخ اُنکے مثل آفتاب کے درخشان تھے گل عارض اُنکے گل سرخ کو شرمندہ کیے دیتے تھے
کیا بھلے لگتے تھے اُنکے شانون پر وہ آلات حرب و ضرب سبکے سب شوق جنگ مین جھوم رہے
تھے دلون مین کہہ رہے تھے کہ کہین جلدی ظل اللہ خدیو بارگاہ برآمد ہون ہم قبل لشکر کفار
کے میدان مین پہونچ جائین حریف کے لشکر کی آمد کا تماشا دیکھین یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا
صاحبقران ان سب کو دیکھکر مسکراتے تھے اور اُسکا شکریہ ادا کرتے تھے کہ تو نے مجھ
ایسے بندۂ ذلیل کو یہ مرتبۂ جلیل عنایت کیا اور ایسے سردار عطا فرمائے یہ تیری ذرہ پروری
و بندہ نوازی ہے ورنہ مین کہان اور اس لشکر کی صاحبقرانی کہان یہ مرتبہ انھین لوگون
کو سزاوار تھا جو کہ اسکے لائق تھے اور وہ خوب خوب تیری راہ مین جہاد کر گئے اب میری آبرو
تیرے ہاتھ ہے ایسا کر کہ مین بھی تیری راہ مین جہاد کرون اور کسی مقام پر میرے قدم
نہ ڈگین ہر بلا و مصیبت مین ثابت قدم رہون صاحبقران یہان یہ دعا فرما رہے ہین
اُدھر محل مین بادشاہ نے نماز سے فراغ حاصل کر کے خادمون کی جانب دیکھا انھون نے
کشتیان پوشاک کی حاضر کین بادشاہ جمجاہ دارا ابن جمشید نے پوشاک زیب تن فرمائی
اور تاج شاہی سر پر رکھا شمشیر الماس نگار دست زبردست مین لی اور اشارہ کیا کہ تخت
حاضر کرو کہاریان تخت لیکر حاضر ہوئین اُدھر محلدار نے خبر باہر پہونچائی کہ سب ہوشیار
ہو جاؤ حضور عالم تشریف لاتے ہین نقیبون نے یہ خبر سنکے صدا دی کہ سبکے سب قاعدے اور
ادب سے استادہ ہون ظل اللہ فلک بارگاہ برآمد ہوتے ہین یہ سننا تھا کہ سب سردار
مؤدب ہوگئے صفین باندھکر جلوخانے مین خاموش استادہ ہوئے کہ اس عرصہ مین لال پردہ
محل خاص کا چرخی پر کھنچا جلوس سواری باہر آنے لگا بعدہ تخت شاہی کہاریون کے دوش پر
اُسپر سلیمان بخت جلوہ گستر کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ عملہ واپس گیا سواری بادشاہ کی

جلو خانے مین آئے کہ خدام دردولت نے صداے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند کی سب سے پہلے صاحبقران کا مجرا ہوا عرض بیگی نے حسب قاعدہ بادشاہ سے عرض کیا بادشاہ نے سینے پر ہاتھ رکھا اس سے اشارہ یہ تھا کہ تمہاری جگہ ہمارے دل مین ہی پھر تو اور عزیزون کا سلام ہوا نبو نہ درا بند ہو گیا بعد عزیزون کے غیرون کی باری آئی بادشاہ سب کا سلام لیتے ہوے جلو خانے سے باہر تشریف لائے صاحبقران کو اشارہ فرمایا کہ سوار ہو دن بہت چڑھ گیا ہی کہین ایسا نہو کہ لشکر کفار میدان جنگ مین آگیا ہو تو خرابی ہو بس صاحبقران مرکب پر سوار ہوے پھر تو سب سردار سوار ہونے لگے تھوڑے عرصے مین وہ نہنگ بحر جرأت و بہادری مرکبون پر سوار ہو گئے اب سواری مثل باد بہاری کوچہ سلامت کو طی کر کے میدان مین آئے وہ نقیبون کی صدا وہ شہنا نوازون کا پیاری پیاری دُھنون مین اِس غزل عاشقانہ کا گانا غزل

شب مہتاب مین کیا کیا نہین فریاد کرتے ہین
تمہاری چاند سی صورت کو جب ہم یاد کرتے ہین

جو وصف چشم جانان مین کوئی مین شعر لکھتا ہون
لب تر کا ذکر کیا آکر ملائک بھی صاد کرتے ہین

ہوے ہین عشق کے بندے خدا کو بھولے بیٹھے ہین
نہین کچھ دھیان ایمان کا بتون کو یاد کرتے ہین

سوال وصل جب کرتا ہون تو کہتے ہین غیرون سے
خدا کی شان ہی کچھ آپ بھی ارشاد کرتے ہین

گلے پر پھیرتے ہین خنجر بران کو رک رک کے
دم قتل آہ سستی کسقدر جلاد کرتے ہین

قفس مکتب ہی بتینک و امدار اپنا ستم ہی
ستاتا ہی بہت جبدم گلستان یاد کرتے ہین

کھنچے گی اُس ستم ایجاد کی تصویر کب اُٹھیلے
عبث دعوی باطل مانی و بہزاد کرتے ہین

نہو تو ان بتون سے منتجی ای دل عنایت کا
ترحم کب کسی پر یہ ستم ایجاد کرتے ہین

جلا کر آہ سوزان سے قفس کو ہم نکل جاتے
مگر اسلام ابتک خاطر صیاد کرتے ہین

وہ ڈنکے کی صدا گوش گردون کے پار ہوئی جاتی تھی ادھر وہ مہر جہانتاب کا فلک پر نکلنا اور وہ دھوپ کا درختون پر پڑنا اُنکے برگون کا زبرجد اخضر کی طرح چمکنا بھلا معلوم ہوتا تھا بادشاہ و صاحبقران و سردار یہ سب تماشا دیکھتے ہوے میدان رزم مین پہونچے لشکر تو قبل سے آچکا تھا یہان باجے بج رہے تھے علم کھلے ہوے تھے کہ سواری بادشاہ کی پہونچی صفین بندھنے لگین کہ اودھر بھی آمد لشکر کفار شروع ہوئی وہ کالے کالے علم آنبز علامت کفر وہ جنگی باجے بجتے ہوے لشکر کفار بھی آپہونچا بمقابلہ لشکر اسلام کے آکر کھڑا ہوا سامنا آب و آتش کا ہوا کہ اتنے مین یقین خود پرست بھی مع سردارون کے اپنے لشکر مین آیا اودھر بھی صف آرا لگلے صف بندی کرنے لگے دونون طرف صف بندی ہوئی میمنہ و میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ سب آراستہ ہوا قلب لشکر مین تخت شاہی نے قرار لیا گرد تخت بادشاہ اسلام کے سات سو تاجدار کھڑے ہوے صاحبقران بمرتبہ صاحبقرانی چالیس قدم لشکر کے آگے زیر سایہ علم اژدہا پیکر استادہ ہوے ایک مرتبہ تمام لشکر کے علم کھل گئے باجے بجنے لگے میدان صداے کوس جنگی سے ہلنے لگا اودھر یقین خود پرست کا بھی تخت قلب مین قائم ہوا جب یہ سب بند و بست دونون طرف ہو چکا تو الموتیت تبرداروں نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل نگاہ تھے انکو قلم کر ڈالا بعدہ سقے نکلے اُنھون نے آب پاشی کر کے گرد و غبار کو بٹھا دیا دونون لشکرون سے نقیب

نکلے تقابت کرلے تھے اور کہنے لگے کہ ای جوانان اولوالعزم وای بہادران قوی جگر وای شیران بیشۂ رزم یہ دن نام آوری کا ہی آج وہ نام کرو کہ صفحۂ ہستی سے نام رستم و اسفندیار کا مثل حرف غلط کے مٹادو بموجب اس شعر کے شعر ای ناموران وہ کام کرنا + رستم سے نہو وہ کام کرنا یہ دن نام آوری کا ہی اپنے باپ دادا کے نام کو روشن کرو دیکھو تو وہ کیسے بہادر تھے کہ آج تک اُنکے افسانے زبان پر جاری ہین کیا نام کر گئے ہین کہ ہر ایک اُنکو ساتھ نیکی کے یاد کرتا ہی اور اُن لوگون کو خیال کرو جو کہ اس دنیاے بے ثبات مین حکومت کرتے تھے مگر وہ مال و متاع و حشمت و جاہ کچھ کام نہ آیا ایک چشم زدن مین ہاتھ جھاڑ کر دنیا سے چلے گئے اور وہ سب مال و متاع اورون کے حصے مین آیا جسکو کہ اُنھون نے کس محنت اور مشقت سے حاصل کیا تھا کیسے کیسے شاہون کو قتل کیا کیسے کیسے ظلم کیے مگر ایک آن مین دنیا سے ہاتھ اُٹھا کے چلے گئے سوائے دو گز کفن اور تھوڑی سی زمین کے کچھ ہاتھ نہ آیا سب زر و مال بیکار رہا زن و فرزند سے منھ موڑا اور سب کا ساتھ چھوڑا سوائے اعمال کے کوئی ساتھ نہ گیا اب یہ حال ہی کہ کوئی یہ بھی نہین جانتا ہی کہ اُنکی قبرین کہان ہین جو کوئی اُنپر فاتحہ پڑھے یا دو پھول چڑھائے یا ایک شمع قبر پر روشن کر دے وہ لوگ کہ جنکو موت کے نام سے خوف آتا تھا اگر کوئی مر بھی گیا تو اُنکے سامنے کوئی نام نہین لیتا تھا یا وہ خود خواب مرگ مین مبتلا ہین وہ لوگ جو کہ تاریکی سے گھبراتے تھے اور پریشان ہوتے تھے یا اب وہی قبر تاریک و تنگ مین پڑے ہوئے بستر خاک پر بغیر اوڑھنے اور بچھونے کے سو رہے ہین جنکو تنہائی پسند نہ تھی ہمیشہ پری جمالون اور حور وشون کے مجمع مین رہتے تھے کوئی پان دیتی تھی کسی سے کچھ اقرار تھا یا اب وہی بے یار و غمگسار بے مونس و یار و ہمدم گوشۂ قبر مین سیکڑون من خاک کے نیچے کفن سے منھ لپیٹے پڑے ہین سوائے عالم تنہائی کے کچھ نظر نہین آتا ہی وہ لوگ جو کہ عطر مٹی کا ملنا ناگوار جانتے تھے اور خاک سے پرہیز کرتے تھے یا وہی خاک مین ملے ہوئے ہین استخوان تک راکھ ہو گئے ہین جاے افسوس و مقام حسرت ہی کہ وہ لوگ جنکے سر پر ہمہ وقت چتر زری کا سایہ تھا اور ذرا سی گرمی آفتاب اُنکو گران گذرتی تھی یا اُنھین کی قبر پر اب دن بھر دھوپ پڑتی ہی شامیانہ تک نصیب نہین شامیانہ تو ایک بڑی چیز ہی سایۂ درخت تک نہین ہی حال نوشیروان ملک العادل کسرا کیسا حسرت خیز ہی کہ جو کہ ہفت کشور کا بادشاہ ہو آخر مین یہ حال ہو کہ ایک ملک بسر اوقات کے لیے مانگے مگر اُسپر بھی اُسکو حکومت نہ کرنا ملے دوست دشمن ہو جائین فرزند بہ بدی پیش آئین آخر اسی رنج و غم مین دنیا سے رحلت کرے اور شاہون کے حال کو خیال کر لو ایک کسرا پر کیا منحصر ہی جبکہ بادشاہون کا یہ حال ہو تو اُن لوگون کا کیا ذکر ہی کہ جو کہ عالم غربت مین بسر کرتے تھے ہمیشہ تکلیف دنیوی مین اُنکی گذری جب مر گئے تو کفن کو بھی محتاج رہے کسی نے خوف خدا کر کے لاش اُٹھا دی کسی تکیہ مین ترس کھا کر دفن کر دیا ایک گردش فلکی مین قبر تک باقی نرہی اُنپر تو اہل محلہ نے بھی ترس کھایا دفن کر دیا کفن بھی دیا اُسکے عزیز و اقربا جو کہ اُسکے پاس تھے وہ رووے مگر اُن لوگون کے حال پر عبرت کا مقام ہی کہ جو کہ عالم سفر مین تھے اور اس دنیاے فانی سے وہان سفر کر گئے صحرا کی خاک

کفن ہوئی شکم شیر و پلنگ لحد ہوئی کوئی رونے والا بھی نہ تھا کوئی اتنا بھی نہوگا کہ وقت جان کنی اُنکا سر زانو پر رکھے یا حالت نزع مین اُنکے پاس ہو کہ اُسکو یہ امید تو ہو کہ جب مر جاؤنگا تو یہ لوگ مجکو دفن کرینگے اور کفن دینگے اُسکی اُسوقت کیا حالت ہوتی ہوگی جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھتا ہوگا سوائے حسرت و یاس و تنہائی کے کچھ نظر نہ آتا ہوگا اُسکے دل پر کیا گذری ہوگی حاصل اسکا یہ ہی کہ جو کہ اِس دنیا مین آئے ہین وہ سفر کرینگے یہ دنیا ایک سرا ہی کہ مسافر آکر اُترا اور ایک عرصہ تک قیام کیا بعد اُسکے سفر کر گیا جو حالت سرا کی ہوتی ہی وہی حالت ہی غرضکہ اِس سرا مین کسی کو قیام نہین ہی خواہ شاہ ہو خواہ گدا ہو خواہ اپنے مکان مین ہو خواہ عالم سفر مین خواہ کوئی پاس ہو خواہ تنہائی ہو جب طلب آئی چلے گئے پھر ایک پل نہ رک سکے سب کی راہ ایک ہی صرف دنیا کا پس و بیش ہی یہان یہ ہی کہ یہ بادشاہ ہی اور وہ گدا ہی اُس بادشاہ حقیقی کے نزدیک دونون کا مرتبہ ایک ہی اور دونون کا مقام قیام تا زمانۂ قیامت ایک ہی صرف دنیا کی باتین ہین جبکہ وہ فرما چکا ہی کہ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ٭ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تو اسمین بھی فرق نہوگا کوئی آج سفر کرے گا کوئی کل بموجب آیۂ وافی ہدایہ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ جب تک وقت اجل نہین آتا ہی تو کوئی نہین مرتا ہی بقول شاعر شعر

روزے کہ قضا باشد در وزے کہ قضا نیست ٭ روزے کہ قضا نیست در و مرگ روا نیست

جبکہ یہ بات ہی تو کیون موت سے خوف کرو جبکہ یہان قیام نہین ہی تو پھر کیون نہ نام نیک پیدا کرے جو کہ ہمیشہ کے واسطے باقی رہے یہ تو ظاہر ہی کہ نام نیک رہ جاتا ہی تو ای بہادرو تم وہ آج کام کرو کہ تمھارا بھی نام اِس صفحۂ ہستی پر مثل رستم و سہراب کے باقی رہے آج وہ جنگ مین کوشش کرو کہ کفار بھی یاد کرین کھیت سے قدم باہر نہو کچھ خوف نہ کرو آخر مرنا ہی اول مرنا ہی پھر غازیون مین کیون نہ اپنے کو شمار کراؤ تا کہ اِس جنگ کا صلہ پاؤ جبکہ یہ یقین ہی کہ سوائے اُس خالق یکتا کے کوئی نہین باقی رہے گا سب فنا ہونگے بقول شاعر شعر

فقط تو ہی ہی یا اللہ باقی ٭ نہین رہتے گدا و شاہ باقی ٭ بقا تجکو ہی اور سب کو فنا ہی ٭ بگڑنے کو گھروندا یہ بنا ہی ٭

یون جو نقیبون نے بیان کیا تو یہ حالت ہوئی کہ سب کی نظرون مین صورت عروس مرگ نظر آنے لگی سب کے رخون پر بشاشت سی ہو گئی چہرے جوش شجاعت سے سرخ ہو گئے رحیق جرأت نے اپنا رنگ دکھایا سب کو جوش جرأت دلایا یہی قصد ہوا کہ مرکب بڑھا کر لشکر پر جا پڑین اور بیقین خود پرست کو مع اُسکے لشکر کے تباہ کر دین یہ خیال کر کے مرکبون کو صف سے نکالنے کا قصد کیا کہ صاحبقران کا خیال آ گیا سب پاس ادب سے رک گئے مگر دل سینون مین بچین تھے مرکب تہ ران بیقراری کرتے تھے جب یہ نوبت بہم پہونچی تو سب نے مرکبون کو روکا اور فرط جرأت سے جھوم کر رہ گئے یہی خیال آیا کہ سبقت کرنا ہمارا طریقہ نہین ہی اُدھر نقیب نقابت کر کے لشکر مین چلے گئے صفون پر سناٹا سا ہو گیا باوصفیکہ ایک کرور کے قریب اُس صحرا مین اُسوقت آدمی تھے مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ شہر خاموشان ہی کسی کی سانس لینے کی بھی تو آواز نہ آتی تھی سب کی نگاہون مین بے ثباتی دنیا پھر رہی تھی دنیا کی جانب سے سب کے

قلب خالی تھے جو نامرد و بزدلے تھے اُنکو بھی جوش آگیا تھا وہ بھی مرنے پر تیار تھے ایسی تاثیر اُسوقت اُنکی تقریر میں تھی کہ سب موت کو اپنے قریب سمجھے ہوئے تھے اور چشم حیرت سے ہر سو نگران تھے اور دیکھ رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی میں جان نہیں ہے سب بے حس تھے کسی اعضا کو حرکت نہ تھی اُسوقت لشکر کی عجیب حالت تھی گویا دونوں لشکروں کے سروں پر جانور بیٹھے ہوئے تھے کہ جنکے خوف سے حرکت نہیں کرسکتے تھے کوئی دو تین لحظہ یہی حالت رہی بعد اسکے یہ ہوا کہ اب سب کو ہوش آیا وہ اثر اُنکی تقریر کا کم ہوا یقین خود پرست کے لشکر کے کل علم جلوہ گر ہوئے اور علمہائے تصویر پرستان بھی ہلے دیکھا سب نے کہ اپنی صف سے حارث گرگدن سوار نے اپنے گرگدن کو صف سے نکالا اور ایک نظر لشکر اسلام کو دیکھا قریب تخت یقین خود پرست آیا اور عرض کیا کہ بڑی دیر ہوگئی ہے صف آرائی بھی ہو چکی نقیب بھی آداب کرچکے اب مجکو اجازت ملے تاکہ مین جا کر خدا پرستون سے مقابلہ کرون اور اپنا ہنر جنگ دکھاؤن یقین خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ سپرد کیا تمکو خداوند طبیعت مجرد کے یہ سُنکے حارث نے اپنے گرگدن کو مہمیز کیا اور لشکر سے نکلکر میدان مین آیا خوب سراپا میدان کا دکھایا بڑی دیر تک نیزہ ہلایا کیا تلوار کے ہاتھ نکالے جب آپ بھی عرق عرق ہوگیا اور گرگدن بھی پسینے مین غرق ہوگیا اور دم بھی آگیا تو گرگدن روک کر اور رخ طرف لشکر اسلام کے کرکے بہ نظر تیز و تند دیکھنے لگا دیکھا کہ پہلوے مملوک مین ہزبر بھی مرکب پر سوار ہے اور آلات حرب و ضرب تن پر آراستہ کیے ہوئے کھڑا ہے اسکو نہایت غصہ آیا دانتون کو پیسکر رہ گیا ہونٹون کو چبانے لگا پشت دست کو فرط غیظ و غضب مین کاٹنے لگا جب اسکا دم استوار ہو گیا اور پسینہ بھی خشک ہوگیا تو اُسوقت باواز بلند پکار کر کہنے لگا کہ خدا پرستون تمنے بہت سر اُٹھایا ہے یہ نوبت پہونچی کہ تمنے ادھر کا قصد کیا یہان آکر یہ فساد برپا کیا کہ یقین خود پرست کو پریشان کیا اُسکی نوبت یہ ہوئی کہ سمندر شاہ کو مدد کرنا پڑی اور اُسنے مجکو برائے کمک یقین خود پرست ادھر کو روانہ کیا یہان آکر میرے ہمراہ کا ایک سردار تمھارے لشکر کے سردار پر عاشق ہوکر تمھارا شریک ہوگیا ورنہ وہ اِس مرتبے کا پہلوان نہ تھا کہ یون زیر ہو جاتا خیر اِس سے تو مجھکو غرض نہیں ہے اچھا اب مین میدان مین آیا ہون دیکھون کیونکر مجکو زیر کرلیجاتے ہو جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے مین اُسکو عروس مرگ سے ہمکنار کردون یون جو اُسنے مبارز طلب کیا تو بہزاد خان نے قصد کیا تھا کہ مین مقابلے کو جاؤن کہ حارث نے صدا دی کہ ابھی کوئی میرے مقابلے کو سوائے اُس جوان کے نہ آئے جو کہ ہزبر سے مقابلہ کرکے اور اُسکو گرفتار کرکے لے گیا ہے مین پہلے اُسکو اُسکی خطا کی سزا دے لون تو پھر اور کسی سے مقابلہ کرونگا مین اُسی جوان کے مقابلے کا مشتاق ہون اُسی سے جنگ کی آرزو ہے یہ جو اُسنے کہا تو مملوک یہ صدا سُنکے اپنے پرے سے مرکب کو مہمیز کرکے نکلا اور قریب تخت شاہی آکر عرض کرنے لگا کہ مجکو اجازت میدان مرحمت ہو حریف بہت لاف زنی کررہا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ تم تو مقابلہ کرچکے ہو اب اور کوئی مقابلہ کو جائیگا تم اپنے مقام پر جاؤ مملوک نے عرض کیا کہ حضور نے سُنا ہوگا کہ وہ مرتد میرا نام لیکر اِس غلام کو برائے مقابلہ طلب کرتا ہے

تو بھلا کیونکر یہ غلام اُسکے مقابلے کو نہ جائے اگر نہ جائیگا تو دنیا یہ خیال کریگی کہ پہلوان زبردست تھا
اس سبب سے مملوک نے اُسکا مقابلہ نہ کیا تمام خلق مین یہ غلام بدنام ہوگا حضور کی بھی بدنامی کا سبب ہی
مملوک نے یون جو عرض کیا تو بادشاہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمھارا نام لیکر تمکو برائے مقابلہ طلب
کرتا ہی تو بسم اللہ جاؤ سپرد خدا کیا یہ فرماکر جام عنایت فرمایا مملوک نے اُسکو سلام کرکے لیا
اور پی گیا بعدہ سلام رخصت کرکے مرکب کے تنگ کو اپنی مرضی کے موافق درست کیا سوار
ہوکر خدمت مین صاحبقران کی آیا مرکب پر سے اُترکر اُنکو بھی سلام کیا اور اجازت لیکر سلام
رخصت کرکے پھر سوار ہوکر بوداباگ کا لیا مرکب دوڑا کر میدان جنگ مین پہونچا
اُسنے مملوک کو آتے ہوئے دیکھکر پہلے ہی سے سپر پشت پر سے لی اور آمادہ جنگ ہوکر کھڑا ہوا
پہونچتے ہی جنگ در چلی کیونکہ اُنھون نے بھی راہ سے سپر پشت سے لے لی تھی یہ اُسکے قصد کو بخوبی
سمجھ گئے تھے سپر بہ سپر بڑی گل سپر سے جھنکاریان نکلین دونون کے مرکب بسیا ہوئے تین قدم
مرکب مملوک اور چھ قدم مرکب حارث کا حارث کرگدان کو رانون مین مسلکر برابر آیا
اور بعد کبر و نخوت کہنے لگا شعر بگو نام خود را درین انجمن ؏ کہ بسیار تند آمدی سوے من
اے جوان تو مجکو بڑا چالاک معلوم ہوتا ہی خیر تیری یہ چالاکی نکلی جاتی ہی مین کوئی ہنر بر تو
ہون نہین کہ تیرے اوپر عاشق ہوکر اپنے کو گرفتار کراد ون بلکہ تیری جان کا ملک الموت ہون
تو میرے ہاتھ سے ہرگز ہرگز زندہ نہ بچے گا بعد تیرے قتل کرنے کے تیرے اور لشکریون سے
مقابلہ کرونگا اور ہنر بر سے تو ایسا قصاص اس امر کا لونگا کہ وہ بھی تمام عمر یاد کرے گا جیسی
اُسنے حرکت کی ہی ایسی کوئی بہادر غیرت دار نہین کرتا ہی یہ ثابت ہوگیا کہ یہان لشکر اسلام کا خاتمہ
ہوگا ہو ادھر کا قصد کیا پس جو تو جرأت رکھتا ہو مجھپر وار کر تاکہ مین دیکھون کہ تو کیسا بہادر ہی اور یہ بھی
نہ کہیو کہ ہمارے وار کرنے کی نوبت نہ آئی ورنہ مین قتل کرتا مملوک نے کہا کہ تو
میرا نام نہین جانتا ہی اصلی تو نام میرا ملک الموت جان کفار ہی دوسرا نام میرا مملوک
بن مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر سپہ سالار صاحبقران اول و صاحبقران نیزہ ہین
مین اُنکا فرزند ہون جنکے نیزے کی پناہ نہ تھی مین اُس شیر کا جگر بند ہون کہ جسکے نام سے
تمام کفار کانپتے تھے مین اُس دلاور کا نور نظر ہون جسنے اکثر تنہا لاکھون سے مقابلہ کیا
اور ہمیشہ ہمراہ صاحبقران راہ خدا مین جہاد کیا تو کیا مجکو قتل کرے گا پہلے اپنی تو خبر لے کہ مین
خیال کرتا ہون کہ تیری قضا تیرے سر پر کھیل رہی ہی کوئی دم کا تو مہمان ہی ہمسے مقابلہ کرنا کیا کوئی
امر آسان ہی تیری بھی یہ جان ہی کہ ہمکو قتل کرے اور ہمارے بعد لشکر اسلام کو سزا دے
تو کیا ہی اور تیرا افسر سمندر جادو کیا ہی اور جسکی تو مدد کو آیا ہی اُسکی کیا حقیقت ہی تم سبکے سب
ہمارے روبرو سگ و شغال سے بدتر ہو بھلا مجمع گوسفند ون سے شیر ژیان کو کیا خوف
ہی ایسے روباہ خصال بہت دیکھے ہین اور بکا کرتے ہین اور تو یہ کیا بار بار کہتا ہی کہ ہنر بر
تجھپر عاشق ہوکر مسلمان ہوگیا او مرتد دین خدا یہ کیا کلام بیہودہ ہین تجکو غیرت نہین آتی ہی
کہ تو یون سر میدان کلام بیہودہ کرتا ہی معلوم ہوا کہ تجکو یہ مرض ہی جو تو اورون کی بابت
ایسا گمان کرتا ہی یہ امر تو ظاہر ہی کہ جو عیب انسان اپنے مین پاتا ہی وہ دوسرے مین بھی
خیال کر لیتا ہی تو کیا کرے یہ زمانے کا حال ہی کچھ تجھپر منحصر نہین ہی دوسرے یہ تیری عقل

گا بھی قصور ہی جو تو ایسا خیال کرتا ہی ارے نادان تو اینو ہنر بر کی گرد قدم بھی نہین پاتا یہ تیری آرزو بیکار ہی وہ اب اُن لوگون مین شامل ہو گیا ہی جو کہ اہل بہشت سے ہین اُسنے تجھ ایسون کا ساتھ ترک کیا گمراہی سے ہاتھ اُٹھایا نار کو چھوڑ کر نور سے ملا راہ ضلالت ترک کرکے شاہراہ ہدایت پر پہونچا اُسکو عقل سلیم و ذہن فہیم تھا جو اُسنے اِس کفر کو ترک کیا اور راہ نیک پر آیا وہ مثل تیرے گمراہ نہین ہی وہ نظر بصیرت رکھتا تھا اُسنے اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے خالق کو پہچانا اُسکے صلے مین یہ مرتبہ پایا کہ مرد دیندار کے لقب سے ملقب ہوا تجھ ایسا کور باطن کیا جانے کہ کون خالق ہی اور کون مخلوق ہی ایک تصویر اپنے ہاتھ سے بنالی اُسکو سجدہ کرنے لگے یہ تیری عقل غلط بین کا قصور ہی تو اُسکو کیا اِسکی سزا دے گا پہلے اپنی تو جان میرے ہاتھ سے بچالے پھر اُسکو سزا دینا مملوک نے جو یون کلام کیا گو اُسکو غصہ آیا مگر غصے کو روک کر کہا کہ بس بس تقریر ہو چکی اگر آپ مجھپر غالب آئے گا تو اُسوقت مجکو نصیحت فرمائیے گا اب آپ اپنا حربہ کرین مملوک نے کہا کہ یہ تو اپنا دستور نہین ہی کہ سبقت کرین جب تیرے حربے سے خدا بچائے گا تو دیکھا جائے گا یہ خیال کرلے کہ کبر و غرور سواے ذات خدا کے کسی کو زیبا نہین ہی یہ فقط اُسکی ذات کے لیے مخصوص ہی شعر
مراو را رسد کبریا و منی | که ملکش قدیم است وذاتش غنی ؎
فروتنی سے بہت بڑے ثمرے ملتے ہین جو نہال کہ بار ور ہوتے ہین وہ ہر قسم کی آفت سے بچائے جاتے ہین اور جو کہ بے ثمر ہوتے ہین اُنکو کاٹ کر بیخ و بنیاد سے نکال دیتے ہین اُنکی جگہ پر اور درخت باثمر لگائے جاتے ہین خاکساری کو خدا نے بڑا مرتبہ عنایت فرمایا ہی کبر کرنے کے عزازیل ایسا فرشتہ مقرب بارگاہ احدی مغضوب بارگاہ صمدی ہوا اُسکا کوئی نام بغیر لعن کے زبان پر نہین لاتا ہی یہ کہ پہلے اُسپر لعن کرلیتا ہی پھر اُسکا نام لیتا ہی غرور کا یہ ثمرہ ہی پھر ہم کیون غرور کرین یہ مرتبہ ہمکو غرور کے نہ کرنے سے حاصل ہوا ہی لہذا تو بھی غرور کو ترک کر ورنہ جو تیرے جی مین آئے وہ حربہ کر مین موجود ہون پہلے مین سبقت نہ کرونگا اپنا قاعدہ تیرے لیے ہاتھ سے نہ دونگا یہ سُنکے اُسنے کہا کہ معلوم ہوا تیری قضا تیرے سر آئی ہی مین صرف تلوار سے مقابلہ کرونگا نہ نیزے سے نہ گرز سے اِن سب فنون مین مین نے دیکھا کہ تم لوگ کامل ہو تم سے اِسمین مقابلہ کرنا نہایت نادانی ہی یہ سب فن تم لوگوں کی لگک مین آ گئے ہین تم لوگ جب چوٹ کھاؤ گے تو تلوار سے مارے پڑو گے تلوار ہی تمھارا خون کرے گی لے اب سپر اُٹھاؤ اور میرا وار روکو مملوک نے کہا کہ یہ تو خوب بات ہی جلدی فیصلہ بھی ہو جائے گا وہان نار سقر کو سقر مین تیرا انتظار بھی ہی مین بھی یہی چاہتا ہون کہ تو وار کر اب مین خبردار ہون یہ سُنکے اُسنے شمشیر آبدار نیام سے لی اِنھون نے سپر کو اُٹھایا اُسنے وار کیا اِنھون نے سپر پر روکا اب یہ اُسکے وار کو روک رہے ہین اُسکا گرد برق صورت کوند کوند کر پھر رہا ہی اِنکا مرکب بھی چھلاوہ ہی کہین رُکتا ہی نہین کبھی بائین پر کبھی دہنے پر کبھی رو برو کبھی بلند ہو گیا گویا کبک کے پر نکل آئے ہین اِنھون نے دس پانچ وار روک کر اپنی بھی تلوار نیام انتقام سے لی اور کہا کہ اب مین بھی وار کرتا ہون تو بھی روک مین نے اِتنے وار تیرے روکے اُسنے جواب دیا کہ کسنے منع کیا ہی مین ہوشیار ہون تم وار کرو مین تو

اسیکا امیدوار تھا یہ کہکر اُسنے ڈھال اُٹھائی اُنھون نے وار کیا اُسنے اُنکا وار سپر پر روکا
اب تو دونون جانب سے وار چلنے لگے کبھی اُسکی تلوار اُنکے قریب سر آکر نکل گئی کبھی اُنکی تلوار
اُسکے پہلو کے برابر سے سن سے نکل گئی وہ بھی بلا کا بنا ہوا تھا کسی مقام پر غافل نہین ہوتا
ہی ہر وقت خبردار ہی اور تلوار کی جھنکار بلند ہی وہ بجلیان ہین کہ کوند رہی ہین مرکب
دریا ہین کہ پھر رہے ہین غبار صحرا مین بلند ہی اُسمین تلوارین مثل برقون کے چمکتی
ہین اور رہ جاتی ہین یونہی دونون جانب جب تا دیر مقابلہ رہا نہ اُسنے چوٹ کھائی
نہ اُنھون نے کہا یہ کب چوٹ کھاتے ہین بس مملوک نے خیال کیا کہ کب تک تلوار کی لڑائی
ہوگی اب اِسکا فیصلہ کرنا چاہیے یہ تو یونہی رہے گا تیرے لشکر کے لوگ کیا کہتے ہونگے
اُدھر کفار کیا خیال کرتے ہونگے یقین خود پرست بھی یقینًا یہ خیال کرتا ہوگا کہ حارث
گردن سوار ضرور غالب آئیگا جب تو اب تک لڑ رہا ہی بڑی بدنامی ہی بس جونہی
مملوک کو یہ خیال آیا تیور مثل شیر ژیان کے بدل گئے ابرو پر بل پڑ گیا منہ فرط غیرت سے
سُرخ ہوگیا غیظ مین آکر جھٹکا جو دیتے ہین تو علی بند سپر کا پشت پر جا جھولا تلوار کو بائین
ہاتھ مین لیا اُسنے جو وار کیا تو اُسکی تلوار کو خیال مین رکھا جب تلوار قریب سر پہونچی تو
بجلی دراز کر کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر تلوار کو چھیننا چاہا وہ بھی پہلوان
زبردست تھا تلوار مضبوط پکڑے تھا تلوار نہ چھوٹی مگر قبضے کے دو حصے ہوگئے نصف
قبضہ اُسکے ہاتھ مین رہ گیا اور نصف قبضہ مع تلوار کے اِنکے قبضے مین آگیا جیسے کہ ہر بار
کی لڑائی مین ہوا تھا یہ معرکہ دیکھکر اہل اسلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا وہ تعریف ہم
کی تعداد اسکی بدل گیا اور بہت برہم ہوا غیظ مین آکر اُسکو اور تو کچھ بن نہ پڑا ہاتھ دراز کر کے
اِنکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور قصد کیا کہ اِنکو مرکب پر سے اُٹھا لون مگر کہین پہاڑ بھی
مرکب پر سے اُٹھا ہی جو یہ اُٹھینگے آسمان نے بھی جنبش کھائی ہی جو یہ حرکت کھاتے مثل ستون
کے زین مرکب پر بیٹھے رہے جب اُنھون نے دیکھا کہ کمر زنجیر مین ہاتھ دیئے ہوئے زور کر رہا ہی
تو اِنھون نے بھی اُسکی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا اور زور کرنے لگے اب تو کشمکش کے زور مرکبون پر
ہونے لگے مرکب اُنکا تنگ نہ اُٹھا سکے پیٹ کے بھل زمین پر بیٹھ گئے یہ جو حال اہل لشکر نے
دیکھا پکار کر صدا دی کہ اے پہلوانون کیون اِن بے زبانون کی جان کے پیچھے پڑے ہو یہ تمہارے
لنگر نہین اُٹھا سکتے ہین زمین تمہارے زور کے بار کی متحمل ہوگی یہ نہوسکینگے لہذا اِن بے زبانون کو
تو چھوڑ دو اپنے تئین کر کے اپنی تقدیر آزمائی کرو یہ بے زبان ہلاک ہوئے جاتے ہین یہ جو اہل سپاہ
نے کہا تو دونون نے اپنے اپنے دامن گردالے اور مرکب پر سے اُترے اور زمین پر آئے
اب کشمکش کے زور ہونے لگے برابر کے داؤن پیچ بندھنے لگے جوڑ توڑ ہونے لگے پہلے تو سامنے
کے داؤن پیچ ہوئے جو وہ داؤن کرتا ہی یہ اُسکا توڑ فورًا کرتے ہین جو یہ داؤن کرتے ہین وہ
بھی اُسکا توڑ کرتا ہی بڑے کشتی لڑ رہے ہین بادشاہ نے جو یہ ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ
یہ کشتی دیر تک ہوگی حکم دیا کہ بہت جلد ابھی اکھاڑا تیار ہو جائے بیلدار فورًا اکھاڑا جا کر
تیار کرنے لگے یہ دونون لڑ رہے ہین کہ آنًا فانًا مین اکھاڑا درست ہوگیا یہ دونون
لڑتے ہوئے اُس اکھاڑے مین آئے اب یہان لڑائی ہونے لگی کبھی یہ اوپر وہ نیچے کبھی

یہ نیچے اور وہ اوپر وہ جب انکو پکڑ لاتا ہے مثل برق کے جھپٹ کر نکل جاتے ہین دیکھنے والون کو
یہ بھی نہین ثابت ہوتا ہے کہ وہ کب پکڑا گیا تھا جب انکو پکڑ لاتے ہین تو وہ بھی مثل شرارہ آتش
کے نکل جاتا ہے پھر داؤن پیچ ہونے لگتے ہین دونون لشکر اکھاڑے کے قریب آ گئے ہین
تماشا کشتی کا دیکھ رہے ہین کوئی غالب و مغلوب معین نہین ہوتی ہے بصر رہین کشتی کے دیکھ رہے ہین
کسی مین کمی نہین پائی جاتی ہے کوئی طرح کا فرق نہین ہے اکا کشتی کا بندھا ہوا ہے جستی و چالاکی
سے داؤن پیچ ہو رہے ہین کوئی داؤن ایسا نہین … ہوتا ہے کہ انکو اسکا توڑ کرتے نہین
دقت ہو مگر یہ اسکو آسانی سے کھول دیتے ہین اور ایسا کا توڑ کرتے ہین کہ وہ حیران ہو کر رہ
جاتا ہے وہ اپنی دانست مین وہ پیچ کرتا ہے کہ جسکو وہ بہت مشکل خیال کرتا ہے اور یہ خیال سے
کہ شاید اسکو اسکا توڑ نہ معلوم ہو اگر معلوم بھی ہو تو وقت ہو اسکے دا کرنے مین مشکل پڑے
بھلا جو کہ اسکے دل مین ہے وہ انکے ناخنون مین ہے یہ کب اسکے بس … کو جانتے ہین ایک
چشم زدن مین اسکا توڑ کر گذرتے ہین جب یون ہی دو پہر گذر گئے تو بادشاہ اسلام نے ملاحظہ
فرمایا کہ اس کشتی نے طول کھینچا ہے آج نہین تمام ہوگی اسوقت فرمایا کہ ہمارا تخت زمین پر
لب اکھاڑا رکھ دو ہم بھی تماشا کشتی کا دیکھینگے جب تک کشتی ختم نہ ہو جائے گی ہم یہان
سے واپس نہ جائینگے کہارون نے تخت زمین پر رکھ دیا اتنے مین سب سردارون کی بھی
کرسیان برابر سے آ گئین سب کے سب کرسیون پر … کرسیون پر بیٹھے ادھر
لشکر کو حکم ملا کہ تم بھی صبح سے کھڑے ہو بیٹھ جاؤ سوار … سے … اور
اسپر بیٹھ گئے کمرین کھول ڈالین پیدل اپنے اپنے افسر کے قریب … بیٹھ گئے
اب یہ نوبت ہے کہ کچھ درختون کے نیچے بیٹھے ہین کچھ ادھر ادھر … ہین ادھر یقین خود پرست
نے بھی اپنا تخت رکھوا دیا ہے اسکے بھی سردار اسکے برابر کرسیون پر بیٹھ گئے ہین یہان پر لب
بادشاہ اسلام تنگیرہ آ کر استادہ کیا گیا ہے بادشاہ اسکے سایہ مین تشریف فرما ہین ادھر
یقین خود پرست بھی زیر سایہ تنگیرہ زرنگار بیٹھا ہوا تماشا لڑائی کا دیکھ رہا ہے ادھر سودے
والے دونون جانب لشکر مین پھر رہے ہین بسکٹ والے کباب والے شیرمال والے
خوانچہ والے ہر قسم کی مٹھائی لیے ہوئے امرتیان برفی بالوشاہی … پھول
تناخین سیو نمکین شیرین ہر قسم کی شیرینی لیے ہوئے لشکر مین پھر رہے ہین … لیے
ٹوکرون مین امرود شریفے کیلے رنگترے سیب کولے ناشپاتی بھی لیے ہوئے صدائین لگاتے پھرتے ہین
میوے والے پستے بادام خوبانی کشمش چرونجی چلغوزے لیے ہوئے ٹہل رہے ہین انار مثل …
یا رٹو کرون مین لگے ہوئے ہین حقہ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین گلوری والے گلو… پان بیچ رہے
ہین لشکری دونون جانب سے خرید خرید کر کھا رہے ہین کیونکہ صبح سے گرسنہ ہین سقے پانی پلاتے
پھرتے ہین ایک میلا جمع ہو گیا ہے کشتی کا ہے کو ہے گویا تماشا ہے آخر وہ دن تمام ہوا آفتاب
با رنگ زرد ترسان و لرزان ان پہلوانون کی کشتی دیکھ کر بخوف انکے شاہ انجم سے رخصت
ہو کر مغرب کو روانہ ہوا دن تمام ہوا آمد آمد شاہ انجم کی شروع ہوئی ماہتاب اپنے رخ پر سے
نقاب روز کو الٹ کر تخت زبرجدی فلک پر جلوہ گر ہوا طائر اپنے آشیانون کو ذکر کرتے ہوئے
اپنی زبان مین روانہ ہوئے کہ غضب ہے کہ یہ دونون بہادر ہین کہ صبح سے نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے

کشتی لڑ رہے ہین اُدھر جب حارث گرگدن سوار نے دیکھا کہ آفتاب عالمتاب غروب
ہوگیا ماہتاب نکلا اُسنے ہاتھ روک لیا اور علیحدہ ہوکر کھڑا ہوگیا مملوک نے کہا کہ ای
پہلوان یہ کیا ابھی تو تم یون جمے ہوے کشتی لڑ رہے تھے یہ کیا ہوا کہ الگ ہوگئے اِسکا کیا
سبب ہی حارث نے کہا کہ ہمکو اور تمکو لڑتے ہوے دن بھر گذر گیا نہ تم غالب ہوے نہ مین
اب دن تمام ہوا دن براے جنگ ہوتا ہی اور رات براے راحت و آرام جاؤ رات بھر
راحت سے بسر کرو کل پھر میرے تمھارے مقابلہ ہوگا مین بھی دن بھر کا تھکا ماندہ ہون جاکر
آرام کرونگا مملوک نے کہا کہ یہ تو مین بھی خوب جانتا ہون کہ رات راحت کے واسطے ہی
مگر میرا یہ قاعدہ نہین ہی کہ مین بغیر یکسو ہوے لڑائی کے واپس جاؤن جب تک کہ حریف کو
زیر نہ کر لون یا خود زیر ہو جاؤن اور یہی کل اہل اسلام کا طریقہ ہی نہ ہم کچھ کھاتے ہین نہ پیتے
ہین جب تک کہ حریف کو زیر نہین کر لیتے ہین حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی ہوئی اپنا یہ
قاعدہ نہین ہی پھر کیا ہو دوسرے بھوک یہان بشدت لگی ہی صبح سے کچھ کھایا نہین ہی
تیسرے یہ بات ہی کہ اِس رات کی تاریکی مین کون ہماری تمھاری کوشش کو دیکھیگا جبکہ
کسی نے نہ دیکھا تو بیکار ہی گو کہ شب ماہ ہی مگر دن کے برابر روشنی کجا مملوک نے کہا
کہ اگر تمکو آرام کرنے کی ضرورت ہی تو تھوڑی دیر کے لیے جاکر آرام کرو مین تا آنے تمھارے
یہان موجود رہونگا جب تم آؤ گے تو پھر کشتی لڑونگا دوسرے بھوک کی جو تمنے شکایت کی
اِسکا یہ جواب ہی کہ جاکر کچھ کھا لو اشتہا کو اپنی رفع کرو تیسرے یہ جو تمنے کہا کہ تاریکی شب
مین ہماری تمھاری کوشش کو کون دیکھیگا تو تم ہون کے نزدیک رات کا دن کرتے ہوے
کتنی بڑی بات ہی تم اپنے بادشاہ سے کہلا بھیجو وہ اپنے لشکر مین روشنی کا حکم دین مین اپنے
بادشاہ سے عرض کرا بھیجتا ہون وہ اپنے لشکر مین روشنی کا بندوبست فرمائینگے
پھر تو بخوبی سب دیکھین گے جو عذر تمنے کیے اِن سب کا تدارک تو ممکن ہی اب یہ بتاؤ کہ کونسی
بات اِسمین غیر ممکن ہی جو کوئی اور عذر ہو وہ بھی بیان کرو تاکہ مین اُسکا بھی جواب دون اور
جسطرح تم مقابلہ کرنے کو کہتے ہو اِس طور سے تو تمام عمر نہ فیصلہ ہوگا نہ تم غالب ہوگے نہ مین تمام عمر
اِسی لڑائی مین بسر ہو جائیگی اور نہ لڑنے کی تو اور ہی بات ہی کہ اب تم عاجز ہوگئے تمنے یہ بہانہ
کیا وہ نقشہ ہوا کہ دل نخواستہ عذر بسیار دل تو مقابلہ کرنے کو چاہتا نہین ہی عذر کیا کہ
رات ہوگئی ہی میان یہ بھی کوئی بات ہی لڑائی کے موقوف کر دینے کی مملوک نے جو یون
کہا تو اُسکو بھی غیرت آگئی کہنے لگا کہ روشنی لشکر مین کرائی جائے مین موجود ہون مین بھی
آرام نہ کرونگا جو کچھ کھانا پینا ہوگا میدان ہی مین کھا پی لونگا اپنے مقابلہ کیے جاؤنگا مین بھی بغیر یکسو
ہوے واپس نہ جاؤنگا مملوک نے سنکر کہا کہ بہت بہتر مملوک نے عیار کو بلا کر کہا کہ بادشاہ کی
خدمت مین عرض کرو میری جانب سے کہ حضور لشکر مین روشنی کا حکم دین وہ عیار یہ سنکے بادشاہ کی
خدمت مین حاضر ہوا مملوک کا پیام عرض کیا بادشاہ نے حکم فرمایا کہ لشکر مین روشنی ہو دے
بس اُسیوقت تمام لشکر مین روشنی کا بندوبست ہونے لگا بادشاہ نے خواجہ کو طلب فرمایا اور
کہا کہ ای خواجہ تم بہت جلد روشنی کا انتظام کرو تاکہ روشنی تمام لشکر مین ہو جاے خواجہ نے
عرض کیا کہ روپیہ عنایت ہوا ابھی یہ خاکسار بندوبست کرتا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ کسقدر روپیہ

در کار ہی خواجہ نے عرض کیا کہ دس ہزار بادشاہ نے اُسی وقت حکم دیا کہ خواجہ کو دس ہزار روپیہ
دیا جائے تاکہ یہ روشنی کا بندوبست کرین اُسی وقت خواجہ کو خزانۂ شاہی سے دس ہزار روپیہ
مرحمت ہوا خواجہ روشنی کا بندوبست کرنے لگے ہر دکاندار سے جو کہ وہان موجود تھے کہا کہ آج
رات بھر چراغ روشن رکھنا بعد اس حکم کے بہت سے بیشمار چراغ روشن کرائے اور درختون مین
جھاڑ لٹکا دیئے گرد اگرد لشکر کے اپنی جانب خوب روشنی کی کہ رات کا دن ہوگیا ذرے
زمین کے نظر آنے لگے ادھر یقین خود پرست نے بھی اپنے لشکر مین روشنی کرائی رات کا
دن کر دیا اگر ایک سوزن بھی گر پڑے اور نابینا بسبب نہونے بصارت کے تلاش کیجئے تو
اُسکو بھی ملجائے اس قدر دونون لشکرون مین روشنی تھی کہ تمام صحرا بسبب روشنی کے
پُر نور ہوگیا تھا جانور دن کے دن کا گمان ہوا اپنے آشیانون سے اُڑے وقت سحر تصور کرکے اپنی
زبان سے نالی مین باری تعالیٰ کی تسبیح اس قدر روشنی کی کثرت تھی کہ پیر فلک بھی تعجب کا ہوا زمین
کی طرف دیکھ رہا ہی اور خیال کرتا ہی کہ عجب کا مقام ہی با وجود نکلنے ستارون و چاند کے
مین بہت پُر نور تھا مگر آج زمین مجھ سے سبقت لیگئی میری روشنی اُسکی روشنی کے روبرو ماند
ہوگئی نہ معلوم یہ کیا آج زمین پر دوا نعمتہا آسمان تو اس حیرت مین ہی ادھر دو کالسہ شیر چوبین
کہ از کم دو من شیر فی کالسہ آتا ہوگا ملو حارث کرگدن سوار کے لیے یقین خود پرست
نے روانہ کیے جب وہ کالسہ شیر حارث کے پاس پہونچے تو اُسنے مملوک سے کہا کہ آپ بھی
نوش فرمائین مملوک نے کہا کہ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ مین نہ کچھ کھاتا ہون نہ پیتا ہون
دوسرے اگر کھانا و پینا ہوتا تو میرے لشکر سے خود آتا اور یہ دودھ تو میرے نزدیک نجس
ہی کیونکہ کافر کے یہان کا ہی یہ بہر حرام ہی جب تک کہ وہ کلمہ نہ پڑھے ادھر بادشاہ نے
حکم فرمایا کہ مملوک کے لیے میوہ لیجاؤ ملازم میوہ لیکر حاضر ہوئے عرض کیا کہ بادشاہ
نے آپکے واسطے میوہ بھیجا ہی اسکو نوش فرمائیے مملوک نے تھوڑا سے میوہ کھا لیا اور باقی
واپس کیا اتنے عرصے مین کئی خوان میوے کے حارث کے لیے یقین خود پرست
نے روانہ کیے اُسنے وہ شیر بھی پی لیا اور میوہ بھی تھوڑا کھایا ادھر یہ اتنی دیر ڈنڈ پیلا کیے
اور شلنگین لگایا کیے جھکین کیا کیے جسم کو اپنے گرماتے رہے تاکہ چست و چالاک رہے
اُسنے جو دیکھا کہ اسکے لشکر سے بھی میوہ آیا اُنھون نے کچھ نہ کھایا اُس وقت کہا کہ ای مملوک
یہ میوہ جو کہ آیا تھا اور تمھارے بادشاہ نے روانہ کیا تھا تمنے کیون نہین کھایا اسکا کیا
سبب ہی مملوک نے کہا کہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہی اور سستی ہو جاتی ہی
ہاتھ نہین چلتا ہی اس سبب سے مین نے نہین کھایا حارث نے کہا کہ یہ تو بڑی خرابی
کی بات ہوئی اگر مین نے تمکو زیر کر لیا تو لوگ یہی کہینگے کہ یہ گرسنہ تھے اور وہ سیر تھا
اُسنے اس سبب سے زیر کر لیا مملوک نے کہا کہ تم مقابلہ کرو کوئی یہ نہین کہیگا اور ہمارا یہ
قاعدہ ہی ہی جو کہ اس وقت کیے رہتے ہین یہ سنکے اُسنے کہا کہ آؤ پھر مقابلہ ہو یہ سنتا تھا کہ
مملوک اُسکے قریب پہونچے آپس مین کشتی ہونے لگی سب بخوبی دیکھ رہے ہین ایک تو روشنی
بکثرت دوسرے چاندنی نکلی ہوئی ہی وہ رات بہتر از روز روشن ہی وہ آسمان پر تارے
نہ تھے بلکہ فرشتون نے کشتی کا تماشا دیکھنے کو روزن کیے تھے ماہتاب بھی مع اپنی سپاہ انجم

سے تماشائے کشتی دیکھ رہا تھا فلک بھی اسقدر رخم ہوگیا تھا کہ اُس سے اُٹھا نہ جاتا تھا وہ بھی جھکا ہوا تماشا کشتی کا دیکھ رہا تھا ابتو یہ نوبت تھی کہ کوئی آنکھ ایسی نہ تھی کہ جو نہ لڑی ہو سبکے سب ہمہ تن چشم بنے ہوئے اُنکا اُسے کی طرف دیکھ رہے تھے اور اُن دونون کی کوشش کی تعریف کر رہے تھے وہ بھی اپنی جان لڑائے ہوئے کشتی لڑ رہے تھے یہ نوبت تھی کہ نہ یہ زیر ہوتا تھا نہ وہ برابر سے لڑ رہا تھا بادشاہ نے بھی کچھ میوہ نوش کیا صاحبقران نے بھی اور تمام سردارون نے بھی قدرے قدرے میوہ کھایا کھانا اسواسطے نہ کھایا کہ رات بھر جاگنا پڑے گا کہین ایسا نہو کہ طبیعت کسلمند ہو جائے تو کشتی کے تماشا دیکھنے سے بھی جائین اُدھر یقین خود پرست نے اور اُسکے سردارون نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا وہ رات بھی بسر ہوئی یعنی فلک بر آمد سحر ہوئی سفیدی سحری پھیلنے لگی شاہ خاور نے کشتی لڑ کر زنگی شب کو زیر کیا سلطان انجم شکست کھا کر مع اپنے سردارون کے بھاگا آفتاب جہانتاب نکل آیا بادشاہ نے وضو کیا اُسی مقام پر نماز سحر ادا کی تمام لشکر نے بھی نماز سحر ہمراہ بادشاہ کے پڑھی اُدھر کشتی اُسی طور سے ہو رہی ہی کہ یکایک یقین خود پرست نے اپنی فوج کو کمر بندی کا حکم دیا اُسکی فوج مین کمر بندی ہونے لگی کوئی پڑاؤ پر تو تھے نہین جو دیر ہوتی تھوڑے سے عرصے مین کمر بندی ہو گئی اُسنے اپنی صفین جمائین لشکر اُسکا صف بستہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور تماشا کشتی کا دیکھنے لگا اِدھر لشکر اسلام مین بھی بحکم بادشاہ کمر بندی ہو گئی صفین جم گئین کوئی پہر دن آیا ہوگا کہ اب وہ ہنجھیا ہنجھیا کے لڑنے لگا سانس پھولنے لگی دم آگیا اب یہ حالت ہی کہ جس جگہ جم کر کھڑے ہو گئے گھڑی آدھ گھڑی لڑے اسقدر پسینہ نکلا کہ کیچڑ ہو گئی اب جو اُسکو پکڑ لاتے ہین تو وہ مشکل سے نکلتا ہی یہ اُسکو گھسیے دیتے ہین وہ جو انکو پکڑ لاتا ہی تو یہ فوراً نکل جاتے ہین اب وہ مثل کتے کے ہانپنے لگا جب اُسنے دیکھا کہ میرا زور کم ہو چلا اب مین کوئی دم کا مہمان ہون موقع پا کر انکو لے دوڑا انکے دونون شانے پکڑ کے انکو ریلا یہ دم کے بھروسے اور قدم کے شمار پر پیچھے ہٹتے چلے گئے یہان تک کہ وہ انکو کوئی سات قدم پر لایا ہوگا کہ موقع پا کر جھٹکا جو دیا تو پاؤن گھٹنا آشنا بزمین ہوا تڑپ کر لنگر جو قائم کیا تا گھٹنون غرق زمین ہو گئے اُسنے ڈال کمر زنجیر مین ہاتھ اب جو زور کیا اور جھٹکے دینا شروع کیے تو اُس کوہ وقار کے لنگر مین ذرا بھی جنبش نہوئی دسون انگلیون سے لہو کی بوندین ٹپکنے لگین کنپٹیان شق ہو گئین آخر عاجز ہو کر دونون ہاتھ اُٹھا لیے کہا کہ ماشاء اللہ خوب لڑے اب مین زور کر چکا اب تمہارے زور کی باری ہی مین نے تو اپنی تقدیر آزمائی کر لی اب تم زور کرو دیکھون تم مین کیسی طاقت ہی مملوک نے کہا کہ نہین ابھی جو اور حسرت ہو اُسکو بھی نکال لو تا کہ کوئی حجت باقی نہ رہے جار رشا نے کہا کہ اب کوئی حسرت نہین ہی وہ نوبت چکا تھا یہ تیغ زبان اُٹھا اور اُسکے دونون مونڈھے پکڑ کے لے دوڑا اگر وہ بائین طرف رُکا تو مارا جھٹکا کہ زمین پاؤن کے نیچے سے نکل گئی اگر داہنے پر رُکا تو اُدھر بھی ہتکا مارا کیا برا وقت ہی کہ زمین پاؤن کے نیچے سے نکلی جاتی ہی یون چلا جاتا ہی کہ جیسے پتا باد تند کے زور سے اُڑا جاتا ہی دس بارہ قدم پر لا کر ہتکا مارا کہ دونون گھٹنے آشنا بزمین ہوئے اُسنے قصد کیا کہ تڑپ کر لنگر قائم کرون حریف کب لنگر قائم کرنے دیتا ہی ڈال کر کمر

زنجیر مین ہاتھ یا علیؑ مدد کہکر اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اب جو زور کرتے ہین تو پہلے ہی زور مین تا بہ کمر دوسرے زور مین تا بہ سینہ یہان لاکر دونو بازو نکا بھی زور شامل کرکے سر سے بلند کرلیا اور گرد سر چرخ دینا شروع کیا اُسنے قصد کیا کہ مین ٹانگین اڑا کر انکو گرادون یہ کب اُسکو اس موقع پر آنے دیتے ہین یون گردش دے رہے ہین کہ جیسے کمہار چاک کو گردش دیتا ہی اہل اسلام نعرۂ تکبیر بلند کر رہے ہین کہ صداے نعرۂ تکبیر سے تمام صحرا گونج رہا ہی یہ اُسکو مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ دے رہے ہین ہاتھ کے دستانے کہین پاؤن کے موزے کہین خود کہین جوشن کہین چار آئینہ کہین سپر کہین زمین پر اُلٹی پڑی ہی کمان ایک جانب کو پڑی ہی ترکش کا منھ جو کھل گیا اور تیر جو زمین پر گرے تو وہ سبکے سب زمین پر کھڑے ہو گئے سوفار توا وپر اور سری زمین پر یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہین انھون نے گرد سر گردش دیکر زمین پر مارا کہ وہ گرد برد ہو گیا اُسنے قصد کیا کہ مونڈھے کی کھا کر سنبھلون مگر حریف کب سنبھلنے دیتا ہی ماری ٹھوکر کہ گرد برد کردیا کود کر اُسکی چھاتی پر سوار ہوے اور دونون زانوؤن سے دبا کر کہا کہ کیون ظالم سر اُٹھانے کا مزہ پایا ہی شرط کہ یون ہی دبا کر مارڈالون کہ روح قفس کو چھوڑ کر طرف سقر کے سفر کرے کیون کون زبردست ہی او کسنے زبردستی سے زیر کیا کیون ہی شرط کہ تیری زبان گدی سے کھینچ لون جس سے تو زبان درازی کرتا تھا سچ کہا ہی کہ جب تک اونٹ پہاڑ کے نیچے نہین آتا ہی تو جانتا ہی کہ کوئی مجھ سے بڑھ کر نہین ہی جب پہاڑ کے نیچے آتا ہی تو معلوم ہو جاتا ہی کہ ہان کوئی ہی اب معلوم ہوا ہوگا کہ ہان کوئی زبردست ہی اور کوئی زیر دست تھا اب تجکو اپنی قدر معلوم ہوئی ہوگی کیون ہم پر ہر بر عاشق ہو کر مسلمان ہوا یہ کنکر کہا کہ مرے ہوے کو کیا مارون جو کہ بات کا مارا نہ مرے تو وہ لات کا مارا کیا مرے گا یہ کہکر فرمایا کہ بتا حالا دین شناختن پر ودگار چہ میگوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو رہا وہ جو خاموش ہوا اِنکو بھی اُسپر رحم آگیا خیال کیا کہ شاید مسلمان ہو جائے یہ خیال کرکے توڑے زنجیر سے اُسکی مشکین کسکر باندھین اور عیار کے حوالے کیا وہ اُسکو لیکر قید خانے کی طرف لشکر کے پڑاؤ کا رخ کرکے چلا اِدھر یہ اُسکو گرفتار کرکے اور عیار کے حوالے کرکے اپنے مرکب کے قریب آگئے یہ حال جو یقین خود پرست نے دیکھا کہ حارث گرگدن سوار بھی گرفتار ہو گیا اب کوئی سہارا نہ رہا کسکے بھروسے پر مقابلہ کرون اُدھر حارث کی فوج نے جو دیکھا کہ ہمارا سردار ایک اُنس دن گرفتار ہوا ایک آج اب ہم کسکے ساتھ جائینگے اور کیا سمندر شاہ کو منھ دکھائینگے اِس جوان کو قتل کرین جسنے اِسکو گرفتار کیا ہی بس ایک مرتبہ دو لاکھ سپاہ جو کہ سمندر یہ سے اِسکے ساتھ آئی تھی تلوارین علم کرکے مملوک پر آپڑی یہان مملوک بھی سوار ہو چکے تھے اُنھون نے جو لشکر کو آتے ہوے دیکھا تلوار میان سے لیکر لشکر پر جا پڑے یقین خود پرست نے جو دیکھا کہ حارث کی فوج نے جرأت کی اور اُس جوان کو گھیر لیا اُسنے بھی اپنی فوج کو حکم دیا کہ تم سب ملکر اِس جوان کو قتل کر ڈالو اِسنے تمھارے بہت سے سردارون کو قتل کیا ہی یہ جو حکم دیا تو تمام لشکر جو کہ قریب چھ سات لاکھ کے تھا ایک مرتبہ تلوارین علم کرکے نعرہ کرتے ہوے چلے کہ لینا

اس جوان کو جانے نہ دینا بغیر قتل کیے نہ چھوڑنا یہ حال جو بادشاہ اسلام نے دیکھا کہ تمام لشکر خود پرست و تصویر پرست دونوں غوغا کرکے مملوک پر چلے ہیں بس تاب نہ رہی لشکر سے فرمایا کہ مملوک کی مدد کرو یہ حکم پانا تھا کہ تمام لشکر کو ایک مرتبہ حرکت ہوئی ایک دریائے فوج تھا کہ رواں ہوا یہ ثابت ہوتا تھا کہ سمندر اُمڈا چلا آتا ہے یا یہ کہ کثرت مور و ملخ ہے تمام لشکر تلواریں علم کرکے و نیزے بلند کرکے حکم سے بادشاہ کے حریف پر چلے ایکبار جو سب لشکر برائے حرب چلا اور مرکب اٹھائے زمین معرکہ کو زلزلہ ہو گیا تمام میدان معرکہ ہلنے لگا گاؤ زمین کے پاؤں کو لغزش ہو گئی اُسکا سنبھلنا دشوار ہوا یا بجائے دل زمین شق ہو گیا دونوں لشکر مل گئے منم منم کے نعرے ہونے لگے خود ظل اللہ نے مرکب طلب فرمایا تخت کو ترک کیا مرکب باد رفتار پر سوار ہو کر شمشیر الماس نگار نیام سے لی بہر کارزار بادشاہ کا شمشیر علم کرنا تھا کہ سات سو تلواریں برابر سے کھنچ گئیں اور برابر سے مرکب اُٹھے بادشاہ یہ نعرہ کر کے لشکر حریف پر جا پڑے۔ نعرہ منم شاہ شاہان فریدون حشم بہار گلستان کاؤس و جم ‡ ایک طرف سے صاحبقران نعرہ کر کے عقرب سلیمانی کو لیکر لشکر خود پرستوں پر جا گرے ایک جانب سے بہزاد خان و شہنشاہ گوہر کلاہ و عین الزمان و نور الزمان و گرگین دست چنگال و ہزبر نیک خصال و آصف انجم طلعت و سکندر فرخ لقا و سلیمان اعظم و دیگر شاہزادگان معظم و سرداران مکرم تیغیں علم کر کے جا پڑے دشمنوں کو قتل کرنے لگے اِدھر سے یقین خود پرست بھی تخت کو ترک کر کے مرکب پر سوار ہو کر لشکر میں در آیا اُسکے ہمراہ اُسکے سردار بھی تھے قیامت کی جنگ مغلوبہ واقع ہوئی یہ کثرت سپاہ ہوئی کہ امن کو بھی راہ نہ ملتی تھی مرغ تیر تباہ پھر رہے تھے ہزاروں پر کٹے ہوئے زمین پر پڑے تھے یک نظر اگر جائے تو قید ہو جائے کافر و مومن مثل شکر و شیر کے مل گئے برابر سے وار چل رہے تھے باپ فرزند کو پسر پدر کو نہیں پہچانتا تھا باہم آمادۂ پیکار تھے کوئی کسی کا لحاظ نہ کرتا تھا بازار موت گرم تھا ایک ایک مقام پر سو سو مرے ہوئے پڑے تھے تیر کی سنسناہٹ تیغوں کی جھنکار نے گوش گردوں کو کر دیا تھا صدائے کوس رزمی سے میدان رزم ہلا جاتا تھا جلاجل کا ایک جانب کو شور تھا دہ الگ کف افسوس مل رہا تھا قرنا الگ غل مچا رہا تھا بوق ایک سمت کو چلاتا تھا صدائے باجہ ہائے جنگ سے کان بڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی پہلوان عدآواز ہر صف میں گرج رہے تھے صفیں درہم و برہم تھیں بموجب اشعار ۔ نظم

بگوشید لشکر بجوشید سخت
عنان یک رکابے برانگیختند
بخاک اندر آرند بدخواہ را
بہ شمشیر پولاد و تیر و خدنگ
زمین را بہ زنبور کردند ریش
زبس جستہ تیر پیکان نشان
کہ از نعل اسپان برآمد شرار

بہ لشکر بگوید کہ یک بارگی
دو دستی بہ تیغ اندر آویختند
دو لشکر چو مور و ملخ تاختند
گذرگاہ بر مور کردند تنگ
ستون علم جامہ در خون زدہ
شدہ آبلہ دست پیکان کشان
بنا سود لشکر بخون ریختن

بفرمان فرمان دہ تاج و تخت
برانند بر جنگ او بارگی
بہ بندند بر دشمنان راہ را
نبرد جہان درجہان ساختند
چو زنبور گیتی آشیدند نیش
نجات از جہان خیمہ بیرون زدہ
چنان گرم گشت آتش کارزار
بہ دشمن ز دشمن برآویختن

دگر رہ بمردی فشردند پاے
ز رفتن چون کوہ آہن ز جاے
بناموس رایت ہمین داشتند
غنیمت بہ بدخواہ نگذاشتند
برآمد ز قلب دو لشکر خروش
رسید آسمان را قیامت بگوش
تبیرہ بغرید چون تند شیر
درآمد برقص اژدہاے دلیر
ز فریاد روئین خم از پشت پیل
ز نفیر نہنگان درآمد ز نیل
زبس تنگ شہپور زہرہ شگاف
بدرید زہرہ بپیچید ناف
ز غریدن کوس خالی دماغ
زمین لرزہ افتاد در کوہ و راغ
درآمد ز بحران سر بید برگ
گشادہ بد و روزن درع و ترگ
زبس تیر باران کہ آمد بجوش
فگند ابر بارانی از خود ز دوش
گران تیر باران کنون آمدی
بجاے نم از ابر خون آمدی
خروشیدن کوس روئینہ طاس
نیوشندہ یاد از پی جان ہراس
جلاجل زنان از نواہاے زنگ
برآورد خون از دل خارہ سنگ
بجنبش درآمد دو دریاے خون
شد از موج آتش زمین لالہ گون
زمین گو بساطے بہ آراستہ
غبارے کہ شد از جاے برخاستہ
بابرو درآمد کمان را شکنج
شتابان شدہ تیر چون مار گنج
ستیزندہ از تیغ سیماب ریز
چو سیماب کردہ گریزان گریز
ز پولاد پیکان پیکر شکن
تن کوہ لرزید بر خویشتن
زبس زخم پولاد خارا ستیز
زمین را شدہ استخوان ریز ریز
ز نوک سنان چرخ دولاب رنگ
ز پرکار گردش فرو ماند لنگ
زبس بر دہن ناچخ انداختن
نفس را نہ راہ برون تاختن
سنان در سنان رشتہ چون نوک خار
سپر بر سپر بستہ چون لالہ زار
گریزندگان را دران رستخیز
نہ روے رہائی نہ راہ گریز
سواران ہمہ تیر پرداختہ
گہے تیر و گہ ترکش انداختہ
درآن مسلخ آدمی زادگان
زمین گشتہ کوہ از بس افتادگان
بجان برد خود ہر کسے گشت شاد
کس از کشتن کس نیاورد یاد
ندارد کسے سوگ در حرب گاہ
نہ کس جز قزاگند پوشد سپاہ
سخن گو سخن سخت پاکیزہ راند
کہ مرگ بانبوہ را جشن خواند
زبس کشتہ برگشتہ مردان مرد
شدہ راہ بربستہ ہو رہ نورد
بران دجلہ خون بلند آفتاب
چو نیلوفر افگندہ زورق بر آب
چو لشکر بہ لشکر درآویختند
قیامت ز گیتی برانگیختند
پراگندگی در سپاہ اوفتاد
بنزدہش درآمد زم شاہ اوفتاد
سپہ چون پراگندہ شد سوے جنگ
فراخی درآمد بمیدان تنگ

یہ نوبت تھی کہ سوار سے سوار اور پیدل سے پیدل لپٹے ہوے تھے دار بہ دار چل رہے تھے ایک طرف نیزے چل رہے تھے سنانون کی چمک قلب کے پار ہوئی جاتی تھی ایک طرف سے تیرون کی بوچھار تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ تیرون کا مینہ برس رہا ہی ایک جانب گرز چل رہا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہنگ آہنگران ہی ڈھالون کی کالی گھٹا اٹھی ہوئی ہی اسمین یون برق تیغ چمکتی ہی جیسے ابر تیرہ مین بجلی کوندتی ہی اسقدر دونون لشکر ملگئے تھے کہ اب خنجر چلنے لگے ہین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگے ہوے ہین سواے لاشون کے میدان جنگ مین کچھ نظر نہین آتا ہی سر ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین سرون کا مینہ برس رہا ہی دریاے خون کی طغیانی ہی کشتی حیات کی گرداب موت مین پڑی ہی اسکو بھی طوفان ہی زورق عمر بھنور اجل مین پھنسی ہی تلاطم عظیم برپا ہی سوار پیدلون مین پوشیدہ ہوتے پھرتے ہین مرکب باگ تڑا تڑا کر بھاگتے پھرتے ہین سر تن سے کٹ کٹ کر گر رہے ہین تن خاک و خون مین غلطان ہین کہین پر سر بریدہ پڑے ہین کسی جا دست بریدہ کا ڈھیر ہی کسی مقام پر بسمل تڑپ رہے ہین کوئی تابہ سینہ فگار ہی کسی کے قلب کے برچھی پار ہی کسی کو

بسبب موت کے سر تن پر بار ہی کوئی گھائل ہی کوئی نیم بسمل ہی کوئی آہ آہ کر رہا ہی کوئی دم توڑ رہا ہی
کسی کو بسبب زخم کے پیاس لگی ہی کسی کی یہ نوبت ہی کہ استخوان ریزہ ریزہ ہین کسی کا بسبب
ضرب گرز کے کاسۂ سر چور ہی کوئی خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا ہی کسی کو گھوڑون نے پائمال
کر ڈالا ہی بازار موت گرم ہی دلال اجل بیکار ہی ملک الموت جانون کے خریدار ہین نرخ جان
سستا ہی کاسۂ سر مٹی کے مول ہین ملک الموت کی یہ نوبت ہی کہ ایک کی روح قبض کی
دو سو اور تڑپتے ہوے نظر آئے یہ اُدھر کو گئے اِدھر چار سو زخمی ہو کر گرے روحون کا یہ حال ہی
کہ مثل طائر خوف خوردہ کے تباہ پھر رہی ہین عجیب حالت ہی مقام افسوس و حسرت ہی کہ کوئی
رونی والا نہین ہی کوئی اُنکا سوگ رکھنے والا نہین ہی سوائے سپرون کے اِنکے غم مین
کوئی سیاہ پوش نہین ہی جدھر دیکھو سر کٹے ہوے پڑے ہین تن تڑپ رہے ہین بازو جو
زرہ پوشون کے کٹ کر گرے ہین تو اُنسے یہ معلوم ہوتا ہی کہ ماہی جال مین پھنسی ہی
دریاے خون اسقدر بڑھا ہی کہ دریا سے مل گیا ہی تمام آب دریا بھی لالہ رنگ ہو گیا ۔ شعر
چقاچاق خنجر بگردون رسید ❊ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ❊ اُس دریاے خون مین خود جو
گرے ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگ پشت پھر رہے ہین نیزے جو گرے ہین تو معلوم
ہوتا ہی کہ افعی شناوری کر رہے ہین علمون کی یہ حالت ہی کہ علمدار جو مارے گئے ہین اور
خون مین غلطان ہین تو ثابت ہوتا ہی کہ مردے کفنائے ہوے پڑے ہین تن جو
بیل تنون کے اُس دریاے خون مین تیر رہے ہین تو اُنسے یہ ثابت ہوتا ہی کہ گویا مگرمچھ
نکالے ہوے ہین زاغ و زغن اُمڈ رہے ہین اور خوش ہوتے ہین کہ یہ اتنا بڑا رن پڑا ہی کہ
مدتون تک ہمارا شکم سیر رہے گا سپرین جو گری ہین خون کا دریا تو روان ہی اُسمین جو وہ تیرتی
ہین تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ حباب معکوس ہین موزے دستانون کے انبار ہین کمانین گوشۂ
عافیت تلاش کر رہی ہین تیر چلا رہے ہین لب سوفار وا ہین نیزے مثل شاخ قلم کے قلم کیے
ہوے پڑے ہین شیرون کے چہرون کا رنگ اُڑ گیا ہی گل یہ رنگ دیکھ کر پژمردہ ہو گئے ہین
کہ یہ نیا گل کھلا ہی ایسی قیامت کی جنگ ہو رہی ہی کہ نہ دیکھی نہ سُنی اِس فلک پیر نے بھی باین
پیرانہ سالی چشم مہر و ماہ سے نہ دیکھی ہو گی فلک پیر کو بھی حیرت ہی نقیب صفون مین صدائین
لگا رہے ہین کہ اے جوانان بکوشید تا جامۂ زنان نہ پوشید باپ کو فرزند قتل کرتا ہی فرزند کو
پدر بھائی کو بھائی حلال کیے ڈالتا ہی مزبلۂ قصابان میدان جنگ بنا ہوا ہی ملک الموت
چھری لیے ہوئے حلال کرتے پھرتے ہین بڑی خرابی مین پڑے کہان کہان جا کر روح قبض کرین
ایک تو یون ہی زمین خون سے لالہ رنگ ہو رہی ہے اور اسقدر زرہین سوارون کی گری ہین
کہ زمین زرہ پوش ہو گئی ہی مگر اُس سے بھی یہ گرد نہین اُٹھ سکتی ہی جلتہ پوش شمشیر ہیں
چار آئینہ والے مثل آئینہ حیران و پریشان ہین جوشن پوشون کی نوبت جو المزدی
خاک مین ملگئی ہی یہ حالت ہی کہ ایک طرف سے بہزاد خان گرز کے وار کرتے چلے
آتے ہین سو دو سو کو پیوند زمین کرتے ہین اُستخوان اُنکے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین ایک جانب
سے مملوک بن مالک نیزے کو ترچھا کیے ہوے سو سو دو دو سو کو نیزے مین کو نچ لیا اور
کو نچکر اب جو مرکب کو اُٹھایا تو سیکڑون نیزے مین سنگلے جسطرح سیخ پر کباب اُٹھا کر زمین پر

مارا کہ استخوان تک چورہ چورہ ہو گئے ایک سمت شہنشاہ گوہر کلاہ دریاے آہن مین شناوری کر رہے ہین کہین سکندر فرخ لقا دریاے حرب مین غرق ہین ہاتھ تلوار کے لگا رہے ہین کہین علین الزمان سنانون کے جنگل مین گھسے ہوے ہین آنکو قلم کر رہے ہین کہین نور الزمان شمشیر زنی کر رہے ہین سلیمان اعظم اپنی صفائی و بیت زبردست دکھا رہے ہین زرہ پوشون پر آفت آ رہی ہے گر گین اپنے درشت جنگال آزما رہا ہے قیصر صاف باطن صفائی کے ہاتھ لگا رہے ہین آصف انجم طلعت اپنے ہلال تیغ کو چمکا رہے ہین قلب لشکر مین بادشاہ مع سات سو بادشاہون کے لڑ رہے ہین نعرے پر نعرے کر رہے ہین یہ حال ہے مصداق اس شعر کے شعر

بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ✣ یکے را دو کرد و دو را چار کرد ✣ دگر یکے زخم بر زر و پیل پہلوان ✣ گزان زخم لرزید پیر و جوان ✣

بادشاہ نے قلب لشکر مین تہلکہ ڈال دیا ہے برابر سے سات سو سوار خواہ پیدل پر یا سوار پر گرتے ہین سات سو بجلیان چمکتی ہین صاحبقران کی تو یہ نوبت ہے کہ ہمہ تن جنگ بنے ہوے ہین چُن چُن کے قوی تنون کو قتل کرتے ہین اس کی راہ مسدود ہے مارے خوف کے اس بھی نہین آئی ہے کہین مین بھی نہ قتل ہو جاؤن مرغ تیر جو اڑ کر ادھر سے ادھر جاتا ہے تو اسکے پر راہ مین کٹ جاتے ہین مرغ تیر کو اڑنا دشوار ہے طائر نظر کی تو کیا حقیقت ہے وہ تو ایک وار کی ہے اگر کوئی نظر اٹھا کر دیکھتا ہے کہ دیکھون لشکر کی کیا حالت ہے تو اسکی نظر کٹ کر وسط لشکر مین گر پڑتی ہے اس غضب کی تلوار چل رہی ہے کہ جسکی پناہ نہین ہے خواجہ کا یہ حال ہے کہ مردون کی کمرین ٹٹولتے پھرتے ہین جو جسکی کمر سے نکلا اسکو اپنے قبضے مین کیا کپڑے اتار لیے مہلت نہین سو دو سو مردے ایک جا جمع کیے اور اسپر جھنڈی لگا دی کہ این مال خواجہ خضران ہے کبھی اس سوار کے پیر کاٹے اسکے دشمن پر جا کر سر قلم کر ڈالا لوٹ لگا کر یہ کیا کہ پیدلون کے پیر قلم کر ڈالے سپرون کا انبار کیا جھنڈی لگا دی زرہون کا ڈھیر کیا جھنڈی لگا دی تلوارون نیزون خنجرون کا انبار کیا اسپر بھی جھنڈی لگا دی خواجہ یہ کرتے پھرتے ہین بعد اسکے پھر صاحبقران کے پاس آئے دیکھا کہ کوئی سوار عقب سے آیا اسکو قتل کیا پھر چلے گئے کسی کی پشت پر جست کر کے پہونچے اسنے دیکھا کہ یہ کون بلا پشت پر ہے چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر پکڑون کہ پھر کو دین تھا دل کی حسرت دل ہی مین رہ گئی کچھ نہو سکا گھوڑے کو پکڑا اور الگ میدان جنگ سے لیجا کر درخت سے باندھ دیا اور آپ پھر واپس آئے گھوڑے سوارون کی لاشون کو پامال کرنے پھرتے ہین اگر کسی سوار نے خواجہ کو دیکھ لیا وہ مرکب دوڑا کر چلا کہ اس پیادے کو قتل کر دون وہ شطرنج کا پیادہ ہے فیل سوار کو مارتا ہے اسکے ہاتھ کب آتا ہے یہ اس قصد سے بڑھے تھے کہ آپ پہونچے مرکب کے اوپر فی النار والسقر ہوے یہ حالت کہ فوج مثل دفتر کے درہم و برہم ہے جیسے شیرازے کے نہونے سے ورق درہم و برہم اور تتر بتر ہو جاتے ہین یا بسبب باد خزان کے برگ درخت ادھر ادھر اڑتے پھرتے ہین موت کے صیاد نے تمام لشکر حریف کو اپنا شکار کر لیا اجل نے گلشن لشکر کو لوٹ لیا یہ حالت ہے کہ جس طور سے فصل خزان مین چمن ویران ہو جاتے ہین اور ہر روش و پٹری پر خاک اڑنے لگتی ہے یون ہی لشکر حریف کا حال ہے کہ ہر صف خالی ہے اور ہر مورچہ تباہ ہے ہر جگہ خاک اڑ رہی ہے میر لشکر کی یہ نوبت ہوئی ہے کہ اہل لشکر کو پکارتا پھرتا ہے سپاہ کا دل بڑھاتا ہے اسکے کہنے سے سپاہ حملہ کرتی ہے مگر جب اہل اسلام

حملہ کرتے ہین تو یہ سب پسپا ہو جاتے ہین یقین خود پرست کبھی میمنہ لشکر پر آتا ہی اسکو آمادہ جنگ کرکے چلا جاتا ہی کبھی میسرہ پر گاہ پشت لشکر گاہ کبھی قلب لشکر مین ان سب کو آمادہ کرکے خود بھی لڑنے لگتا ہی منشی سپاہ کی یہ حالت ہی گویا جیسے چہرے پر چہرے کٹے جاتے ہین دوات معکوس قلم مثل نیزہ قلم ہے سیاہی حالت لشکر پر گریبان ہی قلم کا جگر چاک ہی منشی لشکر کے رخ پر خاک ہی کیا کرے کیا نہ کرے فیل مہر گم اسلئے پھرتے ہین فیلبان جان چرائے پوشیدہ ہین عجب حالت لشکر حریف کی ہی یہ نوبت پہونچی ہی کہ کوئی دم مین لشکر فرار ہوا چاہتا ہی رسالے کے رسالے سوارون سے خالی ہوگئے پیدلون سے پلٹنین یقین خود پرست کو یقین شکست ہوگیا دل ٹوٹ گیا لڑنا بھول گیا ہاتھ پاؤن بھول گئے لشکر کی ابتری دیکھکر حواس خمسہ نے اپنے مقام سے پرواز کی ہوش جاتے رہے اب لشکر اسلام کا ادھر سے زغہ ہوا دباؤ پڑنے لگا یہ جو یقین خود پرست نے دیکھا تو مرکب کو دوڑا کر میمنہ پر آیا انکو جرأت جنگ کی دلا کر میسرہ کی خبر لی بعدہ جناح لشکر پر آیا اسکو آمادہ کیا اسکو مثل پرکار کے کسی جگہ پر قرار نہین ہی مانند سیماب اڑتا پھرتا ہی مثل فلک دوار کے لشکر کی گشت کرتا ہی جہان جاتا ہی لاشون کا انبار پاتا ہی لشکر سپاہ سے خالی پاتا ہی سر پر ہاتھ مارتا ہی کف افسوس ملتا ہی کہتا ہی کہ کیا کرون میرے لشکر نے شکست کھائی حریف کی فوج بڑھتی چلی آتی ہی قریب تھا کہ یقین خود پرست کا لشکر فرار کرے یقین خود پرست گھبرایا ہوا پھر رہا تھا کہ ناگاہ صحرا سے گرد اڑی اسوقت کون دیکھتا ہی کہ یہ گرد کیسی ہی اور کس طرف سے بلند ہوئی ہی وہ گرد قریب اس میدان کے پہونچی اور رشق ہوئی اس گرد سے فیلان فیل زور مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا اسنے دیکھا کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی اسنے اپنے لشکر کو اسی مقام پر روکا اور عیار سے کہا کہ خبر تو لا کہ یہ کیسی جنگ ہو رہی ہی کون لوگ ہین ایک لشکر تو مجکو خود پرستیون کا معلوم ہوتا ہی کہین یقین خود پرست سے تو کسی سے مقابلہ نہین ہی کیونکہ اسنے مجکو براے مدد طلب کیا تھا نامہ کا جواب روانہ کرکے مین اسکی طلب کے موافق چلا ہون شاید دیر ہوگئی یہ لشکر اور اسکا بادشاہ بھی خود پرست ہی وہ عیار فورًا اس مجمع مین آیا دیکھا کہ ایک سوار الگ ایک درخت کے نیچے سر درخت کی جڑ پر رکھے ہوے کچھ فکر مین کھڑا ہی اس عیار نے جو اسکو دیکھا تو لشکر کا جانا ترک کیا خیال کیا کہ اس سوار سے حال دریافت کرلو اگر بتادے تو کیون لشکر مین جاؤ وہان تلوار چل رہی ہی ایسا نہو کہ کوئی حریف خیال کرکے ہمکو بھی قتل کر ڈالے یہ اس سوار کے قریب آیا اور کہا کہ ای بھائی ایک مین سوال کرتا ہون اسکا مجکو تو جواب دے اسنے یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ کیا کہتا ہی خاموش کھڑا رہا جب اسنے پھر سوال کیا اور آواز دی اسنے پھر نہ سنا اب تو یہ اسکے برابر آیا دیکھا کہ وہ سو رہا ہی یہ دیکھکر اسنے اسکو ہوشیار کیا شانہ پکڑ کے کہا کہ بھائی ذرا ہوشیار ہو یون کیون میدان جنگ مین غافل سوتے ہو نہین جانتے کہ تلوار چل رہی ہی کوئی آن کر اگر قتل کر ڈالے تو کیا ہو مفت مین جان جائے گی بھلا ہونہ آئے کوئی بھی ایسے مقام مین یون سوتا ہی اسنے جب اسکا شانہ پکڑکے ہلایا تو اسکو ہوش آیا آنکھ کھولی خیال کیا کہ کوئی حریف آگیا کانپ کر آنکھ بند کرلی اسنے کہا کہ بھائی ہوشیار

ہو تو مین کچھ پوچھون اُس سوار نے کہا کہ تو کیا پوچھے گا میرا سر کاٹ لے میرے پاس کچھ نہین ہی
مین عذاب سے نجات پاؤن اُس عیار نے کہا ہوشیار ہو مین قتل کرنے نہین آیا ہون
بلکہ کچھ دریافت کرتا ہی اِس جنگ کا حال جبکہ یہ اُسنے کہا تو اُس سوار نے آنکھین کھولین
بغور اُسکو دیکھا کہا کہ دریافت کر کیا دریافت کرتا ہی اُس عیار نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ یہ دونون
لشکر کون ہین اور کسکے ہین اور بادشاہ اِن لشکرون کا کون کون ہی اور یہ جنگ مغلوبہ
کب سے ہو رہی ہی اُس سوار نے کہا کہ کیا تو مسافر ہی اگر تو مسافر ہی تو جا اپنی راہ لے
تجکو اِس سے کیا کام یہ بادشاہون کا جھگڑا ہی تو دریافت کرکے کیا کریگا اُس عیار نے
کہا کہ ہمارے بادشاہ نے دریافت کیا ہی جو کہ یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین انکا بھی
اِدھر گذر ہوا ہی وہ سامنے مع لشکر کھڑے ہین اُنکو یقین خود پرست نے اپنی مدد کیواسطے
طلب کیا تھا یہ جو اُس سوار نے سُنا کہا کہ جاکر اپنے بادشاہ سے کہدے کہ یہ لڑائی یقین
خود پرست اور اہل اسلام سے ہو رہی ہی یقین ہی کہ لشکر یقین خود پرست کوئی دم مین
فرار کرے کیونکہ اب کوئی حالت اُس لشکر مین باقی نہین رہی ہی یہ سُنکے وہ عیار فوراً اپنے
بادشاہ کے پاس آیا اور یہ بھی دریافت کر لیا تھا کہ تو کیا اُسی لشکر کا سوار ہی اُسنے کہا تھا کہ
ہان اُسنے یہ کہدیا تھا کہ تو یہین ٹھہرا رہنا مین اپنے بادشاہ کو مع لشکر لیکر آتا ہون تو اُنکو لشکر
اسلام کا نشان بتانا وہ اُس سے مقابلہ کرینگے اور یقین خود پرست کے شریک جنگ
ہونگے وہ تو اُسی مقام پر کھڑا رہا وہ عیار جب فیلان فیل زور کے پاس پہونچا تو اُسنے
پوچھا کہ کیا دریافت کرکے آیا اُسنے عرض کیا کہ جلدی تشریف لیچلیے یقین خود پرست سے
اور خدا پرستون سے جنگ ہو رہی ہی قریب ہی کہ یقین خود پرست شکست کھا کر بھاگے یہ سُنکے فیلان
فیل زور کے ہوش جاتے رہے اُسیوقت لشکر کو حکم دیا کہ جلدی چلکر یقین خود پرست
کے لشکر کے شریک ہو ایسا نہو کہ وہ شکست کھا کر بھاگے تو تمام محنت بیکار رہو یہ سننا تھا
کہ تمام لشکر نے مرکب اُٹھا دیے اور تلوارین نیامون سے کھینچ لین اور طرف میدان جنگ
کے چلے عیار نے بڑھکر اُس سوار سے کہا کہ آؤ وہ سوار آگے آگے یہ لشکر اُسنے بتلا کر
لشکر فیلان فیل زور اور لشکر اسلام سے مقابلہ کرا دیا اور آپ وہان سے یقین
خود پرست کے پاس آیا دیکھا کہ بادشاہ پریشان پھر رہا ہی کہا کہ مبارک ہو کوئی
فیلان فیل زور ہین وہ آپکی مدد کو مع لشکر کے آئے ہین اُنھون نے مجھ سے دریافت کیا
مین نے کل حال اُنسے کہدیا وہ یہ خبر سُنکر لشکر اسلام پر جا پڑے ہین اور مع لشکر لڑ رہے
ہین اب آپ اُنکی مدد کرین اور لشکر کو آمادہ جنگ کرین کہ اب تو جانین لڑا دین یہ سُننا تھا
کہ یقین خود پرست کے حواس درست ہوے اہل لشکر سے پکار کر کہا کہ اب کوشش
کرو اور حریف سے مقابلہ جمکر کرو دل نہ ہارو تمھاری مدد خداوند طبیعت مجردہ نے
بھیجدی فیلان فیل زور عین وقت پر پہونچا ہی اور خدا پرستون سے لڑ رہا ہی تم
لوگ بھی اب جانین لڑا دو دیکھو مدد آگئی ہی یہ وقت جان لڑا دینے کا ہی اب کوئی
کمی نکرو یہ جو یقین خود پرست نے پکار کر اپنے اہل لشکر سے کہا اور اہل لشکر نے
جو سُنا کہ مدد فیلان فیل زور لیکر آیا ہی سب کے سب پھر لڑنے لگے فیلان

نے آکر لڑائی کو رو کا پھر تلوار چلنے لگی پھر سر قلم ہونے لگے پھر پہلوان بے سر ہو گر نے لگے پھر بسمل خاک پر تڑپنے لگے پھر کشتون کے ڈھیر ہونے لگے پھر دریا ے خون رواں ہوا پھر بازار مرگ گرم ہوا پھر کاسئہ سر خاک پر ٹھوکرین کھانے لگے پھر ملک الموت کی باری آئی پھر تلوارون کی جھنکار فلک تک جانے لگی نیزون کی چمک دلون کے پار ہونے لگی فیلان فیل زور نے آکر تہلکہ ڈال دیا یقین خود پرست کی سپاہ بھی اسکی شریک ہوئی اور لڑنے لگی بھاگی ہوئی فوج پھر پڑی یہ حال جو بادشاہ اسلام نے دیکھا کہا کہ دریافت تو کرو کہ کیون یہ لشکر مفرور پھر آیا اسکا کیا سبب ہوا کیا اسکی کمک کہین سے آگئی ہی جو یون یہ لوگ پھر لڑنے لگے عیارنے جو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حاکم فیلانیہ مع ایک لاکھ سپاہ کے آیا ہی یہ اُسکے آنے سے لشکر کو زور ہوا ہی اور پھر لڑنے لگا ہی بادشاہ نے فرمایا کہ لشکر کو آگاہ کردو کہ کچھ لشکر حریف کی مدد کو آگیا ہی کوشش کرو لشکر تازہ دم آیا ہی نقیبون نے صدا لگانی شروع کی اہل اسلام کو جو معلوم ہوا کہ حریف کی کمک آئی ہی اِن لوگون کے اور دل شیر ہوے کہ آج خوب صفائی ہاتھون کی ہوگی پھر شمشیر زنی کی نوبت آئی اب کچھ مزے کا مقابلہ ہوگا کیونکہ لشکر تازہ دم آیا ہی اس خوشی مین جو حملہ کیا ایک ہی حملہ مین کئی ہزار کے سر اُڑ گئے فیلان فیل زور اپنی فوج کا دل بڑھانے لگا ایک رات اِسکے آنے سے جنگ کی رات جنگ مین بسر ہوئی صبح ہوئی قریب تھا کہ لشکر کفار و حریف پھر شکست کھا کر بھاگے کہ صحرا سے پھر گرد بلند ہوئی وہ گرد قریب میدان جنگ کے آکر شق ہوئی اُس گرد سے دو بادشاہ مع دو لاکھ اور پچاس ہزار سپاہ کے ظاہر ہوے اُنھون نے جو دریافت کیا کہ یہ جنگ کس سے ہو رہی ہی تو معلوم ہوا کہ یقین خود پرست سے اور اہل اسلام سے ہی آج تین شبانہ روز گذرے ہین کل لشکر یقین خود پرست و بے فرار تھا کہ فیلان فیل زور نے آکر جنگ کو روکا اب وہ شکست کھا کر بھاگا چاہتا ہی یہ خبر پانا تھا کہ دونون بادشاہ جو کہ ساتھ آئے تھے تو ایک اُنمین اشتران اشتر گوش تھا دوسرا ببران ببر پوش تھا راہ مین باہم مل گئے تھے یہ اپنے ملک سے براے مدد یقین خود پرست اُسکے نامے کو دیکھکر چلا تھا وہ بھی اپنے ملک سے روانہ ہوا تھا راہ مین ملاقات ہوئی دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی یقین خود پرست کی مدد کو جاتے ہین باہم پیغام و سلام ہوا کہ ہم اور تم دونون ملکر مدد کو چلین دونون نے منظور کیا تھا یہان تک کہ اب یہان آکر پہونچے اور تلوارین لیکر لشکر اسلام سے لڑنے لگے یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ نیری مدد کو اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش مع دو لاکھ پچاس ہزار سپاہ کے آئے ہین اِسکا دل قوی ہوگیا پھر جمکر لڑنے لگا اہل اسلام کو بھی معلوم ہوا کہ یقین خود پرست کی اور مدد آئی کہا کہ کچھ پروا نہین ہی خدا ے ما بزرگ است اگر ہماری ظفر ہی تو خدا ہمکو ظفر دے گا یہ لوگ لڑ رہے ہین بڑھتے چلے آتے ہین ابھی لڑ رہے تھے اور جنگ ہو رہی تھی کہ پھر گرد اُڑی ابکی گرگیت بکتر پوش اور بر جلیس نیزہ زن و خنسیس تیغ زن مع تین لاکھ سپاہ کے پہونچے یہ بھی دریافت کرکے شریک جنگ ہوے لشکر تازہ دم جو آیا تو اب

کسیقدر رجمکر لڑنے لگے مگر اہل اسلام کا یہ حال ہی کہ برابر تین دن سے لڑ رہے ہین ہاتھون مین
نیمچے گر بیٹھے ہین کوہنیون سے خون ٹپکتا جاتا ہی خون کے لتھڑے زرہون پر جم گئے ہین مگر ہاتھ برابر چلا رہے
ہین کمی نہین کرتے ہین دشمن کشی پر کمر باندھے ہوے ہین نہ کھانے کی فکر نہ پانی کا خیال صرف
جنگ و جدل کا خیال ہی اور ملال اسکا ہو کہ تین دن ہوے ہین کہ ابھی تک لشکر حریف نے
شکست نہین کھائی ہی بغیر شکست دیے واپس نہ جائینگے بس یہ خیال کر کے جو حملہ کیا تو
ہزارون بیدم ہوگئے بہت سے کفار مرکبون کی جھپیٹ مین آکر مر گئے بہت سے خوف سے
گر کر کچل گئے اب اہل اسلام حملۂ شیرانہ کرنے لگے اور جنگ رستمانہ پر کمر باندھی غلے پر حملے کیے دو
شبانہ روز اور جنگ ہوئی چھٹا دن تھا کہ پھر لشکر حریف کا زور کم ہونے لگا لشکر اسلام نے
دبا ڈالا اور سب کو پسپا کرنے لگے لاکھ لاکھ ساتون بادشاہ لشکر کا دل بڑھاتے ہین مگر اب لشکر
کے پانون جمتے ہوے نظر نہین آتے ہین راہ فرار تلاش کر رہے ہین لشکر اسلام نے بیچ مین
رکھ لیا ہی کسی طرف سے نکلنے نہین دیتے ہین عین گرمی جنگ مین مملوک بن مالک سے
اور اشتران اشتر گوش سے سامنا ہوگیا اُسنے تلوار ماری مملوک نے اُسکی تلوار خالی
دیکر کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اُسکو صدر زین سے اُٹھا لیا اور بجاے سپر اُسکو ہاتھ پر علم کر کے
لڑنا شروع کیا اُدھر فیلان فیل زور سے اور بہزاد خان سے مقابلہ ہوگیا فیلان
فیل زور نے بہزاد خان کے خنجر مارا انھون نے بھی خالی دیکر مثل مملوک کے جسطرح
اُسنے اشتران کو اُٹھا لیا تھا انھون نے بھی اُسکو اپنے ہاتھون پر بلند کر لیا لڑنا شروع کیا
گرگین سے اور گرگین درشت چنگال سے سامنا ہوگیا گرگین درشت چنگال نے
اُسکو اُسکا حربہ رد کر کے سر سے بلند کر لیا اور لڑنے لگا ببران ببر پوش نے اور عین الزمان
سے مقابلہ ہوا انھون نے بھی اُسکو اُسکے حربے رد کر کے بجاے سپر سر سے بلند کر لیا اور
نور الزمان نے برجیس کو سکندر رفرخ لقا نے تخنیمس کو علم کر لیا چھ سردارون نے
ان چھون بادشاہون کو اُٹھا لیا اور لڑنے لگے اُدھر صاحبقران سے اور یقین خود پرست سے
مقابلہ ہوگیا اُسنے تلوار ماری صاحبقران نے ٹھیکی دی کہ تلوار پیٹ پڑی ڈال کمر زنجیر مین
دست حق پرست نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اُسکو صدر زین سے اُٹھا لیا اُدھر شہنشاہ
گوہر کلاہ نے بڑھکر علم فوج کو قلم کیا اور دونون رکابون پر دونون قدم اُستوار کر کے
جو وار کرتے ہین تو مع علمدار اور علم کے اور ہاتھی کے قلم کرتی ہوئی تلوار زمین پر آئی
اُدھر سلیمان اعظم نے بڑھکر نقارۂ لشکر کو پھاڑ ڈالا بوق سوق ہر سوار سے لیکر مثل
ہر کی سے کے توڑ ڈالا بڑھکر ایک ہاتھ جو مارا تو نقارہ نواز دو ہوگیا یہ حال دیکھکر قرنا کا دم
بند ہوگیا ترہی کی سانس رک گئی ناسون کی آواز بیٹھ گئی جلاجل کف افسوس ملکر خاموش
ہوگیا تمام باجے جو کہ فوج مین بج رہے تھے ایک دم سے موقوف ہوگئے غل پڑ گیا کہ
ساتون بادشاہ گرفتار ہوگئے علم فوج سرنگون ہوگیا یہ لشکر کا حال زبون ہوا اُدھر
اہل اسلام نے جو حملہ کیا تو لشکر کے پانون اُکھڑ گئے علم فوج قلم ہوتے ہی ثابت قدم
بھی نہ رہ سکے اکثر بے ہمت سکے باہر قدم ہوگئے اب وہ کیا ثابت قدمی دکھائین کون ہی جو فوج کو
روکے لشکر بے سردار کا ہوگیا نقیب اپنی جانین دے رہے ہین کون سنتا ہی یہان تو

یہ صدا ہی کہ بھاگ بھاگ سوائے بھاگ بھاگ کے دوسری ہوا نہین لاکھ نقیب پکارین نقار خانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہی شہر تا پر منا ہی سب کو اپنی جانون کی پڑی ہی اسوقت مین سنکے اپنی جان دین جست سے گرفتار ہو گئے ایسے بھاگے کہ ہتھیار تک چھوٹ گئے سوار شتربانون مین ملگئے پیدل جا کر دون مین جا کر شامل ہو گئے غرض چھوڑ دیے ہتھیار رکھو لکر پھینکدیے یہ خوف تھا کہ شمشیر مین چھپتے پھرتے تھے کفار بھاگ کر پڑاؤ پر پہونچے کہ شاید یہان امن ملے مگر امن کہان راہ امن تو مسدود ہی سوائے قتل ہونے کے چارا نہین اہل اسلام قتل کرتے ہوے پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی خوب تلوار چلی یہان بھی انکو امن نہ ملا یہان سے بھی بھاگے جب دیکھا کہ لشکر قتل ہوا جاتا ہی تب دیکھا امیرون نے کہ کوئی صورت مفر کی نہین ہی سوائے امان مانگنے کے تو صدا دی کہ فریاد ہی بادشاہ اسلام کی اور دوہائی ہی صاحبقران کی ہمکو امان ملے یہان سے لوگون نے کہا کہ امان بشرط ایمان اُٹھون نے کہا کہ ہم مذہب خود پرستی ترک کرتے ہین ہمکو امان ملے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ انکو امان دی جائے یہ لوگ امان طلب کرتے ہین فوراً تمام لشکر مین خبر ہوگئی کہ کفار نے امان طلب کی صاحبقران و بادشاہ نے امان دی پھر تو تمام لشکر نے ہاتھ روک لیا لیکن پڑاؤ تو لٹ چکا تھا کاٹ کر گرادیے تھے اور اسطبل بھی لٹ گیا تھا یہان بھی کئی جگہ خواجہ اپنی ہمت سے یان لگا چکے تھے بہت سے کفار خیمون کے نیچے دب کر مر گئے جو کہ سپاہ غلب تھے یعنی کچھ تصویر پرست اور کچھ لشکر یقین خود پرست کے کچھ لشکر فرحام کے کچھ لشکر فیلان فیل زہ شریہ کے کچھ لشکر اشتران اشتر کوش کے کچھ لشکر ببران ببر پوش کے کچھ لشکر حبیس کے کچھ لشکر گرگین کے کچھ لشکر تخسیس نے بھاگ کر کوہ و صحرا مین پوشیدہ ہو گئے تھے یہ لوگ بڑے سیاہ قلب تھے اور اس خیال مین تھے کہ دیکھین اب اسکا انجام کیا ہوتا ہی اگر ہمارے بادشاہ بھی مسلمان ہو جائینگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے اور اگر ہمارا نہ جی چاہیگا تو اسوقت مین ہم جا کر سمند شاہ جادو کی نوکری کرلین گے مذہب تصویر پرستی قبول کریگے اور جو کہ سمند رید سے آئے تھے وہ تو اس خیال سے ٹھہرے کہ ہم یقین خود پرست کی کیفیت دیکھین تو جا کر اس حال کی سمندر شاہ کو خبر دین انکا تو حال آیندہ ظاہر ہوگا اب یہان کا حال سنیے کہ کیا گذری یہان تک کہ جب صدائے امان بلند ہوئی تو سب اہل اسلام نے قتل سے ہاتھ روک لیا کفار قتل ہونے سے محفوظ ہوے سب افسر و امیر ہاتھ رومال سے باندھکر طرف بادشاہ کے یعنی بادشاہ اسلام کے چلے آدھر جو لشکر کفار قتل ہوا تھا اور جن جن افسرون کو سرداروں نے اسیر کیا تھا انکو عیارون کے سپرد کیا صاحبقران نے بھی یقین خود پرست کو خواجہ کے سپرد کیا آپ کفار کو امان دیکر طرف اپنے پڑاؤ کے چلے جو افسر کہ ہاتھ رومال سے باندھے ہوئے تھے انکو بادشاہ نے حکم دیا کہ کل صبح کو مع اپنی سپاہ کے حاضر خدمت ہونا انکو بھی قاعدے تعلیم کیے جائینگے وہ رخصت ہوکر اپنے لٹے ہوے لشکر مین آئے کیونکہ یہ لوگ بھی شبانہ روز کے جاگے ہوے تھے پڑاؤ پر آکر سب ... اور لٹے ہوے خیمون مین

آئے ادھر بادشاہ و صاحبقران نے فتح و فیروزی کی خوشی کرتے ہوئے اور طبل شادیانی بجاتے ہوئے اور چوب بجاتی ہوئی اپنی فرودگاہ پر پہونچے لشکر نے آکر ہتھیار کھولے آسودہ ہوئے مگر کیونکہ ان کو دانہ نہ کھانے دیا لوگ آپ وہاں آرام کرنے لگے وہ لوگ جو کہ قیدی ہوکر آئے تھے انکو طرف زندان خانے کے بھیجا کہ انکا دربار کل وقت سحر کیا جائیگا جو شخص کہ مذہب اسلام قبول کریگا اسکو زندہ رکھا جائیگا اور جو انکار کریگا وہ قتل کیا جائیگا یہ حکم دیکر صاحبقران و بادشاہ داخل خیمہ خاص ہوئے پوشاک رزم اتاری تمام خون میں تر تھی غسل فرمایا دوسرا لباس زیب تن کیا خاصہ خادموں نے حاضر کیا نوش کرکے آرام فرمایا کیونکہ سات دن ہوئے تھے کہ آرام نہیں کیا ہو سوائے شمشیرزنی کے دوسرا کام نہ تھا صرف وقت نماز کے تو اسکی بندگی کر لیتے تھے ورنہ سوائے لڑنے کے کوئی کام نہ تھا خدا نے انکے دل کی مراد دی کہ ظفر حاصل ہوئی ادھر سب سردار بھی اپنے اپنے خیموں میں گئے پوشاکیں اتار کر غسل کیے نمازیں شکریہ کی ادا کیں اسکے بعد خاصہ نوش فرمایا اور جاکر آرام کیا چونکہ شام ہوگئی تھی طلایہ پھرنے لگا ادھر خواجہ نے کیا کیا کہ جس جس مال پر جھنڈیاں لگا آئے تھے اس شب میں اس سب مال کو نذر زنبیل کیا اور تمام کشتہائے کفار کے کپڑے اتار لیے انکو صرف ایک لنگوٹی دیدی بعض کا زیر جامہ نہیں لیا جسکو خیال کیا کہ یہ معزز تھا یا جسکی کمر سے کچھ نکلا تمام میدان سے سیوف و تلواریں و نیزے و سنانیں و بکتر و جوشن و موزے و خود و زرہیں و چار آئینہ و مغفر سب آلات حرب و ضرب جو کہ کشتوں کے پڑے ہوئے تھے اٹھا کر نذر زنبیل کیے جو مرکب کہ آپ باندھ آئے تھے انکو بھی لشکر میں لے آئے اس لڑائی میں خواجہ نے بڑا مال پایا بہت خوش ہوئے یقین خود دیبت کا خزانہ بھی جاکر رات کو لوٹ لیا ایک خرمہرہ بھی نہ رکھا یہ سب مال لیکر اپنے خیمے میں آئے اور سو رہے کیونکہ یہ بھی تو تھکے ہوئے تھے وہ رات بسر ہوئی آثار سحر فلک پر ظاہر ہوئے مودن اٹھے انھوں نے اذان دی سب عبادت گذار عبادت میں مصروف ہوئے ہر سردار اپنے خیمے میں بیدار ہوا اٹھ نماز سحر ادا کی لباس درباری پہنکر طرف دربار کے چلے دربار میں پہونچکر اپنے مقام پر بیٹھے اتنے سردار آنے لگے صاحبقران بھی بیدار ہوئے نماز سحر ادا فرما کر پوشاک پہنکے دربار میں تشریف لائے سب سرداروں نے تعظیم کی سب کا سلام ہوا صاحبقران اپنے دنگل پر متمکن ہوئے کہ بادشاہ بھی نماز وغیرہ سے فراغ کرکے دربار میں تشریف لائے دربار کو آراستہ پایا سب کا مجرا و سلام ہوا بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوئے تھوڑی دیر تک تو سب خاموش رہے بعد تھوڑے عرصے کے بادشاہ نے فرمایا کہ شکر ہے اسکا کہ جسنے فتح دی ورنہ کیا امید تھی لشکر پر لشکر کمک کو چلا آتا تھا صاحبقران نے عرض کیا کہ یہ سب حضور کا اقبال ہے جو یوں ظفریاب ہوئے ورنہ ہم لوگ کہاں اور ظفر کہاں یہ نتیجہ اسکا ہے کہ اسکی راہ میں جو جہاد کرتے ہیں بادشاہ نے فرمایا کہ اب ان لوگوں کو بلاؤ جو کہ گرفتار ہوکر آئے ہیں انکو طلب کرو تاکہ انکا دربار کیا جائے اور مذہب اسلام کی انکو ترغیب دی جائے یہ حکم کا دینا تھا کہ چوبدار نے جاکر زندان خانے کے داروغہ کو حکم شاہی سنایا اور کہا کہ حکم شاہی یہ ہے کہ سب قیدیوں کو لیکر حاضر ہو اور وہ قیدی بھی حاضر

ے گیے جائین جو کہ قبل سے قید ہین اور اُنکا مسلمان ہونا یقین خود پرست کے مسلمان ہونے پر منحصر تھا انمو یقین خود پرست بھی گرفتار ہو کر آگیا اُس سے بھی اُنکے روبرو گفتگو بابت ترک مذہب خود پرستی کی کیجاوے گی اور آن بادشاہون نے جو کہ اُسکے ہمراہ گرفتار ہوے ہین اور حارث کو بھی لیکر حاضر ہو یہ جو حکم شاہی دارو غہ نے سُنا تو فوراً سب قیدیون کو یکطرف دربار کے چلا ابھی یہ قیدی راہ مین تھے کہ آدھر وہ لوگ جو کہ امان طلب ہوے تھے اور حاضر خدمت ظل اللہ ہوے تھے اور اُنکو صبح کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا وہ سب کے سب بیدار ہو کر حاضر دربار ہوے درگاہ سالار سے کہا کہ جاکر عرض کر دو کہ یقین خود پرست کے لشکر کے افسر حاضر دربار دولت ہین اُنکے بابت کیا حکم ہوتا ہے درگاہ سالار نے جاکر بادشاہ سے عرض کیا حکم ہوا کہ اُن لوگون کو ٹھہراؤ اور جو کہ اُنمین معزز افسر ہین وہ سب دربار مین حاضر ہون باقی بیرون بارگاہ حاضر رہین درگاہ سالار نے جاکر بادشاہ کے حکم سے اُنکو آگاہ کیا جو کہ معزز افسر تھے وہ ہمراہ درگاہ سالار حاضر دربار ہوے دربار کو دیکھکر اُنکے ہوش جاتے رہے اُنمین کچھ تصویر پرست بھی تھے انھون نے بھی ایسا دربار نہ دیکھا تھا باوصفیکہ سمنار جادو کا بہت بڑا دربار ہوتا ہے مگر یہ بات کہان اُنکے بھی ہوش جاتے رہے جب وہ سب مجرا گاہ پر سے مجرا کر چکے تو حکم ہوا کہ تم لوگ بیان کرو تمھارا کیا مطلب ہے اب تم لوگ مذہب اسلام قبول کرنے مین کیا کہتے ہو انھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ براے ترک کرنے مذہب خود پرستی و تصویر پرستی کے حاضر ہوے ہین اور یہ عرض کرتا ہے کہ حضور شہر مین تشریف لیچلیین ہم لوگ آپکی غلامی مین حاضر ہین فیلان فیل پر و درد اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش و گرگین و برجیس و حسبیس کے لشکر کے افسرون نے عرض کیا کہ اگر ہمارے ہمراہ سپاہ ہو تو ہم اُن شہرون کو بھی اسلام آباد کرادین یہ سُنکے بادشاہ نے اُن سب سے فرمایا کہ ان شہرونکا اسلام آباد ہونا ضرور ہے مگر اتنی دیر ابھی مجکو تو قعت ہے کہ مین اُنکے بادشاہون کو بُلاکر مذہب اسلام کی ترغیب کرون اگر وہ مذہب تصویر پرستی و خود پرستی ترک کرین تو پھر کیا ضرورت ہے وہ خود جاکر اُنکو اسلام آباد کرینگے اور اگر وہ اپنے مذہب کو نہ ترک کرینگے تو اُسوقت مین تمھارے ہمراہ سپاہ کرونگا وہ جاکر اُن شہرون کو اسلام آباد کرے گی اور شہر مین میرا جانا اُسوقت ہوگا کہ یا تو یقین خود پرست مسلمان ہو یا قتل ہو اور اُسکے ہمراہی بھی اُسکے ہمراہ مسلمان ہون خواہ قتل ہون ہان تم لوگ تو کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا اور اپنے اپنے لشکرون کو بھی مسلمان کرو اُنھون نے عرض کیا کہ اچھا ہمکو کلمہ تعلیم ہو صاحبقران نے سب کو کلمہ تعلیم کیا اور چند کلمے وحدانیت خدا مین بیان فرمائے کہ جنکے بیان کرنے سے اُنکے دلون پر سے زنگ کفر دور ہوگیا وہ سب کے سب کلمہ پڑھکر از سر صدق مسلمان ہوے اور سلام کر کے بیرون بارگاہ آئے ہر ایک نے اپنے اپنے لشکر مین جاکر اپنی اپنی فوج کو مسلمان کیا کیونکہ انکو وہ اُنکے زیر حکم تھی بادشاہ تو اسیر ہوگئے تھے اب وہ اُنکے افسر تھے سواے دو مذہب کے وہان تیسرا مذہب نہ تھا یا تصویر پرست تھے یا خود پرست تھے سب مسلمان ہوے بادشاہ نے حکم فرمایا کہ جو افسر دربار مین آئے تھے اُنکے لیے خلعت جائین اُسیوقت خلعت روانہ ہوے کہ اس عرصے مین

داروغہ زندان اُن سب قیدیون کو لیکر حاضر ہوا جو کہ قریب پانچ ہزار کے تھے سامنے بادشاہ کے حاضر کیا بادشاہ نے فرمایا کہ جو معزز سردار ہین اُنکے واسطے کرسیان حاضر کرو خادمون نے اُسیوقت کرسیان حاضر کین بادشاہ جمجاہ فلک بارگاہ نے جو کہ اُنہین معززان دربار بادشاہ سے تھے مثل یقین خود پرست و فیلان فیل زور و اشتران اشتر گوش و ببران ببر پوش وغیرہ کے اور جو کہ سردار مثل حارث وغیرہ کے تھے اور بعزت اُنکو کرسیون پر بیٹھنے کا حکم دیا یہ سب کے سب مقید کرسیون پر بیٹھ گئے اور جو کہ اہل لشکر تھے وہ کھڑے رہے جب یہ لوگ بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے یقین خود پرست سے فرمایا کہ اے یقین خود پرست اب بیان کرو کہ تمکو کیا منظور ہی آیا مذہب خود پرستی ترک کرکے مذہب اسلام قبول کروگے یا نہین جو عذر باقی ہو بیان کرو کیونکہ تمنے مقابلہ کرکے ہمارے مذہب کی بزرگی کو آزمالیا بیکار کا کشت و خون ہوا اسقدر بندگان خدا کی جانین تلف ہوئین کچھ بھی کوئی فائدہ نہین ہوا آخر اُنکی یون ہی آئی تھی بس اب تم اپنے دل کی حالت بیان کرو یقین خود پرست نے جواب دیا کہ پہلے آپ اِن لوگون سے جو کہ اِسوقت یہان موجود ہین دین اسلام کے قبول کرنے کی بابت سوال کرین مین آپکو اسکا جواب ذرا فکر کرلون تو دون صاحبقران نے فرمایا کہ اچھا اور اُن تینون بادشاہون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ لوگ کیا فرماتے ہین آیا آپ بھی جب یقین خود پرست مسلمان ہوگا تب دین اسلام قبول کرینگے یا کوئی اور عذر ہی فیلان فیل زور و ببران ببر پوش وغیرہ نے جواب دیا کہ ہمکو کوئی عذر نہین ہی آپ ہمکو کلمہ تعلیم کرین کیونکہ ہمکو آپکے مذہب کی بزرگی ظاہر ہوگئی آپ ہمکو تعلیم کرین یہ سنکے صاحبقران نے فرمایا کہ مین آپ لوگون پر جبر نہین کرتا ہون جو آپکو منظور ہو وہ کرین بعد کو یہ نہ فرمائیے گا کہ ہم قید جو تھے تو ہمپر ظلم کرکے ہمارا مذہب ترک کرایا تو یہ بات نہین ہی آپکو کوئی حجت ہو تو پیش کرین مین ابھی آپکو رہا کردون اُن لوگون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی حجت نہین ہی جو ہم پیش کرین اور نہ ہمپر آپ جبر کرتے ہین ہم اپنی خوشی سے مذہب ترک کرتے ہین اور آپکا دین اختیار کرتے ہین کیونکہ ہم لوگ بہت دنون سے اِس فکر مین تھے کہ یہ تو کوئی مذہب نہین ہی کہ ایک تصویر کو سجدہ کرین جسکو کہ ہم خود بھی بنا سکتے ہین جبکہ ہم اُسکے صانع ہوئے تو وہ کیونکر ہمارا خالق ہوا مگر کوئی اسکا سمجھانے والا ہمکو نہ ملتا تھا ہم مجبور تھے خیال کرتے تھے اور رہ جاتے تھے کوئی اور ہمارا ہدایت کرنے والا نہ تھا ہم اِسی فکر مین تھے آخر کو آج ہمکو راہ نما ملگیا اب ہم کیون نہ راہ نیک اختیار کرین کیون گمراہ رہین یہ جو اُن لوگون نے کہا تب صاحبقران نے چند کلمے تعریف خدا اور ملت بیضا دین اسلام مین بیان کیے کہ اُنکے دلون سے ظلمت کفر دور ہوئی نور اسلام نے اُنکے قلبون مین قرار لیا صاحبقران نے کلمۂ طیبہ تعلیم کیا وہ تینون بادشاہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوے اُنکے مسلمان ہوتے ہی جسقدر اُنکے افسر تھے اور سردار فوج تھے اور اہل لشکر تھے سب کے سب مسلمان ہوے اِن بادشاہون کا کیا مسلمان ہونا تھا کہ بہت سے لوگ مسلمان ہوے صاحبقران نے اُنکی قید اُنکے جسم پر سے دور کرائی اور اُنکو کرسیان عنایت فرمائین بڑے اعزاز سے اُنکو جگہ بیٹھنے کو عنایت فرمائی جب وہ سب کے سب بیٹھ چکے تو اُسوقت صاحبقران نے اُن تینون بادشاہون سے فرمایا کہ آپ نے بھی

جواب نہ دیا اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ جب یقین خود پرست مسلمان ہونگے تب اپنا مذہب ترک کرینگے کیونکہ اُنکا اور ہمارا مذہب ایک ہی صاحبقران خاموش ہو رہے اب اُن لوگون کی جانب متوجہ ہوے جو کہ قبل سے گرفتار ہو کر آئے تھے اور وہ قبل مین بھی عذر کر چکے تھے کہ جب یقین خود پرست مسلمان ہوگا تو ہم بھی مسلمان ہونگے صاحبقران نے فرمایا کہ آپ لوگون کا تو وہی عذر ہوگا یا کوئی اور بھی عذر ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہی عذر ہی اب صاحبقران حارث کی طرف مخاطب ہوے اور فرمایا کہ ای حارث تمکو کیا منظور ہی آیا یقین خود پرست کے ساتھ مسلمان ہوگے یا ابھی حارث نے کہا کہ آپ مجکو کلمہ تعلیم کرین مین ابھی مسلمان ہونگا صاحبقران نے کلمہ طیبہ تعلیم کیا وہ بھی مع اپنی سپاہ کے لوگون کے مسلمان ہوا کچھ لوگ اُسکے ہمراہ مسلمان ہوے کچھ قبل مین مسلمان ہوگئے تھے کچھ اُن افسرون کے ہمراہ مسلمان ہوے تھے کچھ فرار کر گئے تھے باقی ماندہ قتل ہوے تھے جب حارث مسلمان ہو چکا تو اُسکی بھی قید اُسکے جسم پر سے دور کی گئی اور اُسکے ہمراہیون کو بھی رہا کیا حارث کو ملوک سے زبردست و ہنر بر سے بالا کرسی دست چپ مین مرحمت ہوئی اُسکے ہمراہیون کو بھی علی قدر مراتب جگہ ملی وہ سب کے سب بیٹھ گئے اور سلام کرنے لگے ادھر بعد اس امر کے پھر صاحبقران یقین خود پرست کی سمت مخاطب ہوے اور فرمایا کہ بیان کرو کیا عذر ہی یقین خود پرست نے جواب مین کہا کہ پہلے آپ بزرگی اپنے مذہب کی اور اثبات خدا کے واحد ہونے کا اور مذمت میرے مذہب کی بیان فرمائین تاکہ مجھپر یہ ثابت ہو کہ آپکا مذہب حق ہی اور میرا مذہب باطل ہی صاحبقران نے فرمایا کہ ملوک جبکہ تمھارے دربار مین گیا تھا نامہ لیکر تو اُسنے تعریف خدا کی کیا اور مذمت مذہب خود پرستی مین کچھ کلمے بیان کیے تھے اب تم پھر کہتے ہو تو سنو یہ امر یون ہی اسکو کوئی نہین بیان کر سکتا ہی سوائے خدا پرست کے مین اپنے مذہب کی کیا تعریف کرون اگر چشم بصیرت رکھتے ہو تو دیکھ لو یہ حق ہی اور وہ باطل ہی بزرگی ہمارے مذہب کی ظاہر ہی کہ جو کوئی سنتا ہی قبول کرتا ہی اور تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی یہ کوئی بات ہی کہ اپنی آپ بندگی کیجے جبکہ ہمکو اپنی پشت کی جانب کا حال نہین معلوم تو ہم کیا خدائی کرینگے خدائی اُسکو سزاوار ہی کہ جو سب کا خالق برحق اور رازق مطلق ہی اور پیدا کرنے والا ہی جسنے آنکھ دیکھنے کو اور کان سننے کو اور کل اعضا پیدا کیے اور ایسا مادہ ودیعت کیا کہ جسکے سبب سے ایک مدت تک وہ انسان کے جسم مین رہتا ہی اور اُسکے سبب سے اُسکی زندگی رہتی ہی اور جو زمانہ کہ خالق نے اُسکے فنا کا مقرر کیا ہی اُسوقت انسان فنا ہو جاتا ہی پھر کوئی اُسکو نہین روک سکتا ہی کیا ممکن ہی کہ ایک ساعت بھی ٹھہر سکے وہ ایسا خالق ہی کہ اُسکے حکم مین کوئی فرق نہین ہوتا ہی بھلا بشر کی کیا مجال ہی کہ اُسکے خلاف حکم کر سکے بڑے بڑے حکما نے اُسکی حقیقت کاملہ کی جستجو مین عقل رسا کو دوڑایا مگر اُسکی کنہ ذات کو نہ پایا آخر کو عاجز ہو کر کلام عجز کرنے لگے اور اُسکی خدائی کے قائل ہوے وہ ایسا خالق ہی کہ جسنے ایک لفظ کن سے یہ دنیا پیدا کی اور پیدا کر سکتا ہی اور فنا بھی اُسی کے اختیار مین ہی جب چاہے فنا کر دے بھلا تم تو کوئی شی مثل اُسکے پیدا کرو اور پھر اُسکو مٹاؤ صاحبقران نے

بہت سے کلمے ایسے جو کہ وحدانیت خدا پر دال تھے اور جن سے اُسکی خدائی ثابت تھی اور مذمت
مذہب خود پرستی اُنسے ثابت تھی اور وہ تقریر جو کہ مملوک نے کی تھی زبان معجز بیان پر جاری
فرمائی یقین خود پرست کو سوائے خاموشی کے کچھ جواب دیتے نہ بن پڑا آخر کو جو غور کرکے
خیال کیا تو کلام صاحبقران کو بہت صادق پایا اور اپنے مذہب کو بالکل باطل شریعت اسلام
کو حق دیکھا جب اُسکو ثابت ہو گیا کہ مشرب اسلام حق ہی یہ دل مین خیال کرکے صاحبقران
سے کہا کہ ایک میری شرط ہی وہ یہ ہی کہ آپکا قول ہی کہ وہ ایسا خالق ہی کہ اُسنے آگ کو ابراہیم
پر گلزار کر دیا اور اُنکے جسم کو کچھ اُس سے گزند نہ پہونچا جبکہ یہ امر بالکل روشن ہی کہ آگ کا
کام جلا دینا ہی تو ہم کیونکر یقین کرین کہ اُنکو گزند نہ پہونچا ہوگا اگر آپ کا مذہب حق ہی اور آپکا
وہ خالق برحق ہی تو ہم اِس صحرا مین آگ روشن کرتے ہین آپ اُسمین تشریف لیجائین اگر
سلامت نکل آئے تو مین مسلمان ہوتا ہون ورنہ آپ کا اِس امر مین تقریر کرنا بیکار ہی میرے
نزدیک میرا مذہب حق ہی آپ کے نزدیک آپکا مذہب حق ہی آپ کا جو جی چاہے میرے ساتھ
سلوک کرین مجکو منظور رہی مین کبھی نہ مسلمان ہونگا اِس سے اِسکا مطلب یہ تھا کہ نہ یہ اِس امر
کو قبول کرینگے نہ مین اِنکا مذہب قبول کرونگا اور اگر مجکو اِس امر پر قتل کرینگے تو اُسوقت
مین یہ کہونگا کہ جب آپ میری شرط پوری کرنے مین عاجز ہین تو آپ مجکو قتل کیون کرتے
ہین اور پھر یہ کہتے ہین کہ مین کسی پر جبر کرکے مذہب اسلام کی تکلیف نہین دیتا ہون یہ جبر
نہین ہی تو کیا ہی جسکو اپنی جان پیاری ہوئی اُسنے آپکا مذہب قبول کیا جسکو جان نہ پیاری
ہوئی اُسنے مرنا گوارا کیا مثل میرے یقین ہی کہ اِس امر سے تمام لشکر اِنکا اِنکو بُرا کہے اور
اِنکی رفاقت ترک کر دے اور یہ خیال کرے کہ یہ مذہب کوئی مذہب نہین ہی تب میرا
مطلب حاصل ہو وہ سب لشکر میرا شریک ہو جائے اور اِنکو قتل کرے پھر کون ہی جو
مذہب اسلام کو رواج دے گا اور اگر میرے کہنے سے اِنھون نے میری شرط کو قبول
کر لیا اور یہ آگ مین چلے گئے تو آگ بیشک اِنکو جلا دے گی اگر یہ جل گئے تب بھی مین
کہونگا کہ میرا مذہب سچ ہی کچھ شک نہین ہی جبکہ ہمکو یہ معلوم ہی کہ آگ کا کام جلا دینا ہی
تو ہم کیون وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا ضرر ہو بقول اِنکے اگر یہ سلامت نکلے تو بیشک
یہ مذہب حق ہی مین ضرور اِنکا مذہب قبول کرونگا ایسے ایسے خیال کرکے اُسنے یہ شرط کی تھی
جبکہ صاحبقران والا شان نے یہ سُنا تو فرمایا کہ تم اِسکا اقرار کرو کہ مین ضرور مسلمان ہونگا
تو مین آگ مین جانا منظور کرتا ہون یہ حجت بھی تمھاری باقی نرہے اور خلائق بھی دیکھے
کہ مذہب حق یہ ہی اور آپ اُسکو خدا کہتے کہ اپنے بندے کو آگ کی گزند سے محفوظ رکھے باوجودیکہ
آگ کا کام جلا دینا ہی مگر سچ تو یون ہی کہ جسنے اُسکی راہ مین قدم رکھا تو وہ ایسا خدائے حقیقی
ہی کہ اپنے بندے کی خود حفاظت کرتا ہی تم شوق سے اِسکا بندوبست کرو مین انشاءاللہ تعالی
تمھاری شرط پوری کرونگا اُسکی قدرت کاملہ کا تماشا تمکو دکھاؤنگا تاکہ تمکو کوئی حجت
باقی نرہے یقین خود پرست نے کہا کہ اگر آپ آگ مین جا کر سلامت نکل آئے تو مین
بھی مع اپنے زن و فرزند و اہل شہر کے اُسیوقت مسلمان ہونگا کوئی عذر نہ کرونگا اور اگر
آپ جل گئے تو یہ اقرار فرمائیے کہ آج سے آپکے ہمراہی مذہب اسلام کا دعوی نہ کرین اور

میرے ملک کو چھوڑ کر چلے جائیں اور کبھی ادھر کا قصد نہ کریں نہ مزاحم ہون میرے مذہب مین مجھے اپنے
فعل کا اختیار رہیگا صاحبقران عالی ہمت نے فرمایا کہ مین ان سب باتون کا اقرار کرتا ہون
مگر تم بھی اپنے قول پر ثابت قدم رہنا جب باہم یہ اقرار ہوگیا تو صاحبقران نے فرمایا کہ
یقین خود پرست کو رہا کردو مع اُسکے ہمراہیون کے بس اُسیوقت یقین خود پرست کو
قید سے رہا کردیا اور بڑی عزت سے پیش آئے بڑا اعزاز کیا کرسی اپنے برابر بیٹھنے کو عنایت
فرمائی اُن تینون بادشاہون یعنی اشتران اشتر گوش و بزیس و تخشیس کو بھی ہمراہ
یقین خود پرست کے قید سے رہا کردیا یقین خود پرست اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ اہل
اسلام بڑے بامروت و باحمیت ہین خصوص صاحبقران باوجودیکہ مین ابھی مسلمان نہین ہوا ہون
اور ایسی سخت شرط درمیان مین ہے اُسپر بھی کچھ خیال نہ کیا مجکو مع ہمراہیون کے قید سے رہا
کردیا اور کسقدر عزت و حرمت سے اپنے پہلو مین کرسی عنایت فرمائی تھوڑی دیر یقین خود پرست
دربار مین بیٹھا رہا اور دل مین تعریف اہل اسلام کی کرتا رہا بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران
سے عرض کیا کہ اب مین جاتا ہون تاکہ مین جاکر انتظام کرون آپ میری شرط کو پورا کرین
مین یہ چاہتا ہون کہ جلد فیصلہ ہوجاوے صاحبقران نے فرمایا کہ بسم اللہ آپ جاکر اپنا بندوبست کرین
اور مجکو خبر دین مین آکر آپ کو اپنے خدا کی قدرت کاملہ کا تماشا دکھا دون کہ یون اُسکی قدرت
سے اور برکت سے بجلی نکل آتے ہین ذرا بھی گزند نہین پہونچتی ہے یہ سنکے یقین خود پرست
مع اُن سب سردارون فرجام و اشتران اشتر گوش و بزیس و تخشیس کے دربار سے اٹھا
اور صاحبقران و بادشاہ کو سلام کرکے بیرون بارگاہ آیا اور وہان سے اپنے پڑاؤ پر آیا
یہان پہونچکر دیکھا کہ تمام پڑاؤ لٹا ہوا ہے کہین کوئی خیمہ وغیرہ نہین ہے کچھ تھوڑا سا لشکر پڑا ہوا ہے
یہ وہ لشکر ہے کہ قتل ہونے سے بچا تھا اور مسلمان نہین ہوا تھا جب اُسنے یہ سُنا کہ
یقین خود پرست نہین مسلمان ہوا تو انکو جسوقت کہ افسرون نے کہا تھا کہ مسلمان ہو
تو انھون نے جواب دیا تھا کہ جب ہمارے بادشاہ مسلمان ہونگے تو ہم بھی مسلمان ہونگے
کیونکہ وہ ہمارے بادشاہ اور سرتاج ہین ہمکو اُنکی اطاعت و فرمانبرداری واجب و لازم ہے
جب تک وہ زندہ ہین ہم تمھاری طرح خام مذہب نہین ہین کہ بغیر سمجھے بوجھے اپنا مذہب آبائی
کو ترک کردین وہ افسر یہ سُنکر اُنسے الگ اُن سب مسلمان شدہ کو لیکر چلے گئے تھے جو اُنکے
کہنے سے مسلمان ہوے تھے یہ لشکر یہان باقی رہ گیا تھا اِسنے جو یقین خود پرست کو
آتے ہوے دیکھا تو سب کے سب یقین خود پرست کی خدمت مین حاضر ہوے اور
عرض کیا کہ ہم لوگ نہین مسلمان ہوے آپکے مسلمان ہونے پر اپنا مسلمان ہونا منحصر
رکھا یقین خود پرست اُن سب کو لیکر داخل شہر ہوا اُسدن تو کچھ اُسنے بندوبست
نہ کیا دوسرے دن پر توقف رکھا اُسنے شہر مین آکر دربار رکھا یہان شہر مین یہ خبر مشہور
تھی کہ یقین خود پرست نے اہل اسلام سے شکست کھائی گرفتار ہوگئے تمام شہر مین
ہلچل پڑی ہوئی تھی لوگ بھاگنے کا بندوبست کررہے تھے کہ جب یہان اہل اسلام آئینگے
تو ہم کسی سمت بھاگ جائینگے یہان تو یہ بندوبست ہورہا تھا کہ یقین خود پرست مع
اُن سب کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے جو یقین خود پرست کو آتے ہوے دیکھا تو سب جمع

ہوکر حاضر دربار ہوے یہان آکر دیکھا کہ یقین خود پرست مع اپنے فرزند دلبند فرجام اور چند بادشاہون یعنی اشتران اشترگوش و برجیس و تخمیپس کے دربار کر رہا ہی مگر دربار افسرون سے خالی ہی جو کہ معزز اور رئیس تھے اُنھون نے بڑھکر عرض کیا کہ ہمنے یہ خبر سنی تھی کہ حضور نے اہل اسلام کے ہاتھ سے شکست کھائی اور دشمنان حضور گرفتار ہوگئے مگر اب معلوم ہوا کہ یہ خبر غلط تھی خدا پرست خود شکست کھاکر بھاگ گئے آپکی ظفر ہوئی مگر دشمنکر بہت کام آیا یقین خود پرست نے کہا کہ جو تمنے سُنا تھا وہ سب بہت درست ہی بلکہ صحیح ہی مین اُن لوگون سے ایک شرط کرکے آیا ہون اور مین تو خود تم لوگون کو طلب کرنے والا تھا کہ تمکو بھی آگاہ کرون اگر وہ شرط میری پوری ہوگی تو مین ضرور مذہب اپنا ترک کرونگا اور مذہب اسلام قبول کرونگا اُسوقت تمکو بھی میری پیروی کرنا ہوگی اُن سب نے عرض کیا کہ ہمکو اسوقت بھی منظور ہی اور کچھ عذر نہین ہی نہ اُسوقت کچھ عذر ہوگا جو آپ کا مذہب ہوگا وہ طریقہ ہمارا بھی ہوگا یہ آپنے ضرور سماعت فرمایا ہوگا کہ اَلنَّاسُ عَلٰے دِیْنِ مُلُوْکِھِم۔ جب آپ اپنا مذہب ترک کرینگے تو ہمکو ترک کرتے ہوے کیا ہوا اگر آپ اِسوقت فرمائین تو ہم ابھی موجود ہین کوئی عذر کسی طرح کا نہین ہی ہم تو آپکی رعیت ہین ہمکو آپ کے حکم سے چارہ نہین ہم لوگ آپکے دائرہ اطاعت سے سر باہر نہین کھینچ سکتے ہین اور نہ احاطۂ فرمانبرداری سے قدم آگے بڑھا سکتے ہین نہ رکھ سکتے ہین جو آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائینگے وہ ہم منظور کرینگے کوئی عذر نہوگا یہ سُنکے یقین خود پرست نے کہا کہ مین آپ لوگون کو ایسا ہی جانتا ہون اب سُنیئے کہ آپ لوگ بھی اُس شرط سے آگاہ ہو جائین جو کہ مین نے اہل اسلام سے کی ہی وہ شرط یہ ہی یقین خود پرست نے وہی تقریر جو کہ صاحبقران سے بیان کی تھی اُنکے روبرو بیان کی اور کہا کہ خدا پرست نے اِسکو قبول کیا اب آپ لوگ اِسکے فائدے بھی سُنیئے گو کہ اب آپ لوگ یہ خیال کرتے ہونگے کہ بادشاہ نے یہ کیا شرط کی ہی وہ کبھی اسکو نہ منظور کرینگے اگر کرلیا ہی تو آج رات کو مع لشکر فرار کر جائینگے اگر فرار کر گئے تو بھی ہمارا مطلب حاصل ہی کہ ہم ترک مذہب سے بچے اور جان بھی بچی کیونکہ اِسوقت کے انکار سے تو اِسقدر جانین جاتی تھین جو کہ اِسوقت دربار مین حاضر ہین یہ نہ کبھی اُنکا مذہب قبول کرتے بلکہ اپنی جانین دینا قبول کرتے کیونکہ جنکو قبول کرنا تھا وہ تو قبول کر چکے تھے اور آج بھی لاکھون نے مذہب اسلام قبول کیا اور لاکھون نے میرے مسلمان ہونے پر رکھا پھر مین انکار کرکے اتنون کی جانین لیتا یہ کہکر اُن لوگون سے کہا جو کہ اُسکے ہمراہ قید سے رہا ہوکر آئے تھے کہ سُنا آپنے اِس شرط کے کرنے سے ایک تو یہ فائدہ ہوا دوسرا فائدہ یہ تھا کہ اگر وہ نہ انکار کرتے اور نہ قبول کرتے تو مین انکار ضرور کرتا وہ میرے قتل کا حکم دیتے اُسوقت مین یہ کہتا کہ تمھارا تو یہ دعوی ہی کہ ہم جبر سے کسی کو مذہب اسلام کے قبول کرنے کو نہین کہتے ہین جسکا جی چاہے خوشی سے مذہب اسلام قبول کرے اب یہ جبر ہی یا نہین کہ مین جو نہین قبول کرتا ہون تو مجھکو قتل کرتے ہو کیا انصاف ہی آپ ہی تو یہ دعوی کرو اور پھر اُسکے خلاف ظہور مین آوے یہ ہمارا مذہب ہی کہ ہم کسی پر ظلم نہین کرتے ہین اگر اُسنے بخوشی منظور کیا تو خیر ورنہ اُسکو اپنے

فعل کا اختیار رہی میری اس تقریر سے یقین تھا کہ وہ مجکو چھوڑ دیتے اگر اسپر بھی نہ خیال کرکے قتل کرتے تو جو لوگ اسوقت مسلمان ہو گئے تھے وہ اُسیوقت پھر جاتے بلکہ کچھ لوگ اُنکے لشکر کے بھی جو منصف مزاج ہوتے وہ میری طرف آکر شریک ہوتے پھر تو بڑا کشت وخون ہوتا یقین تھا کہ خدا پرستون کا نشان تک باقی نہ رہتا تیسرا فائدہ یہ ہی کہ مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر غیرت مین آکر منظور کرلیا جیسا کہ پیش آیا تو یہ سب پر ظاہر ہی کہ آگ کا کام جلادینا ہی وہ جلکر خاک ہوجائینگے اور اہل اسلام کا زور کم ہوجائے گا کیونکہ سب کو انھین کا زیادہ بھروسا ہی پھر بھی میرا مطلب تھا جب کوئی کہتا کہ مذہب اسلام قبول کرو تو ہم یہ کہینگے کہ تمھارا مذہب بالکل بے اصل ہی جسکا تمھارے افسر نے دعویٰ کیا تھا وہ کامیاب نہ ہوئے جل بھنکر کباب ہوئے پھر تم ہمسے کس بھروسے پر کہتے ہو جو کوئی ہماری شرط پوری کرے ہم اُسکا مذہب قبول کرینگے پھر کسی کو ہم سے کہتے نہ بن پڑے گا سب واپس جاینگے کس کو اپنی جان دوبھر ہوگی جو دیدہ ودانستہ آگ مین جاکر اپنے کو ہلاک کریگا نتیجہ اُسکا یہ ہوتا اور ہوگا کہ سب ملک اُنکی بدعت وظلم سے بچینگے کیونکہ یہ تو یقین کامل ہی کہ کوئی بھی آگ مین جاکر سلامت نکلا ہی جو یہ خدا پرست سلامت نکلے گا تمام لشکر اسکا جلا جائے گا پھر کوئی ملک سمندریہ کا بھی قصد نہ کرے گا سب مذہب برقرار رہینگے اگر فرض کرد م یہ سلامت نکل آیا تو یہ بخوبی ثابت ہوجائے گا کہ مذہب اسلام مذہب حق ہی ضرور یہ مذہب برحق ہی اور سب مذہب باطل ہین پھر ہمکو اُس مذہب کے قبول کرنے مین کیا عذر ہی ایک مذہب کی بزرگی ہمپر ظاہر ہوجائے گی کیونکہ جو دلیل وہ لوگ کرتے ہین وہ ایسی دلیل ہی کہ اُنکے مذہب کی بزرگی اور برحق ہوتا اُس سے بالکل ثابت ہی اور وہ لوگ ایسے معجز بیان ہین کہ ہماری ہی تقریر سے ہر مرتبہ اپنے مذہب کا حق ہونا ثابت کر دیتے ہین اُسی کو اپنی دلیل بیان کرتے ہین جب ہم بھی اپنے مقام پر غور کرتے ہین تو اُنکی تقریر کو درست پاتے ہین اور یہ بڑی مشکل کی بات ہی کہ تقریر کرنے والے اور بحث کنندہ کو اُسی کی تقریر اور اُسی کے قول سے قائل کر دے یہ ہمنے سوائے ان خدا پرستون کے اور کبھی نہین پایا ایسی تقریر بادلیل کرتے ہین کہ جسکا جواب ہرکس وناکس کو غیر ممکن ہوتا ہی گیا گذرو کا معاملہ ہی اگر جواب دیتے ہین تو بھی قائل ہوے جاتے ہین اور اگر سکوت اختیار کرتے ہین تو بھی قائل ہوتے ہین چارون طرف سے راہ چارہ مسدود کر دیتے ہین اگر سچ سچ پوچھو تو کوئی تقریر وہ خلاف نہین کرتے ہین اب یہ کہو کہ پھر کیون نہین اُنکا مذہب قبول کیا جاتا ہی اور کیون یہ شرطین کیجاتی ہین اُسکا سبب یہ ہی کہ دل گوارا نہین کرتا ہی کہ اپنا مذہب قدیم آبائی کو ترک کرکے ایک مذہب جدید کو قبول کرین جب دیکھین گے کہ اب بغیر قبول کیے ہوئے کوئی چارہ نہین ہی ہر طور سے ہم قائل ہوگئے تو پھر منظور کر لینگے اور اُس مذہب کی بزرگی بھی ہمپر بالکل ظاہر ہو جائے گی جو کوئی ہم سے تقریر کرے گا یا طعن کرے گا تو اُسکو اس تقریر سے قائل کر دینگے اور کہینگے کہ جب ہمنے یہ بزرگی اِس مذہب کی کماحقہ دیکھی تو مذہب اسلام کو قبول کیا ورنہ ہم کبھی نہ قبول کرتے اور اپنا مذہب قدیم نہ ترک کرتے اب اگر تم بھی یہ بزرگی اپنے مذہب کی دکھادو تو ہم ابھی اسکو ترک کرکے تمھارا مذہب قبول کرتے

ہین یقین خود پرست نے جو یون سمجھا کر کہا تو سب نے کہا یہ آپکی راے بہت ٹھیک ہی
ہمکو بھی پسند آئی اسمین ہرطرح اپنا فائدہ ہی اور اپنی بات بالا رہتی ہی آپ شوق سے اسکا
انتظام کرین جب سب لوگون نے اس راے کو بہت پسند و منظور کیا اسوقت یقین خود پرست
نے اُن سب لوگون سے کہا کہ اب آپ تشریف لیجائین جبکہ اسکا بند و بست بخوبی ہو جائیگا
تو مین آپ لوگون کو بھی آگاہ کرونگا بلکہ کل اہل شہر کو اطلاع دونگا تاکہ سب اہل شہر آکر
دیکھین اور میرے قول کی تائید کرین اگر اُنکے حسب دلخواہ کام ہو تو سب کے سب مسلمان ہون اور
کوئی غدر نہ کرے اگر اُنکے خلاف ہو تو میرے شریک ہون تاکہ مین اُنکو قائل کردون یہ سُنکے وہ
اب امیر اور رئیس رخصت ہوکر باہر آئے اور سب سے یہ واقعہ بیان کیا وہ سب بھی بہت
خوش ہوے اپنے اپنے گھرون کو گئے بعد تھوڑی دیر کے یقین خود پرست نے دربار
برخاست کیا وہ بادشاہ جو کہ مسلمان ہوے تھے اور اسکے ہمراہ شہر مین آلے تھے اُنکے رہنے
کے واسطے بڑے بڑے محل مقرر ہوے وہ اُن محلون مین واسطے استراحت کے گئے یقین
خود پرست مع اپنے فرزند جگر پیوند کے داخل محل ہوا یہان قبل آنے یقین خود پرست کے
جب یہ خبر سُنی تھی کہ یقین خود پرست نے شکست کھائی اور اسیر ہو گیا ہی تو تمام محل مین
تہلکہ پڑ گیا تھا رات بھر قیامت برپا رہی کوئی چشم آشنا بخواب نہوئی جب یقین خود پرست
شہر مین آیا اور دربار کیا تو وہ تلاطم محل کا کم ہوا اب تو دم بدم کی خبر محل مین جانے لگی
اور یہ بھی زوجہ یقین خود پرست کو معلوم ہوا کہ بادشاہ کا فرزند جو کہ پندرہ برس سے غائب
ہو گیا تھا وہ بھی بادشاہ کے ہمراہ ہی باپ کی آنکے مدد کی تھی گرفتار ہو گیا تھا مگر اب وہ بھی
قید سے چھوٹ کر آیا ہی جب سے یہ یقین خود پرست کی زوجہ نے سُنا ہی کہ فرجام خود پرست
پندرہ برس کے بعد آیا ہی اسوقت سے وہ بہت بیقرار ہی دم بدم کی خبر منگائی ہی کوئی پہلو
اُسکو قرار نہین آتا ہی صحن خانہ مین کھڑی ہوئی ہی کہ اتنے مین محلدار نے دوڑ کر عرض کیا کہ اے
ملکہ بادشاہ مع فرزند کے تشریف لاتے ہین یہ خوش ہو گئی موتیون کا مالا پہنے ہوے تھی اُسی
محلدار کو خوش ہوکر دیدیا اور خود طرف در محل کے اشتیاق فرزند مین چلی دیکھا کہ بادشاہ
مع فرزند کے چلے آتے ہین دوڑ کر بمقتضاے مہر مادری فرزند سے لپٹ گئی اور خوب گلے لگ کر روئی
وہان سے لیکر بارہ دری مین آئی خواصین دوڑی ہوئی آئین اور عرض کرنے لگین کہ مبارک ہو
مبارک ہو کیسا آج خوشی کا دن ہی کہ کل وہ خبر آئی کہ بادشاہ ذیجاہ اسیر ہو گئے ہم سب کے سب
مر گئے تھے کہ دیکھیے اب کیا ہوتا ہی وہ خبر تو غلط نکلی بادشاہ نے ظفر پائی مع فرزند تشریف
لائے ہم انعام کے امیدوار ہین ملکہ نے کہا کہ گھبراؤ نہین مین تم سب کو انعام دونگی
مال دنیا سے ہر ایک کو مالا مال کر دونگی خداوند طبیعت مجرد نے یہ دن دکھایا مجھسے
ہردو کو ملایا مین پہلے حال وہان کا سُن لون کہ اُنپر کیا گذری یہ کہکر اُن سب کو رخصت
کرکے یقین خود پرست سے کہا کہ پہلے آپ کیفیت جنگ بیان فرمائین یقین خود پرست
نے کل حال ابتدا سے آخر تک بیان کیا [illegible] جان بچا کر آیا [illegible] خداوند
طبیعت مجرد [illegible] بعد اسکے فرجام خود پرست کا آنا اور انکا گرفتار ہونا [illegible]
بیان کیا ملکہ نے کہا کہ اب کوئی بات خوف کی نہین ہی یا وہ جگہ خاک ہو جائے [illegible]

سلامت نکلے گا اگر سلامت نکلے گا تو آپ ضرور اُسکا مذہب قبول کرینگے یقین خود پرست
نے کہا کہ ہان پھر کیا عذر ہی ملکہ نے کہا کہ خیر شہر تو تباہ ہونے سے بچا یہ کہکر ملکہ بیٹے سے حال
دریافت کرنے لگی فرجام خود پرست نے کل حال جو کہ یقین خود پرست سے بیان
کیا تھا وہ سب بیان کیا اتنے مین بادشاہ اپنے آرام کی جگہ پر چلا گیا فرجام خود پرست
کے واسطے بھی کل بندوبست ہو گیا یہ اُس مقام پر جو کہ اِسکے واسطے مقرر ہوا تھا گیا یہان
تو یقین خود پرست اِس فکر مین ہی کہ کل مین جنگلون سے لکڑیان منگوا کر انبار کراؤن اور
اہل شہر کو آگاہ کرون صاحبقران سے شرط پوری کراؤن اگر میری شرط پوری ہو تو مین
دین اسلام قبول کرون ورنہ جو کچھ گذرے گا دیکھا جائے گا ایک دشمن قوی تو ہلاک ہوگا
یہ تو اِس فکر مین ہی اُدھر بعد جانے یقین خود پرست اور اُسکے ہمراہیون کے صاحبقران
نے حکم دیا کہ لاشے تو اہل اسلام کے صحرا سے اُٹھائے جائین کل سے پڑے ہوئے ہین
اُنکو دفن کیا جائے یہ تو مسلم تھے کافرون کے لاشے پڑے رہین چیل کوے کھائین اور شمار تو
کیا جائے کہ کسقدر اہل اسلام درجۂ شہادت پر فائز ہوئے اور کتنے کفار قتل ہوئے یہ جو حکم
دیا تو فوراً محاسب میدان جنگ مین گئے شمار جو کیا تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ پچیس ہزار تو کفار
اور قریب اسّی ہزار کے اہل اسلام شہید ہوئے آکر صاحبقران والاشان سے جو شمار کیا تھا
بیان کیا صاحبقران نے سُنکے فرمایا کہ بہت بڑی جنگ واقع ہوئی کہ جس مین اسّی ہزار اہل اسلام
کام آئے سردارون نے عرض کیا کہ چہ شبانہ روز بھی تو جنگ ہوئی کفار کی مدد پر مدد آئی ورنہ
اِسقدر اہل اسلام نہ شہید ہوتے کیونکہ جب لشکر کفار نے قصد بھاگنے کا کیا اُسی وقت صحرا سے
گرد اُٹھی اور ایک نہ ایک مددگار اُنکا آ گیا پھر زور لشکر کفار کو ہو گیا مگر شکر ہی اُس خالق برتر کا کہ
وہ سب مع مددگارون کے گرفتار ہوئے یہ کہکر سب لوگون نے اُن لاشون کو جمع کر کے نماز
پڑھی اور ایک بہت بڑا گڑھا کھود کر اُن سب کو اُسمین دفن کر دیا اور صاحبقران سے آکر
عرض کیا کہ ہم تعمیل حکم کر آئے لاشون کو دفن کر دیا جب یہ حکم صاحبقران دے چکے تھے تو اُسوقت
بادشاہ نے فرمایا کہ ای صاحبقران عالی جاہ آپنے جو یقین خود پرست کی شرط کو قبول کر لیا
اور اُسکو رہا کر کے اُسکے شہر کو جانے دیا تو اِس سے کیا نتیجہ حاصل ہوا اول تو مجکو یہ خیال ہی
کہ اگر وہ جا کر اور قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے تو بڑی دقت ہوگی دوسرے یہ کہ اگر وہ ایسا
نہ کرے اور جو کہ شرط کر گیا ہی اُسکا بندوبست کر کے خبر دے تو کیا آپ آگ مین تشریف
لیجائینگے اگر خدانخواستہ آپکے دشمن جلکر ہلاک ہو گئے تو پھر ہماری کون سرپرستی کرے گا جب
آپ نہ ہونگے تو یہ لشکر کسکے بھروسے رہے گا اور کون اِسکی صاحبقرانی کرے گا ہماری حکومت
و بادشاہت تو آپکے دم سے ہی جب آپ نہونگے تو یہ حکومت اور یہ کرو فر کس کام کا ہی
سب بیکار ہی ہم ایسی حکومت سے باز آئے ہم تو آپکے دم کی خیر مناتے ہین کہ آپ زندہ
رہین اور اگر دشمن حضور کے نہوئے تو یہ حکومت خاک ہی صاحبقران نے فرمایا کہ آپکی پہلی
بات کا یہ جواب ہی کہ اگر وہ جا کر قلعہ بند ہو کر مقابلہ کرے تو مین بھی اُس سے مقابلہ کرونگا
اور پھر اُسکو بمدد ایزدی و بتائید ربانی گرفتار کرونگا اور اُسکی کوئی عذر نہ سنونگا اگر وہ
مذہب اسلام قبول کرے گا تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرونگا دوسرے امر کا یہ جواب ہی کہ جبکہ

اسنے ایک حجت شرعی پیش کی تو مجکو کیا عذر تھا کہ مین نہ قبول کرتا جبکہ میرے آگ مین جانے سے
اور سلامت نکلنے سے لاکھون آدمی مسلمان ہوتے ہین اور انکی جانین بچتی ہین تو مین کیون
نہ آگ مین جاؤن اور اپنے خالق کی اسکو قدرت کاملہ دکھاؤن کہ یہ خدا سب پر حق ہی اگر
اسکو منظور ہوگا کہ اسکے اسقدر بندے راہ کفر کو ترک کرکے راہ اسلام قبول کرین تو وہ
ضرور میرے اوپر آگ کو گلزار کردیگا مثل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گو کہ میرا انکا
مرتبہ برابر نہین ہی وہ نبی تھے مین اسکا ایک بندۂ ذلیل ہون وہ خلیل تھے میری
انکی کیا برابری ہی اگر اسکا کرم میرے شامل حال ہوا تو میرے اوپر بھی آگ گلزار ہوجائیگی
کیونکہ وہ حافظ حقیقی ہی بندہ اپنی حفاظت ہرگز نہین کرسکتا جب تک اسکی حمایت شریک
نہو اور مین بھی تو اسی کی راہ مین اس امر کو قبول کرتا ہون پھر وہ ضرور میرا کفیل و مددگار
ہوگا مین نے اسپر بھروسا کرکے اس امر کو قبول و منظور کیا ہی آپ مطمئن رہین اور بالغرض
اگر میری یوہین قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی اسکو ہر طرح کا مقدور ہی کہان بچکر
اسکے حکم سے جاسکتا ہون اگر قلعۂ آہن مین بھی ہونگا تو نہ بچونگا اور نہ کوئی مجھکو بچا سکتا ہی
سوائے اسکی ذات کے تو موت سے ڈرنا کیا بقول شخصے وقت سے کم نہ زیادہ دیگر ہر چند روزی
ہر بہانہ موت تو پھر اسکا تردد کرنا بیکار ہی بشر کو لازم ہی کہ ہر حال مین خدا پر بھروسا رکھے کیونکہ وہ
غفور الرحیم ہی بس مین آپ لوگون کو یہ سمجھائے دیتا ہون کہ آپ لوگ ہرگز بعد میرے لقیین
خود پرست سے نہ مقابلہ کیجیے گا یا تو شہریار کے پاس چلے جائیے گا کیونکہ انصاف کا امر یہ
ہی کہ وہ بھی مثل میرے جری و بہادر ہین انکو ہمراہ لاکر پھر اس سے مقابلہ کیجیے گا میرے
حال کی انکو خبر دیجیے گا یا رستم ثانی کے پاس چلے جائیے گا کیونکہ وہ بھی لائق سرداری
لشکر کے ہین مگر مین نے سنا ہی کہ انکا پتہ نہین ہی نہ معلوم کدھر کو نکل گئے ہین یا یہان سے
بخط مستقیم خانۂ کعبہ کو جائیے گا صاحبقران اول و ثانی سے یہ امر بیان کیجیے گا اور انکو
ہمراہ لاکر اس مہم کو سر کرائیے گا اور خانۂ کعبہ اسوقت جائیے گا جبکہ یہ دونون صاحب
انکار کرین یا نہ ملین اور اگر مین بفضل ایزدی زندہ رہا اور مین اگر صاحبقران ہون تو کبھی
یہ آگ مجکو ضرر نہ دے گی بلکہ گلزار ہو جائیگی پھر تو مین نے [illegible] کو بھی اسلام آباد کیا
اور یہان سے آگے بڑھکر انشاء اللہ سمندر یہ کو بھی لیا اسکو بھی کفر سے پاک و صاف
کیا پھر ایوان نہ طاق کی خبر لونگا جس امر کے لیے صاحبقران مجکو مقرر کر گئے ہین اسکا بندوبست
کردونگا اور آئینہ اندام جادو کو قتل کرونگا اگر یہ سب کام میرے ہاتھ سے سرانجام
پانے والے ہین تو مین ضرور زندہ اور سلامت اس آگ سے نکلونگا کیونکہ ایسے ایسے بہت
سے واقعے صاحبقران اول و ثانی پر گذر چکے ہین آپ نے سنا ہوگا کہ جبکہ ترکستان مین
امیر اول تعاقب مین نوشیروان کی تشریف لے گئے تھے اور صلصال سے مقابلے
ہو رہے تھے اس زمانے مین حفظ بن داؤد آیا تھا اور اسنے شرط کی تھی کہ مین اور آپ
دونون آگ مین چلین وہ تو روغن کے سبب سے مضبوط تھا اور صاحبقران اول
خداوند کریم پر تکیہ رکھتے تھے اسکے ہمراہ اس آگ مین گئے ایک موئے جسم بھی نہ جلا تھا
بلکہ جامے پر بھی کوئی میل نہ آیا تھا اگر مین بھی انکی اولاد سے ہون تو مین بھی سلامت

نکلونگا میری صاحبقرانی کا بھی امتحان ہو جائے گا آپ لوگ تشویش نہ کرین وہ مالک ہی
بادشاہ نے فرمایا کہ یہ بجا ارشاد ہوا جو اُسکو منظور ہو گا وہ ہو گا مگر یہ جو کچھ کہا گیا بہ سبب
بشریت کے کہا گیا کوئی ہم لوگ خصال اور طینت ملکی نہین رکھتے ہین کہ ہمکو فکر نہو مین
منع نہین کرتا ہون اور نہ یہ کہتا ہون کہ آپ تشریف نہ لے جائین بلکہ میرا منشا یہ ہی کہ
مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا یہ سُنکے ملوک بن مالک و مہزاد خان دگرگین و عین الزمان
و نورالزمان نے بھی کہا کہ ہم لوگ بھی ہمراہ ہین جو آپکی حالت ہو گی وہ ہماری بھی ہو گی
صاحبقران نے بادشاہ سے عرض کیا کہ آپ تو ظل اللہ ہین آپکے سبب سے یہ لشکر قائم ہی
آپ تو یہ نہ فرمائین کہ مین بھی آپکے ہمراہ چلونگا اگر مین نہ ہونگا تو مجھ ایسے ہزارون ہوجائینگے
اور اگر خدانخواستہ آپکے دشمن لشکر مین نہوے تو یہ لشکر جو کہ ایک مشقت عظیم سے بہت سے
بزرگون نے جمع کیا ہی سب تباہ ہو گا اسکا کوئی خبر لینے والا نہو گا آپکے دم سے یہ لشکر آباد ہی آپ
ایسا قصد نہ کرین بادشاہ نے فرمایا کہ یہ تو کبھی نہو گا کہ آپ نہون اور مین لشکر مین ہون اور حکومت
کرون یہ عزت اور حرمت دی ہوئی آپ ہی کی تو ہی مین کیونکر یہ گوارا کر سکتا ہون میرا دل
کبھی اس بات کو منظور و قبول نہ کریگا صاحبقران نے عرض کیا کہ بہت بہتر وہ وقت آنے
تو دیجیے اور اُن لوگون سے کہا کہ جب وہ وقت آئے گا اُسوقت دیکھا جائے گا انھون
نے عرض کیا کہ اگر آپ ہمکو نہ لے چلیے گا تو ہم لوگ خود کود پڑینگے یا اپنے کو آپکے قدمون پر
نثار کرینگے صاحبقران نے فرمایا کہ بیکار کی تکرار نہ کرو جب وہ وقت آئے گا تو جو مناسب
امر ہو گا وہ کیا جائے گا پیش از وقوع واقعہ بحث و تکرار عبث ہی بمصداق اس مثل کے کہ
پیش از مرگ واویلا۔ پھر عین الزمان و نورالزمان سے فرمایا کہ ای عمو جان آپ
بزرگ ہو کر یہ کیسے کلام کرتے ہین مین آپکے کلام کا تو جواب دے نہین سکتا ہون اور نہ
بادشاہ کے کلام کا میرے پاس جواب ہی مگر آپ لوگ خود خیال کر لین کہ یہ بھی کوئی بات ہی
کہ یا تو آپ لوگون کو اپنے ہمراہ آگ مین لیجاؤن اور یا اُس شرط سے روگردانی کرکے یقین
خود پرست سے شرمندگی اُٹھاؤن یہ جو صاحبقران نے فرمایا تو سبکے سب خاموش
ہو رہے تھوڑی دیر تک دربار آراستہ رہا بعدہ دربار برخاست ہوا سب سردار اپنے اپنے خیمے
کو چلے گئے باہم یہی تقریر کرتے چلے جاتے تھے کہ صاحبقران ضرور آگ مین تشریف لے جائینگے
یہ بھی مثل اپنے بزرگون کے اپنے قول کے پابند ہین اب تو لشکر مین ہر جگہ یہی چرچا ہی ان سب کو
تو یہان اس فکر مین مصروف رکھا جاتا ہی کہ جبکہ وہ رات اور وہ دن گذرا تو دوسرے دن
بوقت سحر یقین خود پرست نے دربار کیا سب آکر دربار مین حاضر ہوے جب سب حاضر
ہو چکے تو فرجام خود پرست و اشتران اشترگوش و برجیس و تخمیس بھی حاضر دربار ہوے
اور اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ تبردار جا کر جنگل سے
جہان تک ممکن ہو درخت کاٹ کر لائین اور سب لاکر اُس صحرا مین انبار کرین کہ جہان
ہم سے اور اہل اسلام سے مقابلہ ہوا تھا اور کچھ لوگ جا کر اُس میدان سے اُن لاشون
کو اُٹھوائین جو کہ اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین آج تین دن سے صحرا مین پڑے
ہین یقین ہی کہ بعض کو زاغ و زغن اور گرگ و پلنگ کھا گئے ہونگے یہ سُنکے فوراً اسیوقت

کئی ہزار تبردار اور کئی سوار ایسے لیکر صحرا کو روانہ ہوئے اِدھر کچھ لوگ اُس صحرا مین گئے
اور لاشین اٹھوائین دیکھا کہ لشکر اسلام اُسی طور سے فروکش ہی اور وہی گہما گہمی ہی بلکہ
اور زیادتی ہی دربار کا وقت ہی سب سردار اپنے اپنے خیمون سے نکلکر دربار کو جا رہے ہین
اور جو کہ نومسلم ہین اُنکی بڑی عزت کی جاتی ہی یہ لوگ لاشین اٹھوا کر چلے آئے اُدھر تبرداروں نے
درخت کاٹ کاٹ کر ارابون پر ڈالدیے یہان آکر انبار ہونے لگے یہ حکم دیکر یقین خود پرست
نے کہا کہ کوئی خبر تو لاوے کہ لشکر اسلام فروکش ہی یا رات کو وہ جوان اپنے ہمراہ لیکر چلا
گیا ایک عیار کہ نام اُسکا بیباک تھا شاگرد تھا افلاک کا کہنے لگا کہ مین جا کر خبر لاتا ہون
بلکہ دربار کی خبر لاؤنگا کہ دیکھون کہ وہان کیا ذکر ہو رہا ہی کچھ اسکی بھی فکر ہی یا نہین یقین
خود پرست نے کہا کہ اچھا جاؤ اور سب حال دریافت کر آؤ وہ اُدھر گیا اپنی صورت بدل کر
روانہ ہوا یہان دربار مین آیا دیکھا کہ لشکر اسلام تو اُسی طور سے اُترا ہوا ہی اور وہ لشکر جو مسلمان
ہو کر شامل ہوا ہی تو اور زیادہ چہل پہل ہی کہین اِسکا ذکر بھی نہین ہی کہ صاحبقران آگ مین
تشریف لیجائینگے یہ صورت بدلے ہوئے دربار مین آیا یہان دربار کو خوب آراستہ و پیراستہ
پایا سب کرسیون اور دنگلون پر تمام سردارون کو متمکن پایا اور اُن بادشاہون اور
سردارون کو جو کہ مسلمان ہوے تھے بڑے اعزاز سے دربار مین دیکھا کہ پہلوے ملوک
مین بیٹھے ہوے ہین یہ یہان بڑی دیر تک کھڑا رہا دربار کی کیفیت دیکھا کیا لیکن کچھ تذکرہ
بھی نہ سُنا یہ کبھی تو نہ سُنا کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی صاحبقران جو آگ مین تشریف لے جائینگے
یہ حیران و ششدر رہ ہر طرف دربار مین پھر رہا ہی اسکو یہ حسرت رہی کہ مین کسی کی زبان سے یہ
سُن لون کہ خدا صاحبقران کو بچاسے یہ بھی نہ سُنا دربار سے باہر آیا اور لشکر کی سیر کرتا ہوا
طرف اپنے شہر کے چلا یہان تک کہ داخل شہر ہوا یہان یقین خود پرست و فرجام
خود پرست و انتہال اشتر گوش و برجیس و تخنیس اور سب سردار دربار مین بیٹھے
ہوے بیباک کا انتظار کر رہے ہین کہ لشکر اسلام کا حال معلوم ہو کہ اس اثنا مین وہ لوگ
جو کہ لاشین اُٹھانے گئے تھے اُنھون نے یقین خود پرست سے عرض کیا کہ خداوندا لشکر اسلام اُسی
طور سے فروکش ہی اسوقت اُسمین بڑی چہل پہل ہی ہر ایک خوش و خرم پھر رہا ہی آپس مین مذاق
ہو رہے ہین کچھ بھی ہراس کسی کے چہرے سے نہین پایا جاتا ہی سب ملارین گا رہے ہین یہ سنکے
یقین خود پرست نے کہا کہ خیر دیکھا جائے گا اِس خوشی کرنے کا حال دو ایک دن کے
بعد معلوم ہو جائے گا جب اُنکا سردار اور افسر اعلیٰ جلکر خاک ہوگا تب اُنکو ان ملارین
گانے کا مزہ ملے گا ابھی یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ عیار یعنی بیباک آکر پہونچا جو کچھ کہ اُسنے دیکھا
تھا وہ سب بیان کیا یقین خود پرست یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور دربار برخاست کیا اِدھر
بادشاہ اسلام نے بھی دربار برخاست کیا صاحبقران و بادشاہ کو ہرکارون نے خبر دی
کہ کل جب یہان سے یقین خود پرست گیا تھا تو ہم بھی اُسکے ہمراہ اُسکے شہر مین گئے تھے
یہان سے جا کر اُسنے دربار کیا اور جو تقریر کہ اُسنے کی تھی اُن ہرکارون نے سب بیان کی اور
بیان کیا کہ بعد اُسکے دربار برخاست کرکے داخل محل ہوا آج پھر دربار کیا یہ حکم تبردارون کو دیا
اور لاشین اٹھوائین اب لکڑی آ آکر جنگل مین انبار ہو رہی ہی کئی ہزار من تو آ گئی ہو گی اور ابھی

آرہی ہی صاحبقران نے فرمایا کہ خدائے ما بزرگ است کیا پروا ہی۔ شعر۔ سرمنی بچیم تمشیر حبیب ؛
ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ؛ جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی فکر و تردد کا مقام نہین ہی
مین اُسکے بھروسے پر ہون کہ جسکی شان مین یہ شعر ہی۔ شعر۔ گلستان کند آتش بر خلیل ؛
گروہے با آتش برد ز آب نیل ؛ وہ قوی ہی توانا ہی اُسکا سب کو بھروسا ہی مین اُسکی راہ مین
یہ سب امر گوارہ کرتا ہون وہ یہ مشکل بھی سہل کردیگا مین کیون پریشان ہون یہ فرماکر
خاموش ہو رہے کہ اِس عرصے مین دربار برخاست ہوا سب اپنے اپنے مقام پر گئے
اور آرام پذیر ہوے اُس دن اور دو پہر رات مین اُن تبرداروں نے ایک لاکھ پچاس ہزار
من لکڑی کاٹ کر اُس صحرا مین جمع کردی انبار ہیزم اِسقدر ہوا کہ آسمان سے باتین کرنے لگا یہ
معلوم ہوتا تھا کہ ایک پہاڑ ہیزم قائم ہوگیا ہی یہ حالت ہوئی کہ کئی کوس تک لکڑیون کا انبار
ہوگیا وہ رات گذری صبح ہوگئی یقین خود پرست نے محل سے برآمد ہوکر دربار کیا کہ اُن
تبرداروں نے آکر عرض کیا کہ حضور ہمنے جنگل کاٹ کر صحرا مین لکڑیون کا انبار کردیا ہی اب جو حکم ہو
یقین خود پرست نے یہ سُنکر حکم دیا کہ اِنکو انعام دیا جاوے اور کہا کہ ہم چلکر آج دیکھینگے
کہ کسقدر لکڑی جمع ہوئی ہی پھر سے مقرر کرکے صاحبقران کو آگاہ کرینگے اُن تبرداروں کو
تو انعام دیا گیا وہ لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے گھرون کو گئے یقین خود پرست نے تھوڑی
دیر کے بعد دربار برخاست کیا اور مع رفقا و فرجام داشتران اشتر گوش و برجیس
و تخنیس کے بیرون شہر آیا اور اُس صحرا مین آکر انبار ہیزم کو دیکھکر کہنے لگا کہ یہ تو کئی لاکھ
کے جلانے کو کافی ہی نہ کہ ایک کے لیے دیکھون کہ جسوقت یہ خبر اُنکو ہوگی تو مارے خوف کے
دیکھنا کہ کیا حال ہوگا اُسی شب کو تو سب کے سب فرار کر جائینگے کہ جسکی صبح کو امتحان ہوگا
کیا سہل ہی آگ مین کودنا یہ کہکر پھر شہر مین آیا اور داخل محل ہوا یہان بھی بادشاہ عالیجاہ
نے دربار کیا ہرکاروں نے آکر عرض کیا کہ حضور آج ہم پھر یقین خود پرست کے دربار
مین گئے تھے ہمارے سامنے تبردار آئے تھے اُنکو اُسنے انعام دیکر رخصت کیا اور آپ دربار
برخاست کرکے آکر انبار ہیزم کو دیکھ گیا ہی کل وہ دن امتحان کا مقرر کریگا آج کہتا تھا
صاحبقران نے یہ سُنکر فرمایا کہ مقرر کرنے دو بادشاہ نے ہرکاروں سے دریافت کیا کہ
کسقدر ہیزم ہوگی انھون نے عرض کیا کہ ڈیڑھ لاکھ من سے کم نہوگی ایک دیوار ہیزم
بن گئی ہی یا قلعہ فولادی، یا کوہ یہ سُنکر بادشاہ خاموش ہو رہے اور دربار برخاست
ہوا جو دربار سے اُٹھتا ہی بیرون لشکر جاکر انبار ہیزم کو دیکھتا ہی اور دیکھکر نہایت افسوس
کرتا ہی یہان تک کہ وہ دن و رات بھی بسر ہوئی صبح کو یقین خود پرست نے دربار کیا
جو لوگ کہ اُسکے ہمراہ تھے اور مسلمان نہ ہوے تھے حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا یا یہ
وہی دربار تھا کہ جسمین سیکڑون کرسی نشین تھے یا اب وہی دربار ہی کہ صفین کی صفین خالی
پڑی ہین جو لوگ کہ باقی ہین وہ آکر بیٹھے ہین یقین خود پرست برائے نام دربار کرتا ہی
جب وہ دربار کفر آثار آراستہ ہوچکا تو یقین خود پرست نے حکم دیا کہ اے افلاک تم
لشکر اسلام مین جاؤ اور دربار مین جاکر میری طرف سے صاحبقران و بادشاہ کو
سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مین نے توکل بند و بست کرلیا ہی اب آپکو اختیار ہی جسدن آپکا

جی چاہے امتحان کا دن مقرر فرمائیے مجکو آپ آج ہی آگاہ کرین تاکہ مین کل اہل شہر کو اس حال سے آگاہ کردون کہ وہ بھی آکر دیکھین اور اگر آپ میرے اوپر منحصر رکھتے ہین تو مین نے پرسون کا دن مقرر کیا ہی پرسون آپکا امتحان ہوگا اور آپکے خدا کی قدرت کاملہ کی صنعت دیکھی جاے گی آئندہ آپکو اختیار ہی اور یہ بھی میری طرف سے کہنا کہ کیون آپ اپنی جان کے پیچھے پڑے ہین بس اسیقدر شکر کیجیے کہ اتنے لوگ مسلمان ہوگئے ہین اُنکو اپنے ہمراہ لیجیے اور یہان سے کوچ فرمائیے کہین آج تک ایسا ہوا ہی کہ کوئی آگ مین گیا ہو کہ آپ ہی جائیے گا مجکو یقین ہوگیا کہ آپ مرد جری ہین اور آپ اپنی بات کے دہنی ہین جو آپنے منھ سے کہا وہ پورا کیجیے گا یہ کہکر اور پیغام دیکر افلاک کو روانہ کیا افلاک وہان سے اسیوقت روانہ ہوا اور پاے شاطری مارتا ہوا داخل لشکر اسلام ہوا در بارگاہ پر پہونچکر درگاہ سالار سے عرض کیا کہ مین کچھ پیغام یقین خود پرست اپنے بادشاہ کا لیکر آیا ہون مجکو اجازت بارگاہ مین جانے کی ہی درگاہ سالار نے کہا کہ جا وہ اندر بارگاہ کے آیا یہان دربار آراستہ تھا بادشاہ تخت پر جلوہ گر تھے صاحبقران اپنے ڈنگل صاحبقرانی پر متمکن تھے اور سب سردار اپنے اپنے ڈنگلون و کرسیون پر بیٹھے ہوے تھے اور ذکر یقین خود پرست کا ہو رہا تھا کہ اُسنے ابھی تک کوئی پیغام نہین بھیجا ہی اسکا کیا سبب ہی بیکار دیر کرتا ہی جو کچھ ہونا ہو وہ ہو جاے یہی ذکر ہو رہا تھا کہ افلاک نے داخل بارگاہ ہوکر مجرا گاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کیا کہ مین کچھ پیغام یقین خود پرست کا لایا ہون جو کہ میرا حاکم و سردار ہی صاحبقران نے فرمایا کہ بیان کرو کیا پیغام دیا ہی ہم اُسکے پیغام کے بڑی دیر سے منتظر تھے افلاک نے عرض کیا کہ میرے بادشاہ نے آپکے بادشاہ یعنی ظل اللہ اور آپکی خدمت مین سلام عرض کیا ہی اور یہ کہا ہی کہ مین نے تو بندوبست کر لیا ہی اب آپ کوئی دن مقرر فرمائیے اور مجکو ابھی اطلاع دیجیے تاکہ مین اپنے اہل شہر کو آگاہ کردون کہ وہ آکر دیکھین اور اگر میرے اوپر منحصر ہو تو مین نے پرسون کا روز مقرر کیا ہی آئندہ جو آپکی مرضی اور دوسرا یہ پیغام دیا ہی کہ یا صاحبقران مجکو آپکی جوانی پر رحم آتا ہی اور افسوس ہوتا ہی کہ آپ ایسا جوان رعنا یون برباد ہو لہذا آپ یہان سے چلے جائیے جو ہونا تھا وہ ہوگیا آپ بھلا خیال کرین کہ یہ کہین ممکن ہی کہ انسان آگ مین جاے اور زندہ نکلے بالکل خلاف عقل ہی کوئی عاقل اسکو نہین پسند کرے گا میرے نزدیک یہ بہتر ہوگا کہ آپ ان لوگون پر اکتفا کرین جو کہ مسلمان ہوگئے ہین اور میرے مسلمان ہونے سے دست بردار ہو جیے کیون اپنے کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالیے اُس عیار نے جو کچھ کہ یقین خود پرست نے کہا تھا وہ سب عرض کیا صاحبقران نے جواب مین فرمایا کہ یقین خود پرست سے کہنا کہ تم میرے اوپر بالکل رحم نہ کرو مین جب تک تمکو مسلمان نہ کر لونگا اُسوقت تک یہان سے ایک قدم بھی آگے نہ جاؤنگا ہم لوگ اُن لوگون مین سے نہین ہین کہ اپنے کہنے کے خلاف کرین بلکہ جو کہتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین چاہے اُسمین جان جاتی رہے اور چاہے باقی رہے مگر اُس سے پھرتے نہین ہین جبکہ ہمنے اُسکی راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی تو جو گذرے ہمیشہ ہم اُسکو گوارا کرینگے اور جو گذری گوارا کی اگر ہم ایسے ایسے امرون کا خیال کرتے تو یون دین اسلام کیونکر ترقی کرتا ہمارے بزرگون نے گو بڑے بڑے مصائب اُٹھاے مگر دین اسلام کے رواج دینے مین کد کی آخر کو رواج دیا اور اس حد تک پہونچا دیا اب یہ کون مشکل امر ہی کہ ہم اس سے نکل جائین اگر ہمارا دین

برحق ہی تو ہم ضرور اپنے مطلب پر کامیاب ہونگے لوگون کو ہمارے دین کے برحق ہونے کی صداقت تو ہو جائے گی اب تو ہم اپنے قول سے نہین پھرینگے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہمارے ایک امر گوارا کرنے سے کتنے لوگ راہ کفر سے نکلکر راہ نیک پر آتے ہین پھر کیونکر نہ ہم اُسکی راہ مین اپنی جان کو برباد کرین اگر اُسکو منظور ہوگا کہ اسقدر ہمارے بندے ہمارے اوپر ایمان لائین تو وہ میری مدد کریگا اور اگر میری قضا یون ہی آئی ہی تو کیا علاج کہ دینا کہ اگر تمنے پرسون کا دن مقرر کیا ہی تو مین موجود ہون تم لوگون کو اطلاع دو مین ضرور آگ مین کود ونگا اور قدرت خدا کا سب کو تماشا دکھاؤنگا کہ یون آگ سے زندہ اور سلامت نکلتے ہین مین پرسون انشاء اللہ تعالےٰ اُس صحرا مین آؤنگا جہان پر کہ انبار ہیزم ہی یقین خود پرست بھی مع اہل شہر کے بوقت سحر آئے اور قدرت خدا دیکھے یہ جواب سنکے افلاک رخصت ہوکے اپنے شہر کو روانہ ہوا بعد جانے افلاک کے بادشاہ نے فرمایا کہ آپنے جو اُسکے کہنے سے پرسون کا دن مقرر کر دیا اپنی راے سے تو اسکی کیا ضرورت تھی آپ نے خواجہ برجیس اختر شناس سے دریافت کر کے دن مقرر کیا ہوتا جو ساعت نیک ہوتی اور روز سعید اُس دن یہ امر ہوتا تو بہتر تھا صاحبقران نے بادشاہ جمجاہ سے عرض کیا کہ خداوند سب دن خدا کے ہین جو وہ چاہے گا وہ ہوگا مجکو خود منظور ہی کہ کہین جلد اس کام سے فراغت ہو مین آگے کو روانہ ہون جسقدر دیر ہوتی ہی مجکو گران گذرتا ہی وہ پرسون کا دن مقرر کر چکا تھا بدین سبب مین نے منظور کیا ورنہ مین کل ہی کا دن قرار دیتا آپ کچھ تشویش نہ فرمائین اُسکی ذات پر نظر رکھین کیونکہ وہ بڑا غفور الرحیم ہی آپ ملاحظہ فرمائین کہ پردۂ غیب سے کیا امر ظہور مین آتا ہی یہ کلام صاحبقران عالی ہمت والامرتبت کا سنکے بادشاہ خاموش ہوگئے دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے خیمون کو گئے یہ خبر وحشت اثر تمام لشکر مین پھیل گئی کہ پرسون صاحبقران بوقت سحر آگ مین تشریف لے جائینگے ہر ایک کو یہ سنکر انتشار ہوا لشکر کا ہر ایک سپاہی صاحبقران کے واسطے اسطرح دعا کرنے لگا کہ ای خالق کونین تو حافظ حقیقی ہی صاحبقران کو اس آتش کی گزند سے محفوظ رکھنا کیونکہ یہ تیری راہ مین سر ہتیلی پر رکھ کر اس مہم کے سر کرنے کو جاتے ہین اُنکی شرم تیرے ہاتھ ہی یہان تو یہ حال ہی اُدھر افلاک دربار مین پہونچا اُسنے وہ جو کہ صاحبقران نے فرمایا تھا یقین خود پرست سے بیان کیا یہ جواب سنکر اب یقین خود پرست کو یقین واثق ہوا کہ ضرور صاحبقران آگ مین جسب شرط جائینگے اُسوقت یقین خود پرست نے حکم دیا کہ شہر مین منادی کیجائے کہ پرسون بوقت سحر سب اہل شہر بیرون شہر فلان مقام پر جمع ہون اور تماشا دیکھین کہ وہ خدا پرست جو کہ اپنے مذہب کو برحق کہتا ہی اور اُسکے نزدیک اُسکا مذہب برحق ہی وہ اپنے مذہب کی برکت کا تماشا دکھائے گا اور اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریگا یعنی آگ مین جا کر زندہ اور سلامت باہر آئیگا جسکو یہ قدرت دیکھنا ہو وہ جائے یہ جو حکم یقین خود پرست نے دیا اور منادی نے ندا دی تمام شہر اور ہر گلی کوچہ مین کہ خلق خدا کا اور ملک بادشاہ کا اور حکم یقین خود پرست کا تمام اہل شہر کیا امیر کیا غریب کیا برنا و پیر و ہر صاحب پیشہ و تاجر و سوداگر و باشندگان و مسافر کو معلوم ہو کہ پرسون بوقت

سحر امتحان مذہب اسلام کا ہوگا لشکر اسلام کا صاحبقران پرسون آتش مشتعل مین جاکر
اپنے مذہب کی بزرگی اور اپنے خدا کی قدرت دکھائیگا جسکو یہ تماشا دیکھنا ہو وہ پرسون
بوقت سحر بیرون شہر جہان انبار ہیزم ہی جاکر تماشا دیکھے یہ جو منادی نے ندا کی تو تمام
شہر مین ہلچل پڑگئی ہر ایک کی زبان پر یہ کلام تھا کہ اہل اسلام بڑے سخت ہین ہمنے آج تک
یہ نہین سُنا ہی کہ کوئی انسان زندہ صاحب روح آگ مین دیدہ و دانستہ جائے جس سے
ہر ذی روح و صاحب عقل وغیر عقل یعنی جانور تک خوف کرتے ہین یہ کام صاحبون
انھین اہل اسلام کا ہی کوئی تو انکو بھروسا ہوگا جو ایسے امر مشکل کو گوارا کیا یہ سُنکے
ایک نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ لوگ ساحر ہین سحر سے اپنے کو بچائینگے دوسرے نے اُسکے
جواب مین کہا کہ یہ تمہارا خیال خام اور تصور ناتمام ہی سُنا گیا ہی کہ یہ لوگ سحر کو کفر اور
ساحر کو کافر جانتے ہین بلکہ ساحرون کو چُن چُن کے قتل کرتے ہین کل ہی کی بات ہی کہ
ماہیان وسحران ایسے زبردست ساحرون کو کیونکر قتل کیا کہ جسکے مرنے سے یہانتک
انکا گذرہ ہوا تیسرے نے کہا کہ نہ معلوم کیا بات ہی جو یہ لوگ ایسے مستعد ہین خیر
پرسون ظاہر ہوجائیگا دو دن دو راتین ہین آنکھ بند کرتے گذر جائینگی یہان اہل شہر
مین یہ چرچا ہو رہا ہی کہ یہ خبر محل بھی پہونچی یقین خودپرست کی زوجہ نے جو سُنی تو
وہ خاموش ہو رہی جسوقت کہ یقین خودپرست دربار برخاست کرکے اندر محل کے
گیا تو اُسکی زوجہ نے اُس سے کہا کہ ای بادشاہ مین نے سُنا ہی کہ پرسون وہ شخص جو کہ لشکر
اسلام کا صاحبقران ہی وہ آگ مین کود کر اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کریگا ہمارا
بھی جی چاہتا ہی کہ یہ تماشا دیکھین یقین خودپرست نے کہا کہ اچھا اسکا بندوبست
کیا جائیگا اور یہ تماشا تمکو بھی دکھا دیا جائیگا واقعی یہ تماشا لائق دید ہی یہ کہکر اپنے
مقام آرامگاہ کو گیا وہ دن گذرا رات آئی یہان لشکر اسلام مین صاحبقران اپنے
خیمے مین تشریف فرما تھے کہ خواجہ خضران آئے اور کہنے لگے کہ ای صاحبقران جب سے مین نے
سُنا ہی کہ دن امتحان کا مقرر ہوگیا ہی تو اُسوقت سے میرا دل بہت بیقرار ہی لہذا مین
اسوقت تمہارے پاس اسواسطے آیا ہون کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کرو تو مین بیان
کرون صاحبقران نے فرمایا کہ جو بات منظور کرنیکے قابل ہوگی تو اُسکو مین ضرور منظور
کرونگا خواجہ خضران نے کہا کہ اگر تم کہو تو مین آج رات کو جاکر یقین خودپرست کو پکڑ گرفتار
کر لاؤن تم اُسکو اسی تاریکی شب مین قتل کرڈالو اگر وہ قتل ہوجائیگا تو تمہارا آگ مین
جانا موقوف رہیگا صاحبقران نے فرمایا کہ ای خواجہ یہ کیا کہتے ہو یہ بڑی نامردی کی
بات ہی کہ جو کوئی اپنے سے دغا نہ کرے اور خود اُس سے دغا کیجائے دوسرے یہ تو ہمارا
قاعدہ نہین ہی کہ دغا کرنے والے سے بھی دغا کرین بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ تو ہمسے
شرط کرے اور ہم اُسکو یون قتل کرین اگر شرط ہمکو پوری نہ کرنا تھی تو ہمنے کیون اقرار کیا
یہ تو کبھی نہوگا نہ میرے باپ نے یہ دغا کی نہ دادا نے میرے کسی بزرگون نے ایسا نہین کیا
پھر مین کیونکر اپنے کو بدنام کرون کیسی کیسی سخت مشکلین خدا نے حل کی ہین یہ کیا ہی تم کبھی ایسا
نہ کرنا ورنہ مین بہت ناخوش ہونگا خواجہ نے کہا کہ اچھا یہان نہ لاکر قتل کرونگا اُسی مقام

بر جا کر قتل کر ڈالون تا کہ یہ قصہ پاک ہو جائے صاحبقران نے کہا کہ ایسا بھی نہ کرنا ورنہ
مین عمر بھر تمھاری صورت نہ دیکھونگا وہی حال ہوگا جو کہ خواجۂ اول کا ہوا تھا
کہ برسون فراق مین صاحبقران کے روئے اور تباہ پھرے کہ کوئی صاحبقران
سے ملاقات کرادے مگر نصیب نہوئی جب صاحبقران کو رحم آیا تو لشکر مین آنا ملا
اس سے کیا حاصل کہ رنج ہو خواجہ نے کہا مین تمھارے لیے کہتا تھا میرا کیا فائدہ ہی اچھا
یہ کرو کہ مین تمکو اپنی زنبیل مین رکھ لون اور تمھاری صورت کا کسی کا فر کو بنا دون اور اُسکو آگ
مین ہم سب ملکر ڈالدین وہ جل جائے گا بعد تھوڑی دیر کے تم دوسری جانب سے چلے آنا صاحبقران
نے کہا کہ یہ بھی نہوگا خواجہ نے کہا کہ اچھا وہ جو روغن خواجۂ اول نے حفظ بن داؤد سے عیاری
کر کے حاصل کیا ہی جسکے بھروسے پر وہ آگ مین جاتا تھا اُسکو جسم پر مل لینا اُسکے سبب سے
آگ جسم پر اثر نہ کریگی صاحبقران نے فرمایا کہ یہ بھی نہوگا مین یون ہی برسون آتش
مشتعل مین کود ونگا اور اپنے مذہب کی برکت اُنکو دکھاؤنگا خواجہ نے کہا کہ معلوم ہوا
تم بھی مثل اپنے دادا صاحبقران اول کے جھکّی ہو جب وہ بھی آگ مین ہمراہ حفظ کے تشریف
لے گئے ہین تو اُنکو بھی یون ہی خواجہ اول نے سمجھایا تھا اُنھون نے نہ مانا سُنا گیا ہی کہ تمام تبرکات
بھی جسم سے جدا کردیے تھے صرف توکلت علی اللہ چلے گئے خدا نے اُنپر اپنا رحم کیا اور اُنکی حفاظت
کی تابت ہوا کہ تم بھی مثل اُنکے آتش افروختہ مین کود وگے بسم اللہ مگر ایک کام کرنا کہ
تبرکات پہنے رہنا صاحبقران نے فرمایا کہ ابھی تم کہہ چکے ہو کہ صاحبقران اول تبرکات
دور کر کے تشریف لے گئے تھے پھر مین کیونکر تبرکات پہنے رہونگا صرف ایک زیر جامہ
اور ایک قمیص میرے گلے مین ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا وہ پیش آئےگا خواجہ یہ کلام سُنکے
خاموش ہو رہے دل مین کہنے لگے کہ یہ لوگ اولاد صاحبقران ہین اِنکو کون نصیحت کر سکتا ہی یہ جو
زبان سے کہتے ہین اُسی پر عمل کرتے ہین یہ خیال کر کے اور رخصت ہو کر اپنے خیمے مین
آئے بعد اُنکے چند سردار مثل عین الزمان و نور الزمان وغیرہ کے خواجہ کے پاس آئے
اور کہا کہ ای خواجہ تمنے صاحبقران کو نہین سمجھایا خواجہ نے کہا کہ آدمی اُسکو سمجھاتا ہی کہ
جو کسی کے کہنے پر عمل کرتا ہی ابھی مین صاحبقران کے پاس سے آتا ہون پورا بیٹھا بھی
نہ تھا کہ آپ لوگ تشریف لائے جو تقریر کہ صاحبقران سے ہوئی تھی خواجہ نے لفظ بلفظ
بیان کی اور کہا کہ جب اُنھون نے کوئی بات نہ مانی تو مین عاجز ہو کر آخر کو چلا آیا سردار یہ
کلام سُنکے خاموش ہو رہے تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکے چلے آئے اُسوقت خواجہ نے کہا کہ آپ
لوگ پریشان نہون مین کل پھر رات کو اُنکے پاس جاؤنگا اور سمجھاؤنگا مان لے نہ مان نے
کا اُنکو اختیار رہی سردار ون نے کہا کہ خواجہ تمکو اختیار رہی جو چاہو کرو کیونکہ ہم تو مجبور
ہین اسقدر اُنکی خدمت مین گستاخ نہین ہین جیسے کہ تم ہو وہ تمھاری اور تم اُنکی سہتے
ہوا اور سختی بھی اُٹھاتے ہو جبکہ بادشاہ زیادہ کلام نہین کر سکتے ہین تو ہماری کیا اصل ہی خواجہ
نے کہا کہ مین اپنے امکان بھر کوشش کرونگا آئندہ جو کچھ تقدیر مین ہوگا وہ پیش آئےگا اور جو کچھ
کہ قلم تقدیر سے لوح پیشانی پر کاتب تقدیر ازل منشئ ازل نے تحریر کر دیا ہی وہ ضرور ظہور مین آئےگا
اسمین بیکار کا پس و پیش ہی انسان کو قسمت پر شاکر رہنا اچھا ہی دوسرے آپ لوگ بخوبی جانتے ہین کہ جو اولاد

صاحبقران ہین جو منھ سے کہتے ہین وہ ہی کرتے ہین یہ لوگ تو خدا کے نام پر مرتے ہین خیال کرتے ہین اور انکو اسکا بہت پاس ہی کہ یہ کوئی نہ کہے کہ یہ امر خدا پرستون سے اُنکے مذہب کے خلاف ہوا یا یہ امر اُنھون نے خلاف شجاعت کیا یا اِن لوگون سے ظاہر ہوا وہ جو آپنے سُنا ہو کہ نامرد مرے نان پر اور مرد مرے نام پر وہ اُن لوگون کا نقشہ ہی اُنکو یہ خیال ہی کہ وہ کام کرین کہ جس مین ہمارا نام صفحۂ دنیا پر رہ جائے آپ کیا ہین ابھی کوئی موقع آپڑے اور بات کا خیال ہو جائے ابھی تو یون ہاہا ہی کرتے ہین اسوقت اُنکو سمجھاتے ہین اُسوقت اگر کوئی سمجھائے نہین مانین گے کیا آپ اُس خاندان سے الگ ہین جیسے وہ ویسے آپ مجکو معلوم ہو گیا ہی کہ یہ امر تو آپ لوگون کے آب و گل مین سرایت کر گیا ہی جسوقت آپ لوگون کے پُتلے بنائے جاتے ہین تو یہ جز بھی ضرور شامل کر دیا جاتا ہی کہ جو منھ سے نکلے اُسکے خلاف نہ کرنا یا معلم ازل آپ لوگون کو اسکا سبق برزبان یاد کرا دیتا ہی کہ تم جو منھ سے کہنا اُسپر عمل کرنا جو کسی سے اقرار کرنا اُسکو پورا کرنا چاہے آسمان ٹل جائے مگر تم اپنے قول سے نہ پھرنا اسکا خیال رہے بھلا پھر کیونکر ہو سکتا ہی کہ آپ لوگ اُسکے خلاف کرین مین اُنکو کیا کہون اور آپکو کیا کہون جبکہ اُنکے اور آپکے بزرگون کی یہ حالت ہی کہ جو کہ دیا اُس سے نہ پھرے جو کہ بفضل خدا حیات ہین یا جو کہ قضا کر گئے ہین اُنکی بھی یہ حالت سُنی گئی گو ہمنے دیکھی نہین ہی کہ جو اُنکے منھ سے نکل گیا پھر اسمین فرق نہوا یہ خیال نہ کیا کہ اِس مین جان کا ضرر ہی اسکی پروا نہین چاہے جان رہے چاہے جائے مگر بات مین فرق نہ آئے یہ تو آپ لوگون کا ورثہ ہی بھلا مین کہتا ہون کہ ایسے سخن ناشنوا کو کون نصیحت کر سکتا ہی جو اپنی بات کے آگے کسی کی بات کی کچھ اصل نہین سمجھتا ہی مگر مین کل پھر بے غیرت بنکر جاؤنگا اور پھر سمجھاؤنگا دیکھون کہ کیا جواب ملتا ہی یقین ہی کہ آج کے جواب سنئے مثل کل بھی جواب ملے گا وہ جواب صاف ہی اسکے علاوہ دوسرا جواب نہین ہی مگر اپنا تو اسپر عمل ہی۔ مصرعہ کس نشنود یا نشنود من گفتگوئی میکنم ہمنے پاس نمک کیا ایسے جہان تک ہوگا حق نمک ادا کرینگے آئندہ اُنکو اختیار ہی بندہ مجبور و ناچار ہی کوئی وہ نادان نہین ہین کہ اُنکو کوئی مثل طفلان خورد سال کے نصیحت کرے اپنا نیک و بد سب جانتے ہین سردار یہ کہکے اپنے اپنے خیمون کو چلے آئے اور آکر اِس خیال مین مستغرق ہو کر سو رہے کہ دیکھیے اِس کا انجام کار کیا ہوتا ہی سب پلنگون پر لیٹ کر سو رہے اِدھر خواجہ بھی سو رہے کہان تک بیان ہو وہ رات جو کہ شب وصل سے کم نہ تھی کہ جس طرح شب وصل کوتاہ ہوتی ہی اُسی طور سے یہ رات بھی تھی اہل اسلام کے حق مین تو وہ شب غم تھی مگر گویا شب وصل کی طرح کہ پوری نیند بھی نہ بھرنے پائی تھی اور ایسی حالت مین نیند کب آتی ہی کہ جب فکر و غم ہو صرف کروٹین بدلتے ہین حاصل یہ کہ رات تمام ہوئی سحر ہو گئی یہ غمزدہ اپنے اپنے بسترون سے اُٹھے نمازین پڑھین طرف دربار کے چلے داخل دربار ہوئے اپنے اپنے مقام پر مغموم و محزون بیٹھ گئے خواجہ بھی آکر اپنی کرسی پر بیٹھے کہ بعد تھوڑے عرصے کے صاحبقران تشریف لائے سب اہل دربار نے تعظیم کی سلام و مجرا ہوا صاحبقران نے اہل دربار کو مغموم و محزون پایا ابھی کسی سے سبب مغموم ہونے کا دریافت نہ فرمایا تھا کہ ظل اللہ صاحب سریر سلیمانی مالک تاج کیانی

زینت اور رنگ جہانبانی یعنی دارا ابن جمشید تشریف فرما ہوے سب برائے تعظیم استادہ ہوے
قواعد شاہی بجالائے بادشاہ نے جلوس فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر تھے کہ
صاحبقران نے اہل دربار کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مین آپ لوگون کو آج کچھ محزون
پاتا ہون اور اسکا سبب بھی بخوبی جانتا ہون مگر مین اسوقت آپ سب صاحبون
سے کہتا ہون کہ اس رنج وغم کا انجام کیا ہی جو خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا اس مین
سوائے اپنی جان کے ضرر کے کچھ فائدہ نہین ہی اور حریف کی خوشی پھر کیون وہ کام
کیا جائے جو کہ باعث ضرر کا ہو یہ تو ہونے سے رہا کہ مین اپنے عزم کو فسخ کرون یہ
غیر ممکن ہی کہ مین ذلت گوارا کرون اب آپ لوگ میری طرف متوجہ ہوکر میری تقریر
سماعت فرمائین وہ یہ ہی کہ کل بھی مین نے کہا تھا اور آج پھر کہتا ہون کہ اگر مین اپنے
مطلب دلی بر کامیاب نہون کیونکہ کل میرے امتحان کا دن ہی تو آپ لوگ بادشاہ کو
لیکر شہریار کے پاس کہ وہ فرنگستان مین ہین یا رستم ثانی کے پاس جہان وہ ہون
لیجائیے گا یہان قیام نہ فرمائیے گا اور انسے کل حال میرا بیان کر دیجیے گا اور کہیے گا
کہ بدیع الملک نے کہا ہی کہ لازم ہی کہ میرے خون ناحق کا عیوض یہان آکر انسے لین
اور ان کافرون کو امان نہ دین جہان تک ممکن ہو ایوان نہ طاق کو فتح فرمائین
کیونکہ یہ حسرت مین اپنے دل مین لیے جاتا ہون اگر آپ لوگ ایسا کرینگے تو میری روح
چین سے ہو جائے گی اور مجھکو فاتحہ سے فراموش نہ فرمائین اگر آپ سب کا ان دونون
صاحبو کے پاس جانے کو جی نہ چاہے تو آپ لوگ مع جہان پناہ خانہ کعبہ کو جائین
اور ہردو صاحبقران سے میری حالت اور صورت واقعہ بیان کرین اور میری
طرف سے عرض کرین کہ یا صاحبقران یہ آپکا غلام آپ کو سلام عرض کرتا ہی اور امیدوار
اس امر کا ہی کہ سورۂ فاتحہ سے نہ فراموش فرمائیے گا اور اسقدر میری روح پر احسان فرمائیگا
کہ آکر ان کافرون کو قتل فرمائیے اور اس اقلیم کو بھی ضلالت کفر سے پاک وصاف آب شمشیر
سے فرمائیے گو میرا خود قصد تھا کہ اسکی راہ مین جہاد کر کے اپنی تلوار کے پانی سے اس ضلالت
کفر کو پاک کرتا اور علم اسلام یہان پر نصب کرتا مگر اجل نے فرصت نہ دی عین وقت پر
دامن گیر ہوئی جبکہ منزل مقصد کے قریب پہونچ گیا کہ پیک اجل نے آکر دامن پکڑ لیا
اور کہا کہ آگے جانے کا حکم نہین ہی مجبور ہو گیا کیا چارہ ہی بندہ مجبور ہی جو حکم اسکا مگر یہ
شعر کسی شاعر کا میرے حسب حال ہی ملاحظہ ہو ۔ شعر حالت یہ اس مسافر بیکس کی روئیے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے ✦ بس آپ لوگ صبر کرین اور میرے واسطے دعاے مغفرت
کرین اور اسکا ضرور خیال رکھین کہ کوئی ہمارا غلام تھا اور یہان آکر اس ایوان نہ طاق
کو مسخر فرمائین آئینہ اندام جادو کو جو کہ یہان پناہ گزین ہوا ہی قتل فرمائین تاکہ اسکے
آلائش جسم سے یہ دنیا پاک ہو اور مجھ سے صبر فرمائیے میرے والد بزرگوار نور الدہر نامدار
کی خدمت مین آپ لوگ میری جانب سے یون عرض کرین کہ گو کہ یہ امر عرض کرنے کے
لائق نہ تھا مگر مین عرض کرتا ہون کہ اب آپ مجھ سے صبر فرمائین اور اپنے دل غمزدہ کو
میری طرف سے سخت کرلین کیونکہ مین اسکی درگاہ سے اسیقدر زندگی لیکر آیا تھا کیا چارہ ہے

ہی جو اُسکی مصلحت مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ یہ حسرت باقی رہی کہ آپکے روبرو دنیا سے گذرے کہ بوقت آخر آپکے زانو پر سر ہوتا آپ لوگون کی آغوش مین دم نکلتا مگر قسمت مین تو یہان یہونچکر مرنا تھا اور یہ حسرت لیکر دنیا سے جانا تھا کہ آپ لوگون کے دیدار سے بھی محروم رہون خیر یہ بھی کاتب ازل نے بروز ولادت میرے مقسوم مین تحریر کر دیا تھا بہر طور مجبوری ہی مگر اسقدر امیدوار ہون کہ اگر آپکا ہمراہ صاحبقران کے تشریف لانا ہو تو میری قبر کو تلاش فرماکے فاتحہ ضرور پڑھیے گا یہ فرماکر صاحبقران نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا تقریر تھی اُسکی ذات سے مجکو بڑی بڑی امیدین ہین اِس سے زیادہ صعب اور سخت وقت مین اُسنے میری مدد کی ہی اسوقت مجکو کیا ہوگیا ہی یہ کدھر خیال چلا گیا مین نے کبھی ایسی تقریر کی نہین واہ کیا کہون یہ میرا خیال کسطرف ہی اے دل گو کہ اُسکی ذات سے مجکو یہ امید نہین ہی کہ میرے مطلب دلی بر نہ لائے اور دشمنون کو میرے شاد کرے اور میرے دوستون و عزیزون کو میرے غم مین مبتلا کرے کبھی نہوگا یہ صاحبقران نے جو دل سے خطاب کیا ناظرین یہ نہ خیال کرین کہ صاحبقران تو اہل دربار سے تقریر کر رہے تھے یہ دل سے خطاب کرنا کیسا وہ اہل دربار ہی سے فرما رہے ہین دل سے یون خطاب کیا کہ جب یہ فرمایا کہ مجکو کیا ہوگیا ہی بدین سبب دل سے بھی خطاب کر لیا بس صاحبقران نے فرمایا کہ اے اہل دربار وہ ضرور مجکو آگ سے سلامت نکالے گا اور میرے اوپر آگ کو گلزار کر دے گا جبکہ ہمپر آتش دوزخ حرام ہی تو آتش دنیا ہمارا کیا کر سکتی ہی مین ضرور سلامت آگ سے نکلونگا یہ لوگ بھی میرے ہاتھ پر مسلمان ہونگے یہان بھی ڈنکا دین کا بجے گا نشان اسلام یہان بھی بلند ہوگا مین ایوان نہ طاق کو بھی فتح کرونگا آئینہ اندام جادو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا یہ تقریر جو مین نے کی یہ صرف اِس وجہ سے کی کہ شاید اُسکے خلاف ہو جو کہ میرا خیال ہی کیونکہ یہ شعر ضرور سُنا ہوگا شعر۔ من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ہا کار یست کہ خدا کند ملک راچہ مجال ہا بدین سبب یہ مین نے تقریر آپکے گوش گذار کر دی کہ اُسوقت جبکہ مین نہون آپ لوگ یہ فکر نہ کرین کہ بدیع الملک جو حکم تو دے نہین گئے ہم کس بات پر عمل کرین تاکہ آپ لوگ اِس مخمسہ سے بچین ورنہ مجکو یقین ہی کہ ضرور کامیاب ہونگا لہذا یہ باتین آپ لوگون کو بطور نصیحت کے سمجھائے دیتا ہون صاحبقران کی اِس تقریر سے دربار مین کہرام مچ گیا کوئی چشم ایسی نہ تھی کہ گریان نہو کوئی دل ایسا نہ تھا کہ آتش غم سے بریان نہو ہر ایک کی آنکھون سے آنسو نکل رہے تھے بادشاہ و عمیر الزمان و الزمان و دیگر عزیزون کا تو یہ حال تھا کہ اشکون کا تار بندھا ہوا گویا مینہ برس رہا تھا جب یہ حالت صاحبقران نے دیکھی فرمایا کہ آپ لوگ کیون اِسقدر پریشان ہوتے ہین اُسکے کرم پر نظر رکھیے اُسکو یاد کیجیے کوئی مقام فکر و تشویش و رنج و غم نہین ہی بلکہ مقام خوشی کا ہی کہ ہم لوگ ایسے ہین کہ ہر بلا مین صبر کرتے ہین خوشی کرنا لازم ہی کہ تاکہ کافرون کو یہ نہ معلوم ہو کہ اُنکے افسر نے جو آگ مین جانے کا اقرار کیا ہی تو یہ لوگ اُسکے واسطے پریشان ہین اُنکو خیال ہوگا کوئی نہ کوئی ایسی بات ہی کہ جب تو یہ لوگ اِسقدر پریشان ہین ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ دشمن ہنسین اور باہم اشارے کرین آپ لوگ تو اِسکی خوشی کرین اور مقام خوشی بھی ہی

ضرور ہی کہ آپکے مذہب مین ایسے ایسے لوگ اب بھی ہین کہ جو راہ خدا مین اپنی جان کو جان نہین خیال کرتے ہین اُسکے اوپر نثار ہونیکو موجود ہو جاتے ہین بھلا اور کسی مذہب والے سے تو سوال کیجیے کہ اگر تمھارا مذہب حق ہی تو تم اپنے خدا کا نام لیکر آگ مین کود تو پڑو اور جب جانین کہ سلامت نکل آؤ دیکھیے کیا جواب دیتا ہی یہ امر وہ کبھی نہ منظور کریگا بھلا یہ یقین خود پرست جو کہ اپنے کو اپنا خدا تصور کرتا ہی جبکہ وہ خدا ہی اور یہ سب اشیا اُسکی پیدا کی ہوئی ہین تو آگ اُسکو کیا ضرر کریگی چلے تو جاؤ اگر یہ کہیے گا صاف انکار کر جائیگا برخلاف مذہب اسلام والے کے کہ وہ فوراً گوارا کر لیگا یہ کتنی بڑی خوشی و شکر کرنے کا مقام اور کسقدر مذہب کی اپنے سچائی و پختگی کی بات ہی کہ ہم اپنے خدا کے ایسے قائل ہین کہ اُسکا نام لیکر آگ مین جاتے ہین اور وہ ایسا سچا اور حق و برحق ہی کہ اُسکے حکم سے آگ ہمپر اثر نہین کرتی ہی بلکہ گلزار ہو جاتی ہی یہ خدا سچا ہی کہ تم لوگون کا میرے نزدیک یہ مقام خوشی ہی اگر آپ لوگ یون بیقرار ہونگے تو دشمن شماتت کرینگے اور خیال کرینگے کہ اِنکو بھی خوف ہی کہ جو یہ لوگ یون بیقرار ہین معلوم ہوا کہ اِنکو اپنے خدا پر کچھ بھروسا نہین ہی صرف زبانی باتین ہین دوسرون کے بہکانے کے لیے ورنہ اگر اِنکو اپنے خدا پر امید قوی ہوتی تو یہ لوگ کیون بیقرار ہوتے اتنی سی بیقراری سے اتنا بڑا الزام اپنے اوپر لینا یہ کونسی عقلمندی کی بات ہی آپ لوگون کو عنان صبر ہاتھ سے دینا زیبا نہین ہی آپنے سُنا ہوگا کہ صابرون کا نزدیک خدا کے بڑا مرتبہ ہی ذرا سی بے صبری کر کے اُس مرتبے سے اپنے کو دور رکھنا یہ آپ ہی لوگون کا کام ہی یون جو صاحبقران نے فرمایا سبکے سب خاموش ہو رہے بڑے عرصے تک عالم سکوت مین بیٹھے رہے بعد تھوڑی دیر کے سبکے پہلے بادشاہ نے فرمایا کہ یہ جو آپنے فرمایا ہی کہ اگر خدانخواستہ مین نہون تو تم لوگ بادشاہ کو لیکر شہریار کے پاس یا رستم ثانی کے پاس یا خانہ کعبہ صاحبقران کے پاس چلے جانا آپ یہ تو خیال کرین کہ جب آپ نہونگے تو بادشاہت کیسی اور لشکر کیسا مین تو وہین لڑ کر اپنی جان دونگا یہان سے سلامت نہ جاؤنگا خدانخواستہ بعد آپکے میری زندگی محال ہی چاہے یہ لوگ جائین مگر میری تو قبر اسی مقام پر ہوگی ایک تو وہ وقت نہ آئے کہ آپ نہون اور مین زندہ ہون اگر ایسا ہوا بھی تو پہلے آپ داخل بہشت ہونگے اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد مین بھی حاضر خدمت ہونگا مین کب یہ گوارا کرونگا اور کیا مین زندہ رہونگا یہ بالکل خلاف ہی اسی مقام پر ہلاک ہونگا کیسے شہریار و رستم ثانی و خانہ کعبہ جانا کیسا اور ون کو اپنے فعل کا اختیار ہی جو جسکے جی مین آئے گا وہ کریگا جب اُنکا حاکم نہوگا تو کیا ہوگا صاحبقران نے یہ کلام بادشاہ کا سُنکے فرمایا کہ خداوندیہ آپ کیا فرماتے ہین کبھی ایسا قصد نہ فرمائیے گا ورنہ یہ سب لشکر تباہ ہوگا آیندہ آپکو اختیار ہی آپکو قسم سر صاحبقران کی بادشاہ یہ سُنکے خاموش ہو رہے خیال کیا کہ جب وہ وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا ایک تو وہ وقت ہی خدا نہ کرے کہ آئے دوسرے پیش از مرگ واویلا یہ کون طریقہ ہی یہ خیال کر کے کچھ جواب نہین دیا جب بادشاہ خاموش ہوے تو دیگر سردار یون کہنے لگے کہ یا صاحبقران ہمسے یہ نہوگا کہ ہم بعد آپکے خدانخواستہ نہونے کے زندہ رہین جبکہ بادشاہ بھی مرنے کا قصد رکھتے ہون ہم تو یہ خیال کرینگے کہ جہان قافلہ سالار وہان قافلہ

بے آپکے یہ قافلہ بالکل بے سالار کا ہوگا کیونکہ ایک مدت سے تو ہم آپکے محکوم رہے اور آپکی خدمت کی ہم سے اب یہ نہو گا کہ ہم اور ون کی حکومت اُٹھائین چاہے اسمین کوئی ہو ہم لوگ اِسی مقام پر اڑ کر ضرور اپنی جان دینگے جہان تک ممکن ہو گا کفار کو قتل کر کے مرینگے آئندہ ہماری تقدیر جو لکھا ہو اُس سے تو باہر نہین ہو سکتے ہین صاحبقران نے فرمایا یہ خیال تمھارے بالکل خام ہین ہمنے جو کہا ہی اُسپر عمل کرنا جبکہ وہ وقت آئے یہ کونسی عقل ہی مین بہت حیران ہون کہ کچھ انجام کا خیال نہین جو دل مین آیا کہہ دیا مجکو تو اسکی حیرت ہی کہ اول تو اِس امر کا یقین کر لینا کہ جو ہم خیال کرتے ہین ایسا ہی ہو گا بالکل خلاف ہی کبھی کوئی عقلمند اِسکو گوارا نہ کریگا ایسی حالت اور اِس امر مین دونون طرف لحاظ رکھنا چاہیے اور یقین غالب نیکی کی امید کرنا چاہیے اور بہتری کا خیال کرنا چاہیے نہ کہ خیالات فاسد کو وسیع کرنا چاہیے یہ یقین ہونا چاہیے کہ خدا اپنا فضل کریگا وہ بڑا رحیم ہی اُس سے ہمیشہ نیکی کی امید رکھنا انسان کو زیبا ہی ہر بندہ کو لازم ہی کہ ہر بلا مین قلب کو خدا کی طرف رجوع کرے اور دل کو اُسکی یاد سے کبھی خالی نہ کرے ہر وقت اُسکی یاد رہے یون جو فرمایا تو سبکے قلب مطمئن ہوے اور خاموش ہو گئے کہ صاحبقران نے فرمایا کہ ایک خیمہ بادشاہ کے واسطے اُس صحرا مین برپا ہو جو کہ مقام امتحان مقرر ہوا ہی تاکہ جہان پناہ و سرداران بارگاہ اُس خیمہ مین بیٹھکر ملاحظہ کرین حدت آفتاب سے محفوظ رہین بموجب حکم صاحبقران اُسوقت ایک بہت بڑا خیمہ اُس صحرا مین برپا کیا گیا ایسے مقام پر کہ جہان سے بالکل سامنا تھا یہان تو یہ بند و بست ہو رہا تھا اب اُدھر کا حال سنیے کہ یقین خود پرست نے جو دربار کیا سب سردار حاضر دربار ہوے جب دربار آراستہ ہو گیا یقین خود پرست نے حکم دیا کہ ایک خیمہ براے ناموس اُسی میدان مین استادہ کیا جاے تاکہ ناموس اُس آتش مشتعل کا تماشا دیکھین ایک خیمہ ہمارے واسطے برپا ہو کہ ہم آجکی رات وہان جاکر مع سردارون کے مقیم ہونگے اُسکا سب بند و بست کرینگے یہ جو حکم دیا اُسیوقت خیمہ برپا ہونے کا بند و بست ہونے لگا تھوڑے عرصے مین دونون خیمے استادہ ہو گئے اُدھر ہر امیر و رئیس نے قبل سے جگہ تجویز کر کے اپنے خیمے برپا کرا دیئے ہزارون خیمے اُس میدان مین برپا ہو گئے ہر قسم کے دوکاندارون نے اپنے تخت اُس میدان مین لا کر بچھاے گویا میلا تھا وہ امتحان کا دن نہ تھا ہر قسم کے لوگونکا مجمع ہونے کا سامان تھا یہان تک کہ وہ دن اِسی بند و بست مین ختم ہوا آفتاب بھی با قلب بریان آتش غم سے و بارنگ زرد طرف مغرب کے گیا و ماہتاب بصد رنج و تاب مع اپنے ہمراہیون کے فلک نیلی پر بارنگ فق و با ہزاران قلق نکلا اُسکو یہ صدمہ تھا کہ کل بوقت سحر افسر لشکر اسلام براے امتحان و اپنے خالق کے حق ہونے کے ثابت کرنے کو آتش سوزان مین تشریف لیجائے گا کل اہل اسلام کے رنج و غم کی باری ہی یہ نئی آفت اُنپر آنے والی ہی خداوند کریم آسان کرے جب رات ہوئی تو دربار شاہی برخاست ہوا بادشاہ اپنے خیمۂ خاص کو تشریف لے گئے صاحبقران اپنے خیمہ کو وہ سب سردار اپنے اپنے خیمون کو گئے صاحبقران نے جاکر خاصہ نوش فرمایا اور قصد کیا تھا کہ مسجد خاص مین جاکر نماز مغرب ادا کرون اور یہ رات تمام جاگ کر اُسکی عبادت کرون و طاعت خدا مین بسر کرون اور یون عرض کرون کہ تو بچانے والا ہی میری آبرو رکھ لے یہی خیال فرما رہے تھے کہ خواجہ حاضر خدمت ہوے صاحبقران نے

فرمایا کہ کیون خواجہ کدھر آئے ہو کیا کچھ کہنا ہی جو کہنا ہو جلد بیان کرو کیونکہ عبادت کو عرصہ
ہوتا ہی یہ ہی رات ہی جہان تک ہو سکے اُسکی بندگی کر لون نہ معلوم کہ صبح کو زندہ رہون یا نہ ایسی
حالت مین جو کچھ عمل خیر ہو جاسے وہ اچھا ہی یہ سُنکے خواجہ نے کہا کہ آپکو اسقدر نفرت مجھسے
ہو گئی ہی کہ میرا آنا آپ کو ناگوار گذرتا ہی صاحب ذرا میری دو باتین سُن لو مین اسوقت اس
واسطے حاضر ہوا ہون کہ یہ ہی تو ایک رات باقی ہی مین آپکو دیکھ لون نہ معلوم ہو وقت سحر کیا ہو
صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تم بڑے نادان ہو تمسے مجکو عجب معلوم ہوتا ہی کہ تم ایسا شخص ہوکر
یون بیقرار ہو بڑے عجب کی بات ہی ارے میان کیون اسقدر بیتاب ہوتے ہو کیون اسقدر
بیقراری کرتے ہو پھر مین کہتا ہون کہ وہ بڑا رحیم ہی ضرور میرے حال پر رحم کریگا اور مجھپر
اِس آتش سوزان کو گلزار کریگا مین سلامت اِس آگ سے نکلونگا خواجہ نے عرض کیا کہ
اِسکا تو مجکو بھی یقین ہی کہ ضرور ایسا ہی ہوگا کیونکہ ہر بلا و مشکل مین ہمیشہ خدا نے آپکی اور
آپکے بزرگون کی مدد کی ہی اور ہر بلا و مشکل باسانی حل کردی ہی یہ کیا بلا ہی مگر کیا کیا جاے
کہ یہ دل بیقرار نہین مانتا ہی اِسمین خیالات فاسد جگہ کرتے ہین یہ صرف بشریت ہی جو یہ
حالت ہوتی ہی ای صاحبقران آپ میری اِسقدر عرض سماعت فرمالیجیے کہ مین کیا عرض کرتا
ہون آپکو لازم ہی کہ آپ سردارون پر رحم فرمائین اگر آپ خدانخواستہ ہلاک ہو گئے تو یہ لوگ
سبکے سب اپنی جانین دیدینگے یہ کہکر خواجہ نے صاحبقران کو مثل شب گذشتہ کے سمجھانا شروع
کیا وہ ہی تقریر کی جو کہ کل رات کو کی تھی پر امیر کا وہ ہی جواب تھا آخر خواجہ عاجز ہو کر صاحبقران
کے پاس سے چلے آئے اور اپنے خیمہ مین آکر خاموش اسی فکر مین بیٹھ رہے اُدھر صاحبقران
بعد جانے خواجہ کے اُٹھکر اپنے خاص مقام عبادت پر تشریف لائے وضو کرکے نماز مغرب
ادا فرمائی اُسکے بعد یون دعا کرنے لگے کہ ای خالق وای مالک وای کریم تو بڑا رحیم ہی مجکو تیری ذات کا
بھروسا بڑا ہی مین نے تیری راہ مین جہاد پر کمر باندھی ہی میرے اِس امر کے گوارا کرنے سے اِتنے
تیرے بندے راہ ضلالت کو چھوڑکر راہ نیک کو اختیار کرینگے یہان بھی دین اسلام رواج پائیگا
دین کا ڈنکا بجیگا ترقی اسلام ہوگی اگر مین تیرے کرم سے اُس آتش سوزان سے سلامت نکل آیا
کیونکہ تیری ذات سے مجھے امید قوی ہی کہ تو میری دعا کو ضرور قبول کریگا گو کہ مین مرنے سے
نہین ڈرتا ہون کہ اگر مین ڈرتا تو کبھی نہ اس امر کو گوارا کرتا صرف اِسکا خیال ہی کہ اگر مین جل گیا
تو کفار شماتت کرینگے اور تیرا دین نہ رواج پائیگا لوگونکا اعتقاد کم ہو جائیگا مین تو تیری
راہ مین تیرے دین کے رواج دینے مین کوشش کرتا ہون تو چاہے میری دعا کو قبول کرے
چاہے نہ قبول کرے اگر یون ہی میری قضا آئی ہی تو مین راضی ہون اِدھر تو صاحبقران یون
اپنے مالک سے دعا کر رہے تھے اُدھر چند سردار خواجہ کے پاس آئے کہا کہ کیون خواجہ تمنے
صاحبقران کو آج سمجھایا تھا خواجہ نے جواب دیا کہ مین نے کوئی درجہ سمجھانے مین باقی نہین
رکھا مگر مین کیا کرون وہ نہین مانتے ہین مین مجبور ہون اب آپ لوگ اُنکے واسطے دعا کرین
یہ سُنکے وہ سردار خواجہ کے پاس سے چلے آئے اور اپنے اپنے خیمہ مین آکر عبادت خدا و دعا مین
مصروف ہوے کوئی مقام لشکر مین ایسا نہ تھا کہ جہان عبادت نہو رہی ہو ہر سردار و ہر لشکری
براے صاحبقران دعا کر رہا تھا یہان خواجہ بھی اپنے خیمہ مین اِس قصد سے بیدار تھے کہ مین

بھی براے صاحبقران دعا کر رہا کہ یکایک قران ثالث خواجہ کے خیمہ مین آئے خواجہ نے
جو قران کو دیکھا کہا قران تم اسوقت کہان قران نے جواب دیا کہ عرض کرتا ہون یہ کہکر اور
پشتارہ پشت پر سے آتارا اور روبرو خواجہ کے رکھ دیا خواجہ نے کہا کہ اس مین کیا ہی قران
نے کل کیفیت بیان کی کہ یہ ساحرہ براے مدد یقین خود پرست سمندریہ سے مع دوہزار
ساحرون کے آتی تھی راہ مین بوقت دوپہر یہ ایک صحرا مین آتری اتفاق سے مین بھی
اُس صحرا مین موجود تھا مین نے جو اسکو اُس مقام پر آترے دیکھا خیال کیا کہ عیاری کر کے
گرفتار کرنا چاہیے کیونکہ ضروریہ کافرہ ہی اُس جنگل مین ایک درہ کوہ تھا نہایت شاداب مین
اُسمین چلا گیا عیاری کی فکر کرنے لگا اتفاقاً ایک تدبیر خیال مین آئی مین اُسی تدبیر سے درست
ہو بیٹھا یہ کہکر کل حال عیاری بیان کیا اور کہا کہ مین اسکو لیکر وہان سے چلا دن بھر تو راہ
نہین چلتا تھا بخوف اسکے کہ شاید کوئی دیکھ لے تو مشکل ہو شب کو راہ چلتا تھا یہان تک کہ آج
مین یہان پہونچا لشکر مین جو آیا تو عجب حال سُنا اور دیکھا کہ ہر سردار عبادت خدا مین مصروف
ہی سردار پر کیا منحصر ہر لشکری تک اور ایک جانب لشکر کے صحرا مین انبار ہیزم ہی بہت سے خیمے
استادہ ہین مین نے سُنا ہر خیمۂ سردار سے صداے گریہ بلند ہی اور وہ دعا مین مصروف ہی
مین نے خیال کیا کہ کیا امر ہی مین خیال کرتا ہوا آپکے خیمے مین آیا آپکو بھی بیدار پایا اسکا کیا سبب
ہی خواجہ نے کل کیفیت بیان کی کہا یہ واقعہ ہی اور یہ سبب گریہ ہی قران نے کہا کہ یہ خوب
ہوا اتفاق سے مین بھی وقت پر پہونچ گیا اور ایک آفت جو کہ آنے والی تھی وہ قدرت
خدا سے دفع ہو گئی خواجہ نے کہا کہ اسوقت مجکو بڑی خوشی حاصل ہوئی اور قران سے
کہا کہ ای قران تمنے بڑا کام کیا ورنہ یہ ساحرہ آتی اسکی ذات سے لشکر اسلام پر بڑی
تکلیف گذرتی یہ بلا یون رد ہوئی یہ کہکر ایک کاغذ کی کلاہ قران کو انعام مین دی قران
نے سلام کر کے لے لی مگر قران حال لشکر و کیفیت صاحبقران سُنکے نہایت متفکر ہوا خواجہ
سے عرض کیا کہ اب مین لشکر سے نہین جاؤنگا یہ رات یہان بسر کرونگا بوقت سحر مین بھی
اپنے آقا کا آگ مین کودنا دیکھونگا اور اُنکے واسطے دعا کرونگا خواجہ نے کہا اختیار ہی یہ کہکر
اور وہ پشتارہ اُٹھا کر نذر زنبیل کیا کہ جب کل ان امرون سے فراغت ہو لے گی تو
مین اسکو صاحبقران کے روبرو پیش کرونگا جیسا وہ حکم فرمائینگے اُسپر عمل کرونگا بس
خواجہ یہ کہکر اور وضو کر کے مصروف دعا ہوے براے ظفریابی صاحبقران قران بھی
دعا مین مشغول ہوا یہان تو لشکر اسلام مین سب مصروف دعا ہین انکو تو مصروف دعا
رکھا جاتا ہی انکا حال آئندہ بیان ہوگا اُدھر یقین خود پرست بوقت شب مع سردارون
کے شہر سے نکلکر اُس خیمہ مین آیا جو کہ اُسنے اپنے واسطے برپا کرایا تھا اُدھر ناموس یقین
خود پرست بھی یہین آ کر اُترے شہر کے رئیس امیر اپنے اپنے خیمون مین آ لئے لگے جنگل مین
منگل ہو گیا اُسوقت سے ہزارون آدمیون کا مجمع ہو گیا دکانین آراستہ ہو گئین گرم بازاری
ہونے لگی اُدھر یقین خود پرست نے کئی ہزار پیپے روغن نفت کے منگوا کر لکڑیون پر ڈلوائے
اور حکم دیا کہ تین بجے رات سے اُسمین آگ دیجائے رعایاے شہر کا یہ حال تھا کہ درختون پر
چڑھے ہوے تھے ڈالے پھٹے پڑتے تھے جو غریب ہین وہ قبل سے آ گئے ہین اس غرض سے

کہ صبح کو جگہ نہ ملے گی یہان تو یہ بند و بست ہی لوگ جوق جوق جاتے ہین مجمع لحمہ بہ لحمہ ترقی کرتا جاتا ہی ان سب کو اس انتظار مین رکھا جاتا ہی کہ صبح ہو تو تماشا دیکھنے مین آئے صاحبقران کو مصروف دعا رکھا جاتا ہی یہ داستان یہان موقوف کی جاتی ہی اب آئندہ بیان ہوگی انشاءاللہ تعالےٰ بشرط حیات.

اب یہان سے کچھ حال تومان بن بہرام کے لشکر کا و ارژنگ بن زمرد و اُسکے لشکر کا و عیاری گوجر عیار ارژنگ و حال طمطراق عیار بہرام مین خامہ فرسائی کی جاتی ہی و دیگر حالات داستان ہذا غزل بجاے ساقی نامہ غزل

آتش عشق جی جلاتی ہی
داغ ہین اور بیری چھاتی ہی
کچھ مناسب نہین ہی کیا کہیے
اب جدائی بہت ستاتی ہی

یہ بلا جان ہی پر آتی ہی
شام بھی ہو چکے کہین اب تو
جی یہ اپنے جو کچھ کہ آتی ہی
ورد اُسکو بھی دید کر لیجے

تو ہرا اور سبز باغ ہی ہر وقت
آشنا بی کہ جان جاتی ہی
تک خبر لے کہ ہر گھڑی ہمکو
نوجوانی یہ مفت جاتی ہی

راویان اخبار و ناقلان آثار اس داستان کو اس طور سے بیان کرتے ہین ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ داستان یہان تک تحریر ہو چکی ہی کہ طمطراق قیدی ارژنگ سی تومان کے سپرد کرکے آپ براے رہائی بہرام طرف خاور کے چلا گیا تومان مع لشکر و ناموس و خزانہ و ارژنگ کے طرف ترکستان کے راہی ہوا و گوجر بھی بحکم سختگان براے تلاش ارژنگ ترکستان کو چلا ہی اولاً تومان کا حال بیان ہوتا ہی کہ یہ مع لشکر قطع منازل و طئے مراحل کرتا ہوا طرف ترکستان کے چلا جاتا ہی کہ اسکا گذر ایک صحرا مین ہوا اسنے لشکر کو حکم اُترنے کا دیا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے سب لشکری فکر آب و طعام کرنے لگے کہ یکایک جانب صحرا سے گرد بلند ہوئی جس سے کہ آمد لشکر ثابت ہوتی تھی تومان نے اُس گرد کو دیکھکر سرداران لشکر سے کہا کہ مجکو لشکر آتے ہوے معلوم ہوتا ہی لہذا ایسا کچھ بند و بست کرو کہ یہ جو کوہ ہی اسکو پشت پر لےلو اور ناموس و خزانہ وغیرہ کی خوب طور سے حفاظت کرلو کیونکہ میرے پاس لشکر قلیل ہی میری راے یہ ہی کہ خزانہ وغیرہ تو اس درہ کوہ مین پوشیدہ کردو ناموس و قیدی ارژنگ کو بالاے کوہ لیجاؤ اور مین یہ تدبیر کرون کہ سامان شکار لیکر شکار کرون تاکہ یہ نہ معلوم ہو کہ یہ لشکر خزانہ وغیرہ لیکر کہین جاتا ہی اس امر مین تمھاری کیا راے ہی انھون نے عرض کیا کہ یہ راے آپکی بہت عمدہ ہی تومان نے کہا کہ پھر بند و بست کرو اُن لوگون نے بعجلت جیساکہ تومان نے کہا تھا بند و بست کرلیا تومان سامان شکار لیکر زیر کوہ اُترا اور خزانہ وغیرہ کوہ کے درے مین پوشیدہ کردیا ناموس وغیرہ کو کوہ پر خیمہ وغیرہ برپا کرکے مقیم کیا اُسی مقام پر قیدی ارژنگ بھی رکھی کہ اس عرصے مین وہ گرد قریب آکر شق ہوئی اُس گرد سے کچھ علم پیدا ہوے کہ جنکے پھریرے سرخ تھے اُنپر تعریف خدا و نعت رسالتؐ پناہ مرقوم تھی مگر یہ حالت تھی کہ تمام پھریرے شکستہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ لشکر کہین سے شکست کھاکر بھاگا ہی عقب مین اُن نشانون کے لشکر تھا جو کہ مجروح شکستہ حال کچھ خیمے وغیرہ بھی ہمراہ تھے اور یہ لشکر بھی طرف سے خاور کی آتا تھا تومان نے یہ حال دیکھکر سردارون سے

کہا کہ یہ لشکر تو اہل اسلام کا معلوم ہوتا ہی مگر اسکے حال سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ کہین مقابلہ ہوا تھا شکست کھا کر بھاگا ہی حال دریافت کرنا ضرور ہی کہ کسکا لشکر ہی یہ ہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ قریب تر آگیا اُس لشکر نے بھی دیکھا کہ ایک لشکر مختصر زیر کوہ اُترا ہوا ہی یہ دیکھکر وہ لوگ اُسی مقام پر ٹھہر گئے آگے نہ بڑھے کہ ہم بھی اِس لشکر کے حال کو دریافت کرلین یہ وہ لشکر ہی جو کہ بہرام کے ہمراہ شہر سے نکلکر ارژرنگ سے لڑا تھا جبکہ بہرام گرفتار ہو گیا تھا تو یہ شکست کھا کر جنگل مین متفرق ہو گیا تھا جب ارژرنگ داخل شہر ہو گیا تو یہ جمع ہو کر ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان آنکر پہونچا جب تومان نے دیکھا کہ اُس لشکر نے اُسی مقام پر ٹھہر کر اُترنے کا بند و بست کیا تو یہ چند سردارون کو ہمراہ لیکر آگے بڑھا کہ اِس لشکر کا حال دریافت کرون جب قریب اُسکے پہونچا تو اِسنے اپنے لشکر کے لوگون کو دیکھا کہ وہ ہین اور یہ تمام لشکر وہ ہی جو کہ میرے باپ کے ہمراہ برائے مقابلہ ارژرنگ گیا تھا اُدھر اُس لشکر کے افسرون نے باہم یہ صلاح کی یہ لشکر جو کہ سامنے اُترا ہی اگر ہمسے مقابلے کا خواستگار ہوگا تو بڑی خرابی ہوگی گو کہ وہ لشکر قلیل ہی مگر ہم مجبور اِس سبب سے ہین کہ ہمارے ہمراہ افسر نہین ہی ورنہ ہم ضرور مقابلہ کرتے جو دریافت کرین کہ یہ لشکر کیسا ہی ہمارے یہان تو یہ بھی خرابی ہی کہ کوئی ہرکارہ تک نہین ہی کہ اُسکو برائے خبر روانہ کرین خیر لشکر کو اُترنے دو ہم تم خود چلکر دریافت کرتے ہین یہ اُدھر سے چلے دیکھا کہ ایک شاہزادہ مع چند سردارون کے اِسطرف چلا آتا ہی اور اُسکے ہمراہ سامان شکار ہی یہ جو آگے بڑھکر آئے تو کیا دیکھتے ہین کہ یہ تو ہمارا شاہزادہ تومان بن بہرام ہی اِسقدر اُنکو خوشی ہوئی اُدھر تومان نے بھی اُنکو پہچانا وہ لوگ تیز قدم اُٹھا کر قریب آئے اور تومان کے قدمون پر گر کر کہنے لگے کہ ای شاہزادے بڑا غضب ہو گیا آپ کو خبر نہوئی معلوم ہو کہ آپ شکار پر تشریف لائے تھے وہان شہر پر ارژرنگ چڑھ آیا مقابلہ ہوا آپکے والد بزرگوار گرفتار ہو گئے ہم لوگ شکست کھا کر بھاگے اب طرف ترکستان کے جاتے تھے کہ راہ مین اِس لشکر کو دیکھکر اِس خیال سے قیام کیا کہ شاید حریف نے ہمارے روکنے کے واسطے لشکر اِدھر قبل سے روانہ کر دیا ہی ہم باہم یہ ہی تقریر کرتے آتے تھے کہ گو لشکر قلیل ہی مگر صاحب سردار ہی اگر ہمسے مقابلہ کی خواہش کرے گا تو خرابی ہوگی اگر کوئی سردار اعلیٰ ہمارے ہمراہ ہوتا تو ہم ضرور اِس لشکر سے مقابلہ کرتے اور اِسکو شکست دیتے خیر خدا نے اپنا فضل کیا کہ ہمارے قیاس کے خلاف نکلا ہم اِس لشکر کو لشکر ارژرنگ خیال کرتے تھے اور ہم اِس خیال سے ترکستان کو جاتے تھے کہ جا کر حاکم ترکستان سے اِس واقعے کی خبر کرین کہ ارژرنگ نے خروج کیا ہی خاور پر چڑھکر آیا ہمارے بادشاہ سے مقابلہ ہوا ہمارا بادشاہ گرفتار ہو گیا ہم سب لوگ شکست کھا کر بھاگے آپکے پاس آئے ہین کہ آپ ہماری کمک کرین اور غافل نہ رہین شاید کہ وہ خاور کا بند و بست کرکے اِدھر کا عزم کرے اب ترکستان کیا کرینگے جا کر آپکی خدمت مین رہینگے تومان نے اُنکا سر قدم پر سے اُٹھا کر سینے سے لگایا اور کہا کہ تم لوگ بڑے نمک حلال ہو تمھارا کیا کہنا اور اپنے مذہب کے بڑے پورے ہو چلو میرے لشکر مین اور اِس لشکر کو بھی اُسمین شامل کرلو جو زخمی ہین اُنکا علاج کرو وہ لوگ یہ سُنکے بہت خوش ہوے اور کہا کہ آپ تشریف لے چلین ہم لشکر کو لیکر آتے ہین تومان مع اپنے سردارون کے اپنے لشکر کی طرف واپس آیا راہ مین اُنسے کہا کہ

میرا قیاس درست نکلا کہ یہ لشکر اسلام ہی مگر شکست یافتہ ہی خیر ہمارے پاس بھی جمعیت معقول ہو گئی ہر وقت خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کسی لشکر کثیر سے راہ مین سامنا ہو نوبت جنگ کی آئے تو خرابی ہو اب کوئی خوف نہین ہی اپنے لشکر سے آکر کہا کہ اطمینان رکھو یہ لشکر بھی ہمارا ہی خاور سے آتا ہی ہم شہر کے پشت کے دروازے سے ادھر کو آئے یہ اصلی دروازے کی طرف سے آیا ہی یہ وہ لشکر ہی جو ارژنگ کے مقابلہ کو گیا تھا بعد گرفتار ہونے والد بزرگوار کے جنگ مغلوبہ سے شکست کھا کر فرار ہوا تھا ترکستان کو جاتا تھا کہ حاکم ترکستان کو اس واقعہ کی خبر کرے میرے لشکر کو دیکھکر لشکر ارژنگ خیال کر کے اُتر پڑا کہ معلوم ہوتا ہی ارژنگ نے ہمارے روکنے کے لیے یہ لشکر بھیجا ہی کہ انکو ترکستان نہ جانے دو یہ سبب تھا جو وہ لشکر میرے لشکر کے مقابل اُترا ناموس کو بھی کوہ پر سے لے آؤ یہ کہکر تومان اپنے خیمے مین گیا ناموس کو بھی لے آئے اطمینان ہو گیا کہ لشکر حریف نہین ہی ورنہ یہ لوگ بھی بہت پریشان تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہی انکو یہ خیال تھا کہ شاید ارژنگ نے ہماری خبر سن پائی تھی کہ توماں پسر بہرام مع ناموس کے ترکستان کو جاتا ہی قبل اپنے گرفتار ہونے کے اس لشکر کو روانہ کر دیا ان اہل لشکر نے مکر سے اپنے نشان لشکر مشابہ نشان اسلام کے بنائے ہین جب توماں نے یہ بیان کیا انکے خیالات برطرف ہو گئے یہان سب خوش خوش اپنے اپنے مقام پر بیٹھے اُدھر ان سردارون نے لشکر مین جا کر کہا کہ یہان سے خیمے اُٹھاؤ اس لشکر مین چلکر برپا کرو وہ لشکر ہمارے آقا زادے کا ہی وہ برائے شکار یہان آیا تھا اسکو شہر کی خبر نہ تھی ہمارا گمان غلط نکلا کہ یہ لشکر ارژنگ نے ہمارے روکنے کو بھیجا ہی اسنے راہ روکی ہی اب ہم کیون الگ اُترین جبکہ ہمارا افسر اعلیٰ بادشاہ موجود ہو ہمارے نزدیک جیسے بہرام ویسے اُنکی اولاد جیسے ہم اُسکے تابع حکم تھے ویسے ہم انکے ہین یہ سُنکر اُسکے لشکر کے بھی لوگون کو اطمینان ہوا وہ خوف دل سے برطرف ہوا یہ نقشہ تھا کہ ایک ڈر دونون طرف غالب تھا وہ بسبب نہونے لشکر کثیر کے اور دوسرے بسبب خزانہ و ناموس و قید ارژنگ کے خائف تھے اور یہ بسبب نہونے سردار اعلیٰ اور اپنی بے سروسامانی کے ترسان تھے یہ جو سُنا تو مطمئن ہوے اُسیوقت خیمہ اُکھیڑ کر طرف توماں کے روانہ ہوے جب لشکر توماں نے انکو آتے ہوے دیکھا اس لشکر کا بحکم توماں استقبال کیا لا کر جاے مناسب پر اُتارا خیمے وغیرہ برپا ہوے سردار خیمہ توماں مین آئے جگہ علیٰ قدر مراتب ملی سب بیٹھے توماں سے عرض کیا کہ حضور کب سے یہان فروکش ہین اور حضور نے ہمکو کس کا لشکر خیال کیا تھا توماں نے فرمایا کہ اصل واقعہ یہ ہی کہ مین برائے شکار نہین آیا تھا بلکہ جب والد بزرگوار لشکر لیکر برائے مقابلہ تشریف لے چلے تو مجھ سے ارشاد کیا کہ توماں تو شہر مین رہ مین تیرے لیے دس ہزار سوار و سامان سفر چھوڑے جاتا ہون اگر خدانخواستہ مین شکست کھاؤن اور حریف داخل شہر ہو تو کل ناموس اور کل خزانہ اور جسقدر سامان جا سکے لیکر ترکستان کو شہر کے پشت کے پھاٹک سے نکل جانا اسمین فرق نہ کرنا تاکہ ناموس کی بے عزتی اور آبروریزی نہو اور کوئی رخنہ کفار کے ہاتھ سے عصمت ناموس مین نہ آنے پائے اور خزانہ اسلیے ہمراہ لینا تاکہ حریف اُسپر قبضہ نہ پائے ایک خرمہرہ تک نہ چھوڑنا مین نے پہلے انکار کیا جب وہ برہم ہوے بدرجہ مجبوری منظور کیا گو دل گوارا نہین کرتا تھا مگر کیا جارا تھا جبراً قہراً بموجب اُن

بمثل تہدر درویش بجان درویش اسپر عمل کرکے خاموش ہو رہا وقت کا منتظر رہا دم بدم خبر منگاتا تھا جب مجکو یہ معلوم ہوا کہ والد بزرگوار گرفتار ہو گئے جنگ مغلوبہ ہو رہی ہی مین نے یہان بند وبست کیا آمادۂ سفر ہو کر بیٹھ گیا کہ خبر آئی لشکر نے شکست کھائی اور حریف کا رخ شہر کی طرف ہی مین اُسوقت مع سب سامان کے ترکستان کو پشت شہر کے پھاٹک سے روانہ ہوا اور جو ترکیب کہ مین خزانے مین کر آیا ہون وہ بیان کرونگا اسوقت اُسکا موقع نہین ہی جب ارژرنگ نے خزانہ کھولا ہوگا تو بہت خوش ہوا ہوگا خیر دوسری منزل تھی کہ طمطراق نے آکر یہ خبر خوش سُنائی کہ مین ارژرنگ کو عیاری کرکے گرفتار کر لایا ہون آپ اسکو اپنے ہمراہ لیتے جائیے مین بادشاہ کی رہائی کی فکر مین جاتا ہون یہ کہکر اور وہ مجکو قید ارژرنگ دیکر ایک رات لشکر مین رہ کر صبح کو خاور کیطرف روانہ ہوا اور مین ترکستان کی جانب چلا اتفاق سے آج اس صحرا مین مقام کیا کیونکہ صحرا پُر از آب و گیاہ تھا قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے خدا کو تو تمسے اور لشکر سے ملانا منظور تھا کیونکر نہ یہان قیام ہوتا نہ تمسے ملاقات ہوتی جب یہان اُترا اور قیام کیا تو تمھارے لشکر کی گرد بلند ہوئی مین نے سردارون کو بلا کر کہا کہ لشکر کی آمد ہی ناموس و قید ارژرنگ و خزانے کی حفاظت کرو کیونکہ ہمارے ہمراہ لشکر قلیل ہی مجکو دو گمان تھے ایک تو یہ کہ جب ارژرنگ داخل شہر ہوا اُسکو یہ دریافت ہوا کہ تومان فرزند بہرام مع ناموس کے شہر کے دوسرے پھاٹک سے نکلکر ترکستان کو چلا گیا ہی اُسنے اُسیوقت ہماری گرفتاری کے لیے یہ لشکر روانہ کیا دوسرا گمان یہ ہوا کہ شاید ایسا نہو بلکہ یہ ہو کہ جب اُسکے سردارون کو معلوم ہوا کہ ارژرنگ کو عیار گرفتار کرکے لے گیا اُنھون نے اُسکی تلاش مین لشکر روانہ کیا بہر طور لشکر حریف خیال کرکے مین نے بند وبست یہ کیا کہ ناموس و قید ارژرنگ کو تو پہاڑ پر روانہ کیا اور خزانے کو درۂ کوہ مین پوشیدہ کیا اور آپ سامان شکار کرکے زیر کوہ اُترا کہ اِس عرصے مین نشان لشکر پیدا ہوے نشان کی علامت سے ثابت ہوا کہ لشکر اسلام ہی حالت جو دیکھی تباہ پائی مین نے سردارون سے کہا کہ ہی تو لشکر مگر کہین سے شکست کھا کر آتا ہی چلو حال دریافت کرین براے دریافت چلا تھا کہ تم لوگون سے ملاقات ہوئی یہ واقعہ ہی یہ کہکر ساری عیاری طمطراق کی بیان کی کہ جسطور سے اُسنے ارژرنگ کو گرفتار کیا تھا سردار یہ حال سُنکے بہت خوش ہوے گویا شادی مرگ ہونے کے قریب پہونچ گئے تھے تومان و طمطراق کی بہت تعریف کی اور اُسکی درگاہ مین اِسکا شکریہ ادا کیا کہ اگر ہمارا بادشاہ گرفتار ہو گیا ہی تو ارژرنگ کی بھی قید ہمارے پاس ہی تومان نے حکم دیا کہ جسقدر زخمی لشکر مین ہون اُنکا علاج کرو کل ہم یہان سے طرف منزل مقصود کے کوچ کرینگے اور ہان یہ بھی بتاؤ کہ کسقدر لشکر ہوگا عرض کیا کہ قریب ایک لاکھ بیس ہزار کے ہوگا تومان یہ سُنکے نہایت خوش ہوا دل مین کہا کہ اب جمعیت معقول میرے پاس ہو گئی اب مجکو کچھ خوف نہین ہی اگر کوئی مقابلہ کرے گا تو مین ضرور لڑونگا یہان تو یہ بند وبست ہونے لگا یہ اُسی مقام پر اُترے ہوے ہین دوسرا واقعہ سماعت ہو

اب اُس لشکر کا حال تحریر ہوتا ہی جو کہ ارژرنگ نے خورشید نگار سے ہمراہ مخمور کے براے فتح خانہ کعبہ و زیگر ملک اسلام آباد کے روانہ کیا تھا

اور وہ شکست کھا کر قلعۂ قہر بخش سے فرار ہوا تھا

فروغ افزایان انجمن سخن شمع خامۂ جادو نگار کو بزم مضمون نور آگین مین اسطرح روشن فرماتے ہین کہ جبکہ مخمور و حاکم قلعہ سیہ تاب مع اپنے سپہ سالار کے قتل ہوا اور لشکر کو شہریار عالیجاہ نے شکست دی تو لشکر قلعہ سیہ تاب تو اپنے شہر کی طرف روانہ ہوا اُسکا حال تحریر ہو چکا ہی ناظرین کو یاد ہوگا اور پھر جب وقت آئے گا تو وہ داستان بیان ہوگی مگر اِس لشکر کا حال ابھی تک نہین تحریر ہوا تھا اب قلم بند کیا جاتا ہی کہ یہ لشکر جو لاش مخمور کی لیکر میدان جنگ سے فرار ہوا تو سیدھا خورشید نگار کو چلا راہ مین کہین دم نہ لیا دس دن مین خورشید نگار مین پہونچا داخل شہر ہوا اُس حاکم کو خبر ہوئی جو کہ ارژنگ کی طرف سے خورشید نگار مین تھا خبر ہوتے ہی اُسنے لشکر کے افسرون کو طلب کیا جو کہ قتل ہونے سے بچ گئے تھے وہ حاضر ہوے اُسنے کیفیت دریافت کی اُنھون نے حال بیان کیا وہ سُنکے بہت مغموم ہوا اور کہا کہ خداوند تو طرف خاور کے سُنا ہی گئے ہین تمہارا جی چاہے یہان رہو چاہے خداوند پاس جاؤ اُنھون نے کہا کہ آج تو ہم یہان قیام کرتے ہین کل ہم یہان سے خداوند کی خدمت مین روانہ ہونگے یہ کہکر رخصت ہوکر چلے آئے لاش مخمور کی اُسکے ورثا کو دی اُنھون نے اپنی حالت تباہ کی موافق اپنے طریقے کے اُسکو جلایا خواہ دفن کیا یہ لوگ اُس دن تو وہان رہے صبح کو اُسی حالت سے طرف خاور کے روانہ ہوے دو منزلہ سہ منزلہ کرتے ہوے چلے جاتے ہین کہ اِنکو راہ مین خبر ملی کہ ارژنگ نے خاور پر فتح پائی شہر پر قبضہ ہوگیا حاکم خاور کو گرفتار کر لیا یہ خبر سُنکے یہ لوگ بہت خوش ہوے اور تیز روی سے راہ طی کرنے لگے اتفاق سے ایک صحرا مین پہونچے کہ وہ صحرا بہت وسیع تھا اور پُر از آب و گیاہ تھا یہ لوگ کئی دن سے پریشان تھے مرکب بھی عاجز ہوگئے تھے چلتے چلتے افسرون نے خیال کیا کہ لشکر بہت پریشان ہو رہا ہی کئی دن سے کہین مقام بھی نہین کیا ہی یہ صحرا لائق مقام کرنے کے ہی یہان دو دن قیام کرین اُسکے بعد پھر کوچ کرینگے یہ خیال کرکے حکم دیا کہ لشکر اُترے یہ لشکر ایسا فرار شدہ تھا کہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ سب لٹ گیا تھا صرف اپنی جان لیکر بھاگا تھا اُس حالت سے خاور کی طرف روانہ ہوا تھا درختون کے نیچے سوارون و پیدلون نے بستر لگائے افسر بھی یون ہی اُترے خیمے کہان تھے جو اُترتے چند کمل تان لیے تھے اُسکے نیچے افسر اُترے مرکبون کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگے یہ لوگ فکر آب و طعام مین مصروف ہوے اب اُدھر کا حال سنیے کہ جب وہ رات تو مان نے وہان بسر کی زخمیون کے ٹانکے لگائے اُتنے دن اور رات مین سب زخمیون کا بند و بست کر لیا بوقت سحر وہان سے اُس لشکر نے کوچ کیا ترکستان کا راستہ لیا یہ بھی کوچ و مقام کرتے ہوے باطمینان تمام اُسی صحرا کے قریب پہونچے اُن لوگون کو دوسرا دن تھا وہان قیام کیے ہوے یہ قصد تھا کہ کل یہان سے کوچ کرینگے سب باطمینان تمام بیٹھے ہوے تھے کہ غبار بلند ہوا ایک لشکری نے دوسرے سے کہا کہ دیکھو کسقدر غبار بلند ہوا ہی اُسنے دیکھکر کہا کہ یہ تو آمد لشکر کی علامت ہی خداوند خیر کرین مین تو جاکر اپنے افسر سے کہتا ہون کہ ہوشیار ہو لشکر آتا ہی اُسنے یہ کہکر اور افسر کے قریب آکر کہا کہ آپ کس خیال مین ہین کسی کا لشکر آتا ہی دیکھیے کسقدر غبار بلند ہی اُس افسر نے سر اُٹھا کر دیکھا اور کہا کہ

سچ ہی پھر مین کیا کرون لشکر آتا ہی تو آنے دو ہمسے کیا غرض وہ بھی ایک سمت اُتر پڑے گا اگر ہم نہ مقابلہ کرینگے تو وہ کیون مقابلہ کرنے لگا وہ اپنی راہ چلا جائے گا ہم اپنی راہ یہ کہکر وہ خاموش ہو گیا اب تو تمام لشکر مین ہلچل پڑ گئی کہ لشکر آتا ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ وہ گرد قریب اُس صحرا کے آکر شق ہوئی اور اُس سے کئی سو نشان سُرخ پیدا ہوے ابتو یہ لوگ نشان سرخ رنگ دیکھکر پریشان ہوے کیونکہ یہ تو انپر ظاہر ہی کہ نشان سرخ رنگ و سبز رنگ و سفید اور علاوہ اِن رنگون کے جسقدر رنگ ہین سواے سیاہ رنگ کے سب رنگ کے نشان علامت لشکر اسلام ہین اور سیاہ رنگ کے نشان لشکر کفار کی علامت ہی چونکہ یہ لشکر خاور کا ہی اور خاور جاے ولادت ملک قاسم تھا اور وہ سرخ پوش کہلاتے تھے بدین سبب اِس لشکر کے نشان سرخ رنگ تھے اور جسقدر ملک قاسم نے فتح کیے ہین سبکے لشکرون کے نشان سرخ رنگ رنگ ہین بسبب نشان سرخ رنگ ہونے کے انکو ثابت ہو گیا کہ لشکر اسلام کی آمد ہی ابتو افسر بھی متفکر ہوے اور باہم کہنے لگے یہ تو خرابی ہوئی جب تک ہم یہان سے کوچ کرنے کا سامان کرینگے وہ ہمارے قریب آجائینگے اب کیا تدبیر کرین باہم یہ صلاح ہوئی کہ یون ہی پڑے رہو دیکھو خداوند کیا تقدیر کرتے ہین کیونکہ اہل اسلام کا یہ طریقہ نہین ہی کہ وہ سبقت کرین جب تک کہ اُنکے حریف کی جانب سے سبقت نہو گی تو وہ کبھی سبقت نہ کرینگے پھر جب ہم مقابلہ کی خواہش نہ کرینگے تو وہ کیون لڑنے لگے پھر ہمارا کیا نقصان ہی وہ بھی آکر اُترین بلکہ ہم اُنکے لشکر مین جا کر اُنکے افسر سے ملاقات کرینگے باہم یہ صلاح کرکے اہل لشکر سے کہا کہ کیون اسقدر پریشان ہوتے ہو اگر لشکر اسلام ہی تو کیا خوف ہی کوئی ہم اُنسے مقابلہ کرینگے وہ اپنی طرف مقیم ہوگا ہم اپنے مقام پر فروکش رہینگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہمکو اِسکا خوف ہی کہ کہین یہ وہ ہی لشکر نہو کہ جس سے ہم شکست کھا کر بھاگے ہین ہماری تلاش مین آتا ہو آتے ہی ہمکو قتل کرنے لگے افسرون نے کہا کہ کیا تم لوگ دیوانے ہو گئے ہو کجا خاور کجا قلعۂ ثمر بخش بھلا وہ لشکر یہان کہان یہ کوئی اور لشکر ہی دوسرے اُس لشکر کے نشان سرخ کب ہین وہ تو سفید تھے اپنے حواس درست کرو اپنے ساتھ ہمکو بھی پریشان کرتے ہو وہ لوگ یہ سمجھکے اپنے اپنے بسترون پر چلے آئے کہ وہ نشان آکر قریب اُس صحرا کے ٹھہرے کہ اُسکے بعد آمد لشکر شروع ہوئی اِن کافرون نے دیکھا کہ لشکر کثیر ہی قریب ڈیڑھ لاکھ کے ہوگا اور سامان بھی بہت ہی کچھ تجملین بھی ہمراہ ہین ایک جوان ایک مرکب پر سوار سر پر تاج رکھے ہوے چہرہ مثل آفتاب کے روشن گرد اُسکی کئی سو سردار عقب مین اُسکے لشکر درمیان لشکر کے ایک مقام پر بہت سے سوار برہنہ شمشیرین لیے ہوے چلے آتے ہین یہ لوگ تو یہ تماشا دیکھ رہے تھے کہ آمد لشکر کا غل ہوا اُدھر نوما ن نے دیکھا کہ یہ صحرا بہت فرحت افزا ہی آج اسی مین قیام ہو تو بہتر ہی یہ خیال کرکے چارون طرف نگاہ کی کہ کوئی مقام مناسب دیکھکر لشکر کے اُترنے کا حکم دون کہ اِسکی نظر اُس لشکر پر جا پڑی جو کہ اُترا ہوا تھا اِسنے دیکھا کہ تینتیس چالیس علم سیاہ پھریرون کے زمین مین نصب ہین اور ایک لشکر قلیل قریب چالیس ہزار کے زیر اشجار کچھ کمل تانے ہوے پڑا ہی جنکو خیمہ تک نہین نصیب بالکل حالت تباہ ہی جیسے لٹا ہوا لشکر ہوتا ہی اگر کوئی ہرکارا لشکر مین ہو تو اُسکو براے دریافت حال روانہ کرو تاکہ خبر لائے

کہ یہ لشکر ہزیمت اثر کسکا ہی ◦ پھرا جو کوچہ کاکل سے کوئی پوچھینگے + سنا ہی لٹ گیا رستے مین قافلہ دل کا +
کیونکہ مجکو تو انپر قزاقون کا گمان ہوتا ہی یہ طریقہ انھین کے اُترنے کا ہی وہ ہی لوگ یون جنگلون مین
قافلہ لوٹنے کے لیے اُترتے ہین مگر اُسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ کافر ہین یا کوئی لشکر کسی زمرد پرست کا
شکست کھاکر بھاگا ہی یہان آکر دم لیا ہی بہر طور اگر قزاق ہین تو ہم اپنا بندوبست کرکے
اُترین اگر لشکر کفار ہو تو اگر لشکر کفار ہوگا تو ضرور ہین اُس سے مقابلہ کرونگا اورعیوض اپنے
اپنے باپ کے شکست کھانے کا لونگا کیونکہ یہ لشکر بھی زمرد پرست ہی اور لشکر اژرنگ بھی
زمرد پرست تھا کچھ عجب نہین یہ بھی لشکر اژرنگ کا ہو کسی مقام پر اُسنے روانہ کیا ہو وہان
سے شکست کھاکر فرار ہو کر ادھر آیا ہو خبر تو منگاؤ افسرون نے عرض کیا کہ ہم ابھی خبر منگاتے
ہین آپ اطمینان رکھین پہلے تو اِس لشکر مین ہرکارے نہ تھے مگر ایک منزل پر چند شاگرد
طمطراق کے جو کہ شاطر سے بھاگے تھے ملگئے ہین افسرون نے اُنکو بلاکر کہا کہ ذرا خبر تو لاؤ
کہ یہ لشکر کیسا ہی جو زیر اشجار اُترا ہوا ہی وہ مثل ہرکارے کے روانہ ہوے اور ایک سمت
چلے گئے اُدھر سے بصورت مسافر اُس لشکر مین آئے اِدھر اُدھر پھرنے لگے کہ ایک شخص نے
آواز دی میان مسافر کیا تلاش کرتے ہو یہان کوئی مقام ایسا نہین ہی جہان تم اُترو
کیونکہ ہم خود تباہ حال نہ خیمہ نہ خرگاہ زیر درخت اُترے ہوے ہین اُن مسافرون نے کہا کہ تمھارا تو
یہ پیشہ ہی اور ہمیشہ کا طریقہ ہی بادھمکہ مال لوٹ لوٹ کے اوقات بسر کرتے ہو خیمہ وغیرہ ضرور
ہاتھ لگتا ہوگا اُسکو بھی رہنے دو تو کوئی نقصان نہو شاید تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ یہ بار کون
رکھے کیونکہ ایک جگہ تو قیام ہوتا نہین ہی آج اِس صحرا مین کل اُس جنگل مین جہان سُنا کہ
قافلہ آتا ہی فوراً اُٹھے اُسیوقت چلے گئے لوٹا مارا راہی ہوے واقع مین تم خیمہ وخرگاہ کیا کروگے
خیر اگر یہان خیمہ وغیرہ نہین ہی تو ہم بھی کسی درخت کے نیچے پڑ رہینگے تمھاری پناہ مین تو رہینگے
کوئی ہمکو لوٹے گا تو نہین کیونکہ یہ خوف ہی کہ کہین اور اُترین کوئی لوٹ لے تو کیا کرین یہ
سُنکے اُسنے جواب دیا کہ میان مسافر ہملوگ قزاق پیشہ نہین بلکہ ہم لوگ ایک بادشاہ کے
لشکر کے ہین ہمکو اُس بادشاہ نے ایک ملک پر براے مقابلہ روانہ کیا تھا ہمنے شکست کھائی
ہمارا افسر قتل ہوا ہم اب اُس بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین اُس ملک پر سب ہمارا سامان
لٹ گیا یہ حالت ہوئی جو کہ تم دیکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ کس ملک پر گئے تھے وہ کون لوگ
ایسے زبردست تھے کہ جنسے ایسی لشکر نے شکست کھائی اور یون کہ کل مال لٹ گیا
اُسنے کہا کہ آجکل سواے اہل اسلام کے کون زبردست ہی وہ ہی سب پر فتحیاب ہوتے ہین
اُنھین کا اقبال بلند ہی وہ ہر فرقے کو شکست دیتے ہین یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ کیا تم لوگ
خدا پرست نہین ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ سب زمرد پرست ہین وہ دن خداوند
نکرین کہ ہم لوگ خدا پرست ہون تب مسافرون نے کہا کہ یہان ہمارا قیام نہین ہوسکتا ہی
ہمارے تمھارے مذہب کا فرق ہی اگر ہمکو کوئی آکر لوٹے گا تو تم لوگ نہین بچاؤگے بلکہ اُسکو
اشتعال دوگے ہم جاتے ہین اُسنے کہا کہ دیکھو وہ جو لال نشان نظر آتے ہین وہ لشکر اہل اسلام کا
ہی یقین ہی کہ اِسی مقام پر اُترے گا اُسمین چلے جاؤ کیونکہ وہ تمھارے ہم مذہب ہین یہ سُنکے
وہ مسافر اُدھر کو روانہ ہوے جب لشکر قریب رہ گیا اپنی اصلی صورت پر ہو کر داخل لشکر ہوے

اور تومان سے آکر عرض کیا کہ ہم دریافت کر آئے کہ یہ لوگ قزاق نہین ہین بلکہ زمرد پرست ہین اور ایک بادشاہ کا لشکر ہی اُسنے کسی ملک پر روانہ کیا تھا جو کہ ہم لوگون کے قبضے مین تھا اِسنے وہان شکست کھائی فرار ہو کر اپنے بادشاہ کے پاس خبر کرنے جاتے ہین یہ واقعہ ہی تومان نے حکم دیا کہ لشکر اسی مقام پر اُترے مین اِنکو کب چھوڑتا ہون کہ یہ اُسکو جا کر خبر کرین یا تو مین نے مسلمان کیا اِنکو یا سب کو قتل کیا خدا نے مجکو اِس طرف اِسی واسطے روانہ کیا تھا اور یہی میرے جی مین ڈالی کہ مین ترکستان اِسی جانب سے جاؤن کیا اچھی ساعت مین نے سفر کیا تھا گو وہ وقت نو بہت سخت تھا مگر جو کچھ گردش اور برائی تھی وہ سب خاورین رہ گئی نکلتے ہی قیدار زرنگ کی ہاتھ آئی آگے بڑھکر اپنے لشکر سے ملا یہان جو پہونچا تو یہ شکار ہاتھ لگا اب دن اچھے آ گئے نحوست کے دن کٹ گئے یہ کہکر مرکب پرسے کود پڑا اُدھر اہل لشکر نے اُترنے کا بندوبست کیا فراشون نے خیمے برپا کیے ایک خیمہ بہت عمدہ برائے تومان برپا ہوا وسط لشکر مین خیمہ ناموس و خزانہ استادہ کیے گئے اور ارابہ کہ جسمین اترزرنگ قید تھا ایک مقام پر کھڑا کیا گیا اُسکے گرد پہرہ مقرر ہوا تمام لشکر اُترا تومان داخل خیمہ ہوا اور حکم دیا کہ کچھ لوگ جا کر اُس لشکر مین جو کہ افسر ہون اُنکو بلا لائین پہلے مین اُنکو نصیحت کرون اگر وہ لوگ مان لین اور میرا مذہب قبول کر لین اور زمرد پرستی ترک کرین تو خیر ورنہ کل مین اُنپر حملہ کرونگا میرے نزدیک جیسے لشکر اترزرنگ ویسے یہ لوگ وہ جو مثل مشہور ہو کہ سگ زرد برادر شغال پھر مین کیون چھوڑون یہ بھی کسی زمرد پرست بادشاہ کا لشکر ہی سلامت کیون جانے جہان تک کفار کم ہون بہتر ہی یہ سُنکے چند افسر اُس لشکر کی طرف چلے اور لشکر مین پہونچکر دریافت کرنے لگے کہ تم لوگون کا کوئی افسر ہی یا نہین اُنھون نے دیکھا کہ یہ لوگ لشکر اسلام کے افسر معلوم ہوتے ہین دیکھتے ہی دم نکل گئے خیال کرنے لگے کہ خداوند زمرد خیر کرین اور حیران ہو کر اُنکے منھ دیکھنے لگے مارے خوف کے منھ سے بات نہین نکلتی تھی کہ اُنھون نے کہا کہ ہم تمسے دریافت کرتے ہین کہ تمھارا کوئی افسر بھی ہی اور تم ہمارے منھ دیکھتے ہو اور جواب نہین دیتے ہو کیا اونچا سُنتے ہو جب اُنھون نے یون کہا تو اُنھون نے جواب دیا کہ جی ہان افسر تو ہین مگر جو افسر اعلی تھے وہ تو اہل اسلام کے ہاتھ سے قتل ہو گئے اب چند افسر جو اُن افسرون کے ماتحت تھے اور قتل ہونے سے بچے وہ ہمارے ہمراہ ہین اُنھون نے کہا کہ ہمکو اُنکے پاس لے چلو وہ اِن افسرون کو اپنے افسرون کے پاس لائے اُنھون نے جو اِنکو آتے ہوئے دیکھا تھوڑی دور بڑھکر استقبال کیا بڑے اعزاز سے اپنے بستر پر کمل کے تلے لائے کہا کہ آپ تشریف رکھیں اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ ٹھہر نہین سکتے ہین کیونکہ ہمکو ہمارے حاکم نے حکم دیا ہی کہ تم لوگ اُس لشکر مین جا کر اُسمین جو افسر ہون اُنکو اپنے ہمراہ لیکر بہت جلد حاضر ہو ہم اُنکی عدول حکمی نہین کر سکتے ہین لہذا آپ لوگ تھوڑی دیر کے واسطے ہمارے ہمراہ تشریف لیچلین اُنکی تقریر سُنکے ابھی ابھی چلے آئیے گا یہ سُنکے اُنھون نے جواب دیا کہ بہت خوب مگر اپنے دل مین خیال کیا کہ جانے مین کیا نقصان ہی بس اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور اُنکے ہمراہ چلے اہل لشکر سے کہا کہ تم پریشان نہو تا ہم آتے ہین اہل لشکر تو خاموش ہو رہے مگر ہر ایک نے دل مین یہ خیال کیا نہ معلوم کیون ہمارے افسرون کو طلب کیا ہی اُدھر وہ افسر اُن سب کو لیے ہوئے

اپنے لشکر مین پہونچے اُسکے بعد طرف خیمۂ تومان کے چلے یہانتک کہ داخل خیمۂ تومان ہوئے تومان دنگل پر بیٹھا ہوا تھا گرد اور بہت سے افسر کرسیون پر بیٹھے تھے کہ انھون نے جاکر عرض کیا کہ وہ لوگ حاضر ہین تومان نے حکم دیا کہ کرسیان دو بیٹھنے کو اُنکو کرسیان ملین بیٹھنے کو یہ لوگ سلام کرکے بیٹھ گئے تومان نے کہا کہ مین نے جو آپ لوگون کو طلب کیا دو امرون کے لیے اول تو یہ کہ آپ لوگ کس بادشاہ کے لشکر کے ہین اور اُسکے حکم سے کس ملک پر چڑھکر گئے تھے اور وہان کیونکر شکست کھائی اور اُس ملک کے حاکم کا کیا نام ہی دوسرا امر یہ ہی کہ جبکہ آپ اہل اسلام سے شکست کھا کر بھاگے تو آپنے یہ کیون نہین کیا کہ اُسکا مذہب قبول کر لیا ہوتا کہ آپ لوگون کو امان ملتی اور براحت بسر ہوتی اِس سے کیا حاصل ہوا کہ یون آوارہ و سرگردان پھر رہے ہین بس میری مرضی یہ ہی کہ آپ لوگ اِس مذہب باطل و لغو کو ترک فرمایئے اور خدا پرستی جو مذہب حق ہی قبول فرمایئے اِسکا کوئی ہرج نہین ہی کہ آپ وہان سے شکست کھا کر بھاگے ہین اور بے سر و سامان ہین اور آپ لوگون نے وہان نہین مذہب قبول کیا اگر وہان نہین قبول کیا یہان قبول فرمایئے ہم اہل اسلام ایک ہین کوئی ہم مین جدا نہین ہی کہ ہمارے اُنکے فرق ہو جس خدا کی وہ بندگی کرتے ہین اُسکی ہم بھی کرتے ہین آئندہ آپکو اختیار ہی سمجھانا ہمارا کام ماننا نہ ماننا آپکا کام ہی یہ سُنکے اُنھون نے یون عرض کیا کہ پہلے سوال کا آپکے ہم اِسوقت جواب دینگے دوسرے سوال کا آپکے ہم کل بوقت سحر اپنے اہل لشکر سے مشورہ کرکے جواب دینگے کہ دیکھین اُنکی کیا راے ہی بابت ترک مذہب کے تومان نے کہا کہ بہت خوب ہمکو منظور ہی اُنھون نے ایک دروغ تقریر بیان کی کہا کہ ہم لوگ اہل لشکر لقمان حاکم شہر لقمانیہ کے ہین وہ زمرد پرست ہین اُنھون نے ہمکو خانۂ کعبہ پر بھیجا تھا کہ جاکر خانۂ کعبہ کو فتح کرو راہ مین ایک ملک اہل اسلام کا ملا کہ جسکو قلعۂ قہر بخش کہتے ہین ہم سے اور اُس حاکم شہر سے مقابلہ ہوا ہمنے اُسکے ہاتھ سے شکست کھائی تومان نے کہا کہ آپ لوگ جو خانۂ کعبہ کی تسخیر کو گئے تھے یہ اُسکی سزا اُنکی دیکھی آپنے ہمارے خدا کی برکت اور ہمارے مذہب کی صداقت اگر ہمارا مذہب بھی مثل آپ لوگون کے مذہب کے ہوتا تو کچھ نہوتا جسطرح اہل اسلام نے ہزارون آپکے معبدگاہ کھدوا ڈالے اور اُس مقام پر مسجدین بنوائین آپکے خداوندون نے ہمارا کچھ بھی نہ کیا بس یہ ہی دلیل ہمکو کافی ہی کہ ہم اپنے خدا کے ثبوت مین پیش کرین یہ سُنکے اُنھون نے عرض کیا کہ ہم لوگ رخصت ہوتے ہین صبح کو حاضر ہوکر آپکے دوسرے سوال کا جواب دینگے تومان نے کہا کہ جایئے وہ لوگ رخصت ہوکر بیرون خیمہ آئے اپنے لشکر کی طرف چلے لشکر کی سیر کرتے ہوے اتفاق سے اُس مقام پر اُنکا گذر ہوا جہان قیدار زنگ تھی اُنھون نے دیکھا کہ یہان پر بہت سے لوگ برہنہ تلوارین لیے ہوے کھڑے ہین یہ کیا مقام ہی دیکھنا چاہیے یہ جو بڑھکر قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہین کہ میان ارزنگ قیدارا بے پر بیٹھے ہین پہلے تو اِنکو شک ہوا جب خوب غور کرکے دیکھا تو پہچانا کہ ہان وہ ہی ہین یہ لوگ وہان سے توبہ توبہ کرتے ہوے اپنے لشکر کی جانب چلے جلد راہ طی کرکے داخل لشکر ہوے باہم بیٹھکر صلاح کرنے لگے کہ کیا تدبیر کرین بڑی خرابی ہوئی اور ایک تو یہ دقت طلب ہی کہ اب ہم لوگ جا نہین سکتے ہین کیونکہ خداوند اِس لشکر مین قید ہین ہمنے سُنا تھا کہ اُنھون نے خاور فتح کیا

یہان کہان سے آ گئے یہ بات بڑے حیرت کی ہی اب ہم اُنکو کل کیا جواب دین سبھون نے کہا کہ یہ راے
ٹھیک ہی کہ آج رات کو شبخون مارین خداوند کو رہا کر لین اور اُسوقت یہان سے روانہ ہون
یہ لوگ تو صلاح کر رہے ہین ابھی کوئی راے قرار نہین پائی اِنکو یہان صلاح مین چھوڑا جاتا ہی

کچھ حال گوجر عیار کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو سختگان سے رخصت ہو کر طرف ترکستان کے چلا قطع راہ کرتا ہوا چلا جاتا تھا
اتفاق سے اِسکا بھی گذر اُسی مقام پر ہوا اِسنے دیکھا کہ دو لشکر اُترے ہوے ہین ایک اہل
اسلام کا معلوم ہوتا ہی دوسرا کفار کا یعنی زمرد پرست ہین یہ لشکر اسلام مین تو گیا نہین لشکر
زمرد پرست کی راہ لی جب داخل لشکر ہوا اُسکو نہبت تباہ پایا لوگون کو جو دیکھا تو اپنے لشکر
کے لوگون کو پایا خیال جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ مخمور کے ہمراہ خانۂ کعبہ پر
گئے تھے اب یہ ٹھلتا ہوا اُس مقام پر آیا جہان وہ سب بیٹھے ہوے صلاح کر رہے تھے
چونکہ یہ صورت اصلی پر تھا اِسکو اُن سب نے پہچانا گوجر نے اُنکو پہچانا گوجر اُنکے قریب آیا تب
اُنھون نے باہم کہا کہ اب خوب تدبیر ہو جائے گی کیونکہ گوجر آ گئے ہین گوجر نے جو مخمور کو نہ دیکھا
تو اُنسے دریافت کیا کہ مخمور کہان ہین اُنھون نے کہا کہ بیٹھیے تو ہم بیان کرین گوجر بیٹھ گیا اُنھون
نے کل واقعہ مخمور کے قتل ہونے کا اور اپنا شکست کھا کر خورشید نگار مین جانے کا اور
وہان سے یہ خبر پا کر کہ ارتر نگ خاور پر گئے ہین اِدھر آنے کا راہ مین یہ خبر پانا کہ ارترنگ
نے خاور پر فتح پائی اپنا اس مقام پہنچنا اپنے پہنچنے کے دوسرے دن لشکر اسلام کا آنا بیان
کیا اور کہا کہ ہمنے تو سُنا تھا کہ خداوند خاور مین ہین شاید وہ خبر غلط تھی خداوند اِس لشکر مین
قید ہین یہ سُنکے گوجر نے کہا کہ تمنے کیونکر دیکھا اُنھون نے کہا کہ ہمکو حاکم لشکر نے طلب کیا تھا
اور جو کچھ تقریر ہوئی تھی بیان کی کہ جب ہم اُس سے رخصت ہو کر چلے تو ہمنے خداوند کو قید
مین پایا اب ہم صلاح کر رہے تھے کہ کیا تدبیر کرین اور کیا جواب دین کوئی راے نہین قرار پاتی ہی
پہلے یہ صلاح ہوئی کہ ہمکر مسلمان ہون اور جب موقع ملے خداوند کو رہا کر کے روانہ ہون
یہ کسی کو پسند نہین آئی پھر یہ راے ہوئی کہ رات کو شبخون کرین اور خداوند کو رہا کر کے چلے جائین
کہ اس عرصہ مین تم آ گئے اب جو تمھاری راے ہو وہ کرین گوجر نے کہا کہ سنو مین بھی خداوند کی
تلاش مین ترکستان کو جاتا تھا کہ یہان پہونچا یہ تو بتاؤ یہ لشکر ہی کسکا اُنھون نے کہا کہ ہمکو
نہین معلوم صرف اِسقدر معلوم ہی کہ یہ ترکستان کو جاتا ہی گوجر نے یہ سُنکے کہا کہ یہ دریافت
ہو جائے یہ کہکر کل حال ارترنگ کے قید ہونے کا بیان کیا اب وہ لوگ کہنے لگے کہ تمھاری
کیا صلاح ہی گوجر نے کہا کہ خوب ہوا جو مین ترکستان کو نہین گیا ورنہ پریشان ہوتا اگر میری
راے لیتے ہو تو میری راے پر عمل کرنا اُنھون نے کہا کہ ضرور عمل کرینگے گوجر نے کہا کہ میری راے
تو یہ ہی کہ تم لوگ بمکر دین اسلام قبول کرو یہ لوگ اِسمین دھوکا کھا جائینگے اور مین تدبیر کر کے
خداوند کو رہا کر لونگا اُسوقت تم شبخون مار کر نکل چلنا سواے اِس تدبیر کے کوئی تدبیر اچھی
نہین ہی آج کی رات شبخون مارنے کی صلاح ہی اُنھون نے کہا کہ جو تمھاری راے ہی ہم ایسا ہی
کرینگے گوجر نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ امر آ نیز ثابت ہو گیا ہی کہ یہ لشکر ارترنگ ہی جب تو

اُنھون نے تم لوگون کو فرض کرکے طلب کیا اور تم سے حال دریافت کیا اور اس تقریر سے
تم سے بابت ترک کرنے مذہب کے کہا یہ خیال کیا ہوگا اُنھون نے کہ اِنکا بادشاہ
تو ہمارے پاس اسیر ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے یہ نہین ظاہر کیا تھا کہ ہم خداوند کے
ملازم ہین بلکہ ہمنے تو یہ ظاہر کیا تھا کہ ہم کیا جانین ارزنگ کیسے ہم تو زمرد پرست
ہین ہمارے خداوند کچھ دن کے واسطے برائے سیر جنت تشریف لے گئے ہین گوجر نے کہا کہ
یہ تمنے اچھا کیا تھا اب تم لوگ شوق سے اُنکے لشکر مین جا کر بظاہر دین اسلام قبول کرو اور
وقت کے منتظر رہو دیکھو کہ خداوند کیا تقدیر کرتے ہین یہ کہکر گوجر نے کہا کہ مین جاتا ہون
اور یہ خبر دریافت کرکے آتا ہون کہ یہ کون لشکر ہی اور اِنھون نے خداوند کو کیون گرفتار
کیا ہی اور کیا عداوت کی وجہ ہی یہ کہکر اور مسافر کی صورت بنا کر طرف لشکر اسلام کے
روانہ ہوا یہان اِن سب کو اطمینان ہو گیا ہی کہ اب خداوند ضرور رضرور رہا ہو جائینگے
کیونکہ گوجر آگیا ہی اُدھر گوجر ٹہلتا ہوا داخل لشکر تومان ہوا ایک مسافر کی صورت بنا ہوا
بازار کی سیر کرنے لگا چونکہ قاعدہ ہی کہ جہان لشکر پہونچتا ہی وہان بازارین آراستہ ہوتی ہین
کیونکہ لشکر کے ہمراہ ہر قسم کی دوکانین رہتی ہین اگرچہ یہ لشکر تباہ و برباد تھا مگر اسیر بھی اسکے
ہمراہ دُکانین تھین یہ اُنھین دُکانون کی سیر کرتا ہوا اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر ارزنگ
مقید ارابے پر سر جھکائے بیٹھا تھا اور گرز بہرہ تھا پہلے تو اِسنے یہ قصد کیا کہ دریافت کرون
کہ یہ کون قیدی ہی گو کہ یہ بخوبی پہچان گیا تھا کہ ارزنگ ہی مگر صرف یہ ظاہر کرنے کو کہ مین
مسافر ہون پھر خیال آیا کہ اگر تو دریافت کرے اور یہ لوگ مخبر خیال کرکے تجھکو گرفتار
کرلین تو بڑی خرابی ہو جو تیرا قصد ہی وہ ناتمام رہ جاے پھر کوئی بات بن نہ پڑے اِس وجہ
سے بہتر یہ ہوگا کہ اب اور طرف کو چل شاید کوئی صورت ایسی ہو جاے کہ جو یہ امر ظاہر
ہو جاے کہ یہ کون لشکر ہی اور خداوند کو اِس عداوت پر گرفتار کیا ہی اگر نہ حال معلوم ہوا
تو پھر دیکھا جائے گا یہ ایسے ایسے خیال اپنے دل مین کرکے اور طرف کو چلا چونکہ مسافر اور مرد
مسلم کی صورت بنا ہوا تھا کسی نے یہ بھی نہ دریافت کیا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو
یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا کہ جہان چند لشکری بیٹھے ہوے باہم باتین کر رہے تھے یہ
عمداً اُنکے روبرو سے ہو کر چلا کہ ایک کی اُنمین سے اِسپر نگاہ پڑی اُسنے دیکھا کہ ایک مسافر
مگر مسلم راہ کا تھکا بدن پر خاک پڑی پشت پر اسباب حیران ہو ہو کر اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی
اور کوئی مقام اُسکو قیام کرنے کو نہین ممکن ہی کہ وہ قیام کرے اِسکو اُسکے اِس حال پر
رحم آیا اپنے دوستون سے کہا کہ دیکھو یہ کوئی مسافر ہی اِسکو جنگل مین دن تمام ہوا ہی معلوم
یہ ہوتا ہی کہ ابھی اِسکا مقام منزل دور ہی یہ اِس خیال سے لشکر مین آیا ہی کہ اگر صحرا مین
کسی درخت کے نیچے قیام کرونگا تو بڑی خرابی ہوگی کوئی قزاق لوٹ لے یا کوئی درندہ گزند
پہونچائے اِس سے لشکر مین چلکر قیام کرون وہان اِن سب سے محفوظ رہونگا اِس
خیال سے یہ یہان چلا آیا ہی مگر کوئی مقام نہین ملا مین اِسکو اپنے پاس بلاتا ہون اِسکو
آج شب بھر مہمان رکھونگا اِسکی دعوت کرونگا کیونکہ ہمپر فرض ہی کہ ہم مومن کی خبر لین
جبکہ وہ ہمارے پاس آئے اُنھون نے کہا کہ آپکی بھی کیا عقل ہی آپ تو خود مسافر

ہین لشکر کا کوچ و مقام لگا ہوا ہی ایسی حالت مین دعوت کرنا آپ ہی کا کام ہی میان کیا معلوم کون ہی اور کدھر کا قصد رکھتا ہی کیون بلا مین مبتلا ہوتے ہو صبح کو تو لشکر یہان سے روانہ ہوگا اسوقت کیا ہوگا دوسرے یہ کیا معلوم کہ مسافر ہی کوئی جاسوس نہو کہ مسافر کی صورت بنکر خبر دریافت کرنے لشکر مین نہ آیا ہو کسی حریف نے بھیجا ہو کہ جاکر خبر دریافت کرآؤ تو حاصل کیا ہی کہ ہم دشمن کو جگہ دین اپنا حال سُنا مین اُسنے کہا کہ آپکے اور آپکی عقل کے صدقے یہ صورت مخبری کی ہی اور ہمارے لشکر مین ہی کیا جو کوئی خبر کے واسطے آئے گا سوائے قید ارژنگ کے وہ یہ دیکھ چکا ہوگا کہ ارژنگ کی قید یہان موجود ہی اگر مخبر ہی تو وہ جاکر خبر کردے گا مگر یہ صرف خیال ہی ہمارا کوئی ہرج نہین ہی نیکی کا خدا ہمکو اجر دے گا جب صبح کو لشکر یہان سے کوچ کرے گا اُسوقت یہ اپنی راہ لے گا انھون نے جواب دیا کہ تمکو اختیار ہی جو ہماری راے مین آیا ہمنے کہا یہ سُنکے اُسنے اُس مسافر کو آواز دی کہ میان مسافر ادھر آؤ ہم سے حال بیان کرو کہ کسکی تلاش ہی آؤ ہم بتا دین یہ صدا جو اُسنے سُنی وہ اِسکا تو منتظر تھا اُسکے دل کی مراد برآئی یہ صدا سُنکے اُسنے پلٹ کر دیکھا اور کہا کہ مسافر ہون جنگل مین رات قریب آگئی منزل ابھی دور ہی اس خیال سے یہان آیا ہون کہ اگر جنگل مین رہونگا تو ہر طرح کا خوف و خطر ہی درندے گزند پہونچا ئینگے قزاق الگ آکر لوٹ لینگے اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ لشکر مین چلکر یہ رات بسر کرون صبح کو اپنی منزل کی راہ لون مگر یہان بڑی دیر سے جگہ تلاش کر رہا ہون کوئی مقام نہین ملا کہ قیام کرون نہ معلوم یہ کیسے لوگ مسلم ہین کہ مرد مسلم کی خبر نہین لیتے مسلم پر مسلم کی خبر لینا فرض ہی اِسی سبب سے مین لشکر کفار مین نہین گیا کہ یہ لوگ کافر ہین یہ کیا تمھاری خبر لینگے بلکہ مسلم خیال کرکے بات بھی نہ پوچھینگے اور یہ لوگ مسلم ہین اِنکے لشکر مین ضرور کوئی نہ کوئی خبر لے گا مگر یہان جو آیا تو وہی امر درپیش ہوا جسکا کہ مجھکو کفار سے خیال تھا اب مین عاجز ہوکر یہان سے جاتا تھا کہ آپنے آواز دی معلوم ہوا کہ آپ ہی اِس لشکر مین ایک مرد مومن ہین اور خدا ترس معلوم ہوتے ہین خدا آپکی ہمت مین برکت دے یہ کہتا ہوا اُنکے قریب آیا انھون نے کہا کہ آؤ اور جگہ خالی کی اُس مکار نے اسباب پشت پر سے اُتار کنارے رکھا اور بستر کھولکر بچھایا اُنکے پاس بیٹھکر اِدھر اُدھر کی باتین کرنے لگا اُس مرد مومن نے دریافت کیا کہ میان مسافر کہان سے آتے ہو اور کدھر کا قصد ہی اُسنے جواب دیا کہ فرنگستان سے آتا ہون اور ترکستان کو جاؤنگا وہان میرے اہل و عیال ہین تین برس کے بعد رخصت ملی ہی گھر کو چلا ہون میرا اصلی مکان و وطن ترکستان ہی مین فرنگ مین دو برس کے خواصون مین ملازم ہون اب گھر کو چلا ہون انھون نے دریافت کیا کہ وہان تو امن ہی سب طرح کی خیریت ہی کہا کہ جی ہان کوئی طرح کا وہان خرخشہ نہین ہی یہ سُنکے اُس مرد مسلم نے لشکر کیا اِسنے کہا کہ یہ جو لشکر اُس جانب اُترا ہی کیا آپ سے اِس سے مقابلہ ہی وہ لشکر تو بہت تباہ ہی حالت خراب ہی شاید کفار ہین اُسنے کہا کہ ہمسے مقابلہ نہین ہی بلکہ ہمکو اُنکی حالت کی خبر بھی نہین ہی کہ یہ لشکر کس بادشاہ کا ہی صرف اِسقدر معلوم ہی کہ یہ لوگ کافر ہین ہمارے حاکم نے اِنکو تباہ دیکھکر اِن سے چند سوال کیے جبکہ اِنکے لشکر کے چند سوار ہمارے لشکر مین آئے تو اُسوقت یہ ظاہر ہوا کہ اِنکا قصد مقابلے کا نہین ہی ورنہ ہمارے

افسر تو اسی قصد سے اُترے تھے کہ اگر یہ لوگ مقابلہ کرینگے تو ہم ضرور مقابلہ کرینگے جب یہ ظاہر ہوا تو افسر نے اُسنے سوال کیے جنکے جواب کا کل کے دن دینے کا اقرار کیا ہی دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یقین ہی کہ کل یہان سے لشکر کا کوچ ہو صرف ان لوگون کے آنے سے یہان قیام ہوا ورنہ یہان قیام نہوتا صرف اس خیال سے حاکم لشکر نے یہان قیام کیا کہ شاید یہ لوگ مقابلہ کرین آگے ایسا مقام نہ ملیگا دوسرے جدھر کا قصد ہی اُسی جانب سے یہ لوگ آتے ہین کیون جانے دینگے اِس سے بہتر یہ ہی کہ یہان مقام کرین اگر مقابلہ ہوگا تو دیکھا جائے گا مگر شکر ہی اُسکا کہ مقابلہ نہین ہوا اب کل یہان سے کوچ ہوگا اُسنے کہا یہ لشکر کدھر کو کوچ کرے گا جواب دیا کہ ترکستان کو کوچ کرے گا پوچھا کہ یہ حاکم ترک کا لشکر ہی جو ترکستان کو جاتا ہی جواب دیا کہ نہین یہ لشکر خاور کا ہی حاکم خاور پر ایک کافر نے چڑھائی کی تھی حاکم خاور نے اُس سے مقابلہ کیا شکست کھائی یہ لشکر خاور سے بھاگ کر ترکستان کو جاتا ہی یہ کہکر کل واقعہ بیان کیا صرف اِسقدر نہین کہا نہ یہ بیان کیا کہ اس لشکر مین ناموس ہی اور خزانہ ہی اور قیدا تر رنگ ہی یہ امر پوشیدہ کیا ہان یہ کہا کہ اِس لشکر کا حاکم تومان خاوری فرزند بہرام خاوری جو کہ بادشاہ تھا خاور کا اور اُسکو کافرون نے قید کر لیا ہی یہ سُنکے وہ مکار کافرون کو بُرا بھلا کہنے لگا کہ اِس عرصے مین کھانا طیار ہوگیا اُس مرد مومن نے اُسکو کھانا کھلایا بڑی خاطر کی اُس نمک حرام نے نمک کھا کر نمک حرامی پر کمر باندھی اِس فکر مین ہوا کہ کسی صورت سے جاکر اپنے لوگون کو خبر دون اور کوئی تدبیر کرون کہ خدا ڈھونڈ رہا ہون اِدھر اُس مرد نے کہا کہ بھائی اب تم صبح کو نہ جانا اگر یہ لشکر کوچ کرے گا اِسکے ہمراہ چلنا کیونکہ تم بھی تو ترکستان کو جاؤ گے راہ مین ہر طرح سے بے خوف بسر ہوگی کوئی ڈر نہوگا اُس نے کہا کہ صبح کو دیکھا جائے گا کیا معلوم یہ لشکر کوچ کرے یا نہ کرے تو میری راہ کھوٹی ہو اُس مرد مسلم نے کہا کہ اگر نہ کوچ کرے تو تم چلے جانا ورنہ ہمراہ چلنا یہ سُنکے وہ خاموش ہوا اپنی فکر کرنے لگا اِس اثنا مین وہ لوگ جو کہ اُس مرد مومن کے پاس بیٹھے تھے اُٹھکر چلے گئے اپنے اپنے بسترون پر اور جا جا کر سو رہے یہ مرد مسلم بھی اپنے بستر پر لیٹ کر سو رہا یہ مرتد بھی سب کے دکھانے کو بستر پر لیٹا اور سونیوالے کی صورت بنائی جب تمام لشکر مین سناٹا ہوگیا یہ اُٹھا اور اپنے بستر پر تمام اپنا اسباب رکھا اُسپر چادر ڈالی تاکہ یہ معلوم ہو کہ کوئی سوتا ہی اور دبے پاؤن وہان سے باہر آیا اور سبکی نظر سے بچتا ہوا طلایہ سے اپنے تئین پوشیدہ کرکے اپنے لشکر کا راستہ لیا یہان وہ لوگ اِسکے منتظر تھے کہ یہ وعدہ کر آیا تھا کہ مین آکر تم سے کل حال کہونگا کہ یہ جا پہونچا اور کل حال کہا اور کہا کہ تم لوگ ضرور صبح کو جا کر دین اسلام بمکر قبول کرنا جب مجکو موقع ملے گا تو مین تمکو آگاہ کرونگا اور جو کہون اُسپر عمل کرنا یہ کہکر وہان سے آیا اُسی طور سے اور بستر پر لیٹ کر سو رہا یہان تک کہ صبح ہوئی سب بیدار ہوے نمازین پڑھین تومان نے حکم دیا کہ لشکر مین سامان سفر ہو ہم کوچ کرینگے یہان سامان سفر ہو رہا تھا کہ وہ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہمنے آپ کا دین قبول کیا اپنی جگہ پر جو خیال کیا تو آپکا مذہب حق پایا اپنے دین کو باطل دیکھا واقعی یہ امر بالکل خلاف عقل ہی کہ ہم ایک بندے

اُکی جو کہ مثل ہمارے ہی بندگی کرین اُسکو بخدائی مانین یہ تو عین گمراہی ہی ہم لوگ سب کے سب اپنے مذہب سے عاجز ہوئے پھر کیون ہم راہ ضلالت مین پڑے رہین جبکہ ہمکو راہ نیک دکھانے والے ملین تو ایسی حالت مین کیون ہم گمراہ رہین گو کہ ہم سے اور آپ سے مقابلہ نہین ہوا مگر آپکی قوم کے لوگون سے ہم نے شکست پائی ہی جیسے وہ ویسے آپ کوئی فرق نہین ہی اب آپ ہمکو بشوق مسلمان کرین ہم منظور کرتے ہین مگر ایک شرط ہی کہ ہم آپکے لشکر سے الگ اُترا کرینگے آپکے لشکر سے فاصلے پر توماں خاوری نے کہا کہ اچھا کیا مضائقہ ہی یہ کہکر اُنکو توماں نے کلمہ تعلیم کیا وہ لوگ کلمہ پڑھکر پڑھکر مسلمان ہوئے اور سب لشکر کی بابت کہا کہ ہم اُنکو جاکر مسلمان کرینگے توماں خاوری نے کہا کہ جاؤ تم بھی سامان سفر کرو اُنھون نے کہا کہ ہمکو کیا سامان کرنا ہی ہم تو بے سر و سامان ہین ہمارا سامان کیا توماں نے چند خیمے اُنکو اپنے لشکر سے دیئے وہ لوگ رخصت ہو کر لشکر مین گئے اور سب کو جمع کرکے کل حال بیان کیا اور کہا کہ ہم لوگ مکر سے مسلمان ہوئے ہین اگر کوئی تم سے دریافت کرے کہ تم لوگون نے مذہب اسلام قبول کیا کہنا کہ ہان پھر اُن لشکر کے لوگون نے جو کہ توماں خاوری سے کلمہ پڑھکر پڑھکر مسلمان ہوئے تھے وہی کلمہ اُن سب کو تعلیم کیا ان سبھون نے منظور کیا اُدھر اُس لشکر نے سفر کیا یہ لشکر بھی اُسکے عقب مین چلا توماں خاوری سے افسرون نے کہا کہ یہ لوگ گو مسلمان ہوئے ہین مگر اِنکا اعتبار نہین ہی اچھا ہی اگر یہ لوگ ہم سے فاصلے سے اُترا کرین توماں خاوری نے کہا کہ اِسی خیال سے تو مین نے منظور کر لیا اب یہ قاعدہ ہی کہ جب یہ لشکر کہین پر قیام کرتا ہی تو وہ لشکر اِس سے فاصلے پر اُترتا ہی مگر کچھ ایسا فاصلہ نہین ہوتا ہی صرف ایک تیر کا فاصلہ رہتا ہی اِسی طریقے سے یہ لوگ منزلین طی کرتے چلے آتے ہین گو جر مسافر کی صورت بنا ہوا اُس مرد مسلم کا مہمان ہی ور نہ کسی نہ کسی صورت سے اُس لشکر مین جاکر اُسے کہہ آتا ہی کہ تم لوگ گھبرانا نہین مین فکر مین ہون دو ہی ایک روز مین تدبیر کرکے خداوند کو رہا کیے لیتا ہون یہ یون اطمینان دیتا ہوا اُنکو چلا آتا ہی یہان تک کہ یہ لشکر اُس مقام پر پہونچا کہ جہان پر کئی راستے ہین اور وہ جنگل بہت قلب تھا اور اُسکے آگے جو جنگل تھا وہ اِس سے بھی زیادہ خراب تھا سوائے خشک اشجار کے کہین سائے کا نام نہ تھا پانی کو سون ممکن نہین بمصداق اِس شعر کے۔

سایہ بھی نہ تھا کہین شجر کا ✣ عنقا تھا نام جانور کا ✣

جب یہ لشکر وہان پر پہونچا دن تمام ہو گیا تھا اُسوقت توماں خاوری سے اہل لشکر نے عرض کیا کہ خداوند مناسب یہ ہی کہ یہان قیام ہو تو بہتر ہی کیونکہ اِسکے آگے اِس سے زیادہ دہشت ہولناک ہی یہان پر چند درخت سایہ دار تو ہین کچھ زمین پر سبزہ تو اُگا ہی ایک چشمہ تو ہی ذرہ دامن کوہ تو ہین اُس مین تو یہ بھی ممکن نہین ہی سوائے ڈیرا لانے کے اور دن بھی اب اِسقدر نہین ہی کہ وہ جنگل طی ہوا ور منزل پر پہونچین یہ سُنکے توماں خاوری نے حکم دیا کہ لشکر اِسی مقام پر فرودکش ہو یہ جو حکم دیا لشکر اُترنے لگا تھوڑے عرصے مین کل لشکر اُترا جب سے یہ لشکر کفار شریک ہوا ہی اُس دن سے توماں خاوری نے یہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ ایک خیمے مین اُسکو رنگ کی قید رکھتا ہی اور دو خیمون مین خزانہ اور خیمون مین

ناموس اور خود اور معزز سردار رہتے ہین جس مین ارزنگ قید ہی وہ خیمہ تو کنارے لشکر کے برپا کیا جاتا ہی اور وسط لشکر مین خیمۂ ناموس و خزانہ رہتا ہی اُسپر بہت سخت پہرہ مقرر رہتا ہی اور جس مین ارزنگ قید ہی تو اُسکے دروازے پر پانسو سوار مقرر رہتے ہین اور اندر دس سوار ہمہ وقت برہنہ تلوارین لیے ہوے ارزنگ کے سر پر موجود رہتے ہین اُنکو حکم ہی کہ کوئی خیمے مین آئے پہلے اُسکو دیکھ لینا اگر حریف کے لشکر کا کوئی ہو خواہ ہمارے لشکر کے لوگون کی صورت بنکے آئے چند نشان اُنکو تعلیم کر دیے ہین وہ اُس سے دریافت کر لینا اگر بتائے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کرنا یا کوئی لشکر پر شبخون کرے تو اُسوقت تم ارزنگ کو قتل کر ڈالنا کوئی تامل نہ کرنا یہ ہی طریقہ مقرر رہی یہان بھی اُسی قاعدۂ مقررہ کے موافق بند و بست ہوا جب لشکر اُتر چکا اور لشکر ارزنگ بھی جو کہ مکر سے مسلمان ہوا ہی وہ بھی اپنے قاعدے سے اُترا کیا اِس لشکر کے اُترنے مین شام ہو گئی چونکہ وہ رات تاریک تھی لشکر مین جا بجا روشنی ہوئی گوجر نے خیال کیا کہ اب خوب موقع ہی اِس مقام سے بڑھکر کوئی مقام نہ ملے گا یہ سوچکر فکر کرنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے اِتنے مین ایک فکر اِسکے خیال مین آئی یہان تک کہ جب لشکر مین سنناٹا ہو گیا کوئی ڈیڑھ پہر رات گذری یہ اپنے بستر پر سے اُٹھا پہلے اُس مرد مومن کو قتل کیا بعدہ اپنا اسباب سب باندھا اُسکو اِس سبب سے قتل کیا کہ اگر وہ اُٹھے گا اور میرا اسباب نہ پائے گا تو تلاش کرے گا افسوس اِس جہان مین کسی کو بقا نہین ہی اُسکی یون قضا تھی اِس مرتد کے ہاتھ سے گو مرتبۂ شہادت ملا مگر دنیا سے تو پُر حسرت و ارمان رحلت کی یہ اُسکو قتل کر کے اپنا اسباب لیکر آہستہ آہستہ وہان سے چلا اپنے کو بچاتا ہوا لشکر سے نکل گیا کیونکہ ابھی ایک آدھ جگہ لوگ جاگ رہے تھے جب یہ لشکر سے نکل گیا وہان جو دو پہاڑ تھے اُنکے قریب آیا اپنی مرضی کے موافق مقام تجویز کر کے اسباب کو پوشیدہ کیا وہان سے اپنے لشکر مین آیا سبکے سب جاگ رہے تھے کہ اِسنے اُن لوگون کے پاس آکر کہا کہ آج موقع ہی جو مین کہون اُسپر عمل کرنا مین آج ضرور خداوند کو رہا کرونگا یہ کہکر اُسنے کہا کہ جب تم دیکھنا کہ لشکر حریف مین شور و غل ہی اور آتش کے شعلے بلند ہین تم لوگ قبل سے تیار رہنا بس ایکبار لشکر حریف پر گرنا ایک طرف سے قتل کرتے ہوے دوسری جانب نکل جانا ایک حملہ کرنا مگر یہ خیال رہے کہ سب کے سب متفرق ہو جانا اور وہ جو پہاڑ سامنے ہی اُسکے نیچے مین خداوند کو لیکر بیٹھونگا تم لوگ وہان آکر جمع ہونا جب یہ لشکر چلا جائے گا تو ہم بھی یہان سے طرف خاور کے روانہ ہونگے اور کچھ لوگ اِسیوقت سے کمینگاہ مین چلکر بیٹھین اور باقی یہان تیار رہین جب دیکھین کہ غل ہو رہا ہی ایک مرتبہ سب کے سب یہان سے جاپڑین کیونکہ مین جب خداوند کو رہا کرونگا تو اُس خیمہ مین آگ لگا دونگا یہ ہی علامت ہی خداوند کے رہائی کی یہ سمجھا کر وہان سے پھر لشکر اسلام مین آیا قریب خیمۂ زندان آکر اُسکو خوب غور سے دیکھا اُسکے بعد لشکر سے نکلکر ایک گوشے مین آیا وہان بیٹھکر نقب کنی کرنا شروع کی یہان تک کہ نقب کنی کرتے کرتے اُس مقام پر پہونچا کہ جہان خیمہ تھا دوسرا مُہرہ نقب کا خیمۂ زندان مین توڑا جب اِسکو یقین ہو گیا کہ نقب اندرون خیمہ پہونچگئی اِسنے برائے امتحان ایک سوراخ کیا کہ دیکھون نقب خیمے مین پہونچی یا نہین کیا دیکھتا ہی

اُس سوراخ سے کہ ارژنگ مطوق بسلسل سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہی اور دس سوار
با شمشیر برہنہ اُسکے سر پر کھڑے ہیں اِسنے اُسی سوراخ سے نَے مین بیہوشی رکھکر
اُڑانا شروع کی اِسقدر اُڑائی کہ تمام خیمے مین غبار بیہوشی ہو گیا اُن سوارون کے
جو دماغ مین بیہوشی پہونچی سب کے سب بیہوش ہو کر گرے بیرون خیمہ جو لوگ
پہرے پر تھے وہ بھی اِس خیال سے سو رہے ہیں کہ اندر تو دس آدمی جاگ رہے ہین
جب کچھ غل ہوگا تو ہماری آنکھ کھل جائے گی یہ لوگ تو یہان یہ تصور کرکے سو رہے
اُدھر گوجر نے اُنکو بیہوش کیا ارژنگ بھی بیہوش ہو گیا تھا اِسنے جب دیکھا کہ
سب بیہوش ہو گئے اب طبقہ توڑا نقب سے باہر آیا دیکھا کہ ایک شمع روشن ہی
اِسنے پہلے اُن دسون کو قتل کیا اُسکے بعد اِسنے ارژنگ کو ہوشیار بھی نہین کیا پشتارہ
باندھکر پشت سے لگایا اُسکے بعد شمع گل کی نقب مین کودا بہت جلد دوسرے
سرے پر آیا اِدھر اُدھر دیکھکر نقب سے باہر آیا جو مقام کہ تجویز کر آیا تھا ارژنگ کو
اُس مقام پر پوشیدہ کیا پھر نقب پر آیا خیال کیا کہ اگر بن پڑے تو تومان خاوری کو
بھی لیتا چلون پھر خیال کیا کہ عرصہ ہوگا سارا کام بنا ہوا بگڑ جائے گا یہ تصور کرکے دہانہ نقب
کا بند کر دیا اُسکے بعد پھر خیمہ زندان مین آیا وہان کا بھی دہانہ بند کیا نشان پیر کے مٹائے
ایک پرچہ کاغذ کا اپنی کمر سے نکالکر اُس مین یہ تحریر کیا کہ ای اہل اسلام آگاہ ہو کہ مین گوجر
عیار خداوند آکر خداوند کو رہا کرکے لے گیا اب تم لوگ جدھر کو جاتے ہو جاؤ خبردار
میرا تعاقب نہ کرو ورنہ بہت پچتاؤگے آئندہ تمکو اختیار ہی مین نے یہ بھی تمپر رحم کیا کہ
تمھارے افسر کو نہین لے گیا اور یہ لشکر جو کہ مسلمان ہوا تھا یہ بھی خداوند کا تھا وہ
ڈر سے مسلمان ہوا تھا جب اُسکو معلوم ہو گیا کہ خداوند رہا ہو گئے وہ بھی شبخون مار کر چلا گیا
یون عیاری کرتے ہین عیاری اِسکا نام ہی یہ لکھکر ایک نیزے مین باندھکر سرے پر لشکر
کے لگا دیا اب وہان سے اُن لوگون کے پاس آیا جو کمینگاہ مین آکر بیٹھے تھے اُنسے کہا
کہ خبردار ہو مین اپنا کام کر چکا ہون اب جاکر خیمہ مین آگ لگاتا ہون اُنکو بھی خبردار
کرو جو لوگ کہ وہان انتظار کر رہے ہین اُن لوگون نے یہ سُنکے ایک سوار کو اُنکے پاس
روانہ کیا اور کہا کہ جاکر کہدو کہ آؤ گوجر اپنا کام کر چکا اُس نے جاکر اُن لوگون سے کہا کہ
چلو لشکر اسلام پر شبخون کرو گوجر نے اپنا کام کر لیا یہ سُننا تھا کہ وہ لوگ ایک مرتبہ
وہان سے چلے یہان گوجر نے لشکر مین آکر آگ لگا دی ایک حقہ آتشبازی مارکر
خیمہ جلا دیا جب خیمہ جلنے لگا اِس نے غل مچایا کہ قزاق آکر خیمے مین آگ لگا گئے ہائے
ہائے یہ خیمہ جل رہا ہی وہ لوگ جو کہ سو رہے تھے وہ یہ غل سُنکے گھبرا کر اُٹھے آنکھ
کھولکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ جس خیمہ مین ارژنگ قید تھا وہ جل رہا ہی شعلے بلند
ہین یہ لوگ گھبرا گئے اور دوڑنے لگے کہ آگ بجھائین کہ اُدھر اُن لوگون نے
جو دیکھا کہ لشکر مین غل برپا ہی وہ سب کے سب تلوارین لیکر ایک مرتبہ لشکر پر
آگرے اور قتل کرنا شروع کیا اہل اسلام قتل ہونے لگے اب تو لشکر مین غل مچ گیا
کہ کوئی شبخون آگرا ہی خیمون مین آگ لگا دی ہی گوجر تو آگ لگا کر لشکر سے نکل گیا

کہ اسکا ذکر پھر ہوگا یہان لشکر اسلام مین زہر دیر ستمون نے آفت برپا کر دی برابر قتل
کر رہے ہین قیامت برپا ہی یہ جو آفت برپا ہوئی اب تو لشکر مین تہلکہ پڑ گیا سب لوگ بیدار ہونے لگے
سردار اُٹھ اُٹھ کر یہ سُنکے کہ لشکر پر شبخون گرا ہی مسلح و مکمل ہوکر خیمون سے نکلے کہ دیکھین کون
شبخون گرا ہی ادھر یہ اپنے خیمون سے نکلے اُدھر توماں خاوری اپنے خیمے مین یہ غل سُنکے
بیدار ہوا اور بہت جلد مسلح و مکمل ہوکر نکلا فوراً حکم روشنی کا دیا لشکر مین روشنی ہونے لگی
مشعلین روشن ہوئین رن مہتابین جلنے لگین اُدھر اُس خیمے کے جلنے کی روشنی سے رات کا
دن ہو گیا یہ جو حال لشکر حریف نے دیکھا کہ لشکر مین بخوبی روشنی ہوگئی ہی سب لشکر بھی
بیدار ہوگیا ہی اگر یہ لوگ خبردار ہوے تو پھر یہان سے نکلنا دشوار ہوگا تلوارین مارتے ہوے
متفرق ہوگئے اور جدھر جسکے جی مین آیا اُدھر کو چلا گیا یہان یہ بند و بست ہوا کہ جب
روشنی ہوئی اور اہل لشکر کے حواس درست ہوے اب جو دیکھا تو حریف کا نام تک نہین ہی
آپس مین تلوار چل رہی ہی اب تو سردار روشنی لیکر جدھر کو جاتے تھے اُدھر کا شور و غل موقوف
ہوتا تھا مگر یہ کسی کو خبر نہ تھی کہ یہ کیا واقعہ ہی باہم لڑ رہے تھے جب روشنی پہونچی ایک نے
دوسرے کو پہچانا ہاتھ قتل کرنے سے روکا توماں خاوری بھی تمام لشکر مین پھرا تب
کہین جاکر جنگ و جدل رکی ورنہ ایک دوسرے کو حریف تصور کرکے آمادۂ نبرد تھا
سبب یہ تھا کہ سب کے سب سو رہے تھے اِس غل سے آنکھ کھلی اُٹھکر ہتھیار لگائے لڑنے لگے
یہ نہ خیال کیا کہ حریف کون ہی اور کون نہین لڑنے سے کام تھا جب روشنی ہوئی تو معلوم ہوا
کہ ہم باہم لڑ رہے ہین اب ہر طرف امن ہوا اس عرصے مین روشنی بھی از حد ہوگئی تھی اب یہ
حال ہوا کہ ذرہ ذرہ تک دکھائی دیتا ہی مگر لشکر حریف کا ایک متنفس نہین اب تو توماں خاوری
نے لشکر کو ہوشیار پاکر کہا کہ یہ کیا واقعہ تھا سردارون نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہی کوئی
شبخون گرا تھا جب لشکر ہوشیار ہو گیا لڑتے ہوے نکل گئے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ سوار
جو کہ زندان خانے کے خیمہ کے محافظ تھے توماں خاوری کے پاس حاضر ہوے عرض کیا
کہ خداوند کوئی خیمہ کو جلا گیا جس مین ارژنگ قید تھا ہمکو خبر بھی نہوئی جبکہ خیمہ جلنے لگا
اور کسی نے غل مچایا کہ قزاق خیمے مین آگ لگا گئے جب ہماری آنکھ کھلی تو یہ دیکھا کہ خیمہ
جل رہا ہی ہم پورے ہوشیار بھی نہونے پائے تھے کہ قزاق آن پڑے اور قتل کرنا شروع
کیا یہ سُنکے توماں خاوری نے افسوس کیا کہ ارژنگ مفت مین جلکر ہلاک ہوا کوئی
جاکر خیمۂ ناموس و خزانہ کی خبر لاے کہ اُسپر تو کوئی آفت نہین آئی دو ایک سوار لیے
خبر چلے اِدھر اِس تدبیر مین سحر ہوگئی اب تو خوب روشنی ہوئی دن نکل آیا کہ یکایک
توماں خاوری کو خیال آیا کہ وہ جو لشکر ہمارا شریک ہوا ہی نیا مسلمان ہوا ہی اسقدر
شور و غل سُنا مگر اُنمین سے کوئی نہین مدد کو آیا نہ اُس سے کچھ صداے شور و غل آئی اِسکا
کیا سبب ہی یہ خیال اپنا اپنے سردارون پر ظاہر کیا کیونکہ دن نکل آیا تھا صبح ہو چکی تھی اُنھون
نے اُس جانب کو دیکھا جدھر وہ لشکر اُترا ہوا تھا دیکھا کہ ایک متنفس اُس مقام پر نہین ہی
نہ کوئی خیمہ ہی جو کہ یہان سے اُنکو رہنے کو ملے تھے گو جبر نے یہ تدبیر کی تھی کہ خیمے وغیرہ قبل
سے اُس مقام مین پشت کوہ پر جو کہ لشکر کو بتایا تھا کہ مین خداوند کو لیکر بیٹھونگا تم لوگ

آنا اُسی مقام پر پہونچا دیے تھے یہ جو افسران لشکر تومان خاوری نے دیکھا تو عرض کیا کہ ہمکو تو اُس مقام پر لشکر کا نشان تک نہین معلوم ہوتا ہی یہ کیا واقعہ ہی خبر تو منگائیے ہمین کچھ دال مین کالا معلوم ہوتا ہی یہ لشکر کیا ہوا اول تو یہ امر تعجب خیز ہی کہ کیون نہین مدد کی اسقدر غل سنا اب تو ہمکو یہ گمان ہوتا ہی کہ یہ کارروائی اُسی لشکر کی ہی یہ شبخون مار کر اور خیمہ جلا کر چلے گئے تومان خاوری نے کہا کہ خیمہ کیون جلایا انھون نے عرض کیا کہ ہمارے خیال مین یہ امر آتا ہی کہ اُنکو یہ تو معلوم نہین تھا کہ کس خیمے مین ناموس ہین وہ اِس خیمہ کو خیمۂ ناموس خیال کر کے جلا کر لشکر پر شبخون مار کر روانہ ہو گئے کسی کو خبر کے واسطے روانہ فرمائیے اور لاشون مین تلاش کرائیے کہ کوئی لاش حریف کی ہی یا نہین اُس سے ثابت ہو جائے گا کہ کون ہین تومان خاوری نے سوارون سے کہا کہ جا کر خبر تو لاؤ اور حکم دیا کہ تلاش کرو کہ اِن لاشون مین کوئی لاش لشکر حریف کی بھی ہی تلاش جو کیا گیا کوئی لاش نہ ملی سوا اہل اسلام کے اِس شبخون مین تین ہزار اہل اسلام درجہ شہادت پر فائز ہوے مگر کفار ایک بھی نہین کسی کی نکسیر بھی نہ پھوٹی کیون نہ ایسا ہوتا کیونکہ یہ لوگ تو غافل تھے وہ ہوشیار ایک مرتبہ آن پڑے یہ جب تک خبردار ہون وہ حملہ کر کے روانہ ہو گئے لوگ تلاش کرتے ہوے اُس مقام پر پہونچے کہ جہان نیزے مین وہ کاغذ لٹک رہا تھا اور نیزہ زمین پر نصب تھا اِن لوگون نے جو وہ کاغذ اور نیزہ دیکھا فوراً نیزہ زمین سے اُکھاڑ لیا اور لیے ہوے تومان خاوری کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ حضور کوئی لاش لشکر حریف کی نہین ہی ہمارے لشکر کی تین ہزار لاش پڑی ہی مگر ایک بات یہ نئی ہی کہ ہم جو لاشین تلاش کرتے ہوے سرے پر لشکر کے پہونچے تو ہمنے یہ نیزہ دیکھا کہ زمین پر نصب ہی اور اسمین کاغذ بندھا ہوا ہی تو وہ نیزہ لے آئے ہین یہ موجود ہی شاید اِس کاغذ سے پتہ چلے یہ کہکر وہ کاغذ نیزے سے کھولکر پیش کیا تومان خاوری نے اُسکو پڑھا وہ ہی مضمون تحریر تھا جو کہ قبل مین تحریر ہو چکا ہی یہ جو مضمون پڑھا تو تومان خاوری نے اہل لشکر سے کہا کہ بڑا دھوکا کھایا وہ شگرا تر رنگ کا تھا بڑا مکر کیا مکر سے مسلمان ہوے شبخون مار کر راہی ہوے اُسکا عیار گو چرا آکر اُسکو رہا کر لیگیا یہ اُسی کی کارروائی تھی کہ خیمہ بھی جلا گیا خیر اُسکی درگاہ مین لاکھ لاکھ شکر ہی کہ وہ صرف اپنے آقا کو لے گیا اور کسی کو نہین تکلیف دی کیونکہ ہم لوگ تو غافل تھے خزانہ لوٹ لیتا جو لوگ کہ قتل ہوے اُنکے مقدر مین قتل ہونا مقرر تھا کاتب تقدیر نے یون ہی لکھا تھا لو وہ یہ بھی تحریر کر گیا ہی کہ خبردار میرا تعاقب نہ کرنا ورنہ پچھتاؤ گے اِسی کا شکر کرو کہ تومان خاوری کو نہین لے گیا مین نے تمپر رحم کیا کہ کسی طرحکی زحمت تمکو نہین دی ایک تھوڑا سا شعبہ اپنی عیاری کا دکھا دیا کہ تم بھی آگاہ ہو جاؤ اب کیا ہوتا ہی جس طور سے تمھارا عیار عیاری کر کے خداوند کو گرفتار کر لایا تھا اُسی طور سے مین بھی لے گیا کوئی مقام فکر نہین ہی اب تم لوگ اپنی راہ لو یہ سُنکے افسرون نے کہا کہ ہمکو یقین تھا کہ اِس لشکر سے دغا پائینگے اُنکے بے عذر اسلام قبول کرنے سے خیر جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب آپ یہان سے کوچ فرمائیے اگر آج یہان مقام فرمائیے گا تو پھر آج رات کو وہ شبخون کرینگے عجب کیا جو خزانہ بھی لوٹ لین اپنی حفاظت ضرور ہی یہ سُنکے تومان خاوری نے اُن سب کی رائے پسند کی

اور کہا لاشین دفن کروا ور یہان سے کوچ کرو کیونکہ وہ آگے جو جنگل ملے گا وہ بہت خراب ہی یہ حکم جو دیا فوراً لشکر مین سامان سفر ہونے لگا سب لاشین بھی دفن کی گئین اِس عرصے مین لشکر مین سامان کوچ ہوگیا کہ نقارہ کوچ کا بجا تو ماان مع ناموس و خزانہ طرف ترکستان کے روانہ ہوا کہ اِسکا ذکر آئندہ ہوگا

اب کچھ حال ارژنگ اور لشکر ارژنگ کا تحریر ہوتا ہی اور حال گوجر عیار کا بھی معرض بیان مین آتا ہی

راوی خوش تقریر یون تحریر کرتا ہی کہ یہ جو ارژنگ کو لیکر اور خیمہ مین آگ لگا کر اُس مقام پر آیا جو اِسنے اپنے ٹھہرنے کے واسطے مقرر کیا تھا اور لشکر کو بھی اُسی مقام پر آنے کے واسطے کہا تھا اُسنے پہلے ارژنگ کو پشتارے سے نکالا اُسکے بعد کسوت سے سوہن نکالا تمام قید کاٹی اور پھر فتیلہ رفع بیہوشی ارژنگ کو دیا کہ اُسکو چھینک آئی ابھی کچھ رات باقی ہی اب جو اِسکی آنکھ کھلتی ہی تو کیا دیکھتا ہی کہ مین ایک نئے مقام مین ہون یہ گھبرا کر دیکھنے لگا اور یہ بھی دیکھا کہ مین قید سے بھی رہا ہون اور ایک مرد عیار وضع میرے برابر کھڑا ہی اِسنے خیال کیا کہ مین خواب دیکھ رہا ہون یہ خیال کر کے اِسنے آنکھ بند کر لی گوجر نے جو یہ دیکھا کہا کہ خداوند آپ ہوشیار ہون مین ہون گوجر آپ کا عیار مین آپ کو لشکر حریف سے عیاری کر کے لے آیا ہون یہان کوئی مقام خوف نہین ہی نہ آپ یہ واقعہ خواب مین ملاحظہ فرماتے ہین یہ عین بیداری ہی ارژنگ اُدھر بھی خیال کر رہا تھا کہ یہ کیا امر ہی کیونکہ مین تو اہل اسلام کی قید مین تھا وہ لوگ مجکو قید کیے ہوے طرف ترکستان کے لیے جاتے تھے یہ کیا ہوا نہ وہ خیمہ ہی نہ وہ لوگ ہین یہ تو نیا مقام ہی کہ گوجر نے یہ جو کہا تو ارژنگ نے پھر آنکھ کھولی اِس عرصے مین گوجر نے بھی اپنی صورت اصلی بنائی فتیلہ عیاری بھی روشن کیا کیونکہ ابھی رات تھی دوسرے وہ مقام تاریک بھی تھا اب تو بخوبی ارژنگ نے گوجر کو پہچانا اور فوراً اُٹھ بیٹھا اور کہا کہ گوجر مین نے کیا تقدیر کی کہ تو مجکو رہا کر لایا نے اب جلد سجدہ کر کیونکہ مین نے عہد کیا ہی کہ مین اِن خدا پرستون کی قید سے رہا ہوا تو اپنے کو سجدہ کراونگا یہ مجکو اُسکی سزا ملی کہ مین نے جو اپنے کو کسی سے سجدہ نہین کرایا بڑے غضب کی بات ہی کہ خداوند زادہ ہو کر اور خدائی سے اپنی اِنکار کرون باپ کی تصویر کو سجدہ کرون اگر کوئی سجدہ کرے اُسکو منع کرون کیون نہ خدا پرست گرفتار کرین یہ جو اُسنے کہا اُس خرس نے اُس خوک کو سجدہ کیا ابلیس بہت خوش ہوا کہ مین ہی نے خوب انکو گدھا بنایا ہی ان سبکی گردن پر تمام دنیا کے گناہون کا بار رہوگا یہ گردن نہ اُٹھا سکینگے مجکو بھی ایک نہ ایک گدھا بنانیکو ملجاتا ہی اب پھر کچھ دنون میرے گمراہ کرنے کو لوگ ہوے کہ جنکے ذریعے سے مین بندگان خدا کو گمراہ کرونگا اب پھر دنیا مین کشت و خون ہوگا میرا دل خوش ہوگا شاباش میرے پٹھون شاباش شیطان نے تو اِدھر یہ کلام کیا اُدھر جبکہ گوجر ارژنگ کو سجدہ کر چکا ارژنگ نے کہا کہ اے گوجر تو اپنی کیفیت بیان کر گوجر نے کل حال ابتدا سے

بیان کیا اور کہا کہ یہ عیاری کی اور یون آپکو رہا کیا اور آپ کا وہ لشکر بھی آتا ہوگا جو کہ مخمور کے ہمراہ براے فتح کعبہ گیا تھا ارژنگ نے کہا کہ کیا مخمور نے خانۂ کعبہ فتح کرلیا گوجر نے عرض کیا میان مخمور قتل ہوے لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر اِدھر آیا تھا کہ راہ مین تومان خاوری فرزند بہرام خاوری نے روکا اُسی لشکر سے یہ حال معلوم ہوا کہ آپ لشکر تومان خاوری مین قید ہین ورنہ مین ترکستان مین جاکر آپ کو تلاش کرکے چلا آتا بڑی خرابی ہوتی ارژنگ نے کہا کہ مین کہ کئی ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کرچکا تھا کہ مین لشکر اسلام مین قید ہونگا تو مجکو رہا کریگا کیونکر نہ یہ ہوتا گوجر نے اپنی عیاری کرنا اور لشکر کا شبخون مارنا سب حال کہہ سُنایا یہ سُنکے ارژنگ نے کہا کہ بڑی خرابی کی یہ بات ہی کہ سختگان نے سب سے یہ ظاہر کیا ہی کہ خداوند علیل ہین اور مین یہان سے یون مع لشکر جاؤنگا تو وہ دروغ گو قرار پائیگا دوسرے میرا اعتبار کسی کو نہوگا کہ یہ کیسے خداوند تھے کہ جنکو عیار پکڑ کر لے گیا اور یہ اتنے دن تک قید رہے لشکر اسلام مین اور آنکا کچھ نہ کرسکے جب عیار نے جاکر رہا کیا تو آئے واہ رے خدا ایسی حالت مین طرف سے لوگون کی کم توجہی ہوگی اور کوئی اعتقاد نہ کریگا گوجر نے کہا کہ آپ پریشان کیون ہوتے ہین اسکی تدبیر یہ ہی کہ آپ یہان سے تو لشکر کے ہمراہ تشریف لیچلین جب خاور قریب رہ جائیگا تو مین آپ کو پشتارے مین باندھکر سب سے پوشیدہ خاور مین پہونچادونگا پھر سختگان کو خبر کردونگا کہ مین خداوند کو لے آیا ہون وہ صبح کو دربار مین سب سے کہہ دیگا کہ خداوند آج دربار کرینگے اور اس لشکر کو بھی منع کردونگا کہ کوئی یہ نہ ظاہر کرے کہ خداوند ہمارے ہمراہ تھے یا فلان مقام پر قید تھے عیار نے عیاری کرکے رہا کیا بلکہ یہ ظاہر کرے کہ خداوند تیری قدرت کے ہمنے بڑے بڑے تماشے دیکھے ای خداوند جبکہ ہم شکست کھاکر بھاگے تو ایک جنگل مین راہ بھول کر تباہ ہوگئے تھے خداوند نے آکر راہ پر لگایا مگر خداوند کے رُخ پر نقاب پڑی تھی ہم نے نہین پہچانا تھا رات کو جب ہم سوے تو ہمکو خداوند لقا اور خداوند زمرد ثانی نے خواب مین حکم دیا کہ اب تم لوگ ہمکو سجدہ نہ کیا کرو تمھارا خدا تمھارے پاس دنیا پر موجود ہی بھلا اُسکے ہوتے ہمکو سجدہ کرتے ہو جو کہ ہم دنیا پرسے خدا پرستون سے عاجز ہوکر چلے آئے ہماری خوشی یہی ہی کہ تم سب کے سب اُسی کو سجدہ کرو کیونکہ اگر ہم تمھارے پاس ہوتے تو تم ہمکو سجدہ کرتے جب ہمنے دنیا کو ترک کردیا تو جو تمھارے پاس ہی تم اُسکو سجدہ کرو کس لیے کہ جواب پیدا ہوے ہین اور پیدا ہونگے اُنسے یہ خدا پرست کہینگے کہ تم بھی مثل ہمارے خداے نادیدہ کو سجدہ کرتے ہو تمنے اپنے خدا کو کب دیکھا ہی وہ سب عاجز ہونگے اور کوئی جواب اُنکو بن نہ پڑیگا بس تم سب کو یہی مناسب ہی کہ جو تمھارے پاس موجود ہی اُسکو سجدہ کرو اور اُسی کو اپنا خدا تصور کرو کیونکہ مین اپنی خدائی اُسکے سپرد کر آیا ہون وہ تمھارا خدا ہی ہمنے سوال کیا کہ وہ کون ہی جسکو آپ اپنی خدائی سپرد کر آئے ہین خداوند لقا نے فرمایا کہ ارژنگ بن زمرد جو کہ میرا پوتا ہی وہ تمھارا خدا ہی اور یہ ہی آپ کے پدر بزرگوار نے بھی فرمایا ہمنے عرض کیا کہ وہ ہمکو منع کرتے ہین کہ ہمکو سجدہ نہ کرو مین خدا نہین ہون وہ ہمارے

سکنے کو کیونکر مانینگے ارشاد ہوا کہ ہمنے اُنکو تعلیم کردیا ہی اور تمکو راہ پر نہ ہی لگا گئے ہین نقاب
ڈالکر وہ ہی آئے تھے یہ کہکر وہ آپ کو سجدہ کرین اُسوقت آپ حکم دین کہ آج سے سب
مجکو سجدہ کیا کرین کیونکہ میرے دادا اور باپ کا حکم ہی کہ اب تو خدا ہی ساری خدائی تیرے
سپرد ہی اس علالت مین آکر مجکو سب خدائی کا مالک کر گئے ہین اُسی سبب سے تو مین نے
جاکر اپنے لشکر کو راہ پر لگایا ورنہ یہ تمام عمر تباہ رہتا اور جب اس لشکر نے شکست کھائی
تھی اُسوقت تک مین مالک خدائی نہین ہوا تھا ورنہ یہ لشکر شکست بھی نہ کھا سکتا مین مثل
دونون صاحبون کے خدائی نہین کرونگا کہ اُنکو اپنے بندون کی خبر نہ تھی وہ لوگ عیش پسند
تھے مین عیش پسند نہین ہون کہ اپنے بندون کو تباہ ہونے دون اب مجکو سب سجدہ کیا کرین
اور بخدائی مانین اس سے یہ ہوگا کہ سب آپ کو سجدہ بھی کرنے لگین گے اور آپ کو اپنا
خدا بھی جانینگے اور یہ امر بھی پوشیدہ ہو جائے گا یہ تقریر سُنکے ازرنگ نے گوجر کو گلے سے
لگا لیا اور کہا کہ کیا عمدہ تدبیر تو نے لگائی ہی یہ تدبیر تیرے سوا کوئی نہین کر سکتا ہی تجکو
مین نے آج سے مشیر قدرت خطاب مرحمت کیا گوجر نے کہا کہ مین سب لشکر کو یہ تعلیم
کردونگا جب وہ موقع آئے گا آپ اطمینان رکھین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ صبح ہوگئی آثار
سحر فلک پر ہوئے سفیدۂ سحری پھیل گیا خسرو خاور نے نقاب شب کو رخ پر سے
دور کیا اپنے جمال ضیا بار سے تمام عالم کو پُر نور کیا ہوائے سرد چلنے لگی طائر چہکنے لگے
بلبلین باغون مین گلون کے بوسے لینے لگین سبزۂ خوابیدہ بیدار ہوا اوس کے قطرے
جو سبزے پر پڑے یہ ثابت ہوتا تھا کہ موتی بچھے ہوئے ہین یہ رنگ دیکھکر ازرنگ
نے کہا کہ اے گوجر کیا اچھا وقت ہی اگر اسوقت شراب ہوتی تو کیا لطف ہوتا دل کو
نہایت سرور ہوتا مین نے عرصے سے شراب نہین پی ہی جب سے قید ہوا ہون شراب کا
نام بھی نہین سُنا ہی کہ کیسی ہوتی ہی اور کیا مزا ہی گوجر نے کہا کہ مین حاضر کرتا ہون یہ کہکر
کسوت سے بوتل شراب کی اور جام نکالا اور وہ جو خیمہ وغیرہ لایا تھا اُسکے ہمراہ فرش وغیرہ
بھی تھا اُسکو بچھایا اُسپر ازرنگ کو بٹھایا آپ سامنے بوتل لیکر بیٹھا ازرنگ کو جام بھر بھر کر
دینے لگا اور یہ شعر پڑھنے لگا۔ شعر نوش بادہ کہ ایام غم نخواہد ماند ؛ چنان نماند و چنین نیز ہم نخواہد ماند
وہ بدمست جام لے لیکر زہر مار کرنے لگا یہان یہ تو شراب خواری مین مصروف ہین اُدھر
لشکر جو لشکر اسلام پر شبخون مار کر متفرق ہو گیا اُتنی رات تباہ و پریشان پھرا صبح ہوتے ایک
جنگل مین پہونچا یہان جو پہونچا تو اُس جنگل کا نشان نہ تھا نہ وہ پہاڑ تھا جسکا گوجر نے
پتہ دیا تھا اب تو یہ لوگ گھبرائے مزہ یہ دیکھیے کہ جو بھاگا وہ اُسی جنگل مین پہونچا چونکہ
صبح تو ہوگئی تھی سب کے سب اُسی مقام پر جمع ہوئے باہم صلاح کی کہ ہم لوگ بسبب
تاریکی شب کے راہ بھول کر یہان چلے آئے وہ مقام یاد نہ رہا جسکا کہ گوجر نے
پتہ دیا تھا بڑی خرابی ہوئی آؤ چلو تلاش کرین سب لشکر تو اُسی جنگل مین ٹھہرا
اور قریب پچاس آدمیون کے تلاش کرنے کو چلے حسن اتفاق سے یہ لوگ تلاش کرتے
کرتے اُسی مقام پر پہونچے جہان گوجر و ازرنگ بیٹھے ہوئے شراب خواری کر رہے
تھے کہ وہ پہاڑ انکو دور سے نظر آیا باہم کہا کہ دیکھو وہ کوہ نظر آتا ہی چلو دیکھین شاید یہ ہی

وہ پہاڑ ہو جسکا گوجر نے ہمکو نشان دیا تھا کیونکہ یہ لوگ بہت دور راہ گم کر کے نہین گئے تھے قدم اُٹھا کر جب وہ اُس پہاڑ کے قریب آئے تو دیکھا کہ دو آدمی بیٹھے ہوے کچھ باتین کر رہے ہین اور کچھ اسباب بھی پڑا ہی یہ لوگ اور آگے بڑھے کہ اُدھر ارژنگ کی نگاہ اِنپر پڑی چونکہ فاصلہ تھا ارژنگ نے نہین پہچانا نہ اُن لوگون نے شناخت کیا ارژنگ نے کہا کہ ای گوجر کچھ لوگ اِدھر آتے ہین دیکھو تو یہ کون لوگ ہین لشکر حریف کے تو نہین ہین میری تلاش مین اِدھر آئے ہون گوجر نے کہا کہ جی نہین لشکر حریف کے نہونگے بلکہ کچھ عجب نہین کہ آپ کے لشکر کے ہون حسب طلب میری اِدھر آتے ہون ارژنگ نے کہا کہ کیا نقصان ہی ذرا آگے بڑھکر دیکھو اگر اپنے لشکر کے ہونگے تو خیر اور اگر لشکر حریف کے ہون تو کچھ اُسکا تدارک کیا جائے یہ سُنکے گوجر نے بوتل ہاتھ سے رکھی اور اُٹھکر اُدھر کو چلا جدھر سے وہ لوگ آتے تھے اتنی دیر مین وہ لوگ بھی اور قریب آگئے تھے گوجر نے جو بڑھکر دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو وہی لوگ ہین جنکو مین پتہ دے آیا تھا اور اُن لوگون نے بھی گوجر کو پہچانا اب وہ لوگ قدم اُٹھا کر چلے گوجر نے واپس ہوکر ارژنگ سے کہا کہ جو مین نے عرض کیا تھا وہی نکلا آپ کے لشکر کے یہ لوگ ہین جو کہ شبخون مار کر لشکر حریف پر متفرق ہوگئے تھے اور مین اُنکو اِدھر کا پتہ دے آیا تھا وہ آپ کو تلاش کرتے ہوے اِدھر آئے ہین کوئی مقام خوف نہین ہی ابھی گوجر یہ ہی کہہ رہا تھا کہ وہ آکر پہونچے ارژنگ کو قید سے رہا دیکھکر بہت خوش ہوے سب نے جھک کر مجرا کیا قواعد شاہی بجا لائے بعدہ اپنے ہمراہیون سے کہا کہ جاکر اُن لوگون کو بھی لے آؤ جو کہ ہمارے منتظر اُس جنگل مین کھڑے ہین اُنسے کہنا کہ خداوند ملگئے چلو شرف قدمبوسی حاصل کرو وہ لوگ اُدھر کو روانہ ہوے گوجر نے کہا کہ کوئی جاکر خبر لائے کہ لشکر حریف ہی یا کوچ کر گیا اگر ہی تو کس فکر مین ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ تو ہم دیکھ آسکتے ہین کہ لشکر ہی یا کوچ کر گیا ہی مگر یہ نہین دریافت کر سکتے ہین کہ کس فکر مین ہی یہ کام تمھارا ہی تم جاؤ گوجر نے کہا کہ اچھا تم یہ ہی خبر لے آؤ کہ وہ لوگ ہین یا کوچ کر گئے اگر ہونگے تو مین جاکر دریافت کرلونگا چند سوار ایک طرف کو روانہ ہوے باقی خدمت ارژنگ مین حاضر رہے اُدھر اُن سوارون نے جاکر لشکر کو خبر دی جو کہ لشکر کی خبر کو گئے تھے کہ خداوند ملگئے چلو قدمبوسی حاصل کرو وہ لشکر اُسی وقت یہ خبر سُنکے آیا تھوڑے فاصلے پر تو تھا وہان پہونچا سب نے ارژنگ کو سلام کیا ارژنگ لشکر کو دیکھکر خوش ہوا گوجر نے کہا کہ خداوند فرماتے ہین اِسی مقام پر اُترو میرے واسطے خیمہ برپا کرو یہ حکم سُنتے ہی لشکر اُترنے لگا سب نے کمرین کھولین زیر سایۂ درخت اُترے ایک خیمہ برائے ارژنگ برپا کیا یہ وہ خیمہ ہی جو کہ تومان خاوری نے رحم کھا کر جبکہ یہ لشکر بمکر مسلمان ہوا تھا دیا تھا اور بھی کئی خیمے ہین وہ بھی برپا ہوے ارژنگ اُس خیمہ مین جاکر بیٹھا دن بھی کوئی پہر بھر کے قریب آیا ہوگا یہ تو یہان عیش و راحت سے بیٹھے لشکری فکر طعام کرنے لگے گوجر نے ارژنگ سے عرض کیا کہ خداوند اگر لشکر حریف چلا گیا ہو تو آج ہی خداوند بھی طرف خاور کے کوچ فرمائین کہ وہان سب کو فکر ہی ارژنگ

سے نے کہا کہ چاہیے لشکر حریف کوچ کر گیا ہو چاہے نہیں میں کل کوچ کرونگا کیونکہ لشکر رات بھر کا تھکا ہوا ہی آج آرام کرے کل یہان سے کوچ طرف خاور کے ہوگا گوجر نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی یہان تو یہ گفتگو ہو رہی ہی اُدھر وہ سوار جو کہ براے خبر لشکر اسلام گئے تھے اُس راہ کو طی کر کے پہونچے کہ جہان لشکر اُترا ہوا تھا دیکھا تو لشکر کا نام و نشان بھی نہیں پایا معلوم ہوا کہ لشکر اسلام کوچ کر گیا ہی ایک متنفس بھی نہیں ہی کھورا کھو پڑی ہی کچھ جو بڑا ہی لاشین بھی نہیں ہین یہ لوگ یہ دیکھکر واپس آئے یہان جو آئے دیکھا کہ سب سامان ہو گیا ہی خیمے وغیرہ برپا ہین لشکر بھی آ گیا ہی سب اُتر چکا ہی انھون نے آکر گوجر سے یہ خبر بیان کی گوجر نے کہا کہ مجکو یقین تھا کہ وہ لوگ نہیں قیام کرینگے ضرور کوچ کر جاینگے وہی ہوا جو میرا خیال تھا اژدر رنگ سے عرض کیا کہ اب خداوند کو اختیار ہی چاہیے آج کوچ فرمائین چاہے کل اب میدان صاف ہی اژدر رنگ نے کہا صبح کو کوچ کرونگا گوجر یہ سُنکے خاموش ہو رہا یہان تک کہ وہ اُتنا دن اور وہ رات اُسی جنگل مین بسر کی صبح کو بیدار ہو کر اژدر رنگ نے طرف خاور کے کوچ کرنے کا حکم دیا لشکر مین سامان کوچ ہونے لگا تھوڑے عرصے مین سامان درست ہو گیا اژدر رنگ مرکب پر سوار ہو کر مع لشکر طرف خاور کے روانہ ہوا اسکو اب راہ مین چھوڑا جاتا ہی آئندہ اسکا حال تحریر ہوگا

اب کچھ حال طمطراق عیار بہرام کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ جو قید اژدر رنگ کی تومان خاوری کے سپرد کر کے طرف خاور کے واسطے رہائی بہرام خاوری کے روانہ ہوا تھا قطع راہ و طے منازل کر کے دوسرے دن خاور مین پہونچا یہان آکر دیکھا کہ تمام شہر مین اژدر رنگ کی فوج پھر رہی ہی ہر ایک رئیس و امیر و وزیر کے مکان پر پہرے بیٹھے ہوے ہین بازارین بند ہین لوگ اپنے گھرون کی کنڈیان لگائے بیٹھے ہین تمام مسجدون اور مقبرون پر پہرہ مقرر ہی کہ کوئی نہین جانے پاتا ہی نہ آنے پاتا ہی جن لوگون نے تقیہ کر کے زمرد پرستی اختیار کی ہی وہ لوگ امن سے ہین طمطراق یہ سب کیفیت دیکھتا ہوا اور افسوس کرتا ہوا چلا جاتا ہی اس نے دیکھا کہ کچھ لشکر بیرون شہر اُترا ہوا ہی کچھ اندرون شہر یہ اس تلاش مین پھر رہا تھا کہ مجکو یہ معلوم ہو جاے کہ بہرام شاہ خاوری کس مقام پر قید ہین اور سردار کہان قید ہین اس نے یہ تدبیر کی ہی کہ ایک مسافر کی صورت بنا ہوا ہی مگر بظاہر زمرد پرست ہی یہ ٹہلتا ہوا ایک مقام پر پہونچا اس نے دیکھا کہ ہزارون سوار و افسر با شمشیر برہنہ پھر رہے ہین اور دور دور پہرے بیٹھے ہوے ہین کوئی اُدھر سے نہین جانے پاتا ہی یہ عمداً اُدھر کو چلا کہ ایک سوار نے روکا اور کہا کہ اے مسافر اُدھر نہ جا اُدھر جانے کا حکم نہین ہی اس نے کہا کہ کیون جانے کا حکم کیون نہین ہی اب یہان کیا خوف ہی ہمارے خداوند کے پوتے اور فرزند کا یہان عمل ہو گیا ہی اُس سوار نے کہا کہ یہ تو سچ ہی مگر اُس مقام پر خداوند کے دشمن قید ہین اس نے کہا کہ خداوند کے کون

دشمن ہین دشمن کو تو خداوند ارژنگ نے قتل کرڈالا جب تو شہر پر قبضہ پایا اُس سوار
نے کہا ارے مسافر وہ لوگ قتل نہین ہوے ہین بلکہ گرفتار ہین خداوند نے اُنکو مع
اُنکے بادشاہ کے گرفتار کرکے اِس مقام پر قید کیا ہی یہ وجہ ہی اُدھر نہ جانے دینے کی یہ سُنکے مسافر
نے کہا کہ کیا وہ لوگ دیوانے ہین کہ اُنکے خوف کے سبب سے اُدھر جانے کی ممانعت
ہی کہ جو کوئی اُدھر جائے گا وہ اُسکو مارینگے سوار نے ہنسکر کہا کہ معلوم ہوا کہ تو نے آج تک
کوئی لڑائی نہین دیکھی جس شہر مین تو رہتا ہی وہان کوئی بادشاہ نہین چڑھکر آیا اور نہ وہ
بادشاہ خود کسی پر لشکرکشی کرکے گیا کہ تجکو معلوم ہوتا کہ یون بادشاہ کو بادشاہ قید
کرتا ہی جبکہ اُس پر فتح پاتا ہی ارے بھائی اِس مقام پر بہرام شاہ مع اپنے سردارون
کے قید ہی اُدھر کوئی جانے اِس لیے نہین پاتا ہی کیونکہ یہ اُسکا شہر ہی شاید کوئی اُس کا
عیار اُسکو رہا کرے جائے تو بڑی خرابی ہو بھائی اب تک تو یہ قتل بھی ہو گیا ہوتا مگر
جب سے خداوند یہان تشریف لائے ہین اور اِس شہر پر قبضہ کیا ہی خداوند زلیل ابھی
دربار نہین کیا ہی ورنہ اب تک خاتمہ ہو گیا ہوتا یہ سُنکے وہ مسافر بُرا کہتا ہوا خدا پرستون
کو اُدھر سے واپس چلا اور ایک مقام پر آکر یہ فکر کرنے لگا کہ کیا تدبیر کرون کہ ان سب کو
قید سے رہا کرون یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ یہان پر قید ہین اِس نے ایک
گوشے مین بیٹھکر فکر رہائی بہرام خاوری مین عقل دوڑائی فکر کرتے کرتے ایک
تدبیر بن آئی اُسکو خوب سا خیال کر لیا اور اُسی وقت سے اُسکے تدارک مین مصروف
ہوا کہ وہ وقت پر ظاہر ہوگا یہان بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی اور یہ
رات کا منتظر ہوا کہ رات ہوئی اِس نے یہ تدبیر کی کہ شہر سے باہر نکل گیا اُس مقام کو
خیال کرکے نقب کنی شروع کی نقب کنی کرتا ہوا یہ اُس مقام پر پہونچا کہ جہان بہرام خاوری
قید تھا اُسکو وہ رات نقب کنی مین بسر ہوئی یہ نقب اِس لیے بنائی ہی کہ اِسی راہ سے
اِن سب کو رہا کرکے لیجاؤنگا جب صبح ہو گئی تو یہ پھر شہر مین چلا آیا تمام دن بدقت
بسر کیا جب رات ہوئی تو اِس نے اپنی صورت ایک زن حسینہ کی بنائی اور ہاتھ
مین ایک تھال حلوے کا لیکر اُس مین چوکے جلتی ہوئی اور پھولون کے ہار اُس مین
رکھے ہوے کہ جسکی خوشبو کی مہک سے لوگ مست ہوے جاتے تھے یہ سر پر آنچل ڈالکر آہستہ آہستہ طرف اُس جنگل کے روانہ ہوئی جس نے اُسکو دیکھا دل کو ہاتھون سے
پکڑ لیا ایک آہ کی اور پکار کر کہا کہ کیا چال ہی کہ حشر برپا کرتی ہی دل پائمال ہوے جاتے
ہین ہر قدم پر قلب پر چوٹ لگتی ہی ذرا پھر کر اِدھر بھی دیکھ لو یون نہ تڑپاؤ اپنے خرام ناز
سے ہم بسملون کو نہ تڑپاؤ ہمارے پاس آکر تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ تاکہ اِس دل ناصبور
کو تسکین ہو ہم لوگ تمھاری رفتار کے کشتہ ہین کوئی اِس شعر کو بقصد بیقراری پڑھنے لگا۔ شعر
دیکھتا جا اِدھر اُدھر سے گذرنیوالے + نیچی نظرین کیے اِس رہ سے گذرنیوالے ۱۲ کوئی بیتاب اِس شعر کو پڑھنے لگا۔ شعر
کوئی اُنسے کہے منھ پھیر کر جو قتل کرنے ہو + تڑپتا ہی تمھارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ ۱۲ اِن لوگون کی تو یہ
حالت ہی مگر وہ کسی کی نہین سُنتی ہی جب زیادہ کوئی پریشان کرتا ہی تو یہ منھ پھیر کر اُدھر
دیکھ لیتی ہی اور مسکرا کر کسی کو ٹھینگا دکھا دیتی ہی منھ سے کچھ جواب نہین دیتی ہی اِسی صورت

سے سب کوٹہ پاتی قریب اُس مقام کے پہونچی کہ جہان پر وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے بہت سے جاگ رہے تھے اور بہت سو رہے تھے یہ وہ لوگ ہین کہ جنکے سپرد قیدی بہرام اور سردارون کی یہ جو اُدھر سے اُس صورت سے نکلکر چلی سبکے سب دیکھکر بیتاب ہو گئے آواز دی کہ ای راہ جانے والے ارے اِس قیامت کی چال نہ چل ہم لوگ بے چھری حلال ہوئے جاتے ہین یون کوئی ظلم پر کمر باندھتا ہی ابھی ذرا اِدھر آ کہ ہم کشتہ ناز و ادا پر رحم کھا ہمارے پاس آ ذرا ہمارے قلب کو راحت بخش ہم تیری نگاہ ناز کے مشتاق ہین دل ہمارے تیرے اشتیاق مین بیقرار ہین یون جو اُن سب نے کہا تو وہ اٹھلاتی ہوئی جاتی تھی یا ٹھہر گئی اور کہا کہ اب تو راہ کا چلنا دشوار ہو گیا اب کیون کسی کی بہو بیٹی اپنے گھر سے نکلنے لگی کیا تم لوگون نے کوئی زن بازاری خیال کیا ہی جو ایسے کلام کرتے ہو یہ کہتی جاتی تھی اور مُنھ پر سے دوپٹہ ہٹاتی جاتی تھی اپنا جمال سب کو دکھاتی جاتی تھی اُسکو دیکھکر سبکی یہ نوبت ہوئی کہ سب آہ واہ کرنے لگے شعر عاشقانہ پڑھنے لگے کوئی کہنے لگا۔ ؎ گل پھینکے ہین اورون کی طرف بلکہ ثمر بھی ✤ ای خانہ برانداز چمن کچھ تو اِدھر بھی ✤ کوئی کہنے لگا۔ شعر۔ مرتا ہون ترے ہجر مین ای یار خبر لے ✤ اب جان سے جاتا ہی یہ بیمار خبر لے ✤ زلف سیاہ جو اُسنے اپنے روے روشن پر ڈالی تھی تو ایک دلدادہ دیکھکر یہ شعر پڑھنے لگا شعر رخ روشن کے قرین زلف اگر ہوتی ہی ✤ ایک جا کیفیت شام و سحر ہوتی ہی ✤ یون جو شعر اُن سب نے پڑھے اُسنے مسکرا کر آواز دی کہ معلوم ہوا تم لوگ دیوانے ہو ایسے دیوانون سے مجھے کیا مطلب یہ کہکر قصد کیا کہ آگے چلون اُنھون نے جو یہ قصد دیکھا ایک مرتبہ بیقرار ہو کر پکارے کہ قسم ہی تمکو اپنے حسن و جمال کی بغیر ہمارے پاس آئے ہوئے نہ جانا یہ کہکر وہ لوگ اُٹھے جو کہ زیادہ بیقرار تھے اور جوان بھی تھے اور اِسکے قریب آ کر قصد کیا کہ ہاتھ پکڑلین اُسنے برہم ہو کر کہا کہ کیا شامت تو نہین آئی ہی بہت جلد آپ مزے مین آ گئے چلو نے پہلو دور ہو گیا کوئی فاحشہ خیال کیا ہی مین اِسی سبب سے اِتنی رات کو گھر سے نکلی ایک مدت سے مین اِس فکر مین تھی کہ اِن خدا پرستون سے یہ شہر خالی ہو تو مین اپنی منت و مراد پوری کرون اب جو وہ دن آئے اور مین اپنے وعدے کے موافق مراد پوری کرنے کو چلی تو اِن مردون نے راہ مین روکا خدا وند اِنکو غارت کرین یہ کیسے مستانے لوگ ہین کہ کسیکی آبرو کا خیال نہین اپنے مطلب سے غرض ہی ای میرے اللہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اگر مین یہ جانتی تو کبھی اِسوقت نہ نکلتی جب اور رات زیادہ آئی جب نکلتی جب یہ مردوے سو جاتے مین نے یہ تصور کیا تھا کہ اِسوقت چلکر یہ حلوا قیدیون کو کھلا آؤن تا تیری نذر کا ہی کیونکہ رات گئے در زندان بند ہوگا کوئی میری کاہے کو سننے گا یہان آ کر تو مین عذاب مین مبتلا ہوئی اُنھون نے کہا کہ ای جان جہان چلو ہم یہ حلوا تمھارا قیدیون کو کھلا دینگے کیونکہ یہان ابھی تو قیدی ہین اور ہم تو تمھارے دام زلف کے اسیر ہین دیکھین کب رہائی ہوتی ہی اُسنے یہ سُنکے کہا کہ اپنے ہوش کے ناخن لو یہان قیدی کہان وہ قید خانے مین ہونگے اور تم اپنی امان بھینا کے دام زلف کے اسیر ہو گے یہ کہکر اور برہم ہو کر ہزارون گالیان دین وہ گالیان اُنکو نہ تھین بلکہ اُس سے اُنکے قلب کو راحت ملتی تھی کہا کہ جان جہان تک جی چاہے گالیان دو ہم برا نہین مانتے ہین ؎ کیون نہ پیمانہ دشنام دہن کو سمجھون ✤ کہ برابر تری گالی کا مزا ہوتا ہی ✤

ای جان من یہان بھی قیدی ہین ارے یہ قیدی وہ لوگ ہین کہ جنکے قید ہونے سے تم حلوا پکا کر اور یہ بناؤ کرکے ہمکو قتل کرتی ہوئی اپنی مراد پوری کرنے کو چلین تھین ارے یہان مسلمان قید ہین یہ حلوا اُنکو کیون نہ کھلاؤ اُسنے کہا کہ لو اور سُنو یہ نئی بات ہوئی کہ خداوندون کی نذر کا حلوا مین خدا پرستون کو دون جو اُنکے نام کے دشمن ہین یہ تو مین کبھی نہ کرونگی کہ مین یہ حلوا ان خدا پرستون کو دون یہان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اُدھر سے اِن سب کا افسر کہ جسکا نام تیمور تھا ٹہلتا ہوا اسطرف آنکلا اُسنے دیکھا کہ دو تین سوار کسی سے باتین کر رہے ہین یہ بھی دیکھنے کو قریب آیا کیا دیکھتا ہی کہ ایک عورت نہایت خوبصورت جوان کمسن کھڑی ہی اُسکے ہاتھ مین ایک تھال ہی اُس مین حلوا ہی بارہا مین جو نمک جور و شمن تھی تو اُسنے اُسکو بخوبی دیکھا وہ حلوا سے تر دیکھکر اسکی رال ٹپک پڑی اور بیتاب ہوکر اُسکے قریب آیا اب جو غور سے دیکھا ایک جان چھوڑ ہزار جان سے عاشق ہوگیا اُسنے کہا کہ کیون اس بیچاری کو گھیرا ہی کیون پریشان کر رکھا ہی ہٹو اسکے پاس سے مین کچھ باتین کرونگا نہ معلوم یہ کون ہی اور کہان جاتی ہی تم لوگ بہت بدمعاش ہوگئے ہو کہ ہر ایک کی بہو بیٹی کو روکتے ہو یہ جو اُسنے کہا سوارون نے پلٹکر جو دیکھا تو کیا دیکھا کہ افسر صاحب یہ کلام کر رہے ہین اِنکا دم نکل گیا گو بہت ناگوار ہوا مگر کیا کرین دل کو سخت کرکے ہٹے اور کہا کہ آئیے تشریف لائیے ملاحظہ فرمائیے وہ افسر اُسکے قریب آیا اور کہا کہ ای پری رو کیا ہی کیون تو غصہ کر رہی ہی اُسنے جو اِسکو دیکھا کہ یہ ایک مرد پیر ہی کہا بڑے میان مَین کیا بیان کرون اِن مردون نے پریشان کیا ہی مین اپنی راہ راہ جاتی تھی بیکار روکا ہی کلام بیہودہ کرتے ہین اسپر خفا ہو رہی ہون تیمور نے کہا کہ کہان جاتی ہو اُسنے وہی تقریر اُس سے بھی کہی اُسنے کہا کہ آؤ میرے ساتھ چلو مین تمکو قید خانے پر پہونچا دون یہ لوگ بہت بدمعاش ہوگئے ہین اگر تم اکیلی جاؤگے تو یہ لوگ پھر پریشان کرینگے کل اِنکی شکایت اپنے افسر اعلیٰ دار وغۂ زندان سے کرونگا ای بی بی یہان بھی تو قیدی ہین یہ حلوا اُنکو کیون نہ دو اُسنے کہا کہ یہ قیدی مسلمان ہین بھلا خداوند کی نذر کا حلوا انکو کیونکر دون تم بوڑھے آدمی ہوکر کیسی باتین بے عقلی کی کرتے ہو تیمور نے کہا کہ اُس قید خانے مین بھی تو مسلمان ہونگے کیونکہ یہان تو مدت سے خدا پرستون کا قبضہ ہی اُسنے کہا کہ ہان تمکو کیا معلوم کہ وہ مسلمان ہین یا زمرد پرست وہ اِسی جرم پر تو قید کیے گئے ہین کہ اُنھون نے زمرد پرستی کا اظہار کیا اُنکو بہرام نے قید کیا تو یہ حلوا اُنکو زیبا ہی یا مسلمان کو تیمور نے کہا کہ وہ زندان یہان سے کتنی دور ہی جواب دیا کہ یہان سے تھوڑے فاصلے پر ہی تیمور نے کہا چلو دیر نہ کرو یہ کہکر اُن سوارون سے کہا کہ تم لوگ جاؤ پہرا دو جب کوئی آئے اور ہمکو دریافت کرے تو کہہ دینا کہ وہ آتے ہین کسی ضرورت سے تھوڑی دور گئے ہین مین انکو پہونچا دون تو آتا ہون اُنھون نے تو کچھ جواب نہ دیا خاموش ہوکر اُسکو برا بھلا کہتے ہوئے چلے گئے یہان اُسنے کہا کہ بڑے میان تم کیون تکلیف کرتے ہو مین خود چلی جاؤنگی کیون زحمت گوارہ کرو اب کوئی مجکو نہین ستائے گا اور آگے سنّاٹا بھی ہی تیمور نے کہا کہ نہین میرا بھی دل گھبراتا ہی تھوڑی دور کی سیر بھی ہو جائے گی یہ سُنکے اُسنے کہا کہ اچھا آؤ مگر مجھ سے بات نہ کرنا چپکے چلے چلنا یہ کہکر وہ آگے آگے روانہ ہوئی یہ اُسکے عقب مین

چلا وہ بہت تیز قدم اُٹھائے ہوئے ایک مقام پر پہونچی کہ جہان بالکل سنسناٹا تھا اور سیقدر
تاریکی بھی تھی یہ ٹھہر گئی اور کہنے لگی کہ لو اب تم جاؤ آگے قید خانہ ہی اب کوئی خوف نہین
یہ کہکر اِس طور سے دوپٹہ اوڑھا کہ سینہ کھل گیا دونون پستان جو تیمور کو اُس حور پیکر کے چونک
کی روشنی مین نظر آئین یہ معلوم ہوا کہ دو نشتر قلب کے پار ہو گئے یہ بیقرار ہوکر
اُسکے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا کہ واسطہ تجکو خداوند کا میری آرزو بر لا مجکو اپنے وصل
سے شاد کر مین تیرے فراق کی تاب نہین لا سکتا ہون مر جاؤنگا ارے یہان کوئی
نہین ہی میرے سینے سے لگ جا تاکہ قلب ناصبور تسکین پائے اِس لب لعلین کے
بوسے دے اِس سیب ذقن کو چومنے دے عارض رنگین کے بوسے لینے دے یہ جو
اِسنے کہا اُسنے جواب دیا کہ این گل دیگر شگفت لو آپکو بھی بڑھاپے مین ٹرکھیس لگا ہی لو یہ
میرے عاشق بنے ہین یہ مجھ سے وصل کی امید رکھتے ہین جو کہ میرے باپ کے برابر ہین
یقین ہی میرے برابر آپکی لڑکی ہو گی پہلے جا کر اپنی لڑکی سے ایسی خواہش کرو اُسکے بعد
میرے پاس آنا اپنے حواس کے ناخن نے ہاتھ پاؤن کی فصد کھلوا تجکو سودا ہو گیا ہی لو
اور سنو یہ ہمسے سوال وصل کرتے ہین معلوم ہوا میرے ہمراہ وہان سے اسی واسطے
آئے تھے یہ تو ہرگز نہوگا اگر مجکو یہ ہی منظور ہوتا تو مین اُن لوگون سے کیون انکار کرتی
وہ تو جوان بھی تھے کچھ حواس درست ہین سچ کہا ہی کہ بڑھاپے مین آدمی سٹھیا جاتا ہی
اُسکی عقل زائل ہو جاتی ہی بینائی جو جاتی رہتی ہی تو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بس لے بس
باتین بنا چکے اپنی راہ لو ورنہ پچھتاؤ گے یہ جو تقریر اُسنے سُنی ہاتھ جوڑ کر قدمون پر گر پڑا
منتین کرنے لگا جب اِسنے دیکھا کہ تیرا فقرہ اثر کر گیا کہنے لگی کہ اف رے بڈھے تو بڑا جعلساز
معلوم ہوتا ہی ایسی تقریر کی کہ تجکو رحم آ گیا خیر تو بھی کیا یاد کرے گا ارے کمبخت لے
مین صاف صاف کہتی ہون کان کھولکر سن یہ سب فقرہ تھا مین نے جب سے تجکو
دیکھا ہی مین خود تیرے اوپر عاشق ہو گئی ہون تجکو کیا خبر مین کب سے تیری جدائی مین بیقرار
ہون ارے ظالم جب سے تو یہان آ کر مقرر ہوا ہی میرا مکان اُس قید خانے کے قریب
ہی مین نے تجکو دیکھا اُسی وقت سے فریفتہ ہو گئی اُس دن سے اِس فکر مین تھی کہ کوئی
ایسی تدبیر نکلے نہین نکلتی تھی آج یہ تدبیر عقل نے بتائی تو مین نے یہ تدبیر کی تیرے انتظار
مین کھڑی ہوئی آپنے باتین کر رہی تھی جب تو آ گیا اور میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوا تو مین بھی
خاموش ہو رہی یہ صرف عذر مجہول تھا بھلا اگر تجکو نہ منظور ہوتا تو میرے ہمراہ آ سکتا تھا مین
صرف تیری محبت دیکھتی تھی کہ تجکو سچی محبت ہی یا صرف باتین بناتا ہی مگر معلوم ہو گیا کہ تو بھی
مجھپر عاشق ہو گیا ہی اگر تو نہ آتا تو مین خود تجکو بلاتی کسی نہ کسی بہانے سے یا تیرے پاس آتی
یہ سُننکے وہ نہال ہو گیا اپنے دل مین خیال کرنے لگا کہ ابھی تک تو ایسا ہی کہ تیرے اوپر ایسے
ایسے حسین و کمسن فریفتہ ہوتے ہین اور تیرے وصل کی آرزو رکھتے ہین یہ خیال کر کے
کہنے لگا کہ اے جان من مین تمہارا ایک ادنےٰ غلام ہون یہ کہکر قصد کیا کہ لپٹ جاؤن اور عارض
کے بوسے لون اُسنے کہا کہ تم بھی کتنے بدمزہ ہو ذرا ٹھہر جاؤ مین خود جب تمہارے پاس آئی
ہون تو کیا بھاگ جاؤنگی یہان بیٹھو یہ حلوا کھاؤ شراب پیو اُسکے بعد صبح ہوتے یہان سے

تم اپنے مقام پر جانا مین اپنے گھر کو جاؤن کل یہان سب سامان عیش مہیا کرنا مین آؤنگی پھر تمکو اختیار ہی کیونکہ آج تو بے سروسامانی ہی بھلا ایسی حالت مین طبیعت کو بے مزہ کرنے سے کیا حاصل آج صرف ملاقات ہوگئی ہی کل سے ہم یہان سر شام سے آیا کرینگے ہمارے تمہارے یہان ضرور صحبت ہوا کریگی یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ جو کچھ تمنے کہا مین نے منظور کیا آج صرف میری اِتنی آرزو نکالدو کہ مین گلے سے لگا لون بوسے لون اُسنے کہا کہ ٹھہرو یہ حلوا تو کھالو مین تو بہت گرسنہ ہون تمہارے فراق مین کھانا تک ترک ہوگیا تھا اب تو جب سے تم سے ملاقات ہوئی ہی تب سے بھوک بھی لگی ہی کھانے کی بھی خواہش ہی آؤ ہم تم یہ حلوا کھائین اُسنے کہا کہ بلکہ تم اپنے نام سے آگاہ کرو اُسنے کہا کہ مین کسی بادشاہ وزیر کی لڑکی نہین ہون جو ملکہ اپنے کو کہلواؤن ایک مہاجن کی لڑکی ہون میرا نام سیوتی ہی اور میرے باپ کی دوکان چوک مین سونے چاندی کی ہی اُسکا نام گلاب ہی مکان یہان ہی میرا باپ بہرام کو ہزار روپیہ ماہواری بطور جزیہ دیتا تھا ورنہ یہان ممکن تھا کہ کوئی غیر مذہب کا آدمی رہ سکے جسقدر یہان زہرہ پرست ہین سب جزیہ دیتے ہین تب تو رہنے پاتے ہین ورنہ نہ رہنے پاتے یہ کہکر بیٹھ گئی اور وہ تھال روبرو رکھ لیا اور ایک لقمہ اُٹھا کر کھایا اور کہا کہ لو کھاؤ وہ اسکی اِن باتون پر مر گیا اور بے تکلف بیٹھکر حلوا اُسکے ساتھ کھانے لگا اُسنے تب چالاکی سے اُسکی طرف بیہوشی ملا دی کہ وہ اُسکو کھانے لگا جسقدر حلوا بیہوشی آمیز تھا سب اُسنے کھا لیا جب کھا چکا اُسنے کہا کہ تھوڑا پانی لاؤ مجکو پیاس لگی ہی یہ پانی کے لانے کے واسطے اُٹھا کہ سر پھرنے لگا اِسنے کہا کہ نہ معلوم اِس حلوے مین کیا ملا تھا کہ جسکے کھانے سے سر گردش کرنے لگا اُسنے کہا کہ یہ حلوا شیرین بہت تھا اور قاعدہ ہی زیادہ شیرینی کھانے سے گرمی معلوم ہوتی ہی سر پھرنے لگتا ہی لہذا یہ ہی سبب ہی اِسنے بیہوشی اِس چالاکی سے ملائی تھی کہ بالکل اُسکو ثابت نہین ہوا تھا یہ اُٹھا کہ اچھا مین جاکر پانی تو لے آؤن یہ کہکر چلا تھا کہ بیہوشی نے مارا طمانچہ کہ یہ بیہوش ہوکر گرا اِسکا گرنا تھا کہ طمطراق نے دوڑ کر ہاتھون پر روکا اور اُسکو زمین پر لٹا کر آپ اُسکی صورت بنا اُسکے کپڑے اُتارے آپ پہنے اُسکو اُسی مقام پر قتل کرکے دفن کیا نام تو اُسکا دریافت کر چکا تھا وہان سے ٹہلتا ہوا طرف اپنے مقام کے چلا یہان آکر پہونچا کیا دیکھا کہ سب لوگ بیٹھے ہوئے پہرہ دے رہے ہین اِسکو جو آتے ہوئے دیکھا تو آپس مین کہا کہ لو افسر صاحب آتے ہین مگر خوش ہین کام ہوگیا نہ معلوم اُسکو کہان گنوا آئے یہ لوگ تو آپس مین کہنے لگے اُدھر وہ اُنکے قریب آکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا کہ وہ سبکے سب اُٹھکر پاس آئے کیا دیکھا کہ افسر صاحب بیہوش پڑے ہین شراب کا نشہ زیادہ ہوگیا ہی یہ لوگ اُٹھا کر بستر پر لائے یہ بیہوشی کوئی اصلی تو تھی نہین صرف یہ وجہ تھی کہ اِسکو اُسکے رہنے کا مقام نہین معلوم تھا اِس خیال سے اِس نے اپنے کو بے ہوش بنا کر گرا دیا کہ لوگ مجکو اُٹھا کر اُسکے مقام پہونچا دینگے اِسکا خیال درست ہوا کہ لوگون نے اُسکے بستر پر اپنا افسر تصور کرکے پہونچا دیا اور وہان لاکر اِنکے اوپر پانی چھڑکا لیٹے ہوئے تو تھے اُنکو ہوش آگیا اُٹھ بیٹھے کہنے لگے مین یہان کیونکر آیا مین تو فلان مقام پر کھڑا ہوا تھا لوگون نے سب حال بیان کیا

اور کہا کہ ہم لوگ آپکو اُٹھا لائے معلوم ہوتا ہی کہ آپ شراب بہت پی گئے تھے یہ جو اُنھون
نے کہا تیمور نقلی نے شرما کر سر جھکا لیا اور مسکرا کر کہا کہ بھلا شراب کہان یہ بیرا نہ سالی کا
سبب ہی وہ لوگ اپنے مقام پر چلے گئے آپ یہ یہان رہنے لگے جب اِنکو دس دن اِسی طور
سے یہان گذرے اب اِنکو سب مقام معلوم ہوگئے کہ بہرام فلان مقام پر قید ہی اور
فلان سردار اُس مقام پر ہی جب یہ مقامون سے واقف ہوگئے تو اِنھون نے ایک دن
یہ تدبیر کی کہ جسقدر اُس مقام پر پانی تھا سبکی آنکھ بچا کر اُس مین بیہوشی ملا دی اور خاموش
ہوکر بیٹھ رہے چونکہ جسقدر کہ وہان لوگ پہرے پر مقرر تھے سب ایک ہی مقام پر آکر
پانی پیتے تھے بوقت شب جسنے پانی پیا اور اپنے بستر پر گیا بیہوش ہوکر گر پڑا اِنھون نے جو
دیکھا کہ سب پہرے والے سوار و افسر بیہوش اپنے اپنے مقام پر پڑے ہین یہ اپنے بستر پر سے
اُٹھے اور تلوار لیکر سب کو قتل کرنا شروع کیا یہان تک کہ جسقدر وہان لوگ تھے افسر
و سوار سب کو قتل کیا ایک کو زندہ نہ رکھا مذبلۂ قصابان بنا دیا جب سب کو قتل کر چکے
قفل زندان توڑا سوہن لیجا کر ہر سردار کے ہاتھ مین دینے کا قصد کیا اُدھر کا حال سُنیے
کہ یہ لوگ آج نہین سوئے لاکھ لاکھ اِنھون نے چاہا کہ سوئین مگر نیند نہ آئی یہ لوگ سب
اپنے مقام پر مسلسل بیٹھے ہوئے فکر کر رہے تھے کہ کیا سبب ہی جو نیند نہین آتی ہی جب یہ زندان
کا قفل توڑ رہا تھا تو اُنھون نے خیال کیا کہ آج کیا بات ہی جو اتنی رات گئے قفل زندان کھلتا ہی
خدا خیر کرے کہ یہ تلوار برہنہ ہاتھ مین لیے ہوئے پہونچا اُن لوگون نے جو یہ حالت دیکھی تو
خیال کیا کہ اب جام عمر لبریز ہوگیا ہی یہ ہمارے قتل کے واسطے تلوار لیکر آیا ہی سب کے سب
اپنے دل مین کلمہ پڑھ رہے تھے کہ یہ قریب بہرام کے پہونچا اور اِسنے بہرام سے کہا کہ آپنے
مجکو پہچانا کہ مین کون ہون بہرام نے کہا کہ پہچاننے کی کیا ضرورت ہی تم مجکو قتل کرنے آئے ہو
قتل کرو کیون دیر کرتے ہو یہ سُنکے طمطراق بہرام کے قدمون پر گرا اور کہا کہ حضور نے
نہین پہچانا مین ہون آپکا عیار طمطراق حلیے مین اپنی جان پر کھیل کر آیا ہون یہ جو اُسنے
کہا بہرام خوش ہوگیا خوشی مین آکر زور جو کیا قید کو توڑ کر پھینکدیا یہ دیکھکر ہر سردار
نے قید توڑی جو کہ بہت کم زور تھے اُنکی قید سوہن سے کاٹ دی بہرام نے کہا کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ ہم اِسقدر لوگ یون بالمشافہ نکلے چلے جائین اور کوئی روکے نہین طمطراق
نے عرض کیا کہ غلام اِسکی بھی تدبیر کر چکا ہی آپ یہان سے تو باہر تشریف لے چلین کہین
ایسا نہو کہ روند پھرتی ہوئی آجائے اور یہان سنناٹا پاکر حال دریافت کرے تو سب میری
محنت بیکار ہوگو کہ کوئی یہ عیاری نہین ہی پانی مین بیہوشی ملاکر سب کو بیہوش کرکے قتل کیا
اور یہ تدبیر بھی کی کہ کچھ بیہوشی جلائی بھی تھی کہ جسکے دُخان نے اُنکے دماغون مین اثر کیا
ناظرین کو معلوم ہو کہ یہان کوئی عمدہ عیاری کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہان کوئی عیار
کافر نہین تھا اُسکو یہ بخوبی معلوم ہوگیا تھا کہ جن لوگون کا یہان پہرہ ہی وہ بالکل بے عقل ہین
دوسرے گوجر جو عیار ہی وہ براے تلاش اثر رنگ گیا ہی تو کیا ضرور تھا کہ کوئی عمدہ عیاری
کرتا آئندہ بہت عمدہ عمدہ عیاریان تحریر ہونگی یہان کوئی ضرورت بھی نہ تھی بس یہ قصہ کہ
بہرام مع سردارون کے بیرون قید خانہ آیا طمطراق بہرام کو لیکر اُس مقام پر آیا کہ جہان

اُسنے دہانہ نقب پوشیدہ کر رکھا تھا جب وہان پہونچا تو اُسکو کھولا اور بہرام سے عرض کیا کہ آپ تشریف لیجائین مین مرکب و ہتھیار لیکر ابھی حاضر ہوتا ہون بہرام مع سردارون کے اُس نقب مین روانہ ہوے طمطراق پھر اُسی مقام پر آیا ایک پرچہ لکھکر زندان کے دروازے پر لگا دیا اور تحریر کر دیا کہ مین عیار بہرام ہون آکر اپنے آقا کو رہا کر لے گیا بس یہ پرچہ لگا کر اور تمام ہتھیار جو کہ اُن سوارون اور افسرون کے تھے بہت جلد باندھے اور اُنکے مرکب جو وہان تھے اُنکو لیکر یہ بھی نقب مین آیا اور دہانہ نقب کا بند کر کے سب کو لیے ہوے روانہ ہوا اُدھر بہرام بیرون شہر جا کر نکلا اور عیار کے انتظار مین کھڑا رہا کہ اتنے عرصے مین طمطراق مع سامان کے پہونچا عرض کیا کہ یہ سب چیزین حاضر ہین بس اب یہان سے طرف ترکستان کے تشریف لے چلیے دیر نہ فرمائیے اتنی رات مین جسقدر راہ طے ہو جائے تو بہتر ہی بہرام نے ہتھیار لگائے سب سردار بھی مسلح و مکمل ہوے اتنے عرصے مین طمطراق نے نقب کو بند کر دیا یہ سب کے سب مسلح و مکمل ہو کر مرکبون پر سوار ہو کر طرف ترکستان کے روانہ ہوے اب یہ داستان آئندہ بیان ہو گی اُنکو راہ مین طرف ترکستان کے رکھا جاتا ہی یہ داستان اور داستان تومان انشاء اللہ تعالے جلد دوم مین جہان پر موقع ہو گا تحریر ہو نگی اگر جناب بابو پراگ نرائن صاحب کرم فرمائینگے اور اِس حقیر کے حال پر پرورش کرینگے تو یہ حقیر اپنی جودت طبع دکھائے گا اور اگر آپ لوگ بھی میری عیب پوشی کر کے اور نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائینگے تو میرا بھی دل بڑھے گا مین بھی اِس گلشن مضمون کو اپنے خون جگر سے سینچونگا اور تر و تازہ کر کے ناظرین کو دکھاؤنگا اِس دفتر مین وہ داستانین ہونگی جو ابتک مین نے نہین بیان کی تھین اُنکو مین نے اِس وقت کے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا اب اُنکی تحریر کرانے کی نوبت پہونچی بندہ پروری و کرم گستری شرفا نوازی بابو صاحب سے کیونکہ اُنھون نے ارشاد کیا کہ تو یہ دفتر بیان کرین اِسکو طبع کراؤنگا مین نے اُنکے حسب الارشاد جو مزخرفات آتا تھا بکنا شروع کیا اُنھون نے از راہ غریب نوازی پسند فرما کر طبع کرایا لہذا اِس دفتر مین وہ نادر نادر داستانین ہین ایسے ایسے شعبدے و سحر ہین اور مقابلے ہین کہ جب ناظرین ملاحظہ فرمائینگے تو لطف پائینگے اپنی تعریف کرنا خلاف ہی مگر یہ ضرور عرض کرونگا کہ فی الواقع یہ دفتر اسم با مسمے ہو گا بتوفیق اللہ تعالی اب مین اصل مطلب کو تحریر کرتا ہون بقول شاعر شیرین مقال شعر

کجا بودم اکنون فتادم کجا ÷ عنان قلم شد ز چنگم رہا ٭ آمدم بر سر مطلب جبکہ طمطراق اُن سب کو قتل کر کے اور بہرام کو مع سردارون کے رہا کر کے طرف ترکستان کے شاورستے اُسی رات کو چلا گیا یہان جو صبح ہوئی تو ایک سردار کہ نام اُسکا میلاد مارخوار تھا برائے دریافت خبر قیدیان بحکم اسلم و ولیم آیا کیونکہ یہ مقرر تھا کہ بوقت سحر ہر روز ایک سردار خبر کو آتا تھا موافق قاعدے کے میلاد جو آیا تو اُسنے سنناٹا پایا کسی کے بولنے کی صدا اُسکے کان مین نہین آئی وہ حیران ہوا کہ یہ کیا واقعہ ہی کہ جہان پانسو سے زیادہ لوگ ہون وہان سے ایک آدمی کے بات کرنے کی صدا نہ آئے ایسے ایسے خیال کرتا ہوا جب اُس مقام پر پہونچا تو کیا دیکھتا ہی کہ اُس مقام پر کوئی آدمی نہین ہی یہ آگے چلا تو کیا دیکھتا ہی کہ

کئی آدمی قتل کیے ہوئے پڑے ہین اسکو یہ بہت پریشان ہوا جلدی جلدی قدم اُٹھانے لگا جون جون آگے جاتا ہی سواے کشتون کے اُسکو کچھ بھی نظر نہین آتا ہی اب تو اُسکے حواس جاتے رہے یہ وہان سے اور آگے جو گیا تو کیا دیکھتا ہی کہ در زندان کھلا ہوا ہی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ کوئی قیدیون کو رہا کرکے لے گیا اور ان سب کو قتل کر گیا بڑا غضب ہوا یہ کہکر میلاد زندان مین آیا کیا دیکھا کہ قیدی ندارد ہین تمام طوق و زنجیر شکستہ پڑے ہین یہ دیکھکر اپنے سر پر ہاتھ مارے اور کہا کہ افسوس حریف اپنا کام کر گئے یہ افسوس کرتا ہوا باہر آیا ایک اُسکے ہمراہی کی نظر اُس پرچہ پر پڑ گئی اُسنے وہ پرچہ پٹ پر سے اُکھیڑ کر میلاد کو دیا کہ یہ پرچہ پٹ پر در زندان کے لگا ہوا تھا مین اُکھیڑ لایا ہون ملاحظہ فرمائیے کہ اس مین کیا تحریر ہی میلاد نے لیکر جو اُسکو پڑھا تو اُس مین وہی تحریر تھا جو کہ قبل تحریر ہو چکا ہی میلاد وہ پرچہ لیے ہوے دربار مین آیا کیونکہ یہ قاعدہ ہی کہ ویلم و اسلم دربار کرتے ہین یہ دونون اپنے ڈنگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہین سختگان بعہدۂ وزارت متمکن ہی اسواسطے کہ نیا نیا قبضہ ہوا ہی اچھے طور سے تسلط نہین ہوا ہی رعایا برخلاف ہی مذہب اسلام رکھتی ہی دوسرے اُسکے بادشاہ کی قید بھی یہان موجود ہی کہین ایسا نہو کہ بگڑ جاے تو بڑی خرابی ہو بدین سبب دربار کرتے ہین تاکہ کچھ تو رعایا پر دباؤ رہے گا تو اُس قاعدے سے آج بھی دربار آراستہ کیا کہ میلاد اُس پرچہ کو لیکر پہونچا مگر بدحواس مُنھ پر ہوائیان اُڑ رہی ہوئی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے یہ جو حال سختگان نے دیکھا پکار کر کہا کہ خیر باشد کیون اسقدر بدحواس کیون ہو کچھ بیان تو کرو کیا ہوا جو اسقدر پریشان ہو میلاد نے کہا کہ کیا بیان کرون غضب ہوگیا مین جو براے خبر اسیران زندان خانے کو حسب الحکم گیا تو وہان نیا واقعہ دیکھا کہ ہوش جاتے رہے مین تو اُسکو دیکھکر بدحواس ہوگیا وہ واقعہ یہ ہی کہ مین جو وہان پہونچا تو کیا دیکھتا ہون جسقدر لوگ براے حفاظت مقرر تھے سب قتل کیے ہوے پڑے ہین در زندان کھلا ہی قیدی ندارد ہین مین یہ دیکھکر حیران ہوا اندر زندان کے گیا طوق و زنجیر شکستہ پائے بیڑیان ٹوٹی پڑی ہین یہ دیکھکر مین واپس ہوا در دروازے پر یہ پرچہ ملا یہ کہکر وہ پرچہ سختگان کو دیا سختگان نے وہ پرچہ لیکر پڑھا اُسکے مضمون سے واقف ہوا کہا کہ ہمکو پہلے ہی سے اسکا خوف تھا جبھی تو مین نے اسقدر لوگ مقرر کیے تھے کہ ضرور یہ امر ہوگا کہ عیار اُنکو آکر رہا کرکے لیجائے گا خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب یہ کرو کہ اُن لاشون کو اُٹھوا کر دفن کرا دو اسقدر کہان جلدی ہی بھاگینگے اور شہر مین منادی یہ ندا کردے کہ قیدی رات کو در زندان توڑکر بھاگ گئے ہین اندر رہنے والون کو قتل کر ڈالا ہی کوئی اُنکو اپنے مکان مین جگہ نہ دے کوئی اُنکو پوشیدہ نہ کرے ورنہ عتاب شاہی نازل ہوگا جسکے مکان سے قیدی نکلین گے پس میلاد نے اُسیوقت دربار سے باہر آکر یہ حکم منادی کو دیا منادی نے اُسیوقت جو میلاد نے حکم دیا تھا شہر مین ندا دی ادھر میلاد نے آکر وہ لاشین اُٹھوا کر گڑوا دین یہان سختگان نے اسلم وغیرہ سے کہا کہ یہ یقین ہی کہ وہ لوگ شہر مین نہین ہین رات ہی کو نکل گئے ہونگے مگر اپنی تدبیر سے غافل نہ رہنا چاہیے یہ کہکر خاموش ہو رہا ادھر منادی نے جو یہ ندا کی تمام شہر مین ہلچل پڑ گئی ہر ایک خوف کرنے لگا کہ دیکھیے

اسکا انجام کیا ہوتا ہی آخر سر اسیمہ نے حکم دیا کہ تمام شہر مین گھر گھر تلاشی کی جائے اور سوار
جاکر بیرون شہر تلاش کرین اُسیوقت ہر گھر کی تلاشی ہونے لگی سوار براے تلاش روانہ ہوئے
انکو تو اس تکرار تلاش مین رہنے دیا جاتا ہی اور

اب حال ارژنگ بیان فرمائی کی جاتی ہی

کہ جب رہا ہوکر دوسرے دن وہان سے مع لشکر کے طرف خاور کے روانہ ہوا قطع منازل
و طے مراحل کرتا ہوا پندرہ دن کے عرصہ مین قریب خاور پہونچا ایک مقام عمدہ دیکھکر
قیام کیا جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ خاور یہان سے دو پہر کی راہ ہی ارژنگ نے گوجر کو
طلب کرکے کہا کہ اب وہ ہی تدبیر کرو جو کہ تمنے کہی تھی گوجر نے کہا بہت خوب اسیوقت
کل لشکر کو جمع کرکے وہ ہی تقریر اُس سے کہی اور قسم لے لی انھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ
یہ ہی تقریر بیان کرینگے جو کہ آپ نے بتائی ہی جب لشکر کی جانب سے ارژنگ و گوجر کو
اطمینان ہوگیا تب گوجر نے ارژنگ سے کہا کہ آپ کل دربار مین بیٹھکر بہانے یہ
حکم فرمائین کہ جو لشکر مین نے شہر خورشید نگار سے بسرکردگی تخمور براے فتح خانہ کعبہ
روانہ کیا تھا اُسنے خدا پرستون سے شکست کھائی تخمور قتل ہوا وہ شکست کھا کر جانب
خورشید نگار جاتا تھا راہ مین ایک جنگل مین آکر راہ بھول گیا مین نے جاکر اُسکو راہ پر
لگایا ادھر آنے کا حکم دیا گو کہ یہ اُسپر نہین ظاہر تھا کہ مین ہون کیونکہ مین نقاب افگندہ
گیا تھا یہ کرامت مجھ مین جب سے ہوئی ہی کہ جب سے مجکو میرے جد لقا و پدر زرہر دونے
اپنی خدائی کا مختار کیا اور میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اب تو خدا ہی ہم نے
تجکو اپنی جگہ خدا کیا اب تو اپنے کو سجدہ کرنے کا حکم دے اہل دربار اُسوقت سے میرا یہ
حال ہوا کہ مین تندرست بھی ہوگیا اور تمام دنیا کی حالت مجھپر ظاہر ہوگئی جو کچھ دنیا مین
گذریگا وہ مجھپر ظاہر ہوجائیگا مگر مین وہ حال کسی سے بیان نہ کرونگا جو مناسب ہوگا
اُسکی تدبیر کرونگا لہذا سب لوگ آج سے مجکو سجدہ کیا کرین اور اپنا خدا جانین معاذ اللہ
وہ کافر کہیگا کہ مین سب کا خدا ہون خداوند آپکی اس تقریر سے اہل لشکر کی اس تقریر کا
سب کو یقین ہوجائیگا اور آپکی خدائی چمک جائیگی اور یہ بھی حکم فرمائیے گا کہ چند سردار جاکر
اُس لشکر کو لے آئین اُسیوقت سے تو لوگ آپ کو سجدہ کرنے لگینگے یہ جو تقریر گوجر نے
کی ارژنگ نے سنکر کہا کہ مین بہت خوش ہوا واقعی یہ بہت عمدہ تدبیر ہی جو تمنے بیان
کی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر ارژنگ خاموش ہو رہا اُتنا دن تو اُس مقام پر بسر کیا
جب رات ہوگئی گوجر نے کیا کیا کہ ارژنگ کو بیہوشی دیکر بیہوش کیا اور پشتارہ باندھکر
اور اُسیوقت لیکر خاور کو روانہ ہوا جب قریب شہر پناہ پہونچا دیکھا کہ لشکر اُترا ہی
یہ لشکر ارژنگ کچھ تو شہر کے اندر ہی اور کچھ بیرون شہر اُترا ہوا ہی اسکو تو منظور
تھا کہ مین سب سے پوشیدہ خداوند کو لیکر شہر مین جاؤن یہان جو پہونچا تو لشکر کو اُترے
پایا دوسرے در شہر پناہ تھا وہان سے پشت پر شہر کی آیا وہان بھی پہرہ دیکھا فکر
کرنے لگا اور مقام جانے کا تلاش کرنے لگا پھرتے پھرتے ایک مقام پر پہونچا کہ جو مقام پر

ایک ناب دان تھا کہ اُس سے برسات کا پانی بہتا تھا اِسنے خیال کیا کہ سوائے اِس راہ کے اور کوئی راہ نہین ہی اور وہ اِسقدر وسیع تھا کہ ایک آدمی بخوبی چلا جائے اُسمین جالی لگی ہوئی تھی اُسنے جالی نکالی اور مع پیشتارہ اُسکے اندر داخل ہوا اور شہر مین آیا یہان اُسنے دیکھا کہ تمام شہر کی دوکانین بند ہین لوگ اپنے اپنے گھرون مین سو رہے ہین روند پھر رہی ہی یہ سب سے بچتا ہوا عمارت شاہی کی طرف آیا پشت قصر شاہی پر آکر کمند مار کر داخل قصر ہوا یہان بھی سب سو رہے تھے اسلم اپنے مقام پر تھا ویلم اپنے مقام پر چونکہ یہ قصر شاہی ہی ایک ایک قصر سب نے اپنے اپنے رہنے کو مقرر کر لیا تھا ایک قصر خالی تھا مگر خوب آراستہ تھا اِسنے ارژ رنگ کو لاکر اُس قصر مین پشتارے سے کھولکر ہوشیار کیا اور کہا کہ آپ یہان تشریف فرما ہون مین سختگان کو آپ کے آنے کی خبر کرتا ہون اُسکو لاتا ہون یہ کہکر طرف خوابگاہ سختگان کے چلا یہان ارژ رنگ تنہا بیٹھا ہوا ہی گوجر روشنی بھی کر گیا تھا یہ مسند پر بیٹھا ہی روبرو کشتی شراب کی اور رقاب کباب کی رکھی ہی یہ سب سامان گوجر نے مہیا کر دیا تھا قصر تو آراستہ تھا کیونکہ اسلم و ویلم وغیرہ نے جسقدر ایوان سلطانی تھے سب شیشہ آلات فرش وغیرہ سے آراستہ کرائے تھے ارژ رنگ یہان شراب خواری کر رہا ہی گوجر جب قریب خوابگاہ سختگان پہونچا دیکھا کہ سوار پہرے پر ٹہل رہا ہی یہ اُسکو دیکھکر آگے بڑھا اُسنے آواز دی کہ کون اِسنے کہا کہ مین ہون گوجر عیار خداوند اُسنے کہا کہ کہان جاتا ہی اِسوقت رات کو جواب دیا کہ وزیر صاحب کے پاس خداوند نے بھیجا ہی اُسنے کہا کہ خداوند تو علیل ہین اُنھون نے اِسوقت تجکو کیون بھیجا ہی گوجر نے کہا کہ کچھ پیغام دیا ہی گو کہ یہ ابھی اپنے کو خدا نہین کہلاتا ہی مگر اِسکا لقب خداوند ہو گیا ہی اُس سوار نے کہا کہ تو تو کہین گیا ہوا تھا یہان کہان سے آگیا گوجر نے کہا کہ مین تو کہین نہین گیا تھا خداوند کی خدمت مین تھا اِس سبب سے دربار مین نہین آتا تھا تو مجکو جانے دے کوئی مقام خوف نہین ہی سوار نے کہا کہ مین کیونکر جانے دون کیونکہ وزیر صاحب آرام کر رہے ہین یہ گفتگو جو قریب خوابگاہ ہوئی وہان سختگان کی سوتے سے آنکھ کھل گئی اُسنے اُس خواص سے کہا جو کہ بیٹھی ہوئی قریب پلنگ پہرہ دے رہی تھی کہ دیکھو یہ باہر سوار کس سے باتین کر رہا ہی منع کردو کہ آرام مین خلل آتا ہی وہ اُٹھکر دروازے پر آئی اور کہا کہ وزیر صاحب منع کرتے ہین یہ کیا ہی خیال نہین کہ مین آرام کرتا ہون اُس سوار نے کہا کہ مین کیا کرون ایک شخص وزیر صاحب کی بارگاہ مین آنے کا قصد کرتا تھا مین نے منع کیا اُسنے اُسکے جواب مین کہا کہ مین گوجر ہون وزیر صاحب پاس خداوند نے کچھ پیغام بھیجا ہی مین اُنکے پاس جاؤنگا مین نے کہا کہ وزیر صاحب آرام کرتے ہین اور یہ وقت شب ہی صبح کو اُنسے پیغام عرض کرنا وہ نہین مانتا ہی اُس سے مین تقریر کر رہا ہون خواص یہ سُنکے اُسکے پاس گئی جو سوار نے بیان کیا تھا اُس سے کہا سختگان نے جو نام گوجر و ارژ رنگ کا سُنا یا تو پلنگ پر لیٹا ہوا تھا یا اُٹھ بیٹھا اور فوراً اِسکو خیال آیا کہ گوجر معلوم ہوتا ہی ارژ رنگ کو رہا کرکے لے آیا اُسکی خبر کرنے آیا ہی اُس خواص سے کہا کہ تو جا کر سوار سے کہدے کہ وزیر اُس شخص کو بُلاتے ہین جو اپنے کو گوجر کہتا ہی آنے دو تم اُسکو نہ روکو ہم پہچان لینگے خواص نے آکر جو سختگان نے کہا تھا اُس سوار سے کہا سوار نے گوجر سے

کہا کہ جاؤ وزیر صاحب طلب کرتے ہین گوجر پردہ اُٹھا کر اندر آیا دیکھا کہ سختگان برابر پلنگ کے مسند پر بیٹھا ہی کنول روشن ہین اسنے قریب آکر سلام کیا سختگان نے جواب سلام دیکر اُسکو بغور دیکھا جب پہچان لیا کہ یہ اصلی گوجر ہی کہا کہ آؤ کیا پیغام لائے ہو گوجر قریب اُسکے جا بیٹھا اور آہستہ کہا کہ چلو تمکو خداوند نے یاد کیا ہی اُسنے کہا کہ خداوند کہان ہین گوجر نے کہا کہ فلان قصر مین تشریف فرما ہین اور کل حال بیان کیا اپنی عیاری کرنا اور رہا کر کے لانا اور لشکر کا شبخون مارنا بعد اُسکے وہان سے اِدھر کو آنا اور لشکر کا قریب شہر پہونچنا لشکر کو بیرون شہر کچھ فاصلے سے ٹھہرا کر اپنا خداوند کو لیکر اُس نابدان سے داخل شہر ہونا کمند مار کر قصر پر آنا ایک خالی قصر مین خداوند کو چھوڑ کر اِدھر کو آنا کہا یہ سُنکے سختگان بہت خوش ہوا اور اُسیوقت کپڑے پہنکر گوجر کے ہمراہ چلا کسی کو اپنے ہمراہ نہ لیا بلکہ سوار نے کہا کہ مین چلون کہا کچھ ضرورت نہین ہی مجکو خداوند نے طلب کیا ہی مین اُنکی خدمت مین جاتا ہون وہ سوار ٹھہر گیا راہ مین سختگان نے گوجر سے کہا کہ جبکہ خداوند کے ہمراہ لشکر تھا اور قریب شہر مع لشکر آئے تو پھر یون کیون داخل شہر ہوے پوشیدہ طور سے گوجر نے کہا کہ اِس مین کچھ مصلحت ہی وہ خود تم سے خداوند بیان کرینگے سختگان خاموش ہو رہا اُسکے تھوڑے عرصے کے بعد کہا کہ تمنے اسلم و ولیم کو بھی اترنگ کے آنے کی خبر کی گوجر نے کہا کہ مین نے بیان کیا کہ مین پہلے تمھارے پاس آیا اور پھر تم دریافت کرتے ہو کہ اسلم وغیرہ کو خبر کی اب جب تمکو خداوند کے پاس پہونچا دونگا تو اُنکو بھی خبر کرونگا سختگان نے کہا اگر اُنکو بھی ہمراہ لے لین کیون تمکو تکلیف کرنا پڑے گوجر نے کہا کہ اچھا تو یہ سُنکے گوجر و سختگان اسلم کی خوابگاہ کی طرف آئے یہان بھی پہرہ تھا اُسنے روکا سختگان نے کہا کہ مین ہون سختگان مجھے اُنسے کچھ کام ہی خبر کرادو اُس سوار نے کہا کہ یہ وقت شب ہی وہ آرام فرماتے ہین کیونکر اُنکو خبر کیجائے طبیعت بیچین ہوگی سختگان نے یہ سُنکے برہم ہو کر کہا کہ تمنے مجکو نہین پہچانا مین ہون وزیر اترنگ اُنسے از حد ضرورت ہی تم بیدار کرادو جب وہ خفا ہونگے تم ہمارا نام لے دینا اُسنے جو سُنا کہ وزیر ہین اور آواز بھی پہچانی پکار کر اُس خواص سے کہا کہ جو اندر پہرے پر تھی کہ حضور کو بیدار کرو وزیر صاحب تشریف لائے ہین اُس خواص نے اسلم کے پیر پر ہاتھ رکھا کہ اسلم نے کہا کہ کون اُسنے کہا مین ہون اسلم نے آنکھ کھولکے کہا کہ تو کون اندر آنکھ جو کھولی دیکھا کہ خواص ہی کہا کیون جگایا عرض کیا وزیر صاحب تشریف لائے ہین سختگان کا نام سُنتے ہی گھبرا گیا کہ نہ معلوم کیا آفت آئی ہی ابھی کل ہی تو اترنگ مع سرداران کے قید خانے سے چھوٹ گیا ہی آج کوئی نئی بلا نازل ہوئی ہی یہ کہکر اُٹھ بیٹھا کہ بُلا لو اُس خواص نے پکار کر کہا کہ وزیر صاحب کو اندر بھیجدو اُسنے کہا کہ تشریف لیجائیے اندر بُلاتے ہین سختگان مع گوجر کے اندر آیا دیکھا کہ اسلم بیٹھا ہوا ہی سختگان کو دیکھکر کہا کہ کیون خیر تو ہی اسوقت تمھارا آنا کیسا سختگان نے کہا گھبراؤ نہین خیر ہی یہ کہکر اُسکے پاس گیا اسلم نے گوجر کو بھی پہچانا کہا گوجر تم کب آئے گوجر نے اُسکو سلام کیا سختگان نے کہا کہ کپڑے پہنو میرے ہمراہ چلو اور کان مین آہستہ سے کہا کہ گوجر خداوند کو رہا کر کے لایا ہی چلو اپنے بھائی کو بھی ہمراہ لیکر خداوند کی خدمت مین یہ سُنکے اسلم اُسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا

اور کپڑے پہنکر ہمراہ گوجر و سختگان کے ویلیم کی خوابگاہ مین آیا یہان کسی نے نہ روکا کیونکہ
اسلم جو تھا سختگان و گوجر کو باہر کھڑا رکھا آپ جاکر ویلیم کو جگایا وہ جو اُٹھا اُسنے دیکھا کہ
بھائی ہی کہا کیون اسلم نے کہا ہوشیار ہو تو بیان کرون اُسنے کہا کہ مین ہوشیار ہون جلد
بیان کرو اُسنے آہستہ سے کہا کہ ارژنگ آگئے گوجر رہا کرکے لے آیا مین سو رہا تھا کہ مجکو
اِس سختگان نے جگایا وہ بھی تو باہر کھڑا ہی یہ سُنکے ویلیم اُٹھا اور کپڑے پہنکر بھائی کے
ہمراہ باہر آیا اب یہ چارون ارژنگ کی طرف چلے راہ مین سب حال گوجر نے ان
دونون سے بھی بیان کیا جب وہ یہ سب حال سُنکے خاموش ہوئے تو اسلم نے کہا گوجر
بڑا غضب ہوگیا بہرام کو بھی اُسنے چھڑا لیا مع سردارون کے کل رہا کرلے گیا اور جو لوگ کہ
پہرے پر تھے اُنکو قتل کرڈالا یہان یہ حال ہی ہمارے حکم سے گھر گھر تلاشی ہو رہی ہی سوارون
کو مین نے خبر کے واسطے روانہ کیا ہی کہ تلاش کرکے لے آئین یہ سُنکے سختگان نے کہا کہ خس کم جہان
پاک شعر بلبل برداشت آشیان را + گل گفت کہ خس کم و جہان پاک + خوب ہوا قصہ مٹا
ورنہ ہر روز کا خوف تھا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی آکر فساد برپا کرے اب یہ خوف بھی جاتا رہا
اب شوق سے خداوند حکومت کرین یہی باتین کرتے ہوئے سب اُس قصر مین پہونچے کہ
جہان ارژنگ کو گوجر چھوڑ گیا تھا یہان آکر سب نے دیکھا کہ ارژنگ بیٹھے ہوئے
شراب پی رہے ہین سب سے پہلے سختگان نے سلام کیا اور اُسکے قدمون کو بوسہ دیا
اُسکے بعد اسلم و ویلیم نے ارژنگ نے اپنے برابر جگہ مسند پر خالی کی ایک پہلو مین
اسلم ایک مین ویلیم اور برو سختگان بیٹھا اب ارژنگ نے کل اپنا واقعہ بیان کیا جو کچھ
کہ اُسپر گذرا تھا ابتدا سے اُسکے بعد یہان کی کیفیت دریافت کی سختگان نے یہان کا کل
حال بیان کیا ارژنگ یہ سُنکے بہت پریشان ہوا اور اُسکو اِسکا بڑا صدمہ ہوا کہ بہرام
رہا ہوگیا جسقدر اُسکو اپنے چھوٹنے کی خوشی ہوئی تھی اُسیقدر اُسکو بہرام کے چھوٹنے کا رنج
ہوا اسلم نے کہا کہ اب آپ یہ بیان کرین جبکہ آپکو آپکا لشکر مل گیا تو آپ یون کیون تشریف
لائے اِسکا کیا سبب ہی ارژنگ نے کہا کہ سنو اِسکا یہ سبب ہی کہ مین نے خیال کیا کہ میرے
وزیر نے یہ بیان کیا ہی کہ مین علیل ہون اگر مین مع لشکر آتا تو میرا وزیر جھوٹا خیال کیا جاتا
دوسرے یہ سبب تھا کہ مجکو اب یہ منظور ہوا ہی کہ اب مین اپنی خدائی ظاہر کرون تم لوگون سے
تو پوشیدہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہی اگر تم لوگون سے پوشیدہ کرونگا تو پھر کیونکر کام چلے گا
اصل امر یہ ہی کہ اب مین کل دربار مین آکر یہ تقریر بیان کرونگا اور اُس لشکر کو یون طلب
کرونگا اور وہ یہ تقریر بیان کریگا یہ کہکر ارژنگ نے دونون تقریرین جو کہ گوجر نے
ارژنگ و لشکر کو بتائین تھین اُنکے روبرو بیان کین یہ تقریرین سُنکے سب نے پسند کین
اور کہا کہ خوب تدبیر ہی ضرور اِس سے خدائی کو ترقی ہوگی ارژنگ نے کہا کہ جب یہان
میرا بند و بست کامل ہوگیا اور پورے طور سے قبضہ بھی ہوگیا اُسوقت یہان کسی کو اپنی
طرف سے حاکم کرکے طرف سماٹل کے لشکر کشی کرونگا اور اپنے باپ دادا کے ملکون پر
قبضہ کرونگا جو کہ خداپرستون کے قبضے مین ہین اور تمام دنیا مین ایک مذہب ارژنگ پرستی
قائم کرونگا تم دیکھنا کہ میری خدائی کو کسقدر رونق ہوتی ہی اُسی طور سے قبطول آراستہ کرونگا

سختگان

سختگان واسلم و ویلم نے کہا کہ یہ راے بہت خوب اور عمدہ ہی مگر دل مین کہا کہ انکی بھی
تباہی کے دن آئے کیونکہ اِنھون نے خداپرستون سے قصد مقابلہ کیا اور پہلے اُنھین کے ملکون
پر لشکرکشی کی پہلے یہ لازم تھا کہ اور مذہبون کو مٹا کر اور ملکون پر قبضہ کرکے لشکر کو فراہم کرکے
پھر خداپرستون سے مقابلے پر آمادہ ہوے ہوتے تو خوب تھا کیونکہ جب وہ بادشاہ کہ جنکے
ہمراہ ایک کروڑ کا لشکر تھا وہ نہ عہدہ برا ہوسکے اور لقا ایسا خدا کہ جسکے قبضے مین اٹھارہ ہزار
ملک تھے اور چونسٹھ لاکھ کے لشکر کی چھاؤنی اُسکے زیر قیطول تھی وہ توکچھ کر نہ سکا ہمیشہ اُنکے
ہاتھ سے بھاگتا پھرا اور کہین اُنھون نے پناہ نہ لینے دی اور جسنے پناہ دی وہ بھی اُسکے ساتھ
تباہ ہوا تو پھر انکی کیا اصل ہی چھ سات لاکھ کے لشکر سے مقابلہ کرنا جو کہ اُنکے روبرو کوئی اصل
نہین رکھتا ہی اُنکے ایک حملے مین درہم و برہم ہوجائے گا تاب مقاومت نہ لائے گا فرار
پر کمر باندھے گا اِسپر نہ ناز کرین کہ مین نے خاور کو فتح کرلیا اِسکا سبب یہ تھا کہ ابھی کسی
اہل اسلام کے بادشاہ کو اِسکی خبر نہین ہوئی تھی کہ خاور پر چڑھائی ہوئی ورنہ جان بچانا
دشوار ہوتا مدد پر مدد اور کمک پر کمک آتی برسون مقابلہ ہوتا سب فوج اِنکی کٹجاتی
مگر انکو فتح نہ نصیب ہوتی یہ اِنکا اقبال تھا اول توکسی کو خبر نہوئی نہ حاکم خاور کوئی زبردست
تھا نہ اُسکے پاس لشکر کثیر تھا بدین سبب اِنھون نے ظفر پائی ورنہ کیا ممکن تھا اب اِنکو خبط
ہوا ہی کہ مین خدائی کرون یہ خیال اِنکی بربادی کا باعث ہوگا ہمکو کیا ہماری بھی یہ حالت
ہی جب دیکھینگے اِنکے ادبار کا زمانہ قریب آیا ہم اپنی راہ لینگے اِنکے ساتھ اپنے کو برباد تو کرینگے
نہین یہ خیال کرکے باہم اشارون مین ایسی ایسی باتین ہوئین بھائی نے بھائی سے کہا کہ ذرا
دیکھنا اژدرنگ کے تیور یہ اب کہین نہ کہین جوتیان کھائینگے کیونکہ بہرام چھوٹ کر گیا ہی
اب وہ تمام ملکون کو نامے لکھے گا حاکم ہر ملک کے اُسکی کمک کرینگے وہ ترکستان سے
لشکرکشی کرکے اِدھر کو آئے گا یقین ہی کہ یہ اُسکے ہاتھ سے ذلیل ہون اُسنے اشارے مین
جواب دیا کہ واقعی اِنکو غرور ہوگیا ہی ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے کس طرح ملتے تھے یا اب یون
پیش آئے گو کہ ابھی ذلیل ہوچکے ہین خداپرستون کا عیار گرفتار کرکے لے گیا تھا اگر
گوجرنہ کوشش کرتا تو یہ دن نہ نصیب ہوتا قید مین پڑے پڑے مرجاتے خیال کرنے کی جگہ ہی اور مقام
غور ہی کہ اِسکا بھی اِنکو خیال نہین ہی کہ یہ ہم کیا کرتے ہین ابھی ایک لشکر اہل اسلام سے شکست
کھا کر اُسکا سردار بھی مارا گیا بھاگ کر آیا ہی اور پھر اُنھین سے قصد مقابلہ ہی یہ دونون بھائی
تو باہم یہ باتین اشارون مین کر رہے تھے اژدرنگ سختگان سے مخاطب تھا اور ہنس ہنسکر
اُس سے اپنی خدائی کے ذکر کر رہا تھا اور خیالی پلاؤ پکا رہا تھا کہ یکایک سحر ہوگئی جب
آثار سحر گردون پر ظاہر ہوے اژدرنگ نے کہا کہ اے اسلم و ویلم تم جا کر دربار کا بندوبست
کرو مین آتا ہون دربار کرونگا وہ دونون اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آئے درباری کپڑے پہنکر
اُس مقام پر آئے کہ جہان دربار کرتے تھے جو لوگ کہ ہر روز دربار مین آتے تھے وہ سبکے سب
موجود تھے دربار جمع تھا اسلم اپنے دنگل پر ویلم اپنے دنگل پر بیٹھا تھا اسلم نے چوبدار سے
کہا کہ جو سردار کہ دربار مین حاضر نہین ہین اُنکو ابھی جاکر خبر کرو کہ خداوند آج دربار کرینگے سب حاضر
دربار ہون یہ جو اسلم نے کہا چوبدار تو اُدھر روانہ ہوا یہان اسلم نے خوب دربار کو آراستہ کیا

اُدھر چوبدار نے سب سرداروں کو خبر پہونچائی اُسیوقت سب حاضر دربار ہوے دربار آراستہ ہوا جب دربار آراستہ ہوچکا تو ارتر نگ کو خبر کی وہ پوشاک نفیس پہنکر تاج سر پر رکھکر ایک نقاب مُنہ پر ڈالکر سختگان کو ہمراہ لیکر عقب مین گوجر دربار مین آیا کہ سب اہل دربار برائے تعظیم کھڑے ہوگئے تخت پر سے غاشیہ اُٹھایا گیا ارترنگ آکر تخت پر بیٹھا دربار کا نقارہ ہوا نوبت خانے جو کہ اُسکے لشکر کے ہمراہ تھے اُنھین خبر پہونچی کہ آج خداوند نے دربار کیا ہی نوبت بجاؤ اور توپ خانون مین حکم کیا کہ سلامی کی اکیس ضرب فیر کرو کیونکہ خداوند نے صحت پائی ہی اور دربار مین تشریف لائے ہین توپین فیر ہونے لگین نوبتین بجنے لگین یہان دربار مین نذرین گذرنے لگین جب صداے توپ اہل شہر نے سُنی سبکے سب گھبرائے کہ یہ کیا واقعہ ہی آج کیون توپین فیر ہوتی ہین یہ کیا سبب ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے اہل شہر نے جو نکلکر اپنے اپنے گھرون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج ارترنگ نے صحت پائی ہی اور دربار کیا ہی اُسکی سلامی کی توپین فیر ہو رہی ہین اِن سب کو اطمینان ہوا اور باہم کہا کہ اب دیکھیے کیا گل کھلتا ہی اور کیا زمانہ ہمکو دکھاتا ہی جب کوئی حکم ہملوگون کے نام جاری ہوگا اُسوقت دیکھا جائے گا یہ کہکر سب اپنے اپنے گھرون مین گئے یہان جب دربار مین نذرین گذر چکین اُسوقت ارترنگ نے سب اہل دربار کو جمع کرکے اور اپنی طرف متوجہ کرکے وہی تقریر فضول جو کہ اسکو گوجر نے بتائی تھی سب اہل دربار کے روبرو بیان کی اور کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آج سے آپ لوگ مجکو سجدہ کرین اور اپنا خدا جانین مین تم سب کا خدا ہون آج سے مذہب ارترنگ پرستی ہمنے رواج دیا جو کہ احکام زمرد پرستی ولقا پرستی مین تھے وہی سب اسمین بھی ہین کوئی اُنمین فرق نہین کیا گیا صرف نام کا فرق ہی باقی یہ مذہب اور وہ مشرب ایک ہی لو اب مین اپنے رُخ پر سے نقاب دور کرتا ہون سب سجدہ کرین یہ کہکر نقاب روے نحس پر سے دور کی اُن سگون نے اُس شغال کو سجدہ کیا اور اپنے کو لائق قعر جہنم بنایا اور دوزخ مین جانے کی خوب لیاقت پیدا کی گویا کہ امتحان کا فرمین اول نمبر پاس ہوے مالک سے تپاک کیا جب سب اُس کافر کو سجدہ کر چکے اُسوقت پھر نذرین گذرنے لگین پھر توپ خانے مین حکم کیا گیا پھر توپین فیر ہونے لگین نوبتین مبارکباد کی بجنے لگین تمام لشکر ارترنگ مین یہ خبر ہوگئی کہ آج سے کوئی تصویر لقا و زمرد ثانی کو سجدہ نہ کرے خدا اونکا ارترنگ ہی اُسکو سجدہ کرے یہ حکم جو لشکر مین ہوا وہ کافر بہت خوش ہوے کہ ہمکو پھر اسی قسم کا خدا یعنی جاگتی جوت کا خدا ملا اب سب کام ہمارے درست ہوگئے یہان لشکر مین تو یہ خوشیان ہو رہی ہین وہان دربار مین ارترنگ نے حکم دیا کہ ہماری تصویرین بناکر تمام لشکر کو تقسیم کیجائین اور یہ بھی تصویرین ہر مندر مین جہان اور تصویرین ہین رکھی جائین سب لوگ انھین کی بندگی کرین اور جو کوئی اُسکے خلاف کریگا اُسپر میرا غضب نازل ہوگا اور اہل دربار مجکو ہر روز سجدہ کیا کرین جبکہ مین دربار مین آیا کرون اور اہل لشکر اُسوقت سجدہ کیا کرین جبکہ مین سوار ہوکر کسی مقابلے کو جایا کرون ورنہ سال بھر کے بعد تو انکو ضرور سجدہ کرنا پڑے گا جبکہ مین جشن آجکی تاریخ سال بھر کے بعد کیا کرونگا اُسدن مین اپنے تمام لشکر کو اپنی صورت دکھایا کرونگا یہ کہکر حکم دیا کہ چند سردار جاکر میرے لشکر کو جو اُنمین جو اہل اسلام سے شکست کھاکر آیا ہی اور تم لوگون کو لازم ہی کہ اُسکی

آبرو کرو عزت کرو کیونکہ یہ مرتبہ کسی کا تم مین سے نہین ہی کہ جسکی خداوند لقا وخداوند زمرد نے
سفارش کی ہو الا اُس لشکر کی اور شہر مین یہ منادی ندا کرے کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خواہ
غریب خواہ امیر برنا و پیر ہم اُنسے کچھ سوال کرینگے اور جشن خدائی کا سامان کیا جاوے یہ حکم
دیکر کہا کہ یہ بھی خیال رہے کل ہم سوار ہوکر شہر کی سیر کرینگے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب
اپنے اپنے مقام کو گئے منادی نے ندا کی کہ کل کل اہل شہر حاضر ہون خداوند اُنسے کچھ سوال
کرینگے اُدھر یہ جو خبر اہل شہر نے سُنی باہم صلاح کرنے لگے کہ دیکھیے کیا سوال کرتا ہی جو رئیس شہر
اور بزرگ خاندان تھے گروہ گروہ اُنکے پاس جمع ہوکر آئے اور کہا کہ آپ لوگون نے بھی کچھ سُنا
کہ آج کیا حکم جاری ہوا ہی اور کیا منادی نے ندا کی ہی یقین ہی کہ آپ لوگون نے بھی سُنا
ہوگا کہ جو منادی نے ندا دی ہی لہذا اب آپ لوگون کی کیا صلاح ہی کیونکہ جو آپکی صلاح ہی وہ ہی
ہماری بھی صلاح ہی کس سبب سے اب کوئی نہ وزیر ہی نہ بادشاہ ہی کہ جسکے حکم کی ہم پابندی
کرین کیونکہ اب تو اس شہر پر کافرون کا قبضہ ہی ہم اُنکی تو اطاعت نہ کرینگے نہ اپنا مذہب قدیم
ترک کرینگے کہ ہم مسلمان سے کافر ہون یہ تو نہو گا ہم لوگ آبرو سے مرنا بہتر جانتے ہین ہم تو
اُس دن لڑکر مرجاتے اپنی جانین راہ خدا مین نثار کرتے مگر آپکے فرمانے سے مجبور ہو گئے اب جو آپ
فرمائین وہ کرین یہ تو ہمکو یقین ہی کہ جو وہ سوال کرے گا یقین ہی کہ بابت ترک مذہب کے ضرور وہ
سوال کرے گا اگر اطاعت کو کہے تو مضائقہ نہین ہی مگر یہ امر دشوار تر ہی ہم اسکو کبھی نہ قبول کرینگے
جب نہ قبول کرینگے تو ہمارے اور اُسکے فساد ہوگا اور وہ ہی انجام ہوگا کہ جسکا آپ لوگون کو
خوف تھا آپ لوگ اب کوئی تدبیر نکالین یہ جو تقریر اہل شہر نے اُن لوگون سے کی تو اُنھون
نے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ یہ تو ہمکو بھی یقین کلی ہی کہ وہ بابت ترک مذہب کے ضرور سوال
کرے گا اور یہ سُنا گیا ہی کہ آج اُسنے حکم دیا ہی کہ سب لوگ مجکو سجدہ کیا کرین اور مجکو بخدائی مانین
لہذا حسب الحکم اُسکے اُسکو کل اہل دربار نے سجدہ کیا اور یہ بھی حکم اُسکا کل لشکر کو ہوا ہی اور وہ
ہمسے بھی یہی سوال کرے گا جسوقت وہ ہمسے یہ سوال کرے گا ہم اُسکو یہ جواب دینگے کہ
ہملوگ اُسوقت آپکا مذہب اختیار کرینگے جب آپ کل اہل اسلام پر فتح حاصل کرینگے
اگر اطاعت کو فرمائین تو ہم لوگ حاضر ہین اس امر مین حجت و تکرار نہ کرینگے اگر منظور کر لیا تو
خیر تقیہ کر لینگے یہ تو ہمکو یقین ہی کہ کوئی نہ کوئی سردار یا حاکم شہر یہ خبر پاکر ضرور آئے گا اور
ہمارے سر پر سے یہ بلا دفع کرے گا تا آنے اُسکے ہم تقیہ مین بسر کرینگے اور فساد کرنے مین
بڑی خرابیان ہین اول تو کوئی بادشاہ نہین ہی کہ جسکے حکم سے ہم لڑین نہ کوئی اُس خاندان
سے باقی ہی کہ جسکو ہم اپنا بادشاہ کرین نہ ہمارے پاس سامان جنگ و جدال ہی نہ لشکر ہی
ایسی حالت مین لڑکر سوائے جان دینے کے اور کیا ہی گویا دیدہ و دانستہ اپنے کو قتل کرانا
ہی بالکل خلاف عقل ہی اگر آپ لوگ یہ خیال کرین کہ ہم مقابلہ کرکے شہر سے اِنکو نکالدین
تو کسکو بادشاہ کرینگے نہ تو ماہان شاہ ہین نہ بہرام جب تک بہرام شاہ یہان قید تھے
تو یہ خیال تھا کہ کسی نہ کسی تدبیر سے رہا کر لینگے وہ بھی امید جاتی رہی کیونکہ اُنکو بھی رہا
کرکے عیار لے گیا ہمکو خبر نہوئی سوائے اس تدبیر کے کوئی تدبیر نہین ہی جو کہ ہمنے بیان کی
اسی مین مفر ہی جانین بچینگی ورنہ بیکار جان دینے سے کیا حاصل آپ لوگ یہ کرین کہ سب

اہل شہر کو ایک مقام پر جمع کرین ہم اُنسے بھی یہی تقریر کرلین کیونکہ ایسا نہو کہ اُنکے خلاف ہوان سب نے کہا کہ اہل شہر کو جمع کرتے ہین یہ خرابی ہے اول تو مجمع ہوگا اور اُن لوگون کو بھی خبر ہوگی تو وہ بھی آکر شریک ہونگے اُسوقت یہ راے کیونکر بیان ہوگی لہذا ہم لوگ ہر ایک کے مکان پر جاکر یہ تقریر آپ لوگون کی بیان کر دینگے جبکہ ہمنے آپکو اپنا افسر قرار دیا اِس صورت سے جو آپ کرینگے وہ ہم سب منظور کر لینگے جو لوگ کہ اِسوقت یہان موجود ہین جو نہین ہین سب منظور کر لینگے اب ہملوگ رخصت ہوتے ہین کل صبح کو حاضر ہونگے یہ کہکر وہ لوگ اپنے اپنے گھرون کو چلے گئے اُدھر چند سردار جبکہ ارزنگ نے حکم دیا تھا کہ چند سردار جاکر میرے اُس لشکر کو لے آئین جو کہ اہل اسلام سے شکست کھاکر آیا ہی تو اُسیوقت روانہ ہوے تھے بیرون شہر گئے اُدھر سے وہ لشکر بھی کوچ کرکے آیا کہ راہ مین ملاقات ہوئی یہ سردار اُس لشکر کو لیکر داخل شہر ہوے اہل شہر کو جو معلوم ہوا کہ اور لشکر آیا ہی یہ لوگ بھی جمع ہوکر عمائد شہر کے پاس آئے اور کہا کہ ہمنے تمام اہل شہر کو آپکی راے سے آگاہ کیا انھون نے یہی جواب دیا کہ ابتو وہی لوگ ہمارے سر پرست ہین جو اُنکی راے وہ ہماری راے جو وہ کرینگے وہ ہمارے حق مین بہتر ہوگا اور سُنیئے ابھی ابھی اور لشکر آیا ہی سُنا جاتا ہی کہ یہ لشکر ارزنگ نے براے فتح خانہ کعبہ بسرکردگی تمھور روانہ کیا تھا راہ مین کوئی قلعہ اہل اسلام کا تھا اُس قلعہ پر مقابلہ ہوا اُس حاکم قلعہ نے فرنگستان کو عرضی لکھی تھی وہان سے کمک آئی آخر کو یہ لشکر اہل فرنگ سے شکست کھاکر بھاگا اِدھر کو آیا معلوم ہوتا ہی کہ کسی نے ارزنگ کو اِسکے آنیکی خبر دی جونکہ آج ارزنگ نے دربار کیا تو اپنے لوگون کے اعتقاد کے لیے ایک تقریر فضول جو کہ بالکل خلاف ہی بیان کی اور وہ تقریر اُن لوگون نے بیان کی جو کہ گوجر نے ارزنگ سے کہی تھی کہ آپ دربار مین بیان کرین اور ارزنگ نے بیان کی تھی جسکے بعد اہل دربار نے اُسکو سجدہ کیا تھا یہ سُنکے اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ بھی بالکل بے عقل ہین خیر ہمکو اِس سے کیا بقول شاعر ؎ ماراچہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت ✤ قاضی بشہر آمد و کوتوال بدر رفت ای بھائیون ہمکو کیا جو جیسا کرے گا وہ ویسا پائے گا تم لوگ کیون پریشان ہوتے ہو جو خداوند کریم کرے گا وہ ہوگا جو اُسکی مرضی جو زمانہ ہمپر آئے گا وہ گذر جائے گا بموجب ع بر سر اولاد آدم ہرچہ آید بگذرد یہ سُنکے وہ لوگ رخصت ہوکر چلے گئے اِدھر وہ لشکر اُترا اُدھر ملازمون نے ارزنگ کے سامان جشن کرنے کی تدبیر شروع کی یہان تک کے وہ رات اور اُتنا دن تمام ہوا ارزنگ نے دربار کیا سب حاضرین دربار آکر حاضر ہوے دربار جمع ہوا یہان صبح سے اہل شہر آآکر جمع ہونے لگے جب سب لوگ جمع ہوگئے اُسوقت ارزنگ کو خبر ہوئی کہ کل اہل شہر جمع ہین یہ سُنکے ارزنگ مع اہل دربار کے بیرون دربار آیا اور اُس مجمع کو دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے ابھی اپنے کچھ کسی سے کہا نہ تھا کہ وہ لشکر جو کہ بھاگ کر آیا تھا اور اِسکا استقبال کرکے سردار لائے تھے حاضر ہوا سب اہل شہر اُس لشکر کو دیکھکر ہٹ گئے وہ لشکر روبروے ارزنگ کے گیا اور یون عرض کرنے لگا کہ ای خداوند ہمنے آپکی وہ کرامت دیکھی کہ آج تک کسی خدا مین نہ پائی یہ سُنکے ارزنگ نے بآواز بلند کہا کہ ای اہل شہر سنو یہ لشکر جو کہ ابھی تمھارے سامنے آیا ہی کیا بیان کرتا ہی اہل شہر بھی یہ کلام سُنکے متوجہ ہوے سب خاموش ہوگئے اُس لشکر نے وہی تقریر جو کہ گوجر نے اُنکو تعلیم کی تھی سب لکم و کاست بیان کی یہ جو تقریر اُس لشکر نے

بیان کی سواے اسلم و ویلم دسختگان دگوجر کے سب کو یقین ہوگیا مگر اہل اسلام باہم اشارہ کرکے کہنے لگے کہ کیا اچھا فقرہ کیا ہی اپنا اعتقاد زیادہ کرنے کو معلوم ہوتا ہی کہ جب اِسکو ہس لشکر کے آنے کی خبر ہوئی تو اسنے عیار کے ذریعہ سے یہ تقریر اُنکو تعلیم کرادی تھی کہ جب تم آنا تو یہ تقریر بیان کرنا واہ واہ باہم یہ اشارے کرکے خاموش ہو رہے کہ آدھر اُس لشکر نے ازرنگ کو سجدہ کیا اُسکے سجدہ کرنے سے اُن لوگون نے بھی سجدہ کیا جو کہ ازرنگ کے ہمراہ تھے جب سب سجدہ کر چکے اُسوقت ازرنگ نے اُس لشکر سے کہا کہ اب تم لوگ جاؤ تمکو یہ خدمت سپرد کی گئی ہی کہ جب ہم سوار ہون ہماری سواری کے ہمراہ رہنا تم لوگ اب کسی جنگ پر نہ روانہ کیے جاؤگے تمھارا آج سے لقب لشکر خدا مقرر ہوا بمصداق ؎ بہ بین کرامت تبخانہ مرا ای شیخ + کہ چون خراب شود خانہ خدا گردد + وہ لشکر جب چلا گیا اُسوقت اہل شہر سے ازرنگ نے کہا کہ آپ لوگون نے میری کرامت سُنی بھلا یہ کرامت کس خدا مین ہی لہذا اب مین آپ لوگون سے یہ کہتا ہون کہ اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہین کہ یہ شہر آباد رہے تو آپ لوگ ہماری اطاعت کرین اور اپنا مذہب ترک کرین اور مذہب زمرد پرستی ولقا پرستی اور مجکو سجدہ کرنا اختیار کرین ورنہ اِسکے اگر خلاف کرینگے تو مین اِس ملک کو بالکل تاخت وتاراج کرڈالونگا اور ایک کو مین خداپرستون سے زندہ نہ رکھونگا کیونکہ اِنکے ہاتھ سے میرے باپ دادا نے بڑی بڑی تکلیفین پائی ہین اور وہ ہمیشہ اِنکے ہاتھون عاجز رہے آخر کو پریشان ہوکر اِس دنیا سے طرف بہشت کے تشریف لے گئے اب مین نے اُنکے انتقام پر کمر ہمت باندھی ہی اور یہ قصد ہی کہ جو جو لوگ کہ تم لوگون کے ہاتھ سے قتل ہوے ہین اُنکے خون کا عوض لون مجکو جہان جہان خداپرست ملینگے پہلے مین اُنکو مذہب کے ترک کرنے کی ترغیب دونگا اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو خیر ورنہ قتل کرونگا لون کہ مرغان ہوا و ماہیان دریا اُنکے حال پر رحم کھائین اور مجکو ذرا رحم نہ آئے خوب اُن ظلمون کا عوض لونگا اور جسقدر ممالک اہل اسلام کے قبضے مین ہین اُن سب پر اپنا قبضہ کرونگا اور اپنے دین کو رواج دونگا اتو مین یہان کے بندوبست کے بعد طرف سبائل کے جاؤنگا وہان اپنا قبضہ کرکے اور کارخانہ خدائی کو انجام دیکے اور ملکون کی جانب توجہ کرونگا سب ملک لیتا ہوا خانہ کعبہ پر لشکرکشی کرونگا وہان صاحبقران سے مقابلہ کرکے اُنکو قتل کرونگا اور خانہ کعبہ پر بھی اپنا قبضہ کرونگا اِن مین جو ملک اور جو خداپرست میرا دین قبول کرینگے اور مجکو سجدہ کرینگے وہ تو میری شمشیر سے نجات پائینگے ورنہ سب میری لقمۂ تیغ ہونگے مین پھر سے اپنی راے کے موافق اُن ملکون کو آباد کرونگا مین آپ لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے کہنے پر عمل کرین اور اپنی جانین اور اپنے ملک کو بچائین آپ یہ نہ خیال کرین کہ یہان پھر اہل اسلام کی حکومت ہوگی یہ خیال خام تصور ناتمام ہی گو کہ بہرام میری قید سے رہا ہوگیا ہی ابھی کچھ اُسکی زندگی باقی تھی اور مین نے خود غفلت کی ورنہ کیا مجال تھی جو وہ رہا ہوسکتا یہ ہی مین نے خیال کہ یہ جائیگا کہان جسوقت منظور ہوگا اسکو قید کرکے طلب کرلونگا بس اِسکو اسوقت جانے دو دیکھون کہ رہا ہوکر میرا کیا کرتا ہی ورنہ مین اُسکو یون قتل کرتا کہ اُسکے حال پر سب کو ترس آتا مگر مین نے اپنے کردار سے باز آتا کیونکہ مین اُسکو قبل بذریعہ نامے کے نصیحت کرچکا تھا اُسنے میری مرضی کے خلاف کیا اور میرا مقابلہ کیا اگر وہ میرے کہنے پر عمل کرتا تو مین اُسکو اِس ملک کا بادشاہ حسب معمول رہنے دیتا

مگر اُسکا تو خیال اور تھا اب وہ زمانہ گیا وہ وقت گیا وہ خدا جو قبل ہین تھے عیش پسند تھے جو کچھ ہوا اُنھون نے گوارا کیا اپنے عیش کے پیچھے اپنے بندون کو قتل کرایا اور خبر نہ لی مین ویسا خدا نہین ہون مجکو اپنی خدائی کی ترقی دینے کی فکر ہی بھلا پھر کیونکر وہ مجھ سے عہدہ برا ہوتا آخر جو انجام ہوا وہ ظاہر ہی اُسکے بعد جو حرکتین اُسنے کین وہ بھی مین نے گوارا کین میری اُسنے دونون کی علالت مین یہ ہوا کہ اُسکے عیار کو موقع ملگیا وہ فکر کرکے رہا کرکے لے گیا گو مجکو بزور خدائی کے اُسیوقت خبر ہوئی کہ عیار اُسکو لیے جاتا ہی مین نے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کی خیر اس قصے سے تو مطلب نہین جو جیسی کریگا وہ اپنی سزا اپنے کنار مین دیکھے گا اب میرا آپ لوگون سے سوال ہی کہ یہ جو مین نے بیان کیا اسپر عمل کرین اب مین نے اپنی تقریر کو ختم کیا جو آپ لوگون کو منظور ہو وہ بیان کرین کہ مین اُسکے موافق عمل کرون یہ کہکر اژدر زنگ خاموش ہوا اُسکی اس تقریر سے تمام اہل شہر مین ایک تہلکہ پڑگیا اور ایک شور عظیم و غوغا بلند ہوا اور سب کا یہ قصد ہوا کہ اسیوقت اپنی جانین راہ خدا مین نثار کرین اور اس مرتد و کافر کو اس سخت کلامی کی سزا دین مگر اُنکے اس قصد اور اس برہمی کو اُن عمائد شہر نے روکا اور کہا کہ یہ وقت برہمی کا نہین ہی خدا پر نظر رکھو اور اُسکے فضل سے امید رکھو اگر اُسکو منظور ہوگا تو کوئی نہ کوئی سبیل ایسی نکالے گا کہ ہم اس بلا سے نجات پائین بھائیو یہ تمکو بخوبی معلوم ہی کہ سرد لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہی یہ وقت گرمی و تیزی مزاج کا نہین ہی یہ ہمپر بخوبی ظاہر ہی کہ آپ لوگ اپنے مذہب پر قائم ہین اور آپکے قلوب ان کلامون کی برداشت نہین کرسکتے ہین کیونکہ ہر وقت یہ تیزی کام نہین آتی ہی بقول شیخ سعدی۔ شعر

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ٭ کہ جاہا سپر باید انداختن

٭ آپ لوگ صبر کرین ہم اسکی تدبیر کیے لیتے ہین جو صلاح کہ ہمنے کل کی تھی اور آپ لوگون کی خدمت مین عرض کی تھی اور آپنے منظور کیا تھا اور جو لوگ کہ اُسوقت تشریف نہین رکھتے تھے اُنکے پاس عرض کرا بھیجا تھا انحضرات نے بھی قبول فرمایا تھا اُسوقت تو ہماری راے قبول کی اسوقت کیا ہوا جو آپ لوگ اسقدر برہم ہوے آپ لوگ ہماری خاطر سے اپنے اس قصد کو موقوف رکھین اور ہمپر رحم کرین اگر ہمارے سے کچھ نہوگا اُسوقت آپکو اپنے فعل کا اختیار ہی کیونکہ اسوقت تو ہم بے دست و پا ہو رہے ہین ہماری وہ مثل ہی نہ زر بل نہ بانھ بل نہ تو ہمارے پاس لشکر ہی نہ خزانہ ہی نہ کوئی حاکم ہی کہ جسکے بھروسے پر ہم فساد کرین اور اس امر مین کئی قسم کے نفع ہین اول تو یہ کہ جانین بچتی ہین گو کچھ ہمکو اسکی پروا نہین ہی کہ جانین نہ جائین مگر قاعدہ یہ ہی کہ کوئی ذی عقل اپنی ہلاکت کا دیدہ و دانستہ خواستگار نہوگا جہان تک ممکن ہوگا اپنے کو ہلاکت سے بچائیگا دوسرے یہ کہ ہملوگ اسوقت شہر مین رہتے ہین اپنے مال و متاع پر قابض ہین اسکے تلف ہونے کا خیال ہی بھلا ہم کیون وہ امر کرین کہ جسکے بعد ہمکو سواے پشیمانی اور کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آوے اور جو کوئی سُنے ہمکو نادان خیال کرے بموجب مصرعہ۔ ع چہ را کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی تیسری وجہ یہان بیان کرنے کا موقع نہین ہی وہ پھر عرض کردی جائے گی وہ ان سب سے زیادہ قوی ہی یہ جو اُن لوگون نے اہل شہر سے کہا وہ غوغا کم ہوا سب خاموش ہوے اور ایک زبان ہوکر یہ کہا کہ آپ لوگون کو اختیار ہی جو آپکا جی چاہے وہ تدبیر فرمائیے ہم سبکے گلے آپکے دامنون سے بندھے ہین آپکے حکم سے ہم سرتابی نہین کرینگے مگر اسکا خیال رہے کہ

ہمارے شہر پر کوئی آنچ نہ آنے پائے نہ کوئی خلل ہمارے مذہب مین واقع ہو نہ کوئی فرق ہمارے
شہر کی عمارت مین ہو کیونکہ شاید یہ خیال کیا جائے کہ ہم مساجد کو منہدم کرا دین اگر ایسا ہوگا
اُسوقت ہمکو تاب نرہے گی یہ جو کچھ ہم منظور کرتے ہین صرف اس غرض سے کہ ہمارے شہر مین
کوئی خلل نہو ہمکو جانین تو پیاری ہین نہین صرف بقاے شہر کے لیے کیونکہ اسمین چند قبرین خاندان
صاحبقران کی ہین اگر یہ شہر برباد ہوگا تو اُسوقت اُن قبرون کا بھی نشان مٹ جائیگا اور ہمکو
اُنکے ورثہ سے بیکار کی ندامت ہوگی جب وہ یہ سوال کرینگے کہ تم کیسے ہمارے خیر خواہ تھے کہ ہمارے بزرگون کی
قبرون کے نشان کافرون نے مٹائے اور تم خاموش بیٹھے رہے تو ہم اُسوقت کیا جواب دینگے اُسوقت
کی شرمندگی سے ہم اسوقت کا مرجانا بہتر جانتے ہین اسمین ہماری نام آوری ہی جب ہم نہونگے اُسکے
بعد جو کچھ ہو ہمکو کیا خیر ہمسے یہ تو کوئی سوال نہ کریگا خدا وہ دن ہمکو ان آنکھون سے نہ دکھائے کہ ہم
شہر مین ہون اور ہمارے روبرو مساجد کھُدین یا نشان اُن بزرگون کی قبرون کے مٹائے جائین
جنھون نے راہ خدا مین اپنی عمرین بسر کین اور رواج دین اسلام مین اپنی جانین نثار کین اور
اُسیکی راہ مین شہید ہوے مرتبہ شہادت کا پایا اگر ایسا ہوگا تو پھر ہم کچھ خیال نہ کرینگے جو ہمارے کیے
ہوگا اُسنا کرینگے چاہے اُسوقت آپ ہمارے شریک ہون چاہے نہ اگر اُسوقت ہمارے چھوٹے
چھوٹے بچے بھی قتل ہونگے ہماری عورتین بھی قید کیجائینگی ہمارا مال واسباب بھی غارت ہوگا
مگر اپنے قصد سے نہ باز آئینگے جہان تک ممکن ہوگا ان کافرون سے اس شہر کو خالی کرا لینگے یا
اپنی جانین لڑکر اس مقام پر دیدینگے وہ مقام ہمارے خون سے رنگین ہوگا آئندہ آپکو اختیار ہی جو
ہمکو عرض کرنا تھا عرض کر دیا اب جو کچھ آپ کہینگے ہم اُسکو بدل وجان منظور کرینگے کوئی عذر نہ کرینگے مگر
آپ بھی ان باتون کا خیال کرکے ہر امر کو قبول کرینگے یہ شرطین اُنسے کرین ہم لوگ اُنکی اطاعت
کرتے ہین یہ سُنکے اُن امیرون نے جواب دیا کہ یہ سب شرطین کر لی جائینگی مگر بابت مذہب کے
یہ امر ہی کہ آپ لوگون کو تقیہ کرنا ہوگا ہمکو خود یہ منظور نہین ہی کہ یہ شہر برباد ہو یا جسوقت وہ کافر
ایسا ظلم صریح کرینگے کہ ہمارے مساجد کو کھُودین یا اُن قبرون کے نشان مٹائین جو کہ ہمارے آقا کی
ہین اور ہم خاموش بیٹھے رہین آپ لوگون سے پہلے ہم اپنی جانین اُنکی قبر پر نثار کرینگے کیا
ہمنے اُنکا نمک نہین کھایا ہی یہ سُنکے اُن سب اہل شہر نے کہا کہ بسم اللہ آپ جاکر گفتگو کرین ہمکو
آپکے کہنے پر اطمینان ہوگیا نصرٌ من اللہ فتح قریب یہ سُنکے وہ امیر اُس مجمع اہل شہر سے باہر آئے
اور روبرو اورنگزیب کے گئے اور اہل شہر کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ ہملوگ اپنی جانب سے اور آپ
حضرات کی طرف سے بادشاہ کی خدمت مین اُنکے سوال کا جواب عرض کرتے ہین آپ لوگون کو منظور
ہی یا نہین اُن سب نے کہا کہ ہمنے آپکو اپنا بزرگ اور سرپرست تصور کرکے اپنی طرف سے مختار کیا
کہ جو کچھ آپ کرینگے وہ ہم سب منظور کرینگے مگر سواے اُن شرطون کے جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین
عرض کر دی ہین یہ کلام اہل شہر کا سُنکے وہ لوگ اورنگزیب کی طرف متوجہ ہوے اور یہ کہا کہ اے
اورنگزیب شاہ ہماری طرف متوجہ ہوکر اپنے سوال کا جواب سماعت فرمایے کہ ہم لوگ کیا جواب
دیتے ہین سُنیے ہملوگ اس سے تو خوف کرتے نہین کہ اگر ہم آپکا مذہب نہ قبول کرینگے تو جانین برباد
ہونگی نہ اسکا خطر ہی کہ آبرو و مال تلف ہوگا ہماد گ جانین کچھ مال نہین خیال کرتے ہین جبکہ ہمکو
اس امر کا یقین ہوگیا ہی کہ جب تک قضا نہین آتی ہی تب تک کوئی کسی کو مار نہین سکتا ہی تو پھر ہم کیون

اسکا خوف کرین نہ ہم اس خوف سے یہان جمع ہوئے ہین کہ اگر نہ جائینگے تو عتاب نازل ہوگا بلکہ
اپنے شہر کی حفاظت کی غرض سے آئے ہین کہ یہ شہر برقرار رہے کیونکہ اس مین چند ایسے شخصون
کی قبرین ہین کہ جنکے ہم نمک پروردہ ہین اگر وہ مٹ گئین تو ہماری نمکخواری آنکے کس کام آئی بدین سبب
ہملوگ یہان آئے اور یہ تقریر طولانی جو اسوقت آپنے بیان کی تو یہ صرف بیکار ہی یہ تو اُن لوگون سے
واسطے ہی جو کہ اپنی جانین عزیز رکھتے ہین یہ جان فروشون کے واسطے نہین ہی بلکہ انکو یہ تقریر اور جرات
زیادہ لاتی ہی یہ خوف دلانا آپکا بیکار ہی کہ اگر میری اطاعت نہ کروگے تو تمھاری جانین و مال و زن
و اولاد سب تلف ہو جائینگی تو ہم لوگ اسکی پروا نہین رکھتے ہین بلکہ اسکو اپنا فخر خیال کرتے ہین
کہ ہملوگ بھی ایسے تھے کہ ہمارے نام بھی فرد شہدا مین مرقوم ہوئے ہم مرنے کے خوف سے آپکی اطاعت
نہین کرتے ہین بلکہ صرف حفاظت شہر کی وجہ سے لہذا ہملوگ چند شرطون سے اطاعت آپ کی قبول
کرینگے مگر یہ آپ ضرور خیال کرلین کہ ہمکو جانون کا خوف نہین ہی بس یہ امر خیال کرکے ہماری باتون کا
جواب دیجیے گا یہ کہکر کہا کہ اول شرط تو یہ ہی کہ آپ ہمارے مذہب سے کوئی علاقہ نرکھین نہ ہم
آپکے مذہب سے جبکہ آپکا یہ قصد ہی کہ ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرون اور انمین اپنا مذہب
رواج دون تو پھر آپکو جلدی اسقدر کیون ہی جب آپ سب ملکون پر ظفر حاصل کرلینگے اوسبب
مین آپکا دین رواج پائے گا تو جو ملک کہ آپکے قبضہ مین آچکے ہین انمین بھی وہی مذہب رواج
پائے گا جبکہ تمام دنیا مین ایک مذہب ہوگا تو وہ دو ایک ملک بچ سکتے ہین لہذا اسقدر امیدوار ہین
کہ ہمکو تا فتح خانۂ کعبہ کے جیسا کہ آپکا قصد ہی اس امر سے معاف فرمائین تاکہ ہملوگ بھی طعن سے
اپنے ہمچشمون کی محفوظ رہین اور اکثر ایسا ہوا ہی کہ صاحبقران نے اگر کسی ملک پر قبضہ کیا اسکے
اہل شہر نے جو عذر کیا اُسکو صاحبقران نے پورا کردیا تب اُنکو تکلیف اطاعت و ترک مذہب
دی یا جو کوئی شرط کی اُسکو حسب بجا لائے تب رخصت دی ترک مذہب پر اُن لوگون نے بھی کوئی
عذر نہین کیا بلا عذر اُنکے فرمانے کو قبول کیا ایسی صورت مین تو ترقی مذہب اسلام ہوتی گئی
کیونکہ اُنھون نے کبھی کسی پر ظلم نہین کیا کہ تم ترک مذہب کردیہ کیا ہو کہ کسی سے زبردستی
مذہب ترک کرایا ہو جبکہ اُنکو ہزارہا دلیلون سے اپنے مذہب کے حق ہونے کا ثبوت
دیا اور اُسکے مذہب کے باطل ہونے کا ثبوت دلیل سے ثابت کردیا کہ وہ بھی قائل ہوگیا
تب اُسکو اسکی تکلیف دی کہ تم مذہب اسلام قبول کرو لہذا ہمکو تو اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کیونکہ ہمکو
اس مذہب کی خوب خوب بزرگی اور مذہب اسلام کی خوب خوب برکت ظاہر ہی اگر کوئی
بھی ہمارے روبرو اپنے مذہب کی بزرگی ظاہر کرے گا ہمکو اُسکا یقین نہوگا اگر آپ کو یہ
منظور ہو کہ ہم تا فتح دیگر ممالک اسلام اسی مذہب مین رہین تو ہم لوگ اور شرطین بیان کرین
ورنہ جو آپکا جی چاہے ہمارے ساتھ سلوک کیجیے ہم دم نہ مارینگے اُسکی ذات پر تکیہ کرینگے
اور صبر کو کام مین لائینگے بقول شاعر شعر سر می پیچم ز شمشیر حبیب ۞ ہرچہ آید بر سر من یا نصیب ۞
پہلے آپ اسکا جواب ارشاد فرمالین تو ہم لوگ اور شرطین پیش کرین یہ کہکر وہ خاموش
ہو رہے جب یہ تقریر ارژنگ نے سُنی اُسکو پہلے تو اس امر پر غصہ آیا تھا کہ انھون نے
مجکو خداوند نہین کہا بلکہ ارژنگ شاہ کہا مگر خاموش ہو رہا کہ دیکھون یہ لوگ کیا بیان
کرتے ہین جب انھون نے یہ تقریر بیان کی تو اُسکو نہایت غصہ آیا اور غضبناک ہوکر اُن لوگون

کی جانب دیکھا اور کہا کہ آپ لوگ بہت گستاخ ہین خیر ٹھہر جائیے مین آپ کی اس بات کا
جواب دیتا ہون یہ کہکر سختگان کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیا اسکا جواب دیا جاے اسنے
دست بستہ عرض کیا کہ خداوند کو اختیار ہی بھلا مین کیا خداوند کو بتا سکتا ہون ارژنگ
نے کہا کہ مجکو تو اسوقت غصہ ہی تو ہی میری طرف سے اسکا انکو جواب دے یہ حکیم پاسکے
سختگان نے کہا کہ خداوند فرماتے ہین کہ یہ جو تم نے کہا کہ ہم موت سے نہین ڈرتے ہین
یہ تم سب اہل اسلام کے قول ہین یہ تو کوئی نئی بات نہین ہی کہ جسکا تمکو جواب دیا جاے
اور یہ بھی ہمپر بخوبی ثابت ہی کہ تم لوگ جان کے خوف سے یہان نہین آئے بلکہ جیسا کہ تم نے
اپنی تقریر مین بیان کیا کہ بغرض حفاظت شہر اسی سبب سے ہم بھی تم سے بابت ترک مذہب و
اطاعت کے کہتے ہین تا کہ تمھارا شہر تمھارے سبب سے برباد نہوا ور تمھاری جانین تلف
نہون تمنے جو طریقہ صاحبقران کا بیان کیا وہ طریقہ اُنکے ساتھ تھا ہمارے اُنکے زمین آسمان
کا فرق ہی وہ ہمارے دشمن ہین بھلا ہم دشمن کے طریقے پر کیونکر چل سکتے ہین ہان کوئی ہمارے
مذہب کا طریقہ بیان کرتے تو وہ ثبوت مین لیا جاتا غیر کے طریقے سے ہمکو کیا مطلب ہان
یہ طریقہ تو اُنکے روبرو دلیل ہوگا جو مذہب اسلام رکھتے ہین وہ لوگ اسپر عمل کرینگے
یا تم لوگ ہم تو نہین عمل کر سکتے ہین یہ جو تمنے کہا کہ فاتح ہونے اور ملکون کے ہم اس
امر سے معاف فرماے جائین تو یہ ہرگز نہوگا کیونکہ ہم کہان تک یہ کرینگے جو ملک فتح
کرین اُسکے اہل شہر کو اُسکے مذہب پر رہنے دین کیونکہ ہزارون ملک ہین اگر ہمنے ایک
ملک کے اہل شہر کو اُسکے مذہب پر رہنے دیا تو ہر ایک یہ ہی نظیر پیش کرے گا اگر ہمنے اسکے کہنے
پر نہ عمل کیا تو وہ یہ ہی کہینگے کہ فلان شہر کے باشندے اپنے مذہب قدیم پر ہین ہمکو آپ
کیون نہین رہنے دیتے ہین دوسرے لوگ یہ خیال کرینگے کہ شاید خداوند اُنسے دب گئے پھر
ایسی حالت مین جبکہ ذلت ہو تو خداوند کہتے ہین کہ مین کیونکر تم سب کو تمھارے مذہب پر رہنے
دون یہ تو کبھی نہوگا چاہیے تم اطاعت کرو چاہے نہ کرو اگر یون نہ کروگے او بزور شمشیر کروگے کیونکہ
تم لوگون کی خصلت ہی کہ پہلے یون ہی تقریر کرتے ہو جب کڑی پڑتی ہی تو آپ ہی عجز کرتے
ہو جیسے کہ بہرام نے پہلے ... کی اُسکا انجام کیا ہوا کہ نہ لشکر کام آیا نہ ملک آخر کو گرفتار ہوگیا
لشکر شکست کھا کر فرار ہوگیا آپ گرفتار رہا لشکر کرے کہ اُسکو اُسکا عیار رہا کرکے لے گیا ورنہ
اس خرابی سے جان جاتی کہ دیکھنے والون کو عبرت ہوتی سر اُٹھانے کا یہ ہی انجام ہی جو کہ اُسکو
پیش آیا بس تمھاری اُس تقریر کا یہ ہی جواب ہی کہ دیا گیا جب تک مذہب ارژنگ پرستی
نہ قبول کروگے اُسوقت تک تمھاری نہ کوئی شرط سُنی جائے گی نہ تمھاری جانین بچینگی اگر تمکو
حفاظت شہر منظور ہی تو مذہب ارژنگ پرستی قبول کرو ورنہ آمادۂ قضا ہو اور شہر کو اپنی
آنکھون سے تاراج دیکھو ابھی فوج کو حکم دیا جاتا ہی کہ وہ شہر کو غارت کرتی ہی اور تمکو قتل ہم بھی
دیکھین کہ تم لوگ کیونکر صبر کرتے ہو یہ جو تقریر سختگان نے کی اُن لوگون کو بہت غصہ آیا اور
برہم ہوکر کہا کہ او سگ ننگے تو یہ کیا کلام بیہودہ زبان پر جاری کرتا ہی تیرے باپ اور دادا
اور پردادا ہمیشہ ہم لوگون کی جوتیان کھایا کیے اور کیا کیا اُنکی گت عمرو اول و عمرو ثانی
نے نہین کی ہمیشہ پاپوش کاری کی آج تو ہمین مرنے سے خوف دلاتا ہی تیری اس تقریر کا انجام

جہا نہین ہی دیکھین تو تو کیسا بہادر ہی اور کیسا بختناک کی نسل سے ہی جو تو ہمسے بزور شمشیر مذہب
ترک کرالے ہزارون کی جانین جاتی رہین توبھی تو ہم یہان سے نہین ہٹتے ہین تو اپنے دل مین
کیا خیال کرتا ہی معلوم ہوا جسطور سے تیرے باپ دادا وغیرہ نطفہ حرام دربادکن سلطنت
کفار رہتے کہ انکے سبب سے بہت سے ملک اہل اسلام کے قبضے مین آسکے کیونکہ وہ جس ملک
مین بھاگ کر گئے انکے عقب مین اہل اسلام بھی پہونچے انھون نے اُس ملک کے بادشاہ کو
بہکا کر اہل اسلام سے مقابلہ کرا دیا آخر کو انجام یہ ہوا کہ یا تو وہ بادشاہ اگر کچھ عقل رکھتا تھا
تو مسلمان ہوا یا قتل ہوا یہ لقا خواہ کسی دوسرے کو لیکر وہان سے بھاگے اور ملک کے تباہ
کرنے کی فکر کی اسی طرح سے تو بھی ہی اگر تیری عقل پر ارژرنگ نے عمل کیا تو بہت خراب
ہوگا یہ خیال نہ کرے کہ مین نے خاور فتح کر لیا ابھی خاور فتح نہین ہوا ہی جب تک ہم
لوگون کے دم مین دم باقی ہی کوئی چین سے یہان حکومت نہین کر سکتا ہی سو اسے
اہل اسلام کے ایک خاور کے فتح ہونے سے یہ گمان کرنا کہ ہمنے کل ممالک اسلام پر
فتح پائی بالکل خلاف عقل ہی بلکہ یہ خیال کرنا چاہیے کہ ان لوگون سے اسطور سے برتاؤ
کرین کہ دوسرے ملک کی رعایا بھی یہ خیال کرے کہ جب انھون نے اُس ملک کی رعایا
سے یہ برتاؤ کیا تو ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی کرینگے اگر پہلے ہی ظلم پر کمر باندھینگے تو یہ اہل
اسلام ہین یاد رکھو چین نہ لینے دینگے ہمکو تو یقین ہی کہ کسی نہ کسی ملک پر وہ فاش ذلت ہوگی
کہ تمام عمر نہ بھولینگے ہم لوگ تو مجبور ہین جو چاہے ظلم وستم کر لو اب ہم وہ شرطین نہین بیان
کرینگے اب تم ہمارے صبر کو دیکھو یہ جو انھون نے برہم ہو کر کہا ارژرنگ نے خیال کیا کہ یہ تو
بڑا غضب ہوا تمام شہر بگڑا جاتا ہی بڑا کشت وخون ہوگا یا تو وہ مرتد پہلے بہت غضبناک تھا
اب یہ رنگ دیکھکر اسکا غصہ کم ہوا اور سختگان سے برہم ہو کر کہا کہ تو نے کیا تقریر کی جو یہ لوگ
آمادہ بفساد ہوے ارے کوتاہ عقل کوئی رعایا سے ایسی تقریر کرتا ہی یہ کہکر اُس سے کہا کہ
تو ہٹ مین خود تقریر کرونگا سختگان ہٹ گیا تب ارژرنگ نے اُن لوگون سے
کہا کہ آپ لوگ برہم نہون مجکو یہ منظور ہی کہ نہ فساد ہو نہ ملک تباہ ہو اور میرا مذہب رواج
پاوے یہ مجکو نہین منظور ہی کہ مین کسی ملک کی رعایا پر ظلم کرون یا بجبر اپنا مذہب قبول کراؤن
اور اپنی بندگی پر راضی کرون اگر مین رعایا پہ ظلم کرونگا تو حکومت کیونکر کرونگا لہذا اب
آپ اور شرائط بیان کرین ہم سب کا آپکو ایک مرتبہ جواب دینگے آپکی مرضی کے موافق ہم
آپ سے فساد کرنا نہین چاہتے ہین یون جو ارژرنگ نے کہا تو اُن لوگون نے دیکھا کہ
ارژرنگ صلح پر آمادہ ہی بس ارژرنگ سے کہا کہ ای بادشاہ ہماری ایک شرط کا تو یہ
جواب ملا کہ جس سے ہمین بالکل امید قطع ہو گئی اگر اور شرائط بیان کرتے تو نوبت بجنگ
پہونچتی اگر آپ اُن شرطون کو سننا چاہتے ہین تو سنئے آپ خود جواب دین اُس سگ بچہ کو
کہ جسکی نسل مین سگ سفید تھا نہ حکم دین ورنہ فساد ہوگا کیونکہ اسکی طینت مین فساد ہی
آپکے خاندان بھر کا قاعدہ تھا کہ وہ فساد کرا دیتے تھے اور آپ تماشا دیکھتے تھے
کیونکہ اسمین تو فائدہ ہی کہ ملک بملک سیر ہوتی تھی اور جس ملک مین گئے اُس بادشاہ
نے دعوت کی خوب پلاؤ قورمے کھانے مین آسکے یہ ہی اسکا بھی جی چاہتا ہی کہ میرے

بھی کھانے مین آئین تو یہ اِسکے لیے بجنبر ہی یہ جو اُن لوگون نے کہا جسقدر لوگ اُسوقت وہان تھے مع ارتر رنگ واسلم و ولیم کے سختگان کی طرف دیکھکر ہنسے اور ایک صدائے قہقہہ بلند ہوئی سختگان شرمندہ سا ہو کر رہ گیا اور خوب ذلیل ہوا ارتر رنگ نے اُن لوگون سے کہا کہ آپ اطمینان رکھیں مین خود جواب دونگا یہ سُنکے اُنھون نے کہا کہ ہماری دوسری شرط یہ ہی کہ ہم چاہتے ہین کہ جسقدر مساجد اور مدارس اِس شہر مین ہین اُنکی بابت کسی قسم کا حکم نہ فرمائین یعنی اُنکو حالت اصلی پر رہنے دین تاوقتیکہ آپ سب ممالک اسلام پر قبضہ نہ کرلین اُسوقت آپکو اُنکی بابت اختیار ہی اُسوقت ہمکو بھی عذر نہو گا اگر ایسی حالت مین آپ اُنپر دست انداز ہونگے تو ہمکو تاب نرہےگی نوبت فساد کی آئےگی آئندہ آپکو اختیار ہی پھر ہمسے کوئی شکایت نہ فرمائیے گا تیسری شرط یہ ہی کہ جو مقبرے اِس شہر مین ہین یا جو کہ عمارتین ہین اُنکے غارت کرنے کا حکم نہ فرمائین کیونکہ مقبرون مین اُن لوگون کی قبرین ہین جو کہ ہمارے آقا اور رشادہ تھے ہم یہ نہین چاہتے کہ ہماری زندگی مین اُنکی قبرون کے نشان مٹ جائین یا وہ عمارتین جو اُن لوگون نے اپنے رہنے کے واسطے بنوائین تھین وہ برباد ہون اِس حالت مین بھی فساد ہی اگر اُسپر کچھ آسیب یا ضرر پہونچا تو ہم سبکے گلے اُسی مقام پر کٹ جائینگے ہزارون کا خون ہوگا باقی تمام شہر پر آپکو اختیار ہی جہان چاہے عمارت بنوائیے کوئی ہمکو عذر نہوگا چوتھی شرط یہ ہی کہ ایک چوتھائی یعنی ربع آمدنی ملک ہمکو عنایت ہو کہ ہم اس روپیہ سے اِن سبکی مرمت کرتے رہین اور جو کام اور مصارف ہین اُنمین صرف کرین اُسکا ہم سے حساب نہ لیا جاوے پانچوین شرط یہ ہی کہ ہمارے شہر کے لوگون سے کوئی آپکا لشکری نہ بولے اور نہ کسی قسم کا اُسپر ظلم کرے نہ ہمارے شہر کے لوگ اُس سے بولینگے اگر کبھی ایسا ہو تو آپکا لشکری خواہ ہمارے شہر کا باشندہ بذریعہ عرضی کے آپکو اطلاع دے آپ اُسکو تحقیق کرکے سزا دین جسکی خطا ثابت ہو اُسوقت مین کسی کو جائے شکایت نہوگی یہ شرائط ہین جو کہ ہمنے آپکی خدمت مین عرض کیے یہ سُنکے سختگان نے جواب دیا کہ کیا خوب خداوند کا کوئی ملک پر قبضہ ہی نہین ہی جو ہی وہ اہل شہر کے قبضے مین ہی نہ مساجد منہدم ہون نہ مدارس نہ عمارت شہر پر قبضہ نہ قبرون پر اور اُسپر طرہ یہ کہ ربع آمدنی ملک بھی لین یہ اچھی شرطین ہین ہمکو تو کبھی نہین قبول ہی چاہے خداوند قبول کرین کیونکہ وہ دب گئے ہین رعایا ہوگئے تو اِسقدر چیزون پر قبضہ کرین اور ہم حاکم ہو کر بالکل بے دست و پا ہون لو اور سُنو جو آمدنی کہ ہم سے لینگے اُسکا حساب بھی نہ دینگے حاصل تو کرینگے ہمسے اور حساب نہ کرینگے دوسری یہ نئی شرط ہی کہ ہمارے شہر کے باشندے سے کوئی آپکا لشکری نہ بولے اِنکا باشندہ جو چاہے وہ کرے ہر طرح ہم محکوم ٹھہرے یہ حاکم نا صاحب ثالث تو یہ خداوند کو نہ منظور کرنے دینگے یہ سختگان نے اِس سبب سے کہا تا کہ ارتر رنگ کو خیال رہے اور وہ نہ قبول کرے اِسی وجہ سے قبل اُسکے جواب دینے کے اِسنے یہ کہا اِسکی رگ بادرنجبلائی نے اِسکو ھبر کہنے ویا یہ صورت ہی کہ اسکی زبان نہین رکتی نیش عقرب کے چلی جاتی ہی کیونکہ اِسکا قلب سیاہ ہی اہل اسلام کی طرف سے کینہ ہی وہ کیونکر نکلے وہ تو ہر وقت اِسکے قلب مین رہتا ہی کہ جسکے سبب سے اِسکا قلب مثل ہیزم خشک کے جلا کرتا ہی اِسکو بھی مثل اپنے باپ و دادا کے یہی فکر رہتی ہی کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ اہل اسلام کو زک پہونچے مگر اُنکا خدا اُنکی حفاظت

کرتا ہی بموجب مصرعہ۔ ع ۔ دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ÷ جب تک خدا نہین چاہتا ہی
تو کیا ہوتا ہی لاکھو دشمن سر پٹکے اور اپنا کینہ ظاہر کرے اور مثل عقرب کے نیش زنی کرے
نہین ہو سکتا ہی جب اسکا فضل شامل حال ہوتا ہی تو دشمن دوست ہوجاتا ہی بقول شاعر شعر
دوست جب تک ہی خدا کچھ نہین پروا مونس ÷ کیا کرے گا کوئی حاسد مرا دشمن ہنسکر
سخنگان نے جو یہ تقریر کی اترز نگ نے بچشم قہر اُسکی طرف دیکھا اور کہا کہ تجکو کیا ضرور ہی بولنا
جبکہ ہم خود موجود ہین تو کیون مثل لوگون کے دسہرے کے بیچ مین کودا پڑتا ہی مین نے تجھ سے کہا تھا
کہ اسکا مین کیا جواب دون جو تو دخل در معقولات دیے جاتا ہی وہ مثل ہوئی کہ کسی نے اسیوقت
کے واسطے اور تیری شان مین کہی تھی شعر شالیہ ؎ آنا جانا نہین کچھ خاک مگر کامل ہین ÷ پیسکے ہلدی
کی گرہ ہو گئے عطار دنین ÷ ہمنے جبکہ منع کردیا تو بولنا کیا ضرور ہی کیا ہمکو عقل نہین ہی کہ آپ ہمکو
سبق پڑھاتے ہین کیا یہ نہین تو نے سُنا شعر۔ امور مملکت خویش خسروان دانند ÷ گدا اے
گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ÷ آخر اور لوگ بھی تو یہان موجود ہین کوئی نہین بولا سوائے تیرے
معلوم ہو گیا کہ تیری آب وگل مین فساد ہی تیرے اِس کہنے سے ثابت ہو گیا کہ تو یہ چاہتا ہی کہ فساد ہو
میری حکومت مین خلل آئے جو ہمکو مناسب ہوگا وہ کرینگے تیری رائے پر کبھی عمل نہ کرینگے معلوم
ہو گیا کہ خداوندلقا و زمرد شاہ ثانی کی حکومت و خدائی جو برباد ہوئی اُسکی تباہی کے باعث تیرے
باپ اور دادا تھے کہ اُن دونون صاحبون نے اُنکی رائے پر کام کیا روز بد نصیب ہوا اب
تیرا بھی یہ ہی قصد ہی کہ مین بھی مثل اُنکے ایک ایک ملک مین پناہ گزین ہون اور تباہ و برباد
پھرون یہ لوگ سچ کہتے ہین یہ جو اترز نگ نے برہم ہو کر کہا اور یہ بھی کہا کہ پہلے تو میرے اور
خیال تھے مگر تیرے بولنے سے میرے خیال بدل گئے اب مین اِنکی سب شرطین منظور کرونگا تیری
رائے کے خلاف کرونگا دیکھون اُنمین میرے لیے کیا ضرر ہوتا ہی یہ جو تقریر سخنگان نے
سُنی اور اترز نگ کو برہم دیکھا دم بخود ہو گیا پھر کچھ دم نہ مارا ایسا دم بخود ہوا کہ گویا سانس
بھی نہ تھی ادھر اُن لوگون نے جو دیکھا کہ اترز نگ خود اُسپر برہم ہوا پہلے اُنکا قصد تھا کہ
اُسکو ڈانٹین مگر جب یہ دیکھا کہ اترز نگ خفا ہوا خاموش ہو رہے اترز نگ اُسپر خفا ہو کر
اِنکی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ مین نے آپکے شرائط سُنے مین اِنکو ضرور منظور کرونگا مگر ساتھ
دو شرطون کے یقین ہی کہ آپ بھی اُنکو منظور کرین اور اگر آپ منظور کرلین تو مین بہت خوش
ہون اور یہ فساد برطرف ہو جائے مین بھی چین سے حکومت کرون اور آپ بھی چین سے
شہر مین آباد رہین اُن لوگون نے کہا کہ آپ بیان فرمائین اگر ہمارا کوئی نقصان نہوگا تو
ہم ضرور بسر و چشم منظور کرینگے اترز نگ نے جواب دیا کہ سُنیے پہلی شرط یہ ہی کہ مین اِن
شرطون کا اُسوقت تک پابند ہون جب تک کہ تمام ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کرلیتا
ہون جب سب پر میرا قبضہ ہو جائے گا اُسوقت مین اِنکا پابند نہین اُسوقت جو میرا جی چاہے گا
مین کرونگا اُسوقت مین مین صاحب اختیار رہون پھر کوئی عذر آپ لوگون کی جانب سے
نہوا ور اگر ہوگا تو وہ لائق سماعت نہوگا اور نہ کوئی فساد ہوا دوسرا اِسکے ساتھ یہ بھی شرط ہی
کہ آپ لوگ کسی اہل اسلام کی مدد کے واسطے نہ جائین اور نہ کسی قسم کی کمک کرین اگر ایسا
آپ لوگ کرینگے تو پھر مین بھی اپنے عہد سے پھر جاؤنگا اور کوئی بات نہ سنونگا اور دوسری

شرط میری یہ ہی کہ آپ لوگ میرے طریقے کو قبول کرین اور مذہب ارترنگ پرستی اختیار کرین کیونکہ
بین سے کسقدر آپ لوگون کی خاطر کی یہ جو ارترنگ نے کہا ادہر اُن لوگون نے بھی خیال کیا کہ
سواے اس شرطکے کہ یہ ارترنگ نے نہین منظور کی کہ ہم مذہب اسلام مین نہین ارترنگ پرستی
اختیار کرین اور سب شرائط ہمارے قبول کریے جبکہ ہمارے مذہب مین یہ بات ہی کہ اگر
موقع ہو تو تقیہ کرلے جہان تک ممکن ہو اپنے مذہب کی حفاظت کرے ایسی صورت مین کیون
فساد کرین یہ تو یقین ہی کہ کہین نہ کہین کسی نہ کسی کے ہاتھ سے یہ ضرور قتل ہوگا اور جبکہ یہ
یہان سے اور طرف کو چلا جائے گا ہم پھر اپنا مذہب اعلان کرینگے جب تک یہ یہان ہی ہم
حالت تقیہ مین بسر کرین کوئی ہرج نہین ہی یہ خیال کرکے ارترنگ سے کہا کہ ہم بموجب آپکے
کہنے کے دونون شرطین آپکی بابین شرط منظور کرتے ہین کہ ایک تو ابھی ہم آپکو سجدہ نہ کرینگے
صرف آپکے مذہب کے طریقے پر عمل کرینگے دوسرے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب
کی تعلیم ہوگی آپ اپنے مذہب کی تعلیم کے واسطے اور مدارس تیار کرین ہم آپکو اسوقت سجدہ
کرینگے جبکہ آپ کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ کرلینگے اور سب لوگ آپکو بخدائی مانینگے اسوقت
ہم بھی آپکو سجدہ کرینگے اور اپنا خدا جانینگے اور اس مذہب کو باطل اور آپکی خدائی کو حق خیال
کرینگے اور کوئی عذر نہ کرینگے دوسرے یہ کہ یہ جو آپنے فرمایا کہ تم کسی اہل اسلام کی کمک نکرنا
یہ بھی ہمکو اس طور سے منظور ہی کہ جب کوئی اہل اسلام ادہر آئے گا اور ہم سے کمک کا خواستگار
ہوگا اسوقت ہم اسکو جواب دینگے اور اسکی کمک نہ کرینگے مگر جب وہ ہم سے پناہ کا خواستگار
ہوگا کہ ہمکو اپنے شہر مین پناہ دو تو ہم ضرور اسکو پناہ دینگے مگر اسکے شریک ہوکر مقابلہ نکرینگے
تیسرے یہ کہ اگر آپکی یہ کسی وقت خواہش ہوگی اور آپ ہمکو براے کمک طلب کرینگے تو ہم
اہل اسلام کے مقابلے مین آپکے شریک ہوکر انسے مقابلہ نہ کرینگے ہان اگر اور کوئی قوم سے
اور آپ سے مقابلہ ہوگا اسوقت مین ہم ضرور آپکی کمک اور مدد کرینگے اپنی قوم کے
مقابلے مین آپکی شرکت نہ کرینگے اور اگر آپ ہمکو کبھی اہل اسلام کے مقابلے کو روانہ فرمائینگے
تو ہم نہین جائینگے اسوقت آپ کچھ ملال کرینگے تو ہم اسکے متحمل نہ ہونگے اگر آپ کو بدین
شرائط ہمارے ہمراہ صلح کرنا منظور ہی تو بہتر ورنہ آپکو اختیار ہی ارترنگ نے دل مین کہا
اسوقت تو یہ شرائط منظور کرلو چونکہ یہ فساد تو ہر طرف ہو جسوقت کل ممالک پر قبضہ
ہو جائے گا اور ایک مذہب میرا ہوگا اسوقت یہ لوگ کیا کرینگے اور مجھے انکی مدد کی
کیون ضرورت ہونے لگی میرے پاس خود لشکر کثیر جمع ہو جائے گا ابھی بہت سے ملک
ایسے ہین جو کہ میرے باپ دادا کی پرستش کرتے ہین مین انکو کمک کے واسطے طلب کرونگا
انکو کیون طلب کرنے لگا مجھے کیا ایسی غرض ہی یہ خیال کرکے کہا کہ مین نے سب شرطین
یہ اور وہ جو کہ قبل مین آپ لوگون نے بیان کین تھین بخوشی خاطر منظور کین مگر مین یہ چاہتا
ہون کہ ایک عہدنامہ ہمارے آپکے درمیان مین تحریر ہو جاے اسکے پابند ہم بھی رہین
اور آپ بھی اُسپر میرے اور میرے اہل دربار و لشکر کے دستخط اور مہرین ہون اور آپکے
اور تمام اہل شہر کے دستخط ہون ایک میرے پاس رہے اور ایک آپ لوگون کے
پاس کہ اگر کوئی وقت یا موقع ملے تو اُسپر عمل کیا جاے اسکے خلاف نہو اُن لوگون نے کہا

کہ یہ رائے تو آپکی بہت عمدہ ہے اسیوقت کیونکہ کل اہل شہر جمع ہین یہ سُنکے ارترنگ نے دبیر کو بلا کر ایک
عہد نامہ درمیان اپنے اور اہل شہر کے تحریر کرایا اُسمین پہلے تو حمد و ثنا اُسکے بعد تعریف ارترنگ
اُسکے بعد اہل شہر کی طرف سے یہ شرائط تحریر تھے کہ ہم تا وقتیکہ ارترنگ تمام ملک اہل اسلام پر
قبضہ نہ کر لینگے اُسوقت تک ارترنگ کو سجدہ نہ کرینگے ہمارے مدارس مین ہمارے مذہب کی تعلیم ہوگی
ارترنگ اپنے مذہب کی تعلیم کے لیے اور مدارس تیار کرائین اور ہم اہل اسلام کی کمک ارترنگ
شاہ کے مقابلے مین نہ کرینگے نہ ارترنگ کی کمک اہل اسلام کے مقابلے مین کرینگے نہ کبھی ہم اہل
اسلام پر بموجب حکم ارترنگ لشکرکشی کرکے جائینگے ہان اگر کوئی اور قوم اہل اسلام سے
علاوہ ارترنگ پرستون کے مقابلے کو آئے گی تو ہم ارترنگ پرستون کی ضرور کمک
کرینگے اسی طور سے ارترنگ کے علاوہ اہل اسلام کی کمک کرینگے اگر اہل اسلام ہمارے شہر
مین آکر پناہ لینگے تو ہم ضرور پناہ دینگے مگر اُنکی اُس حالت مین بھی شرکت نہ کرینگے اور ہم
قواعد مذہب ارترنگ پرستی پر سوائے سجدہ کرنے کے عمل کرینگے اسکے بعد ارترنگ کی
طرف سے ان شرائط پر منظوری تحریر کی کہ ہمنے یہ سب شرطین منظور کین کہ نہ ہم مدارس و مساجد
شہر کو کھدوائینگے نہ عمارت شہر کو نہ کسی اہل اسلام کے معبدگاہ کو نہ کسی اہل اسلام کی قبر کے
نشان کو مٹائینگے اور ربع آمدنی شہر ان لوگون کو حسب خواہش اُنکے ہرسال دیا کرینگے تاکہ یہ
اس سبب عمارت کی درستی اور دیگر مصارف مین صرف کرین اُسکا حساب ہم نہ لینگے اور نہ کوئی ہمارا
لشکری اہل شہر پر ظلم کریگا اگر کوئی اہل شہر ایسی حالت مین اُسپر ظلم کریگا اگر ایسا ہو دونون ہمسے
فریاد کرین یا جو کوئی اُسوقت مین ہماری طرف سے یہان کا حاکم ہو اُس حاکم کو زیبا ہے کہ اُسکی
تحقیقات کرے اور جسکا ظلم اُسکے نزدیک ثابت ہو اُسکو سزا دے یہ عہد ہمارے اور اہل شہر
کے اُسوقت تک ہے جب تک ہم کل ممالک اہل اسلام پر قبضہ نہین کر لیتے ہین جبکہ ہم سب
ممالک پر قبضہ کر لینگے تو ہم اس عہدنامے پر نہین عمل کرینگے اور نہ ہم اسکے پابند ہونگے اور نہ
اہل شہر اُسوقت مین ہمارے خلاف کر سکتے ہین اُس حالت مین اُنکو ہمارے حکم کی پابندی
کرنا ہوگی موافق اس تحریر کے جب یہ عہدنامہ تیار ہو چکا پہلے اُسپر مہر ارترنگ کی گئی بعد اسکے اسلم
دعیلم و سختنگان کی بعد اسکے کل اہل دربار وافسران فوج و سرداران لشکر و اہل لشکر کے
دستخط ہوے یہان تک کہ اُسکے طلبہ و کاہ فروش تک بھی نہ باقی رہا اسکے بعد آن عمائد شہر کے دستخط ہوے
جو کہ [illegible] ہمرکاب تھے بعد اسکے کل اہل شہر کے دستخط ہوے کوئی نہین باقی رہا کہ اُسکے دستخط
نہوون ایک نقل اُس عہدنامے کی ارترنگ کے دفتر مین رہی اور ایک چوک مین چسپان
کی گئی اور اصل عہدنامہ آن عمائد شہر کو دیا گیا حکم ہوا کہ مجمع برخاست ہو آن عمائد شہر نے
اہل شہر کی جانب سے بہت بڑا شکریہ طولانی ادا کیا اور اہل شہر سے پکار کر کہا کہ اب تو کوئی عذر
اطاعت کرنے مین نہین ہے جو شرائط کہ بیان کیے گئے وہ سب بادشاہ نے قبول فرمائے
لہذا اب تمکو بھی لازم ہے کہ تم بھی اطاعت سے سرتابی نہ کرنا اور بموجب اپنے عہد کے
قائم رہنا پیمان شکنی نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی سب اہل شہر نے ایک زبان ہوکر کہا کہ ہم
اُسوقت تک اس عہدنامے پر عمل کرینگے جسوقت تک بادشاہ کی جانب سے کوئی امر اس
عہدنامے کے خلاف نہوگا اگر وہ پیمان شکنی کرینگے تو ہم بھی ضرور کرینگے عمائد شہر نے یہ سنکے

کہا کہ یہ کہنا تمھارا درست ہی کہین بادشاہ بھی پیمان شکن ہوتے ہین جو یہ تم کہتے ہو اُنھون نے
کہا کہ یہ تو ہم بخوبی جانتے ہین کہ بادشاہ عہد شکن نہین ہوتے مگر احتیاطاً ہمنے یہ کہا اور
دوسرے یہ خیال ہوا کہ اِس سلطنت مین ایک ایسا شخص ہی کہ جسکو اہل اسلام کے نام
سے عداوت قلبی ہی اُسکے خاندان سے یہ دشمنی چلی آتی ہی یقین ہی کہ وہ ضرور بادشاہ کو
ترغیب عہد شکنی کی دیگا یہ اُسکے خیال سے کہا گیا یہ تقریر سُنکے عمائد شہر نے کہا کہ تم سے یہ
کہا جاتا ہی کہ تم لوگ اِس امر سے اطمینان کلی رکھو کہ تمھاری نسبت کوئی بات اُسکی بادشاہ
نہ سُنیگا اور اگر سُنیگا بھی تو اُسپر اُسوقت عمل کریگا جبکہ تحقیق ہو جائیگی لے جاؤ اپنے اپنے
گھرون مین چین سے بسر کرو یہ سُنکے وہ مجمع درہم و برہم ہوا سب خوشی خوشی اپنے اپنے
گھرون کو گئے وہ عمائد شہر بھی ارترنگ سے رخصت ہوکر اُسکو سلام کرکے اپنے گھرون کی
جانب روانہ ہوئے راہ مین اہل شہر اُنکے انتظار مین کھڑے تھے جب وہ لوگ پہونچے تو پہلے
اُنکا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپنے خوب تقریر کی اور خوب شرطین کین یہ بہت عمدہ ہوا
کہ عہد نامہ تحریر ہوگیا اب آپ بابت تبدیل مذہب کے کیا فرماتے ہین کیونکہ آپ اقرار کر آئے
ہین کہ ہم سوائے سجدہ کرنے کے اور کل قواعد پر آپکے عمل کرینگے اُنھون نے کہا کہ یہ طریقہ مین نے
اپنے دل مین خیال کرلیا تھا کہ تقیہ کرلینگے لہذا تم لوگ تقیہ کرلو ظاہر مین اُنکے قواعد ادا کرو باطن
مین پوشیدہ اپنے گھرون مین اپنے طریقے ادا کرو اور اُسکے اوپر نظر رکھو کہ وہ کوئی نہ کوئی سبیل
اِس بلا کے دفع ہونے کی ضرور نکالیگا وہ تمکو کوئی بار نہین ڈالیگا یہ بھی جتنے دنون
کی گردش ہی گذر جائیگی اُسکا شکر کرو اِسوقت فساد کرنے مین بڑی خرابیان تھین ایسے
ایسے خیال کرکے ہمنے یہ سب شرطین کین خدا نے فضل کیا کہ سب ہمارے حسب دلخواہ پوری
ہوئین اب تم لوگ جاؤ اپنے کاروبار مین مصروف ہو دوکانین کھولو دروازے شہر
کے مکانون کے کُھلین آج پندرہ بیس دن سے بازار مین بند ہین کل کاروبار موقوف ہین
اور سب اپنے اپنے گھرون مین بیٹھے ہین کیسے کیسے نقصان ہوئے ہین یہ سُنکے سب اہل شہر اپنے
گھرون کی طرف روانہ ہوئے جاکر سب نے دروازے کھولے دوکانین کھلین چوک
آراستہ ہوا یہان تو شہر مین گہما گہمی ہوگئی اہل شہر خوش خوش پھرنے لگے یہان تو یہ نہد و بست
ہی سب خوش ہین اُدھر ارترنگ جو دربار مین گیا اسلم و ولیم نے کہا کہ ای خداوند آپنے
جو اہل شہر کی یہ سب شرطین قبول کین اور عہد نامہ تحریر کردیا اِسکا کیا سبب ہی ارترنگ
نے کہا کہ اِسکا یہ سبب تھا کہ مین نے دیکھا کہ فساد عظیم برپا ہوتا ہی اور کشت و خون ہوگا
لہذا اِسوقت اِنکے کہنے پر عمل کردن کیونکہ یہ تو یقین واثق ہی کہ اب مین کل خدا پرستون کے
ملک پر قبضہ پاؤنگا پھر کیا ضرور ہی کہ ایک ملک پر جو کہ ابھی پہلے پہل فتح کیا ہی اُسپر ظلم
کردن کہ اور ملکون کے باشندون کو خیال ہوا اور وہ خوف کرین ابھی تو ہمکو اِنکے ساتھ رعایت
کرنا چاہیے تاکہ اور لوگون کو خیال ہو کہ ارترنگ بڑا بادشاہ رحم دل اور عادل ہی اور دوسرے
جبکہ مین خدائی کا دعوی کرتا ہون تو مجکو لازم ہی کہ مین سب پر رحم کردن اور جو لوگ
مجھسے جس قسم کی خواہش کرین اُسکو برلاؤن یہ سُنکے وہ سب لوگ خاموش ہو رہے
اُسکے بعد ارترنگ نے حکم دیا کہ آج سہ پہر کو ہم سوار ہونگے شہر کی سیر کرینگے سامان

سواری موجود رہے یہ حکم دیکر دربار برخاست کیا سب اپنے اپنے مقام پر گئے وہ دن اسقدر
گذرا بوقت سحر بہر در دولت پر سامان سواری آکر موجود ہوا وہ بھی چالیس ہزار کا لشکر جسکی
بابت اژدر نگ نے حکم دیا تھا کہ تم ہماری سواری کے ہمراہ رہنا اور کوئی کام تم سے
نہین لیا جائیگا وہ لشکر بھی آکر موجود ہوا اژدر نگ کو خبر کی کہ سوار ہوجیے سب سامان موجود
ہی ادھر شہر مین بھی خبر ہوگئی کہ آج اژدر نگ اسوقت سوار ہوکر شہر کی سیر کریگا سبھون نے
خوب خوب اپنی دوکانون کو آراستہ کیا بڑا سامان کیا یہان اژدر نگ سوار ہوا خواصی مین
سنجگان برابر تخت کے مرکبون پر اسلحہ و علم زنگار زرگار لیے دست بدست وافسران لشکر ڈنکا
ہوتا ہوا ناقوس بجتے ہوئے اہل لشکر یا اژدر نگ کی صدا لگاتے ہوئے نقیب نقابت کرتے ہوئے
سواری چلی ہر مقام کی سیر دیکھتا ہوا اسکو دریافت کرتا ہوا چلا جاتا ہی دیکھا کہ شہر مین لاکھون
مدرسے ہین مسجدین ہین انمین لوگ ملازم ہین بہت خوب بند وبست ہی شہر بہت آباد ہی رعایا
دلشاد ہی عمارت شہر سب سنگین ہی چوک بہت خوب بنا ہوا ہی دکانین قرینے سے ہین کمرون پر
طوائفین بناؤ کیے ہوئے بیٹھی ہین کہین گانا ہو رہا ہی کوئی برآمدے پر کرسی بچھائے بیٹھی ہی سواری
کی جو آمد سنی سب دوکاندار وطوائفین براے تعظیم کھڑی ہوگئین اژدر نگ چوک کی یہ نمایش
اور وسعت اور صفائی وآبادی دیکھکر سنجگان سے کہنے لگا ہم تو جانتے تھے کہ خاور کوئی چھوٹا سا
شہر ہوگا مگر یہ شہر تو بہت وسیع اور نہایت آباد ہی یہ یونہی سیر کرتا ہوا چلا جاتا ہی کہ اسکی سواری
چوک سے نکلکر ایک مقام پر پہونچی اژدر نگ نے دیکھا کہ ایک باغ کی چار دیواری نظر
آتی ہی اپنے اُس جانب چلنے کا حکم دیا سواری جب اسکے قریب پہونچی دیکھا کہ اسکی دیوارین
چاندی وسونے کی خشتون سے بنی ہین یعنی ایک خشت طلائی اور ایک نقرئی ہی اور پھاٹک
اسکا طلائی مرصع کار جواہر کی ہوئی ہی اندر اُس چار دیواری کے اشجار میوہ دار لگے
ہوئے ہین اور نگاہون کے بھی درخت معلوم ہوتے ہین کہ اندر سے جب ہوا آتی ہی دماغ جان
معطر ہو جاتا ہی اور وسط مین اُسکی ایک گنبد طلائی بنا ہوا ہی اُسپر تمام جواہر نصب ہی اُس گنبد
پر جو آفتاب پڑتا ہی تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ دوسرا آفتاب اور زمین پر نکلا ہی پھاٹک پر اُس
باغ کے ہزارون دربان وحاجب سیاہ کپڑے پہنے ہوئے گولی دار پگڑیان سرون پر دیے
ہوئے ہین سیکڑون سوار اُسکے گرد پہرہ دے رہے ہین وہان کے یہ سامان اور یہ شوکت دیکھ
اژدر نگ نے کہا کہ یہ کون مقام ہی اسکی سیر کرنا اور اسکے اندر چلکر اسکا دیکھنا ضرور ولازم ہی
یہ کہکر تخت پر سے اُترا لشکر کو اُسی مقام پر ٹھہرنے کا حکم فرمایا آپ مع چند سردارون اور اسلحہ وعلم
سنجگان کے طرف اُسکے چلا دربانون نے جو دیکھا کہ اژدر نگ آتا ہی پھاٹک کھولدیا کیونکہ
حکم ہی کہ جو کوئی آئے اور اندر جانے کا قصد کرے تو اسکو منع نہ کرنا دوسرے چونکہ اب یہ
یہان کا بادشاہ ہی اور اب کوئی اِس سے خوف نہین ہی کیونکہ عہد ہو چکا ہی اِس سبب انھون
نے پھاٹک کھولدیا اور سب براے تعظیم کھڑے ہوگئے اسکو سلام کیا وہ سب کا سلام
لیتا ہوا اندر داخل ہوا کیا دیکھتا ہی کہ باغ ہی یا نمونہ بہشت ہی نہایت کیسی کیسی چمن بندی کی ہوئی ہی
ہر قسم کے درخت لگے ہوئے ہین ڈالیان زمین کے بوسے لے رہی ہین اسقدر میوہ انمین لگا ہی
ایک جانب اشجار گلون کے لگے ہین پھول کھلے ہوئے ہین تمام باغ مہکا ہوا ہی قفس طائران

خوش الحان کے آویزان ہین بلبلین بول رہی ہین طاؤس رقص کر رہے ہین قمریان کی کوکو
دل کو بھلی معلوم ہوتی ہر روش پٹری پر سرخی کٹی ہوئی ہی یہ آگے بڑھا دیکھا کہ ایک نہر آب مصفا
سے بھری ہوئی ہی اسمین فوارے لگے ہوے ہین اُنسے پانی مثل ساون کی بوندیون کے نہرین اور
گرد نہر کے گر رہا ہی مچھلیان لعل سبز نہر مین پڑی ہین لب گردان نہر کی بلور صاف کی ہر مالی سونے
کے دستے کی کھرپیان لیے ہوے چمن بندی کر رہے ہین یہ زینت باغ دیکھکر اُسکے ہوش جاتے رہے
بے اختیار یہ شعر زبان پر جاری ہوا شعر اگر فردوس بر روے زمین ست ٭ ہمین ست و ہمین ست
و ہمین ست ٭ یہ شعر پڑھتا ہوا اپنے ہمراہیون سمیت باغ کی تعریف کرتا ہوا آگے روانہ ہوا مین
کہان تک باغ کی تعریف کرون کسی اور مقام پر ہوگی تو اسقدر کافی ہی کیونکہ اگر تعریف باغ کرونگا
تو ایک جز اُسکی تعریف مین سیاہ ہوگا مطلب رہ جائے گا طول بیجا ہوگا ناظرین کو ناگوار ہوگا
اس سبب سے اسقدر تعریف پر کفایت کرکے چند اشعار لکھ دیے ٭ اشعار

پھولون سے چمن چمن ہی تزئین
پھولون کی ہنسی نئی اداکی
کچھ ابر تو کچھ شعاع خورشید
بلبل کسی گل پہ گرم فریاد
طاؤس کا رقص اک تماشا

کلیون کا وہ مسکراکے کھلنا
خود جان ہوا ہوئی ہوا کی
پھولون پہ وہ قطرہ ہاے شبنم
قمری بھی اسمین فداے شمشاد

دیکھا کہ ہر طرف باغ رنگین
پتون کا دلون کی طرح ہلنا
آئینہ بہار فیض جاوید
یاقوت پہ موتیون کا عالم
انداز خرام کبک زیبا

جب یہ آگے روانہ ہوا قریب اُس گنبد کے پہونچا دیکھا اِسنے
گرد اُس گنبد کے چبوترہ بلور کا بنا ہوا ہی اُسپر چارون طرف کٹہرا یاقوت کا ہی اور گرد مین
گنبد کے سہ دریان ہین اُنمین کچھ لوگ عمامے باندھے ہوے بڑی بڑی ڈاڑھیان مگر سفید عبائین
جسم مین پہنے بیٹھے ہین اُن سب نے جو انزرنگ کو دیکھا کھڑے ہو گئے سلام کیا مگر بکراہت
اور اُس چبوترے کے گرد سیڑھیان بنی ہوئی ہین انزرنگ اُسکے ذریعے سے چبوترے پر
آیا دیکھا کہ اُس گنبد کے چارون طرف دروازے ہین اِسنے گنبد کے گرد براے سیر
گردش کی گویا یہ اُسکے صدقے ہوا جب اِسنے اُس گنبد کے چارون طرف پھرکر سب دیکھ لیا ہر
مقام پر در گنبد کے کارچوبی پردے مخمل سُرخ کے آویزان تھے ہر دروازے کے
پٹ طلائی اُنمین کیلین یاقوت کی لگی تھین انزرنگ نے ایک پردہ جو اُٹھاکر دیکھا تو اُس
دروازے کو کشادہ پایا یہ مع اپنے ہمراہیون کے اُسکے اندر گیا گنبد کو اندر سے بہت وسیع
پایا چارون طرف سہ دریان بنی ہوئی گنبد مین فرش مخمل سُرخ کا بچھا ہوا شیشہ آلات
لگا ہوا مرقعے کیسے کیسے نادرکار لگے ہوے قد آدم آئینے اُنکے چوکھٹے طلائی اُنپر جواہر سے
بیل بوٹے بنے ہوے تمام درون پر جواہر کی پچیکاری کی ہوئی سقف گنبد پر کیسی کیسی
نادر گلکاری گنبد کو دیکھکر اسکی آنکھین کھل گئین یہ اندر آگے بڑھا دیکھا کہ وسط گنبد مین
ایک کٹہرہ استادہ ہی اُسکی چوبین الماس کی کٹہرہ مخمل سُرخ کا اُسپر کام زردوزی بنا ہی
اُس مین جھالر موتیون کی لگی ہوئی ہی اُسکے بیچ ایک قبر ہی کہ اُسکے گرد [illegible] یاقوت کا ہی
اُس قبر پر بھی چادر کارچوبی پڑی ہی سرہانے تلوار کہ جسکا قبضہ الماس نگار ہو سرہانے قبر کے
رکھی ہوئی ہی رحل پر صحیفہ ابراہیمی رکھا ہی عود سوز اگر سوز طلائی رکھے ہوے ہین اُنمین
عود و عنبر سلگ رہا ہی لخلخے کے ظروف روشن ہین خوشبو سے تمام گنبد بسا ہوا ہی [illegible]

بیٹھے ہوئے صحیفۂ ابراہیمی پڑھ رہے ہیں اور بہت سے مجاور و خدمتگار ایستادہ ہیں یہ سامان دیکھکر ارژ رنگ کے ہوش جاتے رہے سختگان کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ دریافت کرو یہ کونسا مقام ہی اسکو کیا کہتے ہین کیونکہ یہ کوئی بہت بڑے متبرک و بزرگ کا مقام معلوم ہوتا ہی دوسرے اسنے یہ سامان کبھی آنکھ سے نہ دیکھا تھا خواب مین بھی اسکو نظر نہ آیا تھا بدین سبب اسکو حیرت ہو گئی سختگان نے یہ سنکے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کونسا مقام ہی اور اس مقام کا کیا نام ہی اُس شخص نے کہا کہ اِسکو مقبرہ کہتے ہین یہان اُس شخص کی قبر ہی جو کہ بیٹا تھا صاحبقران کا نور نظر تھا علمشاہ کا پارۂ جگر تھا ملکہ خورشید خاوری کا جو کہ داماد تھا لقاے بے بقا کا جسکو سب ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاوری کہتے ہین یہ اُن بزرگوار کے آرام کی جگہ ہی یہان وہ جناب آرام پذیر ہین جنکے نام نامی سے تمام ملک باختر کانپتا تھا یہ جو سختگان نے سُنا ارژ رنگ سے کہا کہ یہ مقبرہ ملک قاسم کا ہی یہان اُنکی قبر ہی اِس کٹہرے کے نیچے یہ اُسکا سب سامان ہی ارژ رنگ یہ سُنکے کہنے لگا کون ملک قاسم تب سختگان نے عرض کیا کہ ای خداوند جب آپ یہان سے باہر تشریف لے چلینگے تو مین عرض کرونگا ارژ رنگ نے کہا کہ یہان کیون نہین بیان کرتا ہی کیا ہوا اُسنے عرض کیا کہ یہ قصہ طولانی ہی جب آپ چلکر تخت پر تشریف رکھین گے اور طرف دولتسرا کے تشریف لے جائینگے تو مین عرض کرونگا راہ مین سُنکے کیا کیجئے گا ارژ رنگ سیر گنبد کر کے بیرون گنبد آیا اور زیر چبوترہ آکر سختگان سے کہنے لگا کہ اب بیان کر جب تک تو یہ حال نہ بیان کریگا اُسوقت تک مین یہان سے کبھی نہ جاؤنگا مجکو نہایت اشتیاق ہی اِس حال کے سُننے کا سختگان نے عرض کیا کہ خداوندا یہ اُس ظالم کی قبر ہی کہ جسکے سبب سے آپکے باپ دادا پر بڑے بڑے ظلم و ستم ہوے سُنا گیا ہی کہ اِسکے ہاتھ سے خداوند لقا نے وہ ظلم اُٹھائے ہین کہ جسکی حد نہین ہی ادنا سا ظلم یہ ہی کہ خداوند کی دختر نیک اختر نور چکیدہ خاص ملکہ گیتی افروز کو نکال لے گیا اِسکے علاوہ وہ وہ ظلم کیے وہ وہ تکلیفین دین کہ جسکے بیان کرنے سے قلب تھراتا ہی آنسو نکلے آتے ہین جگر سے دھوین اُٹھتے ہین جب آپ سُنیئے گا بیچین ہو جائیے گا بے اختیار آپ کے بھی آنسو نکل آئینگے یہ کہکر کچھ جھوٹ سچ باتین بیان کرنا شروع کین اِس مکاری سے کہ روتا جاتا ہی اور کہتا جاتا ہی ارژ رنگ کی یہ حالت ہی کہ جو جو وہ بیان کرتا ہی وہ وہ ارژ رنگ کو غصہ آتا ہی اور اپنی بروت نجس کو بل دیتا جاتا ہی اور چہرہ اُسکا مارے غصے کے سُرخ ہو گیا ہی آنکھین ابل آئی ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ حلقۂ چشم سے باہر نکل آئینگی صاف یہ ثابت ہوتا ہی کہ بنڈیلہ بگڑ گیا ہی منھ سے کف جاری ہی اِسقدر سختگان نے رنگ دیا اور ایسی ایسی باتین بیان کین کہ جنکی تحریر کرنے سے طول بیجا ہو گا شمہ اُسکا یہ ہی کہ کل حال جو کچھ کہ اسنے کتابون لکھا دیکھا تھا اور لقا پر گذرا تھا اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر بیان کیا گویا زخم پر نمک پاشی کی بس ارژ رنگ اِسقدر غضبناک ہوا کہ اُسکو اپنے تن پر پوشاک کا رہنا بار ہوا پانون ڈالتا کہین تھا اور حالت غصہ مین پڑتا کہین تھا گو نشۂ شراب مین بدمست تھا اُسکا جی چاہتا تھا کہ اپنی بوٹیان اپنے دانتون سے کاٹون سختگان اُسکو اور حال بیان کر کے گرماتا تھا کہتا تھا یہ سُنا ہی یہ سُنا ہی خداوند مین تو اُسوقت مین موجود نہ تھا جو دیکھتا جو جو سُنا ہی اور تواریخ مین لکھا دیکھا ہی وہ بیان کرتا ہون اور یقین کرتا ہون

کہ یہ واقعات سب صحیح ہین اور کوئی بات اِس مین دروغ نہین ہی کیونکہ سلف سے آج تک کوئی مورخ جھوٹ نہین بولا اور نہ کسی نے اپنی تواریخ مین جھوٹا واقعہ تحریر کیا بدین وجہ یہ بھی سچ ہی کسی بازاری آدمی کا بیان نہین ہی اور اِسی قاسم کا فرزند نبیرۂ لقاے سُنا ہی کہ آپ کے باپ کو یعنی خداوند زمرد کو بہت پریشان کیا اُس حرامزادے نے جو کچھ گل اہل اسلام کے ہاتھ سے لقا و زمرد پر گذرا تھا وہ سب ملک قاسم و ایرج کی نسبت بیان کیا اور کہا کہ ایرج کے بھی ہاتھ سے خداوند لقا و زمرد نے بہت سخت مصائب اُٹھائے مگر اِس خاوری کے ہاتھ سے اِسقدر ظلم وستم اُٹھائے کہ خداوند عاجز ہوکر پردۂ دنیا سے آسمان پر چلے گئے خدائی سے ہاتھ اُٹھایا ہمکو اِس آفت مین مبتلا کرگئے یہ خاوری بڑا چالاک اور دونون خداوندون کا دشمن تھا اُس کمبخت تختگان نے یہ بڑا غضب کیا کہ جو حرکتین خواجہ اول و ثانی نے لقا و زمرد کے ساتھ ذلت دینے کی کین تھین وہ بھی ملک قاسم کے اوپر لگائین کہ یہ حرکتین اِس خاوری نے خداوندون کے ساتھ کین یہ سب حالات سُنکے ارژرنگ اِسقدر افروختہ ہوا کہ تمام دنیا اُسکی چشمہاے نحس مین تاریک ہوگئی ایک آتش غضب مشتعل تھی کہ جسنے اُسکے تمام جسم کو جلادیا ایک دود غلیظ اُسکے کاخ دماغ کو توڑکر پار گذر گیا اُسی حالت غیظ وغضب مین بیرون باغ آیا اور تخت پر بیٹھکر یہ حکم دیا کہ بلاؤ بیلدارون کو وہ آکر اِس باغ کو ابھی روبرو ہمارے تاخت وتاراج کرین اور تبردار آکر اِسکے سب درخت قلم کرین اور اُس خاوری کی قبر کھودکر اُسکے اُستخوان کسی مزبلہ پر پھینک دین اب معلوم ہوا کہ اِس شہر مین اتنا بڑا دشمن ہمارے باپ و دادا کا موجود ہی مین نہین چاہتا ہون کہ جہان میرا قبضہ ہو اُس مقام پر ایسا دشمن رہے جس نے میرے باپ و دادا کو ایسی ایسی ذلتین اور تکلیفین دین ہون اگر وہ مجھ سے یہ سوال کرین کہ جبکہ تو خاور پر قابض ہوگیا تو تو نے ہمارے اتنے بڑے دشمن کو اُس مقام پر کیون رہنے دیا مقام حیرت ہی کہ جہان خداوند کے جسم متبرک کی خاک رکھی ہو وہان تو کچھ سامان نہوا اور ایک خاوری کی قبر پر یہ سامان ہو تو مین اُنکو کیا جواب دونگا ضرور مین اِس مقبرے کو منہدم کراؤنگا اور یہان پر زراعت کراؤنگا کیونکہ اگر وہ اِس زمانے مین ہوتے یا مین اُنکے زمانے مین ہوتا تو ضرور اپنے باپ و دادا کا بدلہ لیتا اور اُنکو چین وآرام سے نہ بسر کرنے دیتا خیر اگر وہ زندہ نہین ہین تو مین اُنکو قبر مین بھی چین سے نہ سونے دونگا مجھ سے یہ سامان اور یہ شوکت نہین دیکھی جاتی کی جب تک مین اِسکو منہدم نہ کرا لونگا ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا تختگان نے اُسکو اور گرمایا اور کہا کہ خداوند کا بجا خیال ہی وہ دونون صاحب ضرور سوال کرینگے اُسوقت خداوند کو سواے سر جھکا لینے کے کوئی جواب دینے نہ بن پڑے گا یہ حرامزادہ پر ہم اُس تخت پر بیٹھا ہی جس پر یہ سوار ہوکر براے سیر شہر نکلا تھا اور تخت زمین رکھا ہی یہ جو حکم اُس نے دیا اور لوگ تبردار او بیلدارون کو اُسکے لشکر سے بلانے گئے اور یہ کلام اُسکی زبان نحس سے اُن لوگون نے سنا جو کہ اُس مقام پر براے دربانی مقرر تھے اُنکے حواس جاتے رہے بہت پریشان ہوے جرأت کرکے ارژرنگ کے روبرو آئے اور کہا کہ اے بادشاہ یہ کیا تقریر ہی اور یہ کیا خیال خام ہی اپنے قول واقرار کی طرف دیکھ کہ صبح کو ہم سے تو نے کیا اقرار کیا تھا اور کیا عہد نامے مین تحریر کیا تھا بادشاہون کی یہ شان نہین ہی کہ وہ پیمان شکن ہون اور خلاف اپنے اقرار کے کرین

ابھی تو کوئی زیادہ زمانہ نہین گذرا ہی صرف دو مہر گذرے ہین اُس پر یہ حال ہی کہ سب قول و اقرار فراموش ہوگئے اور ایک نئے ظلم پر کمر باندھی جو آج تک کسی بادشاہ مسلم و غیر مسلم نے نہین کی کہ کسی قبر کو کھدوا کر صاحب قبر کے استخوان نکالے ہون اور اُنکے ساتھ حرکت نامناسب کے مرتکب ہونے کا قصد رکھا ہو تو بھی اپنے اِس خیال سے درگذر خون ناحق مین ایک شیطان کے بہکانے سے نہ مبتلا ہو ہم اُس جلسے مین موجود تھے جب وہ عہدنامہ تحریر ہوا ہی بلکہ ہمارے دستخط بھی اُسپر موجود ہین تیری بہت بڑی بدنامی ہوگی ہان اگر ہم سے اور یا اہل شہر سے کوئی حرکت خلاف عہدنامہ ہوئی ہو تو اُسکو ظاہر کر تاکہ ہم اپنے فعل سے نادم ہون اور خیال کرین کہ ہمنے پہلے خلاف عہد کیا اگر بادشاہ بھی یہ امر خلاف عہد کرتا ہی تو کیا نقصان ہی ورنہ یہ خیال کرلے کہ اِس مقام سے لیکر تا فرودگاہ لشکر ہزارون کی جانین جائینگی اور یہ خوب دل مین سمجھ لیجیے کہ یہان پر ایک دریاے خون جوش زن ہوگا جب تک ایک متنفس بھی اہل شہر سے زندہ رہے گا خواہ مرد خواہ زن خواہ طفل وہ اِس مقبرے پر آنچ نہ آنے دے گا بعد ہم سب کے اختیار ہی جب ہم نہوے تو جو کچھ ہو وہ بہتر ہی مگر ہم لوگ اپنی آنکھون سے اِسکو برباد ہوتے نہین دیکھ سکتے ہین آئندہ آپ کو اختیار ہی جو ہمکو عرض کرنا تھا ہمنے عرض کیا یہ جو تقریر اُن لوگون کی اترنگ نے سُنی اور سختگان نے کہا کہ سُنیے خداوند یہ لوگ آپ کو سواے بادشاہ کے خداوند نہین کہتے ہین خداوند کہنا عیب جانتے ہین اور آپ کو پیمان شکن کہتے ہین اور آپ کو اِس امر سے ڈراتے ہین کہ کشت و خون ہوگا گویا یہ آپکے لیے ہر مرتبہ کی دھمکی نکالی ہی اور یہ لوگ آپ کو ہر طور سے خوف دلا کر ڈراتے ہین یہ تو اِن لوگون کا ہمیشہ کا قاعدہ ہی کہ جہان اِنکے کہنے پر عمل کیا یہ خیال کرتے ہین کہ یہ شخص ہم سے دب گیا پھر جہان تک ہو سکتا ہی یہ اُسکو دبا کر اپنے قاعدے پر لے آتے ہین وہی طریقہ آپکے ساتھ بھی کرنا چاہتے ہین درحقیقت آپ اِس مقبرے کو ہاتھ نہین لگا سکتے ہین آپ کے اسقدر کہنے پر تو یہ لوگ اسقدر افروختہ ہوے اگر آپ کہین ہاتھ لگاتے تو یہ لوگ اِسی وقت لڑنے لگتے ایسی حکومت کس کام کی رعایا جو ہی وہ بادشاہ ہی اور بادشاہ جو ہی وہ رعایا ہی ایسی پابندی کی حکومت کسی نے نہین کی یون جو سختگان نے اترنگ سے کہا اُسکو اور غصہ آیا اُن لوگون پر خوب برہم ہو کر کہا بس چلے جاؤ میرے روبرو سے اِسوقت خداوند کو غصہ آگیا ہی مین مین جانتا ہون کیسا عہدنامہ اور کیسا اقرار جو میری طبیعت مین آئے گا وہ کرونگا مین کسی کا محکوم نہین ہون مین کشت و خون سے نہین ڈرتا ہون اگر فساد ہوگا تو ہو مین ضرور اِس مقبرے کو تاراج کرونگا اِس خاوری کے استخوان ضرور مزبلہ پر پھیکونگا اُسکی قبر کا نشان صفحۂ ہستی پر سے مثل حرف غلط کے مٹاؤنگا یہ کہکر اور کلام نامناسب شان مین قاسم خیجاہ کے کہنے لگا اُن لوگون نے خیال کیا کہ اِسکو سختگان نے بہت کچھ بھر دیا ہی یہ اب نہ مانے گا اِسکے ظلم صریح کی خبر اہل شہر کو کرنا ضرور ہی کہ شاید وہ آکر کچھ تدبیر کرین یہ خیال کرکے کچھ لوگ تو اُسی مقام پر ٹھہرے اور کچھ طرف شہر کے روانہ ہوے کوئی شہر پناہ تو تھا نہین وہ مقبرہ بھی اندرون شہر تھا مگر آبادی سے کچھ فاصلے

پر تھا وہ لوگ آبادی مین پہونچکر منتشر ہو گئے اور یہ صدائین لگانے لگے کہ ای اہل شہر آگاہ ہو کہ آج تمھارے شہر مین وہ ظلم صریح ہونے کو ہی کہ جسکی کچھ حد نہین ہی ہم تم لوگون کو خبر دینے آئے ہین کہ جلد خبر لو ورنہ شہر سے آج ہمارے آقا کے اُستخوان بھی نکال کر مزبلہ پر پھینکے جائینگے اُنکی قبر کا نشان مٹایا جائے گا جہان پر اُنکی قبر ہی اور مقبرہ ہی وہان پر زراعت ہو گی ہائے افسوس اب ہم کسکی بدولت پرورش پائینگے یہ تو بڑا غضب ہوتا ہی کہ ہمارے آزوقے پر آفت آتی ہی ہائے ہم اُس قبر کی بدولت پرورش پاتے تھے اب اندھیر ہی کہ اعداے دین و دشمنان خدا و کافران گمراہ اُسکو بھی مٹائے دیتے ہین ایک تو ہمارے شہر پر قبضہ کر لیا ہمارے بادشاہ کو گرفتار کر لیا اُسکی اولاد تباہ ہو کر یہان سے نکل گئی اب یہ دوسرا ستم ہوتا ہی یہ جو اُن لوگون نے ہر گلی کوچہ مین صدا لگائی تو جو لوگ گھرون مین تھے وہ باہر نکل آئے اور جو باہر تھے وہ سب اُنکے گرد جمع ہو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ملازمان مقبرۂ **ملک قاسم** یہ فریاد کر رہے ہین اُنھون نے اُنسے دریافت کیا کہ بیان کرو کیا آفت آئی جو تم یون دیوانہ وار صدائین لگا رہے ہو اُنھون نے کل واقعہ آنا **ارژنگ** کا اور جانا باغ مین اور وہان کی کیفیت دیکھکر **سختگان** کے ذریعہ سے حال دریافت کرنا **سختگان** کا ہم لوگون سے پوچھنا ہم سب کا بیان کرنا اُسکا سُنکے **ارژنگ** سے کہنا **ارژنگ** کا **ملک قاسم** کا نشان پوچھنا اُس کافر کا کل حال از ابتدا تا انتہا بلکہ کچھ اپنی جانب سے سراسر جھوٹ بیان کرنا **ارژنگ** کا برہم ہونا اور اُسکا اُسکو گرمانا آخر کو اُسکا برہم ہو کر حکم انہدام مقبرہ دینا اور **ملک قاسم** کی شان مین کلام سخت کہنا بیلدارون کو طلب کرنا اور کہنا کہ اس مقام پر زراعت کراؤنگا اپنا یہ حال سُنکے اُس سے عرض کرنا اور سمجھانا اُسکے جواب مین **سختگان** کی وہ تقریر کرنا **ارژنگ** کا برہم ہو کر کہنا کہ میرے روبرو سے ہٹ جاؤ ورنہ خرابی ہو گی پھر اپنا ادھر آنا سب بیان کیا یہ سُننا تھا کہ ایک غریو اہل شہر مین بلند ہوا اور سب کی رگ حمیت نے حرکت کی اور کہا کہ کیا مجال اُس مرتد کی کہ وہ مقبرے کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھ سکے جب تک ہمارے دم مین دم ہی اور تنون پر سر ہین ہم خون کے دریا بہا دینگے تم تو جاؤ اور اہل شہر کو آگاہ کرو ہم وہان جاتے ہین یہ کہکر کچھ لوگ تو گھرون مین اپنے گئے اور کفن سرون سے باندھے اور ایک مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی اور کہا کہ ای خاک تو ہماری لحد ہوتا یہ کہکر جو جسکے ہاتھ لگا تلوار و نیزہ برچھی خنجر کٹار چاقو چھری لکڑی اُٹھا لی اور گھر سے نکلکر طرف مقبرے کے روانہ ہوے اپنی عورتون لڑکون کو یہ وصیت کی کہ اگر ہم قتل ہو جائین اور کوئی اہل شہر سے نہ پہنچے تو تم لوگ بھی جہان تک ممکن ہو اپنی جانین نثار کرنا اور مقبرے کو منہدم ہونے سے بچانا یہان تک کہ تم سب بھی قتل ہو جانا دیکھو کوئی عورت یا لڑکا ہمارے اس قول کے خلاف نہ کرے ورنہ ہم حشر مین اُسکے گریبان گیر ہونگے **ملک قاسم** کا ہمپر بہت حق ہی ہم اُس حق سے ادا نہین ہو سکتے اور نہ اُنکے بار احسان سے سر اُٹھا سکتے ہین اُنھون نے اور اُنکے باپ دادا نے ہمکو نار دوزخ سے بچایا راہ نیک دکھائی کہ جسکے سبب سے ہمکو یہ مرتبے حاصل ہوے کہ اسوقت ہمکو سب خداپرست و بہادر کہکے خطاب کرتے ہین

ورنہ جس طور سے اور کفار کی نسبت ہم بھگو بڑے و مزید خطاب کرتے ہین اسی طرح دوسرے
ہمکو بھی کہتے یہ سب بزرگی دین اسلام کی ہرا در یہ صدقہ صاحبقران و اولاد صاحبقران کا ہی
یہ وصیت کرکے ہر ایک گھر سے نکلا تھا گھرون مین کہرام پڑا ہوا تھا کوئی اپنے خدا سے سر کے بال
بکھرائے دعا کر رہی تھی کہ ای کریم تو آج ہم سب اہل شہر کی آبرو رکھ لے ہم لوگون کے روبرو
مقبرہ نہ تاراج ہو ہمارے وارث اپنے مطالب دلی بر کامیاب ہون کافر خانہ خراب ہون
کوئی پیشانی اپنی خاک پر رکھے ہوئے یہی دعا کر رہی تھی کوئی کھڑے پیر کا دونا مان رہی
تھی کوئی خدائی رات کا خدا سے اقرار کر رہی تھی کوئی بی بی سحنک کوئی تیڑ یا کوئی کونڈے
مان رہی تھی کوئی حاضری حضرت عباس علیہ السلام کی مان رہی تھی اور کہتی تھی یہ بلا سب
اہل شہر پر سے دفع ہو سب صحیح و سلامت اپنے اپنے گھرون مین آئین اپنے بال بچون
سے ملین گھرون مین مستورات کا تو یہ حال ہی وہ لوگ مقبرے کی طرف چلے جاتے
ہین کچھ سوار ہین کچھ پیدل ہین جو جسکو حربہ ملگیا وہ اُسنے لے لیا اور جل کھڑا ہوا جب
ملازم مقبرہ چوک مین آئے یہی صدا لگاتے ہوئے نکلے اور دکانداروں اور تماش بینون
اور دیگر اہل شہر کو معلوم ہوا چوک مین یہ سُنتے ہی ہلچل مچ گئی اُسیوقت سب اپنی اپنی دکانین
بند کرکے جو ہتھیار ہاتھ مین آیا لیکر یہ کہتے ہوئے چلے کہ یارون کافرون کو قتل کرو جو صاحب
تہذیب تھے وہ تو یہ کہتے تھے اور جنکو تہذیب سے کچھ غرض و مطلب نہ تھا وہ گالیان دیتے
ہوئے چلے جاتے تھے انتہا کی بات یہ ہی کہ اسقدر یہ امر اہل شہر کو ناگوار ہوا کہ کاہ فروش تک
اپنی گھانس چھوڑ کر اور کھرپی کاہ کھود نے کی لیکر براے حفاظت مقبرہ چلے اِدھر تو اہل شہر
گروہ گروہ جوق جوق غول کے غول کفن سرون سے باندھے ہوئے مرنے پر تیار اُدھر کچھ
اہل شہر یہ خبر سُنکے اُن عمائد شہر کے گھرون کی طرف روانہ ہوئے جنھون نے ان سب کو
فساد کرنے سے منع کیا تھا اور وہ عہدنامہ تحریر کرایا تھا اُدھر وہ ملازم مقبرہ تمام شہر
مین گشت لگا کر اور سب کو آگاہ کرکے طرف مقبرے کے واپس چلے یہ لوگ جو کہ عمائد
شہر کی طرف آئے تھے اُنکے مکانون پر پہونچکر یون غل مچانے لگے کہ افسوس حمیت اسلام
نہ معلوم کیا ہو گئی کہ ہمکو دست بستہ کر ایک کافر کے ہاتھ سے قتل کرایا اور آپ چین سے
اپنے گھرون مین بے خوف و خطر بیٹھے ہین ہمپر فلک مصیبت ٹوٹا ہی اور یہ خبر بھی نہین لیتے ہین
ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ ہم لڑکر اپنی جانین دینگے اور اِس کافر کا قبضہ نہونے دینگے مگر نہ
مانا آخر کو وہی بات پیش آئی جس کا ہمکو خیال تھا اگر ہم یہ جانتے کہ یہ تو بالکل ہی بھگت
ہین تو ہم کیون انکو اپنا سرپرست کرتے ہم آپ خود گفتگو کرتے اِسوقت یہ تو افسوس
ہوتا کہ ہمارے سبب سے ایک ظلم شدید ہو گیا اِن لوگون نے ملکر اُلٹے ہمارے ساتھ یہ سلوک
کیا ہم پہلے انھین سے نہ سر ہولن انکو کیون زندہ رکھین کہ یہ ہمارے بعد چین کرین اُن
لوگون نے جو یہ صدائین سُنین اور غوغا سُنا تو نوکرون سے کہا کہ باہر نکلکر دریافت تو کرو
یہ غوغا اور غل شہر مین کیسا ہی ملازم بموجب اپنے آقا کے حکم کے باہر آئے کیا دیکھتے ہین
کہ ہزارون اہل شہر سرون سے کفن باندھے ہوئے مرنے پر کمر کسے ہوئے سڑک پر کھڑے
ہین اور بعض یہ تقریرین کر رہے ہین کہ اندر گھس چلو بعض کہتے ہین نہین پہلے اُنکو بلا کر

اس حال سے آگاہ کرو جیسے ہی انھون نے ان نوکرون کی صورت دیکھی کہا کہ جاکر اپنے آقا سے کہدو کہ اگر اپنی جان کی خیریت چاہتے ہو تو دم بھر کے لیے ذرا باہر آؤ اور دو باتین ہماری سنو ورنہ ہم گھر مین گھسکر تمکو اُسی مقام پر قتل کرینگے آئندہ تمکو اختیار ہی یہ کلام سُنکے وہ نوکر اُلٹے پانون واپس گئے اور جاکر جو واقعہ دیکھا تھا اور جو اُن لوگون نے کہا تھا کہدیا عرض کیا وہ بیچارے یہ حال سُنکے بدحواس ہو گئے اُسیوقت جس حالت سے بیٹھے تھے باہر آئے یہ خیال کیا کہ نہ معلوم کونسی ایسی بلا نازل ہوئی اور کونسی ایسی آفت تازہ بروی کار آئی کہ یہ لوگ یون تقریر کرتے ہین اور اس حالت سے آئے ہین دریافت کرنا ضرور ہی باہر آکے یہان آکر اہل شہر کی عجب حالت دیکھی پریشان حال حواس باختہ سرون پر کفن لپیٹے ہوے مرنے پر کمرین کسے ہوے یہ حال دیکھکر اُن لوگون نے کہا کہ کیون یہ کیا حال ہی کونسی آفت تازہ نازل ہوئی ہی کہ یہ حالت بنائی ہی کچھ بیان تو کرو انھون نے جواب دیا کہ کیا آپکو نہین معلوم یہ سب کرتوت آپ ہی لوگون کا کیا ہوا ہی پھر ہم سے دریافت ہوتا ہی کہ کیا ہوا کیون یہ حالت ہی یہ تو آپکو زیبا نہ تھا کہ یون کافرون کے ہیچ کرکے ہمکو قتل کرائیے یہ کب کا کینہ آپ لوگون نے ہم سے نکالا یون جو اُن لوگون نے کہا یہ لوگ اور زیادہ حیران ہوے کہ یہ لوگ کہ کیا رہے ہین کیا کچھ ان سب کو خلل دماغ ہوگیا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو ہم تمھارے مطلب کو نہین سمجھتے ہین انھون نے کہا کہ ہان اب آپ کیون سمجھنے لگے کیا آپنے نہین سُنا جو تہلکہ شہر مین پڑا ہی اور جو آفت اُس ارژنگ مرتد نے برپا کر رکھی ہی اور جو بلا ہمپر نئی نازل ہونے کو ہی ایسے آپ غافل ہین کہ شہر مین تو ایک آفت ہوا اور آپ کو خبر نہو یہ امر تو قیاس مین نہین آتا ہی اُن امیرون نے قسم کھا کر کہا کہ بخدا ہمکو خبر نہین ہی ہم لوگ بالکل لاعلم ہین اگر خبر ہوتی تو ہم کبھی نہ پوشیدہ کرتے جب اُن لوگون نے قسم کھا کر کہا تو انکو یقین آیا اور کل واقعہ بیان کیا اور کہا کہ یہ آفت آنے والی ہی اور وہ مرتد اپنے قول سے پھر گیا پیمان شکن ہوگیا خیال کرنے کا مقام ہی کہ کوئی زمانہ نہین گذرا اگر سال وسال ماہ و ماہ یا دنش بندہ روز گذر رہے ہوتے تو اُسکو اپنا اقرار نہ یاد رہتا صرف دو پہر کے عرصے مین فراموش کر گیا اور وہ عہد شکن ہوگیا ایسے کے قول و اقرار کا کیا اعتبار رہا کوئی ہمسے امر خلاف عہد واقع ہوا ہوتا تو اُسکو پیمان شکنی لائق تھی یہ کیا قول و اقرار تھا اور یہ کیا عہد و پیمان تھا یہ کیسا آپ لوگون نے عہد نامہ تحریر کرایا تھا یہ جو اُن سب نے بیان کیا اُن لوگون کے ہوش اس واقعے کو سُنکے جاتے رہے ایک عالم سکوت مین تا دیر کھڑے رہے بصورت آئینہ حیران مثل زلف پریشان ہو کر رہ گئے گویا اُنکے حواس خمسہ پران ہو گئے بعد تھوڑی دیر کے کہا کہ آپ لوگ پریشان نہون اگر وہ اپنے قول سے پھر گیا تو ہم بھی اپنے اقرار سے پھر گئے اگر اُسنے ظلم پر کمر باندھی ہی تو ہم بھی مرنے پر مستعد ہین ہم لوگ اُسکے پاس چلتے ہین اُسکا عہد نامہ جسپر تمام اہل دربار کی مہرین اور دستخط ہین سیے چلتے ہین اُسکو سمجھاتے ہین اگر مان لیا تو خیر ورنہ آپ سے پہلے ہمارا وار ہوگا اگر خدا کو منظور ہوگا تو آج ہم اُسکو اُسکے مقر اصلی کو روانہ کر دینگے پھر جو کچھ ہمارے واسطے ہو آپ سب کے آگے ہماری لاشین ہونگی ہم چاہتے ہین کہ یہ جسکی کارروائی ہی یہ اُس مرتد ولد الزنا سنختگان کی حرکت ہی کیونکہ اُسکو تو اہل اسلام سے کینہ و خصومت ہی اُس نے ورغلان کر ایسی امر پر

آمادہ کیا ہوگا ورنہ یہ کبھی نہوتا اُسنے خوب خوب برائیان اور ظلم بیان کیے ہین یہ سنکے زن
نے کہا کہ جی ہان یہ سب اُسکی حرکتین ہین یہ ساری سخنگان کی کارروائی و فتنہ پردازی ہے
اگر وہ ہمکو ملجاے تو اُسکی بوٹیان کاٹ کر زاغ و زغن کو دین عمائد شہر نے کہا کہ تم لوگ
ٹھہر جاؤ دیکھو کہ ہم اُسکی کیا نوبت کرتے ہین یہ کہکر وہ لوگ گھرون مین گئے کپڑے
پہنکر ہتھیار لگا کر عہدنامہ لیکر باہر آئے ملازمون کو ہمراہ لیکر اہل شہر کے ہمراہ طرف
مقبرے کے روانہ ہوے یہ لوگ اُدھر کو بعد تیز رفتاری جاتے ہین چوک مین
جو پہونچے دیکھا کہ جوق جوق گروہ گروہ اہل شہر چلے جاتے ہین یہ بھی روانہ ہوے
اب وہان کا حال سُنیے کہ ارترنگ کی یہ کیفیت ہے کہ مونچھون کو بار بار بل دیتا ہے
اور کہتا ہے کہ ابھی تک بیلدار و تبردار نہین آئے جو جو عرصہ گذرتا ہے مجکو گران ہوتا ہے کہ
ایسا خدا پرست میرے ملک مین دفن ہو کہ جس ملک پر مین قابض ہون کہین جلد اُسکے اُستخوان
یہان سے دور ہون کہ میرے دل کو تسکین ہو سخنگان نے کہا کہ خداوند بیلدار و تبردار
آتے ہونگے مگر اب دن کم رہ گیا ہے اِس امر کو کل پر موقوف فرمائیے کیونکہ رات کو
کچھ کام نہوگا سواے زحمت کے ارترنگ سیاہ بخت نے کہا کہ مجکو قسم ہے خداوند
لقا و زمرد اور اپنی خدائی کی کہ مین یہان سے بغیر اِس مقبرے کو انہدام کراے اسپر
ہل چلوائے ہرگز یہان سے نہ جاؤنگا نہ آرام کرونگا نہ کچھ کھاؤنگا جب تک کہ
اِسکو برباد نہ کر لونگا اِس مردار سخنگان کا تو مطلب یہ نہ تھا کہ یہ کام اِسوقت نہو بلکہ
اِسکو اور گرانا منظور تھا اِس کمبخت کی یہ حالت ہے کہ آتش مشتعل کو ہوا دے رہا ہے برائیان
اہل اسلام کی اور ظلم و فتنہ پردازی جو جو اُسکے دل مین آتے ہین بیان کر رہا ہے کہتا ہے
خداوند یہ مین نے لکھا دیکھا یہ ظلم خداوند پر ہوا یون خداوند کی ریش مبارک کے
ساتھ بے ادبی اِس خاوری نے کی اور جو حرکت خواجہ نے کی تھی وہ بیان کی
وہ اور برہم ہوتا ہے یہ حالت ہے کہ آنکھین غیظ و غضب مین سُرخ ہوگئی ہین اب اُن دربانون
کی بھی جرأت نہین پڑتی ہے ارترنگ سخنان نامناسب شان ملک قاسم مین
اپنی زبان پر لاتا ہے یہ لوگ اُسکو سُنتے ہین اور خون کے گھونٹ کی طرح پی کر رہ جاتے
ہین کیا کرین کچھ بس نہین چلتا ہے مجبوری کا عالم ہے سواے صبر کے کیا چارہ ہے طرف
فلک کے دیکھتے ہین اور سر جھکا لیتے ہین مگر پھاٹک پر سے نہین ہٹتے ہین یہ قصد کیا ہے
کہ اِدھر بیلدار آئے اور ارترنگ نے حکم دیا کہ اندر جا کر نشان قبر مٹاؤ اُسوقت
ہم اپنی جانین دینگے اور بیلدارون کو اندر نہ جانے دینگے پھر اُسوقت کا خدا مالک
ہے دربان اور جو سوار کہ اُس مقبرے کے محافظ تھے وہ سب کے سب تلوارین
تولے ہوے پھاٹک کو روکے کھڑے ہین کہ اِدھر ارترنگ نے حکم دیا اُدھر یہ ہم
ارترنگ پر جا پڑے مارے تلوارون کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھاٹک مقبرہ پر تو
یہ کیفیت ہے اندر مقبرے کے وہ صحیفہ خوان اور طلبا جو کہ اندر مقبرے کے مقیم تھے
اور اُنکو ہر قسم کی راحت ملتی تھی اور صحیفہ خوان جو کہ بسبب اُس مقبرے کے پرورش
پاتے تھے جبکہ اُنکو اِسکی خبر ہوئی وہ لوگ گو کہ لڑنا نہین جانتے تھے مگر اِس امر پر آمادہ

کھڑے رہتے کہ جو کوئی اندر مقبرے کے بقصد فساد آئیگا گو کہ ہمارے پاس آلات
جنگ نہیں ہیں مگر ہم اپنی جانیں دینگے دانتوں سے کافروں کی بوٹیاں کاٹیں گے
اور اندر گنبد کے نہ جانے دینگے سب کے سب اپنے اپنے بستروں سے اُٹھکر اور
گرد گنبد کے حلقہ باندھکر کھڑے ہوگئے ہیں کچھ صحیفہ خوان و ملازم و طلبا برابر قبر کے
کھڑے ہیں کہ شاید کچھ لوگ کسی طرف سے اندر چلے آئیں ہم لوگ تو وہاں اُنسے لڑنے
مین مصروف ہوں اور یہاں قبر کھد جائے تو ہماری کوشش بیکار ہو تو ہم یہاں موجود
رہین کہ جو کوئی اندر آئیگا اُس سے ہم مقابلہ کرینگے فرش وغیرہ سب اُٹھا ڈالا ہی اور اُسکو
اندر کمروں کے بند کر دیا ہی یہاں یہ بندوبست ہی جو کوئی ہی وہ اپنی فکر مین مصروف ہی
بیرون مقبرہ جبکہ اسلم و ولیم نے دیکھا کہ ارٹرنگ ورغلانے سے سختگان کے اِس
امر پر آمادہ ہوگیا کہ قبر منہدم کراؤن اور قسم کھائی ہی اور بیلدار بھی طلب کیے ہین
گو یہ دونوں کافر تھے مگر اُنکے خون عزیزی نے اُنکی رگوں مین جوش کھایا اور یہ امر اُنکو سخت
ناگوار گذرا اور سختگان و ارٹرنگ پر بہت غصہ آیا خیال کیا کہ گو یہ صاحب مقبرہ مرد
خداپرست اور ہمارے باپ کا دشمن تھا مگر ہم اِسکے خاندان سے ہین یہ ہمارا دادا
ہوتا ہی ہمکو لازم ہی کہ کچھ اسوقت اِسکے ساتھ ہمدردی کرین کیونکہ اب وہ زندہ نہیں ہی
کہ اُسکی برائیوں اور دشمنی کا خیال کرین اگر زندہ ہوتا یا اُسکا کوئی وارث یہاں پر ہوتا
تو ہم کبھی نہ ایسا خیال کرتے بلکہ خاموش کھڑے تماشہ دیکھتے یہ خیال کرکے بھائی نے بھائی
کی جانب دیکھا اور کہا کہ کیوں بھائی یہ تمنے حرکت اِس سختگان کی دیکھی کہ اِسنے کیا
فتنہ پردازی کی ہی اور کیا فساد برپا کرایا ہی یقین ہی کہ بڑا کشت و خون ہو اسلم نے
کہا کہ بھائی کیا بیان کرون مجھکو اِسپر اسوقت بڑا غصہ آتا ہی اگر میرا بس چلتا تو مین ضرور
اِسکی سزا اِسکو دیتا خیال کرنے کی جگہ ہی کہ جبکہ وہ شخص مرگیا تو جو کچھ کہ اُسکے ساتھ
عداوت تھی وہ بھی جاتی رہی مردے کے ساتھ کیا عداوت اور اُسکے استخوان سے
کیا بغض ہو کہ ایک بیحس چیز ہی ہاں بغض اُسکے ساتھ کرے جو کہ ہمکو جواب دے سکے
اور جبکہ وہ ہمارے قابو مین ہی تو اُس کے ساتھ کوئی حرکت کرنا بالکل خلاف
عقل ہی یہ کونسی جوانمردی اور جرأت ہی کہ مردے کی ہڈیاں نکالکر پھینکدی جائین
اور نشان قبر مٹا دیا جائے یہ تو ہم کبھی نہ پسند کرینگے اور خیال کرنے کا مقام ہی یہ جس
شخص کا مقبرہ ہی وہ ہمارا بزرگ ہوتا ہی گو وہ ہمارے طریقے پر نہیں تھا تو جیسا جو
کرے گا ویسا وہ پاوے گا لازم یہ ہی کہ انسان اپنی نیکی سے نہ باز آئے جہان تک ممکن
ہو نیکی کرے کہ اُسکا صلہ نیک ملتا ہی جو کچھ دشمنی تھی ہمکو وہ اُنکی زندگی تک تھی جب مرگیا
تو اب جسم سے کیا دشمنی کرین لہذا مین تو اب ارٹرنگ کو جاکر سمجھاتا ہون اور منع
کرتا ہون کہ یہ حرکت اچھی نہیں ہی اِس سے باز آئیے کیونکہ اِس مین فساد عظیم
ہوگا اور بہت کشت و خون واقع ہوگا کیونکہ اہل شہر سے عہدنامہ ہوچکا ہی کہ ہم آپکے
نشان قبر کو نہ مٹائینگے ابھی بیچ کو یہ عہد ہوا اور اِسوقت اُسکے خلاف یہ بالکل خلاف
عدالت و انصاف ہی اگر کوئی امر اہل شہر نے خلاف عہد کیا ہوتا تو آپکو بھی عہدشکنی

واجب تھی اس امر سے آپ عہد شکن بادشاہون مین مشہور ہونگے ویلم نے کہا کہ بھائی یہ سچ
تمنے کہا تو مجکو اسکا بالکل خیال ہی نہ تھا ہماری بھی تو مہر اُس عہد نامے پر ثبت ہی اُسکے
ہمراہ ہم بھی عہد شکن مشہور ہونگے اور پیمان شکنون مین ہمارا بھی تو شمار ہوگا اسلم نے
کہا کہ میری اور آپکی مہر پر کیا منحصر ہی تمام اہل دربار و اہل لشکر کی مہر ہی سب عہد شکن
شمار کیے جائینگے ویلم نے کہا کہ یہ ننگ تو ہم نہ گوارا کرینگے فرض کردم ہم اس خیال کو
برطرف کرکے خاموش ہو رہین کہ وہ ہمارے عزیز تھے مگر ہمارے دشمن تھے ہم کیون
دشمن کی خاطر ایک سے بگاڑین تو کچھ ہرج نہین ہی مگر یہ امر ضرور نقصان کا ہی اور عمر بھر کی
بدنامی کا سبب ہی اور ایک ایک کے روبرو اور ہر ایک ملک و شہر مین مثل ہلال عید
کے انگشت نما ہونگے چاہے اور کسی کو اسکا خیال ہو چاہے نہو ہمکو ضرور خیال ہی
کیونکہ ہم بہادر ہین جو بات خلاف شجاعت ہوگی وہ ضرور ہمکو ناگوار ہوگی عہد شکن ہونا
آئین شجاعت کے بالکل خلاف بلکہ بہادرون کے نزدیک بمنزلہ حرام کے ہی پھر ہم کیونکر
گوارا کرینگے ہان بیان تو کرو تم کیا تقریر کروگے کیونکہ تمھاری تقریر کے درمیان مین نے
یہ جملہ شروع کر دیا تھا وہ جملہ ناتمام رہ گیا تھا جب اسلم نے دیکھا کہ بھائی بھی میری
راے کے موافق ہی کہا کہ مین یہ کہونگا کہ ای خداوند آپکو وہ کام زیبا ہی کہ جس امر
مین کوئی بدنامی نہو بلکہ جب آپ اپنے کو خدا خیال کرتے ہین اور اپنی پرستش چاہتے ہین
تو عہد شکنی خلاف شان خدائی ہی اسی امر سے تو خدا پرست ہم لوگون پر طعن کرتے ہین اور
برا کہتے ہین اُن لوگون مین یہ بات نہین ہی کہ وہ اپنے قول سے پھرین جس امر کا اقرار
کر لین گے اگر جان بھی اُنکی جاتی رہے گی تو وہ اُس سے انحراف نہ کرینگے بدین وجہ
وہ صادق الاقرار مشہور ہین پس آپ کو لازم ہی کہ آپ اس فعل سے باز رہین اگر
اُسنے مان لیا تو خیر ورنہ بھائی مین صاف صاف کہتا ہون کہ میرے اور ارژنگ کے
بگڑ جاے گی اور مین اُسکی خدائی کا کچھ پاس نہ کرونگا فوراً زبان تیغ سے جواب دونگا
میرے پاس بھی لشکر ہی مین کوئی پایہ کمی کا نہین رکھتا ہون میرے باپ ہمیشہ اسکے باپ
کے مددگار رہے ہین اُنھین کے بھروسے پر تو زمردسے خدائی کی ارژنگ ہمارے سامنے
کیا دون کی لے سکتا ہی اُسکی ہم اصل کیا سمجھتے ہین جب تک پاس کرتے ہین کرتے ہین ورنہ
اُسکی کیا لیاقت ہی اسکا شکر کرے کہ وہ ہمارے پاس آیا ہی ہمنے اس خیال سے اُسکو
اپنے لشکر کا بادشاہ کر لیا کہ اسکا باپ ہمیشہ بادشاہ رہا ہی اور ہمارے والد ہمیشہ
دنگل سپہ سالاری پر بیٹھے ہین ہمکو حکومت زیبا نہین ہی اگر اُسوقت اُس نے ہمارے
کہنے پر عمل نہ کیا تو ہم ضرور فساد کرینگے ابھی ابھی اپنا لشکر لیکر اہل شہر کے شریک ہونگے
اور ارژنگ زشت خو کو قتل کرکے سختگان کے ٹکڑے ٹکڑے کرینگے اور آپ خود اس شہر پر
حکومت کرینگے اور مذہب آفتاب پرستی کو رواج دینگے جو کہ ہمارے دادا کا
مذہب تھا اور ایک مدت تک والد بزرگوار اُسی مذہب کے پیرو رہے اب ہم بھی
وہی مذہب اختیار کرینگے ہمکو یقین کامل ہی کہ ہمارے اور ارژنگ کے ضرور
فساد ہوگا اگر آپ بھی میری نہ شرکت کرینگے تو مجکو اسکی بھی پروا نہین ہی مین خود

لشکر کثیر رکھتا ہون ارژنگ کی فوج کو کافی ہی یہ مثل ہو گی کہ جسکی تیغ اُسکی دیگ اور اگر خیال کیا جائے تو یہ ملک بھی ہماری بدولت ملا اگر ہم نہ مقابلہ کرتے تو ارژنگ مین یہ لیاقت تھی کہ بہرام کو گرفتار کر لیتا جو تیان کھا کر یہان سے فرار ہو تا مقام افسوس ہی کہ اپنے ساتھ ہمکو بھی بدنام کرتا ہی بس اسوقت ہمارے اُسکے فیصلہ ہی یہ سُنکے دیلم نے کہا کہ چلو اُسکو سمجھائین اگر مان لے تو خیر ورنہ جو تمھاری راے ہی وہ درست ہی یہ خیال تمھارا بیجا ہی کہ مین اُسکا شریک ہونگا جو کہ غیر ہی اور تمھارا نہ شریک ہونگا یہ امید نہ رکھنا مین تو اسوقت اِس سے صاف طور سے کہدونگا کہ اے ارژنگ اگرچہ تمنے مان لیا تو خیر ورنہ ہمارے تمھارے تلوار چلے گی آیندہ تمکو اختیار ہی یہ سُنکے اسلم نے یہ کہا کہ پھر دیر و کیجیے چلیے یہ سُنکے دیلم و اسلم دونون بھائی نہایت برہم طرف ارژنگ کے تخت کے چلے انکو بھی اُدھر دان چھوڑا جاتا ہی اور اہل شہر کو بھی طرف مقبرے کے روانہ کیا جاتا ہی مع عمائد شہر کے اور ملازمین مقبرہ کو اپنے بندوبست مین مصروف رکھا جاتا ہی اور ملازمین ارژنگ کو طرف لشکر ارژنگ کے براے لانے بیلداروں کے یہ سب حال آیندہ بشرط حیات تحریر ہو کر روبروے ناظرین پیش ہوگا انشاءاللہ تعالی اب یہانسے دوسری داستان تحریر ہوتی ہی کہ جسکو عرصہ ہوا ہی کہ کچھ حال نہین تحریر ہوا ہی ایسا نہو کہ ناظرین کے خیال سے اُتر جائے تو بڑی خرابی ہو اب ناظرین کچھ حال پردۂ قاف سماعت فرمائین کہ یہ داستان بھی لائق دید ہی اور شمہ حال قبل پردۂ دنیا کا ہوگا بعدہ کل حال پردۂ قاف کا تحریر ہوگا والسلام

اب پردۂ قاف کے حال مین قلم فرسائی کیجاتی ہی آنا دیوطیران کا بحکم اخضر پریزاد براے لانے شہریار کے طرف پردۂ دنیا کے اور لے کر جانا پردۂ قاف مین اور راہ کی کیفیت جو کہ گذری بعد جانے شہریار کے سیارہ کا گھبرا کر ایک طرف کو جانا آخر کو کسی تدبیر سے پردۂ قاف مین پہونچنا اور جو کچھ کہ اُسپر گذرا ہی وہ تحریر ہوگا عیاری کر کے شہریار و دیوطیران کو قید ساحرہ سے رہا کرنا اُسکے بعد ہمراہ دیوطیران کے بطرف قلعہ یاقوت نگار کے خدمت شاہ قاف مین جانا بیان ہوگا اور عین وقت پر پہونچنا شہریار کا دیو ہامان کو زیر کرنا اُسکا بمکر مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی طلسم مین پھنسانا اور اخضر پر یورش کر کے آنا اور ہاتھ سے سہراب بن رستم کے قتل ہونا سہراب کا اسکے قتل ہونے کی خوشی مین جشن کرنا اور خواب دیکھکر سب سے پوشیدہ ایک طرف کو جانا بیان کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجاے

ساقی نامہ

گو کہ تجھاسے نے جا رہا ہون مین	مین رہا ہون سو کیا رہا ہون مین
بجندا با جندا رہا ہون مین	برق تو مین نہ تھا کہ جبل بجھتا
سب گئے دل دماغ تاب و توان	ابر تر ہون کہ چھا رہا ہون مین

اسکی بیگانی وضع ہی معلوم
دیر سے سر اٹھا رہا ہون مین
دوڑ کر جن سے لوگ ملے قریب
سب لے دوا کچھ بھلا رہا ہون مین
کچھ رہا ہی نہین ہی مجھ مین مہر
پلا مرکہ آئی ہی فصل بہار
کسی سمت کو تختۂ لالہ زار
بنا ہی ہر ایک سرو مینائے مل
یہ ہی قابل دید صحرا کی سیر
لکھون حال ہومان خانہ خراب
لکھون نشۂ مے مین احوال جنگ
کہ ہی طول دفتر کا مجکو خیال

ہر دون تلک آشنا رہا ہون مین
اسکے گرد سمند کا مشتاق
اسکے ہمسایے آرہا ہون مین
دل جلون کو خدا جہان مین رکھے
جب سے اسنے جلا رہا ہو مین
لیے ہی ہر اک غنچہ مٹھی مین زر
چراغان کی دکھلا رہا ہی بہار
جو دیکھین بہار گل و نسترن
کہ ہین محو نظارہ کل وحش و طیر
لکھون پھر مین کچھ حال سیارہ کا
دکھا دون مین اپنی طبیعت کا رنگ

ساقی نامہ

دیکھون کب تیغ اسکی آب بیٹھے
آنکھین ہر سو لگا رہا ہون مین
مجکو بحال رہنے دین ای کاش
ما شتقا ئق کبھی بار رہا ہون مین
کہ سر ہی لا ای ساقی گلعذار
کرے تا فراست ہا باغ پر
طرب ریز ہی خاطر جزو کل
تو دین نقد جان رو نمائی مین تن
پیون مین جو اسوقت تھوڑی شراب
یہ ہی قصد ای ساقی مہ لقا
لکھون تھوڑا تھوڑا سا ہر اک کا حال

راویان شیرین گفتار و ناقلان رطب اللسان و حاکیان خوش بیان اس قصۂ نادر روزگار و بیان عجائبات جہان کو بصد جانسوزی یون صفحۂ قرطاس پر قلم تیز رقم سے تحریر و تسطیر کرتے ہین کہ ناظرین عالی فہم دقیقہ رس سخن شناس کو یاد ہوگا کہ یہ داستان عجیب البیان نادر عنوان یہانتک بیان ہوئی تھی کہ جب دیو ہامان نے رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرکے اور مع اپنے لشکر کے جو کہ اسکے پاس تھا معہ کررات کو اس مقام پر سے کہ جہان رستم ثانی برائے شکار تشریف لیگئے تھے فرار کرکے قلعۂ قہقہار یعنی پاس قنطور برادر دیو قہقہار کے کہ جہان زنگارہ معشوقہ ہامان گئی تھی اسنے بڑے اعزاز سے دیو ہامان کو مہمان کیا دیو ہامان نے نامہ اخضر پریزاد کو تحریر کیا تھا جو کہ قبل مین جواب اخضر کے تحریر ہوا ہی اور یہ بھی بیان ہوا تھا کہ دیو ہامان منتظر جواب ہی قنطور سامان جنگ مین مصروف ہی یہ تحریر ہو چکا ہی کہ جواب لکھنے کے پیشتر سرور جنی نے بموجب حکم بادشاہ زائچہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جبتک پردۂ دنیا پر سے وہ درویش نہ آئین گے جو کہ مقام رستم ثانی پر تشریف لیگئے تھے اسوقت تک یہ شکست نہ کھائیگا اخضر پریزاد نے دیو طیران کو انکے لینے کو روانہ کیا تھا دیو طیران طرف پردۂ دنیا کے روانہ ہو چکا ہی کہ اسکا حال تحریر ہوگا اسکے بعد بصلاح سرور جنی اخضر نے سامان قلعہ یاقوت نگار مین جانے کا کیا اب راوی یہ بیان کرتا ہی کہ جب سب سامان ہو چکا اخضر پریزاد سے آکر عرض کیا کہ خداوندنعمت سب سامان سفر درست ہوگیا جسوقت حضور کا جی چاہے تشریف لیچلین اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ کل خزانہ بار ہو ہمارے کل لشکر کو حکم محکم دیا جائے کہ وہ کل بوقت سحر تیار رہین تمام اہل شہر سے کہا جائے کہ جنکو یہان رہنا ہو وہ تو یہین قیام کرین اور جنکو ہمارے ہمراہ چلنا ہو وہ اپنا سامان سفر درست رکھین برائے ناموس سواریان تیار رہین دیکھو اس حکم مین فرق نہو ورنہ عتاب سلطانی مین مبتلا ہوگے کارپردازون نے بموجب حکم سب بند و بست کر لیا خزانہ بھی بار ہوگیا لشکر کو بھی تیاری کا حکم دیدیا گیا اہل شہر کو بھی حکم شاہی سے آگاہ کردیا سواریان بھی برائے ناموس تیار ہوگئین ادھر محلداران نے تمامی محل مین یہ خبر پہونچا دی کہ سب اپنا اپنا سامان کرین کل ظل اللہ جہان پناہ خدیو بارگاہ طرف قلعۂ یاقوت نگار کے کوچ فرمائین گے یہان بھی یہ حکم سنتے ہی سب اپنا بند و بست کرنے لگے کل اہل محل

سے نے اپنا اپنا اسباب باندھا اِدھر بادشاہ نے سہراب بن رستم ثانی کو بلا کر گود مین لیا پیشانی پر بوسہ دیا مُنھ چوما فرمایا کہ اے فرزند تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ سامان سفر کرین کیونکہ کل ہم یہان سے طرف قلعۂ یاقوت نگار کے کوچ کرینگے سہراب یہ سُنکے عرض کرنے لگا کہ کیون خداوند یہان سے آپ کیون تشریف لیے جاتے ہین قلعۂ یاقوت نگار مین کیا ضرورت ہے اور یون کہ مع تمام لشکر و خزانہ و ناموس کے اخضر پریزاد نے فرمایا کہ فرزند کیا بیان کرون کچھ بیان کرتے بن نہین پڑتا ہے پہلے تم میرے سر کی قسم کھاؤ کہ جو آپ فرمائینگے مین اُسپر عمل ضرور کرونگا بادشاہ نے اِس خیال سے قسم لی تھی کہ یہ لڑکا ہے اور جب سے اِسنے سُنا ہے کہ دیو ہامان نے میرے باپ کو طلسم مین گرفتار کر دیا ہے اُسکا مزاج برہم ہے جب سے یہ سُنا ہے کہ دیو ہامان کا قصد ہے کہ اِدھر لشکر کشی کر کے آنے کا ہے اِسکو بہت غصہ ہے یہی سوال ہے کہ مین جا کر اُسکو قتل کرون اُس حرامزادے کے ٹکڑے اُڑاؤن اُسکو اُسکے کردار کی سزا دون مگر روک روک کے رکھ رہا ہون واقعی سہراب ثانی کی یہ حالت تھی اور ہے کہ ہمہ وقت ابرو چڑھے ہوئے مثل نیمچہ کے پیشانی نورانی پر شکن پڑی ہوئی نیمچۂ ہلالی ہاتھ مین غیظ و غضب بات بات مین جو کوئی بولا اُسکو تیغ ابرو سے قتل کر ڈالا یہ حالت ہے کہ بڑے بڑے زبردست دیو سہراب کا رعب مانے ہوئے ہین کوئی مُنھ چڑھکر بات نہین کرتا ہے جو کہ اُستاد تھے وہ بھی اُسکے خطرے مین نہین آتے ہین اُنکو زیر کر لیتا ہے یہ تو حالت طاقت و قوت کی ہے جب کبھی غصہ آیا اور باغ مین جا نکلے جو درخت کو تناور پایا اُسکو کولی مین لے کر جڑ سے اُکھیڑ ڈالا سر دیر ہاتھ نیمچہ کا لگا دیا کہ نیمچہ اُس سے نکل گیا مگر درخت کو حرکت تک نہوئی حکم کیا کہ اِسکو ڈھکیل دو جب ڈھکیلا تو وہ گر پڑا یہ صفائی دست ہے اِس سن مین اور سن کوئی سات آٹھ برس کا ہوگا وہ لڑکا اِس سن مین سب فن مین مشہور آفاق ہو گیا ہر ایک ہنر مین مشاق شہرۂ آفاق تھا کیونکہ اخضر پریزاد نے جب سے اِسکی یہ حالت دیکھی ہے کہ یہ بات بات مین برہم ہو جاتا ہے اکثر ہوا ہے کہ اخضر محل مین تشریف رکھتا ہوا ہے سہراب ثانی نے ماں سے کہا کہ اماجان آپ بھی ہمکو اجازت دین اور نانا جان سے بھی اجازت دلا دین کہ مین جا کر اپنے باپ کا عوض اُس مرتد نمک حرام دیو ہامان سے لون کیونکہ جب مجکو خیال آتا ہے کہ اِس نمک حرام احسان فراموش نے مکر کر کے اُنکو طلسم مین گرفتار کرایا اور اب یہ مرتد قصد نانا جان سے مقابلہ کا رکھتا ہے تو تمام جسم کا خون جوش کھاتا ہے اور یہی قصد ہوتا ہے کہ جا کر ہامان ثانی شیطان کو اُسکے کردار کی اِسی نیمچہ سے سزا دون اُسکو چورنگ کرون یہ کہکر جو ہاتھ لگایا جو کوئی سامنے کھڑا ہوا قتل ہو کر گر پڑا اکثی خواصون کو اِسی طور سے قتل کر چکا ہے جہان ماں نے کہا کہ بیٹا ابھی تیرا سن نہین ہے کہ تو دیو کا مقابلہ کرے اور اُس دیو کا جسکو تیرے باپ ایسے بہادر نے کئی دن کشتی لڑ کر زیر کیا کہ جنھون نے اکثر ایسے قوی قوی دیوؤن کو قتل کیا جسکے بزرگون نے بردۂ قاف مین آکر شہپال کی مدد کی عفریت کو قتل کیا زلزلۂ قاف لقب پایا اُس شیر نے جو کہ ایسا بہادر ہوا اور ایسے خاندان سے ہو یون اُسکو زیر کیا اور تم یہ کہتے ہو کہ مین اُسکو اِس نیمچہ سے چورنگ کرونگا نہ تو اتنا قد ہے نہ اسقدر سن ہے ابھی جوان بھی نہین ہوئے ہو دودھ کے دانت بھی نہین ٹوٹے ہین بھلا تم اُسکا کیا کر دوگے اور یہ تمھارا نیمچہ کیا بنا لیگا یون جو ماں کہتی ہے اُسکو غصہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ میرے ہاتھ کی صفائی اور نیمچہ کا کاٹ ملاحظہ فرمائیے گا یہ کہا اور جو کوئی خواص پاس کھڑی تھی [illegible] روبرو کھڑی تھی [illegible] اُسکے ہاتھ لگایا کہ اُسکا [illegible] مثل [illegible] کے دو ٹکڑے ہو [illegible]

عرض کیا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا مان یہ حال دیکھکر خاموش ہو رہی جو جو یہ حال اخضر پریزاد سنتا ہی اور دیکھتا ہی اُسکا یہ عالم ہی کہ اُسپر جان نثار کرتا ہی خیال کرتا ہی کہ یہ لڑکا بڑا بہادر ہوگا اِسکے مثل کوئی پردۂ قاف مین نہوگا اخضر پریزاد اُسکو اپنی جان و روح تصور کرتا ہی اور اکثر یہ بھی دربار مین ذکر کیا کرتا ہی کہ سہراب بڑا بہادر ہوگا واقعی یہ لڑکا اسم با مسمیٰ ہوگا ابھی سے اِسکی یہ حالت ہی کہ بات بات مین آگ ہوا جاتا ہی بھلا مین کیونکر اِسکو اُسکے مقابلہ کو روانہ کرون دیدہ و دانستہ اِس بدر آسمان شجاعت کو کام اژدر مین ڈال دون یہ تو نہوگا چاہے وہ ناراض ہو ایسے ایسے خیال کرکے اُسکی دلجوئی بہت کرتا ہی ہر وقت اُسکا خیال رکھتا ہی کہ اِسکو کسی قسم کا رنج نہو کوئی بلا اِسپر نہ آسکے خدا اِسکو نظر بد سے بچائے کیونکہ مزاج اِسکا نازک بہت ہی اخضر پریزاد اِسکی کسی بات کا خیال نہین کرتا ہی نازک مزاج جان کر ہر امر مین اِسکی صلاح کرلیتا ہی بدین سبب اِسکو طلب کرکے کہا تھا کہ تم بھی اپنے لوگون کو حکم دو کہ طیار رہین کل ہم یہان سے کوچ کرینگے جب اُسنے پوچھا تھا کہ آپ کیون یہان سے کوچ فرمائینگے تو اخضر پریزاد نے قسم کو کہا تھا اُسکا سبب یہ تھا کہ اگر مین یون ہی کہون اور یہ جانے پر راضی نہو تو خرابی ہوگی پھر میرا ابھی جانا موقوف ہوگا اور آجکل میرے دن ناقص ہین ستارے خراب ہین سرور جِنّی کا یہ حکم ہی کہ قلعۂ یاقوت نگار مین جاکر رہو یہ لڑکا ہی اگر اِسکو اِس امر کا خیال آگیا اور جوش جرأت مین نکلگیا کہ مین نہ جاؤنگا تو پھر دنیا کل ایک طرف اور یہ ایک طرف یہ اپنے کہنے سے نہ باز آئیگا اِسکے ایک یہان کے رہنے سے لاکھون کی جان جائیگی پہلے اِس سے قسم لیلو پھر اِس سے کہو اور پوشیدہ نہ کرو یہ سوچکر اخضر پریزاد نے کہا کہ تم میرے سر کی قسم کھاؤ کہ جو آپ کہینگے مین اُسپر عمل کرونگا کیونکہ اخضر پریزاد کو معلوم تھا کہ یہ دو مثالین مشہور ہین تریا ہٹ بالک ہٹ جب یہ اخضر نے کہا تو سہراب نے اخضر پریزاد کے سر کی قسم کھائی عرض کیا کہ جو آپ ارشاد کرینگے مین اُسپر عمل ضرور کرونگا آپ اطمینان رکھین اُسوقت اخضر نے کل حال سرور جِنّی کا زائچہ کرنا اور احکام لگانا اور اپنا دیو طیران کو پردۂ دنیا پر روانہ کرنا سرور جِنّی کی صلاح سے طرف قلعۂ یاقوت نگار کے سفر کرنے کا قصد کرنا بیان فرمایا یہ سُنکے سہراب ثانی نے عرض کیا کہ نانا جان یہ تو آپ فرمائین کہ اگر بامان یہان آئیگا آپ تو یہان ہونگے نہین وہ شہر مین بخوف و خطر چلا آئیگا اہل شہر کو قتل کریگا اُنکی جانین ضائع ہونگی کسقدر خون ناحق ہوگا بھی یہی ہوگا کہ اگر یہان آپ کو نہ پائیگا قلعۂ یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے آئیگا اُسوقت کیا ہوگا پھر تو آپ کو مقابلہ کرنا پڑیگا اخضر پریزاد نے اُسکا منہ دیکھا اور فرمایا کہ فرزند اصل امر یہ ہی کہ مین اُسکے خوف سے نہین بھاگ کر جاتا ہون بلکہ مجبور دوسرا خوف ہی جسکو کہ مین تمسے بیان نہین کرسکتا ہون کیونکہ تم ابھی بچے ہو کیا سمجھوگے اگر وہ یہان آئے تو جسقدر اہل شہر ہونگے وہ اُسکی اطاعت کرلینگے با امن رہینگے کوئی اُنکو ضرر نہ پہونچے گا یہ جو تمنے کہا کہ جب وہ آپ کو یہان نہ پائیگا تو یاقوت نگار پر لشکر کشی کرکے آئیگا اول تو اُسکو راہ یاقوت نگار کی نہین معلوم دوسرے اُسکو کیا معلوم کہ مین یاقوت نگار مین ہون بھر طور وہ اُس مقام پر نہین آسکتا ہی اِس عرصہ مین دیو طیران اُس آدم زاد کو لیکر پردۂ دنیا پر سے آجائیگا مین یہان سے لشکر کشی کرکے اُسکے اوپر جاؤنگا اُسکو وہ آدم زاد زیر یا قتل کرکے میرا قبضہ شہر پر کرادیگا اِتنے دنون کے واسطے قلعۂ یاقوت نگار کو جاتا ہون یہ سُنکے سہراب کے تیور بدل گئے منہ سرخ ہوگیا دونون ابروئین مثل ادپیچون کے نظر آنے لگین مارے غصہ کے

کانپنے لگا بسبب نانا کے لحاظ کے کچھ نہ کہا صرف اسقدر عرض کیا کہ اگر مین قسم نہ کھا چکا ہوتا تو کبھی اِس
مقام پر سے نہ جاتا اگر تمام دنیا میری دشمن ہو جاتی مین گوارا کرتا مگر مین یہان سے ایک قدم آگے نہ
بڑھتا مگر مجبور ہون کچھ بس نہین مین نے خود اپنے پانؤن مین قسم کھا کر کلہاڑی ماری کیا چارہ ہی مگر دیکھا
جائیگا یہ حال دیکھکر یہ کلام سُنکر اخضر پریزاد نے فرمایا ای فرزند قلعۂ یاقوت نگار مین غمسکار بجید ہین
تم روز غمسکار کو جایا کرنا اپنا دل بہلایا کرنا سہراب نے عرض کیا جی ہان جو ارشاد ہوگا وہ بجا لاؤنگا
یہ کہکے اور برہم ہوکے نانا کے پاس سے اُٹھکر اپنے مقام پر آیا اپنے ہمسنون سے کہا کہ سامان
سفر کرو کل یہان سے ناناجان کا کوچ ہوگا طرف قلعہ یاقوت نگار کے ہم بھی اُنکے ہمراہ جائینگے
یہ کہکر فوراً محل مین تشریف لیگئے کوئی بھی کچھ نہ پوچھ سکا کیونکہ سب نے دیکھا تھا کہ مزاج برہم ہے
سب نے عرض کیا بہت خوب یہ تو اندر گئے یہان اُنکے ہمراہی سب سامان کرنے لگے یہ جو
محل مین داخل ہوے سیدھے مان کے پاس آئے اُسنے جو انکو برہم پایا تو اپنے دل مین اسنے
کہا خدا خیر کرے دیکھیے کیا پیام لائے ہین جو یون برہم آئے ہین دوسرے محبت مادری نے
بھی جوش مارا کیونکہ مضراب پری کو اِسکا رنج گوارا نہین ہی جب اِسکو مغموم پاتی ہی تو جان نکل جاتی ہی بیتاب
ہو جاتی ہی مگر کیا کرے خیال کرتی ہی کہ نازک مزاج بہت ہی بدین سبب کچھ دریافت نہین کرتی ہی خاموش
رہتی ہی جب خود سہراب بیان کرتا ہی تو سواے ہان کے دوسرا جواب نہین دیتی ہی اِسوقت جو سہراب
برہم مان کے پاس پہونچا اِسکو برہم دیکھکر اِسکو خیال ہوا کہ کوئی نہ کوئی امر ضرور آج اِنکے مزاج کے خلاف
ہوا مگر کچھ دریافت نہ کیا خاموش بیٹھی مُنھ دیکھا کی اِنکی یہ حالت ہی کہ کبھی ابرو کھنچ جاتے ہین کبھی چہرہ سرخ ہو جاتا
ہی کبھی کاکلین بل کھانے لگتی ہین کبھی پیشانی پر شکن پڑتی ہی کبھی نگاہ قہر سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہین جسپر
نگاہ ڈالی وہ ڈر کر سامنے سے ہٹ گیا تھوڑے عرصہ تک تو برہم رہے کہ یکایک مان کی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ اماجان ناناجان نے تو ہمکو بالکل نامرد اور بودا تصور کر لیا ہی مان نے کہا کہ کیون فرزند کس وجہ سے
تم اِس امر کا خیال کرتے ہو عرض کیا کہ یہ آپ کے خیال کرنے کی بات ہی کہ جہان مجھ ایسا بہادر موجود ہو
اور یہ خیال کرتا ہو کہ اگر رستم وقت بھی آسئے تو مین مقابلہ کرون اُسکی موجودگی مین پردۂ دنیا پر سے مدد
کے واسطے فقیر طلب کیے جاوین اور تا آسنے اُس فقیر کے خود شہر کو چھوڑکر قلعہ بند ہون اور مجکو
بھی ہمراہ لے جائین گے مگر کیا کرون مجبور ہو گیا ہون کہ اُنکے سر کی قسم کھا چکا ہون اگر مین یہ جانتا تو کبھی
اُنکے سر کی قسم نہ کھاتا خیال کرنے کی جگہ ہی کہ فقیر تو آکر دیوون سے مقابلہ کرے اور جو شیر کا بچہ ہو وہ اُسکے
خوف سے قلعہ بند ہو اور جو کہ دربدر گدائی کرے وہ شاہون کی مدد کو پردۂ دنیا پر سے آئے اور ہم
اُسکا مقابلہ نہ کر سکین بھلا وہ فقیر کیا مقابلہ کریگا اُس سے تو گدائی کے فن پوچھ لو وہ فن سپہ گری کیا جانے
یہ ناناجان کی کیسی عقل ہی اب ہم کل ہمراہ اُنکے یاقوت نگار کو جائین گے ملکہ نے یہ کلام سُنکے کہا کہ بیٹا
یہ کیا تو خیال کرتا ہی بیٹا وہ قلعہ بند ہو کر نہین بیٹھین گے ضرور مقابلہ کرینگے آج تک کبھی قلعہ بند ہو کر نہین
بیٹھے ہین تم گھبراؤ نہین مگر سبب یہ ہی کہ سرور جنی جو کہ وزیر و منجم ہین اُنھون نے حکم لگایا ہی کہ آجکل ستارے
آپ کے خراب ہین آپ یاقوت نگار مین جا کر کچھ دنون قیام فرمائین اور اُس فقیر کو اِسواسطے طلب
کیا ہی کہ یہ لڑائی اُسی کے ہاتھ سے فتح ہوگی جیسے تمھارے باپ کے بابت حکم لگایا تھا آجتک کوئی
حکم اُنکا غلط نہین ہو تمھارے باپ بھی تو قبل مین فقیر تھے جب یہان آئے سب نے دریافت کیا تو
بہت مشکل سے اُنھون نے اپنے کو ظاہر کیا یہان پہلے ہی سے ظاہر تھا مثل اُنکے یہ بھی کوئی اولاد

صاحبقران سے ہوگا تمھارا بزرگ ہوگا تمھارے باپ کا چچا یا بھائی ہوگا تم اِسکا نہ خیال کرو اُسکے احکام کبھی غلط نہین ہوتے ہین سرورجنی پردۂ قاف مین مثل عبدالرحمان کے ہین یہ کبھی غلط نہین بیان کرینگے یہ سُنکے سہراب کہنے لگا کہ معلوم ہوا سرورجنی عالم الغیب ہین اماجان یہ سب کہنے کی باتین ہین کہین ایک حکم درست ہوگیا اُسپر یہ خیال کرنا کہ جو وہ حکم لگائینگے درست ہوگا بقول شاعر بموجب مصرعہ علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار۔ یہ حساب کا طریقہ ہی اِسکا کیا اعتبار کہ جو حکم لگادیا وہ درست ہوگا یہ کبھی نہین ہوسکتا ہی خیر اِس سے کچھ غرض نہین مین ہمراہ ہون جب وہ وقت آئیگا دیکھا جائیگا یہ کہکر وہ مان کے پاس سے اُٹھکر اپنے آرامگاہ کے کمرے مین آیا اور آرام کیا یہان سب سامان رات بھر مین تیار ہوگیا سب اسباب ذخیرہ بند ہوگیا سب لوگ تیار ہوگئے یہانتک کہ سحر ہوگئی دردولت پر سواریان اگر موجود ہوگئین نو لاکھ دیوون کا لشکر تیار ہوگیا سامان سفر لے کر چلنے پر آمادہ ہوگیا اُدھر ملازمون نے سب اسباب بار کرایا جو اہل شہر کہ بادشاہ کے ہمراہ جانے والے تھے وہ بھی آکر موجود ہوگئے ہمراہیان سہراب نے بھی اپنا سب بندوبست کرلیا کہ اتنے مین اخضر پریزاد بیدار ہوکر باہر تشریف لائے سب سامان درست پاکر حکم دیا کہ سواریان ہون بموجب حکم سواریان ہونے لگین پہر بھر کے عرصہ مین سب اہل محل سوار ہوگئے محل مقام ہو ہوگیا جہان پریون کا جھرمٹ تھا وہان پر یاس وحسرت برستی تھی وحشت سے وہ تمام محل سائین سائین کرنے لگا ہر دیوار و در سے حسرت ٹپکتی تھی جو باغ کہ صحن محل مین تھا اُسکا اتنے عرصے مین یہ عالم ہوگیا تھا کہ گویا اُسکو خزان نے لوٹ لیا تھا ہر برگ اُسکا کف افسوس ملتا تھا خیر یہ تو حالت محلات کی تھی اُدھر دردولت پر سب اہل شہر جمع تھے ایک کہرام مچا ہوا تھا اخضر پریزاد ہر ایک کو تسلی و دلاسا دے رہے تھے ہر ایک سے نصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر دیو ہامان یہان آئے تو تم لوگ مثل سابق کے اُسکی بندگی کرلینا اُس سے مقابلہ نہ کرنا اپنی جانین بچانا جیسا خدا کو منظور ہوگا وہ ہوگا کوئی مقام فکر و تردد نہین ہی صبر کرو اگر خدا کو منظور ہوگا تو پھر آکر ملینگے اِس شہر کو آباد کرینگے ورنہ وہ مالک ہی خدا کے حکم مین کوئی چارہ نہین ہی یہ فرماکر اور اہل شہر سے ملکر اور اُنکو گریان و نالان چھوڑ کر تخت پر سوار ہوا اور حکم کوچ کا دیا کوس رحیل پر چوب پڑی نقارہ کوچ بجا سب لوگ روانہ ہوئے قافلہ چلا آگے آگے سواری بادشاہ کی عقب مین لشکر وسط لشکر مین ناموس کی سواریان اور مال وخزانہ اِن سب کے عقب اہل شہر غرض یہانتک کہ سواری بادشاہ کی تا درشہر پناہ پہونچی سب اہل شہر تو شہر مین رہگئے بادشاہ طرف قلعۂ یاقوت نگار کے روانہ ہوئے یہان دردولت پر خاک اُڑنے لگی شہر ویران ہوگیا کیونکہ بات یہ ہی کہ بادشاہ جو ہی وہ شہر کی جان ہی جب جان نہ رہی تو قالب کسکام کا قالب بیجان بیکار ہی شہر مین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی لوٹ لیگیا ہی ہر گلی کوچے مین خاک اُڑتی تھی خصوصاً جہان عمارت شاہی تھی وہان پر تو عجب ہولناک مقام ہوگیا تھا جاتے ہوئے خوف آتا تھا شہر کی تو یہ حالت تھی اہل شہر اُداس رنجون پر عالم یاس سراسیمہ اپنے اپنے گھرون مین آکر بیٹھ رہے ایک شخص کو امیران شہر مین سے بادشاہ اپنی طرف سے حاکم مقرر کر گیا تھا کیونکہ اگر حاکم نہ کر جاتا تو بندوبست شہر برباد ہوجاتا ڈاکا پڑنے لگتا یہان کا تو یہ حال ہی اُدھر بادشاہ طرف قلعہ یاقوت نگار کے تشریف لیے جاتے ہین کہ یہ قلعہ یاقوت نگار مین جاکر کیا کارنمایان کرتے ہین اِنکو راہ مین چھوڑ کے احوال اِنکا پھر بیان کیا جائے گا

اب کچھ حال دیو ہامان کا تحریر ہوتا ہی

کہ یہ انتظار نامے مین بیٹھا ہوا ہی کہ نامے کا جواب آنے تو لشکر کشی کرون بخوبی سب بندوبست کرلیا ہی یہ اسی انتظار مین تھا کہ یکایک وہ نامہ بر جو کہ نامہ لیکر اخضر پریزاد کے پاس گیا تھا پہونچا یہان تمام دربار جمع تھا اور دیو ہامان تخت پر متمکن تھا کہ نامہ برنے لاکر اُس نامے کا جواب دیا ہامان نے دبیر سے کہا کہ پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کرکے نامہ پڑھنا شروع کیا ہامان مضمون نامہ سُنکے اور اپنی مرضی کے خلاف جواب پاکر بہت برہم ہوا اور کہنے لگا کہ مجکو یقین تھا کہ صاف جواب آئیگا اخضر اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی نہین معلوم کہ اُسکو کیا ہو گیا ہی مین بھی بغیر اُسکو قتل کیے نہ رہونگا میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہی جسکا اُسکو بھروسا تھا مین پہلے ہی اُسکا خاتمہ کرچکا اب مجکو کچھ خوف نہین ہی کیونکہ اُسکے لشکر مین کوئی ایسا نہین ہی کہ جو میرا مقابلہ کرسکے ہو مان کی بھی یہ لیاقت ہی کہ وہ میرا مقابلہ کریگا یہ کہکر حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار رہو ہم کل یہان سے طرف اخضر پریزاد کے کوچ کرینگے دیکھین کہ اخضر کیونکر میرا مقابلہ کرتا ہی یہ حکم دینا تھا اُسیوقت سے لشکر مین تیاری ہونے لگی یہ دربار سے اُٹھکر اُسوقت پاس زنگارہ کے گیا اور کہا کہ تم ابھی یہین قیام کرو جب مین لڑائی فتح کرلونگا تو تمکو طلب کرلونگا اسنے کہا کہ اچھا وہ دن اور وہ رات اُسی مقام پر بسر کی بوقت سحر زنگارہ کو وہان کا حاکم کرکے مع سات لاکھ نرہ دیو کے قنطور کو اپنا سپہ سالار کرکے طرف اخضر پریزاد کے روانہ ہوا کہ اسکا بھی ذکر آیندہ ہو گا

اب کچھ حال شہریار و سیارہ و دیوطیران کا قلمبند ہوتا ہی

راوی کا بیان ہی کہ جبکہ شہریار عالیوقار زرنگار شاہ کو شکست دیکر زردمان کے ہمراہ داخل شہر ہوے اور ایک شب شہر مین رہے بوقت سحر اسد ثانی مع اپنے لشکر کے ایک طرف کو روانہ ہوے اور شہریار بوضع درویش اُس مقام پر تشریف لائے جہان کہ رستم ثانی فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے اور دیوطیران اُنکو لیگیا تھا یہ بھی اُسی بنگلہ مین تھے کہ دو دن کے بعد سیارہ ثانی فقیر بنا ہوا آیا اُنکو پہچان کر اُسنے بھی اپنا قیام اُسی جگہ اُنکے پاس کیا اب یہ دونون فقیر بنے ہوے اِس بنگلہ مین رہتے ہین شہریار والاشان ہر روز یہ فرماتے ہین کہ اے سیارہ میرا یہان تو دم گھبراتا ہی مین تو ایک نہ ایک دن ضرور یہان سے چلا جاؤنگا اپنے برادر کی ملاقات مین سیارہ کہتا ہی کہ اے شاہزادے یہ کیا خیال ہی دیکھیے خدا کیا کرتا ہی یہ کہنے سے سیارہ کے خاموش ہو رہتے ہین اکثر اوقات ذکر رستم ثانی کا بھی ہوتا ہی بوقت سہ پہر دونون بنگلہ سے نکلکر بیرون بنگلہ بیٹھتے ہین قاعدہ یہ ہی کہ زردمان ہر روز بوقت سحر آتا ہی اور اِنکی خاطر مدارات بہت کرتا ہی اِنکا تو طریقہ ہی کہ بوقت سہ پہر بیرون بنگلہ تشریف رکھتے ہین اب اُدھر کا حال سنیے کہ دیوطیران بموجب حکم اخضر قاف سے براے لینے شہریار کے چلا تھا بعد عجلت راہ طی کرکے پردۂ دنیا پر آیا یہ اُس مقام کو بخوبی پہچانتا ہی اُس صحرا مین آیا دیکھا کہ دراصل دو درویش بیرون بنگلہ بیٹھے ہوے ہین ایک تو نہایت دبلا پتلا ہی اور ایک شکل اُس جوان کے ہی جسکو کہ مین لیگیا تھا سہو فرق نہین ہی پہلے تو اُسکو گمان ہوا کہ یہ تو رستم ثانی ہین کہ جنکو مین لیگیا تھا خیر انھین کو لیچلو یہ خیال کرکے بلندی سے پستی کی جانب مائل ہوا جب قریب پہونچا تو ایک برق چمکی اور پنجہ دے کر شہریار کو لے اُڑا

اور ایسی برق چمکی کہ سیارہ کی آنکھون مین چکاچوندسی ہوئی یہ آنکھین ملکر ادھر اُدھر دیکھنے لگا جب وہ حالت
کم ہوئی کیا دیکھتا ہی کہ شہریار اپنے مقام پر نہین ہین اب تو یہ پریشان ہوا اور سر اُٹھا کر طرف آسمان
کے دیکھا تو اسکو یہ نظر پڑا کہ ایک پنجہ ہی کہ وہ شہریار کو لیے جاتا ہی یہ دیکھکر اسنے غل مچایا کہ او ظالم
اس شہریار کو کہان لیے جاتا ہی ارے چھوڑ دے یہ فقیر ہی کوئی اولاد حمزہ سے نہین ہی دیکھ
فقیرون کو نہ پریشان کر ورنہ تیرے لیے بڑی خرابی ہوگی ہم لوگ جب آہ کرینگے تو عرش ہلیگا آسمان
کو تزلزل ہوگا کون سنتا ہی ایک چشم زدن مین وہ اسکی نگاہون سے پوشیدہ ہوگیا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ
کون لیگیا اور کس مقام پر لیگیا آیا یہ دشمن ہی یا دوست سیارہ منھ دیکھکر رہگیا سوا اسے حسرت کے
کچھ ہاتھ نہ آیا بس اتنا کلمہ تو کہا کہ خدا آپ کو اسکے شر سے محفوظ رکھے مین نے آپ کو خدا کے
سپرد کیا یہ فلک ناہنجار گردون غدار ہر وقت ایک نیا صدمہ دیتا ہی کسی کو ایک جا بیٹھے نہین دیکھ
سکتا ہی کچھ عاشق و معشوق پر منحصر نہین یہ کسی کا دوست نہین ہی ہر ایک کو یہ مثل آسیا کے پیس ڈالتا ہی
سیارہ فلک کی شکایت کرکے خاموش ہوکر بیٹھ رہا یہ خیال کیا کہ جب سے میرا آقا چلا گیا تھا
مین انکو دیکھکر دل بہلا لیتا تھا جب یہ فقیر ہوکر نکلے تھے تو انکے عقب مین مین بھی نکل کھڑا ہوا تھا کہ اپنے
دونون آقا کو تلاش کرون خدا کے فضل سے انکو یہان پایا امید ہوئی تھی کہ اب وہ بھی ملجائینگے
مگر مقدر نے انکو یون جدا کیا ایسے ایسے خیال مین یہ مصروف ہی اب حال دیو طیران و شہریار
کا ملاحظہ ہو کہ طیران جو شہریار کی کمر مین پنجہ دیکر اور اُنکو لیکر بلند ہوا جب شہریار نے
دیکھا کہ مین زمین سے بلند ہون کوئی مجھکو جانب آسمان لیے جاتا ہی انھون نے گھبرا کر جو ہاتھ بڑھایا
تو دیو طیران کی شاخ انکے ہاتھ مین آگئی مگر انکی آنکھین بند ہین بسبب شدت ہوا کے کیونکہ یہ
قاعدہ ہی کہ جو جو بلند ہو ہوا زیادہ ہوتی جاتی ہی کہ جیسے ہی انکے ہاتھ مین شاخ آئی انھون نے اسکو
پکڑکر زور کیا دیو کو تکلیف ہوئی اُسنے کہا کہ ای آدمزاد چھوڑ دے مجھکو تکلیف ہوتی ہی کہین ایسا نہو
کہ بسبب شدت تکلیف کے تو میرے ہاتھ سے چھوٹ جائے اور زمین پر گر پڑے کہ استخوان
تیرے ریزہ ریزہ ہوجائین اور تیرے ہلاک ہونے سے میرے تمام گھر پر تباہی آئے میرا
قاف مین رہنا دشوار ہو یہ جو سُنا شہریار نے زور کرنا کم کیا مگر شاخ چھوڑی نہین طیران
سے کہا کہ تو کون ہی اور کہان مجھکو لیے جاتا ہی بیان کر ورنہ مین تجھکو ہلاک کرونگا گو مین بھی ہلاک
ہونگا طیران نے کہا کہ مین دیو ہون طیران میرا نام ہی مین قاف سے تیرے لینے کو آیا ہون
میرے بادشاہ نے تجھکو طلب کیا ہی یہ خوف نہ کر کہ وہ تجھکو تکلیف دیگا بلکہ وہ تیرا دوست ہی تجھکو اپنی
ضرورت کے واسطے طلب کیا ہی ایک فقیر یہان اور رہا کرتا تھا اُسکو بھی مین آکر لیگیا تھا اُسنے
بڑے بڑے کام کیے وہ بھی تیرے مشابہ تھا تجھ مین اور اُسمین کچھ فرق نہین ہی وہ آجکل کہین گیا
ہوا ہی بادشاہ نے تجھکو طلب کیا ہی مین دوست ہون دشمن نہین ہون یہ جو طیران نے کہا انکو فوراً
خیال آیا کہ وہ بھائی صاحب ہونگے جنکو یہ لیگیا زرد مان تاجدار وغیرہ بھی یہی کہتے تھے کہ اب کہان
تشریف لیگئے تھے اب معلوم ہوا کہ وہ قاف مین ہین قاف مین پہونچ لون تو مین سیارہ کو بھی
طلب کر لون انھون نے یہ خیال کرکے اُسکی شاخ سر چھوڑ دی کہ اُسکی وہ تکلیف کم ہوئی وہ فوراً
انکو لیکر اسقدر بلند ہوگیا کہ یہ شدت ہوا سے بیہوش ہوگئے اور یہ تیز پری کرتا ہوا طرف قاف کے
صاف نکل چلا یہ اسقدر تیز روانہ ہوا کہ کہین اسنے دم نہ لیا اُسی دن پردہ دنیا کو اسنے چھوڑ دیا اور

قاف کے پہونچ گیا یہ بیہوش اُسکی پشت پر پڑے ہین اِنکو کچھ خبر نہین کہ اِسنے قریب قاف جاکر قدرے دم لیا اور دوسرا سبب یہ بھی تھا کہ زرین حصار قاف سے قریب تھا کیونکہ اِسی مقام پردہ شہر تھا کہ وہانسے قاف کی سرحد کوئی بیس دن کی راہ ہوگی مگر کسی کو نہین معلوم ہو اکثر دیو و پری اِس جانب آنکلتے ہین وہ سب بیس دن کی راہ کو ایک دن مین طی کرتے ہین اِس دیو نے پہر بھر مین طی کی اسکا سبب یہ ہو کہ یہ دیو تمام دیوؤن سے چالاک اور تیز پری مین بیباک ہو بدین سبب اِسکا طیران نام ہو غرضکہ دم لے کر یہ اُسی وقت داخل سرحد قاف ہوا چونکہ رات ہوگئی تھی جبکہ یہ قاف مین پہونچا چونکہ یہ بیہوش تھے اِسنے خیال کیا کہ اب رات کو کہان راہ چلونگا اور قلعہ یاقوت نگار یہان سے ایک رات اور ایک دن کا راستہ ہو اِس سے بہتر یہ ہوگا کہ یہ رات اِسی مقام پر بسر کرون قاف مین تو آچکا ہون بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگا یہ خیال کرکے ایک پہاڑ پر اُترا اور اِنکو ایک چٹان سنگ پر لٹا دیا اِنکو تو خبر بھی نہین کہ کیا مجھپر گذر رہی یہ بیہوش ہین لٹا کر آپ اِدھر اُدھر پھرنے لگا کیونکہ وہان پر کوئی مقام ایسا نہ تھا کہ وہ وہان جاتا اِسوجہ سے اُسنے وہین قیام کیا اور یہ بھی وجہ تھی کہ اُسکو اِنکی جانب سے کسی قسم کا اندیشہ بھی نہ تھا دوسری شب ماہ تھی دور تک کا آدمی خواہ حیوان خواہ دیو خواہ پری دکھائی دیتا تھا کہ یہ ٹہلتا ہوا ایک طرف کو چلا چونکہ یہ پیاسا بھی بہت تھا تلاش آب بھی کرتا پھرتا تھا یہ بیہوش پڑے ہین کہ اِسکے کان مین آواز گانیکی آئی اب کوئی پہر رات کے قریب آئی ہو کہ اُس گانے کی صدا پر اِس خیال سے چلا کہ جہان یہ گانا ہوتا ہو اُس مقام پر پانی ضرور ہوگا چلو وہان سے پانی پی لین غلبۂ عطش کو فرو کرین اِسنے اُدھر کا رخ کیا اور گانے کی صدا پر چلا اب اُدھر کا حال سُنیے کہ اُس کوہ پر ایک ساحرہ رہتی ہو اِسکا نام خرم جادو ہے اُسنے اِس پہاڑ پر ایک مکان بنوایا ہو اُسمین ایک پائین باغ ہو اکثر وہ اُس باغ مین بیٹھکر اپنا جی بہلاتی ہو کچھ گایا کرتی ہو یہ ساحرہ خوف سے اہل اِسلام کے بھاگ کر یہان آکر مقیم ہوئی ہو شہوت پرست بہت ہو اکثر دیو آکر اِسکے ساتھ اپنا مُنھ کالا کرتے ہین اِسکی آتش خواہش کو بجھاتے ہین یہ یہان آکر بہت خوش ہو مگر جو دیو کہ اِسکے پاس آتے ہین وہ اہل اِسلام سے نہین ہین بلکہ کفار ہین آج کوئی دو دن سے نہین آیا ہو تو یہ بہت بیقرار ہو بلکہ اِسکی یہ نوبت ہو کہ یہ بولائی بولائی پھرتی ہو اُسی حالت بیقراری مین یہ ستار لیکر بجانے لگی اور گانے بھی لگی مگر صورت یہ ہو کہ ایک جمیلہ و شکیلہ کی صورت پر بنی ہوئی بیٹھی ہوئی گا رہی ہو دیو طیران بھی اُسی آواز پر بخیال آب اُس طرف پہونچ گیا چونکہ پہلے بھی عرض کر چکا ہون کہ شب ماہ ہو طیران نے دور سے دیکھا کہ ایک حسین مہ جبین کرسی پر بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی ہو اور گا رہی ہو اِسکا دل اُسکو دیکھکر مائل ہوا کہ کیا حسین عورت ہو اِسنے خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہو کہ کوئی پری براے سیر اِدھر آئی ہو چونکہ چاندنی رات ہو یہ مقام اُسکو اچھا معلوم ہوا اُسنے یہان جلسہ قرار دیا ہو اور خود بیٹھی ہوئی گا رہی ہو چلکر اِسکو قریب سے دیکھنا چاہیے اور اِس سے پانی طلب کرکے پینا چاہیے اگر بن پڑے تو اِس سے سوال عقد کرون اگر صاحب شوہر نہو اور راضی ہو جائے تو اِسکو گھر بیجاؤن یہ تو ایسے اپنے خیال کرتا ہوا اُسکی طرف چلا اُدھر اُسکی نگاہ اِسپر پڑی اِسنے دیکھا کہ ایک بہت قوی ہیکل ہاتھ پاؤن موٹے موٹے ہین سینہ بھی بہت چوڑا ہو مرد قوی ہیکل ہو اِس سے خوب مطلب حاصل ہوگا یہ خیال کرنے لگی کہ دو دن سے جو تو بیکار رہتی تیرا آشنا کوئی نہین آیا تھا اور اِسوقت بہت بیتاب تھی خداوند ساحری نے تیری خواہش کے رفع کرنے کیواسطے ایسے دیو کو بھیجا کہ جو کہ دونون دن کی کسر نکال دیگا خوب خوب سا مزا حاصل ہوگا اگر میرے کام کا ہوگا تو مین اِسکو جانے نہ دونگی کئی دن تک اِس سے مزے

اُڑا دُنگی جب خوب دل سیر ہو جائیگا تو پھر اُسوقت دیکھا جائیگا یہ اِس خیال مین مبتلی ہو ئی ہو اب اِسنے گانا و ستار بجانا موقوف کردیا ہو اُسی جانب دیکھ رہی ہو طیران بھی چلا آتا ہو جب یہ اُسکے قریب پہونچا اِسنے دیکھا کہ ایک مختصر سا باغ بھی ہو اور کچھ عمارت بھی نظر آتی ہو مگر امر تعجب خیز یہ ہو کہ یہ عورت اکیلی اِتنے بڑے جنگل مین کیونکر آئی اگر پری ہوتی تو یہ خیال تھا کہ سیر کو آئی ہو یہ عمارت اِسنے بنائی ہو یہ تو آدم زاد ہو یہ یہان کیونکر پہونچی اور اِسکو خوف بھی نہین معلوم ہوتا ہو یہ کیا امر ہو یہی خیال کرتا ہوا اُس باغ کو طے کرکے اُسکے قریب پہونچا اور کہا کہ اے شاہ حسن اگر ممکن ہو تو قدرے پانی پلا کہ مین بہت پیاسا ہون تلاش آب مین یہانتک آیا ہون یہ سُنکے اُسنے ایک جانب کو اِشارہ کیا دیو طیران نے دیکھا کہ سبودان پر ایک کوری صراحی رکھی ہو اُسپر شال باف لپٹی ہو اور ایک گلاس بہت بڑا اُسکے برابر کرسی پر رکھا ہو طیران یہ دیکھکر اُس صراحی کے قریب گیا اور پانی صراحی سے اُنڈیل کر پیا کئی گلاس جب پیے تو اُسکی پیاس برطرف ہوئی اب پانی پی کر اُسکے قریب آیا یہ اُسکو دیکھکر ایسا خود رفتہ ہوا ہو کہ اِسکو کچھ خیال نہین ہو کہ مین کس کام کو نکلا تھا اور کسکو لیکر آیا ہون اور اُسکو کہان چھوڑکر آیا اِسکو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہین ہو از خود فراموش ہو قریب آکر اُسکو دیکھنے لگا اُس لکاتہ نے سحر سے ایسی صورت اپنی بنائی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا باوجود ہونے نفس امارہ کے وہ بھی اُسکی چاہ محبت مین ہاروت و ماروت وار مقید ہوتا جبکہ اہل سما کی یہ حالت ہوتی تو اہل زمین جو کہ نفس امارہ کے پابند ہین وہ کیون نہ اُسکے حسن کے دیوانے مثل مجنون تبین الغرض یہ ٹکٹکی باندھے ہوے اُسکو دیکھ رہا ہو حرکت تک نہین کرتا ہو گویا اُسکو اِسکے حسن نے ایسا خود رفتہ کردیا ہو کہ وہ تصویر گلی ہوکر رہگیا ہو جب تھوڑے عرصہ تک یہ نوبت رہی اُسنے بھی دیکھا کہ جب سے یہ پانی پیکر آیا ہے مجھکو دیکھے جاتا ہو کچھ مُنھ سے نہین کہتا ہو اِسکا سبب کیا ہو دریافت کرو اِسکو بلاؤ اپنے پاس بٹھاؤ اپنی خواہش کی خود اِس سے درخواست کرو شرم و حیا کس امر کی عورت مرد کے لیے مرد عورت کے لیے دوسرے تیرے مذہب اور طریقہ مین اِسکا کوئی عیب نہین ہو جس عورت کا جی چاہے جس مرد سے اُسکی طبیعت اجازت دے وصل کی خواہش کرے کوئی عیب نہین ہو چاہے وہ مرد غیر ہو یہانتک تو ہو کہ ماں بیٹے سے بھائی بہن سے باپ دختر سے یہ تو ایک خواہش کا رفع کرنا ہو خود رفع کردے کوئی نقصان نہین ہو شرم و حیا کی بات نہین ہو پھر مین کیون خاموش رہون جبکہ سامری نے میرے لیے اِسکو بھیجا ہو یہ خیال کرکے خود کہا کہ اجی حضرت آپ کھڑے کیا ہین مہمان آئیے کچھ کلام کیجیے کچھ اپنی کہیے کچھ میری سنیے کہ مین کس آفت مین مبتلا ہون یہ کہکر مسکرائی طیران کے کان مین جو یہ صدا آئی اور یہ سُنا کہ وہ کہتی ہو کہ آئیے یہ تو اِسکی امید مین تھا یہ سنتے ہی فوراً اُسکے قریب پہونچ گیا ایک کرسی اُسکی کرسی کے برابر بچھی تھی اُسپر جاکر بیٹھ گیا مگر نظر اُسکی طرف سے ہٹتی نہین ہو اُسی جانب دیکھ رہا ہو جب یہ بیٹھ چکا اُسوقت اُسنے کہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام رکھتے ہین اور کدھر جاتے ہین یہان آنے کا کیونکر اتفاق ہوا بیان فرمائیے مگر یہ حالت ہو کہ دوپٹہ سر کا سرکائے دیتی ہو کچھ اونچا اونچا جو سینہ پر طیران کو نظر آتا ہو اِسکا دل قابو سے نکلا جاتا ہو مگر ضبط کو کام مین لا رہا ہو کبھی اِسطور سے ہاتھ اُٹھایا کہ پیٹ کھل گیا یہ اُسکی لپیٹ مین آگیا یہی دل چاہتا ہو کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگا لون عارض کے بوسے لون اور اگر راضی ہو تو کام دل حاصل کرون یہ تو اِس قصد سے بیٹھا ہو اُدھر جب اُسنے یہ تقریر کی اور یہ طریقہ برتا تو اِسکو خیال ہوا کہ شاید اِسکا بھی میلان ہو یہ سوچکر کہا کہ مین کیا بیان کرون میرا نام

طیران ہر چند پردۂ دنیا پر ایک ضرورت سے گیا تھا اُس کام کو کر کے واپس آتا تھا اور مکان کا قصد تھا کہ اتفاقاً اِس مقام پر پہونچا اور رات ہو گئی خیال کیا کہ یہ رات اِسی مقام پر بسر کرون بوقت سحر یہان سے روانہ ہونگے اُتر پڑا کوہ کی سیر کرنے لگا کہ پیاس نے غلبہ کیا تلاش آب مین مصروف ہوا کہ گانے کی صدا آئی خیال کیا کہ یہ جہان گانا ہو رہا ہی اُس مقام پر پانی ضرور ہوگا گانے کی صدا پر ادھر آیا یہان آپ کو ایسے مقام پر تنہا دیکھکر بہت حیران ہوا کہ یہ کیا امر ہی کہ آدم زاد ہو کر ایسے مقام پر یون اکیلا ہو پہلے مجکو خیال تھا کہ کوئی پری وغیرہ ہو گی جب سے آپ کو دیکھا میرا عجب حال ہی اب آپ اپنی حالت سے آگاہ کرین طیران نے یہ نہین ظاہر کیا کہ آدم زاد کو لینے گیا تھا اِس خیال سے کہ شاید یہ اپنے جنس کا نام سُنکے اُسکے دیکھنے کی خواہش کرے اور وہ آدم زاد غضب کا حسن رکھتا ہی یہ اُسپر فریفتہ ہو جائے تو تیری جان کیونکر بچے گی بس جب طیران نے کہا کہ آپ اپنی حالت بیان کرین تو یہ آہ کرکے اُسنے کہا کہ مین کیا حال بیان کرون میری حالت [illegible] کیونکہ اگر کچھ ہو سکے تو اُسکو بیان بھی کرون بیکار بیان کرنے سے کیا حاصل سوا اسکے افسوس کے اور کیا ہوگا اِس سے کیا حصول کہ اپنے سبب سے اور دونکو صدمہ ہو [illegible] طیران نے کہا کہ آپ ضرور بیان کرین کہ وہ کیا حالت ہی یہ سُنکے اُس نے یہ بیان کیا کہ مین کمبخت عجیب مقدر جلی ایک سوداگر کی لڑکی ہون میرا باپ فلان شہر مین رہتا ہی اُسنے اتفاق سے اُس ملک کا نام لیا کہ جس ملک کے نام سے یہ دیو واقف تھا گو اُسنے اِس قصد سے نہین لیا تھا مگر ہونیوالی بات میرا باپ بڑا تاجر ہی لاکھون روپیہ گھر مین ہی سیکڑون آدمی ملازم ہین ہزارون کنیزین و خواصین میری خدمت کرتی تھین مین ہی اُسکی ایک لڑکی تھی پچاس برس کے سن مین پیدا ہوئی تھی مان باپ دونون ہمہ وقت نثار رہتے تھے میری عیش سے بسر ہوتی تھی رات شب برات اور دن عید تھا کسی قسم کا غم نہ تھا ایک دن کا ذکر ہی کہ شب ماہ تھی مین بالاے بام سو رہی تھی اور چند خواصین میری محرم راز تھین وہ زیر پلنگ لیٹی ہوئی تھین اب مجھے نہین معلوم کہ کیا واقعہ گذرا کیونکہ مین بیخبر چیت لیٹی سو رہی تھی اب جو میری آنکھ کھلی تو مین نے اپنے کو اِس مکان مین اکیلا پایا پہلے تو مجکو خواب کا دھوکا ہوا مگر جب مین نے خیال کر کے دیکھا تو اپنے کو جاگتا پایا اُٹھ بیٹھی نہ تو کوئی مونس نہ ہمدم یا تو وہ مجمع خواصون کا یا یہ تنہائی عالم مجبوری سب کو یاد کر کے رونے لگی مگر کیا ہوتا ہی جو ہونا تھا وہ ہو گیا صبر کیا اب یہ خیال ہوا کہ یہ واقعہ کیا ہی اِسی سوچ مین پلنگ پر سے اُٹھی اور ٹہلتی ہوئی بیرون مکان آئی اِس باغ کو دیکھا دل بہلانے لگی کہ یکایک ایک دیو آیا مین نے جو اُسکو دیکھا مجکو بڑا خوف ہوا اور مین بھاگی کیونکہ مین نے کبھی دیو کو دیکھا نہ تھا مین اُسکو کوئی بلا سمجھی اور نہ یہ مجکو معلوم تھا کہ مین پردۂ قاف مین ہون اندر مکان کے جا کے مارے خوف کے کمرے مین پوشیدہ ہو گئی کہ وہ اندر مکان کے آیا اور مجکو تلاش کرنے لگا آخر کو اُس مقام پر وہ پہونچا جہان مین پوشیدہ تھی مجھے دیکھکر بڑے زور سے ہنسا مین مارے خوف کے کانپنے لگی کہ اُسنے دوڑ کر مجکو گود مین اُٹھا لیا میرے گال چومنے لگا سینہ سے لگایا اور کہا کہ اے جان جہان خوف نہ کرو مین دیو ہون اور یہ مقام پردۂ قاف ہی مین تمکو دنیا سے اُٹھا لایا ہون اب تم میرا وصل قبول کرو میری مراد دلی بر لاؤ کیونکہ مین بہت بیقرار ہون یہ سنکے تو مین اُسکے اِس کلام کو نہ سمجھی مین نے کہا کہ یہ تم کیا کہتے ہو میری سمجھ مین یہ بات نہین آئی جب مین نے یہ سُنا کہ یہ دیو ہی تو وہ میرا خوف جاتا رہا وہ حالت میری برطرف ہوئی جب مین نے یہ کہا تو وہ بہت ہنسا اور قصد

بیجا کرنے لگا مین اُسکا یہ مقصد دیکھکر حیران ہوئی کہ یہ کیا کرتا ہو کیونکہ یہ امر تو مین نے کبھی دیکھا نہ تھا صرف کتابون مین پڑھا تھا مجکو بڑا خوف معلوم ہوا مین نے اُس سے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو یہ تو خیال کرو کہ کہا مین اور کہا تم اول دوسرے یہ کہ تم ناری مین خاکی دوسرے تم دیو مین آدم زاد بھلا مین تمھاری ضربت کی تاب لاسکونگی کیونکہ مین سُن چکی تھی کہ دیو بڑے قوی ہیکل ہوتے ہین دوسرے دیکھا بھی اور یہ بھی معلوم تھا کہ دیو و پری وغیرہ ناری ہوتے ہین اُسکا اُسنے یہ جواب دیا کہ یہ تو تم سچ کہتی ہو کہ مین ناری ہون مگر ناری و خاکی سے اکثر وصل ہوئے ہین اُسنے چند مثالین دین اُسکا یہ جواب دیا کہ یہ جو تمنے کہا کہ تم دیو ہو بھلا مین کب تمھاری ضربت کی تاب لاؤنگی اُسکا یہ جواب ہو کہ ہم لوگون کو یہ قدرت ہو کہ جسقدر چاہین اپنے کو دراز کرلین یا کوتاہ کرلین یا جس صورت پر چاہین مبدل ہوجائین اگر تمکو منظور ہو تو مین آدم زاد کی صورت بنجاؤن چونکہ مین اُسکو دیکھ چکی تھی مجکو اُس سے نفرت ہو گئی تھی بدین سبب مین نے انکار کیا اُسنے جبر کرنا چاہا مین نے کہا کہ اگر تم جبر کروگے تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی یہ سُنکے وہ اُسوقت تو اپنے ارادے سے باز رہا مگر خوب خوب پیار کیا بعد تھوڑے عرصہ کے کہنے لگا کہ تم یہ تو خیال اپنے دل سے دور کرو کہ اپنے ماں باپ کے پاس جاؤگی اب تمکو اُنکی صورت دیکھنا نصیب نہوگی مین نے جواب دیا کہ یہ تو مجکو یقین ہو تم بیکار یہ کہتے ہو یہ سُنکے اُسنے کہا اچھا اب تم یہان رہو اور یہان کی سیر کیا کرو مین ہر روز آیا کرونگا اگرچہ آج تو تمنے انکار کیا ہو اگر کل بھی انکار کروگی تو بڑی خرابی ہوگی یہ کہکر وہ چلا گیا مین یہان اکیلی رہگئی جس طور سے وہ دن اور وہ رات بسر ہوئی میرا ہی دل جانتا ہو مجبور تھی کیا کرتی دوسرے دن پھر وہ آیا اور اُسی طور کی باتین کین مین نے پھر انکار کیا اب تو وہ بہت غصہ ہوا مگر مین نے سماعت نہ کی وہ برہم ہوکر چلا گیا اُسدن سے یہ طریقہ ہوگیا ہو کہ آتا ہو باتین کرتا ہو جب مین انکار کرتی ہون تو یہ کہتا ہو کہ میرا جی چاہتا ہو اِس انکار کرنے پر تجکو قتل کرڈالون مگر جب تیری صورت دیکھتا ہون تو تیری محبت قتل نہین کرنے دیتی ہو مجبور ہوجاتا ہون یہ کہکر چلا جاتا ہو مین اِس عذاب مین ہون ناظرین کو معلوم ہو کہ اُسنے یہ تقریر بیہودہ اور کلام نامناسب یہ خیال کرکے کہے تا کہ اِسکی طبیعت کو میلان ہو اور اِسکی طبیعت میری طرف رغبت کرے اُسکے خیال کے مطابق ہوا جب وہ یہ تقریر بیان کرچکی تو طیران نے کہا کہ اگر تمکو کوئی یہان سے لیجائے تو تم اُسکے ہمراہ چلوگی اُسنے کہا کہ ایسا کون ہو جو یہان سے مجکو لیجائیگا بھلا مین کیون اُسکی قید سے نجات پانے لگی کوئی کیون اپنے کو بلا مین ڈالنے لگا طیران نے کہا کہ اگر تم راضی ہو تو مین ابھی تمکو یہان سے لیچلون مگر ایک شرط ہو کہ تمکو میرا وصل قبول کرنا ہوگا بغیر اِسکے یہان سے رہائی غیر ممکن ہے یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہی امر دقت طلب ہو کیونکہ تم بھی تو دیو ہو وہی عذر تمسے بھی ہو جو کہ اُس سے تھا طیران نے کہا کہ جبکہ تم یہ سن چکی ہو کہ ہم مین یہ قدرت ہو ہم جس صورت پر چاہین ہوجائین تو پھر کاہیکا خوف ہو اور کیون انکار ہو اُسنے جواب دیا کہ اب مین تمسے صاف صاف کہتی ہون کہ مین نے جب سے تمکو دیکھا ہو میری طبیعت خود تمپر مائل ہوگئی ہو مگر مجکو خوف معلوم ہوتا ہو کیونکہ سُنا گیا ہو کہ اِس امر سے بڑی تکلیف ہوتی ہو ہمجنس سے ہمجنس کو تکلیف ہوتی ہو نہ کہ غیر جنس سے اِسکے علاوہ اور جو تم کہو مین منظور کرونگی مگر اِس امر کا نام لیتے اور خیال کرتے میری روح نکلی جاتی ہو مجکو اپنی جان کا خوف ہو کہ کہین مین مر جاؤن جب میری یہ حالت ہو کہ خیال کرنے سے مجکو پسینہ آنے لگتا ہو دیکھو یہ کہکر اور اُسکا ہاتھ لیکر اپنی پیشانی پر رکھا اور کہا دیکھو کیسا پسینہ آگیا ہو اُسکی اِس حرکت سے طیران اور زیادہ بیقرار ہوگیا

یہ نوبت ہوئی کہ طبیعت اسکے قابو سے جاتی رہی خواہش نفس سے شدت کی آنکھون کے نیچے پردے پڑ گئے جب یہ حالت ہوئی تو کہنے لگا کہ ای جان جہان تم کچھ خوف نہ کرو بالکل تکلیف نہوگی اِسوقت میری مراد بر لاؤ اور میرے ہمراہ چلو وہ دیو کیا مرغا ہی جو میرا کچھ کرسکے یہ کہکر قصد کیا کہ اِسکو اُٹھا کر گلے سے لگا کر لب عارض کے بوسے لون اپنا کام دل حاصل کرون بس اُسکی طرف ہاتھ کو دراز کیا گو کہ اُسکی خود خواہش اِس امر کی تھی وہ طیران سے زیادہ بیقرار تھی کیونکہ وہ تو شہوت پرست تھی سوائے اُسکے اُسکو اور کسی امر کی ضرورت نہوتی تھی جسقدر اُسکو مرد ملین اُسکو کچھ پروا نہ تھی سب روا تھا یہی ہمیشہ سے اُسکا رویا تھا پر وہ دنیا پر ہزارون اُسکے آشنا تھے وہان اُنسے دل بہلاتی تھی یہان جب سے آئی ہی دیو اِسکی خدمت کرتے ہین اگر کسی دن کسی سبب سے ناغہ ہو گئی تو بہت بیقرار ہوتی ہی جیسے کہ آج دو دن سے کسی دیو نے آکر خدمت نہین کی ہی بیقرار ہی مگر اُسنے جو یہ باتین کین اول تو طبیعت کو رغبت دلائی اور دوسرے اپنا بھولا پن ظاہر کیا اگر ایسی باتین نہ کرتی تو طیران اِسقدر بیقرار کیون ہوتا جب اُس لکاتہ نے دیکھا کہ تیرا فقرہ وسحر اثر کر گیا کہا کہ تم بھی کسقدر بے مزا ہو کچھ شراب پیو اور کچھ مجکو پلاؤ تاکہ اُسکا نشہ ہو اُس نشہ مین تکلیف کم ہو طیران نے کہا کہ شراب کہان ہی جو پیون اور پلاؤن اُسنے کہا کہ شراب چلو اندر موجود ہی دوسرے یہ میدان ہی تم کسقدر بیغیرت ہو یہ کہکر اُٹھی اور اندر کو چلی اُسکا مطلب یہ تھا کہ جہانتک دیر ہو اچھا ہی جسقدر یہ بیقرار ہوگا اُسیقدر کام دل خوب حاصل ہوگا دوسرے جب یہ شراب پی لیگا تو اور زیادہ بیقرار ہوگا جب وہ اُٹھکر اندر کو چلی میان طیران بھی مثل کبوتر کے تیرتے ہوئے جیسے کہ کبوتر جب مست ہوتا ہی اور مادہ پر تیرتا ہی چلے وہ جاکر ایک دالان مین کہ جہان فرش کیا ہوا تھا اور ایک مسند بچھی تھی اُسکے برابر کشتی شراب کی رکھی تھی جاکر بیٹھ گئی کہ طیران بھی پہونچا اسنے دیکھا کہ وہ مسند پر بیٹھی ہی شراب کی کشتی روبرو رکھی ہی اور ایک نفیس مسہری لگی ہی اُسپر ہار پھول پڑے ہین خوشبو آرہی ہی یہ بھی جاکر اُسکے برابر بیٹھ گیا جب وہ پہونچا اُسنے ہاتھ بڑھا کر کشتی پر سے کشتی پوش لیا اور اِشارہ کیا اور شرمندہ ہو کر مُنھ اِسکے جانب سے پھیر لیا گو کہ شرم کہان شرم تو اُسکے حصہ مین آئی نہ تھی مگر یہ سب امر صرف اِسلیے تھے کہ وہ بیقرار ہو اپنا مطلب خوب حاصل ہو کہ طیران نے ساغر اُٹھا کر لبریز کیا اور اُسکے مُنھ سے لگا دیا اُسنے دکھانے کے لیے آنکھین تو بند کرلین مگر شراب پی گئی ایکی جام طیران نے پیا پھر اُسکو دیا تین تین جام کی نوبت آئی تھی کہ دونون کو نشہ ہو گیا اب تو پردے شرم وحیا کے درمیان سے اُٹھ گئے کہ طیران نے دست گستاخ کو دراز کیا اور قصد کیا کہ انار پستان کو اُسکے نخل قد سے جدا کرون یعنے مساس کرون کہ وہ عمداً طیران کے پاس سے اُٹھکر چلی کہ طیران نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچکر خوب دبو چکر گلے سے لگایا مساس کرنا شروع کیا وہ یہ کہتی ہی کہ ہاے مین مری میرا دم نکلا جاتا ہی ارے اِسقدر نہ دبا جو یہ دباتا ہی گو اُسکو مزا حاصل ہوتا ہی مگر اُسکے دکھانے کے لیے یہ ایسے ایسے کلام کرتی ہی کبھی یہ پستان پر ہاتھ ڈالکر خوب زور سے دباتا ہی وہ سسکی لیکر رہجاتی ہی کبھی یہ ران پر ہاتھ پھیرتا ہی اور گدگداتا ہی یہ بظاہر تڑپ جاتی ہی مگر دل مین جو مزا حاصل ہوتا ہی اُسکا حال کس سے کہیے کبھی یہ کمر بند پر اور قصد سے ہاتھ رکھتا ہی وہ یون تڑپ کر نکل جاتی ہی کہ جیسے ماہی بے آب تیرتی ہی یہ پھر ہاتھ بڑھا کر پکڑ لیتا ہی مساس کرتے کرتے اِسنے اُسکے گلے مین ہاتھ ڈالکر اور مُنھ بڑھا کے قصد کیا کہ لب وعارض کے بوسے لون جیسے ہی مُنھ قریب اُسکے دہن ناپاک کے پہونچا ایسی بوے بد آئی کہ اُسکا دماغ پھر گیا طیران نے گھبرا کر مُنھ ہٹا لیا یہ نوبت پہونچی کہ اگر تھوڑی دیر اور گذرتی اور

مُنھ نہ ہٹاتا تو قے ہوجاتی اِسنے مُنھ ہٹاکر اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا وہ بیقراری وخود رفتگی بالکل جاتی رہی اِسکو خیال ہوا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہاں کہین کوئی جانور مرگیا ہی وہ جو سڑا ہی اور ہوا جو ملکر اُس سے آتی ہے یہ بو اُسی کی ہی یہ سوچکر اُسنے پھر مساس اور باتین کرنی شروع کین مگر اب طبیعت نہین راغب ہوتی ہی اور اب وہ حالت نہین ہی چونکہ قاعدہ ہی کہ جب تنفر ہوجاتا ہی تو اور طبیعت نفرت کرنے لگتی ہی تو پھر مشکل سے راغب ہوتی ہے گو کہ طبیعت اُس سے نفرت نہین کرتی تھی نہ اُسکو ابھی تک یہ ثابت ہوا تھا کہ یہ بو اِسکے مُنھ سے آئی تھی وہ تو یہ خیال کرچکا تھا کہ یہ بوے بد صحرا سے آئی ہی اگر یہ خیال کرتا یا معلوم ہوتا تو پھر میلان کیون کرتا الگ ہوجاتا مگر طبیعت تو اُس بوے بد کے آنے سے دوسری طرف متوجہ ہوگئی دوسرے خدا کو بھی بچانا منظور تھا گو شیطان تو اپنا کام کرچکا تھا باقی کیا رہا تھا مگر جب خدا کو بھی منظور ہو کہ میرا بندہ فعل حرام کا مرتکب ہو تو ایسا ہوتا اُسکے بچنے کے یہ اسباب بہم پہنچے جب دیو طیران نے دیکھا کہ طبیعت نہین راغب ہوتی ہی یہ الگ ہوگیا اور ایک جام شراب کا پیا اُس فحبہ نے خیال کیا یا تو وہ گرما گرمی یا یہ بے نمکی اِسکا کیا سبب مگر کچھ دریافت نہ کیا سر جھکائے خاموش جس صورت سے بیٹھی تھی بیٹھی رہی یعنے پائجامہ ران تک چڑھا ہوا اُڑھنا سر پر نہ ازار دمحرم کے بند وا اور کیا حالت بیان ہو کہ جب طیران دو جام پی چکا اور پھر طبیعت نے رغبت کی کیونکہ وہ تو اس حالت سے بیٹھی ہی کہ اگر بالکل نامرد مادرزاد بھی ایسی حالت دیکھے تو اُسکو بھی جوش آجائے باوجود نامرد ہونے کے نہ کہ مرد جوان جو کہ ابھی آمادہ تھا اب جو شراب پی کر طیران نے اُسکی طرف دیکھا طبیعت کو حاضر پایا پھر لپٹ گیا وہ کہنے لگی کہ دور ہو میرے پاس سے اچھی دل لگی نکالی ہی ابھی تو میرا بند بند توڑ چکا ہی تیرا دل نہین بھرا معلوم ہوتا ہی کہ جب مجکو مار لیگا تب تیری طبیعت سیر ہوگی یہ کہکر قصد کیا بھاگون بھلا یہ کب بھاگنے دیتا ہی لپٹا پڑا مساس کرنے لگا کبھی ران مسل دی کبھی چھاتی مل دی کبھی کمر بند پر ہاتھ ڈالکر جھٹکا دیا یہ مساس کرتے کرتے اِسنے لپٹ کر سینہ سے سینہ لگایا اب جو یہ بقصد بوسہ مُنھ کے پاس مُنھ لیگیا وہی بوے بد پھر آئی کہ ابکی اِسکو اُبکائی آگئی اور وہی حالت پھر طبیعت کی ہوئی اُسی طور سے پھر سب باتین تشریف لیگئین اب اِسکو خیال آیا کہ یہ بوے بد اِسکے منھ سے آتی ہی یہ خیال کرکے مُنھ اُسکے مُنھ کے قریب لیگیا وہی بو آئی اب تو اِسکو یقین ہوگیا اِسنے ایک ہاتھ ایسا مارا کہ وہ دور جاکر گری کیونکہ اِسنے خیال کیا کہ یہ کوئی ساحرہ ہی خدا نے خوب بچایا یہ خیال کرکے اب الگ بیٹھا کہ وہ اُٹھکر اُسکی طرف چلی یہ کہتی ہوئی کہ بس لے بس دیکھ لی آپکی مردمی بالکل نامرد ہو اُسکا غصہ میرے اوپر اُتارتے ہو قصور اپنا حالت اپنی خراب صرف دیکھنے کے مرد ہو اندرائن کے پھل کہ وہ ہوا صرف دیکھنے کا ہی کھانے کا نہین وہی آپکی حالت کہ پہلے تو وہ شد ومد اور جب وقت آیا تو کچھ بھی نہین بیکار اوقات خراب کی آپ بھی پریشان ہوے مجکو بھی پریشان کیا میرے تمام بدن کے جوڑ جوڑ کو توڑ ڈالا تمام استخوان میرے درد کرنے لگے ارے یہ کیا ہوا کچھ بیان تو کرو یہ کہکر اُسکی طرف کو چلی اُسنے کہا کہ دور ہو قحبہ خوب میرے خدا نے مجکو فعل حرام سے بچایا ارے تیرا مُنھ ہی کہ سنڈاس ہی ایسی بو آتی ہی کہ طبیعت رغبت نہین کرتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تو کوئی ساحرہ ہی یہ صورت تو نے سحر سے بنائی ہی ورنہ تیری اصل صورت چڑیل کی سی ہوگی سن مین کوئی ہزار برس سے کم نہوگی نہ منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہوگی تمام بدن مین جھریان ہونگی رنگت تیری مثل شب تاریک کے ہوگی میرے قریب نہ آنا تو نے خوب فقرہ دیا تھا کیا بچا ہون اگر میرے پاس

آئیگی تو ابھی تجکو کھا جاوُنگا یہ جو طیران نے کہا اُسنے خیال کیا کہ اِسکو معلوم ہو گیا کہ تو ساحرہ ہی اب
اِس سے صاف صاف کہدو کہ ہان مین ساحرہ ہون وہ سب باتین دروغ تھین یہ خیال کر کے
کہا کہ او طیران سن مین ضرور ساحرہ ہون سوا ے گندہ دہنی کے مجھمین اور کوئی عیب نہین ہی
یہ صورت میری اصلی ہی عمر بھی میری کم ہی صرف دو سو برس کی یا کچھ کم ہو گی دیکھ مجھ ایسی جوان
ایسی خوبصورت نصیب نہو گی کیون مفت کے مزے کو برباد کرتا ہی یہ کہکر اور ہاتھ جوڑکر چلی دیو
طیران نے کہا کہ او قحبہ اگر تو حور کی بچی یا پری ہی تو اب مین تیری طرف رخ بھی نہین کرتا یہ ممکن نہین
کہ مین ساحرہ سے ہم بستر ہون ابکی اگر قدم آگے رکھا تو یہ جان لے کہ تو زندہ میرے ہاتھ سے نہ
بچیگی مین رحم کرتا ہون کہ تجکو زندہ چھوڑے دیتا ہون ایک ہی فقرے مین مجکو گنہگار کیا تھا میرے مذہب
مین ساحرہ سے ہم بستر ہونا حرام ہی یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ تو مسلمان ہی طیران نے کہا
کہ ہان ضرور مسلمان ہون یہ سُننا تھا کہ اب اُسکو یقین ہو گیا کہ اب مطلب نہو گا کیونکہ یہ مسلمان ہی مگر اِسکو
اِسکی سزا دینا ضرور ہی کہ جیسا یہ تجکو اسوقت اِس حالت مین چھوڑکر الگ ہو گیا چونکہ کوئی امر باقی نہین
رہا صرف مطلب کا ہونا رہگیا تھا کاش یہ بوسہ لینے کو مُنھ نہ پھراتا جب مصروف کام ہوتا اُسی وقت
بوسہ لیتا کیونکہ اُسوقت اِسکو بھی جدا ہونا ناگوار ہوتا مگر اب کچھ نہو گا تو یون ہی آتش خواہش سے جلا
کریگی اور یہ چلتا پھرتا نظر آئیگا تو پھر یون کیون جانے کچھ مزا تو اِسوقت کی بیروتی کا اُٹھالے یہ کہکر اِسنے
ایک اسم سحر پڑھکر اِسکے اوپر دم کیا کہ طیران بحِس و حرکت ہو کر رہگیا اِدھر طیران نے قصد
کیا تھا کہ اِس لکاتہ کو اِسکے کردار کی سزا دینا ضرور ہی ورنہ اورون کو دھوکا دیگی اپنے دام مکر مین
اسیر کریگی اِس سے کیا حاصل کہ بندگان خدا فعل حرام کے مرتکب ہون اِسکو کھا لون یہ تو یہ قصد
کر رہا تھا کہ اُسنے سحر کیا دیو طیران مثل مشلول کے ہو کر رہگیا اب جو حرکت کرتا ہی تو اپنے مین
طاقت حرکت نہین پاتا ہی بالکل دست و پا بیکار ہین یہ مجبور ہو کر رہگیا اور اُسکی طرف متوجہ ہو کر کہا
کہ او لکاتہ تو نے اپنی جان خوب بچائی تو میرے قصد کو سمجھ گئی مجھپر سحر کر دیا کہ مین بیکار ہو گیا ورنہ
تجکو تیرے اِس فعل کی وہ سزا دیتا کہ تو تمام عمر یاد کرتی اُسنے کہا کہ اب تو میری سزا سے نجات
پائے اور اپنی جان بچالے تو پھر مجکو سزا دینا دیکھ اب بھی اِسی مین خیریت ہی کہ مین تجکو سحر سے
نجات دیتی ہون تو میری خواہش کو پورا کر دے مجھ سے ہم بستر ہو میری مراد دلی بر لا جو آگ کہ
لگی ہوئی ہی اُسکو بجھا مین مری جاتی ہون تو نے وہ فعل کیا ہی کہ آجتک کسی نے یہ حرکت نہین کی
نہ اِس طریقہ کا مساس کیا ارے میری وہ حالت ہی کہ کیا بیان کرون کوئی دکھانے کی چیز ہوتی تو
دکھا دیتی ارے ظالم رحم کر میرے حال پر ارے اگر تجکو ایسا کرنا تھا تو تو نے اِسقدر کیون
میرے ساتھ مساس کیا کہ جسکے سبب سے مین نے خود ہون مجکو کچھ دکھائی نہین دیتا ہی ارے
ستمگر میرے کہنے کو مان لے اپنی جوانی برباد نہ کر دنیا کا مزا یہی ہی عورت کو خداوند نے اِسی واسطے
خلق کیا ہی ورنہ عمر بھر میری قید سے نہ رہا ہو گا آئندہ اختیار ہی یہ کہکر رونے لگی ہاتھ جوڑنے لگی
چاہا کہ پیرون پر سر رکھدون اور وہ حرکتین کرنے لگی کہ جسکے سبب سے دیو طیران نے لاحول
پڑھکر اُسکی طرف سے مُنھ دوسری طرف کر لیا یہ اُدھر پہونچی اِسنے رخ اُدھر کر لیا جب اُسنے
دیکھا کہ اب کسی صورت سے نہین مانتا ہے تو کہا کہ او کمبخت گو مجھمین یہ طاقت ہی کہ مین سحر سے
تجکو راضی کرون مگر اِسمین کچھ مزا نہین جو میلان طبیعت سے ہوتا ہی وہ اِسطور سے نہین ہوتا ہی

خیر تو یون نہین مانے گا میری تو یہ حالت جاتی رہیگی تو نہین تیرے بھائی اور تجھ سے سخت جوان جو ایک دم مین میری مراد برلائین تو بھی کیا یاد کریگا تیرے گوشت کے کباب لگا کر کھاؤنگی جب کوئی میرا آشنا آویگا میری خواہش پوری کریگا جب شراب خواری اُسکے ہمراہ کرونگی اُسوقت اور جب وہ میرے ساتھ اختلاط کریگا اور ہم بستر ہوگا تو تجکو سامنے بٹھاؤنگی تیرے جلانے کے لیے اُسکے بوسے تیرے سامنے لونگی اُسکے گلے لگونگی وہ میرے بوسہ لیگا مساس کریگا تو جلیگا یہ کہکر اُسکو ایک کمرے مین لیجاکر قید کیا وہان بھی بہت منت کی مگر طیران نے ایک نہ سُنی کہتی کیا ہی آخر کو مجبور ہوکر باہر کمرے کی آئی یہان آکر اپنے کو آراستہ کیا اب کوئی دوپہر رات آئی ہوگی مارے خواہش کے بیقرار ہر کسی پہلو چین نہین آتا ہی ناچار ہوکر بیرون مکان آئی اُسی کرسی پر بیٹھ گئی پہلے تو یون سامری سے خطاب کرکے کہنے لگی کہ ای خداوند آپ نے میرے واسطے دیو کو بھیجا مجکو بیقرار دیکھکر مگر وہ خدا پرست نکلا پہلے تو اُسنے خوب خوب اختلاط کیا بڑی گرما گرمی سے پیش آیا کہ مین خوش ہوگئی کہ آج تک یہ مزا کسی سے مجکو نہ ملا تھا جو اُس سے حاصل ہوا جب مطلب کا وقت آیا تو اُسنے ظلم پر کمر کسی مجکو بیتاب کرکے آپ الگ ہوگیا لاکھ لاکھ منت کی مگر نہ مانا آخر کو مین نے پریشان ہوکر اُسکو قید کیا اُسکے پانؤن پڑی ہاتھ جوڑے مگر وہ نہ راضی ہوا ای خداوند اب اور کسی کو روانہ کرو کہ وہ آکر میری خواہش کو دفع کرے ورنہ مین تمام ہو جاؤنگی یہ باتین کرکے پھر ستار بجانے لگی اتفاق سے ایک اور دیو اُدھر سے جاتا تھا کہ یہ بیٹھی ہوئی ستار بجا رہی تھی اور گا رہی تھی کہ اُسنے جو صدا گانے کی سُنی وہ آسمان پر سے زمین پر آیا اِسکو دیکھکر وہ مر گیا یہ لکاتہ اُسکو دیکھکر خوش ہوئی گو پسند نہ آیا مگر کیا کرتی کہ مر رہی تھی دوسرے فرستادہ سامری تصور کرکے اور اِس مثل پر عمل کرکے مثل گندم اگر بہم نرسد بھُس غنیمت است اُسکو صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو وہ اِسکا یار قدیم تھا اِسکو تلاش کر رہا تھا یہ لو اِس کام مین مصروف تھی طیران کو گرفتار کرنے کی فکر مین تھی کب باہر تھی جب اُسنے دیکھا کہ وہ نہین ہو تھوڑی دیر اِس خیال سے صحرا مین ٹہلا کیا کہ شاید آجاے جب اِسکو دیر ہوئی تو چلا تھا کہ گانے کی صدا آئی یہ پھر طرف زمین کے واپس آیا اُسکو تو نہ پایا اُسکے مقام پر ایک زن حسینہ کو دیکھا یہ دیکھتے ہی محو ہو گیا یہ اِسی فکر مین تھا کہ اُسکے پاس جاؤن کہ اُسنے صدا دی کہ میان دیو کہان جاتے ہو اِدھر آؤ یہ صدا سُنکے وہ اِسکے قریب آیا پوچھا کہ کیون مجکو طلب کیا ہی اُسنے جو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو میرا یار ہی یہ دیکھکر اُسکو گو طیران کے بعد پسند نہ کیا تھا جب کوئی نہ ملتا تھا تو یہ مجبور ہوکر کہا کہ تو نے مجکو پہچانا کہ مین کون ہون اُسنے کہا کہ نہین پہچانا جواب دیا کہ مین تیری معشوقہ قدیم ہون بس یہ سُننا تھا کہ وہ دوڑ کر لپٹ گیا اور اُسی مقام پر کالا منہ کرنے لگا اُسقدر رات اُسی مقام پر دونون نے بسر کی جب سحر ہوگئی وہ دونون اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوے دیو اپنی طرف کو چلا گیا اور وہ اندر اُٹھکر چلی گئی کہ اِسکا احوال پھر آیندہ تحریر کیا جائیگا

اب کچھ حال شہریار کا قلمی ہوتا ہی کہ اِنپر کیا گذری اور اُس دیو کا جو اِسکے ساتھ منہ کالا کرکے اپنے مکان کو گیا تھا اُسکا کیا انجام ہوا

راوی شیرین زبان نے یون تحریر کیا ہی کہ جبکہ دیو طیران شہریار کو اُس پارۂ سنگ پر لٹا کر براے تلاش آب روانہ ہوا تھا اور اُسپر وہ حال گذرا جو کہ تحریر ہو چکا ہی اب اِنکا حال سُنیے کہ یہ

رات بھر اُسی مقام پر سو یا کیے بوقت سحر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون نہ کوئی میرے
پاس ہی نہ کوئی مقام سایہ دار ہی یہ حیران ہوا کہ مجکو تو ایک دیو اُٹھا لایا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مین تیرے
دوست کے پاس لیے جاتا ہون اُسنے دغا کی معلوم ہوتا ہی کہ وہ مجکو اِس مقام پر چھوڑ کر چلا گیا خیر
تن بہ تقدیر جو کچھ ہو چلو دیکھو خدا کیا کرتا ہی یہ کہکر اُٹھے اور تیمم کر کے نماز سحر ادا کی بعد نماز سحر کے ایک طرف
کو روانہ ہوے جب تھوڑی دور نکل گئے تو اِنکو ایک چشمہ ملا انھون نے اُس چشمہ پر ہاتھ مُنھ دھویا
تھوڑا پانی پیا اُسکے بعد ایک طرف کو روانہ ہوے اتفاق سے وہ دیو جو کہ خرم جادو سے مُنھ کالا
کیے ہوے اپنے گھر کو جاتا تھا کہ اُسنے دور سے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع اِدھر چلا آتا ہی یہ دیکھکر
خوش ہوا کہ اِس آدم زاد کا تو لقمہ کرون برسون کے بعد یہ ایک متنفس دکھائی دیا ہی خداوند ابلیس
نے میرے واسطے اِسکو بھیجا ہی کہ مین اپنا شکم سیر کرون یہ خیال کرتا ہوا اُنکی طرف چلا اِدھر انھون نے
دیکھا کہ ایک دیو آتا ہی یہ بھی ہوشیار ہو کر کھڑے ہو گئے کہ وہ قریب آیا اور کہا کہ او آدم زاد بے بنیاد
سر سیاہ دندان سفید آ میرے مُنھ مین کو د پڑ کہ مین نہ دانت لگاؤن نہ ڈاڑھ ہلپلا کر کھا لون مین ابھی شراب
پیے ہوے آتا ہون ذائقہ بھی زبان کا بدل جائیگا بڑا کرم کیا خداوند ابلیس نے کہ تجکو میرے واسطے
روانہ کیا ہی پردۂ دنیا پر سے بس اب کوئی عذر نہ کر چلا آ مین بہت بیتاب ہون یہ سُنکے درویش نے
کہا کہ او مرتد کیا بکتا ہی کیسا ابلیس اور کیسا تو مین تیرے قتل کرنے کو آیا ہون کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہی
دیکھ بہت خراب ہوگا آیندہ تجکو اختیار ہی مین فقیر ہون مین نے تجھ ایسے بہت سے دیو شیشہ مین بند
کر کے قتل کر ڈالے ہین تیری کیا اصل ہی بس خیر اِسی مین ہی کہ جدھر سے آیا ہی جلد اپنی راہ لے یہ سُنکے
اُسنے کہا کہ او آدم زاد تو تجکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی کیون قضا آئی ہی کہین تیرا نشان تک تو نہ ملیگا
کیون اِسقدر تو تیزی کرتا ہی آ لے میرے مُنھ مین چلا آ مین نگل جاؤن یہ کہکر غار سا مُنھ کھولدیا شہریار
نے ایک بہت بڑا کنکڑ اُٹھا کر اُسکے منھ مین ڈالدیا اُسنے جو دانت مارا کڑ سے بولا جب اُسکو سختی اور
کرکراہٹ محسوس ہوئی تو اُگل دیا اور کہا کہ او آدم زاد تو بڑا سخت ہی کیا کنکڑ ہو گیا ہی کیا یہ قاعدہ ہی کہ جب
آدم زاد مرنے لگتا ہی تو کنکڑ ہو جاتا ہی یہ تو بڑی خرابی کی بات ہی یہ کہکر جو آنکھ کھولی تو شہریار کو اپنے روبرو
کھڑا پایا اور ایک بہت بڑا کنکڑ پڑا ہوا ہی یہ دیکھکر کہنے لگا کہ تو تو زندہ کھڑا ہی مین نے کسکو کنکڑ خیال کر کے
اُگل دیا تھا کیا تو نے میرے منھ مین کنکڑ ڈالدیا تھا شہریار نے کہا کہ کیون دیوانہ ہوا ہی جا اپنی راہ لے
ورنہ ایک ضرب مشت مین تیرا کام تمام ہوگا یہ سُنکے وہ دیو کہنے لگا کہ تو یون نہ مانیگا مین خود اُٹھا کر تجکو
کھائے لیتا ہون بس ہاتھ کو طرف اِنکے دراز کیا اِنھون نے جو اِسکے دست ناپاک کو اپنی طرف آتے
ہوے دیکھا جسوقت اِسکا ہاتھ قریب پہونچ گیا بس اِنھون نے دست زبردست بڑھا کر اُسکے ہاتھ کو
پکڑ لیا اور جھٹکا دیا کہ وہ مُنھ کے بھل زمین کی جانب چلا کہ اِنھون نے اُسکی شاخ سر کو پکڑ کر زور کیا اُدھر
اُسنے زور کیا کہ شاخ ٹوٹ گئی وہ بھاگا اور ایسا بدحواس ہوا کہ اُڑ کر بھاگنا بھول گیا یون ہی فرار ہوا یہ
بھی اُسکے عقب مین چلے یہ اُسی جانب کو بھاگا جدھر سے آیا تھا اُس ساحرہ کی طرف بھاگتا جاتا ہی
اور جو خون کہ سر سے نکلتا ہی اُسکو چلو مین لیکر پیتا جاتا ہی یہانتک کہ یہ اُسکے مکان پر پہونچا وہ لکاتہ اِس سے
مُنھ کالا کر کے جا کر سو رہی تھی اُسکے بعد اُٹھکر اُس کمرے مین آئی جہان دبو طیران قید تھا یہان طیران
یہ خیال کر رہا تھا کہ خدا نے عجب عذاب مین مبتلا کیا ہی افسوس مین کس بلا مین پھنس گیا کہ جسکا کچھ ٹھکانا نہ تھا
کہان مین اُس درویش کو لے کر پردۂ دنیا سے اپنے بادشاہ کی خدمت مین جاتا تھا اِس مقام پر آکر

مجھکو یہ کیا خبط ہوا کہ رات ہو گئی ہی یہین قیام کر دا ور اگر قیام بھی کیا تھا تو کیون تلاش آب مین نکلا کیا رات بھر
مین پیاس کے سبب سے مر جاتا صبح کو پانی کہین نہ کہین راہ مین ملجاتا اور اگر شدت عطش سے مر جاتا تو بہتر
تھا کیونکہ اِس عذاب مین تو مبتلا ہو کر نہ مرتا وہ مرنا بہت اچھا تھا خدا برا کرے اِس دل کا جسنے اِس بلا
مین مبتلا کیا وہ فقیر بیدار رہا ہوگا نہ معلوم اپنے دل مین کیا خیال کرتا ہوگا اور اُسپر اُس صحرا مین کیا گذری
ہو گی کیونکہ تمام پردۂ قاف پر آشوب ہو رہا ہی ہامان کے دیو پھر رہے ہین اُسکے پاس جا رہے
ہین خدا جانے کسی دیو نے اُسکو اکیلا پاکر تکلیف تو نہین دی ای خدا اُنکو ہر آفت سے بچانا میری آبرو
رکھ لینا یہ یہی خیال کر رہا تھا کہ وہ اندر آئی اسکو دیکھکر بیقرار ہو گئی اور کہنے لگی کہ ای طیران رحم کر میرے
کہنے کو مان لے میری آرزو دے دلی بر لا ارے کم بخت کیون تو اپنے کو اِس حال مین مبتلا رکھتا ہی
ارے مین چھوڑے دیتی ہون تو میری مراد پوری کر دے تیرا کیا نقصان ہی مین تیرے اوپر مرتی ہون
اگر میرے کہنے کو نہ مانے گا تو تمام عمر اِسی حالت مین مبتلا رہیگا اور یون ہی تڑپ تڑپ کر تیری جان جائیگی
اور کچھ فائدہ نہو گا آیندہ تجکو اختیار ہی طیران نے کہا کہ او تجبہ دور ہو میرے روبرو سے مین کبھی نہ منظور
کرونگا اگر تو لاکھ لاکھ منت کریگی جو تیرا جی چاہے مجھپر عذاب کر مین ہر طرح راضی ہون مگر فعل حرام کا مین
کبھی مرتکب نہونگا مین تو لاکھ قصد کرون مگر جب تیرے مُنھ کی بو کا خیال آتا ہی طبیعت نفرت کرتی ہی یہ عذاب
اُس عذاب سے بہتر ہی اور یہ مرنا اُس بو کی قربت سے بدرجۂ اولی ہی یہ سُنکے وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ دراصل
تیری قضا ہی آگئی ہی مین کیا کرون جہانتک تیرا جی چاہے تجکو جلا یہ اِدھر کو چلی یہ پھر وہی خیال کرنے لگا یہ کمرے
سے نکلتی تھی کہ وہ دیو اسکا آشنا جو کہ دو پہر رات سے صبح تک اِسکے پاس رہا تھا خوب اِسکو راضی کیا تھا
اُسی حالت سے پہونچا کہ خون بہتا ہوا اُسکو چلو مین لیکر پیتا ہوا گھبرا گھبرا کر مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتا ہوا بدحواس
چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی ہو مین شاخ سر ٹوٹی ہوئی رنگ فق یہ حالت جو اُسکی دیکھی وہ گھبرا گئی اور جلدی
سے کمرے کا دروازہ بند کر کے اُسکے قریب آئی کہا کیون خیر تو ہی یہ کیا حالت ہی کچھ بیان تو کرو اُسنے
جواب دیا کہ پہلے تم مجکو کوئی گوشہ امن کا بتا دو کہ مین اُس مقام پر پوشیدہ ہو جاؤن تاکہ اُس بلا کے ہاتھ سے
بچون جسنے میری یہ حالت کی ہی وہ میری عقب مین آگئی ہی اُسنے کہا کہ تو مرد ہو کر اسقدر گھبراتا کیون ہی
آتی ہی تو آنے دے مجھ سے کیفیت تو بیان کر مین بھی تو سنون کہ کیا بلا ہی کہ تو اِسقدر بدحواس کیون ہے
کہ مارے خوف کے مُنھ سے بات بھی نہین نکلتی ہی کانپ رہا ہی دیو ہو کر یہ کیفیت ہی بھلا تو کیا مقابلہ
کسی کا کریگا اِتنے سے زخم مین تو تیری یہ حالت ہو گئی ابھی تو اچھا بھلا چنگا گیا تھا یہ شاخ کسنے توڑی
کہ تو یون بدحواس ہو کر بھاگا جبتک تو بیان نہ کریگا مین تجکو گوشۂ عافیت مین نہ بٹھاؤنگی مین بھی تو سن لون
کہ وہ کون زبردست ہی یہ جو اُسنے کہا کہ بیان کر وہ کہنے لگا کہ تمکو دل لگی سوجھی ہی یہان اپنی جان پر بنی ہی
کہ وہ آکر پہونچا اور اُسنے مجکو پکڑ کر قتل کر ڈالا مین اِس شاخ کے ٹوٹنے کو غنیمت جانتا ہون جان تو سلامت
رہی اُسنے کہا کہ لاکھ تو منت کریگا جبتک تو پوری حالت نہ بیان کر لیگا اُسوقت تک مین بھی تجکو پوشیدہ
نہونے دونگی ارے یہان کوئی تیرا کچھ نہین کر سکتا ہی یہ وہ مقام ہی کہ جہان دیو و پری و انسان سب بیکار
ہو جاتے ہین میرے روبرو کوئی تجکو قتل نہین کر سکتا ہی مین ایک منتر مین تو اُسکو گرفتار کر لونگی جو کوئی ہو یہ
سُنکے اُسنے برہم ہو کر کہا کہ تم اُسکا کیا کر لوگی سب منتر جنتر کسی اور مقام کی راہ سے نکل جائیگا اُسکو دیکھکر
مارے خوف کے پیشاب خطا ہو جائیگا اُسکے ہمراہ منتر بھی نکل کر بھاگے گا اُسوقت معلوم ہوگا یہ جو کہا
اُسنے قہقہہ لگایا کہا کہ واہ رے مرد تو تو عورتون سے بدتر معلوم ہوتا ہی اچھا آپ اپنی حالت بیان کرین جب

وہ آئیگا مین آپ کو بچا لونگی مین ابھی تو معلوم کرون کہ وہ کون ہی جس سے تیری یہ حالت ہوگئی جب اُسنے دیکھا کہ یہ نہین مانتی ہی کہا کہ سنئے سُن معلوم ہوا کہ تو میری جان کے لینے کی تدبیر مین ہی اگر مین یہ جانتا کہ تو یہ حرکت کرےگی تو مین کبھی اِدھر نہ آتا اور طرف کو چلا جاتا اری کم بخت مین جو تیرے پاس سے چلا تو ایک مقام پر پہونچا جو کہ اِس کوہ سے ملحق ہی وہان پر ایک چشمہ تھا مین نے دیکھا کہ ایک آدم زاد فقیر وضع کھڑا ہوا ہی میرے منھ مین اُسکو دیکھکر پانی بھر آیا مین بہت خوش ہوا کہ خداوند ابلیس نے برسون کے بعد یہ ایک صورت دکھائی یہ لقمہ چرب عنایت کیا مین آج کسی اچھے کا منھ دیکھکر چلا تھا کہ راہ مین یہ لقمہ ملا مین بیقرار ہوکر اُسکے کھانے کے قصد سے اُسکے قریب گیا اور مین نے اُس سے کہا کہ تو میرے منھ مین کود پڑ کہ مین تجھکو کھالون اور جو تقریر کی تھی وہ بیان کی اُسکے بعد جو فقیر نے تقریر کی تھی وہ سب کہہ سنائی کہا کہ جب اُسنے یہ تقریر کی مین نے کہا کہ مین اپنا مُنھ کھولتا ہون یہ کہکر مین نے اپنا مُنھ کھولا اُسنے کنکر اُٹھاکر میرے منھ مین ڈالدیا مین اُسکو فقیر تصور کرکے چبانے لگا اب جو دانت مارا تو بڑا سخت تھا تمام دانت میرے ہل گئے اور مُنھ میرا کرکرا ہوگیا مین نے اُگل دیا اور آنکھ کھولکر جو دیکھا تو اُسکو کھڑا پایا مین نے کہا تو یون نہ مانے گا مین خود تجھکو اُٹھاکر کھائے لیتا ہون یہ قصد کرکے مین نے جو ہاتھ اپنا دراز کیا اُسنے میرا ہاتھ پکڑکر جھٹکا دیا کہ مین مُنھ کے بل زمین پر گرنے لگا اُسنے ہاتھ چھوڑکر میری شاخ سر پکڑلی اور قصد کیا کہ مجھکو اُٹھاکر دے مارے مین نے جو یہ قصد دیکھا اپنی طرف کو خوب زور کیا اُس فقیر نے بھی زور کیا آخر کو شاخ سر اُسکے ہاتھ مین رہگئی جڑ سے ٹوٹ گئی میری جان اُسکے ہاتھ سے بچی مین اِسکو غنیمت جان کر بھاگا کہ اگر شاخ ٹوٹ گئی تو بلا سے پھر نکل آئیگی مین اِس بات کا خیال کرکے بھاگ کر یہان آکر پہونچا ہون اب تو سب کیفیت میری سن چکین اب کوئی مقام ایسا بتا کیونکہ وہی فقیر میرے عقب مین آتا ہی اُسنے کہا کہ واہ کیا خوب دیو ہوکر بھاگے انسان سے کیسے دیو ہوکر انسان سے خوف کرتے ہو یہ کہکر ہنسی اور کہا کہ مین خیال کرتی تھی کہ کوئی بڑی بلا ہی کہ جس سے تو ڈر کر بھاگا ہی ارے یہ بہت بڑے غیرت کا مقام ہی کہ بشر تو دیو کو زخمی کرے جو کہ اُسکی خوراک ہی اور دیو یون ڈرے کہ تمام جسم مارے خوف کے مثل بید کے کانپے ایسی زندگی سے تو مرنا بہتر ہے یہ نامردی کس کام کی ارے مین عورت ہون مگر دیو سے نہین ڈرتی ہون تو مرد ہوکر انسان سے خوف کرتا ہی یہ وہ کہی رہی تھی کہ شہریار بھی اُسکے عقب مین چلے تھے اِس خیال سے کہ اِسکو قتل کرون اور یہ بچکر میرے ہاتھ سے نہ جانے پائے کہ اُس مقام پر پہونچے کہ جہان پر باغ لگا ہوا تھا اور خرم جادو کا مکان تھا یہ نشان خون دیکھتے ہوے چلے آتے تھے جو خون اُسکے سر سے زمین پر گرا اُس پتہ سے اُسکی عقب مین چلے آئے جب اُس باغ مین پہونچے اُس مقام پر بھی خون کو پایا یہ اور آگے بڑھے دیکھا کہ مکان بنا ہوا ہی دروازہ اُسکا کھلا ہوا ہی وہ خون اُس مکان کے اندر تک گرتا ہوا گیا ہی بس انھون نے خیال کرلیا کہ وہ ضرور اِس مکان کے اندر ہی چلکر اِسکو اُسی مقام پر قتل کرنا چاہیے یہ زندہ نہ بچے بس یہ بسم اللہ کہکر اُس مکان مین داخل ہوے جب صحن خانہ مین پہونچے دیکھا کہ وہ دیو کھڑا ہوا ہی اُسکے روبرو ایک زن حسینہ نہایت قبول صورت کم سن سبز جوڑا پہنے ہوے کھڑی ہی اور اُس سے ہنس ہنسکر کلام کررہی ہی اور دیو اُسکے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہی انھون نے ڈانٹ کر کہا کہ او مردود تو کہان بھاگ کر آیا ہی عورت سے مدد کا خواستگار ہی مین تیرا ملک الموت یہان بھی آپہونچا کب چھوڑتا ہون کہ تو زندہ رہے اور خلق خدا کو تکلیف دے اگر تو آسمان پر جاتا تو مین وہان بھی پہونچتا اگر تو زیر زمین جاکر پوشیدہ ہوتا تو مین تجھکو

اُس مقام پر بھی جاکر قتل کرتا یہ عورت میرا کیا بنالیگی جب تو دیو میرا کچھ نہ کرسکا تو یہ کیا کرلیگی یون جو کہا اور یہ صدا جو آئی اور اُس دیو نے سُنی تھرا کر رہگیا اُدھر اُس عورت سنے جو کہ اُسکے قریب کھڑی تھی پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کہان سے آئی اب جو مُنھ پھیر کر دیکھا کہ یہ کیا امر ہی کیا دیکھتی ہی کہ ایک درویش کہ جنکا چہرہ مثل آفتاب کے روشن ہی صحن مین کھڑے ہوئے ہین یہ کہہ رہے ہین جو کہ سُنا ہی کیا خوبصورت جوان ہی کم سن میانہ قد ہاتھ پانوُن سڈول بازو گول مچھلیان بھری ہوئی ہین سینہ چوڑا کاکلین دوش پر پڑی ہوئی ہین گیر دی تہمت باندھے ہوئے گیروا کرتا پہنے ہوے مگر یہ رنگت ہی جسم کی اور یہ نور ہی کہ اُس کرتے سے پھوٹا نکلتا ہی مصرعہ کیا ان کا رنگ ہی جسکی پیراہن یہ ہی + اور وہ رعب ہی کہ آنکھ نہین مل سکتی ہی یہ صورت دیکھکر وہ لکاتہ بیتاب ہوگئی کچھ اور حالت ہوگئی کہ جس سے اُسکی گرمی زیادہ ہوگئی اور خیال کرنے لگی اگر یہ ملجائے تو خوب لطف ہو کیونکہ ہمجنس ہی بڑے مزے سے زندگی بسر ہو خوب عیش و عشرت شام و سحر ہو یہ تو یہ خیال کررہی تھی اُدھر اُسکا مارے خوف کے دم نکلا ہوا تھا اور سہما ہوا کھڑا تھا کہ شہریار جست کرکے اُسکے قریب پہونچے اور کہا کہ او مردود کہ کیا کہتا ہی تو مجکو کھائیگا مُنھ کھول مین تیرے مُنھ مین کو دپڑون دیر نہ کر یہ جو کہا اور قریب پہونچے اُدھر اُس عورت یعنے خرم لکاتہ نے کہا کہ ہان شاہ جی ہان یہ بڑا حرام زادہ ہی اِسنے مجکو بہت پریشان کررکھا ہی پردۂ دنیا سے اُٹھا لایا ہی میرے مان باپ سے مجکو جدا کیا ہی ہر روز آتا ہی اور پریشان کرتا ہی کہتا ہی کہ مجکو قبول کرو ورنہ مین تجکو کھاجاؤنگا یہ اِسنے ہر وقت کی دھمکی نکالی ہی میری روح اِسکی صورت دیکھکر نکلی جاتی ہی بھلا آپ ہی انصاف کرین کہ مین غیر جنس کو کیونکر قبول کرلون یہ بھی کوئی اندھیر ہی جبتک یہ سزا نہ پائیگا اپنی اِس حرکت سے نہ باز آئیگا وہ تو کہا کی یہان شہریار نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور صحن مین لاکر قصد کیا کہ اِسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر اُٹھالون کہ وہ بھی لپٹ گیا کشتی لڑنے لگا یہ کب اِسکو اُلجھنے دیتے ہین کہ لمحہ کی لمحہ مین اِسکو دے مارا اور اُسکی چھاتی پر چڑھکر کہا کہ لعنت کر ابلیس پر تو تیری جان بچتی ہی ورنہ موت سر پر موجود ہی یہ جو انھون نے کہا اُسنے جواب دیا کہ ہزار جامین ایک ایک ناخن ہاے ابلیس پر میری نثار ہون مین تو کبھی نہ ابلیس پرستی ترک کرونگا یہ کہنا تھا کہ ابتو اِنکو غصہ آگیا ایک ہاتھ ٹھڈی کے نیچے رکھا اور ایک گردن کے تلے اب جو فشردہ کرتے ہین سر مع نرخرے اُکھیر کر پھینکدیا وہ تڑپ کر فنا ہوا اُسکا مرنا تھا کہ وہ لکاتہ دوڑکر اِنکے قدمون پر گر پڑی اور کہا کہ آپنے خوب میری جان بچائی ورنہ ایک نہ ایک روز یہ مجکو کھاجاتا آپ بڑے کامل ہین کیا طاقت ہی یہ قوت ہمنے کسی مین نہین دیکھی آئیے تشریف لائیے جو نان و نمک میسر ہی نوش فرمائیے کیونکہ مجکو فرض ہوا کہ مین آپکی خدمت کرون کیونکہ آپ نے میری جان بچائی مجکو اس عذاب سے نجات دی کیونکہ ہر وقت سامنا موت کا تھا خیال کرتی تھی کہ جب اِسکو غصہ زیادہ آئیگا تو یہ مجکو کھاجائیگا مان باپ سے جدا کرچکا تھا نہ معلوم کہ میری جدائی مین میرے مان باپ پر کیا گذری کیونکہ سواے میرے اُنکے اور کوئی اولاد نہ تھی وہ دونون مجکو دیکھکر زندہ رہتے تھے ہر وقت قربان ہوتے تھے جب اُسنے یہ کہا اور یہ تقریر اِس شیرین زبانی سے کی کہ شہریار گو کہ ترک دنیا کرچکے تھے مگر اِس حالت مین بھی اُسکی الفت دل مین پیدا ہوگئی اُسکی جو یہ حالت دیکھی کہ ہاتھ جوڑے پانوُن پہ سر رکھے ہوے رورہی ہی رحم آگیا کہا او عورت کیون اِسقدر بیقرار ہوتی ہی چل اپنے مقام پر مین تیری کیفیت سنون اور جو امر کہ میرے کرنے کا ہوگا اُسمین قصور نہ کرونگا اگر تو کہے گی کہ پردۂ دنیا پر بھیجدو تو اُسکی بھی تدبیر کرکے تجکو تیرے مان باپ کے پاس پہونچادونگا اور یہ جو کہا کہ جو نان و نمک میسر ہوا اُسکو نوش

فرمائیے تو ہم فقیر ہین کہین نہین کھاتے ہین جب خدا ہمارا ہمکو اپنے خزانے سے دیتا ہی تو ہم اُسکا شکر کرکے کھا لیتے ہین ہم لوگ تارک دنیا ہین ہم اہل دنیا سے ملنا عیب جانتے ہین خیر تو نے اسقدر منت کی ہے تیرے پاس تھوڑی دیر بیٹھکر تیری کل حالت سنکے دریافت کرکے جو تیرا کام ہوگا اُسکو نکال دینگے یہ سُنکے وہ اُٹھی اور دالان مین لاکر اُنکو مسند پر بڑی عزت سے بٹھایا بڑی خاطر کی درویش نے کہا کہ ہان اپنی کیفیت بیان کر اُسنے وہی بے اصل قصہ جو کہ طیران سے کہا تھا بیان کیا اور یون کہا کہ اُسکی بھولی بھولی باتون پر شہریار کا جی آگیا دل مین کہا کہ ای شہریار کوئی تو نے ترک دنیا راہ خدا مین نہین کی ہی بلکہ اپنے برادر کی تلاش مین اگر خدا کو منظور ہوگا تو اُس سے بھی ملاقات ہوگی اور کوئی اِسکی قسم نہین کھائی ہی یہ عورت حسین ہی نا کتخدا بھی ہی اگر تجکو منظور کرلے تو کیا نقصان ہی کیا فقیرون کے بیاہ نہین ہوتی ہین پیغمبرون کے تو کئی محل ہوتے ہین تو فقیر اُنسے زیادہ مرتبہ نہین رکھتے ہین بلکہ نبی تو تارک دنیا ہوتے ہین جب وہ عقد و مناکحت کرتے ہین تو اب فقیرون کو کیا ہوا اگر یہ عقد کرلے تو کیا حرج ہی کیونکہ یہ صاحب عقل ہی کوئی مان باپ کے ہونے کی ضرورت نہین ہی بالغہ راشدہ ہی اِسکو اپنے فعل کا اختیار ہی مگر شرط یہ ہی کہ پہلے دریافت کرلون کہ مسلمان ہی یا کافرہ اگر مسلمان ہی تو خیر ورنہ مسلمان کرون یہ خیال کرکے کہا تم مذہب کیا رکھتی ہو تمھاری ملت کیا ہی اُسنے جو یہ سُنا اب تو چکرائی کہ کیا بیان کرون خیال کیا کہ یہ درویش مسلمان معلوم ہوتا ہی بڑی خرابی ہوئی اِسکا کیا جواب دون اگر یہ کہتی ہون کہ کافرہ ہون سامری پرست ہون تو یہ ابھی یہان سے روانہ ہوگا تیرا مطلب رہجائیگا اور اگر یہ نہین کہتی ہون بلکہ یہ کہتی ہون کہ مسلمان ہون تو جسوقت یہ طریقہ اِسلام دریافت کریگا تو کیا بیان کرونگی اب فکر کرنیلگی آخر کو اِسکی راے نے یہ صلاح دی کہ تو اپنے کو یہ ظاہر کر کہ مین مسلمان ہون بس یہ سوچکر کہا کہ آپ کا کیا مذہب ہی فقیر نے کہا کہ جو فقیرون کا مشرب ہوتا ہی یعنے مین مسلمان ہون خدا کو واحد جانتا ہون اُسکا کوئی شریک نہین ہے یہ کہنا تھا کہ اُسکو ناگوار گذرا فوراً آرا سے پلٹ گئی کہنے لگی کہ مین تو سامری پرست ہون اور خداوند سامری کو اپنا خدا جانتی ہون شہریار نے جو یہ سُنا فوراً نفرت ہوگئی دل مین کہا کہ کیا خیال خام ہی کہ کافرہ سے الفت کرتا ہی فقیر ہو کر دل سے یہ کہکر اُس سے کہا کہ ای عورت اب مین تیرے پاس نہین بیٹھ سکتا ہون کیونکہ مسلمان کو صحبتِ کافر حرام ہی ہان اگر تو مسلمان ہوجا تو کیا مضائقہ ہی اُسنے کہا کہ کیا مسلمان کے سر پہ سینگ ہوتے ہین تو وہ سینگ تو تیرے سر پہ نہین ہین سامری پرستی بھی ایک مذہب ہی جو کہ تمام عالم مین رواج پائے ہوے ہی یہی عالم مین ایک مشرب ہی یہ تو آج ہی سُنا ہی کہ کوئی مذہب اِسلام بھی ہی جو کہ تم رکھتے ہو یہ سُنکے درویش نے کہا کہ مذہب حق تو مذہب اِسلام ہی اگر تجکو یہ منظور ہی کہ مین پردہ دنیا پہ جاؤن تو تو میرا مذہب قبول کر مین تجکو پردہ دنیا پر پہونچا دونگا تیرے ماں باپ سے ملا دونگا ورنہ مین یہانسے جاتا ہون یہ سُنکے اُسنے کہا کہ یہ تو خیال کرنے کی جگہ ہی کہ اگر مین مسلمان ہو کر یہانسے گئی تو ماں باپ تو سامری پرست ہونگے وہ کیون میرے آنے کے روادار ہونگے کہ مین اُنکے مذہب سے نکل کر دوسرے کا مذہب قبول کرون اور پھر مجکو جگہ دین یہ تو غیر ممکن ہی شہریار نے کہا کہ اچھا تم اُنکے پاس نہ جانا اِسی مقام پر رہنا مین تمھارے پاس رہونگا مگر تا وقتیکہ کافری ترک نہ کروگی اب تو اُسنے یہ خیال کیا کہ یہ اِس امر پر راضی ہی کہ تم میرے پاس رہنا مین بھی یہان رہونگا مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ یہ کلمہ پڑھائیگا جب مین کلمہ پڑھ لونگی تو تمام سحر فراموش ہوجائیگا عجب خرابی مین جان پڑی یہ خیال کرکے اِس زور سے ایک ٹھنڈی سانس لی منھ جو کھلا اُدھر جما ہی سی آئی یہ اُسکے قریب بیٹھے ہوے تھے ایسی بو سے بد نکلی کہ اِنکا دماغ پریشان ہوگیا غشیان کی نوبت آئی اب تو یہ گھبرائے اور خیال کیا کہ یہ ساحرہ ہی یہ خیال کرکے کہا کہ سچ بتا کیا تو ساحرہ ہی اُسنے کہا کہ نہین مین ساحرہ تو

نہین ہون تمکو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ مجکو ساحرہ تصور کیا اُنھون نے کہا کہ تیرے مُنھ سے بوسے بدآتی ہی
کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی اور یہ حالت سوائے ساحرہ کے اور کسی کی نہین ہوتی ہی تو لاکھ پوشیدہ کرے گی
مگر مجکو یقین نہ آئیگا تو ضرور ساحرہ ہی دور ہو میرے پاس سے منظور یہ ہی کہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اِنکے اُسکے
بوسہ و کنار کی صحبت ہونا خوب نہ تھی کیونکہ جب کہ یہ فقیر تھے تو اِنکو حالت فقیری مین عشق و عاشقی سے
کیا غرض گو کہ مزاج اِنکا بدل چلا تھا اِنھون نے خیال کر لیا تھا کہ اِسکے ہمراہ عقد کرینگے مگر جب سے
سُنا ہی کہ وہ کافرہ ہی یہ خیال تو اِنکا برطرف ہو گیا اب یہ خیال ہوا کہ مسلمان ہوے تو دیکھا جائیگا جب بوسے بد
آئی اب تو بالکل نفرت ہو گئی اور کہا کہ میرے پاس سے چلی جا یہ کہکر خود قصد کیا کہ مین یہان سے چلا جاؤن
کہ اُسنے کہا کہ او درویش میرے یار کو مارکر کہان چلا مین تجکو جانے بھی دیتی ہون کہ تو زندہ چلا جا یہ کہکر اور
ہاتھ بڑھا کر اِنکا کرتا پکڑ لیا کہ اِنکو فوراً غصہ آگیا ایک لات جو ماری وہ چند قدم کے فاصلہ پر جا کر گری کہ اُسکے
کولے مین چوٹ آئی اِنھون نے کہا کہ قحبہ پہلے تو تو نے اُسکی شکایت کی اور قتل کرایا اب یہ تقریر کرتی ہی
اُسنے کہا کہ او فقیر کب مین چھوڑتی ہون کہ تو زندہ جائے اور مجکو بے یار کا کر جائے کہ جسکے سبب سے مجکو
تکلیف ہو اب تیری جان بری بڑی مشکل ہی ہان ایک طور سے اگر تو میرا وصل قبول کرے اور ہم بستر ہونیکا
اقرار کرے تو خیر یہ سُنکے اِنکو اور غصہ آیا کہا کہ او قحبہ تیرے بڑی آگ بھری ہوئی ہی کہ زبان سے وصل کے
کرنے کا نام لیتی ہی تو میرا کیا کریگی مین تجکو بھی تیرے یار کے پاس پہونچائے دیتا ہون یہ کہکر قصد کیا کہ اِسکو
پکڑ کر ایسا دے مارون کہ یہ نقش زمین ہو جائے ایسی فاحشہ کے جسم ناپاک سے دنیا پاک ہو کہ جسکو مرد
سے سوال وصل کرنے مین حیا نہین کیسی مستی اِسکو ہی وہ اِنکے قصد کو سمجھ گئی خیال کیا کہ یہ یون نہین مانیگا ضرور
اِسپر کچھ کرنا چاہیے اگر یہ فقیر ہی تو اِسکو رد کریگا اور کچھ کمال بھی رکھتا ہی اور اگر فقیر نہین ہی تو کچھ بھی نہین بنائیگا
بس اِسنے اسم سحر پڑھکر جو دم کیا تو بالکل حس و حرکت جاتی رہی تو یہ اِس قصد سے قدم بڑھانے کو تھے
بالکل بےحس و حرکت ہو کر گر پڑے اب تو وہ اِنکے قریب آئی اور ہاتھ جوڑکر کہنے لگی کہ ای شخص از براے خداوند
ساہری میرے حال پر رحم کر میرے وصل کو منظور کر مین تیرے اوپر عاشق ہو گئی ہون تیرا بڑا مرتبہ کرونگی
تجکو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر دونگی کیون اپنی جوانی کو اِس فقیری مین ضائع کرتا ہی میرے ساتھ مزے کر میرا دل شاد
کر میرے وصل سے مزے لوٹ ایسی حسینہ تجکو نصیب نہو گی ارے کم بخت محبت کرنے والے کم ہوتے
ہین میری جان تیرے اوپر جاتی ہی جب سے تجکو دیکھا ہی تمام دنیا بھر کی محبت ترک ہو گئی ہی بڑے بڑے
دیو اور پریزاد میری خواہش وصل رکھتے ہین مگر مین نہین قبول کرتی ہون تیرا بڑا اچھا نصیب ہی کہ مین تجپر عاشق
ہوئی ہون دیکھ مجکو نہ ناراض کر ورنہ عمر بھر پچھتائیگا تو نے تو میرے سامنے میرے یار کو قتل کیا اب تو
میری خواہش کو پوری کیا کرنا جبکہ مین نے تجکو دیکھا تو مین نے اُسکو قتل تیرے ہاتھ سے کرا ڈالا ورنہ تو اُسکو
قتل بھی کر سکتا تھا مین تو تیری عاشق ہو گئی تھی تیرے عشق نے یہ حرکت مجھ سے کرائی اگر مین یہ جانتی کہ تو یون
انکار کریگا تو کبھی اُسکو تیرے ہاتھ سے نہ قتل ہونے دیتی ارے ظالم یہ مقام رحم ہی دیکھ مین تجکو سمجھاتی ہون
اگر میرے کہنے پر عمل نہ کریگا تو پچھتائیگا تمام عمر میری قید مین گرفتار رہیگا مین تیرے روبرو اورون سے
وصل کرونگی اور تجکو جلاؤنگی اِسکی سزا دونگی جیسا کہ تو نے میرے یار کو میرے روبرو قتل کیا شہریار نے کہا
کہ او لکاتہ کیا کرون مجبور ہون ورنہ ایسی سزا سخت دیتا کہ تمام عمر یاد کرتی اب تو مین تیرے قبضہ مین ہون
جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ سلوک کر مرتا کیا نہ کرتا مرنا منظور مگر تیرا وصل نہین منظور تو کیون مثل کتیا کے
مغز کھائے جاتی ہی جا دور ہو یہ جو اُنھون نے کہا اُسکو غصہ آگیا اُسوقت اُٹھی اور ہاتھ پکڑکر اُسی کمرے

مین لائی جسمین طیران قید تھا کہ اِسکو بھی اُس مقام پر قید کرونگی دروازہ کھولکر اُنکو بھی لاکر طیران کے برابر بٹھا دیا اور کہا کہ لو تم دونون خوب ملکر باتین کرو کہ یہ دیو ہی تمھارا ہم مشرب و ہم مرتبہ ہی تمھارے اِسکے خوب گذریگی تم اپنی مصیبت اِس سے بیان کرنا یہ اپنی مصیبت تمسے بیان کریگا ع خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو ۔ یہ کہکر اور اُنکو وہین بٹھا کر کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر آئی یہان آکر اِسکو پھر تاب نہ آئی پھر اُٹھکر کمرے کی طرف چلی اُدھر دیو طیران یہ خیال کر رہا تھا کہ خداوند اِس فقیر کو اُس لکاتہ کے شر سے محفوظ رکھنا کہین ایسا نہو کہ وہ بھی بیدار ہو کر اِدھر کو نکل آئین چونکہ خوبصورت بہت ہین یہ ضرور اُنپر فریفتہ ہوگی وہ بھی مرد مسلمان ہین اِنکار کرینگے یہ اُنکو بھی گرفتار کریگی یہی تصور کر رہا تھا کہ وہ فقیر کو لیکر کمرے مین آئی جب آواز دروازہ کھلنے کی آئی تو اُسوقت طیران نے سر اُٹھا کر دیکھا تھا کہ اُس لکاتہ نے ایک فقیر کو بھی لاکر اِسی کمرے مین قید کیا اور وہ کلام کیا جب وہ چلی گئی اُسوقت طیران نے بغور جو دیکھا تو ایک فقیر کو گرفتار قید سحر پایا دہشت سے ہوگیا خیال کیا کہ یہ وہی فقیر ہین کہ جنکو مین پردۂ دنیا سے لیکر آیا تھا افسوس وہ بھی مثل میرے گرفتار ہوگئے اُدھر شہریار نے دیکھا کہ ایک دیو اُس کمرے مین جس قید مین مین گرفتار ہون اُسی مین وہ بھی مقید ایک گوشہ مین بیٹھا اور میری طرف دیکھ رہا ہی کہ اُسکے قریب گئے اور کہا کہ بھائی یہ تمھاری کیا حالت ہی اُس دیو نے کہا کہ آپ پہلے اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے کیونکہ مجکو آپ پر ایک اور شخص کا گمان ہوتا ہی پہلے مین آپکی حالت سن لون تو پھر مین اپنی حالت بیان کرون شہریار نے کہا کہ حالت میری کیا پوچھتے ہو اُس فلک کے ہاتھون تباہ ہون اچھا بھلا چنگا ایک جنگل مین مسکن گزین تھا ہزارون آدمی خدمت کرتے تھے کہ فلک خانمان خراب نے یہ بھی امر گوارا نہ کیا یہ بیٹھے بٹھائے پھر یہ بلا نازل کی کہ مجکو دیو اُٹھا لے چلا جب مین نے اُسکی شاخ پکڑی اُسکو تکلیف ہوئی تو اُس نے کہا کہ او آدم زاد چھوڑ دے مین تیرا دشمن نہین ہون بلکہ دوست ہون اور ایک دوست نے آپکو طلب کیا ہی مین اُنکے پاس لیے جاتا ہون یہ سُنکے مین نے اُسکی شاخ سر چھوڑ دی وہ مجکو لے کر بالائے آسمان اِسقدر بلند ہوا کہ مین شدت ہوا سے بیہوش ہوگیا خدا اُس دیو کا برا کرے کہ نہ معلوم وہ میرا کب کا دشمن تھا کہ میرے ساتھ یہ دشمنی کی جبکہ مین بیہوش ہوگیا وہ مجکو پردۂ قاف مین لایا گو مجکو خبر نہ تھی مین عقلاً کہتا ہون یہان ایک کوہ پر چھوڑ کر چلا گیا رات بھر تو مین اُس کوہ پر پڑا رہا بوقت سحر جو آنکھ کھلی اپنے کو پہاڑ پر پایا اُٹھکر وہان سے ایک طرف کو روانہ ہوا اور جو واقعہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ دیو یہ تقریر سُنکر کہنے لگا کہ وہ کم بخت بدنصیب مین ہی ہون مین ہی آپکی بربادی کا سبب ہوا مین ہی آپکو پردۂ دنیا پر سے لیکر اپنے بادشاہ کے پاس چلا تھا راہ مین شام ہوگئی مین نے اِس خیال سے اُس مقام پر قیام کیا کہ اب یہان سے بوقت سحر کوچ کرینگے مین نے آپ کو ایک پہاڑ پر جو کہ کسیقدر صاف تھا لٹا دیا اور آپ برائے تلاش آب روانہ ہوا اب تو اُس نے بھی اپنی کیفیت بیان کی اُسوقت شہریار نے کہا کہ دونون خوب ایک مقام پر گرفتار ہوے خیر جو تقدیر مین ہوتا ہی وہ پیش آتا ہی اُسپر نظر رکھو اور دیکھو کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی وہ مسبب الاسباب ہی کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کریگا کہ جسکے سبب سے ہماری تمھاری رہائی ہو جائیگی ای بھائی تم اپنے نام سے ہمکو آگاہ کرو کہ تم کون ہو اور کس بادشاہ کے ملازم ہو طیران نے کہا کہ مجکو دیو طیران کہتے ہین مین ملازم ہون شاہ قاف مالک قلعۂ یاقوت نگار اخضر پریزاد کا جو کہ منصف اور عادل بادشاہ ہی شہریار نے کہا کہ تم مجکو کیون لیے جاتے تھے اور کسکے پاس لیے جاتے تھے اور میرے لیجانے کا سبب کیا ہی طیران نے کہا کہ یہ تو بہت بڑا قصہ آپ نے دریافت کیا خیر مین بیان کرتا ہون یہ کہکر قصد کیا تھا کہ بیان کرے کہ اُس لکاتہ نے پھر کمرہ کھولا اور اندر آئی پہلے تو شہریار کی منت کرتی رہی

پھر اسکے بعد جبکہ انھون نے بالکل انکار کیا اور کچھ سخت وسست کہا تو پھر طیران پاس آئی اور کہنے لگی کہ ای دیو طیران تو میرے کہنے کو مان لے میرے ساتھ وصل کر میرے دل کو شاد کر اس آدم زاد کے روبرو مجھ سے ہمبستر ہو تاکہ یہ جلے کہ مین ہمجنس کو چھوڑ کر غیر جنس سے وصل کرتی ہون جب تو فراغت کر چکیگا تو مین اس آدم زاد کو تیرے حوالے کر دونگی تو اسکو کھالے طیران نے کہا کہ دور ہو او فاحشہ کیا بکتی ہی اگر چھوٹ جاؤن تو ابھی تجکو کھا جاؤن تیرا ایک لقمہ کرون مین تو کبھی تیرے ساتھ وصل نہ کرونگا یہ آرزو تیری پوری نہوگی اور گالیان دینے لگا وہ یہ کہکر چلی گئی کہ معلوم ہوا کہ تم دونون کی قضا آئی ہی مین اسکو کیا کرون یہ کہکر کمرے کے باہر آئی یہان شہریار اپنی طرف سر جھکا کر بیٹھ رہے طیران بھی سرنگون بیٹھا رہا وہ لکاتہ جو باہر آئی بڑی دیر تک پلنگ پر لیٹی ہوئی رویا کی اور سامری سے فریاد کیا کی کہ ای سامری پہلے آپ نے اس دیو کو میری خدمت کرنے کے واسطے روانہ کیا کہ اگر وہ خدمت کرنے پر راضی ہوتا تو مین ایسی خوش ہوتی کہ کبھی نہوئی تھی اور جب وہ خدمت کرتا وہ لطف ہوتا کہ کبھی نہوا تھا بلکہ تمام عمر کا مزا حاصل ہوتا اُسنے یون انکار کیا وہ میرے ساتھ یون پیش آیا کہ جسکی کچھ حد و انتہا ہی نہین اُسکے بعد آج تو نے میرے ہم جنس کو میری خدمت کے لیے روانہ کیا کہ یہ اس دیو سے خوبصورت بھی تھا اور طاقت ور بھی بہت تھا کہ جسنے دیو کو قتل کیا اُسکی طاقت کا کیا کہنا وہ بھی نہ راضی ہوا اِسکی خدمت کے آگے دیو کی خدمت کچھ نہین لطف دیتی کیونکہ یہ ہمجنس تھا مگر کیا کرون کہ وہ راضی نہین ہوتا ہی لاکھ تدبیر سے سمجھاتی ہون وہ سوا ے انکار کے اقرار کرتا ہی نہین ای خداوند سامری ایسی تقدیر کر دو کہ یہ دونون راضی ہو جائین میری خواہش کو پورا کرین اگر دیو نہ راضی ہو کہ جسپر مین مرتی ہون جسکے فراق مین میری جان پر بنی ہو یہ کہتی ہی اور روتی ہی اِسکو تو اسی حال مین مبتلا رکھا جاتا ہے اور دیو طیران و شہریار بھی اسی لکاتہ کی قید مین مبتلا ہین کہ اِسکا احوال اب آیندہ تحریر کیا جائیگا کہ یہ کیونکر اِسکی قید سے چھوٹے

اب حال سیارہ ثانی کا تحریر کیا جاتا ہی کہ اِس عیار پر بعد شہریار کے کیا گذری و دیگر حالات

واقعہ نگار شیرین گفتار اِس داستان حیرت بیان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ شہریار کو دیو طیران پنجہ کر مین دے کر سیارہ کے پاس سے اُٹھا لیگیا یہ منھ دیکھکر رہگیا پہلے تو کچھ شکایت فلک پیر کی اُسکے بعد خیال کیا کہ ای سیارہ اب یہان تیرا کیا کام ہی کیونکہ تو جسکے لیے بیٹھا تھا اُسکو بھی اِس فلک تفرقہ انداز نے تجھ سے جدا کیا اب یہان سے چلکر کوئی کوڑی دو کوڑی کا روزگار کرنا چاہیے کہ جس سے زندگی بسر ہونے کی صورت ہو بیٹھے ہوے کیا کروگے تم عیار پیشہ ہو تمکو بیکار رہنا زیبا نہین ہی تمہارے لیے بیکار بیٹھنا نازیبا ہی اپنی فکر معاش کرو یہ بد معاشی اچھی نہین کہ پرائے سر کھا رہے ہین کوئی تو فکر ایسی کرو کہ جس مین کچھ حاصل ہو یہ خیال کر کے تھوڑی دیر اور ٹھہرے کہ شام ہولے تو جاؤن جب رات ہو گئی تو خیال کیا کہ کہین چوری کرنے تو جانا ہی نہین کہ رات کو نکلون بوقت عصر قبل آنے زردہ مان تاجدار کے یہان سے چلے جائینگے یہ فکر کر کے وہ رات اُسی مقام پر بسر کی رات بھر فکر عیاری کی مگر کوئی تدبیر بن نہ پڑی کہ سحر ہو گئی عیار فلک اپنی کسوت عیاری لے کر خانۂ مغرب مین نہان ہوا نیر فلک بعد جانے عیار فلک کے مع اپنے اسباب سرہنگی کے فلک نیلی پر براے عیاری بر آمد ہوا یعنے آفتاب نکلا جب شعاع آفتاب کی پھیلنے لگی تو سیارہ نے خیال کیا کہ اب یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین ہی

چلو اپنی فکر کرو یہ تصور کر کے اپنے اسباب کو اُٹھا کر پشت سے لگایا اور اُس صحرا مین توکل بخدا ایک سمت
کو روانہ ہوا وہ صبح کا وقت ہوائے سرد کا چلنا طائرون کا درختون پر زمزمہ سرائی کرنا کوئل کا شور کرنا پپیہے
کا شور مچانا طاؤسان صحرائی کا بوقت سحر عالم وجد مین رقص کرنا رات کے کھلے ہوے گلون سے صحرا
مہکا ہوا تھا جو درخت گلہائے خوشبو کے تھے اُسپر بلبل بیٹھی ہوئی چہچہہ زنی کر رہی تھی گل سے یہ بو سے
نہ ہٹتی تھی وہ کوسون سبزے کا تختہ اُگا ہوا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ صانع قدرت نے اپنی قدرت کاملہ سے
فرش مخمل سبز کر دیا ہی اُسکے اوپر نظر لوٹی جاتی تھی شبنم کے قطرے جو پڑے تو گوہر آبدار کا جوبن دکھاتے
تھے آفتاب کا جو عکس آکر درختون پر پڑتا تھا تو یہ ثابت ہوتا تھا کہ لوح زمردین درخت مین آویزان
ہین تمام اشجار بار اثمار سے سربسجود تھے اپنے بارور ہونے کا سجدۂ شکر یہ ادا کرتے تھے کہ ہم مین اتنی
لیاقت کب تھی کہ ہمارے بدولت لوگ آرام پائین گے یہ سب تیرا فیض ہی کہ ہمکو تو نے بارور کیا نہالان صحرا
الگ اپنا جوبن دکھا رہے تھے اپنی جوانی پر ناز کرتے تھے ایک سمت کو دریا جاری تھا اُسکی موجین اُسکی
صناعی کی تعریف کرتی تھین جانوران دریائی پانی پر اُبھر آئے تھے سر اُٹھائے ہوے معبود کی طرف
دیکھ رہے تھے خلاصہ یہ ہی کہ ہر ذی روح و غیر ذی روح سب اُسکے وحدہ لاشریک ہونے کے
معترف تھے سیارہ یہ سمان دیکھتا ہوا حمد خالق کرتا ہوا اور یہ شعر زبان پر جاری ❊ برگ درختان سبز در نظر
ہوشیار ❊ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ❊ کہ یہ ایک مقام پر پہونچا اِسنے خیال کیا کہ کوئی تدبیر تو خیال
کر لینا چاہیے کہ جسکے ذریعہ سے کچھ منفعت ہو اِس حالت و صورت فقیری مین کیا حاصل ہوگا بہت
ہوگا کوئی روٹی دیدیگا کوئی آٹا کوئی کوڑی کوئی پیسہ خیر روٹی کام کی ہی پیسہ کوڑی بھی کام کا ہی آٹا کیا کریگا
اور اتنی سی رقم مین ہوگا کیا یہ تصور کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کے دریائے عیاری بن غواصی
کرنے لگا غوطے لگانے لگا تاکہ کوئی در مقصد ہاتھ لگے جب در مطلب نہ ہاتھ لگا تو یہ فکر کی کہ کبھی
کسوت عیاری نکالی اُسکے اسباب کو دیکھا کیے کوئی تیلی بغل سے نکالی کچھ تدبیر کرنے لگے کچھ نہ پڑی
صحرائے مکاری و طراری مین سمند فکر دوڑایا تاکہ کوئی تو مطلب تو حاصل ہو کہ جس سے مین منزل مقصود پر
پہونچون مگر کوئی فکر ذہن مین نہ آئی کچھ در مقصد نہ حاصل ہوا یہ اِسی فکر مین سر بزانو بیٹھے تھے کہ ایک مرتبہ
کچھ خیال آیا پھر کسوت عیاری کھولی اُلٹ پلٹ کرنے لگے اُسمین ایک تصویر نکل آئی اُسکو جو دیکھا تو آپ
بہت خوش ہوے کہ اب مطلب حاصل ہوا زبان سے حالت خوشی مین نکل گیا کہ وہ مارا غوب در مقصد
درج فکر نے پیدا کیا یہ کہکر آئینہ نکالا اپنے روبرو رکھا کسوت سے رنگ و روغن نکال کر ایک
حسین مہ جبین مہر تمکین پری رو حور رخسار ابرو ہلال کی صورت پر تیار ہوا یہ جوبن اُسپر پھٹا پڑتا تھا
کہ اگر فرشتہ آسمانی بھی دیکھے تو اُسکو بھی تاب ضبط نہ رہے اُسنے وہ حسن زاہد فریب عابدکش بنایا کہ جسکی
حد و انتہا نہین دونون ابرو اُسکے مثل ہلال شب اول کے پیشانی ماہ کامل کی مقابل عارض دونون مثل
قرص خورشید ہین یہ معلوم ہوتا تھا کہ نور کے سانچے مین ڈھلی ہی آنکھین چشمان آہو کو دام مین لاتی تھین اور
مژگان سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ تیر برائے صید عاشق لیس ہین دونون لب برگ گل سرخ رنگت ہین نازکی
اُن لبون کی کیا بیان کیجائے بموجب شعر نازکی اُن لبون کی کیا کہیے ❊ پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہی اور
سیب ذقن کی کیا تعریف ہو زلفین دوش پر پڑی ہوئین لاکھ لاکھ جوبن دیتی تھین جب ہوا اُسکے جھونکے
سے قریب عارض آجاتی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ظلمت و نور ایک جا ہو گئے یا کفر و اسلام کا ایک جگہ پر
مقابلہ ہوا یا رات و دن باہم گلے مل رہے ہین یا مشتری و زہرہ و زحل کا ایک برج مین قیام ہوا ہی زلفون

کی سیاہی کی کیا توصیف ہو کہ جسکی سیاہی کے روبرو مشک و ظلمت شب گرد ہی خوشبو کے روبرو عنبر سارا کی کیا اصل ہی وہ صراحی دار گردن وہ سینہ مثل تختۂ بلور کے روشن وہ اُبھار پستان وہ اُٹھتی ہوئی جوانی برائے قلب عاشقان ناوک دل دوز تھی وہ گول گول صاف صاف بازو گویا نور کے سانچے مین بنائے گئے ہین وہ کلائیان گویا شاخ صندل سفید کی اُسمین وہ سیاہ چوری لاکھ لاکھ بناؤ دیتی تھی اِسی مضمون مین کسی اہل زبان نے کہا ہی شعر سیہ چوری بدست آن نگاری + بشاخ صندلین پیچیدہ ماری + وہ دست نازک اُسکے حنائی گویا مرجان سرخ اُنکے رنگ کو دیکھکر غرق دریا ہو گیا ہی وہ پتلی پتلی اُنگلیان و ناخن مثل ہلال عید کے ترشے ہوے وہ شکم صاف وہ ناف مثل بھنور کے رانین دونون دو ستون نور ساقین یا مثل بلور کے شفاف پانؤن کی کیا تعریف ہو جوڑا آڑا بندھا ہوا کرتی آب رواں کی گلے مین گلابی رنگی ہوئی بنت لچکہ لگا پائجامہ سرخ اطلس کا پانؤن مین جسمین پڑاسقے کی گوٹ لگی ہوئی اُسمین مصالحہ لگا ہوا بوٹ بارنش کا پانؤن مین پہنے ہوے ایک ہنیت ہاتھ مین تمام گہنا پہنے ہوے جب اِسطور سے تیار ہو چکا تو آئینہ مین خود اپنی صورت دیکھی اب اپنی صورت پر فریفتہ ہو گیا سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین لگایا ع اپنی صناعی پہ حیران خود وہ صورتگر ہوا + اِس صورت پر طیار ہو کر چھم چھم کرتا ہوا چال معشوقانہ چلتا ہوا کہ جس چال سے دل عشاق پائمال تدرو کو مہار بھی اِس رفتار کے نثار ہون کبھی آنچل اُٹھا کر سر پر ڈال لیا کبھی سینہ چھپا لیا یون اٹھلاتا ہوا کبھی جوبن اینٹ تن کر دکھاتا ہوا چلا جاتا تھا صبح کا وقت تھا کہ گذر اِسکا ایک قصبہ مین ہوا وہان چند جوان آوارہ مزاج عاشق تن برائے تفریح نکلے تھے آپس مین باتین کرتے ہوے چلے جاتے تھے کہ ایک طرف سے چھاگل کی صدا آئی کہ جیسے کوئی چھم چھم کرتا ہوا چلا آتا ہی انھون نے جو پلٹ کر دیکھا کہ یہ صدا کیسی آتی ہی یہ کون ہی کیا دیکھتے ہین کہ ایک ماہ جبین مہر تمکین پری تمثال حور پیکر دھانی دوپٹہ اوڑھے ہوے اُسمین اُسکا چہرہ یون چمکتا ہی کہ جیسے دھانون کے کھیت سے آفتاب نکلتا ہی پانؤن مین سرخ اطلس کا پائجامہ چھم چھم کرتی چلی آتی ہی یہ دیکھکر کسی نے ہاے اور کسی نے واے کی اور کوئی جگر ہاتھون سے پکڑ کر بیٹھ گیا کسی کے دل پر چوٹ لگی کسی کے چشم سے آنسو جاری ہوے کوئی یہ کہکر مثل تصویر کے ساکت ہو گیا کہ ای پری رو غضب کی تیری صورت ہی قیامت کی چال ہی بلا کی ادا ہی نرالی رفتار ہی کہ جسکے ہر قدم پر دل عاشق پائمال ہوے جاتے ہین ارے ظالم ایک نظر ذرا ہماری طرف بھی دیکھ لے ایک تیر ادا اِدھر بھی لگا دے کہ یہ حسرت زدہ دل بہت مشتاق ہی ایک پکار اُٹھا کہ ای آہوے صحراے حسن و جمال اِسقدر رمیدگی ہمسے اچھی نہین ایک نگاہ لطف کے ہم بھی امیدوار ہین کہ ہمکو نیمچۂ ابرو کے وار سے مجروح کر تیغ ناز و ادا اِدھر بھی لگا کہ ہم سینہ سپر کرتے ہین ہم اِس زخم کے بہت شائق ہین کسی نے کہا کہ ہمکو نیم بسمل چھوڑ کر نہ چلی جانا ایک وار کرشمہ سے بالکل قتل کر ڈالنا کوئی پکار اُٹھا کہ تیرا جوبن بے چھری حلال کیے ڈالتا ہی کسی نے یہ شعر پڑھا شعر جوبن اُبھار پر ہی گلستان نہ جائیو + باد صبا لگائیگی چوری گلاب کی + دیگر جوبن اُنکا اُبھر کے کہتا ہی + یون نکلتا ہی حوصلہ دل کا + کوئی ہاتھ مل کر رہگیا کہ اگر یہ مجکو ملجاتی تو خوب مزے حاصل ہوتے کوئی اپنا دل مسوس کر کہنے لگا کہ اگر پا جاؤن تو اِسقدر گلے لگاؤن کہ دونون ایک قالب ہو جائین کسی نے اپنے دل مین کہا کہ یہ سیب ذقن لے آسیب ہاتھ آئے تو اِسقدر بوسے لون کہ نیلا کر دون صداے شفتالو ایسی بلند ہو کہ گوش گردون کر ہو اِن لوگون کا تو یہ عالم ہوا کہ سب اپنی اپنی کہنے لگے زبانی حسرتین نکالنے لگے اُدھر اُسنے جو دیکھا کہ یہ چند جوان بدمعاش آوارہ مزاج مجکو دیکھکر ٹھہر گئے میری راہ روک کر کھڑے ہو گئے اُسنے یہ اور غضب کیا کہ دوپٹہ ذرا سینہ پر سے سرکا دیا اور پھر فوراً بچا لا کی سر پر ڈالکر راہ کو کترا کر اور طرف کا قصد کیا اِن سب نے دیکھا کہ وہ

تو غضب کر کے ستم ہم سب پر کر گئی اور اُسپر یہ طرہ کیا کہ وہ اُترا ہوا جوشن دکھا دیا اور راہ چھوڑ کر دوسری جانب متوجہ ہوئی اتو کسی کو تاب نہ رہی پہلے تو یہ خیال تھا کہ یہ ادھر کو آئیگی خوب نظارہ بازی ہوگی حسن و جوبن کے مزے لوٹین گے اِسکے ہمراہ چلین گے راہ مین آوازے کسین گے یہ کیا اندھیر ہوا کہ وہ تو مثل آہو سے رم خوردہ کے ہم سب کو دیکھکر اور طرف چلی ہم سب کو تیغ ناز و ادا سے گھائل کر چلی نیم بسمل ہمکو خنجر کرشمہ و ناز سے کر کے اپنی راہ لیتی ہی ہم لوگ تو بے موت ہلاک ہونگے بے چھری حلال ہوے جاتے ہین دل تو ہمارے اُسکے عقب مین چلے جاتے ہین کیا اِسمین مقناطیسی اثر ہی کہ جیسی اُسمین کشش ہوتی ہی ویسی اِسکی چال مین کشش ہی کہ جو کہ دلون کو اپنی جانب کشش کیے لیتی ہی یہ تصور رو خیال کر کے ایک نے صدا دی کہ ای راہ کترا کر جانے والی ارے ہم نیم بسملون کو بے چھری حلال کر کے چلی جاتی ہو ہم تیری ادا کے مشتاق کھڑے تھے کوئی اپنے عاشق پر یون ستم کرتا ہی اور یون تیغ ناز سے بسمل کرتا ہی ارے ظالم رحم کر اتنا تغافل اچھا نہین ہی اپنے چاہنے والون سے کوئی یون مُنھ موڑ کر چلا جاتا ہی ہم سب کے سب تیرے شائق راہ مین کھڑے ہین قسم ہی تجکو اپنے روے زیبا کی قسم ہی تجکو اپنے حسن و جمال کی ذرا ادھر چلی آؤ ہمکو نہ اپنی دید سے ترساؤ ہم لوگ تو تمھارے غلام ہین بندۂ حسن و جمال ہین کیون اسقدر ظلم روا رکھتی ہو کیون یون ہمکو کسوٹی پر کستی ہو ہم سب جان دینے والے ہین اگر اِشارہ ہو تو ابھی سر کاٹ کر حاضر کرین اگر اِرشاد ہو تو اپنے دل نکالکر نذر کرین یہ قلب و جگر براے پائمالی حاضر ہین یہ صدا سُنکے وہ تھمی اور ابرو پر بل ڈال کر کہنے لگی کہ اِن موے موڈی کاٹون نے تو راہ چلنا دشوار کر دیا ہی کوئی اب کاہیکو گھر سے نکلنے لگا کسی کی بہو بیٹی کیون باہر نکلنے لگی خدا کرے اِنکی آنکھین پھوٹین کہ جن آنکھون سے یہ پرائی بہو بیٹی کو گھورتے ہین لو صاحبو راہ کا چلنا دشوار ہو گیا کیا یہی اِس قصبہ کا دستور ہی کہ جو عورت راہ سے نکلے اُسپر آوازے کسے جائین موؤن کے دیدے پٹم ہون یہ ہاتھ ٹوٹین کہ جنسے اِشارے کرتے ہین کیا کیا ہلبلاتے ہین مستی سوار ہی کوئی ملجائیگی ساری مستی نکالدیگی لو اور سنو راہ مین کسی کی اب کیون عورتین راستہ چلنے لگین قصبہ والے اِنکی خبر نہین لیتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ بدمعاش ہین اِنکا تو چالان ہو تو بہتر ہی خدا کرے سب کے سب چوری مین پکڑے جائین اِنپر بید پڑین قید جھیلین جیسے اِنھون نے میرے اوپر آوازے کسے ہین اِنکی زبانون مین سانپ ڈسین کہ جس زبان سے یہ میرے اوپر باتین بناتے ہین ارے کیا تمھاری مان بہن نہین ہی جو ایسے بیباک ہو گئے ہو اور اگر ہی تو جاکر یہ مستی اُنھین پر اُتارو آنکھون پر گرمی کے پردے پڑے ہین معلوم نہین ہوتا کچھ دکھائی نہین دیتا ہی بڑے یہی تو عاشق بنے ہین پہلے گڑھیا کے پانی سے اپنا مُنھ تو دھو آؤ پھر عشق و عاشقی کا نام لوین تو اِدھر آن کر پریشان ہو گئی اگر یہ جانتی کہ یہ ستیاناس سے گئے اِدھر کھڑے ہین تو کبھی نہ آتی اور کسی طرف سے نکل جاتی مگر کرون کیا ای میرے خدا اِنھون نے تو سخت پریشان کیا ہی موے آوازے کسے جاتے ہین ارے مردوؤ تمھین کیا کو سون آلہی کرے اڑھائی گھڑی کی موت آئے یون ہی جوانہ مرگ مرو کوئی مراد نہ پوری ہو صندوق پر سہرا بندھے دیکھو مُردو مین اب کیسے دیتی ہون لاکھون گالیان دونگی یہ اِشارے بازی امان کے ساتھ کرو اگر بہینا ہو اُسکے ساتھ کرو میرے ساتھ کیا کرتے ہو وہ پکارے کہ ای جان جہان جو جی چاہے کہو امان ہو تو تم ہی ہو بہینا ہو تو تم ہی ہو ابتو ہم تم پر مرتے ہین اور تمپر اپنی جان نثار کرتے ہین جسقدر تمھارا جی چاہے گالیان دو کو سنے دو یہ سب تمھارے مُنھ سے اچھے معلوم ہوتی ہین ہم تو اب تمھارے شیدا اور عاشق ہین اگر پری بھی آئے تو ہم اُسکی طرف نہ دیکھین کیون اِسقدر برہم ہوتی ہو

کیا یہ کوئی انئی بات ہی سب کوئی عاشق ہوتے ہین یہ ہمنے کوئی انئی بات نہین کی مجنون کا قصہ تمنے سنا ہوگا
شیرین و فرہاد کی کہانی یاد ہوگی وامق وعذرا کی داستان برزبان ہوگی نل دمن کی تو کیا بات ہی وہ ایک
پُرانا قصہ ہوگیا ہی اگر ہم تمپر مرتے ہین تو کیا بُرا کرتے ہین اگر ایسی ہی نفرت تھی تو کیون بناؤ سنگار کرکے
نکلی ہو گھر مین بیٹھی رہی ہوتین کیون جوانون کے سامنے آئین یہ نہین جانتی تھین کہ عاشق تن ہین جہان کوئی
اچھی صورت دیکھی دل بیچین ہوگئے قلب بیقرار ہوگئے جگر پر بھالے پڑنے لگے مردون کا کام یہی ہی
کہ جہان اچھی صورت دیکھین آوازے کسین رغبت دلائین کیون تم اتنا غصہ کرتی ہو جہانتک تمسے ممکن ہو
کوسنے دو مان بہنون کی گالیان دو مگر ہم تو ضرور یہ کہین گے کہ ہم تمھارے عاشق وشیدا ہین تمھاری
اِن اداؤن پر نثار ہین بانکپن پر فدا ہین ہم لوگ تو یہی کہے جائین گے یون جو اُن سب نے کہا یہ اور غضبناک
ہوئی اور کہنے لگی کہ او جنازون اپنی امان سے کے عاشق ہو اپنی خالہ پر فدا ہو اپنی نانی پر اپنی جان نثار کرو یہ
مستی دادی پر اُتارو پرائی بہو بیٹی پر کیون راہ مین آوازے کسو نہ دیکھا نہ بھالا نہ یہ خیال کیا کہ یہ کیسی عورت ہی اور کیسی نہین
لگے باتین بنانے کیا خوب اب نیا دستور مردون کا ہوگیا ہی کہ ہر عورت کو فاحشہ تصور کر لیا ہی معلوم ہوتا ہی
کہ اِنکی بہن کا بھی یہی دستور ہی کہ جہان وہ نکلین اُنپر لوگون نے آوازے کسنے شروع کیے جوان عورت
کا گھر سے نکلنا دشوار ہوگیا اور ہوجائیگا ارے جنازون کسی کسی پر جاکر آوازے کسو کہ اُسکا جواب بھی پاؤ
مین بیچاری آفت کی ماری گھر کی رہنے والی کیا جواب دونگی میرے دشمنون پر تم عاشق ہو میرے براچاہنے
والون پر عاشق ہو نہ معلوم مین کس کام کو نکلی تھی کہ اِن مردون جنازون نے روک لیا ارے میرے خدا
مین آج کسکا مُنھ دیکھکر گھر سے نکلی تھی کہ اِن مردون جنازون کا سامنا ہوا ارے یہ سب کے سب حرام کے
لقمے کھا کھا کر موٹے تازے ہوے ہین اب بلبلاتے پھرتے ہین ہر ایک پر آوازے کستے پھرتے ہین
کوئی اِنکا باپ ملجائیگا اِنکو درست بنا دیگا اُسوقت یہ سارا بلبلانا معلوم ہوجائیگا ارے میرے خدا مین کیون
اِس دن کے لیے سلامت رہی کہ یہ صدائین میرے کان مین آئین کاش مین مرگئی ہوتی کہ یہ باتین تو نہ سنتی مین
کیا کرون زمین سخت ہی اور آسمان دور ہی اے میرے خدا اِنپر تو اپنا غضب نازل کر اِنپر اپنی کڑکڑاتی بجلی گرا
یا مجکو زمین کا پیوند کرلے ارے مین تو انھین باتون کے مارے گھر سے نکلی اُسکا سامنا یہان بھی ہوا اگر مین
یہ جانتی تو کچھ کھاکر سورہتی یا کنوئین مین گرکر اپنی جان دیتی ارے مجکو جانے دو بس ہوچکا اپنی زبانون کو روکو
ورنہ خرابی ہوگی آیندہ تمکو اختیار ہی نہین تو مین اہل قریہ کو بلاکر ابھی جوتے لگواؤنگی سر پر ایک بال نہ رہیگا
صورت پہچان نہ پڑیگی سیدھے سیدھے ٹھنڈے ٹھنڈے اپنے اپنے گھرون کو جاؤ بلا مین نہ مبتلا ہو
کیا تمنے مجکو کوئی بے وارثہ مقرر کیا ہی جو راہ مین پریشان کرتے ہو مین کوئی بے وارثی نہین ہون بہت سے
وارث میرے ہین ابھی سب اہل قریہ میری مدد کرتے ہین اِنکو حاکم وقت بھی نہین پوچھتا اِنکا بدمعاشون
مین چالان بھی نہین ہوتا یہ کہین چوری مین بھی نہین پکڑے جاتے یہان کیسی ناانصافی ہوگئی ہی پہلے تو یہ قصبہ ایسا
نہ تھا یہان عورتین نکلا کرتی تھین کوئی نہین بولتا تھا بلاخوف وخطر چلی جاتی تھین کیا والی قصبہ مرگیا ہے کوئی
بندوبست کرنے والا نہین ہی اگر میرا بس چلتا تو اِن سب کو زندہ درگور کرتی اِنکی بوٹیان کاٹ کر چیل کوؤن
کو دیتی ایک ایک بند جدا کرتی اور مجکو رحم نہ آتا یہ جو اِسنے کہا وہ لوگ اتنے عرصہ مین قریب آگئے تھے
اور بہت سے جوان و پیر بھی جمع ہوگئے تھے کہ یہ عجب تماشہ ہی کہ ایک عورت کو چند بدمعاشون نے روکا ہی
وہ گالیان دے رہی ہی چلو دیکھین کہ اِسکا انجام کیا ہوتا ہی بہت سے لوگ جمع تھے کہ جب اُسنے یون کہا تو اُن لوگون
نے کہا کہ تمھارے دشمن کچھ کھاکر سو رہین تمھارے براچاہنے والے کنوئین مین گرین ابھی نہال بدزبان سے

ہم عاشقون کے سامنے نہ نکالو ہان ہان تمھارے وارث کیون نہین ہین ہمین موجود ہین کسکو مارین کسکی زبان نکالین کسی نے تمکو برا کہا ہی ذرا ہم سے آنکھ ملا کر بات کرو شرماؤ نہین مسکراؤ مسکرا کر ہمارے قلب پر بجلی نہ گراؤ دیکھو ہمکو حلال نہ کرو ہمارا دل پائمال نہ کرو ہماری جانون کا خیال کرو کسی امر کا ملال نہ کرو ہم مین سے جسکو چاہے پسند کرو وہ تمھاری خدمت کریگا اطاعت سے باہر نہوگا ہر وقت جان نثاری کریگا ہمیشہ خوشی کا خیال رکھے گا دیکھو پچتاؤگی ایسے چاہنے والے نہ پاؤگی آیندہ اختیار ہی یہ تقریر سُنکے وہ کہنے لگی دیکھو دیکھو اپنی زبانون کو روکو اپنی مان کی خدمت کرو ای جوانا مرگو مین تم سب کو گہری گور مین تو پون جیسا تم مجکو پریشان کر رہے ہو خدا تمکو پریشان کرے جوانا مرگ مردہ گور تک نہ نصیب ہوا ارے اِسپر بجلی بھی نہین گرتی خدا کرے میرے قد برابر انپر بجلی گرے زبانون مین بڑے بڑے سانپ ڈسین یہ تو باتین سنا رہی ہی اُنھون نے کیا کیا کہ ننھی ننھی ٹھکریان اُٹھا اُٹھا کر مارنا شروع کین ٹھکریان جو پڑین تو وہ یون کہنے لگی لو اور دل لگی سُنو کہ تمسے دل لگی کرتے ہین کوئی ٹھکریان مارتا ہے ارے کمبختون تم یہ اِشارے بازی کنکڑی بازی اپنے ہوتے سوتون سے کرو جو کہ گھر مین بیٹھی ہوئی ہین یہ لوگ قہقہہ لگا کر ہنس رہے ہین ایک نے کہا کہ اب کیا بجلی گریگی جو گرنا تھی وہ گر چکی تم اپنی چال کی بجلی گرا چکین اب کیون بجلی گریگی کیا بھولی بھولی باتین ہین کیا دل پائمال کرنے کی گھاتین ہین یہ جو اِن لوگون نے کہا وہ بگڑ کر گالیان دینے لگی چونکہ اُس مقام پر اور لوگون کا بھی مجمع تھا اُسمین چند پیر دنیا سے بیکار بسبب پیرانہ سالی کے ناچار امور دنیوی سے مجہول مگر مرد معقول جہاندیدہ گرم و سرد عالم چشیدۂ عشق و عاشقی کی راہ چلے ہوے اِسکی سختیان اُٹھائے ہوے ہجر کی تلخی سے واقف شب وصل کے مزون سے زبان ماہر یہ حال دیکھکر اُن جوانون سے کہنے لگے کہ یہ کیا بدمعاشی ہی کیون کسی کی بہو بیٹی کو پریشان کرتے ہو کیون راہ چلتون کو روکتے ہو اپنی راہ لو اِس امر سے کنارہ کرو کیا اِس عورت کو تم زن بازاری تصور کرتے ہو اِس بیچاری کو نہ پریشان کرو اب تم لوگون کے مارے کا ہیکو کسی کی بہو بیٹی نکلنے لگی ہر ایک کی عزت و آبرو کا خیال کرو تاکہ لوگ تمھاری عزت کا پاس کرین یہ کیا بیہودہ حرکت ہی اسمین سراسر ذلت ہی یہ خرابی کی بات ہی یہ تمھارا خیال واہیات ہی اسمین جان کا نقصان آبرو کا زوال بیفائدہ کا ملال ہم لوگون کے کہنے پر عمل کرو قہر خدا سے ڈرو کیون حیران کرتے ہو نہ معلوم یہ بیچاری آفت کی ماری کہان جاتی تھی کہ تم لوگون نے روکا کیا اِسپر ایسی مصیبت پڑی ہی کہ یہ گھر سے نکلی ہی کسی کی آہ نہ لو کیا تمنے یہ شعر نہین سُنا شعر بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ؛ اجابت از درحق بہر استقبال می آید ؛ یون جو اُن بزرگ لوگون نے کہا وہ جوان یہ تقریر سُنکے اُنسے کہنے لگے کہ واہ واہ جناب آپ لوگ ہمارے دل کا کیا حال جانین آپ اِس مزے کو کیا جانین آپ کا تو زمانہ پیرانہ سالی ہی دنیا کی لذت سے بالکل محروم ہین امور دنیوی سے بیکار سراسر ناچار آپ لوگون کا شیشۂ دل شراب محبت سے خالی ہی آپ لوگ اِس مزے کو کیا جانین آپ کی پیشانی اِس پر دلالت کرتی ہی کہ کبھی آپ نے محبت نہین کی ہی عشق کی راہ سے آپ لوگ بالکل ماہر نہین ہین اِس لذت سے بالکل آپ کا دل واقف نہین ہی اگر اِس کوچہ مین کبھی قدم فرسائی کی ہوتی تو اِسوقت یون ہمکو نہ سمجھاتے اب خود یہ صورت رعنا دیکھکر بیقرار ہو جاتے اِسکا لطف کوئی ہمارے دل سے پوچھے ہان سچ ہی کہ یہ آپ کا قصور نہین ہی بلکہ یہ آپکی پیرانہ سالی کا قصور ہی کیونکہ دل مین کسی قسم کی قوت تو رہی نہین وہ تو بالکل اِن قوتون سے خالی ہو گیا آپ لوگون کا غنچۂ دل مانند گل پژمردہ کے ہی جیسے وہ بیکار ہوتا ہی تمام حسرتون سے خالی ہی نہ محبت نہ الفت کوئی بات نہین آپ کیون اِسکو گوارا کرتے ہو مگر

ضرور آپکی مرضی کے خلاف ہوگا یہ شعر کسی شاعر کا آپ لوگون کے حسب حال ہی گو کہ اُسنے اور مضمون مین کہا ہی
مگر ایک مصرعہ ضرور آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی شعر بوقت تنگ۔ دستِ آشنا بیگانہ می گردد ۔ صراحی چون شود
خالی جدا پیمانہ می گردد ۔ یہ مصرعہ آپکی حالت پر دلالت کرتا ہی کیونکہ جب صراحی دل مین شراب عشق نہین ہی تو
پھر کیون ساغر محبت اُسکے قریب آنے لگا واقعی آپ لوگون کی زندگی بیکار ہی جبکہ زندہ ہین اور کسی لطف سے
واقف نہین تو ایسی زندگی ہوئی تو کیا اور نہ ہوئی تو کیا سب برابر ہی کیونکہ جبکہ قبر مین پیر لٹکائے ہوے ہین
جسم سے مردے کی بو آتی ہی تو کسی سے محبت کیا کرین کیونکہ دل مردہ ہو گیا ہی اب جو ہم لوگون کا زمانہ ہی
شباب کا عالم ہی آنکھون مین ہر وقت نشۂ جوانی کے ڈورے لال لال پڑے ہین رگون مین خون جوش
کھاتا ہی جسم پر شکن کا نام نہین نہ یہ کہ کمر خم ہو گئی دانت ٹوٹ گئے بال سفید ہو گئے جسم پر ہزارون جھریان
پڑ گئین کہین خون کی چھینٹ تک نہین امنگ کاہے کی ہو جب ہمارے بھی ایسی حالت ہوگی ہم بھی یونہی اورون کو
نصیحت کرینگے اُسوقت ہمکو بھی یہ خیال بُرے معلوم ہونگے آپ لوگون کا ہم ایسے بدمعاشون مین کام
کیا ہی جائیے اپنی راہ لیجیے آپ لوگون کی عقل سے دور ہی کہ آپ ہمکو نصیحت کرین اور ہمارے جلسہ مین
شریک ہون یہ بالکل آپکی وضع کے خلاف ہی اپنے ہم سنون کے جلسہ مین تشریف لیجائیے اُنمین بیٹھکر
ایسی باتین بنائیے یہان کوئی نہین سنیگا بیکار کیون اپنے سخن کو ضائع کرتے ہین یہ جو کہا وہ پیر یہ کہکر الگ جا کر
کھڑے ہوے کہ بھائیون تمکو اختیار ہی ہم بھی تماشہ دیکھتے ہین کہ یہ تمکو لی تو جاتی ہی بقول کسی شخص کے جو آگ
کھائیگا وہ انگارے ہگیگا سچ ہی ہمکو کیا کام اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ جیسی جسپر پڑیگی آپ اُٹھائیگا ہم
کیون بیکار دخل دین جب وہ لوگ جو کہ ضعیف تھے الگ جا کر کھڑے ہوے اور یہ پھر اُسکی طرف
متوجہ ہوے اور مذاق کرنے لگے اُسکو چھیڑنے لگے ایکبارہ وہ یون غنچۂ دہن سے گلفشان ہوئی کہ موؤن
مردون کچھ کمر مین بوتا ہی کچھ کمر مضبوط بھی ہی کہ بیکار کی قال وقیل ہی کچھ دمڑی بھی خرچ کر سکتے ہو یا مفت کی
دل لگی کرتے ہو صرف اشارے بازی ہی اور زبانی جمع خرچ ہی صرف زبان سے یہ کہنا جان لیا کہ مرتے
ہین جان جاتی ہی بس مر گئے جان چلی گئی نگارتیون یہ تمنے سنا ہوگا کہ بے زر عشق ٹٹین کچھ گرہ مین تو ہی نہین
عشق بازی کرنے چلے ہین وہ مثل ہوئی گانٹھ گرہ مین کوڑی نہین گئے والے ہوت تو یہان کوئی ایسا نہین
ہی کہ مفلسون سے دل لگا لے اپنے ہاتھ سے ٹکیا روٹی سینک کر کھائے تو اب مجھ سے صاف صاف سنو جو دو ہزار
روپیہ مجکو دے وہ میرے ساتھ مزے کرے وہ مجکو اپنے گھر لیجائے خواہ اپنی مان بہنون مین رکھے خواہ الگ
مین اُسی کی راضی ہون میری شرط یہ ہی کیونکہ مین ایک مہاجن کی دو ہزار روپیہ کی قرضدار ہون اُسکے گھر سے نکلی
ہون میرے اُسکے آج لڑائی ہوئی مین نے کہا کہ مین جاتی ہون بھیک مانگ کر تیرا روپیہ لائے دیتی ہون
جبکہ مین نے یہ کہا وہ راضی ہو گیا اب جبتک مین اُسکا روپیہ ادا نہین کر لیتی ہون اُسوقت تک کوئی میری
خواستگاری نہین کر سکتا ہی تم اتنے کھڑے ہو محبت کا دم بھرتے ہو مرتے ہو جسکو میری زیادہ الفت ہو
وہ روپیہ اپنے گھر سے لے آئے مین اسی مقام پر ٹھہری ہون مین قرضہ ادا کرکے اُسکے ساتھ چلونگی
اور اگر یہ نہین ہی تو سب یہ تقریر محض بیکار رہی بندی اس امر مین لاچار ہی اور تم لوگون کا خام خیال ہی میرا ہاتھ آنا
محال ہی دو ہزار روپیہ میری شرط ہی جو شرط پوری کرے وہ میرا مالک ہی مین اُسکی محکوم یہ جو اُسنے کہا سب نے
کہا کہ ہم جا کر لاتے ہین تم قسم کھاؤ کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی اسی مقام پر کھڑی رہونگی یہ جو اُس سے کہا کہ قسم
کھاؤ وہ بولی کہ جبکہ مین اقرار کرتی ہون اور کہتی ہون کہ مین یہان سے نہ جاؤنگی تو قسم کھانے کی کیا ضرورت
ہی جو کہ اپنی زبان کی پابندی نہ کریگا بھلا وہ قسم پر کیون پابند ہونے لگا جسکو اپنی زبان کی پابندی ہوگی وہ قسم

بھی پابندی کریگا مین بات پہ مرتی ہون جسکی زبان ایک اُسکے مان باپ ایک جسکے مان باپ مین فرق ہو گا اُسکی زبان مین فرق ہوگا تم لوگ اطمینان رکھو کہ مین تا آنے آپ لوگون کے ہرگز یہانسے نہ جاؤنگی جب آپ لوگ جواب دے لینگے تو پھر مین اسطرف کو جاؤنگی اپنی تدبیر کرونگی یہ سُنکے وہ لوگ کچھ تو اُسی مقام پر ٹھہرے رہے جنکو کہ روپیہ ملنے کی امید نہ تھی اور کچھ روانہ ہوے اپنے اپنے گھرون مین جاکر روپیہ کی فکر کرنے لگے کسی نے مان سے کہا کوئی باپ سے بگڑ رہا ہی کوئی افیون کھانے کو کہتا ہی کوئی کہتا ہی کہ مین شہر سے نکل جاؤنگا کوئی کہتا ہی کہ اپنی جان دریا مین کو دکر دونگا آخر جو جسسے ممکن ہوا اُسنے اپنے لڑکے کو دیا کوئی اسو کوئی دوسو لیکر روانہ ہوا کوئی خالی ہاتھ جنسے کچھ فکر نہو سکی اُسنے لاکھ لاکھ مان باپ کو دھمکایا مگر کچھ ہاتھ نہ آیا یہ لوگ تو اِدھر کو چلے اُن سب مین ایک مہاجن کا لڑکا تھا اُسکا باپ بڑا روپیہ والا تھا لاکھون روپیہ گھر مین بھرا ہوا تھا سیکڑون اُسکی کوٹھیان مہاجنی کی تھین ہر شہر مین اُسکی ایک کوٹھی تھی روپیہ سودی چلتا تھا بہت سے کہار اُسکے نوکر تھے گاڑی گھوڑا اُسکے پاس تھا بڑا اڑیل مہاجن تھا کئی ہزار روپیہ تو ہر روز سود کا اُسکے پاس آتا تھا منشی دیوان مختار ہر وقت بیٹھے ہوے کوٹھی مین حساب و کتاب کرتے تھے کہ لڑکا اُسکا بھی اُسپر عاشق ہوا اب اپنے باپ کے پاس آیا حالت یہ ہی کہ رنگ فق چہرہ زرد دل مین درد آنکھون مین حلقے پڑے ہوا حواس مین ابتری مزاج مین برہمی شعر عاشقانہ زبان پر باپ کے روبرو آکر بیٹھ گیا مگر خاموش وحشت کا جوش گھڑی گھڑی دروازے کی طرف دیکھتا ہی اور پھر باپ کا مُنھ دیکھتا ہی باپ نے جو اُسکی یہ حالت دیکھی چونکہ یہی ایک لڑکا تھا پریشان ہو گیا اور اُس سے کہنے لگا کیون بیٹا اِسوقت تم کہان آئے کیا ضرورت ہی یہ کیا تمھارے مُنھ کی حالت ہی ہمنے تمکو سو مرتبہ منع کیا کہ تم پیدل کہین نہ جایا کرو جبکہ رام کی دی ہوئی سواری موجود ہی تو پیدل جانا کیا ضرور ہی مگر تم ہمارے منع کرنے کو سماعت نہین کرتے ہو یہ اچھا نہین کرتے دیکھو تو اِسوقت تمھاری کیا حالت ہی معلوم ہوتا ہی کہین دور سے آتے ہو یہ صحبت جو تمکو ہے یہ ہماری مرضی کے خلاف ہی اسمین بربادی کا خیال ہی آیندہ تمکو اختیار ہی کیونکہ ہمتو اپنی عمر بسر کر چکے جو کچھ مایہ لبساط ہی یہ تمھاری ہی اگر چلن سے چلو گے تو ہمیشہ چین کرو گے مہاجن کے نام سے مشہور رہو گے ہمارا نام باقی رہیگا ورنہ یہ دو دن مین اُڑجائیگی پھر کوئی نہ پوچھے گا ہمارا جو کام ہی وہ ہم تمکو بتائے دیتے ہین روپیہ سے روپیہ پیدا ہوتا ہی اُڑانے سے برباد ہوتا ہی یون جو باپ نے کہا اِسنے خیال کیا کہ کیا کسی نے اِنکو خبر کر دی کہ یہ روپیہ لینے آئے ہین کہ یہ ایسی تقریر کرتے ہین اب چاہے جو کچھ ہو مین تو اِسوقت اِنسے دو ہزار روپیہ ضرور لونگا اگر نہ دینگے تو اِنکے سامنے اپنی جان دونگا یہ تصور کرکے کہا کہ لالہ مین اِسوقت آپکے پاس بڑی ضرورت سے آیا ہون اگر وہ ضرورت میری پوری نہ فرمائیے گا تو بڑی خرابی ہوگی آیندہ آپکو اختیار ہی اُسنے کہا کچھ بیان تو کرو کہ تمکو کس امر کا ملال ہی کس بات کا خیال ہی چہرہ کا عجب حال ہی گھڑی بہ گھڑی متغیر ہوتا جاتا ہی اُسنے کہا کہ اگر آپکو ہماری زندگی منظور ہی تو ہمکو اِسوقت دو ہزار روپیہ عنایت فرمائیے ورنہ ہمسے ہاتھ اُٹھائیے ہم ضرور اپنی جان دینگے سنکھیا کھالین گے یا دریا مین ڈوب جائینگے بس اِسی کا ملال ہی اِسی امر سے یہ چہرے کا حال ہی سواے اِس امر کے اگر روپیہ ملگیا تو خیر ورنہ ہمارا زندہ رہنا محال ہی باپ نے جو یہ تقریر سُنی کہا کہ کیا خوب ابھی ہمنے کیا نصیحت کی تھی اُسکے خلاف ظہور مین آیا روپیہ کیا ہوگا کچھ بیان تو کیا جائے اُسنے کہا کہ اِس سے آپکو کیا ہم کچھ کرین گے آج تو ہم دو ہزار روپیہ لین گے نہین اپنی جان دینگے اُسنے کہا کہ میرے پاس کیا ہی مین کہان سے دون یہ ضد مہاجن کے لڑکے کو زیبا نہین ہی یہ مسلمانون کے لڑکے جو بدمعاش ہین وہ کرتے ہین جنکے مان

باپ وثیقہ دار ہین تم بنیے کے لڑکے ہو اگر یون ہی دو دو ہزار روپیہ برباد کروگے تو کوٹھی کیونکر قائم رہیگی سب تباہ ہو جائیگی اِسوقت تو غیر ممکن ہی کہین سے سود بھی نہین آیا ہی اُسنے کہا کہ جہان سے ہو مجکو دو مین یہ نہین جانتا ہون کہ ممکن نہین ہی کوٹھری کھلواکر اُسمین سے نکلوا دو مین بغیر لیے یہان سے نہ جاؤنگا اور اگر نہ دوگے تو اِسی مقام پر اپنی جان دونگا یہ کہکر اور افیون کی پوڑیا جیب سے نکالی جو کہ بازار سے خرید کر لیتا آیا تھا کہا کہ نہ دو ہم یہ افیون کھائے لیتے ہین اپنی جان دیتے ہین یہ روپیہ رکھا رہجائیگا پھر کسکے کام آئیگا غیر لوگ کھا جائین گے سرکار مین ضبط ہوکر چلا جائیگا اُسوقت اچھا ہوگا بعد کو پچتاؤگے کف افسوس ملوگے یہ کہا اور آنسو بھر لایا اور ایک آہ سرد کھینچی کہا افسوس ہمنے کچھ لطف جوانی کا نہ پایا یون ہی ہماری قضا مقدر مین تھی یہ بھی افسانہ یادگار ہوگا کہ فلان مہاجن نے اپنے لڑکے کی جان لی اور دو ہزار روپیہ نہ دیا یہ جو کہا اور باپ نے دیکھا فی الواقع یہ افیون کھائے لیتا ہی بیقرار ہوگیا ایک تو ایک ہی لڑکا تھا دوسرے جوان تیسرے محبت پدری نے گوارا نہ کیا چوتھے لوگون نے بھی سمجھایا کہا کہ اچھا افیون نہ کھاؤ مین روپیہ دیتا ہون یہ کہکر دیوان سے کہا کہ اِنکو دو ہزار روپیہ کے نوٹ دیدو اُسنے کہا کہ مین نوٹ لیکر کیا کرونگا کہان اُنکو بھناتا پھرونگا مجکو نقد روپیہ دیجیے بس اُس مہاجن نے صندوقچہ کھولکر کنجیان نکالکر دین اور کہا کہ دو توڑے اِنکو دیدو کہا کہ بلا لیجیے کسی کو کہ وہ لیجائے یا آپ خود لیجائیےگا یہ سُنکے اُسنے اپنے کہار کو صدا دی جو کہ اُسکے پاس نوکر تھا وہ دوڑکر آیا اِس عرصہ مین توڑے نکل چکے تھے اِسنے کہا کہ یہ توڑے اُٹھا لے اُس کہار نے اُٹھاکر کندھے پر رکھے وہ لڑکا خوشی خوشی اُٹھکر چلا گیا کہار عقب مین ہو لیا اب یہ تیز قدم اُٹھائے چلا آتا ہی دل مین یہ دعا کرتا ہی کہ خدا کرے کسی کو روپیہ نہ ملا ہو وہ پری میرے ہاتھ آئے یہ تو اِدھر کو آتا ہی اب اُدھر کا حال سُنیے کہ وہ جو لوگ روپیہ لائے تھے اور جو خالی ہاتھ آئے تھے سب اُس مقام پر پہونچے دیکھا کہ وہ مہ جبین ایک درخت کے نیچے کھڑی ہی جو کہ خالی ہاتھ آئے وہ تو خاموش ہوکر کھڑے ہوگئے جو کہ روپیہ لائے تھے وہ اُسکے قریب گئے اُنمین سے ایک بولا کہ اے پری میرے پاس دو ہزار تو نہین ہین مگر ہان یہ دو سو روپیہ ہین اور جسکے پاس تین سو تھے اُسنے جو سُنا کہ یہ دو سو لایا ہی کہا کہ بھائی میرے پاس تو تمسے زیادہ ہین مین تین سو روپیہ رکھتا ہون ایک اور بولے کہ میرے پاس تم سب سے زیادہ ہین کہ چار سو رکھتا ہون جو کہ سو اور پچاس لائے تھے وہ کچھ نہ بولے یہ سُنکے اُس عورت نے کہا کہ واہ آپکی بھی کیا عقل ہی جو کہ دو ہزار طلب کرے اُسکو دو سو یا چار سو دکھائے جائین اِسمین بھلا کچھ کام نکلتا ہی معلوم ہوتا ہی آپ لوگ اپنے اپنے گھر کا اسباب فروخت کرکے لائے ہین آپ لوگون کی تو وہ مثل ہوئی کہ ایک ٹکا میرے پلے بالنس خریدون کہ بلے جبکہ ابھی سے آپکے کیے کچھ نہو سکا تو آپ میری خاطر کیونکر کرین گے یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ وہ مہاجن کا لڑکا مع اُس کہار کے پہونچا دوستون نے کہا کہ بھائی لائے اُسنے کہا کہ ہان لائے مگر بڑی مشکل سے ملا جب افیون کھانے کا قصد کیا تو ملا اُنھون نے کہا کہ بھائی ہمسے تو تم اچھے رہے کہ لائے تو ہمنے تو جان دینے کو بھی کہا ہمارے مان باپ نے ایک حبہ نہ دیا لو تم ہی مزے اُڑاؤ چین کرو ایسی صورتین کہین میسر ہوتی ہین تقدیر سے ملتی ہین وہ یہ سُنتا ہوا قریب اُسکے آیا اور کہا کہ لو یہ روپیہ حاضر ہی چلو کون مہاجن ہی اُسکو دو اپنا قرضہ ادا کرو میرے گھر چلو یہ سُنکے اُسنے کہا کہ کہان ہین دیکھون یا فقرہ کرتے ہو تھیلیون مین بھرکر پتھر لائے اُسکو روپیہ بتاتے ہو یہ جو اُسنے سُنا غصہ آگیا کہار سے کہا کہ تھیلیان پھینکدے اُسنے جو پھینکین تو خوب جھنکار ہوئی اب تو اِسکو یقین ہوا اِسنے کہا چلو میرے ساتھ یہ کہکر

آ گے آ گے آپ ایک طرف کو اُسکے برابر وہ مہاجن کا لڑکا عقب مین کہار اور اُسکے یار دوست سے چلے راہ مین یہ کہتی جاتی تھی کہ جو اُلفت کرتے ہین وہ ضرور اُسکی شرط کو پورا کرتے ہین مین نے تو کہا تھا کہ جو کوئی دو ہزار روپیہ دے وہی میرا خواستگار ہو مین اُسکی تقدیر کی تھی یہی باتین کرتی ہوئی چلی جاتی تھی اور وہ لڑکا بھی خوش خوش ہمراہ تھا کوئی تھوڑا راستہ طے کیا ہوگا کہ ایک کڑاکا ہوا اور برق چمکی سب کی آنکھین خیرگی کرنے لگین ہر ایک جھجک کر تھم گیا اُدھر ایک پنجہ اُس نازنین کی کمر مین پڑا اور اُسکو لیکر بلند ہوا یہ چلائی کہ لینا کوئی مجکو لیے جاتا ہے اب جو سب نے آنکھین کھولکر دیکھا تو کیا واقعہ نظر پڑا کہ وہ نازنین بالاے آسمان چلی جاتی ہے مگر لیجانے والا کوئی نظر نہین آتا ہے اب تو سب گھبرائے اور باہم کہنے لگے کہ یہ کوئی بلا تھی خوب جان بچی بڑا اپنا خدا نے فضل کیا ورنہ بڑی خرابی ہوتی یہ سب کو کھا جاتی مگر اُس مہاجن کے لڑکے نے جو یہ واقعہ دیکھا ہاے جان جہان دآرام دل مشتاقان کہکر زمین پر گر پڑا پچھاڑین کھانے لگا کہ ہاے یہ کیا ہوا کوئی اُس پری کو لیگیا مین تو اپنی جان دونگا بغیر اُسکے اب میری زندگی محال ہے یہ کہتا ہے اور اپنے سینہ و سر پر گھونسے مارتا ہے کپڑے پھاڑے ڈالتا ہے یہ جو حال اُسکے کہار نے دیکھا اُسنے دوڑ کر اُسکے باپ کو خبر کی تمام واقعے سے اطلاع دی وہ پیٹ پکڑے ہوے دھوتی سنبھالتا ہوا دوڑا ہوا آیا یہان آن کر بیٹے کا عجب حال پایا گودی مین اُٹھایا گلے سے لگایا پیار کیا مُنہ چوما کہا کہ بیٹا یہ جنگل کا مقدمہ ہے ایسے ایسے امر بہت سے ہوا کرتے ہین چڑیل آسیب وغیرہ ایسی صورتین بنکر آتی ہین انسان کو تکلیف دیتے ہین کوئی چڑیل وغیرہ ہوگی جانے دے خوب بلا کٹی نہ معلوم کیا ہوتا کیسی گذرتی تیری جان تو بچی مصرع رسیدہ بود بلاے ولے بخیر گذشت + یون جو باپ نے سمجھایا اُسکو بھی کچھ خیال آیا اور لوگ بھی سمجھانے لگے اب اِسکی وہ حالت کم ہوئی حواس درست ہوے اپنے دوستون سے کہنے لگا کہ بھائیون اب کبھی اِدھر نہ آنا واقعی خوب جان بچی نہین تو یہ ہم سب کو کھا جاتی اِسی لیے اکیلے مین لیے جاتی تھی اُنھون نے کہا کہ سچ کہتے ہو وہ جو بزرگ لوگ تھے اور اِنکو منع کرتے تھے کہ کسی کو نہ ستاؤ کیون پریشان کرتے ہو وہ بولے کہ کیون ہم نہ کہتے تھے آپ لوگون نے ہمارے کہنے پر عمل نہ کرکے کتنی بڑی زک اُٹھائی تھی یہ کہو کہ خیر ہوگئی صاحبزادون ہمپر تو اکثر ایسے ایسے واقعے گذر چکے ہین ہم سب دیکھے بھالے ہین تمنے جب ہمارے منع کرنے سے برا مانا ہم خاموش ہو رہے کہ جو آگ کھائیگا وہ انگارے ہگے گا خیر جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تم اپنے اپنے گھر جاؤ یہ کہکر وہ لوگ اپنی طرف کو چلے گئے مہاجن اپنے لڑکے کو ہمراہ لیکر اپنے گھر کو چلا راہ مین لڑکے سے کہا کہ ہم اِسی لیے تمکو منع کرتے ہین کہ جنگل مین نہ جایا کرو مگر تم کچھ خیال نہین کرتے ہو خیر اب تو ایسا نہ کرنا اُسنے قسم کھائی کہ اب مین کبھی جنگل مین نہ جاؤنگا وہ مہاجن اپنے گھر پر آیا بڑا اُپن کیا خوب اناج بانٹا خیر یہ قصہ ہوگا آمدم برسر مطلب جبکہ سیارہ نازنین نقلی نے دیکھا کہ کوئی مجکو بالاے آسمان لیے جاتا ہے اُسنے کہا کہ اے لیجانے والے ارے مجھ مین گوشت بالکل نہین ہے استخوان ہی استخوان ہین وہ بھی تلخ ہین مین افیون بہت پیتی ہون یہ چلایا کیا وہان کون سنتا ہے اسقدر بلند ہوا کہ یہ شدت ہوا سے بیہوش ہوگئی یہانتک کہ اُسنے پردۂ قاف مین ایک مقام پر ایک درخت کے نیچے ایک کوہ پر لاکر اِسکو اُتارا اور آپ ہاتھ جوڑکر اُسکے روبرو کھڑا ہوا ٹھنڈی ہوا جو لگی اُسکی آنکھ کھلی اُٹھ بیٹھی اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا سواے صحرا کے اور پہاڑ کے اب تو یہ پریشان ہوئی اور حیران ہوکر کہنے لگی کہ وہ بڑا ظالم تھا جو مجکو یہان لایا اور اکیلا چھوڑکر چلا گیا اب مین کدھر جاؤن کیا کرون اے میرے اللہ مین کس عذاب مین مبتلا ہوئی اور یہ شعر پڑھا شعر گھر سے یان کون خدا کے لیئے لایا مجکو +

کس ستمگار نے سوتے سے جگایا مجکو * مین تو چین سے اُن لوگون کے ہمراہ جارہی تھی کہ یکایک یہ بلا
نازل ہوئی کاش کھاجاتا تو بہتر تھا کہ یہ تنہائی اور جنگل سائین سائین کر رہا ہی کوئی شیر گرگ آکر کھا جائیگا مجھسے
تو بھاگا بھی نہ جائیگا اگر بھاگون تو کدھر جاؤن مین یہان کی راہ سے بھی تو نہین واقف ہون نہ معلوم یہ کون
مقام ہی یہ کہکر رونے لگی یہ حال دیکھکر اُس دیو نے قہقہہ لگایا اب جو قہقہہ کی صدا اِسکے کان مین پہونچی
اِسنے کہا کہ یہ دل لگی ہمکو اچھی نہین معلوم ہوتی ہی کہ قہقہہ کی تو صدا آئی اور اُسکے لگانے والی کی صورت
نہین دکھائی دیتی ہی ہمارے روبرو آئے ہم بھی اُسکی صورت دیکھین یہ جو اُسنے کہا اُس دیو نے آگے
بڑھکر اُسکی دونون آنکھون مین سرمۂ سلیمانی کی سلائی لگائی یہ ہاے ہاے کہکر لوٹ گئی کہ لو کسی مونڈی کاٹے
حرامی نے آنکھین ہی پھوڑ ڈالین لو مین اندھی ہوکر کیونکر عمر بسر کرونگی ابتو کوئی بھی نہین پوچھے گا اندھی کو کون
اپنے گھر مین رکھے گا یہ کہکر آنکھ ملکر جو دیکھا تو یہ نظر پڑا کہ ایک پہاڑ کا پہاڑ آگے کھڑا ہی اسنے گھبراکر آنکھین
بند کر لین اور کہا کہ ارے تو کون اگر مجکو کھانے آیا ہی تو لے کھانے مین موجود ہون کیون ڈراتا ہے
اِس سے کیا حاصل مارے خوف کے میری جان نکلی جاتی ہی سانس پیٹ مین نہین سماتی ہی مین نے
ایسی صورت آجتک نہین دیکھی یہ کون کالی بلا ہی میرے سامنے سے دور ہو اُس دیو نے کہا کہ ای جانی
ڈرو نہین مین ہون تمھارا عاشق وشیدا دیو خور اک دراز بینی کوئی اپنے عاشق سے خوف کرتا ہی ارے
او نازنین آنکھین کھول کچھ منھ سے بول مین تجھپر عاشق ہوکر اُٹھالایا ہون مجھ سے خوف نہ کر مین تجکو بڑی راحت
سے رکھونگا تیرے اوپر نثار رہونگا اُسنے یہ سُنکے کہا کہ موے تجکو خدا غارت کرے تو نے پہلے مار ڈالنے کی
فکر کی تھی خدا ایسی صورت نہ دکھائے کہ جسکے دیکھنے سے خوف آئے خیر یہ تو بیان کر کہ یہ کونسا مقام ہی
یہ کہکر آنکھین کھولین اُسنے کہا کہ یہ پردۂ قاف ہی مین پردۂ دنیا سے تمکو اُٹھالایا ہون مین پردۂ دنیا
پر سیر کرنے گیا تھا تمکو دیکھا کہ تم چند آدمیون کے مجمع مین کھڑی ہو دیکھتے ہی دل قابو سے جاتا رہا کچھ دل
پر اختیار نہ رہا آخر کوئی تدبیر بن نہ پڑی پنجہ بنکر تمکو اُٹھالایا اب تم یہان رہو مین تمکو کسی قسم کی تکلیف نہ دونگا
تمام پردۂ قاف کی سیر کرو اب تم اپنے عزیزون کی ملاقات سے دست بردار ہو کیونکہ وہ یہان
کہان کچھ غم نہ کرو اُسنے کہا کہ او موے مردے یہ کیا تو نے غضب کیا کہ مجکو میرے عزیزون سے جدا
کیا مین اُنکی جدائی مین اپنی جان دونگی اُسنے کہا کہ ای جان جہان ایسا نہ کرنا مین مرجاؤنگا مجکو اپنا غلام تصور
کر مین کبھی تیری خدمت سے باہر نہونگا تیرے دل کے بہلانے کے لیے تمام عجائبات قاف کی سیر
کراؤنگا ہمہ وقت اپنے ہمراہ رکھونگا ای میری جان جہان تو کسی قسم کا رنج نہ کر یہ سُنکے اُسنے کہا کہ مردے
تجکو باتین بنانا خوب آتی ہین ارے مین بھوکی ہون میرے واسطے کچھ کھانے کو لا تاکہ مین اپنا شکم سیر کرون
مارے بھوک کے دم نکلا جاتا ہی یہ سُنکے وہ دیو اُچکتا ہوا قہقہہ لگاتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا تھوڑے عرصہ
مین بہت سا میوہ لیکر آیا اور کہا کہ لے کھا جہانتک تیرا جی چاہے پانی بھی لاتا ہون یہ کہکر چلا گیا اور ایک
مٹکا پانی کا اُٹھا لایا کہا کہ لے یہ جو اُسنے دیکھا کہا کہ یہ کسکے لایا ہی کیا کوئی تو نے مجکو حواسل مقرر کیا ہی
جو اِسقدر لایا ہی یہ کہکر تھوڑا میوہ کھایا باقی پھینک دیا جب وہ کھاچکی تو وہ دیو ہاتھ جوڑکر کھڑا ہو گیا اور
منت کرکے کہنے لگا کہ ای جان جہان کچھ گاؤ کہ میرا دل خوش ہو سیارہ نے خیال کیا کہ اگر اِسکے کہنے
کے خلاف کرتا ہون تو یہ ضرور کھا جائیگا اِسکی دوستی خراب ہی بڑی خرابی مین جان پڑی ہی کوئی تدبیر کرکے
اِسکو قتل کرنا ضرور ہی جو دن گذرین اُنکو گذرالون تدبیر سے غافل نہ رہو جب بن پڑے تو اِسکو قتل کر ڈالو
یہ خیال کرکے کہا کہ مجکو تو گانا نہین آتا ہی مگر تیرے کہنے سے کچھ گاتی ہون یہ کہکر میر تقی کی یہ غزل گانے

نسیم مصر کب آئی سواد شہر کنعان کو
کہ پھر جھولی نہ یہان سے لیگئی گلہاے حرمان کو

زبان نوحہ گر ہون مین قضانے کیا ملایا تھا
مری طینت مین یارب سودی دلہاے نالان کو

کوئی کانٹا سر رہ کا ہماری خاک پر بس ہی
گل گلزار کیا درکار ہی گور غریبان کو

یہ کیا جانون ہوا سینہ مین کیا اس دل کو ای ناصح
سحر خون بستہ تو دیکھا تھا مین نے اپنی مژگان کو

گل سنبل مین نیرنگ فصاحت سرسری گذری
کہ بگڑے زلف و رخ کیا کیا بنانے اِس گلستان کو

صداے آہ جیسے تیر ے جی کے پار ہوتی ہی
کسی بیدرد نے کھینچا کسی کے دل سے پیکان کو

کرین بال ملک فرش رہ اِس ساعت کی مخترین
لہو ڈوبا کفن لادین شہید ناز خوبان کو

کیا سیر اِس خرابے کا بہت اب چل کے سو رہیے
کسو دیوار کے سایہ مین منھ پر لیکے دامان کو

تری ہی جستجو مین گم ہوا ہی کہ کہان کھویا
جگر خون گشتہ دل آزردہ میر اُس خانہ ویران کو

یہ غزل جو اُسنے گائی وہ اُسکی آواز دردناک وہ بیچے بیچے سر عجب آفت برپا کرتے تھے یہ دیو خوراک بے چین ہوگیا آنکھون سے آنسو جاری ہوے آہ آہ کرنے لگا سر دھننے لگا جب وہ گا چکی بڑی دیر تک اُسکی وہی حالت رہی جب کچھ عرصہ گذرا تو وہ حالت اُسکی کم ہوئی بیخود تھا ہوش آیا دوڑکر اُسکو گودی مین اُٹھا لیا پیار کرنے لگا اُسکے لب وعارض کے بوسے لینے لگا سر قربان کرنے لگا جان نثار کرنے لگا کہا کہ واہ جان جہان خوب گایا کہ دل بیقرار ہوگیا وہ حالت ہوئی کہ کیا بیان کرون تمتو کہتی تھین کہ مجکو گانا نہین آتا ہی خوب مجکو تنہائی کا شغل ملا ہی اب خوب دل بہلا کریگا یہ کہکر کہا کہ مین تمکو ایسے مقام پر رکھونگا کہ جہان ہمہ وقت تمکو ہوا لگے تاکہ تم بسبب حدت آفتاب کے کمھلا نجاؤ کیونکہ تم پھول سے نازک تر ہو تمکو کسی قسم کی تکلیف نہو سیارہ نے دیکھا تھا کہ اُسکی ناک اِسقدر دراز ہی کہ گویا اُسکے منھ پر بجاے ناک کے ایک ستون فولادی رکھا ہوا ہی نتھنے یہ معلوم ہوتے تھے کہ گویا دو اژدر دہان ذہن کھولے ہوے ہین یا دو غار عمیق ہین یا دو پہاڑ کے درے ہین بس اُسنے یہ کہکر اُٹھا کر ایک طرف کے نتھنے مین رکھ لیا اور کہا کہ تم یہان بیٹھی رہو اور گاہ گاہ جب میرا دل پریشان ہوگا اور تمکو دیکھنے کو چاہے گا تو مین نکال لیا کرونگا یا جسوقت تمکو بھوک لگا کریگی یا پیاس اِس مقام سے زیادہ سرد کوئی مقام نہین ہی یہ بہت عمدہ مقام ہی یہ کہکر خاموش ہو رہا اور ایک طرف کو روانہ ہوا سیارہ اِس امر کو غنیمت سمجھا کہ اُس سے جان بچی کہ ہمہ وقت وہ صورت مہیب ہولناک پیش نظر رہے ناک کیا ہمکو ہی گویا ایک درۂ کوہ ہی خیر جو دن گذرتے ہین وہ اچھے گذرتے ہین دیکھین خدا کیا کرتا ہی اب خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ یہ دیو لشکر دیو ہامان سے تھا اِسکا جو افسر اعلی ہی نام اِسکا تملوک مارخوار ہی اُسکی لڑکی کی اُسی زمانہ مین شادی تھی وہی دن برات کا تھا کیونکہ جب تملوک نے سُنا کہ ہامان لشکرکشی کرکے اخضر پر جاتا ہی یہ رخصت لیکر آیا تھا اِسنے خیال کیا کہ میری بھی طلبی ہوگی مناسب یہ ہی کہ مین لڑکی کی برات سے جلد فراغت کرلون کیونکہ لڑکے والون کو جلدی بھی ہی نہ معلوم لڑائی پر سے کب آنا ہو کیا گذرے اِس امر سے فراغت ہو جاے تو بہتر ہی یہ خیال کرکے اُسنے جلدی سے تاریخ مقرر کرکے اپنی برادری کو خبر دی اور اپنی پلٹن کے دیو اُنکو بھی بلایا ازانجملہ یہ بھی اُسی مین تھا وہان صحرا مین ایک مقام پر دیو جمع تھے ناچ ہو رہا تھا دیونیان ناچ رہی تھین دولھا بیٹھا ہوا تھا یہ قصد تھا کہ رات کو برات لیکر جائینگے اُن سب کی یہ صورت تھی کہ دیو تو کالے کالے کپڑے پہنے ہوے کڑوا تیل سرون مین پڑا ہوا وہ اُنکے سیاہ رنگ اُنکے کپڑون سے ملگیا تھا رنگ مین اور

پوشاک مین تمیز نہوتی تھی دولھا صحرائی پھولون کا صحرا باندھے ہوے سر پر بجاے شملہ کے کھڑا رکھا ہوا مُنھ پر بجاے رومال کے ٹاٹ کا ٹکڑا پڑا اسا جامہ پہنے ہوے کیسا اگانار رنگا ہوا اُسمین اُسکی کالی صورت یہ معلوم ہوتی تھی کہ جیسے خون مین کوئلا پڑا ہو یا کلیجی پھیپھڑا ہو یا لالہ کے دل کا داغ ہو وہ اُسکے بڑے بڑے دانت مُنھ سے نکلے ہوے ایک کوہ کے ٹکڑے کو بجاے گاؤ کے پشت سے لگائے ہوے بیٹھا ہو اور دیو اُسکے گرد وپیش بیٹھے ہین بعض دیونیان ایک جانب نیلے نیلے لنگے پہنے ہوے اُسپر لال ڈوپٹے اوڑھے ہوے کالی کالی کرتیان چھاتیان مثل بینگن بریان کے اُس سے باہر نکلی ہوئین کانون مین بجاے بالیون وبجلیون کے لہسن وپیاز کی آنڈیان رسی مین بندھی ہوئین پہنے بیٹھی ہین بعض گارہی ہین نقارہ بج رہا ہی کہین پر ڈھول بج رہا ہی کوئی ہڑک بجا رہی ہی کوئی غزل گا رہی ہی کسی مقام پر ناچ کا جلسہ تھا مردہ جانور مثل فیل وفیل گاے واژدرکے براے کباب رکھے ہوے ہین کچھ دیو کباب لگا رہے ہین کچھ اُنھین جانورون کا ان سب کے لیے کھانا پکا رہی ہین اُنھین سے نیلا نیلا پانی بہ رہا ہی ایک طرف خم کے خم شراب کے رکھے ہین ناندے بجاے جام کے موجود ہین جسکا جی چاہا اُسنے اُٹھکر خم سے شراب نکالی ایک ناندہ خواہ دو پی گیا اور دو کباب کھالیے پھر آن کر بیٹھ گیا یہ جلسہ ہی اور یہ صحبت کا رنگ ہی کہ یکایک تملوک نے کہا کہ سب تو لشکر کے دیو آئے جو کہ میرے ماتحت تھے مگر خوراک درازبینی نہین آیا اسکا کیا سبب ہی کیا اُسکو خبر نہ تھی کسی نے اُسکو اطلاع نہین دی کہ وہ آتا یہ سُنکے چند دیو بولے کہ خبر کیون نہ تھی ہمسے اُنھون نے خود کہا تھا کہ ہمکو جمعدار کے فرزند کی برات مین جانا ہی نہ معلوم کیا سبب ہوا جو نہین آئے تملوک نے کہا اگر وہ نہ آئیگا تو مین اُسکو اپنی ماتحتی سے نکال دونگا یہ کیا معنے کہ شادی مین آتے ہوے دم چراتا ہی یہی وقت میل ملت کا ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اور برات کے جانے کا بندوبست ہی کچھ قدرے قلیل دن باقی ہے صرف بہ انتظار ہی کہ شام ہولے تو برات چلے تمام سامان برات موجود ہی کہ اُدھر خوراک درازبینی جو اُسکو ناک مین رکھکر ایک طرف کو چلا تھا اسکو راہ مین خیال آیا کہ آج جمعدار کے لڑکے کی برات ہی یہ فوراً اُدھر سے پلٹا خیال کیا کہ چلنا ضرور ہی اُسی صورت سے یہ اُس مقام پر آیا کہ جہان یہ سب کے سب جمع تھے جلسہ آراستہ تھا یہ جو پہونچا چونکہ دیو عزت دار ہی بعد تملوک کے یہی ایک افسر ہی اسکے واسطے پہلو مین دولھا کی جگہ خالی کی گئی سب بولے کہ خوراک صاحب بھی آئے انکے واسطے ہار لاؤ ایک ہار بھٹ کٹیا کے پھولون کا لاکر اُسکے گلے مین ڈالا وہ اُسکو پہنکر بہت خوش ہوا اُسکی بو سونگھکر کہنے لگا کہ جمعدار صاحب نے خوب ہار تقسیم کیے ہین ہزار روپیہ صرف ہوا ہوگا آجتک کسی بادشاہ نے ایسے ہار نہین تقسیم کیے ہین اُنھون نے جی کھولکر یہ شادی کی ہی کیون نہو کہ یہی تو ایک لڑکا ہی جو کچھ نہ کرین وہ بہت نہین ہی ایک بولا کہ کیا کرین ہان یہ شادی ہوئی اگر جلدی نہوتی ایک تو یہ خرابی ہوئی کہ یہ تو ہمکو خوب معلوم ہی کہ لشکر ہامان جہان ہم ملازم ہین اور جمعدار بھی ملازم ہین کوچ کرکے اخضر پریزاد پر چلا ہی بادشاہ نے طلب فرمایا تھا جمعدار صاحب نے مع اپنے رسالے کے دس دن کی رخصت لے لی تھی عذر کر دیا کہ غلام نے لڑکے کی شادی کی ہی اُس سے فرصت کر لے تو مع اپنے رسالے کے حاضر ہو آپ تشریف لیچلین غلام عین وقت پر پہونچ جائیگا بہت جلد فراغت کرکے بدین سبب کچھ نہو سکا صرف اچھی طور سے جو کہ فرض تھا وہ کر لیا کیونکہ اُدھر سے بھی جلدی تھی نہ کسی کو طلب کیا نہ کچھ کھانے کا بندوبست ہو سکا صرف یہ چند جانور جو کہ پہرہ کی دنیا پر سے ہاتھ لگ گئے وہ آگئے ورنہ بڑا انتظام ہوتا خوراک نے کہا کیا پھر لڑائی ہوگی

جو بناے فساد تھی وہ تو بادشاہ نے مٹا دی اُسنے کہا کہ کیون نہوگی اخضر پریزاد سے بادشاہ نے مضراب کو طلب کیا نامہ تحریر کیا اُسنے پھر انکار کیا بھائی جو بنا تھی وہی تو باقی ہی صرف وہ آدم زاد جسکو اخضر نے پردۂ دنیا پر سے طلب کیا تھا اُسکا نام رستم ثانی تھا جسکے ساتھ مضراب کی اخضر نے شادی کردی ہی اور ایک لڑکا بھی پیدا ہوا ہی اب جو سیارہ نے ناک کے اندر سے رستم ثانی کا نام سُنا اپنے کان اُدھر لگا دیے اُسنے سُننا شروع کیا دیو نے کہا کہ اُسکو ہامان نے طلسم مین گرفتار کرا دیا جبکہ ہامان کو اُس انسان نے گرفتار کر لیا یہ مکر سے مسلمان ہوا دغا سے اُسکو گرفتار طلسم کرایا ورنہ وہ اِسکے ہاتھ سے قتل ہوتا جو مقابلہ ہوے وہی ہامان پر غالب رہا ایک مرتبہ شاخ توڑ ڈالی ایکبار زخمی کیا ایکی زیر کر لیا خوراک نے کہا کہ مین اِس سے بالکل واقف نہین ہون ذرا بیان تو کرو کہ یہ کیا واقعہ ہی اخضر سے کیون فساد ہوا ہی کیونکہ ہامان کے باپ دادا اخضر کے خاندان سے بڑا وسیلہ رکھتے ہین ہمیشہ اُسکے نمک خوار رہے یہ بھی تو اخضر کا سپہ سالار تھا باعث فساد کیا ہی ذرا مین بھی تو سُنون اُس دیو نے کل حال ابتدا سے تا آخر بیان کیا کہ یہ سبب فساد کا تھا اور یہی بناے مخاصمت ہی جبتک اخضر مضراب کو ہامان کے سپرد نہ کردیگا اُسوقت تک یہ فساد نہ برطرف ہوگا یقین ہی کہ ایکی مقابلہ مین فیصلہ ہو جاے کیونکہ اب کوئی لشکر اخضر مین ایسا نہین ہی کہ جو ہامان کا مقابلہ کر سکے ایکی لڑائی ہوئی اور اخضر گرفتار ہو گیا ہامان نے مضراب کو قبضہ مین لیا شہر پر قبضہ ہوا فساد برطرف ہوا خوراک نے کہا کہ اب میری سمجھ مین آگیا یہان سیارہ بیٹھا ہوا سب سُنا کیا دل مین کہا کہ خوب مقدر نے یہان پہونچایا آقا کی خبر ملی کیا اِن لوگون کا مقدر ہی کہ یہان بھی آکر پری کے ہمراہ شادی ہوئی لڑکا پیدا ہوا یہ لوگ بڑے صاحب اقبال ہین اِنکے اقبال کی قسم کھانا چاہیے سیارہ ایسے ایسے خیال کر رہا ہی کہ اتنے عرصہ مین شام ہو گئی ناچ گانا موقوف ہوا برات کے چلنے کا سامان ہونے لگا تمام اہل جلسہ کیا دیو کیا دیونیان سب کو کھانا کھلایا گیا بعد کھانا کھانے کے دولھا ایک دیو کی پشت پر سوار ہوا برات چلی سب دیو اور دیونیان آگے آگے ناچتی گاتی ہوئین چلین بڑی بڑی شاخون مین درخت کے کپڑا لپیٹا ہوا اُنپر تیل پڑا ہوا جلتے ہوے ساتھ ساتھ دولھا کے آگے آگے اُپلا جلتا ہوا دولھن کے مکان پر برات پہونچی اُس مقام پر بھی یہی سامان تھا وہان بھی سب دیو و دیونیان موجود تھین دولھن کی بھی وہ صورت تھی کہ اگر رات کو کوئی دیکھ لے تو مارے خوف کے مر جاے بجاے گہنے کے سانپ مردہ گلے مین پڑے ہوے کانون مین ہاتھی کے کان پہنے ہوے بیٹھی ہی سب دیو و دیونیان اُسکے گرد جمع ہین یہان بھی ناچ ہو رہا ہی وہی صورتین ہین جو کہ دولھا والون کی ہین یہ مثل بہت سچ ہی جسنے کہی ہی بہت مناسب طور سے کہی ہی کہ سگ زرد برادر شغال کہ جیسے ہی برات پہونچی غل مچ گیا برات آئی برات آئی سب نے دولھا کو لاکر بٹھایا براتی بیٹھے ناندے شراب کے لائے گئے سب کو بجاے شربت کے پلائے گئے جب سب شراب پی چکے تو ناچ ہونے لگا دیونیان گانے لگین وہ اُنکی بھیانک بھیانک صدائین وہ اُنکا بے تال و سم گانا ناچنا کیا بھلا معلوم ہوتا تھا جیسی برات تھی ویسے گانیوالے تھے جیسی دولھن تھی ویسا ہی دولھا کی صورت تھی کہ سیارہ کی ناک کے اندر رہنے سے طبیعت پریشان ہوئی جاتی تھی خیال کیا کہ کسی صورت سے نکلکر اِس جلسہ کو دیکھنا چاہیے یہ خیال کرکے اور گنگنا کر یہ دو تین شعر اِس غزل کے بہ لحن داؤدی گانے لگے کہ سننے والون کو غش پر غش آنے لگے نظم

کھلی ہی کنج قفس مین مری زبان صیاد	مین ماجراے چمن کیا کرون بیان صیاد	قفس کو شام سے لٹکا کے ذرح خرد اب پاس آ

سُنا کیا مری تا صبح داستان صیاد
دیگر یہ کس رشک مسیحا کا مکان ہی
دو علے مین ہمارا آشیان ہی

دکھایا کنج قفس مجکو آب و دانے نے
زمین جسکی چہار رم آسمان ہی
چمن کی سیر یہ ہوتا ہی جھگڑا

دگر نہ دام کہان مین کہان کہان صیاد
غم صیاد و فکر باغبان ہی
کہ میری ہی دست باغبان ہی

یہ چند شعر اسنے اِن غزلون سے گائے مگر ادھی دہن مین کہ یکایک سب اہل جلسہ نے کان کھڑے کیے کہ یہ صدا کہان سے آئی یہ کون خوش آواز گانے والا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی پری گا رہی ہی دلون کو اپنی طرف کھینچتی ہی ایک مرتبہ اُن سب دیونیون نے کہا کہ چپ رہو وہ سب کی سب چپ ہو رہین اب وہ صدا ابھی آنی موقوف ہو گئی اتو سب اِدھر اُدھر دیکھنے لگے کہ یہ کیا کہ جب یہ گاتی تھین تو وہ صدا آتی تھی جب یہ خاموش ہو گئین تو وہ صدا نہین آتی ہی اِنکو اشارہ کیا کہ گاؤ یہ پھر گانے لگین کہ پھر وہ صدا آئی سیارہ نے پھر اُسی غزل کے شعر گائے اچھی ادر سُر مین اور راگ مین گائے جب اُن سب کے کان مین یہ صدا پہونچی ہر ایک حیران ہو ہو کر دیکھنے لگا اور خیال کرنے لگا کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی کون ایسا خوش گلو گا رہا ہی کہ جسکی صدا سے دل بیتاب ہوے جاتے ہین قلب بچین ہین مگر خوراک کی یہ حالت ہی کہ وہ خود بینی کر رہا ہی کسی طرف نہین دیکھتا ہی جھوم رہا ہی اُسکو تو معلوم ہی کہ یہ صدا میری ناک سے آ رہی ہی وہ کیون پریشان ہوتا اُسکو اور اچھا معلوم ہوتا ہی کہ تملوک نے کہا بھائیون تمنے کچھ سُنا کہ یہ کیا واقعہ ہی بڑی دیر سے ایک صدا گانے کی کہین سے آ رہی ہی مگر کیا خوش آواز ہی اور کیا اچھا گلا ہی اور کیا سریلی اور بعدار صدا ہی کہ دل بیتاب ہوا جاتا ہی دل کو کشش اُسکی طرف ہوتی ہی یہ کہکر اُن دیونیون کو منع کیا کہ ذرا تھم جاؤ ابھی نہ گاؤ ہم سن لین کہ یہ کون گاتا ہی کہین خداوند تو نہین تشریف لائے ہین کہ اُنکے ہمراہ حورین آئی ہون یہ اُنکی صدا ہو وہ سب کی سب خاموش ہو رہین اب جو سناٹا ہوا جلسے اُسنے کہا تھا کہ تمنے سُنا کہ یہ کیسی صدا ہی اُنھون نے کہا کہ جمعدار صاحب ہم بڑی دیر سے سُن رہے ہین مگر کچھ عقل نہین کام کرتی ہی کہ صدا کسکی ہی اور کہانسے آتی ہی ہمکو تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ اِسی جلسہ سے آتی ہی جیسے یہین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی سب نے کہا کیا عمدہ طور سے اِسوقت گا رہا ہی سیارہ اُسوقت اِس شعر کو خوب اچھی طرح سے کہہ رہا تھا شعر وہ عندلیب ہون جلکر اگر مین آہ کرون ؛ قفس کی چوکی سے اُٹھنے لگے دھوان صیاد ؛ تملوک نے کہا کہ خاموش ہو کر سُنو اور خیال کرو کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی اور کون ہی یہ جو تملوک نے کہا ساری محفل کیا دیو کیا دیونیان سب ہمہ تن گوش ہو گئے اور خیال کرنے لگے اور ہنسنے لگے کہ یکایک دولھا نے ہنس کر کہا کہ یہ صدا تو میان خوراک کے پاس سے آتی ہی جیسے وہ گانے والا اِنکے پاس ہی مین نے جو غور کیا تو اِنکے پاس سے یہ صدا آ رہی ہی گویا اِنکے پہلو مین کوئی بیٹھا ہوا گا رہا ہی اتو سب محفل خوراک کی طرف متوجہ ہوئی خیال جو کیا تو واقعی دولھا سچ کہتا ہی کہ صدا گانے کی خوراک کے پاس سے آتی ہی اتو تملوک و دیگر دیو خیال کرکے سُننے لگے کہ تملوک نے کہا کہ یہ نیا واقعہ ہی یہ صدا خوراک کی ناک سے آتی ہی جب ہی تو یہ خود خاموش ہی کیا قدرت ہی خداوند کی کہ اِسکو عجب قسم کی ناک دی کہ جو مثل ارگن کے صدا دیتی ہی یا مثل خوش گلو گانے والے کے اِس سے صدا آتی ہی اِنکو تو اپنی ناک کی قدر کرنا چاہیے کہ یہ اِنکو ایک نعمت ملی ہی اگر یہ قدر نہ کرینگے تو کوئی کاٹ لیجائیگا پھر یہ خود بینی کہان سے کرینگے اگر ہمارے پاس ہوتی تو ہمتو ضرور اِسکی قدر کرتے اور اِسکی بندگی کرتے اِسکو اپنا خدا تصور کرتے یون جو تملوک نے کہا اتو سب کے سب خوراک کی ناک کے پاس کان لائے سُنا واقعی یہ امر عجیب واقع ہوا ہی اتو

سب پریشان ہوے اور اُس سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی بیان تو کرو تاکہ ہم بھی سنین یا یہ کرو کہ تم اپنی ناک ہمکو دو اور ہماری ناک تم لیلو تاکہ ہم اِسکی قدر کرین تملوک نے جواب دیا کہ مین نہ کہتا تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور کاٹ لیجائیگا اپنے نکٹا کرنے کی فکر کی اول تو اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کو برباد کرین اور ہمارے ہی ہاتھ سے یہ کیا آپکی عقل ہی بھلا کہین بھی کٹی ہوئی ناک جڑی ہی جو یہ کٹ کر جڑ جائیگی یہ بھی کوئی مٹی یا چینی کی چیز ہوئی کہ جب وہ ٹوٹ گئی اُسکو جوڑ لیا یہ دل لگی اچھی نہین ہی دوسرے یہ خداوند کی دی ہوئی چیز ہی وہ تمکو کیون دینے لگے یہ بھی کوئی زبردستی ہی اُسنے کہا کہ ہمتو ضرور کاٹ لین گے جبکہ یہ سوتے ہونگے تملوک نے کہا کہ آپ تو ایسے زبردست بھی نہین ہین خوراک بہت زبردست ہی اب اُسکے نزدیک بیٹھی ہین اُسنے کہا کہ جمعدار صاحب بیشہ اکثر ہاتھی کو مار ڈالتا ہی اِن باتون پر خوراک کو ہنسی آئی بہت زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا اِدھر ناگاہ اچانک چھینک آئی چھینک کا آنا تھا کہ سارا کارخانہ مٹ گیا دن بھر کی محنت برباد ہوگئی یعنے وہ نازنین ایکبار اُسکی ناک سے دھم سے باہر نکل پڑی اور بیچ محفل مین گری کہ جسکے گرنے سے یہ ہوا کہ تمام دیو و دیونیان گھبرا گھبرا کر یہ تصور کرکے اُٹھ کھڑے ہوے کہ یہ بلا کہان سے آئی یہ اِسکی ناک سے گرا دولھا بھی بھاگا دولھن بھی بھاگی اب تو سب دور جا کر کھڑے ہوے اپنی خود بینی فراموش ہوئی اب تو جان کی فکر پڑی مگر خوراک اُسی طور سے بیٹھا رہا بلکہ ہنسنے لگا اور پکار کر اُسنے کہا کہ کیون بھاگے تمتو میری ناک کی فکر مین تھے وہ خود بینی آپکی کیا ہوئی ایک عورت سے سب ڈر گئے اور ایسے خوف زدہ ہوے کہ محفل سے اُٹھ اُٹھکر بھاگے کیا خوب بھلا آپ دشمن سے کیا مقابلہ کرینگے جبکہ ایک عورت سے یون بھاگے قربان آپ کے دلون کے بس لے بس دیکھ لیا آپکی جرأت کو دیکھو مین اِسکو گودی مین بٹھائے لیتا ہون یہ کہکر اُسکو اُٹھا کر اپنی گودی مین بٹھا لیا اور کہا کہ ای جان جہان تمھارے چوٹ لگی ہوگی لاؤ مین دبا دون یہ کہا اور اُسکے لب و عارض کے کئی بوسے لیے اور اُن سب سے کہا کہ آؤ بیٹھو خوف نہ کرو یہ کوئی بلا نہین ہی یہ میری معشوقہ ہے مین نے اِسکو اپنی ناک مین رکھ لیا تھا تاکہ اِسکو کوئی لے نہ جائے اور اِسکو تمازت آفتاب سے تکلیف نہ پہونچے کیونکہ یہ مثل گل کے نازک ہی اور آدم زاد ہی انسان تو کیسے نازک ہوتے ہین مین اِسکو پردۂ دنیا پر سے اُٹھا لایا ہون اِسکا گانا مجکو پسند آیا یہ خوب گاتی ہی یہی گا رہی تھی جو کہ صدا آرہی تھی کہ تم لوگ پریشان تھے کہ یہ صدا کہان سے آتی ہی خاموش بیٹھا تھا کیا کرون چھینک نے آکر میرا راز افشا کر دیا ورنہ کسیکو کانون کان نہ معلوم ہوتا آج بوقت صبح دنیا کی سیر کو گیا وہان سے اِسکو لایا ہون کیون ڈرتے ہو یہ جو اِسنے کہا اب تو سب کو اطمینان ہوا اور دیکھا بھی کہ خوراک اُسکو پیار بھی کر رہا ہی زانو پر بٹھلائے ہی ہنس ہنس کر باتین بھی کر رہا ہی وہ سب کے سب بھی آکر بیٹھے اب تو جو ہی اُسی کی طرف دیکھ رہا ہی ہر ایک کی نگاہ اُسی جانب ہی جسقدر دیو تھے سب اُسیر عاشق ہوگئے یعنے دولھا اور دیونیون کی تو یہ نوبت ہی کہ سب اپنا گانا بجانا بھول گئین اُسی کو دیکھ رہی ہین دل مین کہتی ہین کہ کیا صورت ہی کہ تملوک نے دیو خوراک سے کہا کہ بھائی اِس نازنین سے کہو کہ کچھ ہمارے روبرو بھی گائے ہم بھی سنین ہم بہت مشتاق ہین ہمکو تو انکا گانا بہت پسند ہی کیا خوب گاتی ہین دیو خوراک نے کہا کہ ای جان جہان جمعدار فرماتے ہین کہ ہمارے لڑکے کی برات ہی کچھ گاؤ ہم تمھارے بہت مشتاق ہین تم خوب گاتی ہو سیارہ نے ایک طمانچہ اُسکے منھ پر مارا اور کہا کہ کیا کوئی مین گانیوالی ہون یا مجکو رنڈی مقرر کیا ہی کہ مین برات مین گاؤن دوسرے مجھے گانا کب آتا ہی جو مین گاؤن تو تو جسوقت سے مجکو لایا

ہی ناک مین دم کر دیا ہی کہ گاؤ ایک مرتبہ تیرا کہنا کہ دیا مین نے یہ خیال کرکے کہ یہ منت کرتا ہی اتبو تو میری جان کے پیچھے بلا کی طرح پڑ گیا مین کیا جانون جمعدار کون بلا ہین اور اُنکا لڑکا کون شیطان ہی اگر ہوگا تو تیرا جمعدار ہوگا تو اُسکی خاطر کر تو گا مین کیون گاؤن یون جو اُسنے کہا خوراک نے کہا کہ اے جان جہان خفا نہو اگر تمھارا جی چاہے تو گاؤ جس طرح ابھی میری ناک مین گا رہی تھین اتبو جسقدر دیو تھے وہ بھی ہاتھ جوڑنے لگے منتین کرنے لگے جب دیکھا بغیر گائے بن نہین پڑتا ہی تو کہا مجکو گانا نہین آتا ہی خیر مین تمھارے کہنے سے گاتی ہون یہ کہکر گانا شروع کیا خوراک نے کہا کہ اے جان جہان کوئی غزل میر کی گاؤ جو کہ اُس کوہ پر گائی تھی کیا خوب غزل ہی جواب دیا کہ موسے کونسی غزل گائی تھی کچھ پتا بتا دے اُسنے کہا کہ مین کیا پتا بتا دون وہی غزل گاؤ یہ سُنکے کہنے لگی کہ اچھا گاتی ہون بس یہ غزل دوسری میر تقی میر کی شروع کی دوسری ردیف اور قافیہ مین یہ غزل بہ لحن داؤدی اِس طور سے گائی کہ تمام اہل محفل بجزدہ ہوگئے غزل

فلک نے گر کیا رخصت مجھے سیر بیابان کو
نکالا سر سے میرے جائے مو خار مغیلان کو

نہین یہ بید مجنون گردش گردون گردان نے
بنایا ہی سحر کیا جانیے کس مو پریشان کو

مجھے گر چشم عبرت ہی تو آندھی اور بگولے سے
تماشہ کر غبار افشانی خاک عزیزان کو

جلین ہین کب کی مژگان آنسوؤن کی گرم جوشی سے
اِس آب چشم کی جوشش نے آتش دی ہی نیسان کو

غرور ناز سے آنکھین نہ کھولین اُس جفا جو نے
ملا پاؤن تلے جبتک نہ چشم صد غزالان کو

گئے ناواقف شادی اگر ہم بزم عشرت مین
دہان زخم دل سمجھین جو دیکھا روئے خندان کو

نہین ریگ روان مجنون کی دل کی بیقراری نے
کیا ہے مضطرب ہر ذرۂ گرد بیابان کو

غم واندوہ وبیتابی الم بے طاقتی حرمان
کہون اے ہمنشین تا چند غمہائے فراوان کو

یہ غزل جو اُسنے گائی تمام محفل دنگ ہو کر رہگئی وہ دیو ایسے محو ہوئے کہ اُنکو اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا سب کے سب بیہوش ہو کر جھومنے لگے اپنے سر دھننے لگے کسی نے گریبان پھاڑ ڈالا کوئی سر کے بال نوچنے لگا کوئی اُسکی دور سے بلائین لینے لگا اتبو اور زیادہ اُسکی محبت ہو گئی کوئی بولا کیا اچھی بلبل ہی کہ جسکی یہ صدا ہی مین تو اِسکو ضرور لونگا جب وہ یہ غزل گا کر خاموش ہو گئی بڑی دیر تک تو سب کی بُری حالت رہی اُسکے بعد سب کو ہوش آیا حواس درست ہوئے خوراک تو اُسکے مُنھ کے بار بار بوسے لیتا ہی گلے سے لگائے لیتا ہی اُسکا بس نہین ہی کہ کلیجہ مین رکھ لے کہ پھر سب نے کہا کہ اے بلبل ہزار داستان اور کچھ گاؤ کہ ہمکو تمھارا گانا بہت پسند آیا ہی اُسنے کہا کہ بس مین گا چکی تمکو کچھ میری بھی خبر ہی جب سے اِسکے پاس آئی ہون اِسنے شراب تک نہین پلائی ناک مین کچھ میوہ کھلا کر بند کر لیا میر الغیبہ شراب کے عجب حال ہی مین شراب کی بہت عادی ہون اگر شراب مجکو ملے تو مین تم سب کو بھی پلاؤن اور آپ بھی پیون اُسوقت اگر مین نشہ مین گاؤن تو تمکو خوب لطف حاصل ہو اگر شراب ہوگی تو مین رقص بھی کرونگی ایسا رقص تمنے آجتک نہ دیکھا ہوگا یہ پردۂ دنیا کا ناچ ہی خیر مجکو آج اپنا کمال دکھانا پڑا تم بھی کیا کہوگے کہ ہمنے ایک آدم زاد سے گانے کو کہا تھا اُسنے انکار کیا خیر گائی مگر کچھ اچھا نہین گائی تم دیو ہو پریون کا گانا و ناچ دیکھ چکے ہو ابھی ابھی تمھاری محفل مین گانا بھی ہو رہا تھا کیا کیا خوش گلو لوگ گا رہے تھے کہ جسکے سبب سے مجکو بھی جرأت ہوئی مین بھی اِسکی ناک کے اندر گائی خیر تمکو ان سب کے آگے میرا گانا پسند آیا ورنہ میری کیا اصل ہی آپ کے روبرو یہ سب اِس کام کو کرتے ہین اِنکا یہ پیشہ ہی یہ سب کے سب اِسی کی روٹی کھاتے ہین میرا کوئی پیشہ نہین ہی نہ مین روٹی

گھاتی ہون یہ لوگ اُستاد ہین یون جو اُسنے کہا اُن دیونیون کو بہت ناگوار گذرا مگر خاموش ہو رہین اُدھر تملوک اُسکے سمدھی نے کہا کہ اے نازنین شراب پلا وہ سامنے خم کے خم شراب کے رکھے ہین ہمکو بھی پلاؤ اور آپ بھی پیو اور اپنا کمال دکھاؤ یہ سُنکے سیارۂ نقلی نازنین خوراک کی گود سے اُٹھی اور خمون کے پاس جاکر اِس خم کی شراب اُس خم مین اُسکی اِسمین کی نمک سرکاری بھی خوب قاتل اِسقدر ملایا کہ اگر کوئی ایک قطرہ پی لے تو تمام عمر ہوش نہ آئے پیمانہ عمر لبریز ہو جائے پہلے تھوڑی تھوڑی سی آپ شراب پی اتفاق سے اُسوقت کل دیو و دیونیان اُس مقام پر جمع تھین کوئی اُس جگہ سے الگ نہ تھا اب اِسنے شراب پلانا شروع کی ہر ایک کو دو دو دونا دونا دیئے اُس محفل مین کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکو اِسنے شراب نہ دی ہو کیونکہ جب ایسا ساقی ہو تو کوئی باقی رہنے دیسکو تو اور کچھ امر مد نظر تھا جب شراب پلا چکی تو اِسنے ناچنا شروع کیا اُس گردش قدم مین اور ہاتھ کے گردش دینے مین اِسنے بیہوشی اُڑانا شروع کی اب جو بیہوشی کی خوشبو پھیلی تو ہر ایک دیو و دیونی ناک پھولا پھولا کر سونگھنے لگا اور کہنے لگا کہ کیا خوب خوشبو آتی ہی معلوم ہوتا ہی خداوند اسکا رقص دیکھنے تشریف لائے ہین اب جو بیہوشی نے اپنا اثر کامل طور سے کیا ایک بولی کہ یہ شراب خوب تیز تھی تیسرے بجہ اِسنے پلائی وہ مثل ہوئی کہ ایک تو کڑوا کریلا دوسرے چڑھا نیب تین قسم کے تو اُنپر اثر ہو چکے تھے اور اِسنے بیہوشی بھی اُڑائی تھی اُسکا بھی کامل طور سے اثر ہوا اب تو اُنکو کچھ اور دکھائی دینے لگا یہ معلوم ہونے لگا کہ جیسے کوئی زمین سے اُٹھا کر آسمان پر لیے جاتا ہی ایک پکارا ارے بھائی جلدی بھاگو دیکھو دریا کسقدر جوش مارکر چلا آتا ہی کوئی دم مین سب کو غرق کر دیگا دوسرے نے کہا کہ جھوٹ بولتا ہی خداوند تشریف لائے ہین کسقدر حورین اُنکے ہمراہ ہین دیکھو مجکو بلاتے ہین مین جاتا ہون ایک دیو نے ہاتھ بڑھا کر ایک کے طمانچہ رسید کیا اور کہا کہ کیون بے ادب تو میرے روبرو میری زوجہ کو گھورتا ہی یہ کونسی دل لگی ہی اُسنے بھی اُسکے جواب مین ایک گھونسا مارا یہ دونون تو باہم لڑنے لگے اور بیہوش ہو کر گرے جو لوگ کہ اُنکے اُٹھانے کو اُٹھے تھے وہ بھی گرے اُدھر دیونیان باہم لڑنے لگین اور بیہوش ہو کر گر پڑین میان دولہا دولھن کے قریب کچھ قصد کر کے آئے اُسکا ہاتھ پکڑا اور قصد کیا کہ گلے سے لگا لون اُسنے جو زور کیا یہ تلے اور وہ اُوپر دونون بیہوش ہو گئے جنھون نے دریا تصور کیا تھا وہ اُس خشکی مین غوطہ لگا کر مثل بط بیہوش ہو گئے جو کہتے تھے کہ خداوند تشریف لائے ہین وہ تعظیم کو جو اُٹھے بیہوشی نے طمانچہ مارا سر تلے ٹانگین اوپر تمام محفل کی محفل بیہوش ہو گئی سوائے تملوک و خوراک کے کہ یکایک میان تملوک اپنے مقام پر سے اُٹھے یہ کہتے ہوئے کہ اے خوراک اِس نازنین کو مجکو دیدے مین اِسپر عاشق ہو گیا ہون تو اور پردۂ دنیا پر سے لے آ نا دیو خوراک نے کہا کہ واہ جمعدار یہ تو نہوگا یہ تو مین کبھی تمکو نہ دونگا تملوک نے کہا کہ مین تو ضرور لونگا دیکھ ابھی لیے جاتا ہون یہ سُنکے اُدھر سے خوراک یہ کہتا ہوا اُٹھا کہ دیکھیے جمعدار مین پھر کچھ آپ کا پاس نہ کرونگا میرے آپکے فساد ہو گا آیندہ اختیار ہی پھر یہ نہ کہیے گا کہ خوراک نے میرا لحاظ نہ کیا تجھکو برابر سے جواب دیا یہ دونون جو اُٹھے بیہوشی تو اپنا کام کر چکی تھی طمانچہ پڑتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے اب تو وہان شہر خاموشان ہو گیا کوئی ایسا نہ تھا کہ جو بیہوش نہو سوائے سیارہ کے جب سب بیہوش ہو گئے تو سیارہ نے خنجر نکالکر کسی کے کان کسی کی ناک کاٹی کسی دیونی کے پستان کاٹ لیے کسی کا سر مونڈا کسی کا آدھا منھ کالا کیا آدھا لعل کیا کسی کے ہاتھ مین جوتا دیا کسیکو عریان کر دیا اور اِن سب کے ناک کان جو کچھ کہ کاٹے تھے اور کپڑے اُتار لیے تھے یہ سب خوراک کے پاس لاکر رکھدیے لیکن دیو

خوراک کی تو عجب حالت کی بالکل دونون کان کاٹ لیے ناک اور کان کا نشان بھی نہ رکھا جیسے وہ دراز بینی تھا ویسے ہی وہ بے ناک کا ہو گیا سب اپنی خود بینی بھول گیا ہوگا اسکے بعد یہ تدبیر کی کہ دولھن کو اُٹھا کر تملوک کے پہلو سے اسطور سے لٹایا کہ تملوک کے ہاتھ اُسکے گلے مین اور اُسکے ہاتھ تملوک کی گردن مین سینہ سے سینہ ملا ہوا منھ سے منھ تملوک کی زوجہ کو اُسکے سمدھی کے پاس اور سمدھی کی زوجہ کو دولھا کے پاس اُسی طور سے کیونکہ یہ دریافت کر چکا تھا کہ یہ فلان کی جورو ہی یہ فلان کی بی بی ہی اِسکی بی بی اُسکے پاس اُسکی بی بی اِسکے پاس ماں کو بیٹے کے پاس اور بیٹی کو باپ کے پاس خواہر کو بھائی کے پہلو مین جب سب کچھ کر چکا اب دیکھا کہ خوراک اکیلا باقی ہی اُسکو ایک دیونی کی شکل پر متشکل کر کے اور یون ہی چھوڑ دیا اور سب اُسکے پاس رکھ دیا اور آپ دوسری صورت پر متشکل ہو کر الگ گوشہ مین جا کر پوشیدہ ہو گیا اور وہان سے سیر دیکھنے لگا چونکہ یہی تدبیر کر گیا تھا کہ تھوڑے عرصہ مین اِنکو ہوش آجاے اور صبح بھی قریب تھی کہ یکا یک سرد ہوا جو چلی اور اُن سب کے جو لگی تو ایک مرتبہ سب کو ہوش آیا ہر ایک نے اپنے کو عجب حالت مین پایا دیکھا کہ ایک دیونی ہمارے پہلو مین لیٹی ہی اُس سے مساس کرنے کا قصد کیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اپنے کو اُسنے ایک ننگے کے پاس دیکھا اور خیال جو کیا تو اُسکا قصد فاسد پایا چلا کر بھاگی اِسی طور سے ہر ایک نے ارادہ کیا وہ بھاگی یہ اُسکے عقب مین چلا اُدھر تملوک کی جو آنکھ کھلی اُسنے بھی وہی قصد کیا دولھن بھی بھاگی دولھا کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ باپ میرے دولھن سے قصد فاسد رکھتا ہی اِسکو بہت غصہ آیا اُدھر اُسکے سسر سے کی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ داماد ساس سے مساس کرنے کا قصد رکھتا ہی اُسکے پہلو مین لیٹا ہی اپنے پہلو مین اپنی سمدھن کو پایا اُسکے ساتھ دوسرے قصد سے چمٹا اتو بلڑا ہو گیا ایک نے دوسرے کی دیونی سے قصد فاسد کیا مگر جب اُسکو معلوم ہوا اُسنے پہلے تو اُس دیونی کو قتل کیا اور پھر باہم لڑنے لگے اُدھر دولھا نے دولھن کو قتل کیا سسرے نے بڑھکر داماد کو مارا کیونکہ ابھی کچھ اثر بیہوشی کا بھی باقی تھا جو دیونیان کہ باقی رہگئین تھین وہ باہم لڑنے لگین کہ تملوک نے دیکھا کہ دیونی لیٹی ہی اُسکے پاس بہت سے کان اور ناکین رکھین ہین چونکہ اِنکو ثابت ہو گیا تھا کہ ہم سب کی ناکین اور کان کٹ چکے ہین یہ جو دیکھا کہ اِسکے پاس رکھے ہین اور خنجر بھی اِسکے ہاتھ مین ہی یقین ہو گیا کہ اِسی نے یہ حرکت کی دوڑ کر ایک ٹھوکر اُسکے ماری اور کہا کہ کیون حرامزادی یہ کیا حرکت تھی وہ جو اٹھی یعنے خوراک اُسنے دیکھا کہ تملوک میرے پاس کھڑا ہی اِسنے ٹھوکر ماری ہی وہ جو خنجر اُسکے ہاتھ مین تھا اُسکے مارا کہ اُسکے پیٹ کے پار گذر گیا وہ مر کر گرا اتو لڑائی ہونے لگی حاصل یہ کہ سب دیو و دیونیان لڑکر مر گئین کوئی باقی نہ رہا جب سب مر گئے اور کوئی نہ رہا اب سیارہ نے آکر وہ سب مال ایک مقام پر جمع کیا بلکہ اُن سب کے کپڑے بھی اُتار لیے اور پشتارہ باندھکر ایک پہاڑ کے درے مین لا کر پوشیدہ کیے اور دل مین کہا کہ خوب خدا نے دلایا اُس دو ہزار روپیہ کی اِسکے آگے کیا اصل ہی یہ ہزارون روپیہ کا مال ہی آج کسی اچھے کا منھ دیکھکر نکلے کسی سخی کے پیر سے تکیہ چھوڑا تھا جہان کہ ہم فقیر بنے ہوے بیٹھے تھے یہان آکر اپنے آقا کی بھی کیفیت معلوم ہوئی خیر خدا اُن تک پہونچا دیگا مگر ایک بیوقوفی کی کہ اِن سب کو قتل کرا ڈالا اور تم تنہا رہگئے اب کدھر جاؤگے کیونکہ راہ بھی نہین معلوم ہی اور یہ پردہ قاف یہان سواے دیو اور پری کے کوئی نہین ہی اور اگر کوئی دیو ملگیا اور کھا گیا تو جان بھی مفت جائیگی خیر اب کیا ہوتا ہی چلو جدھر خدا لیجاے اگر یون ہی قضا آئی ہی تو کیا چارہ ہی یہ خیال کر کے توکلت علی اللہ روانہ ہوے ایک صورت پر تیار ہین اُسکی کیفیت آیندہ ظاہر ہوگی کہ جس صورت پر متشکل ہین اِنکو تو راہ مین

رکھا جاتا ہی کہ احوال اِسکا پھر تحریر ہوگا

مگر اب حال خرم ساحرہ کا تحریر کیا جاتا ہی

کہ یہ شہریار کو گرفتار کرکے ہر روز اُنکے پاس جاتی ہی منت کرتی ہی کہ میرا وصل قبول کرو مگر وہ نہین قبول کرتے ہین مگر یہان طیران نے شہریار سے کل حال بیان کر دیا کہ مین آپکو اِسواسطے لیے جاتا ہون اُنکو بھی ظاہر ہوگیا کہ برادر یہان آے تھے اُنھون نے یہان بڑے بڑے دیوؤن کو قتل کیا اپنا عقد کیا مگر سے دیو ہامان نے اُنکو گرفتار طلسم کر دیا اب یہ لشکرکشی کرکے اخضر پریزاد پر چلا ہی اُسنے مجکو طلب کیا تھا مین یہان گرفتار ہو گیا ہر وقت یہی دیو طیران سے کہتی ہی کہ ای طیران بڑا غضب ہو گیا کیونکر رہائی ہو وہان اخضر پریزاد تیرے انتظار مین ہوگا کوئی ایسی تدبیر کرو کہ رہائی ہو جاے کہین ایسا نہو کہ دیو ہامان لشکرکشی کرکے اخضر پر پہونچ جاے اور اخضر قتل یا گرفتار ہو جاے ناموس مین وہ مرتد رخنہ اندازی کرے کہ جسکے سبب سے مجکو بھائی صاحب سے شرمندگی ہو مین کس بلا مین مبتلا ہو گیا یہ تو ایسی ایسی باتین روز طیران سے کرتے ہین طیران عرض کرتا ہی کہ خداوند مین مجبور رہون اگر رہا ہو جاؤن تو اِس لکاتہ کا ایک لقمہ کر دون دم لینے کی مہلت نہ دون مگر کیا کرون ہاتھ پانون بستہ ہین شہریار کہتے ہین ہان بھائی سچ ہی شہریار نے بھی اپنی حالت بیان کر دی ہی اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین رستم ثانی کا چھوٹا بھائی ہون اُسی خاندان سے ہون جب سے طیران نے یہ سُنا ہی وہ بہت خوش ہی اِنکے ساتھ خداوند کرکے بات کرتا ہی اب یہ فقیر نہین کہتا ہی یہ تو اِس فکر مین ہین کہ کوئی تدبیر ایسی ہو کہ رہائی ہو جاے اور اُدھر وہ لکاتہ روز آتی ہی اِنکو نصیحت کرتی ہی جب یہ نہین مانتے ہین تو کچھ کھلا کر چلی جاتی ہی ہر روز بوقت صبح و سہ پہر اپنے باغ مین بیٹھکر سامری سے دعا کرتی ہی کہ یا سامری تو اِنکے دل مین یہ ڈالدے کہ یہ دونون میرے وصل پر راضی ہو جائین روتی ہی گڑگڑاتی ہی سامری کیا ہی جو وہ اُسکی دعا کو سُنتے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ بوقت سحر بیٹھی ہوئی دعا کر رہی تھی کہ ایک برق چمکی اور درخت پر سے صدا آئی کہ اے تیری مراد بر آئی کیونکہ بیٹھی ہوئی یہی دعا کر رہی تھی کہ یا سامری تو ایسا کر کہ وہ فقیر مجکو قبول کرلے تو نے اپنی عنایت سے اُسکو میرے لیے بھیجا تو کیونکہ مجکو جیسے مرد کی خواہش تھی ویسا ہی مرد تو نے عنایت کیا پہلے دیو عطا کیا اُسکے بعد میرا ہمجنس بھیجا مگر یہ کیا کہ وہ مجکو قبول نہین کرتا ہی مین اُسکے آتش فراق مین مثل ہیزم خشک کے رات دن جلتی ہون اُسکی منت بھی کرتی ہون مگر وہ نہین مانتا ہی کوئی ایسی تدبیر کرائیے خداوند کہ وہ راضی ہو جاے یہی کہ رہی تھی کہ یکایک ایک برق چمکی اور وہ صدا آئی کہ اے تیری مراد پوری ہو گئی خوش ہو سامری نے تیرے حال پر رحم کھاکر مجکو روانہ کیا کہ جاکر اُسکو اِسکے وصل پر راضی کر دو دیکھ مین آیا ہون سامری کے نزدیک تیرا بڑا مرتبہ ہی وہ میری بڑی خاطر کرتے ہین تو اُنکی درگاہ مین بڑی مقرب ہی اکثر تیرا ذکر کیا کرتے ہین کہ میری ایک بندی پردۂ دنیا پر ہی وہ ہمسے بہت محبت رکھتی ہی ہم بھی کوئی مراد اُسکی ایسی نہین ہی کہ جو پوری نہ کرتے ہون ابھی کل کا ذکر ہی کہ ہمسے اُسنے دعا کی تھی کہ ایک مرد میری خواہش کے موافق پردۂ دنیا پر سے آجاے ہمنے اُسکی دعا کے موافق پردۂ دنیا پر سے ایک مرد اُسکے پاس پہونچا دیا وہ اُسکو بہت پسند آیا مگر وہ مرد ایسا ہی کہ وہ اُسکو پسند نہین کرتا ہی لہذا آج کئی دن سے وہ میری بندی دعا کر رہی ہی کہ یا خداوند کوئی صورت تو ایسی کر کہ وہ میرے وصل پر راضی ہو جاے مین نے صرف اِس غرض سے اِسقدر دیر کی تاکہ اُسپر یہ ظاہر ہو جاے کہ خداوند نے اِسکو راضی کیا نہ یہ کہ وہ میری

منت سے راضی ہوا لیس اب مجھ سے اُسکا بیقرار رہنا نہین دیکھا جاتا ہی ای میرے فرشتہ مقرب جا تو جا
اُسکو اُسکے وصل پر راضی کر کے میرے پاس چلا آ ایسی مجکو اُسکی خاطر ہی جو مین نے تجکو روانہ کیا ورنہ
کسکی لیاقت ہی کہ تو اُسکے پاس جائے جو ہمسے جیسی اُلفت رکھتا ہی ہم بھی اُسکی ویسی عزت کرتے ہین
یہ صدا دیکر دمسے ایک عجیب الخلقت زرد خستہ پرسے کو آتا جسکو خرم دیکھکر ڈر گئی یہ صورت تھی ایک سر بالا
سر اُسمین چہرہ آنکھین اُسکے نیچے جو سر تھا اُسمین دو آنکھین دونون بازوؤن پر دو سر جو کہ سر بالا ہی اُس منہ سے شعلے نکلتے
منہ سے آنکھین یہ معلوم ہوتی ہین کہ خون کی پیالیان ہین ایک جامہ پہنے ہوے کہ جسمین ہزارون قسم کے پیوند لگے
ہوے اور خون کے جا بجا دھبے ہاتھ مین ایک خنجر گلے مین ایک ہار پڑا ہوا کہ جسمین ہزارون قسم کے درختون کے
برگ گندھے ہوے اُسپر کچھ لکیرین بنی ہوئین قد بڑا سا سامنے آکر کھڑے ہوے کہ کیا کہتی ہی وہ کہان ہی اُسکا تو
مارے خوف کے دم نکل رہا تھا دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوگئی کرسی خالی کردی کہا آئیے تشریف لائیے کرم فرمایئے
بتاتی ہون ابھی تو آپ آئے ہین کچھ میری سُن تو لیجیے کہ مجھسے خداوند کی صحت کا حال بیان فرمائیے کہ میرے خداوند
کہان ہین کیا عزت ہی خداوند نے میری کسقدر عمر مقرر فرمائی ہی مین تو اُنکے نام پر نثار ہون اُنھون نے کہا کہ جلد بتا دیر ہوتی ہی
مجکو مہلت کب ہی کہ مین یہان ٹھہر سکون ہزارون کام ہین خداوند میرے منتظر ہونگے بغیر میرے اُنکا کوئی کام نہین ہوسکتا ہی
مین اُنکا مشیر کار ہون اُسکو بتا مین اپنا کام کرون اور چلا جاؤن دیر نہ لگاؤ ورنہ مین یون ہی چلا جاونگا اور جاکر
خداوند سے عرض کردونگا کہ اُسنے نہین بتایا مین چلا آیا کیونکہ ہم لوگ جبتک آپ کے پاس یہان رہتے
ہین تو ہمکو سب حال معلوم رہتا ہی جب ہم آپ سے جدا ہوکر پردہ دنیا پر گئے ہم بھی مثل انسانون کے
ہو جاتے ہین پھر جب ہمکو کوئی بتا دے یا جسکے پاس جائین اور جس کام کا ہمکو نشان دے ہم کام کرسکتے ہین
لہذا خداوند اُسنے نشان نہ دیا مین مجبور ہوکر چلا آیا لہذا جو حکم ہو یہ جو اُسنے کہا وہ لکاتہ ڈر گئی اور دوڑکر قدمون پر
گر پڑی اور ہاتھ جوڑ کر عرض کرنے لگی کہ واسطہ آپکو خداوند کا تھوڑی دیر میرے پاس ٹھہر جائیے مجھے
آپسے کچھ عرض کرنا ہی جب اُسنے بہت منت کی تو وہ راضی ہوئے اور آکر کرسی پر بیٹھے وہ ہاتھ جوڑکر
روبرو کھڑی ہوئی اور کہا کہ آپ کا کیا نام ہی اور آپ سے کیا خدمت متعلق ہی اور میری کیا عزت ہی
اُسنے کہا کہ ای بندی خداوند کی میرا نام ملک الموت ہی مین ہر وقت خداوند کی خدمت مین حاضر رہتا
ہون میری یہ خدمت ہی کہ جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے اُسکی روح قبض کر لی یہ جو تو پتے میرے
گلے مین دیکھتی ہی ہر ایک پتہ اسمین ہر ایک بندے کے نام کا ہی جسکی قبض روح کا حکم ہوا مین نے
اُسکے نام کے پتے کو مل ڈالا وہ دنیا پر مر گیا تیرے بھی نام کا پتہ ہی مگر تیری عمر بہت بڑی ہی اسمین تحریر
ہی اُسنے کہا کہ میرے نام کا کونسا پتہ ہی یہ سُنکے اُسنے ایک پتہ اُٹھاکر دکھا دیا کہ یہ تیرے نام کا پتہ ہی وہ
اُس پتہ کو دیکھکر کانپ گئی لرز گئی دم بخود ہوکر رہگئی پھر تھوڑے عرصہ کے بعد عرض کیا کہ آپ یہ فرمائین
کہ خداوند کچھ مجھ سے محبت کرتے ہین یا نہین اور اگر محبت کرتے ہین تو کسقدر یہ سُنکے اُسنے جواب
دیا کہ مین محبت کا کیا حال بیان کرون کہ کسقدر کرتے ہین یہ حال ہی کہ تیرے واسطے مجکو روانہ کیا اور
تیرے واسطے بہشت مین مکان بنایا ہی تمام اپنے بندون سے تجکو زیادہ چاہتے ہین تیری بڑی عزت ہی
جو کہیگی وہ خداوند قبول کرلینگے ایسی تو ہماری بھی عزت نہین ہی جو کہ ہم اُنکے پاس ہر وقت حاضر
رہتے ہین یہ عزت تیری ہی اور تو نے یہ آبرو پائی ہی کہ ہمکو رشک آتا ہی ایسا کوئی مقرب بندہ نہین ہی جو کہ
تیری عزت ہی یہ سُنکے خرم نے کہا کہ واہ یہ کیا آپ فرماتے ہین بھلا میری یہ لیاقت ہی کہ مین آپ سے
زیادہ اُنکے روبرو لیاقت رکھتی ہون یہ صرف اُنکی بندہ پروری و عدل و انصاف کی بات ہی اُس ۱۲

فرشتہ نے کہا کہ خیال کر کہ تو نے دعا کی وہ مجیب ہو گئے مجکو روانہ کیا تو نے یہ دعا کی کہ مجکو میرا ہمجنس عنایت
ہو اُنھون نے قبول کر لیا وہ اکثر یہ فرماتے ہین کہ جب وہ کہیلی ہین اُنکو پردۂ دنیا پر سے طلب کرونگا
گو کہ میرا قصد ہی کہ اگر وہ آئے تو مین خود اُسکے ساتھ اپنا عقد کر لون اُسکو اپنی کل خدائی کا سردار کرون کل
کام اُسی کے سپرد کرون مگر اُسکی مرضی پر منحصر ہی جب اُسکا دل دنیا سے سیر ہوگا جب وہ یہان آئیگی
لے اب تو اپنی دوست کا حال سُن چکی اب اُنکا نشان دے تاکہ مین جاکر اُنکو تیرے وصل پر راضی کرون اُسنے
عرض کیا کہ آپ تشریف لیچلین مین آپ کے ہمراہ چلتی ہون تاکہ مین آپ کو نشان اُس مقام کا دون کہا کہ ایک
شرط سے تیرا چلنا مین گوارا کرتا ہون تو مجکو نشان دے کر چلی آنا اُس مقام پر قیام نہ کرنا ورنہ خرابی ہوگی یہ
سُنکے اُسنے عرض کیا بہت خوب جیسا ارشاد ہوگا اُسی پر عمل کرونگی اتنے مین وہ اُٹھ کھڑی ہوئے کہا کہ چل
آگے آگے تو وہ اور پیچھے پیچھے وہ فرشتہ وہ داخل مکان ہوئی اُسی کمرے کے قریب لیکر آئی جہان کہ دیو
طیران اور شہریار قید تھے اور عرض کیا کہ اِس کمرے مین قید ہین یہ کہکر اب پھر باہر مکان کے چلی گئی
اُدھر اُس فرشتے نے کمرے کا دروازہ کھولا یہان شہریار و طیران یہ باتین کر رہے تھے کہ دیکھیے خدا کب
رہا کرتا ہی کون سے دن ہم یہان سے چھوٹ کر جاتے ہین یقین ہی کہ ہامان اخضر بریزاد پر لشکر کشی
کر کے پہونچ گیا ہوگا نہ معلوم کیا انجام ہوا کیسی بنی کسکی فتح ہوئی کسکو شکست نصیب ہوئی ای طیران کوئی
بھی لشکر اخضر مین ایسا ہی کہ جو ہامان سے مقابلہ کرے طیران نے عرض کیا کہ میرے نزدیک تو
کوئی ایسا نہین ہی جبکہ آپ کے بھائی صاحب کو مین لیگیا تھا اُس زمانہ مین تو ہومان اِس قابل تھا اُسنے
کئی مقابلہ بھی کیے مگر اب وہ بھی ضعیف ہو گیا ہی اب کوئی نہین ہی یہ سُنکے شہریار نے بہت افسوس کیا
اور آہ کی کہ دروازہ کھلنے کی صدا آئی دیو طیران نے عرض کیا کہ وہ فرشتہ آتی ہی شہریار نے اپنا سر جھکا لیا
کہ آواز آئی او فقیر تو بڑا خراب آدمی ہی میری طرف دیکھ تجکو جس امر کے لیے خداوند نے پردۂ دنیا سے
پردۂ قاف مین پہونچایا تو نے ابتک وہ کام نہین کیا اور خداوند کی ایک بندی کو پریشان کر رکھا ہی کیون
نہین اُسکے کہنے کو قبول کرتا ہی کیا برائی ہی کیسی خوبصورت عورت ہی کہ ایسی کوئی نہین ہوگی اور کم سن
بھی ہی ابھی اُسکی شادی بھی نہین ہوئی ہی تیری وہ بہت خاطر کریگی اور خداوند بھی تجھ سے راضی ہو جائے
کیونکہ یہ اِنکی بہت مقرب بندی ہی وہ خود اِسکے مشتاق ہین اگر تو اِسکو ناراض کریگا تو خداوند تجکو جلا کر خاک
سیاہ کر دینگے اپنا عذاب تیرے اوپر نازل کرینگے مجکو اِسی امر کے لیے روانہ کیا ہی کہ تو جا کر اسکو سمجھا کر راضی
کر اگر نہ راضی ہو تو اُسکی روح قبض کر لینا دیکھ مین تجکو نصیحت کرتا ہون کہ اُسکے وصل کو قبول کر ورنہ بڑی
خرابی ہی مفت کیون اپنی جوانی برباد کرتا ہی یہ جو صدا شہریار و طیران نے سُنی خیال کیا کہ یہ تو آج نئی
بات ہوئی اور عجب طور کی تقریر سننے مین آئی طیران نے جو در کی طرف دیکھا تو کیا نظر پڑا کہ ایک عجب الخلقت
آدمی یہ تقریر کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھکر اُسکو ڈر گیا شہریار سے عرض کیا کہ خداوند ملاحظہ کرین کہ یہ کون
جانور ہی جو کہ یہ تقریر کر رہا ہی جسکی صورت ہولناک سے خوف معلوم ہوتا ہی آج کسی بلا کو اُس لکاتہ نے
ہمارے تکلیف دینے کے واسطے بھیجا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہریار نے سر اُٹھا کر اُسکی طرف
دیکھا اور مسکرا کر طیران سے کہا کہ یہ کوئی شیطان کا بچہ ہی اُسکے تابع مین ہی اُسنے اِسکو بھیجا ہی کہ تو جا کر ڈرا
دھمکا کر راضی کر لا ہمنے ایسے ایسے شیطان بہت سے حال دیکھکر بھگا دیے ہین اِسکی کیا اصلی ہی آتا ہی
تو کیا بنا لیگا اپنا سا مُنھ لیکر چلا جائیگا قریب آنے دو دیکھو کیا تقریر کرتا ہی مگر کیا خوفناک شکل ہی واقعی یہ امر ہی
کہ اگر تاریک شب مین کوئی دیکھ لے تو فوراً مارے خوف اُسکے روح قالب سے نکل جائے طیران نے

عرض کیا کہ میرا تو حال اسکو دیکھکر بہت خراب ہو گیا دل مین ایسا خوف سمایا کہ مجھ سے ضبط نہو سکا دیکھیے
کہ مجکو سردی سی لگنے لگی ہاتھ پانون سرد ہو گئے دل چھاتی مین مثل لوٹن کبوتر کے تڑپ رہا ہی باوصفیکہ مین
دیو ہون جب میرا یہ حال ہی تو آپ کی کیا کیفیت ہو گی شہریار نے کہا کہ ہماری کوئی حالت نہین ہے
ہمنے اس سے زیادہ ترصورتین ہولناک دیکھین ہین ہمکو کیا خوف معلوم ہو گا یہان تو یہ تقریر ہو رہی تھی
کہ وہ قریب آیا جب اُسنے بغور دیکھا اور پہچانا کہ یہ تو شہریار ہین تو یون کہنے لگا کہ اب معلوم ہوا
کہ تم نسل حمزہ سے ہو جب ہی اُسکے وصل کو نہین قبول کرتے ہو تمتو خدائے نادیدہ کی بندگی کرنیوالے
ہو بدین سبب اُسکے وصل سے انکار ہی مین خیال کرتا تھا کہ خداوند نے نہ معلوم کس قوم کے آدمی
کو اُسکے پاس روانہ کیا ہی کہ جو اُسکے وصل سے انکار کرتا ہی یہ نجانتا تھا کہ مرشد کی قوم سے ہین جو کہ خداوند
کے دشمن اور اُسکے بندون کے قاتل ہین خیر خداوند کی نافرمانی کرتے کرتے یہ نوبت تو پہونچی کہ فقیر ہوگئے
لشکر رہا نہ سپاہ وہ جاہ وحشم کیا ہوا خداوند کا دیا ہوا تھا اُسکو معلوم ہوتا ہی غصہ آگیا اُنھون نے سب چھین لیا
اِس حالت کو پہونچا دیا اُسپر بھی نافرمانی سے باز نہین آتے ہو مجکو معلوم ہی کہ تم شہریار ہو ایرج کے
فرزند بطن سے دختر بدیع الزمان کے قاسم کے پوتے علمشاہ کے پروتے حمزۂ اول کے
بھی پروتے ہو بھلا تم کیون اُسکو قبول کرنے لگے تم لوگ تو سامری پرستون کے جانی دشمن ہو
اُنکے خون کے پیاسے ہو خیر اب مین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ اب تم اُسکے وصل پر راضی ہو جاؤ کیونکہ
اب وہ زمانہ تمھارا نہین رہا خداوند کو غصہ آگیا اقبال تمھارا دیار سے بدل دیا کیونکہ ایک وہ زمانہ
تھا کہ دن بدن ترقی ہوتی جاتی تھی خداوند اپنے بندون کو تمسے ذلیل کراتے تھے تمھارے اقبال کو
ترقی دیتے تھے پہلے اپنی حالت کو تو خیال کرو کہ حمزہ اول ایک کعبہ کے مجاور کا فرزند تھا اُسکو خداوند
نے نوشیروان کے ذریعہ سے پرورش کرایا ایسی قوت وطاقت دی کہ اُسکا کوئی پہلوان معابلہ
نہین کرسکتا تھا آخر کو وہ خداوند سے منحرف ہو گیا وہ خدائے آسمانی کا بندہ اپنے کو کہنے لگا اِسکا بھی
کچھ خیال خداوند نے نہین کیا کہ یکایک وہ دلی نعمت سے پھرا اُسکی بیٹی پر عاشق ہوا اُسکا ملک چھین لیا
نوشیروان کو شہر بشہر دیار دیار تباہ کیا بعد نوشیروان کے اور ملکون کو فتح کیا خداوند نے اُسکو پردۂ
قاف کو روانہ کیا یہان آکر اُسنے تمام سرکشون کو زیر وزبر کیا آسمان پری کے ساتھ اُسکا عقد ہوا
خداوند کی قدرت سے زلزلہ قاف ثانی سلیمان لقب ہوا بہت دنون تک اُسنے صاحبقرانی کی اُسکی
اولاد کو ایسے ایسے زور عنایت فرمائے کسی نے تنہا جاکر ملک فرنگ فتح کیا کسی نے کوچک باختر
کسی نے بالا باختر کوئی ترکستان پر قابض ہوا کسی نے سات برس کی عمر مین طلسم افراسیاب فتح کیا
بڑے بڑے ملک فتح کیے بڑے بڑے نام کیے ہزارون طلسم توڑے اُسکی اولاد نے بہت دنون
صاحبقرانی کی اُسکی صاحبقرانی کے بعد اُسنے اپنے فرزند کو صاحبقران کیا خداوند نے اُسکی
مدد کی ہر بلا اُنکی رد کی تیرے باپ کی کیا کیا شوکت بڑھائی اٹھارہ برس حمزہ اول سے مقابلہ کرایا سب کو
اُسکے ہاتھ سے زخمی کرایا حمزہ نے اُسکو زیر کیا طلسم نور افشان اُسکے ہاتھ سے فتح کرایا کیا کیا باتین
بیان کرون تیری کیا کیا شوکت کی کیا کیا حشم تجکو عنایت کیا کہ جو بیان نہین ہو سکتا ہی اُسپر بھی تم لوگ منکر
ہوا اُسکی خدائی کے اب آجکل صاحبقران ثانی بھی کہین گئے ہین کہین کیا کہ مجکو نام لیتے ہوئے برا معلوم
ہوتا ہی اِس سبب سے کہا کہ کہین گئے ہین وہ خانۂ کعبہ کو گئے ہین اپنی طرف سے شاہزادۂ بدیع الملک کو
صاحبقران کر گئے ہین جسکے سبب سے تیرا بھائی رستم ثانی فقیر ہو کر لشکر کو چھوڑ کر ایک طرف کو چلا گیا

خداوند نے اُسکو حالت فقیری مین بھی عزت دی قاف مین پہونچایا ہامان سے مقابلہ کرایا وہ زیر ہوا اُسکی شادی خداوند نے معنبر پری کے ساتھ کردی ایک لڑکا پیدا ہوا جبکہ خداوند نے دیکھا کہ ابا کسی طرح نہین مانتا ہی میری خدائی کو غلط جانتا ہی آخر کو اُسکو گرفتار طلسم کرایا ہامان کے دل مین ایسی ڈالی کہ اُس طلسم مین لیجاکر بٹھا دیا سُنا تو نے یہ تیرے خاندان کا حال ہی اُس فرشتہ نے ابتدا سے انتہا تک کل حال حمزۂ اول و صاحبقران ثانی و دیگر اولاد صاحبقران کا یون بیان کیا کہ جیسے یہ وہان موجود تھا یہ حال بیان کرکے کہا کہ اگر وہی شوکت اور عزت چاہتا ہی تو اِسکو قبول کرلے اور خداوند کو سجدہ کر پھر وہی سب سامان ہوجائین گے ورنہ اِس سے ابتر حالت ہوگی اب تو خداوند کو خیال آیا ہی اب تم سبکا زور کم ہوا جاتا ہی تمپر کیا موقوف ہی بدیع الملک کی بھی خبر لین گے اگر تم اُنکے کہنے پر عمل کروگے تو وہ عزت عنایت کرینگے جو کہ صاحبقران اول کو دی تھی نہ صاحبقران ثانی کو نہ اُنکی کسی اولاد کو سوائے تیرے کیونکہ یہ بندی خداوند کو بہت عزیز ہی جو اِسکے قلب کو خوش کریگا خداوند اُس سے بہت خوش ہونگے جو وہ کہے گا اُسکو قبول کرینگے یہ جو اُسنے بیٹھکر کہا شہریار کو بہت غصہ آیا کہا کہ دور ہو او بچہ شیطان میرے سامنے سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بڑا پرانا شیطان کا بچہ ہی کہ سب حالت سے واقف ہی ارے تو کیا ہی اور تیرا خداوند کیا گیدی ہی اگر رہا ہوتا تو تجکو تیری اِس تقریر کی سزا دیتا اگر تیرا خداوند ملجائے تو وہ کوبہ کاری کرون کہ تمام عمر یاد رکھے ارے شیطان علیہ اللعن وہ ایک کافر تھا ساحر زبردست تھا بچہ ایسے شیطان اُسکے قبضہ مین تھے جب وہ مرا وہ بھی مثل تیرے شیطان ہوگیا ایک زمانہ کو گمراہ کر رکھا تھا اور اب بھی کچھ لوگ باقی ہین ورنہ سب ضلالت کفر کو ہمارے آبا و اجداد نے اپنی آب تیغ سے دھوکر صاف کردیا جو کچھ باقی ہی وہ بھی صاف ہوجائیگا ایک مذہب از پردۂ دنیا تا قاف ہوگا وہ گیدی کیا خدائی کریگا اور کیا کسی کو طاقت و قوت دیگا پہلے اپنی تو خبر لے کہ آتش دوزخ مین جلنا ہوگا وہ ہمکو کیا حشمت دیگا اور کیا اُسنے ہمارے بزرگون کو حشمت دی ہوگی یہ سب اُس خدا کی قدرت ہے کہ جسنے تمام دنیا کو پیدا کیا ہمکو یہ مرتبہ عنایت فرمایا کہ ہم کافرون کو قتل کرین اُسکی راہ مین براے ترقی دین حق جہاد کرین وہ سامری بھی ایک بندہ تھا اِسکا سبب یہ تھا کہ وہ سحر مین کامل تھا اور اہل اِسلام کے یہان سحر کرنا حرام ہی جو چاہتا تھا کرتا تھا اپنے کو خدا کہلانے لگا جب وہ مرگیا تو شیطان ہوگیا گر وہ کیسا خدا ہی کہ اپنے بندون کو قتل ہوتے دیکھتا ہی اور پھر اُنکی خبر نہین لیتا ہی ارے شیطان تو کوئی سر ہی اُس لکاتہ کا اُسنے تجکو طلب کرکے بھیجا ہی بھلا بتا تو دے کہ یہ دیو جو بیٹھا ہی اِسکا کیا نام ہی اور یہ کسکا ملازم ہی اور یہ کہان رہتا ہی اب تو وہ گھبرایا گو کہ وہ جانتا تھا کہ یہ پردۂ قاف ہی کہا کہ مین کیون بتاؤن کچھ نام ہوگا یہ بھی ایک بندہ ہی خداوند کا پردۂ قاف مین رہتا ہی اور کسی خداوند کے بندے کا نوکر ہوگا یا اپنے ہاتھ سے کچھ کام کرکے اپنی زندگی بسر کرتا ہوگا تجھے اِس سے کیا کام تو اپنا مطلب بیان کر جو کچھ مین کہتا ہون اُسکا جواب دے میرے کہنے پر عمل کر ورنہ اگر عمل نہ کریگا تو تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی مین ابھی تیرے نام کا پتہ مل ڈالونگا تو مرجائیگا کیونکہ مین ملک الموت ہون یہ جو اُسنے کہا کہ میرے کہنے پر عمل کر شہریار نے کہا کہ او شیطان جا تیری بھی یہ لیاقت ہی کہ تو مجکو قتل کرسکے ابھی لاحول کا کوڑا مارونگا دم دباکر بھاگے گا پیچھے بھی پلٹ کر نہ دیکھے گا کہ مین کیا کہہ رہا تھا ارے ابلیس تو مجھے بہکانے آیا ہی یہ فقرہ اور کسی کو دے جو تیرے بہکانے مین آئین یا سامری پرستون کو یہ فقرے پڑھا معلوم ہوا کہ تو بڑا ابلیس ہی ابو الابلیسان ہی سب بچہ شیطان تیرے نطفہ کے ہین جاکر اُس لکاتہ سے کہدے کہ وہ اِس امید کو

اپنے دل سے دور کرے کہ مین اُسکو قبول کرون یہ محال ہی یہ اُسکا خیال خام ہی اگر ایسی ہی مستی سوار ہی تو اور
کسی سے اُسکو دفع کر اسلیے میرے مذہب مین اُسکے ساتھ ہمبستر ہونا حرام ہی اگر وہ حور بنکر آئیگی تو مین
نہ قبول کرونگا مجکو جان سے جانا منظور ہی مگر اُسکی قربت نہین گوارا ہی جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ سلوک
کر مین راضی برضا ہون اگر یون ہی آئی ہی تو کیا چارہ ہی شعر سر نمی پیچم ز شمشیر حبیب ❊ ہر چہ آید بر سر من یا
نصیب ❊ دیگر مشکلے نیست کہ آسان نشود ❊ مرد باید کہ ہراسان نشود ❊ ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہین
مرنا تو حیات ابدی ہی یہ فرماکر طیران سے کہا کہ بھائی ذرا لاحول تو پڑھو تاکہ یہ بچہ ابلیس بھاگے بیکار کا دماغ کھا رکھا ہی
یہ فرماکر آپ بھی لاحول پڑھنے لگے طیران نے بھی لاحول پڑھی مگر وہ اُسپر بھی نہ بھاگا اُسیطور سے بیٹھا رہا جب
یہ لوگ لاحول پڑھ چکے تو کہنے لگا کہ تم لوگ اپنے دل کی حسرت نکال چکے لاحول پڑھنے سے بھی کچھ ہوا میرا کیا
نقصان ہوا تمھاری زبان تھکی اب تو میرے کہنے کا یقین ہوا ہوگا کہ مین فرشتہ ہون اب تو میرے کہنے پر عمل کر چل اُس سے
وصل حاصل کر تاکہ خداوند تجھ سے راضی ہون یہ جو اُسنے تقریر کی شہریار نے کہا کہ ثابت ہوا تو بڑا پکا
ابلیس ہی تو نہین جانیگا مین تجھ سے کہ چکا ہون کہ مین کبھی نہ قبول کرونگا تو کیا ہی اگر تیرا خداوند یعنی سامری
بھی آکر کہے تو مین نہین مانتا ہون وہ اِس حسرت مین مر جائیگی یہ مراد اُسکی نہ بر آئیگی اب مین تیری کسی
بات کا جواب نہ دونگا تو تو کتے کا مغز کھائے ہی تو اُسکے سگون مین ہی مثل اُسکے بھونکا کریگا یہان کسکا
دماغ ہی جو تیرے ساتھ بکے یہ فرماکر بہت برہم ہوے اور خوب اپنی مجبوری پر غصہ آیا اپنے بند دست
کو کاٹ کاٹ کر نیلا کر دیا منھ از فرط غیظ سے لال ہو گیا اور فرمایا کہ کیا کرون کیونکر تجکو اِسکی سزا دون
بالکل بیحس و حرکت ہون یہ فرماکر مارے غصہ کے کانپنے لگے مگر اُس طرف سے نگاہ نہین اُٹھاتے
ہین برابر اُسکو دیکھے جاتے ہین خاموش ہین غیظ کے سبب منھ مین کف آگیا ہی پیشانی پر بل ہی یہ جو
حالت اُسنے دیکھی دوڑکر اُنکے قدم پر گر پڑا اُنھون نے قصد کیا کہ گو ہاتھ پاؤن قابو مین نہین ہین مگر
جھک کر اِسکی دانتون سے بوٹیان کاٹون کیونکہ یہ قریب آگیا ہو اِس قصد سے جھکی بیٹھے رہے کہ پھر
اُسنے کہا کہ آقا ابھی نہین پہچانا مین ہون آپکا غلام سیارہ آپ کیون اسقدر غصہ فرماتے ہین مین
صرف آپکا امتحان کرتا تھا کہ شاید کچھ تغیر ہو مگر یہ تجربہ ثابت ہو گیا کہ آپ لوگون کو کوئی مذہب
اسلام سے نہین پھیر سکتا ہی اب آپ غصہ کو جانے دیں کوئی اپنے غلام پر بھی غصہ کرتا ہی یہ جو اُسنے
قدم پر گر کر کہا شہریار نے فرمایا کہ لو یہ دوسرا فقرہ کہا کہ مین ہون سیارہ بھلا سیارہ کہان اور پردہ
قاف کہان مین تو یہان ایک دیو کی پشت پر سوار ہو کر آیا ہون جو کہ میرے ہمراہ قید ہی وہ بھی ایک
بادشاہ قاف کا طلب کیا ہوا ہون سیارہ کیونکر یہان آئے گا وہ میرے غم مین اُس مقام پر پریشان
ہوگا یہ فقرہ اور کسی کو دے جو نادان ہو اگر تو سیارہ ہی تو اپنی صورت مجکو دکھا کہ مجکو یقین آئے گو کہ
اُسوقت بھی یہ خیال ہوگا کہ تو بچہ شیطان ہی اُسکی صورت پر متشکل ہوگا مگر ایک نشان ہی کہ جسکو سوا سے
میرے کوئی نہین جانتا ہی مین اُس سے پہچان لونگا یہ جو اُس سے شہریار نے فرمایا سیارہ نے کہا کہ
بہت خوب یہ کہکر اپنی اصلی صورت بنائی اب شہریار نے اُسکو بغور دیکھا اُدھر سیارہ نے قسم کھائی
شہریار نے بھی پہچان لیا کہا کہ سیارہ کیون تو کیونکر آیا ذرا حال تو بیان کر سیارہ نے کہا کہ پھر بیان
کرونگا طیران نے عرض کیا کہ یہ کون صاحب ہین شہریار نے فرمایا کہ یہ عیار ہین ہمکو تلاش کرتے
کرتے یہانتک پہونچے اب یہ کوئی نہ کوئی تدبیر کرکے رہا کر لیجائینگے خدا نے ہماری سن لی اب ہمارے
۱۰ تمھارے رہائی کے دن آگئے اب ضرور رہا ہونگے جہان یہ مرشد پہونچین وہان ہم گرفتار رہین طیران

سنے کہا کہ یہ وہی ہین جو کہ آپ کے برابر فقیر بنے ہوئے بیٹھے تھے شہر یار نے فرمایا ہان وہی ہین اُسنے تعجب سے عرض کیا کہ یہ کیونکر یہانتک آئے کیونکہ سوائے دیو اور پری کے کوئی یہان نہین آسکتا ہی یا وہ جسکو لائے اِنکا آنا کیونکر ہوا شہر یار نے فرمایا سُن لینا جس طور سے ہوا ہوگا وہ خود بیان کر دینگے اِن لوگون کا آنا کوئی امر تعجب خیز نہین ہی کیونکہ یہ اُس مقام پر جاتے ہین جہان گمان بھی مشکل سے پہونچ سکتا ہی انسان کی کیا حقیقت تھی جب اُنکا جی چاہیگا بیان کرینگے سیارہ نے کہا کہ اِس امر کو تو ملتوی فرمایئے جب مین حسب دلخواہ کام کر لونگا تو بیان کر دونگا مگر ایک امر کا عجب ہی اور آپکی عقل سے بعید ہی کہ آپ ایسا عاقل ہو کر ایسی حرکت کرے کہ آپ نے اب تک اِسکو قتل نہین کیا اپنے تئین گرفتار کرا دیا یہ بھی کوئی پہلوان تھا کہ جس سے لڑ کر مقابلہ کرتے اگر دغا سے قتل کرتے تو خلاف بہادری تھا یہ ساحرہ ہی اِسکے ساتھ مکر سے کام کرنا تھا یہ لوگ بدون مکر کے دھوکا نہین کھاتے ہین یہان پر عیاری کرنا تھا جیسے اُسنے اِس امر کی خواہش کی تھی موجود ہو گئے ہوتے دبوچ کر قتل کر ڈالا ہوتا قربان آپ کے اور آپکی عقل کے لے اب مین جو عرض کرون اُسپر عمل فرمایئے اگر اپنی خلاصی کے خواستگار رہین تو سوائے اِس تدبیر کے جو کہ مین عرض کرتا ہون خلاصی غیر ممکن ہی شہر یار نے کہا کہ بیان کرو اور بھی سیارہ مجھ سے مکر نہوتا مین کیا کرون سیارہ نے عرض کیا کہ جیسا موقع ہوتا ہی ویسا کیا جاتا ہی اکثر صاحبقران نے ساحرہ کو اِس تدبیر سے قتل کیا جو کہ مین عرض کرتا ہون وہ تدبیر یہ ہی کہ جا کر اُس سے کہتا ہون کہ مین اُنکو ذرا دھمکا کر تیرے وصل پر راضی کر آیا ہون تو نے تو خود اُنکو ناراض کر دیا وہ تو تیرے عاشق ہین خیر جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا اب تو اُنکو بلا کر قید سحر سے رہا کر اُنکو اپنے پاس بٹھا اُنکی خاطر کر دیکھ تو کہ کیا ہوتا ہی بس جب وہ آپکو طلب کرے آپ اُسکے روبرو تشریف لیجائین آپ بھی یہی کلام کرین کہ مین تو خود عاشق تھا صرف تمہاری الفت کا امتحان کرتا تھا مین نے جب سے تمکو دیکھا تھا اُسیوقت سے فریفتہ ہو گیا تھا مگر مجکو یہ منظور تھا کہ دیکھون تم بھی مجھ سے محبت کرتے ہو یا نہین بس معلوم ہوا کہ تمکو میری محبت نہین ہی کیونکہ کوئی بھی اپنے معشوق پر ایسے ستم کرتا ہی جو کہ تمنے کیے ہم عاشق صادق تھے کہ جو تمنے کیا ہمنے اُسکو گوارا کیا عشق کے یہ معنے ہین اگر یہ فرشتۂ قدرت نہ آتے اور نہ سمجھاتے تو مین کبھی نہ مانتا جبتک کہ تم اپنے ستم سے نہ باز آتین جب اِنھون نے یہ فرمایا کہ اُسکے دل مین تیری محبت ہی اور وہ مرتی ہی تب مجکو یقین آیا آپ اِس سے چاپلوسی کی تقریر کرکے اُسکا دل اپنے ہاتھ مین لیجیے گا اُسکے ساتھ اختلاط فرمایئے گا جبکہ وہ وصل کی خواہش کرے انکار نہ فرمایئے گا گو مجکو معلوم ہی کہ اُسکے مُنھ سے بوے بد آتی ہی اِس سے آپکو نفرت ہو گئی ہی مگر کیا کیا جائے وقت پر گدھے کو بھائی کہنا پڑتا ہی بس اُسکو شراب پلا کر برائے ہمبستری پلنگ پر لیجایئے گا ایک تو وہ مست ہو رہی ہی دوسرے جب شراب پی لیگی تو اور زیادہ مست ہوگی بس اب اُسی طریقہ سے بیٹھیے گا اور ہاتھ بڑھا کر اُسکا گلا دبا کر اور خوب زانون سے دبوچ کر قتل فرمایئے گا مُنھ اِسطور سے بند کر دیجیے گا کہ سحر نہ کر سکے روح اُسکی اور کسی اور مقام سے نکل جائے یعنی جدھر سے راہ پائے یہ تدبیر ہی اُسکے قتل کی اگر اِسکے خلاف فرمایئے گا رہائی غیر ممکن ہی آیندہ آپکو اختیار ہی اب تو شہر یار نے کہا کہ یہ تو تمنے سچ کہا مگر میرا دل گوارا نہین کرتا ہی کہ مین اُسکی صورت دیکھون پاس بیٹھنا تو دوسرا امر ہی بو ایسی آتی ہی کہ دماغ پریشان ہوا جاتا ہی دوسرے جب سے یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ ساحرہ ہی تو اور نفرت ہو گئی ہی تیسرے مکر کرنے کو تو بالکل دل نہین چاہتا ہی سیارہ نے کہا کہ پھر جو کچھ ہو تھوڑی دیر کے لیے دل پر جبر فرمایئے یہ کام تو بغیر اِسکے ہونا غیر ممکن ہی اُدھر طیران نے بھی عرض کیا کہ آقا جو

سیارہ کہتے ہیں اِسپر عمل فرمائیے تا کہ مخلصی پائین جب یون سیارہ وطیران نے عرض کیا شہریار نے فرمایا کہ خیر جو تمھاری راے جاؤ مگر جلدی کرو کیونکہ جب مین نے یہ گوارا کیا تو اب مجکو گھڑی بھر اِس قید مین ایک سال کے برابر ہی سیارہ نے عرض کیا کہ جاتا ہون یہ کہکر اپنی صورت پھر اُسی طریقہ پر درست کی اور یہ کہتا ہوا باہر نکلا کہ اگر تو میرا کہنا نہ قبول کریگا تو مین ابھی تجکو قتل کر ڈالونگا خداوند اُسکے واسطے اور پردۂ دنیا پر سے تجھ سے بہتر اور خوبصورت مرد بھیجد یگا یہ کہتے ہوے اُسکے قریب آئے وہ اِسکو دیکھکر کھڑی ہوگئی انھون نے کرسی پر بیٹھکر کہا کہ وہ تو نہین راضی ہوتا ہی خداوند کا حکم تھا کہ اگر وہ نہ راضی ہو تو اُسکو قتل کر ڈالنا ہم اُسکے واسطے اور بھیجد ینگے تو تو اب اِس امر پر صبر کر مین اُسکو قتل کرتا ہون تیرے واسطے اور اِس سے بہتر مرد خداوند بھیجد یگا وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہا کہ اے فرشتۂ قدرت اگر وہ قتل ہوا تو مین بھی مر جاؤنگی کیونکہ مجکو اب کوئی نہین پسند آئیگا میری جان اِسپر جاتی ہی مری جاتی ہون اگر وہ نہین قبول کرتا ہی تو نہ قبول کرے مین اُسکی صورت دیکھکر تو اپنے دل کو ٹھنڈا کر لیتی ہون یہ جو تقریر اُسنے کی اور رونے لگی اُسکی حالت دیکھکر فرشتۂ نقلی یعنے سیارہ نے کہا تو گھبرا نہین وہ خود تیرے اوپر عاشق و شیدا ہی صرف تیری محبت کا امتحان کرتا تھا کہ دیکھون کہ کچھ اُسکو محبت ہی یا نہین مگر وہ یہ کہتا تھا کہ مین تو عاشق صادق تھا مگر اُنکو محبت نہین ہی لہذا مین اپنی جان دونگا مگر یہ نہ قبول کرونگا جب مین نے قسم کھائی کہ وہ بھی تیری عاشق ہی تو وہ راضی ہوا ہی لے اب اُسکو اپنے پاس بلا اُسکی خاطر کر قید سے رہا کر وہ بھی جو تو کہیگی قبول کریگا یہ سننا تھا کہ اُسکی مارے خوشی کے یہ حالت ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے دوڑ کر قدمون پر گر پڑی پانؤن چومنے لگی تلوے آنکھون سے ملنے لگی اُنھون نے کہا کہ دیر نہ کر پہلے سامان خوشی کر لینے کو خوب آراستہ کر مکان کی صفائی کر پلنگ کو آراستہ کر شراب وغیرہ کا بندوبست کر کیونکہ آج اُس شخص سے وصل ہوگا کہ تو جسکی مشتاق ہی اور اُسکو خیر اشتیاق ہی یہ سُنکے اُس لکا تہ نے خوب مکان کو سحر کے ذریعہ سے صاف کیا خوب شیشہ آلات سے مزین کیا فرش نفیس سے زینت دی مسند بچھائی مسہری آراستہ کی اپنے کو خوب کنگھی چوٹی سے آراستہ کیا خوب سنگار کیا نیا جوڑا کارچوبی پہنا سر سے پانؤن تک موتیون مین غرق ہوگئی عطر سہاگ کا ملا کشتی شراب ناب کی قاب کباب کی لاکر رکھی جب یہ سب انتظام کر چکی تو اپنے کچھ پڑھکر دستک دی کہ خود بخود قید شہریار کی کمرے کے باہر آئی اور برابر مسند کے آکر بیٹھی اِسنے کہا کہ کیون جان جہان تمنے ہمارے کہنے پر عمل نہ کرکے اپنی یہ حالت پہونچائی سیارہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہی اگر فرشتۂ قدرت نہ آتے تو مین یقین کرتی ہون کہ تم اپنی جان دیدیتے اور مین بھی مر جاتی مین نے جب خداوند سے فریاد کی تو اُنھون نے رحم کھا کر اِنکو روانہ کیا اِنھون نے آکر مجکو اور تمکو دونون کو مرنے سے بچایا یہ کہکر کچھ پڑھکر دم کیا کہ وہ جو قید سحر تھی دفع ہوگئی شہریار کے ہاتھ پانؤن قابو مین آئے یہ اُٹھکر اُسکے پہلو مین آکر بیٹھے مگر یہ کہتے ہوے کہ بس مین نے تمکو آزما لیا تمکو مجھ سے تھا کب الفت نہین ہی جو جو ستم تمنے مجھپر کیے ہین اُسکا مین کیا بیان کرون میرا ہی دل جانتا ہی مگر مین اپنی عبث سے باز نہین آیا اگر یہ نہ آتے تو مین ضرور اپنی جان دیتا اور وہی تقریر بیان کی جو کہ سیارہ نے تعلیم کی تھی وہ یہ سُنکے رونے لگی اور کہنے لگی کہ مین ظلم کرنے والی مر نہ گئی گھڑی گور مین نہ گئی اگر مین یہ جانتی کہ یہ میرا امتحان کرتے ہین تو مین یہ کیون ستم کرتی خداوند مجکو غارت کرے یہ سُنکے سیارہ نے پکار کر کہا کہ کیون اِسقدر شکوے و شکایت کرتے ہو باہم مگر یہ جیسے یہ وقت شکایت کا نہین ہی پھر شکایت کر لینا یہ وقت رنج و غم نہین ہی عرصہ کے بعد یہ دن میسر ہوے ہین شراب پیو دل سے رنج دور کرو اِس سے کیا حاصل یہ جو اُسنے سُنا کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین یہ کہکر شہریار کے قریب آکر بیٹھی

ہاتھ جوڑ کر کہنے لگی میری خطا معاف کر دین اِس لائق ہون کہ تو مجکو سزا دے یہ سُنکے شہر یار نے کہا کہ اچھا
جو ہونا تھا وہ میرے مقدر مین تھا وہ گذرا اب اِس سے کیا ہوتا ہی یہ مصیبت میری تقدیر مین تھی یہ کہکر
اُسکا ہاتھ پکڑکر اپنی طرف کھینچ لیا واقعی اُسنے اپنی صورت سحر سے ایسی طیار کی تھی کہ اگر فرشتہ بھی دیکھ لیتا تو وہ
بھی فریفتہ ہو جاتا اپنی طرف کھینچ کر گلے سے لگایا گو بوے بد سے دماغ پریشان ہوا جاتا تھا مگر کیا چارہ تھا عالم
مجبوری تھا کیا کرتے دل پر جبر گوارا کر کے سب کچھ منظور کیا وہ یہ حالت دیکھکر دل مین تو بہت خوش ہوئی
نوبت یہ ہوئی کہ دل نے دوسرے امر کی خواہش کی شہر یار نے کشتی اپنی طرف کھینچکر جام شراب سے
لبریز کیا اُسکے مُنھ سے لگا دیا وہ پی گئی اِنھون نے پھر جام بھرکر اُسکو پلایا کئی جام کی نوبت آئی اب تو وہ اور
مست ہو گئی اُنھون نے دل پر جبر کرکے اختلاط کرنا شروع کیا وہ ظاہری نخرے کرنے لگی اور کہنے لگی
کہ یہ مجکو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی یہ گرمی آپ اپنی رہنے دیجیے مجکو اِسکی خواہش نہین ہی مگر دل مین خوش ہوتی ہی
کہ آج خوب مزے ہونگے جب انھون نے خوب مساس کرکے اُسکو بیتاب کر دیا بس اُسکو گود ی
مین اُٹھا کر مسہری پر لائے اور وہان اور قصد سے بیٹھے اُسنے تڑپنا شروع کیا اور کہنے لگی کہ یہ کیا کرتے ہو
دیکھو فرشتۂ قدرت بیٹھے ہوے ہین تمکو شرم نہین آتی ہی ارے اُنکا لحاظ کرو کیا رات نہوگی ظاہر مین تو یہ تقریر
کرتی تھی مگر باطن مین جو اُسکی حالت ہی وہ اُسکے دل پر گذرتی ہی انھون نے کہا کہ مین نہ مانونگا اتنے دنون
سے آتش فراق مین جل رہا تھا آج تو میری مراد آئی ہی یہ کہکر خوب اُسکو دبوچ کر پیار کیا قاعدہ مقررہ سے
ہی اب اُسنے بھی تڑپنا موقوف کیا اِنھون نے آسن اور طریقہ سے گانٹھکر اور ایک ہاتھ اُسکے مُنھ پر رکھا
اور ایک گلے پر زور کرنے لگے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ یہ بھی کوئی مساس ہوگا اِدھر انھون نے آسن سے
خوب دبایا اور ایک ہاتھ سے گلا گھونٹا اور ایک سے مُنھ دبایا کہ اُسکی روح تڑپنے لگی قفس خاکی مین
مثل مرغ نبسمل کے اب اُسنے تڑپنے کا قصد کیا مگر یہ کب تڑپنے دیتے ہین نہ بات کرنے کی اُسمین طاقت
تھی مُنھ الگ بند تھا گلا الگ گھٹ رہا تھا یہ کب مہلت دیتے ہین دباکر مار ڈالا روح نے کوئی مقام نہین
نکلنے کا پایا سوا اسے شرمگاہ کے اُسی مقام سے نکل گئی وہ تڑپ کر مرگئی آندھی سیاہ اُٹھی برفباری سنگباری
ہوئی جو عمارت کہ اُسکے سحر سے بنی ہوئی تھی سب نابود ہو گئی ذرا سا بھی نشان نہ باقی رہا صدا آئی کشتی مرا
نام من خرم جادو بود افسوس مردیم دجان دادیم بمطلب خود نرسیدیم مارا مجکو جوان جب یہ صدا آچکی تو وہ
تاریکی برطرف ہوئی روشنی ہوئی اب جو دیکھا نہ وہ باغ ہی نہ مکان ہی جو جو اشیا سحر سے بنی ہوئی تھین وہ سبکی سب
مٹ گئین جو اصلی تھین وہ برقرار رہین اُدھر اُسکے جسم سے شعلے پیدا ہوے اور وہ جلکر خاک ہو گئی اُدھر
طیران کے جسم سے بھی قید سحر دور ہوئی اُدھر سیارہ نے اپنی صورت بدل کر وہ سب اسباب اُٹھانا
شروع کیا سب ایک مقام پر جمع کیا اُدھر دیو طیران دوڑکر قدمون پر گر پڑا کہنے لگا خوب رہائی ہوئی
اب تشریف لیچلیے شہر یار نے فرمایا کہ سیارہ کی حالت سن لین تو چلین سیارہ سے فرمایا کہ اپنے آنے کی
کیفیت بیان کرو سیارہ نے عرض کیا کہ جب آپکو دیو اُٹھا لیگیا مین بہت پریشان ہوا وہ رات بسر کی صبح کو
روانہ ہوا رہ سب عیاری کی فکرین بیان کین اُس حاجن کے لڑکے کا روپیہ لیکر آنا اپنا اُسکو ہمراہ لے کر چلنا
اُس مجمع سے دیو کا اُٹھا لانا اور جو کچھ دیو سے گفتگو ہوئی اور جو کیفیت گذری سب بیان کی اُسکے بعد دیو کا اپنی
ناک مین رکھکر برات مین جانا برات کی کل حالت برات کا دولھن کے مکان پر پہونچنا گانے کا ہونا اپنا
گانا سب کا حیران ہونا دیو کو چھینک کا آنا اپنا زمین پر گرنا سب کا بھاگنا آخر پھر سب کا آکر بیٹھنا منت کرکے
گوانا اپنا گانا شراب مین بیہوشی ملاکر سب کو بیہوش کرنا اور جو جو تدبیر کی تھی سب کہہ سُنائی اُسکے بعد سب کا

ہوشیار رہونا باہم لڑکر مرجانا اپنا سب مال لے کر ایک درے مین پوشیدہ کرنا اس عورت پر جسپر کہ میان پہونچا تھا درست ہوکر بخوف دیوون کے روانہ ہونا طی منزل و قطع راہ کرکے اِس کوہ پر پہونچنا اس ساحرہ کو روتے اور گریہ و زاری کرتے دیکھنا اپنے دل مین خیال کرنا کہ ضرور کوئی نہ کوئی خدا پرست اِسکے قبضہ مین ہی یہ فقیر فقیر جو کہ رہی ہی شاید میرا آقا شہریار ہو عیاری کرکے دریافت کرنا ضرور ہی بس مین نے یہ عیاری کی جو کہ گذری چونکہ صورت تو قبل سے تبدیل کیے ہوے تھا کوئی طیار ہونا نہ تھا خوب بن پڑی بفضل خدا اُسکو بھی مارا اب آپ کا جہان جی چاہے تشریف لیچلیے مگر اتنی دیر توقف فرمائیے کہ مین وہ بھی مال لے آؤن طیران نے کہا کہ چلو راہ مین لے لینا مین اُسی جانب سے چلونگا سیارہ نے کہا اچھا بس وہ سب مال کا پشتارہ باندھ دیا پشت سے لگایا دیو طیران نے شہریار کو تو دوش پر سوار کیا سیارہ کی کمر مین پنجہ دیا اور لیکر اُڑا اُس مقام کا نشان تو سیارہ دے چکا تھا پہونچا وہان سیارہ کو اُتارا سیارہ نے اُس درے سے اپنا مال نکالا اُسکا بھی پشتارہ باندھا اب دیو طیران اِن دونون کو لیکر طرف قلعۂ یاقوت نگار کے راوانہ ہوا اب اِسکو راہ مین رکھا جاتا ہی

اب قلم کو طرف حال اخضر و ہامان کے پھیرا جاتا ہی اور اُسی مین طیران کا بھی حال تحریر ہوگا اور حال سہراب بھی تحریر کیا جائیگا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا غزل بجائے ساقی نامہ

تصور ہے کسی کی سرمہ آلودہ نگاہون کا
یہ باعث ہے دھوان کالا ہے میری گرم آہون کا

نظر انجام پر رکھ سرکشی اتنی نہیں اچھی
رہا ہے ٹھوکرون مین کاسۂ سر کج کلاہون کا

کسی کی کیا خبر اُنکو وہ ہین مصروف آرائش
مزا دل سے مری پوچھے کوئی ترچھی نگاہون کا

قناعت کی بدولت ہی وہ استغنا مجھے حاصل
جہان ہر ایک کشکول گدائی تاج شاہون کا

نہین سا تو ن زمین یہ یار کی دل کی کدورت ہی
نہین نہ آسمان تھوڑا دھوان ہی میری آہون کا

نہین ملتا در جانان نہ کنج گور اے آصف
پتہ لگتا نہیں بھٹکے ہوے آرام گاہون کا

معرکہ آرایان میدان قتال و فتح کنندگان قلعہ مضامین جنگ و جدال اِس داستان کو یون تحریر کرتے ہین کہ جبکہ اخضر پریزاد شہر سے کوچ کرکے قلعۂ یاقوت نگار مین پہونچا اُسنے جب قریب قلعہ مقام کیا حاکم قلعہ کو خبر ہوئی وہ استقبال کرکے لیگیا اخضر پریزاد جب داخل قلعہ ہوا حکم کیا کہ در قلعہ بند کر لیا جائے خندق پانی سے لبریز کردی جائے بر و برج و فصائل قلعۂ آلات حرب و ضرب سے آراستہ کیے جائین ہر مقام پر فوج کے پہرے مقرر ہون لشکر تمام برجون گھاٹیون پر اُترے یہ حکم دے کر دربار مین آیا ناموس اُدھر محل مین اُترے سب آسائش سے ہوے اخضر پریزاد نے اُسیوقت دبیر کو طلب کرکے ایک نامہ بنام اپنے بھائی احمر پریزاد کے تحریر کرایا اُسکا مضمون یہ تھا کہ دیو ہامان نمک حرام نطفۂ شیطان نے مکر سے اِسلام قبول کیا تھا آخر کو دھوکا دے کر رستم ثانی کو طلسم مین گرفتار کرایا اب وہ میرے اوپر لشکر کشی کرکے آتا ہے لہذا تمکو تحریر کیا جاتا ہی کہ تم آکر ہماری مدد کرو یہ تحریر کرا کے ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا وہ دیو فوراً نامہ لے کر طرف قلعۂ زمرد نگار کے روانہ ہوا اور اُسی دن قلعۂ زمرد نگار مین پہونچا یہان احمر پریزاد دربار مین بیٹھا ہوا تھا سب اہل دربار حاضر تھے ذکر مسرور جنی

۱

سے رستم ثانی کا کر رہا تھا کہ یہ دیو پہونچا مجرا گاہ سے مجرا بجا لایا نامہ بادشاہ کا بادشاہ کے ہاتھ مین دیا احمر نے نامہ لیکر چوما آنکھون پر رکھا کیونکہ بڑے بھائی کا نامہ تھا بعدہ اُسکو کھولکر خود پڑھا جب مضمون نامہ سے آگاہ ہوا مسرور جنی سے فرمایا کہ بڑا غضب ہو گیا ہامان نے مکر کیا دغا سے مسلمان ہوا آخر دھوکے سے شہزادہ رستم ثانی کو گرفتار طلسم کیا اب آپ لشکر کشی کرکے بھائی صاحب پر آتا ہی وہ شہر چھوڑکر قلعہ یاقوت نگار مین تشریف لیگئے ہین مجکو براے مدد طلب کیا ہی مین ضرور جاؤنگا اُس دیو سے کہا کہ تو ٹھہرا رہ مین ابھی کوچ کرتا ہون مسرور جنی نے عرض کیا کہ آپ کا جانا ضرور ہی بس اُسوقت احمر نے حکم دیا کہ ہمارا لشکر تیار ہو ہم ابھی محل سے نکلکر کوچ کرینگے یہ حکم لشکر مین پہونچا اُسی وقت تیاری ہونے لگی تھوڑے عرصہ مین چار لاکھ کا لشکر دیوون کا تیار ہو گیا احمر داخل محل ہوا زوجہ اور دختر سے کل حال کہا اور کہا کہ مین جاتا ہون خدا حافظ و ناصر یہ کہکر کسی سے ملا تک نہین فوراً باہر آیا ایک پریزاد کو اپنی طرف سے قلعہ کا حاکم کرکے اُسیوقت مع مسرور جنی اور چار لاکھ نرہ دیو کے طرف قلعہ یاقوت نگار کے روانہ ہوا اُس دیو سے کہا کہ تو جاکر بھائی صاحب کو خبر کرکہ احمر آتا ہی وہ دیو جو کہ نامہ لے کر آیا تھا فوراً روانہ ہوا بعد طی مراحل کے اپنے قلعہ مین پہونچا یہان اخضر دربار مین جلوہ گر تھا کہ وہ دیو آیا قواعد شاہی بجالایا عرض کیا کہ آپ کے برادر عزیز القدر تشریف لاتے ہین کل وہ قریب قلعہ قیام کرینگے کیونکہ میرے روبرو کوچ فرما چکے جب وہ کوچ فرما چکے ہین تب مین اِدھر کو رخصت ہوا یہ سُنکے اخضر بہت خوش ہوا اُسیوقت حکم فرمایا کہ کل سردارون اُنکے استقبال کو جائین وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر یہان بیرون قلعہ احمر نے آکر مع لشکر قیام کیا کچھ دن آیا ہوگا کہ دروازہ قلعہ کا کھلا وہ سردار جو کہ براے استقبال بحکم اخضر چلے تھے پہونچے بادشاہ سے ملے قدمبوسی حاصل کی آداب شاہی بجالاے احمر اُنکے ہمراہ مع لشکر داخل قلعہ ہوا پھر در قلعہ بند کرلیا گیا پل تختہ اُٹھا لیا گیا لشکر کو اُن سردارون نے شامل لشکر اخضر کیا اور چند سردار احمر کے ہمراہ دربار مین گئے اخضر کو خبر ہوئی کہ احمر آتا ہی دربار کیا احمر داخل دربار ہوا جو سردار کہ دربار مین تھے وہ براے تعظیم اُٹھے سب نے آداب شاہی ادا کیا سہراب نے بھی مجرا کیا احمر نے گلے سے لگایا احمر نے بڑھکر اخضر کو تسلیم کی اخضر نے تخت پر سے اُٹھکر احمر کو گلے سے لگایا بہت شفقت سے پیش آیا برابر اپنے تخت کے دوسرا تخت بچھوایا اُسپر احمر کو جگہ دی لاکھ انکار کیا مگر اخضر نے نہ مانا مجبور ہوکر بیٹھا جب سب دربار جمع ہو چکا اخضر نے احمر سے کہا کہ تمھاری کیا صلاح ہی آیا قلعہ بند ہوکر مقابلہ کرون یا بیرون قلعہ یہ گفتگو اُسوقت ہوئی جبکہ سہراب دربار سے اپنے نانا سے رخصت ہوکر چلا گیا تھا احمر نے کہا کہ میری تو یہ راے ہی کہ کیون بندگان خدا کا خون ناحق اپنے سر پر لیا جائے گو کہ لشکر حضور کے پاس کم نہین ہی کوئی قریب چودہ لاکھ کے ہوگا مگر خیال یہ ہی کہ اِسوقت کوئی لشکر مین ایسا نہین ہی کہ اُس سے سرکھ ہوکر مقابلہ کرے آخر کو پھر قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اِس سے بہتر یہ ہی کہ کیون اِسقدر جانین برباد ہون قلعہ ایسا نہین ہی کہ آج فتح ہو جائے برسون اِسکے فتح کرنے مین گذرینگے اِس عرصہ مین یہ لڑکا جو کہ شاہزادہ رستم ثانی کا ہی یہ بھی مثل اُنکے بہادر معلوم ہوتا ہی جوان ہو جائیگا لائق مقابلہ ہوگا پھر کوئی مضائقہ نہین ہی یہ اُسکو شکست دیگا اخضر نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو کیونکہ اِسکے تیور سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہی دوسرے مین نے مسرور جنی کی راے سے ایک اور فقیر کو جو مثل رستم ثانی کے ہین طلب کیا ہے طیران لینے گیا ہی بس اُسوقت تک ضرور قلعہ بند ہوکر لڑنا پڑیگا اگر وہ لشکر کشی کرکے آئے یہی صلاح سرور جنی و مسرور جنی کی بھی ہوئی بس اُسوقت سے انتظام قلعہ کا ہونے لگا یہان تو قلعہ مین بندوبست ہو رہا ہی اب اون کا

حال سنیے دیو ہامان جو کوچ کرکے مع لشکر قریب شہر پہونچا در شہر کو کھلا ہوا پایا یہ یلغر کرکے داخل شہر ہوا شہر کو بالکل ویران پایا سواے اہل شہر کے کسی کو ملازمین شاہی سے شہر مین نہین دیکھا نہ لشکر کو پایا جب اہل شہر کو معلوم ہوا کہ ہامان مع لشکر داخل شہر ہوا ہی سب جمع ہوکر آئے اُس سے عرض کیا کہ ہم لوگ حاضر ہین جا ہے حکم قتل فرمائیے چاہے حکم امان ہامان نے کہا کہ یہ بتاؤ اخضر کہان گیا ہی اُنھون نے عرض کیا کہ وہ آپ کے آنے کی خبر سنکے مع لشکر وخزانہ وناموس کے کوچ کرکے نہ معلوم کہان چلا گیا سواے ہم اہل شہر کے کوئی اُسکے متعلقین سے نہین ہین یہ سُنکے ہامان نے کہا کہ اگر وہ بھاگ گیا ہی تو میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا مجکو معلوم ہی جہان وہ گیا ہی مین جانتا ہون مجھ سے عقب گذاری اُسکو غیر ممکن ہی بلکہ خارج از امکان ہی مین تم سب پر کیا ظلم کرون لہذا مین اپنی طرف سے یہان کا حاکم مقرر کرتا ہون یہ کہکے طرف عمارت شاہی کے آیا اُسکو ویران و برباد پایا در دولت پر خاک اُڑ رہی تھی تمام محلات ویران تھے دربار اُجاڑ باغات خزان دیدہ یہ دیکھکر ہامان نے افسوس کیا ایک رات وایک دن وہان رہا دوسرے دن اپنی طرف سے ایک دیو کو حاکم شہر کرکے مع لشکر کے کوچ کیا یہ تو اُدھر کو روانہ ہوا وہان اخضر کو خبر ملی کہ ہامان پہلے شہر پر لشکر کشی کرکے گیا تھا شہر کو خالی پاکر آگے خبر اہل شہر سے دریافت کی اُنھون نے کہا کہ ہمکو نہین معلوم کہ وہ کدھر کو مع لشکر وخزانے وناموس کے کوچ کر گئے ہین اُسنے کہا کہ مین بخوبی واقف ہون وہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جا سکتے ہین یہ کہکر اُسنے ایک رات وایک دن وہان قیام کیا دوسرے دن یعنے آج اُسنے اپنی جانب سے ایک دیو کو حاکم شہر کیا اور مع لشکر کے کوچ کرکے اِدھر کو آتا ہی اخضر نے یہ سُنکے فکر کی سرور رحبنی سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرون کیونکہ جب وہ لشکر کشی کرکے اِدھر آئیگا تو یہ خبر سہراب کو ہوگی وہ لڑکا ضدی ہی کبھی قلعہ بند ہوکر نہ لڑنے دیگا ضرور مقابلہ کو نکلے گا ابھی اُسکی بساط کیا ہی جو وہ اتنے بڑے دیو سے مقابلہ کرسے دوسرے آپ کہ چکے ہین کہ اُسکے ابھی ستارے خراب ہین لہذا کوئی تدبیر ایسی فرمائیے کہ وہ یہان سے ٹل جائے سرور رحبنی نے عرض کیا کہ سواے اِس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین ہی کہ اُنکو کسی طرح یہان سے قبل آنے اُسکے شکار کو روانہ فرمائیے اخضر نے فرمایا کہ خوب راے دی مین آج ہی اُنکو شکار کو روانہ کرتا ہون یہ کہکر سہراب کو طلب کیا جب وہ آیا تو اُس سے فرمایا کہ ای فرزند ہماری طبیعت آجکل کچھ علیل ہوگئی ہی لہذا سرور رحبنی فرماتے ہین کہ آپ شکار کا گوشت کھائین تو یہ علالت دفع ہو کوئی تم پھر تو بتاؤ کہ شکار کا گوشت ہمکو ہر روز ملا کرے سہراب نے عرض کیا کہ آپ مجکو حکم فرمائین مین جاکر شکار کرون آپ کے نوش فرمانے کے لیے ہر روز گوشت روانہ کرون مین خود عرض کرنیوالا تھا کہ جب سے یہان آیا ہون طبیعت گھبراتی ہی دل شکار کو چاہتا ہی بسبب آپ کے لحاظ کے عرض نہ کرسکا اب اگر آپکی مرضی مبارک ہو تو مین جاکر شکار کھیلون دل بہلاؤن حضور کے واسطے گوشت حاضر کیا کرون گو کہ اخضر نے اِسی مصلحت سے کہا تھا اور یہ فقرہ کہا تھا کہ جب مین یون کہونگا تو وہ ضرور شکار پر جانیکو کہے گا بس مین اجازت دیدونگا جب اُسنے یون عرض کیا اخضر نے فرمایا کہ تم ابھی بچے ہو تم کہا شکار کو جاؤ گے تمھارے ہزارون دشمن ہین مین کسی سردار کو روانہ کردونگا وہ گوشت شکار روانہ کیا کریگا تم کیون تکلیف گوارا کرو سہراب نے عرض کیا کہ اگر آپ مجکو اجازت نہ دینگے مین آپ سے پوشیدہ ہوکر نکل جاؤنگا اُسوقت آپ کو صدمہ ہوگا اور یہ خیال ہوگا کہ اُسنے میرا کہنا نہ مانا میری عدول حکمی کی مین یہ نہین چاہتا ہون کہ مین آپ کے فرمانے کے خلاف کرون اخضر نے فرمایا کہ اگر تمھاری یہی مرضی ہی اور تمھارا دل یہی چاہتا ہی تو بسم اللہ کر دین تمھارا رنج نہین چاہتا ہون یہ سُنکے وہ خوش ہوگیا اور وہان سے اُٹھکر

ماں کے پاس آیا کہا کہ ہمکو نانا جان نے شکار کی اجازت دی ہی ہم شکار کو جاتے ہین آپکے اور نانا جان کے واسطے ہر روز شکار روانہ کیا کرینگے آپ پریشان نہو جیے گا ماں یہ سُنکے دنگ ہوگئی اور کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہی تمنے اُنسے ضد کرکے اجازت لی ورنہ وہ کبھی نہ اجازت دیتے خیر جاؤ ہمکو اپنی جدائی مین تڑپاؤ کیا چارہ ہی ماں نے بھی رخصت دی کہ اتنے مین اخضر محل مین تشریف لائے مضراب نے اگر باپ سے یون عرض کیا بابا جان آپ نے سہراب کو شکار کی اجازت دیدی اب وہ میرے روکے سے نہ رکیگا ضرور شکار کو جائیگا مجکو آپ کی الفت سے یہ بات عجب ہی اخضر نے بیٹی کو گلے سے لگایا اور فرمایا کہ یہی مصلحت وقت ہی سُنو یہ فرماکر فرمایا کہ ای مضراب سُنا گیا ہی کہ ہامان اِدھر لشکرکشی کرکے آتا ہی وہ اِس لڑکے کا از حد دشمن ہی دوسرے یہ فرزند تمھارا نہایت غیور ہی یہ ہر وقت یہی درخواست کرتا ہی کہ مجکو حکم ہو مین جاکر اُس نمک حرام سے اِس مکاری کا عوض لون مین اُسکو منع کرتا ہون اگر ذراسی غفلت کرون یہ ضرور چلا جائے ابھی اِسکا کچھ سن نہین ہی جو وہ دیو سے مقابلہ کرے بس اب جسوقت وہ یہ سنیگا کہ ہامان لشکرکشی کرکے آیا ہی پھر اُسکو تاب نہ رہیگی ضرور وہ قلعہ سے نکلکر مقابلہ کریگا اگر خدانخواستہ اُسکو کوئی زخم پہونچا تو مین کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہونگا میرا قصد یہ ہی کہ مین قلعہ بند ہوکر لڑون یہی راے تمھارے چچا کی بھی ہی اور سرور جنی کی بھی کہ قلعہ بند ہوکر مقابلہ کیا جائے اِس امر کو سہراب گوارا نہ کریگا وہ لڑکا غیور ہی خاندان صاحبقران سے ہی جو یہ لوگ کہتے ہین وہ کرتے ہین چاہے لڑکے ہون چاہے جوان خواہ پیر یہ لوگ اپنے قول کے دھنی ہین جان جاتی رہے مگر بات نہ جائے دوسرے وہ یہ بھی سن چکا ہی کہ کبھی ہمارے بزرگ قلعہ بند ہوکر حریف کے خوف سے نہین بیٹھے ہین پھر کیون وہ قلعہ بند ہونے لگا جب وہ بیرون قلعہ جائیگا اُسوقت مجکو بھی نکلنا پڑیگا اِس سبب سے مین نے اُسکو اجازت شکار دی کہ یہ شکار کو چلا جائے یہان جو کچھ ہمپر گذرنیوالی ہو گذر جائے یہ بچہ تو نہ اُسکے ہاتھ سے ہمارے روبرو قتل ہو یہ فرماکر اخضر خاموش ہو رہا مضراب نے کہا کہ بابا جان یہ ساری مصیبت آپ پر میرے سبب سے ہی مین بدنصیب اِسکا باعث ہون لہذا آپ مجکو قتل کرکے میری لاش ہامان کو دیدیجیے تاکہ یہ فساد برطرف ہوجائے آپکو چین ہو جب مین نہونگی تو پھر وہ کیون آپ سے مقابلہ کرنے لگا کیون یہ کشت و خون کی نوبت آنے لگی اخضر نے فرمایا کہ مضراب یہ تو کیا کہتی ہی میری جان تیری جان کے ساتھ ہی جب مین نہونگا اُسوقت تجکو اختیار ہی یہ مجکو بخوبی یقین ہی کہ تو زندہ اُس تک نہ پہونچیگی ضرور اپنی جان دیگی مضراب نے عرض کیا کہ خدا وہ وقت نہ لائے خیر اگر اِس سبب سے آپ نے اُسکو اجازت شکار دی خوب کیا یہ سُنکے اخضر خاموش ہو رہا اتنے عرصہ مین سہراب پوشاک شکار پہنکر اخضر کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا کہ نانا جان اجازت شکار ہی مین رخصت ہون اخضر نے فرمایا کہ خدا حافظ فرزند ہر روز اپنی خیریت سے آگاہ کرتے رہنا سہراب نے عرض کیا کہ ہر روز شکار حضور کے واسطے آیا کریگا مین دو تین روز مین حاضر ہونگا اخضر پریزاد نے فرمایا کہ اب دیر نہ کرو جاؤ مگر آنسو نکل آئے مضراب بھی رونے لگی گلے سے لگاکر رخصت کیا یہان بیرون محل سب سامان سواری و شکار موجود تھا کیونکہ اخضر حکم دے کر محل مین تشریف لایا تھا کہ سب تیار رہین اور سب سامان شکار موجود رہے کیونکہ شاہزادہ شکار کو جائیگا یہان بموجب حکم سب تیار تھے کہ سہراب رخصت ہوکر محل سے برآمد ہوا اسب کو تیار پایا مع اپنے بارہ ہزار لڑکون اور دس ہزار لشکر کے براے شکار قلعہ سے روانہ ہوا اور ایک صحرا مین پہونچکر قلعہ سے دس کوس پر کہ وہ صحرا نہایت شاداب پُر از آب و گیاہ

تھا اشجار میوہ دار بھی بہت تھے سایہ بھی تھا شکار بھی لاحد تھا اُس صحرا مین قیام کرنے کا حکم دیا یہ صحرا
قلعہ کے جانب شمال تھا خیمے وغیرہ برپا ہوے شاہزادہ اُسیوقت سے مصروف شکار رہنے لشکر اُترا
یہ تو یہان مصروف شکار رہین کہ انکا حال پھر تحریر ہوگا اب قلعہ کا حال تحریر کیا جاتا ہی کہ بعد جانے سہراب
کے اخضر نے حکم دیا کہ قلعہ خوب آلات حرب و ضرب سے درست کیا جائے احمر پریزاد نے
خود اسکا بندوبست کیا در قلعہ پر ایک لاکھ دیو مقرر کیے اور پھر چور گھائی پر پچاس پچاس ہزار دیو مقرر
فرمائے پھر بروج و فصائل پر توپین لگائی گئین پچیس ہزار ضرب توپ سے قلعہ آراستہ کیا گیا خندق پر از آب
کردی گئی پل پختہ اُٹھا لیا گیا اور تمام لشکر کو حکم دیا گیا کہ ہر وقت تیار رہنے فیلبند دروازے پر تمام سرداران
لشکر کا پہرہ مقرر کیا اپنے لیے اور اخضر کے لیے اُسی مقام پر قیام کرنے کا بندوبست کیا اور یہ تدبیر کرلی
کہ کئی سال کا بھر لیا نہر کاٹ کر قلعہ مین لے آئے زراعت کا حکم دیدیا کہ زراعت ہو یہان خوب قلعہ
مین موافق اپنے اطمینان کے بندوبست کرلیا اخضر یہ دیکھکر بہت خوش ہوا بھائی کی بہت تعریف کی
احمر نے یہ بندوبست کیا تھا کہ دربار جو ہو وہ فیلبند دروازے پر ہو وہان سب دربار کا بھی انتظام
کرلیا تھا کیسے کیسے کنگرے استادہ کرالئے تھے نیچے اُن کنگرون کے کرسیان و دنگل اور تخت سامنے
بچھوائے تھے نشان لشکر نصب تھے ہوا سے ہل رہے تھے یہان تو یہ بندوبست تھا اخضر و احمر ہر
روز دربار اُسی مقام پر کرتے تھے ایک دن کا ذکر ہی کہ یہ دربار کر رہے تھے کہ صحرا کی جانب سے غبار
بلند ہوا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ لشکر آتا ہی اِسقدر گرد اُڑی کہ روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا اُس گرد
سے صداے طبل جنگی آتی تھی کہ وہ گرد قریب قلعہ آکر شق ہوئی اُس گرد سے کئی سو نشان سیاہ جنپر تعریف
شیطان لکھی تھی علامت لشکر کفار پیدا ہوئی اُسکے عقب لشکر دیوان قریب چھ سات لاکھ کے آگے آگے
دیو ہامان اُسکے برابر قنطور عقب مین لشکر یہ سب جب قریب قلعہ آکر پہونچے ہامان نے نگاہ اُٹھاکر
قلعہ کی طرف دیکھا کیا دیکھتا ہی کہ قلعہ مثل عروس شب اول کے آلات حرب سے آراستہ ہی فیلبند دروازے پر اخضر و
احمر مع سرداروں کے زیر کنگرہ اطلسی بیٹھا ہوا ہی دربار جمع ہی نشان اُڑ رہے ہین سوار پھر رہے ہین گولنداز
ٹہل رہے ہین بخوبی بندوبست کرلیا ہی پل پختہ اُٹھا ہوا ہی پانی خندق مین بھرا ہوا ہی ہامان یہ واقعہ دیکھکر چند دیوون
کو ہمراہ لے کر طرف قلعہ کے چلا دیدبان نے اخضر سے عرض کیا کہ حضور لشکر حریف آگیا خود ہامان
مع چند دیوون کے قلعہ کی جانب آتا ہی اخضر نے حکم دیا کہ ایک دو گولے مار دو تاکہ اُسکا لشکر قریب
قلعہ نہ اُتر سکے یہ حکم سُنکے گولنداز نے ایک توپ فیر کی کہ گولہ اُسکا قریب دیو ہامان آکر گرا اُس مرتد کی قضا
نہ تھی ورنہ کام تمام ہو جاتا ہامان نے یہ حال دیکھکر لشکر گولے کی زد سے الگ ہٹ کر اُترنے کا حکم دیا لشکر
اُترنے لگا اِسنے ایک دیو سے کہا کہ تو زیر قلعہ جاکر اہل قلعہ سے میری طرف سے کہہ کہ کیون اپنی جانون
کے پیچھے پڑے ہو خیر اِسی مین ہی کہ ہاتھ سے اپنے در قلعہ کھولدو اور ہاتھ رومال سے باندھکر میرے
روبرو آؤ تاکہ مین تمھارا قصور معاف کرون اور مضر آپ کو میرے سپرد کرو اگر اِسکے خلاف کروگے تو یہ
یاد رکھو کہ اگر مین نے قلعہ لڑکر فتح کیا تو ایک کو اہل قلعہ سے زندہ نہ رکھونگا کیا بچہ کیا جوان کیا پیر سب کو
قتل کرونگا اُسوقت بالکل رحم نہ کرونگا یہ جو تم مثل لڑکیون کے گھروندا بنا کر بیٹھے ہو تو مین اِسکو کچھ خیال
مین نہین لاتا ہون ایک حملہ مین فتح کرلونگا میرے روبرو اِسکی حقیقت کیا ہی مٹی کا گھروندا ہی مین تو پہلے ہی
سمجھ گیا تھا کہ تم میرے خوف سے بھاگ کر یہان آئے ہو اور قلعہ بند ہو رہے ہو اِسی سبب سے مین
شہر پر اپنا قبضہ کرکے اِدھر آیا اور کسی طرف نہین گیا اِس شب کی مہلت دیتا ہون یا تو کل تم سب میری خدمت

مین حاضر ہو ورنہ مہیا ہے تونا ہو کر تجھ مین کل ضرور حملہ کرونگا تھوڑی دیر تمہارا انتظار کرکے جو میرا کام تھا مین نے کہدیا ماننے نہ ماننے کا تمکو اختیار ہی وہ دیو یہ پیغام لیکر رومال ہلاتا ہوا طرف قلعہ کے چلا اہل قلعہ نے جو بالائے قلعہ سے دیکھا کہ ایک دیو رومال ہلاتا ہوا آتا ہی گو خیال کرلیا کہ کچھ پیغام لاتا ہی مگر توپ سیدھی کی کہ اُسنے پکار کر کہا کہ مین کچھ پیام لاتا ہون اُسکو سُن لیا جائے کوئی مین لڑنے نہین آیا ہون جو میرے لیے توپ تیار کی گئی ہی یہ سُنکے اہل قلعہ نے کہا کہ اگر پیام لائے ہو تو آؤ لب وہ لب خندق پہونچا اور پکار کر جو پیام کہ ہامان نے دیا تھا بیان کیا اہل قلعہ نے بحکم اخضر یہ جواب دیا کہ اُس کیدی سے کہدینا کہ او نمک حرام ہامان سب لاف زنی بیہودہ بکتا ہی ہم کبھی تیری اطاعت نہین کرینگے اگر تو لاکھ طرح سے ہمکو عاجز کریگا تو تو بلکہ مضطرب کا ایک مدے جسم نہ پا سکے کا آنکا سایہ تک تجکو دیکھنا نصیب ہوگا تو اسی حسرت مین دنیا سے سفر کریگا تجھ سے کون یہ فرمائش کرتا ہی کہ ہمپر رحم کرنا جو تیرے بنائے بن سکے اُسمین قصور نہ کرنا تیری کیا اصل ہی اگر فضل خدا شامل ہی اور اگر ہماری قضا نہین آئی ہی تو تو کیا کرسکتا ہی اور کیا مجال تیری جو تو قادر ہوسکے اس قلعہ کے فتح ہونے مین برسون لگین گے تیری عمر اسی کے فتح کرنے مین صرف ہوجائیگی اور ہم سب کی قضا آگئی ہی تو کیا چارا ہی بقول شعر ہاتھ سے تیرے لکھی ہی گرچہ اے قاتل قضا ہو زندگی سے سیر ہین ہم ہو رضینا بالقضا + یہ جواب ہی اُسکے پیام کا وہ دیو یہ سُنکے ہامان کے پاس آیا جو کچھ اہل قلعہ نے کہا تھا سب بیان کردیا وہ یہ جواب سُنکے بہت برہم ہوا لشکر کو حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کرلو لشکر نے اُسیوقت سے محاصرہ کرلیا یہان اہل قلعہ اُسکی اس حرکت پر ہنستے تھے مگر ہنسی کیسے آتی ہی غم یہ ہی کہ یہ دیو بہت زبردست ہی اگر اسنے حملہ کیا قلعہ کی کیا حقیقت ہی فتح کرلیگا کیونکہ جنگ دو سرداروں دوسرے آجکل ہمارا اقبال کمی پر ہی اخضر نے احمر سے فرمایا کہ بھائی جو کچھ ہو ہمسے تو اُسکی اطاعت نہین کیجائیگی احمر نے عرض کیا کہ یہ مرضی غلام کی کب ہی مین تو آپ کے ہمراہ ہون اگر اطاعت کرنے پر راضی بھی ہوتے تو مین نہ کرنے دیتا یہان تو یہ گفتگو ہو رہی تھی اُدھر اُس مرتد نے حکم دیا کہ کل بوقت سحر کل ہمارا لشکر تیار رہو ہم قلعہ پر حملہ کرینگے بقسم خداوند ابلیس مین کل ضرور قلعہ کھڑی سواری لونگا دیکھون اہل قلعہ میرا کیا کرتے ہین کیونکر میرے حملہ کو رد کرتے جاتے ہین پہلے فیر مین جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوگا بعد اُسکے تو مین قلعہ لے لونگا یہ حکم دے کر وہ مرتد داخل خیمہ ہوا لشکر مین اُسنے اُسیوقت سے انتظام ہونے لگا یہان بالائے قلعہ اخضر نے دربار برخاست کیا احمر سے فرمایا کہ بھائی تم خوب قلعہ کا بندوبست کرو مین محل مین جاتا ہون میری طبیعت اسوقت کچھ مضمحل ہی دیکھیے کہ کیا ہوتا ہی کچھ آمد بخار معلوم ہوتی ہی تھوڑی دیر مین آتا ہون یہ کہکر اخضر تو محل مین چلا گیا یہان احمر بندوبست کرنے لگا خوب خوب قلعہ کو آراستہ کیا ہر مقام پر ہزارون دیوؤن کا پہرہ مقرر کیا سردارون کو حکم دیا کہ سب بندوبست کرین کوئی غافل نہ رہے گولندازون کو حکم دیا جائے کہ کل وہ بامین اپنی لڑادین قلعہ تک حریف کو نہ آنے دین اس صلہ مین اُنکو انعام ملیگا منصب و جاگیر عطا ہوگی یہ حکم جو احمر نے دیا سب نے بندوبست کرنا شروع کیا جہان پر چار ضرب توپ تھی وہان پر دس ضربین لگائین جہان پر دس ضرب تھین وہان پر تیس ضرب لگائین خوب بندوبست کرلیا یہان تو احمر نے یہ انتظام کیا تھوڑے عرصہ کے بعد اخضر محل سے برآمد ہوا کہ وہ دن بھی تمام ہوا آفتاب قلعہ والون کے غم مین بارنگ زرد کاشانۂ مغرب مین گیا ماہتاب باچاک گریبان فلک پر نکلا وہ رات اسقدر تاریک تھی باوصفیکہ ماہتاب نکلا ہوا تھا مگر یہ حال تھا کہ کچھ نہ دکھائی دیتا تھا وہ رات اہل قلعہ کے غم مین سیاہ پوش تھی جب رات ہوگئی لشکر ہامان مین طلایہ پھرنے لگا لشکر کے لوگون مین

یہ تذکرہ تھا کہ کل اہل قلعہ سے مقابلہ ہوگا دیکھیے انجام کیا ہوتا ہے یہان تو یہ فکر تھی بالاے قلعہ اخضر نے
احمر کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ اے بھائی جو مین کہون تم اُسپر عمل کرد تمکو میرے سر کی قسم میری راے یہ ہے
کہ مین تو بالاے قلعہ حریف سے مقابلہ کرونگا تم یہ کام کرو کہ محل مین جاؤ اور وہان کا بندوبست کرو اگر
خدا نے ہماری سُنی اور مجکو فتح نصیب ہوئی تو خیر ورنہ جب تم یہ سُننا کہ مین نے شکست کھائی اور قلعہ
پر ہامان کا قبضہ ہو گیا تو تم سب ناموس کو قتل کر ڈالنا ایک کو زندہ نہ رکھنا کہ اُسکے قبضہ مین نہ جائین
لائین اُسکے ہاتھ آئین کوئی زندہ نہ بچے اُسوقت کسی کی فریاد کا خیال نہ کرنا دل کو سخت کر لینا رحم کو بالکل
دل مین جگہ نہ دینا بھائی یہ مقدمہ ناموس ہے اور ساری لڑائی اِسی کی ہے تو وہ لوگ تو اُسکے ہاتھ نہ آئین
احمر نے کہا کہ یہ تو بہت امر مشکل ہے پر آپ نے مجکو حکم فرمایا ہے مگر کیا کرون کہ آپ قسم دے چکے ہین مین
انکار نہین کر سکتا ہون تعمیل حکم کرونگا جاتا ہون یہ کہکر روتا ہوا طرف محل کے گیا محل مین جا کر سب ناموس
کو جمع کیا اور فرمایا کہ سب ملکر آج رات بھر دعائین کرو کہ خداوند کریم ہم سب کو حریف پر ظفر دے اور
قلعہ کو اعداے دین کے ہاتھ سے محفوظ رکھے کسی قسم کا ہمکو ضرر نہ پہونچے یہ جو احمر نے فرمایا سب اہل
محل سر کھولکر دعائین کرنے لگے احمر بھی سجادہ بچھا کر ہتھیار سامنے رکھکر مصروف دعا ہوا اندر محل کے
تو سب دعا کر رہے ہین احمر پریزاد نے یہ حکم دیا ہے کہ صبح کو مجکو پہر پہر کی خبر ملے جو کچھ گذرے وہ مجکو
معلوم ہو کئی دیو اِسپر مقرر کیے یہان تو یہ انتظام احمر نے کیا اُدھر اخضر پریزاد کو بشدت بخار آیا مگر
اُسی حالت مین بیٹھا ہوا ہے سب سردار حاضر ہین بہت سے سردار انتظام کرتے پھرتے ہین کبھی اِس پھاٹک
پر گئے سب کو انعام کا امیدوار کیا کبھی اُس جانب گئے کبھی کسی فصیل پر گئے کبھی کسی برج پر گئے کبھی کسی چور گھاٹی
پر گئے ہر ایک پر تاکید شدید کرتے جاتے ہین اور امیدوار انعام بھی کرتے جاتے ہین یہان اخضر کے
پاس جو سردار ہین اخضر پریزاد اُن سے فرما رہے ہین کہ یہ بداقبالی ہے کہ دیکھیے مجکو بخار
کس شدت سے آیا ہے کہ تمام جسم جلا جاتا ہے خیر خدا مالک و حافظ ہے جو اُسکو منظور ہوگا وہ ہوگا گولنداز
حاضر ہین اُنکو تاکید ہے کہ کوتاہی نہ کرنا بہت سے سردار نیچے ہر مقام پر حاضر ہین اپنا بندوبست کیے ہوے
ہین تمام لشکر آراستہ قلعہ مین موجود ہے کہ وہ رات تمام اہل قلعہ کے بسر ہوئی سپیدی سحر آسمان پر نمایان
ہوئی مگر رنگ سحر فق آفتاب بھی بصورت غمزدہ کاشانہ مشرق سے نکلا قلعہ مین اور زیادہ بندوبست ہوا یہان
اخضر نے اپنی ظفر کی دعا بعد نماز سحر کے کی اُسی حالت تپ مین فیلبند دروازے پر پہونچا سب سردار
مسلح و مکمل ہوکر حاضر ہوے گولنداز ٹہلنے لگے دیدہ بان دیکھنے لگے اِدھر تو یہ بندوبست تھا اُدھر لشکر
ہامان تیار ہوکر میدان مین آیا ہامان اپنے خیمہ مین خواب مرگ سے اُٹھا قنطور کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا
حال ہے اُسنے کہا کہ لشکر تیار ہے کُل سامان قلعہ گیری کے سردار میدان ہے صرف آپکے جانے کی دیر ہے ہر ایک
قلعہ پر حملہ کرنے کو موجود ہے یہ سُنکے وہ مرتد بہت خوش ہوا اُسی وقت ہتھیار لگا کر مع قنطور کے خیمے سے
برآمد ہوا اور میدان مین آیا یہان لشکر کو آمادہ پایا بس اُسوقت تمام لشکر کو حکم دیا کہ حملہ کر کے قلعہ کو لیلو یہ حکم دینا
تھا کہ ایک مرتبہ تمام لشکر جنبش مین آیا لشکر کا ہیکو تھا سمندر تھا کہ اُسمین طوفان آیا زمین معرکہ ہلنے لگی گرد و غبار
بلند ہوا کہ روے آفتاب پوشیدہ ہو گیا تلاطم لشکر مین پڑ گیا سب ایک مرتبہ غوغا کر کے چلے کہ لینا ان اہل
قلعہ کو جانے نہ دینا یہ جو غوغا ہوا اور لشکر کے مرکبون کے سمون کی صدا اہل قلعہ نے سُنی قلعہ مین ہلچل پڑ گئی
کہ قلعہ پر حریف نے نرغہ کیا شر دشمن سے خدا بچائے اخضر نے جو یہ غوغا سُنا اور گرد و غبار بلند دیکھا
دیدہ بان سے کہا کہ کیا خبر ہے اُسنے عرض کیا کہ حریف نے تمام لشکر کو حکم دیا ہے کہ تاکہ کر کے قلعہ کو لیلو یہ لشکر کے

حملہ کی آواز ہی سب کمندین وسیڑھیان وگرز وہتوڑے لیے ہوے جاتے ہین یہ سُنکے اخضر نے فرمایا کہ کسقدر میدان زد طے کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ چہارم کہا کہ آنے دو جب خوب زد پر پہونچ جائین اُسوقت ہمسے کہنا دیدبان نے عرض کیا کہ بہت خوب پھر دیکھنے لگا کہ وہ سب کے سب جب نصف میدان طے کر چکے اور یہان سے گولہ وغیرہ نہین پڑا نہیلے تو یہ خوف زدہ آتے تھے کہ گولہ نہ پڑنے لگے جب دیکھا کہ کوئی گولہ نہین آتا ہی اور ہم نصف میدان بھی طے کر چکے ہین ایک مرتبہ بخوف دخطر چلے کہ دیدبان نے اخضر سے عرض کیا کہ اب وہ بہت قریب آگئے اگر اب حکم نہ فرمایئے گا تو وہ قلعہ لے لین گے خوب زد پر ہین یہ سننا تھا کہ اخضر نے موشک پران اُٹھا کر داغی اُسکا سر اٹھا بلند ہوا گویا یہی ہتاے تیز نسا دتھی کہ گولندازون نے توپین سیدھی کرکے نشانہ باندھکر نہ معلوم کیا اُنکے کان مین کہا اور آگ بتائی ایک مرتبہ پچیس ہزار توپ جو چلی گولہ مثل اولے کے آسمان پر سے برسنے لگا اور ایک آسمان دھوئین کا بنکر تیار ہو گیا خندق کا پانی کھولنے لگا آسمان سے آگ برسنے لگی قلعہ صداے توپ سے ہلگیا جو عورتین کہ حاملہ تھین اُنکے حمل ساقط ہو گئے دروازون کی کنڈیان کھل گئین زمین قلعہ کو زلزلہ سا ہو گیا میدان معرکہ مثل جھولے کے جھونکے کھانے لگا جا بجا غار پڑ گئے یہ ثابت ہوتا تھا کہ زمین سے آگ نکل رہی ہی اور آسمان پر سے آگ برس رہی ہی تین مرتبہ گولندازون نے فیر کیا اِس تین مرتبہ کے فیر مین عجب نوبت لشکر ہامان کی ہوئی کہ کوئی ایسا نہ تھا کہ زخمی نہو یہ حالت تھی کہ کسی کا ہاتھ اُڑ گیا کسی کا سر کسی کا پانؤن کسی کا کلہ کوئی نصف رہگیا نصف تن کا اُسکے نشان تک نہین کوئی گھایل ہو کر خاک پر تڑپنے لگا کسی نے ملکر پانی بھی نہ مانگا کوئی مثل مرغ سربریدہ کے خاک پر پڑا ایڑیان رگڑ رہا تھا کوئی نیم بسمل تھا کوئی سینہ پر گولہ کھائے پڑا تھا دور تک لاشون کا انبار تھا گویا زمین سے بجاے سبزے کے لاشین روئیدہ ہوئین تھین یا فرش دیوان کیا ہوا تھا جب تین مرتبہ فیر کر چکے اُسوقت اخضر سے عرض کیا کہ کیا حکم شاہی ہوتا ہی ابھی فیر ہو یا ہاتھ روک لیا جائے اخضر نے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو دیکھو تو کیا حال ہی گولندازون نے ہاتھ روکا دھوان بر طرف ہوا مطلع صاف ہوا اب جو دیکھا تو کوسون میدان مین لاشین پڑی ہین سواے لاشون کے اور کچھ نظر نہین آتا ہی اُدھر جب یہ نوبت لشکر کی ہوئی کہ قریب پچاس ساٹھ ہزار دیو کے کام آئے سب اُس میدان سے فرار کرکے اپنے مقام پر جا کر کھڑے ہو گئے مگر حواس باختہ مُنہ پر ہوائیان اُڑتی ہوئین رنگ فق کچھ زخمی کہ جنکے جسم جا بجا سے شق یہ حال دیکھکر اہل قلعہ نے خوشی کی نوبت کے شادیانے بجائے جبکہ نوبت کی صدا کان مین ہامان کے گئی اور اپنے لشکر کی یہ حالت دیکھی بہت برہم ہوا قنطورہ سے کہنے لگا کہ یہ اہل قلعہ بہت خوش ہوتے ہین اپنے مرنے کی خوشی کرتے ہین شاید دیوانے ہین اگر لشکر کو بھگا دیا تو کوئی جاے خوشی نہین ہی مین یکہ و تنہا قلعہ لیلونگا یہ لوگ بیکار خوشی کرتے ہین یہ کہکر اہل لشکر سے کہا کہ پھر تم مین حملہ کرنے کی جراُت ہی یا نہین اُنھون نے عرض کیا کہ گستاخی معاف ہمتو باز آئے ایسی نوکری سے کہ ہم حملہ کرکے جانین دین جو حسرتین کہ دل مین ہین وہ دل ہی مین رہجائین کیونکہ گوشت اور مٹی کی لڑائی کیا اُنکا حربہ ہم تک پہونچے اور ہمارا حربہ اُنکے قریب بھی نہ جا سکے اگر سر کچھ مقابلہ ہو وہ ہمپر وار کرتے ہم اُنپر حربہ کا چلجاے یہ تو حسرت نہ رہیگی کہ ہیئے وار نہ کیا ہمتو ایسے مقابلہ کرنے سے باز آئے اگر آپکو ہمارا قتل منظور ہی تو ہم سر جھکائے دیتے ہین آپ اپنے ہاتھ سے ہمکو قتل کرین یہان مرنا ہمکو گوارا ہی مگر قلعہ پر حملہ کرکے اور اُنکے سے مرنا گوارا نہین ہی آیندہ آپکو اختیار رہی ہامان نے یہ کلام اہل لشکر کا سُنکے کہا کہ اچھا تم اسی مقام پر

مستعد رہو مین خود اکیلا جاتا ہون جب لب خندق جا پہونچون اور خندق کے پار جا کر در قلعہ توڑون اُسوقت تم سب کے سب یہان سے حملہ کر کے قلعہ مین چلے آنا اہل قلعہ کو قتل کرنے لگنا کسی پر رحم نہ کھانا بالکل ترس کھانے کی جگہ نہین ہی یہ تو ہو سکتا ہی یا نہین اہل لشکر نے عرض کیا کہ ہم حضور ایسا کرینگے یہ سُنکے اُس مرتد نے گرز ہشت پہل ایسا کہ جسکی ضرب سے کمر کوہ ٹوٹ جائے رستم ایک ضرب کی تاب نہ لاسکے ہاتھ مین لیا سپر فراخ دامن لی سر سے پیر تک دریائے آہن مین غرق ہوا آلات قلعہ گیری سے چاق و چست ہو کر طرف قلعہ کے چلا یہان **اخضر** نے دیدبان سے فرمایا کہ دیکھو لشکر حریف مین کیا بند و بست ہو رہا ہی اب اُسکا کیا قصد ہی اُسنے دیکھکر عرض کیا کہ لشکر تو اپنے مقام پر صف بستہ کھڑا ہے مگر **ہامان** خود برائے فتح قلعہ آلات قلعہ گیری سے درست ہو کر آتا ہی خدا خیر کرے اُدھر ہر کارے خبرین دمبدم کی **احمر** کو دے رہے ہین کہ اب یہ ہوا اور اب یہ ہونیوالا ہی یہی خبر دی کہ اب خود **ہامان** برائے قلعہ گیری آتا ہی یہ سُنکے **احمر** نے کہا کہ یہ وقت رجوع قلب سے دعا کرنے کا ہی اسوقت دعا کرو کہ یہ مرتد اپنے مقصد پر کامیاب نہو یہ سُنکے سب نے بآواز دعا کرنا شروع کیا اُدھر **اخضر** نے یہ سُنکے کہ **ہامان** خود آتا ہی دیدبان سے فرمایا کہ آتا ہی تو آنے دو جب خوب زد پر آجائے تو ہمسے کہنا دیدبان دیکھنے لگا اُدھر **اخضر** نے تاج سر سے اُتارا اور بدرگاہ خدا محتاجون کے مانند دعا کرنے لگا اور سب سے فرمایا کہ تم بھی دعا کرو سب سردار بھی کلاہ سر سے اُتار کر برہنہ سر ہو کر دعا کرنے لگے اُدھر **ہامان** یہ حال دیکھکر ہنستا ہوا قدم بڑھائے ہوئے چلا آتا ہی اپنے دل سے کہتا ہی کہ واقعی یہ لوگ دیوانے ہین نہ گولہ مارتے ہین نہ کچھ کرتے ہین برہنہ سر آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھائے ہوئے نہ معلوم کیا کر رہے ہین یہ اسی حالت مین رہین گے مین قلعہ لیلونگا اُسوقت انکو خبر ہوگی یہ یہ خیال کرتا ہوا قریب نصف میدان کے طے کر کے جہانتک آتشین پڑی تھین پہونچا اُدھر دیدبان نے **اخضر** سے عرض کیا کہ حضور اب وہ بہت قریب آگیا ہی اب حکم فیر فرمائیے یہ سُنکے **اخضر** نے دعا موقوف کر کے ہوائی داغی سرائے کی آواز آئی اُدھر گولنداز دن نے توپون کو جھکا جھکا کر نشانہ باندھکر **ہامان** پر فیر کرنا شروع کیا وہی حالت پھر ہوئی اُسی طور سے زمانہ تیرہ و تار ہو گیا قلعہ کانپنے لگا زمین معرکہ ہلنے لگی آگ برسنے لگی زمین آگ اُگلنے لگی خندق کا پانی کھولنے لگا مگر **ہامان** کی یہ حالت ہی کہ سپر کا تو سایہ کیے اپنے کو اور مرکب کو بچائے ہی یہ نوبت ہی کہ کبھی بائین پر ڈال دیا کبھی دہنے پر کبھی گرز سے گولے کو تخشش کر دیا جو گولہ سامنے سے آیا اُسکو سپر کی اوجھڑ سے ہٹا دیا کسی پر گرز مار دیا کہ وہ پیوند زمین ہو گیا اسکو تو اُدھر روان رکھا جاتا ہی کہ یہ کولون کو رد کرتا ہوا دریائے آتش مین شناوری کرتا ہوا جاتا ہی اور اب کچھ حال **سہراب** کا تحریر ہوتا ہی کہ انکو تیسرا یا چوتھا دن ہی شکار کھیلنے آئے ہوئے ہین یہ ہر روز ایک دیو کے ہاتھ شکار برائے **اخضر** اپنے نانا کے روانہ کرتے ہین اور خیریت اہل قلعہ سُنکے خوش ہوتے ہین جسدن **ہامان** نے آکر قلعہ کا محاصرہ کیا تھا اُسدن بھی دیو شکار لے کر آیا تھا اہل قلعہ کی یہ حالت دیکھکر اور شکار دے کر چلا تھا کہ **اخضر** نے اُس سے منع کر دیا تھا کہ تو شاہزادے سے یہ حال نہ کہنا اگر دریافت کرین تو کہنا کہ خیریت ہی وہ یہ سُنکے چلا گیا تھا موافق دستور کے کہدیا کہ خیریت ہی اُسکی صبح کو جو **سہراب** بیدار ہوا تو کچھ طبیعت مضمحل اور اُداس دل پریشان کچھ خود بخود دل بیٹھا جاتا ہی کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی طبیعت گھبراتی ہی یہی جی چاہتا ہی کہ کہین نکل چلیے کچھ صحبت اچھی نہین معلوم ہوتی ہی آخر بمجبوری ہاتھ مُنھ دھو کر مرکب پر سوار ہو کر دل بہلانے کے واسطے شکار کرنے کو صحرا مین گیا مگر یہ حالت ہے کہ شکار پر بھی دل نہین لگتا ہی باز کو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کچھ غصہ چلا

آتا ہی اِسکے ہم سن لڑکے ہمراہ ہین چند دیو بھی ہمراہ ہین اُنمین وہ بھی دیو ہی مگر اہل قلعہ کا حال جو اُسنے دیکھا ہی
تو وہ بھی کچھ اُداس ہی کہ سہراب نے ایک ہرن کو شکار کیا تھا اور قصد کیا تھا کہ اِسکو قلعہ کو روانہ
کرون کہ کان مین توپ کی صدا آئی بیٹھے تو اِسنے خیال کیا کہ کہین توپ فیر ہوئی ہوگی کہ اتنے مین صدا آنے لگی اِسنے
کان اِس صدا پر لگا لئے اور اپنے ہمنشینون سے کہا کہ یہ کیسی صدا توپ کی آرہی ہی یہ تو ایسی صدا ہی کہ جیسے کوئی
قلعہ لڑتا ہی یہ تو یہ ثابت ہوتا ہی کہ جیسے اہل قلعہ بند ہین قلعہ مین اور حریف یورش کر کے مع لشکر قلعہ پر جاتا ہی
نہ معلوم کونسا قلعہ لڑ رہا ہی کہین قلعۂ **یاقوت نگار** پر تو کوئی نہین چڑھ آیا ہی کہ وہ لڑ رہا ہو اُن سب نے
عرض کیا کہ ابھی شام تک تو خبر آچکی ہی کہ سب خیریت ہی رات بھر مین قلعہ پر حریف آبھی گیا اور اُسنے نرغہ
بھی کر دیا کیا آپکی عقل ہی **سہراب** نے کہا کہ کیا بعید ہی **ہامان** چڑھ آیا ہو اور نرغہ کر دیا ہو کیونکہ اُسکو تو
نانا جان سے عداوت قلبی ہی کیا عجب اُسنے آتے ہی نرغہ کر دیا ہو کیونکہ مجھپر تو ظاہر نہین کیا گیا مگر قلعہ کی درستی
ہو رہی تھی بابا دُاُس دیو کو کہ جو کل شکار لیکر گیا تھا جب یہ **سہراب** نے کہا تو اُن سب نے اُس دیو کو روبرو
سہراب کے حاضر کیا **سہراب** نے جو دیکھا کہ اُسکی آنکھ سے مثل بارش کے آنسو برس رہے ہین
کسی طرح تار نہین ٹوٹتا ہی اُسکی یہ حالت دیکھکر یہ بیقرار ہو گئے کیونکہ اِنکی بھی تو طبیعت پریشان تھی کسی کام مین دل نہین
لگتا تھا انھون نے اُس سے کہا کہ تو روتا کیون ہی کیون کیا ہوا کیا بلا تجھپر نازل ہوئی اُسنے کچھ جواب نہ دیا خاموش
کھڑا رو یا کیا اور سب نے کہا کہ بھائی بیان کرو آقا کیا دریافت فرماتے ہین اِسپر بھی اُسنے کچھ نہ کہا **سہراب**
نے فرمایا کہ ای دیو تو پھر رونا پہلے یہ بیان کر دے کہ کل جو تو شکار لے کر قلعہ مین گیا تھا تو وہان سب خیریت
تھی کوئی تو نے لڑائی کا سامان تو نہین دیکھا تھا یہ سُننا تھا کہ وہ دیو اور چلا کر رونے لگا **سہراب** نے
کہا کہ یہ دیوانہ ہو گیا ہی اِسکو مین سزا دیتا ہون ہم تو اِس سے کلام کرتے ہین یہ روتا ہی ہماری بات کی سماعت
نہین کرتا ہی یہ کہکر نیمچہ نیام سے لیا اور کہا کہ پہلے تو اپنے رونے کا سبب بیان کر اُسکے بعد حال قلعہ کہہ ورنہ
مین تجکو قتل کرتا ہون یہ فرما کر نیمچہ تو لا اب تو وہ ڈرا کہ کہین ایسا نہو کہ یہ لڑکا قتل کر ڈالے کیونکہ یہ جست بہت ہی
قتل کرنا اِسکے نزدیک کوئی بات نہین ہی جان تو بری چیز ہوتی ہی اِسنے رقت ضبط کر کے عرض کیا کہ اَی
آقا مین اپنے رونے کا کیا سبب بیان کرون مجکو حال پر اہل قلعہ کے رونا آتا ہی کہ اب تھوڑے عرصہ مین
سب قتل ہو جائینگے ایک بھی تو زندہ نہ رہے گا کیا پری کیا پریزاد کیا دیو کیا دیونی افسوس ہی کہ سب کی
قضا آگئی اور ہم یہان یون مجبور رہین کہ اُنکے حال کے شریک نہین ہو سکتے ہین ہمارے بھی بال بچے قتل
ہو نگے آپ یہان شکار مین مصروف ہین وہان قلعہ پر **ہامان** نے نرغہ کیا ہی یہ وہی قلعہ لڑ رہا ہی سنیئے اب
صدا توپ کی نہین آتی ہی آپ کے نانا جان پر بڑی بلا نازل ہوئی تھی جب مین کل شکار لے کر گیا تھا تو مین نے
دیکھا تھا کہ وہ خود بندوبست کرتے پھرتے تھے ہر ایک پر تاکید تھی کہ قلعہ خوب آراستہ رہے **ہامان**
محاصرہ کیے ہوئے پڑا تھا آج یورش کی خبر تھی **سہراب** نے برہم ہو کر فرمایا کہ تو نے ہمکو کیون خبر دی
یہ کیا حرکت تھی دوسرے ہم جو دریافت کرتے تھے تو روتا تھا اور بیان نہین کرتا تھا اگر حق ڈر اتا تو
تو نہ بیان کرتا وہان خاتمہ ہو جاتا ہی شرط کہ تجکو اِسکی سزا دون اُسنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ میری یہ خطا نہین ہی
آپ کے نانا صاحب نے منع کر دیا تھا کہ کہنا نہین اِس سبب سے مین نے نہین عرض کیا مین نے پوشیدہ
کیا اور عرض کر دیا کہ خیریت ہی اِسوقت جب آپ نے دریافت کیا مجبور رونا آیا مین بڑی دیر سے خیال کر کے
رو رہا تھا جب سے صدا توپ کی سُنی تھی یہ سُننا تھا کہ **ہامان** نے قلعہ پر یورش کیا ہی ایسے درد غیظ تھا کہ کاخ
دماغ کو توڑ کر نکل گیا مزاج برہم ہو گیا دونون آنکھین فرط غیظ سے اُبل آئین زلفین بل کھا کے گئین چہرہ لال

ہو گیا مُنھ سے کف جاری ہوا تمام بدن کے بال کھڑے ہو گئے مارے غصہ کے کانپنے لگے اور یہ فرمایا کہ اِس ہامان کی میرے ہاتھ سے قضا آئی ہو جاتا کہان ہی مین ابھی جاکر اُسکو قتل کرتا ہون یہ فرماکر اُس دیو سے کہا کہ تو مجکو اپنی پشت پر سوار کر کے قلعہ پر لیچل اگر کچھ تکرار کریگا مین تجکو ابھی قتل کر ڈالونگا اُسنے جو برہم پایا انکار جان کے خوف سے نہ کر سکا عرض کیا کہ مین حاضر ہون آپ تشریف لیچلین فرمایا کہ قلعہ مین نہ لیجانا بلکہ ہامان کے مقابلہ مین اُسنے اتنا عرض کیا کہ عتاب سلطانی نازل ہوگا اگر کچھ خدانخواستہ تو مدد گر ہوا تو تمام میرا گھر بار تباہ ہوگا حکم شاہی سے کیونکہ یہ فرمائینگے کہ ہمنے منع کیا تھا تو نے کیون خبر کی اور اگر خبر کی بھی تھی تو تو کیون لیکر آیا فرمایا کہ اگر تجکو اپنی زندگی منظور ہی تو لیچل ورنہ مین قتل کرتا ہون وہ مارے خوف کے کانپ گیا اور جھکا کہ آپ تشریف لائیے مین لیے چلتا ہون اِنھون نے جھلا کر بازو دے مارا کہ وہ مر گیا اور جست کر کے اُسکی پشت پر سوار ہوے اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ مین تو جاتا ہون تم بھی آؤ یہ کہکر ایک ٹھوکر ماری کہ چل وہ دیو اِنکو لیکر روانہ ہوا یہان اِنکے سب ہمراہی بعد جانے اِنکے تمام سامان اُسی مقام پر چھوڑ کر چل کھڑے ہوے راہ مین سہراب نے اُس سے فرمایا کہ اب صدا توپ کی نہین آتی ہی جلد چل بڑا غضب ہو گیا قلعہ فتح ہو گیا یہ فرماتے ہین اور ٹھوکرین مارتے ہین وہ تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہی کہ پھر صدا توپ کی آنے لگی یہ وہ صدا ہی کہ جبکہ ہامان نے اکیلے حملہ کیا ہی اور توپ چلی ہی اتبو اِنکی جان مین جان آئی فرمایا کہ ابھی قلعہ نہین فتح ہوا ہی لڑ رہا ہی جلد چل وہ دیو بھی جان دے کر چلا یہانتک کہ قریب قلعہ کے پہنچ گیا یہان جب یہ پہنچے تو صدا توپ کی بند ہو گئی یہ وہ وقت ہی کہ جب گولنداز سب توپین فیر کر چکے اُسوقت اخضر سے عرض کیا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی ہم ہفت فتیلہ داغ چکے اخضر نے فرمایا کہ اب ہاتھ روک لو کیونکہ کوئی گولہ قضا کا آگیا ہوگا اُنھون نے توپون کے مُنھ پر ہاتھ رکھا دھوان کسیقدر برطرف ہوا روشنی ہوئی سب نے دیکھا کہ وہ دیو سب خندق کے کنارے کھڑا ہوا یہ کہہ رہا ہی کہ کیون مال اور دولت برباد کرتے ہو مین اِس دریاے آتش کو تیر کر یہانتک پہونچا ہون اب میرے نزدیک قلعہ کا لینا کتنی بڑی بات ہی ابھی کچھ نہین گیا ہی میری اطاعت کرو ہان اگر مین دروازے قلعہ توڑ کر اندر چلا آیا تو پھر نہ مانونگا یہ یاد رکھو ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا اہل قلعہ مین یہ دیکھکر کھلبلی پڑ گئی سب کے ہوش اُس جا تے رہے اخضر نے فرمایا کہ یہ وقت دعا ہی دعا کرو شاید غیب سے مدد ہو یہ بلا رد ہو سب باہم کر دعا کرنے لگے اُدھر محل مین بھی خبر گئی کہ وہ گولون کو رد کر کے لب خندق پہونچ گیا ہی اب اِسپار آنے کی دیر ہی اِسپار آیا اور قلعہ توڑا داخل قلعہ ہوا اِنکے حواس جاتے رہے فرمایا دعا کرو سب دعا کرنے لگے یہان قلعہ پر سے متواتر تیل کے کڑھاؤ بارود کی ہانڈیان نفت مین ڈوبی ہوئی برچھیان اُسپر پڑنے لگین وہ سر پر روکتا ہی اور خندق مین ڈالتا جاتا ہی اُسکو کچھ ضرر نہین ہوتا ہی یہ دیکھکر اخضر نے فرمایا کہ بیکار یہ کرتے ہو جو گولون سے نہ مرا وہ اِس سے کیا مرے گا دعا کرو سب دعا کرنے لگے در آسمان واہے مصیبت کو بھی عرصہ ہوا تھا اقبال بھی یاوری پر آگیا تیر دعا ہدف اجابت پر پہونچا سب نے دیکھا کہ اُس ابر دھوان غبار مین ایک چاند ہی کہ چمکتا چلا آتا ہی یہ آیا وہ آیا سب حیران ہو کر اہل قلعہ دیکھنے لگے کہ یہ کیا واقعہ ہی کیا کوئی کمک کو ہماری آتا ہی اب جو اُس دھوئین اور غبار سے نکلا تو دیکھا ایک دیو کی پشت پر سہراب بن رستم سوار ہین مگر نہایت غیظ مین مُنھ سے کف جاری ہی غصہ طاری ہی سب کے مُنھ سے نکل گیا غضب ہوا یہ کیا آفت آئی اخضر تو سن سے ہو کر رہگیا دعا بھی کرنا بھول گیا اپنے تن بدن کی خبر نہ رہی سکتہ کی حالت ہو گئی مثل تصویر گلی کے ساکت ہو کر رہگیا یہ حال دیکھکر اہل قلعہ چلائے کہ اے دیو تو اِنکو کہان لایا واپس جا کیون اِس آفتاب آسمان

شجاعت کو غروب کرایا چاہتا ہی ارے ہامان اِنکے خون کا پیاسا ہی اللہ ہم پر رحم کر اُس دیو نے یہ صدا
سُنکے قصد کیا کہ پلٹون اور کچھ جواب دون کہ انھون نے نیچہ اُسکی گردن پر رکھدیا کہ اگر تو نے کچھ کہا یا قدم
پیچھے ہٹایا تو مین نے تجکو قتل کیا مجکو ہامان کے قریب لیچل یہ سُنکے وہ دیو چلا اہل قلعہ چلا یا کیے اُدھر ہامان نے جو اہل قلعہ کی
یہ صدا سُنی کہ ہامان اِنکے خون کا پیاسا ہی پلٹ کر دیکھا گیا نظر پڑا کہ ایک لڑکا برس سات آٹھ کا ایک دیو کی پشت پر سوار
چہرہ مثل آفتاب کے روشن نیچہ تانے ہوئے مُنھ سے کف جاری چہرہ لال زلفین بل کھائی ہوئین میری طرف
چلا آتا ہی اِسنے کہا کہ یہ کون لڑکا ہی یہ خیال کرکے کہا کہ اِسکو دیکھنا چاہیے غور کرکے جو دیکھا تو پہچانا کہ یہ تو
نواسا ہی اخضر کا فرزند مضراب پری کا لخت جگر ہی رستم ثانی کا یہ دیکھکر اِسنے خیال کیا کہ خوب ہوا
کہ یہ لڑکا قبل سے یہان آگیا اِسکو قتل کرنا ضرور ہی شاید یہ قلعہ مین رہتا اور دیو اِسکو بچا لیجاتے تو بڑی مشکل
ہوتی آگے بڑھکر یہ فساد برپا کرتا اِسکی ذات سے خوف تھا کیونکہ مجکو ضرور تھا کہ اِسکو مین قتل کرتا یہ تو یہ
خیال کر رہا تھا کہ سہراب نے صدا دی کہ او ہامان بے ایمان نطفۂ ابلیس ثانی شیطان یہ کیا حرکت
نامردی ہی کہ اُن بیچارون پر ظلم و ستم کرتا ہی تو بڑا نامرد ہی اول تو وہ حرکت نمک حرامی دوسرے وہ حرکت
محسن کشی تیسرے یہ ظلم مین تیری اِن حرکتون کے سزا دینے آیا ہون مین تو بہت دن سے تیری تلاش مین
تھا خدا نے آج تیرا سامنا کرا دیا اب قلعہ کی طرف قدم نہ اُٹھانا اگر قدم اُٹھائیگا تو تن پر سر نہوگا ہو بخون
سے ہاتھ قلم کر ڈالونگا اور گھٹنون سے یہ صدا سُنکے ہامان نے کہا کہ او لڑکے مین خود تیری تلاش مین تھا اور
تیرے واسطے اتنی کوشش کرکے قلعہ پر آیا تھا کہ تجکو قتل کرون کیونکہ میرا عمل اِس حملہ پر ہی کہ افعی را کشتن و
بچہ اش را نگاہ داشتن کار خردمندان نیست مین نے تیرے باپ کو تو گرفتار طلسم کیا تجکو زندہ نہ
چھوڑتا یہ کبھی نہوتا میرے خداوند نے میری مراد دی پہلے مین تجکو قتل کرلون تو پھر اہل قلعہ سے سمجھونگا
یہ کہکر وہ مرتد اِنکی طرف چلا اُدھر اہل قلعہ یہ حال دیکھکر رونے لگے خصوصاً اخضر تو جیتے جی مر گیا
آنسو خشک ہوگئے یہ خبر جو ہرکارون نے احمر کو دی کہ سہراب کسی طور سے واقف ہوکر دیو کی
پشت پر سوار ہوکر ہامان سے مقابلہ کرنے آیا ہی یہ سُننا تھا کہ اُسکے حواس جاتے رہے عالم یاس
ہو گیا دعا کرنے لگا اہل محل سے کہا کہ خوب رجوع قلب سے دعا کرو مضراب سے کہا کہ بیٹا تو رکھولکے
دعا کر کہ تیرا فرزند ہامان سے مقابلہ کرتا ہی وہ یہ سُنتے ہی دنگ ہو گئی مہر مادری سے تڑپنے لگی دعا کرنے لگی
یہان تو سب دعا کر رہے ہین اُدھر سہراب جب قریب ہامان پہونچا غصہ تو بہت تھا نہ دیکھا آؤ نہ تاؤ نہ کچھ
اپنے خاندان کے طریقہ کا خیال کیا اور کیا خیال کرتے اِنکو کسی نے تعلیم بھی تو ابھی و قاعدے نہین کیے
ہین نیچہ کا وار کیا نیچہ اِنکا بھرپور اُس شاخ پر پڑا جو کہ شاہزادہ رستم ثانی کے ہاتھ سے ٹوٹ گئی تھی
زخم کاری لگا خون جاری ہوا ہامان نے جو دیکھا کہ اِس لڑکے نے زخمی کیا سب یہ طعن کرینگے کہ ہامان
نے لڑکے کے ہاتھ سے زخم کھایا فوراً گرز اُٹھا کر ماری یہ کیا جانین کیونکر بچتے ہین انھون نے جھولی
سے سپر اُٹھائی کہ اہل قلعہ چلائے اُس دیو سے کہا کہ کیا کھڑا ہی بچے کو لیکر ہٹ جا کیا قتل کرائیگا دیو نے بھی خیال
کیا کہ اِسنے وار کا وار کیا ہی بس خالی دے چونکہ اُس کا وار چل چکا تھا اوچھا سا زخم اِنکے سر پر آیا کہ
اُس سے خون نکل آیا وہ خون جو بہکر اِنکے مُنھ پر آیا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا شفق مین مہر تابان ہی انھون نے
جو خون بہتے دیکھا اِنکو اور غصہ آگیا خون تو رومال سے پاک کیا اور یون برہم ہوے کہ جیسے اسد غران
زخم کھا کر برہم ہوتا ہی خیال جو کیا تو دیکھا کہ جس دیو کی پشت پر مین سوار ہون وہ پیچھے ہٹا جاتا ہی آگے قدم
نہین بڑھاتا اُدھر دیو ہامان جو وار کرکے سنبھلا اب جو دیکھا تو اِنکو زندہ پایا یہ وار لیکر چلا اِنکو اُس دیو کا

ہٹنا ناگوار ہوا اور کہا کہ او دیو یہ کیا کرتا ہی کیون پیچھے ہٹتا ہی ہمارے بزرگ کبھی پیچھے نہین ہٹے اُنکے قدم کھیت مین رہنے ہمیشہ ثابت قدمی دکھائی تو میری شجاعت مین فرق لاتا ہی آگے بڑہنے سے تو گیا پیچھے ہٹنے لگا اگر اپکی قدم پیچھے ہٹا تو تیرا سر تن پر نہوگا اُسنے نہ سُنا اُسکو یہ خیال ہوا کہ یہ بچہ ہی اِسکو اِسکے ہاتھ سے بچاؤن اور اُسکی قضا بھی آگئی تھی جب اُسنے نہ سُنا اور پیچھے ہٹتا گیا اِنکو غصہ آگیا فوراً اُسکی پشت پر سے کود پڑے اور ہٹ کر جو تیغہ کا ہاتھ مارا اُسکی کمر پر پڑا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے اُسکو قتل کر کے فرمایا کہ جو ہماری نافرمانی کریگا اُسکا یہی حال ہوگا یہ فرما کر تیغہ لیکر ہامان کی طرف چلے اور کہا کہ رہ جا مین آتا ہون مثل اِس دیو کے تجکو بھی قتل کرتا ہون وہ اُدہر سے دار علم کر کے اِنکی طرف چلا یہ حال جو اہل قلعہ نے دیکھا بلبلا کر دعا کرنے لگے کہ ای کریم تو ہی اِس لڑکے کی حفاظت کرنیوالا ہی اہل قلعہ تو دعا کر رہے ہین ہامان دار اُٹھائے اِنکی طرف چلا جاتا ہی وہ تیغہ علم کیے ہوے بڑہتے چلے آتے ہین یہان تو یہ کیفیت ہی قدرت خدا ملاحظہ فرمائیے کہ طیران جو بعد قتل ہونے خرم جادو کے شہر یار و سیارہ کو لیکر چلا تھا بصد تیزی چلا آتا تھا طرف قلعہ یاقوت نگار کے کہ آج صبح کو جو یہ چلا شہر یار نے فرمایا کہ ای طیران کب سفر تمام ہوگا اُسنے عرض کیا کہ آج قریب دوپہر کے قلعہ مین پہونچ جاؤنگا اگر جلدی کرون تو تھوڑے عرصہ مین پہونچون مگر مین خیال کرتا ہون کہ جلدی کیون کرون مین بھی پریشان ہونگا آپ بھی پریشان ہونگے اِس سے دوپہر کو پہنچنا اچھا ہی یہ جو طیران نے عرض کیا شہر یار خاموش ہو رہے کہ یہ لیکر چلا تھوڑی دور چلا ہوگا کہ اِسکے کان مین توپون کی صدا آئی کہ جیسے قلعہ پر سے توپ چلتی ہی اِسنے خیال کیا کہ اِدہر سوا سے قلعۂ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہامان نے آکر قلعہ پر یورش کیا ہی اہل قلعہ لڑ رہے ہین بس یہ خیال کر کے اِسنے تیز چال کر دی کہ ہوا سے کہتا ہی کہ تو تھم جا مین جاتا ہون یہ حال جو شہر یار نے دیکھا طیران سے فرمایا کہ یہ کیا تم تو کہتے تھے کہ مین آہستہ چلونگا اُسکے خلاف کیا اُسنے عرض کیا کہ آپ نے بھی سماعت فرمایا ہوگا کہ توپ چل رہی ہی یہ صدا سے توپ ایسی ہی کہ جیسے کوئی قلعہ لڑتا ہی بس مجکو یقین ہو گیا کہ ہامان نے قلعہ پر یورش کی ہی سوا سے قلعۂ یاقوت نگار کے دوسرا قلعہ اِدہر نہین ہی بس مین اِس خیال سے تیز پری کرنے لگا تاکہ پہونچ جاؤن اور اہل قلعہ کی مدد کرون شہر یار نے یہ سُنکے فرمایا کہ یہ خیال تمھارا درست ہی جلد چلو مجکو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی بس طیران تیز پری کرنے لگا کہ وہ صدا توپ کی رک گئی شہر یار نے طیران سے فرمایا کہ غضب ہو گیا اب توپ کی صدا نہین آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ قلعہ اُسنے لیلیا تمنے دیر کی اُسنے عرض کیا کہ حضور یہ تم سب کی بدقسمتی تھی کہ اِتنے دنون وہان قید رہے خیر چلیے کچھ دیر اندر قلعہ کے بھی تو تلوار چلیگی اب تھوڑی دور پر قلعہ ہی کہ یہ کہکر وہ چلا تھا کہ پھر صدا توپ کی آنے لگی اب شہر یار نے فرمایا کہ بھائی طیران جلد چلو ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی پھر صدا توپ کی آتی ہی یہ سُننا تھا کہ طیران اِسقدر جلد چلا کہ کوئی دیو نہین اُڑ سکتا ہی کہ بعد تھوڑی دیر کے صدا موقوف ہوگئی شہر یار نے فرمایا کہ ابکی قلعہ ضرور فتح ہو گیا کیا کرون مجبور ہون طیران نے عرض کیا کہ آقا مین بھی پہونچ گیا آپ گھبرائین نہین دیکھیے وہ قلعہ کے برج نظر آتے ہین جہان پر دھوان و غبار بلند ہی وہی قلعہ ہی بسبب غبار کے دکھائی نہین دیتا ہی مین بھی جان دے کر آ پہونچا اب یہ اُسوقت پہونچا ہی کہ جب سہراب دیو کو قتل کر کے ہامان کے جانب تیغہ لیکر چلا ہی اور ہامان اِنکی طرف پہونچ گیا ہے اور اہل قلعہ دعا کر رہے ہین کہ اِسنے شہر یار سے عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے ابھی قلعہ فتح نہین ہوا ہی وہ اہل قلعہ سر برہنہ دعا کر رہے ہین معلوم ہوتا ہی قریب خندق پہونچ گیا ہی یہ عرض کر کے چلا کہ لشکر ہامان کا نظر آیا اِسنے عرض کیا کہ یہ لشکر ہامان ہی اب یہ بلندی سے پستی کی طرف مائل ہوا جب قریب پہونچا عرض کیا کہ ملاحظہ فرمائیے یہ ہامان کے لشکر کے کشتے ہین جنکو اہل قلعہ نے بضرب

تو بے قتل کیا ہی اب جو شہریار نے دیکھا تو ہزاروں دیوؤن کو مردہ زمین پر پڑا پایا فرمایا کہ خندق پر لیجیل یقین ہی ہامان خود اکیلا یورش کرکے گیا ہی جب یہ لوگ کام آچکے ہین تھوڑی دور طیران چلا تھا کہ اُسکو ہامان نظر آیا کہ وار شمشاد اُٹھائے ہوئے ایک لڑکے پر چلا آتا ہی وہ لڑکا بھی نیمچہ علم کیے ہوئے اُسکی طرف جاتا ہی اسنے جو غور کرکے اس خیال سے دیکھا کہ یہ کون طفل ہی مگر بڑا جری ہی کیا دیکھتا ہی کہ یہ تو سہراب بن رستم ہی یہ حال دیکھکر اسکا دم نکل گیا دل مین کہا کہ خوب وقت پر پہونچے شہریار سے عرض کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہریار کی نظر دیو ہامان اور اُس طفل پر پڑ گئی دیکھتے ہی خون عزیزی نے جوش مارا محبت پیدا ہوئی دیو طیران سے فرمایا کہ کیا یہی دیو ہامان ہی جو کہ لڑکے سے مقابلہ کر رہا ہی ارے طیران یہ لڑکا کون بڑا بہادر ہی افسوس کہ یہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہو چکا ہی مگر کیا دل ہی کہ سر سے خون جاری ہی مگر کچھ خیال نہین ہی نیمچہ لیے چلا جاتا ہی مجکو جلد پہونچا دے کہین ایسا نہو کہ یہ طفل اُسکے ہاتھ سے ضائع ہو طیران نے عرض کیا حضور ہان یہ ہی ہامان دیو ہی اور یہ طفل آپ کا فرزند ہی یعنے آپ کا برادرزادہ سہراب ہی یہی لڑکا ہی ہمارے بادشاہ کی دختر سے پیدا ہوا ہی یہ سُننا تھا اب کب تاب تھی وہین سے صدا دی کہ او ہامان دست خود را نگہدار مین تیرا حریف آ پہونچا اگر ایک بال اسکے جسم سے کم ہوا تو تیرے خاندان بھر کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا مین آ پہونچا مین نے سُنا ہی تو نے بہت سر اُٹھایا ہی او موذی تیرے سر کچلنے کو مین آیا ہون کیا کرون عرصہ ہو گیا ورنہ تیری یہ بھی طاقت تھی کہ تو یون اہل قلعہ پر زیادتی کرتا یہ صدا جو ڈانٹ کر دی تمام میدان ہل گیا ہامان کے کان مین جو پہونچی وہ کانپ کر رہگیا گو قریب سہراب پہونچ چکا تھا مگر وار کرنے کی جرأت نہوئی ہاتھ رُک گیا سہراب بھی یہ صدا سُنکے حیران ہوا کہ یہ صدا کہان سے آئی اہل قلعہ نے جو یہ صدا سُنی صحرا کی طرف دیکھا یہ دکھائی دیا کہ ایک دیو کی پشت پر ایک ہمشکل رستم ثانی مگر کچھ اُنسے زیادہ قوی اور حسین فقیرانہ لباس پہنے ہوئے ڈانٹتا چلا آتا ہی چہرہ غصہ سے لال ہی مارے غیظ کے عجب حال ہی اور اُس دیو کے پنجہ مین ایک آدم زاد ہی مگر دبلا پتلا اُسکی پشت پر کچھ بار ہی غور کرکے جو دیکھا تو طیران کو پایا اُدھر سرورجنی نے اخضر سے عرض کیا کہ اب آپ پریشان نہون جنکو طیران سے پردۂ دنیا پر طلب کیا تھا وہ فقیر آگئے اب ہامان کو سزا ملتی ہی ستارون کی گردش جاتی رہی سجدۂ شکر فرمائیے یہ سُنکے اخضر اُسکا شکر کرنے لگا کیونکہ سرورجنی نے عرض کیا تھا کہ یہ اسکو قتل یا زیر کرینگے یہان تو یہ تذکرہ ہو رہا ہی اُدھر ہامان نے جو دیکھا کہ طیران ایک فقیر کو لیے چلا آتا ہی مگر وہ فقیر بڑے غیظ و غضب مین ہی اسنے خیال کیا کہ یہ فقیر میرا کیا کریگا یہ صدا اسی کی تھی تو اپنا کام کر ادھر سہراب نے بھی دیکھا کہا کہ واہ میری بھی کیا عقل ہی مین صدا سُنکے تھم گیا اس فقیر کے آنے تک تو ہامان کو قتل کر یہ خیال کرکے نیمچہ علم کرکے چلے اُدھر ہامان اس خیال سے وار اُٹھا کر چلا کہ تو اسکو قتل کر ڈال یہ حال جو شہریار نے دیکھا قریب تو آگئے تھے ڈانٹ کر کہا کہ او ہامان تو نہین سُنتا ہی دیکھ پچتائیگا سوائے پشیمانی کچھ نہ ہاتھ آئیگا یہ فرماکر طیران کی پشت پر سے کود پڑے بالکل قریب تو آگئے تھے اور سہراب کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ واہ شاباش و مرحبا کیا کہنا کسکے فرزند ہو تم ہٹ جاؤ مین اسکو سزا دیتا ہون اس عرصہ مین طیران نے سیارہ کو بھی زمین پر رکھدیا کہ وہ بھی اُٹھکر اور پشتارہ کنارے رکھکر قریب آگیا اب جو شہریار نے فرمایا چونکہ لباس فقیری زیب تن تھا سہراب نے کہا کہ ای فقیر تو کیا جانے فن سپہ گری تو گدائی جانے جا اپنا کام کر مفت مین جان برباد ہو گی یہ میدان رزم ہی یہان کچھ تقسیم نہین ہوتا ہی یہان جانین تلف ہوتی ہین یہ دیو ہی تو اسکا کیا کر سکتا ہی ایک وار مین کام تمام ہو گا یہ سُنکے شہریار ہنس پڑے فرمایا

کہ بیٹا ہمارا کہنا سُنو دلیری نہ کرو جب ہم قتل ہولین گے تو تمکو اختیار رہی سہراب نے کہا کہ مین تو نہ ہٹونگا اب انھون نے کہا کہ ہٹو میرا پاس کرو یہان تو تکرار ہو رہی ہی ہامان نے خیال کیا کہ یہ وقت خوب ہی اِن دونون کو قتل کرو وار لیکر چلا کہ سیارہ نے کہا کہ آپ تو یون ہی سمجھانے مین رہینگے حریف اپنا کام کر جائیگا دیکھیے وہ مرتد نامرد وار کرتا ہی یہ سُنتا تھا کہ شہریار نے پھر اُنکا ہاتھ پکڑ کر الگ کیا لڑکا تھا کیا کر سکتا تھا اور سیارہ سے فرمایا کہ اِنکو روکو سیارہ نے پھر اُنکی کمر مین ہاتھ ڈالدیا اور کہا کہ اے شاہزادے یہ فقیر نہین ہین آپکے چچا ہین آپ کے والد کے برادر خورد ہین اِنکے فرمانے پر عمل فرمائیے یہ ابھی ہامان کو قتل کرتے ہین آپ کیون تکرار کرتے ہین سہراب نے برہم ہو کر کہا کہ او بیٹے تو کیون بولتا ہی چھوڑ دے مجکو مین نہین مانتا ہون تمکے چچا ہو چچا ہین اِنکو بھی قتل کرونگا انھون نے کیون میرا ہاتھ پکڑ کر مجکو اُسکے روبرو سے الگ کیا تو فقیر کی بھی یہ لیاقت ہوئی کہ دلاورون سے ہمسری کرے اور اُنکے حریف سے مقابلہ کرے یہ غصہ دیکھکر سیارہ قدمون پر گر پڑا کہا کہ تھوڑی دیر تھم جائیے آپ کو خود ظاہر ہو جائیگا طیران بھی منت کرنے لگا اِدھر اِن دونون نے پھر اِنکو روکا اُدھر شہریار نے ہامان کا مقابلہ کیا یہ سب حال اہل قلعہ دیکھ رہے ہین اور اِنکے غالب آنے کی دعا کر رہے ہین کہ ہامان تو وار اُٹھا چکا تھا نہ کچھ کہا نہ سُنا برہم تو تھا ہی جھلا کر وار کیا انھون نے اُسکے وار کو خالی دیا کہ وہ وار زمین پر پڑا کہ دار زمین پر در آئی پانی نکل آیا جیسے ہی وار خالی گیا کہ وہ وار زمین پر پڑا انھون نے پیترا بدل کر وار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور خوب زور سے پکڑ کر اور کلائی مروڑ کر دار چھین لی اور دور اُٹھا کر پھینکدی اگر وہ نہ چھوڑتا تو ہاتھ بیکار ہو جاتا گھبرا کر چھوڑ دی اور قصد کیا کہ ہیٹ جاؤن یہ تو نہایت غیظ مین ہین کب لپٹنے دیتے ہین ہاتھ پکڑ کر جو جھٹکا دیا کہ وہ منھ کے بھل زمین کے جانب چلا جیسے ہی شاخ نیچی ہوئی دوسرے ہاتھ سے شاخ پکڑ کر اور زور کرکے اُٹھا کر زمین پر دے مارا فوراً کمر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اور جگر سے نعرۂ اللہ اکبر کھینچکر جو زور کیا سر سے بلند کر لیا نعرے کی صدا سے تمام میدان ہل گیا اہل قلعہ یہ زور دیکھکر دنگ ہو گئے قلعہ پر خوشی ہونے لگی اِدھر انھون نے سر سے بلند کرکے اور گرد سر چرخ دے کر کہ داستانین کہین موزے کہین ترکش کہین سپر کہین گرز کہین زرہ کی کڑیان ٹوٹ گئین ایسے کڑے پڑے مثل طاؤس آتشبازی چرخ دے کر زمین پر دے مارا کہ نقش زمین ہو گیا اِس زور سے گرا کہ زمین مین اُسکے قد کے برابر گڑھا پڑ گیا میدان ہل گیا اہل قلعہ نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی نوبت خوشی کی بجنے لگی **اخضر** کے چہرہ کا یہ حال ہوا کہ فرط خوشی سے لال ہو گیا جامہ جسم مین تنگ ہو گیا اِدھر یہ کود کر اُسکے سینہ پر سوار ہوئے اور کہا کہ کیا کتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کے یہ سُنکے اُسنے کچھ جواب نہ دیا اِنھون نے اُسکی کمر زنجیر سے اُسکی مشکین باندھین اور سینے پر سے اُٹھے اور طیران کے حوالے کیا فرمایا کہ اِسکو لیجاؤ اِسکا دربار کیا جائیگا یہ حال دیکھکر قنطور نے اہل لشکر سے کہا کہ کیا کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہو مارلو اِس آدم زاد کو یہ بڑا زبردست معلوم ہوتا ہی یہ سُننا تھا کہ کل لشکر کفار ایک مرتبہ حملہ کرکے چلا یہ حال جو **اخضر** پریزاد نے دیکھا کہ لشکر کفار نرغہ کرکے چلا ہی **اخضر** نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ اِس آدم زاد کی مدد کرو قلعہ سے نکل کر بس یہ حکم دینا تھا تمام سردار لشکر لیکر در قلعہ کھولکر پل تختہ ڈالکر وار شمشاد علم کرکے قلعہ سے نکلے اُدھر ہرکارون نے **احمر** سے عرض کیا کہ مبارک ہو خدا نے مدد کی وہ بلا رد کی یعنے ایک آدم زاد نے آکر **ہامان** کو گرفتار کر لیا اب آپکے بھائی صاحب اُسکی مدد کو مع لشکر تشریف لیگئے ہین یہ سُننا تھا کہ **احمر** نے سجدۂ شکر کیا اور سب اہل محل سے فرمایا کہ سجدۂ شکر کرو مین جاتا ہون اُس آدم زاد کی مدد کو یہ فرما کر اُسوقت بیرون محل تشریف لائے اور سوار ہو کر ہوا سے مدد

اخضر روانہ ہوے یہان اخضر تمام لشکر لیکر بیرون قلعہ آیا اُدھر لشکر کفار نے شہریار کو گھیر لیا شہریار نے ایک دیو کو قتل کر کے اُسکی دار لیکر لڑنا شروع کیا جسپر وار کیا اُسکے دو ٹکڑے ہوے طیران ہامان کو لیکر قلعہ مین چلا گیا اتنے عرصہ مین سہراب نے بھی اِسکو سیارہ کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور نیمچہ لے کر لڑنے لگا کہ اخضر مع لشکر پہونچ گیا ایک مرکب برلے شہریار حاضر کیا اور ایک برائے سہراب یہ دونون مرکبون پر بیٹھکر لڑنے لگے لشکر اخضر نے آکر قیامت برپا کر دی ابتو دیوون سے دیو لڑنے لگے اخضر بھی لڑنے لگا احمر بھی آگیا وہ بھی لڑنے لگا شہریار نے تو تہلکہ ڈال دیا جس صف یا جس غول پر جا پڑے تلاطم پڑ گیا دیو بھاگنے لگے ہومان ایک جانب لڑنے لگا اب سہراب برابر شہریار کے لڑ رہا ہی شہریار لڑتے بھی جاتے ہین سہراب کو بھی بچاتے جاتے ہین کہ اِنکا اور قنطورہ کا سامنا ہو گیا اُسنے آرہ مارا اِنھون نے دار پر روکا اور اب جو اپنا وار کیا تو تا دو ابرو اُتر آئی وہ پیچھے ہٹ کر بھاگا سر سے خون بہنے لگا ایسا بدحواس ہوا کہ پھر نہ ٹھہرا اُدھر لشکر اِسلام نے اِسقدر دیو قتل کیے کہ جنکا شمار نہین تمام لشکر کا ستھراؤ کر دیا لشکر کفار مین ابتری پڑ گئی سوائے فرار کے کوئی صورت مفر کی نظر نہ آئی کیونکہ دونون سردار لشکر بیکار ہو گئے ایک گرفتار ہوا ایک زخمی ہو کر بھاگا خون کے دریا بہنے لگے لاشون کا انبار ہو گیا لشکر کفار کے پاؤن اُٹھ گئے لشکر اخضر نے دباؤ ڈالنا شروع کیا کوئی دو پہر جنگ مغلوبہ ہوئی ہو گی کہ اب اِنکو میدان مین قیام کرنا دشوار ہوا فرار پر قرار لیا پڑاؤ پر پہونچے یہان بھی لشکر حریف نے ٹھہرنے نہ دیا جا کر وہان بھی قتل کیا پڑاؤ لوٹ لیا لشکر نے جب یہ دیکھا کہ کسی صورت بہتر نہین جمتے ہین قنطورہ کو لے کر صحرا کی راہ لی اِنھون نے دور تک تعاقب کیا جب دیکھا کہ اب یہ نہین تھمتے ہین اور شہریار نے فرمایا کہ بھاگتے ہوے کا تعاقب کرنا خلاف شجاعت ہی پلٹ آؤ سب پلٹ آئے کفار جانون کو غنیمت جان کر بھاگے گئے اور قلعہ قہقہا پر یہ کار استہ لیا اِنکو تو اِدھر جانے دیجیے اِنکا پھر حال تحریر ہو گا اب اِدھر کا حال سنیے کہ جب لشکر کو بھگا چکے پڑاؤ لوٹ لیا تو اخضر نے آکر شہریار کے قدمون پر سر رکھدیا اور عرض کیا کہ آپ نے ہم سب کی جانین بچائین یہ ظفر آپکی بدولت میسر ہوئی ہمکو تو امید نہ تھی خدا نے اپنا بڑا فضل کیا کہ آپ عین وقت پر تشریف لائے شہریار نے سر اخضر کا اُٹھا کر اپنی چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ تمنے ہمکو طلب کیا ہمنے آکر مدد کی ہمارا یہی کام ہی اخضر نے عرض کیا کہ قلعہ مین تشریف لیچلیے کہ اتنے مین احمر نے بھی آکر قدم چومے اِنھون نے اُسکو بھی گلے لگایا پلٹ کر جو دیکھا تو سہراب کو دیکھا کہ وہ نیمچہ علم کیے ہوے عجب شان سے کھڑا ہی شہریار نے دوڑ کر گود مین اُٹھا لیا اور چھاتی سے لگایا پیار کیا منھ چوما کہ اتنے مین اخضر نے عرض کیا تشریف لیچلیے شہریار نے فرمایا چلو اخضر مع لشکر و احمر کے شہریار و سہراب پر سے زر نثار کرتا ہوا طرف قلعہ کے چلا ہمراہیان سہراب بھی جنگ مغلوبہ کے وقت پہونچے تھے مقابلہ کرنے لگے تھے سب اُسکے سب ہمراہ ہوے اخضر نے حکم فرمایا کہ جو ہمارے لشکر کے کشتے ہون اُنکو دفن کرو چند سردار یہان برائے انتظام رہین نوبت و نقارے خوشی کے بجاتے ہوے زر نثار کرتے ہوے داخل قلعہ ہوے سہراب شہریار کی گود مین ہین سب اہل قلعہ واسطے زیارت کے سر راہ کھڑے ہوے جو کوئی شہریار کو دیکھتا تھا تعریف کرتا تھا یہ سیر قلعہ کرتے ہوے داخل عمارت شاہی ہوے یہ خبر محل مین پہونچی کہ جس آدم زاد نے آکر لڑائی فتح کی ہامان کو گرفتار کیا وہ بھائی ہین رستم ثانی کے مضراب یہ سنکے بیتاب ہو گئی اور اپنی مان

سے کہنے لگے کہ جتنے اُنکے خاندان کے ہین سب دیوکش ہین میرا جی چاہتا ہی کہ اُنکو بلاکر دیکھون کہ کیا شان و شوکت ہی اور کیا رعب و صولت ہی یہان تو یہ ذکر ہو رہا ہی اُدھر بیرون محل اخضر نے دربار مین جاکر حکم دیا کہ آپ کو حمام کراؤ اُسی وقت شہریار کو حمام کرایا گیا پوشاک فقیری دور کی لباس شاہی زیب تن فرمایا حمام سے باہر تشریف لائے یہان اخضر نے سب سردارون کو رخصت کیا فرمایا کہ تم سب جاؤ کئی روز کے تھکے ہوے ہو لشکر کو چھاؤنی مین جانے کا حکم دیا آپ مع احمر کے یہان تشریف فرما ہوا سب سردار رخصت ہوکر چلے گئے سوائے ہومان و سرور جنی و مسرور جنی کے کوئی نہین رہا سیارہ اور سہراب ہین کہ اخضر نے شہریار کی حالت دریافت کی سیارہ نے کل حال بیان کیا جب یہ اخضر کو معلوم ہوا کہ یہ برادر ہین رستم ثانی کے بہت خوش ہوا اور اِس امر سے زیادہ خوش ہوا کہ سیارہ نے کہا کہ مین عیار ہون اُس شہریار کا اُدھر طیران نے جاکر ہامان کو قید کیا اور وہ بھی حاضر خدمت ہوا اپنی سب حالت عرض کی اخضر نے بہت انعام عنایت فرمایا کہ اتنے عرصہ مین شہریار حمام سے تشریف لائے سب نے تعظیم کی پھر گلے ملے احمر و اخضر مسرور جنی و سرور جنی و ہومان کو رخصت کرکے مع سیارہ و شہریار کے اندر محل کے چلے شہریار نے سہراب کو گود مین لیلیا ہی کہ پھر خبر پہونچی کہ بادشاہ مع اُس آدم زاد کے محل مین تشریف لاتے ہین یہ خبر خوش سُنکے مضراب طبق جواہر کے لے کر کھڑی ہوئی کہ وہ آئین گے تو مین نثار کرونگی کہ اتنے عرصہ مین اخضر داخل محل ہوے سب اہل محل نے مبارکباد دی اخضر نے سب کو انعام کا امیدوار کیا کہ اتنے مین مضراب کی نظر شہریار پر پڑی دیکھا کہ سہراب کو گود مین لیے ہوے آتے ہین یہ دیکھکر آگے بڑھے سہراب نے شہریار سے عرض کیا کہ امان آپکی طرف تشریف لاتی ہین شہریار نے سر اُٹھاکر دیکھا یہ دیکھا کہ ایک پری سر سے پیر تک دریاے جواہر مین غوطہ مارے پریون کے بیچ مین چلی آتی ہی انھون نے جھککر تسلیم کی کیونکہ بڑی بھاوج تھی مضراب نے دعا دی جواہر کے طبق سر پر سے نثار کیا بڑے جاہ و حشم سے لاکر مسند پر بٹھایا بڑی خاطر کی اخضر اپنی زوجہ کے پاس مع احمر کے گیا اور بیٹھکر تمام حال جنگ بیان کیا ہر ایک پری آتی ہی مبارکباد دیتی ہی انعام لیکر چلی جاتی ہی خوب جواہر اخضر و احمر و اخضر کی زوجہ نے اہل محل کو انعام مین دیا کہ سب مالا مال ہوگئے بڑے انتظام سے شہریار کی دعوت کی یہان مضراب نے کل حال شہریار سے سہراب ثانی کا بیان کیا وہ سُنکے بہت خوش ہوے اور کہا کہ مین اِنکو فن سپہ گری تعلیم کرونگا قواعد صاحبقرانی سے ماہر کرونگا اِنکے خاندان کے قاعدے اِنکو بتاؤنگا یہ لڑکا بڑا بہادر ہوگا تم کچھ غم نہ کرو مین کوشش کرونگا اگر میرے نام طلسم کی فتح مقرر ہوگی تو فتح کرکے بھائی صاحب کو رہا کرونگا سہراب نے عرض کیا کہ چچا جان آپ کیون تکلیف فرمائین مین آپ کا غلام اِس کام کو انجام دونگا بابا جان کی خلاصی کی فکر کرونگا مین تو ہر وقت والدہ سے عرض کرتا تھا کہ مجکو نشان دیجیے مین جاکر فتح کرون والد کو رہا کرون آپ فرمائین جب کوئی نہ جانے دے تو کیا کرون مجبور ہوکر رہ جاتا ہون اب شہریار نے فرمایا کہ فرزند طلسم کا یہ طریقہ ہی کہ جسکے نام اُسکی فتاحی ہوتی ہی وہ فتح کرتا ہی خیر دیکھا جائیگا اِسی گفتگو مین شام ہوگئی سب نے خاصہ نوش کرکے آرام کیا کہ سحر ہوئی اخضر نے دربار کے آراستہ ہونے کا حکم فرمایا دربار آراستہ ہوا سب سردار حاضر دربار ہوے دونون بھائی آکر تخت پر بیٹھے کہ اتنے مین شہریار بھی مع سہراب و سیارہ کے دربار مین تشریف لائے سب براے تعظیم اُٹھے بڑی عزت سے اخضر نے دنگل پر برابر اپنے تخت کے بٹھایا سہراب گود مین چچا کے بیٹھے شہریار نے

کہ ہامان کو طلب کرکے اُسکا دربار کیا جائے پہلے اُسکو نصیحت کی جائے طرف دین اسلام کے اگر وہ منظور کرے تو خیر ورنہ اُسکو قتل کیا جائے اخضر نے کہا کہ بہت خوب اُسوقت طیران سے حکم فرمایا کہ دیو ہامان کو حاضر کرو طیران طرف زندان کے چلا یہان اخضر نے شہریار سے فرمایا کہ ای شہریار عالی مرتبت ذرا سمجھ بوجھکر ہامان کے کہنے پر عمل فرمائیے گا وہ بڑا مکار اور ناہنجار ہے اُسنے آپ کے برادر صاحب سے مکر کیا کہ مکر سے اسلام قبول کیا اُنکو طلسم مین گرفتار کیا کہ جسکے سبب تمکو یہ روز بد دیکھنا پڑا کہ ہمنے آپ کو تکلیف دی یہ مصیبت اُٹھائی مگر بفضل خدا سب آسان ہوگئی کہین اب وہ دیگر مکر نہ کرے شہریار نے فرمایا کہ اگر وہ یہ اقرار کریگا کہ مین نے دین اسلام قبول کیا مین ضرور رہا کر دونگا چاہئے کہ سچے دل سے قبول کرے چاہے صدق دل سے اُسوقت مین کوئی تکرار نہ کرونگا نہ کسی کے کہنے پر عمل کرونگا اخضر نے فرمایا کہ آپ سب صاحبون کا ایک طریقہ ہی یہی قول اُنکا بھی تھا ہم تو آپ سے کسی ملک مین دخل نہین دے سکتے ہین نہ آپ کے حکم سے سرتابی کر سکتے ہین کیونکہ آپ ہمارے محسن ہین یہ فرما کر اخضر خاموش ہو رہا اب ادھر کا حال سنیے کہ جب ہامان قید ہوا اور اسکو معلوم ہوا کہ میرا لشکر شکست کھا کر فرار ہو گیا اسکو بڑا صدمہ ہوا اپنے دل مین یہ بات ٹھہرائی کہ کل جب مجکو دربار مین طلب کرینگے اور مجھسے اسلام قبول کرنے کو کہینگے تو مین بلا عذر قبول کرلونگا مگر مکر سے اور موقع پاکر اس آدم زاد کو بھی گرفتار طلسم کرونگا اور پھر اخضر پر لشکر کشی کرونگا یہ آدم زاد دنیا سے بلاتا جاتا ہے مین گرفتار طلسم کرتا جاؤن دیکھون یہ کہانتک غالب آ سکتا ہے مین عاجز ہوتا ہون کہ یہ یہی خیال کر رہا تھا کہ طیران آکر پہونچا اور کہا کہ چل تیرا دربار مین بلایا جاتا ہے اسکو خوب قید مین گرفتار کیا تھا کہ یہ توڑ نہ سکے اور خوب پہرہ چوکی مقرر کیا تھا اسکا زنجیر کا سرا پکڑ کر طیران لیکر چلا کئی ہزار دیو اسکے گرداگرد دار لیے ہوئے تھے یہ چلا آتا تھا یہان دربار مین ان سرداروں نے آکر عرض کیا کہ خداوند ہم اُن سب کشتون کی لاشین دفن کرائے دس ہزار دیو آپ کے لشکر کے شہید ہوئے ایک لاکھ اُنکے مارے قتل ہوئے یہ سُنکے اخضر نے فرمایا کہ بہت بڑا رن پڑا کہ اتنے مین طیران ہامان کو لیکر حاضر ہوا وہ مکار ناہنجار سر شرم سے جھکائے ہوئے آیا دل مین مکر بھرا ہوا شہریار نے حکم دیا کہ اسکو کرسی بیٹھنے کو دو اُسکے واسطے کرسی لائی گئی وہ کرسی پر بیٹھا شہریار نے فرمایا کہ ای ہامان کیا سمجھتا ہے پروردگار عالم کے کہ وہ سب کا خالق ہی مالک ہی اور بہت سے کلمے ثبوت باری تعالی مین اور مذہب ابلیس پرستی مین بیان کیے اور فرمایا کہ اگر تو مذہب اسلام قبول کرلیگا تو تیرا منصب تجکو دونگا اور تیری خطا بادشاہ سے معاف کرا دونگا اُسنے عرض کیا کہ مین نے آپکا مذہب قبول کیا کیونکہ مین نے اسکی برکت دیکھی ایک مرتبہ مین نے مکر کیا تو اُسکی سزا پائی اب مین آپ کی خدمت سے جدا نہونگا مجکو کچھ منصب کی ضرورت نہین ہی یہ کہکر مکر سے کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا شہریار نے حکم دیا کہ اسکو رہا کر دو اُسوقت مہیارہ نے کہا کہ اسکی پیشانی پر نور اسلام نہین ظاہر ہی یہ ضرور مکر سے اسلام لایا ہی اسکے دل مین دغا ہی شہریار نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ اور مذہب ظاہر کے حال پر ہی جو اُسنے زبان سے اقرار کیا ہم اُسپر عمل کر سکتے ہین باطن کا حال خدا پر روشن ہی اگر یہ ہمسے دغا کریگا اُسکی سزا پائیگا یہ جو فرمایا پھر کسی کی جرأت نہوئی کہ کچھ عرض کر سکے طیران نے ہامان کو رہا کر دیا وہ دوڑ کر شہریار کے قدمون پر گر کر رونے لگا شہریار نے اُسکا سر اُٹھاکر چھاتی سے لگایا فرمایا کیون روتا ہی اُسنے عرض کیا کہ مین نے بہت بڑا گناہ کیا کہ اپنے محسن و جان بخش کو گرفتار بلا کیا میرا قصور بادشاہ سے معاف کرا دیجیے شہریار نے اخضر پریزاد سے فرمایا کہ تم ہماری خاطر سے دیو ہامان کا قصور معاف فرماؤ اخضر پریزاد نے فرمایا کہ مین نے معاف کیا میرے خدا نے

معاف کیا دیو ہامان کو کرسی ملی شہزادہ برابر مہ مان کے کرسی پر بیٹھا بعد اسکے اخضر نے حکم فرمایا کہ سامان جشن کیا جائے ہم یہان سے جشن کر کے شہر کو جائینگے سامان جشن ہونے لگا اگر کیفیت جشن تحریر ہو تو اصل مطلب رہجاے لہذا کیفیت جشن کو چھوڑ دیا اگر تحریر کیا جاے تو ایک جز مین تحریر ہو اور جو کہ میرے ذہن مین تھا وہ مطلب فوت ہو جاتا بدین سبب اسی امر پر اختصار کیا کہ اخضر نے سات روز تک اس فتح کی خوشی مین بہت بڑا جشن کیا ہو کہ آجتک کسی بادشاہ قاف نے نہ کیا ہوگا سرداروں کو منصب و جاگیر مرحمت کیا ہر سوار و پیادے کو انعام کثیر عنایت کیا اہل قلعہ کو بھی مالا مال کر دیا بعد سات دن کے جلسہ برخاست ہوا ایک دن اس قلعہ مین قیام کیا دوسرے دن سامان سفر کا حکم فرمایا کہ شہر مین جا کر حکومت کرین احمر بزاد رخصت ہو کر مع اپنے لشکر کے اپنے قلعہ کو چلا گیا اخضر اسی دن قلعہ سے کوچ کر کے مع لشکر و خزانہ وتاموس و شہریار کے داخل شہر ہوا اہل شہر نے استقبال کیا وہ دیو جو کہ ہامان کی طرف سے حاکم تھا یہ خبر سنکے کہ ہامان نے شکست کھائی کہ آدم زادے نے آکر اسکو گرفتار کر لیا لشکر بھاگ گیا بس اسیوقت قصد کر لیا تھا کہ جب اخضر ادھر کو قبضہ کرنے آئیگا مین اسکی اطاعت کرونگا اُنکا دین برحق ہی جب اُسنے سُنا کہ بادشاہ تشریف لاتے ہین اور ہامان بھی ہمراہ ہی وہ بھی مطیع اسلام ہوا ہی بس یہ بھی آیا راہ مین ملا اخضر کے قدمون پر گرا عرض کیا کہ مجکو کلمہ تعلیم فرمائیے مین نے ابلیس پرستی ترک کی اخضر نے کلمہ تعلیم کیا وہ از صدق مسلمان ہوا بادشاہ داخل شہر ہوا پھر شہر اسی طرح آباد ہوا وہی چہل پہل مچ گئی توپین سلامی کی چلنے لگین نوبتین خوشی کی بجنے لگین ہر ایک شاد ہوا غم سے آزاد ہوا بادشاہ نے محلات کو آباد کیا ہر جگہ و ہر مقام پر پریون کا جمگھٹا ہو گیا باغات و چمن آراستہ ہوے مکان بننے لگے کہ پھر بہار سے لگین آکر آباد ہوے ہم اُسکے نور قدم سے روشن ہونے دربار کی آراستگی ہوئی اُسدن تو اخضر نے دربار نہین کیا کیونکہ تھکا ہوا تھا دوسرے دن دربار کیا اہل شہر کو بھی بہت کچھ انعام دیا بڑی خوشی یہان بھی کی ایسا زر و جواہر تقسیم کیا کہ اُس شہر مین سواے امیر کے فقیر کا نام تک نہ رہا اسکی سخاوت کا شہرہ تمام بر ندہ قاف مین پھیل گیا زبان زد خلائق ہو گیا لوگون کا یہ قول تھا کہ حاتم کو تو سنتے تھے کہ وہ سخی تھا مگر ایسا سخی نہو گا اسکی سخاوت کی خبر سُنکے وہ قبل سے گوشہ قبر مین دامن کفن سے مارے خجالت کے مُنہ چھپا کر سو رہا رعایا تمام شاد اپنے بادشاہ کے خیر خواہ اب یہ طریقہ ہی اخضر دربار کرتا ہی ہر روز شہریار دربار مین تشریف لاتے ہین جب دربار سے جاتے ہین تو تمام دن سہراب کو فنون سپہ گری تعلیم کرتے ہین ہامان سایہ کی طرح کسی وقت شہریار کے قدمون سے جدا نہین ہوتا ہی انھون نے تھوڑے عرصہ مین سہراب ثانی کو تمام فن سپہ گری جو کچھ کہ سہراب کو معلوم تھے اسکے سوا تعلیم کیے مثل نیزہ بازی اسپ بازی چوگان بازی چورنگ ہوائی کرنا شمشیر زنی تیر افگنی گرز اندازی فن کشتی بند صاحبقرانی جو کہ سواے اولاد صاحبقران کے کوئی نہین جانتا تھا حریف کی ضرب سے بچنا اپنا وار کرنا طریقہ جنگ و جدل اہل اسلام جنگ مین سبقت نہ کرنا حریف پر پہلے ضرب نہ لگانا یہ سب امرون سے سہراب کو ماہر کیا اب تو سہراب کا یہ حال ہوا کہ کوئی اُسکا ہم مقابل نہ تھا بڑے بڑے دیو اسکے روبرو آتے ہوے خوف کرتے تھے چورنگ ہوائی بھی خوب لگاتے تھے مگر ابھی کم سن تھا مزاج مین لڑکپن تھا مگر مثل اپنے پردادا امیر قاسم کے آتش خو اور نہایہ مزاج ذرا سی بات مین برہم ہو جاتا اپنے روبرو کسی کی حقیقت نہ جانتا مگر ان سب باتون پر یہ امر فوق لیگیا تھا کہ خلیق بھی از حد تھا مزاج مین سخاوت عدل و انصاف ظلم کو برا جانتا تھا دل مین رحم بہت ان باتون اور فن سپہ گری مین طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا بس دن کے عرصہ مین سب امرون سے فراغت کر لی اسکی یہ حالت دیکھکر

اخضر پریزاد بہت خوش ہوا دل سے زیادہ عزیز رکھتا تھا دم بھر کا جدا ہونا گوارا نہ تھا شہر یار زنادار کی جان و روح تھا ان کی راحت قلب اپنا و بیگانہ اُس سے ایک اُنس قلبی رکھتا تھا یہ حال دیکھ دیکھکر دیو ہامان جلتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ کیا کرون جو اِس لڑکے کو قتل کرون اخضر پریزاد اور اِسکی مان و چچا و تمامی شہر کو اِسکے غم مین گریان کرون مگر کچھ بس نہ چلتا تھا ہاتھ مل ملکر رہجاتا تھا یہ تو اِسی فکر مین ہی کہ یا تو اِس لڑکے کو قتل کرون یا شہر یار کو گرفتار طلسم بلا کرون تب اِس لڑکے پر میرا قابو ہو تو کشتی کرکے اِسکو بھی قتل کرون اور اخضر پریزاد کو بھی اپنی معشوقہ پر قبضہ پاؤن بسبب اخضر پریزاد کے خوف و شہر یار کے ڈر سے کچھ بن نہ پڑتا تھا زیادہ تر اُسکو شہر یار کا خوف تھا اب یہ قاعدہ ہوگیا تھا کہ جب سے سہراب کی تعلیم سے فراغت ہوئی تھی تو ہر روز شہر یار چند دیوؤن کو ہمراہ لے کر شکار کو جاتے تھے دیو ہامان بھی ہمراہ رہتا تھا سیارہ ثانی تو کسی وقت سہراب ثانی کے پاس سے جدا نہین ہوتا ہی ہر وقت مثل سایہ کے ساتھ رہتا ہی اِسی طور سے عرصہ دو برس کا ہوگیا کہ دیو ہامان کا کچھ قابو نہ چلا نہ شہر یار نہ سہراب پر آخر عاجز ہوا کہ مفت تیری اوقات برباد ہوئی بیکار رہتے لئے اُنکے پاس اوقات بسر کی یہ لوگ بڑے ہوشیار ہین کسی وقت دھوکا کھاتے ہی نہین دونون مین سے ایک پر بھی قابو نہین چلتا ہی خیر ایک ماہ اور انتظار کرتا ہون اگر موقع بنگیا انمین سے ایک بھی میرے قبضہ مین آگیا اور مین نے اپنا کام کرلیا تو خیر جہانتک ممکن ہوگا اِس آدم زاد سے فریب کرونگا کیونکہ اِسکا زیادہ خوف ہی سہراب تو ابھی لڑکا ہی اُسکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی یہ مرد جہان دیدہ گرم و سرد عالم چشیدہ ہی اگر وہ قتل بھی ہوگیا تو یہ ضرور مجھکو قتل کر ڈالیگا اور تیرا اِس سے کچھ بس نہ چلیگا کیونکہ یہ دونون بھائی بڑے غضب کے طاقتور ہین ایک کو تو مین گرفتار بلا کر چکا ہون جب اِسکو بھی کرلون تو اطمینان ہو ہمنے آجتک یہ قوت آدم زاد مین نہین دیکھی یہ تو رستم سے بھی کچھ زیادہ قوتدار ہی اُسنے تو کئی دن کشتی لڑکے زیر کیا تھا اِسنے ایک گھنٹے کے عرصہ مین زیر کرلیا ایسی بلا کا پردۂ قاف مین زندہ رہنا اچھا نہین ہی یا تو قتل ہو یا گرفتار طلسم ہو تو قاف اِسکے قدم سے صاف و پاک ہو اگر یہ گرفتار طلسم ہوگیا تو اخضر و سہراب میرا کیا کرسکتے ہین ایک مقابلہ مین دونون کو گرفتار کرلونگا مین کیا اِنکو زندہ رکھونگا فوراً قتل کر ڈالونگا ایسے ایسے خیالات یہ دل مین پکایا کرتا ہی اور وقت کا منتظر ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ شہر یار اخضر سے چند دن کی اجازت شکار لے کر مع سامان شکار روانہ ہوا یون تو ہر روز جاتے تھے مگر قریب شام کو واپس چلے آتے تھے ابکی دور کا ارادہ کیا ہامان بھی ساتھ تھا زمانہ برسات کا تھا کالے کالے ابر آتے تھے کبھی کچھ ترشح ہوتا تھا کبھی زور سے مینھ برستا تھا باغون پر جوبن تھا نہالان گلہائے خوشبو پھولے ہوئے تھے ترشادا پھولا ہوا تھا صحرا پُر بہار تھا سبزہ روئیدہ تھا جھیل جھیر پانی سے لبریز تھے اشجار تمام لباس سبز سے آراستہ تھے خزان کا کہ یخ تھا موسم بہار تھا کوئل کوک رہی تھی پپیہا پی پی کا شور کر رہا تھا فاختہ اپنی زبان مین اُسکی حمد و ثنا کرتی تھی قمری اُسکی یاد مین غرق تھی طاؤسان و تدروان کو بہار مست تھے بلبلین جوبن باغ دیکھکر مست پھرتی تھین باغات و صحرا کا یہ عالم تھا کہ کہین موتیا کھلا ہوا ہی کہین موگرا کہین بیلا کہین جوہی کھلی چنبیلی کہین مدن بان کہین گلاب کہین کیوڑا صحرا گلہائے خودرو سے مہکا ہوا ہی یہ لوگ تو مخمور مزاج ہین انکو یہ کیفیت دیکھکر وحشت ہوئی صحرا کی سیر کی رغبت ہوئی اب یہ کب رُکتے ہین اجازت لیکر سامان شکار ہمراہ لیا اور ایک صحرائے پر بہار مین جاکر قیام کیا کہ وہ صحرا شہر سے تھوڑی دور تھا وہان قیام پذیر ہوئے یہان شکار بھی بہت تھا اُسدن تو اِنھون نے شکار کھیلنا موقوف کیا صحرا کی سیر کرتے رہے اور ہامان بھی ہمراہ تھا

دوسرے دن یہ سامان شکار ایک مرکب پر سوار ہوکر مصروف شکار ہوے پہلے پرندونکا شکار کیا اُسکے بعد چرندونکی نوبت آئی نیل گاے ہرن وغیرہ شکار کرنے لگے اور اُنکے گوشت سے کباب نوش فرماتے اُسدن تو دوپہر بھر شکار کھیلا اور دوپہر تک صحرا کی سیر کی اب پھر یہ معمول ہو گیا ہے کہ دوپہر بھر شکار کھیلتے ہین اور دوپہر بھر سیر کرتے ہین ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ شکار کھیلتے ہوے اکیلے ایک جانب کو ایک ہرن کے عقب مین نکل گئے ایک جنگل مین پہونچے جو کہ اُس سے بھی زیادہ سرسبز تھا یہ اُس صحرا کو دیکھکر بہت خوش ہوے چونکہ وقت دوپہر کا تھا تمازت آفتاب بہت تھی یہ ایک درخت سایہ دار کے نیچے ٹھہر گئے اُس صحرا مین پہونچکر انھون نے اُس ہرن کو بھی شکار کر لیا تھا وہ بھی مذبوح پڑا ہوا تھا ہوا جو لگی پسینہ خشک ہو گیا بھوک بھی لگی ہوئی تھی کوئی خادم و خدمتگار نہ کوئی مصاحب نہ کوئی ہمراز ساتھ تھا یہ تنہا تھے بھوک جو لگی خیال کیا کہ اس ہرن سے کباب لگا کر کھا لو تھوڑی دیر یہان دم لو اسمین کوئی نہ کوئی آ جائیگا یہ سوچکر مرکب پر سے اُترے لکڑیان بہم کین چقماق پتھری سے آگ نکالی خرجے سے نمک مرچ نکالکر گوشت صاف کر کے کباب لگا لئے نوش فرماے کچھ رکھے ہوے تھے ایک چشمہ تھا اُسمین پانی پیا شکر خدا کیا زین پوش بچھا کر اُس درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے مرکب کو چھوڑ دیا کہ وہ چرا کرنے لگا یہ تو یہان زیر سایہ درخت تشریف رکھتے ہین ہامان نے جو انکو نہ پایا خیال کیا کہ تلاش کرنا چاہیے کہ یہ کہان گئے ہین اگر کہین اکیلے ہون اور غافل ہون تو قتل کر ڈالون یہ سوچکر ہاتھ بچاکر انکی تلاش مین نکلا اور چند دیو بھی گئے تھے جو کہ ہمراہ تھے باقی یہان موجود تھے اور فکر کر رہے تھے کہ آج ابھی شاہزادہ تشریف نہین لایا دوپہر بھی آ گئی نہ معلوم کدھر شکار کھیلتے ہوے نکل گئے ہین یہ تو سب یہان اس فکر مین ہین اور اُدھر ہامان تلاش کرتا ہوا اُسی جنگل مین پہونچا کہ جہان شہریار زیر درخت بیٹھے ہوے تھے اس نے انکو دور سے دیکھا کہ درخت کے نیچے بیٹھے ہین اور یہ تو وہی صحرا ہے کہ جس سے ڈانڈا طلسم کا ملا ہے اتفاق سے اُسی جنگل مین نکل آئے تھے بہت خوش ہوا کہ اگر مکر چل گیا تو انکو بھی آج گرفتار طلسم کیا بس یہ خیال کر کے چلا کہ انکی نظر اُسپر پڑ گئی انھون نے پکار کر کہا کہ ای ہامان مین ادھر ہون کیون پریشان ہوتا ہے وہ تو پہلے ہی دیکھ چکا تھا مگر ایسے دوڑا اور آکر قدمون پر گر پڑا کہ ای آقا آپ نے تو جیتے جی مار ڈالا تھا مین تو بہت پریشان تھا کہ نہ معلوم کدھر تشریف لیگئے اور آپ یہان تشریف رکھتے مین یہ سنکر شہریار نے فرمایا کہ مین اس ہرن کے تعاقب مین ادھر چلا آیا یہان اسکو شکار کیا چونکہ بھوکا تھا اسکے کباب لگا کر کھائے کچھ باقی ہین لو تم بھی کھاؤ وقت دوپہر کا تھا دھوپ تیز تھی خیال کیا تھوڑی دیر یہان قیام کرو جب تمازت آفتاب کم ہو جائے تو قیامگاہ کو چلنا اس درخت کی ہوا بھی معلوم ہوئی زین پوش بچھا کر بیٹھ گیا دیو ہامان نے کہا کہ آپ نے خوب کیا واقعی اسوقت دھوپ بہت سخت ہے یہ کہکر روبرو ہاتھ باندھکر بیٹھ گیا جو کباب شہریار نے عنایت کیے تھے انکو سلام کر کے لے کر کھایا کہ شہریار نے فرمایا کہ کیون ای دیو ہامان وہ صحرا کہان پر ہے جہان سے تو نے بھائی صاحب کو گرفتار طلسم کیا تھا اُسنے عرض کیا کہ ای آقا وہ صحرا یہان کہان وہ بہت دور ہے پندرہ دن کا راستہ ہے خدا اُس صحرا مین نہ لیجائے آپ نے اُسکا نام لے کر میرے دل کو بیقرار کر دیا اب اِس ذکر کو جانے دیجیے اور کچھ ذکر فرمائیے تاکہ منفور دل بہلے شہریار نے کہا کہ تم ہی کچھ ذکر کرو ہامان کچھ جھوٹ سچ کے ذکر کرنے لگا یہ ایسے باتون مین محو ہوے کہ سہ پہر کا وقت آ گیا ہامان کا یہ حال ہے کہ باتین بھی کرتا جاتا ہے اور خیال بھی کرتا ہے کہ کیا تدبیر کرون کہ یہ گرفتار طلسم ہون اسکو تو یہ منظور ہے کہ جہانتک ہو سکے بہانے سے نہ جائین پھر کیون آگاہ کرے کہ یہ وہی صحرا ہے شہریار کو خیال

آیا کہ باتون مین سہ پہر ہوگئی ہامان سے فرمایا کہ تمنے ایسی باتین کین کہ کچھ خیال نہ رہا بڑا وقت یہان صرف ہوگیا چلو وہ سب کے سب پریشان ہونگے اُسنے عرض کیا بہت خوب مین نے اِس سبب سے نہین آگاہ کیا یہ خیال کیا کہ آپ راحت سے تشریف رکھتے ہین یہ خیال فرمائینگے کہ اسکو ہماری راحت کا خیال نہین ہی اپنی فکر ہی آپ جو تکلیف سے بیٹھا ہی تو چاہتا ہی کہ یہ یہان سے چلے چلین ایسی چاپلوسی کی تقریر کی کہ شہر یار کو یقین ہوگیا کہ بہت مجھ سے یہ محبت رکھتا ہی یہ خیال کرکے اُٹھے ہامان نے زین پوش مرکب پر رکھا یہ سوار ہوے اِسنے رکاب پر ہاتھ رکھ لیا اور چلا مگر افسوس کرتا تھا کہ یہ وقت ہاتھ سے جاتا ہی پھر ایسا وقت نہ ملیگا افسوس مرغ زیرک تہ دام آکر نکلا جاتا ہی یہی خیال کررہا تھا اور چلا جاتا تھا کہ ناگاہ چھم چھم کی صدا ایک جانب سے آئی اِسنے نظر اُٹھا کر دیکھا تو ایک ہرن کو پایا کہ اُسپر کارچوبی جھول پڑی سینگون پر طلائی انگوٹھیان چڑھی ہوئین گلے مین گھنگھرو پڑے ہوے جست و خیز کرتا ہوا چلا آتا ہی یہ دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ آہوے طلسمی ہی خیال کیا کہ شاید اب کچھ تدبیر بن پڑے کوئی امر ظہور مین آئے یہ تو یہ سوچ رہا تھا کہ شہر یار کی نگاہ اُس ہرن پر پڑی دیکھکر فرمایا کہ ای ہامان کیا خوبصورت ہرن ہی کسیکا پالو معلوم ہوتا ہی کسی شوقین کا ہی اسکو گرفتار کرنا چاہیے میرا دل دیکھکر اسکو بیقرار ہوگیا ہامان نے مکر سے عرض کیا کہ جانے بھی دیجیے کیون اسکے پیچھے حیران ہوجیے یہ ہاتھ نہین آئیگا یہ کہکر گرمایا انھون نے فرمایا کہ مین ضرور اسکو گرفتار کرونگا اگر تمکو پریشان ہونے کا خیال ہی تو تم اسی مقام پر کھڑے رہو مین گرفتار کرکے لاتا ہون تم کیون میرے ساتھ ہلاک ہو اُسنے کہا کہ جی نہین مجھکو کچھ اپنا خیال نہین ہی صرف آپکی تکلیف کا خیال ہی فرمایا مجھکو کچھ تکلیف نہوگی ان باتون مین وہ ہرن قریب آگیا بس شہر یار نے کمند کو لیا اور اُسکی جانب مرکب کو آہستہ بڑھایا وہ سم مرکب کی صدا سُنکے ایک طرف کو چلا اور جست و خیز شروع کی انھون نے بھی مرکب کو تیز کیا جب یہ اُسکے قریب پہونچ جاتے ہین اور کمند مارتے ہین وہ یون جست کرتا ہی کہ جیسے سنگ سے شرار اور یون نکل جاتا ہی جیسے کمان سے خدنگ پھر یہ مرکب کو تیز کرتے ہین ہامان بھی آہستہ آہستہ چلا آتا ہی کہ وہ ہرن حد طلسم مین داخل ہوا کیونکہ یہ قاعدہ ہی اور یہ اِسی امر کے لیے مقرر ہی کہ لوگون کو لگا کر لائے اور گرفتار طلسم کرے اسکا نام غزال جادو ہی ہرن کی صورت بنکر لوگون کو دھوکا دیکر گرفتار طلسم کرتا ہی بس یہ بھی اُسکے عقب مین داخل سرحد ہوے جونہی یہ داخل سرحد طلسم ہوے ہامان تو خوش ہوگیا تالیان بجانے لگا کودنے لگا یہ ایسے اُسکی گرفتاری مین مصروف تھے انھون نے یہ حرکتین ہامان کی بالکل نہین دیکھین اُدھر وہ ہرن اُس مقام پر جاکر ٹھم گیا کہ انھون نے قریب پہونچکر اُسپر کمند پھینکی اور جھٹکا دیا جیسے ہی انھون نے کمند ماری ایک تڑاقہ ہوا اور برق چمکی شعلہ پیدا ہوا کہ اِنکی کمند جل گئی دھوان حلقون سے کمند کے نکلا گویا وہ آہو دھوئین کا بنا ہوا تھا وہ دھوان اِنکے گرد جمع ہوگیا اِنکو گھیر لیا ایسی تاریکی ہوئی کہ اب کچھ نہین نظر آتا ہی یہ حالت دیکھکر ہامان نے کہا کہ وہ مارا خوب موقع بن پڑا مین برسون سے اِسی فکر مین تھا آج تدبیر بن پڑی یون گرفتار بلا کرتے ہین یہ صدا ہامان کی انھون نے سُنی کچھ جواب دیا چاہتے تھے کہ پنجہ اِنکی کمر مین پڑا اور اِنکو لیکر ہوا سے آسمان ہوا صدا آئی ماندی ماندی تا در قیامت اینجا ماندی وہ دھوان وہ غبار وہ تاریکی برطرف ہوگئی خالی مرکب رہگیا ہامان نے خوشی خوشی اُس مرکب کو کمند مارکر اُس حد سے باہر کھینچ لیا خود اُس حد مین نہ گیا اِس خیال سے کہ کہین مین بھی نہ گرفتار ہوجاؤن اور اُس مرکب پر سوار ہوکر خوش خوش اُس مقام پر آیا جہان شہر یار کے ہمراہی قیام پذیر تھے وہ لوگ جو کہ تلاش کو نکلے تھے تلاش کرکے چلے آئے کہین نہین ملے یہ سب پریشان بیٹھے تھے کہ نہ معلوم آقا کہان تشریف لیگئے جواب تک نہین آئے ہین کہ

ہامان پہونچا انھون نے دیکھا کہ ہامان کچھ خوش چلا آتا ہی اور ایک مرکب پہ سوار ہی جو کہ آقا کے زیر ران تھا سب نے پکار کر پوچھا کہ ای ہامان آقا کہان ہین جو تم اُنکے مرکب پر سوار ہو اُسنے ہنسکر کہا کہ آقا کیسے مین اُنکو اسیر طلسم کر آیا مثل رستم کے مین نے مکر سے اسلام قبول کیا تھا اِسی فکر مین تھا کہ موقع ملے تو اپنا وار کرون آج خداوند ابلیس کی قدرت سے میری مراد بر آئی اب تم لوگ میری اطاعت کرو دین خداپرستی ترک کرو مذہب ابلیس پرستی اختیار کرو ورنہ مین تم سب کو قتل کرونگا یہ جو اُسنے کہا اِن سب کے حواس جاتے رہے کہ یہ کیا ہوا اُسنے دغا کی اب کیا کرین یہین لڑکر جان دین بس یہ خیال کر کے کہا کہ او مرتد تو بڑا دغاباز مکار اور محسن کش ہی تو نے اِنکے بھی ساتھ دغا کی تیری آب و گل مین مکر ہی اور تیسے کہتا ہی کہ خداپرستی ترک کرو ہمتو کبھی تیرے کہنے پر عمل نہ کرینگے جو تیرا جی چاہے وہ کر یہ جو انھون نے کہا وہ برہم ہو کر اور وہ ار شمشاد لیکر اُنپر جا پڑا وہ لڑنے لگے مگر اُسکا مقابلہ کب کر سکتے تھے یہ غیر ممکن تھا اُسنے ایک مرتبہ دس بیس دیو قتل کیے دوسری مرتبہ سو پچاس وہ قلیل تو تھے بھاگ کھڑے ہوے اس خیال سے کہ جاکر بادشاہ کو خبر کرین اِسنے اُنکا تھوڑی دور تعاقب کیا جب وہ دور چلے گئے یہ واپس آیا اب فکر کرنے لگا کہ یہ مال و اسباب کیونکر لیجانا چاہیے یہ تو بڑی خرابی ہوئی یہ یہی فکر کر رہا تھا کہ دیو زلازل جو کہ اِسکے لشکر مین تھا شکار کھیلتا ہوا اِدھر آنکلا جبکہ اِسکا لشکر قلعہ یاقوت نگار پر سے شکست کھا کر بھاگا تھا تو زلازل بھی بھاگا تھا یہ راہ مین رہگیا تھا اُسدن سے اِسنے اپنا مسکن اِسی مقام پر کیا تھا اور چند دیو بھی اِسکے پاس جمع ہو گئے تھے یہ جو اِدھر آیا اِسنے یہ دیکھا کہ چند لاشین دیوؤن کی پڑی ہین اور ہامان کھڑا ہوا ہی یہ قریب آیا ہامان کو سلام کیا اور کہا کہ آپ یہان کہان اور یہ کیا واقعہ ہی ہامان نے اِسکو پہچانا اور کہا کہ ای زلازل اِدھر آؤ کیا بیان کرون یہ کہکر کل حال بیان کیا وہ کہنے لگا کہ آپ نے خوب اُس آدم زاد سے مکر کیا کہ گرفتار کیا اب کیا قصد ہی آپ یہان کیون کھڑے ہین ہامان نے کہا کہ میرا یہ قصد ہی کہ مین یہ سب سامان لیکر قلعہ قہقہار پر جاؤن اُدھر سے لشکرکشی کرون اخضر سے عوض لون یہ خیال کرتا ہون کہ یہ کون لیجائے زلازل نے کہا کہ میرے دیو لیچلین گے مین آپکے ہمراہ چلتا ہون یہ کہکر جو دیو اُسکے ہمراہ تھے اُنکو حکم دیا کہ یہ سب اسباب اُٹھالو وہ بموجب حکم اُٹھانے لگے جب سب خیمہ وغیرہ اُکھڑ چکا زلازل و ہامان مع اُس کل سامان کے قلعہ کی طرف روانہ ہوے یہ تو اِدھر کو جاتے ہین یہان قلعہ کا حال ملاحظہ ہو کہ جبکہ لشکر ہامان شکست کھا کر اور قنطور کو لیکر بھاگا تھا کہین دم نہ لیا فوراً داخل قلعہ ہوا زنگارہ کو خبر ہوئی کہ ہامان گرفتار ہو گیا قنطور زخمی ہوا لشکر نے شکست کھائی بھاگ کر آیا ہی بہت پریشان ہوئی اور خیال کیا کہ جب لشکرکشی کر کے گئے شکست کھائی اِسکا کیا سبب ہی یہ دربار مین تھی دیو ہامان کا لڑکا بھی موجود تھا کہ سردار قنطور کو زخمی اور خود بھی مجروح داخل دربار ہوے زنگارہ نے حال دریافت کیا اُنھون نے کل حال بیان کیا قلعہ پر یورش کرنا سہراب کا آکر مقابلہ کرنا اُسکا زخمی ہونا اور ہامان کا وار لیکر برائے قتل چلنا کہ فقیر کا آنا ہامان کو مقابلہ کر کے زیر کرنا جنگ مغلوبہ ہونا اپنا شکست کھا کر فرار بر قرار لینا بیان کیا زنگارہ نے یہ سنکے کہا کہ یہ اخضر آدم زاد بہت طلب کرتا ہی اِسکو یہ بات خوب حاصل ہوئی ہی خیر دیکھا جائیگا اب جو کہ زخمی ہین اُنکا علاج کرو بموجب حکم زخمیون کا علاج ہونے لگا یہانتک کہ سب اچھے ہو گئے اِسکو بھی ایک زمانہ گذرا یہ دربار کرتی ہی قنطور سب کا حکم مانتا ہی اِسکے زیر حکم ہی تمام لشکر اِسکے حکم کی پابندی کرتا ہی کوئی نافرمانی نہین کرتا ہی اِسکو خیال تھا کہ مثل سابق کے ہامان مکر سے مسلمان ہوا ہی جبکہ موقع ملیگا ضرور دھوکا دیگا جب اُسکا لڑکا قصد کرتا تھا کہ لشکرکشی کر کے مقابلہ کرون زنگارہ منع کرتی تھی اور کہتی تھی کہ اپنے باپ کو

آ لینے دے وہ ضرور آئیگا مکر کریگا اِس آدم زاد کو قتل یا گرفتار طلسم کریگا وہ یہ سُنکے خاموش ہو جاتا تھا جب عرصہ ہوا اور ہامان نہ آیا تو اُسنے کہا کہ اب مین نہ مانونگا ضرور لشکر کشی کرونگا اخضر سے مقابلہ کرونگا اُس آدم زاد کو قتل کرونگا زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہی یہ سُنکے اُسنے سامان لشکر کشی کیا اِسکا قصد تھا کہ لشکر جمع ہو جائے تو کوچ کرون کہ یہان ہامان قریب قلعہ پہونچا کہ یہ خبر زنگارہ کو ہوئی کہ ہامان تشریف لاتے ہین اُسنے فرزند سے کہا کہ باپ کا جا کر استقبال کرکے قلعہ مین لے آؤ وہ یہ سُنکے خوش ہو گیا اور اُسیوقت سردارون کو ہمراہ لیکر قلعہ کے باہر آیا باپ سے ملاقات کی ہامان نے جو لڑکے کو دیکھا گلے سے لگایا پیار کیا اور دریافت کیا کہ اچھے رہے اِسنے کل حال بیان کیا اپنا قصد بیان کیا ہامان نے کہا کہ کیا لشکر جمع ہو گیا ہی عرض کیا جی ہان ہین دو ایک دن مین کوچ کرتا اب جو آپ کی رائے آپ اپنی حالت بیان فرمائین ہامان نے کل حال جو کچھ کہ گذرا تھا سب بیان کیا وہ یہ سُنکے بہت خوش ہوا باپ کو لیکر داخل قلعہ ہوا ہامان نے زنگارہ سے ملاقات کی کل کیفیت بیان کی وہ کہنے لگی کہ مین تو جانتی تھی کہ وہ کبھی نہ اسلام قبول نہ کرینگے یہ بھی دغا کی ہی اِسکو بھی کسی بلا مین گرفتار کرینگے اور پھر آکر لشکر کشی کرینگے اب کیا قصد ہی ہامان نے کہا کہ مین لشکر کشی کرتا ہون پرسون یہان سے کوچ کرونگا مہلت نہ دونگا کہ وہ اپنا سامان کرلین ابھی آگاہ بھی نہ کرونگا جب سر پر پہونچ جاؤنگا اُسوقت خبر کرونگا لشکر کا جایزہ لیلون تو کوچ کرون زنگارہ نے کہا کہ اختیار ہی یہ سُنکے ہامان نے اُسی دن سے لشکر درست کرنیکا حکم دیا جب سب لشکر درست ہو گیا تو چوتھے دن مع اپنے فرزند منظورہ و لشکر کے روانہ ہوا راہ مین اِسنے ایک نامہ بنام دیو قلقار اژدر خوار کے تحریر کیا اُسکو اپنی مدد کے لیے طلب کیا اُس نامے مین کل حال تحریر کیا وہ نامہ ایک دیو کے ہاتھ روانہ کیا اب طرف اخضر کے کوچ کیا اُس دیو نے وہ نامہ جا کر قلقار کو دیا وہ دربار مین بیٹھا ہوا تھا یہ بہت زبردست دیو ہی کہ اِسکے ہم پلہ کوئی دیو نہین ہی جب اِسکو نامہ ملا نامے کو پڑھکر بہت برہم ہوا اور کہا کہ اخضر کو کیا ہوا ہی جو ہامان سے مقابلہ کرتا ہی مین ضرور اِسکی مدد کرونگا اخضر کو شکست دونگا یہ کہکر حکم دیا کہ میرا لشکر طیار رہو مین کل یہان سے طرف ہامان کے کوچ کرونگا اُسیوقت سے لشکر کی تیاری ہونے لگی اُسی دن کل لشکر تیار ہو گیا صبح کو اِسنے چار لاکھ دیو کی جمعیت سے اپنے فرزند کو حاکم جزیرہ کرکے دیو نامہ بر کو ہمراہ لیکر کوچ کیا قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب لشکر ہامان پہونچا ہامان بھی دو منزلہ سہ منزلہ کرتا چلا جاتا ہی کہ یہ خبر ہامان کو ملی کہ قلقار مع لشکر کے بموجب آپکی طلب کے تشریف لائے ہین اِسنے اُسی مقام پر قیام کیا کہ قلقار بھی پہونچا اُسنے بھی قیام کیا باہم ملاقات ہوئی دونون ملے ہامان نے کل حال بیان کیا قلقار سُنکے کہنے لگا کہ ضرور اخضر کی قضا آگئی ہی ابکی ضرور قتل ہوگا ای ہامان تمنے یہ اچھی تدبیر کی دونون کو گرفتار طلسم کیا کیا خوب بلا دفع کی ہامان نے کہا کہ کیا کرتا سوا اسکے مین اُسپر غالب نہ آسکا کیا کرتا یہ تدارک کیا اب پھر لشکر کشی کرکے چلا ہون تمکو بھی طلب کیا خیر اب ہم اور تم ملکر اخضر کو شکست دینگے یا اسیر کرینگے قلقار نے کہا کہ مین تمھارا شریک ہون چلو یہ کہکر ہامان کے ہمراہ اُسکے لشکر مین آیا لشکر قلقار بھی شامل لشکر ہامان ہوا اُسدن تو اُسی صحرا مین قیام کیا صبح کو وہان سے کوچ کیا کہ ہامان مع لشکر قریب شہر پہونچا مقام وسیع دیکھکر لشکر کا پڑاؤ کیا لشکر اُترا خیمے وغیرہ برپا ہوے ہامان نے دربار کیا اُسی وقت ایک نامہ بنام اخضر اِس مضمون کا تحریر کیا کہ ای اخضر تجکو معلوم ہو کہ مین نے اُس آدم زاد کو بھی مثل رستم کے گرفتار طلسم کیا تونے سُنا ہوگا اُسکا اسباب لوٹ لیا ہمراہیون کو قتل کیا لہذا اب تجکو لازم ہی کہ بفور دیکھنے نامے کے سہراب کا سر کاٹکر

اور اپنے ہاتھ رومال سے باندھکر اور مضراب کو دولھن بناکر حاضر خدمت مابدولت ہو اگر اسکے خلاف کروگے تو یاد رکھو کہ ایکو زندہ نہ چھوڑونگا سب کو قتل کرونگا اپنی معشوقہ پر قبضہ کرونگا باقی والسلام یہ نامہ لکھکر دیو زلازل کو دیا کہ اخضر کو دے کر اسکا جواب لے آوے فوراً چند دیوؤن کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اسکو راہ مین چھوڑیے اب کچھ حال اخضر ملاحظہ ہو کہ جب وہ دیو جو کہ ہامان کے ہاتھ سے قتل ہونے سے بچے تھے ہمراہیان شہریار سے حاضر دربار اخضر ہوے اس حالت سے گریبان چاک چہرہ اُداس سرون پر خاک بدحواس گریان وبیقرار حاضر دربار ہوکر عرض کرنے لگے یہان دربار جمع تھا سہراب بھی اپنے دنگل شوکت پر متمکن تھا اور سب حاضر دربار تھے کہ ان سب نے عرض کیا کہ ہم لٹ گئے ہامان نے نمک حرامی کی مکر سے اسلام قبول کیا تھا مثل رستم ثانی کے انکو بھی اسیر طلسم کیا اور آکر ہمکو قتل کیا ہم دو تین آدمی اپنی جان بچاکر براے خبر حاضر ہوے اخضر اور اہل دربار نے جو یہ سُنا حواس جاتے رہے ایک کہرام مچ گیا سب رونے لگے سہراب کو یہ حال سُنکے بڑا صدمہ ہوا اور غیظ مین آکر کہا کہ اس ہامان کی قضا آئی ہی مین ضرور اسکو قتل کرونگا یہ میرے ہاتھ سے نہ بچیگا ای نانا جان اب لشکر کو تیار رہنے کا حکم فرمائین مجکو اب تاب نہین ہی جہان وہ مرتد ہوگا مین اُسی مقام پر جاکر اُسکو قتل کرونگا اسنے بہت سر اُٹھایا ہی اخضر نے فرمایا کہ صبر کرو تمہارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہی کہ حریف پر لشکرکشی کرکے جائین وہ خود آئیگا کیونکہ اُسکو کب یہ تاب ہوگی کہ وہ لشکرکشی نہ کرے اُسکو آنے دو یہان مقابلہ کرنا سہراب نے عرض کیا کہ یہ بجا ارشاد ہوا مگر دل نہین مانتا ہی اور دوسرے کئی مرتبہ صاحبقران اول وثانی ہزارون مقام پر لشکرکشی کرکے تشریف لیگئے ہین جہان اُنکا حریف بھاگ کر گیا اُنھون نے اُس ملک پر لشکرکشی کی اسمین کچھ نقصان نہین ہی نہ خلاف شان شجاعت ہی اگر ایسا ہوتا تو وہ لوگ کبھی نہ کرتے یہ سُنکے اخضر نے سرور جنی سے ارشاد کیا کہ آپ زائچہ تو کرین کہ اب ہامان کو کون زیر کریگا اس لڑائی کا کیا انجام ہوگا یہ سُنکے سرور جنی نے زائچہ کیا خوب غور سے دیکھا اُسکے بعد سر اُٹھاکر عرض کیا کہ مبارک ہو ہامان کے قاتل یہی صاحبزادے ہین انھین کے ہاتھ سے یہ جنگ سر ہوگی یہی اُسکو قتل کرینگے مگر ابھی دس دن انکو لازم ہی کہ اُسکے مقابلہ کو نہ جائین بعد اسکے اختیار ہی یقین ہی یہ نحوست بھی اب دور ہوجائیگی عجب نہین کہ وہ خود ادھر کو آئے یہان مقابلہ ہونا انکے حق مین بہتر ہی اخضر نے سہراب سے فرمایا تمنے سُنا کیا کہا سرور جنی نے انکا حکم کبھی خلاف نہین ہوتا ہی تمکو انکے کہنے پر عمل کرنا ضرور ہے سہراب نے عرض کیا کہ مجکو تو دس دن سے زیادہ عرصہ ہوگا یہان سے کوچ کرنے مین موافق انکے حکم کے یہ زمانہ بھی نکل جائیگا آپ تیاری لشکر کا حکم فرمائین اخضر نے اُسیوقت حکم دیا کہ لشکر مین تیاری سفر ہو تم یہان سے بعد دس دن کے کوچ کرینگے یہان لشکر مین درستی آلات حرب وضرب ہونے لگی اخضر ریزاد دربار برخاست کرکے محل مین تشریف لے گیا اور اپنی زوجہ سے مکاری ہامان کی بیان کی تمام محل مین بھی کہرام پڑگیا مضراب بھی رونے لگی سب کو بڑا صدمہ ہوا اور یہ حالت کئی دن تک رہی یہان لشکرکشی کا سامان ہو رہا ہی ایک دن کا ذکر ہی کہ دربار آراستہ ہی سب سردار حاضر دربار ہین دربار خوب آراستہ ہی دیوان قوی ہیکل دنگلون پر بیٹھے ہوے جھوم رہے ہین قبضہ دار شمشاد جھوم رہے ہین سہراب کچھ ذکر ہامان کا فرما رہے ہین کہ یکایک بیرون دربار دیو زلازل نامہ لے کر آیا قصد کیا کہ بلا اطلاع داخل دربار ہون درگہ سالار نے روکا اور کہا کہ ہم خبر کرلین تو جانا پہلے اُسنے قصد کیا تھا کہ فساد کرون پھر خیال کیا کہ کیا حاصل اگر فساد کرنا ہی تو دربار مین جاکر کرنا تو نام ہوگا بس کہا کہ اچھا اطلاع کردو درگہ سالار اُسکو ٹھہرا کر دربار مین آیا مجرا گاہ سے

مجرا کیا اور عرض کیا کہ ایک دیو کمین سے آیا ہی حاضر دربار ہوا چاہتا ہی اُسکے طریقہ سے ثابت ہوتا ہی کہ نامہ بر ہی حکم فرمایا اخضر نے کہ بھیجدو درگہ سالار نے باہر آکر کہا کہ جاؤ طلب کیا ہی وہ اپنے ہمراہیون کو ٹھہرا کر داخل دربار ہوا وہ دربار دیکھا کہ جو کبھی خواب مین بھی نہ دیکھا تھا دربار کو دیکھکر ہوش جاتے رہے بدحواس ہو گیا دل مین خیال کرنے لگا کہ کیا دربار ہی اور کیا جوان ہین سہراب کو دیکھا کہ برابر تخت کے ذنگل مرصع پر جلوہ گر ہین اُنکے حسن کی ضو سے دربار روشن ہی اور وہ رعب ہی کہ سب اہل دربار سر جھکائے ہوے خاموش بیٹھے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ شیر ژیان یا اژدر دمان ذنگل پہ متمکن ہین یہ یہ حالت دیکھکر ششدر ہو گیا چارون جانب دیکھنے لگا جدھر نگاہ اُٹھا کر دیکھا دربار کو سردارون سے آراستہ پایا متفکر ہو کر دیکھنے لگا کہ کوئی مقام خالی ہو تو بیٹھ جاؤن کچھ نہ خالی پایا مجبور ہو کر رہگیا اخضر پریزاد نے حکم فرمایا کہ اسکے لیے کرسی لاؤ کرسی حاضر کی گئی وہ بیٹھا اخضر پریزاد نے فرمایا کہ کہان سے آئے ہو اُسنے عرض کیا کہ نامہ لایا ہون اخضر پریزاد نے فرمایا کسکا نامہ لائے ہو اُسنے کہا کہ بادشاہ دیوان قاف دیو ہامان کا نامہ لایا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ لاؤ اُسنے وہ نامہ دیا اخضر پریزاد نے دبیر کو دیکر فرمایا کہ اسکو پڑھو دبیر نے لفافہ چاک کر کے پڑھنا شروع کیا وہی مضمون مرقومۂ بالا تحریر تھا مضمون نامہ سُنکے اخضر پریزاد بہت برہم ہوا فرمایا کہ اُس نمک حرام سے کہنا کہ کیون قضا دامن گیر ہوئی ہی وہ مثل ہی کہ جب چیونٹی کے مرنے کے دن آتے ہین تو اُسکے پر نکلتے ہین اور جب صاحب نفس خواہ دیو ہو خواہ انسان جب اُسکی قضا آتی ہی تو زبان دراز ہوتی ہی اور نہ ایسی حرکتین کرتا ہی جو کہ تیرے ہین بس اب مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر اپنی زندگی درکار ہی تو بس اِس حرکت سے باز آ اور میری خدمت مین حاضر ہو از سر صدق اسلام قبول کر ورنہ تجھکو اختیار ہی اُس دیو نے عرض کیا کہ یہی مضمون تحریر کرا دیجیے سہراب خاموش سُنا کیے جب اخضر یہ تقریر کر چکا تو اب سہراب نے وہ نامہ جو کہ ہامان کا تھا دبیر کے ہاتھ سے لیکر چاک کر ڈالا اور اُس دیو کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اُس سے کہدینا کہ اب وہ زمانہ گیا اب تیری قضا آگئی ہی تو بڑا مرتد اور نمک حرام و مکار و محسن کش دغاباز ہی تیری قضا نے یہ حرکت تجھ سے کرائی اِسی مین خیر ہی کہ میری اطاعت کر ورنہ بیک ضرب شمشیر تیرے دو پرکالے کر دونگا یہ تقریر جو کی اور نامہ چاک کیا زلازل کو بہت ناگوار ہوا ایک دود غلیظ تھا کہ کاخ دماغ کو توڑ کر نکل گیا برہم ہو کر پکارا کہ او آدم زاد سر سیاہ دندان سفید تیری کیا قضا آئی ہی کہ تو نے شاہ دیوان قاف کا نامہ چاک کر ڈالا اب مین کب زندہ چھوڑتا ہون یہ کہکر غیظ مین کرسی پر سے اُٹھا اور دار لیکر چلا اہل دربار نے قصد کیا تھا کہ منع کرین مگر سہراب نے سب کی طرف نگاہ قہر دیکھا جو جس مقام پر تھا اُسی جگہ سہم ہو کر رہگیا اُدھر وہ حرام زادہ قریب پہونچ گیا اور دار کا وار کیا یہ خاموش بیٹھے رہے مگر آنکھ سے دار کو دیکھا کیے جب وہ قریب سر آئی جھٹکی ماری کہ وہ بیٹ پڑی قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور ایک ہاتھ کمرزنجیر مین ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور سر سے بلند کر کے دے مارا اور کرسی پر سے اُٹھکر ایک پاؤن کو دونون پاؤن سے دبایا اور ایک کو دونون ہاتھون سے خوب مستحکم پکڑ کر جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر ڈالا ایک غریو تحسین کا اہل دربار مین بلند ہوا اخضر نے دوڑ کر اور تخت پر سے اُتر کر سہراب کو گود مین اُٹھا لیا ہاتھون کو چوما پیشانی پر بوسے دیے تخت پر آ کر بیٹھا سہراب اپنے ذنگل پر بیٹھا حکم دیا کہ جو کوئی اسکے ہمراہ آیا ہو اُسکو بلاؤ اور کہو کہ لاش اُٹھا کر لیجائے اور یہ جواب نامہ دبیر سے فرمایا کہ لکھدو کہ ہمکو جنگ منظور ہی تو ہم تیرے مقابلہ کو آتے ہین خبردار ہو جا تو نے بیکار زحمت کی ہم خود تیری سرکوبی کو تیرے مقام پر آتے ہین مگر ثابت ہو گیا کہ تیری قضا تجھکو یہان لائی دبیر نے یہی مضمون تحریر کر دیا اتنے عرصہ مین اُسکے ہمراہیون کو

لیکر حاضر ہوا انھون نے مجرا کیا سہراب نے فرمایا کہ یہ لاش پڑی ہی اِسکو اُٹھالو اِسنے بے ادبی کی تھی اُسکی سزا دی گئی اور یہ جواب نامہ ہی ہامان کو دیدینا وہ سب کے سب حال دیکھکر دنگ ہو گئے کہ یہ کیا ہوا خاموش لاش اُٹھاکر اور وہ نامہ لیکر دربار سے باہر آئے اور سیدھے لشکر کی راہ لی یہان ہامان منتظر تھا اور قلقار سے کہہ رہا تھا کہ دیکھیے کیا جواب آتا ہی اُسنے کہا کہ جواب کیا آئیگا وہ حاضر ہوگا ہامان نے کہا کہ یہ تو ممکن نہین ہی مجکو یقین ہی سوائے جواب جنگ کے دوسرا جواب نہوگا وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ صلح کرلین کہ اتنے مین وہ سب ہمراہی زلازل کے روتے ہوے لاش لیکر پہونچے اور کل حال بیان کیا اور کہا کہ یہ جواب ہی نامہ کا اِسکو اخضر کے نزلہ سے یعنے سہراب نے چیر کر پھینکدیا یہ حال سُنکے دیو ہامان و قلقار کے ہوش جاتے رہے کہ یہ لڑکا تو بڑے غضب کا نکلا جواب نامہ دیکھکر ہامان نے کہا کہ اخضر نے اُسکے بھروسے پر مقابلہ کا اقرار کیا اور جواب جنگ دیا خیر دیکھا جائیگا کل مین شہر مین گھُس کر سب کو قتل کردونگا یہ تو یہ کہکر خاموش ہو رہا اب اُدھر کا حال سُنیے کہ جب جواب جنگ و لاش جاچکی سہراب نے اخضر سے عرض کیا کہ وہ دس یوم بھی تمام ہوگئے اور ہامان بھی لشکر کشی کرکے آگیا اب آپ حکم فرمائیے کہ پیش خیمہ شہر سے نکلے اور آپ بھی مع لشکر کے کوچ فرماکر اُسکے مقابلہ مین فروکش ہو جیے تاکہ فیصلہ ہو جائے جسکو خدا ظفر دے بس اسیوقت اخضر نے حکم دیا کہ پیش خیمہ نکلے اسیدن شبرنگ پیش خیمہ لیکر مع ایک لاکھ سپاہ کے روانہ ہوا اُسکے بعد ہومان مع دو لاکھ کے اُسکے بعد گلرنگ مع ایک لاکھ کے اُسکے بعد اخضر و سہراب مع پانچ لاکھ کے شہر سے کوچ کرکے چلے یہان جب وہ رات گذری صبح طالع ہوئی ہامان بیدار ہوا بارگاہ مین قلقار و قنطورو فرزند ہامان و دیگر سردار حاضر ہوے کہ ہامان نے کہا کہ میرا قصد ہی کہ آج شہر پر یورش کرون اور داخل شہر ہوکر سب کو قتل کرون لہذا لشکر تیار ہو یہ حکم دیچکا تھا پردے بارگاہ کے اُٹھے ہوے تھے کہ سامنے سے شہر کی جانب سے گرد نمودار ہوئی اور وہ گرد قریب صحرا آکر شق ہوئی اُس گرد سے شبرنگ مع ایک لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا پیش خیمہ اُسکے ہمراہ تھا اُسنے مقام عمدہ دیکھکر بارگاہ سلطانی برپا کی گرد اُسکے اور خیمے و بارگاہین برپا ہوئین لشکر اُترا کہ یہ اُترنے نہ پایا تھا کہ دوسری گرد بلند ہوئی وہ بھی قریب صحرا کے آکر شق ہوئی اور اُس گرد سے ہومان مع دو لاکھ سپاہ کے پیدا ہوا وہ بھی اُترنے لگا کہ پھر گرد اُٹھی اور اُس گرد سے گلرنگ مع ایک لاکھ سپاہ کے ظاہر ہوا یہ تینون لشکر اُترے یہ حال دیکھکر ہامان نے قلقار سے کہا کہ دیکھا تمنے کتنی جلدی اخضر نے لشکر کشی کی میرا قصد تھا کہ شہر کے اندر جاکر سب کو قتل کردونگا وہ تو میرے مقابلہ کو آگئے خیر دیکھا جائیگا اخضر کو اِس لڑکے کا بڑا بھروسا ہی اِسکی ذات سے اِسکو بڑی امید ہی آجتک کبھی ایسی حالت مین سرکھ ہوکر مقابلہ نہین کیا صرف تین مرتبہ پہلی دفعہ جبکہ مین بگڑا تھا اور میرے ہاتھ سے ہومان زخمی ہوا تھا اُسکے بعد قلعہ بند ہوا پھر جب رستم کو پردۂ دنیا پر سے طلب کرلیا اُسوقت سرکھ ہوکر مقابلہ کیا تیسری مرتبہ ابکی دفعہ نہین تو جہان کچھ دباؤ پڑا تو قلعہ بند ہوگیا مگر ابکی مرتبہ تو بڑا دل کیا کہ یون بیخوف و خطر نکل کر مقابلہ پر اُترا خیر سمجھ لیا جائیگا جاتا کہان ہی میرے ہاتھ سے یہ کہکر خاموش ہوا تھا کہ لشکر اُترا اور اِدھر بازارین آراستہ ہوئے لیکن لشکر اُترچکا تھا کہ گرد اُڑی کہ تمام صحرا تاریک ہوگیا روے آفتاب پنہان ہوگیا کہ وہ گرد شق ہوئی اُسمین سے اخضر پریزاد تخت پر سوار برابر تخت ایک مرکب خوبصورت پر سہراب سوار تمام آلات جنگ سے آراستہ چہرہ مانند آفتاب کے روشن یہ حال کہ ضیاے رخ سے جنگل روشن ہوگیا عقب مین پانچ لاکھ نرہ دیو سیارہ رکاب پر سہراب کے ہاتھ رکھے ہوے یہ شان و شوکت دیکھکر ہامان جل گیا فرش آتش پر لوٹنے لگا اسی حسد کی آگ اِسکے دل مین بھڑک گئی کہ کباب ہوگیا قلقار

سے کہا کہ دیکھو کیا شوکت بہم کی ہی اُدھر لشکر اخضر اُترا اخضر و سہراب داخل بارگاہ ہوے سب سردار اپنے اپنے خیمون مین گئے بعد تھوڑی دیر کے اخضر نے دربار کیا سب حاضر دربار دُربار ہوے اِدھر ہامان نے جاکر طبل جنگ بجوادیا یہ بھی نہ خیال کیا کہ آج ہی تو لشکر آیا ہی اخضر کو ہرکارون نے خبر دی کہ ہامان نے طبل جنگ بجوایا ہی کل مقابلہ کریگا اخضر نے بھی حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی کوس رزمی بفضل ایزدی بجے یہ حکم دینا تھا کہ نقارے پر چوب پڑی اہل لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا لشکر مین تیاری اسباب جنگ کی ہونے لگی دیو اپنے حربون کو درست کرنے لگے اُدھر لشکر ہامان مین سب تیاری کرنے لگے دونون لشکرون مین اُتنا دن اِسی بندوبست مین تمام ہوا کہ رات ہوگئی کوس حربی بجا کیا شام کا ہونا تھا کہ طلایہ پھرنے لگا صدائے حاضرباش وناظرباش بلند ہوئی ہر ایک دیو اپنی فکر کرنے لگا کوئی کہتا تھا کہ کل ہم حریف کے لشکر کو یون درہم وبرہم کرینگے کہ وہ بھی یاد کریگا ایسے وار کرینگے کہ ہزارون دیو قتل ہوجائینگے مگر یقین ہی کہ کل جنگ مغلوبہ نہو کل جنگ مفرد ہو خیر دیکھا جائیگا کبھی تو وقت آئیگا لشکر اخضر مین یون دیو باہم تقریر کر رہے تھے کہ کل دن نام کا ہی نام آوری کر دیون جم کر لڑو کہ حریف کے پانون اُٹھ جائین تاب مقابلہ نہ لاسکے فرار پر قرار لین دیکھو آدم زاد آکر کیسے بہادری کرتے ہین اور کیا نام کرتے ہین دیو کو زیر کرتے ہین تمکو لازم ہی تمتو دیو ہین خوب حریف سے مقابلہ کرین ثابت قدم رہین کھیت سے باہر قدم نہون بھائیون یہ زمانہ نام کرنے کا ہی برسون کے بعد تو پھر نوبت پیکار آئی ہی ایسی ایسی گفتگو رات بھر دونون لشکرون مین رہی طبل جنگ بجا کیا طلایہ پھرا کیا یہانتک آثار صبح چرخ فیروزہ فام پر ظاہر ہوئی سپیدی سحر پھیلنے لگی ستارے دریاے فلک مین غوطے کھانے لگے ماہتاب پنہان ہوگیا دیو روز کی آمد ہوئی پری شب بخوف اُسکے بھاگی اُفق مشرق سے شاہ خاور بعد آب وتاب برآمد ہوا نیزہ شعاعی زیب دست کیے ہوے اُدھر مسجدون مین اذان ہوئی خروس فلک نے بانگ اللہ اکبر بلند کی لشکر اخضر کے دیو صدائے اذان سُنکے بیدار ہوے تھے ایک تو بسبب شوق جنگ کے رات بھر سوے نہین ابھی آنکھ لگی تھی کہ سحر ہوگئی سب اُٹھے وضو کیا بعد فراغ نماز سلاح تن پر آراستہ کیے تھوڑے عرصہ مین تمام لشکر تیار ہوگیا کہ سردار بھی اپنے اپنے خیمون سے مسلح ومکمل ہوکر نکلے لشکر کو آراستہ پایا طرف میدان کے روانہ کیا لشکر تو اُدھر کو گیا آپ در شاہی پر حاضر ہوے یہان اخضر نے بیدار ہوکر وضو کیا نماز پڑھی سہراب نے بھی بیدار ہوکر نماز سحر ادا کی نانا نواسے دونون نمازین پڑھکر سلاح جنگ سے آراستہ ہوکر خیمون سے برآمد ہوے سب یہان منتظر تھے کہ بادشاہ سوار ہوین تو میدان جنگ کو جائین کہ آمد آمد بادشاہ کا غل ہوا سب مؤدب ہوکر کھڑے ہوگئے کہ یکایک بادشاہ مع سہراب کے برآمد ہوے سب نے مجرا کیا بادشاہ تخت پر سوار ہوے سہراب مرکب پر جلوہ گر ہوے پھر تو سب سردار سوار ہونے لگے تھوڑے عرصہ مین سب گرد تخت آگئے سواری مثل باد بہاری کے روان ہوئی وہ صبح کا ٹھنڈا ٹھنڈا وقت وہ ہواے سرد کے جھونکے غنچۂ دل کو شگفتہ کیے دیتے تھے جوان دمحر ورمزاج تو نہایت خوش ہوے جاتے تھے وہ نسیم کے جھونکے جو گلون سے بسے ہوے آتے تھے اُنکے سبب سے دماغ معطر ہوے جاتے تھے وہ کوسون تک سبزہ روئیدہ تھا کہ گویا فرش زمردی گستردہ ہی قطرہاے اوس گہر آبدار کو شرمندہ کیے دیتے تھے پھول جو کھل کھل کر گرے تھے تمام چمن مہکا ہوا تھا اُن باغون سے ہوا جو آتی تھی صحرا کو بساتی تھی طائران خوش صدا اپنی اپنی زبان مین حمد وثناے ایزدی کرتے تھے بلبلین خوش پھر رہی تھین طاؤس رقص مین مصروف تھے کوئل کوک رہی تھی نہرون مین پانی جاری تھا وہ بلکی

ہلکی دھوپ کی شعاع اُسکا وہ برگہاے اشجار پر پڑنا اور زرد اُنکا مثل زمرد کے چمکنا عجب بافزا وقت تھا نیا
سماتھا ہر ایک ذی روح و غیر ذی روح وجد کے عالم مین جھوم رہا تھا اُدھر بلبلین باغون مین دہن غنچہ
چوم رہی تھین اُسوقت عجب بہار کا عالم تھا ہر ایک کے پاس سے دور رنج وغم تھا طائرون کی
زمزمہ سرائی نے سب کو بیخود کر دیا یہ جو سما نظر پڑا اخضر نے حکم فرمایا سواری آہستہ آہستہ روان
ہوا اُدھر میدان جنگ مین لشکر جو پہونچا تھا اُسمین علم کے پھریرے کھلے ہوے تھے اسلحہ چمک رہے تھے
نیزے بلند تھے خود سرون پر تھے اُنکی کلغیان ہوا مین لہرا رہی تھین آراستہ پشت و خنگ و ارشمشاد ہر ایک دوش پر
رکھے تھا اتنے مین سواری سلطانی پہونچی لشکر نے تہنیت ادا کی تخت شاہی وسط مین اخضر نے حکم صف بندی
کا دیا ابھی تک لشکر کفار نہین آیا ہے یہان صف بندی ہونے لگی میمنہ و میسرہ و قلب و جناح ساقہ و کمین گاہ
اگلا ہراول تخت اخضر قلب مین قائم ہوا ہے ہامان بھی ترتیب سالاری سہراب نے اپنا مرکب برابر تخت
اخضر کے قائم کیا تخت کو تمام سردارون نے گھیر لیا کہ آمد آمد لشکر کفار شروع ہوئی جبکہ سحر ہوئی ہامان
کے لشکر مین ورودی بجی لشکر تیار ہونے لگا ہامان بھی بیدار ہوا مسلح ہوکر اپنے لشکر کے ہمراہ مع اپنے فرزند
دیو تومان و قنطور سپہ سالار دیو قلقار کی طرف میدان کے چلا کالے کالے نشانون کے پھریرے
ہوا سے اُڑتے ہوے باجے جنگی بجتے ہوے اہل لشکر کے رخون سے آثار کفر ظاہر رنگ ایسے سیاہ
کہ جنکے روبرو سیاہی زنگبار کیا شے ہے یہ ثابت ہوتا تھا کہ روز روشن کی تبدیل کرنے کو شب تار آئی ہے یہ لشکر بھی
رزمگاہ مین پہونچا صف بندی ہوئی ہامان کے ہمراہ سات لاکھ نرہ دیو تھے یہان بھی میمنہ و میسرہ وغیرہ
درست ہوا کہ تبرداران نے نکل کر پست و زمین کو ہموار کیا جو درخت کہ حائل تھا وہ تھے اُنکو قطع کیا سقون نے
آبپاشی کرکے گرد کو بٹھا دیا کہ ہامان نے قلقار دیو اور تومان اپنے فرزند سے کہا کہ کسقدر اخضر مین
جرأت ہوگئی ہے کہ میرے آنے سے قبل میدان مین آگیا دیکھو وہ برابر تخت کے جو لڑکا مرکب پر سوار ہے
یہی نواسا اخضر کا ہے یہی بیٹا قیب کا فرزند ہے اسی نے دیو زلازل کو ہلاک کیا مین اسکے ہی ہاتھ سے
زخمی ہوچکا ہون تم کیا طاقت ہے اُسوقت مین اسکا سن کوئی دس برس کا ہوگا اب کوئی گیارہ برس کا ہے مگر
دیکھو کہ کیا شان ہے بڑے بڑے دیو سر جھکائے بیٹھے ہین کس دبدبے سے کھڑا ہے ان آدمزادون مین جرأت
کوٹ کوٹ کر خداوند نے بھر دی ہے اِنکے لڑکے بھی جری ہوتے ہین یہی گفتگو کر رہا تھا کہ نقیبون نے لشکر کے
نقابت کرنے کے واسطے قدم بڑھائے دونون جانب سے نقیب نکلے یون آواز بلند نقابت کرنے لگے
کہ اے جوانون یہ وقت نام آوری ہے نام کرو یون جم کر لڑو کہ تمھارے جنگ کا فسانہ باقی رہے ہر ایک کی زبان پر
یہ جاری ہو کہ فلان زمانہ مین فلان لشکر نے یون بہادری کی کہ کوئی نہ کریگا کھیت سے باہر قدم نہو ثابت قدم
رہو باپ دادا کے نام کو روشن کرو یہ دنیا بے ثبات ہے اِسمین کسی کو قیام نہین جو آیا ہے وہ کوچ ضرور کریگا
سواے نام کے کچھ باقی نہ رہے گا دیکھو کہان ہین وہ بادشاہ جو کہ بڑے لشکر رکھتے تھے اور بڑے جاہ و حشم
تھے جب مر گئے کچھ کام نہ آیا نشان لحد بھی نہ باقی رہا کوئی فاتحہ پڑھنے والا نہین ہے کوئی نام بھی نہین لیتا ہے اور
جو کہ عدل و انصاف کر گئے ہین اُنکا نام باقی ہے شعر زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل + گرچہ بسی گذشت
کہ نوشیروان نماند + آن پیر لاشہ راکہ سپردند زیر خاک + خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند + دیگر جنھین تاج
زری اور تخت طاؤسی میسر تھا + اُنھین کی قبر پر رونق تو کیا وحشت برستی ہے + اے جوانون اُن مکانات مین
جاتے ہوے خوف آتا ہے جہان کہ ہمیشہ پریون کا مجمع رہتا تھا سواے پردہ نشینون کے کسیکا گذر نہ تھا
یا اب اُس جگہہ اور اُس مقام اور اُن مکان و محلون مین زاغ و زغن آشیانے بنالیے ہین بوم کے ہزارون

گھوسلے ہین اُنمین اب جاتے ہوے خوف آتا ہی کہین پر افعی دراز قد بیٹھے ہین کہین عقرب نیش زنی کررہے ہین یہ مقام عبرت ہی اور جاے حسرت ہی خیالی کرو یہ شعر اُنکے حسب حال اور اسوقت کے مناسب ہین شعر

سکندر کے نہ لشکر کام آیا
کیا سہر ٹھوکرون سے سب نے پائمال
جہان پر فرش زرین تھے بچھاتے
وہان جانے مین اب ہوتا ہی وسواس

سبھون نے خاک مین آرام پایا
کہان ہین وہ مکان و قصر و بستان
وہان انسان کو اب خوف آئے
فقط اللہ کو یارو بقا ہے

ہوا سہراب کا آخر کو کیا حال
سر بر آرا تھے جنھین شاہ سلطان
جہان رہتا تھا اکثر مجمع ناس
سوا اُسکے ہر اک شئ کو فنا ہی

جبکہ یہ ثابت ہوگیا کہ مرنا ضرور رہی یہان مثل حباب کے زندگی ہی تو پھر کیون نہ وہ کام کرین کہ جسکے سبب ہمیشہ نام نیک باقی رہے اور کیون نہ نام پر جان دین اور کسلیے نہ دم شمشیر پر اپنے کو نثار کرین کیون ایسی موت نہ مرین کہ جس سے ہمیشہ نام کو مثل رستم و اسفندیار بقا رہے گو فنا ہون اُس سے بہتر ہی کہ مرض مین مبتلا ہوکر مرین یون جو نقیبون نے نقابت کی دونون لشکرون کے پہلوانون کو جوش آگیا سب کے چہرے فرط شجاعت سے لال ہوگئے سناٹا چھا گیا یہ نوبت ہوئی کہ بڑھے جاتے تھے سہراب کا تو یہ حال تھا کہ جھوم رہا تھا تھوڑے عرصہ تک تو یہ حالت رہی نقیب نقابت کرکے چلے گئے کہ لشکر ہامان سے ایک دیو کہ نام اُسکا دیو زلزلہ تھا ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے شبرنگ نے اخضر سے اجازت لیکر مقابلہ کیا خوب وار چلے آخر کو شبرنگ کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا اُسکے بھائی تزلزل نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی قتل ہوا دوپہر تک پانچ دیو شبرنگ نے قتل کیے یہ حال دیکھکر قنطور ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا شبرنگ کا مقابلہ کیا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر کو شبرنگ زخمی ہوا دیو اُسکو آکر لیگئے بعد اِسکے گلرنگ اخضر سے اجازت لیکر آیا وہ بھی زخمی ہوا کہ شام ہوگئی ہامان نے بھی طبل بازگشت بجوایا اور واپس گیا اخضر بھی واپس فرودگاہ پر آیا ہامان بہت خوش ہی کہ آج تو میری ظفر رہی آتے ہی طبل جنگ بجوادیا یہ خبر اخضر کو بھی ہوئی اخضر نے بھی نقارہ بجنے کا حکم دیا نقارہ بجا دونون لشکرون مین رات بھر کوس حربی بجا کیا طلایہ پھرا کیا کہ سحر ہوگئی دونون لشکر میدان مین آئے صفوف جدال و قتال آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی لشکر ہامان سے دیو قرطوم مقابلہ کو آیا مبارز طلب کیا یہان سے اخضر سے اجازت لیکر دیو بران میدان مین آیا مقابلہ کیا قرطوم قتل ہوا مقتول نکلا وہ بھی قتل ہوا بعد اُسکے ثقیل نے نکلکر مقابلہ کیا وہ بھی مارا گیا کیونکہ ثقیل تھا شام تک بران نے دس دیو قتل کیے ہامان نے عاجز ہوکر طبل بازگشت بجوادیا قنطور نے کہا کہ مین کل نکلکر مقابلہ کرونگا آپ پریشان نہون دونون لشکر فرودگاہ پر واپس گئے رات ہی کو ہامان نے طبل جنگ بجوایا یہان بھی کوس حربی بجا آج ہامان بہت مغموم ہی کہ وہ رات کوس حربی کے بجنے مین بسر ہوئی صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرکے چلے گئے دیو اژدر ہامان کے لشکر سے نکلا مبارز خواہ ہوا بران نے اجازت لیکر مقابلہ کیا اُسکو قتل کیا قنطور نے نکلکر بران کو زخمی کیا دیو اسد نے قنطور کا مقابلہ کیا وہ بھی زخمی ہوا پھر دیو شیر بر نکلا وہ بھی زخمی ہوا انھین کی لڑائی مین شام ہوگئی اتنی فتح کو ہامان نے غنیمت جان کر طبل باز بجوا کر قیام کیا دوسرے دن پھر رات کو طبل بجوایا رات بھر طبل بجا کیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے صفین درست ہوئین نقیب نقابت کرکے چلے گئے قنطور نے نکلکر مبارز طلب کیا دیو صمصام نے اجازت لی اخضر کا مقابلہ کیا یہ اُسکے ہاتھ سے زخمی ہوا پھر قنطور نے مبارز طلب کیا دیو تیمور نکلا بحکم اخضر وہ بھی زخمی ہوا اور چند دیو آئے ہر ایک زخمی ہوا دو جان سے مارے گئے ہامان گھبرایا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی دیو قوی نکل آئے تو یہ

زخمی ہو طبل بازگشت بجواکر واپس گیا مگر جاتے ہی طبل جنگ بجوا دیا رات بھر یہان بھی بحکم اخضر کوس حربی
بجا کیا کہ وہ رات تمام ہوئی سحر فلک پر ظاہر ہوئی دونون لشکر بڑے کر و فر سے میدان مین آئے *بیت*
رسیدند لشکر بجائے مصاف ✤ بر کار بستند چون کوہ قاف ✤ یزک بر گذرگاہ کین ریختند
نقیبان خروشیدن انگیختند ✤ یزک بر یزک سو بسو در شتاب ✤ نہ در دل سکونت نہ در دیدہ خواب
نقیبون نے نقابت کی اُسکے بعد لشکر ہامان سے قنطور نے نکلکر مبارز طلب کیا اخضر کے لشکر سے
دیو حارث نکلا بڑی دیر تک رد و بدل رہی آخر کو وہ بھی زخمی ہوا اب تو سہراب کو تاب نہ رہی گو قصد دیو
ہومان نے نکلنے کا کیا تھا مگر سہراب نے اُسکو نکلنے نہ دیا آپ اخضر سے اجازت طلب کی اخضر نے
فرمایا کہ ای فرزند ابھی لشکر مین بہت سے دیو ہین جو کہ جاکر مقابلہ کر سکتے ہین ہومان مقابلہ کریگا تم کیون جاؤ
سہراب نے عرض کیا کہ ای نانا جان جو اِسکے مقابلہ کو گیا وہ زخمی ہوکر آیا کئی دیو اِسنے قتل بھی کیے ہین
مجکو اب تاب نہین ہی مین جاکر اسکا مقابلہ کرونگا اب آپ اجازت دین اخضر نے یہ سُنکے فرمایا کہ جاؤ
خدا حافظ ہی وہی تمھارا مالک ہی مین نے اُسکے سپرد کیا سہراب سلام کرکے میدان کی طرف روانہ ہوا
تمام سرداران لشکر تک پہونچانے گئے سہراب نے سب کو رخصت کرکے بودا باگ کا لیا اور مہمیز کرکے میدان
مین روبرو قنطور کے پہونچے اُسنے جو سہراب کو دیکھا کہا کہ او آدم زاد تجکو بھی یہ جرأت ہوئی کہ دیو سے
مقابلہ کرنے نکلا ابھی تو تیرے منھ سے دودھ کی بو تک نہ گئی ہوگی تو ابھی بچہ ہی کیون اپنی جان تلف کرتا ہی مجھ ایسے
دیو سے مقابلہ کرنے آیا ہی کہ جسنے کتنے دیوون کو زخمی کیا تیری کیا اصل ہی جا پھر جا ورنہ تیرا کہین پتہ بھی نہ معلوم
ہوگا کہ تو پیدا بھی ہوا تھا کہ نہین سہراب نے یہ سُنکے کہا کہ او کافر تو کیا لاف وگزاف کرتا ہی تو تو وہی ہی جو کہ
اُسدن جنگ مغلوبہ مین میرے چچا کے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا اگر ہٹ نہ جاتا تو ابتک تیرے استخوان تک
گھل گئے ہوتے زندگی باقی تھی جو بچ گیا بس اِسی مین خیر ہی کہ یا تو میرے روبرو سے چلا جا یا میری اطاعت
کر ورنہ آج تو نہ بچیگا یہ جو سہراب نے فرمایا اُسکو بہت غصہ آیا زاغنول اُٹھاکر وار کیا سہراب نے
وار کو خیال مین رکھا جب قریب سر پہونچا جھپکی ماری کہ پٹ پڑا باڑھ بچاکر قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا اور کلائی مروڑکر
چھین لیا اور کمر زنجیر مین پنجہ ڈالکر اُسکو اُٹھا لیا اور اِس زور سے زمین پر مارا کہ استخوان دکا نسہ سرچور ہوگیا
اُسکی لاش پر مرکب دوڑا دیا یہ طاقت دیکھکر دونون لشکرون نے صدائے تحسین و آفرین بلند کی اُنھون نے اُسکو
قتل کرکے صدا دی کہ کوئی اور میرے مقابلہ کو آئے یا بس لشکر کا خاتمہ ہوگیا یہ سُنکے دیو عفریت کہ بہت
زبردست ہی ہمراہ قلقار کے آیا ہی لشکر سے نکلا آتے ہی وار کا وار کیا انھون نے خالی دیکر جو اپنا وار کیا
اُسکے دو ٹکڑے ہوے یہ حال دیکھکر دیو عقرب نکلا وہ بھی اِنکے ہاتھ سے قتل ہوا اب تو جو دیو نکلا وہ قتل
ہوا تا شام دس دیو انھون نے قتل کیے آج ہامان کو بڑا رنج ہوا اُسی حالت مین اُسنے طبل باز بجوا دیا
اور پھر گیا اخضر بھی اپنی فرودگاہ پر گئے ہامان نے طبل جنگ بجوایا صبح کو میدان مین جانے کی صلاح کی
قلقار سے کہا کہ آج میرے لشکر کی زینت مٹ گئی قنطور قتل ہوگیا اِس لڑکے نے بڑی جرأت کی کیونکر
قتل کیا قلقار نے کہا کہ میرے تو ہوش جاتے رہے خیر دیکھا جائیگا اِدھر اخضر نے بھی خبر نواخت طبل جنگ
سُنکے اپنے بھی لشکر مین طبل جنگ بجنے کا حکم دیا یہان بھی نقارے پر چوب پڑی رات بھر دونون لشکرون
مین طبل جنگ بجا کیا صبح کو دونون لشکر حسب معمول میدان مین آئے صف آرا ہوے نقیب نقابت کرکے
چلے گئے دیو قلقار ہامان سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا لشکر اخضر سے دیو ہومان نکلا
حکم اخضر چونکہ یہ ضعیف ہوگیا ہی مگر اُسپر بھی وہ جرأت ہی کہ کوئی دیو اِسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہی آکر قلقار سے کہا

کہ ای **قلقار** تم کیون اِس **ہامان** کی شرکت کرتے ہو یہ وہ مرتد ہی کہ جسنے اپنے ولی نعمت کے ساتھ نمک حرامی کی کہ جنکے گھر سے پرورش پائی اُنکی اولاد کی جانب بنگاہ بد دیکھا اور اگر اُسنے انکار کیا تو منحرف ہوکر مقابلہ کرنیکو آمادہ ہو گیا جسکا انجام یہ ہوا بڑی غیرت ہی کہ کئی مرتبہ زک اُٹھا چکا مگر اُسپر بھی اپنی حرکت سے باز نہین آتا مکر تو اُسکے آب و گل مین ہی ہر مرتبہ وہ مکر سے مسلمان ہوا اور اپنے محسن کے ہمراہ وہ حرکت کی ایسے کی شرکت کرنا خلاف امر شجاعت ہی جوانمرد کبھی نہین منظور کریگا **قلقار** نے کہا کہ سب واقعہ مجھپر ظاہر ہی کوئی خطا **ہامان** کی نہین ہی آپ بیکار اُسکو الزام دیتے ہین سراسر خطا **اخضر** کی ہی مین کبھی اُسکی شرکت سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا اول تو وہ میرا ہم مذہب ہی دوسرے میرے اُسکے قرابت قریبہ ہی بھلا ایسی حالت مین مین اُسکی شرکت سے کیونکر دست بردار ہون مجکو کوئی نصیحت کی ضرورت نہین ہی بلکہ میرے نزدیک تو یہ بہتر ہوگا کہ تم بھی **اخضر** کی شرکت سے دست بردار ہو **ہامان** کے شریک ہو اگر ممکن ہو تو **اخضر** کو بھی سمجھا کر یہ فساد برطرف کرا دو کیا نقصان ہی **ہومان** نے کہا کہ مین مثل **ہامان** کے مرتد و نمک حرام نہین ہون کہ جسکا نمک کھاؤن اور اُسکے ساتھ بدی پیش آؤن یہ میری جوانمردی کے خلاف ہی بس معلوم ہو گیا کہ تو نہ مانیگا خیر جو تیرا جی چاہے میرے ساتھ کر یہ سُنکے **قلقار** نے کہا کہ تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر آرے کا وار کیا **ہومان** نے اُسکا وار رد کیا اور اپنا وار کیا اتنو رد و بدل ہونے لگی وار چلنے لگے بڑے عرصہ تک مقابلہ ہوا کیا ایک مقام پر **قلقار** نے دھوکا دیکر اپنا وار کیا کہ آرہ سر پر **ہومان** کے پڑا تا دو ابرو اُتر آیا **ہومان** نے دستانہ مار کر آرے کو سر سے نکالا خون کی چادر سر سے نکلی کہ اُسکو غش آنے لگا اِدھر **قلقار** نے قصد کیا کہ دوسرا وار کرون بس یہ حال جو دیکھا **سہراب** کو تاب نہ رہی فوراً مرکب کو مہمیز کرکے **اخضر** سے اجازت لیکر میدان مین پہونچا اور ڈانٹ کر کہا کہ او مرتد دست خود را نگاہدار مین تیرا حریف آپہونچا یہ کونسی جراءت ہی کہ مجروح پر ہاتھ اُٹھاتا ہی کوئی بھی زخمی کو قتل کرتا ہی معلوم ہوا تو بالکل نامرد ہی یہ فرماتے ہوئے برابر اُسکے پہونچے اور **ہومان** کو اُسکے روبرو سے ہٹا دیا اور خود مقابلہ کیا **قلقار** نے کہا کہ جب **ہومان** میرا مقابلہ نہ کر سکا تو کیا میرا مقابلہ کریگا انسان ہو کر مین مثل **قنطور** کے نہین ہون کہ تو نے اُسکو قتل کیا **قنطور** میرے آگے کا بچہ تھا لے یہی آرہ جس سے **ہومان** کو زخمی کیا ہی مین اُسی سے تجکو بھی قتل کرتا ہون یہ کہکر آرے کا وار کیا **سہراب** نے تلوار نیام سے لی جیسے ہی آرہ قریب سر آیا فوراً ہاتھ مارا کہ آرے کے درمیان سے دو ٹکڑے مثل خیار تر کے ہو گئے اُسنے برہم ہو کر ڈنڈو کا کھینچکر مارا اِنھون نے خالی دیا کہ وہ زمین پر پڑا کہ غار پڑ گیا وہ ڈنڈو کا مار کر اِنکی طرف چلا جیسے ہی قریب پہونچا اِنھون نے جو وار کیا اُسکا سر دھڑ سے کٹکر زمین پر گرا لاشہ تڑپنے لگا یہ صفائی دست دیکھکر **ہامان** کے ہوش جاتے رہے بڑا صدمہ ہوا اُسی صدمہ مین اُسنے طبل بازگشت بجوا دیا اور لشکر کو لے کر واپس گیا گو لشکر **قلقار** نے قصد کیا تھا کہ جنگ مغلوبہ کر دے مگر طبل بازگشت کے بجنے سے مجبور ہو گئے ہمراہ **ہامان** کے فرودگاہ پر واپس گئے اِدھر **اخضر** بھی **سہراب** کے سر پر سے زر نثار کرتا ہوا اپنی فرودگاہ پر واپس آیا **قلقار** کے غم مین **ہامان** نے اُسدن طبل نہین بجوایا بڑے عرصہ تک **اخضر** اِس انتظار مین دربار مین رہا کہ شاید خبر نواخت طبل آئے جب نصف شب گذر گئی **اخضر** دربار سے اُٹھکر چلا گیا اہل دربار سے یہ کہکر کہ معلوم ہوتا ہی کہ آج **ہامان** طبل نہین بجوائیگا کل اُسکا قصد مقابلہ کرنیکا نہین ہی جو اُسنے آج طبل نہین بجوایا خیر کیا مضائقہ ہی کئی دن سے لشکر کو میدان مین جاتے ہوئے ہوا ہی اچھا ہی کہ دو ایک دن آرام کر لین پھر مقابلہ ہوگا یہ فرمایا اور داخل خیمۂ آرام ہوا وہ رات بسر ہوئی سحر ہو گئی وہ دن بھی تمام ہوا پھر رات آئی اُس روز بھی **ہامان** نے طبل نہین بجوایا **اخضر** کو منتظر رکھا جب وقت گذر گیا دربار برخاست

کرکے آرام کیا وہ شب بھی براحت بسر ہوئی سحر کو دونون لشکر اپنے اپنے قیامگاہ پر رہے رات ہو گئی
اُسدن دیو توماں نے اپنے باپ سے کہا کہ اب آپ کہانتک طبل جنگ نہ بجوائیگا بس عم کر چکے آج
طبل بجوائیے تاکہ قصہ فیصل ہو کبتک یہاں پڑے رہین کل مین مقابلہ کرونگا اور سہراب کو برائے مقابلہ طلب
کرونگا اُسکی قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ جو توماں نے کہا ہامان نے اُسوقت حکم نواختت طبل دیا نقارے
پر چوب پڑی لشکر کو معلوم ہوا کہ کل حریف سے مقابلہ ہوگا درستی آلات حرب و ضرب کرنے لگے یہان تو
سامان جنگ ہونے لگا اُدھر ہرکارے خبر نواختت طبل سے کرحاضر دربار دُربار اخضر پریزاد ہوے
مجراگاہ پر سے مجرا بجالائے بعد دعا وثناے بادشاہی اداکی اور یون عرض کیا کہ ظل اللہ جہان پناہ مالک
تاج وتخت کی عمر دراز ہو ترقی پر ستارۂ اقبال ہو لشکر ہامان مین بمشورۂ اُسکے فرزند کے طبل رزمی بجا
ہی اُسکا قصد ہی کہ کل خادمان حضور سے مقابلہ کرے آتش کینہ وفساد کو مشتعل کرے باقی خیریت ہی یہ سُنکے
اخضر نے فرمایا کہ کہدو کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ہم کل میدان مین جاکر اُسکا مقابلہ کرینگے اُسکو اُسکے
کردار کی سزا دینگے بموجب حکم بادشاہ لشکر مین نقارے پر چوب پڑی صداے طبل جنگ تمام لشکر مین
پھیلی سب کو معلوم ہوا کہ کل مقابلہ ہوگا صداے نقارہ سے تمام صحرا ہلگیا گوش گردون کر ہوگئے شعر نقارہ
آواز آمد برون ٭ کہ دون است گردون دون ٭ رات بھر طبل جنگ بیدرنگ دونون لشکرون
بجا کیا ہر ایک بہادر مصروف درستی اسباب کارزار رہا یہانتک کہ آثار سحر مشرق سے نمایان ہوے لشکر کفار
مین وردی بجی سپاہ اخضر مین صداے اللہ اکبر بلند ہوئی دونون طرف کے اہل لشکر مصروف عبادت پروردگا
ہوے اہل کفار ابلیس کی پرستش کرنے لگے صاحبان اسلام بصد احترام اپنے خالق حقیقی ورب تحقیقی کی بندگی
مین مصروف ہوے بعد فراغ ہر ایک مجاہد وغازی نے اپنے تن پر اسلحہ لگائے مسلح ومکمل ہو کر آمادۂ جنگ وپیکار
ہوے اپنے اپنے بسترون سے اُٹھکر دربارگاہ پر حاضر ہوے کہ اس عرصہ مین لشکر تیار ہو کر آیا سب
سردارون نے لشکر کو طرف رزمگاہ کے روانہ کیا اور آپ منتظر شاہ رہے کہ یہان بعد الفراغ نماز سہراب
و اخضر پوشاک رزم زیب تن کر کے آلات حرب وضرب سے مسلح ومکمل ہو کر برآمد ہوے سب سردارون
کا مجرا ہوا اخضر تخت پر سوار ہوا مرکب خوشخرام برق لجام پر سہراب نے جلوہ فرمایا سواری مثل باد بہاری
عازم میدان نبرد ہوئی وہ ہنگام سحر نسیم سحری کا چلنا وہ خسرو خاور کا برآمد ہونا عجب وقت تھا اُسکے سبب سے
تمام عالم وجد مین تھا اُدھر سے ہامان مع اپنے لشکر و توماں کے سوار ہو کر روانہ ہوا اخضر وارد میدان
ہوا تھا کہ ہامان بھی مع لشکر پہونچا دونون جانب صف بندی ہوئی نقیب نکلے اُنھون نے بے ثباتی
دنیا مین چند فقرے بیان کیے جسکے سبب سے تمام بہادرون کی نظر مین دنیا بے ثبات معلوم ہونے لگی
ولولۂ جنگ پیدا ہوا گلگونۂ شجاعت نے اپنا رنگ رخون پر ظاہر کیا جوش جرأت سے چہرے لال ہو گئے
دل مین امنگ جنگ ہوئی نقیب جب نقابت کر کے چلے گئے اُسوقت توماں ہامان سے اجازت
لیکر میدان مین آیا بنگاہ قہر لشکر اسلام کو دیکھا اور آواز دی کہ جسکو تمناے مرگ ہو میرے مقابلے کو آئے بلکہ
میری خواہش تو یہ ہی کہ وہ آدم زاد جسنے قنطو وقلقار کو قتل کیا ہی میرا مقابلہ کرے اگر اُسکو اپنی جان عزیز ہو
تو اور کسی کو روانہ کرے بس مین کہانتک کھڑا رہون مجکو تو شوق اُس سے مقابلہ کرنے کا ہی یہ سُنکے سہراب
کو تاب نہ رہی اُسیوقت روبرو اخضر کے آکر عرض کیا کہ یہ مجکو طلب کرتا ہی مین اُسکے مقابلہ کو جاتا ہون مجکو
اجازت جنگ عنایت فرمائیے اخضر نے فرمایا کہ ای فرزند تم کیون زحمت کرو کوئی اور جاکر مقابلہ کریگا لشکر
مین ابھی دیو ہین جو کہ مقابلہ کرنے کو جاسکتے ہین سہراب نے عرض کیا یہ تو بجا ارشاد ہوا اگر مین کیونکر نہ جاؤن

کیونکہ وہ میرا نام لے کر طلب کرتا ہی اگر نہ جاؤنگا تو سب یہ گمان کرینگے کہ **سہراب** بسبب خوف کے نہین آیا غلام کی عزت ضائع ہوگئی باقی جو آپ کی مرضی یہ سنکے **اخضر** نے کہا کہ اے فرزند مین کیا کہون میرا دل تو نہین چاہتا ہی کہ تم جاؤ مگر وہ جبکہ تمھارا نام لیکر تمکو طلب کرتا ہی تو بسم اللہ کرو سپرد خدا کیا یہ سنکے **سہراب** نے مجرا کیا اور مرکب کو مہمیز کرکے میدان کی راہ لی عرصہ جو ہوا تو **توماں** نے پکار کر کہا کہ کیا کوئی مقابلہ کو نہ آئیگا سب خوف کرنے لگے وہ آدم زاد بھی ڈر گیا کہ نہین آتا ہی اگر کوئی نہ آئے تو مین خود نکلکر لشکر پر حملہ کرون یہ صدا **سہراب** نے سنی فرمایا کہ کیون اسقدر بیقرار ہوتا ہی مین تیری جان کا ملک الموت آتا ہون بس لاف وگزاف کر چکا کوئی دم مین تجکو بھی مثل **قلقار** کے قتل کرتا ہون تو پریشان نہو یہ فرماتے ہوے اُسکے قریب پہونچے اُسنے کہا کہ ای نبیرہ **اخضر** تو مجکو بڑا چرب زبان معلوم ہوتا ہی لا کیا حربہ رکھتا ہی تاکہ تیرے دل مین کوئی حسرت نہ رہے **سہراب** نے فرمایا کہ یہ ہمارا دستور نہین ہی تو پہلے اپنا حربہ کر لے اگر تیری ضرب سے خدا بچائیگا تو مین بھی حربہ کرونگا یہ سنکے **توماں** نے آرد پشت نہنگ کا وار کیا سہراب نے خالی دیا اور اپنا وار کیا اُسنے بھی خالی دی پھر اُسنے وار کیا انھون نے تلوار اُرسے پر ماری کہ وہ درمیان سے کٹ کر زمین پر گرا وہ برہم ہو کر لپٹ گیا یہ بھی پشت مرکب پر سے کود پڑے کشتی لڑنے لگے پھر پھر مین اُسکو سر سے بلند کرکے زمین پر دے مارا اور اُسکے سینہ پر سوار ہو کر فرمایا کہ کیا کہتا ہی شناخت مین پروردگار عالم کی اُسنے کچھ کلام سخت کیا انکو غصہ آگیا بچال کی سینہ پر سے اُٹھے اور دونون پاؤن سے ایک پاؤن دبایا اور ایک پیر کو دونون ہاتھون سے پکڑ کر جو زور کیا مثل کرباس کہنہ کے چیر کر پھینکدیا صفحۂ ہستی کو اُسکی آلائش جسم سے پاک کیا یہ حالت دیکھکر دونون لشکرون سے صدائے احسنت و مرحبا بلند ہوئی **ہامان** نے جو فرزند کی لاش دیکھی حواس جاتے رہے دل پر ابر غم چھا گیا ابر غم نے مزرعۂ دل کو آکے گھیر لیا ہائے فرزند دلبند کہکر اپنے کو گرادیا تڑپنے لگا رونے لگا آنکھون سے دریائے اشک جاری ہوا سینہ و سر پیٹنے لگا یہی کلمہ زبان پر تھا کہ تم پیری مین مجکو تباہ کر گئے میری کمر توڑ گئے بصارت چشم لیگئے مجکو امید تھی کہ تم میری لاش اُٹھاؤ گے افسوس مین تمھاری لاش اُٹھاؤن یہ کیا فلک نے دکھایا تمکو خداوند نے اپنی خدمت مین طلب کر لیا اب میری زندگی بیکار ہی یہ کہکر قصد کیا کہ اپنے کو ہلاک کرون اپنی جان دیدون پھر خیال آیا کہ ایسی موت سے کیا فائدہ اسکے قاتل کو قتل کرکے مرو اگر اپنی جان دوگے تو اُنکی مراد بر آئیگی بس پہلے اُسکو قتل کرلو تو پھر اُسکی لاش اُٹھانا یہ خیال کرکے رقت کو ضبط کیا اور اپنے حواس درست کرکے فوراً طرف میدان کے چلا یہان **سہراب** کھڑے ہوے انتظار کر رہے تھے کہ اب کوئی مقابلہ کو آئے دیکھا کہ خود **ہامان** چلا آتا ہی مگر غم مین فرزند کے حال تباہ ہی ہر قدم پر لب پر آہ ہی لاش فرزند پر نگاہ ہی اُسی حال سے قریب **سہراب** پہونچا اور کہا کہ ای **سہراب** تو نے بڑا غضب کیا میرے قوت جگر راحت دل بصارت چشم کو ضائع کیا مین تجکو جبتک قتل نہ کرونگا اُسوقت تک میرا قلب ٹھنڈا نہوگا مین **اخضر** کو تیرے غم مین بیقرار کرونگا جیسے تو نے میرے فرزند کو قتل کرکے مجکو گریان کیا ہی **سہراب** نے فرمایا کہ کیون بیقرار ہوتا ہی مین تجکو ابھی ابھی اُسکے پاس پہونچائے دیتا ہون گریان نہو دیکھ اسی تیغ سے تجکو قلم کرونگا امان نہ دونگا تو کیون جلدی کرتا ہی ہان سچ ہی مالک کو تیرا انتظار ہوگا ابلیس تیرے لیے بیقرار ہوگا بس کلام کر چکا اب مقابلہ کر دیر نہ لگا فرزند تیرا تیری خاطر بیتاب ہوگا یہ سنکے **ہامان** نے دار شمشاد اُٹھا کر کہا کہ اے خبردار ہوجا یہ نہ کہنا کہ خبردار نہین کیا تھا **سہراب** نے کہا کہ تو وار کر مین خبردار ہون اُدھر **اخضر** نے جو دیو **ہامان** کو **سہراب** کے مقابل دیکھا بیقرار ہوگیا دل سے کہنے لگا کہ خدا اس گل گلشن شجاعت کو اس خار ظلم سے بچائے یہ تو یہان مصروف دعا ہی اُدھر **ہامان** نے اپنا وار کیا **سہراب** نے خالی دیا اُسنے پھر وار کیا انھون نے

پھر خالی دیا ابکی جو اُسنے وار کیا اُنھون نے خیال رکھا جیسے ہی قریب سر پہونچا بازھر بچا کر قبضہ پر ہاتھ ڈالدیا
قبضہ پر اپنا قبضہ کیا زور کرنے لگا بھلا کب شیر کے پنجہ سے نکل سکتا تھا اُسنے لاکھ زور کیا نتیجہ تھا اُنھون نے
ہاتھ مڑوڑ کر چھین لیا اگر نہ چھوڑتا تو ہاتھ بیکار ہو جاتا چھوڑ دیا اور بجلدی تمام چار درچماق اُٹھا کر ماری اُنھون نے
اُسکو بھی خالی دیا اور کہا کہ خبردار ہو جا مین اپنا وار کرتا ہون شعر تو ضربے زدی ضرب ما نوش کن ٭ ہمہ شادی
از دل فراموش کن ٭ اُسنے جواب دیا کہ مین خبردار ہون تم اپنا وار کرو یہ کہنا تھا کہ اُنھون نے تیغ اُٹھا کر مرکو بچا کر
جو کمر پر وار کیا اور نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچا تلوار جو اُسکی کمر گاہ پر پڑی مثل خیار تر کے اُسکو قلم کیا تسمہ نہ باقی رکھا
اوپر کا تن مثل درخت سال خوردہ کے دھم سے زمین پر گرا اُف بھی نہ کرنے پایا کہ اُنھون نے دوسرا وار کیا
اُس نصف جسم کو چہار پارہ کیا یہ حال دیکھکر اخضر کا چہرہ فرط خوشی سے لال ہو گیا پیرہن جسم مین تنگ ہو گیا یہ حال
ہوا کہ قریب شادی مرگ ہو جائے یہ حال جو لشکر ہامان نے دیکھا اور اپنے سردار کو کشتہ پایا ایک مرتبہ سب کے
سب وا ثمشادہ دیلم کرکے طرف سہراب کے چلے اور آکر اُس گل گلشن جرأت و دلاوری کو خار ظلم و بدعت
نے گھیر لیا یا مہر درخشان پر گھٹا تیرہ و تار چھا گئی سہراب تلوار لیکر اُنپر جا پڑا تلوار چلنے لگی یہ حال جو اخضر نے دیکھا
تمام لشکر کو حکم دیا کہ مدد کرو اور آپ بھی تلوار لیکر مجمع کفار مین در آیا اور قتل کرنا شروع کیا تمام لشکر اسلام بحر بے پایان
بسیار لشکر حریف پر آپڑا جنگ مغلوبہ ہو گئی صدائے دار و گیر اور چقماق سے تمام میدان رزم ہل رہا تھا خون کا دریا
جاری کشتی حیات طوفانی تھی زورق زندگی گرداب قضا مین آگئی تھی سمندر خون کی طغیانی تھی دم بدم ترقی تھی تمام
میدان خون سے لالہ رنگ ہو گیا تھا ملک الموت جائزہ لیتے پھرتے تھے بازار مرگ گرم تھا سو سو دو دو سو
مرکر گرتے تھے بھائی کو بھائی قتل کرتا تھا باپ کو پسر کوئی کسی کو نہ پہچانتا تھا عجب قسم کی جنگ ہو رہی تھی اہل اسلام
و کفار باہم لپٹے ہوئے تھے سہراب کا یہ حال تھا کہ برابر قتل کرتا جاتا تھا ہاتھ مین قبضۂ شمشیر گھر بیٹھا تھا کہنیون سے
خون ٹپک رہا تھا مگر دلاوری مین کمی نہ تھی جہان پر دیکھا کہ مجمع کفار زیادہ تھا جا پڑا درہم و برہم کر دیا تمام لشکر مین
ہلچل پڑی تھی تہلکہ پڑا ہوا تھا یہ حالت تھی جسپر ضرب لگائی دو پر کالے کیے شعر بہر جا کہ شمشیر او کار کرد ہمی پیکرے را
دو کرد دو دو را چار کرد ٭ بسے زخم برزد تن پہلوان ٭ کزان زخم لرزید پیر و جوان ٭ یہ نوبت ہے کہ لشکر کفار مین
ابتری پڑی ہوئی ہے خون کی چھینٹین اُڑ اُڑ کر آسمان کی طرف جاتی ہین غبار خون کا بادلون سے کہیں کے بلند ہوتا تھا
تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابر گلابی چھا گیا ہے سر جو تنون سے کٹ کر دریائے خون مین گرتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ حباب
پیر رہے ہین بازو جو پڑے ہین ماہی کا گمان ہوتا ہے مردون پر مگر کا شک ہے اسقدر صدائے اسلحہ بلند ہے کہ صحرا
کانپ رہا ہے دریائے خون اسقدر ترقی پر ہوا کہ آب دریا اصلی جو تھا گلابی ہو گیا چادر آب بسبب خون کی چھینٹون
کے افشانی ہو گئی ہے دریائے خون و دریائے اصلی ایک ہو گئے مردم آبی پریشان ہو کر بالائے آب چلے آئے ہین
یہ حال ہے بموجب شعر چقاچاق خنجر بگردون رسید ٭ زمین خون شد و خون بجیحون رسید ٭ یہان تو یہ جنگ ہو رہی ہے
کہ اتفاق سے قریشۂ ثانی و سلیمان اعظم ایک صحرا مین شکار کھیل رہے تھے لشکر ہمراہ تھا کہ ایک دیو نے اُنکو
خبر دی کہ یہان سے تھوڑی دور پر ایک پریزاد سے اور دیو کے لشکر سے جنگ ہو رہی ہے اُسمین ایک لڑکا آدم زاد
کا ہے اُسنے مجمع دیو کو درہم و برہم کر دیا ہے کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا ہے وہ پریزاد مسلم ہے اور وہ دیو ابلیس پرست ہے
ہم اتفاق سے اُدھر جا نکلے تو یہ واقعہ دیکھا خیال کیا آپکو خبر کر دین تاکہ مسلمان کو مسلمان کی مدد لازم ہے دوسرے وہ
لڑکا آپکو خاندان صاحبقران سے معلوم ہوتا ہے یہ سننا تھا کہ وہ دونون اُسیوقت مع لشکر کے اُدھر کو روانہ ہوئے
اُسوقت پہونچے کہ جنگ مغلوبہ ہو رہی تھی اور سہراب نے لاشون کے کشتے سرون کے انبار لگا دیے تھے
لشکر حریف درہم و برہم ہو رہا تھا کہ اُنھون نے یہ واقعہ آسمان پر سے دیکھا فوراً تلوارین لیکر مع لشکر شریک

اخضر پریزاد ہوے، حملے کرنے لگے سہراب کی جرأت وشوکت دیکھکر خیال کیا کہ ضرور یہ لڑکا خاندان جناب
صاحبقران سے ہی جب یہ جنگ موقوف ہوگی تو دریافت ہوگا اسی جنگ مغلوبہ کو تین شبانہ روز گذرے تھے
کہ لشکر کفار نے شکست کھائی فرار بر قرار لیا اہل اسلام نے دباؤ ڈالا کہ اُنکے قدم اُٹھ گئے لاکھون کچھ سردار مارے
گیے مگر فرسخ کے جاکر پڑاو پر ٹھہرے کہ یہان دم لین مگر اس مقام پر بھی اہل اسلام نے نہ ٹھہرنے دیا جاکر قتل کرنا
شروع کیا یہ تو بارہا تحریر ہو چکا ہی کہ تین چیزین بغیر تین چیزون کے بیکار ہین ترکش بے تیر تکیہ سب بے فقیر لشکر بے میر
انسے اسطے نہین ہی جو رو کے بھاگ کھڑا ہوا قاعدہ ہی کہ جہان لشکر کے قدم اُٹھے پھر نہین جمتے ہین جب پڑاو پر
نہ ٹھہر سکے نا چار بھی بھاگے انھون نے بڑی دور تک تعاقب کیا بہت سے کفار گرفتار ہوے سہراب
نے حکم فرمایا کہ اب جانے دو تعاقب کرنے سے کیا حاصل بھاگتے کا پیچھا نہین کرتے ہین یہ سب کے سب اپنی
جان لیکر بھاگے یہ سننا تھا کہ لشکر نے تعاقب سے ہاتھ اُٹھایا کفار تمام کوہ و صحرا مین منتشر ہوگئے اُنکی حالت اب
دوسری جلد مین تحریر ہوگی انشاء اللہ تعالی جب یہ سب جدا گئے لشکر اسلام نے پڑاو لوٹ لیا اور نقارے خوشی
کے بجاتے ہوے بہ عزت اپنی فرودگاہ کے پہلے آگے آگے سب کے سہراب تمام پوشاک خون سے تر بتر
شمشیر ہاتھ مین جھومتا چلا آتا ہی عقب مین اخضر پریزاد و دیگر سردار سہراب پر سے جواہر نثار کرتے ہوے
خوشی کے نقارے بجاتے آتے تھے کہ اخضر کی نظر سلیمان اعظم و قریشہ ثانی پر پڑی یہ اُنکو پہچانتا ہی اور
نام سے بھی واقف ہی اور وہ اخضر کو جانتے ہین اُدھر انھون نے پہچانا اُدھر اخضر نے سبب یہ تھا کہ جب لشکر
کفار شکست کھا کر بھاگا ان دونون صاحبون نے اپنے لشکر کو روک لیا کہ تم تعاقب نہ کرو یہ اپنے لشکر کو لیکر
الگ کھڑے ہوگئے تھے جب وہ واپس آئے تو ملاقات ہوئی باہم صاحب سلامت ہوئی اخضر پریزاد
نے سلیمان سے کہا کہ آئیے تشریف لائیے غریب خانہ کو اپنے نور قدم سے منور فرمائیے سلیمان نے جواب
دیا کہ ہم صرف تماشہ جنگ کا دیکھنے آئے تھے اب واپس جاتے ہین اخضر نے کہا کہ یہ تو کبھی نہوگا اب مین آپکو
نہ جانے دونگا اور مجبور کیا وہ دونون صاحب ناچار مع اپنے لشکر کے جو کہ اُنکے ہمراہ تھا ہمراہ ہوے اخضر نے
فرودگاہ پر پہونچکر حکم لشکر کو کمر کھولنے کا دیا کیونکہ کئی دن ہوے تھے کہ کمر نہ کھولی تھی لشکر تو کمر کھولنے لگا جو کہ
زخمی تھے وہ برائے علاج شفاخانہ کو روانہ کیے گئے جو کہ گرفتار ہوے تھے اُنکو زندانخانہ کو روانہ کیا یہ
بندوبست کرکے داخل بارگاہ ہوے لشکر قریشہ و سلیمان کیواسطے جاے معقول تجویز کرکے اُنکو بھی پڑاو کا حکم دیا
اور آپ مع اُن سب کے بارگاہ مین جاکر بیٹھا برائے قریشہ تخت برابر اپنے تخت کے بچھوایا سہراب اپنے
دنگل پر متمکن ہوا سلیمان اعظم کے بھی واسطے دنگل جواہر نگار آراستہ کیا گیا یہ دونون صاحب بھی جلوہ گر
ہوے بڑی خاطر سے اخضر پیش آیا اور سب سردار بھی حاضر ہوے اُسوقت قریشہ ثانی نے اخضر کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ آپ نے ہمکو اس جنگ کی بالکل خبر نہ کی ہمکو تو اتفاق سے خبر ہوئی ہم آپکے شہر کے قریب برائے
شکار آئے تھے قلیل لشکر ہمراہ تھا کہ ہمارے ایک لشکری کے دیو نے ہمکو یہ خبر دی وہ کسی ضرورت سے یہان آیا
تھا کہ ایک بادشاہ پریزاد سے اور ایک دیو سے مقابلہ ہو رہا ہی وہ پریزاد مرد مسلم ہی وہ دیو کافر ہی اور ایک لڑکا
خوب مقابلہ کر رہا ہی ہمکو فرض ہوا کہ ہم مدد کرین کیونکہ مرد مسلم پر مرد مسلم کی مدد کرنا فرض ہی یہان آکر جنگ مغلوبہ پائی
خطرناک جنگ ہو رہی مگر کیا خوب ان صاحبزادے نے مقابلہ کیا ہی بالکل طریقہ انکے جنگ کا خاندان جناب
صاحبقران سے ملتا ہی انکی تعریف فرمائیے کہ یہ کون صاحبزادے ہین اور انکا اسم مبارک کیا ہی اور کس خاندان
سے ہین اخضر نے فرمایا کہ مین کیا بیان کرون یہ قصہ بڑا طویل ہی آپکی دماغ خراشی ہوگی قریشہ ثانی نے کہا
کہ آپ بیان فرمائین ہم اِنکے حال کے بہت مشتاق ہین انسے ہمکو الفت ہوگئی ہی جبسے اِنکو دیکھا ہی ایک اُنس

ہوگیا ہی اخضر نے ابتدا سے قصہ شروع کیا ہامان کا برخلاف ہونا مضراب کی خواستگاری کرنا اپنا انکار اُسکا
براسے مقابلہ آنا جنگ کا ہونا اپنا شکست کھانا قلعۂ یاقوت مین جانا سرور جنی کا زائچہ دیکھکر حکم لگانا اپنا بموجب
اُنکے حکم کے رستم ثانی کو پردۂ دنیا سے طلب کرنا اُنکا آنا اور جو کچھ حال گذرا وہ بیان کیا اُسکے بعد رستم کا مقابلہ کرنا اُسکا
زخمی ہوکر بھاگنا رستم کا چشمۂ نہنگان پر براے سیر جانا اور یہ بھی کہا کہ رستم فرزند ہین ایرج کے اور پوتے ہین
صاحبقران اول کے اور وہان ہامان کے مامون کا آنا رستم کا اُسکو قتل کرنا اُسکے بعد اپنا مضراب کے
ہمراہ رستم کا عقد کرنا ہامان کا پھر لشکر لیکر آنا اور مقابلہ ہونا اخضر سے رستم کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا مکر سے اسلام
قبول کرنا اور سہراب کا مضراب کے بطن سے پیدا ہونا ہامان کا رستم کو مکر سے گرفتار طلسم کرنا اور پھر لشکر کشی
کرنا یعنی ہمکو اپنا قلعہ بند ہونا بموجب حکم سرور جنی شہریار کو طلب کرنا شہریار کا عین وقت پر پہونچنا جبکہ ہامان
یورش کرکے قلعہ پر آگیا شہریار کا ہامان کو زیر کرنا اُسکا پھر مکر سے مسلمان ہونا اور شہریار کو بھی گرفتار طلسم کرنا
اور پھر لشکر کشی کرکے آنا اپنا مقابلہ کرنا سہراب کا اُسکو قتل کرنا اور جنگ مغلوبہ کا ہونا کہا اور بیان کیا کہ یہ وہی
جنگ تھی اور یہ وہی لڑکا ہی جوکہ بطن سے مضراب کے پیدا ہوا ہی شہریار بھی پوتے تھے صاحبقران اول
کے اور بھائی تھے رستم ثانی کے انھون نے انکو ہنر جنگ تعلیم کیے ہین یہ اُنکے تعلیم کردہ ہین کیون نہ انمین
طریقۂ جنگ صاحبقران کے خاندان کا ہو یہ جو قرلیشہ اور سلیمان نے سُنا فرمایا کہ یہ ہمارے بھی تو پوتے
ہوے تو ہمارے اور آپ کے بھی قرابت ہوگئی سلیمان نے فرمایا کہ مین فرزند ہون صاحبقران اول کا یہ تو آپ کو
بخوبی معلوم ہی قرلیشہ نے دوڑکر سہراب کو اُٹھا لیا گلے سے لگایا سلیمان نے پیار کیا بہت خوش ہوے پھر
سہراب نے سب کو اُٹھکر مجرا کیا اخضر بہت خوش ہوا اُنکی دعوت کا سامان کرکے دعوت کی سہراب کو معلوم
ہوا کہ یہ میرے عزیز ہین بہت خوش ہوا بڑی عزت کی جیسے خورد بزرگون کی عزت کرتے ہین اُنکے آرام کے لیے
خیمہ مکلف برپا کرایا بعد خاصہ نوش فرمانے کے سب اپنے اپنے مقام پر جاکر سو رہے چونکہ تھکے بہت تھے
وہ رات تو بسر کی بوقت سحر سب بیدار ہوے اخضر نے دربار کیا قرلیشہ و سلیمان و سہراب حاضر دربار ہوے
اور سب سردار بھی جب دربار جمع ہوچکا تو قرلیشہ نے کہا کہ ہم سب آج رخصت ہوتے ہین ہمکو اجازت ملے
سہراب نے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ میری ایک عرض ہی اُسکو آپ دونون صاحب قبول فرمائین وہ عرض یہ ہی
کہ میری خواہش ہی کہ مین شہر مین جاکر اِس فتح کا جشن کرونگا اُسمین آپ لوگ تشریف فرما ہون میری عزت کا
باعث ہی اور محفل کی بھی رونق ہوگی اِسطرح کہا کہ اُنکو سواے قبول کرنے کے کچھ چارہ نہوا فرمایا کہ اچھا جیسی تمھاری
مرضی بس یہ سُنکے سہراب بہت خوش ہوا اور یہ حکم دیا کہ آج ہی یہان سے کوچ کرکے شہر کو چلین اور وہان سامان
جنگ واپس روانہ ہونے لگا یہانتک کہ اُسیدن کوچ کرکے اخضر مع لشکر و قیدیون و قرلیشہ ثانی و سلیمان اعظم
شہر کو روانہ ہوے یہان اہل شہر کو خبر ہوئی کہ بادشاہ بفتح فیروزی تشریف لاتے ہین محلات شاہی مین نذرین ہونے
لگین انعام تقسیم ہونے لگا اِدھر سب اہل شہر براے استقبال گئے اخضر سے ملے مبارکباد دی اخضر داخل
شہر ہوا لشکر چھاؤنی کو گیا قیدی زندانخانے مین قید کیے گئے سب سردار تا در دولت بادشاہ کو پہونچا گئے براے
قرلیشہ و سلیمان محل شاہی آراستہ کیا گیا وہ دونون صاحب اُسمین فروکش ہوے گو کہ اخضر نے کئی مرتبہ کہا کہ
اندر تشریف لیچلیے لیکن انکار کیا نہ گئے مگر قرلیشہ ہمراہ تشریف لیگئین سلیمان اُس محل مین جو کہ اُنکے واسطے مقرر تھا
آرام پذیر ہوے محل مین یہ خبر پہونچی کہ بادشاہ مع سہراب کے تشریف لاتے ہین مضراب مع اپنی خواصون
کے صحن مین بیقرار ہوکر آکر موجود ہوئی کہ بادشاہ داخل محل ہوے خادمان محل نے صدا بسم اللہ بانداز
کی کہ بادشاہ سامنے سے ظاہر ہوے مضراب نے باپ کو سلام کیا فرزند کو دیکھکر بیتاب ہوگئی اُدھر

سہراب نے مان کو مجرا کیا مضراب نے گلے سے لگایا قریشہ ثانی کے بابت اخضر نے فرمایا کہ انکو بھی سلام کرو کیونکہ یہ تمھارے بزرگ ہین مضراب نے انکو بھی سلام کیا سہراب پر سے زر نثار کرتی ہوئی ایوان مین لائی بہت خوش ہوئی تمام اہل محل کو جواہر انعام مین دیا سب خوش ہوئے سہراب نے کل حال جنگ بیان کیا قریشہ کی بھی کیفیت بیان کی اُدھر اخضر نے کل حال اپنی زوجہ سے فرمایا اہل محل کو انعام دیا وہ رات تو بسر ہوئی صبح کو اخضر نے دربار کیا سب درباری آئے دربار جمع ہوا سہراب نے اخضر سے عرض کیا کہ نانا جان سامان جشن کا حکم فرمایئے مین جشن جمشیدی کرونگا اس ظفر کی بہت بڑی خوشی کرونگا تمام اہل شہر کی دعوت کرونگا تمام سپاہ کو انعام تقسیم ہوگا شہر آراستہ کیا جائے گھر گھر ناچ ہو یہ جو سہراب نے کہا اخضر نے اُسوقت سرور جنگ سے فرمایا کہ جسطور سے میرے فرزند کی خوشی ہو جشن کا سامان فرمایئے جسقدر روپیہ صرف ہو فرمایئے بس اُسی وقت سے سامان جشن ہونے لگا شہر مین منادی کرادی گئی کہ کل سے کُل اہل شہر بادشاہ کے مہمان ہین باورچی خانۂ شاہی سے طعام گھر گھر پہونچا کریگا ہر ایک کے مکان پر ناچ ہو جسقدر روپیہ درکار ہو خزانۂ شاہی سے لیا جائے کوئی تکلف نہ کیا جائے ہر غریب و امیر برنا و پیر بادشاہ کے مہمان ہین ہر ایک خوشی کرے جو کوئی خلاف حکم کریگا اُسکو سزا ملیگی اُسیوقت سے ہر مکان مین سامان جشن ہونے لگا یہان شہر آئینہ بند کیا گیا دور دور سے طائفے طلب کیے گئے پخت ہونے لگی ہزارون مطبخ گرم ہوئے تمام دوکانین شہر کی آراستہ کی گئین چوک کی خوب آراستگی ہوئی محلات شاہی شیشہ آلات سے مزین کیے گئے دربار خوب آراستہ ہوا جشن شروع ہوگیا گھر گھر ناچ ہونے لگا ہر ایک کے مکان پر دونون وقت خوان کھانے کے جانے لگے در خزانہ وا ہوا جو جسکو ضرورت ہوئی لیگیا بہت بڑا جشن ہوا کہ جسکے روبرو جشن جمشیدی کی کچھ حقیقت نہ تھی دیکھنے والون کو پرستان کا مزا حاصل ہوتا تھا کیسی کیسی حور مثال زہرہ تمثال کا رقص نغمہ ہوتا تھا اور کیسے کیسے نفیس و خوش ذائقہ طعام ہر جگہ جاتے تھے اور کیا کیا عمدہ آتشبازی چھوٹتی تھی تمام لشکر کو جوڑے تقسیم کیے گئے نئی وردیان دی گئین انعام کثیر مرحمت ہوا سات شبانہ روز جشن برپا رہا کہ جسکے روبرو جشن نوروزی ہیچ تھا بعد سات دن کے وہ جلسہ برخاست ہوا جشن موقوف ہوا اہل شہر کو اس جشن اور اس ظفر کی ایسی خوشی ہوئی تھی کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہی اگر سامان جشن کا تحریر کیا جاتا تو ایک دفتر اور طیار ہوتا صرف اِسقدر کافی ہی کہ کوئی جشن ایسا پردۂ قاف مین نہین ہوا جیسا کہ یہ جشن ہوا اور جیسی اِس فتح کی خوشی اخضر نے کی کسی نے نہ کی ہوگی بعد سات دن کے قریشہ و سلیمان بھی چلے گئے گو اخضر و سہراب روکا کیے مگر اُنھون نے کہا کہ ہمکو ضرورت ہی ہم پھر آئینگے اب تو ہمارے تمھارے سلسلہ قرابت کا ہو گیا ہی اخضر و سہراب مجبور ہو کر خاموش ہو رہے وہ رخصت ہو کر چلے گئے جب وہ لوگ چلے گئے اور لوگ جو جو کہ مسلمان آئے تھے سب رخصت حاصل کر کے چلے گئے اب سہراب باطمینان تمام جا کر محل مین آرام پذیر ہوا چونکہ کئی دن کا تھکا ہوا تھا سو رہا قریب سحر خواب مین دیکھا کہ پدر بزرگوار رستم ثانی نامدار تشریف لائے ہین یہ دوڑ کر اُنکے قدمون پر گرا اُنھون نے سر اُٹھا کر چھاتی سے لگایا پیار کیا فرمایا کہ کیون سہراب اچھے تو رہے کسی طرح تکلیف تو نہین ہی سہراب نے عرض کیا کہ آپکی دعا سے اچھا ہون مگر آپکی جدائی بہت شاق ہی اور وہ بہت پریشان کرتی ہی ایک عرصۂ بعید کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی مگر مین آپکو کچھ مغموم و رنجور پاتا ہون اِسکا کیا سبب ہی بلکہ آپکی یہ حالت ہی کہ جیسے کوئی برسون کا علیل ہوتا ہی رستم ثانی نے فرمایا کہ تمکو اِس سے کیا غرض مین تمکو مبارکباد دینے آیا ہون کہ تمکو یہ ظفر مبارک ہو تمنے وہ کام اِس سن مین کیا ہی کہ کسی نے نہ کیا ہوگا شاباش و مرحبا جوانمرد ایسا ہی کرتے ہین جو کہ بہادر ہین وہ کسی وقت مین دشمن سے نہین ڈرتے ہین مگر افسوس اِس امر کا ہی کہ ہمکو ہر وقت تمھاری

یاد رہے تمھاری خوشی سے ہمکو خوشی ہو تمھارے رنج سے ہمکو رنج ہو تمکو جسنے خوش دیکھا دل اُسکا شاد ہوگیا واقعی امر
یہ ہی کہ تمنے جشن بھی خوب کیا کیا کہنا مگر تمکو ہمارا خیال بالکل نہین ہی کیون نہ ہو ہم کون ہین جو کہ تمھارے عزیز تھے
تمنے اُنکے لیے اپنی جان تک نہ عزیز کی اُنکی خوشی کے سبب سے ایسا جشن کیا ای فرزند تمتو خوشی کی صحبت مین
جشن برپا کرو گھر گھر کھانے تقسیم کردو کیونکہ رستم کو معلوم ہوا سہراب نے ذکر کیا تھا اور ہم فاقون کی تکلیف سے
رات دن مرین اور تم بہ خوشی ناچ و رنگ دیکھو ہم اس فکر مین رات دن گھل گھل کر تمام ہون کہ اب زمانہ ہمارے
قتل کا آتا ہی ای سہراب ہمپر اور تمھارے چچا پر وہ مصیبت ہی کہ خدا دشمن پر بھی نہ ڈالے ارے سہراب
ہم قید شدید مین مبتلا ہین دو نان جو خشک اور ایک کوزے مین آب گرم ایک وقت ہمارے اور تمھارے
چچا کے لیے آتا ہی جو کہ کھایا نہین جاتا ہی ارے بیٹا اُسمین برابر کا نمک ہوتا ہی تمتو یہان بستر نرم پر آرام کرو ہم
اُس قید خانہ مین کنکڑون پر بسر کرین کہ تمام جسم مین جنکے سبب سے درد پیدا ہوگیا ہی تم خوشی سے بسر کرو ہمکو یہ
خیال ہی کہ اب مدت قید ختم ہونے کو ہی قتل ہونگے افسوس یہ ہی کہ ہمنے تمھاری پوری جوانی کیا طفلی بھی نہ دیکھی
کہ اس فلک تفرقہ پرداز نے اس حالت کو پہونچا دیا سچ ہی کہ کوئی کسی کا نہین ہوتا ہی سب کو اپنی راحت کا
خیال ہوتا ہی نہ باپ کی خبر فرزند لیتا ہی بلکہ باپ تو مجبوری سے لاچار ہی کیا کرے ہمنے دیکھ لیا تمام عالم کو آزما لیا
اتنا زمانہ ہوا کہ ہمکو کسی نے نہ یاد کیا نہ کسی نے ہمارا غم کیا عجب یہ دنیا ہی بیٹا کبھی تو یاد کیا ہوتا اگر رستم بھی کوئی
تھا نہ باپ خیال کرکے یاد کرتے تو ایک مرد مسافر بلا وطن خیال کر لیا ہوتا ہماری رہائی کی فکر کی ہوتی ہمکو
تو سب نے فراموش کر دیا کسی سے امید رکھین جب تم ایسے نہین یاد کرتے جو کہ خون جگر ہین اورون کا کیا
ذکر خیر چاہے یاد کرو چاہے نہ یاد کرو مگر ہم تمکو نہ فراموش کرینگے ہر وقت تمھاری یاد رہیگی یہی حسرت لیکر
دنیا سے جاینگے کہ تمھاری جوانی نہ دیکھی اور اس قید مین مر گئے کہ جہان گور و کفن بھی نہ نصیب ہوا سوا دشمن
کے کوئی ہمارا دوست نہ تھا صرف مین تمکو دیکھنے آیا تھا کہ اب زمانہ میری قید کا تمام ہو چکا ہی مین قتل ہونگا تمکو
دیکھ لون اور اس امر کو ظاہر کرنے آئے ہین کہ اگر تمکو ہماری خبر لینا ہی اور ہمکو رہا کرنا ہی تو ہماری فکر کرو ورنہ
خیر جو ہمارے مقدر مین ہوگا وہ پیش آیگا یہ کہکر اور چند کلام حسرت آمیز کیے کہ جسکے سبب سے سہراب کا دل
بھر آیا اور چیخ مارکر رونے لگا اُسی حالت مین آنکھ کھل گئی اپنے بستر خواب پر آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا
کسی کو نہ پایا ہاے والد بزرگوار کہکر رونے لگا وہی سب کلام حسرت آمیز یاد تھے اُنکی صورت پیش نظر تھی
چونکہ سحر ہو چلی تھی سہراب کی یہ حالت دیکھکر اُسکے ملازمین نے جو کہ پہرے پر مقرر تھے مضراب کو خبر کی
مضراب دوڑی ہوئی آئی یہان جو پہونچی دیکھا کہ سہراب گریان ہی اشکون کا تار بندھا ہوا ہی گریہ گلوگیر ہے
بات نہین کیجاتی ہی چہرے سے رنج و ملال ظاہر ہی مضراب یہ دیکھکر بیقرار ہوگئی دریافت کرنے لگی کہ ای فرزند
یہ کیا حالت ہی کچھ بیان تو کرو کیا خواب مین دیکھا وہ خاموش بیٹھا ہی کچھ بیان نہین کرتا ہی جب مضراب نے
بہت منت کی تو سہراب نے رقت کو ضبط کرکے کہا کہ سچ ہی دنیا مین کوئی کسیکا نہین ہوتا ہی باپ تو اس حالت
مین ہو کہ قریب مرگ ہو اور بیٹا بزم عشرت برپا کرے حیف اس دنیا پر افسوس مین نے کچھ خبر نہ لی وہ واقعی
گلہ جو کرتے ہین بہت بجا کرتے ہین ہم تو راحت سے بسر کرین نان گرم کھائین بستر نرم پر آرام کرین اور وہ رات بھر
کنکڑون پر پڑے رہین نان جو خشک برابر کے نمک کی پائین ہم تو آب سرد سے کلیجہ سرد کرین اور اُنکو
آب گرم ملے یہ کہکر رونے لگا مضراب نے کہا کہ صاف طور سے بیان کرو تب سہراب نے خواب
مین آنا رستم ثانی کا اور شکایت کرنا اور کہنا کہ تمھارے چچا بھی میرے پاس گرفتار ہین اُنکی بھی یہی حالت
ہی اگر والدہ صاحبہ ہین تو ضرور اُنکی رہائی کی فکر کرونگا اُنکو اس عذاب سے رہا کرونگا چاہے زندہ رہون

چاہے ضرور ہون اب تو بین بغیر اُنکی رہائی کے ایک پل آرام نہ لونگا مجکو کھانا پینا بستر نرم پر سونا سب حرام ہے ان سے کہا کہ بیٹا یہ خواب و خیال ہے اسپر عمل نہین کرتے ہین جو کہ عاقل ہوتے ہین اگر چہ ایسا ہی ہے تو نجوم سے سہرورجبنی سے دریافت کراؤ کہ اُنکی کیا حالت ہے اور اس طلسم کا کون فاتح ہے اگر تم فاتح ہو تو شوق سے اُسکی فتاحی کی فکر کرو نہ یون خواب کی باتون پر عمل کرکے بغیر سمجھے بوجھے عمل کرنا بالکل خلاف عقل ہے سہراب نے کہا کہ مین تو نہ مانونگا ضرور جاؤنگا مان نے بہت سمجھایا اُسوقت تو سہراب خاموش ہورہا ماں نے یہ خیال کیا کہ سہراب نہ جائیگا اُٹھکر چلی آئی سہراب نے درباری پوشاک پہنی اور دربار مین بیٹھا اُسکے بعد اُٹھکر چلا آیا وہان بھی دل نہ لگا جون تون وہ دن بسر کیا جب رات ہوئی چپکے چپکے سامان سفر کیا کسیکو خبر نہ کی جب نصف رات آئی تو کمند ڈالکر بیرون محل آیا جب تمام اہل محل سونے محل سے باہر آکر چوکی کے مرکب پر سوار ہوا چاکر کو قتل کرکے شہر کے چور دروازے سے بے سرو پا روانہ ہوا اب دیکھیے اسکی داستان کب بیان ہوتی ہے یہ جلد اس مقام پر تمام ہوئی انشاء اللہ تعالے یہ داستان اب جلد دوم مین بیان ہوگی مگر ناظرین کو خیال رہے کہ یہ داستان اس مقام پر چھوڑی جاتی ہے کہ سہراب بن رستم اپنے باپ کو خواب مین دیکھکر بہت پریشان ہین اور یہی فکر ہے کہ بغیر رہائی والد بزرگوار کے نہ پلٹونگا اسی سبب سے نصف شب کو بے سروپا آوارہ ہو کر نکلا ہے باقی حالات کہ کیونکر طلسم فتح کیا اور راہ مین کیا کیا واقعے گذرے اور اہل قلعہ کا انکی جدائی مین کیا حال ہوا ماں اور نانا پر کیا مصیبت گذری یہ سب داستان جلد دوم مین بیان ہوگی والسلام خیر اختتام بتوفیق اللہ تمام شد جلد اول ہزار ہزار شکر اُس خالق مطلق کا کہ جسنے مجھ ایسے ناچیز کو طاقت گویائی عطا فرمائی اور یہ مرتبہ بخشا کہ میرا کلام پسند خاطر اہل نظر ہوا ورنہ مین اور یہ مرتبہ کہان یہ صرف اُسکی ذرہ پروری اور آپ لوگون کی عنایت ہے نہین میری یہ لیاقت تھی کہ میرا یہ مرتبہ بہم ہوتا بموجب شعر صلاح کار کجا و من خراب کجا ✣ بہ بین تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا ✣ لہذا یہ احقر امیدوار ہے کہ جو عیب اسمین ہون اُسکو نظر انداز فرماکر اور بردۂ الطاف و عطا مین پوشیدہ فرمائیے حجاب عطوفت مین مثل عروس کے پنہان فرماکر میری عرق ریزی کا خیال فرمائیے گا کہ بعد اُن سب دفترون کے کہ جنمین کل واقعات تحریر ہوچکے ہین اس دفتر کا تحریر کرنا کسقدر امر مشکل تھا مگر پروردگار عالم نے آسان کیا کہ بموجب شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود ✣ مرد باید کہ ہراسان نشود ✣ جب مجکو اس امر کا حکم ہوا کہ یہ دفتر تو تحریر کر اُسوقت تو مین نے یہ خیال کرکے کہ الامر فوق الادب منظور کر لیا مگر جب اپنے مقام پر بیٹھکر خیال کیا تو کوئی مقام نہ پایا کہ جو بیان کرتا مگر اُسکے کرم سے ناامید نہونا چاہیے وہ امر مشکل کو آسان کرتا ہے اُسکا نام جو لے کر قلم اُٹھایا تو کوئی امر مشکل نہ تھا ایک جلد بحسن و خوبی تیار ہوئی کہانتک اُسکا شکر ادا کرون شعر اگر ہر موے تن گردد زبانے ✣ نہ آید شکر او ہرگز بیانے ✣ اُسکا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ جلد اول تمام ہوئی اب انشاء اللہ تعالے بشرط حیات مستعار جلد دوم آفتاب شجاعت شروع کرونگا اگر اُسکا کرم شامل حال ہے تو اُس جلد مین وہ داستانین عجیب و غریب تحریر ہونگی جو آجتک کسی داستان گو نے نہ بیان کی ہونگی جب ناظرین والا تمکین ملاحظہ فرمائین گے تو لطف پائین گے اُسوقت میری جان فشانی و عرق ریزی کی داد عنایت فرمائین گے میرے دل پژمردہ کو آب تعریف و توصیف سے مثل گل کے شگفتہ فرمائین گے اسکے علاوہ از رہ عیب کہ ہونگے اُسکو بسبب میری کم لیاقتی کے حجاب عطوفت سے پوشیدہ کرین گے مین اپنی تعریف نہین کرتا ہون بلکہ اپنی تعریف کرنا حماقت کی دلیل ہے بموجب این مصرعہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوئید ✣ جو کچھ مین نے بیہودہ بکا ہے یا بکونگا مجکو ناظرین کی ذات مجمع الصفات سے امید قوی ہے کہ پسند

فرمائین اور عیب ونقص کا خیال نہ فرمائین کیونکہ بے عیب ذات اُسی پروردگار عالم کی ہی جو سب کا خالق ہی یا نبی یا وصی نبی تھے کیونکہ الانسان مرکبٌ من الخطائی والنسیان البشر کے آب و گل مین خطا و نسیان ہی یہ سب گزارش اُنکی خدمت مین ہی کہ جنکے دل بغض وحسد سے بری ہین نہ کہ اُنکی خدمت مین جو کہ آتش حسد سے بیکار جلتے ہین کسی کا مرتبہ بلند ہوتے دیکھا آتش رشک حسد سے جل گئے عیب بینی و نکتہ چینی کرنے لگے مجھے اُنکی عیب بینی سے کچھ غرض نہین ہی مین تو صاحبان انصاف کی خدمت مین عرض کرتا ہون حاسد جلین تو کیا ہوتا ہی زندہ نہ دشمن ہوا اور خداوند کریم جناب منشی پراگ نرائن صاحب کو صفحہ دہر پر سلامت باکرامت رکھے کہ جنکی قدر شناسی اور ذرہ پروری و عالی ہمتی سے نے اِن دفترون کو مرتب کراکے شائع فرمایا ورنہ کسی کے دیکھنے مین کیا بلکہ سننے مین بھی نہ آتے اُنھین کے لطف و کرم و قدر افزائی سے یہ دفتر اختتام کو پہونچے اب جلد دوم مین بقیہ داستانین ملاحظہ فرماکر لطف اُٹھائیے بس مین اِس داستان کو اِس شعر پر ختم کرتا ہون

شعر
کار ساز ما بہ فکر کار ما ✤ فکر ما در کار ما آزار ما ✤

واللہ المستعان وعلیہ التکلان تمام ہوئی جلد اول آفتاب شجاعت بتائید ایزد منان

تمت

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ دفتر آفتاب شجاعت جلد اول بحسن و خوبی تمام بماہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء اختتام کو پہونچکر جلوہ بخش چشم نظارگیان بارک بین ہوا خداوند عالم مقبول عالم فرمائے

نام کتاب	قیمت
تلاج کامیابی - مطبوعہ عیسو -	۷ر
سوانح عمری شیطان - ″	۸ر عہ
الف لیلہ و نیازاد بطرز ناول - ″	۱۲ر
الف لیلہ نثر بطور ناول معروف بہ شبستان حیرت -	۸ر
پھول والون کی سیر ″	۲ر
اخوان الصفا - اردو چھاپہ ٹیپ	۸ر عہ
ترجمہ اردو رابن سن کروسو - چھاپہ ٹیپ نہایت دلچسپ ناول قابل دید ہی مطبوعہ عیر -	۱۱ر
ترجمہ داستان امیر حمزہ باتصویر - ہر چہار دفتر	
مسلسل ہندسہ مترجمہ مولوی عبد اللہ و نظر ثانی مولوی سید تصدق حسین -	۲ر عہ
بوستان خیال - مصنفہ محمد تقی خان انکو میر تقی خیال بھی کہتے ہین باشندہ گجرات - یہ باکمال بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ دہلی مین وارد ہوے انکو قصہ گوئی سے بہت شوق تھا اُنکے ہمسایہ مین داستان امیر حمزہ بیان ہوا کرتی تھی یہ بھی سُننے جاتے تھے - آخر اُنھون نے چند اجزا ایک قصہ تازہ کے تصنیف کرکے اُس محفل مین سُنائے لوگون نے بہت پسند کیے جب اِس قصۂ دلاویز کی شہرت ہوئی دربار شاہی مین طلب کیے گئے اور خلعت فاخرہ سے ممتاز ہوے اور بہ تعین مواجب مناسب حکم اختتام اس قصہ عجیب کے واسطے دیا گیا یہ کتاب دربار شاہی مین ہمیشہ پڑھی جاتی تھی لیکن چونکہ زبان اسکی فارسی تھی رفتہ رفتہ بوجہ ترقی اُردوے معلی کے اِسکا رواج کالعدم ہو گیا تو اتنی بڑی کتاب کا اُردو مین شائع ہونا مناسب تھا لہذا ان اجلاد کے ترجمے اور طبع مین کارخانہ نے جو صرف کثیر کیا وہ اظہر من الشمس آپ ہی پہلے دہلی مین خواجہ امان صاحب نے اول جلد چھوڑ کر چند جلدون کے ترجمے کیے مگر ترجمہ کرتے کرتے اُنکا پیمانۂ عمر لبریز ہو گیا اصل کتاب کی زبان	

نام کتاب	قیمت
فارسی ۱۸ جلدین ہین اور ترجمہ مین ہر ایک جلد مین دو دو جلدین شریک ہین جسکی نو جلدین بہ تفصیل ذیل ہین -	
۱- جلد مہدی نامہ -	للعہ
۲- جلد دوحۃ الابصار موسوم بہ معز الدین نامہ -	للعہ
۳- جلد ضیاء الابصار موسوم بہ جمشید نامہ -	۸ر
۴- جلد شمس النہار ترجمۂ خورشید نامہ -	معہ
۵- جلد مطلع الانوار -	سے
۶- جلد خزینۃ الاسرار -	صہ
۷- جلد نور الانوار ترجمۂ خورشید نامہ	صہ
۸- جلد مشرق الآثار ترجمۂ خورشید نامہ -	صہ
۹- جلد تفریح الاحرار ترجمۂ معز الدین نامہ -	۸ر
الف لیلہ باتصویر - دو کالم مین مشہور افسانہ ہزار اور ایک رات کا عربی مین ہی اُسکا ترجمہ اُردو مین منجانب مطبع منشی طوطا رام شایان مرحوم نے کیا تھا - بہ مزید نظر ثانی مولوی محمد حامد علی خان متخلص بہ حامد - کاغذ سفید و حنائی -	عہ
فسانۂ عجائب جلی قلم باتصویر بعبارت رنگین و نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور - کاغذ سفید گندہ -	۹ر
ایضاً - کاغذ حنائی گندہ -	۷ر
الف لیلہ باتصویر - کامل ہر چہار جلد یکجائی مترجمۂ مولانا محمد حامد علیخان صاحب مطبوعہ ۱۸۹۴ء -	
۱- کاغذ سفید چکنا -	۱۵ر
۲- کاغذ رسمی سفید -	۱۴ر
قصہ سندباد جہازی ماخوذ از قصۂ الف لیلہ -	۲ر
کامروپ کا جادو - اُردو کاغذ سفید -	۲ر
فسانۂ عجائب متوسط قلم - از مرزا رجب علی بیگ سرور مرحوم -	۶ر
ایضاً - بلا تصویر خفی قلم حسب مراتب بالا -	۳ر
سرورش سخن باتصویر - بجواب فسانۂ عجائب از	

نام کتاب	قیمت
سیر نظر الدین حسین [illegible]	[illegible]
[illegible] مع تصویر حسب مراتب بالا۔	[illegible]
طلسم حیرت۔ افسانہ دلچسپ از منشی جعفر علی شیون۔	[illegible]
باغ و بہار معروف بہ قصہ چہار درویش با تصویر	[illegible]
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	[illegible]
لطائف الظرفا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمیں [illegible] سے زیادہ عمدہ عمدہ تحفہ ظرائف لطیفہ ہیں۔	[illegible]
تفریح الطلبا۔ مرتبہ منشی دیبی پرشاد صاحب جسمیں [illegible] حکایات مع نتائج [illegible]	[illegible]
طلسم فصاحت۔ قصہ عجیب [illegible] از سید محمد حسین جاہ مرحوم۔	۹ر
آرائش محفل قصہ حاتم طائی با تصویر از سید حیدر بخش	[illegible]
ایضاً۔ بلا تصویر حسب مراتب بالا۔	[illegible]
مقبول جہاں معروف بہ فسانہ [illegible] امیر الدین۔	[illegible]
نوطرز مرصع۔ از محمد عوض۔	[illegible]
بستان حکمت۔ اردو ترجمہ انوار سہیلی [illegible] فقیر محمد خان گویا۔	[illegible]
سیر [illegible]	[illegible]
فسانہ دلفریب۔ از منشی احمد علی خان [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
فسانہ جمیل۔ مترجمہ منشی [illegible]	[illegible]
قصہ [illegible] از عنایت اللہ [illegible]	[illegible]
فسانہ معقول۔ از سید غلام حیدر خان [illegible]	[illegible]
فسانہ دلفریب۔ از منشی [illegible] عرف [illegible] صاحب	[illegible]
قصہ [illegible]۔ از شیخ برہان الدین احمد۔	[illegible]
سنگھاسن بتیسی۔ قصہ مشہور۔	[illegible]

نام کتاب	قیمت
[illegible] از منشی [illegible] پرشاد۔	[illegible]
قصہ [illegible]	[illegible]
[illegible] با تصویر قصہ مشہور۔	[illegible]
[illegible]۔ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] از منشی [illegible]	[illegible]
افسانہ پر فضا۔ از منشی [illegible] پرشاد صاحب۔	[illegible]
قصہ گل و صنوبر۔ از منشی [illegible]	[illegible]
ایک روشن زمیندار کا قصہ۔ [illegible]	[illegible]
[illegible] قصہ مشہور [illegible]	[illegible]
قصہ [illegible]۔ قصہ مشہور۔	[illegible]
سیر مقبول [illegible]	[illegible]
قصہ [illegible]۔ قصہ معروف۔	[illegible]
قصہ چہار [illegible]۔ از منشی [illegible]	[illegible]
کتب قصہ جات [illegible]	
[illegible] با تصویر [illegible]	[illegible]
[illegible] قصہ عجب	[illegible]
[illegible] قصہ شاہ روم۔	[illegible]
[illegible] دلچسپ قصہ۔	[illegible]
[illegible] دانش۔ مطبوعہ عمدہ	[illegible]
[illegible]۔ ترجمہ [illegible]	[illegible]
قصہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
قصہ ماہ رمضان۔ از [illegible]	[illegible]
قصہ [illegible]	[illegible]
قصہ شاہ [illegible]	[illegible]